بعونِ صانعِ مکین و مکان و بفضلِ خلّاقِ زمین و زمان

اندرون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصہ اول و دوم از جلد سوم

قانون شیخ بو علی سینا

۱۳۱۵ھ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ اربابِ تحقیق و زبدۂ اصحابِ تدقیق یکتا ز مضمارِ ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبعِ منشی نولکشور کانپور میں بطبعِ متین مطبوعِ جہان ہوئی

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائیٹل پیج کے تین صفحے جو سادے تھے اونمین بعض کتب طب و لغات مختص بمفردات طب اُردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودۂ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اُردو مختص بعلاج انسان

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ بروج فلکی مصنفہ قاضی الٰہی بخش۔
رسالہ زبدۃ المفردات و نظم بارق مؤلفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ تپیح۔
زبدۃ الحکمۃ۔ فصول اربعہ مین روزمرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قمر علے رئیس متھرا۔
مفید الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفہ سید افضل علی نیٹو ڈاکٹر۔
علاج الغربا۔ اسکی کوڑیون کی دوا قیمتی کام کرتی ہے مترجمہ حکیم غلام امام۔
ترجمہ طب اکبر۔ یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہے ایک مطالب دقیق کو صاف محاورہ زبان اُردو مین لکھا ہے۔ نام تاریخی اسکا منظاہر العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین۔
تحفۃ الاطبا۔ اسم بامسمیٰ ہے مولفہ حکیم سید شرف حسین خیرآبادی۔
قانون عترت۔ عموماً ہر قسم تپ کا علاج خصوصاً تپ دق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عترت حسین۔
قرابادین شفائی۔ اُردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔

قرابادین ذکائی۔ فارسی مصنفہ ذکاء اللہ خان اُردو مترجمہ حکیم
انیس الاطبا۔ تالیف حکیم مولوی صادق علی۔
مجربات اکبری۔ اُردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی۔
طب نبوی۔ جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین۔
رموز الحکمۃ۔ اُن علامتون کا بیان جس سے ابتداے مرض سی آل نیک یا ردی معلوم ہوتا ہے اور اُسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علے۔
معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص امراض اور اُسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی۔
علاج الامراض۔ اُردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔
رسالہ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام و رائحہ بول مین عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام یحییٰ۔
مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین۔ ہر مرض کی تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔

اکسیر القلوب ترجمہ اُردو مفرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم
عجالہ مسیحی۔ معالجہ امراض وبائی و سوء ہضمی مولفہ حکیم سید محمد ولی۔
کیمیائے عناصری۔ ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم۔
تشریح الاجسام۔ علاج اقسام پھوڑا پھنسی مولفہ میر افضل علی نیٹو ڈاکٹر۔
مجمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہم قالب ہے اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی۔
تریاق مسموم۔ نسخے ممتحن اقسام سانپون کے علاج مین مع اُنکی شکلین اور تصاویر اور مقام اونکی پیدائش کے مولفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد۔
شفاء الامراض۔ مخصوص ہر ہر عضو کے امراض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم۔
ترجمہ اُردو امرت ساگر بید گ مین انتخاب کتاب ہے مترجمہ پنڈت پیارے لال ملازم مطبع۔

فہرست حصۂ اوّل جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس

به عونِ صانعِ مکین و مکان و فضلِ خلّاقِ زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیّہ مطاوی مآرب حکمیہ
مخزنِ عوائد معدنِ فوائد مستند حکما مقبولِ اطبا حصّۂ اوّل از جلدِ سوم

ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

١٣١٧

بزبانِ اُردو مترجمہ قدوۂ اربابِ تحقیق و زبدۂ اصحابِ تدقیق یکّہ تازِ مضمارِ ہمہ دانی
مولوی حکیم سیّد غلام حسنین صاحب مدرّس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالکِ اودھ اخبار

مطبعِ منشی نولکشور کانپور میں زیورِ طبع سے مزیّن ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس اور ستایش خدای یگانہ کے بعد درود نامحدود نبی آخر الانبیا پر اور اونکی آل اطہار ائمہ اخیار پر ہو - اوسکے بعد ہیچمدان غلام حسنین کنتوری کہتا ہی کہ یہ تیسری جلد ہی مجلدات پنجگانہ قانون سے جسکا ترجمہ خاکسار نے بڑی جانکاہی سے کیا ہی امید ہی کہ مقبول طبائع عام ہو اور جو جو شروط اس تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ ہین اونکو شروع ترجمہ جلد اول مین بہ تفصیل لکھ چکا ہون اب متوکلاً علی اللہ شروع ترجمہ مین کرتا ہون

کتاب سوم مین امراض جزئیہ کا بیان ہی یعنے جو بیماریان کہ انسان کے اعضا مین سے ہر ہر عضو مین پیدا ہوتی ہین سر سے لیکر قدم تک عام اس سے کہ وہ اعضا ظاہری ہون خواہ باطنی اندرون بدن کے واقع ہون - اور اس کتاب مین بائیس فن ہین

پہلا فن شامل ہی پانچ مقالہ پر

پہلا مقالہ کلیات امراض سر اور دماغ کے بیان مین ہی اوسمین سولہ فصلین ہین **پہلی فصل** مین منفعت سر اور جن اجزا سے عضو سر مرکب ہی اونکی منفعت کا بیان ہی جالینوس کہتا ہی کہ منفعت سر کی فقط یہی نہین ہی کہ جوہر دماغ اوسمین رکھا گیا ہی اور نہ فقط یہی منفعت اوسکی ہی کہ قوت سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اس عضو مین رکھی جائے اسلیے کہ یہ اعضا اور جن اعضا مین یہ قوتین ہین ایسے حیوانات مین موجود ہین جنکے سر نہین ہی بلکہ غرض سر کی خلقت سے یہ ہی کہ آنکھ کی حالت اچھی رہے اور کسی قسم کی بدحالی آنکھ کو نہ پیدا ہو اور جن افعال کیواسطے آنکھ بنائی گئی ہی اونمین تصرف آنکھ کا بخوبی ہو سکے اور وہ عمدگی اور حسن حال آنکھ کا یہ ہی کہ اوسی بلند جگہ اور اونچا مقام جملہ اعضاے بدنی پر ملے اور جملہ جہات اور اطراف جو پیش رو ہین سب مین آنکھ اپنا کام دیسکے - اسلیے کہ آنکھ کو اگر ہم قیاس کرین تو اوسکی مثال اعضاء بدنی سے وہی ہی جو تلایہ لشکر کیواسطے

لشکر سے ہوتی ہو اور بخوبی معلوم ہو کہ نہایت عمدہ اور نہایت مناسب مقام تلایہ لشکر کیواسطے وہی ہو جو بلند تر اور زیادہ اونچا ہو کہ وہان سے
ہر طرف نظر دوڑ سکے۔ پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ہر ایک حیوانمین سر کی خلقت کچھ ضروری بات نہین ہو بلکہ اوسی حیوان کے
واسطے سر کی خلقت ضروری ہو جسکی آنکھین نرم اور نازک ہون کہ اونکو حاجت حفاظت چشم زخم سے بچانے کی زیادہ ہو اور مقام محفوظ آفات سے
اونکے واسطے مقرر کرنا از بس واجب ہو۔ اسلیے کہ اکثر حیوانات کیواسطے بجاے سر کے دو زیادتیان فقط پیدا کر کے اونکی دونو آنکھین اونھین زیادتیون مین
درست بٹھادی گئین تاکہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ایک مقام بلند پیدا ہو گیا اور بصر یعنے قوت باصرہ ایسے حیوان کی مشرف جملا مور زیر نگاہ پر ہو گئی پھر سر کے
پیدا کرنیکی ایسے حیوانمین حاجت باقی نرہی تاکہ اس حیوان کی آنکھو کا ڈھیلا سخت پیدا کیا جائے۔ پھر حاجت بطرف خلقت سر کی اونھین حیوانات کیواسطے ہو جنکی
آنکھین محتاج پردہ کی ہین اور وقایہ یعنے آفات سے بچانیکی اونکو زیادہ حاجت ہو اور اسکے بھی محتاج ہین کہ اون حیوانات کی آنکھومین بہت سے اعصاب و ریشے
بغرض چند حرکات مقلہ چشم یعنے آنکھو نکے ڈھیلے کی اور پلکو نکی حرکت کیواسطے آتے ہین اور ایسے مختلف حرکات کی صلاحیت عضو واحد کو جیسی کہ آنکھ ہو نہین تھی جو صغیر
کہ وہ عضو یعنے آنکھ مبدا عصب حرکت سے دور بھی تھا اور باوجود دور ہونیکے مقدار اور جثے مین بھی نہایت چھوٹا ہو پھر کیونکر بدون توسط عضو کلان مثلا سر کے
یہ اعصاب آنکھ تک پہونچتے اور ہم پورا پورا بیان اس مصلحت کا آنکھ کے باب مین کرینگے اوسجگہ بخوبی یہ مصلحت سمجھ مین آجائیگی۔ سر کے اجزاء ذاتی اور جو قریب اجزاء
ذاتی کے ہین وہ یہی ہین (۱) بال (۲) اوسکے بعد جلد یعنے کھال (۳) پھر جھلی (۴) کھوپڑی یعنے استخوان سر (۵) پھر سخت جھلی (۶) پھر پتلی جھلی جسکو
مشیمی کہتے ہین (۷) پھر جوہر دماغ اور بطنہای دماغ اور جو کچھ بھیجے کے اندر ہو (۸) پھر دو نو جھلیان جو دماغ کے نیچے ہین (۹) پھر شبکہ یعنے جال
کیصورت پر جو ایک جھلی ہے (۱۰) پھر وہ ہڈی جو قاعدہ ہو دماغ کا **فصل دوسری** دماغکی تشریح انسان کا دماغ منقسم ہو ایک جوہر حجابی اور
ایک جوہر مخی پر اور تیسری قسم اوسکی تجاویف کی ہو جو دماغ مین روح سے بھرے ہوئے ہین۔ مگر اعصاب جو دماغ مین ہین اونکی صورت ایسی ہو
جیسے شاخین اور فروع کہ اوسی دماغ سے برآمد ہوئے ہین اور پھیل گئے ہین اور پھر ان پٹھونکی یہ کیفیت بھی یہین ہو کہ خاص جوہر دماغ کے
اجزا ہون۔ کل حجم دماغکی تنصیف ہو گئی ہو طول کی جانب مین اور یہ تنصیف تمام حجابہاے دماغ اور مخ اور بطون مین نافذ ہو گئی ہو یعنے حجاب
اور مخ اور بطون سب کے برابر دو دو حصہ اسی تنصیف کی وجہ سے ہو گئے ہین۔ اسلیے کہ دو ٹکڑے ہونیسے وہی منفعت جو معلوم ہو حاصل ہو گی اگرچہ
ظاہر اور کھلا ہوا دو حصہ کا ہونا فقط بطن مقدم دماغمین اچھی طرح معلوم ہوتا ہو اور حس بصر فقط اسی کو دریافت کرتی ہو۔ دماغ کی خلقت
کی کیفیت اولی مین بارد رطب تجویز ہوئی ہو۔ برودت اسواسطے ہو کہ دماغ مین اشتعال اور بھڑک نہ پیدا ہو اون حرکات قویہ کے سبب سے
جو دماغ مین حرکات اعصاب اور انفعالات حواس اور حرکات روح جو استحالات تخلیہ مین ہوتے ہین اوسکے حرکات اور نیز حرکات فکریہ اور ذکریہ
مین جو حرکت روحکو ہوتی ہو اوسکی حرارت کہ یہ سبب حرکات مورث حرارت ہین لہذا برودت جوہر دماغکی انکا تحمل کر لیتی ہو۔ ایضا برودت دماغکی
یہ بھی ایک منفعت ہو کہ جو روح گرم قلب سے دماغمین آتی ہو بذریعہ اون دونو رگون کے جو قلب سے دماغکو چڑھ کر پہونچتی ہین اوس روح گرم کی بھی
تعدیل برودت جوہر دماغ کی کرتی ہو اور رطب ہونے کی وجہ یہ ہو کہ اوس جوہر دماغی کو یہ روح گرم باعانت حرکات مجففہ مذکورۂ بالا کے خشک
نکر دے۔ دوسری منفعت اوسکی رطب ہونے کی یہ ہو کہ تشکل کو اچھی طرح قبول کرے۔ جوہر دماغ نرم اور بادسومت پیدا کیا گیا دسومت
اور چکنائی کا فائدہ یہ ہو کہ جو شی جوہر دماغ سے اوگتی ہو از قسم پٹھہ کے وہ علاک یعنے چسپندہ بالزوجت ہو۔ اور نرم اسلوسطے پیدا ہوا بنا بر قول
جالینوس کے تاکہ اوسکا تشکل بسہولت ہو اور تخیلات سے اوسکا استحالہ بآسانی ہوا کرے اسلیے کہ لین یعنے نرم عضو استحالات کو بہت آسانی سے
قبول کرتا ہو یہ تو وہی سبب ہو جسکو جالینوس نے تجویز کیا ہو۔ اور مین کہتا ہون کہ نرم اسلوسطے مخلوق ہوا کہ بادسومت ہو اور اوس سے جو غذا عصاب

سخت کو پہونچی ہی وہ اچھی طرح بتدریج سختی کو پہونچے اسلیے کہ اعصاب کبھی جوہر دماغ سے بھی غذا پاتے ہین اور نخاع سے بھی اعصاب کو غذا ملتی ہی۔
پھر چونکہ جو شی کہ اپنے جوہر اصلی مین سخت ہی اوس سے امداد غذا دہی کی ایسی شی کو جو سخت ہو نہین ملتی ہی جیسے کہ نرم شی سے امداد غذا کی سخت
چیز کو ملتی ہی لہذا جب دماغ کا جوہر نرم ہوا عصب سخت کو اپنی غذا اوس سے بخوبی ملے گی۔ دوسری منفعت اوسکی نرم ہونے مین یہ ہی کہ جو شی جوہر دماغ
سے اوگتی ہی وہ نرم پیدا ہوا اسلیے کہ بعض اشیا جو دماغ سے اوگتی ہین اونکو حاجت اس امر کی ہوتی ہی کہ اطراف اور کنارون پر سخت ہو جائین
چنانچہ بروقت بیان منافع عصب کے ہم اسکا ذکر کرینگے۔ اور چونکہ یہ اوگنے والی شی دماغ سے محتاج اپنے سخت ہو جانیکی بتدریج تھی اور اسکی صلابت
کی وہی قسم تھی جسطرح کوئی شی نرم رفتہ رفتہ سختی پکڑتی ہی لہذا واجب ہوا کہ اصل اس اوگنے والی کی اور منشا خواہ مبدا اسکے برآمد ہونے کا ایک
جوہر نرم اور بادسوست ہو اور جو شی چکنی اور بادسوست ہوتی ہی نرم ضرور ہوتی ہی پس یہ اوگنے والی شی بھی ابتدائے نشو مین نرم ہوگی
(گو رفتہ رفتہ اسکے اطراف وغیرہ مین صلابت آجائے) ایضاً جو روح کہ دماغکو حاوی ہی اور محتاج سرعت حرکت کی ہی دماغکے نرم مخلوق
ہونے سے اوس روحکو مدد رطوبت سے بخوبی پہونچے گی۔ ایضاً دماغکے نرم ہونیکی ایک یہ بھی منفعت ہی کہ بسبب تخلخل کے وزن مین سبک ہوگا
اسلیے کہ جو عضو اعضاے بدن سے صلب اور سخت ہی وہ اثقل بھی ہی بہ نسبت اوس عضو کے جو نرم اور تر اور متخلخل ہے (جیسے ہڈی اور پھیپڑا) مگر جوہر
دماغ کی نرمی اور سختی مین جابجا تفاوت ہی پس جزء مقدم دماغکا بہت نرم ہی اور جزء موخر دماغکا اوسکی بہ نسبت زیادہ سخت ہی اور ان دو کو
اجزا مین بسبب اندراج اور درآنے حجاب سخت کے (جسکا بیان آیندہ ہم کرینگے) بہت بڑا فرق ہی اور یہ حجاب سخت وہی ہی جو درمیان مقدم
اور موخر اجزاء دماغکے قدام یعنے آگے تک درآیا ہی۔ مقدم دماغ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ اکثر اعصاب حس کے اور خصوصاً وہ عصب جو بصر
اور سماعت اور شم کے لیے مخلوق ہوے ہین اسی مقدم دماغ سے اونکا نشو ہوا ہی اسلیے کہ ہر ایک حس بمنزلہ طلیعہ اور تلایہ کے ہی اور تلایہ کا
سیلان جہت مقدم مین اولی ہی۔ اور عصب حرکت اکثر موخر دماغ سے نکلے ہین اور نخاع جو بمنزلہ رسول اور پیغمبر یا خلیفہ دماغکی ہی مجرائے صلب
مین واسطے پیدایش عصب حرکت کے وہ بھی موخر دماغ سے نکلا ہی اور وہ نخاع اونھین مقامات مین پہونچ گیا ہی جن مقامات سے حاجت پیدا ہونے
اعصاب قویہ کے تھی۔ عصب حرکت کو حاجت زیادہ صلابت کی اسقدر ہی کہ اوتنی حاجت عصب حس کو نہین ہی بلکہ نہایت موافق اور مناسب واسطے عصب حس
کے وہی مقام ہی جو نرم ہو پس مبدأ نشوء عصب حرکت کا سخت مقام تجویز کیا گیا۔ حجاب جو درمیان دونون بطن مقدم اور موخر دماغکے مندرج کیا گیا
اوس سے غرض یہی ہی کہ فاصلہ دونو جزء نرم اور سخت مین رہے۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ حجاب کے درمیان مین ہونے سے فائدہ یہ ہی کہ جزء نرم
مماس ہونے سے جزء سخت کی جدا رہے۔ اور جو حجاب کہ ان دونو مین درآیا ہی وہ نہایت نرم پیدا کیا گیا۔ اور یہ لپیٹ اور پیچیدگی جسکے ذریعہ
سے دماغکے دو حصہ مقدم اور موخر ہوگئے ہین ایسی عمدہ چیز ہی جسکے چند منافع اور بھی ہین اسلیے کہ جو اَوردہ اور ساکن رگین دماغ مین اوتری
ہین اور اوسی دماغ مین متفرق ہو کر پھیل گئی ہین اون رگونکو حاجت بطرف ایک مستند اور تکیہ گاہ کی تھی اور ایک ایسی چیز کی طرف احتیاج
تھی جو اون رگونکو مضبوط کردے کہ اوسکے سہارے سے ان رگونکا قیام اچھی طرح ہوسکے۔ اور جوہر دماغ بسبب نرم اور پلپلے ہونیکے اس
قابل نہ تھا کہ اوسپر سہارا اون رگونکا ہوتا۔ پس یہی پیچیدگی اور جوڑ کا مقام یعنے حجاب بمنزلہ ستون کے اون رگون کیواسطے بنایا گیا۔
اسی پیچیدگی کے آخری سرے کے نیچے اور اسی پیچیدگی کے نیچے معصرہ یعنے نچوڑنے کی جگہ بنائی گئی اور معصرہ جاے ریزش خون کی ہی جہان تک اوسکی
فضا اور خالی جگہ پڑی ہی جو مثل حوض کے ہی اور بعض اجزا اسی فضا اور معصرہ کے مثل چھوٹی چھوٹی نالیون کے ہین کہ جنمین خون متفرق ہوتا ہی
اور اس جزء کو نرمی مین مشابہت جوہر دماغ سے ہی پھر یہان سے اوس خون کو وہی رگین اپنے منہ سے چوس چوس کر دونو رگون مین

جمع کردیتی ہین جسطرح اونکا بیان ہم تشریح مین انہین رگونکے آیندہ کرینگے - اسی پیچیدگی اور جوڑ کا ایک فائدہ یہ بھی ہو کہ جائے روئیدگی رباطات قرار پائی ہو
وہ رباطات جو حجاب گندہ سے لیتے ہین ہموارات مین درزسے اوس قحف کے جو متصل اوسی حجاب کے ہو - مقدم دماغ مین نسبت اور جائے روئیدگی اون
دونون زائدتین کے ہو جس سے قوت شم کی پیدا ہوتی ہو اور یہ دونون زائدہ نرمی جوہر دماغ سے جدا ہوگئی ہین یعنے ویسی نرمی اونمین نہین ہو اور بقدرے
قلیل سخت ہوگئی ہین اور بقدر صلابت کچھ کے ان دونون زائدتین کی سختی نہین پہونچتی ہو - سارا دماغ دو جھلیون سے منڈھا ہوا ہو ایک تو رقیق
اور ایک پتلی جھلی ہو جو دماغ سے متصل ہو اور دوسری جھلی صفیق ہو یعنے گندہ جو کہ استخوان سے متصل ہو - یہ دونون جھلیان اسواسطے مخلوق ہوئی ہین تاکہ
درمیان بھیجے اور ہڈی کے آڑ اور روک ہوجاے اور جوہر نرم دماغ کا سخت ہڈی سے چھو نجاے اور اسی ہڈ لیسے جوہر دماغ کو آفات نہ پہونچے اور یہ صمات
اور پھوجانا ہڈی اور دماغ کا اوسوقت مظنون تھا جبکہ دماغ کے جوہر مین سیطرح کی کشش اور درازی پیدا ہوتی خواہ بروقت انبساط اور پھیلاؤ کے جو دماغ کو
بعد انقباض اور سمٹنے کے عارض ہوتا ہو - کبھی جوہر دماغ چڑھ کر قحف تک پہونچ جاتا ہو چند حالتو نمین جیسے بروقت زیادہ چھینے اور چلانیکے پس ایسی ہی منفعت کیواسطے
درمیان دماغ اور قحف کے دو آڑین اور حاجز بنائے گئے اور ان دونون پردون اور حجابو نمین نرمی اور سختی کا توسط اختیار کیا گیا اور دو پردے
جھلیونکے اسواسطے بنائے گئے تاکہ جو شئ ہڈی سے بلا واسطہ ملاقی ہو وہی بعینہ مغز اور بھیجے سے بلا واسطہ ملاقی نرہے بلکہ جدا جدا دو ملاقی دماغ اور قحف
کے پیدا کیے گئے - اور جو ہر دماغ کے قریب جو جھلی ہو وہ تو رقیق اور باریک مخلوق ہوئی اور قحف کے متصل جو غشاء مجلل ہو وہ صفیق اور گندہ بنائی گئی اور پھر
دونون جھلیان ملکر مثل ایک ہی دقایہ اور نگہبان کی ہو گئین - یہ جھلی باوجودیکہ دماغ کے بچاؤ کا ذریعہ ہو اسکے علاوہ رباط یعنے ذریعہ بندش بھی اون رگونکے
واسطے ہو جو دماغ مین مخلوق ہوئی ہین سا کن رگین اور جہندہ دونون کیواسطے اور یہ جھلی مثل مشیمہ کے ہو جسطرح مشیمہ اوضاع جنین کی حفاظت کرتا ہو اوسیطرح یہ جھلی
اوضاع عروق کی حفاظت کرتی ہو یعنے بناوٹ اون رگونکی ایسی ہو کہ اوسکی وجہ سے یہ حفاظت پیدا ہوتی ہو اور اسیطرح سے جو مقدار اسکی جوہر دماغ کے اندر
داخل ہوگئی ہو اکثر مقامات مین درز ہائے دماغ سے اور جو مقدار اسکے بطون دماغ مین در آئی ہو - یہ جھلی موخر دماغ تک پہونچکر منقطع ہوکر تمام ہو جاتی
ہو اسلیے کہ پھر اسکو بسبب صلابت اور سختی جوہر کی کسی چیز سے تعلق اور اتصال کی حاجت نہین ہو - گندہ جھلی یعنے غشاء صفیق نہ دماغ سے ملصق اور
ملی ہوئی ہو اور نہ باریک جھلی سے ہر جگہ چسپیدہ ہو ایسی کہ اوسپر درست ہوکر جم گئی ہو بلکہ وہ گندہ جھلی باریک جھلی سے بے لگاو ہو - مگر ان دونون
جھلیونمین جو رگین نافذ ہوئی ہین یعنے گندہ جھلی سے باریک جھلی تک پہونچی ہین اونمین باہم اتصال ہو اور وہ اتصال قحف تک مستمر ہو ایسے
روابط اور بندش کی چیزونسے جو غشائیہ ہین اور گندہ جھلی سے اوگی ہین اور ان روابط کی مضبوطی درزون کے سبب سے ہوتی ہو تاکہ دماغ پر
بوجھ ان رباطات کا نہ پڑے - جدار یعنے دیوار ان رباطات کی نمایان ہوتی ہو اون شئون سے یعنے اون مقامات سے جو شئون کہلاتے ہین
اور جہان پر جائے وصل اور التقا قبائل راس اور مقدم سر کے اجزا کا ہو پس ان مقامات سے یہ جدار نمایان ہوکر ظاہر قحف تک پہونچ جاتی ہو پھر
اسی جگہ سے اسقدر یہ دیوار پتلی ہو کہ گندہ جھلی جس سے پوشش قحف کی ہو اوسکی بناوٹ ہوتی ہو اور اسی تار و پود کی وجہ سے بخوبی ارتباط گندہ
جھلی کا قحف سے ہوجاتا ہو - دماغ کے جہت طول مین تین بطن ہین اگرچہ یہی تینون بطن ہر ایک کے عرض مین دو دو حصے ہوگئے ہین - جزء مقدم ان
بطون ثلثہ کا دو حصو نپر منقسم ہونا محسوس بھی ہوتا ہو ایک حصہ بطرف یمین کے اور دوسرا بطرف یسار کے - یہی جزء مقدم استنشاق پر بھی معین ہو
اور جو فضلہ دماغی ہو اوسے چھینک کے ذریعہ سے دور بھی کردیتا ہو - اور اکثر روح حاسہ کی توزیع اور تقسیم بھی کردیتا ہو اور افعال قوت مصورہ
باطنی جو قومی اور اک سے ہو اوسکا بھی معین یہی جزء مقدم ہو - بطن موخر وہ بھی بڑا ہو اسلیے کہ وہ تجویف عضو بزرگ کو پر کرتا ہو اور اسلیے
کہ وہ مبدا ایک بڑے عضو کا ہو جسکو نخاع کہتے ہین اور اوسی بطن سے تقسیم اکثر مقدار روح محرک کی ہوتی ہو اور اسی بطن موخر

مین افعال قوت حافظہ کے پیدا ہوتے ہین مگر یہ بطن موخر باوجود اسقدر بڑائی کے پھر بھی بطن مقدم سے چھوٹا ہو بلکہ بطن مقدم مین دونون حصے جو مین
ہر ایک حصہ سے اوسکے بطن موخر چھوٹا ہو اور چھوٹے ہونے کی بھی یہ صورت ہو کہ اسکی خوردی درجہ بدرجہ نخاع تک ہوتی چلی آئی ہو اور تکاثف
اسکا بڑھتے بڑھتے آخر کو مائل بصلابت ہوگیا ہو - بطن اوسط دماغ کا بمنزلہ منفذ اور راہ کے ہو بطن مقدم سے بطرف بطن موخر کے اور مثل
دہلیز کے جو درمیان بطن مقدم اور بطن موخر کے بڑدی گئی ہو - اور یہی بطن اوسط عظیم اور طویل اس غرض سے بنا گیا کہ ایک بڑی چیز سے
دوسری بڑی چیز کو پہونچاتا ہو - اور اسی بطن اوسط سے روح بطن مقدم کی بطن موخر سے متصل ہوتی ہو اور اسی بطن اوسط سے اشباح اور
صورتین جو یاد مین حافظہ کے ہین متادی ہوتی ہین - بطن اوسط کا مبدا اور محل آغاز کی چھت بصورت کروی الباطن ہوتی ہو جیسے برآمدہ گول
چھت کا اور یہی ازج اوسکا نام بھی اسیوجہ سے رکھا گیا ہو - اس چھت کی شکل گول ہونیکا سبب یہ ہو تاکہ منفذ اور گذرگاہ ہونے کی منفعت
زیادہ ہو اور بوجہ مستدیر ہونیکے آفات وارد ہونے سے بھی دور رہیگا اور جو بوجھ اور بار گران اسپر حجاب مزج کا پڑتا ہو اوسکی برداشت بھی
اس شکل مستدیر کی وجہ سے اچھی طرح کریگا - اسی گول مقام مین دونون حصے بطن مقدم کے فراہم ہوتے ہین اور یہ اجتماع انکا ایسا ہو کہ بطن
موخر دماغ سے اونکی جدائی اسی منفذ یعنے بطن اوسط کی وجہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہو - اور یہی مقام مجمع دونون بطن کا نام نہاد ہو - حالانکہ یہ منفذ خود ایک
بطن ہو جسکو ہم نے بطن اوسط بیان کیا ہو - اور چونکہ یہ بطن بطور ایسے منفذ کے ہو کہ جو چیز صورت پذیر اور منقش ہوتی ہو اوسے یاد رکھنے تک پہونچا دیتا ہو
لہذا نہایت اچھا مقام تخئیل اور تفکر کا بھی یہی ہو چنانچہ کلیات مین اسکو بخوبی معلوم کر چکے ہین - اس دعوی پر کہ یہ بطون مقامات اون قوی کے
ہین جن سے یہ افعال مذکورہ صادر ہوتے ہین چند طرح سے استدلال کیا جاتا ہو - ایک تو یہ طریقہ ہو کہ جو آفت کسی بطن مین پہونچی ہو اوسکی وجہ سے
وہی فعل باطل خواہ ماؤف ہوتا ہو جو فعل اوسی قوت سے صادر ہوتا ہو جسکا یہ بطن موضع اور محل قرار دیا گیا ہو - باریک جھلی کا بعض حصہ بطون
دماغ کے اندر جا کر اوس فرجہ اور شگاف تک پہونچ جاتا ہو جو طاق کے نزدیک ہے اور اوس سے جدا اور علاوہ مقامات مین اسکی صلابت
اور سختی جوہر واسطے تغشیہ اور ڈھانپنے حجاب کے کافی ہو - جو تزاید یعنے زیادتی ایک بطن کی دوسرے بطن دماغ پر آسکتی ہو یا جو افزونی دماغ کے
بڑھنے سے پیدا ہوئی اوسکی وجہ یہی ہو تاکہ نفوذ روح نفسانی کا جوہر دماغ مین اوسی طرح ہو جسطرح کہ بطون دماغ مین نفوذ ہو اسلیے کہ ہر وقت
بطون دماغ متسع اور پھیلے ہوئے نہین ہوتے یا ہر وقت روح نفسانی مین کمی نہین ہوتی ہو کہ فقط بطون کی وسعت کو کافی ہو اور زیادہ وسعت
بطون سے نہو - اور دوسری وجہ یہ ہو کہ روح کا پورا اور تمام و کمال استحالہ اوس مزاج سے جو قلب کی موجودگی مین ہوتا ہو بطرف اوس مزاج کے
جو دماغ مین پہونچکر ہو جانا چاہیے اوسی وقت ہوتا ہو جبکہ وہ روح دماغ مین پہونچے اور یہان آکر اوس روح کا طبخ جید ہو اور اس پخت کا آغاز اوسی وقت
شروع ہوتا ہو جب یہ روح دماغ مین پہونچے اور اول رسائی اسکی بطن اول دماغ مین ہوتی ہو تاکہ اوسکو طبخ ہو بعد ازان بطن اوسط مین
یہ روح نافذ ہوتی ہو یہان پہونچکر اسکا طبخ اور زیادہ ہوتا ہو اور جو مزاج مناسب دماغ کے ہو اسی بطن کے طبخ سے اوسکا فیضان روح پر شروع
ہوتا ہو پھر پورا طبخ اسکا بطن موخر مین جا کر تمام ہوتا ہو - طبخ کامل ہر ایک شی کا تو اوسی وقت ہوتا ہو جبکہ شی مطبوخ مین اجزا طابخ سے کے
داخل اور مختلط ہو جائین جیسے غذا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو کہ جگر مین پہونچکر غذا کا طبخ جید ہوتا ہو چنانچہ آئندہ بحث مین بمقام جگر ہم اسکو بیان کرینگے
لیکن مقدم دماغ کا اکثر اجزاء غذا کو بلع اور جذب کر لینا زیادہ ہو بہ نسبت موخر دماغ کے اسلیے کہ نسبت ہضم اور ابتلاع کیطرف دوسرے ہضم اور ابتلاع
کے مثل نسبت عضو کے طرف کے بالتقریب ہو مراد یہ ہو کہ جسقدر کوئی عضو بڑا ہو اوسکا ہضم اور بلع واسطے غذا کے زیادہ ہو بہ نسبت چھوٹے عضو کے
جو سبب کہ اوسکی وجہ سے بطن موخر کا بلع اور ہضم چھوٹا ہوتا ہو بہ نسبت بطن مقدم کے وہ اوسمین موجود ہو - بطن اوسط اور بطن موخر مین اور نیچے

ان دونونکی ایک جگہ ایسی ہی جو محل توزیع اور تقسیم ان دونون رگونکی ہی جو بڑی بڑی اور دماغ تک صعود کر رہی ہین اور جنکا ذکر ہم آیندہ کرینگے
اور اونکا صعود اونکے دونون شعبون تک ایسا ہی جیسے مشیمہ کی بُناوٹ ہوتی ہی دماغ کے نیچے اور ان شعبون نے اعتماد کیا ہی ایک ایسے جرم پر جو کہ از قسم
غُدود کے ہی کہ ان دونون شعبون کی درمیانی جگہ کو وہی جرم غددی بھر دیتی ہی اور بمنزلہ دعامہ کے ان دونون کیواسطے ہوتی ہی جیسا
حال تمام متوزعات عرقیہ کا ہی یعنے اون تقسیم یافتہ چیزونکا ہی جو از قسم رگون کے ہین اسلیے کہ خلا کی شان یہ ہی کہ جو خلا درمیان انہین مقامات
متوزعہ کے ہوتی ہی وہ لحم غددی سے بھر جاے اور یہ اجزاء غددی اوسی شکل سے متشکل ہوتے ہین جس شکل سے وہ شعبہ واقع ہوتے ہین اور اونکی
ہیئت وہی ہوتی ہی جو توزیع اور تقسیم مذکور کی ہیئت ہی پس جسطرح کہ یہ شعبہ خواہ توزیع مذکور تنگی اور کوتاہی سے شروع ہوکر آخر مین جاکر وسیع
ہوجاتے ہین اور وہ وسعت اسقدر ہوتی ہی جسکو وہ انبساط اور پھیلاو مقتضی ہی اسیطرح یہ اجزاء غددیہ بھی بشکل صنوبری پیدا ہوتے ہین
باریک سرا اونکا متصل ہی مقام توزیع سے جو محل نسیج اور باف کا ہی فوقانی طرف اور پھر متوجہ بطرف اپنی غایت اور نہایت کے ہوکر یہانتک بڑھ
جاتے ہین کہ یہ تمام اور پوری صورت پر پہونچ جاتی اوپر اوسی تمامی جگہ پر پہونچکر محل نسیج اور بُناوٹ مشیمہ کا ہوتا ہی پھر اوسی جگہ اوسکا استقرار اور
ٹھہراؤ ہو جاتا ہی۔ جو مقدار اجزاے دماغ کی مشتمل بطن اوسط پر ہی عام حصہ اوسکا اور وہ اجزاء جو اوپر کی طرف ہین دودی الشکل ہین یعنے
کیڑونکی ایسی شکل ہی کہ جیسے کیڑا لیسے کیڑا لپٹا ہوا اور یہ کیڑے طولین اسی بطن اوسط کے رکھے ہوے ہین اور بعض اجزاء بعض سے بندھے ہوے ہین
اور یہ شکل اسواسطے بنائی گئی ہی تاکہ اس بطن کا بڑھنا اور گھٹنا خواہ کھچاؤ اور رتنا و سمٹنے اور پھیلنے مین مثل کیڑون کے ہو۔ باطن اور
جانب اندرونی اس بطن کی اوس جھلی سے منڈھی ہوئی ہی جو دماغ کو حد موخر تک ڈھانپتی ہی۔ اور یہی مقام مرکب ہی دو زائدتین پر اجزاء
دماغی سے کہ وہ دونون مستدیر ہین احاطۂ طولانی مین جسطرح دونو زائدتین طول اور استدارت مین مخلوق ہوئی ہین اور جدھر دونو زائدتین ہین
مین تماس ہوتا ہی اوسیطرف قریب قریب ہوگئی ہین اور جدھر انفراج اور کشادگی انکی بڑھی ہی اودھر آپسمین ان دونونکی دوری ہوگئی ہی
یہ ترکیب دونو زائدتین کی چند رباطات سے ہوئی ہی جنکو وترات کہتے ہین تاکہ یہ ترکیب اون زائدتان سے زائل نہو اور ان وترات کی بندش کیوجہ
سے وہ اجزاء جو کیڑون کی شکل پر ہین جسوقت اونمین تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو اور غرض اونکا تنگ ہوجاے زائدتین مین زیادہ تنگی پیدا کرین تاکہ
وہ دونون مجتمع ہوجائین پس مجری درمیانی ان دونونکا بند ہوجاے اور جسوقت ان کیڑونمین تقلص پیدا ہو اور اینٹھ کر چھوٹے ہوجائین اور عرض
انکا بڑھ جاے اور افتراق اور جدائی کی وجہ سے دونومین دوری پیدا ہو اوسوقت مجری کھلجاے۔ جو مقدار بطن اوسط کی موخر دماغ سے
متصل ہی وہ باریک اور مائل بہ تحدیب زیادہ ہی کہ موخر دماغ مین پوری پوری درست ہوکر سما جاتی ہی جیسے کوئی اور اندر گھسنے والی شئ
کسی سوراخ مین در آتی ہی اور مقدم اس بطن کا زیادہ تر وسیع ہی موخر سے اوسکے بنابر اوس حیثیت کے جسکا دماغ احتمال کرسکتا ہی دونو
زائدتان مذکورہ کا نام کنیستین رکھا گیا ہی اور ان دونون مین باہم کچھ تزائد اور زیادتی نہین ہی بلکہ یہ دونون مساوی ہین تاکہ
انکا بند ہونا اور چسپیدہ ہونا بہت درستی کے ساتھ ہو اور تاکہ قبول کرلینا تحریک کا ان دونون کو کسی سبب محرک سے ایسا یکسان ہو جیسے
ایک ہی چیز مین حرکت واحدہ پیدا ہوئی ہی۔ فضول دماغی کے دور کرنیکے واسطے دو مجرے اور راہین مخلوق ہوئی ہین۔ ایک مجری تو بطن
مقدم مین نزدیک اوس حد مشترک کے ہین جو درمیان بطن مقدم اور بطن اوسط کے ہی اور دوسرا مجری البطن اوسط مین ہی اور بطن موخر
کیواسطے کوئی مجری جداگانہ اسواسطے نہین ہی کہ وہ کنارہ پر واقع ہی اور چھوٹا بھی ہی اور سوراخ کا تحمل بھی نہین کرسکتا ہی اور اوسکے لیے مع
بطن اوسط کے ایک ہی مجری کافی ہی دونومین مشترک ہی اور خصوصًا وہ مجری مخرج نخاع کا بھی مقرر کیا گیا کہ اوسی مجری سے بعض فضول

نخاع کی جدا ہو جاتی ہین اور اسی مجری سے فضول نخاع دفع بھی ہو جاتے ہین یہ دو نون مجرے جسوقت دو نون بطنون سے نکلتی ہین اور دماغ مین نفوذ کرتے ہین مائل ہوتے ہین بطرف ا‌‌‌‌ ‌تا اور ملجانے کے قریب ایک ہی منفذ کے جو عمیق اور گہرا ہی مبدا اوس منفذ کا حجاب رقیق ہی اور آخر یعنے تمامی اوسکی وہی نیچے کا سرا اوسکا ہی نزدیک حجاب سخت کے اور وہ جزو آخری تنگ اسلیے ہی کہ وہ جز مثل ٹونٹی کے ہی جو کشادہ جگہ مستدیر سے کسی محل تنگ تک شروع ہو کر پہونچی اور اسی جہت سے نام بھی اوسکا قمع یعنے ٹونٹی رکھا گیا ہی مستنفع بھی اوسے کہتے ہین اسلیے کہ وہ آلہ پاک کرنے فضول کا ہی۔ جب یہ ٹونٹی خواہ قمع سخت جھلی سے ملتی ہی اوسجگہ ایک ایسے مجری سے ملاقی ہوتی ہی جیسے بھٹی ہو کہ دو نو طرف سے بھری ہوئی ہی اور یہ دو نون طرف جو متقابل ہین ایک تو اوپر کیطرف ہی اور دوسری نیچے کیطرف اور یہ بھٹی درمیان سخت جھلی اور بجرے حنک کے ہی پھر اوسی جگہ وہ منافذ اور سوراخ پاے جاتے ہین جو نرم ہڈی مصفاۃ ہین حنک کے اوپر واقع ہین **فصل تیسری بیان عام امراض سر کا** اور اون اسباب کا جو اسباب فاعلی امراض سر اور اعراض امراض سر کے ہین واجب ہی جاننا اس بات کا کہ جو امراض سر کے شمار کیے گیے ہین وہ سب امراض سر کو عارض ہوتے ہین۔ مگر ہماری غرض اسمقام پر لفظ سر بولنے سے یہ ہی کہ اوس سے دماغ مراد لین اور حجاب دماغ کا ارادہ کرین اور اسمقام پر ہم بالونکے امراض سے تعرض نکرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ دماغ کو جملہ انواع سوء مزاج کے عارض ہوتے ہین اور آٹھون اقسام کے سوء مزاج جو دماغ مین پیدا ہوتے ہین مفرد اور مرکب یا مادہ عام اس سے کہ وہ مادہ بخاری ہو خواہ اوس مادہ مین قوام بھی ہو اور اکثر امراض رطوبت دماغ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہر ایک دماغکی اصلی خلقت مین رطوبت ضرور ہوتی ہی اور وہ رطوبت محتاج اسکی ہی کہ یا تو رحم ہی مین جب تک جنین ہی مٹجائے خواہ اوس زمانہ کے بعد تک بھی باقی رہے اور اگر یہ رطوبت باقی رہے تو بڑی دشواری اور مصیبت و آفت کا سامنا ہوگا۔ ہر ایک قسم کا سوء مزاج یا تو جرم دماغ مین عارض ہوتا ہی یا رگون مین دماغ کے خواہ حجابہاے دماغی مین پیدا ہوتا ہی۔ امراض ترکیب بھی دماغ کو عارض ہوتے ہین یا تو مقدار مین مثلاً مقدار مناسب سے چھوٹا ہو جاے خواہ شکل مین کوئی مرض ترکیب پیدا ہو مثلاً شکل دماغکی مجراے طبعی سے بدل جاے اور اس تبدل کی وجہ سے افعال دماغی مین آفت پہونچے خواہ مجاری دماغ اور اوعیہ جیسے بطون وغیرہ بند ہو جائین۔ اور یہ سُدہ جنین سے انسداد مجاری وغیرہ کا جو پیدا ہوتا ہی یا تو بطن مقدم مین پڑتا ہی یا بطن موخر مین یا اینکہ دو نون بطنونمین اور بہرحال کبھی ناقص ہوتا ہی اور کبھی پورا اور کامل ہوتا ہی یا اوردہ اور شرائین مین پڑتا ہی خواہ بمقام رویدگی اعصاب مین سُدہ پڑتا ہی۔ یا مرض ترکیب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ جو رباطات اور بندش کی خیر مین حجابہاے دماغ کی ہین وہ اوتر جاتی ہین یا اینکہ افتراق اور جدائی اجزاے دماغمین پڑتی ہین اوسوقت امراض اتصال دماغمین بسبب انحلال فرد کے لفس دماغمین پیدا ہوتے ہین خواہ شرائین اور اوردہ اور حجابہاے دماغ اور قحف مین انحلال فرد کے واقع ہونے سے امراض اتصال پیدا ہوتے ہین اورام کے اقسام بھی دماغمین عارض ہوتے ہین اسطرح کہ کبھی نفس جوہر دماغ متورم ہو جاتا ہی اور کبھی باریک جھلی یا گندہ جھلی مین ورم آجاتا ہے خواہ شبکہ اور بیرونی جھلی مین ورم پیدا ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کے ورم کا مادہ اخلاط حارہ خواہ باردہ سے ہوتا ہی۔ جو مادہ بارد متعفن ہو جاے اوسکو اورام حارہ سے لاحق کرنا چاہیے یعنے اوسکا فعل ورم حار پیدا کرنیکا ہی۔ اور جو مادہ باردہ کہ ساکن ہی اور حرکت عفونت اوسمین نہین ہی اوسکا فعل ایسے اورام کے پیدا کرنیکا ہی جنکو اورام باردہ کہنا سزاوار ہی۔ امراض دماغی خاص بھی ہوتے ہین اور مشترک بھی ہوتے ہین بسبب مشارکت اپنے اور اعضا کے۔ اکثر دشواری اور صعوبت امراض مشارکت مین ایسی بڑھ جاتی ہی کہ امراض مشارکت سے خاص امراض اصلی دماغی مہلک پیدا ہوتے ہین مثلاً اکثر امراض خوانیق اور ذات الجنب مواد قتالہ مہلکہ بطرف دماغ کے دفع کر دیتے ہین اور اکثر کسی مریض کو سکتہ مہلک اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ اوسکے کسی عضو مشارک دماغ مین ایک طرحکی ایذا ہوتی ہی **فصل چوتھی بیان اون دلائل کا جنکے ذریعہ سے معرفت احوال دماغ** کی درست ہوتی ہی ہم کہتے ہین کہ مبادی اور احکام کلیہ کہ اونسے معرفت احوال دماغ کی طرف پہونچ سکے یہ افعال حس ظاہری سے بھی ہی اور افعال

سسیاسیہ یعنے حس باطنی سے مثلاً فکر اور تذکر اور تصور اور وہم اور حدس سے بھی ہین اور افعال حرکت سے یعنے جو افعال قوت محرکہ کے ہین کہ بواسطہ عضل
کے تحریک پیدا کرتی ہی اونسے بھی معرفت احوال دماغ کی ہوتی ہی (۲) جو فضول دماغ سے برآمد ہوتے ہین اونکے قوام اور رنگ اور مزہ سے مثلاً تیزی
اور شوریت اور تلخی اور پھیکاپن سے خواہ اون فضول کی مقدار کثرت اور قلت کی رو سے اونکی احتباس یعنے بند ہونے اور رک جانے سے بالاصالۃ یا نظر
موافقت ہوا اور طعام کے اقسام کی موافقت یا مخالفت سے خواہ اقسام تدبیر طعام اور ہوا سے اور ضرر رسانی طعام اور ہوا وغیرہ کی دماغکو کہ اِن
سب طرحسے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۳) سر کے بڑے اور چھوٹے ہونے اور اوسکی خوب صورتی سے جو باب استخوان مین بیان ہوئی ہی
خواہ اوسکی بدصورتی سے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۴) سر کی گرانی اور سبکی سے بھی (۵) لمس سے (۶) سر کے رنگ سے اور سر کی رگون
کے رنگ سے (۷) قروح و اورام جو سر کی جلد مین عارض ہوتے ہین (۸) آنکھونکی رنگت سے اور آنکھونکی رگون سے اور آنکھونکی سلامت حال اور مرض
اور آنکھونکے لمس سے احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۹) خواب اور بیداری سے (۱۰) بالون کے حال سے مقدار مین یعنے کمی خواہ کثرت مقدار
خواہ موٹا ہونا اور باریک ہونا اور کیفیت شکل سے بالون کی مثلاً گھونگھروالے ہونا خواہ سیدھے سپاٹ ہونا اور رنگ سے بالونکے مثلاً سیاہ ہونا خواہ بھورے
یا سرخ ہونا خواہ جلدی سپید ہوجانا یا دیر مین سپیدی آنی بالونمین خواہ حالت صحت پر بالونکا پائدار رہنا خواہ حالت صحت مین اونکا جدا ہوجانا مثلاً
پھٹ جانا خواہ پریشان ہوجانا یعنے ہر وقت پھولا رہنا خواہ بالونکا اوکھڑ جانا اور گر جانا خود بخود اور دیگر حالات جو بالون سے متعلق ہین ان سب سے
بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۱۱) رقبہ اور گردن کے احوال سے مثلاً گردن کا غلیظ اور گندہ ہونا خواہ پتلا ہونا اور سلامت حال گردن
کا خواہ اورام کا اوسمین زیادہ پیدا ہونا اور خنازیر کا زیادہ برآمد ہونا یا کم پیدا ہونا اس سے بھی احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۱۲) اسیطرح اذنین
یعنے کان اور کنوتین یعنے کانونکی لوئین اور دانتونسے بھی احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۱۳) اسیطرح حال سے قوی اور افعال اعضاء کے جو
مشارک دماغ ہین جیسے معدہ اور فم معدہ اور مثانہ سے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی اعضاء مشارکہ سے استدلال دو طرح سے کیا جاتا
ہی ایک تو یہ کہ عضو مشارک دماغ کے حال سے جو کچھ دماغکو عارض ہوتا ہی اوسپر استدلال کیا جاے دوسرا اوسکے حال سے جسکی مشارکت سے دماغ کو الم و
ایذا پہونچتی ہی اوسکو یہ دیکھتے ہین کہ وہ کونسا عضو اور کیا بیماری اوسکو ہی اور کیونکر یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہی - یہ جسقدر طریقے استدلال کے
بیان ہوئے کبھی انکے ذریعہ سے کیفیت موجودہ اور حاضرہ پر استدلال کرتے ہین اور کبھی آیندہ جو امور اور حالات واقع ہونیوالے ہین اونپر استدلال
کیا جاتا ہی مثلاً مریض کا زمانہ دراز تک محزون اور غمناک رہنا مالیخولیا کے قریب الوقوع پر دلیل ہوتا ہی یا قرب پر جو بہت جلد واقع ہوا چاہتا ہی
یا بیجا غصہ جو کسی شخص کی عادت کے مناسب نہو صرع پر خواہ مالیخولیا کے حار پر یا مانیا پر دلیل ہوتا ہی - یا بیجا ہنسی اور بے سبب عروض حمق یا رعونت یا خمود کی دلیل
ہوتی ہی **فصل پانچوین بیان کیفیت استدلال دلائل مذکورہ کا احوال دماغی پر** تفصیل ان طریقون کی جنکا شمار اوپر ہوا ہے
ترتیب وار تا اینکہ آخر تفصیل تک یہ بیان پہونچ جاے **استدلال کلی افعال دماغی سے** جو استدلال از قسم افعال کے مذکور ہوا
پس افعال دماغی اگر صحیح ہون سلامت دماغ کی دلالت پر معین ہونگے اور اگر افعال دماغ ماؤف ہون آفت پر دماغ کی دلیل ہونگے -
افعال کی آفات تین قسم کی ہین جیسے ہمنے بیان کیا ہی ضعف اور تغیر اور تشویش ان سب کے بعد پھر بطلان - بیان عام افعال کے استدلال
سے یہ ہی کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونو بسبب برودت کے ہوتے ہین اور روح دماغی مین جب غلاظت بسبب رطوبت کے آجاے خواہ
سُدّہ منافذ روح مین پڑ جاے اوسوقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہی حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہین ہوتا ہی ہان
اسقدر اگر حرارت بڑھ جاے کہ سقوط قوت ہوجاے اوسکا تو حساب ہی نہین ہی - تشویش افعال دماغی مین خواہ اور کوئی قسم جو مناسب حرکت کے ہی

کبھی حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خشکی اور یبوست سے **فصل چھٹی استدلال بذریعۂ افعال نفسانی** افعال حس ظاہری ہون خواہ باطنی
اور حرکت اور خواب کے اقسام کہ یہ بھی از قسم افعال سیاسیہ کے ہین ان افعال مین آفت پہونچنی جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے بطلان اور ضعف
اور تشویش بس انھین صورتون سے ہوتا ہے۔ مثال اسکی حواس مین ہم بصارت سے شروع کرتے ہین۔ بصر مین آفت کبھی اسطرح پہونچتی ہے کہ بصارت
باطل ہو جاتی ہے اور یا اسطرح کہ بصارت مین ضعف آجاتا ہے یا اینکہ فعل باصرہ مین تشویش پیدا ہوتی ہے اور مجرائے طبعی سے اوسکو تغیر ہو جاتا ہے
مثلاً جو شئے خارج مین نہین موجود ہے اوسکو تخیل کرتی ہے خیالات اور پتنگے خواہ جھنگے اوڑتے ہوے نظر آنے اور شعلہ اور دخان وغیرہ نابود
چیزونکا دیکھائی پڑنا کہ یہ سب اقسام آفات کے اگر خاصکر آنکھو نمین انکا مادہ نہو ضرور آفت دماغی پر دلیل ہونگے۔ کبھی خیالات اپنے الوان سے
بھی دلیل ہوتے ہین کسی معترض کو اس مقام پر زیبا ہے اگر یہ اعتراض کرے کہ خیال سپید بلغم کی زیادتی پر دماغ مین کیونکر دلیل ہو سکتا ہے
اسلیے کہ خیالات کا پیدا ہونا تشویش بصر مین داخل ہے اور تمنے تشویش کی پیدایش حرارت سے قرار دی ہے۔ ہم اس اعتراض کے جواب مین یہ
کہین گے کہ یہ علامت یعنے تشویش افعال کی دلالت جو حرارت پر تجویز ہوئی ہے واسطے شناخت مزاج اصلی دماغ کے ہے نہ مزاج عارضی کے جو
جو قوت باصرہ صحیحہ کی حرارت غریزی پر غالب ہو کر سوائے مزاج طبعی اور اصلی کے پیدا ہو مراد یہ ہے کہ مزاج مرضی مین تشویش کا برودت سے پیدا ہونا
اسکو ہمنے منع نہین کیا ہے۔ قوت سامعہ مین آفت پہونچنے سے دماغ کے حالات پر استدلال اسوجہ سے کیا جاتا ہے کہ مثلاً نزدیک کی آواز خواہ جہر
یعنے بلند آواز کے سوا نہ سن سکے۔ خواہ تشویش اسطرحکی پیدا ہو کہ جس آواز کا وجود نہین ہے خودبخود سنائی پڑے جیسے کان گونجتا ہے ازین قبیل ہے کہ پانی
کے گرنے کیسی آواز کانو نمین آتی ہے خواہ گھن کے ٹھونکنے کا تڑاقا خواہ ڈھول خواہ درختون کے پتونکی کھڑکھڑاہٹ یا خفیف سی آواز ہوا وغیرہ کی ان سب باتون سے استدلال کیا جاتا ہے ایک یبوست مزاج دماغی پر جو مقام وسط وغیرہ مین عارض ہو یا ریاح اور ابخرہ پر استدلال کیا
جاتا ہے جو وسط دماغ مین محتبس ہون خواہ اوسکی طرف صعود کر رہے ہون خواہ اور باتین جو ایسے مزاج دماغی پر دلالت کرتی ہین۔ یا یہ کہ بالکل
قوت سماعت باطل ہو جاوے۔ ضعف اور بطلان سماعت اکثر بسبب کثرت برودت کے ہوتا ہے۔ اور جس شخص کو بروقت سنے آواز قریب کے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ دور کی آواز سن رہا ہے یہ نقصان بسبب رطوبت دماغ کے ہوتا ہے۔ قوت شامہ مین خلل تین طرح سے ہوتا ہے یا تو بالکل یہ قوت
معدوم ہو جاوے یا ضعیف ہو جائے یا سونگھنے مین تشویش واقع ہو اسطرح پر کہ جن چیزونکا وجود خارج مین نہین ہے بدبو ہون یا بدبو نہ ہون اونکی بو آپ
ہی آپ دماغ مین پہونچے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ ایک خلط مقدم دماغ مین محتبس ہو رہی ہے اوسی کا یہ فعل ہے کہ طرح طرح کی بدبو یا خوشبو
خودبخود دماغ مین آیا کرتی ہے مگر یہ استدلال مشروط باین شرط ہے کہ ناک مین خاص کوئی ایسی چیز بدبو یا خوشبو موجود نہو۔ ذائقہ کا خلل اور لامسہ کا یہ
دونو بھی مثل خلل شامہ کے اسباب مین ہوتے ہین مگر ذائقہ اور لامسہ کا تغیر مجرائے طبعی سے اکثر اوقات اسی پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی فساد خاص
ان دونونکے آلات قریبہ مین پڑ گیا ہے اور کمتر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونون کے فساد مین شرکت دماغ کی بھی ہے خصوصاً وہ خلل قوت
لامسہ کا جو تمام بدن مین عام ہو مثلاً تمام بدن مین خدر کا پیدا ہونا اور سن ہو جانا۔ کبھی یہ حواس مذکورہ بالا ایک خاص قسم کی قوت و ضعف مین
شریک ہو جاتے ہین اور یہ شرکت ایک حالت خاص پر دلالت کرتی ہے جو دماغ مین ہمیشہ رہتی ہے اور یہ کدورت اور صفائی سے تمثیل دیجا سکتی ہے
اور یہ بھی لحاظ رہے کہ ہر ایک ضعف نفس کدورت نہین ہے اسلیے کہ کمی زور ہمراہ صفائی کے بھی ہوتا ہے مثلاً کبھی انسان نزدیک کی چیز اور
کم روشن قلیل الشعاع چیز کو بخوبی اور صاف دیکھتا ہے اور چھوٹی چیزین اسی قسم کی یعنے کم روشن چیزونکو نزدیک سے دیکھ لیتا ہے پھر جب یہی چیزین دور
ہو جاوین خواہ اونکی چمک اور روشنی بڑھ جاوے اونکے دیکھنے سے عاجز ہو جاتا ہے پس اب اسوقت معلوم ہوا کہ کدورت اور صفائی کبھی یہ دونون ہمراہ ضعف کے

ہوتی ہین اور صفائی کبھی ہمراہ قوت کے بھی ہوتی ہی۔ لیکن کدورت ہمیشہ دلالت کرتی ہی ایک مادۂ رطوبی پر اور صفائی ہمیشہ دلالت کرتی ہی یبوست پر
یعنی کدورت مذکورۂ بالا کبھی مستحکم ہوکر اس سے مرض سدر پیدا ہوجاتا ہی جو دلالت کرتا ہی ایک مادۂ بخاری پر جو رگہای دماغ اور شبکہ مین موجود ہی
ان جملہ اقسام آفات سے استدلال پر حکم کرنا بھی اسطرح پر ہی۔ جو امراض مذکورۂ بالا مین از قسم تشویش ہی وہ تو اکثر تابع مزاج حار یا یابس کے ہوتا
ہی اور جو چیز از قسم نقصان اور ضعف ہی وہ اکثر تابع برودت کی ہوتی ہی ہان اگر اوس ضعف یا نقصان کے ہمراہ بشدت ظہور فساد یا سکوت
قوت کا ہوا اوسوقت اکثر یہ فساد حرارت سے پیدا ہوگا لیکن چونکہ حرارت قوائے طبعی کی ملائم اور مناسب زیادہ ہی بہ نسبت برودت کے پس جبتک زیادہ مفرط
اور ضرر رسانی مزاج اصلی کی حرارت سے پیدا نہوا اور زیادہ فساد مزاج کی حرارت کا باعث نہو قوائے طبعی مین نقصان کی مورث نہوگی
پس اسلیے وقت مین مناسب نہین ہی کہ فقط اسی دلیل پر اعتماد کیا جاوے بلکہ اور دلائل مذکورہ جو ہر دو مزاج کیواسطے اوپر مذکور ہوچکے ہین جن سے مزاج
حار اور بارد پر استدلال کیا جاتا ہی اونکا بھی لحاظ کرین کبھی بطلان حواس زیادہ ہونے اسباب نقصان پر دلیل ہوتا ہی اگر یہ بطلان کسی سبب
دماغی کی وجہ سے ہوا ور آفات اور آلات جن سے فساد اور انقطاع اور شدہ وغیرہ پیدا ہوتا ہی انکی وجہ سے یہ بطلان نہ عارض ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہی کہ جن
چیزون سے آلات اپنی صلاحیت سے زائل ہوجاتے ہین اون آفات کے سبب سے یہ بطلان نہ عارض نہوا ہو۔ یا بطلان کسی عضو حساس مین خاصکر موجود نہووے کہ اوسوقت
بھی تاکد اسباب نقصان پر دلیل ہوگا۔ بعض اعضاے حاسہ ایسے ہین کہ جنکو دماغ زیادہ قریب ہی ایسی اعضا مین کمتر یہ بات ہوتی ہی کہ اونکی آفت دماغ سے
شرکت نہ رکھتی ہو جیسے شامہ اور سامعہ کہ اکثر آفات ان دونون عضو کے بدون تنقیہ اور تعدیل مزاج دماغ نہین زائل ہوتے۔ اور اسی سبب سے یہ بات ہی
کہ سائر حواس بچگانہ جبوقت تک محسوسات سے ایذا پاتے ہون دلیل اسی بات کی ہوتی ہی کہ انھین حواس مین فقط کوئی آفت حرارت یا یبوست کی اسقدر
پہونچی ہی کہ جو منزلہ و بقا قوت نہین ہوئی۔ اور فساد سماعت اور نیز فساد شامہ یہ دونون اکثر اسی پر دلالت کرتے ہین کہ یہ سوء مزاج دماغ ہی مین پیدا
ہوا ہی۔ اور افعال سیاسیہ جو حواس باطنی سے متعلق ہین اونسے استدلال امراض دماغ کا اسطرح پر ہوتا ہی۔ کہ وہم قوی اور حدس قوی تمام جوہر
دماغکی قوت مزاج پر دلالت کرتے ہین اور ضعف وہم اور حدث اس بات پر دلیل ہوتے ہین کہ دماغ مین کسی قسم کی آفت ہی جسکے مقام خاص کا علم موقوف
اس بات پر ہی کہ افعال دماغکا بھی اختلال ظاہر ہوجاوے تب وہ مقام ماؤف بعینہ معلوم ہو پس منجملہ اوس افعال کے فساد قوت خیال اور تصور اور
اونکی آفتین ہین پس اسکا قوی ہونا صحت مقدم دماغ کی دلالت پر معین ہوتا ہی اور یہ قوت اوسیوقت قوی ہوتی ہی جب انسان بخوبی یاد رکھنا اور صور
محسوسات کے قادر ہو مثلا اشکال اور صورتین اور نقوش اور خلقت اور مذاقات اور آوازین اور نغمہ وغیرہ کی حفظ پر قادر ہوا اسلیے کہ بعض
آدمی اس قوت مین ایسے قوی اور تام الخلقت ہوتے ہین یا اینکہ کوئی فاضل مہندس کسی شکل مخطوط مین نظر واحد کرتا ہی اسی نظر واحد سے
اوسکے نفس مین صورت اوس شکل کی اور حروف اوسکے سب مرتسم ہوجاتے ہین اور اسے ایک ہی مرتبہ کے دیکھنے سے جس مسئلہ سے اوس شکل کو تعلق ہی
ابتدا سے انتہا تک سب پر حکم کردیتا ہی کچھ اوسکو حاجت دوبارہ نظر کرنے کی نہین ہوتی۔ یہی حال ایک گروہ کا طرف نغمات موسیقی اور یہی حال ایک
گروہ کا طرف امور مذاقیہ کے ہی اور سوا اسکے اور بھی چیزین ہین اور اسی قوت سے نبض کو تعلق ہی اسلیے کہ نبض شناخت اپنی جودت مین خیال قوی
کی محتاج ہی جو نفس مین بذریعہ ملموسات کے مرتسم ہوتا ہی۔ یہی قوت ایسی ہی جسمین کوئی آفت عارض ہو مثلاً اگر بطلان فعل کی عارض ہوا اوسوقت یہ کیفیت
عارض ہوگی کہ صورت خیال محسوس اوس نسبت پر بعد زوال ہونیکے باقی نہین رہتی ہی جو درمیان حاس اور محسوس کے اس زمانے تک ہونی چاہیے
جبتک وہ حس کرسکے یا اینکہ ضعف اور نقصان یا کوئی تغیر خیال کو مجراے طبعی سے ہووے بایں طور کہ غیر موجود اشیاء کا تخیل کرے یہ بات یعنے قوت خیال کا
ضعف اور تغیر اور بطلان فعل اکثر اوقات افراط برودت و یبس مقدم دماغ پر دلالت کریگا یا رطوبت مقدم دماغ پر دلالت کرے گا

- برودت بسبب ذاتی ان آفات کا ہر اور رطوبت اور یبوست بالعرض سبب ہوتی ہی - اس لیے کہ یہ دونون مقدم کی جلا کرتی ہین - تغیر فعل اور تشویش افعال سیاسیہ کا اکثر زیادتی حرارت پر دلیل ہوتی ہی بنا بر اوسی طریقہ کے جو قوائے حاسہ ظاہر کے بیان مین لکھا گیا ہی کبھی یہ مرض صاحبان عقل کو اسقدر عارض ہوتا ہی کہ شناخت حسن و قبیح کی پوری ہوتی ہی اور کلام کرنا اونکا آدمیون سے صحیح ہوتا ہی باوجود اس وصف کے پھر ایسے عقلاء ایک ایسے گروہ کو موجود سمجھتے ہین کہ جنکا وجود نہین ہی جیسے بھوت و پریت اور خیال کرتے ہین ایسی آوازونکو جو ناموجود ڈھول بجانے والی آتی ہون - یا اور چیزین چنانچہ جالینوس نے روفس طبیب کا حال اسی قسم کا بیان کیا ہی کہ اوسی سیطرحکا فساد دماغی عارض ہوا تھا - ازانجملہ فساد قوت فکریہ تخئیل کا ہی یا تو بطلان تک پہونچا ہی اور اوسکو زوال عقل کہتے ہین اور یا ضعف ان دونو قوتونکا ہی اسکو حمق کہتے ہین مبدا ان دونو مرض کا اور آغاز مقدم دماغ کی برودت سے یا وسط دماغ کی برودت سے ہوتا ہی یا اینکہ یبوست یا رطوبت اس بطن مین عارض ہو اسکے سبب سے ہوتا ہی اور یہ حکم اکثریہ بنا بر قول بعض اطبا کے کیا گیا ہی - یا تغیر یا تشویش قوت فکریہ مین یہانتک پیدا ہوتی ہی کہ غیر موجود شیا مین فکر کیا کرتا ہی - اور غیر صواب امور کو صواب تصور کرتا ہی اسکو اختلاط عقل کہتے ہین - یہ اختلاط عقل یا ورم پر دلیل ہوتا ہی یا مادہ صفراوی حار یابس پر اور یہی جنون سبعی ہی اسمین اختلاط کے ہمراہ شرارت بھی ہوتی ہی یا مادہ سوداویہ پر دلالت کرتا ہی اسکا نام مالیخولیا ہی - اسمین اختلاط عقل بدگمانی اور فکر لاحاصل کے ہمراہ ہوتا ہی اور یہ سب اخلاق رزیلہ اگر مائل بجنون ہون زیادہ تر دلیل مادہ برودت پر ہونگے اور اگر مائل بحرارت غضب ہون حرارت مادہ پر دلالت کرینگے مطابق اون فرقونکے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے - اکثر یہ مرض بشرکت کسی اور عضو کے پیدا ہوتا ہی اور اس شرکت کی شناخت مین وہ دلائل جزئیہ بکار آمد ہوتے ہین جنکو ہم آیندہ لکھین گے خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت افکار مین حرکات سخت بکثرت واقع ہون اور تشویشین بھی زائد پڑنے لگین اور طرح طرحکے افکار نئے نئے قسم کے ہوا کرین اوسوقت حرارت مادہ سمجھنا چاہیے کبھی کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہی کہ تشویش فکر امراض باردہ مین ہوتی ہی جسوقت یہ امراض باردہ حرارت سے خالی نہون جیسے اختلاط ذہن بعض عسر مین ہوتا ہی - ازانجملہ وہ آفت ہی جو قوت ذکر مین پڑتی ہی اسطرح یا تو حافظہ مین ضعف ہو جائے یا بالکل باطل ہو جائے چنانچہ جالینوس نے حکایت کی ہی کہ ایکمرتبہ ایک وبا اطراف حبشہ مین پیدا ہوئی تھی جسکا عروض اون لوگونمین اس سبب سے تھا کہ بہتسے مردے سڑے ہوئے بکثرت خون اور لڑائی کے بعد پڑے رہگئے تھے اور یہ وبا بلاد یونان تک پہونچ گئی تھی اہل یونان کو اس وبا مین یہ واقعات پیش آئے کہ اونکو ایسا مرض نسیان عارض ہوا کہ آدمی اپنا نام اور اپنے بیٹے کا نام بھول گئے - اکثر اوقات جو ضعف قوت ذکر مین عارض ہوتا ہی بسبب ایسے فساد کے عارض ہوتا ہی کہ موخر دماغ مین برودت یا رطوبت یا یبوست سے پیدا ہو - یا ضعف حافظہ بسبب تشویش کے عارض ہو پس ایسے آدمی کو یہ بات واقع ہوتی ہی کہ یاد کرتا ہی اوس چیز کو جسکا ذکر پہلے کچھ نہو اور پہلے سے وہ چیز معہود اور معین نہ ہوئی ہو یہ تشویش مزاج حار مادی یا ساذج پر دلالت کرتی ہی اور مادہ یابسہ لائق ہی کہ یہ تشویش پیدا کرے - یہ سب خرابیان قوت ذکر مین رہتی ہین جب تک اس مزاج نامناسب مین افراط اسقدر نہو کہ قوت حافظہ بالکل ساقط ہو جاوے - اب ہم اجمالا بیان کرتے ہین کہ بطلان افعال حواس مذکورہ بالا کا بیشتر بسبب غلبہ برودت کے جرم دماغ پر ہوتا ہی پس یہ استیلا اور غلبہ رفتہ رفتہ چند دنون مین پیدا ہوتا ہی اور اکثر اس بطلان کو یبوست بسرعت پیدا کرتی ہی یا تجاویف دماغ پر غلبہ برودت سے یہ بات پیدا ہوتی ہی - اور کبھی برودت ہمراہ رطوبت کے اوسکا باعث ہوتی ہی اور کبھی غلبہ یبوست سے یہ بطلان پیدا ہوتا ہی - یہی حال ضعف افعال حواس کا ہی جو بطلان کا مذکور ہوا ہی - سوائے غلبہ برودت اور یبوست کے بطلان یا ضعف افعال کبھی تو کسی ورم کی جہت سے ہوتا ہی یا مزاج صفراوی یا سوداوی کی جہت سے یا مجرد یعنے حرارت ساذجہ کے سبب سے ہوتا ہی

خوابہاے مختلفہ کے ذریعہ سے بھی استدلال کرنا مناسب ہر کہ اس مقام پر بڑھا دیا جاے اسلیے کہ بکثرت زرد چیزونکا یا گرم چیزونکا خواب مین
دیکھنا غلبۂ صفرا پر دلالت کرتا ہر اور اسیطرح بکثرت اون چیزونکا دیکھنا جو مزاج صفراوی کے مناسب ہون کہ ہم اونکے جدا جدا شمار کرنیکے
محتاج نہین ہین۔ خوابہاے پریشان و مشوش حرارت اور یبوست پر دلالت کرتے ہین اسیطرح وہ خواب کہ جنکے دیکھنے سے آدمی ڈرے۔ جو خواب
بعد بیداری کے یاد نہین رہتے اکثر برودت اور رطوبت دماغ پر دلیل ہوتے ہین **فصل ساتوین بیان استدلال احوال حرکت سے
اور جو چیزین مشابہ حرکت کے ہین مثل خواب اور بیداری کے افعال حرکت سے** جو دلایل جنس افعال حرکت سے لیے جاتے ہین اونمین
سے بطلان اور ضعف حرکت کو رطوبت فضلیہ پر دلیل سمجھنا چاہیے کہ آلات حرکت مین یہ رطوبت رقیق بکثرت آگئی ہر اور یہ بھی دلالت ہوتی ہر کہ
بطلان اور ضعف حرکت کسی عضو مین کیون نہو آفت دماغ پر دلیل ہوتی ہر لیکن خاصکر وہ ضعف اور بطلان جو کہ تمام بدن مین ہو جیسے سکتہ
مین یا ایک ہی جانب ہو جیسے فالج اور لقوہ نرم مین اسکی دلالت اس رطوبت پر خاص تر ہر۔ کبھی دونون باتین بطلان اور ضعف حرکت
خاصکر جو ہر دماغ کی حرارت یا یبوست سے بھی پیدا ہوتا ہر یا اُن عصاب کی حرارت اور یبوست سے جو دماغ سے نکلے ہین۔ لیکن یہ بات بعد امراض اکثر دیکھی
ہوتی ہر اور تھوڑی تھوڑی اور بہت دنونمین جاکر پیدا ہوتی ہر۔ جو ضعف اور بطلان حرکت کسی ایک ہی عضو مین ہو جیسے استرخا وغیرہ پس یہ امراض
مخصوص ایسے عضو سے اکثر ہوتے ہین۔ کبھی یہ ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلۂ دماغ کے ایسے عضو خاص کیطرف پیدا ہوتا ہر۔ تغیر حرکت یا تو دفعةً ہوگا
یہ تغیر رطوبت پر دلالت کرتا ہر اور اگر تھوڑا تھوڑا ہو تو یبوست پر دلالت کریگا یعنے آلات حرکت کی یبوست پر۔ جو تغیر حرکت دماغ سے خاص ہر
مثلاً حرکات مصروع کا تغیر جو اوس صرع مین ہوتا ہر جسکو تشنج نام کہنا چاہیے ایسا تغیر سواے رطوبت کے اور کسی وجہ سے نہین ہوتا ہر اسلیے کہ یہ تغیر
دفعةً پیدا ہو جاتا ہر یا بمشارکت کسی اور عضو کے ہوتا ہر چنانچہ ہم اسکو اپنے مقام پر بیان کرینگے پس یہ تغیر شرکی سدۂ غیر کاملہ پر دلالت کرتا ہر
دوسری مثال تغیر حرکات کی جیسے وہ رعشہ جو مرض مین ہوتا ہر کہ یہ سب تغیر مادۂ غلیظہ پر اوسی جانب دماغ کے دلالت کرتے ہین جسطرف یہ تغیر واقع
ہون یا ضعف اور یبوست پر دلالت کرتے ہون کہ اگر بعد امراض سابقہ کے پیدا ہوے ہون اور تھوڑے عارض ہوتے جائین۔ جو رعشہ ایسے اعضا
مین ہو جو دماغ سے دور ہین او سکا سبب وہی ہوگا کہ جسکو ہمنے چند مرتبہ بیان کیا یعنے اندفاع مادہ یا فضول کا دماغ سے۔ یہ سب حرکات جو اوپر
مذکور ہوے خلاف مجراے طبعی کے ہین۔ ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اگر کوئی آدمی خوش نما حرکات سے اپنے مزاج دماغی کیوجہ سے پیدا ہوا اصلی خلقت
مین اوسکا دماغ حار یابس ہوگا اور اگر اوسکے حرکات مین کسل اور سستی براہ اصل خلقت ہو اسکا مزاج بارد رطب ہوگا اور اگر کسی آدمی کو کوئی
مرض ہو اور حرکات اوسکے مائل بطرف قلق کے ہون وہ مرض بھی حار ہوگا اور اگر حرکات اوسکے لغو اور بیکار ہون یا حرکات مین سستی ہو
اور قوت مین سکوت زیادہ ہو وہ مرض مائل بہ برودت ہوگا۔ اکثر مناسب اس مقام کے یہ بھی ہوتا ہر کہ خواب اور بیداری کے حال سے
استدلال کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہر کہ نیند ہمیشہ تابع مزاج رطب کے ہوتی ہر جو ارخا اور ڈھیلا پن پیدا کرے گا یا تابع مزاج
بارد کے ہوتی ہر جو حرکت مین قواے حسیہ کے جمود اور بستگی پیدا کرے یا تابع زیادہ متحلل ہونے روح نفسانی کی ہوتی ہر جو افراط حرکت سے
عارض ہو یا تابع مندفع ہونی قوی کی طرف باطن کے ہوتی ہر کہ تو اسطے ہضم مادہ کے قوی بطرف باطن جاتے ہین پھر اونکے ہمراہ روح نفسانی
بھی بہ تبعیت جاتی ہر پھر نیند آجاتی ہر جیسے بعد کھانیکے نیند اسی سبب سے آتی ہر۔ پس جبتک نیند اپنے مجراے طبعی پر نہو اور تابع کسی
تعب اور حرکت کی ہو اوس نیند کا سبب رطوبت یا جمود قوی ہوگا پھر اگر اسباب مجمدہ یعنے بستگی پیدا کرنیوالے نہوے ہون نہ افراط برودت
پر وہ دلائل ہون جو ہون جنکا قریب ہم ذکر کرینگے ایسے نوم صحیح کا سبب رطوبت ہوتی ہر پھر بھی ہر ایک رطوبت کو واجب نہین ہر کہ نیند پیدا کرے

اسلیے مشائخ باوجود انہی رطوبت مزاج کے مدتون بیداری مین مبتلا رہتے ہین اور جالینوس کی رائے مین مشائخ کو نیند نہ آنیکا سبب یہ ہی کہ اونکے
رطوبات بورقیہ کی کیفیت مقتضی بیداری مفرط کا ہوتی ہی اسلیے کہ وہ رطوبت ایسی ہی جسکی ایذا سے دماغ کو بیخوابی لاحق ہوتی ہی مگر یبوست ہر حالمین
لامحالہ سبب بیداری کا ہوتی ہی - جو دلائل کہ جنس افعال طبعی سے ماخوذ ہین اونکا ظہور فضول دماغی کی کمیت اور کیفیت سے ہوتا ہی یا اون فضول
کے برآمد نہونے سے یا برآمد ہونے سے بطرف حنک کے یا ناک یا کان کے ہوتا ہی بیشتر سر پر چند قروح اور پھنسیان اور ورم ظاہر ہوتے ہین اکثر
بال اوگ آتے ہین اسلیے کہ بالونکا اوگنا بھی فضول دماغ سے متعلق ہی - بالونکے جلد اوگنے سے یا دیر مین اوگنے سے بھی استدلال احوال دماغ پر کیا
جاتا ہی اور نیز تمام وہ امور جنکو ہم اوپر اجمالاً شمار کر چکے ہین - اب چاہیے کہ ہم ذکر کرین اون استدلالونکو جو فضول کے نکلنے سے لیے جاتے ہین پس بلغمی
وہ فضول اونمین سے ہوتے ہین جو اوپر مذکور ہو چکین - یہی فضول اگر زیادہ نکلین مادہ ہاے مذکورہ پر دلالت اور اوس سبب پر دلیل ہونگے
جو کسی عضو خاص مین ان فضول کو زیادہ کرتا ہو - چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہی اور اس بات پر بھی دلیل کرینگے کہ قوت دافعہ دماغی مین ضعف نہین
ہی لیکن اگر یہ فضول نہ نکلین یا کم نکلین اور اوسکے ہمراہ گرانی سر پائی جاے یا کم کم چبھن جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہی پائی جاے یا لذع اور سوزش پائی جاے
یا کھنچاو یا ضربان اور لپک یا گھمنی یا تنین یعنے کان کو بجنا پایا جاے یہ سب امور دلالت سدہ پڑ جانے پر کرینگے اور قوت دافعہ کے ضعیف
ہونے پر اور دماغ کے مادہ سے ممتلی ہونے پر - اب اس مادہ کی ہر جنس پر اسطرح پر استدلال کیا جاویگا کہ جس مادہ سے سوزش اور چبھن ایسی پیدا
ہوتی ہی کہ جلاے دیتی ہی اور گرانی اوسمین کم ہی اور آنکھ اور چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا ہی تو مادہ صفراوی ہی - اور جس مادہ سے ضربان پیدا ہوا اور دماغ
بوجھل ہو جاے اور چہرے اور آنکھ کا رنگ سرخ ہو جاے رگین سر کی پھول جائین وہ مادہ دموی ہی جس مادہ سے کسل اور بلادت پیدا ہو چہرہ اور آنکھ کا رنگ
رصاصی ہو جاے نیند اور پینک بنی رہے وہ مادہ بلغمی ہی پھر اگر رنگ تیرہ ہو جاے اور فکر فاسد ہو جاے اور سر کا بوجھ خفیف سا ہو نیند زیادہ غالب ہو اور
تمام علامت مذکورہ بالا کا وجود نہو تو یہ مادہ سوداوی ہی اگر کوئی شے ان علامات مین سے ہمراہ تنین اور دوار کے ہو اور اوسکا انتقال اور ہٹنا
کسی طرف معلوم ہوتا ہو دلیل اس بات پر ہوگی کہ یہ مادہ ریح اور نفخ اور بخارات پیدا کرتا ہی یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مادہ کیواسطے ایک حرارت غریبہ
کہ اسمین اپنا فعل کر رہی ہی - اگر احتباس فضول ہمراہ خفت اور سبکی سر کی ہو علے الاطلاق یبوست پر دلالت کریگا - یہ قاعدے قواعد ہمنے بیان کیے
مخصوص ہین مقدار خروج اور عدم خروج مادہ سے اب کیفیت مادہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے مثلاً جو مادہ کہ مائل بزردی اور رقت قوام اور
حرارت اور تلخی اور لذع یعنے سوزش کی ہو یہ دلیل اوسکی صفراوی ہونے پر ہی اور جو مادہ مائل بسرخی رنگ اور شرقی ہو اور آنکھون اور چہرہ
کا رنگ سرخ ہو جاے گونگی شیرینی نمایان ہو اور ملمس گرم ہو یہ مادہ دموی ہی - نمکین اور شیرین مادہ جسمین تمام علامات مذکورہ نہون یا بورقی مادہ
ہمراہ ملمس بارد کے خواہ ہمراہ ملمس حار ایسے بلغم پر دلالت کرتا ہی جسمین کسی حرارت نے فعل کیا ہی - پھیکا غلیظ القوام بارد الملمس بلغم خام
پر دلالت کرتا ہی - یہ سب استدلال کے اقسام کیفیت سے اون فضول کی ہین جو دماغ سے برآمد ہوتے ہین بذریعۂ طعم اور لون اور لمس اور قوام
لیکن خوشبو اور بدبو کی راہ سے - پس بدبو مادہ یا تیز بو کا مادہ حرارت پر دلالت کرتا ہی اور جن فضول مین بو نہو اکثر برودت پر دلالت کرتا ہی لیکن
اسکی دلالت برودت پر مثل بدبو مادہ کے دلالت حرارت پر کلی نہین ہی - جو چیزین جلد راس پر نمایان ہوتی ہین خواہ متصل جلد کے قروح اور پھنسیان
یا اورام پیدا ہوتے ہین اونکو دلالت اکثر اونھین مواد پر ہوتی ہی کہ پہلے دماغ مین تھے اور اب نکل آے اور دماغ پر اونکی اسوقت کہ دماغ اونسے
پاک ہو چکا ہی کوئی دلالت واضح نہین ہوتی ہان اگر یہ اورام اور بثور زمانہ تزید مین ہون اوسوقت البتہ کسیقدر حال دماغ پر انکی دلالت
ہوگی - پھر چونکہ تو اسباب اورام حارہ باردہ اور اورام سوداویہ سے واقف ہی اور سرطانی اورام اور پھیلنے والے قروح یا نہین

پھیلنے والے ان سب کے اسباب کو بخوبی جانتا ہے بغیر تجھکو ان چیزون سے حال دماغ پر خواہ بالون پر استدلال کرنا کچھ دشوار نہین ہے۔ کتاب اول کلیات مین اسباب پیدا ہونے بالونکے معلوم ہوچکے اور سبب بالونکے گھونگروالے ہونیکا اور سیدھے سپاٹ ہونیکا اور رہ ٹوٹے ہونیکا اور کم زیادہ ہونیکا اور جلدہی سپیدی آنیکا یا دیر مین سپید ہونیکا معلوم ہوچکا ہے اور قریب ہے کہ سبب بالونکے پھٹ جانیکا خود بخود گرنیکا یا بالونکے پریشان رہنے کا ابواب مخصوصہ کتاب زینت مین آتا ہے اونھین قواعد سے استدلال احوال دماغ پر بالونکے ذریعے سے اور ہم اس بیان کو اوس مقام پر بخوف تطویل کثرت کلام محول کرتے مین۔ جو علامات از قسم موافقت اور مخالفت کے ماخوذ ہین خواہ سرعت انفعال اور بدیر منفعل ہونے سے ماخوذ ہین امور موافقہ اور مخالفہ یا اعتبار اونکا ایسی حالت مین کیا جائے جو اونکی انتہا در صحت پر ہو جو اونکی حسب حال ہر چیز مین ہونی چاہیے یا ان امور کا ایسے حال پر لحاظ کیا جائے جسوقت اوس شخص کو خروج صحت سے ہے اور مزاج طبعی سے اوسکو تغیر ہوا ہے حالت صحت کے موافق وہی امور ہین کہ جو مشابہ اوسکے مزاجکے ہین اور مزاج اوسکا اسی سے پہچانا جاتا ہے پس مخالف اوسکے اس حالت صحت مین وہ امور ہین کہ جو اوسکے مزاج کی ضد پر واقع ہون۔ لیکن جسوقت شخص اپنی صحت سے خارج ہوا اور مزاج اوسکا اوس سے متغیر ہو پس حکم موافقہ کا بضد حکم سابق ہے اور اوپر ہم کہہ چکے ہین اور بہت سے امور کلیہ بیان کرچکے کہ صحت تمام ابدان مین مزاج واحد پر نہین ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت کرچکے ہین کہ بعض بدنکی صحت ایسے مزاج پر قائم رہتی پر ہوتی ہے کہ اگر وہ مزاج دوسرے بدن مین ہو مرض پیدا کرے۔ لیکن واجب ہے کہ امور مخالفہ کا اعتبار دوسری طرف بھی بقیاس اون امور مخالفہ کے کیا جائے جو اسطرف کیواسطے تجویز ہوے ہین مراد یہ ہے کہ جو امور مخالف طرف صحت کے تجویز ہوے ہین اونھین کے قیاس سے امور مخالفہ مرض کے تجویز کرنے چاہیین تاکہ بعد اس صائب وہ مقدار خاص معلوم ہو کہ جو اس مزاج کے واسطے لائق ہے اسلیے کہ افراط دونون قسم کی دونون کے مخالف ضرور ہے اور دونون طرف سے ایذا دیتی ہے صحت مین تو اوس مزاج کے جو خارج اعتدال سے ہو وہی چیز موافق ہے جو زیادہ بافراط نہو۔ جو دماغ کہ اوسمین بوے مزاج حار ہو نسیم بارد اور رطلاہاے باردہ اور خوشبوہاے سرد کافوری ہون یا صندلی یا نیلوفری وغیرہ ان سب سے نفع پاتا ہے اور جو چیزین بدبو پاکیزہ نہون جیسے سڑے ہوے پانی جن مین گھاس پڑکے سڑ گئی ہو یا کائی جم کر سڑاند آگئی ہے اوس سے بھی نفع پاتا ہے اور آرام اور سکون سے بھی نفع ہوتا ہے۔ جس دماغ کو سوء مزاج بارد عارض ہو اوسکو نفع اون اشیا سے ہوتا ہے جو اضداد امور مذکورہ سوء مزاج حار ہین لهذا ایسے شخص کو ہواے گرم سے نفع ہوتا ہے اور پاکیزہ خوشبو کی چیزین جو گرم مزاج ہون خواہ بدبو اشیاء حارہ جنمین قوت تحلیل اور تسخین کی اور بھی ریاضات اور حرکات سے ایسے شخص کو نفع ہوتا ہے جس شخص کو سوء مزاج یابس دماغ مین ہو اوسکو ابتدا استفراغ اور برآمد ہونے اون اشیاء سے ہوتی ہے جو اسکے دماغ سے نکلجاتین۔ اور جسکو سوء مزاج رطب ہو اوسکو اخراج فضول دماغی سے نفع ہوتا ہے۔ استدلال سرعت انفعالات سے دماغ کے اسطرح کرنا چاہیے مثلاً اگر کسی شخص کا دماغ بسرعت گرم ہوجاتا ہو یا بہت جلد سرد ہوجاتا ہو یہ بات دلیل ہوگی یعنے بسرعت دماغ کا گرم ہوجانا حرارت مزاج دماغ پر بشروط مذکورہ فن کلیات دلیل ہوگا۔ اور اسیطرح بسرعت دماغ مین برودت کا اثر کرنا برودت مزاج پر دلالت کریگا۔ اسیطرح بسرعت دماغ کا خشک ہونا یبوست مزاج پر اور کبھی قلت رطوبت پر اور کبھی حرارت مزاج پر دلیل ہوتا ہے۔ مگر فرق ان تینون دلالتون مین یہ ہے کہ یبوست پر دلالت کرتے وقت ہمراہ اسکے اور علامات یبوست بھی موجود ہونگے مثلاً بیداری وغیرہ جنکا بیان ہم آیندہ علامات خاصہ دماغی کی باب مین کرینگے۔ اور قلت رطوبت کیوجہ سے جو یبوست بسرعت پیدا ہو یہ یبوست اونھین احیان اور اوقات مین ہوگی جسوقت کوئی حرکت عنیفہ یا حرارت شدیدہ سے پیدا ہوئی ہو خواہ کوئی اور ایسی ہی بات جو قائم مقام اسباب یبوست کے ہے جو اوپر مذکور بھی ہوچکے ہین پھر بھی جملہ اوقات مین ایسے مزاج کیواسطے دلائل یبوست کا ہونا کچھ ضرور نہین ہے۔ جو سرعت یبوست دماغ کو بسبب غلبہ حرارت کے لاحق ہوتی ہے اوسکے ہمراہ اور جملہ علامات حرارت کا ہونا بھی ضرور ہے جو دماغ جلد نمناک اور مرطوب ہوجاتا ہو کبھی تو یہ کیفیت اوس سے بسبب حرارت جوہر دماغ کے عارض ہوتی ہے اور کبھی بسبب برودت جوہر دماغ

کے اور کبھی اسوجہ سے کہ مزاج جوہر دماغ کا در اصل مرطوب ہو اور کبھی اس سے بھی جلدی رطوبت کو قبول کرتا ہو کہ اوسکا مزاج اصلی یابس ہو اب اگر بسرعت مرطوب ہونا حرارت کی وجہ سے ہو اُسوقت اور علامات حرارت بھی موجود ہونگے اور پھر یہ ترطیب جو دماغ کو عارض ہوجاتی ہو۔ اسکو دوام اور بکثرت پیدا ہونا عارض نہوگا مگر بعد حرارت مفرطہ کے جو دماغ مین ہو یعنی جذب رطوبت کا بطرف دماغ کے کرتی ہو اور فضاء دماغ کو اوس سے بھر دیتی ہو۔ پھر بعد جلب رطوبت کے جو حرارت نے کیا ہو اگر مزاج حار کا غلبہ باقی رہا ضرور اوسکے عقب مین یبوست پیدا ہوگی بسبب نفض اور خارج ہوجانے اوسی رطوبت کے اور اگر رطوبات کا غلبہ ہوگیا پھر تو دماغ بارد رطب ہوجائیگا۔ اور اگر دونون برابر رہے یعنے حرارت اور رطوبت مین سے کوئی غالب نہوا عفونت پیدا ہوگی اور اکثر امراض عفنہ ایسے وقت پیدا ہونگے اور اورام بھی اکثر عارض ہونگے۔ اسلیے کہ یہ رطوبت منجذبہ کچھ رطوبت غریزی اور اصلی تو ہی نہین بلکہ رطوبت غریبہ ہو لہذا اسمین حرارت کا تصرف طبعی نہوگا بلکہ تصرف غریب جو خارج از اعتدال ہو وہی ہوگا اور اسی کو عفونت کہتے ہین۔ اگر حدوث رطوبت کا دماغ مین برودت مزاج کی وجہ سے ہو یہ حدوث دفعی نہوگا بلکہ بعد گذرنے ایام اور زمانۂ دراز کے ہوگا پھر اوسکے بعد ترطیب بسرعت پیدا ہوگی مراد یہ ہو کہ برودت کے زمانہ اجتماع رطوبات مین البتہ دیر ہوگی اور بعد اجتماع رطوبات کے ترطیب دماغ بسرعت ہوجائیگی اور علامات برودت دماغ کے بھی موجود ہونگے اور اگر بسرعت قبول رطوبت دماغ کا بسبب نفس رطوبت مزاج دماغ کے ہو اس ہو تمین بسرعت انفعال دو چیز ونمین سے کسی وجہ سے ہوگا۔ یا اینکہ رطوبت تو فعل برودت کرتی ہو اور برودت کی وجہ سے فساد قوت ہاضمہ مین آجاتا ہو کہ اس فساد کے روسے جو شئ دماغ مین اس قابل پہونچی ہو کہ بعد ہضم دماغی کے دماغ کی غذا بنتی ہو اب فساد ہضم کی وجہ سے خام رہ جاتی ہو لہذا ترطیب دماغ اسی خام چیز سے ہوتی ہو۔ پھر جسوقت یہ ترطیب جو دفعۃً پیدا ہوتی ہو اوسکے ہمراہ سُدّہ بھی مجاری دماغ مین پیدا ہوجائین اب فضول دماغی کا اخراج بھی بند ہوجائیگا اور اوسی دماغ مین محتبس ہونگے۔ پھر یہ بھی کیفیت ہمیشہ اور لازم ہوتی ہو اور بطور دورہ کے گاہ بیگاہ نہین ہوتی ہو اور نہ دفعۃً ہوجایا کرتی ہو بلکہ رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہو۔ جو انفعال بسرعت رطوبت بوجہ یبوست کے ہوتا ہو کہ دماغ اپنی خشکی کی وجہ سے نشف رطوبت زیادہ کرلیتا ہو یہ انفعال دفعۃً پیدا ہوتا ہو اگر یبوست کا عروض بھی دفعی ہوا ہو اور نیز اوسکے ہمراہ علامات یبوست دماغ کے جو اوپر مذکور ہوچکے موجود ہوتے ہین اور یہ صورت انفعال متشابہ سرعت انفعال حرارت کے ہوتا ہو سواے اون احوال کے جنمین یبوست اور حرارت باہم مختلف ہین از قسم علامات خاصہ حرارت اور یبوست کے۔ یہ دلائل جسقدر سرعت انفعال اور بطوء انفعال کے لکھے گئے ضرور نہین ہو کہ سرعت انفعال مین ضعف قواے طبعیہ کا بھی ملحوظ ہو خصوصًا ترطیب مین سرعت انفعال اسلیے کہ ضعف قواے طبعیہ کا تابع ہوتا ہو کسی ایک سبب کے انھین اسباب سے اور ان کے بعد عارض ہوتا ہو پس اوسکا وجود ہمراہ اُنکے کیونکر ہوگا۔ تمام قسم مخالفات اور موافقات براہ کیفیت ہاے دماغی استدلال ہذا مین نہین ماخوذ ہوسکتی ہین بلکہ کبھی لحاظ امور موافقہ یا مخالفہ کا بنظر ہیئت اور حرکت کے بھی ہوتا ہو جیسے مریض اوس درد سر کا جسکو بیضہ کہتے ہین چت لیٹنا تمام اوضاع پر اختیار کرتا ہو

فصل آٹھوین بمقدار سر کی وجہ سے جو طریقے استدلال کے احوال دماغی پر ہین اونکا بیان

سر کے چھوٹی مقدار ہونے سے خواہ بڑی مقدار ہونے سے جو معرفت اور شناخت کیجاتی ہو وہ یہ ہو کہ سر کا چھوٹا ہونا اصلی خلقت مین کمی مادہ کا سبب تجویز ہوا ہو جسطرح کہ سر کا بڑا ہونا بسبب کثرت مادہ کے ہوتا ہو یعنے مادۂ نطفہ کا جسکی تقسیم براہ قسمت طبعی واسطے سر کے ہوئی تھی اوسی مین کمی بیشی کی وجہ سے چھوٹا اور بڑا ہونا مقدار سر کا عارض ہوا پھر اگر یہ کمی مادہ ہمراہ قوت مادہ کے ہو اور قوت مصوّرہ اولی بھی قوی ہو اُسوقت صورت اور شکل اس سر کی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اچھی ہوگی اور خرابی اور بدحالی اسکی کمتر ہوگی بہ نسبت اوس سر کے جو کہ چھوٹا بھی ہو اور باوجود چھوٹے ہونیکے خرابی شکل کی اوسمین براہ اصلی خلقت کی سے

اور یہ امر دلیل اوس سر کے ضعف قوت پر ہے - پھر بھی یہ قسم سر کی اگرچہ شکل اسکی اچھی ہے مگر دماغکی ہیئت اور شکل کی خرابی سے خالی نہو گی اور قوائے
دماغی مین اسکے ضعف بھی ہوگا اور مجاری قوائے سیاسیہ یعنے قوائے باطنہ اور قوائے طبعیہ مین اسکے تنگی ہو گی - اور اسیوجہ سے صاحبان
علم فراست عصب کہتے ہین اور قیافہ کے علم سے حکم کرتے ہین کہ یہ آدمی بجوج اور چاپلوس ڈرپوک زود خشم ہوگا اور جملہ امور مین متحیر رہا کریگا - اور
جالینوس کا قول ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا بدحالی سے ہیئت دماغ کے خالی نہین ہے اور اگرچہ سر کا بڑا ہونا ہمیشہ اسکو دلالت دماغکی جودت حالات پر
بھی نہین ہے جبتک کہ بزرگی سر کی ہمراہ جودت شکل اور گردن موٹی اور سینہ کشادہ نہو اسلیے کہ سینہ کی کشادگی پشت کے بڑے ہونے اور اضلاع
یعنے پسلیون کے بڑے ہونیکی تابع ہے اور پشت اور پسلیونکا بڑا ہونا تابع ہے نخاع کے بڑے ہونے اور قوی ہونیکے اور نخاع کا بڑا اور قوی ہونا
قوت دماغکے تابع ہے - اور اس صورت مفروضہ مین سر کی بزرگی سے جو دماغکی خوشحالی پیدا ہوئی اسکا سبب یہ ہے کہ مادہ کی کثرت جب اسکے ہمراہ قوت
اور زور از جانب قوت مصورہ بھی موجود ہو اوسوقت سر کا اپنی اچھی ہیئت پر ہونا ضرور ہوگا - موکدات سے ان دلائل کے یہ بھی ہے کہ اور اعضائے
بدنی سے عضو سر کو مناسبت کا لحاظ کیا جاے پھر اگر اور اعضا بدنی مین ضعف کے ہمراہ شکل سر کے جمع ہوا وسوقت سر کی شکل بھی خراب ہو گی اور گردن
ضعیف ہو گی اور پشت چھوٹی اور جو کچھ از قسم رباطات اور جلد وغیرہ کے محیط صلب کے ہے سب آفت رسیدہ اور جو چیز پشت سے اوگتی ہے اور پیدا
ہوتی ہے وہ بھی ماؤوف ہو گی - علاوہ برین کبھی سر کے زیادہ بڑے ہونے سے ایسی ایسی خرابیان پیدا ہوتی ہین جو خلاف امور طبعی کے ہین مثلاً کوئین
یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اونکے سر پھول جاتے ہین اور اسقدر بڑے ہو جاتے ہین جو خلاف مقدار طبعی کے ہے بلکہ وہ بزرگی سر کی بر سبیل مرض اور بیماری
کے ہوتی ہے اور سبب اس بزرگی سر کا ایک مادہ ہوتا ہے کہ وہ مادہ اپنی کثرت مقدار سے جوش مین آجاتا ہے اسی طرح سر کے بڑے ہونے سے
اقسام درد سر کے ایسے عارض ہوتے ہین جنکا علاج دشوار ہے - کبھی سر کے بڑے ہونے سے یہ زبون حالی پیدا ہوتی ہے کہ یافوخ چھوٹا ہو جاتا ہے
اور صُدغ یعنے کنپٹی بروقت استیلا اور غلبۂ جمرہ کے دماغ کے پیوستہ ہو جاتی ہے - اب دلائل سر کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اور دماغکی
جودت اور خراب حالی اسوجہ سے تو معلوم ہو چکی - منجملہ علامات جودت دماغ سے یہ بھی ہے کہ شراب کے بخارات سے منفعل نہوتا ہو خواہ اون
چیزون سے منفعل نہو جنکو ہم بیان کرینگے ہمراہ بخارات مذکورہ کے بیان کے اور باوجودیکہ یہ سر بخارات شراب سے تو متاثر نہوتا ہو مگر لطیف شراب
سے اور شراب کی حرارت سے منفعل ہو کر ذہن مین اوس شخص کے زیادتی پیدا ہو جاتی ہو **فصل نوین سر کی شکل سے جو استدلال کیا جاتا ہے**
شکل سے سر کی جو دلائل ماخوذ ہین اونکا ذکر اور بیان سر کی ہڈیونکے بیان مین ہو چکا ہے اور یہ امر وہان بیان ہو چکا ہے کہ شکل طبعی سر کی کون سی ہے
اور خراب شکل سر کی کیسی ہوتی ہے - اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اگر خرابی شکل کی کسی جز مین اجزاء سر کے عارض ہو لامحالہ اوسی جز کے افعال کی
خرابی پر ضرور خبر دیگی - جالینوس نے کہا ہے کہ مُسفط اور مربع یعنے جس شخص کا سر کچلا ہوا ہو اور جو مغز اہمیشہ اور بہرحال قابل مذمت کے ہے
اور جس شخص کے سر کے دونون کنارہ اونچے ہون وہ بھی بُرا ہے مگر اینکہ افراط قوت اور زور سے فعل کرنے قوت مصورہ کے یہ قرونی طرفین کے
پیدا ہوتی ہو اور اس افراط پر دلیل شکل سے گردن کی اور مقدار سے گردن اور سینہ کے ہوتی ہے **فصل دسوین سر کے چھوٹے سے جو
محسوس ہو اوس سے استدلال** سر کی حالت پر از قسم گرانی اور سبکی اور حرارت خواہ برودت اور دردہاے سر وغیرہ - گرانی سر
اور سبکی سے سر کے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ سر کا بھاری ہونا ہمیشہ سر مین کسی مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوتا ہے مگر مادہ صفراوی سے گرانی
سر مین کم پیدا ہوتی ہے اور احراق اس مادہ کا شدید تر ہوتا ہے - اور سوداوی مادہ سے گرانی سر کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادۂ صفراوی کے
اور وسوسہ اسکی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور دموی مادہ کا ثقل دونون مادہ صفراوی اور سوداوی سے زیادہ ہوتا ہے اور ضربان

اور درد آنکھونکی جڑ و نمین ایسے مادہ کی وجہ سے اسلیے ہوتا ہی کہ کیموس گرم اسی مادہ کا نفوذ اونھین مقامات مین ہوتا ہی اور سرخی بھی آنکھونمین
آجاتی ہی اور بشدت رگین پھول جاتی ہین بلغمی مادہ کا ثقل ہر سہ قسم کے مادہ سے زیادہ ہوتا ہی اور درد اس مادہ سے کمتر لاحق ہوتا ہی بہ نسبت مادہ
دموی اور صفراوی کے اور نیند اسمین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت مادہ سوداوی کے اور فکر مین بلادت اور نشاط مین کمی ہوتی ہی - چھونے سے
گرمی اور سردی کا سر مین محسوس ہونا اوسکی دلالت کا یہ حال ہی کہ سر کے چھونے سے اگر گرمی محسوس ہو سر کی حرارت پر دلیل ہوگی اور اگر یہ
حرارت مستمر رہے پس مزاجی ہی یعنے مزاج سر کا دراصل خلقت حار ہی اور اگر عارض ہوکر حادث ہوا اور زایل ہوا کرے تو یہ حرارت بھی عرضی ہی
اور یہی حکم ہی سر کے بارد ہونے کا بطرف لمس کے اور اسیطرح سوکھا ہوا اور خشک سر اگر محسوس ہو بشرطیکہ برودت کسی امر خارجی سے نہ پہونچی ہو
جو کہ خشکی زائد اور خشونت بے اندازہ پیدا کرتا ہی - اور یہی حال سر کی رطوبت کا ہی اگر کسی امر داخلی سے یہ رطوبت نہ آئی ہو کہ اوس سے عرق اور
پسینا زیادہ پیدا کیا ہو - اوجاع اکّالہ وہ ہین جنمین تخیل یہ بات ہوتی ہی کہ آدمی کے سر مین کوئی شی آہستہ آہستہ مثل چیونٹی کے چلتی ہی خواہ رینگتی
پھرتی ہی اور سر کا بھیجا وغیرہ کھا رہی ہی اور اوجاع لذاعہ مادہ حادہ پر دلالت کرتے ہین اور اوجاع ضربانی ورم گرم پر دلیل ہوتے ہین اور تمدد کا
لازم ہونا ورم کے وجود پر تاکیدی دلالت کرتا ہی - اوجاع ثقیلہ ضاغطہ یعنے ایسے درد جنمین گرانی اور تنگی مجاری روح کی پیدا ہو دلالت کرتے ہین
کہ مادہ ثقیل اور بارد ہی اور جن اوجاع مین تمدد اور کھچاو پیدا ہوتا ہی اونکی دلالت وجود ریح پر ہوتی ہی اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ سرک
جانا ریحی مادہ کے وجود پر موکد ہوتا ہی جو درد ایسا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر کو کہین سے کوئی پھوڑتا ہی خواہ ہتھوڑی سے ٹھونکتا ہی ایسے
درد سر کو دلالت بیضہ اور شقیقہ مزمنہ پر ہوتی ہی - درد کو دلالت اپنی جہت اور سمت کی راہ سے بھی ہوتی ہی مثلاً جو درد سر بشرکت معدہ کے
ہوتا ہی وہ ایک جہت پر ہوتا ہی اور جو درد بشرکت جگر ہی وہ اور جہت مین ہوتا ہی چنانچہ اسکو ہم آیندہ مقامات مین بیان کرینگے
- کبھی درد کے ہمیشہ رہنے سے بھی دلالت ہوتی ہی اسلیے کہ درد اگر مقدم سر یا موخر مین سر کے ہمیشہ رہے مندر ہوگا اوس بیماری پر جسکا نام
قرانیطس ہی **فصل گیارہوین استدلال احوال اون اعضا کے جو مثل فروع دماغ کے ہین** جیسے آنکھ اور زبان اور
چہرہ اور مجاری انھین اعضا کی اور دونون کوین کانون کی اور رقبہ اور ہڈیان - آنکھ کے ذریعہ سے استدلال کی یہ صورت ہی کہ چند طرق سے
استدلال کیا جاتا ہی ازانجملہ آنکھ کی رگین اور آنکھونکی گرانی اور سبکی - انھین وجوہ سے احوال رنگ کا آنکھونکی زردی خواہ تیرگی یا سرخی بہ
خواہ سرخی چشم اور آنکھونکے لمس سے بھی استدلال کیا جاتا ہی - اور یہ سب طریقہ قریب اوسی استدلال کے ہین جو نفس دماغ کے امراض پر
ہوتا ہی - کبھی آنکھونسے جو رطوبت بہتی ہی اوس سے امراض سر پر استدلال کرتے ہین جیسے آنسو اور چیپڑ وغیرہ - اور آنکھون پر چھپیان پڑنے سے اور آنکھونکی
تحدیق یعنے ہر وقت کھلے رہنے اور ڈھیلے کے اوبھرے ہونیسے اور اور جو حالات آنکھونکی برہم زنی اور لحظہ بلحظہ جھپکنا اور کھولنا پھر بند کرنے سے
اور آنکھونکے اندر گھس جانے اور اونکے پتھرا جانے سے اور بڑے اور چھوٹے ہونیسے اور دیگر اقسام کے الم اور دردہاے چشم سے بھی استدلال کیا جاتا ہی
- اسلیے کہ آنکھونکی خشکی دماغ کی یبوست پر دلیل ہی اور آنسوؤنکا بہنا اور چیپڑ زیادہ برآمد ہونی بشرطیکہ خاص آنکھ مین کوئی مرض رمد وغیرہ کا نہو
رطوبت مقدم دماغ پر دلیل ہوتا ہی - آنکھونکی رگونکا بڑا ہونا جو ہر دماغکی سخونت پر دلیل ہوتا ہی - آنسوؤنکا بہنا بدون کسی سبب ظاہری امراض
حارہ مین اشتعال دماغ پر دلیل ہوتا ہی اور اورام دماغ پر خصوصاً اگر آنسوؤنکی روانی فقط ایک ہی آنکھ سے ہو جسوقت حدقہ چشم کو چیپڑ
ڈھانپ لے اور بند کردے جیسے مکڑی نے جالہ لگایا ہی بعد ازان پھر وہی چیپڑ پھٹ کر آنکھ کے کنارے جمع ہونے لگے یہ بات عین وقت موت کے پیدا ہوتی ہی
جب دونون آنکھین کھلی رہ جائین اور بند کرنے کو پلک نہ جھپکے جیسے مرض قرانیطس مین اور کبھی کبھی لیثرغس مین اور قرانیطس مین ہر وقت

انحلال قوت کی جب یہ کیفیت آنکھونکی ہوتی ہی تو دماغ مین آفت عظیم کی موجودگی پر دلیل ہوتی ہی۔ بکثرت نگاہ جماکر ہرطرف دیکھتے رہنا اشتعال دماغ اور حرارت اور جنون پر دلیل ہوتا ہی اور ایک ہی چیز کی طرف نگاہ جماکر دیکھنا اور اسی کو مبرسمہ کہتے ہین مبرسمہ وسواس اور مالیخولیا پر دلالت کرتی ہی۔ کبھی حرکات چشم سے اوہام دماغی پر (جو از قسم اعتقادات غضب اور غم اور خوف کے ہوتے ہین) استدلال کیا جاتا ہی۔ قشعہ یعنے خشونت جلد اور جحوظ یعنے آنکھونکا اپنی جگہہ نرہنا اور ورام دماغ پر یا امتلاء اوعیہ دماغ پر دلیل ہوتا ہی۔ آنکھونکے ڈھیلونکا اندر گھس جانا جوہر دماغ کے زیادہ متحلل ہوجانے پر دلیل ہوتا ہی جسطرح کہ سہر اور قطرب اور عشق مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہی اگرچہ ہیئت آنکھونکے اندر بیٹھنے کی ہر ایک مرض ستہ گانہ مین جدا جدا ہوتی ہی چنانچہ اسکی تفصیل انھین امراض کے ابواب مین کیجائیگی اسیطرح یہ کیفیت آنکھونکے اندر گھس جانے کی کبھی تو باسے دماغی اور ورم جمرہ دماغی پر دلیل ہوتی ہی۔ زبان کے حال سے جو استدلال دماغ پر کیا جاتا ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ زبان اپنے رنگ کے ذریعہ سے اکثر احوال دماغی پر دلالت کرتی ہی چنانچہ زبان کی سپیدی لیشرغس پر دلیل ہوتی ہی یا اینکہ پہلے زبان کا زرد ہوجانا اور پھر دوبارہ سیاہ ہوجانا قرانیطس پر دلالت کرتا ہی۔ یا جیسے کہ زبان پر زردی کا غلبہ اور زبان کے نیچے کی رگونکی سبزی مریض کے مصروع ہونے پر بالخصوص دلالت کرتی ہی۔ زبان کے رنگ سے استدلال کرنا دماغی حالات پر ایسا درست اور صحیح نہین ہی جسطرح کہ آنکھونکے رنگ سے استدلال احوال دماغی پر صحیح ہوتا ہی اسلیے کہ آنکھون کی رنگت کو خصوصیت دماغ سے بہت زیادہ ہی اور زبان کی رنگت سے کبھی احوال معدہ پر استدلال کرتے ہین لیکن اگر اور کسی طریقہ استدلال سے معلوم ہوجاے کہ دماغ ماؤف ہی اوسوقت زبان کی رنگت سے بھی استدلال احوال دماغ پر کرنا کچھ بعید نہوگا۔ چہرہ کے احوال سے جو استدلال احوال دماغ پر ماخوذ ہی اوسمین رنگت چہرہ کی بھی ہی اور یہ بات معلوم ہوچکی ہی کہ ہر ایک رنگ کو خاص خاص مزاج پر دلالت ہوتی ہی۔ چہرہ کی فربہی اور لاغری سے استدلال یون کیا جاتا ہی کہ چہرہ کا فربہ ہونا اور سرخی رنگ چہرہ کی خون کی غلبہ پر دلیل ہی اور چہرہ کی لاغری اور اوسکے ہمراہ زردی رنگ کی غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہی۔ اور لاغری کے ہمراہ تیرگی چہرہ کی غلبہ یبوست سودا پر اور چہرہ کی بھبھی جسکو تہبج کہتے ہین غلبہ خون اور مائیت پر دلیل ہوتی ہی مگر یہ استدلال اوسوقت صحیح ہوگا جب پہلے معلوم ہوجاے کہ یہ احوال چہرہ کے عارضی ہین اور اصلی خلقت کے نہین ہین اور بعد اوسکے استدلال کیا جاے اور یہ بھی معلوم ہوجاے کہ تمام بدن مین کوئی ایسا مرض نہین ہی جس سے تغیر سحنہ کا ہوتا ہی سواے دماغ کے کہ اوسی مین یہ مرض ہی جس سے تغیر سحنہ کا ہوا ہی اوسوقت ان اعراض سے چہرہ کے استدلال احوال دماغی پر کیا جائیگا۔ رقبہ یعنے گردن کے احوال سے استدلال احوال دماغی پر اسطرح کرتے ہین کہ اگر موٹی گردن ہی اور قوی ہی دماغی قوت کے قوی اور وافر ہونے پر دلیل ہوگی اور کوتاہی اور گردنکا پتلا ہونا ضعف قوت اور کمی قوت دماغ پر دلیل ہی اور اگر گردن خنازیر کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہی اور اورام کو زیادہ قبول کرتی ہی پس سبب اسکا ضعف قوت ہی جو گردن مین ہی۔ گردن اگر ان امراض سے بچی رہے اوس بچنے کا اور ان امراض کے کشش کرنیکا سبب قوت گردنکی نہوگی بلکہ سبب ان امراض کے گردنمین کھچ آنیکا وہی ضعف قوت ہاضمہ دماغکا ہی جو کسی قسم سے اقسام سوء مزاج کے دماغی کے پیدا ہوتا ہی اور اوسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور ہاضمہ کے ضعف کے ہمراہ قوت دافعہ دماغ کے قوی ہونے سے یہ امراض بطرف گردن کے اوترتے ہین اسلیے کہ نواحی عنق اور گردن کی جانب جو راہین بنائی گئی ہین اونکو قابلیت ہی اون مواد کی جنکو دماغ دفع کرتا ہی اور یہ قابلیت بوجہ اوس گوشت کے ہی جو نرم اور غددی ہی اور گردنمین اوسکی خلقت ہوئی ہی۔ یہی حال اون دلائل کا ہی جو لہاۃ اور لوزتین اور دندان سے ماخوذ ہین۔ جو دلائل اعضاے عصبانی باطن سے ماخوذ ہوتے ہین پس انکا لینا اور دلیل گرداننا بطور احکام مشارکت کے ہی یعنے مستقل دلائل نہین ہین اسلیے کہ نخاع جو ایک شئی باطن ہی اوسکو دماغ سے شرکت ضرور رہی جیسے اگر ہمیشہ آفات اور سوء مزاجات نخاع مین رہین ضرور انکا اثر

دماغ تک پہونچیگا اور جو مرض نخاع مین ہی کھچکر دماغ تک آئیگا اور بیشتر برعکس اسکے یہ ہوگا کہ دماغی امراض اور سوء مزاج دماغ کا اثر نخاع کو پہونچیگا
- اب نتیجہ تقریر یہ ہوا کہ اعصاب جسوقت قوی ہون اور گندہ ہون اور جن مسالک اور راہون پر انکی خلقت ہوئی ہی وہ بھی قوی ہون یہ بات
دماغ کی قوت پر دلیل ہی اور اسکے خلاف کو ضعف دماغ پر دلالت ہوگی

فصل بارھوین استدلال اوس عضو کے حالات سے جسکی شرکت سے دماغ متالم ہوتا ہی

سب سے زیادہ عضو مشارک دماغ کا ایذا دہی مین کہ جسکی شرکت سے دماغ کو زیادہ ایذا پہونچتی ہی وہ
معدہ ہی لہذا واجب ہی کہ معدہ کے حالات سے دماغ کے حالات پر استدلال کیا جاے اور اشتہاے معدہ اور ہضم کا حال اور ڈکار اور قراقر کی
کیفیت اور ہچکی کی آمد اور متلی اور خفقان معدہ کی کیفیت ملاحظہ کرکے انھین اعراض سے معدہ کے حالات کو سمجھ اوسی مقام پر جہان ہم نے
معدہ کے اعراض اور امراض پر کلام کیا ہی نظر کرین - خواہ یعنے گرسنگی اور امتلا یعنے شکم سیر ہونے کی اوقات کو لحاظ کرین اسلیے کہ مشارکات
معدہ کے دماغ سے جو ہین وہ اوسی وقت بخوبی ظاہر ہوتے ہین جبکہ معدہ پر ہوا اور نفخہ معدہ مین پیدا ہو - لیکن وہ مشارکات دماغ اور معدہ کے
جو بسبب حرارت کے ہوتے ہین اور بسبب مرہ صفرا کے اور وہ اقسام درد کے جو دماغ مین بشرکت معدہ کے پیدا ہوتے ہین اور بسبب شدت حس ماغکے
محسوس ہوتے ہین ایسے مشارکات کا ظہور بروقت خوار اور گرسنگی کے ہوتا ہی - اکثر اوقات یہ ہی کہ امتلاء معدہ سے مزاج دماغی کی تعدیل
ہوجاتی ہی اور جو بخار حاو معدہ سے دماغ کو چڑھتا تھا بوجہ امتلاء معدہ اوسکا انسداد ہوجاتا ہی - سب سے زیادہ خاص تر لائق استدلال کے
مقام درد کا ہی یعنے جس جگہ سے درد شروع ہوا اور جہان ٹھہرا ہے پس جو درد کہ دماغمین بشرکت معدہ ہوتا ہی اوسپر استدلال اسطرح کرتے ہین کہ وہ
درد شروع یافوخ سے ہوکر دونون کتف اور کھوے تک اوترآتا ہی اور بروقت ہضم معدہ کے اوسمین شدت ہوتی ہی - کبھی سر کے امراض جگر کی
مشارکت سے بھی پیدا ہوتے ہین پس یہ اقسام درد بطرف یمین اور داہنی جانب سر کے مائل ہوتے ہین جیسے اگر اوجاع سر بمشارکت طحال کے
پیدا ہون اوسوقت بائین طرف سر کے مائل ہونگے - کبھی مراق کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہی اور اون اعضا کے جو قریب شراسیف کے ہین اور اوس
وقت وردہاے دماغی کے جسقدر اقسام عارض ہون گے اگلے دھڑ کی طرف جو حصہ دماغ کا ہی اوسی مین زیادہ ہونگے کبھی رحم کی شرکت
بھی دماغ کو ہوتی ہی پس ہمراہ امراض رحم کے دماغ بھی ماؤوف ہوگا خواہ اور اعضا جو قریب رحم کے ہین اونکے امراض سے دماغ کو ضرر پہونچیگا
چنانچہ امراض رحم مین یہ شرکت مذکور ہوگی اور اوسوقت قیام درد سر کا ٹھیک یافوخ مین ہوگا - اکثر مشارکات دماغی جو اور اعضا کی
شرکت سے موذی ہوتے ہین اونکا وقوع بسبب ابخرہ کے ہوتا ہی جو کہ صعود کرکے اونھین اعضا سے دماغ کے مقامات مذکورہ تک پہونچتے ہین - اب
رہے ابخرہ کے صعود کی راہین جدھر سے وہ ابخرے دماغ تک چڑھتے ہین پس جو عضو متصل شراسیف کے اگلی جانب مین ہی اوسکے ابخرہ کا صعود اسطرح
محسوس ہوتا ہی کہ پہلے شراسیف مین تمدد اور کھچاؤ اوپر کی طرف محسوس ہوکر اور توتر یعنے تناؤ اور دھمک اون رگون مین پیدا ہوتی ہی جو شراسیف کے
متصل ہین اور ابتدا اور آغاز الم اور ایذا کا اگلی جانب سے دماغ کے ہوتا ہی - اور جو اعضا مشارکہ دماغ کے پیچھے اور پشت سر کے پیچھے ہین اونکے
بخارات کے صعود کرنے سے دماغ مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ ابتداے ایذا پشت سر سے ہوتی ہی اور جو رگین پشت سر کی
جہت مین سر سے نیچے تمام جسم مین ہین اونھین رگون مین کھچاو اور ضربان پیدا ہوتا ہی - جب کوئی عضو مشارک دماغ کا اوسکے اعراض کا مشاہدہ
ہو لازم ہی کہ ان اعراض کے ملاحظہ کرنے سے غرض اصلی دریافت کرنا حالات اس عضو مشارک کا بذاتہ نہو اور نہ اسکے اصلاح کی تدبیر
بالذات مقصود ہو بلکہ اسکے اعراض اور حالات وہی ملاحظہ کرنے چاہیین جو بسبب مشارکت دماغ کے پیدا ہوے ہون اور نہ محض مشارکت
دماغ کو غرض اصلی قرار دینا چاہیے - اسلیے کہ اگر کوئی شخص غشیان اور متلی سے جو مثلاً ہمراہ درد سر کے ہو استدلال اس امر پر

گرے کہ یہ مرض دماغی مثلاً دردسر بشرکت معدہ کے پیدا ہوا ہو تو کچھ دور نہین ہو کہ اس مستدل کو ایسے استدلال مین غلطی واقع ہو اور دراصل یہ بات ہو کہ مرض مذکور پہلے سر مین تھا یعنے پہلے دردسر عارض ہوا تھا اور خفیف تھا یا پوشیدہ اسقدر تھا کہ اوسکا گزند مریض کو زیادہ پہونچتا نہین تھا اور مستلی جواب ظاہر ہونے لگی اسکا سبب یہ ہو کہ چونکہ دماغ سے معدہ کو شرکت ہو اور دماغ مین ایک مرض پوشیدہ مدت سے موجود تھا اوسی کیوجہ سے معدہ بھی بشرکت دماغ ماؤف ہو گیا۔ لہذا واجب ہو کہ اون قواعد کلیہ کیطرف رجوع کرین جو کتاب اول فن کلیات مین بیان ہوئے ہین جنکے ذریعہ سے تفرقہ درمیان امراض اصلی اور امراض مشارکت کے کیا جاتا ہو

فصل تیرھوین دماغ معتدل المزاج کے دلائل

معتدل مزاج کا دماغ وہی ہو جسکے افعال خواس خمسہ ظاہری اور باطنی اور افعال قواے محرکہ سب بدرست ہون کہ جن چیزونکو دماغ سے اخراج کر دینا چاہیے قواے محرکہ اونکا پورا پورا اخراج کردین اور جنکو روکنا چاہیے اونکا احتباس اور وہ دماغ اعراض موذیہ کے مقابلہ پر قوی ہو اور اونکی ایذا کی برداشت کرسکتا ہو۔ بالونکا رنگ سن طفولیت مین اشقر اور میگون ہو اور احمر ناری بالونکا رنگ سن ترعرع مین ہو اور سیاہی مائل ہو جائین جسوقت بالونکی خلقت کا زمانہ پورا گذر جائے۔ سپید سپاٹ اور گھونگھروالے بالونکے پیچ کی ہیئت بالونکی رکھتا ہو۔ بالونکا جھڑنا اور گرنا خواہ زیادہ پائدار رہنا اسمین درمیانی حالت ہونی چاہیے اور بہت گھنے بھی نہون اور نہ بہت پاشان۔ جوانی کا زمانہ اس شخص کا سب اپنے وقت مین ہو اور پیری بھی اپنے ہی خاص وقت مین آجاے نہ جلدی پیر ہو جاے اور نہ جوانی تادیر رہے کہ اپنے اور زمانہ طبعی سے زیادہ زمانہ تک جوان رہے۔ بالونکے گرنے اور جھڑنے کا زمانہ جسکو صلع کہتے ہین جلدی نہ آجاے۔ یہ علامات دماغ معتدل مزاج کے ہین

فصل چودھوین دماغ کے مزاج ردی کے دلائل

جو بحسب خلقت اصلی ہوتے ہین جالینوس کی راے یہ ہو کہ حرارت دماغ سے اختلاط عقل اور ہذیان پیدا ہوتا ہو۔ اور مناسب ہو کہ انھین اعراض کے لواحق مین سے طیش بھی تجویز کیا جاے اور بہت جلد در آنا امور ابتدائی مین بے سوچے سمجھے اور طرح طرح کے ارادہ ہاے مختلف کرنے بھی اسی حرارت کی طرف منسوب کرنے چاہئین ۔اور برودت کی نسبت راے جالینوس کی یہ ہو کہ اس سے بلادت اور سکون حرکت مین پیدا ہوتا ہو اسی کے لواحق مین دیر فہمی اور فکر کا تعذر اور کسل تجویز کیا ہو اور یبوست کی نسبت جالینوس تجویز کرتا ہو کہ سہر کا مرض اس سے پیدا ہوتا ہو اور بیداری کا زیادہ رہنا اسپر دلیل ہو۔ لازم ہو کہ اس حکم مین جالینوس کی یہ شرط بڑھائی جاے کہ بشرطیکہ یہ سہر رطوبتہاے بورقیہ سے پیدا نہوا ہو اور بیداری کے ساتھ سر مین گرانی اور ہر وقت فضول دماغی کا اخراج ہوتا ہو خواہ اور اموجود دلائل رطوبت مالحہ اور بورقیہ کے ہین موجود نہون اسلیے کہ وہ دلائل خود جالینوس ہی کے قول سے بیداری پیدا کرتے ہین۔ جیسے مشائخ مین بیداری کا سبب جالینوس اونھین رطوبات مالحہ بورقیہ کو خود کہتا ہو۔ رطوبت دماغ سے نوم غرق یعنے گہری نیند پیدا ہوتی ہو اور ہمکو بجاے خود یہان بھی وہی شرط کرنی لازم ہو یعنے یہ رطوبت مالحہ اور بورقیہ نہو۔ جالینوس کی راے ہو کہ سوء مزاج ساذج بلا مادہ کی علامت یہ ہو کہ سیلان فضول دماغیکا نہو اور سوء مزاج کے علامات موجود ہون اور سوء مادی کی علامت سیلان فضول کا ہو جسطرحکے فضول کیون نہون ۔اور مین کہتا ہون کہ یہ حکم بھی علے الاطلاق نکرنا چاہیے بلکہ عدم سیلان فضول بسبب وقوع سدہ ہاے دماغی کے یا ضعف قوت دافعہ دماغی کے اگر نہو اور اوسکی علامت وہی ہو جو ہم بیان کر چکے ہین اور اسکے بیان سے فارغ ہو چکے ہین۔ اب ہم ابتدا سے پھر کہتے ہین۔ حرارت مزاج دماغ کی علامت یہ ہو کہ اوائل ولادت مین سر کے بال بہت جلد نکل آئین خواہ شکم پر کے بال نکل آئین اور وہ بال پہلے ہی سے سیاہ ہون خواہ پہلے میگون ہو کر بہت جلد سیاہ ہو جائین اور پیچیدہ ہون اور جلدی صلع پیدا ہو یعنے بال جلد جھڑ جائین۔ اور سر کا امتلا اور سر گرانی بہت جلد اسباب واقعہ سے ہو جایا کرے جیسے روائح وغیرہ اور تیز بو کے سونگھنے سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہو نیند بہت کم آتی ہو اور باوصف کم آنے نیند کے سر ہلکا رہے دونون آنکھونکی رگین زیادہ نمایان ہون اور خوب کھچی ہوئی اور رام مین تصلب اور سختی جلد آجایا کرے۔ ارادونمین ناپختگی اور ضد کرنی اور ہٹ جیسے

لڑکونکی کیفیت ہی کہ جو بات دلمین سماگئی اوسی کی ہٹ رہے گی اور ذرا سے حیلہ مین پھر دوسری ہٹ کرنے لگے - لمس کرنے سے بھی حرارت کا احساس ہوتا ہی اور حمرت اور سرخی بھی اسپر دلیل ہی - فضول جسقدر دماغ سے ریزش کرتے ہین پختہ اور نضج یافتہ ہوتے ہین اور تھوک کی راہ سے جو فضول گرتے رہین وہ بھی پختہ اور نضیج ہوتے ہین اور قوام اون فضول کا معتدل ہوتا ہی بقیاس اور فضول کے جو اور دماغ سے برآمد ہون یعنے ایسے دماغ سے جو گرم مزاج نہو - دماغ کے مزاج باردہ کے دلائل فضول کا زیادہ نکلنا شروط مذکورہ بالا پر یعنے ملوحت اور بورقیت کا نہونا - بالونکا سیدھا اور سپاٹ ہونا سیاہی بالونمین کمی کے ساتھ ہونی پیری کا جلد آجانا آفات سے انفعال اور اثر پذیر جلدی ہوجانا نوازل کی کثرت زکام ادنی سبب سے عارض ہونا آنکھون کی رگونکا مخفی اور پوشیدہ ہونا نیند کی زیادتی اوسکی صورت پر ہر وقت رہے جیسے کہ ابھی سوکر اوٹھا ہی اور نیند آنکھون مین بھری ہی پلکونکی حرکت مین سستی اور دیر رنگ بوجہ اوکے تجبل ہونے کے - ارادہ جو کریگا پختہ اور بر قرار رہیگا جیسے مشائخ کے ارادہ کی یہی کیفیت ہوتی ہی - یابس مزاج کا دماغ اوسکی دلائل یہ ہین کہ مجاری فضول پاک اور صاف رہین اور حواس مین صفائی رہے کدورت نہ ہوجائے اور بیداری نیند پر قوی ہو بال اوسکے مضبوط ہون بہ دشواری اوکھڑ سکین بالونکے نکلنے مین سن اول یعنے لڑکپن مین بوجہ دخانیت کے سرعت ہو اور صلع بھی جلدی عارض ہو اور جعودت و پیچیدگی بالونمین ہو - دماغ کا مزاج رطب اوسکے دلائل یہ ہین کہ بال سیدھے ہون اور دیر مین نکلین اور صلع بھی دیر مین عارض ہو حواس مین کدورت فضول اور نوازل کی کثرت ہو اور نیند گہری آیا کرے - حار یابس مزاج دماغ کے علامات اور دلائل یہ ہین کہ فضول برآمد نہون اور حواس مین صفائی بیداری پر قوی ہو نیند کم آتی ہو سن اول مین بالونکے نکلنے مین جلدی ہو اور بالونمین مضبوطی اور سیاہ رنگ ہونا گھونگھر والے ہونا اور صلع کا جلدی آجانا اور سر کا لمس گرم ہے اور سر مین خشکی کے ہمراہ سرخی نمایان ہو اور آنکھونمین بھی اسیطرح خشکی اور سرخی نمایان ہو اور اونمین بناوٹ اور اظہار اور جلدی اونکے وقوع مین کرتا ہو فہم اور یاد رکھنا مطالب کا قوت کے ساتھ ہو افعال نفسانیہ مین سرعت کرتا ہو - دماغ حار رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ اگر یہ مزاج اعتدال سے زیادہ دور نہو یعنے حرارت اور رطوبت کا زیادہ غلبہ نہو اوسوقت رنگ چہرہ کا خوش نما اور رگین نمایان ہونگی اور لمس گرم اور نرم ہوگا اور فضول زیادہ ہون اور کچھ بلا نضج یافتہ اور بال بہت سیدھے مائل نہ بشقرت صلع جلدی عارض نہو گا - گرم اور تر ہوجانا ایسے دماغ کو جلدی عارض ہوجاتا ہو - اور اگر حرارت اور رطوبت دماغ کے اعتدال سے زیادہ دور رہو ایسا دماغ سقم اور امراض کا قابل زیادہ ہوگا اور زیادہ تر قبول کرنیوالا انکایات اور ایذاہاے حرارت اور برودت کا اور امراض عفنہ بھی قبول زیادہ کرتا ہوگا اور بسرعت ایسے امراض جو ہر دماغ مین پیدا ہونگے حواس اس شخص کے ثقیل اور مکدر آنکھین دونون ضعیف نیند پر صبر نہ کرسکے گا خوابہاے پریشان دیکھا کریگا - بارد یابس مزاج دماغ کے دلائل یہ ہین کہ سر کا لمس سرد ہو رنگ اوسکا بجھا ہوا رگین سر مین اور آنکھونمین پوشیدہ بال اوسکے دیر مین نکلین رنگ بالونکا اصہب ہو صلع دیر مین پیدا ہو خصوصاً اگر یبوست اوسکی برودت پر غالب نہو برودت سے اوسکو ضرر پہونچتا ہو بشرطیکہ ملوحت اور بورقیت نہو حواس اوسکے جوانی مین صاف ہون جب سن اوسکا زیادہ ہوجاے جلدی ضعیف ہوجائیگا اور پیری آجائیگی اور تشنج کے آثار ظاہر ہوجائینگے اور تعفن اور تقبض اطراف سر مین بھی جلد ہوگا یعنے جھریان چہرہ پر جلدی پڑین گی اور شیخوخت اسکو جلدی آجائیگی صحت جسمانی مین اسکے اضطراب ہوگا کبھی تو اسکا سر ہلکا اور مسامات کھلے ہوے اور کبھی برخلاف اسکے سر بھاری اور مسامات سب بند - بارد رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ نیند ایسے آدمی کو زیادہ آتی ہی اور گہری نیند سے سوتا ہی حواس اسکے ردی اور خراب ہوتے ہین کسلمند اور بلید الطبع ہوتا ہی سر سے اسکے فضول دماغی زیادہ برآمد ہوا کرتے ہین اور بطور صلع یعنے دیر مین بالونکا گرجانا بھی اسی پر دلیل ہوتا ہی اور نزلات مین جلدی گرفتار ہوجانا بھی اسکی علامت ہی - اورام وغیرہ کے دلائل کو مفصلاً ہم آیندہ ذکر کرینگے

فصل پندرھوین علامات امراض سر کے

ہر ایک مرض کے علامات جدا جدا ہم بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بات اور اسکے پہلے دلائل مزاج دماغ کا باب جو گذرا ہی بمنزلہ نتیجہ کے ہر اون اصول اور قواعد
کلیہ کیواسطے جو احوال سر پر استدلال کیواسطے ہم نے لکھا ہی اور واجب ہی کہ یہ دلائل بخوبی محفوظ اور یاد رہین تاکہ ہر باب مرض مین انکے اعادہ اور تکرار
بیان کرنیکی حاجت نرہے اور جتنے ابواب امراض نواحی سر کے ہم بیان کرتے ہین سب جگہہ یہی قواعد اور انکے نتائج کا لحاظ ہو سکے۔ پھر ہم اگر کسی جگہہ
کسی قاعدہ کا اعادہ کرینگے تو اوس سے غرض ہماری یہ ہوگی کہ وہ ذکر اجمالی معین ہو اور کیفیت رجوع کرنے کیطرف انھین قواعد کلیہ کے اور انابواب مین جو
آیندہ آتے ہین کہ جنمین ہم نے اقتصار کیا ہی اونھین قواعد پر جنکو اسی باب مین ذکر کیا ہی۔ اسیطرح واجب ہی کہ طبیب اپنے نفس کو اس بات کا خوگر کرے کہ قوانین
کلیہ کیطرف رجوع کرے معالجات جزئیہ مین امراض سر کے۔ سوائے اون قواعد کلیہ کے جنکو ہمنے قوانین کلیات کے باب مین بیان نہین کیا ہی اور خاص اونکا
بیان کرنا ابواب امراض جزئیہ مین واجب تھا۔ علامت سوء مزاج حار بلا مادہ کی یہ ہی کہ اوسپر التہاب اور گرانیکا نہونا دلیل ہوتا ہی اور سہر قلق حرکات
مین اور تشویش تخائیل یعنے پریشانی خیالات کی اور غصہ کا جلدی آجانا۔ آنکھونکی سرخی اور مبردات کے استعمال سے نفع پانا اور مسخنات سے ضرر پہنچنا
علامت سوء مزاج بارد بلا مادہ کی یہ ہی کہ برودت کا سر مین احساس ہو اور گرانی سر مین نہو کسل اور سستی ہو چہرہ کا رنگ سپید اور آنکھ کا بھی رنگ
سپید تخیلات مین کمی ہو جبن کی طرف میلان طبع زیادہ ہو مسخنات سے نفع پہونچے اور مبردات سے ضرر پیدا ہو۔ علامات سوء مزاج یابس بلا مادہ کی
سر مین سبکی ہو استفراغات کے اقسام پہلے ہو چکے ہون نتھنے خشک رہین بیداری کی زیادتی اور غلبہ رہے۔ علامت سوء مزاج رطب بلا مادہ کے کسل
اور فتور یعنے سستی رہے اور گرانی کمتر ہو اور دماغ سے جو رطوبات بہتے ہین اونمین کمی ہو خواہ اعتدال اونکی مقدار مین ہو اور نسیان مین افراط
اور نیند کا غلبہ۔ امزجہ مرکبہ کی علامات یعنے وہ امزجہ جنکا سوء مزاج مرکب بلا مادہ ہو یہ ہی کہ دونون مفرد سوء مزاج کی علامات کو ملا کر اوسکی شناخت
کرین۔ حرارت کے غلبہ پر جو ہمراہ یبوست کے ہو سہر اور اختلاط عقل سے استدلال کرنا چاہیے اور جب سہر کا غلبہ ہمراہ اختلاط عقل کے ہوتا ہی پس کیفیت
مشابہ اوس مرض کے پیدا ہوتی ہی جو بنام جمود مشہور ہی اور بیشتر اسی طرف انجام اسکا ہو جاتا ہی۔ رطوبت کا غلبہ اگر حرارت کے ہمراہ ہو اوسپر
استدلال غلبہ نوم سے کیا جاتا ہی مگر یہ نیند ایسی نہین ہوتی کہ زیادہ پینکی آئے۔ اور برودت کا غلبہ اگر ہمراہ رطوبت کے ہو نوم نسیانی کا غلبہ
ہوگا اور اس علامت پر تمام دلائل جو مرکب دلائل مفردہ سے ہون اور ہم بیان کر چکے ہین اونکو بڑھا لینا چاہیے۔ مواد صفراویہ کے غلبہ کی علامت
یہ ہی کہ ثقل اور گرانی ہو مگر بافراط نہو اور لذع اور التہاب اور احراق شدید ہو دونون نتھنے خشک رہین اور پیاس زیادہ لگتی ہو بیداری اور
چہرہ کی زردی اور آنکھین بھی زرد رہین دموی مواد کے غلبہ کی علامت یہ ہی کہ گرانی زیادہ ہو اور کبھی ہمراہ گرانی کے ضربان بھی رہتا ہی اور
چہرہ پھولا ہوا اور آنکھین بھی پھولی پھولی معلوم ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا بھی سرخ ہوتا ہی رگین بھری ہوئی اور ورم بھری ہوئی اور سبات
بھی رہتا ہی۔ علامات مواد باردہ بلغمیہ کے یہ ہین کہ برودت محسوس ہو اور جو ایذا سر کو پہونچے زمانہ دراز تک رہے اور مزمن ہو جائے چہرہ اور آنکھ کی
رنگت مین سرخی کم ہو اور زردی بھی کم ہو اور گرانی سر مین محسوس ہو مگر یہ گرانی مادہ بلغمی کی زیادہ ہوتی ہی اور اسکے ہمراہ کسل اور بلادت اور سبات
اور نسیان بھی ہوتا ہی اور چہرہ اور آنکھ کا رنگ اسربی ہوتا ہی اور زبان کا رنگ بھی اسیطرح کا ہوتا ہی۔ علامت مواد سوداویہ کی یہ ہی کہ گرانی
کم ہو اور بیداری زیادہ ہو وسوسہ اور فکر فاسد تیرگی رنگ کی چہرہ اور آنکھ اور تمامی اعضائے بدنی مین ہو۔ علامت اورام حارہ کی تپ کا لازم
ہونا اور ثقل اور ضربان اور درد اسقدر کہ آنکھونکی جڑون تک پہونچتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ جحوظ عینین پیدا ہوتا ہی اور آنکھین تھرا جاتی ہین اور
اختلاط عقل اور سرعت نبض اور حرارت یعنے گرمی نبض مین ہوتی ہی۔ پھر اگر یہ ورم نفس جوہر دماغ مین ہو نبض مائل بطرف موجیت کے ہوگی اور اگر
ورم حجاب ہائے دماغ مین ہو الم اور ایذا زیادہ ہوگی اور نبض مائل منشاریت کی طرف ہوگی۔ اور اورام بلغمی کی علامت نسیان اور سبات اور گرانی کی

کثرت اور نبض موجی ورم کا ڈھیلا ہونا اور چہرہ کا تہیج - اورام سوداویہ کی علامت سہر اور وسواس جسکے ہمراہ ثقل محسوس ہو اور نبض کی صلابت
اور ہم نے اس مقام پر اون دلائل کا ذکر چھوڑ دیا جو از قسم دلائل ضعف دماغ اور قوت دماغ کے واجب الذکر تھے اور علامات خلط غالب کے مذکور
کرنیکے لائق تھے اور یہ ترک کرنا ہمارا ایسے دلائل کو جو امراض خاصہ اور اون امراض کے ہین جو بشرکت پیدا ہوتے ہین فقط اسی نظر سے ہی کہ ہم
نے اعتماد کیا ہی آئندہ اوس بیان پر جو انھین علامات کا باب صداع مین بخوبی کیا ہی پس لازم ہی کہ اوسی جگہ بغور اور تامل دیکھا جاے کہ وہی مقام مناسب اور لائق وارد کرنے ان امور کا ہی
- اب لازم ہی کہ ہم اور ابواب کی طرف رجوع کرین

فصل سولھوین قوانین علاج کا بیان

ہم جسوقت ارادہ کرتے ہین کہ استفراغ کسی مادہ کا
کرین اور اوسجگہ دلائل سے یہ ثابت ہوجاے کہ خون کی کثرت ہی اور اس خونین کسیطرح کا نقصان نہین ہی - اور کوئی مادہ کیون نہو ابتدائے علاج ہم سر رگ
کی فصد سے کرتے ہین اور سر کی اون رگون کے فصد کھولتے ہین جنکو فن کلیات کے باب فصد مین ہم نے بیان کیا ہی جیسے عرق جبہہ اور انف یعنے پیشانی اور
ناک کی رگ اور اطراف گوش کی رگین اور واجب ہی کہ ان رگونکی فصد سے جذب خون کا خلاف جہت درد مین ہو یعنے داہنی طرف کے درد مین بائین طرف
کی فصد اور بالعکس - پھر اگر امر عظیم ہو یعنے مرض مین شدت ہو اور خون کا غلبہ زیادہ ہو وداج کی فصد بھی کر دیتے ہین - فصد کی طرف ہماری توجہ
(باوجودیکہ اور اخلاط بھی غالب ہوتے ہین) ابتدأً اسواسطے ہوتی ہی کہ فصد استفراغ کلی ہی اور مشترک جملہ اخلاط کے واسطے ہی - پھر اگر فقط مادہ
خون کا ہی فصد تمام ہی کافی ہوجاتی ہی - اور اگر مادہ اور اخلاط کا ہی نظر کرینگے اگر یہ مادہ تمام بدن کی شرکت سے ہی ان کا تنقیہ عام سے استفراغ کرینگے
اوسکے بعد تنہا فصد سر کرنے سے تنقیہ خاص کرینگے اور استفراغات کی تدابیر جو مختص تنقیہ دماغ ہین اونھین استعمال کرینگے اور اس تنقیہ خاص پر اقدام اور
پیش قدمی ہرگز نکرینگے مگر بعد استفراغ تمام بدن کے اگر تمام بدنمین خلط غالب ہو اور یہ تنقیہ عام یا خاص اوسیوقت ہم کرتے ہین جب معلوم ہوجاے کہ
خلط مین نضج آچکا ہی اور نضج کی شناخت اون رطوبات کے مشاہدہ سے کیجاتی ہی جو خارج ہوتی ہین کہ نہ زیادہ رقیق ہون اور نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھے
ہون - اور اگر مرض اپنے زمانۂ منتہی کو پہونچ گیا ہو اور ہمنے پیشدستی مادہ کے انضاج مین کی ہو اور قبل پورے ہونے زمانہ منتہی کے مروخات اور نطولات
اور ضمادات منضجہ سے تدبیر کر چکے ہون ایسی صورت مین استفراغ فقط مادہ سر کا غرغرہ سے کرینگے بشرطیکہ ہمکو پھیپھڑے کے ماؤف ہونے کا خوف نہو اور
نوازل جو مشترک غرغرہ سے ہین از قسم خلط لاذع نہون اور نہ از قسم خلط حاد کے ہون اور نہ وہ آدمی جو مریض ہی امراض ریہ مین مبتلا ہونیکا
زیادہ قابل ہو اور اوس مریض کو ممکن ہو کہ اپنے پھیپھڑے کی حفاظت خراب شئے کے نزول سے کرلے اور پھر یہ بھی شرط ضروری ہی کہ سر کی حالت ایسی
ہو کہ اوسکا اہتمام زیادہ ضروری ہو بہ نسبت پھیپھڑے کے - ایضا ہم مشمومات اور سونگھانے کی دوائین جو مفتح ہون اور جن سے چھینک پیدا ہو آے اور
سعوط یعنے ناس اور نطولات یعنے سر پر تڑیڑے کا بھی استعمال کرتے ہین تاکہ مواد سر سے کسی اور طرف جذب ہوجائین - اکثر ہم سر مونڈنے کے بعد سر پر
ایسے ادویہ کا لیپ کر دیتے ہین جو مسہل اوسی خلط کے ہون کہ سر مین موجود ہی جسوقت ہمکو ان ضمادات سے فاسد کر دینے مزاج دماغ کا خوف نہو اور ہمکو امید
اسکی ہو کہ مادہ نضج پا چکا ہی اور اب اسکا دفع ہونا آسان ہی اور ان شروط کے بعد پھر بھی ہمکو استفراغات باردہ صناعیہ مین اسکا بچانا ضرور پیش نظر
رہتا ہی کہ مادہ رقیقہ کا اسہال اور مادہ غلیظہ کا حبس نہوجاے یعنے ایسا نہو کہ رقیق مادہ تو خارج اور غلیظ مادہ رُک رہے اور اس غرض تک پہونچنے
کی تدبیر ہماری یہ ہی کہ پہلے ہم تلیئن اور نرم کرنا مادہ کا ملینات منضجہ سے کرکے بعد ازان استفراغ مادہ کا کرتے ہین اور جب استفراغ بذریعہ مسہل کے
کر چکے پھر اوسکے بعد ملین ادویہ کا استعمال کرتے ہین - اور ہم مریض کو جہانتک ممکن ہو اس سے بھی بچاتے ہین کہ استفراغ اور تنقیہ اخلاط حادہ مین
جو باضطرار ادویہ حارہ دینے کی حاجت ہوتی ہی اور بعض اوقات مین بدون ایسے ادویہ مسہلہ حارہ دینے کے چارہ نہین ہوتا جیسے ایارج اور سقمونیا
اور تربد ہمراہ اسطوخودوس کے پس بعد استعمال ایسے ادویہ کے ہم خوف کرتے ہین کہ سوء مزاج حار باقی نہ رہ جاے بلکہ ہم کوشش کرتے ہین

کہ ہرگز یہ گرمی ادویہ کی باقی نرہجاے اوسکا تدارک ہم اسطرح کرتے ہین کہ ان ادویہ کے استعمال کے بعد جب مسہل ہوچکے غرغرہ وغیرہ کراتے ہین
پھر ضماد ایسے لگاتے ہین جو حرارت ادویہ کو دفع کردین - اور ان ادویہ مسہلہ کے استعمال مین ہم یہ احتیاط کرتے ہین کہ مادہ مریض سے جب پورا اطمینان
ہوجاے کہ دوا مسہل آنے دیجائیگی اوس سے ضرور اوسکو اسہال ہوگا اور استفراغ مادہ موذیہ کریگی - تاکہ یہ دوا ایسی نہو کہ اسکا کھلانا پلانا ایسے مریض
کو سبب اوسکے ہلاک اور فساد کا ہو - پھر اگر اخلاط مین نضج نہو تدبیر انضاج ہم کرینگے اور ہر ایک خلط کے مناسب جو تدبیر اوسکی نضج یا نیکی ہے پہلے اوسی کا
استعمال کرینگے چنانچہ اوسے ہم آیندہ بیان کرینگے - اور اگر اخلاط موذیہ سر مین کسی عضو سافل سے صعود کرکے آتے ہون خواہ تمام بدن سے وہ بخارات
صعود کرکے سر مین پہونچتے ہون اونکو بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہین مثلاً اگر اسافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کرتے ہون حقنہ اور
حمولات کا استعمال ہم کرینگے اور اطراف بدن کی بندش ٹہو پیسے کرینگے خصوصاً پاؤن کی بندش ضرور کرینگے اور اوس عضو خاص کا استفراغ کرینگے
جس سے کہ صعود مادہ کا سر مین ہوتا ہے مثلاً اگر وہ عضو جس سے کہ صعود مادہ کا بطرف سر کے ہوتا ہے معدہ ہو یا رحم فیقرا سے اور اگر طحال ہو پس جو دوا مسہل
مختص بہ طحال ہے اوس سے اور اسیطرح جو عضو ہو اوسکی وہی خاص دوا تجویز کرینگے جو اوسی عضو سے مختص ہے یہ وہی قوانین کلیہ علاج کے ہین دربارہ مواد امراض سر کے
- اور جو مادہ کہ استفراغ اوسکا کیا جاے اور بوجہ استفراغ کے سوء مزاج پیدا ہوا اوسکا علاج ہم بالضد کرتے ہین منجملہ اوس مقام کے جہان مواد مختلفہ از قسم
رطوبات کے سر مین مشترک ہوتے ہین وہ جگہ ہے (بنا برراے اصحاب کی کے یعنے جو لوگ داغ لگانیکے ذریعہ سے علاج کرتے ہین) کہ کنارے کی اونگلی اور کلمہ کی
اونگلی یعنے خنصر اور سبابہ جتنی جگہ کو محیط ہو اسطرح پر کہ اگر ناک کے کنارے کسی اونگلی کو گردش دین جہانتک یہ اونگلی سر کو چھووے وہی جگہ مقام مواد مشترکہ کا ہے
یا اینکہ ایک ڈورا جسکا طول کان سے دوسرے کان تک ہو وہ ڈورا جہانتک کہ سر مقامات کو مس کرے وہی مقام مشترک ہے اور چاہیے کہ سر کے بال پہلے مونڈوا ڈالین
- اب لازم ہے کہ ہم تفصیلی بیان طرق معالجہ کا کرین - خون کا مادہ اگر تمام بدن مین ہو اور سر مین بافراط یہ مادہ حاصل ہوگیا ہو اوسوقت فصد سر رو کی کھولنی
چاہیے اور اگر ابھی سر مین یہ مادہ پیدا نہوا ہو مگر قریب ہے کہ حاصل ہوجاے گویا طریق حصول مین آچکا ہو اوسوقت اکحل کی فصد کھولنی چاہیے - اور اگر
خوف حصول مادہ کا ہو قبل ازینکہ حاصل ہوا ہو مثلاً جذب اخلاط گردیش کے مقامات مین سر کے ہوا ہے کسی امر خارجی کی وجہ سے یا ضربہ وغیرہ کے سبب سے اوسوقت
باسلیق کی فصد کرنی چاہیے اور اگر زیادہ جذب کرنے کا ارادہ ہو صافن کی فصد کرنی چاہیے - اور کعب سے اوپر ایک بالشت ساق مین حجامت کرنی
چاہیے اور پاؤنکی رگونکی فصد کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور عضو سر کی مشارکت ہو جو رگ کہ دونو مین مشترک ہے اوسکی فصد کرنی چاہیے - اور اگر ارادہ یہ ہو کہ
دونون عضو کا استفراغ کیا جاے اور مادہ بھی دونون عضو مین پہونچ گیا ہو یعنے سر مین اور عضو مشارک سر مین مادہ پہونچ گیا ہو - اور اگر ارادہ جذب مادہ کا
کسی خاص جانب مین ہو اور عضو مشارک کا استفراغ بھی اسکے ہمراہ مطلوب ہو اوس رگ کی فصد کرنی چاہیے جو عضو متقدم سے کے مشارک ہو مرض ہذا مین اور یہ
جذب مادہ خلاف جہت امین واقع ہونا چاہیے - پھر جسوقت کہ توجہ معالج کی تنہا خاص بطرف سر کے ہو یا اینکہ خون اول ہی مرض سے فقط سر مین ہو پس اگر
جو مرض حجاب ہائے خارجہ قحف سے ہو جیسے امراض جزئیہ کے ابواب مین ہم ذکر کرینگے یا اینکہ درد محسوس ہو قریب شئون اور درزون کے اور ارادہ طبیب
کا یہ ہو کہ علاج خفیف کرے اوسوقت حجامت قریب نقرہ اذن اور گردن کی کرنی چاہیے - اور اگر مادہ اندر زیادہ ڈوبا ہوا ہو اور امید اوسکے کچھ آنیکی بطرف
خارج قحف کے نہو اوسوقت پیشانی کی رگ کی فصد کیجاے اور اگر درد پس سر مین ہو بعد اخراج خون کے جسطرح سے ہو یعنے فصد سے ہو خواہ حجامت وغیرہ سے ایسے ادویہ
مستفرغہ یعنے مسہلہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین ہلیلا اور عصارہ ہائے فواکہ داخل ہون اگر انکی حاجت باقی رہے اور حقنہ ہائے مناسبہ کا استعمال کیا جاے
- اور اگر مرض صعب ہو جیسے سکتہ دمویہ مثلاً اوسوقت دماغ کی فصد کرنی چاہیے - منضجات کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مادہ بلغمی ہو پس امہات ادویہ
جو انضاج مین بلغم کے مستعمل ہوتی ہین اونکا عام اثر یہ ہونا چاہیے کہ اونمین تلطیف اور تقطیع اور تحلیل ہو جیسے مرزنجوش اور ورق غار اور شیح

اور قیصوم اور افوخرا اور بابونہ اکلیل الملک شبت بسفائج افتیمون اور یہ دونون پچھلی دوائین مادہ سوداوی سے زیادہ تر خصوصیت رکھتی ہین اور
حاشا اور زوفا اور فودنج اور سداب اور برنجاسف اور جسقدر کہ ادویہ یعنے تحلیل اور انضاج کی جداول اور نقشجات مین کتاب ادویہ مفردہ کے
لکھی ہین ادویہ ہاے حارہ سے - پھر اگر تحصیل تدبیر یعنے انضاج کا پیدا ہونا مادۂ بلغمی اور مادۂ سوداوی مین مختلف ہو پس اوسطرحسے کرنا چاہیے جسکو
آیندہ بیان کرینگے - اور ادویہ منضجہ واجب ہی کہ انکے درجات حرارت اور دیگر خواص کے درجہ بدرجہ بڑھتے جائین بقدر زیادتی کیفیت مادہ کے
اور کمیت اوسی مادہ کے پھر اگر مادہ کی مقدار بہت ہی اور کیفیت بھی اوسکی شدید ہی ادویہ حارہ کو ہم قوی کرینگے کہ چوتھے درجہ تک کی گرم دوا دینگے
جیسے عاقرقرحا اور فربیون وغیرہ - ہان اگر غلیان مواد کا خوف ہو اور یہ امر اوسوقت ہوتا ہی جب مادہ کثیر ہو اور یہ بھی خوف ہو کہ اگر زیادہ گرم ہوا اوسکا
حجم بڑھ جائیگا اور تمدد مُولِم یعنے کھنچاؤ ایسا جو ایذا دہندہ ہی پیدا کریگا اور ورم بڑھائیگا پس ایسے وقت مین واجب ہی کہ ہم استفراغ شروع کرین
اور تھوڑا مادہ خارج کرکے پھر باقی کا انضاج اور اخراج کرین - نہایت اصوب تدبیر انضاج مین اخلاط خام اور نرم کے یہ ہی کہ علاج اور تدبیر
ضماد کی ادویہ معتدلۃ التسخین سے ہو اور ہدو یعنے آرام وہی اور تعصیب یعنے بندش پٹی کی کرین تاکہ باسانی نضج پا جاے - اور اگر مادہ قلیل ہو خواہ کیفیت
مین خواہ کمیت ہو اوسوقت ہم اقتصار اونھین ادویہ پر کرینگے جنمین زیادہ گرمی نہو اور لطیف حرارت اونمین درجہ ادنی تک کی ہو اور مادہ کمیت اور
کیفیت مین متوسط ہو تو ادویہ متوسط پر اقتصار کرینگے - اور اگر مادہ سوداوی ہو ان ادویہ پر ہم اقتصار نکرینگے بلکہ درجہ حرارت ادویہ کے یہان تک
بڑھائینگے جبتک تجفیف مادہ کی زیادہ نہوجاے خصوصاً اگر سودا غیر طبعی ہو بلکہ حراقی ہو بلکہ مادہ سوداوی کے انضاج مین ہمکو حاجت بطرف تلیین اور
ترطیب کے بالضرورہ ہوتی ہی پھر اوسکے بعد ایسے منضجات محللہ جسکی لطیف تحلیل درجہ دوم خواہ درجہ سوم تک ہو اور بہتر یہ ہی کہ ادویہ ملینہ مذکورۂ بالا کو جو زیادہ
قوی نہون اور مرطب کو ادویہ حارہ کے ہمراہ جو تقطیع اور تحلیل کرین ملا کر استعمال کرین جو مادہ گرم ہی اوسکا انضاج یہ ہی کہ قوام اوسکا مجتمع ہو اور تفتیح اور
تقطیع بھی کیجاے اور یہ فائدہ اون سرد دواؤن سے حاصل ہوتا ہی جو مرطب بھی ہون اور اونمین جلا اور غسل کی بھی قوت ہو جیسے آب جو اور شیر گوسپند تازہ
مگر دودھ کا استعمال اوس شخص کیواسطے مضر ہی جسکے دماغ مین ضعف ہو اور دردسر قوی ہو اور منضجات بھی وہی استعمال کرنے چاہیین جنمین یہی شروط پاے جاتے
اور جوشاندے ایسے استعمال کرنے چاہیین جنمین برگ بید سادہ اور بنفشہ اور نیلوفر اور عصا الراعی یعنے لال ساگ اور تمام ترکاریان سرد جوش دی گئی ہون اور کل
یہ اشیا ادویۂ مفردہ کی جدول اور نقشہ مین لکھی ہین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان ادویہ کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ بھی شریک کرنا ضرور ہی اگر مادۂ [illegible]
مین جسقدر غلاظت ہو بابونہ اور خطمی بڑھانی چاہیے اور اگر مریض کو بیداری عارض ہو اور مرکوز خاطر یہ ہو کہ بیدار نرہے پوست خشخاش کا اضافہ
کرنا چاہیے یہ بھی واضح ہو کہ سرکہ جمیع مواد سے خصوصیت رکھتا ہی اور اوسکی حدت تھوڑی سی چیز کے ملانے سے ٹوٹ جاتی ہی اور باوجود زائل ہونے تیزی کے
قوت غوص اور سرایت کرنیکی جو سرکہ مین ہی باقی رہتی ہی اور جن ادویہ کے ہمراہ سرکہ کا استعمال ہوتا ہی اونمین یہ قوت بذریعہ سرکہ کے پیدا ہوتی ہی کہ وہ
سب بخوبی کہ اندر بدن کے غواص ہو جاتی ہین یہ تدبیر شرکت سرکہ وغیرہ کی جب ہی کہ مادۂ گرم کے انضاج وغیرہ مین سرکہ پر اور دوسری چیز کو
اختیار نکرنا چاہیے گرم روغن جسقدر کہ قرابادین مین مذکور ہو چکے ہین اور جنکی ساخت پھول اور کلی سے ہوتی ہی خواہ گرم گیاہ سے وہ روغن
طیار ہون وہ سب مادۂ بارد کے نضج مین بکار آمد ہین اور اگر برودت مادہ مین شدید ہو خواہ کمیت اور مقدار زیادہ ہو کہ اوسکی تحلیل بدشواری
ہو سکے پس وہ روغن مفید ہوگا جو صموغ یعنے گوند کی چیزون جیسے مصطگی وغیرہ خواہ گرم خوشبودار چیزون جو افاویہ کہلاتی ہین مثل لونگ
وغیرہ سے طیار کیا جاے اور روغن بان اور زنبق اور نرگس اور سوسن اور ارغوان اور غار اور مرزنجوش اور ناردین اور زیتون جنمین
سداب رطب یعنے ہری تازی جوش دی گئی ہو اور تر فودنج یا ہرا سویا اور بابونہ پکایا گیا ہو خواہ اور ایسی چیزین جو قرابادین مین بیان

ہوتی ہین اور فقط بھی یہی خاصیت رکھتا ہے مگر روغن بلسان چونکہ زیادہ لطیف ہے بہت جلد تحلیل کرتا ہے اسوجہ سے طلا اور مالش مین اوسکا نفع زیادہ اسقدر نہین ہے جیسا لائق اوسکی قوت کے ہے۔ ہم مادہ کا مقابلہ بذریعہ استفراغ بھی کرتے ہین اور اوسکو بجانب مخالف جذب کرکے بھی اوسکے جوش اور تیزی اور ضرر کو دفع کرتے ہین اور جذب جانب مخالف یہ ہے کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی طرف اوس مادہ کو جذب کرتے ہین اور جذب پر بجانب مخالف اس ترکیب سے بھی اعانت ہوتی ہے کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی مالش نمکسا اور روغن بنفشہ خواہ روغن بابونہ وغیرہ سے بحسب مزاج کے کرین ایسے وقت یعنے جسوقت تدبیر اصلاح خواہ دفع مادہ کی ہم کرین اگر کسی ریاضت کا استعمال کیا جاے وہ ریاضت ایسی ہوتی ہے جسمین سر کو ہرگز حرکت ہمراہ بدن کے نہونے پاے اور فقط نیچے کا بدن متحرک ہو اور یہ ریاضت ایسی ہے کہ آدمی کسی رسی وغیرہ سے لٹکے خواہ کسی دیوار سے چپٹے اور لپٹے کہ اوسکے بدن کے اوپر کے اعضا متحرک نہونے پائین اور فقط پانون کو ہلایا کرین اور تعب ریاضت کا پاؤنکو پہونچایا کرین اور یہ ریاضت بعد استفراغ کے ہو۔ اطراف کی مالش اور اونکا اوپر سے نیچے تک مضبوط باندھنا بھی یہی فائدہ رکھتا ہے خصوصًا بروقت غذا دینے کے کبھی فقط سر کا تنقیہ ریاضت خفیفہ سے کیا جاتا ہے جیسے مالش اور دبانا ہاتھونکا خواہ مستعمل کرانا خواہ سونا وغیرہ استعمال جھولون کا سر کے خاص تنقیہ مین داخل ہے جیسا آخر لشیرغس مین کیا جاتا ہے۔ جو تدبیر دونون فائدہ پر مشتمل ہے کہ اوسکا امالہ اور استفراغ معًا نفع کے ہوجاتا ہے وہ یہ ہے کہ حقنہ اور حمول اور مدرات کا استعمال کرین اور پسینا نکالنے والی تدبیر کا بھی استعمال کرین بر طبق مادہ اور قوت مریض کے اور سب اقسام تدابیر قرابادین مین مذکور ہوچکین جو مسہل ایسے ہین کہ اونسے استفراغ سر کے مادہ کا بشرکت تمام بدن کے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حب ایارج اور حب فوقایا اور حب اسطوخودوس کا استعمال کرین اور یہ ادویہ اون اخلاط سوختہ کے مناسب ہین جس پر غلبہ مرار کا ہو اور باوجود غلبہ مرار کے وہ مادہ غلیظ بھی ہو جیسے وہ مادہ بلغمی جسمین صفرا بھی شریک ہو اور اس سبب سے زیادہ خیسانده صبر یعنے ایلویکا ہے جو آب کاسنی اور شربت فواکہ اور شربت بنفشہ سے ملاکر طیار ہو اور جوشاندہ املتاس وغیرہ کا اور اونکی تقویت سقمونیا وغیرہ سے بحسب حال بدن اور خلو اوسکا تپ سے خواہ تپ کا بدن مین ہونا اور بموجب سن اور قوت کے پس یہ ادویہ اخلاط صفراوی رقیق کے مناسب ہین۔ ایارج ارکاغانیس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا اور ایارج جالینوس اور وہ حب جو لاجورد اور خربق سے بنائی جائین جیسا ہم ذکر کرینگے اخلاط غلیظ اور سوداوی کیواسطے مناسب ہین ایسے ہی جس دوا مین اسطوخودوس شریک ہو اور ایسے مواد کے مناسب ہے کہ سکنجبین اور تخم ترب اور شحم حنظل کے ذریعہ سے قے کرائین اور خواہ اور ادویہ جو اخلاط غلیظہ اور با لزوجت کو بذریعہ قے کے اخراج کردیتے ہین جسکی صفت ہم کرچکے ہین اور اون سب کا بیان قرابادین مین بہ تفصیل ہوچکا ہے باہمہ ان دواؤنکے بھی چند طبقات ہین پہلے طبقہ مین وہ دوا ہے جو ایارج اور تربد اور افتیمون اور غاریقون اور جند بیدستر سے مرکب ہو اوسکے بعد طبقہ حبوب کبابہ کا ہے اوسکے بعد ایارجات اوسکے بعد دونون خربق یعنے سیاہ کٹکی واسطے خلط سوداکے اور سپید خربق واسطے خلط بلغم کے مگر خربق کے استعمال مین احتیاط بھی ملحوظ رہے اور ضعیف دوا سے ابتدا کرنا واجب ہے ہر تنقیہ مین اور بتدریج دواے قوی کا استعمال کرنا چاہیے تا اینکہ حال مرض کا جانا جاے کہ زائل ہوگیا یا ابھی باقی ہے۔ رقیق مسہل سر کے تنقیہ کے واسطے شبیارات جو حب کبار سے بنائے جاتے ہین تاکہ تھوڑا اسا وزن دوا کا فعل اسہال بقوت کرے اور دیر تک ٹھہرنا اوسکا مضر نہو اور مکررہ دوا نہ دیجاے اور اوس دوا کو استعمال کرکے سو رہین تاکہ حرکت اور بیدار رہنے سے اوسکا فعل باطل نہوجاے اور گویا قانون اور خمیرہ اوسکا صبر اور ایارج ہے اور بعد اسکے مصطگی واسطے تقویت معدہ شریک کیجاتی ہے اور ہلیلہ باین غرض شریک کرتے ہین کہ بخار حاد معدہ سے اوٹھکر دماغ تک نہ پہونچے۔ اگر اخلاط صفراوی کے اخراج کیواسطے شبیارات کا استعمال کیا جاے سقمونیا وغیرہ بھی شریک کرلیتے ہین اور کبھی استعمال سقمونیا کا صبر سے مرکب دواؤن کے ساتھ واسطے تنقیہ سر اور معدہ کے کیا جاتا ہے اور اگر مرض دماغ کا بشرکت معدہ کے ماتحت مین یا افراط معدہ مین ہو ان ادویہ سے کہ زیادہ معدہ مین ٹھہرنے اور نہ زیادہ ہیجان مین لانے سے مادہ کے احتراز کرکے اسقدر ٹھہرنے والی دوا کا استعمال

کرین کے جو تمام اور بکمال تنقیہ سے قاصر ہو اور اگر اخلاط بلغمی کے اخراج کا معین درکار ہو تو شحم حنظل اور زنجبیل سے استعانت کرینگے اور تربد اور اسطوخودوس
کو شریک کرینگے اور اگر اخلاط سوداوی کے اخراج کا معین درکار ہو تو تھوڑے سے خربق سیاہ اور افتیمون اور بسفائج بھی شریک کرلینگے اور ایسے حبوب
کے بہت سے نسخہ قرابادین مین مذکور ہین اونکے منافع اور اختیار کرنا اوسی مقام پر سے ڈھونڈھنا چاہیے - خاص تنقیہ کرنیوالی سر کے مادہ کی ادویہ
منجملہ اونکے غرغرے ہین اور گویا کہ آبکامہ سب قسم کے غرغرون مین مستعمل ہوتے ہین اور اگر اخلاط مراری صفراوی ہون اونکے استفراغ اور تنقیہ
مین غرغرونکا استعمال بخوف نزول اون مواد کے بطرف سینہ کے مناسب نہین کہ یہ مواد اولا تو خود تیز ہوتے ہین اور بوجہ آمیزش ان ادویہ کے حدت
اونکی اور زیادہ ہو جاتی ہے اگر یہ ادویہ گرم ہون اسلیے کہ ادویہ ملطفہ صفراوی مادہ کی ترقیق اور تلطیف کرتی ہین اور معتدل مزاجکی دوا سے کچھ اثر
مترتب نہین ہوتا اگر غرغرہ کے طور سے مستعمل ہون اگر اسطرح کی کوئی دوا اس قسم کی کسیقدر نافع ہو تو سکنجبین بزوری ہمراہ کاسنی کے تنہا خواہ
سکنجبین عنصلی جو بشرکت سقمونیا اور آب لبلاب اور زلال آلو بخارا اور شربت بنفشہ اور زلال تمرہندی کے بنائی جاے خواہ اور چیزین قائمقام اونکے
ہون اگر اخلاط مراری غلیظ ہون غرغرہ مری اور صبر سے خواہ سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی ہمراہ ایارج کے کرنا چاہیے اور اس دوا کو سقمونیا اور تھوڑے سے
تربد سے قوی کرکے استعمال کرین اور زیادتی وزن سقمونیا اور تربد کی مناسب نہین ہے اگر اخلاط بلغمی غلیظ ہون ان ادویہ پر شحم حنظل اور زنجبیل اور اسطوخودوس
اور تربد اور ایارج ارکاغانیس اور توسطوس کا اضافہ کرتے ہین اور کبھی احتیاج ہوتی ہے استعمال خردل یعنے رائی کے اور عاقرقرحا اور فلفل مع مصطگی کے
جو واسطے قوت بڑھانے ادویہ کے شریک کیجاتی ہے اگر اخلاط کی قوت مین شدت ہو اسیطرح کبھی عاقرقرحا کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور وج ترکی بلکہ مویز منقے وغیرہ
بھی چباتے ہین چھینک لانے والی دوائین جنکو عطوسات کہتے ہین اخلاط مراری کیواسطے سرکہ کا بخار جنمین تھوڑی سی سقمونیا بھی شریک ہو اور تفاح
ترش کا سونگھنا بھی بشرطیکہ اوسکی بو تیز ہو اور بلغمی مواد کے واسطے کندش یعنے نکچھکنی اور فلفل اور پیاز اور لہسن اور حرف اور رائی اور گرم مزاج
کے واسطے تخم پیاز خواہ اور جو چیزین قائمقام اسکے ہون اور کبھی ان دواؤنکی ترکیب سے ضمادات اور طلا بناکے کنپٹی پر رکھے جاتے ہین ناس کی
دوائین چند قسم کی ہین بعض ادویہ سے تبرید اور ترطیب مقصود ہوتی ہے اور بعض ادویہ سے تحلیل مادہ کی اور بعض قسم ناس سے تقویت -
اگر استعمال سعوطات محللہ کا واسطے تقویت کے کیا جاے اونکا استعمال بتدریج کرنا چاہیے اور مرتبہ اول مین روغن گل خواہ لبن کے ذریعہ سے
استعمال کرنا چاہیے اور دوسری مرتبہ آب برگ چقندر وغیرہ اور تیسری مرتبہ آب مرزنجوش وغیرہ اگر مبدا مادہ بخارات کا معدہ ہو پس جوہر
خلط مین تامل کرنا چاہیے جو معدہ مین پیدا ہوا ہے اور اوسکی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو باب امراض معدہ مین آیندہ مذکور ہونگے
اور اوسکے استفراغ کا طریقہ بھی وہین سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر مادہ ایسا ہو کہ اوسکے بخارات تہ نشین اور اوسکے ریاح محتقن یعنے بستہ ہون
اوس مادہ کی تحلیل ایسے جوشاندہ سے واجب ہے جسمین شیح اور افتیمون اور حاشا وغیرہ وہ ادویہ جو مقامات مناسب مین اسی مادہ کے مذکور ہین
داخل ہون - اور روغن یاسمین اور غار مرزنجوش کا ٹپکانا کانمین بھی درکار ہے اگر جرم دماغ کی تقویت کا ارادہ ہو اور اخلاط مراریہ کے صعود کا
منع کرنا بطرف دماغ کے مطلوب ہو کہ معدہ اور متصل معدہ کے اعضا سے بطرف دماغ کے چڑھنے نہ پائین ترش فواکہ کا کھلانا اس مراد کو پوری
کریگا اور انار ترش خواہ سیب اور امرود اور انگور ترش خصوصاً بعد طعام کے اس فائدہ کیواسطے کھلانا چاہیے - سدہ ہاے دماغ کا معالجہ ایسے
نطول اور تریڑے سے ہمیشہ کرنا چاہیے جو تفتیح سدونکی کرین اور تریڑا دینے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اونچے سے پانی گرایا جاے کسی غرض کیواسطے تریڑا
کیون نہ دیا جاے ایسے تریڑے کی قوت غوص اور سرایت کی بہت قوی ہوتی ہے اور سر کو بوقت تریڑا دینے کے سیدھا رکھنا چاہیے تاکہ پانی کی دھار
یافوخ اور سر کی گدی تک پہونچے پشت سر کے اوپر جہان سخت ہڈیان ہین - سدونکا معالجہ چبانے والی ادویہ اور حبوب اور شبیارات سے

بھی ہوتا ہی اور محلل روغن سے بھی علاج سدون کا ہوتا ہی اگر بسبب الم اور اذیت سر کا ریاح معدہ کے ہون پہلے معدہ کو ریاح سے پاک کرکے بعد ازان روغن
بادام شیرین خواہ بادام تلخ ایسے جوشاندہ مین جسمین آب اصول اور حلبہ یعنے میتھی اور قردمانا وغیرہ جوش دیا جاے استعمال کرانا چاہیے اور روغن بید انجیر
خیسانده صبر کے ہمراہ بھی مناسب ہی اورام گرم کا علاج یہ ہی کہ معالجے کی ابتدا ایسی چیزون سے چاہیے جو حرارت کو فی الجملہ دفع کرین اور رادعہ ادویہ مذکورہ
ہین کہ اونکو سرکہ اور گلاب مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے لیکن اگر ورم گرم مین درد شدید ہو اوسوقت سرکہ کے استعمال سے احتراز واجب ہی اور
ایسے اورام مین روغن گل سرد کیا ہوا بمقدار مناسب مفید ہوتا ہی مگر زائد مقدار مناسب نہین ہی اور اوسمین تھوڑا سا سرکہ خواہ بہت سا ملاکر پیشانی
اور سر مین لگایا جاے اور آب مکوے سبز اور لونگ اور زعفران اور صندل اور شیاف ماميثا اور گل ارمنی اور عدس مقشر وغیرہ اور وہ جوشاندے
جنمین قوابض باردہ پکاے جائین اور گرم سے قوی قابضات ایسے جنمین ترکیب ہو از روے مزاج کے برودت سے جیسے جھاؤ وغیرہ اور جو دوائین کہ اونمین برودت
شدید ہی اونسے پرہیز کرنا لازم ہی کہ اونکے اجزا خشخاش اور افیون وغیرہ ہون مگر جسوقت کہ ایسی دواؤنکی حاجت شدید ہو خواہ درد بشدت ہو اور
بابونہ سے قوت مخدرات کی اکثر باطل ہوجاتی ہی نطول کے طور پر اگر مستعمل ہو قی کرانا امراض سر کے معالجہ مین کچھ مفید تدبیر نہین ہی ہان اگر بشرکت
معدہ کے ہو اوسوقت عمدہ تدبیرات سے قی بھی ہی جالینوس نے کہا ہی کہ صداع یعنے درد سر کی حاجت بطرف مخدرات مثل قولنج کے ہی اسلیے کہ قولنج کبھی اسقدر
شدت کو پہونچتی ہی کہ ہلاک کردیتی ہی اور صداع اکثر اوقات ایسا شدید نہین ہوتا ہی - اگر مواد مین حدت زیادہ ہو استعمال آب فواکہہ مذکورہ کا کرکے پھر منضجات
کا استعمال کرنا چاہیے جو واسطے مواد حارہ کے بیان ہوچکے بعد ازان ایسی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جنمین تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہو جیسے وہ جوشاندہ جسمین
کشنیز خشک جو اور بیخ آس جوش دیجاے اور روغن بابونہ تازہ تنہا خواہ روغن گل ملاکر بموجب حدت مرض اور قوام مادہ اور برعایت قریب ہونے مرض
کے منتہی سے خواہ دوری اوسکی زمانۂ منتہی سے استعمال کرنا چاہیے بعد ازان وہ جوشاندہ جسمین بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ اور سبوس گندم اور تخم کرفس
اور تخم رازیانہ اور میتھی اور خطمی اور اکلیل الملک اور اقحوان جو ایک قسم کا بابونہ ہی استعمال کیا جاے اور روغن کے اقسام سے روغن شبت وغیرہ
تا اینکہ تحلل مواد کا ہوجاے اور ایسے ادویہ سے ضمادات مرکب کرکے اور استفراغات ضروری جو بحسب مادہ کے ہین وہ ان تدبیرات سے پہلے کرلینی چاہیین جسکے سر مین
ورم صفراوی ہو اوسکی غذا وہی چیزین ہین کہ جو سبک اور تر ہون اورام باردہ کے معالجہ مین مثل اور اورام کے ابتدا استفراغ سے کرنی چاہیے
اور انکی دوا مین وہ شی مستعمل کرنی چاہیے جسمین روغن بید انجیر اور روغن بادام تلخ اور فیقرا وغیرہ شریک ہو اور پینے کی دوائین جو مشہور ہین بمیاہ
اصول کے نام سے اور ابتدا مین رادعات مین سے فقط روغن گل پر اکتفا کرنی چاہیے کہ اوسمین ملطفات کی شرکت ہو جیسے حاشا اور فودنج اور جند بیدستر
ہر واحد بقدر تین ماشہ کے خصوصا مرضاے لیثرغس کے واسطے بعد ازان وہ منضجات جنمین ارخا اور قدرے تحلیل بھی ہو جسکا بیان ہوچکا ہی بعد اسکے
اور قریب منتہاے مرض کے کل اقسام کے اورام باردہ مین اور حارہ مین مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے مگر بارد اورام مین مرخیات تانہ اور محللات
قویکا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ از قسم جوشاندہ ہون یا ضمادات خواہ از قسم روغن کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو کسی مرض مادی کی سر مین
شکایت ہو اوسکو شراب اور حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے ضرر ہوتا ہی اور جسکے دماغ کے حجاب مین مرض ہو اوسکو سرد پانی سے ضرر پہونچتا ہی فقط سوء مزاج
کا معالجہ وہ چیزین جن سے تبرید حاصل ہو بقول اور روغن سرد کے اقسام سے کرنا چاہیے جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور نیلوفر اور بنفشہ
اور سب سے بہتر روغن گل اور روغن مغز کدو اور روغن تخم خشخاش اور بیشتر روغن بزر البنج کا بھی استعمال کرتے ہین جسوقت درد شدید ہو ان
سب روغنون سے بہتر وہ روغن ہی جسمین زیت نچوڑ کر زیتون خام سے ڈالا ہو اور اوسمین نمکینی نہو اور جس چیز سے اوسے پرورده کرین اوسکے
پتے اوسمین زیادہ پڑے ہون اور سرد و تازہ ہون سرد ترکاری وغیرہ سب کی سب مفردات مین مفصل مذکور ہوچکیں جیسے کاہو اور خرفہ اور

تراشۂ کدو وغیرہ ایضاً برگ بید سادہ اور برگ نیلوفر اور برگ کو اور عصی الراعی یعنے لال ساگ اور حی العالم یا آب خیار اور تار دجو ہمراہ سرکہ کے اور گلاب اور کافور اور صندل اور اقاقیا اور لخلخہ روغن گل اور سرکہ سے کرنا چاہیے اس سے زیادہ ایسی دوا لخلخہ مین ڈالنی نہ چاہیے جو متحد اور کستگی روح مین پیدا کرے مگر بوقت ضرورت شدید کے یہ بھی کہتے ہین کہ سرکہ مین زیادہ تیزی اور تندی نہو اور سرکۂ شراب مین ضرر زیادہ ہو ایضاً لخلخہ لعاب اسبغول اور آب کشنیز خشک خواہ برگ کشنیز تازہ سے کرنا چاہیے ایسے سرد ضماد موخر دماغ مین جو مقام پیچھے کے اوسکے کاہو لگانا جائز نہین اسلیے کہ یہ ضمادات نافع ہوتے ہین بوجہ پہونچنے دماغ کے اوس راہ سے جو یافوخ مین ہو خواہ بوجہ پہونچنے کے براہ درز اکلیلی کے۔ اگر پیچھے کیطرف پہونچین اول تو خاص دماغ مین نہین پہونچتی دوم جو مقام اوسکے اعصاب کا ہو اوسمین فساد پیدا ہوتا ہو منجملہ معالجات کے ایک معالجہ یہ بھی ہو سرد چیزین خوشبو سونگھاتے ہین اور ناس ایسے روغن کی دیتے ہین خواہ ایسی ہی چیزون سے عرق نچوڑ کر ناک مین ٹپکاتے ہین غذا ان بیمارونکی مسور اور مج یعنے مونگ اور ساگ جو ایک خوشبو تی ہو اور بتھوا خواہ پالک اور طفیشل یعنے مسور بھنی ہوئی سرکہ مین پکائی جاے اور ازین قبیل اور غذائین اور یہی بقول اور ساگ اوسکے بستر بیماری پر بچھونے کے بچھاے جاتے ہین تاکہ سرد گھر مین سرد بچھونے پر جہان شاخین سرد مزاج درختون کی مفروش اور گستردہ ہون اوسکی جاے خواب ہو اور مین اجازت دیتا ہون کہ آب برگ تلسی اور گل حنا بھی چھڑکین اور مجھے گمان ہو کہ یہ تدبیر صائب ہو کہ مریض کے قریب شاہسفرم سرد پانی چھڑکی ہوئی رکھی جاے اسیطرح سرد فواکہ اور یخ بستہ اور آب بستہ کے قریب مریض کا رہنا نافع ہو اگران اورام مین ہمراہ حرارت کے یبوست نہو بلکہ رطوبت بلا مادہ ہو اگرچہ یہ بات کم ہوتی ہو امراض دماغی مین اوسوقت طلا اون فواکہہ کے پانی سے کرنا چاہیے جنمین قوت قبض کی ہو خصوصا ابتداے اورام گرم مین اور سب مریض اورام دماغی کے حرکت نفسانی سے باز رکھے جائین اور روشنی کی طرف بار بار ڈھیلے آنکھ کے نہ پھیرین اور چکتی ہوئی چیزین اور خوش تماشہ دیکھنے اور سونگھنے کی تکلیف اونکو نہ دیجاے بلکہ اسمین تخفیف ملحوظ رہے اگر سوء مزاج بارد ہو ایسے ضمادات اور مشروبات جو گرم دواؤن سے مرکب ہون استعمال کرنے چاہیین اور روغن ہاے جو اوپر مذکور ہو چکے خصوصاً روغن سداب جو بہت گرمی پیدا کرتا ہو مستعمل رہے اور اگر اس روغن کی زیادہ تقویت مطلوب ہو فربیون کو اضافہ کرین دہن الغار اور مرزنجوش وغیرہ بھی مفید ہو اگر سوء مزاج بارد سوداوی ہو اور سوداطبعی خواہ بلغمی ہو اوسکی تسخین اور ترطیب دونون کرنی چاہیے اور اگر سودا احتراقی ہو اوسوقت احتیاط رہے کہ جو چیز خشکی یا گرمی پیدا کرتی ہو اوسکا استعمال ہونے پاے اور فقط مرطبات از قسم دودھ خواہ روغن کے اور نطول اور ضمادات اسی قسم کے استعمال کیے جائین اور ایسی ہی غذائین بھی کھلانی چاہیین پھر اگر ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو تدبیر مین ترطیب اور تسخین دونونکا لحاظ رہے اور اگر ہمراہ برودت کے رطوبت ہو وہ غرغرے جو اوپر مذکور ہو چکے استعمال کرنے چاہیین جنمین نشف رطوبت یعنے رطوبت کا خشک کرنا بھی اور فائدہ حرارت کا بھی کرے اور اونکا بیان جداول اور نقشو نمین ہو چکا۔ یہ بھی ایک عام قاعدہ ہو کہ تر چیزین سر پر کسی چیز کی آڑ مین مستعمل ہوتے ہین یعنے کپڑے وغیرہ مین لگا کر سر پر رکھے جاتے ہین اسطرح پر کہ جرم کپڑے وغیرہ کا جلد سر اور جوہر دوا مین فاصل ہوتا ہو جیسا ہمنے بیان کیا ہو اور کسی قسم کے شئ ایسے جسمین یہ تر چیزین پکائی جائین اختیار کیجاتی ہو خواہ کوئی چیز گوندھی ہوئی ہو یا کوئی کپڑا اونی تر کیا جاے کہ اوس سے سر کو بطور ٹوپی کے چھپائین اور اوس تر دد کا مقام دماغ تک پہونچنے کا مقدم سر ہو خواہ یافوخ کے قریب اور اگر تر چیز مثل دودھ کے ہو واجب ہو کہ اوس سے سر کو آلودہ کرنے پر اکتفا نکرین بلکہ سر کو دھو ڈالین اور خود اوس دودھ کو اوس مقام پر جہان کپڑا وغیرہ بطور ٹوپی کے اوڑھایا ہو بعینہ باقی نرہنے دین اگر دیر تک باقی رہے گا متعفن ہو جاے گا بلکہ اوسے لحظہ بلحظہ بدل ڈالین اور بہتر یہی ہو کہ بعد سر کے بال تراشنے کے ایسی تدبیر کرین اسیطرح کل ضمادات اور مالش کی چیزین بعد سر تراشنے کے استعمال کرنے چاہیین جن لوگونکے سر مین بیماری ہو اونکو غذا دینے کا اگر ارادہ ہو پہلے اطراف بدنکی مالش کرنی چاہیے مگر سر کی جانب مالش خفیف ہو اور اوسکی

تقویت راو عات سے کرکے بعدازان بحسب مناسب وقت غذا دینی چاہیے جیسی مقدار مادہ کی ہو اور کیفیت مادے کی اور اسیطرح اور تدبیر بھی کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا اوجاع سر کے بیانمین اور اوسکے چند اصناف ہین اور اس مقالے مین اڑتیس فصلین ہین فصل پہلی صداع کے بیانمین

صداع سے مراد یہ ہے کہ اعضاے سر مین کسیطرح کا الم اور اذیت پہونچے اور سبب اس الم کے پہونچنے کا یا مزاج مین دفعۃً کوئی تغیر ہو جائے خواہ اختلاف مزاج مین دفعۃً حاصل ہو یا سبب الم کا تفرق اتصال پیدا ہونا اعضاے سر مین یا آینکہ تغیر مزاج اور تفرق اتصال دونون جمع ہو کر سبب الم کے ہون تغیر مزاج کی سولہ قسم جنکی تفصیل فصل دوسری تعلیم تیسری فن دوم کلیات مین بیان ہوئی اگر تغیر مزاج کا بوجہ رطوبت کے ہو سر مین اسکا اثر موجب اذیت نہین ہوتا اسلیے کہ دماغ اصل مین خود ہی مرطوب ہے ہان اگر رطوبت کسی مادے کے ہمراہ ہو اور اوس مادے کو حرکت ہو کر تفرق اتصال پیدا ہوا وسوقت یہ تغیر باعث الم اور اذیت کا ہوگا تفرق اتصال کی کیفیت بھی کلیات کے فن مین بیان ہو چکی اور اوسکے اقسام بحسب اقسام اسباب تفرق اتصال فصل سولھوین جملہ دوم تعلیم اول فن ثانی مین مذکور ہو چکے اور یہ بھی اوسی مقام پر مذکور ہو چکا کہ دونون اسباب یعنے تغیر مزاج اور تفرق اتصال کا اجتماع ساتھ ہی اورام مین ہوتا ہے اور اورام کے اقسام بھی جسقدر ہین سب مذکور ہو چکے کہ وہ چار قسمین ہین اور یہ سب امور جنسے الم دماغی پیدا ہوتا ہے کبھی خاص جوہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی دماغ کی رگونمین اور کبھی اون جھلیونمین جو استخوان قحف سے خارج ہین بوجہ اون علائق اور اتصال کے جو سب اعضاے دماغین ہین اور اونکی تشریح مقام تشریح مین بخوبی ہو چکی پھر یہ سبب موذی کبھی ابتداءً اوسی عضو خاص مین ہوتا ہے اور کبھی یہ سبب بشرکت دوسرے عضو کے جو اس عضو کے شریک ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور یہ عضو مشارک یا تو ایسا ہوتا ہے کہ پٹھے کی جڑین درمیان عضو مشارک اور دماغ کے پہونچتی ہین جیسے معدہ اور رحم اور حجاب اور دیگر اعضا جو ایسے ہین خواہ عضو مشارک مین اور دماغ مین رگونکی جڑین موجب اتصال ہوتی ہین جیسے قلب اور جگر اور طحال خواہ عضو مشارک کے قریب پٹھا مثل اور اعضا کے ہوتا ہے جیسے ریہ جو نیچے پٹھے کے موضوع ہے کہ اوسکی آفت دماغ تک پہونچتی ہے خواہ عضو مشارک ایک جہت سے کسی اور عضو کا مشارک ہو اور دوسری جہت سے مشارک دماغ کا ہو جیسے مشارکت دماغ کے گردے سے اوجاع گردہ مین یا بوجہ مشارکت تمام بدن کے اذیت دماغ کو پہونچے جیسے حمیات مین اور جو الم دماغ کو فقط بمشارکت اعضا ہوتا ہے اوسکے دورے اور نوائب مطابق ادوار اور نوائب اوسکے سبب کے ہوتے ہین جو عضو مشارک مین موجود ہے جیسے اگر صداع بشرکت معدہ کے ہو بروقت حدوث الم کے سر مین بھی اذیت پیدا ہوگی مثلاً اگر بوجہ انصباب مواد صفراوی کے معدہ مین کوئی الم پیدا ہوتا ہو خواہ اور قسم کے مواد کے انصباب سے بطرف معدہ کے یہ اذیت ہوتی ہے جب دورہ انصباب مادہ کا معدہ مین ہوگا اوسوقت دماغ کو بھی خاص قسم کا الم عارض ہوگا اور جیسے دورہ اور تزید حمیات کے وقت دماغ کا الم بھی پیدا ہوتا ہے صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے پس کوئی صداع کا سبب ایک صنف اسباب بادی یعنے خارجی سے ہوتا ہے جیسے صداع خمار کا جب تک صداع خمار باقی رہے اور اس دردسر کو زیادہ رسوخ اور ثبات ایسا نہو جائے کہ بعد زوال خمار کے بھی رہے خواہ وہ دردسر کو جو کسی گرم چیز کے کھانے وغیرہ سے پیدا ہو جیسے لہسن وغیرہ بعض قسم صداع کی وہ ہے جسکا سبب سابق ہوتا ہے دردسر پر اور جب دردسر پیدا ہو جاتا ہے جب وہ باقی رہتا ہے اور اوسکی موجودگی سے پھر صداع بھی رہتا ہے ایک قسم کا صداع پہلے عرض کسی مرض کا ہوتا ہے بعد ازان خود مستقل مرض ہو جاتا ہے گو اصلی مرض زائل بھی ہو جائے اگر ایسا دردسر بعد حمیات حارہ کے باقی رہجاے امراض دماغی کے حدوث کی خبر دیتا ہے اور عجز طبیعت سے دفع کرنے مادے پر دلیل ہوتا ہے کہ تمام اوسکمال مادے کو طبیعت بذریعۂ رعاف وغیرہ کے دفع نہین کرسکتی خواہ اور امراض پر مخبر ہوتا ہے مثل سبات اور سکات اور جنون اور استرخا

اور محم یعنے گرمی اور یہ دلالت بحسب جوہر مادہ صداع کے مختلف ہوتی ہی اقسام صداع کے ایضاً بنظر مقامات سر کے بھی ہوتے ہین اسلیے کبھی صداع سر
کے ایک ہی جانب مین ہوتا ہی داہنے خواہ بائین اور ایسا درد سر اگر لازم اور بطور عادت کے ہو اوسکا نام شقیقہ ہی اور کبھی درد سر مقدم سر مین ہوتا
ہی اور کبھی موخر سر مین ہوتا ہی اور کبھی گرد تمام سر کے اور ایسا درد سر لازم اور معتاد مواد سے بیضہ اور خودہ بھی کہتے ہین بنظر مشابہت اوس
ہتیار کے جس سے تمام سر پوشیدہ ہو جاتا ہی ایضاً صداع کا اختلاف بنظر شدت اور ضعف اور توسط کے بھی ہوتا ہی کہ بعض قسم کا صداع بہت
شدید ہوتا ہی تا اینکہ اگر وہ درد سر کسی لڑکے کے یا فوخین ہو جسکی ہڈی نرم ہی اوسکو پھاڑ ڈالے اور درزہ مین شگاف پیدا کر دے اور کوئی درد سر
ضعیف ہوتا ہی جیسے اکثر لیشر غس مین درد سر میٹھا میٹھا ہوتا ہی اور ضعیف درد گر کی بعض قسم لازم ہوتی ہی اور ایک قسم غیر لازم ہوتی ہی کبھی جس
صداع کا سبب ضعیف ہی کسی شخص کو عارض ہوتا ہی اور محسوس ہوتا ہی اور بعض کو اوسکی اذیت محسوس نہین ہوتی ہی محسوس اوسکو ہوتا ہی جسکا دماغ
قوی ہی اور جسکی حس دماغی ضعیف ہی اوسے ایسے صداع کی مطلق حس نہین ہوتی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ جسکی حس دماغ قوی ہی اوسے درد سر ادنی سبب سے
سے پیدا ہوتا ہی اگرچہ وہ سبب کیسا ہی ضعیف کیون نہو اور حاصل یہ ہی کہ دماغ کا سریع القبول ہونا مصدعات سے یا بوجہ ضعف دماغی کے ہوتا
ہی اور اسکا سبب کلیات مین بیان ہو چکا کہ ضعف دماغ تابع سوء مزاج کے ہی یا بوجہ قوت حس دماغ کے سرعت قبول ہوتی ہی پس ادنی سبب سے گو
خفیف ہو متاذی ہوتا ہی ایضاً بعض اقسام صداع کے اور کچھ اعراض نہین ہوتے اور بعض قسم صداع کے اور اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے صداع
کی اذیت اور ضرر رسانی اور ورم پیدا کرنے اعصاب کی جڑون تک پہونچتی ہی پس تشنج پیدا ہوتا ہی خواہ اسکا ضرر معدہ تک پہونچتا ہی پس
سقوط شہوت اور فواق یعنے ہچکی اور متلی اور ضعف ہضم وغیرہ پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ صداع مزمنی اور دیرینہ یا بلغمی ہوتا ہی
یا سوداوی یا بوجہ ضعف سر کے یا بوجہ ورم سخت کے جو شروع ہوا ہو خواہ ورم گرم جو سخت ہو گیا اور یہ قسم اکثر ہوتی ہی درد سر اور جمیع اعراض مین ایک اور قسم
کا اختلاف ہوتا ہی کبھی کوئی صداع یا عرض مسلم ہوتا ہی اور مسلم اوسے کہتے ہین جسکی تدبیر واجبی اور مناسب کا کوئی مانع نہو اور بعض قسم کا صداع غیر مسلم
بلکہ ذو قرنیہ ہوتا ہی یہ وہ قسم ہی کہ اوسکی تدبیر مناسب کرنیکا کوئی مانع بھی ہو جیسے اگر درد سر کے ہمراہ نزلہ ہو کہ جو تدبیر واجبی صداع کی ہی اوسکے کرنے مین
نزلہ کو ضرر پہونچے ایضاً صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہی کہ بعض اقسام صداع کے صحیح مزاج کو عارض ہوتے ہین جسکے مزاج مین کسی طرح کا تغیر نہین
ہی اور بعض اقسام صداع اونھین لوگونکو عارض ہوتا ہی جو اورام اور انواع تغیرات مزاج مین گرفتار ہون بعض لوگ ایسے ہین کہ اونھین استعداد
صداع کی زیادہ ہی یہ وہ لوگ ہین جنکے سر مین ضعف اور جنکے اعضاء ہضم بھی ضعیف ہین کہ انکے سر مین بخارات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اون بخارات
سے اخلاط مراری انکے معدہ پر گرتے ہین اسی وجہ سے صداع پیدا ہوتا ہی ایضاً بعض قسم کی چیزین کھانے پینے والی ایسی ہین جنسے صداع پیدا ہوتا ہی
خصوصاً سلیخہ یعنے تج اور قسط یعنے کوٹ اور زعفران اور دارچینی اور حماما اور جتنی ایسی چیزین ہین جنسے تبخیر پیدا ہوتے ہین گرم ہون خواہ
سرد لیکن اگر ایک کے بعد دوسرے سے مخالف مزاج شئ اول سے استعمال کیجاے ایک دوسرے کی تبخیر کو باطل کر دیتی ہی پس مبخر حار
کے بعد مبخر سرد اور بالعکس استعمال کرنے چاہیین پھر اگر اذیت رہی ان اشیا کی بنظر کیفیت محض کے نہو بلکہ مقدار کی زیادتی سے تبخیر ہوتی
ہو پس یہ تدبیر تعاقب مفید نہوگی یعنے چونکہ ایک کے بعد دوسرے کے استعمال سے مقدار کی زیادتی ہو جائیگی اور تبخیر بڑھ جائیگی اور ضرر پیدا
ہوگا کبھی صداع بارد بوجہ احتقان حرارت کے فصل شتا مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی صداع اس جہت سے کہ شریان بخارات خبیثہ کو سر تک پہونچاتی ہی

فصل دوسری تفصیل مین اقسام اوس صداع کے جو سوء مزاج سے پیدا ہو اب ایسا کلام کرنا چاہیے کہ اس
مجمل بیان کی جو فصل اول مین گذر گیا ہی تفصیل کر دے اور یہ تفصیل اولی ہی مجملاً مزاج کی یہ کیفیت ہی کہ مزاج گرم اور سرد اور مزاج

خشک اور تر مین کبھی ایسے آلام پیدا ہوتے ہین جنکا بیان قواعد کلیہ مین ہو چکا ہے اگرچہ خشک مزاج کو بنظر مزاج خاص کی ایذادہی مین دماغکی تاثیر بہت کم ہے اور مزاج رطب براہ رطوبت کے دماغ کو ایذا نہین دیتا ہے مگر یہ رطوبت جسوقت بوجہ کسی مادہ کے ہو کہ مادہ بوجہ رطوبت کے ایذادہی کرے کہ اوسمین تبخیر پیدا ہو خواہ ریاح اوٹھین کہ اونکی جہت سے تفرق اتصال پیدا ہو اور گرم خشک مزاج خواہ سرد خشک یہ دونون بنظر کیفیت خاص کے ایذا دماغکو دیتے ہین اور بوجہ حرکت کے بھی جس سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اذیت دیتے ہین اور حار رطب خواہ بارد رطب مزاج سے کچھ اذیت دماغ کو نہین ہوتی نہ بوجہ حرارت اور برودت کے اور نہ بوجہ رطوبت کے مگر رطوبت اگر مادی ہو البتہ موذی ہوتی ہے مزاج حار کا سبب یا مادہ حار دموی ہے یا صفراوی یا مرکب ہے اور حدت پیدا کرتا ہے اور بوجہ کیفیت خاص کے التہاب پیدا کرتا ہے یا مادہ گرم کا سبب ریح اور بخار گرم ہے یا سبب اوسکا حرکت ہے جس سے تسخین پیدا ہو حرکت بدنی ہو خواہ نفسانی چنانچہ ہر ایک کے اقسام قواعد کلیہ مین بخوبی بیان ہو چکے یا سبب حرارت کا ملاقات آگ خواہ سوزش آفتاب کی ہو خواہ کسی گرم غذا کھانے سے یا کوئی دوائے گرم کے استعمال سے یا قریب ہونا دماغ کا کسی ایسے عضو سے جو بوجہ من الوجوہ گرم ہو گیا ہو سرد مزاج کے اسباب اضداد اسباب گرم مزاج کے ہین اور اونکا شمار ناظر کتاب ہذا بوجہ تقابل کے کر سکتا ہے اسباب مزاج یابس کے یا ایسی چیزین ہین خارجی جو خشکی پیدا کرین بوجہ تحلیل رطوبات کے خواہ بوجہ احراق اور جلانے کے جیسے باد سموم خواہ ایسی چیزین طبعی جیسے جمود رطوبت پیدا ہو خواہ امور عارضی جو دفعۃً عارض ہون خواہ رفتہ رفتہ عارض ہو کر غذا کو دماغ مین نافذ ہونے سے منع کرین اسوجہ سے اعضاے دماغی مین خشکی پیدا ہو خواہ مشروب چیزونکا استعمال ترک ہو خواہ رطوبت اصلی مین تحلل پیدا ہو خواہ اندرون جسم کے خشکی پیدا کرنے والی چیزین پیدا ہون بوجہ تحلیل یا استفراغ رطوبات کے یا اون چیزونکی قوت مین تخفیف ہو یا جو غذا اونسے پیدا ہو وہی خشک ہو خواہ اوسمین رطوبت کم ہو خواہ قریب ہونا ایسے اعضا کا جنمین خشکی عارض ہوئی ہے یا مشارکت دماغ کی ایسے اعضا سے حرکات بدنی اور نفسانی مین جو بافراط ہو اوس سے تخفیف بطریق استفراغ اور تحلیل پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح جماع اور ادرار اور نزف الدم اور ریاضت قوی اور استفراغ ہر قسم کے کہ اونمین سے وہ استفراغ ہین جو اعضاے سر مین پیدا ہون جیسے زکام اور نزلہ اور رعاف یعنے نکسیر اور کچھ آثار رطوبات کا بذریعہ سعوط اور چھینک لانے والی دوا کے اور غرغرے منجملہ اسباب یبوست دماغ کے ہین مواد رطوبت کا منقطع ہو جانا اگرچہ بلا استفراغ ہو جیسے روزہ کا رکھنا خواہ ترک غذا کرنا خواہ مفقود ہونا غذا کا

فصل تیسری اقسام صداع کے جو بسبب تفرق اتصال کے ہوتا ہے

تفرق اتصال کبھی دماغکے پردونمین عارض ہوتا ہے اور کبھی جوہر دماغمین اور کبھی دماغی رگونمین پس تفتت یعنے پارہ پارہ ہونا رگونمین پیدا ہو کبھی تفرق اتصال بوجہ حرکت بخارات اور ریاح کے ابتداءً پیدا ہوتا ہے خواہ جب حرکت ریاح کو شدید ہو کبھی تفرق اتصال بسبب کسی خلط اکال یعنے سڑانے والی چیز کے پیدا ہوتا ہے کبھی بوجہ چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے کے خواہ کٹ جانیکے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور جو تفرق اتصال اندرونی ہوتا ہے اکثر پھر جوڑتا نہین ہے اور بطور قرحہ کے باقی رہتا ہے اور سر مین اذیت دیتا ہے اور دردسر پیدا کرتا ہے اور ضربہ اور سقطہ کبھی سبک اور آسان ہوتا ہے کہ اوسکا علاج ہو سکتا ہے اور کبھی اسدرجہ کو پہونچتا ہے کہ دماغ بوجہ اوسکے ہلنے لگتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے بعض اطباے ہند نے ذکر کیا ہے کہ اکثر دردسر بوجہ پیدا ہونے کیڑونکے اطراف سر مین عارض ہوتا ہے چونکہ وہ کیڑے حرکت کرتے ہین اور اجزاے دماغکو متفرق کرنے کے اور بوجہ اسکے کہ دماغکو کھاے جاتے ہین دردسر پیدا ہوتا ہے بعض لوگ حکماے ہند کے اس قول کو بعید از قیاس تجویز کرتے ہین مگر اسکا بعید جاننا نچاہیے اسلیے کہ اکثر کیڑے درمیان مقدم اور اعلے خیشوم کے پیدا ہوتے ہین پس یہ بھی ممکن ہے کہ نزدیک حجاب دماغ کے بھی پیدا ہون گو یہ امر بندرت واقع ہو مگر محال نہین ہے

فصل چوتھی بیان مین صداع کے جو بوجہ ورم کے پیدا ہو

جس ورم سے دردسر پیدا ہو کبھی حجاب دماغ مین ہوتا ہے اگر یہ ورم گرم ہو سرسام حار اسکا نام ہے

اور اگر بارد ہو لیثرغس کہتے ہین یعنے نسیان اور کبھی ورم مرکب ہوتا ہی اور جس حال مین اس ورم کا مریض رہتا ہی اوسکو سبات سہری کہتے ہین اور
کبھی یہ ورم سخت ہوتا ہی اور کبھی یہ ورم جو ہر دماغ مین ہوتا ہی یا حار فلغمونی ہوتا ہی یا حمرہ یا بارد ہوتا ہی اور تفصیل جمیع اقسام کی بہت قریب آتی ہی
اور یہ اورام اکثر اسطرح سے تحلیل پاتے ہین کہ سر سے کان وغیرہ مین قیح خواہ مادہ صدید نکلتا ہی خواہ مادہ ورم مائی ہوتا ہی **فصل پانچوین بیان
کیفیت عروض صداع مادی کا** سوا دکے جمیع اقسام مین سے بعض قسم صداع کو بالذات پیدا کرتے ہین اور بعض اقسام بالعرض صداع
پیدا کرتے ہین جو مادہ صداع کو بالذات پیدا کرتا ہی یا اسطرح پیدا کرتا ہی کہ دماغ کے مزاج مین تغیر پیدا کرے خواہ بالذات تفرق اتصال پیدا
کرے اور تغیر مزاج مین دو طرح سے پیدا کرتا ہی یا بوجہ مجاورت اور قرب کے خواہ بوجہ تخلیف کے یعنے مادہ خود دفع ہو جاے مگر درد سر
چھوڑ جاے مجاورت اسطرح سے ہوتی ہی کہ مادہ سر مین جو موجود ہو خلط حار ہو خواہ بارد کہ اوسکی وجہ سے گرمی پیدا ہو خواہ سردی مگر
ایسی گرمی اور سردی پیدا ہو کہ جسوقت خلط موذی دماغ سے نکل جاے پھر درد سر بھی پراگندہ خواہ فانی ہو جاے اور بعد اخراج مادہ
کے کسیقدر زمانہ تک درد باقی نرہے اور جو مادہ بوجہ تخلیف کے صداع پیدا کرتا ہی اوسکی یہ کیفیت ہی کہ جب اُسکا مادہ دماغ مین پیدا
ہو کر ثابت ہو جاے پھر اگر بذریعۂ استفراغ وغیرہ کے وہ مادہ نکل جاے خواہ متحلل ہو جاے جب بھی کیفیت صداع کی باستواری
باقی رہتی ہی مادہ کا سبب واسطے صداع کے بالذات ہونا بطور تفرق اتصال کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ دماغ مین حرکت کرے اور درد
اور لذع پیدا کرے اور جوہر دماغ کو سڑاے جو مادہ بوجہ تحریک کے صداع پیدا کرتا ہی وہ اکثر ریاح کو برانگیختہ کرتا ہی خواہ مواد بارد
جنمین حرارت ریحی شامل ہو اور جو مادہ لذاع اور اکال ہوتا ہی وہ اخلاط گرم سے پیدا ہوتا ہی جو درد سر مادہ سے بالعرض پیدا ہوتا ہی
جسوقت سدہ ورمی پیدا کرے کہ اوسکے تابع تغیر مزاج پیدا کرتا ہی جیسا اوپر بیان ہوا اور اسکے تابع تفرق اتصال ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی
کہ جس مواد کو طبیعت حرکت دے بوجہ دفع کرنے کے خواہ بوجہ اسکے کہ تمیز دے اور اوسے بطور غذا کے تقسیم کرتی ہی اور یہ تحریک منافذ
طبعی مین ہوتی ہی جسوقت وہ راہین بند ہو جائین طبیعت اپنے فعل سے باز رہے گی اور جب باز رہے اور فعل نکر سکے اسباب اور موانع
سے مقابلہ کرے گی کہ اونکو ہٹا دے اور مقابلہ کی وجہ سے منافذ مین تمدد اور کھچاو پیدا ہوگا اور تمدید سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی
سدے کبھی جوہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی اون ساکن رگونمین جو کہ جوہر دماغ مین ہین اور کبھی اون متحرک رگونمین جو جوہر دماغ مین
موجود ہین اور کبھی اون حجابونمین جو دماغ مین ہین اور سدے یا اخلاط کی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین یا بوجہ غلاظت اخلاط کے یا بوجہ
کثرت اخلاط کے اور لزوجت فقط بلغم مین پیدا ہوتی ہی اور غلاظت بلغم اور سودا دونونمین پیدا ہوتی ہی اور بلغم بوجہ لزوجت اور غلاظت
اور کثرت تینون کیفیت کے سدے پیدا کرتا ہی اور سودا بوجہ غلاظت اور کثرت کے مورث سدہ کا ہوتا ہی اور صفرا فقط بوجہ کثرت کے سدہ
پیدا کرتا ہی اوسمین غلاظت اور لزوجت نہین ہوتی اسی طرح خون بھی بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہی صداع جو بوجہ بحران کے پیدا ہو از قسم
اوس صداع کے ہی جو بسبب تحریک طبعی کے بطور دفع مادہ کے پیدا ہوتا ہی اور جو درد سر بعد ہضم طعام کے پیدا ہو وہ اوس صداع مین
داخل ہی جو بطور تمیز اور جدا کرنے طبیعت کے ہوتا ہی جس مادہ سے کسی عضو مین ایذا پیدا ہوا وسے قواعد کلیہ مین دیکھنا چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہی مگر اوسکے ملاحظہ
کے وقت پہلے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ وہ مادہ مدت سے پیدا ہو کر محتبس ہو رہا ہی یا بوجہ غذاے امروزہ کے آج ہی پیدا ہوا ہی چنانچہ بعد ہضم کے کیموس ردی کا اجوہر اور
بدکیفیت پیدا ہوتا ہی بوجہ کسی فساد کے جو نفس غذاے ماکول مین ہو خواہ اوس غذا کی ترتیب خورش خواہ مقدار مین فساد ہو خواہ اوسکے ہضم مین کسیطرح کا
فساد پیدا ہو خواہ اور وجوہ فساد جو مقام غذا مین بیان ہو چکے فن کلیات مین اور از ین قبیل وہ صداع ہی جو لہسن اور پیاز اور رائی کی خورش سے

پیدا ہوا اور صداع خمار اور وہ صداع جو تناول سرد چیزون سے پیدا ہو حرکات مواد کو جو اعضا مین ہوتے ہین اونکا بیان بھی قواعد کلیہ مین ہو چکا ہی
ریح بھی منجملہ اون چیزونکے ہی جنسے صداع پیدا ہوتا ہی اور ریح بوجہ تمدید اور کشش کے درد سر پیدا کرتی ہی اور تمدید اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب منفذ
اور گذر ریح کا تنگ مخلوق ہو یا ایسی طرف نکاس چاہے ایک خاص وقت مین جو تنگ پیدا ہوا ہی اور وہ منفذ ریح کا غیر طبعی ہی بخارات سے بھی
صداع پیدا ہوتا ہی یا بوجہ کیفیت بخار کے یا چونکہ بخارات اخلاط کے مقامات مین داخل ہو کر جگہ اونکی تنگ کر دیتے ہین پس اسوجہ سے اخلاط مین حرکت
پیدا ہوتی ہی ریاح اور بخارات کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتے ہین اور خاص دماغ مین بھی کبھی پیدا ہوتے ہین اور کبھی بذریعہ سونگھنے کے خارج دماغ سے
پہونچتے ہین یا از طرف مسامات داخل دماغ مین ہوتے ہین اسسے درد سر پیدا ہوتا ہی اور ازین قبیل وہ صداع ہی جو بدبو سے یا خوشبو سے پیدا
ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ریاح بلغمی اور بخارات بلغمی ثقیل ہوتے ہین اور اونکی حرکت بطی اور سست ہوتی ہی اور محتبس ہوتے ہین اور ریاح سوداوی
سے وحشت پیدا ہوتی ہی اور ٹھہرے ہوئے ہوتے ہین مقدار مین کم اور کیفیت مین بہت خراب اور اخلاط حادہ سے ریاح نہین اوٹھتے بلکہ بخارات
پیدا ہوتے ہین اور بخارات مادہ دموی کے خوشگوار ہوتے ہین اور ضرر اونسے کم پیدا ہوتا ہی اور مقدار اونکی زیادہ ہوتی ہی اور صفراوی مادہ
سے بخارات تیز اور جلتے ہوئے ہوتے ہین یہ سب باتین قابل یاد رکھنے کے ہین **فصل چھٹی صداع شرکی کے اقسام کے بیان مین** جو درد
سر شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوا اوسکی دو صورتین ہین یا بوجہ مشارکت مطلق کے ہو یا بجہت شرکت خاص کے مشارکت مطلق سے یہ مراد ہی کہ
دماغ تک عضو مشارک سے کوئی شی جسمانی چڑھ کر نہ پہونچے بلکہ فقط اس عضو سے اذیت دماغ کو پہونچے اور مشارکت غیر مطلق یہ ہی کہ اس عضو سے
دماغ تک ایک مادہ خلطی خواہ بخارات پہونچین پہلی قسم یعنے مطلق شرکت کی مثال وہ صداع ہی جو تشنج اور کزاز اور تمدد اور ریاح افرسا اور اوجاع
مفاصل مین خواہ نقرس اور عرق النساء قوی مین عارض ہوتا ہی اور کبھی جس کیفیت مشترک سے ایذا پیدا ہوتی ہی وہ کیفیت سازج اور خالص
ہوتی ہی خواہ کیفیات طبعی سے ہو یا غیر طبعی سے کہ غریب اور ردی ہو نہ اوسکو منسوب بطرف حرارت کے کر سکین اور نہ بطرف برودت کے جیسے
کیفیات سمی زہر کے پس کبھی بعض اعضا مین ایک خلط سمی ہوتی ہی جسکا جوہر فاسد ہوتا ہی اور اسکی کیفیت کی برائی دماغ تک پہونچکر ایذا دیتی ہی
اور کبھی موجب ایذادہی مواد غریب ہوتا ہی کہ اونکی طبیعت مخالف طبیعت جوہر دماغ کے ہوتی ہی اور اونکی ایذادہی کی وجہ یہی ہوتی ہی کہ اونمین
کوئی کیفیت شدید ہوتی ہی خواہ اونکی مقدار زیادہ ہوتی ہی اور کبھی ایذادہی ایک مادہ غریب کرتا ہی جو بعض اعضا مین پیدا ہوا ہی اور اوسکی پیدایش
بھی غریب و دور از طبیعت ہی اور فاسد بھی ہی جیسے اختناق رحم کا مادہ یا جس کو جماع کرنیکا زمانہ دراز گذرا ہو اور منی مین خواہ آلات مین
رداءت پیدا ہو جاے خواہ مراق مین کوئی خلط ردی پیدا ہو یا اطراف مین کوئی خلط ردی پیدا ہو جاے اور کبھی کیفیت موذی جسکی عادت
ہو چکی ہی سبب حصول ایک مادہ موذی کے ہوتی ہی اور اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ یہ کیفیت معتاد جو چیز اطراف دماغ مین پاے اوسکو فاسد
کر دے یعنے جو مادہ جید اطراف مین پاے خواہ جو کچھ غذاے جید سے دماغ مین پہونچتا ہی اوسکو یہ کیفیت فاسد کر دے دوسری صورت یہ ہی کہ وہ
کیفیت معتاد دماغ کو قابل مواد اور ردی کے کر دے اور قابل مواد ردی کے دو طرح سے کرتی ہی ایک تو یہ کہ دماغ کو قابل جذب مواد کے کر دے
مثلاً بوجہ اس کیفیت معتاد کے دماغ مین سخونت پیدا ہو جاے پس بوجہ سخونت کے مواد کو دماغ اپنی طرف جذب کرے دوسرے یہ کہ یہ کیفیت
معتاد دماغ کو ایسا ضعیف کر دے کہ مقابلہ انصباب مواد کا دماغ نکر سکے پس چونکہ مادہ ضعیف پر ضرور گرتا ہی انصباب مواد کا بطرف دماغ
کے ہوا کرے اور اصول کلی مین یہ بات مذکور ہو چکی ہی کہ جو عضو ضعیف ہو جاتا ہی جو مادہ اوسکی طرف آتا ہی اوسکو قبول کر لیتا ہی جو مشارکت
دماغ کو تمام بدن سے پیدا ہوتی ہی یا کوئی کیفیت ایسی ہوتی ہی جو تمام بدن مین منتشر ہو یا کوئی مادہ تمام بدن مین پھیلا ہوا ہو جیسے

حمیات مین ہوتا ہو اور صداع بحرانی اسی قسم مین داخل ہو جسوقت حمیات حادہ مین دردسر کے شدت ہو یہ شدت علامت ردی ہو بلکہ قاتل ہو
اگر اسکے ہمراہ علامات ردی بھی ہون اور تنہا دردسر مین شدت ہو بحران رعاف پر دلیل ہوتا ہو اور کبھی بحران بذریعہ قے پر دلیل ہوتی ہو جو اعضا
مشارک دماغ کے ہین سبے اول اور سبے اولی اور مناسب معدہ ہو اسلیے کہ معدہ مین اخلاط کا فضلہ باقی رہتا ہو خواہ اوسمین اخلاط پیدا ہوتے
ہین یا معدہ پر صفرا بطور دورہ کے خواہ بلا دورہ گرتا ہو یا امرار خلف معدہ کے ہوتا ہو اسطرح کہ انصباب مرار کا دعار غلیظ سے سوا ے
رقیق کے بطرف معدہ کے ہوتا ہو جسطرح کہ مفصلاً باب معدہ مین مذکور ہو یا یہ کہ معدہ مین احتباس ریاح کا ہوتا ہو یا معدہ سے بخارات اوٹھتے
ہین پس صداع پیدا ہوتا ہو خمار اور مست کے دردسر پیدا ہوتا ہو اور برودت اوسے بسرعت عارض ہوتی ہو اسلیے کہ اوسکے اطراف مین تخلخل پیدا
ہوتا ہو رحم بھی ایسا عضو ہو جسکو دماغ سے شرکت قوی ہو اور مراق کو مشارکت دماغ سے ہو اور جگر اور طحال اور حجاب اور گردے اور تمامی اطراف
بدن کے اور جانب پشت کے پہلے مشارک دماغ کی وہ جھلی ہو جو استخوان قحف کو ڈھانپے ہوے ہو اکثر صداع شرکی بروقت انتقال مادہ کے
اورام اعضاے اندرونی سے ہوتا ہو جو مشارک دماغ کے ہین جسوقت ان مواد کو حرکت ہو **بیان عام اون علامات کا جو اقسام**
صداع پر دلالت کرتے ہین اور اونکے اقسام کا جو دردسر اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہو جیسے ضربہ اور سقطہ اور ملاقات
اشیاء گرم خواہ سرد خواہ سموم گرم جیسے خشکی پیدا ہو یا ریاح تیز خوشبو ہون یا بدبو خواہ احتقان ریح کا ناک اور کانمین ایسے اسباب صداع
پر استدلال اونکے وجود خارجی سے ہوتا ہو اگر اونکے وجود سے غفلت ہو جاے اونکے آثار سے استدلال کرنا چاہیے جسطرح پر ہم بیان کرتے
ہین اور جو دردسر بوجہ ضعف دماغ کے ہوتا ہو اوسپر دلیل یہ ہو کہ تھوڑے سبب سے اوسکا ہیجان ہوتا ہو اور حواس مین کدورت اور افعال
دماغی مین آفت بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہو اور جو دردسر قوت حس دماغ سے پیدا ہوتا ہو اوسپر دلیل یہ ہو کہ دماغ بہت جلد اثر قبول کرتا ہو ادنی
سبب کا جو دماغ مین محسوس ہو خواہ آواز ہو خواہ سونگھنے کی چیز ہو خواہ سوا انکے اور اشیا مگر حس دماغ ذکی ہوتا ہو کند نہین ہوتا اور مجاری
دماغ کے پاک صاف ہوتے ہین اور افعال دماغی مین کچھ آفت نہین ہوتی جو صداع تمامی اسباب مادی سے پیدا ہوتا ہو اوسکے تمام اقسام مین
گرانی سر مین موجود ہوتی ہو اور نتھنے مین تری بھی ہوتی ہو اگر مادہ تیز ہو باوجود ثقل کے سرخی اور حرارت بھی ہوتی ہو خصوصاً جو مادہ غلیظ ہو اور
کبھی اسکے ہمراہ ضربان اور دمک بھی ہوتی ہو مگر رطوبت منخر کی بشرطیکہ مادہ غلیظ ہو کم ہوتی ہو اور ناک کا خشک ہونا ایسے صداع مین دلیل
اس بات کا نہین ہوتا کہ مواد نہین ہو بشرطیکہ ثقل اور گرانی موجود ہو صفراوی مادہ لذع اور حرقت شدید سے خاص ہو اور نخس یعنے چبھنا کانٹونکا
ایسا بھی ہوتا ہو اور یہ امور بہ نسبت اور مواد کے صفراوی مین زیادہ ہوتے ہین اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور پیاس اور بیداری اور
زردی رنگ کی اور گرانی اسمین کم ہوتی ہو اور مادہ بارد پر دلالت لون سے اور درد کے مزمن ہونے سے اور لون یعنے رنگ سے بھی
ہوتی ہو اگر یہ استلاے اخلاط بوجہ تخمہ کے ہو اوسپر دلیل سقوط اشتہا اور کسل ہوتے ہین اور مادہ رطب سرد ہو خواہ گرم اوسپر سبات دلالت
کرتا ہو بلغمی اور سوداوی مادہ سے دماغ کو الم نہین پہونچتا ہو اور یابس مواد کے ہمراہ ثقل کم ہوتا ہو اور بیداری زیادہ ہوتی ہو اور سرد
مادہ التہاب سے خالی ہوتا ہو اور فکر فاسد زیادہ ہوتی ہو اور رنگ مین تیرگی پیدا ہوتی ہو کبھی استدلال ہر خلط پر چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے
کیا جاتا ہو اور کبھی اگر قلیل مادہ ہو اس دلالت مین اختلاف ہوتا ہو اسکا سبب یا دفع ہونا خلط سوداوی کا بطرف عمق اور اندرون کے
خواہ عمق مین محتقن ہونا یا جذب ہونا مواد حادہ سے آنکھ اور چہرہ کی طرف بوجہ درد کے ایسے مواد کا جو سرد ہون اور موجب درد کے
نہون اسلیے کہ درد کا قاعدہ ہو جب کسی عضو مین پیدا ہوتا ہو بطرف اوس عضو یا قریب اوسکے جذب مواد کرتا ہو اور اگر ایسے وقت

بطرف عضو کے خون کا جذب ہوتا ہی اور کبھی سوائے خون کے اور خلط کا بھی جذب ہوتا ہی جو درد بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہی اوسمین گرانی کم ہوتی ہی اور
تمدد زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تمدد کے ہمراہ نخس اور چھبن بھی ہوتی ہی اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے اکال مادہ ہو عضو کو کھائے لیتا ہو اور ثقل ریحی
مین ہرگز نہین ہوتا ہی کبھی صداع ریحی اور بخاری پر دوی اور طنین بھی دلالت کرتی ہی اور بشیر او داج مین پڑی پیدا ہوتی ہی اور بیشتر صداع
ریحی مین انتقال درد کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہوتا ہی اور جس وقت بخارات بکثرت اوٹھتے ہین ضربان شرائین مین بشدت پیدا ہوتا ہی
اور تخیلات فاسدہ دماغ مین پیچیدہ ہوتے ہین اور اوسکے ہمراہ سدر اور دوار بھی ہوتا ہی جو صداع مزاج ساذج یعنے بلا مادہ سے ہوتا ہی اوسکی علامت
احساس اوسی مزاج خاص کا ہی مع عدم ثقل اور گرانی کے جو مادہ مین ہوتی ہی اور نیز خشکی ناک کی بھی صداع ساذج مین ہوتی ہی اسلیے کہ خشکی بینی
کی ایسے صداع سے بہت مناسب ہی حرارت مزاج سے اگر صداع پیدا ہو مریض کو خود اور نیز جو شخص اوسکے سر کو چھوے حرارت اور التہاب محسوس
ہوگا اور سرخی چشم بھی موجود ہوگی اور سرد چیزونسے نفع بین ہوگا سردی مزاج سے اگر درد سر پیدا ہو پس حکم برعکس اول کے ہوگا اور چہرہ ایسے بیمار کا
لاغر نہوگا اور نہ رنگ مین سرخی اور نہ درد مین افراط ہوگی اگرچہ درد مزمن ہو خشک مزاج کے صداع پر دلیل یہ ہی کہ اوس سے پہلے کسی طرح کا
استفراغ خواہ ریاضات خواہ بیداری بکثرت یا اور اقسام کے درد ہو چکے ہونگے اور انواع رنج اور غم کے بھی اوس پر مقدم ہوتے ہین اور
یہ بھی اس صداع کا خاصہ ہی کہ جب کوئی بات ان امور مذکورۂ بالا سے پھر پیدا ہوگی زیادتی درد کی بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی جو صداع بوجہ
بمشارکت کسی عضو کے پیدا ہوتا ہی اوسکا پیدا ہونا اور جاتا رہنا اور شدت اور ضعف سب امور بطور اوسی عضو کے ہوتے ہین جسکی شرکت سے
یہ درد پیدا ہوا ہی اور جسقدر الم اوس عضو کو پہونچتا ہی خواہ اوس کا الم باطل اوسی قدر شدت اور خفت صداع مین بھی ہوتی ہی اور اگر بشرکت
نہو آفت تمام افعال دماغ مین ہوگی جیسے آنکھ کے تاریکی اور سُبات اور ثقل دماغ اور تمام اعضاے بدن کا حال اچھا ہوگا اگر آفت نفس
حجاب دماغی مین ہو اور آفت بھی قوی ہو اسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ آنکھونکی جڑ تک الم پہونچتا ہی اور اگر آفت باہری جھلی مین ہو یا اوری مقام پر
آنکھون تک الم نہ پہونچے گا اور جلد کے چھونے سے درد پیدا ہوگا جو صداع بمشارکت معدہ پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل ہی کرب اور غشی کا پیدا ہونا
اور غشی کے ساتھ اشتہا مین کمی خواہ بطلان اشتہا اور ہضم کی خرابی خواہ کمی یا بطلان ہضم بعد وجود دلائل مذکورۂ سابق کے اور اگر معدہ
پر انصباب مرار کی وجہ سے صداع عارض ہو ہر وقت خلوے معدہ کے ایسی درد سر مین شدت ہوتی ہی خواہ نہار منھ سونے سے یہ درد زیادہ
ہوتا ہی کبھی صداع بسبب کسی ایسی چیز کے پیدا ہوتا ہی جو خاص دماغ مین ہی اوسکی وجہ سے معدہ مین یہ کیفیات پیدا ہو جاتے ہین اور یہ آفات معدہ
مین عارض ہوتے ہین بشرکت دماغ کے اور ایسی صورت مین ابتدا مرض کی معدہ سے نہین ہوتی ہی گو بعد ماؤف ہونے معدہ کے پھر صداع
بوجہ فساد معدہ کے بھی پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ بخوبی غور کر لیا جائے کہ جو صداع بشرکت معدہ کے ہو ابتداے مرض کی سر سے ہی یا معدہ
سے اور دونون عضو کا حال دریافت کر کے علاج مین دست اندازی کرنی چاہیے کہ احداث مرض اوس عضو سے ہوگا جو سابق سے
ماؤف ہو دماغ ہو خواہ معدہ معدہ کے سابق ہونے پر کبھی بوجہ اختلاف حال ہضم اور اختلاف حال خلو معدہ اور امتلاے معدہ سے
استدلال کیا جاتا ہی اسلیے کہ الم معدہ کا اگر بوجہ صفرا کے ہوگا بر وقت خلوے معدہ کے ہیجان الم کا ہوگا اور اگر بوجہ کسی خلط بارد کے ہوتا ہی حالت
گرسنگی مین کم ہوتا ہی اور بھوک سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اور بیشتر بوجہ جوع کے ایک بخار کا ہیجان ہوتا ہی کہ اوس سے اذیت پیدا ہوتی ہی مگر باہمہ
کچھ کھانے سے اس الم مین تسکین تام جمیع امور مین پیدا نہین ہوتی اور کبھی شاذ و نادر کھانے سے تسکین بھی پیدا ہو جاتی ہی پھر بھی التہاب
اور سوزش اور ڈکار سے ان دونون قسمونمین تفرقہ کیا جاتا ہی ڈکار کو جس امور پر دلالت ہی اپنے مقام خاص پر اوسکا بیان آتا ہی اسیطرح

ان دونون قسم مین تفرقہ بوجہ اون علامات کے کیا جاتا ہی جو باب معدہ مین مذکور ہونگے کبھی اس پر استدلال اوس شئی سے بھی کیا جاتا ہی جو قے مین بر آمد ہوتی ہی اور اختلاف صداع کا بر اوقت وارد ہونے کسی شئی کے معدہ پر بھی اس قسم پر دلالت کرتا ہی اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدہ پر صفرا یا دوار گرتا ہی پھر اگر درد سر مین شدت ہو اور کچھ کھالین صداع مین تسکین پیدا ہوتی ہی اس بات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ صداع بمشارکت معدہ کے ہی اکثر یہ صداع جب شروع ہوتا ہی جزء مقدم یا فوخ سے شروع ہوتا ہی اور کبھی وسط یا فوخ کی طرف جھکا ہوا شروع ہوکر بعد ازان نیچے اوترتا ہی۔ جو صداع بشرکت جگر کے ہوتا ہی داہنی طرف کو مائل ہوتا ہی۔ اور طحال کی شرکت سے درد سر اگر ہو بائین طرف مائل ہوگا۔ اور جو صداع بشرکت مراق کے ہو آگے کی طرف زیادہ مائل ہوگا اور جو بشرکت رحم پیدا ہو عین وسط یا فوخ مین ہوگا اور اکثر یہ درد سر بعد ولادت خواہ اسقاط یا احتباس حیض خواہ کمی حیض کے پیدا ہوتا ہی۔ شناخت اوس صداع کی جو بوجہ پیدا ہونے کیڑون کے دماغ مین بموجب قول حکماء ہند کے عارض ہوتا ہی یہ ہی کہ اکال اور اوسوقت دماغ مین بوے بد آتی ہی اور درد سر مین شدت بروقت متحرک ہونے کیڑون کے پیدا ہوتی ہی اور بروقت ساکن ہونے دود کے درد بھی ساکن رہتا ہی اور جو درد سر بشرکت گردہ اور اعضاء پشت کے ہوتا ہی وہ مائل بطرف پشت کے زیادہ ہوتا ہی اور جو صداع بوجہ مشارکت اوجاع اور اعضا کے ہوتا ہی جسوقت اوس عضو کے درد کا ہیجان ہوتا ہی اوسی وقت اسکی بھی زیادتی ہوتی ہی۔ اور جو صداع ہمراہ حمیات اور بروز بحران ہوتا ہی وہ اونھین اوقات مین پیدا ہوتا ہی اور جب اونمین سکون پیدا ہو یہ بھی ساکن ہوجاتا ہی اور جب اونمین ضعف پیدا ہو یہ بھی ضعیف ہوتا ہی۔ کبھی انقباض اور سمٹنا بدن کا بروقت زیادتی حمی اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اخلاط صفراوی بجانب دماغ متوجہ ہوے ہین اور کیا عجب ہی کہ درد سر پیدا ہو یا اگر صداع موجود ہو اومین شدت عارض ہو۔ اکثر اشیاء جیسے روانی شکم کی پیدا ہوتی ہی وہ بھی سبب حدوث درد سر کے ہوتے ہین اسلیے کہ وہ اشیا چونکہ تفتیح اون راہونکی کرتے ہین جن راہون سے بخارات اوپر صعود کرین اگرچہ خود وہ اشیاء گرم نہون جیسے سکنجبین وغیرہ اور شقیقہ کا بھی حال یہی ہی اور تدبیر لطیف مضر ہی اوس شخص کو جسے درد سر عارض ہوا ہی بوجہ علاج غلیظ کے جو واسطے اصلاح مادہ صفرا کے مستعمل ہوا ہی اور کبھی صداع مین زیادتی خود بخود پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اوسوقت درد شدید ہوتا ہی پس شدت وجع کی صداع کو زیادہ کردیتی ہی۔ یہ سب باتین جو مذکور ہوئین انکو بخوبی معلوم کرکے یاد رکھنی چاہئین **فصل ساتوین علامات منذرہ صداع کے بیان مین** جو امراض مین پیدا ہو جو علامات ایسے ہین کہ اکثر اونکی دلالت درد سر کی وجود سابق خواہ فی الحال یا آیندہ پر ہوتی ہی اونکا بیان بھی مناسب ہی اگر بول مشابہ خچر کے پیشاب کے ہو دلیل ہی کہ درد سر پہلے تھا اب نہین باقی ہی خواہ آیندہ ہونے والا ہی سپید ہونا بول کا حمیات اور اوقات بحران مین دلالت کرتا ہی کہ مادہ مرض بطرف سر کے منتقل ہوا ہی اور یہ انتقال ضرور صداع پیدا کرتا ہی **فصل اٹھوین مین تدبیر کلی صداع کا بیان** یہ تو معلوم ہی کہ صداع کے علاج کا اہتمام بہ نسبت اور امراض کے زیادہ ہی اور وہ اہتمام یہی ہی کہ اسکا سبب دور کیا جاے اور مقابلہ سبب کا بالقصد کیا جاے اور بعد ازان یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو امور درد سر کے ازالہ اور دفعہ کرنے مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ خورش مین کمی اور مشروبات مین بھی کمی کرنی چاہیے اور کثرت نوم بھی مفید ہی اگرچہ کھانے مین کمی کرنے سے صداع حار کو ضرر ہوتا ہی جسطرح صداع مزمن کو زیادہ خورش سے ضرر پہونچتا ہی اور درد سر کے لیے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی کہ جہان تک ممکن ہو آرام کرے اور جو چیز موجب حرکت اور تعب کی ہی مثل جماع وغیرہ کے اوسے ترک کرے اور فکر اور تردد امور مین ترک کرے اگر صداع مادی ہو ایسی کوشش کرے کہ مواد بطرف اسفل بدن کے اوتر آئین اگرچہ بذریعہ حقنہ کے اوترین مگر واجب ہی کہ ادویہ حقنہ اتنے قوی ہون کہ اونمین قوت اخراج مواد کی

اطراف جگر اور معدہ سے ہو اور اجزا ایسے شریک ہون جنمین قوت جذب مادہ صداع کی بطرف اسفل کے پوری ہو جو قسم صداع کی سلیم ہو آمیز
فقط پاؤنکی مالش کیجاتی ہو کہ اکثر جس شخص کو درد سر کی شکایت ہوتی ہو پاؤن ملتے ملتے سو جاتا ہو اور کبھی جب پاؤن بخوبی ملے جاتے ہین درد سر
بھی کم ہو جاتا ہو اگر ارادہ استعمال طلا اور ضماد کا ہو اور مرض صداع کا مزمن ہو گرم ہو خواہ سرد پہلے سر کے بال تراشنا ضرور ہو یہ تدبیر بہت
معین ہو قوت دوا کی نفوذ پر اور منجملہ معین چیزونکے ایک تدبیر یہ بھی ہو کہ یافوخ پر یعنے سر کے بیچ پر ٹوپی کی شکل خمیر کا ایک سانچہ سا بنا کر رکھین خواہ
پشمینہ وغیرہ کی ٹوپی اوڑھائین تاکہ جو دوا سر پر رکھی جاے اس ٹوپی مین رک رہے اور گرنے نہ پاوے اور رقیق دوا سیلان اور بہ جانے سے
باز رہے اور بہت زیادہ ٹھہرنے دوا کے دماغ مین اوسکو سرایت بخوبی ہو اور چونکہ یہ دوا اس ٹوپی مین بند ہو جائیگی اور اثر ہوا کا اس تک
نہ پہونچیگا اسکے اثر کو ہوا باطل نکر سکےگی فیلغریوس حکیم نے کہا ہو کہ فصد عرق جبہہ کی اور بالتزام سر مین پچھنے لگانا سر کے نیچے تک اور اطراف
کی مالش اور اونکو گرم پانی مین رکھنا اور تھوڑی سی تمشی کرنا اور جو غذا نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہو اور دیر مین ہضم ہوتی ہو اوسکو ترک کرنا اوس
شخص کو نافع ہو جو پسند کرے اس بات کو کہ اوسکا درد سر زائل ہو اور پھر عود نکرے مین کہتا ہون اکثر آب گرم اطراف پر مریض صداع
کے بہنے گرایا اور دیر تک گراتے رہے پس مریض کو ایسا معلوم ہوا کہ درد سر سے بطرف اطراف کے اوترتا ہو اور کم بھی ہوتا جاتا ہو اور اگر
اسی طرح اوترتا رہے بالکل زائل ہو جاے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ترش غذا بیماران صداع کو موافق نہین ہو مگر جو درد سر بشرکت معدہ
کے ہو اور یہ غذا اوس قسم کی ہو کہ فم معدہ کو گندہ کرے اور تقویت دے اور مرار کے گرنے کو روکے اور منع کرے اگر ہمراہ درد سر
کے اور آلام ایذادہ پیدا ہون پس مبالغہ اور کوشش زائد دفع مین اس عارضے کے کرنی چاہیے کہ اکثر یہ امر عارضی بسبب زیادتی اصل
مرض صداع کے ہوتا ہو جیسے بیداری کہ اگر بوجہ صداع کے بیداری عارض ہو اوسکے بعد درد سر مین شدت ہو پھر یہ بیداری خود سبب
زیادتی صداع کے ہو جاتی ہو پس حاجت اسکی ہوتی ہو کہ پہلے ازالہ صداع سے دفع بیداری کی تدبیر کیجاے پس اس مثال خاص مین واسطے
دفع بیداری کے روغن کدو خواہ روغن بید سادہ اور روغن نیلوفر کا استعمال کرے اور دودہ کو کافور وغیرہ سے معطر کرکے بھی
استعمال کرین اور کبھی ایسی بیداری کے علاج مین مخدرات کی ضرورت ہوتی ہو کہ اوسوقت نیند آجاتی ہو جو صداع ایسا ہو کہ اوسکے ہمراہ
نزلہ ہو اوسمین توجہ ایسی تدبیر کی طرف نکرنا چاہیے جس سے تبرید سر کی حاصل ہو خواہ سر مین ترطیب پیدا ہو روغن وغیرہ سے بلکہ بفراغ خاطر
بطرف استفراغ کے متوجہ ہو کر تدبیر کرنی چاہیے اور اطراف کو مستحکم باندھکر اور اونکی مالش کرنی چاہیے اور اونکو آب گرم مین رکھنا چاہیے
اور اگر ارادہ ہو کہ سر پر ایسی چیز رکھیے جسکی قوت باطن سر تک نافذ ہو یہ بھی ہو سکتا ہو سواے بطرف مقدم دماغ کے جس مقام پہ درز
اکلیلی ہو اور سواے مقام یافوخ کے کہ ان دونون مقام پر ہر چیز کا نفوذ بخوبی ہو جاتا ہو جیسا تشریح مین بیان ہو چکا اور مقام پر اسکی
حاجت ہوتی ہو موخر دماغ مین جو ہڈی دماغ کو محیط ہو وہ سخت ہو اس جہت سے کوئی دوا وہان نفوذ نہین کرتی جسکے نفوذ کی ضرورت ہو
کہ دماغ تک پہونچے پھر اگر زیادہ اہتمام شدید ایسے مقام پر دوا لگانے مین کیا جاے باانہمہ ایسا نفع نہوگا جسقدر نفع مقدم
دماغ پر دوا کے لگانے سے ہوتا ہو خواہ ٹھیک یافوخ پر لگانے سے جو فائدہ ہوتا ہو۔ پھر اگر دوا سے نکو رسے تبرید پیدا ہوئی عصب کے
مبادی اور جڑون کو ضرر پہونچیگا اور اصل نخاع کو مضرت پہونچیگی۔ صداع ضربانی کے ہمراہ کبھی ورم گرم یا ورم سرد ہوتا ہو اور صداع
ضربانی ایسا ہوتا ہو جیسے نبض کی رگ دھکتی ہو اوسطرح سر مین دھمک پیدا ہوتی ہو۔ پھر اگر سبب صداع ضربانی کا مادہ گرم ہو ایسے مبردات
کا استعمال کرنا چاہیے جسمین روادع بھی شریک ہو اور حجامت نقرہ یعنے گدی کے جو پس سر ہو اور دونون کنپٹی پر جونک لگائی جائین اور اطراف

کی بندش کیجاے اور اگر یہ صداع مادہ بارد سے پیدا ہوا ہو پس تدبیر کا میلان ایسی شئی کی طرف ہو جو مادے کو دفع کر دے اور اوسکے ہمراہ
ایسی دوا بھی ضرور ہو جسمین تقویت اور برودت ہو جسطرح روغن گل مین سداب اور پودینہ بھی شریک کیا جاے اگر یہ درد سر اتنا شدید
ہو کہ لڑکون کے درز ونمین سوراخ پڑجائین ایسے وقت اونکے علاج مین بہتر یہ ہی کہ ہلدی باریک پیسکر روغن گل اور سرکہ ملاکر استعمال
کرین مگر پہلے سر کو پانی اور نمک سے دھو ڈالین اور اگر استعمال سعوط قوی کا کرین جو محلل قوی ہون بتدریج استعمال کرنا چاہیے جیسا
قواعد کلیہ مین بیان ہو چکا معالج کو واجب ہی کہ مخدرات کا استعمال تا امکان نکرے مگر ہم آیندہ بعض طرق ایسے لکھینگے کہ واسطے تسکین درد
کے کبھی استعمال مخدر کا جائز ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قے سے درد سر کا علاج نہین ہو سکتا ہی بلکہ قے کرنا مریض صداع کو نہایت مضر ہی مگر جو درد
سر بشرکت معدہ کے ہو اوسمین قے سے نفع ہوتا ہی جو درد سر جانب پشت سر ہوتا ہی اگر اوسکے ہمراہ تپ نہو اوسکا علاج پہلے جو شاندہ مسہل سے
بقدر قوت کے کرکے بعد ازان فصد کرانی چاہیے جس شخص کا درد سر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہو اور برودت سے اوس صداع مین تسکین
پیدا ہو پس شاید اوسکے حقمین فصد پھر ضرور ہی خواہ حجامت یعنے پچھنے لگانا تاکہ بوجہ ہمیشہ رہنے درد کے جذب فضول بطرف سر کے نہو جاے اور مرض مین
زیادتی ہو

فصل نوین بیان مین اوس صداع حار کے جو بلا مادہ ہو

جیسے دھوپ کی سوزش وغیرہ خواہ مادہ صفراوی اور دموی سے
ہو غرض ایسے صداع کے علاج سے تبرید ہی اور ابتدا مین روغن گل خالص سے زیادہ نافع کوئی شئی نہین ہی کہ اوسمین عصارہ بقول بارد خواہ عصارہ
نباتات بارد کے عصارات ملاے جائین اور ایسی شئی جس سے زیادہ نافع ممکن نہو یہ ہی کہ مریض دودھ اور روغن بنفشہ خواہ روغن گل کو ناک کیطرف سے
دماغ مین چڑھاے مگر برف سے روغن کو سرد کر لینا ضرور ہی اور یہ بھی درست ہی کہ روغن گل اور سرکہ ملاکر سعوط کرین اسلیے کہ سرکہ بشرط مذکور
نفوذ دوا پر معین ہوتا ہی اور بیشتر سرکہ تھوڑا بہت سے پانی مین ملاکر پینا بھی بخوبی نافع ہوتا ہی۔ جو درد سر بوجہ حرارت آفتاب کے پیدا
ہو اوسکا علاج بھی بعینہ یہی علاج ہی مگر ہوا کے اعتدال اور سرد کرنے مین اہتمام زیادہ درکار ہی اور ایسے مکانات کی طرف ٹھہرنا چاہیے
اور جگہ ایسی اختیار کرنی چاہیے جو سرد ہون اور ضماد اور نطول اور مروخات یعنے باش کی جڑین روغن وغیرہ سے جسقدر مستعمل
ہون سب کا مزاج بھی سرد ہو اور بالفعل بھی بذریعہ برف وغیرہ کے سرد کیے جائین اسی طرح نشوفات۵ یعنے اور شمومات یعنے سونگھنے
کی چیزین اور سب کا بیان ہو چکا ہی اور واجب ہی کہ یہ مریض اور ہر قسم صداع حار کا بیمار ایسی حرکت سے احتراز کرے جو سخت ہو
اور چلانے اور چیخنے سے اور کثرت افکار اور جماع اور بھوک سے بھی پرہیز واجب ہی جو درد سر حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہی
اگر ابتدا مین اوسکا تدارک واجبی کیا جاے بآسانی دفع ہو جاتا ہی اور اگر چندے اوسکی تدبیر نکرین اور بجاے خود چھوڑ دین شاید
اوسکا علاج متعذر اور دشوار ہو جاتا ہی خواہ زیادہ اہتمام اوسکے علاج مین کرنا پڑتا ہی۔ اکثر جو صداع حرارت آفتاب سے پیدا
ہوتا ہی فقط اوسی طرح کا نہین ہوتا جیسا حرارت آفتاب سے ہونا چاہیے یعنے فقط صداع ساذج نہین ہوتا بلکہ بخارات بھی اوٹھنے لگتے
ہین اور اخلاط ساکن کو اس صداع مین حرکت پیدا ہو جاتی ہی یہ صداع محتاج اون استفراغات کا بھی ہوتا ہی جو اوپر مذکور ہو چکے بموجب
شروط مذکورہ کے اور کبھی اگر ایسے صداع مین فقط بخارات اوٹھین اور اخلاط مین حرکت پیدا نہو جب بھی حاجت استفراغ کی ہوتی ہی
اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی کہ امتلا پیدا ہوا ہو اور جذب اخلاط اور مواد کا مقامات الم مین ہو جیسا اصول کلیہ مین بیان ہو چکا اوسوقت
اگر استفراغ سے غفلت کی جاے اور خلط غالب کا اخراج نکیا جاے بہت جلد وقوع آفت سے امان نہو گی جسوقت سر مین التہاب شدید کسی
قسم کے صداع حار مین پیدا ہوا ہو اور وہ التہاب حد سے متجاوز ہو جاے جو کے ستو اور اسبغول لیکر آب عصی الراعی مین گوندھ کر اور برف مین سرد

۵ نشوفات وہ دوائین ہین جنکو بذریعہ بھاپ کے بدن وغیرہ تک پہنچائین ۱۲ از بحر الجواہر

سر کے ضماد کرنا چاہیے - جو درد سر مادہ حارۂ دموی سے پیدا ہو بہت جلد فصد لینی چاہیے اور بقدر حاجت اور بطاقت خون نکالنا چاہیے اور اگر
فصد ہاتھ کی رگون سے نہو اور اوس سے مراد پوری نہو اور درد باقی رہجاے اور رگین سب کی سب بھری ہوئی نظر آئین اور سر چہرہ اور
آنکھ مین امتلا معلوم ہو اوسوقت واجب ہے کہ اوس رگ کی فصد کرین جس سے خاص دماغ کا تنقیہ حاصل ہو جیسے اون رگو نکی فصد جو ناک
مین ہین دونون نتھنے کی طرف یا فصد اون رگون کی جو پیشانی مین ہین اسلیے کہ یہ رگین ایسی ہین کہ اونکی فصد سے استیصال آلام سر کا ہوتا ہے
یعنے جسقدر امراض مادی سر مین پیدا ہوتے ہین ان رگو نکی فصد سے زائل ہوجاتے ہین مگر اس فصد مین جانب درد کے رعایت ضرور ہے اگر درد
بطرف موخر دماغ کے ہوتا ہو پیشانی کی اون رگو نکی فصد کرنی چاہیے جو اونکی طرف مائل ہین اور درد کسی اور طرف ہو درد کی جانب مقابل کی رگ
پیشانی کی کھولنی چاہیے اگر جانب مقابل کی رگ پوشیدہ ہو اور معلوم نہو بدلے فصد کے پچھنے لگانے چاہیین حکیم ارکاغانیس کا قول ہے اگر اس
تدبیر سے برآمد کار نہو پس واجب ہے کہ دونون شانون کے درمیان پچھنے لگائے جائین اور بہت سا خون نکالا جائے اور بمقام حجامت کو نمک سے
پونچھنا چاہیے اور اوسی جگہ پشمینہ کا ایک ٹکڑا روغن زیتون مین بھگو کر لگا دینا چاہیے پھر اوسپر دوسرے دن کوئی دواے جراحی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر
فقط صداع کی اسی قسم سے خاص نہین ہے بلکہ جمیع اقسام درد سر کے جو پرانے ہون اور جنکا مادہ خبیث ہو کسی قسم کا مادہ کیون نہو سب مین یہ تدبیر مفید ہے
کبھی اس قسم مین درد سر کے اور جو قریب اسکے ہے فصد صافن سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور حجامت ساق بھی مفید ہوتی ہے یہ تدبیر بیمارون کے
فصد وغیرہ کی ہے - اگر بول مین رسوب صفراوی نظر آئین استفراغ مادہ کا بھی ایسی دوا سے جو تلیین طبیعت کرے اور مزلق بھی ہو جائز ہے
جسکا ذکر ہم بیان صداع صفراوی مین کرینگے اور واجب ہے کہ ہمیشہ تلیین طبیعت کی تدبیر کرتے رہین امثال شوربا ہاے نیشوقیہ اور راجاعیہ
یعنے وہ شوربے جنمین آلو بخارہ عنبریک ہون اور مسور اور ماش کا شوربا خواہ اور غذا جسمین جرم اوسکا داخل نہو جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے
کہ ایسے بیمارونکا غذا یہ تجویز کرین ایسی غذاؤن سے جو سرد ہون اور خون سرد مائل بہ یبوست اور غلاظت پیدا کرین اور وہ ایسی غذا ہونی چاہیے
جسمین کسیقدر قبض بھی ہو جیسے سماقیہ اور ریباسیہ اور عدسیہ ہمراہ سرکہ کے اور عدس مقشر جسکی تحت مین سرکہ پڑا ہو اور کل وہ چیزین جنسے قبض پیدا
ہو اور اونمین تلیین بھی نہو اور خشکی طبیعت پیدا کرین اونسے احتراز واجب ہے علاج مین امراض سر کے زیادہ حاجت تلیین طبیعت کی ہوتی ہے
ایسے وقت مین تعدیل ان قابض غذاؤن کی سکنجبین اور شیرخشت سے اور جتنی چیزین میٹھی ہین اور اونسے تلیین طبیعت کی پیدا ہوتی ہے
کرنی چاہیین - واجب ہے کہ یہ غذائین ایسی ہون کہ اونکا کیموس اچھا بنے اور مقدار اونکی کم ہو زیادہ مقدار نکھائی جاے -
جسوقت استعمال مبردات کا کیا جاے وہ چیزین اختیار کیجائین جنمین تبرید ہو اور ترطیب شدید نہو بلکہ کسیقدر رادع ہون اور قابض
بھی ہون جیسے آب انار یا عصارات سبزہ اور قابض فواکہہ کے خواہ آب برگ یا بار الاصول یا لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ کے
یا آب عصی الراعی علاج اوس درد سر کا جو مادہ صفراوی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اگر خون مین تھوڑی سی حرکت معلوم ہو اخراج تھوڑے سے خونکا
کرین ورنہ ابتدا استفراغ کی ہلیلہ سے کرنی چاہیے اگر تپ ہو ایسی مزلقہ دوائین جنمین خشونت ہو اور بشدت مادہ کو نچوڑین جیسے شیرخشت
اور شربت فواکہہ اور آب لبلاب یعنے عشق پیچا نکا استعمال کرین اور کبھی شاہترہ سے بھی استفراغ کیا جاتا ہے اور نرم اور خفیف حقنے سے
بھی کرتے ہین اگر مادہ صفراوی غلیظ ہو اور تمامی طبقات معدہ مین ڈوبا ہوا اور پھیلا ہوا ہو کہ قی کے ذریعہ سے بخوبی نکل نہ سکے اور نہ بذریعہ
مسہلات کے پھسل کر اخراج پاے خواہ طبیخ ہلیلہ جو قرابادین مین ایسے مادہ کیواسطے مذکور ہے اوس سے کارروائی نہو تبدیل مزاج کا ایسی چیز
سے جسمین تبرید اور ترطیب ہو حمام بدنکا بذریعہ ماکول اور مشروب کے اور فقط سر کی تبرید اور ترطیب اگر سبب مرض کا فقط سر مین ہو دون معالجات سے

ہو قواعد کلیہ میں مذکور ہو چکے اور نیز جس دوا سے علاج سوءِ مزاج یابس کا کیا جاتا ہی اور موجب اسباب عام حرارت کی اور اسباب عام یبوست
ازالہ اونھیں اسباب کی رعایت کریں لطوخات یعنے چپیدہ کرنے کی چیزیں جو صداع گرم میں نافع ہیں منجملہ اونکے قرص زعفران ہی اور بیداری
کو مفید ہی نسخہ اس قرص کا یہ ہی زعفران ۱ مثقال مرکی ڈیڑھ مثقال پھٹکری سفید ۸ مثقال پھٹکری زرد ۸ مثقال یہ سب چیزیں نرمی کوٹ کر
شراب مازو سے گوندھ کر قرص طیار کریں اور بروقت حاجت کے تھوڑے سرکہ اور روغن گل میں گھول کر دونوں کنپٹی پر طلا کریں حمیات میں جو
صداع حار پیدا ہوں اوس وقت ایسی دواؤں کا استعمال جو بخارات کو چپیدہ کرکے پھیر دیں ناروا ہی اور فقط سرکہ اور گل سرخ کا سونگھنا ایسے
درد سے عافیت پیدا کرتا ہی **فصل نویں بیان میں علاج سردرد کے جو بلا مادہ پیدا ہو یا مادہ بلغمی اور سوداوی سے پیدا ہو**
ایسے دردسر میں تکمید اور سینکنا ایسی چیزوں سے چاہیے جو بالفعل سخونت پیدا کریں اون چیزوں سے جو گرم ہوں اور باجرا گرم کیا ہوا
اور نمک گرم کیا ہوا مگر باجرا لطیف اور زیادہ معتدل ہی کبھی ایسی جماعت کو خصوصاً جو لوگ اذیت سرما سے مریض ہوئے ہوں
بشرطیکہ اونکے بدن اخلاط سے پاک ہوں اور خوف حرکت اخلاط کا نہو الغرض ان لوگوں کو یہ تدبیر نفع کرتی ہی کہ اپنے سرونکو دھوپ میں
برہنہ کرکے کھڑے رہیں تا اینکہ صحت حاصل ہو اور دردسر زائل ہو جائے جس شخص کو اذیت سرما کی پہونچی ہو واجب ہی کہ غذا اپنی کم کرے
اور طبیعت کو بذریعہ اسہال کے نرم رکھے گو بذریعہ حقنہ کے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور حرکات فکری میں ایسی تدبیر کریں کہ اسے
کم نہ پڑے اور شرابہائے سرد کے استعمال سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور ہوائے سرد میں نکلنا اوسپر حرام ہی۔ اور جمیع بیماران صداع بارد کو
بعد تنقیہ کے بشرط حاجت کے مرخات اور سعوط اور نشوق اور شموم اور نطول اور ضماد مسخن مذکور مفید ہوتا ہی اور ایضاً ان لوگونکو شراب
ریحانی جو رقیق اور قوی ہو ہمراہ بزور کے یعنے تخم کرفس اور رازیانہ اور تخم گندنا اور انیسون کے اور زیرہ اور دوقو اور فطراسالیون وغیرہ
نافع ہی اور یہ دوا اوس وقت مناسب ہی کہ اخلاط کی طرف سے اطمینان ہو کہ وہ معدہ میں آمادہ انتشار کے نہیں ہیں اور اوس وقت مفید ہی کہ
مریض تپ میں مبتلا ہو اور خوف شدت حمی کا پیدا ہو اور ایضاً انکو مفید ہی ضماد خردل کا اور کل ایسے ضماد مجرب خصوصاً جنمیں رائی داخل ہو اور فیلا
بھی شریک ہو اور اگر راکھ کو سرکہ میں ملا کر طلا کریں یہ بھی مجرب ہی اسی طرح میٹھہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے بطور چڑھانے کے بھی مجرب ہی مگر یہ سب
دوائیں بعد بال ترشوانے کے کرنی چاہیں لہسن کا کھانا بھی صداع بارد کو دفع کر دیتا ہی جو دردسر بوجہ مادہ بلغمی کے پیدا ہوا اوسکا علاج
یہ ہی کہ بدنکو مادہ سے بذریعہ استفراغ کے پاک کریں اگر خلط مذکور تمام بدن میں ہو بعد ازاں تقلیل غذا میں کریں اور تلطیف غذا کی بھی کرنی
چاہیے جو ابازیر یعنے مصالح گرم کہ اونسے دردسر پیدا نہیں ہوتا اونکو استعمال کریں اور جو منضجات اوپر مذکور ہو چکے اور جو مسہلات اور
ادویہ استفراغ کا بیان گذر چکا ہی اونکا استعمال کریں مگر ابتدا قلیل سے کرتے کرتے بڑھاتے جائیں اوسکے بعد وہ معالجات جو قواعد
کلیہ میں بیان ہو چکے اونکا استعمال کریں اور جو چیزیں مسکن اوجاع ہیں اور جیسے فوراً تسکین درد میں پیدا ہوتی ہی اونکا بھی استعمال
کریں اور یہی چیزیں جنکا استعمال علاج بارد اور علاج رطب میں واجب ہی اور استعمال تریاقات کا معاجین سے ہفتہ میں ایک مرتبہ کریں
یہ بھی نافع ہی۔ جو صداع بارد مادہ سوداوی سے پیدا ہو اوسکے علاج میں بھی وہی تدبیر کریں جو قواعد کلیہ میں بیان ہو چکی ہی در بارہ
فصد کے اگر حاجت فصد کی ہو مثلاً خون کا غلبہ ہو یا خون فاسد ہو گیا ہو اور دیگر استفراغات بھی درجہ بدرجہ کریں بعد منضجات مفصلہ بالا کے
بعد ازاں تبدیل مزاج بطریق مذکورہ کریں اور ایسی چیزونکا استعمال کریں جیسے خون صالح لطیف اور رطب اور رقیق پیدا ہو جس
دوا سے اس دردسر میں زیادہ فائدہ ہوتا ہی جب قرنفل ہی اوسکو ہم اس مقام پر لکھتے ہیں اور حکیم ارکاغانیس نے باب فصد عام میں

بیان کیا ہے بلکہ ہمنے بھی اوسکا ذکر کیا ہے بطور طلا کے نافع ہین واسطے صداع بارد پہلے سر کے بال تراشین اوسکے بعد دو مثقال فربیون اور ایک مثقال
بورہ ارمنی اور دو مثقال سداب بری یعنے ستاب جنگلی اور ایک مثقال تخم حرمل یعنے اسپند اور دو مثقال رائی سب دوائین کوٹکر دو نامرزہ کے
پانی مین گوندھکر سر پر طلا کرین دوسرا نسخہ از قسم طلاے جید کے ہے۔ فلفل ایک مثقال ثفل روغن زعفران ۶ ماشہ فربیون تازہ ایک مثقال
فضلہ کبوتر صحرائی دو مثقال سب کو جمع کرکے پرانے سرکہ مین پیسکر سر پر طلا کرین اوس مقام پر جہان پر درد ہے۔ ایضاً طلاے جید ہے فربیون
اور نمک اور بورہ ارمنی ایضاً فربیون مرکی ایلوا صمغ عربی جندبیدستر زعفران فربیون انزروت قسط کندر آب سداب سے طلا طیار کرین
دوسرا نسخہ از قسم طلاہاے جید کے ہے اور جو درد سر مزمن ہو خوذہ اور شقیقہ باردہ کو بھی نافع ہے حجر مصری پیسکر طلا کرین دوسرا نسخہ
ہے فلفل سپید اور زعفران ہر ایک دو درم فربیون یکدرم فضلہ کبوتر صحرائی ایکدرم اور نصف درم سرکہ مین گوندھکر پیشانی
پر طلا کرین اور نسخہ ہے ایلوا مرکی فربیون جندبیدستر افتیمون قسط عاقر قرحا اور فلفل شراب کہنہ کے ہمراہ طلا کرین ایضاً دواے فضلہ
کبوتر دواے قوی ہے دوسرا نسخہ فلفل اور قرمز زعفران ہر یک دو مثقال فربیون نصف مثقال اور مجموع کا نصف سرکہ لیکر بقدر حاجت
استعمال کرین یہ سب دوائین جو مذکور ہوئین کبھی انکا استعمال آٹے مین گوندھکر ہوتا ہے اور کبھی دودھ مین ملاکر اور کبھی سپیدہ بیضہ
مرغ مین اور کبھی پتلی کرکے مستعمل ہوتی ہین سعوطات یعنے وہ دوا جو خشک پیسکر ناکمین پہونچائی جاے اور درد سر بارد کو نافع ہو از انجملہ
کلونجی ہے جسکا ذکر مفردات مین گذر چکا ہے از انجملہ مومیائی ہے ہمراہ جندبیدستر اور مشک کے بعض لوگونکا قول ہے کہ اگر سات پتیان نسرین کی
اور سات دانہ رائی کو پیسکر ناس لین اسطرح پر کہ روغن بنفشہ بھی شریک ہو مفید ہوگا منجملہ مجربات کے مشک اور میعہ سائلہ اور عنبر بقدر
دانہ مسور کے لیکر ناس لین اور ہر وقت ناس لیا کرین از انجملہ یہ دوا ہے کہ اگر ناس لین دماغ مین گرمی پیدا کرتی ہے اور استفراغ
مادہ کا بھی کرتی ہے روغن شحم حنظل یا وہ روغن جسمین عصارہ قثاء الحمار یعنے جنگلی ککڑی شریک ہوا ایک قوم کا یہ مقولہ ہے کہ یہ دوا بہت مفید
ہے کہ آب برگ حاج بخور مرکب بے آمیزش پانی کے سعوط کرین اور صبح کو نہار منہ تین قطرہ اسکی ناکمین ڈالکر بعد ایک گھنٹہ کے روغن بنفشہ
ٹپکائین اور اسفیدباج جو خوب روغن دار ہو کھلایا جاے۔ اس دوا کی بھی مدح اور ستایش اکثر لوگ اسی فائدہ مین کرتے ہین تلخہ گاو
جو سرخ رنگ ہو تین درہم اور مومیائی دو درم اور سک (جو ایک دوا مرکب ہے) ایک درم کافور نصف درہم مجموع اجزا سے سعوط طیار
کرین دوسرا نسخہ ثافیسا ڈیرہ مثقال شہد خالص ڈیرہ مثقال آب برگ چقندر کے ساتھ ملاکر سعوط کرین دوسرا نسخہ فربیون اور اسکے
دو ثلث برابر مازو آب برگ چقندر مین گوندھکر ناکمین ٹپکائین دوسرا نسخہ بخور مریم یعنے پنجہ مریم خشک آٹھ مثقال بورق اور سماق ہر
چار مثقال خشک پیسکر ناکمین پھونکین کسی نے کے ذریعہ سے اسطرح پر کہ بیمار اوسکا سرا پکڑے اور دوسری طرف کو ناکمین رکھکر زور
سے سونگھے اور بار بار کو کھینچے دوسرا نسخہ کلونجی چار مثقال عصارہ قثاء الحمار دو مثقال نوشادر دو مثقال روغن حنا مین خواہ روغن
قثاء الحمار مین آمیختہ کرکے ناک کے اندر طلا کرین اور اسکی بو کو مریض بقوت سونگھے اگر اوسکی ناک کی طرف سے بعد ایک گھنٹہ کے سر سے
بہت سی رطوبت گرے گرم پانی سے ناک کو دھو ڈالے صفت اوس روغن کی جنکی مالش سر مین اوس شخص کے کیجاتی ہے جو صداع بارد مین
گرفتار ہو اور اوسکا بیان یہ ہے کہ جمیع ایسے روغن جو گرم ہین خواہ جن روغنونمین سویا اور قوتنج اور دونا مروا اور شیح اور نمام اور سداب
اور ورق غار پختہ کیے جائین خواہ وہ روغن جنکا بیان قواعد کلیہ مین ہو چکا ہے اور روغن بلسان کی کیفیت بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوچکی
اور ان روغنون سے سعوط اور قطور بھی ہو سکتا ہے کہ کانمین ٹپکاے جائین صفت نفوخ کے ایسی دوا جو پھونکنے کے ذریعہ سے

دماغ تک پہونچے درد سر مزمن کو نافع ہی یہ دوا ہی کہ عصارۂ قثاء الحمار اور کلونجی اور تھوڑا سا ثافسیا لیکر پیسین اور ناکمین پھونکین اور بجو میریم اور نطرون اور عصارۂ قثاء الحمار **بیان علاج صداع یابس کا** جو درد سر خشکی کے ساتھ مادہ صفراوی یا دموی سے پیدا ہوا ہو اوسکا بیان اوپر ہو چکا فقط وہ صداع یابس جو بلا مادہ ہو اوسکا بیان باقی ہی اول علاج اوسکا یہ ہی کہ مریض کی تدبیر غذاے مرطب سے جسکا کیموس جید ہو کرین خصوصاً جو شے کثیر الغذا ہو جیسے زردی بیضہ خواہ شوربا ے چوزہ ہاے مرغ وغیرہ جو فربہ ہون خواہ بچہ کبک اور تیہو کے شوربے خواہ حریرہ جو روغن سے چکنے کیے جائین بعد ازان جانب حرارت اور برودت کیطرف سے میلان کرنا چاہیے اوسطرف جو مناسب وقت اور مزاج کے ہو منجملہ اون چیزون کے جو نافع ہین استعمال سعوط کا جو مرطب ہو اور اونمین ترطیب بذریعہ اچھے روغن کے پیدا ہوئی ہو جیسے روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ اور اگر انمین سے کوئی شے محتاج تبرید خواہ تسخین کی ہو ایسے روغن ملانے چاہیین جو اونکی تعدیل کردین کبھی خشکی سے نقصان واضح جو ہر دماغ مین پیدا کرتا ہی بوجہ اوسکے ضعف اور ناتوانی جو اوجاع سے پیدا ہوتی ہی ایسے وقت واجب ہی کہ استعمال ایسے سعوط کا کرین جسمین حرام مغز استخوان گوسفند اور بچہ ہاے گاو کا اور چربی مرغ اور دراج اور تیہو اور تدرو کے اور مسکہ گاو اور گوسفند داخل ہو سر مین ضماد فالودہ رقیق کا جو میدہ نخود اور جو سے بحسب حاجت بنایا گیا ہو اور اوسمین مصری خواہ قند بھی داخل ہو اور روغن بادام اور روغن کدو بھی شریک ہو یا پتلا اوسمین سے یافوخ پر گرایا جاے بشرطیکہ گرد یافوخ کے ایک ٹوپی سی گوندھی ہوئی آٹے سے بنائی گئی ہو کہ اوسمین جو شے رقیق سر پر ڈالی جاے ٹھہر رہے اور گر نہ جاے **علاج صداع ورمی کا** علاج اقسام صداع ورمی کا ہم جدا جدا ابواب جداگانہ مین ذکر کرینگے اوس مقالہ مین جو اس مقالہ کے بعد ہی اور اوسمین علاج سدہ کا مذکور ہ اور علاج صداع سدہ کا بذریعہ انضاج کے اوسطرح پر جو معلوم ہو چکا ہی کرکے بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور بعد ازان استعمال شبیارات کا اوسکے بعد تحلیل سدہ کی بذریعۂ نطول اور ضماد اور شموم اور غرغرہ کے کرنا چاہیے پھر انضاج دوبارہ کرکے پھر استفراغ اور تحلیل کرنا چاہیے اور یہی تدبیر برابر چلی جاے تا اینکہ درد سر زائل ہو جاے اور اسکی کیفیت تفصیلی معلوم ہو چکی ہی اپنے مقام خاص پر پھر اگر مزاج خلط موجودہ کا سر مین حدت رکھتا ہو اور سدہ غلیظ ہو علاج اسکا دشوار ہوگا ایسے وقت واجب ہی کہ استعمال تفتیح کا کیا جاے پھر مفتحات کے استعمال سے اگر صداع مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی دوا کی سر کو مضر ہو اوسکا تدارک ایسے مبردات سے کرنا چاہیے جنمین ارخا موجود ہو اور قبض نہو پھر جب حرارت مین سکون اور درد سر مین تسکین پیدا ہو از سر نو پھر مفتحات کا استعمال کرین اور ہمیشہ یونہین کرتے رہین تا اینکہ تفتیح سدہ کی ہو جاے اور ان سب امور کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہی **علاج اوس صداع کا جو سر کے ریاح اور ابخرۂ مختلفہ سے پیدا ہوا ہی** اور اوسکا سبب خارجی ہی جو صداع ریاح غلیظ سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین اول ترک اون چیزونکا کرنا جو منفخ ہین جیسے جوز اور خرماے خشک اور رائی اور ایسی چیزین گرم ہون خواہ سرد ہون دونون کے استعمال سے اجتناب واجب ہی پھر بعد ازان استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ اور شمومات اور سعوطات جنکی تفصیل قانون کلی مین بیان ہو چکی ہی کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور مشک خاص کر ایسے درد سر مین سونگھنا چاہیے اگر نہار منہ حمام مین داخل ہو اس درد سر کے واسطے بہت نافع ہی۔ اگر اس درد سر کا سبب اقسام معدہ کا ہو اوسکے علاج مین جو استفراغات اوپر مذکور ہو چکے اونکا استعمال کرنا چاہیے خصوصاً وہ نسخے جنمین روغن بید انجیر داخل کیا جاتا ہی خواہ اوسکے بدلے روغن زیت کہنہ پڑا ہو اور معجون کمونی وغیرہ جو ادویہ باب امراض معدہ مین مذکور ہونگے اونہین استعمال کرنا چاہیے اور تقویت سر کے بعد معالجہ کے روغن آس اور لاذن سے کرنی چاہیے اور روغن سوسن اور آب برگ سرو اور آب برگ اثل یعنے جھاؤ

اور ناگر موثر سے اور ایسی دوا سے جنمین تسخین اور قبض ہو اور ان دواؤن کو اطراف مین استعمال کرتے ہین تاکہ جذب مادہ بطرف مخالف کے
کرین جو صداع بوجہ بخارات کے عارض ہو اگر یہ الجزہ خاص سر مین پیدا ہوتے ہین مریض کے معدہ مین نفخ اور قراقر ہوگا اور نہ کمی اور زیادتی صداع
مین بروقت خلوء معدہ او ر امتلا کے ہوا کرے گی اور اسیطرح کمی بیشی ایسی غذاؤن کے استعمال سے جو زیادہ منجر ہین خواہ اونمین تبخیر کم ہی مخصوص
ہوگی بہر حال ایسے صداع کا علاج نطول مفردہ سے کرنا چاہیے اور تقویت سر کی ایسے ضماد سے جو محلل ہون اور تھوڑا قبض بھی اونمین ہو کرین
اور شمومات جو ملطف ہون بس انھین تدبیرات سے کفایت اس معالجہ مین ہوگی اور کچھ ضرور نہین ہے اگر بخارات معدہ سے اٹھ کر سر مین
جا کر صداع پیدا کرتے ہون اوسکا علاج ایسی دوا سے جو معدہ کو تقویت دے جیسے مصطگی اور گلقند بعد اوسکے کمونی وغیرہ
کا استعمال کرین جب کھانا کھا کر تبخیر شروع ہو اور درد سر پیدا ہو چاہیے کہ لعاب اسبغول اور کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرین
پھر اگر خوف برودت معدہ کا لعاب اسبغول سے ہو اوسکے عوض لعاب تخم کتان ہمراہ کشنیز خشک کے تناول کرین اور تقویت سر کی
اونھین دواؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے اور بعد اس علاج کے تسکین درد سر کی جس دوا سے پسند خاطر معالج ہو
کرین گے خواہ از قسم نطولات اور شمومات موصوفہ بالا ہو حضوصاً مرزنجوش کہ اکثر وہی تنہا بطور نطول کے صحت کامل کا سبب
ہوتا ہے اور جذب کا استعمال بجانب مخالف کرنا لازم ہے جیسا مذکور ہوا اگر مادہ بخاری مین احساس حرارت زائد کا ہوا اور
علامات سے دریافت ہو کہ حرارت زائد ہے ایسے محللات سے پرہیز کرنا چاہیے جنمین تسخین زیادہ ہو جیسے افربیون وغیرہ اور اگر ابتدا
علاج کی جذب بطرف خلاف سے کیجاے اوسوقت ایسے محللات سے زیادہ اجتناب کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ غرغرون کے شروع
معالجہ مین ہو جب بھی بہت احتیاط ایسے محللات سے کرنی چاہیے اور بعد اسکے استعمال نطولات معتدل کا کرنا چاہیے فصل گیارھوین
علاج اوس صداع کا جو ریحی ہوا اور وہ ریح خارج سے سر مین نفوذ کرے جو صداع ایسے ریح سے پیدا ہوا ہو
کہ خارج سے وہ ریح داخل مین سر کے نفوذ کر گئی ہے پہلے اوسکے علاج مین تامل کرنا چاہیے کہ وہ ہواے گرم فصل صیف کی ہے یا ہواے سرد
شمالی ہے پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ سر مین کسطرف سے وہ ریح داخل ہوئی ہے اگر ہواے گرم کان کی راہ سے سر مین داخل ہوئی ہے
روغن بابونہ نیمگرم خواہ روغن خیری اور یا روغن شبت یعنے سویا جسکی گرمی روغن گل سے کم کر دی جاے ٹپکایا جاے
اسی طرح اگر وہ ہواے گرم ناک کی طرف سے سر مین پہونچی ناک مین بھی یہی روغن ٹپکانا چاہیے اور نطول ایسی چیز ونکے
استعمال کرین گے جو بہ نرمی تحلیل ریح کی کر دین بموجب بیان بالا کے پھر اگر اس ریح سے سوء مزاج حار سر مین پیدا ہو
اوسکے علاج مین بہ نرمی ابتدا ایسی باردشے سے کرین گے جسکی برودت کم ہو اگر اس سے نفع ہنوز زیادہ تدبیر کرینگے اور اگر سرد ہوا سر مین
داخل ہوئی ہو دونون قسم کے روغن یعنے گرم اور سرد انمین جسکا استعمال واجب ٹھہرے گرم کرکے تقطیر کرینگے مگر روغن مین جندبیدستر
اور مشک تھوڑی خواہ بہت سی بقدر حاجت شریک کرینگے اور استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ کا بسبب حاجت کرین جسمین
تحلیل کی قوت اور گرم مزاج ہون اور نضج طبیعت اور تلئین پیدا کرین فصل بارھوین علاج اوس صداع کے جو بخار
بد کے سر مین پہونچنے سے پیدا ہوا اور اسیطرح اگر بخار ردی خارج سے سر مین پہونچے اور درد سر پیدا ہوا اوسکا علاج
بھی کیا جاتا ہے مگر یہ بخار سرد بہت کم ہوتا ہے جیسے بخارات اون مواضع کے جہان سیاہ مٹی مین کائی پڑ گئی ہو کہ اونکی تاثیر بارد ہے
اور اکثر بخارات گرم ہوتے ہین اور انکی تحلیل نطولات معتدل سے کرنی چاہیے اگر بخارات کثیرہ مین امتباس ہوا ہو اور

سر مین سدر اور دوار پیدا کرین الضاً خوشبو کی چیزین معتدل جیسے گلاب یا روغن گل خواہ روغن نیلوفر اور بنفشہ سونگھنا چاہیے اور اگر حرارت
زیادہ محسوس ہو کافور اور صندل تجویز کیا جاے اور حمام مین جا کر سر مین آب گرم اور خطمی کو ملین اور اگر بخارات باردہ سے درد سر پیدا ہو
فائدہ مشک اور جندبیدستر کے سونگھنے سے ہوگا اور یہی تدبیر کافی ہی اگر بخارات دخانی ہون ترطیب شدید کی احتیاج ہوگی بذریعہ ادہان
مذکورہ کے اور بذریعہ مرطبات کے جسکا شمار ہو چکا ہی اور ناک کا دھونا ایسے ہی ادہان سے اور استنشاق شدید اس ورسے کرنا کہ اوپر تک
دوا پہونچے مگر دماغ مین چڑھ نہ جاے اور روکے رہے پھر نیچے اوتار لین اور پھر مکرر یہی تدبیر کرین اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین اسی طرح گلاب
اور عرق بید سادہ اور آب کدو کا بھی استعمال کرین اور انھین عرق کے بخارات پر سر جھکاے اور دیر تک جھکاے رہے اگر ایسے
بخارات سے کوئی آفت خواہ سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو جیسے گندھک خواہ ہرتال کے دھوین سے پیدا ہوتا ہی کافور کو روغن کدو مین
آمیز کر کے استعمال کرین تاکہ کافور سے تدبیر اور روغن کدو سے ترطیب حاصل ہو اسی طرح کافور روغن کاہو خواہ روغن بنفشہ مین الکر
بھی نافع ہی اور برگ بید سادہ اور خوشبو پھول سے بستر کرین **فصل تیرھوین بیان علاج اوس درد سر کا جو خوشبو کے
سونگھنے سے پیدا ہوتا ہی** جو صداع روائح طیبہ سے پیدا ہوا اگر انکی خوشبو سے حرارت کا ضرر پہونچا ہو اور یبوست پیدا نہوئی ہو اوسکا
علاج ایسی خوشبو کی چیزون سے جو سرد ہون کرنا چاہیے جیسے اگر مشک خواہ زعفران کے سونگھنے سے اثر حرارت سر مین پہونچکر صداع عارض
ہوا اور باوجود حرارت کے خشکی کا ضرر بھی پیدا ہوا ہی پس فقط سرد و دافش کافور کے کافی نہ سمجھی چاہیے جیسے مشک کے سونگھنے کے
صداع مین بیان کیا ہی بلکہ اگر ممکن ہو سرد و تر روغن کا سعوط بھی کرائین تو یہ تدبیر کافی ہوگی اور اگر ممکن نہو کافور ایسے روغن مین ڈالکر استعمال
کرین **فصل چودھوین علاج اوس صداع کا جو بدبو چیزون کے سونگھنے سے پیدا ہو** اس صداع کا علاج ایسی خوشبو
اشیا کے سونگھانے سے کرنا چاہیے جسکا مزاج ضد مزاج اون بدبو چیزون کے ہو اگر ان بدبو چیزون مین اثر تخفیف کا ہو جو دوا مستعمل
ہو اوسے مرطب ہونا ضرور ہی جیسے نیلوفر اور بنفشہ روغن بید پاکیزہ کو تمامی خوشبو اور بدبو ہو بوجہ حرارت کے مفرہین قربت اور
فوقیت ہی اسے جاننا چاہیے **فصل پندرھوین بیان مین علاج صداع خمار کے** درد سر جو بوجہ خمار کے پیدا ہوا اول اسکے
علاج مین تنقیہ معدہ کا کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ قے کے سکنجبین اور تخم ترب اور عصارہ ترب سے اور خواہ سکنجبین اور آب گرم یا اور
ادویہ مقئی یعنے قے پیدا کرنے والی جو نرم اور متوسط ہون اور قرابادین مین اونکا ذکر ہو چکا ہی اور اگر قے کو مریض گوارا نکرے ایارج
کے ذریعہ سے جو بشرکت سقمونیا قوی کیا گیا ہو مسہل دینا چاہیے تا دیر تک دوا معدہ مین نہ ٹھہرے اور اگر گرم دوا کے
مسہل کے استعمال سے کوئی مانع ہو مثلاً مرض حار ہو جوشاندہ ہلیلہ کابلی سے اور شربت فواکہ جو مسہل ہی اوسے اختیار کرین اور
اگر طبیعت کو یہ ادویہ بھی ناپسند ہون آب انارین مع پوست اندرونی کے نچوڑ کر اور تھوڑی سقمونیا سے قوی کر کے استعمال
کرین اور حرارت کا خوف کچھ نکرین پھر اگر بوجہ استفراغ کے پیدا ہوا اور اسپر دلیل ہی رنگین ہونا بول کا اور مختلف طور پر متلون
ہونا اور اس مریض کے پاؤن نمک اور روغن بنفشہ سے ملے جائین اور اسکے اطراف پر نطول بابونہ کا استعمال کر کے حمام مین
داخل کیا جاے اور اسکا سر روغن گل مین بشرطیکہ سپرد کیا گیا ہو ڈبویا جاے لیکن بہت سرد نہو اور غذا انکی انگور اور مسور وغیرہ کے
تجویز کیجاے اور کرنب کو ایک خاصیت عجیب ہی اس صداع کے علاج مین کہ بخار کو سر کی طرف چڑھنے کو مانع ہوتا ہی جالینوس کا
قول ہی اگر اس مریض کو بچہ کبوتر سے غذا دین درد سر مین کمی ہوگی اور غالباً اسکا سبب یہ ہی کہ اس غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہی اور

اسکو تحلیل پر قوت زیادہ ہی اور خواکہ قانچہ بھی دینے ضرور ہین اور مشروبات مین فقط پانی پر اکتفا کرنی چاہیے لیکن اگر معدہ ضعیف
اور خوف استرخا کا ہو اوسوقت زیادہ سرد پانی سے ممانعت کرنی چاہیے اور آب انار ترش اور آب ریباس بالخصوص رب ریباس اور حماض
اترج اور رب اترج اور بہی اور سیب اور سفوف کشنیز خشک ہموزن شکر ملا کر بھی مفید ہی ازین قبیل اور ادویہ جنمین قبض اور برودت
ہو مفید ہین بعد اسکے اوسکے سولانے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ عمدہ تدابیر اور اصل علاج ہی اگر ان تدابیر ست سے سکون درد مین نہوا ہی دن
دوبارہ اور دوسرے دن پھر بھی تدبیر کرین اور غذا لے مبرد اور مرطب کھلائین تا ملطیف غذا مین بذریعہ زردی بیضہ کے کرین اور بہت سا آب گرم
اوسکے بدن پر ڈالین اور سولانے کی تدبیر مین زیادہ اہتمام کرین پھر جب متلی اوسکی زائل ہوجاے بشرطیکہ پہلے سے تھی اور درد سر
باقی رہے اوسوقت روغن گل کا استعمال جو مذکور ہوا ہی ترک کرنا چاہیے کہ اب وہ مضر ہوگا اسلیے کہ اسکی حالت فقط واسطے تقویت
سر کے تھی اور بخارات کے صعود کے منع کی غرض سے اسکا استعمال تجویز کیا گیا تھا اب وہ ضرورت باقی نہین ہی۔ ہان اب اوسکے عوض
روغن بابونہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جسطرح سر کو روغن گل مین ڈبوتے تھے اب اس روغن مین غرق کرین تاکہ بخارات موجودہ
کی تحلیل ہو جاے اگر بابونہ کا روغن کافی نہو پھر روغن سوسن کا استعمال کرین کہ یہ ضرور مفید ہوگا اور بہایت عمدہ ہی اور مجرب بھی ہی
جسوقت خمار مین انحطاط پیدا ہو تھوڑا تھوڑا اوسے مشی کرنا چاہیے اور جبکہ مین بٹھا کر سولائین اور اسوقت اوسکی غذا اسمک رضراضی اور خصیۂ
مرغ ہمراہ سرد تر کاریون کے تجویز کرین اور بعد کھانا کھلانے کے اوسکو مشی کرانی جائز نہین ہی بلکہ کھانے سے تین گھنٹہ کے بعد بلکہ
مناسب یہ ہی کہ انتظار ہضم بذریعہ خواب اور سکون طویل کے کیا جاے تاکہ اوسکے معدہ مین سبکی پیدا ہو اوسکے بعد سکنجبین جو شکر سے بنی ہو
اوس مریض کو جو محرور ہو اور شہد سے بنی ہوئی سکنجبین مرطوب مزاج کو دینی چاہیے اور پھر دونون پاون کی مالش کراے اوسکے بعد ایسی
مشی کرے جس سے تعب پیدا نہو خواہ کوئی اور طرح حرکت ایسی کرے جو تعب پیدا نکرے اور علاوہ یہ ہی کہ سرکہ خالص و مری سے پرہیز کرے اور
بدون اوسکے استعمال کے چارہ نہو تو مجبوری اوس سرکہ کا استعمال کرسکتا ہی جو زیادہ ترش نہو اور جب تھوڑی سی مشی کر چکے آبزن اور حمام کا بھی
استعمال کرانا چاہیے اور آخر کار یہ تدبیر ہی کہ نطولات معتدلہ سے تریڑے سر پر دیے جائین جنکی تحلیل باعتدال ہو اور سبک لحوم غذا
مین تجویز کیے جائین **صفت دواے خمار** تخم کاسنی تخم کرنب اور زرشک بیدانہ سماق عدس مقشر گل سرخ طباشیر ہموزن لیکر سفوف
بنائین اور تین سفوف مین ایک قیراط کافور ملا کر تناول کرین اور بعد رقہ ایک اوقیہ آب انار خواہ آب ریباس خواہ حماض اترج تجویز کرین

فصل سولھوین علاج صداع کا جو بوجہ جماع کے پیدا ہو اگر جماع بکثرت کرنے سے دماغ مین خشکی پیدا ہو کر صداع پیدا ہو
اوسکا علاج صداع یابس کے ہمراہ بیان ہو چکا وہی کرنا چاہیے بعد ازانکہ امالہ طبیعت مرطبات سے کیا جاے اور اگر یہ صداع اس سبب سے پیدا
ہو کہ بدن اخلاط سے ممتلی تھا اور حالت امتلا مین حرکات بدنی اور نفسانی جیسے حرکت جماع کی مرتکب واقع ہوے اور بخارات خبیثہ اس
حرکت سے برانگیختہ ہون اور اسی جہت سے صداع پیدا ہو پس جیسے الیا درد سر عارض ہو اور امتلا بھی اوسکے بدن مین ہو تو ابتدا معالجہ
کی فصد سے بشرط وجوب کرکے بعد ازان اگر واجب ہو اسہال کیا جاے بعد اسکے تقویت دماغ کی مقوی روغن سے مثل روغن گل اور
روغن آس سے کرنے چاہییے اور قوی جوشاندہ جنمین گل سرخ اور آس سے پختہ کیے جائین اور غذا جو بسرعت ہضم ہو اور اوسکا کیموس جید بنے
کھلانی چاہیے اور جماع کو ترک کرے پھر اگر چارہ نہو بروقت خلوے معدہ کے ہرگز جماع نکرے **فصل سترھوین بیانمین علاج
اوس صداع کے جو ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو** اور تدبیر اوس شخص کی جسکے دماغ مین پاشکستگی پیدا ہو واجب ہے

کہ منتہاے قصد معالجہ مین اوس شخص کے سر مین درد بوجہ ضربہ اور سقطہ کے پیدا ہوکہ پہلے تاامکان درد مین تسکین پیدا ہو اور مادہ جس مقام
پر یکجا ہوا ہو وہان سے دور کیا جاے خواہ بذریعہ استفراغ کے خواہ بذریعہ جذب کے بجانب مخالف تاکہ ورم پیدا نہو اور جراحت اگر پیدا
ہوتی ہو اوسکا علاج ایسا کرین کہ اندمال ہو جاے اور تاوقتیکہ سوء مزاج ثابت ہی اندمال چونکہ ممکن نہین ہی اسلیے اوسکی تعدیل بھی برابر کرنی چاہیے
اور اندمال کی بھی تدبیر چلی جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر ایسے شخص کو آفت حمی کی پہونچے اور اختلاط عقل عارض ہو پس ورم شروع ہوا ہی
پس اول سعی اور کوشش یہی ہی کہ فصد سر رو خواہ ہفت اندام کی کرین تاکہ ورم زیادہ نہو اور اگر امتلاے اخلاط ہو حقنہ کا استعمال کرنا
چاہیے گو فقط شحم حنظل سے ہو لیکن اگر تپ ہو حقنہ کو معتدل کر لینا چاہیے اگر مریض احتقان کو پسند نکرے حب توقایا سے استفراغ کرنا
چاہیے بشرطیکہ تپ نہو اور بروقت طپ کے خواہ ایسی حرارت کے جو حمی سے کم ہو بہر حال تناول مسہل کا ضرور ہی اور استفراغ واجب
ہی تاکہ ورم سے امان حاصل ہو بعد ازان دیکھین کہ اگر زخم پڑ گیا ہی پہلے اوسکا علاج کرین اور تعدیل مقام جراحت کی اسقدر ضرور کرنی
چاہیے کہ علاج قبول کرے اور اگر جراحت نہو مقام ماؤف مین ضماد مقوی لگانا چاہیے آس اور بید سادہ کے پانی سے خواہ دونون کے
روغن اور روغن سوسن اور روغن گل اور ان روغنون مین ایسی چیزین ملائین جنمین تھوڑا سا قبض اور تحلیل لطیف ہو جیسے گل سرخ اور
اکلیل الملک و قصب الذریرہ گل ارمنی اور شب یمانی ہمراہ شراب ریحانی کے اور کبھی ضماد مین فقط روغن پر اختصار کرتے ہین اور کبھی روغن
نیم گرم سر پر گراتے ہین اور بشتر بنظر درد اور خوف ورم کے روغن کا سرد کر لینا ضرور ہوتا ہی خواہ ایسے روغن کا استعمال واجب ہوتا ہی
کہ بسرعت تبرید پیدا کرے حمام اور شراب اور غضب سے اور ایسی غذا سے جو منجر اور مستحق ہو پرہیز کرانا واجب ہی اور اگر ورم مقام
مین چوٹ کے پیدا ہوتا ہی اوسوقت استعمال قوابض قوی کا ضرور ہی جنمین تبرید بھی قوی ہو جیسے پوست انار اور گلنار اور مسور اور
گل سرخ اور سر ہ بطول انھین چیزونکو جوش دیکر کرین اور ثفل سے ضماد کرین بعد استعمال ایسی چیزون کے پھر وہ اجزا تجویز کرین
جنمین باوجود اس اثر کے کسیقدر تلطیف بھی ہو جیسے سرد اور جھاؤ اور بہ اور کندر اگر چوٹ ایسی لگی ہو کہ تمام سر مین جنبش پیدا ہو بہت
جلد اسطوخودوس ہمراہ پانی یا شراب العسل کے پلانا چاہیے کہ اسی علاج سے نجات ہو جاے گی اور صحت حاصل ہوگی یہ بھی جاننا کہ اگر چوٹ
کا صدمہ حجاب ہاے دماغ تک پہونچے اوسوقت زیادہ ہوتا ہی اور اگر بسبب ضرب کے دماغ سے خون نکل آے مرغ کا مغز کھلانا مفید ہی جسقدر
بہم پہونچے اوسکے بعد آب انار ترش اور جب ورم مین تحلیل پیدا ہو مغز مرغ کھلانے کی کثرت کرنی چاہیے تیسرے دن کے بعد اور نیز بعد
فصد کے بھی اسکا استعمال بکثرت چاہیے **فصل اٹھارھوین بیان علاج صداع ضعفی کا سر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے**
اگر درد سر پیدا ہو پہلے اوس سوء مزاج کی تدبیر ضرور ہی جس سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہی اور سر کی تقویت ایسی چیزون سے جو مقوی
سر کی ہین جیسے وہ غذا خوشبو ہو اور اوسمین تلطیف اور قبض بوجہ اجتماع اسباب محرکہ کے ہو اکثر جو سبب فاعلی صداع کا بروقت
ضعف سر کے پیدا ہوتا ہی وہ یہی ہوتا ہی کہ معدہ مین اخلاط ردی حارہ یا غیر حارہ مجتمع ہوتے ہین ایسے وقت مین ضرور یہی ہی کہ تنقیہ اور
استفراغ معدہ کا جن دواؤن سے مناسب ہو کیا جاے اور غذا ایسی نہ دی جاے کہ جو خلط اوس سے پیدا ہو اوسمین قوت متحلل ہونے کی
اور منہضم ہو جانے کی ہو اگر دونون صفت کی غذا ممکن نہو تو پہلے صفت یعنے متحلل ہونے کی قوت کا ضرور خیال کرنا چاہیے غذا کا وقت
عمدہ یہی ہی کہ بعد فراغ حمام کے کھلائی جاے اور غذا انکی سبک ہونی چاہیے اور انکے طعام مین قسب (جو ایک قسم کا خرما ہے سخت ہی)
اور روغن زیتون ہمراہ پنیر کے یکجا کرنا چاہیے تاکہ فم معدہ مین قوت پیدا ہو بقراط حکیم مطلق شراب کے استعمال کی اجازت انکو دیتا ہے اور

جالینوس

جالینوس کہتا ہے کہ پانی ملا کر دینی چاہیے خواہ شراب رقیق ریحانی ہو خواہ رقیق مین پانی ملا ہوا اور روٹی کے ساتھ تناول کرین **فصل انیسوین علاج**
اوس صداع کا جو قوت حس سے پیدا ہو سر کے حس قوی کے پیدا ہونے سے جو صداع پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ حس مین کسیقدر بیدا کیجائے
اسطرح پر کہ دماغ کی غذا مین تغلیظ کرین اور ہریسہ جو نخود اور جو سے طیار ہون اور گوشت گاو بشرط قوت ہضم کے کھلائین یا وہ غذا جو کا ہوا اور خرفہ
کے ساگ اور گوشت ماہی سے نیم اوسے کھلائین بیشتر بعض مخدرات جیسے شربت خشخاش کا بھی استعمال کرتے ہین اور کبھی بطور طلا کے
اسکا استعمال کیا جاتا ہے **فصل بیسوین علاج صداع عرضی کا** حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو صداع بالعرض پیدا ہوتا ہے
وہ صداع کبھی بروقت اشتداد مرض خواہ بشدت نوبت مرض مین لاحق ہوتا ہے اور بعد زوال شدت کے دردسر بھی زائل ہو جاتا ہے اور
حمیات جو صداع عرضی پیدا ہوتا ہے اوس سے کبھی مریض کو ایسی بے چینی اور قلق عارض ہوتا ہے کہ اوس قلق کی جہت اصل مرض
یعنے تپ مین زیادتی ہو جاتی ہے اور اسپر دلیل کمی بول کی دفعتہً اور بول کا ہمرنگ ہونا خچر کے پیشاب سے ہوتی ہے لیکن مشابہت خچر کے بول
کی بھی ظاہر کرتی ہے کہ فی الحال صداع موجود ہے اور کبھی یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ دردسر زائل ہو چکا اسلیئے کہ واجب ہے کہ اور دلائل خاص کیطرف
رجوع کرین اور تدبیر صائب اس صداع کی یہ ہے کہ سر کو روغن زیتون مین ڈبوئین جو روغن گل معتاد سے بنایا گیا ہو اور سرکہ مین لخلخہ نیم گرم فصل
شتا مین اگر تپ نرم اور خفیف ہو اور فصل صیف مین خواہ بروقت شدت حمی کے سرد کر کے اور نطول سے بھی نفع ہوتا ہے اگر جو اور خشخاش
اور بنفشہ اور گل سرخ کو پانی مین جوش دیکر ترٹپکا دین اور یہ نطول اوسوقت کرنا چاہئے کہ بخارات کی حدت سے ایذا پہونچے اور اگر
کثرت بخارات موجب ایذا کے ہو اوسوقت یہ نطول اور تدبیرات مذکورہ جائز نہین ہے بلکہ بروقت کثرت اخلاط کے استفراغ کرنا اور
محللات کا استعمال برفق کرنا چاہیے مثلاً روغن زیتون مین تمام اور عصی الراعی اور مرزنجوش کو جوش دیکر استعمال کرین اگر معلوم ہو کہ
تحلیل اس مادہ کی ایسی دوا سے ہو جائیگی - حتے کہ بعض قدماے اطبا نے بابونہ سے طلا تجویز کی ہے اور اگر باضطرار احتیاج مخدرات
اور منومات کے ہو وہ بھی کرنا جائز ہے مگر احتیاط شرط ہے کبھی سویق جو اور اسپغول کے استعمال سے ابتداے مرض مین ارتفاع مواد کو منع
کرتے ہین اور کبھی کشنیز کے استعمال سے اور روغن گل سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور کبھی حجامت بھی اس غرض کو پورا کرتی ہے اور اطراف کو
باندھنا اور مالش کرنی بھی مفید ہے اور مخمور کے صداع کی جو تدبیر بیان ہو چکی اوسکا استعمال بہت ہی عمدہ ہے اگر اطراف کی بندش کا ارادہ ہو پس
واجب ہے کہ اونھین سرکہ سے نکال کر آب گرم مین رکھین پھر ان سب تدبیرون سے سکون درد مین نہو سر کے بال تراش کر بابونہ اور خطمی و بنفشہ
اور مشک خالص کا ضماد کرین اور یہ ضماد بعد حلق راس کے کرنا چاہئے اور بیشتر حاجت حجامت کی بھی ہوتی ہے اور جونک لگانا بھی پڑتا ہے کبھی تپ خواہ کوئی
اور مرض ہو تو زائل ہو جاتا ہے مگر صداع باقی رہ جاتا ہے اوسکا علاج یہ ہے کہ سرد تر غذا کھلائین اور سر کی تقویت روغن گل اور روغن بابونہ سے
کرین اور دن بھر مین دو مرتبہ ہاتھ پاؤن پر گرم پانی ڈالین صبح اور شام کو اور مالش روغن بنفشہ کی کرے بعدہ حسب لحاظ بحسب علامات کے
ظاہر ہو ملطفات سے اعانت کرین **فصل اکیسوین بیان علاج صداع بحرانی کا** جب بحران مرض مین صداع عارض دیکھنا چاہیئے کہ مریض
کو متلی ہے اور سانس اولٹی پلٹی چلتی ہے اور ہونٹھ پھڑکتا ہے اور دوار عارض ہے یا نہین خلاصہ یہ ہے کہ اگر علامات سیلان مادہ کے بجانب تحت پائے
جائین اعانت طبیعت کی تلیین پر کرین ایسی دواؤن سے جنمین خفیف ازلاق ہو جیسے شربت آلوبخارا یا زلال آلوبخارا کہ جلاب مین بھگویا جائے
بعد غرغرے کے تاکہ خوب اثر کرے اور شربت بنفشہ اور شربت تمر ہندی اور شیرخشت جو وزن مین کم ہو یعنے بقدر پانچ درہم کے دینی
چاہیے ازین قبیل اور سبک دوائین جو انکے قائم مقام ہون - پھر اگر مریض کے اطراف گردے مین یا پسلیون کے نیچے پشت کی طرف

گرانی پیدا ہو خلاصہ یہ ہی کہ سیلان مادہ کا بول کی طرف ہو تدبیر ادرار کی سکنجبین جسمین دو درم تخم خربزہ اور اوسکا نصف تخم خیارہ ڈالا ہوا استعمال کرین اور کبھی کھلائین کہ بخارات کو منع کرتی ہی اور ادرار بھی کرتی ہی - اگر آنکھونکے سامنے شعاع یا سرخی یا زرد خیالات پیدا ہون اور دیر تک باقی رہین - اور رعاف پیدا ہو سرکہ کی بو اور اوسکے بخار سے چھینک پیدا کرنی چاہیئے اور اوسکی ناک مین پھوکنا چاہیئے یا کوئی سخت چیز ناک مین پھیرنی چاہیئے یا اوسکی آنکھ آفتاب کے سامنے کیجاے اگر ممکن ہو کہ اوسکی تیزی تحمل کر سکے اور اوسکی طرف تامل نگہ سکے پھر آنکھ اودھر سے ہٹالے اور اگر نبض ڈھیلاپن ہو اور جلد مین نرمی ایسی چیزونکی مالش کرنی چاہیے کہ پسینا بر آمد ہو اور ریلا نا بھی اور سر پر لگانا بھی اسی قسم کی دواؤنکا چاہیئے مگر ان دواؤنکا معتدل ہونا ضرور ہی - اور اگر لذع یا درماندگی کا کان کے نیچے یا نیچے کنارہ بینی کے پیدا ہوا ایسے ضماد جو کہ جاذب ہون لگانے چاہیئے جیسے پودینہ کرفس پرانا مسکہ کبھی احتیاج خالی پہنچنے کی بھی ہوتی ہی تاکہ مادہ دماغ سے اترکر جدہر متوجہ ہی پہونچ جاے اور ورم پیدا ہو **فصل بائیسوین بیان مین علاج اوس صداع کے جو سر مین کیڑے پڑنے سے پیدا ہو** جیسے حکماے ہند نے دعویٰ کیا ہی - ابتدا اس درد سر کے علاج مین بدن کے تنقیہ سے کرکے اوسکے بعد تھوڑے سے ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کرین اور ہفتہ مین چند مرتبہ یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسکے بعد وہی غذا اور دوا جو فصل نتن الف یعنے ناک کی بدبو مین مذکور ہوگی استعمال کرین اور کل وہ چیزین جو پیٹ کے کیڑونکو قتل کرتی ہین جیسے آب برگ شفتالو آب بیخ توت اور صبر وغیرہ اوسکے بعد سعوط اور عطوس جو دماغ کا تنقیہ کرتا ہی اور آیندہ اسکا بیان ہوگا استعمال مین لاوین **فصل تئیسوین بیان علاج اوس صداع کا جو بعد نوم کے پیدا ہوتا ہی** اسکا علاج تمام بدنکے تنقیہ اور سر کے تنقیہ سے جیسا معلوم ہو چکا ہی کرنا چاہیئے اور دونون کنپٹیون پر اور پیشانی پر راکھ اور سرکہ کا لیپ کیا جاے افضل یہ ہی کہ راکھ انجیر کی لکڑی کی ہو **فصل چوبیسوین علاج صداع شرکی کا** جو درد سر مشارکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہی اوسکے علاج مین پہلے ایک قول جامع ہم کہتے ہین کہ جمیع اقسام صداع شرکی مین جس عضو کی شرکت سے یہ درد سر پیدا ہوا ہو اوسکی طرف متوجہ ہو کر پہلے اوس عضو کا استفراغ مخصوص کرکے اوسکا مزاج بدل دیا جاے اور بروقت اس تدبیر کے تقویت سر کی مقویات سے کرنی چاہیئے تاکہ زیادہ قبول مادہ کو نکرے - اگر زمانہ ابتدا مین درد سر ہو سرد دواؤن سے تقویت کرنی چاہیے جیسے روغن گل اور سرکہ اور بعد زمانہ ابتدا کے اگر مادہ گرم ہو اور کیفیت مین تیزی ہو یہی تدبیر روغن گل وغیرہ کی بعینہ ہمیشہ کرنی چاہیے اور اگر مادہ بارد ہو روغن بابونہ یا دہن آس یا وہ روغن جسمین صمغ سرو بھگویا جاے یا برگ سرو سے بنایا جاے یا آب برگ سرو اور جھاؤ سے بنا ہو اوسکا استعمال کرنا چاہیئے جب تک تدبیر عضو خاص سے فراغت ہو چکے اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ درد سر عارضی بذات خود مرض مستقل ہو گیا ہی اور اسکا سبب سر مین با استحکام ٹھہر گیا یا نہین اور مادہ اور کیفیت مین فرق سمجھ لینا چاہیئے اور جیسا معلوم ہو ویسی تدبیر کرنی چاہیئے جو درد سر ساق کی مشارکت ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ کوئی چیز ساق سے اوٹھکر سر تک آتی ہی اوسکے علاج مین بشرط امتلاء مادہ واجب ہی کہ فصد صافن کی اور حجامت ساقین کی کرنی چاہیے اور بدنکا تنقیہ حب اسطمخیقون سے کرنا چاہیے اور اگر امتلا ظاہر نہو ساقین کو بیچ ران تک باندھین اور دونون قدم کی مالش نمک اور روغن خیری سے کرین - اور اگر وہ مقام خاص جہان سے مادہ مرتفع ہوتا ہی پہچان لیا جاے اوسکو داغ دینا چاہیے اور قرحہ ڈالنی والی دوا کا استعمال کیا جاے تاکہ ریم پیدا ہو - جو درد سر بسبب صعود بخارات کے اعضاے بدن سے پیدا ہوا اگر اوسکا سبب فقط صعود بخارات کا ہو دورہ سے پہلے فواکہ تناول کرنے چاہیئے اگر اس سے فائدہ نہو آب سرد گونہار منھ ہو پینا چاہیے اکثر ایسے اوقات فواکہ مین سے بھی اور دھنیا مفید ہوتی ہی کہ وہ مانع صعود بخار کو بھی ہی - یہی حال اوس درد سر کا ہی جو بمشارکت جگر پیدا ہوا اور ادرار اور جگر پر ضماد بحسب مادہ لگانا بھی

مخصوص

مخصوص اس درد مین نافع ہی۔ سر مین جو ضعف بوجہ مشارکت معدہ کے پیدا ہوا اور اوسکی جہت سے صداع ہو کبھی یہ ضعف فم معدہ کی ضعیف ہونیسے
پیدا ہوتا ہی کہ فم معدہ مواد کو قبول کرتا ہی اور کیموس اوسمین فاسد ہو جاتا ہی مگر یہ درد سر اکثر بروقت گرسنگی کی پیدا ہوتا ہی کہ ایک لقمہ آب انگور
یا آب ریباس وغیرہ مین ڈبوئین یا رب فواکہ مین جو قابض اور خوشبو ہون بھگو کر کھلائین اور حریرہ گیہون کی روٹی کا یا چنے کے آٹے کا آب انار
وغیرہ مین ترش کر کے استعمال کیا جاے اگر ان چیزونکا بکثرت استعمال ہو فم معدہ مین قوت آجائیگی جبکہ ان چیزونکا استعمال ہوتا ہی اگر اسی زمانہ مین متلی
پیدا ہو شاید کہ قی صفراوی عارض ہوگی اور جو صفرا معدہ پر گرتا ہی اوس سے راحت حاصل ہوگی پھر اگر معدہ مین برودت ہو ان چیزونمین مصالح گرم شریک
کرنا چاہیئے اور لقمہ بھی اوسی طور پر بھگونا چاہیے اور اگر ترشی اور مصالح کی تیزی مریض کے مناسب نہو اور درد سر کی اذیت زیادہ ہو لقمہ کو جلاب
سادہ مین بھگوئین خواہ مصالح بھی حسب حال شریک کرین الغرض مریض اگر قبل دورہ صداع کے کچھ کھالے یا کسی قسم حریرہ پی لے بہت
منتفع ہوتا ہی اگر انحدار طعام اور ہضم طعام محسوس ہو چاہیے کہ ایسی چیز تناول کرے جو قبض پیدا کرے جیسے ایک لقمہ روٹی کا رب فواکہ مین یا
خود فواکہ روٹی ہمراہ قسب اور زیتون کے اور جو صداع بسبب اخلاط معدہ کے پیدا ہو اول تنقیہ معدہ کا کرنا چاہیئے اور بعد تنقیہ کے و نیز بروقت
تنقیہ غذاے لطیف پسندیدہ خفیف الہضم جسکا کیموس جید ہو کھلائین بعد اوسکے کسیقدر غذاے کثیف تجویز کرین لیکن اوسیقدر جو بنظر وقت اور
طاقت کے واجب و مناسب ہو مگر اوسمین بھی تحلیل ہضم اور شکم نرم کرنے کی صفت ہو اگر غذاے جید متصف بصفات مذکورہ بالا دستیاب
نہو فقط وہی غذا جسمین تولید خون جید کی صفت ہو اختیار کرین گے گو وہ صفات نہون بہترین اوقات تغذیہ یہ ہی کہ بعد دخول
حمام کے واقع ہو ایسی بیماری کے حق مین مناسب یہی ہے کہ انکے بخارات بدن کے خفیف کیے جائین اور اگر اخلاط انکے صفراوی ہون
جو علاج قانون کلی مین اوپر بیان ہو چکا ہی وہی کرنا چاہیے اور تقویت دماغ کی روغن گل اور روغن آس سے بھی ملحوظ رہے اگر اخلاط بلغمی ہون او ر
ریاح شدید کا ہیجان ہو پھر ایسے مقویات جو شدید ہون اور ملطفات بھی استعمال کرینگے اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض نہوا یارجا کبیر ہمراہ حب شاندہ
افتیمون کے استعمال کرین ایسے درد سر کے علاج مین دونون کنپٹیون کے شریان کا قطع کرنا بھی نافع ہی اور خفیف داغ دینے سے اوسی مقام پر بشرطیکہ سر
جل نہ جاے مگر دونون شریان پر آلہ کے چسپیدہ ہو جاے اکثر شریان کو قطع کر کے رطوبت جاری کر دیتے ہین خواہ قطع شریان کر کی اوسمین
چھوڑ دیتے ہین یا اوسپر داغ بھی لگا دیتے ہین داغ دینے کا اچھا طریقہ یہی ہی کہ شریان کو نمودار کر دین یعنے اوس مقام کی جلد الگ ہٹا دین
تاکہ اثر حرارت کا جلد تک نہ پہونچے اور جلنے کا داغ کنپٹی پر نہ پڑے اور نیشتر وغیرہ کے دستہ خواہ دنبالہ سے گرم کر کے داغ لگانا چاہیئے
پھر بھی اگر ممکن ہو خصوصاً فصل صیف اور شدت سرما مین داغ دینے سے احتیاط اور اجتناب بہتر ہی۔ اور بعد داغ دینے کے واجب ہی کہ
غذا از قسم حریرہ کے تجویز کیجاے اور دس دن تک کوئی چیز چبانے والی اوسکو نہ دیجاے اور اگر ممکن ہو اوسکی غذا کا وقت ٹھنڈا تجویز
کیا جاے اور بہت کلام کرنے کی ممانعت رہے۔ اسیطرح ادویہ قابضہ شرائین پر چسپان کرنی چاہیے اور اونمین انزروت اور زعفران
بھی شریک کیا جاے اور قرابادین مین اوسکا بیان ہوا ہی کبھی شرائین پر اسرب یعنے سیسا چپٹا کر کے رکھتے ہین اور ایک پٹی سے خوب کس کر
باندھتے ہین تاکہ حرکت شریان کی اور دھمک برطرف ہو کہ اوس سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہی اوسی طرح بجاے سیسے کے فقط ایک ٹکڑا لکڑی کا
باندھنا بھی مفید ہوتا ہی اس قسم کے صداع کے واسطے داغ قوی تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو سر پر دوسرے صدغین پر جو ابھی مذکور ہوا
تیسرا اوس نقرہ پر جو پس سر واقع ہی یعنے وہ مقام جہان گڑھا سا پڑ جاتا ہی۔ شراب کا استعمال اس مریض کو ہر حال مین مضر ہی۔ اور
اگر سبب صداع کا بخارات کا صعود معدہ سے ہو وہ صداع اوسی قسم مین داخل ہو جو اوپر ہمنے اوپر بیان کیا یعنے اعضا سے بخارات

چڑھنے سے جو صداع پیدا ہوتا ہی اوسکا جیسا علاج اوپر مذکور ہوا ہی وہی علاج اسکا بھی کرنا چاہیے۔ اور ازین قبیل وہ صداع بھی ہی جو پانی پینے سے پیدا ہوتا ہی کہ یہ بھی ضعف معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور اوسکا علاج عمدہ یہی ہی کہ شراب بجائی تھوڑے سے پانی مین ملاکر پئین اور اوسمین وہ پانی بھی شریک کرین جو اسکے پینے مین روزمرہ آتا ہو تاکہ معدہ پر کچھ اذیت نہ پہونچے جو دردسر بشرکت گردہ اور مراق کے ہوتا ہی یا رحم وغیرہ کی شرکت سی پیدا ہوا اوسکے علاج مین ہیروی کافی ہی جو اول کتاب مین ہم کہہ چکے اور حمیات مین جو صداع عارض ہوتا ہی اوسکا علاج بھی بیان کر چکے **فصل پچیسوین بیانمین علاج گرانی سرکے** گرانی سر کو فائدہ استفراغ سے ہوتا ہی اور استعمال شبیارات کا بھی مفید ہی اگر گرانی سر کی بوجہ غلبۂ خون کی ہو پہلے فصد سر روکی کرین اسکے بعد عرق جبہہ کی فصد کرنی چاہیے خصوصًا اگر گرانی سر کی پشت سر مین ہو ایضًا فصد عروق کی اور اوس شریان کی جو دونون کانون کے پیچھے ہین خصوصًا اگر گرانی سر کی آگے کی طرف ہو بہت مفید ہی **فصل چھبیسوین علاج اوس دردسر کا جسکا نام بیضہ اور خوذہ ہی** چونکہ یہ درد تمام سر مین ہوتا ہی اسواسطے اسکو بیضہ اور خوذہ کہتے ہین یہ دردسر ثابت اور برقرار رہتا ہی اور دیر تک رہتا ہی اور مزمن ہوتا ہی اور ہر ساعت اسکی سختی مین ہیجان ہوتا ہی تھوڑی سی حرکت یا تھوڑی سی شراب پینے سے یا تھوڑی سی چیز منجر کھانے سے درد مین شدت ہوتی ہی اگر اس مریض کے پاس کوئی چلاکر بولی بلکہ یہ اکثر اوقات متوسط آواز بھی ناگوار ہوتی ہی اور درد مین شدت ہوتی ہی تا اینکہ مریض کو بولنا کسی شخص کا بالکل ناگوار ہوتا ہی اور روشنی آفتاب وغیرہ کی اور آدمیون مین بیٹھنا اوسکو برا معلوم ہوتا ہی تنہائی اور تاریکی اور ہر طرح کی راحت اور چپ لیٹنا اوسکو مرغوب ہوتا ہی اس مریض کے بیمار رونکو جن چیزون سے اذیت پہونچتی ہی وہ مختلف طور کی ہوتی ہین بعض لوگونکو کوئی چیز اذیت دیتی ہی اور بعض کو دوسری چیز مگر اس کیفیت مین سب برابر ہین کہ ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی گرگویا سر ہتوڑی یا گھن سے کوئی شخص توڑ رہا ہی یا کسی طرف کھینچ رہا ہی یا کوئی سر کو پھاڑے ڈالتا ہی یہ دردسر آنکھ کی جڑون تک پہونچتا ہی جالینوس کے نزدیک سبب کھینچنے والا اس درد کا ضعف دماغ ہی یا دماغ مین شدت حس پیدا ہونے اور سبب مولد اس درد کا خلط ردی یا ورم حار یا ورم بارد ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ اکثر ورم سوداوی یا ورم سخت سے یہ دردسر پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم وسط حجاب مین ہوتا ہی استخوان قحف سے خارج ہو یا داخل یہ بات اوپر معلوم ہو چکی کہ جسوقت سبب صداع کا ورم وغیرہ ہو لیکن اوس حجاب کا ورم جو اندر قحف کے ہی اوس درد کا حس اسطرح پر ہوگا جیسے آنکھ تک یہ درد پھیلا ہوا ہی اسلیئے کہ جو جھلی عصبہ مجوفہ پر شامل ہی اوسکا ایک جزو حدقہ چشم تک پہونچا ہوا ہی اور اگر ورم حجاب خارجی قحف مین ہو اوسکا درد ہاتھ کے چھونے سے محسوس ہوگا اور مریض کو ناگوار ہم کہ اوس مقام تک ہاتھ پہونچے اکثر یہ دردسر امراض سابقہ سے پیدا ہوتا ہی جو امراض کہ جوہر دماغ اور دماغ کے حجابہاے داخلی اور خارجی کو اسقدر ضعیف کردین کہ تھوڑی سی حرکت سے اذیت پہونچنے لگے اور تھوڑی سی حرکات بدنی غذائی یا بخاری اور حرکات خارجی سے اذیت پہونچے اور ایسا ضعف ہو جاے کہ دماغ فضول موذی کو قبول کرلے بعض اطبا بیضہ مین شروط مذکورۂ بالا کی رعایت نہین کرتے بلکہ ہر ایک درد جو تمام سر کو شامل ہو اوسکو بیضہ کہتے ہین خارج قحف ہو یا داخل بخارات معدہ سے پیدا ہو یا سر کے بخارات سے خلط صفراوی ہو یا ورم فلغمونی نفس دماغ مین ہو یا دماغ کے پردونمین کہ اوسوقت ہمراہ گرانی سر کے ضربان ہوگا یا ورم حمرہ کو کہ اوسوقت ہمراہ التہاب اور سوزش کے لذع بھی بدون ثقل کثیر کے پیدا ہوگا یا اور اخلاط سے ورم ہو مگر ہمرہ تھوا اور گرانی زیادہ محسوس ہو اور اس مقام پر علامات اخلاط باردہ کے پاے جائین تو بہرحال ہر ایک کا موجب اوسکے سبب کے کرین گے۔ لیکن نام بیضہ کا باصطلاح ماہران فن اوسی درد کے واسطے مخصوص ہی جسمین شرائط مذکورہ صدر موجود ہون علاج اگر معلوم ہو کہ خون کی کثرت ہی اور سبب اولی خواہ سبب محرک وہی خون ہی فصد کرنی چاہیے لیکن اگر دلائل برودت اخلاط موجودہ پر قائم ہون اور زمانہ مرض کا طولانی ہو چکا ہی اور پہلے استعمال رادعات کا ہو چکا ہی اوسوقت ایسے نطولات کا استعمال کرین گے

جسمین تھوڑے ایسے محللات مسخنہ بھی ہون اور کسیقدر قوت قبض بھی اونمین ہو مثل فقاح اذخر اور بابونہ اور پودینہ وغیرہ تمامی وہ اجزا جنکا بیان تو الوان علاج مین
بخوبی ہو چکا ہی اور پھر رفتہ رفتہ محللات قوی کا اضافہ کرتے رہین اور استفراغ مناسب بھی ضرور کرنا چاہیئے- اور استعمال حب ایارج کا ہمراہ مصطگی
کے زیادہ نافع ہی اور بہترین شبونمین ایک شب اسکا استعمال ضرور کرنا چاہیئے اور جب تو قایا اس صداع کے استفراغ مین ضرور مستعمل ہے اگر دواے
قوی کی حاجت ہو لعبدہ جوشاندہ خیارشنبر ہمراہ چار مثقال روغن بید انجیر کے استعمال کرین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعد استفراغ کے تنقیہ دماغ
اور حجابہاے دماغ کا ایسی دواؤن سے جو مقوی دماغ ہون کرنا چاہیئے از انجملہ وہ شمومات ہین جنمین مشک اور عنبر شریک ہو اور کافور بھی
داخل کرتے ہین اور بیشتر ہمراہ ان ادویہ کے صبر بھی داخل ہوتا ہی تاکہ تقویت اور تحلیل ساتھ ہی حاصل ہو اور بالتزام ضمادات حارہ اور
مخدرہ جو اوپر بیان ہو چکے لگائے جاتے ہین جب زمانہ انحطاط مرض کا پہونچے اور کمی ظاہر ہو حمام اور ضماد قوی کا استعمال کرین مگر زمانہ
ابتدا مین خواہ اگر مادہ حارہ سبب مرض کا ہو وہی تدبیر کرین گے جو قانون عام مین تدبیر دماغ کی مذکور ہوئی ہی اور چند روز متواتر آب خیارشنبر
اور روغن بادام کا استعمال ضرور ہی۔ کبھی انکو سعوط مومیائی اور روغن بنفشہ کا بھی مفید ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ صداع جب مزمن ہو جائے
اور زمانہ دراز گذر چکے پھر مزاج مین برودت پیدا ہوتی ہی گو ابتدا مین اسکا سبب حار ہو- اور یہ بھی ضرور ہی کہ صداع مزمن کا ازالہ
اوسی دوا سے ہوتا ہی کہ جسمین تحلیل قوی اور تسخین شدید ہو۔ کبھی ایسے لوگونکو سعوط اقراص کوکب اور ارسلعیسا اور دواء المسک وغیرہ کا مفید
ہوتا ہی کہ ایسی کوئی دوا شیر مرضعہ دختر مین گھول کر سعوط کرائین خصوصاً بروقت شدت وضع اور بیداری کا غلبہ ہو- داغ دینا اور فصد شرائین
خواہ شریانین جبہہ کا قطع بعینہ مین وہی فائدہ رکھتا ہی جو صداع کہنہ مین اوپر مذکور ہو چکا- غذا ایسی دینی چاہیئے جو زیادہ تبخیر نکرے
تا اینکہ مسور بھی گو کہ اوسکی تبخیر بہت کم ہی یہ بھی ندینی چاہیئے گو اوسکے ہمراہ روغن بادام بھی شریک کرین- اسیطرح شوربا سے
بقول مگر غذاے مبرد مین استعمال ان چیزونکا کچھ مضر نہین ہی اسلیے کہ بخارات اونکے بہ نسبت کم پیدا ہوتے ہین طلا اس مرض مین کبھی ایسے
چاہیے جو کسیقدر مخدر ہون مگر غرض اصلی یہی ہی کہ تحلیل پیدا ہو از انجملہ یہ طلا ہے مخصوص ہی- افیون دم الاخوین زعفران صمغ عربی کہ اس سے
کنپٹی پر طلا کرین اگر ضرورت تخدیر پیدا کرنیکی ہو از انجملہ زعفران مازو قرص کوکب کہ اس سے تمام جبہہ پر طلا کرنا چاہیے اور قرابادین اور
ابواب ادویہ مفردہ مین ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ اور ادویہ مفصلاً وہان مذکور ہین

فصل ستائیسوین شقیقہ کے بیان مین

شقیقہ کو آدھا سیسی بھی کہتے ہین اور یہ درد سر کے ایک طرف اوٹھتا ہی اور جالینوس اسکی تعریف یون کرتا ہی کہ یہ درد پھرتا رہتا ہی اور
اصلی مقام اسکا وسط سر مین ہی- کبھی اس درد کا سبب اندرون قحف کے ہوتا ہی اور کبھی اوس جھلی مین جو قحف پر لپٹی ہوئی ہی اور اکثر
کنپٹی کے عضل مین اسکا سبب ہوتا ہی- اور جو سبب خارج قحف پیدا ہوتا ہی اوس سے جو شقیقہ پیدا ہوتا ہی اوسمین ایسی شدت ہوتی ہی کہ سر کا چھونا
دشوار ہوتا ہی- مواد اس صداع کے یا اوسی مقام خاص مین سے پیدا ہون خواہ اوردہ اور شرائین خارجہ سے آتے ہون خواہ نفس دماغ اور دماغی حجابون
سے براہ اون وریدون کے پہونچین جو فصل اول مقالہ اولی مین اس کتاب کے بیان ہو چکے ہین اور کبھی یہ صداع اوس بخارات سے پیدا ہوتا ہی جو تمام بدن سے
دفع ہوتا ہی خواہ کسی عضو خاص سے جو اوسی نصف جانب سر کے واقع ہو جدھر شقیقہ پیدا ہوتا ہی- اکثر شقیقہ کے دورے ہوتے ہین اور اکثر
تو یہی ہی کہ اسکی پیدایش اخلاط سے ہوتی ہی اور کوئی شقیقہ ایسا نہین ہوتا ہی جسکے واسطے کسیقدر سوء مزاج مفرد ہو اور جو شقیقہ اخلاط سے
پیدا ہوتا ہی کبھی وہ اخلاط گرم ہوتے ہین اور کبھی بارد ہوتے ہین اور کبھی ریاح اور بخارات ہوتے ہین اور ان سب اسباب کی علامات
متعدد مقامات پر مذکور ہو چکے اگر سرد اخلاط خواہ ریاح اور بخارات سے شقیقہ پیدا ہو اوسمین گرمی پہونچنے سے سکون اور خفت

پیدا ہوتی ہی اور تمدد قریب - اور گرم شقیقہ مین ملمس سر کا گرم رہتا ہی اور کنپٹیان دہکتی رہتی ہین اور مبردات کے استعمال سے راحت پہونچتی ہی ایضاً
شقیقہ بارد مین برودت محسوس ہوتی ہی اور گرم مین حرارت پیدا ہوتی ہی اور یہ بات بروقت شدت او وجع کے دونون قسم مین ہوتی ہی علاج شقیقہ کا
فصد سے بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہئے خصوصاً فصد عرق جبہہ کی اور کنپٹی کے رگون کی فصد اور اسہال اور حقنہ اور جذب مخالف جانب کی طرف
بنا بر رعایت اونھین قواعد کے کرنا چاہیے جو قانون عام مین مذکور ہین شقیقہ حار مین فیسیا ندہ صبر کا سنی مین جسطرح قرابادین مین درج ہی مفید ہوتا
ہی اور مقدار شربت اوسکی ایک اوقیہ سے چہہ اوقیہ تک جائز ہی اور فصد جبہہ اور فصد ناک کے رگونکی اس سے زیادہ مفید ہی اور بروقت دورہ کے
تبدیل مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور دورہ سے پہلے تنقیہ کرنا چاہیے - اگر مادہ گرم ہی مخدرات صدغین پہ فربیون اور پوست بیخ تفاح اور شبث
اور بنگ اور کافور سے استعمال کرین اور تبرید مقام درد کی جسطرح قانون عام مین لکھی ہی کرنی چاہیے کبھی وہ سیاہی جس سے کتاب لکھی جاتی
ہی جدہر درد ہو اوس پیشانی پر لگانے سے نفع ہوتا ہی ازانجملہ زعفران ہی جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے اور سداب اور نعناع سے ضماد بنا کر
لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہی - اسیطرح طلا قرص پولس کا جو قرابادین مین مذکور ہی اسیطرح استعمال ضماد لب ثمار اور برگ سداب ایک
جزء اور رائی نصف جزء پانی مین پیسکر طلا کرین اس سے بھی عمدہ قیروطی جو ذراریح سے طیار کی جاے کہ اوسکے استعمال سے مقام استعمال مین
دانہ دانہ سے پڑجاتے ہین خواہ وہ قیروطی جو ثافسیا سے (جو سداب بری کا لونداہی) طیار کرین کہ اوسکی منفعت داغ دینے کی منفعت سے
برابر ہی - اور اگر مادہ بارد ہو اور برودت بھی شدید ہو فربیون اور رائی اور عاقرقرحا وغیرہ سے ضماد کرنا چاہیے جو شقیقہ مزمن ہو اور زمانہ
دراز گذر چکا ہی پھر وہ بہر حال سرد ہی اور محتاج تحلیل مادہ اور تسخین قوی کا ہی اور جو طلا اور نطولات مشترکہ اور خاص مرض شقیقہ کی قرابادین مین
ذکر کئے ہین اونھین کا استعمال کرنا ضرور ہی اگر استعمال طلا کا بعد تنقیہ بدن کے اتفاق ہو پہلے مالش اوس کنپٹی کی عضل کی جدہر درد ہوتا ہی
رومال خواہ اونگلی سے بروقت دورہ کے کرکے بعد ازان طلا کا استعمال کرین اگر ارادہ تخدیر پیدا کرنے کا ہو اور اگرچہ وجع ضربانی کی شدت
ہو کنپٹی کے شریان پر اوس جگہہ جدہر درد زیادہ ہی افیون اور انزروت اور قوابض کے طلا کرنے سے فائدہ ہوتا ہی اور اوسی مقام شریان
پر سیسہ اور درست کی ہوئی لکڑی بطور چپٹہ کے مفید ہی اگر مستحکم بندش کرین تاکہ شریان کی جہندگی جو باعث وجع ضربانی کے ہی کم ہو جاے
جیسا کہ اوپر کی فصل مین بمقام داغ دینے کے بیان ہو چکا بعض متقدمین نے شقیقہ مزمنہ کیواسطے ایک دوا مجرب نافع ایسی ذکر کی ہی
کہ وہ دوا اونھین ایک عورت سے بہم پہونچی تہی صفت اوسکی یہ ہی قثاء الحمار اور افسنتین کو آب خالص اور روغن زیتون مین جوش دین تا انکہ مہرا
ہو جاے اور گھل جاے بعد ازان جس جانب درد ہو پہلے زیت اور اسی پانی سے نطول کرین بعد ازان ثفل کو بطور لیپ کے ضماد کرین یہ حکیم کہتا
ہی کہ اس دوا کا استعمال جسوقت کیا فوراً شقیقہ برطرف ہو جاتا ہی تپ ہو یا نہو ضماد مین رائی سے بہتر کوئی ضماد نہین ہی - جب مرض مین
طول ہو ثافسیا کا ضماد کرنا مفید ہوتا ہی اور پوست بیخ کبر اور فربیون پیسکر شراب ریحانی مین گوندہ کر ثافسیا بھی اوسمین شریک کرین
کہ یہ علاج عظیم النفع ہی منجملہ اوس علاج کے جو بہت مفید ہی یہ ہی کہ حمام مین داخل ہو کر بکثرت گرم پانی کے بخارات پر سر جھکاے
رہین اور سکے بعد روغن پستہ سے سعوط کرین کہ اس ترکیب سے درد شقیقہ کا مادہ اپنے مقام سے بھٹر کر شانون تک آجاتا ہی مجردہ نسخہ قرابادین
اور وہ اجزاء مفردہ جو جلد اول مفردات مین درج ہین تلاش کرکے استعمال کرنے چاہین **فصل اٹھائیسوین ورم اور اوس کے
تفرق الاتصال کے بیانمین** پہلے ذکر قرانیطس کا ہم کرتے ہین قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہین یعنے ورم گرم جو دماغ کے باریک
پردہ خواہ گندہ پردہ مین ہو اور جرم دماغ مین ورم نہو اگرچہ کبھی جرم دماغ مین ورم عارض ہوتا ہی بعض اطبا نے جو ایسا گمان کیا ہے

کہ نفس جوہر دماغ مین ورم نہین ہوتا ہے یہ گمان غلط ہے اوس شخص کی دلیل یہ ہے کہ جو شئے نرم ہو جیسے جوہر دماغ خواہ سخت ہو جیسے ہڈی اوسمین تمدد اور کشش نہین ہوتی اور جس شئے مین تمدد اور کشش نہو اوسمین ورم بھی نہین ہو سکتا اور غلطی صغری مین اس قیاس کی یہ ہے کہ جو شئے نرم اور بالرطوبت ہو اوسمین تمدد ہوتا ہے اور ہڈی بھی متورم ہو جاتی ہے اور اس حکم نا خود جالینوس مقر ہے۔ دانتونکے باب مین اس قول کو ہم مفصلاً بیان کرین گے ہم یہ کہتے ہین کہ جو شئے غذا کو قبول کرے اوسمین تمدد ضرور پیدا ہوگا اور بوجہ غذا کے بڑھنے کے پھر جب غذا سے اوسکا جوہر اصلی مقدار مین بڑھتا ہے فضلہ کی وجہ اوسمین زیادتی پیدا ہونے کو کون مانع ہے اور ورم کی وہی زیادتی ہے جو فضلہ کی جہت سے ہو۔ لیکن اگرچہ دماغ کا جوہر بھی متورم ہوتا ہے مگر قرانیطس اور سرسام مخصوص ورم حجاب کو کہتے ہین لیکن شرط یہ ہے کہ ورم گرم ہو اگرچہ بعض مواضع استعمال مین اطلاق اس لفظ سرسام کا جوہر دماغ کے ورم پر بھی ہوا ہے مگر یہ استعمال بعد نقل کے ہے اوس عرض لازم سے جو ہذیان اور اختلاط عقل مع حرارت محرقہ کے ہو پس اطلاق اور استعمال عامی اس لفظ کا اختلاط اور ہذیان پر ہے اور استعمال اصطلاحی یعنے عرف اطبا مین اس ورم پر بھی اطلاق سرسام کا کرتے ہین بطور تسمیہ معروض باسم عرض کے اور وہ عرض نسیان ہے جو باعث اختلاط اور ہذیان کا ہوتا ہے اور وہ سرسام بارد ہے جیسے لیثرغس بھی کہتے ہین اور جسوقت لفظ سرسام بطور عرف عام کے استعمال کیا جاے اوسمین یہ سرسام دماغی بھی داخل ہے وہ یہی سرسام ہے۔ بعض آدمی چونکہ لغات سے واقف نہین ہوتے اونکا گمان یہ ہوتا ہے کہ برسام نام اسی ورم کا ہے اور کہتے ہین کہ سرسام بہ نسبت برسام کے زیادہ استحقاق رکھتا ہے کہ اس ورم کو کہین حالانکہ یہ قول اونکا محض لغو ہے اسلیئے کہ برسام لفظ فارسی ہے بر کی لفظ فارسی مین بمعنے سینہ کے ہے اور سام بمعنے ورم کے پس برسام سینہ کے ورم کو کہنا چاہیئے اور لفظ سر فارسی بمعنے راس کے ہے عربی مین اور سام وہی ورم پس سرسام تقلب اضافت بمعنے ورم سر کے ہے۔ سرسام حمیات مین بھی پیدا ہوتا ہے اور فم معدہ کے اخلاط سے جو محترق اور سوختہ ہو جائین بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی اطراف سر کے ورم خارجی سے بھی سرسام پیدا ہوتا ہے خواہ اطراف سر کے خارج جو غشا یعنے جھلی ہے اوسکے ورم سے سرسام پیدا ہوتا ہے۔ اور جو سرسام ہمراہ برسام کے ہوتا ہے وہ بشرکت حجاب دماغ اور اورام حجاب اور تمامی عضلات صدر کے ہوتا ہے اور نیز وہ سرسام جو ورم مثانہ اور ورم معدہ مین ہوتا ہے۔ لفظ سرسام مین جو اشتراک لفظی پیدا ہوا ہے اسی سے اسکے بیان مین ارباب تصنیف مختلف ہوتے ہین جیسے بیانات مصنفین کے لیثرغس کی لفظ مین مختلف ہین جیسے ہم سرسام بارد ابھی کہہ چکے۔ مگر سرسام حقیقی وہی ہے باصطلاح اطبا ماہرین جو صدر فصل مین لکھا گیا۔ کبھی جوہر دماغ بھی اگر متورم ہو جاتا ہے وہ سرسام نہایت ردی ہے اور جوہر دماغ کا ورم بوجہ مشارکت حجاب خواہ بوجہ انتقال اور ورم کے بطرف جوہر دماغ کے پیدا ہوتا ہے اور چوتھے دن قتل کرتا ہے۔ اگر یہ چوتھا دن گذر جاے پھر نجات کی امید ہوتی ہے اکثر جو مریض سرسام مین مرتے ہین نفس کی آفت سے مرتے ہین یہ ورم جوہر دماغ کے مختلف مقامات مین پیدا ہوتا ہے بحسب اجزاء دماغ کے اور بطون دماغ کے اور کبھی ساتھ ہی دو بطن مین ورم پیدا ہوتا ہے خواہ تینون بطن مین یکبارگی ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر عمود اس ورم کا یعنے وہ مقام جہان سے ابتدا ہو کر کمی اور بیشی ہوتی ہے شکل تجویف مقدم کے یا تجویف اوسط ہوتا ہے۔ مبدا اور سبب اس ورم کا خون ہوتا ہے خواہ صفراے صحیح یعنے غیر متعفن یا خاص خواہ حمی صحیحہ خواہ صفراے محترقہ مائل بسود اور یہ قسم زبون ہے شاید ورم دماغی اکثر خون صفراوی سے ہوتا ہے اور خون محض سے نہین ہوتا ہے خواہ صفراے محض سے ہوتا ہے اور شاید کہ نجات اس مرض سے اکثر بذریعہ عرق خواہ رعاف ہی کے ہوتی ہے اور اکثر حجاب کا ورم ہمراہ اون رگون کے ورم ہوتا ہے جو سر سے باہر نکلی ہین اور اونکے ورم مین حجر زین سر کی بھول جاتی ہین جس سرسام مین اختلاط عقل کے ہمراہ بکا اور ضحک ساعت بساعت ہو وہ نہایت ردی ہے۔ اگر ذات الریہ کا

انتقال طرف سرسام کے ہو شدت حرارت خلط کی اوسپر دلیل ہوگی اسی طرح اگر ذات الریہ بطرف سرسام غیر حقیقی کے منتقل ہوجاے۔ اگر یہ بات عارض ہو کہ ثقل اور گرانی اطراف سر اور ریہ مین ہر وقت رہے اور بعد ازان تشنج اور قی زنجاری پیدا ہو اوسیوقت مریض ہلاک ہوتا ہی اور زیادہ مدت مہلت کی ایسے وقت بشرطیکہ قوت قوی ہو ایک دن خواہ دو دن کی ہوتی ہی۔ زیادہ تر امید نجات کی قرانیطس کی اوس قسم مین ہوتی ہی کہ مریض بعد خفت خمار کے ہر وقت ہذیان اور بیہوشی کے جو جو حرکات اور کلمات کہتا اور کرتا ہو اونھین یاد کرے اور اوسمین غلطی نکرے اور اگر اس مرض مین امور ذیل وس عارض ہو یعنے خون بواسیر کا جاری ہوجاے دلیل محمود ہی جسوقت صاحب برسام کی آنکھین بلند ہوجائین اور بعد ازان قی صفراوی عارض ہو اور ضعف بھی اوسے ہو اوسی دن مرجائیگا اور اگر قوت وفا کرے دوسرے روز ضرور مریگا۔ کبھی ایسا مریض دیکھا نہین گیا کہ اوسکی اطراف دماغین ورم ہو اور بول بھی اوسکا مائی ہوتا ہو یعنے مادہ تمامہ متوجہ بطرف اعلی کے ہو اور پھر وہ مریض بچ جاے اور نجات پاے۔ اکثر تو قرانیطس بوجہ سیلان بواسیر کے زائل ہوجاتا ہی اور کبھی ایسے مادہ مین برودت پیدا ہوکر بطرف لیثرغس کے منتقل ہوجاتا ہی اور کبھی اگر قرانیطس سے نجات بھی ملتی ہی انجام کار مین دق خواہ جنون پیدا ہوتا ہی اور اکثر انتقال غیر حقیقی کا بطرف سرسام حقیقی کے ہوجاتا ہی اور مشائخ بہت کم قرانیطس سے نجات پاتے ہین۔ بعض اطبا اسکے مدعی ہین کہ بیشتر ایک مرض ایسا عارض ہوتا ہی شبیہ قرانیطس کے بدون تپ کے اور تپ سے خالی ہونا دلیل ہوتا ہی کہ ورم بھی نہین ہی۔ اسی شخص کا قول ہی کہ اگرچہ ورم اور تپ اسمین نہوتا ہم قلق زیادہ اور اوچھل پھاند مریض بہت کرتا ہی اور قرار بہت دشوار ہوتا ہی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دیوارونکو پھاند جائیگا اور اوسکا ضجر شدید اور تنگی نفس اور پیاس شدید ہوتی ہی اور جب پانی پیتا ہی گلے مین پھنستا ہی اور قی ہوجاتی ہی یعنے وہی پانی گر پڑتا ہی۔ اسی طبیب کا مقولہ ہی کہ اکثر یہ مرض اوسی دن قتل کر ڈالتا ہی اور بیشتر چار دن کے مہلت ملتی ہی اور نجات اس سے کسی کو ملتی نہین بلکہ مریض کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہی اور زبان بھی سیاہ ہوجاتی ہی۔ اور آنکھین خشک ہوکر ٹھہر جاتی ہین اور ایسے بیمارونکی حالت مظلوم فریادی کی سی ہوجاتی ہی اوسکے بعد اون کے حرکات مین ترقی پیدا ہوتی ہی اور اونکی نبض ساقط ہوجاتی ہی اور مرجاتے ہین اور اکثر یہی ہی کہ اونکی موت بوجہ اختناق کے ہوتی ہی ابھی دوڑتے پھرتے تھے یکایک دیکھو تو گر پڑے اور مرگئے۔ اس مرض کے وجوہ اور عروض مین کچھ عجب نہین کہ دماغ کو شرکت کسی اور عضو کریم سے ہو جیسے عضل نفس مین اگر تشنج عظیم عارض ہو خواہ کسی اور طرح کا فساد اس عضلہ مین پیدا ہو جس سے خناق کا عروض ہوجاے اور دماغ کو اسکے ایذا پہونچے اوسوقت دماغ کو شرکت ہوگی اور فاسد ہوجاے گا اور اختلاط عقل پیدا ہوگا اور پیاس کا غلبہ بوجہ خشکی اطراف سر اور حلق اور سینہ کے بھی ہوگا

فصل اونتیسوین بیان مین علامت مشترکہ کے جو علامات اقسام قرانیطس حقیقی کے ہین اونمین سے ایک تو یہ ہی کہ حمی لازم ہوتی ہی اور یبوست اوس تپ مین زیادہ ہوتی ہی کہ اکثر دوپہر کو تپ کی زیادتی ہو اور ہذیان مین کبھی افراط اور کبھی خفت پیدا ہوتی ہی بلکہ جاتا رہتا ہی اور کلام کرنا ناگوار ہوتا ہی اور اگر کلام کرے کسل اور ماندگی پیدا ہوتی ہی اور عقل مین اختلاط پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ اختلاط قریب روز چہارم کے عارض ہوتا ہی اور عبث اور بیکار اطراف سے بازی کرتا ہی اور کھیلتا ہی اور نفس مین اضطراب غیر منتظم ہوتا ہی اور لیکن سانس بڑی بڑی رہتا ہی اور شراسیف مین امتداد اوپر کی طرف زیادہ ہوتا ہی اور اکثر اعضا مین اختلاج پیدا ہوتا ہی کہ قبل امتداد شراسیف اور اوسکے ہمراہ اور اوسکی وجہ سے اعضا پھڑکتے ہین اور اکثر ہمراہ اسکے نیند بھی پیدا ہوتی ہی مگر مضطرب کہ جب نیند سے چونکتے ہین چلاتے ہین اور کبھی سوتے ہین اور کبھی بیدار رہتے ہین پھر نیند بھی مضطرب اور مشوش ہوتی ہی کہ خیالات اور اوہام فاسدہ اور خوفناک پیدا ہوتے ہین اور جاگنے کے وقت چیختے ہوے اٹھتے ہین اور بروقت بیدار ہونے کے بے شرمی اور اور جسارت امور

غضام ہر اور غضب عادت سے زیادہ اور ناگواری روشنی اور شعاع شمس کی پیدا ہوتی ہر اور خشونت زبان مین پیدا ہوتی اور دانت سے زبان کاٹتے ہین
اور بیشتر زبان پر ورم پیدا ہوتا ہر اور اکثر آواز بند ہو جاتی ہر اور پانی کی خواہش کرتے ہین مگر تھوڑا سا پیتے ہین اور خواہش بھی زیادہ نہین
ہوتی اور اکثر اونکے اطراف سرد ہو جاتے ہین بدون کسی برودت خارجی کے جو اطراف کو سرد کردے بول ان مریضون کا مائل بلطافت
اور رقت ہوتا ہر اور نبض انکی صلب بوجہ ورم کے جو عضو عصبی مین پیدا ہوا ہر اور سخت ہر بوجہ صلابت رگون کے اور قوت نے ضعیف ہوکر
مادہ کو نبض کی قوت مین کسیقدر افزائش پیدا کی ہر لیکن اگر قریب ہلاکت ہونگے اوسوقت قوت نبض مین نہوگی ہان اگر اوسوقت بھی طبیعت
قوت کو مجتمع کرے اور شدت پیدا کرے اور اخیر حرکت انقباض نبض کی اور اسی طرح اخر انبساط زیادہ سریع ہوتا ہر مگر اس نبض کی منشاریت کسی قدر
موجیت سے خالی نہین ہوتی اسلیئے کہ جوہر دماغ رطب ہر کبھی انکی نبض مین عرض بھی چند مرتبہ پیدا ہوتا ہر اور عظیم بھی ہو جاتی ہر بنظر کسی حاجت کے اور متواتر
بھی ہو جاتی ہر اور اجزاء وضع مین اختلاف بھی پیدا ہوتا ہر اور مرتعش بھی ہوتی ہر اور مرتعش ہونا اس نبض کا منذر غشی ہوتا ہر لیکن ایک قسم خاص
کا ارتعاش جو بوجہ صلابت رگ کے ہو کہ وہ دلیل غشی پر نہین ہوتا۔ ارتعاش کا موجب صلابت رگ کی ہوتی ہر اور قوت کا قوی ہونا اور اسی وجہ
سے منذر غشی نہین ہر کبھی انکی نبض مین تشنج پیدا ہوتا ہر اور یہ نبض منذر بہ تشنج ہوتی ہر اگر کسی شخص مین علامات امراض حادہ کے اور نیز حمیات سخت
کے علامات موجود ہون اور طبیعت مین قبض پیدا ہو پس یہ خاص علامت ایسی ہر کہ منذر بہ سرسام ہر اور گویا کہ یہ علامت منذرات قوی سے ہر واسطے
عروض سرسام کے۔ قرانیطس سے پہلے اور اوسکے عروض سے مقدم یہ بات پیدا ہوتی ہر کہ قریب کی چیز کو فراموش کرتا ہر اور بے سبب خجل و ملال
عارض ہوتا ہر اور خواب برے برے اور درد سر زیادہ اور گرانی اور امتلا پیدا ہوتی ہر اور چہرہ کا رنگ خود بخود صاف ہو جاتا ہر اور پیدا ہین
طول پیدا ہوتا ہر اور نوم مین اضطراب اور ان اعراض مین شدت اوسوقت تک رہتی ہر جب تک مواد متوجہ بطرف دماغ کے ہوتے ہین اور
دماغ کی رگون مین پھرتے رہتے ہین اور ہر طرف اور جانب دماغ مین یہ مواد دوڑا کرتے ہین پھر جب زمانہ حدوث قرانیطس کا قریب پہونچا اور مادہ دماغ مین
جاگزین ہوگیا درد پشت سر کی طرف نزدیک قفا کے شروع ہوتا ہر خصوصاً صفراوی سرسام مین اور جب سرسام پیدا ہوگیا اور دماغ مین ورم آگیا
پہلے کیفیت یہ ہوتی ہر کہ مریض کی آنکھین خشک ہو جاتی ہین اور آنکھونکی خشکی زیادہ ہوتی ہر بعد ازان آنسو جاری ہوتے ہین خصوصاً دو مین سے
کبھی ایک آنکھ سے اور اکثر آنکھ کی رگون مین سرخی شدید پیدا ہو جاتی ہر اور کبھی اس سرخی کے بعد چند قطرہ خون ناک سے ٹپکتا ہے اور اکثر یہ
لوگ اپنی آنکھونکو ملا کرتے ہین اور بطرف سکون اور آرام کے انکا میلان خاطر زیادہ ہوتا ہر حتے کہ تمام بدن کو آرام مین رکھتے ہین مگر دونون ہاتھونکو
البتہ نکان دیا کرتے ہین کبھی بیکار ہلایا کرتے ہین اور کبھی کچھ چنتے ہین خواہ کپڑون مین شکن ڈالا کرتے ہین اور یہ حرکات کبھی آنکھ بند کرکے
کرتے ہین اور کبھی بروقت ان حرکات کے تیز نگاہ کرکے اور آنکھین نکال کر اور دل تنگی اور چلانا بھی عارض رہتا ہر کبھی کلام فصیح سے بھی
انکو کسل پیدا ہوتا ہر کہ زبان کو ہلانا نہین چاہتے اور کبھی تقطیر البول انھین عارض ہوتا ہر اسطرح کہ اوسکی خبر انکو ہوتی ہر اور کبھی خبر بھی
نہین ہوتی اور قطرات بول کے ٹپکتے رہتے ہین مگر یہ بات حمیات کے ہمراہ دلالت قوی سرسام حاضر پر کرتی ہر اور جو آلام اور تکلیفات انکے
اعضا مین ہوتے ہین اونسے یہ لوگ غافل ہوتے ہین بلکہ اگر بدرشتی اور بسختی کوئی شئ انکے اعضاے مرکبہ سے مس کرائی جاے اوسکی بھی انھین
مطلق خبر نہین ہوتی اور نہ اُس عضو کو ہٹاتے ہین اب ہم بیان تفصیلی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ورم سر کی جانب مقدم مین ہو تخییل کو فاسد
کردیتا ہر اور ایسے بیمارون کا یہ حال ہوتا ہر کہ پھوسڑے کپڑون کی درزون کے یا سپید جوئین جنکو چیلڑ بھی کہتے ہین خیال آتے ہین اور
تنکے دیوار کے خواہ دیوار کے مثل اور چیزون کے چھوڑا کرتے ہین اور ایسے اشباح اور صورتونکا خیال کرتے ہین جنکا وجود نہو

اور اگر ورم وسط مین دماغ کے ہو فکر فاسد ہو جاتی ہی اسلیے کہ جو عمل فکر ہی کرتا ہی اوسمین خلط پیدا ہوتا ہی اور ہذیان اور بیجا الفاظ ایسا مریض زیادہ
بولتا ہی اور اگر ورم متصل مؤخر سر کے ہو جو شی دیکھتا ہی فراموش کرتا ہی اور فی الحال بھول جاتا ہی تا انیکہ اوسکی یہ نوبت ہوتی ہی کہ ابھی ایک شی طلب کی ہی
اور جب وہ شی سامنے لیجائین اوسے یاد نہوگا کہ اوسنے طلب کی تھی اور کبھی پیشاب کا سلسلا خواہ طشت مانگتا ہی اور جب لائین اوسے یاد
نہین رہتا اور اگر تینون مقام مین سر کے یعنے تمام سر مین ورم پیدا ہو یہ سب علامات یکجا پیدا ہوتے ہین اور اگر با ایںہمہ جوہر دماغ مین بھی ورم
پیدا ہو چہرہ سرخ ہو جاتا ہی اور آنکھین باہر نکل آتی ہین اور سرخی بھی زیادہ ہوتی ہی اگر مادہ دموی ہو اور زرد ہو جائینگی اور اگر مادہ صفرا
خالص ہو اور جو ورم بشرکت اور اعضا کے ہو اوسپر یہ دلیل ہوتی ہی کہ دفعتہً پیدا ہو جاتا ہی اور اوسکی شدت وغیرہ تابع اوسی عضو کے ہوتی ہی
اور اوسکی نوبت بھی ہمراہ شدت نوائب اوسی عضو کے ہوتی ہی اور کمی بیشی اوسکی ہر طرح تابع کمی بیشی اوسی عضو کی ہوتی ہی جسکی شرکت سے یہ ورم پیدا
ہوا ہی خاص دماغی سرسام تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور لازم ہوتا ہی یعنے ہر وقت اوسکے اعراض جو پیدا ہوے ہین باقی رہتے ہین اور سرسام
حقیقی کے علامات پہلے پیدا ہو لیتے ہین اوسکے بعد اصل مرض کا ظہور ہوتا ہی اور غیر حقیقی مین پہلے وہ اعراض پیدا ہوتے ہین بعد ازان سرسام
عارض ہوتا ہی اور اوسکے علامات ظاہر ہوتے ہین جو سرسام بوجہ ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہی اور بوجہ عضلات سینہ کے اوسمین پہلے علامات
برسام کے پیدا ہوتے ہین اور نیز علامات ذات الجنب از قسم وجع ناخس یعنے پہلو مین درد چبھتا ہوا بر وقت تنفس کے اور ضیق النفس اور نبض منشاری اور تپ
خشک پہلے اور بعد ازان تر کھانسی اکثر اوقات اور نفث مدہ وغیرہ اور اسکا سکون بر وقت حمی لازمہ کے جسکی حرارت زیادہ نواحی سینہ مین
ہو پیدا ہوتا ہی اور حقیقی سرسام مین اطراف سر مین حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہی اور زیادہ تر نواحی شراسیف مین محسوس ہوتا ہی اور پیٹ
کی طرف اور یہ بھی ایک خاص علامات سے ہی کہ درد سر مین کھوپڑی کے اوپر ایسا ہوتا ہی کہ تمام سر مین اسکا شمول نہو اور نہ اسکے اعراض عظیم
ہون اور نہ علامات مذکورہ سابقہ بحسب تجربہ زیادہ ہوتے ہین اور سانس اس شخص کی مختلف طور پر چلتی ہی کبھی ضعیف ہوکر متواتر ہو جاتی ہی
اور کبھی عظیم ہو جاتی ہی مگر صغیر اور ضعیف زیادہ رہتی ہی اور کبھی ٹھنڈی سانس لیتا ہی قرانطیس حق اور واقعی مین نفس زیادہ عظیم ہو جاتا ہی۔ دونون قسم کی
سرسام قوت اختلاط مین شریک ہوتے ہین لیکن جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو یعنے غیر حقیقی اوسمین اور حقیقی مین فرق یہ ہی کہ تابع کی قوت اور اوسکے
تپ کی قوت تابع کسی دوسرے عضو کی ہوگی اور خفت اوسکی بھی تابع اوسی عضو کے ہوتی ہی اور جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو جو قسم
معدہ مین ہی اوسمین احساس لذع کا ہوتا ہی اور قلق اور پیاس اور تلخی منہ کی بھی ہوتی ہی اور جو سرسام اور اعضا کے ورم سے پیدا ہوا اوسکا
حال اون اعضا کے احوال سے معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اگر اون اعضا کے اورام بخوبی ظاہر اور جلی نہون اختلاط عقل اور سرسام کی نوبت
نہ پہونچے گی پس پہلے اسی کو بخوبی جاننا چاہیے اب لازم ہی کہ ہم علامات اقسام سرسام حقیقی کے بیان کرین پس ہم کہتے ہین کہ جو
سرسام حقیقی اور دموی سے پیدا ہو پس علامات عامہ ومشترکہ کے اول علامت یہ ہی کہ ضحک بیجا عارض ہوگا اور قطرات خونکے رعاف مین آمد ہونگی
اور نفس عظیم ہوگی اور آنکھون مین آنسو بھرے رہین گے اور گرتے رہین گے اور کیچڑ آنکھ سے زیادہ نکلیگی اور اگر کبھی بیداری عارض ہوگی
ایسی زیادہ نہوگی اور زبان کی خشونت اس قسم مین مائل بسرخی ہوگی اور سرخی مائل بسیاہی ہوکر پھر زبان سیاہ ہو جائیگی اور زبان بھاری
بھی ہوگی کہ اکثر کلام کرنے سے کسل پیدا ہوگا اور جو خیالات اوسکے سامنے پیدا ہونگے سرخ رنگ ہونگے اور چہرے کی رگین سرخ اور آنکھین
بھری ہوئی اور ہنسنے مین اسکے افراط ایسا اور بے حاجت سویا کرے گا اور اگر مادہ صفراوی ہوگا مگر صفرا صحیح تو یہ مریض بیدار اکثر رہے گا
اور بیداری مین خفت ہمراہ غشیان اور تشنگی شدید کے پیدا ہوگی اور زبان مین خشونت زیادہ ہوگی اور رنگت زبان کی زرد ہوگی پھر سیاہ

ہو جاوے گی اور تپ مین شدت ہوگی اور حرص آنکھون کے چھونے کی زیادہ ہوگی اور خیالات زرد ہوتے ہین گے اور اخلاق ایسے مریضان رند و نکے ایسے ہوتے ہین اور تیزی اور حرص خصومت اور جھگڑے پر ہوتی ہی اور جب کلام کرتے ہین جیسے کسی سے لڑتے ہین اور ناک سے خون وغیرہ نکلتا رہتا ہی خصوصًا اطراف بینی سے اور پیشانی ان لوگون کی اوپر کی طرف زیادہ کھچتی جاتی ہی اور جو سرسام صفرا محترقہ سے پیدا ہو اور یہ نہایت ردی اور مہلک ہوتا ہی اول علامات اوسکے بشرطیکہ اوسکے عوارض سب پیدا ہو جائین یہ ہی کہ ہمراہ جنون کے دل تنگی اور نفس عظیم اور آنکھوں مین کدورت مشابہ غبار کے اور گویا وہی غبار راہی سرسام کے انتقال کے علامات پس اگر شیر غنس کیطرف منتقل ہو اور یہ انتقال بہت اچھا ہی کہ اسمین امید صحت اور بقاے حیات کی زیادہ ہوتی ہی اسکی نشانی یہ ہی کہ آنکھین اندر کیطرف گھسی جاتی ہین اور آنکھون کا بند رہنا زیادہ پیدا ہوتا ہی اور لعاب دہن زیادہ بہتا ہی اور نبض مین بطوء اور نرمی پیدا ہوتی ہی۔ علامات انتقال سرسام کے بطرف شقاقلوس اور ورم جوہر دماغ کے یہ ہین کہ علامات شقاقلوس کے ظاہر ہو جائین اور آنکھون کی سیاہی غائب ہو جاوے اور بعض اوقات سپیدی دکھائی دے اور سواے چت کے اور طرح لیٹنے سے انکار کرے اور پیٹ مین نفخ پیدا ہو اور شراشیف مین تمدد اور کشش نمودار ہو اور اعضا مین اختلاج پیدا ہو۔ دق کی طرف سرسام کا انتقال اگر ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ آنکھین اندر کی طرف گھس جائین اور تپ مین نرمی پیدا ہو جاوے اور تمام بدن مین تحولت یعنے بے رونقی اور خشکی پیدا ہو اور نبض صغیر اور سخت ہو جاوے تشنج کی طرف انتقال سرسام کی علامت یہ ہی جو باب تشنج مین ہم نے بیان کی ہی

فصل تیسوین علاج جملہ اقسام سرسام کا

جتنے اقسام سرسام کے حقیقی ہین ونکا علاج مشترک یہ ہی کہ فصد سرو کی لین اور بمقدار صالح خون نکالین بلکہ بہت زیادہ خون نکالنا بہتر ہی اور فصد مین عجلت کرنی چاہی کہ قبل اسکے کہ اخلاط کی آمد بطرف سر کے دریافت ہو اور فورًا فصد لیجاوے بشرطیکہ فصد سے کوئی مانع قوی نہو اور یہ بھی واجب ہی کہ اوسکے فصد کے وقت شناخت کرلین کہ غش مین پڑا ہی یا نہین۔ اور جب قریب بغشی کے پہونچے اوسوقت خون کو روک دین اور اس امر کی شناخت مین بہت سے تدابیر درکار ہوتی ہین اسلیے کہ اس مرض مین چونکہ غشی خود بخود پیدا ہوا کرتی ہی پس ثبوت اس بات کا کہ بوجہ فصد کے غشی پیدا ہوئی البتہ گونہ دشوار ہی اور یہ بھی وجہ ہی کہ جب یہ لوگ غشی سے افاقہ پاتے ہین اونکی کیفیت اوسوقت کی حالت غشی کی کیفیت سے کمتر متمیز ہوتی ہی لیکن نبض کے ذریعہ سے البتہ دلالت اور امتیاز کامل ہو سکتی ہی اسلیے کہ جب نبض کی یہ کیفیت ہو کہ مرتعش ہو جاے اور انخفاض نبض مین پیدا ہو اور اختلاف بلا انتظام نمودار ہو تا انکیہ ایک قرعہ عظیم اور دوسرا صغیر ہونے لگے یہ کیفیت نبض کی قریب زمانہ غشی پر کامل دلیل ہوتی ہی اور پٹی باندھنے مین بھی واسطے فصد کے احتیاط کامل چاہیے کہ ایسی مضبوط اور مستحکم بندش کیجاے کہ مریض کے حرکات اور اوچھل کود سے جو حالت بیخودی اور زوال عقل مین کرتا ہی پٹی کھل نہ جاے اسلیے کہ بیشتر یہ مریض خود بھی اسی پٹی کو بخیال فاسد کھول کر پھینکدیتا ہی۔ اور بعد شناخت ان امور مذکورہ بالا کے اگر قوت قوی ہو فصد رگ جبہہ کی لینی چاہیے بشرطیکہ حال اور قوت بھی اس رگ کی رگ کو واجب کرے اور اگر قوت مساعد نہو خواہ حال مریض کا اس قابل نہو کہ فصد ہاتھ کے رگ کی کھولی جاے خواہ اگر ہاتھ کی فصد بھی ممکن ہو کہ اس سے دل تنگی اور قلق شدید پیدا ہوتا ہی پس فصد جبہہ کی کرنی لازم ہی اور پہلے فصد سے اوسکے سر پر روغن گل اور سرکہ سرد کیا لگانا چاہیے۔ اور اسی طرح جمیع عصارات باردہ جنکا ذکر مفصل اوپر ہو چکا ہی اور خاص صفراوی سرسام مین ضماد سر کا برگ علیق لینے ثوت سہ گل سے کرنا بہت نافع ہی اور معتدل جگہ اوسے ٹھہرائین جہان کی ہوا معتدل ہو اور فرش ساج کا دہان ہو نہ اوس جگہ چکتی ہوئی اور براق چیزین پیا ہون اور نہ تصویرات موجود ہون کہ اوسکے خیالات ایسی چیزون کی طرف زیادہ رہتے ہین اور اسلیے

اشیا کا حریص رہتا ہی اور اکثر تامل کیا کرتا ہی اور اس تامل سے اوسکے دماغ اور حجب دماغ کو ایذا پہونچتی ہی۔ اور اوسکے مسکن اور بستر کے قریب
مشمومات باردہ مثل نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور کافور وغیرہ جو قانون عام مین مذکور ہو چکے رکھنے چاہئین اور اوسکی صحبت مین اوس کے
یار صادق جنکے مزاج مین ظرافت اور خوش طبعی ہو اور جنہین مریض دل سے چاہتا ہووے اور جنہین اسکے حال پر شفقت بے انداز ہو موجود رہین خواہ
جن لوگون سے بیمار کو شرم اور حیا آتی ہو عارض ہوتی ہو وہ لوگ اوسکے جلیس گردانین چاہئین کہ انکے رعب اور لحاظ سے تخلیط اور اضطراب حرکات
سے باز رہے جو اوسکے حق مین مضر ہین اور اوسکی نیند پیدا کرنے مین زیادہ کوشش کرین گو بتقویت افیون وغیرہ کے ہو جو پیشانی وغیرہ پر لگائین
خواہ ناک مین لیکن افیون کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ قوت قوی ہو ورنہ ہرگز جائز نہین ہی کہ مہلک ہی بلکہ اگر ضعف ہو سوائے افیون کے اور چیزین
مخدر اور منوم جیسے شربت خشخاش وغیرہ کا استعمال کرین اور سر پر ضماد گاہو کا اور تخم خشخاش آب جو مین شریک کرکے لگائین اور فصد جہانتک
ممکن ہو ٹالتے رہین اگر تاخیر مین فصد کے کوئی ضرر متحمل نہو مگر یہ تامل ابتدائے مرض مین دو تین روز مناسب ہی اور جب ہو چکے خون کے زیادہ نکالنے
مین مبالغہ نکرین تاکہ بدن مین اسقدر خون باقی رہے جسکے زور سے طبیعت قوی رہے اور بحرانات مرض سے مقابلہ کرسکے اور معدہ مین غذا باقی
نرہنے کا بھی اہتمام کرین اگر قوت مرض اسکے مناسب ہو اور بعد فصد کے خاص اسکی طرف زیادہ توجہ درکار ہی اسلئے کہ تدبیر صائب یہ ہی
کہ نرم حقنہ سے جذب مواد بطرف اسفل کرین جیسے روغن گل ہمراہ آب جو کے خواہ پانی روغن زیتون ملا کر اور اگر بوجہ عصیان طبیعت وغیرہ
کے اس سے زیادہ قوی اجزا کی حقنہ مین ضرورت ہو مگر نرمی کی صفت مفقود نہو وہ بھی جائز ہی اور جسطرح بنے جذب مواد بطرف اسفل کیا
کرنا چاہیے خواہ پاؤن کی مالش سے خواہ اوپر گرم پانی ڈالنے سے یا اونکو مستحکم بندش کرنے سے بلکہ سینگی توڑنے سے خصوصا بوقت
تپ اوتر جانے کے اور قبل از وقت شدت حمی کے۔ اگر اونکی تپ کی یہ کیفیت ہو یعنے لازم اور بحال واحد رہتی ہو پس اکثر حجاب درمیان
دونون شانون کے واجب ہوتی ہی اول مین تدبیر لطیف غذا سے ایسے مرض کی اسقدر کرنی چاہیئے کہ فقط سکنجبین شکری پر اکتفا کرین اور پھر
تغلیظ تدبیر کرنے چاہئین مگر دونون تدبیرون مین رعایت قوت اور مرض کے برابر ملحوظ رہے۔ اور جسقدر ابتدائے مرض مین اعراض مرض کے شدید ہون
تلطیف غذا کی زیادہ کیجاے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہو کہ اوسوقت پوری دینی چاہیئے اور بہت سرد پانی سے اسکو پرہیز کرانا لازم ہی
خصوصا اگر ورم حجاب حاجز خواہ احشا مین ہو اور جب مرض مین انحطاط اور کمی شروع ہو رفتہ رفتہ تدبیر افزایش غذا کی کرین اور کدو کے ہمراہ اور سرد
ترکاریان کھلانی چاہئین اور ایسے وقت میدہ کی روٹی خوب سرد پانی مین بھیگی ہوئی بہت مفید ہوتی ہی اور جلاب برف مین سرد کیا ہوا
بھی مفید ہی ابتدا مرض مین صرف رادعات کا استعمال مناسب ہی ہان اگر سرسام کی وہ قسم ہو جسمین وہ رگین متورم ہون جو سر سے نکلتے ہین
ہمراہ حجاب کے کہ ایسی قسم مین حاجت ابتدا مین ایسے اجزا کی ہوتی ہی جنمین تھوڑا سا ارخا اور تسکین درد بھی ہو بعد ازان قوابض کی حاجت ہوتی ہی
مگر حقنہ کا استعمال برابر جاری رہے۔ اور اوسکے بعد اکثر وہ نطول یا دہن جنمین قبض نہو اور روغنین خشخاش واسطے نوم پیدا کرنے کے اور اوسکی اصلاح
بابونہ سے کرین تاکہ تھوڑی سی تحلیل بھی پیدا ہو جب ایسے علاج سے مرض مین کمی پیدا ہو اور ہذیان باقی رہ جائے سر پر دودھ پستان لینے
دوہین کہ اگر قوت قوی ہو شیر نر اور بشرط ضعف قوت شیر دختر اور جب دودھ دوہنے کو ایک گھنٹہ گذر جائے نطولات معتدلہ کہ جنمین
بنفشہ اور اصل السوس اور بابونہ اور تمام مبردات شریک ہون استعمال کرین جیسے اقرباذین کی قرابادین کو رہوئی۔ اگر مرض مین طول ہو جائے
اور ان معالجات سے فائدہ کچھ نہو خواہ مادہ ثقیل ایسا ہو کہ اوس سے سبات پیدا ہوتا ہی اور حد ابتدا سے گذر گیا اور سکون بہ نسبت
حرکت کے زیادہ ہوتا ہو اوسوقت مبردات کے استعمال سے احتراز واجب ہی اور خاصکر خشخاش سے بلکہ نطولات مین ایسے وقت

لبعد روز ہفتم کے تمام روز فود نج اور سداب اور عصارہ نعناع اکلیل الملک تجویز کرین اور سر پر لعاب تخم کتان اور روغن زیت درپانی رکھین اور
تمام بدن کو روغن گرم خوب سا ملتے رہین کہ اوسمین ڈوبا ہوا رہے اور جب لبعد روز ہفتم کے ارادہ حفظ قوت کا ہو خواہ لبعد اس مدت کی حفظ
قوت کا ارادہ کرین تھوڑی سی شراب پانی سے ملی ہوئی پلائین اور اکثر اسکے پینے سے قی پیدا ہوتی ہو کہ اوس سے نفع ہوتا ہو اور لبعض بیمارونکو
پانی کبھی روغن سرد و تر مین ملاکر پلاتے ہین تاکہ بآسانی قی ہو جاے اگر بوجہ فقدان عقل اور ادراک اور غلبہ بیہوشی کے پیشاب نکرتے
ہون اور حبس مین ضعف پیدا ہو جا ہیے کہ اونکے مثانہ پر روغن نیم گرم کی مالش کرین اور افضل روغن زیت ہو۔ خواہ مثانہ پر نطول یا بونہ
کو جوش دیکر کرین لبعد اسکے مثانہ کو دبائین تاکہ بول کا ادرار ہو اور اسی طرح کی اعانت اونکی ہر وقت کرتے رہین اور مثانہ کو دباتے رہین جسوقت
امید بول کرنے کی ہو۔ پھر اگر یہ تدبیر بکار آمد نہو اور اخراج بول کا نہو جو نطولات مدر بول مذکور ہین اونکو استعمال کرین اگر
ہاتھ پاؤن زیادہ ٹیکتے ہون اور کروٹین زیادہ لیتے ہون کہ اس سے اونکو ضرر زیادہ پہونچتا ہو اوسیوقت اونکے ہاتھ پاؤن کو باندھنا ضرور
ہو خصوصًا بروقت فصد کرنے کے کہ زیادہ واجب ہو۔ اگر زخم ابھی الم ہو اور بھرنہ آیا ہو پھر جب خوب سا انحطاط کا زمانہ پہونچ جاے اور اصل
مرض سے نکل آئین لیعنے افزایش مادہ وغیرہ کا وقت گذر جاے اور انحطاط اونکی بخوبی محسوس ہو اونکی تدبیر مثل تدبیر ناقہین کے کرنی
چاہیئے اور جھولے گہوارے طیار کرکے اونکو جھولائین اور ہواہ خواہ ریح مد سے خواہ گرم ہو اور لون سے اور دھوپ سے اونکو بچایا جاے
السیا نہو کہ نکس مرض پیدا ہو۔ اور اگر اونھین حمام کرانے کا خواہ نہلانے کا قصد ہو آب شیرین جسمین گرمی نرم ہو نہلاکر اونکے سلانے کا قصد
زیادہ کرین کہ سولانے کے منافع زیادہ ہین اور گوشت سبک سریع الہضم کھلانے مفید ہین یہ بیان عام سرسام کے علاج کا بطور شرکت
تھا اب جو تفرقہ صفراوی اور دموی کے علاج مین ہو وہ یہ ہو کہ صفراوی کے علاج مین زیادہ حاجت اسہال کی ہو اور فصد کی حاجت
کم ہو اور اسہال خلط صفراوی کا ایسے اجزا سے کرنا چاہیئے کہ بسہولت دفع ہو اور وہ ادویہ از قسم مزلقات لطیفہ ہین جو مذکور ہو چکی
اور خون کے صاف کرنے والی دوائین اور آئین شاہترہ بھی شریک ہو سکتا ہو اگر طبیعت کا مجیب ہونا ہر حال مین دریافت ہو اور بیشتر
سقمونیا بھی داخل کرتے ہین جسوقت اس بات کا اطمینان ہو کہ طبیعت مجیب ہو اور عادت مریض کی قبض طبیعت کی نہین ہو۔ اور صفراوی
سرسام مین اسقدر فصد قوی نہین کھولنی چاہیئے کہ قریب غشی کے نوبت پہونچے بلکہ ایسی فصد کھولنی چاہیے جو لائق بحال قوت ہو اور غش مین نڈالے
اور لبعد از فصد استفراغ مادہ کا اسہال سے کرین گے اور غذاے بارد رطب اختیار کرین گے اور دموی سرسام مین سرد غذا مناسب ہو اور
رطب نہین درکار ہو اور قابض ہونا غذا کا جائز ہو لبعد الفراغ کے مسہلات سے جیسے غذاے حصرمی اور ربانی اور سفرجلی اور تفاحی اور
صفراوی سرسام قابل استعمال ایسی غذا کے نہین ہو بلکہ اوسمین ایسی غذا جو کدو سے ہو خواہ کشک جو لیعنے جو مقشر سے اسلیئے کہ جو کی
بھوسی بھی قابض ہو۔ اور اسفیدباج اور قطف اور ماش وغیرہ اور ان غذا ونکو سرکہ سے ترش کرنا چاہیے یا منیشوق لیعنے آلوبالو خواہ
آلوے بخارا سے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سرسام صفراوی مین احتیاج اطفاے حرارت کی زیادہ ہوتی ہو اور دموی مین احتیاج
تحلیل کی زیادہ ہو اور تبرید سے حذر صفراوی مین زیادہ نکرنا چاہیئے بہ نسبت دموی کے اور نہ آب سرد سے اسقدر اجتناب صفراوی مین
درکار ہو اور توجہ معالج کی لطرف پیدا کرنے نیند کے زیادہ درکار ہو کہ نطولات مرطبہ کے ذرلیہ سے خواہ روغن کا ہو اور کدو کے
لگانے سے جس طور پر پیدا ہو سکے خواہ سعوط اسی فائدہ کے استعمال کرنے سے اور جو سرسام لبوجہ صفراے سوختہ کے پیدا ہوا ہو
اوسمین ترطیب کی طرف توجہ زیادہ کرین گے اور حقنے سرد اور مرطب تا امکان زیادہ استعمال کرین گے فصل اکتیسوین

فلغمونی کے بیان مین جو ورم فلغمونی جوہر دماغ مین عارض ہو اکثر اوسکا عروض متعفن خون سے ہوتا ہی کہ جوہر دماغ مین ورم
پیدا کرتا ہی اور کبھی ورزہاے دماغ کو متفرق اور جدا کرکے شبکہ دماغی مین تخلخل پیدا کر دیتا ہی سر کا حال یہ ہوتا ہی جیسے پھٹا جاتا ہی اور
اوسمین شگاف پیدا ہوا چاہتا ہی اور درد کی بہت ہی شدت ہوتی ہی اور آنکھین سرخ ہو کر باہر نکل آتی ہین اور دونون رخسارہ
بھی سرخ ہو جاتے ہین اور یہ سرخی ویسی نہین ہوتی جیسے کہ رخسارہ کے بھل سونے سے پیدا ہو جاتی ہی اور سرخی مین رخسارونکی
بے ترتیبی ہوتی ہی یعنے جہان زیادہ چاہیئے وہان کم اور برعکس - یہ ورم اکثر تیسرے روز قاتل ہوتا ہی اگر تین دن گذر جائین تو بچنے
کی امید ہوگی **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ یہ مرض زیادہ سخت نہین ہی ورنہ یہ عضو شریف یعنے اسقدر اوسکا تحمل نکر سکتا اس ورم
کا علاج مثل علاج سرسام کے اور کسی قدر بہ نسبت سرسام کے اسکا علاج قوی ہونا چاہیے - اور فصد اوس رگ کی جو زیر زبان
ہی زیادہ نافع ہوتی ہی مگر یہ فصد بعد مشترک عروق کے فصد کے جو سرسام مین بیان ہو چکی ہین کرنے چاہیئن اور نیز بعد فصد اور
رگون کے جو ایسے اورام مین باب کلیات مین بیان ہو چکی ہین

فصل بتیسوین حمرہ دماغی اور قوبا کے بیان مین

کبھی نفس دماغ مین حمرہ اور قوبا یعنے داد پیدا ہوتا ہی اور درد شدید اور سوزش بے انداز ظاہر ہوتی ہی مگر چہرہ پر اثر برودت کا
ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت اس ورم مین کم ہوتی ہی اور زردی بھی چہرہ پر آجاتی ہی اسی وجہ سے اور خصوصاً آنکھ مین زردی
زیادہ پیدا ہوتی ہی بعد ازان دفعتہً آنکھ مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور سرخ ہو جاتی ہین لیکن اکثر تو یہی ہی کہ آنکھین زردی مائل ہوتی
ہین اور منہ کے اندر خشکی زیادہ ہوتی ہی اور اس ورم مین مثل فلغمونی کے سبات نہین ہوتا ہی مگر اعراض اس ورم کے خوفناک زیادہ
ہوتے ہین اور تپ مین شدت بھی زیادہ ہوتی ہی - اور اسکا علاج مثل علاج صبارا کے ہی اور اکثر تیسرے دن قاتل ہوتا ہی اور جو تین دن بچگیا
پھر نجات کی امید ہی - لڑکون کے دماغ مین حمرہ جب پیدا ہوتا ہی سر کا چاند بیٹھ جاتا ہی اور گڑھا پڑجاتا ہی اور دونون آنکھین بھی اندر کی طرف گھس
جاتی ہین اور زرد ہو جاتی ہین اور تمام بدن خشک ہو جاتا ہی اوسوقت کا علاج یہ ہی کہ زردی بیضہ اور روغن گل سرد کرکے گھڑی گھڑی
پھر کے لگایا جاے اور عصارات بقول باردہ کے جو مرطوب ہین سر پر رکھے جائین خصوصاً آب کدو وغیرہ جیسا معلوم ہو چکا

فصل تنتیسوین صبارا کے بیان مین

صبارا جنون مفرطہ ہی جو سرسام گرم صفراوی مین پیدا ہوتا ہی تا اینکہ مریض وجود
مبتلا سے سرسام ہی ہذیان اور بیہودہ گوئی مثل مجنون کے کرتا ہی اور مضطرب اور مشوش بھی ہوتا ہی - اور قرانیطس خالص بعد ہذیان کے ہوتا
ہی اور بعد اختلاط عقل کے اور اوسکے ہمراہ جنون نہین ہوتا پھر اگر جنون بھی ہو اوسے صبارا کہین گے قرانیطس نہ کہین گے اور شاید
ماننا بھی یہی ہی مگر قرانیطس سے مرکب ہو گیا ہی جیسے قرانیطس گویا مالیخولیا کی وہ قسم ہی جو ورم اور تپ سے مرکب ہو جاے کہ اکثر اوسمین
پہلے جنون ہو کر پھر ورم اور تپ پیدا ہوتی ہی اور صبارا جب ہی پیدا ہوگا کہ قرانیطس حمراے خالص اور محترقہ سے پیدا ہوا ہو اس لیئے
کہ یہ خلط جسوقت دفع ہوتی اور جنون اسنے پیدا کیا پس اول وصول مین اوسکے خواہ بعد وصول کے فوراً صبارا پیدا ہوتا ہی اور
اوسکے پیدایش کا سبب ہوتا ہی قرانیطس مین جنون ورم سے عارض ہوتا ہی اور صبارا مین جنون اور ورم دونون معاً مادہ سے پیدا ہوتے
ہین اور نہ جنون سبب ورم کا ہوتا ہی اور نہ ورم سبب جنون کا اگرچہ ہر ایک انمین سے سبب زیادتی دوسرے کا ہوتا ہی جب
صبارا کا ظہور شروع ہوتا ہی بیداری طویل اور نیند مین اضطراب پیدا ہوتا ہی اور فزع یعنے خوف خواب مین ہوتا ہی اور کودنے
اور اوچھلنے کی نوبت پہونچتی ہی اور ہواس زیادہ اور وہم چلتی ہی اور نسیان غالب ہو جاتا ہی اور جواب نامناسب بہ نسبت سوال کے

دیتا ہی اور آنکھون مین سرخی اور اونمین اضطراب و گرانی اور گویا کہ وہ بخور روغن کے ہین اور کبھی دونون آنکھین بموجب بیان بالا کے زردی بھی ہوتی ہی اور بندد کا احساس نزدیک تفا کے ہوتا ہی اور دور و الیباجو صعود بخارات سے پیدا ہوتا ہی اور دونون آنکھون سے یا ایک سے آنسو بھی روان رہتے ہین بدون ارادہ کے جب مرض مستقر ہوا در مراتب مین سختی اور خشونت اور خشکی پیدا ہوتی ہی اور پھر آخر مرض مین جا کر حرکات جنون مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور حرکت اعضا مین ثقل تا اینکہ پلکون کی حرکت بھی بھاری ہوتی ہی اور جنون مین سے فقط ہذیان باقی رہ جاتا ہی اور کلام کرنے مین کمی اور عجز اور اکثر توجہ اوسکا کپڑون سے بھو لنسر ٹے اور جون چننے مین خواہ تنکے چننے کی طرف رہتا ہی اور نبض مین ضعف اور صغر اور صلابت بوجہ تیبس کے زیادہ ہوتی ہی کبھی ضبار اکی بعض قسم خالص نہین ہوتی با بنوجہ حالات کلام اور زیادہ وغیرہ خواہ اور حرکات مین اختلاف ہوتا ہی پس کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم ۔ علاج ضبار اکا بعینہ مثل علاج سرسام صفراوی کے ہی مگر اسمین ترطیب کی زیادتی درکار ہی اور ہاتھ پاون کی بندش باستواری ضرور ہی

فصل چونتیسوین لیثرغس کے بیان مین

سرسام بارد کو لیثرغس کہتے ہین یونانی زبان مین اور اوسکا ترجمہ عربی مین نسیان سے کیا جاتا ہی اور لیثرغس اوس ورم بلغمی کو کہتے ہین جو اندرون قحف یعنے کھوپڑی کے ہو اور یہی سرسام بلغمی ہی ۔ اکثر یہ ورم مجاری جوہر دماغ مین ہوتا ہی اور پردون مین خواہ جوہر دماغ مین نہین ہوتا اسلیئے کہ بلغم کمتر مجتمع ہوکر جھلی کے اندر نفوذ کرتا ہی کیونکہ جھلیان سخت ہین اور بلغم نرم ہے اور پردون مین خواہ جوہر دماغ مین اسوجہ سے نافذ نہین ہوتا کہ جوہر دماغ خواہ بلغم مین لزوجت ہی اور لزوجت مانع نفوذ ہی جیسے کہ ورم سخت اکثر صفراوی ہوتا ہی اور کمتر بلغمی ہوتا ہی اسلیئے کہ جوہر صفاقی اور جوہر عصبی مین نفوذ بلغم کا سبب کم ہوسکتا ہی ۔ علاوہ بیان یہ بھی کمتر ہوسکتا ہی کہ ان دونون سے یہ کم ہو اور ممکن یہ ہی کہ یہ ورم جوہر دماغ مین بھی ہو اور حجابہاے دماغی مین بھی یہ مرض پیدا ہو ۔ لیثرغس کا یہ نام باعتبار اوسکے عرض کے ہی اسلیئے کہ لیثرغس یعنے نسیان اس مرض کو لازم ہوتا ہی اور اسکے نام مین اکثر اطبا کو خطا واقع ہوتی ہی اور یہی وجہ ہی کہ اونھین دریافت ہوا کہ یہ عرض نسیان کا اوس مرض سے پیدا ہوتا ہی جو ورم بارد سے موجود ہوا ہی بلکہ اونھین الیسا دھوکھا ہوا ہی کہ وہ نفس نسیان کو مرض تجویز کرتے ہین ۔ پھر یہ بھی ہی کہ بعض اطبا ہر ایک ورم بارد کا نام لیثرغس رکھتے ہین یعنے جو ورم بارد دماغ مین ہو وہ لیثرغس ہی اگرچہ ورم بارد سوداوی ہو خواہ بلغمی ہو لیکن اکثر لوگ ومتقدمین لیثرغس فقط ورم بلغمی کو کہتے ہین ۔ اور اگر دونون کا نام لیثرغس اصطلاح مین رکھا جاے اسمین کیا ضرر ہی ۔ مادہ لیثرغس بلغمی کا قریب مادہ سدر کے ہوتا ہی لیکن اسکا مادہ مستحکم زیادہ ہوتا ہی مگر اس مرض کی پیدایش جمیع ایسی چیزون سے ہوتی ہی جنکے استعمال سے خلط بلغمی پیدا ہو اور اوسمین تخمیر بھی ہو ۔ اسی واسطے اکثر اسکی پیدایش پیاز کھانے سے ہوتی ہی اور تخمہ سے بھی جو بکثرت پیدا ہو یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور بکثرت مشروبات کے استعمال سے اور زیادہ فواکہ کھانے سے **علامات** اس مرض کی صداع خفیف اور حمی نرم اسلئے کہ تپ سے کوئی ورم اندرونی خالی نہین ہوتا بشرطیکہ وہ ورم خلط متعفن سے پیدا ہوا ہو اور اسی علامت سے اس مرض اور سبات مین تفرقہ کیا جاتا ہی ہان تپ اسکی نہایت نرم ہوتی ہی اسلیئے کہ مادہ بلغمی ہی اور بیشتر یہ تپ محسوس بھی نہین ہوتی اور لیثرغس کے ہمراہ سبات ثقیل بھی ہوتا ہی کہ ادھر مریض نے آنکھ کھولی اور پھر فوراً بند کر لیتا ہی اور نسیان بھی اسکے ہمراہ لازم ہی اور سانس پھولی ہوئی اور دیر مین آتی ہی اور ضعیف ہوتی ہی اور یہ سب امور مع اندک ضعف کے ہوتے ہین اور تھوک منھ سے زیادہ نکلتا ہی اور جمائی بھی بہت لیتا ہی اور بار بار منھ کھولتا ہی اور پھر بند کرتا ہی اور کبھی جمائی لینے کے بعد اوسکا منھ کھلا ہوا رہ جاتا ہی بوجہ غلبہ نسیان کے وہ منھ بند کرنا بھول جاتا ہی خواہ اوسے منھ کے بند کرنے مین کسل دامنگیر ہوتا ہی خواہ اوسکا

ارادہ یہی ہوتا ہی کہ تھوڑی دیر تک منھ کھلا رہے - بوجہ شرکت معدہ کے اسکو ہچکی بھی آتی ہی زبان مین سپیدی پیدا ہوتی ہی - جواب دینے مین کسل پیدا ہوتا ہی اور پلکون کی حرکت مین بھی کسل معلوم ہوتا ہی - عقل مین اختلاط اور براز اکثر تر اور تیلا ہوتا ہی اگر کبھی قوام مین براز کے خشکی پیدا ہوئی تو بمقدار معتدل خشکی ہوتی ہی - پیشاب اسکا مشابہ بول حمیر یعنے خچر کے ہوتا ہی اور کبھی کپ کپی اور اطراف مین عرق بھی پیدا ہوتا ہی - نبض ان لوگون کی بخلاف نبض اصحاب قرانیطس کے عظیم اور متفاوت بطی اور زلزلی یعنے ہلتی ہوئی اور متموج شبیہ نبض ذات الریہ کے ہوتی ہی - اور بطوء مین کم تر اور تفاوت مین شدید اور اختلاف مین کمتر اسلیئے کہ اذیت قلب کو اس مرض مین کمتر پہونچتی ہی اور اس مرض مین وہ قسیم نبض کی جسے واقع فی الوسط کہتے ہین زیادہ پیدا ہوتی ہی اسلیئے کہ قوت حیوانی اس مرض مین سلیم رہتی ہی اور تپ مین کمی ہوتی ہی کہ اسلیئے کہ قلب سے اس مادہ کو تبعد اور دوری ہی اور سبات زیادہ ہوتا ہی اسلیئے کہ مادہ اسی جگہ یعنی دماغ مین ہی اور ذات الریہ مین ورم ریہ سے مادہ بطرف دماغ کے چڑھتا ہی اگر ہم فرض کرین کہ مادہ سوداوی کے ورم کو بھی لیثرغس کہتے ہین اوسکی علامت یہ ہی کہ درد شدید اور دل تنگی اور ہذیان اور آنکھ کھولے ہوے مبہوت اور اگر لیثرغس جوہر دماغ مین ہو سبات بہت ہی - زیادہ اور دشواری مین اندا و زبان سپید زیادہ ہوتی ہی اور آنکھ باہر کی طرف نکلی ہوئی اور پلکیہ اوملی پڑتی ہین اور بدشواری حرکت پیدا ہوتی ہی - اور اگر حجاب دماغ مین ورم ہو وجع شدید اور حرکات مین خفت اور سبکی اور احتباس بول اکثر پیدا ہوتا بوجہ نسیان کے اور نیز بوجہ اون عضل کے جو بول کے گرانے مین کام دیتے ہین اور منجملہ اون علامات کے جو آدمی کو لیثرغس کیطرف لیجاتے ہین یہ ہی کہ اختلاج سر مین بکثرت ہو اور کسل اور گرانی بھی زیادہ ہو اور جسوقت اعراض لیثرغس کے شدید ہون اور عرق زیادہ نکلے پس وہ قاتل ہی اسلیئے کہ عرق مسقط قوت ہی جسوقت سیلان پھیل جائے اور اعراض مین انحطاط پیدا ہو البتہ انجام کار مین سلامتی مریض پیدا ہوگی اور خصوصًا اگر اورام پس گوش پیدا ہون اسلیئے کہ اکثر بحران اس مرض کے انھین اورام سے ہوتے ہین **علاج** اگر کوئی مانع نہو پہلے فصد سے ابتدا کرنی چاہیئے اوسکے بعد حقنۂ حادہ کا استعمال کرکے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیئے اور اوسکو قی کرانی چاہیئے اسطرح پر کہ ایک پر مین رائی اور شہد لگا کر حلق مین ڈالین اور قی کرائین اور ایسے مکان مین جو خوب روشن ہو اوسے ٹھہرانا چاہیئے اور زیادہ بینکی خواہ اونگھ مین ہر وقت آنکھین بند کیئے پڑے رہنے سے اوسے باز رکھنا چاہیئے اور جب وہ اونگھے بار بار جگایا اور ہوشیار کر دیا جاے - اور ابتداے مرض مین مادہ کو روغن گل اور سرکہ سے روکنا لازم ہی یعنے اسکی مالش ان دواؤن سے بعد ابتداے مرض کے کرنی چاہیئے اور بعد دو دن کے اوسمین جند بیدستر اور سرکہ عنصل بھی شریک کیا جاے اور بارد شیء اوسکو بہت کم پلانی چاہیئے خصوصًا ابتدا و انتہا مین علی الخصوص انتہا آخر زمانہ مین اسکی احتیاط ضرور ہی - اور بخوبی حمایت رہی کہ ایسی چیز مستعمل نہو - پھر بعد اس مالش کے تمریخ بدن کی روغن زیتون و راجوائن اور تخم بادریون و فلفل اور عاقرقرحا سے کرین گی خواہ ایسی خشک اور دواؤن سے اور نطول ایسے قوی استعمال کرین جو تحلیل کی قوت زیادہ رکھتے ہین اور مشمومات اور عطوسات اور لطیف غرغرہ جنکا نگیان انکا ان ذکر قانون عام مین ہو چکا ہی استعمال کرین - اگر عنصل تر و تازہ کا اوسکے سر پر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور تمامی ایسی چیزین جو محمر ہین یعنے جلد مین سرخی پیدا کرتی ہین خون کو جذب کرکے وہ بھی اور خردل کا مطبوخ بھی استعمال کرنا چاہیئے اور اطراف اوسکے اسقدر ملے جائین اور اسقدر دبائے جائین کہ سرخ ہو جائین اور اونکی دلک و دبانے سے مریض کو خوب اذیت محسوس ہو کہ اس سے بھی نفع عظیم پیدا ہوتا ہی اور اگر گہری غنودگی مین پڑ جاے بالون کے زور سے کھینچنا چاہیئے اور ایک ایک بال پر سے سیدھا کھڑا کیا جاے اور سر کے پیچھے نزدیک نقرہ کے محاجم یعنے پچھنے چسپان کرین بہت سے مگر خالی پچھنے بلا شرط لگانے چاہیئن اور کبھی بھرے ہوے پچھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہی

جسوقت خون نکالنے کی ضرورت ہو اگر کبھی ایسے مریض کو غذا دینے کی ضرورت ہو آب ترمس اور آب نخود ہمراہ آب کشک کے دینی چاہئے اور بعد غذا دینے کے اطراف کے دبانے پر اہتمام کرنا چاہیئے چند ساعت تک تاکہ جذب بخار کا اوپر کی طرف نہونے پائے اگر بوجہ طول مرض کے مسہل کی حاجت ہو خصوصًا جب رتعاش مفاصل وغیرہ پیدا ہو اور ہاتھ پاؤن ہلاکرین تین ماشہ جند بیدستر اور تھوڑا سی سقمونیا کہ ایک دانق سے کم ہو دینی چاہیے اور اگر افراط اور زیادتی حمی کا خوف ہو سقمونیا کو ترک کر کے فقط جند بیدستر کو دینا چاہیئے اور فقط تبدیل مزاج مریض پر اکتفا کرنا بہتر ہے عمدہ استفراغات سے یہ ہے کہ حقنہ کا استعمال کیا جاے اور اگر باضطرار سوائے حقنہ اور طرح کے مسہل کی ضرورت ہو ایارج فیقرا ایک درم اور ربع درم تخم خنظل اور ثلث درم بلیلہ اور ایک دانگ مصطگی بشرطیکہ حمی شدید نہو اور اجابت کا بھی وثوق پورا ہو دینا چاہیئے اور اگر بنظر عادت مریض خواہ اور وجوہ سے اجابت ہونے کی پوری امید نہو باوجود پلانے مسہل کے حمول اور شیاف کا بھی استعمال کیا جاے تاکہ دونون قسم کی دوا سے اجابت ضرور پیدا ہو جاے اور بعد استعمال دواے مسہل کے مریض کو بیدار اور ہوشیار کرتے رہین اور بہ تکلف قضاے حاجت پر اوسے آمادہ کرین اگر باوجود پیدا ہونی حاجت مریض براہ نسیان بول و براز کے دفع کو بھول جاے جالینوس پر لینے وہ دو رگین ہو ناف کے دونون طرف واقع ہین اونپر نیز شکم پر نطول ایسے پانی سے کرین جسمین بابونہ اکلیل الملک بنفشہ بیخ سوسن جوش دیا ہو اور مثانہ کو خوب دبائین اور بول کو دبا دبا کر نکالین پھر مرض زمانہ منتہی کو پہونچے جھولے اور گہوارہ جیسے اوپر مذکور ہو چکا استعمال کرین اور مریض کو تھوڑی سی ریاضت کرائین اور جو تدبیر نقیہ لوگون کی ہے وہی تدبیر انکی نسبت جاری رکھین

فصل پینتیسوین اُس پانی کے بیانمین جو اندر قحف کے پیدا ہو

کبھی اندر قحف کے یعنے استخوان سر کے رطوبات مائی ایسے مجتمع ہو جاتے ہین اور کبھی قحف کے باہر انکا اجتماع ہوتا ہے خارج قحف اگر مجتمع ہون تو انپر دلالت وہ امور کرتے ہین جنھین ہم بیان کرینگے اور اندر قحف کے یعنے اوپر اوس جھلی کے جو سخت ہے اگر اجتماع رطوبات مائیہ ہو گرانی سر مین پیدا ہوگی اور آنکھ بند کرنے مین وقت اور دشواری ایسی پیدا ہو کہ بند کرنا ممکن نہین ہوتا اور آنکھ مین رطوبت زیادہ بھری رہتی ہے اور ہمیشہ آنسو روان رہتے ہین اور آنکھین کھلی رہ جاتی ہین اور اس مرض کا علاج کچھ ہو نہین سکتا ہے

فصل چھتیسوین خارج کے اورام اور خارج قحف کے پانی اور لڑکون کے عطاس کے بیان مین

کبھی اون حجابونمین جو خارج سر سے ہین اورام حارہ خواہ باردہ پیدا ہوتے ہین اور کبھی اجتماع پانی کا سر مین خصوصًا لڑکون کے سر مین عارض ہوتا ہے اور جوانون کو بھی کبھی یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہے سبب اس مرض کا یہی ہے کہ بہت سے رطوبات درمیان قحف اور جلد کے خواہ درمیان دو حجابون کے جو خارج دماغ ہین مجتمع ہو جاتے ہین اور اسیوجہ سے اوس مقام مین سر کے ایک پستی سی پیدا ہوتی ہے اور بکا یعنے رونا اور بیداری پیدا ہوتی ہے اور لڑکونکو یہ مرض اکثر بوجہ خطاے قابلہ کے پیدا ہوتا ہے کہ وہ براہ خطا اور نادانی سر کو اس زور سے دباتی ہے کہ اوسکے اجزا مین جدائی اور تفرقہ پیدا ہو کر رگون کے منھ کھل جاتے ہین اور جلد کے نیچے سے خون رقیق مائے سیلان کر اپنی جگہ پہونچ جاتا ہے اور کبھی اور قسم کے رطوبات سواے رطوبات مائی کے بھی پیدا ہو جاتے ہین پس اگر رنگ جلد سر کا بحال خود باقی ہو اور شی مجتمع ہلتے اور سرکتے ہوے اور دبتے ہوئے نظر آے یہ پانی سر مین بھرا ہوا ہے اور اگر رنگ جلد کا متغیر ہو جاے اور ملمس صحیح ملمس کے مخالف ہو اور مقام اجتماع مین ایک قوت سے ہو اور بیٹھنے اور سرکنے پر امتناع ہو خواہ کسی طرح کی لذع یا درد پیدا ہو ورم خارج قحف مین لڑکون کے سر مین جب پانی پڑ جاتا ہے اور اکثر یہ پانی لڑکون کے سر مین پیدا ہوتا ہے اوسکی زیادتی اور کمی کی شناخت ضرور کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ اندر سے باہر کو آجاتا ہے یا نہین اگر ایسی صورت ہو اور کثرت سے آتا ہو اسکا بھی علاج ہو نہین سکتا ہے اور اگر تھوڑا سا ہے اور جلد خواہ استخوان قحف سے لپٹا ہوا ہو اوسکو مرض مین چاک کر کے نکال

لینا چاہیے خواہ اگر کچھ زیادہ ہو دو طرف چاک کرینگے کہ دونون زخم آپسمین متقاطع ہون خواہ تین طرف متقاطع چاک کرین اگر مقدار اسّے بھی زیادہ ہو
اور جسقدر پانی بھرا ہوا ہی اوسے نکال ڈالین اور اوسکے بعد پٹی وغیرہ سے خوب درست کرکے اسطرح بندش کرین کہ زخم کے منھ باہم وصل ہوجائین اور
تین دن تک روغن زیتون اور شراب وسپر لگائین اور تیسرے روز بندش کھول کر مراہم اور فتیلہ سے زخم بھرنیکا علاج کرین اگر اسکی حاجت ہو
خواہ ٹانکین لگائین اور سی دین درزونکو اگر فقط ٹانکے سے کفایت ہوتے معلوم ہو پھر مرہم وغیرہ کی کچھ حاجت نہین اور اگر گوشت بھرنے مین اور
اوگنے مین دیر ہو پس اطبا ایسے وقت ہڈی کا چھیل ڈالنا تجویز کرتے ہین کہ خفیف خفیف چھیل ڈالین تاکہ گوشت بہت جلد پیدا ہو اور اگر بہت ہی کم
ہو فقط تحلیل خلط ایسے ضماد سے جو مانع زیادتی کا ہو کافی ہوگی اورام گرم کی شناخت اور اورام سرد کی بخوبی اوپر کے فصول سے ہوچکی ہی کہ ملمس
اور لون سے بخوبی معرفت ہوسکتی ہی اور سرد و گرم جو چیز ورم تک پہونچے اوسکی موافقت اور ناموافقت سے شناخت ہوسکتی ہی اور جمیع
اقسام مین ورم کے ایک الم اور اذیت ایسی پیدا ہوتی ہی کہ قحف مین ضغطہ اور تنگی پیدا ہوکر یہ الم پیدا ہوتا ہی جب مقام ورم کو مس کرین الم اور
اذیت پیدا ہوگی۔ علاج اون اورام کا بعینہ وہی کرینگے جو سرسام کا علاج ہی اور اتنا خیال ضرور چاہیے کہ چونکہ یہ اورام خارج از قحف ہین دوا
قوی بھی مستعمل ہوسکتے ہین اور ضرر کا امان ہی اگر دوا سے قوی مستعمل ہو حجامت کا فائدہ ان اورام مین فصد سے یقیناً زیادہ ہی لڑکون کو تواتر
چھینک جو عارض ہو چاہیے کہ اوسکی مرضعہ اور دودھ پلانے والی کو آب جو خواہ آب سویق کھلائین اگر لڑکے کو دست آتے ہون
اور بقول بعض اطبا شیر بریان کرکے ونیز تخم خرفہ بریان استعمال کرین اسلیئے کہ اس مرض مین اسہال کا عارض ہونا بہت برا ہی الغرض مرضعہ
کو چاہیے کہ گرمی اور گرمی پیدا کرنیوالی چیزون لینے سے پرہیز کرے اور یافوخ پر بنفشہ سرد کیا ہوا رکھے کہ بہت سودمند ہی فصل بتائیسوین سبات
سہری کے بیان مین بعض اطبا اسکو شخوص سے بھی نامزد کرتے ہین اور یہ صحیح نہین ہی بلکہ شخوص ایک قسم جمود کی ہی مین کہتا ہون سبات
سہری وہ مرض ہی جو سرسام بارد اور سرسام حار سے مرکب ہوتا ہی اسلیئے کہ یہ ورم دونون خلط یعنے بلغم اور صفرا سے پیدا ہوتا ہی اور سبب
اسکی پیدایش کا یہ ہی کہ امتلا دونون اخلاط الات مین ہوتا ہی اور کثرت خورش اور زیادتی مشروبات کے ہمراہ سکر کے اسکا باعث ہوتی ہی
کبھی دونون خلط مین بوجہ تساوی کیفیت کے اعتدال ہوتا ہی اور کبھی ایک خلط ان مین سے دوسرے پر غالب ہوتی ہی اوسوقت غالب کے خلط علامات
زیادہ ہوتے ہین اگر خلط بلغم کا غلبہ ہو اوسوقت اس مرض کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہی اور اگر صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہین اور کبھی اس
مرض مین یہ بات ہوتی ہی کہ بعض اوقات مین خلط صفراوی غالب ہوجاتی ہی اور کسی وقت غلبہ بلغم کو ہوتا ہی بلغم کے غلبہ کے وقت سبات
اور ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہی اور آنکھونکا بند رہنا اور جواب کلام بناگواری دینا اور اگر دیا بھی تو جیسے کوئی ٹالتا ہو اور سوچ سوچ کے بے پروائی
سے دیتا ہی۔ اور صفراوی خلط کا فعل یہ ہوتا ہی کہ بیداری اور ہذیان اور تیز نگاہ سے دیکھنا برابر علی الاتصال اور گہری نیند خواہ پینکی پیدا
نہین ہونے پاتی ہی بلکہ ہر وقت پینکی کے آگہی افعال اور حرکات آواز وغیرہ پر باقی رہتی ہی پھر جب بلغم کا غلبہ دوبارہ ہوتا ہی سبات ثقیل اور پلکونکا
بند ہوجانا جسوقت کھولنے کا ارادہ کرے پیدا ہوتا ہی اور پھر صفرا کا غلبہ جب پیدا ہو بہت جلد متنبہ ہوجاتا ہی اگر کوئی اوسے جگاوے اور آگاہ کرے
اور ہذیان شروع ہوجاتا ہی اور قصد حرکت کا کرتا ہی اور آنکھ بھی کھولتا ہی مگر دیکھنے کے طور کی کیفیت پیدا نہین ہوتی اور نہ بند ہونے
کی سی صورت ہوتی ہی بلکہ اوپر کی پلک فقط اوٹھ جاتی ہی اور جیسے اصحاب سرسام آنکھ پھوٹے کھلنے مین ہوتی ہی وہی صورت اسکی
آنکھ کی بعینہ ہوتی ہی اور خواہش اسکی بھی رہتی ہی کہ ہر وقت لیٹا رہے اور جو وضع طبعی لیٹنے کی ہی اوسکے خلاف طور پر لیٹنے کو خواہش کرتا ہی
اور چہرہ پر اسکے تہیج پیدا ہوتا ہی اور رنگ چہرہ کا سبز سرخی اور سنہری مائل ہوتا ہی۔ علاوہ بران اکثر حالات مین اسکے پلک اوپر کی طرف

کبھی رہتی ہی پھر جب آنکھ کھولتا ہی مثل اصحاب شخوص اور جمود کے آنکھ کھولے ہوے رہ جاتا ہی اور کسی طرف نگاہ نہین جاتا اور اگر کچھ کلام کرتا ہی کلام اوسکا منتظم
اور تمام نہین ہوتا اور پانی اسکے حلق سے نہین اوترتا بلکہ ٹھہرا رہتا ہی تا انکہ اکثر نتھنون کی طرف سے گر پڑتا ہی اور اسی طرح اگر حریرہ وغیرہ کوئی
پتلی غذا کھلائی جاے اوسکا بھی اوترجانا دشوار ہوتا ہی اور جب یہ نوبت پہونچے زبون حالی اوسکی زیادہ سمجھنی چاہیے اکثر اسے احتباس
بول اور براز بھی عارض ہوتا ہی ساتھ ہی خواہ بول اور براز مین کمی پیدا ہوتی ہی اور ضیق النفس بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی اس مریض کے آثار مشابہ مرض
اختناق رحم کے ایسے ہوجاتے ہین مگر فرق یہ ہی کہ اختناق رحم مین چہرہ بحالت خود باقی رہتا ہے اور تمام علامات اختناق رحم کے جو اوسکے مقام
خاص مین مذکور ہین وہ بھی فارق ہوتے ہین - ایک یہ بھی فرق ہی کہ اس مرض مین اگر کسی بات کی خبر مریض کو عین حالت بیہوشی مین کرین ہوسکتا
ہے اور سمجھنے اگر دین تو سمجھ بھی سکتا ہی اور مختنق باختناق رحم کو یہ بات ممکن نہین ہی - یہ مریض لشیرغس سے بھی مشابہ ہی لیکن اتنا فرق
ہی کہ جیسا لشیرغس کے مریض کا بحال خود باقی رہتا ہی اس مریض کا چہرہ ویسا باقی نہین رہتا لیکن متغیر ہوجاتا ہی البتہ ان بیمارون کو سہر
اور آنکھ کا کھولنا بدون دیکھنے کے کیفیت کے جیسے اوپر ابھی مذکور ہوا عارض ہوتا ہی اور تپ اسمین شدید ہوتی ہی - اور قرانیطس سے بھی
اس مرض کو مشابہت ہی فرق یہ ہی کہ سبات اس مرض مین زیادہ ہوتا ہی اور ہذیان کم نبض اس مرض کی سریع اور متواتر بسبب
ورم کے ہوتی ہی اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہی اور نیز بسبب اخلاط جمودی کے نبض مین سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہی اسی وجہ سے اصحاب
لشیرغس کی نبض سے جدا ہوتی ہی - اور عریض اور قصیر بسبب بلغم اور ورم بلغمی کے ہوتی ہی اس جہت سے مخالف نبض قرانیطس کے ہوتی ہی
اور قصیر ہونے کی جہت سے نبض عریض ہوجاتی ہی - پھر یہ بھی بات ہی کہ اس مرض کی نبض بہ لنسبت لشیرغس کے قوی زیادہ ہوتی ہی اور قرانیطس
کی نبض سے ضعیف ہوتی ہی اور نبض مین امتداد اور تشنج متفاوت نہین ہوتا جیسے اختناق رحم کی نبض ورنہ قوت اس نبض کی ثابت ہوتی اور نہ
انتظام سے یہ نبض خارج ہوجاتی ہی ایسی کہ نہایت منتظم ہوجاے جیسے کہ اختناق رحم مین بلکہ قوت ساقط ہوتی ہی اور نبض متواتر ہوجاتی ہی علاج
علاج مشترک اس مرض کا فصد ہی جیسے کہ قانون عام مین مذکور ہوچکا اوسکے بعد حقنہ کا استعمال کہ اوسکی زیادتی او تیزی اور نرمی
بقدر مادہ کے تجویز کرنی چاہیے بذریعہ علامات مذکورہ کے اور جیسا معلوم ہو ویسا کرنا چاہیے اگر بلغم کی زیادتی ہو اوسکی تدبیر کرینگے
اور اگر صفرا زیادہ ہو اوسکا علاج کیا جاے اور غذا سے بھی ممانعت کیجائیگی جیسا قرانیطس مین بیان ہوچکا خصوصاً اگر سبب
مرض کا کثرت طعام ہو اسی طرح اگر سبب اکثار طعام ہو مریض کو قی کرائین اور طعام اور غذا سے معدہ کو خالی کرکے پھر اور تدبیرات
کرینگے اور اگر بسبب سکر اور مستی شراب کے یہ مرض پیدا ہوا ہی تاوقتیکہ سکر برطرف ہوجاے کچھ علاج نکرینگے اور بعد افاقہ کے
بیہوشی سے فقط مرطبات پر اقتصار کرینگے اور اخیر مین وہی علاج جو آخر خمار مین کیا جاتا ہی کرین گے - اس مرض کے جمیع اقسام نطولات
اور ضمادات اور عطوسات مذکورہ بالا مین مشترک ہین اسی طرح استفراغات مشترک جو لطیف ہین خواہ لطیف اقسام کے حقنہ جیسے
اوپر مذکور ہوچکے وہ بھی باشتراک جمیع اقسام مین بکار آمد ہین اور یہ سب دوائین اس مرض مین اتنی قوی ہونی چاہیین جسقدر کہ قرانیطس
مین قوی ہوتے ہین اور نہ اسقدر جیسے اوس لشیرغس مین جو بوجہ شخوص کے پیدا ہو بلکہ اون دوائون مین ترکیب مناسب ایسی درکار
ہی جو دونون مادہ کے مناسب ہو یعنے صفرا اور بلغم دونون کی رعایت ملحوظ رہے اور غالب وہی اجزا ہون جو خلط غالب معلوم ہو
قانون عام مین ان سب امور کی تفصیل بطور واجب بیان ہوچکی ہی - اس مرض کے نطولات مین جسوقت خلط صفراوی غالب ہو
برگ بید سادہ اور بنفشہ اور اصل السوس اور جو مع بابونہ کے اور اکلیل الملک و شبت داخل ہونا چاہیے - اور بشبیر شربت خشخاش

بھی پلانا چاہیئے اگر خوف غلبۂ بلغم کا ہو اور اسکے پلانے سے غرض یہ ہوتی ہی کہ نیند پیدا ہو پھر اگر دونون مادہ برابر ہون مرزنجوش اور بیخ ازخر زیادہ کرنی چاہیئے اور اگر غلبۂ بلغم کا ہو ورق غار اور سداب اور فودنج اور زوفا اور جند بیدستر اور صعتر اضافہ کرین اور یہی حال ضمادات اور حقنہ کا بھی ہی اور بلحاظ قواعد مذکورہ قانون کا بھی ضرور ہی اور ان ضمادات کو انتخاب کرلینا قرابادین سے بھی ممکن ہی - آخر مرض مین اور بعد انحطاط مرض کے نطولات باردہ سے اجتناب بہتر ہی اور فقط اون ملطفات پر اقتصار کرنا چاہیئے جو مذکور ہوچکے اور پرہیز بھی چلا جائے اور تدبیر نافعین کی جاری رہے **فصل اڑتیسوین شجۂ اور قطع جلد سر کے بیان مین** اور جو کچھ کہ مقام اسکے ہی سر مین جو تفرق اتصال واقع ہو اوسکے چند صورتین ہین یا فقط جلد سر کی ہٹ جائے اور گوشت تک اثر پہونچے خواہ ہڈی تک بھی اثر اسکا پہونچ جائے اور موضع ہو یعنے ہڈی کھل جائے خواہ متصل ہو کہ ہڈی چیخ جائے خواہ سمحاق ہو اور سمحاق کے اقسام مین سے ایک چوٹ کا نام قطرہ بھی ہی اور اوسکی صورت یہ ہی کہ حجاب اور پردہ دماغ کھل جائے اور اوسمین ورم پیدا ہو جائے اور چربی اسطرح نکل آئے کہ اوسکی صورت مثل قطرہ یعنے سمارونغ کے خسی ہندی مین ہمپن چہتر اور بعض اطراف مین کمنی کہتے ہین ہو جائے اور ایک قسم کی سر کی چوٹ کا لامہ بھی نام ہی کہ اوسکا منہ سخت ہوتا ہی اور ایک اور قسم کو جائفہ کہتے ہین اور اسی قسم مین خطرہ اور اندیشہ زیادہ ہی اور جو زخم دماغ کی جھلی تک پہونچ جاتا ہی بطرف جانب ماؤف کے استرخا اور جانب مقابل مین چوٹ کے تشنج پیدا ہوتا ہی اور اگر قطع کی نوبت بطون دماغ تک نہ پہونچے بلکہ رقیق پردہ کی حد تک پہونچ کر ٹھہر جائے بہتر ہی اور امید اصلاح کی ہوسکتی ہی اور اگر جوہر دماغ تک صدمہ قطع کا پہونچے حمی اور قی صفراوی پیدا ہوتی ہی اور کم نجات ملتی ہی ایسی قسم مین ہلاکت سے زیادہ سلامت حال اوسی قسم کی چوٹ مین ہوتی ہی جسکی شکل مثل قطرہ کے ہو اور مقام اوسکا دونون بطن مقدم مین ہو اور تدارک بھی فوراً کیا جائے اوسوقت درست ہو کر مل جاتا ہی - اور جو شجہ بطن موخر کے دونون حصہ سے کسی حصہ مین پہونچے اوسکے علاج مین صعوبت ہی اور بطن اوسط کی چوٹ اور شگاف کا علاج اس سے بھی زیادہ دشوار ہی اور ہیئت اصلی اور طبعی کی طرف اسکا عود کرنا مشکل ہی اور بعید از قیاس ہی - ہان اگر تھوڑا ہو اور جلد اوسکی تدبیر کیجائے کہ اوسکی اصلاح اور ملانے کی تدبیر شاید ایسے وقت کچھ موثر ہو خواہ بہت جلد ایسی تدبیر کرین کہ ورم پیدا ہونے پائے تفصیل معالجہ کی بینے جراحت شجہ کے علاج مین ذکر کی ہی کتاب چہارم مین جہان ذکر قروح کا ہی اور علاج کسر کو باب کسر اور جبر مین بیان کیا ہی - اطبا کے علاج کسر قحف مین جو منقلع ہو یعنے جسمین کاسہ سر اوتر جائے اور اسی کو شجہ منقلہ بھی کہتے ہین دو مذہب ہین بعض کی رائے یہ ہی کہ ایسے شجہ کا علاج اون اجزا سے کرنا چاہیئے جو سکون شدید پیدا کرین اور الم اور درد کو بڑھنے ندین - اور بعض کی رائے کہ ایسی دواؤن کا استعمال کرین جو تخفیف زائد پیدا کرتے ہین اور بعد قطع کر ڈالنے اور اکھڑے ہوئے چیرکے اور کاٹ ڈالنے ٹوٹے ہوئے اور کھینچ لینے شکستہ کے استعمال ادویہ جذاب کا از قسم مرہم وغیرہ کے اوسی مقام پر اوپر کی طرف استعمال کرتے ہین اور سرکہ اور شہد وغیرہ بھی استعمال مین رکھتے ہین - اور صحت اور سلامت مریض دوسری قسم کے معالجین کے ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت پہلی قسم کے علاج کے اور کچھ مقام تعجب نہین ہی اسلیے جالینوس نے کہا ہی کہ مزاج ہڈی اور جھلی کا خشک ہی **مقالہ چوتھا بیان مین امراض سر کے** اور ان امراض کے جنکی مضرت افعال حسی اور افعال سیاسی مین زیادہ ہی اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل پہلی سبات اور نوم کے بیان مین** سبات اوس نیند کو کہتے ہین جو بافراط ہو اور اوسمین ثقل اور گرانی بھی ہو پھر ہر ایک نیند ثقیل کو سبات نہین کہتے بلکہ جسکے ثقل مین مدت اور کیفیت بھی ساتھ ہی پائی جائین یعنے مدت ثقل کی طولانی ہو اور ہیئت نیند کی اقوی ہو اسطرح پر کہ جاگنا دشوار ہو اگرچہ بار بار جگایا جائے نوم کی ایک قسم طبعی ہوتی ہی یعنے اوسکی

مقدار اور کیفیت بطور طبیعت کے ہوتی ہے اور ایک قسم نیند کی ثقیل ہوتی ہے اور ایک قسم سبات مستغرق جیسے گہری نیند اور بیخبر ہو کر سونا ہوتے ہیں مگر مجملاً یہ کہ
نیند کے جمیع اقسام میں روح نفسانی آلات حس اور حرکت سے بطرف مبدا کے رجوع کرتی ہے اور اسی وجہ سے آلات حس اور حرکت کی اپنے افعال سے بالفعل
معطل اور بیکار ہو جاتے ہیں سوا کے چند حرکات اور افعال کے جنکا بقا مادام حیات ضرور ہے اور زندہ اور مردہ کا تفرقہ انہیں افعال کی وجہ سے ہو سکتا ہے جیسے
آلات حس اور سانس لینے کے نوم طبعی علی الاطلاق وہی نیند ہے جسمیں روح نفسانی اندر کیطرف بروقت کم ہونے روح حیوانی کے چلی جا کہ تبعیت روح حیوانی کی روح نفسانی
روح بھی اندر کو جاتی ہے جسطرح حرکات لطیف اجسام کے باہم آمیختہ اجسام کثیف سے بنظر ضرورت خلا کے پیدا ہوتی ہیں وہمراہ اجسام لطیفہ کے اجسام کثیفہ بھی چڑھ جاتے
ہیں جیسے پانی کھینچنے والی کل میں کیچڑ اور ریت وغیرہ بھی چڑہ آتی ہے اور اکثر اندر جانا اس روح کا واسطے راحت کے بھی ہوتا ہے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ روح اندر جسم کے
جا کر پکی ہو اور غذا آپکی اور اسمیں نمو پیدا ہو اور زیادہ ہو جاوے اور اسکا جوہر ذاتی بڑہ جاوے اور جسقدر بروقت بیداری کے متحلل ہو کر کم ہو گئی ہے اوسکے عوض
اوتنی اور پیدا ہو جاوے اس سے پچھلی صورت کے ترتیب حال اوس شخص کے نیند کا ہے جو بیمار ہوا اور اب ماننہ انحطاط اوسکے مرض کا قریب پہونچے کہ ایسے شخص
کو گہری نیند ایسی نہبت آتی ہے اور یہی نیند اوسکی بیماری کے سکون پر دلیل ہوتی ہے مگر ایسی نیند اگر صحیح آدمی کو عارض ہو دلیل خوبی پر ہو گی اور جس شخص کے
بدن سے استفراغ اخلاط خوب سا کیا جاوے بذریعہ دوا کے بعد استفراغ تام اور نقاء کامل کے نوم غرق پیدا ہوتی ہے اور معدہ بھی ہوتی ہے اور تقویت
اوسکی زیادہ کرتی ہے کبھی نوم غیر طبعی بھی علی الاطلاق عارض ہوتی ہے جیسے اگر بافراط تحلل روح کا اندر جسم کے ہو بیرونی روح بطرف مبدا کے
رجوع کرتی ہے اسلیے کہ جو روح تحلل سے باقی رہ گئی ہے اوسے اسقدر انبساط کی گنجایش نہیں ہے اور اوسکی زیادتی مقدار اسقدر کم ہو گئی ہے کہ
بقدر کفایت باقی نہیں ہے کہ سب جگہ پہونچ سکے جسطرح تحلل روح کا حرکت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد تحلل کے بوجہ کمی روح اندرونی کے روح
بیرونی اندر کیطرف رجوع کرتی ہے خواہ بروقت ریاضت قوی کے جو تعب پیدا ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ روح نفسانی کا بافراط استفراغ
ہو جاتا ہے بناءً بریں نظر طبیعت میں حرص پیدا ہوتی ہے کہ باقیماندہ روح کو روک لیتی ہے تا انکہ غذا سے کسی قدر مدد پہونچے اس غیر طبعی نیند میں
اور پہلی قسم کی نیند میں فرق یہ ہے کہ جسطرح بدن صحیح طالب غذا کا واسطے قائم ہونے بدل ما یتحلل طبعی کے ہوتا ہے اور جو بدن بوجہ اسہال
اخلاط کے بدن سے طالب غذا کا بوجہ کمی اخلاط کے ہوتا ہے اسی طرح پہلی قسم کی نیند جو طبعی ہے وہ بدلہ تحلل بیداری کا چاہتی ہے اور یہ امر طبعی ہے اور دوسری
قسم کی نیند غیر طبعی بدلہ تحلیل تعب اور ماندگی کا طلب کرتی ہے اور یہ خواہش غیر طبعی ہے کبھی سبات غیر طبعی بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی بر سبیل اطلاق
کے عارض ہوتا ہے اوسکے عروض کی یہ کیفیت ہے کہ روح نفسانی کا آلات حس و حرکت سے بسبب کسی ایسے امر کے ہو جو مبرد ہے یعنی
برودت پیدا کرتا ہے اور جوہر روح کی ضد ہے خواہ وہ سبب روح بدن سے عارض ہو خواہ کوئی دوا مبرد کا استعمال ہو کہ اوسکا اثر داخل جسم
سے تبرید پیدا کرے اور اس سبب کی جہت سے آلات کو برودت حاصل ہو کہ مانع نفوذ روح حیوانی بطرف آلات کے ہو یعنی جو روح حیوانی
آلات میں موجود ہو اوسے بطور لائق نفوذ ہونے سے روکے خواہ اوسی روح موجود کی گرمی کو آلات میں سست کر دے اور جس مزاج
کی جہت سے قبول قوت نفسانی کا مہیا ہے ہوتا ہے اوسے فاسد کر دے پس جو روح باقی ہے وہ اندر جانے سے باز رہے بوجہ ضد مزاج
کے اور اوسکا انبساط بھی متبلد اور کند ہو جاوے اور عذر یعنی سن کا پیدا ہونا اسی طرح ہوتا ہے اور کبھی بوجہ پیدا ہونے کسی امر مرطب کے
جو آلات میں ترطیب پیدا کرے جو جوہر روح کو مکدر کر دے اور مسامات کو بند کر دے اور جوہر عصب میں ارخا پیدا کرے اور عضل میں بھی
ارخا پیدا کرے یعنی ایسا ارخا پیدا ہو جاوے کہ اوسکے بعد سدہ پیدا ہو جاوے اور چسپیدگی ایک دوسرے میں ایسی پیدا ہو کہ نفوذ روح کو مانع ہو
اسلیے کہ جوہر روح کا غلیظ اور مکدر ہو گیا ہے اور آلات میں بوجہ رطوبت کے فساد پیدا ہوا ہے اور جمیع آلات ڈھیلے اور مسترخی ہو گئے ہیں

اور یہ وہی نیند ہی جو بوقت سکر اور مستی کے پیدا ہوتی ہی اور اسی نیند کے قریب وہ بھی نیند ہی جو بسبب تخمہ کے اور بوجہ زیادہ ہونے طعام کے معدہ مین
عارض ہوتی ہی اور ان لوگونکا سبات بذریعہ قی کے دفع ہو جاتا ہی اور یہی دونون سبب اکثر سبات کے عارض ہونیکے ہوتے ہین بشرطیکہ ان دونونکی وجود
مین استحکام ہوتا ہی اور کبھی برودت اور رطوبت دونون ملکر ساتھ ہی سبب نوم کے ہوتے ہین مگر ان دونومین مقدم سبب برودت ہوتی ہی اور رطوبت اسکی
معین ہو جاتی ہی جسطرح اجتماع حرارت اور یبوست کا سہر مین ہوتا ہی اور سبب حقیقی اس جگہہ سہر مین وہی حرارت ہی اور یبوست اوسکی معین ہی سبات کے
اور بھی اسباب ہین از انجملہ اشتداد نوائب حمی کا اور متوجہ ہونا کل طبیعت کا اور اصلاح مرض کے اور طبیعت نیچے مادہ کے تنگی اور کشمکش مین ہوتی ہی پھر اوسوقت
روح نفسانی بھی طبیعت کے پیچھے اوسی جگہہ جا پہونچتی ہی جیسا بعض اطبا نے کہا ہی خصوصاً اگر مادہ تپ کا بلغمی ہو اور بارد ہو اور سخونت اوسمین فقط بوجہ عفونت
کے پیدا ہوئی ہو — اور کبھی بوجہ رداوت اخلاط اور بخارات کے جو بطرف دماغ کے صعود کرین نیند پیدا ہوتی ہی جبکہ معدہ کے بخارات مقدم
دماغ کی طرف صعود کرین خواہ ریہ کے بخارات امراض ریہ مین بطرف دماغ کے چڑھین اور اسیطرح سائر اعضا کے بخارات کا یہی حال ہی کبھی بوجہ
کثرت تولد دیدان اور حب القرع کے بھی سبات پیدا ہوتا ہی اور کبھی بوجہ تنگی مین پڑ جانے دماغ کے نیچے استخوان قحف کے خواہ صفحہ قحف سے خواہ بشرہ
اور پوست کے نیچے دماغ تنگ ہو جانے سے نیند پیدا ہوتی ہی اور یہ تنگی اوسوقت ہی جب کہ سر مین کسی طرح چوٹ لگے اور جو بطن زیادہ سبات
بروقت قطع کے پیدا کرتا ہی وہی ہی جو بروقت تنگی کے زیادہ سبات پیدا کرے کبھی نیند اور سبات بجہت درد شدید کے اوس ضربت سے جو عضلات
صدغ کو پہونچے پیدا ہوتی ہی خواہ بوجہ مشارکت اذیت فم معدہ خواہ رحم کے پیدا ہوا سلیئے کہ ایسے اوقات مین دماغ منقبض ہو جاتا ہی اور مسالک
روح حساس کے بند ہو جاتے ہین اور اسطرح کا انسداد ہوتا ہی کہ اوسمین حرکت روح کی دشوار ہوتی ہی بطرف ظاہر کے اور کبھی بوجہ ضعف روح
اور تحلل روح کے بھی سبات پیدا ہوتا ہی اسلیئے کہ انبساط روح کا متعسر ہوتا ہی اور پھر چونکہ جو حواس بروقت سبات خواہ نیند کے معطل ہوتے ہین
ایک تو بصارت ہی اور دوسرے سماعت لہذا واجب ہی کہ جو آفت مقدم دماغ مین پہونچے جہان ان دونون حس کا مبدا ہی اوسی آفت سے نوم
خواہ سبات پیدا ہون اور اوسکی شرکت سے فساد تخیل بھی ہوتا ہی اسلیئے کہ اگر مقدم دماغ صحیح اور سالم رہے اور آفت فقط موخر دماغ مین پہونچے
سماعت اور بصارت مین آفت کا پہونچنا کچھ ضرور نہ ہوگا اور نہ یہ دونون حس بیکار اور معطل ہونگے اور نہ وجود نوم کا ہوگا بلکہ بطلان حرکت
خواہ بطلان لمس کا البتہ پیدا ہوگا اور حواس بحال خود ثابت رہینگے جس طرح کہ امراض جمود اور شخوص مین یہی کیفیت ہوتی ہی — اور ضرر
سبات کا حس مین بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہی حس بالکل باطل ہو جاتی ہی اور حرکت بالکل باطل نہین ہوتی کہ حرکت تنفس مین سالم رہتی
ہی یہ بھی واجب ہی کہ جو سدہ مرض سبات مین پڑے سدہ تامہ نہو اور نہ زیادہ کثیف ہو ورنہ تنفس مین ضرر پہونچیگا اور ہر ایک سبات ایک مزاج
خاص سے متعلق ہوتا ہی برودت سے اوسکا تعلق پہلے ہوتا ہی اور رطوبت سے دوبارہ کبھی بطرف سبات کے اور امراض مثل ذات الجنب اور
ذات الریہ وغیرہ کے منتقل ہو جاتے ہین بعض آدمیون کے اخلاط مین حبس ہوتا ہی اور اونکی تیزی مین شکستگی ہوتی ہی کہ زیادہ ایذا انہین
پہونچاتی پس ایسے شخص پر نعاس یعنے آرامی نیند کا غلبہ ہوتا ہی اور ہر یہ لیٹیا بقصد سونیکے اور حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہی اور اندرون
جسم کے پھیل کر ابخرہ دماغی کو ہیجان مین لاتی ہی اسی جہت سے اوسکو نیند نہین آتی خصوصاً جبکہ مزاج خشک ہو اور جب نیند کی آذین کمی اکثر ہونے
لگے کسی مرض کے پیدا ہونے کی خبر دیتی ہی آب انار ایسی چیز ہی کہ دیر تک معدہ مین ٹھہرتا ہی اور بخارات معدے کو دماغ کی طرف چڑھنے سے منع کرتا ہی
اور سہر یعنے بیداری سے رستگاری دیتا ہی ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ غذا کے استعمال کے بعد کس ہیئت پر لٹینا چاہیئے اور اب پھر کہتے ہین کہ بکثرت
چت لٹینا پشت مین سستی پیدا کرتا ہی اور پشت کے جوڑ بند ڈھیلے کر دیتا ہی پھر اوسکے علاج مین بکثرت استعمال انتصاب یعنے سیدھے کھڑے

رہنے کی ضرورت ہوتی ہی اور دھوپ مین سونا سر کے واسطے برا ہی اور چاندنی مین سونا خون کے خالص پیدا ہونیکو مضر ہی اس جہت سے کہ جمیع اخلاط مین
حرکت پیدا کرتا ہی اور خرخرہ بھی پیدا کرتا ہی سبب خرخرہ کا یہ ہی کہ فم معدہ چسپیدہ ہو جاتا ہی یعنی آواز بدن مراہی رطوبت کے نہین نکلتی اور رطوبت
کے ساتھ جب نکلتی ہی تو خرخرہ پیدا ہوتا ہی علامات اگر سبات بجہت برد ساذج یعنے بلا مادہ کے پیدا ہوا اور برودت خارجی ہو اوسکی علامت
یہ ہی کہ پیچھے اوس برودت شدید کے عارض ہوتا ہی جو سر مین خارج سے پہونچا ہو یا بجہت برودت اندرونی بدن اور دماغ کے سبات عارض ہو
اور چہرہ اور پلکو مین ہیج نہین ہوتا اور رنگ مائل بسبزی اور نبض متمدد مائل بصلابت جسمین تفاوت شدید ہو پیدا ہوتی ہی اگر سبات کسی
مشروب دوا کی برودت سے جو مخدر بھی ہو پیدا ہو جیسے افیون اور بیخ اور بیخ بیروج تخم تفاح جوز ماثل اور فطر اور دودہ جو معدہ مین پھٹ جاے
یا کشنیز تر یا اسبغول بمقدار کثیر ایسے سبات پر استدلال بذریعہ اون علامات کے کیا جاتا ہی جنکا بیان باب سموم مین ہم کرینگے اور یہ بھی
علامت ایسے وقت مین پائی جاتی ہی کہ ایسے سبات کے ہمراہ چند اعراض اور بھی ہوتے ہین جیسے اختناق یا سبزی اور سردی اطراف مین پیدا
ہوتی ہی زبان مین ورم ہونا بوے دہن کا متغیر ہو جانا نبض کا ساقط ہو جانا کہ نملی ضعیف ہو جاے متفاوت ہو بلکہ متواتر ہو جیسے دودی
متواتر ہوتی ہی اور نملی اگر متفاوت ہو اوسکے تفاوت مین نظام اور ثبات نہو بلکہ کبھی تفاوت چھوڑ کر تواتر پیدا ہو اور کبھی تواتر سے پھر تفاوت
کی طرف پہونچے اوسوقت معلوم ہو جاتا ہی کہ انھین ادویہ باردہ مین سے کوئی چیز کھالی ہی یا پی گیا ہی اور اسکا علاج اوسی طور پر کیا جاتا
ہی جو باب سموم مین مذکور ہوگا بعض آدمیونکا یہ قول ہی کہ جو سبات برودت ساذج سے پیدا ہوتا ہی بہت خفیف ہوتا ہی بہ نسبت
اوس سبات کے جو مادہ رطب سے پیدا ہو یہ قول بخوبی صحیح نہین ہی بلکہ اکثر وہی سبات جو برودت ساذج سے پیدا ہوتا ہی زیادہ قوی ہوتا ہی تمام
اقسام اوس سبات کے جو برودت جوہر دماغ سے پیدا ہون خواہ کسی دواے مشروب کی برودت سے عارض ہون ان اقسام کے تابع فساد
ذکر بھی ہوتا ہی اور فساد جگر بھی لاحق ہوتا ہی۔ اگر سبات کی پیدایش رطوبت ساذجہ بلا مادہ سے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ علامات غلبۂ خون
خواہ ثقل یا غلبہ بلغم کے نہ پاے جائین اور بلغم کی وجہ سے جو سبات پیدا ہو اوسکی شناخت تقدم امتلا اور پہلے سے تخمہ پیدا ہونا خواہ کثرت استعمال
مشروبات کا اور نبض کی نرمی اور موجی ہونا اور نبض مین عرض پیدا ہونا اور ایضاً سبات کا مستغرق جمیع اوقات مین ہونا یعنے گہری نیند
ہر وقت بنی رہے اور گرانی بھی ہو اور چہرہ کا رنگ سپید اسی طرح آنکھ اور زبان مین بھی سپیدی پیدا ہو اور سر مین بوجھ پیدا ہو اور پلکو مین
ہیج پیدا ہو اور بلمس سر کا سرد رہے اور قبل حدوث اس مرض کے جو تدبیر غذائی وغیرہ ہوے اوس سے بلغم پیدا ہونے کی امید ہو اور سن بھی
ایسا ہو خواہ بلد اور شہر ایسا ہو کہ اوسمین بلغم پیدا ہو اور سوائے ان علامات کے اور علامات جو بلغمی ہین وہ بھی ذریعہ شناخت ہو سکتے ہین
جو سبات خلط خون سے پیدا ہوتا ہی اوسکے علامات یہ ہین کہ اوداج یعنے رگو مین انتفاخ پیدا ہو کہ پھولی ہوئی نظر آئین اور آنکھین اور رخسارہ
اور گال سرخ ہین اور سر وغیرہ مین گرمی محسوس ہو جیسے اور امراض دموی مین بیان ہو چکا اور اگر بلغم اور خون ساتھ ہی مجتمع ہو جیسے گلابی
رنگ مین سرخی اور سپیدی کا اجتماع ہو جاتا ہی اوسوقت علامات قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہری کی ساتھ ہی مجتمع ہونگے۔ اور اگر
سبات سہری مین بخارات بدن کے اوٹھکر سر مین یکجا ہوتے ہون جیسے حمیات مین اور خصوصاً بوقت دردریہ خواہ جب ریہ مین ورم
پیدا ہو خواہ معدہ سے بخارات اوٹھکر دماغ مین مجتمع ہوتے ہون ہر ایک قسم بخارات کو اوسکی خاص علامت سے پہچان لینا چاہیئے مثلاً
اگر معدہ سے بخارات آتے ہین اونکے پیشتر سدر اور دوار اور ردوی اور طنین اور خیالات پیدا ہونگے اور ہر وقت گرسنگی کے
انکے صعود مین خفت ظاہر ہوگی اور امتلاے طعام کے وقت زیادتی پیدا ہوگی اور اگر اطراف ریہ سے آمد بخارات کی ہی خواہ ریہ سے

اوس سے پہلے وجع ثقیل اور درد اطراف صدر مین اور ضیق النفس او رسرفہ وغیرہ عارض ہونگی خواہ ورا عراض ذات الجنب اور ذات الریہ کے ظاہر ہون گے اسی طرح اگر جگر سے یہ بخارات آتے ہون اونکے پیشتر دلائل امراض جگر کے اور اگر رحم سے بخارات صعود کرین امراض رحم کے دلائل موجود ہون گے اور اوسی قسم کے امتلاء جو رحم وغیرہ مین ہوتا ہی پیدا ہوگا اور جو سبات ضربہ اور سر مین صدمہ چوٹ کے پہونچنے سے خواہ کنپٹی کے صدمہ سے عارض ہو اوسکی شناخت اپنے خاص سے ہوتی ہی سبات اور سکتہ مین فرق یہ ہی کہ سبات کا مریض بات بھی سمجھتا ہی اور بیدار بھی ہوتا ہی اور حرکات اوسکے بآسانی بہ نسبت احساس کے ہوتے ہین اور سکتہ کا مریض اوسکے حس اور حرکت دونون باطل ہوتے ہین اور نیز فرق درمیان مریض سبات اور غشی کے مریض مین جو بوجہ ضعف قلب کے ہو یہ ہی کہ مسبوت کی نبض قوی اور مشابہ نبض صحیح لوگون کے ہوتی ہی اور نبض غشی کی بہت ضعیف اور باصلابت ہوتی ہی۔ اور دوسرا فرق یہ ہی کہ غشی تھوڑی تھوڑی پیدا ہوتی ہی اور اوسمین تغیر لون کا بطرف زردی کے ہوتا ہی اور مشابہ لون موتی یعنی مردونکے رنگ کی اور برد اطراف بھی ظاہر ہوتا ہی۔ اور سبات مین تغیر لون کا جو ہوتا ہی اوسمین حسن زیادہ ظاہر ہوتا ہی اور چہرہ اور ناکین یکبارگی خفت ظاہر نہین ہوتی اور اسکا سخنہ سوتے ہوے آدمی کے سخنہ سے زیادہ مخالف نہین ہوتا سوا اسکے کہ تھوڑا سا تہیج اور انتفاخ یعنی پھول جانا چہرہ کا البتہ زیادہ بہ نسبت نائم کے ہوتا ہی مسبوت اور اوس مریض مین جسے اختناق رحم عارض ہو یہ فرق ہی کہ مسبوت کو فہم کلام کی قوت ہوتی ہی اور بہ تکلف کلام بھی کر سکتا ہی۔ اور مرض اختناق رحم کی عورت بہت دشواری سے بات کو سمجھتی ہی اور کلام کی قدرت ہرگز نہین ہوتی اور مسبوت پر بالتخصیص حرکت گردن اور سر کی اور حرکت پاؤنکی آسان ہوتی ہی اور حس بھی ان مقامو مین ہوتی ہی اور پلکون کے کھلنے مین بھی آسانی بہ نسبت اختناق رحم کے ہوتی ہی اور اختناق رحم ایسے سبب سے ہوتا ہی جو دفعتہً پیدا ہوا اور اوسکا غلبہ بڑھتا جاتا ہی تا کہ منقضی ہو جاے یا قتل کرے۔ اور سبات کبھی ممتد ہوتا ہی اور اوسکا گہرا اور مستغرق ہونا رفتہ رفتہ ہوتا ہی اور نیند سے پہلے شروع ہوتا ہی مگر نوم ثقیل ہوتے ہی ہان اگر سبب سبات کا برودت ہو کہ اوس وقت سبات بھی دفعتہً پیدا ہوتا ہی اور جبکہ ایسا واقع ہو جاتا ہی تا کوئی دوا کا استعمال ہوا ہو کہ اوسکے حدوث مین بھی جلدی ہوتی ہی اور اسکا علم بھی یقینا ہو جاتا ہی اور مخفی نہین رہتے

علاج سبات اور گہری نیند کا جو حمیات مین پیدا ہو

جو سبات کسی عضو کے مرض کا عرض ہی اوسکے علاج کا طریقہ یہ ہی کہ اوسی عضو کی فصد کرین تدبیر مناسب سے تا کہ اوس عضو کا تنقیہ ہو جاے اور جو سوء مزاج اوس عضو کو عارض ہی وہ زائل ہو جاے اور دماغ کی تقویت کی ایسی صورت تجویز کرین کہ اس مادہ کو قبول نکرے مثلاً روغن گل اور سرکہ بکثرت استعمال کرین تا کہ بخار وغیرہ کی وجہ سے جو نیند پیدا ہوتی ہی اوسے سرکہ منع کرے اور فواکہ قوی کے عصارات کا استعمال کرین اور اوسکے بعد نطولات محلل اگر دماغ مین کوئی شی محتبس ہوئی ہو اور یہ سب چیزین قانون عام مین مذکور ہو چکی ہین اور جو سبات حمیات اور تپ کے دور مین پیدا ہوتا ہی اوسمین بہت جلد اطراف کی بندش کرے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر ہمیشہ کرنی چاہیے اور سرکہ کا بخار بھی سونگھایا جاے اور سر کا لپسینہ کسی طرح لگائین مثلاً روغن گل اور سرکہ با فراط ملا کر خواہ آب انگور اور آب انار یا اور قسم کے قابضات کا استعمال کرین اور جو سبات کسی دوا ے مخدر کے استعمال سے پیدا ہوا اوسکا علاج خاص وہی کرنا چاہیے جو کہ اس مخدر کا علاج ہی اور اوسی مخدر کا تریاق جو کچھ مقرر ہوا ہی اوسی کو استعمال کرنا چاہیے جیسے کتاب پنجم مین ہم بیان کرین گے جو سبات برودت خارجی کے پہونچنے سے عارض ہو اوسکا علاج تریاق کبیر و مثرودیطوس اور دواء المسک کا استعمال کرنا اور سر پر نطول اوس پانی کا جسمین سداب اور جند بیدستر اور عاقرقرحا بھی شریک کرین اور سر مین تمریخ یعنے مالش روغن بان اور روغن ناردین کی جند بیدستر ملا کر اور روغن مشک

اور روغن قسط بھی داخل کرنا چاہیئے ہمراہ جند بید ستر کے اسی طرح ضماد جو مرکب جند بید ستر اور عنصل اور مشک سے ہو کہ جند بید ستر دو جزء اور عنصل ایک جزء اور تھوڑی سی مشک ڈالکر لیپ کرین اور مشک ہمیشہ ہر وقت سونگھاتے رہین۔ اور جتنی چیزین تسخین دماغ کے اوپر جا بجا مذکور ہو چکی ہین اونمین سے جو قوی التاثیر چیزین ہین اونکا استعمال کرین اور نرم خواہ ضعیف الاثر کا استعمال اسوقت نکرین۔ جو سبات بوجہ غلبہ خون کے پیدا ہوا ہو اوسکی علاج مین بہت جلد فصد قیفال کی اور حجامت ساق کی کرنی چاہیئے اور حقنہ معتدل کا بھی استعمال ضرور ہی اور تلطیف غذا کی بھی کیجائے اور آب نخود کا بھی استعمال مفید ہی۔ اور جو سبات غلبۂ رطوبت سے پیدا ہو مگر رطوبت سازج یعنے بے مادہ کے ہو اوسکے علاج مین وہ ضماد جسکی ترکیب جند بید ستر اور فقاح اذخر اور قسط اور جوز السرو اور ابہل سے اور فربیون عاقر قرحا سے ہو استعمال کرتے چاہئین اور سبک غذا کھلائین اور دہان اور نطولات سے اجتناب کرین مگر بعد احتیاط تام کے اسلیئے کہ جو ترطیب دہن کی ہی قوت ادویہ کو فنا کر دیتی ہی ہان اگر قوت دوا کی ایسی ہی قوی ہو اوسوقت مضائقہ نہین ہی۔ یہ بھی واجب ہی کہ سر کی مالش کرین اور اسقدر مالش ہو کہ سرخ ہو جاے اور مشک کا سونگھانا بھی مستعمل رہے۔ اور جو سبات بوجہ رطوبت مادہ بلغم کے پیدا ہوا اوسوقت پہلے استفراغ مادہ کا بذریعۂ حقنۂ قوی کے کر کے ایسی تدبیر کرین کہ قی کرائین اور چونکہ یہ سبات بوجہ اجتماع بلغم کے معدہ مین اکثر پیدا ہوتا ہی اسلیئے واجب ہی کہ تنقیہ معدہ کا بلغم سے اسطرح کرین کہ قطع مادہ ہو جاے جیسا ہم باب امراض معدہ مین ذکر کرینگے اور نطول منضجہ جو قوی ہون اور سعوط اور عطوس اور غرغرہ جو سکتے کے سبات و برسام کے مقام مین مفصل بیان ہو چکے ہین قانون عام کی فصل مین اسی طرح وہ تدابیر جن سے آواز کو مریض سے خواہ ایسی شئی اوسے دکھلائین جسکے دیکھنے سے مغموم ہو ضرور کرنی چاہیئے اسلیئے کہ غم کا پیدا کرنا ایسے امراض مین جو فکر کو ضعیف کر دیتے ہین اور قوت فکریہ مین جمود اور بستگی پیدا کرتے ہین تحریک نفس پیدا کرتا ہی اور بوجہ عروض غم کے صلاح از سر نو حاصل ہو جاتا ہی۔ منجملہ اون ادویہ کے جو بیداری پیدا کرین یہ ہی کہ نتھنے مین سبز پھٹکری طلا کرین اور چہرہ پر سرکہ ملین اور نیچے کے اعضا کو مضبوط اور درشت باندھین اور چھینک لانے والی چیزین استعمال کرین

فصل دوسری بیداری اور سہر کے بیان مین

تقیظہ یعنے بیداری خواہ جاگتے رہنا وہ حالت ہی جو جوہر حیوان اور ذی روح کو ہر وقت قائم ہونے روح نفسانی کے عارض ہوتی ہی جب کہ قیام اس روح کا بطرف آلات حس اور حرکت کے ہو اور ان آلات کو انکے خاص افعال مین استعمال بھی کرے اور سہر کے معنے یہ ہین کہ بیداری مین افراط پیدا ہو اور منشا افراط بیداری کا یا رطوبت بورقی یعنے وہ رطوبت شور جو دماغ مین متمکن ہو جیسے بڈھون مین یہی منشا بیداری مفرط کا ہوتا ہی خواہ بوجہ درد کے بیداری پیدا ہو خواہ بوجہ فکر زائد کے پیدا ہو اور بعض اقسام سہر بوجہ روشنی اور بخور کے اور مکان کی چمک اور ستیز ہونے سے پیدا ہوتے ہین جو لوگ مستعد سہر کے ہون ایسے مکان مین ہین اور بعض اقسام سہر کے بوجہ بدہضمی کے پیدا ہوتے ہین اور کثرت امتلا اوسکی باعث ہوتی ہی اور ایک قسم بیداری کی اوس چیز کے استعمال سے پیدا ہوتی ہی جو نفخ پیدا کرے اور تشویش اخلاط اور پریشانی خواب کی اوس سے پیدا ہو اور بر وقت خواب یعنے بحالت نوم فزع اور خوف اوسکے استعمال سے عارض ہو جیسے باقلا وغیرہ بعض قسم سہر کی بوجہ صعود بخارات یابسہ کے جیسے لذع دماغ مین پیدا ہوا اور درد عارض ہو بھی عارض ہوتی ہی اور جو بیداری مفرط مشائخ کو عارض ہوتی ہی اوسکا سبب یا اونکے اخلاط کی بورقیت اور اخلاط کا نمکین ہو جانا اور انکے جوہر دماغ کی یبوست ہوتی ہی بعض اقسام سہر کے بوجہ ورم سوداوی خواہ ورم سرطانی جو اطراف دماغ مین پیدا ہو عارض ہوتے ہین یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ جسکو سہر عارض ہو اور بعد ازان کھانسی پیدا ہو وہ مر جاے گا۔ ہمنے فصل اول مین یعنی اسی مقالہ کے خواہ فن کلیات مین جہان ذکر نوم کا کیا ہی علامات ضروری کا بھی ذکر وہان کر دیا ہی **علامات** اوس سہر کے جو بسبب نفخ یعنے خشکی بلا مادہ سے عارض ہو اور حرارت اوس یبوست کے ہمراہ نہو یہ ہین کہ حواس اور سر مین خشکی

ہوتی ہے اور آنکھیں اور زبان اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور سر مین گرمی خواہ سردی کی حس باقی رہتی۔ اور جو بیداری حرارت اور یبوست
سے ملکر پیدا ہوتی ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ خشکی کے ہمراہ التہاب ور سوزش بھی پائی جاے اور کبھی پیاس کا غلبہ و احتراق آنکھونکی جڑ مین ہو۔ اور جو
بیداری بوجہ بورقیت اخلاط کے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ نتھنون مین تری بنی رہے اور آنکھ سے کیچڑ نکلے اور تھوڑی سی گرانی اور ثقل بھی سر مین
پیدا ہو اور نیند سے بہت جلد بیدا ہو جاے اور بر وقت بیداری کے بستر خواب سے اوچھل پڑے خواہ کود کر فرش خواب سے الگ ہو جاے۔ اس
بیداری پیر تدبیر سابق غذائی خواہ اور طرح کی تدبیر جو مولد ایسے اخلاط کی ہو دلیل ہوتی ہے اور سن شیخوخت مثلاً کہ یہ بھی دلیل ایسی بیداری
پر ہے۔ اور جو مکان کی روشنی سے بیخوابی پیدا ہوتی ہے خواہ کسی غذا سے عارض ہو اوسکی شناخت اوسی کے سبب خاص سے ہوتی ہے۔ اور
جو بیداری بوجہ ورم سوداوی کے پیدا ہو اوسکی علامت مکرر بیان ہو چکی جہان جہان ذکر ورم کا آتا ہے۔ اور جو بیداری افکار اور ترددات سے
عارض ہو خواہ حمیات حادہ کی وجہ سے بیداری پیدا ہو اوسکی علامت وہی سبب خاص ہے جو ہمراہ مرض کے موجود ہوتا ہے **معالجات** جس
بیداری کا سبب یبوست ہے اوسکے علاج مین مریض کو چاہیے غذاے مرطب کا استعمال کرے اور استعمال استحمام معتدل بالخصوص کرے اگر حمام
سے بھی نیند پیدا نہو واضح ہوگا کہ اس شخص کا مزاج بدنی معتدل نہین ہے اور نہ اسکا مزاج جیسا درست ہے بلکہ اسپر یبوست کا غلبہ زیادہ ہو گیا
ہے خواہ اخلاط فاسدہ اسکے بدن مین اسقدر موجود ہین کہ اونکو حمام سے ثوران اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ ایسے مریض کو فکر اور جماع کا ترک قطعاً کر دینا
چاہیے اور تعب کو ترک کر کے سکون اور راحت کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ وہی روغن جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اون مین سر کو ڈبونا
چاہیے یعنے اسقدر روغن کا استعمال کرین کہ تمام سر ڈوبا رہے اور دودھ بھی سر پر دوہا کرین اور وہی نطولات مرطبہ کا استعمال
کرتا رہے اور استنشاق اور سعوط بھی اور اوھین روغن کی کانو مین تقطیر کرتا رہے خصوصاً روغن نیلوفر اور بالتخصیص اسکا سعوط اور اسفل
قدم مین مالش اور جو بیداری بوجہ یبوست کے مع حرارت کے ہو اوسکی تدبیر اس سے زیادہ بار در طب دویہ سے کرنی چاہیے جیسے تراشہ کدو
اور خرفہ اور لعاب اسبغول و عصی الراعی حی العالم وغیرہ منجملہ منوم کے غذاے لذیذ اور دقیق ہے ایسی جسمین نہ ازعاج ہو اور تال وسکا کھلا ہوا جیسے
ہزج نامے سرود کا ترانہ ہوتا ہے اور تال برابر ہو کہ سالنس اور سکتہ نہ رہے اسی وجہ سے پانی گرنے کی آواز جو بلندی سے نشیب مین گرتا ہے خواہ درخت کے
پتون کی کھڑکھڑاہٹ بر وقت چلنے ہوا کے منوم نہین ہے یعنے ان دونون صورتون مین چونکہ فرحت اور دل تنگی برابر پیدا ہوتی ہے لہذا منوم نہین ہین۔
جو بیداری بوجہ درد کے پیدا ہو اوسکی تدبیر یہی ہے کہ وجع مین تسکین پیدا کرین اور جو علاج مخصوص درد کا ہے اوسکے باب مین مذکور ہے۔ اور جو بیداری
حمیات مین پیدا ہو اوسکی تدبیر بھی وہین مذکور ہوگی۔ اکثر دیا قوزہ سادہ بھی نیند پیدا کرتا ہے اور منھ کا دھونا اور نطول چہرہ پر کرنا اور کنپٹی اور پیشانی پر روغن
خشخاش بافراط لگانا خواہ روغن کاہو اس سے بھی نیند پیدا ہوتی ہے خربزہ مین تخم خشخاش سپید کا استعمال بھی مفید ہے اور بیشتر وہ ادویہ مخدرہ جنکا
ذکر قرابادین مین آتا ہے بھی مستعمل ہوتی ہین اور قرص زعفران جو صداع حار کی فصل مین مذکور ہو چکا اگر اس قرص کو عصارہ خشخاش خواہ ایسے گلاب مین
کہ جسمین خشخاش پکا ہو جوش دیا ہو بھگو کر پیشانی پر طلا کرین بہتر ہوگا منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے سلیخہ اور ابیون اور زعفران کو روغن گل مین تر کر کے
ناک مین یہ روغن لگائین اسیطرح جو طلا پوست خشخاش اور بیخ یبروج سے بنا کر دونون کنپٹیونپر لگائین وہ بھی مجرب ہے۔ اور اسکے سونگھنے سے
بھی نفع بین ہوتا ہے ان بیمارونمین جو شخص مقدار رکھیہ کرسنہ یعنے مثرا استعمال کرے فوراً سو جاے گا۔ اگر خلط غلیظ کے صعود سے بطرف دماغ سہر پیدا ہو
ہو پیشانی پر بابونہ اور سفیجنج کا ضماد کرنا چاہیے محموم وغیرہ اور بیمارونکی نیند پیدا کرنے کے واسطے یہ بھی ایک تدبیر جید ہے کہ اطراف کو زور سے باندھین جو
تکلیف دہ ہو اور درد پیدا کرے اور اوسکے سامنے چراغ روشن کر کے حاضرین اور موجودین کو حکم دیا جاے کہ خوب زور زور سے باتین کرین اور تھوڑی دیر کے

بعد ہاتھ پاؤنکی بندش کھول دی جاوے اور یکبارگی سب خاموش ہو جائین پس مریض سو جائے گا مترجم کہتا ہی زمانۂ طالبعلمی مین تجربہ کی لم بھی دریافت ہوئی اور فقط چراغ کی طرف اگر مریض بغور دیکھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اور کم سے کم دس منٹ مین نیند پیدا ہو جائیگی اور خاص مجربات اور ایجاد مترجم سے گل چاندنی اور گل نیلوفر کا عرق کھینچکر کسی برتن مین مثل گیلاس وغیرہ کے رکھکر دکھلانے سے بھی فوراً نیند پیدا ہوتی ہی اور گل سوم جو حمیات کی فصل جمائے عنقریب مین بیان ہوگا وہ بھی نہایت مجرب ہی اور اوسکے موجد مجمع فضائل اور منبع فواضل برادرم حکیم سید برکت علیخان جیپوری ہین اور دیگر اعمال مسمریزم جو فن جدید دریافت ہوا ہی تنویم کے بارہ مین نہایت مفید اوسکے قواعد ہین سو آور امراض کے تتمے کہ سن شیخوخت کا سہر بھی دفع ہوتا ہی متن جو بیداری رطوبت بورقی اور شور سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین تیز اور نمکین شئی کھانے سے پرہیز واجب ہی اور سمک رضراضی اور گوشت لطیف سے شوربا جسمین نمک پھیکا ہو کھلانا چاہیئے اور جب شبیار سے استفراغ کرنا لازم ہی اور ہمیشہ سر مین روغن بکثرت لگانا مگر وہ روغن شیرین اور نیم گرم ہون۔ اگر ایسا مرض بیداری کا سن شیخوخت مین پیدا ہوا اوسکا علاج دشوار ہوتا ہی تاہم استعمال نطول کا جسمین صعتر اور بابونہ اور اقحوان جوش دیا ہو ہر شب کرنا ضرور ہی کہ اس سے اچھی طرح نیند آجاے گی۔ اسی طرح روغن اقحوان خواہ روغن ایرسا یعنے بیخ سوسن کا استنشاق کرین خواہ روغن زعفران کا کبھی جب مریض سہر کی انحلال قوت کا خوف ہوتا ہی باضطرار افیون بمقدار ایک قیراط کے کھلانی پڑتی ہی تاکہ نیند پیدا ہو۔ اور جسے یہ مرض بافراط اور بشدت عارض ہوا اوسکو بعد تعب ورریاضت اور استحمام کرنے کے ایسی چیز کھانی جو مسدد ہو اور اوسکے بعد طعام کا استعمال کرنا کافی ہوتا ہی کہ بعد ان تدبیرات کے فوراً نیند آجاتی ہی **فصل تیسری آفات ذہن کا بیان** جتنے ضرر افعال دماغی مین واقع ہوتے ہین اونکی شناخت تین طرح سے ہوتی ہی۔ اگر مریض کی حس صحیح اور سالم ہو اور اشباح اور تماثیل اشیاء کو جاگتے اور سوتے وقت ٹھیک ٹھیک خیال کرتا ہو مگر جو چیزین خواب یا بیداری کے وقت اوقات مین دیکھے اونھین بیان نکر سکے اور بوقت بیان کے تعبیر پر اون اشیاے مرئی خواہ مسموعی کے قادر نہو اور وہ چیزین اسکی یاد سے جاتی رہین تو اس شخص کی قوت ذکر مین آفت پہونچی ہی اور محل ما دوت موخر دماغ ہی۔ اور اگر غیر مناسب باتین کہے اور جو چیزین قابل پسند کے نہین ہین اونھین دوست رکھے خواہ جن چیزونکا طلب کرنا عقلاً اچھا نہین ہی اونھین طلب کرے اور جن چیزونکی صنعت خوب نہین ہی اونھین بناے اور جن چیزون سے احتیاط اور حذر کرنا اچھا نہین ہی اونسے حذر کرے۔ اور قادر روایت پر مرویات کے نہو ایسے شخص کی فکر مین آفت ہوگی اور محل آفت بطن اوسط دماغ کی ہی۔ اور اگر باتین جیسی چاہئین ویسی ہی صحیح ہون اور قول اور فعل مین کوئی آفت تازہ پیدا نہوئی ہو بلکہ وہی استواری اور عمدگی جیسی چاہیئے قول اور فعل مین باقی ہو مگر خیالات اشیاء محسوسہ کا اکثر اوقات کیا کرے اور کپڑون سے روئین خواہ جون چنتا رہے اور ناموجود اشخاص کو دیکھے اور آگ خواہ شعلہ ہائے روشن اور غیر موجود نظر آئین خواہ اور چیزین بے اصل محض دکھلائی دین خواہ تخیل اشباح کا سوتے جاگتے کیا کرے ایسے شخص کے خیال مین آفت ہوگی اور موضع آفت بطن مقدم دماغ کا ہی اور اگر ان تینون صورتونمین سے دو خواہ تین مجتمع ہون آفت دو بطن خواہ بطون ثلاثہ مین ہوگی۔ اگر بوجہ نقصان قوت ذکر کے آفت فکر مین پیدا ہو اسکا اتنا ضرور نہین ہی جیسے بوجہ فکر کے آفت ذکر مین بہ تبعیت عارض ہو ان تینون صورتونمین اگر منشا ذکر خواہ فکر یا خیال مین بطور نقصان کے پیدا ہوا اوسکا منشا برودت سمجھنا چاہیے۔ اور اگر نقصان تشویش اور اضطراب کا پیدا ہوا اوسکا سبب حرارت ہی بعض اطبا نے زعم کیا ہی کہ ان قوتونکا نقصان کبھی بوجہ نقصان جوہر دماغ کے بھی ہوتا ہی اور یہ گمان بھی چندان بعید نہین ہی پھر جمیع اقسام مذکورہ بالا کا سبب ابتداءً جوہر دماغ مین ہوتا ہی خواہ کسی اور عضو مشارک سے شروع ہو کر دماغ تک پہونچتا ہی۔ اور کبھی بسبب خارجی ضربہ اور سقطہ بھی ہوتا ہی۔ **معالجات** ان سب اقسام کے قانون عام نے فصل

بستم مقالہ اولی مین بیان ہو چکی اور جو نقشہ جات امراض اعضاء راس کے جداگانہ لکھے ہوے ہین اونسے التقاط کرنا چاہئیے اور کتاب دوم ادویہ مفردہ
مین بہت سے بیان ہو چکے ہین جو ان امراض کے جملہ اقسام کو مفید ہین انسے سوچ سمجھ کر نکالنا چاہئیے اور جو غذائین انکو مضر ہین وہ بھی مذکور ہو چکی ہین
اونسے پرہیز کرنا چاہئیے **فصل چوتھی اختلاط ذہن اور ہذیان کا بیان** اختلاط ذہن اور ہذیان منجملہ اون امراض دماغی کے ہے جو بوجہ دماغی
آفت کے پیدا ہوا اوسکا سبب مرہ سودا ہوتا ہے یا خون گرم جو ملتہب ہو خواہ صفرا خواہ صفرا ہاے دموی یعنی مرہ احمر خواہ حرارت ساذجہ بلا مادہ خواہ
گرم سبب اختلاط کا ہو مگر اس قسم کے اختلاط مین ایذا اکثر ہوتی ہے۔ یا خشکی یا یبوست جو بوجہ مقدم ہونے سہر اور بیداری خواہ فکر وغیرہ کے
عارض ہو الغرض ایسی چیز کہ خشکی پیدا کرے اور دماغ سے وہ رطوبت غریزی جسکے ذریعہ سے طریقۂ عقل کی حفاظت ممکن ہے فنا ہو جاے۔
اور اگر اختلاط بوجہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے پیدا ہو خواہ تمام بدن کی شرکت سے ہو عضو مشارک جیسے معدہ خواہ فم معدہ اور مراق
خواہ رحم اور تمام بدن کی شرکت کے مثال جیسے حمیات مین اختلاط عارض ہوتا ہے۔ اور یہ سب اقسام شرکی خواہ بوجہ کسی کیفیت ساذج
کے ہون جو عضو مشارک سے دماغ تک پہونچے جیسے پاؤن کی اونگلی سے اوٹھکر سر تک پہونچے خواہ ہاتھ مین سے بوجہ ورم کے کوئی کیفیت
سر تک جاے۔ خواہ اور اعضا سے جو مزاج فاسد رکھتے ہون اور اون مین ورم بھی ہو۔ یا اختلاط بخار گرم صفرا سے اور بلغم سے جو متعفن ہو گیا
ہے اور حدت اوسمین پیدا ہو گئی ہے عارض ہو۔ بہت اسلم اور بے خطر اختلاط عقل کی وہ قسم ہے جسکے ہمراہ ضحک اور سکون ہو اور نہایت بد وہ
ہے جسمین اضطراب اور دلتنگی اور اقدام یعنے درآنا مہالک مین ہو **علامات** واضح ہو کہ جس شخص کے بدن مین کسی قسم کا درد ہو اور پھر وہ شکایت
درد کی نکرے اور نہ اوس شخص کو درد حس ہو ضرور اختلاط عقل مین گرفتار ہے۔ بول دہنی حمیات مین اکثر دلیل اختلاط عقل پر ہوتا
ہے۔ جو اختلاط عقل خلط سوداوی سے عارض ہوتا ہے اوسکے ہمراہ غم اور ظنون فاسدہ خواہ اور علامات مالیخولیا بھی ہوتے ہین جو باب
مالیخولیا ہم لکھین گے پھر اگر سوداے صفراوی سے پیدا ہوا اخلاق سبعی یعنے درندون کے سے عادات اور اطوار پیدا ہوتے ہین اور
حرات خواہ بدیھوک ہر ایک کام مین درآنا اسکا شیوہ ہوتا ہے۔ اور اگر سوداے دموی طرب اور ضحک کے ہمراہ رگونکا پر ہونا خون سے
ہوتا ہے۔ صرف خلط صفراوی سے اگر پیدا ہو التہاب اور حرارت ملمس اور دلتنگی اور بدخلقی اور اضطراب شدید اور خیالات آتشین اور شرر انکا
آنکھ کے سامنے نمودار ہونا اور آنکھون کی کوتون مین سوزش اور جلن اور رنگ مین زردی سر مین التہاب پیشانی کی جلد مین امتداد اور
کبھی آنکھونکا اندر کی طرف گھس جانا پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت جیسے مقاتلہ کے واسطے اوچھلتا اور کودتا ہے۔ جو اختلاط عقل خلط حمرا سے
یعنے صفراے دموی سے عارض ہوتا ہے اوسمین یہ اعراض زیادہ شدید اور بہت سخت ہوتے ہین۔ اسی طرح وہ عقل جو حمیات مین عارض
ہوتا ہے کہ اوسکے اعراض بھی ایسے ہی شدید ہوتے ہین اور سب سے زیادہ حمیات وبائی کا اختلاط عقل شدید ہے۔ جو اختلاط حرارت اور یبوست
بلا مادہ سے پیدا ہوا اوسمین ثقل اور علامات مواد مذکورہ بالا نہین ہوتے اور نہ وہ علامات ظاہر ہوتے ہین جو ابواب سابق مین
ہر ایک مادہ کے بیان ہو چکے۔ بلغم با عفونت اور تیز سے جو اختلاط عارض ہوا اوسمین مریض کو رزانت اور آہستگی ہوتی ہے اور اپنے حوائج
ضروری خود ہی کرتے رہتے ہین اور ہر وقت کام مین مشغول رہتے ہین مگر اونکے سر بھاری ہو جاتے ہین اور سُبات مین مبتلا ہوتے ہین بوجہ مادۂ بلغمی کے
جس طرح بالعرض حرارت بلغم سے بوجہ عفونت کے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ اصل مادہ بلغم کا فعل حرارت نہین ہے اسی وجہ سے بنظر خواص
اصلی کے سبات پیدا ہوتا ہے اور بنظر حرارت عارضی کے اختلاط عقل یہ لوگ جس چیز کو گرفت کرتے ہین اوس سے خود ہی الگ ہو جاتے ہین
خواہ الگ کر دیتے ہین۔ اور کبھی اونپر ایک حالت عجیب طاری ہوتی ہے کہ اپنے کو دواب یعنے چوپایہ خواہ پرند تجویز کرتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے

کہ اگر اختلاط عقل بوجہ حرارت اور یبوست کے عارض ہوا دسکو دلالت سہر اور بیداری پر ہوتی ہی اور اگر حرارت اور رطوبت سے خونکہ خواہ حرارت
عارضی بلغم سے عارض ہوا دسپر سبات اور نیند دلالت کرتی ہی۔ جو اختلاط عقل کہ اوسکا سبب صعود بخار کا کسی عضو خاص سے بطرف دماغ کے ہو
اوسکا حال اوسی عضو متالم سے خواہ اگر تمام بدن کے بخارات سے پیدا ہو تمام بدن کے حالات سے دریافت ہوتا ہی جسطرح حمیات مین یہی صورت
ہوتی ہی اور اوسی عضو خواہ بدن کے اعراض سے یہ بھی پہچانا جاتا ہی کہ یہ مرض مادی ہی یا سادج خواہ مادہ بخاری ہی اور جمیع اقسام مشارکت
کے علامات باب صداع مین بیان ہو چکے وہان سے بیان ہو چکے معالجات مالیخولیا کے ہمراہ جو اختلاط عقل پیدا ہو اوسکا علاج باب
مالیخولیا مین مذکور ہوگا۔ مادہ دموی سے جو اختلاط پیدا ہو فصد بہت جلد لینی چاہیے اسیطرح تمامی وہ امور جیسے تعدیل اور تبرید خون مین
پیدا ہوتی ہی جھٹ پٹ استعمال کرنے چاہئین اور خون کا قوام درست کیا جاے۔ اور جو اختلاط بوجہ خلط صفراوی کے پیدا ہو خواہ حمراسے
اوسکے علاج مین بہت جلد استفراغ کرنا لازم ہی اور تبدیل مزاج خواہ تمام بدن یا فقط سر کی واجب ہی اور جو تبریدات اور مرطبات قانون
عام مین بیان ہو چکے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے۔ اور ضمادہاے سرد جیسے اوپر مذکور ہو چکے بعد سر مونڈنے کے استعمال کرین پھر اگر
روز بروز بعد تدبیرات کے شدت اور قوت بڑھتی جاے جو تدبیر بانیا کے علاج مین بیان ہوئی وہی یہان بھی کرنی چاہیے اختلاط حار کی
اصلاح مین قیروطی اور روغن گل اور سرکہ یافوخ پر لگانا بہت نافع ہی خواہ روغن بنفشہ اور دودہ بشرطیکہ تپ ہو ملا جاے یا روغن گل اور روغن
خشخاش بعد اطمینان اس امر کے کہ جو بخارات اس دوا کے استعمال سے پلٹ جائین گے ضعیف اور کمزور ہون گے اور اگر کسی عضو رئیس خواہ
شریف کی طرف پھر جائین گے کچھ ایسے مضر نہون گے۔ ہمراہ اختلاط کے سہر بھی ہو اوسوقت کوئی ضماد نافع نہوگا۔ کبھی حقنہ ہاے حادہ اور
تیز سے اختلاط پیدا ہوتا ہی اور زیادہ ہو جاتا ہی ایسے وقت زیادہ جذب مادہ کا بذریعہ حقنہ کے جائز نہین ہی بلکہ اون تیز حقنون کے بعد
حقنۂ نرم کا استعمال کرنا چاہیے جو اختلاط شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوا اوسمین استعمال تقویت سر کا اور اوسکی تبرید اور جذب مادہ
کا بطرف مخالف سر کے چاہیے اور یہ سب قاعدے کلی اور جزئی کلیات سے لیکر یہان مکرر کہ معلوم ہو چکے ہین اگر ہمراہ اختلاط کے
ضعف قوت نہو چاہیے کہ مریض کو طمانچہ مارین اور زور سے طمانچہ منھ پر لگائین اور بیشتر طمانچہ کا مارنا واجب اور ضرور ہو جاتا ہی اس
غرض سے کہ اوسکی عقل پھر پلٹ آئے۔ اور کبھی سر کا داغ دینا بھی واجب ہو جاتا ہی اگر یہ تدبیرات مفید نہون مگر داغ بشکل صلیب
ہوتا ہی یعنے اس شکل پر ✕ اگرچہ شاندۂ کلہ و پارچہ حیوانات سر پر ڈالین اور فاشرا یعنے ہزارفشان کو بجنسہ خواہ اور پہلوونکے ہمراہ استعمال
کرنا اس مرض سے نجات دیتا ہی اگر چند روز پیہم استعمال کیا جاے شیری خلوے کی اسکے ہمراہ خاص ہی اور جو اسمین عیب ہی اوسے پوشیدہ
کردیتی ہی **فصل پانچوین رعونت اور حمق کا بیان** اختلاط ذہن اور رعونت اور حمق مین اگرچہ دونون آفت عقل سے پیدا ہوتے
ہین اور دونون کا سبب بھی کبھی درمیان بطن اوسط دماغ کے ہوتا ہی فرق یہ ہی کہ اختلاط ذہن سے جو آفت افعال فکریہ مین پیدا ہوتی ہی
وہ آفت تغیر افعال کی ہی اور رعونت اور حمق مین نقصان افعال خواہ بطلان پیدا ہوتا ہی اور ایک حالت مشابہ خرفیت کے یعنے ایسی عادت
پیدا ہوتی ہی جو خرق عادت پر دلیل ہوتی ہی جیسے خرافت یعنے وہ بے عقلی جو پیرانہ سالی مین پیدا ہوتی ہی خواہ بچون کی عقل و راونہین
کے ایسے افعال اور حرکات کرتا ہی یہ بات تو ابھی اختلاط عقل کی عنوان فصل مین بیان ہو چکی ہی کہ اصناف آفات افعال دماغی کے
تین ہین لیکن رعونت اور حمق کا سبب فاعلی برودت سادج بلا مادہ کے ہوتا ہی خواہ برودت کے ہمراہ یبس بھی ہوتا ہی کہ زمانہ درازمین
یہ مزاج بارد خواہ بارد یابس جوہر بطن اوسط دماغ کے غالب ہو جاتا ہی یا برودت بلغمی یعنے برودت اور رطوبت تجاویف اوعیہ دماغی

مین بھرتی ہی اس مرض کا سبب منحصر برودت مین جو ہوا اور حرارت کی جہت سے یہ مرض عارض نہین ہوتا اسکی دلیل یہ ہی کہ اس مرض مین نقصان اور
بطلان افعال پیدا ہوتا ہی جو مشابہ سکون کے ہی اور حرارت فکر کے افعال سے متعلق ہی کہ مشابہ حرکت کے ہی یعنے حرارت مین بطلان افعال نہین ہو سکتا
کسیقدر حرکت خواہ وجود افعال گو بطور تغیر کے ہو ضرور ہونا چاہیے کہ اوسوقت کسیقدر حرکت روح دماغی کو ایسی ہوگی جو مقدم دماغ کو موخر دماغ تک
متحرک کرے گی یا موخر کو مقدم تک حرکت حرکت دے گی اسلیئے کہ حرارت ہمراہ حرکت کے ہوتی ہی اور حرکت کی معین ہی اور جمود خواہ بطلان افعال
حرکت بلکہ حرارت کو مانع ہی اور اوسکی مناقض ہی اور اسی وجہ سے مزاج دماغ کے اس حصہ کا یعنے بطن اوسط کا مائل بحرارت رکھا گیا اور درمیان موضع
حرارت اور موضع برودت کے وسط قرار دیا گیا تاکہ اوسکو روح تخیل سے بطرف تذکر کے ہوتا رہے تخیل اور تذکر کا بیان فن کلیات مین ہو چکا
ہی اور جس طرح یہ افعال بطون دماغ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی تفصیل مذکور ہو چکے **علاج** رعونت اور حمق کا یہی ہی کہ دماغ کی تسخین کی جاوے
اگر برودت سازج سے پیدا ہوا اور تسخین اور ترطیب دونون کرین گے جبکہ ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو خواہ تحلیل رطوبات موجودہ دماغ
کی ادویہ کبار سے جنکے نسخے قرابادین مین مذکور ہین از قسم ایارج اور شبیارات کے اور سکنجبین عنصلی سے خواہ تخم ترب سے قے کرائین اگر کسی طرح
کا مادہ بھی ہو خواہ شرکت معدہ کی مگر قلب کی تنبیہ اور تقویت کی رعایت بھی ضرور ہمراہ اِن تدبیر کے کرین گے مثل دواء المسک وغیرہ
سے خواہ مثرودیطوس اور مفرح وغیرہ کے اب زیادہ تطویل اسکے معالجہ مین نکرین گے اسلیئے کہ اوپر کے ابحاث مین قواعد کلیہ اور جزئیہ بخوبی
ایسے بیان ہو چکے ہین جو لائق اس مرض کے ہین ہان اس مریض کا مسکن اور بود و باش کا مقام روشن تجویز کرنا چاہیئے تاریک اور اندھیرا گھر
اسکے لائق نہین۔ خلاصہ تدبیرات یہ ہی کہ نفیطہ اور سہر اور غذاے لطیف اور قلیل اور گرم غذا نہ اسقدر کہ جوش اور غلیان پیدا کرے خواہ تہیج
زیادہ بڑھاوے بلکہ گرم لطیف اور بے ضرر تذکیہ اور صفائی ذہن کی پیدا کرتی ہی اور ذہن کا دشمن اس سے زیادہ کوئی چیز نہین ہی کہ غذاے
لذیذہ اور رطوبات نا ملایم سے امتلا رہے۔ یبوست سے ذہن کو فقط یہی ضرر ہوتا ہی کہ بافراط سرعت حرکت اور انتقال ذہن پیدا ہوتا ہی
خواہ چونکہ قلت روح کی زیادہ ہوتی ہی اسوجہ سے انحلال روح کا تھوڑی سی حرکت سے پیدا ہو جاتا ہی

فصل چھٹی فساد ذکر کے بیان مین

یہ مرض نظیر اوس خلل کے ہی جو رعونت اور حمق مین ہوتا ہی مگر فساد ذکر موخر دماغ سے پیدا ہوتا ہی اسلیئے کہ فساد ذکر مین خواہ کسی خلل کے افعال
موخر دماغ مین نقصان پیدا ہوتا ہی خواہ بطلان جمیع کا ہو جاتا ہی اس مرض کا سبب اول جالینوس کے نزدیک برودت بلا مادہ خواہ برودت
سازج اور یبوست ملکر ہوتا ہی کہ اوسوقت مثل اشیاے محسوسہ کے منطبع یعنے منتقش نہین ہوتے۔ یا رطوبت خواہ برودت ملکر ہوتا ہی کہ اوسوقت
اگرچہ انطباع صور محسوسات تو ہوتا ہی مگر یہ انطباع چونکہ سریع الزوال ہی اسی جہت سے وہ صورتین یاد نہ رہین گی پھر اگر برودت کے ہمراہ
یبوست ہو اوسپر سہر اور بیداری دلیل ہی اور یہ بھی دلیل ہوگی کہ امور ماضیہ تو یاد رہین مگر جو امور حالیہ ہین اونکے یاد کرنے پر قادر ہوگا۔ اگر
یہ مرض بوجہ رطوبت کے ہو سبات اسپر دلیل ہوگا اور گذشتہ امور ہرگز یاد نہ ہون گے اور شاید سوانح حالیہ اور وقتی یاد کر سکے
اور بہ نسبت امور ماضی کے یہ امور زیادہ کرے گا۔ اگر اسمین برودت سازج ہو خدر اور سدر بھی پیدا ہوگا۔ اور کبھی بوجہ یبوست
مع حرارت کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اوسوقت اختلاط ذہن بھی اسکے ہمراہ ہوتا ہی اور یہ حرارت اور سبب یا دماغ کے کسی جز مین ہوتا ہی
یا اوسکے کسی بطن مین بطون سہ گانہ سے خواہ کسی ظرف مین ادعیہ دماغی سے ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ مرض بوجہ اخلاط خواہ اور سوء مزاج کے
ہوتا ہی جو صدغین یعنے دونون کنپٹیون مین پیدا ہوا اور وہان سے دماغ تک اون اخلاط خواہ سوء مزاج کا اثر پہونچے۔ یہ صورت بعض متقدمین
الدانے ذکر کی ہی اور بروقت تحریر اور امتحان نے صحیح اور درست ٹھہری اور مشاہدہ مین آچکی ہی اب کسی طرح کا اشتباہ وقوع مین

اس قسم کے فساد ذکر کیلئے کچھ نہین ہے۔ اور اکثر نسیان بھی عارض ہوجاتا ہے یعنے جو امور یاد ہون وہ بھی فراموش کردیتا ہے تنہا فساد ذکر بلا اختلاط
اور نسیان کے بدون برودت اور رطوبت کے پیدا نہوگا۔ اور کبھی اورام دماغی سے خصوصاً اورام باردہ سے فساد ذکر عارض ہوتا ہے یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ نسیان اور فساد ذکر اگر بحالت صحت عارض ہو منذر امراض قوی کا ہوتا ہے جیسے صرع اور سکتہ اور لیثرغس **علامات** جو قواعد اوپر بیان ہو
ہین اونھین یاد کر کے اسکے علامات پیدا کرنے چاہئین کچھ تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہین ہے کہ ہر ایک مرض مین ہی علامات بار بار لکھے جائین
معالجات جو فساد ذکر حرارت اور یبوست کے ہمراہ ہو اوسکا علاج بہت آسان ہے اور اوسکا علاج وہی تبرید اور ترطیب ہے جو کہ بیان
ہوچکی۔ اور جو یبوست سے پیدا ہوا اوسمین غذا بیمار کو مرطب اور معتدل حرارت اور برودت مین دی جاے اور ریاضت اطراف سر کی مالش
اور دابنے سے کرنی چاہیے اور ایک کپڑے کھرتے اور باخشونت سے مالش کرین دردونون ہاتھ اور دونون پاؤن ہلائین حاصل یہ ہے کہ جو
ریاضت زیادہ سخت ہو بلکہ تھوڑی مقدار کی اور جسقدر غذا مین زیادتی ہو اوسی قدر ریاضت بھی بڑہتی جاے اور آسایش اور نوم
اور حمام بھی بقدر لایق روز بروز کمی و بیشی سے کرانا چاہیے اور تسخین سر کی بذریعہ اضمدہ مسخنہ جو معروف ہین کیجاے اونکے ذکر کو مکرر ہم کیون
کرین اور سینگیان خالی لگانی چاہئین اور جن دواؤن سے سرخی سر کی جلد مین پیدا ہوا ونکو ملین اور بیشتر دو جگہہ داغ دینے کی بھی
ضرورت ہوتی ہے پس گردن اور آبزن ایسے جنمین بابونہ اکلیل الملک یا پایہ گوسپند جوش دیا جاے مفید ہین و دہن سوسن اور نرگس اور
شب بو کا استعمال کرین جو رعونت اور حمق مادہ بارد رطب سے پیدا ہو پہلے نضج مادہ کا کرکے استفراغ کرنا چاہیے اون ادویہ سے جو اوپر معلوم
ہوچکی ہین۔ اور جسمین گھبراہٹ وحشی زیادہ ہو اوسمین مریض کی سکونت تجویز کیجاے اور ابتدا ایسے استفراغ سے لازم ہے جو خفیف
ہون جیسے ایارج اور شحم حنظل اور جند بیدستر بعد ازان رفتہ رفتہ ایارجات کبار کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر سوء مزاج حار کی طرف سے اطمینان بہم
پہونچے معجون بلادر کا استعمال کرین کہ یہ معجون تقویت ذہن مین بدرجہ قوی ہے۔ اور حافظہ کو بہت فائدہ بخشتی ہے ایضاً تمام مسخنات جو اکل
محرم ہون یا غرغرے اور مشمومات جو معلوم ہوچکے ہین استعمال مین رہین تخفیف رطوبت مین زیادہ مبالغہ نکرین اور اسکا لحاظ رہے
کہ تخفیف اس حد تک نہ پہونچے جس سے فنا رطوبات اصلی دماغ کے ہوجاے کہ اوسکے بعد برودت مزاج عارضی پیدا ہو اسلیے کہ اس جہت
سے نسیان مین زیادتی ہوجاے گی۔ اور مسکرات سے خواہ ایسے مقامات سے جہان گذر ہوا کا زیادہ ہو اور زیادہ امتلا اور بد ہضمی سے
مریض کو بچانا ضرور ہے اور پانی سے نہانے سے کمال اجتناب درکار ہے گرم پانی تو اسوجہ سے مضر ہے کہ ارخا اور سستی پیدا کریگا اور سرد پانی
غدد اور بشرہ پہ اکرتا ہے اور روح حساس دماغی کی اوسمین مضرت ہے اگر ایسے بیمارون کے بدن مین امتلا پیدا ہو تو لطیف تدبیر بذریعہ تقلیل
غذا کے خواہ اور طرق سے بعد ظہور امتلا کے کرنی چاہیے اور جو غذا معدہ مین چمپٹ جاتی ہے خواہ ثقیل غذا اور مبخر خواہ غذاے منجر سے
بھی ہر وقت احتیاط واجب ہے اور شراب سے امتلا نسبت مضر ہے ہان تھوڑی سی شراب نفس مین نشاط پیدا کرتی ہے اور روح کو تقویت دیکر
تزکیہ روح پیدا کرتی ہے اور زیادہ پانی پینے کی حاجت بعد شراب پینے کے باقی نہین رہتی بہت پانی پینا بھی ان مرضا کے حق مین نہایت درجہ
مضر ہے اور قیلولہ کثیر یعنے دوپہر کو زیادہ سونا بھی خصوصاً امتلاے معدہ پر مضر ہے اور زیادہ بیداری سے بھی روح مین ضعف پیدا
ہوتا ہے اور تحلیل الارواح ہوجاتی ہے اور باوجود ان مضار کے دماغین بخارات بھر جاتے ہین ان بیمارون کے علاج مین درج ترکی
مربے یعنے پرورده خواه مربے دار فلفل بوزن ایک درم مجرب ہے اور یہ بھی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دونون مربیات حفظ کی
قوت بھی زیادہ کرتے ہین اور تنبتہ اس ذت کا بڑھاتے ہین یہ دوا بھی مجرب ہوچکی ہے کندر سعد فلفل ابیض زعفران مرکی ہموزن سکر شہد مین ملا

معجون بنائین اور ہر روز بقدر ایک درم کے استعمال کرین الغیاً مجرب ہی فلفل دو جزو زیرہ دو جزو شکر طبرزد تین جزو لیکر استعمال کرین الغیاً ہر روز نہار منھ یہ دوا استعمال کرے کندر ۲ ماشہ فلفل ۲ ماشہ مجموع ساڑھے چار ماشہ ہوے الغیاً زیرہ پانچ حصہ فلفل ایک حصہ فوج ترکی دو حصہ سعد کوفی دو حصہ ہلیلۂ سیاہ دو حصہ عسل بلادر ایک حصہ اور دو چند مجموع ادویہ کے شہد لیکر معجون طیار کرین۔ ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنے سے جہان پر نقشہ جات لکھے ہوے ہین اور امراض سر کی خاص دوائین مذکور ہوئی ہین وہان سے ادویہ مجربہ اس مرض کے مل سکتے۔ مکان اور نشستگاہ اس مریض کی ایسی چاہیے جہان روشنی ہو جو رعونت اور حمق بوجہ امراض دماغ کے عارض ہوا وسکا علاج وہی ہی جو قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہر کا علاج ہی **فصل ساتوین فساد تخیل کا بیان** یہ مرض بھی اونھین اسباب اور علامات مذکورہ سے پیدا ہوتا ہی جو ابواب مقدم مین بیان ہو چکے لیکن آفت کا مقام اس مرض مین مقدم حصہ دماغ کا ہی۔ اور فساد کی صورت کبھی یہ ہوتی ہی کہ جو شی دیکھی خواہ سنی نہ جاے اوسے خیال کرے اور یہ کیفیت بروقت غلبۂ صفراوی کے مقدم دماغ پر ہوتی ہی خواہ سوء مزاج حار بلا مادہ غالب ہو خواہ یہ صورت فساد تخیل کی ہو کہ تخیل مین نقصان پیدا ہو جاے یا امور تخیلی کے تخیل سے ضعیف ہو جاے اور خواب اچھے اور برے کسی قسم کے نہ دیکھے خواہ بہت ہی کم خواب دیکھے اور جو دیکھے خواب مین بھول جاے خواہ صور محسوسات ہر قسم کی فراموش کرے اور اونکا تخیل نکرے اسکا سبب بعینہ وہی امور ہین جو نقصان ذکر کے مذکور ہو چکے اور جسطرح نقصان ذکر اکثر برودت اور رطوبت سے ہوتا ہی اور کمتر یبوست سے اوسکے برعکس فساد تخیل اکثر یبوست سے پیدا ہوتا ہی اور کمتر رطوبت سے اسلیے کہ یہ بطن یعنے بطن مقدم لین اور نرم پیدا کیا گیا تاکہ بسرعت انطباع اور انتقاش صور خیالیہ کا ہوا کرے ورنہ وہ بطن یعنے بطن موخر بہ نسبت اسکے سخت ہی اسواسطے کہ جو چیزین منطبع ہو جائین اوسکے زوال اور محو کو دشواری ہو لیکن دونون بطن کے حالات اور انفعالات مین عکس واقع ہی فساد ذکر کا معانی محسوسہ مین ہوتا ہی اور بسبب ترکیب مین اون معانی کے اور فساد تخیل کا محسوسات اور اشباح محسوسات مین پڑتا ہی اس بات کا مفصل بیان اور صناعت مین کیا جاتا ہی یعنے صناعت اخلاق مین سب سے پہلے اور نہایت کامل دلیل اس بات پر کہ مرض رطوبت سے ہی خواہ یبوست سے نیند کا حال ہی اور بیداری اور آنکھ اور ناک کی خشکی خواہ رطوبت اور حال زبان کی خشکی اور رطوبت کا اگر مرض فساد تخیل کا ہو نہ اینکہ تخیل مین نقصان ہو گیا ہی تو اوسوقت اسکی شناخت کہ مادہ سوداوی ہی یا صفراوی کچھ دشوار نہین اور یہ بھی آسان ہی کہ مادی ہی یا ساذج یہ سب امور اوپر کے مباحث کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین اور معالجات بھی وہی ہین جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوے لیکن اسکا علاج قریب جانب بیدار حس کے کرنا چاہیے اور اگر حاجت دلک اور مالش خواہ سینگی لگانے کی مقدم دماغ مین ہو بحسب قواعد مندرجہ صدر کرنا چاہیے کہ وہی تدبیر ہی **فصل آٹھوین مانیا اور داء الکلب کا بیان**۔ مانیا کا ترجمہ زبان عربی مین جنون سبعی سے کیا گیا اور داء الکلب مانیا کی ایک قسم خاص ہی کہ اوسمین غضب کے ہمراہ لعب و عبث یعنے کھیلنا اور بے فائدہ حرکات کرنا بھی ہوتا ہی اسطرح ایذا دہی ہمراہ مہربانی بھی ہوتی ہی جیسے کتون کی بھی یہی عادت ہوتی ہی کہ بھونکتے بھی ہین اور کھیلتے بھی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ مادہ فاعلی جنون سبعی کا وہی مادہ ہوتا ہی جو سبب مالیخولیا کا ہی اسلیئے کہ یہ دونون مرض سوداوی ہین فرق یہ ہی کہ اکثر جنون سبعی کا مادہ وہ سوداے محترق ہی جو صفرا سے جلکر پیدا ہوا ہو اور یہ نہایت ردی ہوتا ہی اور مالیخولیا کا مادہ اکثر سوداے طبعی ہوتا ہی خواہ سوداے احتراقی مگر بلغم یا خون شیرین سے جلکر پیدا ہو اور کمتر یہ بات ہی کہ بلغم محترق سے جنون سبعی پیدا ہوا اگرچہ مالیخولیا اوس سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر حدوث مالیخولیا کا بوجہ حصول مادہ سوداوی کے اوعیۂ دماغ مین ہوتا ہی اور مانیا کا حصول بوجہ وجود مادہ کے مقدم دماغ اور جوہر دماغی مین ہوتا ہی اسلیئے کہ وصول اس مادہ کا دماغ تک مثل وصول مادۂ قرانیطس کے ہوتا ہی مالیخولیا کے ہمراہ بدگمانی اور فکر فاسد اور خوف اور سکون ہوتا ہی اور اضطراب شدید نہین ہوتا

اور مانیا

اور مانیا مین یہ سب امور بھی ہوتے ہین اور زیادہ بران اوچھل پھاند اور حرکات بیجا اور عبث اور درندون کے خصائل اور نگاہ ایسی جو مشابہ آدمیون کی نگاہ
کے نہو بلکہ اونکی نگاہ اور نظر بہت مشابہہ درندون کی نظر سے ہوتی ہی اور باوجودیکہ جنون مین مانیا اور قرانیطس یکسان ہین پھر بھی فرق یہ ہے کہ مانیا مین حمی
نہین ہوتی اور قرانیطس بدون تپ کے نہین ہو سکتا اور داء الکلب ایک قسم مانیا کی ہی کہ اس قسم مین معاشرت اور اختلاط ہم جنس کا اور کشتی
اور جسمانی زور اور طاقت کرنا آپسمین اور مساعدت اور زور بازو اور مددگار ہوجانا اور موافقت کرنا اشخاص سے پیدا ہوتا ہی اور اس مرض مین اعتقاد
فاسد اور بد نہین ہوتا ہی جیسا کہ مانیا مین ہوتا ہی شاید یہ مرض دموی ہی کہ اکثر یہ خواص خون کے مادہ کے ہین اور اکثر یہ مرض بفصل خریف مین پیدا ہوتا ہی بوجہ
رداءت اخلاط کے اور کبھی ربیع اور صیف مین بھی عارض ہوتا ہی اور جب ہوا دترہری چلے اس مرض مین ہیجان بوجہ پیدا ہونے خشکی کے جو باد شمالی
سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتا ہی۔ اکثر یہ مرض بواسیر اور دوالی کے پیدا ہونے سے جاتا رہتا ہی اور اگر بعد اس مرض کے استسقا
پیدا ہو یہ مرض جاتا رہیگا بوجہ پیدا ہونے رطوبت کے خصوصًا اگر سبب اس مرض کا جگر کی حرارت ہو خواہ یبوست سے جگر کے یہ مرض
پیدا ہوا ہو اکثر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہی اور قے کے عارض ہونے سے شفا ہوجاتی ہی **علامات** مانیا کی بالاجمال اور مانیا
کے اصناف اور اقسام کے علامات تفصیلی کا بیان مجملی علامات مانیا کے یہ ہین کہ افعال باطنی مین تغیر پیدا ہوجائے اور افعال حرکت مین بھی
تغیر واقع ہو اور تغیر اوسی طرح کا ہو جو اوپر مذکور ہوچکا جو علامات منذرہ اور مجزد قوع مانیا کے ہین وہ یہ ہین کہ مثلًا کابوس کے ساتھ حرارت
دماغ کی پیدا ہو خواہ دونون قدم خون سے بھر جائین اور سرخ ہوجائین خواہ خون عورت کے پستان مین لبستہ ہوجائے کہ یہ دونون باتین
ایسے حرکات پر دلالت کرتے ہین جنسے خومین فساد پیدا ہوتا ہی اور قدمین کا امتلا خون سے کبھی اسپر دلیل ہوتا ہی کہ قریب ہوتا ہی کہ فساد خون کا
کسی ایسے عضو مین واقع ہو جسمین حرارت غریزی قوی نہین ہی جو خون کے اصلاح کی تدبیر جید کر سکے بلکہ اوس عضو ضعیف مین خون کا
ایسا فساد ہونے والا ہی جس سے دماغ کو کسی قسم کی ایذا پہونچے گی۔ اگر پہلے علامت آخر مانیا مین پائی جاے اوسکے زوال کی امید اسطرح
کرنی چاہیے جیسے عروض دوالی سے کرتے ہین اکثر مانیا امراض حادہ مین دلیل بحران پر ہوتا ہی پھر اگر اور دلائل جید ایسے پائے جائین جنکی دلالت جو بہت
بحران پر ہو خود مانیا کے بحران پر وہی دلائل دلیل جید ہون گے کبھی شدت مانیا کی خود اپنے بحران پر دلیل ہوتی ہی۔ جو مانیا سوداے محترقہ سے پیدا ہو
اوسمین جنون اور سبعیت کے ساتھ فکر اور سکون بھی ہوتا ہی اور یہ سکون دیر تک ٹھہرتا ہی پھر اگر حرکت کرے اور کچھ بات کرے شروع مین عاقلانہ
اور متفکر ہوکر بات کرتا ہی پھر جب مکرر شدہ کر کر کلام کر چکا چپ ہوگا اور نہ سکوت اوسکا ممکن ہوگا اور نحافت بدن کی اس قسم مین زیادہ ہوتی ہی اور
رنگ سیاہی مائل اور خواب برے برے اور کبھی گھنٹی تک بھی ہوتی ہی کہ زمین مین جوش آجاے۔ جو مانیا سوداے صفراوی سے ہوتا ہی اوسمین انتقالات
بطرف شر اور بیبائی کے جھٹ پٹ ہوتی ہین اور اوس شر سے ٹھہرا دینا بھی بہت جلد ہو سکتا ہی اور شر اور کینہ کی بات اسکو اسقدر یاد نہین رہتی
جیسے اوس مریض کو یاد رہتی ہی جسے سوداے محترقہ سے یہ مرض لاحق ہو اور سکون اسے کم ہوتا ہی اور حرکت زیادہ اور دل تنگی اور اضطراب
بھی زیادہ ہوتا ہی **معالجات** اگر امتلاے اخلاط معلوم ہو فصد فورًا لینی چاہیئے اور اگر غلبہ صفرا کا معلوم ہو تمام بدن مین بذریعہ
زنگ وغیرہ کے اوسوقت طبیخ افتیمون کی خواہ طبیخ ہلیلہ اگر صفراے سوداوی ہو اور اگر سوداے خالص طبعی ہو پس اکثر حاجت
استفراغ کی بذریعہ افتیمون سافرج بوزن آٹھ درہم ہمراہ سکنجبین کے اور حجر لاجورد کے ہوتی ہی اوسکے بعد بطرف تنقیہ خاص سر کے توجہ کرین
اگر سر مین امتلاے خون ہو یا سودا کا ہو اوس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہی اور ہمیشہ تنقیہ سر کا اس حب سے کرنا چاہیئے
ایارج افتیمون اسطوخودوس ملکر ایک جزو سقمونیا بقدر نصف جزو ہلیلہ ایک جزو مجموع ادویہ سے ایک بڑی گولی بنا کر بعد استفراغ کلی لینے

فصد اور استفراغ عام کے جو فصد سے پہلے مذکور ہو چکا متفرق شبونین بوزن دو درہم کے دینا چاہیے یعنے کبھی کھلائین اور بیچ ناغہ کرین اور پھر کھلائین اور دورہ اور تعیین نکرین ایک یہ حب بھی بہت نافع ہے۔ افتیمون بسفایج ہر یک پنجدرم حجرارمنی ایک درم نمک ہندی شحم حنظل ہم درم ہلیلہ آملہ حاشا خربق سیاہ ہر یک تین درم تربد سپید درم سکنجبین عسلی ہلیلہ کابلی ایکدرم اوسطوخودوس دس درم بحوان بنا کر استعمال کرین غرغرہ مین یہ ادویہ استعمال کرین سکنجبین اور سقمونیا ملا کر غرغرہ کرین جب شبیار کی افراط استعمال مین نکرین بلکہ اوسکا استعمال اوسی وقت تک کرنا درست ہے جب تک خفت ظاہر ہو پھر اگر کسی طرح کا سوء مزاج گرم اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جائے ترک کر دینا چاہیے اور بعد استفراغ کے توجہ تبرید اور ترطیب پر بذریعہ نطولات وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہے کہ ایک دن مین پانچ مرتبہ نطول کرنا پڑتا ہے اور سر پر طبیخ گلے پائے کا طلا کرنا چاہیے اور دودھ دوھنا بھی ضرور ہے اور مسکہ بھی سر پر رکھنا مفید ہے۔ مگر ترطیب مین اہتمام بہ نسبت تبرید کے زیادہ کرنا چاہیے پھر اگر ایسی دوا جسمین ترطیب شدید ہو سوائے ادویہ بارودہ کے اور مزاج کی دستیاب ہو مثلاً چار او بھنین ادویہ مین بابونہ شریک کرکے استعمال کرینگے۔ اور کبھی مریض پر نوم پیدا کرنے کی غرض سے دیاقوزا کا استعمال کرنا پڑتا ہے اسکی یبوست کے دفع کے غرض سے آب انار شیرین بغرض ترطیب پلانا چاہیے خواہ آب آرد جو بخار البزر قطونا طبیعت کے مدد کرین خواہ آب جو پلائین اور نطول خشخاش کو جوش کرکے واسطے تنویم کے تجویز کرین لیکن بہتر یہ ہے کہ تھوڑا سا بابونہ بھی داخل کردین اور سر پر دودہ دوہین اور روغن بھی اس باب مین زیادہ نافع ہین۔ اور جب استعمال نطولات اور سعوطات مرطبہ کا ہو چکے پھر ایسی تدبیر کرین کہ نیند پیدا ہو جائے اور وہ تدبیر ایسے روغن سے سبات پیدا کرنے ہین خواہ ایسے نطولات سے جو نیند پیدا کرین خصوصاً روغن کا ہو کہ سبات کو پیدا کرتا ہے۔ اشربہ یعنے پلانے کی چیزین ایسی ہون جسے فائدہ ترطیب حاصل ہو جیسے آب شعیر وغیرہ اور جو چیز قائم مقام سکنجبین کے ہے خواہ اوسمین تلطیف اور تخفیف اور تقطیع ہے اونکا پلانا مضر ہے اور جب طبیعت مین قبض معلوم ہو فوراً حقنہ کرنا لازم ہے تاکہ بخارات موذی سر تک نہ چڑہ جائین بوجہ گرانی شکم کے پانی جوان لوگونکو پلایا جاے اوسمین بیخ رازیانہ دشتی اور تخم رازیانہ اور بیخ کرمۃ البیضا جسے ناشرابھی کہتے ہین جوش کرنا چاہیے کہ یہ بہت نافع ہے اور مقدار شربت اس پانی کی ۲ ماشہ ہے۔ اگر منظر بد ہو خواہ بدبو اُلفگی یا اور کسی وجہ کے نہ میں اونکے کھانے مین یہ جوشاندہ باخفا ڈال دینا چاہیے مریض کے پاس اور اوسکی صحبت مین وہ لوگ بیٹھین جنسے شرم اور حیا مریض پر پیدا ہو اور جنکی ہیبت مریض پر بخوبی اثر کرے اور دونون ران اور پنڈلیان ہر وقت بندھی رہین تاکہ بخارات بجانب اسفل جذب ہوا کرین۔ اگر خوف اس بات کا ہو کہ اپنے اوپر کوئی صدمہ زخم وغیرہ کا پہونچائے گا زیادہ استواری سے بندش کیجاے اور کسی قفس خواہ کٹہرے وغیرہ مین بند کرکے اونچی جگہ لٹکا دینا چاہیے جیسے ہنڈولا خواہ جھولا ہوتا ہے اور غذا انکی مرطب بالفعل ہر حال مین تجویز کیجاے مگر مزاج بھی اوسکا مرطوب ہونا ضرور ہے۔ با اینہمہ یہ بھی ضرور ہے کہ وہ غذا ایسی ہو جس سے سدہ پڑجاے جیسے نشاستہ اسواسطے کہ ایسی غذا انکو بہت مضر ہے اور جس چیز سے ادرار بول بکثرت ہو وہ بھی انھین ندیجاے کہ ضرر پہونچے گا۔ اور تمام تدبیرات علاج اور پرہیز کے جو مالیخولیا مین کرنے چاہیئن انھین درکار ہین اور مالیخولیا کے باب مین اونکی تفصیل بخوبی مذکور ہوگی۔ اور جب مرض کا زمانہ انحطاط ہو پہنچے پھر اوسوقت اگر تھوڑی سی شراب جسمین بہت سا پانی ملا ہو دیجاے کچھ مضر نہین ہے کہ اس سے ترطیب اور نوم پیدا ہوگی۔ اور جتنی چیزین گرم اور مسخن ہین اونسے احتیاط ہر وقت واجب ہے

فصل نوین مالیخولیا کے بیان مین

مالیخولیا اوس مرض کو کہتے ہین جسمین گمان اور فکر صحیح اور طبعی باقی نرہے اور فساد ظن اور فساد فکر اور خوف اور زبون حالی پیدا ہو اور منشا اسکا تبری اور خرابی کا ایک مزاج یا غلط سوداوی جس سے روح دماغی مین

تو وحشت پیدا ہو گی اندر دماغ کے یہ خلط ہو نچکر خوف پیدا کرے جسطرح ظلمت خارجی سے دم گھٹتا ہی اور خوف پیدا ہوتا ہی اور پھر چونکہ مزاج خلط سوداوی کا
بارد یابس مخالف مزاج روح کے ہی جو حار رطب ہی بایں لحاظ روح مین بوجہ تضاد مزاج کے ضعف بھی پیدا ہوتا ہی جیسے شراب خواہ اور کسی شی کا
مزاج گرم اور تر مناسب مزاج روح کے ہی اوس سے روح کو تقویت حاصل ہوتی ہی پھر اگر مالیخولیا مین دل تنگی اور اوچھل پھاند بھی ہو اور شرارت
اور ایذا دہی بھی پیدا ہوا اوسے مانیا کہتے ہین مالیخولیا اوسی مرض کو کہتے ہین جسکا حدوث سوداے غیر محترقہ سے ہو پھر سبب مالیخولیا کا یا خاص جز
دماغ مین ہی یا دماغ سے خارج ہی اگر دماغ مین ہو وہ بھی یا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ ہو کہ یہ مزاج جوہر دماغ خواہ روح دماغی جو روشن
ہی اوسمین نفوذ کرکے تاریکی اور گرانباری پیدا کرے خواہ مادہ بارد یابس دماغ مین پیدا ہوا ہو پھر یہ مادہ یا دماغ کے عروق مین اور مقامات سے آتا ہو
اور جب ان رگوں مین پہونچے مستحیل بسوداویت ہو جانے بوجہ احتراق کے اون رگوں مین خواہ تکدر اور دُرد بن جانے کے چنانچہ اکثر ایسا ہی
واقع ہوتا ہی خواہ مادہ جرم دماغ مین سما گیا ہی خواہ یہ مادہ اپنی کیفیت مخالفت کی وجہ سے دماغ کو ایذا دیتا ہو اور براہ جوہر مادہ بھی دماغ کو
ایذا پہونچتی ہو کہ اسکا انصباب یعنے ریزش بطون دماغ مین ہوتی ہو اور یہ بات اکثر بوجہ انتقال صرع کے پیدا ہوتی ہی - پھر جو مالیخولیا
کہ اوسکا سبب خارج دماغ سے ہی اور بشرکت کسی اور عضو کے وہ سبب دماغ کی طرف مرتفع ہوتا ہی خلط ہو خواہ بخار مظلم بہرحال یا تمام بدن
پر چونکہ غلبہ مزاج سوداوی کا ہوا ہی اوس جہت سے دماغ کی طرف بھی شکایت پہونچتی ہی خواہ طحال مین احتباس سودا کا ہوا ہی اور طحال اوسکے
تنقیہ اور اخراج سے عاجز ہی یعنے خون سے اوسکا جذب بخوبی نہین کر سکتی یا اینکہ طحال مین ورم پیدا ہوا ہی خواہ ورم نہین ہی مگر کوئی اور
آفت پیدا ہوئی ہی یا بسبب شدت حرارت جگر کے یہ آفت پیدا ہوئی ہو خواہ یہ عضو جسکے بخارات خواہ مواد موذی دماغ کے ہون پردہ مراق ہو
کہ اوسکے فضول غذای متراکم اور تو بتو ہو کر جو اخلاط اس غذا سے پیدا ہون سوختہ ہو جائین اور بطرف خلط سوداوی کے مستحیل ہو جاتے ہین
اور اسی وجہ سے مراق مین ورم پیدا ہو جائے خواہ ورم پیدا نہو مگر بخار مظلم اور تیرہ مراق سے اوٹھکر دماغ تک پہونچتا ہو اور اس قسم کو
نفخہ مراقیہ اور مالیخولیاے نافخ اور مالیخولیاے مراقی کہتے ہین اور یہ قسم اکثر بوجہ ورم ابواب کبد کے پیدا ہوتی ہی کہ اوسوقت خون مراق
کا سوختہ ہو جاتا ہی اور مستحیل بسوداویت ہو جاتا ہی اور اسی کو جالینوس مالیخولیاے مراقی کا سبب قرار دیتا ہی اور روفس حکیم اس قسم کا سبب
شدت حرارت جگر اور شدت حرارت امعاء کی تجویز کرتا ہی اور ایک قوم سبب اس مالیخولیا کا وہ سدہ قرار دیتے ہین جو ماساریقا نام
کی رگوں مین پڑتے ہین اس جہت سے غذا لے ان لوگون کے عروق مین نفوذ نہین کرتی پس غذا مین فساد مذکور پیدا ہوا ہی جس شخص کا یہ مذہب
ہی کہ یہ قسم بوجہ ورم کے پیدا ہوتی ہی اوسکی دلیل یہ ہی کہ طعام انکے امعا مین دیر تک ٹھہرا رہتا ہی اور خام ہوتا ہی اور اکثر کسی طرح کا تغیر طعام مین
پیدا نہین ہوتا ہی پس یہ ورم گرم ہوگا کیونکہ پیاس اور تپ اور قے غراوی اور حولوازم اورام حارہ احشا کے ہین اس ورم کے ہمراہ نہین ہوتے
کبھی سبب تولد اس مرض کا خارج دماغ مین اور مبدا تولد اس مرض کا اندر دماغ کے ہوتا ہی جیسے اگر معدہ مین ورم گرم ہو اوسکے بخارات
رطوبات دماغی کو جلا دیتے ہین اسی طرح ورم رحم اور اورام دیگر اعضا کے جو مشارک دماغ کے ہین کہ اونسے بھی بعینہ یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی
- جو مالیخولیا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ سے پیدا ہوا اوسکا سبب سوء مزاج سوداوی قلب کا ہوتا ہی مادی ہو خواہ بلا مادہ کہ اوس
سوء مزاج قلب کی دماغ بھی شرکت کرتا ہی باین وجہ کہ روح نفسانی منفعل روح حیوانی کے ہی اور روح نفسانی کے جوہر سے اسکا جوہر پیدا
ہوتا ہی اور چونکہ بوجہ سوء مزاج قلب کے روح نفسانی فاسد ہو جاتی ہی پس روح حیوانی مین بھی فساد پیدا ہوتا ہی اور اس روح کا
مزاج فاسد سوداوی دماغ کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہی اور مائل بسوداویت مزاج دماغ کا بھی ہو جاتا ہی کبھی اور اسباب جو برودت

اور یبوست پیدا کرتے ہین اور وہ فقط قلب مین پیدا نہین ہوتے بلکہ اور مقامات مین پیدا ہوتے ہین مگر قلب کی شرکت ضرور ہوتی ہی کہ شاید زیادتی
اون اسباب کی قلب ہی مین ہوتی ہی الغرض ایسے اسباب سے بھی مالیخولیا پیدا ہوتا ہی اور چونکہ شرکت قلب کی ضرور ہوتی ہی اسی واسطے علاج
مین اس مرض کے ہمراہ علاج دماغ کے علاج قلب کا ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قلب کا خون اگر صیقل یعنے چمکتا ہوا پتلا اور صاف
اور مفرح یعنے خوشنما ہو دماغ کے فساد کا مقابلہ کرکے اصلاح اوسکی کر دیتا ہی کچھ اسکا بھی عجب نہین کہ مبدا اس فساد کا قلب اگرچہ استحکام اس مرض کا دماغ
دماغ مین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بھی دور از قیاس نہین ہی کہ پہلے مزاج قلب کا فاسد ہو جاتا ہو اوسکے بعد بتبعیت قلب کے مزاج دماغ مین بھی فساد عارض ہوتا ہو یا یہ کہ دماغ
کے فساد سے مزاج روح کا فاسد ہو جاے اور اسی وجہ سے قلب مین وحشت پیدا ہو کر جو چیز قلب سے بطرف دماغ کے جاکر نفوذ کرتی ہی اوسے
فاسد کر دے اور دماغ کی اعانت کرے اوسکے فاسد ہونے پر کبھی آخر مین امراض مادی کے خصوصاً وہ امراض مادی جو حادہ ہین
مالیخولیا پیدا ہو جاتا ہی اوسوقت اس مرض کا پیدا ہونا علامات موت سے ہی اور ایسا مریض بعد عروض مالیخولیا کے اکثر موت کو اور
مرے ہوے آدمیون کو منبت یاد کرتا ہی خلاصہ بیان یہ ہی کہ خلط سوداوی کی پیدایش بکثرت کبھی بسبب اوس عضو کے فساد کی ہوتی ہی
جو غذا مین فاعل ہی یعنے جگر مین کہ جسوقت خون کو جلا دے خواہ دفع فضول سوداوی سے عاجز ہو اور یہ صورت تولد سودا کی بہت کم
واقع ہوتی ہی- اور کبھی خلط سودا کا تولد بکثرت بسبب اوس عضو کے ہوتا ہی جو بمنزلہ ساچہ اور گھر کے واسطے سودا کی ہی جیسے طحال
کہ جسوقت دفع فضول سوداویہ اور جذب ثفل خون سے عاجز ہو سودا زیادہ پیدا ہوگا یعنے جسوقت طحال خون کے ثفل اور ماد کو جگر سے
جذب نکرے یا جو کچھ جگر سے جذب کرے اوسکے فضلہ کو جو بہر دفع کرنا چاہیے دفع نکرسکے جب بھی سودا بکثرت پیدا ہوگا کبھی کسی عضو مین
بھی سودا کی پیدایش ہو جاتی ہی کہ یا یہ عضو اپنی غذا کو زیادہ سوختہ کر دیتا ہی خواہ اپنی غذا کے فضلہ کے دفع پر قادر نہین ہوتا کہ اوسوقت جزو لطیف
اوس غذا کا متحلل ہو جاتا ہی اور جزو کثیف متکدر اور تہ نشین ہو کر سودا بن جاتا ہی خواہ یہ عضو بشدت غذا مین برودت اور خشکی پیدا کر دے
کبھی خاص قسم کی غذا سے تولد سودا کا بکثرت ہوتا ہی- بعض اطبا کی یہ راے ہی کہ مالیخولیا آسیب جن اور پری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی- اور
ہم کو اسکی کچھ پروا نہین ہی کہ جن کی شرکت سے مالیخولیا ہوتا ہی یا نہین ہوتا بہر حال چونکہ اس مقام پر تعلیم مسائل طب کی ہم کرتے ہین وجود جن
اور اونکی ایذا دہی کا انکار خواہ اقرار کا یہ مقام نہین ہی- پھر اتنا ہم ضرور کہتے ہین کہ اگر جن کے آسیب سے بھی پیدایش مالیخولیا کی ہوگی اس سے
خالی نہین ہی کہ وہ جن مزاج مریض مائل بسوداویت کر دیتا ہی پھر بسبب قرب مالیخولیا کو بشرکت جن ہوئی خلط سودا ہوگا چاہیے یہ خلط جن
پیدا کرے خواہ کوئی اور شی علاوہ جن کے اس خلط کو پیدا کرے منجملہ قوی اسباب کے تولید مالیخولیا مین افراط غم اور خوف بھی ہوتا ہی- اور
یہ بھی ضرور معلوم ہو کہ جس سودا سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہی وہ سوداے طبعی ہوتا ہی خواہ بلغم اگر مستحیل بطرف سودا کے بوجہ تکاثف خواہ احتراق
کے ہو جاے اگرچہ اس پچھلی صورت کا وقوع شاذ و نادر ہی- یا خون کا استحالہ اگر بوجہ تکاثف کے بدون احتراق شدید کے بطرف
سودا کے ہو جاے وہ بھی سبب مالیخولیا کا ہوتا ہی- لیکن خلط صفرا مین اگر احتراق پیدا ہو اوس سے مانیا پیدا ہوگا جو مالیخولیا سے بڑھ کر بدہی
اور فقط مالیخولیا پر اقتصار نہوگا- ہر ایک قسم سودا کی جسوقت دماغ کے اون مقامات مین پیدا ہو خواہ پہونچے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اوس سے
مالیخولیا پیدا ہوتا ہی مگر اقسام جو نہایت ردی ہی اقسام سودا ہی اوس سے مانیا پیدا ہوتا ہی- بہت سالم مالیخولیا کی دو قسم کی ہی جو درد
سے خون کے پیدا ہوا اور جسکے ہمراہ فرحت بھی ہو اور اکثر مالیخولیا کا زوال بواسیر جاری ہونے سے اور دوالی کے پیدا ہونے سے
ہو جاتا ہی- اور مالیخولیا کا عروض سفید رنگ اور فربہ آدمیون مین کم ہوتا ہی اور گندم گون کثیر الشعر لاغر اندام مین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جسکا

سیاہ سے مالیخولیا کا پیدا ہونا

قلب زیادہ گرم ہو اور دماغ مین رطوبت ہو اوسے بھی یہ مرض زیادہ عارض ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت زائدہ قلب کی مولد سوداکی قلب مین ہوتی ہی اور
دماغ بوجہ زیادتی رطوبت کے قابل تاثیر سوداکا بخوبی ہوگا۔ جن لوگونکی زبان سے حرف را مہملہ لام ہوکر ادا ہو خواہ سین کو ثاے مثلثہ یا کاف کو
جیم بولین اور انھین کو لثغ بھی کہتے ہین ایسے لوگ بھی مالیخولیا پر مستعد اور بالطبع اس مرض کے قابل ہوتے ہین اور خشکی زبان اکثر خشک رہے خواہ
آنکھ مین شدت حمرت بوجہ سرخی چہرہ کے ہو اور گندم گون لوگ جنکے بالون کی کثرت ہو خصوصاً جنکے بال سیاہ ہر زیادہ ہون اور جنکے بالونمین سیاہی بوجہ
گندہ ہونیکے زیادہ ہو اور جنکی رگین چوڑی ہون اور ہونٹھ موٹے ہون اسلیے کہ بعض انمین سے ایسے ہین جنکے قلب مین حرارت بڑھی ہوئی ہی اور بعض ایسے ہین
کہ اونکے دماغ مین رطوبت زیادہ ہی جیسا کہ جلد اول فن کلیات مین بیان ہوا۔ اور اکثر ظاہر مین یہ لوگ بلغمی معلوم ہوتے ہین۔ مالیخولیا کا مرض مردونمین اکثر ہوتا ہی
اور عورات مین کمتر اور بدتر۔ اور سن کہولت اور شیخوخت مین اسکی کثرت ہوتی ہی۔ اور جاڑونمین کمی اور گرمی اور صیف مین زیادتی اور ربیع مین بھی
ہیجان اسکا زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ ربیع مین ثوران اخلاط کا اکثر ہوتا ہی کہ سوداکو خون سے یہ فصل ملادیتی ہی۔ کبھی ہیجان اس مرض کا بادوار
ہوتا ہی کہ ہر وقت دورے کے سودا مین ہیجان اور ثوران خواہ جوش پیدا ہوتا ہی۔ جو شخص مستعد مالیخولیا کا ہو اوسپر کیفیت اس
مرض کی ہر وقت غم یا خوف خواہ بیداری مفرط کی فوراً طاری ہوجاتی ہی خواہ اگر سیلان اور روانی خون معتاد مین احتباس پیدا
ہو یا تی سوداوی جسکا خوگر ہو رک جاسے خواہ اور امور ازین قبیل عادت کے برخلاف پیدا ہون جب بھی اس مرض کے آثار اوسپر ظاہر
ہوجاتے ہین علامات ابتداے مالیخولیا مین گمان ردی اور خوف بلا سبب پیدا ہوتا ہی اور غصہ بہت جلد آجاتا ہی اور تنہا خلوت مین بیٹھنے
کی رغبت پیدا ہوتی ہی اور اختلاج اور دوار اور دوی اور طنین کا پیدا ہونا خصوصاً مالیخولیاے مراقی مین۔ پھر جب مرض مستحکم ہوگیا ڈرنا
اور بدگمانی اور غم اور وحشت اور کرب اور ہذیان بیہودہ گوئی اور آرزو کثرت جماع کی بوجہ کثرت ریح کے اور طرح طرح کے خوف
ہونے والی چیز سے خواہ ناشدنی سے مگر اکثر خوف ایسے امور کا ہوتا ہی کہ عادت انسان کی اونسے ڈرنے پر جاری ہو اور یہ اقسام
خوف کے بہت ہین ہین دلجنون العفین معروف پر کہا گیا ہی بعض کو خوف ہوتا ہی ایسا ہو مجھ پر آسمان ٹوٹ پڑے اور بعض ایسا خیال کرتی
ہین کہ مجھے زمین نگل جاے بعضون کو خوف کسی بادشاہ کا ہوتا ہی اور بعض کو خوف کسی جن کا ہوتا ہی بعض مبتلاے مالیخولیا کو چورون کا خوف غالب
ہوتا ہی۔ اور بعض ایسا خیال کرکے ڈرتے ہین ایسا ہو کوئی درندہ اونپر جھپٹے اور اذیت دے۔ کبھی گذشتہ امور کو اس خوف کے پیدا کرنے مین
تاثیر ہوتی ہی۔ پھر کبھی ایسے امور کا خیال کرتے ہین کہ ظاہر مین وہ موجود نہین اور اونکے سامنے موجود ہین۔ کبھی اپنے کو بادشاہ تصور
کرتے ہین اور کبھی شیر خواہ بھیڑیا خواہ کوئی اور درندہ خیال کرتے ہین خواہ بھتنا یا شیطان بن جاتے ہین خواہ طیور کے اقسام مین اپنے
کو داخل سمجھتے ہین خواہ کوئی مصنوعی برتن خواہ شاہی ہو کی کل اپنے کو جانتے ہین۔ پھر انھین مین سے بعض کو ہنسی زیادہ آتی ہی خصوصاً
جسے مالیخولیاے دموی عارض ہو اسلیے کہ اوسکے خیال مین اکثر وہی امور جاگزین ہوتے ہین جنسے لذت حاصل ہو اور سرور پیدا
ہوتا ہی۔ اور بعض مریض رویا کرتے ہین خصوصاً جنکا مادہ محض سوداوی ہی اور بعض مرضا کو موت کی محبت زیادہ بڑھ جاتی ہی اور بعض کو
موت کی دشمنی پیدا ہوجاتی ہی۔ جو مالیخولیا خاص اوسکا سبب دماغ مین ہو اوسکی علامت افراط فکر اور دوام وسواس اور ہمیشہ ایک
ہی شے کی طرف دیکھنا خواہ ہر وقت زمین کی طرف نظر جانا اور چہرہ کا رنگ و نیز آنکھ اور سر کا رنگ بھی اسپر دلالت کرتا ہی اور سر کے
بالونکا سیاہ اور کثیف ہونا اور پہلے اس مرض کے بیداری مفرط اور فکر کا پیدا ہونا اور دھوپ سے بھاگنا خواہ اور امراض دماغی کا پہلے
عارض ہونا اور جو علامات مالیخولیاے شرکی کے آئندہ ہم لکھینگے پس اونمین کسی علامت کا موجود نہونا اور اگر علاج کرین اور تنقیہ بھی کیا جاے

فائدہ کا ظاہر ہونا اور اعراض کا عظیم اور شدید ہونا یہ سب امور دلیل ہین کہ مادہ خاص دماغ مین ہی۔ اگر تمام بدن کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی
علامت یہ ہی کہ تمام بدن کا رنگ سیاہ ہوگا اور بے رونق ایسا جیسے مرض سل مین بے آب و تاب ہوتا ہی اور جو فضول معدہ اور طحال سے نکلتے ہین
اونکا احتباس ہو خواہ بذریعہ ادرار اور براز اور رحم کے دفع ہوتے ہون وہ بھی رک جائین اور کثرت احتباس حیض کی اور بدن پر بالونکا زیادہ ہونا
اور بہت سیاہی بالون کی اور پہلے اس مرض سے استعمال بری غذاؤنکا جیسے تولد سودا ہوتا ہی جنکا بیان کتاب دوم مین ہو چکا جن امراض عام
کے بعد مالیخولیا پیدا ہوتا ہی جیسے حمیات مزمنہ خواہ حمیات مختلطہ کا پہلے بدن مین ہونا یہ سب علامات اسکے ہین کہ مالیخولیا تمام بدن کی شرکت سے
ہی۔ طحال کی شرکت سے اگر مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہی کہ اشتہا بڑھ جاے گی۔ اسلیے کہ سودا کا انصباب اور گرنا معدہ پر زیادہ ہوگا اور ہضم
مین کمی بوجہ برودت مزاج کے اور بائین طرف قراقر زیادہ ہوگا اور جرم طحال پھول جاے گا اور یہ بات اکثر ضرور ہوتی ہی اور سبق شدید پیدا ہوتا ہی
بوجہ نفخہ طحال کے اور کبھی ایسے مالیخولیا کے ہمراہ حمی ربع بھی ہوتی ہی۔ اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہی اور کبھی بوجہ لذع سودا کے الم پیدا
ہوتا ہی۔ اگر معدہ کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی علامات وہی ہین جو ورم معدہ کے علامات باب معدہ مین مذکور ہون گے اور
اس قسم کی زیادتی بروقت تخمہ اور بدہضمی اور امتلاے معدہ کے ہوتی ہی اور بروقت ہضم کے بھی مرض مین زیادتی ہوتی ہی اور اکثر ہیجان مرض
کا کھانا کھانے کے بعد سے تا وقت ہضم کے رہتا ہی خواہ بھوک جبتک نہ پیدا ہو سوزش باقی رہے گی اور بعد ہضم جید کے سکون ہو جاتا ہی گرورم
گرم ہوا التہاب اور سوزش مراق کی اوسپر دلیل ہوگی اور قی صفراوی اور پیاس بھی پیدا ہوگی اکثر مریض مالیخولیا کا تلی کے مرض مین ضرور
مبتلا ہوتا ہی۔ مالیخولیاے مراقی کی شناخت یہ ہی کہ مراق مین گرانی پیدا ہوا اور پردہ مراق اوپر کی طرف کھچا کرے اور اوبکائی آیا کرے اور
خبث نفس اور فساد ہضم اور کھٹی ڈکار تھوک منہ سے تر نکلا کرے اور کبھی قی ایسی کھٹی ہو جس سے دانت کھٹے ہو جائین اور قرقرہ اور خروج
ریح کا اور تلہب یعنے تنور بدن خواہ سینہ بھڑکا کرے معدہ مین خواہ درمیان دونون شانون کے درد پیدا ہو خصوصًا بعد طعام کے اور
قبل ہضم کامل کے۔ کبھی قی مین بلغم ترش صفراوی بھی برآمد ہوتا ہی اور کبھی ترش ایسا جس سے دانت کھٹے ہو جائین۔ اور مریض کو یہ
اعراض بعد کھانے کے بلکہ کھانے سے چند گھنٹہ کے بعد عارض ہوتے ہین اور اوسکا براز بلغمی ہوتا ہی۔ اور جسقدر قوت ہضم اسکی درست رہے
مرض مین خفت رہتی ہی۔ اور جتنا فساد ہضم پیدا ہو شدت مرض کی ہو جاتی ہی کبھی مراقی مالیخولیا سے پہلے ورم مراق کا پیدا ہوتا ہی اور کبھی
ہمراہ مرض کے بھی ورم مراق کا ہوتا ہی اور مراق مین اختلاج بھی ہوتا ہی مگر بعض اوقات اور تخمہ اور عسر ہضم سے یہ مرض بڑھتا ہی۔ ہم یہ بھی کہتے ہین
کہ جب سودا کی وجہ سے مالیخولیا عارض ہوا ہو وہ سودا اگر دموی ہی فرح اور ضحک ہوگا اور اوسپر غم شدید طاری نہوگا اور اگر سوداے بلغمی ہو
کسل اور قلت حرکت اور سکون لازم ہوگا اور اگر صفراوی سودا ہوا اضطراب اور تھوڑا سا جنون مثل مانیا کے ہوگا اور اگر سوداے صرف ہو
اوسمین فکر زیادہ ہوگی اور عداوت کم ہوگی مگر جسوقت حرکت کرے اوسوقت دل تنگی اور کینہ کشی مثل حالت ہوشیاری کے ہوگی **معالجات**
اس مرض کے علاج مین بہت جلد متوجہ ہونا چاہیے اور اسقدر اہتمام کرنا چاہیے کہ مرض مستحکم نہو جاے اسواسطے کہ ابتدا مین اسکا علاج آسان ہوتا
ہی اور بعد استحکام کے پھر صعوبت اور دشواری زیادہ ہو جاتی ہی اور بہرحال جسوقت اتفاق علاج کا ہو مریض کی فرحت اور سرور خواہ طرب
اور عیش کی تدبیر لازم ہی اور غذا عمدہ جسکا کیموس جید بنے اور معتدل حرارت اور برودت مین اور مرطب زیادہ ہون اور بدن کے فربہ
کرنے کی تدبیر غذاہاے مناسب سے چلی جاے اور حمام بھی ایسا کہ جس سے فربہی پیدا ہو قبل غذا کے کرانا چاہیے۔ اور مکان مریض کے
ہوا کی ترطیب کرین اور بچھونے پھولون کے بچھائین۔ خلاصہ یہ ہی کہ خوشبو سونگھانے کا ہر وقت التزام کرین پھولون کی خوشبو

خواہ خوشبو روغن اور سر پر مریض کے آب نیمگرم جسمین حرارت زیادہ نہو دوسرے گرائین اور جب حمام سے برآمد ہو اور پیاس کی شکایت کرے اوسوقت
تھوڑا پانی پلانا کچھ برا نہین ہی اور مالش ایسی جس سے بدن فربہ ہو بھی کیتے ہین اوس طریقے سے جو فن کلیات مین بیان ہوا ہی اور ترطیب مزاج پیدا کرنے
کی طرف بہ نسبت تسخین کے توجہ خاطر زیادہ رہے اور جماع سے خواہ زیادہ پسینہ نکلنے سے اجتناب کرانا چاہیے۔ غذا مین اوسکے باقلا اور گوشت
بریان اور مسور اور کرم کلہ اور شراب غلیظ کا ہرگز نگاہ نہونے پائے۔ اور شراب تازہ بھی ممنوع ہی اور جو چیز نمکین خواہ نمک شور اور تیز تند ہو اور
جو شئے زیادہ کھٹی ہو بلکہ چکنی اور میٹھی چیزونکا استعمال کرنا چاہیئے جب اونکے سولانے کا ارادہ ہو سر پر نطول آب خشخاش اور بابونہ اور اقحوان
کا کرین اسلیئے کہ نیند سے بہتر اونکا کوئی علاج نہین اور جو فساد استعمال خشخاش سے یبوست کا پیدا ہوتا ہی اوسکی نیند سے ہو جاتی ہی۔ اگر
مالیخولیا سوء مزاج سافج سے پیدا ہوا ہو اور وہ سوء مزاج برودت اور یبوست کا ہو چاہیے کہ قلب کی تسخین کی تدبیر کرین۔ خواہ مفرحات سے
خواہ دواء المسک اور تریاق اور شرودیطوس وغیرہ سے اور سر کا علاج اوسی تدبیر سے کرین جو فصل رعونت مین اسی مقالہ کے مذکور
ہوا ہی قوی قسم مالیخولیا کی وہ ہی جو بعد کسی مرض حار کے عارض ہو اوسکا علاج ایسا آسان ہوتا ہی کہ فقط بذریعہ نطولات کے دفع ہو جاتا ہی۔ لیکن اگر
مالیخولیا ایسے مادہ سوداوی سے عارض ہو جو دماغ مین جاگرفتہ ہی اوسکے علاج مین مدار کار تین باتون پر ہی اول استفراغ مادہ کا اور کبھی حقنہ
کے ذریعہ سے خواہ بذریعہ قی کے استفراغ کراتے ہین البتہ جسکا معدہ ضعیف ہو اوسے قی کرانی جائز نہین ہی خصوصًا اس مرض مین قطعًا
ناجائز ہی بلکہ مالیخولیاے مراقی مین بھی بشرط ضعف معدہ قی کرانی درست نہین ہی۔ دوسرے ہمراہ استفراغ کے ترطیب بھی ہمیشہ چلی جاے نطولات
خواہ ادہان وغیرہ سے جو گرم ہون اور ادویہ مین بابونہ اور شبت اور اکلیل الملک اور اصل سوسن آسمان گونی شریک کرین تاکہ غلظ مین غلاظت
پیدا نہو جاے کہ محض تحلیل سافج سے جسمین تلیین نہو تغلیظ پیدا ہوتی ہی اور ایسی تغلیظ بوجہ ایسی ترطیب کے نکرین جسمین تحلیل نہو بلکہ جسطرح ترطیب
پیدا کرتی ہو تحلیل بھی پیدا ہو جاے اگر سودا مین حرارت نہو شیح ارمنی اور ورق غار اور فودنج بھی شریک کرسکتے ہین بارعایت ترطیب ورکچھ پروا نہین ہی
اور نہ کچھ خطرہ ہی اور غذا ایسی جو کیموس محمود پیدا کرے جیسے سمک رضراضی اور سبک سریع الہضم گوشت جو کتاب دوم مین مذکور ہو چکے اور بعض اوقات
شراب سپید جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو نہ اینکہ شراب کہنہ قوی کا استعمال کرین تیسری تدبیر تقویت قلب کی اگر مزاج مین قلب کے
برودت محسوس ہو مفرحات حارہ کا استعمال لازم ہی اور اگر اندکے مائل بحرارت مزاج قلب کا ہو مفرحات معتدل اور اگر حرارت قلب کی
شدید ہو مفرحات باردہ جنکی برودت بافراط نہو اور ان امور کی یعنے کیفیت حرارت اور برودت قلب کی شناخت نبض کے ذریعہ سے کرنی چاہیے
اب ہم تفصیل ان تدبیرات کی جداجدا بیان کرتے ہین۔ استفراغ کی نسبت یہ مناسب ہی کہ اگر رگون مین امتلا کسی قسم کا محسوس ہو اور سودا
دموی ہو اکحل کی فصد کھولنی چاہیے بلکہ ابتدا فصد سے ہر حال مین مناسب ہی ہان اگر فصد سے خوف ضعف شدید کا ہو اوسوقت ترک
کرنا ممکن ہی خواہ یہ دریافت ہو کہ مواد کم ہی اور فقط دماغ مین مادہ ہی اور خشکی مزاج پر غالب ہی پھر جب فصد کھلے اور خون رقیق برآمد ہو فقط
اسی وجہ سے فصد کو بند نہ کرین اسلیے کہ اکثر پہلے خون رقیق ہی نکلتا ہی اوسکے بعد خون غلیظ برآمد ہوتا ہی اور اسی واسطے چوڑی فصد کھولنی مناسب
ہی تاکہ رقیق ٹپک کر بشرط باریک ہونے فصد کے خون غلیظ بند ہو جائیگا اور شر اور فساد بڑھ جاے گا۔ یہ بھی نظر کرین کہ سر کے کونسی طرف
زیادہ گرانی ہی جدھر بوجہ زیادہ معلوم ہو اوسی طرف کی باسلیق کھولدینی چاہیے اور کبھی حاجت دونون باسلیق کے کھولنے کی ہوتی ہی اگر باسلیق
کی فصد کھولنے کا موقع ہوتا ہی۔ کہتے ہین کہ پیشانی کی رگون کی فصد سے تحریک زیادہ ہوتی ہی۔ اگر علامات تمام بدن مین عام ہون اور با اینہمہ خلط
درحقیقت سوداوی ہو اور مائل بطرف برودت کے اوسکا استفراغ ان حبوب سے جو افتیمون اور صبر اور خربق سے طیار ہون کرنا چاہیے

اور ابتدا مین انضاج خلط کا کرکے شروع استفراغ ادویہ خفیفہ سے جسمین افیمون اور تخم حنظل اور تھوڑی سی سقمونیا پڑی ہو کرنا چاہیے اوسکے بعد افیمون اور غاریقون سے پھر جب اس استفراغ سے بھی برآمد کار نہو ایارجات کبار پھر اسکے بعد بھی اگر حاجت باقی رہے خربق کا استعمال کرین مگر خوف اور احتیاط سے اور حجر لاجورد اور حجر ارمنی اور ان دونون سے گولی بناکر بے خوف استعمال کر سکتے ہین۔ اکثر استعمال ان ادویہ کا ماء الجبن مین بر سبیل مداومت مفید ہوتا ہو بشرطیکہ مقدار دوائے مستعمل کی کم ہو۔ پھر جب ان تدابیر سے بھی فائدہ مترتب نہو از سر نو استفراغ بترتیب مذکور شروع کرین اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ استفراغ واقع کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ لطیف حبوب جو محل اسہال مین درمیانی قوت پر ہون۔ اور درمیان ان تدابیر کے اطریفل افتیمونی کا بھی استعمال چلا جائے اطریفل ہمراہ افتیمون کے بالخصوص خاص ان بیماریون کے علاج مین مجرب ہو نسخہ اطریفل ۲۰ درم افتیمون ایک درم ایارج لفعت درم۔ اور ہر مہینے مین ایک مرتبہ ایارجات کبار اور حبوب کبار سے استفراغ کرنا چاہیے تاآنکہ مرض کا زوال ہوجائے قے کا بھی استعمال خصوصاً اگر معدہ مین کوئی شئے ایسی معلوم ہو جس سے مرض مین زیادتی ہوتی ہو اور معدہ بشدت ضعیف نہو۔ واجب ہو کہ قے ایسے پانی پلاکر کرائی جائے جسمین فودنج اور کنکرزد (جو ایک قسم کی مٹی ملتی ہو) اور تخم ترب جوش دیا ہو۔ عصارۂ ترب جسمین خربق ڈالدیا ہو اور چند روز اوسمین پڑا رہے تاکہ قوت خربق کی اوسمین آجائے ہمراہ سکنجبین کے پلاکر قے کرائین خواہ وہی مولی جسمین خربق چھوڑ کر رکھی ہو بعد اخراج خربق کے سکنجبین مین بھگو کے کھلائین اور قے کرائین۔ اور چاہیے کہ مقدار عصارہ کی ایک استار یعنے بوزن ۴ ماشہ ہو اور سکنجبین تین استار یعنے ۱۳ ماشہ ہو اور اس وزن سے کمی اور بیشی بقدر قوت اور طاقت موکول ہو تجویز پر طبیب کے۔ لیکن اگر خوف ضعف قوت کا ہو خربق کا استعمال جائز نہین ہو۔ جب قے سے خواہ تنقیہ سے فراغ ہوجائے اصلاح قلب کی جو تدبیرات اوپر مذکور ہوچکے ہین اونمین کا استعمال کرین یہ اطریفل افتیمونی جو مذکور ہوا ہو اس مرض کے علاج مین مجرب ہو۔ جب مرض پرانا ہوجائے بذریعہ خربق کے قے کرانی چاہیے اور چبانے والی چیزین اور غرغرے جو معروف اور مشہور ہین اور قرابادین میں مذکور بھی ہون گے اونمین استعمال کرین اور مشمومات خوشبو اور مشک اور عنبر اور گرم دوائین خوشبو اور عود کا سونگھنا لازم ہو۔ پھر اگر مادہ مائل بصفرا ہو طبیخ افتیمون اور حب اسطمخیقون معتدل استعمال کرین اور کبھی استفراغ صفرائے محترقہ کا ایسی دوا سے کیا جاتا ہو جو اوسکے استفراغ خاص مین بیان کیا گیا ہو۔ ترطیب مین زیادتی کرنی چاہیے اور تسخین مین کمی۔ علاوہ یہ ہو کہ اگر استعمال نطولات کا کیا ہو یا ہو نہ خواہ چند دا قوت مین بابونہ کے ہو اوسکی آمیزش نطولات مین جائز نہین ہو اور فقط مبردات کا استعمال سر پر بھی درست نہین ہو۔ بعض قدمائے اطبا نے ایسے مقام پر اس دوا کی ثنا زیادہ کی ہو کہ ہر شب کو پرانا سرکہ خصوصاً خل عنصل پلایا کرین۔ مگر مجھے اس مرض مین سرکہ کے ضرر کا خوف زیادہ ہو ہان اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ مرض صفرائے محترقہ سے پیدا ہوا ہو اور صفرائے حار سے عارض ہوا ہو کہ اوسوقت سرکہ سے بہتر اس مرض کے واسطے کوئی شئے نہین ہو خصوصاً خل عنصل خواہ سکنجبین جو خل عنصل سے بنائی گئی ہو۔ اسی طرح بعض قدمائے اطبا نے ایسے مقام پر تعریف اس دوا کی کی ہو کہ ہر روز صبر تھوڑا سا استعمال کرے خواہ جس پانی مین تین اوقیہ افسنتین یعنے بوزن ۸ تولہ ۶ ماشہ ۵ سرخ اور دس قیراط عصارہ افسنتین جوش دیا ہو اوسمین سے تھوڑا سا ہر روز پی لیا کرے۔ جس سرکہ مین جعدہ یعنے پرسیاوشان اور زراوند داخل ہو وہ بھی اس مرض مین بشرطیکہ صفراوی ہو مفید ہو۔ اور اگر مرض بشرکت طحال کے ہو اور مادہ بھی طحال مین ہو جب بھی سرکہ فائدہ مند ہو۔ واجب ہو کہ اوسکے مشام کو خوشبو کرنے کی ترکیب ایسی چیزون سے کرین جسمین کافور اور مشک اور تمام روائح باردہ مع روغن بنفشہ کے پڑین۔ اور جنکی بو پر یبوست کافور اور مشک کی غالب نہو بلکہ رطوبت بنفشہ وغیرہ کی غالب ہو خواہ اور خوشبودار چیزین مثل نیلوفر وغیرہ کے جو سرد ہین اونکی بو غالب ہو خلاصہ یہ ہو کہ خشک چیز کی خشکی خلط سودا کے منافی ہے اسکا۔

خیال رہے کہ خوشبودار چیزوں مین ایسی چیز کی خوشبو غالب رہے جو مرطوب ہو۔ اگر سبب مالیخولیا کا ورم مقعد ہو خواہ اور ورم اندرونی یا کوئی اور مزاج حار جو احشا مین پیدا ہو خواہ کوئی اور مزاج محترق احشا کا موجب مالیخولیا کا ہوا سکا تدارک کرین گے اور سر کی تبرید اور ترطیب مین مبالغہ کرکے سر کی تقویت زیادہ کرین گے تاکہ جو اثر موذی اوس مقام سے سر مین آتا ہو بوجہ زیادتی رداءت کے قبول نکرے۔ پھر اگر سبب مالیخولیا کا مراق مین ہیج اور ریاح اور قراقر پیدا ہوا اور ورم مراق کا حار ہو پہلے علاج اوسکے ورم کا کرین گے اور ورم کی تحلیل جسطرح واجب ہو کرین گے جسطرح باب امراض اورام مین مذکور ہوگا اور سر کی تقویت بخوبی کرتے رہین گے اور تیل مین سر کو خوب تر کرینگے کہ ہر وقت سر تیل مین ڈوبا رہے اور مرطبات قوی کا استعمال واسطے تقویت سر کے کرین گے اور محجمہ باشرط بغرض استفراغ خون کے لگائین اور جگر کی تسخین ایسے حالات مین کبھی نکرین بلکہ جہانتک ہوسکے تبرید مین جگر کی اہتمام اور مبالغہ کرین اور خوب تدبیر اوسکی تدبیر کی کرتے رہین اگر معلوم ہو کہ جگر مین گرمی ہو اور خون کو جلا دیتا ہو بوجہ اپنی حرارت کے۔ اور طحال کے بھی تقویت کرنی چاہیئے اور مراق پر محاجم اور دوا احرول وغیرہ رکھین تاکہ طحال سے مادہ بطرف دماغ کے نہ پہونچے۔ پھر اگر مراق کا مزاج بارد ہو اور نفخ بھی بنا رہے اور ورم ہو خواہ شعلہ سا مراق سے اوٹھتا ہو جو شاندہ افسنتین خواہ عصارہ افسنتین جیسا بیان ہوچکا استعمال کرین اور معدہ پر نطولات گرم جو مکرر بیان ہوچکے ہین استعمال کرنا چاہیے اور اونھین ضمادات سے لیپ بھی کرنا چاہیئے۔ اور ضمادات مین تخم فنجنگشت اور تخم سداب اصل سوسن آسمان گونی اور شجرہ مریم تجویز کرین اور دیر تک ضماد لگا رہے اور جب لیپ چھوڑ الین اوسی مقام پر روئی خواہ پشم دھنا ہوا خواہ ٹکڑا اسفنج کا آب گرم مین ڈبو کر رکھین رائی کے ضماد کا استعمال مراق اور مابین و نون شانون کے نافع ہو۔ اور ضمادہائے حکیم دورو تیوس بھی اسیطرح نافع ہین جیسے قرابادین مین مذکور ہونگے۔ اگر معدہ پر محاجم بلا شرط لگائین یہ بھی مفید تدبیر ہو بشرطیکہ ورم خواہ درد معدہ کا مانع استعمال محاجم کا نہو۔ اکثر صاحبان مالیخولیا سے مراقی ایسی سرد چیزون سے جو ترطیب بھی پیدا کرتی ہون نفع پاتے ہین اسلیے کہ ترطیب کو خلط سوداوی سے ضد ہو اور ایسی دوا کا فائدہ اسوجہ سے ہوتا ہو کہ تولد ریح اور بخار کو چیزین مانع ہوتی ہین اور جو اذیت بوجہ صعود بخارات کے دماغ کو پہونچتی ہو بعد استعمال ان ادویہ کے مفقود ہوجاتی ہو اگرچہ بوجہ برودت ادویہ کی حقیقت مین انکا نافع ہونا خلاف قیاس ہو اور قاطع مرض سوداوی نہین ہو کیونکہ برودت ادویہ خلط سوداوی سے مماثلت رکھتی ہو مگر اتنی منفعت ان ادویہ کو ضرور ہو کہ جو شے بارد رطب ہوتی ہو اوس سے خلط بارد یابس یعنے سودا پیدا نہین ہوسکتی اور یبوست سودائے موجودہ کی گھٹ جاتی ہو۔ اور رطوبت پیدا ہوجاتی ہو اور بعد تولید رطوبت کے چونکہ سہل القبول ہوجاتا ہو حرارت عزیزی اور طبیعت کا اثر اسپر بخوبی ہوکر اصلاح کیفیت برودت کرلیتا ہو پس زوال مرض بھی ہوجاتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس تدبیر سے تغلیظ مادہ اور تولید بلغم کی ہو بیشتر ایسی ہی تدبیر سے تولید سودا کی ہوجاتی ہو اور یہ تدبیر بمنزلہ اوسی تدبیر کے ہوتی ہو جو سودا پیدا کرنے کی تدبیر ہو۔ اور تدبیر لطیف بھی چونکہ احتراق پیدا کرتی ہو یعنے کم غذا دینے سے چونکہ رطوبات بدنی متحلل ہوہوکر سوختہ ہوتے ہین باین نظر کبھی ایسی لطیف تدبیر بھی معین تولید سودا ہوتی ہو۔ اگر کسی شخص کی قی خواہ براز مین خلط بلغمی کا اخراج ہو اور نفع کرے طبیب کو فریفتہ ہوتا نچاہیئے اور مخرجات بلغم تائید مین طبیعت کی استعمال کرنا مفید ہوگا اسلیے کہ استفراغ بلغم کا نافع نہین ہوتا بلکہ اس مریض کے بدن مین چونکہ اخلاط بکثرت بھرے تھے اور گنجایش مین اخلاط کی انضغاط خواہ تنگی پیدا ہوتی تھی اسواسطے سہل النفع خلط کا اخراج ہوجانے مین کسقدر خفت کا نفع حاصل ہوا۔ نافع بالذات اس مرض مین یہی ہو کہ خلط سوداوی کا اخراج ہو خواہ براہ طبیعت خواہ براہ صناعت اور تدبیر کے **قانون** علاج مالیخولیا کا یہ ہو کہ ترطیب مین زیادہ توجہ کرین اور مبالغہ ملحوظ رہے اور اخراج مین خلط سودا کے کسی طرح کمی نہونے پائے۔ اور جسوقت شکم مین اصحاب مالیخولیا کے طعام فاسد ہو تو قی کرا کر

ادسنے نکالڈالنا چاہیے خصوصاً جسوقت منہ مین ترشی کا ذائقہ پیدا کہ ایسے وقت پر ضرور ہی کہ اونھین قی کرانے پر آمادہ کرین اور جسطرح ہوسکے
قی کرادین - اور جبتک طعام فاسد بذریعہ قی کے دفع نہو جاے طعام جدید اونپر حرام ہی - اور جوارشات مقوی فم معدہ کی کھلانا چاہیے - اور ہمیشہ طعام
فاسد پر غذا سے اونکو بچانا ضرور ہی - واجب ہی کہ مریض مالیخولیا کا ہر وقت کسی شغل مین معروف رہے اوسکی صحبت مین ایسے لوگ جنکا دباو اور لحاظ کسی قدر
مریض پر ہو موجود رہین خواہ جن لوگون کی صحبت سے اسکی طبیعت خوش ہو وہ لوگ یار بے تکلف اور رفیق اسکے رہین - اور شراب سپید جسمین تھوڑا سا
پانی ملا ہو بقدر معتدل پلائی جاے اور خوش آواز گانا بھی سنایا جاے اور کسی وقت تخلیہ در فراغ نہ کرنے پائین اسلیے کہ تنہائی سے زیادہ مضر انکو کوئی چیز
نہین ہی اکثر یہ لوگ غمناک ہو جاتے ہین اور ایسی چیزون سے رنجیدہ ہوتے ہین جو انھین از قسم عوارض اور سوانح درپیش ہوتے ہین - اور کسی بات کا
خوف انھین پیدا ہوتا ہی اوسی طرف مشغول ہو کر فکر اور توحش سے جدا ہو جاتے ہین اور اسی وجہ سے اونکو شفا حاصل ہو جاتی ہی - اسلیے کہ فقط فکر اور پیچ
سے اونکا الگ ہو جانا اور کسی قدر رنکرہ کا برطرف ہو جانا یہی علاج کامل اونکا ہی - اور دراصل علاج یہی ہی کہ اونکی فکر کسی طرح زائل ہو جاے کسی حیلہ سے
کیون نہو مترجم کہتا ہی اسی وجہ سے بعض لوگ جو حاضرات وغیرہ کرتے ہین آسیب کے دہوکے مین اکثر بیمارین خصوصاً مسلولون کو اچھا کر دیتے
ہین سبب یہی ہی کہ اونکی فکر اور تشویش پر انکو بوجہ اون تدبیرات کے جو تعلق امور نفسانی سے رکھتے ہین اور مسمریزم کا فن اونکے بیان کا خوب
حاوی ہی - غالب ہو جاتے ہین اور اونکی قوت متفکرہ بلکہ اکثر قوتین مطیع عامل کی ہو جاتی ہین پس مرض مالیخولیا کا فقط اسی تدبیر سے دفع
ہو جاتا ہی اور کامل علاج مالیخولیا کا بقول شیخ یہی ہی کہ اونکی فکر کی تدبیر کیجاے گو ترطیب وغیرہ بھی بذریعہ دوا کے ہوتی رہے - لیکن جسقدر
فائدہ ایسی تدبیرات سے نمایان ہوگا دوا سے اتنا نہوگا چنانچہ آج کل کے حکماء یورپ خصوصاً فرانس کے وہ حکیم جو اس عمل کو بخوبی جانتے ہین
کس عمدگی سے علاج مالیخولیا کا کرتے ہین اور راقم خاکسار بھی کسی قدر تجربہ کر چکا ہی اور مفید ہوا ہی اور ہوتا ہی متن اگر بسبب بند ہونے کسی
ادرار کے مثلاً حیض خواہ خون بواسیر وغیرہ کے مرض مالیخولیا کا پیدا ہوا ہو اوس کے جاری کرانے اور کھولنے کی تدبیر پہلے کرنی واجب
ہی - پھر اگر قوت اشتہا ساقط ہو جاے خواہ اوس شی محتبس کے کھولنے سے یا خود بخود مرض نہایت ردی ہی اور خشکی کا غلبہ زیادہ ہوگا یعنے
ایسے مزاج پر خشکی غالب ہوگی - اور اگر بدن مین کسی طرح کے قروح باوجود حدوث مالیخولیا کے بشرط سقوط قوت کے پیدا ہون - موت قریب
ہی جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی متحرک ہو وہ شخص علاج پذیر بآسانی ہوتا ہی اور جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی ہی وہی مریض مالیخولیا کا
ہی جسکی قی خواہ براز سے اخراج خلط سوداوی ہوا کرے خواہ بول مین اور جلد کے رنگ مین خواہ بہق اور کلف اور قروح اور خارش اور
دوالی اور داء الفیل اور سیلان مقعد وغیرہ مین خلط سودا نکلتی رہے کہ ان سب صورتون مین دریافت ہوتا ہی کہ وہ مریض خواہ اوسکی طبیعت
قابلیت تمیز سودا کی خون سے رکھتی ہی - اور انہین سے کسی خروج کا پایا جانا علامت خوبی کی ہی - اگر کسی مریض کو انہین سے بعد اسہال کے
خواہ بعد کسی قسم کے استفراغ کی تشنیج عارض ہو اونھین یبوست کا عارض ہونا زیادہ اولی ہی بہ نسبت اور بیماریون کے جو مبتلاے تشنج
بعد استفراغ کے ہون - ایسے لوگ جنھین تشنج پیدا ہوتا ہی نیم گرم پانی مین بٹھائے جائین اور روٹی جلاب مین بھگو کر انھین کھلانی چاہیے
کہ اوس جلاب مین تھوڑی شراب بھی ملی ہو خواہ شراب مین پانی ملا کر بعد اوس روٹی کے پلانی چاہیے بعد اسکے نیند اونپر طاری کیجاے
اور جب سو چکین حمام کرا کے فوراً غذا دینی چاہیے **فصل دسوین قطرب کے بیان مین** قطرب بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہی -
اور اکثر یہ مرض ماہ اشباط مین جو فروری کا مہینہ ہی پیدا ہوتا ہی - اور آدمی کا حال اس مرض مین یہ ہو پہونچتا ہی کہ زندہ آدمیون کی
صورت دیکھکر بھاگتا پھرتا ہی اور مردہ آدمی کو خواہ قبرونکو دوست رکھتا ہی - اور جس شخص کو یکبارگی جھپٹ کر گرفت کر لیتا ہی

اوس سے برے طور سے پیش آنے کا قصد کرتا ہی - اور راتکو باہر نکلتا ہی اور دنکو چھپا ہوا تنہا کبھی بیٹھا رہتا ہی اور یہ سب حرکات اوسکے اسی غرض سے ہوتے ہین کہ تنہائی پسند ہوتی ہی اور آدمیون سے اور اونکی صحبت سے دوری مرغوب ہی اور باوجودیکہ رات کو نکلتا ہی پھر بھی بکثرت خاص مقام پر نہین ٹھہرتا ہی بلکہ ہر وقت ٹہلتا ہوا اور چلتا پھرتا رہتا ہی اور چلنا بھی ایک طرز خاص کسی طرف نہین کبھی ادھر کبھی اودھر اور اوسے خبر نہین ہوتی کہ مین کدھر جاتا ہون اور منشا اس مستی اور تردد کا آدمیون سے خوف کرتا ہوتا ہی - اور کبھی بعض مریض ایسے غافل اور بے خبر ہوتے ہین کہ آدمیون سے خوف کرنے کی بھی اونکو خبر نہین ہوتی اور اسقدر شعور شعور اونہین باقی نہین ہوتا ہی کہ جو کچھ مشاہدہ کرین اور دیکھین اوسے پہچان لین خواہ معلوم کرلین باوجود اس غفلت اور بیچواسی کے نہایت ترش رو اور خشک مزاج کارہ ملاقات سے زندہ آدمیون کے اور بہت ہی متاسف اور محزون اور زرد رنگ خشکیدہ زبان تشنہ کام ہوتا ہی - اور پنڈلیون پران بیماریون کے ایسے زخم پیدا ہوجاتے ہین جو مندمل نہین ہوتے اور مندمل ہونیکا سبب وہی مادہ فاسد اونکے ہوتے ہین اور چونکہ زیادہ چلتا پھرتا رہتا ہی اسوجہ سے جو زخم پڑتے ہین مندمل نہین ہونے پاتے اور مواد سوداوی ہر وقت لطرف پانوٗن کے اوترا کرتے ہین خصوصاً چونکہ وہ بیخبر چلتا ہی ہر وقت ٹھوکر کھا کر گرتا ہی اور اوسکے قدم کو لغزش ہوا کرتی ہی اس صدمہ سے اور بھی زخم پڑ جاتے ہین - خواہ اوسکی یہ دیوانی صورت دیکھ کر کتّے بھوکتے ہین اور کاٹ کاٹ کھاتے ہین اس سے زخم بکثرت ہوجاتے ہین اور انصباب مادہ کا لطرف ساقین کے اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہوتا ہی - اور دوا از قسم مرہم وغیرہ چونکہ استعمال نہین کیجاتی ہی یہ بھی زیادہ باقی رہنے قروح کا سبب قوی ہی - آنکھین اس مریض کی خشک رہتی ہین کہ اونین آنسو نام کو نہین ہوتے اور باعث خشکی کے ضعف بصر بھی لازم ہوتا ہی اور اندر کی طرف آنکھین بیٹھی ہوئی اور یہ حال آنکھونکا اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ یبوست فراج ہی آنکھ کے غالب ہوتی ہی - اس مرض کا نام قطرب اسواسطے رکھا گیا ہی کہ یہ مریض گریز اسطرح کرتا ہی کہ اوسکا کچھ انتظام درست نہین ہوتا ہی اور مختلف طور پر چلتا پھرتا ہی اور جسطرف جاتا ہی اوسے شناخت نہین کرتا ہی اور جس شخص کے خوف سے کسی طرف گریز کا قصد کرتا ہی چونکہ اسکے حواس باطل ہوتے ہین ور ہاظ کم اور رائے صائب مفقود ہوتی ہی اسی وجہ سے ایک سمت خاص مین چلتا ہی ناگاہ اور دوسرا شخص ملتا ہی اوس سے پھر بھاگتا ہی اور از سر نو گریز شروع کرتا ہی اور قطرب ایک چھوٹا کیڑا ہی پانی کے اوپر دوڑتا پھرتا ہی - اور ہند مین اوسکو تیر گوا کہتے ہین اوسکا یہی حال ہی کہ پانی پر کسی جگہ خاص مین نہین ٹھہرتا ہی اور دوڑتا پھرتا ہی اور بے نظم حرکات اوسکے ایسے تیز اور جست ہوتے ہین اور کبھی ڈوب جاتا ہی اور پورا ڈوبا نہین کہ پھر اوبھرتا ہی اور دوڑتا ہی اور پھر بھاگتا ہی - بعض لوگ کہتے ہین کہ قطرب ایک اور جانور چھوٹا سا ہی کہ وہ استراحت نہین کرتا ہی - اور بعض کا مقولہ یہ ہی کہ قطرب غول بیابانی کے نر کو کہتے ہین - اور بعض کا قول ہی قطرب اوس بھیڑیے کو کہتے ہین جسکے بال جھڑ گئے ہون خواہ اوسکی ڈھاری گر گئی ہو - ہماری غرض کے مناسب ان چار معنون سے پہلے دو معنے ہین - سبب مرض قطرب کا سودا اور صفراے سوختہ ہوتا ہی علاج اس مرض کا علاج بعینہٖ وہی ہی جو علاج مالیخولیا کا مذکور ہوا اگر سودا اور صفرا کا احتراق سبب مرض ہو اور فصد مین اسکے زیادہ مبالغہ کرنا لازم ہی تاکہ خون بکثرت نکل جاے اور نوبت غشی کی پہونچے اور غذا ہاے محمودہ سے تدبیر کرنی چاہیے اور حمام بھی خوشگوار مستعمل رہین اور تین دن ماء الجبن پلا کر اوسکے بعد ایارج ارکاغانیس حکیم کے ذریعہ سے استفراغ کرین اور پھر اوسکے سولانے کی تدبیر کرین اوسکے بعد تقویت قلب کرنی چاہیے بعد ازانکہ استفراغ ہوچکے اور تقویت قلب کی تریاق وغیرہ سے کرین - اور باایںہمہ زیادہ خیال ترطیب کا رہے - اور نطولات ایسے جنسے نیند پیدا ہو برابر کرتے رہین تاکہ ان ادویہ سے تسکین پیدا ہو یعنے وہ بوجہ استفراغ مادہ کے باوجود حرکات اور ریاضات چونکہ ضرور پیدا ہوگی لہذا اوسکی حفاظت کی بھی تدبیر ملحوظ رہے بلکہ اوسکے قلب کی تسکین ایسی دواؤن سے کرین جو تقویت قلب اور ترطیب بدنی بھی پیدا کرے اور نیند بھی

اوسی دوا سے پیدا ہوا کرے تاکہ اوسکا مزاج معتدل ہو جاے اور پورا علاج اس شخص کا یہی ہی کہ نیند آجاے اور گہری نیند پیدا ہو جاے - اور کبھی کبھی افتیمون کا بھی استعمال کیا جاے تاکہ طبیعت اسکی ٹھہر جاے اور فکر منقطع ہو اور جب کوئی علاج نافع نہو براہ تادیب اوسے مارنا چاہیے اور ادب دینا چاہیے کہ بدن مین درد پیدا ہو اور سر پر چوٹ زیادہ لگے کہ اوسکے صدمہ سے کسی قدر فکر لاطائل کو چھوڑ دیگا اور یافوخ پر داغ دیا جاے کہ اس تدبیر سے افاقہ ہوگا پھر اگر بعد افاقہ کے مرض عود کرے پھر داغ دین گے **فصل گیارھوین عشق کے بیان مین** عشق وسواسی مرض ہی مشابہہ مالیخولیا کے - اس مرض مین آدمی اپنے نفس کو مشتاق کر لیتا ہی - اور فکر کو ایک صورت محبوب واقعی خواہ محبوب فرضی پسند کرنے پر اور اوسپر فریفتہ اور والہ اور شیدا ہونے پر ہر وقت متوجہ کرتا ہی اور یہ فکر اوسکی اوسکے مغلوب کو کر دیتی ہی اور کبھی اس فکر مین اوسکی شہوت بھی ہوتی ہی - اور کبھی فقط صورت پرستی ہوتی ہی شہوت کو کچھ دخل نہین ہوتا - **علامات** آنکھین اندر کو گھس جاتی ہین اور خشک رہتی ہین آنسو سواے بروقت بکا کے اور کسی وقت نہین نکلتے اور آنکھو نمین تری بھی نہین ہوتی پلکین ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہین اور صورت آنکھون کی ایسی ہوتی ہی جیسے بروقت مستی کے کسی ایسی چیز کو دیکھ رہا ہی جو لذیذ ہو خواہ کوئی ایسی بات سن رہا ہی جسکے سننے سے خوشی پیدا ہو خواہ مزاج کرتا ہی - سانس عاشق کی بہت منقطع ہوتی ہی - اور اولٹی سانس زیادہ آتی ہی اسی جہت سے ٹھنڈی سانس اور دراز ہوتی ہی - عاشق کی خوشی اور ہنسی اور غم اور بکا کی حالت ہمیشہ متغیر رہتی ہی خصوصاً بروقت سننے غزل عاشقانہ کے اور بالتخصیص جسوقت غزل خواہ واسوخت مین ذکر ہجر اور فراق یار جفاکار اور بیان ایام جدائی کا ہو - عاشق کے بدن کے سب اعضا لاغر ہوتے ہین سواے آنکھ کے کہ باوجودیکہ اندر گھسی ہوئی ہوتی ہی مگر پلکین موٹی اور سوجی ہوئی اور بال پلکو نمین زیادہ اور آنکھین موٹی ہوتی ہین اسلیے کہ اکثر بیدار مین رہتا ہی اور یاد محبوب اوسے سونے نہین دیتی اور بیداری کی وجہ سے بخارات اوسکے سر پر پہونچتے رہتے ہین شکل اور شمائل عاشق کے نظم واحد پر نہین رہتی اسی طرح نبض بھی اسکی منتظم نہین ہوتی بلکہ مختلف بے نظام کے ہوتی ہی جیسے نبض اصحاب غم اور فکر مند لوگون کی - اور جسوقت اوسکے روبرو ذکر اوسکے معشوق کا کیا جاے اوسوقت نبض مین تغیر زیادہ ہوتا ہی اور بروقت وصال محبوب کے اگر نصیب ہو نبض کا تغیر دفعتہً ہو جاتا ہی - اسی دلیل خاص سے شناخت ہو سکتی ہی کہ اوسکا معشوق کون ہی اوسکے علاج کی تدبیر یہ بھی ہی کہ اوسکے معشوق کو معالج پہچان لے - اور شناخت کا حیلہ یہ ہی کہ بہت سے آدمیون کے نام اوسکے سامنے لینے چاہئین اور بار بار نام لیا کرین اور نبض پر ہاتھ رکھا ہو جسکے نام پر نبض مین اختلاف زیادہ پیدا ہو اور مکرر ایسا ہی اختلاف پایا جاے پھر وہ لاکھ چھپاے مگر اوسکا معشوق وہی ہوگا - نام سے معشوق کے نبض کا حال یہ ہو جاتا ہی کہ نبض شبیہ نبض منقطع کے ہو جاتی ہی اور بحال خود عود کرتی ہی - جب نام معشوق کا اسطور سے دریافت ہو جاے اور یہ معلوم نہو کہ اوسکا مکان اور شہر کونسا ہی خواہ اوسکا پیشہ کیا ہی اور صناعت کونسی ہی اور نسب اوسکا کیا ہی اور اوس نام اور نسب اور پیشہ اور حرفہ کے چند لوگ ہون تو اوسوقت یہ سب قیود اوس نام پر جدا جدا اضافہ کرکے امتحان کرین اور دیکھین کہ جب تمام عوارض مخصوصہ سے ملکر یہ نام عاشق کے سامنے لیا جائیگا اوسوقت اونکی کیا صورت ہوتی ہی اور نبض کا حال کیسا ہوتا ہی اور دل پر کیا گذرتی ہی ٹھنڈی سانس کا ضبط کیونکر ہوتا ہی یقین تو یہی ہی کہ ہرگز طبیب کو بعد رعایت ان شروط کے غلط واقع نہو اور پہچان لے - اور پھر جب خاص شکل و شمائل اوس محبوب کی جسکی تھوڑی بہی شناخت ہو چکی اور اوسکا شعار بیوفائی اور غداری خواہ وفا اور حیا جو کچھ خاص اوسکے صفات ہون اور جس ناز و ادا سے وہ مشعوف ہو خواہ جس خاص عضو یا فعل جسمانی خواہ اخلاق کا یہ مریض کشتہ اور فریفتہ ہوے - الغرض جب یہ امور بھی اوسکے نام اور نسب اور شہر اور بلد اور شکل اور شمائل پر اضافہ کرکے سامنے عاشق کے مذکور ہون گے پھر کسی طرح کا شبہہ تعیین معشوق مین نہ رہے گا -

ہم نے اس طریقۂ خاص سے شناخت کی ہی اور مکرر تجربہ اسکا کیا ہی اور ایسی ایسی جگہ اس تجربہ نے کام دیا ہی جہان فائدہ اس شناخت کا زیادہ تھا پھر اگر سوائے وصل اور جمعیت عاشق اور معشوق کی سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آئے اور کسی طرح کی حرمت شرعی مثل زنائے محصنہ خواہ اغلام وغیرہ مانع وصال نہو بہتر یہی ہی کہ تدبیر وصل کی بہ نہج شرعی اور برسوم ملت مریض کی کر دی جائے کہ اس تدبیر سے ہمنے اسقدر سلامت حال اور صحت بدنی کا عود فورًا ہوتے دیکھا ہی کہ قوت رفتہ فورًا عود کرتی ہی اور گوشت اور خون بدستور بڑھ جاتا ہی بلکہ بقدر حالت صحت کے ہو جاتا ہی حالانکہ مرتبہ ذبول کو لاغری پہونچی ہوا اور بہت سے امراض صعب و مزمن کا گزند اسکے جسم پر پہونچ گیا اور ایسے حمیات طویل مین مبتلا ہو چکا ہو بسبب ضعف قوت کے جو شدت ضعف عشق کی جہت سے عارض ہوئی ہو پھر ادھر وصال معشوق نصیب ہوا اور تھوڑے سے زمانہ مین ایسا تناور اور قوی ہو جاتا ہی کہ دیکھنے والون کو تعجب عظیم پیدا ہوتا ہی اور حکیم دانشمند جسکو تصرفات نفسانی اور اطاعت کا حال واسطے نفس کے معلوم ہی اسکا استدلال اس مسئلہ خاص پر زیادہ ہوتا ہی اور کچھ تعجب نہین کرتا ہی مترجم کہتا ہی اس مقام پر شیخ کو فقط اتنا ہی کہدینا باقی ہی کہ نفسانی قواعد سے علاج کرنا بہ نسبت قواعد ظاہری کسقدر عجیب ہی مین نے جسقدر تجربہ کیا ہی اوس سے بہ نسبت امراض دماغی کے بالخصوص جو فوائد مشاہدہ مین آئین اونکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہی متن یہ شفائے عاجل بعد وصال کے جو ہوتی ہی اوس سے ہم اس بات پر استدلال کرتے ہین کہ طبیعت ہماری اوہام نفسانیہ کی زیادہ مطیع ہی جب تو اسقدر تصرف کامل بلکہ ایجاد و فانی جواہر کا مثل لحم اور دم وغیرہ کو بلا مدد خارجی کر دیتی ہی اور جتنی غذا اور تغذیہ کے بعد اسقدر تسمین اور خوشحالی ہونی چاہیے اوس سے بہت کم مقدار اور زمانہ مین اسکا پیدا ہونا کیسا امر عجیب ہی علاج عشق کا علاج خاص یہ ہی کہ تامل کیا جائے اور دیکھا جائے اگر عاشق کی حالت کسی خلط کے احتراق تک پہونچی ہی پس اوس خلط کی شناخت بذریعہ علامات عامۂ معلومہ کرنے کے بعد اوسکا استفراغ کرنا چاہیئے۔ بعد ازان مریض کی ترطیب و تنویم کی طرف مشغول ہونا چاہیئے۔ تغذیہ اونکا غذا ہائے محمودہ اور جیدہ سے کیا جائے اور اونھین حمام بھی کرایا جائے مگر وہی حمام جو مرطب ہو اور جسکے طریقہ معلوم ہو چکے۔ ایک یہ بھی تدبیر اونکے معالجہ کی ہی کہ عاشق انواع خصومات اور منازعات اور دیگر اشغال مین مشغول رکھا جائے اور جس قسم کی مشغولین مین مبتلا رکھا جائے تاکہ وہ اپنے خیالات اور افکار خاص کی طرف متوجہ ہونے پائے بسا اوقات اس حیلہ سے وہ اپنی اوس فکر خاص کو بھول جاتے ہین جسنے اونکو بیمار کر رکھا ہی۔ یا اونکے علاج مین یہ حیلہ کیا جائے کہ وہ معشوق موجود کے علاوہ کسی دوسرے پر عاشق کرائے جائین جس تک وصول اور دسترس بحسب شریعت حلال و مباح ہو۔ پھر قبل ازینکہ یہ دوسرا عشق مستحکم اور پائدار ہو جائے اور بعد ازانکہ معشوق اول سے قطع تعلق اور ذہول ہو جائے اس دوسرے سے بھی انکے فکر و خیال کو مناسب حیلون سے قطع کر دیا جائے۔ اگر مریض اور مبتلائے عشق کوئی شخص عاقل و دانا ہو پس اوسکی تدبیر وعظ و پند سے کیجائے اور اسطرح سے کہ اوسکی اس حرکت پر سخریہ اور استہزا کیا جائے اور اوسکو یہ بات سمجھائی (کہ تیرے خیالات اور افکار محض امور و رسواسی از قسم جنون و خیالات فاسدہ کے ہین) نفع عظیم بخشتی ہی اسلیئے کہ اس قسم کی گفتگو ون کو اس بارہ مین بہت کچھ اثر ہی۔ نیز یہ بھی ایک عمدہ تدبیر ہی کہ بیماران عشق پر بھوڑی کٹنیان ایسی مسلط اور اونکی ہمنشین کیجائین جو عاشق کے دلمین معشوق کی طرف سے نفرت و بغض پیدا کر دین بایطور کہ اوسکے روبرو معشوق کی برائیان اور بدحالیان ذکر کرین اور ایسی باتون کی حکایت کرین جو فیما بین عاشق و معشوق نفاق و جدائی ڈالدین۔ اور بھی اوسکی جفاؤن اور معشوق کی بے نہایت کج ادائیون کو خوب اچھی طرح سے بیان کرتی رہین کہ ان حیلون سے عاشق کو تسلی اور تسکین کثیر حاصل ہوتی ہی اگرچہ کبھی شاذ و نادر اس طریقہ سی اور ونکو اسی معشوق کی صحبت پر آمادگی اور برانگیختگی پیدا ہوتی ہی۔ منجملہ

مفید اور سود مند حیلونمین سے یہ بھی ہو کہ یہی کٹنیان اُن عجائب معلومہ معشوق کی صورت کے روبرو عاشق بیان کرین اور اوسکو نہایت بدہئیت اور قبیح المنظر صورت سے تشبیہ دین اور اوسکے خط و خال اور عارض وغیرہ کو بُری طرح بیان کرین اور خاص اس طریقہ کو ہر وقت مرعی رکھین اور اوسمین مبالغہ کرتی رہین اسلیے کہ یہ تو اونکا پیشہ ہی ہو اور ان عورتون کو بہ نسبت رجال کے فن مذکور مین مہارت اور مشاق تام حاصل ہوتی ہو سوا مخنثین اور ہیجڑون کے کہ انکو البتہ کٹنے پن مین ایسی مداخلت ہوتی ہو جو کٹنیون کی کاریگری سے کچھ کم نہین ہوتی۔ کٹنیون کو یہ بات بھی حاصل ہو کہ کوشش کرکے رفتہ رفتہ عاشق کے دلکو کسی دوسرے معشوق کی طرف پھیر دین بعد ازان اس ترغیب اور تشویق کو قبل از استحکام اور پائداری موقوف کر دین منجملہ اون شواغل کے جو ازالۂ مرض مذکور مین مفید ہین یہ ہو کہ عاشق کی صحبت مین حسین اور کنیزین رکھی جائین اور وہ اونکے ساتھ بکثرت جماع کرتا رہے اور اونکا گانا اور سرود و ترانہ سنا کرے اور بھی اونکے ساتھ خوش طبعی اور مزاح و طرب کیا کرے۔ گروہ عشاق سے بعضے ایسے ہون کہ اونکو طرب اور سماع (یعنے گانے کا سُننا) مرض عشق مین تسلی اور تسکین دہ ہوتا ہو اور بعضونکا مرض اور بیماری اس سے اور زیادہ ہوتی ہو۔ پس چاہیے کہ طبیب بخوبی حال مریض دریافت کرکے اوسکی اجازت دیوے۔ اسی طرح صید و شکار اور دیگر اقسام لہو لعب کے اور بادشاہون کی طرف سے بڑے بڑے عطا و انعامات کا ہونا اسی طرح تمام قسم کے غم و رنج جو عظیم ہون کہ ان سب تدبیرون سے مریض عشق کو تسلی حاصل ہوتی ہو۔ اکثر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ ان لوگون کی تدبیر وہی کیجاے جو صاحبان مالیخولیا اور مانیا اور قطرب کے لیے مقرر ہو۔ اور اسکی بھی احتیاج ہوتی ہو کہ ایارجات کبار سے انکا استفراغ کیا جاے اور اقسام مرطبات جنکا ذکر ہو چکا اونسے انکی ترطیب کیجاے۔ اور یہ تدابیر اوسوقت کرنی چاہیین جب انکی شکل اور شمائل اور انکی سحنہ بیماران مالیخولیا وغیرہ کے مشابہہ ہو جائین۔ واجب ہو کہ معالج ہمیشہ اونکے ابدان کی ترطیب کرتا رہے پانچوان مقالہ ایسے امراض دماغی کے بیان مین جنکی آفت افعال حرکت ارادی مین ہوتی ہو اور اسمین چند فصلین ہین فصل پہلی دُوار کے بیان مین دوار کو ہندی مین گھمنی کہتے ہین اور صورت اوسکی یہ ہوتی ہو کہ مریض خیال کرتا ہو کہ سب چیزین اوسکے سامنے جسقدر ہین گھوم رہی ہین اور چکر مین ہین اور اوسکا دماغ اور بدن بھی گردش کر رہا ہو یہی خیال کرتے کرتے اوسکی یہ کیفیت ہو جاتی ہو کہ اپنے جسم کو سنبھال نہین سکتا اور گر پڑتا ہو اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی اوسے ناگوار ہوتی ہو خواہ اور کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہو اور خود بخود اوسپر یہ کیفیت طاری ہوتی ہو جیسے کوئی چکر کھاتے کھاتے گر پڑے اور اپنے سنبھالنے پر قادر نہو کہ نہ کھڑا رہ سکے اور نہ سیدھا بیٹھ سکے خواہ آنکھ کھول سکے سبب اسکا یہ ہو کہ روح بطن دماغ اور دماغ کے اور وہ شرائین مین ہو اوسپر وہ کیفیت خود بخود طاری ہوتی ہو جو کیفیت بروقت گھوم جانے صحیح آدمی کی اس روح پر طاری ہو اور جسوقت کوئی صحیح آدمی متصل چکر لگائے اور گھومتے گھومتے جو حال اوسکے دماغ کا ہوتا ہو وہی حال اس مریض کا بدون گردش کے ہوتا ہو صرع اور دوار مین فرق اتنا ہو کہ دوار دیر تک ٹھہرتا ہو اور مرگی دفعۃً عارض ہوتی ہو اور مریض گر پڑتا ہو گو کھڑا ہو اور ساکن ہو اور بعد گرنے کے پھر افاقہ بھی ہوتا ہو۔ اور سدر اوس مریض کو کہتے ہین کہ جب آدمی کھڑا ہو انکھون کے سامنے اندھیرا سا آجاے اور گرنے پر آمادہ ہو جاے۔ جب اس مرض مین شدت ہوتی ہو مشابہہ صرع کے ہو جاتا ہو مگر اسکے ہمراہ تشنج نہین ہوتا جیسے صرع مین تشنج ہوتا ہو۔ یہ دوار کی بیماری کبھی کسی شخص کو اس جہت سے عارض ہوتی ہو کہ بہت گھومے اور چکر لگاتا رہے کہ اوسکی وجہ سے بخارات اور ارواح بدنی مین بھی چکر پیدا ہوتا ہو جیسے کسی طشت مین پانی بھرکے پھرائین اور دیر تک پھراتے رہین پھر جب ٹھہرالین تو پانی وغیرہ جو اوسمین بھرا ہو دیر تک پھرتا رہے گا۔ جب روح مین گردش پیدا ہوتی ہو اسکے خیال مین ایسا گذرتا کہ سب چیزین جو اوسکے سامنے ہین وہ بھی گردش کر رہی ہین اسلیے کہ دو چیزونمین سے ایک کی گردش سے حرکت دوری کا تخیل یکسان ہوتا ہو یعنے اگر ہمارا بدن خواہ ہمارے بدن کی ارواح کو حرکت دوری ہو جب بھی اور اگر اشیاء عالم کی گردش کرین تب بھی ہمکو ایک ہی سی

نسبت اور اک حرکت دوری مین ہوگی - حرکت دوری کا محسوس ہونا اسی طرح پر ہوتا ہی کہ شئ مقابل کے اجزا کی نسبت دیکھنے والے کے حساب سے بدل
جاے اور تبدیل نسبت شئ مرئی کی بروقت حرکت ارواح کے ویسی ہی ہوتی ہی جیسے بروقت گردش اشیا کے ہوتی ہی آسمان کی گردش اور زمین کا
سکون خواہ زمین کی گردش اور آسمان کا سکون بھی اسی طرح یکسان نتائج احکام ہیئت مین تجویز کیا گیا ہی بہ نسبت ناظر کے - اور چونکہ مقابلہ حاسل در مدرک
کا بروقت حرکت اشیا کے بھی ویسا ہی بدلتا ہی جسطرح اگر اجزاے حاس کے متحرک ہون لہذا فقط گردش سے ارواح کی دوار پیدا ہوتا ہی - دوار کا
پیدا ہونا کبھی پھرتی اور گھومتی ہوئی چیز کی طرف دیکھنے سے بھی ہوتا ہی جیسے بعض لوگون پر ہنڈولا دیکھنے سے خواہ کوئی اور پھرتی ہوتی کل کی ملاحظہ
سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ یہی ہی کہ پھرنے والی شئ کی صورت نفس مین بطور رسوخ کے مرتسم ہو جاتی ہی اور اسی وجہ سے طبعیات مین بیان کیا ہی
کہ جتنے افعال حسی ہین سب کا تعلق آلات جسمانی سے ہی اور ان سب آلات مین اول اور اولی تر روح حساس یعنی روح حیوانی ہی کہ اوس سے
تعلق ان افعال کا اول اور اولی ہی اور اوسی روح مین ہر ایک ہیئت فعل جسمانی خواہ صورت حرکت باقی رہجاتی ہی بعد اسکے کہ شئ متحرک خواہ فاعل
سے وہ حرکت اور فعل جدا جدا ہو جاے بشرطیکہ وہ محسوس قوی ہو یعنے وہ فعل اوس سے بقوت صادر ہوا ہو - اسلیے کہ ہر ایک محسوس کا اثر ہمارے
آلات حس مین بس یہی ہوتا ہی کہ اوسکی ہیئت مثالی ہمارے آلہ حس تک پہونچتی ہی - اور اس ہیئت کا ثبات اور برقرار رہنا خواہ ہمارے حس سے زائل
اور معدوم ہونا بمقدار قبول آلہ حس اور قوت محسوس کے منظر اسی ہیئت کے ہوتا ہی چنانچہ ہیئت روشن چیز کی بعد اسکے کہ ہماری نظر سے غائب
ہو جاے تھوڑی دیر تک اوسکی روشنی ہمارے خیال مین قائم رہے گی - خواہ سریع الحرکت اور ازین قسم بہت سے امور بدیہی اسکی مثال ہو سکتے
ہین مگر اسکی شرح اور بیان شافی کا مقام فن طبعیات ہی طبیب کو مسلم ماننا اس حکم کا کافی ہی پھر جب یہ بات مسلم ہو چکی کہ اثر آلہ حس کا محسوسات سے
بنظر ہیئت مثالی کے بقدر قبول اور انفعال آلہ حس کے ہوتا ہی - اور یہ بھی واضح ہی کہ جسقدر بدن ضعیف زیادہ ہوتا ہی اوسیقدر اوسکو انفعال اور
قبول آثار خارجیہ سے زیادہ ہوتا ہی - اور اس حکم کا تجربہ اور مشاہدہ ضعیف بیمارون مین کرنا چاہیے کہ بعض بیمارون کا ضعف مین یہ حال ہو جاتا
ہی کہ تھوڑی سی حرکت خفیف سی اون پر دوار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہی - اور زیادہ تکلف شدید کی اونکے حرکت دینے مین حاجت ہوتی ہی تاکہ
اونکی روح کو اذیت اور انفعال اور جنبش عارض ہو جاے نتیجہ یہ ہوا کہ بعد مقاسات امراض اور ضعف بدن کی پیدا ہونا دوار کا اندک سبب سے ہوتا
ہی کبھی مرض دوار کا اسباب بدنی سے بھی پیدا ہوتا ہی اور وہ اسباب خواہ بالفعل موجود ہین اسطرح کہ جوہر دماغ مین از قسم بخارات پیدا ہو کر رگون مین یا
دماغ کی اوترتے ہون خواہ دماغ کے اعصاب مین ٹھہری ہون خواہ اخلاط کچھ ایسے ہون جو دماغ مین متحقق ہون اور ہر جنس سے ہون کہ تھوڑی سی
حرکت سے خواہ اندک حرارت سے اون بخارات وغیرہ مین تبخیر پیدا ہو جاے - پھر جسوقت ان بخارات مین حرکت پیدا ہوے ایسی حرکت سی بخارات
اوس روح نفسانی کو بھی متحرک کرتے ہین جو ان رگو مین قائم ہی اور انھین رگو مین نضج پاتی ہی اور بعد نضج کے اس مقام سے جوہر دماغ مین جاتی
ہی اور وہان پہونچ کر عصب کے ذریعہ سے تمام بدن مین متفرق ہوتی ہی - ایضاً کبھی چونکہ دماغ مین بخارات بکثرت متحقق ہوتے ہین اور مختلف مقامات
سے بخارات دماغی تک چڑھ کر پہونچتے ہین اور دماغ مین مستقر ہو جاتے ہین اور اوسمین باقی رہجاتے ہین اور یہ بخارات کبھی مرض حار متقدم سے اور کبھی
مرض بارد سے جو پہلے دوار سے پیدا ہوا تھا اوسکی جہت سے دماغ مین ٹھہر جاتے ہین - پھر چند ریاح خام ایسے پیدا ہوتی ہین کہ اونکو قوت منضجہ حرکت دیتی
ہی خواہ قوت محللہ اون ریاح کو متحرک کرتی ہی اور اس جہت سے بخارات مذکورہ مین بھی حرکت پیدا ہو کر دوار پیدا ہوتا ہی - اور کبھی تحریک دوار
کی بخارات دماغی سے نہین ہوتی بلکہ ایک قسم کا سوء مزاج مختلف اسیا دفعتہً پیدا ہوتا ہی کہ اوس سے ہیجان حرکت مضطربہ کا روح مین پیدا ہوتا ہی
- اور یہ اضطراب حرکت کسی متحرک جسمانی کی وجہ سے نہین ہوتا کہ اوس محرک سے کوئی شئ از قسم بخار وغیرہ مختلط ہو اور مل جاے - جیسے پانی مین

بروقت جوش اور اوبلنے کے بوجہ اختلاط آگ اور پانی کے یہ حرکت مضطربہ پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی دوار بوجہ ایک محرک خارجی کے جو روح کو متحرک کرکے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً سر پر کوئی چوٹ کا صدمہ پہونچے خواہ کھوپڑی ٹوٹ جائے تا اینکہ دماغ مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اور روح ساکن بھی گھٹ کر بہ تبعیت اس انضغاط کے حرکات مختلفہ دائرہ یعنے گھومنے والی حاصل کرتی ہے اور بطور موج اور لہر دن کر روح مین یہ حرکت پیدا ہوتی ہے جیسے پانی مین کوئی ڈھیلا وغیرہ پھینکین اور لہرین پیدا ہوتی ہین خواہ کسی لاٹھی وغیرہ سے پانی مین تھپیڑ لگے کہ اوسوقت تموج پانی کی مستدیر اور گول اٹھتی ہے۔ اور جب پانی مین ایسے صدمہ سے تموج پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسم لطیف ہوائی یعنے روح میں اس تموج کا پیدا ہونا مثل ایسے ہی حرکات کے در صدمات کی زیادہ اولی اور انسب ہے لیکن چونکہ خود ہوا کا جسم بوجہ شدت لطافت کے محسوس بحس بصر نہین ہوتا اسلیے کہ اوسکے امواج خواہ متموج جاء اجسام جسمانی ہین وہ بھی محسوس نہین ہوتے اور جیسے غیر محسوس ہونا ہوا کا بحس بصر مقتضی اوسکی غیر موجودگی کا نہین ہے اسی طرح اوسکے تموج کا بھی حال ہے کبھی دوار کی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو دماغ کیطرف صعود کرتے ہین اور بروقت اونکے چڑھنے کے دوار پیدا ہوتا ہے۔ اور اگرچہ بخارات جوہر دماغ مین پیدا نہون اور نہ جوہر دماغ مین پہلے سے محقق ہون لیکن جسوقت صعود ان بخارات کا ہوتا ہے روح دماغ کو حرکت دیتے ہین اور ان بخارات کا صعود خواہ پہلے سے منافذ عصب کی راہ سے ہوتا ہے۔ اوسوقت معدہ سے اور مرارہ سے بتوسط معدہ کے اور مثانہ اور رحم اور حجاب کے ہوتا ہے جسوقت ان اعضا مین کچھ امراض پیدا ہون خواہ ان اعضا کے اخلاط مین حرکت پیدا ہو۔ اور اکثر صعود ایسے بخارات کا معدہ سے ہوتا ہے اور بعد اوسکے اکثر رحم سے ایسے بخارات اوٹھتے ہین اسواسطے کہ رحم کو قابلیت فضول کے زیادہ ہے خواہ اور رودہ اور شرائین خواہ وہ رگین غائر اور پوشیدہ ہون خواہ اوبھری ہوئی اور ظاہر ہون اونسے بخارات صعود کرتے ہین یا وہ ان بخارات کا کبھی صفرا ہوتا ہے اور کبھی بلغم۔ دوار بلغمی صرع سے بہت مشابہہ ہوتا ہے۔ اکثر صدر اور اور دوار کی کیفیت مشتدرہ اور مدیرہ ہین یعنے اوس کیفیت مین جس سے اندھیرا آنکھون کے آگے پیدا ہو خواہ آنکھون کے سامنے چیزین پھرنے لگین الغرض یہ کیفیت مشارکت بوجہ مادہ کے نہین ہوتی۔ بلکہ ایک قسم خاص کی اذیت دماغ تک ایسی پہونچتی ہے کہ اوسکی کیفیت سے سدر اور دوار ساتھ ہی پیدا ہوجاتے ہین مثلاً حالت گرسنگی اور بھوک مین بعض آدمیون کو ایسی ہی اذیت پہونچتی ہے۔ اور بعض آدمی بھوک کی برداشت نہین کرسکتے اسلیے کہ اونکا فم معدہ متاذی ہوتا ہے۔ اور اوسکی شرکت سے دماغ کو بھی ایذا پہونچ جاتی ہے لہذا وہ بے طاقت ہوجاتے ہین۔ کبھی دوار اور سدر بطریق بحران کے بھی عارض ہوتا ہے۔ جو دوار متواتر ہو اور خصوصاً مشائخ مین منذر لسکتہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو دوار کسی عضو مین خدر لازم ہونیکے بعد پیدا ہو وہ بھی منذر لسکتہ ہے۔ کبھی درد سر کے پیدا ہونے سے دوار زائل ہوجاتا ہے۔ اور کبھی دوار کے عروض سے درد سر زائل ہوتا ہے علامات جو دوار آدمی کو حرکت دوری کرنے سے اور چکر لگانے سے پیدا ہو خواہ چکر کرنے والی چیزون کے دیکھنے خواہ کھڑی اور سیدھی چیزون کے ملاحظہ سے پیدا ہو اوسکی علامت موجود ہی موجود اور ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح جو دوار کسی چوٹ وغیرہ کی جہت سے عارض ہو وہ بھی سبب محسوس سے پیدا ہوتا ہے۔ جو دوار بسبب بخارات کہنہ اور قدیمہ کے خواہ جدید بخارات نفس دماغ مین پیدا ہوکر عارض ہو۔ اوسوقت مرض دوار کا دائمی اور مستقل ہوگا کسی اور مرض کے تابع نہوگا اور کسی اور عضو کے مرض سے دورہ گھومنے کا نہوتا ہوگا اور نہ اسکی یہ کیفیت ہوگی کہ بروقت امتلا کے ہیجان مرض کا ہو اور بروقت خلو معدہ کے سکون ہو اور اس دوار مین یہ بھی ہوگا کہ اوس سے پہلے اوجاع سر اور دوی اور طنین اور گرانی سر بھی پیدا ہوگی اور آنکھون مین تاریکی ثابت رہے گی اور حواس مین کمی حتی کہ ذوق اور شم مین بھی نقصان ہوگا اور شریانات مذکورۂ بالا مین ضربان شدید پیدا ہوگا اور نقل شامہ بھی عارض ہوگا پھر جو خلط دماغ مین خواہ سوائے خلط دماغی کے

اورکسی جگہ جہان سے بخارات دماغ مین آتے ہین وہ دونون بلغمی ہون اوسوقت ثقل اورجبین اورکثرت نوم اور دشواری حرکت اور دیگر علامات بلغمی بھی موجود ہون گے جنکا ذکر تفصیلی قانون عام مین ہوچکا ہے- اگر وہ خلط خواہ ریاح وغیرہ صفراوی ہون بیداری مفرط اور التہاب اورسوزش محسوس ہوگی بدون ثقل زائد کے اور خیالات زرد پیدا ہون گے جنکا رنگ سونے کا ایسا ہوگا- اور اگر وہ خلط خون ہوگا رگین پھولی ہوئی اور چہرہ اور سر اور آنکھین سرخ اور گرم اور گرانی اور ماندگی اور نیند اور ضربان یعنے دھمک پیدا ہوگی اور اگر سوداوی ہو ثقل باندازہ زائد اور بیداری اور بانونکا اور سیاہ پٹریان اور دخانکا اور فکر فاسد اور تمام علامات سوداکے جو اسی فصل مین بیان ہوچکے ہین پیدا ہون گے جبکہ دوار کا سبب معدہ سے پیدا ہوا ہو اوسمین بطلان اشتہا اور آفت معدہ مین اور فساد ہضم اور خفقان اور فتور نفس یعنے سانس مین سستی اور معدہ کا اولٹ پلٹ کرنا اور اذیت سر کا میلان مقدم سر اور وسط سر کی طرف ہوگا- اور کچھ بعید نہین کہ یہ اذیت موخر دماغ تک بھی پہونچے اور درد کی کیفیت مین اختلاف اسطرح پر ہوگا کہ کبھی زیادہ ہوگا جب معدہ ممتلی ہو اور کبھی ٹھہر جاے کہ جسوقت معدہ خالی ہو اور تخمہ اس سے پہلے عارض ہوا ہوگا اور معدہ مین درد اور نفخ بھی ہوگا بعض اوقات مین اور بطریق شرکت عصب کے پیدا ہوگا اور قبل اسکے خواہ آخر مین جب شدت مرض کی ہو یا فوخ کے پیچھے جہان مینیت بچ سادس کا ہے پٹھون سے درد پیدا ہوگا اور اسی طرح اطراف قفا مین درد ہوگا- اگر دوار بوجہ رحم کے پیدا ہوا اوس سے پہلے اختناق رحم اور احتباس منی اور حیض اور نیز ورم رحم پیدا ہوگا- اسی طرح اگر مثانہ سے دوار پیدا ہوا ہو- اور اگر مبدا مرض دوار کا جملہ اعضا ہون وہ عضو جو سرچشمہ اور معدہ غذا ہے وہ مبدا دوار واقع ہو جیسے جگر خواہ مبداء مرض معدن روح مثل قلب کے ہو اوسوقت نفوذ مادہ فاعلہ دوار کا اونھین عروق کی طرف سے ہوگا- جو قلب خواہ جگر سے دماغ مین پہونچے ہین- خواہ وہ رگ جو پس گوش ہے خواہ وہ رگ جو قفا مین ہے- الغرض علامت ایسے وقت یہی ہوتی ہے- کہ ضربان شدید اوس رگ مین پیدا ہوگا- اور وہ رگ پھیکرتن جائیگی جو گردن مین واقع ہے اور ایسا درد جو معتد بہ ہو رقبہ مین ہوگا اور عصب رقبہ خواہ اعصاب مین بھی درد شدید ہوگا- جسوقت شرائین ودجی جو نزدیک قفا کے ہین ممتد ہون اور اگر نبض کو بذریعہ ہاتھ کے خواہ بذریعہ رباط عجمی کے ہلنے منع کرین خواہ اسرب کے ذریعہ سے حرکت کو منع کرین خواہ اوسپر قوابض کو طلا کرین جو مذکور ہوچکے ہین- اور اس تدبیر سے کچھ دردمین پیدا ہو پس صاف ظاہر ہوگا کہ مادہ مرض انھین کی راہ سے آتا ہے ورنہ ان شرائین کی طرف سے مادہ کا آنا نہین ہے بلکہ اور طرق سے مادہ کی آمد وشد ہے- اسی طرح دوسری رگ وغیرہ مین بھی تجربہ کرنا چاہیئے پھر دوسری رگ کے امتحان سے بھی درد مین خفت نہ پائی جاے تو وہ مادہ غائرہ یعنے اندرونی رگو مین ہوگا- جو دوار بوجہ سوء مزاج مختلف کے ہو اوسکی شناخت خفت دماغ اور مقدم ہونے اون اسباب کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہوتی ہے اور اسی طرح برودت خواہ حرارت جو دفعتہ خارج سے پیدا ہو خواہ کھانے پینے کی اشیاے گرم یا سرد کا استعمال ہوا ہو اوسکے بعد بھی دوار پیدا ہوتا ہے جس شخص کو مرض سدر کا ہو شراب سے کچھ اوسے نفع نہین ہوتا جسقدر اوسکو نفع پانی پینے سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سدر اور دوار کا زمانہ جب طولانی ہوجاے ضرور یہ مرض بارد ہے- جو دوار بروز بحران کسی مرض کے واقع ہو اوسکی علامت بھی ظاہر ہوتی ہے **معالجات** جو دوار بوجہ گردش اور دوران انسان کے پیدا ہو خواہ گھومنے والی چیزون کی طرف دیکھنے سے خواہ بلند مقام سے نیچے کی چیزون کے نظر کرنے سے پیدا ہو اوسکا علاج سکون اور قرار اور نوم سے پہلے کرنا چاہیے اگر اس سے سکون مرض مین پیدا نہو ترش چیزین جو قابض ہون اونکا استعمال کرین اور اور ایسی ترش چیزو مین لقمہ توڑ توڑ کر ڈالین اور تناول کرین- اور جو دوار کے خون کے مادہ سے پیدا ہو خواہ اخلاط مختلفہ بدنی سے اوسکی تولید ہوئی ہو اوسکا علاج سرو کی فصد سے شروع کرین اور بعد اس فصد کے جو رگ ساکن پس گوش ہے اوسکی فصد کرین کہ یہ فصد افضل علاج ہے

ساذرج

واسطے جمیع اقسام دوار کے جو بادی ہون اور کبھی اس رگ پر داغ بھی لگا دیتے ہین خصوصًا جس دوار کا سبب صعود ابخرہ ہی کسی طرف سے بدن کے اور حجامت
بھی مفید ہوتی ہی اگر نقرہ پر گردن کے پیچھے استعمال کرین اور سر پر بھی حجامت کرنا مفید ہی۔ اور اگر ہمراہ خون کے اور قسم کے اخلاط بھی آمیختہ ہون
خواہ اور قسم کے اخلاط سواے خون کے سبب عروض دوار کے ہون چاہیے کہ فورًا استفراغ مادہ کا بذریعہ حب ایارج اور خیسانده صبر کے
کرین اگر اخلاط حادہ ہون خواہ جوشاندہ ہلیلہ یا جوشاندہ افتیمون اور حب اصطمیخیقون سے استفراغ کرین اگر اخلاط مختلف ہون اور بعد استفراغ کے
حقنہ کا استعمال کرین اسطرح پر کہ قنطوریون اور حنظل کو پانی مین جوش دے کر حقنہ کرین اوسکے بعد سر اور نقرہ پر حجامت کرین اوسکے بعد استعمال
غرغرونکا کرین۔ اور عطوس کا بھی استعمال مفید ہی اور شموم جنمین مشک اور جندبیدستر اور مرزنجوش اور کلونجی داخل ہو بھی ایسے مفید ہی جسوقت نوبت
مین ہیجان ہو بذریعہ مالش اسافل کے استعانت کرنی چاہیے۔ اگر سبب دوار کا معدہ اور اخلاط معدہ کے ہون اوسوقت قی کا استعمال کرنا چاہیے
ایسے پانی سے جسمین شبت اور مولی کا داخل ہو اور اوسمین شہد اور نمک اور تمامی مقیات معتدل شریک ہون پھر اوسکے بعد استفراغ حب قوقایا سے
کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو خواہ حب ایارج اور خیسانده صبر کا استعمال کرین اگر قوت مین کمی ہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ اخلاط تلخ اور ساذج ہین
اوسوقت طبیخ ہلیلہ ہمراہ شاہترہ کے دینا چاہیے۔ اور ان اخلاط کی شناخت دلائل مذکورہ جو اس قسم کے ہین اونسے ہوتی ہی۔ خواہ جو امراض معدہ
مین مذکور ہین اونسے معلوم کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی اور عضو سے یہ مرض پیدا ہو اوسی عضو کا علاج جیسا اوسکے امراض مین مذکور ہوا ہی اور
جو علاج اوس عضو کا واجب ہو اوسکا استعمال کرنا لازم ہی۔ اور ابتداے دوار کے تقویت سر کی روغن گل سے جسمین تھوڑا روغن بابونہ شریک
ہو کرنی چاہیے اور بعد استحکام کے تنہا روغن بابونہ سے تقویت سر کی کرنی چاہیے۔ اور اگر دریافت ہو کہ مادہ مرض کا فقط سر مین ہی سر پر
حجامت کرین اور نیز حجامت نقرۂ مذکورہ کی بھی کرنی ضرور ہی خواہ اور مقامات کی حجامت جو مثل انھین مقامات مین کی مفید ہوگی اور جدھر
مواد کا استقرار اور میلان دریافت ہو اوسی طرف حجامت کا موقع ہی۔ چنانچہ قانون عام مین بیان ہو چکا۔ اور اگر معلوم ہو کہ سبب دوار
کا سوء مزاج مختلف ہی اوسوقت پہلے شناخت سبب کی بخوبی کرکے اور اوسکی علامت اچھی طرح اونھین قواعد عام اور خاص سے دریافت
کرکے علاج اوسکا بالضد کرنا لازم ہی اسقدر کہ سوء مزاج دفع ہو کر اعتدال مزاج طبعی پیدا ہو جاے۔ اور اگر سبب دوار کا ضربہ اور سقطہ ہو پہلے چوٹ
اور زخم کا علاج خاص جو معلوم ہی کرکے بعد ازان ملاحظہ کرین کہ اگر بعد اچھے ہو جانے ضربہ وغیرہ کے پھر بھی دوار باقی رہے خاص دوار کا علاج
جو اوپر مذکور ہوا ہی کرین۔ دوار کے مریض پر واجب ہی کہ ہر ایک چیز جو جلد جلد پھرتی ہو جیسے پھرکی خواہ لٹو یا کمھار کا چاک اوسکی طرف دیکھنے سے بچے
احتراز کرے۔ اور بلندی سے نیچے کی طرف زمین پست خواہ نیچی زمین کو دیکھنا خواہ پہاڑون کی چوٹی اور ٹیلون سے اور اونچی اونچی چھتون سے
نیچے کیطرف دیکھنے سے پرہیز کرے۔ جو سدر اور دوار بوجہ خلوءٔ معدہ کے عارض ہو اوسکی تسکین کیواسطے چند لقمہ رب فواکہ خواہ آب فواکہ مین ڈبو کر
استعمال کرین خصوصًا آب انگور ترش مین ڈبو کر کھانے سے نفع بین پیدا ہوگا **فصل دوسری لوی کے بیان مین** اور اسکو بجذق بھی
کہتے ہین فارسی مین اسکا ترجمہ پی زدہ اور عربی مین مقطوع العصب یعنے پٹھ کٹا ہوا اور لوی کے معنے پیچیدگی کے ہین اور اصل مرض کی یہ صورت
ہی کہ کبھی بوجہ تواتر امتلا وغیرہ کے اصلات خواہ عروق مین ایک حالت ماندگی کی ایسی پیدا ہوتی ہی کہ اوسمین رگین کھچنے لگتی ہین اور جمائی اور
انگڑائی بکثرت آتی ہی بانیوجہ کہ ریاح اور بخارات کی اوسوقت کثرت ہوتی ہی اور چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور ایسا تمدد رگون مین خواہ
عضل وغیرہ مین پیدا ہوتا ہی کہ آدمی دوہرا ہوا جاتا ہی اور پیچیدگی بدن مین پیدا ہوتی ہی۔ کہ کبھی انگڑائی لیتے ہوے داہنی طرف اور کبھی
بائین طرف جھکا جاتا ہی۔ اور باین ہمہ کہ متواتر خمیازہ لیتا ہی پھر بھی وہ آرام جو بعد انگڑائی لینے کے پیدا ہونا چاہیے پیدا نہین ہوتا

اور دو دھرا ہونے اور پھر انگڑائی لینے کو جی چاہتا ہے۔ اگر یہ حالت زیادہ پیدا ہو خصوصاً امتلاء بدن پر اخلاط سے دلالت کرےگی اور اوسوقت استفراغ خلط دموی اور صفراوی کا ضرور کرنا چاہیے اور سرد پانی کا بھی پلانا اکثر ایسے حالت مین تسکین دیتا ہے اسلیے کہ جوش اخلاط کو فوراً فرو کر دیتا ہے اور اوس روح ترکی بالخاصہ اس مرض کے دور کرنے مین مفید ہے جیا کر استعمال کرین خواہ بطور سفوف کے فائدہ اسکا اسوجہ سے ہو کہ ریح فعلی یعنے جس ریح مین جوش خروش اور زیادتی ہوا اوسکی روح ترکی تحلیل کر دیتی ہے۔ اسی طرح کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرنیسے بھی فائدہ عظیم ہوتا ہے۔ حامی یعنے جو لوگ حمام مین نہلانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہین اونمین اس مرض کے ازالہ کی ایک تدبیر خاص معلوم ہے۔ وہ تدبیر یہ ہے کہ مریض کی باہنہ کو رگ سباتی پر زور سے باندہ دیتے ہین اور اس بندش سے ایسی اذیت پہونچتی ہے کہ قریب غشی کے مریض پہونچ جاتا ہے اور شفا حاصل ہوتی ہے شاید اس تدبیر کے منتج ہونے کا یہ سبب ہو کہ جو روح دماغ تک چڑھتی ہے اوسمین انزعاج اور ناگواری پیدا کرکے اوسے تحلل شدید اور دہشت مواد پر استیلا اور غلبہ کا پیدا کرتی ہے کہ اس غلبہ کی وجہ سے تحلیل ریاح خواہ مواد کے ہو جاتی ہے۔ مگر اس تدبیر مین اندیشہ بھی ہے اور خلاف احتیاط کے ہے۔ واجب ہے کہ اس پر ہاتھ اس سے زیادہ نہ ٹھہرانا چاہیے کہ اوسکی برداشت مریض سے دشوار ہو اور اپنے تئین سنبھال نہ سکے فصل تیسری

کابوس کا بیان

کابوس وہ بیماری ہے کہ آدمی کو سوتے کے ساتھ ہی خیالات گرانی اور بوجھ کے پیدا ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے سینہ پر کوئی چڑھا ہوا ہے اور جیسے کوئی اسکو فشار مین گرفتار کر رہا ہے اوسوقت سانس رک جاتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے اور حرکت بھی نہین کر سکتا ہے اور قریب اسکے پہونچتا ہے کہ اختناق اور گلو فشردہ ہو جاے اسلیے کہ مسامات بند ہو جاتے ہین اور جب دورہ اس کیفیت کا تمام ہو جاتا ہے دفعتہً بیدار اور متنبہ ہوتا ہے۔ کابوس مقدمہ تین بیماریونکا ہے یعنے اسکی موجودگی آئندہ زمانہ مین تین بیماریون سے کسی ایک مرض کے وقوع کی خبر دیتی ہے صرع خواہ سکتہ خواہ مانیا مگر مانیا کے ہونیکا مقدمہ کابوس اوسوقت ہوتا ہے جبکہ مرض بسبب مواد مزدحم یعنے یکجا اور فراہم شدہ کے ہو اور غیر مادی اسباب سے نہو۔ مگر کابوس کا عروض اکثر اوقات بخارات مواد خلیطہ دموی خواہ بلغمی یا سوداوی سے ہوتا ہے۔ کہ یہ بخارات بطرف دماغ کے صعود کرتے ہین اور انکا صعود دفعتہً ہوتا ہے اوسوقت جبکہ حرکت بیداری جو محلل بخارات کے ہے اوسمین سکون پیدا ہوا اور ہر ایک خلط کا بخار اپنے خاص رنگ سے متخیل ہوتا ہے سرخ خواہ سپید خواہ سیاہ جیسا مادہ ہوگا وہی رنگ نظر آئیگا اور ہر ایک خلط کی علامت قواعد مذکورہ سے واضح ہو سکتی ہے کبھی بروقت نوم کے یہ مرض برودت شدید سے جو دماغ کو پہونچے پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ برودت دماغ کو فشردہ کرتی ہے اور اوسکے مسامات مین تکثیف پیدا کرتی ہے اور قبض خواہ کھچاو دماغ مین پیدا ہوتا ہے اور وہی خیالات بعینہ جو اوپر بیان ہوے متخیل ہوتے ہین۔ مگر یہ صورت بدون ضعف دماغ کے پیدا نہین ہوتی ایضاً کبھی بوجہ حرارت خواہ سوء مزاج دماغ کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے **معالجات** فصد اور اسہال جو خاص ہر خلط کا ہے کرین۔ اور اگر اخلاط مین غلاظت زیادہ ہو یہ مسہل خاص نافع ہے نسخہ خربق ایکدرم سقمونیا ۳ درم شحم حنظل چوتھائی درم اور دو دانگ انیسون اگر قوت قوی ہو ان دوا دن سے علاج کرین ورنہ حب لاجورد خواہ حب اصطمخیقون کا استعمال مناسب ہوگا ایارج کبا ایارج قثاء الحمار خواہ ایارج روفس خاص کر مفید ہے اور اوسکے بعد تقویت سر کی جسطرح قانون عام مین مذکور ہوئی ہے کرنی چاہیے منجملہ ادویہ کے اگر حب فادانیا پیہم استعمال کرین بہت نافع ہے۔ اگر کابوس بوجہ برودت کے جو دفعتہً دماغ کو پہونچے پیدا ہو اور ایسے خیال کو پیدا کرے چاہیے اوسکے علاج مین روغنہاے گرم جو قابض ہون خواہ ضمادات محمرہ کا استعمال کرین اور انہین قبیل اور چیزین جو خارج سے لگائی جاتی ہین اونمین کا استعمال کافی ہے اور اونکا ہر جگہ بیان مکرر کرنا کچھ ضرور نہین ہے۔ کہ بخوبی مذکور ہو چکے ہین فصل چوتھی

صرع کا بیان

صرع مرگی کو کہتے ہین اور مرگی وہ بیماری ہے جسکا مادہ اعضاء النفسانیہ کو افعال حس

لہ نسخہ اور اوسکے فائق بھی لکھے ہین اور کبھی عربی مین اسکا نام جاثوم اور عبدالان بھی رکھا جاتا ہے ۱۲

وحرکت سے مانع ہوتا ہی اور انتصاب یعنے سیدھے کھڑے ہونے کو بھی منع کرتا ہی مگر پورے طور پر منع نہین کرتا یعنے ایسا نہین ہوتا کہ بالکل یہ افعال
باطل ہوجایئن بلکہ کسی قدر باقی بھی رہتے ہین - اور یہ خرابی ان افعال مین بوجہ ایک سدہ کے واقع ہوتی ہی - اور اکثر سبب وقوع سدہ کا ایک
تشنج عام سے ہوتا ہی جو بوجہ ماؤف ہونے بطن مقدم دماغ کے عارض ہوتا ہی اور اسی جہت سے یہ سدہ پیدا ہوجاتا ہی مگر پورا سدہ نہین پڑتا ہی ایسا
کہ نفوذ قوت حس اور حرکت کو اوسی بطن مین خواہ اور اعضا مین بالکل منع کرے اور روکے اور متصل بلا انقطاع حرکت وحس کو معدوم کر دے
اور کھڑے ہونے سے بھی باز رکھے اور آدمی کو قدرت اسکی باقی نرہے کہ تا بقاے سدہ مذکورہ سیدھا کھڑا ہو سکے اور اپنے بدن کو درست
اور راست کر سکے - پھر چونکہ تشنج کے جمیع اقسام جیسا ہم بیان کرینگے خواہ بوجہ امتلا کے پیدا ہوتے ہین خواہ بوجہ یبوست کے خواہ بوجہ
ایک تقبض یعنے کھچاوٹ کے جو اعصاب وغیرہ مین پیدا ہو کر ایذا دہی کرے پیدا ہوتے ہین - اسی طرح صرع کے بھی اقسام انہین اسباب تشنج سے پیدا ہونگے -
ہان صرع کی پیدایش اوس تشنج سے جو بوجہ یبوست کے عارض ہو نہین ہوتی - اسلیئے کہ صرع کا عروض دفعتہ ہوجاتا ہی اور تشنج یبس رفتہ رفتہ بتدریج
پیدا ہوتا ہی - ایک یہ بھی دلیل ہی تشنج یبسی کے علت نہونے پر واسطے صرع کے کہ دماغ مین اسقدر یبس پیدا نہین ہو سکتا ہی کہ تشنج پیدا ہو اور بدن بحال
خود صحیح باقی رہے اور حیات بدنی کا ازالہ نہوجاے بلکہ ایسی یبوست جس سے دماغ مین تشنج پیدا ہو سکے ہنوز پیدا نہوگی کہ نوبت ہلاکت بدن کی
ہوجاے گی - اب فقط وہی دو قسمین تشنج کی جن سے صرع کی پیدایش ممکن ہی باقی رہین یعنے امتلا اور تقبض تقبض دماغ مین کسی شئ موذی کی دفع
کرنے کے واسطے پیدا ہوتا ہی مثلاً کوئی بخار موذی خواہ کوئی کیفیت لاذع یعنے سوزش پیدا کرنے والی خواہ کوئی رطوبت ردی الجواہر کے ہٹانے
کے واسطے دماغ مین کھچاوٹ پیدا ہو خواہ کوئی خلط تھوڑی سی ہی جو سدہ غیر تام پیدا کرے بطون دماغ مین خواہ پٹھون کے مقام روئیدگی
کی جڑو مین - کبھی یہ تشنج بوجہ حرکت کسی خلط کے جو موجی ہو خواہ بوجہ غلیان اور جوش بوجہ حرارت زائد کے جو بوجہ پڑنے سدہ کے پیدا ہوتا
ہی کہ اوسوقت نفوذ قوت حس اور حرکت کا بمقدار طبعی نہین ہو سکتا ہی اسوجہ سے بھی تشنج پیدا ہوتا ہی اور چونکہ قوت حس اور حرکت کا نفوذ ایک
مقدار مین پر نہین ہوتا اسی جہت سے اعضا کی حس اور حرکت بالکل معدوم نہین ہوتی - خواہ کوئی ریح غلیظ منافذ روح دماغی مین ایسی محتبس
ہوجاتی ہی جو مورث تشنج مذکور ہو کر صرع پیدا کر دے چنانچہ راے حکیم ارسطاطالیس کی یہی ہی کہ کبھی ایسی ریح بھی سبب عروض صرع کی ہوتی ہی
- اگر دماغ مین کوئی خلط مانع نفوذ قوت حس وحرکت پیدا ہوا اوسوقت دماغ مین باوجود اس کیفیت کے انقباض بھی پیدا ہوگا تا کہ دفع موذی کا
بذریعہ اس انقباض کے کرے جیسا معدہ کا حال بروقت ہچکی اور متلی کے یہی ہوتا ہی - خواہ جیسے اختلاج اوسوقت پیدا ہوتا ہی جب دفع کسی مادہ
کا کسی عضو سے طبیعت کرتی ہی اسلیئے کہ تقبض اور انعصار یہ دونون حرکت گویا اصل کلی اور قاعدہ ہین ہر ایک عضو کے موذی کے دفع کرنے مین
انکے ذریعہ سے کارروائی ہوتی ہی - دماغ مین اگر بغرض دفع موذی کے تقبض پیدا ہو پس ضرور ہی کہ اسکا تقبض اور کھچاو اور اعضا کے کھنچنے کے برابر
نہوگا اسلیئے کہ یہ عضو اشرف ہی اور جو جو اعضا عصبانی ہین سب مین کسی قدر اثر دماغ کے تقبض سے پہونچے گا پس جسوقت دماغ مین تقبض پیدا ہو
اوسکے حرکات مختلف طور پر ہونگے - اور بتبعیت تقبض دماغ کے اعصاب مین چہرہ وغیرہ کے بھی تقبض پیدا ہوگا اور ان پٹھون کے حرکات
بھی مختلف ہون گے اور یہی سبب مریض کے مصروع ہونے یعنے گر پڑنے کا ہوتا ہی - اور بعد اس تقبض کے افاقہ اور سنبھل جانا مریض کا
اسوجہ سے ہوتا ہی کہ وہ خلط موذی بعد ان حرکات کے دفع ہوجاتی ہی خواہ ریح موذی متحلل ہوجاتی ہی یا وہ شئ موذی کسی قسم کی ہو ایسی
دفع ہوجاتی ہی کہ بالفعل اوسکی اذیت باقی نہین رہی پھر جب اوسکی ایذا دہی ہوگی پھر یہی کیفیت طاری ہوگی صرع مین جو تشنج اور اعضا
کی طرف نازل ہوتا ہی اوسکا بھی سبب یہی ہی کہ جو مادہ دماغ مین بھر جاتا ہی خواہ جو اذیت دماغ کو امور مذکورہ بالا سے پہونچتی ہی اوسکی

نسبت سے پٹھونکو بھی وہی ایذا لاحق ہوتی ہے اور اسی وجہ سے جو اعضائے عصبانی اس ایذا مین دماغ کی شریک ہوتے ہین اور جو حال دماغ کے
تشنج اور تقبض وغیرہ مین ہوتا ہے وہی حال ان اعضا کا تین وجہون سے ہوتا ہے اول تو یہ اعضا جوہر دماغ کے تابع ہین دوسرے دماغکی ایذا سے
انھین بھی ایذا پہونچتی ہے اور تیسرے ان اعضا مین بھی امتلا اوسی خلط سے ہو جاتی ہے جو دماغ سے دفع ہو کر اعضائے مذکورہ تک پہونچتی ہے-
اسلیے کہ انکے مبادی کا عرض بڑھ جاتا ہے اور طول مین اون مبادی کے تقلص یعنے سمٹنا پیدا ہوتا ہے صرع مین ایسے وقت تشنج پیدا ہو کر اس قوت کا
دفع حاصل ہوا اور استرخا کے ذریعہ سے انبساط پیدا ہو کر اور دراز ہو کر کیون اندفاع اس اذیت کا نہوا اسکی دلیل یہ ہے کہ ایسے وقت دماغ کو
خواہش بھی ہوتی ہے کہ خاص اپنے مقام سے کسی شئی موذی کو دفع کر دے اور جو چیز موجب ایذا ہے اوسے الگ ہٹا دے اور دفع کر دینا کسی چیز کا بدون
انقباض اور انعصار یعنے بدون تنگی پیدا کرنے اور نچوڑنے کے نہین ہوتا ہے- جو تشنج مادی ہو اوسکو حمی پیدا ہونے سے نفع ہوتا ہے اور صرع بھی
تشنج مادی ہے پس (بحکم ضرب ثالث شکل اول خواہ رابع کے) نتیجہ یہ ہوگا کہ صرع کو بھی حمی سے نفع ہوگا اور اگر مرض صرع مین پیدا ہون اس
مرض کو دفع کر دین گے اور صرع کے مادہ کو کم کر دیتے ہین- اکثر انتقال صرع کا بطرف مالیخولیا کے بھی ہوتا ہے- اور مالیخولیا کا انتقال بطرف
انتقال صرع کے ہوتا ہے بعض لوگون نے ایسا خیال کیا ہے کہ صرع کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو مادہ سے پیدا نہین ہوتی ہے اگر اوسکی یہ مراد ہے
کہ فقط بخارات خواہ کوئی اور کیفیت موذی دماغ تک پہونچکر مرض صرع کا پیدا کرتی ہے اور کسی قسم کا مادہ دماغ مین پیدا نہین ہوتا البتہ اس قول
کے معنے صحیح ہین اور کچھ اصلیت ہو سکتی ہے اور اگر اوسکی مراد یہ ہے کہ فقط نفس مزاج ساذج یعنے فقط یہی سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو کر مرض
صرع کو پیدا کرتا ہے- یہ بات محض بے وجہ اور بے اصل ہے- اسلیے کہ یہ کیفیت اگر ایسی ہے کہ دماغ اس سے متکیف ہو گیا اور اپنی کیفیت
کی طرف دماغ کو اس سوء مزاج نے پھیر لیا ہے او سوقت لازم یہ ہوگا کہ صرع کو لزوم اور دوام مشروط پیدا ہوا اور فوراً ازوال کیفیت
مصروع کا نہو سکے حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ مصروع فوراً سنبھل جاتا ہے اور کیفیت ردی کا زوال دفعتہً ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ وجود سبب بھی دفعی ہے لازم نہین ہے اور وہ سوء مزاج جسکا یہ قائل مدعی ہے صرع کا سبب نہین ہو سکتا- اگر یہ مزاج ساذج
ایسا غالب ہو کہ اوسکے راسخ شدت نکایت سے نوبت قتل اور ہلاکت مریض کی پہونچے ایسی کیفیت نفس دماغ مین حاصل
نہین ہو سکتی بلکہ کوئی مادہ خواہ کیفیت کسی مادہ کی اور جگہ سے دماغ تک پہونچتی ہے جب یہ ہلاکت پیدا ہوتی ہے خواہ جوہر متحمل تولد ایسے
مفرمزاج کا نہین ہے- زبد یعنے کف منھ سے مصروع کے بروقت دورے کے جو برآمد ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے حرکت نفس مین اضطراب
پیدا ہوتا ہے نہ انکہ اختناج اور گھٹنا پیدا ہوا اور یہ اضطراب ہی ہے جو حرکت اضطرابی تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور سکتہ مین بوجہ اختناق کے
پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استکراہ نفس کے- اب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ صرع اوس تشنج کو کہتے ہین جو خاص دماغ مین پیدا ہوا اور تشنج وہ صرع ہے جو خاص کر
کسی ایک عضو معین مین پائی جاوے- اور گویا کہ عطاس یعنے چھینک مین حرکت صرع ضعیف کی ہوتی ہے- اور گویا کہ صرع بڑی چھینک خواہ
عطاس کبیر کو کہتے ہین مگر فرق یہ ہے کہ عطاس کا دفع اکثر مقدم دماغ مین بوجہ قوی ہونے قوت کے ہوتا ہے اور مادہ عطاس کا بھی ضعیف
ہوتا ہے اور صرع مین دفع مادہ خواہ شئی موذی کا جسطرح ممکن اور سہل ہو اوسی طرح اور اوسی طرف ہوتا ہے- اوپر کے بیانات سے یہ بھی
اچھی طرح دریافت ہوتا ہے کہ صرع اگر خاص جوہر دماغ مین ہو اوسکا سبب ضرور ایک مادہ ایسا ہوگا جس سے پیدایش ایک ریح کی ہوتی ہے
جو مجاری حس اور حرکت مین محتبس ہو جاوے خواہ دونون بطن مقدم کو کسی قدر یہ ریح بھر دے- پھر یہ مادہ یا خون ہے جو غالب اور کثیر ہو خواہ
بلغم ہے یا سودا خواہ صفرا ہے گر صفرا ہوتا اس مادہ کا بہت کم ہوتا ہے اوسکی قلت کے بعد کم خون محض کا ہونا مان وہ خون جسکا مزاج

مائل بسوداویت ہو خواہ بلغم ان دونون کا سبب ہونا واسطے صرع کے زیادہ متصور ہوتا ہی لیکن سبب اکثری فقط رطوبت ہوتی ہی خواہ رطوبت
مائل بسوداویت اسلیئے کہ غالبًا عروض صرع کا مادہ بلغمی سے ہوتا ہی بقراط کہتا ہی کہ جو بہیمہ کہ اکثر مصروع ہو جسوقت اوسکا دماغ چاک کرکے دیکھا جاے ضرور
دماغ مین ایک رطوبت پائی جاتی ہی اور وہ رطوبت ردی اور بدبو ہوتی ہی صرع کا جو سبب دماغی ہی اوسکی نسبت بطرف ضعف ہضم کے ہوتی ہی یعنے
دماغ کا ضعف ہضم پھر یہ ضعف ہضم دو حال سے خالی نہین ہی یا جوہر دماغ اور دماغ کے بھیجے مین ہو اور یہ قسم نہایت درجہ ردی اور فاسد
ہی خواہ یہ ضعف ہضم دماغ کی جھلیون مین ہو اور یہ قسم خفیف اور سبک ہوتی ہی صرع سوداوی جو قوی ہو زیادہ ردی ہوتی ہی اگرچہ
اکثر پیدایش مرض صرع کی مادہ بلغمی سے ہوتی ہی اسلیئے کہ سوداوی مادہ روح کی آمد و شد کا مانع بقوت ہوتا ہی اور بوجہ یبس کے سدہ بھی
سخت اور قوی ہوگا۔ جو صرع بعض اطبا کی اصطلاح مین ام الصبیان کہلاتی ہی زیادہ قاتل ہوتی ہی اسی طرح اگر دورے صرع کے پیہم آنے
شروع ہون وہ بھی قاتل ہی جس صرع کا سبب کسی اور عضو مین ہو اوسکی صورت یا تو اس طرح ہوگی کہ اوس عضو سے بخارات موذی اوٹھکر
دماغ تک پہونچین خواہ ریاح موذی اوٹھین اور ایذا دہی ان بخارات اور ریاح مین بسبب مقدار کی قلت اور کثرت کے نہو بلکہ انکی
کیفیت ایسی ردی ہو کہ اوس سے جو کیفیت دماغ مین پہونچے موذی ہو یا بوجہ کہ صعود کرتے کرتے بکاثف اسکا بعد اجتماع کے ایسا ہو کہ اوس سے
ایک مادہ پیدا ہو جاے اور اپنے قوام سے خواہ جو ریح اوس مادہ اوٹھے اوس سے ایذا دہی کرے خواہ دماغ کی طرف ایک بخار یا ریح موذی
کی کیفیت پہونچے اور اوسکی مقدار دماغ تک نہ جاے اور اوس کیفیت سے انجماد خواہ بستگی جوہر دماغ مین پیدا ہو خواہ احتراق رطوبت دماغ مین یا اوسکو
پہونچے بوجہ اوسی کیفیت صاعدہ کے خواہ اوس کیفیت کی سمیت اور رداوت جوہر کی ایسی ہو جو موذی دماغ کی ہو۔ خواہ ایک محض کیفیت
سادہ بطرف دماغ کے پہونچے خواہ ایسی چیز دماغ کی طرف صعود کرے جو بسبب کیفیت اور کمیت دونون طرح موذی ہو۔ پھر جس عضو کے بخارات دماغ مین
پہونچکر مورث مرض صرع کے ہوتے ہین بوجہ کثرت کے یا جمیع بدن کے بخارات ہون فقط معدہ یا فقط طحال کے یا مراق کے بلکہ تمامی اعضاے
بدنی مین یہ بات فردا فردا بھی پیدا ہو سکتی ہی۔ اسی طرح جو بخارات ردی الجوہر موذی دماغ کا ہو وہ بھی تمام بدن کے ہر عضو سے اوٹھ سکتا
ہی حتی کہ پانون خواہ ہاتھ کی اونگلی سے بھی ممکن ہی اور سبب اس صعود بخارات کا کبھی احتباس خون خواہ کسی خلط کا کبھی ایسے منفذ اور راہ مین
ہوتا ہی کہ بوجہ سدہ بند ہو جانے کے وہ راہ اسقدر تنگ ہو جاتی ہی کہ بخوبی نفوذ خون اوس خلط کی گنجایش نہین رہتی اور اسی وجہ سے حرارت غریزی
کا پہونچنا اوسوقت تک موقوف ہوتا ہی اور موت اوس عضو پر واقع ہوتی ہی اور اوسکا استحالہ ایک کیفیت ردی کی طرف ہوتا ہی اسی وجہ سے
بطور دورہ کے اوس عضو متعفن اور بدبو سے ایک کیفیت سمی خواہ بخاری اوٹھتا ہی اور دماغ کو ایذا دیتا ہی۔ یا اوس عضو تک کوئی سم
اور زہر پہونچکر ایسا اثر کرتا ہی کہ اوسکے پٹھ کو اذیت پہونچاتا ہی۔ مثلاً بچھو کا ڈنکہ کسی عضو کے پٹھے مین سمیت ایسی پیدا کرے اور بواسطہ
پٹھے کے وہ سمیت دماغ تک پہونچکر ایذا دہی کرے باین نظر دماغ مین تشنج اور انقباض پیدا ہو اور حرکات دماغ سے اختلاف
شدید پیدا ہو جاے جیسے معدہ مین یہ کیفیت بروقت تناول کسی شئی حاد اور لاذع کے پیدا ہوتی ہی۔ اکثر یہ استعمال زمانہ خلوے
معدہ مین واقع ہو اور فورًا ہچکی آنے لگتی ہی خواہ اگر فم معدہ کی حس قوی ہو۔ فواق ایک قسم کا تشنج جو معدہ مین پیدا ہوتا ہی۔ اور دماغ مین
اگر ایسا انقباض خواہ تشنج مثل فواق کے اسی طرح کے سبب سے پیدا ہو اوسوقت بہ تبعیت دماغ کے جمیع اعصاب مین انقباض اور
تشنج پیدا ہوگا۔ جالینوس نے حکایت کی ہی کہ خاص اوسی کو بعد کھانے فلافلی کے ہچکی عارض ہوتی تھی پھر بعد اسکے شراب کا استعمال کرتا
تھا تاکہ فم معدہ اوسکی حدت اور تیزی سے متاذی ہو۔ ہم نے بچشم خود اسی کے قریب اور شخص پر بھی کیفیت طاری ہوتی مشاہدہ کی ہی جالینوس

وغیرہ نے بھی حکایت کی ہے اور ہمنے خود بھی ملاحظہ کیا ہے کہ اکثر مصروع کے پاؤن کے انگوٹھے سے ایک چیز سرد مثل ہوا کے اٹھتی تھی اور دماغ
کی طرف چڑھتی تھی جب یہ شئے اوسکے قلب اور دماغ مین پہونچی صرع پیدا ہوتی تھی - جالینوس کہتا ہے کہ ایسے مرض کے ساق پر جب زور سے پٹی باندہ کر
خوب کس دیتے تھے اور یہ ترکیب زمانہ نوبت سے پہلے عمل مین آتی تھی اکثر تو یہی دیکھا کہ دورہ رک گیا ورنہ خفت دورہ مین ضرور پیدا ہوتی تھی
ہمنے اسی صرع کے اقسام شرکی مین عجائب امور کا ملاحظہ کیا ہے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض بیمارون کے ابہام پر چراغ دیا ہے اور کسی کی اور انگلی پر
داغ دیا جہان مادہ صرع صعود کرتا تھا اور مریض کو شفا حاصل ہوگئی - ازین قبیل وہ بھی صرع ہے جو بوجہ دیدان یعنے چھوٹے کیڑے اور لانبے
جنھین ہر دے کہتے ہین پیدا ہوتی ہے - خواہ حب القرع سے یعنے وہ کیڑے جنکو کدو دانہ کہتے ہین عارض ہوتی ہے - ایک قسم کی مرگی ایسی بھی ہے جو غشی
کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے شاید اطبا اوسے صرع کے اقسام سے خارج سمجھین گے حالانکہ وہ اقسام صرع مین داخل ہے مثل اسکے وہ بھی صرع ہے جسکا اختناق
رحم نام رکھتے ہین - وہ اسطرح سے پیدا ہوتی ہے کہ اگر عورت کا خون حیض بند ہوجاوے اور اپنے وقت مناسب پر بند ہوا اور خون مذکور رک کر
محتقن ہوجاوے خواہ اوسکی منی مین حبس پیدا ہو بوجہ ترک جماع کے اس حبس سے خون خواہ منی اوسکی رحم مین بند اور متعفن ہوکر ایک کیفیت سمی پیدا
کرتی ہے اور اوسکے حرکات اور بخارات بطور دورہ کے خواہ پیہم ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اکثر اوقات وہی بخارات بطرف قلب و دماغ کے
چڑھتے ہین اور اوس عورت پر کیفیت صرع کی طاری ہوتی ہے - اسی طرح بعض مردونکو بھی کبھی بوجہ ترک جماع وغیرہ یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے
کہ اونکے اوعیہ منی مین زیادہ مقدار منی کی یکجا ہوکر اوسمین تراکم اور تردد پیدا ہوکر مستحیل بطرف کیفیت سمی کے ہوجاتی ہے اوسوقت جو حال
عورت کا اوپر بیان ہوا اس مرد کا حال بھی وہی ہوتا ہے - اسی طرح بعض عورات کو ایام حمل مین بھی صرع کا مرض عارض ہوتا ہے اور بعد وضع
حمل کے جب خون نفاس کا اخراج ہوا خودبخود صرع زائل ہوجاتی ہے - بعض معتبرین نے ہمسے بیان کیا کہ اکثر صرع کی ابتدا فقار پشت سے
بھی ہوتی ہے اور بعض اقسام مرگی کے شانہ سے پیدا ہوتے ہین - جو صرع معدہ اور مراق سے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ تخمہ کے جسکی ہیبت سی رگو مین
سدہ پڑے عارض ہو کہ اوسوقت بوجہ سدہ کے غذاے محمود وہان تک نہین پہونچتی ہے خواہ پہونچکر فاسد ہوجاتی ہے خواہ محمود پہونچکر
محتقن اور منجمد ہوجاتی ہے - اور بوجہ سدون کے چونکہ بخوبی قوت منضجہ کی رسائی نہین ہوتی لہذا وہ غذاے محمود فاسد ہوجاتی ہے - اور
اکثر اسی وجہ سے قی بھی عارض ہوتی ہے اور طعام غیر منہضم بر آمد ہوتا ہے - بہرحال صرع خواہ بشرکت کسی عضو کے ہو یا بلا شرکت عارض ہو مبدا
قریب اس مرض کا دماغ ہے خواہ بطن مقدم دماغ کا خواہ اور بطون ہمراہ بطن مقدم کے اسلیے کہ اول جو آفت متعدیہ اور رواتی پڑتی ہے
وہ حس بصر اور سماعت مین پڑتی ہے اور حرکات عضل وجہ اور جفن یعنے اور پلکون کے عضلات مین نمودار ہوتی ہے اکثر تمام حواس اور اعضا کے
متحرکہ آفت رسیدہ ہونے مین شریک ہوتے ہین اسلیے اس مشارکت آفت مین جملہ بطون کو ہوتی فہم اور ادراک مین بطلان پہونچتا اور غش کا جز مقدم تشنج
پر ہوتا جسکے بعد صرع واقع ہوتی ہے یعنے صرع مین اکثر یہی ہوتا ہے کہ پہلے تشنج واقع ہولیتا ہے اوسکے بعد مریض مصروع ہوکر گر پڑتا ہے اسلیے کہ جب
تشنج مین استحکام ہولیتا ہے اوسی کے بعد صرع پیدا ہوتی ہے - پھر جب موذی دماغ دفع ہوجاتا ہے خواہ ریاح موذیہ کی تحلیل پیدا ہوگئی افعال
حس اور حرکات بحال خود عود کرتے ہین - اور کبھی منخرین خواہ ایک ہی نتھنے کی طرف سے یعنیہ شئے موذی دفع ہوکر برآمد ہوجاتی ہے اور معائنہ
مین آجاتی ہے خواہ بطرف حلق کے ریزش اوسکی معلوم ہوتی ہے - لیکن اکثر صرع کا حدوث بدون تشنج محسوس کے بھی ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے
کہ جس مادہ سے صرع پیدا ہوتی ہے وہ رقیق ہوتا ہے - لیکن اوسمین کثرت اتنی ہوتی ہے کہ بوجہ کثرت امتلا کے اذیت رسانی دماغ کی پیدا ہوتی ہے کوئی
غلظت خواہ رداءت مادہ مین ایسی ہوتی ہے جو اسقدر ایذا دہی کرے کہ اوس سے تشنج اور انقباض دماغی پیدا ہو لڑکون کو صرع بوجہ رطوبت زائد کے

جو اونکے دماغ مین ہی اکثر عارض ہوتی ہی کبھی تو اول ولادت خواہ ایام رضاع مین یہ مرض لڑکون کو عارض ہوتا ہی - اور کبھی جب سن ترعرع کو پہونچتین
اوسوقت مصروع ہوتے ہین - اگر تدبیر صائب اونکے معالجہ مین ہو اکثر یہی ہی کہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہی ورنہ سن شباب تک باقی رہتا ہی مگر
واجب ہی کہ انکی بنسبت ایسی تدبیر کا لحاظ کیا جاے کہ قبل انبات یعنے پختہ دانتون کے نکلنے کے - خواہ قبل از برآمد ہونے پشم اور بروت کے
یہ مرض اونکا زائل ہو جاے - جو لڑکے ایسے ہین کہ اونکے اطراف سر مین قروح اور اورام پیدا ہوتے ہون خواہ تھنے اونکے ہمیشہ بہا کرین اونسے
یہ مرض دور ہی یعنے کمتر اونھین اس مرض کا ضرر پہونچے گا کیونکہ رطوبات اونکے دفع ہو جاتے ہین - دماغ کی اصل خلقت مین ایسی رطوبت ہی کہ اوسکی
حق مین یہی درکار ہی کسی نہ کسی طرف سے اوسکا تنقیہ ہوتا رہے - کبھی رحم مادر مین اوسکا تنقیہ ہو جاتا ہی اور کبھی بعد ولادت کے اخراج اوسکا
ہوتا ہی - اور کبھی بعد ولادت بھی تنقیہ اس رطوبت کا نہین ہوتا ہی - پھر اوسوقت ضرور صرع عارض ہوتی ہی - اکثر جو صرع لڑکون کو عارض ہوتی ہی
اوسکا علاج آسان ہوتا ہی - اور کبھی بعد بلوغ کے خودبخود زائل ہو جاتی ہی بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری ایسی نہو جو مادہ صرع کی معین ہو یعنے
جو رطوبت مادہ مرض ہی اوسکی زیادتی اس تدبیر سے پیدا ہو خواہ علاج متروک رہے کہ لامحالہ مرض اپنی شدت پر باقی رہیگا - شبان
اور جوانون کو بھی اکثر صرع عارض ہوتی ہی - اگر جوانون کی صرع مین کثرت دورات کی بعد پچیس برس کے سن کے ہو اور مرض دماغی ہو
یعنے بشرکت اعضاے دیگر نہو بلکہ خاص جوہر دماغ سے پیدا ہوا ہو یہ صرع لازم ہوتی ہی - اور اوسکا زوال تا مرگ نہوگا اور نہایت درجہ
اثر دوا کا خواہ غایت معالجہ کی انکی بنسبت یہی ہی کہ مرض کی اذیت کسی قدر کم رہے خواہ نوبت صرع مین بطوء اور دورنگ پیدا ہو - بقراط
نے حکم قطعی دیا ہی کہ تا مرگ یہ صرع زائل نہوگی - مشائخ کو صرع بوجہ سدہ کے کمتر عارض ہوتی ہی - کبھی صرع کے اسباب مذکورہ بالا کی اعانت کچھ
اور قسم کے اسباب خارجی بھی کرتے ہین مثلاً زیادہ خوری طعام اور شراب کی خواہ بحالت تخمہ کی خورش کا واقع ہونا خواہ دھوپ مین زیادہ چلنا پھرنا کہ
اوسکی جہت سے جذب مواد کا بطرف سر کے ہوتا ہی یا بوجہ کہ یہ فعل انتشار مواد کو دونون جانب در تحت بدن سے منع کرکے اوپر کیطرف حرکت
دیتا ہی اور جماع کثیر بھی انھین اسباب معین مین داخل ہی - اور سکون اور خوش عیشی اور آرام طلبی اور ریاضت مین کمی بھی اسمین داخل
ہی - ازانجملہ امتلاء بدن خواہ معدہ پر ریاضت کا استعمال کرنا کہ اس جہت سے اخلاط مین تحرک بطرف متحلل ہونے کے پیدا ہوتا ہی - مگر یہ تحلیل پورا اور
تمام نہین ہوتا ہی اور تجاویفات بدنی کو رطوبات سے بھر دیتا ہی - منجملہ اسباب مذکور کے وہ امور ہین جو قلب کو ضعیف کردین جیسے خوف خواہ
دھمکی خواہ کوئی شخص ڈر سے چیخے اور یکبارگی چلائے خواہ پانی کی آواز دریا سے مہیب سنائی دے - منجملہ اسباب مذکورہ کے صوم
اور فاقہ کشی اوس شخص کو جسکا معدہ ضعیف ہو مگر یہ جتنے اسباب اسباب مذکور ہوئے ہین یہ اسباب بعیدہ ہین کہ انسے اسباب قریب کی پیدائش
ہوتی ہی اور وہ اسباب قریبہ مورث مرض صرع کے ہوتے ہین - ہم ایسے اسباب کے ذکر کے واسطے جداگانہ ایک باب مقرر کرتے ہین کہ وہان ہم
انکی تفصیل بخوبی کرینگے - بعض لوگ کہتے ہین کہ مصروع اگر بھیڑ کی کھال جو بعد ذبح کے فوراً نکالی گئی ہو اور ہنوز گرمی اوسکی باقی ہو پہن کے
اور پہن کر پانی مین اوترے فوراً دورہ صرع کا واقع ہوگا اسی طرح اگر شاخ گوسپند اور مر اور حاشا کی دھونی مصروع کے قریب دیجاے
اور ان چیزون کا دھوان اوسکے دماغ تک پہونچے فوراً دورہ واقع ہوگا - اکثر زوال صرع کا ایسے حمیات سے بدجاتا ہی جسکی اذیت
اور تکلیف مریض زیادہ اوٹھا رہا ہو خصوصاً وہ حمیات جو زمانہ دراز سے لاحق ہون اور بالتخصیص حمی ربع چونکہ طولانی ہوتی ہی
اور مادہ سوداوی کا انضاج کردیتی ہی - اور لرزہ قوی بھی صرع کو دور کرتا ہی - اسلیے کہ لرزہ سے جو چیز دماغ مین چسپیدہ ہوتی ہی
اوکھڑ جاتی ہی اور دفع ہو جاتی ہی اور جو فضول دماغی چسپان ہوتے ہین اونھین پریشان کر دیتا ہی - اور جو پسینا بعد لرزہ کے برآمد ہوتا ہی وہ

ان رطوبات کو پریشان کر دیتا ہی۔ اور جسطرح سکتہ سے اکثر فالج پیدا ہوتا ہی اسیطرح صرع کا بھی انجام اکثر فالج کی طرف ہو جاتا ہی۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ صرع بلغمی کے ہمراہ فقط ارتعاش اور اضطراب اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ مادہ بلغمی اسقدر جہ کثیف نہین ہو سکتا ہی کہ مجاری مین سدہ ڈالکر بالکل بند کر دیوے اور سوداوی مادہ البتہ چونکہ اوسمین کثافت زیادہ ہوتی ہی سدہ پورا ڈال دیتا ہی۔ اور بخوبی مجاری کو بند کرتا ہی اسی وجہ سے اوس مادہ مین اضطراب پیدا نہین ہوتا ہی خواہ کم پیدا ہوتا ہی۔ بعض کی راے برعکس اس راے کے ہی وہ کہتے ہین جس مادہ سے اضطراب زیادہ پیدا ہو مناسب یہی ہی کہ اوسکی مقدار قلیل ہو جیسے خلط سوداوی قلیل المقدار ہوتی ہی اور مجاری مین نفوذ بھی اسکا کم ہو سکے۔ ہمارے نزدیک دونون قول ایسے نہین ہین کہ انمین سے کسی ایک پر بھی یقین کرین۔ روفس حکیم نے یہ کہا ہی اگر برص انکی گردن مصروع کے پیدا ہو دریافت ہوگا کہ مادہ صرع کا متحلل ہوکر دفع ہو گیا اور مریض کو شفا حاصل ہو گئی۔ اور اکثر صرع کی تحلیل خواہ انتقال اس مادہ کا بطرف فالج خواہ مالیخولیا کی ہوتا ہی مستعد اور آمادہ صرع پر کون لوگ ہوتے ہین جن لوگون کے سن مین رطوبت ہی جیسے لڑکے خواہ جنکی تدبیر مرطوب ہو رہی ہو جیسے وہ لوگ جو تخمہ مین گرفتار ہون اور جو لوگ ایسے بلاد مین رہتے ہین جہان جنوبی ہوا بکثرت چلتی ہو کہ یہ ہوا رطوبت کو سر مین بھر دیتی ہی اور نسوان اور لڑکو نمین صرع پیدا کرتی ہی۔ اسی طرح جسکے بدنمین خون کم ہو اور رگین اوسکی تنگ ہون وہ بھی آمادہ اس مرض کے ہوتے ہین علامات کہتے ہین کہ مشترک علامت مصروع کی یہ ہی کہ زبان اوسکی زرد ہو اور رگین سبز ہون یعنے جو رگین زبان کے نیچے ہین وہ سبز ہون۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہی کہ قبل عروض اس مرض کے کوئی تغیر بدنی اس شخص کو عارض ہوتا ہی۔ جو تغیر اسکے مزاج سے پیدا ہو یعنے وہ تغیر کسی امر خارجی کیطرف منسوب نہین ہوتا ہی خصوصًا جب اس شخص پر غضب طاری ہو اور اوسکے شکم مین نفخ پیدا ہو اور نیز قبل مرض صرع کے ضعف حرکت زبان مین پیدا ہوتا ہی اور خوابہاے ردی خواہ بدخوابی اور نسیان اور فزع اور خوف اور جبن اور خبث نفس اور تنگی سینہ مین اور غضب اور جرأت۔ ہر ایک قسم اس مرض کے علاج پذیر نہین ہی صرع موذی وہی ہی جس سے پہلے سہر شدید اور اضطراب کثیر اور قوی عارض ہو اور اسکے بعد سکون شدید دیرپا جسمین زیادتی شدید ہو اور ضرر نفس مین بھی عارض ہو کہ یہ امور کثرت مادہ اور ضعف قوت پر دلالت کرینگے۔ اگر امتحان اس امر کا مرکوز ہو کہ خاص سر مین مادہ مرض ہی خواہ اور اعضا کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اوسوقت بخوبی تامل کرنا چاہیئے کہ سر مین گرانی ہر وقت یکسان موجود رہتی ہی۔ اور دوار اور ظلمت آنکھ مین اور گرانی حواس مین اور ثقل زبان اور اضطراب حرکات اور زردی چہرہ بھی یکسان اور ہمیشہ رہتی ہی۔ اگر یہ علامات موجود ہون اور انکے ساتھ اختلاط عقل اور نسیان دائمی اور بلادت اور رعونت بھی ہو اور کسی عروض مین اعراض مذکورہ سے کمی اور قلت بر وقت خلا معدہ کے ہوتی ہو خواہ بعد نرم ہونے طبیعت کے خواہ کسی استفراغ کے بعد جو غیر استفراغ دماغی ہو یہ کمی پیدا نہو پس یقینًا مادہ مرض خاص دماغی ہی۔ پھر اگر اعضاے عصبانی مین خواہ طحال یا جگر مین اور نہ کسی اطراف اور مفاصل مین کوئی آفت معلوم ہو اور نہ بیمار کو کوئی شی بطرف سر کے کسی عضو سے چڑھتی ہوئی محسوس ہو اوسوقت اس گمان کی زیادہ صحت پیدا ہوگی کہ خاص دماغ مین مادہ مرض پیدا ہوا ہی۔ علامت اوس صرع کی جو سہل الدفع اور آسان ہی یہ ہی کہ اوسکے اعراض اسلم اور بے خطر ہون اور مریض کی عقل بعد فراغ کے دورہ سے بہت جلد صحیح ہو جاتی ہو اور ادھر افاقہ ہوا ادھر خجالت اور ندامت مریض کو اون حرکات بے اختیاری کو یاد کرکے بہت پیدا ہو جو حالت دورہ مین اوس سے سرزد ہوئے تھے اور اگر چھینک لانے والی چیزین خواہ اور مشمومات اوسے سونگھائے جائین افاقہ بہت جلد پیدا ہو خواہ جن چیزون سے قے پیدا ہوتی ہی اگر اوسے دی جائین اسطرح پر کہ اوسکے حلق مین داخل کیجائین۔ خواہ اوسے قے عارض ہو خواہ نہو مگر ظہور افاقہ کا بخوبی ہو جاے وہ بھی صرع سخت مین مبتلا نہ ہوگا۔ جو صرع صعب اور دشواری سے علاج پذیر ہوتی ہی۔ اوسکی علامت یہ ہی کہ عسر نفس اور اضطراب طویل اور اوسکے بعد

جمود اور سکون بھی طولانی سونگھانے کی چیزون سے خواہ چھینک لانے والی دور سے افاقہ کم پیدا ہو اور اوس قسم سے کمتر دشواری مین وہ
صرع ہی جسمین اضطراب گو طولانی ہو مگر جمود طبع طولانی نہو خواہ جمود طولانی ہو مگر اضطراب مین طول کم ہو۔ جس صرع کی علت ریح غلیظ
ایسی ہو جو دماغ مین پیدا ہوتی ہی۔ اوسکی شناخت یہ ہی کہ عین وقت نوبت مین خواہ قریب دورہ کے گرانی سر مین پیدا نہو بلکہ ایک قسم
کی دوی یعنے گونجنا اور تمدد پیدا ہو اور تشنج اوسمین بشدت نہین ہوتا جس صرع کا سبب بلغم ہی اوسمین لعاب دہن زیادہ گرم اور کف دار اور غلیظ
ہوتا ہی۔ اور بول مین ایک شی مثل آبگینہ کے دکھائی دیتی ہی جیسے پگھلا ہوا شیشہ اور جس نوع صرع ایسی مرگی مین مریض پر زیادہ غالب آتا ہی
اور ترسناکی اور کسل اور ثقل اور نسیان بھی غالب ہوتا ہی۔ اور قی بلغمی سے خواہ کف کے رنگ سے بھی شناخت اس قسم کی ممکن ہی اور خون
کے رنگ سے بھی شناخت کر سکتے ہین۔ کبھی براہ سن اور بلد کے بھی استدلال مادہ بلغمی پر ہوتا ہی اور جو اسباب سابق مین تولید بلغم کے از قسم غذا وغیرہ
خواہ اور تدبیرات ہو چکے ہون وہ بھی اسپر دلیل ہوتے ہین اور زیادہ سکون اور آرام سے زیادتی بلغم پر استدلال ہو سکتا ہی اور چہرہ کا رنگ خواہ آنکھونکا
بھی اسپر دلیل ہو سکتا ہی۔ اسیطرح اور سب علامات جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اونسے شناخت صرع کے بلغمی ہونے پر کر سکتے ہین۔ پھر اگر بلغم خام
اور بارد ہو اور اوسمین کسی قدر آمیزش خلط حار کی خواہ کسی قسم کی حرارت نہو نسیان اور بلادت اور گرانی سر اور نیز تمام بدن کی گرانی ہمراہ
صرع کے ہوگی اور سبات اکثر اوقات پیدا ہوگا اور صرع مین خواہ مریض کے گر پڑنے مین ارخا اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا اور ضعیف ہو جانا زیادہ
نظر آئیگا۔ یہ قسم صرع کی نہایت ردی اور بد ہی جسکا مادہ بلغم شور اور محترق ہوتا ہی اوسمین سبات بہت کم اور برودت دماغ مین خفت اور
حرکات مین سلامت زیادہ ہوتی ہی۔ سوداوی صرع کی علامت بحسب اختلاف مواد سوداوی کے مختلف ہی اگر سودا ایسا ہی کہ مثل خون سیاہ
کے خواہ تیز اور سوختہ ہی۔ خواہ ترش ایسا ہی کہ اگر ایک قطرہ اوسکا زمین پر گرے زمین مین جوش پیدا ہو بہر حال جس مریض کو صرع سوداوی ان
اقسام کا ہو اوسکی طبیعت اختلاط ذہن سے خالی نہین ہوتی اور میلان اوسکی طبیعت کا بطرف مالیخولیا کے ہوتا ہی گویا ایک قسم کا مالیخولیا
اوسے عارض ہی۔ اور بعد افاقہ کے بھی اوسکا ذہن صاف اور عقل صحیح اور درست نہین ہوتی ہی۔ سوداوی خلط کا استدلال چہرہ اور
آنکھ کے رنگ سے بھی کیا جاتا ہی۔ اور نتھنے کی خشکی اور زبان کی یبوست اور پہلے سے ایسی تدبیر کا واقع ہونا جو خلط سوداوی پیدا کرتی ہے
یہ علامات بھی موجود ہوتے ہین۔ پھر اگر سودا خون طبعی کا درد اور عکر ہو اور اوسی کی وجہ سے صرع پیدا ہوئی ہو اوسوقت ہمراہ صرع کے استرخا
اور قلت کلام اور کسی قدر سکون اضطراب افعال مین بھی پایا جائیگا اور مریض کے افکار مین سکون اور نرمی ہوگی یعنے زیادہ توحش
افکار مین نہوگا اور اگر صفرا کے محترق سے سودا پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہی اور اسی کو سودا ے حریف کہتے ہین۔ ایسے مریض کے
اختلاط عقل مین کیفیت جنون کی پیدا ہوگی اور کلام بکثرت کرتا رہے گا اور چلانا اور چیخنا زیادہ عارض ہوگا اور بروقت دورے کے
گرنے مین اضطراب پیدا ہوگا اور خفت دورے مین ہوگی اور زوال اس حالت کا بہت آسانی سے ہو جائیگا۔ یعنے دورے کا زوال آسان
ہوگا۔ اور کبھی اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہی۔ خصوصاً اگر سودا رقیق ہو زیادہ غلاظت اوسمین نہو۔ اور اگر سوداے دموی ہو یعنے خون سے پیدا ہو کر
سبب صرع کا ہوا ہی اوس مریض پر اکثر احوال مین ضحک پیدا ہوگا اور ہنستا رہے گا۔ ہر ایک شخص کو شناخت جوہر مادہ سوداوی کی اسطرح پر
کہ اوسکے اصناف اور انواع مخصوصہ کو جدا جدا پہچان لے ممکن ہی اسطرح پر کہ خون کے ثقل کو ملاحظہ کرے اگر دردتہ نشین ہوتا ہی وہ سوداے
طبعی ہی۔ اور اگر شبیہ ثقل نبیذ کے ہو وہ سوداے محترق اور سوختہ ہی خواہ اوسمین خشونت ہو وہ پکھتا ہوتا ہی اور حلق مین خشونت پیدا کرتا
ہی اور چھیل ڈالتا ہی اور یہ کیفیت اوسکی نہایت برودت اور یبوست پر دلیل ہوتی ہی۔ خواہ ترش اور رقیق ہو کسی قدر کف خواہ پھین بھی

اوسمین ہو بھی سودا زمین پر گرنے سے جوش پیدا کرتا ہی خواہ غلیظ ہوتا ہی اور اوسمین رغوہ یعنے پھین نہین ہوتا ہی۔ علامات اوس صرع کی جسکا سبب بادہ خونکا ہی۔ اوسکی نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ اگر جوش خون سے جس صرع کا پیدا ہوا اور جوش حرکت سے فقط یہ کیفیت طاری ہو کچھ زیادتی مقدار خون اسکا باعث نہوا اوسوقت رنگ بدن اور چہرہ کا چندان متغیر نہوگا اور نہ اوداج اور رگین اسقدر پھولین گی جو کثرت خونمین پھولتی ہین۔ اور کیفیت اختناق کی ایسی قلیل دورے کے خواہ قبل اوقات حروض صرع کے کیفیت اختناق کی پیدا ہوگی۔ مگر ثقل اور بلادت اور استرخا اور تھوک کا زیادہ نکلنا اور مخاط یعنے حلق سے بلغم برآمد ہونا جیسا بلغمی مین ظاہر ہوتا ہی پیدا ہوگا لیکن اسمین کسیقدر گرمی بھی ہوگی اور آنکھونمین سُرخی اور سر پر بخار دموی چڑھین۔ اگر بوجہ کثرت مقدار خون کے صرع پیدا ہو علامات دموی مذکورہ بالا کے ساتھ بڑی رگونکی خون سے خصوصًا اوداج کا پُر ہونا اور قبل مرض کی ایک حالت مثل اختناق کے پیدا ہونی یہ بھی ہوگی۔ اور جو صرع مادہ صفراوی سے پیدا ہو اگرچہ اس قسم کا وجود کم ہوتا ہی اور جب ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ ایذا اور کرب مین شدت ہوتی ہی۔ اور تشنج کم ہوتا ہی اور مدت دورے کی تھوڑی مگر حرکات مین اضطراب زیادہ ہوتا ہی۔ صفراوی قی اور التہاب اور شدت اختلاط عقل اور زردی آنکھون کی بھی اوسپر دلیل ہوتی ہی۔ جس صرع کا وجود معدہ کے سبب سے ہوتا ہی۔ اوسکی علامت اختلاج فم معدہ خصوصًا اگر غذا مین تاخیر ہوا اور لرزنا اور رعشہ بدنی اور ہلنا زیادہ بروقت دورے کے اور چلانا اور چنیا خصوصًا ابتدا مین جسوقت دورہ کی آمد ہو اور روانی شکم اور ادرار بول اور مذی اور منی کا زیادہ برآمد ہونا اور خفقان اور درد سر بشدت اور دورہ صرع کا بخفت ہوتا ہی خواہ بآسانی زوال اوسکا ہوجاتا ہی اور دورہ سے نجات آسانی سے ہوجاتی ہی جسوقت استعمال قی کا کرین۔ و نیز دیگر حالات جو فساد معدہ پر دلیل ہین وہ بھی پیدا ہوتے ہین اور صرع کی زیادتی اور کمی بموجب آلودگی اور صفائی معدہ کی ہوتی ہی۔ کبھی یہ صرع معدی بوجہ کثرت ادوار اور پے در پے واقع ہونے دورات کے ہلاکت مریض کی پیدا کرتی ہی۔ کبھی یہ صرع بوجہ زیادتی اوس مادہ کے پیدا ہوتی ہی جو معدہ مین بھرا ہوا ہی خواہ اوسکے بخارات زیادہ اوٹھکر سر تک پہونچتے ہین اور یہ مادہ بلغمی ہوتا ہی اکثر اوقات بلغم صرف ہوتا ہی اور بیشتر اسمین اور کسی خلط کی بھی آمیزش ہوجاتی ہی بہرحال اگر بسبب کثرت خلط معدہ کے صرع پیدا ہوا اوسکے علامات یہ ہین کہ اوقات امتلا مین خواہ اوقات تخمہ مین عارض ہو اور بوقت خلوے معدہ اور اگر سنگی کے خواہ بروقت روانی شکم جو کسی غذا کی وجہ سے لاحق ہو صرع مین خفت پیدا ہو اور تخمہ کے بعد اکثر پیدا ہو۔ پھر اگر یہ مادہ بلغمی مادہ صفراوی سے آمیختہ ہو پیاس اور لہیب یعنے سوزش خواہ بھڑک اور لذع اور احتراق بھی عارض ہوگا۔ اور اگر بلغم مین آمیزش خلط سوداوی کی ہوگی کثرت اشتہا اکثر اوقات پیدا ہوگی اور مزہ منھ کا ترش رہیگا اور فکر اور وسواس بھی پیدا ہوگا۔ تاہم علامات بلغم کے ہر حال مین غالب ہونگے۔ ایک قسم کی صرع معدی کی وہ ہی کہ رداءت سے اوس خلط کے جو معدہ مین بھری ہوئی ہوتی ہی صرع پیدا ہو بوجہ کثرت مقدار اوسکے علامات یہ ہین۔ کہ دورہ صرع کا اوقات خلوے معدہ مین پیدا ہوا اور جسوقت مادہ فم معدہ کو خالی پاے اوسوقت دورے کی شدت ظاہر کرے اور جب غذا کا استعمال ہو دورہ موقوف ہوجاے بشرطیکہ اچھی غذا موافق طبیعت کے کھلائی جاے۔ پھر اگر یہ خلط ردی صفراوی سے خالص ہوا اوسکی شناخت اونھین دلائل سے کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوچکے اور بارہا اونکا ذکر ہوا ہی۔ اگر صرع بشرکت مراق کے پیدا ہوا اوسکی علامت کھٹی ڈکار اور نفخ اور قراقر جو درد پیدا کرے اور دیر تک ٹھہرے اور اوسمین سکون دیر مین پیدا ہو اور مراق مین التہاب بھی عارض ہوگا۔ اور کبھی اوسکے ہمراہ درمیان دونون شانون کے درد بھی اوٹھا کرتا ہی مگر یہ درد کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوتا ہی۔ اور بعد ہضم طعام کے موقوف نہین ہوتا اور پھر جب کھانا کھایا جاے عود کرتا ہی۔ اور اگر کبھی بروقت خلاء معدہ کے یہ درد عارض ہو اکثر بروقت قبض اور صلابت طبع کے عارض ہوگا اور جب طبیعت مین نرمی پیدا ہوگی باطل اور زائل ہوجاے گا۔ آن بیمار دن کو اکثر قے

غیر منہضم طعام کی ہوتی ہی۔ اسلیئے کہ ہم نے بیان کر دیا ہی کہ انکی غذا بوجہ فساد کے اور تیز مزہ ہونے راہون کے بجنسبہ واپس آتی ہی۔ اسی مراق کی شرکت مین کبھی جو بخار مراق سے اوٹھکر صرع پیدا کرتا ہی صفراوی ہوتا ہی اور اوسکی شناخت بوجہ اوس التہاب کے ہوتی ہی جو ایسے بخار کے اوٹھنے سے پیدا ہوتا ہی۔ اور رنگ کی زردی اور اختلاط عقل جو مائل بطرف دل تنگی کے ہو خواہ بطرف عنت یعنے زہ ماندگی یا عبث بیکار افعال اور حرکات کے طرف میلان بھی ہوگا۔ اور بعض اقسام صرع مراقی کے بوجہ بخار سوداوی کے پیدا ہوتے ہین اوسکے ہمراہ ایک شعبہ مالیخولیا کا بھی پایا ہوگا اوجہین اور خبیث النفس درخوف بوجہ ظلمت اور تیرگی مادہ کے بھی عارض ہوگا۔ جس صرع کا سبب ایسا مادہ جگر مین ہوتا ہی خواہ تمام بدن مین ہو اوسیر لون اور شعر یعنے بال اور جلد کی خشکی اور سوختگی خواہ ڈھیلا پن اور فربہی یا لاغری اور بکثرت تمدد کا ہونا بوجہ بخار خون کے دلیل ہوگا اور نبض اور بول اور حالات غذا کے جو پہلے استعمال مین آچکی اور کیفیت تدبیرات سالقہ بھی دلالت کریگی۔ اور جو شئی مستفرغ ہوا کرتی تھی اوسکا محتبس ہونا اور معدہ خواہ رحم مین رک جانا خواہ پسینا نہ برآمد ہونا اور ازین قبیل اور بھی امور اس صرع پر دلیل ہوتے ہین۔ پھر اگر یہ شئی محتبس مادہ دموی مائل باحتراق ہو رنگ مین سرخی اور موجبت عرق کی پیدا ہوگی اور بروقت گرنے کے دورہ مین ہنستا ہوا گر پڑے گا۔ اور اگر یہ مادہ صفراوی خواہ بلغمی ہو اوسکی علامات مذکورہ بالا سے شناخت ہو سکتی ہی جس صرع کا سبب مشارکت رحم کی ہو ضرور ہی کہ احتباس حیض خواہ احتباس منی ہوگا خواہ کچھ رطوبات بطرف رحم کے گرتے ہون گے مگر اس مرگی مین پہلے دورہ سے درد پیڑو کا خواہ درد دونون کشش ران جنھین گلاری کہتے ہین اور اطراف پشت کا درد اور رحم مین گرانی پیدا ہوگی۔ اور صرع جو مشارکت سے طحال کے خواہ بوجہ صلابت طحال کے عارض ہو اوسکے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے اور نفخہ طحال بھی ہوگا اور مشارکت تمام بدن کی اوسکے ساتھ ہوگی۔ اکثر اوقات مین جو صرع بوجہ کسی مادہ سمی کے پیدا ہو اور بواسطہ عصب بعض اعضا کے وہ اثر سمی دماغ تک پہونچتا ہو اگر مبدا اس سم کا خارج بدن سے ہو اوسکی علامت ظاہر ہوگی مثلاً بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو خواہ رتیلا خواہ شہد کی مکھی نے اگر ایسے جانور زہرناک کے ڈنک کا اثر پیچھے سے پہونچتا ہی صرع پیدا ہوتی ہی۔ اور اگر یہ مادہ سمی باطن جسم مین ہو اوسکے بخارات اوٹھکر دماغ تک پہونچین اور صرع پیدا کرتے ہین اسطرح کہ اوسکی آنکھون کے سامنے تاریکی سی پیدا ہوتی ہی اوسی جہت سے گر پڑتا ہی اور یہ عضو جہان سے مادہ کے بخارات اوٹھتے ہون ہاتھ خواہ پشت خواہ عانہ ہو خواہ اوجھہ مین سے کوئی عضو ہو جیسے معدہ اور رحم۔ جو صرع دیدان یعنے کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اوسمین سیلان لعاب اور دیدان کا گرنا خواہ حب القرع یعنے کدو دانہ کا اخراج ہوگا۔ **بیان ایسے اسباب کا جو صرع پر محرک ہین** منجملہ اون اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہی کہ ایسی ہوا مین منتقل ہو جو صرع کے پیدا ہونے پر معین ہی جسطرح صرع کے دور ہونے اور زوال کے اسباب مین وہ سبب ہی کہ ایسی ہوا مین چلا جاے جو صرع کے دور کرنے پر معین ہو۔ جو گرمی بافراط ہو دھوپ کی خواہ آگ کی اسی طرح جو برودت بحد افراط ہو اور جماع بافراط کرنا یہ بھی صرع پر معین ہوتا ہی۔ کبھی بکثرت بارش باران اور ہواے شمالی اور جنوبی کا ساتھ ہی چلنا بھی صرع کے دورے پر معین ہوتا ہی۔ باد شمالی اور بلاد شمالی اس جہت سے معین ہوتے ہین کہ اس ہوا سے خواہ شمالی بلاد مین احتقان مواد ہوتا ہی اور تحلیل مواد کو یہ ہوا مانع ہی۔ اور باد جنوب خواہ بلاد جنوبی چونکہ تحریک اخلاط کرتے ہین اور دماغ کو اخلاط سے پر کر دیتے ہین اور اخلاط مین رقت پیدا کرکے اونھین پراگندہ کرتے ہین اسوجہ سے صرع کے حدوث پر معین ہین۔ جاڑون کی فصل مین ہیجان صرع کا اکثر ہوتا ہی جیسے باد شمالی سے بھی صرع ہیجان مین آتی ہی۔ اور خریف مین چونکہ اخلاط فاسد ہوتے ہین اسوجہ سے صرع کا ہیجان ہوتا ہی۔ بلاد شمالی مین اگرچہ حدوث مرض صرع کا کم ہوتا ہی مگر جب ہوتا ہی تو اکثر قاتل اور مہلک ہوتا ہی۔ اسلیئے کہ ان بلاد مین بدون پیدا ہونے سبب قوی کے صرع عارض

نہین ہوتی ہے- خوشبو رائحہ بھی اکثر اس مرض کی تحریک کرتے ہین- اور بسرعت حرکت کرنے والی چیزون کی طرف خواہ حرکت دوری کرنے
والی اشیا کا ملاحظہ مثل لٹو اور چاک کمہار وغیرہ کے بھی حدوث مرض صرع پر معین ہے- اور اونچی جگہ سے نیچے کو دیکھنا بھی اسی قسم مین داخل ہے
اور زیادہ دیر تک حمام مین قبل ہضم غذا کے ٹھہرنا اور گرم پانی کا سر پر ڈالنا خواہ ایسی چیزون کا استعمال جنسے خون بخاری اور وردی پیدا ہو
جیسے شراب کہنہ جسمین درد زیادہ ہو بھی اس مرض کے واسطے مضر ہے اور شراب تازہ جو ابھی بخوبی صاف نہوئی ہو اور کسی تدبیر سے ٹپکا کر خوب
صاف نہوئی ہو اور شراب خالص جو کہنہ ہو اور دماغ کو زیادہ گزند اوسکا پہونچے- اور کرفس مین بالخاصیت یہ امر ہے اسی طرح مسور مین بھی چونکہ
خون سوداوی پیدا کرتی ہے یہی اثر ہے کہ مصروع کو مضر ہے- ہان اگر کشک جو مین اسکو ملا کر استعمال کرین اوسوقت بوجہ ترطیب کے یہ ضرر
برطرف ہو جاتا ہے باقلا اور ثوم یعنے لہسن چونکہ سر مین بخارات بھر دیتا ہے- اور قس علے ہذا پیاس کی بھی یہی کیفیت ہے کہ اسکی رطوبت بسبب جوہر ردی
دماغ مین پیدا ہو کر بھر جاتا ہے- اور دودھ کا بھی ایسا ہی ضرر ہے اور اقسام حلاوی یعنے مٹھائی خواہ حلوے کے اقسام سب کے سب اور
زیادہ تر وہ حلوے مرغن جو غذا مین داخل ہین- اسی طرح جو چیز غلیظ اور نفاخ اور قبض پیدا کرنے والی اور سرد مزاج ہو- اسی طرح جو شئے حاد اور
حریف ہو جیسے مرچ وغیرہ سیفیہ چونکہ اخلاط بدنی کو برانگیختہ کرتا ہے- اور اخلاط کو حرکت دیتا ہے وہ صرع کا محرک ہے اور اسیطرح تخمہ اور بدہضمی اور بیداری
بیش از حد خواہ آلام نفسانی جو قوی ہون- از قسم غم اور غضب اور خوف کے- ایضاً جو انفعالات اور اثر حواس ظاہری کو بقوت ہوتے ہین مثلاً
مہیب اور سخت آوازونکا سننا جیسے بادل گرجنے کی آواز خواہ طبل اور بڑے ڈھول کا بجانا خواہ شیر کا گونجنا اور جس آوازمین جھنکار پیدا ہو جیسے جھانجھ
کی آواز اور جو آوازین باریک اور سخت ہون جیسے کواڑ کی چول تنگ بولتی ہے- خواہ جنمین کھٹکا زیادہ ہو جیسے کواڑ کے پٹ کھولنے اور بند کرنے مین
آواز دیتے ہین- اسی طرح زیادہ روشن چیزونکا دیکھنا جیسے بجلی کو تڑپتے خواہ گرتے ہوے دیکھنے خواہ جرم آفتاب کی طرف نظر کرنے اسیطرح
تیز اور تند ہوا کا اسکے بدن سے لگنا جیسے آندھی وغیرہ مین سامنے کھڑا رہے- کہ ان چیزون سے بھی صرع کو ہیجان ہوتا ہے- اسیطرح اگر بوجہ
امتلاء معدہ کی ریاضت کرے خواہ اس غرض سے کہ تحلیل مادہ ممتلی کی ہو جاے یا کوئی اور غرض ہو اس سے بھی صرع مین ہیجان ہوتا ہے- ایضاً
جماع بھی انھین چیزونمین داخل ہے جو صرع پیدا کرتی ہین- ہم نے کتاب ادویہ مفردہ مین ایسی دوائین بہت سی لکھی ہین جو صرع پیدا کرتی ہین اور
جنکے ذریعہ سے آدمی کے مصروع ہونے کی شناخت بخوبی ہو جاتی ہے یہ ادویہ خانہ امراض راس مین تلاش کرنی چاہیین- مثلاً قنہ یعنے بارزد کی دھونی
خواہ قُر یا بکری کے سینگ کی- یا گھابن کرنے والے بکرے کی کلیجی کھانا اور اوسکی خوشبو سونگھنا اس سے بھی صرع کی شناخت ہوتی ہے- اسی طرح
اگر مرکی ناکمین ڈالین فوراً حال مریض مصروع کا دریافت ہو جاے گا علاج لڑکین مین جب صرع پیدا ہو اوسکا علاج ضروری یہ ہے کہ غذا
مرضعہ کی لطیف مائل بحرارت کیجاے اور اسکا بھی خیال رہے کہ اوس غذا سے کیموس جید بنے- اور جو چیز ایسا دودہ پیدا کرتی ہے جسکی
مائیت زیادہ ہے خواہ شیر فاسد یا غلیظ پیدا کرتی ہے اوس سے پرہیز کرے اور اسکا خیال رہے کہ مرضعہ سے کوئی ہم بستر نہونے پائے
اور نہ وہ حاملہ ہونے پاے یہ تدبیرات وہ ہین جو متعلق مرضعہ سے تھین- اور طفل مصروع کو ایسے مقامات مین نہ لے جائین جہان
دل تنگی اور دلگرفتگی پیدا اور ناگواری خاطر کا باعث ہو جیسے وہ مقام جہان آوازین ہولناک ہون یا محسوسات مذکورہ بالا
کا سامنا ہو مثلاً آواز طبل اور چمک بجلی کی اور جھنکار جھانجھ کی خواہ مجمع ایسے آدمیونکا جو چلا رہے ہون اور چیختے ہون اور شور و
غوغا پیدا ہو جیسے بازار وغیرہ- نیز اس طفل کو بیداری مفرط اور غضب اور خوف اور سردی خواہ گرمی زائد سے بھی بچانا واجب ہے
اور بدہضمی مین اسکا مبتلا ہونا مضر ہے- اور قبل کھانا کھلانے کے کسی قدر ریاضت بحسب حال برفق و نرمی کرائی جاے- اور بعد طعام

حرکت کسی قسم کی کیون نہو اوس سے نکرنی چاہیے پھر اگر اوسکے قوی انتحمل استفراغ دوائی کے ہون جن ادویہ سے بلغم رقیق کا استفراغ ہوجاتا ہی اونکا
استعمال کرنا چاہیے - گاہ بگاہ اگر ماءالعسل ایسے لڑکون کو پلائین بہت نفع کرتا ہی - اور گلقند جسکی ساخت شکر خواہ شہد سے ہوا اوسکے استعمال مین
رہے اور سداب خواہ اور اقسام کے ملطفات کا سونگھنا بھی مفید ہی اسلیے کہ سونگھنا اُن چیزون کا جو آئندہ سطور مین لکھی جاتی ہین کبھی ایسی
فقط کارروائی ہوجاتی ہی اور کسی طرح کی تدبیر کی حاجت باقی نہین رہتی - جمیع اصناف کے مصروع کے عام تدبیر یہ ہی - کہ غذای محمود جسمین
ترطیب بدرجہ مناسب ہو استعمال کرین اور جو چیزین بافراط ترطیب پیدا کرتی ہین اونسے پرہیز کرین - اور سوء ہضمی سے ہمیشہ بچتے رہین
تدبیر حفظ کی یہ ہی - کہ سیر ہونے سے پیشتر کہ ابھی کسی قدر اشتہا باقی ہو کھانیسے ہاتھ کھینچ لین جس شخص کی عادت ایک وقت کھانیکی ہنو بلکہ آٹھ پہر
مین دو خواہ تین وقت کھاتا ہو اوسکی غذا دینے کا طریقہ یہ ہی کہ تین مرتبہ دنکو اور تین مرتبہ شب کو اوسے غذا دیجاے مگر مجموع مقدار غذا کی اوقات
مذکورہ مین اس حساب سے تقسیم کیجاے کہ اوسکی پوری بھوک سے کم ہو مثلاً اگر سہ بار غذا کھاتا ہی شش بار کو چھ وقت پر تقسیم کرین خواہ اس سے
کم وبیش اور شب کو ریاضت لطیف کراکے غذا دینی چاہیے - اور شراب بکثرت پلانی بہت مضر ہی کہ اس سے دماغ کا امتلا زیادہ بڑھتا ہی - پھر اگر وہ ایسا
خوگر شراب کا ہی کہ بدون استعمال کے چارہ نہین ہی ناچاری تھوڑی سی شراب کہنہ جو مروق ہو اور مائل بعفوصت جائز ہی اور نہایت درجہ مضر
اونکو شراب بعد استحمام کے ہی اسی طرح بعد ایسی سردی کے جو یکایک پہونچی ہو اوسکے بعد بھی شراب نہایت مضر ہی - اونپر واجب ہی کہ اپنے سر کو ہمیشہ
حرارت مفرط اور برودت زائد سے بچاتے رہین اور زیادہ دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین مصروع پر یہ بھی واجب ہی کہ لحوم غلیظہ سے کلیتہً احتراز
کرے خواہ جو لحوم تغذیہ بقوت کرتے ہین اور جمیع اقسام کی مچھلی سے پرہیز کرے بلکہ جتنے جانور چوپایہ ہین اور قد اونکے بڑے ہین اون
سبکے لحوم سے پرہیز کرے اور جوزہ ہاے مرغ اور کبک اور تیہو اور گنجشک خانگی خواہ کوہی سے غذا مقرر کرین - اور چکاوک اور بگلد
اور بزغالہ اور آہو اور خرگوش کے لحوم سے غذا اختیار کرین - بعض اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ خنزیر صحرائی کا گوشت بہت نافع ہی مصروع
کے واسطے - اور گوشت گوسپند کی بھی مدح انکے واسطے کرتے ہین کہ اوسمین تخفیف زیادہ ہی اور ترطیب کم ہی - اور حلوے اور چکنی چکنی
چیزین انکے حق مین مضر ہین مصروع کو جمیع بقول اور سرد و تر کاریان قطعاً چھوڑ دینی چاہیئن خصوصاً کرفس کا ترک ضرور ہی کہ اسمین خاصیت
ایسی ہی کہ صرع پیدا کرتی ہی - پھر اگر ایسا موقع ہو کہ بدون استعمال بقول کے چارہ نہو چاہیے کہ شاہترہ سبز اور کاسنی کا استعمال
کرے بعض اطبا کا ہوے سبز کا استعمال بھی بوقت ضرورت اور اضطرار جائز جانتے ہین مگر مجھے کچھ خوب پسند نہین ہی - اسی طرح
کشنیز سبز کا استعمال بھی اچھا تجویز کیا گیا ہی - وجہ اوسکی یہ ہی کہ صعود بخارات کو بطرف سر کے مانع ہی مگر مین اسکو ناپسند کرتا ہون - اور
اسکی کثرت استعمال کو اونکے حق مین برا جانتا ہون ہان اگر صرع دموی خواہ صفراوی ہو کچھ مضائقہ نہین ہی - چقندر پانی مین اوبالا ہوا
جسکی اصلاح روغن زیت اور مری وغیرہ سے کیجاے اور قبل غذا کے واسطے تلیین طبیعت کے استعمال کیا جاے البتہ جائز ہی - سداب
از قسم بقول ایسی چیز ہی کہ بنظر اپنے رائحہ اور بو کے مصروع کو نافع ہی خصوصاً اگر شبت اور سداب انکے کھانے مین شریک ہو بہت نافع
ہوگا - جتنے فواکہ رطب ہین اور اسی طرح جو فواکہ غلیظ ہین اونسے بھی احتراز واجب ہی - ہان بعض فواکہ جنمین قوت قبض کی زیادہ ہی اگر
قبل غذا کے باین غرض کھلاے جائین کہ فم معدہ کو مضبوط کر دین تاکہ غذا کا انحدار بخوبی ہوجاے اور طبیعت مین بالعرض نرمی پیدا
ہو اور بخارات کا صعود بطرف دماغ کے بوجہ استواری فم معدہ برطرف ہوجاے البتہ ایسے فواکہ اگر بمقدار قلیل اور خفیف الوزن
مستعمل ہون بہتر ہی - جتنی غذائین ثقیل اور دیر ہضم از قبیل شلغم اور مولی کرم کلہ گاجر وغیرہ کے ہین اونکا ترک بھی ضرور ہی - اسی طرح

جو چیز حریف اور منجر ہو۔ خردل یعنے رائی کی تبخیر بھی مصروع کو ایذا دیتی ہے اور فضول ردی بطرف دماغ کے ایسے اوٹھاتی ہے جنسے دماغ کو گزند پہونچتا ہے اور اونکی بو مین ایسی حرقت اور سوزش ہوتی ہے کہ جس سے ایذا پہونچتی ہے۔ مصروع کو سکر اور مدہوشی سے بھی اجتناب ضرور ہے اور جن مقامات مین ہوائین تند چلتی ہون وہان ٹھہرنا مضر ہے اور امتلا یعنے معدہ کا پر کرنا بھی مضر ہے اور پانی سے غسل کرنا بھی نہ چاہیے اور بکثرت نہانا بھی مضر ہے۔ آب گرم سے نہانا اسلیے مضر ہے کہ اوس سے ابخرہ بہت پیدا ہوتا ہے اور سرد پانی چونکہ مخدر ہے لہذا روح حساس کو ضرر پہونچتا ہے۔ اگر مصروع کے معدہ مین امتلا طعام سے پیدا ہو فوراً قی کر ڈالے اور اوسکے بعد ترطیب لطیف غذائی استعمال کرے یہ بھی واجب ہے کہ جو غذا یبوست پیدا کرتی ہے اور ثقل اور گرانی زیادہ کرتی ہے خواہ اوس سے تخدیر کا اثر ہوتا ہے خواہ زیادہ منجر ہے اوس سے بھی پرہیز کرے شراب سے امتلاء معدہ بہت ہی مضر ہے ہان مقدار قلیل سے انبساط النفس اور تقویت روح کی حاصل ہوتی ہے اور تزکیہ النفس کا بھی فائدہ ہوتا ہے اور اور استکثار شراب سے مراد یہ ہے کہ پانی بکثرت نہ ملایا جاے اسلیے کہ بکثرت پانی کا پینا بہت ہی مضر ہے اور قیلولہ کثیر یعنے دنکو سونا بھی مضر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جب زیادہ تک سوئے گا ضرر ہوگا رات ہو یا دن خصوصاً اگر امتلاء معدہ کے وقت سو رہے اور بافراط بیداری سے روح ضعیف ہو جاتی ہے اور تحلل روح کا بھی بیداری مفرط سے زیادہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین۔ سب سے پہلے تدبیر معالجہ صرع کی یہی ہے کہ جو جو چیزین محرک صرع کی ہین اونسے احتراز کرے اور اونکا بیان اوپر ہم کر چکے ہین۔ اور سکون اور آرام مصروع کے حق مین زیادہ مناسب اور اولی ہے۔ پھر اگر احیاناً حاجت ریاضت کی ہو لیکن ازانکہ استفراغ اور تنقیہ بدن کا موجب بیان سابق ہو چکا ہو واجب ہے کہ استعمال ریاضت کا بوقت امتلاء معدہ اسقدر ہو کہ تھکنے اور ماندگی کی نوبت نہ پہونچے۔ اور بعد ریاضت کے کسی قدر سستا لے اور آرام لے لے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ ریاضت اوسی قسم کی جو کھڑے کھڑے اور بدن کے راست ہونے کی حالت مین ہو سکتی ہے۔ اور جہان تک نرمی ریاضت مین ہو سکے اسکا لحاظ ضرور رہے۔ اور اوسمین زیادہ حرکت بھی نہ کرنی چاہیے کہ اس سے جذب مواد بطرف سر کے پیدا ہوگا۔ اور بروقت حرکت دینے اعضاے اعالی کے اگر ممکن ہو اسافل کو حرکت دے۔ جو چیز جذب مادہ اعلی سے بطرف اسفل کے کرتی ہے۔ ازانجملہ ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ پاون کو اوپر سے نیچے کی طرف ملتے ہوے چلے آئین۔ اور شروع مالش کا صدغین سے ہو خواہ کنپٹی کے قریب سے کہ موٹے اور کھرے کپڑے سے اسقدر مالش کرین کہ جلد مین سرخی پیدا ہو جاے اور بتدریج صدغین سے اوترتے اوترتے پنڈلیون تک اوترین اور جب کپڑا جلد پر رگڑین بہ نسبت اول کے دوبارہ زیادہ زور سے مالش کرین اور تا زمانہ اختتام اس مالش کے سر مصروع کا سیدھا کھڑا رہے کسی طرف کج اور خمیدہ نہو اور بعد اس مالش کے مصروع سے کہین کہ مشی کرے۔ مگر یہ بھی واجب ہے کہ تا زمانہ ریاضت اکثر اوسے سانس لینے اور آرام کرنے کی مہلت دین تاکہ نفس اوسکا درست ہو جاے اور اضطراب مین سکون پیدا ہو اور بعد ازان اوسی مقام سے پھر ریاضت شروع کرین جہان سے چھوڑی تھی۔ جب سارا مادہ بطرف اسفل کے جذب ہو جاے اور کسی طرح سے اوسکی شناخت بھی ہو جاے پھر اوسکے سر کے مالش کی اجازت دے سکتے ہین تاکہ بذریعہ دلک کے تسخین سر مین پیدا ہو اور مزاج سر کا بدل جاے۔ محجمہ سر پر لگانا اور داغ کا استعمال بھی سر کے گرم کرنے کے واسطے بہت مفید ہے۔ اور بعد از تنقیہ اور اسہال کے جب چند روز راحت اور آرام کے اوسپر گذر جائین پھر حمام مین داخل کرنا کچھ مضائقہ نہین ہے۔ اور پچھنے انکے شراسیف کے نیچے لگائے جائین اور سر کی تسخین کی وہی تدبیر مذکورۂ بالا کرین۔ کبھی بروقت نوبت مصروع منہ مین ایک چیز گول مثل گرہ کے رکھ دیتے ہین جو اوپر اور نیچے کے دانتون کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہے تاکہ دانت سے دانت لڑ نہ جائین اور زبان کے کٹ جانے کی بھی اس تدبیر سے حفاظت بخوبی ہوتی ہے۔ اگر کوئی گیند بالون کا

طیار کیا جاے وہ پر تکلیف ہوگا اور بہت کار برابری اوس سے ہوگی علاج استفراغ کا موجب مادہ کے شروع کرین اور جسقدر قلت اور کثرت وغیرہ مادہ
کی مظنون ہو اوسی طرح کا استفراغ بھی کرین اور بعد تنقیہ عام کے خاص تنقیہ سر کا ایسے غرغرے سے کرین جو مادہ کو جذب کرسکے بشرطیکہ صرع دوری ہو
اور بوقت کثرت اخلاط کے عارض ہوتی ہو۔ اور فصل ربیع مین احتیاطاً بھی استفراغ مادہ کا کرنا ضرور ہی۔ اور جو خلط غالب صرع کی مورث ہو اوسی
کے اخراج کا قصد زیادہ کرین اور اگر کوئی مانع فصد کا نہو ضرور فصد بھی کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ فصد مصروع کی ربیع مین خصوصاً پاؤن کی
فصد بہت نافع ہوتی ہی جسوقت تدبیر دماغ کی بدرجۂ غایت نہ پہونچے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے۔ اور اگر وقت نوبت اور دورے کا پہونچ
گیا ہو اور قی کرانی مریض کو ممکن ہو اسطرح کہ ایک پر کو روغن سوسن مین ڈبو کر منھ مین داخل کرے بہت اچھا ہی خصوصاً اگر معدہ کی شرکت سے
صرع لاحق ہوئی ہی فی الحال قی کرنیکا فائدہ ظاہر ہوگا اگرچہ قی کی افراط صرع دماغی کو مضر ہی بروقت دورہ کے اور غیر وقت مین بھی وجور
یعنے قطرہ قطرہ ٹپکانا جندبیدستر اور حلتیت کا سکنجبین عسلی مین نافع ہی۔ اور نفوخات صرع کے شحم حنظل اور قثاء الحمار اور عصارہ قثاء الحمار کا
اور نوشادر کلونجی گندش خربق سپید اور فلفل زنجبیل مرزنجوش جندبیدستر اسطوخودوس ہر ایک تنہا بھی اور مرکب کرکے کسی نی کے ذریعہ
سے ناک مین پھونکا جاتا ہی۔ اور حلتیت اور زفت اور قطران بھی ازین قبیل ہی۔ اور بخورات یعنے دھونی کی ادویہ مین فاوانیا مفید
ہی۔ اور مشمومات مین سے سداب ایسی دوا ہی کہ عین دورہ کے وقت اور بوقت راحت اسکے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہی اور حنین نے
ثاقیا کے آرد جو اور سرکہ شراب مین گوندہ کر لفافات بنانا پسند کیا ہی اور ہمیشہ انکا سونگھنا تجویز کرتا ہی مشروبات مین سکنجبین عنصلی خاص کر
ہر روز پلانی چاہیے اور اسطرح شربت افسنتین اور طبیخ زوفا اور جو کا خواہ سکنجبین یہ اجزا شریک کرین اور سکنجبین عنصلی آب گرم کے ہمراہ جاڑون
مین اور آب سرد کے ہمراہ گرمیون مین پلانی چاہیے۔ مرغات جیدہ مین بعض لوگ تجویز کرتے ہین مخ ساق بچہ گاو کو روغن گل مین ملاکر مالش
کرین کنپٹی اور درزون پر جو سر مین ہین اور سینہ پر فاوانیا کی تعلیق یعنے کسی ڈورے وغیرہ مین باندھ کر لٹکانا اوائل اطبا نے تجربہ کیا ہی کہ صرع
کے دورے کو روکتی ہی۔ مجھے ایسا خیال ہی کہ فاوانیاے رومی جو تر ہو اوسمین یہ خاصیت زیادہ ہوگی۔ جو دوا ہمیشہ بطور مشروب کے
مستعمل ہونی چاہیے وہ یہ ہی کہ غاریقون اور بیخ زراوند مدحرج اور سیالیوس اور سقوردیون اور فاوانیا کو جب استعمال بطور مشروب کرین چاہیے
کہ شام کے وقت کرین بخیتہ تجربہ ہوا ہی کہ فقط فاوانیا کا بوقت مذکور استعمال کرنا اور سیاذریطوس اوسکے صبح کو دو مرتبہ اور پھر سوتے وقت
استعمال کرنا صرع سے نجات دیتا ہی بعض اطبا نے پسند کیا ہی کہ ہر روز دو مرتبہ زبد البحر کو پلایا کرین اور جعدہ یعنے پرسیاوشان بھی پلائین کہ
جعدہ بالخاصیت اس مرض کو مفید ہی اور خنثی بھی مفید ہی یعنے برگ سرش پلانا۔ اور منجملہ ادویہ کے جو مصروع کو نافع ہین دواء اسقیل ہی۔ نہمین
صفت استعمال کرین اور اوسکا نسخہ یہ ہی کہ اسقیل جسے ہندی مین کانڈہ اور کندری کہتے ہین اور اوسی برتن مین جسمین پہلے سرکہ رکھی تھی رکھ کر
اوسکا منھ باستواری بند کرین اور چالیس روز تک اوسی مین پڑی رہنے دین اور ابتدا اس تدبیر کی طلوع شعری عبور سے بیس روز
پہلے جو مطابق ماہ ہندی چند روز ماہ ساون کے باقی رہین وہ وقت ابتداے عمل ٹھہرتا ہی کرنی چاہیے اور وہ برتن دکھن طرف رکھا
کھڑا کرنا چاہیے اور تھوڑی تھوڑی دیر اوس برتن کو اولٹ پلٹ دینا چاہیے جیسا طریقہ تعفین اور حل کا ارباب اکسیر کے نزدیک
مقرر ہی کہ چوتھے روز خواہ ساتوین روز برتن کو ہلا دیتے ہین تاکہ اجزاء دوا کو حرارت یکسان پہونچے ورنہ نیچے پیندے کی طرف خواہ
پہلو کے اجزاء اور وسط ظرف کے اجزا مین وصول حرارت کا اختلاف ہوگا اور دوا مین خامی اور نقصان پیدا ہوگا جب ایک چلہ پورے
چالیس دن کا گذر جاے اور شاید ماہ کنوار نیچی اور جیٹھ تک ختم ہوگا تب برتن کو نکالین اور جوڑا اوسکا کھولین یقین ہی کہ بشرط درستی تدبیر

مذکورہ بالا اسقیل پختہ اور مہرا ہو جائیگی - اور یہ ادنی درجہ ہے ورنہ شاید محلول ہو کر مثل پانی کے ہو جاوے بہر حال اسقیل کو نچوڑین اور اوسکا عصارہ شہد
مین آمیختہ کر کے بقدر ایک چمچہ کے استعمال کرین اگر جلد اس دوا کا بنانا مرکوز ہو پانی مین بذریعہ طبخ کے تحلیل کرین مترجم کہتا ہے مین نے اکثر تجربہ
کیا ہے کہ چھ گھنٹہ مین خواہ نو گھنٹہ مین شئی مطلوب کا حل پانی کے جوش کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے اور جو فائدہ چالیس دن کی تحلیل کا ہے وہی اسمین حاصل
ہوتا ہے طریقہ اس حل کا معروف ہے اور شیخ الرئیس اپنے رسالہ مین جو علم صناعت مین تصنیف کیا ہے خاص اس طریقہ کو لکھتا ہے کہ مثانہ ثور مین دوا کو بھر کے
پانی کی دیگ مین ڈالدین اور جوش دیا کرین کہ محلول ہو جاوے اور مترجم نے بھی تجربہ کیا ہے غرض الغرض پانی کے ذریعہ سے تحلیل اسقیل کر کے سکنجبین عسلی
طیار کرین مصروع کے واسطے ادویۂ جیدہ مین سے ایک دوا یہ ہے سیالیوس تین مثقال حب لغار تین مثقال زراوند مدحرج دو مثقال بیخ قاوانیا
دو مثقال جند بیدستر اقراص اسقیل ہر واحد ایک مثقال ان ادویہ کو شہد کا کف نکالکر ملا مین اور معجون طیار کرین اور ہر روز ہمراہ سکنجبین کے استعمال
کرین - ایضاً مصروع کو انتقال یعنے تبدیل آب وہوا خواہ تبدیل سن اور فصل کی بھی مفید ہے جیسے سن صبی سے سن شباب مین داخل ہونے سے
اکثر یہ مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے اوسی طرح تبدیل آب وہوا سے اگر کسی ایسی جگہ لیجائین جہان کی ہوا ملطف اور مجفف ہو ضرور نفع پہونچے گا
اگر مصروع کے کسی عضو مین کبھی خواہ تشنج عارض ہو بذریعہ مالش کے اوسے برابر کرین گے اسطرح پر کہ آب گرم اور روغن کی مالش کرین اور
بہت زور سے دبائین - اور اگر صرع دماغی ہو بہتر یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا خربق سے کرین خواہ جو دوا قوت مین مثل خربق کے ہو اور شحم حنظل
اور سقمونیا اور ایارج کا استعمال کرنا چاہیے اور طبیخ غاریقون بھی مستعمل ہے اور سال بھر مین مسہل پر مسہل برابر چلے جائین تب زوال مرض کی
امید ہوگی - اور اگر فصد کرنی بنظر کسی خلط کے واجب ہو اوسوقت ایک ہی رگ کی فصد پر اکتفا نکرین بلکہ قیفالین کی فصد معا کھول کر اون رگون
کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے واقع ہین - اور کبھی حجامت قفا کی واسطے جذب دماغی مادہ کے ہر ہفتہ مین کیجاتی ہے اگر بنظر مزاج
دماغ خواہ ضعف دماغ کے مانع حجامت سے ہو اور کبھی کثرت فصد کی حاجت ہوتی ہے اگر ایسا منظور ہو پہلے فصد کھول کر مریض کو ایک ہفتہ
راحت دین اور اوسکے بعد اسہال ادویہ مشروب سے اور حقنہ سے کرین اور حقنہ ہاے قوی کا استعمال کرنا چاہیے جنمین قنطوریون اور
شحم حنظل اور خروع یعنے بید انجیر شریک ہو بعد ازان پھر راحت اور آرام مریض کو دے کر حجامت کاہل پر کرین اور نیز حجامت سر اور
ماگچہ قفا اور ساق کی کرین - پھر ایک ہفتہ راحت دیکر مسہل دین اور اسی طرح ہموارہ راحت اور آرام دے دے کر تنقیہ اور حجامت کا
استعمال کرتے رہین تا آنکہ تنقیہ کامل ہو جاوے اور بعد تنقیہ کامل کے استعمال غرغرون اور عطوسات کا اور ایسی چیزونکا استعمال جن سے
خاص سر کا تنقیہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کے مباحث مین مفصلاً بیان ہو چکا - اگر مصروع کو ناس شلیثا اور اوسکے بعد شایانک جو مشابہ قیسوم کے
ہوتی ہے اور آب مرزنجوش جسے دونا مروا کہتے ہین دیا جاوے نافع ہوگا - یہ بھی پر ضرور ہے کہ اگر دورہ کا وقت اور دن معلوم ہو بروقت دورے کے
معدہ غذا سے خالی ہو - اور اگر مصروع سے ہو سکے اور زیادہ ناگوار نہو کہ قبل از طعام نمکین مچھلی وغیرہ سے قی کر ڈالے پس مناسب ہے اور
بعد تدبیرات متقدم الذکر کے پھر مزاج دماغ کی تبدیل مسخنات قوی سے جنکا عماد مستعمل ہوتا ہے جیسے رائی وغیرہ کرنی چاہیے - اور سداب
سونگھانا چاہیے مگر تبدیل مزاج کے واسطے دفعۃً مسخنات قویہ کے استعمال پر جسارت نکرنی چاہیے بلکہ تدریج تسکین بڑھانی لازم ہے
اگر ان ادویہ کے استعمال سے کسی قسم کا ضرر افعال دماغی مین پیدا ہو مریض کو راحت آرام دینے کے بعد تھوڑے انکا استعمال ترک کر دیا جاے
جس صرع کا مادہ بلغمی ہو عمدہ استفراغ اوسکا یہی ہے کہ ایارج حنظل اور ایارج ہرمس سے استفراغ کرائین اور اگر ایارج ہرمس کا استعمال ہر روز
نصف درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو کرین فائدہ عظیم ہوگا - اور اگر ہمراہ مادہ بلغمی کے امتلاے کلی یعنے عام اخلاط کا تمام بدن مین ہو پھر فصد کا

استعمال بموجب بیان بالا کرانا واجب ہی اور نافع ہی۔ اسی طرح ایسے وقت استعمال تربد اور غاریقون اور اسطوخودوس اور بسفائج اور ہلیلہ کا مناسب ہی اور مرد خات مین سے منہ زنساق گاو دو عن گل کے ہمراہ نقرات اور اضلاع صدر پر استعمال کرنا چاہیے اگر صرع کا مادہ صفراوی ہو تبرید اور ترطیب کی طرف توجہ کرنی چاہیے خصوصاً بذریعہ حقنہ کے اور اگر صفراے محترق ہو اوسکا حکم صرع سوداوی کا ہی۔ خواہ درمیان سوداوی اور صفراوی جو درمیانی تدابیر ہین اونکے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہین شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی ہی۔ اور بعض اطبا کی راے یہی ہی کہ وہ صفراوی ہوتی ہی اسی وجہ سے اوسکے علاج مین آبزن کی تجویز ہوتی ہی اور سعوطات یا روہ جو رطب بھی ہون اور اسی طرح دودہ کا سر پر گرانا اور تمام بدن کی ترطیب کرنے کا حکم دیا جاتا ہی۔ اور اگر صبی کو مرض ام الصبیان کا ہوتا ہی اوسکے مرضعہ کے دودہ کی تدبیر کیجاتی ہی۔ اور مرضعہ کے سکونت کا مکان نہایت سرد جیسے سرداب یعنے تہ خانہ وغیرہ تجویز کیا جاتا ہی۔ مگر یہ تجویز بعض اطبا کی بنسبت ام الصبیان کے شاید اسوجہ سے ہو کہ اوسے صرع صبا را خواہ مانیا تجویز کرتا ہی مگر محققین اطبا کے نزدیک ابن نام سے ام الصبیان مشہور نہین ہی۔ اور اگر بعض اعضا مین التوا اور خم خواہ تشنج پیدا ہوا وسوقت روغن اور آب نیم گرم سے مالش مفید ہوتی ہی اور خوب اچھی طرح عضو مذکور کو دبا کر سیدھا کرنا چاہیے۔ اگر صرع معدی ہو اوسوقت استفراغ عمدہ یہی ہی کہ تخم حنظل اور اسطوخودوس سے تنقیہ کرائین اور سال کے اندر چند بار مسہل کا استعمال کرین اور ہر ایک تنقیہ معدہ کے بعد تقویت معدہ کا التزام کرین اور سواے ایسی غذا کے جو سریع الہضم ہو اور جید الکیموس ہو اور کوئی غذا کا استعمال کرین۔ اور یہ غذا بھی جسطور سے ہم امراض معدہ مین بیان کرین گے استعمال کرین اور جودت ہضم کے پیدا ہونے کی ہر طرح فکر کرین۔ اور اکثر معدہ کو غذا سے خالی دیر تک رہنے دیا کرین۔ اور جو قسم صرع کی بوقت گرسنگی کی دورہ کرتی ہو اوسکا علاج اسی طور پر کرین جو باب صرع وغیرہ مین اوپر مذکور ہو چکا ہی جو صرع بوجہ سیعود کسی شئی بخاری وغیرہ کے ایک عضو مین سے بطرف سر کے پیدا ہوتی ہی اوسکی تدبیر یہ ہی کہ اوس عضو سے اوپر چاک استرہ وغیرہ سے کردین جسوقت نوبت کا زمانہ قریب ہو اور جو خلط خاص اوس عضو مین ہی اوسکا استفراغ خاص جسطور سے ممکن ہو کرین اگر قوت ادویہ کی اوس عضو تک پہونچ سکے ورنہ قرحہ اور زخم ڈال کر ریم وغیرہ کی طرف سے اوس مادے کو بہا دین مگر یہ تدبیر بوقت سکون اور فرو ہونے دورہ کے کرنی چاہیے خواہ احتراق مادہ کا طلاء ادویہ محرقہ سے جیسے تافسیا اور فربیون وغیرہ کے کرین۔ اسی ادویہ کو ناظر کتاب نقشہ حصہ دوم مین تلاش کر سکتا ہی۔ کبھی اوس عضو کے قرحہ ڈالنے مین اسقدر زیادہ اہتمام درکار ہوتا ہی کہ بہت تیز اور سخت ادویہ جیسے ذراریح اور کیکج جسے لوٹری کہتے ہین اور فضلہ اور بلادر کا استعمال ضرور ہوتا ہی۔ جو صرع تمام بدن کی صعود بخارات کی وجہ سے پیدا ہو اوسکے علاج مین بعض اطبا کا قول یہ ہی کہ اگر شریان سباتی کے قطع مین خوف نہوتا اور بعد قطع خون کا بند کرنا بآسانی ممکن ہوتا اور تبرید دماغ اور انقطاع روح کا نہوتا کہ جسکے بعد سکتہ پیدا ہو جاتا ہی تو اس تدبیر سے بہتر ایسی صرع کے ازالہ تام کی کوئی تدبیر نہ تھی۔ اور میرا قول یہ ہی کہ اگر رگ سباتی کا قطع مستلزم اتنے مضار کا ہی۔ اور اسوجہ سے ممکن نہین کہ اس پر جسارت کیجاے جو شرائین دماغ کی طرف چڑھتے ہین اونکے قطع مین یہ خطرہ نہین ہی۔ پس شاید اس تدبیر کا بھی نفع عظیم ہو۔ جمیع قواعد مذکورۂ بالا کو بخوبی معلوم کر کے علاج مین صرع کے دست اندازی کرنی چاہیے

فصل پانچوین سکتہ کے بیان مین

سکتہ کے یہ معنے ہین کہ اعضا حس و حرکت سے معطل اور بیکار ہو جائین اور وجہ معطل کی یہ ہوتی ہی کہ مجاری روح مین سدہ وغیرہ پڑ کے روح حساس کی آمد و شد کی راہ بند کر دے پھر اگر روح حساس کے ہمراہ آلات حرکت اور آلات تنفس بھی معطل ہو جائین خواہ ضعیف ہو جائین اور بہ آسانی تنفس نہو سکے بلکہ بوقت تنفس کے کف اور پھین بھی

برآمد ہوا اور سہپن اور رک رک کر سانس برآمد ہوا اور آواز ایسی نکلے جیسے گلو فشردہ خواہ ذبیحہ کی ہوتی ہی یہ سکتہ بہت سخت اور اس سے جان بری دشوار
ہوتی ہی اور اسسے دلالت ہوتی ہی کہ قوت محرکہ اعضاء نفس کی ضعیف ہو چکی اس سے بہت سخت اور دشوار سکتہ کی وہ قسم ہی کہ نہ سانس برآمد ہوا اور
نہ کف پیدا ہوا اور نہ غطیط یعنے آواز کا خرخرہ پیدا ہوا اور اگر آفت سدہ کی تنفس کو نہ پہونچے اور حلق کی راہ ایسی صاف ہو کہ جو دوا ٹپکائی جاے
وہ اوتر سکے اور ناک کی طرف باہر نکل نہ آوے یہ قسم اگرچہ بہ نسبت قسم سابق کے امید نجات کی زیادہ رکھتی ہی تاہم خطرہ عظیم سے خالی نہین ہی۔ بقراط
کا قول ہی کہ اگر سکتہ قوی ہو اوس سے نجات محال ہی اور اگر ضعیف ہو جب بھی نجات مریض کی آسان نہین۔ یہ انسداد مجاری جو اس مریض مین ہوتا ہی
اوسکا وجود دو صورت سے خالی نہین ہی یا انطباق کے طور سے یا امتلا کی طرح سے۔ انطباق یعنے چسپیدہ ہو جانا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ دماغ تک
کوئی ایسی شی ایذا دہندہ پہونچے کہ اوسکی وجہ سے حرکت انقباضی دماغ مین پیدا ہو خواہ جو کیفیت دماغ تک پہونچے اوسکی وجہ سے قبض اور تکثیف
پیدا ہو بوجہ اسکے کہ اوس شی کی خواہ اوس کیفیت کی طبیعت مین برودت شدیدہ موجود ہو اور امتلا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ متورم یعنے ورم پیدا
کرتا ہی اور کبھی ورم پیدا نہین کرتا ہی۔ امتلاء متورم ایسا ہوتا ہی کہ اوس مقام خاص مین ایک مادہ ایسا حاصل ہوتا ہی کہ بوجہ بڑی دسی
کے سدہ پڑ جاتا ہی اور مجاری کی تسدید بوجہ تمدید کے ہو جاتی ہی۔ ایسے امتلا سے جو قسم سکتہ کی پیدا ہوتی ہی صعب اور دشوار ہوتی ہی یہ مادہ
حار ہو خواہ بارد۔ اور جو امتلا بلا ورم ہو اور اکثر یہی امتلا موجود ہوتا ہی اوسکی بھی یہ صورت ہی کہ یا نفس دماغ مین خواہ قریب اوسکے مجاری
روح دماغی مین ہوتا ہی۔ اور یہ خلط کبھی خون ہوتا ہی کہ بطرف بطون دماغ کے گرتا ہی یا خلط بلغمی ہی اور یہ خلط غالباً اور اکثر اوقات سبب انسداد
اور سکتہ کی ہوتی ہی۔ اور جو مادہ مجاری روح سے دماغ تک پہونچتا ہی اوسکا حدوث اوسوقت ہوتا جسوقت بوجہ کثرت امتلا کے شرائین اور عروق
بوجہ کثرت امتلا کے اور کثرت خون کے بند ہو جاتے ہین پھر اوسوقت روح کو راہ نفوذ کی نہین ملتی اور بیدرنگ مختنق ہو جاتی ہی اور وہی کیفیت عارض ہوتی
ہی جو کیفیت دونون رگ سباتی کے باندھنے سے پیدا ہوتی ہی کہ سقوط حس اور حرکت پیدا ہوتا ہی۔ اسلیے کہ ایسے انسداد کا وجود اگر کسی بدنی مادہ
کی وجہ سے ہو وہ بھی یہی کیفیت پیدا کرے۔ یہ سب اقسام سکتہ کے اور اوسکے اسباب کی تفصیل ہی کبھی اطبا لفظ سکتہ سے فالج مراد لیتے ہین یعنے
وہ فالج عام جو دونون جانب مین بدن کے عارض ہو اگرچہ اعضا بدن کے سب درست ہون اور کبھی سکتہ سے استرخاء ایک شق اور جانب
کی مراد لیتے ہین جو اوس شق خاص مین واقع ہو اور کلام بقراط مین بھی اِن معنون کا استعمال وارد ہوا ہی۔ اور کبھی ایسا سکتہ پیدا ہوتا ہی کہ مردہ مین اور مسکوتین
کسی طرح کا تفرقہ باقی نہین رہتا ہی نہ اوسکی سانس چلتی ہی اور نہ اوسکی نبض مین حرکت ہوتی ہی اور نہ کسی ذریعہ سے شناخت ہوسکتی ہی کہ یہ شخص زندہ
ہی یا مرگیا۔ ہم نے خلق کثیر کو مبتلا اسی قسم مین سکتہ کے دیکھا ہی یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی سانس رک گئی تھی اور نبض مین سقوط بتمامہ پیدا ہو گیا تھا
شاید ایسے لوگ جو زندہ رہتے ہین اونکی حیات کا سبب یہی ہی کہ حار غریزی اونکا زیادہ محتاج ترویح کا نہین ہوتا اور نہ بخار دخانی کے دور کرنے
کی ضرورت ہوتی ہی از طرف حار غریزی کے کہ اوسکی جہت سے زیادہ سانس کی درآمد برآمد ہو اور یہ عدم احتیاج اس وجہ سے عارض
ہوتی ہی کہ برودت حار غریزی کو عارض ہوتی ہی نہ اسقدر کہ حرارت غریزی کو بالکل فنا کردے اور نہ اتنی کم کہ حاجت ترویح اور نفض بخارات کے
باقی رہے۔ اسی واسطے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ایسے مردے جنکی موت مشکوک ہو اور سکتہ سے مشتبہ ہو اونکے دفن مین تاخیر مستحب ہی
جبتک کہ اونکا حال حیات اور موت بخوبی منکشف ہو جاے کم سے کم دو دن اور زیادہ مدت یہ ہی بہتر گھنٹہ تک انتظار کرین سکتہ کا انجام اور
انحلال بطرف فالج کے ہوتا ہی اسواسطے کہ جب طبیعت دفع مادہ کا دونون طرف نکر سکے گی پھر جو بدن کی شق زیادہ قابلیت قبول مادہ کی رکھتی
اوسیطرف اوس مادہ کو گراے گی خواہ جو شق زیادہ ضعیف ہوگی اودھر گراے گی اور مجاری کے تنگ ہونسے مادہ کو دفع کرسکے دماغ اور

بطون دماغ سے دور ہٹا دے گی۔ کبھی شناخت اس بات کی کہ سدہ جو موجب سکتہ کا ہی بطون دماغ کو شامل ہی اسطرح ہوتی ہی کہ اگر نقط موخر دماغ مین سدہ ہوتا جو حس متعلق مقدم دماغ سے ہی اوسکا بطلان نہوتا خواہ چہرہ سے متعلق حس کا بطلان ایسے سدہ سے جو عام جمیع کو نہین ہی نہین ہو سکتا تھا بقراط نے کہا ہی جس صحیح آدمی کو دفعتہ درد سر عارض ہو کر سکتہ عارض ہوجاے وہ شخص قبل روز ہفتم کے مرجاے گا مگر اسکیہ اس ما بین مین اوسے تپ لاحق ہو کہ اوسکے حیات کی امید کرسکتے ہین یعنے تپ کی وجہ سے امید ہی کہ تحلیل سدہ کی ہوجاے اور سکتہ زائل ہوجاے یہ بھی جاننا ضرور ہی اکثر سکتہ اونھین لوگون کو عارض ہوتا ہی جنکے دانت نکل چکین اور سن زیادہ ہو خواہ وہ لوگ جنکے بدنین رطوبت زائدہ ہو خواہ کوئی تدبیر مرطوب کرتے ہون خصوصاً اگر باوجود رطوبت کے برودت بھی ہو۔ پھر اگر کسی حار مزاج یا خشک مزاج کو سکتہ عارض ہو نہایت درجہ کی دشواری واقع ہوگی اسلیے کہ مضرت اس مرض کی ایسے مزاج کو بدون سبب عظیم کے نہین پہونچتی ہی اور سبب عظیم کا دفع بھی صعب اور دشوار ہوتا ہی اور ایسے سبب کے عروض سے یہ مزاج ابد بعید رکھتا ہی اور متحمل بھی نہین ہوتا ہی۔ کمتر عروض سکتہ کا بوجہ حرارت کے ہوتا ہی۔ فالج کا مادہ جب بدن کے دونون جانب مین منتشر ہوتا ہی سکتہ پیدا ہوتا ہی جیسے سکتہ کا مادہ جب کم ہوجاے کسی شق مین بدن کے فالج پیدا کرتا ہی۔ اکثر سبب مورث سکتہ دونون بطن موخر دماغ مین ہوتا ہی اگر ہمراہ سکتہ کے تپ بھی غالباً ورم بھی ضرور ہوگا۔ جن لوگون کے خونین غلبہ سوداویت کا ہو اور احتیاج فصد کی اونھین زیادہ ہوتی ہی اور کثرت فصد سے اونھین نفع بیّن حاصل ہوتا ہی۔ کبھی جب فصد کسی مقام عصبی کی کھولی جاے اور نشتر براہ غلط عصب تک پہونچ جاتا ہی فوراً سکتہ اونھین عارض ہوتا ہی۔ اسی طرح استعداد سکتہ دوری کے بوجہ استعمال ادویہ حارہ حادہ کے ہوتی ہی اور اکثر سبب عروض سکتہ کا بدورہ ایسی دواؤن کے استعمال سے اسلیے ہوتا ہی کہ اخلاط جو پوست بھرے ہوے ہین اونمین قابلیت پیدا ہوجاتی ہی اور اسکی تفصیل کسی قدر کلیات اور کتاب دوم مین جہان ذکر ادویۂ حارہ حادہ کا ہی ہم کرچکے ہین اونھین مقامات مین دیکھنا چاہیے **علامات** فرق درمیان سکتہ اور سبات کے یہ ہی کہ مسکوت کی آواز مین غطیط پیدا ہوتی ہی اور سبالش مین اوسکے آفت رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہی۔ اور مسبوت یعنے جسکو سبات بوجہ برودت کے عارض ہو اوسکو یہ بات دفعتہ عارض ہوتی ہی۔ سکتہ مین اکثر اوقات صداع اور انتفاخ اوداج یعنے پھولنا وداجین کا اور دوار اور سدر اور تاریکی بصر اور اختلاج تمام بدن مین عارض ہوتا ہی اور سوتے وقت دانت پیستا ہی اور کسل اور بدن زیادہ بھاری رہتا ہی اور بول مرض سکتہ مین زنگاری خواہ سیاہ بر آمد ہوتا ہی اور اوسمین رسوب مثل نشارہ یعنے برادہ کے خواہ نخالے یعنے مثل سبوس کے ہوتے ہین۔ جو سکتہ بوجہ اذیت کسی ضربہ خواہ سقطہ کے اور بمشارکت ماؤف ہونے کسی عضو کے پیدا ہو اوسکی شناخت اونھین قواعد سے جو بار بار امراض شرکی مین مذکور ہوچکے ہو سکتی ہی۔ اور جو سکتہ بوجہ ورم کے پیدا ہو کسی قدر تپ سے خالی نہین ہوتا ہی اور جو علامات اورام کے ہین وہ بھی مقدم سکتہ پر ہوتے ہین اور جو سکتہ بوجہ غلبۂ خون کے ہو اوسپر غلبۂ خون کے علامات جو مکرر مذکور ہوچکے دلالت کرینگے اور چہرہ مین سرخی اور دونون آنکھین زیادہ سرخ ہونگی اور اوداج اور گہاے گردنین تمدد اور کشش ایسی ہوگی کہ تنی ہوئی رہین گے اور فصد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہوگی اور جو چیزین مولد سودا ہون اونکا استعمال مرض سے پہلے ہوچکا ہوگا۔ اور بلغم سے جو سکتہ پیدا ہو اوسپر سپیدی اور آنکھون کا رنگ اور نتھنون کی تری وغیرہ دلیل ہوگی جیسے اوپر جا بجا مذکور ہوچکا۔ اگر ہمراہ تشنج کے دوار لازم پیدا ہو اور تکرار عارض ہوتا ہو منذر سکتہ ہی **معالجات** جو سکتہ کسی اذیت خارجی کی وجہ سے عارض ہو اوسکا علاج یہی ہی کہ امر بادی اور خارجی کی تدبیر ایسی کرین کہ برطرف ہوجاے۔ اور جو سکتہ بشرکت کسی عضو کے پیدا ہو اوسی عضو کی تدبیر مناسب کرنی چاہیے کہ جسکی شرکت سے پیدا ہوا ہی

جسطرح قانون عام مین بیان ہوچکا اور دیگر مقامات مین امراض شرکی مین بھی مذکور ہوچکا - اور کثرت خون سے جو سکتہ پیدا ہوا وسکی تدبیر یہ ہی کہ فصد فوراً کھولدی جاے - اور خون بمقدار کثیر نکالا جاے کہ فی الحال افاقہ ہوجاے گا اور بعد فصد حقنہ اون اجزا سے جو اوپر مذکور ہوچکے کرنا چاہیے کہ مادہ مرض سر سے نیچے اوتر آے - اور غذا مین تدبیر لطیف کرنی چاہیے کہ فقط جلاب اور ماء الشعیر کی جو قسم رقیق ہی وہی مستعمل ہو اور ماء الجبن کا بھی استعمال کرین اور جن چیزون سے تقویت دماغ کی پیدا ہوا وہنین سونگھائین اور تسخین کسی قسم کی پیدا نکرین جیسے بخوبی ان تدابیر کا بیان ہوچکا ہی - جو سکتہ مادہ بلغم سے پیدا ہوا اگر باانیہمہ علامات خون کے بھی موجود ہون جب بھی فصد کرنی چاہیے اور بعد فصد کے حقنہ کا استعمال کرین مگر حقنہ قوی ہون اور قوی شیاف کا حمول کرایا جاے جسمین صموغ اور تلخہ گاؤ ادسکے بعد جرعہ جرعہ ایسی چیز پلائین جسکا نکل جانا آسان ہو جو جیوب کہ معتدا اور بخطر اونکے استعمال کے لائق ہین اومین سر جب فرفیون ہی - اور ان تدابیرات کے بعد اونکے سر اور اعضاء اعالی کی تکمید کمادات مسخنہ سے کرین اور وہ نطولات استعمال کرین جنکے اجزا حشائش مسخنہ ہون مثل شبت اور شیح اور مرزنجوش اور برگ اترج اور فوتنج اور حاشا زوفا اکلیل الملک صعتر قیسوم اور ایسے روغن جنمین قوت اور اثر انھین حشائش کا اور روغن سداب مین عاقرقرحا اور جند بیدستر اور حاد شیر کوٹ کر ملاکر استعمال کرین اور تمام بدنمین روغن زیت کو جسمین گندھک بھی پڑی ہو ملین اور اگر کمادات فرنفل اور بال یعنے خیر بوا اور بسباسہ اور جوز بوا اور وج سے کرین بہت صائب تدبیر ہی اور پاؤن کی مالش روغن حار سے جو بالفعل بھی گرم ہو اور آب گرم اور نمک سے کرین اور بمتریخ مہرہ گردن کی میعہ اور زنبق سے کرین اور اصل نخاع یعنے سر کے چاندپر خردل اور سکبینج اور جند بیدستر اور فرفیون کی مالش کرین - ادہان جیدہ مین مسکوت کو یہ روغن مفید ہی کہ قثاء الحمار کا روغن طیار کرین خواہ روغن سداب یا روغن عنصل تازہ جو زیت کہنہ مین چالیس دن بھگو کر طیار کیا ہو خواہ زیت مین پکاکر عنصل کا اثر نکال لیا ہو اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ روغن زیت کا کسی قسط خواہ مقدار معین سے لیکر دو اوقیہ عنصل ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قابل سلنے کے ہوجاے اور ملکر اوسکا اثر نکال لین اسی طرح روغن عاقرقرحا بھی دونون طرح سے طیار کرین - یعنے خواہ چالیس روز بھگو کر یا جوش دیکر بنائین - مگر جو روغن کہ اوسکا استعمال کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑا موم ضرور شریک کرین تاکہ بدن مین کسی قدر ٹھہرے اور بوجہ چکنائی کے پھسل نہ جاے اور مرخات کی ابتدا دواے ضعیف الفعل سے کرنی چاہیے - اگر ضعیف القوت دوا سے برآمد کار ہوجاے بہتر ہی ورنہ قوت ادویہ کی زیادہ کرنی چاہیے - اور انتقال ضعیف سے طرف قوی کے بطور مناسب کرین گے - اور جب استفراغ مسکوت کے مادہ کا بذریعہ حقنہ وغیرہ کے ہوچکے پھر کچھ مضائقہ نہین کہ اوسکی ناک کے قریب ایسی چیزین لیجائین جنسے عطسہ پیدا ہوتا ہی خصوصاً کندش جسے نکچھکنی کہتے ہین خواہ اور سعوطات قوی یا قوی روغن اسی قسم کے - اور لوہا گرم کرکے اونکے سر پر خود کے رکھنا چاہیے - اور سر پر ضمادات محللہ جو اوپر جابجا مذکور ہوچکے ہین لگانے چاہیئن - اور اگر ممکن ہو ایک پر روغن سوسن اور زیت مین ڈبوکر قی کرائین خصوصاً اگر اوسکے معدہ مین کسی قدر امتلا محسوس ہو خواہ سکتہ سے پیشتر تخمہ ہوچکا ہو کہ ایسے وقت انتفاع قی کا زیادہ ہوگا - قی کرانے مین ایک اور قسم کا فائدہ ہی کہ اوبکائی اور بہ تکلف قی پر آمادہ ہونے سے سر کے مزاج مین گرمی پیدا ہوتی ہی پس اگر سکتہ برودت اور رطوبت سے عارض ہوا ہی ضرور نفع ہوگا ریاح جو انکے بدنمین ہون اونکے اخراج کی تدبیر بھی ضرور ہی کہ اونکے اخراج سے خفت پیدا ہوتی ہی کبھی بہت جلد اونکے منہ مین گول شئی داخل کردی جاتی ہی جیسے مصروع کے واسطے اوسکی صفت ہم بیان کرچکے تاکہ حالت سکتہ مین اونکے دانتون کو ضرر نہ پہونچے - جب کسی قدر کیفیت سکتہ کی طاری ہونے لگے اور گمان افاقہ کا ہو واجب ہی کہ تھوڑا سا روغن بید الخیر جو آب سداب مین پختہ کیا ہو بمقدار دو درم کے ہمراہ ماء الاصول کے دیا جاے اور رفتہ رفتہ مقدار مین زیادتی

کیجائے تاکہ پانچ درہم تک نوبت پہونچے۔ اور اگر استفراغ ممکن ہو بمقدار ایک بندق تریاق خواہ مثرودیطوس خواہ شلیثا اور انقردیا اور سنجرنیا
اونکے حلق مین ٹپکایا جاوے اور ادویہ مفردہ سے جندبیدستر ایک مثقال ہمراہ ماء العسل خواہ سکنجبین کے اگر پینے کی طاقت ہو بقدر ایک یا تولا کے
پینے کی چیز مناسب اونکے واسطے تنہا ماء العسل یا اوسمین ادویہ بقدر حاجت کے شریک کرکے مناسب ہے پھر جب اونکو کسی قدر خفت پیدا ہو غرغری
اور عطوسات کا استعمال کیا جاوے۔ اور پچھنے پس گردن اور نقرہ پر بھرے ہوے یا بلا شرط یعنے خالی لگاے جائین جیسا مادہ ہو اور گہوارہ
مین جھولا اور دہنین یہ آسانی جھولانا چاہیے اور بعد تین ہفتہ کے حمام کرانا چاہیے اور بروز حمام تمریخ ادہان گرم سے کرنی چاہیے بعد تنقیہ
کلی کے اونکے واسطے غرغرہ یہ مفید ہے کہ طبیخ حاشا اور زوفا اور فوتنج اور سعتر وغیرہ سرکہ مین جوش دے کر تھوڑا سا شہد ملا کر غرغرہ کرائین
خواہ آب چقندر مین عاقرقرحا اور مویزج اور حاشا اور سماق جوش دین اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ فلفل و دارفلفل زنجبیل مویزج بورہ ارمنی
گل سرخ کو کوفتہ کرکے منفنجیخ مین آمیختہ کرکے شیاف طیار کرین اور انکا استعمال خواہ بطور مضغ اور چبانے کے ہو یا بطور غرغرے کے طبیخ
زوفا اور مصطگی مین ملائین قریب اسی کے فائدہ مین اگر استعمال ہو سکے یہ بھی دوا ہے کہ فلفل اور دارفلفل اور خردل اور فوتنج کا استعمال
منجملہ مصنوعات کے یہ ہے کہ فوتنج اور مویزج اور فلفل اور مرزنجوش اور خردل کو جدا جدا خواہ یکجا کرکے چبائین اور انمین گل سرخ بھی ملالین
اور اسماق کا استعمال پر ضرور ہے اور وج ترکی تنہا اس مرض کو زائل کردیتی ہے اور اوسکی تاثیر بھی قوی ہے اگر ادہان حارہ سے جو قوی التاثیر
ہین تدہین کرین کہ اونسے تقویت روح کی ہوتی ہے یعنے جو روح اعصاب مین ہے اونکو یہ روغن قوی کرین اور جو فضول بہت پرانے ہون
خواہ اونکی تحلیل مین کسی طرح کی درشتی ہونے پائے اونکو تحلیل کردین۔ اسکا فائدہ بھی بہت ہے جیسے روغن سوسن اور اوسکے بعد روغن مرزنجوش
اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور اذخر خصوصًا ایسے روغن کا سر پر ملنا کہ اس تدبیر پر تمام امراض راس مین اعتماد ہے خصوصًا جب ان
ادہان مین کسی قدر اثر اور قوت زوفا اور حاشا اور سعتر وغیرہ کی بھی ہو۔ سکتہ کے مریضون کی غذا بہ نسبت ارباب صرع کے زیادہ لطیف
ہونی چاہیے۔ راے صائب یہ ہے کہ اونکو انکی غذا مین فقط روٹی ہو اور انجیر خشک کے ساتھ روٹی کا استعمال بہت اچھا ہے اور بعد کھانے کے
کسی مشروب کا استعمال انکے حق مین نہایت درجہ مضر ہے۔ اور جب رات کو کچھ کھانیکا قصد کرین اوس سے پہلے کسی قدر ریاضت خفیف
کر لینے مین کوئی مضائقہ نہین ہے اور جو اعضا مسترخی ہوگئے ہین اونکو کسی قدر حرکت دین اور جب غذا کھا چکین اوسکے بعد بہت جلد
سونیکا ارادہ نکرین بلکہ اتنا ٹھہرین کہ معدہ سے اوتر جاوے اور ہضم شروع ہو۔ اسلیے کہ حالت نوم مین بخارات غیر منہضم ایسے اوٹھین گے کہ
غذا ہضم سے باز رہے گی اور ہضم غذا صعود کو ایسے بخارات کے منع کرتا ہے بعض اطبا ایسے مرضا کے حق مین سعتر ہمراہ عدس کے پسند کرتے ہین اور
اور بادام اور انجیر زرد اور ازین قسم اور فواکہ جسکا تنقل انکے مناسب حال ہے بھی تجویز کرتے ہین اور شراب جدید انکو ناموافق ہے کہ اوسمین
فضول زیادہ ہوتے ہین اور شراب کہنہ چونکہ سریع النفوذ ہے اور دماغ تک اوسکا اثر جلد پہونچ جاتا ہے اور دماغ مین نرمی پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ
اونکے واسطے ایسی شراب جو نہ جدید ہو اور نہ عتیق بلکہ بین بین ہو درکار ہے۔ مسکوت کو جب تپ عارض ہو اوسکی تدبیر مین توقف کرنا چاہیے
تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہو جاوے۔ اور بہتر گھنٹہ یعنے تین شبانہ روز کا انتظار کرنا چاہیے کبھی یہ تپ بطور بحران کے ہوتی ہے اگر اتنی دیر تک
توقف سے لیکن حال بخوبی معلوم ہو جاوے کہ یہ تپ بحرانی نہین ہے بلکہ کسی ورم خواہ کسی مادہ کی عفونت سے پیدا ہوئی ہے پس یہ حمی مہلک ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکتہ اور فالج مین چونکہ مجاری اور منافذ تنگ ہو جاتے ہین اسی وجہ سے ادویہ مستفرغہ مسہلہ وغیرہ سے خاص
اس مرض کا استفراغ دشوار ہوتا ہے لہذا ضرر استفراغ کا زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہے۔ یہ سب قواعد اچھی طرح معلوم کرنے چاہیین

فن دوسرا امراض عصب کے بیان مین

اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی مقالہ پہلا عصب یعنے پٹھہ کا محل نشو اور جگہ پیدایش اور اوسکی تقسیم اور شکل اور طبیعت اور تشریح یہ سب امور فن کلیات کے فصول اور ابواب مناسب مین مذکور ہوچکے اب ہم امراض عصب کا بیان یہان پر کرتے ہین - امراض عصب تین قسم کے ہوتے ہین - امراض مزاجی - امراض آلیہ اور انحلال فرد جو تفرق اتصال کی قسم خاص ہی بہ نسبت عصب کے پٹھون کی افعال طبعی اور افعال حس اور افعال حرکت تینو مین آفت پیدا ہوتی ہی - جو محرک سخت اور تند ہین اونھین احداث امراض عصب مین اتنا زیادہ دخل ہی کہ اور اعضا کے امراض پیدا کرنے مین اتنا دخل اونکو نہین ہی - اسلیے کہ اعصاب خود آلہ حرکات ہین - محرک عنیف کی مثال یہ ہی کہ مثلاً کسی رسی کو پکڑ کے زور سے کھینچنا خواہ کسی گران بار شی کو اوٹھانا اور اسی طرح جس حرکت مین تمدید قوی خواہ عصر اور تقبض پیدا ہو وہی مثال محرک قوی اور عنیف کی ہی - ایسے محرک کے ضرر پر استدلال کی ابتدا پٹھے کے افعال حس اور حرکت سے و نیز لمس کی نرمی اور سختی سے کرتے ہین اور دماغ کی مشارکت اور فقرون کی شرکت جو عصب سے ہی اور جو اوجاع عصب مین پیدا ہوتے ہین و نیز جو مواد کہ عصب سے مخصوص ہین اونسے بھی استدلال کیا جاتا ہی - اکثر اور بیشتر وہ علامات جنکے ذریعہ سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہی وہی ہین جو ضرر افعال اور تغیر لمس سے تعلق رکھتے ہین - اور جب عصب کے مرض مین اشتباہ ہو کہ رطب ہی یا خشک ہی اوسکی شناخت کیفیت عروض سے کرتے ہین کہ اگر دفعۃً عارض ہوا ہی بیشک رطب ہی اور عضو ماؤف کی کیفیت جذب رطوبات مین بھی ملاحظہ کرتے ہین خصوصاً روغن کو اگر جذب کرے بلا شک مرض یابس ہی بشرطیکہ وہ عضو کسی گرمی خارجی سے گرم نہ کیا گیا ہو - اور بعد تنقیہ کے ریاضت کرنی تبدیل مزاج کا افضل طریقہ ہی بشرطیکہ وہ ریاضت مناسب اور خاص اوسی عضو کے ہو جیسے کلیات مین بیان ہوچکا - اعصاب کے تنقیہ مین جو حاجت بنظر تبدیل مزاج کے ہوتی ہی پس اکثر کل مادہ کے استفراغ کی ضرورت اوسی وقت ہوتی ہی اگر مادہ بارد ہو اور ایسے مادہ کے ادویہ مستفرغہ قوی دوائین ہین جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ خصوصاً خربق سپید کے ذریعہ سے حب قی کرائی جاے - اور فربیون اور لاتینغ اور سکبینج اور تمام صموغ قویہ اور ایارجات کبار جو قوی ہین - اور استفراغ لطیف واسطے بلغم کے حمام یابس سے اور ریاضت معتدل سے ہوتا ہی - جو ادویہ عصب کے مزاج کو بدل دین اونکا ذکر دماغ کی بحث امراض مین ہوچکا خصوصاً جو چیز کہ اونمین دہنیت ہی خواہ وہ خود دہن کے اقسام سے ہین - اور اگر چربی کا استعمال کیا جاے سباع اور درندہ جانورون کی چربی مفید ہوگی اور روغن ہاے گرم کا عکر یعنے دُرد جسے ہندی مین (تِل چھٹ) کہتے ہین جیسے عکر زیت خواہ عکر روغن بان کہ یہ سب امراض باردہ عصب کے مناسب ہین اور اوسکی صلابت کو نرم کردین گے - روغن قسط اور روغن حنظ قوتی جس کو سکھرا کہتے ہین امراض باردہ عصبانیہ کے واسطے خصوصیت رکھتا ہی - بعد ان ادویہ کے نطول اور عصارات بحسب مزاج کے مفید ہین مگر انکے اقوی ہونے کی زیادہ ضرورت ہی اور مبالغہ اور اہتمام زائد ان ان امراض کی تدبیر مین یہی کرنا چاہیے یعنے قوت دوا کا زیادہ ہو خواہ بذریعہ تحلیل کے خواہ تفتیح مسامات کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر امراض عصب مین بقصد علاج کے موخر دماغ جو منبت اعصاب ہی اوسی کا قصد کیا جاتا ہی سواے اوس مرض کے جو چہرہ مین ہوا وسکے بعد جو عصب عضو مریض کی حرکت پوری کرتا ہی اوسکا قصد کیا جاتا ہی عصب کو بہت سی چیزین مضر ہین اور بہت سی چیزین مفید بھی ہین - اور اکثر ایسی اشیا کا بیان نقشہ جات ادویۂ مفردہ مین ہم کرچکے ہین اور اسکا اعتبار اوسکے خاص احوال اور امراض مین کیا جاتا ہی جو عصب سے متعلق ہون - جو چیزین مقوی اعصاب ہین مشروبات مین اونکی مثال یہ جیسے

درج مربی اور حب بید سترلب حب الصنوبر دماغ خرگوش صحرائی بریان اسطوخودوس خاص کر مقدار شربت ان اجزا کی خواہ فقط اسطوخودوس کی ایک درہم گولی بنا کر تنہا خواہ ہمراہ شراب عسل کے استعمال کرین۔ اور ریاضت بدرجۂ اعتدال بھی اعصاب کو مفید ہوتی ہی۔ اور ادہان حارہ کی مالش بھی مفید عصب کو ہی۔ مضرات جیسے جماع بحد افراط اور کثرت کے اور امتلاء معدہ پر سونا اور بہت سرد پانی خواہ برف کا پانی۔ اور بکثرت پانی کا استعمال کرنا اور سکر اور شراب کثیر اسلیے کہ بوجہ شدت لذع کے مضر ہوتی ہی۔ اور چونکہ استحالہ اوسکا طبیعت خل اور سرکہ کی طرف ہوتا ہی برودت پیدا کرکے مزاج عصب کی منافی ہوتی ہی۔ اسی طرح جو شئی ترش اور نفاخ ہو اور بقوت مبرد ہو وہ بھی مضر ہی اور کثرت فصد کی بھی ضرر کرتی ہی۔ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ اس مقالہ مین وہ امراض عصب کے بیان کرین جو مزاجی اور سدی ہون۔ اور جو اورام اور قروح اعصاب مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان کتاب چہارم مین کیا جائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ آب سرد عصب کو این وجہ مضر ہی کہ اوسکو ہضم رطوبات سے عاجز کر دیتا ہی اور جب ہضم رطوبات نہو ویسی ہی خام بلا نضج باقی رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ غار یقون مقوی عصب ہی اور اوسمین تسخین پیدا کرتی ہی اور تنقیہ فضول عصب بھی کرتی ہی **فصل پہلی فالج** اور استرخا کا بیان لفظ فالج کا اطلاق کبھی بلا قید اور بدون تخصیص کے ہوتا ہی اور کبھی تخصیص بطور محقق ہوتا ہی مطلق فالج سے مراد استرخا کسی عضو کا ہوتا ہی کسی جانب مین ہو خواہ طرفین مین اور مخصوص فالج وہی ہی کہ ایک جانب مین بدن کے سر سے پاؤن تک جتنے اعضا طولاً واقع ہین سب مین استرخا واقع ہو اور اسی خاص قسم سے فالج کے ایک قسم وہ بھی ہی کہ اوسکی ابتدا گردن سے ہو اور چہرہ اور سر مین کچھ آفت نہ پہونچے اور دونون صحیح ہون۔ اور ایک وہ قسم ہی کہ از سر تا پا کوئی آفت سے محفوظ نہو اور زبان عرب اور اونکے محاورہ مین لفظ فالج کے یہی معنے ہین جو پہلے ہین اسلیے کہ لفظ فالج کی مشتق فلج سی ہی اور اوسکے معنے دو حصہ برابر کرنا خواہ تنصیف کرنے کے ہین۔ جب فالج کے معنے مطلق استرخا کے مراد ہون کبھی اس سے وہ بھی قسم مراد ہوتی ہی کہ دونون شق مین بدن کے عام ہو سوا اون اعضاے سر کے کہ اگر اونمین بھی آفت ہوتی ہی پھر سکتہ مین اور اسمین کچھ فرق نہ باقی رہتا۔ اسی طرح مطلق فالج کی ایک وہ بھی قسم ہی کہ ایک ہی اونگلی بے حس ہو جاے۔ یہ بات بخوبی معلوم ہی کہ حس اور حرکت کا بطلان اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ روح حساس اور محرک کا نفوذ اور پہونچنا بطرف اعضا کے بند ہو جاے خواہ پہونچنا روح کا بند نہو مگر اوس عضو مین ایسا فساد ہو کہ اثر اس روح کا قبول نہ کر سکے۔ اور فساد مزاج عضو کا کبھی بوجہ حرارت کے ہوتا ہی۔ اور کبھی بوجہ برودت کے بھی ہو جاتا ہی خواہ رطوبت کا غلبہ یا خشکی کی زیادتی سے فساد عضو مین پیدا ہوتا ہی لیکن افراط حرارت اگر کسی عضو مین ہو شاید مانع حس اور تاثیر روح کو بدرجۂ غایت نہو گی جیسے ارباب ذبول اور مدقوقین کی کیفیت مشاہدہ مین آتی ہی کہ باوجودیکہ حرارت اونکے اعضاے اصلی مین بدرجۂ غایت ہوتی ہی تاہم اونکی حس اور حرکت باطل نہین ہوتی۔ اور یہی صورت غلبۂ یبوست کی بھی ہی کہ مانع حس اور حرکت اور قبول تاثیر روح کی نہین ہوتی۔ ہان غلبہ برودت اور رطوبت البتہ اگر مزاج مین کسی عضو کے ہو اکثر مانع حس و حرکت ہوگا اور یہ بات از روے دلیل کے بھی چندان بعید نہین ہی۔ اسلیے کہ برودت مزاج روح کی ضد ہی۔ اور روح مین تخدیر پیدا کرتی ہی۔ اور رطوبت چونکہ عضو مرطوب المزاج کو آمادہ بلادت اور کندی پر کرتی ہی باینوجہ مانع حس و حرکت ہوگی اگرچہ ضد مزاج روح کی نہین ہی۔ اب یہ امر محقق ہو گیا کہ بعض اسباب بطلان حس اور حرکت سے غلبۂ برودت اور رطوبت ساذجہ کا ہی جو بلا مادہ ہو۔ مگر ایسی برودت اور رطوبت کے ضرر کی تلافی مین فقط تسخین کافی ہوتی ہی۔ اور شاید یہ برودت اور رطوبت ساذج تمام بدن مین عام نہین ہوتی خواہ شق واحد مین ہو اور دوسری جانب مین نہو۔ بلکہ اگر ایسی برودت اور رطوبت پیدا ہو گی فقط ایک ہی عضو مین پیدا ہو گی۔ گمان غالب یہ ہی کہ جو فالج اور استرخا اکثر پیدا ہوتا ہی اوسکا سبب یہی ہی کہ احتباس روح کا ہو جاے۔ اور احتباس روح بسبب انسداد اور احتراق مسام کے

اور بند ہو جانے اون مسامات کے سبب ہوتا ہی جنکی راہ سے روح بطرف اعضا کی پہونچتی ہی اور منشا اس انسداد کا قطع یا کٹ جانا ہوتا ہی - پھر انسداد کبھی بطریق انقباض مسام کے ہوتا ہی اور کبھی اس طرح پر کہ خلط آکر مسامات مین راہ کو روک کر مانع نفوذ ہوتی ہی - اور کبھی دونون باتین جمع ہو جاتی ہین اور یہ اجتماع ورم مین پیدا ہوتا ہی - پس سبب استرخا اور فالج کا جو انقطاع آمد و شد روح کا اقتضا کرتا ہی یہی ہی کہ انقباض مسام مین پیدا ہو اور امتلا مادہ مسامات مین ہو جاے خواہ ورم اور انحلال فرد عارض ہو - اور اگر انسداد آمد و شد روح کی بوجہ بندش سخت کے جو بدن کے اوپر کی جانب ہو پیدا ہوا اس جہت سے جو استرخا اور بطلان حس و حرکت عارض ہوتا ہی وہ ایک امر عارضی ہی - اور فقط بندش کے کھل جانے سے اسکا زوال ہو جاتا ہی اور زیادہ تدبیر خواہ علاج کی ضرورت نہین ہوتی ہی - اور کبھی استرخا خواہ انقطاع مذکور بوجہ انضغاط شدید کے عارض ہوتا ہی جیسے بروقت ضربہ اور سقطہ کے تنگی مسامات مین پیدا ہو خواہ اگر فقرات بدن کے کسی طرف جھک جائین اور مائل ہو جائین یا کسی ایک جانب کے فقرات ٹوٹ جائین داہنی طرف کے خواہ بائین جانب کے پس اسی وجہ سے اس عصب مین انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو ان فقرات سے نکلتا ہی مگر یہ انضغاط بطور تمدید کے پیدا ہوگا نہ یہ کہ ضغطہ پیدا ہو اسلیے کہ فقرن کے ملنے کی صورت یہ ہی کہ دونون طرف پیش اور پس مخارج عصب پر نہین ہین کیونکہ مخارج عصب جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی جہت پیش اور پس سے نہین ہین - کبھی انقباض مسام بوجہ غلیظ ہو جانے جوہر عضو کی پیدا ہوتا ہی - جو امتلاے سادہ یعنے مانع نفوذ روح ہے اسکا وجود بوجہ ایسے مواد رطب اور سیال کی ہوتا ہی جس سے عضو معلوم بھیگ جاتا ہی اور اسکے بھیگنے اور تر ہونے کے بعد یہ مادہ شگافون مین عصب کے جاری ہوتا ہی خواہ مبادی اعصاب مین اور اعصاب کے شعبون مین پہونچکر ٹھہر جاتا ہی اور جس راہ سے روح کی آمد و رفت ہے اسے بند کر دیتا ہے ورم کا حال بھی ایسا ہی ہی کہ جب کبھی منابت اعصاب یعنے مقام روئیدگی مین پٹھون کے عارض ہو خواہ جو شعبہ اعصاب کے ہین انمین پیدا ہو اس جہت سے منافذ بند ہو جائین - پٹھہ کے کٹ جانیکی یہ کیفیت ہے جو پٹھہ طول مین قطع ہو جای اس سے کسی طرح کا ضرر حس اور حرکت کو نہین پہونچتا اور اگر عرض مین عصب مقطوع ہو حس و حرکت کو مانع ہوگا انھین اعضا کی جو کسی شق مین جسم کے واقع ہین اور ان اعضا کی جو مجاری متصل درمیان عضو مذکور اور لیف مقطوع کے ہین انھین مجاری کے ماؤف ہونے سے حس و حرکت باطل ہو گئی - اب اس جگہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نخاع کا حال دو حصون مین منقسم ہونے کا مثل دماغ کے ہے اگرچہ حس کو تمیز اس انقسام کی نہین ہے - اور کیونکہ تقسیم نخاع کی دو حصون مین نہو حالانکہ نخاع بھی دماغ کی دونون قسم سے اگتا ہے اور رشتے واحد سے دو منبت نہین ہو سکتے - اور جب نخاع کے دو حصہ ثابت ہوے پھر کیا بعید ہی کہ ایک حصہ کی بوجہ قوت اور کمی استعداد قبول مادہ مرض کے طبیعت حفاظت صحت پر کرے اور دوسرا شعبہ خواہ حصہ نخاع کا جو ضعیف ہو خواہ اسمین قبول مواد کی لیاقت زیادہ ہو اسی طرف مادہ کو گرائے اور اسی طرح یہ بھی کچھ بعید نہین کہ صدمہ ضربہ اور سقطہ کا ایک شعبہ مین نخاع کے پہونچے - خواہ جو شعبہ اس حصہ سے دماغ کے متصل اور قریب ہو جدھر فضلہ دماغی مجتمع ہی اور بوجہ اس قریب کے اسی شعبہ کی طرف طبیعت دفع فضول دماغی کرے - عاقل کو سزاوار نہین ہے کہ فالج کے مادہ کا اختصاص ایک ہی شق پر نہین خیال کر کے تعجب کرے اور اسلیے کہ طبیعت کو باذن اپنے خالق تعالے شانہ کے ایسی قدرت ہے کہ اس سے باریک تر امور مین تمیز اور امتیاز کر لیتی ہے اور جس شخص کو وہ قواعد اور احکام جو فن کلیات مین از قسم تصرفات طبیعہ کے ہمنے بیان کیے ہین خصوصاً ادویہ مختلف التاثیر مین جو فعل طبیعت کا مذکور ہوا ہی بخوبی یاد ہون وہ کبھی اس مادہ کی ریزش سے ایک جانب مین سوا دوسری جانب کے متعجب نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر مادہ رطب بطرف اطراف کے بوجہ غلبۂ حرارت کے انھین اطراف پر گرتا ہی خواہ بوجہ کسی حرکت ناگہانی کے از قسم خوف یا بیتابی اور غضب اور حزن اور غم کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر

آفت خواہ مادہ جو مورث فالج ہو کسی پوری شق مین بطون دماغ کی پورا امتلا ہو اُس سے جس شق مین بدن کی یہ مرض پیدا ہوگا تمام شق اور زبانکو ماؤف کریگا اور چہرہ کی شق بھی ماؤف ہو جاے گی - اسی طرح اگر مجاری شق واحد مین دماغ کے یہ مادہ موجود ہو جب بھی یہی صورت ہوگی - اسی طرح دونون جانب مین بطون دماغ کے خواہ دونون شق کی مجاری مین یہ مادہ ہو سکتہ پیدا ہوگا - پھر اگر یہ مادہ نزدیک منبت نخاع کے ہو تمام بدن مفلوج ہوگا اور اعضاے وجہ مفلوج نہون گے اور بیشتر باوجود مفلوج ہونے کے جلد مین سر کے خدر بھی پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ نفوذ حس ممتنع ہو اسواسطے کہ سر کی جلد مین عصب حساس عنق سے آتا ہی جیسا کتاب اول کے فن تشریح مین بیان ہو چکا اور منبت نخاع کی کسی شق مین یہ مادہ ہو اُس شق تمام بدن کے تمام و کمال مرض پیدا ہوگا سواے چہرہ کے - اور اگر منبت عصب سے اُتر کے یہ مادہ ہو اور مستغرق ہو یعنی بخوبی ہو خواہ ایک ہی شق میں اُس مقام کے ہو اور مستغرق نہو اُسوقت استرخا یا فالج اُس عصب مین اُس شق کی ہوگا جو متصل اُس مقام کی ہی - اور اگر منبت عصب مین نہو بلکہ یہ مادہ کسی عصب مین ہو فقط وہی عضو مفلوج یا مسترخی ہوگا جو اس عصب سے خاص ہے بشرطیکہ تمام عصب مین مادہ ہو - اور اگر یہ مادہ نصف مین عصب کے خواہ کسی حصہ مین مجموع عصب کے ہو استرخا اور فالج اُسی قدر حصہ مین عضو کے ہوگا جس سے قوت حرکت کی اُس عضو ماؤف مین آتی تھی اور اب بوجہ مادہ خواہ انحلال فرد یا ورم اس حرکت مین نقصان پڑ گیا ہی - بعض قسم فالج کی بطور بحران مرض قولنج کے ہوتی ہی - اور اکثر ایسے فالج مین حس باقی رہتی ہی اسلیے کہ یہ مادہ اعصاب حرکت مین ہوتا ہی اور اعصاب حس مین نہین ہوتا - بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہی کہ جب قولنج بعض شقون مین شقین جسم سے عام ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور اگر کسی کو نجات ایسے قولنج سے ملتی ہی فقط اسی وجہ سے ہوتی ہی کہ فالج سے بحران ہو اور طبیعت اُس مادہ قولنج کو جسکی ردائت اعماتک آئی تھی بطرف خارج کے دفع کرے اور چونکہ غلظ اُس مادہ مین زیادہ ہوتا ہی اور بذریعہ عرق اور پسینہ کی باہر نہین نکل سکتا لہذا اعصاب مین پوشیدہ ہو کر فالج پیدا کرتا ہی اور اکثر ایسے فالج مین حس بحال خود ثابت رہتی ہی - ایک فالج کی قسم وہ بھی ہے جس سے بحران امراض حادہ کا ہوتا ہی کہ مادہ کا انتقال بطرف اعصاب کے ہوتا ہی اور یہ بحران اُسوقت ہوتا ہی کہ طبیعت بوجہ ضعف کی جو بنظر جس مریض خواہ ضعف مرض کی قادر استفراغ تام پر نہو اُسوقت دفع ناقص کرکے فالج وغیرہ پیدا کر دیتی ہے - اکثر فالج کی عروض کا زمانہ بروقت شدت برودت کے فصل زمستان مین ہوتا ہی - اور کبھی فصل ربیع مین بھی فالج عارض ہوتا ہی جیسے حرکت امتلائی مادہ کی ربیع مین ہوتی ہی - بلاد جنوبی مین جن لوگون کے سن پچاس برس خواہ اس سے قریب پہونچتے ہین اُنھین کو یہ مرض لاحق ہوتا ہی بجہت کثرت نوازل کی جو انکے سرون سے دفع ہوتے ہین اور نوازل کی کثرت کا سبب یہ ہی کہ مزاج جنوبی رطوبات سے سر کو پر کر دیتا ہی - نبض مفلوج کی ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہی - اور جب قوت کو مرض گھٹا دے اُسوقت ضعف اور تواتر بھی پیدا ہوتا ہی اور بعد انبض مین فترات غیر منتظم پیدا ہوتی ہین - بول مفلوج کا اکثر اوقات ابیض اور زیادہ سرخ ہو جاتا ہی جب کبد مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ تمیز خون کی مائیت سے نہ کرسکے خواہ رگو نمین بوجہ ضعف کے جذب خون کی قوت باقی نہ رہے یا کوئی درد ہمراہ فالج کے پیدا ہو یا کہ کوئی اور مرض اُسکے ہمراہ لاحق ہو - کبھی مفلوج کی جانب صحیح ایسی گرم ہوتی ہی جیسے آگ بھڑک رہی ہی اور شق مفلوج اتنی سرد ہوتی ہے گویا کہ برف ہو رہی ہے اور شق بارد کی نبض ساقط معلوم ہوگی جیسا کہ قاعدہ برودت یہی ہی کہ مانع حرکت ہوتی ہے اور بیشتر یہ برودت اتنی زیادہ ہوتی ہی کہ اُس طرف کی آنکھ چھوٹی پڑ جاتی ہے - اگر اعضاے مفلوج کی رنگت مثل صحیح اعضا کی ہو اور زردی اعضا مین پیدا ہو جاے اور نہ زیادہ ضمور اور لاغری عارض ہو اُسکی صحت کی امید زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ اگر رنگ زرد ہو جاے خواہ عضو مفلوج لاغر ہو جاے - کبھی انتقال بطرف فالج کے سکتہ اور صرع اور قولنج اور اختناق رحم اور نیز حمیات اور امراض سے بھی بطور بحران کے ہوتا ہے - اور جو فالج فقرون کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہو اکثر مہلک اور قاتل ہوتا ہے - اور جو فالج کہ صدمہ سے

علامات فالج

عارض جن جسمین عصب بادہ کو فقط نہو جاے وہ بھی کبھی زائل ہو جاتا ہے- اور اگر زیادہ کو فقط ہو جا امید صحت کی نہین ہوتی - اور جس قسم مین امید
صحت کی ہو ابتدا مین اُسکا علاج سے کرنا چاہیے- اور انبساط مادہ فالج کا بطرف سکتہ کی اور مادہ سکتہ کو بطرف فالج کے سکتہ کی فصل مین ہم
بیان کر چکے علامات جو فالج بوجہ التوائی عصب خواہ سقطہ اور ضربہ یا قطع عصب کے ہوا اُسپر دلالت سبب کی یہی ہے کہ دفعۃً عارض ہوتا ہے- اور
کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور جو قبول اثر علاج کرے یقین کرنا چاہیے کہ قطع عصب سے پیدا نہین ہوا ہے بلکہ ورم وغیرہ سے عارض ہوا ہے- اور
اگر بسبب ورم گرم کے فالج عارض ہوا اُسکی علامت یہ ہے کہ تمدد اور وجع اور تپ بھی ہوگی اور اگر ورم صلب سوداوی ہے تو لامسہ سے دریافت
ہوگا اور عصب مین ایک سختی بخوبی محسوس ہوگی- اور اگر ورم قبل از عروض فالج کے ہوا ہو پس اکثر یہ بعد ضربہ اور سقطہ اور التوا اور
ورم حار کے ہوتا ہے- اور اگر ورم رخو اور نرم سے عارض ہوا ہے اُسپر استدلال شاق اور دشوار ہے- لیکن جمیع احوال مین خفیف درد اور حذر
اور تپ نرم سے خالی نہین ہوتا اور جب زیادہ حرکات خواہ اغذیہ منافی کا استعمال ہوتا ہے کمی بیشی درد مین پیدا ہوتی ہے- اور
دفعۃً ایسا فالج عارض نہین ہوتا ہے اور ان سب امور کے بعد ایک شناخت یہ بھی ہے کہ بیمار کو بوقت ارادہ حرکت کے اُسی مقام متورم مین
ایک مانع حرکت کا دفعۃً محسوس ہوتا ہے- جو فالج بوجہ کسی رطوبت فاش اور کھلی ہوئی کے پیدا ہو مریض کو احساس سبب کا بخوبی عضو
مفلوج مین ہوتا ہے- اور جو فالج بوجہ غلاظت عصب کے پیدا ہوا اُسپر دلیل یہ ہے کہ اگر بہ تکلف خود بیمار اُس عضو مین قبض پیدا کرے
یا کوئی اور قبض پیدا کرے پھر اُس عضو کا پلٹنا اور بطرف انبساط اور استرخا کے رد کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اور اعضا بدن کے اسقدر
نرم نہین ہوتے جیسے فالج مطلق مین نرم ہوتے ہین- اور اگر مادہ فالج مین خون بھی داخل ہے او داج کی پری اور عروق اور چشم کی کیفیت
اُسپر دلیل ہوگی اور نبض مین بھی امتلا زاید پایا جاے گا اور سب دلائل کثرت خون کے جو مکرر مذکور ہو چکے موجود ہونگے- اگر مادہ
رطوبت سے تنہا فالج پیدا ہو سپیدی رنگ کی اور ترہل اُسپر دلیل ہوگا- اور اگر قولنج کے بعد خواہ حمیات حادہ کے فالج عارض
ہو اُسپر خود یہی امراض دلیل ہونگے- اور اگر سبب فالج کا سوء مزاج ساذج بلامادہ ہے بارد ہو خواہ رطب وہ بھی دفعۃً عارض نہوگا
اور نہ اور علامات مادی اُسوقت پاے جاینگے اور بذریعہ لمس کے اُسپر حکم قطعی کرینگے خواہ اور اسباب موثر جو عضو خاص مین
موجود ہونگے اُنسے استدلال کیا جاے گا- بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر اُنکا پیشاب بہ رنگ سبز کر ہے یہ رنگ منذر فالج یا تشنج کا ہوتا ہے
معالجات واجب ہے کہ پانچون امراض عصب یعنی خدر اور تشنج اور رعشہ اور فالج اور اختلاج مین قصد اصلاح موخر دماغ کا رہے اور تعجیل استعمال
ادویہ قوی کا اوائل مرض مین نکرنا چاہیے یعنے چہارم اور ہفتم تک قوی دوا کے استعمال مین تاخیر مناسب ہے اور اگر مرض قوی ہو روز چہاردہم تک
بھی تاخیر مناسب ہے اور اس زمانہ مین اقتصار ادویہ ملطفہ پر کہ جنسے تلئین حاصل ہو اور اسہال بذریعہ حقنہ کے اس زمانہ مین بہتر ہے
اور بعد اس زمانہ کے استفراغ مادہ کا بذریعہ مستفرغات قوی کے کرین- غذائی تدبیر یہ ہے کہ اول ظہور مین اس مرض کے مفلوج کو ماء الشعیر
اور ماء العسل دو دن خواہ تین دن دینا چاہیے- اور اگر قوت متحمل ہو روز چہاردہم تک اسی پر اکتفا کرین اور اگر تحمل دشوار ہو سبک اور
خفیف گوشت طائرون کا کھلائین اور بھوکھا رہنا مریض کا زیادہ ملحوظ خاطر رہے اور خشک غذا پر زیادہ خوگر کرین اور بعد غذا کے پیاسا
دیر تک رکھین اور لب صنوبر کبار سے تنقل کرنا بالخاصیت انکو مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی انکے حق مین شراب سے زیادہ
بہتر ہے اسلیے کہ شراب کا نفوذ اعصاب مین زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ مقدار شراب کی بیشتر ترش ہو کر مزاج سرکہ کا پیدا کرتی ہے اور
سرکہ اعصاب کو سب چیزون سے زیادہ مضر ہے- جو فالج بوجہ التوا اور انضغاط کی عارض ہوا اُسکا علاج جیسا ہم باب التوا مین آئندہ

اوراق مین لکھتے ہین کرنا چاہیے - اور اگر بوجہ ضربہ اور سقطہ کے فالج پیدا ہوا اُسکا علاج دشوار ہی اور بہر حال بروقت معالجہ کے اسکا خیال کرنا چاہیے
کہ اس چوٹ سے التواحادث ہوا یا ورم - خواہ جذب مادہ کسی مقام خاص مین ہو گیا ہی - اور جو ضرر ثابت ہو اُسی کا علاج کرنا چاہیے جیسا اُس کا
علاج واجب ہے - اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسے فالج مین دوا کو مقام ضربہ اور خاص چوٹ کی جگہ پر رکھین اور جہان سے اُس پٹھے کا مبدا ہی جو اس عضو
مفلوج تک آیا ہی اُسی مبدا پر دوا لگائین - اور خاص عضو مفلوج پر لگانا دوا کا کچھ اتنا نافع نہین ہوتا کہ اُسکا نفع بقدر معتد بہ ظاہر ہو البتہ
منابت اعصاب یعنی جہان سے یہ پٹھے اوگے ہین اُن مقامات پر دوا لگانا مفید ہی کیسی ہی دوا کیون نہو خواہ مقصود اس سے ورم کو منع کرنا ہو
خواہ ارخا اور ڈھیلا کرنا خواہ تسخین اور تبدیل مزاج اس سے مطلوب ہو - اور بیشتر قریب عضو ضرب رسیدہ خواہ عضو مفلوج اور متورم کے
جب تحلیل شروع ہو پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہی کہ خون کو دوسری طرف جذب کرلین خواہ ظاہر بدن کی طرف خون نکل آئے - اگر سبب
فالج کا استرخا عصب ہو اور فالج حقیقی یہی ہی اُسکا علاج بعد تدبیر مشترک کے جو اوپر بیان ہو چکا یہ ہے کہ استفراغ مادہ بموجب طرق مذکورۂ بالا جو
مواد رقیق کے استفراغ کے بارہ مین گذر چکے ہین کرین اور کچھ زیادتی اور کمی اُسمین جائز نہین ہے سب سے زیادہ نافع اُنکے مادہ کے استفراغ
کے واسطے حب فربیون اور حب بیمارستانی اور حب شیطرج اور حب منتن اور ایارج ترمس ہے اور خربق سپید کا جرم خواہ عصارہ مولی اُسکا شربگوئی
کے ذریعہ سے شریک کرین - اسی طرح تمام مقیات مفلوج کو نافع ہین اور کبھی اُسکے علاج مین تدریج کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ ایک دانگ تریاق سے
شروع کرکے تھوڑا تھوڑا روز بڑھاتے ہین مگر ایک درہم سے زیادہ مقدار نہ دینی چاہیے - اور کبھی کنجد مقشر اور شکر بھی تریاق مین شریک کرتے
ہین اور کبھی سکبینج اور جاوشیر مسلم شراب العسل مین بمقدار ایک باقلا کے دیتے ہین اور یہ دوا انکو زیادہ نافع ہے اور واجب ہے کہ
حقنہ ہاے قوی سے انکا تنقیہ کیا جاے اور شیافات قوی کا حمول کرین اور اُنکے مواد کا امالہ بطرف اسفل جس طرح ممکن ہو کیا جاے -
اور فقرات پر تمریخ ادہان قویہ کی بھی ضرور ہے اور مروخات حارہ از قسم ادہان اور ضمادات کے خواہ ایسے ضمادات کہ ملتے ملتے سرخی
جلد مین پیدا ہو اور اُنکا ذکر مکرر ہو چکا ہے خصوصًا یہ مالش اُسوقت پر ضرور ہے جب حس مین بطلان واقع ہوا ہو - اور بیخ سوسن نہایت
عمدہ دوا ہے اور سرخی اس طرح جلد مین پیدا کرنی چاہیے کہ دوا کے ملنے سے جلد سرخ ہو جاے - اگر عضلہ کے سرے پر خالی پچھنے لگائے جائین
اور بلا شرط ہون یہ بھی تدبیر نافع ہے لیکن اس تدبیر کا وقت استفراغ مادہ کے بعد ہے تاکہ عضل مین تسخین پیدا ہو جاے - اور کبھی محجمہ با شرط
کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن پچھنے ایسے چاہیین کہ مُنھ اُنکے تنگ ہون اور بہت سی آگ مین گرم کیے جائین اور زیادہ زور سے چوسنا
چاہیے اور بعد چوسنے کے جھٹ پٹ چھوڑ لینا چاہیے اور استعمال محجمہ کا ہو چاہیے کہ مختلف مقامات مین وضع محاجم کیا جاے اگر استرخا
مقامات کثیرہ مین ہو اور متفرق مقامات جسم کے مسترخی ہون اور اگر زیادہ مقامات مین استرخا ہو پھر ایک مقام پر وضع محاجم کافی ہوگا
اور بعد پچھنے اوکھاڑنے کے زفت رومی اور صمغ صنوبر کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادات حارہ جنسے تحمیر جلد کی ہوتی ہے جیسے آرد سیلی
جسے ہندی مین مُن مُنا کہتے ہین خواہ آرد بیخ سوسن شہد ملا کر خواہ ضماد خردل کا بھی نافع ہے اور جو ضماد مستعمل ہو جب اُسکی قوت ضعیف ہو جاے
پھر از سر نو بدل کر دوسرا استعمال کرین تا اینکہ عضو مفلوج سرخ ہو جاے اور آبلہ سے نمودار ہون اور ضماد شیطرج کا بھی نفع عظیم پہونچاتا ہے
اور یہ ضماد نزدیک اکثر اطبا کے تافیسا اور خردل کے ضماد سے بے پرواہ کرتا ہی اور ضماد زفت کا بھی نافع ہے خصوصًا اگر نطرون اور کبریت
شریک ہو - مالش روغن زیت اور نطرون اور میاہ کبریتی اور آب دریا کے بھی مفید ہے - اور نطول ایسے جو ملطف ہون - اور اگر حس مین
ضعف ہو اکثر ضماد قوی مضر ہوتا ہے گو عضو ماؤف کو حس اس ضرر کا نہو اور اسکا ضرر اسقدر آفت برپا کرتا ہی کہ قرحہ شدیدہ پیدا ہو تا ہی

بابن لحاظ ضرور ہے کہ اس سے احتراز کرین اور اثر ضماد کی کیفیت مین تامل کرتے رہین جب سرخی پیدا کردے اور جلد پھول جاے ایسی سرخی کی ساتھ کہ جلد
سے تجاوز کرکے وہ سرخی اندر جلد کے نہ پہونچے اور اگر یہ نرمی دبائین وہ سرخی متفرق ہوجاے اور اُس جگہ سپیدی آجاے خواہ سرخی جلد سے
زیادہ بطرف داخل کے نہ پہونچے کہ دبانے سے سرخی الگ نہو اور اپنی جگہ باقی رہے اور گرمی بھی اُس مقام کی بخوبی ظاہر ہو اُسوقت ٹھہر جانا چاہیے
اور مالش سے ہاتھ روک لینا مناسب ہے - اسکی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ تبدیل ضماد کی ہر وقت کرتے رہین اور حالت جلد کا امتحان کیا کرین اگر مشاہدہ
کیفیت سے ٹھہر جانا مناسب معلوم ہو مالش ترک کرین اور اگر ضرورت اعادہ کی ہو دوبارہ ضماد کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نکچھنی پیکر اُنکی
ناک مین پھونکنا بہت نافع ہے اسی طرح جو اور دوا ایسی ہو کہ اُس سے چھینک پیدا ہو کہ اُسکے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کا ہوتا ہے اور جو مادہ
مورث مرض ہے اُسکی توجہ بطرف جہت مفلوج کے رک جاتی ہے اور پرانی شراب بمقدار قلیل بہت نافع ہے جملہ امراض عصب کو اور مقدار کثیر
نہایت درجہ مضر ہے اور استعمال وج ترکی کا جو مربی ہو بھی نافع ہے - اسیطرح رفتہ رفتہ ایارج کا استعمال جسمین جند بیدستر ہم وزن کی بھی شرکت ہو
تا اینکہ نوبت پانچ درہم مجموع ایارج اور جند بیدستر کے ہمراہ دس درہم ماء العسل کے پہونچے - اسیطرح استعمال روغن بید انجیر کا ہمراہ ماء الاصول کے
زیادہ نافع ہے - بعض اطبا نے علاج فالج کا اسطرح کیا کہ ہر روز ایک مثقال ایارج کو ایک مثقال فلفل کے ساتھ کھلایا اور شفا حاصل ہوئی -
یہ بھی واجب ہے کہ جب اس قسم کی ادویہ کا استعمال کرین پھر اُسکے بعد پانی ہرگز نہ پلائین تاکہ دوا معدہ مین تادیر باقی رہے اور کبھی بوجہ ترک
آب کے پوری ایک دن ایک دوا باقی رہتی ہے اور بعد اس زمانہ کے اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہے - اور کبھی شب کو ایک مثقال فلفل ہمراہ ایک
مثقال جند بیدستر کے بھی استعمال کراتے ہین مگر اس مرض کے واسطے تریاق اور مثرودیطوس اور شلیثا اور خصوصاً انقرودیا سے بڑھکر کوئی دوا
مفید نہین ہے اور حلتیت بھی زیادہ نفع کرتی ہے خواہ بطور مشروب کے مستعمل ہو یا ضماد کرین خصوصاً ایکدن دو مرتبہ استعمال کرین اور رتہ
یعنے بندق ہندی بھی عجیب النفع ہے - اور جب دوا کی وجہ سے عضو مین قابلیت حس وغیرہ کی پیدا ہوجاے خواہ دوا کا حس کرنے لگے اُسوقت
ریاضت عضو کی بھی ضرور ہے اور اُسے سمیٹنا اور پھیلانا بھی چاہیے تاکہ پوری عافیت عود کرے - اور کبھی گرمی پہونچانے خواہ تپ آجانے سے
بھی انکو نفع پہونچتا ہے - اور چلاکر کچھ پڑھنا اور زور سے اداے حروف اپنی مخارج سے کرنا یہ بھی مفید ہوتا ہے - اور بعد استفراغ کے بشرطیکہ
اُس سے فایدہ بھی ظاہر ہو حمام یا آبزن کا استعمال زمانہ طولانی تک کرتے ہین یعنے دیر تک اُسمین ٹھہرتے ہین خواہ میاہ حمات مین سکون
اختیار کرتے ہین اور آخر کار بعد استفراغات مفیدہ کے جب تحلیل بقایاے مواد کی ضرورت ہو چاہیے کہ فقط محللات لطیفہ سے تدبیر کی جاے
بلکہ کچھ ایسے بھی اجزا ہون جنمین کسی قدر قبض بھی ہو اسی واسطے چاہیے کہ تحلیل آب انیسون اور مرسیہ اور اذخر اور جند بیدستر وغیرہ اجزاے
حارہ قابضہ سے کرین - اور جو فالج بعد قولنج کے پیدا ہو اُسمین وہ دوا جو بشرکت جوز رومی بنائی جاتی ہے نافع ہے اور اُسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہے
اور جو ادہان زیادہ قوی ہون اور بہت سے اجزاے اُنکی ترکیب ہو وہ نافع ہین جیسے روغن سوسن اور روغن ناردین اور روغن بید انجیر اور
روغن نرگس اور روغن زنبق اور روغن جوز رومی کا اس مرض مین مجرب ہوچکا ہے اور اسی طرح روغن نرجس جو صمغ بلادر نسخہ سے مرکب ہو کہ
یہ بھی نافع ہوا ہے بالخاصہ اور ایک جماعت کثیرہ کو نفع ہوا ہے ایسی تدبیرین جو مقوی اور مسدد ہوا اور ریزش مادہ کو منع کرے - اور اگر اس مرض کا
علاج اجزاے حارہ سے کرین ضرور زیادتی مرض مین ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ مادہ رقیق مین بوجہ اجزاے حارہ کی انبساط ہوتا ہے - اور اگر اجزاے
باردہ سے تدبیر کرین قوت عضو کی بوجہ برودت کے زیادہ ہو کر حجم مادہ کا صغیر ہوجاتا ہے اور چھوٹا ہوتے ہوتے تلاشی اور فنا کی نوبت پہونچتی ہے
تسخین پر اُمید مین بہ نسبت ان بیماروں کے مبالغہ مناسب نہین ہان اسکی احتیاج ہے کہ اُن دواؤن مین کسی قدر قوت اور اثر مثل بابونہ اور

نسخہ بلادر

فالج کا علاج اجزاے باردہ

اکلیل الملک مرزنجوش نعناع اور فوتنج کا ہو اور دیگر ادویہ خفیفۃ الحرارۃ مثلاً تخمیر اودیہ کے بمقدار قلیل شریک ہین اور رہن ادویہ مین تھوڑی سی تیز ہے
مثلاً ربالسوس تخم کاسنی وغیرہ وہ بھی مستعمل رہین ایسی چیزین اگر مستعمل رہین گی تو مفید ہون گی - جو فالج قطع عصب سے عارض ہو اُسکا علاج
یقیناً محال ہے اور جو فالج برودت مزاج سے پیدا ہو مسخنات معروفہ سے تبدیل مزاج کرنی چاہیے اور جس شخص کے مزاج مین یہ برودت بوجہ
کثرت استعمال پانی کے ہوئی ہو چاہیے کہ استعمال حمام یابس کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر فالج کے ہمراہ حمٰی بھی عارض ہو پہلے
علاج تپ کا کرینگے اور سکنجبین ہمراہ گلقند کے ایسے وقت بہت عمدہ دوا ہے نافع ہے کہ دونون مرض کے مناسب ہے فصل دوسری
تشنج کے بیان مین تشنج ایک مرض عصبی ہے کہ عضل اپنے مبادی کی طرف متحرک ہونیکو چاہتا ہے پھر اُسکا انبساط اور پھیلنا نہین ہو سکتا
پھر ایسے وقت کبھی اُسی حال پر باقی رہ جاتا ہے اور کبھی بآسانی اُسکا پلٹ کر پھیلنا ممکن ہوتا ہے جیسے جمائی اور ہچکی مین یہی کیفیت عارض
ہوتی ہے - اور سبب تشنج کا کبھی کوئی مادہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی غیر مادہ ہوتا ہے مثلاً حرارت خواہ یبس اور مادہ اور مادہ تشنج کا اکثر بلغم ہوتا ہے
اور کبھی خلط سوداہی صورت تشنج کی ہوتی ہے اور اُس کمتر خون بھی کبھی صورت تشنج کا ہوتا ہے جیسے اورام عضل مین جسوقت مادہ ورم مین
تحلیل پیدا ہو لیف عصب کشادہ ہو کر عرض مین زیادہ ہو جاتی ہے - اور طول مین گھٹ جاتی ہے - جو تشنج مادی ہے یا اُسکا مادہ تمام عضل مین
ہوتا ہے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہے جب تشنج بدون ورم کے ہو - خواہ مادہ تشنج کا عضلہ کی ایک ہی جز مین حاصل ہو مگر اُس جزو کی تبعیت سے
تمام اجزا مین تشنج پیدا ہو جیسے تشنج ردی ہین جو ایسے مادہ سے پیدا ہوا ہو کہ بوجہ چوٹ وغیرہ کے کسی مقام پر گرا ہے خواہ بوجہ قطع یا کسی
اور سبب سے اسباب ورم کے گرا ہو - یہ بھی کچھ بعید نہین ہے کہ بعض اقسام تشنج کے فقط ریح نافخہ سے پیدا ہون بشرطیکہ وہ ریح کثیف ہو -
میری تجویز یہ ہے کہ ایسا تشنج اکثر عارض ہوتا ہے اور فی الفور زائل بھی ہو جاتا ہے - تشنج مادی کبھی بوجہ انتقال کسی مادہ کے عارض ہوتا ہے
جیسے بعد خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے پیدا ہوتا ہے - جو قسم تشنج کی بوجہ فقدان مادہ اور رطوبت اور غلبہ یبوست کے عارض ہوتی ہے
اُسکی صورت یہی ہوتی ہے کہ طول اور عرض دونون جہت مین انقباض پیدا ہوتا ہے - اور بریان ہونے مین گوشت کی جو کیفیت ہوتی
ہے کہ اُسکے اجزا دونون جہت مین سمٹتے جاتے ہین وہی کیفیت اس تشنج مین بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسے چمڑا کو جب آگ مین اور سمٹتا ہے
وہی حال یہان بھی پیدا ہوتا ہے - یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ اوتار جسم کے زیادہ سمٹتا ہین واسطے ترطیب کے چھوٹے نہین ہوتے ہین اور اگر ہوتے ہین
بغرض تجفیف کے اُنہین کوتاہی پیدا ہوتی ہے اسی طرح کا حال پٹھون کا بھی ہے - کبھی تشنج غیر مادی بسبب کسی شئے موذی کے جس سے عصب کو
تنفر ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے کہ اُسوقت عصب نفرت کرکے اُسکے دفع کی واسطے مجتمع ہو جاتا ہے - اور یہ سبب یا وجع موذی ہے جو اکثر بوجہ کسی خلط
لاذع کے عارض ہو یا کوئی کیفیت سمی ہے کہ اُس سے تشنج پیدا ہو جیسے اگر کسی کو بچھو کے ڈنک کا صدمہ پہونچے خواہ برودت شدید ہو کہ اُسکے
جہت سے عصب اور عضل مجتمع ہو جائین اور یہ برودت اُنہین تکثیف اور قبض سے تک پیدا کردے - اور جس طرح استرخا کہ اعضا مین مختلف
طور پر واقع ہوتا ہے بحسب اختلاف مبادی اعضا کی اسی طرح تشنج بھی مختلف طور پر ہوتا ہے اور یہ قیاس اتحاد استرخا اور تشنج کا جب ہے کہ تشنج گردن
سے اوپر ہو خواہ آگے پیچھے کی طرف ہو خواہ جبھہ مین ہو یا رقبہ کے اوپر کسی اور جگہ ہو - تشنج امتلائی رطب کا سبب فاعلی رطوبت ہے اور برودت
اُسکے اجماد اور تغلیظ پر معین ہو کر انبساط کو منع کرتی ہے - اور حرارت اور یبوست بطور مبالغہ کی معین تحلیل رطوبت پر ہوتی ہے - جو مادہ
صورت تشنج کا ہوتا ہے اُس سے فقط تشنج پیدا ہوتا ہے اور ارخا کا سبب نہین ہوتا اسلیے کہ وہ غلیظ ہوتا ہے اور یہی اسلیے کہ وہ مادہ جوہر لیف کے
اندر بطور سریان اور حلول کے داخل نہین ہوتا اور اوراجزا لیف کی ہر ایک حصہ مین سرایت نہین کرتا اس طرح پر کہ اُنہین منقسم ہو جاے

ہان لیف کے شگافہ نہین ہونیکا یا نع ومزاحم آمد اور شد روح وغیرہ کا ہوتا ہی۔ تشنج گویا صرع ایک عضو خاص کی ہی جیسے صرع تشنج تمام بدن کا ہی اور فرق صرع اور تشنج مین عموم اور خصوص کا ہی کہ صرع تمام بدن مین عام ہوتی ہی اور تشنج کسی عضو خاص مین پیدا ہوتا ہی۔ دوسرا فرق یہ ہی کہ دورہ صرع کا بسرعت زائل ہوجاتا ہی اور بطور دورہ کی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور تشنج دیر پا بھی ہی اور بلا دورہ کی بطور لزوم کی ہوتا ہی اور سوا اسکے اور طرح کی فرق بھی ہین کہ باب صرع مین معلوم ہو چکے۔ ایک قسم کا تشنج رطب دودھ پلانے والی عورات کو مجاورت پستان سے عارض ہوتا ہی اور پشت سے ترطیب اوتار ہوکر جمود لبن کا اوتار پستان مین بوجہ برودت کی پیدا ہوتا ہی۔ اور سکاری یعنے مست شرابخوار ونکو بھی تشنج رطب بی لاحق ہوتا ہی اور لڑکونکو بھی یہی قسم بوجہ رطوبت مزاج کے عارض ہوتی ہی۔ مگر بیشتر اطفال کو حمیات حارہ مین یا بروقت قبض طبیعت کے خواہ جب بیداری مفرط پیدا ہو یا بکثرت بکا کرین اور سر و روتے رہین ایسے اوقات مین تشنج عارض ہوتا ہی۔ ایضاً خفیف حمیات مین بھی کبھی تشنج لڑکون کو عارض ہوتا ہی حاصل یہ ہی کہ اطفال کا مبتلاے تشنج ہونا ایک امر آسان ہی اسلیے کہ انکے دماغ کی قوتین ضعیف ہوتی ہین اور اعصاب اور عضلات مین بھی ضعف ہوتا ہے اور زوال تشنج اطفال بھی سہل ہے کہ انکے جگر اور قلب مین قوت ہوتی ہے اور انکے اخلاط چندان غلیظ ایسے نہین ہوتے کہ جنکا تحلل دشوار ہو اسی وجہ سے بہت جلد تشنج یابس سے نجات پاتے ہین کہ رطوبت انمین جھٹ پٹ پیدا ہوجاتی ہے اور غذای لبن بھی مرغوب انکے استعمال مین ہمیشہ رہتی ہی اور جو لوگ سن بلوغ کو پہونچ جائین انمین تشنج کا عروض دشوار ہی اور بعد عروض کے زوال مرض بھی چندان آسان نہین ہوتا۔ باینہمہ پھر اطفال کو کبھی بعد حمیات حارہ کے ایسا تشنج سخت عارض ہوتا ہی جنکی علامات ہم آگے ذکر کرتے ہین کہ اس سے کمتر جانبر ہوتے ہین اور بہت کم رستگاری پاتے ہین۔ لیکن جسکا سن سات برس سے متجاوز ہوجاے اسے تشنج بدون عروض حمی حادہ کے نہین لاحق ہوتا۔ ایک قسم کا تشنج بوجہ خوف کے بھی عارض ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہے کہ روح جو تمام جسم مین پھیلی ہوئی ہے دفعةً اندر جسم کے چلی جاتی ہی اور عضل محرک جس کیفیت پر ہی اسی حالت پر باقی رہ جاتے ہین مثلاً اگر عضل نے حرکت اپنی مبدا کی طرف شروع کی تھی بہمان ہیئت کذائی رہ جاتا ہے اور حرکت انبساطی پیدا نہین ہوتی (اور نہ استرخا پیدا ہوگا) کبھی ایک قسم کا تشنج اسی طرح پیدا ہوتا ہے کہ آدمی کسی عضو پر ٹیک لگاے اور زور دیکر بیٹھے خواہ کھڑا رہے یا لیٹے اور چونکہ وہ عضو اسوقت متقبض اور سمٹا ہوا ہوتا ہی اور رخ اسکا مائل بمرکز ہوتا ہی اسی وجہ سے مادہ کا انصباب بوجہ جذب مرکزی کے اسمین زیادہ ہوکر مادہ اس مین محتبس ہوجاتا ہی پھر وہ عضو اسی ہیئت اور انداز پر سمٹا ہوا رہ جاتا ہے جس وضع پر بروقت اعتماد اور ٹیک لگانے کے رکھا گیا تھا مترجم کہتا ہے اسی طرح بعض فقراے ہنود جو خاص قسم کی عبادت مین ہاتھ اٹھاے رہتے ہین اور کبھی مٹھی بند رکھتے ہین اور زمانہ دراز اسی حالت مین بسر کرتے ہین اور روح بحرکت طبعی وہان تک بوجہ منع جذب مرکزی کے نہین پہونچتی ہے صلابت اور سختی اور تشنج اور جذب پیدا ہوتا ہے اور یہ مثال عکس مثال مندرج المتن کی ہی۔ متن کبھی عروض تشنج کا بسبب چوٹ لگنے کے ہوتا ہی خواہ کوئی گران اور وزنی چیز اوٹھاے خواہ سخت گہوارہ یا بستر پر سوجاے اور یہ تشنج خود بخود زائل ہوجاتا ہی۔ اور کبھی یہ عذر جو بوجہ تشنج کے لازم ہوتا ہی کسی عضو مین بوجہ انصباب مادہ کے اور مزاحمت روح متحرک کے پیدا ہوتا ہی جبکہ مادہ مذکورہ نفوذ روح کو مانع ہو پس حرکت انبساطی کا امکان باقی نہین رہتا اور پھر جب قوت عضو کی عود کرتی ہی اور مادہ مذکورہ کو متفرق کردیتی ہی حرکت انبساطی بھی خود بخود عود کرتی ہے اور تشنج زائل ہوجاتا ہی۔ کبھی بوجہ امتداد اور پھیلا دینے عضو کے بھی تشنج پیدا ہوتا ہی اور یہ تشنج اکثر بعد نوم کے واقع ہوتا ہی جسوقت آدمی سوتے سے جاگے کہ اسوقت جو اعضا مقبوض اور سمٹے ہوے ہوتے ہین انمین تمدد بھی پیدا نہین ہوسکتا اسلیے کہ روح صافی بروقت نیند کے چونکہ اسمین کسل پیدا ہوتا ہی باین سبب تکلیف انبساط کی بوجہ بچھینی ہتبطان یعنی اندر جانے کے نہین اوٹھا سکتی۔ تشنج یابس کی ایک قسم بعد شرب دواے مسہل کے ہوتی ہی اور یہ

مہلک ہی۔ اسی طرح جو تشنج یابس کسی استفراغ طبعی خواہ صناعی کے بعد عارض ہو وہ بھی ردی ہی۔ ایک قسم تشنج یبسی کی بعد حمیات حادہ کی ہوتی ہی خصوصًا حمیات سرسام مین۔ اور بدن کے حرکات جو سخت ہین خواہ حرکات نفسانی جو درشت ہین اُنکے بعد بھی تشنج یبسی لاحق ہوتا ہی جیسے بیداری مفرط اور غم اور خوف۔ اور اس قسم سے نجات کمتر ہوتی ہی۔ اور کبھی ایک قسم کا تشنج جو حمیات مین عارض ہوتا ہی وہ زیادہ ردی نہین ہے اور یہ وہ قسم ہی کہ حمیات کی وجہ سے مواد اوپر چڑھے ہوکر عصب اور عضل تک پہونچتے ہین خصوصًا جبکہ بدن مواد سے پر ہو اور کبھی یہ تشنج حمیات مین بشرکت فم معدہ کے عارض ہوتا ہی۔ اور بذریعہ قے کے زائل ہو جاتا ہی۔ اس طرح کا تشنج گو حمیات مین ہو مگر اتنا ردی نہین ہے اور نہ اُسکا زوال چندان دشوار ہی ہان صعب اور ردی حمیات مین وہ تشنج ہی جو حمیات محرقہ اور سرسام مین عارض ہو نہین تجفیف عصب اور عضل بلکہ تجفیف رطوبت دماغ کی ہو جاتی ہی اور رطوبت غریزی کا فنا پیدا ہوتا ہی اور اس وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہی۔ اور جسوقت یہ تشنج پیدا ہوتا ہی بسرعت پیدا ہوتا ہی اور زوال بھی اگر ہوتا ہی بہت جلد ہوتا ہے اور سبب اس تشنج کا یبوست دماغ کی بسبب ضعف کے ہی کہ اُسکی وجہ سے رطوبت اعصاب اور نخاع کی بھی کم ہوکر انقباض اعصاب مین پیدا ہوتا ہی۔ پھر اگر اعانت طبیعت کی اسطرح پر کرین کہ اُسمین کافی قوت افادہ ترطیب دماغ کے پیدا ہو جائے اور اُس رطوبت سے مدد اعصاب اور نخاع کو بذریعہ دماغ کے پہونچے دوبارا بلکہ از سر نو اعضا مین کیفیت انبساط کی پیدا ہوگی گو بتکلف اور قصرًا پہلے انبساط پیدا کیا جائے اور پھر رفتہ رفتہ از خود پھیلین گے۔ اسی طرح جو تشنج بوجہ شدت برودت کے عارض ہوتا ہی وہ بھی اکثر یہ بوجہ برودت دماغ کے لاحق ہوتا ہے اور بوجہ مشارکت دماغ کی جو عضل متشنج ہی پیدا ہوتا ہی۔ تشنج موذی اور تکلیف دہ وہی ہی جو یبوست سے پیدا ہو اُسی قسم مین ایک تشنج وہ بھی ہی کہ یبوست بوجہ جمود اور بستگی رطوبت کے جسکی جہت سے حجم مین رطوبت کی کمی آجائے یا زیادہ تکاثف واقع ہو پیدا ہوتا ہی جیسے بروقت شدت برد کی جمود واقع ہوتا ہی۔ یا جیسے کوئی شخص استعمال ادویہ مخدرہ کا مثل افیون وغیرہ کی کرے۔ جو تشنج بوجہ ایذا اور اذیت کی ہوتا ہی جیسے تشنج بعد استعمال خربق کے جب اسہال زیادہ ہو عارض ہوتا ہی بوجہ یبوست کے اور یہ تشنج موذی ہی۔ اور ایک تشنج بعد از اسہال اور بعد شرب خربق کے پیدا ہوتا ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ خربق کی کیفیت معتادہ ہی اور رستی ہی عصب کو اذیت شدید اسقدر پہونچتی ہی کہ اُسکی وجہ سے اینٹھتا ہی اور انقباض پیدا ہوتا ہی۔ ازین قبیل وہ تشنج بھی ہی جو زنجاری قے کرنے سے پیدا ہوا اور اس خلط سے فم معدہ کو زیادہ ایذا اور گزند پہونچے خواہ وہ تشنج جو بسبب قوت فم معدہ کے بروقت انصباب مرار کے اُسپر عارض ہو۔ اور اسی طرح جو تشنج بمشارکت دماغ کی رحم اور مثانہ کے امراض مین عارض ہو اور جو تشنج بچھو کے کاٹنے سے خواہ رتیلا اور جانپے کے عصب پر کاٹنے سے پیدا ہو خواہ عصب کے مقطوع ہونے سے خواہ عصب کے سڑ جانے سے لاحق ہو خواہ کسی مرض معدی یا مرض رحمی خواہ دیگر اعضا سے عصبی کے امراض سے پیدا ہو۔ قریب انہین اقسام کے وہ تشنج ہی جو بوجہ دیدان کے لاحق ہو۔ منجملہ تشنج ردی کے وہ اقسام ہین جو خاص کر ہونٹھ اور پلک اور زبان مین پیدا ہون پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب اس تشنج کا دماغ مین ہے۔ اگر بروقت تشنج کے بدن آگے جھکے تشنج عضلات مقدم جسم مین ہوگا اور اگر پیچھے کی طرف میلان جسم کا ہو تشنج عضلات خلف مین ہوگا اور اگر دونون طرف بدن جھکے پس دونون طرف کے عضلات مین تشنج ہی جیسے فالج کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ کبھی کسی تشنج مین ایسی شدت ہوتی ہی کہ گردن پھری ہوئی اور پیچیدہ ہوئی جاتی ہے۔ اور دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین اور پسے جاتے ہین۔ اور جو شخص تشنج کی وجہ سے مرجائے اور گرمی اُسکے بدن مین ہنوز باقی ہو جاننا چاہیے کہ بوجہ اختناق کے مرگیا ہے اور اختناق سے مرنے کی وجہ یہ ہی کہ عضل تنفس مین تشنج پیدا ہوکر اُسکی حرکت باطل ہوگئی ہے جو تشنج تابع کسی جراحت کے ہو قاتل ہی اور علامات موت مین اُسے شمار کرنا چاہیے۔ مگر یہ حکم اکثری ہی علامات نبض مین ارباب تشنج کے متردد مختلفہ پیدا ہوتا ہی اور اختلاف معہود اور نبض ذوالکامراد ہی جیسے تیر جب کمان سے چھوٹے اور اُسکے رودہ مین الجھ کر وہین پھنس جائے

اور ہوتا ہے اسی طرح متشنج کے جوڑ بند کے حرکات سرعت اور بطوء مین مختلف ہوتے ہین اور رگ مین گرمی بہ نسبت اور رگون کے زیادہ ہوتی ہے اور جرم عروق کا مجتمع ہوگا جس طرح لرزہ مین یکجا ہو لیکن یہ اجتماع مثل اجتماع غیض منقبض کے نہین ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوجہ صلابت کے طول مین ہوتا ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوقت درد احشا کی ہوتا ہے بلکہ یہ اجتماع ایسا ہوتا ہے جسطرح رودہ کے اجزا مجتمع ہو جائین اور طرفین اُسکے متمدد ہون - ہم وجع کے علامات امارات جو تشنج مین عارض ہوتا ہے بعد چند سطور کے لکھینگے - جو قسم تشنج کی امتلا کی وجہ سے ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ دفعتہً پیدا ہو اور عضو متشنج پر جو چیز از قسم روغن وغیرہ کے لگائی جائے اُسے جلد جذب نکرے ہان اگر کسی قسم کی گرمی قریب زمانہ تدہین کے اُس عضو کو پہونچی ہو اُسوقت کا جذب معتبر نہین ہے - جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے اُسکی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا لاحق ہوتا ہے اور عقب امراض استفراغی کے کسی قسم کا استفراغ کیون نہو خواہ بعد استفراغ دوا کے یا بعد ہیضہ خواہ بعد اُس استفراغ کے جو از خود براہ دفع طبیعت ہو بلا مرض کے عارض ہوتا ہے - اور جو تشنج از جہت اذیت لاحق ہوتا ہے اُسکی شناخت کسی سبب خارجی سے جو موذی ہے کیجاتی ہے خواہ استعمال مشروبات کا جیسے فربیون اور خربق وغیرہ اور یہ بھی طریقہ ہے کہ اگر معدہ کی اذیت سے تشنج پیدا ہوگا اُسکی شرکت سے پہلے اذیت دماغ کو ہوگی اور اسکے بعد عصب کو ایذا پہونچیگی اور قبل اس ایذا کے متلی اور کرب اور معدہ کا انعصار یعنے وہ ایذا جو نچوڑنے مین پیدا ہوتی ہے پہونچیگی اور کبھی یہ ایذا سے معدہ تا بقای تشنج قایم رہیگی - اور کبھی یہ تشنج بعد قے زنجاری اور کرّاثی کے عارض ہوگا اسی طرح جو تشنج بوجہ قوت حس فم معدہ کے ہو کہ جب اُسپر مادہ کا انصباب ہوگا اُسی وقت متشنج ہوگا لیکن اذیت فم معدہ کی اور لذع اس تشنج پر مقدم ہوگی - کبھی ایسا تشنج امراض رحم اور مثانہ وغیرہ مین عارض ہوتا ہے جسوقت اُن امراض مین قوت ہو اور اسکے ہمراہ الم اور وجع شدید بھی ہوتا ہے اور اُس سے عضو متشنج مین قبل تشنج کے آفت ظاہر ہوتی ہے اب باقی ماندہ اقسام تشنج کے دو حال سے خالی نہین - یا تشنج کے ہمراہ الم ہو یا کہ الم تشنج سے پیدا ہوگا - اور تشنج الم سے پیدا نہوا ہو - جو تشنج الم سے پیدا ہو اُسکی شناخت اوپر کے بیانات سے کرنی چاہیے - اور منجملہ دیگر دلایل کے حدوث تشنج پر نبض کا صغیر ہونا اور پہلے متفاوت ہو کر پھر حالت سابق پر آجانا - اور اکثر چہرہ بھی سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھون مین حول یعنے کنز چشمی پیدا ہو جاتی ہے - اور میلان یعنے جھکنا کسی طرف آنکھون کا اور تنفس مین انقطاع واقع ہوتا ہے اور پے در پے سانس کا چلنا بھی عارض ہوتا ہے - اور کبھی ضحک بھی عارض ہوتا ہے مگر یہ ضحک اصلی اور آگہی طبیعت سے نہین ہوتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے - اور بول مین بھی کبھی احتباس پیدا ہوتا ہے اور کبھی نہین بھی ہوتا ہے اور ایسا بر آمد ہوتا ہے جیسے ماہیت خون کے جابجا بلبلے حباب دار نمودار ہوتے ہین - اور ہچکی اور بیداری مفرط اور درد سر رعشہ اور درد گردن کے جوڑ کے نیچے درمیان کتفین کے بھی لاحق ہوتا ہے اور تہیگاہ کے جوڑ کے پاس اور عصعص یعنے استخوان تہیگاہ کے قریب اور اُسکے نیچے بھی درد پیدا ہوتا ہے - جو تشنج حمی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اُسپر دلیل کجی گردن اور سُرخی آنکھہ کی اور حول کا آنکھہ مین پیدا ہونا اور دانتون کا کڑکڑانا اور زبان کا سیاہ ہو جانا اور سر کی جلد کا سخت ہو جانا اور پہلے بول مین سرخی اور بعد ازان بوجہ صعود مادہ کے سر کی طرف سپید اور غیر نضیج ہونا کنپٹی مین ضربان کا پیدا ہونا اور اسی طرح سر کی رگون کا دھمکنا اور کبھی شکم مین جفاف اور خشکی بھی پیدا ہوتی ہے - بقراط کہتا ہے کہ اگر حمی بعد تشنج کے عارض ہو بہتر ہے اور اسکی مضرت کم ہے بہ نسبت اسکے کہ تشنج بعد حمی کے عارض ہو اور اس قول کی تفسیر یہ ہے کہ اگر بعد تشنج رطب کے حمی عارض ہوگی مادہ تشنج کی تحلیل کریگی اور حمی کے بعد تشنج بدون غلبہ یبوست کے طاری نہوگا اور یہ تشنج کمتر علاج کو قبول کرتا ہے - اور اسی تشنج مین جو بعد حمیات کے عارض ہوتا ہے قبل از عروض تشنج کی خواب مین تفزع یعنے ڈرنا اور خوف طاری ہوتا ہے - اور تغیر رنگ کا بطرف سرخی اور سبزی اور تیرگی اور بستگی طبیعت کے اور بول قیحی اُس تپ مین ہوتا ہے جسمین یہ تشنج پیدا ہو اور قشعریرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور جسوقت اُسکے ہمراہ عرق اور پسینا سر مین بر آمد ہو اور آنکھ مین تاریکی ہو جائے

علامت ایسے تشنج پر ہوگی جسکا سبب ایک دُبیلہ احشا کا ہی۔ پھر اگر تشنج تپ مین منظر قوت اور شدت تپ کے خواہ منظر اُسکے طول مدت کے ہو کہ بوجہ شدت اور امتداد
زمانہ کے رطوبات کو جلا کر تشنج یبسی پیدا کرے خواہ رطوبات فنا اور فاش کرکے تشنج پیدا کرے پس یہ قسم تشنج کی علاوہ اُس تشنج یابس کے ہی جسکا ذکر ابھی ہوچکا
تشنج رطب مین ایک علامت ردی یہ ہے کہ اعضا مین ریح کی کثرت ہو خصوصًا اگر شکم مین نفخ ریحی پیدا ہوا ابتداے تشنج مین۔ بول حاد تشنج اور تمدد مین
ردی ہی اور دلالت کرتا ہے کہ سبب تشنج کا حرارت ساذج ہے۔ اگر تشنج کے ہمراہ ضربان اور اختلاج احشا بھی ہو یہ بھی زبون ہے ضربان کو دلالت
اس بات پر ہی کہ یا تو احشا مین ایسا ورم پیدا ہوا ہے جو ضربان عظیم پیدا کرتا ہے۔ خواہ احشا مین نخافت ہوگئی ہے اسی جہت سے نبض عظیم جس مین
ضربان کثیر ہے پیدا ہوئی ہی۔ خوانیق کے مواد کا سیلان جب بطرف عصب کے ہوتا ہی اور گرانی ان مواد کی اعصاب کو پہونچتی ہی کہ اُسکی وجہ سے
تشنج پیدا ہوتا ہی اُسپر دلیل تشنج نبض کا ہوتا ہی۔ اور ذات الجنب کا مادہ جب مائل اس طرف ہوتا ہی شدت ضیق النفس کی اُسپر دلیل ہوتی ہی اور تپ مین
شدت نہین ہوتی ہی۔ اور جب مادہ سرسام مائل بطرف تشنج کے ہوا ابتدا مین کثرت طرف یعنی پلکون کے مارنے کی خواہ ایک ہی سمت زیادہ دیکھنے کی حالت
پیدا ہوگی اور آنکھین اولٹتی پلٹتی رہین گی۔ اور دانت پیسنے لگے گا اور بعد ازان حَول پیدا ہوگا اور گردن ترچھی ہوجاے گی اور اسکے بعد تشنج کا
بخوبی ظہور ہوگا **معالجات** جو تشنج چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوا اُسمین نطولات مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے کشک جو اور بابونہ اور خطمی اور برد قیق حلبہ
سے مرکب ہون اور انکا بیان اور طریقہ استعمال قانون عام مین گذر گیا ہی اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ موضع استعمال نطول کا کیا ہے۔ جو تشنج بوجہ اذیت
کسی دواے سمی کے پیدا ہوا اُسکا علاج باب سموم مین آتا ہے۔ اگر بوجہ تپ کے تشنج پیدا ہو دماغ کی ترطیب شدید کرنی چاہیے اور اعصاب اور عضلات
کی ترطیب ایسے مروخات سے جنمین ترطیب شدید کی قوت ہو جس طرح اوپر مذکور ہوچکی کرنی چاہیے اور جس گھر مین برودت پیدا ہوا اُسمین ٹھہرنے کی
مداومت اور التزام کیا جاے۔ اور اگر تشنج بوجہ وجع کے پیدا ہوا ہو تسکین وجع کی کرکے اُس درد کا سبب اصلی دریافت کرین اور اُسی
سبب کے قطع کرنے کی تدبیر پوری کرنی چاہیے۔ اور اگر تشنج بوجہ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے پیدا ہوا ہے اُسکا معالجہ جس طرح اور گزندہ جانورون
کے لسوع کا علاج ہم ذکر کرین گے اُسی طور سے کرنا چاہیے اور اگر تشنج بوجہ ورم کے پیدا ہوا ہو علاج اورام عصب مین جو تدبیرات ہم
بیان کرین گے اُسی طور سے کرنا چاہیے۔ اور جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوا اگرچہ اُسکا علاج دشوار ہے تاہم آبزن اور تمریخ دہن
مرطب سے کرنا چاہیے اور مکرر یہی ترکیب کیجاے بشرطیکہ تپ نہو اور تکرار عمل مین لحاظ رہے کہ بیچ مین دو آبزنون کے کچھ وقفہ نہو اور کل مفاصل کی تمریخ کا
لحاظ رہے۔ اگر ممکن ہو آبزن دودھ سے کرنا بہت مفید ہوتا ہے خواہ ایسے پانی سے دھوتا جسمین برگ بید سادہ اور کشک جو اور بنفشہ اور نیلوفر
اور کدو اور خیار جوش دیا ہو اُس سے غسل کرائین۔ خواہ عصارہ قثا اور عصارہ کدو سے آب زن طیار کرین اور یہ سب تدبیرات غسل
اور آبزن کی ایسے پانی سے کرین کہ عرق گلاب خواہ آب طبیخ ہندی خواہ آب بید سادہ مین یہ ادویہ باردہ مذکورہ بالا کو جوش دیا ہو۔ اور اگر
انھین اجزا کے عصارات سے حقنہ خواہ روغن یا سلاقات مرطبہ جو روغن دار ہون بناے جائین زیادہ نافع ہون گے۔ اور استعمال ان چیزونکا
مفاصل پر اور ہنبت عضلات پر اور ہان کا کرکے تغریق پے در پے کرائین اور توجہ اصلاح دماغ کی طرف ضرور رہے اور اُسکی ترطیب مین اہتمام
زائد کرنا چاہیے جس طرح ہم نے بیان کیا ہی اور پلانے مین شیر تازہ سے مقدار مناسب کا استعمال کرین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو ماء الشعیر ماء القرع
آب تربوز اور جلاب کا استعمال کرین اور یہ غذا اگر تپ نہو تب بھی مفید ہی۔ اور اگر ان چیزون مین تھوڑی سی شراب سپید رقیق کی آمیزش کرین بنظر
تنفیذ کے مناسب ہے۔ اسی طرح جب پانی پلائین شراب ملا کر پلائین اور اسی علاج کی مداومت رکھین اور کسی طرح کی تحریک اُسکی نسبت مناسب نہین ہے
اور نہ اُسے التزام ریاضت کی تکلیف دینی چاہیے۔ اگر ممکن ہو اُسکا سارا بدن کسی روغن بارد مزاج نیمگرم مین غوطہ دیا جاے بسوط اُسکو

عصارات اور ادہان باردہ سے کرانا چاہیے اور سر کی ترطیب ادویہ سابق الذکر سے کرنی چاہیے۔ اور واجب ہے کہ رات کو بروقت خواب اسپغول
اور روغن گل کا استعمال کرین اور ترنجبین کا شربت استعمال کرین اُسی وقت خصوصاً اطفال کو اور اگر کسی وجہ سے ممکن نہو دایۂ اطفال کو استعمال ترنجبین کا
کرانا چاہیے۔ مریض تشنج مرطوب کا اگر ضعیف ہو اُسکی غذا سے گوشت کو موقوف نکرنا چاہیے۔ مگر جو گوشت ایسے ہین کہ اُنمین یبوست غالب ہے جیسے گوشت گنجشک
اور کبک اور قنبرہ اور تیہو وغیرہ کا کھلانا نہین اور اگر قوت قوی نہو اُسکی غذا مین روٹی اور شہد خواہ آب نخود ہمراہ آب سویا اور خردل کے تجویز کرین خواہ مری
ہمراہ زیت کے اور فلفل گرد اُسکی غذا مین ضرور شریک کرین۔ تشنج یابس کے مریض کی غذا کل وہی چیزین ہین جنسے ترطیب اور تلیین حاصل ہوتی ہے
اور سب قسم کے حریرے جو روغن دار ہون اور نرم ہون کہ اُنکی ساخت آب جو روغن بادام اور عمدہ شکر سے ہو اور ماء اللحم جو گوشت برہ تازہ خواہ
بزغالہ یا آہو برہ سے طیار کیا جاے اور اُس مین ایسے بقولات از قسم ساگ خواہ ترکاری وغیرہ سے پڑے ہون جنسے گوشت کی حرارت خفیف کی
ایذا بھی باقی نرہے بشرطیکہ ہمراہ یبس کے حرارت بھی ہو۔ اور اگر تھوڑی سی شراب اُنکے مشروبات مین داخل کیجاے اور شراب ملا کر مشروبات کا
استعمال کرایا جاے۔ یہ بھی ممکن ہے اور جائز ہے۔ تدبیر علاجی یہ ہے کہ تشنج رطب کا علاج استفراغ اور تنقیہ قوی سے کرنا چاہیے جو عصب کے مسہلات مین
ہم استفراغ خلط بلغمی کے مسہل تجویز کرینگے۔ اسی طرح وہی حقنہ ہاے حادہ جو قوی ہین اُنکے ذریعہ سے استفراغ کرنا لازم ہے۔ اور اگر علامات غلبہ خون کے
پیدا ہون اور بخوبی واضح ہون پہلے فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر سبب تشنج کا امتلاے کثیر شراب سے ہوا ہو۔ اور جتنی مقدار نکالنے کی ضرور ہے پوری
نکالنی مناسب نہین ہے ورنہ احداث تشنج یبسی کا پھر کریگی خواہ کوئی اور مرض جو لازم اخراج خون کثیر کا ہو پیدا ہوجاے گا بلکہ اُس مقدار
واجب الاخراج سے اتنی مقدار خون کی باقی رہنے دین جو مقابلہ تشنج کا کرسکے اور خود تشنج کے حرکات سے اُس بقیہ کی تحلیل ہوجاے۔ اسی قسم کے
معالجات مین سے آب ہاے حمات مین غوطہ مارنا شمار کیا گیا ہے اور زیت الثعلب اور سو سمار جسکو ہم آخر باب مفاصل مین ذکر کرینگے اُس مین
بیٹھنا بھی مفید ہے اسی طرح مالش شحم ضباع اور روغن سوسن کی اگر تپ نہو اسی طرح طبیخ سرگین گلاب کا اور جلوس ایسے پانی مین جسمین عقاقیر
ملطفہ پختہ کیے گئے ہون جیسے قیسوم اور برگ سداب اور قصب الذریرہ اور ورق غار مطبوخ کی ترکیب بیخ شوکۂ یہودیہ جو ایک قسم قرصعنہ کی ہے اور تخم شوکۃ
البیضا یعنی بادآورد سے اور تخم شوکۂ مصریہ اور عصارۂ قنطوریون دقیق سے طیار کرین ان اجزا کو مفرداً اور مرکباً دونون طرح سے مطبوخ مین استعمال
کرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دیر تک آبزن وغیرہ مین ٹھہرنا مضر ہے کہ ارخاء قوت پیدا کرکے تشنج مین زیادتی پیدا کرتا ہے اسی واسطے بدلے
زیادہ ٹھہرنے کے آبزن وغیرہ مین عدد بیٹھے جلد جلد آبزن بدلنے کا استعمال کرتے ہین اور ایکدن مین دو مرتبہ آبزن کا استعمال کراتے ہین۔ تشنج تمام جسے
طاطانس کہتے ہین اور اسی طرح تمدد جسوقت یہ دونون مرض کسی مادہ سے پیدا ہون ہر ایک کو دفعۃً آب سرد مین بدن کا بھگو دینا برقول بقراط
کے مفید ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ ظاہر بدن چونکہ برودت سے پانی کی متکاثف ہوجاتا ہے اور حرارت غریزی اندرون جسم کے مجتمع اور شدید ہوکر قوی ہوجاتی ہے
اور تحلیل مادہ کا بخوبی کردیتی ہے لیکن ہر ایک بدن کو تحمل اس ترکیب خاص کا نہین ہے کہ بلا خطر فایدہ مند ہو بلکہ جوان آدمی جو لحیم ہو اور اُسکے
جسم مین قروح نہون اور فصل صیف مین اسکا استعمال کرین وہ البتہ محتمل ہے۔ اس تدبیر کے ذریعہ سے ایک قوم کا علاج کیا گیا اور سب کو صحت
حاصل ہوئی۔ مین اُن مقامات پر محجمہ بلا شرط کا بھی استعمال کرتا ہون جس طرف اجزا وتر کے ممتد ہوتے ہین بشرطیکہ تمدد خواہ تشنج خفیف ہو اور
اگر خفیف نہ ہو محجمہ مع شرط کے بھی حاجت ہوتی ہے کہ اسوقت اگر خالی پچھنے لگاے جائین تو یہ جذب مادہ کے جو فاصلہ محجمہ کا ہے
ضرر پہونچے گا۔ اسلیے کہ بعد جذب مادہ کے اُسکا اخراج نہوگا۔ مقامات پچھنے لگانے کے رقبہ اور فقرات پشت دونون طرف سے اور اجزاے
عضلۂ صدر اور شانے کے سامنے خواہ مقام گردے پر اُسی وقت پچھنے لگانا چاہئین جب خوف ہو حول کے ضرر کا اور توجہ خاطر اخراج

خون کی طرف بحد غایت ہوا اور زیادہ مدت پچھنے کے اور دفعۃً یکبارگی بھی نہ لگانا چاہیے۔ اور مواضع محجوم کے سرد ہونے کا بھی لحاظ رہے ایسا نہو کہ سرد ہو جائین
اور وہ برودت بدن مین پھیل جائے۔ یہ بھی ایک علاج ہے۔ کہ بہ نرمی عضو متشنج کو برابر کردین۔ ایک علاج تشنج کا جو بذریعۂ دفع طبیعت پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ حمی
حادہ عارض ہو جائے اور بقراط نے یہی سمجھ کر کہا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد تپ کے تشنج پیدا ہو۔ حمی ربع اگر بعد تشنج کے
پیدا ہو خوب فایدہ ہوگا کہ اُسکا لرزہ مقام متشنج کو بھی ہلائے گا اور کثرت سے جب پسینا نکلے گا عضو متشنج مین نرمی پیدا ہوگی۔ اور جس شخص کو
حمی ربع عارض ہوتی ہے پھر تا بقائے مرض مذکور تشنج عارض نہین ہوتا اسلیے کہ حمی ربع ذریعہ امان کا ہے تشنج سے۔ منجملہ ادویۂ عجیبہ مجربہ کے واسطے
تشنج کے یہ ہے کہ آلیہ کو موضع متشنج کے قریب ملا کر رکھین اور چسپان رہنے دین تاکہ اُسمین تعفن پیدا ہو جائے اور بو سے بد آنے لگے اُسکو دوبارہ
بدلکر اور مقدار رکھین۔ جو تشنج تمام بدن مین واقع ہو اُسکے علاج مین فصد دماغ کے تنقیہ کا اگر بذریعہ چھینکنے والی دواؤنکے کرین منفعت عظیم پیدا ہوگی
ایسے تشنج مین ایک دوائے مجرب یہ بھی ہے کہ ایک گردن بند صوف کا جسمین بہت سی پشم داخل ہو اُسکی گردن مین ڈالا جائے اور خوب نرم پشمینہ کا
بنایا ہوا اور ہر وقت اُسپر روغن گرم ٹپکایا کرین۔ حمام یابس سے اُنکو نفع بین ہوتا ہے اور کسی پتھر پر شراب کو بعد خوب گرم کرنے پتھر کے ٹپکائین اور
سر جھکا کر اُسکے بخارات کا اثر دماغ مین پہونچائین۔ اور ریگ مین دفن کرکے پسینا انکے بدن سے نکالا جائے۔ ضماد انکے واسطے بہت عمدہ یہ ہے
کہ ایک مرہم میعہ سائلہ اور فرفیون اور جند بیدستر موم زرد روغن سوسن سے مرکب کرین۔ اور بہت سے مرہم اور چربیان قابل مالش کے جو
قراباذین مین مذکور ہین۔ تمریخ انکے جسم مین روغن کنجد کے دُردی خواہ السی کے تیل کی تلچھٹ اور لعاب حلبہ سے کرین۔ کماد خواہ سینک یہ ہے
کہ نمک کو گرم کرکے مخارج عصب یعنے جن مقامات سے پٹھے نکلے ہین وہان پر کرین اور جو ایسی چیزین کہ اُنکے استعمال سے عمداً تپ پیدا ہو جائے
یہ ہے جند بیدستر اور حلتیت دو دو نون کو شہد مین ملا کر بقدر ایک جوزہ یعنے ایک درخمی کے کھلائین کہ اس سے تپ پیدا ہوگی۔ اور تشنج جہان بدون
انتقال مادہ کے کسی دوسری طرف متحلل ہو جائے گا۔ اسی طرح روغن بیدانجیر اور ماء العسل ہمراہ حلتیت کے بھی فایدہ رکھتا ہے کہ جوشاندہ حب بلسان مین
استعمال کیا جائے۔ زیادہ نافع اُنھین استعمال تریاق اور معاجین کبار کا ہے اور کبھی مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے یہ دوا بھی مجرب ہے کہ
بیخ قنطریون درہم دو رطل پانی مین جوش دین تاکہ ایک ثلث باقی رہے اور بقدر چار اوقیہ کے نیم گرم استعمال کرین اور دو درہم روغن بادام شریک
کرکے کہ بہت نافع ہے خصوصاً اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہے۔ اور کبھی بدلے بیخ قنطریون کے حب بلسان دس درہم جوش دیکر اُسمین سے تین اوقیہ
پلاتے ہین۔ اسی طرح فودنج نہری۔ بہت زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ جاؤشیر قوی آدمی کو بقدر ایک مثقال کے اور متوسط کو ایک درہم اور
ضعیف القوۃ کو قریب ربع درہم کے اور جاؤشیر کے استعمال کے وقت مراعات معدہ کی زیادہ کرنی چاہیے کہ اسکے استعمال سے بہت ضعیف ہو جاتا
ہے اور حلتیت بھی مقدار ایک حبہ کرسنہ کے یعنے برابر ایک مٹر کے دینی چاہیے ساڑھے چار اوقیہ شہد مین ملا کر اسی طرح اشق بھی تنہا دیجاتی ہے
اور کبھی یہ سب ادویہ یکجا کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور طبیخ زوفا اور طبیخ انجدان بھی پلاتے ہین۔ جند بیدستر کا نفع زیادہ ہے۔
اور ضرر کم ہے مقدار شربت اُسکے دو چمچہ سے تین چمچہ تک کہ چند مرتبہ یہ مقدار پوری کرنے کے واسطے بطور تفریق کے استعمال کرتے ہین۔ اور
بہت کم ضرر اس دوا کا اُسوقت ہوتا ہے جب بعد طعام کے دیجائے کسی طرح پر کیونکہ ضرر سے بے خوفی ہے۔ منجملہ معالجات اس مرض کی یہ ہے
کہ تمریخ اور مالش ایسے ادہان کی جنکی قوت تحلیل کی قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکی مثلاً روغن قثاء الحمار اور روغن بیدانجیر روغن سداب
روغن قسط مع جند بیدستر اور عاقرقرحا کہ اس ترکیب سے زیادہ نافع ہے۔ اور الیہ کو پگھلا کے اور روغن نرجس۔ صفت روغن مرکب کی
جو اس مرض کو نافع ہے۔ روغن ناردین اور قسط یکجز دا اور روغن حنظل اور موم دو دو اوقیہ عبدہ اور جاماسیہ مصطگی ہر واحد سے ایک اوقیہ

فلفل افربیون ہر واحد سے چار مثقال سنبل الطیب ایک اوقیہ روغن بلسان ایک اوقیہ ان سب ادویہ کو جمع کرکے ترکیب دین - ضمادات بھی اس مرض
مین نافع ہوتے ہین مثلاً فربیون کا ضماد زیادہ نافع ہی - جو تشنج مرضعہ کو عارض ہوا نھین فقط یہی کافی ہی کہ مفاصل پر ضماد شہد کو زعفران اصل السوس
انیسون ملاکر لیپ کرین مگر بیخ سوسن کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے اُسکے بعد انیسون کی اور زعفران تھوڑی سی داخل کرین اور ہمیشہ اُنکے اعضاے متشنجہ
ایسے پانی مین رکھنے چاہیین جسمین بابونہ اکلیل الملک حلبہ کو جوش دیا ہوا اور بیشتر تنہا روغن بابونہ سے نفع ہوتا ہی - تھوڑی مقدار شراب کی
بیماران تشنج رطب کو نافع ہے کہ تشنج کو مثل حمی کے تحلیل کر دیتی ہی - اور زیادہ مقدار اسکی بہت زیادہ موجب مضر ہے - اگر مقدار قلیل کا استعمال کرین
چاہیے کہ شراب کہنہ سے بمقدار قلیل اختیار کرین بعد غذا کے جو قلیل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تشنج اگر تمام بدن کے اعضا مین سواے اعضاے وجہ کے
عام ہو اُسوقت اطبا کا طریقۂ علاج یہ ہے کہ ضماد اور مروخات کے واسطے فقرات عنق کا مقام مناسب تجویز کرتے ہین اور اگر باوجود عام ہونے تمام بدن کے
اعضاے وجہ مین بھی عارض ہو اُسوقت استعمال ان دواؤن کا دماغ مین بھی کرتے ہین اور مقصود ضماد اور مروخات سے اثر پہونچانا دماغ مین بھی
ہوتا ہی - اگر تشنج بوجہ مشارکت معدہ کے عارض ہوا اور علامات مذکورۂ بالا جو صدر مین اس فصل کے مذکور ہو چکے پیدا ہون فوراً اس مریض کا
تنقیہ کر دینا چاہیے اسلیے کہ اکثر ایسے مرض مین بذریعہ تنقیہ کے معدہ مادہ خواہ کوئی خلط متعفن نکل جاتی ہے اور فوراً استفا حاصل ہوتی ہے

فصل تیسری تمدد اور کزاز کے بیان مین تمدد ایک مرض آلی ہی یعنے مرکب مرض ہی کہ قوت محرکہ کو اعضا کے قبض اور کشش سے باز
رکھتا ہی اسی جہت سے جو اعضا اُنکی شان سے منقبض ہوتا ہی بوجہ ایک آفت کے جو عضل مین پہونچتی ہے خواہ وہ آفت عصب مین پہونچتی ہی باز رہتے ہین
کزاز کی لفظ کا استعمال اس فن مین کئی معنون مین ہوتا ہی - کبھی کزاز سے وہ حالت مراد لیتے ہین کہ ترقوہ یعنے چنبر گردن سے ایک تمدد اور کھچاؤ پیدا
ہوتا ہی اور اُسکو آگے خواہ پیچھے کی طرف کھینچتا ہے خواہ دونون طرف چنبر گردن کو کشش کرتا ہے - اور کبھی ہر ایک عضو کے تمدد کو کزاز کہتے ہین
اور کبھی خود تشنج کو بنام کزاز نام نہاد کرتے ہین - اور کبھی خاص گردن کے تشنج کو کزاز کہتے ہین - اور کبھی کزاز اُس مرض کو کہتے ہین جو دو تشنج
خواہ دو تمدد سے پیدا ہو یعنے آگے اور پیچھے دونون طرف کا تشنج اور تمدد جو یکجا پیدا ہو اُسے کزاز کہتے ہین بیشتر کزاز اُسی تمدد خاص کو کہتے ہین جو برد
منجمد سے پیدا ہو - تمدد حقیقت مین ضد ہے تشنج کی مگر جنس تشنج مین داخل ہے جیسے اور اضداد نوعی مثل انسان اور فرس کے جنس واحد کی
تحت مین داخل ہوتے ہین مثل حیوان کے ماتحت انسان اور فرس اضداد نوعیہ داخل ہین - اسی طرح علت عصبانیہ جو بمنزلہ جنس کے ہے اُسکے
ماتحت تشنج اور تمدد دونون داخل ہین اور دونون مرض یعنے تشنج اور تمدد ایک ہی سبب کے وجود سے پیدا ہوتے ہین - پھر چونکہ وہ سبب مختلف
طور پر واقع ہوتا ہی اسی جہت سے کبھی صورت تشنج کا ہوتا ہے اور کبھی صورت تمدد کا مثلاً اگر پٹھے وغیرہ کی ایسی کیفیت ردی پیدا ہو کہ ایک ہی جانب
حرکت طبعی انبساط کی بر طرف ہو جاے اُسوقت فقط تشنج پیدا ہوگا اور اگر یہی کیفیت دونون طرف کی حرکت مین بشرطیکہ اُن دونون جانبین
مین متضاد جہت ہو عارض ہو اُسوقت دو تشنج پیدا ہون گے دو جہت متضاد مین ایسے تشنج کو تمدد کہتے ہین جیسے کسی شخص کو آگے اور پیچھے
دونون طرف مین کسی عضو کے تشنج پیدا ہوا اُس سے دونون حرکت جو متضاد ہین اعضاے بدن مین دشوار ہون گی اور تمدد پیدا ہوگا
اب اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ تمدد ایسے تشنج مرکب کو کہتے ہین جو طرفین متضادین کی حرکت مین پایا جاے - اور چونکہ ہر ایک شے مرکب کی ترکیب
چند اجزا سے ہوتی ہے اگر وہ اجزا جنس واحد کے مکرر ہون جیسے چار وحدات سے ملکر چار کا وجود خواہ دو تشنج قدامی اور خلفی سے ملکر
تمدد کا عروض - پس اُسوقت اُس جزو واحد جنسی بسیط کا بھی وجود جداگانہ ہو سکتا ہے - اور یہی قسم مسمی بہ تشنج بسیط ہے - اور
باین لحاظ کہ تشنج بہ نسبت تمدد کے بسیط ہے اسکو ہم امراض آلیہ مین شمار کرتے ہین - اور اسی بیان سے یہ بھی لازم آتا ہے

کہ بحران تشنج کا بہ نسبت تمدد کے زود تر واقع ہو یعنے اگر تمدد کا بحران جیسے دوہرا تشنج ہمنے بیان کیا مثلاً آٹھ دن مین ہو پس تشنج بسیط کا نصف مین اس
مدت کے مثلاً چار روز مین ہونا چاہیے - کبھی یہ تشنج مضاعف یعنے تمدد فقط دو تشنج سے مرکب نہین ہوتا بلکہ دو قسم کے تمدد سے جو برابر چار تشنج کے ہے
مرکب ہوتا ہے - مگر تشنج بسیط اکثر خالی وجع شدید سے نہین ہوتا - کزاز کے اسباب تشنج کے اسباب مشابہ بھی ایک وجہ سے ہین اور ایک وجہ سے مخالف
بھی ہین مشابہت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرح پر ہے کہ جیسے تشنج بسبب امتلا اور یبوست اور اذیت سوء اعضاء عصبیہ کے خواہ ورم سے پیدا
ہوتا ہے اسی طرح کزاز بھی کبھی انہین اسباب سے عارض ہوتا ہے اور مخالفت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اس طرح پر ہے کہ تشنج کمتر بوجہ ریاح کے پیدا
ہوتا ہے - اور کزاز بیشتر بوجہ ریح ممدد کے عارض ہوتا ہے - بلکہ جو قسم کزاز کی مرکب دو تشنج سے ہے اسکا عروض اکثر ریح سے ہوتا ہے جسوقت کہ ریح کا
غلبہ بدن پر ہو اور باوجودیکہ یہ کزاز مرض ریحی ہے پھر بھی مرض مین صعوبت زیادہ ہوتی ہے - اور اگر تشنج بسیط کبھی کسی عضو واحد مین بوجہ ریح
کے عارض ہوتا ہے چندان صعب اور دشوار نہین ہوتا اسلیے کہ ایسے تشنج کا عروض اس سبب سے نہین ہوتا کہ ریح کا غلبہ تمام جسم مین ہو - اور کبھی تشنج
مفرد مین جب غلبہ ریح کا ہوتا ہے خطرہ اور اندیشہ ہلاک زیادہ ہوتا ہے - بلکہ اُسے علامت موت کی شمار کرتے ہین پھر اگر تشنج مضاعف یعنے تمدد مین
یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اُسکی رداوت اور صعوبت کا کیا ذکر ہے ایک فرق اور مخالفت اور درمیان تشنج اور کزاز کے سبب کے اسطرح پر ہے
کہ تشنج مادی کا وقوع عصب کے ایک مقام خاص مین اس ہیئت اور صورت پر ہوتا ہے کہ وہ صورت خاص مانع انبساط ہوتی ہے اور مانع انبساط
اس جہت سے ہوتی ہے کہ لیف کو عرض مین دراز کرتی ہے خواہ لیف کو اُسکی اصل اور بیخ کی طرف کھینچتی ہے اسی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے - اور
کزاز مادی کا وقوع برخلاف اسکے ہوتا ہے اس لیے کہ جس رطوبت سے کزاز پیدا ہوتا ہے کبھی وہ رطوبت اندرون لیف کے در آکر منجمد
ہوجاتی ہے اور بعد انجماد کے صلابت پر باقی رہجاتی ہے اور اس وجہ سے بطرف انقباض کے رجوع اُس کا دشوار ہوتا ہے اور کبھی وہی رطوبت کہ
جس سے کزاز پیدا ہوتا ہے دفعۃً پیدا ہوکر تمام لیف کو پُر کر دیتی ہے اور اُسکی مقدار اجزا کی موجودگی مین بہ نسبت اجزاے لیف کے کچھ اختلاف
کمی اور بیشی کا نہین ہوتا بلکہ جسقدر لیف دراز ہے ہر جگہ برابر برابر اس رطوبت کی مقدار بھر جاتی ہے اور بوجہ زیادہ پُر ہونے کے عرض مین
لیف کے زیادتی پیدا ہوتی ہے اور طول مین کسی قدر نقصان واقع نہین ہوتا بلکہ مقدار طول کی محفوظ رہتی ہے کمی سے اسلیے کہ وہ رطوبت لیف کے
فرجات اور مسامات مین جگہ پاکر سما جاتی ہے مترجم کہتا ہے خلاصہ اس مرض کا یہ ہے کہ تشنج مین عرض لیف کا بڑھتا ہے اور طول کم ہوتا ہے اور کزاز مین
مقدار طول کم نہین ہوتی ہے گو عرض بڑھ جاے متن اور تشنج کا حال یہ ہے کہ اُسکا مادہ اندرون عصب کے مختلف الوضع ہوتا ہے اور اُسکے مسامات مین
نفوذ متشابہ اس مادہ کا نہین ہوتا ہے - اور بکثرت اس مادہ کو نفوذ بھی نہین ہونے پاتا - اور شاید کہ مادہ اُس کزاز کا جسکی یہ صفت مذکور ہوئی
مثل اُس مادہ نفوذ کرتا ہے جیسا مادہ استرخاء کا نفوذ کرتا ہے - مگر استرخاء کا مادہ رقیق اور مرخی ہوتا ہے اور کزاز کا مادہ جامد اور سخت ہوتا ہے ایسا
کہ عضو مریض مین پیچیدگی اور تقبض کی گنجایش باقی رہنے نہین دیتا - یا مادہ کزاز کا اکثر واسطہ عضلہ اور وتر اور عصب مین واقع نہین ہوتا
بلکہ مبدا مین وتر خواہ عصب کے یہ مادہ پیدا ہوتا ہے - اسی وجہ سے وتر خواہ عصب کے طول مین گڑھا سا پڑ جاتا ہے اور قابل انقباض کے باقی
نہین رہتا یا کہ متصل اسی مقام کے یعنی مبدا کے ورم ہوتا ہے جب بھی حرکت انقباض کا ضرر پیدا ہوتا ہے - یا مادہ اندرون لیف کے اس طرح
واقع ہوتا ہے کہ اگر حرکت انقباضی کرے اُسوقت لیف مین تضاغط اور دباؤ پیدا ہوکر درد کی اذیت زیادہ پہونچے لہذا حرکت نہین ہوتی
ہے کبھی یہ شے سبب ایذا رسانی وجع کا ہوتا ہے مادی ہو یا غیر مادی اُسکی پیدایش مبادی اوتار اور عضلات مین ہوتی ہے اسی جہت سے
یہ مبادی اُس مادہ سے گریز کرتے ہین بجانب طول کے - جیسے ایک قسم کا کزاز قے کے بعد عارض ہوتا ہے بشرطیکہ قے بہت سخت ہوئی ہو خواہ کوئی

اور استفراغ کثیر کے بعد کہ ان دونون صورتون مین بوجہ اذیت کے کزاز پیدا ہوتا ہی گویا کہ اوتار اور عصب کو معدہ خواہ خلط معدہ سے اذیت پہونچتی ہے یہ صورتین کزاز خواہ تمدد مادی کی تھین جو مذکور ہوئین ۔ اگر سبب کزاز کا یبوست ہو اُسکے عروض کی وجہ یہ ہی کہ جسوقت عضل مین کمی بوجہ انحلال رطوبت کے پیدا ہو جائے خواہ طول عضل کا اس وجہ سے بڑھ جائے اور اس وجہ سے منافذ مین تقبض پیدا ہو یعنے منافذ کسی قدر سمٹ جائین اُسوقت نفوذ قوت محرکہ کا منافذ مین دشوار ہوتا ہی اور بوجہ اس دشواری کے عضل اور اوتار اعضا کے نقل اور تحریک انقباض سے ہو جاتے ہین خصوصاً جبکہ اس ضعف کی اعانت وہ صلابت بھی کرے جو بوجہ خشکی کے پیدا ہوئی ہے اور عصیان اور تنافر بانی حرکت سے اُسکا خاصہ ہے - اور جو تشنج اسی قسم کا پیدا ہوتا ہی یعنے تشنج یبسی اُسمین انقباض عضل وغیرہ کا طول اور عرض مین ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت بریان کرنے خواہ سوختہ ہونے گوشت وغیرہ کے ایک کیفیت اینٹھنے کی پیدا ہوتی ہے چنانچہ اوپر بھی مذکور ہو چکی اسی جہت سے تشنج یابس بہ نسبت کزاز یابس کے ردارت مین زیادہ اور جس طرح سے استرخا کبھی بوجہ قطع کے عارض ہوتا ہے اسی طرح تمدد بھی کبھی بوجہ جراحت کے پیدا ہوتا ہے اگر ایسی جراحت پہونچے جو عضل کو انقباض مین اذیت دے - کزاز سے کبھی ایک شے عظیم خطرہ خواہ ضرر کی پیدا ہوتی جب اُسکا سبب قوی ہو اور مادہ کزاز کا کثیر اور قوی ہو - اور کبھی کزاز کا وقوع مشابہ عروض اُس تشنج کے ہوتا ہے جو بوجہ حذر امتلائی کے پیدا ہو کر مسالک روح کو بند کر دے اور اعضاء ممدود جو بجائے خود دراز مخلوق ہین خواہ دراز کیے گئے ہون اُسی طرح دراز باقی رہجاتے ہین اور اُن مین انقباض پیدا نہین ہو سکتا جو اعضا سمٹ چکے ہون اُسی حالت پر رہ جاتے ہین اور پھر دوبارہ دراز نہین ہو سکتے جب تک کہ روح اپنے تنفذ سے گذر کے مقامات مناسب مین پہونچکر تمدد خواہ انقباض پیدا کرے - ایسا کزاز اکثر بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے جیسا اوپر بھی بحث تشنج مین اسکا بیان ہوا اور وجہ یہ ہے کہ بروقت نوم کے روح کا اجتماع چونکہ اندرون جسم کے ہوتا ہے - کبھی عروض کزاز کا بوجہ ایک ہیئت غیر طبعی کے ہوتا ہے جو شاق اور بار گذار ہوتی ہے اور وہ ہیئت عضل کو عارض ہوتی ہے کہ اُسکی قوت کم ہو جاتی ہے - خواہ یہ ہیئت ایسا درد پیدا کرتی ہے عضل مین کہ اُس سے تحریک کا تحمل اُسوقت نہین ہوتا پس اُسوقت اُسی شکل پر باقی رہ جاتا ہی جیسے کوئی شخص کسی رسی وغیرہ سے لٹک کر بدن پر زور دے اور ایک حالت خلاف ہیئت طبعی کی پیدا ہو خواہ بھاری بوجھ اُٹھائے خواہ اپنی پیٹھ پر کوئی شے گران اُٹھائے - خواہ زمین پر بدون بستر وغیرہ کے بے آرام جگہ سو رہے کہ اُسکے عضلات کو یہ انداز سونے کا ایذا پہونچائے اور ہڈی ہڈی مین درد پیدا کرے جیسے توڑ ڈالی ہے خواہ پس گئی ہے - خواہ صدمہ چوٹ کا گر پڑنے سے یا ضربت شدید سے ایسا پہونچے جو عضل کو پارہ پارہ کر دے - خواہ قطع اور سوختگی آتش کا گزند پہونچکر عضلات مین درد پیدا کرے اور ایسے اوقات مین عضلات کو انقباض سے عجز پیدا ہو جو موجب کزاز ہے - اور کبھی باوجود عروض اس ہیئت غیر طبعی کے ایک مادہ کا بھی بطرف عضل کے انصباب ہوتا ہی خواہ ریاح غلیظہ جو خاص عضلات مین پیدا ہوئے ہون یا اور جگہ سے عضلات مین پہونچے ہون اور اُنکی جہت سے تمدد پیدا ہوا ہو - جس طرح کہ تمدد جو خاص اعضائے وجہ مین ہو ردی ہے - اسی طرح اگر پلکو نمین خواہ زبان اور ہونٹھ مین تنہا لاحق ہو وہ بھی ردی ہے - کبھی کزاز کی ایک قسم ردی ایسی وہ بھی پیدا ہوتی ہے جس سے مقدم حمیات لازمہ ہمراہ قلق اور کرب کے ہوتے ہین اور ہذیان بھی ہوتا ہی اور رنگ زرد ہو جاتا ہی منھ اور ہونٹھ مین خشکی اور زبان مین سیاہی پیدا ہوتی ہی اور طبیعت مین قبض اور اعتقال اور جلد مین استحصاف یعنی دانے دانے سی پڑ جاتی اور تمدد عارض ہوتا ہی یہ کزاز زیادہ ردی ہے - جو کزاز بسبب ضربت کے پیدا ہوا ہو اور اُسکے ہمراہ ہچکی اور غش یعنے مروڑا اور اختلاط خواہ زوال عقل بھی عارض ہو ضرور مہلک ہوتا ہی - اور باینہمہ تجفیف عضل اور اُسکی رطوبت مین غلیان اور جوش پیدا کرکے طول مین عضلہ کو دراز کر دیتا ہی اور بعد دراز کرنے کے اُسی حالت پر اُسکو بجہت خشکی کے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ خشکی درجۂ انتہا کو پہونچ جاتی ہے - کزاز اکثر لڑکون کو لاحق ہوتا ہی

اور اُبر سہولت بھی اس مرض مین ہوتی ہے جس قدر کم سن ہون اور جسقدر تولید رطوبات اُنمین زیادہ ہو جیسا تشنج کی فصل مین بیان ہو چکا
کبھی کزاز سے بیشتر اختلاج تمام بدن مین اور بدن کا بھاری ہوتا اور بولنے مین ثقل کلام اور صلابت عضلات مین اور بجانب فقارِ عصعص
یعنے استخوان سرین تک اور بدشواری نوالا اترتا اور ایسی کھجلی کہ بعد کھجلانے کے خواہ کھجلانیکے وقت کچھ لذت نہو یہ امور قبل از کزاز پیدا
ہوتے ہین - جب بول مین کوئی چیز مثل مدہ کے ہو اور قشعریرہ اور آنکھونپر جھلی سی نمودار اور پسینا سر اور گردن مین برآمد ہو دونون جانب
کے استرداد آئندہ پر دلیل ہوگا یعنے بہت جلد یہ استرداد پیدا ہونے والا ہی - اسلیے کہ ایسی قسم کا مادہ ایسا نہین ہوتا کہ اعضاے اسفل کی طرف
اخراج پاکر تنقیہ تمام اُسکا ہو جاے یعنے فقط اخراج مدہ کا بول مین کافی اس مادہ کی صفائی پر نہین ہے بلکہ تا زمانہ نقاء تام کے کسی قدر یہ مادہ
بطرف دماغ کے بھی ضرور صعود کرتا ہی اور اذیت دیتا ہے اور تمام بدن تکسر یعنے پھوٹن پیدا کرتا ہے - جب کزاز شروع ہوتا ہی اُسکی علامت یہ ہے
کہ منھ بند ہو جاتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر درد مین شدت ہوتی ہے - اور کوئی شے کھانے پینے والی گلے سے بآسانی نہین اُترتی اور طرف مین کثرت
ہوتی ہے یعنے پلک زیادہ جھپکیگی اور آنکھ سے آنسو روان رہتے ہین ہم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ ایک عورت کو کزاز تمام جب شروع ہوا اُسکا منھ سو گیا
اور چہرہ زرد ہو گیا اور اُسوقت منھ کھولنے کی قدرت نہ تھی یہان تک کہ ایک زمانہ دراز تک چت پڑی رہی اور ہاتھ پانؤن دراز کیے ہوے تھی
اور کروٹ لینے پر قادر نہ تھی اُسکے بعد کزاز اُس سے برطرف ہو گیا اور دونون کروٹین لینے لگی اور بولتی بھی تھی پھر اُسوقت سے لیکر صبح تک سوتی رہی
اس عورت کی یہ سب کیفیتین ہم نے خود دیکھین اُسکا علاج بھی کیا ہر دورہ مین اور رہرت مین دورہ کے - باقی مابہ الفرق درمیان تشنج اور تمدد کے
ابتدا مین یہ ہی کہ انتقال تمدد سے بطرف خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے اُسی طرح ہوتا ہی جیسے تشنج کا انتقال ان امراض کی طرف ہوتا ہے - اور تشنج
بلاد جنوبی مین (بہ نسبت بلاد ثلج کے) بسبب امتلا اور حرکت اخلاط سے خصوصاً بلغمی لوگون کو لاحق ہوتا ہے اور بلاد شمالی مین بھی اکثر بسبب احتقان
فضول کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً نسوان کو کہ اُنکے اعصاب مین ضعف زیادہ ہی علامات تمدد مطلق کی علامت یہ ہے کہ عضو مادوف انقباض
اور سمٹنے پر اطاعت نکرے - کزاز کی علامت یہ ہی کہ اگلے جانب مین ہو وہ شخص مثل مخنوق اور گلو فشردہ کے ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے چہرہ پر کیفیت
اختناق کی پیدا ہوتی ہی - اور اُسکا سر آگے کی طرف کھچا جاتا ہی اور کسی قدر بطرف قدام کے اُسکا سر ہٹ جاتا ہے اور گردن مین امتلا بھی معلوم ہوتا ہے
اور چپ و راست پھرنے کی طاقت اُسے نہین ہوتی اور کبھی پیشاب کرنے پر بھی قادر نہین ہوتا اسلیے کہ عضلۂ البطن مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور قوت دافعہ
ضعیف ہو جاتی ہی - اور کبھی بے ارادہ پیشاب خطا ہوتا ہی اسلیے کہ عضلۂ مثانہ کا متمدد ہو جاتا ہے اور اُسمین انقباض باقی نہین رہتا ہی - اور کبھی
خون کا پیشاب بھی کرتا ہی جب کوئی رگ بوجہ شدت انضغاط کے شگافتہ ہو جاے - اور کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے - اور اگر کزاز بطرف خلف کے
عارض ہو اُسوقت سر اور دونون شانے اور عضلۂ پشت کی طرف کھنچے ہوے معلوم ہونگے اور یہ کیفیت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ عضل
بطن مین استرداد بطرف خلف کے بمشارکت پیدا ہوتا ہے - اور عضلۂ مقعدہ مین استرداد عارض ہوتا ہی اور جو کچھ اُسکے امعاے مستقیم مین ہے اُسکے
روکنے پر قادر نہین ہوتا اور جو کچھ امعاء دقاق مین ہے اُسکے نیچے اُتارنے پر بھی اسکو قدرت نہین ہوتی - اور دونون طرف کے کزاز خواہ آگے
ہو یا پیچھے اور تمدد اتنی چیزون مین شرکت رکھتے ہین اختناق اور سہر اور رمائیت بول کی اور بول مین نفاخات کی کثرت ہونی بوجہ ریح کی اور
بوجہ بول کی گرفتگی کے سقوط کا عارض ہونا - اور رطب اور یابس کزاز خواہ تمدد کی شناخت وہی ہے جو تشنج کی مذکور ہوئی - اسی طرح ورمی
اور جو بوجہ کسی اذیت اور ایذا کے عارض ہو اُسکی بھی وہی شناخت ہی - اور اکثر ان بیمارون کو قولنج بھی عارض ہوتا ہی اگر مرض بوجہ برودت
کے ہو علاج بعینہ علاج تشنج کا اور مجمہ کا استعمال اعضا پر بہ نسبت تشنج کے زیادہ کرنا چاہیے - تاکہ حرارت جو زائل ہو گئی ہے واپس

آئے اور محجمہ مع نشترپانکے خصوصاً عصب عنق پر اور فقرات اور نشر اسیف پر کرنی چاہیے - مگر فربہ زیعنے جسے کزاز کا مرض لاحق ہوا اُسکے بدن مین جب بوجہ شدت وجع کے پسینا برآمد ہو خواہ بوجہ علاج اور تدبیر کے عرق برآمد ہو ہمیشہ اُسکے بدن کو سرد کرنا مناسب نہین ہے کہ اس سے اُسکو ایذا پہونچتی ہے ہان کسی صوف وغیرہ سے جو تر ہو پسینہ کو پونچھ لینا کچھ مضر نہین ہے - اور بیشتر زیت کو گرم کرکے اسکو اُسمین بٹھاتے ہین کہ اُسکی تحلیل قوی ہے اور جاوشیر ایک درہم تک بحسب قوت کھلانا اسی طرح حلتیت کا بھی اسی مقدار تک استعمال مناسب ہے - کزاز کے معالجہ مین محلبت بہ نسبت تشنج کے زیادہ مناسب ہے - اسلیے کہ کزاز موذی اور خناق پیدا کرنے والا اور قاتل ہوتا ہے - کزاز کے علاج مین ایک دواے نافع یہ مذکور ہے جو تشنج کو بھی مفید ہے کہ سلاقہ شبت کو جوش دے کر ایک حصہ ضبع یعنے سوسمار کے بدن کے ٹکڑا اور ایک حصہ گوشت سگ اور ثعلب داخل کرکے ایسی طرح سے پختہ کرین کہ ٹھرا ہو جاے جسے عوام کہتے ہین گل کر حلوا ہو جاے اور بیمار کو اُسمین دو مرتبہ داخل کرین - اسی طرح مالش پیہ کبوتر صحرائی کی اور اونٹ کی چربی کی تمریخ اور شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور سوسمار کی جُدا جُدا خواہ اور دواؤن مین ملاکر مالش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور حقنہ روغن سداب اور جند بیدستر اور قنطوریون کا بھی نافع ہے - اور جتنے محمولات لاذعہ ہین اور گرم ہین کہ اُنمین بورق اور شحم حنظل وغیرہ داخل ہے - اگر بوجہ حقنہ حارہ لاذعہ کے احتراق پیدا ہوا اُس حقنہ کے بعد مادہ خر کے دودھ سے حقنہ کردین خواہ روغن زرد اور روغن الیہ سے تنہا یا ہمراہ اونھین چربیون کے جو مذکور ہو چکین - زیادہ مفید تدبیر بارد کے واسطے ونیز تمدد رطب کو جند بیدستر ہے کہ وہ ایسی دوا ہے جس کا التزام ہر روز واجب ہے - اور جب مکزوز کو غذا دی جاے چاہیے کہ بہت چھوٹے چھوٹے لقمے نہ ہون اور اگر حریرہ پتلا کھلائین بہت خوب ہے اس لیے کہ بلع اور نوالہ اوتارنا اونپر دشوار ہوتا ہے ایسا نہو کہ اُنکے تھنون مین چڑھ کر یہ لقمہ پہونچ جاے اور ایک آفت جدید برپا ہو اور اضطراب پیدا ہو کر اُنکا مرض زیادہ ہو جاے - ہم نے وہ ادویہ جو انکے پلانے اور مالش کرنے کی ہین اعضا پر وہ سب کی سب قرابادین مین لکھ دی ہین اسی طرح مروخات جو انکو نافع ہین جیسے روغن حنا وغیرہ اور اسی طرح سعوط اور عطوس جیسے مومیائی اور میعہ ہمراہ بعض ادہان مناسبہ کے - بالطبع جو حمی پیدا ہو جاے وہ نہایت عمدہ علاج اُس کزاز کا ہے جو مرطوب ہے اور رطوبت سے پیدا ہوا ہے -

فصل چوتھی لقوہ کے بیان مین

لقوہ مرض مرکب ہے چہرہ مین کہ اُسکی جہت سے ایک جانب چہرہ کی کھچ کر ہیئت غیر اصلی پر ہو جاتی ہے - اور بخوبی دونون ہونٹھون کا ملنا درست نہین ہوتا اور نہ دونون پلکین اچھی طرح ملتی ہین ایک طرف کے لقوہ کا سبب یا استرخا ہے یا تشنج عضل اجفان اور چہرہ کے عضل کا ہوتا ہے - اور باب تشریح مین ہر ایک عضل کا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے - اور جہان سے یہ عضل پیدا ہوے ہین اور اُگے ہین اُنکا بیان بھی کر دیا گیا ہے - استرخا سے جو لقوہ پیدا ہوا اُسمین اگر ایک جانب جھکے گی اُسکے ہمراہ دوسری جانب بھی مائل ہوگی پس ڈھیلی ہو کر اپنی ہیئت اصلی سے متغیر ہو جاے گی بشرطیکہ استرخاے قوی سے لقوہ پیدا ہوا ہو اور اگر بسبب استرخا ضعیف کے پیدا ہوا ایک ہی جانب مین استرخا پیدا ہوگا - اور نزدیک بعض اطبا کے یہ بات ہے کہ استرخا بطرف جانب سلیم کے ہوتا ہے اور وہ ترچھے طور پر جذب ہونے کو استرخا کہتا ہے اور یہ قول معتمد نہین ہے اور حکیم قولس بھی اسی کا قائل ہے - اور یہ لقوہ جو بوجہ استرخا کے پیدا ہوتا ہے انھین اسباب سے پیدا ہوتا ہے جنکا شمار ہم فالج کے بیان مین کر چکے اور اب ہمکو تکرار مضامین کی ضرورت نہین ہے - اور جو لقوہ تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی قسم لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اُسکی دلیل یہ ہے کہ جسوقت ایک شق مین پیدا ہوا دوسری شق اُسکی طرف کھچ جاتی ہے اور سبب اسکا وہی ہے جو تشنج بسیط کا سبب مذکور ہو چکا - اور جو کچھ تشنج یابس کے بیان مین کہا گیا ہے جیسے حمیات حادہ خواہ استفراغ بعد افراط جیسے دست اور قے اور رعاف وغیرہ اور یہ قسم لقوہ کی ردی اور قاتل ہے - اور بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ جانب مریض لقوہ مین وہی ہے جو

سیدھی اور سالم رہتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ جانب صحیح اپنی جذب کا قصد کرتی ہو کہ برابر ہی کر سکے اور یہ قول اچھا نہیں ہے اکثر اوقات مین اور
بنظر تشریح کے بھی اسکی اچھائی درست نہیں ہے کہ جو حال عضل وجہ کا تشریح مین بیان ہوا اُسکے مخالف ہے اور اسکے قول کے فساد پر دلیل وہی بیانات ہین
جو مقام تشریح مین درج کیے گئے - اور ایک دلیل اس قول کے بطلان کی یہ بھی ہے کہ کبھی لقوہ بطور عموم کے دونون طرف چہرہ کے پیدا ہوتا ہے - اور
تیسری دلیل یہ ہے کہ جس شخص کو لقوہ عارض ہوتا ہے اسکی حس اُسی طرف کی باطل ہوتی ہے جو جانب علیل ہے - اکثر آدمی کے عضل رقبہ مین ورم پیدا
ہوتا ہے اور اس ورم کے پیدا ہونے سے ایک قسم خوانیق کی لاحق ہوتی ہے اور خوانیق کی وجہ سے لقوہ پیدا ہوتا ہے - اور انھین بیمارونکو فالج بھی
ایسا عارض ہوتا ہے جو دونون ہاتھوں تک پہونچتا ہے اسواسطے کہ جس عضل سے عضل رقبہ کی قوت تحریک حاصل کرتے ہین اُنکا نسبت یہی فقرات
رقبہ مین جو برابر برابر چھ مہینہ ممتد رہے پھر اُس سے نجات کی امید کرنی مناسب نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لقوہ کبھی منذر بفالج
ہوتا ہے بلکہ اکثر منذر بسکتہ ہوتا ہے - پس مریض کو یہ تامل دیکھنا چاہیے کہ لقوہ کے ہمراہ مقدمات صرع اور سکتہ کے ہین یا نہین اگر پائے جائین
بہت جلد استفراغ قوی کرنا چاہیے تاکہ وقوع صرع یا سکتہ سے امان حاصل ہو - بعض اطبانے ایسا خیال کیا ہے کہ مریض لقوہ کو چار دن تک
مرگ مفاجات کا خوف رہتا ہے - اگر اس زمانہ مین بچ گیا پھر امید صحت کی قوی ہے - اور شاید یہ خیال بہ نسبت اُس مرض کے صحیح ہو جسکے عروض کا انذار
لقوہ کرتا تھا یعنے اگر لقوہ منذر بسکتہ ہو اور چار دن تک سکتہ واقع نہو پھر سکتہ کے عروض سے ہلاکت مریض کی ہوگی) علامات چہرہ کی ایک
جانب مین نفخ اور رقت واقع ہو یعنے ایک طرف کا چہرہ پھولا پھولا اور جلد پتلی نظر آئے اور ریح کی اور لعاب دہن کی گرفت اُس جانب
سے نہوسکے - اور اکثر ہمراہ لقوہ کے درد سر پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر لقوہ تشنجیہ ہو - جانب ماؤف کی شناخت بہ نسبت صحیح جانب کے یہ ہے
کہ اگر کھینچ کر ہاتھ کے ذریعہ سے اصلاح اور درستی اُسکی کرین دوسری جانب کی شکل اپنی اصلی حالت پر خود بخود بآسانی آجائے - لقوہ استرخائی
کی علامت یہ ہے کہ حرکت مین اُس جانب کے ضعف ہو اور حواس مکدر ہو جائین اور جلد مین نرمی پیدا ہو اور عضل مین بھی لینت ظاہر ہو اور تمدد
محسوس نہو اور نیچے والی پلک کچھ اوتری ہوئی نظر آئے اور نصف اُس جھلی کا جو حنک پر سامنے اس آنکھ کے ہے مسترخی اور تر اور ڈھیلا
ہو جائے اور ظہور اس استرخا وغیرہ تینون اوصاف کا اسطرح ہوتا ہے کہ زبان کو نیچے کی طرف دبا کر دیکھین پھر اپنی صورت پر جلد پلٹتی ہے یا نہین
اور اس کا سبب یہ ہے کہ جو صفاق اور جھلی حنک پر کھنچی ہے اُس صفاق سے متصل ہے جو طریق لسان سے خارج ہوئی ہے اور طول مین صفاق حنک کے
قاطع ہے پس یہ صفاق صفاق حنک سے شرکت رکھتا ہے کہ اُسکے استرخا اور ترہل سے صفاق سے لسان مین استرخا وغیرہ پیدا ہوگا اور جلد جبہہ کی
نواحی رقبہ سے جھکی ہوئی اور اُس سے کسی قدر دور ہو جاتی ہے اور یہ دشواری رقبہ کی طرف پھرتی ہے - لقوہ تشنجی کے علامات یہ ہین کہ خوانیق
مین کدورت نہین ہوتی اکثر اوقات حواس برجا ہوتے ہین اور جلد مین جبہہ کے تمدد اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ شکن نہین ہوتی اور عضل وجہ کے
سخت ہو جاتے ہین اور اس جانب کا تمدد رقبہ کی طرف ہوتا ہے - اور ریق اور بزاق مین اکثر کمی پیدا ہوتی ہے - اور میلان جلد کا نواحی رقبہ مین
قطعاً ہوتا ہے - اور اُس طرف سے جلد کا پھیرنا بہت دشوار ہوتا ہے - اور تشنج رطب خواہ یابس سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اُسکے علامات تشنج کے مقام سے دریافت کرو
ایک علامت حدوث لقوہ کی یہ بھی ہے کہ چہرہ کی ہڈیون مین درد اور جلد مین خدر اور اختلاج پیدا ہوتا ہے معالجات مقتضائے ہوشیاری اور
احتیاط یہی ہے کہ ساتوین روز تک مریض لقوہ کے کسی قسم کی تحریک نہ کرین اور ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ چوتھے دن تک اُسکے مادہ کو
نہ چھیڑین اور غذا بھی ایسی ان ایام مین تجویز کرین جو اتنی تلطیف پیدا کرے جسقدر نخود و آب ہمراہ زیت کے پیدا کرتا ہے اور غذا مین تخفیف
اسقدر نہو جتنی شہد اور چوزہ وغیرہ مین ہوتی ہے - اگر طبیعت مین خشکی زیادہ ہو دوسرے دن حقنہ لینہ سے تحریک ہو سکتی ہے بلکہ زیادہ نرم

حقنہ ہو کہ موافق ہوگا - اور ابتدا مین غرغرونکو جلد تجویز کرنا مضر ہے کہ بیشتر قریب کے مادہ کو جذب کرتے ہین اور مادہ خام کی تحلیل نہین کرسکتے پس آفت
دو چند ہوجاتی ہے لقوہ تشنجی کا استفراغ دوائے قوی سے اولی ہے اور دوائے ضعیف سے جو کافی ہو بدون انضاج مادہ کے استفراغ اسکا نکرنا چاہیے
اور بعجلت استعمال دوا سے حادہ کا نہایت مضر ہے اور بد معالجہ ہے کہ بوجہ حدت کے مادہ کی تجفیف اور تغلیظ کردیتا ہے اور عصب مین خشکی پیدا کرکے
یہ حالت ہوجاتی ہے کہ تاثیر کسی دوا کی قبول نہین کرتا بلکہ دوائے حادکے استعمال پر صبر کرنا مناسب ہے - واجب ہے کہ علاج لقوہ کا مثل علاج فالج اور
تشنج کے بحسب مناسب اور بتدریج کیا جاوے جس طرح مفصلاً اپنی جگہ پر بیان ہوچکا - اکثر تجربہ کیا ہے کہ ملقوہ یعنے مریض لقوہ کو اگر ہر روز
دو درم ایارج ہرمس پیچے در پیے ایک مہینہ تک دیا کرین اثر قوی کرتا ہے - اور اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر ہر روز زنجبیل شامی اور وج ترکی شہد
ملاکر صبح اور شام بقدر ایک جوزہ کے استعمال کرے بخوبی مفید ہوگی - ماء العسل کا استعمال کسی وقت ترک کرنا مناسب نہین ہے بعد اطبا ہند نے ذکر
کیا ہے کہ لقوہ کا عمدہ علاج یہ ہے کہ جس جانب لقوہ نے مارا ہے اُسپر خواہ سر پر گوشت وحشی جانور کا پختہ کرکے اس طرح ملین کہ خون سے اُسی گوشت
کے آلودہ ہوجاوے - اور شاید وہ جانور جس کا گوشت اس کام کے لائق ہے خرگوش اور سوسمار اور لومڑی اور نیل گاؤ اور گوزن یعنے بارہ سنگھا
اور حمار وحشی ہے - اور ہرن وغیرہ کے گوشت مین یہ فائدہ نہین ہے جسمین تقویت تسخین نہو - اور اگر مریض کا مزاج مرطوب ہو وہی شق جسمین میلان
مرض ہے اُسے اس طرح بندش سے درست کرین کہ اپنی شکل طبعی پر ہوجاوے پھر سبب لقوہ کا تشنج ہے پہلے اُسکی تلیین مین کوشش کرکے پھر اُسکی تحلیل
کی تدبیر کرین - اور پشت سر کو ادہان رطب اور نرم سے خوب چپڑنا چاہیے - جیسے روغن بنفشہ روغن بادام اور روغن کدو اور اگر روغن لبوب
ترقی کرین کچھ مضایقہ نہین - اور انھین ادہان سے استنشاق اور ناک مین چڑھانا شب و روز بار بار مفید ہے - اور شراب ممزوج کا پلانا مفید ہے
شکر کا شربت نہ پینا چاہیے - اگر علامات غلبہ خون کے پائی جائین فصد اُس رگ کی جو زیر زبان واقع ہے کرنی چاہیے - اور فقرہ اول پر منجملہ فقرات
گردن کی حجامت بلا شرط کرین - اسمین کچھ شک نہین ہے کہ مادہ لقوہ کا مبادی عصب اور عضل وجہ کی راہ مین آتا ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ استعمال
ایسی ادویہ کا جو محمر ہین اور سرخی جلد کی پیدا کرتی ہین فقرات عنق اور رقبہ پر استعمال کیجائین اسواسطے کہ لیف کثیر انھین مبادی عصب
اور عضل کی وجہ سے اُس عضلہ تک آتی ہین جو چہرہ پر واقع ہے - یہ تدبیر اُسوقت کی ہے کہ لقوہ استرخائی ہو - اور اگر بوجہ تشنج یابس کے
عارض ہوا ہو اُسوقت ہرگز استعمال ادویہ حارہ کا از قسم طلا اور کماد اور روغن وغیرہ خواہ ادویہ مبثرہ بہ حارہ کا نہ کرنا چاہیے - ہم نے
مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص کو لقوہ بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا تھا اُسکا علاج بعض اطبا معاصرین نے تکمید اور مشروبات حارہ سے کیا اس معالجہ
کے ضرر سے اُسکا چہرہ زیادہ ترچھا بہ نسبت کے ہوگیا اور زبان کا ثقل بوقت کلام کے زیادہ بڑھ گیا ہے جب ہم نے اُسکا علاج سابق کے مبردات وغیرہ
سے کیا بعد کمال محنت اور مشقت کے جو معالجہ مین کرنی پڑی ازالہ مرض کا ہوا - عضل ملکوتی کے اس قسم مین داخل نہین ہین یعنے اُنمین
سے لیف کثیر مبادی عصب سے نہین آتی پس اُنکی تدبیر یہ ہے کہ جزو مقدم دماغ کا تنقیہ کر اور تکمید تکمید یابس جیسے دھورہ کہتے ہین انھین فقرات
اور کہلی پر جو مقام ریش ہے کرین اور انھین مقام کی مالش اور اُن شرائین کی مالش جو ان مقامات پر واقع ہین اور دلک یہاں یعنی مالش
سر کی خصوصاً جسوقت بھوک زیادہ ہو - منجملہ اون چیزونکے جو لقوہ کو مفید ہین یہ ہے کہ ہمیشہ چہرہ کو سرکہ سے دھویا کرین اور مقامات مذکورہ کو
سرکہ سے آلودہ رکھین - خصوصاً اگر سرکہ مین ادویہ ملطفہ کو جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہے - خواہ سرکہ مین رائی پیسکر استعمال کرین نفع عجیب ظاہر
ہوگا - اگر بحیثیت استرخا کے لقوہ ہو نہ بوجہ تشنج کے - اور جو شانہ شیح اور قیصوم اور حرمل اور غار اور بابونہ وغیرہ کے بخارات پر سر جھکاکر بخارات
کا اثر ہو نچائین کہ یہ ترکیب دونون قسم مین لقوہ کے مفید ہے تشنجی ہو خواہ استرخائی اور جھاؤ کی لکڑی خواہ اثل کی لکڑی سلگائین

اور اسکی گرمی خواہ دھوان عضو ملقو تک پہونچایا کرین اور جب ان ادویہ سے فائدہ نہو جو رگ پس گوش ہے اُسپر داغ لگادین - اگر لقوہ استرخائی یابس ہو حمام سے پرہیز کرین اور ہر روز چند مرتبہ لقوہ تشنجی مین حمام کا التزام کرین اور مریض کو تکلیف غرغرہ سے اُن ادویہ کے جو معلوم ہین دینی چاہیے - بخلاف اور امراض تشنجی کے اور مضوغات یعنے چبانے کی چیزین خصوصًا وج ترکی جوزبوا عاقرقرحا کا چبانا ضرور ہے - ہلیلہ سیاہ کا چبانا بھی انکو مفید ہے - اور جو دوا چبائی جائے بعد چبانے کے اُسی جانب مین اُسے لیے رہین جو مریض ہے - اور خانۂ تاریک مین اس مریض کو رکھین اور بعض اطبا نے اجازت دی ہے کہ اگر اپنے حوائج ضروری مین آمد رفت کرے کیا مضائقہ - اور تلخہ کلنگ خواہ تلخہ کرگ خواہ اُشق سے سعوط کرین یا شیوطینی بار یا ہی یا عصارۂ شہدانج اور مرزنجوش اور حقندرا اور آب سکبینج معہ روغن سوسن کے - خواہ فربیون بمقدار عدسہ عورت کے دودہ مین ملیکر سعوط کرائین - اور سر کا علاج بذریۂ تنقیہ کے اُن طریقون سے جو قانون امراض سر اس مین بیان ہو چکا کرین - اور یہ غلوس مجرب واسطے لقوہ کے ہی کر ریٹھہ اور خصوصًا اُسکا چھلکا اور پیروالا اور اذان الفار یعنے موسی کنی عصارۂ قثاء الحمار اور عرطیثا سے غلوس تیار کرکے استعمال کرین اور کبھی یہ ادویہ ایسی دواسے مخلوط کرتے ہین جو باوجود فائدہ چھینک پیدا کرنے کے تسخین بھی پیدا کرے جیسے جند بید ستر اور کلونجی وغیرہ سب سے بہتر چھینک لانے والی دوا اذان الفار کا پانی ہے - مگر اذان الفار کی وہ قسم جسے ابا غلس کہتے ہین جب ابا غلس کے پانی سے دو درہم ہمراہ ایک دانگ سکبینج اور نصف درہم زیت کے غلوس بنا کر استعمال کرین ضرور نفع کریگا بلکہ مرض کو زائل کردیگا پانچ دن کے اندر پھر مرض کا اثر باقی نرہیگا کبھی آئینہ چینی کی طرف ملقو کو نظر کرنے کی تکلیف دیجاتی ہے تاکہ بہ تکلف اپنے چہرہ کو جو کج نظر آتا ہے درست کرے اور برابر کرتے کرتے سیدھا کرلے سب سے بہتر وہ قسم ہے جسمین مختلف طور کے عکس نظر پڑین اور یہ آئینہ چینی کہلاتا ہے - چہرہ کی درستی کے واسطے اُسی کو اختیار کرنا چاہیے مترجم کہتا ہے علم مرایا مین ثابت ہوا ہے کہ مشوشہ بنانے کی کیا ترکیب ہے اور کس زاویے کے پیدا ہونے سے یہ بات آئینہ کو حاصل ہوتی ہے - اور اکثر چھوٹے قسم کے آئینہ جو مدور خواہ بیضاوی ہوتے ہین اُنہین یہ صفت زیادہ ہوتی ہے - بہرحال شفاء مریض لقوہ آئینہ کی طرف دیکھنے سے گو حکماء سابق نے براہ تجربہ مستند اسی طرف کیا ہے کہ وہ اپنے چہرہ کو درست کرتا رہیگا اور ہو جائیگا - لیکن تجربہ خاکسار مترجم کا بہ نسبت چند مرضاء ملقو کے ایسا ہوا ہے کہ ایک قطاع اکبر کرہ مجسمہ کا جو غالبًا ڈھلا ہوا تھا اور اُس مین تشویش عکس جو شیخ لکھتا ہے نہ تھی مگر عکس العکس بے شک نظر آتا ہے اور روہ سیدھے رخ پر ہو جاتا تھا جیسے یہ برہان ہندسہ سے ثابت ہے اور زوایا اُسکے چند مقامات پر مختلف ہونے سے کمی بیشی شئے مرئی کی بخوبی ہوتی تھی کہ مقام حادہ مین کچھ اور منفرجہ مین کچھ نظر آتا تھا اور دو مریض ملقو کہ ایک کا سن ۳۵ - اور دوسرا مقام گوالیار مین اُسکا سن ۱۰ برس کا تھا اور شاید چھ مہینے سے زیادہ اُسکے مرض کا امتداد ہوا تھا اس قطاع اکبر کی طرف دیکھنے سے اچھا ہو گیا اگرچہ تائید اس معالجہ کی ادویہ مجربہ خوردنی سے بھی کی گئی لیکن شاید اُن ادویہ کا وقت اثر باقی نہ تھا مترجم خاکسار کو ایسا خیال ہے کہ جس طرح رمد وغیرہ دیگر تاثیرات اور انفعالات نفسانی کو شیخ نے فن کلیات مین ثابت کیا ہے کیا عجب ہے کہ یہ معالجہ بھی اُسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ تفصیل اور بسط سے خلاف داب اطباے حال کے لازم آتا ہے ورنہ ماہران فن متعلق مجردات یا مادیات کو بخوبی اسکی حقیقت واضح ہے تین لڑکو نکو اگر آخر ربیع مین لقوہ مارے سات دن تک اطریفل صغیر کھلانا چاہیے اور غذا آب نخود لقوہ کے جمیع اقسام مین مفید ہے - بلکہ جملہ امراض عصبی مین یہ غذا عمومًا تجویز کرنی چاہیے

فصل پانچوین رعشہ کے بیان مین

رعشہ ایک مرض آلی ہے کہ بوجہ عجز قوت محرکہ کے پیدا ہوتا ہے جب اسکی قوت محرکہ کو طاقت تحریک عضل کی علی الاتصال باقی نہین رہتی کہ واسطے مقاومت اور مقابلہ اُس ثقل کے جو معاوق اور مانع داخلی ہے واسطے تحریک ارادہ کے اور اسی جہت سے حرکات ارادیہ کا اختلاط اور آمیزش حرکات غیر ارادیہ سے ہوتی ہے

خواہ ثبات اور سکون ارادی حرکات غیر ارادی ملجاتے ہین مترجم کہتا ہے قوت محرکہ جسمانی جو بذریعہ عضل کے حرکت پیدا کرتی ہو جب ارادہ تحریک کسی
عضو کا شخص حیوانی کرے پھر اگر کوئی مادہ ثقیل و بھاری خواہ اور کوئی آفت مبدا حرکت مین واقع ہو کہ اسکے وقوع سے کسی قسم کا ثقل اور گرانی
پیدا ہوا سوقت مقتضا سے ثقل کا مثلاً میلان بجانب اسفل ہوگا اور خواہش قوت محرکہ کی اُس عضو کے اُٹھانے کی مگر یہ میلان
جو مخالف جہت کا پیدا ہوا ہے ضد خواہش قوت محرکہ ارادیہ کی ہو اسی وجہ سے عائق یعنی مانع ہو اور داخلی ہو اسلیے ہے
کہ اندرون جسم کے از قسم مادہ وغیرہ کی موجود ہو۔ ایسا نہین ہے کہ کسی بوجھل چیز کو اُٹھانے سے جیسے ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوتا ہو اور تھرتھراتا ہو کہ وہ شی ثقیل بھی اگرچہ مانع اور
معاوق ہوتی ہے۔ مگر مانع خارجی ہو داخلی نہین ہے۔ خواہ اگر کوئی شے وزنی جیسے مگدر وغیرہ کی ورزش کرنے والے سیدھا لے لاکر اُٹھا کر پھر اُسے زمین تک
اُتارتے ہین۔ خواہ بیچ مین کسی جگہ ٹھہرایا چاہین اور ٹھہراتے وقت چونکہ قوت ہماری اُسی کا ثبات چاہتی ہے اور ثقل مرکزی لینے بوجہ مخالف ہماری قوت کے
اُسے زمین پر گرانا چاہتا ہے اُسوقت بھی ایک قسم کا رعشہ پیدا ہوتا ہے مگر وہ میل معاوق خارجی ہے۔ اسی طرح اندرون جسم کے مبادی حرکہ مین
جب کسی قسم کا بوجھ اور ثقل مادہ وغیرہ پیدا ہو جاوے۔ اور ہم کسی عضو کو ٹھہرایا چاہین اور مقتضا سے ثقل اسکا گرنا ہو اُسوقت ثبات ارادی حرکت
غیر ارادی مین اختلاط پیدا ہو کر رعشہ عارض ہوگا پس خلاصہ تعریف رعشہ کی ہماری عبارت مین یہ ہوئی کہ جب قوت محرکہ مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ
ثقل عضو کا مقابلہ پر وقت حرکت دینے اور نیز بروقت ساکن رکھنے اُسی عضو کے اس طرح پر نہ کر سکے کہ ثقل پر بخوبی غالب تحریک خواہ ثبات عضو
بطور خواہش اور ارادہ کے کر دے بلکہ اُسکا یہ حال ہو کہ کبھی تو قوت محرکہ غالب آئے اور وہ عضو اوپر خواہ نیچے کو جھکے اور کبھی بسبب غلبہ معاوق کا ہو
وہ عضو جھکنے اور چڑھنے سے باز رہے اُسوقت رعشہ پیدا ہوگا یہ تو متیج تعریف رعشہ کی اگرچہ اچھی نہین ہے مگر تفہیم عوام کے واسطے شاید کافی ہو
متن رعشہ کی آفت قوت محرکہ مین ہوتی ہے جیسے خدر کی آفت قوت حاسہ مین ہوتی ہے۔ اور سبب آفت کا مرض رعشہ مین کبھی نفس قوت
مین ہوتا ہے۔ اور کبھی آلہ تحریک مثل عصب وغیرہ کے اور کبھی قوت اور آلہ دونون مین ہوتا ہے۔ اسلیے کہ قوت مین جب بوجہ کسی عرض کے
ضعف پیدا ہو مثلاً بوجہ خوف کے قوت ضعیف ہو جائے۔ خواہ کوئی شے ہائل اور خوفناک کا وصول باعث اس مرض کا ہو جیسے مقام بلند سے نیچے کی
طرف دیکھنا خواہ کسی دیوار بلند پر چلنا۔ خواہ بلند مرتبہ مثل حاکم جابر وغیرہ کے سامنے جا کر ہمکلام ہونا کہ اُسکی حشمت اور ہیبت سے ہاتھ پانون
تھرتھرانے لگین از ین قبیل اور امور جنسے روح مین مختلف طور کے حرکات پیدا ہون۔ جماع بھی چونکہ جب بکثرت واقع کیا جائے ایسا ہی قوت پیدا
کرتا ہے خصوصاً اگر بروقت امتلا اور شکم سیری کے زیادہ ہو اور سستی پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے باعث اس مرض کا ہوتا ہے۔ آلہ حرکت کی
وجہ سے جو سکتہ پیدا ہوتا ہے اسکا حدوث کبھی بوجہ استرخائے عصب کے ہوتا ہو کہ بعض قسم کا استرخا عصب مین پیدا ہو کر چونکہ اتنا شدید نہین ہوتا کہ فالج
پیدا کرے۔ لہذا اسی قدر بے عنوانی پیدا ہوتی ہے کہ بروقت تحریک کے بخوبی گرفت اور ٹھہرانا عضو کا عصب سے نہین ہو سکتا جیسے بروقت
استعمال شراب کثیر اور سکر متواتر کے خواہ بکثرت آب سرد کے پینے سے خواہ غیر وقت مین اُسکا استعمال کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ یا اعصاب
مین سدے پیدا ہون اور سبب ان سدون کا امتلائے کثیر بوجہ اپنے اسباب معلومہ مثل تخمہ وغیرہ کے ہوتا ہے خواہ ترک ریاضت کرنے سے
چونکہ نفوذ قوت کا جیسا چاہیے نہین ہوتا لہذا اسدے پڑ جاتے ہین۔ اور جس مادہ سے سدے پڑتے ہین کبھی اُسی مجاری سے کسی قسم کا انفعال
اور اثر پیدا ہوتا ہے کہ اس اثر کے پہونچنے سے مادۂ مذکورہ کو مجاری مین حرکت بطور نفوذ کے پیدا ہوتی ہے اور نفوذ کو مانع ہوتا ہے لہذا رعشہ
پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی اس مادہ کو کسی طرح کا انفعال نہین ہوتا۔ اور کبھی آلہ حرکت اسقدر خشک ہو جاتا ہے کہ عطف اور پیچیدہ ہونے پر
مطیع نہین رہتا اور بروقت استرسال اور چھوڑنے کسی عضو کے اگر اُسے پلٹنا خواہ پھیرنا چاہین بوجہ خشک ہونے آلہ حرکت کے یہ فعل

بخوبی پیدا نہین ہوتا بلکہ لرزش پیدا ہوکر رعشہ نمودار ہوتا ہی جو رعشہ بشرکت ضعف قوت اور آلات حرکت پیدا ہو اُسکی وجہ یہ ہیکہ آلہ حرکت کو ایسا
ضرر پہونچے کہ رفتہ رفتہ وہ ضرر قوت کو بھی پہونچ جاتا ہی- مثلاً اگر آلہ حرکت کو برد شدید خارج سی پہونچے خواہ لسع حیوان کا ضرر یا کسی خلط بارد کی اذیت پہونچے
خواہ حرارت شدید جیسے احتراق سے حرارت کا ضرر پہونچے کہ ایسے مضار کا اثر آلہ حرکت سے گذر کر قوت محرکہ تک بھی آفت پہونچاتا ہے- خواہ کوئی آفت مخصوصہ
قوت کو جداگانہ ایسی پہونچے جو قوت سے مخصوص ہے- اور عضو خاص کو آفت خاص علحدہ پہونچے کہ ان دو آفت کے ضرر ساتھ ہی پیدا ہون اور رعشہ
پیدا کرین- رعشہ کبھی جمیع اعضا مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط دونون ہاتھون مین اور کبھی فقط سر مین عارض ہوتا ہی اور وجہ اُسکی یہ ہے کہ آفت
کسی عضل کو پہونچتی ہی اور کسی کو نہین پہونچتی- کبھی دونون ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہی اور پاؤن مین نہین ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ سبب رعشہ کا اصل نخاع
مین نہین ہوتا بلکہ اُنہین شعبون مین نخاع کے جو بطرف دونون ہاتھ کے پہونچے ہین عصب سے اُنہین شعبون مین وجود اس سبب کا ہوتا ہے- یا اسوجہ سے کہ اگر چہ
سبب رعشہ کا اصل نخاع مین ہے مگر اُسکا نفض بطرف اقرب مواضع کے بہ نسبت اصل نخاع کے ہوتا ہے- اور اقرب جوانب مین یہ مادہ مندفع ہوتا ہی
اور طبیعت براہ تدبیر اسکا حفظ کرتی ہے کہ یہ مادہ نخاع تک نہ پہونچنے پاوے کہ اُسکی نہایت اور اصل تک پہونچ جاوے- اسی وجہ سے فقط ہاتھون
مین رعشہ پیدا ہوتا ہے- کبھی پاؤن مین رعشہ پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ روح محرک چونکہ اسافل بدن مین قوی تر اور شدید تر ہے- کیونکہ حاجت
ان اعضا کو اسی قدر قوی اور شدید روح کی ہے لہذا وہ روح ایسے اسباب رعشہ سی جو زیادہ قوت نہین رکھتے زیادہ منفعل نہین ہوتی- اور
اگر آلہ حرکت کو کسی قدر انفعال ہوتا ہے قوت روح محرک اُسپر غالب ہوکر دفع اس انفعال کا کردیتی ہے- اور ہاتھ مین چونکہ ایسی روح قوی نہین ہے
لہذا منفعل زیادہ ہوتی ہی اور رعشہ پیدا ہوتا ہی- رعشہ پاؤن کے پیدا کرنے کا سبب اکثر یہی ہی کہ ایک قسم کی برودت روح اور عصب مین ضعف پیدا کرتی ہی
خواہ کوئی رطوبت جو بجا افراط ہو اُس سے ارخا پیدا ہو لیکن یہ ارخا حد فالج نہ پہونچے- بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو وہ رعشہ بوجہ پیدا ہونے
اختلاط ذہن کے خود بخود زائل ہوجاتا ہی اگر اُسی زمانہ مین اختلاط ذہن پیدا ہو- اور جالینوس نے اس قول کو پسند نہین کیا ہی حالانکہ ناپسند کرنیکی کوئی موجہ نہین ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب سے زیادہ دشوار رعشہ کی وہ قسم ہی جو بائین طرف سے جاڑون مین شروع ہو اور مشائخ کا رعشہ کسی دوا سے زائل
نہین ہوتا علامات رعشہ کے بھی یہی علامات مذکورہ سابق ہین کہ وہ سب ظاہر ہین کچھ اُنکی توضیح کی ضرورت نہین معالجات رعشہ کے
جمیع اقسام مین تسخین سے علاج کرنا چاہیے اور امتلا کو باطل کرنا- اور استفراغ مادہ کا جس طرح ممکن ہو اور تقویت عصب کی اور اُسکی ترطیب
بھی کرنی چاہیے- اگر ترطیب کی حاجت ہو- جو ارتعاش بوجہ ضعف مرض کے پیدا ہو اُسمین تقویت عصب کی ضرور ہے اور اگر بوجہ برودت
ناگہانی کے خواہ کسی مشروب کے ضرر سے پیدا ہوا ہو اُسوقت تسخین بذریعہ دوا کے پیدا کرنی چاہیے- اور غمز یعنے دبانا اور دلک یعنے مالش
کرنا اور نفض یعنے پاشان کرنا مادہ کا جس جہت مین ہو سکے بشرطیکہ واجب ہو یہ سب امور جس طرح قانون عام مین مذکور ہوے اُسی طور پر
کرنے چاہئین اور آب دریا خواہ میاہ حامہ یعنے کبریت کے اثر کے پانی جیسے نطرونی اور زرنیخی اور قفری اور کبریتی اور آب دریا سے نہلانا بھی
نافع ہی- اگر سبب رعشہ کا استعمال آب سرد کا ہو نطرون اور خردل سے تکمید کرنی چاہیے- اور تمریخ روغن قسط کی بھی کرین- اور اگر بوجہ کثرت شرب
شراب کے یہ مرض پیدا ہو پہلے استفراغ کرین اور روغن قنا اور شیطرج کا روغیرہ اور جو چیز اسکے قریب ہین استعمال کرین اور ہمیشہ مالش روغن بارد
جیسے سورہ کہتے ہین کرنی چاہیے اور روغن جندبیدستر یعنے بسکمبرہ کو رعشہ کے علاج مین خاصیت عجیب ہے- اسی طرح اگر بسکمبیرہ تر و تازہ
پیسکر ضماد کرین- اگر سبب رعشہ کا اخلاط ایسے غلیظ ہون جو سرایت کرگئے ہین اور مجاری وغیرہ مین ڈوبے ہوے ہین اور اُنکے تشرب سے مرض مین
رسوخ ہوگیا ہی چاہیے کہ پچھنے کا استعمال پہلے فقرہ پر فقرات گردن سے کرین اور ایسے آبزن مین بٹھائین جسمین روغن گرم اور شوربا اُن حیوانات کا

داخل ہو جو باب فالج مین خواہ تشنج اور کزاز مین مذکور ہو چکے - اور آخرکار جب ان تدابیر سے فائدہ نہو تو بعد بستر شراب العسل کے ہمراہ پلائین کہ اُسکے ساتھ ایارجات
کبار کا بھی استعمال ہو - اور یہ گولی جو سداب اور اسقولوقندریون سے مرکب ہو استعمال کرین اور دماغ ارنب یعنے خرگوش کے بھیجے کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہی
کہ اُسے بھون کر کھلانا چاہیے - مرتعش کو یہ بھی مفید ہے کہ شراب العسل کو ہمراہ ایسے جوشاندہ کے پیے جسمین خطمی اور برگ مونیون نصف اوقیہ جوش دیا ہو اسیطرح
عصارہ غافث ہمراہ پانی کے پلائین اور بعینہ جو علاج استرخا کا ہی اُسکا استعمال کرین - اگر رعشہ خاص سر مین ہو اُسکی دوا سے مجرب یہ ہی اسطوخودوس
ایک درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی باندھکر خواہ شراب عسل مین گھول کر استعمال کرین - حب قوقایا بھی اُنکے واسطے مجرب ہے
کہ ایک درہم سے ڈیڑھ درہم تک ہر ایک عشرہ مین ایک مرتبہ استعمال کرین - غذا ایسی چاہیے کہ سریع الہضم ہو اور شراب انکو مضر ہے اسیطرح آب سرد
بھی مضر ہی بہت اچھا اور بے خطر انکے واسطے آب باران ہے - اور اسیطرح ہر ایک مرض عصبی کے واسطے آب باران مفید ہے - اور کثرت غذاے غلیظ سے
ان بیمارون کو ضرر پہونچتا ہی اور غذاے رطب اور فصد بھی انکو مضر ہے

فصل چھٹی بیان مین خدر کے

خدر کی لفظ طب کی کتابون مین
مختلف طور پر استعمال کی جاتی ہے - کبھی لفظ خدر کی بمعنی رعشہ کے بولتے ہین مگر ہم اور بھی اکثر لوگ لفظ خدر کو جب بولتے ہین اُس سے مراد یہ
ہوتی ہے کہ خدر وہ مرض ہے جسمین حس لمس کو آفت پہونچے یا اتنی آفت پہونچے کہ اُس حس کا بطلان ہو جاے خواہ کم آفت ہو کر نقصان
قوت لمس مین پیدا کری اور اُسکے ہمراہ رعشہ ہوتا ہے اور اگر ضعیف ہو استرخا پیدا ہوگا اگر خدر کو استحکام ہو جاے اسلیے کہ قوت حس کے نفوذ سے
باز نہین رہتی مگر اُسکے ہمراہ حرکت بھی ممتنع ہو جاتی ہی چنانچہ اس حکم کو بار بار ہم ثابت کر چکے ہین - گو بعض اوقات مین خدر کا عروض بدون غیر حرکت کے
بھی ہو اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ عصب حس و حرکت کے انفعال مین اختلاف ہے - خدر کا سبب یا ضعف قوت ہوتا ہے جیسا حمیات قوی مین
جو حادہ ہون اور نوبت خدر کی پہونچاوین جیسے جو شخص قریب بہ غشی ہو خواہ نزدیک زمانہ موت کے خدر عارض ہوتا ہے بوجہ ضعف قوت کے -
یا سبب خدر کا آلہ حرکت مین پیدا ہوتا ہے کہ اُسکا مزاج بوجہ برد شدید کے فاسد ہو جاے مثلاً کسی دوا کے پینے کی وجہ سے خواہ کسی حیوان کے
کاٹنے سے جیسے وہ بچھو جو پانی مین رہتا ہے خواہ وہ مچھلی جسے رعادہ کہتے ہین اُسکے چھونے سے پیدا ہوتا ہے - اور اس مچھلی کو ارتعا بھی کہتے ہین -
خواہ کسی دواے مخدر کے پینے سے جیسے افیون کہ اسکی وجہ سے اُس روح مین غلظ پیدا ہوتا ہے جو آلہ قوت ہے خواہ اُسی روح مین ضعف پیدا
ہوتا ہی خواہ اُسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہی کسی حرارت شدیدہ کے پہونچنے سے جیسے کسی کو سانپ کاٹے خواہ حمام مین دیر تک ٹھہرے اور وہ حمام زیادہ گرم ہو
خواہ حمیات محرقہ کی حرارت زیادہ روح کو پہونچے - خواہ جوہر عصب مین غلظ پیدا ہوا اور اسوجہ سے اچھی طرح نفوذ روح کا نہوسکے اور یہی وجہ ہے
کہ پاؤن کے چھونے مین بہ قیاس ہاتھ کے چھونے کے ایک طرح کا خدر محسوس ہوتا ہی کہ پاؤن کے اعصاب غلیظ ہین - خواہ سدہ غلیظ اخلاط کی واقع
ہون - خون غلیظ ہو یا بلغم یا سودا اور اس جہت سے خدر واقع ہو اور کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ خلط صفراوی کی وجہ سے خدر پیدا ہو - خواہ سدے کے
بوجہ تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہون - خواہ تنگی کسی خراج کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش کے پیدا ہوئی ہو خواہ
لیٹنے کی وجہ سے وضع مین عصب کے ایسی تنگی پیدا ہو کہ بیٹھ لیٹ جاے اور فشار مین واقع ہو خواہ کوئی وضع خاص موجب اس انضغاط کی ہو کہ اُسکی وجہ سے
مسالک روح کے بند ہو جائین - انسداد مسالک کے سبب سے جو خدر پیدا ہوتا ہی اکثر اُسکا سبب خون کا نہ پہونچنا ہوتا ہے جب خون کی رسائی بوجہ تبدیل
وضع ہو پھر فوراً زائل ہو جاتا ہی - اور پھر خون اپنے خاص مقام پر پہونچ جاتا ہی اور حس بھی بدستور عود کر آتی ہے - اور کبھی بوجہ خشکی کے مسالک
بند ہو جاتے ہین - اسواسطے کہ لیفون کا اجتماع اور انطباق پیدا ہوتا ہے اور باہم چسپیدہ ہو کر مانع نفوذ روح کے ہوتی ہی - یہ قسم نہایت بد ہی کبھی
سدہ بوجہ استرخا کے بھی عارض ہوتا ہی کہ وہ استرخا ایک رطوبت مزاجی سے اور رسافح سے پیدا ہوتا ہے جو بلا مادہ ہوتی ہے اور اس استرخا کے

تابع الانطباق مجاری بھی ہوتا ہے۔ اسباب خدر کے کبھی دماغ مین پیدا ہوتے ہین۔ پھر اگر تمام دماغ مین یہ اسباب پیدا ہون یا مین خدر بھی تمام جسم مین عارض ہوگا اور اُسی وزن قابل ہو مہلت اسمین نہین ہوتی۔ اور کبھی فقط نخاع مین سبب خدر کا پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی فقرہ سے اسکا شروع ہوتا ہے اور کبھی کسی عصب کے شعبہ مین ابتدا ہوتی ہے جب خدر مزمن ہو جا اور وہ خدر بارد ہو اور زمانہ اُسکا طولانی ہو جاوے استرخا پیدا ہوگا اور جو خدر غالب ہو منذر سکتہ اور صرع اور تشنج ہوتا ہے خواہ منذر بہ کزاز ہوگا اسطرح کہ یہ امراض اُس مریض کو آیندہ عارض ہونگے۔ اور چہرہ کا خدر منذر بہ لقوہ ہوتا ہے اور اکثر ذات الریہ اور ذات الجنب اور سرسام بارد کے بعد خدر پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کے اجزا مین قرطم کی شرکت سے عصب مین سخونت پیدا ہوتی مراد یہ ہے کہ بعد تسخین عصب کے جو قرطم سے پیدا ہو گمان عروض خدر یا بس کا ہے لہذا حقنہ مین قرطم کی شرکت جائز نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت خدر مین لزوم ہو اور استفراغ سے بھی اُسکا ازالہ نہو بلکہ بعد استفراغ کے دوبارہ پیدا ہو پس وہ خدر منذر بہ سکتہ ہوتا ہے علامات وہی علامات جو مکرر مذکور ہو چکے خدر کے علامات ہین اور جو علامات رعشہ مین بیان ہوئے یہان بھی اُنکا لحاظ کرنا چاہیے اور اُنھین سے استدلال اقسام خدر پر کرنا چاہیے اور خدر کی زیادتی و کمی اُنھین اسباب کی زیادتی اور کمی سے ہوتی ہے **معالجات** علاج بھی وہی ہے جو رعشہ کے معالجات مین مذکور ہوا یہان فرق اتنا ہے کہ اگر خدر بوجہ غلبۂ خون کے ہو اور علامات اور دلائل غلبۂ خون کے قائم ہون کہ امتلا رگون مین پیدا ہو اور اوداج مین انتفاخ بدن مین ثقل اور گرانی نیند کا غلبہ چہرہ پر سرخی اور آنکھون مین سرخی علیٰ ہذا القیاس اور علامات غلبۂ خون کے پھر اُس وقت فصد کرنی مناسب ہے اور فصد بھی ایسی گہری اور پوری کھولی جاوے کہ خون کی مقدار کثیر نکلے غالبًا یہی تدبیر کافی اور روائی ہوگی اور ازالہ خدر ہو جائیگا خواہ اور تدابیر کے اصلاح کی بھی حاجت ہوگی اور غذا کی تخفیف کرنے سے بعد فصد کے زوال مرض ہو جاوے گا۔ اگر خدر کسی عضو مین بوجہ سبب آلت خواہ بادی یعنے ضربہ کے ظاہر ہو جیسے برودت خارجی مبدا مین عصب کے پہونچے جو اُس عضو تک آیا ہے اُسوقت فقط علاج محل خدر اور موضع خاص پر اکتفا نکرنا چاہیے بلکہ دماغ پر بھی لگانا ضرور ہے اور اسی طرح علاج مبدا کا اُسی عصب کے جو اُس تک آیا ہے کرنا لازم ہے۔ خدر کا معالجہ بہت مفید یہ بھی ہے کہ اُسی عضو کی ریاضت خاص کرین اور ہمیشہ اُسے حرکت دیتے رہین

فصل ستاونوین اختلاج کے بیان مین

اختلاج حرکت عضلاتی ہے یعنے عضل کی حرکت سے جو بیحرک جسم مین پیدا ہو کبھی عضلہ کے ہمراہ وہ جلد جو عضلہ سے ملی ہوئی ہے بھی متحرک ہوتی ہے اور پیدایش اس حرکت اختلاجی کی ایسی ریح سے ہوتی ہے جو غلیظ اور نفاخ ہوتی ہے اس امر کی دلیل کہ ریح سے ہوتی ہے یہ ہے کہ بہت جلد اختلاج کا زوال ہو جاتا ہے اور سوائے اُن ابدان کے جو بارد ہین خواہ اسباب باردہ اور شراب اشیاء باردہ سے اور کہین اور کسی طرح پیدا نہین ہوتی۔ اور مسخنات کے استعمال سے اسمین تسکین پیدا ہوتی ہے اور ریح غلیظ سے اسکے پیدا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ بدون تحریک عضو مختلج کے اسکا زوال نہین ہوتا اور نہ متحلل ہوتی ہے اور اختلاج کی حرکت عضلاتی لحمی عصبی ہونے پر دلیل یہ ہے کہ جو چیز نرم زیادہ ہے جیسے جوہر دماغ اُسمین احتقان ریح کا نہین ہوتا اسی طرح جو شے زیادہ سخت مثل ہڈی کی ہے اُسمین بھی احتقان ریح کا ممکن نہین ہے۔ بلکہ ریح کا احتقان اُسی جگہ ہوگا جو درمیان نرمی اور سختی کے متوسط ہو اور عضل کا حال سختی اور نرمی مین یہی ہے جیسا تشریح مین ثابت ہو چکا۔ اسباب اختلاج کی قوت مبردہ اور مادہ رطب ہے اور کبھی اختلاج بوجہ بعض اعراض نفسانی کے بھی عارض ہوتا ہے خصوصًا فرح اور خوشی سے اور اسیطرح غم اور غضب وغیرہ سے اسلیے کہ حرکت سے سرعت کے مواد کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر اختلاج تمام بدن مین عام ہو جاوے منذر بہ سکتہ اور کزاز ہوگا۔ اور اگر اختلاج ہمیشہ مراق مین رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہے۔ اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ رہے لقوہ کا منذر ہے اور پستان کے نیچے کا اختلاج بیشتر ورم حجاب پر دلیل ہوگا اسلیے کہ وہان کا اختلاج اسی ورم کے توابع سے ہے **معالجات** کمادات مسخنہ سے تکمید کرین اگر اس سے

زایل ہوجاے فبہا اور نہ ادہان محللہ کا استعمال کرین مگر ضعیف القوۃ سے شروع کرین اور رفتہ رفتہ قوت ادہان کی بڑہائین بسبب اس کے بھی فایدہ نہو
مسہل کا استعمال کرین اور بعد فراغ کے مسہل سے ہمیشہ تمریخ عضو مختلج کے ادویہ مسخنہ سے کرتے رہین - جند بیدستر ہمراہ زنبق کے اختلاج کی واسطے عجیب النفع ہی
اور پانی برف کا اور خمر کثیر خواہ جو چیز کہ اُسمین نفخ اور تبرید ہو استعمال نکرنا چاہیے - اور علاج اختلاج کا قریب بہ علاج رعشہ اور خدر وغیرہ کی ہے - اب
امراض سر کے ذکر سے ہم فارغ ہوکر ختم کلام کرتے ہین اور فقط امراض حسیہ اور امراض حرکت خواہ امراض وضع جو اعضاے راس کے ہین اُنہین پر اقتصار
کیا گیا اور رام اور تفرق اتصال وغیرہ کا بیان کتاب چہارم مین انشاء اللہ تعالے کیا جائیگا

فن سوم آنکھہ کی تشریح اور اُسکے احوال اور امراض کے بیان مین

اور اُسمین چار مقالہ ہین مقالہ پہلا اُسمین چند فصلین ہین **فصل اول تشریح مین آنکھہ کی** قوت ابصار کی اور مادہ روح باصرہ کا آنکھہ تک
پہونچنا اُن دونون عصب کے ذریعہ سے جو مجوف ہین اور اُنکا ذکر باب تشریح مین بخوبی ہوچکا کہ اُنمین تقاطع صلیبی واقع ہوا ہی اور جب یہ عصبیہ اور جھلیان جو اُسکے
ہمراہ ہین بطرف اسفل منحدر ہوتی ہین ہر ایک طرف اور سر ان دونون کا وسیع ہوجاتا ہی - اور اُسمین بذریعہ رطوبت کے امتلا پیدا ہوتا ہی اور اتساع یعنے
پہیلنا اطراف ان دونون کا اس شکل پر ہوتا ہے کہ جو رطوبت حدقہ مین ہے اُسپر محیط ہوتے ہین - یہ رطوبت جو حدقہ مین ہے اُسکے بیچ کے حصہ کو رطوبت
جلیدیہ کہتے ہین اور جلیدیہ ایک رطوبت صاف کو کہتے ہین جو مثل برد یعنے اولہ کے ہے - اور شکل جلیدیہ کی مستدیر یعنے گول ہے - اور اسکی تفرطح یعنے
پہیل کر گسترده ہونے سے آگے کی جانب مستدیر ہونے مین کمی ہوگئی اور جدہر پہیلی ہی یعنے بطرف قدام کے اُسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کی شبح خواہ صورت
اُسمین منطبع ہو اُسکی مقدار وافر ہوجاے - اور چہوٹی چہوٹی چیزین جو دیکہی جاتی ہین اُن کی شبح کی مقدار پوری اُسمین منقش ہو - جب یہ رطوبت
بطرف قدام کے پہیل گئی پہر اُسکی مقدار استدارت کی بطرف اندرون کے کم ہوگی اور اندر کی طرف تہوڑی سی دقیق اور باریک ہوگی - اسکا
فایدہ یہ ہے کہ جو اجسام مرئیہ بذریعہ اشباح اُس سے ملاقی ہوتے ہین اور اُنمین استعراض اور وسعت بوجہ دقت یعنے باریکی جس سے پیدا ہوتا ہے
اُس سے انطباق اس رطوبت کا بخوبی ہو - اور وجہ استعراض اور دقت اُن اجسام کے یہی ہی تاکہ بخوبی التقا اُنکا اس سے ہوجاے ورنہ اس مین
سمانے کی گنجایش نہ پاتے - رطوبت جلیدیہ جو ٹہیک وسط مین رکہی گئی ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ اُس مقام سے بہتر کوئی اور جاے محفوظ ایسی نازک اور
بکار آمد چیز کے واسطے نہ تہی - اس رطوبت جلیدیہ کے پیچہے ایک رطوبت اور مخلوق ہوئی ہے دماغ سے واسطے تغذیہ رطوبت جلیدیہ کے اسواسطے
کہ خون اور رطوبت جلیدیہ مین چونکہ تفاوت اور اختلاف جوہری ہے لہذا خون سے اسکی غذا نہین ہوسکتی - اور یہ رطوبت بنام زجاجی موسوم
ہوئی کہ مشابہ زجاج یعنے آبگینہ گداختہ کے ہے قوام مین اور رنگ مین بہی شیشہ کے مشابہ ہے - یعنے صاف اور مائل باندک حمرت ہی صفائی
کی ضرورت یہ تہی کہ اس رطوبت سے غذا ایک شے صاف یعنے جلیدیہ کی بنتی ہے - اور سرخی اندک کے جو باقی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جوہر خون سے
پیدا ہوئی اور بہمہ وجوہ اسکا استحالہ ایسا نہین ہوا ہے کہ جسکی غذا یہ ہوتی ہے اُسکے جوہر سے جمیع اعراض اور کیفیات مین ہمرنگ اور مشابہ
ہوجاے - اور یہ رطوبت زجاجی رطوبت جلیدیہ کے پیچہے اسواسطے رکہی گئی کہ اس رطوبت کو دماغ نے بتوسط شبکیہ کے جسکا ذکر آگے آتا ہی
بہیجا ہے لہذا واجب ہوا کہ بطرف دماغ اور اُسکی جانب مین رہے - رطوبت زجاجی اوپر نصف موخر رطوبت جلیدیہ کے محیط ہے اُس
بڑے دائرہ کو جو بمنزلہ منطقہ کے ہر ایک کرہ مین ہوتا ہی اور اُس سے بڑا کوئی دائرہ نہین مترجم کہتا ہی ابہی اوپر مذکور ہوچکا کہ رطوبت
جلیدیہ آگے کی طرف پہیلی ہی - اور پیچہے کی طرف سمٹی ہوئی ہی پس مجموع شکل اسکی کروی تام الاستدارہ نہوگی اور ایسی شکل کا اعظم دوائر

یعنے منطقہ ضرور نہین ہے کہ ٹھیک نصف اور وسط حقیقی پر ہو بلکہ جیسا ثاؤذوسیوس نے کتاب اُکر مین ثابت کیا ہی کہ بقدر خروج شکل مستدیرہ کی گرد بیچ سے
اعظم دوائر کا الگ ہونا نصف صحیح سے ہوتا ہی اسیطرح یہان بھی احتوار رطوبت زجاجی کا کرہ جلیدیہ کے اعظم دوائر یا نصف سے الگ ہوگا۔ اور اسیواسطے
عبارت شیخ مین یہ لفظ واقع ہی کہ نصف موخر مین جو بڑا دائرہ ہی اُسپر واقع ہے اور یہ نہ کہا کہ رطوبت جلیدیہ کے نصف پر جو بڑا دائرہ ہے اُسپر محیط ہے
متن رطوبت جلیدی سے آگے ایک اور رطوبت واقع ہے کہ اُسے بیضیہ کہتے ہین اسلیے کہ وہ مشابہ سپیدی بیضہ کے ہے یہ رطوبت بیضیہ گویا رطوبت
جلیدیہ کی فضلہ ہے۔ اور صاف چیز کا فضلہ بھی صاف ہی ہوتا ہے۔ رطوبت بیضیہ کی جگہ آگے رطوبت جلیدیہ کے منسوب دو سبب کی طرف ہے۔ ایک سبب
متقدم اور سابق جسے علت فاعلی کہتے ہین۔ دوسرا سبب تامی جسے علت غائی کہتے ہین سبب فاعلی یہ ہی کہ ہر ایک غذا کا فضلہ جہت مین بجانب
مقابل اُس غذا کے رہنا چاہیے اور چونکہ غذا جلیدیہ کی رطوبت زجاجی اور پر جلیدیہ کے ہے۔ پس فضلہ اُسکا یعنے رطوبت بیضیہ جلیدیہ سے نیچے ضرور رہے گا
اور سبب تامی یعنی علت غائی اس رطوبت کے آگے جلیدیہ کے رہنے کی یہ ہے تاکہ اثر ضو کا بتدریج رطوبت جلیدیہ تک پہونچے اور رطوبت بیضیہ بمنزلہ سپر
محافظت کے جلیدیہ کے واسطے رہے۔ پھر چونکہ جو عصبہ حامل رطوبت ہی اُسکا کنارہ دونون رطوبت زجاجی اور جلیدی کو اُس مقام تک محتوی اور شامل ہے
جہان سے رطوبت بیضیہ کی ابتدا اور جلیدیہ کی انتہا ہے۔ اور یہی مقام اکلیل کا ہے اور راس عصبہ کا کنارہ اس طرح محتوی اس رطوبت کا ہے
جیسے شبکہ کے اندر صید سما جاتا ہے اسی واسطے اس کنارہ کو شبکیہ کہتے ہین اور اسی عصبہ کے کنارہ سے ایک شے مثل نسج عنکبوت کے اوگتی ہے کہ اُس
نسج عنکبوتی سے ایک پردہ باریک لطیف ایسا اوگتا ہے جسکے ہمراہ چند ڈورے بھی نفوذ کرتے ہین جنکا خروج اُس جزء سے ہوتا ہے جو مشیمی نام رکھتا ہے
اور آئندہ اُسکا بیان ہم کرینگے۔ اور یہ صفاق لطیف درمیان رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے حاجز اور مانع مقرر کیا گیا تاکہ درمیان لطیف اور کثیف
یعنے جلیدیہ اور بیضیہ کے مانع رہے اور تاکہ اُسکی یعنے جلیدیہ کی غذا آگے کی جانب سے شبکی اور مشیمی مین نفوذ کرتی ہوئی آیا کرے۔ یہ صفاق رقیق
اور مثل نسج عنکبوت کے اس غرض سے مخلوق ہوا کہ اگر کثیف ہوتا اور جالدار تیلا نہوتا اور باینہمہ منھ پر جلیدیہ کے قائم رہتا کچھ عجب نہ تھا کہ جو ضو
اور روشنی رطوبت بیضیہ سے اسکی طرف آتی اُسکا حاجب اور مانع ہوتا۔ پتلی جھلی یعنے صفاق مذکور کے کنارہ سے بعد ازان کہ ممتلی ہو جاے
اپنے مادۂ خلقت سے چند عروق ایسے مین ہین جیسے مشیمہ کی شکل ہے اور کنارہ مذکور سے ان عروق کا پیدا ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ درحقیقت
منفذ غذا کا وہی ہے اور اُسکے جمیع اجزا کو ضرور نہین ہے کہ منفعت غذائی پر آمادہ اور مہیا کیے جائین بلکہ وہ جزو موخر جنکو ہم کنارہ اور طرف
کہتے ہین اور جہان سے یہ عروق بطور مشیمہ کے منتسج ہوے ہین قابل اس منفعت کے تھا اور اُسکا نام مشیمی رکھا گیا اور اس کنارہ سے بڑھ کر
آگے کی طرف جو کچھ مقدار صفاق کی متجاوز ہوئی ہی وہ کسی قدر ثخین اور گندہ مائل بغلاظت ہے اور اُسکا رنگ آسمان گونی درمیان سپیدی اور
سیاہی کے بنا گیا تاکہ بصر کو جمع کرے۔ اور تعدیل ضو کی بوجہ نیلگون ہونیکے اسطرح پر کرے جیسے ہماری آنکھ بند کرنے سے ایک قسم کی ظلمت پیدا ہو کر
وہ فعل کرتی ہے یعنے جسوقت ہماری بصارت مین کلال اور خیرگی بوجہ زیادتی ضو خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اُسکے رفع کرنیکی تدبیر
ہم یہی کرتے ہین کہ آنکھیں بند کرکے پناہ اور ملجا بطرف ظلمت کے ڈھونڈھتے ہین تاکہ ظلمت اور ضو سے جو ترکیب حاصل ہو اور اس ترکیب کو بھی
آسمانی رنگ سے مشابہت ہو جاتی ہے اور ہماری آنکھ اور بصارت کی حفاظت اور رفع کلال مین پوری مدد ملتی ہے۔ اُسیطرح یہ صفاق
علینظا ہر وقت ہمارے بصر کو ایسی ہی آرام دہی باذن خالق حکیم تعالی شانہ وجل برہانہ کے کیا کرتی ہے بوجہ اپنے رنگ کے جو آسمانی
مخلوق ہوا ہے۔ دوسرا فائدہ اس صفاق گندہ کا یہ ہے کہ بیچ مین ان رطوبات اور قرنیہ کے جو زیادہ سخت ہے حائل ہو اور مثل متوسط
عدل کے نرم اور سخت کے اتصال کو درست کرے کہ ایک دوسرے کا گزند نہ پہونچنے پاوے۔ اور تیسرا فائدہ اُسکا یہ ہے کہ قرنیہ کی غذا اُس

چیز سے دیا گیا ہے جو شیشہ سے اس تک پہونچتی ہے - اسپر صفاق ثخین کا احاطہ آگے کی طرف تمام و کمال نہین ہوا ہے بلکہ اسکے آگے ایک فرجہ اور سوراخ کے طور پر چھوڑ دیا گیا ہے
فائدہ اسکا یہ ہے کہ اشباح اور صور کے پہونچنے کو مانع نہو یعنے اگر پورا احاطہ اسکا ہو تو بوجہ ثخن اور ظلمت رنگ کے رسائی اشباح مین رخنۂ عظیم واقع ہوتا وہ ثقبہ اور
سوراخ جو اس صفاق غلیظ مین چھوٹ رہا ہے اسکی صورت ایسی ہے جیسے انگور کی ٹہنی توڑلنے کے بعد ایک گڑھا سا وسط مین انگور کے پڑ جاتا ہے
اسی سوراخ کی راہ سے اشباح کا گذر ہوتا ہے - اور یہی سوراخ ہے کہ جب بند ہو جاتا ہے بصارت کو مانع ہوتا ہے اور اسی صفاق گندہ کو طبقہ
عنبیہ کہتے ہین اسی مشابہت سے جو ابھی مذکور ہوئی - اس طبقۂ عنبیہ کے اندر جہان کہ یہ ملاقی رطوبت جلیدیہ سے ہے چند ریشہ پیدا ہوئے ہین
تاکہ مشابہ جسم نرم اور متخلخل کے ہو جاے اور اسکے ملنے کی اذیت رطوبت مذکورہ سے بہت کم پہونچے اس طبقۂ عنبیہ کے سب سے زیادہ سخت وہی اجزا
ہین آگے کی طرف جہان پر اس سے ملاقات طبقۂ قرنیہ سے ہوتی ہے جو خود بھی بہت سخت ہے - ایضاً جس مقام پر عنبیہ مین ثقبہ پیدا ہوا ہے وہ مقام بھی
سخت اور صلب ہے - اور اس ثقبہ مین رطوبت اور روح بھری ہوئی ہے رطوبت سے ممتلی ہونے کا فائدہ اوپر مذکور ہو چکا اور روح بھرنے کا ثبوت یہ ہے
کہ بروقت قرب موت کے لاغر اور چسپیدہ ہونا اس مقام کا جو موازی ثقبۂ مذکورہ کے ہے - واضح دلیل وجود روح پر ہے - دوسرا حجاب یعنے پردہ بہت
ہی تنگ اور سخت ہے تاکہ ضبط اجسام محویہ کا بخوبی کر سکے اور اسکی سطح موخر تنگ اور صفیق ہے اور سخت ہے اور جزو مقدم اس پردہ کا نہایت رقیق
چشم پر محیط ہے اور شفاف اسقدر ہے کہ مانع ابصار نہین ہوتا ہے اسی جہت سے اسکا رنگ مثل اس قرن سینگ کے ہے جو بوجہ تراشنے اور چھیلنے
کے رقیق اور پتلا ہو جاے اور اسی سبب سے اسکا نام قرنیہ رکھا گیا - سب سے زیادہ ضعیف اسکا وہ جزو ہے جو آگے کی طرف متصل ہے یعنے بیرون
چشم کی طرف - طبقۂ قرنیہ در حقیقت گویا مرکب چند طبقات باریک سے ہے جنکا شمار چار طبقات سے کیا جاتا ہے - ہر ایک ان چارون مین بمنزلہ ایک
چھلکے کے ہے اس طرح پر انکی ترکیب ہوئی ہے کہ قرنیہ جو واحد بالترکیب ہوا ہے انہین قشور کے اجتماع سے اگر ایک قشر ان چارون مین جدا ہو کر گر پڑے
تمام طبقۂ قرنیہ پر آفت نہ پہونچے - بعض اطبا نے قرنیہ مین چار طبقون کی جگہ تین ہی طبقے شمار کیے ہین انکا قول یہ ہے کہ قرنیہ مرکب تین طبقات
سے ہے - انہین طبقات سے قرنیہ کے ایک وہ بھی ہے جو محاذی ثقبۂ مذکورہ کے ہے اسلیے کہ وہ مقام مستور رکھنے اور بچانے کی طرف زیادہ تر
محتاج ہے تیسرا حجاب خواہ طبقہ جسکو ملتحمہ کہتے ہین اسکی کیفیت یہ ہے کہ عضل حرکت مقلہ یعنے آنکھ کے ڈھیلے سے مختلط ہے سب کو ہم نے
باب تشریح مین بخوبی بیان کیا ہے - مژہ کی خلقت سے یہ غرض ہے کہ آنکھون مین اڑ کے جو چیز پہونچے اور گرد پہونچا ہے اسے منع کرین خواہ سر سے
جو چیز اوتر کے آنکھ مین ایذا پہونچاے اسے روکین اور جب بند کی جائین خواہ جھپکا کرین بوجہ پیدا ہونے تاریکی کے اندر آنکھون کی تعدیل
ضو کی بسبب اس تاریکی کے ہوا کرے اسلیے کہ سیاہی کا خاصہ ہے کہ نور کو جمع کر دیتی ہے - مژہ کا مغرس یعنے مقام اسکی روئیدگی کا ایک جھلی
جو مشابہ غضروف کے ہے مقرر کی گئی تاکہ انکا کھڑا ہونا اور سیدھا ہونا اچھی طرح سے درست رہے اور بوجہ ضعف اور بے طاقت ہونے جڑ کے
ڈھیلی ہو کر گر نہ پڑین جیسا ہر ایک چیز کے گاڑنے مین یہی قاعدہ ہے کہ جب تک وہ مغاک نہ کہ گاڑنے کے واسطے کھودا جاتا ہے مستحکم نہو سیدھی کھڑی
نہین رہتی اور اسی غشاء غضروفی کا دوسرا فایدہ یہ ہے کہ جو عضلہ کہ اس سے آنکھون کا کھولنا متعلق ہے اور اسی جھلی پر اسکا تکیہ اور استناد ہے
جب یہ غشاء غضروفی استواری مین مثل استخوان کے ہوئی بوجہ استواری تحریک چشم پر اس عضلہ کو بخوبی اقتدار حاصل ہوتا ہے - پلکون کے
اجزا مین پہلے تو جلد ہے اسکے بعد ایک پرت جھلی کا اسکے بعد وہ چربی جو درمیان دونون پرت کے واقع ہے اسکے بعد عضلہ یعنی اسکے بعد دوسرا
پرت جھلی کا اور یہ اوپر والا پرت ہے اور نیچے کے پرت کا انعقاد اور بستگی اجزاے عضلہ سے ہوئی ہے اور جس مقام کی شق مین خطرہ ہے
جو متصل جانب فوق سے نزدیک مبدا عضلہ کے ہے فصل دوسری بیان مین شناخت احوال اور امزجۂ چشم کے

اور بیان عام امراض چشم کا آنکھ کا مزاج بذریعۂ لمس کے اور حرکت کے بھی پہچانا جاتا ہے - اور آنکھ کی رگون سے اور اُنکے رنگ سے اور شکل اور مقدار اور فعل
خاص سے اور جو کچھ آنکھ سے بہ کر نکلے اُس سے بھی شناخت ہوسکتی ہے - اور جن چیزون سے آنکھ کو انفعال ہوتا ہے اور اثر پہونچتا ہے وہ بھی ذریعۂ شناخت
احوال اور مزاج آنکھ کی ہوتی ہین - لمس کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ بر وقت لمس کے آنکھ مین گرمی خواہ سردی خواہ صلابت یبس کی یا نرمی رطوبت
کی محسوس ہو - اور حرکت کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ اگر یہ سب کی حرکت ہو حرارت خواہ یبوست پر دلالت کرے گی اور ان دونون مین تفرقہ بذریعۂ
لمس کے ہوجائیگا - اور اگر حرکت ثقیل ہو اور آنکھین بوجھل رہین برودت اور رطوبت پر دلیل ہے - رگون سے آنکھ کی شناخت اسطرح کرنی
چاہیے کہ اگر موٹی اور چوڑی ہون حرارت مزاج چشم پر دلیل ہونگی اور اگر باریک اور سُبک ہون برودت مزاج پر دلالت کرین گی - پھر اگر
خالی ہون یبوست مزاج پر دلالت ہوگی اور اگر رگون مین امتلا ہو کثرت مادہ اور رطوبت مزاج پر آگاہی دین گی - آنکھون کے رنگ سے شناخت
اسطرح پر ہوتی ہے کہ ہر ایک رنگ خلط غالب پر دلیل ہوتا ہے کہ دموی پر سرخ اور صفراوی پر زرد اور بلغمی پر رصاصی اور سوداوی پر کدر یعنے تیرہ
شکل سے آنکھون کے مزاج کی شناخت یہ ہے کہ آنکھون کی شکل اچھی ہوتی - بہ نسبت ہر بلد کے اُنکی قوت خلقت پر دلیل ہے - اور بد شکل کو
دلالت ضعف خلقت پر ہے - چھوٹا بڑا ہونا آنکھ کا دلیل خوبی اور زبونی پر اُسی طرح ہے جیسا سر کی بزرگی اور کوچکی بیان ہوئی - خاص افعال
آنکھ کی دلالت احوال چشم پر یہ ہے کہ اگر باریک اشیا کو دور اور نزدیک سے یکسان اور بہ نسبت مشابہ مقدار واجب پر دیکھین (اور جو
مقدار بذریعۂ علم مناظر کے ہر ایک مبصر کے واسطے مقادیر مبصرہ کی بنظر اختلاف حجم اور مسافت کے ثابت ہوچکی اور جو زاویہ رویت مقتضی
کسی مقدار معین مثلاً ثلث اور ربع اور خمس وغیرہ کے دیکھنے کا ہو اُسمین کمی بیشی حسابی واقع نہو اور جس مقام سے زاویہ رویت قائمہ پیدا ہو
وہان سے پوری شکل اور جہان سے منفرجہ خواہ حادہ بنے بڑی اور چھوٹی بمقدار بزرگی اور کوچکی زاویہ کے نظر آے) اور با اینہمہ جو چیزین
مبصرات مین سے قوی ہون اُنکے دیکھنے سے آنکھونکو ایذا نہ پہونچے اور نہ او تکی طرف دیکھنے سے کوئی ایسا اثر جو مخالف الوان اور
اشکال مبصرات مذکورہ کے ہو آنکھون مین پیدا ہو پس ان جمیع صورتون مین مزاج آنکھون کا قوی ہوگا - اور اگر بخلاف امور بالاگے
ابصار مین ضعف اور نامتناسب ہون اور مبصرات قوی سے اذیت پائین آنکھونکا مزاج یا خلقت فساد سے خالی نہین ہے - پھر اس
فساد مین بھی اختلاف ہے مثلاً اگر قریب کی چیز کیسی ہی باریک کیون نہو اُسکے دیکھنے سے قصور نہو اور دور کی چیز بخوبی نظر نہ آوے اور نگاہ
قاصر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ صاف ہے اور تھوڑی ہے - اور اطبا گمان کرتے ہین کہ اسقدر مادہ روح باصرہ کا نہین ہے کہ اُسکا انتشار
مسافت بعید تک ہوسکے بوجہ رقیق ہونے مادہ کے اور مراد خروج اور انتشار سے اطبا کی یہ ہے کہ اسقدر روح باصرہ نہین کہ بذریعۂ خطوط شعاعی کے
مقام مبصر تک منتشر ہو اور اُسی شعاع منجملہ روح باصرہ کے یہ لوگ اعتقاد کرتے ہین کہ وہی روح آنکھ سے خارج ہوکر بشکل مخروط بن جاتی ہے اور قاعدہ
اُسی مخروط کا مماس سے مبصر کے ہوتا ہے - اگر دور کی چیز دیکھنے سے آنکھ قاصر ہو لیکن باریک چیز کو قریب سے نہ دیکھ سکے اور جب اُسی باریک
شے کو ایک مسافت معین اور دوری محدودہ پر لیجائین بخوبی نظر آے معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ مین کثرت ہے اور باوجود کثرت کے
کدورت بھی ہے کہ صاف اور لطیف نہین ہے بلکہ رطوبت کی زیادتی ہے اور مزاج بھی آنکھ کا رطب ہے - ایسی حالت مین اطبا مدعی ہوتے ہین کہ اس
روح مکدر رقت اور صفائی ایسی جو قابلیت ابصار کی رکھے بدون طے کرنے مسافت بعیدہ کے پیدا نہین ہوتی اور جب شعاع کو پوری حرکت
مسافت بعید تک ہوتی ہے روح باصرہ رقیق اور صاف کدورت سے مانع ہوکر ذریعۂ ابصار ہوتی - اور اگر نزدیک اور دور ہر ایک
مسافت کے اشیا کے دیکھنے مین کوتاہی ہو روح باصرہ مین بھی کمی ہوگی اور کدورت بھی - آنکھون سے جو چیزین بطور سیلان کے

برآمد ہوتے ہون خواہ نہوتے ہون اُس سے شناخت یہ ہی اگر آنکھ ہمیشہ خشک ہے اور کیچڑ نہ نکلے اُسکا مزاج یابس ہے اور اگر بافراط کیچڑ نکلا کرے مزاج اُسکا مرطوب ہے انفعالات کا حال یہ ہے کہ اگر آنکھون کو حرارت سے ایذا پہونچے اور برودت سے آرام ملے اُسکو سوء مزاج حار لاحق ہے اور اگر اذیت اور آرام اسکے خلاف ہو سوء مزاج بارد ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ درمیانی حالت ان سب حالات مین معتدل ہے سوائے اُس صورت کے کہ جودت ابصار ہو اور بخوبی ہر شے کو دیکھے کہ اگرچہ افراط کی جانب ہے مگر دلالت اعتدال پر کریگی - آنکھونمین جمیع اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہین مادی بھی اور ساذج اور امراض آلیہ و امراض شرکی آنکھ کے واسطے اُن احوال مین جو بنظر ہیئت کھولنے اور بند کرنے کے اور دیکھنے کے عارض ہوتے ہین خواہ منظر د ہو کے لاحق ہوتے ہین چند احکام خاص ہین کہ اُنھین امراض حادہ سے زیادہ تعلق ہے - اُن احکام کو اُنھین مقامات مین ملاحظہ کرنا چاہیے - جہان امراض حادہ کا ذکر کیا گیا ہی - امراض چشم کے خاص بھی ہوتے ہین اور بشرکت بھی ہوتے ہین - اور امراض شرکی آنکھ مین اکثر بشرکت دماغ کے پیدا ہوتے ہین - اسی طرح سر اور حجابہائے سر داخلی اور خارجی کی شرکت سے - ایضاً بشرکت معدہ بھی پیدا ہوتے ہین - اور جو مرض آنکھ مین بشرکت حجاب خارج کے پیدا ہووا سلم ہے بہ نسبت اُس مرض کے جو بشرکت حجاب اندرونی دماغ کے عارض ہو **فصل تیسری احوال چشم کے بیان مین** اگر کوئی مرض آنکھون مین بشرکت دماغ کے پیدا ہو اُسکی علامت یہی ہے کہ دماغ مین کوئی نہ کوئی آفت منجملہ آفات مذکورہ ابواب امراض دماغیہ کے پھر اگر واسطہ مرض چشم کا باطنی حجابون مین سے کوئی حجاب ہے - درد اور الم کی زیادتی آنکھ کے اندر خواہ اُسکے ڈھیلے سے شروع ہوگی - پھر اُسمین بھی اگر مادہ حار کے سبب سے یہ مرض اُٹھ کھڑا ہوا ہے ناک مین کھجلی اور چھینک کی آمد پیدا ہوگی - اور اگر یہ مادہ بارد ہوگا رطوبات سرد کے آمد زیادہ ہوگی - اور کمتر ایسی مشارکت امراض چشم کو حجاب داخلی سے بوجہ سوء مزاج مفرد کے ہوتی ہے - اور اگر بوجہ مشارکت خارجی حجابون کے مرض آنکھ مین پیدا ہو اور مادہ کا توجہ اور اُسکی آمد انھین حجابون سے ہوتی ہی ایک تمدد ایسا محسوس ہوگا کہ جبہہ اور عرق خارجی سر سے شروع ہوگا اور ظہور حمرہ کا متصل پلکون کے زیادہ ہوگا - اور اگر بشرکت معدہ کے آنکھونمین کوئی مرض پیدا ہو جو علامات باب معدہ مین مذکور ہوئے کہ اُنکو دلالت مشارکت معدہ کے دماغ پر دلالت ہے اور آنکھ مین خیالات کا عروض اگر بسبب معدہ کے ہوگا حالت گرسنگی مین ان خیالات کی قلت اور بروقت امتلا کے زیادتی ہوگی - جو مرض مادی خاص آنکھونمین بلا شرکت پیدا ہوا اُسکی شناخت یہ ہے کہ دموی مادہ کا مرض ناس پر گرانی چشم اور سرخی اور آنسو اور آنکھون کا پھولا رہنا اور رگون کا پُر ہونا اور کنپٹیون کی دھمک اور چسپیدہ ہونا پلکون کا کیچڑ کی وجہ سے اور زیادہ کیچڑ کا نکلنا اور لمس کا گرم ہونا دلالت کریگا خصوصاً اس مرض کے ہمراہ علامات دموی ہونے پر بھی موجود ہون - اور اگر یہ مادہ بلغمی ہووے اُسپر دلیل یہ ہے کہ ثقل زیادہ اور شدید ہوگا اور سرخی خفیف یعنے گلابی رنگ کے اُسکے ہمراہ کسی قدر رصافیت اور چسپیدگی پلک کی اور رمد چشم اور رتبہج اور قلت آنسوؤن کی بھی ہوگی صفراوی مادہ پر آنکھونمین نخس اور التہاب اور سرخی زردی لیے ہوئے جو مشابہ سرخی مادہ دموی کے نہو اور آنسو کا رقیق ہونا اور تیز باحدت ہونا اور پلکون مین چسپیدگی کم ہونی دلالت کرتی ہے - آنکھ کے مزاج ساذج بلا مادہ پر گرانی چشم مین نہونی اور باوجود سبکی کے خشکی رہنی یا دیگر دلائل مذکورہ بالا یعنے جو فصل دوسری مین مذکور ہوئے دلالت کرتے ہین - امراض آلیہ یعنے مرکبہ خواہ امراض مشترک جو آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اُنکا بیان ہر ایک فصل مین جداگانہ کیا جاتا ہے **فصل چوتھی بیان مین قواعد کلیہ معالجہ چشم کے** ہر ایک مرض آنکھ کا علاج بمقابلہ اُسی مرض کے بالضد کرنا چاہیے اور چونکہ جمیع امراض چشم کے منحصر تین قسم مین ہین مادی اور ساذج اور امراض تفرق اتصال پس علاج کی تین قسمین ہونگی امراض مادی کا علاج استفراغ مادہ سے ہوتا ہے اور اسی طریقہ مین تدبیر اورام بھی داخل ہے - اور مرض ساذج مین تبدیل کیجاتی ہے اور تفرق اتصال مین

اصلاح ہیئت اور درستی شکل کی کرنی چاہیے جسطرح جحوظ خواہ اندمال اور التحام کی ضرورت ہوتی ہے۔ استفراغ مادہ چشم کا کبھی اسطرح پر ہوتا ہی کہ اُس طرف سے
مادہ کو پھیر کر دوسری طرف لیجاتے ہین۔ اور کبھی تجلیب کی ضرورت ہوتی ہے صرف مادہ کا اُسمین پہلے تنقیۂ عام کی ضرورت ہوگی اگر تمام بدن ممتلی ہو اُسکے بعد
تنقیۂ خاص دماغ کا اُنھین ادویۂ خاص سے جو منقی دماغ ہین اور جنھین اوپر کے مباحث مین مفصلاً بیان کر چکے ہین اُسکے بعد باقی مادہ کو آنکھ سے بطرف
ناک کے اور قریب کی رگون کے جیسے دونون رگ ماقین کی نقل کرتے ہین تجلیب کی صورت یہ ہی کہ مادہ آنسوؤن کے ذریعہ سے استعمال ادویہ مدمعہ کر کے
نکال ڈالتے ہین۔ تبدیل مزاج بروقت سوء مزاج سادج کے خاص ادویہ سے کرتے ہین۔ اور تفرق اتصال جو آنکھ مین ہو اُسکا ازالہ ایسی دواؤن سے
جنمین تجفیف زیادہ ہو اور لذع کسی قدر پیدا نکرینگے اور ان ادویہ پر عنقریب ناظر کتاب ہذا کو اطلاع ہو جاے گی جب رمد کا علاج بیان کرینگے
خواہ اور امراض خاص آنکھ کے بتفصیل مذکور ہونگے مطاوی کلام الا ادویہ کا ذکر کیا جاے گا۔ ایک قاعدہ ضروری یہ بھی ملحوظ رہے کہ آنکھ کے جمیع امراض
مادی مین تقلیل غذا اور استعمال ایسی غذا کا جو خلط محمود پیدا کرے کرنا چاہیے۔ اور جو چیز منجر ہو خواہ اُس سے بدہضمی پیدا ہو اُس سے احتراز کرنا
چاہیے۔ اور اگر مادہ کسی عضو خاص سے آتا ہو اور برانگیختہ ہوتا ہو پہلے فصد اُسی عضو کی طرف کرنا چاہیے اور اگر حجاب خارجی سے توجہ مادہ کی ہو استعمال
حجامت کا کر کے استعمال روادع کا جبہہ پر کرنا چاہیے۔ منجملہ روادع کے چھلکا تربوز کا مادۂ حار کے واسطے اور قلقدیس مادۂ بارد مین استعمال کرنا چاہیے
جو رگین امراض چشم مین بذریعۂ فصد کے کھولی جاتی ہین اُنکی تفصیل یہ ہی سر رو اُسکے بعد وہ رگین جو اطراف سر مین ہین۔ پھر انمین بھی جو رگین پیش
سر ہین اُنکی فصد نقل مادہ کے واسطے کرنی چاہیے اور جو رگین پس سر واقع ہین اُنکی فصد جذب مادہ مین مفید ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو
مواد آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور اُن مواد کا نقل بطرف اور اعضا کے ضرور ہی اُسوقت اصوب تدابیر یہ ہی کہ منخرین کی طرف نقل مادہ کا کرنا چاہیے
بشرطیکہ اس نقل سے خوف انصباب مادہ کا بطرف آنکھ کے نہو اور یہ نقل اُن ادویہ سے کرین جو عطوس اور نشوق کہلاتی ہین اور اسی عنوان سے
ان کا ذکر اور مقامات مین کیا ہے چنانچہ اوجاع راس کے باب مین بھی مذکور ہو چکے ہین جو ادویہ آنکھ کے مزاج کی تبدیل کرتی ہین اُنمین سے کسی قدر
ایسے ہین کہ تبرید کر کے مزاج چشم کا کرتی ہین جیسے آب برگ عنب الثعلب اور عصارہ عصی الراعی جسے یونانی زبان مین بطباطا اور ہندی مین لال ساگ
خواہ راج گیری کہتے ہین آب برگ کاسنی آب برگ کاہو اور گلاب خواہ عصارۂ گل اور لعاب اسبغول۔ اور بعض ادویہ تسخین پیدا کر کے مزاج چشم کی
تبدیل کرتے ہین جیسے مشک اور فلفل اور وج اور مامیران وغیرہ اور بعض ادویہ مجفف ہین جیسے توتیا اور اثمد یعنے سرمہ سفید اور اقلیمیا یعنے میل چاندی
اور سونے کا اور ادویہ معدنی انھین ادویہ سے مقبضات ہین مثلاً شیاف مامیثا اور صبر اور زعفران اور فیلزہرج اور گل سرخ اور بعض ادویہ ملین
ہین جیسے دودھ خواہ براده بادام اور سپیدۂ بیضۂ مرغ اور لعاب یعنے آب دہن۔ اور بعض ادویہ منضجہ ہین جیسے عروق یعنے ہلدی اور آب حلبہ اور آب
سیفنج (جو ایک دواے مرکب ہے) خصوصاً کہ اُسمین روٹی بھگو کر استعمال کرین۔ اور بعض ادویۂ محللہ ہین جیسے انزروت آب رازیانہ۔ اور بعض ادویہ
مخدرہ ہین مثلاً عصارۂ تفاح اور خشخاش اور افیون یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر امراض چشم کے ہمراہ درد سر بھی ہو پہلے علاج صداع کا واجب ہے
اور آنکھ کے مرض کا علاج نکرنا چاہیے بدون اسکے کہ درد سر زایل ہو جاے۔ اگر استفراغ اور تنقیہ سے خواہ کسی اور تدبیر صائب سے ازالہ مرض کا
نہو اور باوجودیکہ تشخیص مرض کی صحیح ہو اور تدبیر بھی صحت کے ساتھ واقع ہو اور سودمند معلوم کرنا چاہیے کہ مزاج آنکھ کا بارد ہی خواہ طبقات
چشم مین ایسا مادہ خبیث آگیا ہے کہ جو غذا وہان تک پہونچتی ہے اُسے فاسد کر دیتا ہے۔ یا اُس شخص کے دماغ مین ایسا ضعف ہے خواہ اور
مقامات مین ضعف پیدا ہوا ہے کہ وہان سے نوازل بطرف آنکھ کے اُترتے ہین یہ سب قواعد اچھی طرح ذہن نشین کرنے چاہئیین

فصل پانچوین آنکھ کی حفظ صحت کی تدبیر اور بیان اُن چیزونکا جو آنکھ کو مضر ہین جو شخص آنکھون کی

حفظ صحت کا خواستگار رہو اُسے چاہیے کہ غبار اور دخان سے خواہ ایسی ہوا اُن سی جو اعتدال سی خارج ہین یعنے اُنمین گرمی زیادہ ہی خواہ سردی خواہ جو
ہوا ایسی اخلاط مین خامی پیدا کرتی ہین اور بارد ہین خواہ باد سموم جسے لُون کہتے ہین ایسی چیزون سے آنکھونکو بچاتا رہے - اور کسی ایک شے کی طرف
ہر وقت بغور دیکھنے سے بھی کہ اُسمین نظر ایسی جاوے گویا وہان سے اب نہ ہٹایے گا پرہیز کرے - ایضاً کثرت بکا سے بخوبی بچاتا رہے اور باریک چیزونکی طرف
کمتر نظر کرے مگر کبھی گاہ بیگاہ بطور ریاضت کے مضایقہ نہین - اور زیادہ پیٹھ کے بھل سونے سے بھی احتراز کرے - اور یہ بھی معلوم کرے کہ جماع کی زیادتی بھی
آنکھ کو بہت مضر ہے - اور سکر یعنے مستی اور پرخوری اور بعد شکم سیر ہونے کے فوراً سونا بھی اچھا نہین ہے - اور کل اقسام کے اغذیۂ غلیظہ اور اشربۂ
غلیظہ اور جمیع معزات جنکے بخارات سر تک پہونچتے ہین پھر اُنمین سے جو بالطبع حریف اشیا ہین جیسے کراث اور حبنر قوتی - اسی طرح جو چیزین بافراط مجفف
ہین منجملہ اُسکے زیادہ نمک کھانا - اسی طرح سے جس سے زیادہ بخارات پیدا ہوتے ہین جیسے کرم کلّا خواہ مسور اور تمامی ادویہ جو ادویۂ مفردہ مین مضرات
چشم کے خانہ مین لکھی گئی ہین اُنسے زیادہ پرہیز کرے - اور یہ بھی واضح رہے کہ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا آنکھ کو مضر ہے اور اعتدال نوم اور یقظہ کا
موافق ہے - جو چیزین کہ اُنکا استعمال آنکھونکو مفید ہے اور آنکھونکی قوت کا حفظ اُنسے ہوتا ہی اُنمین ایسی چیزین ہین جو کہ سرمہ اور توتیا سے پرورده
بنائی جائین اور پرورده کرنا توتیا کا آب مرزنجوش اور رازیانہ مین چاہیے - اسی طرح آب رازیانہ سے جو کہ عظیم النفع ہے - ایضاً برود آب انارین کا
جو پوست اندرونی انارین سے نچوڑا جاے اور اُنکو تنور مین شہد کے ساتھ پختہ کیا ہو جیسے اسکا طریقہ اپنے مقام خاص پر مفصلاً بیان کیا جائے گا - اور
آنکھ کی جلا کرنے والی اور تیزی نگاہ کی پیدا کرنے والی چیزون مین سے ایک طریقہ یہ بھی ہے - کہ شفاف پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھولے -
مضر چیزین آنکھون کی نسبت چند اقسام کی ہین - افعال اور حرکات اور اغذیہ مین تصرف نازیبا کرنا - افعال وہی مضر ہین جنسے تجفیف
پیدا ہوتی ہے جیسے جماع کثیر اور دیر تک روشن چیزونکی طرف دیکھنا اور باریک خط پڑھنا بافراط اور متوسط خط کا باریک اور موٹے ہونے مین بہت
مفید ہے اسی طرح اور باریک چیزون کا بنانا اور امتلاے طعام کے بعد فوراً سونا اور بھوک مین سونا بلکہ واجب ہے جس شخص کو ضعف بصر ہو اتنی دیر
کہ طعام ہضم ہوجاے بعد اسکے سوے - ہر قسم کی امتلا بصارت کو مضر ہے - اور خشکی پیدا کرنے والی ہر ایک شے آنکھ کو ضرر پہونچاتی ہی اور جو چیز خون مین دُرد
سوداوی پیدا کرتی ہے شور ہو خواہ حریف اور تیز وہ بھی مضر ہے - قے کرنے سے بصارت کو فایدہ بھی ہی اور ضرر بھی - فایدہ اس وجہ سے کہ قے سے
معدہ پاک ہوتا ہے - اور مضر اسلیے ہے کہ دماغ کے مواد کو متحرک کرکے بطرف آنکھونکے دفع کرتی ہے - اگر کسی شخص کو بدون قے کے چارہ نہو چاہیے
کہ بعد طعام کے برفق اور نرمی قے کرے استحمام بھی مضر ہے - سونا اور زیادہ رونا اور زیادہ خون فصد کھلوا کر نکالنا خصوصاً بہیم پچھنے لگانی مضر ہین
غذا کے استعمال کے وہی طریقے ہین جو اکثر مذکور ہو چکے اور خصوصاً کتاب اول کی تعلیم دوم فن ثانی فصل ۱۵ مین بیان ہو چکے غرض یہ ہے کہ فساد ہضم غذا
مین ہونے اور اس کتاب یعنے تیسرے حصہ مین جا بجا اون قواعد سے اور بھی واقفیت ہوتی جاے گی **فصل پہلی رمد اور تکدر کے بیان مین**
رمد آنکھونمین جوش آنے کو کہتے ہین - کبھی رمد حقیقی ہوتا ہے اور اُسکا عروض بوجہ اسباب خارجی کے ہوتا ہی کہ آنکھونمین شوران پیدا کرکے آنکھ
سرخ کردیتے ہین جیسے دھوپ کی وجہ سے آنکھونمین جوش پیدا ہو خواہ صداع احتراقی اور حمی احتراقی اور غبار اور دخان یا بعض اوقات مین سردی
اور برودت بھی بوجہ تقبض کے موجب رمد کی ہوتی ہے اور چوٹ لگنے سے بھی چونکہ ہیجان آنکھ مین ہوتا ہے اسی طرح ہوا کے تند سے چونکہ آنکھ مین
تھپیڑ لگتی ہے - مگر یہ سب اسباب خفیف ہین کہ انکے بقا کا زمانہ معتد بہ نہین ہے بہت جلد اور بآسانی زایل ہوجاتے ہین حتی کہ اگر ایسے رمد کا علاج
نہ کیا جاے تب بھی بر وقت زوال سبب کے خود بخود زائل ہوجاتا ہے - اس رمد کا نام یونانی زبان مین طارکینس ہے - اگر ایسے اسباب رمد کی
اعانت کوئی اور سبب بدنی یا کوئی سبب بادی جو معاضدہ اور اعانت سبب بادی اول کی کرے - ممکن ہے کہ بعلت انتقال اس کا

ورم ظاہری خفیف کی طرف اسطرح ہوجاے جیسے انتقال حمیات یومی کا بطرف حمیات عفنہ خواہ حمیٰ سافرج کی طرف ہوتا ہی اور جسوقت اس رمد کا انتقال
شروع ہوتا ہے اسی زمانہ ابتدا مین اسکا نام یونانی افو کیمار کھتے ہین - بعض اصناف رمد کے وہ ہین جو تابع آنکھ کے جرب کے ہوتے ہین ایسے اقسام کا سبب
کسی قسم کا خدش یعنے تفرق اتصال چشم کا ہوتا ہی اور اول امر مین یہ رمد بمنزلہ تکدر کے ہوتا ہے اور اسکا علاج بعد حک جرب کے ہوتا ہی یعنے پہلے کھجلی مٹادیجاے
تب اسکا علاج پورا ہوسکتا ہی مجملاً رمد سے مراد یہ ہی کہ ملتحمہ مین ورم پیدا ہو - کبھی یہ ورم بسیط ہوتا ہے اور حد سے زیادہ متجاوز نہین ہوتا ہی اور بہت بڑا
اور عظیم نہین ہوتا ہے اور اکثر اسمین یہ کیفیت ہوتی ہی کہ رگین پر ہوجاتی ہین اور سیلان اشک کا اور درد چشم ہوتا ہے - اور ایک قسم مین ورم عظیم
حد سے بڑھا ہوا اسقدر کہ سپیدی زیادہ ہوکر حدقہ چشم پر آکر اسے ڈھانپ لیتی ہی اور آنکھ بند نہین ہوسکتی اسکو یونانی مین کیموسس کہتے ہین
اور ہم اپنی زبان مین ورد ینج کہتے ہین - لڑکونکو اکثر یہ ورم بوجہ کثرت مواد اور ضعف چشم کے عارض ہوتا ہے - اور فقط مادہ حار سے پیدا نہین ہوتا
بلکہ مادہ بلغمی اور سوداوی سے بھی پیدا ہوتا ہے - پھر چونکہ رمد حقیقی ورم حدقہ چشم بلکہ ورم ملتحمہ کو کہتے ہین اور جو ورم ہے اسکا عروض یا مادہ
دموی سے ہوتا ہے یا صفراوی مادہ سے خواہ بلغمی یا سوداوی سے خواہ ریح سے (یعنی بحکم ضرب اول شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا) کہ رمد کا سبب بھی ان
پانچ اسباب مین سے کسی ایک سبب سے ضرور ہوگا البتہ کبھی جس خلط سے ورم پیدا ہوتا ہے خاص آنکھ مین پیدا ہوتی ہے . اور کبھی یہ خلط دماغ سے
بطرف آنکھ کے آتی ہے یعنے بر سبیل نزلہ کے اس حجاب خارجی مین ہوکر آتی ہے جو محلل راس ہے یعنی تمام سر کو ڈھانپے ہوے ہے - حاصل یہ ہے کہ وہ خلط
دماغ خواہ دماغ کے اطراف سے آنکھو نمین آتی ہی اسلیے کہ دماغ مین جب مواد کثیرہ مجتمع ہون اور امتلا زیادہ ہوجاے اسوقت رمد چشم کا یقین کرنا چاہیے
ہان اگر آنکھ زیادہ قوی ہو - کبھی جب شرائین داخلی یا خارجی سر کے فضول کثیرہ سے پر ہوتے ہین اسوقت انکے فضول بطرف آنکھون کے گرتے ہین
اور کبھی آنکھو نمین یہ مادہ سر سے اور نواحی سر سے نہین آتا ہے بلکہ اور اعضا سے آتا ہے خصوصاً اگر آنکھون مین کسی قسم کا سوء مزاج ایسا لاحق
ہو کہ انکو ضعیف کرکے قابل ان آفات کا کردے جو ان فضول کے انصباب سے پیدا ہوسکتا ہے بعض اقسام کے رمد دوری ہوتے ہین
اور بطور نوبت کے پیدا ہوتے ہین کہ انکا دورہ اور انکی نوبت بر طبق دورہ انصباب مواد کے واقع ہوتا ہے - اور جسوقت انصباب مواد کا
ہوتا ہے اسی وقت شدت وجع کی رمد مین ہوتی ہے - اور یہ شدت کبھی بوجہ لذع خلط کے ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہے - اور طبقات چشم کو
گلانا اور سڑانا شروع کرتی ہے خواہ کوئی خلط کثیر اتنی ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے آنکھو نمین تمدد پیدا ہوتا ہے - یا غبار غلیظ آنکھون مین پڑ کر
ایذا دہی کرتا ہی ایسے اوقات مین تفاوت کمی بیشی درد کا بموجب تفاوت اسباب مذکورہ کے ہوتا ہے اور جسقدر مواد مذکورہ زیادہ لاذع خواہ کثیر
ہوتے ہین اتنا ہی درد مین اختلاف ہوتا ہے جیسا اور امراض مین بیان ہوچکا جو دوری ہوتے ہین خواہ تمام بدن سے وہ مواد بطرف آنکھونکے
رجوع کرین یا فقط سر سے خواہ سر کی ان رگون سے جو بطرف آنکھونکے مادہ ردی کو جاری ہو یا درد پہونچادے - کبھی خود آنکھون کے مادہ سے رمد
پیدا ہوتا ہے - اس طرح پر کہ طبقات چشم مین ایک قسم کا سوء مزاج بوجہ احتباس کسی خاص مادہ کے عارض ہو یا آشوب چشم کا زمانہ طولانی ہوجاے
جس بوجہ اسکے جو مقدار غذا کے آنکھو نمین پہونچتی ہے سب فاسد ہوجایا کرے - جس شخص کی آنکھ مین ڈھیلے بڑے ہون اور باہر کی طرف ابھرے ہوے
اسکی آنکھ رمد عظیم کی قابلیت زیادہ رکھتی ہی - اور حدقہ چشم کا باہر نکل آنا بر وقت عروض رمد کے ایسی آنکھو نمین زیادہ صورت پذیر ہی اسلیے کہ
رطوبت اسکی آنکھو نمین زیادہ ہی - اور مسامات وسیع ہین - کبھی بعض اقسام رمد مین سرد آنسو زیادہ نکلتے ہین وجہ یہ ہے کہ ہضم غذاے چشم کا بخوبی ہونے
پاتا - اکثر رمد کا زوال خود بخود اسہال کے عارض ہونے سے بھی ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ برودت رمد کی بحسب کیفیت مادہ کے ہوتی ہے
اور عظیم ہونا ورم کا بموجب مقدار مادہ کے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بلاد جنوبی مین رمد بکثرت عارض ہوتا ہے اور بسبب عفت

زائل ہو جاتا ہے بکثرت عارض ہونے کا سبب یہ ہے کہ ان کے مواد میں سیلان اور رقت زیادہ ہے اور بخارات کی تولید انکے اجسام میں زیادہ ہوتی ہے اور
بسرعت زوال رمد کا اس جہت سے ہوتا ہے کہ انکے مسامات میں تحلل زیادہ ہے۔ اور بیشتر انہیں بوجہ نرمی طبیعت کے اسہال عارض ہوتا ہے جس سے زوال
رمد ہو جاتا ہے۔ پھر اگر کبھی ناگہان کسی قسم کا برد انکو عارض ہوا اسوقت رمد ضرور پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ظہور رمانع اور قابض حرکت خلط متحرک کا بوجہ برودت
اتفاقی کے ناگاہ ہو کر ورم رمد پیدا کرتا ہے۔ جو بلاد سرد ہیں خواہ جو اوقات فصول بارد ہیں انمیں رمد اگرچہ کمتر پیدا ہوتا ہے لیکن اسکا زوال دشوار
ہوتا ہے۔ کمتر پیدا ہونا رمد کا ایسے بلاد اور اوقات میں اسی وجہ سے ہے کہ اخلاط میں سکون اور جمود ہوتا ہے۔ اور صعوبت انحلال کی وجہ یہ ہے
کہ ایسا مادہ جب کسی عضو میں حاصل ہوتا ہے اسکا تحلل بسرعت اور سہولیت نہیں ہو سکتا اسلیے کہ مجاری میں تنگی اور سختی بوجہ برودت کے عارض
ہوتی ہے اور اسقدر تمدد عظیم یہاں تک پیدا کرتا ہے کہ پردہ خواہ جھلّی کے پھٹ جانے کی نوبت پہونچتی ہے۔ جب شتاء شمالی کے بعد ربیع جنوبی آئے
اور ربیع جنوبی میں بارش باران بھی ہو اور اسکی صیف نہایت گرم ہو خواہ صیف کی رات میں گرمی زیادہ ہو اسوقت رمد کی زیادتی ہو گی
اسی طرح شتاء واقی یعنے زمستان سرد اور ناگوار ہو اور ہوائے جنوبی کے چلنے سے بدن میں اخلاط بھر جائیں اسکے بعد ربیع شمالی پیدا ہو کر
ان مواد کو محتقن کر دے۔ صیف شمالی میں رمد بکثرت عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی فصل صیف کے بعد شتاء جنوبی کے واقع ہو۔ کبھی رمد کی
کثرت اُس صیف میں بھی ہوتی ہے جس سے پہلے ربیع جنوبی اور شتاء شمالی گذر چکی ہو کہ اسمیں خشکی زیادہ ہو۔ فصل زمستان میں جو ابدان
سخت میں حکم بلاد شمالی میں اور نرم اور متخلخل ابدان حکم بلاد جنوبی میں درباره کثرت عروض رمد کے داخل ہیں۔ اور جس طرح بلاد حار میں
رمد زیادہ ہوتا ہے ویسی ہی زیادہ گرم حمام میں جسوقت آدمی زیادہ داخل ہو شاید کہ رمد پیدا ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر باوجود علاج صحیح اور
تنقیۂ کامل کے رمد چشم اور تغیر حال چشم کا برقرار رہے اور زائل نہو اسوقت سبب اس مرض کا ایک مادہ ردی ایسا ہو گا جو آنکھ میں بند ہے اور غذا کو فاسد
کر دیتا ہے خواہ دماغ اور سر سے نوازل بکثرت آنکھوں میں گرتے ہیں۔ چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا ہے علامات واضح ہو کہ جتنے اقسام درد کے آنکھ
میں پیدا ہوتے ہیں انمیں سے بعض اوجاع لذاع اور اکال ہوتے ہیں اور بعض اوجاع متمدد ہوتے ہیں جو اوجاع لذاع ہیں انکی دلالت کیفیت
مادہ اور حدت مادہ پر ہوتی ہے اور جو اوجاع تمدد پیدا کریں وہ کثرت مواد خواہ ریح پر دلالت کرتے ہیں۔ اور جس رمد میں آنسو زیادہ جاری
رہیں اور لذع میں تیزی رہے اُسکا منتہی بسرعت ہو گا۔ اور اگر آنسو زیادہ نہوں بلکہ رمد یابس ہو اُسکا منتہی بطی ہوتا ہے۔ کیچڑ کو اس
مرض میں کبھی نضج مادہ پر دلالت ہوتی ہے۔ اور کبھی غلظ مادہ پر۔ اگر کیچڑ جلد جلد نکلے اور سب اعراض میں خفت ہو سوائے گرانی چشم کے
ایسی کیچڑ غلظ مادہ پر دلیل ہے۔ اور جو کیچڑ ہمراہ نضج کے ہو اور اُسکے نکلنے سے آنکھوں میں سبکی اول ایام میں تھوڑی سی پیدا ہو اور بہت جلد
چھوٹ کر آنکھ سے گر پڑے یعنے زیادہ چسپیدہ نہو وہی قسم کیچڑ کی محمود ہے۔ جس کیچڑ کے دانہ چھوٹے چھوٹے ہوں اُسے دلالت خیریت پر کم ہے اسلیے کہ چھوٹے
چھوٹے ریزے بطوء نضج پر دلالت کرتے ہیں۔ جب پلکیں چسپیدہ ہونے لگیں اور اسقدر چمٹ جائیں کہ بدوں دقت خواہ کسی تدبیر خاص کے کھل نہ سکیں
وہی زمانہ نضج کا ہے جیسے جب تک سیلان رطوبت مائی کا ہوا کرے وہ زمانہ ابتدا کا ہے۔ اس مختصر بیان کے بعد اب کہتے ہیں کہ تکدر کی شناخت
بغت سبب سے ہوتی ہے اور اس طرح بھی شناخت کرنی چاہیے کہ پہلے سے کوئی ورم بادی نہوا ہو۔ جو رمد بشرکت سر کے پیدا ہوا اُسپر درد سر اور
گرانی سر کی دلالت کرے گی پھر راہ اس نزول کے آنے کی آنکھ میں دماغ کی طرف سے وہی حجاب خارجی ہے جو سر کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ اُسوقت
جبہہ میں بھی تمدد ہو گا اور خارجی رگیں جو سر میں ہیں انمیں پری مادہ کی اور پلکیں پھولی ہوئی ہوں گی۔ اور جبہہ میں سرخی اور ضربان
ہو گا۔ اور اگر اس مادہ کی آمد حجاب اندرونی سے ہو ان امور کا ظہور نہو گا بلکہ چھینک اور تالو اور ناک میں کھجلی رہا کرے گی۔ اور اگر بشرکت

معدہ سے ہے یہ مرض ہوگا اُسکے ہمراہ اُبکائی اور کرب اور معدہ مین علامت وجود اُسی خلط کی ہوگی۔ اگر رمد کا ورم دموی ہو آنکھونکا سرخ رنگ
اور رگونکا درد اور کنپٹیون کا ضربان اور تمام علامات غلبۂ خون کے ظاہر ہونگے اطراف دماغ مین۔ اور آنسو زیادہ نہین جاری ہوتے البتہ کیچڑ
کی اسقدر افزایش ہوتی ہی کہ آنکھین بعد بیداری کے کھل نہین سکتین اور پلکین چسپیدہ ہوتی ہین صفراوی رمد پر دلیل یہ ہی کہ آنکھونمین چبھن زیادہ
اور درد محرق اور ملتہب بہت شدید اور سرخی کم آنسو رقیق اور گرم کبھی نکلتے ہین اور کبھی مثل رمد دموی کی آنسوون سے آنکھ خالی رہتی ہی اور سوتے
وقت پلکین چسپیدہ نہین ہوتین۔ کبھی رمد صفراوی سے ایک قسم وہ ہوتی ہی جسے حمر کہتے ہین کہ اُسمین آنکھ کی رگ ضربان پیدا کرتی ہی اور قرحہ پڑتا ہی کہ آنکھ کا
جرم پگھلا جاتا ہے اور ریکی پیدا ہوتی ہے جس مادہ سے یہ قسم پیدا ہوتی ہے نہایت خبیث اور برا ہوتا ہی ایک اور قسم رمد صفراوی کی ایسی ہوتی ہی کہ آنکھ مین
کھجلی زیادہ اُٹھتی ہی جیسے کوئی پھپھولا اُٹھتا ہی اور خشکی آنکھ مین ایسی پیدا کرتی ہی کہ رطوبات کا نام نہین رہتا۔ اور سرخی بہت کم ہوتی ہی کیچڑ مین بھی کمی ہوتی ہی
اور ورم کا حجم معتدبہ ایسا کہ اُسکی مقدار کسی قدر محسوس ہو ظاہر نہین ہوتا اس قسم کا مادہ قلیل ہوتا ہے لیکن اُسمین حدت زیادہ ہوتی ہے۔ بلغمی رمد مین
ثقل شدید آنکھ مین پیدا ہوتا ہے۔ اور حرارت مین کمی سرخی بہت خفیف بلکہ غلبہ سپیدی کا زیادہ ہوتا ہے اور کیچڑ اتنی کہ جس سے سوتے وقت پلکین چسپیدہ
ہوجائین اور کسی قدر تہیج بھی پیدا ہوتا ہے اور تہیج مین آنکھ کے چہرہ بھی شریک ہوتا ہی اور رنگ کی سپیدی چہرہ پر بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اگر مبدا رمد بلغمی کا
معدہ ہو مریض کو ابکائی بھی لاحق ہوتی ہے کبھی رمد بلغمی اس درجہ کو پہونچتی ہے کہ طبقہ ملتحمہ بوجہ ورم کے سیاہی سے اونچا ہوکر نکل آتا ہی اور اُبھرا ہوا معلوم
ہوتا ہے لیکن اس ورم مین سرخی بخوبی ظاہر اور شدید نہین ہوتی اور نہ اسمین آنسو بکثرت نکلتے ہین۔ بلکہ رمص یعنے کیچڑ البتہ نکلتی رہتی ہے۔ سوداوی
رمد مین گرانی چشم مع کدورت اور جفاف کے ہوتی ہے اور مرض مین ازمان یعنے دیرپا ہونا اور بصاق یعنے تھوک منہ سے کم نکلتا ہے۔ ریحی رمد مین
فقط تمدد ہوتا ہے اور گرانی اور سیلان اشک نہین ہوتا اور کبھی تمدد کی وجہ سے حمرت بھی پیدا ہوجاتی ہے **معالجات تکدر** وغیرہ از قسم رمد
خفیف کے علاج مین کبھی فقط سبب کا دور کرنا کافی ہوتا ہے۔ اور اگر سبب مرض کا کوئی مادہ معین از قسم امتلاے خون وغیرہ کے ہو اُسکا استفراغ
کردینا چاہیے۔ اور بیشتر فقط حرکت چشم مین تسکین پیدا کرنی اور دودھ اور سپیدی بیضہ مرغ کی تقطیر کافی ہوتی ہے۔ اگر تکدر آنکھ مین کسی قسم کی
چوٹ لگنے سے عارض ہوا ہو کبوتر کے پرون کا خون گرم خواہ خود کبوتر کا خون ٹپکانا چاہیے۔ اور کبھی اسفنج خواہ ریشم کی تکمید کافی ہوتی ہے۔
اس طرح کہ اسفنج وغیرہ کو کسی مطبوخ یا روغن گل خواہ طبیخ عدس مین ڈبوکر تکمید کرین۔ خواہ عورتون کا دودھ گرما گرم پستان سے آنکھ پر
ٹپکائین۔ اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو جوشاندۂ حلبہ اور شیاف ابیض کا استعمال کرین جو تکدر بوجہ برودت کے عارض ہوا ہے حمام نافع
ہوتا ہے بشرطیکہ رمد کے درجہ تک پہونچ جاے اور ورم پیدا نہ ہوجاے۔ اور بدن اور سر مین امتلا مادہ کی نہو اور اسی تکدر کو تکمید طبیخ
بابونہ اور شراب لطیف کی تین ساعت بعد کھانا کھانے کے مفید ہوتی ہے۔ اور دیر تک سونا شراب پی کر اسکے واسطے علاج نافع ہے واسطے
اقسام تکدر کے دھوپ کی جہت سے پیدا ہوا ہو خواہ برودت سے عارض ہو خواہ اور کسی جہت سے جو رمد مشابہ جرب کے ہو اور پھر خفیف بھی ہو
پہلے جرب کو چھیل کر اُسکے بعد علاج رمد کا کرنا چاہیے۔ اور کبھی بعد چھیلنے جرب کے خود بخود رمد زایل ہوجاتا ہے۔ اگر ورم عظیم ہو کہ تحمل چھیلنے
اور کھجانے کا نہو سکے نرمی اور تلیین اور تنقیہ یہانتک کرین کہ تحمل اور برداشت ہوسکے اور یا مین اسی تدبیر کے تدبیر حک کی بھی تھوڑی
تھوڑی کرتے جائین **فصل ساتوین علاج مشترک اصناف رمد اور انصباب نوازل کا آنکھ مین** مشترک قانون تدبیرین رمد
دموی اور سائر امراض عین کے جو مادی ہون تقلیل غذا کی ہی اور سبک غذا کو اختیار کرنا اور اختیار کرنا ایسی چیز کا جو خلط محمود پیدا کرے
اور مبخرات سے اجتناب کرنا اور ہر قسم کے سوء ہضم سے اور جماع سے اور حرکت سے اور سر مین تیل لگانے اور ترش اور تیز اور شور

چیزونسے

چیزون کے کھانے سے پرہیز کرنا اور ہمیشہ طبیعت کو نرم اور ملین رکھنا اور فصد سر رو کھلوانی کہ جمیع اقسام امراض چشم کو نافع ہے۔ اور جس شخص کی آنکھون مین آشوب ہو سپید چیز اور شعاع کے دیکھنے سے اجتناب کرے بلکہ اُسکے فرش اور بچھاون خواہ چیزین اُسکے گرد مین سیاہ اور سبز ہون اور ایک کپڑا سیاہ اُسکے منھ پہ ہر وقت پڑا رہنا چاہیے جب تک مرض ہے سیاہ رنگ کپڑے کا چاہیے اور حالت صحت مین بعد مرض کے آسمانی رنگ مناسب ہے۔ جس گھر مین رمد کا مریض رہتا ہو وہ تاریک اور مظلم ہو۔ اور ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ نیند اس مریض کو جس طرح ممکن ہو آجاے کہ یہ علاج بہت عمدہ ہے اور سر کے بالون کی درازی بھی رمد کو مضر ہے لہذا ترشوانا چاہیے۔ ہان اگر بال اتنے دراز ہون کہ لٹکتے ہون اور گردن پر پڑے رہین اُنکا بڑھنا مضر نہین ہے۔ بلکہ نافع ہے کہ تجفیف رطوبات کی انکی وجہ سے ہوتی ہے اسلیے کہ وہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین رطوبات کو خشک کرتے ہین۔ اگر تمام بدن امتلا سے پاک ہو اور جس خلط سے رمد پیدا ہوا ہے رگون مین پیوستہ ہوا اور وہ خلط از قسم خون غلیظ کے ہو خصوصًا آخر مین رمد کے استحمام بغرض ترقیق مادہ اور پینا شراب خالص کا کہ مادہ کو بیقرار کرکے نکال دے۔ یہ دونون باتین بہت نافع ہین اور بعد استفراغ خلط کے حمام افضل علاج رمد کا ہے۔ خصوصًا اگر تکمید سے درد مین تسکین پیدا ہوتی ہو کہ اُسوقت حمام کا نفع عجیب ہے۔ رمد اور تمام امراض چشم کا ایک علاج کامل یہ بھی ہے کہ تکیہ اونچا ہو اور نیچے تکیہ اور بچھونے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اور تیل لگانا مریض آشوب چشم کے سر مین ضرر شدید پیدا کرتا ہے اور اس سے زیادہ مضرت تیل کے ٹپکانے مین ہے اگرچہ روغن گل کان مین ٹپکایا جاے کہ وہ بھی نہایت درجہ مضر ہے اور کبھی رمد مین اسقدر زیادتی پیدا کرتا ہے کہ طبقات چشم مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اگر مادہ رمد کا کسی عضو سے بطرف آنکھ آیا ہو چاہیے کہ اُسی عضو کا تنقیہ کیا جاے اور جہت مخالف مین اُس عضو کے اس مادہ کو جذب کرنا چاہیے جسطرح پر جذب ہو سکے فصد سے خواہ حقنہ وغیرہ سے کبھی فقط سر رو کی فصد کافی نہین ہوتی اور شریان صدغ کی فصد خواہ کان کے قریب کی شریان کھولنی پڑتی ہے تاکہ جس راہ سے مادہ کی آمد ہے منقطع ہو جاے مگر یہ تدبیر اُسوقت کرتے ہین جب مادہ کی آمد اُن شرائین سے بطرف آنکھ کے ہو جو خارج سر سے واقع ہین جب اس شریان کو جلد چاک کرکے باہر نکالنا خواہ چھیدنا منظور ہو پہلے سر کے بال بنوائین اور دیکھین کہ ان چھوٹی چھوٹی رگون مین سب سے زیادہ بڑی کونسی ہے اور کس کو جنبش اور حرکت زیادہ ہے اور گرمی سب سے زیادہ کس مین ہے اُسی رگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ اور اُسکے استیصال مین از حد مبالغہ کرنا چاہیے اگر اُس قسم کی ہو جو کٹ سکتی ہے اور وہ چھوٹی شریان ہے بڑی کو چھیڑنا نہ چاہیے۔ اور کبھی پیشانی پر کی شریان کی اسی طرح تدبیر کرتے ہین۔ یہ بھی واجب ہے کہ پہلے اُس شریان کو خوب زور زور ملین تاکہ مضمحل اور پژمردہ ہو جاے اُسکے بعد قطع کرین مگر اس بات کا اچھی طرح لحاظ کرلین کہ جس رگ کا تراشنا خواہ کاٹنا منظور ہے وہی ہو جو سب چھوٹی رگون مین بڑی ہے۔ اور کاٹنے سے پہلے اُسکے نزدیک کے مقامات کو ریشمی ڈورے سے باستواری باندھنا چاہیے اور باندھ کر تھوڑی دیر تک ٹھہر جائین اُسکے بعد قطع کرین مقام بندش سے جداگانہ جو مقام ہے۔ اور اگر بعد کاٹنے کے زخم سڑ جاے خواہ عفونت پیدا ہو جاے اُسوقت بندش کو کھول ڈالنا چاہیے تاکہ جس قدر خون متعفن اُس مین یکجا ہے خارج ہو جاے۔ کبھی حجامت نقرہ یعنے مفاکجہ گردن کی بھی قطع شریان کے برابر مفید ہوتی ہے اور پیشانی پر جونک لگانے کا فائدہ بھی اسی قدر ہے۔ اور جب یہ تدابیر مفید نہون آنکھ کے کونے کی فصد اور عروق جبہہ کی کھولنی چاہیے اگرچہ حجامت نقرہ زیادہ نافع ہے۔ جب مرض کا زمانہ طولانی ہو وہ شیاف ابیض جسمین تانبا جلا ہوا اور پھٹکری جلی ہوئی ڈالی جاتی ہے استعمال کرین۔ اور بیشتر فقط ایلوا کا آنکھ مین سرمہ کے طور پر لگانا کافی ہوتا ہے۔ اور جب باوجود ان تدبیرات کے کسی قدر فائدہ مترتب نہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبقات چشم مین کوئی مادہ ردی ایسا ٹھہر گیا ہے جو غذاے وارد کو فاسد کر دیتا ہے۔ پھر اُسوقت استعمال توتیا کا جسمین ملینات مخلوط ہون جیسے سفیدہ اور اقلیمیاے ذہبی جو مغسول ہوا اور نشاستہ صمغ عربی وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی بامنطار یا فوخ پر داغ

لگانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ نزلہ کا احتباس ہو جائے اور رک جائے۔ اسلیے کہ اکثر دوام رمد بسبب دوام نزلہ کے ہوتا ہے۔ اگر مبدا اس مرض کا
اندرونی حجاب چشم مین ہو البتہ علاج مین صعوبت اور دشواری واقع ہوگی۔ مگر منتہائے تدبیر اُسوقت یہی ہے کہ استفراغ ادویۂ قوی سے خواہ ادنیٰ
قسم کا استفراغ قوی کرتے رہین اور تقویت سر کی ضمادہاے معروف سے جنکا ذکر ہی ہو کرتے رہین جیسے وہ ضماد جو صندل اور گل سرخ اقاقیا سے بذریعہ
آب کشنیز خواہ کشنیز تازہ سے بنایا جاے۔ خواہ کشنیز خشک اور تھوڑی سی زعفران ملاکر ضماد بنائین اور ایک ساعت خواہ دو ساعت مقام رمد پر
لگاکر پھر چھوڑا دالین۔ کبھی ایسے مرض مین ادویہ مغری خواہ ایسی ادویہ جو مواد حارہ کی تعدیل کرین بھی مستعمل ہوتی ہین۔ دودہ کا استعمال بھی
اسی غرض سے ہوتا ہی کہ تعدیل مواد کرین لیکن دودہ کا قطور اس طرح پر جائز ہے کہ آنکھ مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے نہ پائین۔ بلکہ جو قطرہ آنکھ مین پہونچے
فوراً اُسے گرا دینا چاہیے اور ہر وقت تجدید تقطیر کی کرنی چاہیے اور سپیدۂ بیضہ بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ مگر اُسکی تجدید ہر وقت مثل دودہ کے
ضرور نہین ہی بلکہ اگر تھوڑی دیر تک بھی آنکھ مین ٹھہر رہے دین مضر نہوگا اور دودہ سے بہرحال یہ بہتر ہے اگرچہ دودہ مین جلا زیادہ ہے اور
سپیدی بیضہ مین قوت جمع کی ہمراہ تلئین کے ہے۔ اور ملاست ایسی پیدا کرتا ہی کہ تنگی اور انسداد مسامات پیدا نہین ہوتا۔ طبیخ حلبہ مین باوجود تحلیل
اور انضاج کے یہ بھی اثر ہی کہ ملاست پیدا کرتا ہی۔ اور درد مین تسکین بھی کر دیتا ہی روغن گل مین یہی کیفیت ہے۔ خلاصہ یہ ہی کہ آنکھ کے امراض مین جو دوا
مستعمل ہو اور خاص کر رمد کے علاج مین ایسی ہی دوا درکار ہی جو خشونت پیدا نہ کرے اور نہ خود اُسمین خشونت ہو اور نہ اُسکی کسی قسم کا مزہ ناگوار ہو مثلاً تلخ
خواہ ترش یا تیز نہو اور خوب باریک پیسی جاے تاکہ خشونت ظاہری اُسکی برطرف ہو جاے اور تا امکان دواے مسیخ یعنی بے مزہ کو استعمال کرنا بہتر ہے۔
کبھی رمد کے معالجہ مین سعوط سلیخ وغیرہ بھی استعمال کرتے ہین جسکے ذریعہ سے ناک کی طرف اخراج مواد ہو جاتا ہے۔ مگر سعوط کے استعمال مین لحاظ اس کا
ضرور ہے کہ ایسے وقت استعمال کرین کہ آنکھ کی طرف جذب مواد کا خوف نہو اور کبھی غرغرون کا استعمال بھی کیا جاتا ہے معالجات نافعہ سے واسطے رمد کے
تکمید نیم گرم پانی سے بذریعہ اسفنج خواہ پشمینہ کے ہی۔ کبھی ایک یا دو مرتبہ کی تکمید علاج رمد مین کافی ہو جاتی ہے کہ پھر اور دوا کی ضرورت نہین رہتی
اور کبھی دس یا پانچ مرتبہ تکمید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے رمد کی قوت اور ضعف ہو۔ جس پانی سے تکمید کرین اگر اُسمین اکلیل الملک اور حلبہ
جوش دیا ہو زیادہ مفید ہوگا۔ کبھی پیشانی پر ضماد روادع کا بھی لگاتے ہین خصوصاً جس وقت انصباب مادہ کی راہ حجاب خارجی سے ہو۔ یہ روادع
مثل پوست بطبیخ خاص کرکے یا شیاف مامیثا اور فیلزہرج اور صبر اور تخم گل اور زعفران انزروت اور آب عنب الثعلب اور آب عصی الراعی
اور اسی طرح آب برگ عوسج اور سویق شعیر خواہ مکوے خشک اور سفرجل کا۔ اگر فضلہ مواد مین حدت اور رقت زیادہ ہو ایسے لطوخ کا استعمال
کرین جو قوت قابضہ زیادہ رکھتا ہو جیسے مازو اور گلنار اور مشک اور ایسے اجزا کی تضمید مجاری نوازل پر کرنی چاہیے کہ ضماد مذکور کی تاثیر عظیم ہے
لیکن یہ ادویہ اُسوقت مفید ہونگی جبکہ مادہ حار ہو۔ اور اگر بارد مادہ ہو پھر ایسی دوائین درکار ہین جن مین تجفیف اور قبض اور تقویت عضو
کی مع کسی قدر تسخین کے ہو جیسے لطوخ زنبق اور کرنب اور بورق کا ضرور ہے کہ آنکھ کا تنقیہ خاص کیچڑ کا دودہ ٹپکاکر کرتے رہین۔ خواہ سپیدی
بیضۂ مرغ وغیرہ سے اگر کیچڑ کا چھوڑانا بدون مس کرنے اور ہاتھ لگانے کے نہوسکے بہت نرمی سے ہاتھ لگائین اور کیچڑ چھڑا دالین۔ اور اگر رمد مین
شدت ہو ایسی قوی فصد کھولنی چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے کہ زیادہ خون نکالنے سے فوراً صحت ہو جاتی ہے
اور جب تک ممکن ہو تین روز اول مین شیاف کا استعمال نکرین۔ بلکہ جو تدابیر استفراغ اور جذب مواد کے بجانب اطراف
مذکور ہو چکے ہین اور جیسے مکان اور حالات پر مریض کا قیام اوپر تجویز کیا گیا ہی اُسی پر تین دن تک اکتفا کرین۔ اور بعد اُسکے اگر
کوئی شے از قسم شیاف ابیض وغیرہ استعمال کچھ مضایقہ نہین اسلیے اکثر زوال رمد کا اولی تین روز مین فقط انھین تدبیرات سے

ہو جاتا ہے اور زیادہ کلفت معالجہ کی ضرورت نہین ہوتی ہے۔ اِن تلیّین طبیعت کی اُسوقت بلکہ ہر وقت ضرور ہے بلکہ بعد فصد بھی جو خلط خون پر غالب ہو اُسی بذریعۂ
اسہال اُسکا اخراج کرنا ضرور ہے۔ اور تکمید کا استعمال قبل تنقیہ کے ہرگز مفید نہین ہے اسی طرح حمام کا فائدہ بھی منحصر ہے بعد تنقیہ کے بلکہ قبل از تنقیہ کبھی حمام سے ضرر
پیدا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ بطرف طبقات چشم کے جذب ہو کر طبقات کو پھاڑ ڈالتا ہے۔ اسی طرح ابتدا مین مکثفات قوی اور ادویۂ قابضہ کا بھی استعمال نہ چاہیے
کہ طبقۂ چشم تکثیف پیدا کرکے تحلل کو منع کرینگے اور درد کی زیادتی ہوگی خصوصًا اگر درد زیادہ ہو اُسوقت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ اور جن ادویہ مین قبض
کم ہے اُنکا استعمال بھی ابتدا مین مفید نہین ہے اسلیے کہ نزول مادہ کو روک نہین سکتا اور طبقۂ چشم مین تکثیف پیدا کرکے احتقان مادہ طبقات مین
کردیتا ہے۔ اگر حسب اتفاق استعمال ایسے ادویۂ قابضہ اور مکثفہ کا ابتدا مین کردیا ہے اُسکا تدارک گرم پانی سے تکمید کرکے کرنا چاہیے۔ اور
اگر شیاف ابیض کو آب اکلیل الملک مین محلول کرکے استعمال کرین اور اسی پر اقتصار کرین بہت بہتر ہے اس لیے کہ اس سے زیادہ قوی دوا
بروقت امتلاے سر کے بیشتر مضر ہوتی ہے۔ ادویۂ محللہ سے بھی ابتدا مین زیادہ اجتناب کرنا چاہیے۔ کبھی بعد استعمال ادویۂ قابضہ کے خصوصًا
اگر اُنکے ہمراہ ادویۂ مخدرہ بھی ہون حاجت تقطیر آب شکر اور ماء العسل کی بھی ہوتی ہے۔ اگر اس تقطیر سے مرض مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی
آنکھ کی بڑھ جاے ایسی دوا سے تبرید کرنی چاہیے جسمین تکثیف نہو کہ اُس سے ہیجان کا تدارک ہو جاے گا۔ لیکن تبرید سے پہلے کیچڑ کے
چھوڑانے کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو اوپر مذکور ہوئی اور اُس مین نرمی کا لحاظ رہے کہ آنکھ کو ایذا نہ پہونچے۔ اسلیے کہ کیچڑ کے نکالنے سے درد مین
تخفیف ہوتی ہے اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دوا کے ٹھہرنے کی گنجایش ہوتی ہے۔ کبھی جب درد مین شدت ہوتی ہے حاجت استعمال مخدرات
کی پڑتی ہے جیسے عصارۂ لفاح اور رکاہہ اور خشخاش اور کسی قدر سماق۔ پھر تا امکان ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ استعمال مخدرات کا نہ کیا جاے
اور اگر بنظر ضرورت ناچار استعمال مخدرات کیا جاے بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ استعمال کرین اور اگر ہوسکے فقط سپیدہ بیضہ کو جوشاندۂ
خشخاش مین لت کرکے استعمال کرین اور بیشتر واجب ہوتا ہے کہ اُسمین حلبہ بھی شریک کرین تاکہ تسکین درد پر معین ہو بوجہ تحلیل کے کہ اندر آنکھ کے
اثر کرے اور تحلیل بھی کرے۔ اور آفت مخدرہ کی زائل کردے۔ لیکن اگر مادہ رقیق اور حاد ہو اور اکّال ہو میرے نزدیک افیون اور
مخدرات کے استعمال مین کوئی قباحت نہین کہ شفا حاصل ہوتی ہے اور بعد آرام کے کوئی درد بھی پیدا نہین ہوتا ہے۔ اگرچہ اسکا اعتقاد بھی
ضرور ہے کہ چونکہ خاص بصارت کو افیون مضر ہے باین لحاظ اُسکا استعمال مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ باایں ہمہ چونکہ درد مادۂ اکّال سے پیدا ہو اور
اُسمین تدبیر نہو اُسکی شفا بہت جلد افیون سے حاصل ہوتی ہے باین لحاظ مین استعمال افیون تجویز کرتا ہون۔ آنکھ مین بوجہ رمد کے اگر لذع پیدا ہو
اُسکا علاج دوا سے مغری اور تبرید سے اور تلطیف سے کرنا چاہیے۔ اور اگر تمدد پیدا ہو ارخا اور تحلیل سے کرنا چاہیے۔ اور ہر ایک قسم کی دوا
اپنے مقام خاص مین مذکور ہوگی۔ اور تقلیل مادہ کی بھی درصورت تمدد کے کرنی چاہیے۔ جب مرض رمد کا مزمن ہو جاے ماقین کی فصد اور
اُس شریان کی جو پس گوش ہے کھولنی چاہیے۔ اور جمیع اصحاب اور ارباب نوازل یعنے جنکی آنکھو نمین نزلہ گرتا ہو اُنھین بموجب بیان بالا کے
اجتناب سر کی تر ہین سے اور کان مین بھی تیل کے ٹپکانے سے چاہیے۔ خلاصہ علاج رمد کا یہ ہے کہ جیسے اورام مین پہلے ردع کرتے ہین بعد
اُسکے تحلیل کرتے ہین رمد مین بھی یہی قاعدہ ملحوظ ہے لیکن بنظر لطافت اور نزاکت عضو کے رمد کے علاج مین نرمی اور رفق کی زیادہ ضرورت ہے یعنے
اگر رادع کا استعمال کرین اُسمین قوت قبض کی ہو اور محلل دوا مین تلطیف اور جلا بھی ہو اور آنکھ مین تیزی نہ کرے اور ایذا نہ دے اور خشونت
پیدا نکرے اور یہ سب اوصاف اُسی دوا مین ہونگے جسمین قبض باعتدال ہو۔ اور محلل مین لذع خفی اور پوشیدہ ہون یا خفیف ہو
بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ دواے محلل مین قوت تجفیف کی اور لذع مطلق نہو اور اگر کسی قدر درشتی ہو اُسے میدہ کی آمیزش سے توڑ ڈالنا چاہیے

خواہ شیر دختر کو اُس سلائی پر دوہین جس سے شیاف لگایا جاتا ہے۔ اگر مادہ کا استفراغ ہو چکا ہے اور درد کی شدت زیادہ نہین ہے شیاف مشہور بابسع شیاف یومی کا استعمال کرو اور اُسمین سپیدی بیضہ کی ملا لینی چاہیے شاید اُسی دن مریض کو صحت حاصل ہوجاے اور جس دن اسکا استعمال ہو اُسکی شام کو حمام مین داخل ہونا چاہیے۔ اور جو کسی قدر مادہ تحلیل ہونے سے باقی رہ جاے شیاف سنبلی سے اُسکی تحلیل کرنی چاہیے کبھی منتہٰی وقت اور زمانہ مرض کے بروز اول استعمال شیاف اصطفیقان کا مناسب ہوتا ہے مگر پہلے دن تھوڑا سا اور دوسرے روز مقدار مین زیادتی کی جاتی ہے کہ اُس سے آرام ہوجاتا ہے اور جب مادہ رمد کہنہ کا خروج پر نافرمانی کرے اور کسی قسم کا تنقیہ مفید نہو اُسوقت قثاء الحمار وغیرہ ایسی دوا مستعمل ہوتی ہے جو معلوم ہو چکی علاج رمد صفراوی اور دموی اور حمرہ کا مشترک تدبیر رمد صفراوی اور دموی کی فصد اور استفراغ ہے پھر اگر خون گرم صفراوی ہو خواہ محض خلط صفراوی سبب رمد ہو ہمراہ فصد کے استفراغ بطبیخ ہلیلہ کا نافع ہوگا اور بیشتر اس مطبوخ مین تربد بھی شریک کردیتے ہین۔ اور اگر مادۂ رمد مین کسی قدر غلظ ہو اور مادہ حجابون مین دماغ کے ڈوبا ہوا ہو اور سما گیا ہو اسی مطبوخ کو ایارج فیقرا سے قوی کرکے استعمال کرنا چاہیے۔ بیشتر ایسے مقام پر اگر نقیع صبر پر اکتفا کرین تو اچھا ہے اور اگر باینہمہ حرارت کا بھی کھٹکا ہو اُسمین یہ ادویہ مطبوخ کے خواہ نقیع صبر کے طیار کرنی چاہیے جسمین کاسنی پہلے بھگوئی ہو خواہ آب باران کا استعمال ان سب صورتون مین واجب ہے۔ کہ ابتداء معالجۂ آنکھ کی سرو ضماد لگانے سے کرین جیسے عصارۂ بارتنگ اور برگ بید سادہ اور لعابات باردہ۔ اور انھین ادویہ کی تقطیر بھی آنکھ مین ضرور ہے۔ بعد اُسکے سپیدی بیضۂ شیر مادہ خر ملا کر و نیز دیگر اور شیافات منضجین ہم رداع مین ذکر کرینگے لیکن اس قدر زیادہ استعمال ان ادویہ کا نکرین۔ کہ طبقات چشم مین تکثیف پیدا کرین اور مادہ محتقن ہوجاے اور درد مین شدت پیدا ہو جسمین مادہ رمد کا بذریعہ استفراغ اور جذب اور استعمال رداع کے مقہور ہوجاے اور اُسمین جنبش پیدا ہو بتدریج استعمال منضجات کا شروع کرین پہلے منضجات کا استعمال رداع ملا کر کرین بعد ازان رداع ساقط کردین۔ اور خالص منضجات کا استعمال کرین اور پہلے منضج مین نرمی ہو کہ اُسمین گلاب اور وہ اقسام دودھ کے ملائین جنمین قوت انضاج کی ہے۔ لعاب اسبغول مین یہ لطف ہے کہ باوجودیکہ رداع ہے منضج بھی ہے اور لعاب بہدانہ مین قوت انضاج کی شدید ہے بہ نسبت لعاب اسبغول کے اور آب حلبہ کا انضاج بہت جید ہے اور مسکن وجع بھی ہے اور اسی سے ابتدا منضج کی کرنی چاہیے۔ اور اسمین جذب کی قوت نہین ہے اور اگر احتیاج تغلیظ مادہ کی ہو اُسوقت لعابات مذکورہ کا استعمال کرین۔ اور تبرید کی احتیاج ہو تو عصارات سے کرین ایک درخت جس کو عربی مین غرب کہتے ہین اور یونانی مین اطاطا اور طاطاس اور فارسی مین ورشک کہتے ہین اُسکے پھول اور برگ کا عصارہ ابتداے رمد حار اور نیز زمانہ انتہا نہایت درجہ مجرب ہے اور بالخاصیت اس مرض کے ازالہ مین بہت مناسب ہے کبھی ان عصارات کو نکال کر بستہ کرکے رکھ لیتے ہین۔ بعد بہرہ مندی ایسے امراض مین ایسے اجزا سے ہوتی ہے کہ طبیخ اکلیل الملک کہ اُسمین انزروت ابیض گھول دیجاے خصوصًا اگر اُسکو شیر دختران اور شیر مادۂ خر مین پرورده کرین۔ جب رمد کا انحطاط شروع ہو استعمال ایسے محللات کا زیادہ کرین جو اقوی ہون مثلاً انزروت کو آب حلبہ اور رازیانہ مین ملا کر استعمال کرین اور تکمید ایسے پانی سے کرین جسمین زعفران اور مُر کو طبخ کیا ہو۔ اور اگر دماغ کا تنقیہ ہوجاے حمام کا بھی استعمال کرین۔ اور بعد غذاے قلیل کے چند ساعت ٹھہر کے تھوڑی سی شراب خالص کہنہ پلائین۔ پھر اگر آب گرم سے نہاے خواہ بھپارہ لے بہت نافع ہوگا۔ اور جو شیافات کہ قرابادین مین خاص اسی قسم کے مذکور ہین اُنکا بھی استعمال کرین جنکا استعمال انحطاط رمد اور زمانۂ آخر مین تجویز کیا گیا ہے۔ اگر مادہ دموی ہو بعد فصد کے حجامت بھی کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ اطراف کی مالش اس مرض مین بہ نسبت دیگر امراض کرنی چاہیے۔ اور اوائل مرض مین عصارات مذکورۂ بالا کو استعمال کرکے بعد ازان آب لیاب

عنبر کی آمیزش کرنی چاہیے۔ بعد اسکے روئی کو میفختج مین بھگو کر اور مخلوط کر کے استعمال کرین۔ کبھی اسمین تھوڑی سی افیون کی شرکت بھی ضرور ہوتی ہے
اسوقت درد مین شدت ہو۔ اگر مادہ صفراوی ہو بعد فصد کے استفراغ خلط صفرا کا کرنا چاہیے۔ اور آب شیرین سے غسل کرائین۔ بیشتر آب سرد شیرین
سر پر گرانا اور آنکھ پر بھی موافق ہوتا ہے اور سرد پانی مین سرکہ ملا کر مُنھ دھونا نافع ہوتا ہے۔ اول رمد صفراوی مین استعمال قابضات پر جرات
کرنا بشرطیکہ حد افراط کو نہ پہونچے واجب ہے۔ اور شیافات قابضہ عصارات باردہ مین محلول کر کے بھی استعمال کرین۔ حمرہ بھی رمد صفراوی
مین داخل ہے۔ لہذا واجب ہے کہ بعد استفراغ کے حقنہ اور مسہلات سے تدبیر کرین خواہ پوست انار کے ضماد سے جو آتش نرم مین جوش دیا گیا ہو اور
میفختج کے ہمراہ پیسا ہو خواہ شہد ملا کر تکمید حمرہ کی اسفنج حار سے اور تضمید آرد گندم کی اور کرسنہ سے جو شراب العسل مین خواہ اصل السوس کوفتہ
مین بنایا جاوے نافع ہے۔ واجب ہے کہ ہمیشہ تا زوال مرض دودہ سے آنکھین دھوئی جائین اور تبرید اور ترطیب مین کوشش کیجاے۔ لیکن فقط تبرید پر اقتصار
کرنے سے صحت مین دیر اور مادہ مین تبلید اور گندگی پیدا ہوتی ہے۔ جب مرض حمرہ دور ہو جاے اور جراحت باقی رہ جاے زردی بیضہ کو بریان کر کے
ہمراہ زعفران اور شہد وغیرہ دیگر ادویۂ مذکورہ قرابادین مین واسطے حمرہ کے اسکا ضماد کرنا چاہیے فقط علاج رمد بارد کا جو رمد مادۂ بارد سے
پیدا ہوا اسکے علاج مین پہلے استفراغ مادۂ بارد کا کرنا چاہیے۔ اور ایک مرتبہ استفراغ پھر دوبارہ استفراغ کی بھی اکثر احتیاج ہوتی ہے
مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے استفراغ کیا ہو یا غرغرہ سے استفراغ کرایا ہو۔ اور پہلے پہل اُنھین رادعات کا استعمال کرین جو
زیادہ بارد نہون بلکہ اُنمین کسی قدر تلطیف ہو جیسے مُر اور انزروت۔ اور اگر استعمال شیاف سنبل یعنے سنبل الطیب کا ہمراہ بعض
میاہ معتدل کے کرین بہت اچھا ہوگا۔ اور اگر طبقات حدقہ مین کوئی آفت نہو اکتحال ایسے پانی سے جسمین زعفران اور قلقدیس کو جوش
دیا ہو۔ اور عسل کو۔ اور ابتدا مین پیشانی کو قلقدیس سے آلودہ کرنا واجب ہے۔ خصوصاً اگر طریق مادہ کا حجاب خارجی سے ہو۔ اسی طرح جس پانی
مین قلقدیس گھولی گئی ہو اُسکا لگانا بھی اچھا ہے اور اگر پلکون مین ابتدا مین تریاق اور کبریت اور زرنیخ لگائین جید اور بہتر ہے اور تریاق کا
استعمال شرباً بھی نافع ہے۔ اس رمد مین استعمال برگ بید انجیر کا کوٹ کر شبت اور برگ خطمی شریک کر کے شراب مین مطبوخ کر کے استعمال کرنا اسطرح
کہ آنکھ وغیرہ مین پہونچین مجرب ہے۔ قرابادین مین چند نسخہ قرص کے ہم ایسے لکھین گے جو پلکو نمین لگانے کے لائق ہین۔ آب حلبہ اور لعاب تخم کتان کی
تقطیر بھی اگر آنکھ مین کرین رمد بارد مین عظیم النفع ہے اور اسکے بعد شیاف احمر لین اور شیاف احمر دوسرا جو بڑا ہے اور کبھی کبھی شیاف افرد اور انزروت
عصارۂ برگ کبر مین پیسکر بھی مفید ہے۔ اور فقط برگ کبر کی تضمید بھی۔ ایسے سب بیمارونکو تدبیر لطیف اور استعمال حمام اور شراب سپید خالص علی العموم
مفید ہے وردینج کا علاج جو رمد بطرف دردینج کے منتقل ہو گیا اُسکا علاج استفراغ اور فصد اور حجامت سے کیا جاتا ہے۔ اور کبھی
احتیاج شریان کے چھیدنے خواہ کاٹنے کی ہوتی ہے۔ اگر ورم گرم سے دردینج پیدا ہوا ہو اور سب طرح سے استفراغ ہو چکا اور سر کی رگون کے
تنقیہ سے اُسوقت حجامت کا استعمال کرین۔ بعد اسکے استعمال شیاف ابیض کا رادعات اور عصارات لینہ باردہ سے کرین۔ خارج سے ضماد
مثل زعفران برگ کشنیز اور اکلیل الملک ہمراہ زردی بیضہ کے اور روئی بھگوئین رب انگور مین۔ اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اسمین
کوئی چیز مخدرات سے بھی مخلوط کرین۔ اور طلاؤن کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ایسی دواؤن سے مرکب ہون۔ اور مامیثا اور حضض اور صبر
وغیرہ۔ منجملہ مجربات کے زردی بیضہ ہمراہ چربی ریچھ کے مثل مرہم کے بنا کر ایک پارچہ کو آلودہ کر کے آنکھ پر رکھین۔ اسی طرح گل سرخ [illegible]
انگور مین بھگو کر بعد ازان گرم کر کے ہمراہ زردی بیضہ کے آنکھ پر رکھنی چاہیے۔ جب درد مین شدت ہو زعفران دودہ مین پیسکر اور آب برگ
کشنیز ملا کر آنکھ مین ٹپکائین۔ دردینج مین نہایت پسندیدہ یہ ہے کہ خارج کے علاجات سے مشغول ہون اور تین روز پہلے فقط آنکھ مین دودہ کی

تقطیر پر اقتصار کرتے ہین - اگر حال مریض اور وقت اسکا متحمل ہو کیونکہ تجربہ مین ایک بڑا مجرب دوا درد پیچ کے مرض مین وجع متفرق کیواسطے یہ ہی کہ انزروت
اور زعفران اور شیاف مامیثا اور افیون کا استعمال کرتے ہین - اور اگر درد پیچ بعد رمد غلیظ یا بارد کے عارض ہوا یا رجات سے استفراغ کرین اور لعابات
لینہ عصارۂ کرنب خواہ افشردہ کرنب سے بنا کر استعمال کرین - اور کبھی احتیاج مالش کی آب بکو سے ہوتی ہی اور کبھی حاجت مر اور زعفران کی مالش کی
ہوتی ہی **رمد ریحی کا علاج** رمد ریحی کا علاج طلا اور تکمید باجرہ سے کرنی زیادہ نافع ہی - کبھی جن لوگون کو مخاطرہ وجع شدید کا ایسا ہوتا ہے
کہ خوف زائد ہو انکے واسطے استعمال مخدرات کا بھی کیا جاتا ہے اور رجرات اور حبارت کیجاتی ہے اور اس تدبیر سے اگرچہ فی الفور درد مین تسکین
ہو جاتی ہے مگر تھوڑی دیر تک اسقدر ہیجان درد مین ہوتا ہے کہ پہلے اسقدر نہ تھا اس لیے کہ مخدرات منع حرکت ریاح کرتے ہین اسی واسطے طبیب کو
واجب ہے کہ محللات لطیفہ سے علاج کرے **فصل آٹھوین مختصر کلام ادویہ رمد کے بیان مین** شیاف ابیض مغری اور مبرد اور مسکن وجع
ہی - اور خلط لذع کی اصلاح کرتا ہی - اور کبھی اُسمین افیون بھی شریک کرتے ہین پھر درد کے سکون مین زیادہ تجویز ہوتا ہے لیکن کبھی بصارت کو مضر
ہوتا ہے اور مرض مین طول پیدا کرتا ہے بسبب تخدیر اور خام کردینے مادہ کے ایسے شیاف ابیض کے قایم مقام قرص وردی ہے کہ وہ بھی عظیم النفع
ہی التہاب اور وجع کو اور اُسکے دو نسخہ ہین جو بنام قرص ورد صغیر اور کبیر قرابادین مین مذکور ہین - ایضاً قرابادین مین بہت سے نسخہ
قرص کے اور شیافات کے ازین قبیل مذکور ہین اور جدول مین ادویۂ مفردہ کے رادعات کو تلاش کرو جیسے مرداسنج اور کثیرا اور حضض
اور رورد اور اثمد یعنے سرمۂ اصفہانی اقاقیا مامیثا صندل عفص گل مختوم اور جمیع عصارات اور گوند جمیع اقسام کے - علاوہ انکے اور ادویہ
مفردہ جو مواد غلیظہ کو خاص مفید ہین جیسے مر زعفران اور کندر اور سنبل اور جند بید ستر اور تھوڑا سا نحاس احمر اور صبر خاص کرکے حما اور
بارہ سنگھا جلایا ہوا اور قرص بھی اسکا اندازہ اور مقدار کہ گرم اور سرد سے کسقدر آمیزش کرنی چاہیے متعلق بہ مدرس صناعی ہی اور نہ
قواعد جزئیہ مین داخل ہے - ایضاً بعض رادعات مجرب سے بروقت شدت وجع اور مادہ غلیظ کے جیسے سیاہی اور روشنائی اسا ایضا
کی ہمراہ شہد خالص کے ہے اور آب حلبہ یا قین مین ڈال کر آنکھ کو کج کرتے ہین - اور مرکبات مین سے شیاف اصطقطیقان اور شیاف احمر اللین
اور شادنج اکبر اقراص بزور - منجملہ ان مرکبات کے بہت عمدہ ہی اور زیادہ نافع ہے **مقالہ دوسرا باقی امراض مقلہ کے بیان مین** اور
اکثر یہ امراض ترکیبی اور اتصالی ہین اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول نفاخات کے بیان مین** کبھی نفاخات مائی
بعض قشور قرنیہ مین پیدا ہوتے ہین یعنے قرنیہ کے چار طبقہ خواہ تین طبقہ جو اوپر مذکور ہو چکے اُنہین سے یہ مائیت دو طبقہ مین پیدا
ہو جاتی ہے اور اس رطوبت کا مقام تولد ضرور مختلف ہوتا ہی پھر جتنی زیادہ بطرف اندرون کے گھسی ہو گی اُسی قدر زردی اور ریم ہو گی
اور کمی بیشی مقدار اس رطوبت کی بھی مختلف ہوتی ہے اور بنظر لیف کے بھی اسمین اختلاف ہوتا ہے اور باعتبار کیفیت اور رنگ اور قوام
اور شیرین ہونے اور حدت کے بھی یہ رطوبت مختلف ہوتی ہے - جو رطوبت پہلے طبقہ مین طبقات اربعہ قرنیہ کے ہو زردی اور سیاہ ہوتی ہی
اسلیے کہ یہ رطوبت بصر کو عائق اور مانع ادراک غیبیہ سے نہین ہوتی اور جو غائر اور اندر کی طرف زیادہ فرو رفتہ ہو اسمین چونکہ تشفیف
شعاع نہین ہوتی یعنے شعاع بصر کو شفاف ہو جانے سے باز رکھتی ہی لہذا مانع ادراک مبصرات ہوتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سپید دکھلائی
دیتا ہی - اور مقدار مین جس رطوبت کی کثرت ہو اور اُسکی مائیت مین حدت ہو اُسکی رداءت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ بوجہ تمدید اور
تاکل کے ایذا دیتی ہے - پھر جسقدر اندر کی طرف فرو رفتہ ہوتی ہے تمدید زیادہ ہو گی اور انتشار اور تاکل بھی زیادہ ہو گا اور جو رطوبت
محاذی ثقبہ اور سوراخ کے ہوتی ہے بصارت کو زیادہ مضر ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اُسمین تاکل پیدا ہوا اور قرحہ ڈال دے

علاج اس رطوبت کا علاج جب تک کم ہو اور حجم مین چھوٹی ہو اور یہ مختصر سی ہو کرنا چاہیے جیسے دوا طین شاموسی یعنی طین کوکب کرنا چاہیے ترکیب اسکی یہ ہے کہ طین شاموس جسے کوکب الارض اور گل سفید یعنی چھوہی مٹی کہتے ہین اسمین سے بمقدار تین اوقیہ اور توتیا ایک اوقیہ اور اقلیمیا مغسول اور کحل مغسول دو دو اوقیہ اور توبال نحاس یعنے تانبا کا چرک دو دو اوقیہ اور بعض نسخون مین توبال نحاس چار اوقیہ بھی مندرج ہو اور افیون تین اوقیہ اور صمغ چار اوقیہ لیکر سب کو آب باران مین پیسین اور شیافات طیار کرین اور آب حلبہ کے ہمراہ استعمال کرین اور جب یہ رطوبت زیادہ ہو جائے تو آلہ حدیدی سے علاج کرنا چاہیے یعنے نشتر کے ذریعہ سے ایک ایسے ہی مریض کا علاج کیا اور جسقدر رطوبت قرنیہ کے نیچے مجتمع تھی نکل گئی اور سطح قرنیہ کی برابر ہو گئی اور اسکے بعد دودہ اور شیاف ابار سے اصلاح کی اور صحت کامل حاصل ہوئی

فصل دوسری قروح چشم اور قرنیہ کے خروق کی بیان مین

قروح چشم کی پیدائش اکثر اخلاط حادہ محترقہ سے ہوتی ہو اور انکی سات قسمین ہین چار قسم سطح قرنیہ مین پیدا ہوتی ہین جنکو جالینوس قروح چشم نام رکھتا ہو اور جالینوس سے مقدم بعض اطبا انکو خشونت سے تعبیر کرتے تھے - پہلا قرحہ ان چار و نمین سے وہ ہی جو مشابہ دخان کے سیاہی چشم پر ہوتا ہو اور سیاہی چشم مین پھیل جاتا ہے اور بہت سی جگہ روک لیتا ہو اور اسکو مغی کہتے ہین اسلیے کہ تمام جگہ گھیر لیتا ہو اور کبھی قیام بھی اسی قرحہ کو کہتے ہین - دوسری قسم اور ہی جو اندر کی طرف زیادہ فرو رفتہ ہوتی ہو اور سپید زیادہ ہوتی ہو اور حجم مین بہت ہی چھوٹی اسکا نام سحاب رکھا جاتا ہو اور کبھی اسکو بھی قیام کہتے ہین - تیسری قسم کا نام اکلیل ہو اور رطوبت اکلیل پر یعنے سیاہی کے تاج پر ہوتی ہو اور کبھی سپیدی ملتحمہ سے کسی قدر دبا لیتی ہو کہ اسکی وجہ سے جس قدر حدقہ پر ہوتی ہو سپید دکھائی دیتی ہے اور جسقدر ملتحمہ پر ہوتی ہو سرخ نظر آتی ہے - چوتھے قرحہ کا نام احتراقی اور صوفی ہو اس رطوبت سے ظاہر حدقہ چشم پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک چھوٹا ٹکڑا صوف کا اسپر چپکا ہو۔ تین گھڑے ہین ایک کا نام لوبلیون یعنے عمیق ہی اور غور اور یہ ایک قرحہ عمیق اور ضیق اور تنگ اور آلائش سے پاک اور نقی ہے اور دوسرے گڑھے کا نام یونانی مین لوبوما یعنے حافر خواہ شم ہی اسمین عمق کم ہو اور وسیع زیادہ ہوتا ہے اور تیسرا گڑھا او قوما یعنے احتراقی ہو اسمین چرک اور خشک ریشہ ہوتا ہے اور اسکے پاک کرنے اور چرک چھوڑانے مین مخاطرہ ہے اسلیے کہ رطوبت کا سیلان ہو کر پردون کو مڑا دے گا اور پردہ نکل جائیگا اور آنکھ مین بھی فساد پیدا ہوگا - قرحہ آنکھ کبھی رمد کے بعد اور کبھی بعد بثور کے پیدا ہوتا ہو اور چوٹ لگنے کے بعد بھی پیدا ہوتا ہو - اور اکثر مبدا قرحہ کا اندرون چشم کے ہوتا ہو کہ باہر کی طرف شگافتہ ہو کر نمودار ہوتا ہے - اور کبھی بالعکس باہر کی طرف پیدا ہوتا ہو علامات علامت قرحہ کی مقلہ یعنے بیضہ چشم مین یہ ہے کہ ایک نقطہ سپید معلوم ہوتا ہے اگر حدقہ چشم پر ہو اور سرخ نقطہ نظر آتا ہو اگر ملتحمہ پر ہو اور اسکے ہمراہ وجع شدید اور ضربان قوی ہوتا ہو اور اگر وہ مرہ جو بزیادتی پایا گیا سپید رنگ ہو درد ضعیف اور ضربان قوی پر دلیل ہوگا اور اسکا رنگ زرد ہو خواہ تیرہ اور رقیق ان اعراض مین سبک زیادہ ہوگا اور اگر سرخ رنگ کا ہو درد نہایت خفیف ہوگا علاج داہنی آنکھ مین اگر قرحہ پیدا ہو بائین کروٹ سونا چاہیے - اور اگر بائین آنکھ مین قرحہ پڑے داہنی کروٹ سونا چاہیے - پہلے تدبیر لطیف غذائی کرنی چاہیے جب قرحہ شگافتہ ہو جائے غذا اطراف اور قرار یح کی طرف میل کرنا چاہیے - اور پاچہ حیوانات اور چوزے کی غذا تجویز کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف پیدا نہو اور اندمال قرحہ مین بوجہ ضعف کے فتور پیدا ہوتا ہی اور فضول بدنی کی زیادتی ہو جاے - اور بہت امتلا سے بھی محفوظ رہے اور چیخنے اور چلانے سے پرہیز کرے اور بقدر امکان حمام سے اور حمام مین بدون تنقیح مادہ مریض کی داخل ہو اور اگر داخل ہو تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے - عمدہ تدبیرات اسوقت یہی ہے کہ سر کا تنقیہ استفراغ جاذب سے کیا کرین کہ مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین - اسی طرح سے حجامت ساق کرنی اور فصد صافن کی بھی مفید ہی - اور جو تھے روز ہمیشہ اسہال کے ذریعہ سے مادہ کا اخراج کرنا کہ جس سے فضلہ گرم اور رقیق برآمد ہو مطبوخ سے خواہ جو شاندہ سے کرنا چاہیے - اور اگر ہمراہ قرحہ کے رمد بھی ہو پہلے

استفراغ مذکور سے علاج رمد کا اسی طور پر کرین جو فصل رمد مین مذکور ہو چکا اور اُسمین دوائین ایسی مستعمل ہون جو دو صفت کی ہون تسکین وجع کی بھی کرین اور اندمال قرحہ کے واسطے بھی مفید ہون جیسے شیاف نشاستہ اور شیاف کندر اور شیاف اسفیداج کا اور عورت کا دودوھ آنکھ مین ٹپکائین - اگر اُسوقت سیلان خلط کا ہوا نھین ادویہ مین وہ دوا شریک کرین جو مانع سیلان ہو - خلاصہ یہ ہی کہ قانون اختیار دوا کا یہ ہے کہ جو شئے تجفیف بدون لذع کے پیدا کرے وہی اختیار کرین اگر بروقت شدت حرارت کے شیاف شادنج لین کا استعمال کرین خواہ شیاف کندری کا استعمال کرین نافع ہوگا - منجملہ شیاف نافع کے شیاف سقالیون اور فریبس ہے - اور اگر سیلان بھی ہو شیاف باذر قوس مارو سوس کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر سیلان مع حدت ہو شیاف سائر بالون کا استعمال کرین - اور اگر حدت نہو اُسوقت مرو ناردین کا شیاف مفید ہوتا ہے اور اگر قروح مین چرک پیدا ہوا ہو شراب عسل سے خواہ آب حلبہ سے پاک کرنا چاہیے کہ اُسمین کوئی شیاف ان شیافات مذکورہ سے بھی شریک ہو خواہ لعاب بزر کتان خواہ شیر زنان سے اس چرک کو صاف کر دینا چاہیے اور اگر تاکل مادہ مین زیادہ ہو باضطرار طرخما طیقون کا استعمال کرنا چاہیے جب قرحہ چرک سے پاک ہو جائے ایسے مجففات سے علاج کرینگے جسمین لذع نہو جیسے شیاف کندر اور یا کندر خود اور نشاستہ اور سپیدہ اور قلعی سوختہ جو مغسول ہو اور ہموزن اُسکے شادنج بھی ملانی چاہیے صفت شیاف لومانیس کی - اور وہ قوی ہے - اقلیمیا سولہ مثقال سپیدہ مغسول ایک اوقیہ نشاستہ افیون کتیرا ہر ایک دو مثقال کوٹ کر آب باران سے لت کرکے انڈے کی سپیدی سے گوندھین - دوسرا نسخہ اُسی لومانیس حکیم کے نام سے مشہور ہے اور پہلے سے قوی تر ہے اقلیمیای سوختہ مغسول اور سپیدہ مغسول ہر واحد آٹھ درہم مرکی چھہ درم کحل محرق مغسول ایک درم نشاستہ قلعی سوختہ اور مغسول طلق ہر واحد چار درم کتیرا آٹھ درم پانی سے پیسکر سپیدی بیضہ سے گوندھ کر استعمال کرین انشاء اللہ تعالی نافع ہی

فصل تیسری خروق قرنیہ کے بیان مین

قرنیہ کے شگاف کبھی کسی ایسے قرحہ کی وجہ سے ہوتے ہین جو نافذ ہو کر بہت غائر ہو گیا ہی - اور کبھی کسی سبب خارجی کی وجہ سے مثلاً چوٹ لگے یا اور کسی طرح کا صدمہ ایسا پہونچے جو دیکھو پھاڑ دے اور اُسوقت طبقہ عنبیہ ظاہر ہو جائے پھر تھوڑی مقدار عنبیہ کی کھل جائے اُسکو نملہ و سور سج کہتے ہین اور رو بالی بھی اُسی کا نام ہے اور یہ تینون القاب بحسب عظم اور صغر کے کیے جاتے ہین - پھر اگر خرق عنبیہ کا اس سے بھی زیادہ ہو یہان تک کہ طبقہ عنبیہ بخوبی ظاہر اور محسوس ہو جائے اُسوقت اُسکا نام عنبی رکھا جاتا ہے - اور اگر اس سے بھی اعظم ہو اُسکا نام نفاخی ہی - اور اگر عنبیہ زیادہ خارج ہو کر دونون پلکون کے درمیان حاجب ہو جائے کہ اُنھین جھپنے نہونے دے اُسکا نام مسماری ہے اور جب عنبیہ مین بعد شگافتہ ہونے کے سپیدی آجائے پھر امید شفا کی نہین رہتی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر عنبیہ طول مین شگافتہ ہو اُسوقت سپیدی نظر نہ آے گی اور شگاف نظر پڑے گا اور ناظر کو دیر تک دیکھے خروق عنبیہ کی توضیح اور طرح سے بھی بیان ہو سکتی ہی - مثلاً ہم کہتے ہین کہ خرق اور شگاف کبھی تمام اجزا طبقہ قرنیہ مین ہوتا ہے اور کبھی بعض اجزاے قرنیہ مین اور اُسوقت خود مقدار قرنیہ کی بلند ہوتی ہی اور کبھی بعض قشور قرنیہ مین تاکل پیدا ہونے سے بھی خرق پیدا ہوتا ہے اور یہ خرق مشابہ نفاخہ کے ہوتا ہے اور اس خرق مین اور نفاخات اور نقاطات مین فرق اس طرح پر ہوتا ہے کہ نفاخات اور نقاطات مین آنکھ کی سپیدی مین کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہی اور دمعہ یعنے ڈھلکا اور ضربان بھی ہوتا ہے اور جو فرونی پیدا ہو وہ سلائی کے نیچے دب کر سمٹ جاتی ہی - اور خرق مین یہ بات نہین ہوتی اور جو بلندی اور فرونی بسبب انخراق اور شگافتہ ہونے جمیع اجزاے قرنیہ کے اور اُسکے تمام جوڑکے شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتی ہی اور عنبیہ کے باہر نکل آنے خواہ تمام کمال باہر نکل آنے یا بعض اجزا اُسکے باہر آجانے سے عارض ہوتا ہی اس خرق کی چار

قسمین ہین پہلی قسم چھوٹی جیسے دبالی اور نملی کہتے ہین - اور یہ قسم جب چھوٹی ہوتی ہی سلائی کی نیچے مشابہ نفاخہ اور نقاطہ کے ہوتی ہی اور فارق اس مین اور نفاخہ وغیرہ مین یہی ہی کہ اسکا رنگ مثل انگور کے سیاہی اور کبودی اور بیش چشمی مین ہوتا ہی - اگر اسکا رنگ انگور کی رنگ کی خلاف ہو بالضرور یہ نفاخہ کہلائی گی کبھی مدہن مناعی سے تحقیق اسکی اسطرح ہوتی ہی کہ اسکی اصل اور جڑ مین ایک چیز سپید مثل طران یعنی جامہ خز جسپیدہ کی نظر آتی ہی اور یہ چیز ایسی خشک ہوتی ہی کہ قرنیہ کو پھاڑ کر بروقت اندمال کی سپید ہوجاتی ہی - دوسری قسم خرق کی وہی ہی جسکا نام ہم نے عنبی رکھا ہے - تیسری قسم اس سے بڑی ہوتی ہی اور آنکھ بند نہین ہونے دیتی اسی کو نفاخی اور مسماری کہتے ہین چوتھی قسم بھی گویا از قسم نفاخی کی ہے لیکن یہ کسی قدر آراستہ اور پر گوشت ہوتی ہی اور اسکا التحام اُس چیز سے ہوتا ہی جو قرنیہ سے خارج ہوتی ہی اور باہر نکل کر ظاہر اور نمودار ہوگئی ہی اور اسکا نام فلکی ہے اسواسطے کہ مشابہ چرخی ریسمان کی ہوتی ہے جسکی ساخت سوت وغیرہ سے کرین **معالجات** جب مرض زمانہ تکون مین ہو اُسکا علاج مثل علاج قروح اور خروج اور نتور کے ہی جیسے ہمنے بیان کیا اور تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے کسی قسم کا مرض کیون نہو اور استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے کرنا چاہیے - اور بعد استفراغ کے استحمام آب شیرین سے کرنا خصوصاً اگر مزاج مین حدت ہو اور ہو اسے حمام مین زیادہ درنگ نکرنا اور سر کو بکثرت پانی مین آبزن کے نہ ڈبونا چاہیے وہ پانی گرم ہو خواہ ٹھنڈا اور روغن کا استعمال سر پر نکرنا اسلیے کہ بعض ادہان تحلیل مادہ کی دماغ سے کرکے آنکھ کی طرف اُسی مادہ تحلیل یافتہ کو بہو بچاتے ہین اور جو چیز اُسمین بہتی ہوتی ہے وہ بھی اُسکی طرف گراتے ہین اور بعض انمین سے تکثیف مسام تحلل پیدا کرکے چونکہ تحلل پیدا نہین ہوتا لہذا اطراف دماغ کی طرف سیلان مواد مذکورہ کا کرتے ہین - اور غذا کا بعید الکیموس ہونا واجب ہے اور معتدل بارد رطب ہون اور سب تدابیر اسی طرح کے جاری رہین - جب تک یہ مرض بطور نشر اور روانہ کے ہی نضج مادہ کا کرین گے - اور علاج قروح کا کرین جب قرحہ پڑجاے پہلے اُسپر اضمدۂ قابضہ کا استعمال مع ادویہ جالیہ کے کرینگے جیسے سفرجل اور عدس جو شہد مین پکا ی جائین خواہ انار کے بیج اور زیتون زردی بیضہ اور زعفران خواہ انار کو تھوڑی سرکہ مین خواہ آب انگور مُہرا کرین اور اُسکے بعد ضماد تیار کرین - اگر احتمال آنکھ مین دروا ٹپکانے کا ہو ہمراہ نشاستہ وغیرہ کے جب شگاف پیدا ہوجاے علاج خرق کا جو مخصوص ہی کیا جاے - قسم نملی کا علاج مائعات قابضہ سے کیا جاتا ہے اور تکمید سرکہ سے اور پانی سے اور شراب اور مازو سے خواہ پانی مین گل سرخ کو جوش دے کر اور قلعی سوختہ اور قیمولیا اور گل مختوم اور سپیدہ مستعمل ہوتا ہے - سرمہ جو ایسے وقت مفید ہی اُسمین سے ایک نسخہ یہ ہی - مازو دو حصہ سرمہ دس حصہ اور شیاف قابض بھی اکتحال کرتے ہین - منجملہ اُن چیزون کے جو اسوقت نافع ہین عصارۂ برگ زیتون عصارہ عصی الراعی ادویہ مفردہ قابضہ مین سے گل سرخ سنبل اور رصاص سوختہ - اور قیمولیا گل مختوم - سپیدہ - سرمہ مین یہ سرمہ بہتر ہی مازو دو جزو سرمہ سیاہ دس جزو شیافات مین شیاف حیون اور افرابیون اور بارو طیون اور دیالیاس اور شیاف غربی اور اس سے اقوی اور زیادہ مفید شیاف بریطوسسس ہے - عام قاعدہ یہ ہی کہ جب آنکھ مین کسی شیاف کی تقطیر کرین پٹی باندھین اور چیت لٹائین نسخہ **شیاف** جو نہایت قوی ہے زیادہ مسک جسمین تانبا صاف کرتے ہین اور زعفران کثیر سپیدی بیضۂ مرغ مین اُسی مُرغ کی جس نے اُسی دن بیضہ دیا ہو گوندھین اور کبھی اس دوا مین حجر یمانی بھی شریک کرتے ہین - شیاف جید اُسکا نام شیاف مادریون ہی اور جمیع انواع بثور چشم مین فائدہ مند ہی - سرمہ سوختہ مغسول چار مثقال سپیدہ سوختہ مغسول چھ مثقال جعدہ دو مثقال اقلیمیا محرق مغسول آٹھ مثقال اقاقیا زرد بیس مثقال جندبیدستر چھ مثقال صبر چھ مثقال صمغ عربی بیس مثقال آب باران مین پیسکر خشک کرکے رکھ چھوڑین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت قرحہ

اور نچا اور بلند ہونے لگے - آنکھ مین پٹی ہر وقت بندھی رہے اور چت لیٹنے کا التزام رہے جس قسم کا نام مسماری ہے اُسکا علاج کچھ نہین ہے - بعض لوگ بنظر حسن کے وہ قردنی جو مسور سرخ مین پیدا ہوتی ہے اُسے قطع کر ڈالتے ہین اور صواب رائے یہ ہے کہ اسے کاٹنا نہ چاہیے اور نہ کسی طرح حرکت دینی چاہیے کہ اکثر انصباب مواد کا پیدا ہوتا ہے - اور آنکھ مین اس مادہ کو منتقل کرتا ہے

فصل چوتھی بثور چشم کے بیان مین جو دانہ قرنیہ پر ہوگا مایل بسپیدی ہوگا اور جو دانہ ملتحمہ پر ہوتا ہے مائل بسرخی - علاج یہ ہے کہ فصد کھولکر آنکھ مین خون کی تقطیر کرین جیسے ہم باب طرفہ مین بیان کرینگے اور تضمید آنکھ کی صوف کو سپیدی بیضہ مین جو شراب مین لت کی ہو اور روغن گل بھی اسمین شریک ہو ٹپکائین - اور دودہ مین تخم مرو بھگوکر استعمال کرتے ہین اور شیاف ابار اور شیاف خنافیون کا استعمال کرین

فصل پانچوین مدہ کے بیان مین جو صفاق کے نیچے ہو یہ مدہ قرنیہ کے نیچے محتبس ہوتا ہے کبھی عمق مین اور کبھی قریب اُسکے اُسوقت موضع قرنیہ کا مشابہ ناخونہ کے ہوتا ہے اور اگر اس پردہ کے ہمراہ مشیمہ یعنے کنارہ کو بھی سڑاوے اس مرض کا نام اُسوقت قلطان رکھا جاتا ہے **علاج** فولس احتیاطی حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج شراب عسل اور عصارہ حلبہ سے کرنا چاہیے اگر مزمن ہو جاے اور غلیظ ہو اور شیاف کندر ہمراہ زعفران اور ابار کے استعمال کرین - خواہ تنقیح اسکی اکلیل الملک اور لعاب تخم کتان اور ترب تازہ سے جو مطبوخ ہون - بشرطیکہ رمد مانع استعمال ادویہ مذکورہ کا نہو اور تنقیہ مدہ کا بمثل شیاف مُر اور شاہترہ کے کرنا چاہیے اور اگر قرحہ نہو اس شیاف کو استعمال کرو نسخہ قلقدیس زعفران ہر ایک اوقیہ مُر مکی ڈیڑہ درہم شہد خالص ایک رطل دوا کو تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے رکھ چھوڑین - ایضاً دواے مغناطیس جو ظفرہ کے واسطے بنائی جاتی ہے وہ بھی مفید ہے اور دواے ملین شاموس جو نفاخات کی فصل مین مذکور ہے اُسکا استعمال کرینگے

فصل چھٹی سرطان چشم کے بیان مین اکثر یہ مرض صفاق قرنی مین عارض ہوتا ہے **علامات** درد شدید اور آنکھون کی رگون مین تمدد اور نخس قوی کہ اُسکا اثر صدغین تک پہونچتا ہے خصوصاً جسوقت مریض حرکت کرے اور پردون مین چشم کے سرخی اشتہاے طعام کا سقوط اور گزند پہونچنا ہر ایک گرم چیز سے اور یہ مرض ایسا ہے کہ اسکے صحت کی چشم داشت نہین ہوتی ہے اگرچہ تسکین اعراض کی امید کر سکتے ہین - اور جسقدر درد آنکھون مین سرطان پیدا کرتا ہے اُسقدر اور اعضا کا سرطان درد نہین پیدا کرتا ہے - اور اگر ادویۂ حادہ کا استعمال کرین مریض کو بہت ایذا ہوتی ہے اور طاقت برداشت کی نہین رہتی اور اسقدر درد کا انتشار ادویۂ حادہ سے ہوتا ہے کہ مریض کو تحمل نہین ہو سکتا **علاج** اگر بدون علاج کرنے کے چارہ نہو ایسی تدبیر کرین کہ درد مین تسکین پیدا ہو اور بدن اور نواحی سر کا خلط عکر اور دردی سے تنقیہ کرتے رہین اور اغذیہ جیدۃ الکیموس سے جو گندم سے بنائی جائین اور انہین تسخین کسی قدر ہو بیمار کو غذا دینی چاہیے - اور دودہ کا پلانا بہت نافع ہے اور سپیدی بیضہ مع اکلیل الملک اور تھوڑی سی زعفران کے لگانے مین استعمال کرین - اور جو شیاف نشاستہ اور سپیدہ اور صمغ عربی اور افیون سے تیار ہو خواہ جمیع شیافات جسمین ملینات اور مخدرات شریک ہون اور شیاف شمریون اور شیاف مامون اور قیروطی جو زردی بیضہ اور روغن گل سے بنائی جاے وہ بھی استعمال کرین

فصل ساتوین غرب اور ورم موق کے بیان مین آنکھ کے کویہ مین ایک قسم کا خراج پیدا ہوتا ہے کبھی وہ سخت اور صلب ہوتا ہے کہ چھونے سے متحرک ہوتا ہے اور رشگافتہ نہین ہوتا ہے اور از قسم غدد کے ہوتا ہے اکثر اس ورم کی تکلیف یہی ہوتی ہے کہ ایک قسم کی فزونی اور بلندی کویہ مین نظر آتی ہے اور دبانے سے درد پایا جاتا ہے اور دبانے سے ایذا ہوتی ہے - اور رمد اسکے ہمراہ اکثر ہوتا ہے - اور کبھی خراج بطور دانہ کے ہو اُسکا مادہ جمع ہوکر پھوٹ جاتا ہے اور پھوٹ جانے کے بعد اکثر ناصور

پڑجاتا ہی - اور دونون قسم کے خراج یعنے ناسور ہو یا نہو اس بات مین شریک ہوتے ہین کہ چھونے سے ہلتے ہین اور دبانے سے چھپ جاتے ہین اور جب
ہاتھ اُٹھالین پھر اونچا ہو جاتا ہے - کبھی جوہر اور جرم اس دانہ کا اور اسکی فرودنی اندر کی طرف ہوتی ہے - مگر اُسپر خارش اور کھجلی دلالت کرتی ہی
اور کبھی اسقدر اندر کی طرف غائر ہوتا ہے کہ جب زور سے دبائین تب ہاتھ کے نیچے اُسکا جرم محسوس ہوتا ہے غرب اُس ناسور کو کہتے ہین کہ آنکھ کے
کویہ مین پیدا ہوتا ہی اور اندرونی کویہ مین ہوتا ہے اور اکثر اس ناسور کی پیدایش بعد خراج اور دانہ کے ہوتی ہے جو مقام مذکور مین ظاہر ہوتا ہے
اور شگافتہ ہوکر ناسور پڑ جاتا ہے اس خراج کا نام قبل شگافتہ ہونے کے اخیلوس ہے - اور چونکہ یہ عضو رقیق الجوہر ہے اور اسکا اندرونی جوہر
باہر سے دریافت ہوتا ہے جیسے وہ بلندی جو ناک کی ہڈی کے قریب نظر آتی ہی اور محسوس ہوتی ہے اور وہ بطرف مقلہ کے معلوم ہوتی ہے جب
اس خراج مین انفجار پیدا ہوتا ہی - پھر اُسی طرح رہتا ہی - اور التیام اُسکا اور بھر جانا اس ناسور کا دشوار ہوتا ہی اسلیے کہ عضو مخصوص تر ہی اور
باوجود رطوبت کے ہمیشہ حرکت مین رہتا ہے اور اسی وجہ سے ناسور بھی پیدا ہوتا ہی - کبھی شگافتہ ہونا اسکا باہر کی جانب داہنے اور بائین طرف
ہوتا ہے - اور کبھی اندر کی طرف اور کبھی دونون طرف اور کبھی اسکا پھوٹنا ناک کے اندر ہوتا ہے اور مواد اسکا ناک مین بہتا ہے اور کبھی اس
ناسور کے ریم کی خباثت استخوان تک پہونچتی ہے - اور ہڈی کو بھی فاسد کرتا ہی اور سیاہ کرکے سڑا دیتا ہی - اور غضروف جفن کو بھی فاسد کر دیتا ہی
اور آنکھ مین اس ناسور کا مادہ اور ریم بھرا رہتا ہے دبانے سے نکل آتا ہے علاج غرب ورم مزمن ہی اور جو نیا ہو اُسکے علاج مین سبک تدبیر کافی
اور ادویہ سہل سے علاج کرنا چاہیے جیسے آیندہ ہم ذکر کرینگے - غرب مزمن کا علاج واقعی یہ ہے کہ داغ دین اُس طرح پر جو ہم بیان کرینگے خواہ اور کوئی
تدبیر جو قایم مقام داغ کے ہو جیسے دیگ بردیگ کہ اُسمین ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے کہ ناسور کو ایک چھری سے چھیلتے ہین بعد ازان ایک بتی
دیگ بردیگ نامی بناکر ناسور مین بھر دیتے ہین - بعض اطبا کہتے ہین کہ جب ناسور کو صاف کرکے گوشت مُردہ اُس سے دور کر ڈالین اور تھوڑی
سی روئی آب حزنوب نبطی مین ڈبوکر اُسمین رکھدین تو نفع شدید ظاہر ہوگا - اور اگر سواے داغ کے اور دوا کے استعمال کا ارادہ ہو
پہلے افضل تدبیر یہ ہے کہ ناسور خوب سا نچوڑ دین تاکہ جسقدر مواد اُسمین بھرا ہوا ہے بالکل خارج ہو جاے اُسکے بعد کسی شراب قابض
سے دھولین کہ ایک ایک بوند ٹپکایا کرین تاکہ اُسکی کثافت دور ہو جاے - اور اگر ریم اسقدر تھوڑی ہو کہ دبانے سے نکل نسکے دو دن
خواہ تین دن پٹی بندھی ہوئی رہنے دین تاکہ اسقدر مجتمع ہو جاے کہ اُسکی ایک مقدار معین ہو سکے اور اخراج اُسکا آسان ہو
اُسکے بعد دھولین اور دھونے کے بعد وہ شیاف غرب جسکو محمد بن ذکریا رازی نے اپنی طرف منسوب کیا ہے خصوصاً اگر اُس شیاف کو
آب مازو مین بھگو یا ہو استعمال کرین - تقطیر کا طریقہ یہی بہتر ہے کہ قطرہ قطرہ ٹپکائین اور ہر ایک تقطیر کے بعد ایک گھنٹہ ٹھہر کر دوسرا قطرہ ڈالین
افضل تدبیر اُسکی یہ ہے کہ غرب کا گڑھا سلائی سے بجھا کر سلائی پر تھوڑی سی روئی دوا اُون مین ڈبوکر ناسور مین رکھین - اگر دوا تر ہو
یا خشک بطور ذرور دونون حال مین روئی کو دوا سے آلودہ کرنا چاہیے - یہ بھی واجب ہے کہ جب دوا کا استعمال کرنا منظور ہو اور استعمال
کرچکین اُسکے بعد پٹی آنکھ مین باندھ دین اور حرکت سے بچاتے رہین - مجرب شیافات مین ایک نسخہ یہ ہے - زرنیخ احمر زاج کلس نوشادر
ذراریح شب یمانی اجزا ہموزن بول صبی مین پیسکر خشک کرلین اور سوکھا کر استعمال کرین - کبھی ابتداے مرض مین قبل شگافتہ
ہونے کے یہ دوا مفید ہوتی ہے کہ زاج اُسپر چھڑکین - خواہ اشق اور مویزج اسی طرح جوز الزنج - اور جو دوا اقوی التحلیل ہے
اُسکا استعمال ابتدا مین سودمند ہی - اگر ورق سداب بستانی کو راکھ کے پانی مین پیسکر افیولوس پر قبل ازانکہ مقدار ورم کی
عظیم ہو استعمال کرین خواہ بعد عظیم ہونے کے بہرحال اندمال پیدا کرے گا اور گوشت کی اصلاح کرتا ہی مگر رکھنے کے ساتھ ہی

ایک لذع پیدا کرتا ہی۔ اور پھر جب تھوڑی دیر گذر گئی کسی طرح کی لذع نہین ہوتی جب یہ ورم غرب ہو جاتا اور ناسور محسوس ہو اُسوقت کی علاج کا
قاعدہ یہ ہی کہ پہلے تنقیہ کرین بعد ازان علاج کرین۔ منجملہ اُن ادویہ کے جو تنقیہ غرب کا کرتی ہین یہ ہی کہ دونون ریشہ جو نئے مین ہوتے ہین اندر کی طرف خصوصًا
وہ ریشہ جو قریب جڑ کے ہوتا ہی اور کسی قدر موٹا بھی ہوتا ہی اُسی عسل مین ڈبو کر غرب مین استعمال کرین کہ یہ تنقیہ غرب کا کر دیگا اُسکے بعد مقام خاص کو اسفنج
سے دھوئین ماء العسل مین بھگو کر۔ اور اکثر بعد اس تدبیر کے خشک ریشہ قصب کو غرب مین رکھنا بدون آمیزش دوا کے بھی کافی ہوتا ہی غرب کے
علاج مین شیاف مامیثا بھی ہے اور زعفران ہمراہ آب طرخشقوق کے اور ہر وقت دوا کو بدلتے رہین منجملہ انھین ادویہ مجربہ غرب کے یہ ہی کہ حلزون یعنے
گھونگھے کو پیسکر اُسمین مُر اور صبر ملا کر استعمال کرین مگر یہ دوا بعد دانہ او بھرنے کے مفید ہی جب تک مادہ مجتمع نہونے پاے خواہ جسوقت قرحہ پڑ جاے
اُسوقت بھی نافع ہوتی ہے۔ از انجملہ جلبا سہ سوختہ زعفران طرخشقوق یا پس آب سماق جو دھوپ کھا چکا ہے۔ اور عجیب النفع دوا یہ ہے کہ
برگ سداب آب انار کے ہمراہ غرب پر رکھین خاص فائدہ اسکا یہ ہی کہ بقیہ اثر فاحش کو نہین چھوڑتا ہی اور زایل کر دیتا ہی۔ مگر اس دوا کے لذع
اور گزندگی سے خوف نکرین۔ خراج غرب کو یہ ضماد بھی توڑ دیتا ہی اگر خارج مین ہو روئی اور تخم مرو اور کندر ہمراہ شیر زنان کے خواہ زعفران آب
جرجیر کے ہمراہ خواہ مرکی مین تین جز وصمغ عربی مرارہ گاؤ مین بھگو کر غرب پر چپکا دین اور جب تک اچھا نہو دوا کو نہ ہلائین اور نہ چھوڑائین منجملہ ادویہ
غرب کے یہ ہی کہ ایک فتیلہ زنجار کا بنائین جو کندر اور اشق سے تیار کیا جاے۔ اہل ہند کا تجربہ ہی کہ مونگ چبا کر غرب پر رکھنے سے ناسور مفید ہو جاتا ہی
اور بعض اطباے ہند کہتے ہین کہ تنہا مرکی بھی غرب کو دور کر دیتا ہی اگر غرب پر رکھا رہی اور منجملہ ذرور مجرب کے یہ ہی کہ ایک جز دعروق صفر
تین جز زرنانخواہ ملا کر پیسین اور غرب پر چھڑکین۔ ایضًا دواے مرکب برادہ نحاس اور شب اور نوشادر نافع ہے اور نجات مرض سے دیتی ہی
بہت مفید دوا یہ ہے زاج اور صبر انزروت قشور کندر سوختہ مامیثا ہموزن لیکر کوبہ مین رکھین۔ اور تنہا صبر ہمراہ قشار کندر کے بھی نافع ہے
اور قرابادین مین جو خاص ادویہ مذکور ہین اُنھین بھی خیال کر کے جو مناسب ہون استعمال کرین خصوصًا دواے سبز جو حادہ ہی اور ادویہ مفردہ
مین جو ادویہ مخصوص کتاب دوم کے الواح مین درج ہین وہ بھی قابل غور کے ہین۔ جب یہ مقدار غرب کی بہت بڑھ جاے اور دوا سے
فایدہ مترتب نہو چاک کرنا ضرور ہے اور اندر کا گوشت جسقدر ریجان اور حردہ ہو گیا ہی اُسے نکال ڈالنا چاہیے اگر ہڈی تک یہ گوشت مُردہ
پہونچ گیا ہی بعد اس تدبیر کے تین طرح پر تدبیر کرنی چاہیے۔ اگر ہڈی صحیح ہوا اور کسی طرح کی آفت ہڈی کو نہ پہونچی ہو سیاہی جو ہڈی پر ہو
اُسے چھیل ڈالین بشرطیکہ سیاہی ظاہر ہو اور کوئی دواے مدمل رکھ کر بندش کر دین اور ایک زمانہ تک بدستور بندھی رہنے دین اور اگر اس سے
زیادہ دشواری ہو داغ دینا چاہیے اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ فاسد گوشت مین سوراخ کر کے داغ لگاتے ہین اور غرض یہ ہوتی ہی کہ
داغ اثر اندر تک بخوبی پہونچے یہان تک جو ہے یعنے وہ بلندی استخوان کی جو ناک کی طرف معلوم ہوتی ہی اور ایسی درست تدبیر سے داغ کا اثر پہونچے
کہ نہ بطرف بینی کے مائل ہو اور نہ بطرف آنکھ کے پہونچکر ملتحمہ تک شامل ہو بلکہ بطرف ناک کے اندر کی جانب اثر پہونچے تا کہ اگر ایک سوراخ خواہ چند سوراخ
چھوٹے چھوٹے کرین اور وار پار سوراخ ہو جائین اور خون جاری ہو کر منھ اور ناک تک پہونچے اُسوقت داغ بطور کامل لگائین گے اور اسکی
احتیاط رہے گی کہ مقلہ تک کسی طرح کا اثر نہ پہونچے بلکہ پہلے مقلہ کو مضبوط ڈوری سے باندھ کر اور بندش مین احتیاط بالغ کر کے پھر داغ لگائین گے
اور داغ کے بعد ذرور ادویہ معلومہ سے کرینگے اور پٹی باندھین گے کبھی سوراخ کرنے کی ضرورت نہین ہوتی اور یونھین داغ دیتے ہین اور
جب تک ممکن ہو اُسی پر اقتصار کرنا اولی ہی۔ دوا مخصوص بامراض سر ایسے وقت ادویہ جیدہ سے تجویز کرین۔ یہ بھی واجب ہے کہ بعد داغ لگانے کے
جب دوا کو بطور ذرور کے استعمال کرین خاص آنکھ پر اسفنج سرد پانی مین بھگو کر رکھ دین خواہ آٹا گوندھا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہو

آنکھ پر رکھین تاکہ اثر دوا کا آنکھ تلک نہ پہونچے اور جب تک اسفنج خواہ آٹا گرم ہو جاے اور زرد و سرا بدلین **فصل آٹھوین زیادتی گوشت گوشہ کی اور نقصان اسی گوشت کا بیان** آنکھ کے گوشہ کا گوشت کبھی اسقدر بڑھ جاتا ہی کہ مانع ابصار ہوتا ہی - اور کبھی اسقدر کم ہو جاتا ہے کہ آنسو کو روک نہین سکتا ہے اکثر کمی کی وجہ یہ ہوتی ہی کہ طبیب ظفرہ چشم یعنے ناخونہ کے کاٹنے مین خطا کرکے جرم گوشت کو بھی کاٹ ڈالتا ہے - گوشت کی زیادتی کا علاج ایسی ادویہ سے کرین جو تھوڑا گوشت جدا کرتی ہین اور گھٹاتے گھٹاتے سب زیادتی دور کردین اور استعمال مادہ زاید کا دفع کرنا چاہیے - کہ اسمین خطرہ زیادہ ہے کہ دمعہ پیدا ہوگا اور اگر نقصان اس گوشت مین بوجہ قطع ظفرہ وغیرہ کے پیدا ہوا ہو اُسکا علاج کچھ نہین ہے اور اگر کسی اور وجہ سے نقصان پیدا ہوا ہی بیشتر اُسکا معالجہ ممکن ہوتا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم سے اُسکا علاج کرین مگر وہ دوائین ایسی ہون کہ اُنمین قوت قبض کی اور تجفیف کی ہو جیسے وہ ادویہ جو ماہیثا اور زعفران اور صبر اور شراب سے بنائی جائین - خواہ جو ادویہ صبر اور بھنگ اور شراب سے تنہا صبر اگر مقام مخصوص پر بطور ذرور کے استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور تنہا شراب کی بھی یہی تاثیر ہی خصوصاً جب اُسمین ایسی دوا جوش دین کہ قوت قابضہ رکھتی ہو **فصل نوین آنکھ کی سپیدی کے بیان مین** آنکھ کی سپیدی کی ایک قسم رقیق ہی جو سطح خارج مین پڑتی ہی اُسکا نام غمام ہی - اور ایک قسم کی سپیدی جسکا نام بیاض ہی وہ غلیظ ہوتی ہی اور یہ قسمین اندمال ہر کسی قرحہ کی خواہ کسی چھالے کے پیدا ہوتی ہین یعنے چھالے جسوقت شگافتہ ہو کر مندمل ہوتا ہی اُس سے یہی سپیدی پیدا ہوتی ہی علاج رقیق اور پتلی سپیدی کا خواہ جو سپیدی نرم اجسام مین پیدا ہو اُسکے علاج مین ہمیشہ بخارات آب گرم سے تبخیر کرنی چاہیے اور اُسکے بعد لحس یعنے چاٹنے کا استعمال کرنا چاہیے - کبھی اسی قسم کو عصارۂ شقائق نعمان اور عصارۂ قنطوریون وقیق اور بھی یہ اجزا نافع ہین - ہلدی ایک حصہ اجواین تین حصہ اس سے ذرور تیار کرین اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ انزروت شکر طبرزد زبد البحر زر آوند بورہ ارمنی سب کو ملا کر بطور سرمہ کے باریک پیسین اور لگائین ایسی ہی قسم کو کحل اسطماخون اور کحل ایارقوی اور اسقیقان اور طماطیقون بھی مفید ہے - جو سپیدی مزمن اور غلیظ ہو خواہ ابدان غلیظ مین پیدا ہو اُسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے سپیدی کے نرم کرنے مین اہتمام کرین کہ تبخیرات اور استحمام بکثرت کرائین اُنھین طریقون سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین - اور جن شیافات کا استعمال ہو پہلے اُنھین آب وج ترکی اور آب ملح اندرانی محلول مین بھگو لین اور حمام مین جب خوب نرمی بیان مذکور مین آجاے اُسوقت ادویہ مذکورہ کو لگائین اگر حمام مین ان دواؤن کا لگانا کچھ فائدہ نکرے قطران اور نحاس محرق سے شیاف بنا کر استعمال کرین - ایضاً شیافات بارہ سنگھا خواہ شیاف ریچھ کے فضلہ کا تنہا خواہ ہمراہ مسحوق نیا اور نحاس محرق کے یا ہمراہ ملح اندرانی سوختہ کے - اس سے زیادہ قوی پیخال کنجشک ہمراہ شہد کے خواہ شہد اور مینگنی سام ابرص صبح کے وقت اور شام کے وقت لگائین - قوت اور ضعف مین معتدل یہ دوا ہی کہ شیح سوختہ کو ہمراہ سرطان بحری کے اور اقلیمیاے ذہبی کے استعمال کرین اگر سپیدی اندر کی طرف گھسی ہوئی ہو مامیران اور شیح اور مرکی اور سیاہ ریچھ کی مینگنی اور دواے مغناطیس جو باب ظفرہ مین مذکور ہی اُسکا استعمال کرین - کبھی استعمال اصباغ کا ہمراہ صبغ بیاض کے ہوتا ہے - ازانجملہ یہ ہے کہ انار کی کلی جو خود بخود گر پڑتی ہے اور چھوٹی ہوتی ہی اور اقاقیا اور قلقدلیس اور صبغ عربی ہر ایک اوقیہ اثمد عفص ہر ایک تین درہم پانی مین بھگو کر استعمال کرین - اور اگر انار کی کلی نہ ملے انار کا چھلکا اُسکی جگہ خواہ اُسکے بیج کا استعمال کرین خواہ وہ چھلکا جو انار کے بیجون مین ہوتا ہے - ایضاً مازو اقاقیا ہر ایک دو درہم قلقدلیس ایک درہم اسی سے صبغ تیار کرین - منجملہ اصباغ کے ایک یہ سرمہ بھی ہے نسخہ قلعی سوختہ مغسول زعفران صبغ عربی ہر ایک دو مثقال خاکستر اُس گھریا کی جسمین تانبا گھلایا جاتا ہے اور اس خاکستر کو آب باران سے دھو لین دو مثقال توبال نحاس مغسول نصف مثقال اس سے سرمہ بنا کر استعمال کرین - ایک اور سرمہ بہت عمدہ ہے

نسخہ قلقطار مازوی سبز ہر یک چار مثقال پانی مین گھولکر چند مرتبہ استعمال کرین نسخہ مازو اقاقیا ہر ایک حصہ قلقند نصف جزء آب شقائق نعمان مین
پیسکر استعمال کرین اسی طرح پشک کبوتر اور کنجشک بھی مفید ہی فصل دسوین سبل کے بیان مین سبل ایک جھلی ہی جو آنکھ مین بوجہ پھولنے
ظاہری رگون کے سطح ملتحمہ اور قرنیہ اور قرنیہ مین بوجہ بافتہ ہونے ایک شے کے درمیان رگون اور سطوح کی مثل دخان کے پیدا ہوتی ہی اور سبب اسکے
تولد کا انھین رگون کا امتلا ہوتا ہی خواہ کچھ مادہ غشاء ظاہری سے بطرف ان رگون کے بہ کر آتا ہی یا غشاء باطنی سے وہ مادہ ان رگون مین پہونچتا ہی
اور وہان سے مادہ کا آنا بوجہ امتلاء سر کے ہوتا ہے۔ اور آنکھ مین چونکہ ضعف ہوتا ہی لہذا ضعیف عضو پر گرتا ہے۔ کبھی اسی جھلی ہی جسکو
سبل کہتے ہین ایک قسم کی کھجلی اور دمعہ اور غشاوہ عارض ہوتا ہی اور دھوپ کی روشنی سے ایذا اور چراغ کی ضو سے گزند پیدا ہوتا ہی۔ اسی وجہ سے
ضعف بصر بھی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ اذیت اور قلق مین گرفتار رہی ہر ایک چیز کا تحمل اُسے ایذا دیتا ہی کبھی جس آنکھ مین بیماری سبل کی ہوتی ہی
وہ آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور جوف حدقہ کا سمٹ جاتا ہی سبل اُنھین امراض مین سے ہے جو متوارث اور متعدی ہین علامات جس سبل کا مبدا
وہ حجاب خارجی ہے جسکا ذکر ہم کر چکے ہین اُسکی علامت یہ ہی کہ خارجی رگون مین پری اور چہرہ مین سرخی اور صدغین مین ضربان شدید اور [illegible]
کی رگونین ضربان ہوگا۔ اور جس سبل کا مبدا خارجی حجاب کے سوا اور چیز ہی اُسکی علامت یہ ہی کہ علامات مذکورۃ الصدر نہ پائی جائین جیسا
قانون عام مین مذکور ہو چکا یعنے حجاب داخلی اور خارجی کے مبدا ہونے مین جن چیزونکو ارباب نزلہ چشم ترک کرتے ہین واجب ہا کہ یہ بھی انھین
ترک کرین اور اب دوبارہ ہم انھین بنظر تکرار کے ذکر نہین کرتے اور جو جو استفراغ ہمنے اوپر لکھے ہین اُنھین کا استعمال کرین اور روغن اور
ضمادات سے سر کو بچائے رہین اور سعوط کو بھی اس مرض مین ناپسند اور مکروہ تجویز کیا ہے مگر میرے گمان مین کچھ مضر نہین ہے۔ اگر سر کا تنقیہ
ہو چکا ہی۔ اور جالینوس نے شراب کی اجازت دی ہی۔ اور شراب پلانے کے بعد سولانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور سر کا تنقیہ ہو چکا ہی اور بدن بھی مادہ سے
پاک ہی اور شاید یہ تدبیر سبل خفیف مین درست ہو اور قوی سبل مین چن لینا اور دستکاری کی ضرورت ہوتی ہی۔ بہتر اور اچھا طریقہ اُسکا
یہ ہی کہ چند ڈورے رگون کے نیچے داخل کردین جب وہ ڈوری پورے بھر جائین اوپر کی طرف اُنکو کھینچین تاکہ سبل بھی اُنکے ہمراہ اوپر کی
طرف کھینچ جائے اور نیز مقراض سے اس طرح سبل کو جدا کرلین کہ پھر کسی قدر باقی نہ رہی اور بعد دستکاری کے وہ تدبیر جو باب ظفرہ مین بارہ
عدم التزاق اور چسپیدہ ہونے کے لکھی ہے کرنی چاہیے۔ اگر بوجہ اس دستکاری کی آنکھ مین درد پیدا ہو زردی بیضہ کی مداومت کرین کہ اسی
سے شفا ہو جائے گی اسکے بعد شیاف احمر اور شیاف اخضر کا استعمال کرین تاکہ بقیہ مواد سبل کی تحلیل اور آنکھ پاک اور صاف ہو جائے۔ عمدہ اوقات
دستکاری مذکور کے فصل ربیع اور خریف ہی اور لیکن بعد تنقیہ اور استفراغ کے چاہیے ورنہ بوجہ درد کے فضول بطرف آنکھ کے زیادہ رجوع
کرینگے۔ دوائین جو اس مرض مین نافع ہین جب تک مرض مدبر ہی اُسی وقت تک مفید ہوتی ہین اور بعد مزمن ہونیکے پھر کچھ اثر نہین کرتی
منجملہ مجربات کے پوست بیضہ تازہ کہ ابھی شکم مرغ سے نکلا ہو اُسے دس دن تک سرکہ مین جوش دین بعد ازان صاف کرکے بعد ازان پوشیدہ
مقام پر سوکھلائین اور سرمہ سا کرکے اکتحال کرین۔ ایضاً آنکھ مین بطور سرمہ کے رمادی کو ہمراہ ہموزن مارقشیشا کے لگانا بھی مجرب ہے
اسی طرح نحاس قبرسی کو پیشاب مین چند روز ڈالکر آنکھ مین لگانا۔ مرکبات معروفہ سے شیاف اصطفطیقان اور شیاف احمر لین اور شیاف
احمر حاد اور شیاف اخضر اور طرخماطیقون اور شیاف روسنج اور دوا مقناطیس جو قرابادین مین مذکور ہی اور شیاف جلنار اور شبت جب سبل مین
خارش بھی اُسوقت شیاف سماق مجرب ہوا ہی کہ فقط سماق سے بنایا جاتا ہی اور کبھی تھوڑا سا صمغ عربی اور انزروت بھی اُسمین داخل کرتے ہین
کہ اسکے استعمال سے سبل کٹ جاتا ہے اور خارش بھی دور ہو جاتی ہی فصل گیارھوین ظفرہ کی بیان مین ظفرہ ناخونہ کو کہتے ہین اور ناخونہ

ملتحمہ میں ایک فزونی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے خواہ جو حجاب تمام آنکھ کو محیط ہو اُسمیں ایک زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اکثر ابتدا اس مرض کی کویہ اور بر
کنارہ سے ہوتی ہے اور ہمیشہ ملتحمہ پر یہ زیادتی بڑھتی جاتی ہے کبھی اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ قرنیہ کو چھپا لیتی ہے اور اُسپر نافذ ہوکر سوراخ چشم کو بند
کر دیتی ہے۔ ایک قسم اسکی سخت اور باصلابت ہوتی ہے اور ایک قسم نرم ہوتی ہے کبھی سرخ رنگ اور کبھی تیرہ گون ہوتی ہے۔ ایک قسم ظفرہ کی ملتحمہ سے ایسی
مجاور ہوتی ہے کہ اُس سے ملتصق اور چسپان ہوتی ہے اور اسکا چھیلنا آسان ہوتا ہے اور تھوڑی سی تعلیق اور بوجھ ڈالنے سے چھل جاتی ہے اور ایک
قسم کی مجاورت ایسی ہوتی ہے کہ قرنیہ سے متحد اور رکیزات ہو جاتی ہے اور بیرون سطح اور اُدھیڑنے کے جدا نہیں ہوتی ہے جیسا آگے معلوم ہوگا
علاج افضل علاج ظفرہ کا کشط یعنے چھیلنا ہے لوہے سے خصوصاً جو ظفرہ نرم ہو اور سخت ظفرہ کا چھیلنا اگرچہ نرمی اور رفق سے ہو سکے کسی قدر ضرر
پہونچاتا ہے لیکن پہلے بنظر امتحان ظفرہ کو ضمادات پیتے اور سجا کر کے دیکھیں اگر تکہ پڑ ہی آسانی کٹ جائیگا اور اگر نہ نکلے بال خواہ ریشم سے اُسے
جدا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ اُسکے نیچے سوئی خواہ پر کی نوک سے ریشم وغیرہ کو پہونچائیں اور دو جگہ خواہ ایک ہی جگہ اُسکے پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے
اگر یہ تدبیر کارگر ہووے بہ نرمی اُتار لینا چاہیے۔ مگر جس لوہے سے اسکے چھیلنے کا قصد کریں زیادہ تیز نہو اور چاہیے کہ استیصال ناخونہ کا بیخ و بن
سے کر ڈالیں اور تاامکان باقی نہ رکھیں اور کویہ کے گوشت کو ویسا ہی چھوڑ دیں ورنہ دمعہ پیدا ہوتا ہے۔ ناخونہ میں اور کویہ کے گوشت میں
رنگ کا فرق ہے جب ناخونہ کٹ جائے آنکھ میں زیرہ نمک کے ساتھ ملا کر ٹپکانا چاہیے۔ اور اس دوا کی وجہ سے جو لذع پیدا ہو زردی بیضہ
اور روغن گل اور بنفشہ سے اُسکی تلافی کرنی چاہیے اگر زیرہ اور نمک کی تقطیر بطور خود نکرینگے ملتحمہ ناک سے لپٹ جائے گی۔ اسی طرح مریض کو
چاہیے کہ ہر وقت آنکھ اُلٹا پلٹا کرے تاکہ اس ضرر سے نجات ہو اور تین دن کے بعد شیافات حادہ کا استعمال کریں تاکہ بقیہ کا استیصال ہو جائے۔ فقط ادویہ کا
استعمال کرکے ظفرہ کو کاٹنا امر عظیم ہے اور ظاہرا دشوار بھی ہے خصوصاً اگر ظفرہ غلیظ ہو اور باانیہمہ چونکہ ایسی ادویہ ضرر سے خالی نہیں ہوتیں کچھ
نہ کچھ ایذا حدقہ چشم کو ضرور پہونچے گی اسلیے کہ جب تک ان ادویہ میں زیادہ جلا ہوتی ہے اور انمیں شرکت ادویہ معفنہ کی ہوتی ہے لہذا اور بھی ایذا
ہوتی ہے منجملہ اکحال مجربہ کے شیاف طرخماقیقون اور شیاف قلقطاری اور شیاف قیصر اور باسلیقون حاد اور روشنایا اور ردینارجون ہے اور یہ سب
ادویہ قرابادین میں مندرج ہیں۔ یہ بھی دوا مجرب ہوئی ہے کہ نحاس محرق اور قلقدیس اور تلخہ بز نر لیتے بکرا ہموزن لیکر شیاف تیار کریں خواہ
قلقدیس اور ملح اندرانی ملا کر ایک جزو صمغ عربی نصف جزو لیکر ہمراہ شراب کی شیاف بنائیں۔ یا نحاس محرق اور قلقند اور بیخ کبر اور نوشادر اور تلخہ
بز برابر خواہ تلخہ گاؤ ہمراہ شہد کے یا فقط شہد ہمراہ تلخہ گاؤ سینہ کے یا مقناطیس اور زنگار اور مغرہ یعنے گیرو اور اشق ملکر دو جزو زعفران ایک جزو اور
ایک جزو اس سے قوطولی ہمراہ عسل کے۔ ایضاً قلقند نوشادر سے کحل عجیب النفع تیار ہوتا ہے۔ ظفرہ کی علاج میں ایک دوا جسکا فائدہ قریب کشط اور چھیلنے
کے ہے یہ ہے کہ خزف یعنے ٹھیکرا خزف غضار چینی سے لیکر اور بڑے پوست جو روغن سے پیدا ہوتی ہے چینی برتن کی ٹکریوں سے اُتار کر اچھی طرح پیسیں اور خوب
خوب پس جائے روغن حب القلطن سے مخلوط کرکے پھر دونوں ملا کر پیسیں اور سلائی جلد میں آنکھ کے داخل کرکے اور اُسی سلائی سے دوا لگا کر
ظفرہ کو چھیلنا چاہیے اور ہر روز ہمیشہ چند مرتبہ یہی ترکیب کرتے جائیں کہ ظفرہ پتلا ہوتے ہوتے بالکل دور ہو جائیگا اور قبل استعمال اس دوا کے
آب گرم کے بخار پر سر جھکائیں تاکہ آنکھ گرم اور چہرہ سرخ ہو جائے یا حمام میں داخل ہوں اور میری رائے یہ ہے کہ شراب کو دیگ اُسکے بخارات پر سر جھکائیں
خواہ تھوڑی سی شراب ممزوج پلائیں بعد ازاں دوائے مذکور سے ظفرہ کو چھیلیں۔ کبھی ظفرہ رقیق بلکہ غلیظ ہیں یہ دوا نافع ہوتی ہے کہ کندر کو
پیسکر آب گرم میں بھگوئیں تاکہ ایک گھنٹہ گزر جائے اور صاف کرکے اکتحال کریں۔ اور میں نے تجربہ کیا ہے کہ جس شخص کی ظفرہ غلیظ
سرخ عارض ہو اور کہنہ ہو کندر کہنہ کو نرم نرم پیسکر آب گرم اُسکے سر پر گرائیں اور اچھی ہاون سے اُسے باہر نہ لائیں

اور گرم پانی گرا گرد ستہ یا دون سے خوب حل کرین تا اینکہ رنگ اسکا سبزی مائل ہوجاوے اور بعد ازان استعمال کیا تو اس دوا کو بہت نافع پایا ہی

فصل بارھوین طرفہ کے بیان مین طرفہ ایک نقطہ خون تازہ سرخ رنگ کو کہتے ہین یا کہنہ بایست جسکی سرخی خالص ہو اور سیاہی آمیز ہو کہ بعض رگون کے شگافتہ ہونے سے یہ قطرہ خون کا جاری ہوا ہی کسی طرح کی چوٹ لگنے سے خواہ کوئی اور سبب ایسا حادث ہوا ہی جس سے رگ پھٹ جاتی ہی مثلاً امتلاے شدید خواہ ورم وغیرہ اور بعد ٹپکنے کے آنکھ مین ٹھہر گیا اور کہنہ ہو گیا - منجملہ اُن اسباب کے جنکی وجہ سے رگ پھٹ جاتی ہے زیادہ چلانا اور رینگنا اور حرکت عنیف اور درشت واقع کرنی ہی کبھی غلیان خون سے بھی رگون مین خون ٹپکتا ہے اور طرفہ کا مرض پیدا ہوتا ہی - کبھی جو طرفہ چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اُسمین حدقہ چشم بھی تھوڑا سا شگافتہ ہوتا ہی - اور جو طرفہ ملتحمہ مین پیدا ہوتا ہے حدقہ کے شگاف سے اُسمین بے خوفی ہوتی ہے علاج کبوتر کا خون یا خون شفانین یعنے بو تیمار کا اور خون فاختون کا خواہ دراشین یعنے قمریون کا خصوصاً وہ خون جو پرون کے نیچے سے نکلے طرفہ پر ٹپکانا چاہیے - اگر مرض کی ابتدا ہو اسی خون مین کوئی دوا رادع بھی ملا دین جیسے وہ مٹی جو بنام قیمولیا معروف ہے خواہ طین ارمنی اور آخر مین اس مرض کے محللات کو ملانا چاہیے حتی کہ زرنیخ تک بھی ملا سکتے ہین ہمراہ گل مختوم کے اور کبھی عورت کی دودہ مین کندر اور آب شور خصوصاً جس پانی مین ملح درانی گھلا ہوا اور نوشادر خصوصاً جب اُسمین کندر کی شرکت ہو ٹپکاتے ہین ایضاً شیافہ دینارجون بہت نفع کرتا ہی - ایک دوا کی ترکیب بجز فلفل اور انزروت سے ہموزن دونون لیکر اور دونون کے برابر زرنیخ ملائین ہوتی ہی - اور کبھی اسمین ملح اندرانی ملا کر شیاف تیار کرتے ہین اور کبھی خارج سے بیجی کو جلا کر شراب خواہ سرکہ سے ملا کر استعمال کرتے ہین - اسی طرح کبوتر کی بیٹ سرکہ خواہ شراب سے ملا کر استعمال کرتے یا زبیب ستہ برآوردہ کا ضماد کرتے ہین تنہا خواہ سرکہ ملا کر خواہ اور اجزاے مذکورہ بالا کے ہمراہ خصوصاً اگر ورم بھی ہو - اسی طرح جبن تازہ اور تھوڑا سا ملح اندرانی خواہ جبن تازہ اور موئی کا چھلکہ اکلیل الملک مع دم الاخوین اور بیخ سوسن اور زعفران کے خواہ عدس ہمراہ روغن گل اور زردی بیضہ کی اور اکباب یعنے سر جھکانا ایسے آبہاے گرم مین جنمین بابونہ اکلیل الملک خواہ انکے عصارے اور سلاقہ برگ کرنب جوش دیا گیا ہو خواہ برگ کرنب کی تضمید کرین اُسے خوب کوٹ کر جوش دیکر جو طرفہ قوی اور مزمن ہو گیا ہی اُسکی دوا یہ ہی کہ رائی مین دو چند اُسکے وزن کی بکرے کی چربی ملا کر ضماد کرین خواہ زرنیخ کو دودہ مین محلول کرکے خواہ انار کو شراب مین جوش دیکر ضماد کرین یا اجواین اور زوفا کو مادہ گاو کے دودہ مین ملا کر استعمال کرین - اگر ہمراہ طرفہ کے ملتحمہ مین شگاف بھی پیدا ہو زیرہ چبا کر اور نمک ملا کر تھوڑا سا آب دہن اُسپر ٹپکائین اور آنکھ مین ڈالین - برگ بید سادہ کا بھی ضماد بہت نافع ہی

فصل تیرھوین دمعہ کے بیان مین یہ مرض جدید بھی ہوتا ہے اور خلقی بھی ہوتا ہی ابتداے ولادت سے اور جو قسم خلقی نہین ہی اُسمین سے ایک قسم لازم زمانہ صحت کے ہوتی ہی اور ایک قسم تابع کسی مرض کے کہ اگر وہ مرض جاتا رہی یہ قسم دمعہ کی بھی زایل ہو جاوے جس طرح حمیات مین جو دمعہ عارض ہوتا ہی اُسکا یہی حال ہی - اور سبب دمعہ کا یعنے اُس ڈھلکہ کا جو عارضی ہی اور خلقی نہین ہی ضعف قوت ماسکہ ہاضمہ کا ہی جو منفعج رطوبات ہی یا گویہ مین آنکھ کے کسی طرح کا نقصان بنظر طبیعت کے پیدا ہو خواہ کسی تیز دوا کے لگانے سے یا ناخونہ کے قطع کرنیکے بعد یہ مرض بموجب بیان سابق عارض ہوتا ہی - مبدا اس رطوبت کا دماغ ہی اور دماغ سے آنکھ مین یہ رطوبت اُنھین دو راہون سے کسی ایک راہ سے آتی ہی جنکا ذکر مکرر ہو چکا ہی - جو دمعہ مولود ہو خواہ بعد کٹ جانے کوئے کی پیدا ہو اُسکا علاج کچھ نہین اور حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو ڈھلکہ عارض ہوتا ہی یعنی وہ امراض جنمین سہر بھی عارض ہو اور حمیات یومیہ مین خواہ حمیات عفنہ دمویہ مین دمعہ اکثر عارض ہوتا ہی - اسی طرح اکثر تمدد کی وجہ سے جو دمعہ لاحق ہوتا ہی یہ سب اقسام ڈھلکہ کے جلد زایل ہو جاتے ہین - اور اگر بعد زوال اصل مرض کے زایل ہو جاوے اسی مرض کا

تاج ہوگا علاج قانون اسکے علاج مین یہ ہی کہ ایسی دواؤن کا استعمال کرین جنمین قبض کی قوت باعتدال ہو خاص وہ دمعہ جو بعد قطع ظفرہ کی خواہ ناکل ہی کسی دوا کے پیدا ہوتا ہی اُسکا علاج ذرور اصفر سے اور قرص زعفران اور شیاف صبر اور شیاف زعفران سی ہمراہ بھنگ کے کرنا چاہیے - اور اماق چشم پر کندر خواہ دخان کندر کا استعمال کرین اور صبر اور مامیثا اور زعفران سے بھی علاج کرین اور اگر کوہ بالکل نابود ہو گیا اور انسیج و مین مستاصل ہوا ہی پھر دوبارہ اُسکا اُگنا محال ہے اور جو دمعہ ناخونہ کے قطع سی پیدا ہوا ہو اُسکا علاج توتیائی ادویہ سی خصوصاً کحل جسکا ذکر باب بیاض چشم مین کیا گیا ہی کرین - اور جملہ شیافات بالزوجت ہین اور شیاف ابیض انزروتی اور شیاف اصطفطیقان و دیگر ادویۂ مذکورہ جو قرابادین مین مندرج ہین اُنسے علاج کرین - مجرب دوا دمعہ کے واسطے آب انار ترش ہمراہ اور ادویہ مندرجۂ ذیل کے ہی صفت اُسکی یہ ہے ایک رطل آب انار ترش کو پکائین تاکہ نصف جل جاسے اُسکے بعد صبر سقوطری اور حضض فیلزہرج اور زعفران اور شیاف مامیثا ہر ایک سے ایک مثقال مشک بقدر دو دانگ سب اجزا کو ملا کر چالیس روز تک آفتاب کی گرمی مین رکھین کسی شیشہ کے برتن مین بند کر کے بعد اُسکے استعمال کرین نہار منہ حمام مین داخل ہونا بھی اس مرض کے علاج مین نہایت مجرب ہے اور اسی طرح حمام مین ٹھہرنا اور سرکہ اور پانی ملا کر آنکھ مین اکثر ٹپکانا اور جو دمعہ خلقی ہی وہ علاج پذیر نہین ہوتا ہی **فصل چودھوین حول کے بیان مین** احول اکثر چشم کو کہتے ہین - کبھی یہ مرض اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ بعض عضلات محرکہ مقلہ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہو کر مقلہ کو جہت صحیح سے بطرف جہت مخالف کے جھکا دیتا ہی اور کبھی بوجہ بعض عضلات کے حول پیدا ہوتا ہی کہ مقلہ کسی جہت نامناسب مین جھک جاتا ہی - بہر حال کبھی بوجہ رطوبت کی یہ کجی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بسبب یبوست کی جیسے امراض حادہ مین عارض ہوتا ہے اکثر حول بوجہ تشنج عضل کے پیدا ہو اُسکا حدوث فقط عضل محرک سے ہوتا ہی اسلیے کہ تشنج عضلات سی آنکھ مین آفت پیدا ہوتی ہی اکثر حول بعد امراض دماغی مثل صرع اور قرانیطس اور سدر وغیرہ کی عارض ہوتا ہی بوجہ احراق اور یبس یا امتلا کے یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ آنکھ کا زوال اور ہٹ جانا اوپر کی طرف خواہ نیچے کی طرف اس سے وہی مرض پیدا ہوتا ہی کہ ایک چیز کی دو دو دکھلائی دین - اور اگر زوال آنکھ کا دونون طرف ہو یعنے نیچے اور اوپر برابر ہو اُس سے چندان ضرر پیدا نہین ہوتا ہی علاج جو حول مولود ہوتا ہی اُسکا زوال نہین ہو سکتا ہی - ہان اگر حالت طفلی مین بوجہ رطوبت کے ہو اُسکا علاج ممکن ہی اور اُمید اُسکے زوال کی بھی ہی خصوصاً اگر حادث ہو اُسکے علاج کی تدبیر یہ ہی گہوارہ کو درست کرین اور چراغ کو جانب مقابل مین حول کے رکھین یعنے جدھر کجی ہو اُسکی دوسری جانب مین چراغ رکھین تاکہ بے تکلف اُدھر دیکھتا رہی - اسی طرح چاہیے کہ سرخ ڈوری جانب مقابل مین باندھین خواہ کوئی اور سرخ چیز کنپٹی کے قریب رکھین یعنے جو کنپٹی مقابل جانب کی ہی یا کان کی قریب رکھین اور یہ ڈورا وغیرہ جو باندھین خواہ رکھین اُسمین اسکا لحاظ رہے کہ بآسانی مریض اُسے تامل کر سکے اور دیکھ سکے اور تھوڑی سی کلفت اُسکے دیکھنے سی حاصل ہو کہ بیشتر اسی قدر تکلیف آنکھونکی درستی مین کافی ہو جاتی ہے خون کا نکلوانا بھی آنکھ کو مستقیم اور نظر کو درست کر دیتا ہی - جن لوگون کو یہ مرض کبر سن مین یا سن شیخوخت مین عارض ہوتا ہی اور سبب عروض کا استرخا یا تشنج رطب ہو واجب ہی کہ استعمال تنقیہ کا بذریعۂ استفراغ مذکورہ از قسم ایارجات کیا رہ وغیرہ کے کرین اور تلطیف تدبیر کا لحاظ کرین اور استعمال حمام محلل کا کرتے رہین منجملہ ادویۂ نافع کے حول مین ایک یہ بھی دوا ہی کہ عصارۂ برگ زیتون کا سعوط کرین - پھر اگر عروض حول کا تشنج یبسی سی ہو نطولات مرطبہ کا استعمال کرین اور اگر تپ نہو شیر مادۂ خر پلاے جائین اور اُسمین اور ادہان جو زیادہ مرطب ہون شریک کرین حاصل یہ ہی کہ اُنکی تدبیر مین ترطیب زیادہ کرنی چاہیے اور آنکھ مین آب شفانین کی تقطیر اور سپیدی بیضہ اور روغن گل کا ضماد کرین کہ اُسمین تھوڑی سی شراب ملائین اور چند روز اسی کی بندش کرنی چاہیے **فصل پندرھوین جحوظ کے بیان مین** جحوظ کہتی

یہ ہین کہ آنکھونکے ڈھیلے باہر نکل آئین - یہ مرض کبھی بوجہ انتفاخ مقلہ چشم سے جو موجب ثقل کا ہو اور اسمین امتلا کسی مادہ کا ہو اس سے پیدا ہوتا ہی یا کسی
ایسے مقام پر انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو آنکھین باہر نکل آئین خواہ جو چیزین آنکھ کو باہر نکلنے سے روکے ہوئی ہین یعنی جو عضلات حافظ ہین آنکھونکے
باہر نکل آنے سے اُنمین استرخا پیدا ہو جاے اسوجہ سے جحوظ پیدا ہو - پہلی قسم جحوظ کی جو بوجہ شدت انتفاخ مقلہ اور ثقل اور امتلاے مقلہ سے پیدا ہو اسمین
امتلا خاص مقلہ مین ہوتی ہی - اور کبھی تمام دماغ بلکہ تمام بدن کی امتلا سے یہ ثقل اور انتفاخ مقلہ مین پیدا ہوتا ہی - چنانچہ بروقت احتباس طمث عورات
کے یہ امتلاے عام پیدا ہوتی ہی - دوسری قسم کا جحوظ جو بوجہ تنگی کے پیدا ہو اسکی مثال یہ ہی جیسے بروقت گلا گھونٹنے کے آنکھین باہر نکل آتی ہین
یا جیسے بروقت دورہ شدید صرع کے خواہ بوقت قے کے یا چلانے کے وقت خواہ عورات کو بعد ایسے دردزہ کے جسمین پیچش زیادہ ہو - اور بیشتر ہمراہ
اسی دردزہ کے ایک مادہ بھی بطرف آنکھ کے رجوع کرتا ہے جسوقت نفاس اچھی طرح جاری نہو کہ تنقیہ رحم کا بخوبی ہو جاے - اور کبھی بوجہ
فساد جنین خواہ موت جنین اور تعفن جنین سے جحوظ پیدا ہوتا ہے - جحوظ کی جو قسم بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہوتی ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ جو عضلہ
محیط اُس عصبہ کو ہی جو مجوف ہی جب عضلہ مین استرخا پیدا ہو اُسوقت مقلہ کو سنبھال نہین سکتا اور باہر کی طرف مقلہ مائل ہوتا ہی - جسوقت جحوظ
فقط استرخاے عضلہ سے پیدا ہوتا ہے بصارت مین بطلان پیدا نہین ہوتا اور کبھی باوجود استرخاء عضلہ کے انہتاک اور لاغری بھی پیدا ہوتی
اُسوقت بصارت باطل ہو جاتی ہی - کبھی دونون آنکھین باہر نکل آتی ہین جیسے خوانیق اور اورام حجب دماغی مین اور ذات الریہ مین اور کبھی
اسکا سبب انضغاط ہوتا ہی اور کبھی امتلا بھی ہوتا ہی - اور اکثر جحوظ مین ایک سوجن سی نظر آتی ہی - اور قرنیہ مین ورم پیدا ہوتا ہی علامات
جحوظ کی جو قسم بوجہ کثرت اجتماع کسی چیز کے آنکھ مین ہوتی ہی اُسوقت ہمراہ جحوظ کے ڈھیلا آنکھ کا مقدار مین بھی بڑا معلوم ہوتا ہے اور اگر جحوظ
بوجہ انضغاط اور تنگی کے پیدا ہو پھر اگر کسی مادہ کی اعانت اس انضغاط پر ہو جب بھی عظم اور بزرگی مقدار چشم کی پائی جاے گی
اور کبھی عظم کا وجود نہو گا اور دونون صورت مین احساس ایک تمدد کا ہوتا ہے جو پیچھے کی طرف سے دفع کرتا ہی اور اس تمدد کی شناخت
بسبب مرض سے بخوبی ہوتی ہے اور جو قسم جحوظ کی بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہو اُسمین حدقہ چشم عظیم نہین ہوتا اور نہ زیادہ تمدد محسوس ہوتا ہی
باطن کی طرف اور آنکھ باوجود جحوظ کے بے آرام اور متحرک ہوتی ہی علاج خفیف جحوظ کے واسطے فقط ایسی بندش جو اسقدر کڑی کافی ہوتی ہی
کہ بعد پٹی باندھنے کے چت لیٹا رہے اور غذا مین خفت ملحوظ رہے اور حرکت بھی کم کرنے پاے اور آنکھ ہروقت بند رہے - اگر باوجود ان تدابیرات
کے کسی دوا کی اعانت کی ضرورت ہو شیاف سماق کا استعمال کرین - جحوظ قوی اگر بوجہ مادہ کے ہو تنقیہ کی ضرورت تمام بدن خواہ فقط سر کی تنقیہ کی
ہو گی اُنھین ادویہ سے جو مکرر مذکور ہو چکی ہین مسہلات اور فصد اور حجامت صدغین اور حقنہ ہاے گرم وغیرہ اور حاصل یہ ہی کہ استفراغ اس
مرض مین نہایت نافع ہی اور اکثر اصناف جحوظ مین منفعت اُسکی ظاہر ہوتی ہی اور اسی طرح قفا پر وضع محاجم کرنا اور واجب ہی کہ ہمیشہ ابتدا
جحوظ مین ضماد صوف سے کرین جیسے سرکہ مین ڈبویا ہو اور نطول وجہ کا آب سرد سے خواہ آب ملح بارد سے کرین خصوصاً جب اس پانی مین قابضات
مسددہ مثل پوست انار اور علیق اور خشخاش اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ کے پکائی گئی ہون اور اگر جحوظ بوجہ امتلا کے نہو یہ تدبیرات
ہر وقت مفید ہونگے اور اگر امتلا ہو بعد زمانہ ابتدا کے تحلیل مادہ کی کرنی چاہیے اور اگر استرخا سے یہ مرض پیدا ہو واجب ہے کہ استعمال
ایارجات اور غرغرون کا اور شمومات اور بخورات مشہدہ کا کرین اور اگر بوجہ انضغاط کے جحوظ پیدا ہو تو لبعض کا استعمال کرین منجملہ ادویہ نافعہ
نتو اور جحوظ مین آرد باقلے کا ہمراہ گل سرخ اور کندر اور سپیدی انڈے کی بطور ضماد کے استعمال کرین اور خستہ خرما جلا کر سنبل الطیب کے ہمراہ
نتو اور جحوظ کو مفید ہے فصل سولھوین غور العین کے بیان مین یہ مرض عکس جحوظ کا ہی آنکھین اندر گھس جاتا خواہ اُنکا چھوٹا

ہونا عمیات مین ہوتا ہے خصوصاً جب بیداری مفرط عارض ہو اور بعد استفراغات اور خواب بدر غم اور الم کے جو افراط سے ہو خواب کی وجہ سے جسبہ
مرض عارض ہوتا ہے اُسمین آنکھ کی پتلی اور بوجھ اور بدشواری حرکت کرنا پلکون کا پیدا ہوتا ہے مگر حدقۂ چشم کی حرکت مین دشواری نہین ہوتی-
حکایت ہے کہ بعض آدمیون کو استفراغ شقتین یعنی دونون جانب اپنی بائین مین برودت شدید اور حرارت شدید کا عارض ہوا اسی وجہ سے جس جانب
مین برودت تھی اُدھر کی آنکھ مین غور اور صغر عارض ہوا یہ سب امور بخوبی معلوم رہین **فصل ستروین زرقت کے بیان مین** کبودی چشم کی
کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ طبقات چشم مین ایک سبب پیدا ہوتا ہے یا بوجہ رطوبات چشم مین کوئی سبب پیدا ہوتا ہے- رطوبات کے سبب کا
حال یہ ہے کہ اگر جلیدیہ کی مقدار زیادہ ہو اور رطوبت بیضیہ صاف اور قریبۃ الوضع بطرف خارج کی ہو اور مقدار اُنکی معتدل ہو خواہ کم ہو اسوجہ سے
آنکھ مین کبودی پیدا ہوگی اگر طبقات سے کسی قسم کی منازعت بنسبت اثر رطوبات کے نہ پہونچے- اور اگر رطوبات مکدر ہون خواہ رطوبت جلیدیہ
کم ہون اور بیضیہ زیادہ اور بکثرت ہو اُسوقت ایک تاریکی مثل ظلمت آنکے پیدا ہوگی خواہ اگر جلیدیہ غائر ہو یعنی اندر کی طرف زیادہ بیٹھی ہو اُسوقت
آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوگی- طبقات مین جو سبب آنکھونکی رنگت کا ہوتا ہے اُسکا بیان یہ ہے کہ طبقہ عنبیہ اگر سیاہ ہو اُسکے سبب سے آنکھ سرمہ گون ہوگی
اور اگر آنکھ مین زرقت ہو بوجہ عدم نضج کے یہ رنگ پیدا ہوگا جیسے نبات اور اقسام تیبیون کی کہ ابتدای ظہور اور بروز مین اُنکا رنگ بخوبی ظاہر
نہین ہوتا بلکہ مایل بسپیدی ہوتا ہے پھر جیون جیون نضج اور پختگی اُنمین ظاہر ہوتی جاتی ہے سبزی رنگ مین آتی جاتی ہے اور اسی وجہ سے لڑکونکی
آنکھونمین بھی کبودی ہوتی ہے اور بعض لڑکونکی آنکھ شہلا یعنی میش چشم ہوتی ہے- اور یہ کبودی رطوبت زائدہ سے ہوتی ہے- کبھی زرقت بوجہ
تحلل اُس رطوبت کے ہوتی ہے جسکے تابع آنکھ کا رنگ ہے بشرطیکہ رطوبت محللہ مین بخوبی نضج آگیا ہو جیسے نبات کے اقسام کی جب رطوبت متحلل
ہوجاتی ہے مایل بسپیدی ہوجاتی ہے اور یہ زرقت بوجہ غلبۂ یبوست کے پیدا ہوتی ہے بیمارونکی آنکھ مین بھی میش چشمی اور اسی طرح مشائخ
کی آنکھ اسی وجہ سے شہلا ہوجاتی ہے اسلیے کہ مشائخ کی رطوبت غریزی متحلل ہوجاتی ہے اور رطوبت غریب کی اُنکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے
کبھی کوئی آدمی کبود چشم بوجہ یبس کے اول خلقت سے ہوتا ہے اسلیے کہ خلقت چشم جس چیز سے ہوئی ہے اُسی مین یبوست تھی- اور کبھی خلقت زرقت
اسوجہ سے ہوتی ہے کہ دو آفتون مین سے کوئی ایک آفت رطوبت خواہ یبوست کی ابتدای خلقت سے عارض ہوتی ہے- ایسی زرقت چشم کی شفافت بصارت
کی جودت اور حرارت سے ہوتی ہے- ان بیانات سے معلوم ہوا کہ زرقت طبعی بھی ہوتی ہے اور عارضی بھی ہوتی ہے- اور شہلت یعنی میش چشمی کا
حدوث بوجہ اجتماع اسباب کحلت اور زرقت کے ہوتا ہے کہ جسوقت آنکھ مین سرمہ گون اور کبود ہونے کے اسباب مجتمع ہون اُنہین کے اجتماع سے
میش چشمی پیدا ہوتی ہے اگرچہ میش چشمی جو اسباب بادی سے عارض ہو بنا برگمان ایناد قلس حکیم کے اُس آنکھ مین کبودی ہوگی اور بصارت نہوگی
اسلیے کہ جو رطوبت آلہ بصارت ہے اس آنکھ مین مفقود ہوتی ہے- بعض ایسے لوگ جنکی آنکھ سرمہ گون ہوتی ہے کبودی اُسمین کم ہوتی ہے اور بصارت
مین بھی کمی کرتی ہے بشرطیکہ زرقت کسی آفت سے پیدا ہوئی ہو سبب اسکا یہ ہے کہ جو سرمہ گونی چشم کی بسبب رطوبت بیضیہ کے ہوتی ہے نفوذ اشباح
الوان کو بوجہ بیاض کے مانع ہوتی ہے اس لیے کہ بیاض کو اشفاف سے تضاد ہے- اسی طرح جو زرقت چشم بوجہ کدورت رطوبت کے پیدا ہوتی ہے
اور بھی جو کبودی کثرت رطوبت سے عارض ہو کہ یہ بھی جب درجۂ کثرت کو پہونچے گی تیز بینی اور خروج شعاع کو آگے کی طرف پر اجابت تام
نہ کرسکے گی- اگر آنکھ مین کبودی بسبب قلت رطوبت بیضیہ کے پیدا ہوئی ہو رات کو خواہ تاریکی مین بہ نسبت دن کے ایسی آنکھ زیادہ
دیکھے گی اور خوب نظر آے گا اسلیے کہ روشنی اور ضوء نہار سے تحریک مادہ قلیل مین عارض ہوتی ہے اور اسی تحریک کی وجہ ابصار اور تبین
سے وہ آنکھ باز رہتی ہے اور ایسی حرکت تبین اور انکشاف سے ضرور باز رکھتی ہے جیسے اندھیرے کی چیز اوجالے سے معلوم نہین ہوتی ہے

یا روشنی سے تاریکی مین اگر دفعۃً داخل ہون مطلق نظر نہ آسے گا۔ جو آنکھ سرمہ گون ہو بوجہ رطوبت کے ہو اُس سے رات کو کم نظر آتا ہی وجہ اسکی یہ ہے
کہ ابصار محتاج تیز بینی اور تحریک مادہ بصارت کا بطرف خارج کے ہی اور مادہ رطوبت کا بوجہ کثرت اس فعل کو قبول نہین کرتا ہی جسطرح کہ مادہ قلیل
شب کو مطیع ہوتا ہے۔ اور جو آنکھ سرمہ گون بسبب طبقہ کے ہو اُس سے جمع بصر زیادہ ہوتی ہی علاج اکتحال بیخ خشک سے جسکو پانی مین جوش دیکر
اسقدر گہرا کیا ہو کہ مثل شہد کے ہو جاوے اور بعد اسکے خشک کرین بہت مفید اور مجرب ہے۔ خواہ اثمد اصفہانی تین درہم مروارید ایک درہم مشک اور
کافور ہر ایک دانگ دود چراغ کا جسمین زیت اور روغن زنبق جلایا ہو دو درہم زعفران ایک درہم سب کو بذریعہ سحق ایک ذات کرکے
استعمال کرین۔ اور تنہا زعفران خواہ روغن زعفران حدقہ چشم کو سیاہ کرتا ہی اسی طرح عصارہ عنب الثعلب یا عصارہ خشک دو درہم مازو سائیدہ
ایک درہم خستہ زیتون جو درخت پر سیاہ ہو گئی ہو روغن کنجد سیاہ غیر مقشر ہر ایک درہم آتش نرم مین پختہ کرکے اکتحال کرینا یہ بھی مجرب ہی کہ بندق
یعنے ریٹھہ کو جلا کر زیت مین ملا کر یافوخ پر طفل ازرق کی مالش کرین ایضاً سلائی کو اندرائن کی پھل مین داخل کرکے اکتحال کرین اسکے اثر کا اسقدر
دعوی کرتے ہین کہ بلی کی آنکھ کو سیاہ کر دیتا ہی اسی طرح سے جلوز یعنے چلغوزہ کے چھلکے مسحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین۔ خواہ ایک جزو اقاقیا اور
چھٹا حصہ اُسکا مازو بذریعہ آب شقائق نعمان کے یکجا کرین اور اسکا عصارہ بطور قطور کے استعمال کرین اسی طرح عصارہ بھنگ اور عصارہ
پوست انار اسی طرح طبر سیاہ زنگی ہو یا حبشی اُسکے گوشت کا استعمال خواہ حبش کی دایہ دودہ لڑکے کو پلاوے جب بھی زرقت چشم کی زائل ہو جاتی ہی

مقالہ تیسرا جفن کے احوال کا بیان اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین فصل اول قمل اجفان کے بیان مین

قمل جوُن کو کہتے ہین مادہ قمل کا ایک رطوبت عفن ہے کہ اُسے طبیعت بطرف جلد کے دفع کرتی ہی اور قوت مہیہ کی بھی اعانت ہوتی ہی اسلیے کہ
قوت حرارت غیر طبعی کو متولد کرتی ہی۔ اکثر جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہی وہی ہی جسکی غذا مین متعفن چیزون کا استعمال زیادہ ہو اور ریاضت کم کرتا ہو
اور اُسکے مزاج مین تنظیف اور نفاست نہو اور حمام کا استعمال بھی نہ کرتا ہو اور میلا کثیف اکثر رہتا ہو علاج یہ ہی کہ پہلے تنقیہ بدن اور
سر کا کرینا۔ اور اطراف چشم کے مادہ کو بموجب قواعد مذکورۃ الصدر نکال ڈالین خصوصاً غرغرون سے جنمین رائی اور مرکہ شریک ہو اُسکے بعد آنکھ کے
دہونے کا اہتمام کرین۔ اور طلا آب دریاے شور خواہ اور شور پانی اور گندہکی پانی سے کرین۔ اور پلکون کی بارہ پر لطوخ ایسی دوا کا کرین
جیسے پھٹکری اور نصف مقدار مویزج اور کبھی صبر اور بورہ ارمنی ہر ایک جزو بھی زیادہ کرتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ ادویہ خل عنصل
مین گوندہی جائین اگر مویزج کو ہمراہ بورہ ارمنی کے استعمال کرین اس مرض کے واسطے دوا جید ہی

فصل دوسری سلاق کے بیان مین

پلکون کے موٹے ہو جانے کو سلاق کہتے ہین زبان عربی مین اور یونانی مین انو سیما۔ پلکین کبھی اس قدر موٹی ہوتی ہین کہ بال
گر پڑتے ہین اور پپوٹے کی بارہ مین قرحہ پیدا ہو جاتا ہے اُسکے تابع فساد چشم ہوتا ہی۔ اکثر سلاق کا مرض بعد آشوب چشم اور رمد کے عارض ہوتا ہی
بعض اقسام اسکے حدیث العہد ہوتے ہین اور ایک قسم عتیق اور کہنہ وہ نہایت ردی ہی علاج اگر سلاق تازہ حادث ہوا ہی اُسکے واسطے ضماد
نافع ہی مسور کو گلاب مین جوش دیکر استعمال کرین خواہ تخم خرفہ تخم کاسنی ہمراہ روغن گل اور سپیدی بیضہ کی لگائین مگر اسکا استعمال شب کو
کرنا چاہیے اور بعد استعمال دوا کے استحمام کرین۔ یا مسور مقشر اور سماق شحم رمان اور گل سرخ ان سب کو میفختج مین شب کو گوندہین اور
استعمال کرکے صبح کو استحمام کرین۔ ہمیشہ حمام کا استعمال کرنا اس مرض کے واسطے نہایت نافع ہی۔ اگر سلاق کہنہ اور مزمن ہو چکا ہی اُسکے علاج
مین حجامت ساق اور فصد عروق جبہہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ استعمال حمام کا کرنا چاہیے۔ جو ادویہ خاص موضع مرض پر لگانے کے ہین
اُنمین سے ایک یہ ہی کہ نحاس محرق نصف درہم نوشادر تین درہم زعفران فلفل ایک درہم شراب مازو مین اسقدر پیسین کہ مثل شہد کے

قوام مین ہو جاے اور رقیق ہو اور اجفان کے باہر استعمال کرین بطور ریک جو سلاق بعد رمد کے عارض ہو اُسکے واسطے یہ شیاف مجرب ہو چکا ہے
نسخہ زاج الحبر سوختہ زعفران سنبل الطیب ہر ایک جزو شادنج دس جزو شیاف بنا کر پلک کو اُس سے کُھجلا مین **فصل تیسری حبشار اجفان کے
بیان مین** حبشار اجفان کے یہ معنی ہین کہ اجفان مین دشواری حرکت کی عارض ہو بند کرنے مین نیند کے کھولنے کے بعد آنکھ کا بند کرنا دشوار ہو
اسی طرح بند کرنے کے بعد کھولنا بھی دشوار ہو اور باوجود اس دشواری کے درد اور سرخی یا رطوبت بھی اکثر پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ بات
بھی ضرور ہوتی ہے کہ آنکھ کھونے کو بند نہین کرتا جب نیند سے چونکے - اور یہ بھی ضرور ہی کہ اس مرض مین اکثر خشک کیچڑ آنکھو نسے جدا ہوتا رہتا ہے
اور اسمین صلابت بھی ہوتی ہے اور سیلان اشک اس مرض مین نہین ہوتا مگر کسی سبب عارضی کی وجہ سے البتہ کبھی سیلان بھی عارض ہو جاتا ہے
اسلیے کہ یہ مرض اکثر بوجہ یبوست کے یا خلط لزج نا مل بہ یبوست کی یہ مرض پیدا ہوتا ہے مگر کبھی درد اور سرخی ہوتی ہے لیکن اگر کھجلی ہو اور مادہ
ایسا ہو کہ بطرف آنکھ کے گرتا ہو اسوقت اس یبوست کا نام علین رکھتے ہین اور اکثر اُس مقام پر ایک مزاج حار یا مادہ کثیر غلیظ ہوتا ہے کہ اُسکے استفراغ
کی ضرورت ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ ہمیشہ آنکھ کو تکمید کرتے رہین اسفنج کو نیمگرم پانی مین ڈبو کر اور ہمیشہ استحمام آب شیرین سے کرتے رہین جو حرارت
برودت مین معتدل ہو اور آنکھ پر سوتے وقت سپیدی بیضہ کی رکھین روغن گل مین لت کرکے اور سر کو ہمیشہ مرطبات اور ادہان مین غرق
رکھین نطولات اور سعوطات مرطبہ مثل روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرتے رہین اور کسی قرینۂ حالیہ سے دریافت ہو کہ یبوست کی ہمراہ
مادۂ صفراوی بھی موجود ہے تو بین راس کی لبلاب سے کرین کہ اسمین خاصیت نفع کی ہے اور اگر کوئی مادہ غلیظ مجفف کا وجود مظنون ہو کہ وہ
محتاج تحلیل کا ہو لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان کو دودھ مین نکال کر استعمال کرین کہ یہ دونون ملا کر اگر آنکھ پر لگاے جائین حبشار کو بھی زائل
کر دینگے اور خلط ردی کا استفراغ بھی ہو جائیگا - منجملہ ادویہ مجربہ کے اس مرض مین چربی مرغ کی اور لعاب اسبغول ہے اور موم اور روغن گل ہمیشہ آنکھ پر
لگایا کرین اور کبھی کبھی اگر شیاف ارسطراطس سے آنسو جاری کرین بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ اگر ابتدا مین اس مرض کے اگر فرمن ہو استعمال ایسے سرمہ کا
کرین جنکے لگانے سے آنسو جاری ہوتے ہین تحلیل مادۂ غلیظ کی ہوتی ہے اور سیلان مین اگر مادۂ مذکورہ بہ جاتا ہے اور جو رطوبات رقیق ہین خواہ
قریب بہ رقت ہین وہ کھینچ کر نکل جاتے ہین اور انکی تحلیل اور فنا بذریعہ تحلل ہو جاتی ہے **فصل چوتھی غلظ اجفان کے بیان مین**
گندہ ہو جانا اجفان کا تابع جرب اور خارش کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ استعمال طلاہاے باردہ کے جو پلکون پر بکثرت کیا ہو غلظ اجفان
پیدا ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ لاجورد اور حجر ارمنی اور خستہ خرما جلا کر روغن ناردین مین آمیختہ کرکے اکتحال کرین - اور حمام کا استعمال ہمیشہ کرتے
رہین اور پرہیز کرین نبیذ کے استعمال سے - کبھی سلاق اور شیاف احمر لین سے چھیلتے ہین اور چھیلنے سے کبھی سرمہ کا بھی علاج کیا جاتا ہے جیسا کہ مرض سلاق
مین بیان ہوا **فصل پانچوین تہیج اجفان کے بیان مین** کبھی تہیج اسباب خاص سے مثلاً مواد رقیق اور بخارات سے عارض ہوتا ہے خواہ ضعف ہضم
اور بہ مفضی سے عارض ہوتا ہے جیسے کہ سہر اور حمیات مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی اوائل استسقا مین خواہ سوء القینہ مین یا اورام باطنی مین جو رطوبت
سے پیدا ہوں جیسے ذات الریہ اور شیرغش وغیرہ انمین بھی تہیج اجفان عارض ہوتا ہے اگر ناقہین کے اجفان مین تہیج پیدا ہو جس بیماری سے انکو نقاہت
عارض ہوئی ہے اُسکے نکس کا خوف ہوگا خصوصاً جسوقت تمام اعضا مین ضمور اور لاغری ہو اور آنکھ مین تہیج اور انتفاخ باقی ہو علاج تہیج اجفان کا
قطع سبب سے کرنا چاہیے اور تکمید نخالہ گندم سے علاج عام ہے **فصل چھٹی ثقل اجفان کے بیان مین** کبھی ثقل اجفان بسبب تہیج اور اسباب تہیج کے پیدا
ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت اجفان کے ثقل پیدا ہو خواہ سقوط قوت عارض ہو جس طرح دق مین اسی وجہ سے گرانی پلکون مین عارض ہوتی ہے اور کبھی بوجہ غلظ
اور شرناق کی عارض ہوتا ہے - اور کبھی ابتدای نوائب حمیات مین ثقل اجفان پیدا ہوتا ہے اور استرخا بھی عارض ہوتا ہے **فصل ساتوین التصاق**

دونون پلکون کا نزدیک کویہ کے کویہ اور کناری کے قریب خواہ اور کسی جگہ چسپیدہ ہونا اجفان کا کبھی عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی آنکھ کے ڈھیلے سے بھی پلکین چسپیدہ ہوتی ہین خواہ ملتحمہ سے یا قرنیہ سے خواہ دونون سی اور کبھی کویہ کے ایک جانب سے منجملہ دونون جانب کے اور وسط سی چسپیدہ ہوتی ہین اور کبھی ساری پلک چسپیدہ ہوجاتی ہی سبب اس مرض کا یا قروح ہوتی ہین جو حادث ہون خواہ شگاف اور چھل جانا کسی پردہ کا آنکھ کے ڈھیلے سے جیسے سبل وغیرہ خواہ ناخونہ کی چھیلنے سے خواہ جرب جفن کے چھیلنے سے بشرطیکہ بعد چھیلنے کے داغ اُس آلہ داغ سے نہ دیا گیا ہو جسکا بیان ہم ابواب سابق مین کرچکے ہین اور بخوبی رعایت اُن شروط کی جو چھیلنے کے بعد خواہ عین بروقت چھیلنے کی درکار ہے نکی ہو اور بخوبی سرانجام کارمین اہتمام نہوا ہو **فصل آٹھوین سدریہ کے بیانمین** زیادتی لحمی ہے پھنسی کی شکل پر آنکھ کے ڈھیلے پر پیدا ہوتی ہی اگر یہ زیادتی کویہ اور کناری پر ہو تدبیر صائب یہی ہی کہ اُسمین جراحت ڈالدین اُسکے بعد جو علاج غرب کا ہی وہی علاج کرین خواہ باسلیقون اور دواے بنفسجی سے اور ادویہ طفرہ خصوصاً شیاف زرنیخ جو اوپر مذکور ہوچکا اُس سے علاج کرین۔ اگر اس زیادتی لحمی مین سپیدی اور سیاہی ہو اُسکا علاج ناخونہ کے علاج خاص سے کرنا چاہیے جیسا ہم نے بیان کیا ہی **فصل نوین انقلاب جفن کے بیان مین** اور اسکو شتر کہتے ہین پلکو کا پلٹ جانا تین اقسام پر ہوتا ہی ایک صورت یہ ہی کہ پلک مین تقلص اور سمٹنا پیدا ہو کہ سپیدی چشم کو نہ چھپاسکے اسکا عروض کبھی براہ خلقت کے ہوتا ہی اور کبھی بوجہ قطع اور بریدگی جو عمل بالید سے کسی طرح کا ضرر پلکون کو پہونچے پیدا ہوتا ہی اور ایسی آنکھ کو عین ارنبیہ کہتے ہین۔ دوسری قسم جو ضعف اوسط ہے اُسکی کیفیت یہ ہی کہ بعض مقدار کو سپیدی چشم کی قطع نکرے اور کھلی رکھین اور اسکا نام قصر جفن ہے یعنے پلک چھوٹی ہوگئی ہے اس قسم کا سبب بھی بعینہ سبب قسم اول کا ہی مگر بہ نسبت اُسکے اقل اور کمتر ہی اثر مین۔ تیسری قسم یہ ہی کہ اوپر کی پلک نیچے والی پلک پر منطبق نہو کبھی یہ تینون قسمین بوجہ تشنج عضلہ مطبقہ جفن کے عارض ہوتی ہین یعنے جس عضلہ سے چسپیدہ ہونا پلک کا متعلق ہی اُسمین تشنج پیدا ہو کر اس فعل کو ناقص خواہ باطل کردیتا ہی **فصل دسوین بردہ کے بیانمین** بردہ ایک رطوبت ہی جو غلیظ اور متحجر ہوجاتی ہے اندرون جفن کے اور چونکہ مائل بسپیدی ہوتی ہے اسی وجہ سے مشابہ برد یعنے تگرگ خواہ اولہ کے ہوتی ہی **علاج** لطوخ کرین چرک اور میل سے کوزہ آہنگران کے اور گھریا وغیرہ کا چرک جو فلزات کے پگھلانے سے پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی اسپر روغن گل اور صمغ بلم اور انزروت زیادہ کرکے استعمال کرتے ہین خواہ اشق کو سرکہ مین ہمراہ بارزد اور حلتیت کے پیسکر طلا کرین خواہ طلاے اُوربیاسوس جو علاج شعیرہ مین مذکور ہے اُسکو طلا کرین **فصل گیارھوین شعیرہ کے بیانمین** شعیرہ ایک ورم مستطیل کا نام ہی جو پلکون کی باڑہ پر ظاہر ہوتا ہے مشابہ جَو کے شکل مین۔ اور مادہ اس ورم کا اکثر خون ہوتا ہی **علاج** فصد اور استفراغ بذریعۂ ایارج کے جیسا مکرر معلوم ہوچکا کرنا چاہیے اُسکے بعد سکبینج کو پانی مین گھولکر مقام مرض کو اُس سے آلودہ کرین کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ ہی۔ کمادات شحم گداختہ اور آرد جو خواہ شورہ کے خواہ نیم گرم کرکے مکرر اُسپر پھیرنا بہت نافع ہی۔ اسی طرح زبیت مقلوت الراس یعنے سرتراشیدہ خواہ سرخراشیدہ خواہ پانی مین جو کو جوش دین یا خون کبوتر یا خون وراشین اور شفانین سے کماد کرین۔ خواہ تھوڑا سا بورۂ ارمنی اور بہت سا شورہ یکجا کرکے اور خاص شعیرہ پر رکھین۔ خواہ طلاے اوربیاسیوس کا استعمال کرین نسخہ اُسکا یہ ہی۔ کندر مرمکی ہر ایک جزو لاذن ربع جزو موم پھٹکری بورۂ ارمنی ہر ایک نصف جزو دُرد روغن سوسن مین ملاکر طلا کرین **فصل بارھوین شرناق کے بیانمین** شرناق ایک فزونی شحمی ہی جو اوپر کی پلک مین پڑجاتی ہی اور اس فزونی کی وجہ سے آنکھ کے کھلنے مین دشواری ہوتی ہی اور پلک کو مثل عضو مسترخی کے کردیتی ہی اور یہ زیادتی ملتحمی یعنے پُرگوشت ہوتی ہے اور متحرک رہتی ہی جیسے سلعہ حرکت کرتی ہی۔ اور اکثر عروض شرناق کا صبیان اور مرطوبین کی آنکھ مین

ہوتا ہی خواہ جن لوگون کی آنکھ مین دمعہ اور رمد بکثرت عارض رہے- اُنکی آنکھ مین شرناق عارض ہوتا ہی ایک علامت خاص شرناق کی یہ بھی ہی کہ جب اُسے
دو اُنگلیون سے دبائین اور پھر اُنگلیونکو جدا کرین بیچ مین انتفاخ کی نتو اور بلندی زیادہ پیدا ہو گی علاج اُسکا دستکاری اور عمل بالید سے اس طرح
کرین کہ مریض کو سیدھا بٹھا کر اُسکا سر پیچھے کی طرف کھینچین اور پیشانی کی جلد آنکھ کے قریب سے اوپر کی طرف چڑھائین کہ اوپر والی پلک بخوبی اُٹھ جائے
اور معالج پلک کو بیچ مین سبابہ اور انگشت میانہ لیکر تھوڑا سا دبائے پس مادہ مجتمع ہو کر دونون اُنگلیونکے بیچ مین آجائیگا اور جلد کا سر اوسط
جانب سے باہر کی طرف کھینچین جسوقت فرد وی شرناق کی اونچی ہو کر بخوبی ظاہر ہو جائے جلد کو اُس مقام کی بہت نزاکت اور سبکی سے کاٹین
کہ اثر قطع کا اندر تک نہ پہونچے اور احتیاط اسی مین ہے کہ جلد کو دو تین مرتبہ مین کاٹین تاکہ ایسا نہو کہ دفعۃً واحد سے زخم گہرا لگ جائے اور ضرر پہونچے
پھر چونکہ اصلی غرض اس زخم لگانے سے یہی ہی کہ جرم شرناق کا نمایان ہو جائے اور پہلے ہی زخم مین کھل جائے اس سے بہتر کیا بات ہی ورنہ اور زیادہ
چاک کرین تا اینکہ خوب کھل جائے- جب شرناق کا جرم جدا ہو کر بخوبی نمایان ہو معالج کو چاہیے کہ اپنے ہاتھون مین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو نکال
لے اور داہنے بائین حرکت دیکر خوب ہلائے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور جگہ چھوڑ کر الگ ہو جائے اور با اینہمہ اسکا بھی لحاظ رکھین کہ جسقدر
شرناق کا جرم داہنی خواہ بائین جانب سے جدا ہو گیا ہی اُسی کو جدا کرین اور جسطرف متصل ہی اور جدا نہین ہوا ہی اُسے بجنسہٖ رہنے دین کہ اُسکا ازالہ
تحلیل سے بذریعہ نمک کے کرینگے اس طرح پر کہ نمک اُسپر چھڑک کر ایک کپڑا اسرکہ مین تر کرکے اُسپر رکھین گے اُسدن فقط یہی ترکیب کرین جب دوسرے
دن کی صبح تک مریض رمد سے محفوظ رہے اور آشوب چشم اُسے عارض نہوا دویہ ملحمہ سے علاج کرین اور اُنمین حضض اور شیاف مامیثا زعفران
وغیرہ داخل کرین- کبھی جو شرناق کہ جلد سے بعد ایسی تدبیر کے جدا نہو بذریعہ بالون کے اس طرح پر اُسے چھیلتے ہین اور الگ کرتے ہین کہ بالونکو
ایک چھوٹی سی گدی کپڑے وغیرہ کی ہو اُسمین گاڑ کر نیچے شرناق کے رکھین اور داہنے بائین حرکت دین غالباً جدا ہو جائیگا خواہ یہی
ترکیب پر کی نوک سے کرین- شرناق کے چاک کرنے مین اسکی احتیاط ضرور ہے کہ اندر تک اثر زخم کا نہ پہونچے اسلیے کہ چاک کرنیوالا
اگر پلک کو زور سے کھینچیگا اور گہرا چاک کرے کہ جلد اور جھلی جو شرناق کے نیچے ہی اُس تک صدمہ اسکا پہونچے اور اُس مقام کی
چربی نمودار ہو جائے اور پھر جب اُنگلیون سے شرناق کو چھوڑائے گا یعنے جن اُنگلیون کو اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ سبابہ اور وسطی
مین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو جدا کرے گا بوجہ اشتباہ جرم شرناق اور اس چربی کے جو کہ جھلی کے اندر سے نمایان ہوئی ہی تمام جرم
شرناق جدا نہو گی بلکہ کسی قدر بقیہ رہجائیگا کہ اُسکی جہت سے جذب مواد بذریعہ پیدا ہونے درد کے ہوگا اور ورم حار پیدا ہوگا اور خواہ
یہ بقیہ سخت اور باصلابت بطور نوک اور پارہ کے باقی رہے گا جو شرناق سے زیادہ موذی ہوگا اور بیشتر اس تیز دستی کا ثمرہ بدیہ بھی
ہوگا کہ جو عضلہ آنکھ کو اوپر اُٹھانے کی حرکت دیتا ہی اُسمین سے ایک مقدار صالح کٹ جائے گی اُسکے کٹنے سے خرابی یہ ہوگی کہ پلک کا کھلنا
اوپر کی طرف اچھی طرح نہو سکے- جو شرناق حدیث العہد اور ضعیف ہو یعنے خوب گندہ اور مستحکم نہوا ہو اُسکے ازالہ مین فقط ادویہ محللہ کافی
ہوتی ہین عمل جراحی کی ضرورت نہین ہوتی **فصل تیرھوین توثہ کے بیانمین** توثہ ایک نرم گوشت اندر پلک کے پیدا ہوتا ہی کہ اُس سے
ہمیشہ خون سرخ بہا کرتا ہی خواہ سیاہ خون اور سبز جاری رہتا ہی- علاج اسکا تنقیہ مجففات اکالہ سے کرین اور شیافات حارہ کا استعمال کرین
جب توثہ گل کر فنا ہو جائے اُسوقت ایسے ذرور اور شیافات کا استعمال کرین جو انبات لحم کردین جنکا ذکر قروح اجفان مین کیا جاتا ہے اور
خلاصہ یہ ہے کہ علاج حکہ اور جرب کے قریب اسکا بھی علاج ہی **فصل چودھوین تحجر کے بیانمین** ورم صغیر جو دیکھنے مین آئے اور
متحجر ہو جائے اُس سے نجات بذریعہ عمل جراحی کے ہوتی ہی اُسکے بعد استعمال ادویہ قروح اجفان کا کرتے ہین **فصل پندرھوین**

قروح جفن اور انخراق کے بیان مین اگر پلکونمین زخم پڑجائین خواہ شگاف کسی قسم کا عارض ہوا سپر ضماد عدس اور پوست انار کا جو شراب مین جوش دیا ہو لگاتے ہین جب خشک ہوکر پیشہ پڑکے گرجاے اور کچھ نقیہ باطن جفن مین باقی رہے شیاف کندر اور شیاف آبار معہ شیاف اصطفطیقان اور شیاف احمر لین کے استعمال کرین پلکون کا شگاف التحام اور پورنے کو قبول کرتا ہے اور جس طرح اور جلد کا انخراق علاج پذیر ہوتا ہے اور علاج اسکا مذکور ہوچکا اسی طرح اسکا بھی علاج کرنا چاہیے **فصل سولھوین جرب اور حکہ اجفان کے بیان مین** پلکونمین جرب اور حکہ کے حدوث کا سبب ایک مادۂ شور بورقی خون گرم سے خواہ کسی اور خلط حار سے ہوتا ہے اور پہلے حکہ یعنے خارش خشک پیدا ہوتی ہے بعد ازان تر ہو جاتی ہے - اور اکثر پیچھے قروح چشم کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ابتدا مین تھوڑی سی خارش خشک پیدا ہوکر خشونت عارض ہوتی ہے اسکے بعد پلک سرخ ہو جاتی ہے اسکے بعد جرب تینی یعنے دانہ بشکل دانۂ انجیر کے پیدا ہوتے ہین اور یونانی مین اسکو سوقونیس کہتے ہین پھر اسکے بعد جرب صلب بردقت شدت انشقاق حکہ اور ورم کے پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر جرب کے ہمراہ رمد بھی ہو پہلے رمد کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان جرب کا مداوا کرینگے لیکن رمد کے علاج کرتے وقت بھی رعایت جرب کی ضرور کرنی چاہیے اور یہی حال اور یہی حکم علی العموم جہان پر دو مرض خواہ زیادہ مجتمع ہون ملحوظ رہے کہ ابتدا علاج کی اشد اور اہم سے کرین اور اگر تقرح خواہ ورم پیدا ہو ہرگز استعمال ادویۂ حادہ وغیرہ کا نکرین لیکن دوسری اور تیسری قسم جرب کی انواع مذکورۂ بالا سے اسکے علاج مین حک یعنے چھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے خواہ بذریعہ لوہے کے چھیلین خواہ ایسی ادویہ تیار کرین جو چھیلنے کی طاقت رکھتی ہون جیسے زبد البحر خصوصاً وہ قسم زبد البحر کی جسکا نام قیسوری ہے خواہ بورق الطین کے ذریعہ چھیلین - یا محک یعنے چھیلنے والی دوا شادنج زعفران یا رقیشیا سے بنائین اور شیاف کے طور پر تیار کریکے اس سے چھیل ڈالین جو قسم اقسام مذکورۂ بالا سے علاج دوائی قبول کرسکتی ہے اور اسکی شدت درجۂ قسم دوم اور سوم تک نہین پہونچی ہے علاج اولی اسی قسم کا یہی ہے کہ ہموارہ استفراغ مادہ کا کرتے رہین اگرچہ ایک مہینے مین دو مرتبہ تنقیہ کی نوبت پہونچے اور ماقین کی فصد بعد تنقیہ کے کرین بعد اسکے فصد کلی اور حمام کا استعمال کرین اور مداومت استحمام کی اور ہر وقت گرد و غبار اور دخان سے آنکھون کا بچانا اور صیاح یعنے چلانے سے اور درازی سجود سے پرہیز کرنا - اور جو چیز مواد کو بطرف فوق کی اور بطرف چہرہ کی جذب کرتی ہے اس سے پرہیز کرین ابتدا مین شیاف احمر لین مفید ہوتا ہے اسکے بعد شیاف اخضر لین مفید ہے - اور اگر مرض زیادہ قوی ہو شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر حاد کا استعمال کرنا چاہیے - اور طرخماطیقون اور کحل ارسطراطیس اور شیاف زعفران نافع ہوگا - کبھی تلخۂ گاؤ اور تلخۂ خوک اور نوشادر اور نحاس محرق اور قلقدیس مجموعاً خواہ منفرداً مستعمل ہوتا ہے اور باسلیقون اور شیاف رمادی بہت عمدہ ہے - ایضاً دوای اراسطیس بھی جید ہے - ایک دوا جسکی صفت یہ ہے بہت نافع ہے - کہربا ایک جزو قشور نحاس دو جزو شہد مین ملا کر استعمال کرین - دوسری ترکیب سے نحاس محرق دس مثقال فلفل آٹھ مثقال اقلیمیا چار مثقال مرمکی دو مثقال زعفران دو مثقال زنگار پانچ مثقال صمغ عربی بیس مثقال سب کو جمع کرکے آب باران مین تیار کرین **فصل سترھوین انتفاخ کے بیان مین** انتفاخ ورم بارد متحرک ہوتا ہے اور کبھی غالب اس ورم پر اور کبھی فضلۂ بلغمی رقیق مائی ہوتا ہے - اور کبھی فضلۂ سوداوی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے **علامات** انتفاخ ریحی کے دفعۃً عارض ہوتا ہے اور لطافت کو یہ کے مائل ہوتا ہے اور صورت اسکی ایسی ہوتی ہے جیسے کسی شخص کو مکھی کاٹے اور وہ مقام خاص سوج کر متورم ہوجاتا ہے اور فصل صیف مین اور مشایخ کو عارض ہوتا ہے - اور اس ورم مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی ہے اور بلغمی بہت سرد اور ثقیل ہوتا ہے اور دبانے سے جو نشان اسمین پڑے ایکساعت بدستور اپنی شکل پر باقی رہتا ہے اور ریحی سے اثر دبانے کا نہین رہتا ہے اور نہ اسمین درد ہوتا ہے اور سوداوی اکثر تمام پلک کو شامل ہوتا ہے

اور تمام آنکھ کو شامل ہوتا ہی اور اُسمین صلابت اور تمدد بھی ہوتا ہی مع حاجبین اور وجنتین یعنے دونون رخسارون تک پہونچتا ہی مگر اس ورم مین درد شدید معتد بہ نہین ہوتا ہی اور رنگ اسکا تیرہ ہوتا ہی۔ اور اکثر بعد رمد کے لاحق ہوتا ہی خواہ بعد جدری کی یقیناً علاج واجب ہے کہ ابتدا علاج کی استفراغ بدن اور تنقیہ سر سے کرنی چاہیے جو ورم مایل بلغمی مادہ کی طرف ہو ضماد خطمی کا استعمال اس سے زیادہ قوی برگ بید انجیر پیسکر پھٹکری ملاکر لیپ کرین تکمید اسفنج کو سرکہ مین بھگو کر اور گرم پانی سے کرین ایضاً لطوخ صبر اور فیلزہرج اور شیاف مامیثا اور فوفل اور زعفران آب برگ کرم مین طیار کرین کہ یہ نافع ہے **فصل اٹھارھوین کثرت طرف کے بیان مین** زیادہ پلکون کا جھپکنا کبھی آنکھ مین تنکا یا خس و خاشاک پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور یہ خفیف ہوتا ہی اور کبھی بوجہ کٹ جانے کے بھی پلکین جھپکتی ہین اور اکثر اصحاب تمدد جو آمادہ اور مہیا تمدد کے ہوتے ہین اُنھین اکثر یہ امر لاحق ہوتا ہی۔ اگر پلکون کا جھپکنا امراض حادہ مین عارض ہو منذر تشنج اور تمدد کا ہوتا ہے **فصل انیسوین انتشار الشعر کے بیان مین** پلکون کے بال کبھی بوجہ مادہ کے منتشر ہوتے ہین اور کبھی بسبب موضع اور مقام خاص کے سبب مادی یا اس طرح پر ہو کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جیسے آخر امراض حادہ مین بروقت ضعف کے یہ بات عارض ہوتی ہے۔ خواہ فساد عارض ہو اُس مادہ مین جو قریب منبت شعر کے ہوتا ہے جیسے داء الثعلب اُسکی صورت یہ ہی کہ باطن جفن مین رطوبت حارہ خواہ مالحہ یا بورقیہ پیدا ہو اور ظاہر جفن مین کوئی آفت محسوس نہین ہوتی ہے مگر بالونکو ضرر البتہ پہونچتا ہی جو انتشار شعر بوجہ موضع اور مقام کے ہوتا ہی اُسمین یہ بات ہوتی ہے کہ آفت مقام خاص مین ظاہر ہوتی ہے خواہ صلابت اُس مقام مین پیدا ہو جاتی ہے یا غلاظت اور گندگی ہو جاتی ہی کہ اُسکی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اُسے راہ اور منفذ خروج کا نہین ملتا ہی خواہ ورم یا تاکل پیدا ہوتا ہی اور اُسپر سرخی اور لذع شدید دلالت کرتی ہی علاج جو انتشار شعر بوجہ خصوصیت موضع کی ہو اُسکا علاج پہلے یہی ہی کہ اُسی آفت کا علاج کرین جو اُس مقام خاص مین ظاہر ہو جیسے ہر ایک آفت کا جداگانہ علاج مقامات خاص مین مذکور ہی اور جسکا سبب مادہ نہو اُسمین انتعاش بدن کا اور تغذیہ کرنا چاہیے اور استعمال ادویہ جاذبہ کا جو مادہ بالونکا پلکونکی طرف جذب کرین اور وہ ادویہ جنکا ذکر ہم قرابادین مین خواہ الواح ادویہ مفردہ مین کرینگے اور کر چکے ہین اُنکا استعمال کرین اور جو انتشار بوجہ رطوبت فاسدہ کے ہو اُسکے علاج مین توجہ تنقیہ سر اور تنقیہ عضو خاص کا کرین اُسکے بعد علاج شعر کا کرنا چاہیے۔ سرمے جو اس مرض مین نافع ہین۔ اُسمین سے حجر ارمنی لاجورد ہی اور مرکبات مین سرمہ خستہ خرمای خشک ہمراہ لاذن کی جو قرابادین مین مذکور ہی۔ خواہ خرمای خام کی گٹھلی جلاکر سو درہم اور ناردین دو درہم لیکر سرمہ طیار کرین۔ مجرب دوا ایک یہ ہی کہ سنبل اسود کو سرمہ سا پیسکر سلائی سے لگائین ایضاً چوہے کی مینگنی جلاکر خواہ بدون جلانے کے شہد ملاکر استعمال کرین خصوصاً اگر بوجہ سلاق کے انتشار شعر عارض ہوا ہو۔ خواہ جس زمین مین انگور پیدا ہو اُسکی مٹی اور زعفران رومی جسے اقلیطی کہتے ہین ساتھ ہی ہم وزن لیکر بطور سرمہ کے استعمال کرین۔ اگر انتشار شعر کے ساتھ کھجلی اور سرخی اور تاکل بھی ہو اُسکے واسطے یہ دوا مجرب ہے انار مسلم ایک عدد سرکہ مین جوش دین تا آنکہ خوب بھرا ہو جاوے اور اسی مین سے مقدار مناسب عضو ماؤف پر لگائین۔ جتنی چیزین چسپان کرنے کے لایق ہین اس مرض مین علی العموم نافع ہین۔ ایضاً اسی وجہ سے اقلیمیا قلقطار زاج ہموزن لیکر پیسین اور استعمال کرین منجملہ مجربات کے یہ دوا ہی فضلہ سوختہ خرگوش آٹھ درہم مینگنی بکرہ کی تین درہم دونون سے اکتحال کرین خواہ مکھیونکے سر کو جدا کرکے خشک کرین اور سرمہ بنائین خواہ ریٹھہ کو جلاکر پیسین اور گوسپند خواہ ریچھ کی چربی مین لت کرکے طلا کرین کہ اس دوا سے اچھی طرح بال اوگ آتے ہین اور سیاہ بھی کرتی ہے۔ ایضاً سرمہ بریان ایک جزو فلفل ایک جزو قلعی سوختہ مغسول چار جزو زعفران چار جزو ناردین تین جزو خستہ خرما سوختہ دو جزو مجموع اجزا سے سرمہ طیار کرین اور لگائین

فصل بیسوین شعر منقلب کے بیان مین کبھی پلکو نین کوئی بال پلٹ کر اور دوہرا ہو کر جم جاتا ہی خواہ کوئی بال زیادہ حد سے بڑھ کر پیدا ہوتا ہی اور رلا دیتا ہی اسکا علاج پانچ طریقون مین سے کسی ایک طریقہ سے لازم ہی۔ التزاق اور داغ اور نظم بالابرہ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے اور نتف۔ التزاق کی معنی چسپیدہ کرنے کے ہین اسکا طریقہ یہ ہی کہ جو بال دوہرا ہوا ہی اُسے اٹھا کر بذریعہ مصطگی راتیانج اور صمغ اور دبق یعنی لاسہ جس سے چڑیمار چڑیا پکڑتے ہین۔ خواہ موینرک اصلی جسکے اندر ایک رطوبت چسپندہ ہوتی ہی اور وہ سریش جو صدف کے اندر سے نکلتا ہے الغرض ایسی دواؤن سے درست اور برابر کردین خواہ صبر اور انزروت اور کتیرا اور کندر محلول سپیدی بیضہ مین اسکے ذریعہ سے چسپان کرین۔ ایک طریقہ التزاق کا عمدہ یہ ہی کہ روغن چینی سے الصاق کرین اُس سے بہتر یہ ہی کہ غری جبین جسکا ذکر قرابادین مین ہوا ہی التزاق کرین۔ نظم بالابرہ سے یہ مراد ہی کہ سوئی کے ذریعہ سے بال کی نوک جو دوہری ہونے سے پلک مین گھس گئی ہی اس طرح نکالین کہ سوئی کو پلک کے اندر آنکھ کے باہر سے گڑو کر اس طرح پر داخل کرین کہ جہان بال کی نوک گڑ گئی ہی ٹھیک اُسی جگہ سوئی کی نوک پہونچے اور جب اسکے پہونچنے کا ٹھیک مطلوب جگہ پر یقین ہو جاے بال کو اُسکی سمت مین کرکے سوئی کو دوسری طرف نکال لین اور بال کو اُٹھا لین تاکہ سیدھا ہو جای پھر اگر دوسری طرف سوئی کی نوک وار پار کرنے مین دشواری ہو اور تکلیف زیادہ ہو سوئی کے ناکہ مین اُس بال کو اُسی طرف سے داخل کرکے سیدھا کردین تاکہ مثل اور بالون کے سیدھا ہو جای۔ اور اگر دوبارہ سوئی کے داخل کرتے مین اضطرار ہو اور اُس مقام خاص مین تکرار اس عمل کی ہو اسلیے کہ دوبارہ گڑوتا سوئی کا اور ایک سوراخ مین دو مرتبہ داخل کرنا موجب توسیع ثقبہ اور پھیل جانے سوراخ کا ہوتا ہی اور سوراخ کے وسیع ہونے سے بال کی گرفت اچھی طرح نہین ہو سکتی بنظر اس دشواری کے چاہیے کہ دوبارہ کسی اور مقام مین سوراخ کرین۔ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے یہ غرض ہی کہ جو مقام رو ئیدگی اس بال کا پلک مین ہی اُسے کاٹ ڈالین بعض اطبا نے یہ تجویز کیا ہی کہ جس مقام کا نام اجانہ ہی یعنے پلکون کی باڑھ کے قریب یہان بال پلٹ کر چسپیدہ ہو گیا ہو اُسی مقام کو چاک کرکے بال کو سیدھا کرین اور زخم کا اندمال کرین کہ نیا گوشت ضرور پیدا ہوگا اور اُس گوشت سے بال کو کچھ تعلق ہوگا اور اس زمانہ مین بال کو خوب درست کرتے رہین اور خیال رکھین کہ پھر دوہرا ہونے پای۔ داغ دینا عمدہ وہی ہی کہ ٹیڑھی اور خمدار سوئی سے ہو اور وہ سوئی سینے کی بنی ہوئی ہو جسکا بیان سابقا ہو چکا ہی پس لازم ہی کہ پلک کو کھینچ کر دراز کرین اور اُسی سوئی سے مقام روئیدگی شعر کو داغ دین پھر عود نہ کرے گا اور کبھی ایک مرتبہ داغ دینے پر کفایت نہین ہوتی لہذا دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ داغ دیتے ہین کہ پھر ہرگز انقلاب شعر کا عود نہین ہوتا نتف یعنے بال اوکھیڑنا جو مانع روئیدگی ہی اُسکا دستور یہ ہی کہ بال اُکھیڑ کر مقام خاص پر دوائیان جو مانع اوگنے بالونکی ہین استعمال کرین خصوصًا وہ ادویہ جو خاص پلکون کے بال اوگنے کی مانع ہین اور ادویۂ مفردہ کے الواح مین مذکور ہو چکی ہین اور شعر زاید کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اُنسے علاج کرین فصل اکیسوین شعر زائد کے بیان مین شعر زائد کی پیدایش کثرت رطوبت متعفن سے ہوتی ہی جو اجفان مین یکجا ہو جاتی ہے علاج پہلے تنقیہ بدن اور سر اور آنکھ کا کرین اُسی طرح پر جو معلوم ہو چکا ہی بعد اُسکے استعمال تیز سرمون کا جن سے تنقیہ پلکون کا رطوبت سے ہو جای کرنا چاہیے جیسے باسلیقون اور روشنایا احمر حاد اور اخضر حاد اور شیاف اہلیلجی خصوصًا اگر دمعہ یعنی ڈھلکا بھی ہو خواہ کوئی اور عارض اعراض اخلاط سے پیدا ہوا اگر یہ تدبیرات کارگر نہون بال جو زاید ہی اُسے اُکھیڑ ڈالین۔ اور جہان یہ بال پیدا ہوا تھا اُس مقام پر ساہی کا خون خواہ اُسی کا پتہ خواہ تلخہ حمالاوان یا تلخہ النسر یعنے گدھ کا تلخہ خواہ تلخہ گوسپند کو جدا جدا استعمال کرین۔ اور کبھی یہ سب پتّے معہ خون کے جند بید ستر مین ملا کر بطور شیاف کی تیار کیے جاتے ہین بشکل فلس ماہی کے

اور بعض

اور بروقت حاجت کے استعمال کیجاتی ہین اسطرح پر کہ اُسکو چھیل کر لعاب دہن انسان سی تر کرکے پلک پر چسپان کرتے ہین اور نصف ساعت تک صبر کرتے ہین کہ دوا خوب اثر کرے- منجملہ معالجات جید کے یہ دوا ہی کہ تلخہ قنفذ اور تلخہ حمالاون اور جند بیدستر ہموزن لیکر کبوتر کے خون مین ملاکر استعمال کرین قراد یعنے کلنی جو چیٹے چپٹے کیڑی بدن مین پڑتے ہین- خصوصًا کتے کے کلنی کا خون اسکے واسطے بہت نافع تجویز کیا ہی اور مینڈک کا خون بھی اسی طرح مفید کہتے ہین مگر تجربہ کرنے سے کچھ اُسکا فائدہ ظاہر نہوا- بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ قطران سے مخلوط کرکے استعمال کرین تو خطا نہو- یہ بھی ایک ترکیب لوگون نے لکھی ہے تلخہ نسر یعنے گِد کو خاکستر یا نوشادر یا عصیر کراث مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے اور خصوصًا اگر دونون آگ پر بھُنتے وقت ملاسے جائین اور ملکر خشک ہو جائین اور خاکستر صدف کی اگر ملے بہت ہی عمدہ ہے- زنگ آلودہ لوہے کے چرک کو آب دہن انسان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے- اگرچہ درد بھی پیدا کرے- ارمینیہ اور نوشادر ملاکر بھی مجرب ہوا ہے- خصوصًا گدھے کا سُم جلاکر پُرانے سرکہ مین داخل کرین اسی طرح زبدالبحر اسفیوش کے پانی مین بوجہ تخدیر اور تبرید مقام کے پھر بال کے اوگنے کو روکتا ہی **فصل بائیسوین التصاق اشفار کے بیان مین** یعنے پلکون کی جڑ جو بطور باڑہ کے ہی اُسکا چپٹ جانا اکثر بعد رمد کے ہوتا ہے- لہذا واجب ہے- انزروت اور شکر طبرزد ہموزن دونون لیکر ربع جزو زبدالبحر ملاکر پیسین اور موضع اشفار پر چھڑکین بہت نافع ہوگا **مقالہ چوتھا احوال قوت باصرہ اور افعال مین اُسی قوت کے** اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول ضعف بصر اور رقت بصر کے بیان مین** موجب اور سبب اسکا کبھی مزاج عام جو تمام بدن مین ہوتا ہے خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ سافج بلامادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن مین ہوتا ہی خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ سافج بلامادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص اُٹھتی ہو یا برودت مادی خواہ سافج خواہ حرارت مادی یا غیر مادی سبب اس مرض کا ہو- اور پھر یہ کیفیات تابع کسی دماغی سبب کے ہون جو امراض دماغیہ مشہورہ سے ہو اور وہ مرض خاص جو سر دماغ مین پیدا ہوا ہو یا تمام لبطن مقدم مین یہ مرض مثل ضربہ وغیرہ کے عارض ہو کہ اُسکی وجہ سے تنگی اُس لبطن مین پیدا ہوئی ہو اور بصارت چشم کی متضرر ہو گئی ہو- یا جزء مقدم مین بطن مقدم کے یہ فتور عارض ہوا ہو- اکثر یہ ضرر لبطن مقدم مین خواہ یہ ضرر آنکھہ مین بوجہ غلبہ رطوبت خواہ یبوست کی ہوتا ہی جو بعض امراض اور حرکات مفرطہ بدنی اور نفسانی کے خواہ بعد استفراغ مفرطہ کے جن سے سقوط اور خشکی مادہ بصر مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت کسی ایسے امر کے جو خاص روح باصرہ سے یا جو چیزین متصل روح باصرہ کے از قسم اعصاب وغیرہ ہین اُنکے ضرر سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے جیسے عصبۂ مجوفہ مین کوئی خلل پیدا ہو خواہ رطوبات اور طبقات مین حادث ہو- روح باصرہ کو کبھی یہ خلل عارض ہوتا ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے- اور کبھی غلیظ ہو جاتی ہی اور کبھی کم ہو جاتی ہی لیکن اگر روح باصرہ مین کثرت پیدا ہو اُس سے افضل کوئی شی نہین اور سوا نفع کے ضرر کا احتمال کثرت روح باصرہ سی نہین ہوتا ہی- رقت روح باصرہ کی اکثر بوجہ یبوست کے ہوتی ہی- اور کبھی بوجہ شدت تفریق بصر کے جو بروقت نظر کرنے اور دیکھنے کے طرف آفتاب وغیرہ اشیاء مشرقہ کے عارض ہوتا ہی رقت بصر پیدا ہوتی ہے اور کبھی تفریق بصر سے چونکہ احتماع مفرط عارض ہوتا ہے لہذا نوبت احتقان محلل کی پہونچتی ہی اسی وجہ سے پہلے تکثیف پیدا ہوتی ہی اُسکے بعد دوبارہ زیادہ رقت پیدا ہوتی ہی- اسکی مثال ایسی ہے جیسے تاریکی مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہے- غلظ روح باصرہ مین بوجہ رطوبت کی عارض ہوتا ہی اور اجتماع شدید اس درجہ کا کہ وہان استعمال مزاج رقیق کا نہو سکے ایضًا باعث غلظ کا ہوتا ہی کبھی سبب رقت اور غلظ دونونکا اصل خلقت مین اور کبھی بیماری سی ہوتا ہی اور کبھی شدت یبوست اور کثرت استفراغ اور ضعف مقدم دماغ سی اور صعوبت امراض کی ہوتا ہی اور قرب موت مین

جب تحلل روح کا ہو اُسوقت بھی یہی ضرر آنکھ مین پیدا ہوتا ہی خواہ ضعف کی وجہ سے قرب موت مین یا مرض مین عارض ہوتا ہی جو آفت بسبب طبقات خارجی کے بدون شرکت طبقات
اندرونی کی عارض ہو اُسکی بھی وجہ یا جوہر طبقہ کے فساد سے ہوتی ہی خواہ جو منفذ اُسمین ہی اُسکے خلل سے پیدا ہوتا ہی پھر جو آفت بوجہ نفس طبقات کے عارض ہو اُسکا کبھی تو ایک مزاج
ردی ہوتا ہی۔ اور اکثر یہ بوجہ احتباس بخارات کی اُسی طبقہ مین خواہ کوئی رطوبت فضلی اُسکے مخالط ہوتی ہی خواہ جفاف اور خشکی اور سوختگی اور تخسف یعنی اندر گھس جانا
جو اُس طبقہ مین عارض ہو خواہ کسی طرح کا صدمہ رض اور کوفت کا عنبیہ خواہ قرنیہ کو پہونچے خواہ اُسکے درمیان اور وسط مین خواہ فساد بوجہ آثار اور نشان قروح
ظاہرہ یا پوشیدہ قروح کے پہونچنے سے خواہ بدن کی صدمات اور تکلیفات اُٹھانے کی وجہ سے جو ایسے کثیر ہون کہ اُنکی وجہ سے اشفاف اور صفائی طبقہ کی
باطل ہوجاے خواہ کوئی رنگ نیا اور غریب یعنے خلاف لون اصلی کے ہو جیسے طبقہ قرنیہ کو مرض یرقان مین زردی عارض ہو کر یہ مرض پیدا کرتی ہے
خواہ کوئی آفت سرخی کی طبقہ کو پہونچے - یا لون طبعی کا زوال ہوجاے جیسے عنبیہ کو یہ امر عارض ہوتا ہی کہ اُسکی شفافی زیادہ ہوجاتی ہی اور ٹھہرنا ضو کا
اُسمین قوی ہوتا ہی اور ضو کسی عضو کی اُسے چمکا دیتی ہی اور روح باصرہ کو متفرق کردیتی ہی - اور کبھی تخفیف اور تسخین پیدا کرتی ہی بوجہ اسکے
کہ ہوا کو قوت تمکن کی زیادہ پیدا کرتی ہی - اور رطوبات سی جسوقت کہ رقیق رطوبات ہوجائین بسبب کسی تاکل کے جو عارض ہو اُسوقت رفتہ رفتہ
نفوذ اور پہونچنا ضو کا روح مین نہین ہوتا بلکہ دفعۂ واحدہ مین نفوذ اور پہونچنا ضو کا ایسا ہوتا ہی کہ جلیدیہ پر اُسکا بار گران پڑتا ہی - کبھی ظلمت
بصر بوجہ پیدا ہونے ایک پردہ اور جھلّی کے عارض ہوتا ہی جیسے مرض ناخونہ مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہی خواہ آنکھ کی رگونمین انتفاخ یا غلظ
پیدا ہو کر مورث اس مرض کا ہوتا ہی جیسے سل العین مین ثقبہ اور منفذ چشم مین جو عارض پیدا ہو کر ضعف بصر پیدا کرتا ہی اُسکی مثال ایسی ہے
کہ مثلاً ثقبہ وغیرہ مین تنگی بیش از حد مناسب بوجہ اُن اسباب کے پیدا ہو جنھین آیندہ سطور مین ہم بیان کرینگے - خواہ ثقبہ مین اتساع عارض ہو
خواہ کوئی سدہ پورا ہو یا ناقص پیدا ہو جیسے بروقت نزول الماء کے جب ابتدا مین پانی اوترتا ہے سدہ ناقص ہوتا ہی اور آخر پورا ہوجاتا ہی
یا کوئی قرحہ دسخیہ قرنیہ کو عارض ہوتا ہے کہ ثقبہ عنبیہ چرک سے بھر جاتا ہے اور یہ سب صورتین ہم اسباب جداگانہ مین بہ تفصیل تمام لکھینگے ضعف
بصر رطوبات چشم کے فساد سے عارض ہوتا ہے اُسکی تفصیل یہ ہی - جلیدیہ اگر اپنے قوام سے متغیر ہوجاے اور بعد تغیر کے غلیظ ہوجاے خواہ دفعۃً
پُرکناک ہوجاے یا اپنے مکان طبعی سے الگ ہٹ جاے یہ انحراف غیر طبعی قبول ضو اور الوان کے دیکھنے کو مضر ہوگا - رطوبت بیضیہ مین اگر
کثرت بیش از حد پیدا ہو یا غلیظ ہوجاے اور اُسکے وسط مین سامنے ثقبہ کے ہو خواہ گرد وسط کے ہو یا جمیع اجزا مین اُس رطوبت کے غلظ پیدا ہو
ان سب صورتونمین سبب قلت اشفاف کا ہوگا - خواہ کچھ رطوبات اور ابخرہ اُسکے مخالط ہون اور اشفاف کو بدل دین اسلیے کہ بخارات
اور ادخنہ غریبہ جو خارج سے اُٹھتے ہین فقط اُنکے اُٹھنے سے اس رطوبت کو ایذا پہونچتی ہی چہ جائکہ اُسمین داخل ہوجائین اور آمیختہ ہون جتنے
حبوب از قسم بقول اور غلہ وغیرہ کے ایسے ہین کہ نفخ پیدا کرتے ہین اور ریحہین اور لسے ثقل بصر بھی ضرور پیدا ہوتا ہی - رطوبت زجاجی کی
مضرت قوت ابصار مین اولی اور بالذات نہین ہے - بلکہ چونکہ اس رطوبت کی خرابی سے جلیدیہ کو ایسا ضرر پہونچتا ہی کہ اعتدال سے جاتی رہتی ہی
بوجہ اسکے کہ جلیدیہ پر غذای غیر معتدل وارد کرتی ہی لہذا ابصار کو بالعرض مضر ہوتی ہی - جو آفت بوجہ عصبۂ مجوفہ کے پیدا ہوتی ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ سدہ
عارض ہو خواہ ورم یا انتہاک اور ناتوانی پیدا ہو علامات یہ مرض اکثر بوجہ شرکت تمام بدن کے عارض ہو اُسکی علامت وہی ہی جو تمام
بدن کے مزاج پر دلیل ہو - اور اگر فقط بشرکت دماغ کے عارض ہو کوئی علامت اُن علامات سے ہوگی جو دماغ کی آفت پر دلیل ہوتے ہین
اور اُسکے ہمراہ تمام حواس بھی آفت رسیدہ ہونگے اس علامت سے دماغ کی شرکت بخوبی پہچانی جاتی ہی - بعض قسم کے ضرر ایسے ہین کہ اُنھین
خصوصیت قوت شامہ سے بہ نسبت سامعہ کے زیادہ ہی جیسے چوٹ ایسی لگے جو تنگی چشم جزء مقدم دماغ مین پیدا کرے کہ سماعت

اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہی اور آنکھ کھلی رہتی ہی کہ اُسکا بند کرنا ممکن نہین ہوتا اور باوصف کھلے رہنے کے کچھ نظر نہین آتا علامت اُس ضرر کی
جو خاص روح باصرہ مین پہونچکر موجب ضعف ہوتا ہی یہ ہی کہ اگر روح باصرہ رقیق اور قلیل ہوگی نزدیک سے ہر شے کو پورا اور بخوبی دیکھے گی اور
دور سے بخوبی دیکھ نہ سکے گی اور اگر رقت کے ساتھ مقدار مین کثرت بھی ہوگی اُسوقت قریب اور بعید دونون کو پورا دیکھے گی اور لیکن رقت زیادہ
ہوگی روشن اور منیر چیز کے دیکھنے پر زیادہ قادر نہوگی بلکہ ضو اور چمک جسم منیر روح کو جدا کردے گی اور تفریق پیدا کردیگی - اور اگر
روح باصرہ زیادہ غلیظ ہوگی دور کی چیز بعد تامل کے بخوبی دیکھے گی اور قریب کی شے اچھی طرح نظر نہ آویگی - سبب ان امور کا اُن لوگونکے
نزدیک جو قائل بخروج شعاع ہین اور کہتے ہین کہ ابصار اسی طرح سے ہوتا ہی کہ خطوط شعاعی آنکھ سے نکل کر شے مبصر سے مل جاتے ہین اور
مخروط شعاعی کا قاعدہ شی مبصر پر منطبق ہوتا ہی اور راس مخروط مذکور آنکھ مین ہوتا ہے - الغرض اُنکے مذہب پر اس طرح درست ہوتا ہی کہ جو
حرکت اس شعاع کی مکان بعید مین ہوتی ہی اُسوقت رطوبت غلیظ کی تلطیف اور تعدیل قوام ہوجاتی ہے جیسے اگر حرکت مسافت بعید
کی بروقت کم ہونے روح باصرہ کے تحلیل روح کی کردیتی ہی پس کسی قدر نظر نہین آتا اور جو لوگ اسکے قایل ہین کہ شبح مرئی کے بذریعہ مشف
آنکھ مین پہونچتی ہی خواہ اور مذاہب کی بنا پر سبب اس مرض کا یہ ٹھہرایا گیا ہی کہ جلیدیہ کی حرکت بعید شے کی دیکھنے مین شدید ہوتی ہی
اور شدت حرکت سے ترقیق روح غلیظ کی پیدا ہوتی ہے جو اُسی جلیدیہ مین جاگزین ہی لہذا رویت بعید کی بخوبی ہوتی ہی اور روح
رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے خصوصًا اگر باوجود رقت کی قلت بھی ہو پھر اُسوقت کچھ نظر نہ آے گا ان دونون تجویزون مین تحقیق امر
صائب کی حکماء طبعیین کے ذمہ پر ہی اطبا کا منصب اسکے تحقیق کا نہین شناخت اُس ضعف بصر کی جو بوجہ آفت رسیدہ ہونے
طبقات اور اُن رطوبات کے پیدا ہو جو اندرون طبقات چشم کے غائر ہین البتہ کسی قدر دشوار ہی بشرطیکہ سوای اسی آفت کے جو محض
طبقات اور رطوبات مذکورہ مین پیدا ہوئی ہے اور کوئی شے موجب آفت نہو لیکن ایسے وقت کبھی طبقات کے رنگ کی طرف خیال کرکے
شناخت مرض کرتے ہین اور کبھی طبقات کا چھوٹا ہونا اور تمدد اور سمٹنا خواہ خشکیدہ ہونا اور اُنھین وجوہات سے چھوٹا پڑ جانا بھی
معین شناخت پر ہوتا ہے اور اسی طرح وہ رطوبت رقیق ہوکر طبقات پر ظاہر ہوتی ہی خواہ کوئی شے از قسم رطوبات مشابہ قوس قزح کے
متخیل ہوتی ہی اس سے بھی شناخت ہوجاتی ہی اور کبھی طبقات مین ایک قسم کی یبوست اور کدورت ایسی پیدا ہوتی ہی کہ آنکھ کے باہر سے تو نظر
آتی ہے اور پتلی آنکھ کی اُسکی وجہ سے دکھادیتی ہی اور نہ کسی شخص کی صورت عکسی اُس پتلی مین نظر آتی ہی - کبھی یہی خرابی جو بوجہ یبوست اور
کدورت مذکورۂ بالا سے پیدا ہوتی ہی خرابی حال قرنیہ پر دلیل ہوتی ہی اور کبھی رطوبت بیضیہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہی - جسکی آنکھ مین یہ
کدورت خواہ یبوست پیدا ہوتی ہی اُسے اپنی آنکھ مکھی کی ایسی صورت نظر آیا کرتی ہے پھر اگر یہی کدورت سامنے ثقبہ کے نظر آے اور سب
اجزا قرنیہ کے مکدر نہون اُسوقت یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ کدورت فقط رطوبت بیضیہ مین پیدا ہوئی ہے اور رطوبت بیضیہ اپنی صفائی پر باقی
نہین رہی ہی - اور اگر تمام اجزاے قرنیہ مین کدورت مذکورہ پھیل جاے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر ہوجائین اُسوقت اتنی بات تو متیقن
ہوگی کہ یہ کدورت قرنیہ مین ضرور ہے مگر اسمین شک رہے گا کہ بیضیہ مین بھی یہ کدورت پہونچی ہی یا نہین - کبھی یہ خشکی بیضیہ مین عارض
ہوتی ہی - اور کبھی اسی یبوست کی وجہ سے جسوقت بعض اجزاے رطوبت مجتمع ہوکر تاتفہ پیدا کرتے ہین اور اُنکی شفافی زائل ہوجاتی ہی
اُسوقت آنکھ کے سامنے ایک روزن خواہ بہت سے سوراخ نظر آتے ہین اور کبھی یہ آثار بطور پوشیدہ ثبور کے قرنیہ مین ایسے متخیل ہوتے
ہین جیسے خیالات پانی اُترتے وقت پیدا ہوا کرتے ہین - اور اکثر براہ غلطی یہی گمان کیا جاتا ہے کہ یہ خیالات وہی ہین جو پانی

اُترنے سے پیدا ہوتے ہین حالانکہ اُنسے یہ الگ ہین - تنگی ثقبہ کی اور کشادہ ہونا اُسکا اور ریاحی اُترنا خواہ دیگر حالات عصبۂ مجوفہ کی وجہ سے
جو ضعف بصارت مین پیدا ہوتا ہے اُسکے بیان مین ہمکو تاخیر کرنی چاہیے کہ اپنے اپنے مقامات مین آئندہ بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ جو فساد بوجہ یبس اور خشکی کے پیدا ہوتا ہے ہر وقت بھوکھ اور ریاضت محللہ کے اُسمین شدت پیدا ہو جاتی ہے - اور ہر وقت استفراغ اور خالی ہو جانے
کسی خلط بدنی کے اور ٹھیک دوپہر اور گرمی کے وقت اُسمین شدت ہوتی ہے اور جو فساد بوجہ رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اُسکی شدت کے اوقات
برخلاف اوقات مذکورۂ بالا ہین یعنے جو اوقات زیادہ ہونے رطوبات کے ہین اُنھین اوقات مین شدت ہوتی ہے معالجات اگر ضعف بصارت کا
سبب یبوست ہو ماء الجبن اور مرطبات اور مرطب دوائین مفید ہوتی ہین اور دودھ سر پر دوہانا اور پینے مین بھی استعمال دودھ کا کرنا فائدہ
بخشیگا اور جتنے روغن مرطب ہین اُنکو سر پر لگانا خصوصاً اگر ضعف بصر ناقہین مین پیدا ہوا ہو اور نوم کا استعمال اور مرطب سعوطات کا خصوصاً
روغن نیلوفر زیادہ سودمند ہے جو ضعف بصر بوجہ یبوست کے کسی طبقہ مین پیدا ہو اُسکا علاج البتہ دشوار ہے اگر یہ ضعف بصر بوجہ رطوبت کے
پیدا ہوا ہو استعمال ایسی چیزونکا کرنا چاہیے جو محلل ہین اور موقع ایسی چیزون کے استعمال کا بعد استفراغ کی ہے قی کرنے سے بھی کسی قدر
نفع ہوتا ہے بشرطیکہ برفق اور نرمی سے کیجائے خصوصاً مشائخ کو زیادہ مفید ہے اور دشواری سے خواہ عنیف قے زیادہ مضر ہوتی ہے غرغرہ
اور سعوطات اور عطوسات بھی نافع ہین - منجملہ استفراغات نافعہ کے ضعف بصارت مین یہ ہے کہ روغن بیدانجیر کا استعمال کرین - جو چیز
سر پر بخارات کے چڑھنے کو منع کرتی ہے اُنکے استعمال کا بھی لحاظ رہے جیسے اطریفل خصوصاً سوتے وقت استعمال ایسی چیزون کا ضرور ہے
یہ مرض نیچے کے بدن سے جسقدر ریاضتین ہوتی ہین اُنسے بھی منتفع ہوتا ہے اسی طرح نیچے کے اعضا کی مالش بھی ایسے مفید ہے اگر سبب مرض کا
مادۂ غلیظ ہو اُسکا علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جو خراش جلد مین پیدا کرین - اور آنکھ کی لوح یعنے نقشہ جو ادویہ مفردہ کی جلد مین ہے
اُسمین سے تلاش کرین - اور جسوقت ادویہ حادہ کا استعمال کیا جائے ضرور ہے کہ اُسکے ہمراہ ادویۂ قابضہ بھی استعمال مین رہین ایسے موقع پر
توتیائے مغسول کا استعمال جو پروردہ ہوئے ہمراہ آب مرزنجوش خواہ آب رازیانہ خواہ آب بادروج اور عصارۂ فراسیون کے بھی مفید ہے
اور سرمہ کی مداومت ہمراہ حضض کے آنکھ کو نافع ہے اور مدت دراز تک اُسکی قوت کو محفوظ رکھتی ہے - تراشۂ ہلیلہ ہمراہ گلاب کے بھی بہت
نافع ہے - جسوقت رطوبات رقیق ہون اور آنکھ مین خارش بھی پیدا ہو - منجملہ اکحال کے ایسے وقت مین مرارات یعنے تلخونکا استعمال بھی
مفید ہے تنہا کسی ایک جانور کا تلخہ ہو جیسے تلخۂ کبک اور تلخۂ آہو یا تلخۂ اشبوط یعنے مارماہی خواہ تلخۂ رخمہ جسے موش گیر بھی کہتے ہین اور تلخۂ سگ
بازاری اور کبش کوہی وغیرہ اور تلخۂ حباری یعنے چرز کو اس باب خاص مین خاصہ عجیبہ ہے - اور چاہین انھین تلخون کو مرکب کرلین -
روغن جو اس مرض مین بکار آمد ہین - ازانجملہ ہے بیدانجیر اور روغن نرجس روغن حب الغار روغن ترب روغن حلبہ روغن سوسن اور
روغن مرزنجوش روغن بابونہ روغن اقحوان بادروج کے پانی سے اکتحال بہت زیادہ مفید ہے منجملہ ادویۂ جیدہ اور معدلہ کے
ایک دوا یہ ہے کہ دو عدد جوز اور تیس ۳۰ گٹھلیان ہلیلۂ زرد کی جلائین اور خاکستر سیاہ اُنکی لیکر پیسین اور ایک مثقال مرچ سیاہ
بدون جلائے ہوئے اُسپر اضافہ کرین اور اسی کا سرمہ بنا کر اکتحال کرین - منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہے کہ عصارۂ انار میخوش کو پکائین تاکہ
نصف جل جائے باقیماندہ کا نصف وزن شہد خالص ملا کر دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین - اسی طرح اگر آب انارین دو مہینہ
گرمیون کی دھوپ مین رکھین اور صاف کرکے اُسمین صبر اور دار فلفل اور نوشادر اور کبھی بدون آمیزش نوشادر کے نرم نرم
پیسین اور پیسی ہوئی دوائین فی رطل آب انارین بقدر تین درہم کے ملائین اور بحفاظت رکھ چھوڑین کہ جسقدر پرانا ہوگا اُتنا ہی فایدہ زیادہ بخشیگا

اور راجود ہوگا - منجملہ ادویۂ نافعہ کے ایسے وقت مین وج ترکی اور مامیران سر پسا پیسکر استعمال کرنا اسی طرح سے آب پیاز ہمراہ شہد کے مفید ہو اور
شیاف تلخونکا قوی تر ہے اور زیادہ قوت دار تلخہ باز اور گرگ کا ہے اور اگر ایک کہرل معہ شبہ تانبے کا ہو اور اُسمین چند قطرے سرکہ کے اور ایک قطرہ شہد کا
ڈالین اور پیسین یہان تک کہ سیاہ ہوجاوے اور بعد اسکے اُس سے اکتحال کرین نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بھنی ہوئی خواہ پختہ اور مسبوخ
کرکے کہانا اسقدر مقوی ہے کہ ضعف بصر مزمن کو زائل کردیتی ہے اور جو شخص سانپ کے گوشت کھانے پر قادر ہو یعنے سمیت سانپ کی اُس سے دور ہو
اور وہ گوشت اُسے ترکیب سے پختہ کرتا ہو جس طرح تریاق کے نسخہ مین پختہ ہوتا ہے اور اُس ترکیب کی تفصیل باب جذام مین اچھی طرح مذکور ہوئی ہے
اُسکی آنکہ ضعف سے محفوظ رہے گی اور کمال حفظ صحت چشم اُس شخص کو نصیب ہوگا - منجملہ ادویۂ جیدہ کے واسطے مشائخ کے اگر اُنکی آنکہ مین ضعف
پیدا ہوا ہو بوجہ کثرت جماع کے خواہ اسی قسم کے اور استفراغ اخلاط اور مواد کی وجہ سے یہ دوا ہے چھ قیراط توتیاے مغسول شراب بقدر حاجت
داخل کرکے روغن بلسان توتیا سے اتنا زیادہ کہ توتیا اُسمین گہل جاوے پہلے توتیا کو پیسین اُسکے بعد روغن بلسان ملائین بعد ازان شراب
داخل کرین پھر جیسا چاہیے اُسی طرح پیسین اور اُٹھا رکھین وہ دواے آخر کہ اُسے اطبا نے عظیم النفع تجویز کیا ہے یہ ہے کہ اگر اُسے لگا کر
آفتاب کی طرف نظر کرین تو ہرگز کسی طرح کا ضرر آنکہ کو نہ پہونچے گا - حجر سماسس اور حجر مقناطیس اور حجر احاطیس یعنے یشب ابیض اور شادنج
اور بابونہ اور رفودنج عصارہ کندش ہر واحد ایک جزو تلخہ افعی ہر واحد ایک جزو یہ سب لیکر استعمال کرین - سر مین کنگہی کرنا خصوصًا
مشائخ کو بہت نافع ہے پس چاہیے کہ ہر روز چند مرتبہ سر مین کنگہی کیا کرین اسلیے کہ بخارات کو اوپر کی طرف جذب کرتی ہے اور آنکہ کی جہت سے
جدا کرکے جہت مین جذب کرتی ہے صاف پانی خواہ کبود رنگ پانی مین ڈوبنا اور غوطہ لگانا اور آنکہ اُسمین کہولنا اسقدر کہ ممکن ہو یہ آنکہ کی حفظ صحت کے
خصوصًا جو الوان کی آنکہونکے زیادہ درکار ہے اور قبل طعام کی طبیخ افسنتین اور سکنجبین عنصلی کا استعمال کرنا یا کوئی اور ایسی دوا جو ملین ہو
اور فضول معدہ کو قطع کرے ہر ایک شخص کو ضرور ہے خصوصًا جو شکایت صعود بخارات کی معدہ سے طرف سر کے کرتا ہو اور رطوبت سے اُسکو ضرر
پہونچتا ہو اُسکو نہایت ضرور ہے **بصارت کی مضر چیزین** جتنی چیزین بصارت کو مضر ہین اُنمین سے کچھ تو افعال و حرکات ایسے ہین کہ
اُنسے بصر کو ضرر پہونچتا ہے اور چند غذائین بھی مضر ہین اور چند تصرف اور تدبیرات غذائیہ ایسے ہین اگرچہ وہ غذا فی نفسہ مضر نہین ہے لیکن ایسے
برے طور سے استعمال اُسکا ہوتا ہے کہ مضر بصارت کو ہوتی ہے افعال اور حرکات مضر بصارت کی عام شناخت یہ ہے - جو فعل اور جو حرکت مجفف ہو اور
خشکی پیدا کرے وہ ضرور بصارت کو مضر ہوتی ہے مثلًا بکثرت جماع کرنا خواہ مشرقات یعنے روشن اور چمکتی ہوئی چیز دیکھنا دیر تک - دیکھنا باریک چیز کا
اکثر پڑہنا کہ ایسے حرکات اور افعال کی کثرت مضر ہے اور توسط اور اندازِ معین پر ایسے افعال باصرہ کو نافع ہوتے ہین اسیطرح باریک اعمال
اور کاریگری جیسے درزی اور رفوگر خواہ اور پیشہ ور جو باریک کام بناتے ہین کہ اُنکی آنکہونکو بھی بہت ضرر پہونچتا ہے جب حد اعتدال سے اُنکی
محنت بڑہ جاوے - اسی طرح اکثر بروقت امتلاے معدہ کے خواہ حالت گرسنگی مین سونا اُس سے بھی ضعف بصر زیادہ ہوتا ہے - بلکہ جس شخص کو ضعف
بصر کی شکایت ہو اُسپر واجب ہے کہ بعد غذا کے اتنا صبر کرے کہ ہضم اول طعام کا ہوجاوے پھر سو رہے - اسی طرح ہر ایک قسم کی امتلا غذائی
یا خلطی وہ بھی بصارت کو مضر ہے - اسی طرح جس چیز سے طبیعت مین جفاف اور خشکی پیدا ہوتی ہے وہ بھی مضر ہے اور جس چیز سے عکر یعنے تلچھٹ خون مین
زیادہ پیدا ہو جیسے نمکین چیزین اور تیز مثل مرچ وغیرہ کے وہ بھی مضر ہے - اور سُکر یعنے مستی شراب وغیرہ کی بھی مضر ہے مگر اُس لحاظ سے
کہ معدہ کو پاک کرتی ہے بصارت کو بھی مفید ہے اور مضر اسوجہ سے ہے کہ مواد دماغی کی تحریک کرکے اُنہین بطرف آنکہ کے دفع کرتی ہے پھر اگر ایسی
ہی ضرورت ہو کہ بدون قے کرنے کے چارہ نہو مناسب یہ ہے کہ بعد طعام کے بہ نرمی قے کرائی جاوے - استحمام بھی بصارت کو مضر ہے

سونا اور زیادہ رونا اور بکثرت فصد کا استعمال اور خصوصاً پدر پے پچھنے لگانے بھی مضر ہین۔ غذاؤن مین نمکین غذا اور تیز اور منجر اور اسی طرح
جو غذا فم معدہ کو ایذا دے اور شراب غلیظ جو با کدورت ہو اور کراث یعنے گندنا اور بصل یعنے پیاز اور بادروج کا کھانا اور زیتون خام اور سویا اور کرنب
اور عدس یعنے مسور **عشا کا بیان** فارسی زبان مین شبکوری اور ہندی مین رتوندھی کہتے ہین کیفیت اُسکی یہ ہے کہ رات کو مطلق نظر نہین آتا اور
دن کو نظر آتا ہے مگر آخر روز سے بصارت مین ضعف شروع ہوتا ہے سبب اس مرض کے پیدا ہونے کا کوئی رطوبت ہے رطوبات چشم سے یا غلیظ ہو جانا
رطوبت کا یا رطوبت روح باصرہ کی خواہ اُسکا غلیظ ہونا۔ اکثر یہ مرض اُنھین لوگونکو ستاتا ہے جسکی آنکھ سرمہ گون اور ازرق نہین ہے خواہ جن لوگونکی حدقہ
چشم چھوٹے ہین خواہ جو لوگ رنگین چیزونکو بکثرت دیکھا کرتے ہین یا ریح اُسکی آنکھ مین زیادہ ہو اسلیے کہ اسکو دلالت ہے اس بات پر کہ روح باصرہ اصل
خلقت مین کم پیدا ہوئی ہے۔ کبھی شبکوری کے حدوث کا سبب کوئی اور مرض آنکھ کا ہوتا ہے اور کبھی بشرکت معدہ اور دماغ کے بھی شبکوری پیدا ہوتی ہے
اور ہر ایک قسم کی شناخت اُنھین علامات سے ہوتی ہے جنھین ہم نے بیان کیا ہے اور امراض چشم کے ابواب مین دیکھو **علاج شبکوری کا** اگر خون کی
زیادتی ہو قیفال کی فصد خواہ ماقین کی فصد کرنی چاہیے اور جتنی چیزین مستفرغ اوپر مذکور ہو چکین جنسے استفراغ مادہ بخوبی ہوتا ہے اور معروف اور
مشہور ہین اُنکا استعمال کرین اور مکرر یہی کرتے رہین تا اینکہ وہ کثرت خون کی جو مظنون تھی رفع ہے۔ اکثر سقمونیا اور جند بیدستر سے اگر استفراغ کیا
گیا تو مفید ہوا ہے اور قبل طعام کے شراب زوفا خواہ زوفا اور سداب خشک سفوف بنا کر استعمال کرین اور بعد ہضم طعام اور قبل ہضم کے تھوڑی سی
شراب کہنہ پلانی چاہیے۔ منجملہ ادویہ مجربہ کے وہ پانی ہے جو بکری کی کلیجی سے ٹپکے اُسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کلیجی کو چھری وغیرہ سے گود دین اور بعد اُسکے کوئلے کے
انگارون پر اُسے رکھین جب اُسمین سے پانی ٹپکے اُسے لیکر نمک ہندی اور دار فلفل اُسپر چھڑک کر سلائی سے آنکھ مین لگائین۔ بعض آدمی ان
دواؤن کو چھڑک کر کلیجی کو آگ پر رکھتے ہین اور جو پانی ٹپکتا ہے اُسی کو بعینہ استعمال کرتے ہین اس سے بھی وہی فایدہ پیدا ہوتا ہے اور جسوقت
اس سے بخارات اُٹھین اُس بخار پر سر جھکانا تاکہ آنکھ مین اثر پہونچے اور بعد بھن جانے کے اُسی کلیجی کو کھانا بھی فایدہ مند ہے اور کبھی چوڑی
چوڑی ٹکڑی کلیجی کے کرکے اُنسے شیاف بناتے ہین اور اسی طرح دار فلفل سے چوڑے چوڑے ٹکڑے کاٹتے ہین اور بیچ مین دار فلفل کے ٹکڑے کو
رکھکر نیچے اوپر کلیجی کے ٹکڑے رکھ کر تنور مین بریان کرتے ہین مگر بھوننے مین مبالغہ نہین کرتے یعنے نیم خام رہنے دیتے ہین بعد ازان تنور سے نکالکر
نچوڑتے ہین اور جس قدر پانی نکلتا ہے اُسی کام مین لاتے ہین۔ خرگوش کی کلیجی کا بھی اکتحال اسی طرح مفید ہے۔ اسی طرح شیاف دار فلفل بھی مجرب ہے
جسکا نسخہ یہ ہے دار فلفل فلفل سیاہ قنبیل سب ہموزن لیکر اکتحال کرین۔ تلخہ جانورونکے بھی بہت نافع ہین خصوصاً پتہ بکرے کا اور بھیڑ کا پتہ۔ اسی طرح
اکتحال روغن بلسان سے جسکی حدت تھوڑی سی افیون ڈالکر توڑی جاے۔ اور اکتحال تینون فلفل کا کہ اُنھین مثل غبار کے باریک پیسکر بطور
سرمہ کے لگائین بہت زیادہ نافع ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تر قوی اکتحال قوی شہد کا ہے جسمین تھوڑی سی پھٹکری اور نوشادر پڑی ہو جن لوگونکا
مزاج گرم ہے اُنکے بدن کے رطوبات سے اکتحال بھی خوب فائدہ کرتا ہے۔ اسی طرح عصارۂ قثاء الحمار جو بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ ملا کر اُسکی تیزی توڑی
گئی ہو بھی مفید ہے اور شیاف سبز کا خواہ شیاف زنگار کا اور فصد ماقین کی بھی اسمین مفید ہوتی ہے **جہر کا بیان** روزکوری اور عوام ہند
دنوندھی اس بیماری کو کہتے ہین کیفیت اُسکی یہ ہے کہ دن کو مطلق سوجھائی نہین دیتا ہے سبب روزکوری کا یہ ہوتا ہے کہ روح باصرہ مین رقت
اور قلت پیدا ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی مین وہ روح بالکل تحلیل اور فنا ہوتی ہے اور تاریکی شب خواہ اندھیرے مکانین بوجہ اجتماع اور غلظت کے
کام دیتی ہے۔ کبھی بسبب ضعف بصر کے روزکوری پیدا ہوتی ہے اُسوقت تاریکی شب خواہ دنکو مکان تاریک مین نظر آتا ہے اور روشنی مین ضعیف
پیدا ہوتا ہے **علاج روزکوری کا** یہ ہے کہ ترطیب اور تغلیظ خون مین اہتمام زیادہ کرین **خیالات کا بیان** کئی طرح کی رنگ آسمان کے سامنے

اسطرح نظر آتے ہین جیسے جو سما رہین وہ الوان پھیلے ہوی ہین- اس مرض کا نام خیالات رکھا گیا ہی- سبب اس مرض کا یہی ہی کہ ایک چیز غیر شفاف جلیدیہ اور مبصرات کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہی- اور یہ شی یا تو ایسی ہی کہ اُسکی شکل براہ عادت مبصرات مین نہین دیکھی گئی ہی اور سوا ایسے شخص کے جو قوی البصر ہو اور خارج از عادت کی چیزین دیکھ لیتا ہو اور کسی کو وہ شی نظر نہ آے- یہ ہرج اُسیوقت پیدا ہوتا ہی جب آنکھ کی قوت اوسط درجہ کی ہو اگرچہ غایت درجہ کی ذکاوت حس پہ نہو بلکہ مجری عادت پر ہو اور پہلی قسم کی آنکھ لینے جو عادت سے بڑھ کر دیکھ سکتی ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ جب آنکھ قوی ہوتی ہی تو ضعیف اور پوشیدہ چیزین جو ہوا مین ہین اُنھین بھی بروقت قریب آنے البصر کے دیکھ لیتی ہی حتی کہ وہ چھوٹے چھوٹے ذرے جو ہوا مین اُڑتے پھرتے ہین جب ایسے ذرات قریب ایسے قوی النظر کے آجاتے ہین دیکھ لیتی ہی اور چونکہ وہ ذرات قریب آنکھ کے آجاتے ہین اور ضو اور روشنی انمین ہوتی ہی حدید النظر پر پوشیدہ نہین رہتے اسی طرح جو شخص کہ حدید البصر ہی اُسکے جسم کے اندر جو ابخرہ قلیل ہر وقت اُٹھتے رہتے ہین اور کوئی بدن صحیح اور علیل اور کوئی مزاج اور طبیعت اس سے خالی نہین ہے وہ ابخرہ بھی ایسے تیز نظر کے سامنے آنکھ کے نظر آتی ہین اسوجہ سے کہ اُسکی نگاہ اوسط درجہ سے زیادہ ہی البتہ جو لوگ نہایت درجہ کے ذکی الحس نظر مین نہین ہین اُنکو یہ دونون چیزین یعنی ذرات ہوا اور بخارات اندرون جسم کے نظر نہین آتے- حدید البصر کو البتہ دکھائی دیتے ہین اور ایسی غیر عادی چیزونکا دیکھنا مرض مین داخل نہین ہے اور نہ آنکھ کے مضرت کی یہ بات ہی- دوسری قسم خیالات کے پیدا ہونکی یہ ہی کہ سبب اُسکا یا طبقات چشم مین ہو یا رطوبت چشم مین ہو- اگر طبقات چشم مین ہو اُسکی ایک صورت تو یہ ہی کہ طبقۂ قرنیہ مین نہایت چھوٹے چھوٹے اور پوشیدہ نشان اور آثار جدری یا رمد کے خواہ اور بثور کے آثار باقی رہ گئے ہین کہ آنکھ سے باہر تو کچھ نظر نہین آتا اور اندر آنکھ کے جہان وہ نشان باقی ہین خود صاحب چشم کو نظر آتے ہین اور جتنی مقدار ہواے شفاف کی خواہ اور محسوسات کی اُن نشان اور آثار کے سامنے خارج از چشم کے مقابل اُس حصہ کے ثقبۂ عنبیہ سے ہوتی ہی جو مقابل اس نشان کے پڑا ہی وہ مقدار نظر نہین آتی اسی وجہ سے کہ وہ داغ چیچک وغیرہ کا بمنزلہ حاجب کے ہی اور بعوض شے مرئی کے خود وہ داغ نظر آتا ہی اگر یہ داغ خواہ نشان نہوتا تو ضرور وہ مقدار جو اب نظر نہین آتی ہی نظر آتی- اور اگر سبب مرض خیالات کا طبقات چشم مین ہی اُسکی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تو یہ ہی کہ خود جوہر رطوبت چشم کا بطرف اس جوہر غریب کے مستحیل ہو گیا ہی مراد یہ ہی کہ رطوبت چشم کی ہیئت بدل گئی ہی اور کسی دوسری خراب ہیئت کی طرف بدل گیا ہی جس سے خیالات پیدا ہوتی ہین- دوسری قسم یہ ہی کہ اصلی رطوبت پر کوئی جوہر غریب خارج سے وارد ہو کر بڑھ گیا ہی اور عمدگی مین فرق پیدا کیا ہی پہلی صورت یعنے استحالۂ رطوبت اصلی مین کبھی تو یہ بات ہوتی ہے کہ رطوبت اصلیہ کے کسی جزو کو سوء مزاج ایسا عارض ہو کہ اُسکے لون مین تغیر پیدا کرے اور اُسکی شفافی کو زائل کردے پس ہمنے جزو کی مقابل کی شے مرئی خوب شفاف ہو کر اُسکی صورت آنکھ مین منطبع نہو سکے گی اور یہ تغیر یا بوجہ غلبۂ برودت کے رطوبت اصلیہ پر پیدا ہو خواہ رطوبت کا غلبہ ہو جاے یا کسی قسم کی حرارت اس مقدار خاص کو غلیان اور جوش مین لاے اور اسکی وجہ سے ہوائیت مین انتشار پیدا ہو جاے اسلیے کہ ہوائیت کی شان سے یہ بات ہے کہ جب کسی رقیق اور شفاف سے ملتی ہی اُسکے رنگ کو کثیف کردیتی ہی اور زبدیت اور غیر شفافی اُسپر غالب کر دیتی ہی اور یبوست کا مکثف ہونا تو ایک امر یقینی ہی- جس چیز کو ہوائیت اس حصۂ رطوبت مین مضر ہوتی ہی اور جوش اور غلیان اُسی چیز کا کسی اور غیر سے حاصل ہوتا ہی اُسکا حال دو امر سے خالی نہین یا تو وہ شے عرض نا پائدار اور غیر متمکن ہو جیسے وہ بخارات جو تمام بدن سے خواہ بالخصوص معدہ سے بطرف دماغ کی صعود کرتے ہین خواہ نفس دماغ سے وہ بخارات اُٹھتے ہین- اور جسوقت یہ بخارات لطیف ہوتے ہین اور متحلل ہو جاتے ہین جیسا کہ ایام بحران مین بروقت بحران کے ایسے ہی بخارات پیدا ہوتے ہین یا قے کرنے کے بعد اور غضب کے بعد بھی اسی طرح کے بخارات اُٹھتے ہین اور انکو چندان ثبات اور قرار نہین ہوتا ہی بلکہ فوراً نابود بھی ہو جاتے ہین- اور اگر وہ شے جو مضر رطوبت چشم مرض کی ہی کوئی چیز پائدار

اور جا گزین چیز ہوا ایسی چیز سے بعض اقسام تو وہی ہین جیسے نزول الماء کا کھٹکا پیدا ہوتا ہی اور مقدمۂ نزول الماء کی ہوتی ہی کبھی خیالات چشم
کی مقدار مین بھی اختلاف چھوٹائی اور بڑائی کا ہوتا ہی اور قوام مین رقت اور کثافت کا اختلاف ہوتا ہی اور کبھی اختلاف وضع کا ہوتا ہی یعنی
ہوتی ہین خواہ متکاثف مثل ٹکڑے ابر کے اور کبھی اختلاف شکل مین بھی ہوتا ہی یس گول گول مثل دانون کی شکل پر ہوتے ہین اور کبھی بشکل مچھر اور مکھی کے
ہوتے ہین اور کبھی مثل دانہ گندم خواہ مثل جو کے لانبے ہوتے ہین اور طول انکا یہان تک ہوتا ہی جسقدر سر کی مانگ کی حصے یکجا ہو کر ایک لانبی
راہ سی پیدا ہو جاتی ہی علامات جو قسم خیالات کی بوجہ تیزی اور ذکاوت حس کے ہوتی ہی اسکی علامت یہ ہی کہ پوشیدہ ہوتی ہی اور شکل واحد اور
نہج واحد پر نہین ہوتی ہے اور تازمانہ صحت چشم یہ قسم خیالات کی آدمی کی آنکھ مین باقی رہتی ہی اور اسکے بعد کوئی خلل بھی پیدا نہین ہوتا جو قسم
خیالات کی بوجہ فساد قرینہ کے پیدا ہوتی ہے اسپر وہی اسباب دلالت کرتے ہین جو قرینہ کے فسادات اوپر مذکور ہو چکے ہین کہ دیر تک رہتے ہین
اور ایسا رہتے ہین اور کچھ ضرر سوا خیالات کے نہین پہونچتا ہی جو خیالات بسبب مرض مفید کے پہونچنے کے عارض ہوتی ہین وہ بھی مدت دراز تک
رہتی ہین اور آفت عظیم تک انکا انتہا نہین ہوتا انکا عارض ہونا یا تو بلا گرم کی بعد ہوتا ہی یا بعد سبب سرد خواہ سخت کے ہوتا ہی اور یہ قسم خیالات کی
بذریعہ بدن کے پہچانی جاتی ہے خصوصاً اگر قرنیہ صیقل اور شفاف ہو اور کسی قدر خشونت اسمین نہو اور باایںہمہ ایک چیز ثابت اور برقرار ایسی
معلوم ہو کہ اسمین زیادتی پیدا نہو اور نہ کسی ضرر عظیم تک متادی ہو جو قسم خیالات کی بسبب بخارات معدہ کی خواہ اور بدنی بخارات کی عارض ہو اسکی
شناخت اصلاح ہوتی ہی کہ بروقت استعمال مبخرات کی خواہ بروقت امتلا یا بروقت ہضم کے اور بروقت حرکات اور دوار کے اور سدر کے پیدا ہوتی ہے اور
یہ خیالات حال واحد پر ثابت نہین رہتے بلکہ انمین زیادتی اور نقصان ہوا کرتا ہی اور کسی ایک آنکھ سے اسکو خصوصیت نہین ہوتی ہی بلکہ دونون
آنکھون مین ہوتے ہین اگر اس خیالات کے ہمراہ متلی اور غثیان بھی ہو پھر اسکے بخارات سے پیدا ہونے کا یقین کامل ہو جائیگا اسی طرح اگر اسکے ہمراہ قے بھی
ہو ایسے خیالات کا ازالہ فقط اس تدبیر سے ہوتا ہے کہ استفراغ بذریعہ ایارج کے کرین اور تلطیف غذا اور ہضم غذا کی طرف زیادہ توجہ کیجائے ایسی
تدبیرون سے اول تو یہی ہے کہ زائل ہو جاوے اور نہین تو ضرور رہ جائیگی جہان ہم نے ضعف بصر کا ذکر کیا ہی وہان اس بات کا ذکر کر دیا ہے
کہ جو ضعف بوجہ یبس رطوبت بیضیہ وغیرہ کے ہوتا ہے انھین اسباب سے ان خیالات کے بھی شناخت کرنی چاہیے جس شخص کو چھ مہینے تک مرض خیالات
کا عارض رہے اور آنکھ اسکی اور امراض سے صحیح رہے اور کسی قسم کا ضرر سوا خیالات کے اسے نہ پہونچے اکثر ایسا شخص امن وامان مین رہیگا
اور جو قسم خیالات کی مقدمۂ نزول الماء کا ہی اسکا یہ حال ہے کہ رفتہ رفتہ کدورت بصر کی زیادہ کرتی جاتی ہی تا اینکہ پانی اتر آتا ہے خواہ
دفعۃً پانی اوترتا ہے اور چھ مہینے سے زیادہ تجاوز نہین ہوتا ہے اگر خیالات کا یہ حال ہو کہ جاتے رہین اور پھر عود کرین اور زیادہ ہون اور
پھر کم ہون اسوقت یقین کرو کہ یہ وہ قسم نہین ہے جو مقدمۂ نزول الماء کی ہوتی ہی اگر مائیت دیر پا ہو اور ضعف بصر پیدا کرنے مین اسکو
استمرار ہو اسوقت بھی وہ خیالات مقدمۂ نزول الماء ہونگے علاج خیالات اور ابتداء نزول الماء کا زیادہ تر لائق اہتمام کی علاج مین
وہی قسم خیالات کی ہی جو مقدمۂ نزول الماء کی ہو کہ اسکے علاج کی طرف متوجہ ہون اور باقیماندہ اقسام جو بوجہ یبوست کے عارض ہوتے ہین
اسمین کبھی فقط مرطبات معلومہ مفید ہوتے ہین اور اگر خیالات رطوبت وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوئے ہون اور خلاصہ یہ ہی کہ یبوست کی وجہ سے
عارض ہوئے ہون ایسے خیالات کو جو دوا جلا پیدا کرتی ہی سرمہ وغیرہ سے مفید ہوتی ہی اور جو قسم خیالات کی نزول الماء کا مقدمہ ہی اُس کے
علاج مین ابتدا تنقیہ بدن سے کرنی چاہیے خصوصاً معدہ کا تنقیہ اور بعد ازان تنقیہ سر کا خاص طور پر کرین یعنی غرغرہ اور سعوط اور مضوغات
یعنے چبانے کی دواؤن سے اور عطوسات کا استعمال بغرض ازدحار کے لازم ہی اور ان سے تنقیہ بھی ہو جاتا ہی اور چونکہ تحریک انکی تحریک بار پر ہوتی ہے

خصوصاً جب پانی قریب عصبے کے ہو اور عصبہ کو مضر ہو باین لحاظ مضر ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ایارج فیقرا ایسی قسم کی خیالات مین جلیل النفع ہی
اسی طرح حب الذہب بھی نافع زیادہ ہین اور ادویہ مین سے قنطوریون او رقثا اور مری کی ہی ابواب علاج راس مین اور مقام تنقیۂ راس مین ایسی ایسی
دواؤن کا ذکر ہو چکا ہی جنپر اعتماد ہو سکتا ہی۔ لازم ہی کہ تنقیہ ایارج فیقرا اور حب الذہب سے بطور حبوب شبیار کی متواتر اور علی الاتصال کیا جاے اور
ادویۂ ملطفہ خواہ ادویۂ جالیہ کا بطور اکتحال کے استعمال کرنا بدون تنقیہ کے جائز نہین۔ ابتداء نزول الماء مین فصد اُس شریان کی جو پس گوش ہی مفید ہی
مناسب ہی کہ ابتدا معالجہ ادویۂ لینہ سے کیجاے جیسے آب سداب یا نہ ہمراہ شہد اور زیت ازین قبیل یہ بھی کہا گیا ہی کہ مرزنجوش کا سونگھنا مفید ہی
اُسکو جسے خوف پانی اوترنے کا آنکھ مین ہو۔ اسی طرح روغن مرزنجوش کا استنشاق کرے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ دونون کنپٹیون پر جونک لگانے سے ابتداء
نزول مین نفع ہوتا ہی۔ بیل کے بیج کا سرمہ لگانا اسکی بھی بڑی مدح کرتے ہین اور یہان تک کہا گیا ہی کہ بزرکتم کے اکتحال سے نزول الماء بالکل زائل
ہو جاتا ہی اور تمام پانی جس قدر اوتر آیا ہی تحلیل کر دیتا ہی اور یہ نہایت درجہ کی مفید دوا ہی بعد آن خفیف تدبیرات کی پھر رفتہ رفتہ ادویۂ مرکبہ کی
طرف توجہ کرنی چاہیے اور جو ادویہ سکبینج وغیرہ سے مرکب ہون اُنکو استعمال کرین اس طرح کہ سکبینج تین تولہ لی اور حلتیت اور سپید کتکی ہر
ایک آٹھ تولہ لی مجربات ادویہ سے یہ ہی کہ خطاف کا سر جلا کر شہد کے ہمراہ آنکھو مین لگائین شیافات اصطیفان اور جملہ تلخہ ہاے مذکورہ
جو باب ضعف بصر مین مذکور ہو چکے۔ اقوی سب سے مرارات کا شیاف ہی جو آب سداب سے طیار کیا جاے ایضاً کحل او قلاوین اور
ساروس اور مرد خومیون ہی اور روغن بلسان بھی نافع ہی ابتدا مین جو ادویہ مفید ہوتی ہین اُنمین سے یہ بھی دوا ہی تلخہ ترکا و جوان اور
صحیح البدن کا لیکر کسی برتن مین تانبے کے رکھین اور دس روز تک رہنے دین بعد از نیکہ خوب اثر تانبے کا اُسمین آجاے مر اور زعفران سائیدہ
اور تلخہ سنگ پشت بہر جی اور روغن بلسان مقدار دو درہم اُسمین اچھی طرح سے ملائین جب خوب ملکر ایک ذات ہو جاے اسی کا اکتحال
کرین۔ ایضاً جند بیدستر ایک جزو اور حلتیت ایک جزو سکبینج تین عشر جزو کا یعنی ۳/۱۰ کا شیاف تیار کرین۔ ایضاً جند بیدستر سپید اور فلفل ہر واحد
ایک جزو اشق تین جزو موملی کے عصارہ مین اسکا شیاف تیار کرین اور استعمال کرین۔ واجب ہی کہ مچھلی سے اور غلیظ اقسام غذا سے
اور جو چیزین منجر ہین اور زیادہ مقدار سے شراب کی اور زیادہ پانی پینے سے پرہیز کرین۔ متواتر فصد اور حجامت سے اجتناب کرین جب تک
ممکن ہو ہان اگر حاجت اخراج خون کی زیادہ ہو اور بخوبی وثوق اس امر کا ہو کہ خون گرم کی بہ نہین کثرت ہی پھر مجبوری ہی۔ انتشار
یہ وہ مرض ہی کہ ثقبہ یعنی سوراخ آنکھ کا پھیل جاے بہ نسبت خلقت اصلی کے کبھی یہ مرض بعد درد سر کے ہوتا ہی خواہ کسی صدمۂ خارجی اور چوٹ وغیرہ
لگنے سے عارض ہوتا ہی۔ کبھی کچھ اسباب خاص حدقۂ چشم مین ایسے ہوتے ہین جنکی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہی یا تو وہ اسباب بیضیہ مین پیدا ہون خواہ عنبیہ مین اسلیے کہ
بیضیہ جسوقت اُسمین زیادہ مقدار مناسب سے رطوبت آجاتی ہی عنبیہ کی مزاحمت کرتی ہی اور اُسکو بطرف کشادہ اور پھیل جانیکی متحرک کرتی ہی مگر یبوست بیضیہ
کی بالذات موجب اتساع نہین ہوتی ہی بلکہ بالعرض موجب اتساع ہوتی ہی اسلیے کہ بیضیہ کی یبوست سے عنبیہ کی یبوست پیدا ہوتی ہی خود عنبیہ اگر اُسمین
یبوست آجاے خواہ اطراف کی طرف کھنچ جاے تو وہ طبقات جلد جنمین سوراخ اور ثقبۂ چشم ہوا ہی وہ بھی عرض کی طرف سے کھنچ جاینگے پھر اتساع پیدا ہوگا
جیسے بروقت ظہور اسی تمدد کی ثقبہ اور سوراخ جلد کے بھی پھیل جاتی ہین خصوصاً اگر رطوبات کے اقسام بھی ان مسامات مین پہونچین۔ کبھی ثقبہ مین اتساع
رطوبت کی وجہ سے آجاتا ہی کہ وہ رطوبت داخل جوہر ثقبہ مین ہوتی ہی اور اُسکے ثخن کو بڑھا دیتی ہی اور بطرف غلظ کے اُسے کشش کرتی ہے
اُسوقت ثقبہ کو اتساع عارض ہوتا ہی کبھی انتشار خواہ اتساع ثقبہ ایک ورم سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ ورم بوجہ تمدد کی انتشار خواہ اتساع ثقبہ پیدا کر دیتا ہی
کبھی بسبب وسعت خلقی کی جو آنکھ مین ہوتی ہی انتشار عارض ہوتا ہی یہ مرض انتشار بصارت کو مضر اسلیے ہی کہ ایسا آدمی اشیاء موجودہ کو اُنکی مقدار اصلی

اور مناسب ہے چھوٹا دیکھتا ہی مترجم کہتا ہی چھوٹا اور بڑا دیکھنا اشیا کا یہ تو کچھ مرض انتشار کا لازم مساوی نہین ہے بلکہ علم مناظر مین ثابت ہو چکا ہی کہ ہر شے
کسی مسافت معین پر اپنی پوری مقدار پر نظر آتی ہی اور اُس سے دور مسافت سے چھوٹی اور اُس سے نزدیک مسافت سے بڑی۔ مگر یہان غرض اطبا کی یہ ہی کہ جو مسافت
کسی شے کی مقدار نظر آنے کی ہی مثلاً جس جگہ زاویہ رویت قائمہ پیدا ہوتا ہی وہان پر بھی مریض انتشار کی نظر مین وہ شے چھوٹی اپنی مقدار اصلی سے دکھائی دیتی
ہی اگرچہ مناسب اتساع سے تو یہ ہی کہ وہ شے بڑی نظر آے۔ چنانچہ فقرہ آیندہ سے یہی بات پیدا ہوتی ہی کہ بجاے اصغر کے لفظ اکبر کی ہو مثن کبھی اتساع اور انتشار
اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی کہ کوئی شے نظر ہی نہین آتی اسلیے کہ اکثر آنکھ کا اتساع اسقدر ہوتا ہی کہ وسعت اکلیل تک پہونچ جاتی ہی یعنی وہ مقام جو
حد فاصل سیاہی اور سپیدی چشم مین ہے وہان تک یہ کشادگی مردمک چشم کی ہوتی ہی اور بعد یعنے دیکھنے کا ذریعہ جو مخروط شعاعی ہی مقدار معتدبہ پر ایسی آنکھ کی
شعاعی خطوط سے نہین پیدا ہوتا ہی مترجم کہتا ہی بہت نزدیک یعنے قریب آنکھ کے ہر شخص جب کوئی شے رکھے بعبارت کارگر نہین ہوتی سبب اسکا
یہ ہی کہ جسقدر شے مرئی قریب آنکھ کے آگے جاتی ہی زاویہ رویت کا منفرجہ ہوتا جاتا ہی ش ۱۲ مقالہ پہلا اوقلیدس کا دیکھو اور شے مرئی کی مقدار
زاویہ سے بڑی ہوتے ہوتے جب اسقدر قرب ہوگیا کہ انفراج سے دونون خط بمنزلہ خط واحد کے ہوگئے ابصار باطل ہوجاتا ہی یہ توضیح العین کا ذکر تھا
اب جسکو اتساع مردمک چشم ہوا اور وہ اتساع اتنا زیادہ ہو جسقدر شیخ نے لکھا ہی ضرور ہی کہ رویت باطل ہوگی مثن جسکی آنکھ کی پتلی اسقدر پھیل
گئی ہو اُسکی آنکھ علاج پذیر نہوگی علامات مرض انتشار کے علامات کو ہم نے باب ضعف چشم مین لکھدیا ہی علاج جو انتشار چشم خلقی اور طبعی ہے
اُسکا علاج ممکن نہین ہے۔ اور جو انتشار بوجہ یبوست کے ہو اُسکو مرطبات سے آنکھ کی ترطیب مفید ہوگی اور جو انتشار بسبب رطوبت کے ہو
اُسکو فصد نفع کرتی ہی اگر بدن مین کثرت خون کی ہو۔ ایضاً دونون ماقین اور کوپہ کی دونون رگین انکی فصد سے مادہ اُسی جگہ سے
نکل جاتا ہی اور فایدہ ہوتا ہی۔ کنپٹی کے رگون کی فصد بھی اسی طرح مفید ہوتی ہی اور اُنکا کاٹ ڈالنا بھی فایدہ کرتا ہی جو استفراغ کی اقسام
اوپر بیان ہو چکے اس مرض مین بھی کرنے چاہیئین۔ نمک کا پانی سر پر ڈالنا خصوصاً اُسمین سرکہ ملا کر بھی مفید ہوتا ہی مناسب نہین ہے
کہ زیادہ استفراغ مسہل دینے سے کیا جاے کہ آنکھ کی قوت ضعیف ہوجاے گی اور مقدار مطلوب پر بھی استفراغ نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر تو
اسی طرح کا استفراغ کافی ہوتا ہی کہ دس دن مین ایک مرتبہ حب قوقایا ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم کھلادی جاے۔ غذا آب نخود دینی چاہیے
جب حب قوقایا کھلائی جاے آنکھ دوسری جسمین انتشار نہین ہے اُسمین بھی توتیا کا سرمہ رات کو لگانا چاہیے جس طرح اس آنکھ مین لگایا جاتا ہی
جسمین انتشار کا مرض ہی جو سرمہ باب خیالات اور نزول الماء کے باب مین بیان ہوے اس مرض مین بھی مفید ہین گدی پر پچھنے لگانے اسلیے مفید
ہوتے ہین کہ آنکھ کے مادہ کو پیچھے کی طرف جذب کرتے ہین۔ جو انتشار چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہو اُسکے علاج مین یہ بات بے تکلف تجویز ہوئی ہی کہ پہلے فصد
کیجاے بعد اُسکے پچھنے لگاے جائین اُسکے بعد ادویہ مبردہ کا استعمال ہو آرد باقلا کا ضماد پے درپے کیا جاے خواہ آرد جو کا ضماد برگ بید سادہ کے پانی مین
خواہ آب برگ کاسنی مین بھگو کے کیا جاے یا کسی کپڑے کو انڈے کی سفیدی مین گلاب اور تھوڑی سی شراب ملا کر آنکھ مین رکھین۔ بکری کا خون بھی آنکھ مین
ٹپکانا اور اسی طرح پرندون کے بچون کا خون ٹپکانا چاہیے اور اُسکی تیسرے دن دودھ آنکھ مین ٹپکایا جاے اور جو سرمے قوی ہین وہ لگاے جائین خلاصہ یہ ہے
کہ اس مرض کا علاج وہی ہی جو آنکھ کے ورم گرم کا علاج ہی اور بعد اس علاج کے اُس شیاف کا استعمال کرین کہ جسکا نسخہ یہ ہی کندر زعفران مرکی ملک
ہرتال نصف جزو یہ دوا نافع ہے امور ناسیس کے واسطے اور اتساع اسی مرض کو کہتے ہین۔ نسخہ سبز عنانہ تلخ کلنگ دو دو مثقال زعفران ایک درہم
مرچ سیاہ ایک سوا اکھتر دانہ رب السوس دو مثقال لبان الشیخ دو مثقال شہد بقدر حاجت اسکا سرمہ لگائین۔ سنگ سرمہ آب رازیانج مین پیسکر
شہد ملا کر آنکھ مین لگائین۔ جو انتشار چوٹ لگنے سے پیدا ہوا ہو اُسکے واسطے یہ دوا مین مولی کے عرق مین اسقدر پیسین کہ خشک ہوجائین

بعد اسکے استعمال کریں - ایضاً برے بکری کا پتہ ایک مثقال ساہی کی مینگنی اور گوہ صحرائی کی مینگنی سوکھی ہوئی ڈیڑھ مثقال نطرون نصف مثقال فلفل اور تلخہ کلنگ ہیرواصد ایک مثقال لبان زعفران ایک مثقال شیخ نصف مثقال اشق خربق سپید ایک مثقال آب رازیانہ سے پیسکر شہد ملا کر استعمال کریں

ضیق ثقبہ یہ مرض اس طرح پر ہوتا ہے کہ ثقبہ عنبیہ عادت خلقی سے جو آدمیوں میں ہے ہی چھوٹا ہوجاتا ہے اگر یہ بات اصل خلقت میں ہو نہایت اچھی ہے اور اگر تنگی ثقبہ کا مرض پیدا ہو خراب بات ہے اور بہ نسبت انتشار کے اسمیں خرابی زیادہ ہے اور بیشتر اسی مرض میں ثقبہ بند ہوجاتا ہے اسباب ثقبہ کے چھوٹے ہونے کی یا تو قرنیہ کی یبوست ہے کہ اسکو کثیف کرکے سمیٹتی ہے اور جمع کرتی ہے اور ثقبہ سمٹ کر تنگ ہوجاتا ہے یا سدہ ثقبہ میں پڑکے اسکو چھوٹا کردیتا ہے یا کوئی رطوبت قرنیہ کو اطراف و جوانب سے کھینچے اور بیچ سے بھی کشش کرکے ایسی حالت پیدا کردیتی ہے کہ ثقبہ میں تنگی پیدا کرتی ہے جسطرح کوئی شخص نہایت تامل اور غور سے کسی طرف دیکھے جب یہ عادت کسی کی پڑ جاوے اور استرخا اور تمدد حجابات چشم میں آجاوے یا یبوست شدید عنبیہ میں آجاتی ہے پس گرانی پیدا ہوتی ہے جسکی اعانت یہ ہی طبقہ کرکے مضمور ہونے لاغری اور اجتماع الیسا جو مخالفت مجرا کے ہو پیدا کرتا ہے - اکثر یہ مرض جو عارض ہوتا ہے تو یبوست ہی سے عارض ہوتا ہے علامات علامات اسکے ضعف چشم کے باب میں بیان ہوچکے ہیں علاج خشکی سے یہ مرض اکثر عارض ہو اسکا علاج مرطب چیزیں آنکھ میں ٹپکانے سے کرنا چاہیے اور ناک میں ٹپکانے کی چیزیں اسی قسم کی بھی مستعمل ہوں نطول ایسی چیزوں کے جو تر و تازہ ہوں یا سرد تر دواؤں کو جوش دیکے نطول کیا جاوے جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے غذائیں نرم اور چکنی کھلانی چاہییں - اور بعض اوقات ایسی چیز کا بھی استعمال ضرور ہوتا ہے جسمیں کسی قدر حرارت ہو تاکہ مادہ رطوبت کو آنکھ تک کھینچ لاوے سر کی مالش کرنی اور چہرے کی اور آنکھ کی مالش ہمیشہ پے درپے کرتے رہیں مگر تھوڑی دیر تک مالش کرکے ٹھہر جائیں اور پھر کریں - یہ سب تدبیریں اسی غرض سے ہیں کہ رطوبت کو آنکھ کی طرف کھینچ لیں اسلیے کہ استعمال مرطبات کا تنہا کبھی مضر بھی ہوتا ہے - جسوقت جاذب سرمہ لگاے جائیں بعد اسکے مرطبات کا بھی استعمال کیا جاوے رطوبت سے اگر یہ مرض پیدا ہو اسکا علاج انہیں سرموں سے کرنا چاہیے - جو مشہور ہیں - اور ضعف بصر اور نزول الماء اور خیالات کے بیان میں مذکور ہوے - از انجملہ ایک شیاف یہ بھی ہے - زنگار اور اشق ہیرواصد ایک جزو زعفران ایک جزو اور تہائی جزو کی صبر پانچ جزو مقل نصف جزو اسی کا شیاف بنائیں - ایضاً شیخ دو مثقال زنگار چار مثقال گوہ صحرائی کی مینگنی تین مثقال زعفران دو مثقال صمغ عربی ایک مثقال سب کو شہد ملاکر پیسیں اور استعمال کریں ایضاً فلفل اور شیخ ہیرواصد دو مثقال روغن بلسان نو مثقال اشق ایک مثقال آب رازیانہ میں اشق کو گھول کر اسپر روغن بلسان ڈالیں اور شہد ملا کر طلیار کریں کہ یہ دوا بہت عمدہ ہے

نزول الماء کا بیان

آنکھ میں پانی اترنے کا مرض سدہ سے پیدا ہوتا ہے اور ایک رطوبت بیکار سی جو ثقبہ عنبیہ میں آکر درمیان رطوبت بیضیہ اور اس جھلی کے جو قرنیہ کی ہے ٹھہر جاتی ہے پس اشباح کے نفوذ کو آنکھ تک منع کرتی ہے اور کچھ نہیں نظر آتا - یہ بیکار رطوبت مقدار اور کیفیت دونوں میں مختلف ہوتی ہے مقدار میں اختلاف کی یہ صورت ہے کہ کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ثقبہ کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہے پھر آنکھ سے کچھ نہیں نظر آتا - اور کبھی تھوڑی ہوتی ہے - اور اتنی کم ہوتی ہے کہ پورا ثقبہ نہیں بھرتا ہے پس جس طرف یہ رطوبت ہوتی ہے ادھر سے نظر نہیں آتا اور جدھر یہ رطوبت نہیں ہوتی ادھر کچھ کچھ دکھائی پڑتا ہے اس طرح پر کہ جو دیکھنے کی چیز سامنے ثقبہ کے اس سوراخ کی ہو جدھر یہ رطوبت بھری ہے ادھر کچھ نہیں نظر آتا ہے اور جدھر یہ رطوبت نہیں ہے اور ثقبہ کھلا ہوا ہے ادھر سے نظر آتا ہے - کبھی آنکھ کسی چیز کی نصف مقدار خواہ اس سے کم و بیش دیکھتی اور باقی کو نہیں دیکھتی ہاں اگر حلقہ چشم کو داہنے بائیں ہٹادیں اسوقت دیکھ لیتی ہے اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک چیز کو پورا پورا ایک مرتبہ دیکھ لیتی ہے اور دوبارہ نہیں دیکھ سکتی اور یہ بات بحسب مقام اس شے کے ہوتی ہے یعنے اگر وہ شے پوری پوری مقابل

سدہ کی ہو گئی نظر نہ پڑے گی - اور اگر مقابل ثقبہ کے اُس حصہ کی ہوئی جو کھلا ہوا ہی سب نظر آئے گی - یہ سدہ ناقصہ کبھی ثقبہ کے اوپر کی طرف پڑتا ہے
اور کبھی نیچے کی طرف اور کبھی نیچے اوپر دونو نمین ساتھ ہی پڑتا ہی اور کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ ٹھیک بیچ مین ثقبہ کے سدہ پڑتا ہے اور اُسکے اردگرد
کھلا رہتا ہے - ایسا بیمار ہر شے کے کنارونکو دیکھتا ہی اور بیچ کسی شے کا اُسکو نظر نہین آتا بلکہ بیچ مین ہر شے کے ایک خالی خالی گڑھا سا نظر آتا ہے
اور اسی طرح جب اسے نہین نظر آتا ہی تو ایک تاریکی اسکو متخیل ہوتی ہی کیفیت مین اس رطوبت کا اختلاف یون ہوتا ہی کہ کبھی اسکا قوام پتلا
اور صاف ہوتا ہے کہ روشنی ہر شے کی اور دھوپ کو نہین پوشیدہ کرتی ہی اور بعضی رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہی رنگ مین بھی اسکے اختلاف
اس طرح پر ہوتا ہے کہ بعض رطوبت کا رنگ ہوائی ہوتا ہی شفاف اور بعض رطوبت کا رنگ سپید مثل چونے کے ہوتا ہی اور بعض رطوبت کا رنگ سپید
جیسے موتی اسی کو موتیا بند کہتے ہین اور رطوبت کا رنگ سپید مائل بہ کبودی اور فیروزی خواہ سنہری ہوتا ہی اور بعض رطوبت زرد اور ایک
قسم اسکی سیاہ ہی اور بعض کا رنگ مثل غبار کے ہوتا ہی قابل علاج کے وہی پانی ہی جسکا رنگ شفاف ہوائی ہو خواہ سپید مثل موتی کی یا وہ سپید جو
تھوڑا سا مائل بہ کبودی ہو خواہ وہ فیروزی ہو لیکن وہ رطوبت جسکا رنگ جو ذ کا سا ہو خواہ سبز ہو خواہ مثل غبار کے مکدر ہو خواہ زیادہ سیاہ ہو
یا زرد ہو یہ قابل علاج نہین ہے - غلیظ رطوبت کی اقسام مین سے ایک وہ بھی ہی جو نہایت سخت ہوتی ہی اور پانی نہین رہتا بلکہ بستہ ہو کر مثل پتھر کے
ہو جاتی ہی اسکا علاج کچھ نہین ہے - قوام کی راہ سے وہی رطوبت قابل علاج ہی جو پتلی ہو اور ایسی ہو کہ جسوقت اُسکو چٹکی سی پکڑ کر دبائین یا ہٹائین
جلدی متفرق ہو جائے اور پھر سمٹ کے یکجا ہو جاوے یہ رطوبت ایسی ہے جسکے نکل جانیکی امید بہبود قدح کرانے سے ہو سکتی ہے مگر اسکا بھی خیال رہے کہ
ہمیشہ اس طرح کا امتحان کرنا بُرا ہی اُس رطوبت کو مشوش کر دیتا ہی یا اُسکے قدح کرنے مین دشواری ہوتی ہے - آنکھ کے کھولنے والے قداح لوگون نے
ایک اور طریقہ نکالا ہے وہ یہ ہی کہ آنکھون پر ایک روئی کا گالا رکھین اور رکھ کر خوب زور سے پھونکین اور پھر اُسکو ہٹالین اور جلدی سے دیکھین
کہ آنکھ کا پانی ہل رہا ہے یا نہین اگر ہلتا ہی تو قابل قدح کرانے کے ہی - ورنہ قابل کھلوانے کے نہین ہے اسی طرح اگر ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری
آنکھ کا پانی پھیل جاتا ہو جب بھی قدح کے قابل ہی جو نزول الماء بعد چوٹ لگنے کے یا کسی مرض دماغی سے پیدا ہوا ہو اُسکا علاج بہت دشوار ہے
علامات جن علامتون سے پانی اُترنے کا خوف ہوتا ہی اور جو خیالات اور پتنگے اُڑتے آنکھون کے سامنے کسی اور اسباب سے نہون وہی علامت پانی اُترنے
کی ہی اور اُنکو ہم نے باب خیالات مین بیان کر دیا ہے - اور یہ علامت ہے کہ اُن خیالات کے ہمراہ کدورت خراب بھی ہوتی ہے مخصوصاً اگر یہ
پانی ایک ہی آنکھ مین ہو اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو مبتی اور روشن چیزین جیسے چراغ وغیرہ دو چند مقدار پر خواہ اُس سے بھی موٹی
نظر آتی ہین - کبھی پانی اُترنے اور سدہ پڑنے مین شناخت جدائی کی اسطرح کیجاتی ہی کہ اگر پانی اُترا ہی تو ایک آنکھ بند کر کے دیکھنے سے دوسری پھیل
جائے گی - اور اگر سدہ پڑا ہی یہ صورت پیدا نہ ہو گی - پانی کے اوترنے مین اس کیفیت کا سبب یہ ہی کہ روح باصرہ جو بند کی ہوئی آنکھ مین ہی دوسری
آنکھ کی طرف مندفع ہو کر آجاتی ہی لہذا اس آنکھ مین اتساع پیدا ہوتا ہی - پھر اگر سدہ ہوتا ہی وہ سدہ روح باصرہ کو دوسری آنکھ مین آنے کو
روکتا ہی اور نفوذ کرنے نہین دیتا اسی سبب سے اکثر گاہ دوسری آنکھ مین بروقت بند کرنے ایک آنکھ کے اتساع پیدا ہو ہان اگر پانی زیادہ غلیظ
اور گاڑھا ہو اُسوقت یہ اتساع پیدا نہ ہو گا اگرچہ سدہ نہو اور انتشار مین بھی ایسی ہی کیفیت ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی ہوتی
ہی مگر اینکہ سدہ ہو یا پانی غلیظ ہو گیا ہو علاج مین نے خود ایک مرد ذی علم کو (جو طالب علم تھا اور بہت کچھ حاصل کر چکا تھا) دیکھا ہی کہ اُسکی
آنکھو مین پانی اُتر آیا تھا اور خود وہی مرد فاضل اپنا علاج آپ ہی کرتا تھا اس طرح پر کہ استفراغات کثیرہ اور پرہیز رطوبات سے کرتا تھا اور غذا مین
کمی رکھتا تھا شوربے کے اقسام سے اور مرطب غذا وغیرہ سے اجتناب کرتا تھا اور بریان گوشت اور قلیہ پر اکتفا کرتا تھا اور سرمہ ہائے محللہ اور

لطفہ لگاتا تھا پس ایسے ہی تدابیر کرتے کرتے اُسکی بصارت بخوبی عود کر آئی اور جیسی اصلی نگاہ تھی اُسی طرح کی ہوگئی۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ابتداء نزول الماء مین تدارک واقعی کیا جاوے تدبیر علاجی مفید ہوتی ہے اور جب مستحکم ہو گیا اور پورا اثر اور ضرر پیدا ہو گیا پھر تو بجز قدح کے اور کوئی علاج نہین پس واجب ہے کہ جس شخص کو آثار پانی اُترنے کے آنکھ مین معلوم ہون اُسی وقت سے امتلاء یعنی پُرخوری سے اور زیادہ پانی پینے سے اور جماع سے پرہیز کرے اور بقدر واجب اور باندازۂ مناسب بوقت دوپہر دن کے استعمال آب و غذا وغیرہ کا کرتا رہے۔ مچھلی اور فواکہ اور گوشت ہاے غلیظ کو بالخصوص چھوڑ دے قے کرنے کا یہ حال ہے کہ براہ تنقیہ اور پاک کرنے معدہ کے مفید ہوتی ہے مگر خاص نزول الماء کی وجہ سے مضر ہوتی ہے۔ ہم نے نزول الماء کا قانون دوائی باب خیالات مین بیان کر دیا ہے یہان پر چند مجربات کا ذکر کرتے ہین۔ حسب لفار مقشر دس جزو صمغ ایک جزو دونون کو پیس نابالغ کے پیشاب مین بھیین نزول الماء کے واسطے اور ضعف بصر کے واسطے خالص پانی سے پیسکر استعمال کرین کیموس امدی کو تلخہ مار اور شہد ملاکر آنکھوں مین لگائین کہ نہایت عمدہ ہے مین کہتا ہون کہ بہت سے آدمی ذی علم نے تجربہ کیا ہے کہ تلخہ مار مین فعل سمیت نہین ہے اور یہ تجربہ نقیض اُس حکم کلی کی ہے جو کہتے ہین کہ استعمال مرارات افعی خواہ استعمال افعی سے اجتناب کرنا واجب ہے مترجم کہتا ہے اب تو یہ بات بخوبی تحقیق ہو چکی کہ سانپ کا زہر فقط ایک چھالا اُسکے مُنھ مین ہوتا ہے اُسی مین ہے اور اسی وجہ سے سانپ کے پالنے والے جب اُس چھالے کو نکال ڈالتے ہین کچھ بھی اثر اُسکے کاٹنے کا نہین ہوتا پس سانپ وہی زہریلا ہے جس کا چھالا ٹوٹ نہ گیا ہو البتہ بعض اقسام سانپ کے جسکو دھامن کہتے اُنکے دم مین بھی زہر ہوتا ہے پس مرارۂ افعی مین سمیت نہونے سے حکم کلی وجوب احتراز کا کیون منتقض ہوگا۔ تمن دوسرا نسخہ مجرب عصارۂ اُس دانہ کا جو کہ جزیرۂ منقلدیس سے آتا ہے اور کماذریوس اور بسد ہر واحد ایک مثقال آب رازیانہ مین پیسکر استعمال کرین **قدح کا بیان** آنکھوں کے کھلوانے سے پہلے واجب ہے کہ تنقیۂ عام تمام بدن کا کرین پھر خاص تنقیہ سر کا پھر اگر احتیاج ہو تو فصد بھی کھولی جاوے پھر اسکی رعایت کرینا کہ جسکی آنکھ کھولی جاتی ہے اُسکو دردِ سر تو نہین ہے تاکہ اس بات سے اطمینان ہو جاوے کہ طبقات چشم مین ورم پیدا ہوگا اور اسکا بھی لحاظ کرین کہ اُس شخص کو مرض سل تو نہین ہے یا زیادہ دل تنگ رہتا ہے یا بہت جلد غصہ مین آجاتا ہے اس لیے کہ دل تنگی اور غصہ دونون کی یہ خاصیت ہے کہ عود مرض کی طرف تحریک کرتے ہین۔ یہ بھی واجب ہے کہ وہ شخص شراب اور جماع اور حمام کو ترک کر دے اور بعد پورے ہونے اُن شروط کے پھر بھی جایز نہین ہے کہ آنکھین کسی قسم کی کھولی جائین جب تک پورا پانی اُتر نہ آوے اور کسی قدر اُسکا قوام غلیظ نہ ہو جاوے اور اسی کو اصطلاح طب مین استکمال کہتے ہین اور ہندی زبان مین پکا پانی اسی کا نام ہے اس شرط کی لحاظ سے یہ فائدہ ہے کہ سارا پانی اُسی مقام پر جمع ہو جاتا ہے جس مقام پر کحال سلائی ڈال کر نکالتا ہے اور کبھی یہ پانی اُسی مقام سے نکالا جاتا ہے جہان سے ابتدا اسکی شروع ہوئی ہے جب قدح کرنیکا ارادہ کرین مریض کو اُس سے پہلے تازہ تازہ چیزین کھلانی چاہیین اور ایسی غذا دینی چاہیے جو بسبب رطوبت کے آنکھونکے پانی مین بوجھ زیادہ پیدا کرے اور ایسی چیزین دینی چاہئین جو پانی کے ضرر کو زیادہ قوی کر دین اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر پانی زیادہ صاف ہو یا بہت گاڑھا ہو وہ آنکھ ہرگز قابل قدح کے نہین ہے جب قداح سامنے آنکھ کھولتے بیٹھے بیمار کو حکم دے کہ آنکھ کا اندرونی گوشہ یعنے وہ کنارہ جو ناک کی طرف ہے اور خود ناک کی طرف نظر کرے اور اسی شکل پر اپنی آنکھ کے ڈھیلے کو سنبھالے رہے اور آنکھ کو سامنے گڑھے کے نرکھے اور نہ ایسے مقام پر بیٹھے جہان روشنی زیادہ ہو پس ایسے وقت آنکھ کا کھولنا اس طرح شروع کرے کہ سلائی کو ثقبہ مین ڈالے وہ سلائی دونون طبقون کے بیچ مین پہونچکر ثقبہ کے مقابل ہو جاوے گی۔ اور اس مقام پر قداح کو ایک خالی جگہ معلوم ہوگی یا جیسے چھوٹی ڈولچی پانی سے بھری ہو گی بعد اُسکے بعض دستکار یہ تیز دستی کرتے ہین کہ سلائی کو جھٹ پٹ نکال کر اور ایک آلہ دُم دار جس کا اقلید نام ہے ثقبہ کی حد تک داخل

کر دیتے ہین تاکہ اُسکی پتلی نوک پوری جگہ پاکر اپنا کام اچھی طرح کرے اور مریض اپنی آنکھ کو سیدھی کر سکے بعد اسکے اُسی آلہ کی نوک کو سامنے اُس مقام کے پہونچاتا ہی جہان پانی بھرا ہوا لٹک رہا ہے اور ہر وقت اُسکو پھرا تا رہتا ہی یہان تک کہ آنکھ مین گڑھا پڑجاتا ہے اور پانی دب کر قرنیہ کے پیچھے نیچے کی طرف چلا جاتا ہے بعد اسکے اُسی آلہ کو جسے مہت کہتے ہین تھوڑی دیر تک بقدر رہنا سے رہنے دیتا ہی تاکہ پانی اُسی جگہ پر ٹھہرا رہے بعد اُسکے مہت کو اُس جگہ سے ہٹا لیتا ہی اور دیکھتا ہی کہ آیا پانی ہٹ کر پلٹ آیا یا نہین پلٹا اگر پانی ہٹا پھر وہی تدبیر کرتا ہی تا آنکہ اطمینان ہو جاوے کہ اب باقی نہ رہے گا۔ اور اگر پانی کسی طرف نہ ہٹتا ہو یا کسی اور طرف ہٹتا ہو تو اُس آلہ کو جس طرف پانی ٹھہرا ہے اور جدھر اُس پانی کے ہٹنے کی خواہش ہے لیجاتا ہے اور وہین سے اُسکو جدا کر دیتا ہے پھر اگر پانی دوبارہ بعد قدح کرنے کے اُسی زمانے مین اُتر آوے جس زمانہ مین آنکھ قدح کی گئی ہی تو پھر آلہ مہت کو دوبارہ اُسی ثقبہ مین داخل کرنا چاہیے کہ پانی ابھی باقی رہ گیا ہی۔ اگر آنکھ کھولتے وقت ثقبہ مین خون آجاوے تو اُسکو تھام لینا چاہیے اور یہان تک دیکھتے رہین کہ خون منجمد ہو جاوے اور اسکا علاج پھر کچھ نہین ہو سکتا ہے جب آنکھ کھل چکے اُسی آنکھ کھلی ہوئی پر انڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ ملا کر روئی کے پھاہے مین تر کرکے رکھنی چاہیے اور پٹی باندھ دے اور جو آنکھ صحیح ہی اُسے بھی پٹی سے بند کر دین ورنہ اُسکے ہلنے سے کھلی ہوئی آنکھ بھی ہلجائیگی اور بگڑ جائے گی۔ بیمار کو بیٹھے تکیے بھل لٹانا چاہیے اور تین شبانہ روز اندھیری مکان مین اسی طرح پڑا رہے۔ اگر احتیاج اس لیپ لگانے کی زیادہ ہوتی ہی اور چند بار یہی لیپ بدل بدل کر لگایا جاتا ہے اور اس لیپ کی نگرانی کرنی چاہیے کہ پھوٹ کر گر نہ جاوے۔ اور ایک ہفتہ تک مریض کو چت لٹانا ضرور ہے اگر آنکھ مین ورم یا درد سر وغیرہ ہو لیکن ورم مین پٹی کھول لینا اور ڈھیلی کرکے باندھنا مناسب ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ بیمار رکھا رہے جب تک درد موقوف نہو جاوے یہ پٹی نہ کھولی جائیگی مگر تین روز کے بعد جب پٹی بدلی جائیگی اُسوقت دو آنکھ کو بھی بدلین گے۔ یہ بھی جائز ہی کہ جسوقت پٹی کھولین آنکھ کو گلاب اور عرق بید یا آب کدو یا آب عنب الثعلب وغیرہ سے سینکین۔ قداح لوگون کے آنکھ کھولنے کے بہت سے طریقے ہین یہان تک کہ بعض لوگ قرنیہ کو گرفت کرکے پانی کو اُسی طرف سے نکال دیتے ہین مگر اس طریقہ مین اندیشہ ہے اسلیے کہ اگر پانی بہت غلیظ ہوگا تو اُسکے ساتھ رطوبت بیضیہ بھی نکل آوے گی بطلان بصر نگاہ کا باطل ہونا چند اسباب سے پیدا ہوتا کبھی اسباب ضعف بصر کے جب با فراط ہو جاتے ہین اُس سے بھی بطلان بصر عارض ہوتا ہی اس بطلان بصر کو ضعف بصر کے باب مین دیکھنا چاہیے۔ مگر ہم پھر از سر نو اس تقریر کو شروع کرتے ہین اور اُس قسم کو بطلان بصر کی یہان نہ بیان کرینگے جو مشارکت دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ قسم اُسی مقام کے دیکھنے سے سمجھ مین آجاوے گی بطلان بصر یا اسطرح پر ہو کہ اجزاے ظاہری آنکھ کے سلیم ہون یعنے اُنہین کوئی خرابی نہ ظاہر ہوتی ہو یا بطلان بصر کے ہمراہ اجزاے چشم مین بھی کوئی فتور آگیا ہو مثلاً پانی زیادہ بہتا ہو یا کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہو اُسوقت کلام ہمارا پہلی قسم مین ہی کہ اجزا آنکھ کے سلیم ہون لیکن اجزاے چشم کو کوئی آفت مخفی ایسی پہونچی ہو جو عام لوگون کی نظر سے مخفی ہو اسوقت ثقبہ اپنی حالت صحت پر ہوگا یا نہوگا اگر ثقبہ بھی اپنی حالت صحت پر ہی پھر یا تو اس جگہ رسیدہ پانی پہونچ گیا ہے یا سدہ اس مقام پر تو نہین بلکہ عصبہ مجوفہ مین ہی یا یہ کہ کوئی چیز عصبہ کے انبوبہ یعنے نلی مین ٹھہر گئی یا اُسمین جیسے جیسے کی عارض ہوئی ہی خشکی کی وجہ سے خود اسمین تشنج ظاہر ہوگیا ہو اور اُسمین ورم آگیا ہی یا خود اُسکے عضلات مین ورم آگیا ہی یا ورم خود اسمین تو نہین مگر تابع ورم مقدم دماغ کے ہی جیسا کچھ اسکو ہم نے اوپر کے بیانات مین لکھدیا ہی یا عصبہ مجوفہ مین انتہا کی یبوست لاغری وغیرہ پیدا ہوگئی ہی یا رطوبت جلیدیہ سے بخارات ثقیلہ جاتی رہی ہی یا مزاج رطوبت جلیدیہ کا بگڑ گیا ہی کہ اب اُسمین قابلیت ابصار کی نہین ہے اگرچہ خرابی رطوبت جلیدیہ مین بہت تھوڑی ہو سکے پہونچتی ہی جو اسپر زیادہ غالب ہو جاتی ہی یا بسبب یبوست کے پڑتی ہی جو رطوبت جلیدیہ پر غالب آکر اُسکو یکجا کر دیتی ہی اور اُسمین

خشکی پیدا کر دیتی ہے اس مرض کو علقوما کہتے ہین اسکی کچھ دوا نہین ہو سکتی آنکھ اس بیماری مین سوکھی سوکھی سی ہو جاتی ہے جیسے کسی نے اسکی رطوبت نچوڑ لی ہا ہر وقت بہا کرتی ہے پھر بھی آنکھ مین اگر رطوبت غریبہ کا غلبہ ہے حد سے زیادہ پھیل جاتی ہے اور اگر یبوست کا غلبہ ہے نہایت تنگ اور چسپیدہ ہو جاتی ہے علامات باقی اور تر ہونے کی علامات اور پھیل جانے کی اور تنگ ہو جانے کی خواہ اور اسباب کی یبوست تو اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکین وہ بطلان بصر جسکا سبب عصبۂ مجوفہ مین ہو اُسکو بخوبی جان لینا نزول الماء کی بیان سے مجملاً ہو سکتا ہے مگر تفصیل اُسکی دشوار ہے اور شاید علم بشر اُسکا احاطہ نکر سکے - اگر بطلان بصر کے ساتھ تپک اور سرخی بھی ہو خوب جاننا چاہیے کہ عصبہ مین ورم گرم ہے پھر اگر ثقل ہو اور حرارت ملمس کم ہو ورم بارد ہوگا اور اگر ثقل زیادہ ہو اور آنکھ مین تری بہت ہو تو مادہ رطب ہے اور اگر آنکھ خشک ہو اور حرارت ملمس بھی ہو مادہ سوداوی ہے اور اگر سر پر صدمہ چوٹ لگنے کا یا گر پڑنے کا پہونچے یا آنکھ پہلے پتھرا جاے بعد اُسکے پھر پلٹین اور پتلی نظر نہ آے معلوم کرنا چاہیے کہ عصبہ تباہ ہو گیا ہے کبھی آنکھونکو روشنی ناگوار ہوتی ہے یہ امر محض روح باصرہ کی گرم ہو جانے پر اور اُسکے رقیق ہو جانے پر دلالت کرتا ہے اور اکثر یہ مرض قرانیطس کے حادث ہونے کی خبر دیتا یعنی سرسام ہونیوالا ہے ہان اگر پلکونکی کھجلی اور خارش کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اُس وقت سرسام کی خبر نہ دیگا علاج اسکا معروف ہے اور اوپر بیان بھی ہو چکا ہے شمور کا بیان کبھی زیادہ روشنی کی طرف دیکھنے سے یا نہایت سپید چیز کی طرف دیکھنے سے آنکھونکو ایک تعب عارض ہوتا ہے برف کی طرف بھی ہمیشہ نظر کرنے سے یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے یا تو کوئی چیز دکھائی نہین پڑتی یا نزدیک کی چیزین تو نظر آتی ہین اور دور کی چیزین نہین دکھائی دیتین اسلیے کہ روح باصرہ ضعیف ہو جاتی ہے پھر جب اور قسم کی رنگین چیزین دیکھتا ہے اسکو ایسا نظر آتا ہے کہ اسپر سپیدی دوڑی ہوئی ہے علاج ایسے آدمی کو حکم دینا چاہیے کہ ہر وقت سبز اور آسمانی رنگ کو دیکھا کرے اور سیاہ رنگ کا کپڑا اسکی آنکھ کے سامنے لٹکا رہے اور اگر برف سپید سے کمی بصارت کے ہمراہ سردی برف کی بھی آنکھ کو پہونچ گئی ہے آنکھ مین ایسا پانی ٹپکانا چاہیے کہ جسمین سبوس گندم کو جوش دیا ہوا ہو اور یہ پانی نیم گرم آنکھ مین ٹپکایا جاے کہ ایذا نہ دے کبھی شہد اور لہسن کے پانی کو بھی آنکھ مین لگاتے ہین - ایضاً سنگ آسیا کو گرم کر کے نبیذ اُسپر ٹپکانے سے جو بخار اُٹھے اُس سے آنکھ کو سینکین خواہ آنکھ کو اُس بخار پر کھولے رکھتے ہین یا جس پانی مین حشائش لطیفہ جو مشہور ہین جیسے زوفا اکلیل الملک بابونہ وغیرہ کو جوش دیا ہو اُسپر آنکھ کو سر جھکا کر کھول دیتے ہین خواہ اور اسی قسم کی دواؤنکو پانی مین جوش دیکر اُسکے بخار کی گرمی آنکھ کو پہونچاتے ہین واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہے فن تیسرا امراض چشم کا یہان تک تمام ہوا اکثر امراض کا بیان اس فن مین جیسا چاہیے ویسا نہین ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اطبا اسیما ہمارے زمانہ کے اطبا معالجۂ امراض چشم مین درماندہ ہو گئے ہین اور چونکہ اکثر امراض چشم کے معالجہ مین دستکاری کی حاجت پڑتی ہے اس نے اور بھی ہماری ہمت توڑ دی شیخ الرئیس کے حالات بھی امراض چشم کے معالجہ مین اس فن کے دیکھنے سے معلوم ہو گئے زیادہ کیا لکھون

فن چوتھا کانون کے احوال مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے تشریح گوش کی کان ایک عضو خاص ہے جو سُننے کے واسطے پیدا کیا گیا ہے - اسکے واسطے ایک شکل مثل صدف کے بنائی گئی ہے تاکہ ساری آواز اُسمین بھرے اور سب کا احساس کرے اور آواز کی طنین خواہ جھنکار اسی صدف کی وجہ سے پیدا ہو اور سوراخ ہاے گوش عظیم حجری تک پہونچے ہوے ہین اور اُنمین تو ریب بھی ہے اور ترچھے رکھے گئے ہین اور اُس سوراخ کے ترچھے ہونیکی وجہ سے مسافت اُس ہوا کی جو اندر کان کے پہونچتی ہے طولانی ہو گئی ہے کہ باوجود چھوٹی ہونے جگہ کے جہان وہ ٹھہر آتا ہے اور سیدھا نفوذ کرتا ہے اُسمین

گھماؤ اور ترچھا پن کر دیا گیا تاکہ مسافت بڑھ جاوے اور تطویل مسافت کی تدبیر اسواسطے کی گئی ہے کہ حرارت اور برودت جو بحد افراط ہوں دفعتہً باطن
گوش تک نہ پہونچیں بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج وہاں تک اُنکی رسائی ہو کان کے سوراخ ایسے بنائے گئے کہ ہوا کو اُسمیں ٹھہرالیں اور بستہ ہو کر ہوا اُسمیں
گرنے لگے سامنے والے سطح گوش میں فرش کیا گیا ہے لیف اُس عصب کی جسے عصب سامع کہتے ہیں اور وہ عصب زوج پنجم از ازواج اعصاب دماغی سے
اُترا ہے اور سختی میں اس عصب کی خواہ سطح السنی کے زیادہ اہتمام اسواسطے کیا ہے تاکہ بوجہ نرمی و ضعف کی ہوائے خارج کے قرع سے منفعل نہو اور نہ کیفیت سے
ہوائے مذکور اور اُسکے اثر حرارت برودت سے گزند رسیدہ ہو جسوقت موج صوتی عصب سامع تک پہونچتی ہے سمع اُسے ادراک کرتا ہے اس عصبہ کا امر
احوال سمع میں وہی ہے جو حال جلیدیہ کا ابصار میں ہے۔ اسی طرح تمام اعضائے گوش کا وہی حال ہے جو حال اُن چیزوں کا ہے جو گرد جلیدیہ کے
رطوبات اور طبقات سے ہیں یعنے وہ رطوبات اور طبقات جو واسطے خدمت گذاری جلیدیہ کے مخلوق ہوئے ہیں خواہ اُسکی اعانت کرنے کے
واسطے۔ صماخ یعنے سوراخ گوش کی مثال ایسی ہے جیسے ثقبۂ عنبیہ کی خلقت گوش کی غضروفی ہے اسلیے کہ اگر یہ عضو لحمی یا غشائی بنایا جاتا وہ
شکل تقعیری اور ترچھی جو اُسکے مناسب ہے بوجہ نرمی کے اُسکی حفاظت نہ کر سکتا اور اگر اُسکی خلقت محض ہڈی کی ہوتی ہے ہر ایک صدمہ سے متاذی
ہوتا اسوجہ سے اُسکی خلقت غضروفی ہوئی تاکہ باوجود محافظت شکل کے پھرنے اور پیچیدہ ہونے میں نرم بھی ہو۔ دونوں طرف دو کان اسواسطے
پیدا کیے گئے کہ مقدم سر بصر کے واسطے مناسب تھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا۔ پس وہی مقدم سر آنکھوں کی جگہ بنا دیا گیا بالونکے اوگنے کے نیچے
اسواسطے کانوں کی خلقت تجویز ہوئی خاص انسان کے جسم میں تاکہ بالوں کی پردہ اور آڑ میں کپڑے وغیرہ کے جو سر پر پہنا اوڑھا جاتا ہے
کانوں کا مقام ہو۔ کان کو چند اصناف کے امراض لاحق ہوتے ہیں اور کبھی اوجاع گوش اسقدر شدید ہوتے ہیں کہ نوبت بہلاکت پہونچتی ہے
اور اکثر اسکے امراض کی وجہ سے اقسام حمیات عارض ہوتے ہیں **حفظ صحت گوش** اس عضو کی حفظ صحت کی طرف توجہ ضرور ہے اسطرح
کہ برودت اور حرارت اور سخت ہواؤں اور اشیاء غریبہ سے کانوں کو بچانا چاہیے اور اس امر کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے کہ اُسمیں مکھی
پسو اور حیوانات از قسم حشرات وغیرہ کے نہ پڑیں اور چرک گوش کی صفائی ہمیشہ کرنی چاہیے اور ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ روغن بادام
تلخ کانوں میں ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب نفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور ہے کہ اُسمیں ورم اور بثور اور قروح پیدا نہونے پائیں کہ اُنکی
وجہ سے فساد سماعت میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی ذریعہ سے دریافت ہو جاوے کہ بثور خواہ ورم اُسمیں پیدا ہونے والے ہیں لازم ہے کہ
قطور شیاف مامیثا اندرون گوش میں ٹپکایا جاوے۔ قطور شیاف مامیثا ہر ایک ہفتہ میں اگر ایک مرتبہ استعمال کیا جاوے تو نوازل کے اثر سے
سے امان حاصل ہوتی ہے۔ منجملہ اُن چیزوں کے جو کان کو اور اکثر حواس کو مضر ہیں تخمہ اور امتلا خصوصاً امتلا کی حالت میں سونا کہ نہایت
مضر ہے **آفات سمع** جسطرح اور افعال آفت رسیدہ ہوتے ہیں سماعت بھی آفت رسیدہ ہوتی ہے اسلیے کہ ہر ایک فعل کا آفت رسیدہ ہونا یہی ہے
کہ وہ فعل باطل ہو جاوے۔ کبھی براہ فطرت اور خلقت کی بطلان سمع ہوتا ہے نظیر اُسکی اس مقام پر یہ ہے کہ نقصان ہو جاوے اُس چیز میں جو ناقص نہو
جیسے کانوں میں دوی اور طنین اور صفیر پیدا ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آفت گوش اگر اصلی اور خلقی ہوگی اُس سے صمم اور طرش
پیدا ہونگے یا وقر عارض ہو کر آفت گوش عارض ہوگی اور صمم کے معنی اور ہیں اور طرش کے اور ہیں۔ صمم تو اُسوقت پیدا ہوتا ہے
کہ صماخ یعنے سوراخ گوش کا باطن ٹھوس مخلوق ہو کہ اُسمیں تجویف نہو یعنے وہ تجویف جو مثل تھیلی خواہ جامہ دان کے واسطے ٹھہرنے ہوا کی
ہوتی ہے جسکا بیان اوپر ہم نے ابھی تشریح میں اچھی طرح کیا ہے اگر وہ تجویف ہوا اور اسکے واسطے مخلوق ہوئی ہے کہ اُسی مقام پر تموج ہوا کا
سبب ہوتا ہے آواز سنائی دیتی ہے طرش کا بیان اور اُسی کو وقر بھی کہتے ہیں اور معنے اُسکے نقصان سماعت کے ہیں اور اسکے

عارض ہونے کی صورت یہ ہی کہ آفت اتنی زیادہ نہو کہ بطلان سماعت کی نوبت پہونچے اور بعید نہین کہ وقر مین بطلان عام عارض ہو جیسے صمم مین ہوتا ہی
کہ وہ تجویف اور گڑھا نہین رہتا ہی جسمین آواز دینے والی ہوا ٹھہرتی ہی یا وہ تجویف تو ہو لیکن وہ پٹھہ یعنے عصب سماع قوت حس کو موذی نہو اور سماعت
مفقود ہوجاے یا طرش کی معنی وہی ہین جو وقر کے بیان ہوئے یعنی نقصان سماعت جو بدرجۂ بطلان نہ پہونچے - خواہ لفظ طرش اور وقر ان دونون
معنون پر بالعکس علی سبیل التواطو دلالت کرتے ہین مترجم کہتا ہی شاید مراد شیخ کی یہ ہی کہ دونون لفظ بر سبیل مجاز ایک دوسرے کی مقام پر
بے کم و کاست مستعمل ہوتے ہین - اور تواطو سے یہی مراد ہی کہ جو معنی وقر کے ہین بعینہٖ اُنھین معنی پر طرش کا استعمال ہوتا ہے اور طرش کے
معنون مین وقر کا اسیطرح ہوتا ہی جیسا شارح اسباب نے لکھا ہی تین طرش یعنے نقصان سماعت کبھی بعد قذف کے پیدا ہوتا ہی جیسے بعد اسہال کے
اور یہ قسم طرش کی بہت جلد زایل ہوجاتی ہی مفقود ہونا سماعت کا بعض لوگون کو ابتداے ولادت سے عارض ہوتا ہے اور یہ بات خلقت
اور طبیعت مین داخل ہوتی ہی اسکا علاج ممکن نہین ہے اسی طرح تمام اقسام وقر کے بھی لاعلاج ہین اور اسی طرح طرش طبعی بھی لاعلاج ہے
اور جو فقدان سماعت حادث ہوا ور زمانہ اُسکے حدوث کا دراز گذر جاے اور زائل نہو وہ بھی علاج پذیر نہین ہوتا ہی اُسکے زوال سے بھی
یاس ہوتی ہے یا بہت دشواری سے علاج پذیر ہوتا ہے - ہان جو طرش تھوڑے دنون سے حادث ہوا ہو کبھی زایل ہوجاتا ہی اور علاج پذیر ہوتا ہی
اسباب طرش کی مختلف امور ہین کبھی تو شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہی مثلاً شرکت سے دماغ کی خواہ اعضای قریبۂ دماغ کی شرکت سے جیسے پہلے
مرتبہ جب دانت نکلنے لگتے ہین - خواہ دانت مین کسی قسم کا درد عارض ہوتا ہی اُس سے نقصان سماعت مین ہوتا ہی - اور کبھی خاص آلۂ سماعت
کے آفت رسیدہ ہونے سے نقصان سماعت پیدا ہوتا ہی خواہ یہ آفت عصبۂ سماعت مین ہو یا سوراخ مین کوئی آفت پہونچے جو آفت عصب سماعت
مین پہونچتی ہی اُسکے عروض کے اسباب وہی ہین جو امراض اعضای متشابہۃ الاجزا کے ہین خواہ جو اسباب امراض اعضاے مرکبہ کے ہین
یا جو اسباب انحلال فرد کے ہین امراض اعضاے متشابہۃ الاجزا کے جمیع اقسام سوء مزاج مفرد اور سوء مزاج مرکب کے عارض ہوتے
ہین مگر اکثر وہی سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو بارد ہے - کبھی جمیع اقسام کے امراض خاص اس مرض مین سادہ بلا مادہ بھی ہوتا ہی - اور کبھی
مادہ سوداوی خواہ صفراوی یا بلغم خام اور کبھی ریحی سبب اس مرض کا ہوتا ہی اور اکثر اسہال صفراوی کے بند ہوجانے سے بھی کری گوش
پیدا ہوتی ہی اور بعید نہین کہ اور اسباب طبعی جو عارض ہون اور طبیعت کو منع کر دینا کہ خوب روان نہونے پاوی یا بالکل رک جاے اور قیعت اُسکے
رکنے کا نہو اس سے صمم پیدا ہوجا - عصب کی آفت جو موجب نقصان سماعت ہوتی ہی اُسکی بھی چند صورتین ہین مثلاً کوئی سدہ اسکا
موجب ہو خواہ کوئی خلط یا مدہ اور ورم یا دبیلہ خواہ ورم حار خواہ ورم صلب خواہ کوئی یا جھلی جو رگ گوش کی خواہ ترہل یعنے ڈھیلا ہوتا
محل سماعت کا یا اُسی جگہ نفخہ پیدا ہونا خواہ انحلال فرد کا اُسی مقام پر پیدا ہوتا بوجہ تاکل یعنے سڑجانے کے یا بوجہ کسی قرحہ کے - جو نقصان
سماعت بوجہ مجرے کے فتور کے پیدا ہوتا ہی اکثر تو یہی ہی کہ وہ بوجہ کثرت سدون کے جو بوجہ کسی بدنی سبب کے پیدا ہوتے ہین پڑ جاتا ہے -
یا کوئی سبب خارج از بدن باعث وقوع سدہ کا ہوتا ہے بدنی سدہ کی مثال جیسے مسہ خواہ ورم یا گوشت زاید خواہ کوئی کیڑا خواہ میل
کی کثرت خواہ کوئی خلط غلیظ خواہ کان کا میل خواہ مدہ کا بستہ ہوجانا جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے جم گیا ہو یا کسی کیڑے کے مرجانے سے
وہ مدہ بستہ ہوا ہو یہ سب اشیاء بالاستدہ بدنی کے اسباب ہین اور خارجی اسباب مین جیسے ریگ خواہ سنگریزہ کان مین گھس جای یا خون کان سے
بہتا ہوا تھوڑا سا جم جاے - ایسے سدے کبھی تو دفعۃً پڑ جاتے ہین اور کبھی رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہین - کبھی آفت سماعت مین بر سبیل بحران
اور بطور انتقال مادہ کے پیدا ہوتی ہی آخر مین امراض حادہ کے اور جسوقت بعد زوال تپ کے سرگرانی باقی رہ جای تب بھی آفت سمع

پیدا ہوتی ہی۔ کبھی آفت اُس تپ کی جو ایسی ہو بطور عرض مفارق کے ہوتی ہی جیسے بروقت حرکت بحران حمی کے اتفاق ہوتا ہی۔ اور کبھی ایسے بحران سے
یہ ضرر پیدا ہوتا ہی جو ثابت اور برقرار رہے گا یعنے بحران حمی کا اسی طرح ہو کہ دفع مادہ مرض بطرف گوش کے کرے اور دہان پر مادہ کو ٹھہرا دے اور
یہ بحران فقط بسبب مجاورت کے ہوتا ہے اور اکثر انذار ایسے عارضی کا بوجہ قے یا رعاف کے ہوتا ہی اور بیشتر بطلان اس ضرر کا بھی اسی قے خواہ رعاف سے
ہو جاتا ہی علامات جو نقصان سماعت بوجہ شرکت دماغ کے ہوتا ہی اُسپر دلالت دماغ اور حواس کے اختلال سے ہوتی ہی مگر اُن حواس کے اختلال
سماعت کو نسبتاً قوی ہوتی ہی یعنے زیادہ نقصان سماعت مین ہوتا گو اور حواس مین بھی نقصان کسی قدر ہوتا ہی اور قواے حرکت بھی
اس نقصان سماعت کے شریک نقصان مین ہوتی ہین اور سب سے زیادہ واضح دلیل ایسے نقصان سمع پر زبان کی حرکت کو ہوتی ہی خصوصاً جب نقصان
سماعت بعد سرسام کے پیدا ہوا ہو اور بعد اختلاط عقل خواہ بعد آفات دماغیہ مزاجی کی جو امراض دماغ مین مذکور ہو چکے اگر طرش اور نقصان سماعت
خاص پٹھہ کی وجہ سے ہو سلامت حال دماغ اور درشتی ثقبہ کی اور سلامتی منافذ سمع اور راہون کی اور پہلے سے مستمر ہونا یہ بھی دلیل کامل
اُسی پر ہے۔ اگر سبب اسکا دبیلہ خواہ ورم حار ہو جو خاص پٹھہ مین حادث ہوا ہی اُسپر دلالت اُن حمیات کو ہوتی ہی جنکے ہمراہ لرزہ اور قشعریرہ
بھی ہوتا ہے اور ایسے دبیلہ کو حمی اور اختلاط عقل اور ہذیان لازم ہوتا ہے اور اس قسم کے طرش مین خطرہ عظیم ہی ہان اگر دبیلہ تقیح ہو جاے
پھر کچھ خوف زیادہ نہین ہوتا ہے پھر اگر ورم خاص عضو عصبانی مین ہو اُسوقت حمی کا لازم ہونا کچھ ضرور نہین البتہ حمی یومی اگر ہو گیا
عجب نہین لیکن درد اور تمدد اور ثقل اور ضربان ضرور ہوگا۔ جمیع اقسام طرش جو بوجہ ورم خواہ کسی مادہ کے عارض ہون وجع اور
ثقل مین سب شریک ہین۔ اور کوئی قسم ایسی طرش کی مادی اور ورمی نہین ہے جسمین وجع اور ثقل نہو اگر سبب طرش کا ریح محض ہو ودی
اور طنین جسکے ہمراہ ثقل نہو اُن پر دلالت کرتا ہی اور اگر قرحہ اور بثور کی وجہ سے طرش پیدا ہوا ہی خارش اور درد اُسکے ہمراہ ہوگی سدہ
جو سبب طرش کا ہو کبھی اُسمین ثقل ہوتا ہی اور کبھی ثقل نہین ہوتا ہی اگر طرش مین ثقل نہو اور کوئی سوء مزاج بھی ایسا غالب نہو پھر اُسوقت
سدہ ضرور سبب طرش کا ہوگا اور قبل مرض کے جو تدبیر دوائی یا غذائی واقع ہوئی ہی اُس سے دلالت وقوع سدہ پر اچھی طرح ہو سکتی
ہی اگر سدہ دمل وغیرہ کی وجہ سے پڑ گیا ہو اُسپر ضربان دلالت کریگا اور اگر خون کا سدہ پڑا ہی خون کا بہنا دلیل ہوگا جو قبل از وقوع سدہ
روان تھا جو قسم طرش سوء مزاج مفرد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کبھی درد عمق یعنے اندرون گوش کا درد اُسپر دلیل ہوگا مگر ثقل اور گرانی
اس درد کے ہمراہ نہوگی اور نہ تمدد ہوگا اگر یہ سوء مزاج بارد ہی مریض استعمال باردات سے ایذا پاے گا اور دن کے اوقات مین جو وقت
زیادہ ٹھنڈا ہو اُسوقت مرض خواہ اعراض مرض کی شدت ہوگی اور اگر سوء مزاج حار ہوگا معاملہ بالعکس ہوگا یعنے گرم چیزون سے
ایذا ہوگی اور نہایت گرم اوقات نہار مین شدت ہوگی۔ باایمہمہ التہاب اور لذع بھی محسوس ہوگا۔ اور اگر سوء مزاج مع مادہ کی ہی
انھین علامات کے علاوہ ثقل اور گرانی بھی پیدا ہوگی خصوصاً بروقت سجدہ کرنے کے اگر بوجہ یبس کے طرش عارض ہوا ہی بعد بیداری اور
فاقہ کے ہوگا اور لاغری چہرہ اور کوتاہی مقدار چشم بوجہ خشکی کے ہوگی۔ جو طرش بوجہ کیڑون کے عارض ہوتا ہے اُسمین ہمیشہ دغدغہ
اور کھلبلی پیدا ہوگی اور وقت بے وقت ایک آدہ کیڑہ بھی کانون سے نکلے گا علاج پہلے ہم بطور قانون عام کے یہ کہتے ہین کہ جو
دوا کانون مین ٹپکائی جاے نہ گرم ہونا اُسکا ضرور ہی نہ بالکل سرد ہو نہ زیادہ گرم بعد ازان مفصلاً اب ہر ایک قسم کا علاج بیان ہوتا ہی۔ طرش
کی جو قسم صفراوی ہی اُسمین بھی استعمال مسہل صفرا کا ضرور ہی اسلیے کہ اکثر اسہال صفراوی جو خود بخود عارض ہوتا ہی اُسی سے زوال
صمم کا ہو جاتا ہی جیسے اکثر جب اسہال مراری کسی قدر ہو کر بند ہو جاتا ہی صمم عارض ہو جاتا ہے۔ اگر فقط حرارت صمم مین ہو وہان برودہ

وغیرہ ٹپکانے سے زائل ہوگا اور ترش انار کا پانی ٹپکاتے ہین اور دوبارہ اسکا پانی مع چھلکونکی نچوڑتے ہین اور تھوڑا سا سرکہ اسمین داخل
کرکے کندر اور روغن گل ملاکر اتنا جوش دیتے ہین کہ قوام گاڑھا ہوجاے بعد ازان تقطیر کرتے ہین۔ آب کاہو اور آب مکوی سبز بھی ٹپکاتے ہین جو قسم طرش کی
برودت سدہ باردہ کے عارض ہوا اسمین جمیع روغنہاے گرم کی تقطیر مفید ہی انھین روغنہاے گرم مین خاص جس روغن مین جندبیدستر کو اس قدر
بھگوئین کہ شگفتہ ہوکر کھل جاے اور خوب سا بھیگ جاے خصوصاً اگر روغن بلسان مین یا روغن قسط یا روغن بادام تلخ اور عصارہ افسنتین اور روغن
بابونہ ہمراہ گاے کی چربی کی اور تلخہ گاو خواہ روغن کنجد شحم حنظل یا بیخ حنظل پختہ کرکے ٹپکائین کبھی بیل کا پیشاب اسمین مرکی بھگوکر قطور کرنا مفید ہوتا ہی یا
عصارہ قثاء الحمار کا قطور مگر یہ سب دوائین بعد استفراغ مادہ باردہ کی لیکن بشرطیکہ وہ مادہ مختنق ہوا نھین اور یہ مسہلہ عامہ سے جو معروف ہین اور تمام
بدن کا تنقیہ عام انسے کیا جاتا ہی یا وہ خاص ادویہ جو اعضاء سر کے تنقیہ کے واسطے خصوصیت رکھتے ہین۔ اور نیز بعد استعمال نطولات کے جنھین ہم
اب بیان کرینگے اور بعض کا بیان ہو بھی چکا خصوصاً جنھین برگ درخت غار اور حب الغار داخل ہو اور یا صنعتیں بھی اس قسم کے طرش مین زیادہ
مفید ہی اسی طرح چیخ مارنا اور زور سے کان کے اندر چلانا اور بوق وغیرہ اور قسم کی باجون کی آواز کانون کی اندر پہونچانی کبھی تیز ادویہ اور بوٹہ
وغیرہ کی تونٹی کانون مین رکھتے ہین تاکہ بخار ادویہ مطبوخہ محللہ کا کانون تک پہونچے۔ جمیع انواع طرش کے سداب ہمراہ شہد اور جندبیدستر اور روغن
شبت پیسے ہوئے کے اور پیشاب گوسفند اور تلخہ بز خصوصاً بعد تنقیہ کے اچھی طرح مفید ہوتا ہی۔ منجملہ مجربات کے اس مرض مین یہ دوا ہی جندبیدستر
تین درم نطرون ڈیڑھ درم خربق ڈیڑھ درم مثل قرص کے بنائین اور قطور کی طرح استعمال کرین ایک نسخہ مین خربق $\frac{3}{4}$ درم یعنی پون درم
بھی اور نطرون $\frac{1}{3}$ درم یعنی ثلث ایک درم کا مذکور ہی۔ ایضاً کندش اور زعفران اور جندبیدستر ہموزن ایک ایک جزو خربق اور بورق
ہر واحد چار جزو شراب مین گھلاکر استعمال کرین۔ صبر جندبیدستر شحم حنظل فربیون ہمراہ تلخہ گاو کے بعض کے تجربہ مین یہ دوا ہی کہ روغن
ترب کی تقطیر کرین اور روغن مویزج کا نفع بھی زیادہ ہی خواہ عصارہ افسنتین یا طبیخ افسنتین خواہ عصارہ ترب ہمراہ نمک کے خصوصاً
اگر تری ہو یا سدہ پڑکر طرش پیدا ہوا ہو اسی قسم مین تجربہ ہوا کہ رائی اور انجیر کو پیسکر فتیلہ بنائین اور کبھی نطرون کا بھی اسمین اضافہ
کرتے ہین۔ آب دریا گرم گرم بھی اسمین ٹپکاتے ہین اور نفع کرتا ہی اور خربق سیاہ اور تلخہ ہاے جانوران بھی مفید ہین خصوصاً تلخہ گاو
اور بز کوہی کا تلخہ ہمراہ روغن گل کے بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر ابہل کو روغن کنجد مین ملاکر کسی چمچہ وغیرہ مین اسقدر جوش دین کہ ابہل
سیاہ ہوجاے یہ قطور بھی صمم کو نافع ہی۔ منجملہ ان چیزون کی جو نافع ہین روغن شبت اور روغن غار اور سوسن اور ناردین ہمراہ جندبیدستر کی یا لفت افسنتین
کا خواہ فشردہ سداب کا۔ اگر سبب طرش کا یبس اور خشکی ہو اسکا علاج عمدہ یہی ہی کہ حمام کو بالتزام اوقات جایا کرے۔ اور غذا اور شراب رطب کا استعمال
رہی اور روغن معتدل اور پانی نیمگرم سر پر گرایا جاے اور سعوط روغن نیلوفر اور روغن بید اور روغن کدو وغیرہ کا جو طرش بوجہ سدہ کے
عارض ہو اسکا علاج وہی ہے جو سدہ کی باب مین مذکور ہو چکا اسی قسم مین عصارہ حب شہدانج کا اور عصارہ حنظل کا جو تر ہو عجیب منفعت
رکھتا ہی۔ جو قسم طرش کی بسبب اورام کے پیدا ہوا اگر ورم حار ہو یا بارد دونونکا علاج وہی ہی جو اورام حارہ اور باردہ مین مذکور ہوا ہے
اور اگر طرش دفعۃً پیدا ہوا ہی اسکے علاج مین جوشاندہ افسنتین خواہ عصارہ اسکا جسمین تلخہ گاو یا تلخہ مارماہی خواہ کچھوے کا پتہ پڑا ہو مفید ہوتا ہی
یا تلخہ گاو اور روغن یا خربق ہمراہ سرکہ کے یا پوست مار ہمراہ سرکہ کے اگر طرش بعد صداع کی حادث ہوا ہو آب ترب اور روغن گل مفید ہوتا ہی
یا جندبیدستر اور حب الغار ہمراہ روغن گل کی جو طرش بعد سرسام کی پیدا ہو واجب ہی کہ اسکے علاج مین ابتدا استفراغات ایارج فیقرا سے کرین
اسکے بعد جندبیدستر اور روغن گل کی تقطیر کرین یا روغن قسط فقط خواہ روغن بادام شیرین بھی ملالین یا آب ترب اور روغن گل

اور چند بیدستر ہمراہ عنبر کے اور روغن گل بھی شریک کریں۔ منجملہ حبوب مجربہ کے اُس طرش کے واسطے جو سدہ کی وجہ سے عارض ہوا ہی خواہ ریحی قسم سے ہی
یہ حب ہی۔ تربد سفید دو درہم اور حنظل دس درہم انزروت اڑھائی درم کتیرا نو درم ہلیلہ دس درہم حب شبیار کے طور سے طیار کریں مقدار شربت
ایک درہم ہی۔ اب ہم پھر از سر نو کلام علاج طرش میں شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو طرش اور ثقل سماعت اور دردہائے گوش یعنی مقام سماعت
اوجاع اور ریاح اور دوی اور طنین الغرض یہ سب امراض اگر بوجہ مواد باردہ کے پیدا ہوں خواہ ریاح ساذج انکا سبب ہوں ادویہ مشترک نافع جمیع
اقسام میں بعد تنقیہ سر کے یہ ہی کہ تقطیر کریں کانوں میں بورق اور سرکہ اور شہد اور بھیڑ کا پتہ ہمراہ شراب کے خواہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے یا ہمراہ آب گندنا
یا آب پیاز ہمراہ شہد یا عورت کا دودہ اور بھی دوائیں مشترک ہیں جنکا ذکر باب اوجاع میں ہم نے کیا ہی دو قطرے قطران کی ٹپکاؤ اور رات کو کانوں میں
ٹپکائیں۔ یا خربق سیاہ خواہ سپید ہمراہ بعض ادہان کے استعمال کریں خصوصاً ہمراہ روغن سوسن کے یا آب افسنتین خواہ مولی کے چھلکو نکالا پانی اسطرح
جس روغن میں پوست بار ریکانی گئی ہو یا حب الغار اور فرفیون اور چند بیدستر ہمراہ روغن کے خواہ روغن بلسان خواہ نفط یا علک الانباط
ایک اوقیہ اور روغن شبود دو اوقیہ روغن بادام تلخ نصف اوقیہ سب کو ساتھ ہی جوش دیں اور تین قطرہ صبح کو اور تین رات کو ٹپکائیں
اسی طرح عسل لبنی یعنی میعہ سائلہ اور عصارۂ قیل گوش اور حاشرا جسے ہزار چشان بھی کہتے ہیں منفعت شدید اور قوت قوی رکھتے ہیں۔ چند ادویہ
مشترک اور بھی ہیں جنکا ذکر باب اوجاع میں ہم نے کیا ہی۔ اگر ایسا ضرر سماعت بوجہ برودت کے بعیان کو عارض ہو روغن داذی جو ایک قسم
ہو فار القون کی ہی اور دانہ اُسکا شل جو کی خواہ اُس سے لانبا زیادہ ہوتا ہی اُسکے روغن میں سداب اور مرزنجوش کو پکائیں اور استعمال کریں تو مفید
ہوگا۔ یا کسی شخص سے کہیں کہ وہ صعتر کو چباوے اور اُسکا تھوک ملح اندرانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ کمادات یعنی سینک جو ایسے اقسام میں نافع ہیں
وہ یہی ہیں کہ طبیخ بابونہ اور شبت اور ورق الغار اور مرزنجوش اور حبق یعنی پودینہ خشک اور عاقرقرحا اس سے گردن کی تکمید کریں اور
دونوں کانوں کے نیچے کی بھی تکمید کرنی چاہیے۔ اسی طرح وہ نطولات جو امراض سر میں مذکور ہوئے اور طریقہ یہ ہی کہ ایک بلبلہ یعنی ظرف جیسے
لوٹا وغیرہ اُسمیں نطول کا پانی بھر کے ٹونٹی اُسکی کانوں کے محاذی لائیں تاکہ بخارات اُسکے کان تک داخل ہوں۔ جو لوگ طرش میں مبتلا ہیں
اُنکے استفراغ کا عمدہ طریقہ یہی ہی کہ مقدار مادۂ مستفرغہ کی کم ہو اور عدد مسہلات وغیرہ کے زیادہ ہوں۔ مراد یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا مادہ چند
دفعہ میں اخراج کرنا چاہیے تاکہ قوت محفوظ رہے اور نضیج مادہ کا پورا ہوا کرے اور خامی باقی نرہے ورنہ خام غیر نضیج مادہ بوجہ کثرت
استفراغ کی نکل جائیگا۔ جو طرش بوجہ اورام کے پیدا ہوا اُسکا علاج وہی ہی جو اورام کا علاج ہی حار ورم ہو خواہ بارد درد گوش یا تو سوء مزاج
کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی۔ یا بسبب ورم کے یا کوئی پھنسی پھوڑا کانمیں برآمد ہو یا کوئی تفرق اتصال عارض ہوا اور سوء مزاج یا گرم ہو اور بلا
مادہ ہو اس طرح کہ بسبب کسی ہوائے گرم کے خواہ ریح حارہ کے خصوصاً بروقت نقل کرنے کی مکان بارد سے طرف ایسے مکان کے جہاں کی ہوا گرم ہو خواہ
گرم پانی سے جو نہاتے وقت کسی قدر کانوں میں چلا جاسکے۔ یا کوئی اور ایسا پانی مفرد خواہ مرکب جسکا مزاج گرم ہو کانمیں پڑجا اُسکی وجہ سے
درد گوش پیدا ہو۔ یا سوء مزاج کسی مادۂ حار دموی خواہ صفراوی سے عارض ہوا اور سوء مزاج بارد جو مورث درد گوش ہوتا ہی وہ بھی
ساذج اور بلا مادہ ہوتا ہی کہ اُنکے اضداد سے اُن اسباب کے پیدا ہوتا ہی جو سوء مزاج حار میں بیان ہوئے یعنی ہوا اور ریح بارد خصوصاً جس وقت
گرم ہوا سے دفعۃً سرد ہوا کی طرف منتقل ہو خواہ ٹھنڈا پانی خواہ وہ پانی جسکی تاثیر ٹھنڈی ہی کہ اُس سے بھی درد گوش پیدا ہوتا ہی۔ جو درد
گوش بسبب تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی ریح ایسی کانمیں سماجائے جو تمدد پیدا کرے۔ یا چند اقسام کی جراحتیں کانمیں پیدا
ہوکر درد پیدا کریں۔ ایک قسم کی ریح بھی ایسی ہی جو کانمیں پیدا ہوکر تفرق اتصال پیدا کرتی ہی اُس سے بھی درد گوش عارض ہوتا ہے۔ اور ریاح

پڑجانے سے خواہ کسی چھوٹی جاندار چیز مثل پھر اور بھنگے وغیرہ کے پڑجانے سے خواہ چھوٹے کیڑے جو کانون مین پیدا ہوتے ہین ان اسباب سے بھی درد عارض ہوتا ہی کبھی
بعد ضربہ اور سقطہ کے بھی عارض ہوتا ہی بہت دشوار اور سخت تر اقسام درد گوش سے وہی قسم ہی جو بسبب کسی ایسے ورم کے پیدا ہو جو اندر کی طرف زیادہ عارض ہو اور
ایسے درد کے ہمراہ تپ ضرور ہوتی ہی اور تپ لازم ہوتی ہی خصوصًا اگر اوس ورم کی وجہ سے اختلاط عقل پیدا ہوا ہو کہ اوسکا علاج سب سے زیادہ
سخت ہی - اور جو ورم اون غضاریف مین ہو جو باطن گوش سے خارج ہین اوسمین درد کی شدت نہین ہوتی - اور پہلی قسم یعنے جو بسبب ورم
باطنی کے عارض ہوتی ہی اور اختلاط عقل بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی اوسمین کبھی تو مریض نوگا مرجاتا ہی اور مہلت علاج کی نہین ملتی ہی جس طرح
سکتہ کی کیفیت بھی یہی ہی - لیکن جوان آدمی کا قاتل یہ درد گوش بہ نسبت بوڈھے کے زیادہ ہی اور جوان بہت جلد ہلاک ہوتا ہی اور بوڈھے کی قتل مین
اتنی جلدی نہین ہی اور بیشتر ساتوین روز اس درد مین ہلاکت واقع ہوتی ہی - لیکن اکثر مشایخ کا اس ورم مین یہ حال ہوتا ہی کہ یہ ورم متقیح
ہوجاتا ہی اور جوانون کے کانمین یہ ورم متقیح نہین ہونے پاتا کہ وہ مرجاتے ہین - پھر اگر ریم پڑجاے اور دیگر علامات محمودہ اور بھی اوسکے ہمراہ
ہون تو پھر جوانون کے بچنے کی بھی امید ہوتی ہی - کان کے درد مین کبھی کھجلی بھی ہوتی ہی اور کبھی خارش نہین ہوتی ہی - کانون کی خارش
کا بیان ہم نے ایک فصل مین علحدہ لکھا ہی **علامات** علامت درد گوش کی ہر ایک قسم کی وہی ہی جو طرش مین مذکور ہوئی **علاج** پہلے یہ قاعدہ
عام ہی اور اوسکی رعایت ہمیشہ کرنی ضرور ہی - کہ جو چیز کانومین ٹپکائی جاے واجب ہی کہ نہ بہت گرم ہو اور نہ زیادہ سرد - جو درد گوش بسبب
کسی امتلاے بدنی کے ہو یا خصوصًا امتلاے سر کی وجہ سے عارض ہو پہلے تنقیہ سر کا مناسب اوسی امتلا کے کر لینا چاہیے مثلًا اگر امتلا کسی
مادۂ حارہ سے ہی فصد کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا درکار ہی اور یہ اون چیزون سے تنقیہ کرین جو سر کے مادہ حارہ کے تنقیہ کرنے کے لیے اوپر کے
ابواب مین مذکور ہو چکی ہین - اگر اوس خلط مین لزوجت ہو اور خوب چسپیدگی پیدا ہو گئی ہی حبوب شبیار جو مشہور ہین اونسے تنقیہ کرنا چاہیے
اور غرغرے بھی جو بارہا مذکور ہو چکے اونھین استعمال کرین - اگر وہ خلط کسی طرف کانمین چپک کر لگ رہی ہی اور ایسی تر نہین ہے کہ بدون
بخارات پہونچانے کے چھوٹ سکے لازم ہی کہ بعد اسہال اور تنقیۂ مادہ کے بخارات ملینہ اور قطورات ملینہ کا استعمال کرین بعد ازان پھر دوبارہ
عضو خاص کے مادہ کا استفراغ کرین - اگر سبب درد کا حرارت بافراط ہو تبرید دماغ کی مطفیات معروفہ سے کرین جنکا ذکر باب دماغ مین
ہو چکا ہی - اور کانمین روغن گل اور سپیدی بیضہ کی ٹپکائین اور اگر درد مین شدت ہو اسکے ہمراہ کافور بھی شریک کرین - کبھی روغن بنفشہ
کافور ملا کر درد کی تسکین بہ نسبت روغن گل کے زیادہ کرتا ہی - اسلیے کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے - ایضًا جو شیاف درد چشم کی تسکین
کے واسطے مذکور ہوا اوسکی تقطیر ہمراہ سپیدہ بیضہ مرغ وغیرہ کی کرنی چاہیے - اسلیے کہ تنہا سپیدی بیضہ کی درد گوش مین عجیب النفع ہی - اور
دودہ مین آب برگ عنب الثعلب اور آب برگ کشنیز کی تقطیر کرین - دودہ وہی عمدہ ہی جو پستان سے تازہ دوھکر استعمال کرین کہ وہ نفع زیادہ
کرتا ہی - یا خراطین روغن گل مین جوش دیکر کانومین ٹپکائین یا حلزون یعنے دریائی گھونگھے کو روغن گل مین جوش دے کر کانمین ڈالین
یا روغن گل کو سہ چند سرکہ مین جوش دین تا اینکہ سرکہ جل جاے اور روغن گل باقی رہ جاے اور اسی کا قطور کانمین ڈالین یہ قطور شدت
ضربان کو نافع ہوتا ہی - اسی طرح روغن تخم کدو اور روغن نیلوفر اور روغن بید سادہ اور دیگر ادہان باردہ - اسی طرح عصارات اون
چیزون کے جو کدو کے مشابہ ہین چھلکے اور پتون مین اور مزاج اونکے بھی مثل مزاج کدو کے ہین - اسی طرح وہ ضمادات جو خارجی تبرید پیدا کرتے ہین
بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ آب لبلاب بھی ایسے وقت بہت عمدہ ہی اور خوب فائدہ کرتا ہی اور عصارۂ شہد انج تازہ بھی ایسا ہی مفید ہے
- اگر ضربان اور درد مین شدت ہو اور خوف تشنج پیدا ہونیکا ہو اوسوقت استعمال مرخیات سے چارہ نہو گا اور مرخیات مین پرانے

روغن گار سے بڑھ کر کوئی چیز نہین ہی جب گرم کرکے ٹپکائین - کبھی بڑی دشواری اور اذیت شدید کان کے درد کی اس تدبیر سے دفع ہوجاتی ہی کہ ایک ٹونٹی دار چیز جسکا منھ درست ہو کسی قمقمہ یا ہانڈی وغیرہ پر جسمین گرم پانی بھرا ہو رکھین تاکہ اوس پانی کے ذریعہ سے بخارات گرم کانون تک پہونچین اس تدبیر سے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہی کہ اور علاج کی کچھ احتیاج نہین رہتی ہی اور مخدرات کے استعمال سے استغنا حاصل ہوتی ہی خصوصاً اگر اس گرم پانی مین ادویۂ مرخیہ بھی ڈالی ہون لیکن ایسی ادویۂ مرخیہ اوس مین جوش دینی چاہئین جو ارخا و رقت اور نرمی کرین اور اوسمین ادویۂ مرخیہ کے ہمراہ کسی قدر کوئی مخدر بھی آمیختہ ہو - اگر کسی وقت دوا ہے مخدر کی حاجت ہو سب سے زیادہ اسلم اور بے ضرر شیاف مامیثا کا ہی اوسمین بہت تھوڑی بمقدار افیون کی داخل کرکے شیر زنان مین پیسکر کانون مین ٹپکائین - اگر درد گوش بوجہ پانی مین بیٹھنے خواہ نہانے کے پیدا ہو اوسکا علاج وہی ہی جو اپنے مقام خاص مین بیان کیا گیا ہے جہان پانی کا ذکر ہی - اور اگر درد گوش بسبب کسی برودت جاگرفتہ اور اندر کانون کے ٹھہری ہوئی سردی کے عارض ہو یا وہ سردی خارج سے پہونچی ہو اوسوقت قطورات روغنہاے گرم کے کرنے چاہئین جیسے روغن سداب اور روغن شبت اور روغن سنبل رومی اور روغن اقحوان روغن بلسان روغن بیدانجیر خواہ اسی قسم کے اور روغن یا کہ زیت مین کشنہ جوش دین اور صاف کرکے تقطیر کرین خواہ زیت ہمراہ فلفل اور فرفیون اور جندبیدستر کے یا غالیہ جندبیدستر بقدر ایک دانگ کے ایک مثقال روغن بان خواہ کسی اور روغن گرم اور خوشبو مین ملاکر استعمال کرین - اور کبھی ایسا مریض شراب خالص اور تیز نشہ کی پیتا ہی اور سو رہتا ہی جب سوکر اوٹھتا ہی اور بیدار ہو پھر مرض کا نام و نشان نہین ہوتا ہی - اگر سبب درد گوش کا ریح بارد ہو اوسمین وہی علاج نافع ہوگا جو باب دوی اور طنین مین مذکور ہوا یعنے وہ اقسام دوی اور طنین کے خواہ اور کسیطرح مرض گوش کا جسکا سبب فاعلی خواہ جسمین مادہ فاسد خلط چسپنیدہ ہوتا ہی خواہ بسبب برودت کے وہ مرض پیدا ہوتا ہی اوسکے علاج مین ایسے درد گوش کا معالجہ مذکور ہوگا - ایسے ہی درد گوش کے معالجہ مین نہایت مناسب یہ بھی ایک تدبیر ہی کہ مجمہ مین آب گرم بھرکر کانون کے اردگرد اوسکو لگادین - یا کانون مین سداب اور ماما یا قیسوم اور مرزنجوش انمین سے ایک خواہ دو یا سب کو روغن سوسن مین ملاکر ٹپکائین - یا جندبیدستر اور قیسوم اور مرزنجوش کے ساتھ استعمال کرین روغن سوسن مین پکاکر چھانین اور ٹپکائین - یا نطرون اور سرکہ ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین - یا عصارۂ نیل گوش مین نطرون اور سرکہ ملاکر ٹپکائین - اگر ان دواؤن سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو تو فربیون اور جندبیدستر روغن قسط کے ہمراہ یا قسط بحری اور زراوند کا استعمال کرین - کبھی درد شدید مین باجرہ کی سینک بھی نافع ہوتی ہی کہ نمدہ کی پوٹلی مین گرم کرکے سینکین - اگر درد گوش بوجہ ثبور اور چھوٹی چھوٹی پھنسیون کے پیدا ہوا ہی اوسکا علاج آئندہ باب ثبور گوش مین بیان ہوگا - اور اگر کانمین کیڑے پیدا ہونے سے درد ہوتا ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا اور اگر کوئی چیز کان کے اندر پڑگئی ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا پانی پڑگیا ہو خواہ پتھری اور سنگریزہ وغیرہ - اگر بسبب ورم داخل گوش کے درد پیدا ہوا ہی اوسمین خطرہ زیادہ ہی کہ یہ ورم قریب دماغ کے ہی اور اندیشہ جب ہی تک ہی کہ ورم کا مادہ مجتمع ہوکر پیپ نہ پڑجائے - ایسے درد ورمی مین بعد فصد اور استفراغ مادہ کے پہلے ملینات کا استعمال واجب ہی جو تبرید پیدا کرین خصوصاً دودھ کا ٹپکانا بار بار چاہیے تا روز سیوم اور اسی طرح روغن گل سرکہ مین پکاکر بطریق مذکور سابق اوائل مرض مین استعمال کرین - اوسکے بعد لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب تخم مرو دودھ مین ملاکر ٹپکائین - آب لبلاب کا ٹپکانا بھی ایسے وقت نافع ہی - اور کنجد کوفتہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکی ہی بعد ازان تا زوال مرض ہمیشہ نمادات یعنے سینک روغن زیت سے کرنی چاہیے جو اچھی طرح گرم ہو - روغن زیت کا شیرین ہونا چاہیے اور ہنگام ہو کہ اوسمین اوس روئی کو ڈبوئین جو باریک سلائی کے کنارے پر لپٹی ہوئی ہو اور گرم ہی گرم اوسی کانمین داخل کرین اور بار بار اسی طرح کرتے رہین - اور خارج از گوش ضماد و ملینات منفجہ کا کرین جو زیادہ قوی نہون - جب یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کرجاے اوسوقت کانمین لومڑی کی چربی اور دل یعنے کوے کی چربی کا لیپ کرین

یا مرہم باسلیقون ہمراہ روغن گل سگے یا روغن حنا یا چربی بط یا بڑے چوہے کی چربی کے ساتھ یا مرغ کی چربی اور بط کی چربی ملاکر مرہم بنائین اور ضماد کرین۔اگر ورم گوش زیادہ حار ہوا اوسوقت اس دوا کا استعمال کرین جو چربی بز کوہی اور اوسکے ہم وزن شہد اور میفختج اور زوفا سے مرکب کرکے اور بوزن مجموع چربی ڈالکر طیار کی ہو اور کان مین اس دوا کو ڈالنا چاہیے۔اس دوا سے زیادہ یہ دوا قوی ہی جو بقوت نضج پیدا کرتی ہی۔مردار سنگ سپید اور سپیدہ ہر واحد ایک اوقیہ کندر غبار آسیا صمغ صنوبر کبار ہر واحد تین اوقیہ زیت ایک رطل سوٗر کی چربی اور تازہ پیہ گوسپند دو رطل عصارہ تخم کتان بقدر کفایت ان سب کو بطور مرہم کے بناؤ۔کبھی شدت درد کی وجہ سے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہی مخدرات کا استعمال اوسی طرح کرنا چاہیے جیسے ہم آیندہ بیان کرینگے۔جب اس ورم مین پیپ پڑ جاے اور پک جاے اوسوقت لعاب تخم کتان یا روغن گل اور روغن بابونہ مع جملہ اون اشیاء کے استعمال کرنا چاہیے جو باب ورم مین ہم لکھین گے۔اگر ورم کان سے باہر ہوا سمین اندیشہ اور خطرہ کم ہی اوسپر آرد جو کا ضماد کرین یا وہ ضماد جو آرد باقلا سے بنایا جاتا ہی اور اسکا استعمال اجود ہی وہ ضماد یہ ہی۔آرد باقلا بابونہ بنفشہ آرد جو خطمی اکلیل الملک ان سب کو کوٹ پیسکر چھان لو اور آب نیمگرم روغن بنفشہ مین تر کرو اکثر بکوا اور روغن سمسم غیر مقشر آرد گندم کا لیپ کافی ہوتا ہی۔جو تنبورا اور پھنسیان کانون مین ہوتی ہین اونکے علاج مین اکثر توجو شاندہ تین یعنے انجیر خشک ہمراہ گندم کے کافی ہی کہ اوسے کانمین ٹپکائین یا اوسی سے فتیلہ بناکر کان مین رکھین کبھی تسکین درد اوس انبوبہ سے بھی ہوجاتی ہی جو اوپر ہم بیان کرچکے۔اور کبھی تخدیر پیدا کرنے کے واسطے وہ طریقہ بھی کافی ہوتا ہی کہ جسکو انبوبہ کے بعد متصل ہم نے بیان کیا ہی اسی فصل مین۔

فائدہ: دوائے مشترک دردہائے گوش کی

مشترک دوا اکثر اقسام درد گوش کے لیے خصوصًا وہ اوجاع جو مائل بہ برودت ہون یہ ہی کہ زیت انفاق مین چھچھوندر یا کھچوے کو پختہ کرین یا اون کیڑونکو پختہ کرین جو پانی کے گھڑے اور ٹھلیونکے نیچے ہوتے ہین یا مچھلی کا پتہ زیت انفاق مین ملاکر کرین یا چربی ورل یعنے گوہ کی یا چربی موش کبیر کی یا چربی لومڑی کی یا کلنگ کی یا روغن عقارب کہ بہت نافع ہی یا آب مرزنجوش تازہ یا سلافہ ورق غرب یا سلافہ خراطین مطبوخ مصفی مین جسمین پیہ بط پگھلاکر داخل کیا ہے۔اگر برودت مادہ مین شدید ہو تلخہ گاؤ کو روغن خیری مین اسقدر پکائین گمان یہ ہو کہ مرارہ گل گیا اور فنا ہوگیا اوسوقت اوتار کر رکھین اور اس روغن کی تقطیر کرین یہ قطور بھی عجیب النفع ہی۔کبھی جب درد گوش مین شدت ہوتی ہی اوسوقت استعمال مخدرات کی حاجت ہوتی ہی وہ مخدرات مثل فلونیا ے طین یا قرص زعفران یا قرص کوکب یا افیون اور جند بیدستر یا زعفران عورت کے دودہ مین پیسکر استعمال کرین۔لیکن ان مخدرات کے استعمال مین اتنا تامل کرین کہ جب احتمال قوی یہی ہو کہ اگر اب مخدرات کا استعمال نہو گا مریض پر غشی طاری ہوگی اوسوقت استعمال مخدرات کی اجازت ہی خصوصًا اگر اخلاط باردہ سے درد گوش عارض ہوا ہی اوسوقت استعمال مخدرات مین ضرور تامل کرنا چاہیے کیونکہ بارد مادہ کو مخدرات سے ضرر شدید پہونچے گا۔اگر استعمال مخدرات سے کوئی ضرر پیدا ہوجاے اوسوقت تنہا جند بیدستر کا استعمال کرنا چاہیے۔کبھی جند بیدستر سے قرص اسطور سے بنالیتے ہین کہ پہلے جند بیدستر کو اچھی طرح پیسا پھر افیون ڈالکر پیسا بعد ازان شراب خالص سے قرص بنالیا۔اگر درد گوش بوجہ کسی قرحہ مولمہ کے ہو حضض اور افیون کا دودہ کے ہمراہ استعمال کرین یا بیس عدد بادام مقشر اور بورہ اور افیون کندر ہر واحد ڈیرہ درہم زعفران (ربع اوقیہ) ان سبکو یکجا کرکے سرکہ شراب مین پیسین اور خشک کرکے رکھ چھوڑین اور بر وقت احتیاج روغن گل مین بھگوکر تقطیر کرین اگر پیپ پڑ گئی ہو سرکہ کے عوض شہد یا سکنجبین ملائین

فصل دوئی اور طنین اور صفیر کا بیان

جسوقت یہ مرض پیدا ہوتا ہی ہمیشہ آدمی ایک آواز ایسی سنا کرتا ہی کہ اوسکا سبب معلوم نہین ہوتا مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ کانون کے باہر سے آواز آرہی ہی۔کانون کے واسطے یہ مرض ایسا ہی جیسے آدمی کی آنکھونکے سامنے خیالات اور پتنگے سے اوڑتے ہین اور جسطرح اون خیالات کا وجود خارج مین نہین ہوتا فقط اسکی آنکھ کے مادہ کا اثر اون خیالات کی طرح طرح

صورت دکھلاتا ہی اوسی طرح یہ آواز دوی طنین کی بھی تصور کرنی چاہیے۔ اور چونکہ جو آواز کانون تک پہونچکر محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ ہوائے خارجی مین تموج پیدا ہوکر کانون تک پہونچکر آواز پیدا کرتا ہی اور ہم نے فرض کیا ہی کہ طنین اور دوی مین بلا تموج ہوائے خارجی کے آواز محسوس ہوتی ہی۔ پس ضرور ہوا کہ اگر تموج ہوائے خارج مین نہو تو کانون کے اندر کوئی مادہ ایسا ہی کہ اوسی کے تموج سے آواز پیدا ہوتی ہو پس وہ مادہ بخاری ہے جو تجاویف اندرون گوش مین قدرت خالق سے بھرا ہوا ہی۔ اس مادہ بخاری کا تموج کبھی تو ایسا خفیف ہوتا ہی کہ اوس سے کوئی مادہ بخاری موجودہ تجاویف گوش خالی ہو ہی نہین سکتا اور کبھی اسمین تموج زیادہ بھی ہوتا ہی مگر وہ بھی مخفی اور پوشیدہ رہتا ہی اور اوسی قسم کا تموج یہ بھی ہوتا ہی جس سے ہمارے کانونکا خالی رہنا دشوار ہی **مترجم کا قول** جو مادہ ہمارے بدن مین بھرا ہی اور اوس سے بخارات ہمیشہ اوٹھا کرتے ہین بوقت صعود بخارات کے تموج ضرور پیدا ہوتا ہی لیکن چونکہ وہ تموج ایسا شدید نہین ہی اور ہم کو عادت بھی پڑی ہے لہذا اوس سے جو آواز پیدا ہوتی ہی ہمکو سنائی نہین دیتی ورنہ جب تک ہم زندہ ہین اور غذا کا تناول وغیرہ اچھی طرح کرتے ہین اون بخارات کی پیدائش اور اس تموج کا ہر وقت واقع ہونا لازم ہی متن جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض ابدان مین اتنی ہی تموج پیدا ہونے سے آواز دوی اور طنین کی سنائی دیتی ہی اور بعض کو سنائی نہین دیتی تو ہمکو دریافت کرنا چاہیے کہ جنکو سنائی دیتی ہی کسوجہ سے سنائی دیتی ہی پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ سبب ہی کہ جن لوگونکو ادنی سے تموج بخارات سے دوی اور طنین کا احساس ہوتا ہی اونکی حس بہت تیز ہے اور وہ لوگ ذکی الحس ہین جیسے ہم نے تخیل خیالات چشم مین بیان کیا ہی یا آنکہ وہ لوگ ضعیف الحس ہین کہ تھوڑے سے تموج کو بوجہ ضعف کے دریافت کر لیتے ہین اور اونکو انفعال ہوجاتا ہی جسطرح کہ ضعیف آدمی کو تھوڑی سردی مین سردی اور تھوڑی سی گرمی مین گرمی کی ایذا پہونچتی ہی۔ اور اسباب ضعف مزاج گوش کے وہی ہین جنکو اصناف سوء مزاج مین تم دریافت کر چکے۔ پھر اگر تموج بخارات اتنا مخفی اور پوشیدہ نہو جو اوپر بیان کیا بلکہ اوس سے زیادہ ہو اور اوسکی مقدار اس سے بڑہ کر ہو جسمین قوی الحس اور ضعیف الحس کا حال مختلف ہوتا ہی یعنی اتنا زیادہ ہو کہ قوی اور ضعیف دونون اسکا احساس کر لین اوسوقت معلوم کرو کہ یہ دوی اور طنین بسبب ایسے محرک بخار کے پیدا ہوتی ہی جو تموج معتاد سے زیادہ تحریک اور تمویج بخارات کرتا ہی۔ بخار مین تموج پیدا کرنے والا یا تو ریاح ہین جو اطراف اور نواحی سر مین پیدا ہوے ہین کہ اوسی جگہہ وہ ریاح متحرک ہوتے ہین۔ یا کوئی آواز جوش کی کسی زرداب اور صدید سے اوٹھتی ہی جو سر مین پیدا ہوا ہی یا ریم مین جوش اور غلیان ہوتا ہی جو سر مین بھرا ہی۔ یا کیڑے سر مین پڑ گئے ہین کہ جب وہ مجاری اور مقامات سر مین چلتے پھرتے ہین اوسوقت تموج پیدا ہوتا ہی۔ ان اسباب مذکورہ کی پیدائش کا سبب یا تو اضطراب اور جوش اخلاط بدن کا ہی جیسے حمیات مین ہوتا ہی۔ یا ابتداے نوبتہاے حمیات مین ایسا ہی غلیان ہوتا ہی۔ یا امتلاء زائد بعد افراط اور خصوصاً سر مین امتلا ہونی اسکا سبب ہی جیسے بعد سکر اور مستی زائد کے ہوتا ہی۔ یا کوئی اضطراب ایسا ہی جو بطرف دماغ کے متوجہ ہو رہا ہی جیسے بعد سخت ورزش کرنے کے۔ اور بعد پہونچنے کسی صدمہ اور ضربہ کے ایسا ہی ہوتا ہی۔ کبھی یہ اضطراب بسبب اضطراب حرکت کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک مادہ لرج کے ہوتا ہی جو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ متحلل ہوکر ریح بنتا جاتا ہی اسی سبب سے ہمیشہ دوی اور طنین موجود رہتی ہی۔ کبھی یہ بات شدت خوا لینے خلوے معدہ کی وجہ سے ہوتی ہی احکا سبب بھی اضطراب ہی اون رطوبات کا جو بدن مین پراگندہ ہین مگر ٹھہرے ہوے کیونکہ جب طبیعت غذا کو نہین پاتی ناچار اونھین رطوبات کی طرف متوجہ بہ تحلیل ہوتی ہی اور انمین حرکت پیدا کرتی ہی۔ کبھی دوی اور طنین بعد استعمال ایسے ادویہ کے پیدا ہوتی ہی جنکی خاصیت یہ ہی کہ اخلاط اور ریاح کو اطراف سر مین حبس کر دین۔ اور سبب مرض دوی کا کبھی خود کان ہی کے اندر موجود ہوتا ہے اور کبھی بشرکت معدہ خواہ اعضاے دیگر یہ ریاح جو مورث وہی ہین کانون تک پہونچتے ہین **علامات** جو دوی ہمیشہ متصل رہی پس اوسکا سبب خاص سر مین ہی۔ اور اگر کبھی دوی مین سکون ہوجاے اور پھر ہیجان ہو اور یہ اختلاف سیری اور گرسنگی مین یا بوقت حرکت اور شدت

حرارت اور برودت کی پیدا ہوا ایسی دوی بمشارکت دیگر اعضا کے ہوتی ہے - پھر اوسکے بعد ہیئت خاص اس آواز کی بھی اسکی شناخت کراتی ہے مثلاً کبھی دوی کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کوئی شئے اوپر کو چڑھتی ہو یہ قسم دوی کی اکثر بشرکت تمام بدن یا فقط معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے - یا آواز دوی کی اپنی ہی جگہ گونجتی ہوئی محسوس ہو جیسے درختون کے پتون کی آواز کہ اوسی جگہ گھوم گھوم کے بجا کرتے ہین اس دوی کا مادہ یہی سر مین ٹھہرا ہوا ہے اور اگر ہمراہ دوی کے تپ اور درد بھی ہو اور اس سے پرہیزی اور قشعریرہ بھی پیدا ہو جاوے معلوم کرو کہ ریم اور قیح مجتمع ہوتا ہے - اور اگر دوی کی پیدائش بر سبیل خفیہ ملے الاتصال ہوا کرے اوسکی پیدائش کسی خلط بالزوجت سے ہوتی ہے - جو دوی بسبب ذکاوت حس کہ ہوا اوسپر دلیل یہ ہے کہ بدن مریض کا ریاح اور امتلاء اخلاط سے پاک ہو اور سماعت بھی اچھی ہو اور بروقت گرسنگی اور خلوے معدہ کے ہیجان دوی کا ہوتا ہو - جو دوی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے وہ بعد استفراغات اور حمیات کے ہوتی ہے - جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہوتی ہے اوس سے پہلے جو انزال اور زیادتیان نامناسب گذری ہین وہی اوسپر دلیل ہوتی ہین - اکثر دوی سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ دفعتاً عارض ہوتی ہے اور ہمراہ دوی کے التہاب بھی ہوتا ہے - اور جو دوی سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے وہ رفتہ رفتہ بے التہاب کے ہوتی ہے علاج جمیع بیماران مرض دوی اور طنین کو حمام اور دھوپ اور حرکت عنیف اور چیخنے چلانے سے اور قے کرنے اور زیادہ امتلاء معدہ سے پرہیز کرنا واجب ہے اور طبیعت انکی ملین اور نرم رہنی چاہیے قبض پیدا ہونے نہ پاوے - جو دوی بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوئی ہو اوسکے علاج مین اول مقصود علاج اوسی عضو کا رہے جسکی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے خصوصاً معدہ کہ اگر اوسکی شرکت سے دوی عارض ہوئی ہو پہلے اوسکا تنقیہ کرین پھر دماغ اور کانونکی اصلاح کا قصد کرین کہ دماغ اور کانونکی تقویت کرین - دماغ کی تقویت روغن آس اور کانون کی تقویت روغن بادام وغیرہ سے کرنی چاہیے - تقویت کی تدبیر کرتے وقت دماغ اور کانون کا مزاج اصلی جو ہے اوسکی بھی رعایت کرنی چاہیے - اور اوسکی معونت سے اون قواعد معلومہ کا برتاو کیا جاوے گا جو ایسے مزاج کے لیے بکار آمد ہین - اسی طرح جو دوی بسبب امتلاء بدنکے پیدا ہوئی ہو پہلے بدن اور سر کا تنقیہ کرنا چاہیے اون ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہین اور تلطیف تدبیر یعنے غذا مین کمی اور لطیف غذاؤنکا استعمال کرنا چاہیے - جو دوی کسی تپ کے بحران مین عارض ہو اوسکے علاج مین تحریک طبیعت سے بچنا چاہیے اور کچھ تدبیر اوسکی نکرنی چاہیے اسلیے کہ یہ دوی تپ کی دور ہوتے ہی خود بخود دفع ہو جائیگی - جو دوی سرعۃ الحواس اور ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے علاج مین بعض اطبا مخدرات کا استعمال تجویز کرتے ہین مثلاً روغن گل کو سرکہ مین بطور مذکور سابق پکا کر ہمراہ افیون یا روغن بنگ کے استعمال کرین یا شوکران اور جندبیدستر کو روغن مناسب کے ہمراہ ان سب ادویہ مین اصلح تجویزات یہ ہے کہ جب صنوبر اور جندبیدستر کو کسی روغن کے ہمراہ پیسین اور تقطیر کرین - جو دوی بسبب قیح کے پیدا ہوئی ہے علاج ورم اور قیح سے اوسکی تدبیر کرین جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہو استعمال اون دواؤنکا کرین جنسے تعدیل مزاج عارضی کی ہو اور وہ قطورات اوپر مذکور ہو چکے - اور جو دوی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ بوجہ سرسام کے طبیعت نے کان کیطرف دفع کیا ہے اوسکے علاج کے طریقے سب مذکور ہو چکے

طرش کا بیان جو طرش بعد سرسام اور حمیات حادہ کے پیدا ہوتا ہے اوسکے لیے دوائے خاص یہ ہے کہ عصارۂ افسنتین کو روغن گل اور مرہ گاو اور روغن سوسن کے ہمراہ استعمال کرین یہ علاج نہایت اچھا ہے - اور جو طرش کسی خلط بارد بالزوجت کے سبب سے پیدا ہوا ہے اوسکے لیے یہ قرص مخصوص مجرب ہوا ہے خربق ابیض تین درم ہم زعفران پانچ درہم نطرون دس درہم ان سبکے قرص طیار کرین - منجملہ ادویۂ مجربہ کے جو مشترک اور جامع فوائد اقسام طرش کو ہے خواہ وہ طرش ضعف سے پیدا ہوا ہے یا سدہ سے یا کسی خلط سے وہ یہ دوا ہے - قرنفل تخم انگندناہر واحد نصف درہم مشک ایکدانگ آب مرزنجوش مین پیسکر ٹپکائین یا آب سداب یا شراب مین ملاکر استعمال کرین - اسی طرح

طبیخ برگ صنوبر اور طبیخ برگ شمشاد اور طبیخ ورق غار بھی سودمند ہے۔ واجب ہے کہ تمام اقسام کے طرش کے بیمار رات کی غذا سے پرہیز کریں یعنے رات کو فاقہ سے
رہیں۔ بعض متقدمین علمائے علم طب کا قول ہے کہ صغیر اور کم سن کے واسطے کوئی شے دوائے فوتنج سے زیادہ واسطے حافظہ کے نافع نہیں ہے اور یہ دوا اس
فائدہ کے واسطے براہ تجربہ ایسی ہے کہ جتنی دوائیں خدا نے پیدا کی ہیں اون سب سے اسکا نفع زیادہ ہے۔ اسکے واسطے قطور تنہا بھی نافع ہے۔ زوفا برگ
صنوبر حب غار باہم ملا کر قطور طیار کریں۔ معالجۂ طرش اور وجع میں تامل کرنا ضرور ہے اون معالجات مشترکہ میں اور خصوصًا وہ معالجات مشترکہ جو
امراض باردہ میں مذکور ہوئے ہیں علاج قیح اور مدہ کا کانمیں جو مدہ یا قروح پیدا ہوتے ہیں۔ اول اور مقدم سب ہی یہ تدبیر ہے کہ تلطیف غذا
کرنی چاہیے اور ایسی غذا کا استعمال کرنا لازم ہے جس سے خلط پاکیزہ اور شیرین اور محمود یعنے خون پیدا ہو۔ اور یہ غذا لحوم اور بقول مناسبہ
سے ہونی چاہیے اور ازالہ تدبیر کا اوس جانب کرنا چاہیے جیسے کیفیت معتدلہ مقتضی ہے اور اگر مزاج مریض بنظر خصوصیت کیفیت موجودہ کے ماء الشعیر
کے استعمال کو مقتضی ہو ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ ریاضت میں خفت کرنی لازم ہے اور عطوسات اور غرغروں سے مادہ کو ناک اور منھ کی طرف
مائل اور راجع کر دینا چاہیے۔ پھر چونکہ قروح گوش دو حال سے خالی نہونگی یا تو ایسے ہیں کہ حس بصری وغیرہ سے محسوس ہو سکتے ہیں اور یا
دور تر اور عمیق ہیں جہان نظر کام نہیں کرتی ہے اور نہ ہاتھون سے ٹٹول کر دیکھنے سے مقدار اور کیفیت معلوم ہو سکتی ہے پس جو قروح ظاہر ہیں
اونکو شہد اور سرکہ سے سرد پانی میں ملا کر دھو ڈالنا چاہیے یا سکنجبین اور پانی خواہ شراب اور پانی سے دھونا چاہیے۔ یا طبیخ عسل میں خشک
گل سرخ ملا کر اوسکے بعد ایسی چیزون سے پھونکنا چاہیے جو خشکی پیدا کریں جیسے زاج سوختہ وغیرہ۔ کبھی جن قروح میں پیپ پڑ گئی ہو اونمیں روغن
شہدانج کا نفوخ کیا جاتا ہے۔ اور مناسب تر یہ ہے کہ روادع کا استعمال کیا جائے اور جریان قیح کو روکنا چاہیے جب تک بافراط جاری نہو
بلکہ ادویۂ مناسبہ سے دھو کر مجلی دوا جیسے آب مُر اور روغن گل کا استعمال کریں ایضًا عصارہ برگ زیتون اور شہد کا قطور استعمال کریں اور شراب
انگور تازہ کی تقطیر کانمیں کرنی خصوصًا اگر اوسکے ہمراہ شہد بھی ہو مفید ہوتی ہے۔ اسی طرح عصیر برگ بید یا اوسکے جوشاندہ کا قطور کرنا چاہیے۔ یا شب یمانی
سوختہ اور مر ایک ایک درہم پیسکر ہمراہ شہد کے صوف کے ذریعہ سے کانمیں بطور پاسہ کے رکھیں۔ خواہ دم الاخوین اور زبد البحر اور انزروت اور
بورۂ ارمنی اور مر اور بان اور شیاف مامیثا یہ سب اجزا ہموزن پیسکر ذرور کریں اسطرح پر کہ ان دواؤن کو پیس کے ایک بتی پر چھڑکیں اور
اوس بتی کو ایک سلائی پر لپیٹ کر اوسکو شہد میں ڈبو کر کانمیں رکھیں۔ اگر قروح میں درد ہوتا ہو اونکا علاج خبث الحدید سے کریں کہ اوسکو درشت پیسکر اوسمین
ایسی دوا ملائیں جس سے تخفیف بھی پیدا ہو اور درد میں بھی سکون ہو جائے یہ دوا جیسے روغن بادام ہمراہ صبر اور مر اور زعفران کے۔ اور
کبھی بوجہ شدت درد کے تھوڑی سی افیون بھی ملائی جاتی ہے۔ اور استعمال دوائے راسی کا جو مذکور ہو چکی ہے بھی نافع ہے۔ اسلیے کہ دوائے
راسی میں باآنکہ قوت تخفیف ہے ساتھ ہی اوسکے مسکن وجع بھی ہے۔ اور ایسے وقت وہ مرکبات جنکا ذکر قرابادین میں ہم نے کیا ہے وہ بھی
نافع ہوتے ہیں۔ اور کبھی اقراص انزروت بھی مفید ہوتے ہیں۔ یہ بھی مفید ہے کہ خستۂ ہلیلہ اور مازو کو سوختہ کرکے روغن خیری میں آمیختہ کریں
اور السی کے تیل کی تلچھٹ ملا کر استعمال کریں۔ مرہم اسفیداج اور مرہم باسلیقون دونون ملا کر اسکا قطور بھی نافع ہے۔ جو قروح اندر کانکے
دور تر واقع ہوں اور پرانے ہو جائیں اونکی رداءت زیادہ ہوتی ہے کہ بیشتر ہڈیاں گھل جاتی ہیں۔ اون قروح پر اتساع مجری یعنے آمد ریخ
پھیل کر ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے اور پیپ اور ریم بکثرت نکلنے سے اونکی شناخت ہوتی ہے۔ اوسوقت قطران شہد میں ملا کر ٹپکانیکی ضرورت ہوتی ہے
یا تلخۂ زاغ اور سنگ پشت کو شیر زنان میں ملا کر قطورہ کریں۔ یا قردمانا اور نطرون انجیر کے دانہ نکالکر اس سے فتیلہ طیار کریں اور چرک وغیرہ
صاف کرکے استعمال کریں۔ اور اسی طرح جملہ ادویہ کے استعمال کے لیے چرک اور ریم وغیرہ کو پاک کرنا لازم ہے منجملہ ادویۂ قوی کے ایسے

قروح کے واسطے توبال نحاس ہمراہ زرنیخ اور شہد اور سرکہ کے یا سیل خبث الحدید کا یا کہ خود خبث الحدید بریان کرکے اور پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہوجاوے اور یہ کیفیت متواتر بریان کرنے سے پیدا ہوگی اگر سرکہ شراب کے ہمراہ بریان کریں اور جب سرکہ میں آمیختہ ہوکر مثل شہد کے گاڑھا ہوجاوے اوسوقت اوسکی تقطیر کرنی چاہیے - اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے زنگار اور تانبے کے چھلکے جو خراد سے اوترتے ہیں ہر واحد چار درہم عصارۂ کراث یعنے گندنا ایک اوقیہ شہد سپید بقدر ضرورت سبکو ملاکر استعمال کریں - جب قیح زیادہ نکلنے لگے اوسوقت ضرور ہے کہ فتیلہ کا استعمال کریں اسطرح پر کہ اوس فتیلہ کو تلخۂ گاو میں ڈبوکر کانمین رکھیں یا چھوٹے چھوٹے لڑکونکا پیشاب بطور قطور کے استعمال کریں اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ خبث الحدید کو دھوکر چند مرتبہ کسی ماہی توے پر بریان کریں اور سرکہ میں پکاکر قطور کریں - اگر ہمراہ قیح کے درد بھی ہو اور قرحۂ مزمنہ بھی ہو اوسوقت نبیذ غلیظ کو روغن گل میں گھیپ کر قطور کریں خواہ نبیذ مذکور کو آب گندنا یا آب ماہی شور جسے سمک ملح کہتے ہیں اوسمیں گھیپ کر استعمال کریں - بسبب بوجہ شدت درد کے احتیاج استعمال مخدرات کی ہوتی ہے پس مناسب ہے کہ صبر اور افیون اور زعفران کو شہد میں ملاکر تقطیر کریں - جبکہ استعمال ادویۂ مجففہ سے رطوبت کا نکلنا بند ہوجاوے اوسوقت روغن گل کی تقطیر کرنی چاہیے اور لازم ہے کہ خشک ریشہ جو کان میں ہو اوسکو بخوبی اخراج کردیں اوسکے بعد دواے منبت لحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی کا استعمال کریں - خلاصہ یہ ہے کہ ریم کا نکلنا بند کرنا چاہیے بلکہ ایسی ہی تدبیر کرنی چاہیے کہ ریم پیدا نہونے پاوے اور جسقدر پڑ گئی ہے وہ نکلجاوے اور قرحہ خشک ہوجاوے - اکثر معالج لوگ جو حیلہ سے امراض کا علاج کرتے ہیں اونکا یہ بھی طریقہ ہے کہ قرحۂ گوش کے علاج میں چیتھڑے بھر دیتے ہیں کہ سیلان ریم بظاہر اون خرقون کے جذب کرنے سے رک جاتا ہے اور بیمار کو منع کرتے ہیں کہ اوس کروٹ نہ سووے جس کانمین قرحہ پڑا ہے - اور یہ ممانعت فقط اسے فریب دہی کی راہ سے کرتے ہیں تاکہ ریم کا سیلان مریض کو معلوم نہوگا اسلیے کہ وہ ریم اندر کی طرف جائیگی ایسی تدبیر سے چونکہ ریم اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور اوس نرم گوشت پر گرتی ہے جو کان کے اندر ہے لہذا ورم بیخ گوش میں پیدا ہوتا ہے پھر اوس ورم کو بعد انضاج کے دفع کردیتے ہیں اور سیلان مدہ دفع ہوجاتا ہے کانوں سے خون کا انفجار کبھی تو کان سے خون کا برآمد ہونا بطور رعاف بحرانی کے ہوتا ہے اور ایسا انفجار دم مفید ہے - اور کبھی امتلاے خون فاسد کی وجہ سے کسی رگ کے پھٹ جانے یا رگ کے منھ کھل جانے یا کٹ جانے سے خون جاری ہوتا ہے - اور کبھی کسی دھمک کا صدمہ پہونچنے سے یا کسی قسم کے چوٹ لگنے سے انفجار خون کا ہوتا ہے علاج جو خون بطور بحران کے ہو اوسکا حبس کرنا ہرگز جائز نہیں ہے جب تک کہ اوسکی وجہ سے غشی کی نوبت نہ پہونچے اور ضعف مفرط پیدا ہو - سوا ایسے خون کے اور جملہ اقسام کا انفجار خون روکنا چاہیے - حبس خون کا تین قسم کی دواؤن سے ہوتا ہے یا تو ادویۂ قابضہ کا استعمال کریں یا ادویۂ کاویہ یا ادویۂ مبردہ سے - ادویۂ قابضہ جیسے مازو کو سرکہ خواہ پانی میں جوش دیں یا طبیخ عوسج کو اور اکثر اس طبیخ میں شراب کہنہ بھی یا سرکہ بھی ملایا جاتا ہے - اسی طرح شیاف مامیثا اور حضض اور طبیخ برگ درخت مصطگی یا انار کو سرکہ میں پختہ کرکے نچوڑلیں مبردات سے علاج اسکا جیسے عصارۂ عصی الراعی اور لسان الحمل ہمراہ شراب کے یا شیاف مامیثا اور افیون - کاویہ ادویہ سے جیسے عصارۂ بادروج ایک دوا اسکے واسطے عجیب النفع ہے کہ انفحہ ارنب کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں یا عصارۂ کراث کو سرکہ ملاکر - منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ دونوں گردہ نرگاو کے اور اوسی کی تھوڑی سی چربی اوسمیں تھوڑا سا نمک ملاکر نیم بریان کرکے پانی اوسکا نچوڑیں اور کانمین ٹپکائیں - چرک اور سدۂ گوش کا علاج علاج خفیف اوسکا یہ ہے کہ روغن بادام شیرین کا وہ بادام جو پہاڑ پر پیدا ہوتا ہے خاص کر جسکو اوسکی تقطیر کریں اور صبح کو حمام کریں اور کان کو زمین گرم پر رکھیں کہ چرک اوسکی گرمی سے پگھل جاوے - چرک کے لیے سرخ پھٹکری پیسکر پھونکنا بھی نافع ہے - ایضاً قرد مانا ایک مثقال بورۂ ارمنی نصف مثقال انجیر سپید اسقدر جسمین یہ دوائیں لت ہوجائیں اس مرکب سے ایک فتیلہ بناکر طلا کریں - تلخۂ بکری کا

روغن افراسیون مین ملاکر ٹپکانا یا فراسیون سوختہ سائیدہ یا آب فراسیون سوختہ سائیدہ یا آب عشر بیون یا شونیزہ کو سرکہ مین گھلا کر اتنی دیر اوسے آگ پر رہنے دین کہ اوسکا جوش فرو ہو جاے اور روغن گل کی آمیزش کرکے تقطیر کرین - یا بورہ کو انجیر کے بیچ نکالکر انجیر کے ساتھ پیسکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور کانمین رکھین اور تیسرے روز گولی کو نکالین کہ اوسکے ہمراہ چرک وغیرہ بھی نکل آئے گی اور زیادہ نکلے گی اوسکے بعد کان کا بوجھ جاتا رہیگا اور ہلکا پن بخوبی پایا جائے گا - اور بیشتر اس گولی مین قردمانا اور ہینگ بھی شریک کر دیتے ہین - ان سب سے قوی تر یہ ہی کہ برگ حنظل کو نچوڑ کر اوسکا عصارہ کانمین ٹپکائین - یا بورہ اور ہرتال برابر لیکر شہد مین گوندہ کر سرکہ مین تر کرین اور کانمین ٹپکائین اور ایک گھنٹہ تک صبر کرین بعد ازان ماء العسل سے دھو ڈالین خواہ گرم پانی سے دھوئین - انھین ادویہ مین سے یہ فتیلہ بھی ہی کہ زیت اور روغن بابونہ اور روغن ناردین مین فتیلہ کو تر کرکے رکھین - بعض لوگ کہتے ہین کہ طرش جو بسبب چرک کے عارض ہو اوسکے لیے کافور بھی بہت نافع ہی اور شاید طرش مراری کے لیے مفید بھی ہو - منجملہ مجربات کے زیت العقارب بھی ہی کہ صمم کو دور کرتا ہی - اور سدہ وسخیہ کے واسطے یہ فتیلہ بھی نافع ہی - ترہ تیزک اور بورہ سے فتیلہ بناکر تین شبانہ روز کانمین رکھین تیسرے روز جب نکالین گے اوسکے ہمراہ چرک بھی بہت سا نکلے گا - اسی طرح فقط شبت سے فتیلہ بناکر رکھنا بھی مفید ہی سدہ جو کانمین پڑ جاے کبھی یہ سدہ اصل خلقت مین ہوتا ہی کہ ایک جھلی روزن گوش پر ایسی ہوتی ہی جیسے سدہ - اور کبھی چرک اور میل کے سبب سے سدہ پڑتا ہی - اور کبھی خون بستہ ہو کر سدہ ڈالتا ہی - کبھی کسی گوشت زائد کا سدہ ہو جاتا ہی - یا کوئی ثولول یعنی مسہ بطور سدہ کے ہوتا ہی - اور کبھی کوئی ٹھیکری سنگریزہ یا کوئی چھوٹی سی گٹھلی وغیرہ کانمین پڑ جاتی ہی اور سدہ معلوم ہوتا ہی - اور کبھی کوئی حیوان چھوٹا سا جیسے مچھر وغیرہ کانمین گھسکر مر جاتا ہی اور سدہ کا گمان ہوتا ہی - کبھی کسی خلط بالزوجت کی موجودگی سے سوراخ گوش بند ہو کر سدہ کا گمان پیدا کرتا ہی - یا مجاری عصبہ گوش کہ اوسی خلط سے مسدود ہو جانے سے آدمی کو ایسا محسوس ہوتا ہی کہ اوسکے کان بند ہو گئے ہین - اور کبھی بسبب کسی ریح شدید کے جو کانمین داخل ہوئی ہو اوسکے بعد ایسی ہی کیفیت پیدا ہوتی ہی علاج اگر یہ سدہ کسی صفاق یعنی پردہ اور جھلی یا گوشت کے سبب سے پیدا ہوا ہی براہ اصل خلقت کے اور اندروار زیادہ ہٹا ہوا ہے اوسکا علاج تو بہت دشوار ہی - اور اگر ظاہر مین ہی یعنی اندروار زیادہ نہین ہی تو علاج بسہولت ہو سکتا ہی - اندرونی سدہ مذکورہ کے علاج مین کسی باریک آلہ سے ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ سدہ کو بآسانی کاٹ ڈالین - پھر خون کو بند کرنا اور زخم کو اچھا کرنے کی وہ تدبیر کرین جسے ہم عنقریب بیان کرتے ہین - اور اگر سدہ ظاہر مین ہی اوسے ایسی چھری سے کاٹنا چاہیے کہ دندانہ دار اور اسکی باڑہ ہو جس سے بواسیر الانف کو بیچ سے گول گول قطع کرتے ہین اور اس چھری کا نام سکین شوکی ہی یعنی کانٹے دار چھری - اور بعد ازان کہ وہ سدہ کٹ جاے سبز پھٹکری کا ذرور کرین خواہ اور کوئی دوا جو خواص مین قائم مقام اسکے ہی کہ گوشت اوگنے کو منع کرتی ہی - اگر سدہ کسی چیز کے چبھ جانے سے پڑا ہی پس تقطیر روغن کی کرین جیسے روغن گل یا سوسن اور خیری وغیرہ - پھر اگر یہ گودنے والی شی جو کانمین چبھ گئی ہی کوئی حیوان مثل پشہ وغیرہ کے ہو کہ وہ کان کے اندر گھس کر مر گیا ہی اوسوقت کانمین کسی روغن کو زور سے ڈالین کہ اوسی شے کو ہٹا دے اور روزن گوش کو کھول دے بعد ازان اوس آلہ سے جو منقیۃ الاذن کہلاتا ہی یعنی جس سے کان میلے کان کو صاف کرتے ہین اوسکے ذریعہ سے باہر نکال لین اوسی جانور وغیرہ کو - اگر سدہ کسی زائد گوشت کے سبب سے پڑا ہی یا ثولول اور مسہ کے سبب سے پیدا ہوا ہی پس لازم ہی کہ پہلے کان کو آب گرم اور نطرون سے دھوئین بعد ازان مس سوختہ اور ہرتال سرخ خوب پیسکر سرکہ ملاکر ٹپکائین کہ اوس گوشت کو جلا دے - اوسکے بعد زخم کا علاج کرین - اطبانے ذکر کیا ہی کہ ہمیشہ مرارہ خنزیر کا ایسے سدہ کے واسطے ٹپکانا بہت نافع ہی - اور جس سدہ مین انسان کو تخیل ہوتا ہی کہ اوسکا کان بند ہو گیا ہی اوسکے واسطے ٹپکانا روغن سوسن یا مرارہ گاو کا آب برگ چقندر کے ساتھ مفید ہی - عصارہ

شہد اور عصارۂ حنظل کو سدۂ گوش مین خاصیت عجیب ہی۔ اور اگر سدہ چرک کی وجہ سے پڑا ہی ادسکا علاج تو ابھی اوپر کی فصل مین بیان ہو چکا ہے۔ منجملہ ادویہ نافع کے جو سدۂ وسخیہ مین مفید ہوتی ہین یہ فتیلہ ہی کہ ف یعنے ترہ تیزک اور ثوم یعنے لہسن سی ایک فتیلہ طیار کرین اور تین شبانہ روز برابر کانمین رکھے رہین ادسکے بعد نکال ڈالین۔ اس سی زیادہ قوی دوا کہ جو سوراخ گوش کو بھی پاک کر دیتی ہی قرص خربق ہی ادسکا نسخہ یہ ہی۔ خربق سپید دو مثقال نطرون سولہ مثقال زعفران تین مثقال باریک کوٹ کر سرکہ ملا کر پیسین اور قرص طیار کرین۔ اور بروقت حاجت سرکہ مین گھول کر تقطیر کرین کہ نفع عجیب پیدا کرتا ہی۔ جو سدہ براہ خلقت پڑ جاتا ہی ادسکی یہ صورت ہی کہ اصل خلقت مین سوراخ ہی کانمین نہین ہوتا یا سوراخ تو ہوتا ہی مگر اندر سے بند ہوتا ہی ایسے کانمین سوراخ عمل ید یعنے جراحی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی کہ اگر خراش اور ٹھوکنا اپنا اثر اندرونی پردہ صماخ تک کرے نفع ہو جاتا ہی۔ اور کبھی کوئی حیلہ و تدبیر ازالۂ سدۂ خلقی مین بکار آمد نہین ہوتی **رض گوش** یعنے گوش کا کسی صدمہ سے پارہ پارہ ہونا۔ بقراط کی رائے یہ ہی کہ اسکا علاج نکرنا چاہیے اور بعد زمانہ بقراط کے لوگون نے اسکا علاج کرنا اختیار کیا ہی کہ اقاقیا اور مر اور صبر اور کندر لیکر سرکہ کے ذریعہ سے ایک لطوخ طیار کرکے استعمال کرتے ہین یا سپیدۂ بیضہ یا لب خبز کو شہد کے ساتھ **حکۃ الاذن** یعنے کانمین خارش پیدا ہونی۔ آب افسنتین مین بعض ادہان کو ملا کر یا افسنتین کو کسی روغن مین جوش دیکر استعمال کرین

دخول الماء فی الاذن کانمین پانی چلا جانا۔ کبھی نہانے مین بے احتیاطی کرنے سے اور اچھی طرح رکھ رکھاؤ نکرنے سے کان کے اندر پانی چلا جاتا ہی حمام مین غسل کرے یا اور کہین نہائے پھر نہایت ایذا ہوتی ہی اور ورم پیدا ہو جاتا ہی اور درد شدید ہوتا ہی **معالجات** انمین سے چوسنا اور ادسکے ذریعہ سے پانی کھینچ لینا بہت مفید ہی ادسکے بعد روغن بادام شیرین کو ٹپکانا چاہیے۔ اور کبھی کھانسے اور چھینک آنے سے بھی پانی نکلجاتا ہی۔ یا ایک لکڑی سوئے کی لین خواہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا چوب بردی کا لین جو بقدر ایک شبر یعنے بالشت کے ہو اور ادسکے ایک سرے پر چار اونگل تک روئی لپیٹین اور زیت مین ڈبو دین لیکن دوسرا سرا ادسکا لوکدار بنا ہوا ہو ادسی کو کانمین درست بٹھائین اور ادس شخص کو دوسرے پہلو لٹائین۔ بعد ازان جس کنارہ پر روغن زیت لگایا ہی ادسے جلا کر روشن کرین تاکہ سوراخ سے لکڑی کی حرارت کا اثر کان کے اندر پہونچے ادسی وقت بسرعت ادس لکڑی کو کھینچ لین کہ ادسکے ہمراہ جو پانی وغیرہ کانمین ہی وہ بھی نکل آئے گا۔ منجملہ ادن معالجات کے جو ایسے وقت خصوصاً ابتدا مین نافع ہین یہ ہی کہ ایک چلو پانی سی کانکو بھر دین اور ادس شخص کو ادسی طرف کان جھکا کر ایک پانون پر کھڑا کرین تا اینکہ سارا پانی نکلجائے گا۔ کبھی زراقہ کے ذریعہ سے بھی پانی کو نکالتے ہین اسطرح پر کہ ادسکا سرا پکڑ کے اور ادسکے عمود کو کھینچتے ہین کہ ادسکے ہمراہ پانی سب نکل آتا ہی۔ کبھی اگر تھوڑا سا پانی کانمین پڑ جائے تو فقط روغن کا ڈالنا ہی کافی ہوتا ہی۔ یا دودھ کو گرم کرکے ڈالنا پے درپے خصوصاً اگر درد باقی ہو اور پانی نکل گیا ہو اوسوقت یہ ترکیب بہت مناسب ہی۔ اور اگر درد زیادہ اذیت دے ضماد پوست خشخاش اور اکلیل الملک اور بابونہ اور بنفشہ اور خطمی اور تخم کتان اور آرد جو کا شیرزنان کے ساتھ کرنا چاہیے۔

دخول حیوانات کا کانونمین کبھی جانور اور دیدان کا اندر کان کے پڑ جانا بذریعہ شدت درد کے معلوم ہوتا ہی اور درد کے ہمراہ خدش یعنے رگڑنا اور خود بخود حرکت ہونے سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ شاید کوئی جانور گھس گیا ہی اور یہ حرکت خواہ رگڑ مقدار مین ادتنی ہی ہوتی ہے جتنا ادس حیوان کا جثہ ہو اور دیدان کا دخول بذریعۂ دغدغہ کے دریافت ہوتا ہی کہ بار بار کوئی شی ہلتی اور چبھتی ہی **معالجہ** عام طور کا علاج ان جملہ اقسام مین قطران کی تقطیر سے کیا جاتا ہی کہ اس تقطیر سے فوراً تسکین حرکت حیوان مین ہو جاتی ہی اور ادسکا ہلنا موقوف ہو جاتا ہی یا تو مر جاتا ہی خصوصاً اگر کوئی چھوٹا کیڑا داخل گوش ہوا ہو تو فوراً مر جاتا ہی۔ اسی طرح عصارۂ قثاء الحمار کی تنہا یا مع سقمونیا کی تقطیر کرنی اسیطرح کبریت اور زراوند طویل اور قلقدیس اور میعہ کی تقطیر۔ دوائے جیدیہ بھی ہی کہ جو پانی گوشت گاؤ کے بریان کرنے سی برآمد ہوتا ہی ادسے ٹپکائین۔ منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہی کہ زیت کو کان مین ڈالکر دھوپ مین بیٹھے تو نفع کرے گا۔ عصارات سے بھی نفع ہوتا ہی خصوصاً دیدان کے اخراج کو عصارۂ بیخ کبر اور عصارۂ

بیخ شہتوت اور عصارۂ حوک یعنے تلسی اور عصارۂ برگ آلو بخارا اور عصارۂ فوخ یعنے شفتالو اور عصارۂ افسنتین اور قنطوریون اور فراسیون اور عصارۂ برگ بطم اخضر یعنے بُن اور عصارۂ برگ شمشاد یا برگ صنوبر خصوصاً جب سرکہ شراب مین پختہ کرین اور عصارۂ قثاء الحمار اور عصارۂ خربق ابیض اور اوسکا جوشاندہ یا افتیمون اور عصارۂ فوتنج کا ہمراہ سقمونیا کے یا عصارہ مرماحوز یعنے کنوچہ جنگلی کا یا ماء العسل ہمراہ ان ادویہ کے اسی طرح عصارۂ فجل یعنے مولی کا اور عصارۂ بصل یعنے پیاز کا خصوصاً وہ قسم پیاز کی جسکو طلحا کہتے ہین یا تخم پیاز ہمراہ ماء العسل کے۔ اور بعض مرارات خصوصاً اگر انار کے اندر بھرکے گرم کرلین اوسوقت اونکا نفع زیادہ ہوتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ انار مسلم ہو۔ اسی طرح جوشاندہ حب کبر تازہ کا یا اوسکا عصارہ یا عصارۂ ربس یعنے اکاس بیل کا یا صبر کو آب گرم کے ہمراہ ڈالین یا قسط کو میکر یا عاقرقرحا اور یہ سب ادویہ دیدان کے واسطے زیادہ مفید اور قوی تر ہین۔ مجربات ادویہ سے دیدان کے واسطے یہ بھی ہی کہ شراب دو درہم اور شہد تین درہم روغن گل ایک درہم ان سب کو سپیدی بیضہ مین ملاکر شیر گرم کرکے ایک صوف کو اسمین ڈبوکر کان مین رکھین اور مقدار اوسکی اتنی ہو کہ سارا کان بھر جاے اور اسی پر تکیہ کے ٹیک لگاکر لیٹ جاے اور سونے نہ پاے اوسکے بعد دفعۃً اوچک کر کھڑا ہوجاے بس بہت سے دیدان گر پڑین گے۔ کبھی ایذا اسے دیدان کو عصارۂ حس اور عصارۂ بیخ افسنتین یا اوسکا جوشاندہ بھی مفید ہوتا ہی یا بیخ کبر کا اور بیخ کنوچہ جنگلی کا ریشہ اور آب مرزنجوش اور بہت دنون کا پیشاب **اورام جو بیخ گوش مین پیدا ہوتے ہین** یہ ورم اوسی قسم کے ہین جیسے لحوم رخوہ یعنے نرم گوشت مین کسی اور جگہہ اورام پیدا ہوتے ہین خصوصاً وہ گوشت جو غددی ہین اور انکا نام باربطوس ہی اور بنات اذن بھی انکو بولتے ہین۔ کبھی ان اورام کی شدت یہان تک بڑہ جاتی ہی کہ آدمی کو قتل کر ڈالتی ہی ایسے قاتل ورم مین پہلے بشدت اختلاط عقل پیدا ہوتا ہی۔ پردہ صماخ کا ورم بہ نسبت مشائخ کے جوانون کا زیادہ قاتل ہی۔ اسلیے کہ مشائخ مین یہ ورم نرم ہوتا ہی اور جوانونکا مزاج چونکہ زیادہ گرم ہی اور مادہ ورم مرار جو اونکے بدن مین ہوتا ہی اوسکی کیفیت مین حدت زیادہ ہوتی ہی اور اتنی مہلت اوسے نہین ملتی کہ مجتمع ہوکر پختہ ہوجاے۔ جو اورام زیر گوش ہوتے ہین اون سب مین اسلم وہی ورم ہی جو بطور بحران نیک اور جید کے ہو **علامات** اگر ورم بحرانی کے ہمراہ علامت نضج یا تفتیح کی نہو یا وقت حسابی بحران سے پیشتر ورم پیدا ہوجاے ایسا ورم ردی اور خراب ہوتا ہی۔ اور یہ اورام اکثر یہ ہی کہ یا تو مادۂ صفراوی سے پیدا ہوتے ہین یا مادہ دموی سے۔ اور کبھی بلغم یا سودا سے بھی پیدا ہوتے ہین۔ دموی ورم پر ثقل اور حمرت دلیل ہوتی ہی اور یہ بات کہ چھونے سے نہین دبتے بلکہ سخت ہوتے ہین اور مجاری مادہ کی تنگی بھی ہوتی ہی۔ صفراوی ورم اور بھی جو ورم خون رقیق سے پیدا ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ وجع لاذع یعنے درد بسوزش ہوتا ہی جیسا ماشرا مین ہونا چاہیے۔ اور ورم مین ثقل اور ضیق مجاری نہین ہوتا ہی ہان مگر التہاب اور سوزش بشدت ہوتی ہی۔ اور ورم بلغمی مین ترہل یعنے ڈھیلاپن اور نرمی اور کمی حمرت کی ہوتی ہی۔ اور ورم سوداوی مین صلابت اور کمی درد کی بڑی علامت ہوتی ہی زیادہ تر عنایت بحال مریض بوقت معالجہ اس امر کی چاہیے کہ اکثر علاج ایسے اورام کے تبرید اور جذب مادہ سے کرین اور ادویۂ رادعہ کا استعمال ہرگز نہ کرین اگر وہ مادہ کسی عضو رئیس کا فضلہ ہو۔ خصوصاً یہ انصباب مادہ اگر بطور بحران امراض اعضاے رئیسہ کے ہوا ہو جیسے کہ لیثرغس مین اکثر حدوث ایسے ورم کا بطور بحران کے ہوتا ہی اور اسکی شناخت گو ہم نے کلیات مین اشارۃً ذکر کیا ہی۔ ایسے وقت زیادہ اہتمام اس ورم کے علاج مین ورم سمجھکر کرنا چاہیے۔ اور جو تدبیر علاج ورم کی ہی کہ ابتدا مین ورم مستحق ادویۂ قابضہ اور رادعہ کا ہوتا ہی اوسکے بعد ترکیب تدبیر کا اوسکے بعد محللات کا بس اس عنوان سے اورام بحرانیۂ مذکورہ کا علاج کرنا چاہیے۔ بلکہ ان اورام مین خصوصاً اگر بحران حمیات یا اوجاع سر کے بحران سے پیدا ہوے ہون واجب ہی کہ کل مادہ کے جذب کی تدبیر اسی ورم کیطرف ہر ایک حیلہ سے کرین اگرچہ پچھنے لگانے کے ذریعہ سے ہو کہ بدون اسکے اوس مادہ کا جذب اچھی طرح نہ ہوسکتا ہو اور بسرعت قابل انجذاب کے وہ مادہ نہو

اور اگر کسی حرارت یا اور سبب سے اوس مادہ کا کم کر دینا مناسب ہو تو بشرط حاجت فصد کے ذریعہ سے مادہ کی تقلیل کر دین - اور اگر شدید الانجذاب ہے یعنے خود ہی بخوبی کھنیچ رہا ہی اوسی کی طبیعت پر چھوڑ دین تاکہ مخالف تدبیر جذب طبیعت کرنے سے ایسا نہو کہ وجع شدید پیدا کر دے اور حمی دو چند بڑھ جائے بلکہ اگر درد شدید ہو تو اقتصار ایسی دوا پر کرین جو ارخا پیدا کرے اور مسکن درد ہو اور یہ دوا حار رطب ہونی چاہیے - اور اگر ابتدا ہی سے اس ورم مین درد شدید ہو فقط تکمید پر اکتفا کرنی چاہیے اور آب خالص سے تکمید کرین - اور اگر درد بہ خفت ہو فقط نمک سے تکمید کرنے پر اقتصار کرین یا دواے اقیمون یا داخلیون یا مرہم ماشنیادس - اور اگر زیادہ خفت کے ساتھ درد نہو اور ورم پنھکر آیا ہو شکل پھوڑے کے تو ایسی دوا کا استعمال کرین کہ خواص تعزیہ اور پھوٹ جانے کے آمادہ کرنے پر شامل ہو اور انضاج مادہ بھی کرے جیسے آرد گندم اور کتان ہمراہ شراب عسل کے اور آب حلبہ اور خطمی اور بابونہ - پھر اگر یہ بحدث صناعی دریافت ہو جائے کہ یہ ورم تحلیل نہ پائیگا بلکہ ضرور پھوٹے گا اور پیپ دیگا ضرور ہی کہ اخراج ریم وغیرہ کی تدبیر کرین خواہ تھوڑا منھہ پچھنے وغیرہ سے کرکے اگر ممکن ہو چوسنے کے ذریعہ سے مدہ کو نکالین یا زیادہ گہرے پچھنے لگا کر پیپ نکالین - بعد چاک کرنے خواہ پچھنے لگانے کے اخراج مدہ دواے شملیون سے بھی ہوتا ہی اور ایسے مرض ورمی کے مناسب بھی ہی کہ جذب بھی کرتی ہی اور تحلیل بھی - اور بالخاصہ بھیڑ کی مینگنی اور مرغابی یا مرغ کی چربی وہ بھی یہی فعل کرتی ہی - اور اسی قبیل سے لعک سعیر اور پیہ گاوہی جسمین نمک نہ پڑا ہو - جو ورم مزمن اور کہنہ ہو اوسے احتیاج استعمال خاکستر صدف اور کوڑی کی راکھ کی ہی کہ ہمراہ شہد کے استعمال کیجاے یا پرانی چربی کے ہمراہ یا انجیر کو آب دریا مین پختہ کرکے لگائین یا اشق کو تنہا خواہ کسی اور دواے مناسب کو ملاکر - اسی طرح زفت کو جو تازہ ہو اور مقل کو چرک خانۂ زنبور کے ساتھ اور میعہ سائلہ اور بیخ نشتر کا - پھر یہ ورم اگر صورت خنازیر کی پیدا کرے اور ٹھہر جاے یا بخوبی ثابت ہو جاے کہ مادہ خنازیر کا ہے اوسوقت ان ادویہ سے مرہم طیار کرین - علک البطم اور زفت اور حب دہمشت یعنے غار اور مویزج اور کمون اور صمغ اور فلفل اور زیخ لوف اور قنہ یعنے فار اور کرنبزہ ہمراہ چربیونکے - یا قردمانا اور خاکستر پوست بیخ کبر اور عاقرقرحا اور مینگنی بکری اور گوسپند کی اور چربیان خصوصاً سور کی چربی اور گوسپند کی اور سوسن کو بہی خصوصاً خنازیر سوداوی کے واسطے - اسی طرح دماغ مرغیون کے اور چکور کے اور گاؤ کے اور گاے کے گردے خصوصاً ئیل گاو کا روغن جوان اورام کے مناسب ہین پس جو ورم براہ مادہ سخونت زیادہ رکھتا ہی اوسکے لیے روغن گل اور روغن بنفشہ کا اون اختیار کرنا چاہیے - اور جس ورم کا مادہ بارد ہی اوسمین روغن سوسن اور شبت اور بابونہ اور خروع کا استعمال کرین - جب اورام مین دشواری علاج کی پڑتی ہی اوسوقت مرہم رتیانج (اور بعض نسخون مین کتاب کے مرہم مرداسنج بھی وارد ہی) بہت نفع کرتا ہی **سخت آواز سے کان کا ہرب** جب قوت نفسانیۂ دماغی مین ضعف آجاتا ہی اسی سبب سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی - یا قوت قابضہ بطرف سمع کے یعنے جو قوت سماعت کے آلہ سمع پر قابض ہوئی ہی اوسمین ضعف ہو - اور اس مرض مین تقویت دماغ کی اونھین تدابیر سے جو معلوم ہو چکی ہین ضرور کرنی چاہیے

فن پانچوان احوال انف مین

اس فن مین دو مقالہ ہین **مقالہ** پہلا سونگھنے کے بیانمین - اور جو آفات اکہ شم مین پڑتی ہین اونکا بیان - اور جو رطوبات ناک سے بہتی ہین اونکا بیان **فصل پہلی** یہ فصل ناک کی ہڈیون اور غضروف اور عضل محرکہ جو دونون طرف کے نتھنونکو حرکت دیتے ہین اونکی تشریح پر شامل ہی - اور یہ حرکت نتھنون کی اسی وجہ سے ہوتی ہی کہ یہ دونون اوسی عضلہ سے ڈھالے گئے ہین - اور دونون مجراے بینی نافذ ہو کر اوس شئے تک پہونچے ہین جسکو مصفات کہتے ہین جو بشکل کفگیر کے ہی - اور وہ مصفات نیچے دو ایسے جسمون کے واقع ہوا ہی جو مشابہ پستان کی گھنڈی

یعنے سرون کے ہین۔ اور اسی جگہ مجاب دماغی ہین سوراخ بمقابل سوراخ مصفات مذکور کی پڑی ہین تاکہ ہوا وہان پہونچے اور وہان سے دماغ تک ہوا کا گذر ہو۔ اور ہر ایک مجرائے انف کے واسطے ایک مجری ایسا ہی جو حلق تک پہونچا ہی۔ اور اسی فصل مین تشریح اوس آلہ کی ہی جس سے سونگھنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہے اور یہ کام حس سی برآمد ہوتا ہی۔ اور یہ آلہ وہی دو زیادتیان ہین جسکا نام حلمتیان ہی جو مقدم دماغ مین ہین اور اسی سبب سے فضول دماغی کا تصفیہ ہوتا ہے انھین سوراخون کی طرف سے اور اوسی کی راہ سی خود دماغ اور اوس کی جو دو زیادتیان دماغ سی اگی ہین اون تک ہر ایک رائحہ کا پہونچنا بذریعۂ استنشاق ہوا کی ہوتا ہے۔ اور خود دماغ بھی تنفس کرتا ہی تاکہ حار غریزی کی حفاظت کرے اور اپنے مین اوسے محفوظ رکھے اور اوسی کی تائید سے بڑہے اور گھٹے جسطرح رگ نابض کا بھی یہی حال ہی۔ کبھی دماغ بڑہ جاتا ہی بروقت چیخنے اور چلانے کے اور بروقت اختناق ہوا کے اور اختناق روح کے اوپر کی طرف منتہائے بینی مین دو مجری ماقتین تک پہونچے ہین اسی سبب سے سرمہ کا مزہ زبان تک پہونچتا ہی کہ سرمہ وہان سے زبان تک اوتر آتا ہی۔ کیفیت سونگھنے کی ہم نے کلیات کے فن مین باب قوی مین بیان کر دی ہی۔ اب رہی یہ بات کہ رائحہ ہوا مین کیونکر ہوتی ہی اسطرح کہ ہوا اوس سی منفعل ہو جاتی ہی یا ہوا سے تادیہ ہوتا ہی یا بسبب تحلل بخار کے احساس رائحہ کا ہوتا ہی اسکی تحقیق حکیم فلسفی کو کرنی مناسب ہی اور طبیب کو لازم ہی اتنا ماننا کہ فعل سونگھنے کا دراصل ایک قسم کی استحالہ ہوا سے برسبیل تادیہ کے ہوتا ہی بعد ازان اوٹھنا بخار اوٹکا جو بودار جسم سے اوٹھتے ہین وہ اس فعل کے معین ہوتا ہے۔ اب ہم تشریح انف اور اوسکی منفعت اور عضل محرکہ کے حالات بیان کر چکے پس مناسب ہی کہ امراض اور اسباب اون امراض کے جو اس عضو مین ہوتی ہین بیان کرین اور علامات اور معالجات امراض کے بھی بیان کرین

ناکمین استعمال ادویہ کی طریقے

معالجات انف کی بعض اقسام تو وہ ہین جو ناک کی مقام سے خصوصیت نہین رکھتے ہین کہ ناک کی راہ سے وہ مستعمل ہون جیسے غرغرے اور جیسے طلا جو سر پر لگایا جاے۔ اور بعض اقسام ایسے ہین جو خصوصیت مقام بینی سے رکھتے ہین جیسے شمومات یعنے نلخلخے اور عطوسات یعنے چھینک پیدا کرنے والی دوائین۔ اور یہ ایسی تر دوائین ہوتی ہین جو ناکمین ٹپکائی جاتی ہین۔ از انجملہ انشوقات اور یہ وہ تر دوائین ہین جو بذریعۂ ہوا کے ناکمین کھینچکر پہونچتی ہین از انجملہ نفوخات ہین اور یہ خشک ادویہ جو غبار آسا باریک ہوتی ہین اور پھونک کر ناک تک پہونچائی جاتی ہین ان دواؤنکو کسی نل اور پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچانا چاہیے۔ جس شخص کو کسی قسم کا سعوط دیا جاے تو صواب یہ امر ہی کہ اوسکے منھہ مین پانی بھر دین اور اوس سے کہین کہ چت لیٹے اور سر اپنا پشت کی طرف دوہرا کرے اوسکے بعد ناکمین سعوط ڈالا جاے۔ اور یہ بھی واجب ہی کہ جب کوئی دوا ناکمین ڈالی جاے اوسے اوپر کی طرف کھینچین بذریعۂ استنشاق یعنے ناک دم کے ذریعہ سے اور خوب طرح اوس دوا کو اوپر تک چڑھا لینا چاہیے کہ اوسکا فعل اور اثر پورا ہو جاے۔ اکثر بعد استعمال ادویۂ حادہ کے جو ناکمین بطور قطور یا نفوخ کے پہونچتی ہین لذع شدید سر مین پیدا ہوتی ہی کہ وہ لذع کبھی تو خود بخود زائل ہو جاتی ہی اور کبھی مسکنات کی ضرورت ہوتی ہی۔ اصوب طریقہ یہ ہی کہ جسوقت کوئی دوائے حاد ناکمین ڈالی جاے سر پر ایسے خرقہ یعنے چیتھڑے آب گرم مین بھگو کر رکھ لین جو پہلے سے چکنے ہو چکے ہون یا تو دودہ مین چکنے ہوے ہون کہ دودہ اون پر دوہا گیا ہو اور یا کوئی روغن جیسے روغن کدو یا روغن گل یا روغن بید سی اونمین دہنیت آگئی ہو۔ جب سعوط کا اثر پورا ہو جاے یعنے ریزش مادہ اور چھینک وغیرہ جس غرض سے سعوط کا استعمال کیا ہی وہ غرض پوری ہو جاے لازم ہی کہ اوسکے بعد ناکمین دودہ کو روغن ہاے باردہ کے ہمراہ تقطیر کرین

آفۃ الشم

سونگھنے مین فرق بھی اوسی طرح آجاتا ہی جسطرح اور افعال مین آتا ہی۔ قوت شامہ کے آفات اتنے ہین یا تو بالکل قوت شامہ باطل ہو جاے یعنے کسی قسم کی خوشبو یا بدبو سونگھائی نہ دے۔ یا اینکہ قوت شامہ ضعیف ہو جاے۔ یا اوسمین تغیر اور فساد پیدا ہو۔ بطلان اور ضعف شامہ تین طرح سے ہوتا ہی۔ یا تو خوشبو اور بدبو دونون معلوم نہون یا دونون کے احساس مین ضعف ہو یا فقط خوشبو خواہ فقط بدبو سونگھنے مین بطلان شامہ یا ضعف شامہ پیدا ہو۔ فساد شامہ

اور تغیر کی بھی دو قسم ہین ایک تو یہ کہ طرح طرح کی بدبو دماغ مین پہونچا کرے گو اوس قسم کی کوئی بدبوشی بظاہر موجود نہو دوسری قسم یہ ہو کہ اقسام گوناگون کی بوآئے
ناخوش سے خود بخود دماغ بھرا رہے اور بدبو اشیاسے رغبت پیدا ہو جیسے بعض لوگ چرکین اور غلیظ کی بو کو بہت ہی خوشبو خیال کر کے سونگھتے ہین
اور بوے خوش سے اونکو نفرت ہوتی ہو سبب ان آفات کا یا سوءمزاج مفرد ہوتا ہو یا خلط ردی جو مقدم دماغ مین بھر جاتی ہو یا دونون بطن جو مقدم
دماغ مین ہین اونمین بھر جاتی ہو یا وہ خلط اور سوءمزاج خاص اون دونون فرونی مین بھر جاتی ہو جو مشابہ حلمتی الثدی یعنے سر پستان
کی صورت ہین - یا کوئی سدہ عظم مشاشی یعنے نرم ہڈی مین پڑ جاتا ہو وہ سدہ کسی خلط سے ہو یا ریح سے یا ورم سرطان یا کوئی گوشت زائد پیدا
ہو جانے سے وہ سدہ پڑے - یا اوس حجاب مین سدہ پڑے جو اس مقام کے اوپر ہو - اکثر اقسام آفت شم جو سوءمزاج مفرد سے پیدا ہوتی ہین اونکا
سبب یہی ہوتا ہو کہ پہلے ادویہ مسخنہ کا استعمال کیا گیا یا قطورات گرم ٹپکائے گئے اون ادویہ نے مزاج مین سخونت بڑھا دی - یا مخدرات کے
استعمال سے تخدیر زائد پیدا ہو گئی خواہ مبردات سے زیادہ تبرید کا یہ اثر ہو - یا اینکہ تند ہواؤن نے انھین افعال اور مضار مین سے کسی ضرر خاص کا
فعل کیا - اور کبھی آفت شم کسی ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہوتی ہو جو استخوان مذکور کو ماؤف کر دے **علامات** جب کسی آدمی کا یہ حال ہو کہ روائح اور
بوہاے اشیا کو قطعاً اوسکا شامہ احساس نہ کر سکے اور سیلان فضول یعنے رینٹھ وغیرہ کا نکلنا ناک سے برطبق عادت کے ہوتا ہو کہ اوسمین کسی طرح کا
فرق نہوا ہو سوقت بیقین جاننا چاہیے کہ مصفات نامی ہڈی پر سدہ ہرگز نہین ہو - اور اگر اولٹی سانس یعنے خواہ سیدھی سانس لینے مین ناک کیطرف
رکاوٹ معلوم ہو اور بولتے وقت ناکمین بولے اور غنہ پیدا ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ خاص مقام خیشوم مین پڑ گیا ہو - اور اگر سیلان بہتی
رک جاے اور یہ رکنا کسی سوءمزاج دماغی یا قلت فضول دماغی کی وجہ سے نہو اور مصفات کے نیچے صاف اور کھلا ہوا محسوس ہو اوسوقت
معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ اندر کی طرف ہٹا ہوا ہو - اور اگر سیلان فضول عادت معہودہ پر ہو اور تحت خیشوم یا متصل اوس مقام کے سدہ بھی نہو
تو آفت نفس دماغمین ہو اوسوقت مزاج دماغ اور افعال اور احوال دماغی کی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو فضول دماغ مین ہم لکھ
چکے ہین - اسی طرح اگر ضعف اور نقصان قوت شامہ مین پیدا ہو تب بھی آفت دماغ کا یقین کرین - اگر کوئی شخص ہمیشہ غیر موجود بدبو سونگھتا ہو
اوسکا سبب ایک خلط عفن ہو جو انھین مقامات مذکورۂ بالا مین سے کسی مقام پر موجود ہو اوس خلط کے محل وجود اور قسم پر انھین قواعد سے
استدلال کرین جو ابھی مذکور ہوے - اگر امراض حادہ مین کوئی بیمار روائح غیر معتادہ اور غیر معہودہ سونگھتا ہو اور وہ روائح پاکیزہ اور پسندیدہ
نفس نہ ہون اور نہ کسی جسم موجود سے اون روائح کے پہونچنے کا احتمال ہو اور بالتمہ پھر کبھی خود بخود اوسکی ناکمین بوے مشک
یا بھنگی ہوئی مٹی یا چربی وغیرہ کی بو آیا کرے اور علامات مرض کے بھی ردی ہون پس موت اوسکے سر پر کھڑی ہوئی ہو یعنے اوسکو قریب مرگ سمجھنا
چاہیے **معالجات** اگر سبب آفات شم کا کوئی سوءمزاج ہو اوسوقت اوسکی ضد سے علاج کرنا چاہیے یعنے سوءمزاج حارمین تدبیر بارد اور بالعکس
کرنا چاہیے - اور لازم ہو کہ مقصود اصلاح مقدم دماغ کی ہو نطولات ہون یا مشمومات اور نشوخات اور اطلیہ وغیرہ خواہ وہ ضمادات جو امراض
راس کے باب مین مذکور ہو چکے - اکثر جو سوءمزاج یہان پیدا ہوتا ہو وہ اسی طرح کا ہوتا ہو کہ بارد سوءمزاج یا تو دونون بطن مقدم مین بالکل عارض
ہوتا ہو یا نفس حلمتی الثدی مین عارض ہوتا ہو - زیادہ تر نافع دوا اوسوقت وہ سعوط ہین جو روغنہاے گرم سے طیار کیے جائین اور فربیون اور
جند بیدستر اور مشک اوسمین بھگو کر ڈالی گئی ہو - اور اگر سبب ان آفات کا کوئی خلط ایسی ہو جو بطون دماغ مین بھری ہو اوس خلط پر استدلال
اون دلائل سے کرنا چاہیے جو امراض دماغی کے باب مین مذکور ہو چکے - اور تمام بدنکا تنقیہ عام کرنا چاہیے اگر غلبہ خلط کا سارے بدنمین ہو یا
خاص تنقیہ دماغی کرنا چاہیے ایسی ادویہ سے جو دماغ سے اوس خلط کا اخراج کر دین وہی شبیارات اور غرغرے اور سعوط اور نفوخ اور

تموجات ہین جو تلطیف پیدا کرین۔ اور اونکے علاوہ اور ادویہ جو سب کی سب بخوبی وہان مذکور ہو چکی ہین۔ اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہے
کہ ان جملہ تدابیر مین اونھین قواعد کی طرف رجوع کرنا لازم ہی جو علاج امراض دماغی مین بیان ہو چکے۔ اگر سدہ عظم مشاشی مین پڑا ہو جسکا نام مصفات
بھی ہی اوسوقت نطولات مفتحہ کا جو امراض راس مین مذکور ہو چکے ہین استعمال کرنا چاہیے اونھین سے نطول کرین اور اونھین کی بخارات بر انکباب
کرین اور اونھین کی بو کا استنشاق کرین اور ان نطولات مین فلفل اور کندش اور جاوشیر کی بھی شرکت ہونی چاہیے۔ واجب ہی کہ بعد ان تدبیر کے مجبہ
لگانیکا التزام کرین اور اشیاء مفتحہ حارہ سے غرغرے کی تجویز کرین۔ مجربات ادویہ مین سے یہی کہ تھوڑی کلونجی سرکہ مین چند روز بھگو کے نرم نرم
پیسین اوسکے بعد زیت ملاکر ناکمین ٹپکائین اور خوب زور سے اوسکا استنشاق کرین کبھی اسکو خشک مثل غبار باریک پیسکر زیت کہنہ ملاکر پھر اسقدر
پیستے ہین کہ بالکل باریک ہو جاتی ہی۔ ایضاً مجرب ہی جیسے بعض نے ذکر کیا ہی کہ زرنیخ احمر اور فوتنج کو پیسکر بول شتر اعرابی مین ڈالکر دہوپ مین رکھین اور ہلایا کرین
ہر روز دو مرتبہ جب پیشاب کی تری جاتی رہے پھر دوبارہ اوسمین بول جدید داخل کرین بعد اوسکے اوسکی دھونی ناکمین دین جو بقدر ایک درہم کے
وزن مین ہو بعد اوسکے روغن گل مین ناک کو ڈبو دین۔ سدۂ ریحی کے اخراج کے واسطے روغن بادام تلخ جو پہاڑی ہو اوسکا سعوط مفید زائد ہوتا ہی
یا حرمل اور فلفل سپید دونون کو پیسکر روغن بادام تلخ مین بھگو کر نفوخ طیار کرکے استعمال کرنا چاہیے۔ بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ پوست بندق ہندی خشک
کرکے پیسین اور اوسکا نفوخ ناکمین پہونچائین یہ بھی نافع ہی۔ اگر ناکمین بواسیر ہونے سے یہ آفت ہوئی ہو بواسیر کا علاج کرنا چاہیے۔ جو شخص خوشبو
کو تو سونگھ لیتا ہی اور بدبو اوسے مطلق معلوم نہوتی ہو پس ہمیشہ جند بید ستر کا سعوط اوسے کرایا جائے تاکہ اصلاح شامہ ہو جائے۔ اور برعکس
جو شخص کہ بدبو کو سونگھنے سے احساس کرتا ہی اور خوشبو کا احساس اوسے نہوتا ہو اوسے ہمیشہ سعوط مشک کرائین تاکہ اوسکے شامہ کی اصلاح ہو جائے

رعاف یعنے نکسیر کبھی نکسیر بوند بوند ٹپکتی ہی۔ اور کبھی بہت دھڑتے سے بکثرت خون گرتا ہی کہ اوسکی جہت سے خوف معلوم ہوتا ہی ایسے شدید رعاف
کا سبب یہی ہی کہ جب خون میں جوش آتا ہی تو اوپر کیطرف اوٹھکر ناک کی راہ سے برآمد ہوتا ہی۔ اور کبھی رعاف اوس شبکہ اور جال کے شگافتہ ہونے سے
ہوتا ہی کہ جو دماغ کے عروق اور شرائین سے بن گیا ہی۔ یہ قسم رعاف کی بمشکل علاج پذیر نہین ہوتی۔ اور اکثر بعد حدوث صداع اور التہاب اور مرض
حاد کے یا بعد سقطہ اور ضربہ کے بھی رعاف پیدا ہوتا ہی۔ اور اوسکے بعد اعراض فساد دماغ کے مثل ثقل وغیرہ کے لامحالہ پیدا ہوتے ہین۔ اور کبھی بسبب
بخارات حادہ کے جو دماغ کی طرف صعود کرتے ہین بھی یہ قسم رعاف کی عارض ہوتی ہی۔ جو رعاف شرائین کی طرف سے ہوتا ہی اوسکی تمیز اوس رعاف
سے جو اوردہ سے ہو یون کرنی چاہیے کہ شرائین کے رعاف کا خون رقیق اور سرخ گرم ہوتا ہی۔ ایضاً مطلق رعاف کبھی بطور دورہ کے بار بار ہوتا ہی
اور کبھی ایک دفعہ ہو جاتا ہی۔ نکسیر کا جانا بھی اونھین احوال سے ہی کہ جنکے ہونے سے نفع اور ضرر دونو کا احتمال ہوتا ہی۔ پس جس شخص کو بعد نکسیر جانیکے بعد
خفت اور اوسکی سر مین امتلا سے معلوم ہو اور وہ زیادہ سرخی جو قبل از رعاف کے تھی اوسمین اعتدال ہو جائے اور سحنہ بھی خوشنما اور معتدل
نظر آئے کہ پہلے تو چہرہ پر بھری بھری سی نظر آتی تھی اور اب رعاف کے بعد چہرہ اچھی حالت پر آگیا ایسا رعاف مفید ہوتا ہی خصوصاً امراض حادہ اور
اورام باطنہ مین علی الخصوص اگر یہ اورام دموی ہون یا صفراوی دماغمین ہون اوسکے بعد نفع رعاف کا اورام کبد مین اوسکے بعد حجاب کی اورام
اوسکے بعد ریہ کے اورام کو ہی اسلیئے کہ نفع رعاف کا ذات الجنب مین بہ نسبت ذات الریہ کے زیادہ ہی۔ رعاف سے بحران اکثر امراض حادہ کا ہوتا ہی
خصوصاً جدری اور حصبہ کا بحران تو زیادہ رعاف ہی سے ہوتا ہی۔ اگر رعاف بکثرت ہو کر زردی غیر معتاد یا دھاصیت اور کمودت جوہر کیب
صفرت اور سواد سے ہو پیدا کرے یا ذبول یعنے لاغری مثل ازحد اور برد اطراف کا اثر پیدا کرے پھر اگرچہ وہ رعاف بند بھی ہو جائے مگر انجام
اوسکا خطرہ سے خالی نہین۔ جسکا رنگ بعد رعاف کے مائل بصفرت ہو جائے اوسپر غلبہ صفرا سے زرد کا ہی جو خون سے پیدا ہوتا ہی۔ اور اخراج

دم سے اوسے ضرر کم ہو پہنچتا ہے - اور جسکا رنگ بعد رعاف کے رصاصی ہوجاے اوسپر غلبہ بلغم کا ہوتا ہے - اور جسکا رنگ تیرہ اور بکمودت ہو اوسپر غلبہ مرار اسود کا ہے اور یہ دو پچھلی قسمین زیادہ مضر ہین اسلیے کہ خون کی کمی انمین زیادہ ہوجاتی ہے - اور جملہ اقسام رعاف کی کثرت سے صاحب رعاف پر خوف امراض ضعف کبد اور استسقا وغیرہ کا ہوتا ہے - زیادہ تر وہی بدن قابلیت رعاف کی رکھتا ہے جو حراری اور صفراوی ہو اور خون اوس بدنکا رقیق ہو اور ایسا ہی شخص رعاف معتدل سے منتفع بھی ہوتا ہے - رعاف کی آمد آمد پر بہت سے دلائل ہوتے ہین مثلاً تباریق یعنے چمکتے ہوے تینگے آنکھون کے سامنے نظر آتے ہین یا سپید سپید لکیرین خواہ زرد زرد یا سُرخ سُرخ خصوصاً بعد صداع کے جو رعاف ہوتا ہے اوسمین یہ علامات زیادہ ہوتے ہین اور ان جملہ امور کو ہم نے بتفصیل امراض حادہ اور اونکے بحرانکے مقامات مین اچھی طرح سے بیان کیا ہے - کبھی بذریعۂ رعاف کے احوال امراض حادہ پر استدلال کیا جاتا ہے اور اونکے بحرانات پر اور مقامات مخصوصہ مین ہم نے اوسکا ذکر بھی کیا ہے **علاج** رعاف بحرانی یا مشبیہ برعاف بحرانی جیسے وہ رعاف جو خود بخود بدون کسی اسباب مذکورہ کے واقع ہو ان دونون قسم کے رعاف کے علاج مین طریقہ یہی ہے کہ جب تک ضعف اور سقوط قوت کا خوف نہو ہرگز بند نکرنا چاہیے بیشتر ایسے رعاف مین چار رطل تک خون نکلجاتا ہے - اور جب بافراط شدید رعاف ہو واجب ہے (بند کردین - سواے ان دونون قسم کے اور اقسام رعاف کا علاج اون دواؤن سے کرنا چاہیے جو رعاف کی بند کرنے والی ہین - جو رعاف بحسب استعداد بدن اور غلبۂ مراریت کے ہوتا ہو واجب ہے کہ استفراغ مرار کا ہمیشہ کیا جاے اور تعدیل خون کی فکر ہمیشہ رہے کہ غذا اور دوا دونون ایسی ہی چلی جائین جسمین تعدیل خون کی ہوتی ہے - فصد نہایت افضل تدابیر ہے جسکے ذریعہ سے رعاف بند کیا جاتا ہے - بشرطیکہ فصد ضیق جانب موازی یعنے مقابل سے اوسی رگ کے ہو جو مشارک عضو ہے خصوصاً اگر رعاف کی وجہ سے غشی عارض ہو - جو ادویہ کہ رعاف کی حابس ہین اونکے اثر کی دو تین صورتین ہین - یا تو بشدت قابض اور بشدت بارد ہین اور تغلیظ اور تغریہ اور تجمید بھی بشدت کرتی ہین یا آنکہ وہ ادویہ حادہ اور کاویہ ہین یا آنکہ بالخاصیت مانع رعاف ہین یا ان اوصاف مین سے دو خواہ زیادہ کو جامع ہین - تو قوابض کی مثال جیسے عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا یا جیسے گلنار اور ورد اور عدس اور مازو یا مثل عصارہ ہاے برگ عوسج اور برگ کمثری اور بہی اور عصارہ عصی الراعی - مبردات جیسے افیون اور کافور اور بزر البنج اور خس اور تخم کاہو اور بہیدہ اور آب غورہ خرما اور بارتنگ عصارۂ کاہو یہ سب خام ہون جوش نہ دیجائین - مغریات ادویہ جیسے غبار آسیا اور دقاق کندر - کاویہ جیسے تینون پھٹکریان - اور قلقطار اور یہ ادویہ جب مستعمل ہون بڑی احتیاط رکھنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر ان ادویہ سے خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اور جب وہ خشکریشہ گر پڑتا ہے رعاف سے زیادہ خرابی اسکے سقوط سے پیدا ہوتی ہے - جو ادویہ کہ بالخاصہ مانع رعاف ہین جیسے غلیظ گہیسے کا اور آب بادروج اور آب نعناع **علاج خفیف سی رعاف کا** سعوطات جیسے آب غورۂ خرما اور اقاقیا ہر ایک نصف اوقیہ کافور ایک حبہ برابر اسکے تقطیر کرنی چاہیے - از انجملہ عصارۂ غورۂ خرما ہمراہ عصارۂ لحیۃ التیس اور کافور کے - ایضاً آب ثلج ہمراہ عصارۂ کراث ایضاً آب شور اور مر کی تقطیر کرین - اور آب کشنیز ایضاً عصارۃ القاقلہ اوسی طرح کہ جوش دیا گیا ہو - ایضاً آب قثار اور کافور ایضاً عصارہ بادروج ہمراہ کافور کے ایضاً عصارۂ لسان الحمل اور گل مختوم اور کافور اور عصارۂ عصی الراعی دونون کے ہمراہ - بہت زیادہ اثردار دوا یہ ہے کہ سرگین حمار کو نچوڑ کر ٹپکا دو - اور اگر خون بکثرت آرہا ہو تو زنجار محلول سرکہ مین تھوڑا تھوڑا سا ٹپکائین - ایضاً استعمال سعوط سحیق گلنار کا جو ہمراہ آب بارتنگ کے باریک پیسا ہو - ایضاً وہ پانی جسمین افیون گھلی ہوئی ہو - واجب نہین ہے کہ بہت سرد پانی سر پر ڈالا جاے کہ بیشتر خون کو منجمد کرکے بعض جھلیون مین دماغ کی بستہ کردیتا ہے رعاف کیلیے چند سعوط جید ہین جو ہم نے قرابادین مین لکھے ہین **فتیلہ جو رعاف مین بکار آمد ہین** اونمین سے ایک فتیلہ یہ بھی ہے کہ فتیلہ کو پہلے سیاہی دوات مین

ڈبوئین بعدازان اوسپر سُرخ پھٹکری پیسکر چھڑکین تاکہ سب مل کر ایک ہوجاے اوسکے بعد ناکمین اچھی طرح اندر کیطرف رکھین کہ چھپ جاے - ایضاً عصارہ برگ بابونہ اور قلقطار اور پشم خرگوش اور سرگین خر خشک ہو یا تر اور عصارۂ کراث اور کندر ان سب سے فتیلہ بنائین - ایک فتیلہ عفص ہندی سوختہ اور آب بادروج سے بنایا جاتا ہی - ایضاً فتیلہ غبار سنگ آسیا اور دقاق کندر اور صبر ہمراہ سرکہ اور سپیدہ بیضۂ مرغ سے - ایضاً فتیلہ زاج اور قرطاس سوختہ اور قشار کندر آب بادروج سے بنتا ہی - ایضاً فتیلہ گلاب مین ڈبوکر قلقطار اور صبر سے بنتا ہی - ایضاً آب کراث مین بھگوکر بودینہ بسا ہوا چھڑک کر فتیلہ بنایا جاتا ہی - یا اسفنج سے فتیلہ بناکر زفت گداختہ سرکہ مین اضافہ کرتے ہین - ایک فتیلہ سراج القطرب اور مکڑیکا جالا اور قلقطار اور زاج اور تھوڑا سا زنگار سے بنتا ہی - یا فتیلہ پشم خرگوش جو دُہنا ہوا ہو کندر اور صبر کو سپیدہ بیضہ مین گوندھکر تر کرتے ہین - ایضاً فتیلہ زاج سوختہ دو جزو افیون ایک جزو سرکہ مین گوندھکر طیار کرو - یا فتیلہ پوست بیضہ کو جلاکر سیاہی دوات اور مازو اور صبر سے بنتا ہی

نفوخات

اونمین سے عفص ہندی سوختہ پیسکر نفوخ کرین - ایضاً مینڈک کو جلاکر نفوخ کرین - ایضاً غبار آسیا اور مٹی حرف ابیض کی یا تورہ - ایضاً قشور کندر اور کاغذ سوختہ اور زاج سب ہموزن ناک مین نفوخ کرین - ایضاً پوست درخت خیار خشک پیسکر - واجب ہی کہ اسکو دستانہ سے لین کہ اونپر ہاتھ پھیرتے جائین اور جسقدر ریزے پوست مذکور کے دستانہ پر لگجائین اونکو چن چن کر جدید کوزہ وغیرہ مین رکھتے جائین خواہ اونکی مٹی مین اور اگر مٹی کوزہ گردن کی جلی ہوئی ہو تو اور بھی خوب ہی بعد ازان منھ اوسکا مضبوطی سے بند کرکے اور سایہ مین خشک کرین اور بر وقت پیسکر استعمال کرین لیکن باریک مثل غبار کے پیسین اور ناکمین ڈالین کہ فوراً یہ نفوخ رعاف کو بند کر دیتا ہی یا قشور بیضہ پسے ہوے - ایضاً قطب الذریرہ اور شگوفہ نسرین تخم گل اور قرنفل ہر واحد ایک درہم مازو مرکی ہر ایک نصف درہم تھوڑی سی مشک اور ذرا سا کافور ملاکر خوب باریک پیسا ہوا چندروز ناکمین بطور ناس کے چڑھایا کرین - اور جب یہ دوا ناکمین پہونچ جاے قریب ایک ساعت کے ناک بند کرین اور جو رطوبت وغیرہ منھ مین ایسے وقت بھر جاے اوسے تھوک دیا کرین ایسی دوا کا ناکمین چڑھانا بذریعۂ اوسی نل اور انبوبہ کے واجب ہی جسمین ذرور رعاف کے سمانے کی گنجائش ہو طلا اور ضماد وغیرہ ازانجملہ یہ طلا ہی جو پیشانی پر لگانا چاہیے - آب برگ بید آب برگ انگور اور آب برگ آس اور گلاب ان سبکو ٹھنڈا کرکے پارچۂ کتان پر چسپان کردین - اسی طرح جسقدر اودیۂ بارد اور قابض اور مخدر ہین اور اونکے نام معروف اور مشہور ہین اونکو عصارات مبردہ مین جو قابض ہین جیسے عصارہ بید کی کونپلکا اور فوتنج اور نرم نرم کونپل انگور کی اور کمثری یعنے امرود کی نرم نرم کونپل اور بہی کی اور عصی الراعی کی کہ یہ سب چیزین بطور طلا اور ضماد کے مستعمل ہین - مشمومات یعنے سونگھانے کی ادویہ پس سرگین تازہ گدھے کی ناکمین بھر دینے کی دوا یہ ہی - کہ قصب کے سرونکو - خواہ رؤوس مکالبس اور قطن بردی یا جملہ اقسام نباتات کے روئی جو برآمد ہوتی ہی ناکمین واسطے بند کرنے رعاف کے مفید ہی - جو رعاف صعب اور دشوار ہو جیسے غلیان حرارت اور کسی شریان کے پھٹ جانے سے پیدا ہوا ہو ایسے رعاف مین فصد سر رو کی جو اوسی نتھنے کی طرف ہو جدھر نکسیر چلتی ہی کرنی چاہیے مگر فصد ضیق اور نہایت باریک شگاف سے لازم ہی - اور اسیطرح ضروری ہی کہ سر کی گُرپون اور خراز مین حجامت بہت سبک پچھنے سے کرین - اور جس طرف نکسیر چلتی ہو اوسی جانب کے پستان پر بھی خالی پچھنے لگائین - اور وہ پچھنے بلا شرط ہون اور بیشتر اسکی حاجت ہوتی ہی کہ بذریعۂ فصد قیفال کے یا بذریعۂ اوس عرق کتفی کے جو پشت پر شانہ کے ہی اسقدر خون نکالا جاتا ہی کہ نوبت غشی کی آجاے - اور یہ تدبیر بدرجہ مفید ہوتی ہی - اسلیے کہ خون کو بطرف سر کے چڑہنے سے روکتی ہی - اور سبب نفع کا یہ ہی کہ ادھر غشی پیدا ہوئی اور خون اپنی جگہ پر ٹھہر گیا - لیکن یہ تدبیر رعاف شدید مین کرنی چاہیے بلکہ ادھر معلوم ہوا کہ یہ رعاف شدید ہی کسی قرائن وغیرہ سے اور فوراً یہی تدبیر کرنی ضرور ہی - اور اتنی جلدی کرنی چاہیے کہ قوت ساقط نہونے پاے - لیکن اگر دھار نکسیر کی موٹی

اور شدید ہو یا کہ خون بوند بوند ٹپکتا ہو اور نوبت نوبت سے آتا ہو یعنے علے الاتصال تقطیر بھی نہو اوسوقت مناسب ہی کہ فصد بھی تھوڑی ہی تھوڑی چند مرتبہ علے التوالی کرنی چاہیے - اور جب فصد درجۂ کافی کو پہونچ جاے پھر تغلیظ اور تبرید خون کی تدبیر کرنی چاہیے ایسے ادویہ سے کہ خون کی حرارت کو سرد کردین اور اگر تبرید نکرین تو کم سے کم یہ بات ہو کہ خون کی تخثیر کردین جیسے عناب وغیرہ کی یہی کیفیت ہی پچھنے مین اتنی قوت نہین ہے کہ خون غالب اور اوسکے زور کی دھار کو روک سکے بلکہ اولاً خون کے زور کو بذریعۂ فصد کے روکنا چاہیے اوسکے بعد پچھنے لگانا چاہیئن - جگر پر اوسوقت پچھنے لگانا چاہیئن جب نکسیر داہنے نتھنے سے چلتی ہو اور طحال پر بائین طرف کی نکسیر مین پچھنے لگانے چاہیئن اور دونون عضو پر محجمہ اوسوقت چسپان کرین کہ نکسیر دونون نتھنون سے چلتی ہو - اور اس طریقے سے پچھنے لگانا رعاف کے واسطے بھترین معالجہ ہی - اطراف کا باندھنا اور خوب سخت بندش کرنی حتے کہ مردون کے دونون خصیہ اور پستان پر بھی عورتون کے بندش کرنی اور دونون کانونکو باندھنا یہ بھی انتہا کی تدبیر ہے - نطول آب سرد سے بھی ضرور کرنا چاہیے اور بیشتر ضرورت ہوتی ہی کہ برف سے سرد کیے ہوے پانی مین بیمار کو بٹھا دین تاکہ اعضا کھڑے ہو جائین - کبھی سر پر مٹے ہوے چونے سے لیپ کرنے کی ضرورت ہوتی ہی خواہ اُس چونے کی جو سرکہ مین محلول کیا گیا ہو اور سر پر برف سے سرد کیا ہوا پانی ڈالا جاتا ہی تاکہ تخدیر پیدا ہو - اور کبھی بدون اسکے چارہ نہین ہوتا کہ قوی فتیلہ دیے جائین زنجار اور آب بادروج مین کافور ملاکر اور مومیائی بوزن ایک درہم بشرطیکہ خالص ہو اوسکا سعوط کرایا جاے - اور لااقل یہ امر ہی کہ برف سے سرد کیا ہوا پانی منھ مین بیمار کے بھرا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نکسیر والے آدمی کی زندگی کبھی اتنی دیر تک رہتی ہی کہ بیس رطل سے پچیس رطل تک خون نکل جاے اوسکے بعد مرجاتا ہی - اور بیشتر جو غشی بسبب رعاف کے پیدا ہوتی ہی اوسی کی وجہ سے نکسیر بند ہو جاتی ہی - غذا مین مسور ہمراہ سماق کے خواہ ہمراہ سرکہ کے یا انگور خام یا مثل اسکے اور کوئی میوہ تجویز کیا جاے - پنیر تازہ اور تر نہایت مناسب غذا مرعوفین کی ہی اسیطرح راہڑی دودہ کی اور اوبالے ہوے انڈے اوس شخص کو مفید ہین جو بوجہ غلبۂ صفرا کے مستعد رعاف کا ہو خواہ مبتلاے رعاف اسی سبب سے ہوا ہو - علاوہ بران یہ بھی یاد رہے کہ ترش چیزین اکثر نکسیر والون کو مضر بھی ہوتی ہین اسلیے کہ اونمین تقطیع اور تلطیف کی قوت ہی - بعض ارباب تجربہ نے کہا ہی کہ دماغ مرغ خانگی کے اون مرعوفین کے واسطے افضل غذا ہی جنکو بسبب سقطہ اور ضربہ کے رعاف عارض ہوا ہو مگر اسکی خورش بکثرت اور بمرات متوالیہ پے در پے کرنی چاہیے - شراب کا یہ حال ہی کہ نافع بھی ہی - اسلیے کہ قوت پیدا کرتی ہی اور مضر اسواسطے ہی کہ خون کو ہیجان مین لاتی ہی پھر اگر بسبب شدت ضعف کے اضطرار ہو تھوڑی سی شراب پانی مین ملاکر دینی چاہیے - اور اگر اضطرار نہو اور رعاف نے قوت کو زائل نہ کر دیا ہو شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے - رعاف کی تدبیر کرنے مین اس امر کی رعایت ضرور ہی کہ خون کسی قدر شکم مین اوترنے نہ پاے ورنہ معدہ مین نفخ پیدا ہوگا اور نبض مین ضعف آجائیگا اور اگر کسی قدر اوتر گیا ہو جب تک اوسکا اخراج نہو جاے قے کرانی چاہیے اور جب تک اوسکے اخراج کا یقین کامل نہو جاے قے جاری رکھین - پھر اگر وہ خون معدہ سے نیچے اوتر گیا ہو بذریعۂ حقنہ کے بہت جلد اوسے نکال ڈالنا چاہیے اور معدہ وغیرہ مین اوسکو باقی نہ رہنے دین - **رعاف پیدا کرنے کی تدبیر** ضرورت کی نظر سے کبھی نکسیر کو جاری کرنا صواب معلوم ہوتا ہی خصوصاً امراض دماغی مین اور اسی سبب سے قدماے اطبا ایک ایسا آلہ طیار رکھتے تھے کہ جسکے ذریعے سے ناک کو نچوڑکر رعاف پیدا کر دیتے تھے - اور اس تدبیر سے بہت سے ایسے امراض کا علاج کرتے تھے جنکے ازالہ مین رعاف سائل کی ضرورت ہی - منجملہ اونھین تدابیر کے ناک کا کھجلانا اور ٹھوکنا اوس نرم گھاس کی تنگی سے ہی جو کہ چوب اذخری پر مثل شگوفہ کے اوگتی ہی اور باریک مثل عنکبوت کے ہوتی ہی - شیاف جو نفاخ اذخر اور فودنج بری سے بنایا جاے یا ادویۂ حادہ جیسے کندش اور میویزج اور فرفیون سے تلخہ گاو مین طیار کیا جاے اوس شیاف سے بھی رعاف پیدا ہوتا ہی **زکام اور نزلہ** یہ دونون مرض اس امر مین تو مشترک ہین کہ سیلان مادہ دماغ سے کرتے ہین مگر بعض اطبا نزلہ اوسی کو کہتے ہین جسمین کہ مادہ بطرف حلق کے اوترتا ہو اور زکام اوسکا نام رکھتے ہین کہ مادہ ناک

کی طرف سے گرتا ہو اور بعض آدمی ان دونون کا نام نزلہ رکھتے ہین اور زکام اوس مرض کا نام رکھتے ہین جو از طرف بینی کے رقیق ہو کر جاری ہو اور
نمکین اور متواتر ریزش رہے کہ قوت شم کو مانع ہو اور آنکھون مین بھی اوسکی رطوبت پہونچے اور چہرہ کی جلد کو بھی تر کردے خاصکر یہ ہے کہ چہرہ کے سب اعضا
جو سامنے کے ہین نہ بطرف پشت سر کے انھین ریزش اور اترا اس رطوبت کا ہو۔ نزلہ کبھی حلق اور ریہ اور معدہ تک پہونچ جاتا ہے اور بسا اوقات ان
مقامات مین قرحہ ڈالدیتا ہے۔ اور اکثر بسبب نزلہ کے شہوت کلبی کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی عصب مین ہو کر دور ترین اعضا تک بھی پہونچ
جاتا ہے۔ کبھی نزلہ سے خوانیق اور ذات الریہ اور ذات الجنب علی الخصوص بیماری سل کی پیدا ہوتی ہے اگر نزلہ حار اور حاد ہو۔ اسی طرح اوجاع معدہ
اور اسہال اور سحج پیدا ہوتا ہے۔ اگر نزلہ مالح اور ترش ہو اور قولنج بھی نزلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جو نزلہ مخاطی اور خام ہو۔ جملہ اقسام نزلہ حار
کا سبب یا حرارت مزاج خاص کی ہے یا حرارت خارجی دھوپ وغیرہ کی یا زہر کا اثر یا سونگھنا ادویہ حارہ کا جیسے مشک و زعفران پیاز۔ اور نزلہ بارد
کا سبب بھی یا برودت مزاج مخصوص یا برودت خارجی ہوای بارد کی یا باد شمال کی برودت خصوصاً اگر سر کھلے ہوے ایسی ہوا مین رہے
علی الخصوص جن اوقات مین دماغ متخلخل ہوتا ہے مثلاً حمام اور ریاضت یا غضب اور فکر وغیرہ کے وقت۔ کبھی فصد کے بعد ایسا تخلخل پیدا ہوتا ہے کہ بدن کو
آمادہ قبول حرارت اور برودت کردیتا ہے اسی سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر فصد مین خون کثیر نکالا گیا ہو۔ اسی طرح جو سوء مزاج حار کہ
ریزش کرتا ہو اور برد مزاجی جسوقت قوی ہو جاے اور مستحکم ہو جیسے مشائخ مین برودت کا استحکام ہوتا ہے اور اسکا سبب یہی ہے کہ ایسے
سوء مزاج کی ریزش مین نضج نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ نہایت درجہ صحت مزاج پر وہ لوگ نہ پہونچین اور درجۂ غایت کی حرارت اونمین نہ آجاے
۔ اور یہ بھی سبب ہے کہ غذاے بارد جسوقت دماغ مشائخ کو پہونچتی ہے خواہ ضعف از دماغ کو سرد غذا پہونچے اور ہضم جید اوس شے کا نہین ہوتا اور
جو دماغ مین نشو و نما کرتی ہے اسلیے کہ دماغ ضعیف ہے لہذا اوس غذا مین فضلہ زیادہ پیدا ہوتا ہے اور فضلہ ہو کر بطور نزلہ کے روان ہوتی ہے۔ برودت
اصلی سے نزلہ کی پیدائش زیادہ ہے اور حرارت سے اسقدر نہین ہے۔ جن لوگون کا مزاج حار ہے اونکو ایسے اسباب خارجی کے قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہے
جیسے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہے بہ نسبت سرد مزاج والون کے۔ حار مزاج والون کے خود ذاتی مزاج مین یہ امر اکثر ہو یا بنظر کر عرضیہ اس
کیفیت کا اسباب بدنی سے اونکے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت سرد مزاج والون کے۔ اسواسطے کہ دماغ بارد مین جو غذا پہونچتی ہے اوسکا نضج نہین ہوتا اور جو
بخارات پہونچتے ہین اونکی تحلیل نہین ہونے پاتی بلکہ غذا اوسی طرح پہونچکر اوسکے فضول ٹپک جاتے ہین اور بخارات بستہ ہو جاتے ہین جسطرح انبیق
مین جسقدر بخارات قرع سے چڑھتے ہین فوراً ٹپک کر بہ جاتے ہین اسی وجہ سے نوازل دائمی ایسے مزاج مین رہتے ہین۔ نزلہ کبھی غلیظ ہوتا ہے اور کبھی
رقیق مائی اور کبھی حاد اور تلخ۔ اور کبھی شور اور ردی الطعم اور کبھی حار اور لذاع اور کبھی بارد کہ تپ سے نضج پاتا ہے۔ گر نزلہ حار کا نضج تپ سے
نہین ہوتا۔ نوازل اور جو امراض نزلہ سے پیدا ہوتے ہین اونکی پیدائش اور زیادتی باد شمالی کے چلنے سے ہوتی ہے خصوصاً اگر بعد چلنے ہواے
جنوبی کے باد شمالی چلے اسی طرح جاڑون مین اونکی شدت ہوتی ہے خصوصاً اگر صیف بعد شتا کے ایسی ہو کہ ہواے شمالی اوسمین چلے اور بارش
مین کمی ہو۔ اور خریف مین ہواے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو۔ کبھی نوازل کی کثرت جنوبی بلاد مین اسوجہ سے ہوتی ہے کہ امتلاے مواد سر و مین
ہوتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے کہ اکثر جن لوگون کو نزلہ ہوتا ہے مرض طحال سے وہ دور رہتے ہین۔ جالینوس نے اسکا سبب یون بیان کیا ہے کہ جس شخص کے
ہونکے کسی عضو مین مرض ہو پس اور اعضا اوسکے سلیم رہتے ہین۔ اور مین کہتا ہون کہ مرض طحال سے محفوظ رہنے کا سبب یہ ہے کہ جو شخص آمادہ
نوازل ہے اوسکے اخلاط رقیق ہوتے ہین۔ اور جسکے اخلاط غلیظ ہون گے وہ آمادہ اور مستعد نوازل کا نہو گا **مترجم کہتا ہے** یعنے مرض طحال
مین ویسے ہی اشخاص مبتلا ہون گے جن کے اخلاط رقیق نہون پس گویا نوازل اور طحال مین ضد واقع ہے **متن** درد سر اگر ہمراہ نزلہ کے ہو

بسبب جذب اخلاط کے نزلہ مین زیادتی ہوگی **علامات** نزلہ حاد اور حار اگر زکامی ہو او سکی علامت سرخی چہرہ اور آنکھون کی ہی۔ اور جو رطوبت بہتی ہے
گرم ہوگی اور رقیق بھی ہوگی اور لمس بھی گرم ہوگا اور بیشتر اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہی اوسوقت نفع ہوتا ہی۔ اور اگر یہ نزلہ گرم زکامی نہو بلکہ حلقی ہو
او سکی علامت حدت اور تیزی اوس رطوبت کی ہی جو حلق مین اوترتی ہی۔ اور بشدت احراق اوسمین ہوتا ہی اور التہاب ایسا جو اچھی طرح
محسوس ہو جسوقت کھنکھار کر او سے تھوکین اور زردی اور سرخی مائل خون تھوکنا بھی حرارت نزلہ پر دلالت کرتا ہی۔ کبھی نزلۂ حار مین سدہ بھی
ہوتا ہی اور غنہ اور ناکمین دغدغہ تیز بھی رہتا ہی **نزلۂ بارد کی علامت** جو رطوبت بہتی ہو وہ سرد ہو اور ناکمین دغدغہ اوسکے ہمراہ پیشانی کھنچی
جاتی ہو۔ اور سدہ اور غنہ اور بیشتر غلیظ ہونا مادہ کا بھی برودت پر دال ہوتا ہی۔ اور اگر بطرف حلق کے گرتا ہو کھنکھار مین جو چیز برآمد ہو سرد
اور سپید رنگ ہو اور تپ آجانے سے نفع ہونا یہ بھی نزلۂ بارد کی علامت ہی **علاج** نزلہ کا علاج چند چیزون مین منحصر ہی یعنے اوسسے باہر نہین
ہوتا ہی (۱) جس مادہ سے نزلہ پیدا ہوتا ہو اوسکو کم کر دینا (۲) جو سبب فاعلی نزلہ کا ہی یعنے جس سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہی اوسکی ضد مقابل سے
تدبیر کرنی (۳) سیلان رطوبت نزلہ کو قطع کر دینا خواہ اوسکی تعدیل قوام کرنی یا اوسی رطوبت کو کسی دوسری جانب ہٹا لیجانا (۴) حفظ ما تقدم
کے لحاظ سے ایسے مضرات سے بچانا جو شاید اگر اون امور کا لحاظ کیا جاتا تو ضرور نزلہ سے پیدا ہوتے جیسے مرض خشم یعنے بطلان قوت شم یا قرحہ
منخر جو نزلہ کی تیزی سے عضو مین پڑ جاتے ہین یا خشونت حلق مین پیدا ہوتی ہی اور کھانسی اور قرحہ ریہ یا سل پھیپھڑے کے قرحہ پڑنا اور ورم کا پیدا
ہونا ان سب امراض کا اشتداد معالجہ مین روکنا اور بچانا بھی ضرور ہی۔ یہ چارون تدبیرین علاج نزلہ کی محتاج ہین کہ مریض تخمہ سے بچے اور امتلا
اور پرخوری کو ترک کرے اور شراب پینے مشروبات مین بھی کمی کرے۔ زیادہ تشنگی ابتداے حدوث نزلہ مین مضر ہی اور نیز کام اون اخلاط کے نضج
کو روکتا ہی جنسے نزلہ کی پیدائش ہوئی ہی۔ اور بدون سکون کے اونکا نضج ہو نہین سکتا اور باقیمہ زکام اور اقسام کے فضول کو بھی جذب کرتا ہی
اسی وجہ سے البتہ اگر نزلہ مین نضج ہوجاے اوسکے بعد زکام کا ہونا سود مند ہی کہ فضلہ نضج یافتہ کو خارج کر دیتا ہی۔ جو شخص نزلہ مین مبتلا ہو اوسکو لازم ہی
کہ رات کو زیادہ پیٹ بھرکے غذا استعمال نکرے کہ اوسکے بخارات سے اسکا سر بھاری رہے گا۔ اور ہمیشہ سر کی تسخین کرتا رہے اور سردی سے سر کو دور رکھے
اور باد شمالی سے بھی اپنے سر کو دور رکھے خصوصًا وہ اوتر سرتی ہی اسکے بعد دکھنہ یعنے باد جنوبی کی چلے۔ اسلیے کہ جنوبی ہوا فضول کو بہہ دیتی ہی اور تحلیل
کرتی ہی اور شمالی ہوا قبض پیدا کرکے فضول کو نچوڑتی ہی اور بہا دیتی ہی۔ نزلہ والیکو برف کا استعمال بھی نکرنا چاہیے اور دنکے سونے سے پرہیز کرے
اور اکثر پیاسا اور بھوکھا رہے اور جسقدر ہوسکے بیداری اختیار کرے اسلیے کہ نیند کو ترک کرنا نزلہ کا اصلی علاج ہی۔ اسی طرح اسہال اور اخراج
خون کا بھی نزلہ کا علاج ابتدائی ہی۔ مگر پہلے خون نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اوسکے بعد مسہل کرنا مناسب ہی بشرطیکہ دونون کی حاجت ہو ورنہ فقط
اخراج دم کافی ہی۔ فصد کا استعمال خصوصًا ابتداے نزلہ مین بہت کم ہوتا ہی ہان اگر اسقدر کثرت مادہ کی ہو کہ تحمل نہوسکے اوسوقت فصد کرنی
چاہیے۔ اور تھوڑے سے نزلہ مین فصد کی حاجت نہین ہی۔ اور اسی طرح جس نزلہ مین کھانسی نہو اوسمین بھی فصد کی ضرورت نہین ہی۔ پھر اگر
تھوڑی سی کھانسی ہو اور نفث کم آتا ہو فصد خفیف کر دینی چاہیے کہ شاید کہ پھر اسکی ضرورت ہو اور شربت خشخاش سادہ کا استعمال کرنا لازم ہی
اگر بیداری ہو یعنے نیند کم آتی ہو ورنہ فقط سکون اور آرام دینے پر اکتفا کرین۔ حقنہ کرنے سے فضول کا جذب اسفل کی طرف ہوتا ہی
اور طریق یعنے راہ آمد فضول کی نرم اور لین ہوجانے کی غرض سے مثل ماء الشعیر کے استعمال کرین تاکہ نفوذ اچھی طرح ہوجاے۔ جسوقت ہمراہ
نزلہ کے نخس کی شدت ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ بطرف جنب کے مائل ہی پس جلدی فصد کرنی چاہیے۔ نہ مین سے اکثر حمی پیدا ہوتی ہی۔ اور
کھانسی کی گولیان فقط خشونت صدر کی غرض سے دیجاتی ہین۔ مواد موجودہ فراہم شدہ سر کے واسطے حب سعال کچھ مفید نہین ہی۔ پیاس کو

روکنا اور صبر کرنا واجب ہی اور اکثر شربت خشخاش پانی مین آمیز کرکے پینا چاہیے اور اگر تقویت کا ارادہ ہو تو ماء الشعیر اور سویق کا استعمال کرین - اگر ہمراہ نزلہ کے تپ ہو استحمام نکرنا چاہیے جس شخص کو جاڑے اور گرمیو مین برابر نزلہ رہے استعمال حب قوقایا اوسے انفع اشیا ہے - اعضاے سافلہ کو حرکت دینا بھی نزلہ مین زیادہ مفید ہی کہ مواد کو بطرف اسفل کے جذب کرتی ہی - اور بعد تحریک اعضاے اسفل کے جو تکمید اشد اور تبخیرات کہ آئندہ مذکور ہوتے ہین اونھین استعمال کرین - مگر اسکی رعایت رہے کہ بروقت امتلاے معدہ کے یہ تدبیر نہونی چاہیے - جو شخص خوگر نزلہ کا ہو کہ اکثر اوسے ہو جایا کرتا ہی قبل اسکے کہ نزلہ اوسے عارض ہو اگر حمام مین اسقدر ٹھہرے کہ تعریق ہو جاے یہ تدبیر کبھی اوسکے نزلہ کا انسداد کر دیتی ہے - اور ہمیشہ صاحب نزلہ کو سر کا واژگون رکھنا اور بچھاون کا تہ دار اور دبا ہوا ہونا ضرور ہی اور سونے کے وقت چت لیٹنا نہ چاہیے - مادہ نوازل کو کم کرنیکا طریقہ یہی ہی کہ تنقیہ بدن کا کرین نزلہ حار مین تو فصد اور اسہال سے بذریعہ ایسی دواؤن کے جو اخلاط حارہ کو خارج کر دین اور حقنہ ایسی دواؤن سے مرکب ہو جو مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین - اور نزلہ بارد مین تنقیہ ادویہ مخرجہ بلغم سے کرین جو سر کے بلغم کو بھی خارج کر دین خواہ مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے اور دونون تدبیر کے بعد کھانے پینے کی تقلیل کرنی چاہیے اور ایک شبانہ روز بالکل ترک آب و غذا کردین کہ نزلہ دور ہو جائیگا - نزلہ کے سبب فاعلی کا مقابلہ بالضد اسی طرح کرین کہ حار نزلہ مین سر کی تدبیر تبرید بالقوہ سے کرنی چاہیے - یعنے ایسی تدبیر کر اوس سے انجام کار مین تبرید پیدا ہو گو سردست وہ بارد نہو جیسے حمام آب شیرین سے ہر صبح کو کرنا اور بدون کچھ کھانے پینے کے اور اطراف پر پانی ڈالنا اسی طرح سر کی مالش اور اطراف کی اور ناف کی اور حلقہ اور مذاکیر کی اور جو اعضا اونکے متصل ہین روغن بنفشہ سے اور نطول جو شعیر اور بنفشہ اور بابونہ اور خشخاس سے طیار کیا جاے - جو مبردات قوی ہین اونکو سر پر ڈالنا اور غذاے سبک جو بارد و رطب ہو اوسی کو اختیار کرتا ہو روزہ جلنجبین کا استعمال کرنا چاہیے - نزلہ بارد مین جب دغدغہ اور پیاس ظاہر ہو فوراً تدبیر مین کوشش کرے کہ سر کی تسخین اور تکمید خرقہ ہاے گرم سے کیجاے تا اینکہ وہ گرمی محسوس ہو کر اوسکا اثر دماغ تک پہونچے مگر اس تسخین اور تکمید مین سر کی حفاظت بھی اور افراط سے لازم ہی - کبھی نمک اور باجرہ سے بھی تکمید کی حاجت ہوتی ہی اور کبھی آب گرم سے اور کبھی بہت زیادہ گرم پانی سے تکمید کرتے ہین کہ اوس سے زیادہ گرمی کا تحمل نہو سکے - نزلہ بارد مین نطولات منضجہ محللہ کا بھی استعمال ہوتا ہی اور تمریخ اطراف کی روغنہاے گرم سے جیسے روغن شبت اور بابونہ اور مرزنجوش اور ان سے زیادہ قوی روغن سداب اور روغن نار اور روغن سوسن کہ ان روغنون سے ذکر اور اعضاے قریبۂ ذکر اور حلقہ اور ناف اور اطراف کو ملتے ہین اور سر کو صابون قسطیلی سے دہوتے ہین - جہان تک ممکن ہو روغن سر مین پہونچاے ہان اگر کوئی چارہ نہو مثلاً تبرید سر کی خواہ تسخین ایسی کرنی ضرور ہو کہ دیر پا ہو اوسوقت روغن کا استعمال کرنا جائز ہی - مگر پھر بھی بعد استفراغ اخلاط کی تدہین کرنی چاہیے - سر پر خواہ پیشانی پر لطوخات جو خردل اور قسط وغیرہ سے طیار ہون لگانے چاہیین اور صابون وغیرہ سے اونکو دہو ڈالنا چاہیے - غذا ایسی تناول کرین جو سبک اور لطیف ہو اور سخونت ہمراہ تلئین صدر کے پیدا کرے یعنے سینہ کی خشونت کو دور کر دے - بیشتر ادویہ محمرہ کی بھی حاجت ہوتی ہی کہ اوسمین سرگین کبوتر اور خردل اور انجیر اور تافسیا ڈالا جاتا ہی بلکہ داغ لگانے کی بھی احتیاج ہوتی ہی - خلاصہ یہ ہی کہ سر کو گرمی پہونچانی اور خشک رکھنا نزلہ بارد مین زیادہ نافع ہے اگر پیدا ہو چکا ہو اور آئندہ جو نزلہ حادث ہونے والا ہی اوسے یہ تدبیر روک بھی دیتی ہی - نزلہ بارد مین جو شخص مبتلا ہو اوسے چاہیے کہ قبل نضج مادہ کے داخل حمام نہو بلکہ تکمیدات یابسہ کا استعمال کرے - مشک کو سونگھنا بھی اس نزلہ کو نافع ہی - اسی طرح کانون مین پاہارونی کا جو کسی روغن گرم مین ڈبو یا گیا ہو رکھنے سے نفع ہوتا ہی - سیلان اور ریزش کو قطع کر دینا ایسے غرغرون سے چاہیے جو مجفف اور بارد ہون جیسے سرد پانی سے غرغرہ کرنا خواہ گلاب اور آب عدس اور آب کشنیز خواہ جس پانی مین پوست خشخاش کو جوش دیا ہو اور آب انار سے

بھی غرغرہ کراتے ہین ان غرغرون مین نزلہ حار کے واسطے بارد اور نزلہ بارد کے واسطے غرغرہ حار کو اختیار کرین حلق پر شراب مین نانخواہ کو پیسکر لطوخ کے طور پر
لگائین خصوصاً نزلہ بارد مین - اسی طرح کھانسی کی گولیان منھ مین رکھین جو افیون اور میعہ اور کندر اور زعفران سے مرکب ہون مگر ان گولیون کو نگل نجاے
فقط عرق انکا چوسا کرے - اسی طرح وہ اشربہ جوکہ مخصوص دونون قسم کی نزلہ کے واسطے ہین جیسے شربت خشخاش تازہ نزلہ حار کے واسطے اور شربت کرنب
اور شربت خشخاش جو سلافہ سے بنایا جاے اور اوسمین مرکی وغیرہ داخل ہو نزلہ بارد کے واسطے اور اسی قسم کے مرکبات ادویہ جوکہ قرابادین مین لکھی
جاتی ہین - شربت خشخاش کا استعمال ابتداے نزلہ مین البتہ جائز ہی کہ انصباب کو بطرف صدر کے روکے - اور جب نزلہ منعقد ہوگیا اور محتاج نفث کا ہوا
یعنے کھنکھار کے تھوکنے سے اوسکا اخراج ہوتا ہو اوسوقت یہ شربت ہرگز قابل استعمال کے نہین ہی - اسی طرح بخورات حاربہ کہ جو خیشوم مین پہونچین
اور خنک بن جبس بخارات کرین - یہ بخورات جیسے سند روس کی دھونی نزلہ حار اور بارد دونون کے واسطے یا کلونجی کی دھونی نزلہ بارد کے
واسطے بلکہ اسکا سونگھنا بھی مفید ہی اور قسط کی بھی یہی تاثیر ہی - اور بھنی ہوئی کلونجی کی تھیلی وغیرہ مین کپڑے کی پوٹلی باندہ کر سونگھنا زیادہ نافع ہی -
اسی طرح بخور قسم کے جسکا نام عوقی ہی اسی طرح بخارات شراب کے خواہ شہد کسی چکی کے پاٹ کو آگ سے گرم کرکے اوسپر ان چیزون کے
چھڑکنے سے جو بخارات اوٹھین اونکو سونگھنا - کندر کی تبخیر ہمراہ عود خام اور سند روس کے اور قسط اور لبن اور عود کی تبخیر گرم طرفہ اور ورد
مخصوص نزلہ حار کے واسطے - اسی طرح طبرزد اور باقلہ اور شعیر جو گاے کے دہی مین بھگویا ہو اور شکر اور کافور اور سبوس جسکو سرکہ مین ترکیا ہو اسکی
تبخیر نزلہ گرم مین کرنی چاہیے - اسی طرح فقط سرکہ گرم پتھر پر ڈالکر بخارات کی دھونی لینی لیکن پتھر خوب دھویا ہوا اور صاف ہو - تعدیل قوام نزلہ استعمال
سے لعوقات کے حاصل ہوتی ہی اور کتیرا منھ مین رکھنا اور حب سفرجل کا منھ مین رکھنا تاکہ اسکی آمیزش سے جو رقیق مادہ خارج ہوتا ہے ملکر غلظ پیدا
کرے اور لزوجت بھی اوسمین آجاے اور بسبب غلظ اور لزوجت کے اندر عمق بدن کے نہ اوترے اور تھوکنے مین اوسکے آسانی ہو خواہ اور
کوئی ایسی ہی دوا کا استعمال کرے مگر وہ دوا ایسی ہونی ضرور ہی کہ زیادہ غلظ اور شوریت اوسکی موذی نہو - اگر نزلہ بارد ہی تو قبل نضج کے دخول حمام
جائز نہین ہی اور اگر حار نزلہ ہی اوسوقت قبل نضج کے حمام سے زیادہ خوف نہین ہی بلکہ نفع بھی ہوتا ہی - مادہ کی تحریک دوسری طرف اوسکی بھی
صورتین ہین کہ اگر بطرف حلق کے انصباب نزلہ کا ہو اوسکو چھینک لانے والی ادویہ سے بطرف ناک کے لیجائین اور یہ دوائین وہی چیزین ہونگی
جو تھنے مین لذع پیدا کرین یا جسطرح اگر کسی کا نزلہ حار بطرف اسفل کے گر رہا ہی اوسے بذریعہ حجامت نقرہ کے خواہ نطولات محللہ پر اکباب کرانے
یعنے سر جھکانے سے یا رباحین جاذب بادہ کے سونگھانے سے بطرف ناک کے اوسی مادہ حار کو لیجائین حفظ ماتقدم اور تدبیر پیش از وقوع ضرر
اوسکی یہ صورت ہی کہ مثلاً حلق اور ریہ کو آفت سے نزلہ کی بچائین اور اکثر یہ حفاظت بذریعہ غذا اون کے ہوتی ہی - نزلہ حار مین سینہ پر روغن
بنفشہ کی تمریخ اور ماء الشعیر بنفشہ مربے ملاکر خواہ آب انار شیرین ملاکر استعمال کرانا چاہیے - اور احسا جو نشاستہ اور آرد جو اور باقلا سے
طیار ہون ہمراہ شیر تازہ کے اگر تپ نہو اور تپ ہو تو اوسوقت دودہ ضرر کریگا اور لعوقات لینہ کا استعمال جو بارد ہون اور اشربہ روفانیہ
یعنے شراب زوفا جو بارد ہو اور نزلہ بارد مین تدبیر حفاظت سینہ اور حلق کی یہ ہی کہ سینہ پر تمریخ روغن بنفشہ اور روغن بان کی کرین اور احسار
حارہ ملینہ کو غذا مین اختیار کرین جیسے وہ ستو جسمین اطریہ داخل ہو ہمراہ شہد کے یا چینی کا ستو ہمراہ روغن بادام کے یا روٹی ہمراہ مفنجیہ کے
اور لعوقات ملینہ حارہ اور اشربہ زوفائیہ جو حار ہون - ایضاً خود زوفا ہمراہ اصطرک کے اور گرم پانی کا استعمال نزلہ مین نافع ہی کہ نزلہ کو نضج دیتا ہے
اور اوس غائلہ اور ضرر کو اوسکے دفع کرتا ہی جو اعضاے تنفس پر ہوتا ہی اسطرح کہ جسقدر نزلہ اوترچکا ہی اوسکو نضج دیتا ہی اور تنقیہ بھی کردیتا ہی
نبیذ ادباب نزلہ کو موافق نہین ہی - اور کبھی حسب اتفاق ابتداے نزلہ مین موافق بھی ہوجاتی ہی اور بعد نضج کے بمقدار معتدل موافق ہوتی ہے -

اگر واجب ہی کہ اسوقت بھی قلیل المرارت ہو اور پانی ملاکر استعمال کرین زہومات یعنے وہ اشیا جنمین چکنیٹے کی بدبو آتی ہو نفخ نزلہ کو ابتدامین منع کرتے ہین

مقالہ دوسرا باقی احوال الف کے بیانمین بدبو کا مرض جو ناکمین پیدا ہوتا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ یا تو بخارات متعفن نواحی صدر اور معدہ اور ریہ سے ناکمین صعود کرتے ہین یا کوئی خلط متعفن خیشوم کی ہڈیونمین ایسی بھر جاتی ہی جیسا داد رتیز ہو اور اوسی کی وجہ سے قرحہ پڑجاتا ہے اور یہ بوے بد بیشتر اوپر تک بھی چڑھتی ہی۔ یا کوئی خلط متعفن کلی دماغمین خواہ مقدم دماغ مین خواہ اوس مقام مین جو قریب ناک کی ہی بھر جاتی ہی۔ یا کوئی عفونت اور فساد خاص انھین ہڈیونکو عارض ہوتا ہی اور اوسکا علاج دشوار ہوتا ہی یا بواسیر الف جو متعفن ہو اوسکی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوتی ہی

علاج اگر کوئی خلط ردی خیشوم اور اندرون خیشوم کے فراہم ہو بلکہ معدہ خواہ دماغ مین اس خلط کا اجتماع ہو پہلے اوسکا تنقیہ کرلینا ضروری ہی اوسکے بعد وہ ادویہ جنکا بیان اب کیا جاتا ہی استعمال کرین جو فتیلہ اور سعوطات اور نفوخات وغیرہ سے ہین۔ فتیلہ کے ذریعہ سے استعمال ادویہ کا اس مرض مین زیادہ مجرب ہی اور اصوب یہ ہی کہ پہلے ناک کو دہو ڈالین شراب سے بعد ازان ان فتیلونکو استعمال کرین جو مرکی اور حماما اور اقاقیا سے بناے جائین شہد کے ذریعہ سے یا حماما اور مرکی اور ورد اور روغن ناردین سے بہت اصناف کے فتیلہ انھین ادویہ سے باختلاف اوزان طیار ہوتے ہین جیسے سعد اور سنبل اور نسرین اور ذریرہ حماما قرنفل آس اور صبر اور ورد اور کسی قدر نمک۔ اختیار ہی کہ یہ سب دوائین اپنے اپنے اوزان سے ملاکر خواہ انھین سے بعض ادویہ کو ملاکر فتیلہ طیار کرین یا شراب مثلث جو رقیق ہو اوسکو اوس فتیلہ پر چھڑکین جو سعد اور قرنفل اور رامک اور لاذن جملہ اجزا ہموزن سے بنایا جاے۔ ایضاً آس اور قصب الذریرہ اور نسرین ورد قرنفل ہر واحد سے ایک درہم مرکی ماز وہر واحد نصف درہم مشک چار حبہ کافور چار حبہ اقلیمیا ملح اندرانی ہر واحد چار قیراط اسکا فتیلہ بناکر استعمال کرین سعوطات مین سے عصارہ فوتنج بھی مفید ہی اور افضل سعوطات اس مرض مین حجر کا بیشاب ہی کہ اسکے استعمال سے ازالہ مرض مین کبھی تخلف نہین ہوتا ہی مجرب کامل یہ دوا ہی کہ قرص اندروخون کو جو تریاق مین پڑتا ہی شراب مین محلول کرکے ناکمین ٹپکایا جاے تو مرض جاتا رہے گا۔ طبیخ دار شیشعان شراب مین ملاکر بھی عمدہ اور جید ہی کہ چند روز اوسکا استنشاق کرین۔ لطوخات مین سے یہ ہی کہ اندر ناک کے قلقطار کا لطوخ کرین۔ ایضاً برگ یاسمین پانی مین پیسکر ناکمین طلا کرین۔ اور دواے قریطن حکیم کی اوسکے یہ اجزا ہین مرکی چار درہم اور دو ثلث درہم کے سلیخہ ایک درہم اور سدس درہم حماما اسی کے ہم وزن سب کو کسی چیز سے گوندہ لین۔ نفوخات مین سے یہ دوا ہی کہ فودنج کو نفوخ کرین یا خربق سپید اور صدف سوختہ کا نفوخ کرین اور جو دوا اجزا مین فتیلون کے مذکور ہو چکی ہی اوسکا بھی نفوخ ہو سکتا ہی۔ عود بلسان کا نفوخ بھی کیا جاتا ہی نشوقات مجربہ سے طبیخ دار شیشعان پانی یا شراب کے ہمراہ اور چند روز مستعمل ہوتا ہی۔ اس مرض مین منجملہ مجربات کے خصوصاً اگر دماغ یا مقدم دماغمین عفونت ہو یہ بھی تجربہ ہے کہ دو داغ داہنے اور بائین پر یافوخ کے لگائین کانون کے سامنے اور مائل بطرف صدغین کے خواہ ایک ہی داغ وسط مین سر کے لگایا جاے

قروح الف کبھی ناکمین قروح پیدا ہوتے ہین بخارات حارہ سے جو ردی ہون خواہ نزلہ ہاے حادہ سے اور یہ قروح یا تو بدبو دار متعفن ہوتے ہین یا خشک کرسنہ کی طرح یا قروح بثور کے طور پر ہوتے ہین یا قروح سادجہ۔ اور یہ بھی قروح کبھی ظاہر ہوتے ہین اور کبھی باطن مین ہوتے ہین **معالجات** ناک ایک ایسا عضو ہی جو بہ نسبت کان کے رطب ہی اور بہ نسبت آنکھ کے خشک ہی لہذا ناک کے قروح کا علاج ایسا واجب ہی جو درمیانی علاج قروح گوش اور چشم کے ہو لہذا حاجت اس امر کی ہی کہ جو ادویہ مجفف قروح بینی کے واسطے تجویز کیجائین اونکی قوت تجفیف کمتر ہو بہ نسبت ادویہ مجففہ قروح گوش کے اور زیادہ مجفف ہون بہ نسبت ادویہ قروح چشم کے۔ اسلیے کہ قروح گوش زیادہ تجفیف کے اثر کو خواستگار ہین اور قروح چشم ادنی سا اثر اولی تجفیف کا بھی اونکے واسطے کافی ہی۔ پھر اگر مواد قروح الف کا بوجہ سیلان کے سبب

حدوث ان قروح کا ہو خواہ بخارات کے صعود سے یہ قروح پیدا ہوئے ہون ایسے قروح کا علاج استفراغ اور جذب مادہ سے دوسری طرف کو کرنا چاہیے چنانچہ معلوم ہو جائیگا - اور مجملی علاج یہ ہے کہ سر کی تخفیف کرین اور تقویت بھی اونھین طریقون سے کرین جو مکرر مذکور ہو چکے ہین بعد ازان دونون نتھنون کی فصد کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جملہ ادویہ جو بواسیر انف اور اوس بیان مین نافع ہوتی ہین اور جنکا ذکر ہم عنقریب کیا چاہتے ہین وہ سب ادویہ قروح انف مین بھی نافع ہین بشرطیکہ وہ ادویہ قوی الاثر ہون اور جب وہ ادویہ لعاب دار کر دیجائین بذریعہ لعابات وغیرہ کے یہان تک کہ نرم ہو جائین جملہ قروح خفیفہ مین بھی استعمال کے لائق ہو جائین گی - قروح یابسہ کا علاج ایک سبوخ سے کیا جاتا ہے جو موم سے بنایا جاتا ہے کہ موم مین نصف وزن اوسکے حرام مغز ساق گاؤ کا روغن نیلوفر اور روغن شیرج مین گھلا کر طیار کرتے ہین اور اصلح میرے نزدیک روغن گل ہے خصوصاً وہ روغن گل جو زیت انفاق سے بنایا جاوے - ایضاً ایسے قروح یابسہ کا علاج اوس سبوخ سے کرتے ہین جو روغن بنفشہ اور کتیرا اور تھوڑا سا کف اسبغول اور خطمی کا - ایضاً فتیلہ کو زوفا اور بط کی چربی اور موم زرد اور اونٹ کی چربی اور مرغ کی چربی اور شہد مین ڈبو کر استعمال کرین ایضاً موم اور روغن بلیلہ زرد یا مازو کا روغن - اور بیشتر اوس رگ کی فصد جو ناک کے کنارہ پر ہے بعد قیفال کی فصد کے اور حجامت اور اسہال کے نافع ہوتی ہے - جو قروح کہ اونکی طرف کوئی مادہ حریف اور ردی خواہ مُنتن یعنے بدبو بہ کر آتا ہے اون قروح کا علاج دشوار ہے پھر بھی فصد اور اسہال تو ضرور ہی کرنا چاہیے اور بیشتر اسہال بذریعہ ایارجات کبار کے کرنا مناسب ہوتا ہے اور اون قروح کو ہمیشہ نطرون سے دہونا اور صابون سے واجب ہے خصوصاً وہ صابون جو سقلیاؤس کی طرف خواہ وہ صابون جو قسطنطین کی طرف منسوب ہے بعد ازان وہ ادویہ جنمین قوت تخفیف زیادہ ہے استعمال کرین - اونھین ادویہ مین سے یہ نسخہ ہے پوست خشخاش اور قلقدیس اور زرنیخ احمر اور خربق ان سبکو پیسکر تلخہ گاؤ مین چند روز برابر خمیر اوٹھائین بعد ازان استعمال کرین - کبھی اسی نسخہ مین حماما بھی بڑھا دیا جاتا ہے اور مر اور فوتینج اور فراسیون اور زعفران اور شب کو اضافہ کرتے ہین - دواے روفس حکیم کی مجرب ہے - سعد اور شب اور مازو اور مر اور زعفران اور زرنیخ ہموزن مستعمل ہے - جس قروح مین درد بشدت ہوتا ہے اونکا علاج یہ ہے کہ اسرب سوختہ جو مغسول ہو اور اسفیداج اور مرداسنج کا مرہم روغن گل اور موم ملا کر بنائین اور استعمال کرین - قروح شریہ کا علاج روغن گل اور روغن آس اور مرداسنج اور گلاب اور تھوڑا سا مر کہ ان سب سے مرہم طیار کرین - قروح ظاہرہ کا علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ چرک قلعی سوختہ تین اوقیہ شراب ملا کر استعمال کرین اور اقراص اندرون سے بھی کبھی شراب اور کبھی سرکہ ملا کر علاج کیا جاتا ہے اور کبھی پانی ملا کر غرض جیسا موقع اور مناسب ہو - مراہم جیدہ سے یہ بھی ایک مرہم ہے خبث اسرب اور شراب کہنہ اور روغن آس یکجا پیسکر کوئلون کی آنچ پر طیار کرین اور ہلاتے رہین تا آنکہ غلیظ ہو جاوے اور تانبے کے برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اسرب سوختہ اور خبث اسرب کا ایک ہی اثر ہے عصارہ چقندر کو تنہا خواہ اور ادویہ کے ہمراہ استعمال کرنا بھی سزاوار ہے کہ بہت نافع ہے **علاج قروح حادہ** کا ابتدا مین تنہا روغن گل کافی ہے خواہ موم یا مرغ کی چربی کیساتھ اور اس سے زیادہ قوی مرہم اسفیداج ہے خصوصاً اگر لعاب بہدانہ ملایا جاوے - اور اگر زیادہ تجفیف منظور ہو فقط خبث فضہ ملا دین روغن آس کے ساتھ - اگر جب مرض تھوڑا سا شدید ہو جاوے اوسوقت یہ مرہم استعمال کرین سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ خبث الرصاص تین اوقیہ قلعی سوختہ اور مغسول بذریعہ شراب کے چار اوقیہ اسی کا مرہم بنائین روغن آس اور سرکہ ملا کر - پھر جب مرض کہنہ ہو جاوے اور شدت زیادہ ہو اوسوقت یہ مرہم لگائین مرداسنج چار درہم سداب تازہ چار درہم شبت دو درہم روغن آس اور سرکہ مین مرہم طیار کرین اس سے زیادہ قوی مرہم یہ ہے زنجار اور قلقند اور مرہم ہر واحد سات جزو قلقدیس چھ جزو شب یمانی مازو توبال نحاس ہر واحد چار جزو کندر ایک جزو اور نصف جزو

سرکہ ایک رطل اور آٹھ اوقیہ تانبے کے برتن مین اسقدر پکائین کہ شہد کے قوام مین آجاے اور اسی کا لطوخ استعمال کرین **سدۂ خیشوم کا بیان** سدۂ خیشوم وہی چیز ہی جو خیشوم کے اندر محتبس ہو اور جو چیز حلق سے ناک مین آتی جاتی ہی اوسکی آمد و رفت کو بند کردے کبھی یہ سدہ ایک خلط لزج کا ہوتا ہی اور کبھی گوشت اوگ کر بطور سدہ کے بن جاتا ہی اور کبھی خشک ریشہ اور پپڑی کی طرح سے ہوتا ہی **علاج** کندری مسور ایک درہم جند بیدستر نصف درہم افیون ایک قیراط زعفران ایک قیراط مر نصف درہم اسکی گولیان بنالین اور آب مرزنجوش تازہ مین پیسکر سعوط کرین اکثر اس سدہ کا انحلال اور شانا دست کاری اور عمل یدکا محتاج ہوتا ہی اور ناک کا سوتنا اوس خاص سلائی سے جو ناک ہی مین پھیرنے کے واسطے بنائی جاتی ہی اور وہ سلائی ایسی بھی ہوتی ہی کہ اوس سے سدہ وغیرہ کا کھینچ لینا خواہ نکالڈالنا بھی ہوسکتا ہی کہ ہمیشہ چھیلتے چھیلتے بالکل اوسکو صاف کردین اور بیشتر چھیلنے سے اوسکے اسقدر بدگوشت وغیرہ نکلتا ہی کہ اوسکی کثرت مقدار سے سخت تعجب ہوتا ہی شاید کبھی نصف رطل تک وزن مین پہونچ جاتا ہی۔ پھر اگر یہ تدبیر بھی کافی اور مفید نہوا چاہا اوس تدبیر کو اختیار کرین جو ہم باب بواسیر مین لکھ چکے ہین **خبان کا علاج** اسکے علاج مین ایک سعوط اور غرغرہ ہی جو ادویۂ ذیل سے کیا جاے پہلے مازو سائیدہ کو آب انار شیرین مین جو بقدر غمرہ کے ہو یعنے وہ سفوف مازو کا اوسمین ڈوب جاے جوش دین کہ سارا پانی اوسمین جذب ہوجاے پھر اوسے سوکھا کے نصف اوسکا کندر اور انزروت ملا کر اوسے آب انار سے ملائین جسمین مازو کا جوش لکھا گیا ہی اور چند روز اسکا سعوط کرین۔ یہ بھی دوا ہی کہ سہاگہ کو موم روغن ملاکر ناک مین ڈالا کرین تا آنکہ ازالہ مرض ہوجاے **رض الف** کو فتہ ہوجانا بینی کا اولی اور افضل یہ ہی کہ پہلے ناک کو اندر سے خوب ٹھوس ٹھوس کر کسی کپڑے وغیرہ سے بھرین بعد ازان باہر سے اوسکی کجی اور خم وغیرہ کو درست کرین اور جو شئے اندر بھری ہی اوسے تھوڑا تھوڑا کرکے نکالین۔ طلا جو اسمین نافع ہی اوسمین اوسی قسم کی دوا داخل ہی جو کسر اعضاے دیگر مین بیان کی گئی جیسے برادہ بالش اور مر اور زعفران اور رامک اور رسنک اور طین مختوم رومی اور خطمی اور لاذن اسکو مار اتل یعنے قسم خاص جھاؤ کی یا آب طرفا مین ملاکر طلا کرین۔ علاوہ یہ ہی کہ ایسی ادویہ کا بیان ہم نے باب کسر اور جبر مین بخوبی کردیا ہی **بواسیر اور سار** **بیان الف کا بیان** بواسیر الف سے مراد وہ زیادتی خاص ہی جو ناک مین گوشت زائد سے پیدا ہوتی ہی کبھی تو برنگ سرخ مثل گوشت کے ہوتی ہی اور سپید بھی ہوتی ہی اور اوسمین درد نہین ہوتا ہے اور اسکا علاج آسان ہی۔ اور کبھی سرخ اور تیرہ گون ہوتی ہی کہ اوسمین درد شدید ہوتا ہی اسکا علاج دشوار ہی خصوصاً اگر اوسمین سے پیپ بھی بہتا ہو اور اوس ریم مین عفونت بھی ہو۔ اور بیشتر اسی قسم مین وہ بھی فزونی ہوتی ہی جو سرطانی ہی اور ناک کی شکل کو بگاڑ دیتی ہی اور نہایت شدید درد پیدا کرتی ہی یہ وہی بواسیر الف ہی جو تیرہ رنگ اور بہت خراب پیدا ہوتی ہی اور اندر گوشت کے زیادہ گھسی ہوئی اور مقدار حبا مست مین بڑھی۔ اوسکی تدبیر یہی ہی کہ باسانی اور بمدارات ازالہ کیجاے قطع کرنا اور چھیلنا اوسکا مناسب نہین ہی سرطان اور بواسیر بدگوشت مین کبھی تفرقہ اسطرح بھی کیا جاتا ہی کہ اگر بعد امراض راس اور نوازل کے ہواوسے بواسیر کہتے ہین اور اگر محض ناک کی صفائی یا بدون سیلان کسی رطوبت حادہ کے پیدا ہو اوسکو سرطان کہتے ہین خصوصاً اگر اوس سے پہلے دماغ مین اعراض سوداوی ہون اور ابتدا مین برابر دانہ نخود کے ہو یا برابر فندق کے پھر بڑہتی جاے اور حنک مین صلابت پیدا کرے۔ سرطان مین اکثر صدید یا سیلان کسی اور رطوبت کا نہین ہوتا ہے حلق کی طرف بلکہ وہ خشک اور سخت ہوتا ہی اور بواسیر کبھی اسقدر بڑہ جاتی ہی کہ بمنزلہ بواسیر لقلقہ کے ہوجاتی ہی اور کبھی مرہ کی ناک سے باہر بھی آجاتی ہی یا حنک مین پہنچ جاتی ہی۔ جتنی ادویہ اکالہ اور ریتان کو مفید ہین بواسیر کو بھی نافع ہین **معالجہ** جو بواسیر قسم اول ہو یعنے اوسمین درد وغیرہ نہو اوسے چھری سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد ازان سوہن خواہ آری سے بہ نرمی چھیلنا لازم ہی اور دوسری قسم کی بواسیر جو بدگوشت اور خراب

قسم ہی مناسب ہی کہ اوسکا علاج یا تو اون ادویہ سے کرین جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے خواہ آگ کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے اور باریک داغ دین یا مجارد
نیچے سوہن وغیرہ سے آہستہ آہستہ کاٹین اور جسقدر فزونیان گوشت وغیرہ کی ناکمین ہون اوسے نکال ڈالین۔ سوہن اور ریتی کی عمدہ قسم وہی ہے
جو انبوبہ دار ہو یعنے اوسمین بطور نل کے اندر خالی ہو۔ اور بعد کاٹ ڈالنے کے ناکمین سرکہ اور پانی ڈالین اگر سانس کی اچھی طرح آمد برآمد ہونے لگے
اور سدہ مانع آمد شد نفس کا دور ہو جاوے تو کام درست ہو گیا اور مرض بھی جاتا رہا ورنہ ابھی بقیہ رہ گیا ہے جو کسی قدر رکاوٹ کیطرف باقی ہے اوسوقت
منشار خیطی سے کام لین۔ طریقہ منشار خیطی کی ساخت کا یہ ہو ایک ڈورا بالونکا خواہ ریشم کا لیکر اوسمین گرہ ایسی دین جیسے گنڈا سوت کا گرہ دار ہوتا ہی
کہ اوسمین مثل ارہ کے دندانے بن جاتے ہین پھر اوس ڈورے کو اسرب کی خمدار سوئی مین پروکے ناکمین ڈالین اور حنک کی راہ سے حلق مین نکال لین
اب ایک سرا تو اوس ڈورے کا حلق مین ہی اور دوسرا ناک کے باہر دونون سرونکو پکڑ کے اسطرح کھینچین جیسے ارہ کی کشش ہوتی ہی اسی کو کھینچتے
کھینچتے جو کچھ بقیہ فزونی کا رہگیا ہی بواسیر مذکور کا وہ کٹجائیگا۔ بعدازان ایک باریک نل خواہ چھوچھی قلعی کی یا پردن کی لیکر اوسپر کپڑا وغیرہ لپیٹین
اور پھر اوسپر ادویہ بواسیر کو چھڑکین جیسے دواے قرطاس اور دواے اندرون اور جملہ ادویہ مذکورہ ذیل کو اور اوس نل کو کہ دونون طرف
منہ اوسکا کھلا ہوا ہی مع اس ذرور کے ناکمین ڈالین۔ منہ کھلے رہنے سے فائدہ یہ ہے کہ سانس کی آمد رفت بند نہو گی اور دوا دیر تک
رکھ سکتے ہین۔ اگر کوئی آلہ چھیلنے کا مثل سوہن کے طیار کرین مگر وہ آلہ بھی انبوبہ دار ہو یعنے ٹھوس نہو چنانچہ اوپر بھی بیان کیا گیا الغرض ایسے
آلہ سے بھی مراد پوری ہو سکتی ہی اور صفائی بدگوشت کی چھیلنے خواہ ریتنے سے ہو جائے گی۔ جسوقت بواسیر پر آلات قطع اور جرد کے مستعمل ہون
خواہ ادویۂ اکالہ کا استعمال کیا جاوے اوسکے چھینک لانے کی بھی ضرورت ہی تاکہ جو عفونت باقی رہ گئی ہو وہ چھینک کی حرکت سے منتشر ہو جاوے
اور پراگندہ ہو کر یکجا باقی نرہے۔ جن دواؤن سے علاج خفیف بواسیر کا کیا جاتا ہی تاکہ رفتہ رفتہ ازالۂ مرض کرین وہ ادویہ بنائی جاتی ہین
پوست انار سے جو پانی مین پیسا گیا ہو اسقدر پیسنا چاہیے کہ آمیختہ ہو جاوے اور ہمیشہ اوسکا استعمال کرین کہ مجرب ہی مگر نفع اسکا دیر مین ظاہر
ہوتا ہی (گھبرانا نہ چاہیے) یا فتیلہ جو اشنان سبز اور ساذج سے یا تخم حنظل اور جوز السرو جسکے ہمراہ کسی قدر انجیر بھی ہے اور چند روز استعمال
کیا جاتا ہی۔ یا فتیلہ عصارۂ حبق سے تنہا خواہ کسی اور عصارہ مین ڈبو کر اوسکے بعد سوکھی ہوئی حبق اوسپر چھڑکتے ہین یا شراب مین ڈبو کر اوسپر سحیق
حبق کو چھڑکتے ہین۔ یا عقید آب انارین یعنے جما ہوا اور خشک آب انارین جو مع پوست وغیرہ کے کوٹا جاوے اور اوس سے جو فتیلہ بنایا جاتا ہے
اور دن مین چند مرتبہ استعمال کیا جاتا ہی۔ یا نفوخ زرنیخ اور قلقند دونون کو پیسکر سرکہ مین بعدازان خشک کر لین۔ وہ ادویہ جن سے بواسیر
مزمن کا علاج کیا جاوے فتیلہ اور ذرور اور مرہم سب قسم کے ہوتے ہین جو شبت اور مر اور نحاس سوختہ اور تانبے کا چھیلن جو اوپر اوترتا ہے
اور اصل السوس ابیض اور قلقند اور قلقطار اور زاج اور نطرون کہ انھین ادویہ سے شراب خواہ آب حبق یا آب انارین جو مسلم انار سے نچوڑا
جاوے اوسمین ملا کر فتیلہ طیار کرتے ہین اور استعمال کرتے ہین خواہ نفوخ بنا کر استعمال کرتے ہین۔ اگر یہ فتیلہ اور نفوخ کارگر نہون ایسے ہی پانی اور
تر چیزونکو لیکر اوسپر بہت سی مقدار قلقندیس اور قلقطار اور سبجی اور زنگار اور پھٹکری کی ہموزن چھڑک کر استعمال کرتے ہین اور اصوب یہ ہی کہ یہ
دوا بعد پچھنے لگانے کے استعمال کیجاوے۔ اگر یہ بھی مفید نہو اوسوقت دواے قلقندیون کا استعمال کرین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بزر لوف
بواسیر الف کو اگرچہ سرطانی بھی ہو دور کرتا ہی۔ اگر اوس خوشہ کو جو کنارہ پر لوف حیہ کے ہوتا ہی نچوڑ کر پئین اور نتھنون مین بھی چھوڑین
گوشت زائد کو اور سرطان کو دور کر دیتا ہی۔ اربیان جو دو فزونی زخم کی نتھنون مین پیدا ہوتی ہین اونکے علاج مین صواب یہ ہی کہ دستکاری
سی تدبیر کیجاوے مگر بعد تنقیہ بدن کے کہ امتلا سے خالی ہو جاوے اور سر کا تنقیہ کر لین۔ اگر یہ فزونی کم ہو ادویہ قویہ جو قروح کے واسطے

مفید ہین استعمال کرین جیسے نفوخ جو شب اور حاربک جزو قلقطار اور بازو نصف جزو ناکمین پھونکا جاے یا فتیلہ اسکا بنا کر ڈالا جاے - جالینوس
جس دوا کو اس مرض مین اختیار کرتا ہو وہ دوا یہ ہے کہ آب انارین جو سلم انار سے نچوڑا جاے اور تھوڑا سا جوش اوسے دیکر سیسہ کے برتن
مین اوسکو رکھین پھر اوسکا ثفل لیکر اسقدر کوٹین کہ شل عجین کے ہوجاے آب مذکور اتنا پلانا چاہیے کہ تلئین حاصل ہو بعد ازان اوسی سے
مع ثفل کے شیافات طیار کرکے ناکمین بیمار کے داخل کرین مگر شیاف دراز اور طولانی طیار کرین اور اثناے معالجہ مین کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا
چاہیے اور جسوقت شیاف کو نکال دین ناک اور حنک مین طلا اوسی عصارہ کی کرین اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین یہ تدبیر قروح - اور بواسیر کو بھی
نافع ہی اور یہ نفع اسمین زیادہ ہی کہ مولم اور اسقدر ایذا دہندہ نہین ہی جو عادت سے باہر ہو - کبھی تینون قسم کے انار سے یعنے کھٹا اور ترش
اور شیرین ملاکر یہ دوا طیار کیجاتی ہے - پھر اگر ناصور اربیان کا سخت ہو ترش انار زیادہ ملانا چاہیے اور اگر رطوبت زیادہ بہتی ہو نانعنع
کو زیادہ کرین - ایک قوم جو بعد جالینوس کے اطبا سے ہوئی اونھون نے اس دوا مین قلقطار اور نوشادر اور زنجار کو بھی ملایا ہی - دواے
اصفر بھی بواسیر انف کو جڑ سے اوکھیڑ دیتی ہی - ادویہ حادہ اکالہ سب کی سب اس مرض مین بطور نفوخ کے مستعمل ہین جب ورم آجاے ٹھہر جائین
تا اینکہ تسکین پیدا ہو - پھر موم اور روغن شہد کا استعمال کرین پھر ادہنین ادویہ کو بطور نفوخ کے استعمال کرین پچھنے ہمیشہ لگاتے رہین
تا اینکہ وہ فزونی ساقط ہوجاے - خرنوب نبطی جو تازہ ہو وہ بھی اس مرض مین مجرب ہوچکی ہی کہ جسوقت ہمراہ صوف کے ناکمین بھر دیجاے
اربیان کو کاٹ کر گرا دیتی ہی جیسے مسہ کو کاٹ ڈالین - ایضاً جوز السرو بھی نافع ہی - ایضاً مجربات سے یہ دوا ہی زاج سبز کو مثل سرمہ کے
پیسین اور صبح کو ناکمین پھونکین اور شام کو بھی کہ اس سے مرض جاتا رہے گا - جب اربیان کٹ کر گر پڑے خون روکنے والی دوا یہ ہی کہ مٹی کو
اوسکے پانی مین گوندھین یہان تک کہ خوب گوندہ جاے اور غلیظ ہوجاے اور خوب سرد کرکے ناک پر طلا کرین **عطاس کا بیان** چھینک ایک خاص
حرکت دماغ کی ہی جو واسطے دفع کرنے اور نکال دینے کسی خلط کے یا کسی اور شئے ایذا دہندہ کے ہوتی ہی کہ اوسکو ہمراہ ہواے مستنشق کے دماغ ناک
کی راہ سے دفع کر دیتا ہی اور منھ کی راہ سے چھینک دماغ کے واسطے ایسی ہی جیسے ریہ کے واسطے یا ریہ کے نزدیک اور اعضا کے واسطے
کھانسی کا فائدہ ہی - بعض لوگون نے خیال کیا ہی کہ دماغ چھینک کی طرف جب ہی مائل ہوتا ہی کہ خلط موذی کا استحالہ ہوا کی طرف ہوجاے کہ اوسے
ہمراہ ہواے مستنشق کے نکال دیتا ہی اور یہ امر یعنے ہوا کی طرف اوس خلط کا مستحیل ہونا کچھ ضرور نہین ہی بلکہ دماغ کو حاجت ہواے مذکور کی طرف اسلیے
ہوتی ہی اور موجود ہوا سے زیادہ جو بر وقت چھینکنے کے دماغ ہواے خارجی کو کھینچکر شئے موذی کو دفع کرتا ہی تاکہ بدن اور اندرونی اعضاے
جوفیہ جنمین ہوا بھری ہی ہواے ضروری سے بھرا رہے اور خلط موذی کے ہمراہ وہ ہواے ضروری بھی خارج نہو جاے اگر وہ ہوا خارج ہوجاے
یا اوسمین ترعرع اور جنبش پیدا ہو عضلات سینہ کے اور حجاب کو بھی حرکت عنیفہ پیدا ہوگی اوسوقت اندر سے باہر کی طرف حجاب وغیرہ ہٹے گا
اور اوسکے ہمراہ جو اجزا اوسکے سینہ سے دور واقع ہین اونھین بھی حرکت ہوگی کہ باہر نکلنے لگین گے اسلیے کہ حرکت ہواے داخلی کے بعد یہی کیفیت
پیدا ہوا کرتی ہی (بضرورت امتناع خلا کے) لہذا قوت دافعہ مادہ موذی کے جدا کرنے اور دفع کر دینے اور تنفس مین استعانت ہواے
خارجی کی چاہتی ہی - چھینک آنے سے اول نزلہ اور زکام مین ضرر ہوتا ہی اسلیے کہ جو خلط نزلہ مین ہی اور اوسکا نضج مطلوب ہی وہ بدون سکون کے
نضج نہین پاتی اور چھینک سے حرکت پیدا ہوکر سکون مطلوب کو زائل کر دیتی ہی - کبھی اکثر اقسام حمیات مین اس کثرت سے چھینک آتی ہی کہ سوعا
فوت ہوجاتا ہی اور سر ہو او غیرہ پھر کے بھاری ہوجاتا ہی اور بیشتر کثرت عطاس رعاف شدید کو پیدا کرتا ہی ایسے وقت بہت جلد چھینک کے
بند کرنے کی تدبیر کرنی ضرور ہی لیکن فواق مادی کے اوسکے حبس سے پیدا ہونے کا مظنہ ہی - بعض اقسام عطاس ابتداے نوائب حمیات مین عارض

ہوتے ہیں اطبا نے گمان کیا ہو (مگر اونکی راے یہ اچھی نہین ہی) کہ چھینک آنے کے وقت شکل اعضاے بدنی کی اس طرح مناسب ہو کہ سر آگے کی طرف مائل ہو اور سینہ پیچیدہ نہو بلکہ کشادہ ہو اور واژگون ہو اگر گردن پشت کی طرف جھکی ہو جائز نہین ہو اس شکل سے اگر چھینکنے والا اپنے بدن کو سنبھالے اوسے ضرر چھینک کا نہ پہونچے گا چھینک بہت نافع اوسوقت ہوتی ہو اور تخفیف اس کی کرتی ہو جب مادہ تھوڑا ہو کہ بذریعہ عطاس کے دماغ اوسکے دفع کرنے پر قادر ہو یا اینکہ مادہ ریحی ہو اگرچہ کثیر بھی ہو یا مادہ بخاری ہو اسلیے کہ چھینک اسقسم کے بخاری کے واسطے انفع اشیا ہی اگر وہ مادہ دماغ میں ہو یا مادہ غلیظ ہو اور نضج پا چکا ہو اگرچہ زیادہ بھی ہو اسلیے کہ ایسے وقت بلا شبہ چھینک قوت دماغ پر دلالت کرتی ہے اسی واسطے جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہی چھینکنے پر اوسکو استطاعت نہین باقی رہتی ہے پھر اگر چھینک لانے والی ادویہ سے ایسے بیمار کی تدبیر کیجاے اور عطسہ پیدا ہو اوسکے بچنے کی البتہ امید رکھنی چاہیے ۔ چھینک سے اعانت گرانی پر فضول محتبسہ کے ہوتی ہی اور بسہولت وضع حمل اور اخراج مشیمہ بھی اسکے ذریعہ سے ہو جاتا ہی اور گرانی سر میں بھی سکون پیدا ہوتا ہی مگر اوس شخص کے لیے مضر ہی جسکے سر مین کوئی مادہ خام موجود ہو اور اوسکے نضج پانے مین حاجت سکون کی ہو اور اسکی حاجت ہو کہ اوسی مادہ کے قریب جو اجزا ہین اونمین گرمی نہ پیدا ہو اور نہ حرکت اجزاے قریبہ کو ہو کہ اسکی جہت سے خوف اس امر کا ہی کہ اور مادہ کا بھی جذب ہو گا اور مقدار مادۂ موجودہ کی بڑھ جاے گی ۔ چھینک اوس شخص کے واسطے بھی مضر ہی جسکے سینہ مین مادہ کثیر ہو اور مادہ خام ہو چھینک روکنے والی ادویہ روغن گل جو تر و تازہ پھول سے گلاب کے بنایا جاے وہ چھینک کو روکتا ہی سعوط کرنے سے اور روغن خلاف سے بھی زیادہ سکون عطاس مین پیدا ہوتا ہی ۔ اور کبھی کوئی گرم شے مثل روئی وغیرہ کے ناکمین بھر دینے سے بھی چھینک کی آمد رک جاتی ہی آب گرم سے سر کو دھونا اور روغن گرم کانون مین ڈالنا اور چت لیٹ کر نیچے گردن کے نیچے گرم تکیہ رکھنے سے اور سیب اور ستو کے سونگھنے سے اسی طرح اسفنج بحری کے سونگھنے سے اور فکر زائد کسی امر مین کرنی اور چھینک کے تصور سے غافل ہو جانے سے چھینک کی آمد بند ہو جاتی ہی ۔ اور لڑکون کے واسطے رطوبت گردہ کی مانع عطاس ہی اس طرح کہ پورا اور مسلم گردہ آگ پر رکھ کر بریان کرین اور قبل پختہ ہونے کے جو پانی اوس سے ٹپکے اوسے لیکر استنشاق کرین خواہ اوسکی ناس لین ۔ زیادہ صبر کرنا چھینک آنے پر یعنے اوسے روکنا یہ بھی کافی علاج اسکا ہی مگر اوسی قسم کا جو ضعیف ہو اور آنکھون کا ملنا اور کانون کا اور اسی طرح اطراف اور حنک اور فقرات کے جوڑون کے مقام کا اور اسی طرح مالش سلسلۂ فقرہ کے بھی مانع عطاس ہی اور بقوت منھ کھلا رکھنا اور ڈکار لینی اور دور تک اوپر بطرف آسمان کے نظر کو بلند کرنا اور تململ یعنے بے آرامی پیدا کرنی اور جسم کو اولٹنا پلٹنا یہ بھی مفید ہی ۔ تمریخ عضلہاے قریبۂ دماغ کی ادہان مرطبہ سے خصوصاً عضل جبین کی ۔ اور نیند کے پیدا کرنے مین مستغرق ہو جانا خواہ لوم غرق سے سو رہنا اور بیداری سے بچنا بھی مانع عطاس ہی ۔ غبار اور دخان سے تحرز کرنا کہ دماغ تک نہ پہونچے یہ بھی چھینک کو روکتا ہی **معطسات** چھینک لانے والی ادویہ خربق سپید اور جندبیدستر اور کندش اور فلفل اور خردل سب کو یکجا کرین خواہ ایک ایک کو جداگانہ لیکر کسی پر کے ذریعہ سے ناکمین پہونچائین یا عاقرقرحا اور نیل اور مشک پرانی اور کلونجی اور صبر ان سب کو بھی لیکر پر وغیرہ پر لگا کر ناکمین پہونچائین ۔ معطسات خفیفہ مین سے ایون جسوقت سوراخ دار ہو جاے اور شاخہاے بادروج اور زرد اور گل سرخ محرور ین کے واسطے معطس ہے ۔ ناک کے اندر دوا لگانا بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ دوا کو پھونک کر پہونچائین واسطے چھینک پیدا کرنے کے کوئی شے ناکمین پڑ جاتی ہی جسکی ناکمین کوئی چیز پڑ جاے لازم ہی کہ بعض ادویہ معطسہ سے اوسکی چھینک پیدا کرین اور منھ اوسکا بند کر دین اسی طرح جو تھنا کھلا ہی یعنے جدھر وہ شے نہین پڑی ہی اوسکو بھی بند کر دین چھینک کے آتے ہی وہ چیز گر پڑے گی ہو رشاید اس تدبیر کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے

خشکی ناکمین پیدا ہوتی کبھی حرارت سے اور کبھی یبوست شدیدہ سے اور کبھی کسی خلط لزج کی ناکمین سوکھ جانیسے خشکی پیدا ہوتی ہے اور سبب کا علاج ظاہر جسم ہی کیا جاتا ہی۔ ادہان اور عصارات بارد رطب کا استعمال انفع اشیا ہوسے اور اگر کوئی خلط سوکھی ہوئی موجود ہو جسکی پپڑی سی پڑگئی ہو محسوس ہوتی ہے اوسکو کسی روغن اور عصارہ سے بھگو کر نکالنا چاہیے تاکہ وہ شے خارج ہوجاے جسکا اخراج کرنا چاہیے حکۃ الانف کبھی ناکمین کبھی کسی بخار حاد خواہ نزلہ حادہ کے سبب سے جو پہلے تھا خواہ ابھی ہے اور اوسکا سیلان قوی ہی اگرچہ بارد ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی چھوٹے بثور ناک مین پڑجانے سے خارش ہوتی ہی اور کبھی حرکت رعاف سے اور ایسی کھجلی دلائل بحران سے ہی اور منجملہ علامات جدری اور حصبہ کے ہے چنانچہ آئندہ معلوم ہوگا۔ اور علاج جملہ اقسام مذکورہ کا اون قواعد کو خیال کرکے جو مذکور ہوچکے آسان ہے

فن چھٹا احوال فم کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی کہ اوسمین منھ اور زبان کا حال بیان کیا جائے گا۔ فم ایک عضو ضروری ہی کہ جوف اسفل تک غذا کو پہونچاتا ہے اور عضو مشارک ہی کہ ہوا کو جوف اعلی تک پہونچاتا ہی اور نافع ہی کہ جسقدر فضول فم معدہ مین یکجا ہوتے ہین اونکو نکال دیتا ہی اگر اون فضول کا دفع اسفل معدہ کی طرف متعذر خواہ متعسر ہو۔ فم پورا ظرف ہی انسان کے اعضاے کلام کے واسطے اور دیگر حیوانات کے آواز پیدا ہونے مین جنکی آواز نفخ سے پیدا ہوتی ہی۔ زبان ایک عضو اعضاے فم سے ہی اس عضو کی خلقت فوائد متعددہ ذیل کے واسطے ہوئی ہی (۱) جو چیز چبائی جاتی ہے منھ سے اوسکا الٹنا پلٹنا بذریعہ زبان کے ہوتا ہی (۲) صوت کی تقطیع یعنے آواز کو جدا جدا کرنا (۳) حروف کا آواز سے پیدا کرنا (۴) ذوق کی قوت کا زبان خود آلہ ہی۔ زبان کی سطح زیرین کی جلد متصل ہی جلد مری اور باطن معدہ کی۔ وہ جھلی جو زبان کو چھاے ہوئے ہی جسکو قطع کہتے ہین اوسکے دو حصہ ہین نصف تو سامنے دور سی کے ہے اور دونون حصوں مین مشارکت اربطہ کی ہی اور اتصال قوی دونون مین ہے عضلۂ محرکہ اور عضلۂ محسسہ کی باب تشریح سے اچھی طرح شناخت کرو سمجھتے ہو اور افضل ترین اقسام زبان کی جو کلام جید پر قادر ہو وہی ہی کہ طول عرض مین معتدل ہو اور جڑ کے قریب باریک اور مستدق ہو۔ اور اگر زبان بڑی اور زیادہ عریض ہو خواہ چھوٹی ہو جیسے تشنج کی حالت ہوتی ہی ایسی زبان جسکی ہوگی اوسکو قدرت کلام کرنے پر نہوگی۔ جوہر اور مادہ اصلی زبان کا نرم گوشت ہی سپید رنگ کہ اوسکو بہت سی چھوٹی چھوٹی رگون نے گھیر لیا ہی جو گوشت کے اندر داخل ہورہی ہین اور وہ رگین دموی اور سرخ رنگ ہین کچھ اون رگوں مین سے اوردہ ہین اور کچھ اقسام شرائین سے ہین۔ اور اوسمین اعصاب بھی بکثرت ہین جنکا انشعاب اور خروج اعصاب اربعہ ثابتہ سے ہی جیسے تشریح اعصاب مین ہم نے بیان کیا ہی۔ زبانمین اعصاب اور عروق کا اسقدر مجمع ہی کہ مثل ایسے چھوٹے سے عضو کے اسقدر اجتماع اور فراہمی کی توقع ہو نہین سکتی۔ نیچے کی طرف زبانمین دو فرد فی منھ کی شکل بنی ہین کہ جنمین میل اور سلائی جا سکتی ہی۔ یہ دونون سوراخ چشمۂ لعاب کہلاتے ہین کہ اوسی لعاب کو اوس لحم غدائی تک پہونچاتی ہین جو بیخ زبانمین ہے اور جسکا نام مُولّدِ لعاب ہی۔ یہ دونون چشمۂ لعاب مساکب لعاب کہلاتے ہین اور زبان کی نداوت اور تری کی حفاظت کرتے ہین۔ غشا اور جھلی جو ساری زبان پر ہی متصل ہے اوس جھلی سے جو تمام منھ مین ہی اور وہی جھلی مری اور معدہ تک اوتر آئی ہی۔ زبان کے نیچے دو رگین سبز رنگ کی ہین گو اون سے اور بہت سی رگین پھیلتی ہین اون دونون رگونکا نام ضُرَدین رکھا جاتا ہی اور ضرادان بھی اونھین کو کہتے ہین

امراض لسان زبان مین کبھی ایسے امراض پیدا ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے زبان کی حرکت مین آفت پیدا ہوتی ہی خواہ تو بالکل اوسکی حرکت باطل ہوجاتی ہی یا ضعیف ہوجاتی ہی خواہ متغیر ہوجاتی ہی اور کبھی ایسے اعراض پیدا ہوتے ہین جنسے زبان کی حس لمس اور ذوق مین آفت

پہونچتی ہی کہ یا تو بطلان دونون حس کا ہوتا ہی خواہ اونمین ضعف پیدا ہوتا ہی یا تغیر آجاتا ہی اور بیشتر ایک حس زبان کی باطل ہوتی ہی اور دوسری بدستور باقی رہتی ہی مثلاً ذوق کی حس کا بطلان ہوتا ہی اور حس لمس بدستور صحیح رہتی ہی اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی کہ جو مرض پیدا ہوا ہی اوسکو قدرت اسی قدر ہی کہ ضعیف ترین قوت زبان کو فنا کردے - کبھی مرض زبان کا از قسم سوء مزاج ہوتا ہی - اور کبھی مرض ترکیب اور یا کہ زبان بڑی ہو جائے خواہ چھوٹی ہو جائے یا شکل مین فساد پیدا ہو خواہ وضع اور محاذات مین فساد آجاے مثلاً انبساط نکرسکے خواہ انقباض پر قادر نرہے - کبھی انحلال فرد مرکب سے مرض زبان ہوتا ہی - اور کبھی مرض مین ترکیب ہوتی ہی جیسے بعض اورام - کبھی آفت خاص زبان مین ہوتی ہی اور کبھی بمشارکت دماغ کے آفت زبان کو پہونچتی ہے اور جب دماغ کی شرکت سے آفت پہونچے تو رخسارہ اور ہونٹھ کو اکثر ضرور پہونچے گی اور بیشتر یہ آفت جملہ حواس کی مشارکت کرتی ہی اگر آفت زبان کی خاص اوس شعبہ مین عصب کی ہو جو مخصوص زبان کا پٹھہ ہی - کبھی زبان کو ایذا مشارکت سے معدہ کی بھی ہوتی ہی اور بکمتر مشارکت ریہ اور صدر سے زبان کو الم پہونچتا ہی - زبان کے مزاج پر استدلال اوسکی رنگت سے کیا جاتا ہی سپیدی اور زردی اور سرخی اور سیاہی اخلاط اربعہ کے غلبہ پر دلالت کرتی ہین اور بذریعہ طعم کے بھی استدلال ہوتا ہی جو طعم کہ زبان پر غالب رہے اوسکے سبب کا احساس ہوتا ہی ترشی ہو خواہ حلاوت یا تفہ یعنے پھیکا پن خواہ تلخی اور بشاعت یعنے بدمزہ جو عفونت سے پیدا ہوتی ہی یا عفونت اور قبض سے - علاوہ یہ ہے کہ زبان کے رنگ سے خواہ جو مزہ زبان پر رہے اوسکے ذریعہ سے اور اعضا کے امراض پر استدلال ہوسکتا ہی - مثلاً سرخی زبان کی خصوصاً اگر سرخی کے ہمراہ خشونت بھی ہو اون اورام دموی پر دلالت کرتی ہی جو اطراف سر اور معدہ اور جگر مین ہون اور سپیدی زبان کی برودت معدہ اور جگر اور بلغمیت سر پر دلیل ہوتی ہی - اور کبھی سپیدی زبان کی یرقان سدی پر دلالت کرتی ہی اگرچہ رنگ بدن کا برخلاف اسکے زرد ہو - طعم زبان کا دلالت صحیح کرتا ہی کہ تمام بدن مین کس خلط کا غلبہ ہی یا معدہ اور سر مین کونسی خلط غالب ہی - کبھی بذریعۂ رطوبت اور یبوست زبان کی بھی استدلال کیا جاتا ہی خود زبان کے اعراض پر - یبوست زبان پر دو طرح سے پیدا ہوتی ہی ایک خشکی تو ایسی ہوتی ہی کہ سطح زبان کی صاف رہتی ہے اور اصلی یبوست یہی ہی اور دوسری وہ خشکی کہ اوسمین سیلان رطوبت چیپ دار کا بھی ہوتا ہی اور حرارت زبان کو خشک کر دیتی ہی اور یہ قسم خود جو ہر زبان کی خشکی پر دلالت نہین کرتی ہی بلکہ اوس رطوبت لزجہ پر دلیل ہوتی ہی جو زبان پر از قسم نزلہ یا ابخرۂ غلیظہ کے فراہم ہوتی ہی - اور اسی استدلال مین اکثر اطبا کو غلطی واقع ہوتی ہی کہ اونھون نے بظاہر مریض کا مونھہ سوکھا ہوا دیکھا اور یبوست کا حکم کر دیا اور اسکا خیال نکیا کہ پہلے کس قسم کی خشکی تھی اور اب کیسی ہی - خشونت زبان تابع جفاف حقیقی کے ہی اور ملاست تابع رطوبت کے - کبھی زبان کی کیفیت پر اوسکی حالت موجودہ جو بروقت کلام کرنے اور بولنے کے ہو جاتی ہی بھی استدلال کیا جاتا ہی اسطرح کہ ضمور یعنے لاغری اور خفت اوسمین ہی یا غلظ اور گندگی ہی کہ بروقت زبان کو جھٹکا لگتا ہی اور حرکت تکلم مین گرانی اور ثقل معلوم ہوتا ہی ایسی کیفیت زبان کی امتلاء خون یا رطوبت کے امتلا پر دلالت کرتی ہی کبھی اورام اور بثور جو زبان مین پیدا ہون اونسے بھی استدلال کیا جاتا ہی - ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہی کہ انھین قواعد کلیہ سے اور جزئیات کا استدلال پیدا کرلے اگر اچھی طرح ان کلیات کو ذہن نشین کر چکا ہو - کبھی زبان تنہا متالم ہوتی ہی - اور کبھی بشرکت دماغ اور معدہ کے متالم ہوتی ہی - اور چونکہ عصبۂ لسان متصل چند اعصاب کے ہی لہذا دو حال سے اوس عصبہ کے ایک حال ضرور ہوتا ہی - اگر وہ سب اعصاب بھی موافق عصبۂ زبان کی متحرک ہوے اور عصبۂ زبان کی حرکت مین حائل اور رادع نہوے اسوقت کلام اور تکلم اس زبان کا بصحت اور درستی پورا ادا ہوگا اور اگر وہ اعصاب عائق اور مانع حرکت عصبۂ زبان کے ہوے اور بسہولت اسکو حرکت نکرنے دین اوسوقت تمتمہ اور حبسہ یعنے لبستہ ہونا زبان کا پیدا ہوگا - اور مجھے امید یہ بھی ہی کہ تمتمہ اور حبسہ شاید اس جہت سے بھی واقع ہوتا ہی کہ عصبۂ زبان قوت کو دوسرے عصب سے حاصل کرتا ہی اوس زمانہ مین جبکہ کلام

ف — زبان کے رنگ اور مزہ سے امراض دیگر اعضا پر استدلال

پیدا ہوتا ہی تا اینکہ پھر درست ہوکر عصبہ متوجہ حرکت ہو **معالجات** زبان کی امراض کا معالجہ کبھی بمشارکت معالجہ سر اور معدہ کے ایسی ادویہ وغیرہ سے ہوتا ہی جو اصلاح اوسکی کردین اور یہ ادویہ سب بخوبی معلوم ہوئی ہین اور کبھی علاج اوسکا معالجہ خاص سے بذریعہ مشروبات کے ہوتا ہی جو بذریعہ اسہال کی استفراغ مادہ کردین اور یہ ادویہ زیادہ نافع ہین بہ نسبت ادویہ مقیہ یا ادویۂ مبدلہ مزاج کے یا ادویۂ قابضہ اور محللہ اور مقطعہ ملطفہ کے ایسے ادویہ کہ جسوقت نثرًا اونکا استعمال ہو اونکی قوت اور اثر زبان تک پہونچے۔ پلانے کی ادویہ انھین اقسام کی اونکی نسبت مناسب یہی ہی کہ بعد طعام کے مستعمل ہون کبھی بذریعہ مضمضہ اور دلوکات اور غرغرہ اور اوہان کے جو منھ مین دیر تک ٹھہرائے جائین بھی علاج کیا جاتا ہی۔ اسی طرح گولیان بھی منھ مین رکھی جاتی ہین اور اون عقاقیر سے بھی علاج کیا جاتا ہی جنمین یہی قوی ہون یعنے اسی قسم کے اثر ہون جو مذکور ہوئے۔ بہتر اور راجح یہ ہی کہ عقاقیر وہی اختیار کیے جائین جو مفرطح ہون یعنے وہ نباتات جنکے جھاڑ زمین پر پھیلتی ہین۔ زبان اور منھ کے علاج مین احتیاطًا اس امر کی ضرور ہی کہ ایسی ادویہ اختیار کیجائین کہ شاید حلق مین خواہ ریہ تک اوترنہ جائین اور اونکے ہمراہ لعاب مادہ فاسد کا بھی پہونچے اور ضرر پیدا کرے **فساد ذوق** ذوق مین آفت اونھین تینون وجوہ سے پہونچتی ہی جنکا ذکر ابھی ہوچکا اور یہ تینون اقسام فساد ذوق کی مشارکت دماغ سے بھی ہوتے ہین جب کوئی مرض دماغ مین سوامزاج سے خواہ مرض آلی اور مشترک عارض ہو۔ اور استدلال اوس مرض پر اونھین دلائل سے کیا جاتا ہے جنکی طرف ہم اشارہ کرچکے ہین **علاج** اگر بمشارکت دماغ کے فساد ذوق عارض ہوا ہی پہلے معرفت حال دماغ کی کرنی چاہیے کہ دماغ کی اصلاح اونھین تدابیر سے کیجاسے جو امراض دماغمین ہم بیان کرچکے۔ اور اگر مشارکت دماغ سے فساد ذوق عارض ہوا ہو تو معدہ کے حالات کا دریافت کرنا چاہیے۔ اور اگر بلا مشارکت کسی عضو کے خاص زبان ہی کے تغیر حال سے فساد ذوق پیدا ہوا وسوقت زبان ہی کے اعراض اور احوال کی طرف توجہ کرین۔ اگر کسی قسم کا امتلا یا کوئی خلط ردی سبب اس مرض کا ہو پہلے اوسی کا استفراغ کرین۔ پھر اگر وہ خلط حاد ہو مثل ایارج فیقرا یا حب قوقایا اور اون حبوب سے جو سقمونیا اور شحم حنظل اور ملح نبطی سے مرکب ہون استفراغ کرین۔ اور اگر خلط غلیظ ہوا یارجات اور غرغرون کا استعمال کرین اور وہی غرغرے استعمال کرین جو باب استرخاے زبانمین لکھے جاتے ہین اور مریض کو اغذیہ حریفہ جیسے پیاز اور لہسن اور رائی کھلائی چاہیے اور سرکہ بھی ہمراہ غذا کے دیا جاے **استرخاے لسان** اور ثقل زبان اور جو خلل ایسا ہو کہ اوسکو کلام کرنے مین دخل ہی استرخاے زبان کا منجملہ استرخاے مذکورہ کے ہی جو اوپر مذکور ہوا ہی اور سبب اوسکا معلوم ہوچکا کبھی رطوبت دموی سے بھی ہوتا ہی اور کبھی وجود سبب اول دماغ مین ہوتا ہی اوسکے بعد زبان مین استرخا پیدا ہوتا ہی۔ کبھی سبب عصبۂ محرکہ مین ہوتا ہی یا اوس شعبہ مین ہوتا ہی جو اسی عصبہ سے زبان تک آتا ہی۔ واقف علم طب کو معلوم ہی کہ شرکت دماغ سے جو مرض دیگر اعضامین پیدا ہوتا ہی اور جو بلا شرکت ہوتا ہی اوسکی کیفیت اور حالت اونھین اعراض سے دریافت ہوتی ہی جو حس اور حرکت سے تعلق رکھتی ہی یعنے جو اعضا اپنی حس اور حرکت مین تابع دماغ کے ہین اونمین ایسے وقت جبکہ دماغمین کوئی فساد پیدا ہوا اور اوسکی طبیعت سے اون اعضامین بھی فساد ہوجاے تو کمی بیشی اور جملہ عوارض اون امراض کے تابع حالات اور تغیرات دماغ کے ہوتی ہین۔ کبھی دموی مادہ ہونے پر سرخی اور حرارت زبان کی بھی دلیل ہوتی ہی۔ کبھی مادے کے رقیق مائی یعنے بلغمی ہونے پر کثرت سیلان لعاب رقیق سے استدلال کرتے ہین اور یہ بھی شناخت اوسکی ہی کہ محللات سے انتفاع کم ہوتا ہی اور جن چیزون مین قبض ہے اونکے استعمال سے نفع ہوتا ہی۔ کبھی استرخاے زبان یہان تک ہوجاتا ہی کہ کلام کرنا بالکل معدوم ہوجاتا ہی خواہ تکلم متعسر ہوتا ہی یا تغیر کلام مین پیدا ہوتا ہی اسی اقسام سے فافا اور تمتام بھی ہی۔ لڑکون مین بعضے ایسے بھی ہوتے ہین کہ مدت تک بولنے سے عاجز رہتے ہین اور اونکی زبان نہین کھلتی ہی بعض وہ لوگ جنکے بولنے مین اور کلام کرنے مین اونکے ہرج ہی جب کسی مرض حار مین مبتلا ہوتے ہین اونکی زبان کھل جاتی ہی اور

بہ تکلف بولنے لگتے ہین اسلیے جو رطوبت زبانمین بھری تھی اور جو عضو مین عصبہ مذکورہ کے محتبس ہورہی تھی اس مرض حار مین اوسکا دوران ہوجاتا ہی اور گھل کر بہجاتی ہی - اور اسی سبب سے کوئی لڑکا الثغ ہوتا ہی اور جب وہی لڑکا جوان ہوا اور رطوبت مین اوسکے اعتدال آیا فصیح الکلام خود بخود ہوجاتا ہے **علاج** پہلے بدن کا تنقیہ ایارج صغیر سے اوسکے بعد ایارجات کبار سے کرنا چاہیے بعد ازان فصد ناحیہ سر کی اوسکے بعد وہی ادویہ جو مخصوص سر کے واسطے ہین اونکو استعمال کرین - اگر گمان ایسا ہو کہ ہمراہ رطوبت کے غلبہ خون کا بھی ہو رگہاے زبان کی فصد اور ذقن پر حجامت کرین اوسکے بعد غرغرون سے علاج کرین اور دلوکات یعنے ملنے والی ادویہ جو زبان پہ ملی جاتی ہین اور ہمیشہ تحریک زبان کی کرتی رہین بعد استفراغ کے پہلی دونون تدبیرین اچھی طرح امراض سر مین مذکور ہوچکین - اور تیسری تدبیر یعنے زبان پہ ملنے والی دوائین سو اکثر اوقات محللات مقطعہ اور ملطفہ سے کام لیا جاتا ہی - اور ایسی ہی ادویہ سے غرغرہ اور انھین سے مضمضہ بھی کیا جاتا ہے - یہ ادویہ جیسے کہ سعتر اور حاشا اور خردل اور عاقرقرحا اور پوست بیخ کبر بلکہ خردل اور کندش یہ سب مثل مری اور خل عنصل کے - کبھی زبان کی مالش نوشادر کے ہمراہ سکنجبین یعنے فراقروت خواہ عسل سے کرنا کہ بہت سا لعاب بہ جاے کہ یہ بھی مفید ہوتا ہی اور سکنجبین عنصلی جسوقت بطور غرغرہ کے یا بطور مضمضہ کے مستعمل ہو بہت نافع ہوتی ہی اور روغن ترکی استرخا اور ثقل زبان کو نافع ہی - جسوقت استرخا شدید ہوجاے اور کلام کرنا بالکل بند ہوجاے کسی قدر فربیون اور کندش لیکر ہمیشہ زبان اور بیخ زبان پر ملا کرین - اور انھین ادویہ کو خواہ ایسی ہی اور ادویہ گردن پر رکھنی ضرور ہین - کبھی ایسی ہی ادویہ سے حبوب طیار کرتے ہین ایسی چیزونمین گھول کر کہ جلدی گھل نہ جائین جیسے لاذن اور عنبر اور رتینانج اور صموغ لزجہ سے - نسخہ گولیون کا جو زیر زبان رکھی جاتی ہین اور استرخاے زبان اور لذع لسان کو مفید ہی علک الانباط دو درہم حلتیت ایک درہم اسکی گولیان چنے کے برابر بنالو اور زبان کے نیچے رکھو - مجرب دوا ایسی مرض کی یہ ہی کہ نوشادر اور فلفل اور عاقرقرحا اور خردل اور بورق اور زنجبیل اور مویزج اور سعتر اور شونیز اور مرزنجوش خشک شدہ اور ملح نفطی ان سب کو کوٹ کے اور چھان کر آب گرم مین ڈالین اور غرغرہ کرین اور چند روز تک کیا کرین - جوارش جو اسکے واسطے اہل ہند لکھتے ہین منجملہ اوسکے ایک جوارش یہ ہی - کمون کرمانی اور قرفہ اور ملح ہندی ہر واحد نصف مثقال دار فلفل تلو عدد و فلفل دو تلو عدد و شکر آٹھ استاتیر اور ایک استار برابر ہی ساڑھے چھ درہم کے پس اس حساب سے ٥٢ درہم شکر ہوئی ہر وقت اس جوارش مین سے کسی قدر استعمال کرتے رہین - جب محللات سے فائدہ ہوا اور حدس طبیب معلوم کرے کہ رطوبت رقیقہ سیالہ سبب مرض کا ہی اوسوقت محللات قابضہ سے استعانت کرنی چاہیے جیسے دار شیشعان گلاب مین ملاکر یا فقاح اذخر طباشیر ملاکر اکثر اوقات زبان کی مالش حوامض اور قوابض سے بھی نافع ہوتی ہی اسلیے کہ یہ ادویہ استواری زبان کی پیدا کرتی ہین اور لعاب کو تحلیل کرتی ہین اور اوسکو بہا کر نکال دیتی ہین بسبب ترشی کے یا جیسے انگور خام یا اور فواکہ جو خام ہون وہ بھی ایسے ہی اثر دار ہین جسوقت صبی یعنے لڑکا کلام مین توتلا ہو ہمیشہ اوسکی زبان کی تحریک اور مالش کرنی ضرور ہی اور اوسکی زبان کا لعاب نکالنا چاہیے ایسے وقت شہد اور ملح اندرانی خصوصًا بطور مالش کے زیادہ مفید ہوتا ہی - اور اسی طرح جملہ ادویہ جو رطوبت لسان کے بارہ مین مذکور ہوچکی ہین - زیادہ کلام لڑکون سے کرانا اور تاکید اونکو بولنے کی رکھنی بھی اس مرض کے واسطے بہت مفید ہی **تشنج لسان** کبھی زبانمین تشنج ایسی رطوبت لزجہ کے سبب سے ہوتا ہی جو عضلہ لسان کو عرض مین کھینچتی ہی اور تمدد پیدا کرتی ہی - اور کبھی سوداے عفنہ سے تشنج پیدا ہوتا ہی - اور کبھی امراض حادہ سے بطور تخفیف کے تشنج پیدا ہوجاتا ہی اور تجفیف اسقدر ہوتی ہی جیسے زبان کو خشک کر دیا ہی - کبھی تشنج سے کلام کرنے مین ضرر ظاہر ہوتا ہی **علاج** زبان کے تشنج کا علاج قریب قریب اوسی معالجہ کے ہی جو فن اول مین اس کتاب کے تشنج عام کے معالجات مین ذکر کیا گیا ہے - اور طریقہ خاص

جو زبان ہی تشنج سی متعلق ہیں وہ یہ ہی کہ گرن کی جڑ کی نکمید مثل بابونہ اور اکلیل الملک اور رطبہ اور مرزنجوش سے اور شبت سی جدا جدا خواہ سب کو یکجا کرسکے کرین اسیطرح غرغرہ انہین دواؤن کے روغن سے اور انہین ادویہ کو نیمگرم منھ مین بھرین اور دیر تک رکھین - اور اکیا قسم کا خاص حلوا یعنے اخبیصہ جو ادہان حارہ سی بنائے جائین - اور حلاوات محللہ اور بزور جیسے حلبہ وغیرہ کا بھی استعمال کرین - اور اگر تشنج حمیات مین ہو اور سوفت ادہان ایسے استعمال کرنے چاہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن بید مقشر - اور واجب ہو کہ مواضع پر نطول آب نیمگرم اور عصارات مطبوخ شدہ کا کرین جو ایک ہی مفرد دوا کے عصارہ ہون **عظم اللسان** کبھی خون کے غلبہ سے زبان بڑی ہو جاتی ہو اور کبھی رطوبت کثیرہ بلغمیہ مرخیہ مہبجہ کے سبب سے زبان بڑی ہو جاتی ہو - کبھی اسقدر بڑہ جاتی ہو کہ منھ سے باہر نکل آتی ہو اور ایسی بزرگی اور عظم لسان کا بیان جداگانہ ہم نے باب اورام مین بھی کیا ہی بسبب خصوصیت کے جو اس کو ورم سے ہی **علاج** دموی یا جو عظم لسان کسی مادہ حارہ سے پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ ہمیشہ مالش اور دلک زبان کا مقطعات حامضہ اور قابضہ سے کرین جیسے ریباس اور حماض اترج - اور جو عظم لسان رطوبت سے پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین زبان کے نوشادر اور عنصل اور سرکہ سے مالش کرین بعد استفراغ کے یا زنجبیل اور فلفل اور دار فلفل اور ملح اندرانی کو خوب کوٹ کر زبان کی مالش اس سے کرین تب اپنے حجم اصلی کی طرف عود کرے گی اور جسقدر زبان خارج ہوئی ہو اوسکو منھ کے اندر داخل کردین - استرخای لسان اگر لڑکون کو عارض ہو فقط پرہیز کرانا اور گوشت گنجشک اور توامض یعنے جوزۂ تازہ کا کھلانا بھی اوسکے معالجہ مین کافی ہی - ایک شخص نے پچھنے لگائے تھے ناگاہ مبضع کی ضرب لیف پر اوس عصب کے پڑی جو قریب عشا مفصل زبان کے ہی ایسی ضربت کے اثر سے زبان کا استرخا خود بخود پیدا ہوا مترجم اس حکایت سے غرض یہ ہی کہ ناگہانی غلطی بھی کبھی کبھی منتج امراض ہوتی ہی **زبان کا چھوٹا ہونا** کبھی یہ حالت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ جو رباط زبان نیچے سرے پر زبان کے اور کنارہ پر اوسکے واقع ہی وہ متصل ہو جاتا ہی پس آدمی کو طاقت زبان کے بقدر معتدل پھیلانے کی نہین رہتی ہی - اور کبھی بسبب تشنج کے زبان چھوٹی ہو جاتی ہی **علاج** تشنج کے سبب سی جو چھوٹا ہو جانا زبان کا عارض ہو اوسکے علاج مین تو بہت تفصیل سے باب تشنج عام مین بیان ہو چکا ہی - اور رباط کے کوتاہ ہو جانے سے اگر زبان چھوٹی ہو جاوے اوسکا علاج یہی ہی کہ اوس رباط کو اوسی کنارہ کی طرف سے کاٹ ڈالین اور زاج کو پیسکر اوسی موضع مقطوع کی مالش کرین تاکہ خون بند ہو جاوے - کاٹنے کی مقدار محتاج الیہ اس رباط کے واسطے بس یہی ہی اور زبان کے اطلاق اور روانی کے واسطے اسی قدر کاٹنا اس رباط کا کافی ہی کہ زبان حنک اعلی تک پہنچیدہ ہونے لگے اور منھ سے باہر بھی حسب وقت نکالین نکل سکے - اگر لوہے کے آلہ سے اوس رباط کے کاٹنے پر خون وغیرہ کے زیادہ نکلنے سی خواہ کسی اور خوف کی وجہ سے جرات نہو جائز ہے کہ رباط کے نیچے ایک سوئی مین ایسا ڈورا ڈال کر چھید کرین کہ اوسکی رگڑ سے رباط مذکور چھل چھل کر جدا ہو جاوے مگر اس ترکیب کے استعمال تک عضو مذکور پر ادویہ کاویہ کو لگاتے رہین اور اسکا بھی لحاظ ضرور ہی کہ جو عروق زبان کے نیچے ہین اونکی حفاظت بھی کرتے رہین ایسا نہو کہ اونکو قطع کا گزند پہونچے اور خون مفرط کا سیلان ہو جاوے **اورام لسان** زبان مین بہت سے اورام حارہ پیدا ہوتے ہین اور اورام بلغمی اور اورام ریحی اور اورام صلبہ اور سرطانی بھی پیدا ہوتے ہین - اور علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہین اور بآسانی معلوم ہو سکتے ہین اگر اون علامات کو خیال کیا جاوے جو علامات اورام عام مین بیان ہو چکے ہین - کبھی زبان مین ورم سموم اور زہرون کے کھانے پینے سے بھی ہو جاتا ہی مثلاً قطر اور افیون کے استعمال سے **علاج** اورام حارہ کا علاج اولاً تو فصد کرنی چاہیے اور اسہال اور یہ طریقہ ورم زبان مین قی کرانے سے بہتر ہی - اور بیشتر بدون فصد کرنے اوس رگ کے جو زیر زبان ہی استغنا علاج سے نہین ہوتی اور جارنا چار کرنی ہی پڑتی ہی - اور بعد تنقیہ کے ابتدائے مرض مین عصارۂ کاسنی خواہ عصارۂ کاہو منھ مین رکھنا چاہیے خواہ عصارۂ کاہو اور

عصارۂ

عصارہ عنب الثعلب کو منہ مین رکھین ۔ دودھ جو ترش ہو جاے اور گلاب یا جس پانی مین گلاب کا پھول جوش دیا ہو اور انار کے چھلکے یہ بھی بہت نافع ہین زبان کی مالش خوب رطب سے بہت نافع ہی ۔ جب ان تدبیرون سے ورم متحلل نہو یا نضج پیدا نہو آخر مین منضجات محللہ کی حاجت ہوگی کہ اون سے غرغرہ طیار ہو مثلاً شہد اور دودھ یا جوشاندہ اصل السوس خواہ جوشاندہ بیخ سوسن اور حلبہ خواہ طبیخ زبیب اور رازیانہ ۔ ایارج فیقرا کے استعمال سے مادہ غلیظ فم معدہ سے باسانی دفع ہو جاتا ہی ۔ غذا بھی ایسی ہی تجویز کرنی چاہیے جو منضج اور محلل ہو جیسے کرنب خواہ میٹھا روغن کنجد کے ہمراہ ۔ اگر ورم پک جاے اور ریم پڑ جاے اوسوقت قوابض کو منھ مین رکھنا چاہیے جیسے طبیخ سماق اور آس اور عدس اور برگ زیتون اور شراب عفص ۔ ورم متقیح کو ایک مرہم (جو عصارہ عنب الثعلب اور روغن گل اور عدس مقشر اور گل مرخ سے بنایا جاتا ہی) بھی مفید ہوتا ہی کہ اگرچہ یہ ورم نرم بلغمی ہو اوسے بھی یہ مرہم مفید ہوتا ہی ۔ پھر اگر ورم حار اپنے منتہی کو پہونچ گیا ہو بیخ رازیانہ کو جلا کر ورم پر لگا دینا چاہیے ۔ ایسے ہی ورم مین اور بعض اورام حارہ جنمین غلیظ مادہ ہو اس دوا کے ذریعہ سے سعوط دلاتے ہین زعفران ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزو کافور اور مشک ہر واحد ثلث جزو شکر طبرزد ڈیڑھ جزو ان سب دواؤن سے مرکب دو دانگ لیکر شیر دختر مین گھول کر سعوط کرین ۔ جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ ایک آدمی شصت سالہ کی زبان مین بہت بڑا ورم پیدا ہوا اور اوسکا سن قابل فصد کھلوانے کے نہ تھا لہذا مین نے فصد پر جرات نہ کی اور قوقایا اوسے پلایا اور میرا ارادہ ہوا کہ اوسکی زبان کو ضمادات باردہ سے خوب سا ٹھیر دون کہ زبان چھپ جاے اور یہ ارادہ میرا شب کی وقت ہوا تھا لہذا ایک طبیب نے برودت وقت کو خیال کرکے میری تجویز سے مخالفت کی ۔ شب کو جو وہ سو گیا خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی کہ عصارہ کاہو منھ مین رکھ لے اوس نے ایسا ہی کیا بالکل صحیح ہو گیا اور ورم زائل ہو گیا لیکن باوجود خواب مین دیکھنے کے پھر بھی اوس بیمار نے مجھ سے بھی پوچھ لیا تھا اور مین نے اوسے اجازت دی تھی کہ اس دوا کو استعمال مین لاے اور موافق میرے مشورہ کے اوس نے استعمال کیا تھا ۔ اگر ورم مذکور مین صلابت ہو اوسوقت ملطیف تدبیر کرنی ضرور ہی اور غذاے جید الہضم دینی چاہیے اور اخلاط غلیظہ کا ایارجات کبار سے استفراغ کرنا چاہیے جو ابواب سابقہ مین مذکور ہو چکے اور غرغرہ ہاے ملطفہ کا استعمال درکار ہی اور نفیخ حلبہ اور حلبہ کا طبیخ جسمین حب الغار اور زبیب خستہ بر اور دہ بھی شریک ہو استعمال کرنا چاہیے ۔ عورتون کا دودھ اور زیادہ شتر اور بکری کا دودھ منھ مین بھرنا چاہیے اور جوشاندہ خرماے خشک اور انجیر کا نبید شیرین اور رب عنب الثعلب اور عسل خیار شنبر کے ہمراہ دینا چاہیے اور ہمیشہ تلیین طبیعت کی ایارج فیقرا اور خیار شنبر کے ذریعہ سے کرنی چاہیے

کلام کرنے مین خلل کا ہونا اس بارہ مین بعض امور ضروری تو ہم نے استرخاے زبان کے باب مین بیان کر دیے ہین اور اب اسوقت ہم اسی قدر لکھتے ہین کہ خرس یعنے گونگا ہونا اور اس قبیل اور آفات جو بولنے مین پیدا ہوتے ہین ۔ کبھی یہ آفات بسبب کسی آفت دماغ کے پیدا ہوتے ہین اور اوس عصب کی مخرج مین جو زبان تک آیا ہی اور زبان کی حرکت اوسی سے متعلق ہی آفت پیدا ہونے سے کلام کرنے مین خلل پیدا ہوتا ہی ۔ اور کبھی یہ آفت نفس شعبہ مین ہوتی ہی ۔ اور سبب خلل کا یا تشنج ہی یا مدد خواہ تصلب یعنے سختی یا استرخا یا کوتاہ ہونا رباط کا خواہ کوئی زخم مندمل ہو کہ اوسی رباط مین بستگی ہو جاے اور گرہ پڑ جاے ۔ اور کبھی یہ خرابی رطوبت سے بھی پیدا ہوتی ہی جیسا کہ معلوم ہو چکا ہی اور کبھی یبوست سے پیدا ہوتی ہی ۔ اور کبھی آفت کلام کرنے مین اورام اور قروح سے پیدا ہوتی ہی جو زبان مین عارض ہون خواہ اطراف زبان مین کبھی یہ آفات کلام مین بعد سرسام کے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ فضول دماغ سے اعصاب کی طرف دفع ہوتے ہین اور حمیات حارہ مین انکا عروض بسبب شدت تجفیف کے ہوتا ہی اور زبان پر خشکی کے ساتھ لاغری اور تشنج بھی ہوتا ہی مگر یہ قسم کمتر واقع ہوتی ہی اور یہ اقسام آفات عرضیہ سے ہین اصلی نہین ہین ۔ کبھی آفت کلام مین بسبب عضل حنجرہ کے ہوتی ہی جسوقت کہ اون عضل مین تمدد ہو کسی قسم کا یا استرخا اونمین پیدا ہو

کبھی آدمی کو اول امر مین تصویت اور آواز لگانا متعذر ہوتا ہی اسلیے کہ تصویت سے عضل صدر اور حنجرہ کی تحریک مین تعنیف اور دشواری پیدا ہوتی ہی کہ اوس دشواری اور ناگواری کی برداشت آدمی نہین کرسکتا ہی۔ پھر پہلے پہل جب کوئی لفظ بولتا ہی اور کوئی کلمہ پورا ادا کرلیتا ہی اوسکے بعد پھر آسانی ہوجاتی ہی اور بے تکلف کلام کرنے لگتا ہی ایسے آدمی کو چاہیے کہ زور سے کلام کرنے پر آمادہ اور مستعد ہنوا کرے بلکہ آہستگی سے بولنا شروع کرے جب عادت اوسکی کلام کرنے اور بولنے کی پڑجاے گی پھر کلام کرنا اوسے آسان ہوجاے گا اور سہولت سے کلام کرنے مین خوگر ہوجاے گا۔ جتنے اسباب آفت تکلم کے یہان مذکور ہوے اوپر کے ابحاث مین اونکے علاج کا بیان گذرچکا ہی اور بعد سرسام کے جو خلل تکلم مین عارض ہو اوسکو فصد اون دونون رگون کی جو زبان کے نیچے ہین بہت نافع ہی **ضفدع لسان** ایک غدہ سخت بشکل مینڈک کے جو سرخ اور سبز ہمرنگ سطح زبان اور اون رگون کے جو زبان مین ہین پڑتا ہی اسی وجہ سے اوسکو ضفدع یعنے مینڈک کہتے ہین اور سبب اسکی پیدائش کا ایک رطوبت لزجہ ہوتی ہی علاج واجب ہی کہ پہلے استعمال اون ادویۂ اکالہ جنمین قوت تحلیل اور تقطیع کی ہو لگائین اور وہ ادویہ جو بشدت خشکی پیدا کرتی ہین جیسے نوشادر اور سرکہ اور نمک اور زنگار سے مالش کرین اور پھٹکری سے۔ اگر ایسے ادویہ سے برآمد کار ہنو ادویۂ حادہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے دوار ہارون اور دوا ے اسقاریون اور دوا ابیض رطب جو قرابادین مین مذکور ہون گی۔ استعمال کرنا فصد کا زیر زبان اور ادویۂ قلاع کا بھی ایسے وقت ضرور ہی جب اس سے زوال مرض ہنو ناچار دستکاری سے علاج کرنا پڑے گا۔ قابل ستائش کے دوا اس مرض کی یہ ہی کہ صعتر فارسی اور پوست انار اور نمک ہولیکر اوس لڑکے کی زبان پر مالش کرین جسکے ضفدع لسان پیدا ہوا ہی کہ فوراً زائل ہوجاتا ہی مجربات سی یہ دوا ہی کہ زاج سوختہ اور سورنجان کو سپیدی بیضہ ملاکر زبان کے نیچے رکھو **حرقت لسان** زبانمین سوزش حرارت باطنی کے سبب سے ہوتی ہی جو فم معدہ مین ہو یا دماغ مین اور وہ حرارت اتنی ہنو کہ تپ پیدا کرے یا بسبب تناول اشیاء حریفہ اور اشیاء تلخ یا شور خواہ شیرین کے خواہ ایسی چیز جو پیاس بہت پیدا کرے اور ان اسباب سے زیادہ اور قوی اسباب جیسے حمیات حادہ اور اورام باطنہ کہ وہ بھی سبب حرقت لسان کے ہوتے ہین علاج مجملی علاج تو یہی کہ اس مرض کا جو شاکی ہو خصوصاً وہ شخص جو کسی اور مرض مین مثل تپ وغیرہ کے مبتلا ہی اور زبان کی سوزش بھی ہی اوسکو چت لیٹنے سے منع کرنا چاہیے اور اس سی روکنا ضرور ہی کہ ہروقت منھہ کھلا رکھے۔ اور التزام کرے منھہ مین اون گولیون کے رکھنے کا جو تخم تربوز اور ککڑی اور کھیرا اور کدو اور ترنجبین اور نشاستہ وغیرہ سے بناے گئے ہین۔ اور خستہ آلوے بخارا اور تمر ہندی اور شکر حجاز کو منھہ مین رکھے اور لعابات معلومہ اور عصارات مرطبہ کو منھہ مین ڈالا کرے۔ اگر کوئی خلط لزج بھی ہمراہ حرقت لسان کے ہو روغن مناسب زبان پر لگا دیا کرے بعدازان متعہد اور پابند ہوجاے کہ سر مین اور مقام فم معدہ کے تدہین کیا کرے اور مضمضہ ادہان اور موم روغن سے اور لعابات اور عصارات سے اور پرندون کی چربی سے کیا کرے بعض اطبا پودینہ سے بھی اس مرض کا علاج کرتے ہین **شقوق لسان** زبان پھٹ جانیکا علاج یہ ہی کہ لعاب اسبغول کو منھہ مین رکھے اور جرعہ جرعہ پینا اسکا بھی مناسب ہی اور اکارع یعنے پایہ جانوران اور بیضہ نیمبرشت غذا مین اختیار کرے۔ مجربات مین سے یہ ہی کہ کھیرے کے کاٹنے مین دونون ٹکڑے کے رگڑنے سے جو کف پیدا ہوتا ہی اوسے ہمراہ سپستان کے استعمال کرے **دلع لسان** بڑے بڑے شگاف جو زبان مین پڑجاتے ہین کبھی اورام لسان جو عظیم ہون اونکی وجہ سے اور کبھی خوانیق کے تولد سے اُسوقت طبیعت اور ارادہ زبان کو واسطے کشادہ کرنے مجری نفس کی جابجا سے ترقیدہ کردیتی ہی **بثور فم** اکثر جو بثور دانہ منھہ مین نکلتے ہین حرارت اطراف معدہ سے اور سر سے اور بخارات حارہ سے ہوتے ہین اور کبھی حمیات مین یہ دانہ منھہ مین نکل آتے ہین۔ بعض لوگون نے براہ تجربہ یہ بھی کہا ہی کہ اگر حمیات حادہ مین سیاہ دانہ منھہ مین پڑجائین اوسکے دوسرے روز بیمار مرجائیگا۔ مفردات ادویہ مین سے جو ابتداے بروز مین بثور فم کو نافع ہو بشرطیکہ تبرید اور

تجفیف اوسکی منظور ہو یہ ہین اہلیلہ اور مازو اور تخم گل اور نشاستہ اور ثمرۃ الطرفا اور شیاف مامیثا اور جلنار اور کتیرا اور صندلین اور گل سرخ اور طباشیر اور سماق اور عدس اور گل ارمنی اور انار کے اقماع یعنے بونڈی جو ٹوپی کی شکل نکلتی ہو اور حفنت لبوط اور قیمولیا اور فوفل اور عصارات باردہ مثل عصارۂ کاہو اور کو اور عصی الراعی اور خرفہ اطراف شاخہای نرم انگور کا عصارہ۔ اکثر لڑکون کے منھ کے دانہ شکر طبرزد اور کافور سے اچھے ہوجاتے ہین۔ ادویہ حارہ جنکی حاجت آخر علاج مین پڑتی ہو جیسے مامیران اور دار شیشعان خصوصًا جوز بوا اور سعد اور زعفران اور جوز السرو اور سان الثور عاقر قرحا قرنفل اور فوتنج اور سک۔ ادویۂ قذرہ یعنے گندہ اور بدبو مین سے کتے کی پلیدی ہو۔ جو بثور متقرح ہو جاتے ہین اونکے علاج مین زرنیخ کی بھی ضرورت ہوتی ہو۔ بثور غلیظہ کے علاج مین طبیخ دار شیشعان ایک اوقیہ عروق نصف اوقیہ مامیران چہارم اوقیہ صبر دو درہم زعفران ایک مثقال مجرب ہو۔ اسی طرح وہ جوشاندہ جسمین قرنفل اور جوز بوا اور شیشعان جملہ اجزا ہموزن اور قریب قریب اوزان کے جوش دیا ہو جب دانہ پک کر دیم پڑنے لگے اوسوقت لعابات کا استعمال واجب ہو جیساکہ لعاب تخم کتان اور تخم مرو اور بشاہسفرم اور تخم خطمی ادویہ بروز خود بھی ہمراہ دقیق شعیر کے اور شیر مادہ خر تنہا خواہ ہمراہ کسی شئے کے انھین بزور مذکورہ سے کبھی حاجت جوشاندہ تخم کتان اور انجیر کے ہوتی ہو کہ اوسمین روغن زرد اور آرد نخود اور نعناع اور حلبہ بھی داخل ہو بعض فضلین اطبا نے ذکر کیا ہو کہ بثور فم کے علاج مین اس سے بہتر کوئی دوا نہین ہو کہ دہن اور خر کو نیم گرم منھ مین رکھے **قلاع اور قروح خبیثہ** قلاع ایک قرحہ ہو جو منھ کی اور زبان کی جلد مین پڑجاتا ہو اور اوسکے ساتھ انتشار عروق اور اتساع یعنے کھلا رہنا منھ کا بھی ہوتا ہو اور لڑکون کو یہ مرض اکثر عارض ہوتا ہو۔ بلکہ اکثر یہ بیماری اگر ہوتی ہے تو اونھین کو عارض ہوتی ہو دودہ کی خرابی سے جسکو وہ پیتے ہون خواہ دودہ کا ہضم معدہ مین بری طرح سے ہوتا ہو۔ ہر ایک خلط اخلاط اربعہ کے فساد سے قلاع پیدا ہوتا ہو اور رنگ سے اوسکی شناخت کرنی چاہیے۔ سپید رنگ کا بلغمی ہو اوسکی پیدائش بلغم شور سے اکثر ہوتی ہو اور زرد رنگ قلاع صفراوی ہو اور اسکی سوزش دیگر قروح صفراوی سے زیادہ اور شدید ہوتی ہو۔ اور سیاہ رنگ کی پیدائش مادۂ سوداوی سے ہوتی ہو اور سرخ احمر ناصع کے مادہ دموی سے۔ سب سے زیادہ خبیثہ اور بد قلاع سوداوی ہو۔ بعض قسم اسکی ایسی ہوتی ہو کہ زیادہ سرایتی ہو اور بعض قسم مین سکون زیادہ ہوتا ہو۔ کبھی قرحہ کے ہمراہ ورم بھی ہوتا ہو اور کبھی تنہا قرحہ ہوتا ہو۔ جو قرحہ سطح دہن مین پڑیگا بہت جلد پھیل جائے گا اسلیے کہ منھ مین حرارت ہر وقت رہتی ہو اور جلد منھ کی نرم ہو اور ہر وقت تر رہتی ہو۔ جالینوس کی عادت ہے کہ جب تک قرحہ دہن کے سطح جلد مین رہے اوسکا قلاع نام رکھتا ہو۔ پھر جب وہ قرحہ متآکل اور متعفن ہوا اور اندر تک پہونچا اوسکا نام قلاع نہ رکھیگا بلکہ اوسے قروح خبیثہ مین شمار کرے گا۔ اور یہی قروح ایسے ہین جو محتاج ادویہ کاویہ کے ہین۔ کبھی جب بارش کی کثرت ہوتی ہے قلاع کی پیدائش زیادہ ہوتی ہو اور حمیات وبائیہ مین بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہو۔ علاج پہلے اوس خلط کا تدارک کرین جسکے غلبہ سے مرض قلاع پیدا ہوا ہو اور تمام بدن سے اوسکا استفراغ کر ڈالین اگر غلبہ اوسکا زیادہ ہو۔ بعد اوسکے اوس رگ کی فصد کھولین جو زیر ذقن ہو اور خصوصًا فصد چہار رگ کی اسلیے کہ جملہ امراض دہن مین چہار رگ کی فصد مفید ہو جو حار اور مادی ہون بعد اوسکے ادویہ لبشریہ یعنے جلد پر لگانے والی جو بار ہا مذکور ہو چکین لگائین ہان مگر اتنا خیال اور بھی ضرور کرنا چاہیے کہ جو قلاع کہ قوی ہو اور اوسمین رطوبت اور صدید بکثرت ہو اوسکا علاج قوی دوا سے کرین اور جو قلاع درجۂ اوسط پر ہو اوسمین ادویہ معتدل التاثیر اور ضعیف اور خفیف مین ادویہ ضعیفہ کا استعمال کرین۔ جب قروح استخوان تک پہونچ جائین اوسوقت زیادہ قوت کی ادویہ کی حاجت ہو جیسے فلدفیون افاقیہ کے ساتھ۔ کل ادہان سے اجتناب واجب ہو حتی کہ زیت بھی نہ لگایا جائے۔ انتقاط اور چیدہ کر لینا ادویۂ قلاع کا اورام باردہ اور حارہ کی

ف فصد چہار رگ جملہ امراض دہن میں نافع ہے جو حار اور مادی ہوں

دواؤن سے ممکن ہی جنکو ہم نے باب اول مین بیان کر دیا ہی ۔ جو قسم قلاع کی سرخ رنگ دموی ہو اوسکے لیے مناسب ترین ادویہ ابتدا مین وہ اشیا ہین جنمین تھوڑا سا
قبض اور تبرید ہو بعد اوسکے دواے محلل درکار ہی ۔ اور جس قلاع کی سرخی زردی آمیز ہو اور شقرت لون کی اوسمین نظر آے اوسکے علاج مین تبرید کا
زیادہ لحاظ رہے ۔ اس قسم کے علاوہ اور اقسام ابتدا مین اونکا علاج مجفف و محلل دواسے ہوتا ہی کہ اپنی کیفیت معتدل سے یہ دونون اثر پیدا کرے
پھر دواے مجفف اور محلل قوی کی ضرورت ہی ۔ اور سن مریض کی رعایت جملہ اقسام قلاع اور جملہ مدبرات مین ضرور ہی ۔ لڑکون کی معالجہ مین دوا کا
ضعیف ہونا ضرور ہی اور دودہ کی اصلاح مقدم ہی ۔ اور مسن اور معمر لوگ جوان ہون خواہ بڈھے اونکے واسطے دواے قوی درکار ہی ۔ لڑکون کو
بیشتر فقط غذا کے استعمال سے نفع ہو جاتا ہی اور اگر وہ محض شیر خوارہ ہون وہی غذاے نافع مرضعہ کو کھلانی چاہیے جو دوا قلاع حار کے واسطے لائق ہی
جیسے بتھوہ کے ساگ کو چبانا یا عدس اور سرکہ اور جملہ اقسام حرام مغز کے جب آب بہ سے ملاکر مستعمل ہون خصوصًا اونٹ اور گوسالہ کے حرام مغز کو اور
سیب ترش یا خام اسی طرح ناشپاتی اور زعرور یعنے آلوچہ اور بہی اور عناب اور اطراف انگور اور حبازی بستانی سوکھی ہوئی اور آرد عدس اور آرد
ترنج ۔ ان سب کی قوی تر وہ دوا ہی جو مازو اور طباشیر اور گل سرخ اور اقاقیا وغیرہ سے بنایا جاے ۔ مامیران کا جب قوابض کے ہمراہ استعمال کیا جاے
عجیب قوت اسمین ہی اور کافور کی منفعت قلاع مین زیادہ ہی ۔ بارد قسم مین قلاع کی ادویہ جالیہ مجففہ خصوصًا بلغمی قلاع پر ان ادویہ کا لگانا چاہیے
اور محللات جنمین قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور تخفیف بھی کرین خصوصًا قلاع سوداوی مین جیسے آرد کرسنہ اور شہد ہمراہ تلخہ سنگ پشت زیرہ کے
زیادہ نافع ہی خصوصًا واسطے لڑکون کے جب سرکہ ملاکر استعمال کیا جاے اور قلاع خبیث کے واسطے زاج اور سرکہ اور اگر قلاع اور قروح خبیثہ
سڑنے اور حرارت مین زیادہ ہین اوسوقت زنگار ہمراہ قلقطار اور مازو اور مویزج کے یا مازو اور شب اور گلنار ہموزن اقراص مون سا اور کحل
طرح طلیقون ہمراہ کسی عصارہ قابضہ کے جیسے عصارہ انگور ۔ ادویہ مشترکہ واسطے اکثر اقسام قلاع کے شب اور مازو دونون پسے ہوے جیسے ذرور
چھڑکا جاتا ہی اور مثل غبار کے باریک ہو کہ منھ مین نرم نرم اسکی مالش کیجاے ۔ مازو جملہ اقسام قلاع کو جو خبیث ہو نافع ہے خصوصًا جب سرکہ اور
نمک مین پختہ کیا جاے اور لڑکون کے قلاع مین اسکی کلی کرائی جاے ۔ ضماد مازریون کو خاصیت ہی قلاع ردی مین اور یہ دوا ادویہ مشترکہ
سے ہی جملہ اصناف قلاع کے واسطے اسی طرح لبستان افروز ۔ نارنجائی اور وردی سوختہ بھی اسی طرح ہی ۔ قلاع سوداوی اور سیاہ رنگ کا قلاع
اوس سے نفع کرتی ہی یہ دوا کہ سرکہ مین زبیب خستہ برآوردہ اور انیسون کو ملاکر طلا کرین ۔ پھر اگر ورم بھی ہمراہ قلاع کے ہو اس مرہم کو استعمال کرین
آب بادروج ایک سکرجہ روغن گل نصف سکرجہ عدس نصف سکرجہ زعفران دو مثقال ان سب کو ملاکر مرہم طیار کرین کثرت بزاق اور لعاب کی
اور نیند مین منھ سے رطوبت کا زیادہ برآمد ہونا کبھی یہ بات کثرت حرارت اور رطوبت سے خصوصًا رطوبت معدہ سے پیدا ہوتی ہی اور کبھی تنہا
غلبہ حرارت سے جیسے کہ روزہ دار کے منھ سے پانی بہت چھوٹتا ہی اور جو شخص غذا مین کمی کرے اور جو شخص کہ اوسے غذا ہضم نہ ہو پہنچے ہر وقت
اوسکے منھ سے پانی چھوٹتا ہی تا اینکہ جب کچھ کھالے اوسوقت آمد براق کی رک جاتی ہی ۔ اور کبھی برودت اور بلغم کی زیادتی سے بھی بزاق کی زیادتی
ہوتی ہی علاج اگر حرارت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہی کہ اول فصد باسلیق کی کھولین اور ربوب حامضہ اور فواکہ باردہ اور نبید
جو کہنہ ہو اوسمین بہت سا پانی ملاکر استعمال کرین اور گوشت کے سبک اقسام جیسے گوشت بزغالہ اور طیہو کا گوشت غذا مین تجویز کرین اور
ہمیشہ سلاقات قابضہ جو عدس اور سماق وغیرہ سے طیار کیے جائین استعمال کرین اور اگر برودت اور بلغم سے کثرت بزاق کی ہو ہر ہفتہ مین
ایک مرتبہ قی کا استعمال اوسی طور سے کرین جو طریقہ ہم بیان کر چکے ہین اور یہ دوا استعمال کرین ایارج فیقرا دو درہم ملح ہندی دو دانگ
انیسون تا تخواہ ہر واحد ایک دانگ سکنجبین عسلی خواہ سکنجبین بزوری ملاکر استعمال کرین اور اسکے بعد جوارشات اور تریاقات اور جوارشات

حارہ کا استعمال کرین غذا ایسے مریض کی چوزہ ہاے گرم جوافاویہ اور خردل اور ثوم ڈال کر پختہ کرین اور رات کو کعک ہمراہ سری بنطی کے اوسکے بعد آب گرم جرعہ جرعہ کرکے پلایا جاے اور مسواک سوادھکر کرے ۔ معالجات جیدہ اور مشترکہ سے یہ ہی کہ ہرروز ایک درہم ملح جریش کا شنی تازہ کے ساتھ تناول کرین اوسکے بعد اطریفل صغیر کو استعمال کرین اور ہمیشہ مسواک دیر تک کرتا رہے ۔ مین نے سوش ہیریان کا امتحان کیا اوسے نافع پایا خصوصًا صبیان کے واسطے **ماکولات کی بدبو کو دور کرنا** بعض قسم کے ماکولات کے کھانے کے بعد منھ سے بو بے آنے لگتی ہے اوس بدبو کے دور کرنے کے واسطے سداب کا چبانا یا برگ علیق کا جو ایک خاردار درخت ہی مفید ہی اور اوسکے بعد خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور سعد اور زرنباد کو منھ مین رکھنا منھ سے خون نکلنا اگر منھ اور منھ کی جلد سے آمد خون کی ہو اوسکا علاج اون قوابض سے کرین جو باب قروح مین مذکور ہوچکے اور شاخہاے انگور اور ریشم خرم کو پین اوسکی پکاکر جوشاندہ کے طور سے پلانا بہت مفید ہے ۔ اور اگر آمد خون کی کسی اور جگہہ سے ہو اوسکے علاج اور تدبیرات کے واسطے ہمنے جداگانہ ایک باب بلکہ چند ابواب تجویز کیے ہین بخر یعنے گندہ دہنی منشا اس مرض کا یا اوسوڑہ ہی بوجہ کسی قسم کے عفونت پڑجانے یا کوئی استرخا جو لثہ مین پیدا ہو یا کوئی عفونت بیخ دندانمین پیدا ہو خواہ وہ عفونت خود جوہر دندان کی ہو ۔ جو بخر کی قسم کہ اوسکا مبدا لثہ اور مسوڑہ ہو اوسکے علاج مین ہمیشہ دانتون کا پاک کرنا اور دھونا اونکا سرکہ اور پانی سے کرنا چاہیے ۔ اگر یہی تدبیر کافی ہوجاے تو کیا اچھی بات ہی اور اگر اس سے برآمد کار نہو بلکہ عفونت کی زیادتی ہو اوسوقت بعد دھونے اور پاک کرنے دانتون کے ثمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا اور سداب اور سافج اور عود اور مصطگی اور پوست اترج اور قرنفل کا چبانا چاہیے اور لثہ پر مر اور صبر وغیرہ رکھنا لازم ہی اور خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور انیسون کی مالش طلا (جو ایک قسم کی شراب ہی اور جسکو عجم میفختج کہتے ہین) اور نبیذ شیرین کا ملنا ۔ پھر اگر اس سے بھی زیادہ مرض قوی ہو میویزج کی مالش کرین اور رال جو صبح کو نہار اور باسی منھ مین اوسکی مالش ہوتی ہی پھر اگر عفونت اس سے زیادہ ظاہر ہو اور بخوبی اوسکا ظہور ہوجاے اوسوقت زاج سوختہ ایک جزو اور بیخ سوسن اور زعفران نصف جز شہد مین ملاکر قرص طیار کرین اور اس قرص کا استعمال کرین اور اسکے بعد فقط سرکہ سے مضمضہ کرین یا سرکہ مین گلاب کی آمیزش کرین یا اس سے زیادہ قوی دوا کو اختیار کرین وہ دوا یہ ہی کاغذ سوختہ تین درہم زرنیخ اڑھائی درہم سک اور سماق اور زنجبیل اور فلفل سوختہ اور اقراص فلدفیون ہر واحد دو درہم ان ادویہ سے دلوک یا لصوق طیار کرین ۔ اور یہی تنہا اگر استعمال کیجاے عفونت کو دور کردیتی ہی اور سڑا ہوا مسوڑھا کاٹ کر گرادیتی ہی اور گوشت عمدہ پیدا کرتی ہی مجربات ادویہ مین سے اقاقیا اور زرنیخ اصفر زرنیخ احمر نورہ شب سرکہ ملاکر قرص طیار کرین اور قرص کو ماء العسل خواہ طبیخ ابہل مین ملاکر استعمال کرین ۔ اگر عفونت خاص جوہر دندانمین ہو اوسکی دوا یہ ہی کہ اگر کنارہ اور طرف مین ہو چھیل ڈالین اور سوہن وغیرہ سے ریت کر اوسکو دور کردین اور اگر دانت کی جڑ تک پہونچ گئی ہو اوس دانت کو اوکھڑوا ڈالین ۔ اور اگر اسکے ہمراہ استرخا لثہ بھی ہو یعنے مسوڑھے کے گوشت مین استرخا پیدا ہوا ہو اور یہی امر سبب حدوث عفونت کا ہو اوسکا علاج وہی تبدش ہی جسکو ہم باب استرخا لثہ مین بیان کرینگے ۔ پھر اگر خلط صفراوی معدہ خواہ جلد دہن مین متعفن ہوگئی ہو اوسکے لیے خوبانی تازہ سے زیادہ نافع کوئی چیز نہین ہی جو نہار اور باسی منھ کھلائی جاے ۔ اسی طرح تربوز اور کھیرا اور شفتالو ۔ پھر اگر خوبانی اور شفتالو تازہ دستیاب نہو تو خشک اور سوکھے ان دونون کو شب کو پانی مین بھگو دین خصوصًا سوکھی ہوئی خوبانی کو اور نقوع اوسکا نہار منھ پلائین ۔ ستو شکر کے ہمراہ استعمال کرنا بھی اسکو مفید ہی اور برف کا پانی اور حبوب صبر یہ جسکو ہم نے قرابادین مین ذکر کیا ہی اونکا استعمال ۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ غسال اخلاط ہو

اور تبرید کرے اور ستقیل بعصفر انہو جائے - اور اگر خلط بلغمی ہو پہلے قی کا استعمال کرین اور ایارجات جو بلغم کا تنقیہ فم معدہ سے کرتے ہین اور امراض معدہ کے ابواب مین اونکا ذکر ہو استعمال کرین اور پھر اطریفل صغیر اور زنجبیل مربی اور صحنار کا استعمال خصوصًا - اور غذا مین مطنجات یعنے پکائی ہوئی چیزین اختیار کرنی چاہئین اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرائی جائے اور فواکہ اور بقول کو بکسر ترک کرے - اور تلخ لکڑی کی مسواک کی مداومت رہے جیسے آراک اور زیتون - منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ دوا ہو کہ صبح کو برگ آس اور ہموزن اوسکے زبیب خستہ بر آوردہ برابر ایک جوزہ کی مقدار مین تناول کرین یا اسی قدر جوز السرو اور ابہل زبیب کے ساتھ - حب صنوبر بھی ان لوگونکو نافع ہو اور حب فوفل بھی اسی طرح اور اوسکا نسخہ یہ ہو فوفل اور قرنفل خولنجان ہر واحد نصف درہم مشک کافور ہر واحد ایک دانگ عاقرقرحا ایک درہم صبر تین درہم رائی ایک درہم طلا جو ایک قسم کی شراب ہو اوسکے ذریعہ سے گولیان طیار کرین - ادویہ بسیطہ مجربہ کندر اور عود ہندی اور قرفہ اور پوست اترج اور گل سرخ کافور صندل قرنفل کبابہ مصطگی بسباسہ جوزبوا بیخ اذخر اور رامال جو ایک لکڑی مشبیہ بیخ کے ہوتی ہو اور اشنہ اظفار الطیب قاقلہ قلنجہ مشک برگ اترج اور سنبل نار مشک زنجبیل اور تمام ادویہ جو نقشہ جات ادویہ مفردہ مین مل سکتے ہین - اور گوند ملنے کے ادویہ جنمین انکے قرص وغیرہ طیار ہون میبہ اور میسوسن اور عصارۂ اترج ہو **منھ کا کھلا رہ جانا** اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ منھ کھلا رہ جاتا ہے تو سبب یہ ہوتا ہو کہ بڑی بڑی سانس لینے کی ضرورت اور حاجت ہوتی ہو کسی التہاب اور بھڑک کی وجہ سے جو اندر اعضاے نفس کے ہوتی ہو - یا تنگی اور خناق کی وجہ سے منھ کی یہ کیفیت ہوتی ہو - یا عضل فم مین ضعف آجاتا ہو اوسوقت سوتے وقت وہ عضلہ اپنا فعل اچھی طرح نہین کرتا ہو - یہ کیفیت منھ کی امراض حادہ مین نہایت ردی ہو - زبان کے رنگ سے استدلال کرنا اوسکے بیانکے مناسب اور مقامات ہین یعنے جسوقت ہم امراض حادہ کا بیان کرین گے

فن ساتوان دانتونکے احوال کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہو - اوپر معلوم ہو چکا کہ ہم نے دانتون کی تشریح اور منافع کو فن کلیات مین بیان کر دیا ہو اوسی جگہ اوسکو دیکھنا چاہیے اور یہ بھی معلوم رہے کہ دانت بھی اوسی قسم کی ہڈی ہو جسمین حس موجود ہو اور وہ حس ایک عصب دماغی سے آتی ہے جو نرم اور لین ہو - جب دانت کو کوئی الم اور اذیت پہونچائی جائے ضربان اور اختلاج جو کچھ اونمین عارض ہوتا ہو محسوس ہوتا ہو اور بیشتر ایک حکہ اور دغدغہ سا معلوم ہوتا ہو - کبھی دانتونمین امراض چند مین سے کوئی ایک مرض عارض ہوتا ہو جیسے استرخا اور قلق اور انقلاع اور دانتو یا جوہر دندانمین تغیر لون پیدا ہوتا ہو خواہ زردی سی دانت کے اوپر جم جاتی ہو اور تاکل اور تعفن اور تکسر بھی دانتونمین عارض ہوتا ہو اور اوجاع شدیدہ اور حکہ بھی انمین ہوتی ہو - اور کبھی ضرس کا مرض پیدا ہوتا ہو اور یہ مرض ایک قسم اوجاع دندان سے ہو اور بسبب اسکے شیرین اور ترش چیز چبانے سے عجز پیدا ہوتا ہو اور سرد اور گرم چیزون سے ضرر پہونچنا اور تھوڑی دیر تک بھی ان دونون اشیا کا منھ مین رکھنے کو گوارا نکرنا خواہ ایک کا یہ بھی پیدا ہوتا ہو - کبھی مقدار مین دانتون کے تغیر بالطبع پیدا ہوتا ہو کہ دانت بڑھ جاتا ہو طول مین خواہ اقطار ثلثہ مین بڑا ہوتا ہو یا گھس کر باریک ہو جاتا ہو اور صغیر ہو جاتا ہو - کبھی دانتونمین ایک قسم کا ورم پیدا ہوتا ہو اور کچھ عجب نہین ہو اسلیے کہ جو چیز ممتد کو بذریعۂ نمو دینے غذا کے قبول کرے یعنے جس چیز مین غذا پہونچے اور اوسکے پہونچنے سے وہ مقدار مین بڑھے تو کیا بعید ہو کہ اوسی شئے مین قبول تمدد بوجہ فضول کے بھی پیدا ہو - اور اگر دانت قابل مواد نافذہ کے نہوتے اور وہ مادہ غذائی

مقدار مین دانتونکو زیادہ نکرے تو سبزی اور سیاہی (جو اعراض مواد نافذہ سے ہی) اُسکو بھی قبول نکرتے اور یہ سبزی اور سیاہی فقط نفوذ فضول سے دانتونمین پیدا ہوتی ہی مترجم کہتا ہی اس مقام پر شیخ نے دانتون کے جوہر مین ورم پیدا ہونے کا ثبوت دیا ہی اور خلاصہ استدلال یہ ہے کہ جب دانت قبول غذا کرکے نمو پاتے ہین اور بڑھتے ہین تو مادہ ورمی جو منافی طبیعت ہی اوسے بھی قبول کرنا کیا دشوار ہے یعنے اگر غذا کا نفوذ دانتونمین مسلم ہی تو نفوذ فضول منافی طبع کا ضرور ہو سکیگا اسلیے کہ قابلیت نفوذ کی ثابت ہو گئی اور جملہ اعضاے بدنی جنمین حلول حیات ہی اونکا یہی طرز ہی کہ جو عضو غذاے ملائم کو قابل ہی وہ فضول غیر ملائم کی بھی قابلیت نفوذ رکھتا ہی اب رہا ثبوت اس امر کا کہ دانت بذریعۂ غذا کے نمو پاتے ہین اوسکو شیخ نے یون ثابت کیا کہ اکثر دانت کا رنگ سبز خواہ سیاہ ہو جاتا ہی اور حامل الوان جوہر غذائی ہی یعنے عرض کا کسی شی مین سرایت کرنا بدون سرایت اور نفوذ معروض کے محال ہی مثلاً شیرینی مزہ کی کسی شی مین ہو اور جوہر حلوا اوسمین نہو ایسا نہین ممکن ہی پس لازم ہوا کہ جوہر غذا جو معروض اور حامل خضرت اور سواد ہی وہ بھی دانتونمین نفوذ کرتا ہی اور اس استدلال سے کبراے دلیل اول ثابت ہو گیا **متن** دانتون کی خلقت خدا نے ایسی کی ہی کہ ہمیشہ قابل نمو اور زیادتی کے ہین اور یہ نمو اور زیادتی دانتونمین اس مصلحت سے تجویز کی گئی کہ رگڑنے اور پیسنے سے جسقدر دانت گھس جائین اوسکا بدل نمو اور زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا رہے اور یہان تک دانتونکے بڑھنے اور نمو پانے مین حکمت بالغہ الٰہیہ کا اہتمام ہی کہ اگر کوئی دانت از خود گر جاے خواہ اوکھاڑ ڈالا جاے اوسکے مقابل اور محاذی جو دانت ہوتا ہی وہ طول مین بڑھ جاتا ہی اور یہ طول مین زیادہ ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ زیادتی تو اس دندان محاذی مین ہوتی ہو مگر ان سحاق اور پیسنے کے مقابل ہو سکے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ دانتون کی مزاج پر کبھی بذریعہ لثہ کے استدلال کیا جاتا ہی کہ صفراوی اور مری ہین یا سپید بلغمی یا سرخ دموی یا کمودت اور سواد کے ہونے سے دانتونکا مزاج سوداوی ہی **حفظ اسنان** جس شخص کو اپنے دانتون کی سلامتی اور حفاظت مطلوب ہو اوسکو لازم ہی کہ آٹھ چیزون کی رعایت کرے (۱) پے در پے غذا اور طعام اور شراب کے معدہ مین فاسد ہونے سے احتراز کرے اور وہ شی کھانے پینے مین اختیار نہ کرے جو قابلیت فساد کی رکھتی ہی جیسے دودھ اور مچھلی نمک سود خواہ صحنا جو ایک قسم کی نانخورش مچھلی سے بنائی جاتی ہی خواہ بسبب سوء تدبیر کے وہ غذا اگرچہ قابل فساد نہوگا مگر فاسد ہو جاے چنانچہ اپنی جگہ پر اوس سوء تدبیر کا بیان ہو چکا ہی (۲) زیادہ اجبار اور خوگری قی کرنے پر نہ کرے خصوصاً جو شی کہ بذریعۂ قی کے برآمد ہو وہ ترش ہو کہ اس سے بھی دانتون کو ضرر پہونچتا ہی (۳) گوند اور چکتی ہوئی شی کے چابنے سے بھی احتراز کرے خصوصاً وہ شی اگر شیرین ہو جیسے ناطف اور انجیر چسپندہ (۴) سخت چیز کا دانتون سے توڑنا اس سے بھی احتیاط کرے (۵) مضرسات اور دردری اور کرکری چیزون کے منہ مین ڈالنے سے احتیاط کرے (۶) بہت سرد اور زیادہ گرم اشیا کے استعمال سے احتیاط کرے خصوصاً زیادہ سرد چیز سے (۷) دانتونکے مانجنے اور صاف رکھنے مین تو ہمیشہ مصروف رہے مگر اتنی زیادہ صفائی جو عمور کو مضر ہو یعنے جس سے گوشت درمیانی دانتون کا کٹ جاے خواہ رگڑ جاے اوس سے پرہیز کرے کہ اس مبالغہ سے دانت کی جڑ نکل آتی ہی خواہ دانت ہل جاتے ہین (۸) اون چیزون سے اجتناب کرے جو بالخاصیت دانتونکو مضر ہین جیسے کراث کہ شدید ضرر دانتونکو اور لثہ کو اس سے پہونچتا ہی۔ اسی طرح اور جملہ اشیا جو مفردات ادویہ مین مذکور ہین۔ مسواک کرنا درجۂ اعتدال پر واجب ہی لیکن اتنی زیادتی نکرنی چاہیے کہ چمک دانتون کی اور اونکی آبداری جاتی رہے اور دانتون کو آمادہ قبول نوازل پر کردے اور قابلیت قبول اون ابخرہ کی پیدا کرے جو معدہ سے صعود کرتے ہین اور اسقدر زیادہ مسواک کرنے سے خطرہ دانتون کے گر جانیکا ہی اور جب درجۂ اعتدال پر مسواک کا استعمال کیا جاے موجب تقویت دندان اور عمور کے ہوگا اور

بخار اور بدبو کو دور کرتا ہی اور طیب نکہت پیدا کرتا ہی۔ افضل ترین اقسام مین لکڑیون کیواسطے سواک بنانے کے وہ لکڑی ہی جسمین قبض اور تلخی ہو سوتے
وقت ہمیشہ تدہین دندان کا التزام کرے اگر تبرید مطلوب ہو روغن گل وغیرہ اور اگر تسخین منظور ہو روغن بان اور ناردین سے تدہین کرے اور کبھی
دونون کے ملانے کی حاجت ہوتی ہی۔ اولی یہ ہی کہ پہلے شہد کی مالش کرے اگر دانتونمین برودت کا خلل ہو یا شکر کی مالش کرے اگر مزاج اسنان کا
مائل برودت کیطرف ہو یا حرارت کی کمی ہو۔ یہ دونون ادویہ جامع فضائل اور اوصاف محمودہ کے ہین جلا اور تغزیہ اور تسخین اور تنقیہ سب کچھ انسے
حاصل ہوتا ہی مگر شکر مین بہ نسبت شہد کے یہ اوصاف کم ہین۔ طبرزد کو پیسکر اور شہد ملاکر اگر مالش کیجائے جلا اور تنقیہ اور استعاری لثہ پیدا کریگا
اوسکے بعد پھر روغن کا ملنا بطور مذکور لازم ہی۔ صحت دندان کی حفاظت اس سے بھی ہوتی ہی کہ مہینے مین دو مرتبہ مضمضہ کرے اوس پانی
سے جسمین بیخ یتوع کو جوش دیا ہو کہ یہ دوا بہت عمدہ ہی اور جو اسکا استعمال ہمیشہ کرے درد دندان سے محفوظ رہے گا۔ اسی طرح
سری خرگوش کی جلاکر اوسکا منجن ملنا اسی طرح نمک کو شہد ملاکر اور جلاکر استعمال کرنا یا بدون جلائے ہوے اور جلایا ہوا زیادہ مفید ہے
۔ اور لازم ہی کہ نمک اور شہد کو ملاکر گولی باندہ لے اور ایک کپڑے مین رکھکر دانتونکو اوس سے ملے۔ اسی طرح ترمس سے دانتونکو ملنا اسیطرح
شب یمانی مین کسی قدر مر مکی ملاکر خصوصًا اگر پھٹکری کو سرکہ ملاکر جلادیا ہو۔ جب دانت ان ادویہ سے مل لیے جائین اوسکے بعد شہد کی مالش
کرنی ضرور ہی یا شکر کی بعد ازان اوہان سے دلک کرنا چاہیے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہی۔ اگر دانتونپر نزلہ گر رہا ہو اوسوقت منھ مین جوشاندہ
اشیاء قابضہ کا رکھنا ضرور ہی اور ہمیشہ پھٹکری اور نمک جلاکر اوسپر چھڑکتا رہے

بیان عام علاج دندان اور ادویہ مناسبہ دندان کا

ادویہ جو دانتون کے لیے چیدہ ہوئی ہین اونمین بعض ادویہ تو حافظ صحت ہین اور بعض ادویہ سے علاج امراض دندان کا
کیا جاتا ہی۔ اور چونکہ جوہر دندان کا یابس ہی بس جو دوا کہ حفظ صحت دانتون کی کرے اور اونکو اکثر کیفیت مناسب پر مزاج اصلی کی طرف
پھیر لاے وہی درکار ہی کہ وہ دوا مجفف ہو۔ گرم خواہ سرد ادویہ کے تو اوسی وقت ضرورت ہوگی جب مزاج دانتونکا ایک کیفیت سے
منحرف ہوکر دوسری طرف پہونچے۔ ادویہ مناسبہ جو مصالح دندان کے لائق ہون وہی ہین جو تجفیف کے ساتھ حرارت اور برودت مین معتدل
ہون۔ جو دوا دانت کے واسطے درکار ہی وہ مجفف ضرور ہوتی ہی سوا اوس دوا کے جو دانتونمین بضرورت کسی مرض اور عارضہ کے
مستعمل ہو کہ اوسکا اوسی کیفیت پر ہونا چاہیے جو مقتضاے مرض اور عارضہ کا ہی۔ پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ دواے مجفف بارد یابس بھی
ہوتی ہی اور حار یابس بھی ہوتی ہی۔ افضل دوا جو دانتون کے واسطے درکار ہی وہی دوا ہی جسمین تجفیف اور نشف رطوبت واسطے جلا دینے
کے ہو اور جو فضول دانتون کی طرف دفع ہون اونکو باعتدال تحلیل کردے اور جو مادہ دانتون کی طرف کھچتا ہو اوسے روکے۔ مجففات
باردہ خواہ مائل بہ برودت ایسے ادویہ ہون جو تضریس پیدا نہ کرین اتنی ترشی خواہ عفوصیت کی وجہ سے جیسے انگور خام اور حماض اترج
اور وہ ادویہ سک اور کافور اور صندل اور گل سرخ اور تخم گل اور گلنار دم الاخوین طرفا اور مازو کہربا اور موتی اور فوفل آرد جو
اور ریشہ درخت توت برگ طرفا بیخ حماض۔ ادویہ حارہ خواہ مائل بہ حرارت کے دو قسمین ہین ایک تو وہ جنکی حرارت اصلی اور ذاتی ہی دوسرے
وہ جنکی حرارت مکتسب اور کسی دوسری شئی سے حاصل ہوئی ہی اصلی حار دوا جیسے نمک سوختہ اور شبج سوختہ اور سعد محمی اور محرق تا دار چینی
زوفا فقاح اذخر ثمرۃ الکبر اور انسے قوی تر پوست بیخ کبر اور عود اور مشک اور پرسیاوشان گرم کی ہوئی اور سوختہ اور سرو اور ابہل اور ساذج
اور شاخ گوزن سوختہ اور عنبر سوختہ اور فودنج اور خاکستر فودنج اور مصطگی اور زجاج سوختہ اور بورق کی خاکستر زبد اور ندمہ حرج اور
خاکستر پوست چوب انگور اور خاکستر خرگوش کے سری کی اور جیتہ کے سرکی۔ جو ادویہ حار بقوت مکتسبہ ہین یعنے حرارت کو دوسری چیز سے حاصل

کرتے ہین جیسے خاکستر مازو کی اور اگر مازو جلا کر سرکہ مین بجھائین معتدل حرارت اور برودت مین ہوگا یا کستر چوب انگور اور خاکستر قصب سوختہ اور
ازین قبیل اور چیزونکی خاکستر معتدل ادویہ جیسے شاخ گوزن سوختہ جب دھوڈالی جاسے یا جوز ڈلب یعنے چنار جو درخت صنوبر کا ہی
- بعض ادویہ وہ ہین جو ترکیب دینے سی طیار ہوتے ہین جیسے آرد جو کو نمک اور میسوسن سے گوندھا جاسے بعد اوسکے جلایا جاسے اور
چھوارا قطران مین گوندہ کر جلایا ہوا کہ خاکستر ہوجاے اور پھر اوسپر میسوسن کو چھڑکین مجرب منجن یہ بھی ہی شاخ گوزن سوختہ دس درہم
برگ سرو دس درہم جوز ڈلب سلم بیخ بنطافلیون یعنے سنبھالو کی جڑ دس درہم پرسیاؤشان سوختہ پانچ درہم گل سرخ زیرہ
برادہ تین درہم نرم نرم پیسکر سنون طیار کرین سنون آخر شاخ گوزن سوختہ اور کزمازک اور سعد اور گل سرخ اور سنبل الطیب
ہرایک ایک درہم ملح اندرانی چہارم درہم کا اسکا منجن طیار کرد - الواب آیندہ مین اور بہت سے منجن ہم بیان کرینگے اور
بہت سے نسخہ جات سنون کے قرابادین مین مذکور ہین اور اب ہم ابتداے بیان علاج کرکے کہتے ہین کہ دانتون کا علاج مجففات سی
کرنا ہی علاج صحیح ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوچکا اور مسخنات اور مبردات سے علاج کرنا اوسکی حاجت بروقت انحراف شدیدہ کے حد اعتدال
سی ہوتی ہی - ادویۂ مخصوصہ دندان یا منجن کے اقسام سے ہین یا چبانے کی دوائین یا لطوخات اور لیپ کے اقسام سے ہین جو دانتونپر
خواہ جبڑے پر لگائی جاتی ہین - اور یا مضمضہ کے اقسام سے ہین یا دلوکات یعنے مالش کرنے کی ادویہ اور بعض ادویہ ایسی
جو منھ مین دیر تک بھری رہتی ہین اور بعض اقسام کمادات یعنے سینک کرنے کی دوا اور بعض کا دیات مین اور قالعات اور بخورات اور
سعوطات اور قطورات جو کانمین ٹپکاے جاتے ہین اور استفراغات جو مادہ کو فصد اور حجامت سے نکال دین اقرب مواضع سے اسی طرح
بعض ادویہ اسنان محللہ ہین اور بعض مبردہ اور بعض مخدرہ اور مخدرات جسوقت دانتون کے علاج مین مستعمل ہون خطرہ بہت کم ہوتا ہی
مگر بکثرت اونکے استعمال سی اکثر جوہر دندان فاسد ہوجاتا ہی - اسی طرح ادویہ شدیدۃ التحلیل اور جو بشدت تسخین پیدا کرین کہ اونکا استعمال
شدت ضرورت مین کرنا چاہیے جیسے حنظل اور خربق اور قثاء الحمار وغیرہ اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہی کہ زیادہ مسخن اور محلل دوا اور
اسی طرح ادویۂ مخدرہ اندر شکم کے نہ جانے پاے - اکثر دانتونمین کسی باریک برمہ وغیرہ سی سوراخ کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہی تاکہ ادوۂ
موذی پھیل جاے اور دواے مستعمل شدہ قعر دندان تک پہونچ جاے - سرکہ اگرچہ دانتونکو مضر ہی لیکن ادویۂ مسخنہ اور مبردہ دونومین
پڑتا ہی - مبردہ مین تو اسواسطے سرکہ پڑتا ہی کہ بذات خود سرکہ تبرید پیدا کرتا ہی اور نفوذ اچھی طرح کرتا ہی اور ادویۂ مسخنہ مین بغرض نفوذ کی
ڈالا جاتا ہی اور بھی اس غرض سے کہ بوجہ تقطیع کے معین تحلیل پر ہوتا ہی - اور جو ضرر رسانی سرکہ کی بہ نسبت دانتون کی ہی اوسوقت کہ جب
ہمراہ ادویۂ مذکورہ کے مستعمل ہو اونہین ادویہ کی آمیزش سی اونمین کمی ہوتی ہی اوجاع اسنان یہ بھی جاننا چاہیے کہ دانتونمین
درد کبھی اسی سبب سے پیدا ہوتا ہی جو کہ جوہر دندانمین موجود ہوا ہی جیسا کہ ہم نے نفوذ فضول کو جوہر دندانمین ثابت کردیا ہی - اور کبھی
ایک سبب موجع اور درد پیدا کنندہ اوس عصبہ مین پیدا ہوتا ہی جو بیخ دندانمین ہی - اور ان دونون اقسام مین تفرقہ کرنا اور تمیز کرنی
ایک کی دوسرے سے اکثر معالجین کو دشوار ہوتی ہی حالانکہ دونون قسم کے علاج کا طریقہ الگ الگ ہی - اسباب اوجاع دندان یا سوء مزاج سادج
بارد ہو خواہ گرم ہو یا خشکی جو بے غذائی سے پیدا ہوتی ہی جسطرح مشائخ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی اور سوء مزاج رطب اونمین بےمادہ کے ہو
نہین سکتا چنانچہ اپنے مقام پر معلوم ہوگا - یا سوء مزاج مذکور ہمراہ کسی مادہ کے یا ریح کے ہی کہ سبب درد دندان کا ہوتا ہی اور مادہ یا تو سبب
کثرت مقدار کے درد پیدا کرتا ہی یا بوجہ غلظ کے یا بوجہ حدت کے - اور کبھی مادہ نفس جوہر دندان مین ورم پیدا کرتا ہی اور کبھی مادہ اکال ہوتا ہی

اور کبھی دود یعنے کرم پیدا کرتا ہی جسکا مادہ کا یا معدہ ہی یا سر ہی۔ یا دونون مقام۔ اور اگر تمام بدن ایسے مادہ سے پر ہو اوسوقت بھی دانتون کی
طرف مادہ انھین دونون طرف سی آے گا کبھی درد دانتونمین حمیات حادہ سے پیدا ہوتا ہی بہ سبیل مشارکت کے سوء مزاج مین جب کسی کرم خوردہ
اور نادرست دانت مین خواہ اوسکے نیچے درد پیدا ہوا اور ضربان بھی ہو اوس دانت کی جڑ مین فضلہ خام موجود ہوگا پہلے ورم اور درد کا علاج
کرکے بعد ازان اوس دانت کو اوکھیڑ ڈالو **علامات** خوب تامل کرکے ملاحظہ کرنا چاہیے کہ درد دندان کے ہمراہ ورم لثہ بھی ہی یا نہین
خواہ اطراف لثہ مین ورم ہی۔ اگر ورم لثہ مین ہو اوسوقت اکثر یہی حکم کرنا چاہیے کہ سبب مرض نفس دندان مین نہین ہی۔ اسی طرح اگر لثہ کے
دبانے سے درد ہوتا ہی جب بھی وہی حکم کرنا چاہیے اور اگر ورم لثہ مین نہو اوسوقت سبب مرض یا نفس جوہر دندانمین ہی یا اوس عصب مین
جو بیخ دندان پر ہی۔ پھر اگر ورم خواہ تاکل خود دندانمین محسوس ہو تو مادہ اوسی مین ہوگا اسی طرح اگر درد کا امتداد اور پھیلاؤ طول مین
دانت کے ہوتا ہی جب بھی مادہ جوہر دندانمین ہی۔ اور اگر الم کا احساس غور اور اندر دل کی طرف ہو اوسوقت معلوم کرو کہ مادہ
عصبۂ مذکورہ مین ہی جو بیخ دندانمین پہونچا ہی خصوصًا اگر درد عمود اسنان تک پھیلا ہو یا فک اور جبڑے تک پہونچا ہو اور شل
ضرس کے محسوس ہو مزاج حار خواہ بارد پر دانتون کے استدلال اونھین علامات سی کرنا چاہیے جو ہمنے اوپر بیان کردے ہین
اور یبوست مزاج کی ضمور اور تیلی ہونے سے دانت کے اور قلق جو دانتونمین ہو پہچاننا چاہیے اور ریحی درد کی شناخت یہ ہی کہ درد ایک
جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہی اور تمدید اوسمین پیدا ہوتی ہی اور مادہ غلیظہ سے جو درد ہوگا وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوگا بدون اسکی
کہ حرارت یا برودت ظاہر ہو اور خلط حاد سے جو درد ہوگا دموی خلط ہو یا صفراوی اوسمین ایذا بسرعت ہوگی اور وجع یعنے درد
جلد جلد اوٹھے گا اور سوئیان سی ہر وقت چبھتی ہون گی اور رنگ کا تغیر مشابہ رنگ خلط کے ہوگا اور حرارت حادہ بروقت چھونے
اور لمس کرنے کے پیدا ہوگی۔ اس امر کی شناخت کہ یہ خلط معدہ سے آتی ہی یا دماغ سے یون کرنی چاہیے کہ امتلاء دماغمین ہی یا معدہ
مین۔ اگر سبب وجع اور درد کا لثہ مین ہی اوکھیڑنا دانت کا کچھ علاج کافی نہوگا بلکہ اوکھیڑنے کی حاجت نہوگی اور اگر درد خاص دانت
مین ہوگا اوکھیڑنے سی درد دور ہوجاے گا۔ اور اگر عصبہ مین ہوگا کبھی اوکھیڑنے سے دور ہوجائے گا اور کبھی نہ دور ہوگا۔ اور جب زائل
ہوگا اوسکا سبب یہی ہوگا کہ طبیعت خواہ دوا جو خادم طبیعت ہی ایسے مادہ کو جسکی تحلیل مطلوب ہی ایسی وسیع جگہ مین پاوے گی
جو وسیع اور کشادہ ہو اور پہلے وہ مادہ گھٹا ہوا اور محبوس دانت مین تھا اب کہ جگہ وسیع اوس مادہ کے پھیلنے کی ملی اور طبیعت نے
بذریعۂ اعانت دوا کے اوسکی تحلیل کردی لہذا درد زائل ہوگیا **علاج** اگر یہ درد بشرکت کسی عضو کے ہو ابتدا سے معالجہ تنقیہ سے
اوسی عضو مشارک کے کرنا چاہیے فصد کرنے سے تنقیہ مناسب ہو خواہ اسہال کے ذریعہ سے اور اسہال ایارج فیقرا اور شحم حنظل یا سقمونیا
یا لقوعات اور غرغرہ جو سر کا تنقیہ کرتے ہین اگر مادہ سر مین ہو اور اگر لثہ مین ورم محسوس ہو اور عمور دندانمین فصد سے ابتدا سے
علاج کرین اور اسہال سے بقدر قوت اور بحسب شرائط مندرجۂ بالا۔ اور جملہ اقسام ورم عصارات مبردہ اور سلاقات وغیرہ کو منھ
مین رکھین اور انھین مبردات مین کسی قدر کافور شریک کرین جو بافراط فائض نہو جائین اور بیشتر روغن گل اور مصطگی خواہ زیت
الانفاق یا روغن آس پر اقتصار کرنا کافی ہوتا ہی اور نبیذ زبیب کہنہ اور روغن گل جو خام ہو بھی نافع ہوتا ہی۔ اسطرح کہ نبیذ
کو روغن مذکور مین خوب طرح جوش دین اور منھ مین رکھین۔ بعد ان تدبیرات کی رفتہ رفتہ محللات منضجہ کے استعمال کو تجویز کرین اور
لحاظ رہے کہ محللات قوی مین سے کوئی مقدار اندر شکم کے نہ جانے پاوے اور استفراغ مادہ مین بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ اہتمام

کرین کہ نفس عضو سے استفراغ اسطرح کرنا چاہیے کہ دانت کی جڑ پر جونک لگائین یا اوس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہی خواہ حجامت زیر لحیہ
کی کرین - اگر درد مین شدت ہو لازم ہی کہ عاقرقرحا اور کافور بیخ دندان پر چسپان کرین اور جب ہل جائے پھر چسپان کرین اور اگر درد کی شدت بڑھ جائے
افیون اور روغن گل کی اکثر حاجت ہوتی ہی - مگر جب تک افیون کی لگانے سے بچاؤ ہو سکے اور جسقدر بچانا ممکن ہو اسکا ترک ہی اولی ہی - بلکہ
انضاج مادہ کیطرف اشتغال اور توجہ کرنا چاہیے - اگر سبب خود دانت مین ہو یا عصبۂ مذکورہ مین اور درد کا سبب مادہ نہو بلکہ سوء مزاج ہو
اوسکا علاج اون ادویۂ دندان سے کرنا چاہیے جو ضد مخالف اوسی سبب کے ہون - پھر اگر سوء مزاج اور ضعف دندان کا یہ سبب ہو کہ کسی
گرم شی کو دانت سے کاٹا ہی پہلے کسی روغن بارد کی کلی کرنی چاہیے جو نیمگرم ہو پھر اوسی روغن کو بارد بالفعل کرکے مضمضہ کرین - اور اگر کسی سرد
چیز کے کاٹنے سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہی ادہان حارہ جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور زردی بیضہ کو بریان کرکے گرم گرم
اوسکو دانت سے کاٹنا یا گرم روٹی کو دانت سے کاٹنا اور دونون تدبیرین دونون قسم کے سوء مزاج حار اور بارد مین نافع
ہوتے ہین - پھر اگر سبب سافج یبس اور خشکی ہو زیت اور چربی بط کی مالش کرنی نافع ہوتی ہی - اور اگر سبب درد کا کوئی مادہ ہی کسی قسم کا کیون
نہو حار مادہ ہو یا غلیظ یا کثیر ہو استفراغ مادہ بقدر اوسی مادہ کے ضرور ہی اور ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید پیدا کرے اور رادع ہو
جمیع اقسام مین اختیار کرنی چاہیے اگرچہ ایسی دوا مادہ حارہ مین اختیار کرنی زیادہ تر واجب ہی اور مادۂ غلیظ مین کمتر اسکا استعمال
کرنا چاہیے - رادعات قویہ مین سے اور خصوص مواد کے بارہ مین شب سوختہ جو سرکہ مین بجھائی جائے اور اوسی قدر نمک دونون ایکی طرح
پیسکر استعمال کرین بعد اوسکے شراب سی مضمضہ کرین - سرد مادہ کے واسطے مازو ہمراہ سرکہ کے بھی صلاحیت رکھتا ہی - اگر مادہ حار اور تیز ہو
عصارات سردہ سے علاج کرنا چاہیے مگر اونکی تعدیل مین تدبیر کامل کر لینی چاہیے اگر یہ علاج مفید نہو تحلیل مادہ کی فکر کرین خواہ مخدرات کے
استعمال سے سکون درد مین پیدا کرین اور اگر مادہ کثیر ہو ابتداے علاج جو اوپر مذکور ہو چکا ہی کرکے تحلیل مادہ کی فکر کرین - اولی یہ ہی
کہ اگر مضمضہ سرکہ سے کیا جائے تو روغن گل بھی ضرور شریک کرین اسلیے کہ سرکہ اکثر بعد جذب فضول کے رطوبات اصلیہ کو بھی جذب کرتا ہے
- اور اکثر محللات کے ہمراہ ادویۂ قابضہ کی بھی حاجت ہوتی ہی اسلیے کہ عضو ماؤف یعنی دندان یابس المزاج ہی - اگر سبب مرض کا ریح
فقط ہو اوسوقت علاج اون محللات سے کرنا چاہیے جو اب مذکور ہونگے خصوصاً سکبینج اور قنہ اور حب حرمل - ادویۂ محللہ جنکا استعمال
اوس درد دندان مین ہوتا ہی جسکا مادہ محتاج تحلیل کا ہی اونمین سے چند مضمضہ ایسے ہین کہ جنکو دیر تک منھ مین رکھنا لازم ہی جیسے سرکہ کہ اوسمین
پوست انار جوش کی ہو یا سرکہ کہ اوسمین حنظل جوش دیا ہو کہ یہ قوی ہی اور نافع ہی اور اگر برودت ظاہر ہو شراب اور زرنباد اور عاقرقرحا
اور پوست کبر اور پوست صنوبر اور فودنج برگ دلب اور جعدہ اور پوست جعدہ ہمراہ سرکہ کے اسی طرح ورق غار اور شلیم اسی طرح
اکریان اور حنظل لہسن کے ہمراہ عاقرقرحا کے یا سرکہ جسمین کندش ڈالی گئی ہو کہ اوسکو منھ مین دیر تک رکھین یا عاقرقرحا اور ثمرۃ الطرفا
سرکہ ملاکر یا مرزنجوش خشک شدہ یا بیخ قثاء الحمار خواہ اوسی کا عصارہ اور سرکہ یا بیخ مذکورہ اور حرمل دونون سرکہ مین جوش دین یا
کبیکج کو سرکہ مین پختہ کرین - وجع ضربانی کے واسطے طبیخ مازو سے خام سرکہ مین یا اوسکو سرکہ مین خواہ طبیخ بیخ ہمراہ سرکہ کے خواہ شاخ گوزن خل
عنصل مین جوش دین یا سکنجبین مین جوشاندہ طیار کرین - ادویۂ محللہ مین سے غرغرہ ہاے مناسب طیار کرین اونمین ادویہ سوا ازین
قبیل یہ دوا ہی کہ زبیب جبلی اور ثوم کو پانی مین جوش دیکر غرغرہ کرین اور دیر تک منھ مین رکھین کہ لعاب کثیر آتا ہی - اونمین ادویہ
مدرہ و مضوغات یعنی چبانیکی ادویہ ہین کہ وہ بھی ادویۂ مذکورہ سے بنائے جاتے ہین - اونمین مضوغات کے ایک نسخہ یہ ہی فوہ بیخ کو ہی اور

عاقرقرحا اور فلفل ابیض اور سرکہ انگور یب کی ساتھ گوندھین اور گولیان بنا کر ایک ایک گولی کو چبائین - اونھین ادویہ مین سے لطوخات ہین اور طلا کرنے کی ادویہ اور لصوقات اور اضمدہ جو ادویہ محللہ مشہورہ سے بنائے جاتے ہین اور فراہم کرنا اونکے اجزا کا ایسی شئی سے ہوتا ہی جو لُس دار ہو اور قوام چسپان رکھتی ہو جیسے شہد اور قطران یہ ادویہ دانت پر رکھے جاتے ہین خواہ اوسی پر چسپان کر دیتے ہین یا بیخ دندان پر رکھدیتے ہین - مجرب یہ دوا ہی کہ مغز خستہ خوخ اور نصف وزن اوسکی فلفل لیکر قطران سے ملا کر دانت پر ملین یا اوسپر چپکا دین خواہ تنہا تریاق کا لطوخ طیار کرین یا حلتیت کا فقط لطوخ کر دین خواہ سنجرنیا یا اسطنجان یا سوسطیجان یا شونیز کو پیسکر زیت ملا کر لطوخ طیار کرین - یہ بھی مجرب دوا ہی کہ مرادر فلفل اور عاقرقرحا اور میویزج اور زنجبیل ہر واحد ایک جزو بورۂ ارمنی ڈیڑہ جزو نرم نرم پیسکر دانتون اور لثہ پر مالش کرین کہ اس دوا سے خوب نفع ہوتا ہی - کبھی لحیہ پر خطمی اور بابونہ اور شبت اور حلبہ تخم کتان ہمراہ طبیخ شبت یا روغن شبت کے ضماد کیا جاتا ہی - جالینوس نے کہا ہی یا گمان کیا ہی کہ جگر سام ابرص کا اگر اوس دانت پر رکھا جائے جسمین درد ہو خواہ متاکل ہو فوراً درد ساکن ہو جائے گا - اونھین ادویہ مین سے کمادات ہین جو خارج سی مستعمل ہوتے ہین لیکن انکا استعمال یا قبل از طعام کرنا چاہیے دو گھنٹہ پہلے اور بعد طعام کے چار گھنٹہ کے بعد اور اس دوا کی حاجت شدت درد مین ہوتی ہی - جیسے نمک اور باجرہ سے سینکنا خواہ زیت گرم خواہ موم گداختہ سی تکمید کرنی اور کبھی فقط گرم رکھنے کی غرض سی بلدی پی سینکتے جاتے ہین تاکہ مادہ اوسی طرف کھچ کر آجائے - پھر جب لحی اور داڑھی کے مقام پر ورم آگیا درد دانت کا ٹھہر جاتا ہی خصوصاً اگر اوسوقت روغن جوش کردہ سے دانت کو داغ دین اونھین ادویہ مین سے کاویات جو داغ کرنے کی تدبیر مین کام آتے ہین جیسے زیت کو بعض ادویہ محللۂ مذکورہ کے ساتھ جوش دین خواہ تنہا زیت کا استعمال کرین یا مسلہ یعنے جوال دوز لیکر گرم کرین اور اسی زیت مین ڈبوئین اور کسی انبوبہ درست کے اندر جوال دوز کو رکھکر اوس دانت تک پہونچائین جسمین درد ہو رہا ہی اور داغ اسی سی لگا دین اور جو گوشت اور دانت وغیرہ گرد مین اس دانت کے ہین جسکو داغ دینا منظور ہے اونپر موم خواہ اور کوئی چیز گوندھی ہوئی لگا دین تاکہ ایذا حرارت اور گرمی کی دوسری جگہہ نہ پہونچے اور اس تدبیر کا نفع اوسوقت زیادہ ہی جبکہ مادہ خاص جوہر مین دانت کے زیادہ ہو - کبھی ایسے ہی انبوبہ مین روغن کو جوش دیکر اور احتیاط مذکور در بارۂ حفاظت عمور اور لثہ وغیرہ کے لحاظ کر کے اسی انبوبہ مین ٹپکاتے ہین - زیت زیادہ تر مناسب ہی بہ نسبت اور ادہان کے اور بیشتر حاجت اسکی بھی ہوتی ہی کہ دانت مین کسی برما وغیرہ سی یا نیک سوراخ کرین تاکہ ادویۂ کاویہ کا اثر اچھی طرح پہونچے اور نفوذ دوا کا بخوبی ہو - اور جب معالجات مذکورہ سے کچھ فائدہ نہو دانت کو کبھی مسلہ یعنے جوال دوز سے گرم کر کے داغ دیتے ہین اور چند مرتبہ داغ دیتے ہین یہان تک کہ درد مین سکون - اونھین ادویہ سے دلوکات ہین کہ وہ بھی ادویۂ بالا سے مرکب کیے جاتے ہین سونٹھ ہمراہ شہد کے دلوک جید ہی - ایضاً سرکہ اور نمک اور تخم حنظل اور سرکہ اور عاقرقرحا - اونھین ادویہ سے دُخن اور بخورات بھی مرکب ہوتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ قمع مین دوا بھر کے دھونی لیجائے اور خنگیر دان وغیرہ کے ذریعہ سے دھونی کا اثر اچھی طرح پہونچے گا - کبھی یہی بخورات ادویہ محللہ جیسے آب قثاء الحمار اور عصارۂ بیخ چقندر اور رطبہ اور آب مرزنجوش سے طیار ہوتے ہین - اونھین ادویہ مین سے قطورات جو اوسی کان مین ٹپکائے جاتے ہین جو قریب درد کے ہو مثلاً یہی سعوطات لبطور قطور کے کانون مین ٹپکائے جائین خواہ عصارۂ کبر تر و تازہ - اور اونھین ادویہ مین سے حشو یعنی بھرنے کی دوائین - اگر دانت مین گڑھا پڑ گیا ہی اور سبب درد کا وہی تاکل ہو لیکن ضرور ہی کہ نرمی کیجائے اور بہت زیادہ دوا کہ ناگوار ہو نہ بھرین ورنہ درد مین زیادتی ہوگی اور وہ دوا جیسے سک ہمراہ سعد کے یا ہمراہ مصطگی کے اور اس سے قوی تر حلتیت ہمراہ کبیکج کے یا کلونجی زیت

مین پسی ہوئی یا فلفل اور دُردی سوختہ یا فربیون اور عاقرقرحا یا دوائے مغرغوغ اور فلفل سے پر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہی- اور حار قسم مین درد کی
باردات اور بارد قسم مین ادویہ حارہ کو پر کرین- اونھین ادویہ مین سی قلوعات ہین کہ اونکے واسطے ایک باب جداگانہ ہم تجویز کرتے ہین اور
قلوعات یعنے اوکھیڑنے والی ادویہ کا استعمال اوسی وقت جائز ہی جب درد خود دانت ہی مین ہو اور کسی وقت جائز نہین ہی- ادویہ مخدرہ کبھی
تحلیل کی طریقو نمین کسی طریقہ پر استعمال ادویہ مخدرہ کا ہوتا ہی مگر اولی یہ ہی کہ بطور لطوخ یا لصوق یا حشو کے استعمال کرین علاوہ بران بطور
مضمضہ اور بخورات کے بھی ادویہ مخدرہ کا استعمال ہوتا ہی- ازانجملہ یہ دوا ہی بزرالبنج اور افیون میعہ سائلہ اور قنہ ہر واحد دو درہم فلفل
حلتیت شامی ہر واحد ایک درہم شیرۂ انگور ملاکر شیاف طیار کرین اور جس دانت مین درد ہو اوسپر رکھین- یا افیون اور جندبیدستر ہموزن
لیکر ایک حبہ خواہ دو حبہ روغن گل ملاکر کانمین ٹپکائین جسطرف درد ہوتا ہی- یا لطوخ بنج بیروج ایسی چپکدار شئی مین بنائین جو اوسکی
گرفت کر سکے- یا تبخیر اور دھونی اوسی طرح سے دین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہی بزرالبنج یا طبیخ بیروج سے تنہا خواہ بنج اور شراب ملاکر اور
منھ مین بھی اسی کو رکھین- کبھی پلانے مین بھی مخدرات کو اختیار کرتے ہین جیسے فلونیا کہ اوسے مریض درد دندان پی بھی لی اور کسی قدر
منھ مین رکھکر سو جاے کہ مرض مین اوسکے صحت اور درد مین سکون پیدا ہوگا- منجملہ ایسے مخدرات کے جو بلا اذیت اثر کرین برف سے
سرد کیا ہوا پانی جو بہت زیادہ سرد ہو جاے منھ مین رکھنا اور پھر جب اوسکی برودت کم ہو جاے اور پانی بدل کر رکھنا یہان تک کہ دانت
سُن ہو جاے اور درد مین ضرور سکون پیدا ہوگا اگرچہ ابتدا مین رکھنے کے ساتھ درد مین زیادتی ہوگی مگر تھوڑی دیر کے بعد سکون اور آرام
ضرور پیدا ہوگا ہلتا ہوا دانت کبھی دانت مین بسبب کسی مادہ کے سقطہ اور ضربہ وغیرہ سے حرکت پیدا ہو جاتی ہی یعنے دانت لٹک کر
ہلنے لگتا ہی- اور کبھی ایک ایسی شئی پیدا ہوتی ہی جو اوس عصب کو ڈھیلا کر دیتی ہی جس سے دانت کی استواری قائم تھی اور باوجود ہلنے کے
دانت اپنی پوری مقدار پر موٹا اور ترو تازہ ہوتا ہی اور دبلا نہین ہوتا ہی- کبھی جنبش دندانمین کسی تاکل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی جو منابت
دندانمین ہوتا ہی کہ اوسی تاکل کی وجہ سے منابت مین وسعت پیدا ہوتی ہی یا دانت باریک ہو جاتا ہی اس سبب سے کہ اوسمین سے کوئی مقدار
کم ہو جاتی ہی یا دردن اور بیچ مین رخنہ اور سوراخ پڑ جانے سے دانت مین جنبش پیدا ہوتی ہی- اور کبھی کسی لاغری کی وجہ سے جو دانت مین
ہوتی ہی جنبش اور ہلنا دانت کا پیدا ہوتا ہی اور یہ ضمور و لاغری کسی سبب غالب کی وجہ سے ہوتی ہی جیسے ناقہین اور وہ مشائخ جو زیادہ تر
بھوکے رہین اور غذا مین اونھون نے کوتاہی کی ہو- اور کبھی جنبش دندان بوجہ کمی گوشت عمور کے ہوتی ہی علاج جو دانت ہل رہا ہی اوس سے
کسی چیز کا چبانا اور کاٹنا بالکل ترک کر دیا جاے اور کلام کرنے اور سونے مین کمی کر دینی چاہیے اور ہاتھ سے بھی اوسکے ہلانے مین
خواہ زبان سے ٹھیلنے مین زیادہ چھیڑ چھاڑ نکرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہی کہ پسی ہوئی شئی جیسے ستو وغیرہ اوسکے چبانے مین بھی اس دانت کو
جہانتک ہوسکے بچاتا رہے- پھر اگر سبب جنبش کا تاکل ہی اوسی کا علاج کیا جائیگا اور اوسکے بعد وہ قوابض جو استواری دندان کرتے ہین بطور
مضمضہ اور دلوکات وغیرہ کے استعمال کرین اور اگر سبب تحریک دندان کا ضمور اور لاغری ہو اوسکا تدارک بذریعہ غذا کے کرنا چاہیے
علاوہ یہ ہی کہ اسکا تدارک دشوار ہی اوسکے بعد مرطبات سے بطور لصوق اور دلوک اور قطور کے علاج کرین- قطور جو کانمین ٹپکایا جاے
مثل روغن گل اور روغن بید اور عصارہ برگ عنب الثعلب بلکہ قوابض سی علاج کرنا چاہیے اور اگر دانت کی لاغری سی جنبش پیدا ہوئی ہی
اوسوقت غذا کے ذریعہ سے تدبیر چندان مفید نہوگی اسلیے کہ غذا سے جلدی لاغری دندان کی دور کرنی دشوار ہی کہ بہت کمتر غذا پہونچتی ہی
بلکہ قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے- اور اسی طرح قوابض باردہ سی علاج کرنا چاہیے اگر جنبش دندانمین بسبب رطوبت کے پیدا ہوئی ہو

اور اگر دلویت مزخیہ سے یہ کیفیت پیدا ہو تو قوابض سخنہ سے علاج کرین جیسے مضمضہ اوس پانی سے جسمین سداب اور برگ سرو اور نبیذ زبیب جسمین شبت اور نصف وزن اوسکا نمک جوش دیا ہو یا اوس پانی سے جسمین سکنجبین کو جوش دیا ہو۔ لصوقات مین یہ مرکب بھی اسوقت مفید ہے شب دو درہم نمک ایک درہم بیخ پر دندان کے لگا دین یا تا سنبہ کا تراشہ جو خراد نمین اوتر تا ہی زیت کے ہمراہ یا بیخ سوسن اور سرو کے چھلکے ہر واحد چار درہم شب ایک درہم یا خاکستر ظرفا کی اور نمک برابر وزن مین یا شاخ گوزن جلا کر اور نمک شہد مین آمیختہ کر کے سب کو جلائین اور ہر واحد سے دس درہم لین اور مر اور زعفران اور سنبل اور مصطگی ہر واحد دو جزو سداب خشک شدہ سماق جلنار ہر واحد تین جزو اسکا سنجن طیار کرین خواہ لصوق بنائین۔ ایضا قوابض کو صبر اور قلقطار اور اقلیمیا مین مخلوط کر کے استعمال کرین۔ سنون جو لائق اسی قسم کے ہی اور دیگر اقسام مین بھی بکار آمد ہی سعد اور ورد اور مر اور سنبل الطیب ملح اندرانی کزمازک شاخ گوزن جلا کر سب کو ہموزن اختیار کرین۔ جو قسم جنبش دندان کی بسبب لمی گوشت عمور کے ہو شب یمانی اور عود سوختہ سعد اور سماق اور گلنار کا استعمال کرین تثقب اسنان دانتون مین سوراخ پڑنا خواہ اوسکا سڑ جانا یہ سب امور رطوبت ردی سے پیدا ہوتے ہین جو دانت مین متعفن ہو جاتی ہے علاج تاکل کے علاج سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اب زیادہ متاکل نہو اور یہ غرض تنقیہ جوہر فاسد کا دانتون سے کرنے کے ذریعہ سے پوری ہوگی اور تحلیل اوس مادہ کی کرین جسکی نوبت تاکل پہونچی ہے اور ہر دانت کے ساتھ ایسی تدبیر کرین کہ اب اوس مادہ کو قبول نہ کرے اور وہ مادہ اوسمین تطرق کرنے نہ پاوے اور یہ تدبیر استفراغات کے ذریعہ سے ہوگی اگر احتیاج اور ضرورت استفراغ کی ہو۔ ادویہ مانع تاکل سے وہی ہین جو مجفف ہون اور خشکی پیدا کرین۔ پھر اگر تاکل شدید ہے ادویہ شدید التجفیف کی ضرورت ہوگی اور اونمین قوت اسخان بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور اگر تاکل خفیف ہے وہی ادویہ درکار ہونگے جنمین کسی قدر تجفیف اور قوت قابضہ ہو جیسے آس اور حضض اور ناردین اور استعمال ان ادویہ کا ہر طرح سے ہو سکتا ہے جو طریقہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین۔ اور اکثر یہ ادویہ از قبیل حشو کے ہوتے ہین جو سوراخ مذکور مین بھر دیے جائین اونھین ادویہ مین سے یہ ہے کہ سک اور سعد خواہ سعد تنہا اوسی کو منھ مین رکھین کہ مانع تاکل ہوتی ہے اور درد مین سکون پیدا کرتی ہے۔ یا مصطگی اور سعد خواہ مر مکی خواہ میعہ سائلہ خواہ مازو اور حضض یا میعہ اور افیون یا قنہ یا کبریت زرد اور حضض خواہ علک البطم یعنے صمغ بن اور فلفل یا علک البطم اور سک اور فوتنج یا شونیز کوفتہ جو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین خواہ کبریت کہ ان سب ادویہ کو بطور حشو کے یا بصورت طلا کے استعمال کرین خواہ زنجبیل کو شہد مین پختہ کر کے خواہ سرکہ مین پختہ کرین کہ نہایت درجہ کی یہ دوا ہے خواہ حلتیت کے ہمراہ یا قطران کے ساتھ ہمراہ شیخ کے خواہ تنہا حلتیت یا موم کے ساتھ جوش دیکر تاکہ متحلل ہو جاوے کہ درد کی تسکین مین زیادہ تر موثر ہے یا قیر کو تنہا اور ادویہ کے ساتھ یا حضض اور زاج کافور بھر کے سوراخ دندان مین تجربہ کیا گیا بدرجہ انتہا نافع ہوا کہ تاکل کی زیادتی کو روک دیا اور تسکین درد مین بھی پیدا کی۔ واجب ہے کہ جو امور باب وجع اسنان مین مذکور ہوے اونسے بھی اسجگہ اعانت چاہی جاوے۔ کبھی اس مرض مین طلا جند بیدستر اور عاقرقرحا اور افیون اور قنہ کہ سب اجزا کو ہم وزن لیکر استعمال کرتے ہین خواہ فلفل اور قاقلہ شہد ملا کر یا عاقرقرحا اور مر شہد کے ساتھ اور حبۃ الخضرا شہد کے ہمراہ یا شراب طیب اور پاکیزہ جسپر سرکہ جوش دیا ہوا ڈالا جاوے۔ یا جگر غطایا یعنے سام برص یا کبریت تازہ ہموزن اوسکے حضض یا فلفل اور لبن یتوع یا اونا اور عاقرقرحا یا قنہ اور بزر البنج یا میعہ اور افیون دوا سے جید بورق اور زنجبیل ہر واحد دو جزو عاقرقرحا و فلفل ہر واحد نصف جزو افیون تین جزو سبکو موضع ماؤف پر رکھین۔ ایضاً نار کی اتماع یعنے بونڈیان اور فلفل اور ابہل ہر ایک سے نصف جزو میویزج اور تخم الجرہ اور افیون ہر واحد نصف جزو کبھی حشو اور طلا دونون طرح سے ساتھ ہی علاج کیا جاتا ہے۔ اور کبھی موضع درد پر فلنفیون قوی یا سورنجان یا بورہ دو جزو اور

نوشادر شب اور مرمازو اقاقیا اور برابر سا ایک ایک جزو یا صعتر سوختہ اور زبد البحر اور کبھی اسمین قسط زیادہ کیا جاتا ہی - کبھی مضمضہ کی ادویہ جو دیر تک
منھ مین رکھی جائین اونسے بھی نفع عظیم ہوتا ہی کہ بیخ کبر کو سرکہ مین جوش دین جب نصف جل جاوے اوسکو منھ مین رکھین اور کبھی قطورات کا استعمال
خاص موضع آکل مین کیا جاتا ہی جیسے زرنیخ کو زیت مین جوش دیکر پگھلائین اور موضع متآکل مین ٹپکائین روغن بادام کی تقطیر بطرف دندان ماکول کے
بھی مفید ہی تفتیت اور تکسر اسنان ٹوٹ جانا اور ریزہ ریزہ ہونا دانت کا اکثر اسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ مزاج دندان کا یبوست اصلی پر باقی
نرہے اور رطوبت غریبہ جو صالح تغذیہ اور جزو جوہری ہونے کی نشو و نما مین بڑھ جاوے - اور کبھی شدت یبس کی وجہ سے بھی یہ کیفیت
پیدا ہوتی ہی - ان دونون قسم مین تفرقہ لاغری اور گندگی دندان سے کیا جاتا ہی کہ زیادتی رطوبت مین ضمور نہو گا - اگر اسجگہ کوئی دلیل تغیر لون کی
یا خماد تاکل کی ہو دلالت کریگا کہ مزاج مین رطوبت ذی مادہ ہی - علاج قسم اول کا یعنے رطوبت غریبہ کا یہ ہی کہ اوس رطوبت کی پیدائش کو منع
کرین اور دانت کی تقویت تو البض قوی سے جو اوپر مذکور ہوے کرنی چاہیے - شب اور نوشادر اس بارہ مین قوی الاثر ہین اگر وہ رطوبت
حارہ بھی ہو اوسوقت غرلق سیاہ ہمراہ شہد کے خواہ اسی قسم اور مزاج کی دوا مفید ہو گی - اور اگر یہ کیفیت خشکی اور یبوست سے پیدا ہو
تو وہی علاج جو خشکی کا اوپر مذکور ہو چکا کرنا چاہیے تغیر لون اسنان کبھی تغیر دانتون کے رنگ مین اوسی چیز سے ہو جاتا ہے جو بار بار
اونپر لگائی جاوے کہ اسکی وجہ سے قلح یعنے زردی دندان کی پیدا ہوتی ہی اور بیشتر یہ زردی متحجر اور سخت ہو کر بیخ دندان مین اسی طرح جم
جاتی ہی کہ اوسکا اوکھیڑنا دشوار ہوتا ہی اور کبھی یہ مادہ ایسا ردی ہوتا ہی کہ جوہر دندانمین نفوذ کر جاتا ہی اور اوسمین تغیر اور فساد لون پیدا
کر دیتا ہی کہ رنگ دانت کا بیخی کر دیتا ہی خواہ کوئی اور رنگ بدل دیتا ہی اور زردی مذکور بھی رہتی ہی علاج پہلی قسم کا علاج ادویہ
منقیہ اور مجلیہ سے کرنا چاہیے جیسے زبد البحر اور نمک اور حرف یعنے اسپند سائیدہ اور خاکستر صدف اور خاکستر بیخ قصب اور زراوند
مدحرج اور صعتر سوختہ - اور اگر مناسب ہو تو اوسمین صدف حلزون یعنے سینگھ کو جلا کر ملا دین یا قیسوم سوختہ ایک جزو اور
فلفل ایک جزو حماما تین جزو ساذج دو جزو دیچ سوختہ دس جزو کوٹ کر استعمال کرین پھر اگر تغیر بافراط ہو تو زنجار اور شہد کا استعمال کرین
فی الحال جو دوا سپیدی دندان کی پیدا کرے وہ یہ ہی کہ طین اخضر جسے غضار چینی کہتے ہین یا زجاج کو پیسکر خواہ سقمونیا اور سنباذج جسے
ہندی مین کرنڈ کہتے ہین اور حجر المایس اور سحو قنیا کو استعمال کرین - اور دوسری قسم کا علاج محلل مادہ سے کرنا لازم ہی جو تحلیل کے ہمراہ
اخراج مادہ کرے اور جلا بھی ساتھ ہی اوسکے پیدا کرے جیسے فلفل اور فودنج اور قسط اور زراوند مدحرج اور حلتیت ان اجزا کو ادویہ جالیہ جو
علاج قسم اول مین مذکور ہین اونکے ہمراہ استعمال کرین خواہ وہ سنون ملا کر جنکو اس باب سے پہلے ہم نے بیان کیا ہی (سنون جید) بیخ زراوند
ایک جزو شاخ گوزن سوختہ دو جزو مصطگی تین جزو روغن گل پانچ جزو پیسکر استعمال کرین (دوسرا نسخہ) قیسوم اور نمک بریان اور سوسن
ہر واحد چہار جزو سعد پانچ جزو سنبل ایک جزو (اور نسخہ) نمک جسکو جلا کر مثل انگاری کی کیا ہو تین جزو ساذج دو جزو سنبل جزو واحد - ایضا
خاکستر صدف چہار جزو گل سرخ خشک شدہ پانچ جزو سعد تین جزو فقاح اذخر ایک جزو تسہیل نبات اسنان یعنے دانتون کے نکلنے مین آسانی
پہنچانا کبھی لڑکون کو دانت نکلنے مین بڑی تکلیف ہوتی ہی کہ درد مین مبتلا ہو جاتے ہین اور اسی کے ہمراہ کبھی روانگی شکم اور
اسہال بھی پیدا ہوتا ہی پس احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ تعدیل مزاج کرین شکم پر طلا کرنے سے ادویہ مناسبہ کے اور عصارات مسنقیہ سے اور
[illegible] روکنے سے - پس لازم ہی کہ وہی تشیافات جو فن کلی مین تسہیل نبات اسنان کے واسطے مذکور ہو چکے اونکے ذریعہ سے روانگی شکم کی
پیدا کرین اور اکثر آسانی سے برآمد کرنا دندان کا مالش سے چربی اور دماغہائے حیوانات کے پیدا ہوتا ہی خصوصا دماغ ارنب جو اوسکے

سر سے ابد پختہ کرنے کے لگا لاجائے خواہ حنا اور گھی اور روغن سوسن - کہتے ہین کہ دودھ مادہ سگ کا بھی اس بارہ مین بالخاصہ نفع کلی رکھتا ہی - اگر درد
مین شدت ہو عصارہ عنب الثعلب گرم گل روغن ملا کر طلا کرین - واجب ہی کہ جو شئی قوام سخت رکھتی ہو اوسکے چبانے سے منع کرین بلکہ دایہ اپنی اونگلی اوسکے
منھ مین داخل کرے - جب دانت کے نکلنے سے درد شروع ہوا ہی اور اوسکے بعد لثہ کو بشدت اور زور سے مالش کرے تاکہ مسوڑے سے
رطوبت بہ جائے اوسکے بعد ادویہ مذکورہ سے مسح کرے - اور جب تھوڑے سے دانت برآمد ہو جائین سر اور گردن اور دونون جبڑے نین
ضماد کرین صوف ہی جو روغن نیم گرم مین ڈبو یا گیا ہو اور کانین اوسکے اوسی روغن کو ٹپکانا بھی چاہیے - ہم نے فن کلیات مین اچھی طرح اس
تدبیر اور معالجہ کو بیان کر دیا ہی اوسی جگہ دیکھنا چاہیے تدبیر قلع اسنان کبھی جس دانت مین درد ہوتا ہی اسقدر اوسمین خرابی پڑتی ہی
کہ قبول علاج کسی قسم کا نہین کرتا ہی - یا یہ حال ہوتا ہی کہ جب درد مین سکون پیدا کیا جائے اور مادہ موجودہ مین تدبیر اور علاج ہی اوسکی
ایذا دہی دور کیجائے - پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی کیفیت درد کی پیدا ہوئی ہی - اور پھر اوس دانت کے قریب جو اور دانت ہین اونکو بھی
مضرت اسکی پہونچتی ہی - اور اوسکے اصلاح کی کوئی سبیل پیدا نہین ہوتی ہی - ناچار اوس دانت کو اوکھیڑنا ضرور ہوتا ہی - کبھی زنبور سے اوسکو
اوکھیڑ سکتے ہین اور پہلے جو کچھ اوسکی جڑ مین لگا ہوا ہی اوسے چھیل ڈالتے ہین - واجب ہی کہ اوکھیڑنے سے پہلے تامل کرین اور تشخیص کرلین کہ مرض
خود جوہر دندان مین ہی یا نہین - اگر خود دانت مین مرض نہو اوسوقت اوکھیڑنا واجب نہوگا اور یہ امر اوسوقت ضرور نہوگا جبکہ سبب مرض کا
لثہ مین یا اوس عصب مین ہو جو زیر دندان ہی اسلیے کہ ایسے وقت مین اگرچہ اوکھیڑنے سے درد مین کسی قدر تخفیف ہوگی مگر بالکل دور نہوگا
بلکہ پھر عود کریگا اور تخفیف اسی وجہ سے ہوگی کہ جو مادہ موجود ہی اوکھیڑنے سے اوسکی تحلیل ہو جاتی ہی اور سر دست سکون درد مین اسی
وجہ سے ہو جاتا ہی اور کسی قدر اثر دوا کا بھی موضع ماؤف تک پہونچ جاتا ہی - جو دانت ہلتا نہو اکثر اوقات اوسکے اوکھیڑنے مین خطرہ ہی
کہ بیشتر جبڑہ ٹوٹ جاتا ہی اور جوہر فک مین عفونت پیدا ہوتی ہی اور درد شدید کا ہیجان ہوتا ہی اور بیشتر درد چشم اور تپ اسکی جہت سے پیدا ہوتی ہی
- جب معلوم ہو کہ اوکھیڑنا دشوار ہی یا مریض اوسکی برداشت نہین کریگا اوسوقت بشدت دانت کا ہلانا صواب نہوگا اسلیے کہ زیادہ ہلانے سے
درد مین شدت ہوتی ہی - علاوہ یہ ہی کہ کبھی درد کا مادہ جوہر دندان مین نہین ہوتا اوسوقت اگر جنبش دین اور ہلائین جو مادہ زیر دندان ہی
متحلل ہو جائیگا اور درد بھی ٹھہر جائیگا - کبھی دوا کے ذریعہ سے بھی قلع دندان کیا جاتا ہی - اصوب یہ ہی کہ گرد دانت کے مبضع وغیرہ سے
نشتر دین اور اوسپر دواے قالعہ کو لگائین - منجملہ ایسی دوا کے پوست بیخ توت اور عاقرقرحا دھوپ مین کہنہ سرکہ ملا کر خوب زور زور سے
پیسین کہ مثل شہد کے ہو جائے بعد ازان بیخ دندان پر اسکو طلا کرین دن بھر مین تین مرتبہ یا عاقرقرحا کو پیسکر اور چالیس روز دھوپ مین
رکھین بعد ازان شروط مذکورہ پر تقطیر کرین اور ایک گھنٹہ خواہ دو گھنٹہ یونہین چھوڑ دین اور صحیح بے مرض دانتون مین موم کو چپکا دین اوسکے
بعد کھینچکر اوکھیڑ ڈالین یا بدلہ عاقرقرحا کی بیخ قثاء الحمار کو داخل کرین اور زرنیخ مربہ سکے ہمراہ طلا کرین کہ دانت ڈھیلا ہو جائیگا یا تخم
اوٹنگن اور قنہ برابر لیکر خواہ تخم اوٹنگن اور دو چند وزن اوسکے کندر کو بیخ دندان پر رکھین اور بیشتر برگ انجیر کے ساتھ جوش دیکر
استعمال کرین کہ دانت کو ڈھیلا کرتی ہی اور بسہولت اوکھڑ جاتا ہی - سرکہ کا دُردہ بھی اس امر مین بہت نافع ہی - اور عجیب الاثر ہی - یا پوست
توت اور پوست کبر اور زرنیخ زرد اور عاقرقرحا اور عروق اور اصول حنظل اور شبرم آب شبت خواہ سرکہ کہنہ مین ڈال کر تین روز رکھ
چھوڑ دین - یا عروق صفر اور قشور توت ہر واحد ایک جزو زرنیخ زرد دو جزو شہد ملا کر اسکو گرد دانت کے مدت تک رکھین کہ اس سی
دانت اوکھڑ جائیگا - یا لبن یتوع اور اصول قیسوم ایک جزو اور بیخ یتوع دو جزو اسکو دانت پر رکھین - اور اگر دانت ضعیف ہو

موم کو شہد ملا کر دھوپ مین پگھلائین اور پھر اوسپر زیت کی بوندٹپکائین اور بیمار سے کہین کہ اوسے چباے **تفتیت اسنان متاکلہ** ریزہ ریزہ کرنا دندان متاکلہ کا اوسکی ایسی مثال ہی جیسے دندان کو اوکھاڑین اور درد نہو آرد جو کو لبن یتوع ملا کر چند ساعت اوسپر رکھین کہ یہ دوا اوسکو ریزہ ریزہ کردے گی۔ واجب ہی کہ اوسپر ورق لبلاب عظیم حاد یعنے تلسہ اور زرد مینڈک کی چربی جو گھانس اور درختونمین پناہ گزین رہتا ہی اور درخت آبی شجرہ پر لٹتا ہی اوسکی چربی بھی دانت کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہی **دوداسنان** بزرالبنج اور تخم گندنا ہر واحد چار جزو تخم پیاز اڈھائی جزو گوسپند کی چربی ملا کر گولیان بنائین کہ ایک گولی وزن درہم کی ہو اور سر کو ڈھانپ کر ایک گولی کی دھونی لین **صریر اسنان** سوتے وقت دانت پیسنے کی بیماری ضعف سے عضل مین دونون جبڑے کے پیدا ہوتی ہی جیسے کہ تشنج اونھین جبڑون مین پیدا ہوجاے اور یہ مرض اکثر لڑکون کو زیادہ ہوتا ہی اور جب سن تمیز کو پہونچے یا بالغ ہووے خود بخود زائل بھی ہوجاتا ہی۔ جب زیادہ صریر اسنان مین ہو اور سوتے وقت زور زور سے دانت پیسنے کی آواز آے خوف سکتہ کے پیدا ہونیکا ہوتا ہی یا تشنج کے حدوث کا خواہ دیدان اور کرم شکم پر۔ جو صریر اسنان دیدان شکم پر منذر ہی وہ متواتر اور ہر روز ہو نہین ہوتا بلکہ اوسمین فترات اور ناغہ ہوا کرتے ہین۔ صریر اسنان کے مریض کا علاج تنقیہ سر اور گردن کی تدہین اوہان حارہ سے جو خوشبو ہین اور اونمین قوت قابضہ بھی ہو کرنا چاہیے **دانت جو طول مین بڑھ جاے** لازم ہی کہ دونون اونگلیون سے خواہ آلہ قابضہ سے اوسکو پکڑ کے سوہن سے ریت ڈالین اوسکے بعد حب الغار اور شب اور زراوند طویل کا منجن ملین **ضرس کا بیان** ضدر اور سن ہوجانا دانت کا کسی چیز محشن یعنے خشونت کرنے والی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی قابض ہو یا عفص یعنے کھٹی۔ اور کبھی کسی شئے خارجی کے دانت تک پہونچنے سے ضرس پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی معدہ سے ترش بخارات یا کھٹی ڈکار وغیرہ کے آنے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی بروقت مشاہدہ اوس شخص کے جو کھٹی چیز کو بیباکانہ طور سے کاٹ کاٹ کر کھاتا ہو محض تصور وہمی اور خیال اس امر کا کہ اگر مین اسطرح اس چیز کو کھاتا تو میرے دانت کند ہوجاتے مورث اس مرض کا ہوتا ہی **علاج** چبانا بقلۃ الحمقا کا اس مرض کو زیادہ مفید ہی۔ اور خوک یعنے بادروج اور تخم خرفہ کوٹ کر اور پانی مین تر کرکے خواہ علک الانباط اور جوز ملکی اور بادام اور نارجیل خصوصًا زیادہ مفید ہی۔ بندق اور زیت الفاق کی مالش خواہ زیت غلیظ کا گوند تانبے کے برتن مین جو قوام مین مثل شہد کے ہو دھوپ مین خواہ آگ پر رکھین اور استعمال کرین خواہ مضمضہ چربی کے دودہ سے شیر گرم کرکے خواہ روغن نیمگرم کرکے یا فرداما شراب کے ہمراہ خواہ حب الغار زراوند طویل یا حلتیت یا لبن یتوع یا عفص اور نمک جو ترشی کی ضد ہی بہت نافع ہی **ذہاب ماء الاسنان** دانتونکی آبداری جانے سے یہ مراد ہے کہ دانت کچے ہوجائین اور سرد یا گرم خواہ سخت چیز کے توڑنے اور چبانے سے کند ہوجائین اور اکثر یہ کیفیت برودت سے پیدا ہوتی ہی اور یہ مرض درد دندان کا مقدمہ ہی **علاج** اگر کسی بارد شئے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہی حب الغار اور زراوند طویل اور شب کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ زردی بیضہ نیمبرشت کی تکمید کرتے رہین۔ اگر اس سے تخفیف نہوا یا ایرج فیقرا کی مالش کرنی چاہیے اگر اوس سے بھی آرام نہو تریاق اور روغن خردل زیادہ نافع ہی اور قطران گرم کرکے جب چند مرتبہ ملا جاے وہ بھی زیادہ مفید ہی۔ اور اگر بسبب حرارت کے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو اگرچہ یہ بات کمتر ہوتی ہی اور مسوڑھون کا رنگ اوسپر دلالت کرتا ہی اور لمس اوسکا لمس دندان ہی پس واجب ہی کہ ہمیشہ آبزن اور مالش روغن گل کی جسمین صندل و کافور مکڑے ٹکڑے کرکے ڈالا ہو کرین اور اوسکے اوپر لعاب اسبغول گلاب مین نکال کر استعمال کرین اور خرفہ اور تخم خرفہ کا چبانا خصوصًا زیادہ تر نافع ہی **ضعف اسنان** فوالفض مذکورہ بالا اور مازوے سوختہ

جو سرکہ مین بھگویا جاے اور حب الآس ابیض اور بیخ انجدانی بریان جو سرکہ مین بھگویا جاے وسکو مفید ہو اور رامک۔ عمدہ اقسام منجن کے۔ یہ نسخہ منجن کا بہت عمدہ ہے سعد تین درہم ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ پانچ درہم قرفہ پندرہ درہم دارچینی تین درہم پھٹکری دو درہم عاقرقرحا سات درہم نوشادر ایک درہم فلفل دار فلفل سک زعفران ہر واحد ایک درہم نمک پانچ درہم سماق الدباغین دو درہم ثمرۃ الطرفا تین درہم قاقلہ چار درہم زرنباد سوطہ درہم گلنار چار درہم سب کو پیسکر منجن طیار کرین۔ سنون جید صندل سرخ کبابۂ قرنفل ہر واحد پانچ درہم قرفہ پانچ درہم دارچینی نعتیم چار درہم جنبہ کے نشاستہ کے ہمراہ منجن طیار کرین۔ سنون اسی قسم کا عمدہ ہے کشک شعیر کو ریزہ ریزہ کرین اور سرکہ اور قطران لیہ شامی اور قرص بناکر کاغذ کی تھیلی مین بھرکر اوس اینٹ پر رکھین جو تنور کی جڑ مین بنائی جاتی ہے۔ جب سیاہ ہو جاے ایک جزو اس مرکب مین سے اور ریزہ ہاے عود اور گلنار اور سعد اور پوست انار اور نمک ہر واحد سے ایک جزو سبکو پیسکر منجن طیار کرین۔ اکثر جو کو جلاکر اوسی طور سے جو ابھی مذکور ہوا ہے اوسمین سے بیس جزو لین اور سعد قرنفل کزمازک ہر ایک سے چار جزو زنجبیل ایک جزو کا منجن طیار کرین

فن آٹھوان امراض لثہ اور ہونٹھ کے بیان مین

یہ بھی ایک ہی مقالہ ہے اورام لثہ یعنے مسوڑہ مین اورام اکثر پیدا ہوتے ہین بسبب نزول مادہ کے جو بیشتر سر سے لثہ پر گرتا ہے۔ اور کبھی بمشارکت معدہ لثہ مین ورم ہوتا ہے اور کبھی ابتداے استسقا مین یا سوء القنیہ کے عروض مین ورم لثہ پر آجاتا ہے اسلیے کہ ابخرہ فاسدہ بطرف لثہ کے صعود کرتے ہین یہ قسم مادہ ورم پر رنگ اور لمس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اور کبھی ورم خواہ سبب ورم ظاہر اور قریب سریع القبول واسطے علاج کے ہوتا ہے۔ اور کبھی ورم غائر یعنے اندرون جلد اور معدتر اور بدیر علاج پذیر ہوتا ہے۔ اور کبھی ورم لثہ کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے علاج اگر مادہ فضلۂ حارہ ہو استفراغ اور فصد چار رگ کا استعمال کرین اور ابتدا مضمضات باردہ و مبردہ سے کہ جنمین قبض بھی ہو علاج کرنا چاہیے جیسے ماء الورد اور لبن حامض اور آب آس اور آب اوراق قوابض باردہ اور سلاقہ گلنار اور آب بارتنگ اور نقیع ملوطا اور عصارۂ بقلۃ الحمقاء۔ اور پھر اوسکے بعد مضمضہ زیت الفاق اور روغن درخت مصطگی اور روغن آس جسکے ہمراہ اوقیہ مین تین درہم مصطگی یا روغن گل شریک ہو اور سنبل اور گل سرخ سوکھا ہوا اور مصطگی کو جوش دیا ہوا ہو۔ روغن درخت مصطگی مین قوت شدید ہے تسکین اوجاع اور اورام لثہ کے واسطے خصوصاً اگر تازہ ہو کہ وہ قمع کرتا ہے اور خشونت نہین کرتا ہے اور خاص منفعت اوسکی بحالت درد کے ہے۔ پھر اوسکے بعد عصارہ ایرسا ے تازہ کا استعمال کرین کہ خون کو بہا دے گا اور عصارۂ برگ زیتون اور دردی خمر اور عصارۂ سداب اور روغن حب الخضرا اوس پانی مین جوش دیا ہو جسمین اوسکا برگ خواہ سلافہ رزاوند ہو۔ پھر اگر ورم گرم غائر ہو جسکا نام ناردلیس ہے اور ادویہ سے متحلل نہین ہوتا بلکہ متقیح ہو جاتا ہے تو بیشتر لوہے کے اوزار سے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کبھی جوہر لثہ محتاج بڑھانے جدید گوشت کا ہوتا ہے جب قیح پڑ جاے زنگار اور مازو اور برادہ مس چند روز سرکہ مین پیسکر استعمال کرین۔ یا سوری یعنے سرخ پھٹکری جلاکر اوسکے ہمراہ مازو کو لگائین۔ پھر اگر لثہ کا تقیح ہر دم بڑھتا جاے اور ورم مین بھی زیادتی ہو اور کسی طرح صورت صحت اور آرام کی نظر نہ آے اوسوقت داغ دینے کی حاجت ہوگی۔ عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زیت کو جوش دیکر صوف کو سلائی پر لپیٹین اور چند مرتبہ لثہ پر اوسے رکھین تاآنکہ سپید ہو جاے اور ورم بھی جاتا رہے۔ اور اگر ورم رطوبت فضلیہ خارجیہ

کی ہو ابتدا مین مضمضہ اوبالن حارہ اور شہد اور زیت اور رب سی کرین اوسکے بعد تملات قوی جو اکثر مذکور ہو چکے ہین اونکا استعمال کرین لثہ دامیہ کہ
اوس سے خون نکلتا رہے ایسے مسوڑہے کو پھٹکری بریان جو سرکہ مین بجھائی گئی ہو اور دوچند وزن اوسکے نمک طعام اور ڈھوڑہے وزن پر
سرخ پھٹکری کہ ان سب کو لثہ پر چھڑکتے رہین نافع ہی۔ ایضاً طریخ نمک سود اسقدر جلائین کہ مثل کوئلے کے چنگاری کے ہو اوسکی خاکستر سے ایک جزو
اور گل سرخ خشک شدہ دو جزو۔ ایضاً آس اور عدس سوختہ ہر واحد ایک جزو سماق اور سرخ پھٹکری دو جزو وقاح اذخر تین جزو سب کو
مخلوط کرکے استعمال کرین **شقوق لثہ** مسوڑہے کے پھٹ جانیکا علاج اوسی طریقہ سے کرنا لازم ہی جسطرح ہونٹھون کے پھٹ جانے کا
علاج کیا جاتا ہی **قروح لثہ اور تاکل** اوسکا اور **نواصیر لثہ** کی قروح لثہ کی بعض قسم سافج ہوتی ہی اور بعض اقسام تعفن کی ابتدا
ہوتی ہی اور بعض اقسام متاکل ہوتے ہین **علاج** قروح ساذجہ کا علاج مثل علاج قلاع کے ہی۔ اور جو قروح کہ اونمین تعفن کی ابتدا ہو اوسکا
علاج ابہل اور خسک سے کرنا لازم ہی۔ اگر یہ دوا نافع ہو تو خیر ورنہ مازو ایک جزو مر نصف جزو روغن گل ملاکر استعمال کرین۔ اصناف
مضمضہ سے یہ مضمضہ ہی کہ خل عنصل سے مضمضہ کرین یا شیر مادۂ خر سے کلی کرین خواہ مضمضہ سلاقہ برگ زیتون اور سلاقہ گل سرخ اور عدس
اور انار کی بونڈیان۔ جو قروح متاکل ہون اور اونکا تاکل عمیق ہو گیا ہو اوسکے معالجہ مین اوس فلدفیون کی حاجت ہوتی ہی جو خاص
قروح لثہ کے واسطے ہی اور قرابادین مین اوسکا بیان کیا جائیگا اور اسی طرح نواصیر کا بھی علاج کرنا چاہیے بعد ازان ادویۂ قابضہ اوسپر
چھڑکی جائین گی۔ مجربات مین سے اسوقت مین ثمرۃ الطرفا اور عاقر قرحا ہر واحد تین درہم ہلیلۂ زرد دو درہم مامیران ایک درہم گل سرخ
خشک شدہ دو درہم باقلہ نوشادر کبابہ زبد البحر ہر واحد نصف درہم گلنار زعفران ہر واحد ایک درہم کافور چہارم درہم سنون طیار
کرین۔ ایضاً جو سنون کہ اوسمین زراوند اور قلقطار اور توبالات اور زرنیخ پڑتا ہی۔ درمیانی قسم یعنی جو شروع عفونت مین ہی اوسکی دوا
عاقر قرحا بیخ سوسن ہر واحد ایک جزو سماق اور مازو بے سوراخ اور گلنار شب ہر واحد دو درہم پیسکر سنون طیار کرین اور قسم درمیانی پر
جو متاکل اور ناصور کے وسط مین ہی اوسکو استعمال کرین۔ اسی طرح گلنار اور خبث الحدید کی تھیلی مسوڑہے پر چڑہائین بعد ازان خل عنصل
کا مضمضہ کرین خواہ سرکہ مین برگ زیتون جوش دیکر مضمضہ کرین۔ ایضاً فلونیا موضع تاکل پر لگائین کہ یہ بھی عمدہ علاج ہی اور فودنجی اور
دیگر معجون کہ مانع عفونت کی ہین اور جسقدر عفونت ہو اوسکی تحلیل کرتے ہین۔ ازانجملہ معجون حرملی ہی۔ پھر اگر یہ علاج کارگر نہو فلدفیون کا
ضرور استعمال کرین اوسکے قریب اثر مین یہ دوا ہی شب اور مازو اور نورہ اور دونون قسم کی ہرتال ہموزن اجزا لیکر یکجا کرین اوسمین سے
ایک دانگ خوب پیسکر استعمال کرین اور خوب طرح اسکی مالش کرین بعد اوسکے ایک گھنٹہ صبر کرکے روغن گل سے مضمضہ کرین اور اکثر اوسمین
اقاقیا بھی داخل کیا جاتا ہی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اسی دوا کے قرص طیار کرکے رکھ چھوڑین کہ وقت ضرورت کام آے اور بیشتر دونون
زرنیخ اور نورہ اور اقاقیا پر اقتصار کرکے قرص بنا لیتے ہین۔ اور کبھی داغ لگانا بھی لطور مذکور نافع ہوتا ہی کہ اس سے متاکل مقام گرجاتا ہی
اور اچھا گوشت پیدا ہوتا ہی۔ سنون مازو اور تلث اوسکام کہ یہ بھی گوشت اچھا اوگاتا ہی اور لثہ کو مضبوط کرتا ہی اور فصد چہاررگ بھی نافع ہی
نتن لثہ اسکا علاج بخر کے بیان مین گذر چکا ہی **نقصان لحم لثہ** کندر زرنیہ اور زراوند مدحرج اور دم الاخوین آرد کرسنہ اصل سوسن
سب کو ہموزن لیکر شہد مین ملائین خل عنصل کے ساتھ اور بطور دلوک کے استعمال کرین۔ کبھی آرد کرسنہ دس درہم شہد ملاکر قرص طیار کرتے ہین
بعد ازان تنور کی انیٹ پر خواہ ٹھیکرہ پر جو بیخ تنور مین نصب ہوتا ہی خواہ تنور ہی مین اوسے پختہ کرتے ہین اسقدر کہ پیسنے کے قابل اور قریب سوختہ
ہونے کے ہو پہنچے پھر اوسے پیسکر اوسپر دم الاخوین چار درہم کندر ذکر اوسکے برابر زراوند مدحرج اور ایرسا ہر واحد دو درہم اور طرق

مذکورۂ بالا پر اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہی استرخا لثہ اگر استرخا قلیل ہو اوسکے علاج مین مضمضہ اوس پانی سے جسمین قوابض حارہ اور باردہ کو
جوش دیا ہو بحسب مزاج کافی ہی اور پھٹکری سرکہ مین جوش دیکر اوسکا مضمضہ زیادہ نافع ہی۔ اور اگر استرخا زیادہ ہو اصوب رائے یہ ہی کہ بھرسے
ہوسے پچھنے لگائین اور خون کو نکلنے دین اور جسقدر خون نکلتا ہی اوسے ہٹا دین اوسکے بعد قوابض کے سلافہ سے بطریق مذکور مضمضہ کرین۔ منجملہ
اوس سلافہ کے جو اسکو مناسب ہی ثمرۃ الطرفا کوٹا ہوا تین درہم برگ حنا دو درہم زراوند دو درہم نیمگرم کرکے استعمال کرین۔ یا گلنار اور
پوست انار ہر واحد چھ جزو دونون زرنبخ اور شب یمانی تین جزو ورد اور سماق بغدادی آٹھ جزو سنبل الطیب فقاح اذخر ہر واحد دس جزو
ایسا الطرح طیار کرین جو خوب چسپان ہو جائے اور فصد چار رگ کے بھی نافع ہی صفت لصوق کی جلالئق اسی کی ہی اور بعد مضمضہ کے
استعمال کیا جاتا ہی ورد مع بونڈیون کی فلفل سات جزو جفت بلوط گلنار حب الاس سبز چار چار جزو خرنوب نبطی سماق سنقی پوست بیخ کیوڑہ ہر
واحد پانچ جزو خواہ پوست بیخ کادی کے بدلے آس آٹھ جزو شریک کیا جاتا ہی کبھی شخنگ ایارج صغیر کا یعنے جبڑے پر اوسکو لگانا اور مضمضہ خل عنصل کا
اور خل عنصل کا بھی مفید ہوتا ہی اور سنون توبہ کا استعمال بھی موثر ہی لحم زائد گوشت زائد کیواسطے فلقند اور مر کا استعمال کرین کہ دوائے مذکور
اوسکو گھلا کر بہا دے گی **شقتین کا بیان** اور اونکے امراض کا دونون لب بطور پردہ منہ کے واسطے پیدا کیے گئے اور دانتون کے واسطے
بھی انکی یہی منفعت ہی اور جائے آمد لعاب اور آدمیون کیواسطے کلام کرنے پر معین اور خوبصورتی بھی اونسے حاصل ہوتی ہی دونون لب کی خلقت
گوشت اور عصب سے ہی اور یہ لوگین عضل مطبقہ کی ہین **شقوق شفتین** یعنے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا جو ادویہ کہ اونکی حاجت ہونٹھ کے
پھٹ جانے مین ہی وہ ایسی ہونی چاہیے کہ جامع قبض اور تجفیف کی ہون اور تلئین بھی۔ اگر ین اونھین ادویۂ نافعہ مین سے کتیرا ہی کہ اوسے
منہ مین رکھین خواہ آب سپستان یا آب جو یا لعاب اسبغول اوسپر طلا کرین اور زبان سے اوسکو پھیرتے جائین۔ تدابیر نافعہ سے اس مرض مین یہ ہی
کہ ناف اور مقعد کی تدہین کرین یا آنکہ جو کف کھیرے کے تراشنے اور دونون ٹکڑون کے ملنے سے پیدا ہوتا ہی اوسکی مالش کرین یا اوسپر آب سپستان
یا ماء الشعیر اور لعاب اسبغول کو طلا کرین۔ چکنی اشیا مین سے زبد اور نمک اور چربی بچۂ گاؤ کی یا چربی اوز یعنے مرغابی کی کہ اوسکو شہد اور روغن
حبۃ الخضرا یا روغن گل کے ساتھ لگائین اور اکثر سپیدی بیضۂ مرغ کی اور آٹا خصوصاً آرد گرسنہ بھی اوسمین داخل کرتے ہین اور قیروطی روغن
گل کی جسمین کبھی مرداسنگ بھی ملاتے ہین۔ ادویہ مجربہ مین سے مازوے سائیدہ اور سپیدۂ قلعی نشاستہ اور کتیرا مرغ کی چربی ہی۔ ایضاً مازوے
سائیدہ سرکہ ملا کر ایضاً مصطگی اور علک البطم اور زوفا اور شہد مثل مرہم کے بنا لین ایضاً مرداسنگ شادنج عروق کرکم ہر واحد نصف جزو
دہنج نصف جزو ناخن گوسپند جلا کر اور زعفران ہر واحد دو ثلث جزو کافور چھ جزو موم چھ جزو اور سولہ جزو روغن گل ملا کر طیار کرین ایضاً
عنبر روغن بان مین گداختہ کرکے خواہ روغن اترج مین ربع جزو اسی کی قیروطی طیار کرین۔ غذا ایسے شخص کی اکارع اور بیضۂ نیمبرشت تجویز کی جاے
اورام شفتین اور قروح شفتین ان دونون کے علاج کی ابتدا استفراغ خلط غالب سے کرنی چاہیے اوسکے بعد ادویۂ موضعیہ کا استعمال
کیا جائیگا۔ اورام لب کے انکا حکم قریب اورام لثہ کے ہی اور بیس ماحت اونکے علاج مین کمتر ہوتی ہی۔ ادویۂ موضعیہ قروح لب کے واسطے
قوابض سے طیار کیجاتی ہین جیسے ہلیلہ اور حضض اور تخم گل جوز السرو اصول کرکم اور کبھی اوسمین دہنج اور ناخن سوختہ گوسپند کی بھی شرکت
ہوتی ہی اور شعیر سوختہ اور دخان مجموع اور اشنہ۔ ادہان جو مستعمل ہین روغن مشمش اور روغن جوز ہندی یعنے ناریل کا **بواسیر لب**
اگر اس جگہ بواسیر موجود ہو خبث الحدید اور مرداسنگ اور سپیدہ زعفران شب یمانی اجزا ہموزن ملا کر مرہم طیار کرین مرہم اسکا موم
اور روغن جوز ہندی اور روغن بادام مین بنے گا **اختلاج لب** اکثر ہونٹھ مین پھڑکن سدہ کی شرکت سے ہوتی ہی۔ خصوصاً اگر ہمراہ

اختلاج لب کی غثیان اور حرکت طبیعت کی دفع پر کسی شئی کی ہو بذریعۂ قذف یعنے منہ سے ڈالنے اور قی کرنے کے ۔ خصوصًا امراض حادہ مین اور اوقات بحران مین ۔ اور کبھی اختلاج لب بمشارکت اوس عصب کی ہوتا ہی جو دماغ اور نخاع سے اوترا ہی اور اس اختلاج مین شرکت دماغی بھی ہوتی ہے

فن نوان احوال حلق کے بیانمین

اس فن مین بھی ایک ہی مقالہ ہی تشریح اعضاے حلق کی حلق سے ہماری مراد وہ فضا اور خالی جگہہ ہی جسمین سانس اور غذا کی آمدشد ہی اور اوسی مین وہ زوائد بھی ہین جنکو لہاۃ اور لوزتان اور غلصمہ کہتے ہین اور مری اور حنجرہ کی تشریح تو اوپر معلوم ہو چکی ۔ لہات جسے ہندی مین کاگ کہتے ہین ایک جوہر لحمی ہی جو حنجرہ پر لٹک رہا ہی مثل پردہ کے اوسکی منفعت یہ ہی کہ ہواے خارجی آہستہ آہستہ اور بتدریج پہونچے تاکہ ریہ یعنے پھیپھڑہ پر چوٹ ہوا کی نہ لگے اور ہوا کی سردی دفعۃً ریہ کو لگنے نپاے اور دخان اور غبار کو روکے اور آواز کے واسطے مقرع یعنے جاے کوفت بھی لہاۃ مقرر ہوئی کہ اوسمین لگ کر اور اچھی طرح پیدا ہوتی ہی آواز مین قوت اوسی کے سبب سے ہوتی ہی اور آواز کی عظمت اور بڑا ہونا اوسی سے ہی گویا کہ لہاۃ دروازہ استوار مخرج صوت پر بنایا گیا ہی کہ اندازہ آواز کا اوسی سے ہوتا ہی اور اسی وجہ سے لہات کا قطع کرنا خواہ اوسکا کسی مرض وغیرہ سے گر پڑنا آواز کے حق مین مضر ہی اور ریہ کو لہات آمادہ قبول برد اور آمادہ تاذی برودت سے کرتا ہی اور کھانسی اوٹھنے ریہ سے اس پر لہات مدد کرتی ہی ۔ لوزتان یہ دونوں لحم یعنے گوشت کی گھنڈیان سی ہین جو بیچ زبان کے اوپر اوگی ہوئی ہین گویا دو گوش اور چھوٹے چھوٹے کان ہین اور یہ دونون دو پارہ گوشت کے عصبی مزاج ہین جیسے دو غدود اور غدود کی شکل پر اسکا ہونا اسلیے مناسب ہوا تاکہ قوی اور قوت دار ہو جائین اور وہ دونون ایک طرح سے گویا دو جڑ ہین اذنین کی اور راہ مری کی ان دونون کیطرف سی ہی منفعت ان دونون کی یہ ہی کہ ہوا کو سر سے پر قصبہ کے مثل خزانہ کے نگاہ رکھین اور دوسری منفعت یہ ہی کہ ہوا یکبارگی بروقت استنشاق اور کشش قلب کے فورًا نہ دفع ہونے پاے ۔ غلصمہ ایک عضو صفاقی ہی جو حنک سے ملا ہوا ہی لہات کے نیچے یون ہی چپٹا ہوا اور راس قصبہ پر اور غلصمہ کے اوپر ایک استخوان ہی جسکا لقالق نام رکھا گیا ہی اوس ہڈی مین چار ضلع ہین دو اوپر کیطرف اور دو نیچے اور قصبہ اور مری کی تشریح آیندہ ہم بیان کرینگے امراض اعضاے حلق ہر واحد مین ان اعضا کے چند امراض لاحق ہوتے ہین اور اقسام اورام اور اختلال فرو کے بھی پیدا ہوتے ہین طعام جو گلو گیر ہوتا ہی خواہ اور کوئی شئی جو اوترتے ہوے پھنسے جب کوئی شئی ایسی پھنس جاے کہ حجم رکھتی ہو لازم ہی کہ گھونسا اور طمانچہ گردن اور شانون کتفین کے بار بار مارین اگر یہ ترکیب کافی نہو قی کرائین مگر قی کرانے مین اکثر خطرہ ہوتا ہی شوکت وغیرہ جو حلق مین چبھ جاے کانٹا اور لکڑی خواہ ہڈی کی کرچ یا اور کوئی شئی اسیطرح کی جب حلق مین چبھ جاے پہلے اوسے بغور دیکھنا چاہیے اور اگر حس بصر خواہ لمس اوسے محسوس نہین کر سکتی ہو تو غالب اور بہ خواہ ہڈی کی اجیب وغیرہ خواہ رودہ کمان جو کمان سے متباین اور طرز مخالف پر ہو نکالنا چاہیے کہ وہ یا تو دفع کر دیگا خواہ کھینچ لے گا اور اگر کھینچنے والا آلہ کانٹے اور کرچ وغیرہ کا اوس تک پہونچ سکتا ہی صواب یہ ہی کہ اوسی کا نٹے وغیرہ کے اخراج مین کوشش کیجاے جسطرح ہم آیندہ بیان کرینگے اور اگر جس سے محسوس نہو تو اوسوقت احساء مزلقہ سے پر کرنا چاہیے پھر اس تدبیر سے کانٹا وغیرہ نکلجاے تو بہتر ہی ورنہ ہچکی اور قی کو ہیجان مین لانا چاہیے اونگلی ڈالکر خواہ پر کے ذریعہ سے اور دواے معین کا بھی استعمال کرین ۔ مجربات سے یہ ہی کہ ہر روز اسپند سپید ایک درہم گرم پانی مین پسا ہوا ملا کر قی کرانی چاہیے کہ یہ دوا چبھے ہوے کانٹے وغیرہ کو بھی لیکر نکل آے گی اور بہتر یہ ہی کہ جب شکم سیر ہو کر کھانا کھا

چپکا ہوا اوسکے بعد قی کرائین۔ کبھی ڈورے مین ایک ٹکڑا گوشت کا خوب مضبوط باندھ کر نگل جاتے ہین اور جب اوسے کھینچکر نکالتے ہین جبھی ہوئی شئی کو لے کر
برآمد ہوتا ہی اسی طرح انجیر خشک ڈورے مین باندھ کر بھی یہی فعل کرتا ہی کہ تھوسا اوسے چپا کر نگل جائین۔ اور کبھی غرغرہ رب عنب الثعلب کا جس مین انجیر
کو جوش دیا ہو کہ کبھی ہوئی شئی کو اوسکے مقام سے جدا کر دیتا ہو۔ کبھی حلق پر ضماد خارج سے کیا جاتا ہی ایسی ادویہ سے جو منفتح ہون اور تفتیح
رشیق اونہیں ہو کہ مقام ناشب کو متفتح کرکے کانٹے وغیرہ کو نکال دین ایسے ضماد کی مثال جیسے آرد جو زیب اور آب گرم کے ساتھ علق یعنے
جونک کا گلے مین پھنس جانا۔ کبھی کسی جگہ کا پانی ایسا خراب ہوتا ہی کہ اوسمین چھوٹی چھوٹی جوکین پڑی ہوتی ہین جو نظر نہین آتی ہین اور اونکی
کو جلگی آدمی کو غافل کر دیتی ہی کہ اوس پانی کو بے چھانے اور صاف کیے ہوے پی لیتا ہی لہذا وہی جونک لٹک کر رہ جاتی ہی باطن مری مین اور کبھی
معدہ مین پہونچ جاتی ہی۔ اور کبھی وہ جونک اسقدر چھوٹی ہوتی ہی کہ بڑے تامل سے بھی اوسکو دیکھنے سے بروقت چسپیدگی کے نظر نہین آتی ہے
جب تھوڑی دیر تک وہ چسپان رہے اور خون سے مقدار صالح حبہ اپنے کی اوس نے چوسا او سوقت اوسکا جثہ بڑہ جاتا ہی اور جسم اوسکا ظاہر
اور نمایان ہوتا ہی علامات جو شخص کہ جونک اوسکے چسپان ہو جاے۔ غم اور کرب اور نفث دم اور عارض ہوتا ہی۔ جب کسی صحیح آدمی کو دیکھو کہ
رقیق خون تھوکتا ہی۔ یا کبھی کبھی خون تھوکنے لگا ہی اوسکے حلق کے حال پر تامل کرنا چاہیے کہ مبتیر جونک چسپان ملے گی معالجات جو جونک آنکھ
سے نظر آتی ہو اوسکا علاج گرفت سے کیا جاتا ہی چنانچہ ہم اوسکا طریقہ بیان کرین گے اور کبھی ادویہ سے بھی اوسکا علاج کیا جاتا ہی اور وہ ادویہ
از قسم غرغرہ کے ہونی چاہئین اگر چسپیدگی قریب حلق کے ہی اور بخورات سے بھی علاج کیا جاتا ہی۔ اور اگر اوسکی چسپیدگی مائل بطرف ناک کے ہو
سعوطات سے علاج کرنا چاہیے اور ادویہ مقیہ سے خواہ ادویہ مسہلہ دیدان سے اگر جونک اندر اور معدہ مین چسپان ہوئی ہو۔ اور کبھی اوسکے
نکالنے کیواسطے اور طرح کے حیلہ اختیار کیے جاتے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہی کہ آب گرم مین آدمی غوطہ زنی کرے یا حمام گرم مین بیٹھے خصوصًا
ثوم کو تناول کرکے بعد ازان ہر وقت برف کا بجھا ہوا پانی باربار منھ مین وقتًا فوقتًا لیا کرے تا انیکہ جونک اوس جگہ کو چھوڑ دے حرارت
سے گریز کرکے اور برودت کی طرف مائل ہوگی پھر اگر اسقدر تحمل ہو سکتا ہی کہ اوس گرمی مین حمام خواہ آب گرم کے اتنا ٹھہرے کہ نوبت غشی کی
آجاے ٹھہرا رہے کہ یہ تدبیر اخراج علق کی از بس عمدہ ہی اور اکثر اس تدبیر مین تناول ثوم اور دھوپ مین بیٹھنا منھ کھول کر سامنے آب سرد کے
جو برف سے ٹھنڈا کیا گیا ہو کافی ہوتا ہی۔ بعض آدمی جسکے جونک لپٹی ہو اوسے قسافس یعنے خشب گز پلاتے ہین خواہ ایک قسم کی لبق حمراء
دموسیہ جو شعیہ قرادینے چیچڑے کے ہوتی ہی اور جلد اونکی ضعیف اسقدر رہے کہ چھونے سے پھٹ جانیکا گمان ہوتا ہی اگرچہ نرمی سے اوسکو
مس کرین اوس کرم کو شراب سرکہ مین ملاکر پلائین خواہ حلق مین اوسکی دھونی دین قمع مین رکھ کر قمع وہی برتن ہی شاید کہ اوسکو ہماری
ملک مین انجل کہتے ہین۔ سرکہ تنہا اگر پلایا جاے تو جونک کو حلق سے نکال دیتا ہی خصوصًا نمک ملاکر اگر سرکہ کا استعمال ہو۔ غرغرہ جو ایسی
جگہ بکار آمد ہین اونہین سے غرغرہ سرکہ اور حلتیت کا ہر ایک کو تنہا اختیار کرین خواہ نمک اور خردل سے جسمین دوچند وزن بورق پڑا ہو
یا خردل کے ہموزن نوشادر۔ یا غرغرہ شیح کے نصف وزن کبریت اور افسنتین اور ہموزن اوسکے شونیز یا سرکہ شراب مین ثوم اور
شیح اور ترمس اور حنظل اور سرخس کو جوش دیکر یا سرکہ خمر دو اوقیہ اوسمین تین درہم بورہ اور دو جوے لہسن کے۔ عنصیر برگ غار کے
غرغرہ مین بھی خاصیت عجیب ہی جونک کے اخراج مین اسی طرح غرغرہ سرکہ اور حلتیت اور قلقطار کا۔ اگر جونک معدہ مین پہونچ گئی ہو اس
دوا کا استعمال واجب ہی شیح قیصوم افسنتین شونیز ترمس قسط حرف برنج کابلی سرخس ہر واحد دو درہم سرکہ ملاکر۔ ایضًا ایسے شخص کو ثوم
اور بصل اور کرنب اور نوتیخ لہری تازہ و تر اور خردل خوشبو ڈالکر اور جوشئی جاد اور حریف ہو اوسکے پلانے سے بھی یہی اثر ہوگا

بعد ازان اگر بسہولت ہوسکے تو قی کرانی چاہیے اور اگر بآسانی قی کرسکے تو کوئی شی مالح اور تیز اوسکو دیجاے گی - اگر ناگہین جونک چسپان ہوئی سبب ہے
سعوط سرکہ اور شونیز اور عصارۂ قثاء الحمار اور خربق کا کرانا چاہیے اور جب قریب چھوٹنے کے ہو اوسوقت وہ شخص چلانے اور چیخنے اور کلام
کرنے سی باز رہے پھر اگر خون بہنے لگے یا تھوکنے مین خون آے یا اسہال خون کا ہو ہر ایک کا علاج اونھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہوچکا ہی اور آیندہ
اپنے اپنے ابواب مین معلوم ہوگا - سورنجان کو خاصیت عجیب ہی اسکے دفع کرنے مین - قالب سی جونک کے گرفت کرنے کی یہ کیفیت ہی کہ اوس شخص کو
جو زکو پی گیا ہی دھوپ مین کھڑا کرین اور منھ اوسکا کھولدین اور زبان اوسکی نیچے کیطرف دبائین کنارہ سے اوس میل اور سلائی کے جو مثل مغرفہ
کے ہی - جب جونک دکھائی دے اور نظر پڑے قالب اوسکے اصل عنق پر رکھین تاکہ چھوٹ نہ جاے اور یہ قالب وہی ہی جس سے بواسیر کاٹی جاتی ہی

خوانیق اور فرنجح اختناق سے مراد یہ ہی کہ سانس کا ریہ اور قلب تک پہونچنا اور نفوذ کرنے مین امتناع پیدا ہو اور یہ کیفیت اسباب
کثیرہ سے عارض ہوتی ہی مثلاً ادویہ خانقہ یعنے جو ادویہ گرفت گلو پیدا کرتی ہین یا ادویہ سخت اونکا استعمال کرنا کہ اونمین سمیت بھی ہو یا
جمود اور بستگی خون کی بعض اعضاے اندرونی مین - لیکن وہ اختناق جسمین ہم اسوقت بحث کرینگے یعنے خوانیق اوس سے مراد وہی ہے
کہ سبب مرض کا نفس آلات تنفس مین پیدا ہوا ہو جو قریب حنجرہ کے ہین ورم ہو خواہ انطباق اور چسپیدگی اعضا کی یا عجز قوت کا تحریک آلات
استنشاق سے - یہ امر تو تجربی معلوم ہی کہ ورم سے راہ آمد برآمد نفس کی بند ہوجاتی ہی اور یہ بھی امر واضح ہی کہ تنگی اور ضغط عضو مجاور اور
قریب کا اپنے قرب وجوار کے اعضا مین تنگی پیدا کرتا ہی اور یہ بھی معلوم ہی کہ جو عضل محرک اعضا کے ایسی تحریک سے ہو کہ اوس تحریک کے ذریعہ
سے ہوا بطرف اعضاے مذکورہ کے جذب ہوجاے اور کھچے اور یہ خاصہ عضل حنجرہ کا ہی جیساکہ ہم باب تنفس مین بیان کرینگے الغرض ایسا
عضل محرک جب اپنے فعل یعنے تحریک سے عاجز ہو اور یہ عجز اوسکا یا تو بسبب استیلا اور غلبہ یبوست کے پیدا ہو یعنے اوسی عضل مین جو داخل
حنجرہ ہی خشکی پیدا ہونے سے خواہ اوسکے قرب کے عضلات مین یبوست کے پیدا ہونے سے فعل تحریک سے عاجز ہوجاے یا استرخا یا تشنج یا کوئی
اور آفت پیدا ہونے سے فعل تحریک مین عجز ہوجاے ایسے اوقات مین کسی متنفس ذی روح سے ممکن نہین ہی کہ وہ سانس لے سکے اگرچہ مجری
نفس کا بند نہو اور کھلا رہے - انطباق جو بسبب ضغط مجاور کے پیدا ہوتا ہی کبھی اوسکا سبب زوال اون فقرات کا ہوتا ہی جو اول عنق مین
اندر کی طرف واقع ہین اور یہ زوال فقرات بسبب ضربہ یا سقطہ کے پیدا ہوتا ہی اور اسکا علاج نہین ہی یا انطباق مذکور بسبب ورم کے
عضل خرز یعنے فقرہ او گریا کے عضلہ یا رباطات مین یا عضل مری اور اوسی کے ارطبہ مین بالشارکت یا کوئی سبب اسباب مین سی جو فقرات کو
اندر کیطرف کھینچے - یا تشنج جو عضل مری مین پیدا ہو کہ وہ بھی اون فقرات کو اندر کی طرف جذب کرتا ہو مگر سب سے زیادہ ردی اور خراب
حال وہی انطباق ہی جو بسبب یبوست کے پیدا ہو - یا انطباق کسی اور آفت سے (مثلاً ورم اور تشنج وغیرہ) سے پیدا ہو اور وہ آفات
عصب کو آمادۂ جذب کردن - اکثر یہ انطباق جب عارض ہوتا ہی تو صبیان کو عارض ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے رباطات نرم ہین زیادہ
خطرناک اس انطباق کی وہی قسم ہی جو فقرۂ ثانیہ اور اوسکے اوپر ہو اور اگر اوسکے نیچے ہو وہ اسلم ہی اور سخت اور شدید انطباق کی وہ
قسم ہی جو فقرۂ اولی مین ہو کہ وہ اشد اور زیادہ تیز ہوتا ہی - انطباق کی وہ قسم جو بسبب عضو مجاور اور قریب کے ہو وہ ہے جسکا سبب
ورم پیدا ہوتا ہی اور اسکا بیان ہم نے باب عسر ازدراد مین کیا ہی - اقسام ورم کے برطبق اعضاے متورمہ چار ہین (۱) پہلا تو ورم عضلات
خارجیہ مین حنجرہ سے جو مائل قدام کی طرف خواہ اسفل کی طرف ہین پیدا ہوتی کہ ورم خود بھی ظاہر اور اوسکی سرخی اور حمرت بھی ظاہر ہوتی ہو
مقدم عنق مین یا صدر مین یا انس مین (۲) یا ورم عضلات خارجۂ حنجرہ سے ہو مگر اون عضلات خارجہ مین ہو جو خلف کی طرف ہین اور عضلات

مری مین ہو کہ ورم اوسکی سرخی منھ کے اندر معلوم ہوتی ہو اور بیشتر یہ ورم فقار اور نخاع تک بمشارکت متادی ہوتا ہے (۳) یا ورم عضلات
باطنہ مین مری کے یا جو چیز متصل مری کے پیدا ہو اسوقت تنگی نفس ہین بجا رہتا اور قرب کے ہوگی اور ورم محسوس نہوگا (۴) یا ورم عضلات باطنہ
حنجرہ مین ہوگا اور غشاء مستبطن حنجرہ مین اور یہ چوتھی قسم سب سے زیادہ بری ہو اور حس اسکو بھی دریافت نہین کرتی ہو۔ کبھی ان چارون اقسام سے دو خواہ
تین قسمین یکجا ہوجاتی ہین سبب ان اورام کے وہی ہین جو اور جملہ اقسام اورام کے اسباب ہین اور اکثر بعض اقسام کی غذا کو ان اورام کے
پیدا کرنے مین خصوصیت ہو جیسے حند قوقی اور کہتے ہین کہ تریاق مضرت حند قوقی کا کاہو اور کاسنی ہو اور بیشتر سبب ورم کا تمام بدن کا امتلا
نہین ہوتا ہو۔ بلکہ بدن تو فضول سے پاک ہوتا ہو مگر تھوڑا سا فضلا اعضاے مجاورہ مین حلق کے فراہم ہوکر احداث ورم کرتا ہو۔ کبھی
تقسیم اس ورم کی اسطرح پر کیجاتی ہو کہ یہ ورم یا تو حس سے محسوس ہوتا ہو اور خارج بدن سے ظاہر ہو یا حس سے بعد تامل کے محسوس ہو
جب اندرون حلق کے احساس کرے یا حس سے بالکل محسوس نہو اور اوسکی دو قسمین ہین یا داخل حنجرہ ہو یا مری مین ہو۔ اس ورم مین
تامل کرنا اسی طرح سے ہوسکتا ہو کہ زبان کو نکالدین اور منھ خوب کشادہ رکھین اور اسکے ساتھ زبان کو دباتے رہین نیچے کی طرف۔ کبھی
یہ اورام خون کے سبب سے عارض ہوتے ہین۔ اور کبھی مرہ صفرا کی زیادتی سے اور کبھی بلغم سے۔ اور اکثر بلغم کا اختناق اسی طور سے ہوتا ہے
کہ ارخاے عضل سے اطباق پیدا کرتا ہو۔ ورم بلغمی سلیم ہو اور اسکا زائل ہونا بھی سہل ہو اور بیشتر چالیس روز تک ٹھہرتا ہو۔ پھر بلغمی ورم
بھی کبھی تو بلغم ازج بارد سے پیدا ہوتا ہو۔ اور بعض اقسام اوسکے بلغم لطیف حار سے پیدا ہوتی ہو۔ ایسا بلغم جب سر سے اوترے (اس لیے
کہ اکثر یہ قسم بلغم کی سر ہی مین ہوتی ہو) ممکن ہو کہ عضلات زیرین تک پہونچ جاے جو حنجرہ کے نیچے ہین جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو عضلات
اعلی حنجرہ مین ہوتا ہو اسلیے کہ خلط ثقیل ہو اوسمین قوت نفوذ کمتر ہو۔ کمتر یہ ورم سوداوی ہوتا ہو بعض اطبا نے کہا ہو کہ ہرگز خلط سودا سے
یہ ورم پیدا نہین ہوتا اسلیے کہ سودا کا انصباب ایک عضو سے دوسرے عضو پر دفعۃً نہین ہوتا ہو۔ مگر بندرت اس ورم کا خلط سودا سے پیدا
ہونا کچھ تعجب کی جگہ نہین ہو دفعۃً یہ مادہ اوترآے خواہ تھوڑا تھوڑا اوترکے اختناق پیدا کرے اور بیشتر ورم حار منتقل خناق کیطرف ہوجاتا ہے
سا اور جسطرح یہ مرض پیدا ہو ردی اور خراب ہو۔ جو ورم خناقی ہو یا تو مہلک اور قاتل ہوتا ہو یا اوسکا مادہ کسی طرف منتقل ہوجاتا ہو۔ یا مادہ
مجتمع ہوکر متقیح ہوجاتا ہو۔ کبھی داخل قصبہ مین ورم پیدا ہوتا ہو۔ لیکن وہ ورم حد خناق تک نہین پہونچتا ہو۔ خناق ردی جسمین ہمیشہ آدمی کا
منھ کھلا رہے اور زبان باہر نکلی ہوئی ہو اوسی کو خناق کلبی کہتے ہین۔ کبھی تو خناق کلبی اوسکا نام ہوتا ہو جو عضل داخل حنجرہ مین ہو اور کبھی خناق
کلبی اوسکو جو دونون صنف ورم عضل سے پیدا ہو اور کبھی اوسے بھی کہتے ہین جو زوال فقرات کی وجہ سے پیدا ہو۔ کبھی خناق ذات الریہ کیطرف
منتقل ہوجاتا ہو۔ اگر مادہ ریہ کی طرف رجوع کرے اور کبھی اسکا انتقال تشنج کی طرف ہوتا ہو اگر اعصاب پر یہ مادہ گرے اور کبھی قلب پر اسکا
انصباب ہوتا ہو اور ہلاک کر دیتا ہو۔ اور کبھی معدہ پر اسکی ریزش ہوتی ہو۔ جو مریض عارضۂ خناق سے مریگا پہلے اوسے تشنج ضرور لاحق
ہوگا۔ خناق کلبی کبھی درمیان روز اول اور چہارم کے قتل کرتا ہو۔ کثرت خناق اور اشباہ ورم خناق کے اور اورام کے جیسے ورم
لہات اور لوزتین ربیع شتوی المزاج مین ہوتی ہو۔ جب خناق کی شدت ہو تو سانس نتھنون کی طرف سے زیادہ آتی ہو اور ایسے وقت
آمد نفس مین تحریک روثہ کی اعانت درکار ہو یعنے وہ استخوان جو کنارہ پر عضل منخرین کے ہو اوسکی تحریک سے سانس کی آمد مین اعانت
ہوتی ہو۔ اور اکثر تحریک صدر اور روثہ دونون کی حاجت ہوتی ہو۔ اور باینہمہ جلدی اور متواتر آمد برآمد نفس کی ہوتی ہو اگر قوت
ضعیف ہو۔ اور نفخہ اور پھونکنا ہمراہ نفس کے نہو۔ کبھی خناق حمیات مطبقہ مین عارض ہوتا ہو اور ایسے حمیات مین اختناق سے انذار

جُدری کا ہوتا ہی اسی طرح حمیات حادہ کا خناق ردی ہی اسلیے کہ ایسی حمیات مین تنفس کی حاجت زیادہ ہی اور اختناق مانع تنفس کا ہی اگر بروز بحران خناق عارض ہو یہ خناق زیادہ خوفناک اور قاتل ہوتا ہی اسلیے کہ بحران اور اورام خناقیہ سے ہونا ضرور قاتل ہوتا ہی علامات عام کیفیت جو کہ جملہ اصناف خوانیق کو عارض ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ ضیق اور تنگی سانس کے آنے مین اور مُنھ کا کھلا رہنا اور نوالہ وغیرہ کے نگلنے اور بلع کرنے مین صعوبت پیدا ہونے یہان تک کہ بیشتر مریض خناق پانی پینے کا ارادہ کرتا ہی اور منخرین سے نکل آتا ہی آنکھین دونون نم دار رہتی ہین۔ زبانکا باہر نکلے رہنا خناق شدید مین پیدا ہوتا ہی اور اوسکے ہمراہ ضعف حرکت زبان بھی ہوتا ہی اور بیشتر زبان زیادہ نکل آتی ہی بولنے مین (منِ منابن) ہوتا ہی یعنے نتھنون سے بولتا ہی حالانکہ یہ اولٹی بات ہی اسلیے کہ عادت مین جو شخص اس امر سے منسوب ہی وہی ہی جسکے دونون نتھنے بند ہون یا بند کرلے اور جب منخرین بند ہوے پھر درحقیقت وہ نتھنے سے کیونکر بولے گا۔ درد کی شدت خناق بلغمی اور سوداوی مین نہین ہوتی اور قسم چارمین البتہ ہوتی ہی۔ جب درد شدید ہو تو بیشتر ساری گردن پھول جاتی ہی اور اوسکے ساتھ مُنھ بھی اور زبان باہر نکل کر لٹک پڑتی ہی۔ اسلم قسم ذبحہ کی وہ ہی جسمین سانس تنگی نکرے۔ نبض اصحاب خناق کی ابتداے مرض مین متواتر مختلف ہوتی ہی بعد ازان صغیر متفاوت ہوجاتی ہی۔ ورم خناق کے جملہ اقسام کو مشابہت اور شرکت اسمین ہی کہ محسوس ہوتا ہی یا حس بصر سے یا حس لمس سے اسطرحپر کہ اعضاے مری اور حنجرہ سخت محسوس ہوتے ہین اور کھچے ہوے اور مریض کی ایسی حالت ہوتی ہی جسطرح قی کرنے پر خواہش مند ہی۔ اور خناق زوالی جو زوال فقرات سے عارض ہوتا ہی اوسمین انجذاب اور کھچاو رقبہ کا اندر کی طرف اور جو فقرہ اوتر گیا ہے وہان پر بلندی اور اونچائی معلوم ہوتی ہی۔ اور جب اوسے چھوئین درد پیدا کرتا ہی۔ اور جب پیٹھ کے بھل لیٹے ہرگز کوئی شی کھانے پینے والی نگل نہین سکتا فرق درمیان ضیق نفس جو بسبب ذبحہ کے پیدا ہو اور وہ ضیق نفس جو ذات الریہ سے ہو یہ ہی کہ مریض ذات الریہ دفعۃً مخنوق نہین ہوتا اور صاحب ذبحہ کبھی دفعۃً مخنوق ہوجاتا ہی اور فرق ورم حنجرہ اور ورم مری مین یہ ہی کہ اگر بلع ممکن ہو اور سانس رکتی ہوئی ہو تو ورم حنجرہ مین ہوگا اور اگر بالعکس ہو ورم مری مین ہوگا۔ بیشتر ورم حنجرہ بھی اسقدر بڑھجاتا ہی کہ بلع دشوار ہوتا ہے بلکہ بلع ممتنع ہوجاتا ہی اور کبھی مری کا ورم اسقدر زیادہ ہوتا ہی کہ نفس کی آمد ممتنع ہوجاتی ہی۔ اورام مری مین وہی قسم مانع نفس کی ہی جو اعلاے مری کی طرف ہو اور اوس سے نیچے کا ورم کبھی مانع تنفس نہین ہوتا ہی اگر عسر اور تنگی سانس کی آمد برآمد مین پیدا کردی اسلیے کہ وہ ورم زیرین اسقدر نہین بڑھ سکتا ہی کہ مزاحم قصبہ اور طرف قصبہ ریہ کا اسقدر ہوجاے کہ اوسمین ہوا داخل ہونہ سکے۔ جسوقت کہ ورم خناقی مری اور عضلات داخلی مین ہوتا ہی جس سے کسی طرح محسوس نہین ہوتا ہی اور زبان ایسی پیچیدہ خشک سی ہوجاتی ہی کہ بشدت پیچیدگی اوسمین ہوتی ہی اور فرق ورم ردی اور مہلک مین جو کسی طرح زائل نہین ہوتا ہی اور اوس ورم مین جو اسقدر ردی نہو (بلکہ آخر عضل مری مین وہ ورم ہوتا ہی اور اگرچہ وہ بھی دکھائی نہین دیتا ہی) یہ ہی کہ ورم غیر ردی مین ضیق نفس فقط بروقت بلع اور نگلنے کے ہوتا ہی۔ اور ورم ردی خناق کا وہی ہی جو داخل حنجرہ مین ہوتا ہی اور حس ہی خارج مین کچھ محسوس نہین ہوتا ہی اور نہ اندر حلق کے اگر تامل سے دیکھا جاے خواہ لمس کیا جاے کچھ معلوم ہوتا ہی بلکہ بہت زیادہ اندر کی طرف ہٹا ہوا ہوتا ہی اوسکے بعد بردارت اوس ورم کی ہی کہ اندر سے کچھ نہ محسوس ہو اور باہر سے معلوم ہو۔ خناق ردی مانع نفس کو بہت جلد ہوتا ہی اور چت لیٹنے مین تو اس خناق مین کسی طرح سانس کی آمد ورفت ممکن ہی نہین ہوتی پھر اگر چت نہ لیٹے اوسوقت عسر نفس ہوگا اور ہمیشہ لاہی اور دراز کرنا گردن کا نفس کی آمد کے واسطے حیلہ قرار دیگر بیقراری مین رہے گا اور رسیدہ ہونیکو بہت خواہش

کریگا اور پہلو پر لیٹنے کا دائین بائین قادر نہوگا جب ضیق نفس حد سے زیادہ ہوجاوے اور اخراج بخار دخانی کے اندر سے باہر کی طرف اس قدر حاجت کہ جو قوت پراگندہ کرنے والی اور نکالنے والی رطوبات کی بطرف خارج کے ہی کہ وہ نفس کے ذریعہ سے اخراج بخارات کر دیتی ہی وہ قوت تھک جاوے اور کف اور زبد منھہ سے جاری ہو اوس بیمار مخنوق کی صحت اور زوال مرض کی امید باقی نہین رہتی ہی اور نہ اوسکا علاج کرنا درست ہے علاوہ بران کبھی مخنوق کی حالت ردی اس سے زیادہ خراب ہوجاتی ہی اور پھر صحت پاتا ہی اور یہ صحت پانا اوسوقت ہوتا ہی کہ قوت قوی ہو اور خواہش غذا کی باقی ہو۔ مگر جسوقت چہرہ اوسکا سبز ہوجاوے اور آنکھوں کے پپوٹے سیاہ ہوجائین پھر اوسے مردہ ہی سمجھنا چاہیے۔ اسی طرح اگر نبض صغیر ہوجاوے اور برد اطراف پیدا ہو۔ زبان کا گندہ ہوجانا اور سیاہی زبان کی بھی علامات ردیہ سے ہی۔ اگر ہمراہ خوانیق ردیہ کے تپ شدید بھی ہو موت جلد واقع ہوگی اسلیے کہ حمی نفس کثیر کے محوج ہی اور خوانیق سے سانس مین کمی ہوتی ہے۔ علامات موت مخنوق کے جو بسرعت واقع ہو۔ یہ بھی لوگ کہتے ہین کہ جس شخص کو خوانیق کے مرض مین سوخر عنق کی سرخی معمولی بدلکر پیلیدی یا سبزی کی طرف تغیر لون پیدا ہو اور بغل اور آر بیہ سے سرد پسینا برآمد ہو وہ ایک ہی دوروزے کے اندر مرجاوے گا۔ اور علامات رجا و امید صحت کے بعض اونمین سے یہ ہی کہ سرخی اندرونی جو ہو وہ باہر کی طرف آجاوے۔ اور اکثر ایسے وقت یہ لوگ آنکھین کھول دیتے ہین اور افاقہ اونھین ہوجاتا ہی۔ اسی طرح جب اونکی سانس مین تغیر ہو اور کوتاہ اور صغیر سانس لینے لگین اوس وقت بھی افاقہ اونکو ہوتا ہی۔ اسلیے کہ بحالت شدت مرض کے نفس طویل کی یہ لوگ محتاج ہوتے ہین تاکہ اوس طویل نفس کو تھوڑا تھوڑا اندر داخل کرین جب سانس کو تاہ لینے لگے وہ شدت مرض جو بسبب نفس طولانی کی تھی زائل ہوگئی اور اعضا نے اپنے حال طبعی کی طرف عود کیا۔ جسوقت ورم جانب مقابل مین پیدا ہو امید زوال مرض کی بوجہ انحلال کے ہوتی ہی جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔ علامات انتقال خناق کے یہ ہی کہ ورم مین کمی اور انحلال تو معلوم ہو اور شگافتہ ہونا بظاہر معلوم نہو اور استراحت بھی مریض کو حاصل ہو۔ پھر ثبوت انتقال کے بعد نبض کو تبامل ملاحظہ کرنا چاہیے اگر موجی عظیم ہوجاوے اور کھانسی بھی ہو یہ کیفیت ردی ہے کہ ذات الریہ کی طرف منتقل ہوا ہی۔ اور اگر نبض متشنج ہو تشنج کی طرف منتقل ہوگا اور اگر نبض زیادہ ضعیف ہو اور صغیر ہوجاوے اور تضاد نبض مین پیدا ہو اور خفقان ہیجان زیادہ ہو اور قوت غریزی منحل ہوجاوے اور غشی پیدا ہو بس مادہ مرض بجانب قلب انصباب کر رہا ہی۔ اور اگر درد معدہ اور غثیان پیدا ہو مادہ نے معدہ کی طرف ریزش کی ہی۔ علامات فراہم ہونے مادہ کے یہ ہین کہ تھوڑی سی نرمی پائی جاوے اور روز چہارم گذر جاوے۔ کبھی اوس خناق مین جسکی سرخی عنق مین اور اطراف صدر مین ظاہر ہوتے ہی یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ سرخی آپ ہی آپ غائب ہوجاتی ہی اور یہ امر دو وجہوں سے پیدا ہوتا ہی یا تو مادہ باطن کی طرف رجوع کرتا ہی اور یا مادہ کا استفراغ ہوجاتا ہی۔ پھر اگر بسبب استفراغ مادہ کے سرخی مذکورہ غائب ہوگئی ہو اوسمین امید بہبودی کی ہی اور سانس مین سبکی اور خفت بھی پیدا ہوگی۔ اور اگر باطن کی طرف رجوع مادہ ہو کر سرخی غائب ہوئی ہی یہ علامت ردی ہی سو موی خناق کی علامت وہی ہی جو علامت خون کی معلوم ہوچکی ہی سرخی زبان کی اور سرخی چشم اور چہرہ کی سرخی اور خون کا مزہ منھہ مین ہونا یا تو شیرین ہوجانا خواہ تیز شراب کا ایسا مزہ اور درد شدید کہ اوسمین تمدد بھی ہو اور سانس مین زیادہ تنگی پیدا ہوتی ہی۔ علامات صفراوی کے التہاب اور حرارت اور غم شدید اور عطش بہت زیادہ اور درد شدید جسمین لذع بھی ہو اور تلخی ذائقہ کی اور خشکی اور بیداری۔ مگر تنگی تنفس مین اسقدر زیادہ نہین ہوتی جسقدر کہ دموی خناق مین ہوتی ہی۔ کبھی زبان اور چہرہ کا رنگ اور سوزش مقام ورم اور حدت

مادہ کی دلیل اوسکے صفراوی ہونے پر ہوتی ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے کوئی شئی لادع اور حریف اوسجگہہ ٹھہری ہوئی ہی۔ ورد خناق صفراوی مین
بہ نسبت دموی کے کم ہوتا ہی۔ بلغمی خناق کی علامت ملوحت اور بورقیت مع حرارت اور لزوجت کے ہوتی ہی۔ اسلیے کہ یہ بلغم فاسد اور متعفن ہوتا ہے
اور کبھی سپیدی زبان کی اور سپیدی چہرہ اور پیاس مین کمی اور قلت التہاب بھی بلغمی ہونے پر دلالت کرتی ہی۔ کبھی زبان باہر کی طرف ڈھیلی
ہوکر نکل آتی ہی اور کمتر خناق بلغمی مین ورم غددی عارض ہوتا ہی اور درد یا تو قلیل یا بالکل معدوم ہوتا ہی اور تپ نہین ہوتی۔ چالیس
روز تک اوسکی مدت ہی۔ اور اگر مریض برداشت کرے اور ہمت نہ ہارے ممکن ہی کہ ایذا کو اوٹھالے اسلیے کہ جو چیز نگلی جاتی ہی نرم ورم مین ہوکر
اوتر جاتی ہی لہذا اسقدر موذی نہین ہی۔ سوداوی خناق کی علامت صلابت اور ترشی ذائقہ مین یا عفوصت اور کم کم عارض ہوتا
اور کبھی ورم حار منتقل خناق سوداوی کی طرف ہوتا ہی۔ جو خناق کہ اعضاے متنفسہ کے سبب سے ہی اوسکی علامت منھ مین رطوبت کی
کی کمی اور فوراً آب گرم سے نفع ہوجانا اسلیے کہ ترطیب اور ارخا پیدا کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کبھی آدمی ایک درد مین مبتلا ہوتا ہے
جسکا قیام سال بھر خواہ دو برس تک رہتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ نواحی حلق مین کوئی فضلہ متحجر ہوگیا ہی **بیان عام معالجہ** اورام نواحی
اور اطراف حلق اور حنجرہ اور اون غدد کا جو حلق اور علقمہ اور لہات اور لوزتین کے اندر خواہ قریب تر واقع ہین۔ پہلی تدبیر اس معالجہ
کی یہی ہی کہ فصد کے ذریعہ سے استفراغ مادہ کیا جاے اور وہ مادہ جو سبب فاعلی ان اورام کا ہی فصد کے ذریعہ سے نکالدیا جاے
اور اسہال سے بھی استفراغ مادہ کرین اور جذب مادہ جانب مخالف مین اگرچہ بذریعہ محاجم کے ہو اور مواضع بعیدہ پر جانب
مقابل ورم مین چسپان کیے جائین اور اطراف کی بندش ایسی کہ مولم اور ایذا دہندہ ہو کرنی چاہیے اور شروع معالجہ مین ادویہ
قابضہ مین ایسی چیزین ملانی چاہیین جنمین جلا کرنے کی قوت تھوڑی سی ہو جیسے شہد اور افضل ادویہ پوست جوز ہی بعد ازان [illegible]
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سرکہ سے غرغرہ کرنا جسوقت ورم لہات یا خناق شروع ہو منجملہ رادعات کے ہی اور مانع ازدیاد مرض اور
بہت سی رطوبت کو کھینچ لاتا ہی اور جو فساد کہ قریب الوقوع ہوتا ہی اوسے روک دیتا ہی۔ انھین ادویہ مین سے شب اور مازو گلنار
اور دونون انار جو پکاتے پکاتے گھرا ہوجائین اور لعوق انھین ادویہ سے طیار ہو۔ ازین قبیل یہ بھی ہے کہ یافوخ سر کو منڈوا کے
عصارۂ اقاقیا کو اوس پر طلا کرین یہ تدبیرات اول امر مین جب مرض کی ابتدا ہو کرنی چاہیین ادویہ مجربہ مین جو بالخاصہ اورام خوانیق
اور لہات اور لوزتین کو مفید ہین بلکہ جملہ اعضاے حلق کے امراض کو وہ دوا یہ ہی کہ خیوط لیجیے ڈوروے کو اور خصوصاً وہ سوت جو ارجوانی
بحری مین رنگ کیا گیا ہو لے کر سانپ کے گلے مین ڈالین اوسکے بعد مریض اورام مذکورہ کی گردن مین اسکا لچھا پہنادین یہ دوا اسقدر
مفید ہی کہ قدر متوقع سے اسکی منفعت بہت زیادہ ہی۔ ادویہ بھی ادویہ شریفہ سے اس مرض کی ابتدا اور انتہا مین ہے کہ رادع
بھی کرتا ہی اور نرمی طبیعت اور تسکین درد مین اس سے پیدا ہوتی ہی۔ ادویہ قابضہ اور محللہ اور منضجہ مین حالت بدنکی طرف بھی غور
اور تامل کرنا چاہیے کہ نرم ہی یا سخت اگر سختی ہو تو قوی ادویہ کو اختیار کرین اور نرم ہو تو نرم ادویہ اور اسی طرح سن اور مزاج
فصل اور عادت کا بھی لحاظ رکھنا واجب ہی۔ کبھی اورام لہات اور لوزتین کا اور استرخا اعضاے مذکورہ کا مقتضی کرتا علاج قطع
کرنے سے ضرور ہوتا ہی اور اسکو ہم جداگانہ ایک باب مین بیان کرین گے۔ منجملہ طرق معالجہ کے موضع ماؤف کو دبانا بھی ہی اور اوسکے
تین مقام ہین (۱) جسوقت زوال فقرات سے ورم خناق عارض ہو (۲) اورام لہات اور لوزتین جھکے اوٹھانے اور بلند کرنے کی
حاجت اسوجہ سے ہی کہ سقوط اور گر پڑنے سے محفوظ رہین (۳) اورام بلغمی جسوقت دونون منخرین اور دونون سوراخون کو بند کرین

اوسوقت دبانے سے اور رام کا پراگندہ کردینا خواہ اونکو رقیق اور پتلا کردینا ضرور چاہیے **علاج ذبح اور خوانیق** کا اور علاج ہر ایک خناق جو کسی سبب سے کیون نہ عارض ہو۔ حار خناق کا علاج یہ ہو کہ ابتدا فصد سے کیجاے اور زیادہ خون دفعتہً نہ لیا جاے خصوصًا جسوقت قوت مین ضعف آنے لگا ہو بلکہ دس دس قطرہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد لیا جاے تیسرے روز تک تفاریق متوالیہ کرکے۔ اور اگر قوت مین ضعف نہ آیا اوسوقت اسقدر خون نکالنا چاہیے کہ غشی کی نوبت پہونچے قوی آدمی کو واجب ہے کہ تفریق اور بار بار کھولنے سے فصد کے مقصود اہے حفظ قوت مریض ہو اور بچایا اس امر سے کہ غشی نہ پیدا ہو اسلیے کہ غشی ادھر پیدا ہوئی اور قوت ساقط ہوگئی پھر اوسکے ہمراہ عسر نفس ہم ہو جاے گا خصوصًا وہ لوگ تقلیل غذا کر رہے ہون کہ یہ بھی ضعف آور ہی اور یہ کمی غذا مین اختیارًا اور مصلحتہ ہو یا بنظر ضرورت کے اوا اس سے زیادہ اوسوقت بقاے قوت کا لحاظ واجب ہو کہ حمی بھی ہو۔ فصد کے بارہ مین ایک اور چیز کا بھی خیال کرنا ضرور ہو وہ کہ بیشتر ورم خوانیق کسی خون معتاد الخروج کے بند ہو جانے سے جیسے حیض اور بواسیر کے بند ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہو ایسے خناق مین فصد اوسی قسم کی ضرور ہو جو مادہ کو اوسی طرف جذب کرے جدھر احتباس واقع ہوا ہی چنانچہ بواسیر اور حیض کے بند ہو جانیسے اگر خناق پیدا ہوا ہو فصد صافن اور حجامت ساق کی کرنی واجب ہو۔ جب خون کثیر نکل جائیگا بیشتر سکون عارضہ مین اوسی گھڑی ہو جاتا ہو۔ اور بھی دوسرے روز پھر فصد یا حجامت کی حاجت رہتی ہو۔ اور درحقیقت اگر حاجت مریض ایسی ہو کہ فصد کو تا زمانہ نضج مادہ ٹالنا مناسب ہو یہ امر فضل ہو اسلیے کہ قوت بھی بدن مین باقی رہے گی اور بعد نضج کے استفراغ اصل مادہ کا بھی ہوگا۔ اور اگر حال مریض متحمل تاخیر کا نہو تھوڑی تھوڑی سقدار خون کی مثلًا عشر یا خمس چند روز پے در پے نکالنی چاہیے تاکہ نفس مین آمد برآمد کی آسانی ہو۔ اسی طرح غرغرہ کرانے مین بھی تاخیر واجب ہو۔ اگر استلاء مادہ ہو اور غرغرہ سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہو اور یہ تاخیر بنظر خوف جذب مادہ کی ہو کہ غرغرہ سے پیدا نہو جاے بلکہ غرغرہ بعد تنقیہ کے کرانا چاہیے۔ ذبح کی ایک قسم وہ بھی ہو جو اقصی اور اخیر مین غلصمہ کے ہوتی ہو اس قسم مین اگر فصد قبل زمانہ انتہا اور انحطاط مرض کے ہو گی مقام خناق پر چند ضرر پہونچین گے از وراوا اور لقمہ وغیرہ اوتارنے کے وقت اور عسر از درادخواہ اوسکا وقوف در ٹھہر جانا یا انحطاط اوسکا دشوار ہوگا۔ جب تک مرض خناق تزید کے زمانہ مین ہو اور ضرورت شدید بھی نہین ہو پوری فصد کبھی جائز نہین ہو بلکہ اوسے تدریج اور آہستگی سے کرنی چاہیے جسطرح ہم نے لکھا ہو۔ اگر خناق تمام بدن کی مشارکت سے نہو بلکہ فضلہ اور مادہ مرض جانب حلق مین ہو اور خوف امتداد نہو جائز ہو کہ فصد نکرین بلکہ اسباب تحلیل یعنے جس تدبیرون سے قوت اصلی اور اخلاط صحیحہ بھی نکل جاتے ہین ایسی تدبیر سے اوسکو باز رکھین اسلیے کہ اسباب محللہ بدن کثیر کے محتاج ہین اور غذا سے اوسے باز رکھین اور بھوکھا زیادہ رکھین تاکہ جو خون اوسکے بدن مین پیدا ہوتا ہو طبیعت مدبرہ اوسکو تغذیہ بدن مین صرف کرے اور ورم کی طرف نہ جانے پاے یہ تدبیر ایسی ہے کہ جیسے اوسکو خون پلایا جاتا ہو اور جزو بدن مثل غذا کے ہوتا ہو بعد ازان تحلیل اور انضاج کی طرف توجہ کرین پھر اگر فصد ایسے شخص کی کیجاے برداشت نہو سکے گی اور غذا دینی ضرور ہو گی تغذیہ مین ایک قسم کی ایذا دہی بھی ہو خصوصًا جبکہ اچھی طرح نوالہ اوترتا نہو کہ اوسوقت بڑی مصیبت ہو۔ زیر زبان جو رگ ہو اوسکی فصد مین بالکل تاخیر نکرنی چاہیے بلکہ فورًا کرنی چاہیے اگرچہ اوسے روزانہ کرین یا جو ساعات اور اوقات فصد نہ لینے کے مقرر ہو چکے ہین اور اونکے ذریعہ سے ایک فصد سے دوسری فصد مین تفرقہ اور فاصلہ ہوتا ہو اوسی زمانہ تفاریق مین فصد مذکور واقع ہو۔ بیشتر فصد دواج کی بھی ضرورت ہوتی ہو اور اکثر زبان پر پچھنے لگانے اور حجامت ساق کی بھی واجب ہوتی ہو کہ یہ بھی نافع ہو۔ جو شخص خوگر خوانیق کا ہو اور اکثر اوقات مقررہ اور معینہ وہ مبتلا اس مرض کا

ہوجاتا ہو واجب کہ قبل عروض اس مرض کے اوسکی فصد کردیجائے خصوصاً امتلاء مادہ اوسکے بدن میں ثابت ہو اور وقت ربیع میں بھی اوسکی فصد کرنی ضروری
زیادہ تر مفید تدبیر یہ بھی ہو کہ حقنہ ہائے قویہ پر مبادرت کرین ہان اگر کوئی مانع استعمال احتقان قوی کے ہو اوسوقت حقنہ ہائے لینہ پر اکتفا کرین
حقنہ ہائے قوی اور شیافات اس مرض میں نافع زیادہ ہوتی ہین۔ اطراف پر نطول اور عنق پر صوف کا لپیٹنا واجب ہے خصوصاً صوف زوفا
کو زیت میں خواہ کسی پانی میں مثلاً آب بابونہ کہ ملین ہو اور مسکن درد بھی ہو پھر اخیر میں ادویۂ جاذبہ کو ملانا چاہیے جب یہ ادویہ نافع نہون قوی
دوائین جیسے بورق اور خردل اور جند بیدستر اور سلیخہ اور کبریت اور مراہم تو یہ مجمرہ ایضاً عسل بلادر اور جو چیز دانہ جلد پر اوٹھادے
استعمال کرین تیسرے روز اونکو جب غذا دیجائے تو بحسب مزاج سکنجبین خواہ شراب العسل پر اقتصار کرین اوسکے بعد ماء الشعیر ہمراہ
بعض شربہائے مناسبہ لذیذہ کے (جیسے شربت نیلوفر اور عناب اور بنفشہ) پھر زردی بیضہ نیمبرشت پھر جب بسہولت نوالہ اوترنے لگے
احشائے خندروس وغیرہ اور سب سے اخیر میں احشاء منفجہ (جیسے نشاستہ اور آرد باقلا اوسکے بعد محللات کا استعمال کرین۔
پھر جب عسر بلع میں ہو محاجم رقبہ پر نزدیک دوسری گریا کے رکھکر چوسنے سے خواہ حرارت نار کی کشش سے منفذ کو وسیع کردینا چاہیے کہ
تھوڑا تھوڑا وسیع ہوجاوے اور جو غذا گھونٹ گھونٹ کرکے اوتارے اوسے گوارا کرسکے جب اوسکے اوتارنے سے فراغت ہوجاوے
محجمہ کو اوٹھالینا چاہیے اور محجمۂ ناری تو خود بخود گرجاتے ہین اور بھرے ہوئے پچھنے لگاکر خون اسجگہ کا اور اخذ علین کا نکال دے اوسکے
بعد ایک محجمہ سر پر چسپان کرے اور ذقن پر حلق کے نیچے بھی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر محجمہ کی بعد تدبیرات مذکورۂ بالا اوسوقت کرنی چاہیے کہ مادہ
کو قطع کرلیا ہو اور تقطیع مادہ کی بعد پھر یہ جملہ تدابیر جذب مادہ کو جانب مخالف میں کرینگے اور تحلیل اور تقلیل مادہ بھی کرتے رہین اور
چوسنے کی تدبیر جو اوپر مذکور ہوئی وہ بھی ایسی ہی موثر ہی محجمہ کو زیر پستان اور کاہل یعنے کوہان پر بھی رکھنا مفید ہے۔ چوب خیزران
وغیرہ جو منقی مادہ ہو اوسے روئی میں لپیٹکر رکھنا بھی کچھ خوف کی بات نہین ہی اسلیے کہ تنقیہ سے توسیع اور کشایش مخرج نفس میں پیدا
ہوتی ہی۔ اور بیشتر حلق میں ایک نل باریک جو سونے خواہ چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی ہو بھی داخل کرتے ہین کہ سانس کی برآمد پر معین
ہوتی ہو۔ اسی طرح جب ضیق اور تنگی نفس میں زیادہ ہو رقبہ پر محجمہ ضرور لگاتے پڑینگے۔ کبھی توسیع حلق اور سہولت بلع اور آسانی
سے سانس لینی ان جملہ امور کے واسطے اکتناف قوی یعنے زور سے بھینچنا اور دبانا بھی مفید ہوتا ہی۔ ابتداے مرض کے ادویہ
قابضات میں (خصوصاً خناق دموی میں) اور قوابض میں افضل اور بہتر وہ دوا ہی جسمین ہمراہ قوت قابضہ کے ایک جوہر لطیف ایسا ہو
جسکے ذریعہ سے دوا غواص ہوجاوے اور خوب گھل مل جاوے۔ تجربہ کرکے ایسی دوا جو ہم نے پائی ہی وہ یہی ہی کہ قوابض مرکبہ زیادہ تر
نافع ہین بہ نسبت قوابض مفردہ بسیطہ کے۔ کبھی ابتدا میں بھی درد کی شدت ہوتی ہی اوسوقت قوابض کے ساتھ مرخیات اور ملینات مسکنہ
وجع بھی ملانے کی حاجت ہی جیسے شربت بنفشہ اور فانیذ اور روده نیمگرم اور لعاب تخم کتان اور تربنجبین اور بیشتر انصباب مادہ کی
کثرت ہوتی ہی اوسوقت ادویہ محللہ بھی داخل کرنی ضرور ہین اور بیشتر مادہ میں کثرت انصباب نہین ہوتی اور ورم بھی قوی نہین ہوتا
اوسوقت ابتدائی علاج کرنا چاہیے اور مازو اور نوشادر کا استعمال کیا جاوے کہ مانع بقوت ہے اور تحلیل قوی کرتے ہین۔ صفراوی
خناق میں زیادہ تر مقصود یہی رہے کہ جو دوا وغیرہ کیجاوے اوس سے تبرید اور قبض حاصل ہو۔ کبھی لطوخات بھی مستعمل
ہوتے ہین اور کبھی خناق صفراوی میں بلکہ جملہ اقسام اورام حارہ خناقیہ میں غرغرہ ہائے مناسبہ کا استعمال ہوتا ہی نفوخات کا استعمال
کسی منفخ اور پھونکنے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی اور نشورات یعنے پاشیدہ کرنے والی ادویہ بھی اسی طرح۔ ازین قبیل سکنجبین حار اعد

سرکہ سے غرغرہ کرنا ابتدائے مرض حار مین انفع اشیا ہی اور بارد ورم مین بھی اور رب توت خصوصًا توت صحرائی سے غرغرہ کرنا اوسکے بعد نافع وہ غرغرہ ہی جسمین شکر یا شہد کی آمیزش نہو۔ ابتدائے مرض مین عصارۂ سماق اور عصارۂ انگور دونون خالص اور ترشی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ دونونکا عصارہ مع گلنار کے۔ ایسے عصارات مین شہد وغیرہ بغرض تنقیہ کے داخل کیا جاتا ہی نہ باین غرض کہ غرغرہ کی قوت بڑہ جاے۔ اسی طرح جوشاندۂ بنگ ہمراہ شہد کے خواہ طبیخ سماق و دوشیدہ انگور ملاکر۔ اس سے زیادہ قوی تر عصارۂ جوز تازہ جو افضل ادویہ ہی اورام خناقیہ کے واسطے اور عصارہ برگ گل جو تازہ ہو اور رب خشخاش جسوقت قوابض سے ملایا جاے (جیسے عدس مقشر اور گلنار وغیرہ) یہ بھی ابتدا مین عظیم النفع ہی اس سے بھی قوی تر طبیخ راسن اور بلوط اور سماق۔ آب کشنیز آب پوست جوز آب آس یا دہ پانی جسمین اچھی طرح عدس کو پختہ کیا ہو اور آب سفرجل ترش۔ زعرور یعنے آلو بالو کو خاصیت عجیب ہی اس مرض مین اور شب یمانی کو بھی اسی طرح خاصیت ہی۔ ایضًا حلق مین بطور نفوخ کے اس دوا کو پہونچائین تخم گل سماق اور گلنار ہموزن اور کافور کی مقدار قلیل۔ صفراوی خناق کے واسطے عصارات باردہ اونمین ایسے اجزا ملاے جائین کہ تھوڑا سا قبض پیدا کرین آب عصارہ عصی الراعی اور عصارۂ عنب الثعلب اور عصارہ جو بہاے نرم انگور کے۔ ادویۂ مشترکہ مین سے ابتداے مرض مین تخم گل تخم خرفہ لعاب اسبغول اور طباشیر نشاستہ کتیرا کافور اسکی گولیان چھوٹی اور پتلی طیار کرکے زبان کے نیچے رکھین اور جسوقت تحلب اور سوزش موقوف ہو جاے اونھین ادویہ مین رب توت تلخ اور زعفران کی آمیزش کرین اسلیے کہ منجوش مین قوت غوص کی زیادہ ہی اسی سبب سے قبض اور تحلیل اچھی کرتا ہی اور اپنے ہمراہ زعفران کو بھی اندر پہونچا دیتا ہی پھر یہ دونون ملکر انضاج مادہ بخوبی کرتے ہین۔ اگر ورم مین صلابت کی طرف میلان ہو توت کے ہمراہ کسی قدر بورق بھی داخل کردینا چاہیے۔ جب مرض قریب زمانہ منتہی کے پہونچے خواہ منتہی کا زمانہ آگیا ہو اوسوقت مسکنات اور ملینات کا بھی اضافہ کرنا چاہیے جیسے شیر تازہ کہ مغز فلوس اوسمین بھگوکر مل دیا ہی یا توت مین زرقت کی شرکت ہو خواہ جوشاندہ انجیر اور حلبہ یا رب الآس اور میفخج یا فشردہ کرنب شہد خواہ میفخج یا مقل عربی جو آب عنب الثعلب مین گھولا جاے کہ یہ زیادہ نافع ہی خواہ ماء الاصول مین زبیب اور حلبہ مر اور زعفران دارچینی جوش دیکر غرغرہ کرین سکنجبین یا ماء العسل ضمادات بھی انضاج مادہ کے واسطے لگاے جاتے ہین جیسے ضماد ساہر نامی طبیب کا اور روغن بادام کی تقطیر بھی کانمین ایسے وقت نافع ہی۔ جب ان تدبیرات سے نضج نپاوے اور صلابت زیادہ ہو اوسوقت ادویہ مین کبریت داخل کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج ہوچکا ہی ورم کے شگافتہ ہونے کی فکر اور تدبیر ایسے غرغرون کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنمین تلیین کے ہمراہ تفجیر کی قوت بھی ہو جیسے بعض ادویہ حادہ مین دودہ ملاکر غرغرہ کرانا اور اگر ورم ظاہر اور محسوس ہو اور بڑہ گیا ہے اور شگافتہ نہین ہوتا اوسوقت لوہے کے آلات سے چاک کرنے مین کچھ خوف نہین۔ ادویۂ معتدلہ جنمین قوت جلد شگافتہ کرنیکی ہوا ونمین سے جوشاندہ انجیر اور حلبہ اور تمر کا ہی۔ اور جوشاندہ عدس گل سرخ ملاکر اور رب السوس اور تخم مرد اسکے بعد رفتہ رفتہ قوی ادویہ کو اختیار کرین مثلًا رب توت مین بورق اور مر بمقدار کثیر داخل کرین۔ ایضًا تخم مرو کو شیر بز مین بھگوکر اور اوہان مسخنہ خصوصًا شہد اور سک ملاکر غرغرہ ماء العسل سے کہ اوسمین انجیر کو جوش دیا ہو ہمراہ فودنج اور مرزنجوش اور شبت اور نعنع اور تمام اور بیخ سوسن کے اور جملہ ادویہ ملاکر خواہ جدا جدا استعمال کرین۔ قسط اور خصوصًا قسط بحری ایسے وقت مین زیادہ منفعت رکھتی ہے۔ زمانہ انتہا جلاے تام اور تفجیر ورم کی مقصود ہوتی ہی جو نطرون اور بورق اور حلتیت اور مر اور فلفل جند بیدستر اور فضلۂ شپرک فضلۂ مرغ خانگی سے بذریعہ غرغرہ کرانے کے حاصل ہوتی ہی کہ اوسمین رب توت بلکہ نوشادر اور عاقرقرحا اور تخم حرمل

نسخہ منجوش

اور خردل اور تخم ترب سکنجبین اور پانی بھی داخل ہو اور ایسے ہی اجزا سے نفوخ بھی کیا جاتا ہی - نوشادر کا نفوخ بھی راحت رسان یا مزیل مرض ہی
جب مرض کا زمانہ انحطاط پہونچ جاسے شراب اور حمام اور نطولات کا استعمال کیا جاسے گا **صفت** یہ گولی ہی جو زمانہ انتہا مین استعمال کیجاسے
بیخ سوسن چار جزو حلتیت نصف جزو عصارہ کرنب خواہ دوشیدہ انگور مین گولیان طیار کرین **خناق بلغمی کا علاج** منجملہ اوسکے یہ ہی کہ حلق مین
کوئی فی مثل خیزران کے ترچھی کرکے اور اوسپر چیتھڑے لپیٹ کر حلق مین اسطرح داخل کرین کہ ورم اوسمین لپٹ جاسے رطوبت اس ذریعہ سے خارج
ہوجاسے اور ورم بلغمی کہنہ مین حلتیت ہمراہ دارچینی کے اور قوقایا اور ایارج وغیرہ سے مسہل دینا اور احتقان حقنہ ہاسے قوی سی کرانا
علاج خناق سوداوی کا اسکے واسطے انفع ادویہ دواسے حرمل سے غرغرہ کیا جاسے خواہ لطوخ اوسکا اندر یا باہر لگایا جاسے
- وہ ادویہ جو بالخاصیت ہر وقت مفید ہون فضلہ سپید سگ اور رویب سپید یعنے سپید بھیڑ یا پہلے کتے کو بھوکا رکھین اوسکے بعد تنہا ہڈی
اوسکی غذا تجویز کرین تا اینکہ سپید فضلہ اوس سے خارج ہو کہ اوسمین بدبو کمتر ہوتی ہی - اسی طرح فضلہ آدمی کا خصوصًا لڑکے کا فضلہ - واجب ہی
کہ مریض خناق کے واسطے جس آدمی کا فضلہ لیا جاسے غذا اسے اوسقدر تناول کرے جو ہضم ہو جاسے افضل غذا نان ترمس مقدار قلیل پر اوسکے
بعد شراب کہنہ کا استعمال کرنا اسکے بعد جو فضلہ برآمد ہو اوسے لینا چاہیے اور خشک کرکے رکھ چھوڑے کہ اسمین بدبو کم ہوگی - اگر روٹی کے
ساتھ کسی اور چیز کی خواہش کرے تو وہی چیزین دینی چاہیین کہ جید الکیموس اور حار مزاج باعتدال ہون جیسے گوشت چوزہ ہاسے
مرغ اور حجل اور پایہ گوسپند کہ ایسی غذا با اینکہ جید الہضم ہی فضلہ بھی کم دیتی ہی اور ان کے فضلہ مین بوسے بد بھی نہین ہوتی - ادویہ جو
موثر بالخاصہ ہین ابابیل سوختہ جسکے سوختہ کرنیکا طریقہ یہ ہی پہلے اوسے ذبح کرکے اوسکے خون کو پر اور بازو پر چھڑکین پھر اوسپر نمک چھڑکین
اور مٹی کے کوزہ مین گل حکمت کرکے تنور مین رکھین یا ظرف آبگینہ مین گل حکمت کرکے رکھین میری راسے مین یہی طریقہ اصوب ہی - اسی طرح فضلہ
شپرک جو خوب طرح جلایا گیا ہو - کبھی مریض خناقی کی تحنیک نمک اور شہد سے کرتے ہین یا سرکہ اور زیت سے - اسی طرح اورام لہات مین - اور
تلخہ گاو کو شہد ملا کر بھی اور تلخہ سنگ پشت سے اور زہرۃ النحاس جو بروقت گداختہ کرنے تانبے کے بطور چرک کے اوپر آتا ہی اور مچھلی کے
سرون کی خصوصًا لہات کی تحنیک بھی کیجاتی ہی - اسی طرح غرغرہ سکنجبین سے جسمین تخم ترب پختہ کیا ہو اور قلقطار اور قلقدلیس ورم لوزتین
کے واسطے جید ادویہ مین سے ہین - مرکبات مین سے دواسے توت مع اور زعفران کے ساتھ اور دوا ر الخطاطیف اور دواسے حرمل اور
دواسے پوست جوز تازہ اور اقراص اندروسن اور ایک دوا جنکے اوزان یہ ہین پلیدی سگ جو سپید ہو جلائی ہوئی ہنڈی کے برتن مین یا
غیر سوختہ ایک اوقیہ فلفل دو درہم مازوے سوختہ اور انار کے چھلکے مدے رخسارہ خنزیر اور بورہ اور گفتارہ ہر واحد ایک اوقیہ مر اور
قسط ہر واحد نصف اوقیہ بطور نفوخ کے خواہ شہد کے ذریعہ سے لطوخ طیار کرین - ایضًا آخر مرض مین جب شدت ہو فضلہ کو وک جو ترمس کی
روٹی کھلا کر خارج ہوا ہی اور فضلہ سگ اور خطاطیف جلایا ہوا اور اسی کو کرر ہر روز چند مرتبہ استعمال کرین - اکثر زبان مخنوق کی ورم
کر جاتی ہی اور بیشتر اوسکے معالجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہی اور ہم نے اورام لسان مین اسکو بیان کر دیا ہی اور جو اس موضع کے لائق ہی (اگرچہ
اوس مقام کا ملاحظہ کرنا ضرور رہی) وہ یہ ہی کہ بعد فصد کے ایسے حیلہ کرنے چاہیین کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف ہو اور اس جگہ ایارج فیقرا سے
کام لیا جاتا ہی کہ اسکو اون اخلاط کے کم کرنے مین خاصیت عجیب ہی جو اعلی فم معدہ کے متصل ہون یا متصل مری اور حلق کی اوسکے بعد مبردات
رادعہ جیسے عصارہ کاہو کہ یہ بھی خاصیت عجیب رکھتا ہی - اور رویاسے صادقہ سے اوسکی خاصیت معلوم ہوئی ہی - پھر اوسکے بعد اگر تحلیل
لطیف کی حاجت ہو کرنی چاہیے خناق فقاری جو کہ فقرات کے اورام وغیرہ سے پیدا ہو اوسکی تدبیر نافع یہ ہی کہ موضع ورم کے دبانے سے

در بیان فائدہ رؤیا کاہو کی خاصیت

خلف کی طرف بنرمی توسیع مخرج کرین - بیشتر فقرہ پلٹ جاتا ہی - اور یہ دبانا کبھی بذریعۂ آلات کی ہوتا ہی یا اونگلی سکے ذریعہ سے اور کبھی ہتیلی سے کوشش کیجاتی ہی - آلہ کی شکل مثل لگام کے ہوتی ہی کر اوسکو حلق داخل کر کے جسقدر اندر جاچکا ہی اوسے باہر کی طرف دفع کرتے ہین - دبانا زیادہ مضر ہے اورام مین - جب خوانیق مین شدت ہو اور ادویہ کا اثر اور فائدہ کچھ ظاہر نہو اور ہلاک مریض پر یقین ہوجاے ایسے وقت جس تدبیر سے امید صحت ہوسکتی ہی وہ یہ ہی کہ قصبہ کو چاک کرین اور یہ امر اون رباطات کے شق کرنے سے حاصل ہوتا ہی جو درمیان دو حلقہ کے حلقہاے قصبہ کے ہین مگر کہ یہ شق اور چاک کرنا غضروف تک نہ پہونچے کہ سانس اوسی شگاف سے آنے لگے - پھر جب تدبیر ورم سے فارغ ہوجائین اوس شگاف مین ٹانکے دین اور علاج کرین کہ صحت ہوجاے گی - صورت علاج کی یہ ہی کہ سر کو پیچھے کی طرف کھینچین اور اوسی کھچاو پر ٹھہرادین اور جلد موضع مطلوب کی پکڑ کے شق کرین صواب یہ ہی کہ جلد کو کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر اوٹھائین اور پھر قصبہ کو کھولدین اور مابین دونون حلقون کے بیچ مین جہان سے جلد شگافتہ ہوئی ہی چاک کرین بعد ازان ٹانکے لگاکر ذرور اصفر کو اوسپر چھڑکین اور ٹانکے لگاتے وقت زخم کے دونون باڑہین موڑ کر جلد کو دوختہ کرین تاکہ ٹانکا غضروف تک ڈوب نہ جاسے اور نہ اغشیہ تک اوسکا اثر پہونچے - یہی قاعدہ ایسی جگہہ شق کرنے اور ٹانکے وغیرہ لگانے کا ہی اگرچہ کسی اور غرض سے شق کیا جاے - پھر اگر اس امر کا ظن غالب ہو کہ انھین اربطہ مین ورم اور آفت ہی اوسوقت شق کا استعمال کرنا درست نہوگا - جب مریض پر غشی طاری ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق کام مریض کا تمام کردیگا بہت جلد حقنہ ہاے قویہ کی طرف رجوع کرین اور فصد رگ کی جو زیر زبان ہی اور فصد عرق جبہہ اور پچھنے قفا پر لگانے اور ذقن کے نیچے بھرے ہوے پچھنے ہون یا خالی - اگر سبب اختناق اور غشی کا پانی مین ڈوبنا ہو اوس شخص کو اولٹا لٹکائین تاکہ پانی سارا نکل جاسے اور سکے بعد دھونی ایسی شی کی دیجاے جو قوی اور خوشبو ہو تاکہ بیدار ہوجاے - سخت بندش کرنے سے اگر خناق پیدا ہوا ہی اوسکی فصد اور حقنہ کرکے چند روز احساء شیرین آرد نخود سے اور دودہ خواہ ماء اللحم مین روٹی بھگوکر اور زردی بیضہ کی کھلائین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کے حلق مین کسی قسم کا درد ہوا دلی اور انسب یہ ہی کہ ترک بولنے اور کلام کرنے کا کردے کسی قسم کا درد کیون نہو لہات اور لوزتین کے بیان مین ان دونون اعضا مین کبھی نزلہ کے سبب سے ورم پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے تنفس رک جاتا ہی اور کبھی لہات مین استرخا بدون ورم کے پیدا ہوتا ہی بس اوسکے لیے حاجت ایسی دوا کی ہی جو قبض اور کھچاو پیدا کرے اور خشکی اوسمین لاے وہ ادویہ حارہ ہون یا باردہ اور کبھی اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہی - اوسکے معالجات قریب بعلاج خوانیق کے ہین ابتدا مین لطوخات سے علاج کیا جاتا ہے اور چھونے اور مس کرنے مین اوسکے نرمی کرنی چاہیے کہ پر وغیرہ نرم چیز سے دوا لگائی جاے اسلیے کہ اونگلی سے چھونا یا غیر وقت پر یا زور سے اونگلی اوسمین لگانی اکثر دشواری اور تکلیف پیدا کرتی ہی - جو ورم ان اعضا کا عظیم ہو اور التہاب اوسمین کم ہو یعنے قسم دموی ہو اوسپر ادویۂ عفصہ کا استعمال کرنا چاہیے اور ملتہب صفراوی ورم کے واسطے جس دوا مین تبرید شدید ہو مناسب ہی جیسے آب عنب الثعلب خواہ تخم گل یا برگ گل کہ ان چیزونکا اثر قوی ہی اور ان سے زیادہ تر قوی صمغ عربی اور کتیرا اور انزروت اور شادنج ہے - ایضاً گلنار دو جزو شب یمانی ایک جزو پارچہ ریشمی مین چھان کر کسی چمچہ مین جو عرض مین سر کی طرف سے ٹوٹا ہوا ہو اوسمین بھر کر استعمال کرین اور اسی دوا مین زعفران اور کافور زیادہ کرین جب لطوخ کے طور سے مستعمل ہو - ایضاً مازو سرکہ مین بسیکر پر کے ذریعہ سے لگائین - ایضاً آب انار ترش ہمراہ اور قابضات کے - ایضاً حجر شادنج اور حجر فروخبوس کو جلاکر اور وہ دوا جسکو آخراطوس کہتے ہین اور حب افرودق اور طباشیر اور گل مختوم اور گل ارمنی اور رب حضرم اور ثمرہ شوکہ مصریہ اور شب یمانی اور تخم گل ان ادویہ سے بھی مثل ادویۂ اول

کے بنانا چاہیے۔ شبت کی لکڑیون ہی دھونی دینی بھی لہات کو خوب کشش کرتی ہی۔ ایضاً عصارہ انار شیرین جو مع پوست کے کوٹا گیا ہو اور سدس وزن
عصارہ کے شہد قوام کیا ہوا اور گرم سے لطوخ جید طیار ہوتا ہی۔ جب غرغرہ ادویۂ قابضہ کا کیا جاے اوسکے ہمراہ آب گرم سے بھی ہمیشہ غرغرہ
کرانا چاہیے اسلیے کہ آب گرم ہی غرغرہ کرنا قوابض کو اپنے فعل پر آمادہ کرتا ہی اور تلئین موضع ماؤف اور سختی پیدا کرنے سے قوابض کو روکتا ہے
۔ اگر قوابض سختی اور انعصار مولم پیدا کرین یعنے اسقدر مادہ کو نچوڑ دین کہ ایذا پیدا ہو بنظر اصلاح اور تدارک اسکے صمغ اور لعاب اسبغول
اور کتیرا اور نشاستہ اور انزروت اور تخم خطمی اور جو کی بھوسی کا پانی استعمال کرین۔ خواہ اطراف عوسج کو خمس وزن شہد مین قوام پکاکر
یا رب توت وغیرہ خواہ طبیخ ورد اور سماق مین چھٹا حصہ شہد ڈالکر جوش دین اور قوام درست بنائین۔ خارج بدن مین طلا ایسے
ادویہ سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف قوی اور قبض شدید ہو جیسے مازو اور شب یمانی اور نمک ان سب پر مقدم ہی۔ سوداوی قسم کے واسطے
مازوے خام ایک جزو سرخ پھٹکری سماق ہر واحد تین جزو اور ثلث جزو نمک بریان کیا ہوا بیس جزو کے استعمال کرنے کو بھی لوگون نے
کہا ہی۔ دواے جید اکثر احوال اور اوقات مین شب یمانی تین جزو تخم گل دو جزو قسط ایک جزو ضماد بناکر پر کے ذریعہ سے لگائین خواہ ایسی
دواے جو لہات کو اوٹھادے علاج کرین اور یہ دواے جید ہی۔ عصارہ انار مسلم کو خمس وزن شہد مین قوام کرکے اور طلا کرین۔
ایضاً شب یمانی ایک جزو نوشادر ایک جزو مازوے خام دو ثلث جزو راج تین جزو جب یہ مرض منتہی کو پہونچے یا قریب زمانہ منتہی کے ہو
مر اور زعفران اور سعد وغیرہ کا استعمال کرین اور روارشیشعان کو خاص کر اور فقاح اذخر اور عود بلسان اور اشنہ ان ادویہ سے
لطوخ طیار ہوتا ہی اور انکے پانی سے غرغرے اور خصوصاً جب یہ غرغرہ طبیخ بیخ سوسن اور تخم گل سے شہد ملاکر بنایا جاے روغن بادام کی
تقطیر کانمین ہر وقت نافع ہی۔ اگر لوزتان اور متصل اونکے اجتماع مادہ ہو سلاقات مذکورہ جو باب خناق مین لکھے گئے اونکا استعمال کرنا
چاہیے پھر اگر درد برقت رہے اور سکون ورام نہو اسہال دوبارہ کیا جاے اگر یہ تدبیر بھی تمام نہو ادویہ قویۃ التحلیل کا استعمال کرین
جیسے عصارۂ قثاء الحمار اور کبریت اور قنطوریون اور فطر دن احمر شہد کے ساتھ خواہ تنہا۔ جب ورم سخت ہو جاے اور طول زمانی ہو اوسوقت
حلتیت سے بہتر کوئی دوا نہین ہی۔ جب ورم کسی جگہ تو باریک اور کسی جگہ غلیظ اور گندہ ہو اوسوقت قطع کرنا چاہیے اور جہان تک ممکن ہو قطع
سے بچاتے رہین اور ورم کی لاغری نوشادر سے کرنی چاہیے اور اوسکو اوپر کی طرف اوٹھانا ملعقہ سے جو بشکل لجام کے ہوتا ہی اولی ہی
اور جب تک بیخ ورم لاغر نہو جاے قطع کرنا ضرور نہین ہی کہ اوسمین خطر عظیم ہی۔ یہ غرغرہ اورام نغانغ کی تخفیف کرتا ہے اور تنقیہ
اون اورام کا بھی کر دیتا ہی۔ عدس گلنار ہر واحد پانچ درہم شیاف مامیثا زعفران قسط ہر واحد ایک درم پانی مین جوش دیکر اسکا سلافہ
ایک حصہ لیکر نصف وزن اوسکے رب التوت اور چہارم وزن اوسکا شہد ملاکر خوب آمیختہ کرین اور اسی کا غرغرہ کیا جاے

سقوط لہات کبھی لہات گر پڑتی ہی تپ کے مرض مین اور کبھی تپ نہین ہوتی اور سقوط اوسکا ہوتا ہی۔ گر پڑنا اسکا یہی ہے کہ دراز
ہو جاے اور نیچے کی طرف جھک جاے اور اپنے موضع اصلی کی طرف پلٹ نہ سکے۔ ایسے وقت مین بعض اوقات لوالہ اوتارنے والا
لہات کو اونگلی سے دباتا ہی تب جاکر اچھی طرح لوالہ اوترتا ہی علاج اگر حرارت ہو اور سرخی بھی موجود ہو فصد کرنی چاہیے اوسکے بعد
وہی غرغرے جو ابواب سابقہ مین مذکور ہوے استعمال کرین جسطرح غرغرہ سرکہ اور گلاب سے بعد ازان لہات کی بلند کرنے
اور اوپر اوٹھانے کی تدبیر کرین ایسے آلہ سے جو مشابہ لگام کے ہی اور اوٹھانے مین جہانتک ہو سکے رفق اور نرمی کرنی چاہیے
۔ اور اگر حرارت اور سرخی نہو غرغرہ سکنجبین اور خردل اور مری نبطی سے کرکے اوٹھانے کی تدبیر آلۂ مذکورہ سے کرین۔ دوا

جو لہات کی اوٹھانے اور بلند کرنے مین بکار آمد ہی یہ ہی کہ مازو اور نوشادر مسحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین اور قوی علاج یہ ہی کہ آلہ مذکورہ سے
دباکر اوپر کی طرف اوٹھائین اور خارج کی طرف اوسکو مائل کرتے جائین اور ادویہ قابضہ خواہ اونمین محللات ملاکر جیسا مناسب ہو استعمال کرین
کبھی اونگلی پر رب توت اور جوز وغیرہ لگاکر اوسکو لگاتے ہین - ادویہ جیدہ مین واسطے دبائی ہوے لہات کے گلنار اور شب اور کافور ہی - اور
اور بلند کرتے وقت سک ساتھ نوشادر کے مگر سک لطیف زیادہ ہی مگر اوسوقت اوسکو اختیار کرین کہ ورم اور امتلا وغیرہ کی آفت اوس مین نہو
جب اوٹھانے سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے آب برف سے غرغرہ پی در پی کرانا چاہیے - اسی واسطے مجرب یہ ہی کہ تخم گل نصف رطل عصارہ لحیۃ التیس
تین اوقیہ سرکہ مین خواہ طلا جو ایک قسم کی شراب ہی جوش دین اور طلا مین جوش دینے سے زیادہ قوت ہوتی ہی - لڑکو نکا لہات مازو
سرکہ مین پیسکر اوٹھایا جاتا ہی خصوصاً جب اسکو اونکے یافوخ پر طلا کرین جبدا اگانہ بیان قطع لہات اور لوزتین کا (بموجب وعدہ سابقہ)
لہات کی باریکی اور لاغری - اور خصوصاً نیچے کے جانب کی پہلے ملاحظہ کرنی چاہیے گو اوسکے سر کی طرف گندہ اور سوتا ہو اور ایک رطوبت مثل
ریم اور قیح کے اوس سے ترشح کرتی ہو یہ اول وقت ہی لوہے سے خواہ ادویہ کاویہ سے قطع کرنا چاہیے اور قطع سے پہلے مسہل لطیف سے
طبیعت کو صاف کر لینا چاہیے اور بدن کو امتلا سے پاک کر لینا ضرور ہی اگر امتلا خون وغیرہ کا بدن مین پایا جاتا ہو اسلیے کہ امتلا کی حالتین
قطع کرنا خطرہ سے خالی نہین - جو لہات باریک اور دراز مثل چوہے کی دم ہو اور زبان پر چڑھا ہوا ہے امتلا اور بدن سرخی کے ہو اور نہ
اوسمین سیاہی ہو اوسکے کاٹنے مین خطرہ کمتر ہی - طریقہ قطع کرنے کا یہ ہی کہ زبان کو نیچے کی طرف دبائین اور لہات کو قالب سے پکڑ
کر نیچے کی طرف کھینچین اور بالکل استیصال اوسکا کر دین بلکہ اوسمین سے کسی قدر چھوڑ دین اسلیے کہ اگر حنک سے اوسے کاٹ ڈالین گے
خون بند نہو گا اور دشواری پڑیگی اور تھوڑی مقدار کاٹنی بھی جائز نہین ہی کہ بدستور باقی رہیگا بلکہ جتنی مقدار اوسکی خلقی اور اصلی
مقدار سے زیادہ ہو اوسی قدر قطع کر ڈالی جاے - اگر لہات متورم اور سرخ ہو اوسکے کاٹنے مین خطرہ ہے کہ بیشتر خون اسقدر برآمد
ہوتا ہی کہ پھر وہ کسی طرح بند نہین ہوتا - ادویہ قاطع حلتیت اور شب کہ ہمیشہ لہات کی جڑ پر چھڑکی جاے کہ اوسکو کاٹ کر گرا دیتی ہے
داغ دینے کے ذریعہ سے جو دوا لہات کو قطع کر دیتی ہی - نوشادر اور حلتیت اور زاجات مین یہ امر ہی - ضرور ہی کہ یہ ادویہ لہات پر
چمٹی ہوئی رہین آلہ موصوفہ کے ہمراہ اور ایک گھنٹہ کامل اوسی طرح رکھین اور نگلنے نپائین کہ عمل دوا کا پورا ہو جاے پھر دوا بدل کر
دوسری دوا کو رکھین تا اینکہ سیاہ ہو جاے سیاہ ہو جانے کے بعد اکثر تو یہی تجربہ ہوا ہی کہ تین روز مین گر پڑتا ہی - ضرور ہی کہ معالج یعنی
مریض تکیہ لگاے ہوے ہو اور منہ اوسکا کھلا ہو تاکہ لعاب بہکر باہر گرے اور منہ مین نہ ٹھہرے - لوزتان کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر
باہر کی طرف کھینچے جاتے ہین جسقدر ممکن ہو اور اغشیہ اونکے ہمراہ کھنچنے نپائین اوسکے بعد جڑ کی اوپر کی طرف سے چہارم طول جس جگہ
ہو وہان گول اور مسند پر شکل پر کاٹ دیتے ہین آلہ قاطعہ سے اور آلہ مذکورہ کو اوٹتے پلٹتے نہین اور ایک لوزہ کاٹ کر دوسرے
کو کاٹتے ہین بعد مراعات شروط مذکورہ کے جو کوئی اور حجم مین در باب لہات مذکور ہوے ہین جب جزو مقطوع کٹ کر گر پڑتا ہی
خون بقدر صالح برآمد ہونے لگتا ہی اور مریض منہ کے بل جھکا ہوا رہتا ہی تاکہ خون حلق مین چلا نہ جاے اوسکے بعد سرکہ اور
سرد پانی سے مضمضہ کرتا ہو اور قے بھی کرانی چاہیے تاکہ اندر کی صفائی حاصل ہو اوسکے بعد خون بند کرنے والی ادویہ
جیسے شب اور زاج اور قلقطار کا استعمال کرتے ہین اور طبیخ ورق آس سے شیر گرم غرغرہ کیا جاتا ہی **آفات قطع کا**
بیان آواز کو ضرر بھی قطع لہات سے پہونچتا ہی اور بیٹھ جاتا ہی ہواے سرد کے سامنے پڑ جاتا ہی - اسی طرح ہواے گرم کی ایذا

اوسے پہونچتی ہے لہٰذا اوس کی حرارت اور برودت سے کھانسی عارض ہوتی ہو اور پیاس پر ایسا آدمی صبر نہین کر سکتا انھین نقصانات مین سے یہ بھی ہو کہ معدہ کو سوء مزاج اسباب بادیہ اور خارجیہ مثل ہوا اور غبار کے عارض ہوتا ہو اور اکثر لوگ اونکے سینہ مین اور ریہ مین استحکام برد ہو جاتا ہے یہان تک کہ مر جاتے ہین اور کبھی نزف دم ایسا عارض ہوتا ہو کہ بند نہین ہوتا ہو علاج اوس نزف الدم کا جو قطع لوزتین اور لہات سے پیدا ہو گردن پر محجمہ چسپان کرین اور دونون پستانون پر اور فصد رگہاے ساقین جو مشارک ہین جیسے الطبی وغیرہ کی بارادۂ جذب خون کے کھولنا چاہیے مفردات حابسہ خون اور لطوخات مستعملہ اسی غرض کے واسطے اونکا استعمال کرین مثلاً ناج کا لطوخ خواہ اوسیکا زرور اوسی پر کرین اور مبردات بالفعل جیسے آب برف اور عصارات باردہ قابضہ جو معروف ہین جیسے عصارۂ انگور اور شاخہاے باریک انگور اور ریباس اور عنب الثعلب اور آب سفرجل ترش اشیاء مجربہ جنکو خاصیت اس امر مین ہو واجب ہو کہ فی الحال اوس دوا کا استعمال کرین جسکے فائدہ کی گواہی ایک عالم سے بہ دیو جالنس دیتا ہو اور وہ کوہ شارک ہی۔ ایضاً عصارۂ بارتنگ جسوقت اقراص کہربا کے ہمراہ استعمال کرین گل مختوم داخل کرکے واجب ہے کہ اسمین کوئی شی گرم نہ لگائین بلکہ باردہ بالفعل کا استعمال کرین اسلیے کہ حرارت بوجہ جذب کے فعل دوا کو باطل کر دیتی ہو واللّٰہ اعلم بالصواب

فن دسوان احوال صدر اور ریہ کے بیان مین

اور اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ اصوات اور نفس اور تشریح حنجرہ اور قصبہ اور ریہ کا بیان ہو۔ قصبۂ ریہ ایک عضو مولف یعنے مرکب ہی بہت سے غضروف سے جو پورے دائرے اور اجزا دائرہ کی شکل پہ ہوتے ہین اور وہ دوائر ایسے ہوتے ہین کہ بعض دائرہ نے بعض کو جمع کیا ہو ان غضروف مین سے جو منفذ طعام سے مل جاتا ہی یعنے مری اسسے وہی غضروف پورا دائرہ نہین ہوتا بلکہ نصف دائرہ بن جاتا ہی اور اسکا محل قطع مری تک مقرر کیا گیا ہو اور مری کو مماس اسمین سے ایک جسم غشائی نہ جسم غضروفی ہوتا ہو بلکہ جو ہر غضروفی قدام تک۔ یہ غضاریف ملاے گئے ہین غضاریف رباطات سے کہ اونسے انکی نباہ اور حفاظت ہوتی ہی اور ان سب پر اندر کی طرف سے ایک جھلّی شامل ہوتی ہی جو خوب املس اور چکنی ہو اور ملاست کے ساتھ اوسمین مین اور صلابت بھی ہو اسی طرح ظاہر کی طرف بھی یہی صورت ہو اور پروالاسرا اسکا یعنے قصبہ کا جو فم اور حنجرہ سے لگتا ہو اور نیچے والا کنارہ پہلے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے پھر اوسکے چھ اقسام ریہ مین قریب اور مجاور عروق ضاربہ یعنے شریان وریدی اور عروق ساکنہ یعنے ورید شریانی کے پہونچتا ہے اور اوسکے تقسیم چھوٹے چھوٹے منھ پر تمام ہوتی ہی جو زیادہ تنگ اور اضیق ہوتے ہین اور جسقدر فوہات یعنے منھ اونکے مشابہ ہین اونکے ساتھ وہ بھی پہونچ جاتے ہین سب سے یہ فوہات چھوٹے ہین پیدایش انکی غضروف سے باین مصلحت ہوئی ہو تاکہ اوسقدر انفتاح اور کھل جانا درست رہے جو دربارۂ تشریح ہینی کے مذکور ہو چکا اور نرمی کے سبب سے اونمین انطباق اور چسپیدگی نہونے پاوے اور تاکہ اوسکی صلابت اوسی کی نگہبان رہے جب اوسکے وضع قدام کی طرف ہو اور وہی صلابت سبب حدوث صوت کا ہو اور اوسمین حدوث آواز پر ہو اور ترکیب اوسکی بہت سے غضاریف سے جو اغشیہ سے بندھے ہوے ہین اسواسطے ہوئی ہو تاکہ قصبہ کو امتداد اور اجتماع بروقت استنشاق اور نفس کے رہے اور اون صدمات سے جو قصبہ کو پہونچتے ہین متضرر نہو جنکا ضرر نیچے سے خواہ اوپر سے پہونچتا ہو۔ اور وہ انجذابات اور کشتہاے بیشمار جو دو کنارہ پر قصبہ کے عارض ہوتے ہین اونسے بھی محفوظ رہے۔ اور اگر کوئی آفت پہونچے بھی تو سارے عضو کو شامل نہو مستدیر اور گول اسواسطے مخلوق ہوئی تاکہ اقوی اور اسلم ہو ہوا سے مستنشق پیر اور ریہ پر۔

دائرہ اوس حصہ کا جو مماس مری کی ہی اسواسطے یہ بنایا گیا تاکہ لقمۂ نافذہ کی مزاحمت نکرے بلکہ اوسی کے سامنے ہوکر لقمہ اوتر جائے اور جب مری مین
تمدد اور کشش پیدا ہو کھلنے اور وسیع ہونیکی غرض سی اوسوقت ایسی تنگی ہو جیسے کہ گویا اوسکی تجویف مری کے واسطے مستعار لی گئی ہی اسلیے
کہ مری سے انبساط شروع ہوتا ہی اور تجویف مذکور مین پہونچ جاتا ہی اور خصوصًا ازدراد ہمراہ تنفس کے جمع نہین ہوتا ہی۔ اسلیے کہ ازدراد مین تو
اوپر سے انطباق اور چسپان ہونا قصبۂ ریہ کا درکار ہی۔ تاکہ جو طعام اوسی قصبۂ کے اوپر ہوکر گذرتا ہی خود قصبۂ ریہ مین داخل نہونے
پاے اور یہ انطباق اوپر چڑہ جانے سے اور سوار ہونے سے اوس غضروف کے حاصل ہوتا ہی جو مجری پر ہی اور اسی طرح سے اوس
عضو کے رکوب سے جسکا نام اصطلاحی کچھ نہین رکھا گیا ہی اور جب ازدراد اور تنفس دونون مین انطباق فم مجری مذکورہ کی حاجت ہی پس بوقت
تنفس اور سانس کے آنے کے نہ ازدراد کا وجود ہوگا اور نہ تنفس کا۔ تصویت کی غرض سے ایک شئ پیدا کی گئی جسکا نام لسان المزمار ہی اسکے
قریب کنارہ قصبہ ریہ کا تنگ ہوتا ہی اور حنجرہ کے قریب جاکر وسیع ہوجاتا ہی یہ کنارہ وسعت اور پھیلاو سے شروع ہوکر تنگی اور کوتاہی کیطرف
آتا ہی اوسکے بعد فضاء واسع کی طرف پہونچتا ہی جیسے مزمار قانون اور ستار وغیرہ کی یہی شکل ہے اسواسطے کہ آواز پیدا ہونے کے
واسطے محبس یعنے محل ضربت مزمار کی کوتاہی اور تنگی ضرور ہے۔ یہ جرم جو شبیہ لسان المزمار کی ہی اوسکی شان سے یہ امر ہی کہ مل بھی جاتی ہی
در کھل بھی جاتی ہی اور اسی حرکت انضمام اور انفتاح سے قرع صوت ہوتا ہی۔ سختی اوس جھلی کی جو قصبۂ ریہ پر لپٹی ہی اوسکا فائدہ حدت
نوازل کا مقابلہ کرنا اور جو نفوث ردیہ جیسے نفث مدہ وغیرہ ہوتے ہین یا بخار دخانی جو قلب سے پلٹ کر باہر آتا ہی اوسکے ضرر سے قصبہ کو
بچانا اور یہ بھی فائدہ ہی کہ قرع صوت سے سست رخی اور ڈھیلا نہو جاے۔ پہلی مرتبہ جو انقسام کنارہ اسفل قصبہ ریہ کا دو قسم پر ہوا اوسکا
سبب یہ ہی کہ ریہ کی دو قسمین ہین۔ اور تشعب اوسکا عروق ساکنہ کے ہمراہ اسواسطے کہ اون عروق سے غذا کو قصبہ لیتا ہی اور تنگی منفر
اوسکے اقسام کی اسواسطے ہی کہ جسقدر نسیم جاتی ہی اوسی قدر کھلے ہون تاکہ وہ نسیم شرائین مین ہوکر قلب تک پہونچے اور اون فوہات اور
سوراخون مین خون پہونچنے نپاے اسلیے کہ اگر خون پہونچتا تو نفث الدم پیدا ہوتا یہ صورت تشریحی قصبۂ ریہ کی اور حنجرہ آلہ ہی تمام ہونے
صوت کا اور حبس نفس کا اوسکے اندر کی طرف ایک جرم شبیہ لسان المزمار کی ہی جسکو ہم اوپر بیان کرچکے لسان المزمار کے مقابل مین
حنک یعنے لہات سے جسقدر ہی وہ ایک ایسی زیادتی ہی جس سے راس مزمار کی بندش اور استواری ہوتی ہی اور اسی استواری کے
سبب صوت پوری اور تمام ہوجاتی ہی۔ حنجرہ قصبہ کے ساتھ مری سے مستحکم ہورہا ہی اور اسی طرح مسدود ہی کہ جسوقت مری ازدراد کا
قصد کرے اور نیچے کی طرف مائل ہوکر لقمہ کو جذب کرے اور کھینچے حنجرہ مین انطباق اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہی اور اوپر کی طرف بلند ہوجاتا ہی
بعض غضروف حنجرہ کا انطباق بعض سے بشدت ہوجاتا ہی اسی سبب سے اغشیہ اور عضل مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور جسوقت کہ طعام
مجری مری کے سامنے پہونچتا ہی اوسوقت منہ قصبۂ ریہ کا اور منہ حنجرہ کا حنک سے لپٹ جاتا ہی اوپر کی طرف سے یہ چسپیدگی جو
ہوتی ہی لہذا ممکن نہین ہی کہ جو چیز مری کے پاس پہونچی ہی ان دونو مین جا سکے اور اسی سبب سے طعام اور شراب متمیز ہوکر گذر کرتے ہین
اور اوتر جاتے ہین اور قصبۂ ریہ مین انکی کوئی مقدار جانے نہین پاتی ہی مگر بعض اوقات کہ لقمہ اوتارنے مین اسقدر جلدی کرے کہ یہ
حرکت انضمام اور ارتفاع کی تمام نہونے پاے یا طعام کو ایک حرکت مشوشہ ایسی عارض ہو مری کی طرف اوسوقت بھی کسیقدر
طعام قصبہ مین پہونچ جاتا ہی اور طبیعت ہمیشہ بذریعہ کھانسی کے اوسکے اخراج کی تدبیر کرتی ہی تا اینکہ وہ غذا نکل جاتی ہے۔ ہم نے
تشریح غضاریف حنجرہ کی کتاب اول یعنے جلد کلیات مین بیان کردی ہی۔ ریہ مرکب چند اجزا سے ہی (۱) شعبہ ہاے قصبہ (۲)

شعبہ ہائے شریان وریدی (۴) شعبہ ہائے وریدشریانی ان سب کو ایک گوشت نرم اور متخلخل ہوائی فراہم کرتا ہی جس گوشت کی خلقت خون رقیق اور لطیف سے ہے اور یہی خون ریہ کی غذا بھی ہی - ریہ کثیر المنافذ ہی اور ہر رنگ پھیپھڑے کا سپیدی مائل ہی خصوصًا تمامی خلقت حیوانکی بعد سپیدی بخوبی ظاہر ہوتی ہی اگرچہ ابتداے خلقت مین اسقدر بیاض نہین ہوتی اور ڈھیلا متخلخل اسواسطے بنایا گیا تاکہ ہوا منبعث ہو اور اوسمین بھرے اور فضلہ یعنے بیکار ہوا بخوبی اوس سے خارج ہو سکے جسطرح جگر کی خلقت بقیاس غذا کے ہوئی ہی - ریہ کی دو قسمین ہین ایک داہنی اور دوسری بائین اور بائین قسم مین دو شعبہ ہین اور داہنی قسم مین تین شعبہ ہوگئے ہین - منفعت ریہ کی مجملًا تو یہی ہی کہ استنشاق ہوا کرتا ہی اور استنشاق کی منفعت یہ کہ سرمایہ کافی ہوا سے واسطے قلب کے فراہم رہتا ہی جسکی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہی اوس مقدار ہوائے ضروری سے جو ایک بیضہ مین درکار ہی اور اس سرمایہ کے فراہم رہنے کی منفعت یہ ہی کہ جسوقت حیوان کسی وجہ سے ہوائے بیرونی کا استنشاق نہ کر سکے مثلًا پانی مین غوطہ لگائے خواہ دیر تک آواز لگانے سے جیسے گانے والا آواز لگاتا ہی اوسوقت بھی استنشاق ہوائے خارجی ممکن نہین ہوتا یا اینکہ ہوائے خارجی کا کسی بدبو اور خرابی وغیرہ کی وجہ سے استنشاق ناگوار ہو ایسے اوقات مین یہ ذخیرہ ہوا کا جو ریہ مین فراہم رہتا ہی قلب کے ہوا دینے مین کام آتا ہی - اور منفعت اس ہوائے فراہم شدہ کی یہ ہی کہ بوجہ برودت کے تعدیل مزاج قلب کی کرتی ہی اور روح کی مدد اوس رطوبت جوہری سے جو اغلب مزاج روح کا ہی نہ اینکہ ہوا تما جسطرح بعض اطبانے (یعنے جالینوس نے) گمان کیا ہی مستحیل بروح ہو جائے جسوقت کہ تنہا پانی تغذیہ کسی عضو کا نہ کر سکے - مگر صحیح یہ امر ہے کہ پانی اور ہوا دونون یا تو جزء غاذی ہین یا منفذ مبدرق ہین یعنے غذا وغیرہ کے نفوذ کرنے مین بطور بدرقہ کے کام دیتا ہی - پانی تو غذائے بدنی کے نفوذ کرنے مین اور ہوا غذائے روح کے نفوذ کرنے مین بکار آمد ہین - اور ہر ایک غذائے بدن یعنے اخلاط اور غذائے روح مرکب ہی بسیط نہین - اخراج فضلہ محترق جو روح سے ہو اور وہی اوسکے اجزائے دخانی ہین اوسکی منفعت یہ ہی کہ ریہ خالی ہو جائے تاکہ ہوائے بارد اوسمین داخل ہو اسلیئے کہ یہ ہوائے مستنشق ضرور کسی قدر سخونت اسمین آجاتی ہی پس تعدیل روح کا فائدہ اس سے نہین ہو سکیگا - عروق کا تشعب اور قصبہ کا پھیلاؤ ریہ مین اسواسطے ہی کہ قصبہ اور شریان وریدی یہ دونون فعل نفس کے اتمام مین شریک ہین اور شریان وریدی جو ایک طبقہ کی ہی اور ورید شریانی جسمین دو طبقہ ہین یہ دونون غذا دینے مین ریہ کے خون پختہ سے جو قلب سے آنی والا ہی شریک ہین - منفعت لحم کے سوا خون کا بند کرنا اور شعبونکا جمع کر دینا اور تخلخل اس گوشت کا اسواسطے ہی کہ استنشاق کی صلاحیت رکھے اسلیئے کہ ہوا فقط قصبہ مین داخل نہین ہوتی بلکہ جرم ریہ تک بھی اکثر پہونچ جاتی ہی کہ اسمین استکثار استنشاق کو مدد ملتی ہی اور نیز تاکہ بذریعۂ انقباض کے معین ہو رفع پر کہ پھر مستعد دوتون حرکت کا ہو اور یہی وجہ ہی کہ ریہ نفخ ریح سے پھول جاتا ہی - بیاض اور سپیدی رنگ کی اس ریہ مین بوجہ غلبہ ہوا کے ہی جس سے اسکو غذا ملتی ہی اور بکثرت آمد رفت ہوا کی اوسکے رنگ کو سپیدی مائل کرتی ہی - منقسم ہونا ریہ کا دو قسمون مین یسار پہ اوسکی منفعت یہ ہی تاکہ نفس معطل نہو جائے اگر کسی آفت مین ایک شعبہ ان دونو مین سے مبتلا ہو اور ہر ایک شعبہ کے پھر اسیطرح دو شعبہ ہوئے ہین - اور پانچوان شعبہ کہ جو بطرف یمین کے ہی یہ فراش ہی کہ بچھایا گیا ہی اوس رگ کے واسطے جسکا نام اجوف ہی اور نفس کے بارہ مین اس شعبہ کا نفع چندان نہین ہی - اور چونکہ قلب تھوڑا سا مائل بطرف یسار کے ہی یعنے شمال کے لہذا الطرف یسار کے ایک شاغل یعنے پرکنندہ فضائے صدر کا پایا گیا تھا اور یمین کی طرف یہ شاغل نہین تھا لہذا پسندیدہ یہ ہوا کہ ریہ بطرف یمین کے زیادہ ہو اسقدر کہ فرش واسطے عروق کے بن جائے کہ اسکی حاجت پڑتی ہی - ریہ کو ایک جھلّی عصبی ڈھانپے ہوئے ہی تاکہ ریہ مین بنابر بیان گذشتہ کے ایک قسم کی حس بھی ہو پھر اگر یہ ذریعہ حس داخل جوہر ریہ نہو لا اقل یہ ہی کہ اوسپر ڈھانپنے والی کے طور سے ہو کہ اوسکا بھی فائدہ وہی ہوگا

غذائے روح اور غذائے بدن دونون مرکب ہین

جو کہ جوہر داخلی مین ہونے سے ہوتا علاوہ برآن کہ خود ریہ بمنزلہ فرش کے ہی قلب کے واسطے اور وقایہ یعنے محافظت قلب کی ریہ سے ہوتی ہی۔ صدر
جسکو سینہ کہتی ہین منقسم دو تجویفون پر ہی اون دونون کے بیچ مین ایک جھلی فاصل ہی جو سامنے سے منتصف قس یعنے موضع القصات سے پیدا
ہوئی ہی نہیں کسی تجویف صدر مین دونون تجاویف سے منفذ نہین ہی دوسرے کی طرف اور یہ غشا در میانی در اصل اسمین دو جھلیان ہین پیچھے
کیطرف یہ جھلی فقار سے متصل ہی اور اوپر سے موضع الفقار ترقوتین سے ملتی ہی ان دونون جھلیون کی خلقت سے غرض یہ ہی کہ سینہ
کے دو بطن ہو جائین اگر ایک بطن کو کوئی آفت پہونچے دوسرا بطن اپنے افعال تنفس اور اغراض تنفس یعنے صوت وغیرہ کو پورا کردے
منجملہ منافع انھین جھلیون کے مری اور ریہ کو آپسمین ربط دینا اور دیگر اعضاے صدر کو یکے با دیگرے مرتبط کرنا ہی حجاب عاجز (جو مرکب ہی
لحم اور اوتار وغیرہ سے) اسکی صورت اور منفعت ہم نے تشریح عضل مین بیان کی ہی۔ اسلیئے کہ حجاب مذکور درحقیقت ایک عضل ہی عضلات
مین سے یہ حجاب مرکب ہی تین طبقات سے اول طبقہ درمیانی حقیقۃً وہی وتر ہی کہ جس سے فعل ان سب کا تمام ہوتا ہی اور جو طبقہ اس طبقہ
درمیانی کے اوپر ہی وہ گویا اساس اور قاعدہ ہی اغشیۂ صدر کا جو اندر سینہ کے ہین اور نیچے والا طبقہ درمیانی طبقہ کے وہ بمنزلۂ اساس
اور قاعدہ کے ہی اغشیہ صفاقی کے واسطے حجاب مذکور مین دو سوراخ ہین بڑا سوراخ واسطے مری اور شریان کبیر کے ہی اور چھوٹا سوراخ
اوسمین وہ ورید داخل ہوتی ہی جسکا نام ابہر ہی اور اسی ابہر سے اس سوراخ کو تعلق شدید ہی اور التحام اور پیوستگی بھی ان مین زیادہ ہے
امزجۂ ریہ اور علامات اور احوال ریہ کا بیان ششش یعنے ریہ کے مزاج حار پر سینہ کی کشادگی اور سانس کا عظیم ہونا دلیل ہی اور بیشتر نفس
متضاعف یعنے دوھرا بھی ہو جاتا ہی اور نفخہ عظیم اور آواز کا عظیم ہونا اور ثقل صوت اور ہواے سرد سے ضرر کم پہونچنا اور ہواے
گرم سے ضرر کثیر پہونچنا اور پیاس کا زیادہ لگنا کہ فقط ہواے سرد سے اوس تشنگی مین سکون ہو جاتا ہی اور اکثر پانی وغیرہ پینے کی نوبت
بھی نہین آتی اور اکثر اسکے ہمراہ لسب اور سعال بھی پیدا ہوتا ہی۔ بارد مزاج کی علامت کوتاہی صدر اور سانس کا بھی چھوٹا ہونا اور آواز کا
اور باری کی نفس اور صوت کی اور جملہ اشیا بارده سے ضرر پہونچنا بلغم سینہ مین زیادہ پیدا ہونا اور اکثر سانس مین افزونی
اور تضاعف بھی ہو جاتا ہی اور ربو اور سعال بھی اسکے ہمراہ رہتا ہے۔ مزاج رطب کی علامت کثرت فضول اور گرفتگی اور
خرخرہ خصوصًا جسوقت کوئی مادہ بھی ہو اور وہ مادہ اسفل کیطرف مائل اور آواز بلند کرنے سے عاجز رہنا باوجودیکہ بدن ضعیف نہو
مزاج یابس کی علامت قلت فضول اور خشونت آواز کی اور اوسکی آواز صوت کرا کے یعنے تیہو سے مشتبہ ہوتی ہی اور بیشتر ایسے
مزاج مین بوجہ شدت تکاثف کے ربو عارض رہتا ہی۔ ہر ایک مزاج اون امزجۂ مذکورہ سے کبھی طبعی اور خلقی ہوتا ہی اور کبھی عرضی
ہوتا ہی طبعی مزاج اور عرضی یہ دونون بعض امور مین مشترک ہوتے ہین اور بعض علامات مین مختلف ہوتے ہین جن امور مین یہ دونون
مشترک ہین پس وہی علامات ہین جو اوپر مذکور ہوے سواے بعض کے جنکو بعد ازین مستثنی کرین گے۔ جن علامات مین یہ دونون
امزجۂ طبعی اور عرضی متفرق اور جدا ہین وہ دو باتین ہین اول یہ کہ اگر مزاج طبعی ہوگا تو علامات کا وقوع اور ظہور بھی بالطبع رہیگا
اور اگر مزاج عرضی ہوگا تو علامات بھی بالعرض حادث ہون گے اور مزاج اصلی پر یہ علامت عرضی عارض ہوگی ہان اگر وہ علامت
ایسی ہو کہ سواے طبعی ہونے کے عارضی نہو سکے جیسے سینہ کا عظیم ہونا خواہ صغیر ہونا کہ ایسی علامت سواے طبعی اور خلقی ہونے
کے عرضی ہو نہین سکتی ہی لہذا وہ علامت مشترک علامات مین داخل ہو سکے گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخص دلائل
احوال پر صدر اور ریہ کے سانس کی سردی اور گرمی اور سانس کا عظیم اور صغیر ہونا اور باسانی تنفس ہونا خواہ بدشواری

اور بوے بد کا سانس کے ہمراہ آنا یا بوے خوش کی آمد مع دیگر حالات اور کیفیات تنفس کے ہین - اور اسی طرح آواز کی اچھائی اور برائی بھی ریہ اور صدر کی خواص ادلہ سے ہو مثلاً خناقی آواز سے معلوم ہوتا ہو کہ آفت عضل باسط مین ہو - اور پھولی ہوئی آواز دلالت کرتی ہو کہ آفت عضل قابضہ مین ہو اور یہ استدلال اوسی وقت درست ہونگے جبکہ آفت عضلہ مین ہو اور کھانسی اور نفث اور نبض سے بھی استدلال ہو سکتا ہے - ہم کیفیت دلائل نفس کی اور نیز دلائل صوت اور سعال اور نفث کے جدا جدا ذیل مین بیان کرتے ہین - نبض کی دلالت اور جو امور کہ نبض کو بحسب اختلاف امزجہ اور امراض کی لازم ہین اونکی تفصیل تو اوپر بخوبی مذکور ہو چکی ریہ چونکہ مجاور اور نزدیک قلب کے ہو لہذا احوال قلب سے ریہ کی حالات دریافت کرنے کا طریقہ اچھا ہو اور ہمین لحاظ یہ دلالت بھی قوی تر ہوگی اور نبض کو زیادہ دلالت اون شرائین پر ہے جو متصل شعب قصبہ ریہ کے واقع ہین اور سعال کو دلالت قصبہ ریہ اور لحمیہ ریہ پر ہے - ثقل اور گرانی دلیل خاص ہو کہ مادہ ریہ مین ہو - لذع اور نخس یعنے چبھن کو خاص دلالت ہو کہ مادہ اغشیہ اور عضلات مین ہو - اور اگر بر آمد نفث کی خفیف سی کھانسی کے ذریعہ سے ہو تو مادہ قریب اعلی جانب قصبہ ریہ اور جو مقام متصل باعلی ہو اوسی جگہ ہوگا اور اگر بدون سعال شدید کے بر آمد نفث کے نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غائر اور دور اندر کی طرف ہو کبھی آفات اعضاء صدر کے ہمراہ علامات از قبیل اعضاء بعیدہ کے بھی ہوتے ہین مثلاً دوار جو اورام حجاب صدر کے ساتھ ہو خواہ سرخی عصبیہ کی اورام ریہ کے ہمراہ

امراض ریہ

وہ امراض جو ریہ کو عارض ہوتے ہین امراض مختصہ بھی ہین جو بمشابہت اجزاء اور امراض آلیہ کے عارض ہوتے ہین خصوصاً جو سدد کہ عروق مین ریہ کے اور اجزاء قصبیہ ریہ کے پڑجاتے ہین اور علے الخصوص جو سدد رگہاے خشنہ یعنے سخت رگون مین پڑین - اور یا خلط جرم ریہ مین پڑجائین - اور کبھی یہ سدد اسباب عامہ مولدہ سدد سے بھی پڑتے ہین جیسے کہ انطباق سے بھی تولد سدد ہوتا ہو - اسی طرح امراض مشترکہ مثل تفرق اتصال کے بھی ریہ کو لاحق ہوتے ہین - کبھی فصل شتا مین اور فصل خریف مین بسبب کثرت نوازل کے امراض ریہ کی کثرت ہوتی ہو - علے الخصوص خریف مطیر جو بعد صیف یابس شمالی کے ہو - سرد ہوا ریہ کو ہمیشہ مضر ہے - البتہ اگر حرارت شدید سے ریہ متاذی ہو رہا ہو اوسوقت سرد ہوا کی ضرر نہین پہونچتا - اکثر امراض ریہ سے جگر مین امراض پیدا ہوتے ہین جیسے کہ شدت حرارت اور شدت برودت سے ریہ کی استسقا پیدا ہوتا ہو اسی طرح امراض ریہ سے امراض حجاب کا بھی یہی حال ہو

معالجات ریہ

ربو اور نفس کے باب مین جو بیان ہوا ہو اوسکو بنظر تامل دیکھنا چاہیے - اسکے علاوہ اور جو امور کہ اونھین اسباب امراض ریہ مین شرکت ہو اونکو بھی لحاظ کرنا چاہیے - مثلاً تدبیر رفع صوت اور سانس پھولی ہوئی سے تاکہ فضول ریہ کے اس ذریعہ سے لطیف ہوجائین - ادویہ صدریہ سے بھی خصوصاً علاج ریہ کا کرنا چاہیے - اور بطور حبوب خواہ لعوق کے استعمال کرنا چاہیے کہ وہ ادویہ منھ مین دیر تک لیے رہے اور جو تھوڑی تھوڑی مقدار دوا کی گھلتی جاے رفتہ رفتہ پہونچتی جاے - تاکہ جوہر عصبیہ مین اوسکا عبور مدت دراز مین ہو اور پھر اوسی دوا کو بعد سب پگھل جانے کے منھ مین رکھے تاکہ قصبیہ اور ریہ تک پہونچے خصوصاً سوتے وقت اگر چت ہو کر لیٹے - اور جتنے عضل متصل ریہ اور قصبیہ کے ہین اونکو ڈھیلا کردے اوسوقت استعمال ان ادویہ کا زیادہ موثر ہوگا - اقرب طرق امالہ فضول ریہ کے یہ صورت ہے کہ ان فضول کو اوسطرف لیجائین جو جانب متصل مری کے ہو اور اسی جہت سے اکثر قی کرنی نافع ہوتی ہو بشرطیکہ قروح اور ضیق صدر وغیرہ کوئی مانع قی کرنے سے نہو

مواد ناشبہ کا بیان

اور احکام اور معالجہ ایسے ہی مواد کا جو ناشب یعنے فرو رفتہ اور خاص ریہ مین پیوستہ ہون یہ مادہ جو کہ خاص ریہ مین داخل ہوتا ہو کبھی از قسم رطوبت کے ہوتا ہے - اور کبھی قیح اور ریم

اور کبھی خون اور کبھی مواد حادہ رقیقہ اور جو مادہ کہ خاص ریہ میں فرورفتہ ہوتا ہی اوسکا انتقال دوسری طرف بہت دشوار رہے اسلیے کہ اوسکا
تعاظل اور اوسکی لزوجیت مانع تلمین کی ہی اور اگر رقیق ہو تو اوسکے ہمراہ وہ ریح جو اوسے دفع کرے اور ہٹاوے سعال کے ذریعہ سے
نہین ہوتی بلکہ رطوبت ہوا کے لگنے سے پھٹ جاتی ہی اور پھر جب ہوا کا صدمہ برطرف ہو گیا رطوبت بدستور ملجاتی ہی اسی جہت
سے ایسے مادہ کو ریح قلع نہین کر سکتی - یا آنکہ مواد ناشبہ چونکہ بمقدار کثیر ہوتے ہین لہذا اونکا انتقال دشوار ہوتا ہی - اگر اخلاط سینہ کے
غلیظ ہون اوسوقت طبیب کو تخفیف اخلاط مین مبالغہ اور اہتمام بلیغ نکرنا چاہیے - بلکہ تلمین کرے اور تقطیع مع تحلیل کے تدبیر بزمی کرنا
لازم ہی اور تحلیل اور تقطیع ان دونون مین سے زیادہ تر توجہ تقطیع ہی کی طرف واجب ہی اور ان سب ادویہ کے ہمراہ ماءالعسل کا استعمال
ضرور ہی کہ نفوذ ادویہ کا معین ہی اور خود بھی جالی اور ملین ہی ادویہ صدریہ مفردہ اور مرکبہ ادویہ صدریہ وہ دوائین ہین
جو سینہ کو مواد سے پاک کرتی ہین اونکے اسجگہ چند مراتب اور مدارج ہین مرتبہ اولی جیسے دقیق باقلا اور ماءالعسل اور بزرکتان
بریان روغن بادام اور شراب شیرین کہ اس سے تفتیح شدید ریہ کے سدد کی نہین ہوتی جسطرح کہ یہی ادویہ سدہ جگر کی بشدت
تولید کرتی ہین اور اسکی علت باب امراض جگر مین عنقریب معلوم ہوگی - باردات ادویہ مین کھیرا اور ککڑی اور تربوز اور کدو ہمن
یعنے گھی اگر اوسی پر اقتصار کرین کہ اوسمین انضاج بنسبت تنقیہ کے زیادہ ہی اور اگر ہمراہ شہد اور بادام تلخ کے لعوق کے طور
پر استعمال کرین انضاج تو کم ہوگا اور تنقیہ زیادہ کریگا - اس سے زیادہ قوی عاقب البطم اور بادام تلخ اور سکنجبین عنصلی اور حلبہ اور
کندر ہی اور تمر ہیرون جو ایک قسم خاص چھوہارے کی ہی اوسکی قوت اس بارہ مین زیادہ ہی - اس سے زیادہ قوی تر زیرہ اور فلفل
اور کرسنہ اور بیخ سوسن اور بیخ جاوشیر اور جندبیدستر اور شہد عنصل مشوی مین معجون کرکی اور شہد مین پکا کر - اور قنطوریون کبیر
زراوند مدحرج اور شونیز اور وہ کیڑے جو نیچے جرار یعنے گھڑے کے ہوتے ہین اونکو کسی ٹھیکرے مین رکھکر کوئلہ کی آگ سے خشک
کرین خواہ تنور مین رکھدین تا آنکہ سپید ہو جائین اور پھر شہد ملا کر استعمال کرین - اسی طرح زنجبیل شامی اگر ادویہ مذکورہ مین داخل
کیجاے اور آب زنجبیل مذکور بھی شدید النفع ہی - ریوند بھی بآسانی نفس کو جاری کردیتی ہی اور سالیوس یا سیسالیوس بھی ریہ کو نافع ہی
اور بلبوس یعنے کنجہ پیاز زیادہ نافع اور منقی ہی خصوصا بلبوس خام اور اسکے بعد جو ایک مرتبہ بریان کی گئی ہو - زعفران مقوی آلات
نفس کی ہی اور نفس کی سہولت پیدا کرتی ہی - یہ سب ادویہ شربا اور بطور ضماد کے بھی لائق استعمال کے ہین ادویہ مرکبہ مین سے
حب افلاطون جو مرکب میعہ اور شراب زوفا سے ہی باختلاف نسخہا اور دواے اندروماخس اور دواے اسقلیانوس اور دواے
جالینوس اور شربہاے خشخاش کے مختلف نسخے اور دواے مثاوس اور دواے بلاد یہ ملیلجات کے ہمراہ اخلاط غلیظ اور مدہ کے
نفث کے ذریعہ سے خارج کرنے والی یہ بھی عمدہ دوا ہی سکبینج اور مرمکی ہر واحد دو مثقال جندبیدستر فرد مانا دو مثقال افیون
ایک مثقال شراب شیرین مین معجون کرین مقدار شربت نصف مثقال مجربات سے ہی کندر چار مثقال کوٹین اوقیہ فنجع مین گاڑھا قوام
اتنا کرے جیسے شہد کا قوام ہوتا ہی اور بطور لعوق کے استعمال کرے - یا عصارہ کرنب خواہ اوسکا سلاقہ دونون مین سے
ہر ایک کو ہموزن شہد مین اسقدر پختہ کرے کہ منعقد ہو جاے مگر آگ کوئلہ کی چاہیے - ایضا مر فلفل بزرالجزرہ سکبینج خردل سے
گولیان طیار کرکے بروقت سونے کے دن کو خواہ شب کو کھلاے - ایضا خردل ایک درہم بورہ نو قیراط عصارہ قثاءالحمار انیسون
ہر واحد ڈیڑہ قیراط مجموع ایک شربت ہی کہ فضول کثیرہ کو اخراج کرتا ہی اور بے اذیت تنقیہ کردیتا ہی - قوی ادویہ سے اسی بارہ مین

بیخ انجدان خردل بزرالجزرہ عصارۂ قثاء الحمار اور انیسون سب کو شہد ملا کر معجون طیار کرین - اجزاء مائل بحرارت یہ ہین حلبہ دو اوقیہ تخم کتان ڈیڑھ اوقیہ مغز پنبہ دانہ ایک اوقیہ رب السوس دو اوقیہ سب کو روغن بادام مین چرب کرکے شہد ملا دین - ایضاً سپستان انجیر سپید زبیب خستہ برآوردہ بیخ سوسن پرسیاوشان شب کو پانی مین جوش دو اور اگر بسفائج اور تربد اضافہ کیا جاے وہ بھی نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر کوئی چیز سینہ مین پھنس جاتی ہو اور قابل اخراج بذریعہ نفث کے تو ہوتی ہو مگر قوت اوسکی اخراج پر بوجہ ضعف کے قادر نہین ہوتے ایسے وقت چھینک پیدا کرنے سے استعانت مفید ہوگی **کلام دربارۂ تنفس** دو حرکت سے جنکے ہمراہ دو وقفہ ہوتے ہین تمام ہوتا ہی جسطرح نبض کی بھی ایسی ہی کیفیت ہی مگر تنفس کی حرکت ارادی ہی قصد کرنے سے اصلی اور طبعی کیفیت تنفس کی بدل سکتی ہی اور نبض کے حرکات اور سکون اختیاری نہین بلکہ محض طبعی ہین - غرض تنفس سے یہ ہی کہ ریہ نسیم سرد سی بھر جاے اور یہی نسیم بطور سرمایہ اور ذخیرہ کے ریہ مین فراہم رہے تاکہ قلب اپنی حرکات نبضیہ مین اوس سی نسیم کو لیا کرے اور بخارہ دخانی اوسکے یعنے قلب کی طرف پھر پھر آیا کرے اور ریہ نسیم بارد کا لیا اوسوقت تک جاری رہے جب تک کہ اس مستنشق یعنے نسیم بارد کو دو امر عارض ہون ایک تو یہ کہ اسکی برودت اور سردی دور ہو جاے بسبب تسخین اور گرم کرنے اون اشیا کے جو قلب اور قریب قلب کے واقع ہین اور بسبب مخالطت اور آمیزش ہواے گرم کے جو قلب مین ہی - دوسرے یہ امر ہی کہ یہ نسیم بارد اپنی صفائی اور لطافت پر بوجہ آمیزش بخار دخانی کے باقی نرہے اور جب یہ نسیم بارد گرم اور کثیف ہو جاے - اوسوقت اسی قابلیت اسکی نرہے کہ واسطے قلب کے ذخیرہ نبضات نبتی رہے بلکہ اب اسکا رہنا فضول اور مضر قلب کے ہو جاے لہذا قلب کو اسکے اخراج کی حاجت ہو اور برآمد نفس سی اسکا اخراج ہو جاے اور اسکے بدلے اور بمقدار نسیم بارد کی پھر ریہ سے قلب لیا کرے - انھین دو امر کے بیچ مین وہ دو لون وقفہ پیدا ہوتی ہین جن سے تنفس کی تمامی ہوتی ہی - قلب مین نسیم بارد کا داخل ہونا جسے کہ استنشاق کہتے ہین بذریعہ انبساط ریہ کے ہوتا ہی جو تابع حرکت اون اجرام کے ہی جو گرداگرد ریہ کے ہین اور اخراج اسی نسیم کا بعد گرم اور کثیف ہو جانے کے تابع انقباض ریہ کے ہی جو حرکت سی اونھین اجرام مذکورہ کے ہوتا ہی - نفس یعنے سانس عامہ خلق کی سمجھ مین وہ ہوا ہی جو قلب سے نکل کر باہر آتی ہی اور اطبا اور طب کی اصطلاح مین کبھی تو نفس سے مراد وہی ہوتی ہی جو مراد عامہ خلائق کی ہی - اور کبھی اس مجموع دو نون حرکت اور وقفہ کو نفس کہتے ہین چنانچہ نبض سے بھی عامہ خلائق وہی حرکت انبساطی جسکی دھمک ہاتھ مین نباض کے پہونچتی ہی مراد لیتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین ایک معنی خاص ہین جو معلوم اور مشہور ہین - حرکت نفس کی طبعی معتدل جو خالی آفت سے ہو وہ حرکت ریہ سی باعانت حجاب کے تمام ہوتی ہی - پھر اگر اس سے زیادہ قوت کی ضرورت تنفس مین ہو یا واسطے داخل کرنے اوس شی کے جو بدون مشقت کے داخل ہو سکتی نہین - یا اسوجہ سے کہ نفس قوی ہو کر نفخۂ قوی کو خارج کرے اوسوقت علاوہ اعانت حجاب کے جملہ عضلات صدر حتی کہ عضلات عالیہ بھی اس اعانت مین شریک حجاب کے ہوتے ہین اور اگر اس سی کم کی ضرورت ہو فقط عضلات سافلہ ہمراہ حجاب کی معین ہوتی ہین پھر آواز پیدا کرنے کے وقت برآمد نفس مین عضل حنجرہ کے بدون اعانت کے چارہ نہوگا - پھر اگر آواز سے حروف کا پیدا کرنا اور کلام کرنا منظور ہو عضل لسان کو بھی معین کرنا پڑے گا اور کبھی حروف کے پیدا کرنے مین عضل شفہ کی بھی اعانت درکار ہوتی ہے یعنے جسوقت حروف شفیانی مثل میم اور باء موحدہ کے بولنا منظور ہو - جسطرح نبض کے اقسام ہین عظیم صغیر طویل قصیر سریع بطی حار بارد متواتر متفاوت قوی ضعیف متصل متشنج مرتعش فارغ ممتلی ہوتی ہی اور دیگر امور محمودہ اور مذمومہ سے نبض متصف

ہوتی ہی اور ہر ایک قسم اقسام مذکورۂ نبض کے لیے اسباب جداگانہ ہوتے ہین اور ہر ایک قسم نبض کی دلیل کسی امر خاص پر ہوتی ہی اور اس دلالت کو یا انھین اقسام مختلفہ کو بحسب امزجہ اور اسنان اور اجناس اور عوارض بدنیہ اور نفسانیہ کے اختلاف مناسب لازم ہوتا ہی۔ اسی طرح نفس مین بھی امور معدودہ مذکورۂ بالا خواہ مشابہ انھین امور کے اور اوصاف پاے جاتے ہین اور ہر ایک امر کے واسطے نفس مین ایک سبب ہی اور ہر ایک امر سے نفس کے استدلال دیگر امور پر ہوتا ہی بعض قسم نفس کی عظیم ہی اور بعض صغیر اسی طرح طویل اور قصیر اور سریع اور بطی اور متفاوت اور ضیق اور وسیع اور سہل اور عسیر اور قوی اور ضعیف اور حار اور بارد اور مستوی اور مختلف ہوتی ہے بعض اقسام نفس کی ایسے ہین کہ اونکے لیے اصطلاح مین اسمار خاص مقرر ہوے ہین مثلاً نفس منقطع اور نفس متضاعف اور نفس منتصب اور نفس خناقی اور نفس مستکرہ اور ذو فترات جو مرض سکتہ وغیرہ مین ہوتا ہی۔ جو آفات اعضاء نفس کو عارض ہوتے ہین اونھین کے سبب سے نفس مین بھی آفت پیدا ہوتی ہی خواہ وہ آفت اعضاے نفس مین ہو یا اون اعضا کے مبادی مین یا قریب اور ہمسایہ کے اعضا مین آفت ہو۔ اعضاء نفس تو یہ ہین حنجرہ اور ریہ اور قصبہ اور عروق تحتنیہ اور شرائین اور حجاب اور عضل صدر اور خود سینہ بھی۔ آفت کبھی خاص سینہ مین ہوتی ہی جسوقت کہ سینہ تنگ اور چھوٹا ہو اور ایسے وقت سینہ کی آفت سے آفت نفس مین حادث ہو جاتی ہی۔ مبادی اعضاے نفس کے دماغ ہی نفس خود اور نخاع بھی اسلیے کہ نخاع سے حجاب کی روئیدگی ہی کہ اکثر جرم حجاب کا زوج چہارم عصب نخاع سے پیدا ہوا ہی اور اسی کے متصل ایک شعبہ زوج خامس اور سادس کا بھی ہی اور وہ عصب بھی ہی جو اعضاے نفس کی طرف آیا ہی۔ اعضاے مشارکہ بوجہ جوار اور قرب کے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور امعا اور کل احشا رہ یہ آفات یا تو سوء مزاج ایسا ہو جو ضعف آور ہو عام ازین کہ وہ سوء مزاج حار ہی خواہ بارد رطب ہی کہ یابس اور کیسا ہی سوء مزاج کیون نہو ساذج ہو کہ مادی پھر مادہ بھی کسی خلط محتبس کا ہو یا بطور انصباب اور ریزش کے وہان تک پہونچا ہو اوس مادہ مین کثرت ہو یا لزوجت ہو خواہ غلیظ ہو مدہ اور ریم بھی اسی مادہ مین داخل ہی یا انکو ریح یا بخار سے پیدا ہو۔ خواہ وہ آفت کسی مرض آلی مثل فالج یا تشنج سے پیدا ہوئی ہو خواہ انحلال فرد مثلاً تصدع اور تنفض یا تقرح اور تاکل سے وہ آفت پیدا ہو خواہ ورم بارد یا ورم حار یا ورم صلب یا وجع سے آفت پیدا ہوئی ہو۔ آئندہ بخوبی معلوم ہو جاے گا کہ نفس کی دلالت قوی ہی اور قائمقام نبض کے ہی بشرطیکہ لوازم اور شروط کے دلالت نفس مین رعایت کے جاے اور عادت کا لحاظ رہے جس طرح نبض کی دلالت مین امر طبعی اور معتاد کی رعایت کرنی ضرور ہوتی ہی نفس عظیم اور صغیر کا بیان اور اونکے اسباب اور دلائل کا۔ نفس عظیم وہ ہی جسمین اسقدر ہوا کثیر کا جذب یا اور اخراج ہو جو زیادہ مقدار معتدل سے ہی اور ایسے ہی نفس کیوقت اعضا نفس مین انبساط جہات ثلثہ مین پیدا ہوتا ہی تاکہ ہواے مستنشق کی مقدار زیادہ ہو جاے۔ کبھی ایسا خیال کیا جاتا ہی کہ نفس صغیر وہ ہی جسکی حرکت فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہو جاے اور یہ خیال علی الاطلاق صحیح نہین ہی اسلیے کہ اگرچہ نفس کبھی فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوتا ہے لیکن بیشتر یہی نفس معتدل بھی ہوتا ہی اسلیے کہ نفس معتدل سواے حجاب کے اور کسی کی اعانت کا محتاج نہین ہی بشرطیکہ حجاب کی قوت قوی ہو۔ اور بیشتر نفس صغیر ہوتا ہی اگرچہ سب اعضا سینہ کے متحرک ہون اور یہ اوسوقت ہوگا کہ جملہ اعضاے مذکورہ ضعیف ہون اوسوقت تنہا حجاب کی اعانت سے نفس محتاج الیہ پیدا نہوگا اگرچہ حاجت اوسوقت نفس معتدل ہی کی ہو بلکہ اوسوقت بھی جملہ اعضاے صدر کی اعانت سے نفس صغیر پیدا ہوگا گو کہ جملہ اعضاے صدر کی اعانت ہوئی ہو۔ پھر اسپر بھی باوجودیکہ تمامی اعضاے صدر کی اعانت ہی لیکن ویسا استنشاق ہوا اور اخراج جیسا کہ بحالت صحت اور سلامت اور قوت حجاب کے پیدا ہوتا ہی انکی اعانت

سے بھی پیدا نہو گا اسلیے کہ انمین سے کوئی عضو انبساط تام کو پورا نہین کر سکتا ہی اور نہ اوس مقدار انبساط کو پورا کر سکتا ہی جو بحالت اجتماع اعضا اور
ہونت کے باد گیرے بسط ریہ کا مقدار کافی اور معتدل پر ہوجائے بلکہ باوجود اجتماع اعانت اجزا کے پھر نفس ضعیف صغیر ہی رہتا ہی اور
سبب اسکا یہی ہی کہ ضعف قواے اعضا مین فرض کیا گیا ہی اسی جہت سے حرکت انقباضی اور انبساطی دونون بمقدار معتدل پوری
نہین ہوتی ہین اگرچہ یہ پورا ہونا بھی بدون اعانت عضلات صدر کے نہین ہوتا ہی اور عضلات قریبہ عضل صدر کے بھی اسمین
شامل ہین مترجم یہان تک بیان ابطال طرد قضیہ سابقہ کا ہی جو کہ حد نفس صغیر مین گذرا ہی یعنے نفس صغیر وہ ہے جو حرکت سے
فقط حجاب کے پورا ہوا اب عکس کے ذریعہ سے اطلاق اس قضیہ کا باطل کیا جاتا ہی متن یہ تعریف نفس صغیر کی کلیۃً منعکس بھی نہین ہے
اسلیے کہ اگر کلیۃً منعکس ہوتی اوسوقت تعریف مین نفس عظیم کے یون کہنا صحیح ہوتا کہ جس نفس کے واسطے کل عضلات کی حرکت
درکار ہو اوسی کو نفس عظیم کہتے ہین اور حالانکہ یہ تعریف نفس عظیم کی نہین ہی بلکہ نفس عظیم وہ ہی جسمین جملہ عضلات ایسی حرکت سے
متحرک ہون جس حرکت سے تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہوجاے - جب نفس عظیم کی حد صحیح یہ ہوئی اب نفس صغیر جو
نقیض اور مقابل نفس عظیم کا ہی اوسکی حد (بقاعدہ اقتضاب حد) یہ ہوئی کہ نفس صغیر وہ ہے جسمین جملہ عضلات کو ایسی حرکت
نہو جسکا تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہوتا ہی - کبھی جسوقت بغرض استنشاق کے حرکت اعضاے نفس کی ایسی
شدید ہوتی ہی کہ اون اعضا کو انبساط قدام سے دونون ترقوہ تک ہوجاتا ہے اور بجانب خلف عظیم کتفین تک منبسط
ہوجاتے ہین اور دونون جانب سے معظم لحم کتف تک انبساط ہوتا ہی اور بیشتر منخرین کی اعانت بھی درکار ہوتی ہے
بلکہ منخرین کی اعانت اکثر احوال مین درکار ہوتی ہی - کبھی حالات انبساط اور انقباض کے عظیم اور صغیر ہوتے ہین نفس کی اسطرح پر
مختلف ہوتے ہین کہ گاہے انبساط زیادہ ہوتا ہی اور گاہے انقباض مین زیادتی ہوتی ہی اور یہ اختلاف بسبب کمی بیشی اوس
مادہ کے ہوتا ہی جسکا اخراج بعد اتنی خارج ہونے نسیم کے مناسب ہوتا ہی کہ انقباض عظیم پیدا ہو یا بنظر حرارت اوس کیفیت
کے ہوتا ہی جسکے اعتدال کے واسطے ادخال نسیم بارد اور انبساط عظیم کی حاجت ہی ان دونون مادہ قابل اخراج اور کیفیت غیر معتدلہ
مذکورہ مین سے جسکی زیادتی ہوگی حرکت انقباضی اور انبساطی کی کمی بیشی اوسکی بسبب سے زائد ہوگی - مثلاً اگر بخار دخانی کی اخراج
کی حاجت زیادہ ہو اور یہ زیادتی یا تو کثرت مادہ کی وجہ سے ہو خواہ کیفیت حدت کی قلیل مادہ بخار دخانی مین زیادہ ہو
اوسوقت نسیم بارد کا اخراج بغرض تعدیل بخار دخانی کی زیادہ درکار ہی لہذا انقباض عظیم اور تنفسی پیدا ہوگا اور اگر اطفاء حرارت
نسیم گرم موجودہ قلب کی زیادہ حاجت ہی بذریعہ کشش نسیم بارد کے ریہ سے تب انبساط عظیم ہوگا - اگر اتفاقاً کسی
شخص کا استنشاق عظیم نہو بلکہ انبساط صغیر اوسمین ہو اور عظیم الاخراج نفس کا ہوجاے یعنے انقباض عظیم پیدا ہو یہ کیفیت
دلالت اس امر پر کرے گی کہ حرارت غریزی اوسمین کم تھی اور حرارت غریبی بیرونی جو داخل ہوئی ہی وہ زیادہ ہوگئی مترجم اگر
حرارت غریزی زیادہ ہوتی تو اوسکے اطفا کے واسطے انبساط عظیم ہونا چاہیے تھا بذریعۂ ادخال اور کشش نسیم بارد کے
ریہ سے متن وہ اسباب جو بہ تکلف ان اعضاے مذکورۂ بالا کو بغرض انقباض اور انبساط نفس کے متحرک کرتے ہین
اور بعنف و دشواری ان اعضا کو حرکت مین لاتے ہین وہ جملہ چار سبب ہین (۱) یہ حرکت یا تو اس وجہ سے پیدا
ہوتی ہی کہ حرارت نواحی قلب اور ریہ مین زیادہ ہی لہذا حرکت زائد کی حاجت ہے (۲) یا کوئی سبب عضلہ محرکہ مین

اوسکے ذاتی ضعف سی پیدا ہوا خواہ بمشارکت اصول عضلات کی یعنے منابت اعصاب وغیرہ کے جسطرح کہ آخر دق اور سل مین (بوجہ ضعف کے
انبساط کامل بروقت استنشاق کی ہو نہین سکتا) اور جمیع مدت اور تمام زمانہ انبساط مین قوت ضعیف رہتی ہے - یا کوئی مرض آئی خاص عضلات
مین صدر کی ہونے سے خواہ اون عضا ہین ہونے سی جو عضلات صدر کے شریک ہین اور اوسپر اونکا بیان ہوچکا ہی جیسے تشنج یا فالج جو مادی
عضلات کو عارض ہو - یا سوء مزاج یا ورم یا درد وغیرہ کہ ان جملہ صورتونمین ضعف عضلۂ محرکہ خواہ اصول مین اوسکے پیدا ہوگا - یا کوئی
مانع جو عضل کو انبساط سے روکے مثلاً معدہ غذا ہاے کثیرہ سے پر ہو خواہ ریاح سے معدہ بھر جاے اور یہ دونون قسم کا امتلا معدہ
خارج از حد اعتدال ہو کہ حجاب کو انبساط سے روکے اور تنہا اعانت حجاب سے انبساط مطلوب پیدا نہو سکے (۳) یا اون منافذ مین
تنگی پیدا ہو جو متصل حنجرہ اور حبداول قصبۂ ریہ کے یا متصل شرائین اور شرائین کے متصل اعضا مین منافذ تنفس سے ہین جیسے وہ باریک
منافذ جو ریہ کے تخلخل مین ہین کہ اگر ان منافذ مین اخلاط بھر جائین سدد کے ریہ مین کثرت ہو گی یا ورم ریہ مین پیدا ہوگا سدد
کی مثال اصحاب ربو سے اور ورم کی مثال ذات الریہ سے سمجھنی چاہیے (۴) یا کسی غفلت سے کہ آدمی سانس لینی بھول گیا حالانکہ حاجت
اوسوقت تنفس کی تھی خواہ حاجت کی کمی کی وجہ سے دیر تک سانس نہ لے اور در آمد بر آمد مین نفس کے زمانۂ دراز گذر گیا کہ ایسے
وقت بھی نفس عظیم کی حاجت اسواسطے ہوتی ہی تاکہ اوس کمی کی تلافی ہو جاے جو پہلے ہو چکی تھی مثلاً شخص حواس باختہ جسکی عقل
مین فتور ہی اور اوسکا قلب زیادہ سرد مزاج بھی نہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص اکثر سانس لینے کو بھول جاتا ہی اور پھر جب یاد کرتا ہے
اور چیت مین آتا ہی گہری سانس لیتا ہی اسلیے اوسکا نفس عظیم ہوتا ہی - منجملہ حاجت نفس کے عظیم ہونے کی سونے والے کی سانس ہی
چونکہ بروقت خواب کے بخارات دخانیہ کی اسکے بدن مین کثرت ہوتی ہی اور طبیعت ارادہ اخراج نفس سے غافل ہوتی ہی تا انیکہ داعی
اور ضرورت اخراج نفس کی زائد از حد ہو جاتی ہی پس لا محالہ نفس عظیم ہو جاتا ہی - اسی طرح سانس اوس شخص کی جسکا قلب زیادہ
بارد المزاج نہین ہی ایسا شخص سانس کو دیر تک ٹالتا ہے اور وقت ضرورت شدیدکے پھر نفس عظیم اور گہری سانس لینی سے
اوس ٹالنے کا تدارک کرتا ہی علامات وہ علامات جنکے ذریعہ سے اسباب حرکت صدر کے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین
اور اون اسباب مین تفرقہ ہو جاتا ہی وہ اسباب یہ ہین کہ اگر حرکت صدر کی بسبب کثرت حاجت انبساط یا انقباض کے ہو اور قوت بھی قوی ہو
اوسوقت نفس کبیر اور بزرگ ہوگا ادخال نسیم مین اور سانس کا پھولنا بھی زیادہ ہوگا اور اگر ہتھیلی وغیرہ سے سانس کا لمس
دیکھا جاے تو گرم ہوگا اور التہاب نفس مین موجود ہوگا اور نبض بھی عظیم ہو گی کہ اوسکو دلالت حرارة پر ہو گی اوسوقت علامات
التہاب کے سینہ اور چہرہ اور آنکھونمین اور زبانمین موجود ہون گے اور زبان کی رنگت اور خشونت وغیرہ جو جو اوصاف لازمہ
حرارت ہین سب موجود ہون گے - پھر اگر یہ امور مذکورہ نہون اور قوت بھی ساقط نہو لیکن ایسا معلوم ہو گویا قوت سے
انبساط پورا نہین ہو سکتا ہی پس سبب ضیق اور تنگی نفس کا کسی ایسی ہی جگہ ہوگا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہی یعنے آلات تنفس مین ہوگا
پھر اگر جملہ اعضاے تنفس قصد حرکت کا کرین اور پھر حرکت متعسر نکر سکین اور نہ انبساط پورا ہو سکے بلکہ قصد ایسی حرکت کا
کرین جو ہو نہ سکے اور زیادہ اعتماد منخرین پر کشش مین ہوا کے ہو اور رد ایسی نفس کے وقت سانس پھولی ہوئی نہو اوسوقت
قوت محرکہ عضل صدر کی ماؤف ہوگی - پھر اگر تنگی نفس کی رطوبت سے قصبۂ ریہ اور متصل اعضاے قصبۂ مذکورہ کے ہو اوسوقت
علامات مذکورہ کے ہمراہ خرخرہ بھی نفس مین ہوگا اور صاحب نفس کو حاجت کھنکھارنے کی ہو گی اور یہ احتیاج علامت زائدہ ہے

علامت

علامت ضیق کلی پر- پھر اگر خرخرہ اور کھنکھار نا بھی ہو سبب یہ نسبت قصبہ ریہ کے اوپر نیچے ہوگا- اگر ضیق خرخری دفعۃً پیدا ہو جاوے معلوم کرنا چاہیے کہ ریہ پر کوئی مادہ نوازل سے بہ کر آیا ہی یا آنیکہ پہلے تو ریہ پر اور دوبارہ قصبہ ریہ پر مدہ اور قیح کا نزول ہوا ہی اور ریہ نزول کسی عضو سے اعضاے اندرونی کے ہوا ہی **نفس شدید کا بیان** نفس شدید وہ ہی کہ باوجود عظیم ہونے کے ایسا معلوم ہو کہ قوت حیوانی بہ تکلف زیادہ تحریک پر متوجہ ہی ادخال نسیم مین بھی اور اخراج نسیم مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہی لہذا ہمراہ عظم کے قوت بھی ہوگی **نفس شاہق** یہ ایک قسم کا نفس عظیم ہی جسمین تحریک اعالی عضل صدر کی حاجت ہوتی ہی اور فقط اونھین اعضا کی تحریک پر اقتصار ہوتا ہی جو عضل صدر سے اوپر کی طرف ہین اور حجاب کی تحریک کی حاجت نہین ہوتی اور نہ عضل صدر سے نیچے کے اعضا کی تحریک کی ضرورت ہوتی ہی- اور اکثر نفس شاہق حمیات دبابیہ مین پیدا ہوتا ہی **نفس صغیر** کے اسباب بر سبیل مقابلہ اور ضد کے اسباب نفس عظیم سے شناخت کرنے چاہیین یعنے جتنے اسباب نفس عظیم کے اوپر مذکور ہو چکے اونکے اضداد وہی اسباب نفس صغیر کے اسباب ہین- کبھی نفس صغیر بسبب وجع اور درد کے بھی پیدا ہوتا ہی جسوقت درد سانس مین اور اعضاے تنفس اور حرکات اعضاے مذکورہ مین حائل ہو- کبھی نفس بوجہ ضیق اور تنگی کے بھی صغیر ہو جاتا ہی اگر اسکے ہمراہ تفاوت بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبیعت پر موت واقع ہوگی اور اگر اسکے ہمراہ تواتر ہو معلوم ہوگا کہ اعضاے نفس خواہ جو اعضا متصل اونکے ہین اونمین درد ہی جیسے درد معدہ اور قروح اور اورام معدہ **علامات** اسباب نفس صغیر کے جو ضد مقابل نفس عظیم کے ہین مقابلۃً اسباب مذکورہ نفس عظیم سے معلوم ہو سکتی ہین - جو نفس صغیر کسی درد کی وجہ ہو اور ضیق نفس نہو اوسیر موجودگی اوسی درد کی دلیل ہوگی اور یہ بھی ہی کہ اگر صاحب درد ایذاے درد پر صبر کرے اور تحمل ایذا اوس سے ہو سکے ممکن ہی کہ پھر اوسکا نفس عظیم ہو جاوے اور باایہمہ درد والے سے اثناے تنفس مین کبھی نفس عظیم ہوتا ہی کہ اوسکی طرف حاجت ہوتی ہی اور درد کی برداشت کی طرف بھی حاجت ہوتی ہی- لیکن اگر اثناے حاجت مین درد سے کسی سبب سے غفلت ہو جاوے اوسوقت نفس عظیم نہ پیدا ہوگا- اور جو نفس صغیر بوجہ ضیق کے ہی وہ ان جملہ امور اور اسباب مین نفس عظیم وجعی کے برخلاف ہی **نفس طویل** وہ ہی جسمین زمانہ تحریک ہوا کا استنشاق اور ردود دونون مین طولانی ہوتا ہی اور فائدہ طول مدت سے یہ ہی کہ اتنی دیر مین قوت حیوانی ہواے کثیر مین بخوبی تصرف کرلے- بیشتر نفس عظیم سریع سے کوئی درد خواہ ضیق مانع ہوتا ہی- پس نفس طویل اوسوقت قائمقام اوسکے کیا جاتا ہی تاکہ مقدار محتاج الیہ ہواے کثیر کا استیفا کرلے اور جس غرض سے نفس عظیم سریع پیدا ہوتا وہ غرض اسی سے پوری ہو جاوے **نفس قصیر** نفس طویل کے مخالف ہے اور اگر اسکے ہمراہ تواتر بھی ہو سبب اوسکا درد آلۂ تنفس کا خواہ اعضاے متصلہ اعضاے تنفس کا ہوتا ہی اور اگر اسکے ہمراہ تفاوت ہو موت پر طبیعت غرغری کی دلیل ہوگا **نفس سریع** وہ ہی جسمین حرکت کا زمانہ کوتاہ ہو اور باوجودیکہ زمانہ کی حاجت برابر اچھی طرح ہوتی ہو- قصیر اور صغیر مین یہ بات نہین ہی سبب نفس سریع کا شدت حاجت کی ہی ایسی کہ نفس کی عظیم ہی بھی رفع حاجت نہین ہو سکتی یا اسوجہ سے کہ حاجت نفس عظیم سے زیادہ نفس کا بڑہنا چاہتی ہی- اور یا یہ وجہ ہی کہ نفس عظیم پیدا ہونیکا کوئی مانع پیدا ہوا ہی جیساکہ بیانمین نبض سریع کے گذر چکا اور یہ مانع اور حائل یا آلۂ تنفس مین پیدا ہوتا ہی یا قوت مین ضعف وغیرہ کی وجہ سے یہ مانع پیدا ہوتا ہی- کبھی سرعت دونون حرکت انبساطی اور انقباضی مین سے فقط ایک ہی مین زیادہ ہوتی ہی اور دوسری مین نہین ہوتی ہی اوسی سبب سے جسکا بیان نفس عظیم مین ہو چکا **نفس بطی** ضد ہی نفس سریع کا اور ضد اسباب

سریع سی پیدا ہوتا ہی۔ کبھی درد کے سبب سی بھی نفس بطی پیدا ہوتا ہی جسوقت عضو تنفس محتاج اس امر کا ہو کہ بنرمی و استراحت متحرک ہو
نفس متواتر وہ ہی کہ اوسمین اور جو نفس اوس سی پیشتر تھا بہت کم زمانہ ہو۔ منجملہ اسباب تواتر نفس کی حاجت کا شدید ہونا اسقدر
کہ عظیم اور سریع کے پیدا ہونے سے بھی پوری حاجت براری نہو سکی اسلیے کہ وہ حاجت یا تو اس سے زیادہ ہی کہ اگر نفس اسکا
سریع ہو جاے تو کامیابی حاصل ہو یا اس سبب سی کہ نفس عظیم اور سریع ہونے سے کوئی مانع اور حائل از قسم درد اور ورم
اور ضیق بوجہ مواد کثیرہ کے پیدا ہوا ہی۔ یا انضغاط اور انصباب قیح کا فضاے صدر پر پڑنے سے وہ مانع پیدا ہوا خواہ کوئی اور شئی
دوسری اسباب ضیق سے پیدا ہوئی۔ اس امر کا فرق آیندہ معلوم ہوگا کہ تواتر بسبب حاجت کے پیدا ہوا ہی یا بسبب درد وغیرہ کے
جو باب نفس عظیم مین مذکور ہوا۔ نفس متواتر برطبق شہادت بقراط تابع ہوتا ہی تضعیف ریہ کی اور ماندگی اعضاے تنفس اور ان اعضا کی
ماندگی کے جو متصل ریہ کے واقع ہین۔ **نفس بارد** موت قوت غریزی اور فرد ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی
دلالت اوسکی ہی کہ قلب کا مزاج حار مستحیل بارد کی طرف ہو گیا اور یہ امر بدترین علامات امراض حادہ مین ہی خصوصاً اگر ہمراہ
نفس بارد کے کسی قسم کی تری بھی ہو اوسوقت فنا اور تحلیل حرارت غریزی پر اسکے دلالت تمام ہو جاتی ہی **نفس منتن** جسکے
ہمراہ بوے بد آتی ہو یہ نفس اقسام بخر مین داخل ہی اور بخر کے جملہ اقسام اور اسمین یون تفرقہ کیا جاتا ہی کہ بخر کی بیماری مین کبھی
بدبو غیر حالت تنفس مین بھی آتی ہی اور نفس منتن کی بوے بد فقط حالت نفس مین آتی ہی اور اس نفس کی دلالت وجود اخلاط متعفنہ
پر ہوتی ہی جو اعضاے تنفس مثلاً قصبہ خواہ ریہ مین ہون جسوقت کہ اون اعضا مین کوئی خلط متعفن ہو جاے یا مدہ پڑ جاے

انتقالات نفس کا بیان جو انتقالات اور تبدلات نفس عظیم اور سریع اور نفس متواتر اور انکے اضداد مین ہوتے ہین اوسکا
بیان یہ ہی اوپر معلوم ہو چکا کہ حاجت جسوقت زیادہ ہوتی ہی اور کوئی حائل اور مانع بھی نہو نفس عظیم ہو جاتا ہی پھر اگر اس سے زیادہ
حاجت ہو سرعت بھی بڑھ جاتی ہی اور اس سے زیادہ حاجت مین تواتر بھی پیدا ہوتا ہی۔ پھر جب حاجت کمی کی طرف رجوع کرے یعنے صحت
پیدا ہو پہلے تواتر مین کمی ہوگی اوسکے بعد سرعت مین اوسکے بعد عظم نفس گھٹیگا اور اسی طرح جسقدر حائل اور مانع مین کمی ہوگی اوسی قدر
بشرط احتیاج گھٹنا بڑھنا اوصاف ثلثہ کا نفس مین پیدا ہوگا۔ جب طبیعت کو مقصود رجوع کرنا بطرف اوصاف ثلثہ کے اصالۃً خواہ
کمی موانع وغیرہ سے ہوتا ہی پہلے تفاوت کثیر نفس مین پایا جاتا ہی اوسکے بعد بطوء نفس اوسکے بعد نفس صغیر پیدا ہوتا ہی اس بیان سے
واضح ہوا کہ نفس صغیر کے وقت چونکہ طبیعت مائل بطرف صحت کے ہوتی ہی خروج طبیعت کا حالت اصلی اور طبعی سے بہ نسبت زمانہ بطی
ہونے نفس کے زیادہ ہوگا اور نفس متفاوت کے زمانہ مین حالت طبعی پر قیام طبیعت کا بہ نسبت زمانہ نفس صغیر اور بطی کے کم ہوگا
۔اسی طرح خروج طبیعت کا اعتدال سے اور پھر رجوع اوسکا اعتدال اور صحت کی طرف انبساط اور انقباض نفس سے بحسب
کمی بیشی حاجت جذب نسیم اور دفع بخار دخانی کے بھی تصور کرنا چاہیے۔ جسوقت سبب انبساط کا زیادہ مستدعی بیشی انبساط کا
ہوگا جو زمانہ کہ قبل زمانہ انبساط کے ہی وہ کم ہوگا۔ اور اگر سبب انقباض کا ایسا ہوگا زمانہ اوس سکون کا جو قبل از انقباض کے
تھا کوتاہ ہوگا۔ متتابع اور بہیم نفس کا ہونا کسی ورم گرم کا یا ضیق مجاری جو سدہ سے ہو اوسکا تابع ہوتا ہی **نفس متنخری**
یعنے جو نفس کہ بڑہاے بینی کو ہلا دیتا ہی اس سے دلالت سستی پر قوت کے ہوتی ہی یا انکہ ضیق شدید ذبحہ وغیرہ کے ہو خواہ مدہ
فراہم ہو رہا ہو یا مدہ کا انصباب یا کوئی اور خلط کا وجود ہو تب نفس متنخری پیدا ہوگا **بیان عام سوء تنفس کا** سوء

تنفس یعنے مجری طبعی سے نفس کا خارج ہونا عموما اونھین احوال مین ہوتا ہی جو احوال کہ حالت طبعی سے خارج ہون اور یہ احوال نفس کے تابع
اعراض صحت کے نہین ہوتے بلکہ اون اعراض مرض کی ہوتے ہین جو موجب سوء نفس کے ہین وہ اعراض جیسے عسر نفس اور تضاعف نفس
اور ضیق نفس اور انقطاع نفس اور انتصاب نفس۔ کبھی انواع سوء مزاج اور امتلاء مادہ اور سدد سے اور قرب اون ضواغط سے جن سے
ضیق پیدا ہوتی ہی اور اون اورام اور اوجاع سے جو مانع حرکت سے ہون اور قروح جو حجاب اور نواحی صدر مین ہون اور سقوط قوت
سی جو امراض ناکہ اور لاغری آور سے ہوئی ہو اور حمیات حادہ وبائیہ اور سموم مشروبہ ان سب امور مذکورہ سے سوء تنفس
عارض ہوتا ہی۔ پہر ایک سوء تنفس مادی اسی طرح عسر نفس مادی زیادہ ہوتا ہی بروقت چت لیٹنے کے اور اوسط درجہ کا ہوتا ہی
کروٹ لیٹنے سے اور سبک اور خفیف ہوتا ہی۔ انتصاب اور سیدہے کھڑے ہونے سے۔ جو خوانیق داخلی ہین اونمین چت
لیٹنا بالکل دشوار ہوتا ہی۔ **ضیق النفس** یہ ہی کہ جس ہوا مین نفس نے تصرف درآمد برآمد کا کیا ہی اوس ہوا کو اپنی حرکت مین تنگ
منفذ کے سوا کشادہ راہ نہ ملے ایسا اور اسقدر تنگ منفذ ہو کہ تھوڑی تھوڑی ہوا فقط اوسمین سما سکے۔ اسباب ضیق نفس کے یا اورام
ہین جو منافذ نفس مین پیدا ہون اور منافذ مذکورہ یہی حنجرہ اور قصبہ ریہ اور شعبہ ہاے قصبہ اور جو خلل اور باریک سوراخ ریہ کے
خلل مین اور جرم ریہ مین ہین۔ اور جو ورم ان اورام مین سے زیادہ صلب اور سخت ہوگا وہی ضیق نفس زیادہ پیدا کریگا (۲) اخلاط
کثیرہ عام اس سے کہ وہ اخلاط غلیظ ہون یا لزج یا مائی جو ریہ مین فراہم ہون (۳) کسی قسم کا انطباق جو انھین منافذ کو
عارض ہو کسی ایسے ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والے کے سبب سے جو ورم حار جگر یا معدہ یا طحال سے جو قریب اور مجاور اون
منافذ کے ہی (۴) یا اخلاط ایسے ہون جو فضا اور خالی جگہ مین آ جہر وغیرہ کے بھر جائین جسطرح وہ انفجار جو معدہ کے جوف
زیرین مین بھر کر مانع انبساط ہوتا ہی (۵) تکاثف اور سمٹنا جو کسی خشکی اور قبض برودت کی وجہ سے عارض ہوا اور یہ برد ریہ
اور حجاب کو پہونچا ہو (۶) یا کوئی سبب عصب حجابی مین پیدا ہو کر ضیق نفس پیدا کرے اور ایسی حالت کو عسر نفس کہنا اولی ہی (۷)
یا انجرہ دخانیہ ضیق اور تنگی مداخل نفس کے تنگ مقامات مین پیدا کرین (۸) یا اصل خلقت مین سینہ کی تنگی ہو اسوجہ سی جو اعضا نبط
نفس سی تعلق رکھتے ہین اونھین گنجایش پھیلنے اور حرکت کرنے کی نہ ملے (۹) کبھی ضیق نفس بسبب بحران کی ہوتا ہی اور بحران کی علامت
ضیق نفس اوسوقت ہی جب مواد مرض کے اوپر کیطرف رجوع کرین (۱۰) کبھی عسر نفس اور ضیق نفس بسبب سیلان مواد کے پیدا ہوتا ہی
جو اورام باطنہ سی منتقل ہو کر نواحی سر تک پہونچتے ہین اور ایسا ضیق نفس منذر اورام لیں گوشت کا ہی اگر اور علامات سلامت مرض کے
ہون خواہ دماغ کے ورم پر دلیل ہوگا اگر علامات صعوبت اور دشواری کے ہون **علامات** علامات اورام خناقیہ کی اوپر مذکور
ہو چکے۔ علامت اوس ورم کی جو خاص ریہ مین ہو درد کے ہمراہ گرانی ہوتی ہی اور جو ورم عضلات اور حجاب مین صدر کی ہوتا ہی
اوسکی علامت درد مین چبھن ہوتی ہی اور باطن کی طرف مائل ہوتا اور یہ دلالت قوی اور استوار تر ہی اور درد ظاہر کیطرف
ہونا علامت ضعیف تر ہی یا درد غضروفہاے ریہ مین اوسکی علامت وہ درد ہی جسمین تھوڑی سی کھجلی اور اندک ایذا ہو
اور بیشتر یہ درد کھانسی تک نوبت پہونچاتا ہے۔ اور اگر یہ اورام حارہ ہون اوسوقت تپ ہوگی۔ علامات اورام خناقی
کے مشہور ہین بروقت چت لیٹنے کے اونمین شدت ہوتی ہی۔ علامت اون اخلاط کی جو قصبہ ریہ مین ہون نفث اور شوق
طبیعت کا کھانسی کی طرف اور کھانسی سے نفع کا پیدا ہونا اور جو شئی قصبہ مین پھنسی ہوئی ہی قلیل کھانسی خواہ اندک خرخرہ سے

اوسکا اخراج پا جانا۔ اور اگر یہ اخلاط ریہ مین ہون تب بھی ایسی ہی کیفیت ہوگی مگر کھانسی مکان غائر سے یعنے دور سے اوٹھتی ہوئی معلوم ہوگی اور خرخرہ اوتنا ہی ہوگا جتنا بلغم وغیرہ برآمد ہوتا ہی۔ اور مقام نفث سے جدا ہوتا ہی۔ اور اگر وہ اخلاط فضاے مذکور مین ہون ایک قسم کا ثقل ایک جانب سے ریزان ہوگا بروقت تغیر وضع کے لیٹنے مین پھر اوسکے بعد نفث کا ظہور ہوگا اور اس حالت مین ضیق النفس کے ہمراہ سعال اور کھانسی نہوگی اتنی کہ معتد بہ ہو **نفس مختلف** نفس مین اختلاف اونھین اسباب سے ہوتا ہی جن اسباب سے تنفس مین اختلاف پیدا ہوتا ہی مثلاً ضعف اور عصیان آلہ وغیرہ اور یہ اختلاف نفس کا منتظم بھی ہوتا ہی اور غیر منتظم بھی ہوتا ہی **نفس متضاعف** اقسام نفس مختلف سی ہے اور یہ وہ نفس ہی جسکا انبساط دو حرکت سے تمام ہوتا ہی کہ اون دونون کے بیچ مین ایک دقفہ ہوتا ہی جیسے سانس لڑکے کی روتے وقت کہ اوسکے نفس مین فحم یعنے انقطاع انبساطی بروقت انبساط کے ہوتا ہے اور تعبر یعنے انقطاع انقباضی بروقت انقباض کے ہوتا ہی۔ سبب نفس متضاعف کا یا حرارت کثیرہ ہی اسقدر کہ مقدار ہواے مستنشق کے اوسکو ہرگز قناعت نہین ہی بلکہ ابتدا ہی سے زیادتی ہوا کی خواستگار ہی۔ یا ضعف آلات نفس جو معلوم ہوچکے کہ استراحت اور آرام نفس کی طرف محتاج کرتا ہی۔ یا سوء مزاج ایسا کہ بوجہ برودت کے قوت کو ساقط کرتا ہی خواہ خشکی اور صلابت آلہ تنفس مین پیدا کرتا ہی اور یہ سبب اکثر واقع ہوتا ہی یا درد آلات مذکورہ مین خواہ اعضاے قریبہ مین آلات تنفس کے خواہ ورم اونھین مقامات کا اور مجاورات کا ورم مثل حجاب اور جگر اور طحال کے مگر جگر کو بہ نسبت طحال کے مشارکت شدید ہے۔ یا کوئی مرض آلی جو بارہا مذکور ہوچکا سبب تضاعف نفس کا ہوتا ہی اور بیشتر مرض تشنج جو اسوقت موجود ہی خواہ آیندہ ہونیوالا ہے نفس متضاعف امراض حادہ اور حمیات حارہ مین علامت ردی ہی اور اگر بسبب برودت کے یہ نفس پیدا ہو تپ اسکو زائل کر دیتی ہی **نفس متنصف** وہ اسوجہ سے ہوتا ہی کہ آفت نصف حصہ مین ریہ کے ہو اور نصف صحیح اور سالم ہو اوسوقت نفس بھی آدھا سالم ہوتا ہی **نفس عسر** وہ اسوجہ سے ہوتا ہی کہ تصرف آلات نفس کا کسی ہوا مین شاق اور دشوار ہو عام اس سے کہ ضیق ہو یا نہو سبب اسمین آفات اعضاء نفس کے ہین جیسے اور اقسام بھی مذکور ہوے۔ بیشتر ایک لہیب اور شرارۂ ناری کی وجہ سے جو قلب پر غالب ہوتا ہی نفس عسر پیدا ہوتا ہی اور برودت ایسی جو قوت کو مردہ کر دے وہ بھی سبب اسکی ہوتی ہی یا مردہ نکرے مگر اور طرح سے ماؤف اور آفت رسیدہ کر دے جسطرح بروقت شرب طلا کے جو ایک قسم کی شراب ہی خواہ اور کسی سرد شے کے استعمال سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی اور کبھی کسی سدہ کی وجہ سے اور اکثر کسی خلط سے یہ نفس پیدا ہوتا ہی کبھی کسی سوء مزاج سے جو حجاب کو عارض ہو مثلاً برودت ہوا کی خواہ برودت کسی ضماد کی جو حجاب پر رکھا گیا ہو خواہ کوئی سبب نفس حجاب ہی کا باعث برودت کا ہو یا معدہ اور جگر کے سبب پر اوسی کے قریب ضماد مبرد بھی لگایا جاے اور برودت پیدا ہونے سے انبساط نفس کی جودت جاتی رہی اور نفس مذکور پیدا ہوا کبھی کسی سلہ کی سبب نفس مذکور پیدا ہوتا ہی کہ ریح مستنشق سلہ کی قریب محتبس ہو جاتی ہی اور اوسکی انفتاح اور کشودگی مین جہد بلیغ کی حاجت ہوتی ہی اور یہ کیفیت ضیق النفس کے مخالف ہی۔ کبھی دواے مسہل سے جب اسہال پیدا نہو یا حقنہ حادہ دیا جاے اور اجابت نہو اور اسی طرح اگر ذات الجنب کی فصد مقدار مطلوب کو نہ پہونچے یعنے پوری نہو تب بھی عسر نفس پیدا ہوتا ہی۔ ان سب اسباب کے علاوہ اور اسباب کو اوس مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے جہان ہم نے ضیق نفس کے بیان کا اخیر مقام لکھا ہی **انتصاب نفس** یہ وہ نفس ہی کہ بدون

سیدھے ہوکر بیٹھنے خواہ کھڑے ہونیکے پیدا نہیں ہوتا اور سیدھے ہونیکے علاوہ گردن دراز کرنا اور اسقدر گردان کو اوٹھانا کہ اوپر تک پہونچ جاسکے اسوجہ سے مجری نفس کا کشادہ ہوجاتا ہی اور ایسا مریض گردن جھکانے پر قادر نہین ہوتا اسلیے کہ نفس مین اوسکے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہی جسطرح ضیق نفس اوسوقت پیدا ہوتی ہی جبکہ گردن پیچھے کی طرف کھچ جاسے اسی طرح یہ شخص سینہ کو اور پشت کو بجانب خلف جھکا نہین سکتا۔ اور جسوقت یہ راستی اور سیدھا پن زائل ہوجاے خصوصًا اگر چت لیٹے اوسوقت اوسکو یہ بات پیدا ہوگی کہ اجزاء ریہ کے آپسمین چپیان اور منطبق ہوجائینگے پس مجاری نفس کے بند ہوجائینگے اسلیے کہ وہ مجاری دراصل ایسے شخص کے جسم مین مسدود ہوتے ہین اور اگر کشادگی اونمین ہی بھی اوسکو سیلان بعض اجزاء ریہ کا بعض پر باطل کردیتا ہی۔ کبھی یہ انسداد حمیات وغیرہ مین بسبب اون انجرہ کے عارض ہوتا ہی جو اونھین مقامات مین بھرے ہوے ہین اور رطوبات جو منغسل ہوکر وہان آگئے ہین اور کبھی بدون تپ کے دراصل ایسے اخلاط بھر جاتے ہین اور مجاری کو بند کردیتے ہین یا اورام موجب انسداد مجاری کے ہوتے ہین یا سبب عسر نفس کا یہ ہی کہ عضل مسترخی اور ڈھیلے ہوگئے ہین پس جب بجانب اسفل اوتر سکین گے سینہ اور پشت کی طرف نزول کرین گے اور ضغط پیدا ہوگا **طبائع مختلفہ کے نفس کا بیان** تمام کیفیات اربعہ اور احوال کے ذریعہ سے اختلاف نفس کا بیان سن اور عمر کی راہ سے صبیان کی یہ کیفیت ہی کہ وہ فضول دخانی کے اخراج کے زیادہ محتاج ہین اسلیے کہ ہضم کی قوت اونمین زیادہ ہی اور ہمیشہ رہتی ہی اور تطفیہ حرارت کی حاجت بھی اونمین کم نہین ہے اور قوت اونکی زیادہ نہین ہی اسلیے کہ ابھی وہ اپنے ابدان اور قوی کی حد کمال تک نہین پہونچی لہذا واجب ہی کہ اوسکی سانس مین سراعت اور تواتر دونون بشدت پاے جائین اور کسی قدر نفس عظیم بھی ہو جسکی زیادتی سرعت اور تواتر کے برابر نہو۔ جوان آدمی کا نفس عظیم ہوتا ہی مگر سرعت اور تواتر مین کم اسلیے کہ حاجت براری نفس عظیم سے ہوجاتی ہی۔ کہول یعنے وہ لوگ جنکا سن پینتیس ۳۵ برس سے ساٹھ برس تک ہی اونکا نفس عظیم اور تواتر اور سرعت مین کم ہوتا ہی مگر نہ اتنا کم جسقدر کہ مشائخ کے نفس مین کمی ہی مشائخ کا نفس صغیر تر اور زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اونہین وجوہ سے جو ظاہر ہین ہوتا ہے۔ **نفس ممتلی** غذا سے خواہ حمل سے یا آب استسقا سے خواہ اور چیزون سے نفس کا بڑھنا نفس صغیر پیدا کرتا ہی اسلیے کہ حجاب حاجز ان چیزون کے بڑھنے کے سبب سے مضغوط اور تنگی مین ہوتا ہی کہ حرکت باسط اور کشادہ نہین کرسکتا اور جب نفس ان لوگون کا صغیر ہوا ضرور ہے اگر قوت پوری ہو کہ متواتر اور سریع بھی ہوجاے اور اگر قوت مین کمی ہی فقط متواتر ہوگا **نفس مستحم** جو شخص آب گرم سے استحمام کرے اور نہاے اوسکا نفس بسبب حاجت اور نرمی آلہ تنفس کے عظیم ہوگا اور سریع متواتر بسبب حاجت کے ہوگا اور سرد پانی سے استحمام کرنے کی کیفیت بالعکس ہی کہ اونکی سانس صغیر اور بطی اور متفاوت ہوگی **نفس نائم** سونے والے کا نفس اگر قوت قوی ہو عظیم اور متفاوت ہوگا اوسی علت سے جو بیان حد نبض مین مذکور ہوچکی اور انقباض اوسکا بہ نسبت انبساط کے اعظم اور اسرع ہوگا اسلیے ہضم بروقت نوم کے زیادہ ہی **نفس وجع** جس شخص کے اعضاء سینہ مین درد ہو اوسکا نفس بموجب بیان بالا مائل بطرف صغر اور قصیر ہونے کے ہوگا اور کبھی متضاعف اور کبھی نفس عسر اور کبھی بطی ہوگا بشرطیکہ التہاب حرارت قلبیہ کا نہو اور متواتر نہو چنانچہ معلوم ہوچکا ہی۔ اور صغیر ہونا اور قصیر ہونا اس نفس کا بطوء سے زیادہ ہوگا اسلیے کہ ضرورت احتباس اور قلت انبساط کی زیادہ ہی بہ نسبت ضرورت بطوء کے اور ایذا ری انبساط کے بڑھ جاتے مین زیادہ بہ نسبت

سرعت کے بڑھ جانے کے ہی۔ پھر اگر قلب میں ایسے شخص کے التہاب پیدا ہو اور سخونت آجائے سرعت کے بدون چارہ نہوگا اگرچہ انتہا پہونچے۔ نفس اوس شخص کا جسکی سانس میں تنگی کسی سبب سے کبھی نہ پیدا ہوئی ہو اور اسی طرح صاحب ربو کا یہ دونوں اکثر اوقات محتاج اس امر کے ہیں کہ تلافی انبساط ضروری کی سرعت اور تواتر سے کریں لہذا انکا نفس صغیر ضیق متواتر ہوگا۔ نفس صاحب ربو کی کیفیت اوسی باب میں مشرح بیان کی گئی ہی **نفس اصحاب مدہ** اصحاب مدہ کبھی بہ تکلف بسط صدر پیدا کرتے ہیں جسکے ساتھ حرارت اور نفخہ بھی ہوتا ہے پس ایسے وقت عظم نفس اور موجبات قوت یعنے سرعت اور تواتر نہونگے اسلیے کہ مریض مذکور میں ضعف کی زیادتی ہی اور قوت اصحاب ذات الریہ اور اصحاب ربو میں باقی ہی **نفس اصحاب ذبحہ اور اختناق کا** انکے نفس میں انبساط عظیم ہوتا ہو جسکے ہمراہ تواتر اور سرعت بھی بسبب حاجت کے ہوتی ہی اور مادہ اندر کی طرف غائر اور سمایا ہوا ہوتا ہی اور نفخہ اونکی سانس میں نہیں ہوتا ہی **ربو یعنے دمہ کا بیان** دمہ ایک مرض پھیپھڑے کا ہی اس مرض کا بیمار مجبور ہوکر متواتر اور پے در پے سانس لیا کرتا ہی جسطرح کہ مخنوق یعنے گلو گرفتہ اور کمر دویدہ جسنے زیادہ مشقت کی ماندگی اوٹھائی ہوکر وہ بھی پے در پے سانس بناچاری لیتا ہے۔ دمہ کا مرض اگر پیرانہ سالی میں عارض ہو اوسکا زائل ہونا بہر معالجہ سے بعید معلوم ہوتا ہی اور نہ اسکے مادہ میں نضج پیدا ہوتا ہی مشائخ تو درکنار جوانوں کو اگر یہ مرض ہوجاوے دشواری زائل ہوتا ہی۔ اکثر اوقات چت لیٹنے کی حالت میں اس مرض کی زیادتی ہوتی ہی۔ یہ مرض امراض متطاولہ میں سے ہی جو زمانہ دراز تک رہتا ہی۔ اور باوجودیکہ زمانہ دراز تک رہتا ہی اسکی دوری اور نوائب بہت تیز اور باحدت ہوتے ہیں جسطرح صرع اور تشنج کے دورے اسی قسم کے ہیں (۱) کبھی اس خلط کی پیدائش ریہ کی برودت سے ہوتی ہی پس تھوڑا تھوڑا مرض شروع ہوتا ہی (۲) اور کبھی دمہ بسبب ایسے خلط کے پیدا ہوتا ہی جو ریہ میں نہیں ہوتی اور نہ شرائین میں ریہ کی بلکہ وہ خلط معدہ میں ہوتی ہی اور سر سے اوسکا انصباب بطرف معدہ کے ہوتا ہی (۳) خواہ جگر میں انصباب ان رطوبات کا ہوتا ہی (۴) یا اینکہ خود معدہ میں یہ رطوبات پیدا ہوتے ہیں (۵) کبھی دمہ کی آفت نفس ریہ میں ہوتی ہی اور عضو متصل بہ میں بسبب پر ہونے اخلاط غلیظ کے شرائین اور شعبہ ہاے کوچک اور وریدوں یعنے وہ چھوٹی چھوٹی رگیں جو شرائین سے لگی ہوئی ہیں اور بیشتر یہ آفت قصبہ ریہ میں اور کبھی غلظ ریہ میں اور جو مسامات خالی ریہ میں ہیں اونمیں یہ آفت ہوتی ہی۔ اور یہ رطوبات کبھی ان مقامات میں سر سے ریزش کرکے پہونچتے ہیں خصوصاً بلاد جنوبی میں اور جب بکثرت ہواے جنوبی چلے اور سواے سر کے اور مقامات سے بھی مندفع ہوکر ان مقامات میں آتے ہیں (۶) بُخر (یعنے دمہ کی وہ قسم جسکا مادہ شرائین میں ہو) جو بوقت اصعاد اور سانس چڑہنے کے پیدا ہو بسبب مزاحمت کرنے معدہ کے حجاب کی حرکت میں اور مزاحمت حجاب کی ریہ کی حرکت سے حادث ہوتا ہی (۷) اور کبھی جسوقت جگر پر برودت غالب ہو یا غلظ جگر میں پیدا ہو یہ کیفیت معین حدوث ربو ہوتی ہی۔ یہ اخلاط مذکورہ بالا کبھی اپنی کیفیت ردی سے موذی ہوتے ہیں اور کبھی کمیت اور کثرت مقدار سے ایذا دیتے ہیں (۸) کبھی دمہ کی ایک قسم شاذ اور نادر ریہ کی خشکی اور یبوست سے پیدا ہوتی ہی کہ بوجہ یبس کے ریہ کے اجزا سمٹ کر فراہم ہوجاتے ہیں (۹) کبھی ربو ساذج بلا مادہ ریہ کے برودت ساذجہ سے بھی پیدا ہوتا ہی (۱۰) کبھی بسبب آفت مبادی اعضاے نفس جیسے عصب اور نخاع اور دماغ کے یا نوازل جو انھیں مبادی سے بطرف اعضاے نفس کے ریزش کرتے ہیں مرض دمہ کا پیدا ہوتا ہی (۱۱) کبھی بسبب مشارکت اعضاے مجاورہ اور قریبہ اعضاے نفس کے دمہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ انبساط نفس نہیں ہونے پاتا ہی جیسے کہ معدہ ممتلی مزاحمت حجاب کی کرے

اور انبساط کو روکے (۱۲) کبھی بسبب کثرت بخار دخانی کے جو ریہ مین محتقن ہون خواہ والپس ہوکر ریہ مین آئے جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہے (۱۳)
کبھی بسبب ریح کے جو اعضاے نفس مین محتقن ہوکر نفس کی آمد برآمد کو مزاحم ہو جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہے (۱۴) کبھی بسبب صغیر اور کوتاہ
ہونے سینہ کے دمہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مقدار محتاج الیہ نفس کی سینہ مین وسعت نہین ہوتی اور یہ دمہ ایک خلقی مرض ہے اور نفس کی تنگی اس
صورت مین براہ خلقت ایسی ہوتی ہے جسطرح کہ غذا کے اوترنے مین تنگی بوجہ صغیر ہونے معدہ کے پیدا ہوتی ہے کبھی دمہ ایسا شدید ہوتا ہے
کہ نفس کو انتصاب کی نوبت پہونچتی ہے اور اکثر دمہ کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہوتا ہے علامات اگر سبب ربو کا وہ اخلاط اور رطوبات
ہون جو خاص قصبۂ ریہ مین ہین اوسوقت ضیق پہلے ہی سانس مین ہوگا اور سینے ہمراہ کھنکھار اور تجبر اور گھبراہٹ ہوگی اور ایک مادہ
ٹھہرا ہوا اور بوجھ سا محسوس ہوگا اور کسی قدر جو بسہولت نکلیگا ایسا معلوم ہوگا کہ نزدیک سے آتا ہے - اگر یہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہون
دمہ دفعۃً حادث ہوگا ورنہ تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ - اگر یہ اخلاط عروق خشنہ مین ہون جو اقسام قصبۂ ریہ کے ہین ہمیشہ اختلاف
اور روش نبض کی خفقانی رہیگی اور اکثر ایسا استحکام اس خفقان مین ہوگا جو مہلک ہے پس ہلاک کردیگا - اور اکثر نبض بیماران
ربو کی خفقانی ہوتی ہے - اگر یہ خلط خارج فضاے قصبۂ ریہ کے ہوگی کوئی خلط کیون نہو اوسوقت سعال اور کھانسی نہ ہوگی - اور
اگر دمہ بمشارکت مبادی اعضاے نفس کے ہوگا وہی دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہون گے - اور اگر بمشارکت اعضاے مجاورہ
اور قریبہ کا ہوگا اوسوقت دمہ کی زیادتی جب ہی ہوگی جب اون اعضاے مجاورہ کے مرض اور مادہ مین ہیجان پیدا ہو یا امتلا اون
اعضا مین واقع ہو - اگر نزلہ کی وجہ سے ہوگا حالات نزلہ سے اوس دمہ پر استدلال کیا جائیگا - اور اگر شگافتہ ہونے سے مدہ کے دفعۃً
اور ریزش سے اوسکی بطرف اعضاے نفس کے دمہ کا مرض پیدا ہوا ہوگا اوس ہی وجود ورم اور جملہ امور جو ورم کے شگافتہ ہونے سے حادث
ہوتے ہین اوس دمہ پر دلیل ہون گے - اگر بسبب یبس اور خشکی کے دمہ عارض ہوگا پیاس اور کھنکھار مین کچھ برآمد نہونا اس پر دلیل ہوگا
اگرچہ تھوڑا سا کف وغیرہ ایسے دمہ مین بھی بعد استعمال اشیاء مرطبہ اور تناول مرطبات کے برآمد ہوتا ہے اور اگر بسبب ریح کے دمہ عارض
ہوا ہوگا خفت اور سبکی اطراف صدر کی اور اختلاف ضیق النفس مین اشیاء نافخہ کے تناول کرنے سے اور اون اشیاء کے تناول سے
جو نفاخ نہین ہین اختلاف پیدا ہوتا ہے دلیل اس قسم کے دمہ پر ہوگی - اگر بردہ مزاج ریہ سے (جسطرح مشائخ کا حال ہے) دمہ
عارض ہوگا اوسکا عروض اندک اندک ابتدا مین ہوکر بہت مستحکم ہوجائیگا علاج ربو و ضیق النفس کا رطوبات کے جملہ اقسام سے
جو اصناف دمہ کے عارض ہون اون سب کا علاج عموماً یہی ہے کہ ریہ کے رطوبات کو نرمی اور اعتدال سے بسہولت فنا کردین - اگر
یہ معلوم ہو کہ آفت مرض بسبب کثرت مقدار رطوبت کے ہے اوسوقت استفراغ بدن کا بذریعہ مسہل کے ضرور کرنا چاہیے پس ادویہ
جو اسوقت مستعمل ہون اونکا ملطف اور منضج ہونا ضرور ہے اور تسخین شدید اون ادویہ مین نہونی چاہیے کہ جس سے تجفیف مادہ کی پیدا ہو
اور تغلیظ مادہ کی کردین اسی سبب سے اوائل اور متقدمین اطبا نے معجونہاے ربو مین افیون اور بھنگ کو اور بیروج کو
داخل کیا ہے ہان اگر غرض مطلوب منع کرنا کسی رقیق نزلہ کا انصباب سے ہو اوسوقت شرکت افیون وغیرہ کی جائز رکھی - اور افیون
وغیرہ سے تو زیادہ تغلیظ پیدا ہوتی ہے بلکہ لعاب اسبغول کے استعمال سے بچانا چاہیے لیکن اگر مشیت خدا سے ایسا اتفاق ہو کہ
مزاج مریض کا حار ہو اور دمہ یبوست سے پیدا ہوا ہو اسوقت اسبغول کا استعمال ناگزیر کرنا پڑے گا - اور چونکہ تجفیف اور
تغلیظ مادہ سے ضرر عظیم ہے لہذا واجب ہے کہ طبیب پابند ہو اون اجزا کے استعمال کا جن سے ترطیب مادہ اور انضاج پیدا ہو

اگر وہ مادہ غلیظ اور بالزوجت ہو اور مجرد تقطیع اور تلطیف پر اقتصار نکرے اسلیے کہ ہمیشہ درشتی کرنا تقطیع اور تلطیف مین اور عصیان مادہ یعنے
قبول نکرنا اثر دوا کا اسی وجہ سے جراحت ریہ کی نوبت پہونچتی ہو اور چونکہ ادرار سے بھی ایک قسم کی تجفیف پیدا ہوتی ہو لہذا جملہ مدرات
بحیثیت ادرار اس مرض مین مضر ہین کہ اخراج مادہ رقیق کا اونکے ذریعہ سے ہوتا ہو۔ پھر اگر ربو کے ہمراہ جگر مین تغلیظ محسوس ہو واجب ہے
کہ ادویۂ صدریہ مذکورۂ بالا کے ہمراہ مثل غافث اور افسنتین کے شریک کرین خواہ اور ایسی ہی ادویہ جو دونون امر کو جامع ہون
یعنے تغلیظ مادۂ ربو کو بھی دور کرے اور تغلیظ جگر کو بھی زائل کرے جیسے مجیٹھ اور زراوند۔ اور اگر وہ مریض جسکا علاج کیا جاتا ہے
صبی اور لڑکا شیرخوار ہو اوسکی دوا حبوب یا سفوف کی جیسی کہ ہوا سمین اوسکی مرضعہ کا دودھ بھی شریک کرنا چاہیے۔ لڑکونکو ادویہ
معتدلہ مثل رازیانہ تروتازہ ہمراہ شیر مرضعہ کے فقط کافی ہوتے ہین۔ نفیج مادہ ربو پر شوربا ے مرغ پیر کا بھی معین ہوتا ہی۔ منجملہ تدبیر
نافع کے یہ ہی کہ سینہ اور پسلیون کی مالش کیجاے کھرّی رومالون سے خصوصًا اگر ہمراہ دمہ کے نفس انتصاب بھی ہو اور یہ دلک یالیس بھی
اور درجۂ اعتدال سے نہ بڑھے اور روغن کے بدون دلک ہونا چاہیے ہان اگر خشک مالش سے اعیا اور ماندگی پیدا ہو اوسوقت
سواے سینہ کے اور مقامات مین روغن کے مالش کرنی چاہیے اور واجب ہی کہ اگر استعمال روغن کا صدر پر ہو بعض اوقات قیروطی
کا استعمال بھی ضرور ہی اور جب یہ دونون اجزا داخل کرین اوسوقت دلک شدید کرنا چاہیے۔ اگر مادہ ربو کا زیادہ ہو اوسوقت
تنقیہ مسہل سے کرنا لازم ہی اوس مسہل مین مثل تخم اڈنگن اور بسفائج اور قثاء الحمار اور شحم حنظل کے داخل کرین۔ منجملہ تدبیر نافع کے
اس مرض مین بعد تنقیہ اور قی کرانے کے آواز لگانا اور رفتہ رفتہ اوسے بلند کرنا ہی کہ آواز لگانے مین قوت زیادہ کرے اور دیر تک
لگاتا رہے مترجم باصطلاح موسیقی دانان ہند کے اسطرح آواز لگانے کو سرگم بھرنا کہتے ہین کہ کھرج سے ابتدا کرین اور منتہی درجہ کے
ارتفاع تک پہونچادین جو ارباب تجربہ کی راے مین اونیس۱۹ درجہ سے زیادہ قوت بشری سے ممکن نہین ہی اور اڑھائی سپتک پر تمام
ہوتی ہی یعنے کھرج سے تیسرے پنچم سر تک پس مراد شیخ کی بھی یہی ہو کہ بعد تنقیہ کے آواز لگانے کی عادت کرین اور رفتہ رفتہ ارتفاع آواز
اور سُرون کے اونچا کرنے مین اور سُر کے طولانی کرنے مین اور زور اور قوت سے آواز لگانے پر زیادہ کرنے مین کوشش کرین کہ اس
ریاضت سے بقیہ رطوبات سینہ اور شش کے باعتدال فنا پائینگے اور ضیق جاتا رہے گا متن منجملہ تدابیر کے استعمال قے کا
علے الاتصال ہی خصوصًا بعد کھلانے مولی کے خواہ پلانے چار درہم بورہ ارمنی اور پانچ اوقیہ شراب العسل کے اور یہ تدبیر اوسوقت
کرنی چاہیے جب مرض قوی ہوجاے اور صعوبت و دشواری پیدا ہو۔ خربق سپید بھی زیادہ نافع ہی اور امراض صدر مین بخوف
اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ اور اصوب یہ ہی کہ خربق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیکر مولی کے اندر پیوستہ کردین اور ایک
شبانہ روز اوسی مولی مین ان ٹکڑونکو رہنے دین بعد ازان مولی سے خربق کو نکال کر پھینک دین اور اوسی مولی کو تناول
کرین۔ ایضًا نمک اور رائی ہر واحد ایک درہم اور بورۂ ارمنی نصف درہم نطرون ایک دانق پانچ استار ماء العسل مین جسمین
مقدار شہد کی ایک اوقیہ ہو استعمال کرین۔ منجملہ تدابیر کے اس مرض مین طبیعت کا ہمیشہ نرم رکھنا اور تلیین طبع کے واسطے بیخ کرنب
مملح کا استعمال قبل از طعام کافی ہی اور طریخ عتیق جو ایک قسم مچھلی کی ہی اور عتیق سے مراد کہن سالہ ہی۔ اور شوربا ے مرغ پیر ہمراہ
لب قرطم اور آب لبلاب اور آب چقندر کے کہ یہ بھی تلیین طبیعت بخوبی کرے گا۔ اگر ان چند دن سے طبیعت نرم نہو ماء الشعیر مین
تھوڑی سی فربیون شریک کرکے خوب جوش دین تاکہ فربیون کی اصلاح ہو اور پھر اس ماء الشعیر کو تناول کرین۔ افتیمون بھی اس

مرض میں زیادہ نافع ہو پھر اگر افتیمون ڈال کر ماء العسل کو طیار کریں زیادہ نافع ہوگا اسی طرح اگر ماء العسل میں ایک مثقال سکنجبین داخل کر اسی طرح
جوشاندہ انجیر کلان اور فودنج اور سداب کہ پانی میں پختہ کرکے ماء العسل طیار کریں۔ ایضاً سکنجبین حلبہ ہمراہ انجیر کلان کے جسمین شہد بمقدار کثیر داخل
کیا جاوے اور غذا سے بہت پہلے استعمال کریں اور پھر بعد انحدار غذا کے دوبارہ استعمال کریں۔ اسی طرح طبیخ زوفا اور حلبہ کا ہے بارہاں
میں۔ منجملہ تدابیر کے اس مرض میں ریاضت ہے جو بتدریج شروع کی جاوے سے مزیت کی طرف آتی ہو تاکہ علاج بذریعہ ریاضت کے اگر قدریکی نہو
اختناق اونکے نفس میں نہ پیدا کرے اسلیے کہ ریاضت شدید ہوتی ہو تو کی بہ عنف کرتی ہو۔ غذا دینے کا وقت مناسب ادنکے لیے بعد
اوسی ریاضت کے ہو جو ہم نے بیان کی اور اونکی واسطے اچھی طرح پختہ کیا جاوے کہ اوسمین ذرا سی بھی خامی نرہے اور خمیر کے مصالح
سی خوشبودار ہو تتقل اونکا اون لطفا ستا ہے جنمین حب الرشاد اور زوفا اور بعد اونکے داخل ہو اور کسی قدر دسومت
بھی اونمین ہو۔ طعام میں اونکے چربیان ارنب اور ابل بیضے بارہ سنگھا کی اور آہو برہ کی خصوصاً ثعالب کی اور اس سے زیادہ ثعلب کا
اسلیے کہ ثعلب کا ریہ خاص اس مرض کی دوا ہی اگر اوسکو خشک کرکے اور میبکہ بوزن دو درہم پلایا جاوے۔ اسی طرح ساہی کا ریہ سگوشت
کے اقسام ان بیمارون کے واسطے پس مکہ ضحری جو نہری ہو اور آجامی نہو یعنے اوس پانی کے جو گندہ ہو نمین نیستان کے ہے جو میں فراہم ہوتا ہی
اور گوشت عصافیر اور حجل اور دراج کا اور شوربا مرغ کا بھی اونکو نافع ہو۔ شراب کے اقسام اور پینے میں جو شیرین ہو اور واسطے
اعانت کے اونمین ایسی اشیاء ملطفہ کا اضافہ کیا جاوے جنمین قوت جلا اور تلئین اور تسخین کی بدرجہ اعتدال ہو۔ واجب ہی کہ طعام
کے بعد سونے اور خواب کرنے میں اونکے فاصلہ رکہا جاوے خصوصاً ونکے سونے میں کہ سونا بعد طعام کے قبل از ہضم کے اضرار شیاء سے ہے
ایسے بیمارون کے واسطے۔ ہان اگر کسی سبب سے سستی اور ماندگی اور حرارت اونکو پہونچی ہو اوسوقت سو جانے میں اگرچہ بعد طعام کے
بھی ہو کیا مضائقہ ہی مگر قدرے قلیل ہونا چاہیے۔ اسی طرح مشروبات سے بھی بعد طعام کے احتیاط کریں اور دفعتہً زیادہ پانی سے
بھی سیراب نہولے پائیں بلکہ دفعہ دفعہ کرکے تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جاوے۔ منجملہ اونمین امور کے جن سے پرہیز کرنا لازم ہے حمام کرنا
خصوصاً طعام کے بعد کہ زیادہ مضر ہی۔ جو جو سبب از قسم فلک کے نفاخ ہیں اونسے بھی اجتناب کرنا واجب ہی اور کل مشروبات سے پانی ہو
خواہ شربت ہو طعام کے بعد اجتناب کریں۔ ادویہ مسہلہ قویہ جو اونکے لیے مناسب ہیں جیسے جاوشیر اور شحم حنظل کہ ہر واحد سے نصف
درہم ہمراہ ماء العسل کے۔ اور جندبیدستر ہمراہ اشق کے حب غاریقون کا استعمال ہر مہینہ میں دو مرتبہ واجب ہے جب کہ مرض
قوی ہو جاوے حب غاریقون کا نسخہ یہ ہی غاریقون تین جزو بیخ سوسن ایک جزو فراسیون ایک جزو نمک پانچ جزو ایارج فیقرا چار جزو
شحم حنظل اور انزروت ہر واحد ایک درہم مرکی ایک درہم سکنجبین میں گولیاں باندہ لیں مقدار شربت دو درہم۔ ایضاً شحم حنظل نصف مثقال
انیسون سدس مثقال پانی میں گولی باندھین اور بعد استعمال حقنہ کے ان گولیون کو استعمال کریں اور حقنہ ایک روز پہلے
کرانا چاہیے اور یہ حقنہ سادہ آب چقندر اور روغن کنجد اور بورق وغیرہ سے طیار کرنا چاہیے ایضاً شحم حنظل دو دانگ تخم انجرہ
ایک درہم افتیمون نصف درہم ماء العسل میں طیار کریں اور یہ مجموع شربت واحد ہو اسکو تناول کرکے تین گھنٹہ تک صبر کرکے
پھر تین اوقیہ ماء العسل خواہ ایک اوقیہ پلایا جاوے۔ ایضاً شحم حنظل اور شیح بالسویہ بورق نصف جزو بیخ سوسن ایک جزو جاوشیر
ایک جزو گولیان طیار کریں مقدار شربت ڈیڑہ درہم سے دو درہم تک اور بعد استعمال اس دوا کے ایک گھنٹہ تک صبر کریں اور
پھر بقدر نصف قوطولی کے ماء العسل تناول کریں۔ ایضاً خردل ایک مثقال نمک طعام نصف مثقال عصارہ قثاء الحمار

نصف مثقال آٹھ قرص ان سب اجزا کے طیار کرین اور ایک قرص ایک دن درمیان کرکے استعمال کرین بدرقہ ماء العسل کا ہی کہ اس سے طبیعت ملین ہوتی ہی اور بسہولت بلغم وغیرہ کا اخراج ہوجاتا ہی - اور ادویہ کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرتے رہین اور ایک ہی دوا پر ہمیشہ خوگر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ خوگر ہونے سے دوا کی طبیعت عادی ہوجاتی ہی اور اثر پذیر نہین ہوتی - اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیے کہ بعض ادویۂ مخصوصہ اور ابدان خاصہ مین ایک مناسبت ہوتی ہی اور یہ مناسبت بدون تجربہ کے معلوم نہین ہوتی پھر تجربہ سے اگر کسی دوا کے مناسبت کسی بدن سے معلوم ہوجاے پھر اوسوقت التزام اوسی دواے النفع کا لازم ہی - واجب ہی کہ جہت اور جانب ریزش مادہ کی بھی دریافت کیجاے پس اگر انصباب مادہ کا از جانب سر کے ہو سر کے علاج مین تدبیر ضروری ہی اور مناسب کرنی چاہیے کہ نزلہ کی آمد بند ہو اور تنقیہ بھی سر کا ہوجاے اوس خلط سے جو سر مین ہے - بشیتر مخدرات بھی سر کے ادویہ مین داخل ہوتے ہین اور طین ارمنی منع نوازل مین عجیب النفع ہی - مفردات ادویہ جیسے مرزنجوش اور دلیسقوریدوس اور جیسے زراوند مدحرج کہ ہر روز نصف درہم اسکا استعمال ہمراہ پانی کے کرین یا سکنجبین ہمراہ شراب کے اور ابہل اور جوز السرو - ایضاً فاشرشتین ساڑھے چار دانق ہمراہ ماء الاصول کے - ایضاً سرکہ مین تخم اوتنگن چند مرتبہ بھگو کر اور دو درہم تخم حرف جسپر روغن بادام شیرین چند قطرہ ٹپکایا ہو بیخ محبیٹھ نصف یا ربع درہم ہمراہ سکنجبین عنصلی کے نافع زیادہ ہی اور عنصل مشوی خصوصاً ہمراہ شہد کے اور زراوند مدحرج - ایضاً مطبوخ قنطوریون کا اور قنطوریون کی دونون صنف نافع ہین دونون حالتون مین کہ قنطوریون غلیظ بروقت حرکت کی اور زمانہ ابتدا مین اور قنطوریون دقیق بروقت سکون کے اور زمانہ آخر مرض مین اوسکو شہد کے ہمراہ لعوق بناکر استعمال کیا جاے اور فوتنجان اور شیح اور سوسن اور کمافیطوس اور جندبیدستر اور اذخر ایضاً علک الانباط تنہا خواہ ہمراہ قلیل مقدار عاقرقرحا کے اور بارزد اور جاوشیر قوی الاثر اور نافع ہی مگر جو ضرر عظیم عصب کو اوس سے پہونچتا ہی اوس سے بچاو کی تدبیر بھی ضرور ہے - دواء الکبریت شدید النفع ہی - ایضاً حرف اور سمسم تین درہم زوفاے خشک سات درہم مقدار شربت مشاہدہ حال مریض پر موقوف ہے - ایضاً سوکھے ہوے پھیپھڑے ثعلب کی پانچ عدد فودنج کوہی چار درہم تخم کرفس شادنج ہر واحد آٹھ درہم بزر البنج دو درہم اسی سے دواے مرکب طیار کرین - یا عصارہ بیخ عنصل کے ہموزن شہد خالص عمدہ لے کر کوئلے کی آنچ پر بستہ کرین اور استعمال کرین مقدار مین ایک بندقہ کے صبح اور شام دونون وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے - ایضاً جعدہ اور شیح ارمنی اور کمافیطوس اور جندبیدستر اور کندر اور زوفا ہر واحد ایکمثقال یہ دو مقدار شربت ہی یا بورق چار جزو فلفل سپید دو جزو انجدان تین جزو اشق دو جزو سکبینج مین لت کرکے بقدر باقلات کے تناول کرین تنہا خواہ ہمراہ ماء العسل کے - یا جندبیدستر اور زراوند اور اشق ہر واحد ایکمثقال فلفل دس حبہ رب انگور ملاکر بقدر باقلات کے ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین ایضاً فراسیون اور قسط اسیعہ سائلہ اور حب صنوبر ہر واحد ایک مثقال جعدہ اور جندبیدستر ہر واحد ایک مثقال فلفل سپید اور عصارۂ قثاء الحمار ہر واحد نصف مثقال شہد مین جمع کرین اور مقدار شربت بوزن باقلاۃ ماء العسل مسخن اور گرم شدہ کے ہمراہ - ایضاً خردل اور بورق ہر واحد دو جزو فوتنج نہری عصارۂ قثاء الحمار ہر واحد ایک جزو خل عنصل مین یکجا کرین اور بمقدار ایک سیر کے آب شہد خام کے ہمراہ تناول کرین نہار منھ خواہ شیح اور افسنتین اور سداب کو شہد سے معجون کرین خواہ جوشاندہ ان ادویہ کا ہمراہ شہد کے خواہ سلافہ ان اجزا کا شہد کے ساتھ اور ترکیب اول ہمراہ سکنجبین کے مستعمل ہی خواہ جوشاندہ فودنج کا ہمراہ دودھ کے اگر مزاج

مریض مین حرارت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ راسن اور آب راسن اس مرض مین شدید النفع ہی منجملہ ادویہ قویہ کی زرنیخ ہمراہ رتینانج کی ہی کہ اسکی گولیان ربو کے واسطے طیار کیجاتی ہین اور زرنیخ ہمراہ ماء العسل کے بھی مستعمل ہی اور کبریت ہمراہ بیضۂ نیمبرشت کے بھی مفید ہی۔ ادویہ جیدہ سی جو قریب باعتدال ہون یہ بھی دوا ہی کہ زیرہ سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ استعمال کیا جاے۔ اور یہ دوا نفس انتصاب کیواسطے زیادہ نافع ہی۔ ایضاً لعاب خردل ابیض کے ہموزن شہد پکا کر لعوق طیار کرین اور جب اختناق کی شدت ہو اور ضیق النفس کی زیادتی ہو اوسوقت بورق چار درہم اور دو درہم حرف کو چار اوقیہ ماء العسل مین ملا کر استعمال کرین کہ فوراً اوسی وقت نفع کریگا اور یہ دوا عرق النساء کو بھی نافع ہی۔ جو ادہان اور روغن ان مریضون کی ادویہ مین ٹپکاے جاتے ہین وہ جیسے روغن بادام شیرین اور روغن بادام تلخ اور روغن صنوبر۔ مروخات اور مالش کرنے مین روغن سوسن اور دہن الغار کہ اس سے سینہ کی تمریخ کیجاتی ہی اسی طرح روغن شبت کی بھی مالش۔ بخور اور دھونی مین ہرتال اور گندھک ہمراہ چربی گردہ گوسپند کے۔ ایضاً مر اور قسط اور سلیخہ اور زعفران اور زراوند۔ ایضاً میعہ سائلہ اور صبر سقوطری۔ ایضاً زرنیخ اور زراوند کو پیکر چربی مین گاے کی ملا کر گولیان بنائین اور ایک درہم کے وزن سے روزانہ دس روز تک دھونی لیا کرین دن رات مین تین مرتبہ۔ جو ربو اور ضیق النفس بسبب ابخرہ دخانیہ کے پیدا ہوا ہو اور وہ ابخرے قلب پر مستولی ہوتے ہون اور اون اخلاط سے ہون جو شرائین مین جاگزین ہین کبھی ایسے مرض مین فصد مفید ہوتی ہی مگر اولی یہ ہی کہ فصد بائین جانب کی کھولی جاے۔ اور جو قسم اسکی بسبب ریح کے پیدا ہوا ہو اوسکے معالجہ مین دو امر مقصود ہوتے ہین ایک یہ کہ تحلیل ریاح کی بآسانی ہو جاے اور یہ امر ملطفات معلومہ سے حاصل ہوتا ہی دوسرے تفتیح سدون کی تاکہ جو ریاح بسبب پڑ جانے سدون کے تحلیل سے عاصی ہین اونکے لیے منفذ اور راہ نکل جانے کی پیدا ہو۔ منجملہ اون ادویہ کے جو ایسے وقت نافع ہون تمریخ روغن ناردین کی ہی اور اسی طرح تمریخ روغن غار اور روغن سداب کی۔ ضماد با سے نافع سے شبت اور بابونہ اور مرزنجوش ان سب کو پختہ کر کے سینہ اور دونون پہلو کی تکمید کرین اور شربات مین سجرنیا اور امرد سیاد القصلی۔ ایضاً سکبینج اور جاوشیر ان دونون مین سے ہر ایک کی مقدار شربت ایک مثقال ہی جسکو چاہین استعمال کرین۔ جو ربو اور ضیق النفس بسبب نوازل کے پیدا ہوا ہو اوسکے معالجہ مین منع نوازل کی طرف زیادہ مشغول ہونا چاہیے اور جو مقدار ریزش سے نزلہ کی سینہ وغیرہ مین فراہم ہو چکی ہی اوسکے اخراج کی تدبیر بذریعۂ نفث کے کرنی چاہیے۔ جس قسم مین ضیق النفس کے مظنون یہ ہو کہ بسبب اعصاب کے پیدا ہوا ہی اور درحقیقت یہ ضیق النفس ایک قسم عسر النفس کی ہی اور سوء النفس کی۔ اور اقسام ضیق النفس مین یہ داخل نہین ہی پس اسکا علاج ہمنے باب سوء النفس مین لکھدیا۔ اور جو ربو بسبب یبس اور خشکی کے ہو اوسمین دودھ کا استعمال نافع ہے جیسے شیر خچر کا خواہ بکری کا دودھ اور عصارات اور ادہان بارد مرطبہ اور شراب رقیق مین پانی ملا ہوا اور مسخنات قوی کا ترک اسی طرح محللات اور مجففات سے پرہیز کرنا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی الغرض یہ سب امور نافع ہین ایسے بیمارون کو طلا ہاے مرطبہ اور مراہم اور مروخات جو نرمی اونکا استعمال ہو بھی نافع ہین۔ جو ضیق النفس بسبب حرارت کے پیدا ہوا ہو اور اوسکے ہمراہ التہاب بھی موجود ہوتا ہی اوسکے علاج مین مراہم مبردہ اور قیروطی ہاے مبردہ کا استعمال مفید ہی۔ اور یہ قسم بھی قسم سوء النفس کی ہی ضیق النفس اسکو نہ کہنا چاہیے۔ شراب بنفشہ مربی اور ماء الشعیر ایسے بیمارون کو نافع ہی۔ جو ربو برودت سے پیدا ہوا ہو اوسمین مسخنات کا استعمال مشروبات اور طلا مین مفید ہی۔

اور جوشاندۂ حلبہ ہمراہ زیت کے انکو نافع ہی علاج سوءِ تنفس کا جملہ اقسام سوءِ تنفس کا علاج اسطرح پر ہو کہ اگر سوءِ تنفس کے ہمراہ حرارت قلب کی بھی معلوم ہوتی ہو اودیہ مشروبہ اور طلا کرنے کی ادویہ سب مین باردہ ہون اونکا استعمال واجب ہی - اور اگر سبب سوءِ تنفس کا کثرت اون بخارات کی ہو جو قلب مین بادہ بخارات جو ریہ مین اور مقامات سے آکر بھرے ہون اوسوقت باسلیق کی فصد کھولنی چاہیے اور استفراغ بذریعۂ ماء الجبن کے جو سکنجبین اور ایارج فیقرا سے بنایا گیا ہو اور دلک دونون ہاتھ اور پاؤن کا کرنا چاہیے - اور اگر بسبب رطوبت رقیقہ کے سوءِ تنفس پیدا ہوا ہو ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ قوام رطوبت کا معتدل ہو جاوے بذریعۂ تغلیظ کی - اور اگر رطوبت معتدلہ سے یہ مرض پیدا ہوا اس وجہ سے کہ اگرچہ قوام مین اوسکے اعتدال ہی مگر مقدار اور کمیت مین کثرت ہی لہذا انسداد مجاری نفس کرتی ہی اوسوقت ایسی دوا جو اوسمین جلا کا اثر کرے استعمال کرنی چاہیے مثل حب صنوبر اور جوز اور زبیب کے - سوءِ تنفس کو آب بادروج بقدر ایک سکرجہ کے جسکو تلسی کہتے ہین بہت نافع ہی یا سداب کا پانی - اور اگر بسبب رطوبت غلیظہ کے یہ مرض پیدا ہوا اوسوقت ادویہ منقیہ مذکورہ جنمین جلا قوی ہی استعمال کرنی چاہئین جیسے عنصل اور زوفا وغیرہ اور باب ربو مین جن ادویہ کا ذکر ہو چکا ہی خواہ باب صدر مین مذکور ہو چکین اونکو یاد کرنا چاہیے - اگر انجرہ اور رطوبات مقامات دیگر سے آتے ہون اوسوقت علاج نزلہ اور تنقیہ سر کا واجب ہی لیکن اگر نزلہ ضعف جوہر دماغ سے ہو ایسا نزلہ لا علاج ہی (اور فقط تدبیر تقویت دماغ کی البتہ ہوسکتی ہی) اور جو نزلہ اور مقامات سے آتا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ جذب مادہ کا دوسری طرف کر دیا جاوے بعد فصد اور استفراغ کے اور سینہ کی تقویت پر توجہ کرنی زراوند اور سقوردیون اور اسطوخودوس - اور دیا قوزا سے سادہ اور مقوی ادویہ دیگر سے دونون قسم کی تقویت راس مین نافع ہین - اگر سوءِ تنفس بسبب اعصاب کے حادث ہو تقویت اعصاب کی کرنی چاہیے اور روح اعصاب کی تقویت کر دیجاوے اور انتعاش روح کر دینا لازم ہی روغنہاے خوشبو سے - اگر سوءِ تنفس ورم مری خواہ اوسی کے سوءِ مزاج سے حادث ہوا ہو اوسکا علاج باب مری کے امراض مین مذکور ہو چکا - اگر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہو معدہ کا تنقیہ اور اوسکی تقویت اوسی طریقہ سے جو باب معدہ مین مذکور ہوگی کرنی چاہیے - اور اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہو سنجرنیا اور امروسیا اور انقرویا سے علاج کرین اگر بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہو فانیذ ہمراہ شیر تازہ کے تناول کرایا جاوے نیز وہ ادویہ جو رافع یبوست کی اور امراض مین مذکور ہوئین - اور اگر ریاح کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو کمادات جو باب ربو مین مذکور ہوے اونکا استعمال کرنا چاہیے اور کمادات یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زعفران ادویۂ نافعہ سے ہی سوءِ تنفس کے واسطے اسلیے کہ تقویت آلات نفس کی کرتی ہی اور سانس کی آمد برآمد باسانی کرتی ہی علاج عسر نفس یہ بھی اسی قبیل سے ہی اگر رطوبت سبب عسر نفس کا ہو اوسوقت جالینوس اجازت دیتا ہی کہ دواے عنصل کو ماء العسل مین ملا کر ہر مہینہ مین دو مرتبہ استعمال کرین اور مقدار شربت کی ۳ قیراط ہی اور جس روز اس دوا کا استعمال ہو مریض کو چاہیے کہ نہ تکلم کرے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرے روز استعمال سے دو دن پہلے اور بعد کھانے دوا کے سات گھنٹہ کا زمانہ گذر کے روٹی ہمراہ شراب کے جو پانی ملی ہوئی کھلائی جاوے اور شب کو زردی بیضہ ہمراہ لب جز کے - اور صبح کو دوسرے دن چوزہ ہاے مرغ جو بہت چھوٹے چھوٹے ہون اونکا شوربا اور دوسرے روز کی شب کو بہلایا جاوے - پھر اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض کا نہو معجون الہی کا استعمال کرین اور دواے اندرو ماخس کا خصوصاً اگر مرض کا زمانہ طولانی ہو جاوے - پھر اگر سبب

احراث کا سر دی ہو ہر ہفتہ مین صابون اور بورق سے سر دھونیکا التزام کرین اور چھینکین زیادہ لیتے رہین اور رب توت سے غرغرہ کرین صبر اور
مرمکی ملاکر اور تدریج کی ریاضت پشت پر کرنی چاہیے اور پاؤن کی پنڈلیون کی بندش اوپر سے شروع کرکے نیچے تک باندھتے ہوئے چلے آئین اور
ادویہ منقیہ صدر از قسم لعوق اور حبوب کے جو اوپر مذکور ہوچکین اونکا استعمال کرین - ایک حب کا نسخہ یہ ہی شیح اور شاخہاے نرم سداب
کی اور حشیش افسنتین سب ہموزن لیکر بقدر دانہ نخود کے گولیان بنائین اور ہر روز دو گولیان ہمراہ سکنجبین خصوصًا سکنجبین عنصلی کی تناول کرین
ایضًا جند بید ستر اور شیح ہر واحد ایک جزو افسنتین اور کمون ہر واحد نصف جزو کو بقدر دانہ نخود کے گولیان طیار کرین - لعوق
کرنب بھی انکے واسطے عمدہ دوا ہے - ایضًا چونہ اوس جونک کا جو نیچے گھڑے پانی کے ہوتی ہی اور وہ چونہ اسطرح بنایا جاے کہ جونک
کو ایک کوزہ مین بند کرکے اسقدر سوختہ کرین کہ راکھ ہوکر سپید مثل چونہ کے ہوجاے اوسکو ہمراہ شہد کے ہر روز ایک ملعقہ جو بوزن
تین درہم کے ہوتا ہی تناول کرین - اسوقت یہ طریقہ علاج کے نافع ہین کہ مرض عسر نفس کا عصبی ہو - لیکن اگر حرارت سے ہو اوسوقت یہ قرص نافع ہوگا -
گلسرخ چھہ درہم بیخ سوسن چودہ درہم انبر باریس دو دو درہم لک ریوند چینی مصطگی عبازی عصارہ غافث عصارہ افسنتین سنبل انیسون رازیانہ
ہر واحد تین درہم زعفران نصف درہم تخم خیار اور قثا اور بطیخ اور کدو ہر واحد ایک درہم صمغ عربی کتیرا رب السوس ہر واحد
ایک درہم - واجب ہی کہ استفراغ اسطرح کیا جاے کہ اخلاط حارہ کا اخراج کردے - اگر بسبب ضعف عصب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو
خواہ کوئی اور آفت عصبی اسکا سبب ہو اوسوقت واجب ہی کہ تقویت روح عصب کی بمثل دواء المسک شیرین خواہ تریاق فاروق وغیرہ
سے کرین یا دہان حارہ سے جیسے روغن نرجس اور سوسن اور رازقی یعنے زنبق سپید یا وہ دہان جو مصالحہ ہاے گرم اور
خوشبو ہاے مصنوعی سے طیار ہوے ہون خواہ اطیاب جو ان روغنہاے مذکورہ سے طیار کیجائین روغن زعفران اور خود زعفران
بدرجۂ غایت نافع ہی - اگر سبب مرض کا کوئی چوٹ ہو جو منابت مین انھین اعصاب کے پہونچی ہو اوسکا علاج مناسب مقامات ورم
کے کرنا چاہیے

مقالہ دوسرا صوت کا بیان

آواز کا فاعل اور پیدا کرنے والے وہ عضل ہین جو حنجرہ کے نیچے واقع ہین اور
جسقدر حنجرہ کشادہ ہوگا اوسی قدر آواز پیدا ہوگی اور جسقدر ہواے مخرج یعنے نکالے ہوئی مدفع ہوگی اور قرع لہاۃ واقع ہوگا اوسی
قدر آواز مین کمی بیشی ہوگی - آلہ آواز کا وہ جسم جو شبیہ لسان المزمار کی ہی اور یہ آلہ پہلا ہی دراصل اور باقی آلات بمنزلہ بواعث
اور معینات کے ہین - باعث یعنے برانگیختہ کرنے والا مادہ صوت کا (یعنے اوس ہوا کا جو ریہ سے برآمد ہوتی ہے) حجاب اور
عضل صدر ہی اور مودی یعنے پہونچانے والا مادہ صوت کا ریہ ہی اور مادہ صوت کا وہ ہوا ہی جو حنجرہ کے نزدیک اگر اوسمین
تموج اور حرکت پیدا ہوتی ہی - جب آواز کے پیدائش کی یہ کیفیت ہی اب ضرور ہوا کہ جو آفت آواز مین پیدا ہوگی یا تو اسباب
فاعلی مین آواز کے ہوگی یا سبب برانگیختہ کرنے والی مادہ صوت کی یعنے حجاب اور عضل صدر کی ہوگی یہ آفت جو آواز مین پڑتی ہی
یا تو بطلان آواز ہوجاے خواہ نقصان آواز کی بلندی اور پستی مین خواہ تغیر اوسکی بحوحت یعنے گرفتگی مین یا باریکی مین
خواہ گرانی اور راور ثقل اور خشونت اور ارتعاش یعنے آواز مین تھرانا وغیرہ بس یہی آفات اور امراض آواز کے ہین - ہر ایک قسم ان
اسباب کی اپنا فعل اضرار کا یا تو سوء مزاج مفرد سے کرین گے خواہ سوء مزاج مادی خصوصًا کہ مادہ نزلہ سے جو حنجرہ کو عارض ہو یا
بسبب عارض ہونے انحلال فرد کے مثلا جراحت یا انقطاع یا ورم یا درد خواہ ضربہ اور سقطہ کہ جو حنجرہ کو عارض ہون - کبھی آفت
خاص حنجرہ مین ہوتی ہی - اور کبھی بشرکت مبدا قریب کے اعصاب وغیرہ سے جو اس عضل تک باریک اور لوگدار ہوکر پہونچتا ہے خواہ

بشرکت مبادی عصب کے ہوتی ہے مثل دماغ کے کبھی یہ آفت بسبب شرکت عضو قریب کے ہوتی ہے اعضاءِ غذا اور اعضاءِ نفس سے یا بشرکت اون اعضا کے جو دونون اعضاءِ مذکور کو محیط ہین جیسے فقرات کی گردن یا حنک سے ہوتی ہے اسلیے کہ تغیر حنک کا بطرف رطوبت خواہ یبوست اور خشونت کے کبھی آواز مین تغیر پیدا کردیتا ہے۔ اور اوسی قبیل لہات اور لوزتین کا قطع ہوجانا کہ ایسا آدمی جب آواز لگاتا ہے ایک دغدغہ قوی کا احساس کرتا ہے۔ جو خواہ مخواہ کھنکھارنے کی طرف بے تاب کردیتا ہے اور بیشتر ایسے آدمیون کی حلق ہر ایک چیخنے کے بعد بند ہوجاتی ہے - یا تغیر صوت مین بسبب کسی شئ ایذا دہندہ کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ تغیر آواز مین شدت سے حرارت اور برودت ریہ کی اور اوسی کی رطوبت خواہ سیلان قیح سے جو ریہ کی طرف ہو اور ورام سے پیدا ہوتا ہے یا سیلان نوازل جو ریہ کی طرف ہو اسی طرح یبوست سے ریہ کی تغیر آواز مین پیدا ہوتا ہے حرارت سے ریہ کی آواز کی مقدار عظیم ہوجاتی ہے اور برودت سے باریک اور چھوٹی پڑجاتی ہے اور خشونت آواز کی ریہ کی یبوست سے پیدا ہوتی ہے اور اوسوقت آواز آدمی کی مشابہ آواز کراکی یعنے کلنگ کی ہوجاتی ہے اور رطوبت سے ریہ کی بحوحت یعنے گرفتگی پیدا ہوتی ہے اور ملاست سے ریہ کی آواز معتدل اور املس ہوتی ہے جسوقت ریہ رطوبت سے بھر جاے اور قصبہ ریہ بھی رطوبت وغیرہ سے پاک ہو اوسوقت آدمی کو قدرت ہوگی کہ بلند آواز صفائی کے ساتھ لگا سکے اسلیے کہ بلندی اور صفائی آواز کی بقدر صاف ہونے ریہ اور حنجرہ کے ہوتی ہے اور پستی آواز کی اور ناصاف ہونا اسکی ضد مین ہوتا ہے۔ کبھی آواز اپنی گرانی اور سبکی مین بقدر کشادگی اور تنگی قصبۂ ریہ کے مختلف ہوتی ہے - جسوقت آفات مذکورہ اعضاے باعثہ صوت یعنے عضل مین اور اعصاب مودیہ مادہ صوت یعنے ریہ مین شدید ہون اور بالکل باطل ہوجائیگی اور یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ کلام کرنا بھی باطل ہوجاے اسلیے کہ کلام کرنا کبھی نفس معتدل سے بھی پورا ہوجاتا ہے مثلاً کسی شخص کی عصب راجع مین (برودت حاجت ہونے عصب مذکور کے لوہے سے) برودت پہونچ گئی تھی تو نصف آواز اوسکی جاتی رہی تھی اور ایک اور آدمی کے مرض خنازیر کے علاج مین ایک عصب دونون عصب راجعہ مین سے کٹ گیا تھا اوسکی بھی نصف آواز منقطع ہوگئی تھی - اگر آفت عضلہ منکوسہ مین ہو آواز مین بحوحت زیادہ ہوگی اور اگر آفت عضلہ محرکہ باسطہ مین ہوگی آواز خناقی ہوگی بلکہ اکثر اسی آفت سے مرض خناق پیدا ہوگا پھر اگر آفت عضلہ محرکہ قابضہ مین ہوگی صوت نفخی ہوجائے گی - اور جب اس عضلہ کا فعل باطل ہوجاے تو آواز بھی باطل ہوجائے گی - اگر اسی عضلہ مین استرخاے ناقص پیدا ہوگا اور حالت شبیہ رعشہ کی آواز مین کپکپی پیدا ہوگی - اور اگر رطوبت اسقدر ہو کہ ازخا پیدا کرے بحوحت صوت پیدا ہوگی - پس بحۃ الصوت جسوقت عارض ہو رطوبت سے عارض ہوگی اوسی رطوبت سے ہوگی کہ اگر اوسکی مقدار تھوڑی سی زیادہ ہوتی تو رعشہ اور تھرتھری آواز مین پیدا ہوتی اور اگر زیادہ کثرت اوسمین ہوتی آواز کو بالکل باطل کردیتی - کبھی بحۃ الصوت بسبب تعب آلات صوت کے عارض ہوتا ہے کہ اون آلات مین اشیا یعنے ماندگی خواہ ورم یا کھجاو اور نناو عارض ہو - بدترین اقسام بحۃ الصوت کی وہ قسم ہے کہ بعد طعام کے پیدا ہو - کبھی بسبب ایسی برودت کے جو خشونت پیدا کرے خواہ حرارت باقراط سے ایسی دونون برودت اور حرارت جو سوء مزاج پیدا کردین اور اسی طرح سہر اور بیداری مفرط اور اغذیہ مخشنہ جنسے خشونت پیدا ہو اونسے بھی بحۃ الصوت واقع ہوتا ہے - کبھی زیادہ چیخنے اور چلانے سے اور کھینچ آنے ایک تری کے بوجہ چلانے کے طبقہ غشیہ جو حلق اور حنجرہ مین ہے بحۃ الصوت عارض ہوتا ہے - بحوحت صوت جو مشائخ کو عارض ہوتی ہے پھر اوسکا ازالہ نہین ہوتا - اگر صیف شمالی یابس ہو اور خریف اوسکے بعد جنوبی مطیر آے بحوحت صوت کی اوسوقت کثرت ہوگی سودالی جسوقت ظاہر ہون اور نمایان ہوجائین اکثر اونھین اسباب سے ہون گے جن سے صلاح صوت ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بقیہ آدمی جو بناوٹ سے انکسار نہین کرتے بلکہ اونکی حالت شبیہ

بہ ضعفا اسی خشوع اور فروتنی کے لائق ہی اسلیے کہ قوت اونمین بہت کم ہوتی ہی اور تصرف سے ہوا کے کثیر مین بسبب ضعف کے عاجز ہوتے ہین وہ لوگ اپنے حنجرہ کو اسقدر تنگ کرتے ہین کہ بحۃ الصوت پیدا ہوتی ہی۔ ضعیف القوی آدمی اگر کوشش بھی کرے کہ اوسکا حنجرہ وسیع اور کشادہ ہوجاے اور اوسکی آواز ثقیل اور گران برآمد ہو ہرگز اس امر پر وہ قادر نہین ہوسکتا

علاج انقطاع صوت کا

اگر انقطاع صوت کا کسی سوء مزاج سے جو بعض عضل حنجرہ مین واقع ہو پیدا ہوا ہی خواہ کسی آفت سے اوسی عضلہ کی ہو اوسکا علاج اوسی طرح کرنا لازم ہی جو باب عضلہ مین مذکور ہی اور معلوم ہوچکا ہی۔ اور جو شخص ابتداے انقطاع صوت کا احساس کرے اوسپر واجب ہے کہ جلدی اوسکی تدبیر کرے قبل ازانکہ مرض مین زور آنے پاوے۔ چاہیے کہ زردی بیضہ کی بھنی ہوئی اور چکنائی سے چرب نیمگرم تناول کرے خواہ شیر تازہ دوشیدہ ان دونون سے بقدر ایک ملعقہ یعنے تین درم کے تناول کرے اور پانی سے تین روز تک اپنے کو بچاے اور حسو مین اوس شئی کو اختیار کرے جو اندر انار بیدانہ شیرین کے پختہ ہوجاتا ہے کہ اوسے کوٹ کر خاکستر گرم مین پختہ کرے اور جب نرم ہوجاے اوپر کا سخت چھلکا اوڈھیڑ کے اندر کی رطوبت کو چمچہ وغیرہ سے خوب ہلاے اور تھوڑا امار السکر ملاکر پی جاے۔ اگر انقطاع صوت رطوبت سے عضل قریب حنجرہ کے پیدا ہوا ہو یا حنجرہ مین ارخا بدرجہ نہایت پہونچکر موجب انقطاع صوت ہوا ہو اور درد اوس مقام پر نہو اور کدورت اور ثقل موجود ہو اوسوقت لازم ہی کہ انجیر خشک اور فودنج لے کر دونوکو پختہ کرے بعد ازان صمغ عربی کو اونکے سلاقہ سے اسقدر ملاے کہ شہد کے مانند گاڑھا اور غلیظ ہوجاے اور لعوق کے طور پر استعمال کرے یا مر اور زعفران کو دوشاب انگوری کے ہمراہ تناول کرے۔ یا زعفران ساڑھے تین درہم اور دو درہم مر اور رب السوس اور کندر ہر واحد ایک درہم کو رب عنب خواہ شہد کے ہمراہ استعمال کرے۔ یا زعفران ایک جزو اور حلتیت نصف جزو اور شہد تین جزو سب کو پکاے تاانکہ بستہ ہوجاے اور گولیان طیار کرکے ایک گولی ہر وقت زبان کے نیچے رکھے۔ لعوق کبریت بھی نافع ہی۔ چبانا شاخہاے نرم کرنب تازہ کا اور گھونٹ گھونٹ پینا اوسکے پانی کا تھوڑا تھوڑا کرکے زیادہ نافع ہی۔ اگر لعوق کرنب سے فائدہ نہو اوسپر تھوڑا سا حلتیت اور آرد کرسنہ اور حلبہ چھڑکنا چاہیے۔ کراث شامی اور نبطی اور بصل اور اوسی کا عصارہ اور ثوم اور پستہ اور انگور شیرین جاڑون کی فصل مین جو ہوتا ہی یہ بھی نافع ہی۔ ایضاً زنجبیل پروردہ جو نرم ہوگئی ہو اور پروردہ ہونے مین بدرجہ نہایت پہونچ گئی ہو اوسے اسقدر باریک کرکے کوفتہ کرین کہ مثل زردی بیضہ کے باریک ہوجاے اوسکے اوپر نصف وزن دار فلفل سرمہ سا باریک پسی ہوئی چھڑکین اور چہارم حصہ زعفران بھی ایسی ہی باریک اور ہموزن مجموع کے نشاستہ اور نبات گھولکر قوام معجون کا طیار کرین خواہ شہد بجاے نبات کے داخل کرین یہ دوا زیادہ تنقیۂ رطوبات کرتی ہی۔ منجملہ اغذیہ کے جو دونون عصب حنجرہ کی مقوی ہی جیسے اکارع خصوصاً گاے کے پاچہ کہ مریض انکو ہمراہ شہد کے خواہ شہد مین پختہ کرکے تناول کرے اور فقط پاچہ کی عصب کو کھلانا چاہیے۔ اگر انقطاع صوت بسبب یبوست کے خصوصاً بمشارکت مری کے پیدا ہوا ہو اور اوسکی علامت یہ ہی کہ ہمراہ بحوحت کے عظم صوت نہو بلکہ آواز چھوٹی اور حدت اور صفائی کے ساتھ کہ خشونت اور درد بھی ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ سوتے وقت تین درہم روغن بنفشہ ہمراہ شکر طبرزد کے تناول کرے۔ لعاب اسبغول ہمراہ شربت شکر کے بھی مفید ہی۔ غذائین جو تر ہین اور شوربا چوزہاے مرغ بطور یخنی کے اور شوربا بالبقول معلومہ کا۔ الحب انقطاع صوت کے واسطے ہر طرح سود مند ہی رطوبت سے یہ مرض پیدا ہو خواہ یبوست سے اور دواے انجیر جو فودنج سے بنائی گئی ہو بھی نافع ہی۔ چت لیٹنا ضعف صوت اور بحۃ الصوت

کے واسطے نافع ہی **علاج بحۃ الصوت و خشونت** کا اسباب بحۃ الصوت کی ابھی مذکور ہو چلے ہین اب اوسکا علاج بیان کیا جاتا ہے۔ جسکی
آواز گرفتہ ہو اور پڑ جاے اوس پر واجب ہی کہ ہر ایک ترش اور مالح خشن اور حریف یعنے تیز چیز سے پرہیز کرے اور اگر ان اشیا کے
ذریعہ سے علاج مرض کا قصد ہو لازم ہی کہ ادویہ لینہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرے۔ اگر بحۃ الصوت زیادہ چیخنے اور چلانے کی
وجہ سے پیدا ہوا ہو انجیر اور نعنع اور میبران اجزا سہ گانہ کو ہموزن لے کر میفختج مین ملاے۔ اور حسو کے طور پر لباب گندم کا اور کشک
شعیر اور روغن بادام کو استعمال کرے۔ اور طلاء یعنے پوزۂ انگور بھی نافع ہی اور جو ادویہ انقطاع صوت کے باب مین مذکور
ہوئی ہین وہ بھی مفید ہین خصوصًا دواے حلتیت ہمراہ زعفران کے۔ اگر اوسوقت حرارت ہو پس شوربا سرمق اور خبازی کا
اور ماء الشعیر اور تخم خیار نشاستہ اور بادام۔ اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہوا ہو دواے حلتیت اور زعفران مذکور بھی نافع ہے
اور یہ دوا کہ رائی کو بریان کرکے تین جزو اور فلفل ایک جزو مرمکی اور لبنی (بضم لام جسکو میعۂ سائلہ کہتے ہین) اور قسط ہر واحد چار جزو
ان سبکی گولیان بناکر زبان کے نیچے رکھے۔ یا مرمکی دو درہم اور لبان دس درہم طلاء مذکور مین جمع کرے۔ اور اگر چلانے اور تعب سے
آواز گرفتہ ہو گئی ہو حمام سے جملہ اقسام اعیا اور ماندگی کو نفع ہوتا ہی۔ اور اغذیہ مرخیہ اور مغریہ جیسے دودھ اور زردی بیضۂ
نیمبرشت بے نمک اور اطریہ اور احساء معروفہ اور شوربا ے سرمق اور خبازی اور جو چیزین مشابہ اسکے ہین اور حبوب
جو نشاستہ اور کثیرا اور رب السوس اور صمغ عربی سے طیار کیجائین اور حبوب لینہ اور سفنجہ کہ اگر ورم کے مثل کوئی شئی ہو
ان حبوب سے تحلیل پا جائیگا۔ اسی طرح غرغرہ اور لعوقات لینہ۔ منجملہ اوسکے وہ دوا ہی جس سے خوانیق حارہ کا علاج کیا جاتا ہی اسیطرح
وہ احساجنمین تغریہ کے ہمراہ جلا بھی ہو اور لذیذ ہو جیسے وہ ستو جو آرد باقلا اور تخم کتان سے بنائین ان سب سے زیادہ قوی صمغ بطم یعنے
بُن کا گوند۔ واجب ہی ایسے مریض پر کہ شراب کو قطعًا ترک کرے خصوصًا ابتداے مرض مین۔ اور اگر ورم ہو اور پھر وہ ورم جب
اوبھرے یا ٹوٹ جاے شراب شیرین کا پینا جائز ہی۔ مولی پختہ کی ہوئی اور مری بھی اونکو نافع ہی۔ اگر رطوبت سے یہ مرض ہو پس
اول ادویۂ مجفّفہ مذکورہ کا استعمال انقطاع صوت مین ضرور ہی اور یہ سب ادویہ اس مرض کو نافع ہین۔ احساجو آرد باقلا اور
تخم کتان سے بناے جائین اور اوسمین آرد کرسنہ بھی داخل ہو نافع ہی اور خود آرد کرسنہ اس مرض مین نافع ہی۔ اسی طرح وہ ادویہ
جو درجہ اولی مین جلا کے ہین۔ اسی طرح اطریہ اور لبن پھر اوسکے بعد گھی اور دوشاب انگور اور اصل السوس اور رب السوس پھر اوسکے بعد
باقلا ہمراہ شہد کے اور طبیخ انجیر کے ساتھ اوسکے بعد مُر اور عنصل اور جو ادویہ قائمقام ہین ان دونون کے۔ اور اگر یہ رطوبت بسبب نوازل
کے ہو مریض کو خشخاش اور رب خشخاش دیا جاے۔ خشونت آواز اور کدورت کو اوسکی کباب کا چبانا صاف کردیتا ہی۔ بحوحت
صوت کی دور کرنے والی یہ بھی دوا ہی کہ آب انار شیرین کو جوش دین اور روغن بنفشہ اوسپر ٹپکا کر قوام درست کرین **ادویہ جو**
آواز کی ملاست کی حفاظت کرین جو دوا کہ آواز کی ملاست اور چکنا پن کو محفوظ رکھین جیسے باقلا اور حب صنوبر اور زبیب
اور انجیر اور صمغ اور حلبہ اور تخم کتان اور خرما اور اصل السوس اور بادام خصوصًا بادام تلخ اور قصب السکر اور سپستان اور شراب
العسل ہمراہ میفختج کے جو آئیندہ مذکور ہوتی ہی۔ منجملہ ادویۂ حارہ کے مر اور حلتیت اور فلفل اور بارزد اور لبان علک البطم فو
تنج ریتانج اور لبنی عنصل اگر حرارت اور یبس سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور اصول جاوشیر۔ ادویۂ باردہ سے حب القثا اور حب القرع
اور نشاستہ کثیرا اور صمغ عربی اور لعاب اسبغول اور جلاب رب السوس۔ اور زردی بیضہ کی نہایت لائق مادہ ہی واسطے مرکب کرنے

ان ادویہ کی یعنے ہر ایک دوا کو اس قسم مین بحۃ الصوت کی زردی بیضہ سے لت کر کے طیار کرین اسیطرح شیر دوشیدہ تازہ **صوت خشن کا علاج** خشونت آواز مین برودت سے بھی پیدا ہوتی ہی اور تو تر اور کھچنے سے عضل صوت کے اور ایک حالت جو مثل تشنج کے ہی عضل صوت مین پڑتی ہی اور اس سے بھی کہ رطوبت عضل مذکور کی خشک ہو جاوے اور کثرت ترنم سے اور قطع لہات کے بعد اندمال سے جو خشکی پیدا ہوتی ہی اوس سے بھی اور جماع سے بھی خشونت صوت پیدا ہوتی ہی۔ علاج اوسکا پرہیز کرنا اون اشیا سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا یعنے ترش اور تیز اور ترنم کا ترک کرنا اور ملینات جو باب بحوحت مین مذکور ہو چکے اونکا استعمال اور انجیر تر و تازہ اور خشک اور زبیب خصوصاً کہ روغن بادام مین بھگویا ہو زیادہ نافع ہی اور نفع عظیم پیدا کرتا ہی۔ جو خشونت کہ لہات کے قطع سے عارض ہو پس تجویز صائب یہ ہی کہ عقید عنب یعنے رب انگور کو پختہ کر کے ہموزن اوسکے شہد ملائین اور دونون کو اسقدر پختہ کرین کہ رغوہ یعنے کف بر آمد ہونے لگے اوسکے بعد آب گرم ملا کر اوس سے غرغرہ کرین اور مریض کو اسکا پلانا بھی ضرور ہی پرانا رب انگور تازہ سے عمدہ ہی **صوت قصیر کا بیان** کمی آواز کا سبب نفس کا قصیر ہوتا ہی۔ اور واجب ہی کہ تطویل نفس کی اگر کرنی منظور ہو بتدریج اور رفتہ رفتہ کرین اسطرح کہ پہلے عادت حصر نفس کی کرین اور پھر بتدریج ریاضت کو بڑھاتے بڑھاتے اوتار چڑھاو کو آواز کی اوسکی بلندی اور پستی یعنے سرونکے نشیب و فراز مین جسکو سرگم کہتے ہین آخری درجہ تک پہونچائین اور احصار یعنے دوڑانا آواز کا ایک سُر سے دوسرے سُر تک اسمین بھی تدریج اور آہستگی کو ملحوظ رکھین اسلیے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے مترجم بسبب اسکے کہ روانی اور چل پھر آواز کی بذریعہ مینڈ اور گمک خواہ دیگر طرف کے یہ سب محتاج اسی کے ہین کہ ایک سُر دیر تک قائم رہی اور فوراً اوتار چڑھاو جسکو چھوٹ کہتے ہین بدون قوت شدید اور مشاقی تام کے بڑی بڑی کنلاوتون سے بھی نہین ہو سکتا چہ جا کہ مریض قصیر النفس علتن حمام حار مین دیر تک ٹھہرنا بھی ایسے شخص کو واجب ہی اور جملہ ایسے مقامات مین درنگ کرنا اور ٹھہرنا جہان کہ سانس جلد چلے اور زیادہ سانس لینے کی وہان ضرورت ہو اور یہ بھی واجب ہی کہ ایسا مریض حبس نفس کی بھی خوگری کرے اور یہ جملہ امور مذکورہ بالا کو برابر کیا کرے اور ریاضت بھی کرے اور استحمام کرے اور حمام سے نکلنے کے بعد شراب کا استعمال کرے اسلیے کہ شراب سے روح کو زیادہ غذا ملتی ہی اسی طرح بعد طعام کے بھی شراب کا استعمال کرے اور لازم ہی کہ بمقدار کثیر شراب کی ایک ہی سانس مین پیجاے۔ لوم بھی ان لوگون کو نافع ہی **صوت غلیظ** کبھی اسباب بحۃ الصوت جو مرخی اور کشادہ کرنے والے مجاری کے ہون اور اسی طرح زیادہ چیخنے اور چلانے سے آواز بھاری اور غلیظ ہو جاتی ہی اور اس مرض کا علاج صعب اور دشوار ہی۔ جو لوگ تو ہنی اور سنیائی روشن چوکی الغوزہ وغیرہ جنکے بجانے مین پھونکنے کی ضرورت ہی اور وہ لوگ ایسے ہی باجے بجانیکی مزاولت اور مشق رکھتے ہین اونکی آواز بھی غلیظ اور گندہ ہو جاتی ہی اسلیے کہ اونکی سانس منقطع ہو جاتی ہی اور احتباس اوسکا ریہ مین ہو کر احتباس مجاری پیدا کرتا ہی **صوت دقیق** باریک آواز گندہ اور غلیظ آواز کی ضد ہی۔ اور اسباب اسکی ضد اسباب صوت غلیظ کے ہین جیسے بیداری اور ماندگی اور ترنم خصوصاً بعد طعام کے اور ریاضت ایسی جو تعب پیدا کرے اور استفراغات علاج اوسکا یہ ہی کہ آواز لگانی موقوف کر دے اور ریاضت معتدل کا جو خشونت آواز کی پیدا کرے التزام کرے اور غذا ہاے معتدل اور حمام ہر صبح کو اختیار کرے اور قوابض اور مجففات کو قطعاً ترک کرے اور باہ یعنے زیادہ مجامعت سے احتراز کرے **صوت مظلم** اور مکدر یہ آواز ہی جو مشابہ آواز قلبی اور سینہ کے ہو جب ٹھونک کر اوسے بجائین۔ سبب اس آواز کا رطوبت غلیظ ہی جسمین زیادہ غلیظ ہوا اور ریاضت اور مصارعت یعنے کشتی لڑنا اسمین مفید ہی اور آواز کو بند رکھنا خواہ تھکانا اور دلک یا لبس خرقہ ہاے کتان سے اور حمام مین داخل ہونا

اور غذا ہاے ملطفہ جو تقطیع پیدا کرین جیسے کہ سمک ملح اور شراب کہنہ کا پینا صوت مرتعش جس شخص کی آواز مین رعشہ ہو اوسے اجازت اس امر کی دیجاے کہ ہرگز نہ چیخے اور نہ چلاے اور بلند آواز سے نہ بولے پورے ایک مہینہ تک نہ بولے اور کلام کرنے مین بھی کمی کرے جہان تک ممکن ہو اور ضحک اور ہنسی کو ترک کردے اور حرکت اور ڈورنا اور بلند جگہہ پر چڑھنا اور اوترنا اور غضب اور دونون ہاتھ کو پھیلانے اور وبماز کرنے سے باز رکھنا بلکہ اونکو آرام دینا حرکت اور پھیلانے وغیرہ سے جسقدر ممکن ہو بعد ازان چت لیٹنے کو اختیار کرے اور بہ تکلف اوس سے کلام کرایا جاے اور بولنے کے وقت اوسکے سینہ پر بوجھ کسی وزنی شے مثل سیسہ کے اختیار رکھا ہو کہ اوسکی برداشت کرسکے - افضل اغذیہ ایسے شخص کے واسطے وہی غذا ہی جو اوسکے دونون پہلو کو قوت دے اور وہ غذا عضل اور اکارع ہے و نیز جس غذا مین تغریہ اور قبض ہو اختیار کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا سعال اور نفث الدم کا بیان

سعال یعنے کھانسی ایک حرکت ہے منجملہ اون حرکات کے جنکے ذریعہ سے طبیعت ایذا کو کسی عضو سے دفع کرتی ہی اور کھانسی کی حرکت سے ایذاے ریہ اور اعضاے متصل بریہ اور اعضاے مشارک کی ایذا دفع ہوتی ہی جسطرح عطاس اور چھینک سے دماغ کی ایذا دفع ہوتی ہی - کھانسی کی حرکت انبساط اور انقباض سے صدر کے اور حرکت سے حجاب کی تمام ہوتی ہی - کھانسی یا کسی سبب خاص سے جو ریہ مین ہو اوٹھتی ہی - یا بر سبیل مشارکت کھانسی پیدا ہوتی ہی - اور سبب موجب سعال کا یا بادی ہی یا واصل ہی یا سابق - اسباب بادیہ سعال کے سینہ کو ماؤف کردیتے ہین مزاج مین اور ہیئت مین جیسے کوئی برودت خارجی جو ریہ اور اون عضلات ریہ کو پہونچے جو سینہ مین ہین خواہ اور اعضا کو برودت پہونچے اوس ہوا سے جسکا استنشاق ہوا ہی یا آب سرد کے پینے سے خواہ اور کسی دوا یا غذا کی برودت پہونچے اوسوقت طبیعت اس برودت کی دفع کرنے کے واسطے متحرک ہو اور دفع موذی پر آمادہ ہو خواہ اور شے ان اسباب بادیہ سے اونھین اعضا تک پہونچکر اونمین خشونت پیدا کرے یا کوئی شے یبوست پیدا کرنے والی یا خشونت پیدا کرنے والی جیسے دخان اور غبار خواہ ذائقہ کسی غذاے ترش اور تیز کا یا کوئی شے غریب نادر جو اوس مجری مین پڑ جاے کہ سواے نفس کے اور کسی چیز کے پڑ جانے کو وہ مجری قبول نہین کرتا ہی جیسے کہ وہ کھانسی جو طعام خواہ پانی کے پڑ جانے سے اوسی مجری مین اوٹھتی ہی جسوقت آدمی غافل ہو خواہ کلام کرنے مین مشغول ہو اور لوالہ اوسی مجری مین اوتر جاے - اسباب واصلہ کھانسی کے جیسے وہ اسباب بدنی جو سخن ہین مزاج ریہ وغیرہ کے خواہ برودت پیدا کرنے والے ہین یا مرطب ہین یا مجفف اور وہ اسباب بلا مادہ ہون خواہ مادی ہون دموی ہون یا صفراوی یا بلغمی رقیق ہون یا غلیظ یا سوداوی ہون مگر سوداوی اسباب کا مورث سعال ہونا کمتر ہی - یہ مادہ اوپر سے ریزش کرتا ہوا اسلیے کہ جبتک یہ مادہ منصبہ قصبہ ریہ پر پھسلتا رہیگا جیسے کوئی شے اوترتی ہوئی اوپر سے دیوار کے پھسلتی ہوئی پر آتی ہی - شدید کھانسی پیدا نکرے گی ہان جب غضاے قصبہ پر ریزش کریگی اوسوقت کھانسی کا ہیجان ہوگا اور اسی طرح جب اس مادہ مین لذع ہوگا اور اسی طرح جب یہ مادہ ریہ مین جاکر ٹھہر جائیگا اور طبیعت اوس مادہ کے دفع کرنے کا ارادہ کرے گی - یا اینکہ یہ مادہ معدہ اور جگر سے خواہ اور اعضا سے اعضاء صدر کی طرف اونھین اعضاے مذکورہ بالا کے ریزش کر رہا ہو خواہ اونھین اعضا مین تولد ایسے مادہ کا ہوا ہو - کبھی بسبب انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کے اور بسبب اورام اور شدد کے جو مجاب مین پیدا ہون خواہ ریہ مین یا حلقوم خواہ اور مواضع قابل مواد مذکورہ کے اور نیز آفات سے ریہ کے اور حجاب حاجز کے جو درمیان قلب اور ریہ کے حاجز ہی بھی کھانسی پیدا ہوتی ہی - اسباب سابقہ جیسے امتلا اور تقدم اسباب بدنیہ کا واسطے اسباب واصلۂ مذکورہ کے - جو کھانسی مشارکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اوسکی مثال یہ ہی جیسے کہ مشارکت ورم جگر کی

خواہ کسی اور آفت سے جگر کی پیدا ہو یا مری کے ورم وغیرہ سے یا فم معدہ کے ورم وغیرہ سے خواہ ورم سے پستان کے- یا وہ کھانسی جو تمام بدنکی بشارکت سے پیدا ہو جو حمیات مین ہوتی ہی خصوصًا ہمراہ حمی محرقہ کے یا حمی یوم تعبی خواہ اور حمیات یا حمیات وبائی کے خواہ بمشارکت ساری بدنکی بغیر حمیات مین کھانسی پیدا ہو- کھانسی کے بعض اقسام خشک ہوتے ہین اور بعض قسم تر ہوتی ہی خشک کھانسی وہ ہی کہ اوسمین کوئی شئی برآمد نہین ہوتی ہی ایسی کھانسی سوء مزاج حار خواہ بارد خواہ یابس مفرد سے ہوتی ہی- اور کبھی خشک کھانسی ابتداے اورام حارہ مین سینہ کی اطراف کی پیدا ہوتی ہی تاآنیکہ نضج پیدا ہو- کبھی ہمراہ ورم صلب کے خشک کھانسی بہت سخت ہوتی ہی- کبھی اورام جگر اور اطراف سعالیق کے اورام مین اور بعض اوقات اورام طحال مین بھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہی- کبھی وہ مدّہ جس نے فضاء سینہ کو بھر دیا ہو اور کھانسی کے ذریعہ سے دفع نہوتا ہو بھی سوکھی کھانسی اوٹھتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کبھی کھانستے کھانستے ایک شئی حجری حلق سے نکل آتی ہی جو شبیہ دانہ نخود کے یا مشابہ اولے کے ہوتی ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ ایک خلط غلیظ کو حرارت نے متحجر کر دیا ہی- حکیم اسکندر نے ایسی شئی برآمد ہونے کی گواہی دی ہی اور حکیم بُولس نے بھی اور خود ہم نے بھی مشاہدہ کیا ہی مترجم مین نے خود اپنے حلق سے مثل دانہ نخود کے ایک شئی کو برآمد ہوتے ہوے بارہا دیکھا ہی مگر بدون سعال کے فقط کھنکھار مین برآمد ہوئی ہی اور جب اوسے توڑا تو پس گئی اور بدبو اوسمین ایسی تھی جیسے کہ چرک دندان مین اون لوگون کے ہوتی ہی جو دیر تک مسواک وغیرہ سے منھ کو صاف نہین کرتے مترجم کھانسی جو پیہم آتی ہو اور زیادہ بیتاب کر دے اکثر منجر بطرف نفث الدم کے ہوتی ہی- اکثر فصل شتا اور ربیع شتوی مین کھانسی کی شدت ہوتی ہی اور بیشتر ربیع معتدل مین بھی زیادہ ہوتی ہی اور باد شمالی کے چلنے کے وقت اور جسوقت صیف شمالی اور قلیل المطر ہو اور خریف مین ہواے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو اوسوقت جاڑونمین سعال کی کثرت ہو گی- علامات سعال بارد کی علامت یہ ہی کہ برودت سے اوسکی زیادتی ہو اور جسقدر سردی کم ہو کھانسی مین بھی کمی پیدا ہو اور حرارت سے بھی اوسمین کمی ہو رنگ چہرہ وغیرہ کا رصاصی ہونا اور پیاس مین کمی یہ سب علامات سعال بارد کے ہین- کبھی ہمراہ سعال بارد کے نزلہ بھی ہوتا ہی- لیکن کوئی شئی سینہ پر اوترتی ہوئی محسوس ہوتی ہی اور امتداد اوس شئی نازل کا حلق تک معلوم ہوتا ہی اور ایک طرح کا ثقل بھی معلوم ہوتا ہی اور جب ناک کی طرف یہ مادہ کھچ جاے اس ثقل اور گرانی مین کمی ہو جاتی ہی اور کھنکھارنے سے پہلے اس مادہ کا نزول ہوتا ہی یا یہ مراد ہی کہ اسکا نزول کھنکھارنے کو مستدعی ہوتا ہی- اس نزلہ کے علامات دغدغہ سے مجاری نزلہ کے اور تمدد اوس جانب مین جدھر سے اسکی ریزش ہو اور سدہ منخر وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ بھی علامت نزلہ کی ہی کہ اول امر مین سعال سے نفث مین کچھ برآمد نہو اوسکے بعد ایک شئی مثل بلغم خام کے خارج ہو خواہ مائل بہ زردی اور سبزی ہو اور بیشتر اس نزلہ کے ہمراہ حمی بھی ہوتی ہی- علامات سعال حار کے التہاب اور عطش اور سکون کھانسی مین ہواے بارد سے پیدا ہونا اور بہ نسبت سرد پانی کے ہواے سرد سے زیادہ سکون پیدا ہونا چہرہ کا سرخ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا- علامات سعال رطب کے رطوبت جوہر ریہ کی اور مشائخ اور مرطوبین کو عارض ہونا اور خرخرہ کا زیادہ ہونا خصوصًا سوتے وقت اور سونے کے بعد- علامت سعال یابس کی حرکت سے زیادتی کا پیدا ہونا اور جوع یعنے گرسنگی مین زیادتی اور سکون اور پری شکم مین اوسکی خفت اور کمی اسی طرح بعد استحمام اور شرب مرطبات کے اوسمین خفت کا پیدا ہونا- علامت سرفۂ سافج جملہ اقسام اربعہ کی یہ ہی کہ اس مین نفث کسی قسم کا نہین ہوتا ہی- اور علامت سرفۂ مادی کی نفث ہی اور صنف مادہ پر خاص اوسی مادہ سے استدلال کیا جاتا ہے

-علامت اوس سرفہ کی جو اورام کی وجہ سے پیدا ہو موجودگی ذات الجنب اور ذات الریہ کی چار قسم ہوان دونون کی خواہ بارد خواہ اور اقسام اورام وغیرہ کی موجودگی جو اپنے اپنے ابواب مین مذکور ہون گے۔ علامت اوس سعال کی جو بوجہ تفتیح کے ہو وہی علامات تفتیح کے ہین جنکا بیان ہم آیندہ کرین گے اور وجع کا ہونا اور یبوست کھانسی مین ہونی اور کبھی رطوبت بھی ایسی کھانسی مین ہوتی ہو۔ علامت اوس سعال کی جو قروح کی وجہ سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو قروح ریہ کی بیانین مذکور ہین کہ تھوکنے مین خشکریشہ اور قیح اور پارہ جرم ریہ کا خواہ کوئی حلقہ حلقہاے قصبۂ ریہ کا برآمد ہو اور یہ بھی علامت اوسی کی ہو کہ بعد نوازل اکالہ اور بعد نفث الدم اور اورام کے ہوتی ہو۔ اکثر سرفۂ یابس اصطلاحی اوسی وقت عارض ہوتی ہو کہ مادہ تو موجود ہو مگر بسبب ضعف قوت دافعہ کے اوسکا اخراج نہو سکے یا انکہ مادہ کا تقارنام ہوگیا ہو چنانچہ اپنی جگہ اوسکا بیان کیا جائیگا۔ علامت اوس کھانسی کی جو بمشارکت پیدا ہو پس اگر بمشارکت معدہ کے ہو اوسکی شناخت دلائل امراض معدہ سے کرنی چاہیے اور کھانسی اوسوقت زیادہ ہوگی جب حالات تغیر دہندہ معدہ کے زیادہ ہون استلا اوس تغیر کا باعث ہو خواہ معدہ کا خالی ہونا اسی طرح بحسب اختلاف اغذیہ کے تزید اور نقصان کھانسی مین واقع ہوگا۔ اور اکثر یہ قسم کھانسی کی زیادہ ہیجان مین بروقت امتلاکے آتی ہو اور ہضم غذا کے وقت بھی اسکی زیادتی ہوتی ہو۔ اور جو کھانسی مشارکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہو -علامات مذکورۂ امراض ذات الکبد سے اوسکی شناخت کرنی چاہیے۔ اور اگر ورم جگر کا حار ہو حمی ضرور ہوگی اور اگر ورم حار نہو ثقل ضرور پیدا ہوگا اوسکے بعد تمامی دلائل مذکورہ باب امراض جگر کو بتامل ملاحظہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اشیاے حارہ مادہ کو رقیق کردیتی ہین اور رقیق ہوکر نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ہوجاتا ہو لیکن اگر حرارت اجزا مین زیادہ ہوگی کہ رطوبت رقیقہ کو سوکھاوے پھر اوسوقت نفث مین کچھ بھی برآمد نہوگا۔ اور اشیاء باردہ جیسے شراب خشخاش اور حریرہ مادہ کو جمع کرکے آمادہ خروج پر کردیتا ہو لیکن اگر زیادہ برودت پیدا ہوگی لبستہ کرکے ناقابل خروج پر کردینگے۔ شراب زوفا اوسی وقت صلاحیت استعمال کی رکھتی ہی جب ارادہ جلا پیدا کرنے کا اوس مادۂ غلیظ مین ہو جسکی وجہ سے کھانسی اوٹھتی ہو ایسے مادۂ غلیظ کے واسطے عمدہ دواے جالی شراب زوفا ہو اور اگر مادہ کورہ رقیق ہو اوسکے واسطے اسکا استعمال نکرنا چاہیے۔ اور اگر نفث مین کوئی شئی رقیق یا غلیظ کچھ بھی برآمد نہوتی ہو سبب اوس کھانسی کا خشونت سینہ کی ہو اور علاج لعوقات مغریہ سے کرنا چاہیے۔ کبھی محموم کو کھانسی عارض ہوتی ہو -اگر کھانسی مین سکون پیدا نہوا تپ پھر پلٹ آے گی اور یہ کیفیت زمانہ ابتداے حمی تک رہتی ہو۔ قوابض قوی مجاری نفث مین تنگی پیدا کرتے ہین۔ ماء الشعیر عمدہ غذا ہی کہ مع دیگر اوصاف ستودہ کے نفث کا سہل الخروج کرنا بھی اس سی پیدا ہوتا ہی۔ اگر نفث کی آمد بند ہو اور احتباس پیدا ہو اور مریض کو تپ آجاے مادہ مین عفونت پیدا ہوگی اور یہ عفونت اوس مریض کو یا تو حمی عفنۃ مین داخل کرے گی یا حمی دق پیدا کرے گی (اگر مادہ قیحی ہوگا) علاج مزاج بارد کا علاج یہ ہو کہ اگر برودت درجہ خفیف کی ہی اور کسی سبب مادی لیسے خارجی سے وہ برودت پیدا ہوئی ہو اوسکی اصلاح فقط حصر نفس سے یعنے سانس کے روکنی سی ہوسکتی ہی اسلیے کہ یہ تدبیر ریہ کو بسہولت فوراً گرم کردیتی ہو۔ اور اگر احتیاج قوی علاج کی ہو ایسی برودت کے واسطے خواہ اور قسم کی برودت کے واسطے کسی مزاج بارد خلطی مین اوسکا علاج یہ ہو کہ زبان کے نیچے ایک بندقہ مرکی خواہ میعہ کا گولی کی شکل پر بنایا ہوا رکھین خواہ دردی قطران اور علک البطم کو ہمراہ شہد کے استعمال کرین خواہ روغن بلسان اور سکبینج کو ایک مثقال تک استعمال کرین یا کبریت کو پیسکر بیضہ نیمبرشت پر چھڑک اور لعوقات لعاب ہاے گرم کے بھی استعمال کرین کرسنہ شہد کے ساتھ اور آب انار شیرین جسکا قوام شہد مین

کیا جائے خواہ شکر سپید مین مرخات جو سینہ مین مستعمل ہوں جیسے روغن سوسن اور روغن نرجس شمع احمر کے ساتھ اور کتیرا کو بھی اسمین داخل کرین جلنجبین اور زبیب اور اصل السوس اور پرسیاوشان اور روغن بادام ہمراہ ایک مثقال قفی کے جو اوسمین مل دیا ہو۔ طبیخ زوفا اور اساروں انجیر کے ہمراہ خواہ از ین قبیل اور چیزوں کے ساتھ نافع ہو۔ غذا ان بیماروں کی ستو چنے کے حلبہ اور سمن کے ہمراہ اور انجیر اور چھوارا اور بیخ کراث شامی۔ روغن مین دہن فستق اور روغن حب صنوبر کا اور اطریہ ہمراہ فانیذ کے بھی انکو نافع ہو۔ لحوم کے اقسام مین سے گوشت چوزہ ہاے طیہو اور گوشت مرغ اور یخنی انھین لحوم کی خواہ بچہ یکسالہ میش کی یخنی۔ تنقل مین پستہ اور حب صنوبر اور زبیب ہمراہ حلبہ کے اور گنّا اور لرپنڈا اور انجیر اور مشمش یعنے زرد آلو اور کیلہ کی پھلی۔ انجیر خشک کو کھانا ہمراہ بادام کے ایسی کہنہ سرفہ کو زائل کر دیتا ہو۔ شراب ریحانی رقیق اور کہنہ اور ماء العسل۔ سعال حار کا علاج ملطفات معروفہ عصارات اور ادہان سے بذریعہ طلا کے خواہ بطور مرخات کے کرنا چاہیے۔ جلاب بھی ان لوگونکو نافع ہو اور دیا قوزا ے سافج کا استعمال صبح شام بنابر اوس نسخہ کے جیسے ہم آیندہ بیان کرینگے۔ اسی طرح لعوق خشخاش کا استعمال نسخہ جید لعوق خشخاش کا یہ ہو کہ پندرہ عدد خشخاش کی بونڈیان جو بالکل تازہ نہون اور نہ بہت کہنہ اونکو لے کر ایک قسط یعنے ڈیڑہ رطل کسی چشمہ کے پانی مین خواہ آب باران مین بھگو دین اور پورے آٹھ پہر اوسے بھگونا افضل ہو اوسکے بعد اتنا پختہ کرین کہ مہرا ہو جاے بعد ازان اوسے چھان کرین اور نصف وزن مصفی کے شکر خواہ شہد داخل کر کے بطور لعوق کے گاڑھا قوام بنالین۔ مقدار شربت تین درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو۔ ماء الشعیر ہمراہ سپستان کے بھی ان بیمارونکو نافع ہو شربت بنفشہ اور خمیرہ بنفشہ بھی اور طبیخ زوفا جو باردہ ہو شرکت سے ادویہ باردہ کی خصوصًا جب نضج ہو جاے خواہ آخر مرض مین۔ آب انار جسکا قوام شکر طبرزد مین کیا ہو اور قصب السکر یعنے گنّا بھی مفید ہے۔ لعوقات ان کے واسطے لعاب بزر قطونا اور لعاب بہدانہ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور حبوب اور لبوب کہ اونکا ذکر ہم آیندہ کرینگے حبوب سعال کے باب مین۔ اور کبھی انمین مخدرات کو بھی داخل کر دیتے ہین۔ غذا ان مریضون کی بقول باردہ اور لبوب جیسے کھیرا اور کدو اور ککڑی روغن بادام کے ہمراہ اور باقلاے کوفتہ جو روغن بادام کے ساتھ خوب طرح پختہ کیا گیا ہو کہ مہرا ہو جاے خواہ روغن کدو سے پکایا گیا ہو ماء الشعیر اور احسا یعنے ستو جو اور باقلا کا اور بقول اور نشاستہ اور ریس گندم کا پانی۔ اگر طبیعت نرم ہو اور قبض کی شکایت نہو اوسوقت جو کا ستو ہمراہ شکر اور اطریہ کے دینا چاہیے۔ اور اگر مرض مین شدت ہو ماء الشعیر ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گیے ہون اور اونکو آب خاکستر سے جو نمکین ہو دھو لیا ہو نسخہ دیا قوزاے بارد کا خشخاش تر و تازہ کو مع پوست کے ریزہ ریزہ کرین اور پکانے کے ذریعہ سے مہرا کر لینا چاہیے پانی مین بعد ازان شکر سے قوام درست کرین جیسے جلاب کا قوام ہوتا ہو اور اگر خشخاش تازہ نہو تخم خشخاش یابس کو کوفتہ کر کے شبانہ روز بھگو رکھین بعد ازان اوسی پانی جوش دین۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو مع پوست کی بھگو ڈالین خصوصًا خشخاش سیاہ کو۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ مرض مین شدت ہو کسی قدر بیخ اوسمین داخل کر اور افیون کی بھی شرکت بھگو کر کیجاتی ہو۔ علاج مزاج رطب کا کہ جسوقت رطوبت خاص ریہ مین ہو مجففات سے جو نا شف رطوبات ہین کرنا چاہیے اور اون کے ہمراہ ادویہ جالیہ بھی شریک کرنی مناسب ہین۔ ازانجملہ یہ ترکیب ہی طین ارمنی کتیرا صمغ عربی ہر واحد ایک جزو قوہ بیخ زوفا حاشا دارچینی پرسیاوشان ہر واحد نصف جزو انھین ادویہ کو معجون بنا کر استعمال کرین۔ علاج مزاج یابس کا دو حال سے خالی نہین ہو۔ یا اینکہ یبوست کے ہمراہ حمی بھی ہو یا حمی نہین ہو۔ اگر تپ نہو اوسوقت

سوافق ترین اشیا یہ ہی کہ لبن اتن یعنے شیر مادہ خر خواہ شیر بز کا استعمال کرین یا اور اقسام کے دودہ اور جملہ تدابیر جو مناسب اس حالت کی ہون ہے اور اگر تپ بھی ہو تو استعمال مرطبات مشروبہ کا اور استعمال قیروطی مبرد کا جو مشہور ہین اور استعمال ماءالشعیر کا اور قدم کی ترطیب ادہان سے کرنی چاہیے اور بطور حسو وہ احسا ے لوزیہ جو ترطیب پیدا کرین۔ اگر مزاج مرکب ہو حرارت اور یبوست سے خواہ قسم دیگر کی ترکیب سے تو علاج اور ترکیب او دیہ مین بھی ترکیب مناسب کرنی لازم ہی اگر مادۂ مرض رقیق ہو اوسکا انضاج دیا قوزا ے ساذج اور لعوقات خشخاشیہ اور لعابیہ سے کرنا چاہیے جنکا ذکر ہم نے قرابادین مین کیا ہی۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو اوسکی تحلیل اور جلا بشرط مذکور سے کرنی چاہیے جو گذر چکی ہو کہ سخونت درجہ اعتدال سے زیادہ نہ پیدا کرنی چاہیے بلکہ کوشش اسی کی رہے کہ نرمی تلیین اور تقطیع پیدا ہو استعمال منفیات مذکورہ کا بھی کرنا ضرور ہی اور خاص ایسی کھانسی کے واسطے علک الانباط ہمراہ شہد کے یا قرطم اور شہد خواہ صعدکوفی اور شہد دونون ہموزن یا رب السوس اور کتیرا ایک اوقیہ بادام شیرین بھی برابر اوسی کے۔ صبر سقوطری ہمراہ شہد کے کبھی اسکی گول منھ مین رکھی جاتی ہی تو زیادہ نفع کرتی ہی۔ یا تین عدد بیضہ ہاے مرغ جو گندہ نہون لے کر دو چند وزن انڈون کے شہد اور نصف وزن اونکے روغن زرد اور مرچ سیاہ کے چالیس دانہ پیسکر ان سب کو مرکب کرین اور بدون گرمی آتش کے ہوا مین بستہ ہونے دین اور صبح شام بطور لعوق کے چاٹین۔ ایضاً سات عدد یا دس یعنے اوپر کی سرے کراث شامی کے تین رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث باقی رہ جاے پھر اوسے چھان کر صاف کرین اور عصارہ اوسکے پوست کا پھر اوسمین زیادہ کرین اور شہد اضافہ کرکے پھر پکائین۔ ایضاً گل سرخ تازہ اٹھ حصہ حب صنوبر ایک حصہ شہد بقدر کفایت زبیب خستہ برآوردہ چار عدد ان سب کا لعوق طیار کرین۔ دواے جید فوتنج نہری پانچ اوقیہ حب صنوبر اور انجیرہ ہر واحد ایک اوقیہ تخم کتان اور فلفل تین اوقیہ ان سب کا معجون بنا کر استعمال کرین۔ یا چھوہارا جو کلان ہو پانچ جزو سوسن آٹھ جزو زعفران اور فلفل ہر واحد دو جزو کرسنہ بیس جزو شہد ملا کر معجون بنتی ہی اور کف اوپر کا دور کر دیا جاے۔ یا زعفران اور سنبل الطیب اور فلفل ہر واحد ایک جزو فراسیون اور زوفا ہر واحد تین جزو مر اور سوسن ہر واحد دو جزو شہد ملا کر معجون طیار کرین۔ سرفہ کہنہ کے واسطے قطران اور شہد بطور لعوق کے چاٹنا مفید ہی اور قسط ہندی آب شبت مین جوش دیکر تین درہم روغن کنجد ملا کر استعمال کرین۔ ایضاً تخم کتان بریان ہمراہ شہد کے فقط خواہ اوسمین فلفل ہر ایک دس درہم کے واسطے ایک دانہ مرچ سیاہ کا یا اوراق فودنج کے بڑھانا چاہیین۔ ایضاً یہ دوا ہی کہ عسل لبنی ہمراہ شہد اور چاؤشیر کے۔ ایضاً خردل اور بادام تلخ۔ ایضاً شردیطوس۔ صبیان کو فودنج کوہی جو عورت کے دودہ مین جوش دیجاے فقط یہی کافی ہی اور جوش اتنا دیا جاے کہ قوام مین شہد کے آجاے خواہ آب رازیانہ تر مین فودنج مذکور کو جوش دین۔ اگر سبب کھانسی کا نزلہ ہو اوسی نزلہ کا علاج مقدم ہی اور اگر احتیاج منع ریزش نزلہ مین ضماد انجیر کے ہو سر پر وہ ضماد لگایا جاے گا اور ہر وقت اور خصوصاً رات کے وقت زیر زبان حب النشاستہ رکھنی چاہیے اور غرغرہ ایسی اجزا سے کرنا چاہیے جنکا مزہ ترش اور بکٹھا ہو اور دیا قوزاے سادہ سے غرغرہ اوس وقت کرین کہ نزلہ حار ہو خواہ مرمکی اور زعفران وغیرہ سے کرین اگر نزلہ بارد ہو۔ جو کھانسی اورام اور قروح ریہ اور صدر سے حادث ہوئی ہو اوسکے علاج مین رجوع اون تدابیر کی طرف کرنا چاہیے جو باب ذات الجنب اور ذات الریہ مین ہم بیان کرین گے اور ذات الکبد اور سل کے ابواب کو ملاحظہ کرنا چاہیے۔ کبھی حبوب منھ مین رکھنے کے واسطے طیار کیے جاتے ہین۔ ازانجملہ یہ گولیان ہین سعال حار کیواسطے باورانہ انجملہ

حب واسطے سعال کی جو مشہور ہین ۔ ازانجملہ وہ گولیان جو رب السوس اور صمغ عربی اور کتیرا اور نشاستہ لعاب اسبغول لعاب بہدانہ سے مرکب
ہوتی ہین ۔ اسی طرح لب حبوب کا استعمال جیسے حبوب قثا اور قند اور قرع اور خبازی کہ انسے بھی ترکیب حبوب کی ہوتی ہے اور حبوب طباشیر
اور حب خشخاش وغیر ذلک ۔ کبھی اسطرح ترکیب حبوب کی ہوتی ہے کتیرا اور رب السوس عصارہ کا ہو مین حب بستہ کرین ۔ ازانجملہ گولیان
سرد کھانسی کے واسطے جو رب السوس اور تمر ہندی منقی یعنے صاف شدہ اور لباب گندم اور زعفران اور کتیرا حب الصنوبر حب القطن
حب الآس تخم خشخاش اور پوست خشخاش اور انیسون اور شبت اور مر اور زعفران اور فانید سے بنائی جائین ۔ ازانجملہ وہ حبوب جنمین بارادہ تخدیر
پیدا کرنے کی خواہ نیند اور خواب آجانے کی غرض سے اور ادویہ اضافہ کیجاتی ہین عمدہ تران ادویہ مین جن پر وثوق اور اعتماد کیا جاسکے ادویہ
مخدرہ ہین کہ اونکے ہمراہ بغرض دفع ضرر کے ادویہ فادزہریہ بھی شریک کیجاتی ہین ۔ منجملہ حبوب مجربہ کے اسی واسطے یہ دوا ہی
جو سرفہ کہنہ مین سکون پیدا کرتی ہے اگرچہ کیسی ہی موذی کیون نہو اور وہ دوا حب میعہ سائلہ ہے جو معروف اور مشہور رہے ۔ ایضاً میعہ
جندبیدستر اساروں افیون سب کو ہموزن لے کر گولیان طیار کرین اور منھ مین رکھین ۔ ایضاً بزرالبنج چھ درہم حب صنوبر تین درہم
زعفران ایک درہم میفختج مین ملاکر حبوب طیار کرین ۔ ایضاً میعہ اور مرمکی انیسون ہر واحد نصف اوقیہ بروغن بلسان اور زعفران
ہر واحد دو درہم برابر مٹر کے گولیان طیار کرین ۔ کبھی سرفہ کہنہ کے علاج مین وہ دھونیان مستعمل ہوتی ہین جو باب ربو مین
ذکور ہو چکین ۔ اگر رطوبت ایک مقدار معتدبہ پر ہو یہ بخور استعمال کیا جاسے زرنیخ احمر اور فضلہ ارنب آرد جو پوست بیرون
بستہ کر ان سب اجزا کو زردی بیضہ مین لت کرکے قرص بوزن تین درہم کے طیار کرین اور دھوپ مین اونکو خشک کرین اور
تین مرتبہ اسکی دھونی دین ۔ ایضاً زراوند اور مر و میعہ اور بارزد جملہ ہموزن اور سب کے برابر وزن مین زرنیخ ان سب کو
روغن گاو مین ملاکر بندمہ نائین اور ایک گولی سے دھونی دین ۔ جو کھانسی ہمراہ حمیات کے ہوتی ہے اوسکے علاج کا ذکر حمیات کے
بیان مین جداگانہ کیا گیا ہے نفث الدم کا بیان خون کبھی بطور تھوک اور لعاب دہن کے برآمد ہوتا ہے ایسا خون منھ کے کسی جزو سے
آتا ہے اور کبھی خون زور سے ناک چھینکتے وقت اطراف حلق سے آتا ہے ۔ اور کبھی تنحنح یعنے کھنکارنے سے زور کے آتا ہے کہ خون قصبہ ریہ کا ہے
۔ اور کبھی قے کے طور پر آتا ہے ایسا خون مری اور فم معدہ اور معدہ اور جگر اور طحال سے آتا ہے اور کبھی کھانسی مین آتا ہے یہ خون
نواحی صدر سے اور ریہ سے آتا ہے ۔ جو خون سینہ سے آتا ہے اوس سے چندان خوف نہین ہے جسقدر کہ ریہ سے خون کی آمد کا
خوف ہے اسلیے کہ جو خون سینہ سے آتا ہے وہ بہت جلد اور باسانی بند ہو سکتا ہے اور شاید اگر بند بھی نہو تو اوسمین اندیشہ ضرر قروح
ریہ کا نہین ہے ۔ اور اکثر اوقات یہ خون قروح ناصوریہ سے سینہ کے آتا ہے جو ہر وقت خون تھوکنے کی ہمیشہ معاودت کرسکتے ہین
۔ اسباب قریبہ جمیع اقسام نفث الدم کے جراحت یعنے وہ تفرق اتصال ہے جو کم تین عدد ان تقیح کے ہے اور یہ جراحت کسی سبب
بادی یعنے خارجی سے از قسم ضربہ و سقطہ کے ہو جو سینہ پر خواہ جگر پر اور حجاب پر پہونچے یا کوئی شئی قاطع سے جراحت پیدا ہو
خواہ تیز اور بزور کی کھانسی سے یا زیادہ چلانا خواہ آواز کو بلا تدریج تیز کرنا ۔ خواہ دل تنگی اور ملال سے اور یہی وجہ ہے
کہ عجائین کو اور اون لوگو نکو جو ذرا ذرا سی بات پر آزردہ خاطر اور رنجیدہ ہو جاتے ہین نفث الدم بہت عارض ہوتا ہے
کبھی اوس قے سے جو درشتی اور سختی سے آتی ہے بھی نفث الدم پیدا ہوتا ہے ۔ خصوصاً جو لوگ بالطبع مستعد مقے پر ہون ۔ اور
کبھی شاول مسہلات حادہ اور کھانے سے یا حدت غذا کے جیسے لہسن پیاز تھوم اور علم ایسا جو خون مین حدت پیدا کرے یا

برون فرش کی سونا - یا کوئی حلقہ گوشت جو علق ہی اور اندر حلق کی لپٹ جاوے - یا سبب واصل ہی نفث الدم پیدا ہو اور یہ سبب یا تو عروق مین ہو
خواہ رگونسے باہر اور کسی جگہ - عروق مین جو سبب ہو یا تو کسی رگ کا کٹ جانا خواہ پھٹ جانا خواہ منھ کھلجانا اور وسیع ہو جانا کسی حدت اور تیزی
سی یا استرخا کی وجہ سی ہو خواہ تاکل اور ستر جانا اونکا حدت سی کسی خلط کی - یا سخافت اور بوسیدگی سے رشحات خون کے اون سے
برآمد ہونے - اور اکثر منافذ جو درمیان قصبۂ ریہ کے ہین یا شرائین کے منافذ زائد بر مقدار طبعی وسیع ہو جاتے ہین اسی جہت سے خون
قصبۂ ریہ تک مترشح ہوتا ہی - جو سبب واصل رگونمین نہو یا تو از قسم جراحت کے ہوگا یا قرحہ جو کسی جراحت سے پڑگیا ہو خواہ تاکل اور تعفن
اگر عضو مخصوص سے کوئی چیز منقلع ہو کر جدا ہو - کبھی ورم دموی سے ریہ کی ترشح خون کا ہوتا ہی پس نفث الدم عارض ہوتا ہی - اور
ایسا ورم سلیم ہی مہلک نہین ہی اسلیے کہ دموی ہی اور مادہ بطور ترشح کے ہی یعنے جو خون اوس ورم سے دفع ہوتا ہی وہ مادہ نہین ہی جو بستہ
اور محقون ہو جاوے یا غلیظ ہو - کبھی ریہ مین ان جملہ اسباب کا وجود ہوتا ہی سواے علقہ کے - ان اسباب واصلہ کے واسطے چند اسباب
اور ہین جو ان پر بھی مقدم ہوتے ہین اور وہ اسباب مقدم یا تو کثرت مادہ کی ہی جو کثرت سے غذا کی اور ترک سے ریاضت کی پیدا ہو
- یا اس سبب سی کہ وہ غذا طبیعت کے مہیا کرنے سے زیادہ ہی - جسطرح یہ امر حاصل ہوتا ہی ترک سے ریاضت کے چنانچہ ہم نے کتاب
اول یعنے فن کلیات مین اسے بیان کر دیا ہی - خواہ احتباس حیض اور بند ہو جانے سے خون بواسیر کے یا قطع سے کسی عضو کے
یہ سبب مقدم پیدا ہو اسباب واصلہ کا - یا بسبب حدت اوسی مادہ کے اور بشدت حرکت کرنے اوسی مادہ کے - یا ریاح کثیرہ جو
عروق مین بھر کر تنگی پیدا کرین خصوصاً عروق نجیجین مین کہ ایسے آدمیونکو یہ ضرر زیادہ پہونچتا ہی مترجم نجیجین مشتق مادہ جناح سی ہے
جسکے معنے بازو کے ہین آدمی کے بر ثین جناح اون دو ہڈیونکو بولتے ہین جو دونون پہلو سے مہرہ ہاے پشت کے چپ و راست نکلی ہین
اور شکل اوس ہڈی کی مشابہ بازو کے ہی پس شاید نجیجین کے معنے یہ ہون کہ جنکے بدن کے یہ دونون استخوان زیادہ نمودار ہون متن یا بسبب
استعداد اون آلات کی جو حامی مادۂ مذکورہ کے ہین واسطے پھٹ جانے کے اور یہ استعداد یا بسبب برودت کے پیدا ہو کہ بسبب
برودت کے انبساط اون آلات کا دشوار ہو اور جو قوت کہ انبساط اون آلات مین پیدا کرتی ہی اوسکی اطاعت نہ کر سکین بذریعۂ
امتداد کے بلکہ جب وہ قوت خواہان امتداد ہو یہ آلات پھٹ جائین - یا اینکہ یہ استعداد شگافتہ ہونیکی بسبب کسی حرارت خارجی
یا داخلی کے یا بسبب یبوست کے پیدا ہو کر اون آلات کو آمادہ تکثیف اور تخفیف پر کرکے ادنی سبب سی انشقاق کی نوبت پہونچاوے
- یا بسبب رطوبت کے جو اونھین آلات مین ارخا پیدا کرکے مسامات کو وسیع کر دے - خواہ ملاقات کسی خارق اور شگافتہ کنندہ شئی
یا اکال خواہ شئی قطع کرنے والی یا عفونت پیدا کرنے والی سے انشقاق پیدا ہو - جسوقت امتلاے دموی عارض ہوتا ہی طبیعت
دفع مادہ پر متوجہ ہوتی ہی جسطرف سے ممکن ہو بشرطیکہ استعداد اوسمین زیادہ ہو یا امکان سے اوس عضل کے قریب ہو جدھر سے
بذریعۂ نفث کے دفع کرنے پر طبیعت آمادہ ہوئی ہی - خواہ بواسیر کی طرف بہانے سے یا حیض کی طرف خواہ رعاف کے ذریعہ سے
اوسکا اخراج کر دے - پھر اگر عروق استقلال قوی ہون کہ خون کو پکڑ لین اور چھوڑنے سے انکار کرین اوسوقت موت ناگہانی
واقع ہوگی اسلیے کہ خون تجاویف عروق پر ریزان ہوگا - جو شخص کہ اوسے نفث الدم عارض ہوتا ہی ایسے شخص کو قرحہ ریہ کا عارض
ہونا ہر وقت مظنون رہتا ہی - اسلیے کہ نفث دم اکثر جراحت سے پیدا ہوتا ہی اور جراحت مائل بطرف قرحہ کے ہوتی ہی - اگر کسی نفث
دم محتبس کے پیچھے کوئی نفث دم دوسرا جاری ہو خوف اس امر کا ہو کہ یہ دوسرا نفث الدم ایک قرحہ سے پیدا ہو جسکی طرف جراحت

پہلے نفث الدم کی مستعمل ہوئی ہی - اکثر جو خون نفث مین آتا ہی اکثر سر سے ریہ مین اوترکے خارج ہوتا ہی - اکثر نفث الدم اطراف ریہ سے ہو
اسوقت دو خوف عارض ہوتے ہین ایک خوف تو اوسکے افراط کا دوسرا خوف اس امر کا کہ یہ جراحت ریہ مین قرحہ نہ ڈالدے - ہر ایک
قسم سے نفث الدم کی خوف نکرنا چاہیے بلکہ جس قسم مین خون بند ہونا انیکہ نفث الدم کے ہمراہ حرارت بھی ہو اکثر نفث الدم کے ذریعہ
سے ورم جگر خواہ ورم طحال دور ہو جاتا ہے علامات حنجرہ کے قریب سے جو خون آتا ہی خفیف سی کھانسی اوٹھکر آتا ہی اور
حنجرہ سے دور مقام کا خون سرفۂ کثیر کے بعد آتا ہی - اور جسقدر مقام خونکی آمد کا دور ہوگا کھانسی مین شدت ہوگی - جسوقت
آدمی اوس پہلو پر خواب کرے جدہر سے خون کی آمد ہی انتفاث اور بر آمد ہونا خون کا زیادہ ہوگا - واجب ہی کہ اچھی طرح غور
اور تامل کر لیا جاے اور پہچان لیا جاے کہ جو خون آتا ہی - وہ رعاف اور نکسیر کا نہو اور اس امر کی شناخت رعاف کی خوگری سے
ہوتی ہی یعنے جو شخص خوگر رعاف کا ہی اوسکی عادت وہی دلیل خاص ہی اس امر پر کہ خون رعاف کا ہی - ایضاً بعد خون آنے کے
سر کا بوجھ کم اور خفت کا زیادہ ہونا یہ بھی رعاف کی نشانی ہی اور موجودگی دیگر علامات رعاف سے مثلاً سُرخی چہرہ اور
چشم کی اور تاریق جو آنکھونکے سامنے پتنگے سے اوڑتے ہین - ایضاً خون کا زبدی اور کف دار نہونا اور دفعۃً خون کثیر کا
بر آمد ہونا کہ ان جملہ امور سے رعاف کی شناخت ہوتی ہی - علامت اوس خون کی جو خاص جوہر سے لحم ریہ کے بسبب
جراحت یا قرحے کے آتا ہی یہ ہی کہ وہ خون زبدی ہوتا ہی اور منقطع ہوتا ہی کہ درد اوسکے ہمراہ نہین ہوتا اور بہ نسبت رگ کے
خون کی اوسکی مقدار کمتر اور غائلہ اور شر اوسکا زیادہ تر اور انجام اوسکا بہت برا ہوتا ہی - کبھی خون زبدی بیماران
ذات الجنب اور ذات الریہ کے مُنھ سے بھی بر آمد ہوتا ہی جسوقت اوسکے پھیپھڑونین حرارت ناری مشتعل ہوتی ہی کہ خونمین جوش پیدا
کر دیتی ہی - کبھی خون زبدی قصبۂ ریہ سے بھی آتا ہی مگر ہمراہ تنخخ اور سعال کے آتا ہی - اور کھانسی خفیف ہوتی ہی اور جسقدر
خون نکلتا ہی بمقدار قلیل ہوتا ہی اور کسی قدر اوسی جگہ یعنے قصبۂ ریہ مین الم اور ایذا محسوس ہوتی ہی - جو خون رگہاے قصبۂ ریہ سے
بر آمد ہوتا ہی وہ زبدی نہین ہوتا اور زیادہ گرم اور قوام اوسکا زیادہ مضبوط اور استوار بہ نسبت اوس خون کی جو ریہ سے
آتا ہی اور رنگت بھی اس خون کی سیاہی وغیرہ مین زیادہ مشابہ خون اصلی سے ہوتی ہی اگرچہ اتنا غلیظ نہین ہوتا جسقدر غلیظ سینہ کا
خون ہی - سینہ سے جو خون بر آمد ہو اسکی رنگت مین سیاہی اور قوام اوسکا غلیظ اور بستہ ہوتا ہی اسلیے کہ طول مسافت سے آتا ہی
اور کسی قدر زبدیت بھی اوسمین ہوتی ہی اور کف بھی اوسمین ہوتا ہی اور سینہ مین درد بھی ایسے مقام پر ہوتا ہی کہ اوسی درد سے
موضع خاص مرض کا پہچان لیا جاتا ہی اور تاکید ان دلائل کی اس سے ہوتی ہی کہ سینہ کے بل خواب کرنے سے اوسکی آمد مین زیادتی
ہوتی ہی اس درد کا سبب یہ ہی کہ اعضاے سینہ کے عصبی ہین جو بہت جلد متالم ہوتے ہین نفث اس خون کا تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی - یکبارگی
بہت سا بر آمد نہین ہوتا اور بہت شدید کھانسی اوٹھکر جب خون کا اخراج ہو لیتا ہی تب کھانسی بند ہوتی ہی - علامت اوس خون کی جو
رگون کے کٹ جانے سے آئے کثرت آمد خون کی ہی - علامت تاکل کی مقدم ہونا اسباب تاکل کا مثلاً اشیاے حریف اور تیز کا زیادہ
کھانا خواہ نزلات حریفہ کا اترنا اور قیح اور تپ کا ہونا خواہ چھلکے کے طور پر اشیا کا بر آمد ہونا خواہ کوئی جزو اور ٹکڑا پھیپھڑے کا نفث مین
بر آمد ہونا اور نفث کا مثل ماء اللحم کے ہونا اور شروع نفث کا اندک اندک ہو کر پھر بیشتر بکثرت خون صالح اور عمدہ کا بمقدار کثیر
بر آمد ہونا اور لون اوسکا خراب ہونا - علامت اوس خون کی جو کسی رگ کے مُنھ کھل جانے سے آتا ہی یہ ہی بروقت امتلاے

عروق کی کہ ایسے خون کی برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے مین راحت اور لذت ہوتی ہی اور خروج اولی مین اوسکی مقدار کمتر ہوتی ہی بہ نسبت اوس خون کے جو بسبب انقطاع اور انشقاق کے اول مرتبہ برآمد ہوتا ہی - اور یہ خون انفتاح عروق کا مقدار مین اکثر اوقات اوس خون سے زیادہ ہوتا ہی جو تاکل کے سبب سے برآمد ہوتا ہی - علامت اوس خون کی جو کسی ورم سے بطور رشح ٹپک کر برآمد ہو یہ ہی کہ مقدار مین کم ہوتا ہی اور علامات ذات الریہ وغیرہ کے سب موجود ہوتے ہین معالجات جو شخص مرض نفث الدم مین مبتلا ہی اوسکے حال کی خبر ہر وقت رکھنی چاہیے جب امتلاے خون معلوم ہو فوراً فصد اوسکی کھولدیجاے خصوصاً اگر ایسے بیمار کا سینہ اصل خلقت مین تنگ مخلوق ہوا ہو یا کھانسی اوسے آتی ہو - اور اصوب یہ ہی کہ خون کا امالہ اعضاے اسفل کی طرف کیا جاے بذریعہ فصد صافن کے اور بعد ازان امالہ دوم فصد باسلیق کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اگر بروقت امالہ کے مثلاً بوجہ کھولنے فصد صافن کے ادرار حیض کسی عورت کا ہوجاے اور ادرار بھی بقدر کفایت یعنے پورا پورا ہوجاے اسی ذریعہ سے اوسکا نفث الدم زائل ہوجائیگا جسطرح کبھی احتباس حیض سے نفث الدم عورات مین پیدا ہوتا ہی - واجب ہی کہ جملہ امور اور اسباب سے جو محرک خون کے ہین احتراز کیا جاے مثلاً غذاے گرم کھانے سے اور وثبہ یعنے کودنا پھاندنا اور چینخنا چلانا اور ضجع یعنے دل تنگی اور جماع اور نفس عالی یعنے بلند سانس لینے سے اور زیادہ کلام کرنا اور سرخ اشیا کی طرف دیکھنے سے اور شراب کثیر پینے سے اور بکثرت استحمام کرنے سے کہ یہ جملہ امور محرکات خون کے ہین ادویہ مفتحہ سے بھی اجتناب کرنا ایسے بیمارون کو لازم ہی جیسے کرفس اور صبر اور سمسم اور شراب اور دوغ کہنہ کہ مرضاے نفث الدم کو مضر ہی اور دوغ تازہ نافع ہے - غذاے نافع اونکے لیے وہ ہی جو مغری ہو اور مسدد اور جو غذا کہ لحم یعنے گوشت آور ہی اسیطرح جس غذا سے خوب نہین برودت پیدا ہو اور غلیان اور جوشش خون کو روکسکے - ازانجملہ دودہ جوش دیا ہوا بسبب اسکے کہ اوسمین قوت تغریہ کی ہی اور دہی گاے کا کہ اوسمین قبض ہی اور مسکہ اور پنیر تازہ بے نمک اور فواکہ فالیضہ اور ایک قسم آلو بخارا کی جو چھوٹی ہوتی ہی کہ اوسمین بھی قبض کی قوت ہی اور زیت انفاق تازہ اونکے طعام مین اور چکنا کرنے کی غرض سے ڈالا جاتا ہی - میاہ شبیہ یعنے پھٹکری کے معدن کے خواہ اوسی خاصیت کے پانی ایسے بیمارونکو زیادہ نافع ہین - جو قسم نفث الدم کی خاص جرم ریہ سے ہو اوس مریض کو ادویہ ملحمہ جو یابسہ ہین دینی مناسب ہین جیسے طین اور رشادیج آب بارتنگ اور سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ - علاج اوسکا سواے تدبیر غذائی کے یہ ہی کہ بہت جلد فصد باسلیق کی اوس جانب سے کھولی جاے جدہر انحلال فرد معلوم ہوتا ہو مگر فصد کشادہ نہو بلکہ دقیق ہو کہ خون بدفعات لیا جاے اور درمیان دفعات کے تین گھنٹہ خواہ کم وبیش کا وقفہ ہو اور قوت کی رعایت کا لحاظ رہے اسلیے کہ فصد خون کا جذب خلاف جہت مین کریگی اور حدوث ورم کو روکیگی اوس جراحت مین جو ریہ مین پڑی ہی - اطراف اونکے دلک شدید سے مالش کیے جائین کہ اوپر سے مالش شروع ہو اور نیچے کیطرف ادترتی ہوئی چلی آے - اور امور مذکورہ جو محرک خون کے ہین اور ابھی اونکا بیان ہوچکا ہی اونسے باز رکھے جائین ہوا اونکے واسطے معتدل تجویز کیجاے اور لیٹنا اونکا پہلو پر یا ایسی شکل پر جسطرح پر انتصاب اور سیدہے ہونے کے وقت آدمی رہتا ہی تاکہ بعض اجزا سینہ کے بعض اجزا پر نہ پڑین - کبھی سرکہ پانی ملا ہوا اونکو موافق ہوتا ہی - اسلیے کہ مانع نزف کا ہے اور اطراف صدر اور ریہ کو خون سے پاک کرتا ہی - اگر کسی قسم کا خون وہان منجمد ہوکر بستہ ہورہا ہو اوسے خارج کردیتا ہی اور پھر منجمد ہوتے نہین پاتا ہی - ادویہ باردہ کا استعمال انھین کرانا چاہیے - جو مغریہ بھی ہون اسلیے کہ مغریہ اس مرض مین

اولی اور انسب ہین اور تغریہ پیدا کرنا جملہ تدابیر سے زیادہ واجب ہی - اگر ہمراہ نفث کے تنقیہ اور صفائی پائی جاے نہایت درجہ مطلوب کا ہے
اسبغول باوجود تبرید کے بروقت پیاس کی نافع ہی - کبھی ادویہ مغریہ کے ساتھ مخدرات کی آمیزش دو وجہون سے مناسب ہوتی ہی ایک
تسکین اور ترقیق خون کی دوسرے نیند کا پیدا کرنا اور حرکت بدنی کو روکنا - ادویہ جو مشترک اقسام نفث الدم کی ہین اونھین اخیر
مین اس باب کے ذکر کرینگے - جسوقت نفث الدم بسبب نزلہ کے عارض ہو اور وہ نزلہ صفراے حادہ سے نہو فورًا اوس مریض
کی فصد کھولنی چاہیے اور بندش اطراف کی اوپر سے نیچے تک اور مالش اطراف کی زیت حار سے کرنی چاہیے خواہ کسی اور روغن سے
جو گرم ہو جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ مگر سر پر روغن کا لگانا کسی طرح درست نہین ہی غذا اوسکی حفطیہ یعنے حریرہ نشاستہ گندم کا خواہ آرد گندم کا
لپٹا یا گیہون کے ستو جسکے ہمراہ کوئی شی عفص اور کبھی کھلائی جاے اور یہ عفوصات کسی پھل وغیرہ کے لیے ہوے ہون -
اور بروقت ضعف کے روئی سرکہ مین بھگو کر دیجاے گی آب سرد کی آمیزش اوس سرکہ مین کرکے - اور حقنہ ہاے
حارہ یا حادہ سے احتقان کرنا چاہیے تاکہ مواد جانب سر سے جذب ہو کر اسفل کی طرف آے خصوصًا جسوقت فصد سے پوری
کارروائی نہو - واجب ہی کہ تبرید راس کی تدبیر داخلی جہان تک ممکن ہو کیجاے اور بڑی کوشش ترطیب راس کی بھی ضرور ہی
- اقراص کہربا کا استعمال بھی اوسوقت نافع ہوتا ہی - پھر اگر یہ تدبیر نافع نہو ناچار علاج نزلہ کی خاص قسم کا کیا جاے گا مثلًا حلق
راس یعنے سر ترشوانا اور ضمادات جو پشک سے کبوتر کی بناے جائین اونکا استعمال کیا جاے گا کہ ایسے ہی ضماد کبھی لگاے
جائینگے اور کبھی چھوڑ دے جائینگے جیسی حاجت جسوقت ہوگی - جالینوس نے کہا ہی کہ ایک عورت کو مرض نفث الدم کا
بسبب نزلہ کے عارض ہوا تھا مین نے حقنہ حادہ سے اوسکا علاج کیا خصوصًا اسوجہ سے کہ فصد اوسکی ممکن نہ تھی اسلیے کہ چار دن پیاپی اوسی
خون تھوکتے گذر گئے تھے اور ضعیف بدرجۂ غایت ہو گئی تھی اور غذا اوس مریضہ کو جریرہ اور ایسے فاکہہ سے دی جسمین قبض کی قوت
تھی اسلیے کہ چند روز سے برابر فاقہ پر فاقہ اوسنے کیا تھا اور سر پر اوسکے فضلہ خطاطیف کا لیپ کیا اور حمام کرنے کی اجازت اوسکو
بغرض دوا کے بغرض لطافت وغیرہ کے دی اور سر پر اوسکے تیل ہرگز ملنے نہ دیا اور نہ تیل لگانے کی اجازت دی تاکہ ترطیب راس
نہ پیدا ہو اور تریاق طری یعنے تازہ بھی اوسے کھلاے تاکہ اوسے نیند آجاے اسلیے کہ اس تریاق مین جزو قلیل افیون کا چونکہ ہی
لہذا نوم پیدا کرتا ہی اور دغدغہ سعال کو بھی منع کرتا ہی اور بسبب تغلیظ کے سیلان مادہ کو ٹھہرا دیتا ہی - روز دوم اس
تدبیر کی یعنے تریاق دینے سے دوسرے دن پھر جالینوس نے کسی قسم کی تحریک اوس مریضہ کے مداوا مین نہ کی بلکہ اوسے بآرام
اور سکون بحال خود چھوڑ دیا حالانکہ حاجت کثیر اوسکے تنقیہ ریہ کی تھی اور اکثر جو تدبیر ایسے وقت کی وہ یہی تھی کہ اوسکے
اطراف کی مالش کرائی اور بقدر باقلاکے اور تریاق حدیث پلایا جو کمتر مقدار کافی سے تھا اور غرض جالینوس کی یہ تھی کہ رفتہ
رفتہ شہد پلانے کے قابل وہ مریضہ ہوجاے تاکہ ریہ اوسکا مادہ نزلہ سے پاک ہو پھر اوسکو بحال خود ٹھہرا دیا یعنے کسی قسم کی
تحریک نہ کی پھر اوسکے اطراف کی مالش کی اور اوسکے بعد ماء الشعیر اوسے دیا اور تھوڑی روٹی بھی واسطے انعاش اور بیدار کرنے
قوت کے اوسکو کھلائی اور چوتھے دن اوسکو تریاق کہنہ بمقدار کثیر ہمراہ شہد کے پلایا تاکہ اوسکا ریہ اچھی طرح پاک ہو جاے
اور ہر روز پوری غذا جو اوسکے مناسب حال تھی دیتا رہا اور جس طرح سے نافثین کی تدبیر کیجاتی ہی اوسیطرح اوسکی
تدبیر کرتا رہا اور با ایں ہمہ وقتًا فوقتًا اوسکے سر پر قیروطی تافسیا کو لگاتا رہا اور نہانے سے اوسکو بالکل منع کردیا تھا یہ تدبیر

بحمام

جالینوس کی جو کہ نہایت عمدہ ہے - واجب ہے کہ تریاق کا استعمال درمیان دو مہینہ کے لغایت چار مہینہ تک برابر کیا جاوے اسلیے کہ تریاق
سے نیند پیدا ہوتی ہے اور نزلہ بند ہوجاتا ہے - اور روغن کسی قسم کا ان لوگوں کے سر کے پاس نہ جانے پاوے اور سر کے بال ترشوانے ان
مریضوں کے ضرور ہیں اگرچہ مریض عورت ہی کیوں نہو تاکہ یہ ادویہ محمرہ یعنے سرخ کرنے والی جلد کی اچھی طرح موثر ہو کر مستعمل ہو سکیں
- ادویہ مسہل دینا حسب توقا پایا ہے بشرطیکہ مادہ میں کثرت ہو بھی ضرور ہے - مگر یہ مسہل بعد فصد کے دینا چاہیے اوسکے بعد التزام استعمال
ادویہ محمرہ کا واجب ہے - جو نفث الدم بسبب انشقاق کسی رگ کے خواہ کٹ جانے سے رگ کے پیدا ہوا ہو اسی طرح وہ قسم نفث الدم
کی جو بسبب امتلا کے حادث ہو ان اقسام میں جہانتک ہو سکے غذا نہ دینی چاہیے بلکہ تین روز تک بھوکا ہی رہنے دیں خواہ تھوڑی
سی غذا جسمین لزوجت ہو اوسی پر قناعت کرائین - اور اگر سقوط قوت کا تیسرے فاقہ سے ہو اور قوت مکتفی نظر آوے چوتھے روز
بھی تغذیہ نکریں - اور اگر سقوط قوت کا خوف پورا پورا ہو ایسی غذا کھلاوے جو خلط صالح پیدا کرے اور مزاج میں معتدل ہو
یا مائل برودت کی طرف اور اوسمین تغریہ کی قوت ہو اور چسپیدگی اور قبض ہو اور خون کے غلیظ کرنے کی خاصیت بھی ہو جسطرح ہریسہ
اکارع سے پکایا ہوا خواہ سری اور بھیجا خواہ بیضہ نیمبرشت خواہ اطریہ خصوصاً ایسے وقت کہ اوسکو عدس میں پختہ کیا ہو اور مسور بھی
ایسی ہی غذا ہے - اور عناب بھی اور جہانتک ممکن ہو کہ قوی آدمی کو غذا نہ دیجاوے ایسا ہی کرنا چاہیے اور ماء الشعیر پر اقتصار
کرنا خصوصاً کہ اوسے عناب یا مسور یا سفرجل کے ہمراہ پختہ کیا ہو - خبز یعنے روٹی سرد پانی میں ڈبوئی ہوئی جو مثل شوربائے رقیق کے
ہو یہ بھی سبرد بالفعل ہے - گاوے کے دودہ کی چھاچھ اور دہی میٹھا جب طول مرض ہو اوسوقت نافع ہوتا ہے کہ قبض کرتا ہے اور برودت
پیدا کرتا ہے دودہ کے اقسام جو خوب جوش دیکر پختہ کیے جائیں یہ بھی نافع ہیں کہ تغریہ کرتے ہیں اور مادہ میں چسپیدگی پیدا کرتے ہیں
اور اگر جوش نہ دیا جاوے خون زیادہ کرنے کی وجہ سے ضرر کرینگے - سمک رضراضی بھی زیادہ نافع ہے - غذا ایسے مریضوں کی جو انشقاق
یا انصداع کی وجہ سے مبتلا اس مرض کے ہوں خواہ اون لوگوں کی غذا جنکا ذکر بعد اس قسم کے آویگا بارد بالفعل ہونی چاہیے
پنیر تازہ بے نمک زیادہ مفید ہے - اگر کسی گوشت کے ذریعہ سے ان لوگونکو غذا دینی منظور ہو اقسام لحوم سے اوسی کو اختیار کرنا
چاہیے جو خون کمتر پیدا کرے اور اصل خلقت میں وہ گوشت سوکھا اور سبک ہو جیسے لوہ کا گوشت یا بگلہ کا گوشت اور دراج جو
اشیاء قابضہ اور کھٹی چیز دینمیں پکایا جاوے - منجملہ اشیاے مجربہ کے تخم خرفہ کا چبانا ہے کہ فوراً خون کو بند کر دیتا ہے اگر اوسکا پانی حلق سے
اوتار لیا جاوے - فواکہ انکے واسطے بہی اور سیب جو خام اور کھٹی ہوں اور عناب تازہ حب الآس خرنوب شامی اور ازین قبیل اور
میوہ ہاے خام - کبھی انکے واسطے گل مختوم اور گل ارمنی سے گوند ملا کر اور تھوڑا سا کافور داخل کرکے نقل طیار کیا جاتا ہے - جب خونکی
آمد بند ہو جاوے اور چوتھے فاقہ کی نوبت پہونچی ہو غذا دینی واجب ہوتی ہے اور تقویت کی تدبیر کرنی پر ضرور ہے اور ابتدا روٹی دینی
سے کریں جو پانی میں ڈبولی ہو اور ہریسہ اور اکارع یعنے پایچہ اور بھیجا وغیرہ بھی تدریج دیا جاوے - اگر یہ انشقاق اور انقطاع بسبب
حدت اور تیزی خون کے ہوا ہے اوسوقت تدبیر امالہ کی جو اوپر مذکور ہو چکی بندش اطراف وغیرہ سے کریں یا خلاف جہت کی طرف امالہ
کریں اور خلط حاد یعنے صفرا کا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازاں تبرید اور ترطیب قوی لازم ہے اور استعمال قوابض کا ضرور ہے
اور مغریات اور ماء الشعیر اور سرطان اور قرع اور دواے اندروماخس جو ایک دوا نے مرکب ہے اور دواے جالینوس کا استعمال
کرنا چاہیے - جو نفث الدم کسی رگ کے منھ کھل جانے سے عارض ہو اوسکے لیے دوا قابض اور عفص کہ جسمین تغریہ بھی ہو دینی چاہیے الغرض

تخم خرفہ کا چبانا خون کو بند کرتا ہے

ایسی ہی ادویہ جو ابھی انشقاق کیواسطے مذکور ہوئین دینی چاہیین کہ وہ بھی مغریہ اور ملحمہ اور قابض ہوتی ہین یہ ادویہ جیسے گلنار اور انار کی
کلیان اور سماق اور عصارۂ طراثیث یعنے اشترغاز اور عصارہ شاخہاے باریک انگور کا اور بلوط اور برگ عوسج اور کہربا اور اقاقیا اور
حضض اور عصارہ ورد عصارہ عصی الراعی اور شکاعی عصارہ انگور خام اور اس انگور کا نام افسطیلا ہی کبھی یہ ادویہ خواہ انسے
جو قرص وغیرہ مرکب ہون شب اور مازو اور صبر اور افتیمون سے قوی کردی جاتی ہین اور باہم ترکیب دیکر طیار کیجاتی ہین اور اقراص
جو اسی مرض نفث الدم کے واسطے معدود اور مشہور ہین انھین دواؤن سے طیار کیے جاتے ہین - اور کبھی یہ ادویہ اب خالص مین
خواہ بعض عصارات مین جوش دیکر بطور مشروب کے مستعمل ہوتی ہین - کبھی انھین ادویہ سے ضمادات طیار ہوتے ہین - کبھی ان
ادویہ مین اور جملہ ادویہ نفث الدم کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہین ادویہ صدریہ بھی مثل کرفس اور نانخواہ اور انیسون اور سنبل اور
رامک کے داخل ہوتی ہین - اور کبھی مخدرات بھی شریک کردیے جاتے ہین جیسے پوست بیخ یبروج اور بنگ اور خشخاش اور کبھی
مغریات جیسے صمغ عربی اور قشار کندر اور کوکب شامُش یعنے مٹی شاموش کی اور طباشیر اور بارتنگ اور لعاب اسبغول اور
خود اسبغول اور عصارۂ بقلۃ الحمقا اور لعاب بہدانہ بھی اضافہ کیا جاتا ہی - اگر نفث الدم بطور رشح کے کسی ورم سے ہوتا ہو علاج
اوسکا فصد اور استفراغ اوسکے بعد انضاج مادہ ہی اور قوابض سے ہرگز اس قسم کا علاج نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت استعمال
قوابض کا آفت عظیم پیدا کرتا ہی بلکہ مثل علاج ذات الریہ کے اوسکا علاج کرنا لازم ہی - جو نفث الدم بسبب آکل کے پیدا ہوا ہو
اوسکا علاج دشوار ہی اور گویا اوسکے علاج سے یاس قطعی ہی اسلیے کہ وہ اچھا نہین ہوتا اور التحام اوسکا بدون زوال سوءمزاج
کے ممکن نہین ہی اور اس سوءمزاج کا جانا بدون امتداد زمانہ دراز کے دشوار ہی اور اتنے زمانہ مین قرحہ مین صلابت اور سختی پیدا
ہوجاے گی یا عفونت آجاے گی - مگر بشتر اس تدبیر سے نفع ہوتا ہی کہ آکل کو مستحکم ہونے دین اسطرح کہ خلط حار کو کم کرتے رہین
اور بشتر صفرا رقیق کو بذریعۂ اسہال کے دفع کرتے ہین اور خلط غلیظ کو بھی حب غاریقون سے - اگر احتیاج زیادہ تقویت دینے کی
ہو اسی غرض سے کہ مسہل سے ضعف نہ پیدا ہو تقویت دینی چاہیے اور دغدغہ سعال کی تسکین کے واسطے دواے بزور کا استعمال
کرنا چاہیے کہ وہ دوا ایسی ہی جس سے امید ایک طرح کے نفع کی اصل مرض مین بھی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ ایسے بیمارونکا علاج بھی تنقیہ سے
استفراغ اور فصد وغیرہ سے - غذاے جید الکیموس انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے - منجملہ ادویہ مفیدہ کے واسطے اُکال یعنے سڑے
ہوے زخم کی جو مورث نفث الدم کا ہو لُبان یعنے کندر اور آذان الجدی جو قسم بڑی بارتنگ کی ہی اور بزر بقلۃ الحمقا اور خطمی ہے
اور قرص کوکب مین نصف جزو افیون زیادہ کرکے استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہی - چند ادویہ مرکبہ وہ ہین جنکو حکیم بولس فی
ذکر کیا ہی اور ہم قرابادین مین اونھین ذکر کرین گے - ادویہ جو اونکو نافع ہون وہی ہین جنمین شادنج اور دم الاخوین کہربا مسندروس
گل مختوم داخل ہو اور مجملاً یہ ہی کہ جو دوا مجفف اور منقی اور مغری اور ملحم ہو وہی اس قسم نفث الدم کو نافع ہی - سینہ سے جو
نفث الدم پیدا ہو اوسکا علاج ضمادات سے کرنا چاہیے اور ایسی دواؤن سے جنمین جوہر لطیف ہو یا اوسکے ہمراہ جوہر لطیف ہو کہ اوسمین
وہی اجزاے صدریہ ملاے جائین جنکو ہم نے بیان کیا ہی کہ تا سینہ تک اثر اوسکا پہونچے - بادروج جسکو تلسی کہتے ہین اوسمین فی نفسہ
یہ اثر ہی کہ جامع دونون امرون کو ہی - اگر حدس طبیب سے یہ امر دریافت ہو کہ سبب نفث الدم کا حرارت ہی اوسوقت ادویۂ
مذکورہ سب کی سب موافق اور نافع ہون گے - اور اگر یہ معلوم ہو کہ برودت کی وجہ سے نفث الدم پیدا ہوا ہی اوسی طور کا

احداث جو اوپر مذکور ہو چکا ہی اوسکا علاج بقول جالینوس اسطرح کرنا چاہیے جسطرح جالینوس نے ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت
اوس معالجہ کی یہ ہی کہ ایک جوان آدمی کو مرض نفث الدم کا عارض ہوا روز اول جالینوس نے اوسکی فصد کھولی اور پھر دوسرے روز
بھی فصد کھولی اور اطراف کی مالش کرکے خوب استواری سے بندش کی جسطرح ہر ایک قسم نزف الدم کے لائق ہی اور غذا مین حسو یعنے
ستو کے اقسام سے تجویز کیا اور سینہ پر اوسکے قیروطی تافسیا کی رکھی اور بوقت عشا یعنے شب کو وہ قیروطی چھوڑ اٹھا لی تاکہ غرض مطلوب
کو زیادہ حرارت پیدا نہ کرے اور غذا اوسکو ستو کی پھر دے اور دوائے بزور پلوائی اور جب تیسرا دن ہوا سینہ پر تین گھنٹہ
تک وہی قیروطی رکھی اور بعد ازان چھوڑا ڈالی اور پھر ماء الشعیر سے اوسے غذا دے اور یخنی کے اقسام مین سے گوشت بط کی یخنی
پلائی جب مریض کے ریہ کا مزاج اعتدال پر آیا اور ورم پیدا ہو جانے کا خوف دور ہو گیا تنقیہ ریہ کا تریاق کہنہ سے کیا
جو پورے اجزا پر شامل تھا اور بتدریج مریض کو شیر مادہ خر پر ڈھالا اور جملہ تدابیر نفث الدم کو اسی طرح رفتہ رفتہ کرتا رہا
جالینوس کہتا ہی کہ جس مریض نفث الدم کی روز اول سے یہ تدبیر ہو گئی وہ صحیح اور تندرست ہو گیا۔ اور جن لوگون کے علاج مین وقفہ
ہوا یعنے روز اول سے اونکا معالجہ شروع نہوا اونمین کسی کو صحت ہوئی اور کسی کو نہوئی۔ ہم نے ایسے لوگ خود بھی دیکھے ہین جنکو اس
تدبیر نے خواہ اور قسم کے علاج نے نفع بین کیا اور ازالہ مرض ہو گیا ہی۔ جب معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا رطوبت ہے۔ اور
استرخاے اعضاے مذکورہ اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ تجفیف اور تسخین پیدا ہو اور قبض بھی واقع ہو مثلاً اذخر اور مصطگی
اور زیرہ بریان اور فودنج کوہی اور قلقدیس اور جند بیدستر اور زعفران واسطے اثر پہونچانے ادویہ کے اور کبھی ان ادویہ
کے ہمراہ قوابض معتدلہ بھی شریک کر دیتے ہین جیسے شاہ بلوط اور کبھی ان ادویہ سے کوئی دواے مرکب طیار کیجاتی ہی کہ اوسکا
قرابادین مین ہوا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا یبوست ہے اور یہ امر کمتر واقع ہوتا ہے اوسوقت مرطبات
معلومہ کا استعمال کرنا چاہیے جو اقسام سے دودہ کے ہون خواہ روغن یا عصارات اور مرطبات کا استعمال بعد تدبیر مشترک
کے مثل امالہ مادہ خلاف جہت کی طرف کرنا مناسب ہی۔ مگر جو تدبیر کہ لائق نفث الدم یابس کے فصد وغیرہ سے ہی وہ اقل اور
ضعیف تر ہی بہ نسبت اوس تدبیر کے جو اور اقسام مین کیجاتی ہی۔ اگر سبب نفث الدم کا کوئی صدمہ ایسا ہو جو جگر پر پہونچا ہو اوسکے
علاج مین یہ سفوف استعمال کرنا چاہیے۔ ریوند چینی دس جزو اور لک پانچ جزو گل ارمنی پانچ جزو مقدار شربت ان اجزا کو اچھی طرح
کوٹ کر ڈیڑہ درہم دینا چاہیے۔ ادویہ مشترکہ اقسام نفث الدم کے مفردات کا ذکر تو کتاب دوم مین کیا گیا ہی جدولہاے معلومہ
مین اور جنکا بیان لائق اس جگہ کے ہی۔ از انجملہ شادنج ہی کہ جب اوسکو مثل غبار کے باریک پیس ڈالین اور ایک مثقال اوسے ہمراہ
بعض ادویہ قابضہ کے استعمال کرین۔ خواہ ہمراہ عصارات کے تو اسکا نفع جلیل اور زیادہ تر ہی۔ اور جسوقت خرفہ کو چبا کر اوس کا
پانی حلق مین اوتارین اکثر تو یہی ہی کہ فی الحال حبس خون کر دیتا ہی۔ اور آب خیار خصوصاً بعض مغریات قابضہ کے ہمراہ اگر گھونٹ
گھونٹ کر کے اسکو پی جائین۔ جلا ہوا بارہ سنگھا جب اور ادویہ کے ساتھ ملا کر مستعمل ہو زیادہ نافع ہوگا اسی طرح آب پودینہ۔ ایضاً
خیار کا چھل بوزن ایک درہم کے ایضاً شگوفہ کشنیز ہمراہ سرد پانی کے بمقدار تین درہم صبح اور شام دونون وقت اسکا استعمال
کرنا چاہیے۔ ایضاً بسد بھی شدید النفع ہی اور گل مختوم اور طین شاموس اور بعض کہتے ہین کہ یونانی زبان مین اسے کوکب الارض
بولتے ہین اور شاید یہ مٹی طلق کے سوا کوئی اور شی ہو۔ ایضاً خون گوسالہ کا قبل انجماد کے کے پی جائین بقدر نصف اوقیہ کے

اور تین روز برابر اسکا استعمال کرین - ایضاً حب الاس اور بارتنگ کو آب بارتنگ سبز مین بوزن دو درہم کے خواہ عصارۂ دردکے ہمراہ کہ یہ بھی بدرجہ
غایت مفید ہو - سفرجل بھی نافع ہو خصوصاً بھنی ہوئی - ایضاً انفحہ یعنے پنیر مایہ ارنب کا گلاب کے ساتھ خواہ بھی پنیر مایہ یا کسی اور حیوان کا انفحہ
مطبوخ مازو یا آب بادروج کے ہمراہ خصوصاً قسم نفث الدم صدری کے واسطے - اور طین مختوم اور ببل اوسکی طین شاموسن جو گل
ملتانی سپید ایسی ہوتی ہو تھوڑے سے سرکہ مین ملاکر - ایضاً سوفوطون اور یہ حی العالم ہو اور ایک شخص نے اپنی بعض کتب مین لکھا ہو
کہ سوفوطون ایک قسم ہو فوتنج کی جو سنگ لاخ مین پیدا ہوتی ہو اور مل کر نمک ملاکر کھائی جاتی ہو اور موصل مین اسکو بربوج بری کہتے ہین
- خواہ نفاخ بری اسکا نام ہو مگر اس بیان مین مجھے نظر اور تردد ہو - اور یہ دوا اپنے ہموزن نشاستہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہو - ایضاً
شب یمانی کا پلانا اور کھلانا خصوصاً ایسے بیضہ کی زردی مین کہ جو کسی قدر متغیر ہو چکی ہو مگر ابھی منعقد ہو کر شکل بچے کی اوسمین
نہین بنی ہو - ایضاً غری السمک یعنے سریش مچھلی کا بھی نافع ہو - پھر جب مرض مین دشواری پیدا ہو بیشتر بزرالبنج بقدر ربع درہم ہمراہ
ماء العسل کے دیجاتی ہو - واجب ہو کہ ادویۂ حابسہ نفث الدم ہمراہ شراب عفص کے دیجائین - ہان اگر تپ ہو اوسوقت کسی اور عصارۂ مناسب
حال کے ہمراہ پلانی چاہیے - نفث الدم کہنہ کے واسطے تخم کراث نبطی اور حب الاس دونون ہموزن لے کر بقدر دو درہم کے ہمراہ آب
عصی الراعی کے دینا چاہیے - یا عصارۂ کراث شامی ایک اوقیہ اور سرکہ نصف اوقیہ صبح کو پلایا جاوے - یا تراشۂ اسفنج تھوڑی سی بیند ملاکر
- جالینوس نفث الدم کا علاج تریاق اور متر و دیطوس سے اور ادویہ خوشبو سے کرتا ہو اسلیے کہ ایسی دوائین طبیعت کو حبس خون پر
قوی اور قادر کر دیتی ہین اور زخم مین گوشت اوگا دیتی ہین - اسی طرح اقراص کوکب اور دواے اندروماخس - قنطوریون مین دو فائدہ
جمع ہین ایک تو یہ کہ حبس نفس کرتی ہو دوسرا یہ کہ تنقیہ ریہ وغیرہ کا بھی کرتی ہو مناسب ہو کہ محموم تو پانی کے ساتھ اور غیر محموم شراب کے
ہمراہ اسکا استعمال کرے - صقالیہ کے لوگ جو مریض نفث الدم مین ہوتے ہین اونکا علاج طبیخ بیخ قنطوریون جلیل سے کیا جاتا ہو منجملہ
ادویہ کے عصارۂ بارتنگ دو درہم عصارۂ گاوزبان دو درہم عصارۂ خرفہ عصارۂ شاخہاے سبز درخت گل کا دو درہم بدون
پانی چھڑکنے کے ان ادویۂ تازہ کو کوٹ کر عصارات برآوردہ کرین اور آگ پر چڑھاکر جوش ندین بلکہ اوسی حالت خامی مین گل
مختوم اضافہ کرکے پلادین - یا عصارہ شاخہاے گل لے کر اوسمین عصارہ ہوفیطداس یعنے طراثیث کا اور شادنج اور شاخ گوزن
سوختہ بڑھاکر استعمال کرین - قرص کے اقسام مین سے یہ قرص عمدہ ہو - اقاقیا گلنار گل سرخ عصارہ لحیۃ التیس جفت بلوط قشار الکندر
سب اجزا ہموزن ہین - ایضاً زرنیخ اور پوست بیخ تفاح طین البحیرہ اقاقیا تخم خرفہ بزر بادروج گلنار کافور قرص طیار کرین مقدار شربت
دو درہم ہمراہ نصف اوقیہ پانی کے خواہ شراب عفص کے یا آب بادروج کے ہمراہ - ایضاً تخم خشخاش گل مختوم وہوفیطداس
کندر کافور آب بادروج کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً اس قرص کو ابن سرافیون نے لکھا ہو اور اوسکی ترکیب صمغ بادام سے ہوتی ہو
- روغن جو سینہ پر مستعمل ہوتے ہین فصل گرما مین تو روغن سفرجل اور سرما مین روغن سنبل - قرص جید طین البحیرہ اور لبسد اور کوکب
شامس گل سرخ خشک شدہ ہر واحد دو جزو کہربا صمغ عربی نشاستہ ہر واحد ایک جزو سب کو ملاکر قرص طیار کرین مقدار شربت
کی اگر تپ ہو چار مثقال اسکے کسی عصارۂ قابضہ کے ہمراہ اور اگر تپ نہو کسی شراب مین خصوصاً شراب قابض کے ہمراہ - مشترک
اقسام سے ضماد کے آرد جو اور دقاق کندر اقاقیا سپیدی بیضہ کی ملاکر - جب خون کی آمد بذریعۂ علاج کے بند ہو جاوے
اوسوقت جراحت کے پر ہو جانے اور ورم کے پیدا ہونے کی فکر بہت جلد کرنی ضرور ہو - زخم بھر جانے کی تدبیر مغریات قابضہ سے

اور دو درہم کے روکنے کی تدبیر غذا کی روکنے سے کیجاتی ہی اور جذب مواد کا اطراف مین اور سینہ کی تبرید بالفعل بھی کرنی چاہیے - واجب ہی کہ جرعہ جرعہ سرکہ پیا کرین جسمین پانی ملا ہو اور بار بار اسکے پینے کیطرف توجہ کرین - اور جب خون بند ہو جاے یا آمد خون کی آثار نمایان ہون اشیاء مذکورہ بالا سے احتراز کرنا واجب ہی جو اخراج خون پر معین ہوتی ہین - پانی جو یہ لوگ استعمال کرین آب باران ہو نا اوسکا افضل ہی خواہ وہ پانی جسمین کہ طین ارمنی اور گل سرخ بھگو یا ہوا ور آب آہن اور آہن تاب زیادہ نافع ہی اسلیے کہ قبض اوسمین زیادہ ہی - اگر خون کے بستہ ہونے کا ریہ مین خوف ہو چاہیے کہ ابتدا مین سرکہ آب آمیختہ کا استعمال کرین ہان اگر کھانسی ہو اوسوقت سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے - کبھی خون بستہ کے واسطے نصف درہم کرکم تھوڑا سا کراث کا پانی ملاکر موثر ہوتی ہی کہ اوسمین تین درہم سکنجبین بھی شریک ہو - اودیہ مرکبہ مین سی حلیہ مطبوخہ دو درہم بذرا وندا ایک درہم سوسن ایک درہم فلفل ایک درہم بیخ ایک درہم گل سرخ دو درہم اسکا قرص طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور آب رازیانہ اور کرفس اسکا بدرقہ ہی - ایضاً انفحہ ارانب اور نتھرا ہوا پانی خاکستر چوب انجیر کا ہمراہ حاشا کے خواہ جو ہمراہ شہد کے خواہ مسہلات ایسے دیے جائین جنسے استفراغ مادہ ہو جاے - اور بہت سی اودیہ مفردہ ہین جنکو ہم نے کتاب دوم مین اور مرکبات کو قرابادین مین ذکر کیا ہی - اور خون بستہ کے تحلیل کرنے کی اودیہ ہم نے کتاب چہارم مین بتفصیل لکھی ہین وہان سے اونکو لینا چاہیے چوتھا مقالہ قواعد اور اصول نظریہ شناخت اور علاج اورام اعضا ر نواحی صدر کے اور قروح اونھین اعضا کے سواے اورام اور قروح کے جو قلب مین ہوتے ہین بیان عام اوجاع نواحی اور اطراف سینہ اور پہلو کا اور پہلے سب سے ذات الجنب کا بیان کیا جاتا ہی - واضح ہو کہ حجاب اور جھلیان اور پردہ ہاے صفاق اور عضل جو صدر مین ہین ان سب اعضا مین اوپر آن کے اطراف مین چند اورام موذی (جو زیادہ دردناک کردیتے ہین - اور ایذا بھی اون اورام کی بہت زیادہ ہوتی ہی) پیدا ہوتے ہین اور بحسب اصطلاح انمین سی کسی کا نام شوصہ اور کسی کو برسام اور کسی کو ذات الجنب کہتے ہین - اور کبھی بعض اقسام کے اوجاع انھین اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور بسبب ورم جگر کے نہین ہوتے لیکن ریاح غلیظہ سے وہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اون پر بھی اشتباہ انھین امراض مذکورہ کا ہوتا ہی اور دراصل وہ اوجاع ان امراض سی نہین ہوتے ذات الجنب ایک ورم حار نواحی صدر مین ہوتا ہی یا عضلات باطنہ مین یا حجاب مستبطن صدر مین یا حجاب حاجز مین اور یہ ذات الجنب خالص کہلاتا ہی یا عضل ظاہری خارجی مین یا حجاب خارج مین بمشارکت جلد کے یا بلا مشارکت جلد کے اور اعظم اقسام از روے ایذا اور خرابی کے وہی ذات الجنب ہے جو نفس حجاب حاجز کے ورم سے پیدا ہو اور یہی قسم صعب ترین اقسام ہی - اور مادہ اس ورم کا اکثر مراری یا خون مراری ہوتا ہی اسلیے کہ اعضاے صفاقیہ مین سواے خلط رقیق یعنے صفرا کے اور کوئی خلط نفوذ نہین کرسکتی - اور صفراوی ذات الجنب کے بعد اور کمتر پھر خون خالص سے ذات الجنب پیدا ہوتا ہی - اور چونکہ اکثر عروض اس ورم کا صفراوی ہی لہذا تپ جو اسمین ہوتی ہی اوسکی شدت کا نوبہ ایک روز درمیان ناغہ سے ہوتا ہی اور یہی سبب ہی کہ جو لوگ اکثر اوقات ترش غذا اور حسو وغیرہ کا استعمال کرتے ہین وہ لوگ اس مرض مین کمتر مبتلا ہوتے ہین کہ اونکے مزاج مین بلغمیت زیادہ اور بہت ہوتی ہی - اور باانہمہ پھر بھی ذات الجنب کبھی خون محترق سے بھی پیدا ہوتا ہے - اور کبھی بلغم عفن سے اور کبھی شاذونادر سوداے عفن سے بھی پیدا ہوتا ہی جسمین التہاب ہو ہم نے کتاب کلیات مین بیان کیا ہی کہ ورم حار کی شرط یہ نہین کہ بلغم اور سودا سے پیدا نہو بلکہ ورم حار کبھی اوس بلغم اور سودا سے بھی ہوتا ہی جو صفت عفونت پر ہو کہ مقتضی حرارت کی ہی ہان یہ ورم حاد اور تیز جب ہی ہو گا کہ مرہ صفرا سے پیدا ہوا ہو یا خون سے اور اگر سواے مرہ صفرا اور خون

کے بلغم اور سوداسے پیدا ہوگا وہ ورم مزمن اور دیرپا ہوگا - یہ نکتہ باریک ایسا ہی کہ اکثر اطبا اسے بخوبی سمجھ نہین سکتے - اور چونکہ انجام
ہر ایک ورم کا تین کیفیتون سے خالی نہین (۱) یا متحلل ہوجاتا ہی (۲) یا آنکہ اوسکا مادہ مجتمع ہوتا ہی (۳) یا اوسمین صلابت اور سختی آجاتی ہی
یہی حال ذات الجنب کا بھی ہی - مگر صلابت کا عارض ہونا ذات الجنب مین بہت کم ہی اب اسکا انجام دوہی صورتون مین منحصر ہوا یا خود بخود متحلل
ہوجاے اور یا مادہ اوسکا مجتمع ہوا ور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہی - ذات الجنب اگر متحلل ہوجاے ریہ اوس مادہ کو زیادہ قبول کرکے
اوس مقدار متحلل شدہ کو اخراج کردیتا ہی - اور کبھی کسی اور طرف سواے جہت ریہ کے مادہ متحلل بھی ہوجاتا ہی - اور اگر اجتماع مدہ کا ہوا
اور مدہ فراہم ہوا ضرور احتیاج نضج کی ہوگی تاکہ منفجر اور شگافتہ ہوپس بیشتر براہ نفث کے ریہ اوسے خارج کرتا ہی - اور کبھی رگ اجوف کیطرف آتا ہی
اوسوقت براہ بول دفع ہوتا ہی اور کبھی مجاری براز کی طرف آجاتا ہی اوسوقت براہ اسہال دفع ہوتا ہی - اور کبھی خالی مقامات جیسے
فضاے صدر اور لحوم غددیہ مین آتا ہی اوسوقت اورام اربیتین اور اورام مغابن اورام پس گوش وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور
کبھی بطرف دماغ کے پہونچتا ہی خواہ بطرف دیگر اعضا کے چنانچہ ہم ان سب کو بیان کرینگے اور ایسے وقت خطرہ زیادہ ہوتا ہے
یا ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہی - اور کبھی یہی مادہ اور مدہ اپنی کثرت اور خفت کی وجہ سے مجاری نفس مین اختناق پیدا کرتا ہی - اور
کبھی اوسمین اتنی کثرت نہین ہوتی کہ اختناق مجاری نفس مین پیدا کرے اور سواے نضیجہ یعنے مادہ پختہ کے اور کسی طرح کا نہین ہوتا
مدہ ہو خواہ نفث مشابہ مدہ کے مگر قواے طبعی اوسوقت ساقط ہوتے ہین اسی جہت سے نفث کے ذریعہ سے اوسکو خارج کرنے
سے عاجز ہوتے ہین اسی واسطے واجب ہی کہ ایسے وقت مین تقویت قوی کی زیادہ کرین تاکہ قوی کو قدرت انقباض شدید پر واسطے اوس
انقباض کے پیدا ہو جسکے ذریعہ سے نفث مادہ ہوتا ہی - اسلیے کہ یہ نفث ایسا فعل ہی جو دو قوتون سے تمام ہوتا ہی ایک تو طبیعت
منضجہ اور دافعہ سے دوم طبیعت ارادی سے جو دافع بھی ہی جب یہ دونون قوتین اچھی طرح قوی اور زوردار نہونگی ممکن ہے
کہ تنقیہ سے عاجز رہینگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نفث مین دشواری یا بسبب ضعف قوت کے ہوتی ہی یا بسبب آلہ نفث کے
دشواری ہوتی ہی مثلاً اگر ورم حجاب اور عضل مین ہوا وسوقت آلہ کو ایذا اپنی حرکت سے خواہ اپنے جار اور ہمسایہ کی حرکت سے
مثل اغشیہ کے ہوگی - یا بسبب مادہ کے یہ دشواری پیدا ہوتی ہی - اگر مادہ زیادہ رقیق ہو یا غلیظ ہو خواہ مادہ مین لزوجت ہو - اور
ایسی ہی اوقات مین کہ نفث مین دشواری ہو ریہ مین مثل علیان اور جوش کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ ہوا مستنشق خارج
ہو چو ریہ مین جاتی ہی وہ ہوا اسی مادہ غیر منفوثہ سے مل کرجاتی ہی لہذا اس مادہ کی بھی کسی قدر ریزش ریہ پر ہوکر غلیانکی کیفیت پیدا
کرتی ہی - اگر ورم ذات الجنب باوجود نفث بلغم کے چودہ روز تک پاک نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ فراہم ہو رہا ہی اور اگر چالیس
روز کے بعد بھی تنقیہ نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ذات الریہ اور سل کی طرف منتقل ہوگیا - کبھی قیح کا پڑنا ساتوین روز بھی ہوجاتا ہی
مگر اکثر تو بیسوین روز اور چالیسوین روز اور ساٹ روز مین ہوتا ہی - کبھی انفجار اور شگافتہ ہونا ورم کا قبل نضج کے بھی ہوتا ہی
بسبب اسکے کہ طبیعت مادہ موذی کو بسبب کثرت خواہ حدت کے یا بسبب حرارت مزاج کے یا سن کی وجہ سے اور فصل اور
بلد کی حرارت سے دفع کرتی ہی خواہ ادویہ مفجرہ کا استعمال مشروبات مین قبل از وقت مناسب خطاے طبیب سے زیادہ ہوا لہذا
قبل نضج کے انفجار ہوگیا اور ادویہ مفجرہ کو ہم عنقریب بیان کرینگے یا اینکہ مریض نے کوئی حرکت بافراط خواہ حرکت متعبہ اور
حرکت چیخنے اور چلانے کی زیادہ کی ہی لہذا قبل از نضج کے شگافتہ ہوگیا - اور بہر حال قبل از نضج کے شگافتہ ہونا خطرہ اور

اندیشہ کی بات ہی۔ کبھی انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف ہوتا ہی اسطرح پر کہ ریہ مادہ ورم کو قبول کرتا ہی اور اخراج مادۂ مذکورہ پر قادر کسی وجہ سے نہین ہوتا ہی لہذا وہ مادہ اوسی ریہ مین محتبس ہوجاتا ہی اور ریہ مین ورم پڑتا ہی۔ کبھی ذات الجنب سل کی طرف منتقل ہوتا ہی بوساطت ذات الریہ کے اوسی طرح سے جسکو ہم آئندہ بیان کرین گے اور کبھی بلا وساطت ذات الریہ کے انتقال ذات الجنب کا سل کی طرف ہوتا ہی بلکہ اس طرح پر ہوتا ہی کہ مادہ اور مدہ جو متحلل ہوا ہی اپنی حدت اور رداءت سے جوہر ریہ مین قرحہ ڈال دیتا ہی۔ کبھی ذات الجنب تشنج اور کزاز کی طرف منتقل ہوتا ہی اسطرح پر کہ مادہ اون اعصاب مین مندفع ہوتا ہی جو عضو متورم سے قریب تر واقع ہین اسلیے کہ جنب ایک عضو عصبانی ہی اور یہ انتقال ضرور قاتل اور مہلک ہی۔ کبھی ذات الجنب مین کسی طرح نفع علاج کا متصور نہین ہوتا اگرچہ تمامی علامات جیدہ موجود ہون۔ کبھی عقب ذات الجنب کے ایک مرض مثل جذر کے موخر عضد مین جو صاحب جنب کے ہی خواہ جانب انسی اور اندرونی مین اوسی عضد کے یا ساعد قریب مین اوسی جنب کے پیدا ہوتا ہی کنارہ تک اونگلیون کے۔ کبھی غلبہ ذات الجنب کا بجانب قلب کے ہوتا ہی اوسوقت خفقان پیدا ہوتا ہی کہ تابع اوس خفقان کے غشی ہوتی ہی۔ اور جانب دماغ تک بھی اوسکا اثر پہونچتا ہی جبکہ تحلل مادہ کا قبل جمع ہونے مادہ کے ہو اور حالت جمع مین بھی دماغ کی طرف یہ مادہ جاتا ہی۔ کبھی مادہ ذات الجنب کا اعضاے ظاہرہ کی طرف سے بھی منتقل ہوتا ہی اوسوقت خراج یا جراحات اور زخم پیدا ہوتے ہین۔ کبھی یہ انتقال بسبب نفوذ کرنے مادہ کے جوہر عصب بلکہ جوہر دتر بلکہ جوہر عظام کے ہوتا ہی۔ پھر اگر یہ مادہ بطرف اعضاے سافلہ کے رجوع کرے اور بعد ازان نضج پاکر نواصیر پیدا ہون یہ کیفیت منجملہ اسباب خلاص اور رہائی مریض کی اس مرض سے ہوگی مگر نواصیر خبیثہ اور بون پیدا ہون گے۔ اور اگر مفاصل کی طرف میل کرے اور نواصیر پڑجائین نجات علیل کی اسمین بھی ہوگی مگر بیشتر وہ عضو جس پر ریزش مادہ کی ہو بیکار ہوجاتا ہی خصوصًا اگر اوسوقت استفراغ مادہ کا بذریعہ براز کے نہو یا بذریعہ بول غلیظ کے جسمین رسوب زیادہ ہون یا بذریعہ نفث نضیج اور پختہ کے استفراغ نہو اور اگر کسی قسم کا استفراغ انمین سے واقع ہوگیا پس یہ انتقال اسلم ہوگا اسلیے کہ یہ کیفیت دلالت کرے گی کہ جس مادہ سے خراج اسفل مین پیدا ہوا ہی اوس مادہ کی مقدار قلیل تھی اور بذریعہ نضج کے اوسکی اصلاح ہوسکتی ہی اور یہ خراجات جسوقت پوشیدہ ہون اور اندرون جلد کے غائر ہوجائین یعنے بعد بروز اور ظہور کے پھر معدوم ہوجائین آفت نکس پر دلیل ہون گے خصوصًا اگر رجوع مادہ کا پھر اولٹ کر بطرف ریہ کے ہو کہ آفت عظیم پیدا ہوگی۔ کبھی شدت حمی سے ذات الجنب کے تواتر نفس مین پیدا ہوتا ہی اور تواتر نفس سے نفث مین لزوجت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ نفث مین بسبب تواتر نفس کے خفت اور سبکی پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی لزوجت نفث سے شدت مرض مین خواہ درد کی شدت پیدا ہوتی ہی اور لہیب حرارت کی زیادتی ہوتی ہی اور لہیب کی زیادتی سے پھر تواتر نفس پیدا ہوتا ہی اور تواتر سے پھر لزوجت نفس مین آتی ہی اور اسی طرح تواتر نفس اور لزوجت نفث باہم معین اور مددگار ہوکر ضرر کو زیادہ کرتی ہین۔ رہی یہ بات کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کی کونسی قسم زیادہ تر ردی ہی پس بدترین اقسام وہی ہی جو بائین طرف مجاور قلب کے ہو۔ یا وہ قسم جو داہنی طرف ہو کہ بعض اطبا نے اوسی کو خراب تر تجویز کیا ہی۔ اور بعض اطبا نے بائین طرف والی کو زیادہ تر خراب تجویز کیا ہی۔ قول فیصل اور قریب بحق یہ ہی کہ بائین طرف کا ذات الجنب بسبب مکان کے یعنے اتصال قلب کے ارد یہے کہ اوسکی نکایت عضو شریف کو پہونچتی ہی۔ مگر یہ قسم نضج یافتہ ہونے کی زیادہ لائق ہی اور تحلیل پانے کی زیادہ اقرب ہی اگر بذاتہ

بذاتہ اوسمین قابلیت نضج اور تحلیل کی ہو پس حرارت عضو قریب یعنے قلب کی بہت جلد اوسکی نضج اور تحلیل مین توجہ کر سکتی ہو اور داہنی طرف کا ذات الجنب چونکہ عضو شریف سے دور ہو اس نظر سے تو اسلم ہو مگر براہ نضج اور تحلیل کے عاصی یعنے غیر مطیع ہو اسلیے کہ حرارت کی رسائی وہانتک کمتر ہو بہ نسبت جانب یسار کے جو معدن حرارت ہو - کبھی ذات الجنب مین امتلا اخلاط نواحی سر اور سینہ کا ستبلا کرتا ہو خواہ امتلا بعض اون عروق کا جو سر سے اور ترکے نواحی صدر مین پہونچی ہین - ذات الجنب ایسے سرد پانی کے پینے سے بھی پیدا ہوتا ہو جو احتقان مواد کرتے ہین اور برودت سی ہوا سے سرد کی جو زائد از اعتدال ہو اوس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہو جسطرح حرارت شدید سے اسکا حدوث ہوتا ہو خالص شراب کا پینا جو محرک اخلاط ہو اور اونھین اخلاط مین ثوران اور جوش پیدا کرتی ہو اوس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہو - ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف بہت کم ہو - مگر ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف اکثر ہوتا ہو اور باینہمہ جب یہ انتقال ہوتا ہو اوسوقت ضیق النفس مین کسیقدر خفت ہوتی ہو - ذات الجنب اکثر فصل خریف مین بوجہ کثرت مرار کے اور جاڑونمین بوجہ کثرت برودت کے عارض ہوتا ہو خصوصًا بعد ربیع ستوی کے اور ربیع شتوی مین بھی کثرت اس مرض کی ہوتی ہو باد شمال کی چلنے سے فضول کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور محتقن ہوکر ٹھہر جاتی ہین لہذا درد پہلو اور پسلیون کے زیادہ ہوتے ہین خصوصًا اگر باد شمالی بعد ہواے جنوبی کے چلے - گرمیون مین اور ہواے جنوبی چلنے کے زمانہ مین ذات الجنب مین کمی ہوتی ہو لیکن اگر صیف مین جنوبی ہوا چلے اور بارش بھی ہو وہ زمانہ مستثنی ہو اس قلت سی آخر فصل خریف مین صفراوی مزاج والونکو ذات الجنب کا مرض زیادہ ہوتا ہو - سواے ان صورتون کے جو اوپر مذکور ہوئی ہین اور جملہ اوقات مین ذات الجنب کم عارض ہوتا ہو اور جتنے اقسام کی اور ہوائین ہین خواہ شہر اور بستیان اور ریاح جنوبی مین اون سب مین ذات الجنب کی کمی رہتی ہو - جن عورتون کے ایام حیض جاری ہین اونھین بھی ذات الجنب کم عارض ہوتا ہو اسلیے کہ اونکا مزاج مائل برطوبت ہو اور مراریت اونکے مزاج مین نہین ہو - اگر حوامل کو یہ مرض لاحق ہو مہلک ہوگا - اسی طرح شیوخ کو بھی کمتر یہ مرض لاحق ہوتا ہو اور اگر عارض ہوا تو قاتل ہوتا ہو اسلیے کہ اونکے قوی اور اعضا بوجہ ضعف کے نفث مادہ اور تنقیہ سے عاجز ہین - ذات الجنب کبھی ملتبس اور مشتبہ ذات الکبد سے ہوتا ہو اسلیے کہ معالیق جسوقت بسبب ورم جگر کے اونمین تمدد پیدا ہو ضرور یہ تمدد حجاب اور اور غشا تک پہونچے گا اوسوقت حجاب مین درد کا بھی کھٹکا ہوگا اور اسی درد سے نوبت ضیق نفس کی پہونچے گی لہذا واجب ہو کہ ان دونون مرض کا فرق اچھی طرح معلوم کرلیا جاے - اور بیشتر التباس ذات الجنب کا برسام سے ہوتا ہو - ذات الجنب کبھی مہلک بسبب اپنے اعراض کے عظیم ہونے کے ہوتا ہو - اور کبھی اختناق اور تنگی تنفس کی وجہ سے اور کبھی ذات الریہ کی طرف منتقل ہونیسے یا سل کی طرف یا غشی کی طرف منتقل ہونے سے خواہ اور انتقال سے قاتل ہوتا ہو جیساکہ اطبا نے بیان کیا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ذات الجنب کے ہمراہ اگر نفث الدم بھی ہو اوسکی مثال ایسی ہو کہ جسطرح استسقا کے ہمراہ حمی ہو کہ یہ دو مثال اجتماع ضدین کے ہین پہلی مثال یعنے اجتماع نفث الدم کا ہمراہ ذات الجنب کے اسمین مریض بلحاظ نفث دم کے محتاج استعمال ادویہ قابضہ اور حابسہ کا اور بنظر ذات الجنب کے محتاج تلئین اور ملینات کا ہو - اور دوسری مثال اجتماع حمی با استسقا اسمین استسقا خواہان دواے مسخن اور مجفف کا یا مجفف معتدل کا ہو اور حمی محتاج دواے مبرد اور مرطب کی ہو - اکثر اوقات ذات الجنب استعمال سی غذاے غلیظ اور مغلظ خون کے مثل قبیط یعنے ناطف کے پیدا ہوتا ہو اور وہ خون غلیظ بستہ ہوکر نواحی صدر اور جنب کی طرف دفع ہوتا ہو - علاج ایسی قسم کا ترقیق مادہ ہو بذریعہ حمام کے اور حمام سی نکلنے کے ساتھ ہی سکنجبین کا بہت جلد استعمال کرے اور تمریخ یعنے روغن کی مالش کہ مالش جذب مادہ

کرتی ہی۔ اور کبھی اس قسم کی ذات الجنب مین فقط فصد کرنیسے اور تدبیر ونسے استغنا ہوجاتی ہی علامات ذات الجنب خالص کی پانچ علامتین ہین (۱) تپ کا لازم ہونا بسبب قرب اور مجاورت قلب کے (۲) پسلیون کے نیچے درد چبھتا ہوا رہتا ہی اسلیے کہ جنب عضو غشائی ہی اور اکثر اس درد کا ظہور سانس لینے کے وقت پر ہوتا ہی یون کچھ بھی معلوم نہین ہوتا۔ کبھی ہمراہ نخس کے تمدد بھی ہوتا ہی اور بیشتر تمدد مین زیادتی ہوتی ہی تمدد کے ہونے سے یہ بات معلوم کرنی چاہیئے کہ مادہ مین کثرت ہی اور نخس اور چبھن سے معلوم ہوتا ہی کہ مادہ مین قوت نفوذ اور لذع کی زیادتی ہی (۳) ضیق النفس بسبب ضغط اور تنگی پیدا کرنے ورم کے اور صغر اور تواتر بھی اوسی جہت سے پیدا ہوتا ہی (۴) نبض کا منشاری ہونا اور بسبب اسکا اختلاف ہی (جو ارتفاع اور انخفاض اور سختی اور نرمی مین اجزاے نبض کے ہوتا ہی) اور یہ اختلاف زیادہ تر اور نظام سے خارج تر زمانہ منتہی مین بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہی اور بسبب کثرت مادہ کے (۵) کھانسی کا ہونا کبھی تو اول مرض مین خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد کچھ کھانسنے مین برآمد ہوتا ہی اور کبھی ابتدا ہی سے نفث بھی کھانسی کے ہمراہ برآمد ہوتا ہی اور یہ امر علامات محمودہ مین سے ہے اور نہایت عمدگی کی بات ہی۔ کھانسی کا عارض ہونا اسی وجہ سے ہی کہ ریہ کو بوجہ مجاورت اور قرب جنب اور اضلاع کی ایذا پہونچتی ہے (اور مادہ کے ریہ مین ہونے سے سوکھی کھانسی بغرض دفع ایذاے مذکور کے اوٹھتی ہی) اور پھر ترشح مادہ کا ریہ پر جب ہوتا ہی لہذا نفث پیدا ہوتا ہی۔ پھر اگر اسی نفث کے ذریعہ سے کل مادہ متحلل ہوگیا تو جسقدر فراہم ہوچکا تھا وہ سب پاک ہوگیا۔ ذات الجنب خالص مین ضربان نہین ہوتا اسلیے کہ عضو مادوف یعنے عضلات اور حجاب کثرت شرائین کا عادم ہی پس شرائین کی کثرت اوسمین نہونیسے ضربان بھی نہین ہوتا ہی۔ اور چونکہ ذات الجنب بوجہ کھانسی کے اور نیز بسبب حمی اور ضیق النفس کے جو تمدد سے معالیق کے پیدا ہوتا ہی اور تمدد معالیق کا اسلیے کہ الم اور ایذا اغشاے مستبطن کیطرف مندفع ہوتی ہی بہرحال ان تینون وجوہ سے ذات الجنب کا التباس ذات الکبد سے ہوتا ہی لہذا دونون مین تفرقہ سمجھ لینا معالج اور طبیب پر واجب ہی۔ اسی طرح ذات الجنب کا اشتباہ اونھین وجوہ سے اور بھی بوجہ نفث کے ذات الریہ سے ہوتا ہی لہذا اس اشتباہ کا فرق سمجھنا بھی بہ ضرور ہی۔ فرق ذات الکبد اور ذات الجنب مین یہ ہے کہ نبض بیماران ذات الکبد کی موجی ہوتی ہی اور درد مین گرانی ہوتی ہی اور چبھن نہین ہوتی ہی اور رنگ چہرہ کا مائل بہ زردی مگر زردی خراب ناصاف ہوتی ہی اور کھانسی مین کچھ برآمد نہین ہوتا بلکہ سرفہ ہاے یابسہ ہوتے ہین جو متواتر نہون بلکہ دیر دیر مین اوٹھین اور بیشتر زبانمین سیاہی پیدا ہوتی ہی بعد ازانکہ خراب زردی تھی اور بول غلیظ استسقائی ہوتا ہی اور براز کا رنگ کبدی ہوتا ہی اور ثقل اور گرانی جانب یمین مین ایسی ہوتی ہی جو حس لمس سے محسوس نہین ہوتی کہ چھونے سے درد اوٹھے۔ اور اکثر ذات الکبد اسہال ایسا ہوتا ہی کہ براز کا رنگ مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہی اور یہ امر بوجہ ضعف قوت کے ہوتا ہی۔ اور اگر ورم حدبہ جگر مین ہو بذریعہ لمس کے محسوس ہوگا اور اگر ورم مقعر اور اندرونی رخ مین جگر کے ہو اوسکا حال نفس مستقصی سے یعنے بہت بڑی سانس لینے سے (اگر کوئی شئ معلق محسوس ہو) کھل جاتا ہی ضیق النفس ذات الکبد مین ہمیشہ یکسان اور متشابہ رہتی ہی جملہ اوقات مین اور زیادہ شدت اوسمین زمانہ منتہی وغیرہ مین نہین ہوتی۔ اور ذات الجنب کے مریض کی کھانسی مین نفث ہوتا ہے مترجم اوپر ابھی مذکور ہوچکا ہی کہ کبھی ابتداے ذات الجنب مین بھی سوکھی کھانسی ہوتی ہی اور اب یہان بیان ہوا کہ نفث ضرور ہوتا ہی ان دونون بیانات مین کچھ مغالطہ یا تضاد نہین ہی اسلیے کہ علامات خاصہ ذات الجنب کی بمقابلہ ذات الکبد کے بیان ہو رہے ہین یعنے جب ہمراہ کھانسی کے نفث ہوگا ضرور ذات الجنب ہوگا اور نفث کا ہمراہ کھانسی کے نہونا جسطرح کبھی ابتداے ذات الجنب مین

ذات الجنب اور ذات الکبد مین فرق

ہوتا ہی وہ علامت خاص ذات الجنب کی نہین بلکہ علامت شکلی مادہ ذات الجنب کی ہی تمن درد اور وجع ذات الجنب مین ناخس اور باخلش ہوتا ہی اور
اگر جانب قدام یعنے آگے کیطرف احساس بذریعہ لمس وغیرہ کے کرین ورم وغیرہ ظاہر ہوگا - رنگ اس مریض کا اچھا بلکہ بہت اچھا ضیق نفس کی
شدت اور یہ شدت زیادتی پاتی جاتی ہی علے الاتصال تا اینکہ ہر ایک چھ گھنٹہ کے بعد اس زیادتی کا تفاوت خود مریض پر بخوبی ظاہر ہوجاتا ہی ذات الریہ
اور ذات الجنب مین فرق یہ ہی کہ ذات الریہ کی نبض موجی ہوتی ہی اور درد اسمین ثقل اور گرانی کے ساتھ ہوتا ہی اور ضیق نفس اشد اور سانس
مین گرمی زیادہ و دیگر علامات خاصہ جو امراض کبد مین بیان ہونگے - اور چونکہ ذات الجنب مین کبھی اعراض بد اور خراب سرسام کے بھی عارض
ہوتے ہین مثل اختلاط ذہن اور ہذیان اور تواتر نفس اور خفقان اور غشی خواہ غشی سے خفیف اور کمتر اور اعراض جو قریب بہ غشی ہون
اور صعوبت کرب کی اور شدت ضجر اور دل تنگی ہونی پیاس زیادہ بھڑکنی سحنہ کا تغیر مختلف الوان کی طرف حمی کی شدت اور تے مراری کا
ہونا وغیرہ دیگر اعراض ردی اور زبون حالی کہ اون سب کا سبب یہی ہی کہ صدر کو مشارکت اعضائے رئیسہ سے ہی اور قرب اور مجاورت
بھی صدر کو اونھین اعضا سے ہی - پس جب اسطرح کا التباس کامل سرسام اور ذات الجنب مین ہوا واجب ہی کہ ان دونون مین بھی تفرقہ
کامل دریافت ہوجائے - منجملہ فرق کے جو درمیان برسام یعنے ذات الجنب حامل اعراض سرسامی کے اور درمیان سرسام کے ہی وہ یہ ہی
کہ اختلاط ذہن سرسام مین پہلے عارض ہوتا ہی اوسکے بعد اور اعراض کی شدت ہوتی ہی - پس تنفس اوسمین اسلم ہوتا ہی اور فساد تنفس
اوسمین اختلاط ذہن کے بعد ہوتا ہی اور اختلاط ذہن کے ہمراہ اوسکے اعراض خاص بھی مثل حمرت وجہ اور دونون آنکھون کی سُرخی
اور اوپر کی طرف کھنچنا اور برسام مین اختلاط ذہن اور اعراض ردیہ مذکورہ کے بعد ہوتا ہی حتی کہ بیشتر قریب زمانہ موت کے بھی
اختلاط ذہن نہین ہوتا ہی بلکہ عقل مریض برسام کی سلیم ہوتی ہی - مگر ذات الجنب اور برسام مین پہلے تغیر نفس اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہی
اور اول مرض مین تمدد اور کھنچاو مراق کا پیدا ہوتا ہی کہ اوپر کی طرف چڑھے کھنچے جاتے ہوئے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ورم پیدا ہونیکا
تمدد ہوا اور وجع ناخس بھی ہوتی ہی - ایضاً دوسرا فرق یہ ہی کہ سرسام مین نبض عظیم مائل بہ تفاوت ہوتی ہی اور ذات الجنب مین
نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہی اور تواتر نبض کا بالعرض تلافی اور تدارک اون امور کے ہوتا ہی جو صغیر ہونے سے پیدا ہوئے ہین
(۲) ذات الجنب جب شدید ہوا اعراض مذکورہ بھی ساتھ ہی اوسکے شدید ہوتے ہین اور زبانمین خشکی اور خشونت آجاتی ہی اور جب
اس سے بھی زیادہ ہوا سرخی چہرہ اور آنکھونمین نمایان ہوجاتی ہی اور شدید اور فساد نفس اور اختلاط ذہن اور عرق منقطع یعنے
پسینا ٹھہر ٹھہر کر برآمد ہونا اور بیشتر اختلاف ردی یعنے براز بدبو اور خراب کی طرف منجر ہوتا ہی علامات اصناف خالص
وغیر خالص ذات الجنب کے اگر ذات الجنب خالص نہو بلکہ غشاء مجلل یعنے اوس جھلی مین جو اضلاع اور عضلات خارجہ کو ڈھانکے
ہوئے ہی اوسمین ورم ہوا اور جو علامات اسکے خاص ہین وہ سب موجود ہون اور درد اور آفت ایک حد معین پر ہو زیادہ نہو - پس جو ورم غشاء
خارجی مین ہی اوسکا احساس لمس سے ہوگا اور بیشتر ورم غشاء خارجی کے ساتھ جلد ظاہری بھی متورم ہوجائیگی اوسوقت حس بصر سے
بھی احساس ہوگا اور بیشتر یہ ورم اسطرح شگافتہ ہوگا کہ اوسکی آلایش بیرون جلد کی طرف آئے گی اور نفث مدہ وغیرہ کی کچھ ضرورت
نہوگی - یہ شگافتہ ہونا ورم کا کبھی بالطبع اور خود بخود ہوتا ہی اور کبھی بذریعہ صناعت اور دستکاری کے ورم مذکور شگافتہ
کیا جاتا ہی - اور جو ورم عضل خارجہ مین ہوگا اوسمین ضربان بھی ہوگا پھر اگر احساس اوس ورم کا بروقت استنشاق ہوا کے ہو
یہ ورم عضل باسطہ مین ہوگا اور بروقت رد اور اخراج ہوا کے اگر احساس ورم کا ہو ورم عضل قابضہ مین ہوگا - یہ اوپر بیان

ف ذات الریہ اور ذات الجنب مین فرق

ف سرسام اور ذات الجنب مین فرق

ہوچکا کہ یہ دونون عضل موجود ہین طبقہ داخلی اور خارجی مین۔ دبانے سے بھی قسم ذات الجنب غیر خالص کی محسوس ہوسکتی ہی۔ ذات الجنب غیر خالص مین اسقدر وجع خالص یا ناخس اور ضیق النفس اور کھانسی اور صلابت اور منشاریۂ نبض کی اور شدت حمی کی اور دیگر اعراض حمی کے نہین ہوتے جسقدر ذات الجنب خالص مین یہ شدائد ہوتے ہین۔ بیشتر اسمین نبض لیّن ہوتی ہی یعنی جسوقت ورم عضل مین ہو اور اکثر شدت حمی کی بسبب کسی اور مقام کے ورم کے ہوتی ہی جو سوا صنع مذکورہ اورام ذات الجنب سے علاوہ ہی یا کسی اور سبب سے تپ مین شدت ہوتی ہی جیسے نفث نزلہ کا ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہی پیدا ہو۔ یہ ورم مذکور ذات الجنب جب ہی کہلائے گا جسوقت کہ وجع ناخس اور نبض منشاری یا دیگر علامات مذکورۂ بالا موجود ہون۔ اکثر ذات الجنب غیر حقیقی مین درد نیچے چوڑی ہڈی شانہ کے ہوتا ہی۔ جو قسم ذات الجنب خالص کی ورم سے حجاب حاجز کے عارض ہوا ہمین درد شراسیف تک ہوگا اور اختلاط عقل زیادہ اور اعراض مین شدت اور درد بھی شدید اور عسر نفس ہوگا اور شدت حمی کی اتنی زیادہ نہوگی جسقدر اور اقسام مین ذات الجنب کے ہوتی ہی بلکہ شدت حمی کی اتنی دیر تک نہوگی جب تک فضلہ یعنی مادۂ زائدہ کہ عضل متعفن ہوجاے پھر اوسوقت حمی مین شدت ہوگی اور زیادہ قوی ہوجاے گی۔ اور اگر ورم غشاء مستبطن صدر مین ہو درد ترقوہ یعنی چنبر گردن تک ہوگا اور کمی بیشی درد کی اوسی قدر مختلف ہوگی جسقدر اختلاف مماسہ اور لگنے مین اجزاے ترقوہ سے ہوگا اور جسقدر اختلاف نمودار اور ظاہر ہونے اجزا کا جس مین ہو اور ضربان اسمین ہرگز نہوگا۔ درد جو مائل شراسیف تک ہو کبھی بسبب ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہی کبھی اور اون اعضاے لحمیہ کے ورم سے جو پسلیون مین ہین اور اسمین زیادہ اندیشہ اور خطرہ نہین ہے علامات ردی اور سلیم کی سلامت حال مریض اور قسم سلیم پر ذات الجنب کی دلیل ہی نفث کا بسہولت خارج ہونا اور بسرعت بر آمد ہونا اور نضج یعنی پختہ ہونا کہ سپید اور چکنا اور مستوی القوام ہو اور نبض ایسی کہ اوسمین منشاریت اور صلابت زیادہ نہو درد مین بھی کمی ہو اور دیگر اعراض بھی کمی کے ساتھ ہون اور نمید اچھی طرح آے سانس کی آمد رفت بھی اچھی ہو علاج جس قسم کا تحلیل خواہ انضاج وغیرہ سے کیا جاے اثر دوا کو قبول کرے مریض اوس ایذا کا متحمل ہو جو اس مرض سے اوسے پہونچی ہی سارے بدن مین حرارت نرمی کے ساتھ یکسان اور برابر ہو پیاس اور کرب مین بھی کمی ہو پسینا اور بول و براز حالت ستودہ پر ہو۔ بول مین نضج کا ہونا علامات زیادہ خوبی کی اس مرض مین ہی جسطرح کہ خرابی کیفیت بول کی علامت رداءت کی ہی رداءت اور خرابی براز کی اور بدبو اور زیادہ زردی کا اوسمین ہونا یہ بھی علامت ردی ہی نکسیر کا چلنا یہ بھی علامت عمدہ ہی اور ذات الجنب کو نافع ہی۔ ذات الجنب ردی اور خراب وہ ہی کہ اعراض اور دلائل اوسکے قوی اور شدید ہون اور نفث کی آمد بند ہو یا بہت دیر دیر مین اگر آے بھی تو نا پختہ مثلاً سرخ رنگ یا تیرہ گون خواہ سیاہ اور اوسکی لزوجت اور بہ عسر و دشواری بر آمد ہونے مین اور خنق کے پیدا کرنے مین زیادتی ہوتی جاے یا انکہ جملہ علامات جیدہ کے اضداد پیدا ہون۔ جنھین ہم بیان کر چکے۔ منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ بول عکر یعنی پیشاب مین درد زیادہ اور غیر مستوی مثل دردی شراب کے اور قسم اوسکی دموی ہو اسلیے کہ ذات الجنب دموی مین ایسا بول درزہاے دماغ مین التہاب پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہی۔ منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ حرارت شدید ہو اور خصوصاً اگر ہمراہ حرارت کے برد اطراف بھی ہو اور درد مائل بجانب پشت کے ہو کہ پیچھے کی طرف ممتد اور دراز ہوتا چلا جاے۔ اور جسوقت اوس پہلو پر لیٹے جسکو مرض نے ماؤف کر رکھا ہی درد کی شدت ہو۔ پھر جسوقت مریض ہذا بر خواہ مریض ذات الریہ پر اسہال طاری ہو دلیل اس امر پر ہوگا کہ جگر ضعیف ہوگیا ہی اور یہ علامت ردی ہی

اور حدوث اسہال کا اول مرض مین علامت جیدہ ہی بلکہ ایک امر نافع ہی اور جو اختلاف یعنے اسہال بعد زمانہ ابتدا کے عارض ہو اور ہمیشہ اوسکی موجودگی مین عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہو ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے روز کے قبل کرتا ہی۔ شراسیف کے نیچے اختلاج کا پیدا ہونا ذات الجنب مین اکثر دلالت کرتا ہی کہ اختلاط عقل بسبب مشارکت حجاب کے جو دماغ سے ہی پیدا ہوگا اور یہ اختلاج یا اختلاط عقل حرکت سے مواد حجاب کی عارض ہوتا ہی اور حرکت اس مادہ کی ایسے امراض مین اکثر حرکت ساعدہ ہوتی ہی منجملہ علامات ردیہ کے یہ بھی ہی کہ وہ خراجات بحرانی (جن سے نجات پانے کا مرض ذات الجنب سے یقین تھا) اندر کی طرف بیٹھ جائین اور ابھی تپ مین سکون نہوا ہوا اور نفس جید کا بھی ظہور نہوا ہوا اسلیے کہ یہ اندر ہو جانا خراجات کا موت پر طبیعت کی دلیل ہی اسلیے کہ اسمین ضرور ہی کہ رجوع مادہ کا بطرف اندرون کے ہوگا (اور بموجب بیان بالا یہ نکس قاتل ہی) وہ علامات جیدہ اور خراب اور ردی علامات جو بعد نفث کے ہوتے ہین اونکے بیان کرنے کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کیا گیا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ذات الجنب مین اگر نفس نہویا تو وہ قسم ذات الجنب کی نہایت ضعیف ہی اور قلیل مادہ سے پیدا ہوئی ہی یا وہ قسم خبیث ہی اور ردارت مادہ کی اوسمین زیادہ از حد ہی (دلیل ان دونون دعوے کی بطور لف ونشر مرتب کے یہ ہی) کہ ضعیف اس وجہ سے ہی کہ مادہ مین کثرت معتدبہ نہین ہی کہ محتاج اخراج کی بذریعہ نفس کے ہو۔ یا اسقدر عاصی اور ناقابل ہی کہ نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ممکن نہین ہے پس ایسا مادہ خبیث ترین مواد ہوگا۔ بقراط نے کہا ہی کہ اکثر ذات الجنب مین نفث جید اور آسانی دفع ہوتا ہی اور اسی طرح نفس کی بھی حالت عمدہ ہوتی ہی۔ مگر پھر اوسی قسم مین ذات الجنب کے اور علامات ردی ایسے ہوتے ہین جو قاتل ہین مثلاً ایک صنف ایسی ہوتی ہی کہ درد اوسمین مائل بطرف خلف کے ہوتا ہی۔ اور پشت مریض کی یہ حالت ہوتی ہی جسطرح صدمہ ضربہ کا اوسے پہونچا ہو اور بول دموی اور قیحی ہوتا ہی ایسا مریض کمتر رستگاری اور نجات مرض سے پاتا ہی بلکہ درمیان روز پنجم اور ہفتم کے مرجاتا ہی اور کمتر یہ مرض بحران روز چہاردہم کو پہونچتا ہی۔ اور اگر ساتوان روز گذر جاے اور موت واقع نہو نجات مرض سے اکثر ہو جاتی ہی۔ اور اکثر ایسے مریض کے دونون شانون کے درمیان حمرہ ظاہر ہوتا ہی اور دونون شانہ اوسکے خوب گرم ہو جاتے ہین اور بیٹھنے پر اسکو قدرت نہین ہوتی ہی پھر اگر شکم بھی اوسکا گرم ہو جاے اور براز اصفر خارج ہو مرجاے گا مگر اینکہ ساتوان روز گذر جاے اور بچ جاے اسی قسم مین اگر نفث رنگ برنگ کا پیدا ہو بعد ازان درد کی شدت ہو تیسرے دن مرجاے گا اور اگر تیسرے روز بچ جاے صحیح اور تندرست ہو جاے گا۔ ایک اور قسم ذات الجنب کی ایسی ہی کہ اوسمین ضربان ایسا محسوس ہوتا ہی کہ ترقوہ سے تا بہ ساق قدم وہ ضربان ممتد ہوتا ہی اور تھوک اوسمین صاف اور بے آمیزش کسی شی کے آتا ہی اور بول بھی نقی اور صاف ہوتا ہی ایسی قسم بھی قاتل ہے اسلیے کہ مادہ بطرف سر کے مائل ہوتا ہی اگر ساتوان روز گذر جاے پھر نجات ہو جاتی ہی۔ علامات اوقات اربعہ ذات الجنب کی جب تک نفث برآمد نہو یا برآمد ہو مگر رقیق یا تھوڑا سا غلیظ برآمد ہو خواہ ایسا ہو جسکو بزاق کہتے ہین بنا بر اوس معنی خاص کے جو بزاق کی نسبت ہم بیان کرینگے یہ زمانہ ابتدا کا ہی۔ اور جسوقت سے نفث کی آمد زیادہ شروع ہو اور دیگر اعراض مین بھی زیادتی پیدا ہو اور نفث کا قوام رقت سے نکل کر خشورکیطرف بڑھے اور سہولت اوسکے خروج مین آتی جاے اور رنگ کی سرخی اصلی اگر ہو مائل بہ زردی مناسب اوسی سرخی کے پیدا ہو یہ زمانہ ازدیاد کا ہی مترجم زردی مناسب سرخی کے وہی ہی جو بتدریج پیدا ہو علم طبعیات مین ثابت ہوا ہی کہ سرخی حرارت زائد سے پیدا ہوتی ہی اور کمی حرارت سے زردی پس نفث مین جس درجہ کی سرخی تھی اوسکا زوال

اگر تدریجی ہوتا ہی تو علامات محمودہ سی ہے ورنہ فوراً اور دفعۃً سرخی زائد سے اور گر زردی خفیت کی طرف اُسنے سے دلالت اس امر پر ہوگی کہ برودت بیش از حد نے خارج سے یا موت نے حرارت غریزی سے اسکو پیدا کیا ہی۔ طبقات الوان حمرت اور صفرت کا بیان فن کلیات مقام بول مین مفصلاً مذکور ہو چکا ہی وہان اوسے دیکھنا چاہیے اور یہ قید کہ سرخی اصلی اگر نفث مین ہو اسواسطے لگانی ضرور تھی کہ جس نفث مین بالکل سرخی نہو اور دفعۃً اوسمین زردی پیدا ہوجاے اوّلاً تو علامات ردی سے ہی دوم اوسی زمانہ از دیاد مین شامل کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی متن پھر اگر بیمار نفث نضج اور پختہ بآسانی تھوکنے لگے جیساکہ ہم نے بیان کیا ہی (علامات نضج مین) اور معہذا مقدار بھی نفث کی زیادہ ہو اور درد بھی خفیف ہو یا زمانہ منتہی کا اور پورا ہونے نضج کا وہی زمانہ ہی پھر جسوقت کہ نفث مین کمی ہو اور قوام ویسا ہی بنا رہے اور سہولت اوسی قدر باقی رہے اور درد بھی نہو اور اعراض مین بھی کمی ہو یہ زمانہ انحطاط کا ہی پھر جب نفث کی آمد بند ہو جاے اور اسکے ساتھ اعراض دیگر بھی زائل ہو چکے ہون اور یقیناً کوئی عرض اعراض مذکورہ سے نہ باقی ہو یہ زمانہ انتہاے انحطاط کا ہی علامات **اصناف** ذات الجنب کے بحسب اسباب کے۔ جن چیزون سے استدلال سبب فاعلی پر ذات الجنب کی کیا جاے وہ نفث ہی بنظر لون کے اگر بسیط اللون ہو یا مختلط اللون ہو اور موضع درد سے اور تپ سے اور شدت اور نوبہ سے تپ کے بھی استدلال کیا جاتا ہی۔ پس اگر نفث کا رنگ مائل بہ حمرت ہو مادہ دموی سے اس مرض کی پیدائش ہی اور اگر زردی رنگ مین نفث کے ہو مادہ صفراوی ہی اور اگر رنگ نفث کا اشقر ہی دموی اور صفراوی سے مرکب ہی۔ اگر رنگ مین نفث کے بیاض ہو اور یہ سپیدی نضج سے پیدا نہوئی ہو مادہ بلغمی ہی اور اگر مائل بہ سواد اور کدورت از خود ہو اور کسی شئی صابغ اور رنگ دہندہ کی وجہ سے یہ رنگ نہ پیدا ہوا ہو جیسے دخان وغیرہ مادہ سوداوی ہوگا۔ ایضاً درد قسم بلغمی اور سوداوی مین اکثر اوقات منتقل اور مائل بنرمی ہوتا ہی اور دموی اور صفراوی مین متصعد اور ملتہب ہوتا ہی۔ ایضاً اگر تپ شدید ہو مواد حار سے ہی اور اگر زیادہ شدت تپ مین نہو مواد باردہ سے ہوگا اور اکثر نوائب حمی سے بھی دلالت کامل مادہ مرض پر ہوتی ہی علامات انتقال اگر مریض ذات الجنب سے نفث محمود اور سریع بر آمد نہو اور چودہ روز کے اندر نفث مین استنقا یعنے صفائی مادہ سے حاصل نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم اب جمع ہونے مادہ پر منتقل ہوا ہی اور شروع یعنے ابتداے جمع مین اوسکے تصعد پر شدت وجع کی اور تنگی نفس اور صغیر ہونا اوسکا اور تقاعف نفس کا بر وقت لبط کے مگر صغر کے ہمراہ اور شدت حمی کی اور خشونت زبان خاص کر اور سرفہ خشک بوجہ لزوجت مادہ کے اور تکاثف خلل اور مسامات حجاب کا اور ضعف قوت یہ سب امور دلیل ہین اور اونکے ساتھ سقوط اشتہا اور اختلاط عقل اور بیداری اور گرانی موضع ماؤف مین ہوئی۔ پھر جب ورم مجتمع ہو جاے اور یہ اجتماع تمام ہو تپ مین سکون پیدا ہوگا اور درد بھی ٹھہر جاسے گا اور گرانی مذکور بڑھ جاے گی اور جب ورم شگافتہ ہوگا اور ٹوٹے گا لرزہ مختلف طور پر اور نبض کا عریض ہونا اور مختلف ہونا عارض ہوگا اور سقوط قوت اور لاغری جسم کی پیدا ہوگی۔ اور اکثر لبسبب لذع مادہ یعنے مدہ مذکورہ کے جو اعضا قریبہ کو کرتا ہی اور لبسبب لذع ورم کے تپ شدید عارض ہوگی۔ ورم کے شگافتہ ہونے سے اگر چالیس روز تک مدہ سے پاک نہو سل کی طرف منتقل ہوگا۔ شگافتہ ہونا ورم منضج کا کمتر ساتوین روز سے گیارہوین روز تک واقع ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ ساتوین روز سے اکیسوین روز تک اور چالیسوین روز اور ساٹھ دن تک۔ جسقدر عوارض جمع کے شدید ہون گے اوسی قدر انفجار جلد تر ہوگا اور جسقدر عوارض مین نرمی ہوگی اوسی قدر شگافتہ ہونے مین تاخیر ہوگی خصوصاً حمی کی تیزی

اور نیز ان سب عوارض مین زیادہ تر ملحوظ ہی جسوقت علامات ہائلہ خوف دہندہ عارض ہون اور پہلے دلائل محمودہ نفث وغیرہ مین تھے ان
علامات ہائلہ سے اب کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ اب ان علامات مخوفہ کا عارض ہونا بسبب جمع مادہ کے ہی کوئی اور بات خطرہ اور اندیشہ
کی نہین ہی - جس قسم مین ذات الجنب کے درد مین سکون نہ پیدا ہو باوجود آنے نفث کے اور ہوجانی فصد کے اور اسہال طبعی اور صناعی
خواہ استعمال ادویہ مشروبہ اور ضمادات وغیرہ کے اوس قسم کو زمانہ تقیح یعنے ریم ناک ہونے کے یا قبل تقیح کے قاتل ہونے کے امید
کرنی چاہیے جیسے دلائل اوسوقت موجود ہون جو ذیل مین بیان ہوتے ہین - اگر نبض کا تمدد زیادہ ہوتا جاے اور خصوصاً جسوقت
اوسکا تواتر زیادہ ہو پس یہ علامت اسکی ہی بشرطیکہ قوت بھی قوی ہو ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہوا اور تقیح بھی ہوا اور
مریض سل مین پڑگیا ہو - اور مجملاً یہ ہی کہ اگر اوسوقت دلائل قوت اور سلامت حال کے موجود ہون اور پھر سکون درد مین
نفث اور اسہال اور فصد اور تکمید سے نہو وہ ورم مائل تقیح کی طرف ہوگا - اور اگر دلائل سلامت کے نہون ثبات قوت اور بقاے
شہوت وغیرہ سے اور درد مین بھی باینہمہ تدبیرات کمی نہو یہ علامت منذر اسکی ہی کہ ورم قاتل ہی اور منذر اسکی ہی کہ پہلے غشی
واقع ہوگی علاوہ یہ ہی کہ اشتہا کا سقوط تو اکثر بروقت انفجار کے ہوجاتا ہی اور دونون رخسارون پر سرخی آجاتی ہی بسبب اسکے
کہ اونکی طرف صعود بخارات کا زیادہ ہوتا ہی اور اونگلیان بھی اسی سبب سے گرم ہوجاتی ہین - جب یہ ورم فضاے سینہ کی طرف
شگافتہ ہوتا ہی پہلے تو وہم اور دھوکھا خفت کا ہوتا ہی اور چند روز تک ایسی ہی خفت موہومہ رہتی ہی اور اسکے بعد انجام مین حال
مریض کا ابتر اور خراب ہوجاتا ہی - جسوقت ورم شگافتہ ہوتا ہی نبض ویسی ہی جیسی کہ ہم نے اوپر لکھی ہے نظر آتی ہی کہ ضعیف
اور مستعرض اور بطی اور متفاوت ہوجاتی ہی اسلیے کہ قوت کا انحلال ہوتا ہی بسبب استفراغ کے اور انطفاء حرارت غریزیہ کا ہوتا ہی
- اور بموجب بیان بالا نافض بھی پیدا ہوتا ہی کہ تابع اوسکے تپ ہوتی ہی بسبب لذع اخلاط کے - اگر مادہ ورم منفجر کا زیادہ ہو اور قوت
ضعیف ہو اوسوقت ہلاک مریض کا واقع ہوجاتا ہی - یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قوت ضعیف ہو اور تمدد مین شدت پیدا ہو
اور تواتر بھی شدید ہو یہ امر منذر بہ غشی ہے اور اگر تواتر اس درجہ سے کم ہو اور جیسا تواتر کہ ذات الجنب مین ہونا چاہیے
ویسا نہو پس بیشتر منذر سبات اور تشنج کا ہوگا یا بطور نفخ یہ دلیل ہوگا - سبات کا حدوث اسوجہ سے ہی کہ دماغ قبول ایسے
ابخرہ کو کرتا ہی جو رطب ہین اور لامحالہ اونمین زیادہ حدت نہین ہی ورنہ تواتر نبض کا زیادہ ہوتا اور قبول کرنا ابخرہ کا اسوقت
مین ہمراہ ضعف دماغ کے ہی لہذا اعصاب مین اون ابخرہ کو دفع نہین کرسکتا ہی پس سبات عارض ہوتا ہی اور تشنج
اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ دماغ قوی ہی پس اون ابخرہ کو اعصاب مین دفع کرتا ہی اور یہ کیفیت بطور نفخ پر بسبب غلظت مادہ کے دلیل
ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ وہ مادہ منتقل نہین ہوتا اسلیے کہ دماغ اور اعصاب قوی ہین جو قبول مادہ نہین کرتے - اور بیشتر یہ کیفیت
منذر بہ تشنج ہوتی ہی جسوقت کہ نفس مین تنگی بشدت ہو اور نبض زیادہ قوی نہو - اگر مرض مین کسیقدر سکون پیدا ہو اور تخفیف نظر آئے
اور نفس برآمد نہوتا ہو بیشتر سبب اسکا یہ ہوتا ہی کہ مادہ براہ بول اور براز کے دفع ہونے سے کم ہوگیا ہی اور اختلاف مراری رقیق
اوسوقت ظاہر ہوگا یا بول غلیظ اور اگر ان دونو مین سے کچھ واقع نہو ضرور کوئی خراج پیدا ہوگا - اگر مراق اور
شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور حرارت اور ثقل بھی اوسکے ہمراہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ خراج اذنین کے نزدیک پیدا ہوگا
یا ساقین کے نزدیک مگر ساقین کی طرف خراج کا مائل ہونا سلامت حال مریض پر زیادہ دلیل ہی اور ایسے ہی وقت مین

کہ میلان مادہ کا ساقین کے خراج پر ہو لقراط اجازت دیتا ہی کہ بذریعہ خربق کے اسہال پیدا کیا جاے - پھر باوجود خفت اور سکون مرض کے
اگر عسر نفس زائد (اوس عسر نفس پر جو ذات الجنب کے مرض میں ہوتا ہی) پیدا ہو اور ضیق صدر اور درد سر اور ترقوہ مین گرانی اور
پستان اور ساعد مین بوجھ اور ثقل اور حرارت اوپر کی جانب تک معلوم ہو یہ علامات منذر بہ میلان مادہ جانب ہر دو گوش
اور جانب سر کے ہین اور اگر ایسی ہی کیفیت رہی اور ان مقامات مین یعنے پس گوش خواہ سر مین نہ کسی قسم کا ورم اور
نہ خراج پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ نفس جو ہر دماغ کی طرف رجوع کرتا ہی اور قتل کرے گا کلام جامع اوصاف
نفث کا جو ذات الجنب اور ذات الریہ اور ذات الصدر وغیرہ مین برآمد ہوتا ہی - نفث کا ظہور دوسرے خواہ تیسرے
دن شروع ہوتا ہی - افضل اقسام نفث وہی ہی جو بسرعت اور سہولت بمقدار کثیر برآمد ہو اور نفث نضیج وہ ہی جو سپید اور
چکنا اور مستوی الاجزا ہو کہ اوسمین لزوجت اور چسپیدگی نہو بلکہ معتدل القوام ہو یا وہ نفث عمدہ ہی جو اسی نضیج کے قریب اور نفث
مین ہو کہ ثوران اخلاط مین اسکا برآمد ہونا سکون پیدا کرتا ہو اگر ادنمین ثوران ہو اور پھر یعنے بیخوابی خواہ اور اعراض ردی مین
سکون پیدا کرے گا - اور قریب ایسے نفث کے جودت مین وہ نفس ہی جو اوائل ایام مین سرخی یا زردی کی طرف مائل ہو اور اسکے بعد
وہ نفث ہی جو زبدی ہو اور اوسمین بعض اوصاف حمیدہ مذکورۂ بالا بھی ہون سبب زبدی ہونے کا یہ ہی کہ اس خلط مین ایک
شئے رقیق ہوتی ہی کہ اوسمین ہوا سے ملجاتی ہی اور آمیزش ہوا کی شدت سے ہوتی ہی پھر اسپر بھی زبدی نفث چندان جید
نہین ہی بلکہ مائل بر دارت ہی - اردا اور خراب ترین اقسام نفث کی یہ ہی کہ اول مین سرخ اور احمر خالص بلا آمیزش بیاض
کی ہو - یا زرد ہو اور اقسام ردی سے سپید اور لزج اور مستدیر ہی اور سب سے زیادہ تر ردی سیاہ ہی خصوصاً جو بدبو ہو - اصفر
بہ نسبت اسود اور سیاہ کے بہتر ہی اور اوس نفث غلیظ سے بہتر ہی جو مدحرج یعنے پھسلتا ہوا نکلے اور گول برآمد ہو - اسی گول
اور مستدیر کی ایک قسم ایسی ہی جو نفث احمر سے اچھی ہی اگرچہ خود یہ مستدیر اردا اور خراب تر ہی اور دلالت کرتا ہی غلظ مادہ پر اور
استیلاے حرارت اس سے معلوم ہوتا ہی اور طول مرض پر اور انجام اسکا بطرف سل کے ہوتا ہی یا ذبول واقع ہوگا - سرخ نفث
بہ نسبت زرد کے بہتر ہی اسلیے کہ خون طبعی اور بلغم معتدل یہ دونون بہ نسبت صفرا کے نرم اور لین ہین اور انکا ورود اور انتقال
اعضاے اندرونی پر چندان موذی نہین اور صفرا اکال اور محرق ہوتا ہی - سبز رنگ کا نفث جمود اور احتراق شدید
پر دلالت کرتا ہی - کسی نفث کی ردارت کو جو بنظر اور علامات ردیہ کے ہو بآسانی اوسکا خروج زائل نہین کر سکتا ہی یعنے فقط سہولت
خروج سے بشرطیکہ اور اوصاف ردارت موجود ہون اوس نفث کی ردارت کم نہین ہوتی - جس نفث مین بوے بد
آتی ہو وہ بھی ردی ہی - انتقالات جو ایسے نفثہاے رویہ کے خراج وغیرہ کی طرف ہوتے ہین وہ بسبب کثرت مادہ کے ہوتے ہین
نہ بسبب نضج کے - جو نفث کہ اوسکے ہمراہ اذیت موجود رہے وہ بھی جید نہین ہی عادات سے اطبا کی یہ ہی کہ جو رطوبت
سانج کہ اوسمین کوئی شئے غریب اور نضج یافتہ آمیختہ نہو یا اوسمین کسی قدر خون یا صفرا یا سودا کی آمیزش نہو ایسی رطوبت کا
نام بزاق یعنے تھوک رکھتے ہین - اور نفث اوسے نہین کہتے - پس ایسی رطوبت جسکا نام بزاق ہی اگر ہمیشہ نکلتی رہے
اور کسی شئے کی اوسمین آمیزش نہو اور نہ کوئی حالت دیگر اوسے عارض ہو دلیل اسپر ہوگی کہ ایک خلط جو سبب اس مرض کی ہی
ابھی نضج پا رہی ہی اور بدیر نضیج ہوگی پس یہ امر دلیل طول مرض پر ہی - اور اگر بے نضج کے اوسمین ردارت ہو ہلاک مریض پر

دلیل ہوگی - خلاصہ بیانات سابقہ یہ ہوا کہ نفث کی دلالت اوسکے رنگ سے بھی ہے - اور قوام کی غلاظت اور رقت سے بھی ہے اور شکل کے مستدیر
ہونے اور مستدیر نہونے سے بھی اور مقدار کی قلت اور کثرت سے بھی ہے - نفث مالح اور شور نزلہ اکّال پر دلالت کرتا ہے - نفث خلط غلیظ کا
بلکہ قیح کا نفث بھی کبھی بسبب قروح ریہ کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک رطوبت یعنے زرداب کے ہوتا ہے - جو بدن سے اون لوگونکے کھچ کر نکلتی ہے
جن کی عمر تیس برس سے پچاس برس تک متجاوز ہو چکی ہے اور ریاضت اون لوگون نے ترک کر دی ہے - لہذا فضاء سینہ مین زرداب
فراہم ہوتا ہے اور بذریعہ نفث کے خارج ہوتا ہے - ایسے ہی شخص غیر مرتاض کے نفث کی اگر یہی کیفیت رہی چالیس روز سے ساٹھ دن کے
اندر مرض استسقا عارض ہو جائے گا - لیکن ایسے نفث کا زیادہ اندیشہ نہین ہے **بحرانات کا بیان ذات الجنب مین** اگر بروز اوّل
شئ رقیق غیر نضیج بذریعہ نفث کے خارج ہو اوسکا بحران گیارھوین روز ہوگا خواہ چودھوین روز - اور اگر چوتھے روز کے
بعد بھی نفث ہو بعد ازان پانچوین سے آخر روز مین خواہ چھٹے روز نفث برآمد ہوا اور اوسمین کسی قدر نضج بھی پایا جائے اوسوقت
بحران کے وقوع کا حکم متوسط ہے - کہ بیس روز سے چونتیس روز کے اندر بحران واقع ہوگا اور اگر نفث مین نضج نہو تو مرض مین طول ہوگا
اور بحران چالیس روز سے ساٹھ روز تک مترقب ہے - مگر امید صحت کی قوی ہے خصوصًا اگر اور علامات جیدہ بھی موجود ہون مثل
قوت اور اشتہا اور سن قوی یعنے شباب کے - لیکن اگر ساتوین روز تک نفث برآمد نہوا خواہ تھوڑا سا جو برآمد ہوا وہ بھی غیر نضیج اور خام
کہ وہ خلط سافج یعنے بزاق کے مثل ہے - پس اگر ایسی صورت مین قوت مین ضعف بھی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ موجودہ نضج یافتہ نہوگا مگر
زمانہ دراز کے بعد اور قبل ازانکہ اوسمین نضج پیدا ہوا اوسمین حرارت آجائے گی پس چودھوین روز سے زیادہ تجاوز نکرے گا اور بیشتر روز
چہاردہم سے پہلے ہلاکت مریض کی واقع ہوگی اسلیے کہ بحران تو اسکا چالیس روز اور ساٹھ روز کا ہے اور طبیعت ضعیف ہے کہ اتنی
مدت تک سلیم رہنا اوسکا متوقع نہین - اور اگر قوت قوی ہو اور شہوت آب و طعام کی معتدل اور محمود ہون اور نیند اور سانس کا
حال مناسب طور پر نظر آئے اور بول نضیج اور جید دفع ہو رہا ہے امید کر لی چاہیے کہ روز چہاردہم بخیریت گزرے گا مگر بعد اسکے
پھر موت واقع ہوگی اور یہ سب احکام اوسی وقت صحیح ہین کہ مادہ صفراے حاد سے ہو یا خون صفراوی سے - المختصر طول بحران
ذات الجنب خفیف کا چودہ روز اور بیشتر بیس روز تک ہی پہونچ جاتا ہے - جالینوس نے کہا ہے ایسے مرض کا مادہ تیس دن تک بھی
بذریعہ نفث پاک ہوا ہے اور تیسوان روز جب آیا ہے تو اس مرض نے بحران تام پایا ہے اور ہم بھی کہہ چکے ہین کہ نفث سافج بزاقی
طول مرض پر دلیل ہوتا ہے (یعنے ہمکو بھی راے جالینوس سے اتفاق ہے) کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ امید وقوع بحران کی ایک وقت
معین پر تھی اور ایک دلیل دوسری ایسی عارض ہوگئی کہ اوسکی وجہ سے اقرب اور نزدیک زمانہ متوقع سے بحران ہوگیا یعنے جلدتر
واقع ہوا یا دوسری دلیل ایسی پیدا ہوئی کہ زمانہ مترقب اور متوقع کے بعد دیر مین بحران واقع ہوا - مثلًا اگر نفث اور
احوال کو دلالت تھی کہ بروز چہاردہم بحران ہوگا اور ساتوین روز نفث اسود ظاہر ہوا خصوصًا خراب دن مین یعنے آٹھوین روز
پس یہ کیفیت دلالت کرتی ہے کہ بحران ردی چودھوین روز سے مقدم ہے اور اگر نفث اسود کے بعد کوئی ظاہری دلیل جید پیدا
ہوئی جو نضج محمود پر دلالت کرتی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ بحران ردی چودھوین روز سے متاخر ہوگا اور یہ بحران جید مقدم
اوس سے ہوگا یعنے روز چہاردہم سے **ذات الریہ کا بیان** ذات الریہ ایک ورم گرم ریہ مین پیدا ہوتا ہے - کبھی تو ابتدا
اسکا حدوث ریہ مین ہوتا ہے اور کبھی حدوث اوسکا تابع اون نزلات کے ہوتا ہے جو ریہ پر گرتے ہین یا خوانیق جو منتقل ہو کر

ریہ کی طرف پہونچتے ہین خواہ ذات الجنب کا انتقال ریہ کی طرف ہوتا ہو ایسے انتقالات ردیہ ساتوین روز تک قتل کر ڈالتے ہین اگرچہ طبیعت قوی
بھی ہو کہ نفث مادہ کر دے اسلیے کہ یہ اقسام ذات الریہ کے سل کی طرف منجر ہوتے ہین - ذات الریہ ہر خلط سے پیدا ہوتا ہو مگر اکثر خلط بلغم
سے اسلیے کہ ریہ عضو سخیف اور متخلخل ہو کمتر اوسمین خلط رقیق محتبس ہوئی ہو جس طرح ذات الجنب اکثر مراری اور صفراوی ہوتا ہے
برعکس اسی دلیل سے کہ عضو غشائی کثیف اور مستحکم ہو کمتر اوسمین کوئی خلط سواے خلط حاد اور لطیف یعنے صفراوی خلط کے نافذ ہوتی ہو
- علاوہ یہ ہو کہ یہ ذات الریہ کبھی خون سے بھی حادث ہوتا ہو یعنے ورم فلغمونی سے - کبھی ذات الریہ جنس حمرہ سے بھی ہوتا ہو اور یہ قسم
قتال اور اکثر مہلک ہو کہ حدت اسمین زیادہ ہوتی ہو اور قلب کے قریب ہو اور مشروبات اور ادویہ سے انتفاع اسمین نہین ہوتا اسی طرح
ضماد کی دواؤن سے نفع نہین ہوتا - اسلیے کہ پانی کی دوا ریہ مین جو پہونچتی ہو اتنی بتبرید پر باقی نہین رہتی کہ مقابلہ اوس حرارت کا کرے جو
اس ورم مین ہو بوجہ کسر و انکسار کے جو ریہ مین پہونچنے سے پہلے معدہ وغیرہ مین اس دواے مشروب کا ہو جاتا ہو اور ضماد سے بھی وہ تبرید جو مقابل
حرارت مذکور کے ہو حاصل نہین ہوتی - ذات الریہ کبھی بذریعہ تحلل کے زائل ہوتا ہو - اور کبھی انجام کار مین تقیح پیدا ہوتا ہو اور کبھی صلابت
اسمین آجاتی ہو اور اکثر خراجات کی طرف اسکا انتقال ہوتا ہو - مثلاً خراج رجلین اور اربیتین کی طرف اور کبھی فرانیطس کی طرف منتقل ہوتا ہو
اور یہ انتقال ردی ہو - اور کبھی ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف ہوتا ہو - اور یہ انتقال بہت کم بہ ندرت ہوتا ہو - اور
کبھی ذات الریہ حذر کی طرف منجر ہوتا ہو جیسے کہ ذات الجنب مین مذکور ہو چکا اور یہ مرض یعنے ذات الریہ حذر کو اکثر اپنے زوال کے بعد
چھوڑتا ہو اسلیے کہ اکثر بلغمی ہوتا ہو - رعاف کا نفع ذات الریہ مین اسقدر نہین ہو جسقدر ذات الجنب مین ہو اسلیے کہ دونون مادہ
مین اختلاف ہو ذات الریہ تو اکثر بلغمی ہوتا ہو اور رعاف مادہ دموی سے اور دوسری دلیل کمی انتفاع رعاف کی یہ کہ جذب ریہ سے
البعد ہو بہ نسبت جذب اوس مادہ کے جو حجاب اور اغشیہ صدر سے ذات الجنب مین ہوتا ہو (پس مادہ بھی جذب قریب مین زیادہ
کھنچے گا اور نفع کم اور زیادہ ہوتا تابع کثرت اور قلت جذب کے ہو **علامات** ذات الریہ کے (۱) حمی حادہ بسبب قرب قلب کی
اور حمی اسوجہ سے کہ ذات الریہ ورم حار ہو احشا مین (۲) ضیق نفس شدید مثل مریض خناق کے کہ مریض سیدھا ہو تب کسی قدر
سانس آتی ہو بسبب ورم کے اور اسوجہ سے کہ ورم نے مسالک اور راہو مین سانس کے تنگی پیدا کی ہو (۳) حرارت نفس مین شدید ہوتی ہو
(۴) ثقل اور گرانی زیادہ ہوتی ہو اسلیے کہ مادہ مین کثرت ہو ایسے عضو مین جو بذاتہ حساس نہین ہو مگر جو غشا اور جھلی اوس عضو پر لپٹی ہو
اوسمین حس ہو (۵) تمام سینہ مین تمدد اسی ورم کے سبب سے پیدا ہوتا ہو (۶) درد جو سینہ سے لیکر استخوان سینہ اور
پشت تک ممتد ہوتا ہو اور کبھی اسی درد کا احساس مین الکتفین تک بھی ہوتا ہو (۷) کبھی ضربان زیر شانہ اور ترقوۃ اور پستان کے
محسوس ہوتا ہو یا تو متصل بہ ضربان موجود رہتا ہو یا بروقت کھانسنے کے چمک جاتا ہو (۸) مریض کو برداشت اور تحمل کسی پہل لیٹنے کی
نہین ہوتی سواے اسکے کہ پیٹھ کے بھل لیٹے اور کروٹ سے لیٹنے مین اختناق عارض ہوتا ہو (۹) زبان اس مریض کی پہلے سرخ ہو جاتی ہو
بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہو اور ایک کیفیت اسکی زبان مین یہ بھی پیدا ہوتی ہو کہ اگر ہاتھ سے اوسے مس کرین ہاتھ چپکا جاتا ہو اور ساتھ ہی
اسکے غلظ اور گندگی بھی پائی جاتی ہو (۱۰) بیشتر تمدد مین اور امتلا مین ہمراہ زبان کے تمام چہرہ شریک ہوتا ہو (۱۱) دونون رخسار مین
سرخی اور انتفاخ پیدا ہوتا ہو بسبب اسکے کہ صعود بخارات ان اعضا مین ہوتا ہو اور یہ دونون اعضا لحمی اور متخلخل ہین اور مثل جبہہ کے
جلدیت مین نہین ہین اور بیشتر یہ سرخی رخسار رنگی اسقدر شدید ہو جاتی ہو کہ اشتباہ مصبوغ یعنے کسی رنگ سے رنگ دینے کا رخسار مین

ہوتا ہی (۱۲) کبھی بخارات کی چڑھنے سے ایسی کیفیت ہوتی ہی جیسے ایک آگ روشن ہوکر اوپر کو چڑھے (۱۳) نفخہ شدید اور نفس عالی اور سریع بسبب
زیادتی حمی اور زیادتی آفت حمی کے پیدا ہوتا ہی (۱۴) آنکھوں مین تہیج اور حرکت مین آنکھوں کی ثقل اور عروق چشم کی پری اور امتلا اور
پلکوں مین بوجھ پیدا ہوتا ہی سبب اسکا بھی صعود بخارات ہی (۱۵) طبقہ قرنیہ مین مشابہ ورم کے زیادتی پیدا ہوتی ہی اور حدقہ چشم مین ایک
کیفیت مشابہ جحوظ کے جسکو آنکھیں پتھرا جانا بولتے ہین پیدا ہوتی ہی اور سعفذا و سومت اور چکنائی سی اوسمین ہوتی ہی (۱۶) رقبہ گندہ اور
موٹا ہوجاتا ہی (۱۷) بیشتر بسبب کثرت بخارات کے جو رطب ہوتے ہین سُبات بھی پیدا ہوجاتا ہی جب کہ ورم حاد نہو (۱۸) کبھی ہمراہ اس
مرض کے بردا اطراف بھی ہوتا ہی - یا مراد یہ ہی کہ ہمراہ سبات کے بردا اطراف ہوتا ہی (۱۹) نبض اس مرض مین موجی اور لین ہوتی ہی - اسلیے کہ ورم
عضو نرم یعنے ریہ مین ہی اور مادہ بلغمی بھی رطب ہی اور موجی نبض مختلف ضرور ہوتی ہی کہ انبساط واحد مین اسکا اختلاف ظاہر ہوتا ہی
اور کبھی نبض منقطع بھی پیدا ہوتی ہی - اور کبھی ذو قرعتین بھی ہوجاتی ہی اور یہ امر یعنے ذو قرعتین ہونا نبض کا انبساط واحد مین ہوتا ہے
اور کبھی بحسب انبساطات کثیرہ کے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی - اور کبھی انبساطات کثیرہ مین ایک فترہ بھی پیدا ہوتا ہی - کبھی اسی مرض مین نبض کی
وہ قسم جو واقع فی الوسط کہلاتی ہی بھی پیدا ہوتی ہی - نبض اس مریض کی اکثر عظیم ہوتی ہی اسلیے کہ حاجت شدید ہی اور آلہ بسبب مادہ بلغمی
کی نرم اور مطیع ہی ہان اگر قوت بدرجۂ انتہا ضعیف ہوجاے اوسوقت عظیم نرہے گی - تواتر نبض کی یہ کیفیت ہی کہ اوسمین شدت
اور کمی بحسب حمی کے ہوتی ہی اور بحسب حاجت اور بحسب کفایت قوت کے اس مقدار عظم کو خواہ بقدر یہ بجز قوت کے عظم مطلوب سے مترجم
مراد یہ ہی کہ تواتر قائمقام عظم کے ہوتا ہی پس جسقدر طاقت احداث عظم پر قادر ہی تواتر کم ہوگا اور جسقدر طاقت مین ضعف ہی تواتر
زیادہ ہوگا کہ قائمقام عظم کے ہو متن - بقراط نے لکھا ہی کہ جب ان بیماروں کے ثندیین اور پستانون کے قریب خراجات حادث
ہون یا قریب ثندیین کے اور اون خراجات مین ریم پڑکے تو اصیر پیدا ہون مرض ذات الریہ سے انکو نجات ہوجاے گی - اور یہ حکم
بقراط کا معلوم السبب ہی - اسی طرح اگر خراجات ساق مین پیدا ہون یہ بھی علامت محمودہ اور عمدہ ہی - اگر ذات الریہ بندرت ذات الجنب
کی طرف منتقل ہو ضیق النفس مین کمی ہوجاے گی اور وخز یعنے خلش اور چبھن پیدا ہوگی - نفث بھی ان لوگون کا الوان مختلفہ پر ہوتا ہے
جسطرح ذات الجنب مین بھی نفث کا یہی حال ہی اور اکثر نفث ذات الریہ مین بلغمی ہوتا ہی - وہ قسم ذات الریہ کی جو از جنس حمرہ کی ہوتی ہی
- خواہ شبیہ حمرہ کی اوسمین ضیق النفس اور ثقل محسوس سینہ مین کمتر ہوتا ہی لیکن التہاب اسمین زیادہ ہوتا ہی اور نہایت
شدید ہوتا ہی - علامات انتقال اس ورم کے تقیح کی طرف قریب قریب علامات ذات الجنب کے ہین اسی انتقال تقیح مین اور وہ
مماثلت اور مشابہت اس امر مین ہی کہ تپ مین کمی نہین ہوتی اور نہ درد مین اور نہ دفع ہونا مادہ کا براہ نفث اور بول غلیظ
اور ذی رسوب کے خواہ براہ براز کے بمقدار معتدبہ ہوتا ہی جب ایسے علامات کی موجودگی مین مریض کو سالم اور قوی دیکھا
جاے معلوم ہوگا کہ ورم ذات الریہ متقیح ہوگا یا خراج کی طرف مادہ منتقل ہوگا خواہ وہ خراج اوپر کے اعضا مین پڑین یا
اسفل کے مقامات مین حادث ہون جیسے علامات اوسوقت پاے جائین جو ذات الجنب کے بیان مین بتصریح مذکور ہو چکے ہین - اور
اگر ان علامات کے ہمراہ قوت اور سلامت حال مریض کی نہو تو ہلاکت واقع ہوگی - جسوقت بصاق اور تھوک مریض کا حلو
یعنے شیرین ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم متقیح ہوگیا - اگر چالیس روز مین نقاے تام ہوجاے تو خیر ورنہ مرض مین
طول ہوگا اور جب طول ہوگا زمانہ مین ذات الریہ کے دونون پاؤن مین تہیج پیدا ہوگا خصوصاً اطراف مین اور جب میلان

مادہ کا مثانہ کی طرف ہو امید سلامت زیادہ کرنی چاہیے **ورم صلب ریہ کا** کبھی ریہ مین ورم صلب پیدا ہوتا ہی دلیل اوسپر ضیق النفس
کے ہمراہ یہ ہوتی ہی کہ ریہ کا حجم بڑہتا چلا جاتا ہی بحسب طوالت ایام کے اور گرانی اور نفث مین کمی بھی ہوتی ہی اور خشکی کی شدت اور کھانسی
متواتر او ٹھا کرتی تھی اور کبھی کھانسی مین بعض اوقات خفت بھی پیدا ہوتی ہی اور سینہ مین حرارت کم رہتی ہے **ورم
رخو ریہ کا** کبھی ورم نرم ریہ مین پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل ضیق النفس کے ہمراہ بزاق کثیر کا ہونا اور رطوبت کا سینہ مین بدون حرارت
کثیر کے اور چہرہ کا سرخ نہونا بلکہ رصاصی رنگت چہرہ کی ہوتی **بثور** جو ریہ مین پیدا ہون کبھی ریہ مین بثور یعنے پھنسیان پیدا ہوتی ہین
اوسکی شناخت یہ ہی کہ ضیق النفس بسرعت اور لتواتر ہوتا ہی اور گرانی محسوس ہوتی ہی اور سینہ مین حرارت اور التہاب بدون اوس
حمی کے ہوتا ہی جسکی حرارت تمام جسم مین عام ہو **اجتماع مار کا ریہ مین** کبھی ایک قسم کی مائیت اور تری ریہ مین فراہم ہو جاتی ہی
دلیل اسپر ملیلہ یعنے وہ بیچینی جو تپ کی آمد مین ہوتی ہی اور پھر حمی نذم کا پیدا ہونا اور اطراف کا ورم اور سوء تنفس اور نفث رقیق
مائی اور یہ کہ حال اور سکا مثل حال مستسقی کے ہوتا ہی **قصبہ ریہ کا ورم اور جراحت** جسوقت قصبۂ ریہ مین ورم عارض
ہوتا ہی علامت اوسکی حمی ضعیف اور ضربان وسط مین البط یعنے زیر بغل کے اور درد اسلیے کہ یہ عضو مثل ریہ کے عدیم الحس نہ
نہین ہی مگر یہ درد خفیف ہوتا ہی اور ان سب امور کے ہمراہ حکہ یعنے کھجلی بدن مین پیدا ہوتی ہی اور بحۃ الصوت بھی پیدا ہوتا ہی۔ پھر
اگر یہ جراحت قصبہ ریہ کی متقرح ہو جاے اسکی بو اور نکہت سلیم ہوتی ہی اور نفث قلیل ہوتا ہی

قیح اور جمع مدہ کا بیان

تقیح کلام اطبا مین دو معنے پر بولا جاتا ہی اول معنے عام لغوی جنکا ہر مقام پر استعمال ہی جب ورم مجتمع ہو اور اوسمین ریم پڑنے
لگے۔ دوسرے معنے تقیح کے (جو اصطلاح خاص اطبا کی ہی) کہ تقیح کا استعمال امراض صدر مین کرتے ہین اور مراد یہ ہوتی ہی کہ جو فضا اور
خالی جگہ درمیان سینہ اور ریہ کے ہی اوس قیح سے بھر گئی جو شگافتہ ہونے سے کسی ورم وغیرہ کے آیا ہی اور یہ امتلا یا دونون جانب
مین اوسی فضا کے ہو خواہ جانب واحد مین۔ اسباب اس امتلا کے یہ ہین۔ یا نزلہ ہی جو بزیر شش مادہ کی دفعۃً گرتا ہی یا قروح ریہ کے ہین
کہ اونمین سے مدہ خواہ زرداب ہی کہ اکثر بعد بیس روز کے یہ تقیح ہوتا ہی بعد ازان بذریعہ نفث کے دفع ہو جاتا ہی۔ یا یہ امتلا کسی ورم نواحی
صدر کے انفجار اور شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر تقیح اسی کا نام ہی اور اس انفجار سے جو شئی کہ فضاے مذکور مین جمع ہوتی ہے
وہ یا تو مدہ نضیجہ ہوتی ہی خواہ ایک شئی مثل دردی کے ہوتی ہی۔ اسی شئی کے احوال چار طرح کے ہوتے ہین (۱) یا اسقدر کثیر ہو
کہ اوسکے اجتماع سے خنق واقع ہو اور دم گھٹ جاے اور مریض کو ہلاک کر دے اس حالت کا ظہور اسطرح ہوتا ہی کہ نفس مین تنگی آتی
جاتی ہی اور نفث بھی ہو رہا ہی لیکن یونہین ضیق بڑھتے بڑھتے موت واقع ہو جاتی ہی (۲) یا اس شئی کے اجتماع سے ریہ مین عفونت
آجاے لیس مرض سل پیدا ہوگا (۳) یا بذریعہ نفث پی ورہی کے جو بسہولت آتا ہی سارا مادہ فراہم شدہ پاک ہو جاے (۴) یا بذریعۂ
عرق عظیم اور شریان عظیم کے جو مثانہ تک ہی یہ، وہ براہ بول غلیظ کے دفع ہو جاے اور جب اسطرف دفع ہوگا پہلے اسکی نکاس ورید
سے جگر مین ہوگی اوسکی بعد گردہ مین گذر کر مجاری قریبہ مین بول کے پہونچکر دفع ہوگا۔ اور کبھی امعا کی طرف ہو کر براز دفع ہوگا
اور یہ دونون انداخ محمود اور ستودہ ہین۔ ہم نے اوپر کے مباحث مین مدت انفجار کو بیان کر دیا ہی اور شناخت اسکی بحسب
قوت مریض اور سن اور فصل اور مزاج کے ہوتی ہی۔ مشائخ زمانہ تقیح مین بہ نسبت جوانون کے زیادہ ہلاک ہو جاتے ہین اسلیے کہ
اونکے قوی مین ضعف ہی اور جوان اگر بیمار ہون اور جاع اور درد کے صدمات سے زیادہ ہلاک ہوتے ہین بہ نسبت مشائخ کے

اسلیے جوانون کی جس زیادہ ہو نضج مادہ مذکورہ کے علامات بیان انتقالات ذات الجنب کی فصل مین مذکور ہو چکے۔ اسی طرح علامات انفجار کے بھی مذکور ہو چکے علامات امتلاء فضاء صدر قیح سے منجملہ ازان ثقل اور گرانی سینہ کی اور خشک کھانسی جو مجر یعنے قسم خاص دمہ کے ہمراہ ہو اور درد کا ہونا۔ اور بیشتر کھانسی بھی ہوتی ہو اوسوقت خیال مین یہ گذرتا ہو کہ نفث آنے سے خفت پیدا ہوگی تنفس ان لوگون کے متواتر ہوتے ہین اسی وجہ سے بولنے اور کلام کرنے مین یہ لوگ جلدی کرتے ہین اور بروقت سانس لینے کے اوتار ہاے بینی اسقدر متحرک ہوتے ہین کہ انضمام پیدا ہوتا ہو اور تا زمانہ نقاء اور صفائی سینہ کے مواد سے تپ نرم لازم رہتی ہو۔ رہی شناخت اس امر کی کہ مادہ سینہ مین کس طرف ہو یہ بات اسطرح معلوم کرنی چاہیے کہ پہلے مریض ایک کروٹ لیٹے اور پھر دوسری کروٹ بدلے پس جسطرف ایک بوجھ اور ثقل ضاغط یعنے تنگی پیدا کرنے والا معلق معلوم ہو اوس جانب کی مقابل جانب مین مدہ کا مقام ہوگا۔ ایضاً آواز سے مدہ کے اور خضخضہ جو بروقت ہلنے کے پیدا ہوتا ہو اس بھی شناخت ہوتی ہو بعض اطبا یہ تدبیر کرتے ہین کہ ایک پارچہ کتانمین گیرو کو پیسکر اور پانی مین گھول کر ڈبوتے ہین اور سینہ کے مختلف مقامات پر رکھتے ہین جہان وہ کپڑا سوکھ جاے اور رکھتے ہی اوسکی نمی جاتی رہے اوسی مقام پر قیح مجتمع ہوگی۔ انفجار سلیم کی علامت یہ ہو کہ بعد شگافتہ ہونے کے تپ مین سکون پیدا ہو اور اشتہاے آب وطعام طلبجاے نفث اور نفس کی آمد مین سہولت پیدا ہو یا انفجار کے ہمراہ خراجات پہلوین اور اطراف مین پہلو کے برآمد ہون اور بیشتر یہ اخراجات بطور نواصیر کے ہو جاتے ہین یہ انفجار طبعی تھا اسیطرح انفجار صناعی کا حال ہو جو داغ لگانے اور قطع کرنے سے خواہ شگاف دینے سے کیا جاتا ہو۔ اگر مدہ پاکیزہ یعنے خالص اور سپید برآمد ہو یہ انفجار عمدہ ہو۔ انفجار ردی اور خراب کی علامت یہ ہو کہ علامات اختناق اور غشی کے ظاہر ہون۔ یا نفث ردی اور خراب برآمد ہو یا سل پیدا ہو جاے اور جب داغ لگائین خواہ شگاف دین مدہ گرم اور بدبو برآمد ہو علامات مفرقہ مدہ و بلغم نفث کے ذریعہ سے جو رطوبت برآمد ہوتی ہو اوسکا التباس بلغم سے وقع کرنے کی علامت یہ ہو کہ مدہ پانی مین ڈوب جاتا ہو اور آگ پر جلانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور بلغم پانی پر تیرتا ہو ڈوبتا نہین اور آگ مین جلانے سے بوے بد نہین آتی علاوہ یہ ہو کہ مدہ کبھی سواے مرض سل کے اور امراض مین بھی بذریعۂ نفث کے برآمد ہوتا ہو چنانچہ مباحث متقدمہ مین ہم نے بیان کیا ہو۔ کبھی مریض متقیح مقدار کثیر مدہ کے تھوکتا ہے مین نے بچشم خود ایک مریض کو دیکھا جسنے ایک گھنٹہ مین قریب دو من صغیر کے (جو ہمارے ہندوستان کے حساب سے پختہ دس سیر ہوا) یا ڈیرہ من یعنے ساڑھے سات سیر پختہ مدہ اوس نے تھوکا تھا۔ اور جالینوس نے مشاہدہ کیا ہو کہ ایک مریض متقیح ہر روز قریب پچاس اوقیہ مدہ کے جو قریب نو قوطولی کے ہو تھوکا (اور ہمارے حساب سے پونے دو سیر ہوتا ہے) ابھی اوپر معلوم ہو چکا کہ مدہ اور دیگر رطوبات مین کیا فرق ہو کہ مدہ کا امتیاز بدبو سے ہوتا ہو جسوقت برآمد ہوتا ہو اور جسوقت اوسے آگ پر ڈالین اور پانی مین ڈوب جاتا ہو اور اوپر نہین تیرتا ہو۔ انتقال تقیح کا سل کی طرف اوسکی شناخت یہ ہو کہ رنگ مین کدورت اور تیرگی ہوتی ہو اور جبین اور گردن مین استداد پیدا ہوتا ہو اور اونگلیان سب کی سب گرم ہو جاتی ہین اور گرمی ایسی ہوتی ہو کہ کسی وقت اونگلیان سرد نہین ہوتی ہین حتی کہ جسکی عادت ایسی ہو کہ تپ مین برد اطراف اوسے ہو جاتا ہو اوسکی انگلیان بھی ہروقت گرم رہتی ہین اور تپ کی زیادتی رات کو ہوتی ہو بسبب اسکے کہ غذا شب کو ہوتی ہو۔ ناخون کج ہو جاتے ہین اسلیے کہ گوشت ناخون کے نیچے کا گل جاتا ہو۔ اور آنکھو نمین چربی سی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہو اور سپیدی اور زردی کی طرف

شناخت موضع اجتماع قیح

مائل ہوتی ہو اور علامات بھی ہین جنکو باب سل مین بیان کرین گے قروح جلد ریہ اور ریہ کے منجملہ اونکے سل بھی ہی یہ قروح یا تو سینہ مین ہون یا حجاب مین ہون یا خاص ریہ مین ہون - قسم اخیر یعنے ریہ کے قروح کا نام سل ہی یا اینکہ یہ قروح قصبۂ ریہ مین ہون اور انکا بیان اوپر ہو چکا - سب ہی زیادہ اسلم قسم ان قروح کی وہی ہو جو سینہ مین قروح ہون اور یہ بات اسوجہ سے ہے کہ سینہ کی رگین چھوٹی چھوٹی ہین اور اجزا سینہ کے اصلب اور سخت تر ہین اسی وجہ سے شق اور شگاف قرحہ کا بڑا نہین ہونے پاتا اور دوسری وجہ یہ ہو کہ صدید سینہ کے عروق اور اجزا مین ٹھہرنے نہین پاتا بلکہ فضاے صدر یعنے خالی جگہ مین اوسکے بہ کر چلا آتا ہو اور ریہ کا حال ایسا نہین ہو - تیسری دلیل یہ ہو کہ حرکت سینہ کی قوی نہین ہو جیسے کہ حرکت ریہ کی قوی ہوتی ہو بلکہ شاید سینہ اعضاے ساکنہ مین سے ہو - چوتھی دلیل یہ ہو کہ سینہ عضو لحمی ہو اور عضو لحمی زیادہ تر قابل التحام کے ہو اکثر قروح سینہ کے (جو بسبب جراحات متعفنہ کے حادث ہوے ہون) یہ بات پیدا کرتے ہین کہ ہڈیون تک کو فاسد کر دیتے ہین اور ضرورت اس امر کی ہوتی ہو کہ استخوان فاسد قطع کرڈالا جاے تاکہ اوسکے قریب کے اعضا صحیح اور سالم باقی رہ جائین اور کبھی عفونت متعدی اوس جھلی تک ہوتی ہو جو متصل سینہ کے ہو - حجاب کے قروح مین جو قرحہ نافذ ہو یعنے دار پار ہو گیا اوسمین البتہ التیام نہین ہو سکتا اور جو قرحہ نافذ نہو یا تو اجزاے عصبہ مین ہو گا وہ بھی ملتحم نہو گا یا اجزا لحمیہ مین پڑے وہ البتہ ملتحم ہو سکتا ہو بشرطیکہ اوسکا تدارک ابتدا مین اچھی طرح کیا جاے اور اوسے بے علاج اور تدبیر کے نہ رہنے دین کہ ورم آجاے - لیکن اگر اوس قرحہ مین بھی ورم آجاے خواہ کہنہ ہو جاے تو وہ بھی زائل نہو گا - قروح ریہ کے زائل ہونے اور نہ ہونے مین اطبا نے اختلاف کیا ہو - ایک قوم کا یہ قول ہو کہ ہرگز قروح ریہ کے زائل نہین ہوتے اسلیے کہ التحام محتاج ہو سکون عضو ماؤف کا اور ریہ کسی وقت ساکن نہین ہوتا - جالینوس کی راے اس قوم سے مخالف ہو وہ ایسا خیال کرتا ہو کہ تنہا حرکت مانع التحام نہین ہو سکتی اگر اوسکے ہمراہ اور موانع بھی موجود نہون اور دلیل دعوی پر جالینوس کے یہ ہو کہ حجاب بھی متحرک ہو مگر اوسکے قروح مندمل ہو جاتے ہین - پھر جالینوس کی خاص راے بہ نسبت قروح ریہ کے یہ ہو کہ اگر قرحہ ریہ کا انحلال فرد سے پیدا ہوا ہو اور ورم اور تاکل سے کسی خلط اکال کے نہو بلکہ اور کسی علت یعنے مرض سے پیدا ہوا ہو بس جب تک کہ یہ قرحہ جراحت محضہ ہو اور ابھی متقیح نہوا ہو اور نہ اوسمین ورم آگیا ہو ایسا قرحہ ریہ کا البتہ التیام پذیر ہو - اسی طرح وہ قرحہ ریہ کا جو قے کرنے کے صدمہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو اور متقیح نہوا ہو وہ بھی التیام پذیر ہے - اور جو قرحہ کسی تاکل یا ورم سے ریہ مین پڑے وہ البتہ علاج پذیر نہین ہوتا - اسلیے کہ قرحہ ریمناک اور متقیح کا اچھا ہونا بدون تنقیہ اور قرحہ کی صفائی کے قیح سے اور پاک ہو جانے مدہ کے ممکن نہین ہو اور تنقیہ مدہ کا سعال یعنے کھانسی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کھانسی قرحہ کی زخم کو وسیع کرتی ہو اور بڑھاتی ہو اور خرق یعنے شگاف کو زیادہ کرتی ہو اور جو دغدغہ اور جنبش کھانسی کی وجہ سے ریہ کو پہونچتی ہو اوس سے درد مین زیادتی ہوتی ہو اور درد جسقدر زیادہ ہو گا جذب مادہ عضو دردناک کی طرف زیادہ کریگا اور اگر ادویہ مجففہ کا استعمال کرین نفث رک جاے گا اور اگر ادویہ منفثہ (یعنے وہ ادویہ جنسے نفث کی آمد بڑھے) مستعمل ہون اوسی قرحہ ریہ مین رطوبت بڑھ جاے گی - جو قروح کسی خلط اکال کی وجہ سے پیدا ہوے ہوے ہون بالکل اچھے نہین ہوتے مگر اینکہ اونکی اصلاح کیجاے اور اصلاح بدون اتنی مدت کے نہین ہو سکتی کہ اوتنے زمانہ مین واجب ہو کہ یا تو قرحہ شگافتہ ہو جاے اور ناصور پڑ جاے اور وہ ناصور یقیناً ملتحم نہو گا اور یا اوس مدت مین قرحہ شگافتہ ہو اور سڑ جاے حتی کہ کوئی جزا جرم ریہ کا سڑ جاے - جو قروح کہ بعد ورم ریہ کے حادث ہون اونمین بھی یہی خرابیان پیدا ہوتی ہین اور صعوبت التحام پر حرکت دائمی ریہ

کی ہی معاون اور مددگار ہی۔ ایضاً جو عروق کہ ریہ مین ہین وہ بڑی بڑی اور کشادہ اور سخت ہین یہ اوصاف عروق کے بھی (جو ضد اوصاف
عروق صدر کے ہین) التیام زخم مین دشواری ڈالتے ہین۔ ایضاً بعد مسافت جو درمیان مدخل دواے مشروب کے اور درمیان ریہ کے ہے
اور ضعف قوت مین دوا کی اسی سبب سے وجوبا ہوجاتا ہی یعنے جسوقت دواے مشروب کا استعمال ہوا اور اوسوقت تک کہ جرم ریہ
تک پھیر پھار کر پہونچے اوسکی قوت ضعیف ہوجاتی ہی اور حرارت پر باقی نہین رہتی پھر اثر کیا خاک کرے۔ یہ بھی ایک معاون عدم
التیام کا ہی۔ اور جو دوا بارد ہی وہ خود بلید ہی کہ نفوذ نہین کرتی۔ اور جو دوا زیادہ حار ہے اوس سے تپ مین زیادتی ہوتی ہے
جو قروح ریہ کو لازم ہے اور دواے مجفف اوس تپ دق کو مضر ہے جو قروح ریہ کو لازم ہی۔ اگر دواے مرطب کا استعمال
کرین وہ خود مانع التیام ہی اسلیے کہ علاج جملہ قروح کا بذریعہ التجفیف کے ہوتا ہی خصوصاً ایسا قرحہ جیسا کہ ریہ کا ہی کہ اوسمین اوپر کیجانب
سے بھی رطوبات پہونچتے ہین اور نیچے سے بھی اوسے رطوبت پہونچتی ہی۔ کبھی یہ تاکل علاج کو قبول کرتا ہی اگر زمانہ ابتدا مین کیا جاے
اور مقام اس تاکل کا وہ جھلی ہو جو قصبہ ریہ پر منڈھی ہوئی ہی اندر کی طرف اور جو ہر لحمی مین ریہ کے اس تاکل کا کچھ اثر نہین پہونچا ہی
ایسا تاکل قبول علاج بسرعت کرتا ہی اور جو تاکل غضاریف مین پڑے وہ ہرگز قبول علاج نکرے گا۔ سب سے زیادہ تر قابل علاج کے مرض
سل مین لڑکے ہین اسلم قروح ریہ وہی ہی جو از قسم خشکریشہ کے ہو بشرطیکہ مزاج مریض یا نفس خلط مین کوئی سبب ایسا نہو جو قرحہ کو سوکھا
کر خوبانیہ کردے۔ کبھی مسلول کا مرض ایک زمانہ دراز تک ممتد ہوتا ہی اسی طرح بعض جوان مریض اس مرض مین یا سن
کہولت مبتلا رہتے ہین۔ مین نے ایک زن مسلولہ کو دیکھا کہ اسی مرض مین (۲۳) برس مبتلا رہی خواہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔ اصحاب
قروح ریہ کو خریف مین زیادہ ضرر پہونچتا ہی۔ اگر کسی مریض کے مسلول ہونے کی تشخیص مین طبیب کو دشواری ہو آمد فصل خریف
کاشف اس احتمال کی ہوگی یعنے فوراً مرض واضح ہوجاے گا سل کا اطلاق ایک اور بیماری پر کبھی لفظ سل کا اطلاق ایک
اور مرض پر کیا جاتا ہی کہ اوسکے ہمراہ تپ نہین ہوتی مگر ریہ ایسے اخلاط غلیظ کو قبول کرتا ہی کہ اونمین لزوجت بھی ہوتی ہے
اور وہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہین جو ہمیشہ ریہ پر گرا کرتے ہین اور مجاری ریہ مین تنگی پیدا کرتے ہین لہذا ایسے مریض گرفتار
نفس ضیق اور بہر قسم بے تاب کنندہ مین اسطرح گرفتار ہوتے ہین کہ انجام کار مین قوی اونکی بے زور ہوجاتے ہین اور بدن
اونکے لاغری سے گھل جاتے ہین اور وہ لوگ دراصل ایسے بیمار ہین جسطرح دمہ والے۔ پس اگر حرارت ان نزلات مین کم ہو
واجب ہی کہ اونکا علاج ربو کے علاج سے ملاکر کیا جاے یعنے دونون مرض کی رعایت ملحوظ رہے **اسباب قروح ریہ کے**
وہ اسباب جن سے کہ ریہ مین قروح پیدا ہوتے ہین ازانجملہ نزلہ ہی جو لذاع اور اکال ہو اور عفونت پیدا کرتا ہی بسبب قرب اور
مجاورت کے جو ریہ کو انسی ہوتی ہی کہ جب تک متقیح نہو جاے بچنا ریہ کا دشوار ہوتا ہی (۲) یا کوئی اور مادہ ایسا ہی ہوتا ہی جو اسی
نزلہ کی جنس سے ہو اور کسی اور عضو سے بہ بہ کر ریہ پر گرتا رہے (۳) یا پہلے ذات الریہ کا مرض لاحق ہوا ہو کہ اوس سے ریہ
مین قرحہ پڑکر قیح پیدا ہوتی ہی (۴) یا ذات الجنب کا مادہ نضج پاکر جب شگافتہ ہوا تو ریہ پر گرا (۵) یا کسی سبب نے اسباب
نفث الدم کے (جو اوپر مذکور ہوچکے ہین) کسی رگ مین کشادگی پیدا کی یا کسی رگ کو قطع کردیا خواہ رگ کو پھاڑ دیا (۶) خواہ کوئی
اور سبب اندرونی مثل غلیان خون وغیرہ کے پیدا ہوا یا سواے اسکے اور اسباب جو اوپر بیان ہوچکے (۷) یا کوئی سبب خارجی مثل
سقطہ اور ضربہ کے مورث مرض سل کا ہو (۸) کبھی اسباب سل مین عفونت اور اکال ایسا جو خاص جرم ریہ مین پیدا ہو

اور عفونت یا اُکال کا پڑنا خاص ریہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسطرح اور اعضا مین بھی عارض ہوتا ہے۔ کبھی اس مرض مین کثرت خریف جنوبی
مطیر مین ہوتی ہے جب بعد صیف شمالی کے واقع ہو۔ مستعد ہونا سل کا بیان جن لوگون کو استعداد آمادگی مرض سل مین پڑنیکی ہے
اور یہ استعداد از روے ہیئت کے اور بسبب سن اور بلد اور مزاج کے ہوتی ہے وہ لوگ وہی مجنحین ہین یعنے جنکے دو استخوان
مثل بازو کے چپ و راست مہرہ ہاے پشت سے پیدا ہوے ہون اور سینہ اونکا تنگ شانون پر گوشت بہت کم بلکہ بالکل ندارد
خصوصًا پیچھے کی طرف اور آگے کی طرف اونکے شانہ چھلے ہوے اور کھلے ہوے گویا کہ ایک شخص کے دو بازو ہین اور گویا دونون
کتف اونکے منقطع اور کٹے ہوے ہین یہو نچے سینہ آگے کی جانب جدا اور پیچھے کی جدا ہو رہی ہے گردن ان لوگون کی دراز اور آگے
کی طرف جھکی ہوئی اور حلق ان لوگون کے ظاہر اور نکلے ہوے اور اوبھرے ہوے۔ یہ لوگ چونکہ انکے سینہ مین اور سینہ کے
قریب جو اعضا ہین مثل معدہ وغیرہ کے اونمین ریاح کی کثرت ہوتی ہے اور نفخ بھی زیادہ ہوتا ہے کہ سینہ انکے چھوٹے ہین پھر
اگر باوجود ان امور کے ضعف دماغ بھی ہو فضول کو زیادہ قبول کرین گے اور غذا انکا نفخ بھی ہوگا بس اب شرائط وقوع
مرض سل کے پورے تمام ہو چکے علی الخصوص ان سب خرابیون کے ہمراہ اخلاط بھی اگر انکے ابدا مین مراری ہون۔ سحنہ جو قبول
سل کا بسرعت کرتا ہے علاوہ تجنح مذکور کے (جو مجنحین کی لفظ کے ساتھ بیان ہوا) وہ سحنہ یہ ہے کہ بال کم ہون اور سپیدی بالونکی
مائل بہ شقرت ہو۔ ایضًا ابدان صلب اور سخت جو متکاثف ہون وہ بھی قابلیت سل کی زیادہ رکھتے ہین اسلیے کہ ایسے ابدا مین
شگافتہ ہونا رگونکا زیادہ عارض ہوتا ہے مزاج جو قابل سل کے ہو وہی مزاج ہے جو ابرد اور سرد زیادہ ہو۔ سن جو قابل وقوع
سل کے ہے اٹھارہ برس سے اکتیس برس تک۔ یہ قروح ریہ کے بلاد باردہ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ رگونکا پھٹ جانا اون
بلاد مین زیادہ ہوتا ہے اور نفث الدم بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ فصل خریف کی ایسی ہے جسمین مرض سل کی کثرت ہوتی ہے بیماران
سل کو پرہیز ان امور سے لازم ہے واجب ہے ان لوگون پر کہ جتنی غذائین حرّیف اور حاد ہین اونسے پرہیز کرین
اور جتنی چیزین کہ اعضا مین سینہ کے تمدد پیدا کرتی ہین جیسے چیخنا اور چلانا اور دل تنگی اور اوچھل پھاند وغیرہ علامات
سل کے یہ ہین کہ نفث مدہ کا اونمین علامات مدہ پر ظاہر ہو جو اوپر مذکور ہو چکے ہین صورت اوسکی رنگ اور تخمیر یعنے خمیر دار
ہونے مین اور ازین قبیل اور علامات جو مدہ مین ہوتے ہین۔ اور حمی دقیہ کا لازم ہونا بسبب قرب اور جوار قلب کے محل
مرض سے اور یہ تپ بروقت غذا کے اور شب کو شدت پاتی ہے جس طریقہ سے حمی دقیہ مین اسی وقت شدت ہوتی ہے اسلیے کہ غذا
سے ترطیب بدنکی ہوتی ہے اور بنظر اون وجوہ کے جو باب دق مین لکھے جائینگے۔ علاوہ بران ہمراہ دق کے اور حمیات
بھی مرکب ہوتے ہین جو نوبہ سے آتے ہین جیسے ربع اور خمس اور بدترین حمیات حمی خمس ہے اوسکے بعد شطر الغب اوسکے بعد نائبہ
جسوقت سل پیدا ہوتی ہے وہ دلائل بھی ظاہر ہوتے ہین جنکو باب آخر تقیح مین لکھا ہے اور عرق یعنے پسینا انکے جسم سے ہروقت جاری
رہتا ہے اسلیے کہ قوت اونکی غذا کی ٹھہرانی اور اوسمین تدبیر اور تصرف کرنے سے ضعیف ہوتی ہے اور حرارت مسامات کو کشادہ
کردیتی ہے اور پسینہ کے راہ سے فضول غذائی کو بہایا کرتی ہے۔ پھر اگر نفث مین خشکریشہ کی آمد ہوئی سل کے پیدا ہونے مین
اب کسی طرح کا شبہہ باقی نرہا خصوصًا اگر اسباب مذکورہ سابقہ بھی موجود ہون جو سل کی طرف متادی ہوتے ہین
(مثل ورم نواحی صدر وغیرہ کے) پھر جسوقت بدنمین ذبول شروع ہوا اور ناخن مین خم اور کجی اور بال جھڑ جھڑ کے

ساقط ہونے لگے اسلیے کہ غذا بالونکی پہونچنی معدوم ہوگئی ہے اور فضول بدنی مین فساد واقع ہوا سبب صحت قطعی عدوت مرض کی ہوئی۔ ابتدا
مین کمودت اور تیرگی رنگ کی پیدا ہوتی ہے (بسبب کثرت یبوست کے) مگر وہ رنگ سرخ ہوجاتا ہے بوقت صعود بخارات کے اور
پیشانی اور گردنین تمدد پیدا ہوتا ہے خصوصاً جسوقت مرض مستقر ہوا اور ٹھہر جاوے۔ اطراف انکے پھول جاتے ہین خصوصاً آخر ایام
مین اور ترہل اور ڈھیلاپن بھی اطراف مین آجاتا ہے بسبب فساد اخلاط اور موت قوت غریزیہ کنارہ پر اجزار بدن کے
(کہ وہ معدن حرارت سے بہت دور ہین) اور یہ موت حرارت غریزی کی بسبب ردارت روح کے ہوتی ہے۔ جو لوگ بسبب کسی خلط
اکال کے مرض سل مین مبتلا ہوے ہون اونکا تھوک ذائقہ مین مثل آب دریاے شور کے ہوتا ہے کہ اوسمین شوریت زیادہ ہوا ور
نبض اونکی ثابت اور معتدل السرعت اور صغیر اور کبھی ایسی نبض کو میلان طرف دونون جانب کے ہوتا ہے حرارت اور برودت سے
یا سرعت اور بطوء سے بعد ازان شکم مین قراقر پیدا ہوتا ہے اور شراسیف مین خم اوپر کی طرف پیدا ہوتا ہے اور پیاس کی شدت پیدا
ہوتی ہے اور اشتہاے طعام باطل ہوجاتی ہے اسلیے کہ قوای طبعیہ مین پیدا ہوتا ہے اور بیشتر پیٹ چلنے لگتا ہے یعنے دست آتے ہین
بسبب سقوط قوت کے اور بیشتر براہ نفث حلقہ اور جرم رگون کے برآمد ہوتے ہین مگر یہ کیفیت قریب زمانہ موت کے پیدا ہوتی ہے۔ نفث
مین رگون کے ٹکڑے اگر بڑے بڑے خارج ہون تو ریہ سے ہونگے اور اگر چھوٹے چھوٹے برآمد ہون قصبہ ریہ سے اور اکثر مثل
سنگریزون کے نفث مین خارج ہوتے ہین اور حلقہ کا نفث قصبہ ریہ سے بدون قرحہ عظیمہ کے نہین ہوسکتا۔ آخر مین سل کے
نفث اور بصاق غلیظ ہوجاتا ہے بعد اوسکے رک جاتا ہے اور بند ہوجاتا ہے بسبب ضعف قوت کے پس بیشتر اختناق مین گرفتار ہوکر مر
جاتے ہین۔ اور بیشتر ایسا نفث غلیظ اور خراب ابتداے مرض سے آتا ہے اگر مرض سل کا جنس ردی سے ہو جسکی پیدایش مواد
غلیظ سے ہو جو ہضم نہین ہوتے جب نفث کی آمد آخر مرض سل مین بند ہوجاوے بیشتر چار دن سے زیادہ زندہ نہین رہ سکتے
کبھی انقطاع نفث کا بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہے تو اسوقت ضیق النفس انکو ایسا عارض ہوتا ہے جیسے کہ سانس کی آمد غیر محسوس
ہوجاوے۔ اور اکثر کھانسی کی انھین ایسی شدت ہوتی ہے کہ نفث الدم پے درپے کرنے لگتے ہین پھر اگر انکا نفث الدم ادویہ مانعہ برآمد
خون سے بند کیا جاوے فوراً ہلاک ہوجاتے ہین گے مگر کسی قدر خفت البتہ پیدا ہوتی ہے اور اگر بحال خود انھین چھوڑ دیا جاوے اور خون
روکنے کی تدبیر نہ کیجاوے متواتر کھانسی آیا کرے گی نتیجہ موت سریع کے اس مرض مین یہ ہے کہ اگر کسی مسلول کے دونون شانون پر
ورداز مثل دانہ باقلا کے پیدا ہون یہ مریض بعد یا دن روز کے مرجاوے گا پانچوان مقالہ اصول اور قواعد علاجیہ ان جملہ
امراض کے جو مقالہ چہارم مین مذکور ہوے۔ علاج مشترک اورام نواحی صدر اور ریہ کا امور مشترکہ سے کرنا چاہیے یعنے فصد
سے مگر ابتداے مرض مین فصد جانب مخالف کی لین بہت جلد نافع فصد صافن کی ہے جو طول مین محاذی اور مقابل ہو اوسکے
بعد فصد باسلیق کی جو عرض مین محاذی ہو اوسکے بعد نافع ہے فصد اکحل کی جو عرض مین محاذی ہو۔ اگر رگ اکحل اچھی طرح ظاہر
ہو فصد قیفال ترک کرین واجب نہین اگرچہ نفع اوسکا ان امراض مین کمتر اور دیر ہوتا ہے۔ پھر بعد چند روز کے فصد انھین
رگون کی جانب موافق سے عرض مین لینی چاہیے۔ کبھی خالی پچھنے سینہ پر لگاے جاتے ہین اور کبھی بھرے ہوے پچھنے
بھی تاکہ جذب مادہ خارج کی طرف ہوجاوے اور کمی مادہ مین ہوجاوے خصوصاً اگر پہلے فصد کھل چکی ہو۔ جالینوس نے
کہا ہے کہ حمی اگر شدید ہو تو مسہل سے حذر کرنا چاہیے اور فقط فصد پر اقتصار کرنا لازم ہے اسلیے کہ فصد کرنے مین

کوئی خطرہ نہین ہی یا اینکہ خطرہ اوسمین کم ہی اور مسہل دینے مین خطرہ عظیم ہی اسلیے کہ مسہل بیشتر مادہ مین تحریک پیدا کرتا ہی اور بیشتر افراط سے
اسہال ہوتا ہی - واجب ہی کہ مخدرات ادویہ اونکو تا امکان نہ دی جائین اسلیے کہ مخدرات مانع نضج اور نفث کی بسبب تغلیظ مادہ کے ہین
غذا ماءالشعیر اور نخود آب اور طبیخ برگ خبازی اور چولائی کا ساگ پانی جوش دیا ہوا اور ملوکیہ اور کدو اور آب باقلا اور کشمش بشرطیکہ
حرارت مفرطہ نہو اور زربیت اور آخر مرض مین خاص کر اور جو چیز قائمقام ادویہ کے ہو پس سب ایسی چیزین جو خشونت
کو دور کرین اور درجۂ اولی مین تلئین کی قوت اونمین ہو جیسے آب عناب اور بنفشہ خشخاش اصل السوس مغز خیارین وغیرہ جیسے
مغز تخم کدو اور مغز تخم تربوز اور تخم کاسنی اور سپستان اور اکثر لعاب بیدانہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور تخم خشخاش بھی اضافہ
کیا جاتا ہی اور یہ سب ادویہ قبل شگافتہ ہونے ورم کے دیجاتی ہین - افضل ادویہ جالیہ جو منقی ہون ماءالعسل ہی اگر تمام
احشا مین ورم نہو اور اگر ورم کے ہونے پر اسکا استعمال کیا جاے واجب ہی کہ اسقدر پھیکا پانی ملاکر دین کہ بالکل پانی سا ہوجاے
اور جلاب اور گنّہ کا رس اگر بہم پہونچے اس سے زیادہ تر موافق ہی اوسکے بعد ماءالشعیر اوسکے بعد کوئی شراب شیرین
اور شراب حلوا افضل مشروبات ہی ان امراض کے بیمارون کے واسطے خصوصًا شراب ابیض کہ زیادہ معین نفث پر ہی مگر ذات الریہ مین
اوسکا پینا درست نہین ہی اور اسی طرح ذات الجنب مین مگر بعد نضج کے علاوہ یہ ہی کہ انھین اشیا مین تعطیش اور اسخان بھی ہی کہ پیاس
کی بھڑک بسبب گرمی کے اوٹھاتی ہین اور کبھی ان دونون مضرت کا تدارک بھی کر دیا جاتا ہی - جس شخص کا جگر اور طحال علیل ہو
اوسے شراب پلانی نچاہیے - بعد شراب حلو کے فوائد مین خمر مائی ہی کہ معدہ کو قوی کرتی ہی اور پانی سے زیادہ اوسکو
قوت دیتی ہی اور اسی خمر مائی مین تقطیع اور تلطیف بھی ہی - سکنجبین جو شہد خواہ شکر سے بنائی جاے اور تھوڑا سا سرکہ اوسمین
داخل ہو جب اس سکنجبین کو پانی مین گھول کر استعمال کیا جاے فوائد عدیدہ پر شامل ہی تلطیفہ حرارت اور تنقیہ مادہ سب کچھ
اسی سے ہو جاتا ہی - پھر اگر ترشی سرکہ کی اسمین زیادہ ہوگی یا بوجہ تقطیع کے نفث بکثرت ہوگا یا تبرید زیادہ پیدا ہوگی یا لزوجت
بڑھے گی کہ وبال جان ہوگا تا اینکہ جسقدر تقطیع کرتی بھی ہی بیشتر محتاج اوسکے اخراج مین قوت قوی کی ہوگی - پھر اگر ترشی کا
استعمال ایسا ہی ضرور ہو واجب ہی کہ نیمگرم اور آب گرم ملاکر اوسی سکنجبین حامض کو تھوڑ لیسی پلا ہین - اور ترشی مین جو معتدل
ترشی مین ہو اوسمین اس ضرر سے خوف نہین ہی اور جو ضرر شیرینی کا ہی وہ بھی اور پیاس زیادہ کرنے کا ضرر اور مرۂ صفرا کا ثوران مین
لانا اور تولید مرۂ صفرا کی وہ سب اس ذریعہ سے دفع ہو جاتے ہین - ماءالعسل ترطیب مین زیادہ نافع ہی اور ماءالشعیر تقویت
زیادہ کرتا ہی اور بیشتر حاجت تعدیل طبیعت کی راہ سے تراشہ ترنج کے ہمراہ روغن بادام کی ہوتی ہی کبھی پانی بھی انکو پلایا
جاتا ہی جاڑو نہین تو آب گرم اور ماءالسکر اور ماءالعسل رقیق اور گرم نہین وہ پانی جو سردی اور گرمی مین درجہ اعتدال پر ہو
اور سرد پانی ان لوگون کو کبھی نہ دینا چاہیے اور اگر پیاس کی شدت ہو تھوڑا سا پانی جسمین جلاب اور سکنجبین بلا آمیزش ہو
اور سرد کیجائین کسی مبرد بالفعل سے مثلًا برف وغیرہ سے جھلا ہوا پانی اوسکا پلانا مناسب ہی اسلیے کہ سکنجبین بسرعت نفوذ کرتی ہے
اور سرد پانی کی مضرت کو دفع کرتی ہی اور انحطاط کے زمانہ مین انکو منضج پلانی چاہیے - جو مرض ان امراض مین سے اوقات مختلفہ
مین تدا مختلفہ کا محتاج ہی مثلًا بوقت جمع ورم کے اور بوقت انضاج کے اور بوقت تقیح اور شگافتہ ہونے کے خواہ اسکے بعد
پس ہم اوسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ تحریر کرتے ہین باب علاج ذات الجنب کا واجب ہی کہ جو مادہ متوجہ ورم

ڈالنے پر ہو اوسکو روکین اور اس جانب سے اوسکی توجہ کو بذریعۂ فصد اور استفراغ کے پھیر دین خواہ اوسے بجانب مخالف جذب کرین اور ان
تدابیر کو اس باب سے پہلے جو ہم نے بیان کیا ہی ملاحظہ کرین اور بہت سے تدابیر کو ہم پھر دوبارہ بیان کرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ ذات الجنب کا
علاج اگر خون غالب ہو فصد اوسی طریقہ سے کرین جو اوپر مذکور ہو چکا اور اسقدر خون نکالین کہ رنگت بدل جاے مثلاً اگر سیاہی خون مین ہو
سرخی آجاے یہ تغیر لون دلالت کرتا ہی کہ خون جو موذی تھا وہ نکل گیا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زیادہ تر سیاہ خون بدن مین
اوسی مقام کا ہوتا ہی جو ورم ذات الجنب کے قریب ہو علاوہ برین مراعات قوت کی اخراج مین خون کے پر ضرور ہی پس اکثر ضعف قوت مین
اسقدر خون لینے کی رخصت نہین دیتا ہی۔ اور اگر سواے خون کے کوئی اور خلط ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے مگر نہ ایسے اجزا سے
جنمین قبض بھی ہو جیسے ہلیلہ بلکہ ایسے ادویہ سے جنمین ہمراہ اسہال کے تلیین بھی ہو جیسے وہ مرکبات جو بنفشہ اور ترنجبین اور شیرخشت
اور شکر انجبار سے مرکب ہون اور رات کے وقت مسہل دیا جاے۔ اور ایک قوم جو ارباب معرفت سے ہی اوسنے کہا ہی کہ اصوب یہی ہی
کہ بذریعۂ فصد کے استفراغ انکے مادہ کا کیا جاے بنظر خوف اوس اضطراب کی جو اکثر مسہل سے پیدا ہوتا ہی اور ہم نے اسکو بیان کر دیا ہے
خصوصاً اگر نفث مراری ہو اور علے الخصوص بنا بر قول جالینوس کے جسوقت حمی شدید ہو جالینوس سقمونیا کا استعمال جائز نہین سمجھتا
اور منع کرتا ہو اور ایارج اور خربق اگر ساتھ ہی مستعمل ہون اسکو منع نہین کرتا ہی اور غذا دینی مثل ماءالشعیر کے بعد استعمال مسہل کے
جالینوس نے پسند کی ہی اور اسکی مدح کرتا ہی اور بعد فراغ مسہل کے بھی پسند کرتا ہی لیکن ہمراہ مسہل کے ایسی غذا دینے سے فعل دوا
باطل ہو جاتا ہی۔ یہ بھی واجب ہی کہ جہت میلان مادہ پر نظر کیجاے اور الم اور درد کے میلان اور توجہ کا رخ اچھی طرح پہچان لیا جاے
اگر میلان مادہ ترقوہ تک اور استخوان سینہ اور ان دونون مقامون سے اوپر تک چڑھتا ہوا معلوم ہو ایسے وقت استفراغ بذریعۂ
فصد کے اولی ہی اور اگر الم کا میلان شراسیف کی طرف اوترتا ہوا معلوم ہو اوسوقت اسہال سے تنہا خواہ مسہل اور فصد دونون
سے استفراغ کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض حکم کرے اور فصد اور اسہال کو جمع کرنا اسواسطے ہی کہ فصد باسلیق کی ان
مقامات سے مقدار معتدبہ کو جذب نہین کر سکتی۔ استفراغ کی حاجت شدید پر یہ امر بھی دلیل ہی کہ تکمید اور ضماد سے درد مین سکون نہوتا ہو
بالانیکہ تکمید اور ضماد سے درد مین زیادتی ہوتی ہو اس سے صاف معلوم ہو جاے گا کہ امتلا تمام بدن مین ہی۔ پس استفراغ واجب ہے
خصوصاً بذریعۂ فصد کے اور جب فصد ہو چکے اور استفراغ ہو جاے اور اعراض مین سکون پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ جس مادہ
کا جمع ہونا رکا گیا ہی وہ بمقدار قلیل ہی۔ اب دوبارہ فصد نہ کرنی چاہیے ورنہ جسقدر مادہ مجتمع ہے وہ مبتلا ہو جائیگا
اور یہ تبلید بسبب نقصان قوت کے نضج اور تقیح کو مانع ہوگی اور فقدان النضاج دمویت جو مادہ مین ہی وہ بھی مانع نضج ہوگا جب نضج
ہو جاے واجب ہی کہ اوسکا مدہ ہونا روکا جاے اور مدہ ہونے سے پہلے بذریعۂ نفث کے ادویۂ منفثہ دیکر اخراج مادہ نضج یافتہ کا
کر دیا جاے۔ اور خلاصہ یہ ہی اگر فصد نہوئی ہو اور نضج ہو گیا ہو اور مادہ نضج یافتہ کا نفث بھی اور مقدار صالح معتدبہ بذریعۂ نفث کے
برامد ہو چکی اور اسکے بعد ضعف قوت بھی معلوم ہو اب فصد ہرگز نہ کرانی چاہیے۔ اور اگر ضعف قوت بروقت فصد اور اسہال کے
مانع ہو تو استعمال حقنہ ہاے متوسطہ کا خواہ حقنہ ہاے حادہ کا کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض اوسوقت مقتضی ہو خصوصاً
اگر درد شراسیف کی طرف مائل ہو۔ بقراط اشارہ کرتا ہی۔ ذات الجنب کی اوس قسم کے علاج مین کہ درد شدید اوسمین محسوس نہو
اور جسقدر محسوس ہو اوسے زیادہ میلان شراسیف ہی کی طرف ہو ایسے وقت خربق سیاہ سے استفراغ کرنا چاہیے اور

بذریعہ قلیو نکے اور دوسرے نسخہ مین بجاے قلیو نکے بقلہ بریہ لکھا ہی اور یہ نبات شبیہ خرفہ کے ہی کہ اوسمین دودہ بھی ہوتا ہی اور از قسم تو عات
کے ہی - جب استفراغ سی فراغ ہو جاسے اور الم مین خفت پائی جاے فقط ماء السکر پر اقتصار کرنا چاہیے اور اوسمین آش جو پختہ
کیا جاے جو کو مقشر کرکے اور بہت سا پانی ملاکر اسطرح کہ خوب جوش دیا جاے یا جوار جسکو مکہ بھی کہتے ہین اوسکا پانی اسی طرح پختہ کرکے
اگر بنظر ضعف مریض کے تقویت کرنے ضرور ہو اور آب تربوز اور آب عناب اور آب سپستان اور خمیرہ بنفشہ اور تخم خشخاش کا
استعمال کرین - جو روغن ان اشیاء کے ہمراہ قابل استعمال کے ہی وہ روغن بادام ہی - انار کے استعمال کو ایک گروہ اطبا نے منع کیا ہی
کہ وہ تبرید زیادہ کرتا ہی اور میری راے مین انار شیرین کے استعمال مین کچھ خوف نہین ہی - کبھی انھین ادویہ سے ایک جوشاندہ
طیار کیا جاتا ہی اور واسطے سہولت برآمد نفث کے ملایا جاتا ہی اور وہ ادویہ یہ ہین جو سقمقشر عناب سپستان بنفشہ تخم خشخاش اور شربت بنفشہ
شربت نیلوفر اور یہ دونون شربت جلاآب سے افضل ہین - جالینوس ابتداے مرض مین دیاقوزا کے اصناف کی اجازت دیتا تھا کہ مادہ
کو اجتماع سے منع کرے اور نضج پیدا ہو جاے اور نیند بخوبی آجاے - اور مین کہتا ہون کہ نیند پیدا کرنی اوسوقت مناسب ہی جب شدت
بیداری کی ایذا ہو ورنہ بہتر خشخاش بسبب تبلید پیدا کرنے کے مادہ کے نفث کو روکے گی ہان مگر شکر مصنوعی جو دیاقوزا کا جزو ہی
وہ اسقدر ہو کہ ضرر خشخاش کو دور کردے اوسوقت کچھ مضائقہ نہین ہی - اور کیا عجب ہی کہ اسوقت دیاقوزا جو محض تخم خشخاش سے
بنایا جاے وہ زیادہ مفید ہو بہ نسبت اوس دیاقوزا کے جو پوست اور چھلکون سمیت بنایا جاتا ہی - واجب ہی کہ جو مادہ محتبس ہو
اوسکا استفراغ بذریعہ نفث کے کیا جاے - غذا کا ایک اندازہ خاص مقرر کرنا ضرور ہی جو کثیر اور زیادہ نہو بلکہ تلطیف یعنے
تقلیل غذا کی بقدر کثرت اور قلت حدت مرض اور اعراض مرض کے کرنی چاہیے - پس اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ ہدو اور سکون کے
ساتھ ہی اور آسانی اور خفت اعراض مین ہی اوسوقت آش جو سے غذا دی جاے جو خوب طرح سے پختہ کیا ہو کہ اس سی نفث بھی
بسہولت برآمد ہوتا ہی اور تقطیع مادہ اور تنقیہ اوسکا بھی ہو جاتا ہی اگر آش جو کو شیرین کرکے دینا منظور ہو شکر یا شہد سے اوسے
شیرین کردین - اور اگر مرض کے اعراض مضطرب ہون فقط ماء الشعیر پر اقتصار کرنا چاہیے جب تک کہ حال مریض کا اچھا نظر آے
خصوصًا خوبی حال کے نیز نفث کے اسلیے کہ اگر نفث بکثرت پیدا ہو جاے کثرت مادہ سے جو خوف ہوتا ہی اوس سے امان ہو جائیگی
اور بعد اس بہتری کے اگر حاجت قوت دہی مریض کی ہی - ماء الشعیر مقشر یعنے رقیق سے غذا دینی چاہیے اور اگر ماء الشعیر غلیظ بھی دیا
جاے تو ممکن ہی اور اگر مادہ محتبس ہو جاے تقلیل غذا کرنی لازم ہی اور فقط ماء الشعیر یا شیر بہاے مذکورہ پر اقتصار کرنا چاہیے
اور تا امکان سواے اسکے اور کچھ نہ دینا چاہیے - اگر ذات الجنب مین اسہال عارض ہو اور یہ ذات الجنب بعد ذبحہ کے پیدا ہوا ہو یعنے
ذبحہ کا انحلال اور انتقال ذات الجنب کیطرف ہوا ہو اوسوقت جملہ علاجات از قسم فصد اور تلیین طبیعت ممنوع اور ناجائز ہون گے
اور تدبیر اوسکی منحصر اسی مین ہی کہ جو کے ستو پر اقتصار کرین - اگر ضرورت فصد کی اصناف مین ذات الجنب کے داعی ہو اور ابھی
نضج مادہ نہوا ہو صواب یہ ہی کہ جسقدر وزن خون کا نکالنا حدس طبیعت کے روسی درکار ہی اوس وزن کا دو ثلث خون نکالا جاے
اور دوبارہ فصد کھولنے کے واسطے نشتر کے زخم پر نمک اور زیت کا استعمال کرنا چاہیے اور بیشتر روزانہ ایک یا دو مرتبہ اجابت
ملیّن ہونے سے حاجت تکرار فصد کی نہین ہوتی - جس شخص کو بعد فصد کے غشی یا بشدت عسر نفس اور ضیق نفس عارض ہو یہ امر
دلیل ہی اس پر کہ فصد سے مادہ مرض کا استفراغ نہین ہوا ہی - مناسب یہ ہی کہ ابتدا مین اوجاع صدر کی تلیین طبیعت پر زیادہ اہتمام نکیا جاے

اگر حقنہ ہاے خفیفہ اور شیافات کا مضائقہ نہین ہے۔ خطاء عظیم طبیب کی ہو اگر مبردات شدیدہ کا استعمال کرے بجز اوس قسم مین ذات الجنب کی
جو مادہ صفراوی سے حادث ہوا ہو اسی طرح مبردات قابضہ کا استعمال دوا مین خواہ طعام مین جیسے مشور ہمراہ ترشی کے اور دیگر اشیاے
قابضہ دینا کہ یہ خطاے عظیم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد کا پلانا اس مرض کو مضر ہے اور اسی طرح جملہ اورام باطنہ کو مفید نہین
پس جہانتک ممکن ہو آب سرد کی تقلیل کرنی چاہیے اگر پیاس مین تسکین بدون آب سرد کے نہو تو آب سرد مین سکنجبین ملا دینی چاہیے
تاکہ پانی کی سختی برودت کو توڑ دے اور ٹھہرنا پانی کا غیر منہضم ہوکر بدن مین کمتر رہے بلکہ وہ پانی بدرقہ ہوکر ہمراہ سکنجبین کے نفوذ کر جاے
اور سکنجبین کی تقطیع اور تلطیف سے نفع دیگر حاصل ہوتا ہے علاوہ رفع تشنگی کے جو پانی سے حاصل ہوا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ ذات الجنب مین اگر التہاب زیادہ ہو اور تبرید کو مستدعی ہو تو ایسے اجزا سے تبرید کرنی چاہیے جسمین جلا اور ترطیب کی قوت ہو
جیسے آب خیار اور آب تربزہ اور آب کدو بھی اگرچہ بنظر تبرید کے مفید ہے پر بیشتر اسکا پلانا مضر ہے اور ضعف پیدا کرتا ہے بسبب ادرار
کے (اور بعض نسخو نمین بجاے ادرار کے تناول لکھا ہے یعنے فقط استعمال اسکا مضر ہے) جن مبردات سے اجتناب ضرور ہے
جیسے آب خرفہ اور کاسنی اور کل وہ اشیاے باردہ جنمین تبرید اور تکثیف ہو زیادہ تر غرض اس مرض کے علاجمین یہی ہے کہ باسانی
تنفیث یعنے اخراج مادہ بذریعہ نفث کے ہوا کرے۔ منجملہ ان اشیاء کے جس سے نفث بکثرت برآمد ہوتا ہے یہ بھی تدبیر ہے کہ جسطرف
پہلو مین مرض ہو اوسی کروٹ پر سونا اور اکثر بروقت انفجار ورم کے تھوڑی سی ہلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور ایسا پانی پلانا جو مائل
بحرارت ہو بجرعہاے متواتر کہ یہ بھی آسانی نفث کو نافع ہے اور اکثر جب احتباس نفث سے ضیق نفس پیدا ہو تو حاجت اسکی
ہوتی ہے کہ زنگار اور شہد کسی قدر مریض کو چٹایا جاے اور اکثر شدت درد کی وجہ سے باقلاہ کے برابر حلتیت ہمراہ شہد اور پانی
اور سرکہ کے دینی پڑتی ہے اور یہ علاج اوسوقت کا ہے کہ شدت درد کی زیادہ ہو اور کمی کسی طرح نہو۔ جب سانس کے رکنے کی
نوبت یہانتک پہونچے کہ غطیط اور خرخرہ (جسکو موت کا گھرا لگ جانا کہتے ہین) لگ جاے اوسوقت نطرون بریان اسقدر جو تین
اونگلیون سے اوٹھ سکے اور سجار بقدر باقلاہ کے اور تھوڑا سا زیت اور نیمگرم پانی اور شہد بمقدار قلیل دینا چاہیے اگر
اسکے استعمال سے کار برار ہو تو شکوفہ انگور اور مرچ سیاہ ان سب کو نیمگرم استعمال کرین اور زوفا اور خردل اور حرف یعنے
سپندان ہمراہ پانی اور شہد کے نیمگرم اور یہ دوا اول سے اقوی ہے۔ پھر جب ان ادویہ کے استعمال سے نفث برآمد ہو جاے
واسطے دفع ضرر اونھین دواؤن کے زردی بیضہ بھر بھری کرکے کھلائی جاے۔ اگر ذات الجنب کے بیمار کو غذاے قوی دینے
کی ضرورت ہو سکے رضراضی تجویز کرنی چاہیے جسوقت کہ تپ کی شدت کم رہے اسی طرح روٹی ہمراہ شکر اور مسکہ کے کہ یہ اشیاء
نضج اور نفث پر معین ہوتی ہین اور مچھلی جو کراث اور سویا اور نمک کے ہمراہ بریان کیجاے۔ کوشش طبیب کی معدہ اور امعاء کے
سبک رکھنے مین زیادہ رہنی چاہیے تاکہ نواحی صدر کو انکا امتلا اور گرانی مزاحم نہو اور معدہ وغیرہ کی خفت بذریعہ تلیین طبیعت
اور اخراج ثفل محتبس بذریعہ حقنہ نرم کے کرنی چاہیے جیسے آب کشکب اور تھوڑا سا ماء الکشک کافی ہے۔ اور نفخ شکم سے
بھی بچانا ضرور ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثقل اور نفخہ شکم سے جو بخار اوٹھتا ہے یہ بخار اس مرض مین زیادہ ضرر پہونچاتا ہے۔ اور
زیادہ تر اہتمام اس امر کا کرنا چاہیے کہ نضج مادہ مین پہلے سے آجاے اور اوس مادہ کا مدہ نہونے پاے اور اگر مدہ ہو جاے بہت
جلد اوسکا تنقیہ ہو جاے قبل ازانکہ تاکل اور سڑنا پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ترطیب کا پیدا کرنا ضرور ہے اور طبیب کو مقصود

اس ترطیب سے یہ ہو کہ نفث بسہولت پیدا ہو اور جلد پیدا ہو جب نفث زمانہ معہود اور تزید مرض میں ظاہر ہو اور چودھویں روز سے تجاوز کر جاوے اس مطبوخ کی تقویت اصل السوس اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے اگر مادہ غلیظ اور قوت قوی ہو اور آفت تشنج وغیرہ کی عصب میں نہو سکنجبین پلانے میں کچھ خوف نہیں ہے جو پانی میں ملی ہوئی ہو تاکہ تقطیع مادہ کی کرے اور اگر طبیعت کو مثل آب المتاس اور ترنجبین اور شیر خشت کے نرم کریں تو بہت اچھی تدبیر ہے۔ کبھی ضمادات اور مروخات سے اس بارہ میں اعانت چاہی جاتی ہے اور سب پہلے واجب ہے استعمال قیروطی کا جو روغن بنفشہ اور موم سپید سے مرکب ہو بعد ازان رفتہ رفتہ بڑھیوں اور لعابہاے مناسبہ سے جیسے لعاب خطمی اور تخم کتان اوسکے بعد اس سے بھی قوی تر مثل ضماد بابونہ اور بیخ خطمی اور بیخ سوسن اور بنفشہ اور جوشاندہ خطمی بستانی۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت اور حاجت ہو ضماد جو کر تب مسلوق اور رازیانہ مسلوق سے مرکب استعمال کریں۔ ایضاً فستقین اور اصل السوس میں کسی قدر شہد اور روغن ناردین ملا کر ضماد طیار کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مادہ مین کثرت ہو او سوقت ضماد اور طلاے بارد کا استعمال مضر ہے اور اگر مادہ قلیل ہے کچھ ضرر نہیں۔ اسی طرح اگر ورم متحلل ہو گیا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا او سوقت بھی بسبب قلت مادہ کے ضرر نہوگا۔ اور اگر کوئی استفراغ نافع سواے فصد کے واقع ہو گیا جب بھی استعمال طلا کا جائز ہوگا صفت ضماد جید کی برگ بنفشہ اور خطمی ہر ایک جزو اصل السوس دو جزو آرد باقلا آرد جو ہر واحد ڈیڑھ جزو بابونہ اکلیل ایک جزو۔ پھر اگر مادہ غلیظ ہو اور تحلیل زائد کی حاجت ہو تخم کتان اوسمیں زیادہ کیا جاوے اور گوندھنے مین ان اجزاکے میفختج ہمراہ موم اور روغن بنفشہ کے تجویز کرنا چاہیے۔ اور اگر حرارت بھی کمتر ہو روغن بنفشہ کے عوض روغن سوسن یا روغن نرجس ملانا چاہیے۔ اور اگر حرارت قوی ہو بجاے ادویہ حارہ کے مثل موم اور نرجس اور تخم کتان اسی نسخہ مین ورق نیلوفر اور گل سرخ اور برگ کدو ملانا چاہیے نسخہ مرہم جید موم اور بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور چربی بھیڑ کی روغن زرد اور زوفاے تر و تازہ ان سب سے ایک دوا مالش کی طیار کرتے ہین اور یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے۔ منجملہ ایسے ضمادات کے جنمین قوت انضاج کی ہمراہ قوت تسکین درد کے ہو۔ یہ ضماد ہے جو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش سے طیار کیا جاوے۔ کبھی ایسے امراض مین کمادات رطبہ خواہ یابسہ سے بھی اعانت لیجاتی ہے لیکن تکمید رطب مناسب اوس ورم کے ہے جو حمرہ صفراوی کیطرف مائل ہو اور کماد یابس اوس ورم کے مناسب ہے جو مائل فلغمونی اور ورم دموی کیطرف ہو۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ کماد رطب اگر نفع نہ کریگا ضرر بھی نکرے گا اور کماد یابس اگر ضرر کرے گا ضرر عظیم پیدا ہوگا۔ سب سے اولی اور بہتر یہ ہے کہ اسفنج کو گرم پانی سے بھگو کر سینک کرین اور آب گرم مین اقوی یہ ہے کہ آب دریاے شور ہو خواہ اور کھاری پانی۔ بعد ازان اس سے بھی تجاوز کرکے بشرط حاجت سبوس گندم یا زیت اور پانی سے گرم کرکے تکمید کرتے ہین۔ اور اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ سرکہ اور مٹر سے اور کرنب کو پیکر صوف کو کسی روغن مین ڈبوئین اور سفوف کرنب اوسمین ملے کر سینک کرین یہ سب طریقہ تکمید رطب کے تھے اور تکمید یابس یعنے سوکھی دواؤن سے سینکنا کماد یہ ہے کہ فقط سبوس گندم سے تکمید کرین۔ بعد ازان نوبت مین باجرہ اوسکے بعد فقط نمک سے تکمید ہے۔ تکمید ہر ایک درد کو اعضاے عالیہ اور سافلہ کے درد کرتی ہے اگر کوئی مادہ بذریعہ تکمید کے جذب نہوتا ہو۔ فصد سے افاقہ اکثر اوجاع عالیہ کو ہوتا ہے۔ اگر ضماد کیا خواہ تکمید کی ہے پس اس امر مین کوشش کرنی چاہیے کہ ان ادویہ کے بخارات چہرہ علیل تک نہ پہونچین ورنہ کرب اور ضیق نفس کا ہیجان ہوگا۔ بیشتر

جب مرض مین یبوست زیادہ ہوتی ہے اوسوقت بخارات ضماد خواہ کماد کے جو تر ہون اگر تری اعتدال سے زیادہ نہوے اور جہرہ مین اثر اونکا
پہونچے یا استنشاق کے ذریعہ سے اوس بخار کی رسائی ہوا ور پہونچے - کبھی لعوقات کے استعمال سے بھی اعانت لیجاتی ہے اور سب سے زیادہ
نرم اور محرورین کو موافق موم سپید مصفی اور مغسول ہے روغن بنفشہ کے ساتھ خصوصاً اگر درد کی شدت ہو - کبھی محجمہ کا استعمال
بھی بعد تنقیہ بدن کے فصد وغیرہ سے کیا جاتا ہے بشرطیکہ انقار مادہ کی طرف سے اطمینان ہو اسلیے کہ محاجم اسوقت اگر موضع درد پر
چسپان کیے جائین نفع عظیم پیدا ہوگا کہ اکثر درد مین بالکل سکون ہوجاتا ہے - اور کبھی درد جذب ہو کر نواحی اور اطراف خارجہ کی
طرف آجاتا ہے - ضماد خردل بھی ایسے وقت اگر بعوض محاجم کے استعمال کیا جاوے وہی عمل کرتا ہے - جو پچھنے سے فائدہ ہوتا جذب
کرنے مین درد کے - جب ساتوان روز گذر جاوے قدماے اطبا کی اجازت تھی ایسے لعوق کے استعمال سے جو بادام اور حب القریص
سے طیار کیا جاوے اور شہد اور روغن زرد بھی داخل ہو اور وہ لعوقات جو سمن اور علک البطم سے طیار کیے جائین اور بیشتر
ساعین کبار کو مثل اثاناسیا کے بھی استعمال کرتے تھے اور یہ طریقہ علاج کا عمدہ ہے کہ اسپر قادر وہی لوگ ہو سکتے ہین جو محقق
ساعت نزاکے ہین اور جنکو بجاے خود اپنے علم اور عمل پر اسقدر اطمینان ہے کہ نفع اور ضرر دوا اور کیفیت مریض کو اچھی
طرح جانتے ہین اور اگر اس تدبیر سے کسی قسم کا ضرر خواہ فائدہ غیر مناسب پیدا ہو اوسکا تدارک اور تلافی بھی کر سکین اور تلافی
سوء تدبیر پر اونھین قدرت بھی ہو پس اس دوا کے استعمال سے خصوصاً شہد داخل کرکے ایسے حذاق اطبا تنقیہ مادہ
کا بمقدار کافی کراکے دوسری مراد کو بھی پہونچ سکتے ہین جو بعد تنقیہ کے پوری ہوتی ہے - نئے طبیب ناواقف جو معالجہ امراض
مین متحیر رہتے ہین یا وہ نوآموز جنکو امراض کے علاج مین نومیدی اور اپنی تجویز پر پورا بھروسا نہین ہے وہ شہد کے استعمال سے
ڈرتے ہین اور بجاے شہد کے شکر کا استعمال کرتے ہین - ایضاً قدماے کاملین ایسی قوی دواؤنکا استعمال کرتے تھے جنکی قوت تنقیہ کی
زیادہ تھی اور شہد مین گولیان طیار کرکے زبان کے نیچے اون حبوب کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ایسے وقت اون ضمادات کا استعمال
تجویز کرتے تھے جنکا نام ذات الرائحہ ہے جنکی ساخت مرزنجوش اور مرہم شدابی اور سرائی سے ہوتی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ جو طبیب قدما کی
طریقہ پر علاج کا ارادہ کرے اوس پر واجب ہے کہ حفاظت مریض کی اچھی طرح ملحوظ رکھے اور بیماد کی صورتین اپنی راے مین
سوچکر اور کسی اور عضو کے ورم کے شگافتہ ہوجانے کے خوف سے مامون ہو کر اور ہیجان حرارت کثیرہ کے روکنے کا اچھی طرح بندوبست
کرکے تب اسکا ارادہ کرے اور اسکے بعد یہ بھی اوسپر واجب ہے کہ قواعد فن پر بعد مشاہدہ حال مریض کے وثوق کامل اسکا
بھی کرلے کہ نجات عاجل ایسے علاج سے ضرور ہوجاوے گی - پھر اگر چودھوین روز تک مرض باقی رہجاوے چارہ نہوگا بدون استعمال
حجامت کے اور تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کرنی بھی اسوقت ضرور ہوگی - اور جسوقت سہر اور بیداری کی اونپر شدت ہو
ضرور ہے کہ شربت خشخاش اور خود جرم خشخاش کا استعمال کیا جاوے اور اگر استعمال خشخاش سے نفس متواتر پیدا ہو اوس
ضرر کا تدارک فقط ترطیب سے بذریعہ لعاب اسبغول کے کیا جاتا ہے گھونٹ گھونٹ کرکے خواہ جلاب سے ترطیب کیجاوے
کبھی نیم گرم پانی سے نطول اوسی پہلو کا کرتے ہین جو ماؤف ہے تاکہ درد مین کمی پیدا ہو اور تواتر نفس بھی کم ہوجاوے
اسلیے کہ تواتر نفس بہت مضر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا - بعد انحطاط ظاہر اور نمایان کے حمام کا استعمال کیا جاوے گا
اور تبرید شدید سے اجتناب کرین سواے اوس ورم ذات الجنب کے جو صفراوی از قسم حمرہ ہو - اسی طرح تدبیر مغلظ سے دور

رہنا چاہیے اور تلطیف تدبیر بذریعۂ ملطفات کرنی چاہیے - آب ہاے مذکورہ اور شربہاے معلومہ مین کراث اور فودنج کو جوش دے کر پلانا چاہیے آخر مرض مین - تخم اوٹنگن کو ہمراہ شہد کے لعوق کے طور کھلانا چاہیے - پھر اگر ورم تنقیہ اور صاف ہونے سے نفث وغیرہ کے ذریعہ سے باوجود ہمہ تدابیر عاصی رہا اور جمع کی طرف متواجہ ہوا اوسوقت وہی تدبیر مخصوص کرنی چاہیے جو اسی باب خاص مین آیندہ مذکور ہوتی ہی - ذات الجنب کا مریض بعد صحت جو نقیہ ہوگیا ہو اوسکو نمکین اور تیز چیزون سے اور امتلاء معدہ اور بری طعام اور سخت دھوپ اور ریح اور دخان اور بلند آواز اور نفخ اور جماع سے بچانا واجب ہی اسلیے کہ اگر اسکو نکس مرض ہوا فوراً مر جاے گا - یہ جملہ تدابیر مذکورہ ذات الجنب حار اور خالص کی تھین جو حجاب حاجز کے ورم سے لاحق ہو پھر اگر حار ہو اور غیر خالص اور شدید الحرارت بھی نہو لگانا اور ضماد حلبہ اور زفت کا کرنا اور محاجم کا لگانا واجب ہی - ضماد جو ایسی قسم مین نافع ہی خاکستر بیخ کرنب چربی مین ملا کر لیپ کرین - ذات الجنب بلغمی کے علاج مین ابتدا حقنہ ہاے حارہ اور اسہال سے کرنی چاہیے اور فصد ہرگز نہ کھولی جاے اور ضمادات محللہ اور کمادات مذکورہ جو قوی بھی ہون اونکا استعمال کرین اور چقندر اور آب کرنب اور نخود آب اور روغن زیت روغن بادام شیرین یا بادام تلخ کا استعمال کرین اور ضمادات اور کمادات حارہ کا استعمال کرین اور مطبوخ حکیم یوسف ساہر کا جو روغن بید انجیر کے ساتھ پلایا جاتا ہی - ذات الجنب سوداوی کے مریض کو اون احساسے غذا دینی چاہیے جو گندم مہر دس لینے خوب پختہ بناے گئے ہون اور شہد اور روغن بادام ادمین داخل ہوگا اور لعوقات حارہ اور لینہ سے اور روغنہاے گرم کو جرعہ جرعہ کرکے نوش کرے جیسے روغن بادام شیرین اور احسا لینہ جو باقلا اور تھوڑی میتھی سے بنائی جائین - اور شیر تازہ خصوصاً شیر مادہ خران لوگونکو زیادہ نافع ہی - یہ بھی نافع ہی کہ قسط ایک درہم اور بقدر ایک ملعقہ آب شبت اور روغن بلسان یا شراب عسل اور یہ دوا سرفہ ردی کو بھی نافع ہی - جو پانی ریہ مین فراہم ہو جاے اوسکا علاج نہایت سبک ہی نہ نسبت علاج متقیحین کے جو ہم آگے بیان کرینگے اور بیشتر حاجت شگافتہ کرنے کی ہوتی ہی **علاج ذات الریہ** کا ذات الریہ کا علاج مثل ذات الجنب کے ہی مگر ضمادات اوسکے قوی تر ہون اور ان ضمادونمین وہ ادویہ بھی داخل ہوتی ہین جو مخصوص ہین - واجب ہی کہ اہتمام تنقیہ کا بذریعۂ نفث کے زیادہ رہے اور بعض جانب ماؤف پر لیٹنے کے بیٹھ کے بھل لیٹین اور جہت ماؤف پر مائل رہین - اگر طبیعت بستہ ہو واجب ہی کہ ہر روز دو مرتبہ اس دوا کو پلانا چاہیے - املتاس مویز منقی ہر واحد تین استار (جو ہمارے حساب سے تخمیناً ۲ تولہ ہوتا ہی) اور اوسپر چار سکرجہ پانی ڈال کر جوش دین جب آدھا جل جاے اور شکر صاف کرکے ایک سکرجہ آب لکو سبز اضافہ کرین اور قوی آدمی کی ایک خوراک اور ضعیف کے واسطے نصف اسکا دینا چاہیے - اور اگر طبیعت نرم ہو اور بوجہ نرمی طبیعت اور دستون کے ضعف پیدا ہوتا ہو رب آس اور سفرجل شیرین بریان کرکے اور انار شیرین کا استعمال کرین - جو ذات الریہ از قسم ماشرا اور حمرہ ہو اوسکا علاج جسطرح ہم نے بیان کیا دشوار رہے - پھر بھی اگر کوئی تدبیر سودمند ہوتی ہی وہ یہی ہی کہ تطفیہ حرارت کا زیادہ تر اور بدرجہ اتم کیا جاے عصارہ ہاے شدید البرد سے جو اکثر مذکور ہوچکے اور حشائش باردہ اور بقول باردہ سے اور انھین مبردات مین سے اونکو اختیار کرین جو ملین طبع ہون مثلاً عصارۂ کاسنی وغیرہ اور اگر استفراغ صفرا کا شیر خشت اور ترنجبین اور تمر ہندی سے کرین یہ بھی جائز ہی اسی طرح بوقت ہونے امتلا کے حاجت فصد کی ہوتی ہی **تقیح کا بیان** جسوقت ورم ذات الجنب اور ذات الریہ مین علامات جمع کے

ظاہر ہون جواوپر مذکور ہوچکے اور مرض بدرجۂ ازدیاد پر صعود کرے واجب ہو کہ اوسوقت بعد تنقیہ بدن کے اعانت انضاج پر کرین
بذریعہ ضمادات اور کمادات کے جو دقیق شعیر اور علک الانباط اور شراب ابیض شیرین اور چوہارا اور انجیر خشک سے بنائی ہون
- زیادہ مفید وہ ضماد ہو جسمین برگ حمام اور نطرون بھی داخل ہو - اور یہ ضماد آخر زمانہ مین بروقت تفجیر اور شگافتہ کرنے کے
بھی لائق ہو - واجب ہو کہ مریض قبل زمانہ انفجار کے اوسی پہلو پر لیٹا کرے جدھر مادہ مرض ہو کہ اسطرح لیٹنا نفث اور شگافتہ
کرنے پر معین ہو - پھر اگر حرارت زیادہ ہو ماءالعسل ہمراہ ماءالشعیر کے دینا چاہیے - خواہ ماءالعسل رقیق تنہا اور اگر حرارت زیادہ
قوی نہو اور قوت قوی ہو واجب ہو کہ طبیخ زوفا دیا جاے اور وہ جوشاندہ جسمین ہمراہ زوفا کے حاشا اور فراسیون اور انجیر
اور شہد کو پختہ کیا ہو اور ماءالشعیر مین بیخ سوسن کو جوش دے کر استعمال کرین - کبھی مثل مثرودیطوس اور تریاق کی بھی حاجت
ہوتی ہو تاکہ نضج پیدا ہو اور بہترین اوقات استعمال تریاق وغیرہ کا بعد نضج تام کے ہو تاکہ شگافتہ ہو تا ورم کا مع حفظ طبیعت
اور قوت عزیزی کے ہو بذریعہ تریاق کے - چوہارا ایسے وقت بہت عمدہ اور مفید ہو اور اوسکے بعد بھی اور شراب افراسیون کا
نفع بدرجہ غایت ہو شگافتہ کرنے مین اور نفث کے اخراج مین قرص منضج تخم خطمی اور خبازی اور خیار اور بطیخ اور قرع اور رب السوس
اور شگوفہ اکلیل الملک اور بنفشہ کثیر العاب بزرکتان مین قرص طیار کرین اور آب انجیر کا بدرقہ ہو

تغذیہ کا بیان

حالت صعود اور ترقی مین روٹی پانی مین بھگو کر خواہ ماءالعسل مین بھگو کر دینی چاہیے اور بیضۂ نیمبرشت ازین قبیل اور لطیف
غذا ہو - اور نقل مین حب صنوبر کبر اور صنوبر اور بادام شیرین اور احسا جو آرد جو اور نخود اور باقلا سے روغن بادام اور شکر
اور شہد ڈال کر طیار ہون - جب وقت انفجار کا آہی پہونچے اور نضج تمام ہو جاے اوسوقت اعانت انفجار پر کرنی چاہیے
اگر اس اعانت کو نکرے گا طبیب نے مرض مین ایک دشواری اور بڑی خرابی پیدا کردی ہوگی - دودھ اونکے حلقوم مین
ٹپکایا جاے اور شراب زوفا قوی جو ابھی مذکور ہوئی ہو پلائی جاے اور ضماد ہاے قوی لگاے جائین - مثرودیطوس
اور تریاق کا استعمال ایسے وقت نافع ہو اگر تپ نہو اور نہ نحافت ہو اور نہ ہزال اور لاغری اور ماہی نمکین کا استعمال غذا مین
اور سوتے وقت منہ مین گولی رکھین جو ایارج اور شحم حنظل سے بنی ہو اور جب فوقا یا بھی سوتے وقت پلایا جاے - واسطے شگافتہ
کرنے ورم کے یہ تدبیر بھی نافع ہو کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھائین اور ایک آدمی اوسکے دونون کھوے پکڑ لے اور کرسی کو شل
بھولے کے حرکت دین - خردل کا پلانا ہمراہ ماءالعسل کے اور حلتیت کا ہمراہ دودھ کے بھی نافع ہو - ذات الجنب
مین الیسی جانب صحیح کی کروٹ سے لیٹنا برعکس ذات الریہ کے نافع ہو جسوقت ارادہ انفجار ورم کا ہو - بعض اطبا نے اجازت دی ہو
کہ طعام شب کے بعد قی کرانی بھی ایسے وقت نافع ہو اور یہ امر خالی از خطرہ نہین ہو کہ بیشتر انفجار عظیم کو دفعۃً پیدا کرتا ہو کہ اکثر
اوس انفجار سے اختناق ہوتا ہو - پھر اگر ورم باایںہمہ تدبیرات کے شگافتہ نہو داغ دینے کی حاجت ہوگی اور داغ
لگانے کے بعد اگر مدہ سپید اور پاکیزہ بے آمیزش خون کے برآمد ہو امید صحت اور زندگی کی ہوسکتی ہو ورنہ امید نہین ہو -
شگافتہ ہو کر مدہ کا بہنا جب شروع ہوا اور حدس طبیب سے معلوم ہو کہ اسکی مقدار قلیل ہو خواہ معتدل ہو اور ایسی ہے
کہ بذریعۂ نفث کے چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج ہو جاے گا ایسے انفجار کے بعد ادویہ جالیہ جو غسالہ ہون اور
منقی بھی ہون استعمال کرنی چاہیین اور جسوقت نفث بعد انفجار کے پیدا ہو اوسی وقت پلائی جائین یہ ادویہ جیسے طبیخ زوفا

ہمراہ اصل السوس اور بیخ سوسن آسمانگونی کے ہمراہ شراب عسل اور کرنب اور احسار مذکورہ جو آرد نخود اور آردہاے مناسبہ سے مرکب
ہون اور اونمین آرد کرسنہ بھی داخل ہو اور لعوق عنصل اور لعوق کرسنہ بھی مفید ہو۔ ادویہ مفردہ جو بمنزلہ امہات کے اس
مرض مین ہین وہ مثل آرد کرسنہ اور سحیق سوسن اور بیخ سوسن اور دونون قسم کی زراوند اور فلفل کے اقسام ستہ گانہ اور خردل
اور حرف حتی کہ جاوشیر بھی اور قسط اور سلیخہ اور سنبل اور بیشتر ان ادویہ کے ہمراہ مخدرات کے ملانے کی بھی حاجت ہوتی ہے
ایک مقدار معین پر۔ انھین ادویہ مین مقوردیون ہو کہ اس مرض مین زیادہ نافع ہو۔ یہ ادویہ امہات ادویہ نافعہ ہین ایسے
وقت یعنے انفجار کے وقت کہ انسے نثر تہاے مرکبہ اور ضمادات اور لطولات ہمراہ اسفنج اور روغنہاے مذکورہ کے طیار
ہوتے ہین۔ اور بیشتر وہ روغن جسمین قوت ان ادویہ کی ہوتی ہو طیار کیا جاتا ہو جیسے روغن سوسن اور نرجس اور بابونہ
اور حنا اور ناردین خواہ مثل دہن الغار کے خصوصًا بروقت انحطاط مرض کے اور اکثر بنظر رعایت حرارت مزاج مریض خواہ
حرارت فصل کے روغن بنفشہ کو تجویز کرنا چاہیے اور بیشتر انھین روغنہاے مذکورۂ بالا مین رازیانج شحوم اور قنہ اور فقاح
اذخر اور زوفاے تر و تازہ اور حلبہ اور ورق غار اور مقل اور امثال اسکے داخل کر دیتے ہین۔ اگر حمی قوی ہو
اوسوقت تسخین مین زیادہ افراط نکرنی چاہیے ورنہ قوت بسبب سور مزاج حار کے ضعیف ہوجاے گی اور اسی ضعف کی وجہ سے
نفث پر قادر نرہے گی۔ شگافتہ ہونے کے بعد واجب ہو کہ اخراج قیح مین مبادرت اور جلدی کیجاے بعد انفجار کے جو سینہ تک
واقع ہوا ہو۔ یہ اخراج قیح کا اون ایام مین کرنا چاہیے کہ مریض کو حمی اور درد وغیرہ مین خفت معلوم ہوتی ہو۔ لیکن اگر ذات الجنب کا
مادہ کثیر دریافت ہو کہ چالیس روز تک اوسکا استنقا اور اخراج نہو سکے گا خواہ چالیس روز سے زیادہ مین بھی خارج نہوگا
بلکہ مرض سل مین ڈال دے گا بس ضرور ایسے وقت کسی باریک آلہ سے داغ دینا چاہیے اور سینہ مین سوراخ کرکے تھوڑا
تھوڑا مدہ اسی طرف سے نکالنا چاہیے اور ماء العسل سے دھونا چاہیے اور جذب مدہ کی بطرف خارج کے اعانت کرنی لازم
ہو۔ جب خوب طرح سے مدہ کا تنقیہ اور اخراج ہوجاے ادویہ ملحمہ جنسے زخم بھر جاتا ہے اونکے استعمال کی طرف
توجہ کرنی چاہیے۔ واجب ہو اوس جہت اور سمت کو پہچان لینا جدہر قیح اور مدہ پڑا ہو اونھین طریقون سے جو اوپر مذکور ہوچکے
کہ قیح کی آواز اور ہلنے سے اوسکی جنبش جدہر ہو شناخت ہوتی ہو یا کپڑا کتان کا گیرو مین ترکرکے مواضع سینہ پر رکھین۔ اور
جس جگہ جلد سوکھ جاے وہی مقام مدہ اور قیح کا ہو اوسی جگہ نشان دین اور داغ لگانا خواہ چاک کرنا اوسی جگہ کا ہوگا اسلیے
کہ اکثر داغ دینے کی حاجت نہین ہوتی بلکہ پہلو در جنب شگافتہ کیا جاتا ہو کسی مبضع سے اور یہ آلہ شگاف دینے کا ایسا
ہونا چاہیے کہ اوسمین نل کی طرح جوف بھی ہوتا ہو کہ مدہ اور قیح اوسمین بھر جاے اور جب اس آلہ کو باہر نکالین اوس مین
تھوڑا تھوڑا مدہ بھی نکل آے اور ہر روز اسی طرح سے تھوڑا تھوڑا مادہ نکالنا چاہیے اور مادہ کثیر کو دفعۃً خارج نکرنا چاہیے
(ورنہ روح حیوانی بکثرت خارج ہوجاے گی) اور جب روزانہ اخراج مادہ کا تھوڑا کیا جاے حفظ قوت مریض کے
گوشت اور غذاے معتدل سے پرضرور ہو۔ اور تپ کا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ تپ کا زوال جب تک مدہ باقی ہو
کبھی نہوگا اور جب مدہ کا اخراج ہوجاے گا حمی خود بخود زائل ہوجاے گی۔ جسوقت بیمار نفث مدہ پر قادر ہوگا
یا معالجہ داغ لگانے کی برداشت کرنے کا لامحالہ تپ زائل ہوجاے گی۔ اکثر اوقات ورم قبل نضج کے شگافتہ

ہو جاتا ہے اور رطوبت جو اوس شگاف سے برآمد ہوتی ہے فقط خون ہوتا ہے ایسے وقت فصد کا استعمال ضرور ہے۔ اور ضمادات جو واقع
خون کے دوسری جانب ہین اونکو بھی استعمال کرنا چاہیے۔ مشترکات ادویہ سے ضماد مرہم کرنب اور ماء العسل کا ہے
بموجب نسخہ آ ہر سکے۔ ایک اور ضماد اسی طرح کا ہے فلفل پرسیاوشان زوفائے خشک انجرہ زراوند مدحرج شہد ملا کر ضماد
طیار کرین **علاج قروح نواحی صدر کا اور سل کا علاج** جو قرحہ قصبہ ریہ مین ہو وہان تک اثر دوا کا بہت جلد پہونچتا ہے
۔ واجب ہے کہ مریض پشت کے بل لیٹے اور دوا کو منھ مین رکھے۔ اور جو لعاب دوا پگھل پگھل کر پیدا ہو اوسے تھوڑا تھوڑا نگلتا رہے
اور یکبارگی بہت سا لعاب نہ اوتارے ورنہ کھانسی کا ڈر ہوگا۔ اور اپنے حلق کے عضل کو ڈھیلا کیے رہے تاکہ لعاب مذکور
حلق سے بآسانی اوتر جائے اور کھانسی کا ہیجان نہو۔ ادویہ منھ مین رکھنے کے وہ ہین جو مغری اور مجفف ہین چنانچہ سل کے
علاج مین ہم اونھین لکھین گے۔ جو قروح کہ سینہ اور ریہ مین پیدا ہوتے ہین اور ذکر بھی اونکا ہو چکا ہے اونکے علاج مین ادویہ
غسالہ کے پھونک کر پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے اور مریض کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ جانب علیل پر لیٹے اور زور سے
کھانسے اور خود ہلے یا کوئی اور اوسکو بہ رفق ہلاتا رہے۔ کبھی ایسے قروح سے مدہ وغیرہ برآمد ہوتا ہے بعد چھوڑنے اور ڈالنے
ماء العسل کے جو بذریعہ اوس آلہ کے پہونچایا جاتا ہے جو کشش اور جذب مدہ بھی کرتا ہے جیسے قاناطیر۔ جب مدہ پاک ہو جائے اور
امید قوی اسکی ہو کہ اب بالکل باقی نہین ہے اوسوقت ادویہ مدملہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ادویہ منقیہ جنمین قوت جلا کی بھی ہو
اور اسوقت کے بھی مناسب ہون اونمین شہد سے بہتر کوئی دوا نہین ہے کہ تنقیہ مادہ بھی کرتا ہے اور غذائے مرغوب طبع بھی ہے
اور قروح کو ضرر بھی نہین پہونچاتا۔ ریہ کی قروح کی تدبیر دو طرح سے ہو سکتی ہے۔ ایک تو علاج حق یعنے پورا پورا علاج اور
دوسری تدبیر مدارات یعنے رفق اور ملائمت کی ہے علاج حق اوسی وقت ہو سکتا ہے کہ مرض کو قابلیت علاج پذیری کی ہو اور
اس بات کو ہم نے بیان کر دیا ہے کہ تنقیہ قرحہ کا ادویہ غسالہ اور مجلیہ سے اور تجفیف قرحہ کی ادویہ مغریہ مجففہ سے کرنا
بس یہی صورت علاج کی ہے اور دفع کرنا مواد ادن قروح سے اور نزلہ کو روکنا اور التحام یعنے زخم کے بھر جانے پر
ادویہ ملحمہ سے اعانت کرنی۔ اوپر کے مقامات مین نزلہ کے روکنے اور منع انصباب کے طریقہ بیان ہو چکے اس مقام پر اوس تدبیر
کو اصل معالجہ سمجھنا چاہیے اور خلاصہ اون تدابیر کا یہ ہے کہ تنقیہ بدن کا مواد سے کیا جائے اور سر کا مادہ جذب کرکے اسافل اور
نیچے کے اعضا کی طرف لایا جائے اور تقویت سر کی مقویات دماغی سے اسقدر کرین پھر اوسمین فضول کی کثرت نہونے پائے
اور جو رطوبت دماغ سے ریزش کرتی ہے اوس سے ریہ کو بچانا اور کسی اور عضو کی طرف اوسے کھینچ کر لیجاتا ہے۔ واجب ہے کہ تنقیہ
سر کا فصد اور ایسی ادویہ سے جو فضول مختلفہ کا اخراج کرنے مین کیا جائے مثل فوقایا کے خصوصا اوسکے ہمراہ مقل اور صمغ کا
اضافہ کیا جائے۔ کبھی احتیاج اون ادویہ کی بھی ہوتی ہے جو اخلاط سوداویہ کا بھی اخراج کرین مثل افتیمون وغیرہ کے
اور معاودت اور تکرار تنقیہ کی بھی ضروری ہوتی ہے اسطرح پر کہ تنقیہ بذریعہ مسہلات کے کرین اور فضول کم ہو جانے کے
بعد مریض کو کسی قدر آرام دیکر پھر فصد کرین اور پھر آرام دہی کرکے استفراغ مسہلات کا اعادہ کرین اور یہ تدبیر خاص کر
ابدان قوی مین زیادہ موثر ہے۔ منجملہ اشیائے نافعہ کے نوازل کے روکنے مین استعمال دیاقوزا کا ہے خصوصا وہ قسم دیاقوزا
کی جو خشخاش سے بموجب طریقہ مندرجہ قرابادین وغیرہ کے طیار ہوئی ہو۔ طبیعت کو قبول تدبیر پر آمادہ کرنے کو یہ بھی معین ہے

کہ ایسے بلاد اور شہرون کی طرف سفر کرے جہان کی ہوا مین جفاف اور خشکی ہی اور وہان پہونچکر استعمال دودہ پینے کا کرے۔ واجب ہی کہ نشست یا برخاست مریض کی اکثر اسی شکل سے ہو جسمین گردن دراز اور کشیدہ بجانب فوق اور آگے کی طرف رہے تاکہ وقوع اجزاے ریہ کا باہم یکے بردیگرے مساوی ہو اور اجزاے قرحہ کی چسپیدگی اور محاذات طبعی سے زائل نہوجائین (یعنے جو وضع منطبق الطباق اور محاذات اجزا کی ہی نشست برخاست کی شکل اوسکی محافظ ہونی چاہیے اور وہ شکل بھی جو اوپر مذکور ہوئی) کھانسی کے روکنے کی تدبیر مین زیادہ مبالغہ درکار ہی اون ادویہ سے جو مانع نفث کے ہین اسلیے کہ کھانسی پیدا ہونے مین خطرۂ عظیم ہی۔ اگرچہ بظاہر بعد کھانسی کے توہم خفت مرض کا ہوتا ہی مگر یہ توہم محض بے بنیاد ہی۔ دوسرا طریقہ مدارات کا وہ اسی طرح پورا کیا جاتا ہی کہ اون قروح کے سخت کرنے اور خشک رہنے کی تدبیر کرتے رہین تاکہ زخمہاے مذکورہ پھیل کر وسیع اور کشادہ نہو جائین اگرچہ التحام اور اندمال کی امید اون قروح کی نہین ہی۔ اور اس تدبیر سے امید مہلت پانے مریض کی ایک زمانۂ دراز تک موت سے ہوسکتی ہی اگرچہ وہ زندگی محض بے لطف بلکہ بدتر از موت سمجھنی چاہیے کہ تھوڑی سی خطاسے تدبیر مین زیادہ ایذا پہونچتی ہی اسلیے کہ ایسا مریض جسوقت کوئی حرکت عنیف اوس سے صادر ہوتی ہی یا ایسی شی تناول کرے جسمین کسی قدر حرکت اور ازعاج یعنے جنبش مین لانا ہو پس یہی حرکت خواہ تناول باعث اوکھڑ جانے اوس خشکریشہ کا ہوتا ہی جو ادویہ مستعمل سے پڑا ہی اور خشکریشہ کے اوکھڑ جانے سے نفث الدم عظیم پیدا ہوتا ہی کہ مریض مشرف بموت اور قریب مرگ ہوجاتا ہی۔ یہ ادویہ ایسے مجففات ہین جو قبض جرم ریہ کی بھی کرتے ہین اور تخفیف رطوبت قرحہ کی بھی کرتے ہین اور تطبیق یعنے چسپیدگی اجزاے ریہ کی کرتے ہین اگرچہ اندمال زخم کی قوت انمین نہین ہی۔ جو شخص اس طریقہ مدارات کا اپنے مرض کے معالجہ مین پابند ہو اوسکو دودہ کا استعمال قطعی ترک کردینا چاہیے مترجم ہمارے خاندان کی بعض نامور طبیب ایسی تھے کہ ہمنے اپنی آنکھون سے ایک مریضہ مسلولہ کا چالیس برس کے قریب زندہ رہنا اسی طریقہ کی مدارات سے مشاہدہ کیا ہی اور جب ذرا سی سوءتدبیری وہ مریضہ کرتی تھی پھر اوسکی سنبھال کرکے اسی کیفیت پر کردی جاتی تھی متن شہد خالص بمنزلہ مرکب اور سواری کے ہی واسطے ترکیب دینے ادویہ سل کے یعنے ہر ایک دوا شہد سے مرکب ہوسکتی ہی اور بہ نسبت قروح کے شہد کسیطرح مضر بھی نہین ہی۔ قرحہ کا تنقیہ ادویہ منقیہ سے جو مذکور ہوچکین کرنا چاہیے اور طبیخ زوفا جو قرابادین مین مذکور ہی اوس سے بھی تنقیہ قرحہ کا کیا جاتا ہی۔ ان دونون سے زیادہ قوی تر لعوق کرسنہ ہی جو حب القطن سے مرکب ہی کہ وہ بھی قرابادین مین مذکور ہی اس سے بھی قوی تر لعوق اسقیل جو کہ لبن مادہ خر مین طیار ہوتا ہی کبھی ان ادویہ کے ہمراہ لگزجات مخریہ بھی اضافہ کرنے کی حاجت ہوتی ہی یعنے ایسی ادویہ جنمین لزوجت اور اغرا بھی ہو۔ اور کبھی انکے ہمراہ مخدرات کو بڑہا دیتے ہین تاکہ سرفہ کو روکین اور سکون سے سرفہ کے دوا اچھی ٹھہر کر اپنے فعل کو پورا کرے۔ ایسے وقت تدبیر ناعش قوی یعنے جس قوت مین بیداری پیدا ہو کرنی چاہیے تغذیہ وغیرہ سے۔ ان ادویہ منقیہ کا بیان اول ابواب مین ہم ذکر کردیا ہے اور باب تقیح مین بھی انکا بیان دوبارہ ہوچکا ہی۔ اونھین ادویہ مین سے معتاد یہ ہی کہ احساء کرسنہ کا استعمال کرین یا وہ احسا جنمین کراث شتائی داخل ہو اور حنطہ اور جوار یعنے مکئی سے واہ ستو بنائے جائین اور خود یہ کراث بھی بریان کیا ہوا اونمین پڑا ہو۔ ماء العسل مین منقیات نفث پیدا کنندہ اور ادویہ ملحمہ کو جوش دیا ہوا اور یہ سب ادویہ مع تراکیب

طریقہ مدارات کا

کی اوپر مذکور ہو چکین - معاجین مجففہ جیسے کمون اور اتاناسیا اور لعوق بزر کتان - مشرو دلیطوس اور تریاقات جب اوقات مناسب پر مستعمل ہون خصوصًا اوائل مرض مین اور جسوقت ہزال اور لاغری شدید نہو وہ بھی نافع ہی اور جب تک حمی دقیہ جو لازم قرحہ ریہ کے ہی درجہ ذبول کو نہ پہونچی ہو اوسوقت بھی نفع کرتا ہی گل مختوم انفع اشیا ہی ہر وقت مین اور گل ارمنی بھی - اسی طرح جملہ وہ ادویہ جنکو ہم نے بیان کیا ہی ضمادات اور کمادات اور مروخات منقیہ سے - جب سینہ کے قروح کہنہ ہو جائین اور نیز قروح ریہ کے اوسوقت مریض کو بوقت صبح تھوڑا قطران بطور ملعقہ کے دینا مفید ہوتا ہے یا ہمراہ شہد کے خواہ کسی قدر میعہ سائلہ کے ہمراہ شہد دیا جاوے - پھر اگر ایسے وقت حرارت بھی ہو اور منقیات حارہ کے دینے سے خوف ہو اور منقیات باردہ کچھ سود مند ہون بس ریہ ثعلب اور تخم رازیانہ اور رب السوس پاک اور صاف عصارہ پر سیاوشان کو آب شکر یعنے گاڑھے شربت مین طیار کرین یہ دوا بدرجۂ غایت مفید ہی - کبھی اس مرض مین چند قسم کے بخورات کا استعمال کیا جاتا ہی جو مجفف ہوتے ہین اور تنقیہ مدہ کرتے ہین ان دھوئیون کو کسی چنگیز دان وغیرہ مین رکھکر سلگاتے ہین - منجملہ ان بخورات کے زرنیخ اور فلفل کو سپیدہ بیضۂ مرغ مین لت کرکے سلگاتے ہین اور ازانجملہ برگ زیتون شیرین اور اوجہ نیل گاو کا اور چربی پہاڑی بکری کی اور زرنیخ اور خرگوش کی مینگنی سب ہموزن - ازانجملہ پوست نبق یعنے بیر کے چھلکے اور بیخ سدر کی پوست اور بیخ کبر کے پوست اور زرنیخ اور چربی گردہ بز کوہی کی - ازانجملہ زرنیخ اور بھیڑ کی چربی - ازانجملہ زرنیخ اور زراوند اور پوست بیخ کبر جملہ ہموزن لیکر شہد اور روغن زرد مین جمع کرین - ایضًا صنوبر کہ اوسمین وردی قطران کے پڑی ہو - ایضًا زرنیخ زرد سافج ہندی ہمراہ شیرج کے اور جسوقت مزاج مریض کا گرم ہو جاوے اور سخونت اوسکے مزاج مین آجاوے قرص کافور سے علاج کرنا چاہیے چند روز اور بعد اسکے پھر تجفیف قرحہ کی تدبیر پر عود کیا جاوے - غذا مین گوشت دراج جو ابازیر اور افاویہ سے خوشبو کر دیا گیا ہو - اور خالص شراب ابیض کے اول مرض مین کچھ ممانعت نہین ہی - ریاحین مرطبہ کو ہمیشہ سونگھنا بہتر ہی - آرام سے سونا اور آرام سے بے محنت رہنا اور سکون اور قرار کا زیادہ پابند ہونا غصہ اور دل تنگی کو ترک کرنا لازم ہی - اور کوئی بات اوس پر ایسی وارد نکیجاوے جس سے غم اور اندوہ پیدا ہو - مین نے ابدان کثیرہ اور بلاد مختلفہ مین چند بار بلکہ بارہا تجربہ کیا ہی کہ مریض سل گلقند شکری کا استعمال کرے جو تازہ طیار ہوے اور سالخوردہ نہو گئی ہو اور ہر روز جسقدر مریض سے ہو سکے اسکو کھایا کرے حتی کہ روٹی کے ہمراہ بھی بجاے گوشت وغیرہ کے اسی کو کھاتا رہے بعد ازان اوسکی کیفیت مزاج پر لحاظ کیا جاوے اگر ضیق نفس مین بسبب تجفیف پیدا کرنے گل سرخ کے پیدا ہو شراب زوفا بقدر حاجت پلاکر اوس ضیق النفس کا ازالہ کیا جاوے اور اگر حلاوت سے گلقند کی تپ اوسکی مشتعل ہو جاوے قرص کافور سے حمی کے اشتعال کو دور کرین اور اسی علاج یعنے گلقند کے استعمال کو نہ بدلین بلکہ بدستور جاری رکھین یقین ہی کہ مریض کو شفا ضرور ہو جاوے گی - اگر مجھے تقیہ اور خوف تکذیب اپنے بیان کا نہوتا تو اس تجربہ جدیدہ سے جو عجائب مین نے مشاہدہ کیئے ہین اونکو بیان اور تعداد اور شمار بھی اون بیمارونکا جو خاص اسی طریقہ کے معالجہ سے اچھے ہوے ہین لکھتا - ازانجملہ ایک مریضہ مسلولہ کا مرض اسقدر بڑھ گیا تھا کہ آثار مرگ کے اوس پر طاری ہو چکے تھے اور اپنی تجہیز اور تکفین کے واسطے ایسے شخص کو طلب کیا تھا جو اس کام کو کر سکتا تھا اوسی مریضہ کا بھائی اوسکی سرپرستی پر آمادہ ہوا اور اسی دوا سے اوسکا علاج کرنا شروع کیا اور مدت دراز تک علاج رہا

نسخہ ابن سینا گلقند سے مرض سل دور کرنیکا

ایک مریضہ مسلولہ کی حکایت

گروہ زندہ بھی رہی اور صحت بھی اوسے حاصل ہوئی اور فربہی بھی اوسکے جسم پر آگئی اور جس مقدار دوران مین اوسنے گلقند کا استعمال کیا
اوسکی تعداد کی تصریح مجھے کرنی مناسب نہین ہے۔ کبھی بسبب بدہضمی اور دبلی کے استعمال دودہ اور دہی کا ضرور رہے تغذیہ اور
ترطیب اور تعدیل خلط فاسد اور عفونیت کی وجہ سے تغریہ قرحہ کا بھی ہوتا ہے اور تنقیہ چرک وغیرہ کا بھی حاصل ہوتا ہے اسلیے کہ دودہ
کی مائیت صدید اور مدہ کا تنقیہ کرتی ہے بسبب قوت جلا کے جو اوسمین ہے۔ بلکہ اکثر یہ تدبیر قروح ریہ کو بالکل زائل کر دیتی ہے
اگر اس تدبیر مین تصلیت قرحہ کی منظور نہو سب سے زیادہ تر مفید دودہ عورت کا ہے اگر پستان سے پیا جائے اوسکے بعد دودہ مادہ
خر کا کہ اوسمین تغریہ زیادہ ہے اوسکے بعد شیر بز خصوصاً کہ قوت قبض کی شیر بز مین زیادہ ہے اور لبن بز مانک بھی منقی ہے اور اسہو لنت
نفث کو دور کر دیتا ہے مگر اوسمین تغریہ نہین ہے اور یہ بات میرے گمان اور قیاس کی ہے اور جسقدر مجھے تجربہ ہوا ہے اوسکو لکھتا ہون
شیر مادہ گاو اور بھیڑ کا دودہ اسمین کسی قدر غلظت ہے لیکن اگر تھن سے پیا جائے البتہ مفید ہوگا۔ جس حیوان کا دودہ جس
غرض سے پلایا جائے اوسی اثر پیدا کرنے والی گھانس سے اوس حیوان کو چرانا بھی واجب ہے۔ اگر غرض مطلوب اندمال قرحہ ہے
اوسوقت حیوان کو عصی الراعی اور فوتنج اور حبل المساکین یعنے لبلاب وغیرہ چارہ مین دینا چاہیے اور اگر تنقیہ اور اخراج
نفث مطلوب ہو حاشا اور نقبۃ النحل اور حندقوقی یعنے لبساکھپرہ اور بلکہ تموعی یعنے شیر دار درخت جو زہر سلیے ہین۔ جو شخص
دودہ کے استعمال پر آمادہ ہو اوس پر واجب ہے کہ جملہ تدابیر مذکورۂ سابقہ کی رعایت کرے اسلیے کہ اگر کسی تدبیر مین بھی خطا
واقع ہوگی تو اکثر استعمال دودہ کا وبال جان ہو جاوے گا۔ بعض اطبار محصلین نے کیفیت استعمال دودہ کی اسطرح
بیان کی ہے اور اوسکا خلاصہ مع اصلاح بعض امور کے ہم اپنی عبارت مین یون بیان کرتے ہین۔ مادہ خر جسکا دودہ پلایا
مرکوز ہے ایسی ہو کہ جس کو بچہ جنے ہوے چار مہینے خواہ پانچ مہینے گذرے ہون۔ اور حلبہ یعنے دودہ دوہنے کا برتن جو چھوٹے
کا ہوتا ہے اوسے لے کر پانی سے خوب دھو ڈالین اور اگر اس دوہنے یعنے ظرف مین پہلے بھی دودہ دوہا گیا ہو لازم ہے
کہ اوسے گرم پانی سے خوب طرح صاف کرین اور گرم پانی اوسمین ڈالکر رکھ چھوڑین تاکہ اگر اوسمین کسی قدر رطوبت
سابق مین جذب ہو چکی تھی وہ بھی تحلل ہو جاے پھر اوسے آب گرم سے خوب دھو کر آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد اوسی برتن کو
آب گرم مین رکھین اور دودہ کو دوہین نصف سکرجہ کے قریب جو تخمیناً تین تولہ ہوتا ہے اور یہ مقدار استعمال دودہ کی روز
اول مین ہے اگر مریض سلیم ہو یعنے زیادہ شدائد نہون ورنہ اس سے زیادہ پلایا جاے گا جسقدر تخمین حدس طبیب ہو پھر دوسرے
روز پہلے دنسے دوچند وزن دیا جاے گا اور دوہنے وغیرہ کی وہی کیفیت ہے جو روز اول کی گئی۔ اگر روز اول طبیعت نے
دودہ کو قبول کر لیا اور ٹھہر لیا دوسرے روز کسی قدر شکر بھی دودہ مین شریک کرنی چاہیے اور تیسرے روز وہی کرنا چاہیے جو روز
اول کیا تھا پھر اگر دوسرے روز طبیعت نرم نہو یعنے دست نہ آے خصوصاً اگر تیسرے دن بھی اجابت ملین نہو چہارم تو دودہ
اور ایک ماشہ نمک ہندی اور نصف درہم نشاستہ سے پورے ڈیرہ درہم تک ملا کر پلانا چاہیے اور پھر ہمیشہ نصف
سکرجہ دودہ ہر روز بڑھایا جاے۔ جب چھٹا دن گذر جاے اور اجابت ملین نہو تو تولہ دودہ مین شکر اور نمک اور
نشاستہ اور روغن بادام ملا کر استعمال کرین جب تین اجابت ملین سے زیادہ آنے لگین اوسوقت پھر دودہ مین
کسی شی کی آمیزش کرنی جائز نہین ہے اور مقدار دودہ کی بھی کم کرنی چاہیے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شبانہ روز مین تین

دودہ کے استعمال کے فوائد

کیفیت استعمال شیر دودہ

اجابت ملین سے زیادہ اور دو مرتبہ سے کم نہونی چاہیے اگر اس تدبیر سے دودہ پلانا کسی قدر نافع ہو تین ہفتہ تک پلانا چاہیے۔ بعض محصلین اطبا نے کہا ہو کہ عمدہ اور اجود طریقہ شیر ماہ خرو غیرہ کے پلانے مین یہ ہو کہ لکڑی کے برتن مین دوہا بھی جاسے اور پلایا بھی جائے سو دودہ کے جملہ اقسام مین افضل وہی قسم ہو کہ وہ جانور ایسے مقام پر چرتا ہو جہان کی گھانس مین قوت تلطیف اور تنقیہ مدہ اور قبض اور تجفیف کی قوت ہو جیسے افنتین وغیرہ اور شیح اور قیصوم اور جعدہ اور عُلّیق وغیرہ - بھیڑ کا دودہ اگر دوشیدہ کر کے پلایا جاے اوسمین کسی قدر پانی بھی ملانا ضرور ہو اور سنگریزہ کو گرم کر کے دودہ مین بجہا دین اور مکرر اسی طرح عمل کرین تااینکہ دودہ کسی قدر پختہ ہو جاے اور اوسکی مائیت کم ہو جاے اور اس طرح کا دودہ ہضم ہونے مین عمدہ تر ہو بہ نسبت اسکے کہ آگ پر پکایا جاے - ایضًا رعایت نرم ہونے طبیعت کی بھی کرنی چاہیے - ہان اگر ذرب عارض ہوا و سوقت طراشیث کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کھانسی زیادہ اوٹھتی ہو دودہ مین کثیرا بوزن ایک درہم کے ملانا چاہیے - اور اگر معدہ ضعیف ہو کمون اور کردیا اوسمین شریک کرنی چاہیے - شیر مطبوخ کو اگر مسلول ہضم کر جاے تو اوسکے واسطے غذا سے کافی ہو - اور جسوقت مریض کو تپ آجاے واجب ہو کہ استعمال دودہ کو ترک کر دے - دوغ کا استعمال بروقت شدت حمی کے محتاج الیہ ہوتا ہو اور بروقت اسہال کے اور یہ دوغ انکو نافع ہو اور زیادہ تر مفید ہو اور عمدہ طریقہ یہ ہو کہ دہی جما ہوا اوسکا مسکہ نکال کر رات بھر رہنے دین اور مقام معتدل مین اوسے رکھین پھر صبح کو اوسے خوب سا متھنی وغیرہ سے ہلائین حتی کہ بعض اجزا اوسکے بعض سے خوب ملجائین اوسکے بعد قرص طیار کرین چنے کا بیسن اور نان گندم جو خوب پختہ ہو چکی ہو اور ایسی عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اوسپر چتیان پڑگئی ہون یہان تک عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اوسکا نام فارسی مین ہزارہ دہ رکھا جاے انہین اقراص کے دس درہم پر تیس درہم دوغ ڈالا جاے اور بطور لعوق کے چاٹا جاے دوسرے دن دس درہم دوغ اور بڑھایا جاے اور روٹی ایک درہم کم کر دی جاے اسی طرح ہمیشہ کم کرتے رہین تااینکہ فقط دہی باقی رہجاے اوسکے بعد اولٹی چال چلین یعنے دہی کو گھٹائین اور روٹی بڑھاتے جائین تااینکہ قرص فقط باقی رہجاے اور دہی بالکل چھوٹ جاے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے کہ دوغ پلانے سے پوری استغنا ہو جاے اور عافیت مریض کی ظاہر ہو - اور جسوقت مرض کے آثار نمایان ہون دوغ مین کمی اور قرص کے وزن مین زیادتی کیا کرین حتی کہ دودہ اور دہی کا استعمال بالکل چھوٹ جاے - اگر کسی مریض کو ذرب کی شکایت ہو لوہا گرم کیا ہوا چند بار اوسکو دوغ مین بجھانا کچھ خوف کی بات نہین ہو - اب ہم اون چیزونکو بیان کرین جو قرابادین مین مذکور ہوئی ہین غذا ان بیمارونکی مغریات سے تجویز کرنی چاہیے جیسے خبز سمید اور اطریہ اور جاورسیہ جو باجرہ سے بنتی ہین - چاول بھی تنقیہ مدہ کرتا ہو اور گوشت زخم کا اوگاتا ہو کشک شعیر جو نجوبی نجتہ ہوئی ہو مغری بھی ہو اور منقی ہو اور بوقت شدت تپ کے اسکا استعمال مناسب ہو خصوصًا ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گئے ہون اور مکرر پانی اور راکھ سے اونکو دھویا ہو خصوصًا ہمراہ بقول باردہ کے اور مسور کے بھی ہمراہ - جو غذا نشاستہ اور خیارا در ترلوز سے طیار ہوتی ہو کبھی اوس سے بھی نفث بآسانی دفع ہوتا ہو - اگر تپ خفیف ہو کر نب اور ہیون سے بہتر کوئی غذا نہوگی خواہ اور منقیات معلومہ سے غذا تجویز کرین ماہی شور یا نمکین اگر ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کھائی جاے تنقیہ مدہ وغیرہ کو نافع ہے - اگر قرحہ ریہ کا خبیث ہو اوسوقت مچھلی سے پرہیز کرنا واجب ہو - اور اسی طرح نمکین اور شور چیزون سے - اگر گوشت سے

ف دوغ کے استعمال کا طریقہ

ف چاول کا استعمال

اونکو غذا دینی منظور ہو تیتر اور مرغ کا گوست اور چکور اور گنجشک کا دین کہ یہ سب غیر سمن یعنے فربہ اور حریب ہوں - اور بہتر یہ ہے کہ یہ گوشت بھنے ہوے خشک کھلاے جائین تاکہ تجفیف انکی زیادہ ہو اور الحام یعنے گوشت زخم کا بھرلانا اسکی قوت بھی بھنے ہوے گوشت مین زیادہ تر ہی - پایچہ کا استعمال عمدہ ہی کہ اسمین لزوجت زیادہ ہی مچھلی کے کباب بھی جائز ہین - اگر شوربا دینا منظور ہو شہد ملاکر دینا چاہیے - کبھی ان بیمارونکو حمام مین داخل کرنا بھی قبل غذا کے جائز ہی اور بعد غذا کے بھی بشرطیکہ ان کے جگر مین سدہ نہو اوسوقت حمام سے فربہی بدن کی پیدا ہوگی - پانی اونکے لائق آب باران ہی اگر ممکن ہو - اکثر اوقات ارباب سل کو نفث الدم بنابر بیان بالا عارض ہوتا ہی اسکے واسطے قرص جید کا یہ نسخہ ہی گل مختوم تین درہم نشاستہ گل ارمنی گل سرخ ہر واحد چار درہم کہربا حب الآس ہر واحد چھ درہم سرطان سوختہ تخم بنفشہ ہر واحد دس درہم کبد کثیرا طباشیر شادنج ہر واحد پانچ درہم صمغ دردی عصارۃ السوس ہر واحد سات درہم خرفہ یا گلاب تازہ مین قرص طیار کرین اور تھیر کیے پانی خواہ آب باران کے ہمراہ استعمال کرین - اکثر مسلول کو سقوط لہات یعنے کاگ گر پڑنے کا مرض پیدا ہوتا ہی اوسوقت اوسکی آواز مین تخیر اور تغطیط پیدا ہوتی ہی اسے سقوط لہات کی وجہ سے اور بیشتر لہات کے قطع کرنے کی ضرورت ہوتی ہی اسکو باب امراض لہات سے معلوم کرنا چاہیے کہ وہان بخوبی بیان کردیا ہی مجربات جیدہ سے یہ ہی کہ نواحی صدر اور جانب راست کو برادہ صندل مین گلاب اور تھوڑی سی گل مختوم ملاکر ضماد کرین کہ یہ ضماد زیادہ نافع ہی - مقالہ پنجم تمام ہوا اسکے بعد فن گیارہوان احوال اور امراض قلب مین لکھا جاتا ہی

فن گیارھوان احوال اور امراض قلب کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ مبادی اور اصول نظری قلب کی بیانمین تشریح قلب کی قلب یعنے دل کی خلقت لحم قوی سے ہی تاکہ آفات سے دور تر رہے - قلب کی بناوٹ چند اصناف کی لیف یعنے ریشون سے ہوتی ہی جنمین اختلاف شدید ہی کوئی ریشہ طویل ہی کہ بخوبی جذب غذا اور تسیم کی کرتا ہی اور کوئی ریشہ عریض اور چوڑا ہی اور کوئی ریشہ مورب اور کج ہی جو ماسک اور ٹھہرانے والا ہی اور یہ لیف ہاے مختلفہ اسواسطے بناے گئے کہ حرکات مختلفہ قلب سے صادر ہون تاکہ حرکت انبساطی اور انقباضی اور طبعی تینون قسم کی پوری ہواکرین - مقدار جسمی قلب کی پوری پوری لقدر کفایت کی ہی نہ اتنی کم جو فضلہ بیچ رہے اور نہ اتنی زیادہ کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو - جثہ قلب کا عظیم بنایا گیا اور محل رویید کی شرائین کا مقرر کیا گیا اور جاے تعلق رباط کا تجویز ہوا - چوڑا اور عریض اسلیے مخلوق ہوا کہ اوگنے والی اشیا یعنے شرائین کی جگہ پوری رہے کمی نہ پڑے اور یہ حصہ منبت شرائین کا ہر دو حصہ ہا اولجزاے قلب سے اعلی قرار دیا گیا تاکہ استخوان سینہ پر تکیہ اور سہارا کرنے سے بیچے اور اسکی تو ریب اور کجی کو مماست اور اتصال سے جسم سخت ہڈی کی ایذا نہ پہونچے - ایک کنارہ قلب کا باریک اسواسطے مخلوق ہوا اور شکل مخروطی باین لحاظ پسندیدہ ہوئی کہ راس مخروط کو جو بمنزلہ ایک نقطہ کے ہی اوسکی ملاقات اور مماست استخوان سے نقطہ واحد پر ہونے سے ایذا مصادمت اور رگڑنے کی کم پہونچے اور یہ نوک یعنے سر مخروط کا نہایت درجہ سخت اور باصلابت ہی تاکہ ہڈی کی سختی اور اوسکی صلابت سے بروقت رگڑنے کے گھس نہ جاے اور نہ زیادہ کمی ہو اور بتدریج اندازہ شکل صنوبری نہ

درست بنایا گیا کہ نیچے اوپر دونون جانب کی انداز درست اور ٹھیک رہے اور فضل اور زیادتی نہونے پاے - ایک غلاف کے اندر قلب رکھا گیا جو نہایت محکم اور استوار ہی اور وہ غلاف اگرچہ از قسم غشا اور جھلّی کے ہی لیکن اور جھلّیون مین کوئی ایسی معتدل جھلّی نہین ہے جو مشابہہ اسکی گندگی کے ہو اور یہ استواری اور گندگی اسی واسطے تجویز ہوئی کہ قلب کی حفاظت کے واسطے بمنزلہ سپر کے ہو اس غلاف کے اندر سے جرم قلب کا بمقدار قلیل نظر آتا ہی مگر نزدیک اصل اور بیچ کے اور اوس مقام کے جہان سے شرائین اوگتی ہین کہ اوسجگہ زیادہ چسپیدگی غلاف کو نہین ہی باین سبب کہ قلب کے پھیلنے اور انبساط کی جگہ رہے بدون اختناق اور تنگی کے - اصل قلب کی پاس ایک عضو مثل اساس اور بنیاد کے ہی وہ عضو مشابہ بغضروف کے ہی تھوڑا سا تاکہ قاعدہ استوار واسطے خلقت قلب کے رہے - قلب مین تین بطن ہین دو بڑے بڑے اور ایک متوسط بڑائی اور چھوٹائی مین کہ جالینوس اسی متوسط کا نام دہلیز رکھتا ہی اور منفذ بھی اوسی کو کہتا ہی اور یہ منفذ بطن نہین ہی - بطن ایمن جاے ودیعت اور امانت اوس غذا کے مقرر ہوا ہی جس سے قلب کی غذا ہوتی ہی اور یہ بطن قوی اور کثیف بصورت جرم قلب کے مخلوق ہوا - اور بطن الیسر معدن اوس روح کا ہی جو لطیف خون سے پیدا ہوتی ہی - اور بطن سوم بطور مجری بیچ مین ان دونون کے رکھا گیا جس جگہ قلب عریض ہوتا ہی یہ مجری وسیع ہوجاتا ہی اور جس جگہ قلب طویل ہی یعنے انتہاے بطن الیسر کے پاس وہان یہ مجری منضم اور غیر وسیع ہی - قاعدہ بطن الیسر کا ارفع اور بلند ہی - اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت اوترا ہوا ہے - جملہ رگہاے جہندہ یعنے شرائین کی خلقت مین دو جھلّیان داخل ہین سواے ایک شریان کے - ان دونون جھلّیون مین اصلب اور سخت وہ جھلّی ہی جو اندر کی طرف ہی اسواسطے کہ ملاقی ضربان کی وہی غشا اندرونی ہی اور حرکت جوہر روح قوی ہی بھی اوسی جھلّی کو اتصال ہی لہذا اوسکی حفاظت اور احراز اور تقویت زیادہ تر مقصود تھی جو صلابت سے حاصل ہوئی - بنسبت شرائین تجویف الیسری دونون تجویفہاے قلب سے اسلیے کہ تجویف ایمن جگر سے قریب ہی لہذا اوسکا مشغول رہنا جذب غذا اور استعمال غذا مین واجب ہوا - اور پھر چونکہ بطن ایمن قلب کا جوہر قوی اور کثیف پر شامل اور حاوی ہی اور شئ غلیظ اور ثقیل یعنے غذا کا مستودع ہے اور بطن الیسر حاوی شئ رقیق اور سبک یعنے روح کا ہی لہذا دونون جانب کی تعدیل اسطرح پر کی گئی کہ جو بطن حاوی غذاے غلیظ کا ہے وہ پتلا اور رقیق بنایا گیا خصوصًا کہ وہ بطن تحلل سے بوجہ ترشح اور تبخر کے مامون اور بے خوف تھا لہذا اوسکا رقیق ہونا کچھ محل خوف نہوا - اور جو بطن حاوی شئ لطیف یعنے روح کا ہی وہ غلیظ بنایا گیا خصوصًا کہ اوس بطن کو تحلل سے بذریعہ ترشح اور تبخر کے ہر وقت خوف تھا - بلکہ جاے اندرونی بطن ایمن کے جو رقیق اور پتلا ہی بہت استوار اور مضبوط بنائی گئی - نہایت معتدل خون وہی ہے جو قلب کے بطن اوسط مین ہی - قلب کے واسطے دو فردلی مثل منھ کے اوس مشترک مقام پر بنائی گئین جہان مدخل مادہ خون کا یعنے ورید شریانی ہی اور مدخل النسیم کا جو قلب مین جاتی ہی یعنے ابھر بھی اوسی جگہ ہی اور یہ دونون زیادتیان مثل دو گوش کے عصبی مادہ کی ہین یہ دونون فردلی مثل شاخہاے کثیرہ پھیلی ہوئی اور جھنڈ ایسے نظر آتے ہین اور مسترخی یعنے ڈھیلے رہتے ہین جب تک قلب منقبض اور سمٹا ہوا رہتا ہی اور جسوقت قلب مین انبساط پیدا ہوتا ہی یہ دونون کھچکر تن جاتے ہین اور جو شئ کہ قلب اوسکو گھیرتا ہی اندر تک اوس شئ کے حصر اور گھیر لینے مین اعانت کرتے ہین گویا دو خزانہ ہین کہ اوعیہ اور ظروف دیگر سے خون یا نسیم کو اپنے مین جمع کرکے بروقت ضرورت اور حاجت کے قلب تک اوسی ذخیرہ کو بقدر مناسب پہونچا دیتی ہین - یہ دونون اُذن قلب دقیق اور باریک اسلیے بنائے گئے تاکہ زیادہ تر حاوی ہون اور بہت اچھی طرح انقباض کو قبول کرین اور سخت اسواسطے بنائے گئے ہین کہ انفعال اور قبول

اثر سے اپنے ذخیرہ کے دور تر رہیں۔ قلب مع اپنے قوائے طبعیہ کے قبول غذا کرتا ہی اسطرح پر کہ خون کو اندر تک جذب کرتا ہی جسطرح
ہوا کو جذب کرتا ہی۔ قلب درمیان صدر یعنے سینہ کے رکھا گیا اسلیئے کہ جسم مین زیادہ تر معتدل وہی جگہ ہی اور تھوڑا سا مائل
بائین طرف رہا تاکہ جگر سے دور رہے تب جاکر جگر کے واسطے مکان واسع دستیاب ہو۔ طحال قلب سی بہت اوتر کے نیچے کی طرف ہی
اور قلب سے دور بھی ہی۔ اور طحال کے نیچے اوترنے مین ایک منفعت ہی جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے۔ جگر کے واسطے مکان وسیع جدو
ہونے سے قلب کی پیدا ہوا اور گنجایش زیادہ ہوئی یہ بات اولی اور انسب ہی بہ نسبت اسکے کہ طحال کو دوری قلب سی وسعت مکان حاصل
ہوئی اسلیئے کہ جگر بہ نسبت طحال کے اشرف ہی اور تیسرا فائدہ قلب کے مائل ہونے کا بطرف یسار کے اور جگر سے دور تر رہنے کا یہ ہے کہ حرارت
غریزی جانب واحد یعنے جانب یمین مین فراہم نہو جائے اور تاکہ جانب یسار بھی معتدل رہے اسلیئے کہ طحال بذات خود گرم نہین ہے
۔ چوتھا فائدہ قلب کے یسار مین ہونے کا یہ ہی کہ رگ اجوف جو قلب تک آئی ہی اوسکی آمد مین مزاحمت اور تنگی مماست قلب سی نہ پیدا ہو
اور تھوڑی سی جگہ اوسی رگ کو بھی ملجائے۔ جس حیوان کا دل جثہ اور مقدار مین بڑا ہی اور پھر وہ حیوان ترسندہ اور ڈرپوک ہے
جسطرح خرگوش اور بابیل تو سبب اسکا یہ ہی کہ حرارت اوسکے قلب مین کمتر ہی اور بڑی جگہ یعنے قلب مین اوسی حیوان کی اوسیقدر
حرارت پھیلتی ہی لہذا بخوبی اوسے گرم نہین کرتی ہی کہ ظرف کبیر ہی اور مظروف قلیل اور جس حیوان کا قلب جثہ مین بڑا ہی اور پھر
وہ جری بھی ہی اوسکا سبب یہی ہی کہ حرارت اوسکی قلب مین زیادہ ہی اور مجتمع ہوتی ہی اور شدت پاتی ہی۔ مگر اکثر تو یہی ہی کہ جو حیوان جری ہی
وہ عظیم القلب بھی ہی۔ قلب کسی الم اور درد اور ورم کو اوٹھا نہین سکتا ہی اسی سبب سے کوئی حیوان ایسا ذبح نہین ہوا کہ اوسکے قلب
مین کوئی آفت پائی گئی ہو جسطرح کہ اور اعضا مین پائی گئی ہی۔ کبھی بعض حیوان تن آور اور کبیر الجثہ کے دلمین ایک ہڈی بھی پائی گئی خصوصاً بیل
کے دلمین اور یہ ہڈی غضروفیت کی طرف مائل تھی۔ بزرگتر اور زیادہ بڑی اور صلابت اور سختی مین زیادہ ہاتھی کے دلمین پائی گئی ہی بعض بندرونکے
دلمین دو سر پائی گئی۔ قوت حیات قلب پر دلیل یہ ہی کہ اگر کسی حیوان کا دل جدا کر لیا جائے تھوڑی دیر تک اوچھلتا ہوا نظر آتا ہی۔ اوس شخص کی رائے
خطا پر ہی جس نے قلب کو ایک عضلہ تجویز کیا ہی اگرچہ زیادہ مشابہ عضلہ سے ہی اگرچہ حرکت قلب کا ارادہ نہین ہی **امراض قلب کا
بیان** کبھی خاص جرم قلب مین جملہ اقسام امراض کے عارض ہوتے ہین مثل اصناف سوء مزاج اور کبھی یہ امراض مادی ہوتے ہین
اور کبھی ساذج بلا مادہ ہوتے ہین مادہ کبھی عروق اور رگہائے قلب مین ہوتا ہی اور کبھی درمیان غلاف اور جرم قلب کی ہوتا ہی
خصوصاً رطوبت کہ اکثر اسی جگہ پائی جاتی ہی۔ اور اکثر اسی جگہ چند طرح کے رطوبت ہوتے ہین اور یہ بات تو بدیہی ہے
کہ جسوقت رطوبات کثیرہ قلب مین جمع ہونگے انبساط سے اوسکو منع کرینگے۔ کبھی قلب کو اورام اور سدد عارض ہوتے ہین
اور کبھی کوئی مرض امراض وضع سے بھی اوسکو عارض ہوتا ہی جسطرح کہ احتقاق رطوبت ہو کر قلب کو انبساط سے روکتا ہی پس
ہلاک مریض کا واقع ہو جاتا ہی۔ انحلال فرد جو قلب کو عارض ہوتا ہی یا تو خاص جرم مین قلب کے یا غلاف مین اوسکے ہوتا ہے
۔ جب قلب کا کوئی سوء مزاج قلب مین مستحکم ہو جائے پھر علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر مستحکم نہو تب بھی باسانی علاج پذیر نہین ہوتا
۔ ورم حار اگر قلب مین ہو فوراً قاتل ہوگا اور ورم نرم ہو خواہ سخت ہو بہت کم ہی کہ قلب مین واقع ہو بلکہ اکثر اگر ہوتا ہے
تو غلاف قلب مین ہوتا ہی پھر اگر اتفاقاً جرم قلب مین ورم بارد ہوا ہو تو بشکل ورم حار کے فوراً قاتل نہو گا مگر پھر بھی انجام
مین قتل ہی کرتا ہی۔ اور بیشتر ورم صلب جو غلاف قلب مین ہوتا ہی خلط غلیظ سے یا ورم غیر صلب جو خلط مائی سے ہو اور منفعط

یعنے پلپلا ہوا اسقدر مہلت دیتا ہی کہ ایک زمانہ گذر جائے چنانچہ ایک بندر کی حکایت جالینوس نے لکھی ہی کہ وہ زمانہ دراز تک زندہ رہا جب مرجانے کے بعد اوسکے اعضا کی تشریح کی گئی معلوم ہوا کہ زمانہ حیات مین اوسکے قلب پر ورم تھا اور اسی سبب سے وہ لاغر نحیف اور ضعیف رہتا تھا۔ جب قلب بذات خود متحمل ورم کا نہین ہی پھر اسکا ورم جمع اور تقیح کے قابل کب ہو سکتا ہی۔ اگر قلب مین قروح خبیثہ شریہ پیدا ہون ایسے قروح بعد رعاف سیاہ کے قاتل ہوتے ہین بنابر قول بعض اطبا کے۔ کبھی رگھاے قلب مین سدہ ایسے پڑجاتے ہین جو افعال قلب کو مضر ہوتے ہین۔ انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کا تحمل قلب کو ورم سے بھی زیادہ دشوار ہی اگر جرم قلب مین کسی قسم کا تفرق اتصال عارضی ہوا اور بطون ثلثہ تک پہونچے فی الحال قتل کریگا اور اگر تا فند بطون تک نہو تو شاید دوسرے روز تک مہلت ملے گی۔ کبھی قلب کو بمشارکت اوسکے غلاف کے چند امراض عارض ہوتے ہین اور بمشارکت دماغ اور جنب اور ریہ اور جگر اور امعا اور جملہ احشا کے خصوصًا مشارکت سے معدہ کی امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے یا سارے بدن کی مشارکت عامہ سے جسطرح حمیات مین جب اونکے نوبہ اور بحران متحقق ہوجائین۔ مشارکت قلب کی واسطے اعضا کے کبھی بسبب اوس شئے کے ہوتی ہی جو اون اعضا سے منقطع ہوکر قلب کو پہونچے مثلًا جگر جسوقت ضعیف ہوگا توجہ غذا سے اپنی طرف اوسوقت کوئی آفت قلب کو بشارکت جگر کے پہونچے گی یا دماغ اگر ضعیف ہوگا اوسوقت عضل منفسہ قلب کے تنفس سے بھی ضعیف ہوگی۔ کبھی امراض شرکی قلب مین اس سبب سے پیدا ہوتے ہین کہ اعضاے مشارکہ سے کوئی شئے موذی قلب تک پہونچتی ہی۔ دماغ کو خیال کرو جسوقت اوسمین خلط سوداوی کی کثرت ہوگی اور جوہر دماغ مین اوسکا نفوذ ہوجائے گا پس براہ شرائین کے قلب تک بھی اوسکا ضرر پہونچے گا اور خفقان اور سقوط قوت قلب پیدا ہوگا اور جو شئے تابع خفقان کے ہی سوء فکر اور رنج اور اندوہ وغیرہ سے وہ بھی پیدا ہوگی۔ یا اینکہ کوئی خلط رطب از طرف دماغ بذریعہ شرائین قلب مین پہونچے کہ اوسوقت بلادت اور کسل اور سقوط النشاط اور کشادہ دلی کا سقوط عارض ہوگا۔ جگر سے خون ردی حار ہو خواہ بارد یا غلیظ قلب مین پہونچکر مورث امراض ہوتا ہی۔ کبھی یہ امراض بسبب شرکت ایذا کے بوجہ قرب اور مجاورت اعضا کے پیدا ہوتے ہین چنانچہ اگر غلاف قلب مین ورم گرم خواہ ورم بارد عارض ہو قلب کو بھی اس سے ایذا پہونچتی ہی۔ اور تمامی احشا کے اورام سے عمومًا قلب متاذی ہوتا ہی خواہ اگر فم معدہ یا خود معدہ کسی خلط لزج یا خلط لذاع سے متاذی ہو خواہ دیدان اور کدو دانہ یا قی لاذع سے فم معدہ کو گزند پہونچے ان جملہ اوقات مین قلب بھی بشرکت معدہ اور فم معدہ کی متاذی ہوتا ہی اور اس تاذی سے خفقان پیدا ہوتا ہی۔ کبھی بسبب مشارکت وجع اور درد کے جب بشدت ہو بھی ایذا قلب کو پہونچتی ہی اور اکثر یہ ایذا قاتل ہوتی ہی۔ کبھی بسبب انتقال مادہ خناق یا ذات الجنب اور ذات الریہ کے بھی مرض قلب پیدا ہوتا ہے کہ مادہ بجانب قلب کی مائل ہوتا ہی پس خناق پیدا کرکے قاتل ہوتا ہی جو مشارکات درمیان قلب اور غلاف قلب کی واقع ہوتے ہین اونکا قاتل ہونا واجب نہین ہی اور اگر بسبب مشارکت کے ورم حار پیدا ہو وہ البتہ قاتل ہوتا ہی۔ کبھی خاص فم معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہی اور گمان یہ ہوتا ہی کہ قلب مین اختلاج ہوا ہی **وجوہ استدلال احوال قلب** پر جن وجوہ سے استدلال احوال قلب پر کیا جاتا ہی آٹھ چیزین ہین (۱) نبض (۲) اور سانس (۳) اور سینہ کی خلقت (۴) اور سینہ پر جو بال وغیرہ اوگتی ہین (۵) ملمس بدن کی سختی اور نرمی اور جو امراض بدنمین عارض ہون (۶) اور اخلاق (۷) اور قوت اور ضعف بدن (۸) اور اوہام۔ نبض کی سرعت اور عظیم ہونا اور تواتر حرارت قلب پر دلالت کرتا ہی اور اضداد ان کیفیات نبض کے برودت قلب پر

دلیل ہین لین نبض رطوبت قلب پر اور صلابت نبض یبوست قلب پر دلیل ہی۔ نبض کا قوی ہونا اور مستوی ہونا اور اختلاف نبض کا منتظم ہونا صحت قلب پر اور اضداد ان کیفیات کے قلب کی عدم صحت پر دلیل ہی۔ سانس کا عظیم ہونا اور سریع اور متواتر اور گرم ہونا حرارت قلب پر دلیل ہی اور ان کیفیات کی اضداد سانس مین ہونی برودت قلب پر دلیل ہی۔ سینہ کا کشادہ اور عریض ہونا بشرطیکہ سر کی مقدار چھوٹی یا متوسط ہو اور اوسکے ہمراہ نبض بھی قوی ہو حرارت قلب پر دلیل ہی اور تنگی صدر بشرطیکہ سر کی چھوٹائی اوسکا سبب نہو برودت قلب پر دلیل ہے۔ اگر سر کی اوس بزرگی کی وجہ سے سینہ کشادہ اور عریض ہو جو بوجہ کثرت مقدار دماغ کے ہو کہ اوسپر بزرگی سر کی دلیل ہی اور بزرگی سر کی موجب کثرت نخاع کے ہوتی ہی اور نخاع کی کثرت موجب بزرگی ان فقرات کی ہی جس سے اضلاع اور پسلیان اوگی ہین اور فقرات کی بزرگی مستلزم بزرگی اضلاع کی ہی پس سینہ بھی کشادہ اور عریض ضرور ہوگا ایسی کشادگی اور عرض سینہ علامت حرارت خواہ برودت قلب کی نہین ہوسکتی ہی۔ سینہ پر بالونکا بکثرت پیدا ہونا خصوصاً ہمراہ کثرت کے بالونکا گھونگھروالے اور بیدار ہوتا حرارت قلب پر دلیل ہی اور سینہ بالون سے بالکل خالی ہونا خواہ بہت ہی کم بال سینہ پر ہونے برودت قلب پر دلیل ہی اسلیئے کہ فاعل دخان یعنے حرارت نہین ہے جب تو بال کم ہوا ہوے۔ یا آنکہ یہ کمی بالون کی خواہ مفقود ہونا بالونکا یبوست قلب پر اور فقدان رطوبت پر قلب کی دلیل ہی اور ظاہر کرتا ہی کہ قلب مین اگرچہ حرارت ہی مگر مادہ دخانی یعنے رطوبت نہین ہی۔ اور یہ دلالت یبوست پر اوسوقت تمام ہوگی کہ مزاج کل بدنکا مرطوب زیادہ نہو یا ہوا سے مرطوب کی عادت خواہ بلد مرطوب اور سن مرطوب نہو۔ سارے بدن کی حرارت قلب کی حرارت پر دلیل اوسوقت ہوگی کہ طحال اور جگر کی برودت قلب کی حرارت کی بتریدنکرتی ہو مطلب یہ ہی کہ اگر تمام بدن گرم ہو اور طحال اور جگر مین برودت ہو اوسوقت حرارت سے تمام بدن کی قلب گرم نہوگا اور اگر تمام بدن بارد ہو قلب کی برودت پر دلیل ہوگا بشرطیکہ طحال اور جگر کی حرارت قلب کو گرم نہ کرے۔ نرمی بدنکی قلب کی نرم پر دلیل ہی اگر جگر کی صلابت اوس نرمی کا مقابلہ نکرے اور صلابت بدن یبس قلب پر دلیل ہی اگر رطوبت جگر اوسکے مقابل نہو۔ حمیات عفونت اگر جگر صحیح ہو قلب کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہین۔ اخلاق کے ذریعہ سے استدلال یون ہوتا ہی کہ غضب طبعی اور خلقی جو براہ خوگری اور عادت کی نہو اور بیڈہرک در آنا ہر ایک کام مین اور حرکات مین خفت اور سبکی یہ سب امور حرارت قلب پر دلیل ہین اور ان اخلاق کی اضداد یعنے غصہ کا نہونا اور جبن اور گرانی حرکات مین بشرطیکہ یہ امور مستفاد اوہام اور عادات سے نہون برودت قلب پر دلیل ہین۔ بدنکا قوی ہونا قلب کی قوت پر دلیل ہی اور ضعف بدن جو کسی آفت دماغ اور اعصاب کی وجہ سے نہو ضعف قلب پر دلیل ہی۔ ضعف قلب دلالت کرتا ہی کہ قلب مین کسی قسم کا سوء مزاج ہوا ہی اور قوت قلب کی اعتدال قلب پر دلیل ہی کہ اپنے مزاج طبعی پر باقی ہی اور مزاج طبعی یہ ہی کہ حار غریزی اور روح حیوانی کثیر قلب مین ہو اور التہاب اوسمین نہو اور نہ دخانیت ہو بلکہ نورانی اور چمکتی ہوئی ہوے۔ حرارت عارضی پر قلب کی شدت التہاب اور دلتنگی دلالت کرتی ہی اور بتیر اسی حرارت سے کوئی آفت سانس مین پہونچ جاتی ہی اوہام یعنے تصورات بے اصل اونکی دلالت یون ہی کہ جو اوہام فرحت اور امید اور نیک آرزو کی طرف مائل ہون قوت قلب اور اعتدال پر اوسکی دلالت کرتے ہین جو اعتدال قلب کو حرارت اور رطوبت مین اوسکے بحسن اسلوب برپا رکھتا ہی اور جو اوہام مائل بطرف وحشت دہی اور ایذا کی ہون حرارت قلب پر دلالت کرتے ہین اور جو اوہام مائل بطرف خوف اور غم کے ہون برودت اور یبوست قلب پر دلیل ہوتے ہین۔ جو احوال کہ خاص قلب مین پائے جاتے ہین مثلاً التہاب جو قلب مین پایا جاے یا خفقان جو قلب مین محسوس ہو ایسے بعض احوال خود جداگانہ مزاج اور کیفیت قلب پر دلیل ہوتے ہین جیسے التہاب قلب

اور بعض احوال بیرون قرینہ مزاج قلب پر دلیل نہیں ہو سکتے جیسے خفقان اسلیے کہ خفقان جملہ اقسام ضعف قلب اور سوء مزاج قلب کے تابع ہی
پس کسی خاص قسم اور کسی خاص امر پر دلیل نہیں ہو سکتا ہی بیشتر خفقان مین کثرت بسبب قوت حس قلب کے ہوتی ہی پھر اوسوقت تھوڑی
سی دہم اور تھوڑی سی بخار وغیرہ سے جو قلب تک پہونچتا ہی خفقان عارض ہوتا ہی۔ کبھی امراض قلب کے بشرکت اور اعضا کے پیدا ہوتے ہین
شہوصًا سر اور فم معدہ اور امراض دماغی جو از قسم مالیخولیا اور صرع کے ہین۔ کبھی مشارکت قلب سے خالی نہین ہوتے۔ کبھی بطرف
قلب کے انتقال مواد خبیثہ امراض ذات الجنب اور ذات الریہ کا ہوتا ہی۔ ایسے انتقال سے بڑی دشواری پیدا ہوتی ہی اور موجب
ہلاکت مریض ہوتا ہی۔ اخلاط بدنی جسوقت مقدار واجب سے کم ہو جائین سب سے پہلے اسکا ضرر قلب کو پہونچتا ہی اور مزاج قلب کا متغیر
ہو جاتا ہی۔ اگر خالص حرارت خواہ برودت بلاتوسط قلب کو پہونچے وہ شخص فورًا مر جائیگا۔ مین نے اکثر برف زدہ کو دیکھا کہ باتین
کرتے کرتے پسینا آنے کے بعد مر گیا اور بیرون براہ ہونے پسینہ کے بھی مر گیا **علامات قلب امزجہ طبعی کے** مزاج حار
طبعی قلب پر کشادگی سینہ کی جو اصل خلقت مین دلالت کرتی ہی بشرطیکہ دماغ کی بزرگی بموجب بیان سابق مانع اسکی نہو اسی طرح
نبض کا بالطبع عظیم ہونا اور مائل تواتر اور سرعت کی طرف ہونا اور نفس کا عظیم ہونا سینہ پر بالون کی زیادتی خصوصًا بجانب
چپ کہ یہ سب امور قلب کے حرارت طبعی پر دلیل ہین بشرطیکہ اور اعضا کی ترطیب مثلًا دماغ اور جگر کی ترطیب معارض اس حرارت کی
بشدت نہو خواہ بلد اور ہوا کی ترطیب معارضہ اس حرارت کا نکرے۔ شدت غضب اور اقدام امور ہائلہ پر اور حسن ظن کا زیادہ رہنا
اور درازی امیدون کی۔ کبھی سینہ کا بزرگ ہونا بھی اوسکی حرارت پر دلالت کرتا ہی اگر یہ عظم صدر بسبب دماغ کے بموجب بیان
بالا ہو۔ قلب کا مزاج بارد طبعی اوسپر تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہی بشرطیکہ دل سے تنگی نہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہی اور نبض کا بالطبع صغیر ہونا
اور بالطبع مائل تفاوت اور بطوء کی طرف ہونا۔ ہان اگر کوئی سبب ایسا ہو جو مقتضی سرعت اور صغر نبض کا ہو اوسوقت ان علامات
کو دلالت برودت قلب پر نہو گی۔ اسی طرح نفس کا صغیر اور مائل بطوء اور تفاوت کی طرف بالطبع ہونا اور ضعف اور کسل کا رہنا اور
حلم یعنی بردباری کا بالطبع ہونا یہ نہین کہ ریاضت اور بناوٹ سے غصہ فرد کرکے اپنے کو حلیم بنایا ہو۔ اسی طرح اور اخلاق وعادات
مین زنانہ پن ہونا اور عورتون کے ایسے اخلاق ہونے اور دہشت اور حیرت اور بلادت اور حقیر کرنے والی چیزون سے شرمانا اور بدنکا
سرد ہونا یہ سب علامات برودت قلب کے ہین۔ قلب کا مزاج رطب اگر ہو نرمی نبض اور بسرعت متاثر ہونا اون امور سے جو غضب
یا فرح کریں اور پھر بہت جلد اوس کیفیت کا جدا ہو جانا یعنے قیام کسی بات کا نہو (جیسے مثل مشہور ہی کہ گھڑی مین ولی اور گھڑی
مین شیطان) رطوبت جلد کی بھی علامت رطوبت قلب کی ہی اگر یبوست جگر اسکے مقابل نہو مزاج یابس پر قلب کی صلابت نبض
اور انفعال مین بطور یعنے امور واردہ کا دیر مین موثر ہونا اور بعد اثر کرنے کے پھر اوسکا پائدار اور ساکن رہنا۔ اخلاق سبعی اور بدنکی
یبوست بشرطیکہ رطوبت جگر اوسکے مقاوم نہو۔ حار یابس مزاج قلب کا اوسپر نبض کا ایک مقدار خاص تک عظیم ہونا دلالت کرتا ہی
یعنے پوری عظیم نہو جو اقطار ثلثہ کی حد کو پہونچ جائے اور یہ امر اسوجہ سے ہی کہ عظم نبض تو بسبب حاجت کے درکار ہی اور کمی اوسمین
مقدار مطلوب سے بوجہ یبوست آلہ کے ہی اور اسی طرح نبض کی سرعت خصوصًا حرکت انقباضی کا سریع ہونا اور نبض کا تواتر اور
نفس کا عظیم اور سریع ہونا خصوصًا اخراج ہوا مین سرعت اور تواتر نبض اور بدخلقی اور بے شرمی اور حرکات مین خفت اور
شجاعت اور غصہ بہت جلد اور دیر مین خوشنود ہونا بسبب یبوست کے سینہ پر بالونکی کثرت اور کثافت بالونکی بسبب یبوست کے

اور گرہ دار ہوتا یا لونکا لمس بدن کا گرم اور خشک ہوتا - حار رطب مزاج مین بال کی کمی اور سینہ کی چوڑائی اور نبض کا عظیم ہونا مگر نرمی کے
ہمراہ اور سرعت اور تواتر کمتر اوس مقدار سے جو مزاج یابس مین ہوتی ہی بشرطیکہ حرارت مین حار یابس اور حار رطب کی مساوات ہو
کر اوسوقت غصہ بہت جلد آئے گا اور شدید نہوگا اور لمس بدنکا حار رطب ہوگا اگر برودت جگر کی شدت نہو اور یبوست جگر کی اگرچہ کمتر شدت
مین فرض کیجائے مقابلہ رطوبت قلب کا نکرے - ایسے مزاج حار رطب مین امراض عفونت کی کثرت ہوتی ہی - بارد رطب قلب کی نبض
عظیم نہین ہوتی بلکہ مائل بطرف صغر ہونیکے ہوتی ہی اور لین بھی ہوتی ہی سریع اور متواتر نہین ہوتی بلکہ بطی اور متفاوت ہوتی ہی جسقدر مزاج
مین رطوبت اور برودت ہو - ایسا شخص کسلمند اور ڈرپوک دل مردہ بے مو بے عداوت اور بے غصہ ہوتا ہے اور بدن اسکا
بارد رطب ہوتا ہی اگر کبد کی تسخین کثیر اوسکے مقابل نہو اور یبوست جگر گو بہ قلت ہو اوسکے مقابل نہو - بارد یابس مزاج قلب
پر دلیل یہ ہی کہ نبض ایسے شخص کی اسقدر بطی نہین ہوتی اور غصہ اسکو دیر مین آتا ہی اور بعد آنیکے دیر پا ہوتا ہی صاحب کینہ اور
بے مو ہوتا ہی اور بدن سرد ہوتا ہی اور یابس اگرچہ تسخین کثیر جگر کی اور ترطیب قلیل اوسکے مقابل نہو **علامات امراض قلب کے**
ازین جملہ دلائل امزجہ غیر طبیعیہ بھی کبھی سوء مزاج قلب پر دلیل ہوتے ہین - کبھی سوء مزاج قلب پر ضعف اور اختلال قوت دلیل ہوتا ہے
اور جو وہان کسی سبب بادی اور امر خارجی کی طرف خواہ کسی امر سابق کی طرف منسوب نہو وہ بھی خواہ مشارکت سے کسی عضو کے
ذوبان ہو وہ بھی دلیل ہوتا ہی - پھر اگر خفقان قلب بھی اس دلالت مین اعانت کسی سبب اسباب مذکورہ بالا کی کرے اوسوقت
اوس سبب کی دلالت تمام ہوجائے گی اور اگر باوجود ضعف کے نوبت غشی کی پہونچے مرض مستحکم ہوگا خواہ دلالت مین استحکام ہوگا
- اگر قلب پر کوئی سوء مزاج قوی ہو جائے اور وہ سوء مزاج بلا مادہ بارد ہو یا حار خواہ یابس ہو اوسوقت بدن طریق سل لیے
لاغری اور ذوبان مین پڑے گا - سوء مزاج حار اور ساذج سے دق مطلق پیدا ہوگی اور بارد سے دق شیخوخت اور بہ
دق ہرمی اور سوء مزاج یابس سے ایک قسم کی سل اور دق پیدا ہوگی اور یہ سل اور دق مخالف اوسکی ہی جو ریہ کے سبب سے پیدا
ہوتی ہی اسلیے کہ ریہ اس دق اور سل مین بادُف نہین ہوتا ہی اور نہ اس مریض کو کھانسی لاحق ہوتی ہی - اور دق حار سے اوسکو
جدائی بوجہ عدم حرارت کے ہوتی ہی - علامت سوء مزاج حار یہ ہی کہ نبض سرعت اور تواتر مین طبعی سرعت سے زیادہ ہوگی اور نفس عظیم اور سریع
اور متواتر ہوگا بہ نسبت اوصاف طبعی کے اور پیاس کی شدت ہوگی مگر ہوائے بارد سے ایسی تشنگی فرو ہوجاتی ہی اور سرد جگہ اور
سرد ہوا مین پہونچنے سے راحت پیدا ہوگی اور ذبول یعنے لاغری جسم کی عموماً اور اسی طرح ذوبان بھی ہر قسم کا بدون کسی اور
سبب کے پیدا ہوتا ہی اور غم اور کرب جنکے ہمراہ التہاب بھی ہوتا ہی - سوء مزاج بارد کی علامت نبض کا مائل صغر اور بطوء کیطرف
ہونا اور تفاوت نبض کا زیادہ اوصاف طبعی سے لیکن اگر سقوط قوت ہوجائے اوسوقت باضطرار تواتر پیدا ہوگا تاکہ تدارک
اوس امر فوت شدہ کا کرے جو ان دونون یعنے صغر اور بطوء کے ہونے سے جاتی رہی - اس سوء مزاج مین ضعف نفس
اور اختلال قوت کا بھی ہوتا ہی اور جس شی مستحسن کی طرف از قسم ملموسات خواہ مشمومات اور مذوقات کے رجوع کرین استراحت
پیدا ہوتی اور خوف اور جبن اور نرم دلی اور رحمت بافراط ہوتی ہی - سوء مزاج رطب کی نبض کا میلان طرف نرمی کے زائد بر
لین طبعی اور بسرعت متاثر اور منفعل ہونا اون امور سے جو نفس مین مؤثر ہوتے ہین اور پھر اون آثار کا بسرعت زائل بھی ہوجانا
اور حمیات عفونت کا بکثرت حادث ہونا - علامت سوء مزاج یابس کی نبض کا یبوست کی طرف مائل ہونا زائد بر یبوست طبعی اور

بدشواری تاثیر موثرات کو قبول کرتا اور پھر جب قبول کرنے کو ہی اثر ہو یا ضعیف مگر اوسکو قرار اور ثبات رہتا ہی اور بدن کی لاغری اور ذوبان - اورام کے دلائل بھی مختلف ہوتے ہین اورام حارہ ابتدا مین اختلاف عجیب نبض مین ظاہر کرتے ہین کہ وہ اختلاف معہود اور معین نہین ہوتا اور نائرہ حرارت بدرجۂ عظیم ہوتا ہی خصوصاً اعضاے نفس مین اور باوجودیکہ بہت بڑی مقدار زیادہ سرد ہوا کی بذریعۂ نفس کے کھچ کر قلب مین پہونچے مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بالکل استنشاق ہوا کا نہین ہوا ہی اور اسی کیفیت کے بعد غشی پے درپے عارض ہوتی ہی - اورام قلب مین امید صلابت نبض کی کرنی جسطرح اور اورام مین کیجاتی ہو واجب نہین ہی اسلیے کہ قلب کا ورم اس درجہ تک کہ نبض مین صلابت آئی پہونچنے نہین پاتا اور قاتل ہوجاتا ہی - انحلال فرد پر آگہی اسباب بادیہ سے ہوتی ہی - بعض اطبا نے کہا ہی اگر قلب مین کوئی قرحہ عارض ہو اور بائین تھنے سے اوسی زمانہ عروض قرحہ مین خون جاری ہو مریض مرجاے گا اور علامات اسکے بائین طرف کے پرۂ بینی مین درد ہوتا ہی اسباب جو قلب مین اثر کرتے ہین یہ اسباب دو قسم کے ہین ایک تو وہ امور جو خاص قلب مین موثر ہین دوسرے وہ امور جو قلب کے علاوہ اور اعضا مین بھی موثر ہون جیسے وہ اسباب جو برے خون کو پیدا کرتے ہین خواہ اورام کے پیدا کرنے والے اور انحلال فرد کے اسباب ہین اور جملہ اسباب امراض ترکیب وغیرہ کے جسکو ہم نے بارہا ذکر کیا ہی فن کلیات مین پس یہی اسباب مشترکہ ہین - مگر قلب کے واسطے مخصوص چند اسباب ایسے ہین جو بذریعۂ نفس کے عارض ہوتی ہین اور بذریعہ انفعالات نفسانیہ کے عارض ہوتے ہین - نفس یعنے سانس جسوقت تنگ ہو یا زیادہ سخونت اور گرمی اوسمین آجاے خواہ زیادہ برودت سانس مین پیدا ہو ضرور ہی کہ قلب کو ان کیفیات سے کوئی آفت پہونچے - انفعالات نفسانی کی تفصیل کو ہماری کتب طبعیہ مین جہان امور کلیہ کا بیان کیا ہی ملاحظہ کرنا چاہیے وہان ہم نے بیان کردیا ہی کہ انفعالات نفسانی کی تاثیر قلب مین بواسطہ روح کے ہوتی ہی مترجم تفصیلی بیان اور تجربات اسکے اور جو نتائج عمدہ ان انفعالات سے پیدا ہوتے ہین وہ طبعیات کی کسی مقام پر ہمنے نہین دیکھے فقط دعاوی لسانیہ شیخ وغیرہ کے سن لیجیے ہان متکلمین اہل اسلام جسوقت امکان صدور معجزات کا انبیا علیہم السلام سے ثابت کرتے ہین کسی قدر تاثیرات نفسانی کا ذکر آجاتا ہی - البتہ فقراے صوفیہ جو طب روحانی کے ماہر ہین اونکی کتب مین برمز و کنایہ ان امور کا ذکر ہوتا ہی - اور مترجم خاکسار نے بھی بعض امور کو اسقدر مجرب سمجھ لیا ہی کہ اگر تاثیرات نفسانی کا برتاو جسطرح لازم ہے کیا جاے تو اکثر ان جھگڑون سے جو طبیبان نسخہ نویس کو کرنے پڑتے ہین اور کچھ اثر علاج کا ظاہر نہین ہوتا ہی نجات مل جاے مین نے تجربات کو بلا بخل اور ضنت کے اکثر اطبا کو سمجھایا اور جو منافع اور فوائد فوری اون تجربات سے ہوتے ہین اوسپر اون حضرات کو قدرت بھی ہوئی با اینہمہ پھر وہ لوگ اپنی پستی ہمت سے اسی خرفہ نویسی پر جمے ہوے رہے ایک بھی تو صاحب حوصلہ ایسا نہ برآمد ہوا جو ان تجربات کے فروغ کی ترقی کرتا - لیکن پھر بھی بدل خواستگار ہون کہ اپنے تجربات کو جو اصول اور قواعد ہی اس فن کے دریافت ہوے ہین یا آیندہ ہون گے اونکو ایک کتاب مین جمع کرونگا متن جو چیز انھین اسباب مذکورہ سے بافراط ہوگی کہ اوسکی وجہ سے حار غریزی باطن کی طرف جاکر گھٹ جاے جیسے حزن اور ملال مین یہی کیفیت ہوتی ہی خواہ حار غریزی بطرف خارج کے چلا آئے جسطرح فرح اور سرور مین یہ بات ہوتی ہی المختصر ان دونون قسم کی افراط سے غشی تک نوبت پہونچتی ہی - بلکہ اگر زیادہ افراط ہو تو منجر بہ ہلاکت بھی ہوجاے گا - غضب کا بافراط ہونا منجملہ امور نفسانی کے بھی ازین قبیل ہی مگر اسکا مورث غشی ہونا خواہ منجر بہلاکت ہونا بہ نسبت اور امور نفسانیہ کے بہت کم ہی اسلیے کہ غضب کمتر مہلک ہوتا ہی - بیداری اور ریاضت وغیرہ انھین اگر افراط ہو

بوجہ تحلیل قوت کے ضعف قلب پیدا کرتے ہین **قوانین کلیہ علاج قلب مین** ادویۂ قلبیہ مین ہمارا ایک مقالہ خواہ رسالہ جداگانہ ہی کہ اوسکا سمجھنا اور اوس سے فائدہ مند ہونا اوس شخص کو لائق ہی جو قواعد طب کے ہمراہ علوم طبی کو بھی معلوم کر چکا ہی یعنے اوس رسالہ مین معالجات کلیہ کا بھی ذکر ہی۔ اس مقام خاص پر تو ہم اونھین علاجات کا ذکر کرین گے جو خاص طب سے متعلق ہین (اور وہ تدابیر جو علم اخلاق مین امراض قلب کیواسطے مذکور ہین اونکو بھی یہان ترک کر دینگے) واضح ہو کہ چونکہ قلب ایک عضو رئیس ہی اور ہر ایک رئیس اور اشراف کے معالجہ پر پیش قدمی کرنی خوب سوچ سمجھ کر بارادہ مستحکم واجب ہو مگر اوس معالجہ کی نفع وہی پر جزم اور یقین کا ہونا ضرور ہے یہ معالجہ استفراغ سے کسی خلط عضو مذکور کی تمام ہوتا ہو یا محض تبدیل مزاج سے پورا ہوتا ہو۔ استفراغ ایسا جو قائمقام فصد کے ہو ہم ایسی عمدگی سے اوسپر اقدام کرتے ہین کہ اوسکے دفع ضرر کے واسطے ہمکو اور تدابیر کا ملانا کچھ ضرور نہین ہوتا۔ بلکہ ہمکو التزام ہے کہ اسقدر افراط سے خون کا اخراج نہین کرتے جس سے قوت ساقط ہو جاوے۔ اور اگر کسی قدر سستی قوت مین ہو اوسکا انتعاش یعنے جگانا اور برانگیختہ کرنا غذا خواہ ایسی دوا سے ہم کر دیتے ہین جو قوت کی برانگیختہ کرنے والی ہین اگر قوت مین کسی مزاج بارد خواہ حار سے ضعف پیدا ہوا ہو۔ اور یہ تدبیر احتیاطی کچھ فقط اوسی ضعف کے دور کرنے سے مختص نہین ہی جو بعد خون نکالنے کے پیدا ہو بلکہ جملہ اقسام استفراغ کے بعد یہی تدبیر احتیاطاً کیجاتی ہی اگرچہ خون کے اخراج کے بعد ایسی احتیاط زیادہ پسندیدہ ہی۔ سوای فصد کی اور تدابیر سے جو ہمکو معالجہ قلب مین استغنا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ خون کا نکالنا بذریعۂ فصد کے ایسی بات نہین ہی کہ کوئی دوا خارج سی قلب پر وارد ہوتی ہو تاکہ اوسکی مصلح اور بدل اور زیادتی خواہ کمی اثر مین آمیزش اور تدابیر کی حاجت ہو۔ پھر چونکہ اکثر ممتلی ہونا قلب کا خون یا بخار ہی سے ہوتا ہی اور اوسی فساد اور خوبی سے اوسکی صحت اور زوال صحت رہتی ہی اور دونون کے ضرر سے فصد خلاصی دیتی ہی اور کسی اور تدبیر کی حاجت نہین ہوتی۔ پس اگر امتلاء خون سے قلب کو ضرر ہو فصد داہنے ہاتھ کی باسلیق کرنی چاہیے اور امتلاء بخاری مین باسلیق بائین ہاتھ کی اور اور قسم کے استفراغات جو بذریعۂ ادویہ کے ہون اونمین اور تدابیر کی بھی شرکت ضرور ہی اسلیے کہ ادویۂ مستفرغہ بدن کی قوت سے ضرر کیتے ہین پس ضرور ہی کہ اونکے ہمراہ ادویا قلبیہ بھی شریک کیجائین اور یہ ایسی ادویہ ہین کہ بالخاصیت قلب مین قوت پیدا کرتی ہین پس لازم ہی کہ جو دوا استفراغ خلط قلبی کے واسطے مستعمل ہو اوسکے ہمراہ ادویہ تریاقیہ فادزہریہ بھی ایسی شریک کیجائین جو مناسب قلب کے ہون۔ ایسی اکثر ادویہ کی آمیزش سے نفع زائد ہوتا ہی بلکہ ایک اور جہت سے ان ادویہ تریاقیہ کا نفع یون ظاہر ہوتا ہی کہ یہ ادویۂ تریاقیہ ادویہ مستفرغہ کو قلب تک اپنے ہمراہ نافذ بھی کر دیتی ہین اور سوائے قلب کے اور اعضا کی طرف ادویہ مستفرغہ کے پہونچنے کو مانع بھی ہوتی ہین۔ تبدیل مزاج کی اگر تجویز ہو تو چار صورتون سے خالی نہوگی یا تبدیل مزاج بارد کی خواہ مزاج حار کی یا مزاج رطب کی یا مزاج یابس کی تبدیل مقصود ہوگی۔ اگر ہمارا ارادہ مزاج بارد کی تبدیل کا ہو ادویۂ حارہ مبدلۃ المزاج کو ادویۂ قلبیۂ حارہ سے ملا کر استعمال کرین گے مگر اسکی بھی رعایت ضرور کرین گے کہ ان ادویہ سے کوئی تحریک ورشت کسی خلط کی قلب مین نہو جاوے کہ جرم قلب مین کسی ریح کی کشش سے یا کسی مادہ ورم پیدا کرنے والیکی کشش سے تمدید پیدا نہو خواہ کسی قسم کی تمدید قلب مین واقع نہو۔ اور اگر مزاج حار کی تبدیل کا قصد ہو اوسوقت ہمکو جرات اور جسارت اس امر کی نہوگی کہ فقط ادویۂ باردہ پر اقتصار کرین اسلیے کہ جس جوہر کی غرض سے قلب کی خلقت ہوئی ہی یعنے وہ روح جو قلب مین بھر دی گئی ہی وہ ایک جوہر حار ہی اور اوسکی حرارت غریزی اسقدر نہین ہی جو بدن کو ضرر پہونچاوے اور اوسی روح مین سوء مزاج

قلب سے اگر بحرارت ہو یا بات عارض ہوتی ہو کہ اوس روح مین کمی اور تحلل پیدا ہوتا ہی اور دجانیت آجاتی ہی اور کدورت پیدا ہوتی ہی۔ پس
جسوقت جرم جگر پر کوئی ایسی شئے وارد ہو جو اس حرارت کو بجھا دے اور اوسمین وہ ادویہ حارہ جن سے کہ تقویت حار غریزی کی ہوتی ہی شریک
نہون اور یہ تقویت کی خاصیت اون ادویہ مین بسبب حرارت کے نہین ہی بلکہ بنظر ایک خاصیت مزاج کے جو ہمراہ اوسی حرارت کی ہی خاصیت
تقویت روح کی اون ادویہ مین ہی بہر حال جب دوائے مطفی بدون شرکت ادویہ حارہ مقویہ حار غریزی کے جگر پر وارد ہوگی ممکن ہی کہ
ایسی دوا اصل کو یعنے روح کو مضر ہو اگرچہ فرع کو یعنے جرم قلب کو بنظر حرارت کے اطفا کے نافع ہوگی مگر ایسا نفع تعدیل حرارت جرم
قلب کا کس کام کا جس سے حرارت روح کی منقطع ہو جاوے۔ اسی لحاظ سے علماء متقدمین یعنے اطبا ء سابقین معالجہ سوء مزاج حار مین قلب
کی ادویۂ باردہ مین ضرور ادویۂ حارہ قلبیہ کو شریک کر دیتے تھے اس اعتماد پر کہ اگر طبیعت مدبرہ بدن قوی ہی ادویہ مبردہ او رمسخنہ مین
تمیز کرے گی پس ادویۂ مبردہ کو قلب پر وارد کرے گی اور ادویہ حارہ قلبیہ کو روح پر وارد کرے گی ادویہ مبردہ سے حرارت قلب کی
تعدیل اور ادویہ حارہ قلبیہ سے روح غریزی کی تقویت پیدا ہوگی اور اگر قدماے اطبا کوئی دوائے معتدل یا قریبہ باعتدال
ایسی پاتے تھے جو مقوی روح کی بالخاصیت ہو جیسے گاوزبان ایسی دوا کے استعمال اور شرکت مین اونکا اہتمام زیادہ رہتا تھا
-اور اگر طبیعت ضعیف ہو چکی ہی اور تمیز کی قوت باقی نہین ہی اوسوقت پھر کوئی تدبیر نافع نہین ہوتی- کبھی استعمال ادویہ حارہ قلبیہ
کی حاجت اسواسطے ہوتی ہی کہ ادویۂ باردہ از قسم جواہر معدنی کے مستعمل ہوتی ہین جنکا نفوذ بہت کم ہی اور ثبات یعنے بحال خود
باقی رہنا اونکا زیادہ ہی اور جزء بدن ہوکر باقی کا فضلہ بن جانا جو ہضم پر موقوف ہی اون اجزاء معدنی مین نہین ہوتا لہذا ادویہ حارہ
قلبیہ ہمراہ ایسے احجار معدنی کی آمیزش ضرور ہوتی ہی بلکہ ان ادویہ حارہ کے ہمراہ اونکا بھی کسی قدر نفوذ قلب مین ہو جاوے
اور طبیعت مدبرہ بدن تمیز کرکے اون ادویہ باردہ کو قلب تک پہونچاوے چنانچہ زعفران کی شرکت قرص کافور مین اسی غرض سے
تجویز ہوئی ہی کہ زعفران کے ہمراہ اجزاء قرص کافور کے سب کی قلب تک پہونچ جاتے ہین- پھر اب قوت طبعیہ کو اختیار ہی جسقدر
اوسے تصرف ممکن ہی جاہے تو اثر زعفران کو قلب تک نہ پہونچنے دے اور فقط اسی قدر فعل کرے اور اگر زیادہ قوی ہو اثر زعفران کا
روح تک پہونچاوے اور قلب کو اوسکی حرارت سے باز رکھے اور ادویۂ مبردہ قرص ہذا سے تعدیل مزاج جرم قلب کی کرے- اور یہ
طریقہ آمیزش ادویہ حارہ کا زیادہ تر نافع ہی اور بہت آسان ہی طبیعت پر بہ نسبت اسکے کہ صرف مبردات کا استعمال کیا جاوے پھر
یہ بھی تو ایک ضرر ہی کہ فقط ادویہ باردہ حجریہ کا نفوذ بھی اچھی طرح بدون آمیزش ادویۂ حارہ کے نہین ہوتا ہی اور راہ مین ٹھہر
جاتی ہین- جن لوگون نے براہ تجویز جدید کے زعفران کو قرص کافور سے ساقط کر دیا ہی اور اونکا خیال یہ ہی کہ اوائل اطبا کی تجویز
مین اصلاح دی ہی اونکا یہ فعل قرص کافور کے فائدہ کو بہت کم کر دیتا ہی اور اونکو اس قلت نفع کی خبر نہین ہی- مزاج حار جو
قلب کو عارض ہو اوسکا علاج ربوب فواکہ سے کیا جاتا ہی خصوصاً رب تفاح شامی اور سفرجل سے کہ یہ شدید النفع ہی اور کیا خوب
دوا ہی کہ جسکی خواہش ہی اور ہم آیندہ بیان کرینگے اور طلا اور ضمادات مطفیہ سے جنمین مقویات قلب بھی شریک ہون علاج
کیا جاتا ہی- اور اگر سبب سوء مزاج حار کا کوئی مادہ ہو اوسکا استفراغ کیا جائیگا سوء مزاج بارد کا علاج اون معاجین کبار سے
کیا جاتا ہی جنکو ہم بیان کرینگے اور شراب ریحانی سے اور ریاضات معتدلہ اور ضماد اور طلاء حار سے جو خوشبو ہون اور
اجزا مناسب قلب کے اونمین داخل ہون اور غذاے حار سے اوسی قدر جو نافع ہو علاج کیا جاتا ہی اور اگر سبب اس سوء مزاج

باردکا کوئی مادہ ہوگا استفراغ کیا جائیگا۔ اور علاج سوءمزاج یابس کا محتاج غذاے کثیر کا ہی جو ترطیب پیدا کرے اور غذا کے بعد حمام مین داخل ہونا چاہیے اور آبزن کا استعمال کرنا چاہیے اور مریض کو آسودہ حالی مین رکھنا چاہیے اور حرکات متعبہ کا ترک اور آسائش و آرام کی تدبیر سرد پانی پلانے کا التزام۔ اور اگر ہمراہ یبوست کے برودت ہو اسوقت زیادہ سرد پانی نہ پینا چاہیے اور تعدیل مزاج بذریعہ ادویہ اور شربات اور غذا کی کرنی چاہیے اور زیادہ سونا انکو لازم ہی بعد گرم گرم طعام کے جو مزاج مین حار ہو اور اگر کوئی مادہ سبب یبوست کا ہوگا اوسکا استفراغ کردینگے۔ تفصیل اس معالجہ اور تدبیرات کی عنقریب معلوم ہوگی کتاب چہارم مین جب ہم علاج دق اور ذبول کا بیان کرینگے۔ علاج سوءمزاج رطب کا یہ ہی کہ تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کی کرین اور ادویہ مجففہ کا استعمال کرین اور ریاضات معتدلہ کا التزام رکھین اور متواتر قبل طعام کے حمام مین جائین اور آبہاے گرم مزاج سے نہائین اور گرم پانی مین بدنکو تر رکھین اور مسہلات اور مدرات کا زیادہ استعمال کرین اور شراب قوی بمقدار قلیل خوشبو اور غذاے محمود الکیموس ایک خاص مقدار پر نہ اسکے زیادہ بمقدار کثیر کھائین۔ اور اگر ہمراہ رطوبت کے حرارت ہو حمام سے پرہیز کرنا چاہیے اور جماع سے بھی اجتناب کرین اور اگر مادہ رطب خواہ حار رطب ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے **ادویہ قلبیہ کا بیان** ادویۂ قلبیہ تمام و کمال تو الواح اور جدا اول مین ادویۂ مفردہ کی تلاش کرنی چاہیے لوح مین اعضاے نفس کے اور بقدر حاجت اسوقت کے ہم ایسی ادویہ کا ذکر کرتے ہین جو بمنزلہ رؤس اور اصول کی ہین اب ہم کہتے ہین کہ ادویہ قریبہ باعتدال جیسے یاقوت اور بُسّد سیاہ اور فیروزہ اور چاندی سونا اور گاؤزبان اور ادویۂ حارہ جدوار اور درونج مشک عنبر زرنباد قرنفل ابریشم خاص کر اور زعفران اور دونون بہن کہ بعجلت نفع کرتے ہین اور قرنفل عجیب النفع ہی اور عود خام اور بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ ایضا بادروج اور تخم اوسکا اور شاہسفرم یعنے تلسی اور اوسکے بیج اور قاقلہ اور کبابہ اور فلنجمشک خصوصا تخم اوسکا اور برگ اترج اور ساذج ہندی اور راسن عجیب النفع ہی۔ ادویۂ باردہ موتی اور کہربا اور بُسّد اور کافور صندل گل سرخ اور طباشیر اور طین مختوم اور تفاح اور کشنیز تر **مقالہ دوسرا جزئیات امراض مفصلہ مین ازانجملہ خفقان اور اسباب خفقان کا بیان ہی۔** خفقان ایک حرکت اختلاجی یعنے حرکت مکانی ہی جو قلب کو عارض ہوتی اور سبب اسکا جو چیز کہ قلب کو ایذا دے اور وہ سبب خاص قلب مین یا غلاف قلب مین خواہ ادن اعضا مین ہو جو متصل بہ قلب ہین اعضاء مجاورہ اور مشارکہ سے اور کبھی کسی مادہ خلطی سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور کبھی سوءمزاج ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی ورم سے اور کبھی انحلال فرد یعنے تفرق اتصال سے پیدا ہوتا ہی اور کبھی کسی سبب غریب سے بھی پیدا ہوتا ہی مترجم سبب غریب سے مراد یہ ہی کہ مادہ کسی عضو خبیث کا عضو رئیس کیطرف منتقل ہوتا ہی مثلاً مادہ خناق کا یا ذات الجنب کا قلب کیطرف منتقل ہو کر خفقان پیدا کردے متن کبھی حس شدید جو قلب کو ہو اوس سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہی۔ مادہ خلطی جو سبب اس مرض کا ہی کبھی دموی ہوتا ہی اور کبھی رطوبت بلغم اور کبھی سوداوی اور کبھی صفراوی اور کبھی یہ ریحی اور ریحی خفقان سب اقسام سے اخف اور اسہل ہوتا ہی۔ جو خفقان سوءمزاج ساذج سے ہو وہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ ہر ایک مزاج ساذج جو غالب اور زیادہ از حد اعتدال ہو موجب ضعف ہوتا ہی اور جو ضعف قلب ہی جب تک کسیقدر اوسکا بقیہ رہتا ہی کسی قسم کا اضطراب قلب پیدا کرتا ہی جیسے کہ قلب اپنی ذات سے اوس ایذا کو دفع کرتا ہی جو سوءمزاج غالب سے اسے پہونچتی ہی پس اسی سبب سے خفقان پیدا ہوتا ہی۔ جب خفقان مین افراط ہوتی ہی غشی کی طرف منتقل ہوتا ہی اور افراط غشی سے ہلاک مریض واقع ہوتا ہی۔ ایسے خفقان کو ہر ایک قسم کا سوءمزاج ساذج پیدا کرسکتا ہی۔ ورم حار ابتدا مین بشدت خفقان پیدا کرتا ہی اوسکے بعد غشی اوسکے بعد

مہلک ہوتا ہے۔ ورم بارد کا حال بھی قریب ورم حار کے ہی مگر یہ ورم بیشتر تھوڑی سی مہلت دیتا ہے۔ اسی طرح انحلال فرد بھی خفقان پیدا کرتا ہے اور یہ وہ سدد
بھی موجب خفقان) ہوتے ہیں جو مجاری خون اور روح قلب میں خواہ اون مجاری میں جو قریب قلب کی ہیں پڑیں خواہ اون عروق میں پڑیں جو شش
میں اور اجزا رریہ سے وہ عروق ہیں۔ جو خفقان سبب غریب سے پیدا ہوا وسکی مثال یہ ہے کہ اوجاع قیحیہ یا اوجاع مسخنہ کا انتقال قلب کیطرف ہو
مثل خناق اور ذات الجنب وغیرہ کے خواہ زہریلی دواؤں کے استعمال سے خواہ گزندہ حیوانات زہریلے کے کاٹنے سے اسی طرح وہ خفقان
جو اون حیات اور کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو شکم میں پیدا ہوتے ہیں خصوصًا جب کیڑے اوپر کے مقامات میں لید ٹھہرنے غذا کا اور ثقل کی تہ میں
جیسے معاء مستقیم اور امعاء رقاق تک پہونچیں۔ کثرت سے خفقان بمشارکت معدہ کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ فم معدہ میں کوئی خلط لزج بلغم زجاجی
یا خلط لذاع صفراوی ہو خواہ طعام اوسمین فاسد ہو جاتا ہو۔ مشارکت جملہ اعضا سے اسطرح خفقان عارض ہوتا ہے جیسے حمیات اور خصوصًا
حمیات وبائیہ میں۔ مشارکت غلاف قلب سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ غلاف میں ورم نرم عارض ہو خواہ ورم صلب پیدا ہو۔ جو خفقان لطافت
حس قلب سے پیدا ہوتا ہے اوسکے مریض کو خفقان اندک مہیج سے اوٹھتا ہے جو درمیان قلب اور غلاف قلب کی پیدا ہوتی ہے خواہ جرم غلاف میں یا عروق میں
قلب کی پیدا ہوتی ہے اسی طرح تھوڑی سی کیفیت باردہ خواہ حارہ جو قلب تک پہونچے تا اینکہ سرد پانی پینے کے بعد جو برودت پیدا ہوتی ہے اوس سے بھی
خفقان عارض ہوتا ہے بدون اسکے کہ اس کیفیت بردی کسی قسم کا ضعف افعال قلب میں پیدا ہو۔ جو خفقان مشارکت سے معدہ کی پیدا ہو کبھی وہ اسطرح
پر بھی ہوتا ہے کہ اوسمین کوئی خلط موجود ہو خواہ بخور فم معدہ میں ہوں خواہ وہ سستی جو بعد قی شدید کے عارض ہوتی ہے کہ اوسوقت اوسکی تمیز باقی
نہیں رہتی کہ یہ کیفیت فم معدہ میں ہے یا خاص قلب میں۔ بیشتر اختلاج فم معدہ میں اور خفقان قلب میں عارض ہوتا ہے اور دونوں مترادف یعنی
یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں اور خفقان قلبی سے زیادہ تر مشابہ ہوتے ہیں۔ کبھی خفقان مشارکت سے ریہ کی پیدا ہوتا ہے جسوقت ریہ میں اوس
طرف سدہ پڑیں جدہر سے متصل قلب کے ہے پھر اوسوقت نفوذ نفس کا اچھی طرح نہیں ہوتا اور یہ خفقان متقدر اوس ضیق نفس کا ہے جسمین
امان ہلاکت سے نہیں ہے۔ کبھی خفقان قلب بسبب بحران کے ہوتا ہے اور بسبب اون حرکات کے جو اخلاط کو عارض ہوتے ہیں بطرف بحران کی اور
اسکی توضیح ہم مقام بحران میں کرینگے۔ جو شخص شکایت ایسے خفقان کی بعد کسی مرض کے کرے اور اوبکائی بھی آرہی ہوں اور زیادہ مقدار
صفرا کی قی میں برآمد ہوتی ہو اور پھر اوبکائی ہمیشہ نہی رہے یہ خفقان منذر بتشنج ہے علامات خفقان کے جملہ اقسام پر نبض مختلف جو حد
طبعی سے اختلاف میں نہ رہی ہو دلالت کرتی ہے اور یہ اختلاف محسوس ہوتا ہے عظم اور صغر اور سرعت اور بطور اور تفاوت اور تواتر میں اور اکثر
خفقان کی نبض مشابہ اصحاب ربو یعنی دمہ والوں سے ہوتی ہے۔ خفقان رطب پر زیادہ نرمی نبض کی دلالت کرتی ہے اور قلب مریض میں
احساس اس قسم کا ہوتا ہے جسطرح کہ اوسکا قلب رطب سے اولٹا پلٹا جاتا ہے۔ دموی قسم پر خفقان کی علامات حرارت اور التہاب اور سرعت
نبض اور عظیم ہونا نبض کا غیر وقت خفقان میں۔ اور جماع سے دنیز ہوائے بارد وغیرہ سے یہ لوگ بالضد منتفع ہوتے ہیں۔ صفراوی
خفقان پر جو کمتر واقع ہوتا ہے امراض صفراویہ دلیل ہوتے ہیں جو اوسی خفقان کے تابع اور بعد میں ہوتے ہیں اور صلابت تھوڑی سی
نبض کی اور التہاب کی شدت سوداوی خفقان پر غم اور وحشت اور صلابت نبض کی دلیل ہے۔ ریحی سادج پر بسرعت اوس خفقان کا منحل ہونا
اور خفت اور سبکی اوس گزندگی جو قلب کو پہونچے اور کمی اختلاف نبض کی۔ ورمی خفقان پر جو کہ جرم قلب یا غلاف قلب میں ہو وہی علامات
دلالت کرینگے جو دونوں قسم کے اورام میں مذکور ہونگے۔ اور انحلال اور زائل ہونے پر بسبب زوال ورم دلیل ہوگا۔ جو خفقان
سموم خواہ گزندہ حیوانات کی وجہ سے عارض ہو اونھیں اسباب سے اوسپر استدلال کیا جائیگا اور دیگر اسباب مذکورۂ بالا کی غیر موجودگی بھی

اوسپر دلیل ہوگی - اسی طرح جو خفقان دیدان کی وجہ سے پیدا ہو - اور جو خفقان سوء مزاج حار ساذج سے پیدا ہوا وسمین التہاب شدید بدون
احتباس ایسے رطوبات کے ہوتا ہی جسمین قلب آغشتہ اور ڈوبا ہوا نظر آسے اور سرعت نبض اور تواتر نبض کا اگرچہ غیر وقت ہیجان مین
خفقان کے وہ سرعت اور تواتر ہو دلیل ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ خفقان بعد اسباب سخنہ غیر مادیہ کے ہوتا ہی اور دق وغیرہ مین بھی
ایسا ہی خفقان عارض ہوتا ہی - اور اسی طرح جو برد ساذج کے مادہ سے پیدا ہوا وسپر اوہی کے اسباب جو حرارت غریزیہ کی فرد کرنے
والی قسم استفراغات سے ہون خواہ امراض برودت پیدا کرنے والی ادویہ ہوائین سرد وغیرہ اور نبض بطی اور متفاوت جو غیر وقت
خفقان کے ہو یہی سب امور دلیل ہوتے ہین - جو خفقان سددون سے عارض ہوا وسپر اختلاف نبض کا صغر اور کبر اور ضعف اور
قوت مین اور عدم امتلا دلیل ہی - جو خفقان لطیف حرارت قلب یا تھوڑی سی ریح سے (جو قلب مین پیدا ہو یا تھوڑی سی ایذاے
قلب سے پیدا ہو) حادث ہوتا ہی اوسکی شناخت قوت سے نبض کی اور صحت نفس کی اور سلامتی جملہ اعضا اور قوت نبض اور اوسکا عظیم ہونا بڑی
قوی دلیل اوسپر ہوتی ہی اور بتاکید دلالت ہوتی ہی اس امر سے کہ بدن باوصف پے درپے ہلانے اور جنبش دینے خفقان کے آفات سے سلیم
ہوتا ہی اور قوت بحال خود محفوظ ہوتی ہی اور عادت مریض کی افعال مین صحیح رہتی ہی - اور اکثر یہ قسم اونھین لوگون کو عارض ہوتی ہی جنکے
چہرون پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایان ہوتے ہون مثل غضب اور فرحت وغیرہ - جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کی عارض ہو
جیسے کہ حمیات مین اوسکے دلائل خود ظاہر ہین اسی طرح خفقان بحران کے دلائل واضح ہین - اور جو خفقان بسبب معدہ کے پیدا ہوا وسپر
دلائل احوال معدہ کے اور خواہش آب وغذا کی اور اوسکی خرابی وغیرہ اور اسی طرح جو شئی معدہ سے براہ قی وغیرہ کے برآمد ہو
اور خیالات اور متلی اور ہیضہ کا مروڑہ یہ سب امور اوسپر دلیل ہوتے ہین اور بوقت گرسنگی کے اوس خفقان مین خفت ہوتی ہی
لیکن اگر کسی سبب صفراوی سے جو فم معدہ پر بوقت خلو معدہ کے ریزش کرتا ہو خفقان پیدا ہوا وسمین خفت ہوگی - اور
یہ بھی اوسکی شناخت ہی کہ جسوقت غذا کا ہضم شروع ہوتا ہی اوسوقت اس خفقان کی بھی شدت ہوگی جو خفقان بمشارکت
ریہ کے ہوتا ہی اوسکی شناخت یہ ہی کہ مریض ہر وقت معرض آفات ربو کا رہتا ہی اور علامات رطوبت ریہ کے اور انسداد مجاری
نفس جملہ علامات جو ربو مین مذکور ہوے سب اوسمین موجود ہوتے ہین - اور جو خفقان بسبب حمیات کے عارض ہوا وسپر وہی
دلائل جو باب حمیات مین مذکور ہین دلالت کرتے ہین - ازانجملہ یہ بھی ایک شناخت کامل اوسکی ہی کہ لعاب منھ سے بہتا ہی اور دود کی
دو قسم جسکو عاض یعنے گزندہ اور دوسرے غارز یعنے خلندہ کہتے ہین دفعۃً فم معدہ مین پیدا ہوتی ہی علاجات کلیہ خفقان کے
جملہ اقسام خفقان کے جو مادی ہون اونمین استفراغ مادہ سے نفع ہوتا ہی - دموی خفقان مین فصد سے خون زائد جسکی مقدار
اندازہ مطلوب کو پہونچ گئی ہو مفید ہوتی ہی اور غذا کی مقدار مین تعدیل مقدار اور کیفیت حرارت اور برودت کا اعتدال
مفید ہوتا ہی - اور اگر خفقان کے دورے پڑتے ہین خواہ کسی فصل مین مثل ربیع اور خریف کے عارض ہوتا ہو واجب ہے کہ
نوبت سے خواہ زمانہ اور فصل عروض سے پہلے فصد کیجاے اور تلطیف غذا کرین اور ایسی چیزین تناول کرین جو مقوی قلب ہون
- جو خفقان خلط بلغمی سے عارض ہوا ہو لازم ہی کہ ایسی قوی اور مناسب ادویہ سے اوسکا اخراج کرین جن دواؤن کا اثر قلب
تک پہونچے - مناسب ترین ادویہ ایسے ایارجات کبار ہین جو رطوبات لزجہ کا اخراج کرتے ہین - اگر خون سوداوی سے
خفقان کا عروض ہو اوسکا علاج فصد اور تعدیل مزاج جگر کی ہی تاکہ تولید سودا کی نہ کرے چنانچہ باب امراض کبد مین اسکا ذکر

ہم کرین گے۔ اور اگر مجرد خلط سوداوی سے یہ خفقان پیدا ہوا ہو اوسوقت علاج یہ ہی کہ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا اور جملہ مسہلات
سودا سے جو دور کرکے مقام سے اس خلط کو کھینچ کر اخراج کرتے ہین استفراغ کرین اور استفراغ کی بعد پھر تعدیل مزاج باقی رہجائیگی
یہ خفقان بارد کا علاج مسخنات سے اور خفقان حار کا مبردات سے خصوصًا وہ مبردات جو ادویۂ قلبیہ مین داخل ہین۔ جو خفقان بشارکت سے
معدہ کے ہو اگر خلط غلیظ اوسکا سبب ہو بعد طعام کے قی کرانی چاہیے اور بعد تناول ملطفات معروفہ کے جیسے تناول عصارۂ ترب کا
سکنجبین کے ہمراہ اور بعد قی کرانے کے اسہال ایارجات کیا رہے جیسے لوغاذیا اور بناد ریطوس اور ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے اور افتیمون
اور غاریقون سے قوی کی گئی ہو۔ اور اگر صفرا سے لذاع سے خفقان پیدا ہو تقویت معدہ کی ربوب فواکہ اور فواکہ خوشبو سے کی جاوے
جیسے تفاح اور سفرجل خصوصًا بعد طعام کے اور کمثری وغیرہ سے اور طبیعت کا امالہ نرمی کی طرف کرنا چاہیے اور ایسی چیزون سے پرہیز
کرین جو مستحیل بصفرا ہوجاتی ہین اور معدے کی تعدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ اسیطرح اگر طعام معدہ مین فاسد ہوجاتا ہو لازم ہی
ایسی تدبیر کرین جو ہضم غذا سے فاسد پر قادر ہوجاوے جسطرح باب معدہ مین ہم بیان کرین گے۔ جسطرح طبیب پر واجب ہے
کہ ان تدبیرات سے قطع سبب مرض کا کردے اسیطرح پر ضرور ہی کہ منفعل یعنے عضو علیل کی جو قلب ہی تقویت بھی ایسی کرے کہ ان ادویہ کے
ضرر کو قبول نہ کرے اور فقط قطع سبب پر اقتصار نہ کرے اور تقویت کو چھوڑ دے بلکہ واجب ہی کہ بالالتزام ادویۂ قلبیہ سے تقویت
قلب کی بھی کرتا رہے۔ خفقان مین ایک مثقال گاوزبان سفوف کرکے شب کو بروقت خواب کے تناول کرنا اور پے در پے چند
شب اسیطرح پھانکنا بہت نافع ہی۔ مجربات مین سے یہ ہی کہ بقدر ایک ثوات کے قرنفل ذکر بارہ مثقال دودھ ملاکر نہار استعمال
کرین۔ اسیطرح ایک مثقال مرزنجوش آب سرد مین استعمال کرین اگر حرارت ہو یا شراب ملاکر استعمال کرین اگر حرارت نہو اور چند روز پے در
پے اسیکا استعمال جاری رہے۔ صاحب خفقان کو یہ بھی مفید ہی کہ ہمیشہ اوسکے قریب خوشبوہاے مناسب رکھی رہین اور بخورات معطرہ
دھونی لیجاے اور شمومات خوشبو کا بھی استعمال رہے۔ اور جس شخص کو خفقان حار ہو لازم ہی کہ جس کروٹ پہلو بدلے اوسی طرف اوسکی بچھاونے پر
خوشبو گلاب اور کافور اور صندل اور روغنہاے باردہ کے رہے اور تھوڑی ادویۂ لطیفہ حارہ بھی آمیز کیجائین مثلًا مشک اور زعفران
اور قرنفل ہان اگر حرارت سے دشواری پیدا ہو اوسوقت فقط خوشبوہاے باردہ پر اقتصار کرین گے۔ اور اگر مزاج باردسے خفقان پیدا
ہوا ہو تو مشک اور عنبر کا سونگھنا مفید ہی اور روغن بان اور روغن اترج کافور اور غالیہ خواہ مثل اسکے یا اوسکے قریب اقسام خوشبو
اور غالیہ جو مرکب مشک وغیرہ سے ہو اور مناسب مزاج مریض کے ہون وہ بھی مفید ہین۔ ہم اسجگہ زیادہ بیان تعداد ادویۂ
قلبیہ مین نہین کرتے اور جملہ ادویۂ حارہ اور باردۂ قلبیہ کو ذکر نہین کرتے اسلیے کہ وہ سب کے سب نقشہ جات اور جدولہاے اعضاے
نفس مین ادویۂ مفردہ جلد دوم کے مندرج ہوچکین وہان سے ہر ایک شخص ملاحظہ کرسکتا ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ جو دوا خوشبو ہی وہ دواے
قلبی ہی اور باانیمہ ہمنے مکرر ایسے ادویہ کو اس مقام سے پہلے بیان کیا ہی۔ وہ مریض خفقان جسکو ہمراہ خفقان کے اوبکائی بھی آتی ہو
اور جسکو ہمنے اوپر اقسام ردی مین لکھا ہی ایسے مریض کا علاج خصوصًا اگر ہمراہ خفقان کے بقیہ تپ کا بھی ہو یہ ہی کہ جو کے ستو آب گرم
سے پہلے دہوے جائین اوسکے بعد سرد کرکے اور دس درہم شکر ملاکر پلاے جائین کہ اگر قی بھی کردے گا جب بھی نفع ہوگا اور اگر شکر
بوجہ شدت تہوع کے ناگوار ہو اوسکے عوض حب الرمان کا استعمال کرین اور دونون پنڈلیان مضبوطی اور استواری سے
باندھکر کافور کا استنشاق کرایا جاے خواہ مثل کافور کے اور کوئی شے ہمراہ سرکہ کے اور سینہ پر خرفہ اور چھیٹرے صندلین کی

پانی مین بھگو کر رکھے جائین کافور وغیرہ ملاکر۔ اکثر ہیجان خفقان کا ہو کر واہی طرف کو مادہ دفع ہوتا ہے اور خفقان مین سکون پیدا ہوتا ہے علاج
خفقان حار کا یہ خفقان اگر مادی ہو اور استفراغ مادہ کرنے کے بعد اثر اوس مادہ کا کسی قدر باقی رہجائے یا آنکہ خفقان حار
بلا مادہ ہو دونون صورتون مین تغذیہ مریض کا ایسی غذا سے چاہیے کہ مقدار اوسکی کم ہو اور نفع زیادہ کرے جسطرح روٹی گلاب
اور شراب ریحانی مین بھگو کر یا روٹی شربت سیب مین بھگو کر یا روٹی مرقہ سیب مین یا روٹی اوس دوغ مین بھگو کر جو قریب مٹھے اور
مسکہ لگانے کے پہونچا ہو یعنے ابھی ترش نہوا ہو یا مٹھا وہی خواہ الیسا دہی جو زیادہ ترش نہو اور کدو اور چولائی کا ساگ اور سرد ترکاریان
پھر اگر مریض کو تحمل گوشت کی غذا کا ہو قریص اور ہلام بچہ ہاے کبک سے خاص کر ایسے مریض کو اس مرض مین دینی چاہیے
تا انیکہ سرد مزاج والے کو بھی وہ اقسام مصوص جو انھین گوشت کے اقسام سے بنائے گئے ہین اور یہ تینون اقسام قریص
اور ہلام اور مصوص ہین عصارات فواکہہ اور انگور خام اور سیب ترش اور سرکۂ تیز مین طیار کیے جاہین اور گلاب اور آب بید سادہ
اونمین چھڑکا جائے۔ اور اگر حماض اترج خواہ ترشا نیبو کا بہم پہونچے وہ نہایت درجہ نافع ہے۔ اگر مرض مین شدت ہو سرد
پانی خواہ برف کا پانی گلاب ملاکر ایک ایک گھونٹ پلانا چاہیے اور اسی طرح جرعہ جرعہ شراب فواکہہ اور شراب تفاح شامی
وغیرہ پلانی چاہیے ایک کے بعد دوسری شئے بدل بدل کر۔ اگر اوسمین کافور حل کرنا کسی مطلب سے منظور ہو یہ بھی کر سکتے ہین
بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ فقط دوغ بمقدار ایک رطل خواہ دو رطل پلانے پر اقتصار کرین اور اسی کو بجاے غذا سے
مریض تجویز کرین پھر اسکی تقویت لباب خبز اور نان تنک سے اگر کرنی منظور ہو یہ بھی جائز ہے اور اگر قوت ضعیف ہوا ور
ان مبردات سے حرارت غریزی کے بجھ جانے کا خوف ہو ضرور اوس وقت ہمراہ ان مبردات کے کبابہ اور قاقلہ اور
برگ اترج ملانا چاہیے۔ ایضاً کشنیز اور کافور اور گل سرخ طباشیر تاکہ تعدیل اون مبردات کی کرین۔ کافور بان ایسی
عمدہ دوا ہے کہ اوسکے استعمال پر ہر وقت جرات کرنی چاہیے اور اوسکی ضرر حرارت سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور جو چیز
پلانی منظور ہو خواہ کھلانے کی اشتیار سب مین ملاکر اور جو قدر شربت اسکا ہے پورا پورا جسطرح عادت اس کے استعمال
مین جاری ہے استعمال کرنا چاہیے اور اسی طرح عرق گاوزبان کا بھی استعمال بے دھڑک کرنا جائز ہے۔ کبھی ایسی
خفقان مین استعمال ایک درہم ریوند چینی کا آب سردمین چند روز پے درپے نافع ہوتا ہے۔ کوشش زائد کرنی چاہیے
کہ ہوا بدرجۂ غایت سرد ہو اور نضوحات اور مشمومات خوشبو کافور سے مرکب ہون خواہ صندل سے ہر وقت طیار رہین
کچھ خوف کی بات نہین ہے اگر ان خوشبو دوان پر شراب اسقدر چھڑکین کہ عطریت ادویہ کو قلب تک پہونچادے۔ مریض خفقان کو
تبدیل ہوا بھی مفید ہے کہ ہواے گرم سے ہواے سرد کی طرف لیجائین کہ اس سے بھی اوسکی صحت عود کرتی ہے۔ واجب ہے کہ قلب پر اضمدہ کی
لگانے سے غافل نہون اور وہ ضمادات صندل اور گلاب اور ماء الحلادین یعنے کوزۂ آہنگران کا پانی اور کافور اور گل سرخ اور طباشیر اور
عدس سے بناکر خاصکر اوسکے فواد اور دل پر لیپ کرین حمیات مین انکے ضماد مذکورہ لگانے کی زیادہ حاجت ہے۔ مرکبات ادویہ جو اس مرض مین
نافع ہین جیسے قرص کافور کو زعفران ملاکر ہمراہ شربت حماض اترج کی استعمال اور اوسمین برگ اترج بھی داخل کی ہو اور دوا المسک شیرین
اور مفرح بارد نسخہ جیدہ اوس خفقان کے واسطے جو زیادہ حار نہو طباشیر چار جزو عود ہندی سک ہر واحد ایک درہم کافور نصف درہم
تین درہم آب ترنجبین سے قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص بوزن نصف درہم کے ہو دوسرا نسخہ بوجہ ایک جزو کافور ربع جزو صندل ثلث جزو کا مروارید کر بالسد

عود ہندی گل سرخ ہر واحد ایک جزو گاوزبان دو جزو آب سیب مین پیسکر قرص طیار کرین مقدار شربت ایک درہم سے ایک مثقال تک اور دوا جو اس سے بھی قوی تر ہو حرارت کے بجھانے مین تخم کاہو تخم کاسنی طباشیر گل سرخ صندل تخم خرفہ گاوزبان کشنیز خشک بسد کہربا مروارید سب کو پیسکر اسمین سے بوزن دو درہم کے تناول کرین کہ نہایت عمدہ ہی - اگر حاجت زیادہ ہو طباشیر اور صندل زرد ہر واحد ایک جزو کافور ربع جزو مقدار شربت دو درہم نسخہ دوسرا النشاستہ کہربا شمعی مروارید بادرنجبویہ قلنجمشک شب یمانی بریان ہر واحد تین جزو کشنیز گل ارمنی ہر واحد پانچ جزو مقدار ایک مثقال آب بادرنجبویہ کے ساتھ - اگر مرض مین شدت ہو جائے اور استعمال حرارت بڑھ جائے اور خوف اسکا ہو کہ ورم شروع ہوتا ہی اکثر ایسے وقت تخم تفاح اور افیون کے استعمال کی حاجت ہوتی ہی اور بہتر یہ ہی کہ تخم تفاح ربع درہم تک اور افیون نصف دانق تک کسی دوائے عطری کو ملاکر مثلاً عطر مشک اور عود خام اور کافور اور زعفران بحسب قوت اور وقت حاجت کے استعمال کرین **خفقان بارد کا علاج** استفراغات اس مرض مین اگر مادہ ہو اوسی طور سے مستعمل ہونگے جسکو ہم نے بخوبی واضح کر کے بیان کیا ہی اور جو مادہ قریب بلغمی رطب کے ہو جانب قلب مین ہو خواہ معدہ مین اوسکا استفراغ اس دوا سے کرین غاریقون نصف درہم شحم حنظل ایک دانق تربد بوزن ایک درہم مقل وزن دانق مشک اور زعفران ہر واحد دو جو عود ہندی انوق ملح نفطی چار درہم اور یہ جملہ مقدار شربت واحد ہی - خفقان سوداوی کے واسطے یہ دوا مجرب ہی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی ہر واحد ایک درہم افتیمون نصف درہم حجر ارمنی بوزن ربع درہم دواء المسک مرکی تین درہم شراب ریحانی مین اسقدر بھگوئین کہ یہ دوا بھیگ جائے استعمال کرین اور بیشتر حاجت ہمیشہ ایارج فیقرا کی ہوتی ہی جو بوزن ایک مثقال ہمراہ افتیمون بوزن ایک دانق کے سکنجبین کے ہمراہ بلائی جائے اور یہ اصل دوا ہی - ادویہ مبدلہ مزاج تریاق اور مثرودیطوس اور دواء المسک شیرین اور تلخ اور دوائے قیصر اور البساتا اور جوارش عنبر اور دوار دفیاداور مفرح کبیر اور معجون نجاح اور اقراص مشک جب برودت قوی ہو حاجت استعمال قرد یا اور اوسکے پلانے کی ہوتی ہی - کبھی انتفاخ نخود آب سے ہمراہ قفر نجان کے تیس مثقال تک شراب طلا کے ہمراہ - اور کبھی گاوزبان بھی نافع ہوتی ہے اور غذا آب نخود اور بچہ کبوتر اور گوشت کنجشک اور قنابر کی ہوتی ہی مرکبات مین سے یہ دوا مجرب ہی گاوزبان ایک درہم زرنباد درونج ہر واحد چار درہم مقدار شربت ایک درہم اول ماہ اور اوسط ماہ مین اور آخر ماہ مین واجب ہی کہ ہمراہ شراب ریحانی کی ہو - دوسرا نسخہ کہربا جند بیدستر ہر واحد ایک جزو پوست اترج خشک کی ہوئی تخم فرنجمشک قرنفل سک ہر واحد دو جزو مقدار شربت نصف درہم عصارۂ پوست اترج کے ہمراہ جو چھنا ہوا اور نہ جوش دیا ہو - اس مرض کے واسطے ادویۂ جیدۂ بالغہ اور نسخہ ہاے طولانی ہین جو قرابادین مین مذکور ہو چکے ہین **غشی کے اصناف اور اوسکے اسباب اور مرگ مفاجات کے اسباب** غشی مین تعطل اور بیکار ہونا واضح طور پر قوائے محرکہ اور قوائے حساسہ کا بسبب ضعف قلب کے پیدا ہوتا ہی اور روح حیوانی سارے قلب مین جمع ہو جاتی ہی اور یہ اجتماع یا اس وجہ سے ہی کہ روح کی حرکت داخل کی طرف ہوتی ہی خواہ اسوجہ سے کہ اندر روح مختنق ہو جاتی ہی اور کوئی منفس یعنے سانس لینے کی راہ اور اوسطرف سے باہر آنے کا راستہ روح کو نہین ملتا یا اسلئے کہ روح کی مقدار قلیل خواہ رقیق زیادہ ہوتی ہی کہ معدن روح یعنے قلب مین جسقدر موجود رہنی واجب ہی اوس سے زیادہ نہین ہوتی کہ باہر آسکے - ناظر کتاب ہذا کو اسوقت تک جو معلوم ہو چکا ہی بخوبی واضح ہوگا کہ اسباب غشی کے خواہ روح کے باہر نہ آنے کے یہی ہین یا تو امتلاء خانقہ کی بکثرت ہو یا سدہ پڑ جائے یا استفراغ اسقدر کیا جائے کہ محلل روح کا ہو یا بدل ما یتحلل کا معدوم ہونا یا رجوع شدید روح کا اندر کی طرف ہو - زیادہ تر ضعیف آدمی

جو غشی پر صبر نکر سکین وہی لوگ ہین جو منو ہون کہلاتے ہین یعنے وہ لوگ جو نہ صحیح ہین اور نہ مریض جسطرح صبیان اور جو لوگ قریب اونکی ہین سن مین اور مشائخ اور ناقہین۔ اور جو لوگ سن مین متناہی ہین یعنے شباب سی لیکر سن وقوت تک اونکو تحمل اس مرض کا زیادہ ہوتا ہی اور جاڑون مین تحمل اسکا زیادہ ہی بہ نسبت گرمیون کے۔ یا سوء مزاج مستحکم اور دفعۃً جو سوء مزاج عظیم عارض ہو یہ بھی سبب غشی کا ہوتا ہی یا وجع شدید یا ضعف قوی اور مبادی رئیسہ کا خصوصاً ضعف قلب اوسکے بعد ضعف دماغ اور اوسکے بعد ضعف جگر بھی سبب غشی کا ہوتا ہی یا ضعف کسی عضو مشارک قلب کا جیسے فم معدہ کا ضعف خواہ ضعف تمام بدن کا خواہ لاغری اور نحافت یا غلبہ کسی عارض نفسانی کا چنانچہ اور مقامات مین اوسکا بیان ہو چکا۔ اکثر غشی مشائخ اور ضعفا اور ناقہین کو عارض ہوتی ہی۔ یا بسبب وصول ایسی قوت کے جو مضاد اور مخالف جوہر مزاج قلب اور روح کے ہی اور سونگھنے سے بدبو اور گندہ پانی کے خواہ ہوائے وبائی کے وہ قوت بمضاد روح اور قلب تک پہونچے اس سے بھی غشی طاری ہوتی ہی جسطرح ابتدائے حمیات وبائیہ مین یہی سبب غشی کا ہوتا ہی خواہ مردار جانور کی بدبو یا زہریلی چیز ونکی بو قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے۔ اور کبھی شرکت کسی شریان سے یہ بات پیدا یعنے غشی پیدا ہوتی ہی یا وصول سمیت کا قلب مین ہوتا ہی اور مورث غشی ہوتا ہی۔ کبھی بسبب صعود کرنے دیدان اور کیڑونکے بطرف فم معدہ کے بھی غشی پیدا ہوتی ہی اب اس مجمل بیان کی تفصیل بھی کرنی ضرور ہی۔ مواد کے سبب سے جو غشی پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ یا تو مادہ مین کثرت ہو کہ بسبب کثرت کے مجاری روح کو بند کردین اور ساری روح کو محصور کرکے قلب مین اسطرح بند کردین گویا اختناق پیدا ہو جاے اسی قبیل سے یعنے کثرت روح کے مثل انصباب اخلاط کثیرہ خواہ انصباب خون کثیر کا ہی بطرف معدہ اور سینہ وغیرہ کے خواہ انتقال مادہ ورم خناق یا مادہ ورم ذات الجنب اور ذات الریہ کا دفعۃً بطرف قلب کے یا اسکہ اگرچہ وہ مادہ کثیر نہو مگر اوسکی چسپیدگی سامات مین ایسی ہو کہ انسداد مجاری کردے خصوصاً اعضاے تنفس کے مسامات مین۔ یا آنکہ وہ مادہ جمیع بدن مین اندرون عروق کے منتشر ہو اگرچہ اوسکی کثرت چندان نہو۔ یا بسبب کسی سدہ کے جسکی ایذا بنظر کیفیت برودت شدیدکے یا لذع شدید کی احراق شدید کی قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے جو غشی ابتداے نوائب حمیات مین واقع ہوتی ہی وہ اسی قبیل کی ہوتی ہی یا بسبب اخلاط غلیظ بالزرجت کی یا بسبب اخلاط بالذع اور محرقہ کے غشی پیدا ہوتی ہی۔ کبھی یہ مادہ قریب قلب کے ہوتا ہی اور کبھی یہ سدہ اور اعضا مین بشرکت دماغ کے ہوتا ہی اسلیے کہ اگر دماغ مین سدہ پورا پڑے اور سکتہ پیدا ہو ضرور غشی واقع ہوگی۔ اور کبھی معدہ مین کسی سبب قدیم یا کسی ضعف حادث کی وجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہی کہ اس ضعف کی وجہ سے دماغ کو قابلیت جلب مواد کی ہوتی ہی خواہ وہ مادہ حار ہو یا بارد۔ کبھی بسبب کثرت اون سدون کے غشی پیدا ہوتی ہی جو رگہاے بدن مین ایسی ہین جنمین یہ مواد قتالہ موجود ہین کبھی افراط خورد و نوش متواتر بدہضمی اور تخمہ واقع ہونے سے بھی غشی پیدا ہوتی ہی چونکہ تمام بدن مین ایسے اخلاط اور مواد منتشر ہوتے ہین جو رگونکو پر کردیتی ہین اور مسالک نفس کو بند کردیتی ہین۔ یہ مواد کثیرہ کبھی معین غشی پر اسوجہ سے ہوتے ہین کہ بدن انکے امتلاے خراب کی وجہ سے غذاے جید سے محروم ہو جاتا ہی اور راہ آمد غذاے جید کی مسدود ہو جاتی ہی اور یہ مواد خود ایسے نہین کہ انسے غذاے بدنی اعضا کو پہونچے اسلیے کہ یہ مواد بسبب اپنی کثرت مقدار کے طبیعت پر غالب ہوتے ہین اور حل طبیعت کا اثر قبول نہین کرتی اور پھر اسکے ہمراہ یہ بھی ہی کہ مزاج بدن ان مواد کے سبب سے فاسد ہو جاتا ہی۔ یہ مواد جو اپنی کثرت خواہ رداءت کیفیت کی وجہ سے غشی پیدا کرتے ہین وہی مواد ہین جن سے کرب اور غشی اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب معدہ پر انکا ورود ہو اور مقدار اور رداءت

انکی کمی کے ساتھ ہو۔ جو غشی بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ روح حیوانی اندر جانے سے باز رہتی ہے اور ہمراہ اوسی مادہ
کے جسکا استفراغ ہو رہا ہے روح کی مقدار کثیر مستفرغ ہوتی ہے تا اینکہ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جمہور یعنے بہت سی مقدار اوسکی نکل گئی ہے
اور یہ استفراغ مثلاً روانی شکم سے جو بذریعہ ذرب کے خواہ پے در پے اسہال مفرط کے یا زلق امعا اور معدہ کی خواہ سحج اور خراش سے امعا
اور معدہ کے ہو یا قے کثیر اور رعاف کثیر خواہ نزف الدم کسی اور عضو کا مثلاً کھلجانا رگہائے مقعد کے منھ کا خواہ کسی جراحت کا یا اخراج
آب استسقا کا خواہ شگافتہ کرنے سے کسی دبیلہ کے کوئی مادہ کثیرہ دفعۃً بہ نکلے خواہ جریان حیض اور نفاس خواہ ریاضت کثیر سے کسیطرحکا
استفراغ پیدا ہو خواہ دیر تک حمام گرم مین قیام رہے اور پسینا بافراط نکلے خواہ کوئی اور سبب قوی اسباب تعریق سے جو بذاتہ تعریق
مفرط کا فعل کرتا ہے عارض ہو جیسے حرارت خواہ وہ سبب جو بدنکا تحلل مفرط پیدا کرتا ہے یا آنکہ اخلاط بدنی مین رقت پیدا ہو جاے اور یہ
رقت طبائع اور جواہر اخلاط مین عارض ہو۔ اگر غشی استفراغ اخلاط سے پیدا ہوا اور قوت حیوانیہ قوی ہو اور ابھی اوس مین
ضعف نہ آیا ہو ایسی غشی سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے وہ غشی جو بعد فصد کے واقع ہوتی ہے۔ وجع اور درد سے بھی غشی اسوجہ سے
پیدا ہوتی ہے کہ درد محلل روح ہے چنانچہ ایلاوس اور قولنج مین اسی سبب سے غشی عارض ہوتی ہے خواہ لذع مفرط جو اعضاے حساسہ
مثل فم معدہ اور امعا وغیرہ مین ہو اوس سے بھی غشی حادث ہوتی ہے اور درد جو قروح ساعیہ یعنے سڑے ہوے زخم مین کہ وہ بسبب
درد شدید پیدا کرنے کے غشی مین ڈالتے ہین اور شدت درد کی ایسے قروح مین بسبب حدت اور تآکل کے ہوتی ہے اور انھین قروح سے
فساد اعضا مین پیدا ہوتا ہے تا اینکہ نوبت موت کی پہونچ جاتی ہے پس یہ قروح پہلے تو بسبب درد کے غشی پیدا کرتے ہین اور آخر مین
بشدت تبرید قلب کی وجہ سے خواہ بخار سمی کو قلب پر وارد کرنے سے مورث غشی ہوتے ہین اور یہ بخار سمی اوسی عضو فاسد سے
برانگیختہ ہوتا ہے اور مستحیل ایسے مزاج کی طرف ہو جاتا ہے جو مخالف مزاج مناسب انسان کے ہے۔ عوارض نفس جو مورث غشی
ہوتے ہین اونکا بیان بخوبی کر دیا گیا اور جس سبب سے یہ عوارض قلب کو ایک زبون حالی مین ڈالدیتے ہین وہ بھی معلوم ہو چکا
یہ ورم کا مورث غشی ہونا یا بسبب اوسکے بزرگی مقدار کی ہے ظاہر مین ہو خواہ ورم پوشیدہ ہو مگر مزاج قلب کو بتوسط شرائط
کے فاسد کر دیتا ہے یعنے شرائین کے توسط سے کیفیت ردی ورم کی قلب تک پہونچتی ہے۔ خواہ ورم ایسے عضو مین ہو جیسے
غلاف قلب کہ اوسکا ضرر قلب کو بہت آسانی سے پہونچ جاتا ہے خواہ عضو متورم قلب سے زیادہ تر قریب ہو اگرچہ مقدار
ورم کی عظیم نہو کہ ایسا ورم اگرچہ مقدار اوسکی کم ہو مگر بوجہ قرب قلب کے وہی ضرر پہونچاتا ہے جو بڑا ورم دور ہو کر پہونچاتا ہے
۔ یا اینکہ ورم بسبب درد کے مورث غشی ہوتا ہے جسوقت درد کے ورم مین شدت ہو۔ معدہ کسطرح پر مورث غشی کا ہوتا ہے
۔ اسطرح پر ہوتا ہے کہ چونکہ معدہ ایک ایسا عضو ہے جو قلب سے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے شدید الحس بھی ہے اور
شدید الحس ہونے کے علاوہ معدن اجتماع اخلاط مختلفہ کا بھی ہے۔ پس اب معدہ کا مورث غشی ہونا یا اسوجہ سے ہوگا کہ زیادہ
برودت اوسمین آجاے جسطرح بولیموس مین یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے خواہ حرارت اور سخونت معدہ مین زیادہ ہو جاے یا
درد زیادہ اوسمین پیدا ہو خواہ یہ بات ہو کہ معدہ مین کوئی مادہ غلیظ ردی بارد ہو خواہ لذاع اور حریف یعنے تیز فراہم ہو جاے
یا قروح اور بثور فم معدہ مین پیدا ہون۔ اور اعضاے بدنی سبب غشی کے کیونکر ہو سکتے ہین اونکا سبب غشی ہونا کبھی تو اسوجہ
سے ہوتا ہے کہ کسی قسم کا درد اون اعضا مین پیدا ہو کر بطرف قلب کے منتقل ہوتا ہے یا کوئی بخار سمی اون اعضا سے

اوٹھکر قلب مین پہونچتا ہی جیسے کہ یہ امر اختناق رحم مین پیدا ہوتا ہی یا کوئی استفراغ ایسا ان اعضا مین پیدا ہوتا ہی جس سے تحلیل روح کی ہوجای جسطرح کہ ضعف شدید فم معدہ مین پیدا ہو۔ یا سدہ ایسے پڑجائین جو تنگی اون مجاری اور راہونمین پیدا کرے جو گرداگرد قلب کے ہین یا مزاجہائے فاسدا ور ردی اور قوی اون اعضا پر غالب ہون جیسے کہ حمیات محرقہ و بائیہ اور یہ غشی شرکت سے جملہ اعضا کے پیدا ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ غشی جو مستحکم ہوجاے اوسکا علاج نہین ہی خصوصًا جسوقت کہ چہرہ پر سبزی آجاے اور گردن ڈھل جاے اسقدر کہ سیدھی نہوسکے اور جب سیدھی کیجاے پھر ڈھلجایا کرے پس جس شخص کی غشی اس درجہ کو پہونچے جب اوسکا سر اونچا کرینگے مرجائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کی فصد بنظر قاعدے کے واجب ہوکر کھولی جاے اور اوسپر غشی طاری ہو اور یہ غشی بسبب کثرت برآمد ہونے خون کے نہو اور نہ بسبب عادت اور خوگری اوس شخص کے یہ غشی پیدا ہوئی ہو جسکی فصد کھولی گئی ہے یعنے اوسکی عادت مین یہ امر نہو کہ فصد کرنے سے اوسپر غشی طاری ہوتی ہی تب معلوم کرنا چاہیے کہ اوسکے بدن مین کوئی مرض ہی یا اوسکے معدہ مین بذاتہ ضعف ہی خواہ کسی شے کا انصباب اوسکے معدہ پر ہوا ہی۔ شیخ محموم پر جسوقت اسکا مادہ معدہ کی طرف اوترتا ہے غشی پیدا کرتا ہی۔ جس شخص کو اول فصد مین غشی طاری ہو اگر خوگر اسکا نہو تو یہ غشی امر ناگہانی تجویز کرنی چاہیے اور بیشتر چونکہ فصد سے بتریہ شدید پیدا ہوتی لہذا مورث غشی کی ہوتی ہی علامات جو اسباب غشی پر دلیل ہین خواہ اون اوجاع پر جن سے غشی پیدا ہوتی ہی وہ علامات مناسب اور مشابہ ہین اونھین علامات کے جو خفقان کے باب مین مذکور ہوچکے اسلیے کہ وہی علامات اگر اگر ضعیف ہون خفقان پر دلیل ہون گے اور اگر اونمین شدت ہوئی غشی پر دلالت کرین گے اور اگر اس سے زیادہ شدت ہو مرگ مفاجات پر دلیل ہونگے۔ نبض بہت بڑی دلیل ہی غشی پر اگر نبض مین انضغاط پیدا ہو اور قوت بحال خود برقرار ہو کسی ایسے مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوگی جسنے یہ ضغطہ اور تنگی مجاری کی پیدا کی ہی۔ اور اگر نبض مین اختلاف شدید ہو اور فترات زیادہ واقع ہوتے ہون اور صغر نبض مین زیادہ ہو انحلال قوت پر دلیل ہوگی۔ اور جملہ حالات اور کیفیات نبض دیگر احوال پر اونکو تو اچھی طرح ہم بیان کرچکے ہین خلاصہ یہ ہی کہ اگر غشی دفعۃً واقع نہو بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہو اوسکی صورت یہ ہوتی ہی کہ پہلے نبض صغیر ہوجاتی ہی بعد ازان خون اندر کی طرف غائب اور پوشیدہ ہونے لگتا ہی اور اسی سبب سے رنگ بدن کا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر ہونے لگتا ہی اور پلکین بھاری اسقدر ہوتی ہین کہ اونکا جھپکنا اور از خود اوٹھنا دشوار بلکہ مفقود ہوجاتا ہی آنکھونمین ضعف حرکت پتلی وغیرہ کا پیدا ہوتا ہی اور رنگ آنکھونکا بھی متغیر ہوجاتا ہی خیالات اور تنبیگے جو موجود نہین وہ آنکھون کے آگے نظر آتے معلوم ہوتے ہین۔ بردا طراف پیدا ہوتا ہی۔ بدنمین ایک تری سی جو ٹھنڈی ہو پیدا ہوجاتی ہی اکثر تو ان علامات کے بعد غشی پیدا ہوتی ہی اور بیشتر تمام بدن سرد ہوجاتا ہی جب یہ علامات بعد فصد کے خواہ بعد اسہال یا بعد مزاولت کسی ایسی ریاضت وغیرہ کی پیدا ہون جس سے کبھی نہ کسی قدر ایذا ضرور پہونچتی ہی لازم ہی کہ پھر فصد اور اسہال وغیرہ سے باز رہین اور سبب وقوع ان اعراض کا ازالہ کرین کہ اگر پھر فصد وغیرہ کرین گے غشی پیدا ہوگی۔ اگر غشی پیدا ہونے کا کوئی سبب خارجی بظاہر بالفعل یا سابق سے معلوم نہو اور اوس غشی کے ہمراہ خفقان متواتر بھی ہو اور فم معدہ مین کوئی سبب مورث اس غشی وغیرہ کا نہو اور مکرر ایسی ہی غشی پیدا ہوا کرے تو یہ غشی قلبی ہی اور مستحکم ہی۔ جو غشی ہمراہ غثیان اور کرب کے ہوتی ہی وہ کبھی بسبب معدہ کے پیدا و حادث ہوتی ہی۔ اگر غشی پے در پے حادث ہو اور شدت سے ہوا کرے اور کوئی سبب ظاہری مورث اوسکا معلوم نہو بلکہ وہ غشی قلبی ہو ایسا مریض دفعۃً

مرجاتا ہی اور مرگ مفاجات مین مبتلا ہوتا ہی علاج قوی غشی اور جو غشی کہ سوء مزاج مستحکم سے حادث ہو وہ لاعلاج ہی اور جو ایسی نہو بلکہ خفیف اور سبک تر ہو یا آنکہ تابع ایسے اسباب کی ہو جو قلب سے خارج اور بے تعلق ہین اوسکا علاج ہو سکتا ہی اور کیا جاتا ہی صاحب غشی کبھی عین حالت غشی مین اور کبھی ایسی حالت مین ہوتا ہی جو درمیان غشی اور افاقہ کے ہی - اور کبھی ایسے نوبہ اور دورہ مین ہوتا ہے جو غشی سے کمتر اور خفیف ہی - اگر مریض حالت غشی مین ہو تو ہمیشہ ہمکو یہ امر ممکن نہین ہی کہ قطع سبب کی طرف مشغول ہون بلکہ اوسوقت واجب ہوتا ہی کہ جو عرض بالفعل عارض ہو رہا ہی اوسکا مقابلہ پورا پورا بذریعہ علاج کے کرین - اور بیشتر ہمکو وہ حاجتین مختلف اور متضاد بسبب پیدا ہونے دو مختلف اسباب کے لاحق ہوتے ہین اسطرح کہ اعضائے مریض مین نقصان مادہ اور استفراغ اخلاط وغیرہ کی حاجت ہوتی ہی اور ارواح مین زیادتی غذا کرنے کی احتیاج ہوتی ہی اور انتعاش یعنے ارواح کے بیدار کرنے کی اس سبب سی کہ ارواح مین تحلل پیدا ہوا ہی - اکثر جو غشی پیدا ہوتی ہی اوسکی تدبیر یہی ہی کہ ایسے امور کی طرف اشتغال کرین جو روحکو غذا دے یعنی روائح عطریہ کا استعمال کرین سوائے اوس غشی کے جو اختناق رحم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور خود اختناق رحم مین بھی یہ تدبیر کرنی چاہیے لیکن واجب ہی کہ اونکی ناک کے پاس بدبو کی چیزین لیجائین خصوصا ایسی بدبو اشیا جو فم معدہ کے مناسب ہون - خیار یعنی کھیرا سونگھانا انکو غشی کے بارہ مین خاصیت عجیب ہی اور مجرب بھی ہی خصوصا جو غشی کہ حارہ صفراوی ہو اسی طرح خس کا سونگھانا اوسکے بعد علاج اسکا پلانے کی ادویہ سے جو بقوت انتعاش روح کا کرتے ہین کیا جائیگا خواہ جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے وہ ادویہ مستعمل ہونگے - اگر بحالت غشی خلاء معدہ یا گرسنگی ہو جائز نہین ہی کہ تنہا شراب اونکو دیجائے بلکہ مقدار کثیر ماء اللحم کی خواہ پانی کی ملا کر دینی چاہیے ورنہ تنہا شراب پلانے سے اکثر اختلاط یا تشنج پیدا ہوتا ہی - اکثر اقسام مین غشی کے ایسی تدبیر ضرور کرنی پڑتی ہی جس سے بدن کے مسامات کی تکثیف پیدا ہو اور جب مسامات خارجی بند ہونگے ضرور ہی کہ احتقان روح کا باطن مین ہو کر کثرت روح کی پیدا کریگا اور غشی مین افاقہ ہو جائیگا - ہان اگر اسہال قوی خواہ برد شدید کے سبب سے غشی پیدا ہوئی ہی اوسوقت تکثیف مسامات کی تدبیر جائز نہین - پھر اگر اوسوقت کوئی سبب برودت ظاہری سے مانع تکثیف مسامات نہو ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیے اور ہوا سے سرد پنکھے وغیرہ سے دینی اور جرعہ جرعہ سرد پانی پلانا اور خصوصا گلاب سرد کیا ہوا پلانا اور کپڑے جو ایسے ہی بافت کے ہون جن سے تبرید پیدا ہوتی ہی پہنانے اور روائح باردہ کا سونگھانا چاہیے کہ اکثر اسی تدبیر سے غشی دور ہو جاتی ہی اور افاقہ پیدا ہوتا ہے - پھر اگر غشی اس سے زیادہ قوی ہو اور بعد کسی امر محلل حار قوی کے نہ واقع ہوئی ہو مثل استفراغات اور غموم وغیرہ کے اوسوقت مشک کا اوسکی ناک مین پہونچانا واجب ہی اور غالیہ کا سونگھانا اور ند کی دھونی دینی اور دواء المسک کو جرعہ جرعہ پلانا چاہیے بشرطیکہ پلانے کا امکان ہو - اگر سبب غشی کا حرارت ہو عطر بارد جیسے خس اور کیوڑہ اور مٹی وغیرہ کا عطر سونگھانا چاہیے اور سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تھوڑی سی مشک پلانے مین کچھ مضائقہ نہین ہی اوس دوا کے ہمراہ جو زیادہ بارد مستعمل ہو کہ اسکے ملانے سے اعانت دوسرے قسم کی پیدا ہوگی مثلا اگر کافور اور صندل خواہ اور ادویہ جو تبرید مین انسے بھی قوی ہین جب مستعمل ہون اونمین تھوڑی سی مشک ملانے سے یہ بات پیدا ہوگی کہ ٹھنڈی دوا تو مقابلہ مزاج حار موذی کا جو سبب مرض غشی ہی کرے گی اور مشک سے تقویت حار غریزی کی ہوگی - سرد پانی گھونٹ گھونٹ انکو پلایا جاوے اور اگر حالت ایسی ہو کہ تحمل کا گمان ہو یا نہین کوئی شراب جو سرد اور رقیق اور لطیف ہو بھی پلائی جاوے یہ تدبیر نہایت عمدہ ہی - اور ان جملہ تدابیر کے ہمراہ فم معدہ کی مالش

متواتر کرنی چاہیے اور خوابگاہ یا بستر مریض کا ہوا سے سرد مین تجویز کیا جاوے۔ اسی طرح جملہ اقسام کے مرضائے غشی کی خوابگاہ ہوائے سرد مین
تجویز کرنی چاہیے بشرطیکہ سبب غشی کوئی شی بارد نہو خصوصًا مافوق کو جو غشی عارض ہو اوسکی تبرید ہوا پر ضروری ہی۔ اطراف اور اعضائے
رئیسہ کے سرو نکی تبلیل گلاب اور عصارات باردہ سے ہمیشہ کرنی چاہیے اور کوئی شربت تبرید پیدا کرنیوالا مثلاً شربت انار خواہ آلو بخارہ
کا پلانا بھی ضروری ہی۔ اگر غشی کے ہمراہ ہچکی اور متلی بھی ہو اوسوقت حرارت غریزی کو بیدار کرنا واجب اور قی کرنے پر اعانت طبیعت
کی حلق مین پر ڈال کر ہلانے سے اور دیگر طرف سے قی کو ہیجان مین لانے سے کرنی لازم ہی اور روح کی تحریک بطرف خارج کے کرنی چاہیے
۔ اور ہر وقت مریض کو ہلانا اور تازہ دودہ اوس پر دہانہ ضرور ہی اور کھینچنا اور جلانا اس زور سے اوسکے کانون کے پاس چاہیے
کہ مافوق اوسکا منصور نہو اور چھینک پیدا کرنی اگرچہ نکچھکنی سونگھانے سے بھی چھینک آجاوے وہ بھی کرنا چاہیے پھر اگر یہ تدبیرین
مفید نہون اور چھینک پیدا نہو مریض کو مردہ سمجھنا چاہیے۔ واجب ہی خصوصًا اوس غشی مین جو لسبب استفراغ مفرط کے پیدا
ہوئی ہو کہ خوشبو ایسے اطعمہ کی اونکے دماغ تک پہونچائی جاوے جن سے بالطبع رغبت ہو مگر جو لوگ کہ غشی کے ہمراہ غثیان اور متلی مین
گرفتار ہین اونکو ایسی خوشبو سونگھانی ممنوع ہی۔ اسی طرح وہ لوگ جنپر غشی لسبب فم معدہ مین کسی خلط کی موجودگی سے طاری ہوئی ہی
اونکو بھی ایسے اطعمہ کی خوشبو سونگھانی نچاہیے۔ شراب کا پلانا اور جرعہ جرعہ کر کے اوتارنا بھی ضروری ہی اگر برودت اطراف وغیرہ طاری ہو
گرم کر کے ورنہ سرد کر کے ان حالتونمین بحسب حال مریض کے جسطرح مناسب ہو اور وہ شراب ایسی ہو کہ بہت اچھی طرح نفوذ کی قوت
اوسمین ہو اور قوام اوسکا رقیق ہو ذائقہ نہایت پاکیزہ اور خوشگوار اور کسی قدر قوت قابضہ بھی اوسمین درکار ہی اگرچہ یہ قوت
حالت تازگی مین اوس شراب کے قوی ہو اور اب بھی کسی قدر اوسمین باقی ہونی ضرور ہی اس قوت کے ہونے سے فائدہ یہ ہی کہ روح کو
جمع بھی کرے گی اور تقویت بھی دیوے گی۔ تلخی اس شراب مین زیادہ نہونی چاہیے کہ طبیعت اوس سے کراہت کرے اور نہ اوسمین غلاظت
قوام کی ہو کہ اچھی طرح جلد نفوذ نکر سکے۔ رنگ اس شراب کا زرد ہونا چاہیے لیکن اگر غشی لسبب استفراغ کی خصوصًا وہ استفراغ
جو مسامات کی طرف سے مثل پسینہ وغیرہ کے ہوتا ہی اوس سے پیدا ہوئی ہو خواہ اور قسم سے استفراغ کی اوسوقت پسندیدہ یہ امر ہی
کہ شراب سیاہ رنگ اور غلیظ کا استعمال کیا جاوے کہ اوس سے غذئیت زیادہ حاصل ہوگی اور اخلاط کی افزونی ہو کر ضد مقابل
اوس تحلل کے ہوگی جو ہو چکا اور روح کے قوام اور ثبات کو لسبب غلاظت قوام کے واپس کرے گی۔ لیکن جس شخص کی ارواح
کی تحلیل اسقدر نہوئی ہو اوسکے واسطے وہی شراب موافق ہی جو بسرعت نفوذ کرے۔ طبیب کو ممکن ہی کہ تجربہ سے دریافت کرلے کہ
کہ اس مریض کو کونسی قسم شراب کی مفید ہی۔ تجربہ اسطرح سے کرنا چاہیے کہ تھوڑی سی شراب مریض کو دیکر ملاحظہ کرین اگر نفوذ اوس کا
بسرعت ہوتا ہی اور تسخین اوسکی وقت نفوذ کے بخوبی موجود رہتی ہی اور حسن قوام رطب بھی موجود ہی پس اسی درجہ اور اسی طرح کی شراب
اوسوقت مناسب ہی۔ کبھی ہم تھوڑی سی مشک قریب دو حبہ کے شریک کر دیتے ہین یا دواء المسک کی مقدار شربت خواہ نصف یا
ثلث مقدار شربت کو شراب مین اضافہ کرتے ہین اور یہ طریقہ غشی شدید مین جاری کیا جاتا ہی اسی طرح اقراص مشک جو قرابادین مین
مذکور ہین۔ موافق ترین شراب ایسی غشی مین جو حرارت سے نہو وہی ہی جو سخونت پیدا کرے پھر جسوقت قوت کی تدبیر روٹی وغیرہ سے
کیجاوے اوسوقت حرارت غریزی کا انتعاش اسی شراب سے بسا بعید معلوم ہوتا ہی شراب میبہ جو قرابادین مین مذکور ہی وہ بھی ایسے
مریضونکو زیادہ نافع ہوتی ہی۔ زیادہ تر محتاج شراب مسخن کا وہ مریض ہی جسکو افاقہ غشی سے دیر مین ہوتا ہو پس ان لوگون کو

شراب بارد ہرگز نہ دینی چاہیے اسی طرح جس شخص کا بدن غشی مین سرد ہو جاسے اور یہی لوگ محتاج دلک اور تمریخ کی بھی ہین کہ انکے اطراف اور معدہ کی
تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے کرنی چاہیے - اگر غشی بسبب کسی مادہ کے پیدا ہوئی ہو اور ان مواد کو کم کرنا ممکن بھی ہو کہ باسانی قی کرنے
سے خواہ حقنہ اور فصد کے ذریعہ سے کمی مواد کی ہو سکتی ہو کرنی چاہیے - اور اگر غشی بسبب استفراغ جہات کے مثلاً وہ استفراغ جو رعاف
اور ادرار وغیرہ کا ہی اوس سے غشی پیدا ہو لازم ہی کہ پہلے اطراف کو گرم کرین اور پھر مالش کر کے تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے
کرین اور اکثر حاجت باستواری اطراف کی بندش کرنے کی ہوتی ہی - اور ہر ایک قسم کے استفراغ مین اوسی تدبیر کرنے پر جرات کرنی چاہیے
جو ابواب مین اونھین استفراغات کے مذکور ہی - اور انتعاش قوت کی تدبیر وہی کرنی چاہیے جو بار ہا مذکور ہو چکی - اگر افراط حیض سے
غشی پیدا ہوا ایسے مریض کو لازم ہی کہ سک المسک کو کسی شراب مین ملا کر استعمال کرے کہ حبس کرے اور عصارہ سفرجل کسی ماء اللحم قوی مین
شراب ملا کر کندر کا چبانا اور گل نیشاپوری کا جو کافور کے ہمراہ تربیت پا چکی ہو - اور اگر غشی بسبب استفراغ جہات خارجہ کے جیسے پسینہ
اور صدید اور قیح وغیرہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکی ضد عمل مین لانی چاہیے اور اطراف کی تبرید کرنی چاہیے اور جلد بدن پر آس اور طین قیمولیا
اور انار کے چھلکے اور دیگر قوابض پیسکر چھڑکنی چاہیین اور بطرف خارج کے تحریک مواد کی ہرگز نکرنی چاہیے - ایسے ذرور کا استعمال
اوس غشی استفراغی مین چاہیے جو داخلی ہو اور اوپر مذکور ہو چکی ہی بلکہ ایسی غشی مین تقویت قوی کی کرنی چاہیے اور ہر ایک غشی
استفراغی مین تدبیر قوت کی ضرور ہی خصوصاً خوشبو غذاہاے مذکورہ بالا کی نزدیک سے دماغ مریض کو پہونچانی ضرور ہی - اگر غشی
کسی درد کے سبب سے پیدا ہو مخدرات سے اوس درد مین تخدیر پیدا کرنی چاہیے - اگر قطع سبب اس درد کا نہو سکے جسطرح قولنج کا علاج
فلونیا اور افیون وغیرہ کا استعمال بغرض تخدیر کے کیا جاتا ہی - اور اگر غشی بسبب استعمال سموم کے پیدا ہوئی ہو فادزہرہاے
مجربہ جو ہر ایک زہر کے واسطے جدا جدا تجربہ مین آ چکے ہین اونکے جرعہ جرعہ کر کے پلانا چاہیے اور دواء المسک اور دیگر ادویہ مذکورہ
جو کتاب سموم مین مذکور ہین اونکا استعمال کرنا لازم ہی - اگر مریض غشی بحالت فترت اور آرام مین ہو اور تھوڑا سا افاقہ ہو گیا ہو
اوسکی تدبیر بھی بامثل تدبیر اقسام مذکورہ بالا کے ہونی چاہیے اور کسی قدر زیادتی بھی ایسے شخص کی تدبیر مین درکار ہی ایسی زیادتی
جسکی قدرت ایسی حالت مین ہو - مثال تدبیر مشترک کی جو دونون کے واسطے مفید ہو یہ ہی کہ مثلاً ادویہ نافعہ دونونکو جرعہ جرعہ بحسب
حال کے پلانا اونھین ادویہ مین سے جو مذکور ہوئی ہین اور باب خفقان مین اونکی شناخت ہو چکی اور اس تدبیر مین جلدی کرنی چاہیے علاوہ
تدبیر مشترک کے - اوس سے زیادہ تدبیر کی مثال یہ ہی کہ مثلاً اگر فم معدہ مین بروقت غشی کے امتلا معلوم ہو کوشش کرنی چاہیے کہ مریض کو
قی آ جاسے کہ فوراً شفا پیدا ہو گی - اسی طرح اگر امتلا ہو اوسے گرسنہ رکھنا اور ایسی ریاضت کرانی چاہیے جسکا تحمل ہو سکے مثلاً گہوارہ مین
ہلانا واجب ہو گا اور مالش جمیع اعضا کی حتی کہ معدہ اور مثانہ کی بھی ضرور ہی اور غذا کا تحمل اور مریض سے نکرانا چاہیے بجز اون
شربتون کے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ اونکا پلانا حالت غشی مین جائز ہی اور ضرور ہی - اکثر اطبا جہان قصد غذا دینے ان مرضا کا باین
خیال کرتے ہین کہ غذا دینے سے اصلاح حال مریض کی اور انتعاش قوت ہو گا اور نتیجہ خراب یہ پیدا ہوتا ہی کہ حرارت غریزی اونکی
متوجہ ہضم غذا پر ہو کر اندر مختنق ہو جاتی ہی پس ہلاکت مریض کی واقع ہوتی ہی - ایسے مریضونکو بجاے غذا کے اگر سکنجبین سادہ
دیجاے خصوصاً وہ سکنجبین جسمین کوئی دواے ملطف مثل زوفا وغیرہ کے مطبوخ ہو زیادہ نفع کرتی ہی - اگر غشی بسبب سدہاے
اعضاے نفس کے حادث ہو یا اون اعضا کے سدون سے جو قریب اعضاے نفس کے ہین تفتیح سدہ کی غرض سے اوسوقت

سکنجبین سادہ جرعہ جرعہ پلانی چاہیے اور دونوں پنڈلیاں اور بازوؤں کی مالش کرنی لازم ہے اور ایسے مریضوں کے ادرار بول میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور شراب جو نہایت رقیق ہو انہیں پلانی چاہیے اگر حرارت بھی موجود ہو اور اگر استفراغ شدید مورث غشی ہو اور ضعف بھی ہو ماء اللحم معطر پلانا چاہیے اور روٹی شراب ریحانی میں بھگو کر جسمیں گلاب بھی پڑا ہو اونکو چوسنے کی اجازت ہی - اور اکثر اوقات اگر دوغ کو برف وغیرہ سے ٹھنڈا کرکے دیں بھی نفع ہوتا ہے اگر ہمراہ استفراغ کے کسی قسم کی حرارت بھی ہو اسی طرح اب انگور خام بھی مفید ہے اور افضل یہ ہے کہ رب حماض اترج ہیں اوسکا چھلکہ بھی داخل کرکے پیتے ہو سب اترج ملا کر استعمال کریں خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو ہمراہ غشی کے کرب اور التہاب ہو یا جس شخص کو غشی تعریق شدید سے عارض ہوئی ہے اوسکو جو دوا یا غذا دیجائے سرد بالفعل دیجائے اگرچہ تاثیر اوس شئی کی کسی قدر گرم بھی ہو - ماء اللحم جو اچھی طرح پختہ کیا جاوے اور اوسمیں دہ چند شراب ریحانی اور کسی قدر زردی بیضہ اور کسی قدر عصارہ سیب میخوش یا سیب شیریں یا ترش جسطرح مناسب بحال مریض ہو دینا بھی نافع ہوتا ہے پھر اگر رائے طبیب کی اسکی مقتضی ہو کہ تسخین پیدا کرنی مضر ہے اور شراب پلانے پر جسارت اسی وجہ سے نہو سکے اوسوقت یہی کہ سرد کرکے میدہ کی روٹی اوسمیں بھگو کر دینی چاہیے اور ادرا اقسام مخصوص جو ربوب فواکہہ سے طیار ہوتے ہوں اونکا بھی استعمال کرنا جائز ہے - اگر صاحب غشی کسی قسم کی سردی عین حالت غشی میں خواہ بعد غشی کے یا ہر وقت پلاتے مبردات کے اپنے بدن میں پاتا ہو خصوصاً اگر وہ سردی احشاے اندرونی میں محسوس ہو اوسکو معجون فلافلی کھلانی چاہیے اور خود فلافل اور افسنتین کا استعمال بھی جائز ہے - اور کبھی ہمراہ شراب کے یہ ادویہ مذکورہ بالا دیجاتی ہیں - اگر طریقہ علاج محتاج تنقیہ کا کرے اور غشی سے افاقہ پیدا ہو جاوے تقویت معدہ کی واجب ہے اور ابتدا میں استعمال شربت افسنتین کا کرنا چاہیے جو شہد سے طیار ہوا ہو اور ضمادات مقوی معدہ جو مذکور ہوئے ہیں لگانے چاہییں اور بعد تنقیہ کے شراب ریحانی پلانی اور غذاہاے محمودہ کھلانی چاہییں - جو غشی ابتدائے حمیات میں اور بسبب اورام کے پیدا ہو اوسکا علاج باب حمیات میں ہم بیان کرینگے جسجگہ اعراض حمیات کا ذکر ہوگا - اور مختصر یہ ہے کہ اونکے اطراف کی مالش کرنی چاہیے اور اطراف کو گرم کرنا اور خوب استواری سے اونکو باندھنا درکار ہے تاکہ مادہ اور قوت اندر کیطرف نہ چلی جاوے اور کھانے پینے سے وہ لوگ قطعاً باز رکھے جائیں اور سونے نہ پائیں ہاں اگر ابتدائے حمیات میں غشی بسبب ضعف کے عارض ہوئی ہو اوسوقت یہ تدبیر کہ ضعف پیدا کرتی ہے نہ کیجائیگی - جو شخص اون بیماروں سے جو ابتدائے حمیات میں مبتلائ غشی ہوتے ہیں محتاج غذا کا ہو واجب ہے کہ تپ کے نوبہ سے دو گھنٹہ پہلے اوسکو غذا کھلا دیجاوے خواہ تین گھنٹہ اور غذا جو کے ستو سرد کرکے یا روٹی کسی شوربے کے ہمراہ اور خوشبو سونگھائی جاوے - اور اگر طبیعت بستہ ہو اوسوقت نوبت سے پہلے ایسی غذا دینی چاہیے جو ملین طبع ہو جیسے یخنی وغیرہ اور شربت سیب ہمراہ سکنجبین کہ ایسی غشی میں بوجہ تفتیح کے نافع ہے - اگر حاجت غذاے مطلق کی ہو ماء اللحم اور زردی بیضہ اور احسا وغیرہ ہمراہ لباب خبز اور ماء اللحم کے دینا چاہیے اور بیشتر ایسی غشی میں کسی شربت پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے - جو غشی عوارض نفسانیہ کی وجہ سے واقع ہو اوسکا تدارک خوشبوہاے پاکیزہ سے کرنا چاہیے اور ناک کو بند کرنا اور تنقیہ اور ملک اطراف اور معدہ کا کرنا چاہیے اور غذا دینی ماء اللحم سے کہ اوسمیں روٹی تیلی پڑی ہو اور شراب سرد کرکے خواہ گرم جیسا موقع ہو مثلاً اگر غشی پڑ رہی قے کرنے سے مرہ صفرا کی پیدا ہوئی ہو واجب ہے کہ پانی ملا کر دیں - اسیطرح وہ غشی جو بسبب درد کے پیدا ہو - قولنج کی ابتدا سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اوسکا بیان باب قولنج میں ہم کرینگے - جو غشی بعد فصد کی

پیدا ہوا اگر تو ایسی غشی اونھین لوگونکو عارض ہوتی ہی جنکا معدہ چھوٹا اور رگین تنگ ہون اور معدہ ضعیف ہو یا ایسے ابدان جن پر مرہ صفرا غالب ہو یا وہ شخص جو فصد کا عادی نہو ایسے لوگون کی تدبیر قبل فصد کے یون کرنی چاہیے کہ تھوڑی سی مقدار رب سوب تالقبہ کی جو مقوی معدہ اور قلب ہو دیجاے اور جب ان پر غشی طاری ہو جاے وہی علاج جو مذکور ہو چکا ہی کرنا چاہیے اور شراب آب آمیختہ جو برف وغیرہ سے سرد کی گئی ہو اور مقوی معدہ ہو پلائی جاے اور علاوہ تقویت کے معدہ کی حفاظت بھی کرے خصوصًا کسی عصارہ کے ہمراہ مثل انار اور سیب اور بہی وغیرہ کے اب پھر از سر نو ہم پر واجب ہی کہ غشی کے علاج کو بہ تفصیل بیان کرین۔ کبھی غشی کے علاج مین چند چیزون کی رعایت ضروری ہو جاتی ہی قبض پیدا کرنا تاکہ استفراغات کو منع کرے اور جو اعضا مسترخی اور نرم ہین جیسے معدہ اور زیہ اور دماغ اور باوجود مسترخی ہونے کے تحلیل پر معین ہین اونکو تقویت کرنی بھی قبض کے ذریعہ سے واجب ہوتی ہی اور معدہ خواہ فم معدہ کی استواری کرنے تاکہ جو شئی بطور ترشح کے اوسپر گرتی ہی اوسے قبول نکرے اور قوت دوا کی ایسی نافذ اور سریع النفوذ ہونی کہ بہت جلد روح کو غذا دے جیسے شراب اور یہ دونون اوصاف یعنے قابض اور سریع النفوذ ہونا آپسمین ایک دونون کے فعل کو مانع ہین ایک کے ہمراہ دوسرا بے اثر ہو جائیگا لہذا واجب ہی کہ ان دونون کی حالت استعمال مین تفرقہ کیا جاے۔ دوا خواہ غذای قابض تو بر وقت افاقہ کے دیجاے یا بعد استعمال دواے نافذ کے اسکا استعمال کیا جاے کہ انتعاش قوت کی جلدی ہو اور جبوقت دواے نافذ اثر کر چکی ہو اور کسی قدر اوسکا اثر غشی مین ظاہر ہو چکا ہو اوسکی بعد قوابض کا استعمال کیا جاے۔ اور دواے نافذ اوسی وقت دیجاے کہ بہت جلد احتیاج انتعاش قوت کی ہو اور دواے قابض دواے نافذ سے پہلے کبھی نہ دینی چاہیے کہ اوسکی یعنے نافذ کی قوت کو بھی روک دیگی۔ کبھی حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہی جسمین قوت تغذیہ کی شراب سے قوی تر ہو خصوصًا جبوقت غشی بسبب گرسنگی یا تحلل کثیر کے پیدا ہوئی ہو۔ اگر شراب خالص بر وقت وارد ہونیکے ابدان پر ان بیمارون کو ایذا رسانی کرتی ہو اور بسبب بخیر کے اختلاط عقل اور تشنج پیدا کرے ایسے وقت انکے واسطے اوس ماء اللحم سے بہتر جو مذکور ہو چکا ہی کوئی شئی نہین ہی کہ اوسمین کوئی شربت اور عصارہ سیب ترش خواہ اور کوئی شئی جاذب بر ودت اور حرارت کے شریک ہو اور اگر کوئی مانع از قسم حرارت نہو بہتر یہ ہی کہ اوسمین قرنفل اور مشک بھی داخل کرین کہ معدہ اوسکو زیادہ قبول کریگا اور قوت معدہ کو بیداری اور تنبیہ اس سے زیادہ ہوگی اور قلب بھی اسکو زیادہ جذب کریگا۔ اکثر معدہ کی روٹی بھی اسمین بھگونیکی حاجت ہوتی ہی اگر مریض دیر سے بھوکا ہو اور غذا اوسنے نہ پائی ہو۔ دلک اطراف اور باستواری اطراف کی بندش اور اسی طرح قی کو برانگیختہ کرنا ہر ایک قسم مین غشی کی نافع ہی سواے اوس غشی کے جو زیادہ پسینہ بر آمد ہونے سے لاحق ہو خواہ اور کوئی ایسا استفراغ جسمین حرکت روح کیطرف خارج بدنکی ہوتی ہی ایسی غشی تسکین کی زیادہ تر محتاج ہی اور مناسب نہین ہی کہ ایسی غشی کے بیمار دنکی تحریک کیجاے یا قی کرائی جاے خواہ اونکے اطراف کی بندش کیجاے جن لوگونکو قی کرانی منظور ہی اونھین نیمگرم پانی ہمراہ روغن اور زیت کے خواہ شراب ملا ہوا قی کرنے پر معین ہوتا ہی اور معدہ اور احشا کو گرم کرنا قبل استعمال ادویہ مقیئہ کے اسی طرح اطراف کو گرم کرنا واجب ہوتا ہی کہ قی بآسانی پیدا ہو یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ اطراف کی مالش اور اونکو گرم کرنا اور مروخات طیبہ سے اطراف کو معطر کر دینا اسی طرح فم معدہ کی تعطیر مروخات طیبہ سے مثل روغن ناردین اور مسخنات جیسے خردل اور عاقرقرحا یہ تدبیرین زیادہ مفید اور موافق اوس شخص کے ہین جسکو غشی بسبب استفراغ خون یا استفراغ کسی اور خلط کے خواہ بسبب امتلا کے عارض ہوئی ہو بلکہ اکثر وہ لوگ جنکو غشی بسبب حرکت روح کے بطرف خارج

بدن کی نہ لاحق ہوا اونمین بھی یہ تدبیرات مفید ہین اور واجب ہی کہ بندش پٹی کی اونکی پنڈلیو نپر اور دیگر اعضا پر مگر رسہ کر رپے در پے ہو اگر اسطرح کہ بندش ہوئی اور پھر کھولدی گئی اور ایسی تدبیر جو مقابل جانب استفراغ کے ہو برابر چلی جاے - ان لوگون کی زیر بغل کی بندش اور سرد پانی کا چھڑکنا اور فم معدہ کا دلک بھی مفید ہوتا ہی - اسی طرح جو غشی استفراغ سی پیدا ہوا وسکو بھی نافع ہی - یا انکو نفع شراب آب آمیختہ سی ملتا ہی اگر کوئی مانع مثل ورم یا خلط نا نپختہ اور اخلاط اور درد سر وغیرہ سے نہو - اگر بسبب زیادہ تحلل روح کے حاجت زیادہ تقویت کی ہوا وسوقت بھی شراب پلانی ضرور ہی اور ورم وغیرہ کا اندیشہ کچھ نکرنا چاہیے - مگر یہ اجازت اوسی غشی مین ہی جو صعب اور سخت ہو - حمام موافق اوس شخص کو ہی جیسے غشی بسبب ذرب اور ہیضہ کے ہوئی ہو - اور اگر غشی بسبب نزف دم کے پیدا ہوا وسکو حمام مضر ہی اسلیے کہ حرارت حمام کی حدت خون مین پیدا ہو گی - اسی طرح اگر عرق کثیر کے برآمد ہونے سے غشی طاری ہو - ایضاً حمام اون لوگونکو بھی مفید ہی جنھین بعد افاقہ کے غشی سے کسی قسم کی سوزش اور تلہب فم معدہ مین محسوس ہو - لیکن اگر غشی بسبب ضعف فم معدہ کے پیدا ہوا وسوقت ضماد ہاے مقوی کا استعمال کرنا ضرور ہی جیسے وہ ضماد جو مصطگی اور بہی اور زعفران اور سوسن سے بنایا جاے - اسی طرح وہ ضماد جو اوس شراب سے طیار ہو جو مشک اور سوسن سے بنائی گئی ہی - علاوہ یہ ہی کہ اطراف کی مالش اور اونکو استواری باندھنے سی بھی نفع زائد ہوتا ہی - جو غشی بسبب بھوک کے طاری ہو بیشتر وزن ایکدرہم روٹی کھلانے سے نفع ہوتا ہی (مگر زیادہ غذا دفعۃً ندینی چاہیے) جو غشی بسبب یبس کے خواہ یبس اور احتقان طبیعت سے ہو اوس شخص سے پیش از نوبت چند لقمہ روٹی کے آب انار خواہ شربت سیب مین بھگو کر دینے سے پیش آنا چاہیے - اکثر امراض حادہ مین بسبب غشی کے کسی شربت پلانے کی ضرورت ہوتی ہی اور نہایت عمدہ وہی شربت ہی جو کثیف ہو جن لوگونپر غشی طاری ہوا کرتی ہی اونکو بیدار رہنے اور ترک کلام کی تکلیف دینی چاہیے سقوط قوت کا دفعۃً یہ کیفیت اکثر اوسی وقت پیدا ہوتی ہی کہ نہ کسی قسم کا درد ہو اور نہ اسہال اور نہ کوئی ورم عظیم اور نہ استفراغ عظیم ہو بس ایسے وقت اسکا حدوث بسبب اون اخلاط کے ہوتا ہی جو بھرے ہوے ہون اور کمتر یہ اخلاط دموی ہوتے ہین اسلیے کہ خون سی جب تک اور قسم کے اعراض پیدا نہ ہولین سقوط قوت کا پیدا ہونا دفعۃً خیال مین نہین آتا ہی - غالباً یہ کیفیت سقوط قوت کی اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہی با اینکہ وہ اخلاط مجاری نفس کو بند کر دیتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سقوط قوت کبھی حد غشی کو پہونچ جاتا ہی اور کبھی غشی سے کمتر درجہ پر ہوتا ہی اگر قوت کا بطلان فقط عصب اور عضل سے ہوا ہو کہ یہ دونون عصب اور عضل قوت سے خالی ہون اوسوقت اوس آدمی کا یہ حال ہوتا ہی کہ حرکت نہین کر سکتا ہی اور جسطرح کھڑا ہو اور جس پہلو پر لیٹا ہو اوس ہئیت سے جدا نہین ہوتا ہی مگر کوشش عظیم سے البتہ زوال ہئیت ہو جائیگا سبب اس قسم سقوط قوت کے بعض وہی امور ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ یہی اسباب مثلاً اخلاط مالیہ اگر شدید اور زیادہ ہون بالکل قوت کو ساقط کر کے غشی پیدا کر دین گے اور اگر شدید نہون فقط عصب اور عضل کی قوت ساقط ہو گی - اکثر سقوط قوت بسبب رقت اخلاط کے ہوتا ہی کہ جو ہر اخلاط رقیق اور قابل تحلل کا زیادہ ہو جاے خصوصاً حمیات مین - یہ لوگ اکثر انکے افعال قوتہاے باطنی کی صحیح ہوتے ہین - اگرچہ تحمل اون افعال کا جب بکثرت اور مکرر سقوط عارض ہو نہین سکتا ہی علاج ان لوگونکا علاج قریب

علاج غشی نے اگر سقوط قوت بوجہ امتلاے خون کے ہو فصد کرنی چاہیے اور اگر کسی اور خلط سے یہ مرض پیدا ہو یعنے اخلاط غلیظہ سے واجب ہی کہ جسوقت اس کیفیت سے افاقہ ہو استفراغ ایارجات سے کیا جاے اور بیشتر ایارج فیقرا مین تربد اور ملح ہندی اور غاریقون اور افتیمون ملا کر دینا کافی ہوتا ہی اور اکثر اعانت ان اجزا مسہلہ کے سقمونیا سے بھی کیجاتی ہی اسلیے کہ سقمونیا سے اور

دواؤن کی عمل مین مدد پہونچتی ہی۔ قی کرانی بعد اسہال کے پر ضرور ہی اور ہمیشہ تناول مقویات قلب کا جاری رہی اور اجزاے مشتہی کا استعمال بھی واجب ہی اور اطراف کی مالش کہ حرارت غریزیکا انتعاش ہوا کرے جسطرح باب غشی مین بیان ہو چکا پھر ان سب کی بعد ریاضت معتدلکا استعمال کیا جاے۔ غذا ایسی چاہیے جو لطیف ہو اور تلطیف اور تقطیع اخلاط پیدا کرے جیسے نخود آب ہمراہ رائی کے اور روغن زیتون اور روغن بادام۔ اور شراب کہنہ رقیق پلائی جاے۔ حمام بعد استفراغ کے کرایا جاے اور روغنہاے مذکورہ جو حرارت غریزی کو بیدار کردیتے ہین اور قوت تلطیف بھی اونمین ہی اونسے بدن کی مالش کیجاے۔ پھر حمام کے بعد خالص شراب اور شراب العسل اور شراب افسنتین وغیرہ جو مشابہ اسکے ہی پلائی جاے۔ جب کسی قدر مریض ہوشیار اور رو بصحت نظر آئے غذاے مقوی اور سریع الہضم ہی اوسکا تغذیہ کرنا چاہیے ایسی غذا کو ناظر کتاب ہذا خوب پہچانتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قوت مین زیادتی غذا اور شراب موافق طبیعت سے پیدا ہوتی ہی اور خوشبو اور آرام اور سرور اور حزن و ملال دور رہنا اور دل تنگ کرنے والی اشیاء کو اپنے سے الگ رکھنا اور جو چیزین محبوب اور پسندیدہ ہین اونھین روزانہ بطور جدید پیدا کرنا اور احباب یعنے یاران ہم صحبت کے جلسہ مین رہنا انھین امور سے قوت مین زیادتی ہوتی ہی تدبیر اوس شخص کی جسکے قلب مین علامات حدوث ورم کے پاے جائین اگر ورم پیدا ہو گیا پھر تو وہ قاتل ہی اور کچھ علاج اوسکا نہین ہو سکتا اور اگر قبل ورم کے خفقان عظیم اور التہاب شدید اور علامات مذکورہ ظاہر ہون تو مریض قریب بہ ہلاکت ہوگا۔ پھر اگر کوئی تدبیر اوسے نجات دے سکتی ہی سواے فصد باسلیق کے اور کوئی شئی نہین ہی کبھی اوسکے بچ جانیکی امید فصد سے کسی شریان کے جو اسافل بدن مین ہی کیجاتی ہی اور اوسکے سینہ کی تبرید برف اور کافور اور کشنیز تر و تازہ سے کرنی چاہیے اور ہمیشہ ایک گھونٹ برف کا پانی کافور ملا ہوا اوسے پلانا چاہیے

فن بارہوان پستان کے امراض اور احوال مین

اور یہ ایک ہی مقالہ مین ختم ہی تشریح پستان کی پستان وہ عضو ہی جسکی خلقت واسطے بنانے دودھ کے ہوئی ہی جس سے مولود کو غذا ملتی ہی شروع ولادت سے اوسوقت تک کہ اوسی مولود کے اعضا مستحکم ہو جائین اور قوت مین اوسکی نمو اور ظہور پیدا ہو اور ہضم کرنیکی غذاے قوی اور کثیف کی قابلیت اوسکو ہو جاے۔ پستان کا جسم رگہاے ساکن اور رگہاے متحرک سے مرکب ہی اور عصب سے اور ان چیزون کے درمیانی مقامات لحم غددی سے پر کی گئی ہین جسمین حس نہین ہی اور رنگ اوس گوشت کا سپید ہی اور اسی کی سپیدی سے جسوقت خون کو مشابہت پیدا ہوتی ہی غذاے سپید پیدا ہوتی ہی اور جو کچھ اس غذاے سپید سے بچ رہتا ہی وہی دودھ کہلاتا ہی۔ پستان کی کیفیت اور نسبت بطرف اوس دودھ کے جو خون حیض سے پیدا ہوتا ہی ایسی ہی جیسے نسبت جگر کو اوس خون سے ہی جو کیلوس سے پیدا ہوتا ہی اور یہ نسبت اور مناسبت اس امر مین ہی کہ ہر ایک پستان اور جگر اون رطوبات کو جو انمین پہونچتی ہین اپنی ہمرنگ اور اپنی ہم طبیعت کر دیتا ہی پس جگر تو کیلوس سپید رنگ کو خون سرخ بنا دیتا ہی اور پستان خون سرخ کو سفید دودھ بنا ڈالتی ہی۔ عروق اور شرائین جو پستان مین پراگندہ اور منتشر ہین اونسے شعبہا اجزاے لیفیہ کے لیفے باریک مثل پوست خرملکے پیدا ہوتی ہین اور اون اجزا کے واسطے اوسی پستان مین پیچیدگیان اور استدارات یعنے گول گول گرہین وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہین۔ مشارکت پستان کی رحم سے اون رگون سے ہی جو درمیان رحم اور پستان کے بطور جال کے یافتہ ہوئی ہین اور اسکی تشریح رگون کی باب

تشریح فن کلیات مین معلوم ہوچکی دودہ زیادہ کرنے کی تدبیر دودہ مین کثرت خون جیسے کثیر کے پیدا ہونیسے ہوتی ہی اور جسوقت
دودہ مین کمی ہوگی بسبب اوسکا قلب خون کے بعض اسباب ہون گے یا اینکہ خون کی عمدگی مین فرق آجاے خونمین کمی یا بسبب کمی مادہ
کے ہوگی یا بسبب کسی مزاج ناملائم کے وہ کمی جو بسبب مادہ کے ہو اسطرح پر ہوگی کہ غذا قلیل کا استعمال ہو یا اینکہ وہ غذا اگرچہ کثیر ہو مگر تولد
خون کے مخالف ہی مثلاً بارد یابس غذا ہو اور برودت اور یبوست اوسکی زیادہ ہے - یا کمی خون کی اسوجہ سے ہوگی کہ اگرچہ بمقدار کثیر
پیدا ہوئی مگر بسبب نزف دم کے خواہ کسی ورم کے خواہ کسی اور وجہ سے وہ خون دوسری طرف چلا گیا اور جن اعضا کی غذا اوس سے
ہوتی ہی اونمین کمی رہے - وہ سبب جس سے خون کی جودت اور عمدگی جاتی رہے اور جو شی خون سی پیدا ہو وہ فاسد اور خراب ہو اور صلاحیت
اوسکی نرکھے کہ اوس خون سے دودہ پیدا ہو سکے اسلیے کہ دودہ فقط خون صالح سے پیدا ہوتا ہی - بہرحال ایسے خون فاسد کی پیدایش غلبہ سے
ایک خلط کے اخلاط سہ گانہ یعنے صفرا اور سودا اور بلغم کے ہوتی ہی - صفرا کی زیادتی دودہ کے زرد رنگ اور قلت قوام سے معلوم ہوتی ہی
اور حدت دودہ کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہی - اور بلغم کی زیادتی دودہ کے زیادہ سپید ہونے اور اوسمین مائیت زیادہ ہونے سے اور
ترشی کی طرف مائل ہونے سے دودہ کی بو اور ذائقہ سے دریافت کرنی چاہیے - سودا کا غلبہ دودہ کے زیادہ گاڑھے ہونے سے اور مقدار
مین کم ہونے سے اور کثرت قوت سے اوسکے برآمد ہونے مین معلوم ہوتا ہی - یہ بھی کچھ بعید نہین ہی کہ خون بسبب کثرت اپنی کے
فعل طبیعت کے اثر قبول کرنے سے باز رہے اور منفعل نہو اور طبیعت اس خون کے دودہ بنانے سے بسبب ضغطہ اور تنگی پیدا کرنے کے
جو کثرت مقدار کو لازم ہی عاجز ہوجاے اور یہ قسم بھی دودہ کی جو کثرت مقدار خون سے عارض ہوتی ہی مخفی نہین رہ سکتی ہی - مزاج
کی وجہ سے جو کمی دودہ مین ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ مثلاً مزاج بدن کا عموماً خواہ مزاج پستان کا خصوصاً ایسا ہو کہ رطوبت کو خشک
کردیتا ہو اور کثافت یعنے غلاظت قوام مین پیدا کرتا ہو پس اب رطوبات غذائی سے خون صالح کی پیدایش ہی نہوتی ہو کہ مائیت کا فنا
ہوجاتا ہی اور جو اعتدال اس رطوبت کو قوام وغیرہ مین لائق خون صالح کے درکار ہی وہ باقی نہین رہتا یا حرارت وغیرہ کی زیادتی سے
اعتدال اس رطوبت کا جاتا رہتا ہی - کبھی خون اور منی کی خشکی اسقدر زیادہ بڑہ جاتی ہی کہ مثل ڈورے کے ایک شئی بجاے دودہ
خواہ منی کے برآمد ہوتی ہی ایسی خشکی خون کثیر کو بھی غیر محمود کردیتی ہی اور نہ اوس خون مین صلاحیت باقی رکھتی ہی کہ اوس سے دودہ
کی پوری مقدار یا زیادہ پیدا ہو اور جسقدر پیدا ہوتا ہی وہ دودہ ناقص اور غیر محمود ہوتا ہی - جسوقت سبب کمی دودہ کا اسباب
مذکورۂ بالا سے معلوم ہوجاے پھر اوسکا قطع کرنا طبیب پر پوشیدہ نرہے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شئی سے منی کی افزایش
ہوتی ہی اکثر ابدان مین اوسی دوا یا غذا سے دودہ کی بھی کثرت ہوتی ہی جیسے دونون تودری اور تخم خشخاش اور پستان گاؤ خواہ بھیڑ کی
چھاتی وغیرہ اور جسطرح کوئی شئی منی مین خشکی اور کمی پیدا کرتی ہی اور اوسکی تولید کو منع کرتی ہی وہی شئی دودہ کو بھی کم کردیتی ہی
جیسے شہدانج - اگر دودہ مین کمی بسبب قلت غذا کے ہوئی ہو غذا بڑہانی اور زیادہ کرنی چاہیے اور ترفہ یعنے خوشحالی اور عمدگی
غذا کی تجویز کرنی چاہیے اور غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو حار رطب ہو اور جسکا کیموس محمود ہوتا ہو - اور اگر سبب کمی دودہ کا
فساد غذا ہو اوسکی اصلاح کرکے جنس مذکور یعنے حار رطب کی طرف لانا چاہیے - اور اگر سبب کمی دودہ کا کثرت ریاضت ہو ریاضت
مین کمی اور سکون اور آرام وہی مین زیادتی کرنی چاہیے - اور اگر سبب اسکا کمی خون کی ہو بسبب اسکے کہ خون کسی طرف سے
نکل رہا ہی مثل نکسیر اور بواسیر کے یا اینکہ خون کی ریم اور پیپ بنتی ہی خواہ ورم وغیرہ کی طرف مستحیل ہوتا ہی پس اگر اسافل

بدن سے خارج ہوتا ہو خونکا جذب اعالی بدن کی طرف کرنا چاہیے مثلاً پچھنے زیر پستان لگانے سے اور ہاتھونکو سخت بندش سے باندہ کر
اور اگر اعالی بدن کیطرف خون کا اخراج ہو رہا ہی جذب اوسکا اسافل بدنکی طرف کرنا چاہیے - اگر سبب کمی دودہ کا فساد مزاج ساذج
بلا مادہ ہو او سوقت غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو مقابل اس سوء مزاج کے ہو اور کیموس اوس غذا کا زیادہ ہو - اگر سبب اسکا کوئی
خلط فاسد ہو استفراغ اوس خلط کا لائق بحال خلط مذکور کرنا چاہیے اور جن عورات کا مزاج صفراوی ہو اونکی غذا مائل
برودت اور رطوبت پر تجویز کرنی چاہیے - ماء الشعیر ہمراہ جلاب کے بقدر ایک کاسہ بزرگ چوبین کے - ایضاً تخم خیار اور ککڑی
کے بیج اسی مقدار تناول کرنا انکو مفید ہی اور بھیجا حیوانات کا اور بکری کا دودہ اور گاے کا دودہ اور سمک رضراضی اور گوشت
گوسالہ اور چوزہ ہاے مرغ اور احسا جو کشک شعیر اور دودہ سے طیار ہون اور شوربا خبازی بستانی کا بھی انکو مفید ہے
بلغمی مزاج کی تدبیر غذا اور دواے مسخن سے کرنی چاہیے لیکن حرارت درجہ اول سے زیادہ نہو نہایت یہ کہ درجہ دوم کی ہو مگر ترطیب
اوسمین ہمراہ تسخین کے ہو اور کم سے کم یہ ہی کہ اوسمین تجفیف کم ہو - غذا ایسے اثر کی گاجر اور ترہ تیزک اور رازیانہ اور سویا اور کرفس تر
اور سر بیون ہی یعنی پرسیاوشان تازہ جو سوکھی نہو اسلیے کہ سوکھی ہوئی مجفف اور مسخن ہوتی ہی اور حسو جو چنے کے آٹے اور میتھی
اور رازیانہ سے بنایا گیا ہو - اگر دودہ مثل دھاگے اور سوت کے برآمد ہو بسبب غلظ اور بیس کے اوسکا علاج تطول سے
کرنا چاہیے جو ترطیب زائد پیدا کرے - اور اسی طرح منی کا علاج ہی جو ایسی ہی خشک برآمد ہو - سوداوی مزاج عورت کا علاج
فقط اسی مین منحصر ہی کہ ایسی غذا کھلائی جاے جسمین تسخین زائد ہو اور ترطیب اعلی درجہ کی اوس سے حاصل ہو مگر قسم سودا کی شناخت
کرکے بحسب اقسام علاج کرنا چاہیے - منجملہ اون ادویہ کے جنسے دودہ زیادہ پیدا ہوتا ہے یہ دوا ہی کہ نشا درخت خرما کا تیس درہم
برگ رازیانہ بیس درہم گندم ہریسہ کیے ہوے پچیس درہم نخود مقشر اور جو سپید خوب کوٹے ہوے ہر ایک اٹھارہ درہم انجیر
کلان دس عدد ان سب اجزا کو تیس رطل پانی مین خوب جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل پانی رہ جاے خواہ اس سے بھی کم اور
بقدر پانچ اوقیہ کے استعمال کرین ایک اوقیہ روغن بادام اور نصف اوقیہ شکر سلیمانی ملا کر - ماہی نمکسود بھی دودہ کی افزائش
کرتی ہی - منجملہ انھی ادویہ کے یہ ہی کہ سمسم یعنے کنجد کو شراب خالص مین تر کرین اور پھر کسی باریک چھلنی مین چھانین اور پھوک اوسکا
جو چھاننے مین نکلے اوسکا ضماد پستان پر کرین - ایضاً بادنجان کا مغز اندرونی بقدر نصف قفیز کے جو ایک پیمانہ خاص ہے
لے کر پانی مین اوبالین اسقدر کہ گہرا ہو جاے یعنے گلکر پانی مین ملجاے بعد ازان ہاتھ سے خوب ملین اور کپڑے چھان کرکے ایک
اوقیہ روغن زرد ملاکر تناول کرین - یا نخود کا نقیع یعنے پانی بھیگے ہوے چنے کا چند روز نہار تناول کرین خصوصاً اگر چنے کو
دودہ مین بھگوئین اور ماء الشعیر ہمراہ شہد اور جلاب کے - یا تخم رطبہ یعنے بوسنجہ ایک جزو اور کابلی مٹر دو جزو مقدار شربت بقدر
کف دست کے آب گرم مین استعمال کرین خواہ حب البان دو درہم کسی شربت کے ہمراہ او بویہ جیدہ سے روغن نکالا ایک اوقیہ اور
شراب قدح بزرگ نہار منہ تناول کرین - شاخہاے باریک گل لالہ اور برگ اسکا پانی مین جوش دے کر آرد جو کے ہمراہ بطور
حسو کے استعمال کرین - سولی اور سبوس گندم شراب مین جوش دیکر چھانکر اوس شراب کو پی جائین - تخم خشخاش بریان اور
سویق ہموزن دونون ہمراہ سکنجبین یا میفختج کے اسطرح استعمال کرین کہ پہلے خشخاش اور سویق سکنجبین یا میفختج مین تین روز
بھگو دین اوسکے بعد استعمال کرین - کلونجی ماء العسل کے ہمراہ بھی مستعمل ہی - تخم شبت اور تخم گندنا تخم انیسون ہر واحد ایک اوقیہ

میتھی اور تخم رطبہ یعنی اسپست تازہ بستانی دونون ہمورن عصارہ رازیانہ ملاکر اور اگر شہد اور گھی ملاکر استعمال کرین افضل ہی دودھ کم کرنے کی تدبیر اور درور مفرط کے قطع کرنے کی درور مفرط سے مراد یہ ہی کہ دودھ کی دھار کبھی خود بخود جاری ہوتی ہے بسبب کثرت شیر کے - اگر کوئی مرض سبب کثرت دودھ کا ہو اوسکی وجہ سے افراط ہوئی ہو ایسی کثرت سے ایذا اور ورم پستان پیدا ہوتا ہی اور بعض امراض مثل تپ وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین - کبھی دودھ پستان مین بدون حمل کی مثلاً مرض رجا مین فراہم ہو جاتا ہی جسوقت حیض بند ہوتا ہی اور مادہ حیض رحم سے پلٹ کر پستانمین آتا ہی اسلیے کہ رحم کو قوت اوسکے دفع کرنے کی بذریعہ ادرار حیض نہین ہوتی اور پستانمین پہونچ کر بنظر مشاکلت عضو کے دودھ بن جاتا ہی - بیشتر مردون کی چھاتی مین خصوصاً جوانون کے پستانمین دودھ جمع ہو جاتا ہی اوس زمانہ مین اونکی چھاتیونمین گھنڈیان اور گٹھلیان پڑتی ہین اور سرے چھاتیون کے اونچے اور اوبھرے ہوے ہوتے ہین - اوپر اچھی طرح سے معلوم ہو چکا ہی کہ دودھ کی کمی کے اسباب کیا ہین - عمود اور اصل تدبیر دودھ کم کرنے کی وہی ہی جو تخفیف پیدا کرے بہ سبب خشک کردینے رطوبت کے خواہ بسبب شدت تحلیل کے یا شدت تسخین کی وجہ سے اور جملہ مبردات سے بھی ایسا اثر پیدا ہوگا - وہ مرطبات جنمین ترطیب شدید ہی جیسے خرفہ اور کاہو یہ بھی خون کی کمی بلغمی امزجہ مین کرتے ہین - جمیع ادویہ جو منی مین کمی پیدا کرتے ہین دودھ کی بھی کمی اونسے ہوتی ہی - ادویۂ باردہ اونمین سے جیسے کاہو اور منثور اور طفشیل ہمراہ سرکہ کے اطلیہ مین عصارۂ درخت اسبغول اور اوسی کا لعاب اور کاہو وغیرہ اور آرد باقلا روغن بادام کے ہمراہ اور مولی - گرم ادویہ ضمادیہ جیسے سداب اور تخم سداب خصوصاً سداب جبلی اور فنجنکشت اور تخم اوسکا پوری مقدار شربت دو درہم تک ہی - یا درمج کی نسبت صحیح راے براہ تجربہ یہی ہی کہ دودھ مین کمی کرتا ہی اگرچہ بعض لوگ اسکے قائل ہوے ہین کہ اوس سے دودھ کی افزائش ہوتی ہی - زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی تخفیف پیدا کرتا ہی اور طلا اگر بھی سرکہ کے ہمراہ پکایا جاے - اطلیہ حارہ سے اسق ہمراہ شراب کی طلا جیدیہ ہی بیخ کرنب کولے کر خوب کوٹین اور اوسی کا ضماد کرین خواہ آرد باقلا اور منثور اور زعفران اور گوزہ گندم اور نمک کو آب سرد سے ملاکر طلا کرین - عصارۂ حلبہ کا طلا کرتے ہین خواہ لک اور مرتک اور روغن گل - اسی خاصیت اور اثر کے قریب اس طلا کا بھی اثر ہی کہ سرطان بحری پسا ہوا اور سرطان نہری سوختہ دونونکو پستان پر طلا کرین دودھ کا پھٹ کر بستہ ہو جانا پستانمین دودھ کا پھٹ جانا خواہ بستہ ہونا بسبب حرارت مجففہ کے ہوتا ہی - اور کبھی یہ کیفیت بسبب برودت کے جو بستہ کردیتی ہی پیدا ہوتی ہی - دونون قسم کا بستہ ہونا اوسکی جو علامت خاص ہی اوپر کے بیانات سے معلوم ہو سکتی ہی - ادویہ جو مانع تجبن اور بستگی شیر کی ہین از قسم طلا کے وہ یہ ہین کہ مثلاً موم بعض روغن ہاے لطیف مین جیسے روغن گل شبو اور روغن نعناع وغیرہ - نعناع کوٹ کر ہمراہ جغرات کے طلا کرنا - اور گرم قسم مین قیروطی بارد لعاب بارد سے اور روغنہاے باردہ اور موم صاف شدہ کشنیز تازہ اور خرفہ کا ساگ بطور ضماد کے زیادہ نافع ہی - ادویہ محللہ واسطے تجبن حار کے سرکہ شراب جسمین روغن گل کو گھیسپ کر گرم گرم طلا کرین - یا برگ عنب الثعلب کا طلا کرین - یا برگ کاکنج اور برگ کو اور برگ کرنب اور عصارات انھین چیزون سے خصوصاً جب اوسمین مر اور زعفران ملائی جاے - ایضاً شراب اور سرکہ اور روغن بنفشہ اور تھوڑی سی میتھی اسکا ضماد طیار کرین - تجبن بارد کی محلل دوا یہ ہی کہ ہمیشہ نطول آب گرم سے کیا کرین - اور ایک کفدست سفوف رازیانہ تناول کرنا خواہ بزر البنج - اور شبت کا استعمال تجبن بارد نے منع کرتا ہی - کل ادویہ جو مدرات لبن سے ہین ایسے پانی مین جوش دین جسمین بابونہ اور شبت اور نمام اور حلبہ اور قیسوم اور جند بید ستر

واجب ہے

داخل ہو۔ روغن بابونہ روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن قسط۔ ادویہ معتدل سے یہ ہی کہ خبز جواری (ایک قسم کی روٹی ایسے آٹے کی
پکتی ہی کہ بھوسی گیہون کی بالکل دور کر دیجاتی ہی) اور آرد جو اور جرجیر اور حلبہ اور خطمی اور السی کوٹی ہوئی ہر ایک کو ان مین سے
ایک کاسئہ بزرگ کی مقدار سے لے کر ضماد طیار کرین۔ بعد تجبن کے جو ورم پیدا ہوا وسے یہ دوا مفید ہی کہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین
نیم گرم کرکے ڈبوئین اور ورم پر رکھین یا چھوہارا اور روٹی سرکہ اور پانی مین پیسکر ضماد کرین نعناع ہمراہ شراب اور سرکہ کے بھی
عمدہ ہی۔ مارقشیشا مثل غبار کے پسا ہوا روغن گل اور سپیدی بیضہ ملا کر ضماد کرین۔ پستان مین دودھ کے جو سدے پڑجائین لازم ہی
کہ خراطین کو پیسکر طلا کرین خواہ مر کو آب فودنج اور انیسون کے ساتھ یا آرد نخود اور ورق غار اور تخم کرفس اور کمون نبطی و رقافلہ
آب عصی الراعی کے ہمراہ۔ اسی طرح آب چقندر اور نخود اور شونیز ایضاً کندر اور تلخہ گاو۔ خواہ عسل لبنی کو لے کر روغن بنفشہ ملا کر
پستان کو اوس سے ملا کرین کہ تجبن اور ورم دونون زائل کر دیگا اور آب کرنب بطور حسو کے استعمال کرین کہ یہ بھی نافع ہے
دودھ کا پستان مین بستہ ہونا اور عفونت اور امتداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا صدمہ جو
پستان کو پہونچے علاج اوسکا یہ ہی کہ چقندر کو اسقدر پختہ کرین کہ مُہرا ہو جاے بعد ازان لباب خبز اور آرد باقلا اور روغن
کنجد ملا کر ضماد کرین خواہ وہ گھانس جسکو بردیقیاس کہتے ہین اوسے تر و تازہ لے کر ہمراہ موم اور روغن گل کے استعمال
کرین۔ یا روٹی اور پانی اور رطب ہمراہ شہد اور شراب کے یا میفختج کے مکرر تضمید کرین اور ان ادویہ مین سے جسکو چاہین روز آنہ
دو مرتبہ استعمال کرین خواہ تین مرتبہ۔ اسی طرح کنجد ہمراہ شہد کے خواہ کنجد اور روغن زعفران اور شہد اور اگر اسمین نان سپیدہ خواہ
آرد باقلا ملا دین زیادہ نافع ہوگا۔ آب گرم سے تکمید کرنی خواہ اوسکے بخارات کا اکباب ثدی کو کرنا خصوصاً جب اوسمین تخم کتان
اور حلبہ اور خطمی اور تخم ان ادویہ کے اور بابونہ کو جوش دیا ہو تنطیل بھی اسکو نافع ہی بہ نسبت اوس شخص کے جو متحمل ثقل ضماد کا نہو
۔ پھر اگر بستگی دودھ کی ہمراہ رض اور کوفتگی بھی عارض ہوئی ہو یہ ضماد اوسوقت نافع ہی مونگ اور خستہ انگور دونون کو
خوب کوٹ کر آب سرد خواہ چوب جھاؤ کے پانی سے ملا کر استعمال کرین جسوقت دودھ پستان مین جبن ہو جاے لازم ہی
کہ ہمیشہ اوسکی تمریخ روغن بنفشہ سے کرین اوسکے بعد آب گرم اوپر گرائین بعد ازان وہی ضمادات جو شروع مین اس باب کے
مذکور ہوے استعمال کرین **اورام پستان گرم** کے اور درد جملہ اقسام جو شند دودھ یعنے پستان کو عارض ہون۔ ابتدا مین
استعمال رادعات مشہورہ کا کرنا وہی علاج ہی اور لازم ہی کہ رادعات کے ہمراہ کسی قدر ملطفات بھی شریک کرین اور یہ تلطیف مثلاً سرکہ
اور گرم پانی سے تکمید کرنے سے حاصل کرین خواہ تھوڑا سا روغن گل اور آرد باقلا سکنجبین کے ہمراہ یا برگ عنب الثعلب روغن گل کے ہمراہ
۔ جب زمانہ ابتدا ورم کا تھوڑا سا گذر جاے پھر اون ضمادات محللہ سے علاج کرنا چاہیے جو باب امتداد اور جمود ورم مین مذکور ہوے ہین
۔ یہ ضماد بھی جید اور بالغ درجہ غایت ہی نفع کرنے مین آرد باقلا اکلیل الملک دونون کو پیسکر روغن کنجد ملا کر طلا طیار کرین آب شیرین
ملا کر۔ ایضاً روٹی کوٹ کر اور آرد جو اور آرد باقلا اور میتھی اور خطمی اور زردی بیضہ اور زعفران اور مر مکی ملا کر ضماد کرین
ایضاً السی کوٹ کر سرکہ ملائین اور ضماد کرین۔ اکثر ورم برسام منحل ورم ثدی کی طرف ہوتا ہی اوسوقت خوف
اسکا ہوتا ہی ایسا نہو یہ مادہ فراہم ہو کر ذات الجنب پیدا کرے پس حیلہ اجتماع ورم کے روکنے کا یہ ہی کہ اسفنج تو سرے پہ
ورم کے رکھین اور گرداگرد ورم کے نرکھین اور گرد ورم کے نیچے کیطرف رادع کا استعمال کرین اور جسوقت درد شروع ہو

تکمید نکرین ورنہ مادہ رقیق متحلل ہو جائیگا اور مادۂ غلیظ باقی رہ جائیگا اور یہ خطاے عظیم ہی کہ زمانہ بقاے ورم کا طولانی ہو جاتا ہی - جب حلمۃ الثدی یعنے پستان کی گھنڈی اور سرے مین درد پیدا ہو لازم ہی کہ فصد کرین اور طلا صندل اور اقاقیا وغیرہ کے کرین تاکہ سرطان پیدا نہو اور اورام پستان بارد کے بلغمی مزاج کے اور اورام اونکا علاج یہ ہی کہ کرفس کو کوٹکر خواہ بابونہ کو اوس پر رکھین صلابت پستان تبوٹری اور غدد جو پستانمین پیدا ہون خواہ بروقت بلوغ کے پستان کی استخوان بلند ہو جاتی ہی ان سبکا علاج - اگر ورم ظاہری جو پستان مین ہو مائل بہ صلابت ہو جاے ابتدا مین ایسے ورم پر ضماد چاول کا شراب مین بھگوکر نافع ہوتا ہی - یا قیروطی روغن بنفشہ اور زردی بیضہ اور کتیرا کی تمریخ مفید ہوتی ہی - پھر اگر ورم مین صلابت آجاے قیروطی موم اور روغن گل اور قطران اور آب کافوری کی مفید ہی اور بیشتر اوسمین تلخہ گاو بھی اضافہ کرتے ہین - کبھی برگ مازو اور کسی روغن مثلاً روغن کنجد سے بھی علاج کیا جاتا ہی - اور کبھی دردی شراب کہنہ پختہ کرکے خواہ دردی سرکہ بھی بطور طلا کے نافع ہوتی ہی تبوٹری اور غدد جو اوسمین پیدا ہون عمدہ تر دوا اوسکے واسطے یہ ہی کہ برگ شفتالو تازہ اور برگ سداب رطب دونون کوٹکر ضماد کرین - اور اگر یہ غدد بقیہ سے اوس اوبھار کے ہون جو بروقت جوانی کے استخوان پستان مین ہوتا ہی خواہ بعد اوس اوبھار کے حادث ہوے ہون اور تحلل قبول نکرتے ہون یعنے ادویہ محللہ سے متحلل نہوتے ہون پس واجب ہی کہ چاک کرین اور زخم کو چاک کے شحمہ تک پہونچاکر اوس فزونی سلعہ وغیرہ کو دور کردین بعد ازان ٹانکے لگادین وبیلہ پستان جب پستانمین ورم جامع یعنے ایسا ورم جو مادہ کو فراہم کرتا ہو پیدا ہو اوسکے کشادہ کرنے کے واسطے دواے جید یہ ہی کہ تخم کتان اور کنجد اور بیخ سوسن اور میعہ اور گوسفند کی مینگنی اور کبوتر کی بیٹ اور نطرون اور ریتایج ان سب کو ہموزن یکر اور وزن کی کمی بیشی بموجب مشاہدہ کیفیت ورم تجویز کرکے لطوخ طیار کرین ہمراہ روغن کنجد اور شبرم اور مخ ساق گاو کی (کمی بیشی اوزانکی باین نظر لکھی گئی کہ اگر نضج کی حاجت ہو انمین اجزامین اجزاے منضجہ وزن زیادہ کردیا جاے گا اور اگر احتیاج تفجیر اور شگافتہ کرنے کی زیادہ ہو اجزاے مفجرہ کا وزن بڑھادیا جائیگا) ایک لطوخ شیرج اور روغن خیری اور مغز ساق گاو سے بھی بناکر لگانا چاہیے اور اگر چاہین اسمین مینفتج بھی شریک کردین اور اگر حاجت اور ضرورت جلا کی ہو اجزاے مجلیہ سے بھی کام لیا جاے قروح آکالہ پستان سکے بیخ مازو کا بیس رطل اوسمین سماق دباغین ایک رطل اور مازو دے ناپختہ نصف رطل سلیخہ نصف رطل جوز السرو ایک رطل ان سب کو کسی شراب مین ترکرین اور بیس روز تک بھگو رکھین بعد ازان خوب پختہ کرین اور سرو کی لکڑی سے بروقت طبخ کے چلاتے رہین تا اینکہ نصف جل جاے اوسکی بعد ہاتھونسے خوب ملین اور چھانین اور پھر نرم آنچ پر چڑھاکر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور یہ دوا عمدہ ہی جملہ اون اعضا کے قروح کے واسطے جو نرم اعضا مین جیسے منھ اور زبان وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اور زخم کے سڑنے کو روکتے ہین مترجم کہتا ہی ایک مرض جسکا نام ہماری زبانمین ہاڑا ہی یہ بھی زیر پستان پیدا ہوتا ہی اوسکی کیفیت یہ ہی کہ دونون پستان کے نیچے سات سات ناصور پڑجاتے ہین اور چونکہ رحم کو پستان سے بوجہ عروق کے مشارکت زیادہ ہی جبتک یہ مرض رہتا ہی اجراے حیض اور انعقاد نطفہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہی مین نے ایک مریضہ کو اپنے اعزہ سے اسمین مبتلا دیکھا اگرچہ عموماً علاج ناصور کا بعض مجربات ادویہ سے اچھی طرح کرسکتا تھا لیکن خاص اس مرض کی تحقیقات کے درپے ہوا بعض بیدون کی زبانی خواہ دائی جنائی جو کسی قدر واقف کار تھین اونسے معلوم ہوا کہ اسکا نام ہاڑا ہی اور اسکا علاج بھی اور ناصورون کے

علاج بھی جدا گانہ ہی اور اوس مریضہ کو دوراز حال مرض چیچک کا بھی اسقدر شدید ہوا تھا کہ ہرگز امید جان بری کی نہ تھی گو بعنایت ایزدی
مین نے بعض قیروطیات کے استعمال سے اگرچہ خلاف قاعدۂ عام تھا مگر بحسب مشاہدہ عین مناسب تھا علاج پر جرات کی اور صحت ہوئی
اوسی کے بعد یہ مرض پیدا ہوا جسکو ظن غالب یہی تھا کہ یہ مرض بقایاے مواد جدری سے ہی جو صفراوی تھی اس گمان فاسد پر میرا ارادہ
قطعی اون نواصیر کے علاج کا بر طبق انھین قواعد کے ہوا لیکن جب ان لوگون کے بیان سے تحقیق ہوگئی کہ مرض سوداوی ہی اور اوسوقت
بلا تنقیہ فصد اور اسہال کے کہ مریضہ بدرجۂ غایت ضعیف تھی مین نے اوس نبات ہندی کا جسکا نام چھچھی ہی اور جسکو چونا پانی بھی
کہتے ہین اور باب بواسیر اور سموم اور باب خنازیر شقرح مین بھی اوسے مین ذکر کرونگا ضماداً استعمال کیا شاید مدت دو ہفتہ
مین ناصور بھر گئے اور پوری صحت حاصل ہوئی اور وہ مریضہ بحمد اللہ صاحب اولاد بھی ہوئی اگرچہ بیدا ورد ائی وغیرہ کا متفق
بیان تھا کہ اگرچہ یہ مرض کسی دواسے زائل بھی ہوجاتا ہی مگر ہمیشہ وہ عورت بانجھ رہتی ہی یعنے اوسکے اولاد نہین ہوتی کہ رحم
اور پستان دونون کو اسکے ردائت اسقدر فاسد کردیتی ہی نہ رحم کو اپنے افعال متعلق بہ جنین اور نہ پستان کو اپنے تصرفات
متعلق بہ لبن کے قوت باقی رہتی ہی۔ مگر مین شکر خدا کا بجالاتا ہون کہ اس دوا کو اوس نے مجھے بذریعہ بعض فقراے ہند کی عطا کیا
جو قروح اور نواصیر سوداویہ کے مزیل ہی اور بعض سموم مخصوصہ جیسے سنکھیا وغیرہ کا تریاق کامل ہی۔ اگرچہ یہ دوا اسرار مجربہ ہی
مگر مین اسکے نفع عظیم کو خیال کرکے پوشیدہ رکھنا خلاف رفاہ عام جانتا ہون اور جسقدر خواص اس نبات جلیل القدر کے ہین
اونھین مین جستہ جستہ مقامات مناسب مین لکھونگا اور مین قول حکیم ارسطاطالیس کو بہت سچ سمجھ رہا ہون جسکو حکیم جلدکی نے
کتاب المصباح فی علم المفتاح یعنے اکسیر حق مین نقل کیا ہی۔ ان دائرۃ النبات اوسع من دائرۃ المعادن یعنے نباتات کا علم اور
انکے فوائد بہ نسبت معدنیات کے بہت زیادہ ہین خصوصاً وہ نباتات ہندیہ جنکو سائن کہتے ہین اور اکثر اونکے خواص مجھے معلوم
ہوے ہین اونکے فوائد بے ضرر ایسے ہین کہ قدرت خدا کو یاد دلاتے ہین **پستان کی حفاظت کا بیان** پستان زیادہ بڑھنے
اور لٹکنے نپائین اور سخت اور مستدیر رہین اوسکی تدبیر یہ ہی کہ جس دختر کو منظور ہو کہ اوسکے دونون پستان فراہم اور سخت رہین
لازم ہی کہ حمام مین کمتر داخل ہو۔ اور یہ دوا جسے ہم لکھتے ہین نہایت عمدہ ہی اسی باب مین سپیدہ اور طین اقیمولیا ہر واحد دو درہم
بزر البنج کے پانی مین گھول کر اور تھوڑا سا روغن مصطگی ملا کر طلا کرین۔ ہمیشہ پارچہ کتان کو آب مازو مین جو ٹھنڈا ہو ڈبو کر پستان
پر رکھا کرین۔ خصوصاً اگر پستان مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہوئی نظر آئین۔ ایفاً عورتون کے تجربہ کی دوا یہ ہی۔ خالص
پنڈول اور شہد کو طلا کرین اور اگر اوسمین افیون اور روئی ہمراہ سرکہ کے زیادہ کرین قوی تر ہوجاے۔ یا اینکہ پنڈول بیس درہم
اور شوکران دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین۔ خواہ طین شاموس اور اقاقیا اور سپیدہ کو عصارۂ درخت تبنگ ملا کر
طلا کرین۔ یا کندر اور دمغ اور آرد جو سرکہ کہنہ مین خوب گوندہ کر تین روز پستان پر طلا کرین۔ یا بیضہ چکور کا اور زنگار اور
سپیدہ اور اقلیمیا کو آب اسبغول ملا کر طلا کرین۔ خواہ شوکران کی لکڑی جیسے ہی کوٹ کر سرکہ آمیز کرین اور تین روز تک رہنے دین
جب ارادہ ہو کہ خشک ہوجاے اسفنج کا ٹکڑا سرکہ اور پانی مین تر کرکے پستان پر رکھین کہ یہ جذب کریگا۔ یا عصارۂ طراثیث
اور پوست انار اور قلعی سوختہ جو بذریعۂ گندھک کے سوختہ کی ہو ہر واحد ان ادویہ مین سے تین درہم پھٹکری سپیدہ قلعی مسور
سوختہ ہر واحد ایک درہم حلزون سوختہ اور قلسور ہر واحد تین درہم آب بارتنگ مین گوندہ کر طلا کرین یا زیرہ معہ بصل السوسن

اور شہد اور پانی کے لیکر پستان پر طلا کرین اور تین روز تک لگا رہنے دین اور نہ چھوڑائین - یا شوکران اور اشق کو تین روز پستان پر لگائے رکھین اور فقط شوکران کو نو روز تک لگائے رہین - دعوی کرتے جاد و یہ اسے فائدہ کے واسطے لوگون نے ذکر کی ہین وہ یہ ہین کہ خنزیر نر کا خون خواہ ساہی کا خون یا کچھوے کا خون پستان پر طلا کرین - زیت اور پھٹکری کو سرمہ سا پیسکر کسی ہانڈی وغیرہ مین شراب بھرکر رکھین اور قلعی کو اوسمین ڈالدین تا اینکہ قلعی محلول ہوجائے اور اسی محلول کی مالش ہمیشہ کرتے رہین - اسی طرح پنڈلی اور بازوے خام شہد ملاکر طلا کرین - یہ مقالہ یعنے فن بارہوان تمام ہوا اور خدا کا ہمیشہ حمد بجالاتا ہون -

فن تیرہوان مری اور معدہ کا بیان

اور انھین دونون کے احوال اور اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ احوال مری اور اصول امر معدہ کا بیان تشریح مری اور معدہ کی مری کی ترکیب گوشت اور طبقات غشائیہ سے ہی اوس گوشت کے اندر کیطرف درازی لیف کی ہی تاکہ نوالہ اور لقمہ اوترنے وقت اوسکو جذب کرنا آسان ہوا اسلیے کہ بداہت سے معلوم ہی کہ جذب لیتے ایک جگہ سے دوسری جگہ کشش کرنا اوسیوقت ہوسکے گا کہ لیف قصیر اور چھوٹی ہوکر دراز ہوجائے - اور اوسی گوشت مری کے اوپر ایک جھلی لیف کی عریض واقع ہی تاکہ دفع کرنا لقمہ وغیرہ کا نیچے کی طرف آسان ہوا اسلیے کہ یہ بھی معلومات بدیہی سے ہی کہ لیف جسوقت کوتاہ ہوکر عریض ہوجائے اوسیوقت دفع کرنا ممکن ہوگا - اسی لیف مین لحمیت ظاہرہ ہی - انھین دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی سے ملکر عمل ازدراد تمام ہوتا ہے میری مراد یہ ہی کہ لیف اندرونی کے جذب کرنے سے اور لیف بیرونی کے دفع کرنے سے فعل ازدراد تمام ہوتا ہی - کبھی دشواری ازدراد کی اوس شخص کو عارض ہوتی ہی جسکی مری طول مین شق ہوجائے اسلیے کہ لیف اندرونی جو جاذب ہی اوسکے فعل جذب کا معین یعنے لیف بیرونی معدوم ہوجاتی ہی - قے کرنے مین فقط طبقۂ بیرونی کام دیتا ہی اسی واسطے اوسمین زیادہ دشواری پیدا ہوتی ہی یعنے فعل ناتمام ہوتا ہی کہ فقط لیف عریض کام دیتی ہی - موضع مری کا اون فقرات ہفت گانہ پر ہی جو گردن پر ہین کہ اون گریون پر سیدھی ہوکر بدون انحنا اور خم کھانے کے گذری ہی نہایت حفاظت اور وقایہ کے ساتھ اور مری کے ساتھ ایک زوج عصب کا بھی اوترتا ہی خاص دماغ سے - جب مری سامنے چوتھے فقرہ منجملہ بارہ فقرات صلب کے جو منسوب طرف سینہ کے ہین آتی ہی قدرے قلیل بجانب راست مائل ہوجاتی ہی تاکہ جو رگ قلب سے اوگی ہی اوسکی جگہ وسیع ہوجائے - پھر آٹھون فقرات باقیماندہ پر منجملہ فقرات دوازدہ گانہ مذکورہ کے اوترتی ہی تا اینکہ جب حجاب سے ملتی ہی چند اربطہ غشائی سے اوسکی بندش ہوتی ہی اور وہ بندش ایسی عمدگی سے ہی کہ مری کو تھوڑا سی اونچا کردیتی ہی تاکہ جو لقمہ وغیرہ اوس جگہ پہونچے رگ اجوف اور مری مین تنگی اور انضغاط پیدا نہو - اور دوسرا فائدہ اس کے اونچا ہونے کا یہ ہی کہ عصب کا اوترنا ہمراہ مری کے ایسی کجی اور تعریج کے ساتھ ہوکہ بروقت امتلاے معدہ کے جو ثقل اور گرانی معدہ کو عارض ہوتی ہی اوسکی آفت سے مری کی درازی مستقیم بے خوف رہے اسلیے کہ سیدھی لانبی شئی کو ثقل اور گرانی سے ضرور آفت پہونچتی ہی - جب مری حجاب حاجز کے سامنے سے بھی تجاوز کرجاتی ہی دوبارہ بجانب یسار کے معلوم ہوتی ہی یہ نسبت اوس میلان کے جو نزدیک چوتھے فقرہ کے اسکو بجانب یمین ہوا تھا اور یہ بائین طرف مری کا مڑنا اوسوقت ہوتا ہی جب فقرۂ دہم سے گذر کے گیا رہوین

اور بارہوین فقرہ تک پہونچتی ہی بعدازان مری حجاب مین نفوذ کرکے مستعرض ہوجاتی ہی اور وسیع ہوکر بصورت فم معدہ کی اوسپر طاری ہوتی ہی
اور بعد مری کے جرم معدہ کا اس سے بھی زیادہ وسیع اور منبسط ہی۔ مری کا استر یعنے جلد اندرونی زیادہ تر وسیع اور گندہ (بہ نسبت) اول
امعا کے مخلوق ہوا اسلیے کہ مری گذرگاہ سخت اور باصلابت چیزون کی ہی اور معدہ کا استر متوسط درمیان سختی اور نرمی کے ہی اور زیادہ
تر نرم یہ استر فم معدہ کے قریب ہی بعدازان امعا مین جاکر بدرجۂ غایت نرم ہوگیا ہی۔ باطن مری یعنے سطح اندرونی مین جو ایک
جھلی بنائی گئی اور وہ جھلی آخر معدہ تک ممتد اور دراز ہوکر پہونچی ہی اور اوسکی آمد غشاء مجلل یعنے اوس جھلی سے جو فم معدہ
کو ڈھانپے ہوے ہی اوسکا فائدہ یہ ہی تاکہ جذب غذا وغیرہ کا متصل رہے اور طفرہ نہ پڑے اور یہ بھی فائدہ ہی کہ بروقت ازدراد
اور لقمہ نگلنے اور ترنے کے حنجرہ کے اوٹھانے اور بلند کرنے پر مری کی درازی کی وجہ سے معین ہو وہ درازی مری جو نیچے
کی طرف ہی مراد یہ ہی کہ مری چونکہ بجانب اسفل ممتد ہوتی ہی یہ امتداد حنجرہ کے اونچا کرنے پر اعانت کرتا ہی اگر حقیقت حال پر
نظر کیجیے تو مری ایک جزء معدہ کی ہی کہ معدہ تک بتدریج وسیع ہوتی ہوئی چلی آئی ہی اور دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی مری
کے بھی مشابہ ہر دو طبقات معدہ کے ہین اندرونی طبقۂ مری کا رقت اور باریکی مین مثل جھلیون کے ہی اور طولانی ہی اور بیرونی طبقہ
مری کا گندہ لحمی ہی جسکی لیف عریض ہی اور اسکی لحمیت اور پرگوشت ہونا بہ نسبت طبقہ بیرونی معدہ کے زیادہ ہی بالجملہ پھر بھی
یہ طبقہ بیرونی مری کا اوسی معدہ کا جزء ہی اور اوسکی وضع اور اتصال اوسے معدہ سے ہی۔ اول امعا جسکو اثنا عشری کہتے ہین
وہ معدہ کا جزء نہین ہی بلکہ ایک شئ متصل معدہ کے ہی اور وہ اتصال قریب جگہ سے ہوا ہی اور بوجہ جزء معدہ نہونے کے
اثنا عشری مین تنگی نہین پیدا ہوئی اور نہ اوسکی یعنے اثنا عشری کے طبقات معدہ کے ہوے جسطرح مری کے طبقات کا حال مشابہت
مین ہی اور پھر اگرچہ مری جزء معدہ کی ہی مگر جوہر اوسکا عضل سے مشابہ ہی اور جوہر معدہ کا عصبی ہی۔ جس جگہ سے معدہ متصل مری
کے ہوا ہی جرم معدہ مین شکل مخروطی بن جاتی ہی اور جب متصل حجاب کے ہوتا ہی اوس سے نیچے پھیلاو اور وسعت جرم مین پیدا
ہوتی ہی اسلیے کہ مستقر اور ٹھہرنے کی جگہ طعام کے اسفل مین ہی پس اوسی جگہ وسعت درکار ہی اور سند پر جرم معدہ اوسی منفعت سے
مخلوق ہوا ہی جو فائدہ اس شکل کا معلوم ہی اور منفعت ظاہر ہی اور پشت کی طرف جرم معدہ کے مسطح اسواسطے بنائی گئی کہ صلب سے
اسکا ملنا اچھی طرح بحسن اسلوب حاصل ہو۔ جرم معدہ مین بھی دو طبقہ ہین اندرونی طبقہ کی لیف طولانی ہی اسلیے کہ جذب کی حاجت
مقتضی طول کو لیف کے ہی اور اسی جہت سے بروقت ازدراد کے معدہ کوتاہ ہوجاتا ہی اور حنجرہ بلند ہوجاتا ہی اور طبقہ خارجی کی
لیف عریض ہی اسلیے کہ دفع کی حاجت اسی کی مقتضی ہی۔ لیف دافع خارجی طبقہ مین اسلیے مقرر کی گئی کہ جذب غذا پہلا فعل ہے
معدہ کا ہی اور اقرب افعال ہی اوسکے بعد دفعہ فضلہ کا فعل صادر ہوتا ہی اور یہ فعل دفع فضول کا بذریعہ نچوڑنے اور عصر کے تمام
ہوتا ہی جو برابر اور مسلسل تمام وعا یعنے ظرف غذا مین ہوتا ہی تاکہ جملہ ظرف کے فضول موجودہ دفع ہوجائین۔ طبقۂ باطنی اور
اندرونی سے ایک لیف مورب ملتی ہی تاکہ امساک اور ٹھہرانے پر غذا کے معین ہو لیف طولانی کے اور یہ لیف مورب طبقہ جاذب
یعنے اندرونی مین تجویز ہوئی طبقۂ بیرونی جو دافع ہی اوسمین نہوئی اور مری اس لیف مورب سے نیست اور نابود کر دیگئی
اسلیے کہ مری منفذ ہی جو قابلیت امساک اور ٹھہرانے کی نہین رکھتی پھر اب اوسکی موجودگی منافی غرض امساک کی تھی۔ پورا
طبقہ اندرونی معدہ کا جسم عصبی اور سخت ہی اسلیے کہ اجسام کثیفہ غذا وغیرہ سے ملتا رہتا ہی اور طبقہ بیرونی کا جرم اندرونی

لحمیت زیادہ زیادہ رکھتا ہی تاکہ حرارت اوسمین زیادہ ہو اور بوجہ حار ہونے کے ہضم پر زیادہ قادر ہو۔ فم معدہ کا عصبی ہی تاکہ حس اوسمین
زیادہ رہے۔ فم معدہ مین دماغ کے اعصاب سی یعنے زوج سادس سے ایک شعبہ عصبانی اوترتا ہی جو فائدہ حس کا فم معدہ کو دیتا ہی
اور اسی حس کے ذریعہ سے بھوک پر اور کمی غذا پر جو مقدار گرسنگی کے لائق نہو آگہی ہوتی ہی اور اس شعور اور اطلاع کی حاجت بعد فم معدہ کی
باقیماندہ اجزاے معدہ کو نہین ہی۔ تخصیص اس حس کیطرف احتیاج کی فم معدہ کو اسلیے ہوئی کہ معدہ محتاج ہی تنبیہ اور آگہی کا اس امر پر کہ
بدن غذا سی کب خالی ہی۔ پھر جب معدہ کا ظرف اول یعنے کنارہ اور سرا جو فم معدہ کہلاتا ہی اوسمین یہ حس پیدا ہو گئی اور غذا کا لینے والا فم معدہ
بذات خود یا بذریعہ غیر کے ہو چکا اب بقیہ اجزاے معدہ کے جو بعد فم معدہ کے ہین اونکو حاجت اس احساس کی نرہی اسلیے کہ ان اجزا کا
غیر یعنے فم معدہ متحمل اس امر کا ہو چکا۔ یہ شعبہ عصب فم معدہ کا اوپر کی جانب پیچیدگی سی اوتر کر دفعہ واحدہ مین قریب معدہ کی مری پر
لپٹ جاتا ہی پھر متصل معدہ کے ہوتا ہی۔ جس جگہ معدہ مین تحدب اور کوز پشتی زیادہ ہی اوسی جگہ ایک رگ وریدی شعبہ ہاے باب
کبد سے معدہ پر چڑہتی ہی اور طول معدہ کی طرف جاتی ہی۔ اور بہت سے شعبہ یہ رگ معدہ کی طرف چھوڑتی ہی اور ارتباط اون شعبون کا
اسی رگ سے ہوتا ہی اور انشعاب یعنے برآمد ہونا ان شعبونکا بغرض استواری اور مضبوطی کے باریک باریک شعبونسے ہی ایک طرف
یعنے بجانب یمین یہ شعبہ پیوستہ اور ملے ہوے ہوتے ہین اور بائین طرف سے اس رگ کے ایک شریان اس سی ملتی ہی اور اس شریانکا
بھی وہی حال ہی کہ اس سے باریک باریک شعبہ ہاے متضامہ یعنے باہم پیوستہ برآمد ہوتے ہین اور دونون ورید اور شریان کا اعتماد
اور تکیہ صفاق کی پیچیدگی پر ہوتا ہی اور مجموع ان شعبہ ہاے مذکورہ سے بہت سی شریانات کا جال سا بندہ جاتا ہی چنانچہ اوس جال بندی
کیصورت ہم بیان کرینگے۔ معدہ ہضم غذا بسبب ایک حرارت غریزی اور اصلی کے جو اوسکی لحم ہی کرتا ہی اور چند حرارتین اور بھی
جو معدہ کو بذریعہ اجسام قریبہ کے حاصل ہوتی ہین اوسکی حرارت غریزی سے ملکر ہضم پر معین ہوتی ہین۔ اسلیے کہ جگر داہنی طرف
معدہ کے (اوس مقام پر جہانسے معدہ کی شکل مخروطی بنی ہی) ملتا ہی اور اسی مخروطیہ کی وجہ سے ملتا اور چڑہنا اجزاے جگر کا معدہ
پر بخوبی درست ہوتا ہی۔ پس جگر کی حرارت بھی معدہ مین پہونچتی ہی۔ اور طحال معدہ کے بائین طرف بطور فرش کے بچھی ہوئی ہی
تھوڑی دور حجاب سے ہٹ کر اور یہ دوری دو سبب سے پسندیدہ ہوئی اولاً تو اسمین یعنے طحال مین قذارت اور پلیدی ہی کہ ظرف
نجاست کا ہی اور دوسرا سبب یہ ہی کہ اگر طحال اور جگر دونون معدہ پر سوار ہو کر اپنا بوجھ معدہ پر ڈالتے اتنا بوجھ معدہ پر گران
باری پیدا کرتا لہذا یہی اختیار کیا گیا کہ جگر معدہ پر کسی قدر چڑہے اور اپنا بوجھ ڈالے اور وہ چڑہنا جگر کا معدہ ایسا مشتمل
اور پورا ہو کہ زوائد اوسکے ممتد ہون اور جسطرح کہ اونگلیان کسی شی کو مٹھی بند کرتے وقت پوری پوری شامل ہو جاتی ہین اور سطح
رکوب جگر کا جسقدر معدہ پر ہی اشتمال درست پر ہو اور طحال نیچے معدہ سے مثل فرش کے بچھائی جاے۔ علاوہ اسکے بقیاس
طحال کے جگر کی جسامت بھی بڑی ہی اور یہ بزرگی جسامت کی بنظر ضرورت شدیدہ کے ہی اور حاجت اسی کی ہی۔ اور کیون نہ جگر کی
جسامت بڑی ہو حالانکہ طحال جگر کے بعض فضلات کا ظرف ہی اور جگر مین پوری پوری وہ اشیا جمع ہوتی ہین جنکی بعض فضول
طحال مین پہونچتی ہین لہذا واجب ہوا کہ معدہ کا سرا کسی قدر بائین طرف جھکا دیا جاے تاکہ جگر کے واسطے وسعت اور گنجایش پھیلنے کی ملی
پس بائین طرف سرا معدہ کا تنگ کر دیا گیا اور اسفل معدہ کا ایک خالی جگہ کی طرف جھکا دیا گیا کہ اوس خالی جگہ اور فضا کو
جگر بھی پر نہین کرتا لہذا بائین طرف طحال کے جگہ بھی بہت گنجایش سے نکل آئی اور معدہ کی نیچے بھی یہ فضا پیدا ہو گئی۔ پس اشرف

ہر ایک سا دونون جہت اور دونون جانبین کا یعنے فوق اور یمین بنظر شرافت عضو کے جگر کے واسطے تجویز ہوا اور اخس اور لپست تر دونون جہتین یعنے بائین جانب اور نیچے کی جانب بنظر فرومایہ گی عضو کی طحال کیواسطے مقرر ہوئی مترجم اس عبارت مین شیخ کی مسامحہ واقع ہوا جسکو ہم نے لطف ترجمہ سے دفع کر دیا ہی اسلیے کہ اسجگہ چار جہات ہین فوق اور تحت اور یمین اور یسار دو اشرف ہین اور دو اخس پس حق عبارت یہ تھا کہ اشرف کل جہتین متقابلتین من الجہات الاربعۃ جسکا ترجمہ یون ہوتا کہ اشرف ہر ایک دونون جہت فوقانی اور تحتانی اور دونون جانب یمین اور یسار کا چنانچہ ہماری عبارت مذکورہ بالا جو ترجمہ مین ہی اس مراد کو شاید اچھی طرح ادا کرتی ہو متن یہ تو ہو چکا اب اور بیان شروع ہوتا ہی۔ معدہ کے سامنے سے ایک عضو جسکو ثرب کہتے ہین یعنے چادر کی شکل پر یہ عضو معدہ کو پوشیدہ کر لیتا ہی اپنے اندر معدہ کو لیتا ہی اور یہ ثرب معدہ پر اور جمیع امعا پر فقط انسان کے دراز اور ممتد ہوتی ہی اسلیے کہ یہ لوگ سوخت ہضم کے زیادہ محتاج ہین کہ انکے قوائے ہاضمہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے ضعیف زیادہ ہین۔ اور یہ ثرب کثیف اور اسکے اجزا غیر مضبوط اسوجہ سے بنائے گئے کہ حرارت کو اچھی طرح بند کرے اور محصور کرلے اور سبب اسلیے کہ معدہ پر زیادہ بار نہو اور شحمی یعنے سطح اندرونی اسکی چکنے چربی سے اسلیے کی گئی کہ حرارت کو آگے کی جانب سے حفاظت مین رکھے اسلیے کہ چکنی شئے خصوصًا شحمی قبول حرارت بھی زیادہ کرتی ہی اور بعد قبول کرنے کے اوسکا حفظ بھی اپنی لزوجت اور دسومت کی وجہ سے خوب کرتی ہی۔ ثرب کے اوپر ایک جھلی یعنے صفاق ہی جسکا نام اربطادون رکھا گیا ہی اور صفاق کے اوپر مراق اور جملہ عضلات شکم جو شحمی ہین واقع ہین۔ یہ دونون جھلیان یعنے صفاق اور مراق اوپر کی طرف سے نزدیک حجاب کے تو متصل ہین اور نیچے بجانب اسفل دونون جدا ہو گئی ہین یہ معدہ کے پیچھے خواہ صفاق اور مراق کے پیچھے صلب ہی یعنے پیٹھ ہی کہ اوس سے ہر ایک رگ جہندہ ممتد ہی اور یہ رگ بہت بڑی ہی اس رگ کی گرمی بسبب اسکے ہی کہ روح کثیر اور خون کثیر اسمین بھرا ہی اور ہمراہ اسی شریان کے ایک وریدی بھی ہی اوسکی حرارت کثرت خون سے ہی۔ صفاق منجملہ ان تینون جھلیون کے پہلی جھلی ہی جو کل احشاء غذائی کو حاوی ہی یعنے سب کو گھیرے ہوئے ہی اسلیے کہ صفاق ان سب احشا کو ڈھانپ کر باطن کی طرف مائل ہوتی ہی اور صلب کے نزدیک جانبین صلب سے فراہم اور مجتمع ہو کر حجاب سے اوپر کی طرف متصل ہوتی ہی اور نیچے سے تینون اعضائے مذکورہ بالا کے متصل ہوتی ہی۔ اسی طرح دونون خاصرہ یعنے کوکھ کے نیچے سے بھی متصل ہوتی ہی اور اس جگہ یعنے جب اسکو کوکھ سے اتصال ہوتا ہی دو سوراخ نزدیک اربیتین کے پیدا ہوتے ہین یہ دونون سوراخ وہ مجرے ہین کہ جنمین رگین اور معالیق انثیین در آتے ہین اور جب یہ دونون سوراخ زیادہ چوڑے اور پھیلتے ہین انمین امعاء اعور ور آتی ہی جسکا نام فتق اور قیلہ اور قیلۃ الثرب ہی۔ منافع صفاق کے انھین احشا کی نگہداشت ہی اور یہ بھی ہی کہ امعا اور عضل مراق مین حاجز اور مانع ہو تاکہ معا عضل مراق مین اگر اونکے فعل کو باطل نکر دے۔ صفاق کی شرکت اس بارہ مین وہ جھلیان بھی کرتی ہین جو شکم مین ہین اور معلوم ہو چکین۔ صفاق بیرونی یعنے مراق کے منافع بھی بہت ہین اسلیے کہ مراق معدہ کو حرکت سے اوس عضل کے جو ہمراہ مراق کے ہی نچوڑتی ہی اور معدہ کو حرکت بھی دیتی ہی اور اس حرکت سے عضل اور صفاق سب مل کر اون اوعیہ پر دبانہ ہو کر کھیچ جاتے ہین جن اوعیہ مین وہ اجسام از قسم فضول وغیرہ پر ہین اونکی شان سے یہ بات ہی کہ کسی قدر عصر اور نچوڑنا ایسا جو معین دفع ثقل پر ہو اگر اوس عصر سے مدد ملے تو وہ اجسام دفع ہو جائین۔ اسیطرح مراق مثانہ مین عصر پیدا کرتی ہی اور پیشاب کی دھار چھوٹنے پر معین ہوتی ہی اور وہ ریاح جن سے نفخ پیدا ہوتا ہی اونھین بھی

بذریعۂ عصر محل ریاح کی خارج کرتی ہی۔ پس امعاء کو عجز دفع ریاح مین مراق کی مدد سے نہین ہونے پاتا اور ولادت مولود پر بھی مراق اسی طرح
معین ہوتی ہی۔ صفاق تمام احشا سے مرتبط ہی اور سب احشا مین بعض کو بعض سے ربط دیتی ہی اور صلب سے بھی مرتبط کرتی ہی لہذا اجماع
احشا کا استوار ہوتا ہی اور یہ احشا صلب سے مل کر مثل شئی واحد کے ہو جاتے ہین۔ جسوقت صفاق حجاب سے متصل ہوتی ہی اور دونو نکو
کنارہ اوسکے فقرہ پنجم کے قریب مل جاتے ہین تو اس جگہ مرتبط ہو جاتی ہی اور اسی جگہ اسکا مبدا ہی اسلیئے کہ مبدا اوسکا ایک فقرونی ہی
جو حجاب سے فم معدہ کیطرف اوترتی ہی اور اوسی فقرونی سے ایک اور فضلہ یعنے فقرونی ملتی ہی جو صفاق سے چڑھ کر صلب تک پہونچتی ہے
اور پھر دونون ملجاتے ہین اور اس جگہ سے صفاق جزء غشائے بن جاتا ہی جسکی تقسیم محسوس کیطرف نہین ہی بلکہ حس ظاہری مین
ایک جسم بسیط محسوس ہوتا ہی اور یہی صفاق معدہ پر پیچھے اون دونون صفاق کے حادی ہوتا ہی جو دونون صفاق جوہر معدہ کے
ہین اور صفاق لحمی کی نگہداشت اسی سے ہوتی ہی اور معدہ تک پہونچکر بذریعۂ اون اجرام کے جو متصل صلب کی معدہ سے مرتبط ہوتا ہے
۔ اسی صفاق کے واسطے پیچیدگی اور چڑھاو اوتار سب کچھ ہوتا ہی اسکی جانب زیرین اور یسار مین زیادہ گندگی اور غلظ ہی۔ ایک
طبقہ اسکا اوس جگہ سے شروع ہوا ہی جہان عضل بطن کا ظہور اچھی طرح سے ہی اور یہ طبقہ اوسکو ڈھانپے ہوئے ہی اس طبق
کے نیچے طبقہ باریک ہی جو درحقیقت صفاق ہی اور وہ باریک طیفہ نہایت رقیق ہے اوسی باریک سی غشا ر ستبطن صدید
اوگتی ہی۔ مقام روئیدگی صفاق سے ایک فقرونی جانبین سے ایسی جدا ہوتی ہی کہ اوسی فقرونی اور امعاء اور طحال اور ماساریقا سے
ایک جال سا گوندہ جاتا ہی جو جانب سطح کی طرف منقطع ہوتا ہی۔ یہ ثرب باوجود منقطع ہونے کے معدہ سے معلق ہے
ایسی چیزون سے جو معدہ اور طحال کی تقعیر یعنے جانب اندرونی اور مواضع شریانات اور اون غدود سے جو درمیان عروق
متصاصہ جنکو ماساریقا کہتے ہین اور جو درمیان معاء اثناعشری کے ہین انھین سب چیزون سے اسکی تعلیق معدہ سے ہوئی ہی
مگر یہ تعلیق اسکی قلیل اور ضعیف ہی اور کبھی جگر سے بھی ثرب کو اتصال ہوتا ہی اور اون اضلاع سے جو زور کے ہین مگر یہ
اتصال خفی اور پوشیدہ ہی۔ یہ اشیاء جو ذریعۂ تعلیق اور اتصال کے ہین پس یہی جائے روئیدگی ثرب کی ہین اور اول
ان سب مین معدہ ہی۔ یہ ثرب گویا ایک صرہ یا تھیلی ہی ایسی عمدہ کہ اگر کوئی شئ پتلی اور سیال اوسمین رکھی جائے اوسے بھی
ٹھہرا لے۔ جب بنظر تحقیق دیکھا جائے معلوم ہوگا کہ جلد اور غشا یعنے جھلی جو بعد جلد کے ہی اور وہ غشا لحمی ہی اور عضل جو طبقۂ فوقانیہ
پر عضل بطن کے ہی جسکا اوپر بیان ہو چکا یہ سب کے سب مراق مین داخل ہین۔ اور طبقۂ زیرین طبقات عضل بطن سے
مع اوس رقیق جھلی کے جو درحقیقت صفاق ہی منجملہ صفاقات کے۔ ثرب بمنزلۂ استر کے صفاق کی واسطے ہی اور بمنزلۂ ابرہ کے ہی
معدہ کے واسطے اور یہ اجسام باہم دیگر معین معدہ کے ہین اوسے گرم کرتے ہین اور معدہ کی وقایت اور نگہبانی مین بھی آپس مین
ایک دوسرے کا معین ہی۔ معدہ کے نیچے ایک سوراخ ہی جس سے معاء اثناعشری متصل ہوتی ہی اور اس سوراخ کا
نام بوآب یعنے چوبدار ہی اور یہ سوراخ اوپر کے سوراخ سے تنگ تر ہی اسلیئے کہ بواب منفذ ہی اوس شئ کا جو ہضم ہو کر
پتلی اور رقیق ہو چکی ہی لہذا اوسے تنگ ہونا چاہیے اور اوپر کا سوراخ غیر منہضم شئ کا منفذ ہی پس وہ بڑا ہوا۔ بواب
اوسوقت تک بند اور پیوستہ رہتا ہی کہ ہضم پورا ہو جائے بعد ازان کھلجاتا ہی اور جب تک کل شئ منہضم دفع نہو جائے
کھلا رہتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ معدہ کو غذا تین طرح سے پہونچتی ہی ایک تو یہ کہ جب تک معدہ مشغول اپنے فعل مین

رہتا ہے اور طعام اوسمین موجود ہوتا ہے وہ بھی ایک قسم کی بری معدہ کی غذا سی ہے۔ دوسری وہ غذا جو معدہ مین اون رگونسے آتی ہے جو باب
تشریح مین رگون کی مذکور ہوئی۔ تیسرے جسوقت زیادہ گرسنگی ہو اوسوقت خون سرخ جگر سے معدہ پر گرتا ہے اور معدہ کو غذا دیتا ہے یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ قدما جسوقت لفظ فم معدہ کی بولتی تھی کبھی تو مراد اوس لفظ سے اوس مدخل کو لیتی تھی جو موضع تنگ ہے اور اوس مین
وسعت نہین ہوئی اور وہ موضع اجزاے معدہ سے ہے بعد مری کے۔ اور کبھی فم معدہ سے وہ مدخل مراد لیتی تھی جو حد مشترک درمیان
مری اور معدہ کے ہے اور بعض آدمی فم معدہ کو فواد اور قلب کہتے ہین۔ جسطرح بعض لوگون کے کلام مین فم معدہ سے اشارہ بطرف
قلب کے ہوتا ہے اور یہ اطلاق اشتراک اسمی کے تھا اور اسوجہ سے کہ تمیز اور جدا کرنے مین اعضا کے نامون کے ضعف تھا۔ اور بقراط کے
زمانہ سے اکثر لفظ فواد کا اطلاق فم معدہ پر بوجہ قرب اور مجاورت کے مجازاً ہوتا ہے **امراض مری** مری مین اصناف جب سوء مزاج کے
عارض ہوتے ہین اوسوقت اپنے فعل خاص یعنے ازدراد مین ضعیف ہوجاتی ہے اور اوسمین امراض آلیہ سب کی سب اور امراض
مشترکہ بھی پیدا ہوتے ہین اور اورام حارہ اور باردہ اور اورام صلبہ بھی پیدا ہوتے ہین۔ امراض آلیہ مین سے اکثر مری مین
سدون کے پڑجانیکا زیادہ گمان ہوتا ہے جو بسبب کسی امر ضاغط خارجی کے پڑین مثلاً کوئی فقرۂ اندرونی اپنی جگہ سے ہٹ کر
تنگی اور ضغط پیدا کردے۔ خواہ ورم کسی عضو مجاور اور قریب مین مثلاً حنجرہ یا اور اغشیہ اور ریہ اور قصبہ وغیرہ مین پیدا ہوکر
مری مین تنگی پیدا کرے۔ یا خود مری مین خواہ اوس عضلہ مین جو مری کو ٹھہراتی ہے ورم پیدا ہوکر یہ تنگی پیدا کرے۔ امراض
مشترکہ کے اقسام سے جو مرض زیادہ مری مین لاحق ہوتا ہے نزف الدم اور انفجار دم کی بیماری ہے **ازدراد کی کیفیت** فعل ازدراد یعنے
نگلنا نوالہ وغیرہ کا مری سے بذریعۂ قوت جاذبہ کے تمام ہوتا ہے کہ طعام کو لیف مستطیل اور طولانی جو اندرونی ہے جذب کرتی ہے اور
بعین اوس جذب پر لیف عریض بیرونی بھی اسی طرح سے ہوتی ہے کہ امساک اور روکنا شئ مبلوع یعنے نوالہ کا پیچھے سے کرتی ہے
لہذا شئ مبلوع دب کر اور نچڑ کر نیچے کیطرف اوتر جاتی ہے **مترجم کی عبارت** مری کو بمنزلہ ایک چمڑے کے نل کے خیال کرو جو سیدھی
کھڑی کی گئی ہے اور مبلوع یعنے لقمہ اور نوالہ وغیرہ کو بمنزلہ ایک گیند کے سمجھو۔ اب خیال کرو کہ مبلوع یعنے گیند مری مین کسی قدر اوترا
اور اوپر کی جگہ اوس سے خالی ہوی۔ پس اگر خالی جگہ اوپر والی کسی قدر سمٹی ضرور ہے کہ اس گیند کو خواہ مبلوع کے نیچے اوترنے کے سوا چارہ نہوگا
جسطرح ہم گیند کو نل کی اندر کسی قدر اوتار کے پھر نل کا سرا اوپر دبائین اور سمٹین ضرور وہ گیند خالی جگہ نیچے والے کیطرف اوترے گا
پس لیف عریض کی اعانت ازدراد مین ایسی ہے جیسے کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے دبانے کی اعانت گیند کے اوتارنے مین پائی اور ظاہر ہے
کہ جب تک نوالہ کے پیچھے کسی قدر امساک اور سمٹنا پیدا نہوگا شئ مبلوع پر کسی قسم کا دباو نیچے اوترنے کا نہوگا شاید اس بیان سے
کسی قدر توضیح زیادہ کیفیت ازدراد مین ہوئی ہو **متن** نگلنے کا فعل فقط مری سے تمام ہوتا ہے مگر ازدراد کا فعل آسان ہے اسلیے کہ نوالہ
اوترنا نیچے کی طرف یہ حرکت طبعی ہے (کہ جملہ اجسام اپنے مرکز کی طرف بالطبع مائل ہین پس ازدراد کی آسانی اسوجہ سے ہے کہ لقمہ جو
بالطبع نیچے کی طرف مائل تھا ازدراد بھی اوسی نیچے ہی کیطرف اوتارنے کو کہتے ہین) یہ ازدراد جیسا اوپر بیان ہو چکا دو طبقہ کی
اعانت ہمدیگر سے پورا ہوتا ہے ایک طبقہ اندرونی جسکی لیف طولانی ہے اور دوسرا طبقہ بیرونی جو طبقہ اندرونی کو ڈھانپے ہوے ہے
اوسکی لیف عریض ہے اور قی کی حرکت جو برعکس ازدراد کے ہے خلاف مجری طبیعت کے ہے یہ فعل فقط بیرونی طبقہ سے جو
عاصر ہے پیدا ہوتا ہے اور دشواری سے بھی ہوتا ہے **ضیق مبلع اور عسر ازدراد** موضع بلع مین تنگی یا کسی ایسے سبب سے

پیدا ہو جو خاص مری مین حادث ہوا ہی یا دہ سبب مری کی مجاور اور قریب کسی عضو مین پیدا ہو۔ مری مین جو سبب مورث اس مرض کا ہو یا ورم ہوگا یا خشکی ہیجد جس سی فناے رطوبت اصلی مری کی ہوجاے خواہ رطوبات زائدہ جو مری مین ہون بسبب تپ وغیرہ کے کسی قدر خشک ہوجائین۔ یا سبب اس مرض کا کسی قسم کا سوء مزاج مفرط ہو اور سقوط قوت خواہ ضعف قوت ہو خصوصاً آخر مین امراض حادہ کے جو ردی اور ہائل اور مہلک ہوتے ہین۔ وہ سبب جو اعضاے قریبہ مین مری کی پیدا ہو کر مورث اس تنگی کا ہو یا تو ورم عضلات حنجرہ کا ہی جیسے خوانیق وغیرہ مین ہوتا ہی اور یہ قسم ضیق مبلع کی ہمراہ ضیق النفس کے ہوتی ہی خواہ ورم اعصاب عنق کا۔ یا میل اور جھک جانا کسی فقرہ کا فقرات معلومہ سے اندر کی طرف۔ خواہ تولد ریح کا مری مین جو مری کو بند کردے اور تنگی پیدا کرے۔ خواہ تشنج اور کزاز جو پیدا ہونے والا ہی یا ابتک شروع ہو گیا اسلیے کہ ضیق مبلع اکثر کزاز اور جمود پر مقدم ہوتا ہی۔ ہمارے بعض ارباب تعارف اور دوستون نے ایک قسم عسر ازدراد کی ایسی بھی دیکھی کہ ایک شئی مجہول اور نامعلوم موضع بلع مین پھنس گئی تھی اور اوسکے رکنے سے خناق کی سی کیفیت ہو گئی تھی یکایک اوس شخص کو اوبکائی آئی اور قے مین بہت سے کیڑے بڑے بڑے از قسم حیات کے زندہ برآمد ہوے اونکے نکلتے ہی بلع مین آسانی پیدا ہو گئی اور خناق بھی زائل ہو گیا اوسوقت اوس دوست کو ثابت ہوا کہ سبب عسر ازدراد کا اسی شئی کا احتباس تھا جو ان کیڑون کے نکلنے سے جاتا رہا علامات جو قسم اس مرض کی بسبب فقرات کے ہوگی مریض جب چت لیٹے گا تنگی زیادہ ہوگی اور جب لقمہ اوس گریا کے قریب پہونچے گا جو اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہی اوسوقت ایذا اور الم زیادہ ہوگا۔ جو قسم اس مرض کی کسی سوء مزاج ضعف آور سے پیدا ہوگی اوسپر طول زمانہ اور مدت اور ترسنے لقمہ وغیرہ کا دلیل ہوتا ہی اور ٹھہر ٹھہر کر اوترنا اور اوترنے کا بہت کم محسوس ہونا جمیع مسافت ازدراد مین اور باایمہ امور کے درد کا بالکل نہونا البتہ ہرگز یہ ضعف کسی جزء معین مین مری کے ہو اوسوقت نوالہ کا ٹھہرنا خواہ ضیق ازدراد خاص اوسی جگہ پیدا ہوگا اور لقمہ یا نوالہ کا محتبس ہونا اوسی جگہ خاص محسوس ہوگا۔ جو قسم اسکی بسبب ورم کے ہو قریب اوسی ورم کے تنگی پیدا ہونے سے اور اوسی جگہ درد محسوس ہونے سے اوسکی شناخت ہوگی اور اگر ورم گرم ہوگا حرارت حمی سے خالی نہوگا اگرچہ یہ تپ اکثر شدید اور قوی نہین ہوتی پھر اگر ورم حار ہوگا حرارت لمس اور پیاس بھی اوس پر دلیل ہوگی اور اگر حار نہوگا تپ بھی نہوگی۔ بیشتر ورم خراجی ہوتا ہی جو اسقدر زیادہ حار نہین ہوتا کہ تپ آجاے اوسوقت درد خفیف ہوگا کہ بعض اوقات اوسکے صدمہ سے لرزہ اور تپ ہوجایا کرے گی۔ بیشتر یہ خراج یا ورم مجتمع ہوکر شگافتہ بھی ہوتا ہی اور قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہی اون شدائد مین سکون ہوجاتا ہی جو اس ورم کی سبب سی پیدا ہوئی تھی اور قرحہ کا مرض پیدا ہوجاتا ہی۔ جو ضیق مبلع مقدمہ کزاز اور جمود کا ہوتا ہی اوسپر ہمراہ کزاز وغیرہ اور جملہ دلائل خاصہ دلالت کرتے ہین علاج اگر بسبب ورم اور زوال فقرہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسکا علاج بعینہ ورم اور زوال فقرہ کا علاج ہی۔ اور اگر بسبب سوء مزاج کے یہ مرض لاحق ہو اور التہاب اور حرقت اور حرارت سطح فم معدہ مین پائی جاے۔ واجب ہی کہ لطوخات درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ لطوخات عصارات اور ادویہ باردہ سے مرکب ہون اور انھین عصارات اور ادویہ کو بطور حسو کے پلانا بھی چاہیے اور دوغ ترش خواہ اسی قسم کی اور اشیاء باردہ پلانی چاہیین۔ اور اگر سوء مزاج باردسے یہ مرض پیدا ہوا ہی اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی۔ پس واجب ہی کہ ادویہ مسخنہ سی جو علاج مین معدہ باردہ کی مستعمل ہین علاج کرین اور روغن اور مرہمات مسخنہ جو باب معدہ مین مذکور ہون گے اور روغن بلسان اور روغن ترب اور روغن مسک

وغیرہ اور ضماد جندبیدستر اور اشق اور مر اور فرفیون وغیرہ کا لگایا جاوے - اگر سوء مزاج رطب ایسا ہو کہ اوسنے ترہل اور ڈھیلا پن زیادہ
پیدا کیا ہو اور اسکی شناخت سطح دہان اور زبان کے ترہل سے ہوتی ہو کہ یہ دونو عضو ترہل مین مری کے ترہل سے مشارکت
رکھتے ہین اسوقت علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین قبض اور اسخان ہو اور وہ ادویہ جو خوشبو بھی ہون مگر ان ادویہ کا
استعمال بعد تنقیہ معدہ کے مناسب ہی اگر احتیاج تنقیہ اور اصلاح کی ہو یہ ادویہ جیسے انیسون بریان اور بہمن اور سنبل اور
ناردین اور سافج ہندی اور کندر اور دقاق کندر اور مر - اگر حاجت اسکی ہو کہ ادویہ عطریہ کے ہمراہ مسخنہ تو یہ ہمراہ قوابض
باردہ کے اضافہ کیجائین تاکہ مسخنہ کے سبب سے برودت ادویہ شدید البرد کی ٹوٹ جاوے اور جو تخفیف مثل وردا ورگلنار
وغیرہ سے بوجہ شدت برودت کے پیدا ہوتی ہو وہ باقی نرہے یہ بھی کرنا چاہیے - میری راے مین انجدان زیادہ نافع ہے
اس مرض مین - اگر بسبب یبوست اور خشکی کے یہ مرض پیدا ہوا ہی ترطیب باندازہ یبوست کرنا چاہیے یعنے جسقدر یبس غالب ہو
اوسی درجہ کی ترطیب کرنی چاہیے اور استعمال لعوقات مرطبہ معتدلۃ المزاج کا اور نیمبرشت چیزون کا اور سموم
اور زبد اور مخ کا کرنا لازم ہی اور بدن اور معدہ کی تدبیر پوری پوری کیجاوے اسلیے کہ مری اکثر امور مین تابع مزاج
معدہ کی ہی اورام مری کے کبھی حار فلغمونی ہوتے ہین اور کبھی ماشرا یعنے خون صفراوی سے پیدا ہوتے ہین اور بارد
بلغمی اور صلب سوداوی بھی ہوتے ہین اور اکثر مری کے ورم کا نضج دشوار ہوتا ہی اور دیر مین ہوتا ہے علامات
لقمہ نگلتے وقت درد کا ہونا اوس پر دلالت کرتا ہی اور غیر وقت بلع کے قفا کے پیچھے تک درد پہونچتا ہی اور مقام بلع مین
ضیق اور تنگی ہوتی ہی - ورم حار مری کا کمتر اوسکے ہمراہ تپ ہوتی ہی اور وہ بھی شدید نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ کسی
کسی وقت عارض ہوتی ہی جیسے حمی یوم کی کیفیت ہی - اور کبھی تابع اس تپ کے لرزہ بھی ہوتا ہی مگر اس لرزہ کے ہمراہ پیاس
کی شدت اور حرارت زیادہ ہوتی ہی جب ورم پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہی لرزہ مین زیادتی ہوتی ہی اور جب شگافتہ ہوجاتا ہے
قی کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہی - لیکن اگر ورم حار نہو تنگی مبلع مین مثل ورم حار کے ہوگی مگر حرارت اور حمی اور پیاس
نہوگی علاج دواؤن کے چند اقسام سے ہوتا ہی پلانے کی ادویہ اور اوپر رکھنے اور لگانے کی مگر خارج سے جو ادویہ
لگاے جائین لازم ہی کہ درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ ادویہ رادع اور قابض ہون جو ریاحین
یعنے گلہاے خوشبو جیسے گلاب اور تلسی وغیرہ اور اسی طرح فواکہ معطر سے مطابق اونھین ادویہ کے جو باب اورام معدہ مین مذکور
ہون گے - بعد ازان اونمین اشق اور مقل اور علک الانباط اور انجیر زیادہ کیا جاے مگر قوابض ہی خالی نرہین اور چربیان بھی
اضافہ کیجائین - اگر یہ ادویہ مفید نہون تحلیل کثیر کی حاجت ہوگی اور دراصل وہ ورم صلب ہوگا پس واجب ہی کہ ادویہ مذکورہ
بالا مین وہ اجزا ملاے جائین جو قوی التحلیل ہون مثل حب الغار اور عاقرقرحا اور فرفیون اور زراوند اور ایرسا اور بلسان کے
بیشتر حاجت مفجرات کے ضماد کرنے کی ہوتی ہی تو مثل خردل اور تافسیا وغیرہ کے لیپ کیا جاتا ہی اون ادویہ مین سی جو دبیلات
صدر اور ریہ مین مذکور ہوچکین تا اینکہ جب زیادہ قوی دواے مفجر کی حاجت ہوتی ہی کبوتر کی بیٹ تک تجویز ہوتی ہی - پینے
کی ادویہ اورام حار مین از قسم لعوقات اختیار کرنی چاہئین تاکہ اون ادویہ کا گذر اور پہونچنا موضع ورم تک علی الاتصال
اور تھوڑا تھوڑا ہو اور اوائل مرض مین لعوقات عدس اور طباشیر لعاب اسپغول اور تخم خرفہ اور آب کدو وغیرہ سے طیار

کرنی چاہئیں اوسکے بعد رداوع اور محللات کیطرف آنا چاہیے مگر تھوڑا اسا انجیر اور رازیانہ اور بابونہ بھی شامل رہے پھر اسپر بھی زیادتی کرنی
چاہیے اور حلبہ اور تمر کا استعمال کرنا چاہیے اور غذا میں احسا کا استعمال درکار ہے اول میں رداوع جیسے وہ ستو جو آدجو اور
عدس سے طیار کیے جائیں اور ترشی حموضات معلومہ کی اونمین پڑے خواہ نہ پڑے چنانچہ مکرر اسکا ذکر ہو چکا ہے۔ جب ورم کا نضج
شروع ہو اوسوقت حلتیت سبوس گندم اور روغن بادام اور شکر سے طیار کریں اور تخم کتان وغیرہ بھی اوسمین داخل کرتے ہین
اوسکے بعد پھر آرد کرسنہ اور نخود شریک کیا جاتا ہے جب شگافتہ ہونے کی نوبت پہونچتی ہے اوسوقت ان ادویہ مین یعنے احسا مین
کسی قدر بیخ سوسن آسمان گونی اور بادام تلخ اور فراسیون اور تھوڑی سی خردل اور انجیر اور چھوہارا ملاتے ہین اور اورام باردہ کا
علاج جو مری مین پیدا ہون جو طریقہ علاج کے معدہ بارد مین مذکور ہین اونکا اعتبار کرکے پھر ان اورام کے علاج مین ملینات منفجہ کا
استعمال کرتے ہین اندرونی ادویہ مین لعوقات اور وہی احسا جنکو واسطے انضاج اور نضج کرنے مادہ کی ہم نے بیان کیا ہے اور بیرونی ادویہ
مین ضمادات مذکورہ کہ اونمین حلبہ اور بابونہ اکلیل الملک اور مقل اور صمغ البطم اشق اور زایرسا اور کسی قدر عطر بھی ملاتے ہین - اگر
ورم بطرف تقیح اور تسخن کے مائل ہو وہی تدبیر جو اورام حارہ مین بیان ہوئی کرنی چاہیے اور اون امور کا لحاظ بھی کرنا چاہیے
جو باب معدہ مین مذکور ہین مری شگافتہ ہوکر خونکا برآمد ہونا اسکی تدبیر اور علاج قی الدم کے باب مین بخوبی بیان ہو چکی ہے
اوسی مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے - ہان قی الدم اور اسکے علاج مین جو کسی قدر فرق ہے از ان قبیل جو باب معدہ مین مذکور
ہوا وہ یہی ہے کہ ادویۂ انفجار مری مین ایسی ہونی چاہیئن کہ اونمین کسی قدر لزوجت بھی ہو اور گوندکی ایسی چسپیدگی بھی ہو تا کہ
وہ ادویہ دفعۃً معدہ تک نہ پہونچ جائین بلکہ موضع انفجار مری پر ٹھہر ٹھہر کر گذرین کہ اونکا اثر قوی بذریعہ اسی ٹھہرنے اور
دیر مین گذرنے کے ہو اگرچہ پھر دوبارہ ان ادویہ کا اثر بعد ہضم اور استحالہ کے عروق کے ذریعہ سے بھی پہونچے گا اور نفع
کرے گا مگر یہ اثر بہت سست اور ضعیف ہوگا اسلیے دور دراز راہون کو طے کرنی اور اون مسالک اور راہوںمین منفعل ہوکر وہ
اثر آوے گا ضرور وہ قوت جو بروقت ورود دوا کے مری مین ہے گھٹ جاوے گی اور تھوڑی سی باقی رہ جاوے گی قروح
مری سکے مری مین قروح بسبب پھنسیون کے پیدا ہوتے ہین خواہ اون اورام کے جو مری مین حادث ہوے ہون اور پیدا ہو کر
شگافتہ ہو جائین یا چند اخلاط حادہ بروقت قی کرنے کے مری مین ہوکر گذرین خواہ اور وجہ سے اون اخلاط کا مرور اور
گذر مری مین ہو- نزلہ کی بکثرت انصباب سے بھی مری مین قروح کا پیدا ہونا کچھ بعید نہین ہے علامت ہم نے باب قروح معدہ
مین بیان کیا ہے کہ معدہ کے قروح اور مری کے قروح مین کیا فرق ہے اس امر کو باب معدہ مین دیکھنا چاہیے - دلیل خاص اس امر پر
کہ مری مین قرح ہے اور ورم نہین ہے یہ کہ اگر مری مین ورم ہوگا بسبب بڑی ہونے مقدار لقمہ وغیرہ کے ازدراد یعنے نوالہ وغیرہ اوترنے
مین زیادہ دشواری بلکہ ایذا ہوگی بہ نسبت اوس ایذا کے جو قرحہ کے ہونے سے ہوتی ہے لقمہ کے مزہ تلخ اور تیز اور ترش
ہونے کے سبب سے اور قروح مری مین ایذا فقط اختلاف ذائقہ سے نوالہ کے ہوتی ہے لقمہ کی بزرگی اور کوچکی کا اختلاف چندان
موثر ایذا دہی مین نہین ہے - اور کیا عجب ہے کہ اگر نوالہ چکنا اور روغن دار ہو اور مقدار اوس نوالہ کی معتدل خوردی اور بزرگی
مین کسی قدر ایذا قروح مری مین نہ پیدا کرے - اور جو لقمہ روغنی قلیل المقدار ہو اور کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی
اوسپر غالب ہو وہ بھی قرحہ مری مین ایذا دیگا - تا اینکہ اگرچہ وہ لقمہ اسقدر چھوٹا ہو کہ بروقت نفوذ کے مری مین پھنستا ہوا نہ گذرے

اور اوسکا جِرم مری کے سطح اندرونی سے مزاحم ہو تب بھی اگر کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اوس لقمہ پر غالب ہوگی ضرور ایذا رسانی
بوجہ قروح مری کے کریگا - جس شخص کے مری مین پہلے سے کسی مادۂ تیز اور حاد کے نکلنے سے قروح پیدا ہون اوسکے قروح کا علاج دشوار
ہوتا ہے اور وہ بیمار اکثر تو یہی ہے کہ قریب بمرگ ہوتا ہے **علاج قروح مری کا** اگر مری مین قروح پیدا ہون تو ہم دفعۃً ایسی ادویہ جو
اصلاح اون قروح کی کرین بے دھڑک استعمال نہین کرتے جسطرح قروح معدہ وغیرہ کے علاج مین ہم بے تردد اون ادویہ کو
مستعمل کرتے ہین بلکہ ہم قروح مری کے علاج مین یہ طریقہ اختیار کرتے ہین کہ وہ ادویہ تھوڑی تھوڑی دینی شروع کرتے ہین
اور پہلے اونہین دواؤنکو ہم اختیار کرتے ہین جو غلیظ اور بالزوجت ہون یا اونکو غلیظ اور بالزوجت کو باہم ملاکر استعمال
کرتے ہین - اس آمیزش کا سبب یہ ہے کہ ادویہ ہون خواہ اور کوئی چیز ہو مری مین دیر تک ٹھہر نہین سکتی اور نہ اوسکو گرفت
کر سکتی ہین بلکہ چونکہ مری ایک راہ اور گذرگاہ ہے لہذا وہ ادویہ مری مین ہوکر جب گذرتے ہین فوراً نکل جاتے ہین اور جدا
ہو جاتے ہین - اور جب اونکے استعمال مین یہ حیلہ اور تدبیر کی گئی کہ بار بار تھوڑی مستعمل ہون اور دفعہ واحد مین بمقدار کثیر
اونکا استعمال نہو ضرور ہے کہ جب وہ ادویہ گذرینگے بروقت مرور کے ملاقات اونکو سطح مری سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی
اور جب سطح مری سے وہ ادویہ بار بار ملینگے اپنا اثر بھی بہم کرتے ہوئے گذرینگے اور اگر لزج اور چسپندہ ہون گذرتے
وقت ضرور سطح مری سے لپٹینگے اور کسیقدر چسپیدہ ہونگے اور دفعۃً مری سے جدا نہو جائینگی تفصیل اون ادویہ کی بات
قروح معدہ مین بیان ہوگی اسلیے کہ وہ ادویہ بعینہ وہی ہین جو معدہ کے قروح کے علاج مین بکار آمد ہین **بیان مزاج معدہ کا**
جو طبعی ہے معدہ کا مزاج حار طبعی اگر ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ طعام قوی کو مثل گوشت گاو اور بیل گاو وغیرہ کے اچھی طرح
ہضم کرے اور جو طعام کہ لطیف اور نازک ہین وہ اوس معدہ مین فاسد ہو جاہین جسطرح گوشت چوزہ ہاے مرغ اور دودھ
وغیرہ اور دوسری علامت یہ ہے کہ غذاے گرم کا قبول اوس معدہ مین زیادہ ہوتا ہے اور اچھی طرح سے اوس غذا کو یہ معدہ بسبب
مناسبت مزاج کے قبول کرتا ہے اور مقدار اشتہا اور خواہش سے ہضم زیادہ ہوتا ہے **بارد طبعی** مزاج معدہ کی علامت یہ ہے
کہ شہوت مین کمی ہو اور ہضم بھی کم ہو کہ سواے غذا ہاے لطیف اور سبک کے اور قسم کی غذا ہضم نہو سکے اور جو غذا سرد مزاج ہے
اوسی کو اچھی طرح وہ معدہ قبول کر سکے **علامت مزاج یابس طبعی کی** یہ ہے کہ پیاس عادت سے زیادہ لگتی ہو اور تھوڑے سے
پانی وغیرہ کے پلانے سے بہت سی سیرابی ہو جاے اور اگر زیادہ پانی وغیرہ پلا یا جاے زحمت پیدا ہو اور جو غذا یابس اور خشک ہے
اوسے اچھی طرح قبول کرے **علامت مزاج رطب کی** معدہ جو بالطبع مرطوب ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ پیاس کم لگتی ہو اور
باوجود قلت تشنگی کے اگر پانی وغیرہ بمقدار کثیر دیا جاے ناگواری اور زحمت نہو اور جو غذا کہ تر ہے اوسے اچھی طرح قبول کرلے
امراض معدہ کا بیان معدہ کو سولہ قسم سوء مزاج ساذج بھی عارض ہوتے ہین اور اقسام سوء مزاج مادی دموی ہون
خواہ صفراوی کے جملہ اقسام بھی عارض ہوتے ہین اسی طرح سوء مزاج بلغمی زجاجی خواہ بلغم رقیق کی جو سیال ہے خواہ ساکن ہے یا اونکہ
اوسی بلغم مین غلیان اور جوش پیدا ہوا ہے خواہ بلغم ترش یا بلغم شور کے سوء مزاجات خواہ اوس بلغم کے جو ہمراہ مادہ سوداوی کے ہو
اور وہ سودا ترش ہو خواہ کھٹا ہو - اسی طرح معدہ کو اورام اور قروح اور نیز انحلال فرد یعنے جراحت اور جو چیز قائم مقام
اوسکے ہے کہ بسبب سوء اسباب اندرونی خواہ اسباب خارجی کی وجہ سے مثل صدمہ اور کوفتگی کے لاحق ہوتے ہین - کبھی معدہ کی

لیف مین تہلیل یعنے ڈھیلاپن عارض ہوتا ہی کہ نسیج یعنے بافت معدہ کی ڈھیلی ہو جاتی ہو اور کھلجاتی ہو اور کبھی معدہ مین سدہ ایسا پڑجاتا ہے جو اوسے پر کر دیتا ہو۔ اکثر معدہ متحمل انخراق اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہو تو اوسوقت فی الحال مہلک نہین ہوتا ہو۔ اور اگر انحلال فرو اس درجہ کو پہونچ جاسے کہ جرم معدہ شگافتہ ہو جاسے پھر مریض ہلاک ہو جائیگا۔ بقراط کہتا ہو جس شخص کا معدہ پھٹ جاسے وہ آدمی فوراً مرجائے گا۔ کبھی امراض خلقت کی بھی مقدار معدہ مین عارض ہوتی ہین مثلاً کہ معدہ زیادہ بڑا ہو خواہ زیادہ چھوٹا ہو۔ امراض شکل کے یہ ہین کہ مثلاً زیادہ گول اور مستدیر ہو۔ منجملہ امراض معدہ کے یہ بھی ہو کہ ملاست یعنی چکنا ہونا اور خشونت یعنے درد را ہونا پس اگر ملاست زیادہ ہوسے معدہ مین ازلاق پیدا ہوگا یعنے جو شے اوسمین جاسے گی پھسلے گی۔ امراض وضع یعنے انداز اور طرز کی یہ صورت ہو کہ مثلاً معدہ باہر کی طرف زیادہ نکلا ہوا ہو کہ ایسا معدہ حرارت اور برودت خارجی کو زیادہ قبول کریگا۔ ایضاً سدد بھی لیف معدہ مین پیدا ہوتے ہین اور مجاری معدہ جو کہ جگر تک ہین اونمین بھی سدہ پڑجاتا ہو خواہ جو مجاری معدہ کے طحال تک ہین اونمین سدد پیدا ہوتے ہین۔ اگر مجاری جگر مین معدہ کے سدسے پڑجائین اوسوقت ذرب پیدا ہوگا اور اگر مجاری طحال مین سدد پیدا ہون اوسوقت اشتہا مین کمی واقع ہوگی۔ کبھی معدہ مین ریاح اور نفخ بسبب خرابی غذا کے اور بسبب ضعف معدہ کے جو بذاتہ اوسے ہو پیدا ہوتے ہین اور ہم ریاح اور نفخ کا بیان ایک فصل جداگانہ مین کرین گے۔ سوء مزاج معدہ کا کبھی اسباب خارجی کی وجہ سے (جیسے حرارت اور برودت) پیدا ہوتا ہو اور کبھی بسبب اسباب اندرونی کے۔ بعض باقسام امراض معدہ کے جب زیادہ گرمی فصل کی ہو اوسوقت اونکا ہیجان ہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ حرارت فصل کی مواد روی کی کشش مین بطرف معدہ معین معدہ کے ہوتی ہو خواہ اسوجہ سے کہ جو مادہ کہ معدہ مین موجود ہوتا ہو اور اوسکی موجودگی سے مزاج معدہ کا بھی حار ہوتا ہو پس حرارت فصل کی اوس مادہ موجودہ کے استحالہ خراب پر معین ہوتی ہو اور بطرف ہیئت غیر طبعی کے اوسی مادہ کو مستحیل کر دیتی ہو۔ اگر سوء مزاج معدہ کا مادی ہو تو ضرور ہو کہ یا تو وہ مادہ جرم معدہ اور مسامات لیف معدہ مین سمایا ہوا ہوگا خواہ جرم معدہ سے ملصق اور پیوستہ ہوگا یا تجویف معدہ کے اندر داخل ہوگا۔ اور کبھی خلط اور مادہ جو معدہ مین موجود ہو اوسکی تولید بھی اندرون معدہ کے ہوتی ہو جیسے صفراے زنجاری اور بلغم غیر طبعی اور کبھی وہ مادہ ریزش کر کے کسی اور عضو سے معدہ مین آتا ہو جسطرح کہ دماغ سے نزلہ ہاسے حارہ اور باردہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہو اور اوس ریزش کی وجہ سے مزاج معدہ کا گرم خواہ سرد ہو جاتا ہو اور اوسی مزاج کی طرف معدہ کا مزاج مائل ہو جاتا ہو جسکا انصباب اوسپر ہورہا ہو اسی طرح کبھی مرارہ سے اخلاط مراریہ کا انصباب معدہ پر ہوتا ہو اور یہ ریزش بعض اون آدمیون مین ہوتی ہو جنکے بدنمین جداول یعنے چھوٹی چھوٹی نہرین اور راہین مرارہ سے معدہ تک مخلوق ہوئی ہون اور یہ جداول وہی ہین جو اکثر آدمیون کے بدنمین مرارہ سے امعا تک پہونچتی ہین اور اسی جہت سے جو شئے مرارہ کے امعا مین جانی چاہیے وہ مرارہ سے معدہ مین آتی ہے۔ پھر جب اسطرح کے مواد معدہ مین دیر تک ٹھہرتے ہین مواد شور اور حار کے ٹھہرنے سے معدہ مین قروح پڑجاتے ہین اور مواد باردہ خواہ پھیکے اور بدمزہ کے طول مکث سے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہو اور اسی چکنائی کی وجہ سے غذا وغیرہ معدہ مین ٹھہر نہین سکتی ہو۔ بیشتر تاثیر انھین مواد کی اول امعا یعنے اثنا عشری تک بھی پہونچ جاتی ہو اور پھر جو چیز متصل اثنا عشری کی ہو اوسے بھی اثر ان مواد کا پہونچتا ہو۔ ان مواد کا مورث فساد اشتہا ہوتا خواہ استمرار اور ہضم کو فاسد کر دیتا ہو ضرر تو اول

اول ہی امر ہو بیشتر ورما فزار اور خرابیان تو پیچھے ہونگی پہلے یہی فساد پیدا ہوتا ہی۔ پس بعض آدمی ایسے ہین کہ اونکے بدنمین خلقت ان جداول کی خلاف عادت کے ہوتی ہو اور برخلاف اوس نقشہ کے جسکو ہمنے تشریح مین لکھا ہو اور نیز برخلاف اوس ہیئت کے جو اکثر آدمیون کی ہوتی ہو خلقت مین اون رگون کی جو مرارہ سے طرف معدہ کے آتی ہین۔ کبھی معدہ مین جگر اور مرارہ سے انصباب ہوتا ہو اور یہ انصباب اوس بدنمین ہوتا ہو جسمین کہ مرارہ سے معدہ تک ایک بڑی جدول مخلوق ہوئی ہو لہذا بطرف معدہ کے اوس چیز کی ریزش ہوتی ہو جسکو امعا کی طرف ریزش کرنا چاہیے۔ کبھی معدہ مین ریزش خلط سوداوی کی ہوتی ہو طحال سے چنانچہ آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا۔ بیشتر جو شی معدہ پر گرتی ہو وہ خلط صفراوی ہو جو کہ جگر سے بطرف معدہ کے ریزش کرتی ہو۔ کبھی اس ریزش کے چند ایسے اسباب معین ہوتے ہین جو خاص معدہ مین موجود ہوتے ہین مثلاً معدہ مین درد شدید کا ہونا اور غم شدید جس سے ہیجان اخلاط ہو یا کھانے مین تاخیر اور دیر کرنا اور قوت دافعہ مین معدہ کے ضعف کا ہونا۔ اور بیشتر سبب انصباب مواد کا غضب اور غم شدید خواہ کوئی اور انفعال نفسانی ایسا ہوتا ہو جو محرک مواد ہو اور تحریک کرکے اوسی معدہ پر گرا سے اور ایسی لذع اور چبھن پیدا کرے کہ بدون قی کرنے کے وہ خلش زائل نہو سکے۔ کبھی ایسے ہی محرکات مذکورہ کے سبب سے معدہ پر اخلاط صدیدیہ کا انصباب ہوتا ہو خصوصاً گرسنگی کی وجہ سے علی الخصوص جبکہ اون اطراف مین جدھر سے مادہ ریزش کرکے آتا ہو قروح بھی ہون اور پھر ان اخلاط صدیدیہ کے ہمراہ خلط سوداوی بھی ریزش ہوتی ہو۔ سوداوی ریزش کا سبب معدہ پر یا تو کثرت مادۂ سوداوی ہو خواہ ضعف معدہ کی وجہ سے اسکی ریزش ہوتی ہو اور کثرت خلط کے اسباب آیندہ معلوم ہون گے۔ خون کی ریزش معدہ پر بھی یا تو کثرت خون کی وجہ سے ہوتی ہو اور خونمین ہیجان کا ہونا کسی ایسے عضو مین جو معدہ سے اشرف ہو اور قریب معدہ کے اوسی جانب مین ہو جدھر معدہ کو میلان ہو مثلاً جگر خواہ معدہ سے اوپر کیطرف وہ عضو شریف واقع ہو جیسے دماغ اگر دماغ سے خون ریزش کرکے حلق اور مری سے گذر کے معدہ مین پہونچے اور ضعف قوت دافعہ معدہ کی جملہ اون اشیاء کے قبول پر معین ہوتی ہو جو اوسپر ریزش کرین۔ منجملہ اسباب انصباب خون کے معدہ پر خواہ کسی اور عضو پر یہ ہو کہ سیلان خونکا کسی مقام معتاد سے بند ہو جاے مثلاً حیض کی آمد رک جاے خواہ بواسیر بند ہو یا ذرب کا حبس ہو خواہ اوس ریاضت کا ترک ہو جس سے استفراغ خونکا ہوتا تھا خواہ کسی عضو کا قطع پیدا ہو ایسی اوقات مین جسقدر خون کہ غذاے اعضا کے واسطے طبیعت بدنی بطور ذخیرہ کے فراہم کرتی ہو اوس سے زیادہ جمع ہو کر محتاج اسکا ہوتا ہو کہ وہ خون زائد کسی راہ سے نکلجاے اور بیشتر معدہ کی طرف آکر قی کی راہ سے وہ خون نکل جاتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ضعف معدہ سبب قوی ہو ہر ایک قسم کے انصباب کا جو معدہ پر ہوتا ہو۔ اور اکثر جو شی معدہ مین پائی جاتی ہو خواہ معدہ مین پیدا ہوتی ہو اخلاط سے وہ بلغم ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ کیلوس کی طبیعت قریب طبیعت بلغم کی ہو اسلیے کہ اگر کیلوس کا ہضم تام نہوگا خون اوسکا نہ بنے گا اور نہ صفرا اور سودا پیدا ہوگا لہذا بلغم ہی بن کر رہجاے گا۔ ایضاً معدہ کی طرف صفرا کا انصباب اکثر اسقدر نہین ہوتا ہو کہ اوسے دھوکر پاک کردے جسطرح امعا کو پاک کردیتا ہو۔ خلط صفراوی اگر معدہ مین پیدا ہوتی ہو تو بعض لوگون کے معدہ مین اور اکثر تو یہی ہو کہ جگر سے اس خلط کا انصباب معدہ پر ہوتا ہو اسکے علاوہ معدہ مین خلط صفراوی اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہو جب کوئی ایسی غذا معدہ مین پہونچے جسکا استحالہ دخانیت کی طرف بسرعت ہو جاے

کبھی معدہ کو بنظر اصل خلقت یا بسبب تعب اوٹھانے امراض کے خواہ دردہائے شدیدہ کے تعب سے یا بسبب سوء تدبیر حفظ صحت وغیرہ کے
یہ خرابی عارض ہوتی ہی کہ جرم معدہ کی بناوٹ لیف وغیرہ سے جو ہی اوسمین تخلخل یعنے ڈھیلا پن اور بودا پن بھی پیدا ہوتا ہی اور جلد اوسکی
رقیق اور پتلی ہوجاتی ہی اس خرابی سے معدہ کی جملہ افعال مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور اس کیفیت کا ازالہ براہ معالجہ بھی محنت شدید کو
چاہتا ہی اسباب امراض معدہ کے سب وہی ہین جو اسباب خارجی اور داخلی دیگر اعضا کے امراض کی مذکور ہوی۔ مگر خاص ایک سبب
امراض معدہ مین یہ زیادہ ہی کہ غذا ایسی کھائی جاے جو بذاتہ مقتضی سوء ہضم کو ہو اگرچہ معدہ اوسوقت مین اپنے اعلی درجہ صحت پر
ہو اور یہ سبب خاص باب سوء ہضم مین مذکور ہوگا۔ یا اینکہ وہ غذا اسقدر قلیل ہو کہ معدہ صحیح کو بسبب قلت مقدار کی خشک کردے اور
لاغر اور پژمردہ کردے۔ یا اینکہ آدمی اسقدر خوگر دوا کے استعمال کا ہوجاے کہ اب اوسکا معدہ بدون اعانت دوا کے
اپنا فعل پورا نہ کرسکے۔ یا اینکہ معدہ پر تعب کثیر بوجہ قی کرنے اور اسہال کے ڈالا جاے خصوصًا قی کا تعب کہ حرکت شدید غیر طبعی اوسمین
کرنی پڑتی ہی اس سبب سے معدہ کی صحت باطل ہوجاے اور تخلخل اور ڈھیلا پن بناوٹ مین معدہ کے پیدا ہوجاے۔ معدہ
کی حس بہت زیادہ ہی کہ اوسے ایذا اور الم ادنی سبب سے پہونچ جاتا ہی۔ جو مزاج مفرط یعنے کیفیت زائد براعتدال سے ہی
وہ معدہ کے ہر ایک فعل مین نقصان پیدا کرتی ہی تا اینکہ حرارت ساذجہ بلا مادہ بھی اگر بافراط ہو اکثر سبب زلق معدہ کا ہوجاتی ہی
اسلیے کہ حرارت مذکورہ سے ضعف قوت ماسکہ مین بوجہ زیادہ پانی پینے کے پیدا ہوتا ہی۔ اور جو حرارت مادہ صفراوی سے پیدا
ہوتی ہی اوس سے تو اکثر یہ مرض یعنے زلق معدہ پیدا ہوجاتا ہی۔ سوء آفات کہ افعال معدہ مین پیدا ہون یا تو وہ قوت مشتہیہ اور
قوت جاذبہ مین اسطرح سے پیدا ہوتے ہین کہ اشتہا بڑھ جاے اور قدر معتدل سے بمقدار کثیر خواہش پیدا ہو یا اینکہ اشتہا مین
کمی ہوجاے یا بالکل اشتہا جاتی رہے یا اشتہاے فاسد پیدا ہو اور فساد اشتہا یا تو غذاے فاسد کا ہو خواہ مشروبات فاسد
کی خواہش پیدا ہو۔ یا اینکہ قوت ماسکہ مین معدہ کے آفت آجاے مثلًا زیادہ امساک پیدا ہو یعنے قبض عارض ہو خواہ امساک
ضعیف ہوجاے یعنے ثقیل اور گران غذا کو ٹھہرا نہ سکے یا بالکل قوت ماسکہ باطل ہوجاے کہ جو کچھ کھاے فورًا متفرق ہوجایا کرے
۔ یا قوت ہاضمہ مین فتور پیدا ہو کہ ہضم باطل ہوجاے خواہ ضعف ہضم پیدا ہو یا اینکہ ہضم فاسد ہووے کہ غذاے وارد بطرف دخانیت
یا حموضت کے مستحیل کردے۔ یا قوت دافعہ مین خلل آجاے اسطرح کہ دفع بشدت پیدا ہو مجراے طبعی کی طرف خواہ مجراے غیر طبعی سے اوپر
کیطرف یا قوت دافعہ ضعیف ہوجاے خواہ اوسکا فعل یکسر باطل ہوجاے جو شی معدہ مین زیادہ ٹھہرے اور دیر تک رہے اگرچہ
وہ متبخر نہو مثل فواکہ کے پھر بھی تبخیر پیدا ہوگی جس سے الم اور ایذا تحریک اخلاط عارض ہوگی۔ کبھی معدہ مین ایسے اوجاع پیدا ہونگے
جو تمدد پیدا کرنے والے ہین اور لذاع ہین نیز اور قسام کے اوجاع بھی پیدا ہوتے ہین۔ کبھی ان قوتون کے ضعف کے تابع یہ امور
ہوتے ہین۔ طفو طعام یعنے پھولنا اور اوپر کی طرف چڑھنا طعام کا پیدا ہوتا ہی اور دیر ہضمی خواہ بسرعت منحدر ہونا اور ضعف ہضم
خواہ بطلان ہضم یا فساد ہضم یا سقوط قوت اشتہا اور اشتہا کا بالکل باطل ہوجانا یا شہوت فاسد پیدا ہونا اور ان تابع امور
کی جہت سے قراقر اور ڈکار اور نفخ اور لذع وغیرہ پیدا ہوتا ہی۔ اور مثبتہ انھین امراض مذکورہ بالا سے بشرکت بعض اعضا کے
خصوصًا دماغ کی شرکت سے جو بسبب اعصاب درمیان معدہ اور دماغ کے مشترک ہورہے ہین بہرحال شرکت کی
وجہ سے صرع اور تشنج اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہوتے ہین خواہ بصارت مین ضرر پیدا ہوتا ہی اور آنکھون کے سامنے

ایسا نظر آتا ہی کہ جیسے جوان خواہ مچھر یا مکڑیکا جالا خواہ بھڑ سامنے اوڑرہی ہی اور دراصل کوئی شی نہین ہوتی اور اکثر معدہ کا فم قلب تک
بشرکت پہونچتا ہی اوسوقت غشی پیدا ہوتی ہی اور یہ غشی یا شدت درد کے وقت خصوصًا جب معدہ مین ورم ہو عارض ہوتی ہے خواہ
کسی کیفیت مفرطہ حرارت اور برودت سے یا کسی مادہ سے جو مستحیل سمیت کی طرف ہو پھر یہ مادہ سمی ضعیف اور کمی کے ساتھ ہو کہ غشی
پیدا نہین کرسکتا اوسوقت کرب اور قلق انگڑائی اور پھریری پیدا کریگا - یہ وہی لوگ ہین جنکے واسطے بقراط نے تجویز کیا ہی کہ شراب مین
بالمناصفہ پانی ملاکر پلانا ان لوگون کو امراض مذکورہ سے نجات دیتا ہی اسلیے کہ ایسی شراب آب آمیختہ مین تنقیہ اور غسل کی قوت ہمراہ
تقویت کے ہی - معدہ بسبب شدت حس کے مستعد اور آمادہ قبول اثر کا ادنی سبب سے ہوتا ہی اور اسی قبول اثر سے صرع اور
تشنج تک نوبت آجاتی ہی اور ایسے نازک طبع آدمی کو تھوڑا سا غضب اور فاقہ اور غم اور خفیف سبب جو محرک اخلاط ہو ایذا دیتا ہی
پھر اگر ان اخلاط سے کوئی مقدار خلط مراری کی ایسے آدمی کے فم معدہ پر ریزش کرے اور بسبب شدت حس کے اوس ریزش سے
ایسے ایذا پہونچے صرع پیدا ہوگی اور غشی عارض ہوگی خواہ تشنج عارض ہوگا کہ دماغ کو فم معدہ سے مشارکت ہی ایسا ہی آدمی
اسکو وہ امور عارض ہوتے ہین جو امور کہ ضعف سے فم معدہ کے عارض ہوا کرتے ہین مثلًا جب اسکو تخمہ اور بدہضمی ہوگی خواہ مشروبات
کا استعمال زیادہ کرے یا جماع بافراط کرے اوسوقت مبتلاے تشنج خواہ صرع ہوجائیگا اور بیشتر ایسے ہی مریض بذریعۂ قی کر آنی خواہ
زنگاری کے ان امراض سے نجات پاتے ہین - اور بیشتر امتلاے طعام جو زیادہ ہو ان لوگونکو سبات طویل مین گرفتار کرتی ہی
تاآنکہ جب قی انھین آتی ہی اوسوقت انکو سبات سے افاقہ ہوتا ہی - اور بیشتر یہی امتلا وقوع مالیخولیاے مراقی کا سبب ہوتی ہی
اور افکار ردی اور فاسد اور خوابہاے بیہودہ نظر آنے کا بھی سبب یہی امتلا ہوتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ امراض معدہ
کے جب دیرپا ہوجاتے ہین ضرور سستی اور ڈھیلا پن لیف معدہ کی بناوت مین پیدا کرینگے اور تدارک اور علاج اون امراض کا
دشوار ہوجائیگا منجملہ آفات ردی سکے خلقہ مین ایک آفت یہ بڑی ہی کہ سر کا مزاج سرد ہو اور آمادہ حدوث نوازل کا اور معدہ کا
مزاج گرم ہو کہ اوسکو تحمل ایسی دواؤنکا نہوسکے جو ایسے نزلہ ہاے باردہ کا تنقیہ کردین جیسے سعوط فلافلی اور کمونی **وجوہ استدلال
احوال معدہ** پر جن امور سے احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہی وہ یہی ہین کہ معدہ کو برداشت طعام خواہ برداشت کا نہونا
کیسا ہی یا آنکہ ہضم غذا کی کیا کیفیت ہی اور دفع فضلہ کیونکر اور کسطرح ہوتا ہی شہوت طعام کیسی ہی اور شہوت مشروبات کی
کیسی اور کسقدر ہی - حرکات معدہ کے اور اضطراب اوسکا مثل خفقان معدہ اور ہچکی کے ملاحظہ کیا جاتا ہی کہ وہ کیسا ہی - منھ کا
اور زبان کا حال دیکھا جاتا ہی کہ ذائقہ کیسا ہی اور تری منھ اور زبان مین ہی یا خشکی اور خشونت ہی یا ملاست اور بوے دہن
کیسی ہی - معدہ سے جو چیز براہ قی یا براز کے برآمد ہو اوسے دیکھنا چاہیے اور ریح جو صادر ہو کہ اوس سے آواز پیدا ہوتی ہی یا
آواز نہین پیدا ہوتی خواہ وہ ریح جو معدہ سے اوپر کی طرف چڑھتی ہی جسکو ڈکار کہتے ہین وہ کیسی ہی اور جو ریح معدہ کی بند
ہوجاتی ہی اور اوپر نیچے دونون طرف اوسکا نکاس نہین ہوتا اور اسی کا نام قراقر ہی اوسکو بھی خیال کرنا چاہیے - رخساروں کا
رنگ اور منھ کے اندرون کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے - اوجاع اور اورام معدہ کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اور مشارکت سے اور
اعضا کی جو امور معدہ کو لاحق ہو اونکو بھی لحاظ کرنا چاہیے - جو چیز از قسم طعام اور شراب معدہ کو ایذا دے خواہ
معدہ کو موافق ہو اوسے بھی بنظر ایذا دہی اور موافقت کے دیکھنا چاہیے - طعام کے برداشت کرنے نکرنے کو اسطرح ملاحظہ

کرین کہ اگر معدہ کو مقدار مناسب جثہ اور بدن سے کم کی برداشت ہو ضرور اوسمین کسی نہ کسی سبب سے ضعف آگیا ہی اور اگر بقدر معتاد برداشت کرتا ہی تو قوت معدہ کی باقی ہی۔ براز سے خواہ جو شئے کہ شکم سے نکلتی ہی اوسکی نظر سے استدلال معدہ کے احوال پر اسطرح کرنا چاہیے ۔براز اگر مستوی اور معتدل ہو رنگ اور بو مین جودت ہضم پر دلالت کریگا اور جودت قوت معدہ پر اور قوت معدہ اعتدال مزاج معدہ پر دلیل ہوگی ۔اور اگر ہضم جید نہو ضعف معدہ اور سوء مزاج معدہ پر دلیل ہوگا۔ پھر اگر رنگ براز کا زائد خواہ ناقص اعتدال سے ہو اوسی مادہ پر دلالت کریگا جو معدہ مین جاگزین ہی۔ پھر اگر براز مین بدبو ہو اور اوسکے ہمراہ نرمی بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ براز معدہ سے قبل از وقت مناسب جدا ہوا ہی اور سبب اسکی جلد اوترنے کا یہ ہی کہ معدہ اچھی طرح اس غذا پر حاوی نہین ہو سکا بسبب اسکے کہ قوت ماسکہ اوسکی ضعیف ہی۔ اور اگر براز بدبو مین نرمی نہو اوسکی دلالت پھر فقط ضعف ہاضمہ پر ہوگی۔ آواز ریح کی جو معدہ سے سرزد ہوتی ہی اگرچہ اوسکی کیفیت کا بیان خالی مسخرگی سے نہین ہی تاہم بیان اوسکا یہ ہی کہ ریح کا صادر ہونا خواہ براز کا ہمراہ ریح کے اوترنا قوت معدہ پر دلیل ہی اور آواز بلند سے ریح کا سرزد ہونا جودت ہضم پر دلیل ہی اور قوت معدہ پر بھی اور اسی طرح بدبو مین ریح کی کمی ہونی۔ اور صواب یہ ہی کہ ریح کا صدور قوت معدہ پر کبھی دلیل نہین ہی بلکہ اگر ہی تو کسی قدر ضعف معدہ پر دلیل ہی لیکن یہ ضعف معدہ اوس سے کم ہی جسکے سبب سے ڈکار پیدا ہوتی ہی کہ ڈکار کا پیدا ہونا ضعف قوت دافعہ پر دلیل ہی جو نیچے اور سبرز کی طرف اسکو دفع نہین کر سکتی۔ ریح کی آواز بلند اگر بنظر ذات اوسی کے ہو تو غلظت جوہر مادہ ریح پر دلیل ہی اور اگر بلندی آواز کی بسبب قوت دافعہ کے ہو البتہ کسی قدر قوت معدہ پر دلیل ہوگی۔ جو ریح کہ لطیف اور رقیق ہوا ور اوسکے برآمد ہوتے وقت آواز نہ پیدا ہو زیادہ دلیل ہی قوت معدہ پر بہ نسبت اوس کثیف کے جو آواز پیدا کرے خصوصًا اگر اوسمین آواز بدون ارادہ کے بے اختیار پیدا ہو۔ جو آواز خود بخود بدون ارادہ کے گوز کی پیدا ہو اختلاط ذہن پر دلالت کرے گی ۔کمی بو کی ریح مین ضرور جودت ہضم پر دلالت کرتی ہی اور بو سے بد فساد ہضم پر دلالت کرتی ہی اور بالکل بدبو کا نہونا ہضم کی خامی پر دلیل ہی۔ ہچکی کے ذریعہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر صاحب فواق کسی طرح کا لذع اور خلش اپنے معدہ مین ہر وقت ہچکی کے پاتا ہو ضرور ہی کوئی خلط ترش خواہ تیز یا تلخ موجود ہوگی اور اگر ہچکی کے ہمراہ تمدد اور کھچاوسا معلوم ہو معدہ مین ریح کا وجود ہوگا اور اگر لذع بھی نہو اور تمدد بھی نہو اور پیاس بھی بر وقت ہچکی آنے کے نہ لگتی ہو معدہ مین خلط بلغمی یعنے بلغم خام ہوگی اور اگر ہچکی بعد استفراغات کثیرہ اور حمیات کے لاحق ہو اوس وقت یبس معدہ کی وجہ سے ہوگی۔ پیاس کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ پیاس اکثر مزاج حار پر معدہ کے دلیل ہوتی ہی پھر اگر پیاس کی ہمراہ متلی بھی ہو مادہ صفراوی اور بلغم شور پر دلالت کرے گی۔ پھر اگر پیاس مین سکون آب گرم کے پینے سے ہوتا ہو تو اکثر مادہ بلغمی شور بورقی ہوگا اور اگر آب گرم کے پینے سے تشنگی زیادہ ہو مادہ مراری ہوگا۔ منھ اور زبان کے حال سے استدلال اسطرح پر ہی کہ اگر بر وقت درد معدہ کے زبان کی خشونت اور سرخی شدید ہو غلبہ خون اور ورم گرم پر معدہ کے دلیل ہوگی اور اگر رنگ مائل بہ زردی ہو تو مرض معدہ کا صفراوی ہوگا اور اگر سیاہی اور سپیدی ہو تو سوداوی اور بلغمی ہی اور اگر یبوست اور خشکی فقط زبان پر ہو سبب مرض کا یبوست ہی۔ ہضم کے ذریعہ سے استدلال یون کرنا لازم ہی کہ ہضم جید جبھی ہوتا ہی کہ جس طعام کا ہضم ہو چکا ہی بعد ہضم کے پھر معدہ مین کسی طرح کی گرانی اور قراقر اور نفخ نہو اور نہ ڈکار آئے اور نہ طعم دخانی یا ترش ہو نہ ہچکی آئے نہ اختلاج معدہ کا

پیدا ہونے تمدد اور رکھچاو بوجہ زیادتی مقدار طعام کے ہو۔ اور ٹھہرنا طعام کا معدہ مین زمانہ معتدل تک ہو اور اوترنا غذا کا عادہ ہی ٹھیک اسپنے وقت پر نہ اوس سے پہلے اور نہ اوسکے بعد اور نیند بھی مستوی یعنے ٹھیک ٹھیک طور سے ہو اور انتباہ یعنے جگنا نیند سے بآسانی اور خفت اور بسرعت ہو آنکھوں مین یعنے پپوٹون مین ورم نہو اور نہ سر مین گرانی اجابت طبیعت سے بآسانی ہو اور اسفل شکم کا قبل دفع ہونے براز کے کسی قدر پھولا ہوا معلوم ہو اور یہ پھولا ہونا دلیل ہی اس امر پر کہ معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح ہوا اور شمول بخوبی ہونے سے یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ معدہ قوی ہو اور غذا سے ماکول موافق طبع کے کمیت اور کیفیت مین تھی جبوقت معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح نہوگا اور غذا بھی جیدالہضم نہوگی قراقر اور ڈکار آتی ہوگی اور طعام دیر تک معدہ مین غیر منہضم باقی رہیگا یا اینکہ قبل از وقت مناسب معدہ سے اوتر جائیگا۔ خلط صفراوی کی شان سے یہ امر نہین ہو کہ ہضم غذا کو منع کرے اسطرح پر کہ ہضم باطل خواہ ناقص ہو یا خام رہجاے بلکہ کبھی فساد ہضم پیدا کرتی ہو۔ اور خلط سودا البتہ اوسکی شان سے ہی کہ ہضم کو بھی منع کرتی ہو اور فاسد بھی کر دیتی ہو اور بلغم فساد ہضم زیادہ پیدا کرتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر معدہ مین ورم نہو اور نہ قرحہ اور نہ غذا مین کسی قسم کا فساد ذاتی ہو اور پھر بھی اچھی طرح ہضم نہو سبب اسکا کوئی سوء مزاج معدہ کا ہوگا اور اکثر یہ سوء مزاج برودت اور رطوبت سے ہوتا ہو اوسکے بعد حرارت سے اور اوسکے بعد یبوست سے۔ اوجاع معدہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر وجع ممدد ہو ریح پر دلالت کریگی اور اگر وجع ثقیل ہو مثلا یہ دلیل ہوگی اور اگر وجع لاذع ہو تو خلط حامض خواہ تیز یا کھٹی یا تلخ پر دلالت کرے گی۔ شہوت اور خواہش طعام اور شراب سے استدلال یون کیا جاتا ہو کہ زیادتی خواہش کی یا کمی پر خیال کرتے ہین اور جس قسم کی اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کی خواہش ہو اوسے بھی لحاظ کرتے ہین مثلا پیاس ہو اور شوق سرد پانی وغیرہ کا ہو اور کبھی ترش چیزونکا شوق زیادہ ہوتا ہو اور کبھی ناشف یعنے کشندہ رطوبات کی طرف طبیعت کی رغبت ہوتی ہو اور نمکین اور تیز اشیاء کی طرف میلان خاطر ہوتا ہو اور بیشتر یکبارگی نمکین اور تیز اور ترش چیزون کو جی چاہتا ہو اسلیے کہ یہ تینون قسم کی چیزین تقطیع مین اوس خلط کی جو معدہ مین جاگزین ہو باہم مشترک ہین یہ میلان خاطر دلیل ضعف معدہ پر ہوگا اسلیے کہ جو معدہ قوی ہو اوسکی خواہش دسومات اور چرب اشیاء کی طرف خصوصا چرب شیرینی کیطرف زیادہ ہوتی ہو۔ بیشتر خواہش طبع خراب اور زبون چیزون کی طرف ہوتی ہو جنسے طبیعت انسانی کو نفرت ہے اور وہ چیزین منافی طبع کی ہین جیسے کوئلے کھانے کے یا ریگ کا ذرات اور مٹی وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہو اور سبب اس خواہش کا کوئی خلط فاسد غریب یعنے اجنبی ہوتی ہو جو مناسب اخلاط محمودہ کے نہو۔ اگر حس ذائقہ صحیح ہوگی شیرینی پر کسی چیز کو طبیعت اختیار نکرے گی اور جب کبھی شہوت فاسد ہوگی اور میٹھی چیز کو جی نچاہے گا بس ضرور کوئی آفت موجود ہوگی پھر اگر دسومات کی طرف میلان خاطر ہو معدہ مین قبض اور تکاثف اور خشکی ہوگی۔ اور اگر سمن چیزون سے نفرت پیدا ہو اور سرد اشیاء کی طرف بسبب برودت کے نہ کسی اور ذائقہ وغیرہ کے وجہ سے میلان ہو معدہ مین حرارت ہوگی اور اگر مسخنات کی طرف رغبت ہو معدہ مین برودت ہوگی اور اگر مقطعات اور ترش اور تیز چیزون کی طرف رغبت ہو معدہ مین کوئی خلط بالزوجت موجود ہوگی۔ معدہ گرم کی خواہش پانی کی طرف بہ نسبت غذا سے سرد کے زیادہ ہوتی ہو۔ اور بیشتر اوقات شدت حرارت معدہ کی بہ سبب اسکے کہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور بدل ما یتحلل کے ضرورت ہوتی ہو اور لذع بھی بعد تحلیل کے پیدا ہوتی ہو اسی وجہ سے یہ حرارت شدیدہ گرسنگی اور جوع شدید کو پیدا

قوی معدہ کی خواہش چرب اور شیرینی کی طرف ہوتی ہے

کرتی ہو اور یہ بھوک اس قدر زیادہ ہوتی ہو کہ اسکے روکنے پر صبر نہین ہو سکتا ہو اور اگر اس بھوک مین غذا دینے کی تاخیر ہو ہمراہ اسی گرسنگی کے غشی
بھی فوراً پیدا ہوتی ہو۔ اشتہاے زائد اور کثیر اوسوقت پیدا ہوتی ہو جب معدہ پر ریزش سودا یا بلغم شور کی ہو اور جو مقدار سودا یا بلغم
کی ریزش کرکے معدہ مین پہونچے وہ زائد اوس اندازہ سے ہو جسے معدہ دفع کر سکتا ہو اور یہ شہوت کثیر شہوت کلبی اس سبب سے ہوتی ہو
جسکو ہم باب شہوت کلبی مین بیان کرینگے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ شہوت اور خواہش غذا کی عموماً جملہ اعضا کو ہوتی ہو مگر یہ اعضاے
عامہ یعنے سواے معدہ کے انکی بھوک اور اشتہا فقط طبعی ہوتی ہو اور فقط اونھین علاقون سے ہوتی ہو جو قوت غاذیہ کو قوت جاذبہ ہی
تعلق ہو اور معدہ مین علاوہ اس اشتہا کے بالخصوص ایک شہوت نفسانی بھی ہو اسلیے کہ معدہ ذی حس ہو۔ کبھی بعض آدمیون کی یہ
کیفیت ہوتی ہو کہ بھوک بھی زیادہ لگتی ہو اور کھاتے بھی زیادہ ہین اور باوجود زیادہ خورش کے نہ اونھین تخمہ ہوتا ہو اور نہ فضلہ
زیادہ اونکے بدن سے برآمد ہوتا ہو اور بدن پر اونکے باوجود پرخوری اور کمی فضلہ کی فربہی جیسی چاہیے نہین آتی سبب اسکا یہی ہے
کہ تحلل کثیر اونکے ابدان مین عارض ہوتا ہو کسی ریاضت وغیرہ کی وجہ سے اور قوت ہاضمہ اور جاذبہ شہوانیہ اون لوگون کی صحیح ہوتی ہین
منہ کے ذائقہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ تلخی منہ کی حرارت معدہ اور خلط صفراوی پر دلیل ہو۔ اور ترشی منہ کی اکثر برودت
معدہ پر دلیل ہو لیکن اسقدر برودت نہین ہو کہ جس سے طعام بالکل ہضم نہو سکے۔ اور کبھی ترشی منہ کی حرارت قلیل پر مع رطوبت کے
دلیل ہوتی ہو وہ حرارت بس اسی قدر ہو کہ رطوبت مین تھوڑا سا غلیان اور جوش پیدا کرکے پھر اوس رطوبت کو چھوڑ کے جدا ہو جاتی ہے
اور انضاج اوس رطوبت کا اس حرارت قلیل سے بوجہ کمی مقدار کے نہین ہو سکتی لہذا ترشی پیدا ہوتی ہو جسطرح دوشاب انگور کا بھی ایسا ہی
حال ہو کہ برودت سے بھی ترش ہو جاتا ہو اور اگر حرارت ضعیف کی وجہ سے اوسمین غلیان اور جوش پیدا ہو تب بھی ترش ہو جاتا ہو۔ کبھی
ترشی منہ کی اس سبب سے ہوتی ہو کہ ایک مادہ ترش طحال سے معدہ کیطرف ریزش کرتا ہو اور اس وقت جو ترشی منہ مین ہوتی ہو اوسکے ہمراہ
اشتہاے معدہ زیادہ ہوتی ہو اور نفخ اور قراقر بھی زیادہ ہوتا ہو اور ہضم طعام برے طور سے ہوتا ہو یعنے بدہضمی ہوتی ہو اور کھٹی ڈکار
آتی ہو۔ اگر منہ کا مزہ پھیکا ہو کثرت بلغم تفہ یعنے خام پر دلیل ہوگا اور نمکین منہ کا مزہ بلغم مالح پر دلالت کریگا۔ برے برے منہ کے مزے عجیب عجیب
طرح کے ہون اور بہت ناگوار اور زبون ہون اونکی دلالت اس بات پر ہوتی ہو کہ بدن مین اخلاط غریبہ عجیبہ اور متعفن اور ردی اخلاط
بھرے ہوے ہین۔ قے کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ اگر فقط ابکائی ہو تو مادہ چسپندہ ہو اور معدہ مین خوب ڈوبا
ہوا ہو اور پیوست ہو رہا ہو اور اگر قے بسہولت ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ تجویف معدہ مین ریزش کر چکا ہو اور اگر قے ہو کر پھر بھی
ابکائی نہ رہے دونون امور مذکورہ پر دلیل ہوگی یعنے مادہ چسپندہ بھی ہو اور تجویف مین ریزش بھی کر چکا ہو خواہ فقط چسپندگی مادہ
پر دلیل ہوگی۔ یہ بھی ہمیشہ نہین ہو کہ متلی فقط مادہ منتشرہ سے پیدا ہو بلکہ بسا اوقات مادہ غیر منتشرہ سے بھی متلی پیدا ہوتی ہو اگر وہ مادہ کثیر ہو
اور فم معدہ مین لذع پیدا کرے یا اینکہ وہ مادہ اگرچہ تھوڑا تھا مگر طعام سے ملکر زیادہ ہو گیا اور اوسکے ہمراہ معدہ کے اوپر کی جانب
فم معدہ تک چڑھ کر لذع پیدا کرنے لگا اسی سبب سے اکثر بعد تناول طعام کے نکالنا اخلاط کا براہ قے کے آسان ہوتا ہو اور بدون
کچھ کھلاے ایسی آسانی سے اخراج مادہ کا نہین ہو سکتا مگر اینکہ مادہ مین کثرت ہو اوسوقت بدون طعام کی مدد کے بھی باسانی قے
ہو سکے گی۔ لیکن اگر متلی اور ابکائی بطور دورہ کے پیدا ہوتی ہو اوسوقت مادہ کی ریزش کا بروقت دورہ کے یقین کرنا لازم ہو
اور وہ مادہ ڈوبا ہوا نہین ہو۔ اور اگر متلی اور ابکائی ہمیشہ علی الاتصال رہے معلوم ہوگا کہ تولد مادہ کا معدہ مین پیہم

ہوا کرتا ہی۔ قی اپنے رنگ سے بھی اوسی قسم کے مادہ پر دلالت کرتی ہی جیسا رنگ قی کا ہو اور مزہ سے قی کے خلط موجودہ پہچانی جاتی ہی صفرا اور
سودا پر رنگ زرد اور سیاہ کے ذریعہ سے قی دلالت کرتی ہی اور بلغم شور اور ترش پر رنگ اور مزہ سے قی دلالت کرتی ہی اور بلغم زجاجی ہو فقط
رنگ کے ذریعہ سے اور بلغم جو سر سے اوترتا ہو اوسپر مخاطی رنگ کی قی دلیل ہی۔ کبھی سر کے بلغم کے ہمراہ قی کرنے سے اور اعضا کے نزلات
بھی ہوتے ہین۔ بعض آدمی کی یہ صورت ہوتی ہی کہ جسوقت کھانا تناول کرین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اگر حرکت زیادہ کرین سب غذا
قی کی طرف سے گرجاے گی یہ کیفیت فم معدہ کی رطوبت یا اونکے معدہ کے ضعف پر دلالت کرتی ہی لیکن اگر فم معدہ کی رطوبت سے یہ کیفیت
پیدا ہو یہ حالت گرسنگی بھی قی عارض ہوتی ہی (خواہ یہ کیفیت حالت گرسنگی مین بھی پیدا ہوتی ہی) اور ضعف معدہ اگر سبب اس کیفیت کا ہو
تو فقط بروقت تناول غذا کے یہ بات پیدا ہوگی۔ رنگ بدن کے ذریعہ سے استدلال کرنا (اور خصوصًا چہرہ کے رنگ سے) یون مناسب ہے
کہ بدن کا رنگ زیادہ تر اکثر امراض مین احوال معدہ اور جگر پر دلیل ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر امراض معدہ کے بارد رطب ہوتے ہین اور
ان بیمارونکا رنگ رصاصی ہوتا ہی اور اگر کسی قدر انکی رنگت زرد ہو پھر بھی زردی مائل بسپیدی ہوتی ہی۔ قراقر کے ذریعہ سے
استدلال یون ہی کہ قراقر ضعف معدہ پر دلیل ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ معدہ کی گرفت غذا پر پوری نہین ہی بلکہ بری طرح سے
غذا پر شامل ہوتا ہی۔ اور نیز قراقر کے دلالت یہ بھی ہی کہ براز رطب ہی یعنے بستہ نہوگا۔ تھوک کا زیادہ برآمد ہونا اور اوس مین
کف کا ہونا معدہ کی ایسی رطوبت پر دلالت کرتا ہی جو رطوبت لعاب تر کو منھ تک پہنچتی ہی۔ منھ کا خشک رہنا اور تھوک کی کمی
خشکی معدہ پر دلیل ہی اور گرم تھوک باوجودیکہ قلیل ہو حرارت معدہ پر دلیل ہی بشرطیکہ اوسوقت اور قسم کے علامات بھی ایسے موجود
ہون جو حرارت کی دلالت پر معین ہون یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ منھ کی خشکی دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو یبس حقیقی اور اوسکی یہ
شناخت ہی کہ ہرگز تھوک پیدا نہو اور ہر وقت منھ خشک رہے دوسری قسم منھ کی خشکی یبس کاذب کہلاتی ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ لعاب
دہن اور تھوک تو ہو مگر چپکتا ہوا لسلسا ہو کہ اور اوسکو حرارت بخاریہ نے جو بطرف دہن کی پہونچتی ہی خشک کر دیا ہی اور فرق خشکی
دہن اور خشکی ریق مین یہ ہی کہ یبس حقیقی یبس معدہ پر دلالت کرتا ہی اور خشکی ریق ایک رطوبت چسپندہ پر دلالت کرتی ہے جو
معدہ سے منھ مین آتی ہو خواہ سر سے اوترتی ہو۔ ڈکار کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہی کہ ڈکار کے بہت سے اقسام
ہین کبھی بدبو ہوتی ہی کہ اوسکی بوے بد کا سبب یا دخان ہوتا ہی یا بخار جو معدہ سے اوٹھتا ہی یا ڈکار باز ہوت ہوتی ہی یا گرم اور جلن کی ساتھ
یا یا عفونت ہوئی ہی یا ایسا گندھی ڈکار ہوتی ہی خواہ مچھلی کی ایسی بو کی ڈکار ہوتی ہی اور کبھی ایسی ڈکار ہوتی ہی کہ جس قسم کا کھانا
کھاے اوسی کی بو ڈکار مین پیدا ہوتی ہی اور کبھی ڈکار فقط ریحی ہوتی ہی کہ اوسکی کیفیت کسی اور طرح کی نہین ہوتی یہی ڈکار
سب اقسام مین ڈکار کے اچھی ہی جو زیادہ صحت پر دلیل ہی۔ پس اگر ڈکار دخانی ہو اور اوسکے دخانی ہونے کا سبب جو
ہر کسی طعام کا نہو جو بطبع خود بہت جلد دخانیت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی جیسے زردی بیضہ جو پختہ کی ہو خواہ مولی وغیرہ
خواہ ایسا طعام جسکے پکانے اور طیار کرنے وقت اوسمین دخانیت آگئی ہو جیسے حلوا اور شیرینی جو آگ پر زیادہ پکائی جاے
یا اور کوئی شے (قی مثلاً کیا ہو) پھر ایسے وقت کہ جب استعمال دخانی غذا کا نہو اور پھر دخانی ڈکار آے ضرور ہے وہ دخانیت
بسبب ناریت اور حرارت معدہ کے ہوگی خواہ کسی مادہ نے مزاج کو گرم کر دیا ہوگا یا کوئی سوے مزاج ساذج بلا مادہ
باعث ناریت معدہ کا ہوا۔ مادہ کا موجب ناریت معدہ ہونا اونھین وجوہ مذکورہ بالا مین کسی ایک وجہ سے ہوگا اور

اکثر تو مادہ صفراوی اسکا سورث ہوتا ہی جو مرارہ سے بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہی جیساکہ اوپر بیان ہوچکا خواہ کوئی نزلہ حاد اور تیز جو سر سے بطرف معدہ کے گرتا ہی خصوصًا اگر یہ شخص صفراوی مزاج ہو اوسوقت نزلہ کے انصباب کا سر سے اور بھی احتمال زیادہ ہوگا-ایک اور طرح سے بھی استدلال اس امر پر (یعنے دخانی ڈکار پر جو حرارت معدہ سے پیدا ہو) کیا جاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ حرارت مادی خواہ سو مزاج ساذج معدہ کا سبب دخانی ڈکار کا ہی کہ اس سے پہلے جو غذا اس شخص نے کھائی ہو اور وہ غذا کیفیت دخانی سے دور ہو جیسے نان جو کہ اسکے کھانے کے بعد اگر دخانی ڈکار آئے تو سبب اس ڈکار کا ضرور حرارت معدہ کی ہوگی (کیونکہ یہ غذا استحیل دخانیت کی طرف بدون حرارت معدہ کے خود بخود نہین ہوتی) ایضًا براز کو بھی ایسے وقت ملاحظہ کرنا چاہیے اگر مراری براز ہو ضرور یہ امر ثابت ہوگا کہ حرارت معدہ کے باعث دخانی ڈکار اور مراریت براز کی ہی اور اگر مراری یعنے زرد رنگ کا براز نہو اوسوقت یہ حکم کرنا کہ سبب دخانی ڈکار کا حرارت معدہ نہین ہی کچھ ضروری نہین ہی اسلیے کہ فقط حرارت ساذج معدہ کی بھی مورث دخانی ڈکار کی ہوتی ہی گو براز صفراوی نہو-کبھی دخانی ڈکار کو دلالت اسپر بھی ہوتی ہی کہ یہ شخص زیادہ بیدار رہا اور اتنا نہین سویا کہ اوس زمانہ مین معدہ حرکات بیداری سے فراغت پاکر اور آرام اوٹھاکر اس غذا کے ہضم پر کافی طور سے توجہ کرتا اسی بیداری کی گرمی سے معدہ مین استعال اور سخونت پیدا ہوگئی اور دخانی ڈکار آنے لگی -کھٹی ڈکار اگر بسبب تناول غذا ے ترش کے نہو اور نہ ایسی غذا سے ہو کہ اوس غذا کی زیادہ خوری ضرور اوسکو ترش کردیتی ہی اور خصوصًا اگر ایسی غذا کھانے کے بعد ترش ڈکار آئے جو ترش ہوتی نہین اور حموضت یعنے ترش ہونے سے وہ غذا بہت دور ہی جیسے شہد اور باوجودیکہ یہ ترش نہین ہوتا اور پھر کھٹی ڈکار آئے اور یہ غذا ترش ہوجاے اوسوقت حکم کردینا چاہیے کہ معدہ مین برودت آگئی ہی کسی مادہ کی وجہ سے یا بلا مادہ اگر مادہ کی وجہ سے معدہ بارد ہوا و سکے ہمراہ ثقل اور گرانی نم معدہ مین بھی ہمیشہ محسوس ہوتی ہی اور اگر کھٹی ڈکار جو بسبب مادۂ بارد کے ہو وہ اوسی مزاج والونکو خواہ مطحولین یا اون لوگون کو جنکے معدہ پر نزلہ ہاے باردہ کی ریزش ہوتی ہو عارض ہوتی ہی کبھی ترش ڈکار بوجہ حرارت ضعیف کے بھی عارض ہوتی ہی کہ ایسی حرارت جسوقت کسی شیرین چیز کو معدہ مین پاے اوسمین جوش اور غلیان پیدا کرکے ترشی پیدا کرتی ہی ایسی قسم کی ڈکار کے ہمراہ کوئی علامت حرارت اور التہاب کی بھی ہوتی ہی اور تلخی دہن اور پیاس اور سرد چیزونسے نفع پانی ہی پس یہی سب امور اس ڈکار پر دلیل ہوتے ہین-منجملہ اون امور کے (جن سے استدلال اس امر پر کیا جاتا ہی کہ حرارت مفرط غذا اور ڈکار کو ترش کردیتی ہی) ایک یہ بھی امر ہی کہ دودھ مین ترشی بسبب حرارت کے بہت جلد آجاتی ہی بہ نسبت برودت کے-کبھی مادہ یعنے غذاے ترش کی مورث کھٹی ڈکار کے ہونے پر بذریعۂ قے کے بھی استدلال کیا جاتا ہے -اگر ڈکار بدبو ہو کبھی معدہ کی عفونت پر دلیل ہوتی ہی بدلالت جزئی یعنے ہمیشہ یہ بات نہین ہی کہ بدبو ڈکار معدہ کی عفونت پر دلالت کرے بلکہ کبھی یہ ڈکار قروح معدہ پر بھی دلیل ہوتی ہی-بسا ئیندھی اور مچھلی کی ایسی سڑاندھی ڈکار اور حمائی جسمین جلن ہوتی ہی یہ تینون قسمین رطوبت متعفنہ پر دلالت کرتی ہین-اور زنگاری بو کی ڈکار حدت اور حرارت مع عفونت پر دلالت کرتی ہی اور یہ ڈکار حرارت پر زیادہ اور بشدت دلیل ہی بہ نسبت دخانی ڈکار کے-پھر اگر ڈکار دخانی بھی نہو اور نہ کھٹی ہو مگر کسی ایسی غذا کی بو اوسمین سے آئے جسکے تناول کا زمانہ زیادہ گذر چکا ہی یعنے وہ زمانہ ہضم غذا کے معمولی زمانہ سے زیادہ ہو اوسوقت اس ڈکار سے یہ بات پیدا ہوگی کہ معدہ ہضم غذا سے ضعیف ہی اور کیموس بنانے پر قادر نہین ہی-جو چیزین معدہ کو موافق یا منافی ہین یا معدہ کو ایذا دیتی ہین اونکے ذریعہ سے

استدلال

استدلال احوال معدہ پر یون کرنا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ اشیاء باردہ اس معدہ کو بذاتہ موافق ہین یا اشیاء سخنہ یعنے گرم چیزین
یا خشک چیزین اسکو موافق ہوتی ہین کہ تر چیزین مگر ایسے اشیاء کے موافق ہونے پر نظر کرنی بعدم اعانت ایک ایسے عام قاعدہ کے لازم ہی
کہ اگر اوس قاعدہ کی رعایت نہ کیجائے اکثر غلطی واقع ہوگی اور اوسکی مثال یہ ہی کہ اکثر سرد چیزین جو بعض معدہ بارد کو نہین ہوتی ہین اوسکا
اصلی سبب یہ ہوتا ہی کہ خلط رقیق بلغمی مین ایک قسم کا غلیان اور جوش خواہ بلغم شور کی شوریت ایسی ہوتی ہی جس سے اشیاء باردہ کی برودت
ٹوٹ جاتی ہی اور معدہ کو ضرر نہین پہونچتا اور طبیب بہ غلط گمان کرتا ہی کہ اشیاء باردہ نے نفع کیا اور معدہ حار ہی حالانکہ یہ عدم ضرر خواہ
انتفاع بوجہ حرارت معدہ کے نہین ہوا کیونکہ دراصل معدہ حامل خلط بارد کا ہی کیونکر حار ہو سکتا ہی۔ اسی طرح کبھی کوئی گرم
غذا معدہ گرم پر وارد ہو کر جو خلط حار اوس معدہ مین ہی اوسکو دفع کر دیتی ہی اور اوسکی تحلیل کر دیتی ہی لہذا اگرچہ مزاج
معدہ کا گرم ہی مگر سردست غذاے گرم کا ضرر محسوس نہین ہوتا اور طبیب براہ غلط گمان کرتا ہی کہ غذاے حار سے نفع ہوا ہی لہذا مزاج
معدہ کا بارد ہی پس لازم ہی کہ غذاے گرم اور سرد کے نفع اور ضرر سے استدلال کرنے مین اور جملہ دلائل جو معدہ کی حرارت
اور برودت کے مذکور ہو چکے اونپر بھی نظر رہے تاکہ ایسی غلطی واقع نہو۔ جن چیزونکی حس معدہ کو ہی اونسے مزاج معدہ کی شناخت
کا یہ طریقہ ہی کہ اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع محسوس نہو بلکہ ثقل اور گرانی کا احساس کرے اوسوقت مادہ بلغمی زجاجی اوسمین ہوگا
اور اگر لذع اور التہاب محسوس ہو تو مادہ تلخ صفراوی ہی خواہ مادہ شور بلغمی ہی اور اگر لذع بدون التہاب کے ہو تو مادہ بلغم ترش کا ہی
۔ اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنے صفراوی ہوگا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو مادہ
غلیظ یا کثیر ہوگا۔ مشارکت ہاے اعضا کے وجوہ سے جو احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہی وہ اسطرح پر ہی مثلاً دیکھین کہ دماغ
پر اسباب نوازل کا اثر زیادہ ہی اور دماغ اپنے نزلات کو بطرف معدہ کے گراتا ہی خواہ جگر مین تولید صفرا زیادہ ہوتی ہے
اور معدہ کی طرف وہ خلط آتی ہی یا اینکہ طحال خلط سودا کے دفع کرنے سے عاجز ہی کہ اوسمین ورم آگیا ہی اور سودا کی اوسمین زیادتی ہے
اور یہ صورتین شناخت سبب سوء مزاج کی ہین یا یون نظر کرین کہ آنکھونکے سامنے کوئی شئے خلاف عادت متخیل ہوتی ہی اور اوس
شئے کو چندان ثبات اور قرار نہین کہ ادھر نظر آئے اور غائب ہوگئی خواہ یہ دیکھین کہ درد سر اور وسواس بروقت امتلاء معدہ کے
پیدا ہوتا ہی اور بحالت گرسنگی اسمین خفت ہوتی ہی اسی طرح دوار یعنے سر گھومنا بحالت امتلاء معدہ اور خفت زمانہ خلوء معدہ مین
یا اینکہ بروقت امتلاء کے خفقان عارض ہوتا ہی یا بروقت خلوء معدہ کے یا غشی اور تشنج ان دونون حالتون مین سے کسی حالت مین
پیدا ہوتا ہی۔ اور اس طریقہ سے سوء مزاج معدہ کی شناخت بذریعہ عرض کے ہی۔ پھر اگر بحالت امتلاء معدہ خیالات چشم
یا درد سر یا وسواس یا خوابہاے پریشان یا خفقان یا سبات عظیم پیدا ہو معلوم ہوگا کہ معدہ اخلاط سے پر ہی اور ضعیف ہی اور
اوسے سوء مزاج مادی عارض ہوا ہی۔ اور اگر خفقان معدی اور درد سر اور غشی اور وسواس بحالت گرسنگی اور خلوء معدہ
کے پیدا ہو اوسوقت جاننا چاہیے کہ اوس معدہ کو ایذا کسی خلط مراری یا خلط لاذع کے پہونچتی ہی جو بروقت خلوء کے فم معدہ کی
طرف پہونچتی ہی یا کوئی خلط بارد اسی طرح پہونچ کر ایذا دیتی ہی اور ان تینون اخلاط مین سے خاص خاص کی شناخت اون علامات
سے کرنی چاہیے جو اوپر کے سطور مین بخوبی بیان ہو چکی۔ انھین اسباب مین جو سبب کہ اسفل معدہ مین اوس سے بہت عظیم اور شدید
درد سر اور مرگی اور غشی اور تشنج پیدا نہوگا۔ جو اعراض کہ معدہ کے احوال پر بمشارکت اعضا دلالت کرتے ہین بعض اونمین سے

دماغی ہین جیسے اختلاط ذہن اور درد سر اور سبات اور مجبو دادر دسواس اور بعض اعراض قلبی ہین جیسے غشی اور خفقان اور بدحالی نبض کی
اور بعض اعراض مشترک چند اعضا کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہین جیسے بطلان نفس خواہ سانس مین دشواری اور سوء تنفس دلائل
امزجۂ معدہ علامات سوء مزاج حار کے یہ ہین کہ پیاس ہو مگر جب حرارت بافراط اور شدید ہو کہ قوت معدہ کو ساقط کر دے اوسوقت
پیاس نہو گی اور ۲ دخانی ڈکار آنی اور ۳ بھوک مین کسی قدر چکنی کا ہونا اور سرد اشیا کے استعمال سے نفع ہونا مگر اوس شرط کا بھی لحاظ
رہے جو ابھی مذکور ہو چکی چوتھے لطیف غذا و نکا معدہ مین سوختہ اور محترق ہو جانا کہ ایسی ہی لطیف غذا جب یہی معدہ اپنے اعتدال
طبعی پر تھا اسمین محترق نہین ہوتی تھی پانچوین غلیظ غذا کا اعتدال حالت اسی معدہ کی بہ نسبت زیادہ ہضم ہو جانا لیکن اگر حرارت بافراط
ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے اوسوقت یہ علامت نہو گی چھٹے پیاس کا زیادہ ہونا ساتوین اشتہاے طعام مین اکثر گاہ کمی ہونی
خصوصًا اگر یہ سوء مزاج حار ہمراہ مادہ صفراوی کے ہو کہ بالکل سقوط اشتہا ہو گا مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہو کہ جو کچھ کھا لیا جاے چونکہ
ہضم قوی ہے اچھی طرح ہضم ہو جاے گا ہان اگر اس سوء مزاج مین بھی افراط اسقدر ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے اوسوقت ہضم
نہو گا آٹھوین کبھی ایسے سوء مزاج حار کے ہمراہ حمی دقیہ خواہ حمی دقیقہ یعنے نرم تپ بھی ہوتی ہے نوین کبھی یہ سوء مزاج گرم جو افراط سے
قبل اسکے کہ قوت معدہ کو ساقط کرے سخت گرسنگی کو پیدا کرتا ہے اور یہ بھوک بسبب محلل ہونے ایسے سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہے اور اس
سبب سے کہ فم معدہ مین لذع پیدا کرتا ہے اور مواد اور رطوبات معدہ کو زیادہ متحلل کرتا ہے جسطرح ماساریقا کی مص یعنے چوسنے سے
رطوبات معدہ کو ایسا ہی تحلل اور فنا رطوبات پیدا ہو کر شدت گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی یہی بھوک سوء مزاج حار معدہ کی جوع غشی
ہوتی ہے ایسی کہ اگر بھوک لگتی ہے کچھ تناول نکیا جاے فورًا غشی پیدا ہو گی اور اگر ایسی بھوک پر صبر کرین اور دیر تک نہ کھائین اشتہا
باطل ہو جاے گی۔ کبھی بکثرت سیلان لعاب کا بحالت گرسنگی ہوتا ہے اور بعد غذا کھانیکے یہ لعاب کا سیلان مٹجاتا ہے اور لعاب
جلنے کا سبب یہ ہے کہ حرارت محللہ ہے یعنے تحلیل رطوبات کرتی ہے اور پھر اون رطوبات کا صعود اوپر کی طرف ہوتا ہے لہذا لعاب بکثرت
پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر یہی حرارت معدہ مین کسی قدر رطوبت پاتی ہے زیادہ سیلان لعاب کا ہوتا ہے۔ ایسے سیلان کو تناول غذا ہاے
غلیظہ کا ٹھہرا دیتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کا معدہ ناری یعنے حار ہو اوسکے بدنمین خون کم ہو گا اور جسقدر ہو گا خراب
اور بدبو اور تیز ایسا ہو گا کہ جتنے اعضا اس خون سے مزاج اصلی مین مخالف ہین سب اوسکو ناگوار پاکر مکروہ سمجھین گے اور اوس خون سے
اون اعضا کی غذا نہو گی اسی جہت سے یہی بدن قلیل اللحم ہو گا اور رگین اس بدن کی کھلی ہوئی اور خون سے پر ہون گی اسلیے کہ خون جسقدر
اس بدنمین ہے سب کا سب رگونمین بطور خزانہ کے جمع ہے کہ اوسے طبیعت غذاے اعضا مین خرچ نہین کرتی اور اگر فصد کھولی جاے
خراب خون برآمد ہو جاتا ہے علامات سوء مزاج بارد برودت پر معدہ کی دیر مین تغیر پانا طعام کا کیموس کیطرف دلیل ہوتا ہے
بلکہ یہان تک کہ وہ طعام معدہ سے اوترتا ہی نہین اور اوسکی بہت سے مقدار مدت معتدبہ کی بعد بذریعۂ قے کے گر جاتی ہے اور مسلم غذا
جسمین تغیر معتدبہ نہو نکل آتی ہے پھر جب برودت معدہ کی بافراط ہو جاے ہرگز کسی طرح کا تغیر طعام نہین ہوتا اور نہ اوسکا
نفخ پیدا ہوتا ہے (۲) کبھی کثرت اشتہا اور پیاس کی قلت اور کھٹی ڈکار آنی بدون استعمال کسی ایسی غذا کے جو ترش ہونے
کے لائق ہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا یہ امور بھی برودت اور سوء مزاج بارد معدہ پر دلیل ہوتے ہین (۳) سواے غذاے
خفیف کے ایسی غذاے غلیظ کا ہضم نہونا جو قبل ازین ہضم ہو جاتی تھی یہ بھی برودت معدہ پر دلیل ہوتی ہے (۴) کبھی سوء

مزاج بارد معدہ کا اسقدر بڑھ جاتا ہی کہ بعد تناول طعام کے جب زمانہ ہضم کا قریب ہو تمدد کثیر معدہ مین اور ایسا درد شدید عارض ہوتا ہی
کہ جب تک رطوبت خلیہ یعنے کھٹا پانی جیسے سرکہ بذریعۂ قی کرنے کے نکل نجاے اس تمدد اور درد مین کسی طرح سکون نہین ہوتا ہے۔
بیشتر برودت معدہ سے استسقا اور ذرب پیدا ہو جاتا ہی۔ سرد معدہ والے کے رنگ پر ایسی زردی سپیدی آمیز غالب ہوتی ہی
جو کبھی تجربہ کار طبیب پر مخفی نہین رہتی اور یہ وہی مریض ہی کہ اجوائن کا استعمال اوسکے علاج مین بہت عمدہ ہی۔ کبھی دماغ کو برودت
معدہ کی آفات مین شرکت ہوتی ہی لہذا صداع ریحی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر سوء مزاج بارد ایسے معدہ کو عارض ہو جسکا
اصلی مزاج گرم اور حار تھا اوسوقت قراقر اور نفخ اور خشکی اور پیاس کی شدت ہوتی ہی۔ اور اگر کسی ضرورت اور حاجت سے
اوسکی فصد کھولی جاے فسادات معدہ زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہین اور انجام کار مین مدقوق ہو جاتا ہی۔ ایسے مریض کی دوا
یہ ہی کہ پہلے غذا دینے سے کوئی شربت قلیل مقدار سے پلایا جاے جس سی لہاۃ اور حلق تر ہو جاے اور بعد اوسکے خشک غذا جیسے کباب
وغیرہ اوسے کھلائی جاے تاکہ بخوبی حلق سے اوتر جاے اور شوربا خواہ یخنی وغیرہ تر غذائین اوسے نہ دینی چاہئین **علامات سوء**
مزاج یابس کے بشدت اور کثرت پیاس لگتی اور خشکی زبان بافراط ہوتی بشرطیکہ مذکور یعنے باب استدلال مین جو فرق جفاف
حقیقی اور غیر حقیقی کا مذکور ہوا ہی اوسے یہی لحاظ کرو لاغری بدن کی اور ذبول اوسکا اصلی اور خلقی لاغری سے چڑھ بڑھ کر اور
غذاہاے رطب سے نفع پاتا یہی امور سوء مزاج یابس پر دلیل ہوتے ہین **علامات سوء مزاج رطب** کے پیاس ہین
کمی اور تر غذاؤن سے نفرت اور کھانے تو غذاے تر سے ایذا پہونچے اور کم غذا یا خشک غذا سے نفع پانا یہ سب علامات
سوء مزاج رطب معدہ کے ہین۔ کثرت ریق بھی اسی پر دلیل ہی پھر اگر بحالت گرسنگی تھوک زیادہ آئے رطوبت کے ساتھ حرارت
معدہ پر بھی اکثر دلیل ہوگا۔ اور تنہا حرارت سے بھی یہ بات پیدا ہوتی ہی۔ بیشتر بعض آدمیون کے فم معدہ پر ایسی رطوبت بالہ یعنے
تر کرنے اور بھگونے والی موجود ہوتی ہی پس اس شخص کی یہ حالت ہوتی ہی کہ جب کچھ کھاتا ہی اوسے یہی توہم کرتا ہی کہ ادھر حرکت کی
اور بدن ہلا اور قی ہو جاے گی۔ کبھی یہی کیفیت بعینہ توہم قی کرنیکی ضعف جگر سے بھی پیدا ہوتی ہی مگر ہمراہ اوسکے اور دلائل جو ضعف
پیدا کرنے والے جگر کے ہین بھی موجود ہوتے ہین اور یہ بھی فرق ہی کہ ایسی کیفیت بوجہ ضعف جگر کے ہو بروقت خومعنے گرسنگی اور
خلو معدہ کے بھی پیدا ہوتی ہی اگرچہ کچھ بھی نہ کھاے اور ضعف معدہ مین جب یہ کیفیت ہوتی ہی تو فقط کھانیکے وقت ہوتی ہی
علامات مواد امزجہ کے اور جو کچھ اونکے ہمراہ ہوتا ہی یعنے جو حالات اون مواد سے پیدا ہوتی ہین جو مزاج معدہ کا
مادی ہوتا ہی اوسپر قی اور ڈکار اور براز دلالت کرتے ہین خصوصاً براز کا رنگ کہ یہ قوی دلیل ہی اور جو چیز بول سی ملی ہوئی ہے
وہ بھی دلیل مادۂ موجودہ پر ہوتی ہی ہان اگر وہ مادہ لجج یعنے چسپیدہ سطح معدہ پر حد سے زیادہ ہو اوسوقت ہمراہ بول کے برآمد
نہوگی۔ جو خلط رقیق اور گرم ہی اور صدّی یعنے وہ صفرا جو مائیت خون سے آمیختہ ہو اوسپر علاوہ سبک ہونے معدہ کے متلی
اور لذع اور عطش اور التہاب دلالت کریگا اور جسوقت طعام غلیظ تناول کریگا فوراً اوسپر متلی طاری ہوگی اور خلاصہ یہ ہی
کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوگا ہر وقت جی متلایا رہے گا اور اگر مادہ کم ہوگا بروقت کھانے کے متلی ہوگی اسی طرح اگر وہ مادہ
پیوستہ جلد معدہ مین نہو مگر قعر معدہ مین گھٹا ہوا اور رکا ہوا ہو کہ اوسوقت تو متلی نہوگی اور جب طعام اور غذا سے ملا اور
اپنی جگہ سے ہٹکر پھیلا اور منتشر ہو کر فم معدہ تک پہونچا فوراً متلی پیدا ہوگی۔ کبھی اوس خلط پر جو فضاے معدہ یعنے خالی جگہ مین

معدہ کے ریختہ ہوکر بھری ہوئی ہو اور سجونی پیوستہ اور ڈوبی ہوئی جلد وغیرہ مین نہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ جسوقت ایسے معدہ والا آدمی
کوئی جلا کرنے والی چیز مثلاً آب شہد وغیرہ تناول کرے یعنے ماء العسل خواہ شکر کا استعمال کرے فوراً وہ شی مشروب باہر نکل آے گی
اور حس بصر کے ملاحظہ مین پہونچے گی۔ جو مادہ متشرب یعنے معدہ مین ڈوبا ہوا ہو اوسکی شناخت بذریعہ قے اور براز کے ہونہین سکتی بلکہ اون
دلائل جو اوپر مذکور ہوچکے اونسے اوسکی شناخت ہوتی ہو۔ اصل دلیل تو اسپر متلی کا ہونا ہو کہ وہ ضرور ہر ایک مادہ کی موجودگی ظاہر کرتی ہی
پھر اگر فقط متلی ہوکر اوبکائی آجاے اوسوقت چسپیدگی اور تشرب یعنے پیوستہ ہونا مادہ کا ضرور معلوم ہوگا جنس اور قسم مادہ پر
پیاس بھی دلیل ہوتی ہو سچی پیاس حرارت مادہ پر دلالت کرتی ہو خواہ مادہ کے نمکین اور بورقی ہونے پر پھر اگر گرم پانی سے
پیاس بجھ جاے، تو بلغم شور ہو اور اگر آب گرم سے پیاس مین سکون نہو تو مادہ صفراوی ہو۔ منھ کے مزہ سے بھی اور جو کچھ منھ سے
نکلتا ہو اوسکے مزہ سے قسم خلط کی شناخت ہوتی ہو اگر متلی اور پیاس دونوں مجتمع ہوں حرارت پر دلیل ہونگے اور اگر متلی کے
ہمراہ پیاس نہو مادہ بارد ہوگا۔ منجملہ دلائل اجتماع مادہ بلغمیہ کے جو بکثرت مقدار ہو اور اوسمین لزوجت بھی ہو یہ ہو کہ اشتہا ساقط ہوجاے
اور انشراح صدر یعنے میلان خاطر ایسے طعام کی طرف (جو کثیر الغذا ہو یعنے اوسمین رطوبت ہو) نہو بلکہ ایسی غذا کی طرف میلان ہو
جسمین حدت اور تیزی ہو پھر جب ایسی تیز غذا کو تناول کرے نفخ اور تمدد معدہ اور متلی پیدا ہو اور بدون ڈکار آنے کے ہرگز
آرام اور چین نملے۔ منجملہ دلائل اجتماع مادہ ردی کے معدہ مین خواہ جو عضو متصل اول قریب معدہ کے ہے اوسمین
یہ بھی ہو کہ مراق مین (اور شراسیف کے نیچے) اختلاج اور پھڑکن پیدا ہو اور بیشتر یہ اجتماع منجر صرع اور مالیخولیا کی طرف ہوتا ہے
منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ موجودہ معدہ سوداوی ہو کثرت اشتہا ہمراہ ضعف ہضم کے اور اوسکے ساتھ نفخ بھی بکثرت اور
وسواس اور وحشت بھی لازم ہو۔ منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ معدہ کا نزلہ سے ہو اسہال دوری ہونا اوسکے ہمراہ کثرت
نزلات کی سر سے بطرف معدہ کے اور بطرف ناک اور حلق کے بھی ریزش ہوتی ہو اور جو چیز کہ قے اور براز مین خلط مخاطی برآمد
ہوتی ہو وہ بھی ایسے مادہ کی شناخت کامل کرادیتی ہو۔ منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ یہ مادہ بوجہ غلیان اور جوش کرنی معدہ کو
ایذا دیتا ہو یہ بھی ہو کہ پیاس ہو مگر اوسکے ہمراہ تلخی اور شوریت منھ مین نہو اور احساس ایسی شی کا ہو جیسے کوئی چیز چڑہتی اور
اوترتی ہو اور اوسکے ہمراہ رطوبت کثیر منھ اور معدہ کے سر سے پر ہو اور التہاب بھی پیدا ہو دلائل آفات معدہ سے جو
غیر مزاجی ہوں یعنے امراض ترکیب وغیرہ۔ معدہ کے بزرگ اور عظیم ہونے پر دلیل یہ ہو کہ غذاے کثیر کو اوٹھا لے
اور جب زیادہ غذا سے پر ہوجاے اوسوقت احشا یعنے اوجھ کا باہم چسپیدہ ہوجانا اور بعض اجزاے احشا کا بعض
سے بند اور مسدود ہونا محسوس ہو اور جب غذا سے بعد ہضم وغیرہ کے خالی ہوجاے ہٹے اور احشا کو اسطرح چھوڑے
اور اون سے جدا ہوجاے جیسے کہ احشا معلق اور لٹکے ہوے ہین اور باضطراب ہل رہے ہین۔ معدہ کی صغیر اور چھوٹی ہونے پر
دلیل یہ ہو کہ طعام کثیر کو اوٹھا نہ سکے اور قبل سیر ہونے کے پر ہوجاے۔ سُدّون کے پڑنیکی علامت معدہ اور جگر کے درمیان مین
یہ ہو کہ براز مین رطوبت ہو اور بکثرت براز برآمد ہوا کرے اور پیاس زیادہ معلوم ہو اور خون کم پیدا ہو اور لون بدن کا
مائل برنگ اصحاب استسقا ہوجاے۔ ابتداے خراب حالی کی جو نہایت مشہور صحیح المعدہ آدمی کو بعد ان سُدّون کے پڑنے کے
ہوتی ہو یہ ہو کہ سوء مزاج پیدا ہوگا یا سوء القنیہ۔ جو سُدّہ درمیان معدہ اور جگر اور طحال کے پڑتے ہین اونکی دلیل کمی اشتہا

اور تلی کا بڑھ جانا ہی۔ جو سدہ درمیان معدہ اور امعا کے پڑین اونسے ایلاؤس یا قولنج پیدا ہوگا۔ جو سدہ درمیان معدہ اور دماغ کے پڑین اونسے دلائل یہ ہین کہ اشتہا مین کمی ہوگی مگر صلاح مزاج معدہ اور جودت ہضم بحال خود باقی رہیگی بشرطیکہ اور کوئی مانع اور عائق پیدا نہو اور جو چیزین نگلنے سے تناول کیجاتی ہین اگرچہ زیادہ لذاع اور تیز ہون اونکی اس لذع اور تیزی کا احساس کمی کے ساتھ ہو۔ اور اگر معجون فلافلی نہار منھ کھائی جائے اور اوسپر کوئی شربت بھی پیا جائے ہچکی پیدا نہو۔ ریاح معدہ کے دلائل یہ ہین کہ معدہ مین تمدد اور کھچاو ہو اور دونون جنب یعنے پہلو اور شراسیف کے نیچے بھی تمدد ہو اور غذا اوپر معدہ سے چڑھتی ہوئی معلوم ہو اور ریاح نازلہ یعنے گوز اور ڈکار ونکی کثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت ہاتھ رکھنے سے درمیان معدہ اور جگر کے سختی پائیجائے اور نحافت بھی ساتھ ہی اسکے پیدا ہو یہ دلیل ایسی ہی جس سے خوف اسہال عارض ہونے کا ہوتا ہی **علاجات کا بیان** عام طور پر معدہ کا علاج پینے والی ادویہ سے بھی ہوتا ہی اور ضماد سے بھی اور نطولات سے یعنے ترڑیڑے جنمین دوائین جوش دیجاتین اور اور طلاؤن سے اور مروخات جو روغن اور مرہم سے ہون اور مراہم موم سے طیار ہوتے ہین جو اون پانیونمین جوش دیے جاتے ہین کہ اونمین دوائین بھی پڑتی ہین مگر طلا کرنے کی دوا اور ضماد کی بہ نسبت نطول کے اچھی ہین اسلیے کہ نطول ضعف الاثر دوا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علاج اون امراض معدہ کا جو حرارت اور برودت سے عارض ہون آسان تر ہی بسبب اسکے کہ ہمکو ایسے ادویہ جو مخالف دونون کیفیت سے کے ہون بآسانی دستیاب ہوسکتی ہین اور اونکی قوت بھی شدید ہوتی ہی۔ مگر علاج اون سوء مزاجات کا جو بسبب غلبہ رطوبت اور یبوست کے معدہ کو لاحق ہون وہ نہایت صعب اور دشوار ہی خصوصًا سوء مزاج یابس کا اسلیے کہ قوت ادویہ مقابلہ کی جن سے اس سوء مزاج کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت ضعیف ہوتی ہی۔ سرد معدہ کا گرم کرنا جتنے زمانہ مین ہوسکتا ہی اوتنے ہی زمانہ مین گرم معدہ کی تبرید بھی ہوجاتی ہی مگر خطرہ تبرید معدہ کے کرنے مین زیادہ ہی خصوصًا اگر کوئی عضو قریب معدہ کا بھی سوء مزاج بارد سے کثیف ہو خواہ وہ عضو ضعیف ہوگیا ہو۔ اور ترطیب پیدا کرنی خواہ تجفیف اسمین خطرہ یکسان ہی مگر یہ بات ہے کہ زمانہ ترطیب پیدا کرنے کا زیادہ طولانی ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ امراض معدہ کے اگر مادی ہون اور بعد ازان وہ مادہ جو سبب مرض ہی اوسکا اخراج مشکل ہو اور دشوار اوسوقت ایارج سے زیادہ تر نافع کوئی دوا نہین اسلیے کہ ایارج مصالح معدہ پر اور اتمام افعال خاصہ پر معدہ کے بڑی معین دوا ہی۔ اور اگر استفراغ معدہ کا کسی ایسی خلط سے کیا ہو جو اور عضو سے معدہ پر ریزش کرتی تھی پس بعد استفراغ کے تقویت معدہ کی اسطرح کرنی چاہیے کہ پھر اوس خلط کو قبول نکرے اطراف کی بندش اور اونکو گرم کرنا یہ بھی بند کرنے پر ریزش کرنے والی مواد معدہ کی اچھی طرح اعانت کرتی ہی۔ شربت خشخاش بشدت مانع ہی انصباب حار مواد سر کو بطرف معدہ کے۔ پھر اگر وہ خلط جسکا استفراغ کرچکے ہین بارد ہو پس جن مقویات کی حاجت ہوتی ہی وہ جیسے مصطگی اور اقراص ورد اور سعتر اور پودینہ خشک اور عود خام اور قرنفل وغیرہ اور اگر وہ خلط گرم تھی اوسوقت تقویت معدہ کی ربوب قابضہ سے (جیسے کہ رب سیب اور بہی اور لیمو وغیرہ) کرنی چاہیے خواہ قرصہاے باردہ جو ورد اور طباشیر وغیرہ سے طیار کیے جائین۔ جو شخص کہ مقام درمیانی معدہ اور جگر کی سختی اور نحافت پاتا ہو جسکو ہم اوپر بیان کرچکے ہین (یعنے اخیر مین اسی فصل مقدم کے) اوسکو لازم ہی کہ اپنی غذا اور دوا دونون آب جو سے کرے اور ہر روز اوسکے

پینے کی مقدار بڑھاتا جاوے دس مثقال سے بیس اور سو مثقال تک اور اس مقدار کو تمام دنوں میں پی لیا کرے اور ایسی تدبیر بڑھانی مقدار مذکور
کی کرے کہ آخر کو ایک دفعہ نہایت دو مرتبہ میں اتنی مقدار پی جاوے اور کسی دواے مستفرغ یعنے مسہل خواہ مقی کو اپنے پاس نہ آنے دے
اور فصد کے استفراغ کو اختیار کرے سا ایسے ہی یہ قرص بھی لوگون نے بیان کیا ہی مصطگی اور اقراص ورد ہر ایک تین درہم کہربا نعناع بالسر
یعنے پودینہ خشک مرماخور عود خام ہر ایک دو درہم ہمراہ کسی شراب کہنہ خواہ شراب میبہ کے استعمال کرین۔ واجب ہی کہ تنقیہ معدہ مین
عموماً خواہ اوس خلط کے تنقیہ مین جو فضاء معدہ مین مجتمع ہی خواہ پیوستہ اور متشرب ہوگئی ہی ایسی ادویہ کو تجویز کرین جنکا اثر معدہ سے
اور اون جداول سے جو قریب معدہ کے ہین زیادہ بڑھ کر اور اعضا تک نہ پہونچے جو معدہ اور ان جداول سے دور ہین۔ اگر ایک مرتبہ کا
استعمال کافی برآمد کار مین نہو پھر دوبارہ ایسے ہی ادویہ کو اختیار کرین یہ تکرار استعمال ادویہ مسہلہ بروقت حاجت کے اوس خطا سے
عمدہ ہی کہ بلا ضرورت اور بدون حاجت ایک ہی مرتبہ استعمال ادویہ مستفرغہ کا کرین۔ حال بول اور براز کی نگرانی امراض معدہ مین
پر ضرور ہی اگر معلوم ہوجاوے کہ بول اور براز اصلاح پر آگئے اور کوئی خرابی اونمین باقی نہین رہی معلوم کرنا چاہیے کہ اب معدہ بھی
رو باصلاح ہوگیا۔ واجب ہی کہ معدہ پر کوئی شی زیادہ سرد وارد نہ کیجاوے۔ اگرچہ معدہ حار بھی ہو جیسے زیادہ سرد پانی خصوصاً
جب کہ وہ شخص خوگر اتنے آب سرد کا بحالت صحت بھی نہو اور اگر ادویہ محللہ کا استعمال جاوے واسطے تحلیل فضول معدہ کی تو لازم ہی
کہ اون کے ہمراہ کسی قدر ادویہ قابضہ کی بھی شرکت رہے جو حافظ قوت معدہ کی بھی ہون علاجات سوء مزاج بارد اور رطب
معدہ کے اگر یہ برودت اور رطوبت معدہ مین بسبب مادہ کے پیدا ہوئی ہو اوس مادہ کا استفراغ بطور متدرج قانون عام
کرنا چاہیے۔ پھر اگر مادہ مذکورہ زیادہ نہو تو ایسے وقت ارباب تجربہ کا ایک خاص طریقہ مشہور ہی غذا دینے کا طریقہ اونکا تو یہ ہی
اگر مادہ نہو کہ ایسی غذا دیتے ہین جسمین قبض اور تلخی ہو تا کہ بسبب قبض کے تجفیف پیدا کرے اور بسبب تلخی کے حرارت پیدا کرے
ازین قبیل شراب مازو بھی تصور کرنی چاہیے۔ اور ادویہ مشروبہ مین افسنتینیہ اور شراب افسنتین اور خود افسنتین کو خواہ وہ ادویہ
جو شربت سفرجل سے بنائے جائین۔ ضماد اور طلا اور مروخات مین انکا مختار طریقہ یہ ہی کہ ضماد ایسی ادویہ سے کرتے ہین جنمین
ادویہ قابضہ اور خوشبو داخل ہون مثلاً وہ ادویہ جو عصا راعی اور قصب الذریرہ اور سنبل اور ساذج اور لادن اور مقل بیخ سوسن اور بلسان
اور روغن بلسان اور حب بلسان اور میعہ سے مرکب ہون مروخات مین قیروطیان جو روغن مصطگی اور روغن زیت اور روغن ناردین سے اور روغن سفرجل سے
طیار کیجائین۔ پھر اگر یہ مقدار ضماد کی براہ قوت نفوذ کافی نہو اوس وقت البتہ استعمال اضمدہ محمرہ کا جنسے جلد مین بوجہ حدت کی سرخی آجاوے
خواہ ثافسیا کا استعمال کرتے ہین۔ منجملہ قوی ضمادون کے یہ بھی ایک ضماد ہی زعفران سنبل سوری مصطگی روغن بلسان ہر ایک جزو
شہد تین جزو (مُر) جو شہر اطر غیلون سے آتی ہی اوسمین سے تین جزو صمغ البطم ڈیرہ جزو افربیون ایک جزو پس ان سبکا ضماد طیار کرین
اور اگر تھوڑی سی مقدار اسکی شربا استعمال کیجاوے وہ بھی جائز ہی۔ ایضاً میعہ چار جزو موم تین جزو مغز ساق گوزن دو جزو صمغ البطم
ایک جزو روغن بلسان ڈیرہ جزو روغن ناردین دو جزو ایضاً میعہ تین جزو مغز ساق گوزن تین جزو صبر احمر تین جزو مصطگی دو جزو
روغن ناردین آٹھ جزو روغن بلسان تین جزو موم پانچ جزو اسکی قیروطی بنتی ہی (یہان تک تجویز ارباب تجربہ کی تھی) ارباب قیاس
جنکو پابندی قواعد کی بھی ہی وہ لوگ پہلے تو ان بیمارون کو ریاضت معتدل کا حکم کرتے ہین اور غذا ایسی جسکا کیموس اچھا بنے
اور زود ہضم ہو اور مقدار مین معتدل بہ کمی کہ جو اچھی طرح ہضم ہوجاوے اونکو کھلاتے ہین بعد ازان رفتہ رفتہ استعمال ادویہ

مذکورہ کا جو نسخہ اور خالیفہ ہین بکر نا شروع کرتے ہین خواہ اور ادویہ اسی قسم کے از قسم جوارشات خوشبو جو باعتدال گرم ہون خواہ اعتدال سے
زیادہ گرم جسقدر حرارت بنظر مقابلہ برودت معدہ کے مناسب ہو کھلاتے ہین تاآنکہ مزاج معدہ کا معتدل ہو جاے انھین جوارشات
مین سے معجون فلافلی اور کمونی بھی ہی (دواے جید) حب عرعر اور تخم بطم اور فلفل ہر ایک جزو (مر) جو شہر اطرو غیلون سے آتی ہی
اور مجھے ظن غالب یہ ہی کہ وہ میعہ ہی اوسکے اور ناردین ہر واحد دو جزو فطر اسالیون یعنے کرفس جبلی اور کاشم ہر واحد نصف جزو
بقدر کفایت شہد لیکر معجون طیار کرین - اگر برودت معدہ کی اس سے زیادہ ہو امروسیا اور سنجرنیا کا استعمال کرتے ہین - منجملہ ادویہ
جیدہ کے جو مفید ہو امراض حادہ و رطب کو خواہ وہ امراض جنمین رطوبت غلیظ ہو شراب عنصل ہی نسخہ اوسکا یہ ہی عنصل مصفی اور پاک کردہ
اور ریزہ ریزہ شدہ کو تین مشت لیکر کانچ کے برتن مین منھ بند کرکے رکھین اور چھ مہینہ رہنے دین علاج مزاج حار معدہ کا
التہاب معدہ کو شیر ترش شدہ اور سرکہ کا پینا نفع کرتا ہی خصوصًا ہمراہ کشنیز سبز کے اور دہی مادہ گاو کا اور مغز خیار اور تازہ مچھلی بھی
خاص کر مسکن التہاب معدہ کی ہی اور آب سرد اور سرد فواکہ اور کاسنی اور کھیرا اور شفتالو وہ جو زیادہ تر نہو کہ مستحیل صفرا کی طرف
ہو جاے اور کاہو اور چاول اور مسور اور کشنیز تازہ ہمراہ سرکہ کے اور کدو وغیرہ کہ یہ سب کافور اور صندل اور گل سرخ ملا کر استعمال
کیے جاتے ہین اگر ان اشیا کے ملانے کی حاجت ہو ایضًا قرص طباشیر اور اگر خصوصًا اسہال صفراوی ہو ضرور مستعمل ہوتا ہی - غذا ان
لوگون کی ہریسہ جو سرکہ مین اوبالا جاے اور مسور اور رمانیہ اور سماقیہ اور حصرمیہ سے بھی غذا دینی چاہیے - گوشت جو انکے واسطے تجویز
کیا گیا ہی وہ لوہ کا ہی اور تیتر اور چوزہ ہاے مرغ اور اگر حرارت اسقدر نہو جو انہاک قوت کردے یعنے قوت کو بہت گھٹا دے
اوسوقت غذاے بارد غلیظ سے بھی اونکا تغذیہ ہو سکتا ہی جیسے قریص ماہی تر اور قریص بطون یعنے شکم حیوانات کا اور قریص کل
ایسی چیزون کے جسمین قبض بھی ہو اور رب خشخاش اور شراب خشخاش بھی اسکے واسطے زیادہ نافع ہی - مبردات کا ضماد کرنا بھی
ان لوگون کو نفع دیتا ہی - کبھی انکے معدہ پر پھکنا سرد پانی سے بھرا ہوا اور پھولا یا ہوا باندھا جاتا ہی اس سے بھی نفع ہوتا ہی
جسوقت معدہ پر ضمادہاے سرد کا استعمال ہو اس امر سے بچانا چاہیے کہ حجاب کی زیادہ تبرید اون ضمادات سے نہو جاے
یا جگر کی اسقدر تبرید جو اون دونون کے افعال کو مضر ہی اسلیے کہ اکثر ایسے ہی ضمادون سے آفت سانس مین پہونچ جاتی ہی اگر
حجاب کی تبرید زیادہ ہو گئی اور جگر مین برودت پہونچی - پھر اگر کسی طرح کا ضرر انھین مضرتہاے مذکورہ مین سے متوہم ہو فورًا اوسکا
تدارک کرنا چاہیے روغن مسخن موضع برودرسیدہ پر گراکے خواہ اوسی روغن سے تکمید کرنی چاہیے اور ضمادات کو اوسوقت
بدلکر مشروبات کا استعمال کرنا چاہیے علاج مزاج بارد کا معدہ کے اگر خفیف برودت سے مزاج معدہ کا متغیر ہو گیا ہو
اوسکے علاج مین ایسے قرص ورد پر اقتصار کرنا چاہیے جسمین افسنتین پڑتی ہی اور دارچینی اور ہمراہ طبیخ کمون اور نانخواہ کے
بشرطیکہ ظرف آبگینہ مین انکو جوش دیا ہو - اجوائن کو ایسے مرض مین عجیب منفعت ہی - اور اگر برودت اس سے زیادہ قوی ہو
اوسوقت معاجین قویہ کا استعمال ضرور ہوگا جو گرم ہین اور بزور حارہ اور فلافلی اور تریاق اور مثرودیطوس ہمراہ شراب کے
اور سنجرنیا میبہ کے ہمراہ اور کمونی اور امروسیا اور فنداویقون اور دواء المسک تلخ اور معجون اصطمیخیقون - اور کندری اوسوقت
نفع کرتی ہی جب طبیعت نرم ہو - واجب ہی کہ ایسے مقامات مین یہ ادویہ سلاقہ سنبل اور مصطگی اور اذخر وغیرہ مین دینا چاہیے
زنجبیل مربی بھی اون لوگون کو نافع ہی - ایضًا اقراص ورد ہم وزن اوسکے عود ایضًا فلافلی ہمراہ شراب کے کہ یہ زیادہ گرمی

پیدا کرتی ہے اور بخوبی تسخین معدہ کرتی ہے تاثیر بدرجۂ غایت معجون فلافلی کی یہ شناخت ہے کہ ہچکی آنے لگے - واجب ہے کہ حلتیت اور فلفل
کو غذا مین بھی شریک کرین کہ زیادہ منفعت رکھتی ہے - لہسن بھی ایسے لوگون کو انفع اشیا ہے - روغن جو معدہ کی مالش کیواسطے
ہین اونمین سے روغن بابونہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن مصطگی جسمین مرغ کی چربی پڑی ہو اور اگر زیادہ قوت درکار
ہو اشق اور مقل بھی داخل کرنی چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی درکار ہو روغن قسط اور روغن بان اور روغن زنبق سوختا
کی ادویہ جیسے شراب سوسن ہمراہ عود کے اور مشک اور عنبر اور بزور سے جیسے حلبہ اور تخم کرفس اور خطمی اور بیشتر محاجم یعنے پچھنے کا رکھنا
معدہ پر اوجاع باردہ مین زیادہ منفعت بخشتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطراف کو گرم کرنا معدہ کی تسخین بہت جلد کردیتا ہے
علاج مزاج رطب معدہ کا ادویہ ناشفہ اور مقطعہ سے خواہ جنمین دوا تلخی اور تیزی ہے اونمین ادویہ عفصہ جیسے ہلیلجات
وغیرہ ملاکر ایسے مزاج کا علاج کیا جاتا ہے اور شراب قوی بمقدار قلیل کا پلانا بھی واجب ہے اور غذاؤنمین بھی ناشفات اور مطجنات یعنے
پختہ اور بھنے ہوئے غذا کا استعمال مناسب ہے اور پانی بہت کم پینا چاہیے - اقراص ورد جو گل سرخ سے بنائے جائین مزاج رطب
معدہ کو زیادہ نافع ہوتے ہین - رطوبت معدہ کی زائل کرنے والی یہ بھی دوا ہے کہ ایک درہم انیسون اور ایک درہم تخم رازیانہ کو
پانی مین جوش دین اور پھر اوسے چھان کر پانچ درہم گلقند خوب حل کر ملادین اور استعمال کرین علاج مزاج یابس معدہ کا
ان لوگونکا علاج قریب قریب علاج دق کے ہے اسلیے کہ یہ مرض گویا معدہ کی دق ہے اور اگر مستحکم ہوجائے پھر ہرگز علاج پذیر نہین ہوتا
یہ بات ممکن نہین کہ فقط معدہ کی ترطیب کیجائے اور جملہ بدن کی ترطیب نہ کیجائے بلکہ معدہ کی ترطیب بدون ترطیب جملہ بدن کے
ہو نہین سکتی - ان لوگون کی ترطیب کا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ انکا بٹھانا آبزن کے ظروف مین بغرض انکے تحمیم یعنے گرم اور تر کرنے کے
اور اسی طرح مکرر انکو حمام مین لیجانا واجب ہے اور جسقدر یبوست زیادہ ہو اوسی قدر تکرار تحمیم کرنی چاہیے بیشتر بنظر افراط
یبوست کے اتنی حاجت ترطیب کی ہوتی ہے کہ انکو پیادہ پا حمام تک جانے کی اور حمام سے گھر یا بستر خواب تک آنے کی اجازت
نہین دیجاتی ہے بلکہ ایک محافہ مثل پالکی خواہ لوچہ وغیرہ کے سواری جو بالکل بے تکان ہو اوسپر حمام جانیکے واسطے سوار کرکے
لیجاتے ہین تاکہ حرکت آمد وشد کی حرارت تحلیل اوس رطوبت کی نکرے جو بالعرض تدبیر حمام سے پیدا ہوئی ہے اور خفیف پسینہ
کی راہ وہ تری برآمد ہوجائے جو آبزن کے ذریعہ سے انکے بدن مین سرایت کرگئی ہے اور یہ بھی خوف ہوتا ہے چونکہ حمام سے ارخائے
قوت پیدا ہوتا ہے یعنے سب قوتین اور اعضائے بدن ڈھیلے ہوجاتے ہین لہذا واجب ہے کہ بعد حمام کے ایسی حرکت وغیرہ واقع
نہو جو تحلیل قوت کی کردے اور خشکی کی مقدار دوچند یعنے زیادہ ہوجائے - انکی تحمیم فقط اسی طرح کرنی چاہیے کہ آبزن مین
بیٹھالدیے جائین اور خوب تر ہوجائین بس ہوائے حمام مین ٹھہرنے کی انھین حاجت نہین اور آبزن کا پانی حرارت مین معتدل
ہو ایسا کہ نہ اوس سے پھریری پیدا ہو اور نہ زیادہ گرمی کی وجہ سے لذع بدن مین کرے اور خلاصہ یہ ہے کہ اوس پانی کی کیفیت
سے زیادہ اور کوئی اثر بدن کو نہ پہونچے بلکہ لذت ملے یہی پانی ترطیب بدن کریگا اور توسیع مسامات بھی کردے گا - مدت
اور زمانہ استعمال آبزن کا اوسی قدر تجویز کرنا واجب ہے جب تک بدن پھولتا رہے اور قبل اس کیفیت کی کہ پھر بدن انکا سمٹنا
شروع ہو آبزن سے جدا کرلینا چاہیے - اور واجب ہے کہ ادھر حمام سے نکالین تھوڑی سی راحت اور آرام دہی کی نظر سے
ٹھہر جائین اور بعد ازان لطیف اقسام دودھ کے پلائین خواہ عورتونکا دودھ یا مادہ خر کا یا شیر گوسپند اور سب سے بہتر یہ ہے

کہ چوس چوس کر دودھ پیا جاے پستان سے اور اگر دوشیدہ پلائین تو فوراً ادھر دوہا جاے اور اوسکی گرمی برطرف نہونے پاے کہ پلا دیا جاے تاکہ ہواے خارجی سے کچھ اثر دودھ مین نہ پہونچا ہو اور جس حیوان کا دودھ پلایا جاے اوسکو غذا اسی قدر دیگئی ہو جو ہضم کر سکے اور قبل ازانکہ اوسکا دودھ مستعمل ہو تھوڑی سی ریاضت باعتدال بھی اوسی حیوان کو کرائی گئی ہو اور سواے مریض کے اور کوئی بچہ وغیرہ اوسکا دودھ نہ پینے پاے۔ پھر اگر آدمی کا دودھ نہو بلکہ مادۂ خر یا بکری کا ہو اوسکی جودت ہضم کی شناخت اسطرح پر کرنی چاہیے کہ اوسکے فضلہ مین بدبو ہے یا نہین یا خشکی اور تری مین معتدل ہے خواہ کسی کیفیت یبوست اور رطوبت کی براز مین افراط ہے اور قوام اوسکا مستوی ہے یا پھولا ہوا ہے کسی ریح کے سبب سے اور ان حیوانات کی ریاضت یہی ہے کہ اچھی طرح لوٹین۔ بعد دودھ پلانے کے مریض کا حال دیکھین کہ دودھ خواہ آب جو وغیرہ جو کچھ اسے پلایا تھا ہضم ہوگیا یا نہین اور یہ کیفیت اوسکی ڈکار کے صاف آنے سے دریافت ہوتی ہے اور اوجھ کی سبکی بھی سیر دلیل ہوتی ہے۔ بعد چار گھنٹے خواہ پانچ گھنٹے کے جب ہضم ہوجانے کا یقین ہوجاے پھر دودھ خواہ ماء الشعیر دوبارہ پلایا جاے اور اوسکے بعد پھر تجمیم کیجاے اور بعد تجمیم کے اوسکے اعضا پر مالش بروغن کی کرین تاکہ جسقدر مائیت اور رطوبت کو مسامات کے ذریعہ سے چوس لیا ہے وہ سب کے سب اندر جسم کے محتقن ہوجاے اور گھٹ کر اندر رہ جاے۔ اگر یہ مریض خوگر حمام کا ہو تو بارہ حمام اوسکا بھی کرنا چاہیے اگر اصوب یہی ہو کہ دو ہی مرتبہ پر اقتصار کرین اوسوقت مناسب ہے کہ درمیانی گھنٹہ جو دونون تجمیم کے مثلاً چار یا پانچ مذکور ہوے انہین زیادہ وقفہ کردین اور راحت رسانی کا زمانہ زیادہ کرین کہ پوری پوری راحت اوسسے پیدا ہو۔ پھر اگر اوسکا دودھ پینے کو جی چاہے تیسری مرتبہ بھی دودھ پلانا چاہیے ورنہ آب جو کو پلانا مناسب ہے مگر آب جو وہی عمدہ ہے جسکی پخت خوب ہوئی ہو اور پخت اوسی کی عمدہ ہے کہ زیادہ پانی ڈالکر پکایا جاے اور تھوڑا باقی رہ جاے (اسکا طریقہ باب حمیات مین آتا ہے) تنوری روٹی جو خمیر اور نمک ڈالکر پختہ کیجاے اور اچھی طرح پختہ ہو لیغنے کچی نہ رہنے پاے یہ بھی اسے کھلانی چاہیے اور سماک رضراضی اور طائران نرم اور سبک گوشت کے بازو پر کا گوشت اور خصیہ ہاے مرغ فربہ ہمراہ دودھ کے بھی اسکی غذا ہوسکتی ہے۔ اور جو غذا بالزوجت اور غلیظ اور سخت ہے اوس سے بچانا چاہیے اگر کوئی غذا ایسی ہو جسمین فضلہ کم اور غذائیت زیادہ ہے اوسمین سے ایسی غذا اختیار کرنی چاہیے جو زود ہضم اور لطیف الکیموس اور بارطوبت ہو۔ مقدار ہر ایک غذا کی اسیقدر ہے کہ معدہ مین گرانی اور کھچاو زیادہ پیدا نہ کرے اور تھوڑی مقدار غذا کی تجویز کرنی تو ایسے بیمارون کے واسطے پر ضرور ہے۔ کوئی شربت جو رقیق اور مائل بہ قبض ہو اور بسبب کثرت مائیت پانی کی آمیزش کو کم تحمل کر سکے ایسی شراب اور شربت کا پلانا بھی پر ضرور ہے تاکہ غذا کے نافذ کرنے مین اعانت کرے اور قوت غریزی کو بیدار کردے اور پھر اوس سرد پانی پلانے کی زیادہ ضرورت نرہے جو بسبب اپنی سردی کے نکایت اور گزند پہونچاتا ہے اور مقدار ایسی شراب کی اسی قدر ہو کہ معدہ کے اوپر چڑھی نرہے اور اوس سے قراقر پیدا ہو جب نیچے معدہ سے اوترے اور دوسری مرتبہ غذا کے دینے مین اسی امر کا لحاظ رہے کہ غذا اول خوب ہضم تام کو پہونچ چکی ہے۔ اور چند بار تفرقہ دیکر ایسے لوگون کو غذا دینی تا امکان بہت اچھی بات ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ طعام سبک ہو تاکہ غذاے دوم سابق کی غذاے غیر منہضم سے مل نجاے۔ اسی طرح ان لوگون کی تدبیر تجمیم اور غذا دہی اور مالش کی چندروز رہی اور جب کسیقدر اونکی قوت بڑھتی ہوئی نظر آے ریاضت اور مالش کی زیادتی کرنی چاہیے۔ لیکن جب قریب بہ صحت ہوجائین آب جو موقوف

کر دینا چاہیے اور اوسکے بدلے ایک روز جو خواہ بڑی جوار کے ستو دینے چاہیین اور اب ایسے غذا زیادہ دینی چاہیے جو قوت کی
مقوی یعنے بڑھانے والی ہو اور شروع ایسی غذا کا پاچہ حیوانات اور طیور کے گوشت نرم سے کیا جاتا ہے علاج سوء مزاج
بارد یابس کا اگر مزاج بارد یابس ہو پس تدبیر رفع برودت کی مثل تدبیر رفع یبوست کے ہے اور چونکہ تدبیر ازالہ برودت کی
بدون استعمال مسخنات کے اور کچھ نہین ہی پس احتیاط کرنی چاہیے کہ ایسے مسخنات نہون جو یبوست کو بسبب تحلیل یا بسبب
قبض قوی کے ایسے مزاج مین بڑھا دین۔ تکمید کے جملہ اقسام ایسے وقت مضر ہوتے ہین اور نفع نہین دیتے۔ طبیب پر واجب ہے
کہ زیادہ اسخان جو قوی اور سریع الاثر ہو اوس سے ایسے بیمار کو بچاے اِسلیے کہ یہ تدبیر تجفیف پیدا کرتی ہے اور یبوست کو
زیادہ کر دیتی ہے بلکہ لازم ہی تسخین بھی کرتا جاے اور اسی تسخین کے درمیانی اوقات مین ترطیب بھی کر دیا کرے اور جوہر
حار غریزی یعنے روح کے زیادہ تولید کی ایسی تدبیر کرے کہ اوسکی حرارت اور ناریت نہ بڑھنے پاے۔ شراب جسمین پانی کم
ملا ہوا اوس سے یہی فعل پیدا ہوتا ہے اور دودھ (خصوصاً شیر مادہ گاو) سے اور ماءالشعیر جسمین تھوڑا سا شہد کف گرفتہ ملا ہو
کہ اوس کی غذائیت کو بڑھا دے اور فضول کو اوسکے یعنے ماءالشعیر کے کم کر دے یہ بھی عمدہ غذا ایسے بیمارون کی ہے
معدہ کی مالش ایسے خوشبو روغن سے جو ہمراہ ترطیب کے تسخین بھی پیدا کرین جیسے روغن سنبل اور ناردین اور روغن مصطگی
بھی عمدہ ہے اور بیشتر ان روغنون کے ہمراہ روغن بلسان بھی شریک کر دیا جاتا ہے۔ اور اکثر فقط روغن بلسان پر اقتصار
کیا جاتا ہی کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور اجود یہ ہی کہ ان روغنون مین تھوڑا سا موم بھی ملا دین تاکہ ٹھہر جاے انکا معدہ پر دیر تک رہے
منجملہ اون ادویہ کے جو زیادہ نافع ہین یہ ہی کہ مصطگی کو پیس کر روغن ناردین ملا کر معدہ پر رکھین اور مصطگی کے اقسام مین مختار اور
پسندیدہ وہی قسم ہے جو زیادہ چرب ہو۔ اگر برودت زیادہ شدت سے ہو چارہ نہوگا بدون اِسکے کہ ہر روز معدہ پر زفت کو طلا
کرین اور جب تک سرد نہو جاے لگی رہنے دین اور سرد ہونے سے پہلے چھوڑا ڈالین بیشتر اِس ضماد کا استعمال دن بھر مین
دو مرتبہ کیا جاتا ہی کہ اِس تدبیر سے بطرف معدہ کے خون غذا دہندہ کھچکر پہونچتا ہے۔ زفت کے استعمال کی صورت اور تدبیر
جیسے بیان زفت ادویہ مفردہ مین ہو چکی ہے اوسی طرح کرنی چاہیے۔ منجملہ اون چیزون کے جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہین ایک
یہ بھی تدبیر ہے کہ ایک بچہ آدمی کا جو فربہ اور صحیح المزاج ہو اوسکو سینہ سے چپٹا لین اسطرح کہ اوسکا جثہ معدہ سے ملجاے کہ
اسطرح بچہ کو گود مین لینے سے حرارت غریزی معدہ مین گود لینے والے کے فائدہ ہوتا ہی اور کھانا بہت اچھی طرح ہضم ہوتا ہے
پھر اگر بچہ آدمی کا بہم نہ پہونچے سگ بچہ فربہ یا گربہ نر کا بچہ خواہ اور کسی حیوان کا بچہ جسمین گرمی زیادہ ہوتی ہے اوسکو معدہ سے
چمٹا لینا چاہیے۔ واجب ہی کہ بچہ گود مین لیا ہوا اِتنی دیر نہ رہے کہ پسینہ اوسکے نکلکر ٹھنڈا ہو جاے اور معدہ کو بھی سرد کر دے
کبھی ایسی چیز طلا کرنی شکم پر بچہ کے بھی ممکن ہو سکتی ہی جو پسینہ بر آمد ہونے کو روکے۔ ایسے صاحب معدہ کو آب سرد با فراط
ہرگز نہ دینا چاہیے کہ اِسکے واسطے نہایت مضر سرد پانی ہے علاج سوء مزاج یابس کا جو ہمراہ حرارت کے ہو ایسے معدہ
کا علاج یہی ہی کہ دونون تدبیرون کو جمع کر دینا چاہیے جو حرارت معدہ اور یبوست معدہ کی اوپر لکھی گئی ہین۔ پھر اگر حرارت
قلیل ہو اسیقدر کافی ہی کہ تدبیر یابس معدہ والون کی کرین شراب اونکے لیے بہت تازہ تجویز کرنی چاہیے اور شراب
وغیرہ جو کچھ ہین گرمیون مین برف وغیرہ سے سرد کر کے اور جاڑون مین شیر گرم رہے اسی طرح اون کی غذا بھی دونون

بچہ گود مین لینے سے حرارت
معدہ مین پہنچتی ہے اور ہضم بہت اچھا
ہوتا ہے

فصلونمین سرد اور شیر گرم رہے - اونکے معدہ کی مالش روغن سفرجل اور زیت انفاق سے کرنی چاہیے - اکثر فقط سرد پانی پینے سے انکو صحت ہوجاتی ہی اگر زیادہ بمقدار کثیر اور خوب ٹھنڈا استعمال کیاجاوے بالکل صحت حاصل اسی سے ہوجاتی ہے خصوصاً اگر یبس معدہ مین بافراط نہو علاج سوء مزاج حار رطب معدہ کا ایسے مزاج کو باردات ناشفہ مفید ہوتے ہین اور دونون تدبیرین سوء مزاج حار اور رطب کی یکجا کرنے سے ایسے معدہ کی پوری تدبیر ہوجاتی ہی - قرص ورد جو گل سرخ تازہ سے طیّار ہون وہ بھی مفید ہین - اگر ایسے شخص کو اسہال عارض ہو قیروطی ہمراہ روغن سفرجل کے استعمال کرنی چاہیے علاج سوء مزاج معدہ کا جو مادی ہو اور علاج معدہ کے سددون کا - پہلے مادہ کا حال دریافت کرنا چاہیے کہ اوسکو معدہ نے اسطرح جذب کرلیا ہی جسطرح اسفنج پانی کو جذب کرتا ہی یا اسقدر خوب ڈوبا ہوا ہی جسطرح سے رنگین کپڑا رنگ مین ڈوب جاتا ہی کہ وہ رنگ اوسکے ریشہ ریشہ مین پیوست ہوجاتا ہی اور خوب طرح دونون کے اجزا آپسمین ایک دوسرے سے غیر متمیز ہوتے ہین یا وہ مادہ فقط متصل سطح معدہ سے ہوا ہی خواہ تجویف معدہ مین بھرا ہے اور اسی کا نام باصطلاح بعض اطبا طافی رکھا گیا ہی - اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ مبدا اور موضع تولد اوس مادہ کا کونسا عضو ہے اور کس جانب یہ مادہ بطرف معدہ کے ریزش کررہا ہے یا ریزش کرکے معدہ مین آچکا ہے - پھر اگر تولد مادہ کا خاص معدہ مین ہو فقط معدہ کی اصلاح اور اخراج مادہ کی طرف قصد کیا جاے گا اور جو سبب کہ تولید مادہ مذکورہ کا معدہ مین ہی اوسکی اصلاح کیجاے گی - اور اگر کسی اور عضو سے وہ مادہ معدہ کیطرف آتا ہی مثلاً دماغ یا مرارہ خواہ جگر یا طحال - پہلے استفراغ مادہ کا معدہ سے کرکے پھر اصلاح مزاج اوسی عضو کی کرینگے جس سے مادہ بطرف معدہ کے آتا ہی اور معدہ کی ایسی تقویت کرنی چاہیے کہ پھر انصباب کو قبول نکرے - کبھی انصباب مادہ کا بروقت گرسنگی کے ہوتا ہی یعنے جسوقت کہ طبیعت قوّت جاذبہ مین معدہ کی جذب کی حرکت پیدا کرکے معدہ مین کسی چیز کو کھینچنا چاہتی ہے اور غذا اوسوقت نہین ہوتی ہی لہذا کسی مادہ کو جہان سے ملے بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہے اور چونکہ قوّت دافعہ معدہ کی اسوقت ٹھہری ہوئی ہوتی ہے لہذا اوس مادہ جذب شدہ کو دفع نہین کرتی پس ایسے وقت جسقدر قبول مواد معدہ کو ہوگا اور کسی وقت اتنا نہوگا - اور یہ وہی لوگ ہین جنکو بھوک کی تاب نہین ہوتی اور اکثر بروقت بھوک کے اونپر غشی طاری ہوتی ہے پس واجب ہے کہ انصباب مادہ سے پہلے ان کو کھانا کھلادیا جاوے اور غذا مین انکی ایسی اشیاء ہون جو مقوی معدہ ہین جیسے ربوب قابضہ اور ترش - بیشتر انصباب مواد کا بروقت انفعالات نفسانیہ کے ہوتا ہی مثلاً بروقت زیادہ غصّہ کرنے کے یا بروقت زیادہ رنج کے وغیرہ وغیرہ اور جو لوگ ایسے اوقات انکے معدہ مین پیدا ہوتی ہی بدون قی کرنے کے اونمین سکون نہین ہوتا - جو مادہ کہ دماغ سے معدہ مین گرتا ہو فلفل سپید پانی مین پیسی ہوئی اور افسنتین اوس سے مفید ہوتی ہے اور صبر کی منفعت ایسے مادہ مین ضعیف ہی - ایارج کبھی جو مفید ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ ادویہ قوی شدید التحلیل پر شامل ہی اور اونمین جلا کی قوت بھی زیادہ ہے - ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ منجملہ دشوار صورتون اجتماع سوء مزاج معدہ اور دماغ کے ایک یہ ہی کہ مزاج معدہ کا گرم ہو اور دماغ کا مزاج سرد ہو اوس وقت جس مادہ بارد کی ریزش دماغ سے معدہ پر ہوگی بنظر اپنی برودت کے معجون ہاے گرم جیسے فلافلی اور فودنجی کو مقتضی ہوگا اور معدہ حار کی نظر سے یہ ادویۂ حارہ مُضر ہین - جگر سے جو مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرے اوس کے علاج مین حاجت اسکی ہے کہ پہلے تلیین طبیعت کیجاے بعدازان استفراغ خلط رقیق صفراوی کا کریں ماء الجبن اور ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے اور

بیشتر اسکا امالہ جگر اور معدہ سے کسی اور طرف مجرد فصد کرنے سے ہوجاتا ہے اور بعد تدبیر استفراغ اور فصد کے پھر تقویت معدہ کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ واجب ہی کہ ملیّنات کا استعمال طعام سے پہلے کیا جای اور اوسکے ہمراہ یا بعد کسیقدر قوابض تقویت معدہ کی رعایت سے بھی مستعمل ہون چنانچہ آگے بیان کرینگے جو موضع خاص اوسکے ذکر کا ہے۔ جو مادہ طحال سے آتا ہی اوسکا علاج وہی ہی جو باب شہوت کلبی مین لکھا جاے گا۔ یہ اوپر معلوم ہوچکا ہی کہ اکثر بطرف فم معدہ کے ایسے اخلاط حاد اور لذاع گرتے ہین جو غشی اور تشنج پیدا کرتے ہین اور بیشتر اون اخلاط کا انصباب بطلان نبض تک پہونچاتا ہی اور یہ اخلاط اکثر سوداوی ہوتے ہین۔ واجب ہی طبیب پر کہ بروقت انصباب مواد کے تقویت فم معدہ کی ضرور کرے تاکہ جو مواد اوسکی طرف کھنچ کر آتے ہین اونکو قبول نکرے اور یہ تقویت ایسے ضماد سے کرنی چاہیے جنمین قبض اور عطریت ہو ضمدہ کے اجزا بروقت حرارت معدہ کے یا بروقت حمیات کے جیسے خرمای خشک نارسیدہ اور بہی اور سک اور عصارہ انگور خام اور جھوے کی شاخون کا اور روغن مین گل روغن۔ گرم ضماد بروقت معالجہ معدہ بارد کے یا جبوقت حمیات نہون اونکے اجزا مر اور زعفران اور صبر اور مصطگی اور مثلاً افسنتین اور کندر اور زنجبیل اور سنبل الطیب اور روغن جیسے ناردین اور روغن مصطگی۔ اکثر سبب اجتماع مواد کا معدہ مین فقط رک جانا اور بند ہوجانا اون استفراغات کا ہوتا ہی جنکی خوگری تھی اور کسی عضو سے انصباب کرکے یہ مواد فراہم ہوچکا ہے اوسکا استفراغ کر ڈالین اور جس طرف سے اوسکا سیلان اور بسہولت نکل جانا مظنون طبیب ہو اوس راہ کی تفتیح کرین اور اوسی طرف امالہ مادہ کا معدہ سے کرین اور کسی جانب اخراج خلط معدہ کا نکرین سوای اوس طرف کے جدھر میلان اور رجوع اوس خلط کا دریافت ہوجاے پھر اگر اس میلان کے دریافت کرنے مین خواہ امالہ اور اخراج مادہ موجودہ مین اشکال ہو تو جس قدر طافی اور متصل فم معدہ کے ہی اوسے بذریعہ قی کے اور اوسکے سوا جسقدر ہی بذریعۂ اسہال کے اخراج کرین۔ پھر اگر خلط مذکور متشرب ہوا اور اچھی طرح اجزاے معدہ مین پیوست ہوگئی ہی اور سواے خلط رقیق کے یہ بات کسی اور خلط مین نہوگی اوس کے علاج مین صبر کا استعمال افضل ہے تقویت معدہ کے واسطے تو صبر مغسول زیادہ اصلح ہی اور تنقیہ کی وجہ سے غیر مغسول اِس لیے کہ مغسول ہونے سے قوت مسہلہ اوسکی ضعیف ہوجاتی ہی۔ ایارج دونون غرض تقویت اور استفراغ کو پورا کرتا ہے اِسلیے کہ اوسمین اجزاے مصلحہ اور معینہ اور اجزاء مالغہ مضرت اسہال سب موجود ہین۔ خصوصاً سانج اگر شہد سے ملی نہو اِسلیے کہ شہد سے ملی ہوئی اگرچہ اسہال نواحی اور اطراف مختلفہ سے کرتی ہی بسبب اِسکے کہ معدہ مین شیرینی کے مناسبت سے زیادہ ٹھہرتی ہے پھر بھی تقویت اوسکی کمتر ہوجاتی ہی کیونکہ شہد ایارج سانج کی قوت تقویت اور تنقیہ دونون توڑ دیتا ہے۔ واجب ہی کہ ایارج کے استعمال کے بعد میانہ رفتار بھی کرے اور اسکی حاجت نہین کہ شہد کی آمیزش سے ایارج کی تدبیر کو بدل دین۔ بیشتر یہ مرض ایک ہی مرتبہ کے ایارج پلانے سے دفع ہوجاتا ہی۔ اگر اسوقت سقوط اشتہا اور متلی بھی ہو بدلے زعفران کے گل سرخ ملانا چاہیے اور اگر معدہ مین حرارت بھڑک رہی ہو پھر ایارج کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ بیشتر سوء مزاج کی زیادتی ہوجاتی ہی خصوصاً اگر طبیب کو اس بارہ مین خطا ہوئی کہ اوس نے وجود مادہ کا گمان کیا اور درحقیقت مادہ نہ تھا فقط سوء مزاج ساذج کی حرارت تھی اور ایارج کا استعمال کر دیا۔ مگر مختصر یہ ہی کہ ایارج نہایت نافع دوا ہی اخلاط مرارییہ کی جو معدہ مین ہون خصوصاً ہمراہ طبیخ افسنتین کے یہ نسخہ ایارج کا ایسے ہی وقت کا ہی اور سبک ہی فقاح اذخر عود بلسان اسارون دارچینی ہر یک ایک جزو

شبرمچھ جزو اور اگر قوت مسہلہ زیادہ کرنی مطلوب ہو تو دوا مذکورۂ بالا ہر واحد ڈیڑھ جزو اور صبر اوسی قدر رہے۔ حبوب نافعہ سے جو مجرب ہین یہ نسخہ ہے صبر زرد ایک درہم ہلیلۂ زرد گل سُرخ نصف درہم آب کاسنی اور سفرجل مین گولیان بناو۔ جو مسہل کہ سفرجل اور سقمونیا اور شکر سے طیار کیا جاے وہ بھی عمدہ ہی۔ کبھی ایک دانگ سقمونیا تین اوقیہ دوغ مصفی مین کہ مکھن اوسمین بالکل نرہے فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہی اور سقمونیا دوغ مین ملا کر ایک گھنٹہ تک ہنی دیتے ہین کہ مزاج اوسکا یعنے آمیزش بخوبی ہوجاے۔ گلقند مسہل بھی عظیم النفع ہے اسیطرح شاہترہ خصوصاً حرارت صفراوی کے واسطے۔ طبیخ افسنتین اور آلو بخارا اور تمرہندی اور شربت وردمسہل بھی عمدہ دوا ہے خصوصاً گرمیون مین اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور تھوڑی سی سقمونیا یا صبر کے اوس شخص کے واسطے جسکے مادہ صفراوی کے استفراغ کا ارادہ ہو دوای جالینوس بھی جید ہی اور نسخہ اوسکا یہ ہی افسنتین رومی پانچدرہم گل سرخ جو خوب سُرخ اور صحیح الاوصاف ہو بیس درہم دو رطل پانی مین جوش دین تا چہارم باقی رہجاے بعدازان چھانکر اوسی طرح استعمال کرین یا تھوڑی سی شکر ملالین۔ صبر مناسب ایسے استفراغات معدہ مین اور سقمونیا موذی معدہ کی ہی پس اسکا استعمال بلاضرورت کبھی نکرنا چاہیے۔ ایسے ہی مواد مین کبھی فصد بھی نافع ہوتی ہی اگر رگون مین امتلاء اور کثرت خون کی ہو کہ فصد کرنے سے اخلاط بطرف عروق اور اطراف کے متحرک ہوتی ہین اور معدہ کے اخلاط کے واسطے ایک منفذ پیدا ہوجاتا ہی کہ اوس طرف دفع ہوجاتا ہی۔ تجربہ مین آچکا ہی کہ ایارج ہمراہ طبیخ افسنتین کے بغایت درجہ مفید ہی۔ سفرجلی کا یہ نسخہ بھی ایسے وقت مجرب ہوچکا ہی۔ مغز سفرجل یعنے اوسکا گودا لے کر کسی آٹے گوندھے ہوے مین بند کرکے بھوبھل مین بریان کرین اور بمقدار تین اوقیہ کے اوس سے لین اور زعفران اور افسنتین ہر یک ڈیڑہ درخمی اور روغن درخت مصطگی اور روغن سفرجل آٹھ درخمی شراب ریحانی مین آمیختہ کرین کہ اسکا استعمال ایسے معدہ کو قوت دیتا ہے اور اخلاط حارہ کے قبول کرنے کو منع کرتا ہی۔ یہ بھی مجرب ہی افسنتین دس درہم عود بلسان تین درہم برگ گل تازہ دو درہم عود ایک درہم دارچینی پانچ درہم مصطگی ایکدرہم بہت سے پانی مین جوش دین جب تھوڑا پانی باقی رہجاے مثلاً ایک رطل خواہ اوس سے بھی کمتر اوسکو صاف کرین اور صبر کو اوسمین بھگودین مقدار شربت ہر روز ایک اوقیہ ہے تا اینکہ عافیت اور صحت پیدا ہوجاے۔ اگر وہ خلط جو معدہ مین ریزش کرکے بھری ہی ایسی نہو کہ اوسمین چسپیدگی ہے اور نہ غلیظ ہو قی کرنے سے نفع ہوگا کہ سکنجبین اور آب ترب اور ماء العسل کے ذریعہ سے قی کرانی چاہیے۔ آب جو سکنجبین حار ملا ہوا یعنے سکنجبین عسلی سے ملا کر قی کرانی چاہیے خواہ اسیطرح کی اور قسم کی خفیف قی آور دواؤن سے۔ اور بیشتر آب گرم ہے قی کرانے مین کافی ہوجاتا ہے کہ خلط صفرا سہل الدفع ہی خواہ آب گرم روغن کنجد وغیرہ کے ہمراہ یا زیت کو گرم کرکے فقط پلانے سے یا سکنجبین ہمراہ آب گرم کے۔ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے شہد کے مادہ کو دھو ڈالتا ہی۔ پس اکثر تو مادہ کو طبیعت بطرف قی کے دفع کردیتی ہی۔ اور کبھی بعد اسکے استعمال کے بطرف اسفل کے مادہ کو جذب کرلیتی ہی اور دست آجاتے ہین۔ کبھی ایسے مادہ کا بذریعۂ اسہال کے بھی علاج کیا جاتا ہی اور اسہال انھین ادویہ سے کرنا چاہیے جو ابھی مذکور ہوچکی ہین اور ضرورت اسہال اوسوقت ہوتی ہے جب معلوم ہو کہ فقط قی کرانے سے مراد پوری نہوگی یعنے پورا تنقیہ مادہ کا نہوگا اور مادہ قعر معدہ کیطرف زیادہ مائل ہو۔ اگر ایارج کے ذریعہ سے ایسے مادہ کا استفراغ منظور ہو تو ایک روز پہلے اوس سے حمام کراکے ماء الشعیر پلا دینا چاہیے۔ اور بیشتر یہ خلط لذاع مقدار مین قلیل ہوتی ہے پس اوسوقت استعمال جو کے ستو کا ہمراہ انار کے اسکی ایذا کو دور کردیتا ہے اسلیے کہ ستو اوس مادہ کا نشف کرتا ہے

اور سوکھا دیتا ہی اور آب انار فم معدہ کو قوت دیتا ہی پھر دوبارہ اگر ریزش اسکی کسی طرف ہی ہو فم معدہ اوسکو قبول نہین کرتا ہے - پھر اگر خلط غلیظ ہو صائب تدبیر یہ ہی کہ پہلے تقطیع اور تلطیف ادویہ مقطعہ اور ملطفہ سے کیجا ہی جیسے سکنجبین اور کامخ اور کبرا اور خردل اور زیتون اور اضمدہ ملطفہ سے بھی تلطیف کرکے بعد ازان مسہل اتنا قوی جو اوس خلط کو نکالدے پلایا جاے اور اگر پہلے قی کرا دین اور اوسکے بعد ادویہ مسہلہ کا استعمال کرین زیادہ تر اصوب ہی - اور اگر وہ مادہ عاصی ہی اور کسیطرح معدہ کو نہین چھوڑتا ہے اوسوقت ایسے ادویہ پلاکر قی کرائین جو ادویہ مذکورۂ بالا سے زیادہ تر قوی ہون مثلاً جوشاندہ جوزالقی اور خردل اور فلفل کا - یہ دوا ایسی ہی جو بلغم کو نکالدیتی ہی لباب قرطم کوٹے ہوے سوئے کے پانی مین بھگو کر صاف کرکے اوسپر روغن غار اضافہ کرکے مریض کو پلائین اور کسی پر کو اوسکے حلق مین ڈالکر قی کرائین - جب معدہ اس خلط سے پاک ہوجاے اوسوقت ایسی دوا دینی چاہیے جو مزاج معدہ کی تعدیل کرے اور بہ نرمی سخونت پیدا کرے تاکہ اور مادہ بلغمی دوبارہ پیدا نہو - اگر اسہال کا استعمال ایسے مادہ کے واسطے کیا جاے لازم ہی کہ ایک روز مسہل سے پہلے آب نخود پلایا جاے اور یہ آب نخود اونکو زیادہ خواہ بمرات کثیرہ پلایا جاے - حمامہاے گرم سے نہانا اور متواتر سفر کرنا اور حرکات کثیرہ سے ریاضت اون لوگونکو نافع ہی بعض آدمیونکی عادت ایسی ہوتی ہے اونکے معدہ مین بلغم کثیر فراہم ہوجاتا ہے پھر جب وہ گندنا اور چقندر اور رائی کا استعمال کرتا ہی اچھا ہوجاتا ہے کہ ان چیزون سے جرم خلط کی تقطیع ہوتی ہی اور اسہال اوسکو عارض ہوتا ہی - اگر بلغم تُرش ہو ایارج ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین اور دوارفوتنج جو ادویہ کہ لائق اخراج اخلاط غلیظہ کے ہین وہ یہ ہین حب افاویہ اور حب صبر کبیر اور حب اصطمخیقون - صبر ہمراہ سکنجبین بزوری جسمین بزور قوی داخل ہون اور شہد ڈالکر بنائی جاے ایارج غلیظ بلغم کے واسطے تخم کرفس چھ جزو اطراف افسنتین انیسون تخم رازیانہ مکہ تین جزو فلفل سپید و اسارون ہر واحد ڈیڑھ جزو قسط سنبل رومی کاشم ہر واحد دو جزو مصطگی زعفران ہر واحد ایک جزو صبر تین جزو ان اجزا سے قرص طیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص روزانہ استعمال کرین کہ بہ نرمی معدہ کو بلغم سے پاک کریگا - بیشتر ایارجات کبار کی حاجت ہوتی ہی - منجملہ اون ادویہ کے جو ایسے اشخاص کو سودمند ہین اور خصوصاً بعد تنقیہ کے جو پہلے ہو چکی ہو مربائے ہلیلۂ کابلی اور شربت افسنتین اور زنجبیل مُربّی ہی - غذا جو ایسے مریضون کو زیادہ موافق ہے اور انکے مرض کے مناسب ہی شوربائے چکاوک اور شوربائے گنجشک اور بچہ ہائے طیور کا شوربا انکو نہ دینا چاہیے اسلیے کہ جرم گوشت بچہ ہاے طیور کے دیر ہضم ہوتے ہین اور دیر تک معدہ مین ٹھہرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے صحنا جو جو ایک غذاے مرکب ہی معدہ کی تجفیف کرتی ہی اور فصول معدہ کی جملہ رطوبات کو خشک کردیتی ہے آب آہن جو معدنی ہو خواہ جس پانی مین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے اور چند مرتبہ مکرر سہ کر لوہے کو گرم کرکے بجھائین وہ بھی معدۂ مرطوب کو نافع ہے اور سکنجبین عنصلی بھی شدید النفع ہی اور سفرجلی سادہ مواد حارہ معدہ کیواسطے جید ہی اور جب سفرجلی مین فلفل اور زنجبیل پڑتی ہے مواد غلیظہ باردہ کے واسطے مفید ہی اوسکا نسخہ یہ ہی عصارۂ سفرجل ایک جزو (مگر بھی کا تر و تازہ ہونا اور اوسمین عفونت کم ہونی ضروری ہی) شہد ملاکر بارد مزاج کے واسطے اور شکر ملاکر حار مزاج کیواسطے مگر شہد ہو یا شکر ایک جزو اور سرکہ کہنہ جو تیز اور تند ہو نصف جزو ملاکر نرم آنچ جیسے بھوبھل کی آنچ پر قوام درست کرکے اوتارلین - پھر اگر زیادہ قوی کرنے کا اور زیادہ نافع ہونے کا ارادہ ہو سرد مزاج کے واسطے زنجبیل اور فلفل کا اضافہ کرین - چھوٹے بچہ آدمی زاد کو سینہ سے چمٹانا بھی تحلیل مواد غلیظہ معدہ کی

اچھی طرح کرتا ہی بشرطیکہ وہ بچہ نابالغ ہوا ور کپڑے وغیرہ سے کچھ حائل درمیان اوسکی جلد اور بدن مریض کے نہو۔ بیشتر معدہ مین دو خلط متضاد فراہم ہوجاتی ہین مثلاً خلط مشرب رقیق صفراوی ہوتی ہی اور خلط جو اندر تجویف معدہ کے ہی غلیظ بلغمی ہوتی ہے ایسے وقت قصداً اخراج اور اصلاح اوسی خلط کا مقدم کیا جاے جسکی آفت زیادہ ہو اگر خلط موذی حار اور لذاع ایسی ہو کہ اوس سے غشی اور تشنج پیدا ہوتا ہی اوسکی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو ہمنے باب غشی مین بیان کی ہی سب سے پہلے جس تدبیر پر طبیب کو مبادرت کرنی لازم ہی وہ یہ ہی کہ آب نیمگرم اوسے جرعہ جرعہ کر کے پلایا جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہی اسلیے کہ یہ بیمار جسوقت قی کی طرف سے اپنے اخلاط کو نکال ڈالینگے جملہ اعراض اور کرب وغیرہ مین سکون پیدا ہوجائیگا۔ اگر خلط موذی اور ریزش کنندہ سوداوی ہو اوسوقت طبیخ فودنج ہمراہ شہد کے اور طبیخ افتیمون اور فودنج بری نفع کرے گی اور اگر شب اور قلقدیس اور جلا ہوا تانبا شہد ملاکر معدہ پر رکھین یہ بھی نافع ہی۔ واجب ہی کہ بروقت شدت صعوبت کے اونکے معدہ پر اسفنج کا ٹکڑا سرکہ مین بھگوکر اور خوب گرم کرکے چسپان کرین۔ اگر خلط بارد رطب ہو فقط مسخنات محللہ پر اکتفا کرین اور کوئی دواے مجفف جو بذریعہ قبض کے تجفیف پیدا کرے اوسمین داخل نکرین کہ ایسی دواے مجفف کے پلانے مین خطرہ عظیم ہے دوا ہو یا غذا۔ کبھی کوئی مادہ فقط بوجہ اپنی کثرت مقدار کے ایذا دیتا ہی اور بجز کثرت کسی طرح کا فساد اور قسم کا اوسمین نہین ہوتا ہی ایسے مادہ کے تدارک ضرر مین اودیہ اور اغذیہ قابضہ کا استعمال بلاخوف کسی امر کے کرنا چاہیے۔ علاج اورام معدہ کے بیان مین ہمنے چند باب جداگانہ لکھے ہین جو بعد ازین آتے ہین اور اسیطرح علاج ریاح اور نفخ کے واسطے بھی۔ معدہ کی تخلخل اور ڈھیلے ہونیکا علاج یہ ہے کہ وہ اضمدہ مسخنہ اور قابضہ مستعمل ہون جنکو ہم بیان کرینگے۔ خصوصاً ان ضمادات مین جو ضماد خوشبو ہی خواہ وہ ضماد جسمین موافقت قلب اور روح کے اجزا بھی شریک ہین اور جوارشات خوشبو کا استعمال بھی کرنا چاہیے جو قابض ہین جیسے جوارش جوزیہ اور جوارش قاقلہ وغیرہ اون جوارشون مین سی جنکو ہمنے علاج برودت اور رطوبت معدہ مین بیان کیا ہے۔ غذا مین لازم ہے کہ مریض سبکی اور لطافت کو پسند کرے اور تلخی آمیز چیزین کھایا کرے اور زیادہ بوجھ غذا کا معدہ پر نہ ڈالے اور مشروبات کو دفعۃً نہ پیا کرے اور بعد غذا کھانے اور مشروبات پینے کے حرکت نہ کرے اور طعام کے بعد مشروبات کی کوئی قسم نہ پیا کرے۔ اور جو کچھ پینے مین استعمال کرے چاہیے کہ شراب اور قوی الاثر مائل بہ عفوصت ہو اور تھوڑی تھوڑی سی تناول کرے جو سُدّہ مجاری معدہ مین پڑے یعنے اون راہونمین کہ معدہ کی طرف کسی اور عضو سے آتے ہین خواہ معدہ سی کسی اور عضو کی طرف جاتے ہین جیسے وہ مجاری کہ طحال سی بطرف معدہ کے آے ہین یا معدہ سے طرف جگر کے گئے ہین ایسے سدہ کا علاج مفتحات سے کرنا چاہیے جیسے ایارج اور افسنتین۔ چوٹ کا صدمہ اور ضرب پہونچے خواہ سقطہ یعنے کسی چیز کا معدہ پر یا معدہ کا کسی پر گرنے کا علاج اونہین سے وہ مرض ہین جو قرابادین مین لکھے گئے کہ جنمین کہربا اور اکلیل الملک داخل ہے۔ ضماد انسی کو نافع ہی تفاح شامی جو اسقدر پکایا جاے کہ پکتے پکتے حلوا ہوجاے اور گھلجاے اور بعد اسکے نرم نرم کوٹا جاے۔ پچاس درہم اور لادن دس درہم گل سرخ آٹھ درہم صبر چھ درہم سب کو عصارہ برگ گاؤزبان اور برگ صبر مین آمیختہ کرکے اور روغن سوسن ملاکر نیمگرم کرین اور چند روز تک کسی چھیکے وغیرہ پر اونچی جگہہ مین رکھ چھوڑین۔ علاج اوس شخص کا جو بسبب قوت حس معدہ کے ایذا پاتا ہی اگر زیادہ ایذا اور گزند اسوجہ سے پہونچے پھر بدون استعمال جوارشات محذرہ کے چارہ نہوگا مگر ان جوارشات کے

استعمال مین نرمی کا لحاظ رہے ایسا نہو کہ زیادہ تحلیل پیدا کرکے معدہ کا حس معتدل بھی باطل کردین - غذا ایسے ذکی الحس معدہ کی بریشتہ گوشت مادہ گاو تجویز کرنی چاہیئے تا اینکہ حاجت مخدرات کی ہو - پھر اگر اندیادہندہ خلط یا مزاج گرم ہو نواحی معدہ کا تنقیہ ایارج سے چند مرتبہ کرنا چاہیے - اور بھوک معلوم ہونے کے بعد بلا تاخیر ایسا آدمی کھانا کھالیا کرے بلکہ ابتداے گرسنگی مین ایسے لوگ روٹی ہمراہ ربوب فواکہ کے کھالین خواہ روٹی پانی مین ڈبو کر خواہ گلاب مین ڈبو کر اور بیشتر کسی شربت آب آمیختہ مین روٹی ڈوبی ہوئی کھلائی جاتی ہو کہ اس سے تقویت فم معدہ کی ہوتی ہو - اگر موذی کوئی خلط یا مزاج بارد ہو اور اکثر ایسے موذی سے ایک طرح کا رعشہ پیدا ہوتا ہو اور معدہ متشنج ہو کر کھینچتا ہو پس واجب ہو کہ ایسے معدہ کی تقویت شراب قابض اور ادویۂ عطریہ قابضہ سے کیجاے جو ملطف بھی ہون اور خلط بارد اگر ہو تو اوسکا استفراغ کردیا جاے باب تدبیر مین اوس شخص کے جسکا معدہ چھوٹا ہو - ایسے شخص کی غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ مقدار مین تو کم ہو اور غذائیت اوسکی زیادہ ہو تاکہ ایک مرتبہ کی غذا قائم مقام دو مرتبہ کے ہو جاے بہ نسبت معدۂ معتدلہ کے جو امور کہ معدہ کو موافق ہین غذاؤن سے اجود وہی غذا ہے جس مین قبض اور تلخی بلا حدت اور لذع کے ہو - صحیح آدمی کی تقویت معدہ تو بعض اغذیہ سے ہوتی ہے - جو لوگ تپ مین گرفتار ہین اونکو ایسی تابعض غذا دینی چاہیئے جس مین قبض شدید ہو کہ ایسی غذا اونکے فم معدہ کو خشک کردیتی ہے اور ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جو مضر ہی لہذا واجب ہے کہ بہ نرمی اور رفتہ رفتہ اونکو ایسی غذا دیجاے اگر ضرورت بھی بوجہ مرض معدہ کے ہو اور بدون غذاے قابض کے چارہ نہو منجملہ اون غذاؤن کے جو معدہ کو ضعف سے نجات دیتی ہین بر طبق شہادت جالینوس کے مرغیون کی پتھری کی اندر کی کھال بھی ہی - ترک جماع بھی تقویت معدہ مین زیادہ نافع ہی - اکثر معدہ کو یہ تدبیر موافق پڑتی ہی کہ مہینہ مین دو مرتبہ قے کر ڈالے - تاکہ معدہ مین خلط بلغمی فراہم ہونے نپاے - سہل طریقہ قے لانے کا یہ ہی کہ مولی اور مچھلی اسقدر کھائین کہ پیاس معلوم ہو اور ضبط کرین تا آنکہ زیادہ پیاس جب معلوم ہو سکنجبین عسلی خواہ شکری آب گرم ملا کر خوب پئین اور قے کر ڈالین - مگر دو مرتبہ سے زیادہ فی ماہ قے کرنا نہ چاہیے ورنہ طبیعت کو عادت ہو جاے گی دفع فضول کرنے کی معدہ کی طرف اور یہ بھی معلوم رہے کہ قے جو باسانی ہو جاے اور اوسمین درشتی نہو اور نہ متواتر لینے پڑے ہو اور وقت حاجت پر بھی ہو بہت نافع ہوتی ہے - اکثر معدہ کو یہ تدبیر بھی موافق ہوتی ہو کہ ایک ہی مرتبہ کھانے پر اقتصار کرین اور اوسمین خوب پیٹ بھر کر نہ کھائین - مسہلات مین سے صبر اور افسنتین کی ٹکریان نہ عصارۂ افسنتین اسلیے کہ عصارہ اوس قبض سے خالی ہوتا ہی جو جرم افسنتین مین ہی - انقال یعنے سوکھی فواکہ مین سے شیرین منقے بھی بعض معدہ کو نافع ہوتا ہی اسلیے کہ اسمین جلاء معتدل ہی جو لذع یسیر یعنے خفیف کو ٹھہرا دیتی ہی اور اسقدر لذع خفیف وہی ہی جو معدہ کو بسبب اوسکے ذاتی جلا کے عارض ہوتی ہی اور جو لذع زیادہ ہو اوسکے دور کرنے مین منقی سے زیادہ قوی چیز کی احتیاج ہوتی ہی حب الاس بھی بسبب قبض اور عفوصت کے معدہ کو مفید ہے اور کبر جو خوشبودار ہو ترکاریون مین سے کا ہو اوس معدہ کو مفید ہی جو مائل بحرارت ہو اسیطرح ہرا شاہترہ اور کرفس عام النفع ہے اور پودینہ اور راسن جو سرکہ مین پروردہ کیا جاے - بالخاصیت مرزی بھی معدہ کو نافع ہی - سنگ یشب کی یہ کیفیت ہی کہ اگر کسی ڈوری مین باندھکر اسقدر لٹکائین کہ معدہ کے نیچے تک پہونچ جاے یا اوسکا گردن بند یعنے کٹھلا بنا کر پہنا جاے (اگر فساد مری مین فقط ہو) تو مجرد اوپر لٹکانے سے مفید ہوتا ہی چہ جاکہ کسی معجون وغیرہ مین اوسے پیسکر داخل کرین خواہ بوزن نصف درہم اوسی کو

پیسکر استعمال کرین پھر اوسکی منفعت کا کیا ٹھکانا ہی جو امور کہ اونکا استعمال معدہ کو مضر ہی اور امعا کو بھی اونسے مضرت
پہونچتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر امراض معدہ کے تابع تخمہ اور بدہضمی کے ہوتے ہین پس لازم ہی کہ تخمہ کے پیدا ہونے کی
روک کیجاے اور جو اسباب کہ اونسے تخمہ پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ زیادتی مقدار غذا کے یا بسبب خرابی کیفیت غذا کے یا بسبب
اسکے کہ وہ غذا غیر معتاد ہے یعنے اوسکے کھانے کی عادت نہین ہی۔ یا ہوا کے خراب سے تخمہ پیدا ہوتا ہی یا پانی کی خرابی سے مثلاً کھاری پانی
خواہ متعفن اور بدبو پانی موجب تخمہ ہوتا ہی اور ہضم جید کو منع کرتا ہی۔ منجملہ دشمنان معدہ کے امتلا بھی ہی اور اسی سببسے اوس شخص کا
بدن جسے زیادہ کھانے کی حرص ہو فربہی سے تازگی نہین پاتا ہی اسلیے کہ اوسکی غذا اچھی طرح سے ہضم نہین ہوتی لہذا بدن کے اعضا کو اوسی غذا سے
حصہ نہین ملتا ہی۔ لیکن جو ایسا آدمی کہ طعام کو روک روک کر اور باندازۂ مناسب کھاتا ہی اوسکے بدن پر فربہی آجاتی ہے اسلیے کہ
اوسکے معدہ کا ہضم طعام جودت پر ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو غذا فی نفسہ موافق معدہ کو ہو اور یہ خرابی اوسکی بسبب
اجتماع کسی اور خراب چیز کے نہ پیدا ہوئی ہو (جیسے دو غذای جید کے اجتماع سے خرابی پیدا ہوتی ہو چنانچہ باب منع الجمع
بین الغذائین کے مقام پر تجربہ کارون نے بیان کیا ہی) بہرحال بذاتہ ناموافق ہونا غذا کا یا بسبب کمی بیشی مقدار کے ہوتا ہی یا بنظر
اوسکے خراب کیفیت کے یہ بات پیدا ہوتی ہی۔ اور پھر یہی دونون قسم غذا کی اگر مائل بہ خفت ہو او سوقت طافی ہوگی یعنے اوپر معدہ
کے ٹھہری رہے گی اور اوسکی خواہش یہ ہوگی کہ قے کی طرف سے نکل جاے اور اگر ان دونون قسم کی غذا مین گرانی ہو نیچے معدہ
کے اوتر جاے گی اور براز کی طرف نکلجانے کی استدعا کرے گی اور کبھی یہ بات ہوگی کہ تھوڑی سی تو اوپر کی طرف چڑھے گی
اور کچھ نیچے کی طرف مائل ہوگی اسلیے کہ اوسکے اجزا سبکی اور گرانی مین مختلف ہوتے ہین خواہ جو ریاح ایسی غذا کے تناول سے
پیدا ہوتے ہین اونمین یہ اختلاف میلان خروج طرفین کا ہوتا ہی کہ قے بھی آتی ہے اور دست بھی جسطرح ہیضہ کی یہی صورت ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ براز کو روکنا اور ریح کو ٹالنا بھی نہایت درجہ مضر ہے کہ اکثر بروقت روکنے ان دونون کے
براز ایک لفافہ اور پیچیدگی سے آنت کج ہو کر کسی دوسرے لفافہ کیطرف پلٹ جاتا ہی اور نیچے کیطرف کا میلان وسکا جو روکا جاتا ہے
تو اوپر کیطرف چڑھتا ہی اور پھر جب معدہ کیطرف نامناسب عود اور رجوع کرتا ہے بڑی سخت ایذا دیتا ہے کہ بیشتر اسی کی وجہ سے
معاذاللہ ایلاوس پیدا ہوتا ہی یعنے براز منھ کیطرف سے نکلتا ہی اور کرب اور سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے۔ ریح بھی بوجہ روکنے
اور ٹالنے کے معدہ کیطرف پلٹ کر کبھی اوسکا بخار دماغ تک چڑھ جاتا ہے اور ایذاے شدید درد سر خواہ مرگی وغیرہ پیدا
ہوتی ہی اور جو کچھ معدہ مین اوسوقت موجود ہوتا ہے غذا یا اخلاط وغیرہ اوسکو بھی ریح پلٹ کر فاسد کردیتی ہے یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ جس چیز مین قبض نہین خصوصاً جو از قسم عصارات ہون جیسے آب کدو وغیرہ خواہ غیر عصارات عموماً وہ سب غیر قابض
اشیا معدہ کو مضر ہین اور روغن کے جملہ اقسام معدہ کے مرخی ہین یعنے معدہ کو موافق نہین سب روغنون مین اسلم روغن زیت
اور روغن بادام اور روغن پستہ ہی۔ منجملہ اون ادویہ اور غذاؤن کے جو معدہ کو مضر ہین اکثر ادقات جیسے چقندر اور حب صنوبر
اور تلسی اور شلجم جو اچھی طرح گلا ہوا مثل شبدیگ کے پختہ نکیا جاے۔ اور حماض یعنے ترشہ ترنج اور تھوہ اور چولائی کا ساگ
مگر سرکہ اور مری اور زیت کے ہمراہ مضر نہین۔ انھین اشیا مین سے میتھی اور کنجد کہ یہ دونون مضعف معدہ ہین دودھ بھی
معدہ کو مضر ہے اسی طرح مغز ساق اور بھیجا۔ مشروبات مین جو چیز گاڑھی اور نئی ملیا رہوئی ہو وہ بھی مضر ہی دواؤن مین سے

حب غرغر یعنے سرو کوہی کا پھل اور تخم سنبھالو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جمیع ادویہ مسہلہ اور کل ایسی اشیا جنکے کھانے پینے سے کراہت
اور نفرت پیدا ہو مضر معدہ کو ہین جماع بھی نہایت درجہ مضر معدہ کو ہی اور ترک جماع معدہ کو زیادہ نافع ہی۔ قے جو بدشواری کیجاے
اگرچہ براہ تنقیہ مفید معدہ ہی لیکن چونکہ ایسی قے ضعف آور ہی لہذا معدہ کو زیادہ ضرر کرتی ہی۔ زیادہ گرسنگی اور طعام غلیظ بھی
معدہ کو مضر ہے مقالہ دوسرا اسی فن سے اسمین تدبیر آلماے معدہ اور ضعف معدہ اور حال شہوت معدہ کا بیان ہے بائیس
فصلون مین فصل پہلی درد معدہ کے بیان مین معدہ کا درد یا سوء مزاج ساذج بلا مادہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً وہ
سوء مزاج جسکی حرارت مین لذع اور سوزش ہو (۲) یا سوء مزاج مادی سے خصوصاً وہ مادہ جو حار اور لذاع ہو اوس سے وجع معدہ پیدا
ہوتا ہی (۳) یا تفرق اتصال جو بسبب ریح ممدد خواہ ریح لاذع اور محرق سے ہو مورث درد معدہ کا ہوتا ہی (۴) خواہ ایسے سوء مزاج
مادہ سے جسمین تمدد اور حرارت کے ہمراہ تفرق اتصال بھی ہو جیسے اورام حارہ (۵) کبھی درد معدہ قروح اکالہ اور زخمہاے بوسیدہ سے
بھی پیدا ہوتا ہی (۶) بعض آدمیونکو درد معدہ بروقت کھانے پینے کے عارض ہوتا ہے اور جب غذا ہضم ہوجاے پھر خود بخود ٹھہر
جاتا ہے اکثر یہ لوگ وہی ہین جو سوداوی امراض مین گرفتار ہون خواہ اصحاب مالیخولیاے مراقی (۷) بعض آدمیون کے معدہ مین درد
اخیر گھنٹہ ہضم طعام اور بروقت دس گھنٹہ گذرنے تناول غذا کے خواہ نوین گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے ان مین کچھ لوگ ایسے ہین
کہ اونکے درد مین سکون ہرگز نہین ہوتا جب تک کہ وہ کھٹی قے مثل تیز سرکہ کے نہ کرین کہ جسکے زمین پر گرنے سے جوش آجاے اور
بھد بھدانے لگے اور ایسی قے کرنے کے بعد درد معدہ کا ٹھہر جاتا ہی۔ اور بعض انمین سے ایسے لوگ ہین کہ اونکے درد معدہ مین
سکون بروقت انحدار طعام کے خود بخود ہوجاتا ہی اور قے نہین آتی اور یہ دو قسم کے لوگ انمین سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہی کہ مدت
دراز تک اسی مجموعی کیفیت پر باقی رہتا ہی۔ پہلے درد کا سبب جو بعد قے کرنے کے زائل ہوتا ہی انصباب سوداے طحال کا معدہ پر ہی اور
دوسرے کا سبب انصباب صفرا کا جگر سے معدہ کیطرف اور یہ دونون خلط ابتداے تناول طعام مین اسوجہ سے ایذا نہین دیتے کہ یہ
دونون قعر معدہ مین واقع ہوتے ہین جب غذا ان مین آکر ملتی ہی اور مقدار ان دو خلطون کی آمیزش سے غذا کی بڑھتی ہی اور فم معدہ
تک چڑھ کر پہونچتی ہین تب درد پیدا ہوتا ہی۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اون کے معدہ مین ایک قسم کا درد خواہ بڑی سوزش
معلوم ہوتی ہے اور جب کچھ کھا لیا درد اور سوزش مٹ جاتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بروقت خلوے معدہ کے مواد لذاع بطرف معدہ
کے ریزش کرتے ہین اور یہ مواد یا ترش سوداوی ہوتے ہین اور کمتر ایسا ہی یا تیز صفراوی ہوتے ہین اور یہی زیادہ ہی۔ بعض آدمی
ایسے ہین کہ اونکے معدہ مین ایسی سوزش عظیم پیدا ہوتی ہی اور یہ سوزش بسبب زیادہ خوری یا بسبب بار بار غذا کھانے کے بے
سچی بھوک کے یا بسبب امتلاے بدنی کے جو تخمہ سے پیدا ہوتی ہی اور اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ بے طاقت کر دیتی ہی۔ کبھی درد
معدہ ریحی بھی ہوتا ہی یا قوی درد خواہ مڑوڑ کی طرح سے۔ بعض آدمیونکی شدت حس معدہ کے ہمراہ اتفاقاً انصباب اخلاط مراریہ
کا معدہ پر فراہم ہونا مورث درد شدید معدہ کا ہوتا ہے کہ اوسکی برداشت نہین ہو سکتی اور بیشتر غشی پیدا ہوجاتی ہے
اور کبھی سرد پانی پینے سے بھی درد معدہ کا پیدا ہوتا ہی جو قلق اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور بیتاب ہوکر آدمی چیخنے اور چلانے
لگتا ہی اور بیشتر بمرگ مفاجات مرجاتا ہے اسلیے کہ اس درد کی ایذا قلب تک پہونچتی ہی۔ اور کبھی درد معدہ نیچے اوترکر قولنج پیدا
کرتا ہی۔ جس شخص کے معدہ مین درد زمانہ دراز تک رہے خوف اسکا ہے کہ ورم معدہ پیدا کرے۔ حاملہ عورات کو زیادہ دیر تک

درد معدہ کا رہنا خوف اختناق رحم دلاتا ہی علاوہ بران یہ بھی ہو کہ فم معدہ کا درد حوامل کو اکثر رہتا ہے- کتاب موت سریع مین لکھا ہی کہ جسوقت ہمراہ درد معدہ کے داہنے پاؤن پر ایک چیز مشابہ لفا یعنے مغز استخوان کے اور باخشونت پیدا ہو وہ شخص ستائیسوین روز اسکے برآمد ہونے سے مرجائیگا اور جس شخص کو یہ بات ہوگی اشیای شیرین کی خواہش کریگا- اور یہ بھی وسی کتاب مین لکھا ہے کہ جس شخص کے پیٹ مین درد ہو اوسکے ابرو پر کچھ نشان سے خواہ دانہ ہاے سیاہ برآمد ہون جیسے دانۂ باقلا اور پھر اوسمین نشانات یا بغور مین قرحہ پڑجاے اور درد سر سے روز تک رہے خواہ اِس سے زیادہ یہ بھی مرجائیگا ایسے آدمی کو سبات عارض ہوتا ہے اور ابتداے مرض سے نیند ایسے زیادہ آتی ہے علامات امزجہ- امزجہ کے علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اور علامات اون اوجاع کے جو مادہ سے ہون وہ بھی وہی ہین جو اوپر بخوبی بیان ہو چکے ہین اگر لذع کے ہمراہ التہاب بھی ہو دلیل ہوگی کہ مادہ کی کیفیت مین حدّت ہی اور تلخی یا شوریت اِس مادہ مین ہی- پھر اگر وہ لذع ہر وقت پائدار نہو بلکہ متجدد ہوتا ہو دلیل ہوگا کہ مادہ صفراوی جگر سے معدہ پر گرتا ہی- اور بیشتر لذع معدہ سے حمی یوم بھی پیدا ہوتی ہے- جو ورد ثابت اور پائدار رہتا ہے حمی غب پیدا کرتا ہی اور بیشتر ہمراہ اسی غب کے ایک درد پہلوے راست مین بھی پیدا ہوتا ہی پس معلوم ہوگا کہ اس مادہ مرض سے مشارکت اوس جھلی کو بھی ہے جو جگر کو ڈھانپے ہوئی ہے- اور اگر تپ ٹھہرجاے اور لذع باقی رہے اوسوقت یہ لذع فضول جگر سے خواہ سوء مزاج حار سے یا ایسے خلط سے جو معدہ مین باستواری ٹھہری ہوئی ہے اور بدون التہاب کے اگر لذع ہو مادہ ترشی پر دلالت کریگی- علامات اوس درد کے (جو منجملہ اقسام درد معدہ ایسی قسم ہے کہ کھانا کھانے کے چند ساعت بعد یہ درد انصباب سودا سے پیدا ہوتا ہے) یہ ہین (۱) کہ اس درد مین قی ترش مثل سرکہ کے آنے کے بعد درد ٹھہرجاے (۲) اور طحال آفت رسیدہ ہو (۳) اور ہضم مین رداوت ہو- علامات اوس درد کے جو بسبب انصباب صفرا کے ہو یہ ہین کہ قی ترش نہو بلکہ اگر کبھی قی بھی ہو تو مراری اور تلخ صفراوی ہو اور دوسری علامت یہ ہے کہ ہضم مین نقصان نہو اور تیسری علامت یہ ہی کہ علامات صفرا کے ظاہر ہون اور جگر حار اور سوزش بھی جگر مین ہو- علامت اوس درد کی جو ریحی ہو یہ ہے کہ ڈکار اور ہچکی ہو اور شراسیف مین کھچاو ہو اور شکم مین بھی تمدد ہو علاج جس شخص کو سوء مزاج حار ہو اوسکو چاہیے کہ تنکہ دہی گاے کا خواہ دوغ کا استعمال کرے جو ترش ہو اور آب سرد بھی پینا چاہیے اور چوزہ ہاے طیور اور کبک اور ذراریح ہمراہ مونگ اور کدو کے غذا مین اختیار کرے اور خرفہ کا ساگ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو سرکہ مین اوبالی جائین شربت مین سکنجبین اور رب انگور ترش اور منجملہ ادویہ کے قرص طباشیر ہی اور ضمادات سردہ کا استعمال کرین- اگر نحافت اور ذبول اوسکے معدہ وغیرہ مین نظر آے اوسوقت آبزن کا استعمال کرین اور شراب قیق جو پانی ملی ہوئی ہو اوسے پلانی چاہیے ایسے شخص کے واسطے احسا مسمنہ یعنے پلانے کی غذا جیسے سَتُّو وغیرہ جو فربہی پیدا کرین اور لطیف معتدل ہون تجویز کرین- پھر اگر درد معدہ بسبب خلط مراری حار کے ہو استفراغ اوس خلط کا کرکے اوس سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے جو سرکہ مین مدت تک افسنتین بھگو کر بنائی گئی ہو منجملہ اوجاع معدہ کے بارد ہین اور ریحی بھی ہوتے ہین پھر اگر ایسے اوجاع خفیف ہون فقط سینکنے سے اون مین سکون پیدا ہوتا ہے اگر باجرہ سے تکمید کیجاے اور مجمر ناری سے بھی تکمید کافی ہوتی ہے- اور اگر ایک بڑا تونبا بھپنے کا مراق البطن کے بیچ مین رکھا جاے یہان تک کہ ہر طرف سے ناف کو بھی شامل ہو اور ایک گھنٹہ تک رکھا رہے

اور بلا شرط ہو فی الحال درد مین تسکین عجیب پیدا کرے گا اور شراب خالص پلانی چاہیے۔ روغنہای گرم سے مالش کرنی
کہ یہ بھی سخت دردہای مسدع مین سکون پیدا کرتی ہی۔ زراوند طویل بھی دردہای شدید معدہ کو دور کردیتی ہی اسی طرح اگر ریحی درد ہو
اوسکو بھی اسیطرح جند بیدستر اگر ہمراہ سرکہ شراب کے پلائی جاے۔ یا اینکہ جند بیدستر کو زیت کہنہ مین خوب پیسکر ملائین اور پیٹ کی
خارج سے تکمید کرین۔ ریحی درد کو خالص شراب دور کردیتی ہی اور طبیعت کو خواب اور ریاضت بروقت خلوی معدہ کی طرف مائل
کرنا یہ بھی مفید ہے۔ اسیطرح استعمال اون تدابیر کا جو باب نفخۂ ریحی مین مذکور ہین وہ بھی فائدہ کرتا ہی۔ اگر احتیاج شدید قوی دواؤن
کی طرف ہوا اور درد بسبب محتقن ہوجانے ریح کے معدے خواہ اطراف متصلہ معدہ مین مثل جگر اور طحال کے پیدا ہوا ہو حب الغار
اور زیرہ بریان نافع ہوگا۔ اور اگر درد سوداے نفاخ سے پیدا ہوا ہو واجب ہی کہ سپید پھٹکری اور زاج کو خوب تند سرکہ مین
پیسکر تکمید کرین اور نرم نرم شاخہاے شبت یعنے سویہ کو پیسکر اسکی تکمید بھی کرنی چاہیے۔ اگر درد معدہ ورم کی وجہ سے پیدا
ہوا ہی اوسکا علاج وہی ہی جو باب ورم معدہ مین مذکور ہوگا۔ پھر اگر شدت درد کی اتنی مہلت نہ دے کہ علاج ورم کیا جاسکے
سردست ارخاے ورم بذریعۂ مالش چربیون کے اور نطولات سے جو سویا وغیرہ سے طیار ہون کر دینا چاہیے۔ جو درد
معدہ غذا سے دیر کے بعد مثلاً دس گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے اور بدون قی کرنے رطوبت ترش کے نہین ٹھہرتا ہی ایسے وقت تقویت
معدہ کی بذریعۂ تسخین کے ضمادات حارہ سے اور شراب خالص اور معاجین کبار سے کرنی چاہیے۔ غذا مین اوسکے طبخ شدہ
چیزین جو معدہ گرم مین متدخن ہوجاتی ہین جیسے بیضۂ بریان اور شہد۔ علاج اوس شخص کا جسکے معدہ مین درد بھوک کے وقت
پیدا ہوتا ہی اور کھانا کھاتے ہی دور ہوجاتا ہی یہ ہے کہ استفراغ مادۂ صفرا کا کرین اور حرارت معدہ کی بجھائین اگر خلط
صفراوی کی حرارت معدہ مین ہو اور اگر مادۂ سوداوی ہو اوسی کا استفراغ کرین اور دونون خلط یعنے صفرا ہو یا سودا اوسکا
امالہ خلاف جہت معدہ کی طرف کرین تاکہ معدے پر ریزش نکرین اور طریقہ امالہ کا وہی ہی جو قانون عام مین اوپر گذر چکا ہے
اور یہ بھی ہے کہ فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے اور بعد استفراغ وغیرہ جملہ تدابیر کے غذا مین تفریق کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی
غذا مختلف اوقات مین دیجاے۔ اور یہ دونون قسم کے مریض گو کہ لائق غذاے کثیر دینے کے ہون پھر بھی انکو غذاے
قلیل ایسی دینی چاہیے جو تغذیہ کی قوت زیادہ رکھتی ہو اور پینے کی کوئی شی جب پلائی جاے اوسے جرعہ جرعہ اور گھونٹ
گھونٹ کرکے پیین اور بے سیراب ہونے کو ڈگ ڈگا کر پانی وغیرہ پینے سے ٹالتے رہین تا زمانہ دورہ درد کے جب وقت درد کا
گذر جاے اوسوقت تھوڑا سا پانی اچھی طرح بھی پینا چاہیے۔ جو درد بعد غذا کے اوٹھتا ہے اور بدون قے کرنے کے نہین
ٹھہرتا ہے یہ قسم نہایت زبون ہے صواب تدبیر اوسکی یہ ہے کہ ہر روز غذا سے پہلے تھوڑا سا شہد تناول کرین اور سبب اس درد کا
باب قے مین مذکور ہوگا وہان ملاحظہ کرکے دریافت کرین اور بعد تامل کے جو سبب مادی دریافت ہوجاے اوسی کا استفراغ
نقوع صبر وغیرہ جس سے مناسب ہو کرین اور اسکے بعد اقراص کوکب کا استعمال کیا جاے۔ ایسے درد کے واسطے کندر اور
مصطگی اور کلونجی اجوائن پوست سبز پستہ عود خام سب کو ہموزن استعمال کرنا بھی مفید ہے اسطرح کہ ان اجزا کو خوب طرح
کوٹ کر چھانین اور شہد آملہ مین یعنے شیرۂ آملہ پختہ سے معجون طیار کرین اور قبل از طعام دو درہم سے دو مثقال تک
اوسے تناول کرین۔ کشنیز خشک اور شربت انار ہمراہ پودینہ کے بھی مفید ہے اور جملہ تدابیرات جو باب قے مین بیان ہوے ہین

وہ بھی۔ منجملہ مفید اشیاء کے بالخاصیت اوجاع معدہ مین برطبق شہادت جالینوس پوست اندرونی سنگدانہ مرغ کی ہی۔ اور بہت ایسے آدمی جنکے معدہ مین لذع صفراوی ہوا وُنھین اشیاء بارده مثل جغرات وغیرہ تسکین لذع کا فائدہ دیتی ہین ضعف معدہ جب اچھی طرح سے معدہ ہضم طعام نکر سکے یعنے غذا کی صورت نوعیہ کو توڑ نہ سکے اور غذا جب معدہ مین پہونچے اور ٹھہرے تو معدہ کو اوس سے کرب شدید لاحق ہو حالانکہ خاص اوس غذا مین کسی قسم کی ایسی بات نہو جو کرب پیدا کرنیوالی ہو اور جس سبب سے فساد ہضم غذا کا پیدا ہوتا ہے اوس سے وہ غذا خالی ہو ایسی حالت اور کیفیت معدہ کو ضعف کہتے ہین کبھی ہمراہ اسی حالت یعنے ضعف معدہ کے خلل اشتہاے معدہ اور قلت اشتہا بھی ہوتی ہی مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی بلکہ بیشتر اشتہا تو زیادہ ہوتی ہے اور ہضم مین کمی ہوتی ہی اور ایسی اشتہا کچھ قوت معدہ پر دلیل نہین ہو سکتی۔ جب سبب ضعف معدہ مین فوت ہو جاے اوسوقت قراقر اور ڈکار بدلی ہوئی معمولی ڈکار سے اور متلی پیدا ہو گی خصوصاً بعد غذا کے حتی کہ جب کھانا کھاے گا اوسکا یہی قصد ہو گا کہ ہرگز حرکت نکرے خواہ براہ قے اوس طعام کو گرادے اور ایک لذع اور درد درمیان دونون شانون کے پیدا ہوتا ہی پھر اگر سبب اس سے بھی زیادہ قوی ہو ڈکار بند ہو گی اور بآسانی خروج براز نہو سکے گا یا اینکہ طعام کا ٹھہرنا اور درنگ کرنا نہو گا اور بہت جلد امعا مین پہونچکر روانی شکم پیدا ہو گی اور یہ مریض ساقط النبض ہو گا اور بہت جلد اسپر غشی طاری ہوتی ہو گی کہ طعام کو طلب کرتے کرتے اوسکو غش آجائیگا پھر جب غذا اسکے سامنے لیجاو نفرت کریگا اور رغبت کریگا تھوڑی سی غذا تناول کریگا اور اندک سبب سے اسکو تپ عارض ہوتی ہی اور اعراض مالیخولیاے مراقی کے اسمین ظاہر ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ شاید جمیع امراض بدن کا سبب ہو سکتا ہی اور یہ ضعف معدہ کبھی اجزاے بالاے معدہ مین ہوتا ہے اور کبھی اجزاے زیرین معدہ مین ہوتا ہی اور بیشتر دونون جگہہ مین ہوتا ہی۔ اگر اجزاے فوقانی مین ہو اوسوقت شروع تناول طعام سے ایذا پیدا ہوتی ہی اور جب تک وہ غذا اوپر کیطرف معدہ کے رہتی ہی اوسوقت تک ایذا برابر رہتی ہے۔ اور اگر اجزاے زیرین معدہ مین ضعف ہوتا ہی ایذا بعد ٹھہر جانے طعام کے قعر معدہ مین پیدا ہوتی ہی اور اوسکا اثر براز مین بعض خرابیون سے ظاہر ہوتا ہی۔ اسباب ضعف معدہ کے وہی امراض ہین جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین جو مذکور ہو چکے۔ تخمہ جو پے در پے ہو وہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہی۔ اور کبھی کثرت استعمال قے سے ضعف معدہ عارض ہوتا ہی۔ ارباب تجربہ ضعف معدہ کے علاج مین فقط تجفیف اور خشکی پیدا کرلے پر اقتصار کرتے ہین چنانچہ ہمنے اوپر بیان بھی کر دیا ہے جہان مزاج بارد رطب کے سوء مزاج کا تدارک اور علاج مذکور ہوا ہے۔ اور حق یہ ہی کہ ضعف معدہ تابع جملہ اقسام سوء مزاج کا ہوتا ہے۔ پس واجب ہے کہ پہلے اوس سوء مزاج کو معلوم کرین جس سے ضعف معدہ پیدا ہوا ہی اوسکی ضد مقابل سے اوسی سوء مزاج کے ضعف معدہ کا علاج کرین۔ کبھی ضعف معدہ بسبب یبوست اور خشکی کے بھی پیدا ہوتا ہی اب ایسی صورت مین اگر اقتصار اوسے علاج پر کرینگے جو ارباب تجربہ کی تجویز ہے یہ معالجہ سبب ہلاکت مریض کا ہو گا کیسی شفا اور کیسی صحت۔ بلکہ بیشتر ادویہ بارده کے استعمال سے خواہ جغرات گاو کے استعمال سے شفا ہوتی ہی کہ اوسکو برف سے ٹھنڈا کر لیا ہو اور استعمال فواکہ بارده سے۔ کبھی جب ادویہ مسخنہ سے ضعف معدہ کا علاج کیا جاتا ہی اور پیاس اوسپر غالب ہوتی ہے اوسوقت خلاف راے متطبب یعنے طبیب معالج کے مریض خوب سیر ہو کر آب سرد سے اپنے معدہ کو بھر لیتا ہے اور اوسی وقت آرام ہو جاتا ہے۔ اور بیشتر خلط موذی بسبب بکثرت امتلاء معدہ کے آب سرد سے دفع ہو جاتی ہی اسطرح پر کہ اگر اوس

معدہ کی شئ موذی خلط ہوتی ہی بذریعۂ اسہال کے بسبب آب کنیر کے پینے کے خارج ہوجاتی ہی اور مریض کو اوس ایذا اور مرض سے خلاص اور رستگاری ہوتی ہی اسہال کا ہونا یہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہی اور اس سے اصلاح معدہ کی بھی ہوجاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت تامہ معدہ کی وہی چار قوتین ہین جنسے افعال جملہ معدہ کے تمام ہوتے ہین (یعنے ماسکہ جاذبہ ہاضمہ دافعہ) مگر آدمی ایسے خوگر ہوگئے ہین کہ فقط قوت ہاضمہ کے ضعف کو ضعف معدہ کہتے ہین اور معدہ کی ہر ایک قوت ہر ایک سوء مزاج سے ضعیف ہوجاتی ہے مگر قوت جاذبہ مین اکثر بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہے کہ اس قوت کی حفاظت ادویۂ حارہ یابسہ سے کیجاوے ہان مگر جسوقت ضعف قوت جاذبہ کا کسی اور مزاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ قوت ماسکہ کا ضعف ادویۂ یابسہ مائل برودت سے اکثر رفع کیا جاتا ہی اور قوت دافعہ کا ادویۂ رطبہ مائل برودت سے اور قوت ہاضمہ کا ادویۂ حارہ مائل برطوبت سے۔ یہ بھی جاننا ضرور ساہی کہ بہت خراب اور ردی ضعف معدہ کا وہی ہی جو بسبب ڈھیلے ہونے نسیج لیفی معدہ کے واقع ہوتا ہے اور اس قسم کے ضعف پر دلالت اسطرح ہوتی ہی کہ نہ اوسوقت کوئی علامت کسی سوء مزاج کی پائی جاوے اور نہ اورام ہون اور نہ اچھی اچھی غذا اور تدبیرات غذائی جو عمدہ ہین اونسے نفع پیدا ہوا اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا ضعف کہنہ ہوگیا اور ڈھیلاپن اوسمین آگیا۔ آفت جو قوت ماسکہ پر آتی ہی یا اسطرح سے ہوتی ہی کہ ماسکہ کی آفت کی وجہ سے کسیطرح معدہ غذا پر شامل ہو یا کسیقدر غذا کو سمیٹے مگر بہت کم خواہ برے طور سے مثلاً مرتعش ہوکر مضطر ہوتا ہوا غذا پر شامل ہو یا بروقت سمیٹنے غذا اسکے معدہ مین خفقان اور دھڑکن پیدا ہو یا تشنج پیدا ہو ایسے خراب حالات مین سے بعض حالات پر کبھی بذریعہ حس کے مریض کو آگہی ہوتی ہی اور بہت اچھی طرح احساس ہین ہوتا ہی جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آگہی ہوتی ہی۔ مگر رعشہ معدہ پر کبھی بخوبی آگہی نہین ہوتی مگر اسپر استدلال تعب سے معدہ کے کیا جاتا ہی اور معدہ کے شوق سے انحطاط اور نیچے اوترنے کی طرف (جو بدون اور سبب مثل قراقر اور تمدد اور نفخ وغیرہ کے ہو) یہ رعشہ پہچانا جاتا ہے پھر جب رعشہ مین افراط ہوا اچھی طرح اوسکی موجودگی دریافت ہوتی ہی جس طرح اور اعضا کا ارتعاد اور کانپنا بھی محسوس ہوتا ہے۔ قوت جاذبہ پر آفت اس طرح آتی ہے کہ یا تو بالکل جذب غذا نکر سکے اور اسی کا نام ایک قوم اطبا نے استرخاء معدہ رکھا ہی۔ یا نہایت کند اور تعب سے جذب کرے جس طرح ابتداے مرض استرخاء معدہ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی یا اینکہ جذب اوسکا مشوش ہو جیسے کہ وہ معدہ جو متشنج ہی اور رعشہ مین ہی۔ قوت مغیرہ یعنے غاذیہ مین ضعف ہونے سے استسقاء لحمی پیدا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جب معدہ اسقدر ضعیف ہوجاے کہ غذا کی صورت وغیرہ مین تغیر دینے پر کسیطرح قادر نہو اور یہ کیفیت معدہ کی سواے اوسکے ضعف کے کسی اور سبب سے پیدا نہو اوسوقت اس مرض کا انجام زلق امعا کیطرف ہوتا ہی۔ مگر اکثر ضعف معدہ کا سبب وہی ہوتا ہے جسکے تدارک پر ارباب تجربہ (باوجودیکہ اونکو قیاسی دلائل سے واقعی سبب پر آگہی نہین ہوتی) متوجہ ہوتے ہین یعنے رطوبت اور برودت کو سبب قرار دیکر اجزاء حارۂ یابسہ سے علاج کرتے ہین اسیوجہ سے علاج اکثر اوقات مفید ہوجاتا ہے۔ واجب ہے کہ ضمادات اور مروخات مذکورۂ بالا کو اگر فم معدہ پر استعمال کرین تو خوب گرم کرلین اسلیے کہ نگرم سے فم معدہ ڈھیلا ہوجاے گا۔ کبھی جالینوس ایسے وقت اس قیروطی کو استعمال کرتا تھا موم آٹھ مثقال روغن ناردین فاریقی ایک اوقیہ دونون کو ملاکر استعمال کرین۔ اور اگر معدہ مین ضعف اتنا زیادہ ہو کہ غذا کو کسیطرح ٹھہرا نہ سکے اوسوقت ان دونون صبر اور مصطگی ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال

پلانی چاہیے ورنہ ایک مثقال اور عصارۂ انگور خام ایک مثقال ورُب کو ملا کر معدہ پر رکھنا چاہیے۔ جالینوس نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ جملہ امراض
معدہ ایسے کہ جنمین حرارت شدید اور یبوست نہو وہ سب امراض معجون سفرجلی کے اس نسخہ سے زائل ہو جاتے ہین عصارۂ سفرجل دو
رطل اور سرکہ کہنہ تیز اور تند ایک رطل اور شہد بقدر کفایت اسقدر پکائین کہ شہد کے قوام مین آجاے اور بعد طیاری زنجبیل کو پیسکر ایک
اوقیہ اور ثلث اوقیہ سپیدہ دو اوقیہ ٹاٹ و سپیر چھڑک دین۔ دوسری دوا قریب باول سفرجل بریان تین رطل شہد تین رطل دونون کو ملا کر
تین اوقیہ فلفل اور ایک اوقیہ تخم کرفس جبلی اوسمین داخل کرین۔ منجملہ ادویۂ نافعہ ضعف معدہ کے چیخ کر آواز نکالنا اور جملہ ایسے
حرکات جو صفاق کو ہلا دین۔ جید ادویہ سے واسطے ایسے ضعیف معدہ کے جو سترخی یعنے ڈھیلا ہو گیا ہو اطریفلات مین
اور دوا فرس نسخہ اوسکا یہ ہے ہلیلہ کو روغن گاو مین بریان کرین اور دس درہم اسمین سے اور پانچ درہم حرف بریان اور
نانخواہ اور صعتر فارسی ہر واحد سے تین درہم خبث الحدید دس درہم مقدار شربت دو درہم کسی شراب قوی کے ہمراہ نسخہ
ضماد کا جید ہے کہ اگر ضعف معدہ کے ہمراہ صلابت ہو اوسوقت بھی مفید ہوتا ہے سلیخہ نصف اوقیہ سوس آٹھ کرمہ یعنے قریب
سترہ دانگ کے اور فقاح اذخر تیرہ دانگ اہیل اٹھارہ کرمات یعنے بنیتالیس دانگ مقل تیئیس کرمہ موم سولہا وقیہ صمغ البطم چار اوقیہ
رتیانج مغسول ڈیڑھ رطل حماما اٹھارہ درخمی اشق تیئیس کرمہ ناردین چھہ اوقیہ صبر ایک اوقیہ روغن بلسان دو اوقیہ شراب حب الاس
بھی ان لوگون کو نافع اور پودینہ کا نفع تو خود ظاہر ہے۔ تفاح بسا اوقات ضمادات مین پڑتی ہے معدہ گرم اور تر کے واسطے اور
اور زفت اوس معدہ کے واسطے جو ضعیف اور بارد ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ اکثر سبب اس امر کا ہوتا ہے
کہ غذا دیر مین منحدر ہوا ور معدہ سے اوتر کر امعاء وغیرہ مین پہونچے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب قوت دافعہ مین ضعف ہو۔
لہذا واجب ہے کہ ایسے بیمار کے واسطے جو روٹی پکائی جاے اوسکے آٹے کا خمیر زیادہ اوٹھانا چاہیے۔ اور کبھی ضعف معدہ
بسبب سرعت انحدار کے ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ مین ایک تری ایسی ہوتی ہے جو غذا کو پھسلا دیتی ہے بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ایسے
بیمارون کی روٹی چاہیے کہ اوسکے خمیر مین کسیقدر خامی رہ جاے علامات تخمہ اور بطلان ہضم کے منجملہ علامات تخمہ کے چہرہ پر
ورم اور ضیق نفس اور سر گرانی اور درد معدہ اور ضعف قوت ماسکہ معدہ کا اور ہچکی اور کسل اور حرکات بدنی مین سستی اور رنگت
مین زردی پیٹ مین نفخ اور امعا اور شراسیف مین بھی ڈکار ترش خواہ تیز دخانی بدبو اور متلی اور قے اور روانی شکم جو بحد افراط ہو
یا بالکل قبض ہو علاج تخمہ کا واجب ہے کہ قے کیطرف سے اوپر کی غذا نکالی جاے اور اسہال کے ذریعہ سے تلئین طبیعت کیجاے
اور فاقہ جہان تک تحمل ہو سکے اور ترک غذا پر طاقت مکتفی ہو کرانا چاہیے اور جب زیادہ بھوک بے طاقت کر دے تھوڑی سی
غذا دیجاے اور ریاضت اور حمام اور پسینہ نکالنا جس طرح ممکن ہو اگر اس قسم کا امتلا نہو کہ اوسکی حرکت کرنے کا بطرف نامناسب
بسبب ان مذکورہ حرکات کے خوف نہو اور اگر یہ خوف ہو سکون اور نوم طویل کا حکم دینا چاہیے بعد ازان رفتہ رفتہ طعام اور حمام کی
تجویز کرنی چاہیے اور خوب سمجھ لیا جاے کہ مقدار غذا کی کسقدر بخوبی ہضم ہو جاے گی اور جو علامات خوبی ہضم کے باب جودت
ہضم مین مذکور ہوی ہین اونمین ہیش نظر رکھنا چاہیے۔ کبھی تخمہ کی پیدایش کثرت خواب اور زیادہ آرام طلبی سے بھی ہوتی ہے اسلیے
کہ نیند اگرچہ باعتبار ہضم پر معین ہونے کے مفید چیز ہے لیکن بیداری کی حرکت باعتبار دفع فضول کے بھی مفید ہے پس
نیند کا ضرر یہ ہے کہ فضول کا دفع بوجہ سکون کے بحالت نوم ہونے نہین پاتا اور بیداری مین ضرر یہ ہے کہ غذا محتاج ہضم کا

انہضام نہین ہونے پاتا۔ کبھی تخمہ سابقہ منجر اس فساد کا ہوتا ہی کہ بروقت اشتہاء صادق کے بھی غذا کھانے سے معدہ مین ایک جلن اور تیزی سی پیدا ہوتی ہی کہ اوسکی برداشت بہت دشوار ہوتی ہی ایسے لوگونکو اگرچہ بالفعل علامت تخمہ کی اونمین نہو وہی علاج مفید ہوتا ہی جو تخمہ کا ہے اور معجون سوطیر اسے انکا یہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہی۔ یہی لوگ کبھی اس کیفیت پر ہوتے ہین کہ جو کچھ کھایا فوراً نکل پڑا یعنے قے ہو گئی اور غذا معدہ مین نہین ٹھہرتی

بطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان

کبھی یہ کیفیت بسبب حرارت ساذج کے پیدا ہوتی ہی یا مادہ کی وجہ سے جو حرارت ہو اوس سے پیدا ہوتی ہی او سوقت شوق طبیعت کی خواہش ایسے مشروبات کیطرف ہوتی ہے جو سرد تر ہون اور گرم خشک کیطرف میلان خاطر نہین ہوتا یا ایسی خشک چیز کو جی چاہتا ہی جو طعام کی قسم سے ہی۔ جو بطلان شہوت مادہ حار سے ہوتا ہی اوسمین ایسی خواہشونکا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور اشتہا کا بُطلان زیادہ تر ہوتا ہے۔ سردی کو اشتہاء طعام سے زیادہ مناسبت ہی اسیوجہ سے ہوائین اوتر ہری ہوا اور فصول مین جاڑون کی فصل اشتہا کو زیادہ برانگیختہ کرتے ہین اور جو شخص برف زار کوہستان خواہ بیابان کا سفر کرے اوسکی اشتہا بہت زیادہ ہوتی ہی۔ سبب عقلی اسکا یہ ہی کہ حرارت سے ارخا اور ڈھیلاپن معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور مواد کا سیلان ہو کر موضع مواد کو بھر دیتا ہے اور برودت اسکی ضد پر ہے کہ معدہ مین قبض اور مواد مین سمٹاؤ پیدا ہوتا ہی۔ علاوہ بران کبھی سوء مزاج بارد با فراط بھی اشتہا کو مضر ہوتا ہی اور یہ اوسوقت مضر ہوگا جب قوت حسیہ جاذبہ فنا ہو جاے پس ضعف اشتہا ضرور پیدا ہوگا پھر بھی یہ امر بہت کم ہے بلکہ اکثر گاہ بطلان اشتہا کا سبب ہر ایک سوء مزاج مفرط کے پیدا ہو جاتا ہی اسلیے کہ استحکام ہر ایک سوء مزاج کا جملہ قوتون کو ضعیف کر دیتا ہے۔ حمیات مین سقوط اشتہا اس سبب سے ہوتا ہی اولاً تو سوء مزاج مضعف پیدا ہوتا ہے اور پیاس کا غلبہ اور امتلا اخلاط ہا نجہ کا جو نہایت ردی اور خراب ہین۔ نہایت درجہ کا سقوط اشتہا حمیات دبائیہ مین ہوتا ہی اور جسوقت اسہال مفرط پیدا ہوگا اشتہاے طعام مین بھی شدت ہوگی (کہ بدل ما یتحلل کی ضرورت ہی) اورام معدہ اور اورام جگر مین بھی سقوط اشتہا کا ہوتا ہی۔ اگر اشتہا ناقہین کی زیادہ نہو اور گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہو جاے نکس مرض پر دلیل ہوگی۔ ہان مگر کہ یہ سقوط اشتہا بسبب کمی خون اور ضعف بدن کے عارض ہو پھر نکس کا احتمال نہوگا اس بارہ مین یعنے سقوط اشتہاء ناقہین مین بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ اکثر دھوکا ہوتا ہے۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا بلغم لزج ہوتا ہی جو بمقدار کثیر معدہ مین موجود ہو لہذا غذا سے طبیعت متنفر ہوتی ہے سواے اوس غذا کے جسمین حرافت اور حدت ہو اور پھر ایسی غذا کھانے کے بعد بھی نفخ اور تمدد اور متلی ہوتی ہی اور جب تک ڈکار خوب کھل کر نہ آے چین نہین ملتا۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا ہمیشہ نزول کا آنا دماغ سے بطرف معدہ کے ہوتا ہی۔ اور کبھی سبب سقوط اشتہا کا امتلاے تمام بدن کا اخلاط سے ہوتا ہے اور کمی تحلل مواد موجودہ کی اور طبیعت کا مشغول ہونا کسی اور خلط ردی کے اصلاح کی طرف جسطرح حمیات مین یہ سب امور فراہم ہوتے ہین اور مدت دراز تک گرسنگی پر صبر مریض محموم کر لیتا ہے۔ اِسلیے کہ طبیعت اعضا عروق کی جذب غذا نہین کرتی اور عروق معدہ سے غذا کو طلب نہین کرتے طبیعت اعضا کا جذب نکرنا اسوجہ سے ہے کہ اوسکو اوخفین مواد کے دفع کیطرف توجہ ہو رہا ہی جو اونمین پُر ہین اور اسی فسنرط توجہ کی وجہ سے جدید غذا کے جذب سے اعراض اور بے التفاتی کر رہے ہین۔ جس طرح کہ ریچھ اور سانپ اور اکثر حیوانات فصل زمستان مین مدت دراز تک اپنی غذا پر صبر کر سکتے ہین اِسلیے کہ اِس فصل مین اونکے بدن مین فضول خام کی کثرت ہوتی ہی اسی سبب سے

طبیعت اصلاح اور انضاج مین اونہین فضول کے متوجہ ہوتی ہی اور بدل ما یتحلل کے استعمال کی اوسے حاجت نہین ہوتی۔ خلاصہ یہ ہی کہ غذا
کی حاجت بغرض بدل ما یتحلل کے ہوتی ہی پھر جب بدن مین بسبب برودت وغیرہ کی تحلل نہوا یا جسقدر کہ تحلل ہوا اوسکا بدلہ خود اوسی بدن مین
اچھا یا برا موجود ہو اوسوقت غذای بیرونی کی حاجت بدن کو نہوگی کبھی سبب بطلان اشتہا کا یہ ہوتا ہے کہ جو رگین گوشت اور
عضل اور تمام بدن مین موجود ہین اونکو ایسا ضعف عارض ہوتا ہی کہ امتصاص اور جوسنا رطوبات کا ان رگون سے نہین ہوتا
اور جب رگون نے رطوبت کو نہ جوسا تو پھر سلسلہ وار ہر ایک عضو کا طلب غذا معدوم ہوگا پس فم معدہ تک یہی صورت پیدا ہوگی
لہذا معدہ بھی غذاے جدید کو طلب نکریگا جیسا کہ اکثر بدل ما یتحلل سے استغنا پیدا ہونے سے بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہے
اسلیے کہ جب بدن مین تحلل نہوا پھر حاجت بدل ما یتحلل کی بھی نہوگی پس عروق مذکورہ کا امتصاص رطوبت کا آخر فم معدہ تک
بھی نہ پہونچے گا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت انصباب سودا کا طحال سے فم معدہ پر ہوا کرتا ہے لہذا قوت
مشتہیہ معدہ کو نہین ہلاتی ہی اور نہ جنبش دیتی ہے اور نہ دافعہ مادہ معدہ کو دور کرتی ہے۔ اور جسوقت سطح معدہ پر
کوئی شئ غریب اجنبی باقی رہجاے اگرچہ یہ شئ مقدار مین کتنی ہی کم ہو مگر معدہ مادۂ متحرکہ سے مثل مستغنی کے ہوگا یعنے
جس مادہ کو معدہ سے دفع ہونے کی خواہش ہی اوسکے دفع کرنے سے معدہ کو گویا استغنا ہوگی اور مشتاق اوسکے دفع کا
ویسا نہوگا جسطرح کہ شئ اجنبی کی غیر موجودگی مین ہوتا۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب بطلان قوت حساسۂ فم معدہ کے ہوتا ہے۔
اور یہ بطلان حس کا فم معدہ سی ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ عروق امتصاص رطوبات غذائیہ کا فم معدہ سے کرتے ہین مگر فم معدہ کی چونکہ حس باطل
ہوگئی ہے کچھ خبر اور آگاہی اسپر نہین ہوتی اور یہ بطلان حس کبھی کسی ایسے سبب خاص سی ہوتا ہی جو معدہ مین ہی اور کبھی بمشارکت دماغ کے
ہوتا ہی اور کبھی بشرکت عصب شعبۂ ششم کے فقط ہوتا ہی۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب ضعف جگر ہوتا ہی کہ قوت شہوانیہ ضعیف ہو جاتی ہے بلکہ کبھی سقوط
اشتہا بسبب موت قوت شہوانیہ و قوت جاذبہ کی تمام بدن سی ہوتا ہی جسطرح بعد اسہال خون کثیر کے یہ موت قوت ہای مذکورہ پیدا ہوکر مورث
اور موجب سقوط اشتہا کی ہوتی ہے اور یہ قسم سقوط اشتہا کی نہایت ردی ہی اور اسکا علاج بہت دشوار ہے اور یہی سقوط اشتہا یہان تک
پہونچتا ہی کہ اوسکے سامنے مختلف غذائین رکھی جاتی ہین اونمین سے کسی غذا کی خواہش کرتا ہی اور جب اوسی غذا کو سب غذاؤن سے پہلے اوسکو
کھلانا چاہتے ہین اوسوقت پھر متنفر ہوتا ہے اور ناگواری خاطر ظاہر کرتا ہی یہانتک بھی خیر ہے کہ کسیقدر جھوٹی خواہش تو باقی ہے
اس سے بدتر تو یہ ہی کہ مطلق کسی چیز کی طرف رغبت نکرے۔ بطلان قوت شہوانیہ کا کچھ خاص کر بعد استفراغ مذکور کے نہین ہوتا
بلکہ ہر ایک سوء مزاج سے جو بافراط ہو بطلان اسکا ہو جاتا ہی۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب دیدان یعنے کیڑون کے پیدا ہوتا ہے
کہ جسوقت دیدان امعا کو ایذا دین اور امعا کی شرکت سے معدہ کو بھی ایذا پہونچے۔ اور کبھی یہی کیڑے معدہ تک چڑھ کر
بلا مشارکت امعا کے موذی معدہ ہوتے ہین۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا سوداے کثیر ہوتا ہے جو معدہ کو ایذا دیتا ہے اور
اوسیوقت معدہ کو محتاج بطرف ذکر نے خواہ اسہال کے کرتا ہی نہ بطرف کھانے اور جذب غذا کے یعنے وہ خلط بسبب
ایذا دہی اور کثرت مقدار کے معدہ کی خواہش جذب غذا برطرف کرکے دفع کی خواہش زیادہ کر دیتی ہے۔ کبھی بطلان
اشتہا بسبب حمل اور بند ہوجانے حیض کے ابتداے زمانہ مین ہوتا ہی مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان
اور سقوط اشتہا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے افراط حرارت سے چونکہ

تحلیل قوت شہوانیہ کی ہوتی ہی اسواسطے اشتہا ساقط ہوجاتی ہو اور افراط برودت سے تخدیر اور رسن ہوجاتا قوت شہوانیہ کا خواہ تحلل کا نہ ہونا عارض ہوتا ہی اسوجہ سے اشتہا ساقط ہوتی ہی اسیطرح حرارت معدہ کی شدت سے بھی یہین سبب سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے۔ اسیطرح جو شخص خوگر شراب کا ہو اور چھوڑ دے اوسکو بھی سقوط اشتہا عارض ہوگا۔ کبھی اشتہا کا حال متغیر ہوتا ہے اور اوسمین ضعف بسبب بدحالی اور خرابی نوم کے پیدا ہوتا ہی۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب ایسی کمی خون کے ہوتی ہے جسکے بعد ضعف قوتہا ے بدنی کا عارض ہوتا ہے جس طرح ناقہین کو امراض کے بعد باوجودیکہ اونکے بدن اخلاط ردی سے پاک ہوتے ہین مگر اشتہا کا سقوط کمی خون اور ضعف قوی سے ہوتا ہی اور ایسا سقوط اشتہا مین بذریعہ لغش مینے فربہی وغیرہ آنے کے اور خون کے دوبارہ پیدا ہوجانے سے رفتہ رفتہ اور تھوڑا تھوڑا زائل ہوجاتا ہی۔ ریاضت بیحد بھی شہوت طعام کو قطع کرتی ہے اور آب کثیر کا پینا بھی سقوط اشتہا پیدا کرتا ہی۔ رنج اور ملال اور غضب وغیرہ حرکات نفسانی بھی سقوط اشتہا کے اسباب ہین۔ کبھی اشتہا تو ساقط ہوتی ہی مگر جب آدمی کچھ کھانا شروع کرتا ہی دفعۃً اشتہا مین ہیجان پیدا ہوتا ہی اور اچھی طرح بھوک کھلجاتی ہی اسکا سبب یہ ہے کہ یا تو کھانے کی وجہ سے قوت جاذبہ کو انتباہ پیدا ہوتا ہی یا یہ کہ جو کیفیت کہ بالفعل کسی مزاج معدہ مین جو مبطل اشتہا ہے موجود ہے تناول غذا سے اوسمین تغیر پیدا ہوتا ہی مثلاً اگر مزاج معدہ گرم ہو اور سرد غذا گو تھوڑی سی کیون نہو معدہ مین پہونچے اوس حرارت کو جو مبطل اشتہا تھی اسکی برودت نے ٹھہرا دیا اور پھر بعد سکون حرارت کے اشتہا صادق پیدا ہوئی یہی سبب ہی کہ اکثر نہار منھ آب سرد پینے سے ہیجان اشتہای طعام کا ہوتا ہے اسی طرح محموم کی اشتہا بڑھانی خواہ اوسکی اشتہا پیدا کرنے کا طریقہ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی روٹی آب سرد مین بھگو کر پہلے اوسکو کھلائی جاے کہ اس تدبیر سے اوسکی اشتہا کو قائم پہونچتا ہے۔ اسیطرح جسوقت کسی شراب کے پینے سے خمار پیدا ہو اور وہ شراب باوجود موجودگی کسی خلط ہائج کے بدن مین مورث خمار ہوئی ہو اوسوقت شوربا ہاے مختلف پینے سے خواہش مین ہیجان ہوتا ہی۔ اسیطرح اگر مبطل شہوت معدہ کی برودت مزاج معدہ ہو اور گرم غذا تھوڑی سی تناول کیجاے خواہ وہ غذا بالفعل گرم ہو یا بہ نسبت اسکے زیادہ تر گرم ہو تب بھی اشتہای طعام پیدا ہوگی۔ سقوط اشتہا امراض مزمنہ مین دلیل خرابی اور زبون حالی کی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب بطلان اشتہا کے بعینہ اسباب ضعف اشتہا کے ہین اگر قلیل اور ضعیف ہون علامات جو بطلان اشتہا بسبب سوء مزاجات کے ہو اونکی شناخت اوپر مذکور ہوچکی۔ جو قسم سقوط اشتہا کی بسبب قلت تحلل کے ہو اور وہ کمی تحلل مین بسبب تکاثف جلد کے ہو جو کسی مدبیر مُبَرِّد مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہی بس وہی اوسکی علامت ہی اور دوسری علامت یہ ہی کہ براز مین کثرت ہو اور بعد تھوڑی سی ریاضت کے کسیقدر اشتہا کا برانگیختہ ہونا اسی طرح بعد استفراغ کے بھی اشتہا کا پیدا ہونا۔ جو بطلان اشتہا بسبب ضعف فم معدہ کے ہو اوس کی علامت ضعف معدہ کے باب مین ہمنے بیان کردی اور اونھین علامات مین سے استفراغات کثیرہ بھی ہین۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب حرارت یا برودت ہوا کی ہو وہ حالات مریض سے معلوم ہوتی ہی کہ آیا ہواے سرد مین پہلے سے تھا یا آنکہ ہواے گرم مین۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب قروح کے ہو وہی وردہی اور وہی اوسکی شناخت ہی جو باب قروح معدہ مین مذکور ہوچکی۔ الف اً کسی شئ کا برآمد ہونا براز کے ہمراہ اور روانی شکم اور کمتر ٹھہرنا طعام کا معدہ مین اور لذع پیدا ہونا بسبب اوس قرحہ کے جو کسی خلط حامض اور تیز اور تلخ سے پڑا ہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو حاملہ عورتون کو ہوتا ہی موجودگی زمانہ حمل کی۔ علامت

اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب خلط متعفن کے ہو متلی کا ہونا اور سانس کی ولٹ پلٹ اور مُنھ مین بدبو کا پیدا ہونا ہر وقت اور براز کا خراب اور ردی ہونا۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب جُدا ہونے سودا کے طحال سے اور اوسکے ریزش کرنے سے معدہ پر پیدا ہوئی ہے کہ یہ آدمی جسوقت ترش اشیا تناول کرے اور یا اشیاء حامضہ اوسکے معدہ کو جنبان کرین اور مادہ موجودہ کو دور کرین اوسوقت ایسے آدمی کی اشتہا عود کرتی ہے گویا یہ اشیاء ترش اثر ایسا کرتی ہین جو فعل سبب منقطع کا ہے اگر خود وہ سبب منقطع نہو جاے۔ مترجم کہتا ہے اس مسئلہ کا سمجھنا بخوبی اوسی وقت ہوگا جب امور عامہ طبعیات کو دیکھین متن اسی قسم کے سقوط اشتہا پر خواہ انقطاع سودا پر طحال کا عظیم ہونا تاکید دلالت کرتا ہے اور طحال کا اونچا اور بلند ہونا اور یہ بزرگی خواہ اونچا ہونا طحال کا بسبب احتباس اوس مادہ سوداوی کے ہوتا ہے جسکا انصباب طحال سے واجب ہے۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب سودا ہو کثرت انصباب سودا کی بطرف معدہ کے اور ایذار سانی اوسی خلط کی معدہ کو بوجہ انصباب کے ہوتی ہے اور ترشی طعم اور وسواس اور زبان کا رنگ سیاہی مائل ہونا۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب دیدان کے ہو کیڑون کی موجودگی اور اشتہا کا پیدا ہونا جسوقت صبر کو شراب سیب مین ملاکر بطور ضماد کے استعمال کرین کہ اوسوقت دیدان اوپر کے مقامات شکم سے ہٹ کر نیچے کی طرف آتے ہوے معلوم ہوتے ہین۔ جو بطلان اشتہا بسبب کمی خون کے ہوتا ہے وہ ناقہین اور ضعیف لوگون کو عارض ہوتا ہے جنکو امراض نے ناتوان کر دیا ہو خواہ اونکے بدن سے استفراغ کثیر کے سبب مثل بواسیر اور فصد اور رعاف کے خون کثیر نکل گیا ہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب بدحالی اور خرابی نیند کے ہو وہی نیند کے اوقات اور مقدار وغیرہ کی زبون حالی ہے اور سواے اوسکے اور علامات بطلان اشتہا کا نہونا۔ علامت اوس بطلان شہوت کی جو بسبب موت قوت شہوانیہ کے ہو یہ ہے کہ کسی سوء مزاج مستحکم کے علامات موجود ہین خواہ گذشتہ ایام مین استفراغات ضعف آور جملہ بدن کو ہو چکے ہین اور مریض کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ اگر کسی غذا کو جی چاہا اور اوسکے سامنے لیجائین دیکھتے ہی اوس سے گریز کریگا اور نفرت پیدا ہوگی اور اس سے زیادہ خراب وہ کیفیت ہے کہ اصلاً و مطلقاً کسی غذا پر رغبت ہی نہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب بطلان حس فم معدہ کے ہو اور بسبب ضعف اوسی فم معدہ کی یہ ہے کہ تمام افعال معدہ کے صحیح ہون اور اشیاء حریف اور تیز کے کھانے سے معدہ مین لذع پیدا نہو اور نہ متلی معلوم ہو اور نہ ہچکی آے بروقت کھلانے معجون فلافلی کی جو امتحاناً اوسکو نہار منھ کھلائی جاے اور اوسکے اوپر کوئی شربت کی قسم سے بھی پلایا جاے علاج جید اور نہایت عمدہ علاج اوس شخص کا جسکی اشتہاے طعام بوجہ غلبہ حرارت معدہ کے ساقط نہوئی ہو یہ ہے کہ مدت دراز تک اوسے کھانے سے منع کرین اور بعد ازان جب اوسے غذا دینے لگین تھوڑی تھوڑی دیتے رہین تا اینکہ اوسکی قوت اشتہا مین ترقی پیدا ہو اور تخمہ اور بدہضمی اوسکی دور ہونے لگے اور اوسکے معدہ کا پاک کرنا اخلاط یا غذاے خراب شدہ وغیرہ سے اسقدر ملحوظ رہے تاکہ بخوبی اور خوشی سے رغبت غذا کی اوسکو پیدا ہو جس طرح مریض بیداری مفرط کو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جب اوسے مدت تک خواب سے روکین پھر جب اوسے یکبارگی نیند آے گی نہایت گہری نیند اوسپر طاری ہوگی۔ منجملہ اون چیزون کے جو ایسے بیماران بطلان اشتہا کو شفا دیتا ہے اور نافع ہوتا ہے جنکی اشتہا بسبب ضعف کے ساقط ہوگئی ہو خواہ کسی مادہ رطب سے جس مین لزوجت ہو اون کی بھوک مین کمی پیدا ہوئی ہو الغرض ایسے اشخاص کو زیتون آبی ہمراہ کسی قدر نمکین اور شوربہ مچھلی کے کھلانا مفید ہوتا ہے۔ اور یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ عنصل کو جرعہ جرعہ تھوڑا تھوڑا پی لیا کرین۔ واجب ہے کہ زعفران اوسکے کھلانے مین کسی وقت داخل نہونے پاے

نمک طعام جو متعارف ہی اور اوسی کا استعمال اکثر رہا کرتا ہی نہایت عمدہ شی ہے جس سے اشتہا بڑھے منجملہ مشہیات کی کبر ہی جو خوشبو کی گئی ہوا ور پودینہ اور پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور خولنجان اور سرکہ۔ اور جملہ مخللات بھی اسی قسم مین داخل ہین اور سرکہ جو انھین مخللات سے بنائی جاتی ہین اور مُرّی بھی یہی اثر رکھتی ہی پیاز اور لہسن اور تھوڑی سی ہینگ۔ صحنا بھی قوت اشتہا کو برانگیختہ کرتی ہی اور اس صفت کے علاوہ فم معدہ کا تنقیہ بھی کردیتی ہی۔ منجملہ اون دواؤن کی جو اشتہا مین افاقہ پیدا کرتی ہین وہ دوا ہی جو عصارۂ سفرجل اور فلفل سپید اور شہد اور زنجبیل سے ترکیب مذکورۂ بالا طیار ہوتی ہے۔ منجملہ ادویہ کے جن سی اشتہا مین افاقہ ہوتا ہی اور شخص کے جسکو سوء مزاج حار کی وجہ سقوط اشتہا عارض ہو یا تپ کی وجہ سے وہ دوای سفرجلی بھی ہی جو اوس تفاح سے بنائی جاے جسکا ذکر قرابادین مین ہوگا۔ منجملہ اون دواؤن کے جو اشتہا بڑھاے اور معدہ کی اولٹ پلٹ کو روکے اوس شخص کی جسکا معدہ قبول غذا نہ کرتا ہو رب پودینہ کا ہے جو اس طریقہ سے بنایا جاے۔ انار ترش مسلم معہ پوست کے خوب اچھی طرح کوٹین اور پھر اوسکو نچوڑین جو پانی برآمد ہوا وسمین سے ایک جزو اور ہرے پودینہ کا پانی نصف جزو اور شہد خالص خواہ شکر نصف جزو کو آنچ پر قوام معتدل مین لائین مقدار شربت کی ایک چمچہ نہار منھہ۔ جو سقوط اشتہا بسبب حرارت کے پیدا ہو بیشتر اوسکی اصلاح سرد پانی پینے سے ہو جاتی ہی مگر اتنا پانی سرد نہو کہ حرارت غریزی کو معدہ کی فنا کردے اور اسی مرض کو استعمال رُب حامضہ کا بھی نافع ہوتا ہی۔ مجربات سے اسوقت آب انار ہمراہ روغن گل کے بھی ہی خصوصًا اگر حرارت مادی ہو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرۂ حبوب باردہ جیسے شیرۂ تخم کاہو یا خرفہ کو ہمراہ رُبوب مبردہ کے استعمال کرین اور ضماد ہاے مبردہ کا استعمال بھی نافع ہے۔ پھر اگر مادہ حار موجود ہو پہلے اوسکا استفراغ کرنا لازم ہے۔ ایسے ہی لوگو ن مین وہ لوگ بھی داخل ہین جو بسبب حمیات کے نقیہ ہو گئے ہون اور کسیقدر بقیہ حدت حرارت کا اونمین ابھی موجود ہو کہ ایسے لوگون کا علاج بعینہ یہی علاج ہی مگر فرق اسقدر ہے کہ انکو سرد پانی کا بمقدار کثیر تحمل نہ کرانا چاہیے تاکہ سقوط قوت معدہ کا نہو جای اور واجب ہے کہ یہ دوا اونکو پلائی جاے ورد دس درہم سماق دو درہم الایچی ایک درہم قرص بنا لین اور دو درہم کھلائین کہ مشہی بھی ہے اور قاطع تشنگی بھی۔ اونکی اشتہا جو کے ستو کو پانی اور سرکہ مین گھول کر کھلانے سے بھی بڑھتی ہی اور انگلیان حلق مین ڈالکر قی کرانے سے بھی اونکی اشتہا کو حرکت ہوتی ہے جو سقوط اشتہا بسبب برودت کے پیدا ہوا وسکو طبیخ افاویہ نافع ہے اسیطرح شراب کہنہ اور فلافلی اور تریاق تو خاص کر زیادہ مفید ہی۔ ایضًا لہسن کہ یہ بھی زیادہ نافع ہی ایسے مرض مین اور فودنجی بھی بہت موافق ہی ان لوگونکو اور جمیع جوارشات حارہ اور اسیطرح اترج مربی اور شقاقل مربی اور زنجبیل مربی اور ہلیلہ مربی۔ تکمید بھی خصوصًا باجرہ سے کہ نمک کی سینک سے یہ زیادہ مناسب ہے۔ جو سقوط اشتہا بسبب بلغم کثیر کے ہو کہ اوسمین لزوجیت بھی ہی اوسکو قی کرانی مفید ہی اسطرح سے کہ پہلے مولی کھلائی جاے اوسکے اوپر سکنجبین عسلی سادہ پلائین اوسی طریقہ سی جو باب علاج کلی مین ہم بیان کر چکے سکنجبین بزوری جسکی ترکیب یہ ہی کہ ایک من شہد کو تین اوقیہ صبر کا اضافہ کرنا چاہیے مراد یہ ہی کہ جن اجزا اور ادویہ سکنجبین بزوری مین ایک من شہد پڑتا ہی فی من شہد کے حساب سے تین اوقیہ صبر کی بھی شرکت کرنی چاہیے اور ہر روز تین ملعقہ استعمال کرین۔ ایضًا زیتون الماء ہمراہ انیسون کے اور کبر سرکہ مین بھگویا ہوا ہمراہ شہد کے۔ کبھی غسل کرنا آبہاے گرم سے جو معدنی ہون اور اسی طرح سفر کرنا اور حرکات بدنی کرنے بھی مفید ہوتے ہین اور بعد تنقیہ بلغم کے وہی علاج جو ہمنے تدبیر برودت معدہ مادہ کا لکھا ہی کرنا چاہیے۔

جو سقوط اشتہا بسبب خلط مراری صفراوی کے ہو یا بسبب خلط رقیق کے اوسکا استفراغ بعد پوری تشخیص کے ہلیلجات اور سکنجبین و سقمونیا
سے کیا جائیگا اور سکنجبین ہمراہ صبر کے بہتر ہے سقمونیا سے اسلیے کہ سقمونیا معاند اور مخالف معدہ کی ہے بدون ضرورت شدید اسکا
استعمال جائز نہین ہی۔ اور قے اسقدر جس سے اخلاط رقیقہ سب نکلجائین اور طبیخ افسنتین بھی بدرجہا نافع ہی۔ جو سقوط اشتہا شرکت
سے اوس پٹھہ کی ہو جو حس کو معدہ مین پہونچاتا ہی یعنے قوت حساسہ معدہ کی دماغ سے بذریعہ اوسی پٹھہ کے پیدا ہوتی ہے خواہ جو قسم
سقوط اشتہا کی خاص بسبب شرکت دماغ ہی کی ہو ایسے مرض مین واجب یہ ہی کہ توجہ اوتی بطرف علاج دماغ کے کیجاوے اور
دماغ ہی کی تقویت بخوبی کیجاوے۔ جو سقوط اشتہا بسبب تکاثف اور کمی جذب رطوبت عروق کے جگر سے پیدا ہوا وسکے علاج مین
واجب ہی کہ تحلیل مسامات بدن کی بذریعہ حمام اور ریاضت کے کرین مگر ریاضت بدرجہ اعتدال ہونی چاہیے اور پسینہ نکالنے
کی تدبیر اچھی طرح کیجاوے اور پھر منقیات کے ذریعہ سے علاج کرین۔ جو سقوط اشتہا بسبب سودا کے ہو لازم ہے کہ اولاً
استفراغ سودا کا کرکے بعد ازان نمکین چیزین اور کوامیخ اور مقطعات کا استعمال کرین تاکہ جسقدر خلط سوداوی باقی رہی ہے
اب انکے استعمال سے بالکل دور ہو جاوے بعد ازان ایسی غذا جسکا کیموس عمدہ بنے اور خوشبو ہو کھلانی چاہیے۔ جو
سقوط اشتہا انقطاع سودا سے ہو اوسکا علاج وہی ہی جو مرض طحال کا علاج ہے اور طحال کی تقویت کرنی اور جو راہین درمیان
معدہ اور طحال کے ہین اونکی تفتیح ان ادویہ کے ذریعہ سے جو بطرف طحال کے زیادہ حرکت کرتی ہین جیسے افتیمون اور پوست
بیخ کبر ہمراہ سکنجبین کے اور اسیطرح کبر جو سرکہ مین پروردہ ہو۔ حاملہ عورات کی اشتہا اگر ساقط ہو جاوے باعتدال چلنا اور ٹہلنا اور
ریاضت معتدل کرنا اور کھانے پینے مین میانہ روی اور شراب ریحانی جو کہنہ ہو اوسے پینا جسمین تقویت معدہ کی قوت
دافعہ کی ہو اور تحلیل مواد خراب کی بھی پیدا ہو اور اغذیہ لذیذہ ایسی جنمین حرارت اور تقطیع ہو اونکو اختیار کرنا انھین امور
سے حوامل کے اشتہا بڑھ جاتی ہے۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے پیدا ہوا وسکے علاج مین واجب ہے کہ جو سوء مزاج
مسقط اس قوت کا ہو کوئی سا مزاج کیون نہو مبادرت اور جلدی اوسی کے اصلاح مین کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج کو
بطرف اوسکے ضد اور مخالفت کے پھیر لانا چاہیے۔ اسیطرح اگر یہ ضعف قوت جاذبہ کا بعد اسہالات کے ہو مسحوج کا سقوط اشتہا
بسبب موت قوت جاذبہ کے ہوتا ہی پھر اوسکی تدبیر کارگر نہین ہوتی۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت کی پیدا ہوا ایسے لوگون کو قے
کرانی اور انگلیان ڈالکر حلق مین زیادہ مفید ہے اسلیے کہ اگرچہ قے اونھین نہ بھی آئیگی پھر بھی ایک ثوران اور غلبہ حرکت قوت
شہوانیہ کا پیدا ہوگا اور اونکو معلوم ہوگا۔ اور بیشتر ایسے لوگ محتاج تریاق کے استعمال کے بعض شربتہا مناسب معدے کے
ہمراہ ہوتے ہین مثلاً شربت افسنتین خواہ شربت حب الآس جیسا موافق اور مناسب ہو۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف حس معدے کے ہو
واجب ہے کہ دماغ کا علاج کیا جاوے اور اوسی سبب کا قطع کرین جس نے آفت افعال دماغی مین پیدا کی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ قے منقی شہری اور ورق دوای جید ہے اور عجیب النفع ہی اوسکے لیے جسکی اشتہا شیرین اور چرب اشیاء کے جاتی رہی ہو اور فقط
اسکی ترش اور تیز قسم پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اکثر اقسام بطلان اشتہا کو کندر اور مصطگی اور رعود اور سک اور عقب الذریرہ
اور گلنار مفید ہوتی ہی اور آب سفرجل اگر شراب ریحانی ملاکر معدہ پر ضماد کرین بشرطیکہ سقوط اشتہا بسبب یبس کے پیدا نہوا ہو
یہ بھی مفید ہی منجملہ ایسی ادویہ کے شراب افسنتین بھی ہی۔ اور یہ دوا کہ ایک درہم بیخ اذخر اور نصف درہم سنبل پانی ملاکر نہار منھ

استعمال کرین - جو معجون کہ ابن عباد کیطرف منسوب ہی اور قرابادین مین اوسکا نسخہ مندرج ہی وہ بھی نافع ہی - لوگون نے یہ بھی کہا ہے
کہ مصطکی پیکر اگر ایک مثقال ہمراہ آب نار بخوش کے تناول کرین تو تہییج اشتہاے معدہ کا ہوتا ہے - جبوقت سقوط اشتہا درجۂ غشی تک
ہو پہنچے اوسکا علاج یہی ہی کہ مشمومات لذیذہ غذاؤن کے اقسام سے مریض کو سونگھائین جیسے گوشت بچۂ گاؤ یا بچۂ گوسپند کا گوشت
جو دودھ پیتا ہو اور یہ دونون گوشت بھنے ہوے اور مرغ بھنے ہوے اور اسی طرح کی اور غذائین اور سونے سے بالکل
منع کرنا چاہیے - جب ایسے بیمارون کو افاقہ ہونے لگے روٹی شراب مین بھگو کر کھلائی جاے اور احساے سریعۃ الغذا یعنے
زردۂ بیضہ کا استعمال کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن جملہ اقسام کے خصوصاً روغن زرد مسقط اشتہا ہے اور
اشتہا کو ضعیف کر دیتے ہین اسلیے کہ معدہ مین ڈھیلا پن پیدا کرتے ہین اور رگون کے مُنھ کو بند کر دیتے ہین مگر اون جملہ
اقسام مین موافق تر واسطے معدہ کے وہ روغن ہے جسمین کسیقدر قبض ہو جیسے زیت انفاق اور روغن بادام اور روغن
پستہ فساد شہوت جبوقت معدہ مین کوئی خلط ردی اور مخالف کیفیت اوس خلط کے جسکا معدہ صحیح خوگر ہو پیدا ہو جاے
اوسوقت طبیعت مشتاق اس خلط ردی کے ضد کی ہوگی - اور جو شی کہ مضاد خلط مخالف معتاد کی ہی وہ ہی خلط معتاد کے بھی
مخالف ہی مگر ضد خلط عادی کی وہ نہوگی اسلیے کہ منافی دو چیزین وہی ہین جو درجۂ غایت خلاف پر متفاوت رکھین اور اسی
طرح اطراف وہی ہین جو متنافی ہون مترجم کہتا ہی جن دو وجودی چیزون مین موجودات محسوسہ سے اختلاف ہو کبھی تو وہ
اختلاف درجۂ نہایت پر ہوتا ہی جیسے خوب سپید کپڑا اور خوب سیاہ ایسے اختلاف کو اضداد حقیقی کہتے ہین اور شاید مراد شیخ کی اس
مقام پر اطراف سے یہی ہی اور اگر اسطرح کا اختلاف شدید نہو جیسے سپید کپڑا جو میلا ہوا اور آبی رنگ کا کپڑا یا سُرخ اور سپید کہ ان دونون مین
اختلاف ایسا نہین ہی کہ ہر ایک درجۂ انتہاے مخالفت پر ہو ایسی دو چیزون کو متخالفین اور باصطلاح دیگر ضد مشہوری کہتے ہین اور
خلاصہ یہ ہوا کہ متخالفین اضداد حقیقی اور متنافی نہین ہوتے فرض کرو کہ معدہ مین کسی کے کوئی بارد رطب خلط ردی بھر گئی اور
مزاج اصلی اوسکا حار رطب تھا تو اس خلط کو اصلی مزاج معدہ سے تضاد اور تنافی نہین ہی اب طبیعت بدنی بنظر دفع کرنے اس
خلط ردی کے جسکو بارد رطب فرض کیا ہی خواہشمند حار یابس اشیاء کے ہوگی اسلیے کہ علاج بالضد مفید ہوتا ہی اور جو چیز حار یابس
ہوگی اگرچہ خلط ردی مذکور کی ضد حقیقی ہے مگر اصلی مزاج معدہ کا جو حار رطب فرض کیا ہی اوسکے بھی مخالف ہی اور یہی معنے کلام
شیخ کے ہین کہ جو شی ضد مخالف معتاد کی ہی وہ امر معتاد کے بھی مخالف ہی پس اسیقدر بیان طالب علم کے سمجھانے کو کافی ہے متن
یہی سبب ہے (یعنے چونکہ معدہ مین خلط ردی مخالف معتاد فراہم ہوتی ہی) جو اکثر آدمی گیلی مٹی اور کوئلہ اور سوکھی مٹی اور چونا وغیرہ
کھانے پر راغب ہوتے ہین اسلیے کہ ان اشیاء مین کیفیت نا شف رطوبات موجود ہی خواہ کیفیت مقطعہ ان اشیاء مین ہوتی ہے جو
مضاد ہی کیفیت سے اوس خراب خلط کے جو انکے معدہ مین موجود ہی (حالانکہ یہ سب اشیاء غذاے معتاد معدہ کی بھی مخالف ہین -)
کبھی حاملہ عورتون کو بسبب حیض بند ہو جانے کے شہوت فاسدہ زیادہ پیدا ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اونکی اشتہا باطل ہو جاے -
(چنانچہ ٹھیکریان وغیرہ کھانے کا اونکا جی بہت چاہتا ہی) اور سبب اسکا وہی ہی جو ابھی ہم نے بیان کیا اور یہ فساد
شہوت ان عورتون کو دوسرے مہینے خواہ تیسرے ماہ کے اخیر مین پیدا ہوتا ہی اور اسوقت کی خصوصیت کا سبب یہ ہے کہ خون حیض
انکا واسطے غذا ہی بچہ کے جمع ہوتا ہی اسلیے کہ اگر ایام حمل مین خون جاری رہے خوف اسقاط حمل کا ہے - پھر چونکہ اوایل زمانہ

ابتداے

انعقاد نطفہ مین جنین کو غذاے کثیر کی حاجت نہین ہوتی کیونکہ اوسکا جثہ کم ہی لہذا جسقدر خون حیض فراہم ہوتا ہی اوسمین سے ایک مقدار معتد بہ بچ رہتی ہے اور وہی مقدار فاسد ہوجاتی ہی اور اسی کے فضول ردی رحم اور معدہ مین جمع ہوتے ہین جسوقت بچہ کا جثہ بڑھا اور زیادہ غذا کی اسکو حاجت ہوئی اور یہ کیفیت حمل کی چوتھے مہینہ ہوتی ہی لہذا ان بقیہ خون حیض اور اوسکے فضول مین کمی ہوتی ہے اور پھر وہ اشتہای خراب مٹی کہانے وغیرہ کی بھی برطرف ہوجاتی ہے اور اسی فساد اشتہای حوامل کو وحم اور وحام کہتے ہین اس اشتہا کی اچھی قسم تو یہ ہی کہ ترش اور تیز کی رغبت پیدا ہوا اور خراب اور فاسد وہ قسم ہے جسمین جاف اور یابس کی خواہش ہو جیسے گل اور انگشت اور ٹھیکری کی۔ کبھی ایسی ہی اشتہای فاسد مردونکو بھی بسبب فضول ردی معدہ وغیرہ کے عارض ہوتی ہے

علاج فساد شہوت کا واجب ہے کہ جو خلط مورث فساد شہوت کی ہی پہلے اوسکا استفراغ کرین بذریعہ اون دواؤن کے جنکا استعمال مناسب ہو۔ مجرب تدبیر اسکی یہ ہی کہ مچھلی دریاے شور خواہ آب شور کی اور مولی سکنجبین مین بھگو کر دونون کو پہلے کہالین اوسکے بعد وہ پانی جسمین لوبیای سرخ اور نمک اور سویا اور صعتر اور تخم جرجیر کو پکایا ہو خوب سیر ہو کر پی جائین۔ اور بیشتر اسی جوشاندہ مین وہ مٹی جو زعفران مین موجود ہوتی ہی بقدر تین درہم کے داخل کر دیتے ہین اور اسی تدبیر سے فی ماہ ایک مرتبہ قی کرانی چاہیے خواہ دو مرتبہ بعد اسکے معجون بلیل ہمراہ جوز جندم کے استعمال کرین۔ کمون کرمانی اور اجوائن کو نہار منھ چبانا اور بعد غذا کے چبانا اور بطور سفوف بھی استعمال مفید ہوتا ہی۔ یا اینکہ چھوٹی الایچی ایک درہم اور ہموزن اوسکے بڑی الایچی اور اوسی کے برابر کبابہ اور سب کے ہموزن شکر سپید ملاکر سفوف طیار کرین اور ہر روز تناول کرین۔ منجملہ اون ادویہ کے جو جفت بلوط کے ساتھ ملاکر مرکب ہوتی ہین اور زیادہ نفع کرتی ہین مثلاً ایک کا نسخہ یہ ہے جفت بلوط آٹھ درہم صبر سولہ درہم حشیشہ غافث چھ درہم بیخ اذخر چار درہم مرمکی دو درہم سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرکے اڑسٹھ تولہ پانی مین جوش دین کہ نصف رہجاے اور ہر روز بقدر بارہ تولہ کے استعمال کرین۔ ایضاً جفت بلوط دو درہم انیسون تین درہم زبیب مسلم سات درہم ہلیلہ سیاہ بلیلہ زرد آملہ ہر واحد پانچ درہم خبث الحدید جو چند مرتبہ سرکہ تند مین بھگویا گیا ہو اور ہر مرتبہ بعد بھگونے کے توہ وغیرہ پر بھونا گیا ہو دس درہم آٹھ اوقیہ شراب مازوے کہنہ اور آٹھ اوقیہ پانی مین جوش دین جب نصف رہجاے نہار منھ سات روز برابر استعمال کرین۔ مٹی کہانے کی اشتہا کے علاج مین پہلے استفراغ اوسی خلط کا کرین جنکے سبب سے یہ شہوت پیدا ہوتی ہی اور یہ استفراغ بذریعہ اونھین ادویہ مقیہ کے کرین جو ابھی معلوم ہو چکی ہے اور ہر ایک مریض کے واسطے مثل اوسکے طبیعت اور مزاج کے قوی اور ضعیف دوای مقئی تجویز کرین مثلاً جو قی بعد تناول ماہی شور ہمراہ لوبیا اور شبت اور مولی کے ہوتی ہی یہ ضعیف دوا ہی ورنہ اس سے زیادہ قوی۔ اور اگر حاجت مسہل کی ہو یہ بھی کیا جائیگا۔ تربد اور حب برنج اور ملح نفطی سے استفراغ کرانا بھی نافع ہی خصوصاً اگر دیدان کے پڑنے کا ظن غالب ہو بعد ازان وہ ادویہ جنمین خبث الحدید پڑتا ہی کہ اونکا استعمال کیا جائیگا خواہ اور ادویہ جو قرابادین مین مندرج ہین۔ واجب ہے کہ مصطگی اور زیرہ اور اجوائن سے چبانے کی دوا طیار کرین کہ اسکو مریض چباکر اسکا تھوک تھوک ڈالے۔ یہ بھی دوا ہی کہ دونون الایچی ہر واحد سے ایک درہم شکر سپید ہموزن دونون کے نہار منھ پھانک کر چند مرتبہ نیم گرم پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے۔ اور یہ بھی مجرب ہے ہلیلہ بلیلہ آملہ جوز گندم مصطگی الایچی بڑی اجوائن زنجبیل شہد ملاکر طیار کرین اور بقدر ایک جوزہ کے قبل طعام اور بعد طعام کے تناول کرین۔ عمدہ تدبیر اسوقت یہ بھی ہے کہ مریض کو

ڈیکرائی جاے اور اوسکے معدہ کے مزاج کی اصلاح کرکے بعد ازان خالص اور عمدہ مٹی لین اور پانی مین گھولین اور اوسمین ایسی دوائیہ مقئیہ
جنکا کوئی مزہ غالب نہو داخل کرین اور پھر اوسمین تھوڑا نمک جو گوارا ہو ملا کر دھوپ مین سوکھا لین - اور مٹی کھانے والا التزام کرے
کہ اسی مین سے بقدر مناسب کھایا کرے مگر اسکا خیال رہے کہ اس مجموعہ مین جو دوائیہ مقئیہ داخل ہین کسی دواے مقئی کی مقدار
شربت سے زیادہ استعمال مین نہ آنے پاے بلکہ ایک مقدار شربت خواہ ڈیڑھ مقدار تک کا مضایقہ نہین بعد اسکے اوسکے کھانے کے
بعد جو کچھ اوسنے کھایا ہی سب قی کی راہ سے گرادے گا خصوصاً اگر قی لانے کی دوا مثل کرنب وغیرہ کے اس مرکب مین داخل ہو کہ اوس سے
اتنا زیادہ فائدہ ہی کہ مٹی کھانے سے اسکو بغض اور تنفر پیدا ہوگا - بعض لوگون نے کہا ہی نہایت نافع اشیاے مخلوقات الٰہی
سے واسطے دور کرنے خواہش مٹی کھانے کی یہ ہے کہ نہار منھ بچہ ہاے طیور کا گوشت بھنا ہوا کھایا کرے اور بعد غذا کے بھی
بطور تنقل کے اسی کو تناول کرے - اجوائن کو بطور تنقل کے کھانا یہ اوس سے بھی زیادہ عجیب ہی اسی طرح ہمراہ بادام تلخ کے
اجوائن کا استعمال - ایک قوم نے دعوی کیا ہی کہ اگر ایک اسکرجہ شیرج یعنے روغن کنجد کو تناول کرے یہ بھی مٹی کھانے کی خواہش کو
قطع کردیگا - سزاوار ہے کہ اس مرض کی علاج مین ہم تجربہ پر اعتماد کرین اور قیاسی تدبیرات پر نہ متوجہ ہون (کہ معاملہ جراحل کا نازک ہے)
مٹی کی جگہہ انکو جوز گندم کی خورش اور نمکین اور شور اشیا کا چوسنا اگرچہ سنگریزہ ہی سہی بھی نافع ہوتا ہے - چنہ کا نشاستہ
خصوصاً نمک ملا ہوا بھی مجرب ہے - یہ بھی مجرب ہی کہ بوزہ بجٹھا یعنے نبیذ عفص آٹھہ اوقیہ کو پکائین اور جب نصف رطل رہجاے
صاف کرین اور سات روز نہار اوٹھہ کر پیا کرین - ایک مثقال مین پستہ اور زبیب قشمش یعنے کشمش بھی نافع ہے بعض لوگو نیز تجربہ ہوا
کہ شوربا جسمین چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور پیاز اور کرویا اور زیت مغسول اور افاویہ جیسے فلفل اور زنجبیل اور سداب
اوسمین داخل ہون اسکے پینے سے یہ نقل صحیح ثابت ہوا ہی کہ بشدت نفع ہوتا ہی ہمنے اوپر بیان کیا ہی تدبیر اوس شخص کی جسکی اشتہا
ترشی اور تیز چیزون کی ہو اور شیرینی اور چرب کو اوسکی رغبت نہو اور یہ بھی کہا ہی کہ زیادہ نجات دہندہ ایسے مریض کو قی کرنا ہے

بھوک کا بیان اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا بیان اکثر گاہ جوع کلبی کا ہیجان بعد استفراغات اور ریاضات مستطاولہ یعنے
دیرپا کے جو محلل بدن ہون ہوتا ہے -۲- اور کبھی جوع کلبی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے جو تمام بدن مین عارض ہو بھی پیدا ہوتی ہے
سبب یہ ہی کہ جب ماسکہ ضعیف ہوجاتی ہی تحلل بافراط ہمیشہ رہتا ہی اور اسی تحلیل کی وجہ سے شوق بدل ما یتحلل کا شدت سے ہوتا ہے
۳ کبھی شہوت کلبی بسبب حرارت مفرط فم معدہ کے پیدا ہوتی ہی کہ یہ حرارت بھی محلل رطوبات ہوکر مستدعی زیادتی بدل ما یتحلل
کی ہوتی ہی اوسوقت فم معدہ کی یہ کیفیت ہمیشہ ہوتی ہے جیسے گرسنہ ہی اور یہ سبب تو اکثر پیاس ہی پیدا کرتا ہی اور بعض اوقات
جب تحلیل بافراط ہوتی ہی گرسنگی بھی پیدا کرتا ہی - بھوک کی زیادتی یعنے جوع کلبی کی اکثر تو افراط حرارت سے تمام بدن کے اور
اطراف بدن کی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اگرچہ جسوقت خاص فم معدہ مین ہو زیادہ خواہش پانی اور تر چیزونکی ہوگی جو مرطب ہون
مگر جب یہ حرارت تمام بدن پر غالب ہوگی تحلیل رطوبات کرکے رگون کو محتاج بطرف چوسنے رطوبات کے ہر گھڑی اور پیہم کرتی ہے
کہ اوسکا چوسنا سلسلہ وار فم معدہ تک بھی پہونچتا ہی کہ تقاضا اعضا کا مسلسل جمع ہوجاتا ہی - اکثر یہ حرارت خارج سے کسی ہوا وغیرہ
کے بدنمین لگنے سے پیدا ہوتی ہی جس ہواء گرم کے پہونچنے سے تخلخل بدنمین پیدا ہوجاے اور تحلیل کی اجابت یعنے قبول کرنے
کی حالت زیادہ ہو اور اسیوجہ سے حاجت دائمی بدل ما یتحلل کی پیدا ہوے کبھی زیادہ تخلخل اور ڈھیلا ہونا بدن کا بس تنہا یہی امر

باعث جوع کلبی کا ہوتا ہی جسوقت کہ اس بدن مین حرارت اندرونی منفضجہ اور محلِّلہ ہوا ورخاص کر کے جب بیرونی حرارت خواہ عین ہو
یا ضعف ماسکہ کا بھی ایسے ڈھیلے بدنین موجود ہو۔ پانچوین کبھی شاذونادر بسبب نزلات کے سرکی بھی جوع کلبی پیدا ہوتی ہی۔ چھٹے
اور کبھی بسبب دیدان یعنے چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ حیات یعنے بڑی بڑے کیڑے کی جوع کلبی پیدا ہوئی ہے کہ یہ کیڑی بہت جلد کھانے
کی چیزون کو کھا لیتے ہین اور ساری غذا انھین کی خورش مین آکر تمام بدن اور معدہ کو گرسنہ اور بھوکھا چھوڑ دیتے ہین
اوسوقت معدے مین تقلص اور سمٹنا اوسی طرح کا پیدا ہوتا ہی جیسے گرسنگی مین ساتوین کبھی بسبب کسی خلط ترش سوداوی ہو
خواہ ترش بلغم یہ مرض پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ یہ خلط فم معدے مین دغدغہ پیدا کرتی ہی اور جو کیفیت بروقت امتصاص عروق کے
پیدا ہوتی ہی وہی اسوقت بھی عارض ہوتی ہی کہ تقاضا غذاے جدید کا بنا رہتا ہے خصوصًا ایسی خلط کو یہ امر لازم ہوتا ہی کہ خون مین
تکاثف پیدا ہوتا ہی اور سمٹ جاتا ہی یعنے اوسکی مقدار بوجہ تکاثف اور تقلص کے گھٹ جاتی ہی لہذا اسکے مین رگون کے مثل خلا کے
ایک کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ جسکی خاصیت مص کرنے اور جذب کرنے کی ہی یعنے خلا جذّاب ہی۔ ایضًا چونکہ خلط حامض بہ سبب اپنی
تقطیع اور دباغت یعنے تنقیہ اخلاط کے بالزوجت اخلاط کو جو مخالف اشتہا کے ہین فم معدے سے خارج کر دیتی ہے اسلیے کہ میل
طبیعت بروقت حصول ایسے اخلاط لزجہ کے طرف دفع کرنے کے زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت جذب کے اور جب دفع زیادہ ہوا جوع
ضرور پیدا ہوگی۔ ایضًا چونکہ لیف مستطیل معدے کا متحرک ہونا تکاثف اور سمٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہی اور یہ وہی کیفیت ہی جیسے
بروقت چوسنے عروق کے اور حرکت قوّت جاذبہ کی پیدا ہوکر گرسنگی پیدا کرتی ہے۔ سردی مین جیسے برف زار وغیرہ کے
مسافرون کو جو قسم جوع کلبی کی عارض ہوتی ہی جائز ہے کہ ازین قبیل ہو یعنے بسبب خلط حامض وغیرہ کے آٹھوین منجملہ اسباب محرکہ
اشتہا اور جوع کی بیماری بھی ہی کہ بافراط تحلیل کرتی ہی اور رطوبات کو بطرف خارج بدن کے جذب کرتی ہے اور یہ رطوبات جو
بطرف خارج کے جذب ہوتے ہین انبساط حرارت کو بطرف خارج کے تابع ہوتے ہین (اور انبساط حرارت کا خارج مین ہونے سے
داخل بدنین وہی کیفیت پیدا ہوگی جو بحالت گرسنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ تحلیل رطوبات کے ہمراہ انبساط حرارت ہوتا ہے) یہ بھی
جاننا ضرور ہی کہ شہوت کلبی سے اکثر بولیموس تک نوبت پہونچتی ہی اور سبات اور موت واقع ہوتی ہی علامات جو قسم
جوع کلبی کی بعد استفراغات اور امراض محللہ کے ہوا ونکا پہلے موجود ہونا اسپر دلیل ہوگا اور اوسکے ساتھ ہی یہ علامت بھی
ہوگی چونکہ طبیعت اکثر اوقات بعد ایسے استفراغات کے کشادہ نہین ہوتی یعنے وہ کشادگی اور سیری جو چاہیے اس وقت
ہرگز نہین ہوتی اسلیے کہ بدن غذا کی تری کو اپنی طرف زیادہ کشش کرتا ہی بسبب افراط یبوست بدنی کے جو بعد استفراغات
پیدا ہو جاتی ہی اور جب تری غذا کی سب کھچ گئی تو ثفل غذا کا سوکھا اور بمقدار قلیل رہجاے گا اور جو ذریعہ (یعنے رطوبت)
تغذیہ کا ہی اوسکے نہونے سے اب غذا بدن کو نہ پہونچے گی لہذا عروق کا جذب ورامتصاص بنا رہیگا۔ علامت اوس جوع کلبی کی جو
برودت سے عارض ہو پیاس مین کمی اور گرانی اور نفخ کی زیادتی اور جملہ علامات مزاج بارد معدے کے اور انھین علامات مین سے
ہواے محیط بدن علیل کا سرد ہونا۔ اور علامت اوس جوع کلبی کی جو حرارت فم معدہ سے عارض ہو یہ ہے کہ پیاس قوی ہو اور
قے ترش ہوا کرے اور طبیعت مین اکثر قبض رہے اور جملہ علامات مزاج حار جیسے دخانی ڈکار وغیرہ۔ اور علامت اوس جوع
کلبی کی جو ضعف ماسکہ تمام بدن یا فقط معدہ کی قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہو یہ ہی کہ براز خام برآمد ہو اور ذرب پیدا ہو

اور جملہ علامات جو مناسب ضعف ماسکہ کے اوپر مذکور ہو چکے۔ علامت اوس جوع کلبی کی جو بسبب کثرت تحلل بدنی کی پیدا ہو وہی ہے جو اوپر
گذر چکی اور کتاب اوّل یعنے کلیات مین جو اسباب تحلل کے بتفصیل لکھے ہین اور ایک علامت یہ بھی ہے کہ اسوقت ہضم مین آفت نہوگی و منجملہ
اسباب تحلل کے حرارت ہواے محیط بدن کی بھی ہے۔ اور بیخوابی وغیرہ کا موجود ہونا۔ علامت اوس جوع کی جو بسبب خلط حامض کے
پیدا ہو خواہ اینکہ خلط سودا سے عارض ہو یہ ہے کہ پانی کی خواہش کم ہو اور ڈکار ترش آے اور جملہ علامات مناسب اسی کے جو ہین۔
علامات نوازل کے جو سر سے اوترکے جوع کلبی پیدا کرین وہی ہین جو باب امراض راس مین بیان ہو چکین۔ علامت دیدان کی
وہی ہے جو اپنی جگہہ مذکور ہو چکی اور آیندہ بھی دیدان کے باب مین ہم بیان کرینگے۔ **علاج** وہ جوع کلبی جو برودت سے عارض ہو
اور فضلہ بلغمی سے اوسکے علاج مین تنقیہ مشہور اور مسخنات معدہ کا استعمال کرنا واجب ہے اور شراب بمقدار کثیر جسمین عفوصت نہو
اور نہ ترشی کسیقدر ہو اور مریض کی خواہش اوسکی طرف ہو چاہیے کہ نہار منھہ اوسے پلائین کہ یہ علاج نہایت نافع ہے ہان اگر اسہال
بھی ہمراہ جوع کلبی بارد کے ہو اوسوقت ایسی شراب کیا بلکہ جملہ مشروبات سے بچانا چاہیے اسلیے کہ اگر شراب قابض پلائی جاے تو
جوع کلبی مین زیادتی ہوگی اور تلخ شراب سے اسہال کی زیادتی ہوگی۔ غذا اونکی چرب اور گرم مزاج ہونی چاہیے جیسے
گوشت کوہان شتر کا اور زیت اگر ترش نہوا ہو یہ بھی نافع ہے اور میٹھا پن بھی اوسمین نہو۔ جوز بارت یعنے وہ غذا جو گوشت
اور روٹی اور دودھ اور شکر وغیرہ سے بے مصالحہ پختہ کیجاے بھی انکو نافع ہے زردی بیضہ جو خوب بریان ہو جاے
بعد طعام کے انکو کھلانی چاہیے اور جملہ اشیاے ترش اور کل میٹھی چیزون سے انکو بچانا واجب ہے اور جوارشات خوشبو
جیسے جوزی اور جوارش نارمشک خصوصاً اگر اسہال بھی ہو انکو مفید ہے سونگھی مالش جسکو دھورہ کہتے ہین مشک اور بلادر سے
کرنی چاہیے۔ حبۃ الخضرا یعنے بن جس سے قہوہ بناتے ہین نہار منھہ انکو پلانا بہت نافع ہے اور مجرب ہو چکا۔ جو قسم جوع کلبی کی
بسبب ضعف قوّت ماسکہ کے عارض ہو پس اگرچہ اکثر یہی ہے کہ ماسکہ مین ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی ہر ایک
قوی سوء مزاج سے بھی قوت ماسکہ مین ضعف آجاتا ہے اور جو شخص اس امر کا منکر ہے کہ اور کسی قسم کے سوء مزاج سے قوّت ماسکہ
ضعیف نہین ہوتی اوسکے قول کیطرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اور ہم عنقریب اوسکے کلام کو باطل کرینگے بلکہ واجب ہے کہ پہلے
اوس سوء مزاج کو خوب دریافت کرین جو سبب ضعف ماسکہ کا ہوا ہے اور بعد ازان علاج بالضد کرین۔ اکثر ضعف ماسکہ کے ہمراہ
رطوبت ضرور ہوتی ہے ایسے لوگون کو جوارش جوزی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ پھر اگر طبیعت ان لوگون کی زیادہ نرم ہو لازم
ہے کہ اوسکے حبس کی تدبیر کرین اسلیے کہ حبس کرنے مین طبیعت کے اس مرض کا بھی علاج قوی ہو جاتا ہے۔ اور جس شخص کو یہ مرض
بعد حمیات اور استفراغات کے عارض ہوا ہو اوسکو ایسی غذا دینی چاہیے جو کہ معدہ مین دیر تک ٹھہرے اور جرب غذائین جو بردی الجوہر
ہون جیسے روغن بادام ہمراہ شکر کے اسکے واسطے تجویز کرنی مناسب ہونگی اور ظاہر بدن کی اونکی تخفیف مسام کرنی چاہیے اور
اسیطرح علاج اوس شخص کا بھی ہے جسکو یہ مرض بسبب کثرت تحلل کے عارض ہوا ہو۔ واجب ہے ایسے مریض جوع کلبی کے لیے
مسخنات اور اشربہ تجویز نہ کیے جائین بلکہ غذا ہاے باردہ اونکو کھلائی جائین اور نطولات خارج بدن مین ایسے مستعمل ہون
جن سے انسداد مسام پیدا ہو جیسے روغن آس خصوصاً قیروطی بناکر مالش کرنی خواہ سویا جو سرکہ مین ترکیا ہو اور سرد پانی سے
نہانا بشرطیکہ نزلہ وغیرہ کوئی مانع نہو اور غذاے سرد وہی اچھی ہے جو غلیظ اور بالزوجت ہو جیسے بطون جانوران اور

ہر کرین ہمیشہ کی ہوئی غذا اور حبنہ کی غذا جو حسب القدر سے مرکب ہون۔ بی خمیر کے روٹی جو ثقیل ہوتی ہے وہ بھی کھلانی چاہیئے۔ اور جب
ایسی تدبیر ہون سے کسیقدر نفع پیدا ہو برابر کرنی چاہیئے اور رفتہ رفتہ بتدریج اسکو ترک کرکے غذاے معتدل کی طرف آنا چاہیئے مگر
پھر بھی زمانہ استعمال مین ایسی خراب غذا کی جو مخرب معدہ صحیحہ کی ہے اور بضرورت مرض اسکا استعمال جائز کیا گیا ہے اوسکے ضرر
آیندہ سے بچانے کی بھی رعایت رہے۔ اسیطرح علاج اوس شخص کا جو مرض جوع کلبی مین بسبب تحلل بدن کے مبتلا ہو جسکو
یہ مرض سبب دیدان کے عارض ہو خواہ حیات کے پیدا ہونے سے واجب ہے کہ پہلے اون کیڑون کے مارنے کی اور اونکے اخراج
کی تدبیر ویسی کرین جسکو ہم باب دیدان مین لکھتے ہین اور غذا ہاے سرد اور غلیظ سے اونکو غذا دین اور روٹی پانی مین بھگو کر خواہ
گلاب مین بھگو کر اوسکو کھلائین اور گوشت مرغ خواہ مچھلی جو بخوبی گل نجاے یعنے کسیقدر سخت باقی رہے مگر خام بھی نہو وہ بھی کھلانی
چاہیئے اور فواکہ قابضہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ اگر جوع کلبی بسبب ترشی بلغم کے ہو واجب ہے کہ ایسے مریض کو وہ غذا کھلائین جنمین
صعتر اور رائی اور فلفل وغیرہ داخل ہو اور شہد اور لہسن اور پیاز اور اخروٹ اور بادام تلخ اور چرب اشیا اور چربی جیسے مرغ
کی چربی وغیرہ اوسے دینی چاہیئے۔ بعض چیزین تو اوسکو بغرض تسخین کے دیجاتی ہین اور یہ ادویہ حارہ سے حاصل ہوگی جو مذکور
ہو چکین اور بعض اشیا اسکو بغرض تعدیل حموضت کے دیجاتی ہین اور یہ تعدیل غذا ہاے چرب سے پیدا ہوتی ہے۔ جو بیمار
قوی ہو کر اسہال کی برداشت کرسکے اوسکو مسہل دینا بعد استعمال ادویہ ملطفہ کے جائز ہے اور مسہل اسکا ایارج سے کرنا چاہیئے
جسکی قوت مسہلہ تربد اور غاریقون وغیرہ سے بڑھائی جاتی ہے اور بعد مسہل کے چرب غذا اون کا استعمال کیا جاے۔ صبیان
یعنے لڑکے جسوقت اونکے معدہ کی تلطیف پیاز اور لہسن وغیرہ سے کیجاے اور غذا ہاے ملطفہ بھی اونکو دے چکین لازم ہے کہ پھر
ہمیشہ آب گرم اونکو پلایا جاے بعد تدبیر ملطفات کے بس یہی تدبیر ایسی ہے جو اونکے اخلاط کو معدہ سے دھو ڈالے گی اور
ضرورت مسہل وغیرہ کی نہوگی۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب سودا کی ریزش دائمی کے ہو بیشتر ایسے بیمار محتاج فصد باسلیق کے
دست چپ کے ہوتے ہین اگر خون کی اونکے بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ بوجہ کثرت خون کے رسوب سودا بھی اونکے بدنمین زیادہ ہوتا ہے
اور طحال مین ورم بھی پیدا ہوتا ہے (اور جب بذریعہ فصد کے خون کم کیا جائیگا تو سودا کی بھی کمی ہوگی پس انصباب بھی کم کریگا۔)
اونکے اخلاط کے استفراغ مین وہی قواعد ملحوظ رہین جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اور ترشی اور قابض چیزونکو قطعاً چھوڑ دینے
بیشتر حجامت کرانی بھی کبھی ان لوگونکو مفید ہوتی ہے کہ خاص مقام طحال پر کیجاے۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب حرارت کے ہوتی ہے اوسکا
علاج اونہین قواعد سے کرنا چاہیئے جو معلوم ہو چکے اور غذا ہاے لطیفہ اور ککڑی اور تربوزا اور قرع یعنے کدو وغیرہ اور
ہواے گرم سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے جوع جسکا نام بولیموس ہے اور بنام جوع بقری مشہور ہے اور اوس سے پہلے
جوع کلبی پیدا ہوتی ہے پس اشتہا بعد اوسکے باطل ہو جاتی ہے اور کبھی بعد جوع کلبی کے نہین ہوتی بلکہ پہلے سے بالکل اشتہا باطل
ہو جاتی ہے بولیموس کے معنے یہ ہین کہ سب اعضا گرسنہ رہین اور غذا کے محتاج ہون اور معدہ کو غذا سے بے پروائی ہو اور
مانع تناول غذا کا ہو۔ بیشتر بولیموس مین نوبت غشی کی پہونچتی ہے اور رگین خالی اور معدہ غذا کا روکنے والا ہوتا ہے اور سکارہ
یعنے بیزار ہوتا ہے کبھی اکثر مسافرون کو جو سردی کی ایذا پہونچتی ہے اور اونکے معدون مین بوجہ برودت شدید کے تکثیف
مسام عارض ہوتا ہے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے سبب اوسکا سوء مزاج جو قاتل قوت حس اور قوت جذب کا ہوتا ہے کبھی یہ مرض

بسبب اون اخلاط کے جو غشی پیدا کرنے والے ہین اور فم معدہ کو جلا دیتے ہین اور لیف مین فم معدہ کے وہ مادہ ڈوبے ہوے ہون اور دفع کیطرف
اونکی حرکت ہوتی ہر اور جذب ناگوار الغرض ایسے اخلاط سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہر اور علامات کی شناخت اوسی طرح سے کرنی چاہیے جو
مکرر بیان ہوے اور قانون عام سے بھی اوسکی شناخت ہوسکتی ہر علاج بالکل اشتہا کے ساقط ہوجانے کا جو علاج ہر وہی اس مرض کا بھی
ہر اور مختصر یہ ہر کہ طعامہاے مشہیّہ جسکے سونگھنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہر اور مقوی معدہ کے ہین جیسے جوزہ ہاے بریان کباب کرکے
سونگھانا اور فواکہہ خوشبو کا سونگھانا اور خوشبو جیسے عطر اور پھول وغیرہ کا سونگھانا کہ جنہین کسیقدر قبض بھی ہو تاکہ قوت کو جمع
کرے پس تحلیل نہو سکے۔ اور روٹی سے خوشبو شراب مین ڈبو کر کھلائی جاے اور اچھی طرح خواہ جرعہ جرعہ نبیذ ریحانی پلائی جاے
خصوصًا اگر اوسمین کافور کی آمیزش ہو حار مزاج مریض کے واسطے یا عود اور مشک ملا کر ایسے مریض کو جو حار مزاج نہو۔ شراب سوسن
بھی اس مریض کو مفید ہر اگر سبب مرض حرارت نہو۔ ہاتھ پاؤن ان بیمارون کے باستواری اور سختی سے باندھنا یہ بھی عمدہ علاج ہے اور
نیند کو روکنا چاہیے کہ سونے نہ پائین اور اگر اونگھنے لگین چٹکیان وغیرہ لیکر خواہ کوئی اور شی چبھو کر انکو ایذا دیجاے کہ سونے نہ پائین
یا کسی ناخن وغیرہ کو زیادہ تراشنے کی ایذا دہی خواہ باریک باریک لکڑیان جیسے جھاڑو یا نیب کی سینکون سے انکو آہستہ آہستہ
مارنے سے چوٹ کی ایذا پہونچائی جاے تاکہ بوجہ درد کے نیند نہ آے اور اسقدر چوٹ بھی نہ لگے کہ بدن کوفتہ ہوجاے اور یہ سب
تدابیر اوسوقت کرنی چاہیئن کہ مرض بوجہ حرارت کے پیدا نہوا ہو۔ منجملہ اون چیزون کے جو انکو مفید ہر نان تنک لیکر میسوسن خواہ
اور تر چیزون خوشبو مین اچھی طرح ملکر انکے معدہ پر ضماد کرین خصوصًا غشی کی حالت مین اور اونھین خوشبو چیزون سے ترکیب
بالاتکمید بھی کرنی چاہیے اور مراہم خوشبو جیسے مرہم صنوبر اور مرہم موردسے بھی نفع ہوتا ہر۔ کبھی اون کے معدہ پر ادویہ قلبیہ
جو خوشبو ہین اونکا ضماد کرین بھی نافع ہوتا ہر۔ دھونی بخورات عنبریہ کی بھی کبھی کیجاتی ہے۔ مقاصل پر انکے وہ ضماد جو گلاب اور
آب آس اور میسوسن کافور اور مشک اور زعفران اور عود اور سک اور گل سرخ سے طیار ہو لگایا جاتا ہے اور اونکے گرم
کرنے کی تدبیر ایسی کہ تمام بدن گرم ہو کرنی چاہیے بشرطیکہ برودت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ اور تبرید بدن کی اگر بسبب حرارت
کے مرض پیدا ہوا ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی اونپر طاری ہو جو تدبیرین ازالہ غشی کی ہم نے لکھی ہین اونکو کرنا چاہیے اور سرد
پانی فورًا اونکے چہرہ پر چھڑکنا اور ہاتھ پاؤن کی سخت بندش اور قدم اور پاؤن کے تلوون مین کوئی شی چبھونا جس سے اونکی
آگہی اور شعور مین ایذاے بدنی کے اثر پیدا ہو اور کانون مین اونکے زور زور سے باواز پکارنا یہ سب امور ازالہ غشی
کے جو اوپر اچھی طرح مذکور ہوے کرنے چاہیئن اور جب غشی سے افاقہ ہو روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر کھلائی جاے۔ اور اگر
اونکے معدہ مین خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو بقدر دو چمچہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف ہو
کھلائی جاے۔ اور اگر برودت بافراط ہو تریاق اور سنجرنیا اور رودحمرنا اور معجون اصطمخیقون اور جوارش بزوری کھلائی جاے
کہ یہی ادویہ نافع ہین جوع مغشی کہ جسمین بسبب شدت گرسنگی کے غشی پیدا ہوتی ہر اسکا طریقہ یہ ہر کہ مریض جسوقت بھوکا
ہوتا ہر بیتاب ہوجاتا ہر اور اگر ذراسی دیر غذا دینے مین ہو فورًا اوسے غش آجاتا ہر اور قوت اوسکی ساقط ہوجاتی ہر سبب اس مرض کا
حرارت قوی اور بشدت ضعف فم معدہ کا ہوتا ہر علاج اس مرض کا قریب علاج بولیموس کے ہر اور تمام قواعد اوسکے علاج کے
ابھی اوپر کی فصل مین گذر چکے اور اوجاع معدہ کے باب مین بھی مذکور ہوے اور خلاصہ اون سب کا یہ ہر کہ اوسکے علاج تین

قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ تدبیر جو بروقت غشی کے کرنی چاہیے جسکا بیان باب غشی مین بخوبی ہوچکا اور دوسری تدبیر جبکہ غشی سے اوسکو افاقہ ہو اور وہ تدبیر یہ ہے کہ روٹی کسی شراب باردہ مین گھولکر کھلائی جاے خواہ شراب فواکہ باردہ مین اور بعد ازان وہی جملہ تدابیر جو باب بولیموس مین مذکور ہوئی ہین عمل مین لائی جائین اور تیسری قسم اوسکے علاج کی وہ ہے جو قبل از غشی کیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زیادہ سونے سے اونکو روکنا چاہیے اور غذا دینے مین تاخیر ہو اور جو غذا اونکو دیجاے بالفعل بھی برف وغیرہ سے سرد کرکے دیجاے اور جملہ تدابیر جو باب اوجاع معدہ حار مین مذکور اور مناسب اسی مرض کے ہین عمل مین لاے جائین

عطش کا بیان

کثرت پیاس کی اور اوسکی شدت کبھی بسبب معدہ کی حرارت کے خصوصًا فم معدہ کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے (۲) اور کبھی یہ حرارت التہاب حمیات مین عارض ہوتی ہے اسقدر کہ بعض تپ کے مریض پانی پیتے چلے جاتے ہین اور کسیطرح سیراب نہین ہوتے تا اینکہ بہت جلد پانی پیتے پیتے مرجاتے ہین۔ (۳) کبھی یہ حرارت شراب قوی اور کہنہ کے پینے سے پیدا ہوتی ہے خواہ کبھی گرما گرم غذا کھانے سے یا ایسی غذا کھانے سے جسکی تاثیر گرم ہو جیسے ہینگ اور لہسن اور اکثر بعض آدمی شراب کہنہ پینے کے بعد بسبب التہاب اور کرب اور تشنگی کے مرجاتے ہین (۴) کبھی یہ حرارت شور اور نمکین پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے دریاے شور کے پانی سے اسقدر پیاس مین زیادتی ہوتی ہے کہ اوسکی تلافی بعض اوقات ہرگز ہو نہین سکتی (۵) کبھی یہ حرارت بسبب ایسی ادویہ خواہ اغذیہ کے پیدا ہوتی ہے جنکی تاثیر پیاس پیدا کرنے کی بسبب استغسال کے ہوتی ہے یا بنظر استسالہ کے استغسال کے یہ معنے ہین کہ طبیعت بدنی اوس غذا یا دوا کے دھوڈالنے کے خواہشمند ہو جیسے نمکین چیز کے معدہ مین ہونے سے مقتضاے طبعی یہ ہوتا ہے کہ یہ دھوجاے خواہ قطع شوریت اسکا ہوجاسے اور استسالہ کے معنے یہ ہین کہ طبیعت اوسکی رقیق ہونے کی خواہشمند اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اسکے اجزاے لزج یعنے چپیندہ جدا جدا ہوجائین اور پھیل جائین اور اونمین سیلان پیدا ہوجاے اور یہ خواہش بروقت تناول شے لزج کے ہوگی۔ کبھی پیاس کسی شے غلیظ کے استعمال سے بھی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی اوسکے رقیق کرنے کیطرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے نمکین اور باشوریت مچھلی مین یہ تینون عیب یکجا ہین کہ شور بھی ہے اور بالزوجت بھی اور غلیظ بھی ہے (۶) کبھی پیاس بسبب یبوست معدہ کے پیدا ہوتی ہے (۷) کبھی بسبب بلغم شور کے جو معدہ مین ہے خواہ بلغم شیرین یا صفراے تلخ کے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے (۸) کبھی بسبب ایسی رطوبات کے جنمین جوش اور غلیان ہو بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے (۹) کبھی بسبب شرکت اور اعضا کے بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے جیسے وہ پیاس جو ذیابطیس مین ہوتی ہے اور یہ مرض امراض گردہ مین ہے باب امراض گردہ مین اسکا بیان کیاجاے گا۔ (۱۰) کبھی یہی قسم شرکت اعضاے دیگر سے پیاس پیدا ہونے کے بسبب اون سدون کے ہوتی ہے جو درمیان معدہ اور جگر کے پڑگئے ہون اور یہ ایسے سدہ ہوتے ہین کہ پانی کی رسائی اور نفوذ کو معدہ سے تمام بدن مین روکتے ہین لہذا پیاس مین سکون نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پیاجاے اور یہ پیاس جسطرح کہ استسقا اور قولنج مین عارض ہوتی ہے (۱۱) کبھی پیاس شرکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہے جب جگر مین حرارت آجاے خواہ ورم پیدا ہو خواہ زیادہ برودت ایسی پیدا ہو کہ جذب غذا اور رطوبات کا نکرسکے (۱۲) اور بمشارکت ریہ کے بھی پیدا ہوتی ہے جسوقت ریہ مین حرارت زیادہ آجاے اور بشرکت قلب اور معاے صائم اور مری اور فلاخم یعنے لوزتین اور لہاۃ وغیرہ کے بھی جسوقت ان اعضا مین جفاف اور خشکی انکے رطوبات کی پیدا ہو اوسوقت بھی تشنگی غالب ہوتی ہے اسلیے کہ ان اعضا مین قبض اور کھچاو پیدا ہوتا ہے خواہ جسوقت

استسقا مین پیاس

سخونت زیادہ ان اعضا مین پیدا ہو (اس) کبھی بسبب امراض دماغ مثل سرسام حار اور مانیا اور قطرب کے بھی پیاس عارض ہوتی ہے۔ زیادہ تر شدید اقسام عطش مین جو بشرکت اور اعضا کے ہوتی ہو وہی ہو جو فم معدہ سے ہیجان کرے اور اوسکے بعد وہ قسم ہے جو مری ہو اوسکے بعد وہ ہو جو قعر معدہ سے او سکے بعد شدت اوس پیاس کی ہو جو ریہ کی شرکت سے ہو اوسکے بعد وہ پیاس جو شرکت جگر سے ہو اوسکے بعد جو شرکت معا ر صائم سے ہو (۱۴) کبھی تمام بدن کی شرکت سے پیاس پیدا ہوتی ہے جیسے پیاس حمیات کی خواہ بحران امراض کی پیاس اور آخر دق اور سل کی پیاس اور جیسے وہ پیاس جو اون سانپون کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہو جنکی تاثیر پیاس بڑھانے کی ہو اسلیے کہ ایسے سانپون کے کاٹنے سے مار گزیدہ کی یہ حالت ہوتی ہو کہ ہر وقت پانی پیا کرتا ہو اور کسی طرح سیراب نہین ہوتا تا اینکہ مر جاتا ہو اور اسی طرح وہ بھی پیاس ہو جو ایسے مشروبات کے پینے سے عارض ہو جسمین سانپ کے اقسام گر کر مر گئے ہون خواہ کسی طعام اور غذا ے دیگر مین خاصیت تشنگی پیدا کرنے کی ہو۔ یا جسطرح بعد استفراغات جو سہلات اور ذرب مفرط کے بعد پیاس ہوتی ہو وہ بھی بشرکت تمام بدن کے ہوتی ہے و دوا ے مسہل کے پینے والے پر اکثر تو یہی ہو کہ بروقت عمل کرنے دوا ے مسہل کے اوسکو پیاس لگتی ہو اور جب یہ پیاس بجھاتی ہو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دوا ے مسہل کا عمل ہو رہا ہو (اور جب اچھا تنقیہ ہو جا ے پھر پیاس معلوم ہو گی) کبھی مسہل پینے والے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وقت عمل مسہل سے پہلے اور نیز عمل دوا کے بعد بھی پیاس معلوم ہوتی ہو عمل دوا سے پہلے پیاس لگنے کا سبب یہ ہے کہ دوا کی حرارت خواہ حرارت معدہ یا یبوست معدہ سے یہ پیاس معلوم ہوتی ہو اور عمل دوا کے بعد ان امور کی اضداد یعنے برودت دوا خواہ معدہ کی برودت اور رطوبت جب خارج ہو چکے تو پیاس معلوم ہو گی۔ اسیطرح جس شخص کا معدہ گرم یا خشک ہو اور دوا ے حار اوسے پلائی جا ے اور پیاس معلوم ہو یقین کرنا چاہیے کہ اب دوا ے مشروب نے اپنا عمل کیا ہے اور جس کا معدہ بارد خواہ رطب ہو اوسکو بعد دوا ے حار پلانے کے پیاس جسوقت معلوم ہو یقین ہو گا کہ دوا کے اثر کرنے کو دیر ہو چکی۔ کثرت کلام اور ریاضت خصوصاً گانے والے کی ریاضت اور تعب سے بھی پیاس کا غلبہ اور ہیجان ہوتا ہو گرم غذاؤن مین کھا کر سو رہنا اس سے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہو لیکن اگر سرد غذا کھا کر سو رہنے کا اتفاق ہو ایسی نیند سے پیاس مین سکون پیدا ہوتا ہو۔ جسوقت امراض حارہ مین زیادہ پیاس کے ہمراہ میں شدید عارض ہو یہ نہایت خراب علامت ہے علامات جو پیاس سوء مزاج ہا ے مذکورہ سے پیدا ہوتی ہے اوسکی شناخت وہی ہو جو ابواب سابقہ مین اچھی طرح معلوم ہو چکی اور وہ ابواب جامع مین ایسے بیانات کے جنمین غیر مادی سوء مزاج اور مادی دونون کا بیان ہوا ہے اور مادی مین تلخ مادہ اور شور اور بورقی اور شیرین کا خواہ جس مادہ کے جوش اور غلیان سے پیاس کی زیادتی ہو سب کا اچھی طرح مذکور ہو چکا ہے۔ جو پیاس بسبب معدہ کے ہو اوسپر کبھی تلئین طبیعت دلیل ہوتی ہو۔ اور جو پیاس بسبب ذیابیطس کے ہو اور ایسی ہو کہ ہر چند پانی پیا جا ے اور پیاس نہ بجھے بلکہ ادھر پانی پیا نہین کہ پیشاب کا خطرہ ہوا اور پیشاب کی راہ سے وہ پانی نکل گیا اور پھر پیاس ویسی ہی کی ویسی پھر لگتی رہے پس یہ کیفیت ہو گی کہ پیاس اور دورہ پیشاب کرنے کا دو متلازم اور ہم نوبت ہون یعنے جب پیاس لگے ضرور پیشاب بھی اور جب پیشاب ہو ضرور اوسکے بعد پیاس بھی لگتی ہو۔ علامت اوس پیاس کی جو بسبب تناول خواہ استعمال اور مباشرت اسباب معطشہ کے پیدا ہو پہلے ان اسباب کا موجود ہونا ہو۔ علامت اوس پیاس کی جو بمشارکت اور اعضا کے ہو پس اگر بشرکت ریہ کے خواہ قلب کے ہو ایسے لوگون کو ہوا ے بارد سے سکون ہوتا ہو اور بیداری اونکو نفع دیتی ہے اور نیند سے

پیاس مین زیادتی ہوتی ہو اور کبھی تھوڑے تھوڑے پانی سے کلّی کرنی بھی ایسی پیاس کے بجھانے مین زیادہ موثر ہوتی ہو اور اوسکی
بھڑک کو مٹا دیتی ہو بہ نسبت یکبارگی پینے کے بلکہ اکثر یکبارگی پینے سے فضول کا انجماد ہوتا ہو اور انجماد کے بعد سخونت پیدا ہو کر پھر
دوچند سہ چند پیاس کو بڑھاتی ہو اور اگر پیاس کو ٹالتے رہین اِس سے بھی زیادہ ہوتی ہو اور جسطرح ابتدا مین پیاس ٹالنے سے نفع ہوتا
تھا اب نہین ہوتا۔ جسکو پیاس مری کی جفاف اور خشکی سے لاحق ہوئی ہو اور تھوڑی بھی ہو یعنے وہ خشکی مری کی خواہ وہ پیاس
زیادہ ہو اور ضعیف ہو تو ایسے شخص کو نوم بسبب پیدا کرنے ترطیب اندرونی اعضا کے مفید ہوتی ہو اور آرام اور ترک
کلام بھی مفید ہونا اوسکی نشانی ہے اور اگر حرارت مری سے پیاس پیدا ہوئی ہو بیداری سے نفع پانا اوسکی علامت سی ہے۔ جو
پیاس مشارکت سے جگر کی ہو شناخت احوال جگر کی حرارت جگر خواہ یبوست مزاج جگر سے ہو خواہ اوسکے ورم گرم اور غیر حار
ورم سے شناخت کیجاتی ہو علاج ہر ایک قسم اسباب عطش کا اپنی ضد سے علاج پذیر ہوتا ہو۔ ریہ کی پیاس یعنے ریہ کی شرکت سے
جو پیاس ہو ہوائے سرد سے اوسکا علاج کرنا چاہیے اور اکثر سکون اس پیاس مین فقط دہانہ پر سرد پانی چھوڑنا نطول خواہ مضمضہ کے
طور سے مفید ہوتا ہو۔ جس شخص کو ایام روزہ داری خواہ فاقہ کرنے کی اوقات مین خوف تشنگی کا ہو پانی باقلا اور چنے کا ترک
کر کے سرکہ ہمراہ زیت کے تناول کرے اور باقلا اور نخود کو قطعاً ترک کردے کہ یہ دونون پیاس مین زیادتی پیدا کرتے ہین۔
جس شخص کو پیاس بسبب کثرت استفراغ عارض ہوا اوسکو اسقدر صبر کرنا لازم ہو کہ اوسکا ہضم قوی ہو جاے۔ پیاسے کو لازم ہے
کہ شراب کثیر دفعۃً نہ پیا کرے اور نہ زیادہ سرد پانی کا استعمال کرے ورنہ وہ حرارت ضعیفہ جس مین اسی پیاس کی وجہ سے
ضعف آگیا ہو بالکل فنا ہوجاے گی۔ رطوبات کا قذف یعنے نکل جانا اس سے بھی کبھی پیاس مین شدت ہوتی ہو اور شراب
تفاح ہمراہ گلاب کے اسمین سکون پیدا کرتی ہو۔ معدہ حار یابس کی پیاس آب سرد کے پینے سے زیادہ بھڑکتی ہے اور اسیطرح جس
معدہ مین خلط مالح اور بورقی بھرا ہو پس ان دونون کی پیاس کو آب گرم سے مٹانا چاہیے۔ اگر پیاس مین شدت زائد ہو اور تپ نہو
لازم ہو کہ تھوڑا سا پانی جلاب مین ملا کر استعمال کرین تاکہ رطوبت اور سیلان پانی کا اقاصی بدن تک یعنے اطراف اور کنارون
تک پہونچ جاے اور کوئی عضو اعضای بدنی سے متقاضی باقی نرہے ضربہ اور سقطہ اور صدمہ معدہ کا یہ ضماد نافع ہے
ایسے وقت تفاح شامی کو کسی جوشاندہ خوشبو مین اچھی طرح پختہ کرین کہ گہرا ہو جاے یعنے پکتے پکتے گلجاے بعد
ازان نرم نرم گھوٹ کر پچاس درہم اسمین سے لیکر دس درہم لاذن اور آٹھ درہم ورد اور چھ درہم صبر اضافہ کر کے
عصارۂ بارتنگ اور برگ سرو مین ملا کر اور روغن سوسن بڑھا کر نیم گرم شکم پہ باستواری چند روز متواتر لگا رہنے دین۔
دوسرا مقالہ ہضم کا بیان اور جو امور متصل یعنے قریب ہضم کے پیدا ہوتے ہین اونکا بیان فصل آفات ہضم کے ہضم کی آفت تابع
آفت اسفل اجزای معدہ کے ہوتی ہو (۲) یا غذا مین کوئی سبب آفت پہونچانے والا ہضم کا ہوتا ہو (۳) یا کوئی سبب حرکت اور سکون
نا ملائم بدن کا آفت ہضم پیدا کرتا ہے۔ جو قسم آفت ہضم کی بسبب کسی امر متعلق بہ قعر معدہ کے ہوتی ہو یا تو زیادتی سوء مزاج
معدہ کی ہو اور سب سے زیادہ قوی تر سوء مزاج بارد ہو اور سب سے زیادہ ضعیف سوء مزاج حار ہے اِسلیے کہ بارد زیادہ مضر ہے
واسطے ہضم کے بہ نسبت حار کے۔ سوء مزاج یابس اور رطب اکثر اوقات اسدرجہ اضرار کو نہین پہونچتے کہ تنہا انھین سے ہضم کو
ضرر پہونچے اور حرارت اور برودت معدہ کے معتدل ہو ہان اگر سوء مزاج یابس اسقدر بڑھ جاے کہ ذبول کی حد تک پہونچے

اور سوء مزاج رطب اتنا زیادہ ہوجاے کہ منجر باستسقا ہو اوسوقت بیشک ہضم مین آفت انھین دونون سببے پیدا ہوگی۔ اب حال
اوس آفت ہضم کا جو بسبب تاثیر سکون اور نوم اور حرکت اور بیداری کے ہوتا ہی یون سمجھنا چاہیے اور جو کچھ کہ ان حالات کے تابع
احکام غذا سے متعلق بہضم کے ہی اوسکو یون خیال کرنا چاہیے کہ غذا مقتضی سکون اور نوم کی اوسوقت تک ہی کہ ہضم جید پیدا ہوجاے
اب اگر اوسوقت یعنے قبل جودت ہضم کے بدلے سکون اور نوم کی حرکت اور بیداری رہے گی ہضم غذا تام نہوگا۔ غذاے ثقیل مُسلّم
معدہ مین دیر تک رہتی ہے پھر جاکر ہضم ہوتی ہی خواہ غیر منہضم باقی رہتی ہی یا قلیل الانہضام ہوتی ہے اور سبک غذا وہ
اگر ہضم ہی نہو تب بھی دیر تک معدہ مین مسلّم باقی نرہے گی بلکہ اگر معدہ مین کوئی ایسی قوّت نہو جو اوسکو ہضم کرادے جلدی
فاسد ہوجاتی ہی۔ غذا عموماً دو حال سے خالی نہین (۱) یا تو اوسکا استحالہ واجب اور مناسب بذریعہ ہضم تام کے ہوجاے
یا استحالہ واجب تو ہوجاے مگر ہضم پورا نہو بلکہ ہضم غیر تام ہو ایسے وقت جسقدر غذا آدمی کھاسکتا ہی اور اوسکی برداشت معدہ
کو ہے اوتنی مقدار چونکہ پوری ہضم نہین ہوتی لہذا بدن جسقدر محتاج غذا کا ہے وہ مقدار اوسکو اپنے اعضا کے تغذیہ کے
واسطے نہین ملتی ضرور ہے کہ ہزال اور لاغری بدن پیدا ہوگی (۲) دوسرا حال غذا کا یہ ہی کہ بالکل ہضم نہو اور اوسکی بھی دو صورتین
ہین پہلے تو یہ کہ ساری غذا مسلّم باقی رہے (اور سُدّہ اسی سے پیدا ہوتا ہے) دوسری صورت یہ ہی کہ غذاے غیر منہضم کا استحالہ کسی جوہر
غریب اور منافی غذاے مطلوب بدن کی ہو جو فاسد ہو (اور اسوقت تخمہ پیدا ہوگا) اور یہ فساد ہضم کبھی تینون ہضم مین پیدا
ہوتا ہے بلکہ ہضم چہارم مین بھی ہوتا ہی اور اسی سببسے استسقا اور سرطان اور نملہ خبیثہ اور جمرہ اور بہق اور برص اور جرب
وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ خون بوجہ خرابی ہضم چہارم کے فاسد پیدا ہوگا اور جو نضج اور پختگی مناسب طبیعت ہی اوسمین نہوگی
پس اعضاے بدن اوسے جذب نہ کرینگے اور اپنی غذا اوسے نہ بنائین گے بس متعفن اور بدبو ہوگا اور اگر جذب بھی کرین گے
تو اوس سے وہ جزو مشابہ اعضا کے بحسن و خوبی پیدا نہوگا۔ پھر اگر غذاے غیر منہضم ثقیل ہی اور اوسمین حرارت ہو سیاہ ہوجاے گی
اور بیشتر اوسکی سیاہی شکل قے یعنے رال سیاہ کے ہوجاتی ہی۔ خود معدہ اپنی آفت سے اگر اچھی طرح غذا کو ہضم نکرے اسکا مآل
زلق امعا یا استسقاء طبلی کیطرف ہوتا ہی مگر استسقاء طبلی اوسیوقت ہوگا جب معدہ کو استمرار طعام مین تاثیر ہوا اسقدر کہ تخمہ
غذا مین پیدا ہوا اور اوسکے بخارات اوٹھین مگر ہضم نہونے پاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فساد ہضم اور ضعف ہضم اور خلاصہ
یہ ہی کہ جملہ آفات ہضم مین اگر مادہ کی وجہ سے پیدا ہون علاج پذیر زیادہ ہین بہ نسبت اسکے کہ بسبب ضعف قوت معدہ اور سوء
مزاج ساذج اور مستحکم سے پیدا ہون **فساد ہضم کا بیان** طعام جو معدہ مین فاسد ہوتا ہی اوسکے اسباب وہی امور ہین جو
ضد مخالف اصلاح طعام کے ہین معدہ مین (یعنے جن اسباب سے غذا معدہ مین اصلاح پذیر ہوتی ہی اونکی ضد سے بگڑ جاتی ہے
اور فاسد ہوتی ہے) خلاصہ یہ ہے کہ سبب فساد طعام کا یا خود طعام مین بذاتہ موجود ہوتا ہی یا قابل طعام یعنے معدہ وغیرہ مین یا وہ
سبب اون امور مین ہوتا ہی جو طعام اور قابل طعام کو عارض ہوتے ہین۔ طعام بذاتہ یا بسبب اپنی مقدار کے معدہ مین
فاسد ہوتا ہی مثلاً اگر زیادہ مقدار مناسب سے ہوگا مقدار مناسب سے کمتر ہضم پذیر ہوگا اور اگر مقدار واجب سے کمتر ہوگا ہضم سے
زیادہ اثر پاے گا یہان تک کہ سوختہ ہوجاے گا اور جلکر خاکستر ہوگا۔ اور قریب اسی کے یعنے زیادتی اثر ہضم کی یہ بھی
ہے کہ غذاے لطیف معدہ گرم جسمین ناریت ہو فاسد ہوجاتی ہے۔ یا اینکہ فساد ہضم بسبب کیفیت غذا کے پیدا ہوتا ہے

مثلاً فی نفسہ غذا سریع الفساد قابل فساد کے ہو جیسے دودھ دوہا ہوا اور تر بوزا ور آڑو یا وہ غذا جو بدیر صلاح پذیر ہو جیسے کماۃ یعنے کھیونی اور بھینس کا گوشت یا اوسکی کیفیت مین افراط ہو حرارت کا افراط جیسے شہد مین خواہ برودت مین جیسے کدو۔ یا اینکہ وہ غذا منافی اشتہاے طعام کے کسی خاصیت ذاتی سے ہو یا وہ خاصیت کھانے والے مین ہو جیسے کسی شخص کی طبیعت کسی خاص غذا سے متنفر ہوتی ہے اگرچہ وہ غذا اچھی اور پسندیدہ ہو اور دیگر اشخاص کو اوسکی خواہش صحیح ہوتی ہے پس یہ شخص جو متنفر ہے جب اس غذا کو کھاے گا ضرور فاسد ہو جاے گی۔ یا فساد غذا مین بسبب وقت اور زمانہ تناول کرنے کے پیدا ہو اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ غذا کو ایسے وقت تناول کرے کہ ابھی معدہ مین امتلا باقی ہو اور کسیقدر بقیہ غذا کا ابھی موجود ہو یا اینکہ قبل اوس ریاضت کے تناول کرے جسکا خوگر ہو رہا ہے اور بعد نفض اور اخراج طعام اوّل کے کیا کرتا ہے۔ یا فساد ہضم بسبب خطاے ترتیب تناول کے پیدا ہوتا ہو یعنے غذاؤنکو یکجا کھانے مین ترتیب بُری اختیار کرے مثلاً جو غذا سریع الہضم ہوتی ہے اوسکو اوپر غذاے بطی الہضم کے کھاے پس سریع الانہضام پہلے ہضم ہوکر سطح بالاے معدہ پر طافی رہے گی اور فاسد ہو جاے گی اور اپنے ہمراہ نیچے والی غذا بطی الہضم کو خراب اور فاسد کر دے گی۔ واجب العمل قاعدہ ترتیب غذا مین یہی ہے کہ غذاے سبک کو پہلے تناول کرے اور ثقیل غذا کو بعد اوسکے یا نرم غذا پہلے اور قابض یعنے سخت کو پیچھے ہان اگر کوئی داعی پسندیدہ اور سبب ضروری اسوقت ایسا موجود ہو جو قابض کو مقدم کرنے پر مستوجب ہو تاکہ طبیعت مین حبس پیدا ہو اوسوقت عکس اس ترتیب خاص کا بھی ہو سکتا ہے۔ یا فساد ہضم بسبب اختلاف اصناف اور طرح طرح کی غذا کھانے سے ہوتا ہے جب باہم ملاکر سب طرح کی غذا کھائی جاے اور سریع الہضم اور بطی الہضم ایک دوسرے سے ملجاے۔ قابل غذا کی وجہ سے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے یا تو وہ سبب خاص جوہر ذات مین اوسکے یعنے معدہ کے ہوتا ہے یا بسبب غیر کے یہ بات اوسمین پیدا ہوتی ہے جو اوسکے گرد مین ہو خواہ اوسی مین وہ سبب پیدا ہو۔ جو فساد کا سبب جوہر معدہ مین ہوتا ہے مثلاً کوئی سوء مزاج مادی یا غیر مادی عارض ہو کہ اوسکی جہت سے ہضم غذا کا ضعیف ہو جاے خواہ ہضم مناسب سے تجاوز کرکے زیادہ ہضم کرے اور سوختگی غذا مین پیدا کرے جسطرح مزاج حار اور بارد کی کیفیت ابھی بیان ہو چکی ہے یا جوہر معدہ کا تنگ اور پتلا ہو اور قُرب خواہ جرم معدہ رقیق ہو یا شمول اوس معدہ کا غذا پر متشابہ اور جیّد نہو یا اینکہ اگرچہ شمول جیّد بھی ہو مگر بوجہ غذا کا بھاری ہے جو ایذا دیتا ہے اوسی ایذا کی وجہ سے معدہ اوسکی گرانی اور نیچے اوتارنے کا قبل از وقت مشتاق ہوتا ہے اگرچہ قراقر اور نفخ پیدا نہین ہوتا اور اس وجہ سے ضعف ہضم اور بطلان ہضم بھی عارض ہوتا ہے۔ بسبب غیر معدہ کے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً ریاح معدہ مین بھرے ہون اور پورے پورے شمول معدہ کو غذا سے روکین اور منع کرین۔ جب یہ بات کوئی کہے کہ منجملہ اسباب فساد ہضم کے بکثرت ڈکار آتی بھی ہے تو اوسکے یہ معنی نہین کہ ڈکار بنظر ذات خود موجب فساد ہضم کی ہے بلکہ اسیوجہ سے کہ ریح کی کثرت مین زیادہ ڈکارین بھی آتی ہین اور وہی ریح پیدا ہوکر معدہ مین تمدد پیدا کرتی ہے اور طعام اوپر چڑھا رہتا ہے اسیوجہ سے قعر معدہ اوس غذا پر بخوبی مشتمل نہین ہوتا ہے اور جو شئے غذا کو طافی کرتی ہے وہ مانع ہضم کی بھی ہوتی ہے (پس شکل اوّل کی ضرب اوّل سے نتیجہ برآمد ہوا کہ ریح کی کثرت مورث فساد ہضم ہوتی ہے) دوسری مثال اس امر کی کہ غیر معدہ کی وجہ سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے مثلاً معدہ کیطرف سے خواہ جگر اور طحال سے یا جملہ اعضا سے ایسی چیز بہ بہ کر آتی ہو جو طعام مین آمیختہ ہوکر

اوسکو فاسد کردے اور معدہ قادر اوسکی تدبیر اور اصلاح پر نہو اگرچہ فقط خالص اور غیر آمیختہ غذا کے ہضم پر قادر ہو۔ اور یہ انصباب
اعضای مذکورہ سے بطرف معدہ کے اکثر بعد ہضم کے ہوتا ہے اور اکثر قبل ہضم کے بھی ہوتا ہے۔ تیسری مثال جو گرد وپیش معدہ کے
سبب سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً معدہ سے اتصال جگر اور طحال بارد کا ہو خواہ اور کسیطرح کی خرابی طحال اور جگر
مین ہے اور معدہ سے متصل ہونے کی وجہ سے اثر اوسکا معدہ مین بھی پہونچتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ غذا پر بعض امور طاری
ہونے سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے خواہ طعام مین قابلیت چند ایسے امور کی ہوتی ہے جن سے وہ فساد ہضم سے متصف ہوتا ہے مثلاً
جسقدر نوم کہ ہاضم ہوتی ہے وہ طعام کو موجودگی معدہ مین نہ ملی خواہ حرکت غیر محتاج الیہ بعد تناول طعام کے واقع ہو جو غذا کو
ہلا کے فاسد کردے خواہ مشروبات کا استعمال مقدار مناسب سے زیادہ بعد غذا کے کیا جاے یا کمتر مقدار مناسب سے مشروبات کا
استعمال ہو یا جماع بعد طعام کے کیا جاے یا تکثیر الوان اور اقسام غذا کی وجہ سے تحیر طبیعت ہاضمہ مین پیدا کیا جاے یا بعد غذا
کے حمام خواہ اور کسی طرح سے نہایا جاے۔ یا ہواے بارد بشدت خواہ ہواے شدید الحرارت مین بعد تناول غذا کے انسان
پہونچے اور باوجود شدت برد اور حرارت کے وہ ہوا ردی الجوہر یعنے خراب بھی ہو۔ ریاح مختنبہ سے ہضم مین خرابی کی یہ وجہ ہے
کہ غذا کو نامناسب طور پر ہلاتی ہین اور جنبش دیتی ہین۔ فساد طعام کا معدہ مین باین صورت ہوتا ہے کہ یا تو وہ طعام متعفن
اور بدبو ہوجاتا ہے یا جلکر سوختہ ہوجاتا ہے یا ترش ہوجاتا ہے یا اوسمین ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہے جو کسی کیفیت معتاد اور
خوگر معدہ سے مشابہ نہین ہوتی اور یہ سب طرح کے فسادات یا تو بسبب ایسکے ہوتے ہین کہ طعام خود انکی طرف مستحیل ہوجاتا ہے
اور یا کوئی خلط متصف بہین فسادات طعام سے ملکر اوسکو اوسی خرابی سے متصف کرتی ہے جو اوس خلط مین ہوتی ہے۔ اور
بیشتر یہ خلط فاسد طافی اور چڑھی ہوئی معدہ کے اوپر کیطرف ہوتی ہے اور تہ نشین قعر معدہ مین نہین ہوتی اور کبھی تھوڑی سی
ہوتی ہے مگر تہ نشین اور اسفل معدہ تک بیٹھی ہوتی ہے نہ پھیلتی ہے اور نہ قعر معدہ تک پہونچتی ہے اور ادھر طعام کی مقدار معدہ مین
اوس خلط پر بڑھی یعنے ادھر غذا کھائی اور فوراً وہ خلط غذا سے ملکر پھیلی اور قعر معدہ تک پہونچی اور ساری غذا سے آمیختہ
ہوگئی۔ کبھی ایسی ہی خلط رگون مین سمائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر معدہ کی طرف رجوع کرتی ہے جبوقت کہ سامنے اوسکے خروج
بطرف اسفل کے سدہ پڑ گئے ہون کہ اونکی وجہ سے نفاذ اور پہونچنا اوس خلط کا جاے خروج پر نہونے پاے۔ اور اگر معدہ کا
مزاج حار بلا مادہ ہو۔ خواہ ایسے مادہ صفراوی سے اوسمین حرارت آگئی ہو جسکا انصباب جگر سے معدہ پر ہوتا ہے بسبب
زیادہ پیدا ہونے اس خلط کے جگر مین یا طریق مرارہ سے جسکا ذکر اوپر ہوچکا یہ خلط معدہ پر گرتی ہے اور اسوقت معدہ مین غذا ہاے
سبک تو فاسد ہوجاتی ہین اور غلیظ الطعم جیسے گوشت گاو اچھی طرح ہضم ہوتے ہین۔ طحال کا مرض بھی فساد طعام کا سبب ہوتا ہے
یہ بھی معلوم رہے کہ فساد ہضم اکثر امراض کثیرہ خبیثہ تک پہونچاتا ہے جیسے صرع اور مالیخولیاے مراقی وغیرہ بلکہ یہ فساد ہضم
ام الامراض اور منبع اسقام بدنی کا ہے۔ سبب ناقصین امراض کا ہضم فاسد ہوجاے اگرچہ اسیقدر کہ غذا ترش ہونے لگے
نکس مرض کا خوف ہوگا اسلیے کہ عفونت آجانے کا بقیہ اخلاط موجودہ مین خوف ہوتا ہے۔ اور اکثر فساد ہضم سے خشک خارش
پیدا ہوتی ہے ضعف ہضم کے اسباب کا بیان ضعف ہضم کے اسباب بالکل وہی ہین جو فساد ہضم کے باب مین شمار کیے گئے
اور علامات بھی دونون کے بعینہ متحد ہین لیکن اون اسباب مین سے انصباب صفرا البتہ ضعف ہضم نہین پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی

فساد ہضم اوسی سے بموجب بیان بالا حادث ہوتا ہے۔ اور اسباب سودا کا دونون مرض کو یعنے فساد ہضم اور بطلان ہضم کو جامع ہے۔ اسطرح
سوء مزاج یابس اور سوء مزاج رطب معدہ کا جو اسباب مذکورہ بالا مین سے ہے کہ یہ دونون سوء مزاج ایسے نہین کہ فقط فساد ہضم سے بطلان ہضم
تک ہی اونکی نوبت پہونچکر آگے زیادہ نہ بڑھین بلکہ یہ دونون سوء مزاج کبھی ضعف ہضم بھی پیدا کرتے ہین۔ اور قبل ازانکہ یہ دونون
سوء مزاج بطلان ہضم پیدا کرین انھین سے سوء مزاج رطب منجر باستسقا ہوتا ہے اور سوء مزاج یابس سے ذبول پیدا ہوتا ہے منجملہ
اسباب فساد ہضم کے سرا ابن کا سخیف اور بودا ہونا اور اوسکے گوشت کی کمی بھی ہے اور اکثر سبب ضعف کا بسرعت اوتر جانا طعام کا
ہوتا ہے یا بسبب زلق معدہ کے جلد اوتر جاے چنانچہ باب زلق المعدہ مین اسکی شناخت بیان ہوگی اور یہ جلدی اوتر جانا
غذا کا اسباب فساد ہضم مین داخل نہین ہے اور نہ کسی سبب مین اسباب فساد ہضم کے داخل ہے بلکہ اسباب ضعف ہضم مین البتہ داخل ہے اور
یہ نزول غذا قبل از وقت کبھی باوجودیکہ معدہ کا احتوا اور شمول غذا پر عمدہ طور سے ہو بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت
ہوتی ہے کہ دافعہ بسرعت اوسے حرکت دیتا ہے اور خود دافعہ مین قوت ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ سرعت نزول اس سبب سے نہین ہوتا ہے بلکہ
بسبب ضعف ماسکہ کے جلد غذا اوتر جاتی ہے کہ معدہ اوسے نہ ٹھہرا سکتا ہے اور نہ اچھی طرح اوسپر حاوی کما ینبغی ہوتا ہے تاکہ ہضم
تمام ہوجاے۔ کبھی یہ ہضم بسبب اورام حارہ یا بلغمیہ یا سوداویہ یا قروح اور بثور وغیرہ کے ہوتا ہے کہ اسوجہ سے شمول معدہ
کا غذا پر اچھی طرح نہین ہوتا۔ کبھی اچھی طرح شمول معدہ کا غذا پر بسبب غذا کے نہین ہوتا جسوقت کہ غذا ثقیل ہو یا لذاع
مراری ہو یا حارہ ہو اور معدہ کا بھی مزاج گرم ہو یا اینکہ ایسا شخص کہ جسکے معدہ کا مزاج گرم ہے ایسا کہ مانع جودت ہضم کا ہے
کوئی ایسی چیز تناول کرے جو گرم ہو اور مانع ہضم ہو اور یہ شی ایسے وقت اکثر تو فساد ہضم پیدا کرتی ہے یہ نہین کہ فقط منع ہضم کرکے زیادہ
خرابی پیدا نکرے۔ اور ایسا ہی آدمی در چنانچہ اوپر معلوم ہوچکا ہے اکثر اوسکے شفا اور اعتدال ہضم فقط آب سرد کے پینے سے
ہوتا ہے اور اسیطرح اگر معدہ مین اخلاط خراب ہون خصوصاً لذاع کہ جو معدہ اور غذا کے درمیان جودت ہضم اور امساک کے مانع
ہون اور شہوت طبعی بطرف دفع کے شدید تر ہو۔ جو سرعت نزول غذا کا بسبب جودت ہضم کے ہوتا ہے اسلیے کہ احتوا اور شمول معدہ کا
طعام پر جب پورا ہوا اور زیادتا موذی معلوم نہو کہ ہضم اپنے پورے درجہ کو پہونچ جاے اور جو حق اوسکا ہے وہ ادا ہوجاے
لیکن چونکہ وہ طعام گرانبار ہے لہذا بعد ہضم کے بھی زیادہ نہین ٹھہر سکتا اور ابتدای ورود سے تا اینکہ ہضم ہوکر جدا ہوجاے
معدہ کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ طعام کو اسطرح ٹھہراتا ہے جیسے کسی شخص کے بعض افعال مین رعشہ ہو لہذا معدہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ
اوس غذا کو چھوڑ دے اور اوسکے روکنے سے باز رہے ایسے وقت مین ہضم کمتر زمانہ جدا ہونے غذا سے ہوجاتا ہے اور ڈکار اور قراقر
نہین ہوتا اور اگر احتیاط جید نہوگا ضعف ہضم اور ڈکار اور قراقر پیدا ہوگا۔ کبھی ضعف ہضم اور غذا کا بلغم کی طرف مستحیل ہونا
پھریری اور برد اطراف پیدا کرتا ہے اور ایسا توہم ہوتا ہے جیسے تپ چڑھ گئی ہے مگر بعض ایسی نہین ہوتی جیسے ابتدای حمیات مین
ہوتی ہے۔ کبھی ضعف ہضم بسبب تخمہ اور امتلای دیرینہ کے ہوتا ہے۔ یعنی کبھی قوت ہاضمہ کا ضعیف ہوجانا بسبب تخمہ اور امتلاے دیرینہ
کے ہوتا ہے۔ کتاب موت سریع مین لکھا ہے کہ جس شخص کو تخمہ اور بطور ہضم کا مرض ہو اور اوسکی دونون آنکھون پر سیاہ پھنسیان
برابر دانہ نخود کے برآمد ہون یا بعض پھنسی کی رنگت مین سرخی یا سبزی ہو اوس شخص کو ایسے وقت برآمد ہونے بثور کے اختلاط
عقل شروع ہوتا ہے اور پھر بعد اسکے سترھوین روز مرجاتا ہے۔ منجملہ اسباب ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم کے غم بھی ہے جیسے کہ اسباب

جودت ہضم سے خوشی وسرور ہے دلائل ضعف ہضم کا بیان جو ضعف ہضم خفیف ہو اوسپر دلیل ثقل اور جُشاء قلیل اور طعام کا معدہ مین زمانۂ معتاد سے زیادہ دیر تک ٹھہرنا اور باقی رہنا ہی اور جو ضعف ہضم قوی ہو اوسپر دلیل ایسی ڈکار جسکے آنے سے تھوڑی دیر پیچھے اوس غذا کی بو معلوم ہو جو کھائی ہو اور قراقر اور متلی کا ہونا اور بھیجنی کہ جی اولٹا پلٹا جاتا ہو اور جو ضعف ہضم کہ درجۂ انتہا پر پہونچ جاے اوسکی شناخت یہ ہو کہ طعام مین کسی طرح کا تغیر ہرگز پیدا نہو مثلاً جسوقت کہ افراط برودت سے مرض ضعف ہضم کا پیدا ہوا ہو۔ جو غذا دیر مین ہضم ہوتی ہو وہ دیر مین معدہ سے اوترتی بھی ہو مگر اینکہ کوئی سبب محرک قوت دافعہ کا ایسا پیدا ہو جیسے لذع اور ثقل یا کوئی اور کیفیت جو مخالف اور ضد پڑا سکے ہو۔ جو ضعف ہضم بسبب کسی سوء مزاج معدہ کی ہو اوسکی علامت اوپر کے ابواب مین معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہے کہ شمول معدہ کا غذا پر رعشہ کے طور پر ہوگا اور قوی نہوگا اور نزول طعام کا شوق اور ڈکار کا شوق بدون حدوث قراقر اور بہم ڈکار آنے کے اور بدون ہچکی اور نفخہ کے جو مستدعی نزول طعام کا ہو یا شوق نزول قبل پیدا ہونے ان امور کے از قسم ڈکار اور قراقر وغیرہ کے یعنے ابھی یہ امور پیدا نہین ہونے پاتے کہ شوق نزول شروع ہو جاتا ہی۔ علامت اوس ضعف ہضم کی جسکا سبب اوترنا غذا کا قبل وقت مناسب کے ہو نرمی براز کی اور بدبو ہونا اور جگر اور بدن کا اوس غذا سے کمتر حصہ لینا اور کبھی اسکے ہمراہ لذع اور نفخ بھی ہوتا ہے جو ضعف ہضم بسبب اخلاط حارہ کے ہوتا ہی اوسکے دلائل مین سے پیاس اور کمی اشتہا ہی اور جو ضعف ہضم اخلاط باردہ کے سبب سے ہوتا ہی اوسکے دلائل وہ اشیاء ہین جو قی کیطرف سے برآمد ہوتی ہین اور ترشی اور سقوط اشتہا مع دیگر دلائل برودت مادہ کے جو مقالہ اولی مین مذکور ہو چکے۔ اور جو ضعف ہضم بسبب ورام کے ہوتا ہی اوسکے علامات وہی اورام کی علامتین ہین علاج اگر ضعف ہضم کسی سبب خفیف سے عارض ہو خواہ امتلاء کے کُنہ کی وجہ سے ہو جو زیادہ نہو ایسے ضعف ہضم کے علاج مین فقط دیر تک سوتے رہنا اور ریاضت کا ترک کرنا اور جلّانے کا ترک اور حمام کا اور قی کا استعمال آب نیم گرم پی کر اور تلطیف تدبیر یعنے غذا کم کرنی کافی ہی۔ پھر اگر وہ سبب ضعف ہضم اس سے زیادہ ظاہر اور اعظم ہو اور بعد تناول غذا کے لذع اور متلی اور ایسی ڈکار جسمین غذا کی بو بھی آتی ہو ایسے ضعف ہضم مین قی کرنی آب نیم گرم ملا کر مکرر سہ کرر واجب ہے اور ہمیشہ تکرار قی کرتا رہے تا اینکہ تمام اشیاء فاسد معدہ وغیرہ سے نکل جائین بعد ازان اوسکے سر پر روغن گرایا جاے تاکہ نیند آنے مین مدد پہونچے اور شکم کی تکمید اور اسیطرح دونون پہلوؤن کی تکمید کیجاے کپڑون کو گرم کر کے اور اطراف کی مالش زیت اور روغن گل سے کرین اور اونھین اطراف پر آب نیم گرم کو گرائین اور نوم کثیر طولانی کا اوسے حکم دیا جاے اور اسی دن یعنے جسدن یہ تدبیرین عمل مین لائین فاقہ کرانا چاہیے جب دوسرے دن کی صبح ہو اور یہ شخص خوش اور قوی ہو حمام مین اسے داخل کرین اور اگر خوشحالی اور قوت نہو پھر اوسے سوتے رہنے کا حکم دین اور تدبیر لطیف اور قلیل اور خفیف سے اور تنویم سے تین روز برابر پیش آئین تا اینکہ حال اوسکا اپنی صحت پر عود کرے۔ بیشتر فقط اسہال پر اکتفا کیا جاتا ہی۔ فلفل سیاہ نہایت درجہ قوی دوا ہی ہضم پر اور نیند کی سب صورتین ہضم پر معین ہین مگر بائین کروٹ سے سونا ہضم پر زیادہ اعانت کرتا ہی اسلیے کہ اس کروٹ کے سوتے وقت جگر معدہ پر شامل ہو جاتا ہی اور داہنی کروٹ لیٹنا انحدار غذا کا سبب ہے اسلیے کہ معدہ کا اونچی ہیئت پر ہونا جو اسوقت ہوتا ہی مقتضی اسکا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سینہ سے چمٹنا ایسے لڑکے کا جو قریب بلوغ کے ہو رات بھر بڑا معین ہضم غذا پر ہوتا ہی مگر واجب ہے کہ اوس طفل کے یا مریض کے سینہ نہ برآمد ہوا ہو اسلیے کہ سینہ نکلنے سے

گرمی اوسکے بدن کی جاتی رہی گی اور سردی بدن مین آجاوے گی اور یہ سردی مانع اوسکی حرارت غریزی کے اثر پہونچنے کی ہی جس لیے اوسے
گود مین لیا ہی خواہ سینہ سے چپٹایا ہی۔ ایضاً واجب ہی کہ مریض کو جبتک وہ لڑکا چمٹا رہے خواہش نفسانی اور شہوت غالب نہو
اس لیے کہ شہوت جماع کی اور حرکت شہوت نفسانی کی حرکات قواے غاذیہ مین تشویش پیدا کرتی ہے۔ بعض آدمی اشارہ اسی احتیاط
سے کہ شہوت کا غلبہ نہو) بجاے لڑکے کے کتے کا بچہ اور گربۂ نر کو سینہ سے چمٹا لیتے ہین۔ جو ضعف ہضم حرارت مادہ سے پیدا ہو
اوسکو سکنجبین سفرجلی اور غذا ہاے تُرش اور رُبا بعض بطور ہلام کے ہون یا بطور قریض کے خواہ اور بارد اشیا مفید ہوتی ہین۔ اوسی
شخص کو یہ سفوف بھی نافع ہوتا ہی اگر دو درہم استعمال کرے نسخہ سفوف کا یہ ہی گل سرخ دس درہم طباشیر تین درہم کشنیز خشک پانچ درہم
آب انار خواہ سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ تناول کرین دلائل فساد ہضم کے جو علامت کہ اوس سے کسی قسم کا فساد ہضم خالی
نہین ہوتا وہ براز کی بدبو ہی۔ اور جو دلائل ایسے ہین کہ کبھی ہوتے ہین اور کبھی نہین ہوتے وہ قراقر اور ڈکار اور لذع ہے
جو دلائل بروقت سبب ہونے احوال اغذیہ کے فساد ہضم پر پیدا ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان ہوچکا کہ آیا وہ غذا مقدار مین
زیادہ تھی یا قابل تعفن کے تھی یا اوسکی ترتیب مین خواہ اوسکے وقت تناول مین خطا ہوئی یا حرکت نا ملائم بعد اوسکے تناول کے
واقع ہوئی کسی قسم کی خطا منجملہ خطا ہاے مذکورۂ بالا کے کیون نہوا اور یہ بھی دلیل متعلق احوال غذا سے ہے کہ جس وقت مریض
ایسی بے احتیاطی غذا مین کرتا ہی فساد ہضم عارض ہوتا ہی اور جب اس سے اجتناب کرتا ہی اور بچتا ہے اوسیوقت ہضم درست
ہوتا ہی۔ علامت اوس فساد ہضم کی جو بسبب سوء مزاج معدہ اور امراض معدہ کے پیدا ہو وہی امور ہین جو باب جامع سے یعنی
قواعد عام مین درج ہوچکے ہین۔ جسوقت مادہ فاسد خاص معدہ مین ہوا اوسوقت متلی اور وہ اعراض جو ہمراہ فساد ہضم کے
ہوتے ہین متواتر ہونگے کہ اونمین زمانہ سکون کا نہوگا اور اگر یہ اعراض ٹھہر ٹھہر کے ہون مواد کی موجودگی خود معدہ مین
نہوگی بلکہ اور کسی عضو سے ریزش مواد کی جسوقت ہوتی ہی اوسیوقت یہ اعراض بھی پیدا ہونگے۔ جو فساد ہضم بسبب سخافت
اور بودا ہونے معدہ کے ہوتا ہی اور بسبب ڈھیلا ہونے نسج لیف معدہ کے اوسپر ایسی حالت طاری ہوتی ہی جیسے کسی پُرانی چیز
مین بودا پن بوجہ کہنگی کے عارض ہوتا ہے۔ الغرض ایسے فساد ہضم کی علامت یہ ہی کہ زمانۂ دراز سے درد اور امراض اور ضعف ہضم اور ضعف
اشتہا معدہ مین موجود ہون اور بدن نحیف اور لاغر ہوگیا ہو اور ایسے اسباب سے کبھی ضعف ہضم اور بطلان ہضم پیدا ہوتا ہے فساد
ہضم نہین پیدا ہوتا ہے۔ علامت وقوع ایسے فساد ہضم کی جو بسبب ریاح کے ہو اوسپر خود ریاح مذکورہ دلیل ہوتے ہین۔ اور
دلائل انصباب مواد کے اعضاے مشارکہ سے وہی ہین جنکو ہمنے مواضع مناسب پر لکھدیا اور یہ بھی لازم ہی کہ حال عضو مشارک کا
فی نفسہ دیکھا جاوے اور پہچانا جاوے کہ اس عضو سے انصباب اور اعضا پر بھی ہوتا ہی دوسری راہون سے مثلاً جس شخص کی نسبت
اسکا گمان ہو کہ فساد ہضم اسکو بسبب انصباب نزلہ کے طرف معدہ کے اور ایذا پانے معدہ کے نزلہ سے ہوتا ہے تو ایسے مریض کی
یہ کیفیت بھی دیکھنے چاہیے کہ اوسکے حلق اور ریہ وغیرہ پر نزلہ گرتا ہی یا نہین۔ علامت وقوع فساد ہضم کی بسبب مجری الصفرا سے
مادہ صفراوی کے یہ ہی کہ دراصل مزاج معدہ کا صفراوی نہوا اور پھر اوسمین لذع پائی جاوے اور غذا طافی ہوا کرے علاج
فساد ہضم کا پہلے سبب یہ ہے کہ جسقدر غذا فاسد ہوگئی ہی بالکل اوسکو نکالڈالین قی کرا کے خواہ مسہل پلا کر اور کھانے پینے
کی اشیا کی اصلاح کرین پس جمیع احوال مین ماکولات اور مشروبات کو مقدار اور ترتیب کی خراب کیفیت سے کیفیت واجب

اور مناسب کیطرف لائین اور جب تک گرسنگی صادق نہو غذا اوسی کو کہاتے رہین اور غذا دینے سے پہلے تقویت یا تنقیہ معدہ کا گلاب سے
کرین کہ اوسے گرم کرکے پلا دین - اگر بسبب تحلیل معدہ کے فساد ہضم پیدا ہوا ہو اور یہ خوشبوؤں اور قابضہ مذکورۂ بالا سے اور غذا ہائے
خفیفۃ الکیموس سریع الہضم جیسے گوشت بٹیر اور تیتر وغیرہ سے جو مائل بطرف نشف اور قبض کے ہون علاج کرین اور یہ کیفیت نشف
اور قبض کی اون غذاؤن مین اونکے بنانے اور پکانے خواہ مصالح ہای مناسبہ کے داخل کرنے سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ قانون عام مین ہم نے
بیان کیا ہی جس شخص کو فساد ہضم بسبب انصباب صفرا کے مجرای مذکور سے عارض ہوا ور یہ قسم شاذ و نادر واقع ہوتی ہے لازم ہے
کہ یہ شخص قی کرنے کی عادت ڈالی اسطرح کہ قبل تناول غذا کے چند مرتبہ قی کر ڈالا کرے پہر اگر اسی تدبیر سے اوسے آرام ہوجاے
اور ہضم کو غذا بدون فاسد ہوجانے کے پہونچ جایا کرے اس عادت کو یعنے قی کرنے کو چہوڑ دے تاکہ ضعف معدہ نہ پیدا ہوجاے
اور پہر بھی جب تک قی کرنی مناسب ہے اور کرتا رہے اوسوقت بھی استعمال ایسے ربوب قابضہ کا بعد قی کے کرنا چاہیے جو مقوی معدہ
ہون اور جو صفرا کہ معدہ پر گرتا ہے اوسکی ردع اور اخراج کردین اور ہمیشہ معدہ پر ضمادات ایسے لگائین جو مقوی معدہ ہون
کہ معدہ کی تقویت دفع کرنے پر اون مواد کے کرین جنکا انصباب معدہ پر ہو رہا ہے - اور پہر جب حاجت مین قی کرنے کی کمی ہو بطور
دورہ کے اوقات اوسکے مقرر کرے اوسی قاعدہ سے جو مذکور ہوچکا ہے - جن لوگون کے معدہ مین غذا ترش ہوجاتی ہے پہلے اگر
تہوڑی سی ترشی ہوتی ہو ایسے بیمارون کو سیب شیرین کا چوسنا مفید ہوتا ہی اور کشنیز تر اگر قبل طعام کے پانی ملاکر شربا استعمال کرین
بہی فائدہ کرتی ہے اسی طرح اگر مصطگی کو تناول کرین اور اگر ترشی غذا مین زیادہ ہوتی ہو اوسوقت انکو قفاح اذخر ہمراہ کردیا کرے
نافع ہوتی ہی اور اسیطرح جملہ ایسے جوارشات حارہ اور جوارش خبث الحدید بھی مفید ہوتے ہین کبھی گلقند آب گرم مین بھگو کر بہی نافع
ہوتا ہی - یہ بھی انکو نافع ہی کہ بروقت سونے کے اس دوا کو کہایا کرین فلفل اور زیرہ تخم سویا کندر ایک جزو گل سرخ صاف کیا ہوا بونڈی
وغیرہ سے دو جزو پہلے خوب طرح سے پیسین اور پہر ریشمی کپڑے سے چہان کر بقدر نصف درہم کے استعمال کرین بہت کم بقدار شراب
ملاکر - اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو واجب ہے کہ ہر ایک نمکین اور ترش اور تیز چیز جیسے بوزہ وغیرہ کو تناول کرکے
تہوڑی دیر ٹہر کے قی کر ڈالا کرین سکنجبین عسلی پی کر جو گرم ہو اور عصارۂ مولی سے اور اسیطرح اور اشیاء کو استعمال کرکے جیسے
ماء العسل وغیرہ پہر اوسکے بعد قرص ورد کبیر اور اطریفل سے علاج کرین - اگر جب سبب برودت بلا مادہ کی وجہ سے ترشی غذا مین قوی
اور زیادہ پیدا ہوتی ہی قی کرنے کی حاجت نہین ہوتی مترجم دوسرا نسخہ یہ ہی کہ حاجت قی کی ہوتی ہی اور دونون نسخہ صحیح نہین ہوسکتے ہین
اسلیے کہ برودت سازجہ کے وقت معدہ مین کوئی مادہ سواے غذا کے جو ترش ہوگئی ہی نہوگا اور غذاے ترش شدہ اگر ابہی معدہ سے
کسیقدر اوترگئی اور کسیقدر رہین او تری پس جسقدر متصل فم معدہ کے ہی اوسکا اخراج قی کیطرف سے آسان ہوگا مگر پہر بہی اسہال
کی ضرورت ہوگی رہی یہ صورت کہ غذاے مذکور معدہ سے سب اوتر چکی ہے اب کسی طرح قی کرنا مناسب نہوگا پس ہماری راے مین
بہتر وہی عبارت کتاب کی ہی جسمین یہ عبارت ہی کہ حاجت قی کی نہین ہوتی متن اگر غذا معدہ کی فصل گرما مین ترش ہوجاتی ہو یہ بات
نہایت غریب ہے بخلاف اسکے کہ فصل سرما مین فاسد ہوجاے جسکو گرما مین فساد غذا کی شکایت ہو لازم ہے کہ ثرید یعنے گوشت بہنا ہوا
اور شوربا کا تناول ترک کردے اور نواشف یعنے رطوبت پونچہنے والی غذا اور قلیہ اور مطنجنات اور گوشت مرغ کہایا کرے
اور علاج ایسے لوگون کا فقط تبدیل مزاج معدہ سے کرنا چاہیے - جو غذا معدہ مین فاسد ہوتی ہے اوسکے لائق یہی ہی کہ نکلجاے

اور پھر نہ ٹھہرے پھر اگر طبیعت اوسکے اخراج مین کافی ہو تو اسی پر کفایت کرنی چاہیے اور اگر طبیعت کافی نہو تو کمونی کا استعمال بقدر حاجت کرین اور اگر اس سے بھی برآمد کار نہو اور جوارشات مسہلہ سے اوسیقدر بمقدار قلیل جس سے ثقل غذا کا نکل جاے فقط اور زیادہ اسہال کی نوبت نہ پہونچے۔ معجون سفرجلی منجملہ مختار اور معمول بہ دوا کے اسیوقت ہر کہ یہی اثر کرتی ہر علامات جودت ہضم کے معدہ کا غذا پر اچھی طرح شامل ہونا اور ہضم کا جید ہونا ایسا کہ درجہ رغابت پر ہو اور ان دونون کے اضداد وہی ہین جنکو ابواب استدلالات مین ہمنے سابقاً ذکر کیا ہے۔ پھر اگر وہ امور مذکورہ نہون مگر بیمار ایک قسم کا کرب اور گرانی اور شوق طبیعت بطرف نیچے گرانی غذا کے مع ضیق النفس جو اسکے ہمراہ پیدا ہو دریافت کرے اور جب غذا تناول کرے اوسکی یہی کیفیت ہوجایا کرے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا اشتمال غذا پر بخوبی ہے مگر باینہمہ اوسکو ناگواری اور رانز جار کمیت اور مقدار غذا سے ہوتی ہے اور زیادہ مقدار سے تناول غذا کی یہ خرابی اور بدحالی پیدا ہوتی ہر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہضم متعلق ہے قعر معدہ سے اور اشتہا متعلق فم معدہ سے ہے دیر مین اوترنا غذا کا معدہ سے اور جلد اوترنا اوسکا شکم سے کبھی غذا کا بقیہ کسیقدر معدہ مین پندرہ گھنٹہ تک رہتا ہر حالانکہ معدہ اپنی صحت پر ہوتا ہے اور بارہ گھنٹہ بھی رہتا ہے (جیسا کہ تجربہ اور امتحان اسکا شاہد ہے) اور یہ امر بطبق خفت اور غلاظت غذا کے پیدا ہوتا ہے اور غذا اسکے اتنی دیر تک باقی رہنے پر منھ مین اوسکا ذائقہ بنا رہنا اور ڈکار مین بھی اوسکے مزہ خواہ بو کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے اسلیے کہ ٹھہرنا غذا کا معدہ مین بسبب بطوء ہضم کے ہوتا ہے یعنے جب تک کہ غذا ہضم ہوجاے اور ہضم ہوکر اوسکا اخراج بسبب دفع کرنے قوت دافعہ کے نزدیک ہضم کے ہو خواہ کوئی محرک اجنبی ایسا پیدا ہو جو قوت دافعہ مین تحریک پیدا کرے مثلاً لذع صفرا یا سودا اور ترشی کا یا کوئی اور شی جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے الغرض جب تک یہ امور نہون احتباس غذا کا معدہ مین رہتا ہر۔ اور یہ بات صحیح نہین ہے جو ایک گروہ اطباء نے خیال کی ہر کہ سبب کلی احتباس اور ٹھہرنے غذا کا معدہ مین فقط تنگی منفذ سفلانی یعنے معاء اثنا عشری کی براہ خلقت ہر اسلیے کہ اگر یہ خیال صحیح ہوتا اور منفذ زیرین اصل خلقت مین تنگ اور چھوٹا ہوتا تو درہم اور دینار کو جو بعض آدمی مسلم نگلجاتے ہین بجنسہ اونکا براہ براز خارج ہونا ہرگز ممکن نہوتا بلکہ اوپر کی طرف سے یعنے قے کرنے سے فقط انکا خروج ہوسکتا اور نہ کسی شربت اور دودھ کا معدہ مین دیر تک ٹھہرنا بھی ممکن ہوتا اور نہ ان دونونکا طافی رہنا ضعیف معدہ مین اور قراقر اور نفخ پیدا کرنا متصور ہوتا مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی مثال اوّل سے چھوٹا نہونا منفذ اثنا عشری کا ہے اور دوسری اور تیسری مثال سے مطلب یہ ہر کہ چھوٹا منفذ بھی اگر ہر وقت موجود رہے تو شربت اور دودھ کے گرنے اور نکلجانے کو ہرگز منع نہین کرسکتا۔ اب اس بیان سے یہ ثابت ہوگیا کہ اثنا عشری کا منفذ چھوٹا یا بڑا جس قسم کا ہر اوسکا کھلنا اوسیوقت ہوتا ہر جب طبیعت اودھر سے غذاے ہضم شدہ کو نکالنا چاہے متن بلکہ سبب نزول طبعی غذا کا وہی ہضم ہے اور قوت جو معدہ کو دفع پر ہے اوسکو سوا ہضم کے اور حالات اور اوصاف غذا سے زیادہ تعلق نہین بشرطیکہ اون حالات غذا سے مثلاً خرابی ترتیب اور ناوقت ہونے اور خرابی کیفیت غذا سے کوئی ایذا ناوقت ہضم ہوجانے ایسی خراب غذا کے نہ پہونچے (اور اگر یہ حالات موذی معدہ ہونگے اوسوقت کسیقدر قوت دافعہ معدہ کو بھی البتہ بوجہ ازالہ ایذاے معدہ کے تعلق ہوجاے گا مگر وہ تعلق ایسے قدر کہ اسکو بہت جلد دفع کردے گی) معدہ صحیحہ کا یہ حال ہر کہ اچھی طرح غذا پر شامل ہوتا ہر اور اوسکا نیچے کا منفذ شدت سے بند ہوجاتا ہے

پھر جسوقت زمانہ دفع کرنے غذا کا معدہ سے آتا ہے وہی منفذ وسیع ہو کر کھلجاتا ہے اور جو کچھ معدہ مین قابل الدفع موجود ہے اوسکو بذریعۂ لیفٹ عریض کے دفع کر دیتا ہے اور جسقدر ہضم جلد ہو جاے اوترنا غذا کا بھی جلدی سے ہوتا ہے اور اگر دیر مین ہضم ہو نزول بھی دیر سے ہوتا ہے اور منفذ بھی اوسیوقت کھلتا ہے۔ ہان اگر بعض اسباب مثلاً کوئی کیفیت خراب غذا مین ایسی ہو جو بوجہ ایذا دہی معدہ کے غذا کو باوجود خامی اور بےہضم ہونے کے اوترنے کو واجب کر دے اوسوقت زمانۂ ہضم سے پہلے بھی اوتر جاے گی چنانچہ اوپر کے ابواب مین ہم ایسے نزول کو بیان کر چکے ہین۔ زمانۂ معتدل واسطے ٹھہرنے طعام کے شکم مین اور پھر اوسکے نکلجانے کا وہی ہے جو درمیان بارہ گھنٹہ کی بائیس گھنٹہ تک ہے۔ جس طعام کی مقدار زیادہ ہو اور بسبب کثرت مقدار کے ہضم ہو اور اسیطرح جو غذا کہ اوسکی کوئی کیفیت خراب اور ردی ہے یہ دونون دیر تک معدہ صحیح مین جسکی قوت دافعہ بھی صحیح ہو نہین ٹھہرتی بلکہ بطرف اسفل معدہ کی بسرعت دفع ہو جاتی ہین اور بیشتر ایسی ہی غذا کے بعد قلقہ خواہ ہیضہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جسوقت معدہ ضعیف ہو کہ غذا اسے گرانی اوسمین آجاے خواہ اوسمین قرحہ پڑا ہو یا بثور اور دانے پڑی ہون یا اوس معدہ مین کوئی خلط لزوجت دار اور پھسلنے والی ہو ایسے معدہ مین غذا تھوڑی ہی دیر تک ٹھہرتی ہے اب اوسکی قوت ماسکہ اور ہاضمہ ضعیف ہو یا نہو۔ ناظر کتاب ہذا کو اسباب سرعت اور بطور نزول غذا کے بخوبی معلوم ہو سکتی ہین اگر ابواب سابقہ کے تفصیلی بیانات کو خیال کرے اور نظر تامل سے غور کرے علاج اوس شخص کا جسکی غذا دیر مین اوترتی ہو اور اوسکے معدہ سے بدیر جدا ہوتی ہو یا اینکہ وہ غذا معدہ کے اوپر کیطرف چڑھتی رہتی ہو منجملہ انھین علاجات کے داہنی کروٹ سونا کہ یہ معین سرعت انحدار اور نزول غذا پر ہے معدہ سے اگرچہ یہ شکل سونے کے ہضم پر ضعیف اعانت کرتی ہے اور منجملہ اونھین تدبیرات کے یہ بھی ہے کہ مشی لطیف یعنے پیادہ روی نرمی سے کرے اور دونون پانون کی مالش بھی مفید ہے اور کاسر ریاح اشیاء کا استعمال کرنا جس طرح اپنے مقام پر مذکور ہوا علاج اوس شخص کا جسکے معدہ سے غذا جلد اوتر جاے قدیم زمانہ کے اطبا مین ایک گروہ ایسے لوگونکا نام ممعودین رکھتے تھے (اور مراد ممعود سے یہ تھی کہ صاحب آفت معدہ جسطرح مطحول اور مکبود وغیرہ۔) لیکن بعد اوس زمانہ کے متاخرین اطبا کی اصطلاح ممعود کی نسبت اور کچھ ہو گئی۔ مجرب دوا ایسے بیمارون کی یہ بھی ہے کہ انکے معدہ پر ضماد آرد حلبہ اور تخم کتان اور شہد سے کیا جاے اور اسی کو کھانے مین بھی استعمال کرین۔ ازانجملہ یہ بھی دوا ہے کہ زردی بیضہ بریان اور ایک چمچہ شہد دو دانگ مصطگی سب کو پیسکر پوست بیضہ مین رکھکر بند کرین اور پوست اوسی بیضہ کی ہو جسکی زردی اور سپیدی نکال لی ہے پھر اوس سوراخ کو بند کر کے اور گل حکمت کر کے گرم گرم بھوبھل پر اوس دوا کو پختہ کرین اور ہلاتے رہین تا اینکہ پختہ ہو جاے بعد ازان تین روز اسی طرح طیار کر کے تناول کرین۔ اور مجملی تدبیر یہ ہے کہ قبل غذا کے اگر مزاج معدہ کا گرم ہو تو اقراص باردہ اور گرم تو اقراص ملا کر اگر مزاج مائل برودت ہو استعمال کرانے چاہیین اور یہ سب ادویہ اوپر معلوم ہو چکی ہین۔ واجب ہے کہ بعد غذا کے مریض سو جاے اور کسی طرح کی حرکت اور ریاضت نکرے اور اوپر کے اطراف مثل ہاتھون وغیرہ کی بندش کیجاے جسارۂ معدہ کی یعنے سخت ہونا اور صلابت معدہ کی کبھی ایسی سختی اور صلابت معدہ مین پیدا ہوتی ہے جو مشابہ ورم کی ہوتی ہے حالانکہ ورم نہین ہوتا اسکا سبب ایسی برودت ہوتی ہے جو تکثیف مسامات کر دے خواہ سودے غلیظ جو داخل جرم معدہ ہو نہ اسقدر کہ ورم پیدا کرے علامت یہ ہے کہ سبب اس سختی کا دریافت ہو جاے اور کوئی علامت ورم کی مثل درد وغیرہ کے نہ پائی جاے علاج اکلیل الملک اور زعفران اور مصطگی اور بلسان اور کندر اور مقل اور سنبل اور قردمانا اور مغاث یعنے

میدہ لکڑی اور موم اور روغن گل کا ضماد اسیطرح جملہ معالجات جو اورام سخت کے جابجا مذکور ہوئے اور ہونگے خصوصاً وہ ادویہ جو ضعف
معدہ کے اوس قسم کے واسطے لکھی گئی ہین کہ بسبب صلابت کے پیدا ہوا ہو ایسے وقت یہ بھی مجرب ہے اور نسخہ اوسکا عمدہ یہ ہے موم چھہ اوقیہ
علک الانباط تین اوقیہ زنجبیل جاوشیر مکدہ دو دو اوقیہ صبر اور قنہ ہر واحد تین اوقیہ روغن سوسن چوبیس اوقیہ ان سب اجزاء سے ضماد خواہ مرہم
طیار کرین جو چیز ڈکار پیدا کرتی ہے جسوقت معدہ مین ریاح پیدا ہون اور نیچے کیطرف نہ اوتر سکین بلکہ فم معدہ مین محتبس ہوجائین۔
اور اوسکی ایذا دہی کرین واجب ہے طبیعت پر کہ اون ریاح کو ڈکار کے ذریعہ سے نکال ڈالے جسطرح ایسی فضول غذائی کو جو طافی
ہوجاتی ہین اوپر کیطرف خارج کردیتی ہے ورنہ ریاح محتبسہ فساد ہضم پیدا کرینگے اور غذا کو لیکر اوپر کیطرف چڑھینگے یعنے غذا کو طافی
کردینگے۔ ہان اگر رطوبات کی کثرت سے خواہ ایسے بلغم کی کثرت سے جو مستعد اور آمادہ ریاح پر مستحیل ہونے کے ہون یہ کثرت ریاح کی معدہ مین
ہو اوسوقت زیادہ ہیجان سے ڈکار کی کبھی امر صعب اور ضرر شدید پیدا ہونے کا بھی خوف ہوگا اور فقط کثرت پر ڈکار کی اطمینان نہوگا۔
منجملہ اون اشیاء کے جو محرک جشا ہین صعتر اور برگ سداب اور انیسون اور کرویا اور قوتنج اور پودینہ اجوائن لونگ اور مصطگی
اور کندر ہی چبانے اور مشروبات کیطرح استعمال کرنے سے ان اشیاء کے ڈکار زیادہ برانگیختہ ہوتی ہے علاج زیادہ ڈکار آنے کا
جو اسباب ڈکار آنے کے ہین اور جو حالات اور کیفیات اور اقسام ڈکار کے تھے اون سب کو تو ہمنے باب استدلالات مین بیان
کردیا اب علاج کا بیان یہ ہے جس شخص کو کھٹی ڈکار آئے اوسے فلافلی ہمراہ شراب کے مفید ہے۔ بیشتر اگر یہ لوگ قبل غذا کی اور شب کی
غذا سے ایک مثقال کشنیز خشک کا استعمال کرین اور اوسکے بعد شراب خالص یہ بھی نافع ہے (بشرطیکہ سبب ڈکار کا حرارت ہو) بعض
لوگون نے ایسا گمان کیا ہے کہ اگر چونہ اور مرغ کی بیٹ معدہ پر لگادین کثرت مین ڈکار کے سکون ہوجائیگا۔ دخانی ڈکار اگر کسی مادہ سے ہو
اوسوقت استفراغ مادہ کا افسنتین اور ایارج سے نافع ہوگا اور اگر بلا مادہ ہو تو ایسی دوا سے جو تبرید معدہ اور اطفاء حرارت کرے
اور تسدید پیدا کرے (جیسے ربوب فواکہ باردہ اور غذاہاے مبردہ) فائدہ ہوگا چوتھا مقالہ امراض مرکبہ اور امراض
مشترکہ جو معدہ کو عارض ہوتے ہین اونکے بیان مین اورام گرم معدہ کے معدہ مین اورام حارہ اونھین مشہور اسباب سے
پیدا ہوتے ہین جو اور اعضا کے اورام حارہ کے اسباب ہین۔ انھین اسباب سے اوجاع اور درد بھی ہین جو دیرپا ہون۔ کبھی
اورام حارہ معدہ کے دموی ہوتے ہین اور کبھی صفراوی علامات اورام حارہ معدہ کی علامت یہ ہے کہ جسوقت معدہ مین درد
زمانۂ دراز سے عارض رہے اور ہمیشہ یعنے ہر وقت بنا رہے اگرچہ اوسکی تدبیر اچھی طرح کیجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ضرور اب
معدہ مین ورم آگیا ہے۔ مگر گرم ورم مین اسکے ہمراہ یہ بھی ہوتا ہے کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور پیاس اور تپ لازم اور
درد خلندہ ہو اور کسیقدر بلندی اور افزونی جھلی مین ہوگی جو بحس لمس دریافت ہوگی اور اکثر اختلاط ذہن اور سرسام تک
بلکہ مالیخولیا تک نوبت پہونچے گی۔ جب بدن نحیف ہوجاے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھ جائین اور طبیعت نرم ہوکر دست اور قے
کی کثرت ہو اور تپ زائل ہوجاے اور پیشاب کمی سے آنے لگے اور معدہ مین اسقدر سختی آجاے کہ اگر انگلیون سے دبایا جاے
دب نہ سکے اور سختی معلوم ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ ورم سے خراج ہوگیا۔ اور جسوقت ہمراہ درد معدہ کے برد اطراف بھی ہو
یہ دلیل نہایت ردی اور خراب ہے علاج جسوقت گمان اس امر کا ہوجاے کہ ورم گرم ہے اور ظاہر اچھی طرح ہوگیا ہے
خواہ معدہ مین شدت حرارت اور حرقت کا ظہور ہو تو ابتداے ورم مین بسرعت رادع کیطرف توجہ کرنی چاہیے اور تمر ہندی مثل

روغن سفرجل اور ربوبت کدوی شیرین اور خرفہ اور آرد جو وغیرہ کے مفید ہی اور باینہمہ غذا کو روکھا خواہ کمی کے ساتھہ غذا دینی اور تلطیف تدبیر
کرنی زیادہ تر اون لوگونکو نافع ہی جب اورام حارہ معدہ کا علاج کرنا منظور ہو تو ہرگز کوئی مسہل قوی یا قوی دوائے مقئی نہ دی جاوے
اسلیے کہ قی کا استعمال نہایت پرخطر ہے۔ فصد اکحل اور باسلیق کی، ایسے اورام مین ضرور ہی اور بدون اوسکے چارہ نہین ہی اور یہ فصد اکثر
اوقات مین عموماً ہو سکتی ہے۔ اور جو اسہال بعنف اور درشتی پیدا ہو اسیطرح قی جو بدشواری آتی ہو اوس سے بھی بچانا چاہیے۔ اور ادویہ
اور اغذیہ ملینہ پر اقتصار کرنا چاہیے جیسے ماء الشعیر اور مونگ اور بتھوا اور کدو۔ اور اگر ادویۂ ملینہ دی جاوین تو مثل الماس کے ہون کہ اسمین
کچھہ خوف نہین ہی کہ استفراغ خلط کے ساتھہ الماس ورم گرم کو بھی مفید ہی اور تخفیف مادہ بھی کرتا ہے اور بیشتر اوسمین صبر اور ایارج
بوزن ایک دانگ کے ڈیڑھ دانگ تک ملایا جاتا ہی۔ افضل یہ ہی کہ خیار شنبر آب کاسنی سبز کے ساتھہ دیا جاوے اور بیشتر اوسمین افسنتین بھی
تھوڑی سی شریک کیجاتی ہی کہ یہ بھی نافع ہی بسبب اسکے کہ اسمین قوت قبض کی بھی ہی۔ بعض لوگون نے ایسے ورم مین ہلیلہ کا بھی استعمال کیا ہے۔
مگر مین اسکے استعمال پر میلان خاطر نہین رکھتا ہون ہان اگر ابھی ورم کی موجودگی مین شک ہو تو شاید اسکا استعمال بھی ہو سکے اور جب
ظاہر ہو جاوی اوسوقت ہرگز اسکا استعمال جائز نہوگا۔ بیشتر ایسے لوگ سکنجبین ہمراہ سقمونیا کے استعمال کرتے ہین اور مین اسکو ناپسند کرتا ہون
اور اگر مثل ایسی دوا کے استعمال سے چارہ نہو اوسوقت ایک مثقال صبر کا استعمال ہو سکتا ہی یا صبر کے قریب جو دوا ہی ہمراہ سکنجبین کے۔
علاوہ یہ ہی کہ جہانتک ممکن ہی ایسی دواؤن کو ترک ہی کرنا اولی ہی۔ منجملہ مسہلات نافعہ کے ابتدائی ورم مین یہ ہے کہ آب برگ مکو اور
آب کاسنی دو دو اوقیہ زلال خیار شنبر تین درہم روغن کدو روغن بادام ہر واحد دو درہم پلایا جاوے اور ہمیشہ طبیعت ملین رکھی
جاوے انھین اجزا کے پلانے سے اگر طبیعت پر خشکی غالب ہو اور ساتوین روز تک یہ تدبیر جاری رہے۔ واجب ہے کہ زیادہ سرد پانی
پینے پر اقدام اور جرأت نکرین (بموجب رائے متاخرین اطبا کے) اور نہ خالی پانی پینے پر جسارت کرین بلکہ جلاب یا رب فواکہ ملا کر پانی کا
نفوذ کثیر باطل کر دیا جاوے اور اوسکی قوت نافذہ توڑ دی جاوے۔ کھانے سے روکنا اونکے حق مین زیادہ نافع ہی۔ اگر درد کی زیادتی ہو
تین درہم ککڑی کے بیج آب سرد مین پیسکر انکو پلانا خواہ آب برف مین پیسکر پلانا مفید ہی۔ نبات سپید کا شربت بھی اور اسیطرح آب
برگ کاسنی نافع ہی۔ ضماد جو بیخ اور قنب اور گلنار اور ہوفسطیداس یعنے عصارۂ لحیۃ التیس اور افسنتین سے طیار ہون اور انکا لیپ
کیا جاوی ورم کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور جمیع اجزائے معدہ مین ورم کو پھیلنے نہین دیتا۔ اور جب تک حرارت باقی ہی اگرچہ ساتوین
روز کے بعد بھی آب کاسنی اور آب عنب الثعلب اور آب کاکنج اور آب طرخشقوق کا استعمال برابر چلا جاوے اور بعد ساتوین روز
گذر جانے کے اون ادویہ کے ہمراہ قرص ورد نصف درہم اور کسیقدر عصارۂ افسنتین اور مصطگی بھی ملانی چاہیے اور آب
رازیانہ اور کرفس بھی داخل کر دینا چاہیے اور جسقدر غذا تجویز کیجاوے ساتوین روز تک فقط دھوئی مونگ کی دال اور بتھوا
اور پالک کا ساگ اور کدو روغن بادام اور زیت انفاق سے تجویز کرنی چاہیے۔ اور شراب یعنے پینے کی چیزین جلاب اور زلال
آلوئے بخارا اور عصارۂ کاسنی اور طرخشقوق اور آخر مین مصطگی اور عصارۂ افسنتین۔ لیکن بعد ساتوین دن کے ایسی دوا ملانی
چاہیے جسمین جلا کی قوت ہو اور تھوڑا سا نضج بھی پیدا کرے جیسے چقندر اور لبلاب اور ایسے وقت سکنجبین کا پلانا جائز ہے۔
اور بیشتر چند روز قبل از سابع بھی سکنجبین پلانے کی تجویز کی جاتی ہی۔ کبھی آب ہمراہ بنفشہ مربے کی بھی اسکو پلاتے ہین بشرطیکہ متلی
زیادہ موذی نہو اور یہ استعمال چودھوین روز تک رہتا ہی۔ جب بھڑک اور سوزش مین سکون پیدا ہوا اور ورم مین نرمی

آجائے اب وقت تحلیل یعنے استعمال محللات کا آپہونچا۔ پھر جب کسیقدر انحطاط یعنے کمی ورم کی معلوم ہو ضماد مین مثل مصطگی اور افسنتین کے اضافہ کرنا چاہیے
اور پلانی مین سکنجبین بلاخوف تجویز کرنی چاہیے بیشتر الماس کا استعمال آب رازیانہ اور کرفس اور روغن بادام شیرین کا اخیر زمانۂ ورم مین کافی
ہوتا ہی۔ صواب رائے یہ ہی کہ جب نوبت علاج زمانۂ ارخا اور تحلیل تک پہونچے فقط مرخیات اور محللات پر اقتصار نکیا جائے بلکہ ادویہ مرخیہ کے ہمراہ
ادویۂ قابضہ بھی کسیقدر ضرور ملانی چاہیئن اسلیے کہ فقط مرخیات پر اقتصار کرنا خطر عظیم ہی اور اکثر مریض کو قریب ہلاکت پہونچاتا ہے اور یہ
تجویز دونون قسم کی دوا مین ملحوظ رہے مشروبات ہون خواہ ضماد وغیرہ جو خارج سے مستعمل ہوتے ہین اور معدہ ایسے تدبیر کرنے کے زیادہ
لائق ہے بہ نسبت جگر کے۔ جو ادویہ قابضہ اس آمیزش کے لائق ہین وہی ہین کہ جن مین عطریت اور خوشبو ہو جیسے مصطگی اور گل سرخ
ایضاً مازو اور مشک اور گلنار اور درختہاے مناسب کی کونپل اور روغنونمین جیسے روغن سفرجل اور روغن مصطگی اور روغن ناردین
اور روغن تفاح اور زیت انفاق بلکہ واجب ہی کہ یہ تدبیر گرمی مین کیجائے اور ابتداے ورم مین مراہم کو روغن گل اور زیت انفاق
اور روغن سفرجل سے بنانا چاہیے (یعنے فصل گرما مین اور ابتداے ورم مین ایسے اجزا ہون) اور فصل زمستان مین خواہ زمانۂ تحلیل
ورم مین عموماً کوئی فصل ہو روغن ناردین اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور روغن سوسن کا استعمال کرین روغن مصطگی کی
کیفیت بین بین ہی یعنے بہ نسبت زمستان اور تابستان کے۔ صفت ضمادہاے جیدہ کے جو زمانۂ ابتدا اور تزید اور انتہا مین مستعمل
ہوسکین آرد جو فوفل نیلوفر مکہ ایک اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ بنفشہ پندرہ اوقیہ کیترا پانچ اوقیہ خطمی بابونہ ہر واحد دس
اوقیہ صندل پندرہ اوقیہ مصطگی اقاقیا گلنار پانچ پانچ اوقیہ موم روغن گل مین گچھلا کر ضماد طیار کرین۔ منجملہ اضمدہ جیدہ کے ابتداے
ورم مین بیخ سوسن اکلیل الملک موم اور روغن بنفشہ ہی۔ ادویہ مرخیہ کا ضماد بروقت روانگی شکم کے ہرگز نکرنا چاہیے بلکہ پہلے تعدیل اسہال
کی کرکے بعد ازان ایسی ادویہ سے ضماد کرنا مناسب ہے۔ منجملہ ضمادات کے وقت منتہی سے تا زمانۂ انحطاط ایسے ہی مریض کے واسطے جو
روانی شکم بھی رکھتا ہو یہ ہے بابونہ اکلیل الملک تفاح افسنتین رومی سنبل بیخ خطمی صندل فوفل زعفران حب الغار اور رازیانہ قبیل
جو ادویہ قابضہ ہون اوائل مین انکو زیادہ ملانا چاہیے اور اخیر مین ادویہ محللہ کو زیادہ کرنا چاہیے۔ منجملہ اضمدہ جیدہ کے جو
انضاج مین اوس ورم گرم ماشرا کے بکار آمد ہی جسکی تحلیل منظور ہو اطراف ورد اور اطراف افسنتین اور اطراف حی العالم پوست اترج
یعنے اوپر کا چھلکہ اور مصطگی اور کندر مکہ ڈیڑھ جزو سفرجل خرماے خام ہر واحد ایک جزو زعفران اور صبر اور مر مکی ہر واحد ایک جزو موم
اور روغن بابونہ روغن ناردین مکہ دس جزو۔ اگر بسبب حدوث اورام کا دردہاے کہنہ ہون جنکے لائق معالجہ یہ نہ تھا کہ ملطفات سے
مثل قرطم اور بادیان کے علاج کیا جاتا اب جسوقت یہ اوجاع ورم پیدا کرین ملطفات کو قطعاً ترک کردینا چاہیے اور فقط ادویہ
مسکنہ درد پر اقتصار کرنا لازم ہے مثلاً بط اور مرغ کی چربی۔ اور جب بھی ورم پرانا اور سخت ہوجاے پلانے مین اقراص
سنبل اور ضماد مین ضماد مقل ہمراہ حب البان کے استعمال کرین جیسا کہ قرابادین مین اوسکا نسخہ مذکور ہوگا۔ ایسے ورم کہنہ کے
واسطے قیروطی روغن بلبان اور صبر اور موم سپید کی نافع ہوتی ہی۔ واجب ہی کہ وہ قیروطی جالینوس کی جسکا ذکر باب ضعف معدہ
مین کیا گیا ہے ایسے وقت بھی استعمال کیجائے (اجزا اوسکے یہ ہین گل بابونہ اکلیل الملک موم سپید روغن گل) اکلیل الملک کا ضماد
بموجب ترکیب مندرجۂ ذیل بہت نافع ہی اور وہ یہ ہی بابونہ اکلیل الملک تخم کتان گلنار خطمی کہ ان ادویہ سے ضماد بھی طیار کرین یعنے ان کو
جوش دیکر جوشاندہ سے تکمید اور ثفل سے ضماد بنالین۔ مشروبی دوا ایسے وقت یہ بھی ہے گل سرخ دس درہم عود دو درہم مصطگی

تین تین درہم تخم کرفس اور کاسنی اور کشوث ہر واحد تین درہم اگر ورم مین سوزش اور التہاب بھی ہو کافور ملا کر ان اجزا کا شربا استعمال کرنا چاہیے۔
یا اینکہ تین استار املتاس کو ایک رطل پانی مین پختہ کرین جب آدھا پانی رہ جای چھانکر آب مکوے سبز اور آب کا کنج بقدر ایک سکرجہ ملا کر پھر ایک نقیعت
سا جو شرم مین پھر اوسمین نصف درہم ایارج فیقرا ملا کر اگر مریض قوی ہو سب پلادین اور ضعیف کو نصف مقدار۔ پھر اگر سب سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو
اسی مین سویا اور تخم کتان اور حلبہ کو اضافہ کردین اور اس سے زیادہ قوی دوا کی اگر حاجت ہو تخم کرنب اور اشق اور مغز ساق گوزن اور مرغ
کی چربی ملادین۔ اگر حاجت ہو ضماد حکیم فیلغریوس کی اور ضماد اصفر کی بھی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وقت اقراص مقل کی بھی اکثر حاجت ہوتی ہے۔
منجملہ مراہم نافعہ کے ایسے وقت مین یہ مرہم بھی ہے موم روغن ناردین ایک ایک وقیہ مصطگی اور صبر اور سعد اور اذخر مکہ ایک مثقال مقل تین درہم
شراب مین گھول کر سب ادویہ کو بطور مرہم بنانے کے جمع کرین۔ اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ان ادویہ کی ہمراہ
عصارۂ انگور خام یا عصارۂ افسنتین کو بھی داخل کرین خواہ دونون عصارہ کو شریک کرین طبیب کی خطا عظیم یہ ہے کہ مریض کو زمانہ
دراز تک ابتدای ورم کی برداشت کراتا رہے اور ہمیشہ مبردات ہی سے معالجہ کیا کرے اور ورم کے آثار خراج کیطرف انتقال کرنے
کے ہون اور کثرت استعمال مبردات سے نضج نہونے دے پس واجب ہے کہ طبیب ان سب امور کی رعایت کرے۔ بعض لوگون نے
کہا ہے اگر ایک قلادہ یعنے کٹھلا جسمین سنگ یشب کے ٹکڑے گوندھے ہون گلے مین لٹکا یا جای اور اسقدر لانبا ہو کہ معدہ کو چھوتا رہے جملہ اوجاع
اور اورام معدہ کو نفع عظیم دیتا ہے۔ جب ورم کا دبیلہ اور پھوڑا ہو جاے اوسکے علاج کے واسطے ایک باب جداگانہ ہمنے لکھا ہے۔
لیکن اگر ورم صفراوی ہو تو ابتدا مین زیادہ تبرید بذریعہ ضمادہاے مبردہ مشہورہ کے کرنی لازم ہے جنمین صندل اور کافور اور
گل سرخ وغیرہ داخل ہون اور آب جو ہمراہ آب انار میخوش کے جو سرطان داخل کرکے پختہ کیا جاے پلانا چاہیے بعد زمانۂ ابتدا کے۔
(یا بعد ظہور اثر ان تدبیرات کے جب حدت صفراوی کم ہو جاے) آب برگ مکو اور آب کاسنی سبز کو استعمال کرین اور اسکے بعد اور
قریب زمانہ منتہی کے آب مکو اور کاسنی مین تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرین کہ اس سے نفع عظیم ظاہر ہوگا اورام باردہ بلغمیہ
یا اورام رطوبت اور بدہضمی اور کمی ریاضت خواہ اور جو امور کہ اسباب تولید مواد رطوبیہ کے ہین اور رطوبات کو اندر اوعیہ و اغشیہ
کے محتقن کر دیتے ہین اونسے پیدا ہوتے ہین اور اون اسباب سے جنکی شناخت اوپر کے مقامات مین گذر چکے علامات جسوقت
علامت ورم کی بذریعہ ایسے درد کے پاے کہ اوس درد کا رسوخ اور قیام ہر حال مین یکسان ہو اور گرسنہ ہوتے وقت خواہ پری
معدہ کی طعام سے ان سب اوقات مین ورد یکسان بنا رہے اور بلندی اور اونچا ہونا مقام ورم کا بھی اسیطرح ہر وقت معلوم ہو اور کرب
تپ اور التہاب اور وسواس نہو بلکہ لعاب دہن کی زیادتی اور رنگ کا رصاصی ہونا اور درجۂ اعتدال سے پیاس مین کمی اور بدہضمی اور
قلت اشتہا بھی موجود ہو اوسوقت ورم کا بلغمی ہونا تجویز کرنا چاہیے اور اونھین جملہ دلائل سے استدلال کرنا چاہیے جو
رطوبت مزاج معدہ کی بیان مین مذکور ہو چکے علاج ایسے ورم کے علاج مین قانون عام یہی ہے کہ ادویہ محللہ بے شرکت ادویہ قابضہ
کے مستعمل ہون اسلیے کہ اورام باردہ کے علاج مین ادویہ محللہ وہی درکار ہین جنکی قوت محللہ شدید ہو دریں بدون شرکت ادویہ قابضہ
کے ایسے ادویہ قویہ کا استعمال پرخطر ہے) شروع معالجہ مین ایسے اورام کے آب کرفس اور آب رازیانہ دو دو اوقیہ بوزن تین درہم
روغن بادام شیرین بقدر کفایت دینا چاہیے۔ بعد ازان روغن بید انجیر دو درہم اور تین روغن بادام شیرین طبیخ اکلیل الملک
کے ہمراہ بایں طریق دیا جاے اکلیل الملک دس جزو بیخ رازیانہ چار جزو پانی چار رطل اسقدر جوش دین کہ چہارم باقی رہجاے

اوسکے بعد چھانکر بقدر چار اوقیہ کے پلایا جاوے۔ طبیخ زوفا جسمین اکلیل الملک جوش دیا جاوے اور اسی طبیخ کی مقدار شربت پر تین درہم روغن بیدانجیر اور دو درہم روغن بادام ملایا جاوے بھی ایسے بیمارون کو نافع ہی۔ مسوحات اور اعمدہ مین سے یہ دوا مجرب ہی جعدہ اکلیل الملک حماما بابونہ شبت ہر ایک دس درہم فنجنکشت سنبل ہر واحد سات درہم مصطگی دس درہم کندر چھہ درہم خطمی کی جڑ دس درہم اشق چار و شیر میعہ ہر ایک دس درہم مرغابی کی چربی اور مرغ کی چربی ہر ایک دو اوقیہ موم سرخ نصف رطل۔ ملنے مین افضل روغن ناردین اور روغن سنبل ہے جسمین قردمانا اور مُر داخل ہو۔ ایضاً بلیون اور لبلاب اور روغن بادام بھی مفید ہے اور چقندر اور کرنب ہمراہ زیت کے غذا مین اور وہ چیز جو خون سیاہ پیدا کرے اور بسہولت ہضم ہو جاوے۔ واجب ہے کہ قی کرنے سے بالکل اجتناب کرین اور اورام سخت اور اورام غلیظہ کبھی ایسے اورام ابتداءً بھی عارض ہوتے ہین اور اورام حارہ منتقل ہو کر کبھی اورام صلب پیدا کرتے ہین جیسے کہ قواعد عام کی بحث مین بیان ہو چکا اور بہ ندرت اورام بلغمی سے بھی یہ اورام پیدا ہوتے ہین کہ ورم بلغمی کسی سبب عارضی سے سخت اور باصلابت ہو جاتا ہی علاوہ علامت ورم کے جو مخصوص ہر قسم کے ہے سختی محبس کی بیٹھنے چھونے کے مقام پہ سختی اور کثرت وسواس اور نحافت بدن بھی دلیل ہے علاج عام قاعدہ معالجہ ان اورام کا بھی یہی ہی کہ ادویہ محللہ بدون ادویہ قابضہ کے مستعمل ہون۔ اور جو ادویہ شدید التحلیل آخر اورام حارہ مین لکھی گئی ان اورام مین بھی نافع ہین۔ ہمیشہ دودھ مادہ شتر پلایا نامضر ور ہی۔ منجملہ اون اشیاء کے جو انکو نافع ہین تین مثقال روغن بیدانجیر ہمراہ دس آب املتاس مین پکایا ہوا جو کہ ماء الاصول مین ملکر طیار ہوا ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ قوت درکار ہو ماء الاصول مین فقاح اذخر اور مصطگی اور پرسیاوشان ہمراہ جملہ ادویہ داخلہ ماء الاصول کے ایک جزو داخل کیجائین۔ اگر ہمراہ روغن بیدانجیر کے روغن سوسن بمقدار ایک درہم کے ملایا جاوے اور روغن بادام دو درہم بھی شریک کرین زیادہ نافع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ سب روغن ہمراہ ماء العسل کے مستعمل ہون۔ ایسے اورام کے ضماد مین مغز استخوان گوزن اور مغز ساق گاو اور شوربا گوشت کوہان شتر کا مستعمل ہے۔ ادویہ نافعہ سے ایسے ہی اورام اور دبیلات مین اکلیل الملک حلبہ اور بابونہ خطمی فنجنکشت ہر ایک ایک جزو اشق کور مقل الیہود مترجم لفظ کور مین دو احتمال ہین اگر اخیر مین را مہملہ ہی مراد اوس سے کور النحل ہے بضم کاف عربی جو شہد مکھی کے چھتہ کے چرک کو کہتے ہین اور آبندہ کو اثر کا لفظ عبارت شیخ مین اسی کا موید ہے دوسرا النسخہ کوز بزاء معجمہ جسکو کوز فارسی کہتے ہین وہ مقل الیہود ہی اور ایضاً کور بفتح کاف آخر مین راء مہملہ لغت عربی مقل الیہود کی ہے مگر مقل الیہود کا ذکر اسکے ہمراہ اس نسخہ کی تغلیط کرتا ہی متن ہر واحد ان اجزا سے دو ثلث جزو کے یہ سب اقسام گوند کے انجیر کے بیس دانہ کے جوشاندہ مین جو طلا نامی شراب مین بنایا گیا ہو گھولکر اور شہد مین پیسکر پھر باقیماندہ ادویہ کو ملاکر ضماد طیار کرین کہ یہ ضماد عجیب النفع ہے۔ دوسرا النسخہ ضماد کا چرک آشیانہ زنبور جسکو موم سیاہ بھی کہتے ہین چھہ جزو میعہ دو جزو مصطگی ایک جزو علک البطم نصف جزو زردی روغن ناردین کی بقدر ضرورت۔ دوسرا ضماد اذخر اشق سو درہم موم سو درہم اکلیل الملک بارہ درہم زعفران مرکی مقل الیہود ہر ایک آٹھ درہم روغن بلسان ایک رطل۔ زیادہ نافع ایسے بیمارون کو دو شاب انگور خام ہی اور جوشاندہ املتاس اور ایرسا بھی زیادہ نافع ہی اور وہ ضماد جسکو ایسے ضعف معدہ کے باب مین ہم نے لکھا ہے جو بوجہ صلابت معدہ کے عارض ہوا ہو۔ نسخہ ضماد جید مصطگی کندر افسنتین ہر ایک ایک جزو زعفران دو جزو یہ قیروطی بذریعہ روغن ناردین کے طیار ہوتی ہے اور مقدار روغن کی اوسیقدر ہی جو کافی ہو۔ اگر اتفاقاً یہ امر کبھی پیدا ہو جاوے کہ ورم بلغمی کا انتقال ورم صلب کی طرف ہو مناسب ہر ادوسکے معالجہ مین یہ ضماد ہے اشق مقل تخم کرنب میعہ سائلہ بادام تلخ مصطگی سنبل اذخر سعد گوند کے بعض اقسام کو محلول کرین اور سب

اجزا کو پیسین اور ضماد طیار کرکے استعمال کرین۔ غذا انکی جیسے ہلیون اور لبلاب اور روغن بادام شیرین خصوصًا جسوقت کہ ورم حار کا انتقال ورم صلب
کیطرف ہوا ہو دبیلہ معدہ کا اکثر دبیلہ بسبب غلطی طبیب کے جو تدبیر ورم معدہ مین کرتا ہی پیدا ہوتا ہی اسطرح کہ ورم کا انتقال خراج کی طرف
ہوجاتا ہی اور بیشتر خود بخود اور ابتداہی سے دبیلہ معدہ مین پیدا ہوتا ہی علامات ابتداے دبیلہ کی علامات ہمنے باب اورام حارہ معدہ
مین بیان کیے ہین۔ (کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور عطش اور حمی لازمہ اور درد جیسے والا اور بلندی موضع ورم کی معدہ مین)
علاج بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور تبرید معدہ جبسبب ورم حار کے سوج گیا ہو ادویہ داخلی اور خارجی دونون طرح سے کرنی چاہیے جسطرح
ممکن ہوتا کہ ایسی تدبیر سے ورم کا دبیلہ ہونا رک جاے پھر اگر باوجود فصد اور تبرید کما ینبغی کے ضرور دبیلہ نمایان ہوجاے اور تبریدات
کارگر نہون اور نضج مادہ ورم مین شروع ہو ایسے وقت بشرطیکہ اعراض خفیف ہون اور بہت جلد احتمال نضج پانے کا ہو شیر مادہ گاؤ خواہ
شیر گوسپند دوشیدہ بار بار ہمراہ آب گرم کے پلانا چاہیے (بقدر تین اوقیہ ہمراہ شکر کے) اور بار بار ورم کو ٹٹول کر دیکھنا چاہیے کہ دبتا ہی مثل
پکے ہوے پھوڑے کی یا نہین۔ اور ہیجان اور قشعریرہ اور ورم کے دب جانیکا زیر انگشتان امیدوار رہنا چاہیے کہ یہی علامت ریم پڑنے کی ہے۔
پھر اگر دودھ کا پلانا کافی نہو آب حلبہ اور گوکھرو اور روغن بادام تلخ کا پلانا ضرور ہی اور اگر اس سے زیادہ قوی دواے منضج کی ضرورت ہو
اور نضج بھی ہورہا ہی مگر بہ نسبت پہلے اوقات کے کسیقدر زیادتی نضج کی ہی روغن بیدانجیر بھی ان اجزا پر زیادہ کرنا چاہیے۔ ایسے وقت مجرب یہ
بھی ہی کہ خطمی حشقوق خشک بوزن ڈیڑھ درہم تخم مرو حلبہ ایک ایک درہم انسبکو پیسکر ہمراہ بعض اقسام دودھ کے گرم گرم پلانا چاہیے جیسے
شیر مادہ خر یا شیر گوسپند اور تعداد دودھ کی تین اوقیہ ہی اور بنظر جلا اور مزہ دار کرنے کے تھوڑی شکر بھی ملا دینی چاہیے جو تین درہم سے
زیادہ نہو۔ یہ بھی مجرب ہے کہ خطمی حشقوق یابس ایک اوقیہ حلبہ دو اوقیہ تخم مرو چار اوقیہ کوٹ کر چھانین اور شیر بز اور روغن گنجد ملا کر ضماد
طیار کرین۔ آب نیمگرم سے نہانا بھی مفید ہی اور دبیلہ پر کسیقدر انجیر اور بابونہ اور حلبہ کو ضماد کرین پختہ کرنے اور تقویت کے واسطے اوسمین
افسنتین بڑھاین اور مراد ان سب تدبیرون سے یہی ہی کہ ورم پختہ ہوجاے اور پھوٹ جاے پھر اگر نضج کا ہونا دریافت ہوا اور پھلانے کا
استعمال ہوچکا ہو اور اون ضمادات کا بھی استعمال جو مذکور ہوے کر چکے ہون اور بعد پھلانے کے انجیر کا ضماد جو ابھی مذکور ہوچکا بھی لگا چکے ہون
اب اوس بیمار کے واسطے فرش اور بچھاون نرم اور اوڑھنے کے کپڑے بھی زیادہ تجویز کرنے چاہئین اور اوسکو منہ کے بل لیٹنے اور
سوجانے کا حکم دیا جاے تاکہ بدن کے بوجھ سے ورم شگافتہ ہوجاے۔ شگافتہ ہونے کی شناخت طبیب بذریعہ لاغری اور اونگلیون کے
نیچے دب جانے کے اور نیز بذریعہ قے کے اگر ریم وغیرہ برآمد ہو خواہ دستون کی طرف ریم اور خون برآمد ہونے سے کرسکتا ہے۔ ایسے
وقت لازم ہے کہ صبر آب کاسنی کے ہمراہ پلایا جاے پھر جب خوب شگافتہ ہوجاے ملحمات یعنے گوشت کی پیوند کرنے والی ادویہ پلانی چاہیے
علاوہ بران جس شخص کے معدہ سے قیح بطرف قے کے برآمد ہوا اوسکی صحت سے یاس اور نومیدی بہ نسبت امید حیات کے زیادہ ہی بایں
لحاظ پھر اگر دریافت بھی ہوجاے کہ ابھی کسیقدر قیح معدہ مین باقی ہی اوسکو بذریعہ اسہال کے دفع کرنا چاہیے اور قے کی تحریک ہرگز
مناسب نہین ہی۔ اور اگر یہ تدابیر مذکورہ بالا کارگر نہون جو تدبیرات اورام صلبہ کے باب مین مذکور ہین اونکو استعمال کرنا لازم ہے۔
غذا جو ایسے بیمارون کے لائق بحال ہے ابتداے مرض مین اسفاناج نشاستہ اور جو مقشر اور زردی بیضہ سے طیار ہون اور آخر مرض
مین وہ غذا جسمین سویا اور میتھی بقدر معلوم داخل کیجاتی ہی۔ قروح معدہ — کے معدہ مین قروح اور بثور کبھی تو بسبب
حدت اور تیزی اوس خلط کے پڑجاتے ہین کہ جرم معدہ مین اوس خلط کا تشرب ہوتا ہی یعنے وہ خلط جرم معدہ مین سما جاتی ہے

خواہ فقط جرم معدہ سے وہ خلط حاد ملاقی ہوتی ہو- اکثر قروح بسبب اوس خلط کے پیدا ہوتے ہین جسکی ریزش اوپر سے معدہ مین کسی اور عضو سے
ہوتی ہو اسلیے کہ اکثر معدہ مین قرحہ بسبب نزلہای حادہ دماغی کے پڑتا ہو جو لذاع ہوتا ہے یا اسلیے کہ قابل عفونت ہوتا ہو کہ خود وہی نزلہ سڑنے کے بعد
معدہ کے جرم کو بھی کرتا ہے اگر زمانہ دراز تک نزلہ گرتا رہے علامات اور فرق کے امور جو بثور فم معدہ اور معدہ اور امعا کے ہین اونکا بیان
یہ ہو- اکثر قروح معدہ کے خصوصا جب اسفل معدہ مین ہون صغر نفس یعنے چھوٹی سانس کیطرف پہونچ جاتے ہین (اور قرشی نے صغر نفس سے
مراد قلت روح لی ہے) اور رگین اسوقت خوب بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور غشی اور برد اطراف بھی پیدا ہوتا ہے-
کبھی قروح معدہ پر ڈکار مین بدبو آتی اور ایسا بخار معدہ سے اوٹھتا جس سے زبان پر خشکی پیدا ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو اور قی زیادہ ہوا کرتی ہو
اگر معدہ مین بثور پڑے ہون ڈکار بہت زیادہ آتی ہو- کبھی قرحہ فم معدہ مین قرحۂ مری مین تفرقہ اسطور سے کیا جاتا ہو کہ اگر قرحہ مری مین ہو درد کا
احساس پیچھے دونون شانون کے بیچ مین ہوگا اور گردن کے پیچھے کیطرف بھی وائل سینہ تک یعنے استخوان قص و عظام حنجری کے درد محسوس ہوگا
اچھی طرح ثبوت اس قرحہ کا بروقت اوترنے لقمہ اور نوالہ کے ہوتا ہو کہ جس جگہہ قرحہ پڑ گیا ہو مری ہو خواہ فم معدہ بروقت اوسکے اوترنے
کے اوسی جگہہ درد کی زیادتی ہوگی اور جب قرحہ کی جگہہ سے لقمہ آگے بڑہ جائیگا اسیقدر درد مین کمی ہوگی- جو قرحہ فم معدہ مین ہو اوسپر
دلالت اِس امر کی ہوتی ہو کہ درد زیرین مقامات سینہ مین ہوتا ہو اور شکم کے اوپر کے مقامات مین اور لقمہ اوترنے کی ایذا اوسمین جب پیدا ہوتی ہو
کہ نوالہ سینہ سے اوتر جاے اور زیادہ میلان درد کا بجانب مراق ہوتا ہو اور سانس چھوٹی ہو جاتی ہو اور اکثر غشی واقع ہوتی ہو- جو قروح
اور بثور قعر معدہ مین ہون اونپر استدلال براز مین چھلکون کے نکلنے سے کیا جاتا ہو جب بدون سحج اور خراش امعا کے یہ چھلکے برآمد
ہون اور یہ بھی دلیل ہے کہ جب کوئی شئی کھانے پینے والی معدہ مین پہونچکر ٹھہر جاے اوسوقت اسفل معدہ مین تھوڑا سا درد معلوم ہو معدہ
کے قرحہ اور آنتون کے قرحہ مین اسطرح فرق کرنا چاہیے کہ بروقت وارد ہونے طعام کے بدن پر موضع درد کا لحاظ کیا جاے (پس اگر قرحہ
معدہ مین ہو درد بروقت ورود غذا کے ناف سے اوپر ہوگا اور اگر معار علیا یعنے اوپر کی آنت مین قرحہ ہو درد مذکور زیر ناف ہوگا) اور
معدہ کے قرحہ مین جو چھلکہ ہمراہ براز کے برآمد ہوگا بہت کم اور شاذ و نادر برآمد ہوگا اور معار علیا کے قرحہ مین پوست رقیق ہمراہ براز کے
برآمد ہوگی- پوست کا معدہ سے برآمد ہونا ہمراہ براز کے اوسپر یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ درد اطراف امعا مین نہین ہوتا بلکہ امعا سے اوپر درد
ہوتا ہو مگر پھر بھی اکثر التباس اور دھوکہ ہو جاتا ہو اور ذوسنطاریا معوی جو امعاے علیا کے قروح سے پیدا ہوتا ہو اوس سے اشتباہ
پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہے کہ ان اقسام کی شناخت مین خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کرین- قی کیطرف سے اگر قشرہ یعنے پوست برآمد ہو
سواے قرحہ مری یا قرحہ معدہ کے کسی قرحہ امعا کا احتمال نہوگا- اگر امتحان کرنا اس امر کا منظور ہو کہ قرحہ معدہ مین ہو یا امعا مین سرکہ اور رائی
پلاکر قی کرانی چاہیے علاج قروح معدہ کا تازہ جراحت جو معدہ مین واقع ہوا اوسکا علاج ادویۂ قابضہ سے کرنا چاہیے اور غذاے زود ہضم
کا استعمال ہے اور جن ادویہ سے زخم پیدا ہوتا ہے زنگار اور سپیدہ اور مرتک وغیرہ پڑنے سے اونکو بچانا چاہیے بلکہ واجب ہے
کہ پہلے قروح معدہ اور آکلہ معدہ کا تنقیہ ماء العسل اور جلاب سے کیا جاے اور دواے منقی مین اتنی قوت بھی ہونی چاہیے جو ایذا دہی
کرے اور قرحہ کو بڑھاے اور یہ خاصیت ایذا دہی اور قرحہ بڑھانے کی اوسمین بہ نسبت پاک کرنے چرک اور نفع دینے سکون
درد وغیرہ کے زیادہ ہو بسبب اسکے کہ قوی الاثر ہے اور زخم کو ہلا دیتی ہے بلکہ واجب ہے کہ جلا اور غسل یعنے چرک دھونے کی نوبت
اوس مین ایسی ہو کہ اسفل کی طرف دھوکر اخراج کر دے (یعنے مزلق ہو) پھر اگر ہمراہ قروح کے سڑا ہوا کوئی مادہ اور گوشت مردار

بھی ہو واجب ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو مُردار گوشت پیدا کر کے زخم بھی پورا کرے بہت ہی عمدہ اور مناسب اس غرض کی پورا کرنے مین ایارج فیقرا ہی جب قرحہ آلایش سے پاک ہو جاے تو واجب ہے کہ پھر گاے کا میٹھا مکھن نکالا ہوا اور شربت بہی و انار وغیرہ کا استعمال کرین ایضاً آب جو آب انار کے ساتھ اور فواکہ کے افشورجات جو قابض ہین۔ بیشتر احتیاج غذا دینے مین بطون یعنے اوجھ جوان بیل خواہ بچہ گاو کے ہوتی ہے جو سرکہ مین پختہ کیا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک چرک اور ریم قرحہ کا پاک نکر لیا جاے اور بالکل صاف نہو جاے کسی دوا جاذب کا نفع ظاہر نہوگا اور نہ کسی دوا مندمل سے نفع ہوگا۔ اور اگر استعمال مرطبات ادویہ کا کیا جاے اور مرض یعنے قرحہ بجانب مری خواہ تہ معدہ کے ہو اوسوقت مرطبات مین ادویہ مقریہ سے مقدار مناسب بھی مثل کتیرا اور صمغ عربی کے داخل کرنی ضرور ہے کبھی قروح معدہ کو فلونیا بھی نافع ہوتی ہے ایضاً اقراص کہربا خصوصاً اگر قی الدم عارض ہو مفید ہوتے ہین اور جملہ اقسام ربوب قابضہ کے بھی قرحہ معدہ کو مفید ہین اور کبھی رب غافث اور رب افسنتین بھی نافع ہوتا ہے۔ اگر معدہ مین قروح ہو اور کسی داعی اور امر ضروری کی وجہ سے بدون اسہال پیدا کرنے کے چارہ نہو لازم ہے کہ مثل املتاس کے مسہل دیا جاے۔ اور اگر قروح معدہ سے خود بخود اسہال عارض ہو اوسکے بند کرنے مین اقراص طباشیر اور ربوب قابضہ آب سویق یعنے ہمراہ جو کے ستو کے پختہ کر کے دینا چاہیے۔ اور اگر معدہ متقرحہ مین آکلہ پیدا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو ہمنے باب نفث الدم مین لکھا ہے علاج بثور معدہ کا نافع یہ تدبیر ہے کہ پہلے نرمی اور سہولت ایسے ادویہ سے تنقیہ کرین جنکی اجازت اور رخصت باب قروح معدہ مین دی گئی ہے جیسے املتاس وغیرہ اور بعد ایسے تنقیہ کے حب الرمان ہمراہ زبیب کے اور دودھ جسمین لوہا گرم کر کے بجھایا جاے نافع ہوتا ہے حکم معدہ کے پھٹ جانیکا جس شخص کا معدہ پھٹ جاے اوسکے زندہ رہنے کی امید کمتر ہے مگر اسکہ تھوڑا پھٹ جاے

پانچوان مقالہ معدہ کے اون احوال کا بیان جو بجہت شامل ہونے معدہ کو لاحق ہوتے ہین خواہ جو اشیا معدہ سے خارج ہوتے ہین اونکی وجہ سے وہ احوال عارض ہوتی ہین اور کسیقدر احوال مراق و مراسیف وغیرہ کا نفخہ معدہ کا بیان کبھی نفخہ بسبب طعام کے پیدا ہوتا ہے اگر اوسمین رطوبت غریبہ ایسی ہو جو ریح کیطرف مستحیل ہو جاے اور حرارت یعنے قوت ہاضمہ اگرچہ درجۂ اعتدال پر ہے اور غذا سے جید کو اچھی طرح ہضم کر دیتی ہے مگر ایسی غذاے نفاخ کی تحلیل سواے اسکے کہ مستحیل بریح کردے اور کسی قسم کی نکر سکے۔ کبھی نفخہ بسبب ضعف حرارت ہاضمہ کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ غذا اگرچہ بذاتہ نفاخ نہو مگر جسوقت حرارت ہاضمہ کی اوسکے ہضم سے ضعیف ہوتی ہے تبخیر پیدا کر کے ریاح اوٹھاتی ہے اسلیے کہ جو مادہ غذا کا اوسمین بذاتہ نفخ ہونے کی خاصیت نہو کبھی اوس سے نفخ پیدا نہوگا جب تک کہ حرارت ہاضمہ مین کمی قوت کی اتنی نہو کہ حرکت کرے اور ہضم نکر سکے جیسے اگر بالکل حرارت ہاضمہ کی معدوم ہو جاے پھر اگرچہ غذاے نفاخ بھی کھا جاے مگر نفخ پیدا نہوگا۔ جس غذا سے نفخ پیدا نہین ہوتا یا تو در اصل وہ غذا بذات خود ایسی اچھی ہے کہ اوسکو نفاخ ہونے سے براءت اور دوری ہے یا وسبب خارج از غذا مین سے کوئی سبب کی موجودگی مانع نفخ سے ہوتی ہے۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ حرارت ہاضمہ نے اوسی غذاے نفاخ پر اچھی طرح غلبہ کیا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ فناء حرارت ہاضمہ اور برودت مجمدہ کا وجود اسقدر ہے کہ غذا کی تحریک معدہ مین کسیقدر بھی نہین ہوتی ہے اور مسلم ویسی ہی بلا تصرف براز پاخانے کی راہ سے نکلجاتی ہے۔ بیشتر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ حرارت ہاضمہ تو مشغول ہضم غذا مین ہوتی ہے اور غذا قابل ہضم ہو جانے کی بھی ہے اور ابھی فعل حرارت ہاضمہ کا پورا نہین ہوا کہ اوسکا معارضہ یعنے مقابلہ سرد پانی وغیرہ کے پینے سے کیا گیا اور بمقدار کثیر اسقدر استعمال مشروبات باردہ کا ہوا جسکی وجہ سے حرارت ہاضمہ مین قصور اور کمی پیدا ہو گئی خواہ کوئی حرکت نازیبا ایسی واقع ہوئی جسنے غذا کو با فراط ہلا دیا اور اپنی جگہہ پر قرار اوسے نرہا (ایسی بے احتیاطی سے نفخ پیدا ہونا خیال کیا جاسکتا ہے۔)

کبھی مزاج غذا کا خود نفاخ ہوتا ہی جیسے لوبیا اور مسور وغیرہ کہ اوسوقت اگر قوت قوی بھی ہو اور موانع ہضم سے اجتناب بھی کیا جاے پھر بھی نفخ ضرور
پیدا ہوگا ہان اگر حرارت شدید ہو اور قوت ہاضمہ بدرجہ قوی ہو تو ایسی غذا بھی بلا نفخ کے ہضم ہو سکتی ہے۔ اشربہ مین شراب غلیظ اور شیرین نفاخ ہوتی
ہی ہان اگر شیرینی کے ہمراہ رقت قوام ہو جس سے ریح لطیف پیدا ہو وہ نفاخ نہوگی۔ کبھی سبب نفخہ کا طعام گرم طبیعت کا ہوتا ہی اسلیے کہ طعام حار
جب بروقت ہضم ہونے کے اوسمین حرارت نے معدہ کی اثر کرکے اوسکو گرم بالفعل بھی کردیا یعنے وہ طعام جو گرم بالطبع تھا اب بالفعل بھی گرم
ہوگیا اور معدہ مین کوئی مادہ بارد و رطب پہلے سے موجود تھا مثلاً بلغم وغیرہ تو اب اس طعام گرم کے اوس مادہ سے ملاقات ہوئی ایسے
مادہ کی تحلیل یہ غذاے گرم کرکے اوسکا اخراج معدہ سے کریگی اور اسوقت نفخ پیدا ہوگا۔ کبھی سبب نفخہ اور قراقر کا خالی ہونا شکم کا اور
معدہ مین رطوبات خام اور زجاجی کا پڑنا اسیطرح امعا مین ایسی رطوبت کا موجود ہونا بھی ہوتا ہی وجہ یہ ہے کہ جسوقت طبیعت بدنی متوجہ
ہضم غذا پر ہوتی ہے اس رطوبت خام مین جو معدہ اور امعا مین بھری ہی تصرف کرنے سے باز رہتی ہی لہذا بروقت امتلاے معدہ
کے غذا سے یہ رطوبت بجاے خود ساکن اور ٹھہری ہوئی رہتی ہی پھر جب ہضم غذا سے طبیعت کو فراغ حاصل ہوا ایسے رطوبت کی تحلیل
پر متوجہ ہوتی ہے لہذا بروقت خلو معدہ کے ریاح پیدا ہوتے ہین جو اوسی رطوبت خام موجودہ معدہ اور امعا کی تحلیل سے اوٹھتے ہین۔
کبھی بحالت خلو معدہ اگرچہ رطوبت خام بھی معدہ وغیرہ مین ہو نفخہ اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ طبیعت بدنی جسوقت خلو معدہ پاتی ہے اور
قواے طبیعیہ کی تحریک ہوتی ہی اوسوقت وہ ہوا جو اندرون فضا یعنے خالی مقامات جسم کے بھری ہوئی ہی اوسے بھی حرکت ہوتی ہے
خواہ طبیعت اوس ہوا کو حرکت دیتی ہی اور ہمراہ اوسی ہوا کے باقیماندہ اجزہ رطوبات بدنی کے بھی متحرک ہوکر مثل ریاح کے معلوم
ہوتے ہین۔ کبھی سبب نفخہ کا کثرت سودا اور امراض طحال ہوتے ہین۔ اور اکثر گاہ جو برودت خارجی بدن پر وارد ہو وہ بھی سبب
نفخہ کی ہوتی ہے خواہ ریاح جن سے بدن بھر جاتا ہے اونسے بھی نفخہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بروقت ورود برودت خارجی خواہ امتلاے
بدن کے ریاح سے غذا کے ہضم سے قدر معتدل سے دوچند مقدار حرارت کی حاجت پڑتی اور حرارت معتدل کا عمل غذا مین نصف باقی رہجاتا ہے
اور چونکہ پورا عمل حرارت معتدلہ کا یہ ہی کہ انضاج رطوبات بدنی مثل ہضم تام غذا وغیرہ کے کرے اور جب نصف عمل اوسکا رہ گیا اوس سے
بجاے ہضم تام کے تبخیر پیدا ہوگی اور اسی سے نفخہ پیدا ہوگا۔ جسوقت ناقہین امراض کے شکم مین نفخ زیادہ ہوا کرے عکس مرض کی خبر
دیتا ہے امراض مراقی کا بیان۔ مراقی مرض اکثر بسبب شدت حرارت معدہ اور بند ہوجانے اون راہون کے (جو غذا لینے کے
واسطے تمام اعضاے بدنی مین مخلوق ہین) پیدا ہوتا ہی کہ بسبب انسداد اون راہون کے غذا پلٹ کر اطراف معدہ مین محتبس ہوجاتی ہے اور
اسیوجہ سے کھٹی ڈکارین آتی ہین اور قے ایسی ہوتی ہی جس سے دانت کند ہوجائین خصوصاً اگر طحال کے ماؤف ہونے کے ہمراہ امراض
مراقی کی شرکت ہو براز امراض مراقیہ مین نرم اور پتلا ہوتا ہی اور خون مین غلظت آجاتی ہی۔ اکثر مراق کے اطراف مین ورم ہوتا ہے
جس سے بخار سوداوی اوٹھتا ہی اور مالیخولیاے مراقی پیدا ہوتا ہی علامات نفخہ معدی کے جو قسم نفخہ اور تولد ریح کی بسبب
جوہر طعام کے ہو یعنے غذاے نفاخ اور مولد ریح سے جو قسم پیدا ہو اوسپر دلالت اسی طرح سے ہوتی ہی کہ جو شی کھانے پینے
مین آئی ہو اوسکی طرف رجوع کرین اور اوسکو پہچانین (۲) یہ بھی اوسی قسم کی علامت ہی کہ غذائی نفخہ زیادہ نہین ہوتا اور اکثر
اوقات مین ہوتا ہے اور نہ جسوقت غذا لے جبکا استعمال ہوا اوسوقت ہوتا ہے (۳) یہ بھی علامت اسی قسم کے نفخ کی ہے اگر
ٹکور مکرر سے کر آجاے نفخہ کی ایذا اور ضرر مین سکون پیدا ہوجاتا ہی۔ یہی صورت شناخت کہنے اوس نفخہ کی ہے جو غذا مین

خطائے تدبیر کرنے سے پیدا ہو کر اوسپر آب کثیر پیا جاوے خواہ حرکت نامناسب معدہ مین اوسے جنبش زیادہ ہو اور ہضم نہونے پاوے اور مختصر یہ ہی کہ ایسے
امور واقع ہون بعد استعمال غذا کے جیسے قوت ہاضمہ کی فعل کا معارضہ اور مقابلہ ہو پس یہ جملہ اقسام نفخہ کے وجود اسباب مذکورہ سے پہچانی جاتے ہین
اور اس سے انکی شناخت ہو جاتی ہی کہ جب ان امور کے مخالف امور مناسب کا استعمال کیا جاوے نفخ بھی دور ہو جاتا ہی۔ نفخہ سوداوی اور
بلغمی یعنے خام اخلاط سے جو نفخہ پیدا ہوتا ہی ان دونون مین فرق یہ ہی کہ نفخہ سوداوی خشکی اور یبوست سے ہوتا ہی اور بلغمی نفخہ کے ہمراہ
رطوبات بھی ہوتے ہین۔ باقیماندہ اقسام نفخ کے جو اور اقسام سے پیدا ہوتے ہین اونکے علامات اونھین اسباب کی موجودگی سے
معلوم ہوتے ہین علاج اگر سبب نفخہ کا غذائے نفاخ ہو ایسی غذا کو ترک کر دینا چاہیے اور جو سوء تدبیری بعد استعمال غذا کے ہوتی ہو
آیندہ حسن تدبیر سے برتاو کیا جاوے اور قوت ہاضمہ سے معارضہ اور مقابلہ افعال اور حرکات ناملائم کرکے ہونے پاوے اور جب تک
یہ تدابیر عمل مین آتی رہین ساتھ ہی اونکے یہ بھی التزام رہے کہ مریض ایک مسہری اور چارپائی وغیرہ پر سویا کرے جسمین روئی دار
چھت اور پردہ اور فرش اچھی طرح گدگدا اور گرم منڈھا اور بچھا ہوا اور پیٹ کے بل اوسے سونے کی اجازت دیجاوے۔ اگر سبب
نفخہ کا برودت معدہ کی ہو خواہ ضعف معدہ سے نفخ پیدا ہوتا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو باب ضعف معدہ مین مذکور ہو چکا اور
تمریخ معدہ کی روغن سے کرنی چاہیے جسمین ملطفات اور کاسرہ ریاح کو جوش دیا ہو جیسے اجوائن اور کاشم اور زیرہ اور اگر اس
سے زیادہ قوی ادویہ کی ضرورت ہو سداب اور تخم سداب اور حب الغار اور انجدان اور سیسالیوس وغیرہ کو جوش دین اور
روغنون مین تمریخ کے واسطے روغن غار کو اختیار کرین خواہ روغن بیدانجیر وغیرہ۔ کبھی تمریخ معدہ کی ایسے روغن سے کافی ہوتی ہے
جسمین سوبا (خواہ برگ زمابرگ سنبھالو اور تخم سنبھالو) کو جوش دیا ہو۔ اوسکے بعد مرہم قوی کی مالش جیسے وہ مرہم جو زوفا اور شبت
اور آبیدخاکستر وغیرہ سے طیار ہوا ہو۔ اور بیشتر حاجت حقنہ کی ایسے ہی روغن سے ہوتی ہے جو مذکور ہوے۔ اور کبھی مالش کے روغن
مین زفت بھی ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ برودت کسی مادہ غلیظہ سے پیدا ہوئی ہو ہرگز یہ ادویہ نہ دینی چاہیین اس لیے کہ بیشتر ہیجان
ریاح کا ان سے زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ پہلے تنقیہ مادہ کا کرلین اوسکے بعد ایسی دواؤن کو استعمال کرین اگر برودت معدہ کی ساذج
بلا مادہ ہو اوسوقت ہیجان ریاح کا چندان خوف ہمکو نہین ہوتا بلکہ انھین ادویہ کو بخوف بلائین گے منجملہ اون ادویہ کی جو ایسے بیمار کو ہم دیتے
ہین اور زیادہ نافع ہوتی ہے کہ ایک خرما یعنے ۲ ماشہ جعدہ کو پانی مین خوب جوش دیکر اوسکو پلاتے ہین خواہ طبیخ فودنج نہری مین شہد ملا کر
استعمال کرتے ہین۔ خولنجان کا جوشاندہ بھی زیادہ مفید ہی۔ اور خولنجان کو سکنجبین ملا کر برابر نخود کے گولیان بنائین اور ایک مثقال ہمراہ
آب گرم کے کھلائین کہ اس دوا سے اخراج ریح کا زیادہ ہوتا ہی اور رطوبت کم نکالتی ہی۔ نفخہ عاصیہ یعنے ایسے نفخہ کو جو بدشواری علاج پذیر ہو
جندبیدستر کو پیسکر سرکا اور ماورد اور زیت کہنہ ملا کر مفید ہوتا ہی خصوصًا سرکہ انجدان یا خل عنصل۔ کہتے ہین کہ کعب خنزیر کو سوختہ کرکے
استعمال کرنا بھی عمدہ علاج اس نفخہ کا ہی۔ جو نفخہ کہ خفیف ہو اوسکے علاج مین بعد طعام کے تھوڑی سی شراب پلانی کافی ہی کہ اوسکو پی کر
سو رہے اور ایذائے نفخ سے بری اور چنگا ہو کر اوٹھے گا۔ یہ مروخ نافع ہی کہ شونیز اور حب الغار اور سداب کو شراب مین اچھی طرح
پختہ کرین اور صاف کرین پھر کسی روغن مناسب کو نصف وزن شراب مذکور کے لیکر اسی شراب مین پختہ کرین تا اینکہ شراب جل جاوے
اور فقط روغن باقی رہے بعد ازان اسی روغن کی مالش کرین اسیطرح روغن شونیز کی تمریخ بھی مفید ہے۔ بعض اطبا نے
کہا ہی کہ حمسفرم یعنے ریحان سلیمان اون لڑکون کے واسطے زیادہ مفید ہی جنکے پیٹ زیادہ پھولتے ہون۔ نفخہ لازمہ سوداویہ

یعنے وہ نفخہ جو ہر وقت موجود رہی اوسکا علاج سنجر نیا اور فنداد یقون اور اجوائن سے کیا جاتا ہی اور اگر استفراغ قوی کی حاجت ہوتی ہی حب منتن کا استعمال کرتے ہین اور اسفنج کو سرکۂ کہنہ مین تر کرکے اوسپر رکھتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ سرکۂ انجدان سے ترکرین **قراقر کا بیان** جمیع اسباب نفخہ کے بعینہ وہی اسباب قراقر کے ہین کہ جسوقت یہ اسباب نفخہ پیدا کرتے ہین اور طبیعت بدن کا ارادہ اوس نفخہ کے دفع کرنیکا ہوتا ہی اور یہ نفخہ دفع ہونے مین ایسی اطاعت طبیعت کی نہین کرتا کہ اوپر کیطرف بذریعۂ ڈکار کے خواہ نیچے کی طرف بذریعۂ اخراج ریاح کے دفع ہوجاوے بلکہ ادعیہ امعا یعنے اندرونی مقامات مین آنتون کی متحرک ہوا کرتا ہی اوسوقت قراقر پیدا ہوتا ہی اور پیٹ بولنے کی آواز معلوم ہوتی ہی خصوصاً جب تک یہ ریاح چھوٹی چھوٹی آنتو مین متحرک رہتی ہین کہ جنکے منافذ اور سوراخ تنگ ہین اوس زمانہ مین تو قراقر زیادہ ہوتا ہی اور چھوٹی آنتون سے جب وہ ریاح جدا ہوکر وسعت مین موٹی اور بڑی آنتون کی آتے ہین قراقر مین نرمی اور کمی ہوتی ہی مگر آواز قرقرہ کی اسوقت بھاری ہوتی ہی اگرچہ کمتر ہوتی ہی اور باریک اور چھوٹی آنتون کی قراقر کی آواز باریک اور تیلی ہوتی ہی اگرچہ زیادہ ہوتی ہی جب یہی ریاح رطوبات سے آمیختہ ہوجاتے ہین اوسوقت انمین صفائی باقی نہین رہتی اور جسوقت یہ ریاح فضا یعنے وسیع جگہہ اور خالی رطوبات وغیرہ سے پاتے ہین اور خود ان ریاح کا قوام پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہے اور اچھی طرح ہلانے اور جنبش دینے کی قوت اونمین ہوتی ہی اوسوقت اخراج سے ان ریاح کے بڑی آواز اور صفائی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے آواز ریح کی صفائی امعا کی پاک صاف ہونے پر خواہ براز کی خشکی پر دلالت کرتی ہی۔ قراقر کا علاج نفخہ کے علاج سے زیادہ قوی کرنا چاہیے۔ جو شخص اپنے شکم مین ریاح کی کثرت دیکھے اور کسیقدر تپ بھی اوسے لاحق ہو لازم ہی کہ زیرہ ہمراہ ترنجبین کے تناول کرے اور شکر کو نہ ملاوے

ملاست معدہ کا بیان اور زلق معدہ معدہ کا چکنا ہونا اور غذا کا معدہ سے پھسلنا کبھی اسکا سبب حرارت معدہ مع ایسے مادہ کے ہوتی ہی جو لذاع ہی اور طعام کو معدہ سے لذع پیدا کرکے پھسلا دیتا ہی اور اکثر یہ مرض سوء مزاج ساذج گرم سے معدہ کے پیدا ہوتا ہی اور ہوتا ہی تو اوسی وقت ہوتا ہی جب سوء مزاج ساذج مذکور اسقدر زیادہ ہو کہ قوت ماسکہ کو ضرر پہونچاوے۔ کبھی یہ مرض بسبب ایسے سوء مزاج بارد یا مادہ سے پیدا ہوتا ہی کہ وہ مادہ مزلق ہی اور کبھی سوء مزاج بارد ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہی۔ کبھی بسبب قروح معدہ کے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہی کہ بسبب ایذا دہی قروح کے جو درد وقت غذا کے وقت زیادہ ہوتی ہی معدہ کی حرکت اوسی غذا کے دفع کرنے پر جلدی اور دفعۃً ہوتی ہے کبھی یہ مرض ضعف ماسکہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی۔ جب بعد زلق معدہ اور امعا کے اور بعد ملاست معدہ کے کھٹی ڈکار آنے لگے بنا بر قول بقراط یہ علامت جید ہے اسلیے کہ ڈکار کا آنا دلیل ہے کہ جو حرارت معدہ کی بجھی ہوئی تھی اب کسی قدر اوسمین نہوض یعنے ترقی پیدا ہوئی اسلیے کہ اگر بالکل حرارت مفقود ہوتی تو پھر معدہ مین ریح کیون پیدا ہوتی اور جب ریح پیدا نہوتی ڈکار بھی نہ آتی مگر اب ڈکار آتی ہے تو ریح پیدا ہوتی ہے اور حرارت بھی کسیقدر بڑھی ہے علامات اسکے مشہور ہین دوبارہ لکھنے اور بیان کرنے کی حاجت نہین ہی علاج اگر یہ مرض بسبب سوء مزاج حار مادی کے ہو پہلے اخراج خلط کا بنرمی کرنا چاہیے اور بعد ازان ربوب فواکہ قابضہ اور آب سویق کا استعمال کرین جسمین باجرہ کو پختہ کیا ہو اور اگر مرض مین طول ہو اوسوقت حاجت گائے کے دہی کی ہوگی جو پختہ کرکے پلایا جاوے یا اوسمین لوہا خواہ سنگریزے گرم کرکے بجھاے جائین اور دیگر ادویۂ قابضہ بھی دہی کے ساتھ دینی ہون گی جیسے طباشیر اور گل سرخ اور کہربا اور گلنار اور قرظ یعنے سیگری ببول کی اور طراثیث کی اسی طرح پر کہ سترہ تولہ جغرات مین ڈیڑھ تولہ ادویہ ملاکر استعمال کرینگے۔ اور معدہ پر ضمادات مذکورہ قانون عام مین لگاے جائین اور غذا مسور مقشر اور چاول اور باجرہ سے ہمراہ عصارۂ فواکہ قابضہ کے جیسے آب انگور خام اور آب انار ترش اور آب سفرجل ترش سے اختیار کیجاوے

اگر بدون استعمال گوشت کے چارہ نہین ہوتا چوزہای مرغ اور تیتر اور لوہ کو خوب طرح بھون کر اور اثنای بریان کرنے مین ترشی آبہای مذکورہ بالا کی
اوپر چھڑکتے جاتے ہین اور خوب طرح بھون کر کھلاتے ہین۔ قریب قریب یہی تدبیر کے علاج اوس مریض کا ہی جسکو سوء مزاج حار بلا مادہ [illegible]
زلق المعدہ عارض ہو جیسا کہ باب قانون عام مین بیان کیا گیا ہی۔ اگر یہ مرض برودت معدہ سے پیدا ہوا ہی مشروبات اور ضمادہای سخنہ سے علاج
کرنا چاہیے چنانچہ اپنے مقام پر اون ادویہ کا ذکر ہو چکا ہی اور غذا مین حجل کبک اور گنجشک بریان اور چوزہ ہای مرغ بھی کھلانے چاہیین کہ انکا
گوشت معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہی اور ان جملہ اقسام گوشت کو قابض یا گرم مصالحہ سے خوشبو کرنا چاہیے خواہ قابض ور گرم دونون قسم کے
مصالحہ کو ملانا چاہیے۔ اور اگر کوئی مادہ بھی موجود ہو اوسکا تنقیہ اوسی طور سے جیسا کہ بیان ہو چکا پہلے کر لینا چاہیے۔ ہر ہفتہ مین قے کا
استعمال اور جوارش خوزی اور جوارش حب الآس اور جوارش خبث الحدید کا بھی کرنا لازم ہی اور نبیذ غلیظ اور کہنہ بھی پلانی چاہیے۔ اگر بسبب
قرحہ کے مرض پیدا ہو قرحہ کا خاص علاج پہلے کرینگے بعد ازان معدہ کے قوی کرنے کی تدبیر کیجائے گی۔ اگر بسبب ضعف قوت ماسکہ کے
یہ مرض پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ مشروبات قابضہ (مثل ہلیلہ بریان اور خرنوب وغیرہ کے) ہمراہ مسخنات خوشبو کے شربا اور ضمادا
استعمال کرین۔ ایسی قسم مین جوارش خرنوب آب فودنج تازہ کے ہمراہ خواہ دوای سماق آب خرنوب کے ساتھ یا سفوف انار دانہ رب سفرجل
ترش کے ساتھ سب مین اور کوئی شی نہ ملی ہو یا جوارش خوزی رب الآس کے ہمراہ مفید ہوتی ہی منفعت عظیم پیدا کرنیوالی دوا اس مرض
مین یہ بھی ہی کہ اقراص ہوفسطیداس اور اقراص گلنار کو اختیار کرین اور ضماد اسفنجین ہمراہ قوابض کے لگائین۔ غذا ایسے بیمار کی قریب
غذای سوء مزاج حار رطب کے یعنی بھونی اشیاء اور مطجنات اور ربوب کے جملہ اقسام جو معلوم ہو چکے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب جو ہمراہ
تر ہندی کے اندرونی غشا اور جھلی کے امراض کو نافع ہی قے اور تہوع اور غثیان اور قلق معدہ کا بیان قے سے مراد وہ حرکت
معدہ کی ہے جس سے معدہ کسی شی موجود معدہ کو منھ کیطرف سے دفع کرتا ہی اور وہ شی اس معدہ کے دفع کرنے کو قبول بھی کر لیتی ہے یعنے
منھ کیطرف سے نکل بھی جاتی ہی۔ اور تہوع یعنے ابکائی اوسکو کہتے ہین کہ معدہ تو شی موجودہ کے اخراج پر حرکت کرے مگر وہ شی منھ تک
آکر خارج نہو جاوے۔ پس قے اور تہوع مین فرق یہی ٹھہرا کہ قے کی حالت مین اخراج شی موجودہ کا منھ کیطرف سے ہو جاتا ہی اور ابکائی مین
نہین ہوتا مگر معدہ کی حرکت قے اور تہوع دونون مین اخراج شی موجود پر یکسان طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اور غثیان یعنے متلی کے یہ معنے ہین
کہ معدہ آمادہ حرکت اخراج شی موجودہ پر ہوتا ہی اور گویا کوئی امر معدہ کو متقاضی حرکت اخراج شی مذکور کا ہوتا ہی اور یہ تقاضا اور خواہش
اوس متقاضی کی ہمیشہ اور دیر تک رہے خواہ تھوڑے زمانہ کے لیے اوسکا تقاضا برطرف ہو جاے مگر حرکت معدہ کی ابھی پیدا نہو۔ یہ تینون
حالات یعنے قے اور تہوع اور غثیان بالکل اشتہای معدہ کے مخالف ہین اور ہر طرح سے انکی مخالفت ظاہر ہے۔ تقلب نفس اوس متلی کو
کہتے ہین جو لازم اور دیرپا ہو اور کبھی اشتہا کے زائل ہو جانے کو بھی تقلب نفس بولتے ہین۔ قے کی بعض قسم حاد اور تیز ایسی ہوتی ہی جس سے
قلق اور بیچینی پیدا ہوتی ہی جسطرح ہیضہ کی قے خواہ جس شخص کو کوئی قے لانے والی دوا پی چکا ہو اوسکی قے۔ اور بعض قسم قے کی باسکون و آرام
ہوتی ہے جسطرح قے خوگرفتہ لوگون کی جو بسہولت اور بلا اذیت ہو جاتی ہی۔ جب ابکائی پیدا ہوتی ہے ضرور کوئی ایسی شی بھی پیدا
ہوتی ہی جو فم معدہ کو محتاج کر دے یعنے کسی غذا وغیرہ کا جانب اقرب یعنے منھ کی طرف سے کر دیتی ہی اور یہ شی فم معدہ کی ایسی کیفیت پیدا
کرتی ہی۔ یا تو کوئی کیفیت خراب ایسی ہوتی ہی جسکا فعل ایذا رسانی کا معدہ مین وہی ہوتا ہی جو فعل اوس خراب مادہ کا ہی جس سے معدہ کو
ایذا پہونچتی ہی خواہ معدہ سے عضو مشارک کو موذی ہوتا ہی جیسے دماغ پر جب کسی طرح کا صدمہ ضربت وغیرہ کا پہونچے کہ اوسوقت ابکائی

بسبب حرکت اندفاع دماغ کے پیدا ہوگی - یا اینکہ وہ شئ مذکورہ بالا کوئی مادہ خلطی ایسا ہو جو معدہ مین سمایا ہوا ہی خواہ اوس مادہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہے
کہ اوس مادہ سی طعام فاسد ہوجاتا ہی خواہ وہ مادہ صفراوی اور رطوبت ردی کا متعفن ہوتا ہی جسطرح حوامل کو تہوع ایسے ہی مادہ کی وجہ سے عارض
ہوتا ہی - یا اینکہ اگرچہ وہ رطوبت ردی فاسد نہین ہی مگر فم معدہ کو تر کرکے ڈھیلا کردیتی ہی بدین ایسکے کہ اوس رطوبت مین کسی قسم کی خرابی پائی جاے
خواہ وہ رطوبت غلیظ چسپندہ ہو یا اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے گرانی معدہ پر زیادہ پیدا کرے گو اور کسی قسم کا سبب خرابی کا پیدا نہوا ہو اسلیے کہ معدہ
اوسکی گرانی سی بھی اذیت پاتا ہی اور تہوع پیدا ہوتا ہی اگرچہ وہ شی جو معدہ مین ریختہ ہوتی ہی مثلاً خون یا بلغم شیرین ہی کیون نہو کہ باوجودیکہ تھوڑی دیر بعد
اوس سے تغذیہ بدن کا ہوجاوی اور معدہ خود بھی اوس مادہ دموی یا بلغم حلو سے غذا پاوے گا اور سبک ہوجائیگا اسلیے کہ خون سے معدہ کو
ضرور غذا ملتی ہے اور بلغم شیرین سے خون بنجاتا ہی لیکن اوس سے بھی تغذیہ معدہ کا بعد استحالہ کے ہوتا ہی یہ نہین کہ فوراً اوس خون سی تغذیہ معدہ کا
ہوجاوے اور جسطرح وہ خون یا بلغم طبعی شیرین معدہ مین پہونچتا ہی ویسا ہی بلا تصرف اور کمی بیشی غذاے معدہ بن جاوے بلکہ اوس سے تغذیہ
بہ نسبت معدہ کے رفتہ رفتہ جسقدر اون رگون مین پہونچکر معدہ کے حصہ مین آتا ہی جن رگون سی یہ خدمت متعلق ہی کہ خون کا مزاج اور کیفیت
مشابہ مزاج معدہ کی بدل دیتی ہین اور یہ وہی رگین ہین جنکا ذکر تشریح عام اور خاص معدہ کی تشریح مین ہوچکا ہی الغرض اون رگون سے پلٹ کر
اور مزاج یافتہ ہوکر یہ خون اور بلغم شیرین غذاے معدہ ہوتا ہی ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب مانع پیدا ہوجاوے کہ غذا پانے معدہ کو منع کرے
اور وہ عروق معدہ مین ایسی چیز نہ پہونچا سکین جسپر معدہ قناعت کرکے متوجہ اوسکے ہضم پر ہوکر اوسکا استحالہ اپنے مناسب مزاج خون
کیطرف کردے ایسے وقت ضرور ہے کہ معدہ کو اوس خون سی غذا نہ ملے گی - غذا ملنے کا خون سے معدہ کو اکثر گاہ یہ بھی سبب واقع
ہوتا ہی کہ جگر معدہ پر خون صالح کو گراتا ہے اور یہ ریزش اون رگون کیطرف سے نہین ہوتی جنکا نام زارقہ دم ہے بلکہ اون رگون سے
یہ خون جگر سے معدہ مین پہونچتا ہے جدھر سے کیموس کا نفوذ جگر مین ہوتا ہی اور یہ خون صالح جسکی جگر سے آمد تجویز ہوئی ہی زیادہ گرانبار
معدہ پر نہین ہوتا اور اسکی آمد جگر سے اسی غرض سے ہوتی ہی کہ معدہ اسکو بطور انتشاف اور بہ چھنے کے اپنی طرف کھینچے اور اس جوہر اور
مادہ کو معدہ اپنے مادہ کیطرف بدل کر جب یہ خون مشابہ جوہر معدہ کے ہوجاوے اوسکو اپنی غذا بنالے - بڑی غلطی کی ہی جسنے حکم قطعی اس امر پر
کیا ہی کہ خون سے معدہ کی غذا بالکل نہین ہوتی - بعض آدمیونکو سوداوی قی بطور دورہ کے ہوتی ہی اور وہ شخص ایسی قی کا عادی اور خوگر
ہوتا ہی اور قی ہی کرنے مین اوسکی تندرستی ہی ورنہ خراب حالی پیدا ہو اور اکثر یہی قی مری اور حلق مین سوزش پیدا کرتی ہی بلکہ زخم ڈالدیتی ہی
مثلی کی بعض قسم وہ ہی جو علامت بحران کی ہی اور اکثر مثلی علامت ردی ہوتی ہی جسطرح حمیات وبائیہ کی مثلی - جب ناقہین امراض کو زیادہ
غثیان عارض ہو نکس مرض کی خبر دیتی ہی - قی کی بعض قسم بھی بحرانی ہوتی ہی جو حمیات حارہ کو مفید ہی اور اورام جگر کو سودمند ہی جو بطرف مقعر
جگر کے پیدا ہون - اور بعض قسم کی قی زمانہ تزید حمیات مین مضر ہی - جسوقت معدہ مین خواہ احشاء باطنی مین مثل جگر طحال رحم اور امعا کے
اورام ہون خصوصاً اگر وہ اورام حارہ ہون ضرور اون اورام سے قی حادث ہوگی اسلیے کہ اوسوقت میلان طبعی بطرف دفع کے
زیادہ ہوتا ہے اور تھوڑے سے مس کرنے اور ملنے غذا یا دوا وغیرہ کے یا قدرے قلیل خلط خواہ کسی ملاقی عضو کی مماست سے بہت
بڑی ایذا پیدا ہوتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ بوجہ ورم احشا کے تھوڑی مقدار غذا اور دوا کی جو معدہ مین پہونچتی ہے اور ورم
مانع مداخل ہے لہذا ایذا بیحد پیدا ہوتی ہے اور طبیعت اوس غذاے وارد کو دفع کرنے پر بنظر حمایت اعضا آمادہ ہوتی ہے
پھر چونکہ دفع کرنا اوس غذا وغیرہ کا اسفل کیطرف بعد ہضم کے دیر مین متصور ہے اور باسانی اور جلدی قی کے ذریعہ سے دفع

ہو سکتا ہی لہٰذا واجب ہوا کہ اسی طریق اصل سے دفع کر دے اور قی واقع ہو جاوے عضو ملاقی کے مس کے یہ معنی ہین کہ جب معدہ مین کوئی غذا یا دوا یا خلط وارد ہوا اوسوقت حجم معدہ کا ضرور زیادہ ہو جائیگا اور اعضای متصل معدہ سے اسکو مماست پیدا ہو گی اسیطرح جو اور کسی عضو مین خلط وغیرہ بھر جاتے وہ بھی بوجہ اتصال اور قرب معدہ کے مماست کی ایذا دہی کریگا کہ حجم اوسکا بھی بڑھ جاوے گا اور ورم مین یہ کیفیت ہر وقت پیدا ہوتی ہے تن غثیان کبھی اسیطرح باقی رہتا ہی یعنی متلی فقط ہوا کرتی ہی اور قی تک نوبت نہین پہونچتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ یا تو قوت ماسکہ معدہ کی قوی ہوتی ہی اور غذا وغیرہ کو نہین چھوڑتی کہ منہ کیطرف سے خارج ہو جاوے خواہ کیفیت اوس غذا یا خلط کی جس سے متلی پیدا ہوتی ہے ضعیف ہو یا مقدار اوسکی قلیل ہو تا اینکہ اگر وہ شخص بروقت متلی و اوٹھنے کے کوئی چیز کھاوے آسانی قی ہو جاوے بلکہ اوسکے کھانے سے قی بتجربہ ایک ہوتی ہی جس شخص کا معدہ ضعیف ہو اور اتنا ضعف اوسکے معدہ مین زیادہ ہو کہ اوسکا جی متلایا کرے اور قی کر ڈالنا اوسکو ممکن نہو کیونکہ معدہ خالی ہی یا خالی تو نہین ہی مگر جو خلط موذی معدہ ہی عام اس سے کہ وہ خلط جرم معدہ مین متشرب اور سما گئی ہی خواہ متشرب نہین ہے مگر مقدار اوس خلط کی بہر حال کم ہی اور یہ ضعیف المعدہ جسکا ذکر ہو رہا ہی ایسا ہی کہ اگر اس معدہ ضعیف کے بدلہ خواہ فم معدہ ضعیف کی جگہہ اسکا معدہ یا فم معدہ قوی ہوتا اتنی قلیل مقدار غذا وغیرہ سے خواہ ضعیف موذی ہی کبھی اسکو متلی عارض نہوتی اور نہ ایسے ضعیف الاثر اور کم مقدار خلط کا اثر اسکے معدہ کو پہونچتا مگر اسوقت چونکہ اسکا معدہ ضعیف ہی قلیل اور ضعیف الاثر غذا وغیرہ سے اسپر اثر پیدا ہوتا ہے یعنے فقط متلی ہوتی ہی اور بسبب ضعف قوت معدہ کے اور کمی مقدار مادہ کے قی کر لینا اسے ممکن نہین ہوتی پس ایسا شخص بروقت جی متلانے کے اگر کچھہ کھا لیتا ہے قی کرنے پر اسکو دو سبب سے قدرت پیدا ہوتی ہی۔ پہلا سبب تو یہ ہی کہ خلط موذی کمی کے ساتھہ ہوتی ہی اور اوسکی ایذا دہی بھی کمتر ہوتی ہے زیادہ محرک معدہ اور درشتی حرکت کی پیدا نہین کر سکتی اسلیے کہ وہ خلط قعر معدہ مین ہے اور جب کچھہ کھا لیا طعام وارد معدہ اوس خلط قلیل کو فم معدہ تک چڑھا دیتا ہے اور بسبب آمیزش اور اختلاط باہمی کے اوس خلط کی مقدار بڑھ جاتی ہی اور بسہولت پھر قی مین نکلجاتی ہی۔ دوسرا سبب یہ ہی کہ یہ شخص بسبب حجم طعام کے جو مقدار معتد بہ پر ہوتا ہی خواستگار اعانت اوس خلط کے نکالنے اور خارج کرنے پر ہوتا ہی (مراد یہ ہے کہ جس طرح فقط طعام کے کھانے کے بعد قی کر لینے مین ہر وقت آسانی ہے موجودگی خلط قلیل مین بھی غذا معین اخراج پر اوس خلط کے ہوتی ہے) کبھی جی کا اولٹنا پلٹنا اور متلی کا اوٹھنا حرارت اور خشکی سے پیدا ہوتا ہی جو فم معدہ کو عارض ہو کر وہی کیفیت پیدا کرتی ہی جو کیفیت کسی خلط حار یابس سے پیدا ہوتی ہی کہ متصل معدہ کے پیدا ہو۔ قی کا باعتدال استعمال کرنا منفعت عظیم کا باعث ہی مگر ہمیشہ اسکا خوگر ہونا قوت معدہ کو سست کر دیتا ہی خواہ معدہ کو قابل ریزش فضول کے اور اعضا سے کر دیتا ہی۔ بحرانی قی اکثر امراض موجودہ سے رستگاری دیتی ہی۔ تب کا مریض اکثر اوسپر یہ حالت طاری ہوتی ہے کہ اوسے تشنج یا صرع یا ایک کیفیت مشابہ صرع کے دفعۃً عارض ہوتی ہی اور ناگاہ اوسکو قی زنگاری خواہ نیلی قی ہوتی ہی اور اون اعراض سے خلاصی و رہائی پاتا ہی۔ کبھی سبات عظیم جو امتلائی ہو اور حمیات وغیرہ مین پیدا ہوا ہو اوس سے بھی نجات قی کے ذریعہ سے ہو جاتی ہے۔ اکثر ہچکی جو پے در پے آتی ہو اور جین لینے نہ دیتی ہو اوس سے قی نجات دیتی ہی۔ جو شخص باعتدال قی کا استعمال کرتا رہے اپنے گردہ کی حفاظت اور امراض گردہ کا علاج اور آفات جو پاؤن کو پہونچتے ہین اونکا علاج اسی قی سے گویا کر رہا ہی۔ رگون کے شگافتہ ہونے سے عموماً یعنے اوردہ اور شراین دونون کے شگافتہ ہونے سے بھی قی کرنا شفا دہندہ ہے۔ مستحب اور پسندیدہ یہ امر ہے کہ ہر مہینے مین دو مرتبہ قی کر لیا کرے۔ افضل اوقات قی کرنے کے بعد حمام کے اور بعد ازان کہ حمام سے برآمد ہو کر کچھہ کھا لے

اور خوب پیٹ بھر لے۔ ہمنے قے کرنے کے قواعد پوری پورے فن کلیات کتاب اوّل مین بخوبی بیان کر دیے ہین ضعیف معدہ جسوقت غذا کو اوسمین
پہونچتی ہے متلی اوسے عارض ہوتی ہی اور جی اولٹ پلٹ ہوجاتا ہی۔ اور اگر ضعف معدہ مین تھوڑا سا ہو تو ادرٹھہر لینے پر اوس تہ تک نہین ہوتا جاوسن
مین پہونچے بلکہ اوسے اوپر کیطرف بذریعۂ قی کے خواہ نیچے کیطرف اسہال سے دفع کر دیتا ہی ضعف معدہ کبھی اصناف سوء مزاج سے پیدا ہوتا ہے
یہ بات تو معلوم ہی کہ اسباب بعض قسم سوء مزاج کے ایسے بھی ہوتے ہین کہ اونسے باوجود خرابی مزاج کے تحلیل روح کا ضرر بھی با اسہال وغیرہ پیدا
کرنے سے پہونچتا ہی خصوصًا اسہال دموی۔ اور یہ بھی معلوم ہی کہ منجملہ ضعف اور اعراض کے وہ درد بھی ہی جو شدید ہو اور غم اور فاقہ کشی اور
زیادہ گرسنگی کہ یہ بھی اسباب قی سے ہین بسبب اسکے کہ معدہ کو ضعیف کر دیتے ہین۔ اور جو معدہ کہ اوسمین درد ہو وہ بھی بہت جلد
طعام کو بذریعۂ قی کے گرا دیتا ہے اور دفع کر دیتا ہی۔ جس شخص کو متواتر تخمہ عارض ہوتا ہو اور بدون اشتہار صادق کے غذا کھا لیتا ہو
اوسکو کھانے کے ساتھ پہلے تو یہ کیفیت عارض ہوگی کہ ایک سوزش بشدت ایسی ویسکے معدہ مین پیدا ہوگی جسکا تحمل نہ کر سکے گا اور
بعد ازان انجام کار جو کچھہ اوسنے کھایا پیا ہی سب کا سب قی کیطرف سے نکلجاے گا۔ سبسے زیادہ بدتر وہ قی ہے جسمین خون برآمد ہو
ہوا ہے اوس قسم خونی قی کے جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور سواے اوسوقت کے کہ خونی قی کے ہونے سے قوت طبیعت پر دلالت پائی جاوے
اور قریب بردارت قی الدم کے سوداوی قی بھی ہے۔ اِن دونون اقسام کی خرابی کا سبب یہ ہی کہ دونون قسم کی قی یعنے خونی اور سوداوی مین
جو مادہ مورث قی لانے کا ہی خاص معدہ مین پیدا نہین ہوتا بلکہ اور جگہہ کے اعضا سے وہ مادہ معدہ کی طرف دفع ہوکر آتا ہی جو اون اعضا کی
ذاتی آفت پر اور اونکی شرکت سے معدہ کے ماوٗف ہونے پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف ہوکر اوس مادہ کی
ریزش کو قبول کر لیتا ہی۔ قی خون کی خاصۃً اِس امر پر بھی دلالت کرتی ہی کہ خون کی حرکت نامناسب اور خارج حد اعتدال سے ہوئی ہے۔
اور خون کی ایسی حرکت جو خارج حد اعتدال سے ہو منذر بہلاکت ہوتی ہے (نتیجہ یہ ہوا کہ خونی قی بھی منذر بہلاکت ہوتی ہی) خالص قے یعنے
بے آمیزش کسی رطوبات کے نہایت خراب ہی۔ اور صفراوی قی افراط حرارت پر دلالت کرتی ہی۔ مگر بلغمی قے افراط برودت سازجہ پر دلیل
ہوتی ہی مختلف رنگ کی قی مین سبسے زیادہ خراب وہ قسم ہے جو سیاہ ہو اور زنگاری اور کرّاثی بھی ردی ہی کہ اجتماع اخلاط ردیہ پر دلالت
کرتی ہے۔ ترکیب ردی اجتماع امراض کی یہ ہی کہ فم معدہ تو اولٹ پلٹ رہا ہے اور اوسکے تقلب سے متلی اوٹھہ رہی ہی اور طبیعت مین
امساک اور بخل ہے کہ وہ رطوبات اور موجودات معدہ کا دفع کرنا نہین چاہتی بلکہ اوسکا معدہ مین باقی رہنا اگرچہ مورث خرابی معدہ کا ہے
پسند کرتی ہے ایسے وقت اگر مسکنات قی یعنے ادویۂ یابسہ اور قابضہ کا استعمال کرین امساک طبیعت کی زیادتی ہوگی اور اگر مفتحات اور
مرخیات سے امساک طبیعت کے کھولنے کی تدبیر کرین قی کی زیادتی ہوگی۔ ہان اگر وہ خلط جس سے متلی پیدا ہوتی ہی خلط رقیق اور مراری ہو
کہ اوسوقت مناسب بحالت موجودہ مذکورہ یہ ہی کہ زلال آلوے بخارا اور تمر ہندی وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے تاکہ دونون ضرر سے
نفع پیدا ہو۔ بعض آدمیون کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ ہر وقت خواہش طعام کی کرتا ہی اور جب غذا کھانے سے معدہ اوسکا پُر ہوجاتا ہے
فورًا آیا تو قی کر ڈالتا ہے خواہ بذریعۂ اسہال کے اوسکو دفع کر دیتا ہے پھر دوبارہ غذا کھاتا ہے اور پھر وہی قی اور دست سے
دفع کر دیتا ہے اور ہمیشہ ایسی ہی اوسکی عادت ہوتی ہے اور باینہمہ خرابی کے وہ شخص مثل صحیح اور تندرست آدمیون کے اپنی
زندگی بسر کرتا ہی گویا یہ خراب حالی اوسکے واسطے امر طبعی ہے۔ ایسے مقام پر ایک پرندہ جانور کی کیفیت بھی قابل بیان کی ہے وہ طائر
جراد یعنے ملخ کو شکار کرتا ہی اور کھاتا جاتا ہی اور پیٹ کو بھر اکرتا ہی اور مدت العمر کبھی سیر نہین ہوتا جہان تک اوسے ٹڈی ملتی جاے

برابر اوسکی ایسی کیفیت رہیگی۔ اور بھی بہت سے ایسے حیوانات ہین جنکی یہی صفت ہے جو اس طائر کی بیان ہوئی مترجم اس طائر اور حیوانات کا ذکر کرنا فقط بنظر تائید اون بیانات کے ہے جو بہ نسبت انسان کے اوپر لکھے گئے ہین متن بعض آدمیونکی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جسوقت کوئی چیز کھانے پینے کی تناول کرتا ہے تو ظن غالب اوسے یہی ہوتا ہے کہ اودھر اپنے حرکت کی اور بدن اسکا ہلاتی ہوجاے گی خواہ اگر غضب یا کلام یا کوئی اور حرکت نفسانی کریگا تی ہوجاے گی سبب اس کیفیت کا وہی ہے جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکا۔ اصلی تی وہی ہے جو صفرا اور بلغم سے ملی ہوئی ہو اور غلظت اور رقت مین متوسط ہو اور اونمین اخلاط پر شامل ہو جسکا معدہ خوگر ہورہا ہے یعنے اون اخلاط کی تولید معدہ مین بطور عادت کے ہوتی ہے۔ کراثی تی دلیل شر اور فساد پر ہے امراض مین۔ اور سبز تی مائل بسیاہی جیسے لاجوردی خواہ نیلجی اکثر اوقات حرارت غریزی کی فرو ہونی اور موت قوت حیوانی پر دلیل ہوتی ہے۔ اور یہ دونون قسم یعنے لاجوردی اور نیلجی کراثی اور زنجاری سے جدا ہین۔ علاوہ بران یہی دونون قسم کبھی احتراق پر بھی دلالت کرتی ہین مگر جو قسم تی احتراقی کے سبب سیاہ کرنے برودت اور مکدر کرنے برد کے اور موت قوت طبیعیہ کے نہو وہ تی احتراقی مائل بہ اشراق یعنے کسیقدر چمکتی ہوئی اور مائل بصفائی اور کراثیت ہوتی ہے۔ علاوہ بران جس شخص کے جگر مین کوئی مزاج حار موجود ہو اور اوسکی حرارت زیادہ ہو ایسے شخص کو بھی اکثر صفراوی یعنے زرد اور کراثی اور زنگاری تی عارض ہوتی ہے۔ جیسکے جگر مین ورم حار ہو پہلے اوسکو تی صفراوی ہوتی ہے پھر اوسکے بعد کراثی اوسکے بعد زنگاری ہوتی ہے اور ہمراہ تی کے ہچکی بھی آتی ہے اور متلی بھی ہوتی ہے۔ سیاہ تی نہایت زبون ہے سواے اسکے کہ اورام طحال مین یا آخر ربیع مین ہو۔ بدبو تی بھی خراب ہے اور ردی ہے خصوصًا ان دونون قسم سے جو قسم حمیات وبائیہ مین حادث ہو۔ اگر کسی شخص کو کسی مرض کے عروض سے چوتھے روز ابکائی آتی ہو لازم ہے کہ تی کرڈالے کہ اوسکو بہت فائدہ ہوگا علامات جو تی کے آنے پر خبر دیتے ہین۔ متلی ہوتی اور اوبکائی آتی یہ دونون مقدمہ تی آنے کے ہین۔ یعنے تی سے پہلے یہ دونون خواہ ان مین سے کوئی ایک ضرور پیدا ہوتا ہے۔ جسوقت نیچے والا ہونٹھ پھڑکنے لگے اور شراسیف مین امتداد یعنے کھچاؤ اوپر کیطرف پیدا ہو اوسکو تی آنے کا حکم قطعی کردینا چاہیے۔ علامات خلط ردی اور متعفن کی جس سے غثیان اور تی پیدا ہوتی ہے اگر یہ خلط حار ہو اوسوقت پیاس اور بدطعمی منھ کی اور عفونت ظاہر ہوگی۔ اور علامت ایسے خلط کی اگر صدید ہو تی مین اسکے برآمد ہونے سے اطلاع ہوگی اور معلوم ہوجاے گی اور معدہ کو اسکی موجودگی سے ایذاے شدید ہوگی باوجودیکہ خفیف اور سبک ہوگی یعنے گرانبار معدہ پر نہوگی اسلیے کہ اسکی ایذا رسانی فقط خرابی کیفیت سے ہوتی ہے زیادتی مقدار کی وجہ سے موذی نہین ہوتی۔ علامت خلط جیدا اور غیر ردی کی جسکی کثرت مقدار سے متلی اور تی پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ گندہ دہنی اور عفونت تی مین نہو اور نہ برا ذائقہ اور نہ برے مزے کی تی ہو اور یہ بھی ہے کہ اگر ایسی خلط جید رقیق ہو میٹھی دوائین کھلانے پلانے سے تی مین سکون ہوجاتا ہے اور اگر غلیظ ہو ادویہ ملطفہ سے تسکین ہوتی ہے۔ منھ مین رطوبت کا زیادہ ہونا اور بمقدار کثیر تی جید کا ہونا اور کثرت براز اور کثرت لعاب ہین خصوصًا اگر تخمہ اور بدہضمی پہلے ہوچکی ہو یہ سب علامات اوسی کے ہین۔ علامت اوس غثیان اور تی کی جو کسی سوء مزاج فم معدہ کی وجہ سے عارض ہو اور فم معدہ پر جب غذا وغیرہ وارد ہو اوسکی برداشت نہ کرسکے بلکہ اوسکے دفع کرنے پر متحرک ہو یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی علامت سوء مزاج چہارگانہ مذکورۂ بالا مین سے موجود ہوگی۔ جو قسم اس مرض کی بسبب شرکت دماغ کے حادث ہوتی ہے یا جگر یا رحم کی شرکت سے اوسکی علامات بسل امراض انھین اعضا کے ہوتے ہین تی الدم کا بیان خون جسوقت تی کی راہ سے برآمد ہوکر معدہ سے نکلتا ہے یا مری سے اور سبب اوسکے برآمد ہونے کا یا شگافتہ ہونا کسی رگ کا طول مین خواہ عرض مین یا کٹ جانا کسی رگ کا ہوتا ہے اور اکثر یہ شگافتہ ہونا

بعد قی کثیر کے خواہ بعد بر وقت ایسے مسہل کے ہوتا ہو جو ادویہ حارہ سے مرکب ہو۔ یا کسی ورم خام کے انفجار سے خونی قی ہوتی ہو خواہ رعاف کا خون معدہ پر
گرتا ہو اور ناک کیطرف سے ادہر آجاتا ہو اوس سے قے الدم عارض ہوتی ہو اور مریض کو بیخبری ہوتی ہو کہ رعاف کی ریزش کسوقت معدہ پر ہوتی۔
یا اینکہ جگر سے انصباب خون کا معدہ پر ہو کر خواہ کسی اور عضو سے مثل طحال وغیرہ کے ریزش کرکے مورث قی الدم کا ہوتا ہو خصوصاً جسوقت
کسی خون معتاد مثل بواسیر اور حیض وغیرہ کے آمد بند ہو کہ ایسے وقت ریزش کا احتمال زیادہ قوی ہو۔ یا اینکہ کوئی عضو اعضاء بدن سے
کٹ گیا اور اوسکی غذا اوہی مین جو خون صرف ہوتا تھا بچ رہا چنانچہ کتاب اول فن کلیات مین بخوبی اوسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ یا اینکہ ترک
ریاضت معتاد کا ہوا خواہ کوئی علقہ یعنے خون بستہ تناول کیا تھا اور وہ معدہ مین معلق رہ گیا خواہ مری مین پھنس گیا۔ یا نواصیر معدہ مین
پیدا ہوئی ہو یہ سب صورتین قی الدم کے عارض ہونے کی ہین۔ رگون کا عرض خواہ طول مین پھٹ جانیکا سبب کلیات مین اور نیز شروع مقالہ
ہذا مین بخوبی بیان ہو چکا ہو واجب ہے کہ اقسام مین قی الدم کے اوس قسم کی شناخت مین زیادہ اس امر کا خیال کرین کہ جو رخاوت اور ڈھیلے پن سے
رگون کے قی الدم ہوتی ہے اوسکا خون رقیق اور رنگین مسترخی یعنے ڈھیلی ہوتی ہین اور اگر شدت خشکی سے رگون کی خواہ برودت وغیرہ سے
ہوتی ہو اوسوقت خون غلیظ ہوتا ہو۔ اکثر قی الدم صحت قوت بدنی کی وجہ سے بھی ہوتی ہو یعنے قوت بدنی خون کو جدھر سے فوراً دفع ہونا
آسان جانتی ہو اوسی طرف سے دفع کر دیتی ہو اور یہی دفع کرنا مناسب انتظام صحت بدن کے ہوتا ہو یہی سبب ہے کہ اکثر دو رطل یعنی قریب
(۲۰) تولہ کے خون جب براہ قی کے نکلجاتا ہو راحت اور منفعت ہوتی ہو (اور کسیطرح کا ضعف وغیرہ پیدا نہین ہوتا) اور بہ صورت اوسوقت
ہوتی ہو کہ طحال یا جگر سے بچا ہوا خون جب معدہ پر گرتا ہے فوراً بذریعہ قی کے بمقدار کثیر یا قلیل جتنا گرا ہو نکلجاتا ہو اور کچھ ضرر نہین ہوتا۔
مگر جو خون طحال سے بچکر معدہ پر آتا ہو اور براہ قی برآمد ہوتا ہو سیاہ اور زردی اوسمین زیادہ اور بیشتر وہ ترش بھی ہوتا ہے اور
ان دونون قسم مین قی الدم کے زیادہ درد نہین ہوتا۔ اکثر گاہ بعض آدمی کے براہ قی ایک ٹکڑا گوشت کا برآمد ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہے
کہ وہ گوشت زائد از قسم ثولول یعنے مسہ کے خواہ لحم باسوری معدہ مین اوگتا ہو اور جب اوسکا تعلق معدہ سے باقی نہین رہتا یعنے
معدہ سے جدا ہو جاتا ہو طبیعت مدبرہ بدن اوسکو اوپر کیطرف براہ قی دفع کر دیتی ہے۔ جو قی الدم ہمراہ تپ کے ہو ردی اور خراب ہے
لیکن اگر حمی نہو تو اکثر ردی نہین بھی ہوتی ہو علامات جو قی الدم معدہ سے ہو اوسمین اور مری کی قی الدم مین فرق یہ ہو کہ مقام درد کو
دریافت کرین ہان اگر انفتاح عروق سے ہوگی ور تاکل یا قروح کے پڑنے سے نہوگی پھر اوسوقت درد نہوگا یعنے یہ شناخت اوسوقت بکار آمد
نہوگی۔ جو قسم قی الدم کی بسبب تاکل کے ہوگی اوسپر کوئی علامت قرحہ سابقہ کی دلیل ہوگی اور خون کی آمد اوسمین اولاً تو تھوڑی تھوڑی ہوگی پھر
یکبارگی مقدار کثیر برآمد ہوگی۔ جو قسم قی الدم کی صحت قوت سے ہوگی اوسکی شناخت یہ ہو کہ قے کرنے والا اپنے جملہ امور بدن کو گورا
سمجھیگا اور کسیطرح کی کراہیت اور ناخوشی اوسے اپنے افعال صحت مین عارض نہوگی کسیقدر گرانی قبل اس خونی قی کے جو اوسے محسوس
ہوتی تھی سو بعد قی کے وہ بھی جاتی رہے گی اور سبکی عارض ہوگی اور خون بھی برآمد ہوگا اوصاف صحیحہ پر ہوگا کہ حاد اور اکال اور بدبو
اور قروحی یعنے جس قسم کا خون کچا قرحہ سے نکلتا ہو نہوگا۔ جو قی الدم علقہ سے حادث ہوتی ہو اوسکا خون رقیق اور صدیدی ہوگا
اور ایسے پانی پینے سے وہ قی پیدا ہوتی ہے جو عالق ہو یعنے بستگی خون کا موجب ہو۔ جو قی الدم بواسیر کی وجہ سے عارض ہو وہ
ٹھہر ٹھہر کر کہ ایک وقت ہوتی ہو اور ایک وقت نہین ہوتی اور بیمارون کو ایسی قی ہونے سے نفع ہوتا ہو اور رنگ اونکا زرد ہوتا ہے
جگر سے خون کرکے جو قسم قی الدم کی عارض ہوتی ہو اوسمین اور طحال کی ریزش سے قی الدم کے عارض ہونے اور خود معدہ سے قی الدم کے

عارض ہونے مین فرق یہ ہی کہ جگر اور طحال کی ریزش سے قی الدم بدرون ورید معدہ سے ہوتی ہی اور خود معدہ سے بلا ریزش قی الدم کسیقدر درد سے خالی
نہین ہوتی۔ جو قی الدم طحال کی ریزش سے ہوتی ہی اوسکا خون سیاہ اور متعفن ہوتا ہی چنانچہ ابھی مذکور ہوا۔ بیشتر کوئی آدمی گوشت کا ایک ٹکڑا قی
کرتا ہی اور سبب ابھی مذکور ہو چکا علاج مطلق جملہ اقسام قی کا اور بیان عام قی کے علاج کا یہ ہی کہ جو قی فساد استعمال غذا سے پیدا ہوئی ہو
غذا کی اصلاح اور جودت کی تدبیر کرنی لازم ہی اور بعض مقویات معدہ جو خوشبو ہین حار ہون خواہ بارد جو مناسب بحال مریض ہو اونسے
بھی استعانت درکار ہی۔ اور جس قی کا سبب کوئی مادہ خراب یا کثرت مادہ کی ہو اوسکا استفراغ قوانین مذکورۃ الصدر سے کرنا چاہیے
ادویۂ مشروبہ سے خواہ حقنہ کے ذریعہ سے اور تقلیل اور تلطیف غذا کی اور فاقہ کی استعمال اور ریاضت لطیفہ کرانی چاہیے۔ حقنہ جو مناسب
مرض موجود ہو اسواسطے نافع ہوتا ہی کہ مادہ کو اسفل کیطرف مائل کر دیتا ہے لہذا قی بند ہو جاتی ہے۔ اکثر حقنہ ہاے حادہ کے استعمال سے
قی بالکل بند ہو جاتی ہی۔ قی کرانے سے بھی وہ قی بند ہو جاتی ہی جو مادی ہو اسلیے کہ اختیاری قی کر لینے سے اخراج اوس مادہ کا بخوبی ہو جاتا ہی
جس سے قی پیدا ہوتی تھی وہ قی صناعی یعنے بتجویز طبیب ہے جو کرائی جاے فقط آب گرم سے ہو یا اینکہ آب گرم مین سکنجبین سادہ بھی ملا دین
خواہ سوے کے بیج ملائین خواہ آب ترب اور شہد خواہ ادویۂ قی۔ چنانچہ اپنے مقام پر اوس کا بیان ہو چکا۔ جس مادہ کا اخراج بذریعۂ
قی یا بذریعۂ اسہال مرکوز ہو اور وہ مادہ غلیظ ہو ابتدائی تدبیر اس طرح ہم کرینگے کہ پہلے اوس مادہ کی تلطیف کرین گے
پھر اوس کی تقطیع کر کے بعد ازان اوس کا استفراغ کرین گے۔ اگر متلی بلکہ قی بھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے عارض ہو اوس کا
علاج اسطرح کرینگے کہ وہ سوء مزاج اپنے ضد کی طرف بدل جاے۔ اگر احتیاج تخدیر یعنے بے حس کرنے فم معدہ کے ہو بطریق مندرجہ ذیل
یہ بھی کیجاے گی۔ نہایت درجہ کی تدبیر متلی کے دور کرنے مین یہ ہی کہ اوس خلط کو دفع کر دین جو غشیان پیدا کرتی ہے خواہ اوس
خلط کو کم کر دین یا اوسکی تقطیع کرین اگر وہ خلط غلیظ اور لزوجت دار ہو یا اوسکے عفونت کی اصلاح کرین اگر وہ خلط متعفن ہو اور
صدیدی ہو اور ادویۂ عطریہ سے جسقدر تناول کر سکے اسلیے کہ خوشبو اشیا زیادہ مناسب معدہ کی ہین خصوصاً اگر بارد خلط سے وہ متلی
یا قی حادث ہوئی ہو۔ یا اینکہ اوسکی موجودگی کو بھلا دین یعنے اوسکی ایذا سے اپنے تئین گویا غافل تصور کرین اگر حس معدہ کا اوس سے
زیادہ متعلق ہو یعنے زیادہ متلی کا ہیجان ہوتا ہو خواہ قی کا ہیجان زیادہ ہو (اور بھلا دینے کے حیلے اکثر مقامات مین مذکور ہو چکے ہین) ہائج مادہ کا
اطراف کیطرف جذب کرنا قی کے بند کرنے مین زیادہ نافع ہی خصوصاً اگر وہ مادہ ہائج اون اخلاط سے جو اعضاے محیط سے معدہ کے دفع ہو کر
بطرف معدہ کے پہونچا ہی۔ یہ جذب مادہ کا اسطرح پر ہوتا ہی کہ بہت استواری اور سختی سے اونکی بندش کرین خصوصاً اطراف زیرین کے جیسے
دونون پاؤن کی پنڈلیان اور دونون قدم اور بندش اوپر سے شروع ہو اور نیچے اوترتی ہوئی چلی آئے۔ کبھی ایسے جذب پر اطراف
کو گرم کرنا اور گرم پانی مین اونکو رکھنا بھی معین ہوتا ہے۔ اور بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ بازو اور ساق پر کوئی دواے محمر[1] جس سے
جلد سرخ ہو جاے اور قرحہ ڈالدے رکھی جاتی ہی۔ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اطراف کو گرم کرنا بھی قی کی تسکین کرتا ہی اسلیے کہ جذب مواد
بسمت اطراف کرتا ہی اور اطراف کو سرد کرنا بھی ایسی قی کو نافع ہوتا ہی جو سریع اور تیز ہو اسلیے کہ تبرید پیدا ہوتی ہی اور اسیطرح معدہ
کی تبرید سے بھی نفع ہوتا ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بادام تلخ کو اگر کوٹ کر پانی مین خوب طرح طبخ دین اور چھان کردہ پانی پلایا جاے بڑا
عمدہ علاج اوس قی کا ہی جو غالب اور ہائج ہو۔ باقلا کو مع پوست کے سرکہ آب آمیختہ مین اگر پختہ کرین یہ بھی نہایت درجہ ایسے لوگونکو نافع ہی۔
مسور جس پانی مین بھگوئی گئی ہو اوس پانی کو دور کر کے سرکہ مین جوش دین یہ بھی اسیطرح مفید ہوتی ہی۔ ایک دوا ایسے بیمارون کی

[1] یعنی دور کرنا برودت اطراف سے [illegible] ۱۲

یہ بھی مجرب ہو چکی ہی عود خام اور سک اور قرنفل سب اجزا ہموزن آب بہ مین استعمال کرین۔ قرنفل کا گوندا وسکے برگ اور پھول اور خود قرنفل سے بہتر ہے
اور جسوقت قرنفل کا گوند نہ پایا جاوے اور عود لونگ ہی کو اوسمین داخل کرین اور ہمراہ اوسکے مشک طرا شیع مثل وزن قرنفل کے ملائین نہایت عمدہ ہے
اور قائم مقام صمغ قرنفل کے ہی۔ جہان تک ممکن ہو ان بیمارون کے سولانے کی تدبیر بخوبی کرنی چاہیے کہ یہ اصل علاج انکا ہی۔ قے اور متلی سے کے
رو گئے مین وہ ماء اللحم جسمین مصالح گرم زیادہ پڑے ہون اور کشنیز خشک بھی زیادہ ہو شراب ریحانی چھڑک کر پلانا بھی مفید ہے تا ہی گوارا ہو
اونکو خواہ ناگوار ہو اور اگر باوجود ان اوصاف کے کسیقدر اوس ماء اللحم مین عفونت بھی ہو نہایت عمدہ ہی اوسی ماء اللحم مین نان تنک
خواہ میدہ کی روٹی بھی مل دیجائے کہ اس تدبیر سے کبھی وہ لوگ سو جاتے ہین اور ادھر نیند انکو آئی اور صحت ہوئی۔ اگر طبیعت خود
بخود مائل بہ خشکی اور قبض ہو اوسوقت قے کا حبس کرنا ادویۂ قابضہ سے زیادہ مقدار پر استعمال کرکے درست نہین ہی کہ خشکی زیادہ پیدا
ہوگی ہان مگر اسقدر جائز ہے جس سے نقصان رطوبت خواہ زیادہ ایذا دہی تخفیف کی پیدا ہو اور حقنہ کا استعمال کرنا اور طبیعت مین
روانی جو منجر بہ تلئین خواہ اسہال ہو پیدا کرنی چاہیے۔ بعد ازان ربوب مذکورہ بالا جیسے رب نعناع وغیرہ کو استعمال کرانا چاہیے۔
اکثر اوقات متلی اور قے مین فصد کرلنے سے تخفیف ہو جاتی ہی۔ اگر کوئی شخص دوا ے قوی حابس قے کو براہ قے گرا دے دوبارہ ویسی ہی دوا
پھر دینی چاہیے اور اگر بیمار کی ناگواری دوا ے مذکور کے دوبارہ استعمال سے بشدت ہو تو اوسکے رنگ خواہ بو وغیرہ کو بدل دینے
مین کچھ قباحت نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ متلی جب زیادہ ایذا دہی کرے اور اوسکے ہمراہ قے نہوتی ہو اوسوقت
طبیعت کی اعانت ادویۂ مقیۂ لطیفہ سے کرنی چاہیے تا اینکہ اوس طعام یا خلط کو جس سے متلی پیدا ہوتی ہی قے کر دے۔ اور اگر
حاجت اسہال نرم کی ہو کر دینا چاہیے بعد اوسکے تقویت معدہ کی ادہان مذکورۂ بالا سے کرنی لازم ہی خصوصاً روغن ناردین خالص
خواہ اوسمین روغن گل ملاکر جیسی راے طبیب کی ہو اور تسخین معدہ کی تدابیر مندرجۂ بالا سے کرنی چاہیے۔ کبھی متلی کھانے کے بعد
نہین ہوتی بلکہ بروقت خلوء معدہ کے بھی ہوتی ہے اور اوسوقت بوجہ کمی مادہ کے قے کرنی ممکن نہین ہوتی ایسے شخص پر واجب ہی کہ
تناول طعام کرے اسکے بعد معطسات یعنے چھینک پیدا کرنیوالی ادویہ کا استعمال کرتے ہین۔ اور یہ علاج کا بڑا یا طریقہ ہی اور مشوش ہی یعنے
انتظام اسکا درست نہین اور قاعدۂ تحقیق پر درست نہین ہی۔ ہمنے علاج قے کا قانون عام تو بیان کر دیا اب تفصیلی علاج کے
بیان کا ارادہ ہے ہم کہتے ہین کہ جو قسم قے کی کسی سبب حار سے عارض ہوئی ہو اوسمین خرمائے خشک کھلانے سے خاص کر
تسکین پیدا ہوتی ہی اور انار اور سماق اور غبیرا یعنے سنجد اور سفرجل خواہ جو ادویہ از قسم مشروبات ان ادویہ سے طیار کیے جائین۔ یہ جب کہ
جسکا نسخہ ذیل مین ہی بھی مسکن ایسی ہی قے کے ہے۔ بزر البنج ایک جزو تخم گل سماق خرماے خشک ہر واحد چار جزو دو چند وزن ادویہ رب
سفرجل سے گولیان طیار کرین اور بقدر نصف مثقال کے اس مجموعہ سے دینی چاہیے ایک مثقال تک جیسی قوت مریض کی دریافت ہو
یہ دوا نافع ہی اسطرح پر کہ نیند لاتی ہی اور متلی مین سکون پیدا کرتی ہی۔ اور اگر مریض کی طبیعت مین زیادہ قبض نہو ربوب سادہ جو انگور خام
یا ریباس یا حماض اترج سے خصوصاً بنائے جائین تجویز کرنا بھی جائز ہے۔ کافور مین خاصیت متلی روکنے کی اور قے بند کرنے کی
عجیب ہے بشرطیکہ حرارت سے متلی یا قے عارض ہوتی ہو اور یہ خاصیت پلانے سے کافور کے کسی رب مین ملاکر اور سونگھانے
اور معدہ پر طلا کرنے ہر طرح سے ظاہر ہوتی ہی۔ جو شخص بعد تناول غذا وغیرہ کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ادھر اوسکا جسم ہلا اور دہ قے
ہو جائے گی بہترین علاج اوسکے واسطے اور یہی اوس شخص کے واسطے (جسکی غذا قے کی طرف سے گر جاتی ہو اور اوس غذا کے ہمراہ مرہ صفرا

قے میں نہ آتا ہو بلکہ اوسکو قے بسبب خلط سوداوی خواہ اور کسی خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہو) وہی علاج ہی جو بذریعۂ تلطیفات منضجہ کے کیا جاے اونہیں
ملطفات سے تخم کرفس اور انیسون اور افسنتین ہی سب اجزا ہموزن لیکر قرص طیار کریں اور مقدار شربت ایک مثقال سرد پانی کے ساتھ تجویز کریں۔
انہیں دونوں کو نان خورش زیرہ اور فلفل اور تھوڑی سی سداب بھی سرکہ اور مری ملاکر تجویز کرنی چاہیے۔ جو شخص اپنی غذا کو بسبب درد
معدہ کے قے کر دیتا ہو اوسکے واسطے خرماے خشک کو پیسکر اور تھوڑا سا شربت حب الآس اوسمین ڈالیں اسقدر کہ دونوں یکجا ہو جائیں اوسکے بعد
تھوڑا سا سرکہ شراب اور تھوڑا شہد ملاکر استعمال کرائیں۔ ایک زردی انڈے کی بریان کرکے شہد ملاکر تھوڑہ دانہ مصطگی پیسکر اوسمین داخل
کرکے اوسکو کھلادیں اور تین روز تک یہی دوا کھلائی جاے۔ جو قرص درد معدہ کے باب میں مندرج ہیں اور اونمیں افسنتین اور مری داخل ہے
وہ بھی ایسے مریض کو نافع ہیں۔ واجب ہے کہ ایسے بیمار خواہ جو لوگ انکے قائم مقام ہیں یعنے مبتلاے اوجاع معدہ ہیں اونکو بعد غذا کے قوابض کا
استعمال کرانا چاہیے اور قبل طعام کے مزلقات مثل لعاب کے۔ ایسے بیمار بعد طعام کے فوراً اگر یہ سفوف تناول کریں مفید ہوگا کندر بلوط
سماق۔ دواے جید مانع مثلی کے کشنیز خشک اور سداب خشک دونوں ہموزن یا کسی شراب آب آمیختہ ملاکر استعمال کریں اگر قے میں ترشی
معلوم ہو خواہ آب سرد میں آمیختہ کرکے اگر کسی طرح کی لذع معلوم ہو۔ یہ دوا نافع ہی اوس قے کو جو بسبب برودت کے اور اخلاط باردہ کے
عارض ہو زرنباد درونج جندبیدستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چند روز تک استعمال کریں۔ پھر اگر یہ تدبیرات مذکورۂ بالا
کافی نہوں اور نہ اقراص مذکورہ سے نفع ظاہر ہو روغن بید انجیر ہمراہ آب بزور معلومہ کے پلانا چاہیے۔ جو قے بعد تخمہ کے عارض ہوا اوسکا علاج
تخمہ کے علاج سے کرنا چاہیے اور معجون شوطیرا کھلانی چاہیے۔ جو قے کسی خلط صدیدی کی وجہ سے عارض ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ استفراغ اوس خلط کا
بذریعۂ قے کے کیا جاے اور تنقیہ معدہ کا اوسی خلط سے کرکے تعدیل مزاج معدہ کی ایسی باکیفیت ادویہ سے جنکی رائحہ پاکیزہ ہو کرنی لازم ہے۔
ایسے ہی مریض کو بزور میں مثل انیسون اور تخم کرفس اور زیرہ اور تخم خبازی بری جسکو سیسالیوس کہتے ہیں اور دوقو کے نافع ہیں۔ وہ تدبیر
کرنی بھی واجب ہے جیسے ہم بیان کر چکے کہ قبل تناول غذا کے غذا ہاے مزلقہ ملینہ اور بعد غذا کے اغذیۂ قابضہ اور خوشبو مثل سفرجل
وغیرہ کے تناول کریں تاکہ طعام فم معدہ سے اوترکے قعر معدہ تک پہونچ جاے اور مادۂ موجودہ معدہ کا میلان نیچے کی طرف ہو اوپر
کی طرف نہو۔ بیشتر بعض غذاہاے مذکورہ کے تناول کے بعد زیرہ اور سماق کھلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ اور کبھی کسی خفیف دوا کی حاجت
ایسے لوگونکو بعد غذا کے ہوتی ہی۔ دواء المسک بھی ایسے بیماروں کو زیادہ نافع ہی اور قرص کوکب کا نفع بدرجۂ غایت ہی اگر کسی شربت
مناسب کے ہمراہ کھلایا جاے کہ اوسمین برابر ایک حبہ کے مشک بھی گھول دی ہو۔ جو قے بسبب خلط سوداوی کے پیدا ہوئی ہو اوسکا بند کرنا تا امکان
مناسب نہیں ہی۔ پھر اگر ایسے مریض کے بدن میں امتلاے خون دریافت ہو باسلیق کی فصد کھول دینی چاہیے اور اخذ میں اون دونوں
رگوں پر جو گردن کے دونوں طرف ہیں حجامت بھی کرانی چاہیے تاکہ اعضاے اعالی جو معدہ سے اوپر کیطرف ہیں اونمیں اوس گرانی
سے جو بسبب امتلاے خون اور سوداء کے تھی خفت پیدا ہو۔ یہی تدبیر تنہا بعض قسم کے امتلاے سورت قے کو کافی ہوتی ہی۔ پھر اگر امتلا بافراط ہی
کہ جسکا تحمل نہو سکے بذریعۂ ایسے حقنہ کے جن میں کسیقدر حدت ہو جذب مادۂ امتلا کا اسفل کی طرف کرنا ضرور ہوگا وہ حقنہ
قرطم اور بسفائج اور حسک اور افتیمون اور حاشا اور بابونہ سے بذریعۂ روغن کنجد اور شہد کے طیار کیے جاتے ہیں۔ اور طحال پر ضماد
اکلیل الملک اور آس اور لادن اور اشنہ کا شراب مازو کے ہمراہ بناکر لگایا جاے۔ ایضاً شربت نعناع آب انار کے ہمراہ اور افاویہ
ملاکر پلایا جاے۔ اور اگر پھر بقیہ امتلا کا رہ جاے پاؤں کے رگوں کی فصد اور ساقین کی حجامت کرنی چاہیے جب ان تدبیرات سے قے میں

سکون پیدا ہو اوسوقت استفراغ سودا کا ادویہ سے مثل ہلیلۂ سیاہ اور افتیمون اور غاریقون اور نمک ہندی سے کیا جاوے اور مضطر ار اگر روغن بیدانجیر
اور ایارج فیقرا اور افتیمون پلانے کی نوبت پہونچے یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر طحال مین کوئی مرض ہو اوسکا بھی علاج کرنا چاہیے۔ جو قی بسبب انصباب کسی
مادۂ رقیق اور بالنزع کے اسطرح عارض ہوتی ہو کہ وہ مادہ طعام سے ملجاتا ہو اور تشنگی پیدا ہوتی ہو اوسکو اقراص کوکب اوقات نوبت مین اگر
پلائے جائین مفید ہوتے ہین اور غیر اوقات نوبت مین نقص مادہ کرنا بذریعۂ ایارج کے اور اسہال بذریعۂ سکنجبین کے جسمین عسل کی آمیزش ہو
اور سکنجبین جو اسہال کے واسطے طیار ہوتی ہو اوس مین سقمونیا داخل ہے خواہ آب آلو بخارا اور زلال تمر ہندی کہ یہ دونون مادہ کو اسفل
کی طرف مائل کرتے ہین اور بسبب ترشی کے قی مین بھی تسکین پیدا کرتے ہین۔ ایسی صورت مین واجب ہو کہ جذب مادہ کا اسفل کیطرف حقنۂ لینہ سے
بھی کیا جاوے جو بنفشہ اور عناب اور جو مقشر اور حسک اور بابونہ اور سپستان اور تربد سے روغن بنفشہ ملاکر بنایا جاوے اور شکر سرخ اور بورہ
بھی اوسمین شریک کرین اور شربت خشخاش کا بھی استعمال کرنا لازم ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیعت مین یبوست ہو یعنے قبض ہو
اوسوقت شراب یعنے مشروبات نافع ہوتے ہین اور جملہ ایسے آدمی جنکو سبات کے ہمراہ قی عارض ہوتی ہو اونکو خشک دوا خواہ غذا سے نفع ہوتا ہے
خصوصًا وہ روٹی جو تنور مین خشک ہو گئی ہو اور طباشیر بھی ایسے ہی لوگونکو مفید ہوتی ہو اگر عصارات معلومہ مین پیسکر ملائی جاوے پس
خلاصہ یہ ہوا کہ جو چیز کہ رطوبت معدہ سے چسپیدہ ہو جاوے اور اوس رطوبت کو چوس لے وہی چیز اس مرض کو مفید ہوتی ہے۔ اکثر
ایسے مریض کو حاجت اسکی بھی ہوتی ہو کہ اوسکے شکم پر محجمہ چسپان کیے جائین اور پشت پر اور درمیان دونون شانون کے بھی پچھنے لگائے
جائین۔ ایضًا اوسکی نیند پیدا کرنے کی تدبیر کرین اور کسی جھولے مین اوسکو جھولانے کی بھی حاجت ہوتی ہو۔ اگر رطوبت صدیدی موجب
اس مرض کی ہو اوسوقت مخدرات خوشبو جو مقاومت اور مقابلہ کرین فساد صدید کا اور اوسکی بوے بد کا یعنے تخدیر کے ذریعہ سے
فساد صدید کا مقابلہ اور بوے خوش کے ذریعہ سے اونکی بوے بد کا مقابلہ کرین) اور ایسے قوابض تجویز کرنے چاہیئین جو رطوبت
صدیدی کو چوس لین خصوصًا ایسے قوابض جو خوشبو ہون بلکہ غذا کی قسم مین سے ہون۔ پھر اگر ایسا مادہ صدیدی گاڑھا ہو اور منتشر ہو
واجب ہے کہ اسوقت استعمال ملطفات اور مقطعات کا مثل سکنجبین کے خواہ افاویہ مشہورہ عود اور قرنفل اور الائچی کا کیا جاوے۔ اسیطرح اگر
وہ مادہ لزج اور غلیظ ہو اوسوقت ایسی دوا ملطف وغیرہ سے جو کسی قدر اقوی ہو علاج کرنا چاہیے۔ ایارج ہمراہ سکنجبین کے دوا ہے
مشترک اکثر اقسام قی کے واسطے ہو۔ اور یہ بیمار یعنے ارباب مواد صدیدی خواہ مواد غلیظہ کے بعد ان تدبیرات کے ادویہ مسکنہ قی کا
استعمال کرینگے جن مین کسیقدر تسخین بھی ہو گی مثلًا شربت نعناع جو انار کی شرکت سے طیار ہوا ور اوسمین عود خام بھی داخل کیا جاوے
خواہ شربت حماض اترج جسمین افاویہ حارہ شریک کیے جائین اور عود اور برگ اترج بھی داخل ہو۔ ایضًا دواء المسک جو تلخ ہے اور
معجون سفرجلی اور یہ سب ادویہ مرکبہ ہمراہ طبیخ افاویہ کے مستعمل ہونگے۔ ایضًا دواء المسک ہمراہ میبہ کے اور شراب ریحانی انکو مفید ہی
ہر وقت مین۔ نسخہ جید آب انار ترش اور آب پودینہ ہر واحد ایک ماقہ یعنے ایک دستہ ترہ ذو رطل پانی مین جوش دیا جاوے تا اینکہ نصف
رہ جاوے پھر اوسمین مشک ایکدانگ اور عود چار درہم پیس ہوئی اس سب دوا کو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پیا کرے۔ نسخہ ادویہ مسکنہ کے
ایسی قی کے واسطے رب اترج ہمراہ عود اور قرنفل کے جو شربت نعناع رمانی یعنے آب انار کی آمیزش سے بنا ہوا ہو اسکے ہمراہ مستعمل ہو خصوصًا
اگر اوسمین کندر اور سک اور پوست پستہ اور مشک اور عود بھی پڑی ہو۔ میبہ قی بلغمی کو زیادہ مسکن ہو جسوقت متواتر قی آنے سے سقوط
قوت کا خوف ہو اور کثرت قی کا اندیشہ ہو کسی قسم کی قی کیون نہو سوائے اوس قی کے جو حمیات شدیدۃ الحرارۃ مین ہوتی ہو اوسوقت

بیمار کو وہ ماء اللحم جو گوشت چوزہ ہای طیور اور بچہ بٹیر اور بکری سے طیار ہوا ہو ہمراہ نان تنک کے جو باریک مثل سرمہ کے پسی ہوئی ہو اور یہ ماء اللحم مین ملائی جاے
جرعہ جرعہ پلانا چاہیے اور آب سیب اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور گوشت چوزون کا بھنا ہوا یا یہ کہ مسلم چوزے بریان کر کے اور اونکا
پیٹ چاک کر کے مریض کو سونگھانا چاہیے اور مریض کے منہ کے قریب ایسے بھنے ہوئے گوشت کو رکھنا لازم ہے اور اسیطرح گرما گرم روٹی کی خوشبو
اوسکے دماغ تک پہونچانی لازم ہے۔ ازانجملہ یہ بھی عمدہ ترکیب ہے کہ چوزون کو پانی مین ابالین اور اوس پانی کو گرا دین پھر دوسرے پانی مین ابالین
اور خوب گلا دین پھر کسی ہاون دستہ مین اونکو کوٹین اور اوسمین اسکا پانی نچوڑین اور بزوریکو اوسمین چھڑکین اور لعاب خبز سمید کو اوسمین خوب
طرح سے بھگو دین اور تھوڑی سی شراب ملائین اور عصارۂ سیب اوسمین داخل کرین اور پی جائین۔ جو چوزہ پہلے پختہ کرنے سے خوب گل جاے
اوسکے بعد کوٹا جاے بہتر ہے بہ نسبت اوس چوزہ کے جو پہلے کوٹا جاے اور پھر گلایا جاے اسلیے کہ یہ دوسری قسم جو پہلے کوٹی جاتی ہے اسکی
رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہے اور اسیوجہ سے منفجر ہوتی ہے اور پہلی قسم کی رطوبت اوسمین محتقن اور لبستہ رہتی ہے۔ بیشتر متلی کو اور تقلب
نفس اور قی کو ایسی غذا جو کبک اور چوزہ سے طیار ہوا اور آب انگور خام سے اوسمین ترشی دیجاے خواہ حماض اترج اور سماق آب سیب ترش کی
ترشی دیجاے اور زیت انفاق سے بریان کیجاے الغرض ایسی غذا ان تینون امراض کو نافع ہوتی ہے۔ اگر جو کے ستو سرد پانی مین گھول کر
انکو پلاے جائین خصوصًا اگر قے کا بقیہ ابھی کسیقدر موجود ہو تو کچھ خوف کی بات نہین ہے۔ اور یہ تدابیر مکرر کرنی چاہیین اگرچہ ان اشیا کو
تناول کر کے قی ہو جایا کرے۔ اور اگر کوئی دوا یا غذا کے مذکورہ مریض کو ناگوار معلوم ہو اوسکی ہیئت بدل دینی چاہیے ادویہ مفردہ
و مرکبہ نافع متلی اور قی کی جاننا چاہیے کہ چبانا کندر اور مصطگی اور سرو کا کبھی متلی اور قی کو نافع ہوتا ہے اور اسیطرح پن کا چبانا اور رب
خشک بقدر ملعقہ یعنے چمچہ کے اگر تناول کیا جاے وہ عجیب النفع ہے۔ اور لونگ خوب اچھی طرح مثل سرمہ کے باریک پیسی جاے اور اوس چسو پر جو
نان تنک سے طیار ہوئی ہو چھڑکی جاے اور عصارات مذکورہ بھی اوسمین داخل ہون فورًا پینے کے ساتھ ہی متلی اور قی کو ٹھہرا دیتی ہے اور
اسیطرح اگر لونگ سرد پانی کے ہمراہ پلائی جاے خواہ کسی پانی مین جوش دیکر اور پراوے کا پانی پلایا جاے خصوصًا لڑکون کی قی اور متلی کیواسطے زیادہ
مفید ہے اور راجح دیہ ہے کہ اوسپر مصطگی بھی چھڑک لیجاے۔ منجملہ ادویہ مسکنہ قی اور متلی کے رب اترج ہے اوس شخص کے واسطے جو قی مراری مین
گرفتار ہو فورًا استفادہ دیتا ہے اور جو شخص کہ اخلاط باردہ سے مبتلای قی اور متلی کا ہو اوسکو رب اترج ہمراہ عود خام اور قرنفل کے دینا چاہیے۔
ایضًا جو شاندہ پوست پستہ کا تنہا یا دیگر خوشبو دواؤن کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی تر آب تفاح گرم تنہا ہو خواہ افاویہ ملا کر اور ہمراہ کر دیا جو
قسم خاص بہ کی ہے اور ربیہ کے ساتھ۔ اور میسوسن بھی ایسی شراب ہے جسکی حاجت اس مرض مین ہوتی ہے۔ دایۂ طفل جو دودھ پلاتی ہے اگر تھوڑی سی
قرنفل تناول کرے اوس لڑکے کو مفید ہوتی ہے جو گرفتار قی اور متلی کا ہے۔ اور اسیطرح اگر ایک طسوج قرنفل کوٹ کر دودھ مین گھول دیجاے اور لڑکے کو
پلائین اوسکی قی بند ہو جاتی ہے اور اوسی روز آرام ہوتا ہے اور یہ دوا ایسی ہے جسکو ہمنے خود تجربہ کیا ہے۔ ترکیب مجرب جو استمرار یعنے غذا وغیرہ
کے معدہ مین ٹھہرنے اور پچ جانے پر معین ہوتی ہے تخم کتان ایرسا مصطگی زیرہ ہر واحد ایک جزو ماء العسل مین پختہ کر کے استعمال کرین جب
علاج سے درماندگی ہو جاے پھر اوسوقت ناچار اون مخدرات کا استعمال کرینگے جنکی طبیعت مین یہ اثر نہین ہے کہ قی کی تحریک کرین
جسطرح بنج اور خود جوز ماثل وغیرہ مین ہے ان ایسے مخدرات کو بھی اگر ادویہ عطریہ سے خوشبو کر دین کہ انکی تخدیر تو باقی رہے اور قی لانے کا
اثر جو ان مین ہے اوسکی اصلاح ہو جاے اور سمیت انکی تریاقیت ادویہ عطریہ سے اصلاح پذیر ہو جاے اوسوقت پھر جوز ماثل اور بنج
وغیرہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بلکہ قی اور متلی کے روکنے کے واسطے مخدرات ضعیفہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے تخم خشخاش اور اسکا ...

[illegible] صورت غذا اور ...

اور تخم خشخاش سے زیادہ قوی پوست خشخاش ہے خصوصاً پوست خشخاش سیاہ اور اوسی کے قریب پوست بیخ لفاح بری اور اوس سے زیادہ قوی افیون ہے
اور تھوڑی مقدار افیون کی نافع ہے اور سلامت حال مریض باقی رہتی ہے خصوصاً اگر افیون کے ساتھ ادویۂ عطریہ کی آمیزش ہو جو اپنی تریاقیت
سے افیون کی سمیت کی اصلاح بھی کریں۔ ترکیب جیّد ہماری تجویز سے یہ ہے کہ پوست پستہ اور سماق اور گل سرخ اور تخم گل ہر واحد ایک جزو اور
فادزہر نصف جزو اور اگر فادزہر بہم نہ پہنچے زرنباد ایک جزو اور افیون دو ثلث جزو اور عود خام نصف جزو سب اجزا سے قرص طیار
کریں مقدار شربت ایک مثقال تک ہے۔ شروبات جیّدہ سے متلی اور قی کے واسطے بھی خاص ہمارا مجوزہ ہے سفرجل خرمای خام ہر ایک ایک
جزو تخم خشخاش ثلث جزو پوست خشخاش آٹھوان حصہ جزو کا پوست بیخ لفاح تیسوان حصہ ایک جزو کا عود خام چالیسوان حصہ جبسنہ کا
اور آب پودینہ اسقدر کہ سب اجزا اوس مین تر ہو جائین اور گلاب اسقدر کہ ایک انگشت اجزا کے اوپر ہو آب خالص اتنا کہ وزن مین سہ چند
آب نعناع اور گلاب کے ہو اسکو نرم نرم آنچ سے پختہ کریں یہان تک کہ اجزا مہرا ہو جائین اور خرما اور بہی بالکل گھل مل جاوے بعد ازان سب
پانی کو چھان لین اور بآہستگی عقد کریں یعنے نتھر جانے دیں اور اسی کو تناول کریں۔ جسوقت مخدرات کا استعمال کیا جاوے واجب ہے کہ
خوشبو چیزین ہر وقت سونگھا تے جائین اور نیند کی تدبیر کرنی چاہیے اور طبیب لذیذ اوس سے جدا ہونے پاوے پھر اگر کسی قسم کی خوشبو کو
بنظر مزاج خاص کے ناپسند کرتا ہو اوسے ہٹا کر اور دوسری قسم اوسکے پاس رکھی جاوے۔ اقراص اماوینوس بنا بر شہادت جالینوس کے
بھی مفید ہین اسلیے کہ یہ قرص شامل جملہ اون فوائد پر ہین جو علاج قی کے واسطے درکار ہین خصوصاً اگر موروث قی کا خلط صدیدی ہو کہ یہ
قرص گویا اوسکا تریاق ہے۔ نسخہ اوسکا وہی ہے جو قرابادین مین درج ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس قرص مین انیسون اور تخم کرفس بغرض عطریت
اور غذائیت داخل ہے اور فستین جلا کے واسطے اور خلط صدیدی کے احدار یعنے معدہ سے نیچے اوتر جانے کے واسطے اور تقویت فم معدہ
کے واسطے اور فم معدہ کی مضبوطی اور استواری کے واسطے اور دارچینی چونکہ بسبب اپنی بوے خوش کی ضد مخالف خلط صدیدی بدبو
کی ہے اس غرض سے داخل ہے اور یہ بھی غرض ہے کہ دارچینی خلط صدیدی کو بدل کر کسیقدر اوسکی اصلاح کر دیتی ہے اور اوسی خلط صدیدی
کی تحلیل بھی کرتی ہے۔ دارچینی مین خوشبو ایسی ہے کہ جملہ اعضاے عصبانی کے مناسب ہے اور افیون واسطے تخدیر کے داخل ہے اور نوم پیدا
کرنے کے واسطے اور جند بادستر افیون کے فساد اور حضرت سمیت کے دور کرنے کے واسطے داخل ہے۔ قرص کوکب بھی صدیدی قی کے
واسطے نہایت درجہ مفید ہے۔ متلی اگر بسبب ضعف کے ہو اور قی ہو جانے سے اوس متلی مین سکون پیدا ہوتا ہو اوسوقت کچھ ضرور نہیں ہے
کہ تکلیف قی کرائین خواہ اورادویہ وغیرہ کا استعمال کریں بلکہ اگر قی خود بخود آ جایا کرے تو بیشتر نافع ہوتی ہے اور کبھی ایسی متلی مین
سویق شعیر پلانے سے تسکین ہوتی ہے۔ جس شخص کو اوبکائی ہر وقت زمانہ ربیع مین آتی ہو اور قی کرنے کا وہ شخص خوگر ہو خصوصاً
مثل ایسی فصل کے زمانہ مین پس اس شخص کو چاہیے کہ ہمراہ روٹی کے تھوڑی مقدار پیاز نرگس کے مثلاً چار درہم تناول کرے بعد اوسکے
آب گرم خواہ سکنجبین لے کر قی کر ڈالے اور اس سے زیادہ پیاز نرگس کا استعمال نکرے کہ اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ علاج
قی الدم کا اگر قروح وغیرہ کا احساس ہو پہلے اون قروح کا علاج کرنا چاہیے اور اگر رعاف زائد کا احساس ہو اوسکے سبب کو دور
کرنا چاہیے اور اگر امتلاے خون زیادہ معلوم ہو تو اوسکے نکال ڈالنے کی تدبیر کرنی چاہیے پس اکثر بعد نکالنے دو رطل خون کے پھر دوبارہ
حاجت فصد ضیق کی بھی ہوتی ہے۔ اور جسوقت قی الدم زیادہ تنگ کرے اور مہلت ندے اطراف کی بندش کرنی لازم ہے
خصوصاً اگر کسی دواے حاد کے پینے سے قی الدم عارض ہوئی ہو۔ اور بیشتر اوس قی الدم مین جو بسبب تناول کسی تیز دوا کے

بجز اقراص اماوینوس کے بموجب بیان جالینوس

حادث ہوئی ہو شراب دودھ ملا کر پلائی جاتی ہی اور دودھ دوشیدہ ہو اور جز غالب بھی دودھ ہوتا ہی اور مقدار چار قوطولی تک اسکا استعمال تجویز کیا گیا ہی تھوڑی سی مقدار کے بعد پھر تھوڑی مقدار پیاپے پلائی جاتی ہی بعد اسکے سکنجبین پر ست تھوڑی کرکے پلائی جاتی ہی - ادویہ مجربہ قی الدم کے روکنے مین از انجملہ یہ مرکب مجرب ہے قی الدم شدید کے بند کرنے مین اقاقیا تخم گل طین مختوم گلنار افیون زیرالبنج صمغ عربی عصارۂ بارتنگ مین لت کرکے خواہ عصارۂ عصی الراعی مین اور سرکہ جسمین پانی زیادہ ملا ہو اوسکے ساتھ استعمال کرین خواہ آب بارتنگ کی ہمراہ اگر تشنج خون کی معدہ سے زیادہ معلوم ہو اور مقدار شربت اس دوا مرکب کی ایک مثقال سے ایک درہم تک ہوسکتی ہے - ربوب قابضہ کا استعمال بھی قی الدم کو نافع ہی - از انجملہ رب جوز بھی ہے - اور چند مرکبات جو قرابادین مین مذکور ہوے وہ بھی مفید ہین آسان علاج اسکا یہ ہی کہ مازو اور گلنار ہر واحد ایک تر دو وزن ایک مثقال کے ایک قیراط افیون ملا کر تناول کرین آب بارتنگ کے ہمراہ قلق اور کرب معدہ کا بیان کبھی معدہ مین قلق اور کرب ایسا اوٹھتا ہی کہ بیمار کو غم پیدا ہوتا ہی اور اسی کرب اور بے آرامی کی سبب ایک شکل سے دوسری شکل پر اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ اولٹ پھیر کیا کرتا ہے اور بیشتر اسکے ہمراہ خفقان ہمیشہ لازم رہتا ہی یا کبھی کبھی خفقان عارض ہوتا ہی اور مریض کو ممکن نہین کہ اپنی بیماری کو بیان کرسکے - اور بیشتر اسکی تبعیت سے سدر اور دوار بھی عارض ہوتا ہی اور اکثر تغیر لون لیسے بیمار کا ہو جاتا ہی اور دراصل یہ مرض متلی کا مبدا ہی اور اکثر اسی کرب کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہی اور کبھی پہلے کرب اور قلق پیدا ہو کر اوسکا انتقال متلی کیطرف ہو جاتا ہی سبب اس مرض کا وہی مادہ ہی جو متلی پیدا کرنیوالا ہی خصوصاً جسوقت وہ مادہ متشرب ہو جاے اسلیے کہ جب تک وہ مادہ متشرب رہے گا کرب اور قلق پیدا کریگا اور جب فم معدہ مین مجتمع ہو جایگا متلی پیدا ہوگی اور معدہ پر اسکے ریزش ہوگی کہ طبیعت بعد حیرت اور تشویش کے دفع خلط کرتی ہے کبھی بقیہ لبواجزا ادویہ مقیئہ خواہ ادویہ مسہل کے بھی کرب پیدا کرتی ہی ایسے وقت رب سفرجل اور رب انگور ترش دینا چاہیے خواہ اور ازین قبیل ربوب قابضہ جو شی کہ معدہ مین جاکر جوش کھاتی ہی فواکہ کے اقسام سے مثل سیب شیرین وغیرہ یس یہ چیز ضرور کرب بھی پیدا کرتی ہی سرد پانی جو غیر وقت پیا جاے وہ بھی کرب پیدا کرتا ہی اور اکثر حمیات مین آب سرد موجب زیادتی تپ کا ہوتا ہی اور سوا آب گرم کی حمیات مین سرد پانی پینا ہرگز جائز نہین ہی علاج اگر قلق اور کرب معدی قلیل ہو فقط شراب جسمین آدھا پانی ملا ہو اوس سے زائل ہو جاتا ہی اگر اوسمین مقوی معدہ بھی اجزا شریک ہون خواہ ماءالعسل کے ملانے سے خواہ ایسے ادویہ کے ملانے سے جو تعدیل اوس خلط کی کرین - اور جو کرب اور قلق زیادہ ہو اوسمین ادویہ غثیان کی حاجت ہوتی ہی پھر اگر یہ مرض بسبب حرارت اور خلط حار کے عارض ہوا ہو اور یہی قسم اکثر عارض ہوتی ہے اوسمین تسکین مبردات مرطبہ کے استعمال سے اور طلاہاے باردہ سے (جو صندل اور کافور اور گل سرخ سے بناے جاوین) پیدا ہوتی ہے - اسی قسم مین ضماد پوست کدوے شیرین اور خرفہ سیاہ اور مسلم جو کے ستو کا سرکہ اور پانی ملا کر بنانا مجرب ہو چکا ہے کہ معدہ اور جگر پر اس ضماد کو لگائین - اور جب زیادہ مرض بڑھ جاے صندل اور گل سرخ وغیرہ کا ضماد کرین منجملہ اون اشیاء کے جو کرب معدی کو نافع ہین ستو جو مسلم مع پوست کا خصوصاً انار وانہ کے ہمراہ اور رُب ہے کہ جو دھوے ہوے ہون - اسی طرح فقاع جو کا جو انار وانہ سے بدون گرم مسالہ کے بنایا جاے اور رب سفرجل بھی نافع ہی - اگر متلی نہو شراب سے مطلقاً اجتناب کرنا چاہیے - پانی جو شراب مین آمیختہ کیا جاے زلال تمر ہندی اور شربت سیب کہنہ جو تحلیل فضول کردی زرد کھیرا یعنے پختہ خیار کا پانی جسکی پوست اوتار لی ہو اور تھوڑا سا حلاب شکر طبرزد اور اگر درہم طباشیر ملا کر دینا اسکی بھی لوگون نے اسکے واسطے ثنا کی ہے خون جو معدہ اور امعا مین محتبس ہو جاے دو درہم حرف ابیض بابلی یعنے اسپند خواہ تین درہم پلانا چاہیے آب گرم کے ہمراہ پھر اگر اسکے بعد بھی بستگی رہے آب حاشا اور اسی طرح انفحۂ ارانب یعنے معدۂ خرگوش کا استعمال کرین دودھ کا معدہ مین

بستہ ہونا انقباض ازسبب خواہ آب پودینہ بقدر ... ادویہ کی اور دوسرین ... بیش ... کھاری نمک ملاکر ... فواق کی حرکت مخالف طبیعت کے
جو بسبب تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی پیدا ہوتی ہو گویا ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہو کہ فم معدہ اور تمام جرم معدہ کا باہری کاوش کی حرکت سے اپنی جگہ
خاص میں بوجہ تشنج کے فراہم ہوتا ہی اور یہ تشنج بوجہ حرکت کرنے کے کسی موذی سے پیدا ہوتا ہی اگر وہ موذی موجود ہو اور تمدد یعنے انبساط بسبب
استعداد حرکت دافعہ کے جو قوی ہی پیدا ہوتا ہی بعد حرکت تشنج کے مثال اوسکی ایسی ہی جیسے کوئی شخص حملہ کرنے کا ارادہ کرے کہ وہ شخص پہلے
تو کسیقدر پیچھے کو ہٹتا ہی اور پھر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے۔ کبھی ہچکی ایک قسم کی مشابہت اوس کھانسی سے رکھتی ہے جو پھیپھڑہ اور حجاب سے
اوٹھتی ہے بغرض دفع کرنے کسی خلط کے۔ لیکن اگر ہچکی کسی موذی کے موجود ہونے سے نہ عارض ہو بلکہ بر سبیل افراط ہی کے ہو جسکو فواق یبسی
کہتے ہیں اسلیے کہ خشکی سے حرکت مثل تشنج کے پیدا ہوتی ہی اور طبیعت انبساط کیطرف حرکت دیتی ہی مگر اوسکی اطاعت سے انبساط پورا پورا
بسبب خشکی کے پیدا نہیں ہوتا پس اوس انبساط کی تلافی میں یہ تمدد انبساطی جو دوسرا جزو حرکت مرکبہ فواق کا ہی پیدا ہوتا ہی مترجم
دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ میں یہ ہی کہ چونکہ طبیعت مطاوع تشنج کی نہیں رہتی اوسکو قبول نہیں کرتی اور بسبب یبس کے قادر انبساط تام پر
بھی نہیں ہی لہذا ابتلا فی اطاعت تشنج کے تمدد انبساطی پیدا ہوتا ہی اور یہ احتمال بھی اگرچہ بعید ہے لیکن محصل اسکا بھی وہی ہی متن فم معدہ
کو جو ہچکی عارض ہوتی ہی اکثر بسبب کسی موذی کے عارض ہوتی ہی اسطرح اختلاج بھی فم معدہ کو کسی موذی کی وجہ سے عارض ہوتا ہی خصوصاً
اگر معدہ میں خشکی ہو کہ اوسوقت فم معدہ تھوڑے سے لذع کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا اور کبھی فواق فم معدہ کا بعد از حرکت قی کی عارض ہوتا ہی کبھی
ہچکی بعد قی کے عارض ہوتی ہی اسلیے کہ اگر قی کسی خلط لاذع سے ہوتی ہے اور اوس قی سے فم معدہ کو گزند پہونچتا ہی یا اس سبب سے کہ خوب کھل کر قی
نہیں ہوتی اوسوقت کسیقدر خلط کا بقیہ فم معدہ میں رہجاتا ہی اور براہ قی دفع نہیں ہوتا جسطرح ہچکی قی کے بند ہوجانے سے خواہ قی کے روکنے پر
صبر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہی کہ اسوقت حرکت اختیاری میں سکون اور رکی پیدا ہوتی ہی مترجم یہ دلیل اشارہ ہے ... مختار کیطرف ہی
جو شیخ چند سطور کے بعد بیان کریگا کہ فواق کی حرکت بہ نسبت قی کے ضعیف ہوتی ہی متن اکثر حرکت معدہ کے اجزا کی بسبب مادہ ناپختہ کے
ہوتی ہی سوائے فم معدہ کے کہ بسبب شدت حس کے اور بقوت متاذی ہونے فم معدہ کے بدون مادہ ناپختہ کے بھی اوس میں حرکت ہوتی ہے۔
بعض اطبا نے کہا ہی کہ حرکت فواق کی قی کی حرکت سے زیادہ قوی ہی اسلیے کہ قی معدہ سے اوس مادہ کو دفع کرتی ہی جو مصبوب اور ریختہ ہو رہا ہے
(اور اوسنے سرایت معدہ میں نہیں کی ہے پس اوسکا نکالنا ضعیف حرکت سے ہو سکتا ہی) اور ہچکی کی حرکت اوس مادہ کے اخراج خواہ دفع کرنے پر
ہوتی ہی جو مادہ ناشب اور چھپا ہوا یعنے فرو رفتہ معدہ میں ہی۔ اور یہ قول اوس طبیب کا درست نہیں ہی یعنے کلیت صغرائے دلیل کے
ممنوع ہے) اسلیے کہ ہر ایک قی اور شوع بسبب خلط مصبوب کے نہیں حادث ہوتی (بلکہ بموجب اقسام مندرجہ فصل سابق بعض اقسام قی اور تہوع
کا العبہ مادہ مصبوبہ سے ہوتے ہیں پس ان اقسام میں حرکت قی کی ضعیف ہو سکتی ہے) مترجم پھر چونکہ دوسری دلیل قی کی حرکت کے
ضعیف ہونے پر یہ بھی خیال کیجاسکتی تھی کہ چونکہ قی سے مادہ موجودہ دفع ہوجاتا ہی اور جو حرکت ایسے مادہ کے اخراج پر ہو کہ دفع ہونے سے
عاصی نہیں ہی جیسے مصبوبہ غیر مادہ ناشبہ وہ ضرور ضعیف ہوگی بخلاف فواق کی حرکت کے کہ اوس میں طبیعت کو قصد اخراج مادہ پر
حرکت ہوتی ہی مگر مادہ بوجہ فرو رفتہ ہونے کے ہرگز دفع نہیں ہوتا پس ضرور اہتمام زائد اور حرکت قوی ایسی ہی مادہ کے واسطے درکار
ہوگی یعنے ہچکی کی حرکت قوی ہوگی اس دلیل کے ابطال کی طرف اشارہ شیخ نے کرکے کہا متن اور یہ بات بھی کلیۃً ضرور نہیں ہی کہ جس
حرکت سے (مثلاً قی کی حرکت سے) مادہ دفع ہوجاوے تو اوس حرکت کو ضعیف ہونا بھی لازم ہے بہ نسبت اوس حرکت یعنے فواق کے

کہ اوسمین طبیعت قصد اخراج اور دفع مادہ تو کرتی ہی مگر قادر اخراج اور دفع پر نہین مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ذکر سے یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اوس طبیب کے قول مین
جو کلیت صغرا کے پہلی فقرہ سے منع کیے گئے اب ترقی کرکے یہ بھی کہا کہ اگر صغری جزئیہ بھی ہو پھر تب کلیت کبری ممنوع ہوگی جب بھی نتیجہ جزئیہ ہمین درست ہوگا اور
گویا خلاصہ مطلب شیخ کے دونون فقرون کا یہ ہوا کہ نہ تو قوی اور مثلی جملہ اقسام کی فقط مادہ معصبو سے پیدا ہوتی ہی اور نہ ہر ایک مادہ معصبو سہل الدفع ہی جسکے اخراج
مین حرکت ضعیف کی حاجت ہو بلکہ بعض مواد معصبو عسیر الدفع ہوتے ہین کہ اونمین بھی حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہی اور بعض مواد ناشبہ جس سے فواق پیدا
ہوتی ہی بسبب کمی مقدار خواہ کمی رداوت انکے زیادہ موذی نہین ہوتے ہین پس ہچکی بھی حرکت قوی کو نہین چاہتی یہ مطلب مترجم خاکسار کے ذہن مین
آیا ہی شاید صحیح ہو یا نہو واللہ اعلم متن بلکہ ہچکی کی حرکت ضعیف تر ہی تی کی حرکت سے اور گویا ہچکی آنے کے وقت حرکت طبیعت کی تی کیطرف بہ ضعف شروع ہوتی ہی
اور اسی سبب سے اکثر اوقات ابتدا مین ہچکی آتی ہی اور آخر کو قی ہو جاتی ہے غالباً یہی بات ہی کہ حرکت طبیعت بروقت مس کرنے سبب فواق کے کمتر ہوتی ہے اسلیے
کہ سبب ہچکی کا ابتدا ہی کمتر کرتا ہی پھر جب رفتہ رفتہ اوس سبب مین عظمت اور بزرگی یعنے زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہی اور امر ایذا بھی بڑھ جاتا ہی حرکت بھی
شدید ہو کر قے پیدا کرتی ہی تفصیل ان اسباب کی جنسے وہ ہچکی پیدا ہوتی ہی جو فم معدہ کی ایذا پہونچنے سے عارض ہوتی ہی یہ ہی کہ کبھی یہ فواق کسی ایسے
سبب سے پیدا ہوتی ہی جو موذی فم معدہ کو اپنی برودت کی وجہ سے ہو چنانچہ لرزہ کے ہمراہ جو ہچکی عارض ہوتی ہی اسی قسم کی ہی و نیز ہوا سرد مین
جو ہچکی آتی ہے خواہ اخلاط سرد معدہ کی ہچکی خواہ اور کسی قسم کی برودت سی ہچکی کے جنسے مزاج مستحکم فم معدہ مین پیدا کیا ہو ایسا کہ بوجہ برودت
مستحکمہ کے فم معدہ کو سمیٹے اور اوسمین تشنج اور اینٹھن پیدا کرے یہ جملہ اقسام ہچکی کے اسی ذیل مین داخل ہین۔ اور صبیان اور اطفال کو اسی قسم کی
ہچکی عارض ہوتی ہی۔ برودت تین وجوہ سی ہچکی پیدا کرتی ہی (۱) کہ مادہ بارد لازم اور پائدار رہتا ہی اور ہر وقت ستاتا ہی (۲) کہ ایذا برودت مادہ ہذا
کی اور اسکی کیفیت جو حد اعتدال سی بڑھی ہوئی ہی فواق پیدا کرتی ہی (۳) یہ کہ برودت تقبیض یعنے سمیٹنا جلد فم معدہ کا اور تکثیف مسامات
کرتی ہی اور اسیوجہ سے جو چیزین درمیانی مقامات لیف عضو کے متحلل ہوتی تھین وہ سب انہین مقامات مین بند اور محتبس ہو کر ہچکی پیدا کرتی ہین۔
دوسرا سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا حرارت ہی جسطرح حمیات محرقہ مین کہ فم معدہ متشنج ہو کر ہچکی پیدا کرتا ہی تیسرا سبب فم معدہ سے فواق
پیدا ہونے کا کسی لاذع چیز کا معدہ مین ہونا مثلاً خردل اور فلافلی وغیرہ کا استعمال خواہ انصباب اخلاط مرارید کا معدہ پر اور پینا اوس دوا لذاع کا جیسے
فلافلی ہمراہ شراب کے خصوصاً جسوقت کہ جس معدہ کی صحیح ہو خواہ جوہر فم معدہ کا ضعیف ہوا ور ازین قبیل غذای فاسد جو مستحیل کسی کیفیت لذاع کیطرف
ہو جاے۔ صبیان کو ایسی ہچکی زیادہ عارض ہوتی ہی۔ اور اسیطرح وہ ہچکی جو انصباب مراری سے فم معدہ پر عارض ہوتی ہی اور جیسے وہ ہچکی جو
بروقت حرکت مواد کے ایام ہاے بحران مین اوسوقت عارض ہوتی ہی جب حرکت مادہ کی معدہ کی سرے تک بفعل طبیعت ہوتی ہی تاکہ بذریعۂ قی کے
اوس مادہ کو دور کردے۔ چوتھا سبب اوس ہچکی کا جو فم معدہ کی ایذا رسی سے حادث ہو یہ ہی کہ کوئی ریح فم معدہ مین بند اور محتبس ہو جاے خواہ
طبقات فم معدہ مین یا مری مین اور پیدایش اوس ریح کی ایسی تھوڑی اور ضعیف سی ہو جو منجر ہوا اور قادر تحلیل پر نہو۔ پانچوان سبب فم معدہ
کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا کوئی شئ موذی جو اوسپر گرانی پیدا کرے یہ پانچون اقسام فواق کے رہ گئے جو سبب موذی کے موجود گی سے
حادث ہوتے ہین۔ وہ ہچکی جو بسبب خشکی کے عارض ہوتی ہی وہی خشکی جو مشہور ہوا اور تشنج پیدا کرے جیسے اواخر حمیات محرقہ مین ہوتی ہے
خواہ بوجہ استفراغات مجففہ کے اور بھوک مین جو دیر سے لگی ہو اور غذا نہ پہونچے اور یہ قسم فواق کی دلیل خطرہ کی ہی۔ لیکن کبھی ایسی خشکی سے جو مستحکم نہو بھی
ہچکی عارض ہوتی ہے ایسی ہچکی مین تھوڑی سے مرطب سے نفع ہو جاتا ہی اور اوسی سی زائل ہو جاتی ہے۔ جو ہچکی بسبب مشارکت دیگر اعضا
کے حادث ہوتی ہی وہ مثلاً کسی کے جگر مین ورم عظیم پیدا ہوا اور خصوصاً اگر مقعر جگر مین ایسا ورم عارض ہو خواہ معدہ مین ورم ہو

یا جیسا کہ دماغ مین ورم پیدا ہو جاے خواہ ابھی ورم پیدا نہین ہوا مگر قریب ہی کہ پیدا ہو جاے جسطرح شیخ لامہ سے یہ جو شکستگی استخوان سر کی ضربت شدید سے
عارض ہو خواہ ایسی کوفتگی دردرسان جس سے تمام سر کوفتہ ہو جاے کہ اگرچہ ابھی ورم پیدا نہین ہوا ہی مگر قریب پیدا ہونے کے ہی اون اوقات کی ہچکی بھی
مشارکت سے ہوتی ہی یا جیسے حمیات کی زمانہ تصعید اور زیادتی مین اور علامات بحران مین کہ یہ ہچکی بھی بشرکت بدن کے عارض ہوتی ہی تخمینی استدلال
اوس ہچکی کے عروض مین جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہی یون کیا گیا ہی اور بعض ایسا خیال کرتے ہین کہ چونکہ بروقت ورم جگر کے انصباب مرار کا
اثنا عشری آنت پر ہو کر معدہ پر ہوتا ہی اور بعد اوسکے فم معدہ پر لہذا ہچکی آتی ہی۔ یہ بھی سبب بیان کیا گیا ہی کہ چونکہ ورم جگر تنگی اور ضغط معدہ اور
فم معدہ مین پیدا کرتا ہی لہذا ہچکی پیدا ہوتی ہی۔ اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ سبب اسکے حدوث کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک عصبہ دقیقہ سے ہی جو کہ جگر اور
معدہ مین اتصال اور وصل کا باعث ہی۔ اگر آدمی کو ہچکی کسی مادہ سے آتی ہو اور از خود اوسے چھینک آجاے ہچکی جاتی رہے گی۔ اور اسیطرح اگر قے
کر دے اور خلط مذکور نکلجاے تب بھی ہچکی فرو ہو جاتی ہی۔ پھر اگر قے کے بعد بھی ہچکی بنی رہے معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو ورم اسکے معدہ مین ہے
خواہ ورم ہیج مین اوس پٹھے کے جو معدہ مین دماغ سے آیا ہی یا دماغ مین ورم ہی اور ہیج عصبہ اور دماغ کے ورم کے تابع سرخی چشم بھی بروقت
ہچکی کے ہوتی ہی اور معدہ اور دماغ کے ورم مین تفرقہ اعراض اورام معدہ اور اعراض اورام دماغ سے کر لیا جاتا ہی۔ جو ہچکی کہ علامات بحران
مین داخل ہے بیشتر علامات جیدہ مین سے ہوتی ہی اور اکثر علامات ردی مین شمار کیجاتی ہے چنانچہ مقالہ بحران کتاب چہارم مین مذکور ہوگا۔
کتاب فصول مین لکھا ہی کہ اگر قے ہونے سے ہچکی نہ تھمے اور ہمراہ ہچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت ردی ہی کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر
کرتی ہے۔ اور کتاب علامات موت سریع مین وارد ہی کہ جس شخص کو ہچکی آتی ہو اور اوسکے داہنی جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت
یعنے خارج از ورم معتاد بدون کسی سبب اسباب معروفہ اورام سے عارض ہوا اور ہچکی بھی شدید آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب اوسکی جان
نکلجاے گی اور مرجاے گا۔ اور اسی کتاب مین ہی کہ جس شخص کو ہچکی کے ہمراہ مڑوڑا اور قے اور کزاز عارض ہوا اور اوسکی عقل زائل ہو جاے
مرجاے گا۔ علامات جو ہچکی قے آجانے سے ٹھہر جاے اوسکا سبب کوئی شے موذی تصور کرنا چاہیے جسکے ثقل سے خواہ اوسکی کیفیت
لاذعہ سے کسی وجہ پر وجوہ اربعہ مذکورہ بالا سے ہچکی پیدا ہوتی ہی۔ اور جو ہچکی بعد استفراغات اور حمیات محرقہ کے پیدا ہوتی ہے اور قے
ہو جانے سے اوسمین سکون نہین ہوتا بلکہ ہچکی مین قے کے بعد زیادتی ہو جاتی ہے یہ ہچکی یبوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی جو ہچکی بسبب سوء مزاج
مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہی اوسکے علامات ابواب جامعہ یعنے عام بیان ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہو سکتے ہین۔ اور جو ہچکی ورم معدہ یا دماغی
اورام خواہ جگر کے اورام سے پیدا ہوتی ہی اوسپر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہین جو اپنی اپنی جگہ مذکور ہو چکے علاج قے کرا دینی نافع
علاج اوس ہچکی کا نہین ہی جو بسبب امتلاء کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی موذی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہو اور اسیطرح ہر ایک تحریک
عنیف اور سخت جنبش دینی اور زور سے چیخنا اور غصہ مین لانا اور رنج اور فرحت پیدا ہونی یا خوف جو اچانک پیدا ہو جاے مترجم جیسے ہندوستان
کی عورات بچون کی ہچکی کسی مخوف حکایت کے بیان سے کھو دیتی ہین خواہ کسی دور افتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ طبیعت مریض اوسوقت
متفکر بخوشی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ در ہو جاتی ہے لہذا ہچکی رک جاتی ہی اور یہ تدبیرات متعلق بقواعد نفسانی ہین جو طب روحانی
مین بخوبی بیان ہوتے ہین چنانچہ ماہران علم النفس پر بخوبی ظاہر ہین متن سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اسقدر کہ بدن مین دفعتہ کیفیت لرزہ کی سی
پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر صبر کرنا اور اوسکے ہیجان کو روکنا اور
تشنگی پر صبر کرنا یہ سب امور ہچکی کے معالجہ مین داخل ہین چھینک آنے کو قلع اور دور کرنے پر اوس مادہ کے جس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے

کتاب فصول یہ وہی کتاب ہے جسکا ترجمہ فارسی مترجم نے کیا اور نام تاریخی اوسکا فصول بقراطی ہے

مترجم نے علاج ہچکی کا

تاثیر عظیم ہے۔ ایضاً دیر تک سانس روکنے سے بھی ہچکی زائل ہوجاتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندرونی کو جوش مین لاتا ہے اور اوسی حرارت کو خارج بدن کیطرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کیطرف سے بطلب استنشاق ہوای سرد کے اور جب حرارت کو حرکت ہوتی او وقت اخلاط خام مین بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط چسپندہ منتقل ہوجاتے ہین۔ نوم طویل بھی شدید النفع ہے اور اطراف کی بندش اور نالی سینگیون کا معدہ پر توڑنا اور مالیدن دونون شانون کے بطرف پشت کے سینگی لگانی اور ادویہ محمرہ کا انھین مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ ہوجاوے یہ بھی نافع ہے۔ منجملہ معالجات نافعہ کے ایسی ہچکی کے واسطے جو کوچ یعنی دم لینے مین نہ ہوی ہو اور بسبب امتلاے خلط کے پیدا ہوئی ہو یہ ہے کہ آغاز معالجہ اوسکا قے سے کرکے پھر ایارج فیقرا اور عصارۂ افسنتین ان دونون سے ایک مثقال و زنجبیل ہندی دو دانق ملاکر استعمال کیا جاوے اور پسکے ایسا ہر گاہ مرکب کھلایا جاوے۔ پھر اگر سبب لاحج یعنے خلط چسپندہ ہو اوسکے علاج مین تین چیزون کا قصد کرنا واجب ہے (۱) تحلیل مادہ اور تقطیع اوسکی مثلاً سکنجبین عنصلی سے کرین (۲) تبدیل مزاج کی اسقدر کرین کہ معتدل ہوجاوے اگر اوس مادہ کی ایذا دہی بقدر حرارت کیفیت غیر معتدلہ سے ہو۔ (۳) فم معدہ کے احساس کو تھوڑا سا ضرر مخدرات وغیرہ کے ذریعے سے ایسا پہونچاوین کہ لذع کی اذیت قبول نکرے یا کم قبول کرے۔ اس قرص کی نہایت ستایش لوگون نے کی ہے قسط زعفران گل سرخ تازہ مصطگی سنبل ہر یک چار مثقال اسارون دو مثقال پھر ایک مثقال افیون ایک مثقال عصارۂ اسبغول مین قرص طیار کرین اور نصف مثقال تناول کرین۔ اس قرص مین بزر قطونا اور افیون مخدر حس فم معدہ کی ہین اور سنبل مقوی اور محلل اور اسارون رطوبات معدہ کے اسفل کیطرف مائل مجاری بول کیطرف سے اونکا اخراج کردیتی ہے اور صبر اون مین سے رطوبات غلیظہ کو مجاری براز کیطرف مائل کرکے اوسی طرف سے اونکا اخراج کردیتا ہے اور قسط اور زعفران و منضج قوی رطوبات مذکورہ کے ہین (کہ بعد نضج کے ہر ایک خلط سہل الدفع ہوجاتی ہے) ان انھین خواص اور اوصاف کا ایک جا ہونے سے یہ قرص فواق شدید اور تقلب نفس مین زیادہ تر سود مند تجویز کیا گیا ہے اسلیے کہ جملہ تدابیر محتاج الیہا اسی سے پوری ہوتے ہین پھر اگر ہچکی کہنہ اور دیرینہ ہوجاوے روغن ملکا پنج سے ایسے وقت نفع بین پیدا ہوتا ہے اور مقدار شربت اوسکی ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ اور منجملہ نافع ادویہ کے ایسے وقت طبیخ زنجبیل قند ملاکر۔ پھر اگر اس سے زیادہ بھی شدید اور مزمن ہوجاوے معاجین اور جوارشات مثل کمونی کے آب نیمگرم کے ساتھ بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے۔ تریاق اور فلونیا کو فواق کے دور کرنے مین منفعت عظیم ہے اسلیے کہ اسمین اسیقدر قوت تخدیر کے ہمراہ تقویت معدہ اور تحلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہے۔ جو سب مرکبہ مین جب سکبینج اور حب المصطگی قوقون اور اقراص کوکب ہچکی کے واسطے شدید النفع ہین۔ اور یہ نافع اوس فواق کے واسطے جو مادۂ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب بارد کے ہو سداب اور فطرون دونون ہمراہ کسی شربت کے پلاے جاوین۔ اور اسیطرح آب کرفس اور خل عنصل اور حب المازریون جو ایک قسم کا پودینہ ہے اور اسارون اور زرنباد دین اور مرزنجوش اور انجدان سے کہ ... انجدان کا ایسی ہچکی مین سکون پیدا کرتا ہے۔ اور زراوند اور دوقو اور انیسون اور زنجبیل اور راسن خشک شدہ اور عصارۂ افسنتین اور ساذج ہندی اور روبج ترکی اور قیسوم یہ سب دوا ایک ایک تنہا اور مرکب چند اجزا انہین سے ہر گونہ نافع ہین انھین ادویہ سے لعوقات اگر طیار کیے جاتے ہین تو وہ معدہ کو زیادہ موافق ہوتے ہین اور اونکا ٹھہرنا معدہ مین دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اسکے کہ مشروبات کے طور سے استعمال ہون اور قعر معدہ کیطرف دفعۃً گر جاوین۔ جند بادستر کو ایسی ہچکی مین خاصیت عجیبہ ہے۔ کبھی تین درہم تک جند بادستر ہمراہ تین اسکرجہ سرکہ اور دو ثلث اسکرجہ پانی کے استعمال کیا جاتا ہے۔ منجملہ اون ادویات کے جنکا فائدہ بلاتے ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقہ قیسوم اور فودنج جبلی اور مصطگی کو ہموزن لیکر پانی مین اوبالین اور شراب کے ساتھ پلاوین۔ ایضاً مصطگی اور دار چینی اور عنصل تین اوقیہ ایک قسط

یعنے بہیں ادویہ شہد مین جوش دین اور چند روز تھوڑا تھوڑا پلایا کرین۔ ایضاً جو ہچکی مادۂ بارد رطب سے ہو اوسکو قطرون ہمراہ ماء العسل کے مفید ہے ایضاً خولنجان اور شہد صبح کے وقت تناول کیا جاے اور شام کو بقدر جوزہ کے جو ایک مثقال ہے۔ ایک دوا جسکی ترکیب یہ ہے قسط اور زعفران اور اذخر اور تمام یا بس اور فودنج نہری اور نعنع اور سداب ورق اور تخم کرفس اور کندر اور اسارون کمد ددو درہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر واحد نصف درہم کبر مخلل یعنے سرکہ مین پروردہ کی ہوئی بھی ایسی ہچکی کے دور کرنے مین بڑی تمنا کیجاتی ہے۔ کبھی ان ادویۂ مذکورہ کی اعانت استعمال سے ادویۂ معطسہ کی کیجاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اگر سبب فواق کا برودت سادہ بلا مادہ ہو پس ادویۂ مذکورہ ہمراہ سرکہ اور پانی کے نافع ہوتی ہین اور انھین ادویہ کا ضماد گردن اور لیۃ یعنے مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور پیچھے شراسیف کے بھی یا انھین ادویہ کو بطور طلا کے گردن اور لیۃ پر زیت کہنہ خواہ روغن بابونہ خواہ روغن قثاء الحمار کے ہمراہ استعمال کرتے ہین۔ اور اسیطرح حلبہ و غذاہائے گرم تنہا بدون آمیزش کسی دوسرے کے نافع ہوتے ہین خصوصاً روغن بابونہ خواہ وہ روغن جسمین جند بادستر اور کمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو۔ یا جند بیدستر اور قسط شیرین ہر واحد نصف درہم فطراسالیون ایک درہم آب سیسبر یعنے نمام کے ساتھ خواہ مطبوخ فودنج اور انیسون اور مصطگی کے ہمراہ یا پوست بیرون پستہ جو باہر کا چھلکا اور سرخ ہوتا ہے ہمراہ اذخر کے پانی مین پکاے جائین اور اسی جوشاندہ کو پلائین۔ بعض مجربین نے کہا ہے کہ پوست شگوفۂ خرما اگر خشک کرکے خوب پیسی جاے اور ایک مثقال اسکا ہمراہ آب رازیانہ اور تخم سداب کے تناول کیا جاے زیادہ نافع ہوگا۔ اور مجھے باور نہین کہ فواق بارد کو بیدو انفع کرے۔ اگر فواق بارد کہنہ ہو جاے اور شدت اوسکی بڑھ جاے بدون خالی تیجنے رکھنے کے معدہ پر اور اوسکے ادویہ محمرہ لگانے کے چارہ نہوگا۔ جو ہچکی ریح محتبس سے فم معدہ پر خواہ معدہ مین جو ریح محتبس ہو خواہ مری مین احتباس ریاح سے پیدا ہو ایسی ہچکی کو حمام کرنا اور کسیقدر کندر پانی مین پیکر تناول کرنا مفید ہوتا ہے اوسکے بعد جرعہ جرعہ آب گرم پلانا۔ راسن خشک بھی ایسی ہچکی کے ازالہ مین نہایت مفید دوا ہے۔ جو ہچکی کسی ایسے خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے خواہ اوسپر ریزش کسی اور جگہ سے کرتی ہے ایسے بیمار کو قے کرانے کی ایذا برداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ قے کرنی ممکن ہو اور قے ایسی دوا سے کرائی جاے جس سے اخراج اوسی خلط کا ہو یا مسہل ایارج ہمراہ سکنجبین کے اور شل شراب افسنتین سکے دیا جاے۔ اور بیشتر فقط سرکہ اور پانی کا پلانا کافی ہوتا ہے اور مسکہ کو جرعہ جرعہ گھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جرعہ جرعہ پلانا آب گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیند کیطرف اوسکو مائل کرنا اور نوم طویل سے اوسکو خوگر کرنا جب تک ممکن ہے۔ اور اسیطرح ماء الشعیر بھی اوسکو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصاً آب انار شیرین ملاکر اور آب انار میخوش ملاکر۔ دونون انار یعنے شیرین اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اوسکے ہمراہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر سبب ہچکی کا یبوست عارضی ہو اوسکا علاج شیر دوشیدہ اور آب برد غنہاے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے پھر اوسکے بعد ماء الشعیر اور آب کدو اور آب خیار اور لعابات باردہ۔ اسیطرح ایسی سرد تر چیزون کی مالش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور مفاصل کی تمریخ بھی کرنی ضرور ہے اور آبزن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے مترجم نے لکھنؤ مین ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج فواق یبسی کا فقط مکھن اور کلونجی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطبا جواب دے چکے تھے اور مریض کا مادہ مرگ ہو چکا تھا اور وصیت کرچکا تھا مگر دوا اسکے اوترنے کے ساتھ ہچکی رک گئی اور پھر نہ آئی۔ متن اگر ہچکی قے کے بعد عارض ہو اور مریض اپنے شعور سے بقیہ خلط لاذع کا معدہ مین دریافت کرے کہ وہ بقیہ ہنوز لذع کر رہا ہے اور تھوڑی سی متلی بھی ابھی موجود ہو اوسکو متواتر چھینک لانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اس سے پہلے ایسی دوا جو مزلق اوس خلط کی ہو پلانی چاہیے۔ مثل رب آلوے بخارا اور رب تمر ہندی اور خصوصاً تمر ہندی سے

جوشنے کا حکم ہی چھینٹ پیدا کرنے سے دینا چاہیے۔ پھر اگر یہ تدبیر اچھی طرح کارگر نہو بلکہ کسیقدر تمدد ومحسوس ہو تو معدہ پر ضماد مراہم معتدلہ کا لگانا چاہیے اور پرم تر چیزین کھلانی چاہیین کہ جن مین افرتلی پیدا کرنیکا نہو بلکہ اونمین کسیقدر تعزیہ ہو جیسے لباب نخود اور کسیقدر تسکین بھی پیدا کرین جیسے روغن بادام اور عوبت بھی رسین جیسے آب گوشت جوزہ ہای مرغ کا اور خوشبو بھی ہون جیسے قصب الذریرہ۔ جو ہچکی ورم جگر وغیرہ دیگر اورام سے پیدا ہوتی ہی اوسکا علاج اوسی ورم کے علاج سے کیا جائیگا اور اگر فصد کی حاجت ہوگی فصد بھی کیجاویگی اور تعدیل مزاج معدہ اور فم معدہ آب انار اور آب جو اور کاسنی اور ضمادہای مذکورہ سے کیجاے گی جو احوال مراق اور شراسیف کو عارض ہوتے ہین کبھی انھین اطراف مین بسبب مواد موجودہ کے اختلاج عارض ہوتا ہی اور بیشتر جو مواد ان مقامات مین فراہم ہوتے ہین ایسے ردی اور خراب ہوتے ہین کہ انکی آفت دماغ تک پہونچتی ہی اور اس جہت سے مالیخولیاے مراقی اور صرع مراقی حادث ہوتی ہی۔ چنانچہ اوپر ہمنے بیان کیا ہی۔ اور کبھی یہ اختلاج قریب فم معدہ کے گوشت اور جلد مین ہوتا ہی خواہ اینکہ خود فم معدہ مین ہوتا ہی اور مشابہہ خفقان کے ہوجاتا ہی۔ کبھی مراق اور شراسیف مین انتفاخ لازم اور ثقل پیدا ہوکر دلالت قریبہ کسی آفت اختلاج وغیرہ پر کرتا ہی اور کبھی اسی انتفاخ اور ثقل کو دلالت اورام معدہ اور جگر وغیرہ پر ہوتی ہی۔ پھر اگر کھچنا مراق اور شراسیف کا اوپر کی طرف محسوس ہوتی ہونے پر دلالت کریگا۔ اور حمیات حادہ مین یہ کھچنا ہیجان دردسر اور رعاف پر خواہ حدوث قی پر دلیل ہوتا ہی۔ چنانچہ اسکی تفصیل باب علامات بحران کتاب چہارم مین ہم کرینگے۔ یا اس کھچاو سے انتقال مادۂ ورم کا اوپر کیطرف ثابت ہوتا ہی۔ اور اگر کھچنا اس مقام کا نیچے کیطرف ہو اور ناف کے گرد تک اوسکا اثر پہونچتا ہو انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہوگا اور تاکید اس دلالت پر مغص یعنے مروڑ سے ہوتی ہی۔ تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات وبائیہ مین زیادہ ہوتا ہی۔ اور اگر کبھی ایسا تمدد بسبب کسی یبوست کے پیدا ہو جو تابع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہی۔ اور کبھی یہ تمدد مذکور تابع ورام باطنی کے ہوتا ہی اگرچہ وہ اورام نیچے کی جانب مین بھی ہون۔ لیکن جو اورام اوپر کے اعضا مین ہوتے ہین اونکے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہی اور یبس اور مزاحمت ورم دونون اس تمدد کے ساتھہ ہی باعث ہوتے ہین۔ یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ مین ردی ہی اور اوسکے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہی۔ کبھی انھین اعضاے مذکورہ مین شراسیف اور مراق تک دردہای لاذعہ اور اوجاع معدہ بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اورام عضل کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات اور بحرانات امراض مین بھی یہ اوجاع حادث ہوتے ہین۔

خاتمہ

پہلا حصہ جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جس مین تیرہ[۱۳] فن کا ترجمہ ہے۔ اب چودھوان[۱۴] فن امراض جگر سے دوسرے حصہ مین جو اسکے بعد آتا ہی شروع ہوگا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا یعنے امراض خاصہ کا بیان ختم ہوگا انشاء اللہ تعالے۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ وحبیبہ محمد وآلہ المعصومین

کتبہ بیمناہ الداثرۃ غلام حسنین الکاظمی الکنتوری عفی عنہ

فہرست مضامین حصّہ دوم جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس

بعونِ صناعِ حکیم و مکانِ فضلِ خلاقِ زمین و زمان

اندنوں کتابِ مستطاب افادت انتساب حاوی مطالبِ طبیہ مطاوی مآربِ حکیمہ
مخزنِ عوائد معدنِ فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصۂ دوم از جلدِ سوم

قانونِ شیخ بو علی سینا

۱۳۱۷ھ

بزبانِ اردو مترجمہ قدوۂ اربابِ تحقیق و زبدۂ اصحابِ تدقیق یکّہ تازِ مضمارِ ہمہ دانی
مولوی حکیم سیّد غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبعِ منشی نولکشور کانپور میں طبع ہو کر مطبوعِ جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوان فن جگر اور احوال جگر کے بیان مین اور اوسمین چار مقالے ہین

پہلا مقالہ کلیات احوال جگر کے بیان مین اور اب اسجگہ ہم تشریح جگر کی لکھتے ہین اور کہتے ہین کہ جگر وہ عضو ہے کہ جس سے تتمیم اور انجام دہی خون بنانے غذاے وارده کی ہوتی ہے اگرچہ ماساریقا جی کبھی کسیقدر تبدیل کیلوس کی خون کیطرف کردیتی ہے اسلیے کہ ماساریقا مین بھی قوت جگر کی قدرے قدرے مخلوق ہوئی ہے خون درحقیقت وہی غذا ہے جسکا استحالہ بمعرفت جگر کے ہوا ہے کیونکہ جگر کی صورت کیا ہے وہ سرخ گوشت ہے مثل خون کے مگر وہی خون جو بستہ ہوا اور منجمد جگر لیف عصب سے خالی ہے۔ اور جگر کی لحمی جثہ مین وہ رگین پیدا ہو کر پھیلتی ہین جو بمنزلہ اصول اور جڑ کے ہین جملہ اون اشیا کے لیے جنکا انبات اور اوگنا جگر سے پایا گیا ہے اور یہ رگین جنکو اصول ہمنے لکھا ہے اوسی جثہ لحمی جگر مین مانند لیف کے متفرق ہوتی ہین چنانچہ باب تشریح اوردہ فن کلیات مین اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔ اور وہی عضو لحمی جگر کا معدہ اور امعاے کیلوس وغیرہ کو چوستا ہے بتوسط شعبون اور سوراخہاے باب ماساریقا نامی کے اور یہ چوسنا اوسکا جانب مقعر یعنی اندرونی رخ سے جگر کے ہوتا ہے اور اوسی جگہ اندرونی مین کیلوس کی پخت و پز خون بنانے کی غرض سے کرتا ہے اور پھر جب پختہ خون بن گیا اوسکو تمام بدن کی غذا دینے کے واسطے بذریعہ اجوف نامی رگ کے روانہ کرتا ہے اور اس اجوف کی پیدایش حدبہ جگر یعنے بیرونی رخ سے ہوتی ہے۔ اور جسقدر مائیت یعنے رطوبت غذا کی خون کے قوام مین داخل ہونے سے زائد اور بیکار ہوتی ہے اوس کو جگر اسی محدب کیطرف سے گردون مین روانہ کرتا ہے وہانسے فضلہ بول کا ہو جاتا ہے۔ اور خون کے پختہ ہوتے وقت جسقدر جوش آنے سے کف اور رغوہ صفراوی پیدا ہوتا ہے اوسکو جگر بطرف مرارہ کے ازراہ تقعیر روانہ کرتا ہے جو باب کبد سے اوپر ہے اور جو رسوب یعنی دُرد کیلوس کا جسکو سودا کہتے ہین رہجاتا ہے اوسکو بھی براہ تقعیر طحال کی طرف روانہ کرتا ہے۔ جگر مین تقعیر یعنے گڑھا اوس رخ مین رہا جو رخ جگر کا قریب معدہ کے ہے اس نظر سے تاکہ نشست جگر کی محدب معدہ پر بہت خوبی کے ساتھ ہو اور ہر جگہ سے اتصال رہے۔ اور حجاب کے قریب جگر کا محدب اسواسطے تجویز ہوا تاکہ مجال یعنے وسعت گاہ حرکت مین

حجاب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود متصل ہونے اور ملنے دونون عضو یعنی جگر اور حجاب کے پھر بھی یہ عمدہ صورت پیدا ہوئی گویا قریب مقدار ایک نقطہ کے مماست
اور چھونا حجاب کا جگر کو ہوا ہی اور یہ مماست اور ملنا حجاب کا جگر سے قریب مقام اوس بڑی رگ کے ہی جو اسی جگر پر اوگی ہی اور یہ مماست مذکورہ قوی ہے۔
دوسرا فائدہ محدب کے اس انداز پر رہنے سے یہ ہوا کہ ضلوع یعنے وہ پسلیان جنکا نام زور رکھا گیا ہی اور وہ جگر پر جھکی ہوئی آئی ہین اون پسلیون کا اشتمال
یعنے شامل ہونا اچھی طرح سے درست ہو گیا ورنہ خلا پیدا ہوتا۔ جگر کو ایک غشاء عصبی ڈھانپے ہوے ہے جسکی پیدایش ایک چھوٹے عصبہ سے ہوتی ہے
جو عصبہ جگر مین اسواسطے آیا ہی کہ اوسکو کسیقدر حس عطا کرے جیسا کہ ہمنے تشریح ریہ مین اسکا بیان کیا ہی۔ اس جگر کے حس کا زیادہ تر ظہور جانب
مقعر جگر مین ہی۔ دوسرا فائدہ اس غشاء عصبی کا یہ ہی کہ جگر کو ربط دیگر احشا سے اسی کے ذریعہ ہو جاتا ہی۔ جگر مین ایک چھوٹی سی عرق ضارب یعنے
شریان بھی آئی ہی اور جگر مین آکر وہ شریان متفرق ہو گئی ہی اسواسطے کہ روح کو جگر مین لاتی ہی اور جگر کی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہی اور بسبب حرکت
کے یہ شریان تعدیل حرارت جگر کی بھی کرتی ہی۔ اور یہ شریان جگر کی جانب مقعر یعنے اندرونی رخ مین نافذ ہوئی ہی اسلیے کہ جانب محدب جگر کے ترویح
تو حرکت حجاب سے ہو جاتی ہی اودھر کسی شریان کی حرکت کی حاجت نہ تھی۔ جگر مین خون کے واسطے کوئی جگھہ اور ظرف وسیع نہ مخلوق کیا گیا اسطرح پر
کہ خون ایک ہی جگھہ بھرا رہتا بلکہ متفرق شعبونکے اندر یہ جگھہ تجویز ہوئی اس حکمت سے تاکہ تمام اجزا جگر کا اشتمال کیلوس کے لینے پر پورا پورا ہو اور جسقدر
حصے اور اجزا جدا جدا کیلوس کے بنائے جائین مختلف جگھہ پہلے سے کیلوس کی تقسیم ہو جانے سے اونکی بنانے مین تمامی فعل استحالہ اور بسرعت ہو جاوے
متمم اسلیے کہ کسی چیز کی تھوڑی تھوڑی مقدار پر اثر فاعل کا اچھے طور پر ہوتا ہی اور کثرت مقدار کا فعل انفعال تجزیہ ہو جانے سے اتمام فعل
فاعل پر معین کامل ہوتا ہی مثلاً کسی چیز کا پیسنا اگر مطلوب ہو پہلے اوسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالین تو جلد پس جائے گی بخلاف اسکے کہ مسلم
اوسے پیسنا شروع کرین متن جو سطح عروق یعنے اورِدہ کے جگر سے متصل ہے نہایت رقیق اور پتلی ہے تاکہ بہت جلد اثر ہمیت جگر کا کیلوس مین
پہونچ جائے (مراد یہ ہی کہ جن رگونمین کیلوس ٹھہرتا ہی وہ نازک جلد مخلوق ہوئی ہین اگر سخت اور موٹی ہوتین عضو لحمی یعنی جگر اپنے نرمی کی
وجہ سے کیلوس مین اثر جلد ہی نکر سکتا) جو غشا یعنے جھلی کہ جگر پر حاوی ہی اوسکو ربط اوس غشا سے دیتی ہی جو مجلل امعا اور معدہ کے ہی یہ وہی
جھلی ہے جسکا بیان معدہ کی تشریح مین ہو چکا ہی اور حجاب سے جگر کو یہی غشا جو حاوی جگر ہی ایک رباط عظیم اور قوی سے ربط دیتی ہی اور پشت کی پسلیون سے
یہی غشا جگر کو اور چھوٹے چھوٹے رباطات سے مرتبط کرتی ہے۔ جگر اور قلب کے درمیان ایک چھوٹی سے شریان آکر ملتی ہی اور اسی شریان کے
ذریعہ سے قلب و جگر مین وصل پیدا ہوا ہی یہ وہی شریان ہی جسکے فوائد اوپر کے سطور مین بیان ہو چکے قلب سے پھوٹ کر جگر مین خواہ جگر سے
پیدا ہو کر قلب مین پہونچی ہی بحسب اختلاف دو مذہبون کے۔ اس شریان کا ربط جگر سے بڑے استحکام کے ساتھ بذریعہ ایک جھلی سخت اور
گندہ کے کیا گیا ہی اور یہ شریان اوسی جھلی پر ہو کر جگر مین نفوذ کرتی ہی۔ دونون جانبون سے زیادہ رقیق اور نازک اس رگ کی وہ
جانب ہی جو متصل اندرونی رخ جگر کے ہے اسلیے کہ اس رگ کی ایجاد باین صفت بغرض اسکے ہوئی ہی کیونکہ یہ رگ اعضائے رقیقہ سے مس
کرتی ہے۔ انسان کا جگر ہر ایک ایسے حیوان کے جگر سے بڑا ہے جسکا جثہ اور مساحت مکعب جسمانی برابر مساحت جسم انسانی کے ہی کہتے
ہین کہ جو حیوان کہ خورش اوسکی زیادہ ہو اور قلب اوسکا ضعیف ہو اوسکا جگر ضرور بڑا ہوتا ہے۔ جگر اور معدہ کے درمیان مین ایک پٹھہ
واصل ہی مگر وہ پٹھہ باریک ہی لہذا یہ دونون عضو یعنی جگر اور معدہ اپنے اپنے امراض اور ایذا رسی مین دوسرے کے شریک نہین ہوتے ہان کوئی
ام عظیم اور ورام جگر سے ایسا ہی پیدا ہو جائے اوسوقت امراض مشارکت بھی ان دونونکے پیدا ہوتی ہین۔ پہلے جو چیز جگر سے اوگتی ہی دو رگین ہین
ایک جانب مقعر اور اندرونی جوف جگر سے اوگتی ہی اور زیادہ منفعت اوس رگ کی جذب کرنا غذا کا ہی جگر کی طرف اور اسی رگ کا نام باب کبد ہی

اور دوسری رگ محدب جگر سے پیدا ہوتی ہے اوسکی منفعت یہ ہے کہ غذاے جملہ اعضاے بدنی کو جگر سے اونھین اعضا تک پہونچاتی ہے اور اسی رگ کا نام اجوف ہے اور ان دونون رگونکی تشریح ہمنے کتاب اوّل فن تشریح مین بیان کردی ہے۔ جگر کے واسطے چند فزونی اور زوائد بھی ہین کہ اونکی وجہ سے جگر معدہ پر بخوبی اسطرح حاوی اور شامل رہتا ہے اور معدہ سے اسکو لزوم پیدا ہوتا ہے جسطرح انگلیون مین اوس شی کی گرفت ہوجاتی ہے جسکو مٹھی مین بھر کر گرفت کرین۔ سب سے بڑی زیادتی زوائد جگر مین وہ ہے جسکا خاص نام زائدہ رکھا گیا ہے اور اسی پر مرارہ کی رکھنے کی جگہ مقرر کی گئی ہے اور رازی اسکی اصل کیطرف تجویز ہوئی ہے جملہ زوائد جگر کے چار یا پانچ ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب آدمیونکی بدن مین جگر کو زیادہ انضمام پُشت کی اضلاع سے نہین ہے اور نہ زیادہ استناد اور تکیہ گاہ جگر کی یہ پسلیان سب آدمیونکی بدن مین ہوتی ہین اگرچہ اکثر افراد انسانی مین انضمام اور استناد جگر کا اضلاع خلف پر اسیطرح ہے مگر سب کا نہین ہے اور مشارکت جگر کی اضلاع پُشت اور حجاب سے بھی اسی قاعدہ پر کمی و بیشی کے ساتھ ہوتی ہے کہ زیادہ انضمام اور استناد مذکور مین زیادہ اور کمی مین کمتر۔ عضو لحمی جگر کا ذی حس نہین ہے اور جو غشا کہ اس عضو لحمی سے متصل ہے اوسمین حس بسبب اسی کے ہوتی ہے کہ چونکہ مقدار قلیل اجزا غشاء عصبی مذکورۂ بالا کی اس غشا تک پہونچتی ہے پس اوسیقدر حس بھی اسمین ہوتی ہے اور اسیطرح اختلاف اس مشارکت کا اور احکام مشارکت یعنی تادّی اور عروض امراض شرکی وغیرہ کا بھی مختلف آدمیون مین طرح طرح پر ہوتا ہے۔ ابھی اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ خون کا تولد جگر مین ہوتا ہے اور اوسی جگہ مرارہ اور سودا اور مائیت یعنی رطوبت کی تمیز اور جدائی بھی ہوجاتی ہے۔ اور کبھی ان دونون امر مین یعنی تولد خون اور تمیز اشیاء مذکورہ مین ساتھ ہی اختلال اور خرابی واقع ہوجاتی ہے اور کبھی تولد خون مین تو خلل پڑتا ہے مگر تمیز اشیاء مذکورہ مین یہ خلل واقع نہین ہوتا۔ اور جسوقت تمیز اشیا مین اختلال ہوگا خون جیّد کی تولید مین بھی ضرور خلل ہوگا۔ کبھی تمیز اشیاء مذکورہ مین خلل بسبب جگر کے نہین پڑتا بلکہ بسبب ان اعضا کی جو جُدا گانہ ہر شی کی غذا پانی کے لائق ہین اونکی خواہش مین فتور خواہ اور کوئی وجہ پیدا ہونے سے روانگی ان اشیاء کی جگر سے نہین ہوتی۔ جگر مین چارون قوی طبعی موجود ہین لیکن ہاضمہ کی قوت زیادہ تر جگر کے عضو لحمی مین ہے اور باقیماندہ تین قوتین جگر کی لیف مین اور ماساریقا مین کچھ دور نہین کہ چارون قوتین موجود ہون۔ اگرچہ بعض اطبّاء (یعنے زکریاے رازی) جو بعد زمانہ اوائل اطبّا کے آیا ہے اور طبیب کہلایا ہے اس مسئلہ مین اوائل اطبا پر ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے خطا پر راے ہے اوس شخص کی جسنے ماساریقا مین قوت ماسکہ اور جاذبہ کا ہونا تجویز کیا ہے اسلیے کہ ماساریقا طریق اور راہ ہے واسطے جذب کیلوس کی کہ اوسی راہ سے ہوکر کیلوس جاتا ہے اور جائز نہین ہے کہ اوس راہ مین یعنی ماساریقا مین جذب کی قوت ہو (ورنہ جوہر کیلوس اوسی مین جذب ہوکر چونکہ ماسکہ بھی ہے رک جائیگا اور آگے نہ بڑھے گا اور اس دلیل سے زکریا رازی نے دونون قوت کا عدم اور نہونا ماساریقا مین خیال کیا تھا) رازی نے چند حجتین اور بھی علاوہ اس حجت مذکورہ کی وارد کی ہین اور انکار وجود ہر دو قوت کو ماساریقا مین اون حجتون سے تقویت دی ہے مگر وہ حجتین رازی کی مشابہ اور مثل اونھین دلائل ضعیفہ کے ہین جیسے وہ ہر ایک مسئلہ مین پیش کرکے مخالفت اطبّاے اولین کی کرتا رہتا ہے چنانچہ اسی مسئلہ کے احتجاج مین کہتا ہے کہ اگر ماساریقا مین قوت جاذبہ ہوتی ضرور ہے کہ اوسمین قوت ہاضمہ بھی ہوتی (حالانکہ ہاضمہ اوسمین نہین ہے پس جاذبہ بھی نہین ہے) قوت ہاضمہ کی ماساریقا مین کیونکر ہوسکتی ہے اور اوسکی ضرورت کیا ہے اسلیے کہ غذا اتنی دیر تک ماساریقا مین نہین ٹھہرتی ہے جو زمانۂ انفعال ہضم کیواسطے درکار ہے بلکہ ادھر آئی اور دیگر اعضا کیطرف روانہ ہوئی۔ دوسری حجّت رازی نے یہ پیش کی ہے انکار مین وجود قوت جاذبہ کے کہ اگر ماساریقا مین قوت جاذبہ ہوتی اور جگر مین بھی جاذبہ ہے پس یہ دونون یعنے ماساریقا اور جگر جوہر جسمانی مین متفق ہوجاتی اسلیے کہ قوتون کی اتفاق سے جوہر ذات کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ اس ضعیف النظر اور فکر ضعیف کرنے والے نے یہ نہ جانا کہ اگر قوت جاذبہ اوس مجرے اور راستہ مین ہو جسطرح سے جذب غذا کا ہوتا ہے مثلاً ماساریقا مین تو اسوقت وجود قوت جاذبہ کا زیادہ تر مخصص جذب پر ہوگا نہ کہ مانع جذب ہو جسطرح قوت دافعہ اگر اوس مجرے مین ہو

جدھر کوئی فضلہ دفع ہوتا ہی جیسے امعا مین پس جو اس قوت کا زیادہ تر معین دفع پر ہوتا ہی۔ رازی کو بروقت اوس استدلال ضعیف کے حال موجودگی قوت جاذبہ کا مری
مین یاد نرہا اور فراموش ہوگیا ورنہ ایسا خراب احتجاج نکرتا اسلیے کہ مری بھی تو مجرای غذا طرف معدہ کے ہی اور قوت جاذبہ کی موجودگی سے جذب غذا مین معدہ کیطرف
کو دنا ہرج واقع ہوتا ہی۔ اور یہ بھی رازی کو معلوم نہوا اور بروقت دوسری حجت پیش کرنے کے کہ ہرگز کچھ خوف کی بات نہین ہی اگر بعض منافذ اور راہون مین
آمد رفت غذا کی قوت جاذبہ نہو تو ہوا اور قوت ہاضمہ اسقدر رہو کہ غذا از حد بہ کو پہونچے اسلیے کہ اوس غذا مین غذا لئے مذکور کے ہضم ہونیکی ضرورت اور حاجت
نہین بلکہ جذب کی حاجت ہی۔ اور یہ بھول گیا یہ شخص کہ کیلوس کا استحالہ کسیقدر ماساریقا مین بھی ہوتا ہی پس کیا قباحت ہی کہ سبب اس استحالہ کا کسیقدر قوت
ہاضمہ کا ہونا خود ماساریقا مین ہو اور نہ اس امر مین کوئی ہرج ہی کہ ماساریقا مین قوت ماسکہ بھی ہو گو کسیقدر رہی سہی کہ استحالہ خفیف اتنے زمانہ مین ہوجائے
اور زیادہ دیر تک وہان کیلوس نہ ٹھہرے۔ زکریای رازی یہ بات بھی بھول گیا تیسری حجت کے وقت کہ اصناف لیف افعال معلومہ کے لیے مختلف الجوہر
ہوتے ہین یعنی اتحاد قوی سے اتحاد جوہر جسمانی کی ضرورت نہین ہی۔ اور اس منکر کو یہ استبعاد جو ہوا کہ جس عضو مین سرعت نفوذ ہو یعنے جدھر سے کوئی
تیز جلدی چلی جاتی ہو اوسمین ہضم کی قوت کسیقدر بھی نہو گی حالانکہ اسمین کچھ بُعد نہین ہی اسلیے کہ اطبا قائل ہین کہ فم یعنے دہان مین خود ایک قسم کا
ہضم غذا موجود ہی حالانکہ غذا منھ سے جلدی نفوذ کر جاتی ہی۔ اور اطبا اسکے بھی منکر نہین کہ معا سے صائم مین قوت دافعہ بھی ہی اور قوت ہاضمہ بھی ہی حالانکہ
صائم بھی ایسا عضو ہی کہ جو چیز اوسکے جانب پہونچتی ہی بہت جلد اوسے نکال دیتی ہی۔ اور رازی اسکو بھی بھول گیا کہ جائز ہی کہ اعضا کی جواہر مختلف ہون اور
شئ واحد کے جذب کرنے مین یکسان ہون اگرچہ یہ جذب طریقہ واحد سے پورا ہوتا ہو یعنی قوت چہارگانہ کی اسمین حاجت ہو جیسے جمیع اعضائے مختلف الجوہر کا
حال اپنی غذا کی جذب مین ایسا ہی ہو رہا ہی۔ اور یہ بھی رازی کو یاد نرہا کہ جذب جگر کا اثر لیف سے عروق جگر کیطرف ہوتا ہی اور وہ لیف مشابہ اور ہمجنس جوہر ماساریقا
کے ہی اور چندان اس لیف کے جوہر کو جوہر ماساریقا سے دوری اور مخالفت نہین ہی۔ پس ایسی بہت سی خطائین اس شخص نے یعنی رازی نے اس مسئلہ مین کی ہین۔
کہانتک بیان کیجائین۔ لیکن جالینوس کا قول جو اس مسئلہ مین مذکور ہی کہ ماساریقا مین جذب نہین ہی اوسکی مراد یہ نہین ہی کہ مطلق وجود قوت جاذبہ کا
انکار کرے بلکہ اوسکی مراد یہ ہی کہ جذب اوّل قوی ایسی حیثیت سے کہ اوسمین مبدا حرکت جذب کا بقدر معتدبہ ہو نہین ہی بلکہ یہ جذب جگر مین بالاصالۃ ہی اور
غرض جالینوس کی یہ ہی کہ جو معالج اور طبیب نقصان جذب کے علاج مین فقط ماساریقا کے اصلاح مزاج پر اقتصار کرتا ہو اور جگر کی رعایت اوس معالجہ مین
نکرے ایسے معالج کی رائے اور تجویز کو جالینوس اسطرف سے پھیرتا ہے اور پوری پوری تدبیر کی ہدایت کرتا ہی۔ اور جالینوس کے کلام کے یہ معنی جو
ہمنے بیان کیے ہین اُنکے صحیح ہونے پر خود اوسی جالینوس کا قول ہی بہ نسبت ایسے معالج کے جو اس مرض کے علاج مین توجہ علاج ماساریقا کیطرف کرے
اور جگر کا علاج چھوڑ دے اوسکے نسبت جالینوس یہ تمثیل ذکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اس معالج کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی طبیب کسی مریض کے پانون کا
علاج کرے جس پانون مین استرخا بسبب کسی ایسی آفت کے آگیا ہو جو اوس نخاع مین پہونچی ہی جو پشت مین ہی پس یہ معالج پانون کا تو علاج کر رہا ہی
اور مبدا اور اصل یعنے نخاع کا علاج اوسنے چھوڑ دیا ہے اور یہ قول جالینوس کا متصل اوسی قول کے ہی جسکے معنے ہمنے اوپر لکھے ہین۔ اب تمثیل
کے ملاحظہ کرنے والے کو خوب معلوم ہوگا کہ جسطرح وہ پانون جو مسترخی ہو گیا ہے اون قواے طبعیہ محرکہ اور حساسہ دونون سے خالی نہین ہے
جو نخاع مین ہین مگر فرق قوت مین پانون کے اور قوت مین نخاع کے یہی ہی کہ قوت حساسہ اور محرکہ ایک کے واسطے تو اولی ہی یعنے نخاع کے واسطے
اور دوسرے کیواسطے یہ دونون قوتین دوم درجہ مین ہین یعنی پانون کی واسطے اور یہی حال ماساریقا کا بعینہ سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی کسی قوت
سے منجملہ قواے چہارگانہ کے خالی نہین ہی اگرچہ مبدا اون قوتون کا جگر واسطے ماساریقا کے ہو۔ اور کیونکر ماساریقا کسی قوت سے خالی
ہوسکتا ہی حالانکہ خود ماساریقا بھی تو ایک قسم کا آلہ جذب ہے اور جملہ آلات جنکے ذریعہ سے جذب اشیا کا دورسے ہوتا ہے بطریق حرکت

تاویل قول جالینوس جو دربارۂ وجود قوت جاذبہ ماساریقا وارد ہے

سکانی کے جیسے کہ عضل سے ہو رہا ہی الغرض وہ آلات طبعیہ خالی ایسی قوت جذب سے نہین ہوتی جو اونمین سرایت کر رہی ہو اور جو قوتی اون آلات مین پہونچی اوس سے وہ قوت ملاقی نہو جتے کہ لوہا جو مقناطیس کو چھوتا ہی فقط اوسکے چھو جانے سے لوہے مین یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ مثل مقناطیس کے دوسرے لوہے کو جذب کرنے لگتا ہی اور اسیطرح جو ہوا کہ درمیان مقناطیس اور لوہے کے ہوتی ہی اکثر اہل التحقیق کی رائے مین اوس ہوا مین بھی قوت جذب کی مقناطیس سے آجاتی ہے جیسا کہ ماسا ریقا جو ہر وقت متصل جگر کے ہی جن وجوہ سی استدلال جگر کے احوال پر ہوتا ہے کبھی استدلال جگر کے احوال پر چھونے والے کے حاسے سے ہوتا ہی جسطرح کہ اورام جگر پر کبھی فقط مس کرنے سے استدلال کیا جاتا ہی (۲) جو درد کے اقسام جگر مین حادث ہوتے ہین اونسے بھی استدلال اوسکے احوال پر کیا جاتا ہی (۳) جو احوال جگر سے درست خواہ نادرست پیدا ہوتی ہین اونسے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (۴) جو اعضا کہ مشارک جگر کے ہین اور جگر سے قریب ہین اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہی جسطرح معدہ اور حجاب اور امعا اور گردہ اور مرارہ (۵) جو مشارکات بعیدہ اعضا مین سی جگر کے ہین جیسے نواحی سر اور حال اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہی (۶) احوال عامہ جمیع بدن سی مثل رنگ اور سحنہ اور لمس وغیرہ سے بھی جگر کے احوال پر استدلال کیا جاتا ہی (۷) کبھی جو چیزین نواحی جگر مین اوگتی ہین جیسے بال (۸) یا جو چیزین خود جگر سے اوگتی ہین جیسے اوردہ یعنے ساکن رگین (۹) یا ہیئت اعضائے دیگر سے (۱۰) جو چیزین دراعضا سے پیدا ہوتی ہین اور اون اعضا سے برانگیختہ ہوتی ہین (۱۱) اور جو چیزین موافق جگر کو ہین (۱۲) خواہ جو چیزین مخالف جگر کے ہین (۱۳) اور سن اور عمر سے (۱۴) اور عادات انسانی خواہ جو چیزین قریب عادت کے ہو جائین ان جملہ طرق سی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے تفصیل طریقون استدلال کے ان دلائل سے یہ ہی لمس کے ذریعہ سی استدلال کی مثال یہ ہی کہ حرارت اور گرمی بطرف جگر کے مراق اور شکم مین جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور برودت انہین مقامات کی جگر کے بارد ہونے پر دلیل ہوگی اور سختی ان مقامون کی جگر کی یبوست پر خواہ جگر مین ورم صلب ہونے پر دلیل ہوگی اور پھولا ہونا اس جگہ کا ورم خواہ نفخہ جگر پر اور اگر اس انتفاخ مین تشکل ہلالی محسوس ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم خاص جگر مین ہی اور استطالت یعنے مستطیل شکل اس انتفاخ کی خواہ کوئی اور شکل پر اس انتفاخ کا محسوس ہونا دلیل اس امر پر ہی کہ ورم غیر کبد مین ہی اور عضل بطن مین ہی (۲) اوجاع سے استدلال کی یہ صورت ہی کہ اگر وجع مین تمدد کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو اسوقت جگر مین سدہ یا اورام ہونگے اور وہ مین تمدد کے ہمراہ ثقل نہو پس جگر مین ریح ہوگی اور اگر ثقل ہو اور نخس نہو پس مادہ جرم کبد مین ہی اب وہ مادہ سے ورم پیدا ہوا ہو یا سدہ پڑ گیا ہو۔ اور اگر ثقل کے ہمراہ نخس بھی ہو تو وہ خلط یعنے مادہ نزدیک اوس غشا کے ہوگی جو ڈھانپنے والی جگر کی ہی (۳) استدلال جو اون افعال سی کیا جاتا ہی جو کہ جگر سے صادر ہوتے ہین وہ افعال یہ ہین کہ ہضم کیلوس کو اور جذب کو خیال کرین اور دفع کرنا خون کا تمام بدن کی واسطے اور مائیت کا دفع گردہ کیطرف اور مرار کا مرارہ کیطرف اور سودا کا طحال کیطرف کیا ہے پھر اگر کسی فعل مین ان افعال سے اختلال پیدا ہوا اور کسی عضو مشارک جگر کی وجہ سے یہ خلل پیدا نہوا ہو پس وہ اختلال جگر کی آفت سے ہوگا (۴) استدلال جو مشارکات جگر سے کیا جاتا ہی مثلاً پیاس سے استدلال جگر کے حالات پر کرنا کہ اگرچہ پیاس معدہ کی خرابی سے ہوتی ہی لیکن اکثر احوال جگر پر بھی اوسکو دلالت ہوتی ہی اور مثلاً ہچکی کہ یہ بھی اور اشتہائے طعام بھی اور ہضم کہ اس سے بھی جگر کے حالات پر استدلال ہو سکتا ہی اور مثلاً سوء نفس کہ اگرچہ یہ ریہ سے ہوتا ہی اور حجاب سے مگر کبھی بسبب ورم جگر کے بھی ہوتا ہے۔ اور مثل اختلاف اقسام براز کے اور اصناف بول کے کہ یہ بھی احوال جگر پر دلالت کرتے ہین چنانچہ قریب ہے کہ معلوم ہوگا۔ اور مثل احوال صداع اور امراض سر کے۔ اور چند احوال طحال کے بھی ایسے ہین جو حالات جگر پر دلالت کرتے ہین۔ اور مثل احوال زبان کے

چکنے ہونے اور خشونت مین اور زبان کا رنگ اور دونون ہونٹون کا رنگ کہ اوس سے بھی استدلال جگر کے حالات پر کیا جاتا ہی کبھی درمیان قلب اور جگر کی
مخالفت اور موافقت اور متاہرت یعنی غلبہ یکدیگر سے کیفیت مین دونو نکے جاری ہین ہوتا ہی جسکو ہم باب مزاج قلب مین بیان کرینگے (۵)
جو استدلال کہ تمام بدن کے احوال عامہ سے کیا جاتا ہی مثل اسکے ہی کہ لون بدن سے دلالت مزاج جگر پر ہوتی ہی کہ رنگ سرخ ہی یا سپید ہی اور سو قسمت
مزاج جگر کی صحت پر گمان کرنا چاہیے اگر رنگ بدن کا زرد ہو پس شدت حرارت جگر پر دلیل ہوگا یا اگر رنگ بدن کا رصاصی ہو برودت جگر پر
اور اگر رنگ مین بدن کے کمودت ہو جگر کی برودت اور یبوست پر اور مثل دلالت یرقان کے جگر کے خراب حالی پر اور نیز فربہی لحمی کہ اوسکو
دلالت حرارت اور رطوبت جگر پر ہی اور فربہی شحمی کہ جسمین چربی کی زیادتی ہو اوس سے جگر کی برودت اور رطوبت ثابت ہوتی ہی۔ اور مثلا لاغری
بدن کی یبوست پر دلالت کرتی ہی۔ اور مثل عموم حرارت بدن کی یعنی تمام بدن کی گرمی اگر بسبب شدت حرارت قلب کے نہو حرارت جگر پر دلالت
کرتا ہی اور اسوقت جو دلائل حرارت قلب کے ہوچکے وہ بھی سب پائے جاتے ہین (۶) ہیئت سے اور اعضا کے استدلال جگر کے احوال پر
اسطرح کرتے ہین جیسے اورده یعنی ساکن رگونکے بڑے اور وسیع ہونے سے جگر کی بڑائی اور وسعت مجاری جگر پر استدلال کیا جاتا ہی
خواه اونگلیونکے چھوٹے اور لانبے ہونے سے جگر کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہی (۷) بالونکے اوگنے سے مقام جگر پر استدلال
اوسیطرح کرتے ہین جسطرح اور اعضا پر اونکے اوگنے سے استدلال کرنیکا طریقہ جابجا ہمنے لکھا ہی (۸) جو چیزین جگر سے اوگتی ہین یعنی اوردہ اونکے
ذریعہ سے احوال جگر پر اسطرح استدلال کیا جاتا ہی کہ اگر وہ غلیظ اور عظیم اور اچھی طرح ظاہر اور نمایان ہون پس مزاج اصلی جگر کا حار ہے اور اگر اوردہ
باریک اور مخفی ہون تو مزاج اصلی جگر کا بارد ہی لیکن اوردہ کی گرمی اور سردی اور نرمی اور سختی جو محسوس ہوتی ہی کبھی تو حرارت اور برودت مزاج
اصلی جگر کے وجہ سے ہوتی ہی اور کبھی مزاج حار اور بارد عارضی کیوجہ سے انمین حرارت اور برودت عارض ہوتی ہی (۹) جگر سے جو خلط پیدا ہوتی ہی
اوسکے ذریعہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ صفرا کا زیادہ تولد جگر کے حرارت پر اور سودا کا تولد اوسکی حرارت شدید پر خواہ برودت یابسہ پر
دلالت کرتا ہی چنانچہ اپنے مقام خاص پر معلوم ہوجائیگا اور خون جیّد کا جگر مین پیدا ہونا اوسکی صحت پر دلیل ہوتا ہی اور جس جگر سے ایسا خون
جیّد جو مشابہ غذائی بدن کے ہر جگہ پہونچے اوسکا مزاج نہایت صحیح اور درست ہی اور جس جگر سے خون صفراوی خواہ سوداوی یا خون بے حل یعنے
ڈھیلے قوام کا بدن مین پھیلنے سے پیدا ہونا معلوم ہو یا خون مائی جو قابل اتصال اور جزو بدن ہونے کے نہ پیدا ہو جیسے استسقا لحمی مین
ہوتا ہی اوس جگر کو علیل تصور کرنا چاہیے اور یہ علالت اور انحراف اعتدال سے اوسقدر معلوم ہوگا جسقدر کہ یہ اخلاط اعتدال سے بعید ہوکر
جگر سے تمام بدن مین پہونچے (۱۰) موافقات اور مخالفات کو یون معلوم کرنا چاہیے کہ شے موافق مشاکل اور مشابہ مزاج طبعی جگر کے
ہوتی ہے اور مضاد مزاج عارضی کے واسطے ہوتی ہے (۱۱) سن اور عادت خواہ جو چیزین قائم مقام عادت کے ہین اون سے
استدلال کا طریقہ فن کلیات کی کتاب اول مین بیان ہوچکا (۱۲) قلب اور جگر کی مخالفت کیفیات کا یہ حال ہی کہ حرارت قلب کی برودت جگر
کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی اور رطوبت قلب کی جگر کی یبوست کو مقہور نہین کرتی ہے اور یبوست قلب کی اکثر تو رطوبت جگر کو
کسیقدر مغلوب کرتی ہی (۱۳) اور حرارت جگر کی برودت قلب کو ضعیف کرتی ہے اور رطوبت جگر کی یبوست قلب کو کبھی تھوڑا اسا
مقہور کرتی ہی اور برودت جگر کی بہت کمتر حرارت قلب کو مقہور کرتی ہی اور یبوست جگر کی ہمیشہ رطوبت قلب کو مقہور کرتی ہے اور
برودت قلب کی حرارت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہی بہ نسبت مقہور کرنے یبوست قلب کی رطوبت جگر کے واسطے حرارت قلب کی بھی
رطوبت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی بہ نسبت مغلوب کرنے یبوست جگر کی رطوبت قلب کو اور وہی حرارت قلب برودت جگر کو

اسیقدر مغلوب کرتی ہو علامات امزجۂ طبعی جگر کے جگر کا مزاج طبعی و اصلی اگر حار ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ اوردہ بدن وسیع اور کشادہ ہونگی
اور خوب طرح ظاہر اور نمایان نظر آئینگی اور خون جو اونمین ہوگا وہ بھی گرم ہوگا اور تمام بدن مین گرمی محسوس بحس لمس ہوا کرے گی بشرطیکہ جگر کی حرارت
کا مقابلہ برودت قلب نکرتی ہو اسلیئے اوپر بیان ہوچکا ہو کہ برودت قلب کی حرارت جگر کو اسیقدر مقہور کر دیتی ہو (۲) اسیطرح علامت حرارت جگر کی
قلب کے ذریعہ سے بھی پیدا ہوسکتی ہے اسلیئے کہ قلب کی حرارت برودت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہو پس اگر قلب کا مزاج گرم معلوم ہوجائے اوسوقت بھی
جگر کی علامت حرارت مین سے یہ بھی علامت تصور کیجائیگی (۵) کثرت تولد صفرا انتہائے شباب مین اور کثرت تولد سودا بعد انتہائے شباب کے (۶) سیاہ
بالونکی کثرت سر اشیف مین (۷) قوت اشتہائے طعام اور شراب کی بس یہ ساتون علامات حرارت جگر کی اصلی مزاج حار کی ہین۔ جگر کا اصلی اور طبعی
مزاج بارد اوسکی علامات اضداد علامات ہفتگانہ مذکور الصدر ہین انہین سے برودت قلب چونکہ اوسکا غلبہ حرارت مزاج جگر پر کمتر ہے بہ نسبت غلبۂ
حرارت قلب کے برودت جگر پر لہذا چوتھی علامت مذکورہ منجملہ علامات ہفتگانہ حرارت جگر کی ضد یعنے برودت قلب سے برودت جگر کا خیال کرنا
بھی ضعیف ہوگا۔ یہ بھی ایک علامت برودت اصلی جگر کی ہو کہ چونکہ خون ایسے شخص کے بدن مین رقیق مائی سریع التعفن پیدا ہوتا ہو اور قوت
ایسے شخص کی ضعیف ہوتی ہو لہذا اکثر حمیات عفنہ سے بیمار رہا کرے گا۔ جگر کا مزاج یابس طبعی اوسکی علامت یہ ہو کہ خون مین کمی اور جسقدر خون ہوگا
وہ غلیظ القوام اور اوردہ مین صلابت اور جمیع بدن مین سختی بالون کا گندہ اور پیچیدہ ہونا۔ قلب اگر مرطوب ہو اپنی رطوبت سے
خشکی جگر کا پورا پورا تدارک نہین کرسکتا ہو بلکہ جگر کی یبوست پر کسی قسم کا غلبہ قلب مرطوب سے نہین ہوسکتا ہو مگر یبوست جگر کی قلب کی رطوبت کو
زیادہ مغلوب اور مقہور کر دیتی ہو اور حرارت قلب کی رطوبت جگر کو کامل درجہ پر مغلوب کر دیتی ہو کہ اوس سے یبوست جگر پیدا ہوجاتی ہے
مزاج رطب جگر کا جو طبعی ہو اوسکی علامت ضد علامت مزاج یابس کی ہو اور قلب اپنی یبوست سے بیشتر رطوبت جگر کا تھوڑا سا تدارک
کرسکتا ہے مگر جگر اپنی رطوبت سے یبوست قلب کو زیادہ مقہور کرتا ہے۔ جگر کا مزاج حار یابس طبعی اوسکی شناخت خون کا غلیظ ہونا
سیاہ بالون کا سر اشیف کے قریب زیادہ ہونا اوردہ کی کشادگی ہمراہ امتلا اور صلابت کے اور صفرا کے تولید کی کثرت آخر شباب مین
اور اوسکے بعد کثرت تولد سودا کی اور حرارت تمام بدن کی بشرطیکہ قلب اسکی مخالفت اپنی برودت سے نکرے مزاج جگر کا حار رطب طبعی اوسمین زیادہ
کثرت خون کی اور قوام کا اچھا ہونا اوردہ کا بہت وسیع اور کشادہ ہونا اور اونمین نرمی بھی ہونی رنگ کا سرخ ہونا بدون زردی کے بالون کا
سر اشیف مین زیادہ ہونا مگر یہ زیادتی کمتر ہو بہ نسبت حار یابس مزاج کے اور بالون مین کثافت اور پیچیدگی کا نہونا۔ جملہ بدن کی تقویت
جگر کی حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہو اور اگر حرارت غالب ہو بدن صحیح باقی رہتا ہو اور اگر رطوبت جگر غالب ہو امراض عفونت بہت جلد
بدن کو عارض ہوتے ہین۔ بارد یابس مزاج طبعی جگر کا اسمین کمی خون کی اور خون کی حرارت کی کمی اور بدن کی حرارت کا بھی کم ہونا اور عروق
کا تنگ اور پوشیدہ ہونا اور اونمین صلابت کا ہونا اور مراق پر بالونکی کمی اور تمام بدن کی خشکی۔ مزاج بارد رطب جگر کا طبعی اوس کی
علامت وہ امور ہین جو ضد علامات حار یابس کے بیان ہوچکے امراض جگر کا بیان جگر کے خاص جرم جوہری مین امراض سوء مزاج
اور امراض ترکیب اور اورام عارض ہوتے ہین اور نفاخات یعنی بثور ہاے خصوصاً نزدیک غشاء جگر کے عارض ہو کر اوس فضا اور
خالی جگہ مین پھوٹ نکلتے ہین جو گردہ اور حجاب کے درمیان مین ہو اور ان امراض کے سوا اور امراض بھی جرم کبد کو عارض ہوتے ہین جنکا
ذکر جدا جدا ابواب مخصوصہ مین ہم کرینگے۔ پھٹ جانے کا تحمل جگر زیادہ کرتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے پس اوسکے پھٹ جانے سے
موت حاصل کا چندان خوف نہین ہاں اگر ہمراہ خرق جگر کے کسی بڑی رگ سے خون بھی جاری رہے اوسوقت موت بجائی کا ضرور

خوف ہوتا ہی کبھی جگر مین امراض بمشارکت اور اعضا کی بھی عارض ہوتے ہین خصوصاً معدہ اور طحال اور مرارہ کی مشارکت سی پہلے تو ان اعضا مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہی اور گردہ اور ریہ اور ماساریقا اور پردوالی کی شرکت سے لیکن معدہ اور طحال اور مرارہ اور ماساریقا اور دیگر امعا کی شرکت سے پہلے اُن رگون مین مرض پیدا ہوتا ہی جو متصل تقعیر جگر کے ہین پھر اوسکا ضرر جگر تک پہونچتا ہی اور اکثر یہی مرض شرکی خاص جگر مین متمکن اور پائدار ہوکر بمنزلہ اصلی مرض کے ہوجاتا ہی۔ حجاب اور ریہ اور گردہ پہلے عروق جگر کو امراض مشارکت سے ماؤف کرتا ہی بعد ازان جگر تک انکی مرض کی نوبت پہونچتی ہی اور بیشتر یہ مرض بھی جگر مین جاگزین ہوجاتا ہی۔ اکثر جو مرض بمشارکت جگر مین پیدا ہوتا ہی معدہ ہی کی مشارکت سی ہوتا ہے اور اوسوقت ہضم فاسد ہوجاتا ہی اور طعام غیر منہضم دفع ہوتا ہی مگر اینکہ کوئی سبب ایسا عارض ہو کہ باوجود مشارکت مذکورہ کی ہضم کو فاسد نہونے دے۔ محدب جگر کے امراض کا اکثر اندفاع مواد بذریعہ ادرار بول اور رعاف کے اور بذریعہ عرق کے بھی ہوتا ہی۔ امراض تقعیر یعنے جو امراض مقعر اور اندرونی جہت مین جگر کے عارض ہوتے ہین اونکے مواد کا دفع بذریعہ اسہال اور قے صفراوی اور قے دموی کے ہوتا ہی اور عرق کیطرف سے بھی اکثر اوقات یہ مادہ دفع ہوجاتا ہی دلائل سوء مزاج حار کبد کے اسکی علامت پیاس کی ایسی شدت جو پانی پینے سے کم نہو اور اشتہائی طعام مین کمی اور التہاب کا ہونا پیشاب کی زردی اور رنگ دینا کپڑے وغیرہ کو اگر اوس بول مین تر کیا جائے اور نبض کی سرعت اور تواتر اور حمیات اور خون اور گوشت مین لپٹ اور بھڑک سی ہوتی اور حرارت خارجی وغیرہ سی زیادہ متاذی ہونا۔ اور اسی حرارت جگر کے تابع ذوبان بھی ہوتا ہی جو اخلاط سی ابتدا کرکے پھر گوشت جگر تک پہونچتا ہی۔ اسی کی تابع سحج اور خراش بھی ہوتی ہی۔ اور کبھی طبیعت مین قبض پیدا ہوتا ہی اور باوجود قبض کے پسلیون مین درد نہین ہوتا اور نہ ثقل اور گرانی ہوتی ہی اسی سوء مزاج کے ہمراہ قے زرد اور سُرخ اور کراثی اور سبز ہوا کرتی ہی۔ اور براز مراری بھی سوء مزاج حار مین زیادہ برآمد ہوتا ہی خصوصاً اگر حرارت جگر کے ہمراہ کوئی مادہ حار بھی ہو۔ اور اگر مادہ نہو خون مین کمی ہوگی اور زبان مین خشونت اور بدن مین نحافت ہوگی کبھی اس مزاج پر استدلال بذریعہ سِن اور عادت اور حرفہ اور پیشہ اور تدبیر کے بھی کیا جاتا ہی۔ جو سوء مزاج حار درمیانی ہی یعنے بافراط نہین ہی اوس سے تولد صفرا ہوتا ہی اور جب بافراط ہو خلط سودا اور امراض سوداوی کو پیدا کرتا ہی مثل مالیخولیا اور جنون وغیرہ کی جب اسہال غسالی شروع ہو اور اوسکے ہمراہ سقوط قوت بھی ہو تو اکثر یہ اسہال بسبب ایسی ضعف جگر کے ہوتا ہی جو سوء مزاج حار جگر سے عارض ہو۔ اکثر سوء مزاج حار جگر مین براز خشک اور سوختہ برآمد ہوتا ہی مگر آنکہ یہ سوء مزاج یہانتک پہونچے اور ذوبان پیدا کرے کہ خون اور اخلاط اور لحمیت جگر کو جلا کر اونکو براہ اسہال دفع کرے۔ جب یہ سوء مزاج خون کا احراق شروع کرتا ہی اوسوقت براز مثل دردی کے برآمد ہوتا ہی۔ اگر جگر مین احتراق ہو یا ورم ہو خواہ دبیلہ ہو بعد ازان ہمراہ براز کے کوئی سیاہ شئی گاڑھی سی برآمد ہو اوسکو لحم جگر خیال کرنا چاہیے کہ جگر سے جُدا ہوکر برآمد ہوا ہی۔ اور جملہ سیاہ شئی جو برآمد ہو ردی اور خراب نہین ہی۔ اور بیشتر براز غسالی اور صدیدی مائی برآمد ہوکر پھر ٹھہر کے غلیظ ہوجاتا ہی اور سیاہی پکڑ لاتا ہی اور ہوائے بیرونی کے لگنے سے غلیظ اور سیاہ اور بدبو ہوجاتا ہی جیسے کہ اصحاب امراض وبائیہ مین یہی کیفیت براز کی پیدا ہوتی ہی۔ اور بیشتر بعد صدیدی کے خون برآمد ہوتا ہے اور اوسکے بعد سوداے رقیق برآمد ہوتا ہی سوء مزاج بارد جگر کا اسکی علامت سپیدی ہونٹھون کی اور زبان کی سپیدی اور خون کی کمی اور حرکت بدن کی دشواری بلغم کی کثرت پیاس مین کمی اور رنگ کی خرابی اور آب وتاب رنگت مین بالکل نہونی بس بیشتر سیاہ مائل بسبزی اور بیشتر زرد مائل بہ فستقی ہوتا ہے۔ ایضاً بول کی سپیدی اور اوسکا بلغمی اور غلیظ ہونا بسبب جمود حرارت جگر کے نبض مین فتور اور سستی ہونی بھوک کی زیادتی

اسلیے کہ بھوک کی شعبت یہ بات نہین ہی کہ فقط معدے سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ بھوک کی زیادتی ہو مگر استمراء اور ہضم مین کمی ہو۔ اور جسوقت برودت
جگر کی درجۂ انتہا کو پہونچ جاوی اشتہا کو بالکل فنا کر دیتی ہی۔ براز کی یہ کیفیت ہے کہ بیشتر تو خشک بدون بو کے ہوتا ہی اور کبھی پتلا ہوتا ہی اسلیے کہ جذب
رطوبت مین ضعف ہی اور سپیدی مائل قلیل الرائحہ ہوتا ہی۔ اور کبھی اسکے ہمراہ رقیق بھی ہوتا ہی اور تر پینے گیلا اسوجہ سی ہوتا ہی مگر ہمیشہ تر نہین رہتا ہی
اور اسیطرح متصل اور پے درپے براز مین تری نہین رہتی یعنی اکثر تبہ براز تر ہوا اور دو بارہ خشک بھی ہوتا ہی۔ اس سوء مزاج مین اختلاف یعنی دستون کا
آنا زیادہ نہین ہوتا اگرچہ انتہا اوسکی اور ابتدای عروض مین طول ہوتا ہی اور آخر آخر ایک شی مثل خون کے خارج ہوتی ہی اور متعفن ہوتی ہی
مگر وہ شی مثل خون گداختہ کے نہین ہوتی۔ کبھی تابع سوء مزاج بارد کے بعد زمانۂ دراز کے حمیات بھی ہوتی ہین اسلیے کہ جو خون رقیق ایسے شخص کے
بدن مین پیدا ہوتا ہی ہر ایک عفونت کو جو اوس خون پر وارد ہو قبول کر لیتا ہی۔ اور یہ حمیات سخت اور باصعوبت ہین باب حمیات کتاب چہارم مین
اونکو ہم بیان کرینگے۔ اکثر شروع شروع مین دست جو آتے ہین اونمین صدید رقیق ہوتا ہی بعد ازان غلیظ ہوجاتا ہی اور پھر سیاہ ہوجاتا ہے۔
جسوقت دستون کا قوام اور رنگت مثل غسالۃ اللحم تازہ کے ہو اور یہ بات ابتدا مین اشتہا کے باقی رہنے کے ہمراہ ہوتی ہو برودت جگر پر دلالت کریگی۔
اور اگر بعد اسکے سقوط اشتہا عارض ہو تو بیشتر فساد اخلاط سے یہ بات پیدا ہوگی یا کسی اور سبب مثل حمی اور امتلاء وغیرہ کے ہوگی۔ اور اکثر
دلالت اسکی اوسی ضعف جگر پر ہوگی جو برودت سے عارض ہوتا ہی اور آخر مین اس اسہال کی اشتہا پھر عود کرتی ہے اور افراط اسمین اکثر
ہوجاتی ہی اور مراق مین ہمراہ ایسے اسہال کے تشنج پیدا ہوتا ہی۔ کبھی اسی مزاج بارد پر سن اور عادت اور غذا اور اسباب گذشتہ مثلاً سرد پانی پینا
نہار منھ خواہ بعد حمام اور بعد جماع کے آب سرد پینا اسلیے کہ جگر ملتہب اور حار بوقت حمام خواہ بعد جماع کے بہت جلد آب سرد کو بمقدار کثیر چوس
لیتا ہی۔ اور اگر ہمراہ برودت مزاج کے مادہ بھی ہوگا ترشی منھ مین اور رطوبت براز مین پائی جائیگی اور بیشتر یہ براز سیاہ سبزی
مائل ہوگا نہ زرد اور سرخ **سوء مزاج یابس جگر کا** اسکی علامت خشکی دہن اور زبان کی خشکی اور پیاس اور نبض کی صلابت بول
کی رقت اور کبھی رنگ اوسکا سیاہ ہوجاتا ہی اور اگر ہمراہ ایسے مزاج کے سودا خواہ صفرا ہو ہر ایک کے دلائل اصول اور بیان عام کی بابمین
گذر چکے اوسے شناخت کرنی چاہیے **سوء مزاج رطب جگر کا** اسپر دلالت تہیج چشم اور چہرے کے بھربھرا پن سی اور نرمی گوشت
سراشیف کی اور کمی پیاس سی ہوتی ہی لیکن اگر حرارت موجود ہوگی وہ رطوبت کو جوش مین لائے گی۔ اور رطوبت زبان کی اور بیاض لون کا
اور بیشتر ہمراہ ایسے رنگ کے تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی۔ پھر اگر برودت شدید ہوجائے رطوبت غالب ہوجائیگی اوسوقت رنگ مین سبزی
آجائے گی۔ اور بیشتر تمام بدن ضعیف ہوجاتا ہی اسوجہ سے کہ رطوبت اوسکو ڈھیلا کر دیتی ہی۔ **بیان عام معالجات جگر کا**
جگر کے واسطے حفظ صحت کی تدبیر بالمثل اور شبیہ کرنی چاہیے اور دفع مرض کی تدبیر بالضد کرنی چاہیے اور اورام اور قروح اور
آفات مقدار کا مداوا اور تفتیح سدون کا علاج خواہ اور آفات جگر کا اونہین تدبیرون سے کرنا چاہیے جو اور اعضا کے واسطے مناسب تجویز
کیا گیا ہی۔ نہایت عمدہ وقت دوا پلانے اور کھلانے کا امراض جگر مین خصوصاً سدہ جگر کے امراض مین وہی زمانہ ہے جسوقت یہ بات
معلوم ہوجائے کہ جو غذا وغیرہ معدہ سے نفوذ کر کے جگر مین پہونچی ہے ہضم جگر سے بھی منہضم ہوچکی اور جو تمیز اور تقسیم اجزاے غذا
کی جگر مین چار حصون پر ہوتی ہی وہ بھی ہوچکی۔ اور یہ بھی لحاظ رہے کہ غذا کھانے اور دوا پلانے کے درمیان مین زمانہ صالح کا
وقفہ ہو۔ اور عادت کی راہ سے آدمیون کی وہ وقت وہی ہی جو سونے سے اوٹھکر اور نہانے سے پہلے زمانہ ہوتا ہے۔
(بشرطیکہ وہ آدمی پابند قواعد حفظ صحت کے اپنے سونے اور نہانے کی عادت مین ہون) یہ بھی واجب ہی کہ جگر کے ایسے امراض

مادی کی علاج مین جسمین طبیب کو وہی راہ چلنی پڑتی ہی جسنے سیر کی امراض سریہ اور ورمیہ مین کرنی کی ضرورت ہوتی ہی یعنے اون امراض مادیہ سے سدّہ
خواہ ورم پیدا ہوتا ہی) پس ایسے امراض کے علاج مین ادویہ محللہ اور مفتحہ کو بے آمیزش ادویہ مقویہ اور قابضہ کے ہرگز استعمال نکرنا چاہیے ہان اگر یبس
بافراط معلوم ہو تب البتہ تنہا ادویہ محللہ مفتحہ کی اجازت ہی۔ مناسب نہین ہی کہ تبرید جگر مین زیادہ مبالغہ کیا جاے جہانتک ممکن ہی اسلیے کہ افراط
تبرید سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہی اور اسیطرح زیادہ جگر کی تسخین بھی کرنی جائز نہین ہی ورنہ نوبول پیدا ہو جائیگا۔ اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو طبیب
علاج امراض جگر کرتا ہو اوسکو مقدار مزاج طبعی جگر کا ضرور علم درکار ہی تاکہ جب جگر بعد تدبیر اور معالجہ کے اپنے مزاج طبعی پر آجائے بس وہین جگہ
ٹھہر جانا چاہیے اور علاج کو روک لینا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت جگر کے علاج مین خطا ہوتی ہی وہ خطا جگر کے ضرر سے تجاوز کرکے
عروق تک پہونچتی ہی پھر اوسکے بعد تمام بدن تک اوسکا ضرر عموماً پہونچ جاتا ہی۔ منجملہ خطاؤن کے معالجہ جگر مین ایک بڑی خطا یہ بھی ہی کہ ادرار کیا جاے
ایسے وقت کہ وہان اسہال مناسب ہو اور یہ بات یعنی اسہال کرانا اوسوقت مناسب ہوتا ہے کہ مادہ مقعر جگر مین ہو دوسری خطا یہ ہے
کہ اسہال کرانا ادرار کی جگہ یعنے جسوقت مادہ محدب جگر مین ہو کہ وہان مناسب ادرار ہی۔ جو ادویہ جگر کے امراض مین مستعمل ہون واجب ہے
کہ خوب باریک کوٹی ہوئی ہون اور یہ بھی واجب ہے کہ جوہر اون دواؤن کا لطیف ہو تاکہ جگر تک پہونچ جائے گرم ادویہ ہون یا سرد اور
قابض ہون۔ ادویہ ملطفہ کی شان یہ ہی کہ خون مین حدت پیدا کرتی ہین اگرچہ تفتیح بھی کرتی ہین پس واجب ہے کہ ملطفہ کے استعمال مین اسکی
رعایت ضرور رہے۔ ماء الاصول بھی کہ منجملہ ملطفات اور مفتحات کے جگر کی ادویہ مین ہی کبھی اسکا استعمال جگر مین اخلاط مختلفہ ایسے پیدا
کرتا ہے جو مناسب صحت اور اعتدال جگر کے نہین ہین پس واجب ہی کہ اگر دو تین روز پے در پے ماء الاصول کا استعمال ہو اوسکے بعد کوئی
ایسی دوا بھی پلائی جاے جو معین طبیعت ہو۔ ادرار کا فعل تو ماء الاصول خود ہی کرتا ہے۔ اور جملہ اقسام کاسنی کے خصوصاً وہ کاسنی جو تلخی
مائل ہی آلام جگر کو عموماً نافع ہی محرورین کیواسطے سکنجبین کے ساتھ اور سرد مزاج والون کے واسطے ماء العسل کے ہمراہ۔ بھیڑیے کا جگر
بالخاصیت امراض جگر مین نافع ہی اسیطرح لحم حلزون یعنے گھونگھی کا گوشت **اشیاء ضارہ جگر کے** جاننا چاہیے کہ طعام پر بدون ہضم
کے دوسری غذا کھانی اور غذا کے تناول کی بد تدبیری نہایت مضر اشیا ہی جگر کے واسطے (۲) سرد پانی کا دفعۃً نہار اوٹھکر پینا خواہ بعد حمام کے
اور بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے اکثر تبرید شدید جگر کی کرتا ہے (چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہی) اسلیے کہ ان اوقات مین چونکہ جگر مین التہاب
حرارت ہوتا ہی اور مقدار کثیر آب سرد کی جگر کی امتصاص یعنی چوسنے مین آتی ہی اسی سبب سے ضرر ہوتا ہی۔ اور بیشتر اسی سے نوبت استسقا
کی پہونچتی ہے۔ پس ان اوقات مین اگر پیاس کا غلبہ زیادہ ہو اور صبر نہو سکے لازم ہے کہ پانی مین کوئی شربت ملا لیا جائے اور زیادہ
سرد نہونے پاے اور دفعۃً ڈگڈگا کر نہ پینا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیا جاے (۳) لزوجات کے جملہ اقسام جگر کو مضر ہین
اس جہت سے کہ سدہ پیدا کرتے ہین۔ گیہون بھی ایسی خورش ہی جسمین بنسبت بحال جگر کے لزوجت ہے مگر بعد جگر کے اور اعضا کی نظر سے
اسمین ایسی لزوجت نہین ہی یعنے جسوقت جگر مین ہضم ہو جاے پھر اور اعضا کو اسکی لزوجت ضرر نہین پہونچاتی اور ہر ایک طرح کا گیہون بالزوجت
نہین بلکہ جو چھا کر استعمال کیا جاے اوسمین لزوجت ہوتی ہی (۴) شراب شیرین جگر مین سدّہ پیدا کرتی ہی اور خود وہی شراب
سینہ مین جلا پیدا کرتی ہی۔ سدّہ جگر پیدا کرنے کا سبب یہ ہی کہ شراب شیرین جگر مین بلا تدریج کھنچ جاتی ہی اسلیے کہ جگر جو معدن تولد
خون کا بنظر شیرینی کے ہی شراب حلو کو دوست رکھتا ہی اور فوراً بروقت تناول کے اوسے اپنی طرف جذب کرتا ہی اور سرعت نفوذ تو اسمین اسیوجہ سے
ہے کہ غذا ہے لہذا مثل اور اشیا متناولہ کی اتنی دیر ٹھہر کر جگر مین نہین پہونچتی کہ اوسکا ثقل غلیظ جوہر لطیف سے تمیز ہو جاے بلکہ اپنی غلاظت سمیت

جگر کے معالجے مین لطیف جوہر ادویہ کا ہونا واجب ہے

جگر پر وارد ہوتی ہی اور جو مسالک اور راہین اوسکی آمد کی معدہ سے جگر مین ہین بسبب اشتیاق اور رغبت جگر کے اون سب کو مہیا اور آمادہ پاکر فوراً جگر مین پہونچ جاتی ہی۔ اسلیے کہ طرق اور راہین جو درمیان معدہ اور جگر کے ہین وہ سب کشادہ اور واسع ہین بہ نسبت اور راہون کے جو عروق مبثوثہ سے جگر تک پیدا ہوئی ہین۔ یعنی جن رگون کیطرف سے کوئی شی جگر مین پہونچتی ہی وہ رگین کشادہ نہین ہین جیسے یہ مسالک وسیع ہین۔ پھر جب جگر مین یہ شراب پہونچی وہان بھی اسقدر زمانہ تک نہین ٹھہرتی کہ ہضم جگر تمام ہو اور تمیز اور جدا کرنے اجزا کی مہلت ملے بلکہ اسکا جزو لطیف رگہای تنگ مین دفع ہو جاتا ہی اسلیے کہ سریع النفوذ ہے اور رسوب اوسی جگہ رہ جاتا ہی کہ راہ عروق ضیقہ کی تنگ ہی اسی سبب سے جگر مین سدہ پڑتا ہی۔ ریہ کی کیفیت بہ نسبت شراب حلو کے جگر کے مخالف ہی یعنے ریہ مین اسکے سبب سے سدہ نہین پڑ سکتا یہ اسلیے کہ ریہ مین صاف ہوکر اسکا گذر ہوتا ہی اور یہ صفائی پہلے تو جب ہوتی ہی کہ مری کے منافذ سے بسبیل رشح کے یہ شراب ریہ مین پہونچتی ہی اوسی قاعدہ پر کہ چھوٹے چھوٹے منافذ سے جو شی کسی وسیع جگہ مین پہونچتی ہی تو رشح پیدا ہوتی ہی۔ اور پھر جب اجوف کیطرف سے شراب حلو ریہ مین جاتی ہی یہ پہونچنا اوسکا ریہ مین بعد اسکے ہوتا ہے کہ فضلہ اور ثقل وغیرہ جگر مین رہ گیا ہو اور وہ شراب صاف اور سیال ہو کر تنگ راہون یعنے عروق جگر سے کشادہ مقام یعنے ریہ مین پہونچتی ہی پس گویا دوبارہ صاف ہوکر ریہ مین جاتی ہی اب سدہ کیونکر ڈال سکتی ہی۔ اور اسیطرح اور جملہ حالات مین شراب کو بہ نسبت ریہ کے جگر سے اختلاف ہے

اشیاء موافق جگر کے

دواؤن مین جو شے تلخ ہے کہ تلخی کی وجہ سے تفتیح کرے خواہ کوئی اور قوت ایسی ہو کہ اوسکے ذریعہ سے مفتح ہو اور کسیقدر قبض بھی اوسمین بوجہ عطریت کے ہو جگر کو موافق ہوگی اور مناسب جوہر روح جگر کے ہوگی اور اوسکی عفونت کو منع کرے گی جیسے دارچینی اور فقاح اذخر اور مرمکی وغیرہ (۲) اور وہ چیز جسمین قوت غسل اور جلا کی ہو اور تنقیہ صدید جگر کا جو ردی ہوا کرے بشرطیکہ مبالغہ اور زیادتی سے قوت غسل کے اسمین ارخا اور ڈھیلا کرنا جوہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہی (۳) اسیطرح جس دوا مین قوت انفتاح اور تلیین کی ہو خصوصاً اگر کسیقدر قبض اور تقویت بھی اوسمین ہو جیسے زعفران کہ نافع ہے (۴) اور جو شی باوجود ہر دو اوصاف مذکورۂ بالا کی لذیذ بھی ہو جیسے زبیب خواہ سریع النفوذ ہو جیسے شراب ریحانی اکثر ایسے لوگون کے جگر کے واسطے مفید ہوتی ہی کہ جسمین حرارت شدید نہین ہوتی اور اگر دوائے مذکور ہمراہ خواص مذکورہ کے لذیذ بھی ہو زیادہ لائق اسکے ہوگی کہ جگر کو محبوب جیسے زبیب و انجیر اور بندق اور نفع بھی اسکا درجۂ کمال پر پہونچے گا۔ پھر اگر باہمہ اوصاف کی اوسمین یہ بھی صفت ہو کہ فساد اور عفونت کو قبول نکرتی ہو اوسکے نفع کی کچھ حد نہوگی۔ مثل خشقوق اور ہندبا کے بستانی اور بری بھی جگر کے موافق ہی اور امراض حارہ جگر کو (نہ بسبب اسہال حار کے) بالخاصہ بھی مفید ہے اور براہ کیفیت باردہ کی جو مضاد حرارت ہے بھی نافع ہی پس اسکا نفع دونون طرح سے ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ ایک قوم مرکی جسکی تلخی شدید ہی جگر حار کے واسطے نافع تجویز کرتے ہین اور اسکا نفع بوجہ تفتیح سدہ کے تلخی کے جہت سے اور بسبب تقویت کے براہ قبض کے خیال کیا جاتا ہی۔ اور امراض باردہ مین بالخاصیت بھی نافع ہی اور بنظر تفتیح اور تقویت کے بھی نافع ہے۔ مگر استعمال [illegible] مضر ہی جسوقت افراط برودت جگر مین ہو دونون کاسنی مین جیسے چاہین شہد یا ماء العسل ملاکر استعمال کرین پس شہد اچھی طرح مقابلہ تبرید جگر کا کریگا اگر تبرید کاسنی کا خوف ہو اور تمام افعال کاسنی پر شہد کی آمیزش معین ہوگی۔ کبھی یہ دونون کاسنی سوکھا کر شہد خواہ ماء العسل کے ہمراہ پلائی جاتی ہین اور کبھی شہد کے ہمراہ جوش دیکر تناول کی جاتی ہین پس خوب نفع دیتی ہین اور تفتیح کرکے خلط بارد کو براہ بول خارج کر دیتی ہین غذا مین جگر کو وہ غذا موافق ہے جسکا کیموس [illegible] جیسے [illegible] شیر [illegible] جگر کو ایسی غذا [illegible] اوس سے جگر فربہ ہو جاتا ہی اور تقویت اور تعظیم جثہ جگر کی حلاوت سے بھی

پیدا ہوتی ہے۔ مگر بہت جلد حلاوت سے جگر میں سدہ پڑ جاتی ہیں اسلیے کہ شیرینی کو عفونت و درشتی مع اور اخلاط کے جگر جذب کرتا ہے اسواسطے واجب ہے کہ جس شخص
کے جگر میں ورم ہو شیرینی سے پرہیز کرے۔ اسلیے کہ شیرینی بہت جلد تحلیل مرار کیطرف ہو جاتی ہے اور سدہ بھی جگر میں پیدا کرتی ہے (چنانچہ شراب شیرین
کے بیان میں گذر چکا) زیادہ تر مضر وہ شیرینی ہے جو غلیظ ہو اسلیے کہ سدہ پیدا کرتی ہے اور تیز شیرینی (جیسے قند سیاہ) کہ بہت زیادہ تحلیل بمرار ہوجاتی
ہے پستہ جگر کو بسبب عطریت اور قبض کے نافع ہے اور تفتیح مجاری غذا بھی کرتا ہے مگر تسخین اوسمیں زیادہ ہے۔ اور فندق تمام امزجہ جگر کو نافع ہے تنقیہ
اسلیے کہ اوسکی حرارت شدید نہیں ہے اور مفتح بھی ہے اور کیموس اوسکا جید ہے۔ جگر گرگ اور گھونگھوں کا گوشت جگر انسان کو بالخاصیت نافع ہے۔
علاج سوء مزاج حار جگر کا تدبیر میں ایسے جگر کے نرمی کرنی چاہیے اور درجۂ انتہائی تدبیر دوائی اور غذائی مکرنی چاہیے۔ زیادہ ازخاجو
کہ مرطبات مائی سے پیدا ہوتا ہے اوس سے بھی جگر کو بچانا چاہیے۔ اور سدہ پیدا کرنے والی تدبیر سے بھی اسکی نگاہداشت کرنی لازم ہے جیسے
استعمال مبردات غلیظہ کا۔ زیادہ تخدیر سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ بلکہ واجب ہے کہ جو مبردات ایسے مزاج کے علاج میں استعمال کیے جائیں اونمیں ہمراہ
تبرید کے جلا اور تفتیح ہو اور تنفیذ غذا اور قبض اسقدر کہ مقوی ہو اور زیادہ قبض نہو۔ اب جو میں یہ سب اوصاف فراہم ہیں دیگر قوت قابضہ زیادہ
ہندبا ہے بری اور بستانی اعلی درجہ کی دوا ہے ان فوائد کی نظر سے اسلیے کہ مزاج اسکا مائل برودت کیطرف ہے اور با افراط برودت نہیں ہے اور اسکی
تلخی ایسی ہے کہ تفتیح کرتی ہے بدون تسخین کے اور قبض اسمیں بدرجہ اعتدال ہے کہ باوجود قبض کے مقوی بھی ہے بلکہ اسکی [illegible] تو یہانتک بڑھی ہوئی ہے
کہ جگر بارد کو نافع ہوتی ہے۔ دونوں قسم کی کاسنی جگر کی ادویہ میں پڑتی ہے چنانچہ ادویہ مفردہ جگر کے مقام پر ابھی ہمنے لکھا ہے اور نقشہ ہائے ادویہ جگر
کتاب ادویہ مفردہ میں بھی لکھ چکے ہیں۔ کبھی اسکو ابال کر بھی کھلاتے ہیں خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز اور کشنیز خشک کے اور سرکہ کے ساتھ بھی
تناول کیجاتی ہے۔ زرشک میں نفع جگر حار کی خاصیت عظیم ہے اور تمر ہندی میں بھی۔ جسوقت طبیب اپنی حدس صائب سے (بوجہ کمی بول اور
وجود ثقل کے) دریافت کرے کہ جگر میں سدے ہیں ادویہ مذکورہ پر کرفس کا اضافہ کردے اسلیے کہ کرفس سدہ ہائے جگر کے ہر قسم کی تفتیح کرتی ہے
(مقعر جگر کا سدہ ہو یا محدب جگر کا) اور نفوذ اسکا بسرعت ہوجاتا ہے اور اسیطرح حال سکنجبین کا ہے۔ منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے عصارۂ کاسنی اور
عصارۂ کاکنج اور عصارۂ عنب الثعلب مکدد دو اوقیہ اور عصارۂ کشنیز تر اور عصارۂ رازیانہ ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ اور نصف درہم زعفران اسمیں داخل
کرکے پلائی جاوے۔ روغن گل تازہ اور عمدہ اور روغن تفاح آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جاے کہ حرارت جگر کی تعدیل کرتا ہے منجملہ ان دواؤں
کے جو کہ جگر حار کو نافع ہوتی ہیں یہ دوا ہے اسفیوس یعنی اسبغول دو مثقال ہمراہ شکر طبرزد اور آب سرد کے تناول کریں۔ ایضاً عصارۂ کدوے
بریان اور عصارۂ ککڑی کا اور آب انار اور مادہ گاؤ کا دہی اور آب سیب اور آب کمثری اور بنفشہ اور عصارۂ گل سرخ تازہ کو پلائیں۔
اور اگر حمی اور حرارت میں سکون نہو اوسوقت ماء الجبن ہمراہ سکنجبین کے نفع کریگا جو ہر روز ہمراہ تین درہم ہلیلۂ زرد کے اور ایکدرہم لک
مغسول اور نصف درہم تخم کرفس کے پلایا جاوے اور جب دو ہفتہ اسطرح ماء الجبن کے استعمال سے گذر جائیں مادۂ شتر کے دودھ کا استعمال
شروع کرنا چاہیے ایکرطل سے دو رطل تک رفتہ رفتہ اور یہی ادویہ جو مفتح اور منفذ یعنی تنفیذ کا اثر رکھتی ہیں اس دودھ میں بھی داخل
ہونگی۔ مثلاً کسیقدر عصارۂ غافث خواہ تخم کاسنی اور تخم کشوث وغیرہ۔ اور بیشتر حاجت اضافہ کرنے فقاح اذخر کی بھی ہوتی ہے اور یہ اکثر احتیاج
مخدرات کی بھی اور معاجین افیونیہ اور وہ معاجین جنمیں بھنگ پڑتی ہے اونکی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اور میں ایسے مخدرات کا استعمال جب تک
اپنے بچانا ممکن ہے ناپسند کرتا ہوں۔ جو شخص جوان اور قوی ہو اوسکو بستر بہار اوٹھ کر فقط سرد پانی جو خوب ٹھنڈا ہو پی لینا کافی
ہوتا ہے جگر حار کی تدبیر میں۔ قرص طباشیر اور قرص زرشک جو بارد اجزا سے مرکب ہو اور قرص کافور بھی نافع ہے منجملہ اقراص نافعہ کے

ایک قرص تق بھی ہی گل بید مشک اور گل سرخ نیلوفری کمد دس درہم سرخ گلاب کے پھول کی پتیان بارہ درہم کافور ڈھائی درہم صندل سرخ لک مغسول اناو یہ مین
(مثلاً اسارون اور دار چینی وقرنفل وغیرہ جسطرح کہ صبر بھی انہین ادویہ مین دھویا جاتا ہی ایسے لک مغسول سے سات درہم اور فوفل آٹھ درہم زعفران
تین درہم ریوند خطائی پانچ درہم طین قبرسی اور مصطگی بر سیاوشان ہر واحد تین درہم آب برگ مکو اور آب کاسنی مین تر کرکے قرص طیار کرین ہر ایک
قرص بوزن اک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص ہمراہ آب عنب الثعلب کے استعمال کیا جائے۔ کبھی جگر حار کو ضمادات بھی نافع ہوتے ہین۔ یہ ضماد
بھی ازین قبیل ہی۔ خرفہ کو کوٹین اور ادسیر روغن گل سرد کیا ہوا ڈالین اور ضماد کرین۔ یا صندلین ایک اوقیہ اور فوفل اور بنفشہ خشک نصف اوقیہ
گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ افسنتین چہارم اوقیہ کافور دو درہم ان اجزا کو اوس قیروطی پر زیادہ کرین جو روغن بید سادہ سے طیار ہوئی ہو
اور کسی چلڑی چیز مثلاً کدو خواہ بڑے نیمبو یا چقندر کے پتے پر لگا کر جگر پر ضماد کرین۔ کبھی ضماد عصارہ ہای بقول باردہ سے مثل عصارۂ کدو اور ککڑی
و دیگر اشیا از قسم بقول باردہ سے کیا جاتا ہی جنکا بیان باب مشروبات ادویہ مین ہم نے کیا ہے اور انھین ضمادات مین جو خواہ سُتور کا سفوف ڈالا جاتا ہی اور روغن
گل ملا کر ضماد کیا جاتا ہی۔ اور بیشتر اونمین کوئی دوا مثل صندل اور فوفل اور کافور کی بھی پڑی ہی۔ اور کچھ دور نہین اگر ان ضمادات مین از قسم عطریات
یعنی خوشبو ادویہ کی داخل ہون اور آب ہای فواکہ خوشبو مثل سیب وغیرہ کی ملائے جائین۔ اور اکثر تھوڑی سی سوسن بھی انپر چھڑک دیتے ہین۔ غذا
جو ایسے بیمارونکو دیجاتی ہی جیسے آب جو اور سلافات بقول مذکورہ اور جرم اونہین سبزی ترکاریون کا نخچتہ کیا ہوا اور کاسنی کا ساگ پکایا ہوا ہمراہ
کشنیز تر کے اور کاہو اور چقندر اوبالے ہوئے اور دوغ ترش اور ترش دودھ کا پانی اور گوشت حلزون کا۔ فواکہ مین آلوچہ اور بہی اور امرود
مگر اسکو زیادہ نکھائے ورنہ قبض زیادہ کریگا اور سدے بھی پیدا کریگا ایضاً سیب اور انار میخوش اور انگور ترش اور اسکے قبض کو ایسی چیز کے
ہمراہ کھانے سے توڑ دینا چاہیے جسمین کسیقدر تلئین ہو اور توت شامی اور ریباس ہمراہ کبر کے اور سرکہ اور زیت جو آب انار سے بنایا گیا ہو
اور انار دانہ قبل طعام کے اور بعد طعام کے۔ اور تربوز کہ زیادہ میٹھا نہو خصوصاً وہ قسم جسکا نام زرقی ہی اور فلسطی اور ہندی کہ یہ اقسام ایسے
بیمار کے لیے مناسب ہین۔ جو چیز ان ادویہ مین سے ایسی ہے کہ اوسمین تبرید کے ساتھ قبض بھی ہی اوسکو پے درپے تناول نکرنا چاہیے کہ خوف
سدہ پڑجانے کا ہی۔ جو خربوزہ سخت ہو اور شیرینی کم ہو اور اسیطرح وہ انگور جسکے مغز مین سختی ہو اور شیرینی کم ہو اوسکے کھانے مین کچھ خوف
نہین ہے اور خصوصاً وہ انگور جو کہنہ ہو اور میخوش۔ مونگ کے پکوان اور قطفیہ اور قرعیہ اور اسفاناخیہ اور عدسیہ کہ اونمین ترشی ہو یا نہو
ان لوگونکو نافع ہین۔ بعض طبیب ایسے بیمارونکو زبیب کی بھی اجازت دیتے ہین مگر وہی زبیب جو ترشی مائل ہو۔ فندق مین زیادہ تسخین
نہین ہے اور سدون کی تفتیح بھی کرتا ہی اور جید الغذا ہی لیکن اوسکے ہمراہ ایسی چیز ملانے کی حاجت نہین ہی جسمین کسیقدر تبرید ہو۔ گوشت
کے اقسام سے ایسے مریض کو چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو بالک کے ساگ مین پختہ ہون خواہ سرکہ مین پختہ کیجائین اور مصوصات اور
قریصات جو لحمان لطیفہ سے جیسے گوشت جدا یعنے حلوان بز خواہ سبک اقسام طیور کا گوشت جو باسانی ہضم ہوجائے جیسے کبک اور جنگلی
کبوتر کا گوشت جو زیادہ فربہ نہو اور فاختہ کا گوشت۔ ایسی چڑیون کے بطون بھی انکو نافع ہین جیسے اوز یعنے مرغابی اور بچہ ہای مرغ
اور گنجشک کا گوشت ترشی پڑے یا نہ پڑے۔ جانورون اور طیور کا جگر اور طحال اور دل کا کھانا انکو مضر ہے اور جو گوشت غلیظ اور ثقیل
ہین جیسے بز کوہی اور مینڈھا اور حیوانات جو چربی زیادہ رکھتے ہین اور جنکا گوشت سخت ہی۔ مگر گوشت جوان گاؤ کا قریص کے طور پر بس
انھین بیمارون کو نفع دیتا ہے جنکے معدے قوی ہون لیکن انڈے سے کہ پکانے مین سخت ہوجائے خواہ بریان کرنے مین سخت ہو گیا ہو
بھی انکو پرہیز کرنا چاہیے۔ زیادہ چکنائی کی چیزون سے بھی انہین احتیاط کرنی لازم ہی اسلیے کہ مستحیل بصفرا ہو جاتے ہین

شراب بھی انکو مضر ہے مگر اوسقدر کہ بسبب عادت اور خوگر ہی کے اوسکے پینے مین لاچاری ہو یا ضعف ہضم کیوجہ سے اوسکا دینا ضرور ہو ایسی وقت اگر پلائی جائے تو وہ بھی تھوڑی سی اور رقیق مائل بسپیدی ہونی چاہیے تدبیر بارد مزاج جگر کی ایسے لوگونکو شراب افسنتین ہمراہ سکنجبین عسلی کے پینا نفع دیتا ہی۔ اور کبھی سرد جگر والے بیمار کو یہ تدبیر مفید ہوتی ہی کہ قرص افسنتین تناول کرکے شب کو سو رہے۔ بزور مسخنہ جو مشہور ہین زیادہ نافع ہوتے ہین اور اسیطرح دودھ مادہ شتر اعرابی کا بھی مفید ہے اور کسی قسم کا دودھ نہ دینا چاہیے مگر اوس دودھ کے ہمراہ پانچ درہم سے دس درہم تک شکر العشر بھی ملانی ضرور ہی کہ یہ آمیزش تعدیل مزاج جگر کرتی ہی اور اخلاط باردہ جگر کو اسہال خواہ ادرار کے ذریعہ سے نکال دیتی ہے اور سُدہ ہای جگر کی تفتیح کرتی ہی۔ اور اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ دوائے الکرکم کھا کر شب کو سو رہے خواہ دواءاللک یا اثاناسیا اور دواءالقسط اور زنجبیل پروردہ کی ہوئی آب کرفس مین اور اقراص قسط اور لک کے جو قرابادین مین مذکور ہین۔ اور نہار اوٹھکر غافث اور اسارون دو درہم تناول کرکے اوسکے بعد خمر یعنے شراب پی لے۔ منجملہ مطبوخات کے مطبوخ قسط اور افسنتین جو قرابادین مین لکھا ہی روغن بادام شیرین کے ساتھہ پلانا چاہیے مقدار روغن کی دو درہم ہی اور روغن پستہ دو درہم اور اس سے زیادہ اقوی یہ ہی کہ روغن ناردین خواہ روغن بادام تلخ اور روغن بید انجیر کے ساتھہ تناول کرے۔ ایضاً یہ مطبوخ بھی ہی تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون مصطگی ہر واحد دو درہم پوست بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ دس دس درہم حشیش غافث اور افسنتین طرسوسی پانچ درہم ہر واحد پانچ درہم لک اور قصب الذریرہ اور قسط شیرین اور ریوند ہر واحد تین درہم فقاح اذخر چار درہم چار رطل یعنے ۱۸ ر پانی مین جوش دین اسقدر کہ نصف رہ جای اور ہر روز چار اوقیہ تناول کرین ڈیڑھ درہم روغن پستہ اور دو درہم روغن بادام تلخ ملاکر کبھی ادویہ مذکورہ کا ضماد جگر پر لگانا بھی نافع ہوتا ہی ضمادہای حارہ اور مراہم حارہ جیسے مراہم اصطمخیقون اور ضماد قیلغربوس حکیم خواہ ضماد اکلیل الملک اور وہ ضماد جو قسط اور مر اور سنبل اور ناردین رومی اور وج ترکی اور حلبہ وغیرہ سے بنائی جائین۔ یہ ضماد بھی اسی مرض کے واسطے عمدہ ہی اشنہ انبرباریس مصطگی اکلیل الملک سنبل بیخ سوسن آسمانگونی اور سوکھے پھول گلاب کے سب اجزا ہموزن روغن مصطگی مین اسقدر پکائے جائین کہ ہرا ہو جائین اور نیمگرم صبح و شام ضماد کیا جای۔ ایضاً یہ ضماد بھی جید ہی فقاح اذخر حب البان مصطگی قردمانا مکدہ درخمی صبر عصارۂ افسنتین اور شگوفہ اوسکا مکد چھہ درخمی سنبل الطیب سلیخہ مکد چھہ درخمی ایرسا برگ مرزنجوش مکدا آٹھہ درخمی اشق ۲۴ درخمی صمغ البطم کندر مکد بارہ درخمی موم ڈیڑھ رطل روغن حنا بقدر حاجت ایضاً حماما ایک اوقیہ حب بلسان مقل قردمانا حنا مر کندر زعفران ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ سنبل شامی دو اوقیہ صمغ البطم چھہ اوقیہ کندر اور مقل کو کسی شراب مین پہلے گھولین اور پھر زعفران کو بھی اوسی مین خوب محلول کرین اور صمغ البطم کو روغن ناردین مین بھگو دین اور باقی ادویہ کو خشک پیسین اور روغن ناردین اور شراب مذکور سے ملادین اور تھوڑا سا موم اوسپر ڈالین اور بطور ضماد کے استعمال کرین۔ یا اینکہ بہی اور آرد جو اور صمغ عربی اور مغز ساق گاؤ اور روغن گل اور افسنتین اور حنا اور سنبل زعفران اسارون ایرسا قرنفل اشق مصطگی علک الانباط اور ان اجزا مین سے گرم اور سرد کی مقدار بقدر حاجت کے کم و بیش کرنی چاہیے۔ غذا ایسے بیمار کی لباب خبز عمدہ ہے جو کسی شربت مین بھگو کر استعمال کرین خواہ اینکہ خندریقون جو قسم شراب کی ہی اوسمین۔ اور گوشت کے اقسام سے ایسے جو سبک ہین جیسے گوشت گنجشک کا خواہ اینکہ گوشت کبک یعنے تیتر کا گوشت یا گوشت دراج یعنے تیہو کا یا گوشت حجل یعنے کبک کا اور گوشت جال کا اور لطون اذر یعنے مرغابی کا خصوصاً یہ سب گوشت بھنے ہوے اور اگر قلیہ طیار کیا جائے تو اوسمین مصالح خوشبو ڈالین۔ اور کرنب مطبوخ جو تین مرتبہ پانی مین بدل بدلکر پکایا جائے اور پھر اوسمین خوشبو مصالح گرم بھی داخل ہون اور دار چینی اور فلفل اور زیرہ وغیرہ بھی شریک ہو اور سداب و سیر

غذا جگر بارد کے واسطے

تراش کر ڈالی جائے - احشا جو پینے کے واسطے طیار ہون مثل جلابہ اور لبوب حارہ کی بنائی جائین - کبھی ایسے بیمار کی غذا مین کاسنی اور خصوصاً جو قسم کاسنی کی زیادہ تلخ ہے وہ بھی پڑتی ہے - بعض اطبا نے کہا ہے کہ باجرہ جو خوب گلا کر پکایا گیا ہو وہ بھی ایسے مریض کو زیادہ نافع ہوتا ہے - اور میری راے مین تجویز ہذا ٹھیک نہین ہے - تنقل کی چیزین فواکہ مین سے جیسے شاہ بلوط اور زبیب کے دانہ بڑے بڑے اور پستہ خاص کر ایسے لوگون کے واسطے ہے اور بعض طبیب یہ بھی کہتے ہین کہ پستہ اور بادام دونون سے پرہیز کرنا چاہیے کہ معدہ پر گرانی پیدا کرینگے مگر پستہ کے نسبت اس قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے (اسلیے کہ مقوی معدہ ہے) گوشت حلزون یعنے گھونگھی کا گوشت بھی خصوصاً اگر خوشبودار چیزون سے مزعفر کیا جاے بہت مفید ہے - دودھ اور مچھلی اور فواکہ تر اور گوشت ہاے غلیظ سے ایسے شخص کو بچانا چاہیے **تدبیر مزاج یابس حب جگر** کی مرطبات مشہورہ جو از قسم غذا کے ہون اور بقولات مرطبہ اور طلاہاے مرطبہ اور ضمادات اسی طرح کے اور اشربہ بھی جو ترطیب پیدا کرین اور حرارت برودت مین مائل باعتدال ہون بقدر حاجت پس انہین اشیا سے ایسے مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی لحاظ رہے کہ ترطیب بافراط نہونے پائے کہ منجر بسوء القنیہ ہو جائے اور ترہل اور استسقا بھی پیدا کرے **تدبیر مزاج رطب جگر** کی ریاضت اور کمی غذا اور تناول ایسی چیز کا جسمین تلطیف اور نشف ہو اسکا علاج ہے خصوصاً وہ چیزین کہ جسمین ہمراہ نشف کے تخفیف بھی ہو اور پانی کم پینا اور دودھ کے جملہ اقسام کو ترک کرنا مگر زیادہ تجفیف بھی پیدا نکرنی چاہیے ورنہ ذبول پیدا ہوگا **تدبیر مزاج گرم خشک** کی ایسا آدمی غذاہاے بارد رطب اور سرد تر بقول کھایا کرے خصوصاً کاسنی کو اور جس چیز مین قبض شدید اور نشف کی قوت ہے اوس سے پرہیز کرے - زیادہ مفید ایسے ہی مریض کو شیر مادہ خر کا ہے کہ ضعیف اور ناتوان بقدر رسات اساتیر کے پی سکتا ہے قند ملا کر اور قوی توانا دس استار تک استعمال کر سکتا ہے - چانول اور زیرہ اور گرم مصالح اور زائد مقدار پستہ سے بھی پرہیز کرے مگر تھوڑی مقدار پستہ کھانے مین ضرر نہین ہے بلکہ شاید بنظر مناسبت مزاج کے فائدہ بھی ہو - مراہم اور اضمدہ بارد رطب کا بھی استعمال کرے اور باینہمہ اس امر کا ضرور خیال رہے کہ زیادہ ترطیب نہونے پائے کہ ارخا تک نوبت پہونچے اور گوشت ہاے غلیظ سے بھی پرہیز کرے اور اعضاے غلیظہ حیوانات کے کھانے سے بھی - ایسے حیوانات کے اعضا جنکا گوشت عمدہ ہے پس جگر اور تلی ایسے جانورونکی غلیظ ہے اوسکو ترک کر دے **تدبیر مزاج حار رطب** کی اون مبردات کا استعمال کرے جنمین قبض ہے اور نشف بھی ہے غذا کے اقسام سے ہون خواہ دوا ہون اور اگر ایسے وقت مواد کا موجود ہونا معلوم ہو اوسوقت اون اشیا کا استعمال کرے جو ان مواد کے تلطیف کرین اگرچہ اونمین نشف کی قوت نہو جیسے ماء الجبن اور شکر طبرزد یا اینکہ عصارۂ درخت مکوے سبز خواہ آب سبز کاسنی بقدر بیس درہم کے چالیس درہم تک ہمراہ دو مثقال صبر کے قوی آدمی کے واسطے اور اس سے کم ضعیف کے واسطے - یا نصف مثقال ایارج ہمراہ ایک استار المتاس کے جو ایک سکرجہ آب برگ مکو خواہ آب برگ کاسنی مین تر کیا گیا ہو خواہ تنہا المتاس آب کاسنی اور آب رازیانہ یا آب مکو مین **تدبیر مزاج بارد یابس** کی ضماد ہاے گرم اور چرب اور نرم از قسم مراہم وغیرہ کے مستعمل ہونگے اور معاجین حارہ جیسے دواء اللک اور دواء کرکم اور معجون قباد ملک اور امروسیا اور اثاناسیا اور قوقی اور معجون فنداد یقون ہے چنے کے برابر یا باقلا کے مقدار سے ہر ایک ان ادویہ کا ہمراہ ماء الاصول کے جسمین روغنہاے رطب داخل ہون - اور شراب رقیق اور قوی کا استعمال کرنا چاہیے - اگر قبض طبیعت ہو اس حب کا استعمال کیا جائے سکبینج انتق جاوشیر ہموزن اور تخم کرفس اور انیسون ہر واحد برابر مگر ہر ایک کا وزن مساوی تین ربع ہر ادویہ سابقہ کے ہو یعنے مثلاً اگر سکبینج ۴ ماشہ ہو تو کرفس ۳ ماشہ

اور اسیطرح انیسون بھی اور ان سب اجزا سے گولیان طیار کرین خواہ فقط سکنجبین کو مع کسی ایک دوا ادویہ حب مذکور سے لیکر گولی طیار کرین اور وزن ایک
یا دو دوا کا ایک ادویۂ مذکورۂ بالا سے مثل وزن مجموع کے ہو (مراد یہ ہی کہ جسقدر مجموع اجزاے حب مذکورہ کا وزن ہوتا اگر اون ادویہ مین سے
فقط ایک دوا خواہ دو پر اقتصار کرین اب بھی وزن فقط اسی دوای واحد کا خواہ دو دواؤن کا برابر اوسقدر وزن کے ہو جو پانچون ادویہ کا
وزن ہوتا) اور قدر شربت ضعیف کی واسطے ایک مثقال اور قوی کیواسطے دو مثقال ہے مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ کا اگرچہ بعید ہے
یہ بھی خیال کیا جاتا ہی کہ وزن ایک حب کا خواہ دو حب کا مساوی وزن مجموع حبوب کے ہو اور مراد یہ ہی کہ اوس نسخہ کے پانچون اجزا کا وزن اسی
حساب سے تجویز کیا جائے کہ شربت واحد ہو سکے بحسب طاقت اور تحمل مریض کے اور اگر اس نسخہ سے فقط ایک خواہ دو دواؤن پر اقتصار کرین اوسوقت
بھی مقدار شربت واحد پر وزن لیا جائے اور چونکہ اس نسخہ کے وزن اجزا کا حساب پیچیدہ طور پر شیخ نے لکھا ہی گو نسخہ ایسا عمدہ نہو مگر ہمکو تعیین
وزن اجزا حساب صحیح سے بغرض تفہیم طالب علم کے ضرور ہی جب یہ امر معلوم ہوا کہ مقدار شربت اس گولی کی واسطے ضعیف کے ۴ ماشہ ہے
اور قوی کی واسطے ۹ ماشہ ہی تو بقاعدہ خطاہم پہلے فرض کرتے ہین کہ اگر سکنجبین اور اشق اور جاوشیر ہر واحد چار چار ماشہ ہوتا تو پھر تخم
کرفس اور انیسون ہر واحد تین تین ماشہ ہونا چاہیے پھر چونکہ تین ادویہ اگر چار چار ماشہ لیجائین تو مجموعہ اوسکا بارہ ماشہ اور دو ادویہ تین تین
ماشہ کا وزن مجموع ۶ ماشہ پس فرضی مجموعہ سے کل کا وزن اٹھارہ ماشہ ہوا جو برابر چار مثقال کے ہی اب اگر ہم واسطے ضعیف کے اس گولی کو طیار
کرین تو سکنجبین اور اشق اور جاوشیر کو ایک ایک ماشہ اور تخم کرفس اور انیسون کو چھ چھ رتی لین اب پانچون ادویہ کا وزن ساڑھے چار ماشہ
یعنے ایک مثقال کا ہو جائیگا اور قوی کیواسطے ہر ایک دوا کا وزن دوچند کرنے سے نو ماشہ یعنے دو مثقال ہوگا اور اگر فقط سکنجبین خواہ اوسکے
ہمراہ کوئی اور دوا لیجائے تو اسی حساب سے وہ بھی سمجھنا چاہیے متن اس نسخہ کے استعمال کرتے وقت خواہ اور دوا کے استعمال مین اس امر کا
لحاظ پر ضرور ہے کہ زیادہ استعمال دوا لے مرض کا نہونے پائے تدبیر بارد رطب جگر کی جن دواؤن مین اور غذاؤن مین قبض اور حرارت
اور تلطیف اور نشف کی قوت ہی اونکا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کوئی مادہ بارد رطب ہو اوسکا استفراغ کیا جائیگا مدار الاصول قوی سے خواہ کلکلانج سے
یا ایارج ارکاغانیس سے مگر استفراغ بہ نرمی اور بہ لطف کرنا چاہیے اور تدبیر لطیف اور تسخین جگر کی بھی کیجائے گی اور گوشت ہاے سیاہ
ہمراہ مصالح خوشبو کے اوسکی غذا مین تجویز کرنے چاہیین اور شراب قوی رقیق بمقدار قلیل پلائی جائے اور معاجین کبار جیسا موقع اور مناسب
بحال مریض ہو وہ بھی کھلائے جائینگے اور اضمدۂ محللہ کا استعمال خارج بدن پر کرنا چاہیے جگر کا چھوٹا ہو جانا بعض آدمیونکا جگر چھوٹا ہو جاتا ہی
اور بیشتر کو جبلی ہین جگر مثل گردہ کے ہو جاتا ہی۔ جگر کے چھوٹے ہونے کے تابع یہ قباحت ہوتی ہی کہ ایسا آدمی جسوقت اپنی حاجت اور خواہش
کے مقدار پر غذا کھاتا ہے جگر مین اوسکی گنجایش نہین ہوتی اور معدہ سے اتنی مقدار غذا کی جگر مین پہونچتی ہی جس سے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہے
اسیوجہ سے جگر مین سُدّہ اور طرح طرح کے آلام درد گرانی اور تمدد پیدا کرنیوالے عارض ہوتے ہین اور قوت جگر مین دہن اور سستی افعال مین
عارض ہوتی ہی اسلیے کہ اوسکی قوت فاعلہ تحت مین قوت منفعلہ کے دبی ہوئی اور تنگی مین رہتی ہے اور اسیطرح جو مقدار کیلوس کی اوس مین
پہونچتی ہے اوسکے ثقل سے بھی جگر کی قوت فاعلہ دب جاکر سستی افعال پیدا کرتی ہی لہذا ایسے لوگونکے حالات ہضم جگری اور جذب اور
امساک اور تمیز اور دفع جملہ امور مین اختلال عارض ہوتا ہی اور اکثر جگر کے چھوٹے ہونے سے ذرب اور اسہال کثیر عارض ہوتا ہی اسلیے کہ
اکثر مقدار کیلوس کی اوسکا مادہ صاف شدہ جگر مین عارض نہین ہو سکتا ہی علامت کبھی صغر جگر پر سُدّہ اور ریاح کثیرہ کے پیدا ہونے
سے دلالت ہوتی ہی اور جو غذا بمقدار معتدل کھائی جاے وہ بھی گرانی پیدا کرتی ہے۔ اور تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے اس لیے

پیچیدہ حساب وزن ادویہ کا

کہ بدن کو غذائی کثیر کی حاجت ہی اور نہین ملتی اور یہ ضعف ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتا ہی اور اکثر حدت اور ورام اور سدّہ کا ہوا کرتا ہی۔ زیادہ تاکید شناخت صغر
جگر پر اونگلیونکی چھوٹے ہونے سے ہوتی ہی کہ اصل خلقت مین چھوٹی ہون۔ ایک آدمی ایسا تھا کہ کتنی ہی غذا کیون نہ کھا جائے اوسکے بدن کو حصہ
اوس غذا سے اتنا نہین ملتا تھا کہ فربہی اور توانائی آجائے اور نہ کوئی شی معتد بہ از قسم فربہی و رونق وغیرہ کی اوسکے بدن پر تناول غذا ہائے
متناولہ سے آتی تھی لہذا جالینوس کی سمجھ مین یہ آیا کہ اس شخص کا جگر چھوٹا اور مجاری جگر مین تنگی ہی بس یہی تدبیر اوسکی جالینوس نے کی اور مفید ہوئی۔
علاج ایسے لوگونکی تدبیر یہی ہی کہ غذاے قلیل الحجم کو اختیار کرین جسمین قوت تغذیہ کی زیادہ ہو اور نفوذ اوس غذا کا بسرعت ہوجایا کرے اور چند
مرتبہ غذا کو متفرق کرکے کھایا کرین یعنی ٹھہر ٹھہر کر اور ادویہ مدرہ اور مسہلہ کا استعمال کرتے رہین جن سے جگر کا تنقیہ اور تلطیف اور تفتیح سدہ ہای
جگر کی ہوجایا کرے دوسرا مقالہ ضعف جگر اور سدہ ہای جگر اور اوجاع یعنے دردہای جگر کے بیان مین اور نفخہ جگر کا بیان بھی اس مقالہ مین ہوگا

ضعف جگر کا بیان جالینوس نے کہا ہی کہ مکبود وہی آدمی ہی جسکے جگر مین ضعف ہو اور کوئی اور خرابی از قسم ورم یا دبیلہ وغیرہ کے
اوسمین ظاہر نہو۔ مگر ضعف جگر در اصل اوسکے تابع امراض جگر ضرور ہوتے ہین ضعف جگر یا تو بسبب سوء مزاج مفرد بلا مادہ کی ہو یا سوء مزاج مادی ہو
اور یہ مادہ یا تو خود جگر سے شروع ہوکر اوسی مین پھیل گیا ہو خواہ اور ایسے اعضا سے وہ مادہ پھیل کر جگر مین آیا ہو جنین اور جگر مین مجاورت
اور قربت ہے جیسے مرارہ جسوقت صفرا کو جذب نہین کرتا ہی مادۂ صفراوی جگر تک پہونچ جاتا ہی یا طحال اگر جذب سودا نکرے۔ اور نیز یہ یعنے گردہ
اور مثانہ جسوقت جذب مائیت کیلوس کی نکرین یا رحم جسوقت زیادہ رطوبت اوس سے جاری ہو کہ جگر مین برودت آجائیگی یا اینکہ حیض بند
ہوجای اوسوقت خون جگر کا فاسد ہوجائیگا یا معدہ جسوقت جگر کیطرف کیلوس جید الہضم روانہ نکرے بلکہ ضعیف الہضم خواہ فاسد الہضم کیلوس
معدہ سے جگر مین پہونچے۔ خواہ امعا مین جب کسی قسم کا الم اور گزند پہونچتا ہی خواہ اونہین امعا مین کوئی خلط بالزوجت بکثرت ہوتی ہی اور اس
سبب سے امعا اور مرارہ کے بیچ مین سدہ پڑجاتا ہی لہذا اخلاط مراری جگر سے جدا ہوکر مرارہ مین نہین پہونچتی اور اوسی جگر مین بھری رہتی ہی بس جو
تمیز خون کی مرارہ سے ہوتی چاہیے جگر نہین کرتا اور یہ خرابی اکثر قولنج مین پیدا ہوتی ہی (یا اس خرابی سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہی) یا بسبب مشارکت
اعضای صدر کے جگر مین ضعف اور سوء مزاج پیدا ہو یا جمیع بدنکی مشارکت سے سوء مزاج اور ضعف جگر پیدا ہو جیسے حمیات مین ایسا ہی
ہوتا ہی۔ کبھی ضعف جگر فقط سوء مزاج سے نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ کسی ورم دموی خواہ ورم حمرہ یا صلابت اور سرطان اور ترہل یا قرحہ یا شق
ہوجانا یا کسی عفونت کے جگر مین عارض ہونے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہی۔ جو ضعف جگر کلی ہے یعنی تمام جگر کے اجزا مین ضعف ہو اوس سے
جمیع قواہائے جگر ضعیف ہوجاتی ہین۔ اور اکثر ضعف جگر کلی نہین ہوتا بلکہ بنظر کسی قوت کے چارون قوتون سے جگر کے ضعف عارض ہوتا ہی
اور اکثر یہ ہے کہ قوت جاذبہ اور ہاضمہ جگر مین بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اور قوت ماسکہ مین رطوبت سے اور
قوت دافعہ مین بسبب یبوست کے ضعف پیدا ہوتا ہے علامات رنگ بدن کا اون چیزون مین سے ہی جن سے دلالت اکثر اوقات
حال جگر پر ہوتی ہی اسلیے کہ مکبود کا رنگ اکثر زرد سپیدی مائل ہوتا ہی اور بعض اوقات سبزی مائل اور تیرگی مائل بھی ہوا کرتا ہی جیسا کہ ہمنے
اوپر بیان کیا دلائل امزجہ کے مقامات مین۔ جس شخص کا رنگ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو اوسکے جگر مین کوئی بیماری نہوگی۔ طبیب
تجربہ کار مکبود اور معمود یعنے مبتلائے ضعف معدہ کے فقط رنگ بدن کے ذریعہ سے ہر ایک کی شناخت کرلیتا ہی اور اس استدلال
کے ہمراہ کسی اور دلیل کی اوسکو حاجت نہین ہوتی۔ جو رنگ خاص مکبود کے بدن کا ہی اوسکا کوئی خاص نام ایسا نہین ہے جو مکبود کے
مرض سے خصوصیت اور مناسبت رکھتا ہو۔ براز اور بول جو شبیہ آب گوشت کے ہون اکثر اوقات اس امر پر دلالت کرتے ہین

جس شخص کا رنگ بدن نہایت صحیح ہو اوسکے جگر مین کوئی مرض نہین

کہ جگر کو تولید خون پر تصرف قوی نہین ہی پس مادہ خون کو کیلوس سی اور خالص اور صاف جوہر خون کو مائیت سی جدا نہین کر سکتا ہی اور یہ خرابی اکثر اوقات
دلیل ضعف جگر پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف غسالی یعنے دستونکا غسالی ہونا آخر کار ایک اور قسم کیطرف منتقل ہوجاتا ہی پس حار مزاج مین صدیدی ہو کر
پھر مثل دردی شراب کے اور مثل خون سوختہ کے ہوجاتا ہی اور اس کیفیت سے پہلے اسہال صفراے خالص کا ہوتا ہی- اور سرد مزاج مین مثل خون متعفن
کے ہوتا ہی اور دونوں اقسام جو ابھی مذکور ہوئے ہین انہین اشیاء مختلف الکیفیت اور مختلف القوام ہمراہ براز کے برآمد ہوتی ہین خصوصًا سرد مزاج
والے کی براز مین اور یہ حال ہوجاتا ہی جیسا کہ ضعف ہضم معدہ کی وقت حال مریض کا ہوتا ہی- اکثر جس شخص کے جگر مین ضعف ہی اوسکے ہر وقت
اور خصوصًا بروقت نفوذ غذا کے ایک درد ایسا ہوتا ہی جو ضلع قصیری یعنی چھوٹی پسلی تک ممتد اور پھیلتا ہوا معلوم نہین ہوتا ہی- مزاجہای
ملبود کی شناخت اونھین قواعد سے کرنی چاہیے جو سوء مزاجات جگر کے مقام مین مذکور ہوچکے اور علاوہ اون علامات کے حار مزاج کبد
اخلاط کو مشتعل یعنے گرم کر دیتا ہی اور بارد مزاج اخلاط کو غلیظ اور بطی الحرکت کر دیتا ہی اور یابس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج
اخلاط کو رقیق کر دیتا ہی- جو ضعف جگر فقط بسبب مرارہ کے ہوتا ہی اوسپر لون یرقانی دلالت کرتا ہی اور کبھی اوسکے ہمراہ براز سپید بھی ہوتا ہی اگر مرارہ
خواہ امعا مین سدہ پڑ گیا ہو- مشارکت طحال سے جو ضعف جگر عارض ہوتا ہی اوسپر استدلال امراض طحال سے کیا جاتا ہی اور اسطرح کہ رنگ پر
سواد غالب ہوگا- اور معدہ کی شرکت سے ضعف جگر پر استدلال دلائل آفات معدہ اور سوء ہضم سے کیا جاتا ہی- امعا کی شرکت سے جو ضعف
جگر ہو اوسپر استدلال بذریعہ مغص اور مروڑ کے اور نیز بذریعہ قراقر اور قولنج اور مشابہ انہین امور سے کیا جاتا ہی- گردہ اور مثانہ کی شرکت سے
جو ضعف جگر عارض ہو اوسپر استدلال تغیر احوال بول سے کیا جاتا ہی جو خلاف بول طبعی کے ہوتا ہو اور اسطرح کہ سحنہ مائل سوء قنیہ استسقا کیطرف
ہوگا- جو ضعف جگر بسبب اعضاے صدر کے ہوتا ہی اوسپر سوء تنفس اور سوکھی کھانسی دلیل ہوتی ہی اور بیشتر الیسا بعض معالیق مین ایک گونہ
ثقل اور تمدد بھی معلوم کرتا ہے- علامات اورام جگر اور صلابت اور قرحہ اور شق وغیرہ کے جنکی جہت سے ضعف جگر عارض ہوتا ہے اونکو
اپنے اپنے خاص مقام پر بیان کرینگے اوس مقام خاص کو ملاحظہ کرنا چاہیے- دلائل ضعف قوت ہاضمہ کے یہ ہین کہ جو غذا جگر سے تمام اعضائے
بدن کو پہونچتی ہے غیر منہضم یا قلیل الہضم ہوتی ہی اور مستحیل کسی کیفیت ردی اور خراب کیطرف ہوتی ہی اور اکثر بروقت ضعف قوت
ہاضمہ جگر کے آنکھونکی پپوٹون مین تہبج اور چہرہ پر پھبری پیدا ہوتی ہی اور فصد کرنے سے جو خون برآمد ہوتا ہی اوسمین مائیت زیادہ معلوم
ہوتی ہی اور بلغمیت بھی نظر آتی ہی ہان اگر یہ ضعف ہاضمہ بسبب ماسکہ کے نہو کہ اوسوقت زمانہ مناسب ہضم تک جگر قادر ٹھہرانے پر غذا کے
نہوگا- بدترین اقسام ضعف ہضم جگر یہ ہین پہلی یہ کہ بالکل ہضم نہوتا ہو دوسری قسم یہ کہ کسیقدر ہضم ہوتا ہو اوسکے بعد تیسری قسم یہ ہے کہ
ہضم ردی اور خراب ہوتا ہو- بعض اطبا نے کہا ہے کہ پہلے دو صورتون کے تابع اسہال مختلف اجزائے براز کا ہوتا ہی اور تیسری کے
تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہی- اور یہ کلام ایسا ہی جسکی کوئی دلیل پیدا نہین ہوتی کہ محصل اوسکا دریافت کیا جائے- غسالی اسہال
ضعف ہضم پر مع کسیقدر ہضم قلیل کی دلیل ہوتا ہی اور سپید خالص براز کا ہونا دلالت کرتا ہی کہ قوت جاذبہ زیادہ تر ضعیف ہے
اور ہاضمہ یقینًا ہضم نہین کر سکتی ہے خصوصًا اگر یہ بات ہو کہ ادھر غذا جگر مین داخل ہوئی اور فورًا نکل آئی- اور اگر اشیاء
مختلفہ ہمراہ براز کے برآمد ہون فساد ہضم پر دلیل ہوگا- بول بھی ایسے دلائل مین داخل ہے کہ اوسکی دلالت ضعف ہاضمہ پر زیادہ ہے
اور براز کی دلالت احوال جاذبہ پر ہے- دلائل ضعف جاذبہ کے یہ ہین کہ براز مین کثرت اور نرمی اور سپیدی ہو اور اگر ہمراہ براز کے
اون اوصاف کی بول بھی رنگین ہو اوسوقت کثرت براز سے دلالت اسپر ہوگی کہ آفت فقط جاذبہ مین ہے اور خصوصًا اگر معدہ مین

کوئی آفت نہو- بدن کا لاغر ہونا ضعف قوت جاذبہ پر تاکید دلالت کرتا ہی- ماسکہ جگر کے ضعف پر دلائل وہی ہین جو ہاضمہ کے ضعف پر مذکور ہوگے اسلیئے
کہ زمانہ روکنے غذا کا قصیر ہوتا ہے اور وہ کمی زمانہ امساک کی اس حیثیت کی ہوتی ہو کہ ایسے تھوڑی زمانہ قیام کی وجہ غذا ملے غیر محمود اور ناپسندیدہ
نضج خواہ غیر منہضم یا قلیل الہضم اعضا کیطرف جاتی ہو مگر یہ آفات نضج غذا کی زیادہ تر ضعیف ہاضمہ پر اور کمتر ماسکہ پر دلیل ہوتی ہین اور خاص ماسکہ
کے ضعف کی یہ علامت ہو کہ جو ثقل بر وقت ورود غذا کے جگر مین تھوڑا سا محسوس ہوتا تھا اور بوجھ سا معلوم ہوتا تھا بہت جلد اوسکا زوال اگر
ہوجای تو ماسکہ مین ضعف ہوگا- دافعہ کے ضعف کی علامت یہ ہو کہ ہر سہ فضول یعنے صفرا اور سودا اور مائیت کی تمیز جگر مین کم ہو اور بول مین
بھی کمی ہو اور کمی بول کے ہمراہ رنگ مین بھی کمی ہو اور براز کی رنگت مین بھی کمی ہو اور حاجت براز کی بھی کمتر ہوتی ہو اور سودا بطرف طحال کے
دفع نہوتا ہو بھوک بھی اسیوجہ سے کم ہو- اور رنگ بدن مین ترہل ہمراہ زردی اور سیاہی کے آمیختہ ہو اور اکثر ضعف دافعہ منجر باستسقا ہوتا ہو اور
کبھی قولنج بلغمی کیطرف بھی اسکا انجام ہوتا ہے **علاج ضعف جگر کا** پہلے سبب ضعف جگر کا دریافت کرنا چاہیے کہ آیا سوء مزاج ہو یا کوئی
مرض آلی یعنے مرکب مرض ہو خواہ کوئی اور سبب ہے ان سب کی شناخت اونھین علامات سے کرنی چاہیے جو مذکور ہو چکی ہین بعد شناخت سبب کے
پھر علاج کیطرف توجہ کرنی چاہیے جو ہر ایک قسم کے مناسب ہے- اکثر ضعف جگر کا بسبب برودت کے ہوتا ہو خواہ رطوبت سے اور یبوست سے
خواہ ایسے مواد سے جو محتبس ہوں- اور اسیوجہ سے اکثر علاج اس مرض کا تسخین لطیف سے مع تفتیح کے کیا جاتا ہو اور انضاج اوسمین رعایت
ہوتی ہو اور تلیین بھی کیجاتی ہے اور یہ تسخین وغیرہ کی ادویہ انکے ہمراہ ادویہ قابضہ مقویہ بھی شریک ہوتی ہین اور ایسے دوا جو مانع عفونت
ہو اور اکثر منع عفونت ایسی ادویہ عطریہ سے کیا جاتا ہو جسمین تفتیح اور انضاج اور بھی قبض ہو جیسے زعفران- اور کبھی تلخ چیزین جنمین تھوڑا قبض
بھی ہو کہ ایسی دوائین بوجہ ترشی کے قبض بھی پیدا کرتی ہین اور تقطیع بھی بوجہ حلاوت کے جلا اور تفتیح کرتی ہین جیسے حب الرمان بعد
از آن جانب حرارت اور برودت کے رعایت کیجاتی ہو جیسا مزاج مریض کا مقتضی ہو پھر اون ادویہ کے ساتھ مسخنات خواہ مبردات
داخل کیے جاتی ہین- ازین قبیل زریب بھی ہے جو خستہ سمیت خوب طرح چبایا جائے- اگر کوئی امر داعی تحلیل اورام وغیرہ کے ایسا ہو کہ
محلل دوا دینے کی نوبت پہونچے اوسکے ہمراہ قابض دوا بھی ضرور شریک کردیجائے اور وہ امر داعی ورم ہو یا سدہ یا اسکے سوا کوئی اور شئ
لیکن اگر طبیعت مریض کی بستہ ہو یعنے قبض خود بخود موجود اور زیادہ ہو اوسوقت دوای قابض کے ملانے کی ضرورت نہین ہو- بکثیر بسبب اجتماع
مواد جگر کے ہمکو حاجت فصد کھلوانے کی ہوتی ہو (جو باسلیق اور حبل الذراع دست راست کی مقرر ہوئی ہو) اور اسہال کی بھی حاجت ہوتی ہے
جسکی مقدار قوت کی تجویز بحسب مادہ کیجاتی ہے اگر مادہ بارد اور بالزوجت ہو تو مثل غاریقون کے مناسب ہے اور اگر رقیق القوام اور با حرارت
ہو اور سدے بھی ہوں اوسوقت عصارۂ غافث اور افسنتین کہ اونمین ایسی چیزین ملائی جائین جو معین قوت اسہال ہوں (جیسے
ہلیلجات) بکثیر اسہال اور زرب عارض ہوجاتا ہے پھر طبیب کو بہت جلد ادویۂ قابض کے دینے کی حاجت ہوتی ہو اور اس دوا سے
ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے بلکہ ایسے وقت ادویۂ مفتحہ اور مقویہ جنمین قبض معتدل ہو تجویز کرنی چاہئین اور تفتیح صالح پر شامل ہوں خصوصاً ادویۂ
عطریہ اور علی الخصوص حب اونکو شراب ریحانی قابض مین پختہ کیا ہو- منجملہ ادویہ مشترکہ اقسام ضعف جگر کے کہ جو بالخاصیت
اپنا فعل کرتی ہے جگر گرگ ہو جو خشک کرکے پیسا جاے اور بقدر ایک ملعقہ یعنے چمچہ کے تناول کیا جاے کسی شربت کے ہمراہ-
جب جگر کا علاج بقدر واجب کرلیا جائے پھر اوسوقت شیر ماہ شتر پلانے کی تجویز کرنی چاہیے- منجملہ ادویۂ جیدہ کے واسطے ضعف جگر
کے یہ دوا ہو لک مغسول ریوند چینی ہریک تین درہم عصارۂ غافث تخم رازیانہ تخم بھٹوہ ہریک پنجدرہم افسنتین رومی چھہ درہم تخم کاسنی

تدبیرات ضعف جگر کی

دش درہم تخم کشوث آٹھ درہم تخم کرفس چار درہم اسکا قرص بنائین خواہ سفوف کرکے استعمال کرین منجملہ ادویۂ پسندیدہ کے جو اور ادویہ پر بنظر نفع مقدم ہین یہ دوائے
زبیب خستہ برآوردہ پچیس مثقال زعفران ایک مثقال اور بعض نسخون مین نصف مثقال قصب الذریرہ دو مثقال مقل الیہود ڈھائی مثقال دارچینی ایک
مثقال سلیخہ نصف مثقال سنبل تین مثقال اذخر ڈھائی مثقال مرمکی چار مثقال علک البطم چار مثقال دارشیشعان دو مثقال شہد سولہ مثقال شراب بقدر
کفایت۔ اور اکثر اسی دوا مین افیون اور بزرالبنج بھی داخل کرتے ہین۔ جالینوس نے خیال کیا ہی کہ یہ دوا مرکب ایسی ادویہ سے ہی جو اپنے خواص
سے جگر کو نافع ہین بعض اجزا اسکے ایسے ہین جنہین قبض معتدل ہمراہ انضاج کے ہی اور بعض ایسے ہین جو تخفیف اور تنقیہ صدید ردی کا کرتے ہین اور
بعض ایسے اجزا ہین جو اصلاح مزاج ردی جگر کا کرتے ہین اور بعض ایسے ادویہ ہین جو عفونت جگر کی مضاد اور مخالف ہین اور اکثر یہ ادویہ فادیہ عطریہ
جیسے دارچینی اور سلیخہ کہ یہ دونون دوائین قوی تر جمیع ادویہ عطریہ سے مثل سنبل وغیرہ کے ہین اسلیے کہ یہ دونون یعنے دارچینی اور سلیخہ مضاد عفونت
جگر ہین پس اصلاح مزاج کرکے سبب مفسدہ کو دفع کر دیتی ہین اور صدید ردی کو نشف کر لیتی ہین اور نشف کرکے اوسکو دفع کر دیتی ہین اور ادویۂ قتالہ
اور سموم کا اپنی تریاقیت کیوجہ سے مقابلہ کرتی ہین اگرچہ دارچینی بہ نسبت سلیخہ کے زیادہ تر قوی ہی اور یہ دونون دوائین جملہ ادویۂ عطریہ سے
اقوی ہین مثل سنبل وغیرہ کے جگر کے بارہ مین دارشیشعان اور زعفران کی یہ کیفیت ہی کہ ان دونون مین قبض کے ہمراہ کسیقدر انضاج بھی جمع ہوا ہے
اور تلیین اور اصلاح عفونت بھی ہے۔ اور زبیب کا وزن جو زیادہ تجویز ہوا بسبب اسکی حلاوت کے یہ تجویز ہی اسلیے کہ حلاوت موافق زیادہ جگر کو
ہے اور بھی زبیب ادویہ صدیقہ یعنے مرغوب جگر سے ہی اور اوسکے مشاکل اور مناسب ہے اور یہی صداقت اور محبوب ہونا افضل خواص نافعہ دوا سے
ہی اور اسی زبیب مین انضاج اور تعدیل اخلاط کی بھی قوت ہی اور جلدی فاسد بھی نہین ہوتا اور شراب بھی ادویہ موافقہ جگر سے ہی بشرطیکہ ایسا
کوئی مانع نہو جسکا بیان اوپر ہو چکا ہی اور اسمین مضادت اور مخالفت عفونت سے بھی ہی اور شہد کے جو فوائد بہ نسبت جگر کے ہین وہ اوپر بخوبی
معلوم ہو چکے اور مقل ملین بھی ہے اور محلل بھی اور اسیطرح علک البطم اور اوسمین تفتیح اور جلا بھی ہی اور جب اسمین افیون اور بزرالبنج داخل ہوتی ہی تو
اوسکا نفع زیادہ ہوتا ہی بشرطیکہ ضعف جگر کے ہمراہ حرارت ہو اور اسیوجہ سے قلونیا مشترک النفع اقسام ضعف جگر کیواسطے تجویز ہوئی ہی بنا بر
اوس نسخہ کے جو افیون پر شامل ہی منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ضعف جگر کو ہین اور اونمین تسخین شدید نہین ہی یہ دوا ہی ناردین تین جزو فنتین دو
دو جزو پیسکر اور شہد ملاکر تناول کرین۔ کمادات خوشبو جو معروف ہین شراب ریحانی قابض مین پکا کر اور کبھی انہین کمادات مین کعک بھی داخل
کیجاتی ہی اور روغن ناردین بھی خواہ اور روغن مثلا روغن سلیخہ۔ اور ایک صوف کا ٹکڑا لیکر فقط اوسی سے بھی سینک کرتے ہین۔ جو ضماد قراباذین
مین مذکور ہوا جسمین انگور رخام اور کو سنبل انگور کی داخل ہین اور گل سرخ اور اسیطرح تمامی ادویہ جو باب ضعف مین از قسم ضمادات کے مذکور ہوئی ہین یہان
بھی مفید ہین اور سلیخہ بھی بدستور رہی ہین۔ اور وہ ضمادات جو سعد اور مصطگی اور سنبل اور کندر اور رامک اور مشک اور جوز السرو اور فقاح اذخر اور
بزور معروفہ سے مسوسن ملاکر خواہ کوئی اور شراب ملاکر اور جو ضماد کے کہ اسکے بعد مذکور ہی اور وہ ضماد جسمین صبر اور مصطگی داخل ہے جسوقت
ضعف جگر بسبب حرارت کے ہو اور وہ اکثر تو یہی ہی کہ بہ قلت عارض ہوتا ہی اور غالبا نہین ہوتا ہی ایسے بیمار کو بہی اور سیب کھانیکی اجازت
دینی چاہیے اور امرود اور میخوش انار اور ترش انار بھی تجویز کرنا چاہیے لیکن ان فواکہ کی اجازت اوسوقت ہوگی جب سُدّۂ جگر بکثرت نہون۔
اور آب کاسنی اور آب مکو پلانا چاہیے اور فقط شوربا کہ جسمین سرکہ پڑا ہو اور چربی سے گوشت کو پاک کر لیا ہو اور کسی قسم کی چکنائی اوسمین
داخل نہو اور کشنیز خشک ملاکر پختہ کیا ہو اوسکی غذا مین تجویز کرنا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ نہو دارچینی سے اوسکو خوشبو کر دینا چاہیے اور
سنبل اور مصطگی سے جو مصوصات کہ اونمین کشنیز تازہ داخل ہو اور کسیقدر پودینہ کی بھی شرکت ہو وہ بھی انکو مفید ہوتے ہین اور اگر حرارت زیادہ نہو

ابا نیہ مذکورہ مثل دار چینی وغیرہ کی بھی داخل ہو سکتے ہین جسوقت اثر ضعف جگر کا متوجہ قوت ہاضمہ کیطرف معلوم ہو تقویت ہاضمہ کی ایسی چیزون سے جنمین کسیقدر
قبض اور عطریت اور انضاج بھی ہو کرنا لازم ہی جیسے وہ ادویہ جنمین سنبل اور بسباسہ اور جوزبوا اور کندر اور مصطگی اور قصب الذریرہ اور سعد وغیرہ پڑتی ہی اور اگر ضعف
جگر متوجہ قوت ماسکہ کیطرف ہو تقویت کی زیادتی کرنی چاہیے اور قبض بھی زیادہ کیا جائے اور امتحان میں گرم ادویہ کا استعمال کم کرنا چاہیے خواہ انہین ادویہ مقویہ
قابضہ حارہ مین ایسی دوائین جو انکی حرارت کا مقابلہ کرین جیسے گلنار اور ورد اور طراثیث کو اضافہ کر دینا چاہیے۔ اور اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہو اوسکی
تقویت ایسی دواسے کرنی چاہیے جنمین قبض بہت کم ہو بلکہ اسیقدر ہو جسمین قبض ہو کہ قوت جگر کی حفاظت کرے اور عطریت اور تسخین بھی جسمین ہو اور زیادہ
توجہ معالجہ مین ایسی ہی ضمادات اور طلاؤن کیطرف کرنی چاہیے اور مروخات کیطرف بھی اسلیے کہ یہ ادویہ انہین طریقون سے زیادہ موافق اور مناسب جگر کی
ہین اور تفتیح سُدّہ انکی طرف زیادہ احتیاط مرعی ہے اور اگر ضعف قوت دافعہ مین ہو اوسکی تقویت اور گردہ کی تسخین کرنی چاہیے اور احشا کی بھی تسخین
کرنی چاہیے انہین طریقون سے جو اپنے اپنے باب مین مذکور ہین اور تفتیح مسامات کی بھی کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی ہر قسم کا ضعف
ہر ایک سوء مزاج سے ہوتا ہی پس بیشتر مناسب یہ ہوتا ہی کہ اسقدر تبرید کرین کہ ہضم ہونے لگے اور جذب کی قوت آجائے پس سوء مزاج غالب مین
امل کرنا چاہیے بلکہ تامل کرے ضعف جگر کے اکثر جو ہضم جگر مین کمی ہوتی ہی اوسکا سبب برودت ہوتی ہی اور اسیطرح جذب مین ضعف کا سبب برودت
ہی اکثر ہوتی ہی۔ زیادہ تر مناسب بحال جگر ضعیف وہی غذا ہی جسمین غلظ نہو اور نہ لزوجت ہو جیسے گوشتہاے سبک اور گیہون جنکی بھوسی نکالی گئی ہو
اور آب جو محرور کے واسطے بحالی خود یعنی بے آمیزش کسی اور چیز کے اور سرد مزاج کے واسطے بار اصل ملاکر اور زردی بیضہ نیمبرشت اور مشابہ اسکے
اور غذائین بھی جو خفیف اور سبک ہون شوربا جو انکے واسطے نافع اور جید ہے رائبہ ہی کہ اوسمین زبیب داخل ہو اور دارچینی سے خوشبو کر دیا جاوے اور
مرچ سیاہ سے اور زبیب اسمین یعنے منقہ بڑی بڑے دانونکا انہین زیادہ نافع ہی سلئے کہ اسہال شبیہ ماء اللحم کو بند کر دیتا ہے سُدّہ جگر کے
سُدّہ کبھی تو درمیان خالی مقامات جگر کے عضو لحمی مین پڑتا ہی اس جہت سے کہ اوس مقام کا خون غلیظ ہی جس سے اوس عضو لحمی کو غذا ملی ہی خواہ بسبب
شدت ضعف دافعہ کے سُدّہ پڑتا ہی خواہ شدت جاذبہ کیوجہ سے۔ اور کبھی اون رگونمین سُدّہ پڑتا ہی جو کہ جگر مین ہین یا براہ تنگی خلقت اون رگونکے
یا اینکہ قبض اور کچھا کو وغیرہ اون رگونکو عارض ہوتا ہی خواہ اینکہ در اصل خلقت اونمین التوا اور پیچیدگی ہوتی ہی خواہ جو چیز اون رگونمین جاری ہوتی
ہی یعنے مادہ وہی سورث احداث سُدّون کا ہوتا ہی۔ اور اکثر اسطرح کے سُدّے جب پڑتے ہین شعبہ ہائے باب کبد مین پڑتے ہین اسلیے کہ مادہ سُدّہ
ڈالنے والا پہلے اونہین کیطرف پہونچتا ہی پھر دہانے صاف ہو کر چھوٹے چھوٹے منھ اور راہونمین جو طابع نام رگ کی ہین اونمین آتا ہی اور بہت سا ثفل اور
غلیظ مادہ اوس جگہ یعنے باب کبد مین چھوٹ جاتا ہی اسیوجہ سے اکثر حدوث سُدّون کا جانب مقعر جگر مین ہوتا ہی۔ اور بیشتر جب زیادتی مادہ کی حد
نوبت یہانتک پہونچتی ہی کہ محدب جگر مین بھی سُدّے پیدا ہو جاتے ہین بشرطیکہ باوصف زیادہ ہونے مادہ کے زمانہ دراز تک سُدہای مقعر جگر باقی
رہین اور ایسے ایسے عفونت کے اقسام پیدا ہوتے ہین جنکا انجام حمیات ہین اور ایسے اقسام کے ورم عارض ہوتے ہین کہ آخر منجر باستسقا اور تولد ریاح
کا ہو کر دردہائے شدید اور صعوبت ناک پیدا کرتے ہین۔ شاید امراض جگر کی پیدایش کے واسطے سُدّہ ہائے جگر بمنزلہ امہات یعنے اصول کے ہون
تو کچھ دور نہین۔ جو مادہ جگر مین سُدّہ پیدا کرتا ہی یا تو کوئی خلط ہو گی جو اپنی تغلیظ سے مورث سُدّے کی ہوتی ہے خواہ اوسکی لزوجت
یا اوسکی کثرت اور امتلا اسکا سبب ہوتا ہے یا کوئی ورم خواہ ریح یا ایک کیفیت مقبضہ اور سمیٹنے والی رطوبات جگر کی جس سے
سُدّہ پیدا ہو پس یہی امور جگر کے سُدّہ پیدا کرنے والے ہین۔ بعض اطبا بیان کرتے ہین کہ سُدّہ جگر کبھی کسی گوشت زائد اوگنے سے
خواہ کسی مشے کے پیدا ہونے سے خواہ سوائے خلط غلیظ کے کسی اور شئے کے جگر مین ٹھہر جانے سے بھی سُدّہ پیدا ہوتا ہے یہ امر بعید از

قیاس معلوم ہوتا ہی اور اگر ہو بھی تو کمتر اور بندرت ایسا ہوتا ہوگا اسلیے کہ رگونکی منھ جو ہر عصب سے ہین کہ اونمین کوئی شی گوشت اور سدہ وغیرہ کا ٹھہرنا ہو نہین سکتا
اور یہ منھہ رگونکے عصبی الجوہر مقدار اور شمار مین زیادہ بھی ہین پھر اگر کوئی شی یہان او کے گی جملہ اجزائے جگر مین عموماً اسکا اوگنا ممکن نہین ہی جو کہ قیاس واحد سے
تصور کیجاے ۔ مادہ سُدّونکا بیان ہو چکا اب سبب فاعلی جو اس مادہ مین اثر کر کے سُدّہ بناتا ہی وہ ضعف ہضم جگر اور ضعف تمیز اور ضعف قوت دافعہ جگر کسی سوء
مزاج سے کیون نہو حار ہو خواہ بارد خواہ اور کسی قسم کا سوء مزاج جو خاص جگر مین پیدا ہوا ہو یا خارج سی جگر کے از قسم ہوا وغیرہ کے اوسمین پہونچا ہو منفعل
یعنے مادہ (بعیدہ جسمین یہ فاعل اثر اولی کرتا ہی) غلیظ اشیاء خوردنی وغیرہ جیسے گوشتہائے غلیظ خواہ مٹی مترجم کہتا ہی دوسرا نسخہ طیر کا ہی یعنے ایسے طیور کا
گوشت جو غلیظ ہوتا ہی خاص کر سُدّہ جگر اوسی سے پیدا ہوتا ہی متن اور شہتیات فاسدہ جیسے کو بلا اور چونہ اور روئی اور ختان یعنے وہ گھانس
جسکی سیخچ بنتی ہی اور بہت سے خراب قسم کے امرود اور آلوچہ اور کلیہ یہ ہی کہ جو شی غلیظ ہو گرم ہو یا سرد اوسکے استعمال سی ضرور سُدّہ پڑیگا بارد چیز اکثر اگر لطیف
اور رقیق ہوتی ہی سُدّہ نہین پیدا کرتی اور گرم چیز ایسی کہ جسکی حرارت بقدر اوسکے غلظ کے ہو وہ اکثر مورث سُدّہ کی ہوتی ہی ۔ اور یہ ہم بیان کر چلے کہ
ایک ہی چیز بقیاس جگر کے غلیظ ہو سکتی ہے اور بنظر اور اعضائے بدنی کے جو بعد جگر غذا پاتی ہین وہی شی غلیظ نہین ہوتی جیسے چبایا ہوا گیہون ۔ اکثر
بروقت حدوث سُدّہ جگر کے طبیعت بدنی مادہ سُدّہ کے اخراج اور دفع پر تنہا خود ہی قادر ہوتی ہی یا کوئی علاج اوسکا معین ہو جاتا ہی اور اوسوقت
ایسے مادہ کو براز کیطرف سے اخراج کر دیتی ہی اگر وہ سُدّہ مقعر جگر مین ہو اور بول کی راہ دفع کرتی ہی اگر محدب جگر مین وہ مادہ ہو اور بروقت
خارج ہونے ایسے مادہ کے بول و براز مین اخلاط غلیظہ مختلفہ برآمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہین علامات جملہ علامات کا خلاصہ یہ ہے کہ جگر
کیلوس کا جذب نکرتا ہو اسلیے کہ سُدّہ پڑنے کیوجہ سے کیلوس کو جگر مین آنے کی راہ نہین ملتی ہی اور یہ بھی سبب ہے کہ قوت جاذبہ کو خواہ مخواہ کوئی آفت
پہونچ جاتی ہی اور اوسکی آفت رسیدہ ہونے سے دو امر پیدا ہوتے ہین ایک ہرج تو اوس شی مین ہوتا ہی جو جگر سے دفع ہوتی ہی یعنے دیگر اعضا کیطرف
جاتی ہی ۔ دوسرا ہرج اوس شی مین ہوتا ہی جو کہ جگر مین محتبس ہوتی ہی ۔ دفع ہونیوالی شی مین یہ خرابی ہوتی ہی کہ رقیق اور کیلوس ہی کی قوام پر ہوتی ہے
رقیق تو اس سبب سے کہ مائیت اور صفوت خون نے جگر مین آنے کی راہ نہین پائی ہی اور کیلوسیت بجنسہ اسواسطے باقی رہتی ہی کہ جگر کا تصرف اور فعل
کچھ بھی وسمین ہونے نہین پایا کہ اوسکی کیلوسیت کو دمویت اور قوام خون کیطرف بدل دیتا ۔ اور کثرت مقدار اسوجہ سے ہوتی ہی کہ جس چیز کے
لائق یہ امر تھا کہ براہ براز فضلہ ہو کر دفع ہوتی وہی شی اب ملگئی اور آمیختہ ہو گئی ہی اوس چیز کے ساتھ جو کہ جگر مین چند حصہ پر اوسکی تقسیم ہوتی تھی
کسیقدر اوس سے خون اور کسیقدر صفرا اور کسیقدر بلغم اور کسیقدر سودا بن جاتا تھا اور اب یہ سارا مادہ بجنسہ بلا تصرف جگر کے اوس سے ملگیا جو فضلہ براز
کے لائق بحالت صحت افعال جگر ہوتا پس بالضرور براز کی مقدار مین کثرت ہونی چاہیے ۔ جو خرابی اوس چیز مین پڑتی ہی جسکا رکنا اور محتبس ہوتا
جگر مین چاہیے وہ ثقل اور گرانی کا زیادہ رہنا ہی اسلیے کہ جو شی جگر مین (قبل ازآنکہ کیا اوس موجودہ جگر اوس مین سے گو براہ براز ہی کے فقط دوبارہ
خلاف عادت نکل نجاے) پہونچے گی ضرور ہی کہ مواد موجود جگر کی کثرت ہو گی اور مجاری جگر مین اسکے ورود سے امتلا پیدا ہو گی ایسی امتلا
جسطرح کہ کسی شی مانع نفوذ آب کے پیدا ہونے سے لازم آتی ہی اور گرانی بھی ایسے وقت جگر مین پیدا ہو گی جب ایسے حال مین (کہ اگرچہ شئے موجودہ
سابق جگر ابھی جگر سے خارج نہین ہوئی مگر آمادہ خروج ہی اور نہ اوسکے نکلنے کا کوئی مانع از قسم سُدّہ وغیرہ نہین ہی) جگر مین امتلا اور ثقل پیدا ہوتا ہے
چہ جائکہ جسوقت جگر سے بوجہ سُدّون کے وہ شی موجودہ خارج ہوتی ہی نہو پھر اوسوقت امتلا اور ثقل جگر کا کیا حال ہوگا اور کسقدر زیادہ ہو گی ۔
ثقل اور گرانی جگر مین ورم کی جہت سے بھی ہوتی ہی مگر ایسے وقت جو ہوتی ہی وہ گرانی اور جنس گرانی و ثقل ورم کے ہوتی ہی اور زیادہ
نہین ہوتی (مراد یہ کہ مقدار ثقل مناسب مقدار ورم کی کمی بیشی مین ہوتی ہی اور کثرت ثقل اوسوقت نہین ہوتی ہے اور نہ شدید ہوتی ہے)

مگر ورم کے ثقل کے ہمراہ درد کی زیادتی بہ نسبت ثقل سُدّہ کے ہوتی ہی اور اوس سُدّہ کے ہمراہ درد کی زیادتی نہین ہوتی ہی جو خاص نہوا ور کسی اور سبب کے ہمراہ وہ سُدّہ نہو پھر اگر تھوڑا سی کوئی شی از قسم درد ہوگی تو نہایت قلیل ہوگی۔ کبھی ورم پر خاص دلائل اورام کے اور جو فضول براہ بول اور براز کے خارج ہوتے ہین وہ بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ اونکا بیان اورام کے باب مین کیا جائیگا۔ جو شخص سُدّہ جگر مین گرفتار ہوتا ہی اوسکے بدن مین خون کم ہوتا ہی اور رنگ اوسکے بدن کا فاسد اور خراب ہوتا ہی اگر جگر مین ریح ہوگی اوسکے ہمراہ ثقل کے تمدد منتقل بھی دلالت کریگا جو سُدّہ بطور تقبض اور سمٹنے جلد اور حجم جگر خواہ عروق جگر وغیرہ کے پڑتا ہی اوسپر تقدم ہوا سبب مقبضہ یعنی پہلے سے اون اسباب کا موجود ہونا دلالت کرتا ہی مثلاً زیادہ قابض پانی کو پینا اور ظاہر بدنکی خشکی اور یبوست بھی اوسکے دلائل سے ہی۔ کبھی سُدّہ جگر کے تابع عسر نفس بھی ہوتا ہی اسلیے کہ اعضائے تنفس کو جگر سے مشارکت ہے۔

علاج جگر کے سُدّون کا جو ادویہ کہ اونکی حاجت جگر کی اون سُدّون کے علاج مین ہوتی ہی کہ اخلاط سے پیدا ہوئی ہون وہی ادویہ ہین کہ جلا دینے کی اونمین قوت ہو اور وہ ادویہ جنمین اطلاق معتدل اور ادرار بحسب حاجت کی قوت ہو۔ اگر سُدّہ جانب مقعر جگر مین ہو دست آور دوا کا استعمال کیا جائیگا اور اگر سدہ محدب جگر مین ہو مدرات سے علاج کرنا چاہیے۔ اور عمدہ یہ تجویز ہے کہ پہلے استعمال ادویہ مُطلِقہ یا مدرہ کے مفتحات اور مقطعات اور ادویۂ جالیہ کا استعمال کرین اور فصد باسلیق اور اسہال قوی کی حاجت ہوگی اگر مرض سُدّونکا پُرانا اور زمانہ دراز کا ہو جائے۔ دوا پلانے کا وقت اور بعد پلانے مثل ماء الاصول وغیرہ کے جس چیز کی رعایت کرنی واجب ہی اوسکو ہمنے قانون عام مین بیان کر دیا ہی اور یہی ادویہ جالیہ ہین جن کو ابھی ہمنے لکھا ہی۔ بیشتر بیخ کاسنی اور تخم کاسنی اور آب کاسنی اور شیر مادۂ شتر عربی مین یہ ادویہ داخل کرکے پلائی جاتی ہین مادۂ شتر وہی درکار ہے جسکی چربی مین رازیانہ اور کاسنی اور شیح جو ایک قسم کی افسنتین ہی اور بابونہ اور اقحوان اور اذخر اور کشوث اور شاہترہ تجویز کیا گیا ہو اور انہین بقول سے اوسنے چرائے ہون خواہ کسی شراب مین ادویہ جالیہ داخل کرکے خواہ طبیخ بزور یا طبیخ افسنتین مین داخل کرکے پلانا چاہیے۔ اگر بول مین رسوب نظر نہ آئین اور نہ علامات نضج کے پائے جائین اوسوقت ادویۂ قویہ کا استعمال نکرنا چاہیے۔ لیکن اگر سبب سُدّہ کا ورم خواہ ریح ہو پہلے علاج سبب کا اوس طریقہ سے کرنا چاہیے جسکو ہم اوسی کے باب مین ذکر کرینگے۔ ایسے سُدّونکے علاج مین شیر مادۂ شتر کا استعمال اور اوسکے پیچھے اسہال بذریعہ آب بقول اور خیار شنبر وغیرہ کے اور ادرار لطیف ایسے مدرات سے جنمین تہیج اور حرارت نہو بھی مفید ہوتا ہی چنانچہ ان مدرات کا بیان بھی بجائے خود کیا جائیگا۔ اگر سبب سُدّہ کا اصل خلقت جگر کی تنگی اور فساد وضع اور اندازان رگونکا براہ خلقت کے ہو اوسکی تدبیر وہی کیجائے گی جو صغیر کبد کی تدبیر ہے اور اگر قابضات کیوجہ سے اور یبس کے عارض ہونے سے سُدّہ حادث ہوا ہو ملینات منضجہ کو دودھ کے اقسام مناسب مین خواہ اور مرطبات مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے جنکا بیان ترطیب جگر یابس کے باب مین ہو چکا ہی۔ ادویہ منضجہ کے بعض اقسام بارد ہین اور بعض معتدل اور بعض حارہ ہین جنکی حاجت سُدد مزمنہ مین ہوتی ہے۔ ادویۂ منضجہ باردہ جیسے کاسنی تری اور لُبنانی اور طرخشقوق اور آب بارتنگ مع پتی کے اور بارتنگ کی جڑ دجملہ مدرات ایسے کہ جنمین تبرید ہو۔ کشوث بھی منضج جیّد ہے اور اوسمین حرارت بڑھی ہوئی نہین ہی اور ریوند بھی ازین قبیل ہے اور افسنتین بھی کہ اگرچہ اسمین حرارت ہی لیکن جو سُدّہ قریب العہد ہون حرارت سے خواہ برودت سے اونکی تولید ہوئی ہو دونون مین اسکا استعمال کچھ خوف کی بات نہین ہی۔ واجب ہے کہ افسنتین کا استعمال شب کو کرکے سور ہے خصوصاً آب کشوث اور آب کاسنی اور بیخ کاسنی کے بعد اور غافث اور بادام اور مُر کہ یہ سب اجزا قریب قریب ترمین ہین۔ اور انہین کے قریب عصارۂ رازیانہ تر و تازہ اور عصارۂ کرفس سے ہے ہمراہ سکنجبین بزوری کے جو قوی ہو اگر حاجت حرارت قوی پہونچانے کی ہو تو شہد خواہ ماء العسل مین خواہ سکنجبین عسلی کے ساتھ۔ قریب باعتدال ادویہ منضجہ جیسے ترمس کہ یہ افضل ادویہ سے ہے اقسام مین اون ادویہ کے جنسے تفتیح سُدد کا قصد کیا جائے اور تبرید خواہ تسخین کے بدون

تفتیح ہوجائے۔ مُنڈی بھی اسی کے قریب ہے لیکن اوسمین کسیقدر رنخونت بہ نسبت ترمس کے زیادہ ہی اور اگر ہمراہ آب کاسنی کر پلائی جائے یہ بھی معتدل
ہوجاتیگی اور خل عنصل خواہ سکنجبین عنصلی کے ہمراہ۔ ہلیون اور بیخ سوسن بھی اسیطرح منضج معتدل ہی اور لک بھی اسیطرح ہے۔ اور یہ سب ادویہ
بقدر واجب اور مناسب اوزان پر ملائی جاتی ہین یا تو آب کاسنی اور آب کشوث ملاکر اگر مزاج مائل بہ حرارت ہو خواہ شراب اور آب بزور ملاکر
خواہ آب ترمس و طبیخ افسنتین وغیرہ شریک کرکے اور سکنجبین بزوری مختلف درجہ کی اور سرکہ کہ توم پڑا ہوا خواہ خل انجدان اور خل زیر یعنی بادروج
اور خل کبر منضجہ حارہ وہی ہین جو مدرات قوی ہین جیسے اسارون اور سلیخہ اور فطر اسالیون زراوند مدحرج اور فوہ یعنی مجیٹھ اور ایرسا اور فستق
اور غاریقون افتیمون عنصل جعدہ قنطوریون دقیق اور اوسی کا عصارہ جنطیانا جسکو پکھان بید کہتے ہین اور ترمس و سکنجبین عسلی اور سکنجبین عنصلی
جو مجیٹھ وغیرہ کی شرکت سے بنائی گئی ہو خواہ انجیر ڈالکر طیار کیجائے جس انجیر کو روغن بادام مین پہلے بھگو لیا ہو۔ ادویہ قویہ مین سے چند قرص
ایسے ہین جنکے نسخہ ہمنے قرابادین مین لکھے ہین اور قرص لک اور قرص افسنتین اور قرص اسقولوقندریون جسکو پتھر پھوڑی بھی کہتے ہین
اور دوار الکرکم اور دوار امروسیا اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور سنجرنیا اور ارسطون اور معجون جنطیانا اور معجون زراوند جسمین سقمونیا بھی
داخل ہو یا بدون سقمونیا کے اور معجون فخارسطون اور معجون انجدان سیاہ اور معجون شہریاران اور معجون فلافلی اور فودنجی خصوصاً اور
قاونیا اور دوار المسک اور ایک خاص معجون جسکو ہمنے قرابادین مین بیان کیا ہی جو مشک ملاکر طیار ہوتی ہی۔ اسیطرح سفوفات اور حبوب کہ سب کے نسخہ
اوسی جگہ یعنی قرابادین مین درج ہوئے ہین اور بہت سی ادویہ جنکو ہمنے وہان درج کیا ہی عجیب اور غریب تر دوا رہین صلابت جگر اور طحال کیواسطے۔
یہ معجون قوی ہی تفتیح سُدّہ جگر اور طحال کیواسطے اور عجیب بدرجہ غایت ہی اشق ایک اوقیہ مصطگی کندر مکہ پانچ کرمہ قسط اور غافث مکہ چار کرمہ فلفل و دار فلفل
ہر واحد چھہ درخمی ساذج آٹھہ کرمہ سنبل الطیب اور خرگوش کی مینگنی نو کرمہ شہد سے کف نکالکر اوسمین معجون طیار کرین شربت بقدر ایک ملعقہ کے ہے
ایسی شراب مین جسمین بعض ادویہ مذکورہ پڑی ہون جو سُدّہ جگر کے لیے لکھی گئی ہین خواہ ماء الاصول کے ہمراہ استعمال اس معجون کا کیا جائے۔
ایک دوا اس معجون سے سبک تر ہے سنبل رومی تین جزو افسنتین ایک جزو کوٹ کر شہد ملاکر معجون طیار کرین اور کھلائی جائی۔ ایضاً غاریقون
ہمراہ عصارۂ غافث کے زیادہ تر نافع ہی اسیطرح بیخ فاوانیا ہمراہ سکنجبین کے۔ یہ طبیخ ہے کہ سُدّہ ہاے جگر اور طحال کو نافع ہوتا ہی۔ عنصل
برسیاوشان بادام تلخ حلبہ اطراف افسنتین یعنی شاخہاے باریک سب اجزا ہموزن لیکر پانی مین جوش دین اور شہد ملاکر استعمال کرین۔
یہ معجون سُدّہ جدید جگر کے واسطے مفید ہے فلفل ڈیڑھ اوقیہ سنبل الطیب تین کرمہ یا چھہ کرمہ بحسب اختلاف نسخون کے حلبہ اور قسط اور
اسارون چھہ کرمہ شہد ڈیڑھ رطل اوسی مین معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچہ کے ہمراہ بعض ادویہ کے جو اس کے
مناسب ہون۔ شربت کی اقسام مین سکنجبین شکری بزوری اور اوس سے زیادہ قوی تر سکنجبین عسلی بزوری عنصلی ہی اور ماء العسل پختہ کیا ہوا
اور افاویہ خوشبو جو کسیقدر قابض بھی ہین اچھے جوش دیکر اونکا اثر نکالا ہوا۔ اور مطبوخ ترمس جو تلخ ہی کہ اوسمین عصارۂ غافث بھی
داخل ہوا اور مطبوخ کرفس اور اذخر اور لک اور فوہ اور حلبہ اور مطبوخ اصول کبر اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس اور اذخر اور لک اور فوہ اور
حلبہ داخل ہو۔ اور مطبوخ غافث اور شراب افسنتین اور نقیع یعنے خیسانده اوسکا اور وہ خیسانده جو صبر اور انیسون اور بادام تلخ سے
طیار کیا گیا ہو۔ مسہلات جو اس مرض مین موافق ہوتے ہین جسوقت کہ حاجت اسہال کی ہو پس واجب نہین کہ قوی مسہلات کا استعمال
کیاجائے مگر بوقت ضرورت شدید بلکہ مناسب یہ ہی کہ مسہلات خفیفہ کا استعمال کرین اسلیے کہ مادہ اسی جگہ ہے کہ دوا کی گذرگاہ سے قریب ہے
(کہ اوسمین جذب بعید کی ضرورت اور حاجت نہین پڑتی) اور اس سبب سے کہ عضو یعنے جگر اگر اوسمین قوت ہی تھوڑا اسا معین دفع فضلہ پر

(یعنے مسہل خفیف) اوسکو کافی ہی۔ اور ذریعہ جبکہ ایسے وقت ایارج فیقرا اور سفائج غاریقون افسنتین ہی۔ قوی آدمی کو ایارج سے ڈیڑھ مثقال اور ضعیف کے واسطے مثقال سے نصف مثقال تک۔ اور یہ ایارج سفوف کرکے روغن بید انجیر کے ساتھ زیادہ قوی ہی۔ بیشتر ایارج سیاذریطوس اور لوغاذیا کی بھی حاجت ہوتی ہی ضمادات مین سے جیسے وہ لیپ جو مرکب جعدہ اور آرو ترمس اور بزور مدرہ سے ہوا ور بشلادہ ضماد جو حلتیت اور اشق اور افسنتین اور کمافیطوس اور مصطگی اور زعفران سے روغن ناردین اور موم کی شرکت سے ہو۔ تدبیر غذائی یہ ہی کہ ہر ایک غلیظ گوشت اور روٹی سے پرہیز کیا جائے جو میدہ چبیندہ سے پکائی گئی ہو اور شراب غلیظ اور شیرین اور باجرہ اور چاول اور پاچہ اور کلہ سے اور سوکھے بھنے ہوئے گوشت سے بلکہ شوربا دار گوشت اچھا ہی۔ چھوہارا اور جملہ اقسام کی شیرینی اور خصوصاً جسمین لزوجت ہو جیسے اخبصہ جو قسم حلوی کی ہی اور ہنسطہ اور فالودہ اور ریوڑی اور جملہ ایسی غذائین جن سے کہ سُدّہ پیدا ہوتا ہی اور ہمنے بیان کردیا ہی اونسے بھی پرہیز کرانا لازم ہی۔ واجب ہے کہ بعد غذا کے اوسکو حمام نکرایا جائے کہ طبیعت بدل ما تحلل کو بلا ہضم جگر کے جذب کرینگی اور سُدّہ پڑیگا اسیطرح بعد غذا کے کسی قسم کی حرکت نہ کسی قسم کی ریاضت کرانی چاہیے اور نہ زیادہ مشروبات کی اقسام پینے کی اجازت دیجائے اور غذا کے کھانے سے دیر تک اوسے پانی وغیرہ پینے سے روکنا چاہیے خصوصاً شراب پینے سے اِسلیے کہ شراب کا استعمال غذا کو بدون ہضم کے طرف اور اعضا کے جگر سے پہونچاتا ہی۔ اوسکی روٹی کا آٹا خمیر سے زیادہ آمیختہ ہونا چاہیے اور نمک بھی زیادہ اوسمین داخل ہو۔ جو اور جوارا اور چنا اور نازک سبک قسم کے گیہون اور باقلا یہ سب اوسکے واسطے عمدہ غذا ہین۔ شراب کہنہ خالص جو رقیق ہی اوسکے پلانے مین کچھ اندیشہ نہین ہی۔ اوسکی غذا مین گندنا وغیرہ آمیختہ کرنا ضرور ہی اور ماہیون اور کبر بھی ایسے مریض کو نافع ہی

نفخہ اور ریح جگر کا بیان

کبھی اجزائے جگر مین اور نیچے اجزائے غشائی جگر کے بخارات فراہم ہوجاتے ہین اور جب یہی بخارات محتبس ہوتے ہین اور کثیف ہوجاتے ہین تو انکا استحالہ ریح نافخہ کیطرف ہوتا ہی جو کسی طرف منفذ اور راستہ نہین پاتی اور جگر مین پھولی ہوئی رہتی ہی یا تو خود ان ریاح مین کثرت اتنی ہوتی ہی کہ اونکو نکلنے کی راہ نہین ملتی اور یا اینکہ جگر کے منافذ اور راہوںمین سُدّے پڑگئے ہین اسوجہ سے ان ریاح کو نکلنے کی راہ نہین ملتی۔ نفخہ جگر تو اُسے کو کہتے ہین جو ہمنے بیان کیا اور اتنی کیفیت کا نام نفخہ ہے۔ کبھی اسی نفخ کے ہمراہ تمدد کثیر بھی محسوس ہوتا ہی اور زیادہ ثقل یعنی گرانی نہین ہوتی جیسے کہ سُدّون مین اور نہ حمی جیسے کہ ورم مین ہوتی ہی۔ نفخہ کا حدوث یا بسبب ضعف قوت ہاضمہ کے ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ مادۂ غذائی اور خلطی کے شان سے یہ بات ہوتی ہی کہ پھولی اور تہیج ریح پیدا کرے یعنی ہوا اور ریاح کو برانگیختہ کرے۔ اور بیشتر اس ریح کے واسطے مقام ہیجان جگر کے نیچے ہوتا ہی جیسے کہ طحال کے نیچے بھی محتبس ہوکر برانگیختہ ہوتی ہی اور دبانے سے قرقرہ کے آواز پیدا ہوتی ہی۔ اکثر ریح کی موجودگی پر تمدد سے استدلال ہوتا ہی جو ابتدا مین تھوڑا تھوڑا ہوکر پھر زیادہ ہوجاتا ہی۔ اور اوس تمدد مین انتقال بھی ہوتا ہی یعنے اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بھی پہونچتا ہی۔ اور اوسکے تابع تغیر حال سحنہ کا نہین ہوتا یعنے سحنہ مین کسی طرح کی خرابی پیدا نہین ہوتی اور نہ رنگ مین ایسی خرابی ہوتی ہی جو خارج لون معتاد سے ہو اور بیشتر دبانے سے نفخہ مین سکون اور مادہ نفخہ کے تحلیل ہوجاتی ہی۔ علاج نفخہ جگر اور ریح جگر کا۔ سُدّہ جگر سے انکا علاج قریب قریب ہے جو ادویہ محللہ لطیفہ مذکورہ سے کیا جاتا ہے۔ اور معجونات بھی وہی ہین جو باب سُدّہ جگر مین مذکور ہوچکے۔ حمام نہار منھ کرنا اور خالص شراب نہار او تھکا پینی اور پانی پینے مین کمی کرنی بھی اسکو مفید ہی۔ بعدازان کپڑے اور چیتھڑے گرم کرکے اونسے سینک کرنی اور ادویہ محللہ سے نفع ہوتا ہی۔ ضماد جو مصطگی اور اذخر اور سنبل الطیب و حب الرمان سے طیار ہوا ور مراہم جو روغن ناردین اور مصطگی سے بزور داخل کرکے بنایا جاوے۔ پھر اگر تکمید سے تحریک مادہ مین زیادتی ہو جانب مشارکت کے رعایت کرنی لازم ہوگی پس اگر استداد اور زیادتی درد کی امعا کیطرف منتقل ہوتی ہوئی معلوم ہو پہلے مسہل دے کر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کیجائے اور اگر در حجاب اور شراسیف اور پیچھے یعنی پشت کیطرف جھکتا ہوا معلوم ہو مدرات دے کر پھر تحلیل ریاح کی

تدبیر کرین وجع کبد جگر کا درد یا تو اوس سوء مزاج مختلف سے پیدا ہوتا ہی جو کہ جگر کے جانب غشائی مین عارض ہوتا ہی۔ اور یا ریح ممدد یا سُدّہ تو لنسے یا اورام
حارہ اور اورام سخت سے اسلیے کہ اورام باردہ بلغمیہ کمتر درد پیدا کرتے ہین۔ اور کبھی درد جگر حرکت اخلاط سے جو بحرانات امراض مین ہوتی ہین اونسے بھی پیدا
ہوتا ہی اور جس طرف سے وہ اخلاط متوجہ ہوئی ہین اوسکی شناخت اون دلائل سے کیجاتی ہی جو باب انذار بحرانی مین مذکور ہوتی ہین۔ کبھی بسبب ضعف جگر کے
بھی درد پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بروقت ضعف کے جو غذا جگر مین جاتی ہی لفائف جگر کو اوس سے ایذا پہونچتی ہی کبھی بروقت حرکت مواد بحرانی کے ثقل اور
درد اطراف جگر مین حادث ہوتا ہی۔ درد شدید جگر مین جب ہوگا سوا ہی ورم گرم اور شدید کے نہو گا یا اینکہ ریح سے درد پیدا ہوا ہوگا اسیوجہ سے اگر درد
شدید کے ہمراہ تپ نہو وہ درد ریحی ضرور ہوگا اور ریحی ہونے کے سبب سے اگر مریض پر بعد حدوث درد غشی طاری ہو جائے تحلیل ریاح ہوکر درد زائل
ہو جاتا ہی جسطرح کہ بقراط نے ذکر کیا ہی۔ بقراط سے اوسکے رسالۂ قبریہ مین (جسکی طرف لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ بقراط کی قبر سے ملا ہی) یہ روایت کی گئی ہی
کہ اگر درد جگر مین عارض ہو اور اوسکے ہمراہ کھجلی بشدت قمحدوہ یعنی استخوان سر اور سر کے نیچے اور پاؤن کی دونون انگوٹھون مین بھی ہو اور قفا یعنے
پس گردن پر پھنسیان مشابہ دانہ باقلا کے پیدا ہون اس کیفیت کے پانچوین روز صبح کو قبل طلوع آفتاب کے مریض مرجائیگا اور جس شخص کو یہ اعراض
مذکورہ عارض ہونگے ضرور اوسکو عسر بول بوجہ سُدّہ کے اور تقطیر البول بسبب آفت عضلۂ مثانہ کے عارض ہوگا۔ مین کہتا ہون شاید یہ قیاس صحیح ہو
مائیت خبیثہ جسکی خرابی جگر کی سوء مزاج سے ہو جاتی ہی جسوقت براہ بول اچھی طرح یا مطلقاً دفع نہین ہوتی لہذا اطراف بدن مین مثل قمحدوہ اور مؤخر
راس اور پاؤن کی انگشتان مین کسی قسم کا نفوذ غیر مناسب کرتی ہی اور اسی مائیت کی حرارت اور بورقیت سے یہ کھجلی پیدا ہوتی ہی اور شدید بھی
ہوتی ہی علامات جتنے علامات سوء مزاج اور سدد اور ورم جگر کے (جن سے درد جگر پیدا ہوتا ہی) اون سبکا بیان اپنے اپنے مقام پر جداگانہ ہو چکا ہی
اور سب معلوم ہو چکے ہین علاج بھی ہر ایک کا اوپر بجائے خود بخوبی مذکور ہو چکا ہی مگر اطبا نے درد جگر کے واسطے چند ادویہ ذکر کی ہین اور اوسکے
ساتھ یہ بھی بیان کیا ہی کہ عموماً جملہ اقسام کو درد جگر کے یہ ادویہ نافع ہین اور زیادہ تر نفع اونکا ضعف جگر کی وجہ سے جو درد ہوتا ہی اوسی مین ہے
ہم بھی اون بعض ادویہ کو بیان کرتے ہین مگر اعتماد ہمارا اونھین علاجات پر ہی جو اوپر کے ابواب مین ہر قسم کے واسطے لکھا گیا ہی۔ اون لوگون نے
کہا ہی کہ درد جگر کو قرص ریوند کے مختلف نسخہ ہای معلومہ نافع ہوتے ہین اور معجون ریوند اور دواء الکرکم اور معجون سداب مسہل اور قرد مانا اور
معجون قرد مانوس اور معجون قیصر اور اثاناسیای صغیر اور کبیر اور جہوہارا اور قوقایا اور معجون سقلناوس اور اقراص عشرہ اور معجون جالینوس
جو بطریق فوماسٹ کے منسوب ہے۔ کہتے ہین کہ منجملہ نافع ادویہ کے یہ دوا بھی ہی کہ دو اوقیہ عصارہ برگ صنوبر تازہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ اوسی برگ صنوبر کا
سلاقہ ہمراہ نصف درہم ریوند اور تین درہم زعفران اور کسیقدر تخم کرفس اور رازیانہ کے بھی۔ ایضاً اور چار درہم سنبل اور مصطگی دو درہم عصارۂ
غافث اور عصارۂ افسنتین اور لاک اور ریوند اور زعفران اور فقاح اذخر اور حجیطہ اور اسارون اور بزور ثلثہ یعنے کرفس بادیان انیسون اور
عود خام ہر واحد ایک درہم اور عود بلسان بوزن نصف درہم۔ اگر درد جگر کے ہمراہ اسہال بھی ہو اوسوقت کے واسطے اس دوا کو بیان کرتے ہین
دردی شراب پختہ کرکے لک اور ریوند اور سنبل ہر یک دو مثقال اور ایک نسخہ مین فقط مثقال واحد پر اکتفا ہی خبث الحدید چھ درہم دو اوقیہ آب کشنیز
کے ساتھ پیا جائے۔ لازم ہے کہ جملہ اقسام مین درد جگر کے مریض غذائے غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز کرے اور اگر گوشت کھائے تو
سبک طائرون وغیرہ کا گوشت چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو۔ ضمادات مین قرد مانا اور فربیون اور
ضماد اکلیل الملک اور ضماد جو یحیی بن ماسویہ کی طرف منسوب ہے۔

رسالۂ قبریہ بقراط کا ذکر

مقالہ دوسرا اورام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان مین اس مقالہ مین اکیس فصلین ہین بیان عام اورام جگر

اوران اعضا کی اورام کا جو قریب جگر کے ہین - جو اورام کہ اطراف جگر مین پیدا ہوتے ہین بعض تو ایسے ہین کہ خاص جگر مین ہوتی ہین اور بعض اورام اون عضلات بطن مین ہوتی ہین جو کہ جگر پر موضوع یعنے رکھی گئے ہین - اور بعض اورام ماساریقا مین پیدا ہوتے ہین - وہ اورام جو خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین اونکی بعض اقسام تو اجزائی عالیہ جگر اور بطرف محدب جگر کے عارض ہوتے ہین - اور بعض اقسام اونکی اجزاے سافلہ جگر اور بطرف مقعر جگر کے عارض ہوتی ہین اور بعض اقسام انہین اورام کے حجب اور اغشیہ جگر اور عروق جگر مین پیدا ہوتی ہی مگر یہ پچھلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہی اور اکثر ورم زیادہ ہوکر محدب اور مقعر دونون طرف کے اجزا مین پیدا ہوتا ہی - پھر ورم اپنی ذاتی قسمت کے لحاظ سے یا تو فلغمونی دبیلہ ہوتا ہی یا دبیلہ نہین ہوتا یا صفراوی ہوتا ہی یا بلغمی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہی خواہ نفخہ ریحی کے طور پر ہوتا ہی - اسباب ان اورام کے مزاج حار جگر کا (مع حمیات ضعیف کنندہ جگر خواہ بدون حمیات کے) ہوتا ہی خواہ مزاج بارد جگر کا جو مانع ہضم جگر اور دفع اجزائے غذا بطرف اعضای بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ کا یا کوئی سُدّہ ایسا پڑی جو اخلاط کو جمع کرکے پھر اونکو اجزائی جگر مین اسطرح وارد کرے کہ اوسطرح کا نفوذ اور پہونچنا ایسے اخلاط کا طبعی و مناسب جگر کے مزاج کے نہو - جگر کا چھوٹا ہونا اور از ین قبیل دیگر اغذیہ اور ادویہ معقبضہ بھی اسباب سے ایسے سُدّہ کے ہین - اگر یہ سُدّہ بطرف مرارہ کے ہوگا خون مین جوش پیدا کریگا اور تشرب اوس خون کا جگر مین بطور غیر طبعی ہوگا اسلیے کہ مرار کی کثرت ہوگی - اور مختصر یہ ہی کہ مرار کی زیادتی بھی ایک سبب اسباب ورم حار جگر سے ہی - اور اکثر یہ ورم کسی ایسی آفت جگر سے پیدا ہوتا ہو جو بشرکت معدہ ہوتی ہی اور اوسوقت معدہ مین فساد ہضم بھی ضرور ہوتا ہی - جتنی غذائین گرم اور غلیظ ہین اور نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہین ہوتی یہ بھی اورام جگر کے حدوث پر معین ہین - جسوقت جگر کی قوت جاذبہ شدید ہو ایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ جذب کرے اور جس چیز کو جگر سے اور اعضا کیطرف جانا چاہیے اوسکی مقدار معتدبہ جگر مین رکی رہے اور خارج نہو نیز یلوے یہ کیفیت بھی جگر کو آمادہ متورم ہونے پر کرتی ہی - کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ وثی سے (جو ایک قسم کا خلع ہی) بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہی - جو ورم جگر مین ہی اور اوسکا بحران ہوسکے اگر یہ ورم بطرف محدب جگر کے ہی اوسکا بحران عرق اور ادرار یا رعاف سے ہوگا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہی اوسکا بحران عرق یا قی اور اسہال سے ہوگا - جو ورم حدبہ جگر مین ہو نہایت ردی ہی بہ نسبت اوس ورم کے جو تقعیر کیطرف ہے - جو ورم جگر مین حادث ہو حار ہو یا بارد دونو قسم کے ورم کی حالت مین جسقدر خون بدن مین جگر سے پہونچتا ہی رقیق مائی ہوتا ہے اور جگر کو عموماً اقسام ورم کے ضعیف کرتے ہین کہ تمیز مائیت خون کی نہین کرسکتا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہی کہ بہت سی مائیت ماساریقا مین رک جاتی ہی اور یہی اسباب حدوث استسقائی لحمی اور زقی کے ہین - جسوقت ورم حار جگر کا طحال کیطرف منتقل ہو یہ انتقال جید ہی اور اگر ورم طحال جگر کیطرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہے **علامات کلیہ اورام جگر کے** بشرکت عام علامات تو یہ ہین کہ بیمار کو شراسیف کے نیچے ثقل اور گرانی لازم یعنی ہروقت معلوم ہوا کرے اور اوسی جگہ ایک درد بھی ہوتا ہو جو کبھی کبھی شدت کرتا ہی نہ ایسا درد جو سُدّہ جگر کی موجودگی مین ہوتا ہی کہ سُدّہ جگر درد قوی سے خالی نہین اور اوسکے ہمراہ سحنہ بھی متغیر ہوجاتا ہی اور نہ ایسا درد جیسا کہ نفخہ جگر مین ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ قوی ہوتا ہی مگر اوسکی جہت سے کوئی تغیر بدن مین نہین ہوتا - ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کیطرف کھنچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہی اور ہمیشہ یہ کھچاؤ نہین ہوتا - اور جسوقت یہ انجذاب ہو سبب اوسکا یہی ہی کہ رگ اجوف اور معالیق مین تمدد عارض ہوتا ہی - اورام حارہ وغیر حارہ جگر مین ضربان یعنی وجع ضربانی نہین ہوتی اسلیے کہ شریانات جسقدر جگر مین ہین سب جگر کے غشا مین متفرق ہورہی ہین اونمین ثقل اور گرانی نہین ہی مگر اتنی جو محسوس ہوسکے (پس ضربان بھی محسوس نہوگا) کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی پسلیان بھی دردہای جگر اور اورام جگر کے شریک ہوتی ہین اون اورام کے جو بلندی اور اوپر کے طرف جگر کے ہون اگرچہ یہ شارکت دائمی نہین ہی - جن لوگون کی جگر مین ورم ہے

خصوصاً ورم گرم اور ورم عظیم اونکو قدرت داہنی کروٹ لیٹنے اور سونے کی نہین ہوتی اور بائین کروٹ لیٹنا اور سونا بھی و نیز بھاری ہوتا ہی اسلیے
کہ ورم مین تمدد نیچے کیطرف ہر کروٹ مین پیدا ہوتا ہی۔ بلکہ اکثر اونکی خواہش آرام پانیکی وجہ سے چت لیٹنے کی ہوتی ہی۔ پھر اگر ورم طرف محدب جگر کے ہو
اوسی جگہ ثقل اور گرانی پائی جائیگی اور بروقت سمجھنے معالیق کے محسوس ہوگا اور مس یعنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کے اچھی طرح اوسی ورم پر ہاتھ پہونچیگا اور
ورم ہی کو مس کریگا خصوصاً لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانسی اور ضیق نفس بھی لاحق ہوگی خصوصاً جسوقت مریض سانس لینے کا ارادہ کرے کیونکہ یہ قوت
سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت حجاب ذریعہ کے جگر سے عارض ہوتے ہین اور پیشاب مین ہمیشہ کمی ہوگی بلکہ اکثر پیشاب بند ہو جائیگا اگر ورم بڑھ جائے
اسلیے کہ سدہ بجانب محدب جگر پڑتا ہی اور ضعف قوت دافعہ بھی عارض ہوتا ہی اور ثقل یعنے گرانی محدب جگر کے ورم مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت ورم
مقعر جگر کے اسلیے کہ جانب تقعیر کا بوجھ معدہ پر تکیہ کرنے سے دو جگہ تقسیم ہوجاتا ہی لہذا ورم محدب مین گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہی اور کھچنا ترقوہ یعنی ہنسلی
گردن کا نیچے کیطرف داہنے جانب ورم محدب جگر مین کمتر ہوتا ہی اور خصوصاً جس شخص کے جگر کی ایسی خلقت ہو کہ زیادہ اتصال اور ملاقات جگر کی
پسلیوں سے نہو۔ لیکن انجذاب ترقوہ کا نیچے کیطرف داہنی جانب مین اسوجہ سے کہ ترقوہ کو جگر سے درد مین شرکت ہی پس جب یہ انجذاب ہوتا ہی زیادہ تر
ظہور اسکا متصل جگر کے جو پسلیان ہین اوسی جگہ ہوتا ہی۔ ہچکی ورم محدب مین کمتر آتی ہی اور ورم مقعر مین زیادہ اسلیے کہ فم معدہ سے حدبہ جگر زیادہ دور ہے
اور تقعیر جگر فم معدہ کے قریب ہے۔ لیکن جسوقت ورم تقعیر کیطرف ہو نیچے اوترتا ہوا اوسوقت ثقل مین کمی ہوگی اسلیے کہ اسکو معدہ پر اعتماد ہی چنانچہ
ابھی مذکور ہوچکا ہی اور کھانسی اور ضیق نفس بقدر معتدبہ نہوگا اور چھونے سے بھی اچھی طرح معلوم نہوگا مگر درد زیادہ ہوگا اسلیے کہ مزاحمت معدہ
کی اس صورت مین زیادہ ہوتی ہی خصوصاً جسوقت بوجہ ورم کے مراق کی بھی کشش پیدا ہو۔ جسوقت اورام جگر عظیمۃ المقدار ہو جاتے ہین
میلان طبیعت کا چت لیٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہی اور کروٹ لیٹنے سے طبیعت کارہ ہوتی ہی پھر جب زیادتی ورم کی بافراط ہوجاتی ہی چت لیٹنا بھی متعذر
ہوجاتا ہی۔ اورام جانب مقعر جگر کے ہمراہ اورام ماساریقا بھی اکثر ہوتی ہین۔ خلاصہ یہ ہی کہ جب ورم بجانب مقعر ہوگا معدہ کو مشارکت ایذا وغیرہ
کی زیادہ ہوگی اور ہچکی اور متلی اور پیاس بھی ظاہر ہوگی اگر یہ ورم حار ہو بعض لوگون نے کہا ہی کہ مشارکت درمیان جگر اور معدہ کی ایک عصبہ باریک سے ہے
جو کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان پہونچتا ہی اور اسی سبب سے ہچکی آتی ہی۔ اور بعض کا یہ قول ہی کہ ہچکی بدون اسکے کہ ورم اسقدر بڑھا ہو کہ فم معدہ
مین تنگی پیدا کرے ہرگز پیدا نہین ہوتی۔ جالینوس کی یہ رائے ہی کہ ہچکی آنے کا سبب یہ ہی کہ جو خلط حاد اور لذاع ورم حار کے وقت فم معدہ پر گرتی ہی
اوسی کی وجہ سے ہچکی آتی ہی۔ مگر بالاجمال ان سب لوگونکا اس امر پر اتفاق ہی کہ ہچکی کا ظہور بدون ورم عظیم جگر کے نہین ہوتا اسلیے کہ مسافت
درمیان جگر اور فم معدہ کے زیادہ ہی اگرچہ وہ عصبہ بھی ہو جسکے ذریعہ سے جگر اور فم معدہ مین شرکت تجویز کی گئی ہی کہ وہ عصبہ دونون مین
پہونچتا ہی پھر بھی چونکہ وہ عصبہ نہایت درجہ باریک ہی اوس سے کیا آثار مشارکت ظاہر ہو سکتے ہین۔ بالجملہ تاوقتیکہ ورم عظیم نہوگا جگر اور معدہ مین
اکثر تو یہی ہی کہ شرکت امراض اور آلام نہوگی۔ جو اورام جگر قریب اغشیا اور عروق جگر کے ہوتی ہین اونمین درد زیادہ ہوتا ہی اور تپ مین کمی
ہوتی ہی اگرچہ اورام حارہ بھی ہون۔ لیکن جسوقت ورم جگر کی دونون جانبون مین ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہی جو ہر دو جانب کے بیان ہوئے ہین
اور بیشتر اگر ایک جانب مین بالاصالۃ ورم ہوتا ہی دوسری اوسکی آفات اور اعراض مین شرکت کرتی ہی۔ کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے حار ہون خواہ بارد
انجام اونکا استسقا کیطرف ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ورم جگر کے ہمراہ جب اسہال عارض ہو مہلک ہوتا ہی فرق درمیان ورم
جگر اور ورم عضلات کے جو جگر پر موضوع یعنے رکھی ہوئی ہین مراق کے مقام مین ان دونون ورم کا فرق تین طرح سے پہچانا جاتا ہے
وضع اور شکل اور اعراض۔ وضع کے لحاظ سے یہ فرق ہی کہ ورم عضلات ہمیشہ ظاہر اور نمایان ہوتا ہی اور ورم جگر خصوصاً تقعیری ظاہر ہی اور

نمایان نہین ہوتا خصوصاً فربا اندام کہ جگر کا ورم تقعیری ہان سب بیان ہو تاہی عظیم ہو جاتی اوسوقت تو یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہی۔ ورم عضلی کی وضع یا تو عرض مین ہوتی ہی
یا طول مین یا مورب جیسی وضع عضلہ کی ہی ویسی انداز پر ورم ہوتا ہی اور اس وضع مورب کو ہمنے تشریح عضلات مین اچھی طرح بیان کر دیا ہی۔ تشکل کا فرق
یہ ہی کہ جو ورم جگر مین ہوتا ہی اوسکی شکل ہلالی ہوتی ہی اور سبب جسکا یہ ہی اور شکل جگر فرو نی انقطاع مشترک کے اسکی شکل ہلالی معلوم ہوتی ہے
مترجم کہتا ہی قاطع ایک اصطلاحی لفظ فن مساحت کی ہی کہ سطح دائرہ کے حصہ کو جو نصف سے کم ہو خواہ زیادہ قطاع اصغر یا اکبر کہتی ہین اور شکل ہلالی مین
چونکہ دو قطاع ہوتی ہین ایک دونون قوسونکی اندر یعنی درمیان مقعر قوس کبیر اور محدب قوس صغیر کے ہی دوسرا قطاع اکبر جو مقعر قوس صغیر سے شروع ہوتا ہے
اور قوس اکبر پر ہو اسلئے یہ قطاع مفروض ہو سکتا ہی مقعر سے قوس کبیر کے مگر شکل ہلالی سے اندر دار جسقدر سطح دائرہ کلان واقع ہی وہ دائرہ خورد کی
سطح سے باہر ہی اور غیر مشترک ہی اور جو سطح قطاع دائرہ صغیر کی ہی وہی بعینہ دائرہ کبیر کی ہی شکل ہلالی مذکور کے ہی لہذا یہ سطح مشترک قطاع مشترک ہی اسکی
نسبت شیخ کہتا ہی کہ جسقدر حسن اور خوبی جدا ہونے مین قطاع مشترک بذریعہ شکل ہلالی جگر کے ہوگی اوسیقدر یہ ورم بھی اچھی شکل ہلالی پر محسوس ہوگا۔ اور یہ مراد
اوسوقت اس فقرہ سے پیدا ہوگی جب لفظ قطاع کا نسخہ صحیح ہو اور اگر بجائے قطاع کے انقطاع کا نسخہ او تفصیل کو صاد مہملہ سے پڑھین اوسوقت جو مراد
ہوگی وہ اصل ترجمہ مین ہمنے لکھدی ہی متن ورم عضلی کی شکل مستطیل ہوتی ہی ایک کنارہ اور سرا اوسکا موٹا اور دوسرا باریک جیسے چوہے کی دُم
اور اسی سبب سے انقطاع مشترک کے فاصلہ سے محسوس نہین ہوتا ہی بلکہ طول مین تھوڑا تھوڑا لطیف اور باریک ہوتا ہوا نظر آتا ہی تا اینکہ دوسرے سرے پر
آکر بالکل باریک ہو جاتا ہی۔ اور بیشتر حجم ورم کا باہر کیطرف کچھ نہین محسوس ہوتا ہی بلکہ اندر ہی کی طرف مستطیل اور دراز ہوتا ہی یہ صورت اوسوقت
ہوتی ہی جب ورم اوس عضل مین ہو جو غائر یعنی بجانب اندرون کے مورب ہی اور یہ ورم عضلی مشابہ اورام جگر سے ہوتا ہی۔ اعراض کے ذریعہ سے
فرق یہ ہی کہ جسقدر اعراض خاصہ خواہ مشترکہ جو ورم جگر مین ہوتے ہین اون مین سے کوئی ایسی چیز اورام عضلات کی نہین ہوتی جو معتد بہ ہو
جسوقت مراق لاغری اور یبوست جلد جلد آتی ہو تجھ پر قطعی کرنی چاہیے کہ ورم جگر ہے ورم حار۔ اسباب ورم حار جگر کے منجملہ اسباب اوسی
ورم کے ہین جو حار ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جو اور اقسام اورام حار کے اسباب جابجا مذکور ہوئے ورم حار جگر کے بھی وہی اسباب ہین۔ اور
علامات بھی وہی ہین جو علامات عام مین بیان ہو چکے اور اون علامات کے ذیل مین جو اجزاء جگر کے اورام مین مذکور ہو چکے۔ اور تپ اس جگہ
زیادہ تیز ہوتی ہی اگر ورم تحمیت جگر مین ہو اور پیاس کی شدت اشتہا مین کمی اور ہچکی اور متلی اور پہلے قے صفراوی یعنی زرد بعد ازان قے زنگاری
اوسکے بعد کراثی اوسکے بعد سوداوی صرف کی قے پیدا ہوتی ہی بد و اطراف زبان کا سیاہ ہو جانا اور غشی کا عارض ہونا اور یہ سب علامتین
جو مذکور ہوئین یکجا موجود ہوتی ہین خصوصاً اگر ورم تقعیری ہو اور سوء تنفس بھی ہوگا اور جسقدر الم اور ایذا ہوگی وہ پیچھے کیطرف اور ترقوہ
تک پھیلی ہوئی معلوم ہوگی اور تشنج بھی ہوگی خصوصاً جب ورم حدبۂ جگر مین ہو۔ اور جسوقت ورم تقعیر مین ہوتا ہی سانس لینے مین اثر تنگی
وغیرہ کا جب بھی پیدا کرتا ہی کہ بہت گہری سانس لیکر ہوا کو کثیر کو اندر کھینچنا چاہیے کا اوسوقت یعنی ہوا کے کثیر کے کھینچنے کے وقت۔ چونکہ
ورم مذکور حجاب مین ہی ممد اور کھچاؤ پیدا کرتا ہی اور تنگی بھی پیدا کرتا ہی اور اشتیاق کو روکتا ہی۔ اور بیشتر خفیف سی کھانسی بھی عارض ہوتی ہی
زبان مین کیسا ہی ورم جگر کیون نہو پہلے سرخی پیدا ہوتی ہی پھر زردی اوسکے بعد سیاہی مارنے لگتی ہی بعد ازان تمام بدن کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے
خصوصاً اگر ورم حدبۂ جگر مین ہو۔ اگر قوت بدن قوی ہو خصوصاً معدہ کی قوت۔ اور ورم حدبہ جگر مین ہو اوسوقت طبیعت مین احتباس رہیگا
اور قبض ہوگا اور اگر بدن اور معدہ کی قوت ضعیف ہوگی اسہال عارض ہوگا۔ بقراط کہتا ہی براز خاثر یعنی بودا اور سیاہ اوائل مرض
حار مین دلیل ہی کہ ورم حار عظیم جگر مین پیدا ہوا ہی۔ اور بعض ورم حار جگر کی موجی عظیم متواتر سریع ہوتی ہی۔ ورم حار یا تو متحلل ہو جاے گا

ضعف و ورم حار جگر کی نسبت بیچ سرعت ہونا ضرور

اوسوقت اوسکی اعراض باطل او رنابود ہوجاتے ہین یا تجمع ہو اوسوقت علامات دبیلہ کی پیدا ہوتی ہین اور تدبیر اونکا ذکر کیا جائیگا یا منکر ہو ورم سخت
اور صلب ہوجائیگا اوسوقت انتقال علامات ورم صلب یعنے سرطانی کیطرف ہوتا ہی اور علامات ورم حار کے پھر بھی باطل ہوجاتے ہین۔ اکثر سبب انتقال ورم حار
کا ورم صلب کیطرف افراط تبرید کی اور کثرت تسکین یعنے قابضات کا استعمال اور مغلظات کا زیادہ استعمال کرنا ورم حار مین۔ فرق درمیان ورم جگر اور
ذات الجنب مین یہ ہی کہ ورم جگر کی کھانسی کے بعد نفث یعنی کچھ بلغم وغیرہ بر آمد نہین ہوتا۔ اور درد ورم جگر مین داہنے طرف ہوتا ہی اور ثقیل یعنے گران
اور بھاری ہوتا ہی اور رنگ بدن کا ہمراہ ورم جگر کے متغیر ہوجاتا ہی اور بطور یعنی رنگ نبض کا زیادہ نشاری نہین ہوتا جیسے ذات الجنب مین اور
ہاتھ سے ورم جگر محسوس ہوتا ہی اگر حدبہ مین ہو۔ اور تنفس عظیم کا تکلیف پیدا ہوتا اور اسیطرح اختناق ہوا کثر مین کلفت کہ کہ ورم مقعر جگر مین ہو اوسپر
دلیل ہوتا ہی اسلیے کہ ورم حجاب مین تنگی اور تمدد پیدا کرتا ہی اور بسا اوقات کہ آئین کھانسی ہیجان کرتی ہی۔ بحران اون اورام جگر کے جو حار ہون اور
حدبہ جگر مین ہون اور اورام مقعر جگر جو حار ہون بذریعہ عارف کے ہوتا ہی خصوصاً داہنی نتھنے سے نکسیر جاری یا عرق اور بول سے جو دو نون بخود ہون
ان اورام کا بحران ہوتا ہی اور اورام تقعیری کا بحران اسہال صفراوی یا قے سے ہوتا ہی ماشرا جگر کا یعنے ورم صفراوی اوسمین ثقل اور گرانی کم ہوتی ہی
اور لہیب اور لذع اور زبانکی سیاہی اور پیشاب کی گہری رنگت زیادہ ہوتی ہی رنگ بدنکا مائل بزردی اور تپ کی ہو تو غبی یعنی اکثر ورزنا غہ کرکے
اور نفع پانا اشیائے بارد رطب سے زیادہ ہوتا ہی نبض بادہ تر یا صلابت اور بہ نسبت موجی صرف کے زیادہ اشتہ نشاری سے ہوتی ہے اور عظیم
زیادہ اور متواتر اور سرعت مین شدید ہوتی ہی فلغمونی جگر ورم دموی جگر پر علامات ورم حار سے استدلال کیا جاتا ہی اور جو خاص علامات
ورم صفراوی یا ماشرا سے جگر کے ہین اونسے مخالف علامات کا موجود ہونا باوجودیکہ دونون ورم حار ہین یہ بھی شناخت فلغمونی جگر کی ہی اور چہرہ کی
سرخی اور رگون کی پری اور اورام باردہ جگر کے ان اورام مین ثقل اور گرانی بہ نسبت اورام حارہ کے زیادہ ہوتی ہی مگر پیاس اور تپ نہین ہوتی
اور نہ سیاہی زبان مین ہوتی ہی اور معدہ مین بر وقت موجودگی ایسے اورام جگر کے ایک کیفیت بشبہ تتبع کے پیدا ہوتی ہی سن مریض کا اور تدبیر
سابق اور مزاج اور رنگ بدن وغیرہ علامات کلیہ بھی اورام باردہ پر دلیل ہوتے ہین ورم بلغمی جگر کا جلد کا پھولا ہونا اور رنگ کا رصاصی ہونا
اسپر دلیل ہے اور اسکے ہمراہ سختی اور صلابت محسوس نہین ہوتی اور نبض کی نرمی زیادہ ہوتی اور پھر باقی جملہ علامات اورام باردہ کے جو ابھی مذکور
ہوئی ہین ورم صلب جگر کا اور سرطانی اکثر حدوث اس ورم کا چنانچہ مذکور ہوا انتقال سے بسبب سوء تدبیر کے ہوتا ہے اور کبھی
ابتدا ہی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہی اور کبھی کبھی ہر یہ کیوجہ سے ورم عارض ہو کر بہت جلد اوسمین صلابت آجاتی ہی حس کرنے اور چھونے سے بھی اس ورم پر
دلالت ہوتی ہی اوس شخص کے جسم مین جسکا کنارہ جگر تک چھونا ممکن ہو۔ اگر بہت جلد ایسے مریض کو استسقا عارض نہوجاتا تو یہ ورم حس مین بخوبی
ظاہر ہوا کرتا اسلیے کہ مراق مین اسکے ہمراہ لاغری اور ضعف پیدا ہوجاتا ہی لہذا ورم ہالی اور اوسپر ورم کے مشاہدہ کیا جاتا ہی بلکہ اکثر شروع
تناول غذا کو وقت ایذا دیتا ہے اور بر وقت گرسنگی کے اوس ایذا مین تخفیف ہو جاتی ہے یہ ورم استسقا کے جانے کی گویا راہ ہو۔ کبھی اس ورم پر
شدت ثقل بدون تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور سقوط اشتہا اور تیرگی رنگ کی اور کمی بول کی دلیل ہوتی ہی۔ پس اکثر اعراض
ورم حار کے پیچھے یہ ورم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ وہ اعراض ورم حار جب زائل ہوتے ہین اور سواے گرانی کے اور کچھ بھی باقی نہین رہتا
اور اسی ثقل کے سبب سے عسر نفس زیادہ ہو جاتا ہے پوری دلالت اس امر پر ہوتی ہے کہ ورم حار مین صلابت آگئی اور عسر النفس کا پیدا
ہو جانا اور ثقل بدون تپ کے موجود ہونا یہ دونون علامت ورم صلب جگر اور شدہ جگر مین مشترک ہین اور فرق ان دونون مین
امور سے ہی جو اوپر باب شدہ جگر مین اور درمیان ورم صلب مین بیان ہوا ہے۔ ورم صلب کے تابع استسقا ہوتا ہی خصوصاً استسقا لحمی

اسلیے کہ جگر کی قوت تمیز مائیت مین ضعف آجاتا ہی اور سواے رشح رقیق اور کسیطرح کی مائیت جگر سے دفع ہو نہین سکتی لہذا وہ مائیت ہمراہ خون کے تمام اعضا مین جاری ہوتی رہتی ہی اور استسقاے لحمی پیدا ہوتا ہی اور تہبج بھی عارض ہوتا ہی کثیف حصہ مائیت کا بھی بعض اوقات فضاے بطن یعنے خالی جگہہ مین شکم کے پہونچ جاتا ہی جنانچہ اسکو ہم باب استسقا مین بخوبی بیان کرینگے اوسوقت استسقاے زقی عارض ہوتا ہی اور ایسے مریض اکثر اوقات بوجہ انحلال طبیعت کے مرجاتے ہین یعنی چونکہ مسالک اور راہین جو بطرف جگر کے ہین سب مسدود ہوتی ہین لہذا انکی قوتین سب منحل اور زفنا پذیر ہو جاتی ہین اور سوائے زمانہ ابتدائے مرض کے انکا علاج پھر نہین کرنا چاہیے پس اکثر یہ ہی کہ اس زمانہ مین علاج کارگر بھی ہوتا ہی اور جب مرض مین طول ہوجاے پھر کچھہ نفع علاج سے نہین ہوتا۔ اور اگر ورم صلب سرطانی ہو یعنی موذی اور متحرک اوسوقت احتباس درد کا زیادہ شدید اور آفت لون بدن کی اور اشتہاء طعام کی آفت بادیگر آفات مذکورہ زیادہ ہونگی اور بیشتر ہچکی اور متلی بدون تپ کے پیدا ہوا کریگی اور جب درد کا احتباس نہوگا اور قوت مادہ خبیثہ ورم کا عضو کی موت کے درپے ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جگر کے مسامات بہت بند ہو جانے کے قابل ہین اور بہت جلد اسمین تحجر اور سختی پیدا ہو جاتی ہی خصوصًا اگر بروقت ورم حار جگر کے استعمال مغلظات اور مقبضہ کا بافراط کیا جاے۔ دُبَیلہ جگر اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتا ہے اسطرح کہ جب ورم کا مادہ جمع ہونا شروع کرتا ہی دُبَیلہ بھی بنجاتا ہی اور شروع اجتماع مین تپ کی شدت اور درد کا اشتداد اور نیز دیگر اعراض مین زیادتی پہلے عارض ہوتی ہی بعد ازان قشعریرہ مختلف طور پر کمی بیشی مین پیدا ہوتا ہی اور چت لیٹنا بھی متعذر ہو جاتا ہی چہ جا کہ داہنی کروٹ سے لیٹنا اور سونا۔ پھر جب ورم فراہم ہو چکا دبانے کی جگہہ ورم کی نرم ہو جاتی ہی اور اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہی جب یہ ورم پھوٹ جائے اور شگافتہ ہو لرزہ پیدا ہوتا ہی اور براز مین قیح اور مدہ اور ایک شیٔ مثل دردی کے برآمد ہوتی ہی اور اسکے برآمد ہونے سے خفت اور گرانی کا رفع ہونا پیدا ہوتا ہی۔ اگر یہ ورم بطرف امعا کے شگافتہ ہوا اور دُبیلہ مقعر جگر مین تھا تو مادۂ مذکورہ براہ براز کے دفع ہوگا اور اگر بطرف گُردہ کے شگافتہ ہوا بول مین یہ مادہ قیح وغیرہ برآمد ہوگا۔ اور اگر اوس فضا یعنے جائے وسیع مین شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہی اوسوقت فقط خفت اور لاغری عضو کی ہوگی اور بول براز مین استفراغ مدہ وغیرہ کا محسوس نہوگا۔ دُبَیلہ کبھی گوشت مین جگر کے پیوستہ ہوتا ہی اور کبھی ظاہر جگر مین ہوتا ہی اور غائر یعنی پیوستہ اندرون جرم کے نہین ہوتا ہے اور مدہ کا رنگ اسی سبب سے جُدا جُدا ہوتا ہے پہلی صورت مین کہ جب دُبَیلہ غائرہ لحم جگر مین ہو مدہ سیاہ رنگ ہوگا اور دوسری صورت مین مائل بسپیدی ورم ماساریقا علامات مین ورم جگر سے یہ مشارک ہی مگر ورم حار ماساریقا کی تپ ضعیف ہوتی ہے اور جو شدت ورم حار جگر کی تپ مین ہوتی ہے ویسی اسکی تپ مین نہین ہوتی۔ اور گرانی ہمراہ تمدد کے ورم ماساریقا کے شکم اور معدہ تک غائر اور فرو رفتہ زیادہ ہوتی ہے اور کبھی تمدد اس ورم کا بہ نسبت ثقل کے زیادہ ہوتا ہی جسوقت علامات سُدّہ جگر کے نہ پائے جائین اور نہ علامات اورام جگر کے اور براز مین کیلوس رقیق برآمد ہوا اور اوسکا سبب ضعف ہضم جگر نہو اور نہ دلائل ضعف مذکور کے پائے جائین اور باوجود ان علامات کے تمدد اور حمی خفیف بھی ہو اوسوقت حکم کرنا چاہیے کہ ماساریقا مین ورم حار ہے۔ ماساریقا کا ورم صلب اوس مین اور سُدّہ ماساریقا مین تفرقہ کرنا بہت دشوار ہے اور حدس قوی کی حاجت ہی۔ پھر اگر بعد چند روز کے کوئی شیٔ صدیدی خارج ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ماساریقا سے خارج ہوئی ہے اور اس صدید مین اور ورم صلب جگر سے جو صدید برآمد ہوتا ہی یہ فرق ہے کہ ورم جگر کا صدید مائل بسُرخی اور دمویت ہوگا اور ورم ماساریقا کا صدید مائل بہ قیح اور صفرت ہوتا ہی **علاج ورم حار** جگر کا پہلے واجب ہے کہ حال امتلاے عضو متصل جگر کا مواد سے اور حال قوت مریض اور سن اور وقت وغیرہ امور عام اور کلیات کا مشاہدہ کیا جائے جنانچہ فن کلیات مین اسکا بیان کیا گیا اور انہین دلائل سے فصد کرنے اور نہ کرنے کی اجازت طلب کرنی چاہیے۔

پھر اگر ممکن ہو داہنی باسلیق کی فصد کر دینی چاہیے اور اگر باسلیق کی نہو سکے تو ہفت اندام کی ورنہ پھر سرارد کی فصد کرنی چاہیے۔ اور اگر قوت
قوی ہو جسقدر خون نکالنا ضرور ہے ایک ہی دفعہ نکالنا چاہیے ورنہ چند مرتبہ آرام دیدیکر نکالا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر فصد
نہ کیجا ہو اور مادہ جگر مین چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر استعمال قوابض اور رادعہ کا کیا جائے احتمال قریب یہی ہی کہ ورم مین صلابت آجائیگی اور اگر
استعمال محللات کیا جاوے شاید کہ ایذا اور ورم مین ہیجان زیادہ ہو پس پہلی تدبیر یہی ہی کہ فصد کر دیجاے بشرطیکہ مانع قوی نہو اور بہت سا خون نکال
ڈالا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ابتدا مین اس ورم کا علاج بھی بدستور دیگر اورام حارہ کے ردع اور تبرید سے بموجب قانون عام کی کرنا چاہیے
مگر یہان طبیب کو صلابت ورم سے بچنے کی فکر زیادہ درکار ہی اسلیے کہ ورم جگر بہت جلد صلابت کو قبول کرتا ہی لہذا واجب ٹھہرا ہی کہ ادویہ
رادعہ اور مبردہ ملطفات اور مفتحات سے مخلوط ہون۔ اطلیہ باردہ کا بافراط استعمال کرنا بیشتر منجر بہ صلابت ہوتا ہی اور یہ صلابت اکثر تو فقط حمام مین
داخل ہونا اسکے ازالہ مین کافی ہوتا ہی اور بیشتر یہ ورم جگر کے اوس جانب مین شگافتہ ہوتا ہی جو بطرف گردہ کے ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ بہت سے ادویہ کہ جنمین قبض اور برودت ہی اور اسیطرح بہت سے اقسام غذا کے جو بہن صفات متصف ہین جیسے انار اور ریبی اور امرود کہ دوا اور
غذا اور ہر طرح سے مضر ہوتی ہین اور وہ یہ ہی کہ اوس منفذ مین جو درمیان جگر اور مرارہ کے ہی ایسی چیزین تنگی پیدا کرتی ہین لہذا مرارہ صفرا کی بخوبی
کشش نہین کرتا ہی اور اسی کمی جذب صفرا سے زیادہ بے ورم کے اور شر کثیر پیدا ہوتا ہی پس تقبیض یعنے استعمال قوابض کا اگرچہ اس ورم مین بدون
اوسکی زمانہ ابتدا اور آخر مین بھی چارہ نہین ہے اور اوسکے ہمراہ تحلیل کی رعایت بھی بنظر حفظ قوت کیجاتی ہی مگر پھر بھی تقبیض سے وہ ضرر کا خوف باقی
رہتا ہی تحجر اور صلابت ورم اور حبس ہو جانا صفرا کا جگر مین اسیواسطے طبیب کو مرض ورم جگر مین جلدی اور مبادرت صرف تحلیل کیطرف زیادہ درکار
ہوتی ہی بہ نسبت دیگر اورام حارہ کے بخوف تحجر اور صلابت اور بخیال دفع کرنے ترشح اوس رطوبت صدیدی کی جسکی ترشح سے اورام حارہ عموما خالی
نہین ہوتی لیکن پھر تحلیل اور تفتیح بیشتر ازخار قوت کرکے قریب موت و ہلاکت کے پہونچا دیتی ہی چنانچہ جالینوس نے ایک طبیب نادان کی حکایت
لکھی ہے جو معالجہ اورام جگر کا اونہین مرخیات سے کیا کرتا تھا جن سے اور مقام کے اورام حارہ کا علاج کیا جاتا ہی مثلاً ضماد جو زبیب اور حنطہ سے مہیا کیا
جاتا ہی اور غذا مین خندروس یعنی بڑی جو جسکو مکہ بھی کہتے ہین دیتا تھا حالانکہ واجب اور مناسب بحال مریض کے یہ تھا کہ غذا ایسی کھلاتا جسمین
جلا ہوتی اور لزوجت اور غلظ نہوتا اور یہ بھی مناسب تھا کہ ادویہ محللہ کے ہمراہ ایسے اشیا جو قابض ہون اور جنمین تقویت اور عطریت ہو دیتا
جیسے سعد اور قصب الذریرہ اور افسنتین اور یہ بھی مناسب تھا کہ ان ادویہ عطریہ کو اوسیقدر دیتا کہ حفظ قوت کرے اور عمدہ کار یعنی مدار علاج کا
اول ورم مین ردع کرنا قوی دوا سے اور اوسط زمانہ ورم مین ردع اور تحلیل دونون سے مرکب کرنا اور آخر زمانہ مین تحلیل ہے جسکے ساتھ کسیقدر ایسی ہی
قوابض عطریہ بھی ہون اگرچہ اسوقت حاجت تقویت تحلیل کی زیادہ بھی ہو۔ بہرحال وہ طبیب ان جملہ قواعد کے خلاف کرتا تھا اور جالینوس کی
فہمایش کو اوس نے قبول نکیا۔ اسیطرح ایک اور بیمار کے نسبت جالینوس نے اوسی طبیب کو خوف دلایا تھا کہ یہ مریض انحلال قوت سے اور تھوڑا
پسینا بالزوجت برآمد ہونے سے مرجائیگا اور یہی ہوا کہ یہ بیمار بھی اسیطرح مرگیا اور جیسا جالینوس نے خیال کیا تھا ایسا ہی واقع ہوا پس
یہ تحلیل ایسی ضروری بات ہی جسکی طرف مبادرت اور جلدی کرنے کی حاجت عین بوقت ردع کے ہی اور تحلیل کے وقت وجوب مین حاجت
اسکی ہے کہ ادویہ قابضہ اور مقویہ سے بھی تدبیر خالی نہو لیکن مراعات ان جملہ امور کے امر دقیق ہی ہر ایک معالج کا کام نہین کہ انکا برتاؤ پورا پورا کرے اگر
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جگر جسطرح کہ تحجر کو بسرعت قبول کرتا ہی اوسیطرح تحلل یا تحلیل کو بھی جلد قبول کرتا ہے اور بیشتر تفتیح اور تحلیل بسبب
تقعر اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہے پس اگر کسی دوای محلل کا استعمال کیا جای ایسی قسم کی وہ دوا ہونی چاہیے جو لذع پیدا کرتی ہو کہ ورم مین ہیجان

پیدا ہوگا۔ اور ماء العسل اگرچہ بدون النضج کی جلا کرتا ہی مگر وہ شیرین ہی اور شیرین چیز جگر مین سُدّہ پیدا کرتی ہی۔ یہی سبب ہے کہ آب جَو مین کسیقدر جسکا اندیشہ نہین اور دیگر غذاؤن سے استغنا ہوگی اسلیے کہ اسمین جلا بدون النضج کے بھی ہی اور ایسا سُدّہ بھی نہین پیدا کرتا ہی جسکی تفتیح نہوسکے ایسی اشیا کے ملانے سے جو ماء الشعیر کی تفتیح اور جلا کی تقویت کردین جسوقت زیادہ قوی کرنے جلای ماء الشعیر کے حاجت ہو۔ ادویہ لذّاعہ اور قابضہ کا ضرر مقعر جگر مین زیادہ ہے بہ نسبت محدب جگر کے اسلیے کہ مقعر جگر مین دفعۃً بدون انکسار قوت کی یہ ادویہ پہونچ جاتی ہین اور اول مجاری مین سُدّہ پیدا کردیتی ہین اور محدب جگر مین یہ ادویہ جب پہونچتی ہین انکی قوت ٹوٹ جاتی ہی اور آخر فوہات یعنی منھ مین مجاری کی پہونچتی ہین پس ضرر بھی کمتر ہوتا ہی۔ بعد لحاظ ان قواعد مذکورۂ بالا کو واجب ہے کہ جگر کے جانب علیل کا بھی لحاظ کیا جائے اور بڑی احتیاط اور نہایت خوف کرنا لازم ہی ایسا نہو کہ ادویہ مدرّہ کا استعمال کیا جای اور مرض مقعر جگر مین ہو یا ادویہ مسہلہ بروقت علیل ہونے محدب جگر کے مستعمل ہون کہ ان دونون صورتون مین بعوض تنقیہ مادہ کے اُلٹا اثر یہ پیدا ہوگا کہ مادہ مرض زیادہ تر غائر اندرون عضو کے ہوجائیگا۔ بلکہ واجب ہے کہ اقرب مقامات سے استفراغ مادہ کا کیا جای پس جو ورم جانب مقعر جگر ہو اوسکے مادہ کا استفراغ بذریعہ اسہال اور محدب جگر کے ورم کا استفراغ بذریعہ ادرار کرنا لازم ہی۔ یہ بھی احتیاط ضروری ہی کہ طبیعت مین قبض نرہنے پائے اسلیے کہ اس سے بڑی ایذا پہونچتی ہی اور خطرہ عظیم ہے اور نہ زیادہ اسہال سے طبیعت کی قوت ساقط ہونے پائے اور متحیر ہوجائے بلکہ جو طبیعت بستہ ہو اوسکا قبض باعتدال دور کرنا چاہیے اور جو طبیعت نرم ہو اوسکی نرمی زائد کو دور کرکے قبض باعتدال رکھنا چاہیے۔ ادویہ جو لائق بحال اورام جگر ہین زمانۂ ابتدا مین بشرطیکہ اون اورام مین حرارت بافراط ہو آب کاسنی یا آب مکو سبز ہمراہ سکنجبین سکری کی اور ماء الشعیر اور آب عصی الراعی اور آب بارتنگ آب کاہو آب کشنیز سبز اور کدو اور ککڑی اور کشوث اور انہین ادویہ مین بشرطیکہ حرارت زیادہ نہو کسیقدر افسنتین اور قصب الذریرہ بھی شریک کرنی چاہیے اور یہ قرص بھی ایسے نسخہ کے موافق زرشک بیدانہ دس درہم گلسرخ طباشیر مکو یا نخود پانچ درہم تخم خیار تخم کدو شیرین تخم قثا یعنے ککڑی کے بیج تخم خرفہ تخم کاسنی ہر ایک تین درہم تخم رازیانہ ایک درہم قرص طیار کرکے دو مثقال تک اسکو استعمال کرنا چاہیے اور زیادہ حرارت بجھانے کی حاجت ہو اسی قرص مین تھوڑا کافور داخل کردیا جاے۔ اور اگر تقویت جگر کی زیادہ کرنی منظور ہو کسیقدر لاک اور ریوند بھی اضافہ کردی جائے۔ اور اگر کھانسی آتی ہو رب السوس اور کتیرا خواہ ترنجبین بھی شریک کردی جائے۔ جو ادویہ کہ اِنسے زیادہ تر قوی ہین اور اسی اورام جگر کے واسطے لائق ہین جن مین حرارت بدرجۂ غایت نہو پس جیسے آب رازیانہ اور گاؤزبان اور اذخر اور کرفس جبلی اور لبلاب یہ ادویہ ہمراہ سکنجبین کے۔ یہ ادویہ خواہ مثل انکے اور ادویہ اونہین اورام مین نافع ہین جنکی حرارت درجۂ اولی مین ہو اور تھوڑا سا نضج بھی اون اورام مین شروع ہوچکا ہو۔ اور اقراص ورد بھی اسیطرح مفید ہے خصوصًا جو ورم متصل تقعیر جگر کے ہو۔ اکثر ماہ سبب ورم کا اور اوسکی ابتدا کسی صدمہ کو دسنے پہاندنے سے خواہ کسی چوٹ کی لگنے سے ہوتی ہی اگر بعد ایسی چوٹ وغیرہ کے فصد لیکر تھوڑی سی ریوند چینی تین روز برابر بقدر تین درہم کے استعمال کرائی جاے ورم کو منع کردیگی جسوقت بخوبی معلوم ہوجائے کہ ورم جانب مقعر جگر مین ہی پس اولی یہ ہی کہ آب لبلاب کو ایسی دوا ملا کر دینا چاہیے جنکی آمیزش ہمراہ لبلاب کے مناسب ہے یعنی ادویہ مبردہ مذکورۂ بالا مین سے۔ اور آب چقندر اور جملہ ادویہ منضجہ اور جو ادویہ کہ رادع اور ملین طبیعت ہین اونکی آمیزش بھی کرنی چاہیے۔ اور جب نضج ورم بخوبی ظاہر ہوجائے اوسوقت املتاس ہمراہ آب رازیانہ اور آب مکو اور آب لبلاب کے دینا چاہیے۔ اور غذا مین کسیقدر مغز قرطم اور بہت کم تخم اوٹنگن اور بسفائج بھی داخل کرنی لازم ہی اور جب زمانۂ انحطاط کو ورم پہونچ جای یعنے گھٹنے لگے اوسوقت ادویہ قویہ جیسے غاریقون اور تربد وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔ ایک قوم اطبائی کی اہلیلہ زرد کا استعمال کرتے ہین اور مین ایسے ناپسند کرتا ہون کہ اوسمین قوت قبض فرمن کی ہی یعنے قبض دیرپا اس سے پیدا ہوتا ہی پس مجھے خوف یہ ہوتا ہے ایسا نہو اسکی استعمال سے رقیق مادہ تو نکلجائے اور غلیظ مادہ منحجر ہوکر باقی رہجائے۔ کبھی ایسے وقت تخم قرطم اور تخم اوٹنگن اور بسفائج طعام مین داخل کرتے ہین

ف اور ادرار اور اسہال مرض ورم اور مقعر و محدب جگر کی تدبیر

ف ادویہ ورم جگر با حرارت

ف ورم مقعر جگر کا علاج مع اسہال

ف ہلیلہ زرد سے پرہیز

اور افتیمونکا ادخال بخوف کرنا چاہیے اور بسا اوقات غریق کی استعمال پر بھی جرات ہوسکتی ہی مگر بقدر حاجت ۔ حقنہ کا استعمال اوائل ورم مین جب کہ اتفاقاً
طبیعت مین قبض پیدا ہو آب برگ چقندر اور نمک اور شوربہ سی خواہ آب شکر سرخ سے کرنا چاہیے ۔ اور انحطاط کے وقت قوی حقنہ دینا چاہیے اور اوسمین
بسفائج اور قنطوریون اور زوفا اور صعتر داخل کرنا چاہیے اور بیشتر حنظل بھی داخل کیا جاتا ہی ۔ اگر ورم محدب جگر کیطرف ہو واجب ہی کہ مدرات باردہ
سے ابتدائی علاج کیا جائے اور پھر مدرات معتدلہ سے پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہو جائے ادویہ قویہ جیدہ کا استعمال کرانا چاہیے ۔ اور یہ تاخیر
ادویہ قویہ کے استعمال مین فقط اسوجہ سے ہی کہ ورم کے متحجر ہونیکا خوف ہی ۔ یہ ادویہ قویہ جیسے مجیٹھ اور فطراسالیون اور اسارون اور اخر اقراص بزوریں کبیر
اور اقراص غافث قوی اور جملہ مدرات قویہ جو باب الواح تقسیم کتاب دوم مین مذکور ہین اور باب اور ار مین بھی اونکو ہم بیان کر چکے ہین ۔
ضمادات جو اورام جگر مین لگائے جائین اونکو سرد اور ٹھنڈا ہونا نہ چاہیے جیسے اور اورام مین بلکہ نیمگرم ہونا چاہیے ۔ اور جبکہ ادویہ ضمادیہ کی طرف
جلدی کرنی لازم ہی اوسی زمانہ مین کہ جب ورم کی ابتدا محسوس ہو وہ عصارات باردہ قابضہ ہین او عصارۂ برگ خرفہ اور کدو اور حی العالم اور
گلاب اور صندل اور کافور اور جو ضمادات نرم کونپلون سے انگور کے اور گلسرخ خشک اور سویق سی طیار ہون اونکو جلدی اوسی وقت لگانا چاہیے ۔
اور زیادہ کثرت سی ایسے ضمادات کا استعمال نکرنا چاہیے بلکہ جب بصحت تمام معلوم ہو جائے کہ ورم ہوتا جاتا ہی اوسوقت عمدہ تر ضمادات وہی ہین جو کہ سفرجل
سے ہمراہ اور ادویہ کے طیار کیجائین ۔ منجملہ اونکے یہ ہی کہ سفرجل ہمراہ آرد جو کے کوٹ کر گلاب ملا کر ضماد کرین ۔ یا سفرجل کو سرکہ اور پانی مین اسقدر
پختہ کرین کہ پھول جائے پھر اوسمین صندل ملا کر اور تھوڑا سا روغن گل ڈالکر ضماد کرین ۔ ازین قبیل یہ بھی ہی کہ سفرجل کو اوس شراب ریحانی مین جسمین
کسیقدر قبض ہو پختہ کرین اور پھر اوسپر عصارۂ عصی الراعی کا اضافہ کرکے کسیقدر سنبل اور افسنتین اور سعد سے اوسی قوی کرکے سویق شعیر وغیرہ سی قوام ضماد کا
درست کرین اور پھر استعمال کرین ۔ بیشتر اسکے ہمراہ روغن سفرجل یا مصطگی یا روغن حنا بھی کر دیا جاتا ہی ۔ میاہ کے اقسام سی آب اشق اور آب برگ سیب
اور آب بہی وغیرہ ۔ کبھی ضماد اسطرح بھی طیار کرتے ہین کہ سفرجل کو طبیخ افسنتین مین پختہ کرتے ہین ۔ جب ارادہ یہ ہو کہ یہ ادویہ قوت مین درجۂ
تحلیل تک پہونچ جائین اوسوقت ان مین مصطگی اور بابونہ اور اکلیل الملک اور آرد جو و میتھی اور اونکے ہمراہ کسیقدر وہ دوا بھی جس مین
تھوڑا سا قبض ہو اور تخم کتان اور روغن پستہ اور روغن بابونہ و روغن سوسن اور حلبہ بھی داخل ہوتا ہی ۔ ضمادات مرکبہ مین سے ضماد فیلغریوس
اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد افریطون اور وہ ضمادات ہین جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا ہی نسخہ ضماد کا جو التہاب ورم جگر کی تسکین کرتا ہی خرما
خام عصارۂ عوسج مکہ ایکجز و زعفران مصطگی مکہ نصف جزو روغن گل چار جزو موم بقدر حاجت ۔ آخر زمانہ مین اس ورم کے ضمادہا ی منضجہ محللہ جن مین
قوابض برعایت حفظ قوت کے داخل کر دئے جاتے ہین استعمال کرنا چاہیے جیسے وہ ضماد جو ابرسا اور اسارون اور اشنہ اور جعدہ اور صعتر اور شیح
اور تخم کرفس اور مقل وغیرہ سے طیار کیجائین اور اونمین مقویات زیادہ کر دئے جاتے ہین ۔ اور ضمادات جو آس اور مجیٹھ اور حب الغار زعفران
مصطگی مرکی اور موم اور روغن زنبق سے طیار ہون ۔ روغن کے اقسام جو کبھی ایسے ضمادات مین مخلوط ہوتے ہین جیسے روغن نرگس اور روغن
سوسن ازاد ۔ نسخہ ضماد کا جو اورام جگر کے تحلیل کر دیتا ہی قابوس کیطرف منسوب ہی اور مجرب ہے میعہ اور موم ہر یک دس درہمی روغن مصطگی اور
زعفران اور حماما ہر یک نو درہمی روغن درخت مصطگی روغن گل ہر واحد دو درہمی شراب اڑھائی قوطولی پہلے موم کے روغنونمین پگھلا کر پھر ساری
دوائین ملادین دوسرا نسخہ زیادہ نافع ہے سوسن حماما ساذج ہر یک دو درہم اشق میعہ موم ہر واحد بیس درہم کندر زعفران اسارون ہر یک
بیس درہمی روغن درخت مصطگی بقدر حاجت اور نسخہ محلل قوی ہی زعفران دو اوقیہ مقل مشبع اشق ہر یک چھ اوقیہ چرک دیگ
اور دیگر ظروف کا چار اوقیہ مصطگی تین اوقیہ میعہ زفت موم ہر یک سات اوقیہ حماما سنبل رومی اور حب بلسان ہر واحد چھ اوقیہ روغن سوسن بقدر کفایت

تدبیر جگر کا علاج

ملا کر استعمال کرین لیکن اگر ورم کی ہمراہ اسہال بھی ہو اور اوسمین درشتی ہو ایسی کہ احتیاط مقتضی اوسکے حبس کرنے اور روکنے کی ہو تو واجب ہی کہ قرص زرشک اور قرص ریوند ممسک کا استعمال کرین - غذا ان بیمارون کو عمدہ تو یہ ہی کہ کشکاب جَو دیا جاے کہ تبرید بھی کرتا ہی اور جلا بھی اور سُدہ نہین پیدا کرتا ہی اور جلدی سے نفوذ کرتا ہی - جوار مکہ اور گیہون مضر ہی اوسمین غلاظت ہی اور ورم کی مزاحمت بوجہ غلظ اوسکے پیدا ہوتی ہی پھر اگر بدون روٹی کھلانے کے چارہ نہو تو ایسی روٹی دیجاے جو موٹی گوندھے ہوئے آٹے کے بدون خمیر کے نہو اور گندم علکہ سے ہو جو تنور مین سخت پکائی گئی ہو - واجب ہی کہ انکی غذا کی صلاح اور تجویز مین توجہ زیادہ کیجائے - ترکاریان جیسے کاہو اور کدو وغیرہ - فواکہ مین انار شیرین اوس بیمار کے لیے جسکے معدہ مین حلاوت مستحیل بصفرا نہو جاتی ہو - اور جہانتک ممکن ہو شیرینی کے جملہ اقسام سے ایسے بیمارونکو بچانا چاہیے **علاج حمرہ یعنی ورم صفراوی کا جو جگر** مین ہو - اس ورم کا علاج قریب علاج فلغمونی کے ہی مگر یہان اسہال اور ادرار مین نرمی کرنی لازم ہی اور ایسے ادویہ مدرہ اور مسہلہ تجویز کرنی چاہیین جو مائل برودت کیطرف ہون - اور رکھنے کی دوا اس ورم پر برف سے سرد کرکے استعمال کرنی چاہیے اور ہمیشہ رکھی جائین تا اینکہ بیمار کو معلوم ہوجائے کہ اثر برودت کا خاص اندرون حجم ورم کے پہونچگیا ہی - ضماد کے ادویہ جیسے نیلوفر اور آب کاکنج آب حی عالم اور صندل کافور وغیرہ (مثل آب برگ خرفہ و کاسنی و بارتنگ کے) اور جبتک ممکن ہو مسخنات کا استعمال اس ورم مین نکیا جائے **علاج دبیلہ جگر کا** دبیلہ کے علاج مین اول اوقات اور جسوقت یہ معلوم ہو کہ ورم حار کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا ہی لازم ہی کہ رادعات کا استعمال باعتدال کیا جائے اور یہ رادعات از قسم ضماد کے ہون خواہ طلا کے طور پر ہون - اور ماءالشعیر اور سکنجبین غذا مین تجویز کیجائے اور اگر مناسب بحال مریض فصد ہو باسلیق کی فصد کردینی چاہیے ورنہ محجمہ کا استعمال جگر کے اوس مقام پر کرنا چاہیے جو پشت کے متصل ہے اور بیشتر حاجت اسہال کی بھی ہوتی ہی - پھر اگر باینہمہ تدبیرات مادہ ورم مضر و مجتمع ہوجائے واجب ہے کہ بہت جلد انضاج اور تفتیح کی تدبیر کرین اور تقطیع اور تلطیف سے اس تدبیر کی اعانت کرین اسلیے کہ ایسے اورام مین اخلاط غلیظہ ضرور ہوتے ہین جنکو عضو متورم مثلاً جگر پی جاتا ہی اور اوسکے حجم مین سما جاتے ہین - اور ملین ادویہ کی بھی ضرورت ہے تاکہ خلط ورم کو مستعد اور آمادہ تحلیل پر کردے - پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہوجاے اور ورم شگافتہ نہو مفتحات قوی سے شرباً و ضماداً اسکی اعانت کرین - پھر طبیعت کی اعانت دفع مادہ پر کرنی چاہیے بشرطیکہ محتاج اعانت ہو اور جہت میلان اور رجوع دفع مادہ کے معلوم ہوجائے - اور جب میلان مادہ کی جہت معلوم ہونے سے اسہال خواہ ادرار کرنا ضرور ہو کرنا چاہیے مگر ادویۂ قوی سے ادرار کرانا نچاہیے اور نہ کسی دواے حاد اور تیز سے ورنہ مثانہ کو ضرر پہونچتا ہی اسلیے کہ مثانہ کی حفاظت قرحہ وغیرہ پڑجانے سے (اس مرض مین اور بروقت شگافتہ ہونے ورم کے اور خود بخود ریم روان ہونے سے بطرف مثانہ کے خواہ کسی دوائے مفجر کے شگافتہ کرنے سے جو ریم مثانہ مین پہونچے) واجب ہے - جب کسیقدر ورم شگافتہ ہوجاے اور ریم اوسمین سے نکلنی شروع ہو حاجت اسکی ہوگی کہ بقیہ ریم بھی صاف کرکے نکال دیجائے ماءالعسل وغیرہ کے پلانے سے پھر احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جو اندمال قرحہ کا کرے - اور اگر قوت مریض کو تحمل اور برداشت مسہل کی ہو مسہل سے بہت اچھی اعانت اندمال قرحہ پر ہوتی ہے اگر با فراط اسہال نہو - مسہل کی حاجت ایسے مرض مین دو وقت ہوتی ہی ایک تو قبل شگافتہ ہونے ورم کے تاکہ مادہ مین کمی ہوجاے اور طبیعت سبک ہوجائے دوم بعد شگافتہ ہونے کے خواہ قریب شگافتہ ہونے ورم کے اور نضج پورا ہوجانے کے بعد جسوقت یہ بات معلوم ہوجاے کہ مادہ ورم امعا کیطرف متوجہ ہوا ہے اور دبیلہ بطرف مقعر جگر کے ہی - جن ادویہ سے قبل شگافتہ ہونے ورم کے اسہال بنظر اعانت طبیعت کرنا چاہیے خفیف دواؤن سے ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بقدر قلیل اور شکر سرخ وغیرہ ہی جو آب لبلاب اور کاسنی مین ملانا چاہیے اور اس سے زیادہ قوی جوشاندہ بزور اور اصول کا ہی جسمین ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بھی داخل کردیا ہو

اور بیشتر صبر اور افسنتین بھی ملا دیتے ہین۔ حقنہ کے اقسام مین وہی معروف نسخہ ہین جو خفیف ہین۔ جو مسہلات کہ بعد نضج کے پلائے جاتے ہین اور
نضج پر معین ہوتے ہین اور شگافتہ کرنے پر ورم کے معین ہین وہ یہ ہین کہ طبیخ اصول اور غافث ہمراہ روغن خسک بوزن چار درہم اور روغن زنبق تین
درہم نصف اوقیہ شکر اور نصف اوقیہ خیار سنبر ملا کر استعمال کرین۔ پھر اگر مادہ دبیلہ کا بطرف محدب جگر کے ہو اوسوقت مسہلات کا استعمال اچھا نہین ہی ہان
مگر بسبیل معونت کے اول امر مین اور نضج سے پہلے مسہلات کا استعمال ہوسکتا ہی لیکن جب نضج ہوجائے اوسوقت واجب ہے کہ مدرات مذکورۂ بالا
اوسی ترتیب سے جو بیان ہوچکی ہے مستعمل ہون کہ جسقدر نضج مین زیادتی ہو اوسیقدر مدر قوی کا استعمال بڑھایا جاے۔ پلانے کی ادویہ جو معین
نضج کی ہین جیسے شیر مادہ خر شکر سرخ خواہ شکر العشر کے ہمراہ اور جیسے ماء الاصول زبیب اور انجیر اور پرسیاوشان اور حلبہ روغن بادام شیرین
یا تلخ یا روغن حلبہ۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو خرمائے خشک بڑھا دینا چاہیے۔ اور نہار اوٹھ باسی منھ طبیخ جعدہ اور شراب دفاے
قوی پلانا چاہیے اور شہد جسکا کف جوش دینے سے نکالدیا ہوا اور انجیر اور ماء العسل آب جو مین کھلایا جائے۔ یا طرخشقوق خشک چند درہم اور
تخم مرو ڈیڑھ درہم دقیق حلبہ ایک درہم تین اوقیہ شیر مادہ خر شکر ملا کر پلایا جائے۔ اور جن ادویہ مین تفتیح اور تلطیف ہی اور تقویت بھی
وہ بھی مستعمل رہین جیسے افسنتین زعفران سنبل اور اصول ثلثہ اور فاوانیا بیخ حاشا اور مجیٹھ اور مصطگی اور سنبل الطیب اور سنبل رومی اور تخم سنبھالو
عصارۂ غافث اصول قنطوریون۔ روغن کے اقسام سے روغن ناردین اور روغن درخت مصطگی اور روغن سوسن اضمدہ معینہ جیسے وہ ضماد
جنمین آرد جو اور اکلیل الملک اور بابونہ بیخ سوسن خطمی کی جڑ اور انجیر اور زبیب اور پیاز بھنی ہوئی اور روغن بزرکتان پڑتا ہی پھر اگر اس سے
زیادہ قوی ضماد کی حاجت ہو آرد جو اور بورہ برگ حمام اور فوتنج اور علک البطم اور زفت و دقاق کندر وغیرہ کا ضماد کیا جای۔ واجب ہے کہ جسوقت
نضج ورم معلوم ہوجاے مریض جگر کے بل داہنی کروٹ لیٹا کرے اور آب گرم سے نہانے کا التزام کرے۔ اور بغیر احتیاج ریاضت اور کسیقدر
مشی کرنے اور چلنے کی بھی ہوتی ہی بشرطیکہ مریض سے ہوسکے۔ پھر جب ورم شگافتہ ہوجائے لازم ہی کہ ایسی دوا کا استعمال کری جو چرک وغیرہ کو
دھو ڈالے اور کم کرڈالے اوسکے بعد ایسے ادویہ تناول کرے کہ اوسکو اوسی طرف سے خارج کردے جدھر سے مادہ متوجہ بہ خروج ہوا ہی اسہال کے ذریعہ
سے ہو خواہ ادرار سے اگر ایسے دوا کی استعمال کی حاجت خواہ انھین ادویہ کو ماء العسل مین ملا کر دین۔ مدرات قوی کا دینا ہرگز مناسب نہین ہی ورنہ مجاری
بول کو ایذا اور نکایت پہونچے گی پھر اگر اتفاقاً یہ ضرر پیدا ہو جاے کہ قرحہ مثانہ یا مجاری بول مین پڑجای خواہ کسی قسم کا ضرر قیح کے وجہ سے اونکو پہونچا ہو یا مثانہ کو
اوسوقت مناسب یہ ہی کہ ایسی غذا کھلائی جای جسمین جلا ہو اور لذع نہو بلکہ کسیقدر تغریہ ہو جیسے ماء العسل جو طبخ معتدل سے پختہ کیا ہوا اور اوسمین تھوڑا سا
نشاستہ اور انڈا اور روغن گل ملایا جاوے۔ یا خبازی ہمراہ جو اوسکے اور مجمل یہ ہی کہ وہ تدبیر کرین جو قروح اعضای باطنی کیواسطے کیجاتی ہی اور اوسی
روش پر چلین جو قروح گردہ کے علاج مین درکار ہے۔ جب بخوبی صفائی چرک وغیرہ سے ہوجائے صبحکو اوسی ماء الشعیر اور سکنجبین پلانا چاہیے اور
اوسکے دو گھنٹہ بعد کندر اور دم الاخوین مکدا ایک مثقال تخم کاسنی تخم کرفس مصطگی ہر واحد مثقال سکنجبین خواہ جلاب یا ماء العسل مین دیکر اوسکے
بعد غذا سے اوسکی تقویت کرنی چاہیے اور قرحہ کا علاج اوس طرح کرنا چاہیے جیسا کہ قروح گردہ مین بیان کرینگے۔ اگر اتفاقاً یہ خرابی پیدا ہو
کہ مادہ فضاء جوف پر ریزش کرے ضرور ہے کہ اوسوقت بذریعۂ دستکاری کی جلد جو قریب اربیہ کے ہے اوسے کھول دین اور شگافتہ کرکے
عضل کو ہٹائین اسقدر کہ صفاق داخلی جسکا نام اربطان ہی کھلجائے پھر اوسمین سوراخ کرکے ایک چھوٹی سی نلی اوسمین رکھدین کہ قیح اوسی
نلی کی راہ سے جاری رہے اور بعد صاف ہوجانے اور ساری قیح نکلجانے کے زخم کا علاج مرہم سے کرین۔ غذا دینے کی تدبیر یہ ہے کہ ابتدا
مین بلطیف غذا کرنی چاہیے اور فقط کشک شعیر اور سکنجبین پر اقتصار کرنا چاہیے بعد ازان پھر استعمال غذا کا کرین یا تو وہی غذائے مفتح جسکا ذکر

محدب جگر کے دبیلہ مین مسہلات کی اجازت

ہم کرچکے ہین اور زردی بیضۂ نیمبرشت اور اشراب ملینہ۔ پھر جب ورم یعنی دُبیلہ شگافتہ ہوجائے اور ریم وغیرہ سے پاک صاف ہوجائے اوسوقت ایسی
غذا کی حاجت ہوگی جو مقوی ہو جیسے ماء اللحم اور گوشت بزغالہ اور بچہ گاؤ اور طیور نرم کا گوشت اور شوربا ہائے ترش جسمین آب زیرہ داخل ہوں اور زردی
بیضۂ نیمبرشت وغیرہ اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور شمومات مقویہ کا استعمال کرنا بھی ایسے وقت لازم ہی علاج اورام باردہ جگر کا
ان اورام کا علاج محتاج استعمال ملطفات جالیہ کا ہی اور قریب قریب علاج سُدّہ جگر اور دُبیلہ جگر کے ہی جو آمادہ انضاج کے ہو۔ ادویہ منضجہ اور مدرہ اور
مفتحہ اور ملطفہ تو بخوبی اوپر کے بیانات مین مذکور ہوچکین۔ مگر اونکے ہمراہ کسیقدر ادویہ قابضہ مقویہ خوشبو کا داخل کرنا بھی لازم ہی اور روغن کے
اقسام مین بیدانجیر کا روغن اور چنبیلی کا تیل اور روغن زیتون ان دواؤنمین پڑتا ہی۔ اور ضماد جو ان اورام کے واسطے طیار کیے جاتے ہین وئمین بھی
یہی روغن داخل ہوتے ہین۔ بہترین ضماد ان اورام کے واسطے ضماد فولادجون اور مرہم فیلغروس اور اصطمخیقون اور مرہم بزوری ہے۔ دوا سکر کم
اور دواء الکبریت بھی ان اورام مین زیادہ نافع ہی اور دواء اللک وغیرہ کا نفع بھی عمدہ ہی۔ اور پستہ کی منفعت بھی ان اورام مین زیادہ ہی اور اقراص
سنبلین و مشروبات مین بزوری معلومہ جنکے ہمراہ کمافیطوس اور جعدہ کو جوش دیا ہو نافع دوا ایسے اورام مین خصوصاً اگر مائل بصلابت ہون۔ و نیز
درد ہای گردہ اور طحال کو یہ دوا ہے جو عنصل سے ان صفت طیار کیجاتے عنصل مشوی اور سوسن آسمانگونی اور مُقو بتشدید واو یعنے سنبل جبلی
اور فُو بتشدید یعنی بیخ سنبلہ اور تخم کرفس انیسون سنبل الطیب سلیخہ جند بیدستر فودنج کوہی زیرہ فوتنج بحری وج ترکی اسیراش عاقرقرحا دارفلفل
جوزبوا جاہا اور قربیون تخم خطمی اسطوخودوس جعدہ سیساليوس تخم سداب تخم رازیانہ پوست بیخ کرفس زراوند مدحرج تج اور زرنباد حب الغار
بزرالبنج افیون قسط شیرین اجوائن تخم گردیا سپید کل اجزا ہموزن ہیکر شہد کف گرفتہ سے معجون طیار کرین استعمال اس دوا کا بھی کیا جاتا ہی جو قوم
بربر سے بنائی جاتی ہی اور وہ بھی ایسا ہی اثر کرتی ہے جو ابھی اس معجون کا مذکور ہوا وہ دوا یہ ہے کہ فوتنج اور جنطیانا ی سپید اور غافت
قسط شیرین زراوند کاشم سیساليوس دارفلفل ہر واحد بیس درمی تخم کرفس ورمُو اور فُو اور گندر بری اجوائن انجدان سیاہ ہر واحد سیزدہ درمی
برگ سداب خشک اور فوتنج کوہی زیرہ فودنج نہری سعتر بری ہر واحد دس درمی جند بیدستر بارزد یعنے قنہ مرمکی ہر واحد بارہ درمی پہلے
اجزا شراب مین گھول کر باقی اجزا پیس کر ملائی جائین اور ایسی آمیزش کردی جائے کہ بمنزلہ شئ واحد کے ہوجائین بعد ازان شہد گرفتہ سے
معجون طیار ہوجاوی علاج ورم صلب جگر کے ورم سخت کا جو مستقر ہوا اور مستحکم ہوچکا ہو ازالہ نہین ہوسکتا اور جو لوگ اس بیماری سے شفایاب
ہوئے ہین وہی لوگ ہین جنکا علاج ابتداے مرض مین کیا گیا ہے اور اونکے علاج کا شاید قانون یہ ہی کہ پہلے تنقیہ بدن کا اخلاط غلیظہ سے کیا جائے
بذریعہ ایسے مطبوخ کے جسمین تلئین معتدل اور تحلیل و تلطیف کی قوت ہو اور اسخان معتدل اور تفتیح سدد کے قوت بہ نسبت تلئین کے غالب ہو اور تقویت
اور قبض اور عطریت بقدر محتاج الیہ کے ہو مگر اتنی کم ہو کہ تفتیح اور تلئین کو مانع نہو جائے۔ ان اوصاف سے اکثر وہی ادویہ متصف ہین جنمین
تلخی اور تھوڑی سی عفوصت غالب ہے۔ ایسے ادویہ بطور مشروبات کے بھی مستعمل ہوتے ہین اور ضماد کے طور سے بھی لگائے جاتے ہین اور
نطول بھی ایسی ہی ادویہ کے طیار ہوتے ہین۔ واجب ہے کہ اگر قبض ہو ادویہ خفیفہ اور حقنہ لینہ سے جو خاص ایسے وقت کے لیے تجویز ہوئی
ہین تلئین طبیعت اور رفع قبض کی تدبیر کیجاوے۔ کبھی حب صنوبر کبار یعنے چلغوزہ اور تخم کتان بملک البطم سے بھی فائدہ پیدا ہوتا ہے
اور ورم کو بھی نفع ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ اسہال شکم پر ایسے گرم دواؤن کے دینے کی جرات نکیجاوے یعنی مسہلات ادویہ زیادہ گرم مستعمل ہو
یا اینکہ اگر ہمراہ ورم گرم کے اسہال عارض ہو اوسوقت ایسے حار اجزا مستعمل نہون کہ ایذا رسانی کرین اور اذیت ورم کو بڑھائین۔ سوائے
کی تجویز ایسے بیمار کو داہنی کروٹ کرنی لازم ہے کہ یہ شکل تحلیل ورم پر زیادہ معین ہے۔ ادویۂ مفردہ جو ایسے ورم کو نافع ہین اونمین سے

حب صنوبر ہے اور مغز ساق اور چربی جو معتدل خواہ مائل بحرارت ہو۔ آرد حلبہ مین کسیقدر تلیتین ہمراہ انضاج کے ہر اور قسط شیرین زیادہ تر نافع ہی کہ اگر نصف درہم سے نصف مثقال تک آب آمیختہ طلا یعنے شراب خاص خواہ کسی اور شربت مناسب مین ملا کر پلائی جائے نفع بین کرتی ہی۔ کبھی پلانا روغن ناردین کا بھی مفید ہوتا ہی خواہ روغن بلسان یا روغن قسط ہمراہ ایسے جوشاندہ کے جسمین سداب و شبت جوش دیا ہوا مقدار شربت روغن ناردین کی چار درہم ہی برابر ایک ہفتہ استعمال کیا جائے تو نفع عظیم پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ نافع ادویہ کے شیح ہی جو ایک قسم کی افسنتین ہی اگر تر و تازہ چار روز برابر مستعمل ہو بطور عصارہ کے۔ ایضاً تخم فنجنکشت چند درہم بعض شربہاے مناسبہ کے ہمراہ۔ اور غافث تر و تازہ ایک درہم ہمراہ آب کرفس اور رازیانہ اور کاسنی اور بادرنگ خشک بوزن ایک مثقال کے۔ ترمس کا جوشاندہ کہ اوسمین نصف درہم تک سنبل خواہ قدرے کم فلفل داخل کرین بادام تلخ کسی شربت مین بیخ درخت دم الاخوین بھی نافع ہی۔ پوست بلکہ ریشہ درخت وہمست اور حب الغار اور بیخ مجیٹھ اور بیخ لوف اور نخود سیاہ اور جعدہ کما فریوس اور کراث۔ ادویۂ مرکبہ جو اس ورم کو نافع ہین از آنجملہ قرص مقل جسکا نسخہ یہ ہی گل سرخ سائیدہ دس درہم سنبل الطیب دو درہم زعفران ایک درہم مر کی ایک درہم قسط شیرین نصف درہم مصطگی ایک درہم بادام تلخ مر کی ڈیڑھ درہم مقل تین درہم دوائین سب کوٹ کر مقل کو شراب مین گھول کر اوسی سے ادویہ کو گوندھین اور قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ ماء العسل خواہ طبیخ بزور کے اور اگر مزاج مین کسیقدر حرارت ہو تو ہمراہ آب لبلاب کے اور آب کاسنی کے۔ ازین قبیل دواء اسقلیانوس ہی جو ریچھ کے پتّہ سے طیار ہوتی ہی کہ یہ دوا بھی مجرب اور نافع ہی اسلیے کہ اوسمین چند اصناف کی ادویہ نافعہ ورم صلب مع لحاظ اون شروط کے داخل ہین جنکو ہمنے بیان کیا ہی۔ نسخہ اوسکا یہ ہی کما فیطوس فراسیون تخم کرفس جبلی جنطیانا تخم فنجنکشت تلخہ خرس خردل لکڑی کے بیج اسقولوقندریون بیخ جاؤشیر اور خوا[عہ] تیم مجیرہ اور مجیٹھ تخم کرنب زراوند فلفل سنبل ہندی قسط اور تخم کرفس بستانی اور تخم حرجیر بقلہ یہودیہ جعدہ انیسون غافث حلبس ع ع یہ سب اجزا ہموزن لیکر شہد کے ذریعہ معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کے ہمراہ کسی شربت شہد آمیختہ کے نافع ادویہ سے ایسے اورام کو دواء الکرکم بھی ہی اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور سنجرینیا بھی انکو نافع ہین۔ مرکبات خفیفہ مین دوائے طرخشقوق اور وہ ادویہ جنکو ہم نے باب اورام باردہ مین علی الاطلاق ذکر کیا ہی مترجم مراد یہ ہے کہ کتاب چہارم مین جہان اورام باردہ عامہ بلا تخصیص عضو خاص کا ذکر ہے وہان یا اینکہ اعضاے خاصہ کے اورام باردہ مین اسی کتاب کے ذکر ہوئی ہین وہ بھی جگر کے اورام باردہ کو مفید ہین مثل اگر ہر روز برابر ایک ہفتہ تک مثل قرص زرشک کے ورم باردہ مین جو مائل بحرارت ہو استعمال کیا جاے بھی مفید ہوتا ہی اس طرح کہ ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم سے شروع کیا جاے۔ اگر ورم مین کسیقدر رطوبت مائی فراہم ہوجاے اوسوقت قرص صعتر اور شبرم کا استعمال کرنا چاہیے اسطرح کہ تہائی درہم سے شروع کرکے رفتہ رفتہ ایک درہم تک بڑھایا جاے۔ اور زمانۂ استعمال قرص مذکور مین اس بات کی کوشش بلیغ کرنی چاہیے کہ قیام کبدی یعنے اسہال ہونے پائے اور تفتیح سُدّون کی بھی رعایت برابر چلی جائے۔ مشروبات ادویہ جو اورام باردہ مین مناسب ہین زلال قسط اور شاخہاے نرم غافث اور حلبہ اور زبیب کا بوزن چار اوقیہ یعنے ۱۰ تولہ ہمراہ ۳ تولہ روغن بادام شیرین خواہ روغن جوز تازہ کے۔ یا اینکہ زلال جنطیانا اور اکلیل الملک اور زبیب اور انجیر کا خواہ زلال ریوند اور افسنتین اور سداب اور فقاح اذخر اور حلبہ کا خواہ زلال ترمس اور قسط اور افسنتین کا روغن بید انجیر کے ہمراہ۔ ضمادہاے جگر اورام باردہ کے واسطے یہ ہین کہ حماما تر و تازہ یا خشک کو شراب مازو مین جوش دے کر ضماد کرین خواہ سنبل کو روغن پستہ اور فراسیون کے ہمراہ شبت کے جوش دیکر خواہ ضماد آرد حلبہ و انجیر اور سداب اور اکلیل الملک کے اور نطرون سے طیار کرین۔ یا اینکہ اشق ستو درہم یعنی ۱۰ تولہ اور مقل ۲ تولہ زعفران ۳ تولہ سب کو خوب پیس کر اوس قیروطی مین داخل کرین جو موم اور روغن حناسے بحسب مناسب حال مریض کے

عہ خامہ وہ دوا کہ ... خشک کرے اور آفات سے محفوظ رکھے ۱۲ مجر

بنائی گئی ہو - یا یہ ضماد جو آرد حلبہ اور بکری کی مینگنی اور قردمانا فوتنج اور کرنب اور اشنہ سے طیار کیا گیا ہو - جو ورم بسبب کسی چوٹ لگنے اور صدمہ ضربت سے پیدا ہوا ہو اور مقام ضرب ابھی ابتدائے ورم اور ورم ابتدائے صلابت میں ہو یعنی پوری پوری صلابت کو نہ پہونچا ہو بہترین ضمادات اوسکے واسطے مرہم مورد اسفرم ہے - تدابیر جنکا سے بروقت استعمال مشروبات اور ضمادات کے اس ورم کی یہ ہیکہ ہمراہ اِسکے محجمہ بھی لگائے جائین مگر خالی پچھنے ہون کہ خون نہ لیا جائے بلکہ سینگیان موضع ماؤف پر جما دیجائین اور ایسے ادویہ کا استعمال جنکی قوت تلطیف اقوی ہے اور تحلیل اونمین قوی ہو اور مقام ماؤف پر ہر پانچوین روز مثل نطرون اور کرنب زرد کے بطور لیپ کے لگائی جایا کرین خواہ ساتوین روز بعدازان طلاء خردل ہر عشرہ مین ایکمرتبہ بعدازان مولی کے ذریعہ سے بیمار کو قے کرائی جائے - پھر اگر ورم درجۂ انتہا کو پہونچ جائے خربق سپید کا استعمال کرانا چاہیے - اور اگر ورم سرطانی ہو جائے اب امید صحت کی کمتر ہے - اگر اب کوئی دوائی نافع بامید ضعیف ہی تو فقط دوائے اسقلیاؤس حکیم کی ہی جو قرابادین مین لکھی گئی ہے مگر اوسمین تلخہ خرس داخل نہین ہی - غذا اون بیمارون کی وہی عمدہ ہی جو سریع الہضم ہو جیسے زردی بیضۂ نیمبرشت خواہ کشک شعیر یا وہ غذا جو سدۂ جگر کے بیمارون کی واسطے تجویز ہوئی ہی اور شراب جو بہت رقیق ہو اور تھوڑی مقدار سے اور گوشت سے ہر قسم کے اسکو پرہیز کرنا چاہیے معالجہ قریب قریب علاج اورام جگر کے ہی دواؤن کی جہت سے مگر فرق اتنا ہی کہ رادعات کے استعمال میں پہلے اور دوبارہ محللات کے استعمال پر ورم مراق مین حرارت زیادہ ہو سکتی ہی اور قبض اور تحلیل سے اور قبض پیدا ہونے سے اورام مراق کے علاج مین اسقدر خوف نہین ہوتا جسقدر ورم جگر مین انکے پیدا ہونے سے خوف ہوتا ہی علاج اورام ماساریقا اِن ورام کا علاج مثل اورام تقعیر جگر کے ہی ضربہ اور سقطہ اور صدمہ جو کہ جگر پر پہونچے - واضح ہو کہ اکثر اوقات جگر پر کسی چیز کا صدمہ پہونچتا ہے خواہ جگر پر کوئی شے گرتی ہی جو وزنی ہو خواہ اور کسیطرح کی چوٹ جگر پر لگتی ہے اوسوقت حاجت اِن چیزونکے تدارک کی ہوتی ہی تاکہ سیلان خون کا جگر سے ہونے لگے خواہ ورم عظیم اوسمین پیدا نہو جاوے - پھر اگر اِن صدمات سے ورم پیدا ہو جائے تو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو اوپر ہمنے علاج ورم ضربہ مین جگر مین بیان کیا ہی - بیشتر انہین صدمون کی وجہ سے وہ بڑی فرونی جو زوائد جگر سے ہی اپنی جگہہ سے ہٹ جاتی ہی خصوصاً اگر کسی اور وجہ سے اوسکی مقدار اصلی مقدار سے کچھ بڑی ہو گئی ہو اوسوقت ایک درد نیچے سراشیف کے داہنی طرف پیدا ہوتا ہی اور یہ درد بعد چوٹ لگنے کے خواہ بعد سقطہ کے یا بروقت اوچھل پھاند کرنے کے اوٹھتا ہے ایسے درد کی دوا یہی ہی کہ بار بار اوسے مس کرتے رہین خواہ جنبش کرتے ہوئے اور ہلتے ہوئے اوسی پہلو کیطرف سیدھے تن جائین اور اوسیطرح کھڑے ہو جائین کہ اس طریقہ سے درد مین فوراً سکون پیدا ہوگا اور وہ زائدہ یعنی فرونی جگر اپنی جگہہ پر درست بیٹھ جائے گی - سوائے اِن اوجاع کے اور صدمات کی تدبیر یہ ہے کہ ابتدا فصد سے کیجائے پھر اگر حرارت شدید ہو پلانے اور طلا کرنے مین مبردات رادعہ (جیسے عناب تخم کدو گل بنفشہ وغیرہ) کا استعمال کرانا چاہیے اور اگر اِس چوٹ وغیرہ کے لگنے سے خون نکلا ہوا نہین ادویہ رادعہ کے ہمراہ قوابض بھی شریک کرنی چاہئین (جیسے دم الاخوین وغیرہ) اور اگر ان صدمات پہونچنے کے بعد حرارت زیادہ نہو اور نہ جگر سے خون جاری ہوا ہو خواہ پہلے کسیقدر جاری تھا مگر اب بند ہو گیا خواہ سکون پیدا ہوا اور اعراض اورام مذکورہ زمانہ منتہی کو پہونچ گئے ہون اور چوٹ وغیرہ قدیمی ہو چکی ہو اور اسیطرح اگر خون مردہ جو کہ جگر وغیرہ مین بستہ ہو گیا ہی اوسکی تحلیل کرنی منظور ہو ایسے وقت محللات کا استعمال کرنا چاہیے اور مومیائی اور روغن زنبق سے بہتر کوئی طلا کرنے کی دوا نہین ہی - اور اِن سب صورتون مین وہ ادویہ جو اورام صدمۂ جگر کے واسطے مذکور ہو چکی ہین مفید ہوتی ہین یہ دوا بھی جیّد ہی کہ ابتدائے اعراض مذکورہ مین مفید ہوتی ہی اور جسوقت حرارت اور التہاب ہو خواہ سیلان خون کا خوف کسی علامت سے ہو - گلنار اور ریوند دم الاخوین ہلیکہ سب ہوزن

لیکر سفوف بنالیں اور بمقدار ایک مثقال ہمراہ آب بہی کے تناول کریں۔ پھر اگر حرارت زیادہ نہو اور ارادہ استعمال ایسے رادعات کا ہو جنمیں تحلیل کی
قوت بھی ہو اور تغریہ بھی ہو اوس وقت یہ نسخہ مرکب مفید ہوگا کہربا دس درہم گل سرخ پانچ درہم اقاقیا چار درہم سنبل ہندی زعفران ہر واحد چھ درہم
مصطگی تخم کشوث کندر ہر واحد چار درہم گل ارمنی سات درہم جوز السرو آٹھ درہم سب اجزا کو پیسکر آب بارتنگ کی ذریعہ سے قرص طیار کریں ہر ایک قرص بوزن ایک
مثقال کے ہو دوائی جسکو وہ یا قیلون دس درہم اک مغسول سات درہم ریوند چینی چار درہم زعفران ساڑھے تین درہم حاشا چار درہم نخود سیاہ سات
درہم مُرمکی پانچ درہم گل ارمنی دس درہم روغن سوسن مین گوندھکر تھوڑی سی مومیائی بھی ملاکر قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک ہوسکتی ہے
ریوند چینی اور گل مختوم تھوڑی سے حب الآس کی شرکت کرنے سے ان اوقات مین بموجب ہمارے تجربہ کے نہایت نافع ہے۔ آخر زمانہ مین
اور جسوقت بچاؤ اور نگاہداشت ورم اور التہاب سے نہوسکے مراد یہ ہے کہ ورم اور التہاب کی ایذا دہی کسی تدبیر سے کم نہوسکے اوسوقت واجب ہے
کہ اس قرص کا استعمال کرین ریوند اور راک اور زنجبیل کوٹ پیسکر قرص طیار کرین بیشتر اسی قرص مین کسیقدر زرنیخ اصفر بھی داخل کرتے ہین اسلیے
کہ ہرتال کی قوت کو فنگی کے دور کرنے اور ورم کے تحلیل مین عجیب ہے اور اس قرص کو تو کھانے مین استعمال کرین اور طلا کرنے کی دوا یہ ہے
کہ بہی حبیب القلق ہے عود زعفران حب انغار مقل ذریرہ مصطگے موم روغن زنبق یا سوسن انہین اجزا سے ضماد طیار کرین **انشقاق و انقطاع**
کبد یعنے پھٹ جانا خواہ کٹ جانا جگر کا بقراط نے کہا ہے جس شخص کا جگر شق ہوجائے مرجائے گا اور مراد بقراط کی اس قول مین وہ تفرق
اتصال ہے جو تمام جرم اور رگہائے جگر کو لاحق ہو۔ لیکن اگر اس سے کمتر ہو مثلاً فقط گوشت ہی شگافتہ ہوا وسکے بچنے کی کبھی امید ہوسکتی ہے
اور اکثر اس صدمہ سے بول الدم خواہ اسہال خونی بسبب دونو جانب جگر کے پیدا ہوتا ہے۔ علاج اوسکا ادویہ قابضہ اور مغریہ معلومہ سے کرنا چاہیے
اور اول ادویہ کو بھی استعمال مین لانا چاہیے جو باب نفث الدم مین جابجا بیان ہوچکے ہین۔ کبھی ایسے شخص کو اگر دو درہم گل سرخ ہمراہ
سرد پانی کے پلائین خواہ گلنار کا استعمال کرین یا دونون کا ضماد کرین خواہ گل مختوم ہمراہ برادہ صندل کے جو گلاب مین پیسا گیا ہو
اسکا ضماد کرین یہی نافع ہوتا ہے۔

چوتھا مقالہ اون رطوبات کی بیانمین جنکی کیفیت بسبب ضعف جگر کے یہ ہوتی ہے کہ کبھی براہ اسہال باہر بدن کے خارج ہوتے ہین یا اینکہ اوسکا احتقان بدن
مین ایسا ہوتا ہے کہ اندر سے باہر نہین نکل سکتے ہین ایضاً اسی مقالہ مین بیان اصناف اندفاع اون اشیا کا ہوگا جو جگر سے خارج ہوتی ہین۔ جو اشیا
جگر سے مندفع ہوتے ہین اونمین اختلاف کبھی تو جوہر اور ذات اشیاء خارجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اختلاف اوس سبب مین ہوتا ہے جو ان رطوبات
کا نکالنے والا ہے۔ جوہر اور ذات کا اختلاف یہ ہے کہ بعض اوقات یہ شئے جو جگر سے برآمد ہوتی ہے کیموسی ہوتی ہے اور کبھی مائی رقیق ہوتی ہے
کبھی غسالی اور کبھی مرہ کی شکل پر ہوتی ہے کبھی صدیدی اور کبھی بہ شکل مدہ اور کبھی سیاہ رقیق اور کبھی سیاہ ایسی جیسے درد کسی شئے کا اور کبھی
سیاہ ایسی جیسے سوداے سوختہ کبھی اوس مین بدبو ہوتی ہے اور کبھی نہین ہوتی ہے کبھی خالص خون برآمد ہوتا ہے اور اکثر یہ خون معدہ سے
بذریعہ قے کے دفع ہوتا ہے اور دلیل اسپر کہ یہ خون کبد کا ہے درد کا نہ ہونا خیال کیا گیا ہے۔ اور کبھی جو شئے جگر سے خارج ہوتی ہے سیاہ رنگ
اور غلیظ جیسے دوسنطاریای کبدی مین کہ وہ جوہر لحم جگر کا ہوتا ہے۔ اور سبب جو مابہ الاختلاف ان اشیا کے نکالنے مین ہوتا ہے کبھی تو
کوئی ورم جو شگافتہ ہوجاے یا کوئی سُدّہ جگر جو کھل جائے اور کھل کر دفع ہو یا آنکہ شگافتہ ہونا خواہ چاک ہونا جو کہ جرم جگر یا رگہائے جگر
کو عارض ہوا اور یہ شگاف خواہ چاک ہونا بسبب قطع ہونے کے خواہ چوٹ لگنے خواہ کودنے پھاندنے یا جگر مین قرحہ پڑنے خواہ سڑ جانے
کے پیدا ہوتا ہے (۲) یا سبب اندفاع ان اشیا کا ضعف قوت ماسکہ جگر کا ہوتا ہے کہ بوجہ اسی ضعف جگر کے جو شئے جگر مین پہونچتی ہے اوسے ٹھہرا نہین

سکتا ہی (۳) یا ضعف جاذبہ جگر مین ہو کہ جو شئی اوسمین وارد ہوا وسے جذب نہ کر سکے (۴) یا ہاضمہ مین ضعف ہو کہ ہضم جگری مفقود ہوجائے اور جب ہضم جگر درست نہوگا اوس غیر منہضم چیز کو بدن قبول نہ کریگا اور بطرف خارج بدن کے دفع کریگا (۵) یا قوت دافعہ جگر قوی ہوا ور مادہ موجودہ فاسد ہو (۶) یا کوئی سوء مزاج ایسا جگر مین عارض ہو کہ اجزائے جوہری کو اوسکے پگھلاتا ہو (۷) یا سوء مزاج بارد مضعف جگر اقسام سے اون اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہین کہ از انجملہ استفراغات کثیرہ بھی مورث برودت ہوتے ہین (۸) یا امتلاء مواد اور فضول کا اسقدر ہو کہ طبیعت اوسکی دفع کرنے کی محتاج ہو اور بیشتر یہ امتلا تمام بدن کی راہ سے ہوتا ہی اور کبھی خاص جگر ہی کا امتلا سبب اس اندفاع کا ہوتا ہی اور یہ پچھلی صورت امتلائے خاص جگر کی اوسوقت ہوتی ہے جب جگر بخوبی تولید خون کی کر رہا ہو مگر وہ خون خاص جگر مین ٹھہر جاتا ہی اور عروق مین اوسکا نفوذ نہین ہونے پاتا یا تو اسوجہ سے کہ رگون مین تنگی ہی خواہ جذب عروق مین ضعف آگیا ہی خواہ اونمین سدے پڑ گئے ہین یا ورم ایسے عارض ہوئے ہین جو مانع نفوذ خون کے ہین چنانچہ اونکا بیان ہم کر چکے - کبھی سبب اس امتلا کا جو مورث اندفاع رطوبات ہی ریاضت کا ترک ہونا یا کثرت غذا خواہ کٹ جانا کسی عضو کا ہوتا ہی چنانچہ اسکا بیان فن کلیات مین ہم نے بخوبی کر دیا ہے (۹) یا سبب اس اندفاع کا پیدا ہو جانا کسی سیلان عادی کا از قسم ناصور یا حیض وغیرہ کے ہو (۱۰) کبھی سبب اسکا لذع اور حدت مادہ کے ہوتی ہی کہ اوسکی جہت سے طبیعت محتاج دفع اور اخراج مادہ مذکورہ کے ہوتی ہے اگرچہ ابھی قوت ہائے بدنی نے اپنے اپنے افعال اوس مادہ مین نہین کیے ہون اور اگر بوجہ اس لذع کے ایذا نہوے تو وہ افعال قوائے بدنی کے اوس مادہ مین پورے ہونے اور اندفاع غیر طبعی نہوتا - کبھی یہی شئی جو جگر سے مندفع ہوتی ہی اپنے ساتھ اوس رطوبت وغیرہ کو لاتی ہے جسکو راہ مین آتے ہوئے پاتی ہی اور اسی وجہ سے اوسکے خروج مین دشواری اور بے راہ آنے کی بدنظمی بھی عارض ہوتی ہی اور اکثر امراض کے بحرانوں مین یہ صورت پیدا ہوتی ہی مترجم کہتا ہی یہ فقرہ بظاہر متعلق فقرہ سابقہ کے معلوم ہوتا ہی جسمین ہمراہ رطوبت جگر کے اور مقام کی رطوبت کا ذکر شیخ نے کیا ہی اور اگر اس فقرہ کو مستقل اور جداگانہ ایک فقرہ سمجھا جاوے اوسوقت بحران سبب یازدہم قرار دینا چاہیے اور ہندسہ (۱۱) کا اس فقرہ سے پہلے لکھا جاوے گا متن کبھی سبب اندفاع کبد کا خاص جگر مین نہین ہوتا بلکہ ماساریقا مین ہوتا ہی اگرچہ یہ امر ممکن نہین ہی کہ یہ جملہ اقسام دہ گانہ ماساریقا مین فرداً فرداً پائے جائین پس ہو سکتا ہی کہ سبب اندفاع کا جو ماساریقا مین تجویز ہوا ہی ورم خواہ سدہ ہو اور اگرچہ یہ امر بعید ہی بایں ہمہ ناممکن ہے کہ جگر تو جذب کرتا ہو اور ماساریقا جذب نکرے اور ماساریقا کے جذب نکرنے سے ایسا اندفاع رطوبات عارض ہو جو معتدبہ ہی اور نہ یہ ممکن ہے کہ جذب اولی کبد کے لیے تو ہو اور ماساریقا کے لیے نہو - ماساریقا کا جذب خود ہی کچھ قابل شمار کے نہین ہی چنانچہ قبل ازین بیان ہو چکا ہی (۱۱) اکثر قیام کبدی یعنی اسہال کبدی اس سببسے بھی ہوتا ہی کہ بدن غذا کو قبول نہین کرتا ہی کسی سدہ وغیرہ کیوجہ سے لہذا وہ غذا پلٹ کر جگر مین آتی ہی اور براہ اسہال دفع ہوتی ہی یہ دس گیارہ اسباب جو تفصیل بیان ہوگے درحقیقت ان سب کا مرجع اور مآل فقط دو امر اجمالی کیطرف ہی یعنے ضعف یا قوت کا قوی ہونا پس یہی سبب عروض قیام کبدی کا ہوتا ہی پس اب ہر صورت پر انطباق اسی کا کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو قسم اسہال کبدی کے شگافتگی سے خواہ قرحہ پڑنے سے ہوتی ہی اور جو اقسام ضعف قوتہائے جگر سے اور سوء مزاج سے جگر کے عارض ہوتی ہے یہ سب اقسام ضعفی مین داخل ہین اور سدہ کا کھل جانا خواہ دبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ دفع فضول سے جو اقسام قیام کبدی کے عارض ہوتے ہین یہ سب قوت کے قوی ہونے سے منسوب ہین اسلیے کہ قوت جبتک قوی نہوگی سدون کا کھل جانا خواہ دبیلات کا شگافتہ ہونا یا خون زائد کا دفع ہرگز نہین ہوسکتا اور یہ خون زائد اور فاسد جو فراہم ہوا تھا بکثرت مقدار (اسکی وجہ یہی تھی کہ بوجہ ضعف کے طبیعت اسکی تقسیم نہین کر سکتی ہی خواہ اعضائے بدنی بوجہ ضعف کے جذب سے

عاجز تھی اب کہ قوت پیدا ہوئی) پس نامناسب اور ردی خون کو حمایت اعضا کے لحاظ سے طبیعت نے براہ اسہال دفع کیا ہی- اسیطرح وہ اسہال
جو کثرت تولد خون صالح سے عارض ہوتا ہی وہ بھی قوت کے قوی ہونے پر دلالت کریگا خواہ اور فضول ردی کا دفع براہ قیام کبدی کہ وہ بھی
جب ہی ہوگا کہ قوت قوی ہو- اگر اسہال کبدی مین خون بدبو برآمد ہوتا ہو کچھ واجب نہین ہی کہ یہ قسم ضعف قوت کیطرف منسوب ہو اسلیے کہ خون مین
بدبو کبھی بسبب دیر تک ٹھہرنے کے کسی عضو خاص مین بھی آجاتی ہی پھر جب دفع ہوتا ہی تو اسیطرح ہوتا ہے جیسے سیاہ درد کسی شی کا ہو کر بسبب کثرت
مقدار فراہم شدہ کہ طبیعت اوسکو دفع کرتی ہی- قروح مین بھی چونکہ خون دیر تک جمع رہتا ہی لہذا بدبو ہو جاتا ہے- مگر یہ بات ضرور ہے کہ جو
خون بسبب قوی ہونے قوت کے دفع ہوتا ہے اوسکے خروج کے بعد خفت اور طبیعت کا سبک ہونا اور دیگر احوال صحت کے اوسکے ہمراہ
موجود ہوتے ہین- جب بدبو خون کا نکلنا براہ براز ہر صورت مین ردی اور مہلک ہوا پھر سیاہ خون کا خروج زیادہ تر لائق اس امر کے ہے
کہ ہر صورت مین وہ بھی ردی اور مہلک ہو- اسیطرح کبھی اسہال کبدی مین براز کا رنگ برنگ الوان مختلفہ پر خارج ہوتا ہو جب شفا اور خفت
مرض کا ہوتا ہو- اور بہت بڑی خطا کرتا ہی جو طبیب ایسے مختلف رنگ کے اسہال کو ہر وقت روکتا اور بند کرتا ہی اور اس سے زیادہ غلط کار
وہ طبیب ہے جو اسہال ہذا کو ادویۂ قابضہ مسددہ سے بند کرتا ہی کہ قبض بھی پیدا ہوگا اور سُدّہ بھی پڑے گا- یہ بھی معلوم رہے کہ قوت جب تک
ضعیف ہوتی ہی فضول بدنی کی تمیز اور امتلائی رطوبات کا دفع نہین کر سکتی پھر جب کسیقدر ضعف مین کمی اور قوت قوی ہوئی خواہ جو مواد فراہم
ہو چکے ہین اونمین کسیوجہ سے (منجملہ وجوہ سہولت دفع مندرجہ فن کلیات) سہولت پیدا ہوئی خواہ جو سُدّہ مانع خروج فضول تھے وہ کھل گئے الغرض
کوئی ایسی بات پیدا ہوئی کہ جس سے سہولت دفع ایسے فضول کے جو صعب اور سخت تھا پیدا ہوے اوسوقت فضول مذکورہ ضرور دفع ہو جائینگی
مترجم کہتا ہی یہ تدارک اوس مصادرہ کا ہی جو ابھی اوپر شیخ سے ہوا تھا اور ہمنے خط قوسی کرکے اوسی جگہ عبارت بڑھادی ہے-
متن اسہال کیلوسی جو بواسطہ جگر یا ماساریقا وغیرہ کے عارض ہوتا ہی اوسکا سبب یا تو ضعف قوت جاذبہ جگر کا ہی یا سُدّہ اور اورام جو تقعیر جگر
مین خواہ ماساریقا مین عارض ہون ایسے کیلوسی اسہال کے مورث ہوتے ہین اسقدر کہ جگر جذب کیلوس نہین کر سکتا ہی اور اگر کسیقدر
جذب کرے بھی تو اوسمین کسی قسم کا تغیر نہین دے سکتا ہی- ان سُدّون کی کیفیت ہم باب معا مین بیان کرینگے اس اسہال کیلوسی مین خرابی
یہ ہوتی ہی کہ اگر بحال خود چھوڑ دین اور کچھ تدبیر نکرین ذبول پیدا کریگا اور قوت بدن کو یکبار ساقط کر دیگا اور اگر جنبش کرین جگر سے اور یہ جو
اعضا ہین اونمین انفتاح پیدا کرے گا یعنے یہ کیلوس ادھر پلٹ جائیگا اور اونکی ایذا بڑھائے گا اور سانس مین تنگی پیدا کریگا- یا اسہال
کبدی کیلوسی کا سبب یہ ہوتا ہی کہ مواد کیلوسی مین کثرت ہونے سے اونکی مقدار اس سے زیادہ ہوتی ہی جسقدر قوت معتدل جاذبہ جگر کی ہے
لہذا زائد مقدار اون مواد کیلوسی کی بحال خود باقی رہ جاتی ہی اور جذب نہین ہو سکتی ہے اور بسا اوقات زیادہ اشتہا معدہ کی اور با فراط جوع کا
ہونا بھی ایسے اسہال کیلوسی جگر کا سبب ہوتا ہی- اسہال غسالی کا سبب ضعف قوت مغیرہ یعنے ہاضمہ جگر کا یا زیادہ اثر پذیر ہونا غذا ہی وارد کا
قوت فاعلہ جگر سے یا ضعف ماسکہ جگر کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے غسالی سے اصطلاح اطبا مین وہ رطوبت دموی مراد ہی جسکا نضج تمام نہوا ہو
متن جگر ضعیف کو نسبت اسہال غسالی سے ایسی ہے جیسے معدہ کو قی اور ہیضہ سے ہی پس دونون صورتون مین یعنے اسہال غسالی اور قی
مین غذائے تناول شدہ قبل تمام فعل جگر یا معدہ کے دفع ہوتی ہی اسلیے کہ قوت ماسکہ جگر خواہ معدہ مین ضعف ہوتا ہی- پھر اگر یہ اسہال
قبل تمام ہونے فعل کے ہو یعنی ماسکہ جتنی دیر ٹھہراتی ہی وہ زمانہ گذر جاے اور پھر بھی تغیر اور استحالہ پیدا ہوا معلوم کرنا چاہیے کہ قوت
مغیرہ یعنی ہاضمہ ضعیف ہی- ضعف ماسکہ اور ضعف مغیرہ یعنے ہاضمہ یہ دونون ہر یک سوء مزاج کے تابع ہوتے ہین لیکن اگر ضعف ماسکہ

مختلف الوان اسہال کو ہر وقت بند کرنا خطا ہی

بسبب حرارت اور رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اور اکثر ضعف ہاضمہ بسبب برودت کے۔ اس بیان کے بعد ہرگز ایسا گمان نکرنا چاہیئے کہ غسالی فقط
حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے دونون حالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ مین۔ اور بالجملہ غسالی کبھی انجام کار مین اوسکی ایسی طوبت
آنے لگتی ہو کہ جسکی دسومت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ جب بکثرت خروج رطوبات کا ہوگا خون بھی کسیقدر اوسمین آئے گا بعد اس حالت کے
غسالی کے براز مین ایسی رطوبت آتی ہے جو خاثر ہوتی ہے جو غسالی سوء مزاج حار سے عارض ہوتا ہو اور جو قسم اسکی سوء مزاج بارد سے ہو
ان دونون کو الگ الگ ہم بیان کرینگے۔ اسہال مراری کا سبب مرار کی کثرت اور قوت دافعہ کا قوی ہونا۔ اور اسہال صدیدی کا سبب
خون اور اخلاط کا احتراق یعنی ذوبان اور غلیان اور اکثر انہین اسباب سے جرم جگر کا سوختہ ہوکر بعد خروج اخلاط مختلفہ کے برآمد ہوتا ہے
اور کبھی اسہال صدیدی بسبب ترشح خون کے کسی ورم خواہ کسی دُبیلہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ترشح خاص جگر سے ہوتا ہو اور دست
بطور دورہ کے آتے ہین۔ وہ رطوبت جسکو خاثر اوپر لکھہ چکے ہین وہ مشابہ دردی کے ہوتا ہو سبب اوسکا یا تو دُبیلہ کا شگافتہ ہونا
خواہ کسی سُدّہ کا کھلجانا خواہ سڑجانا کسی حاد اور تیز رطوبت کیوجہ سے یا قروح متعفنہ (۲) اور یا سبب اوسکا احتراق اور سوختہ ہونا خون
کا اور متغیر ہوجانا اوسی خون کا نواحی کبد مین بوجہ کمی حرارت جگر کے خواہ دیگر اعضا کے جو قریب جگر کے واقع ہین یا تغیر اوس خون کا رگون مین
جسوقت اون عروق کی حرارت زیادہ ہو اور خون کو جلاکر فاسد کردے اور اسی خرابی کی وجہ سے اعضائے بدن اپنا حصۂ غذا اس خون سے
نلین اوسوقت یہ خون غلیظ ہوکر مثل دردی کے نہایت بدبو ہوجاتا ہے اور اوسمین کف اور جھین بھی بسبب غلیان اور ذوبان کے
پیدا ہوتا ہو اور مرارت بوجہ غلبہ حرارت کے آجاتی ہو اور جسوقت اس درجہ کا فساد اوسمین ہو اور طبیعت مین ابھی قوت دفع کی ہے
لہذا طبیعت اوسکو بقوت دفع کرتی ہے اور یہ آثار مذکورہ اعضا کی فساد مزاج پر دلیل ہوتے ہین۔ جن لوگون کو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے
ضرور وہ لاغر اور دُبلے ہوتے ہین۔ اس خون مین اور سودا مین رنگ اور قوام اور بدبو کا فرق ہو اسلیے کہ یہ خون سیاہی مین سودا سے کم ہے
اور قوام مین سودا سے زیادہ غلیظ اور بدبو اسکی بہت خراب کہ سودا مین ایسی بوئی بد نہین ہوتی ہو (۳) یا سبب اس طوبت خاثر کا برودت
جو خون کو بھر بھرا کردیتی ہو اور اوسمین کسیقدر جمود اور بستگی پیدا کرتی ہے (۴) یا بسبب ضعف جگر کے اسطرح یہ قسم اسہال کی پیدا ہوتی ہے
کہ پہلے اسہال غسالی اور دموی ہوا اور پھر انجام کار مین ضعف کی ترقی سے یہ قسم دُردی کی پیدا ہوئی اور یہ صورت دفعۃً پیدا نہین ہوتی
مگر بندرت اور دفعۃً جو ایسا اسہال عارض ہوتا ہو اکثر وہ سوء مزاج حار سے جو محرق ہو پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ سوء مزاج بارد جسکی برودت
درجۂ جمود کو نہ پہونچے اوسکا اثر خون مین یہی ہو کہ اوسکو سیّال اور ناپختہ کردیتا ہو اور سوء مزاج حار جو محرق ہو وہ خون کو خاثر مثل دردی
کے کردیتا ہو مترجم کہتا ہے ابھی تیسرے سبب مین ایسے اسہال کے گذر چکا ہو کہ برودت خون کو خاثر کرتی ہو اور جمود اوسمین پیدا کرتی ہے
اور یہان برودت کو سبب سیلان قرار دیتا ہو اسیواسطے ہم نے قید درجہ برودت کے اضافہ کردی ہو اور مثال اسکی بلغم اور سودا سے واضح ہو۔
متن (۵) یا سبب اس اسہال کا نکلنا خاص جرم گوشت جگر کا ہے سوختہ اور غلیظ ہوکر۔ جو اسہال منتن اور بدبو رطوبات کا ہوتا ہے
اوسکا سبب کوئی عفونت ایسی ہوتی ہو کہ بوجہ سڑجانے یا قرحہ کے عارض ہو خواہ بکثرت بند رہنا اور احتراق اوسمین آجانا کہ اس سے
بھی عفونت پیدا ہوتی ہو اور اوپر بیان ہوچکا۔ خون پاکیزہ اور صاف کا براہ اسہال خارج ہونا اسکا سبب قوت کا قوی ہونا اسقدر
کہ محتاج خون زائد کے خرچ کرنے اور صرف مین لانے کی اتنے زمانہ تک نہو کہ اوسمین کچھہ تغیر اور تصرف پیدا کرکے پھر اوسے دفع کرے
اور کبھی کوئی انحلال فرد اور زخم وغیرہ بھی خون صالح کے اسہال مین دفع ہونے کا سبب ہوتا ہو۔ بقراط نے کہا ہو جس شخص کے

جگر مین رطوبت مائی بھر جاے اور بعد اوسکے رطوبت بوجہ شگافتہ ہونے نقاطات جگر کے غشای باطنی مین بھرے وہ شخص مرجائے گا جسوقت اوسکا شکم رطوبت مائی سے ممتلی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بکثرت خوگر ہونا نبیذ تازہ کے پینے کا اسہال کبدی مین گرفتار کرتا ہی۔ اور جسوقت اسہال کبدی کا بند کرنا مریض پر کرب اور بے چینی زیادہ کرے اور جاری رہنا دستون کا مریض کو راحت پہونچائے ایسا اسہال کبدی مہلک ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی جو شخص کہ بوڑھا ہوی شیخوخت مین اور امراض جگر مین گرفتار رہتا ہو جسوقت اخیر امراض مین اوسکو اسہال عارض ہوا اور وہ شخص نحیف ہو چکا ہے اور اگر اوسکے اسہال کو روکین تو ایذا پہونچتی ہی یقین کرنا چاہیے کہ اوسکا اسہال کبدی ہی اور بدن اوسکا غذا کو قبول نہین کرتا ہے اسلیے کہ مجاری غذا مین یبوست اور خشکی آچکی ہی علامات اسہال کبدی او رمعوی مین فرق یہ ہی کہ جو اخلاط ردی اور حاد اور خون معا سے خارج ہوتا ہی اوسکے ہمراہ خراش اور پیچ ایسا ہوتا جس سے الم اور ایذا پہونچتی ہی اور تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہی اور تھوڑا ابھی وہین ہوتا ہی اور پیچ اور قطور علی الاتصال رہتا ہی تا اینکہ یہ اسہال معوی خود علی الاتصال ہوتا ہی یعنے جسوقت دست آتا ہی رک رک کر نہین آتا بلکہ متصل اور پیہم جسقدر آتا ہی اوتنا ہی آکر بند ہوتا ہی۔ اور اسہال کبدی مین اکثر ابدا اور الم نہین ہوتا ہی اور تھوڑا تھوڑا نہین ہوتا بلکہ بمقدار کثیر ہوتا ہی اور ہمیشہ علی الاتصال واقع نہین ہوتا بلکہ ابھی کسیقدر فضلہ برآمد ہوا اور رک گیا اور پھر ہوا۔ کبھی اسہال کبدی او رمعوی مین براز کی آمیزش اور موجودگی اور غیر موجودگی سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے اور براز کے بعد اخیر مین دست آنے سے بھی امتیاز دونون مین اسطرح ہوسکتا ہی کہ اسہال کبدی اکثر بعد براز کے ہوتا ہی اور اوسمین آمیزش براز کی نہین ہوتی ہی۔ اور معدے کے اسہال مین اسہال کبدی سے اس امر کا فرق ہی کہ جو رطوبت اسہال کبدی مین دفع ہوتی ہی کیلوس مستوی یعنی قوام کے درست اور پوری ہوتی ہی ایسی کہ جو فعل معدہ کو اوسمین کرنا چاہیے وہ سب پورا پورا ہو چکا ہی ہان جگر کا جو اثر کیلوس مین ہونا چاہیے وہ اوسمین نہین ہوتا اور اگر اسہال معدہ کا ہی اوسمین جو رطوبت برآمد ہوگی غیر منہضم اور ناپختہ اور جب تک برآمد نہوگی معدہ پر اوسکا بوجھ رہیگا اور اوسکے ہمراہ آفت معدہ کے اور بھی موجود ہونگی۔ بیشتر ایک رطوبت غیر منہضم محض بسبب فساد معدہ کے نہین خارج ہوتی ہی بلکہ بشرکت جگر اور معدہ کے اوسکا خروج ہوتا ہے مگر پھر بھی اوسکا خروج معدہ ہی کیطرف منسوب ہوتا ہے اسلیے کہ آفت پہلے معدہ ہی مین پہونچی ہی اور اوسی معدہ کا فعل ماؤوف ہوا ہے۔ اسہال کیموسی جو بسبب جگر کے ہے اور وہ اسہال کیموسی جو بوجہ ماساریقا کے ہو ان دونون مین فرق یہ ہے کہ جو اسہال کیموسی ماساریقا سے ہوتا ہی اوسمین ضعف جگر کے علامات لون براز اور بول وغیرہ مین نہین ہوتے۔ جو اسہال صدیدی بسبب قرحہ کے یا رشح صدید کے ورم سے ہوتا ہی اوس مین اور اوس اسہال صدیدی مین جو احتراق اخلاط اور جرم کبد سے ہوتا ہی یہ فرق ہی کہ قرحہ اور ورم کا اسہال صدیدی اوس سے پہلے تپ ہوتی ہے اور ان اقسام سے پہلے تپ نہین ہوتی بلکہ ابتدا اس صدیدی کی بدون حمی کے ہوتی ہی پھر بعد اوس زمانہ کے اگر کبھی تپ آجائے کوئی اور سبب جدید حادث ہوگا۔ جو صدیدی اوپر ہمنے بیان کیا کہ بوجہ ماساریقا اور اورام ماساریقا کے حادث ہوتا ہی اوس کے دست مین کیلوس خالص برآمد ہوتا ہی اور علامات ضعف جگر کی جو بذریعۂ ورم خواہ ایسے درد کے عارض ہو جو رنگ کو کیلوس کے متغیر کردے اوسمین نہین ہوتے اور جو تپ اس اسہال کے ہمراہ لازم ہوتی ہی وہ بھی ضعیف اور خفیف ہوتی ہی۔ مختصر یہ ہے کہ صدید جگر کا رنگ مائل بطرف بیاض اور سرخی کے ہوتا ہی اور گویا کہ وہ کسی خون یا قیح سے ٹپک کر آتا ہی اور صدید ماساریقا کی رنگت سپیدی اور زردی لیے ہوئے ہوتی ہی گویا وہ کسی قرحہ کی پیپ سے ترشح ہو کر آئی ہے۔ وہ خاثر جو کسی قرحہ سے اور دنبلون کے سڑ جانے سے عارض ہوا اور وہ خاثر جو قوت کے قوی ہونے سے ان دونون مین فرق یہ ہی کہ قوت میں جو خاثر ہے اوسکے اخراج کے بعد خفت ہوگی اور مختلف الوان عجیب عجیب طرح کے دستون مین نظر آئینگے اور اوسکے ہمراہ علامات اورام کے نہونگے اور بیشتر اوس سے پہلے سدہ بھی پیدا ہوئے ہونگے

بہرکیف اس اسہال سے پہلے تپ اور ذبول نہیں ہوتا اور نہ اس سے پہلے اسہال غسالی یا دموی رقیق یا صدیدی ہوتا ہی۔ جو اسہال خاثر بسبب ایسے اورام کے عارض ہو کہ اون اورام نے خون کی روانی بند کردی ہو اور ایسے حبس کیوجہ سے وہ خون فاسد ہوگیا ہو اور دُبیلہ اوسوقت نہو اوس کی علامت یہ ہی کہ ورم کے تمیع ہونے کی علامت اوسکے ہمراہ نہو اور پہلے رقیق صدیدی ہو جو بطور رشح کے آتا ہو اور اخیر کو غلیظ ہو جاوے۔ جو اسہال کبدی ضعف جگر کی وجہ سے عارض ہوتا ہو اوغسالی سے شروع ہوکر دردی تک پہونچتا ہو باین طور کہ دردی پر غسالی کا تقدم اکثر ہوتا ہو اور کمتر یہ پایا جاتا ہے کہ اسہال دردی دفعۃً عارض ہو پھر اگر دفعۃً مع تغیر لون کے ہو اور سقوط قوت بھی اوسکے ہمراہ ہو وہ بھی ضعف جگر سے ہوگا پھر اگر سبب اوسکا کوئی امر مزاجی ہو یعنے کوئی سوء مزاج کبد اوسکا مورث ہو اوسپر علامات اوسی سوء مزاج کے جو اوپر بیان ہو چکے دلالت کرینگے۔ جو اسہال دردی کہ سبب اوسکی حرارت ہوتی ہو وہ مشابہ بہ خون سوختہ کے ہوتا ہو اور اوس سے پہلے ذوبان اخلاط اور ذوبان اعضا کا بھی ہوتا ہو اور صدیدی دست آتے ہین پیاس زیادہ اور بھوک کم ہوتی ہو پیشاب زیادہ سرخ ہوتا ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہین اور براز اس مریض کا مثل براز تپ وبائی کے بیماروں کے ہوتا ہو گو بدبو زیادہ ہوتی ہو اور قوام اوسکا غلیظ اور گہری سرخی جو سیاہی مارتی ہوئی ہو پھر اخیر مین جاکر خون سیاہ نکلتا ہے۔ جو اسہال دردی دریا خاثر بسبب برودت کے ہوتا ہو اوسکی رطوبت مشابہ خون متعفن فی نفسہ کے ہوتی ہے (یعنے جس خون مین بسبب حبس اور بند ہونے کے خود بخود عفونت آجاے نہ بسبب حرارت کے) اور مثل گوشت گداختہ کے نہین ہوتا ہے اور نہ اوسمین بدبو زیادہ ہوتی ہو بلکہ اوسکی بدبو صدیدی حار سے کمتر ہوتی ہے اور پے درپے آنے مین اوسکے بھی بہ نسبت صدیدی جگر کے کمی ہوتی ہو اور رنگت مین بھی اوسکے کمی ہوتی ہو اور کبھی یہی خاثر خون سیاہ رقیق ہوتا ہو جیسے وہ خون جو متعکر اور تہ نشین ہوکر کسیقدر برآمد ہو اور بستہ نہو اور ہمیشہ اوسکی آمد بطور غسالی کے ہوتی ہو اور پیاس وائل ہین اوسکے کمتر اور اشتہاے طعام زیادہ ہوتی ہو پھر اخیر مین بیشتر بسبب عفونت کے حمیات کیطرف موڈی ہوتا ہو اور اوسوقت اشتہاے طعام بھی ساقط ہوجاتی ہو اور استسقا پیدا ہوتا ہو خلاصہ یہ ہو کہ یہ قسم اسہال کی زمانہ لقا کی نظر سے زیادہ طولانی ہوتی ہو۔ رطوبۃ مزاج جگر اور یبوست کے ہمراہ جو اسہال ہوتا ہو اوسپر استدلال نظر کرنے سے حال براز اوس شی کے کیا جاتا ہو جو دستون مین خارج ہوتی ہو کہ قوام اوسکا کیسا ہی غلیظ ہو یا رقیق اور پیاس کے ذریعہ سے بھی استدلال یبوست اور رطوبت پر کیا جاتا ہو۔ جو اسہال کبدی بسبب دُبیلہ کے ہوتا ہو کبھی اوسمین قیح برآمد ہوتا ہو اور کبھی خون درد کی شکل کا اور کبھی اخلاط کثیرہ جیسے کہ مذکورہ کیوجہ سے اسہال مین یہی صورت پیدا ہوتی ہو مگر فرق اتنا ہو کہ یہان علامات دُبیلہ کے شگافتہ ہونے کے اور نضج دبیلہ کے وہی ہوتے ہین جنکا علم اوراوپر آگاہی قبل بحث ہذا کے ہوچکی ہو۔ بلیشتر دُبیلہ اور ورم جگر کے اسہال مین پہلے تو صدید رقیق برآمد ہوتا ہو پھر جب دُبیلہ خواہ ورم شگافتہ ہو اور اوسوقت مدہ خارج ہوتا ہو اور کبھی ہمراہ مدہ کے خون بھی آتا ہو۔ جو اسہال کبدی بسبب قرحہ کے ہوتا ہو یا بسبب آکلہ کے اوسکے ہمراہ درد جانب جگر مین اور جو رطوبت نکلتی ہو وہ مقدار مین کم ہوتی ہو اور بدبو بھی اوسقدر جیسے قرحہ اور آکلہ مین ہوتی ہو اور اوس سے پہلے موجبات قروح اور آکال یعنے سترا ئید کے ہوتے ہین۔ جو قسم اسہال کبدی کے کہ اوسمین خاص گوشت جگر کا آتا ہو وہ غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ ضعف بسبب قرب موت کے اور وہ آفات کہ موت سے پہلے نمودار ہوتے ہین بھی ضرور ہوتے ہین۔ جو اسہال کبدی بسبب ایسے امتلا کے ہوتا ہو جسکا امتلا کا عروض بند ہونے کسی سیلان عادی مثل حیض خواہ بواسیر وغیرہ کے ہو یا کسی عضو کے کٹ جانے سے یا کسی ریاضت کے ترک ہوجانے خواہ اور وجوہ امتلا کے جو کلیات مین بیان ہوچکے الغرض ایسے اسہال کبدی پر استدلال اوسکے سبب خاص سے کرنا لازم ہی اور یہ اسہال دفعۃً بکثرت مقدار عارض ہوتا ہو اور جلدی بند بھی ہوجاتا ہو یعنے خود بخود جب استفراغ اوس رطوبت کا ہوجائے اور یہ اسہال بطور نوبت کے ہوتا ہو۔ جو شخص مدت دراز تک خلفہ مین مبتلا رہے

اور دست اوسکے دردی ہون خواہ صدیدی یا اور کسی قسم کے اور ہوتے ہوتے سیاہ دست آنے لگین اوسکے بچنے کی امید کم کرنی چاہیے۔ کبھی ایسے مریض کو بعض ادویہ قابضہ جو قوی ہون اور غذائی ہون نفع کرجاتے ہین لیکن اسقدر فائدہ نہین ہوتا ہی کہ بالکل صحت اور عافیت پیدا ہوجائے علاج جملہ اقسام اسہال کبدی کا ذکر ہمنے باب اسہال پر اوٹھا رکھا ہے

سوء القینیہ کا بیان جسوقت حال جگر کا خراب ہوتا ہی او ضعف او سپر غالب آتا ہے پہلے جو حالت خراب ہوتی ہے وہ مقدمۂ استسقا کہلاتا ہی اور خاص لفظ اوسکے واسطے سوء القینیہ تجویز ہوئی یعنی اوس حالت کا نام سوء القینیہ ہے اور فساد مزاج بھی اوسکا اسم مخصوص ہے۔ اور پہلے جو خرابی ظاہر ہوتی ہی وہ یہی ہی کہ بدن کا رنگ مائل بسپیدی اور زردی ہوجاتا ہی اور پلکون اور چہرہ اور اطراف مین دست و پا کے تہیج پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ تہیج تمام بدن مین پھیل جاتا ہے اور رنگت بھی وہی ہونے سے صورت بدن کی ایسی نظر آتی ہی جیسے گوندھا ہوا آٹا اور چارون ہضم کا فساد اسکو لازم ہوتا ہی براز کی آمد مین ایسی بے ترتیبی ہوتی ہی کبھی خود بخود قبض رہتا ہی اور کبھی رفع قبض ہوکر بخوبی کھُل کر آتا ہی۔ نیند کا بھی حال یہی ہی کبھی گہری نیند آتی ہی اور کبھی بیداری زمانہ دراز تک رہتی ہی اور پیشاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہی پسینا زیادہ نکلتا ہی ریاح کی کثرت ہوتی ہی مراق مین نفخ شدید اور کبھی خفیف سا نفخ مراق مین ہوتا ہی۔ اگر ایسے بیمارون کے بدن مین کوئی زخم اور قرحہ پیدا ہوا وسکا اندمال اور بھر جانا بڑی دشواری سے ہوتا ہی اسلیے کہ مزاج تمام اعضا کا فاسد ہورہا ہی۔ دانت کی جڑون مین اور مسوڑھون مین حرارت اور کھجلی بسبب اوس بخار کے پیدا ہوتی ہی جو کہ جگر وغیرہ سے صعود کرکے آتا ہی۔ تمام بدن مین کسل اور ڈھیلاپن ہر وقت لاحق رہتا ہی۔ کبھی ایک حالت مشابہ سوء القینیہ کی بسبب اجتماع رطوبات مائی کی پھیپڑہ مین پیدا ہوتی ہی اور سحنہ بدن کا مثل سحنہ مستسقی کے ہوجاتا ہی

استسقا کا بیان استسقا ایک مرض مادی ہی سبب اوس کا ایک مادہ غریب ہے جو اعضا مین سماجاتا ہی یا تو جملہ اعضائے ظاہری جو محسوس بحس بصر ہین اون مین یا اون خالی مقامات مین نواحی یعنی اطراف کے جنمین تدبیر غذا اور اخلاط کی ہوتی ہی اونمین یہ مادہ بھر جاتا ہی۔ اقسام استسقا کے تین ہین (۱) لحمی اور اسکا سبب مادۂ مائی بلغمی ہوتا ہے جو تمام اعضا مین ہمراہ خون کے پھیل جاتا ہی (۲) زقی اسکا سبب رطوبت مائی ہوتی ہی جو خالی جگہ جوف اسفل یعنے زیر شکم کے بھر جاتی ہی خواہ اوسکے حوالی مین جو جگہ ہے (۳) طبلی اسکا سبب مادۂ ریحی ہی جو انھین مقامات مین پھیل کر منتشر ہوجاتا ہی استسقا کیواسطے کچھ اسباب اور احکام ایسے ہین جو عام ہین کہ جملہ اقسام مین مشترک ہین پھر ہر ایک قسم استسقا کی واسطے ایک ایک سبب اور حکم خاص بھی ہی۔ عام سبب تو یہ ہی کہ استسقا کی کوئی قسم بدون اعتلال یعنے انحراف اعتدال جگر کے بالتخصیص خواہ بشرکت اور اعضا کے ہمراہ اعتلال جگر کے عارض نہین ہوتی ہی اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جگر اعتدال سے خارج ہو اور استسقا نہ پیدا ہو۔ مجملاً اسباب استسقا کے یا تو وہی امور ہین جنکو خصوصیت جگر سے ہی یا وہ امور جو بشرکت دیگر اعضا مع جگر کے پیدا ہوتے ہین۔ خاص اسباب کبدی بلا شرکت اعضاء دیگر اونمین سے اول اور عام ترین امور یہ ہی کہ ہضم جگر مین ضعف پیدا ہوا اور یہ امر گویا سبب اصل استسقا کا ہی۔ اسباب سابقہ استسقا کے وہی جملہ امراض جگر کے ہین جو مزاجی خواہ امراض مرکبہ جیسے محدب جگر کا چھوٹا ہونا اور سدہ اور اورام گرم ہون خواہ بارد اور نرم اورام ہون یا سخت ایسے جنسے منھہ اوس رگ کا بند ہوجائے جسکا حالت نام ہے اور صلابت اوس صفاق کی جو جھلی محیط جگر پر ہے۔ امراض مزاجیہ ایسے جنکا استحقاق احداث استسقا مین قوی ہی اکثر تو وہی ہین جو بتوسط برودت یا کہ یبوست سے استسقا کے پیدا کرنے مین سبب ہوتے ہین۔ اور ہر ایک قسم ایسے امراض کی جو بتدریج تحلیل حرارت غریزی کے کرتی ہی اور اطفاء حرارت غریزی کا دفعۃً کرتی ہے۔ میری مراد تحلیل حرارت سے یہان وہی معنی متعارف اطبّا کے ہین جو برطبق اونکے قول کی حرارت غریزی کو تحلیل تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہی خواہ بجھنا اوسی حرارت کا کسی برودت غریبہ یا حرارت غریبہ

سے یہ امر پیدا ہوتا ہی جیسے نہار منھ سو اوٹھکر سرد پانی پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے آب سرد پینا یا وہ تحلل اور اطفا بسبب افراط استعمال اشیاء مرطبہ کے خواہ مجففہ کے بعد ذوبان اور استفراغات مفرطہ کے ہو جیسے زیادہ پسینے کا نکلنا خواہ ادرار بول کا زیادہ ہونا یا اسہال کثیر اور سحج یعنے خراش ورادرار حیض کثیر اور بواسیر کا خون زیادہ برآمد ہونا اور بدترین استفراغات خون کا بحد افراط خارج ہونا کہ اس سے حرارت غریزی کا تحلل اور اطفا بسبب جلد اور زیادہ ہوتا ہی مترجم تحلل چونکہ بنظر یعنے حقیقی کے جو کہ خاصہ اجسام جوہریہ سے ہی اسکا اطلاق حرارت پر جو اعراض کیفیہ سے ہے مجاز ہے اسیطرح اطفاء حرارت اشیاء حارہ سے جو مناسب حرارت کے ہون بھی اطلاق مجازی ہی لہذا شیخ نے تصریح کردی کہ میری مراد تحلل اور اطفائے حرارت سے وہی معانی مجازی اصطلاحی اور عرفی ہین جو اطبّا کے استعمال مین جاری ہین اور اگرچہ فن کلیات مین ان دونون اطلاق کے تعئین اور تصریح اور مناسبت جو معنی حقیقی اور عرفی اطبا مین ہی بخوبی بیان ہو چکی پھر یہان یعنے بحث استسقا مین اسکا تعرض فقط اسی غرض سے ہی کہ اکثر یہی امور مذکورہ جیسے تحلل اور اطفائے حرارت کا اس جگہ بیان ہوا مورث استسقا کے ہوتے ہین۔ متن جو امراض آیہ مورث استسقا ہوتے ہین ہر ایک مرض کے باب مین بتفصیل بیان ہو چکا کہ وہ کیونکر استسقا کیطرف منجر ہوتے ہین۔ اسباب استسقا کے بمشارکت دوطرح پر ہین یا اینکہ تمام بدن کی شرکت ہو مثلاً تمام بدن کا خون گرم ہو جاے خواہ زیادہ سرد ہو جائے کسی سبب سے منجملہ اسباب حرارت اور برودت کے یا یہ سبب فقط معدہ کی شرکت ہوا اور اوسی معدہ کا سوء مزاج خصوصاً وہ سوء مزاج جو ضرب یعنے اسہال پیدا کرے۔ یا یہ سبب ماساریقا کی شرکت سے ہو خواہ طحال کی شرکت سے اوسکے بڑھ جانے کی وجہ سے کسی ورم سخت سوداوی یا نرم سے جو طحال مین ہو خواہ ورم حار صفراوی طحال کا یا بکثرت نکل جانا سودا کا طحال سے جسکے افراط انجام کار مین ضعف جگر پیدا کرتی ہی اسلیے کہ بکثرت جذب طحال سودا کو چونکہ غذاے جگر مین کمی پیدا کرتا ہی لہذا ضعف جگر عارض ہوتا ہی (دیکھو اسکا سبب باب اورام طحال مین لکھا گیا ہے) اور کمی غذائے جگر کی علاوہ کثرت جذب سودا سے تبرید جگر بھی ہوتی اور جو ایذا طحال کو ہی وہ بھی جگر تک پہونچتی ہے جسطرح کہ دماغ تک بھی ایذا پہونچکر تشویش ظنون پیدا کرتی ہی۔ طحال کا بڑھجانا استسقا اور ضعف جگر دو سبب سے پیدا کرتا ہی۔ ایک تو اس وجہ سے کہ جب طحال بڑھ جائے جذب سودا بکثرت کریگا اوسوقت غذائے جگر مین کمی واقع ہوگی دوسری وجہ یہ ہی کہ اسکا بڑھ جانا جگر کی قوت اور توانائی کو بالقصد توڑ ڈالتا ہی اور تولید خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے۔ کبھی استسقا گردہ شرکت سے بھی عارض ہوتا ہی جب گردہ مین برودت آجاے خواہ حرارت خاص جو گردہ مین پیدا ہو یا سدّہ جو گردہ مین پڑجا ئین کہ انکی وجہ سے جذب مائیت نکرسکین اور صلابت گردہ بھی اسیطرح مانع جذب مائیت ہی اگرچہ اسوقت جگر مین کوئی تغیر اور سوء مزاج نہو۔ کبھی بسبب شرکت امعا کے استسقا پیدا ہوتا ہی خصوصاً امعاء صائم جو قریب جگر کے ہی اور بشرکت رحم اور مثانہ اور سرب اور حجاب کے بھی استسقا عارض ہوتا ہی یہ کچھ ضرور نہین کہ جب استسقا بسبب شرکت گردہ کے پیدا ہوا اوسوقت سوء مزاج گردہ بھی ضرور ہو بلکہ کبھی بسبب سدّہ گردہ اور اورام گردہ ایسے ہوتے ہین جو مانع جذب رطوبت کے گردہ کو ہوکر جگر کو مضرت پہونچاتے ہین اور استسقا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے اوس استسقا کا جو بمشارکت امعا کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ بھی تغیر حال یعنے سوء مزاج اور تغیر کیفیت امعا پر دلیل نہین ہوتی بلکہ کبھی بسبب دردہاے امعا جو مروڑہ سے خواہ اینکہ قولنج شدید مین لاحق ہوتا ہی خواہ سحج اور خراش امعا سے جو درد ہوتا ہے کہ ان اوجاع سے بھی ضعف جگر پیدا ہوکر استسقا پیدا ہوتا ہی۔ اسیطرح شرکت رحم سے جو استسقا پیدا ہوتا ہے وہ بھی ضرور نہین کہ سوء مزاج رحم سے پیدا ہو بلکہ بسبب اوجاع رحم خواہ زیادہ احتباس حیض جو رحم مین ہے اوسکی وجہ سے ضعف پیدا ہوکر مورث مرض استسقا ہوتا ہی۔ کبھی استسقا بمشارکت مقعد کے اس جہت سے پیدا ہوتا ہے

ردم

کہ خون بواسیر اوسمین رک جاتا ہے اور اسیطرح دیگر اعضاے مذکورۂ بالا کے شرکت سے استسقا پیدا ہوتا ہے۔ اکثر جو اعضا ربول ہین جیسے گردہ اور مثانہ وغیرہ اونکی شرکت سے مقعر جگر مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور جو اعضا اسے برازہ اور نقص فضلہ مذکورہ مین اونکی شرکت سے محدب جگر مین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ کبھی استسقا بسبب اون اورام کے عارض ہوتا ہے جو مواضع زیرین خالی ہین اور اونمین بوجہ سوء مزاج کے یہ اورام پیدا ہوتے ہین اور وہ سوء مزاج اور اوسکا ضرر متعدی جگر تک بھی ہو کر ضعف جگر پیدا کرکے مورث استسقا ہوتا ہے۔ یا اینکہ خون سوداوی جو اکثر اوقات اونمین اعضاے زیرین مین پیدا ہو کر سدہ ڈالتا ہے اور اسی جہت سے اون اعضا کی قرب وجوار کے اعضا مین کہ جنمین جگر بھی داخل ہے تنگی پیدا ہوتی ہے۔ ذربیطس زیادہ تر مورث استسقا ہے جبکہ بعد تحمل ایذای راسخ اور دوامی سکے اطراف حقوہ یعنی کوہان مین عارض ہوا ہو کہ یہ قسم استسقا کی کسی دوای مخرج مادہ سے زائل نہین ہوتی۔ اور یہ کلام میری نزدیک غیر مہذب اور درست نہین ہے۔ بدترین اقسام استسقا کے وہی ہے جو ہمراہ کسی مرض حاد جیسے حمی حادہ وغیرہ کی ہو بعض آدمی (جیسے یحییٰ بن ماسویہ) ایسا خیال کرتے ہین کہ استسقای لحمی دونون اقسام باقیماندہ سے بدتر اور زبون تر ہے اسلیے کہ فساد استسقای لحمی کا عام اور شامل جگر اور جملہ عروق بدنی کو ہوتا ہے اور گوشت تک بھی یہ فساد پہونچ جاتا ہے تا اینکہ بیشتر مقدار بلکہ تمام مقدار ہضم ثالث کی بھی اس مرض مین باطل ہوجاتی ہے۔ دوسرا شخص استسقای لحمی کو دونون اقسام باقیماندہ سے خفیف تر خیال کرتا ہے حتے کہ طبلی سے بھی اخف تجویز کرتا ہے۔ مگر اولی میری راے مین یہ ہے کہ استسقای زقی تینون اقسام مین زیادہ برا ہے اور بدشواری زائل ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ جملہ اقسام استسقا سے اخف اور سبک تر ہوتے ہین اور بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ سب اقسام استسقا سے بدتر ہین اور یہ بات بسبب خفت اور شدت اسباب استسقای لحمی کے ہوتی ہے جن اسباب سے استسقا پیدا ہوتا ہے ونیز بنظر ظاہر حال مریض کے بھی خفت اور صعوبت مرض کی از روے مشاہدہ مختلف ہوتی ہے لیکن بتجربہ یہی تو یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ لحمی کے اقسام عموماً سب قسم کے استسقا سے خفیف وسبک ہون باینہمہ یہ ضرور نہین ہے کہ جگر کی حالت ضعف بھی اقسام لحمی مین ویسی ہو جیسی دیگر اصناف مین ہوتی ہے اکثر اوقات اونمین لوگون پر عروض استسقا سے خطرہ زیادہ ہوتا ہے جنکا مزاج طبعی حار یابس ہے ایسے مزاج کے لوگ جب ہی مبتلاے مرض استسقا ہونگے جب کوئی امر عظیم مخالف اون کے مزاج کے پیدا ہوا اور اونکے مزاج کو ضد مقابل کی طرف لیجاے۔ جو استسقا بسبب طحال کی صلابت کے عارض ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور اوس مین امید شفا زیادہ ہے بہ نسبت اوس قسم کے جو صلابت جگر سے پیدا ہو بلکہ صلابت طحال کا استسقا علاج پذیر ہونے کے اوس مین امید قوی ہے۔ بیشتر مادہ استسقا اسقدر غالب اور زیادہ ہوجاتا ہے کہ ربو اور ضیق النفس اور کھانسی پیدا ہوتی ہے اور یہ علامات اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ زمانہ موت مریض کا قریب پہونچ گیا شاید تین روز کے بعد مر جاے گا اور بیشتر تغیر نفس بسبب مزاحمت ہونے ورم کے بلیلہ تک ہوتا ہے (یعنے اسقدر تنگی سانس مین ہوتی ہے کہ بلیلہ جو ایک کیفیت خاص بے آرامی کی ہے اور باب حمیات مین اسکا بیان ہوگا پیدا ہوتی ہے اور دوسرے نسخہ مین بجاے بلیلہ کے لیلہ کی لفظ ہے اوسوقت معنی یہ ہونگے کہ رات کے وقت بسبب مزاحمت ورم کے تغیر نفس کا زیادہ ہوتا ہے) اور یہ کیفیت بہ نسبت کیفیات سابقہ کے اسلم ہے۔ اکثر قریب زمانہ موت کے ان لوگون کے منھ مین اور مسوڑھون مین قروح پیدا ہوتے ہین بسبب ردی ہونے اون بخارات کے جو ورم سے متصاعد ہو کر اعلے کیطرف آتے ہین اور اخیر مین تمام بدن مین قروح پیدا ہوجاتے ہین بسبب ردارت مزاج کے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر براز مین مستسقی کے رطوبت ہمرنگ گوشت کے خارج ہوا وسکے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی۔ جس شخص کو استسقا بحالت عروض مالیخولیا عارض ہو اوسکا مالیخولیا بوجہ ترطیب پیدا کرنے استسقا کے زائل ہوجائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے استسقا مین اسہال کا پیدا ہونا خودبخود بلا تحریک صناعی مہلک ہوتا ہے۔ مریض استسقا کے حالات مین پہلے اس امر کا دریافت کرنا چاہیے کہ نفخ اور ورم اول کہان سے شروع ہوا تھا عانہ سے

ف تین روز رہیگا ... ضیق النفس اور کھانسی ... کو آتی ہے

یا دونون پاؤن سے یا پیٹھ سے یا اطراف گُردون سے یا قطن سے یا امعا یعنے شکم سے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ طبیعت مریض کی نرم رہتی ہے یا قبض رہتا ہے اِسلیے کہ قبض رہنا ایسے مریض کو بہتر ہے بہ نسبت نرمی طبیعت کے خصوصاً اوس قسم مین استسقا کے جو قطن سے شروع ہوا ہو یا دونون گردون سے۔ جو استسقا قطن سے شروع ہوتا ہے اوس مین نرمی طبیعت کی زیادہ رہتی ہو اِسلیے کہ رطوبات عندا وہان سے پلٹ کر امعا کیطرف جاتے ہین۔ قبض طبیعت اون اقسام مین استسقا کے زیادہ رہتا ہے جو مقادیم بدن سے شروع ہوا ہو یعنے عانہ اور جگر اور طحال اور معدہ وغیرہ سے۔ یہ بھی واجب ہے کہ حال مواضع ثنیہ (یعنے جن مقامون سے آدمی خم ہوکر دوہرا ہوجاتا ہو جیسے ناف سے لیکر پٹرو تک) یعنی اِن مقامات کا حال بھی معلوم رہے کہ آیا ضعیف اور لاغر ہین یا پُرگوشت اور قوی ہین کہ انکا قوی ہونا اسہال کی برداشت پر دلیل ہوسکتا ہو۔ ایضاً حال صفن کا بھی دریافت کرنا چاہیے کہ انتفاخ اور پھول جانے مین یہ بھی شریک ہین یا نہین اِسلیے کہ انکی شرکت اگر انتفاخ مین ہوگی خوف رشح رطوبات کا ہوتا ہے اور رشح رطوبات سے متعفن ورم ہوتا ہے اور قروح خبیثہ کا جنکا اچھا ہونا دشوار ہے خوف ہوتا ہے کہ پیدا ہون **اسباب** خاصہ اقسام استسقا بعد اسباب عامہ کے سبب خاص استسقاء زقی کا جو اصل ہے وہ یہی امر ہے کہ رطوبت مائیہ جگر مین کیموس سے جُدا تو ہوجائے لیکن جدھر سے نکلنا چاہیے مثلاً گُردون کی طرف سے اودھر کی راہ سُدّون وغیرہ سے بند ہو اور نکل نہ سکے پس بالضرور اس رطوبت کو رجوع اور بازگشت کسی اور طرف ہوگا جو اوسکا محل طبعی نہین ہو اور اوسکی کمی موجودگی جگر سے بذریعہ روانگی اون مقامات کی ہوگی جدھر اوسکا جانا غیر طبعی ہو اور یہ رفتار اس رطوبت کی یا بطور ترشح اور ٹپکنے کے اونھین مقامات غیر معتاد پر ہوگی یا اینکہ اسکا انفصال اور جدائی بخارات بن کر ہوگی کہ پھر وہی بخارات بوجہ احتقان شدید کے پانی ہوجائینگے اِسلیے کہ مادہ ان بخارات کا زیادہ ہے فقط ہوا ہوکر فنا نہین ہوسکتے۔ یا اوس بخار کے پھر پانی ہونیکا یہ سبب ہے کہ عضو رئیس یعنی جگر کی حمایت کی نظر سے طبیعت اِس رطوبت کو بشدت دفع کرتی ہو اور یہ ضرورت قاہرہ یعنی غالب طبیعت کو اس رطوبت کا بالقہر بہانا ہے اون مجاری مین دفع کراتی ہے جو واسطے ٹھہرنے فضول غذا وغیرہ کے بطن کے اوس خالی مقام پر مخلوق ہوے ہین جسمین امعا کا مقام ہو۔ اور اکثر اس رطوبت متحیرہ کا واقع ہونا اور ٹھہر جانا درمیان ثرب یا درمیان صفاق باطن کی ہوتا ہو مگر ثرب مین یہ رطوبت جب ہی درآتی ہو جب ثرب مین تاکل ہوجائے یعنے سڑ جائے یہ بات تو بخوبی معلوم ہوچکی ہو کہ دفع طبعی کبھی ایسا قوی ہوتا ہو کہ قیح وغیرہ دیگر رطوبات کو استخوان کے اندر نفوذ کرا دیتا ہو چہ جائیکہ ثرب اور صفاق مین ایسی رطوبت کا درآنا یہ کیا دشوار ہے اگر دفع طبعی قوی ہو۔ (۲) یا اینکہ یہ رطوبت اگر رشح سے نہ آسکے تو بعض مجاری غذا کے شگافتہ ہوکر اونمین رطوبت جگر کی بھر جاتی ہو کیونکہ وہ مجاری غذا جگر تک متصل ہو رہی ہین (۳) یا رطوبت اون مقامات مین اسطرح آتی ہے جیسا کہ بعض قدما اولین نے کہا ہو اور بعض متاخرین نے ناحق اوسکو اپنی طرف منسوب کیا ہو وہ طریقہ یہ ہو کہ یہ رطوبت اون رگون کے مُنھ کیطرف پلٹ جاتی ہو جو کہ جنین مین اوسکے ناف تک آتی تھین کہ اونھین کے ذریعہ سے جنین اپنی غذا پاتا تھا خواہ اون رگون مین جو کہ جنین کی ناف تک آتی تھین کہ اونکی راہ سے جنین بحالت موجودگی اندرون شکم مادر کے پیشاب کرتا تھا اِسلیے کہ بچہ کبھی شکم مادر مین ناف کی راہ سے پیشاب کرتا ہو اور نوزائیدہ بچہ قبل ازانکہ اوسکی ناف نکالی جائے اور اوسکا نار کاٹا جائے یہی ناف ہی کیطرف سے پیشاب کرتا ہو اور جب اس طرف سے پیشاب کی آمد بند کردی جائے جسطرح بعد درست کرنے ناف کے ہوتا ہو تب پیشاب مثانہ کیطرف سے آکر مخرج ذکر سے دفع ہوتا ہو۔ (یہان تک یہ امر واضح ہوا کہ پیشاب کے آنے کی راہ ناف تک بھی ہو اونھین عروق کے ذریعہ سے جنکا ابھی ذکر ہوا) پھر جب بکثرت سُدّہ اون مجاری مین پڑ جائین جدھر سے بول مثانہ مین پہونچتا ہو اور رطوبت ہو اودھر نہ جانے دین قوت دافعہ مضطر ہوکر ناچار اس رطوبت کو

انہین عروق مذکورۂ بالا کیطرف سے لائیگی جنکا تعلق جگر سے بیان ہو چکا اور ان رگونکے مُنھ مین پہونچائیگی پھر چونکہ نامٔہ کی راہ از وقت درشتی ناف
کے بند ہو چکی ہے اب تو اوس طرف سے پیشاب کا آنا دشوار ہی بالضرور وہ رطوبت انہین رگونکے مُنھ کھُل جانے سے شکم مین بھریگی اور پیٹ پھول جائیگا۔
اسلیے کہ ان رگونمین نفخ پیدا ہوگا اور یہ رگین چوڑی بوجہ پُر ہونے رطوبات مذکورہ کی زیادہ ہوجائینگی بہ نسبت اپنی اصلی اور اولی خلقت کے
اور جو منافذ حدبہ جگر کے قرب مین بسبب بند ہوجانے رطوبت بول کے اوس طرف سے وہ سب منفتح ہو جائینگے یعنی ملجائینگے کہ وہ در اصل خلقت مین
ضعیف ہین اور انکا ضعف بہت زیادہ ہی بہ نسبت اوس حصّہ کے جو نزدیک مقعر جگر کے ہی۔ اور کچھہ دور نہین ہی کہ دوائی مسہل جو استفراغ رطوبات کا
شکم سے کرتی ہی اوسکا اخراج بھی انہین رگونکی طرف سے یون ہوتا ہی کہ پہلے جگر تک دوا مسہل کا اثر انہین کی راہ سے پہونچتا ہو پھر امعا تک۔ اسباب
سابقہ جو واسطے اس سبب اصل یعنے رطوبت مائیہ کے تجویز ہو سکتے ہین وہ یہی ہین کہ یا تو قوت ممیزہ یا مادہ ممیزہ (بصیغۂ اسم مفعول) یا مجاری
مین ضعف آجائے۔ جو سبب قوت ممیزہ مین ہو وہ اس جہت سے ہوتا ہی کہ ممیز کا فعل قوت دافعہ جگر اور قوت جاذبہ گُردہ مین مشترک ہی پس یہ دونون
یعنے دافعہ جگر اور جاذبہ گُردہ مین ضعف آجائے خواہ انہین سے کسی ایک قوت مین ضعف پیدا ہو یا اینکہ مجری مین جو درمیان جگر اور گردہ کے ہے
سُدّہ پڑے خصوصاً جسوقت گُردہ مین ورم یا صلابت ہو اوسوقت مائیت خون سے جُدا نہو سکیگی اب اس خون ناقص کو جو غیر متین ہے بدن
قبول نکریگا اور نہ مجاری بدن اسکا تحمل کر سکینگے یعنے اپنی تجویفات مین اسکو جگہہ نہ دینگے اب ایک وجہ وجوع واقع ہونے استسقائے زقی کے
ثابت ہوگئی اور اسی جہت سے کبھی استسقائے زقی فقط گُردہ کے کسی ضعف خواہ مرض سے پیدا ہوتا ہی اور جگر کے ضعف خواہ اعتلال کی پہلے
ضرورت نہین ہوتی۔ رطوبت ممیزہ بصیغۂ اسم مفعول مین اس سبب کا اسطرح تصور کرنا چاہیے کہ جسوقت یہ رطوبت بمقدار کثیر اتنی ہو کہ قوت
ممیزہ مذکورۂ بالا اوسکی تمیز اور جدا کرنے پر قادر نہو سکے کیونکہ اوّل تو اسکی مقدار زیادہ ہی دوم اینکہ اسکا ہضم بھی جگر مین اچھی طرح
نہین ہو سکتا ہی لہذا قوت ممیزہ کا تصرف بھی اسمین بخوبی نہین ہو سکتا ہی۔ زیادہ ہونا اس رطوبت کا بسبب زیادہ سرد پانی پینے کے ہوگا
اور سرد پانی زیادہ اوسیوقت پیا جاتا ہی جب پیاس زیادہ ہو اور پیاس کی زیادتی اکثر کسی مزاج غالب سے جو جگر مین عارض ہوتا ہی اور
معطش یعنی تشنگی آور بھی ہوتی ہی خواہ کوئی اور سبب تشنگی پیدا کرنے والا منجملہ اسباب مذکورہ باب کثرت عطش کے خواہ بسبب ایسے سُدّہ پڑجانے
کے جو کہ جذب رطوبت آب مشروب کو جگر تک اتنا نہونے دین جسقدر کہ درکار ہے لہذا پیاس ہر وقت بنی رہتی ہی اگرچہ زیادہ پانی
پیا جائے اور سرد بھی ہو۔ یا اسوجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے کہ جو پانی پینے مین آتا ہی فوراً اوسکے پینے سے پیاس فرو نہین ہوتی
ہی کہ وہ ٹھنڈا نہین ہی گرم ہے۔ یا اینکہ اوس پانی مین ایک کیفیت معطشہ یعنی پیاس بڑھانے والی ہی مثلاً شوریت اور بورقیت ہی
اور سوائے ان وجوہ کے اور اسباب کثرت عطش کے بھی ہو سکتے ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہی پھر جب غذائے تر کا پورا پورا ہضم اپنی حد کو
نہ پہونچا بدن یا فقط جگر ساری غذا کو قبول نکریگا بلکہ بعض کو قبول کریگا اور بعض کو رد کر دیگا پس یہ سوء ہضمی کبھی تو ایک سبب
اسباب استسقائے زقی سے ہوگی جسکو ہمنے اس عنوان سے اوپر لکھا ہی کہ غلبہ مائیت۔ اور رطوبت سے استسقائے زقی پیدا ہوتا ہی یا اینکہ
یہی سوء ہضم اسباب استسقائے طبلی سے ہوگا اگر افراط حرارت سے اس رطوبت کا بخار بنے اور یہ بات خرابی کی ہضم ثانی مین ہوتی ہے
مجاری مین یہ سبب اسطرح پر ہوتی ہی کہ اون مجاری مین سُدّہ خواہ اورام ایسے ہون کہ اس رطوبت کو جو جگر سے جُدا ہوتی ہی اپنی
اصلی اور سیدھی راہ پر نگذرنے دین اور بطرف مجاری غیر معتاد کے اسکو منعکس کرین۔ جسوقت طبیعت مستسقی کی مائیت کو بذات خود
دفع کرے یہ امر دلیل اوسکے صحت کا ہی مترجم میری سمجھ مین اس فقرہ کا مطلب یون آتا ہی کہ جسوقت ادرار بول مستسقی کو بلا تحریک طبیعت

دوائے مسہل کا اثر رگونتک پہونچتا ہے

بدون استعمال مدرات کے ہو اوسوقت اوسکی صحت کا گمان غالب ہوگا اسلیے کہ اسہال کو تو اطبا استسقا مین بالاتفاق مہلک تجویز کرتے ہین
اور تفریق استفراغ تمام ہو اوسکو جگر سے تخصیص نہین ہے اور واپس آنا ان رطوبات کا اونہین مجاری غیر معتاد کیطرف سے بطرف جگر کے اور وہان سے
بسبب جذب گردہ کے براہ بول دفع ہونا کچھ محال نہین ہے متن اکثر اوقات جسوقت بدن مستسقی کا لاغر ہوجائے یعنے وہ نفخ شکم باقی رہے پھر سیرے
روز انتفاخ مذکور خود بخود عود کرتا ہے اور یہ نفخ دوبارہ اکثر ریحی ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص مستسقی کے احشا مین بلغم کثیر درمیان حجاب
اور معدہ کے یعنی درمیان ثرب او صفاق کے اسقدر ہو کہ درد پیدا کر رہا ہو پس جسوقت وہ بلغم رگون مین ہوکر مثانہ مین پہونچے (اور براہ بول
دفع ہوجائے) اوسکا مرض استسقا زائل ہوجائیگا مترجم میری رائے مین یہ قول بقراط شیخ نے بطور شاہد کے لینے اوس دعوی پر ذکر کیا ہے جو ابھی
اوپر گذر چکا ہے کہ طبیعت اس رطوبت کو خود بخود دفع کرے متن جالینوس نے بقراط کے قول پر یہ کہا ہے کہ اولی یہ ہے کہ یہ بلغم بطرف عانہ کی اوترے
نہ بطرف مثانہ کے اور کیونکر مثانہ پر اسکا ترشح ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ بلغم غلیظ ہے مائیت رقیقہ نہین مین کہتا ہون کہ کچھ بعید نہین کہ تصرف طبیعت
سے یہ بلغم متحلل ہو اور رقیق ہوجائے اور کچھ بعید نہین ہے کہ اس بلغم کا اندفاع کسی جہت سے بسبب اختیار طبیعت مدبرہ بدن کے ہو بنظر ضرورت
اور مصلحت بدنی کے یا اینکہ اور جہات مین سوا جہت مثانہ کے کوئی حائل مانع ہو چنانچہ قیح اور ریم سینہ کا رگ اجوف مثانہ کیطرف دفع کرتا ہے
لیکن یہ نفوذ یعنے نفوذ بلغم کا مثانہ مین پس اس سے زیادہ عجب نہین ہے جسطرح نفوذ قیح کا استخوان ہائے سینہ مین ہوتا ہے۔ بقراط کے قول کی تاویل مین
جو بعض لوگون نے یہ کہا ہے کہ بلغم سے مائیت بلغم اور وہ رطوبت جو بلغم مین ہوتی ہے بقراط نے مراد لی ہے پس یہ تاویل بعید ہے کچھ اسکی حاجت نہین
(بلکہ معنے مطابق کی تصحیح ابھی بیان ہوچکے) کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیٹ مین کسی شخص کے نفخ مثل مستسقی کے ہوجاتا ہے اور استسقا نہین ہوتا ہے اور یہ
کیفیت اوس شخص کے بدن مین ہوتی ہے جسکی آنتون مین قروح ہون پھر سوراخ پڑجاتے ہین اور تھوڑی دیر نہین گذرتی کہ وہ شخص مرجاتا ہے۔
یہ انتفاخ اس سبب سے ہوتا ہے کہ ثفل موجود شکم کیطرف چڑھتا ہے لہذا پیٹ بڑا ہوجاتا ہے اور یہ امر (اگرچہ اسکے قائل ایک قوم گروہ اطبا ہین) میرے
نزدیک قریب الوقوع نہین بلکہ بعید از قیاس ہے اسلیے کہ موت اس کیفیت سے پہلے واقع ہوگی خصوصاً اگر یہ شق ہونا اوپر کے اعضا مین ہو۔
اسباب خاصہ استسقا کبھی بعد اسباب مشترکہ مذکورۂ بالا کے سب سے پہلے اور مقدم فساد ہضم سیوم کی حد یہانتک کیجائے اوس مین کچھ اور
مائیت اور بلغمیہ ایسی ہو کہ خون کا ملنا اور جزو بدن ہونا مثل آمیزش طبعی نہوتا ہو اسی برودت اور خرابی کیوجہ سے۔ اور اکثر یہ سبب مقدم یعنی فساد
ہضم دوسرے ہضم بلکہ ہضم اونین بھی ہوتا ہے یا اینکہ غذائے متناول بذات خود ایسی فاسد ہوتی ہے اور اوسمین بلغم کے استحالہ کی استعداد زیادہ ہوتی ہے
مترجم یہ تقدم جو بیان شیخ نے استعمال کیا ہے اس سے مراد تقدم زمانی نہین ہے جسمین اجتماع متقدم اور متاخر کا زمانہ واحد مین نہین ہوتا بلکہ
تقدم بالعلیۃ مراد ہے پس مطلب یہ ہوا کہ فساد ہضم سیوم خواہ اول اور دوم کا سبب عروض استسقا ہے جو ہمراہ استسقا کے باوجود مرض ہذا موجود رہتا ہے
اور جب یہ فساد باقی نرہے روان مرض ہذا بھی ہوجایگا متن جسوقت قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور ممیزہ جگر کے ضعیف ہوجائین اور قوت
جاذبہ دیگر اعضا ہے بدنی کے قوی ہو اور ہاضمہ مین اعضاء مذکورہ کے بھی ضعف ہو اوسی زمانہ مین یہ قسم استسقا کی پیدا ہوگی اسلیے کہ برودت
کی کثرت خاص جگر ہی مین ہوگی خواہ بشارکت برودت دیگر اعضا کے جگر بارد ہوجائے گا اگرچہ اسوقت اورام اور ایسے سدہ نہون جو نفوذ
غذا کو منع کرین ۲ رگون کی برودت سے تمام بدن کے بھی اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بعض امراض جو رگ ہائے بدن مین ہوتے ہین
خواہ سدہ جو ان رگون مین بسبب استعمال بزوجات کے پڑجاتے ہین یا مٹی وغیرہ کے کھانے سے یہ سدہ پیدا ہوتے ہین اون سے بھی
یہ استسقا پیدا ہوتا ہے (۳) کبھی بسبب جاگزین ہونے برودت کے جو رگون مین ناشی ہوا ہے بارد اثر قوی کرتی ہے اور برودت کا استقرار اونین

ہو جاتا ہی بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہی (۴) کبھی بسبب حرارت بدنی کی جو ذوبان اجزاے بدنی کر رہی ہو اور اخلاط کو بھی گداختہ کرنا اوسکی شان سے ہو یہ استسقا پیدا ہوتا ہی مترجم بعض نسخون مین بجائے اخلاط کے اختلاط کی لفظ وارد ہے اوسوقت مراد یہ ہی کہ حرارت مذکورہ اختلاط خون کو اجزاے بدنی سے نہین ہونے دیتی ہی بوجہ اوسکے زیادہ رقیق کرنے کے متن جسوقت کوئی سُدّہ ایسا پڑجاے کہ خلط صدیدی ذوبانی کا دفع اور نکلنا نواحی گُردہ سے بطرف مثانہ کے ممکن نہو اور اکثر یہ امر لیفے وقوع سُدّہ کا دفعتہً ہوتا ہی اسوقت بھی یہ مرض ہوتا ہی۔ دستون کا جاری ہونا بیشتر مانع حدوث استسقای لحمی کا ہوتا ہے طبیعت مدبرہ اگرچہ ہمیشہ اسی بات کی کوشش کرتی ہی کہ فضول مائی کو مجاری طبعی خواہ غیر طبعی کی راہ سے دفع کردے مگر بیشتر اس دفع سے عاجز بھی ہوجاتی ہے خواہ اوسکے دفع کرنے سے پہلے نفوذ اس رطوبت مائی کا جو غیر طبعی ہوتا ہی اونہین وجوہ مذکورہ بالا پر جنکا بیان استسقای زقی مین کیا گیا ہی وہ نفوذ قبل اوس زمانہ کے ہوجاتا ہی کہ طبیعت کا فعل اور غلبہ ان رطوبات کے دفع وغیرہ پر پورا ہوجاے (مراد یہ ہی کہ توجہ طبیعت کسی اور ضروری تدبیر بدنی کے سبب سے اس رطوبت کے دفع مین ابھی ہونے نپایا تھا اور نفوذ اس رطوبت کا اعضاے بدنی مین ہوگیا) کبھی مجاری بدن (باوجودیکہ طبیعت نے انکو اونکی طرف روانہ کیا تھا) اس رطوبت کو قبول نہین کرتے۔ کبھی قوت دافعہ اس رطوبت کو خاص بطرف جگر کے دفع کرتی ہی بدین لحاظ کہ یہ رطوبت مائی ہی اور اوسی قسم کی چیز ہے جو جگر سے دفع ہونے کے لائق ہی پھر جبکہ جگر اسکو بوجہ رداءت وغیرہ کے قبول نہین کرتا خواہ متصل جگر کے جو اعضا ہین وہ بھی اسکو قبول نہین کرتے اور یہ قبول نکرنا جگر وغیرہ کا یا بسبب ضعف کے ہوتا ہی یا اینکہ مادہ رطوبت مذکورہ مقدار مین زیادہ ہوتا ہی۔ یا اینکہ بدن باوجودیکہ طبیعت اس رطوبت کو مقامات مناسب مین پہونچائے مگر بدن اوسے قبول نکرے سُدّون وغیرہ کے پڑجانے سے۔ پس ان جملہ اوقات مین طبیعت کو تحیر پیدا ہوتا ہی دفع غیر طبعی اور دفع طبعی مین اور اسی تحیر کیوجہ سے یہ رطوبت تمام بدن مین جمع ہوتی رہے گی اور استسقا پیدا ہوگا۔ بقراط نے کہا ہی جس شخص کے جگر مین رطوبت مائی بھری ہو پھر یہ مقام جگر کا پھٹ جاسے اور بعد شگافات کے یہ پانی غشاء باطن مین پہونچے اوسکا شکم اسی پانی سے بھر جاے گا اور مریض مذکور مرجائیگا۔ جالینوس نے اس قول کی شرح یون کی ہی کہ مراد بقراط کی امتلاء جگر سے نقاطات کبیرہ جگر ہین جو ظاہر جگر پر پیدا ہوتے ہین بطرف محدب جگر کے پھر اون نقاطات مین رطوبت مائی فراہم ہوتی ہی پھر جب یہ نقاطات شگافتہ ہوتے ہین یہ رطوبت مائی خالی جگہ فضاء باطن مین حاصل ہوتی ہی اور شرب مین اسکا نفوذ بدون طرجانے ترب کے اسی رخ مین نہین ہوتا ہی۔ وہی جالینوس پھر کہتا ہی کہ یہ پانی جیسے کہ مستسقی لوگون کے جگر مین ہوتا ہی۔ اور کبھی بعض آدمی مستسقی ایسے بھی ہوتے ہین جو اس کیفیت کے بعد بھی نہین مرتے بلکہ یہ رطوبت مائی یا بزور دفع طبیعت خارج ہوجاتی ہی خواہ علاج کے ذریعے سے نکلجاتی ہی اور اسیوجہ سے کچھ بعید نہین کہ آدمی زندہ رہے اور یہ بھی کچھ بعید نہین کہ یہ رطوبت باقی رہے اور آدمی زندہ رہے۔ شیخ کہتا ہی میرا گمان یہی ہی کہ ایسا مریض لامحالہ مرجائے گا اسلیے کہ یہ رطوبت مائی اپنی جوہر ذات مین نہایت ردی اور خراب ہوتی ہے پس فضاے مذکور جسمین نقاطات جگر سے جاتی ہی اوسکو بھی فاسد کرد یگی اور اسکے بخارات ردی سے ہلاکت پیدا ہوگی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جگر پر جو جھلی محیط ہی وہ بھی ایسے شخص کی فاسد ہوجاے گی پس لامحالہ مرجائے گا **استسقای طبلی** کے اسباب اکثر اسباب طبلی کے فساد ہضم اول کا ہوتا ہے اور یہ فساد ہضم یا قوت کے ضعف سے عارض ہوتا ہی یا مادہ غذا اس فساد ہضم کا باعث ہوتا ہی۔ پھر جب یہ مادہ غذاے بخوبی منہضم نہوا اور حرارت ضعیف نے معدہ کے اوسمین یا تمام فعل کیا جو قوی نہ تھا اور بدن نے اوسکے قبول کرنے سے کراہت کی اور مقامات مناسب نے اوسے دور پھینک دیا اسی مادہ خام کے واسطے مناسب اور اولی یہ بات ہی کہ اوسکا استحالہ بخار اور ریاح کیطرف ہو۔ بیشتر یہ مواد گرداگرد معدہ اور امعا کے جسپیدہ ہوتے ہین اور اکثر ایسے ہوتے ہین کہ انکی جہت سے ہر وقت مروڑ ا بنا رہتا ہے

اسلیے کہ حرارت غیر مشعلیہ یعنے غیر کافی جسوقت ان مواد مین فعل تحلیل ضعف کا کرتی ہے پس اوسکا فعل ناقص اسیقدر انہین کا رگر ہوتا ہی کہ انکا استحالہ ریاح کیطرف کردے خصوصًا جسوقت کہ معدہ بارد رطب ہو کہ ہضم جگر کے واسطے یہ مواد آمادہ نہین ہو سکتے اور پھر جگر کی یہ صورت ہی کہ اوسمین اسیقدر حرارت ہی بنظر اوسی حرارت کے قصد کرتا ہی کہ ایسی شئی کو ہضم کرے جو ابھی مستعد اور آمادہ ہضم جگر یہ نہین ہوئی ہی جیسا حال اس رطوبت کا ہے پس لامحالہ اسکے بخارات اور ریاح بنجا ئینگے - کبھی استسقائ طبلی ایک حرارت شدید سے جو غریب ہو یعنی حرارت غریزی سے جُدا وہ حرارت معدہ اور جگر مین عارض ہو کر غذا ہائی رطب اور رطوبات بدن کو بہت جلد اپنا اثر پہونچائے قبل اسکے کہ حرارت غریزی اپنا اثر اس غذا اور رطوبات مین کر سکے اور جو ہضم استیلا اور غلبہ حرارت غریزی سے بحد اعتدال ہوتا ہی وہ اس حرارت غریبہ کے غلبہ کیوجہ سے نہو سکے پس اوسوقت اس غریب حرارت کا فعل غیر طبعی اس غذا اور رطوبات مین کہ قبل ہضم جگر اور معدہ کے انکی ریاح اور بخارات ہوجا ئینگے اب اسوقت سبب حدوث استسقائ طبلی کا ضعف ہضم اوّل کا یا ضعف حرارت غریزی بسبب شدت حرارت غریبہ کے جو ایسے غالب ہی کہ غذا اور رطوبات مذکورہ کو اتنی دیر تک مہلت نہین دیتی کہ بحال خود باقی رہین اور ہضم اوّل اونکا پورا ہوجاے - کبھی حمیات وبائیہ مین اور کبھی اخیر مین اکثر امراض حادہ کے نفخ شکم ایسا ہوتا ہی کہ مثل طبل یعنے ڈھول کے پیٹ پھول جاتا ہی اگر اوس پھولی ہوئی جگہ پر ہاتھ مارا جاے آواز طبل کی سی سُنائی دیتی ہے اور یہ علامت ردی اور خراب ہے۔ **علامات مشترکہ** استسقا کے جمیع اقسام کے تابع فسادیون تمام بدن کا ہوتا ہی - طحال کی شرکت سے جو استسقا ہو اوسمین رنگ بدن کا سبزی مائل ہوتا ہی اور سیاہی بھی ہوتی ہی - جمیع اقسام مین استسقا کے دونون پائون پر یعنی قدمون پر بھر بھری ہوتی ہی بسبب ضعف حرارت غریزی کے جو اطراف مین زیادہ ہوتا ہی اور خون مین رطوبت اور بخاریت ہوتی ہے لہذا پاؤن مین سوجن زیادہ معلوم ہوتی ہی - پلکوںمین اور پیوٹون مین بھی تہیج ہوتا ہی اور دیگر اطراف مین جیسے ہاتھون مین بھی تہیج اور بھر بھری چڑھتی ہے (۲) جملہ اقسام استسقا کے پیاس سے خالی نہین ہوتے جو ہر وقت رہتی ہی اور ضیق النفس بھی رہتا ہی - اور اکثر یہی ہی کہ یہ پیاس ہمراہ کمی اشتہائ طعام کے ہوتی ہی کسواسطے کہ پیاس اور پانی پینے کی زیادہ خواہش ہوتی ہی سواے اوس قسم کے جو برودت جگر سے پیدا ہو علی الخصوص وہ برودت جو زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہو کر گمائ جگر مین پھر مورث استسقا ہوئی ہو (۳) جملہ اقسام استسقا مین خصوصًا زقی مین اور اوسکے بعد لحمی مین پیشاب کی کمی ہوتی ہی اور اکثر اوقات جسقدر پیشاب آتا ہی سُرخ رنگ ہوتا ہی یا تو اسوجہ سے کہ مقدار اوسکی کم ہی یعنے مائیت قلیل ہے کہ فضا رجوف مین چلی گئی ہی لہذا جو رنگ کہ مقدار کثیر مین بول کے پھیل کر پھیکا ہوجاتا تھا اب کمی مقدار کے وقت وہی رنگ جمع ہو کر سُرخی دیتا ہی مترجم یہ بات ہم بذریعہ صباغت رنگ سازی کے تجربہ کرا سکتے ہین کہ جسقدر ایسے رنگین پانی سے کوئی کپڑا گلابی رنگ یا جاے اگر اوس پانی کو خشک کرین اپہلے تو گہرا گلابی ہوگا اور اخیر مین سُرخ رنگ سو ہا خواہ گلنار وغیرہ اوسی سے رنگا جا سکتا ہی اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جسقدر پانی کی آمیزش زیادہ ہوتی ہی سرخی مین کمی آتی ہی اور سرخ ہونا پیشاب کا تو بدیہی ہی کہ مائیت خون کی جگر سے جُدا ہو جاتی ہے متن دوسری وجہ سُرخی بول کی استسقا مین یہ ہی کہ جگر مین بوجہ ضعف کے تمیز دمویت اور مرۂ سرخ کے پیشاب سے بخوبی نہین ہو سکتی ہے لہذا سُرخی باقی رہجاتی ہی - اسیواسطے مناسب نہین ہی کہ فقط بذریعۂ سُرخی پیشاب کے استسقا کے حار ہونے پر حکم کیا جاے (جب تک اور علامات حرارت مین غور نکرلین) مرضای استسقا کو اکثر ایسے حمیات جنکی حرارت فاتر ہو یعنے زیادہ تیز نہو عارض ہوتی ہی - اور اکثر انکے بدن مین ایسے بثور اور دانہ برآمد ہوتے ہین جنسے ٹوٹ کر زرد پانی برآمد ہوتا ہی اور طبلی اور لحمی مین ذرب یعنی اسہال بکثرت عارض ہوتا ہے اگر ابتدا استسقا کی جگر کے ورم گرم سے ہو اوسوقت لشدت قبض طبیعت رہتا ہی اور دونون قدم پر ورم آجاتا ہی اور کھانسی خشک آیا کرتی ہی

علامات استسقا مین پیاس ضروری ہے

کہ اوس سے کچھ برآمد نہین ہوتا ہی- اور داہنے جانب اور بائین طرف جو اورام ظاہر ہوتے ہین اونکی یہ صورت ہوتی ہی کہ کبھی دفعۃً غائب
ہو جاتے ہین اور پھر یکایک ظاہر ہوتے ہین اور اکثر یہ بات استسقائے زقی مین ہوتی ہی- اگر ابتدا استسقا کی دونون خاصرہ سے ہو اور قطن یعنے
تہیگاہ سے ہو تو ورم دونون قدمون سے شروع ہوتا ہی اور ذرب طویل ایسا عارض ہوتا ہی جو کسیطرح زائل نہین ہوتا اور باوجودیکہ دست
اسقدر آتے ہین مگر وہ پانی جو استسقا کا مادہ ہے دستون کیطرف سے نہین نکلتا ہے کہ مرض نہ امین کمی ہو- جس استسقا کا سبب کوئی حرارت ہے
اوسکے ہمراہ علامات حرارت ہوتے ہین جیسے التہاب اور پیاس کی زیادتی اور زردی رنگ مین تلخی اوہان بشدت پوست بدن پر غالب
ہوئی اشتہائے طعام کا سقوط اور زرد اور سبز دستے کا آنا اور اخیر مین سوزش ہو پیشاب کا آنا اسلیے کہ حرارت اسکی شدید ہو جاتی ہی- اگر استسقا بسبب
جس ایسے مادہ کے ہو جسمین ذوبان کثیر ہو اور دونون بحران طبعی بول اور براز کے سوا اور طرف دفع ہوا ہو ایسے مادہ پر کثرت صفرا سی استدلال
کیا جاتا ہی اور علامات ذوبان کی بھی موجود ہوتی ہین اور براز اور بول غسالی اور صدیدی پہلے اس سے آتا ہی اور دو خاصرہ اور قطن یعنی تہیگاہ
سے شروع ہوتا ہی- اور اسیطرح جملہ اقسام استسقا کے جو امراض حارہ یعنی اورام حارہ سے عارض ہوتے ہین- جس استسقا کا سبب برودت ہے
وہ اس حار استسقا کے خلاف علامات اور احوال مین ہوتا ہی- کبھی بارد استسقا مین اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہی جیسے کہ برودت معدہ سے اگر
یہ مرض پیدا ہوا ہو پھر جب مرض خواہ برد معدہ بافراط بڑھ جاے اشتہا یکسر ساقط ہو جاتی ہی- جس استسقا کا سبب ورم سخت جگر کا ہی اوسکی شناخت ورم
صلب کی جو خاص علامات ہین اونہین سے کیجاتی ہی اور ذرب جو تابع اس ورم کے ہوتا ہی اوس سے اور کمی اشتہائے طعام سے بھی پہچانا جاتا ہی- جس استسقا
کا سبب ورم حار جگر کا ہی اوسکی ابتدا جہت جگر سے ہوتی ہی یعنے مقعر اور محدب جسطرف ورم ہو اوسیطرف سے استسقا کی ابتدا ہوگی اور قبض طبیعت
اسمین ہوتا ہی اور جملہ علامات ورم حار کے بھی موجود ہوتے ہین- یہ جو استسقا کہ طحال کی شرکت سے ہوتا ہی اوسپر دلیل سبزی رنگ کی اور جو امراض
کہ پہلے طحال مین عارض ہو چکے وہ بھی دلائل سے اسکی ہوتے ہین- اور اکثر اس استسقا کے ہمراہ سقوط اشتہائے طعام نہین ہوتا ہی اور اسیطرح اگر سبب
استسقا کا گردہ مین ہو جب بھی اشتہائے طعام ساقط نہوگی یعنی جو وقت بھوک لگنے کا حالت صحت مین تھا اوسوقت بدستور اشتہا ہوگی اور جسقدر غذا
کھانے کی اس شخص کو عادت تھی اوتنی ہی اب بھی کھایا کریگا بخلاف اوس استسقا کی جو خاص جگر سے پیدا ہو کہ اوسمین اشتہا اسطرح نرہے گی- گردہ سے
جو استسقا پیدا ہوتا ہی اوس سے پہلے اورام اور قروح گردہ کے پیدا ہوئے ہونگے علامات زقی استسقائے زقی کی ہمراہ شکم مین ایک گرانی اور
بوجھ محسوس ہوتا ہی اور جب نفخہ کے اوپر ہاتھ مارا جائے آواز نہین دیتا بلکہ جب اچھی طرح سے ہلایا جاے اوسوقت ایسی آواز آتی ہی جیسے مشکیزہ مین
پانی بھرا ہوا آواز دیتا ہی اسیطرح اگر مریض ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور چھونے مین اوس نفخہ کے بھی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے مشکیزہ پانی
سے بھرا ہو نہ ایسی مشک جسکو ہوا بھر کے پھولایا ہو- نبض اس مریض کی صغیر اور متواتر مائل بصلابت ہوتی ہی جسمین کسیقدر تمدد ہوتا ہی اور یہ تمدد بسبب
کھچاو حجاب یعنی غشاء بطن اور صفاق کی ہوتا ہی اور بیشتر اسکی نبض اخیر درجہ مرض مین بوجہ کثرت رطوبت کے مائل بہ نرمی اور لین ہو جاتی ہے-
اس استسقا مین جملہ اعضاے بدن فربہ نہین ہو جاتے اور نہ اونکا حجم بوجہ نفخ کے بڑھ جاتا ہی جسطرح استسقائے لحمی مین بلکہ اور اعضا سواے پیٹ کے
لاغر اور پتلے ہوتے ہین- اور پیٹ کی جلد مین ایک چمک اور صقالت ایسی ہوتی ہی جیسے کھچی ہوئی اور تناو کے وقت جلد مین چمک پیدا ہو
اور بیشتر اسکے ہمراہ آلہ ذکر مین ورم آجاتا ہی اور قیلہ یعنے فوطہ کا پانی یعنے ورم مائی صفن مین پیدا ہوتا ہی- جسوقت استسقائے زقی بعد برآمد
ہونے پتھری کے دفعۃً پیدا ہوا اور یہ پتھری بدون اسباب ظاہر جگر کے برآمد ہوئی ہو جاننا چاہیے کہ ایک مجری دونون مجراے حالت سے
شق ہو گیا ہی علامات لحمی اسکے ہمراہ تمام بدن پھول جاتا ہی جسطرح مردہ کے لاش کی یہی کیفیت ہی- تمام اعضا اور خصوصاً چہرہ اس بیماری مین

مائل بہ فربہی ہوتا ہی لاغری نہین ہوتی - اگر بدن کے کسی مقام کو اونگلی سے دبا ئین گھس جاتی ہی اور گڑھا پڑ جاتا ہی پیٹ مین اس مریض کے اسقدر نفخہ اور ہلانے مین اور ہلانے مین آواز پانی کے ہلنے کی خواہ ایسی ہیولن جیسے ہوا بھرنے سے مشک مین ہوتی ہی خواہ آواز دینی مثل طبل اور ڈھول کی نہین ہوتا جیسا کہ استسقائی طبلی اور زقی کے مریض مین ہوتا ہی - اور اکثر اوقات اس قسم کے تابع ذربا ور نرمی طبیعت ہوتی ہی اور جو فضلہ رقیق دفع ہوتا ہی سپیدی مائل ہوتا ہی - نبض اس مریض کی موجی ور عریض لین ہوتی ہی علامات طبلی ناف اسمین اونچی ہوکر برآمد ہوتی ہی اور بہت زیادہ نکل آتی ہی اور بوجھ اور گرانی اوسمین اتنی نہین ہوتی جیسے زقی مین بلکہ تمدد اور تناؤ اسمین بنسبت زقی کے زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تو اسقدر تناؤ ہوتا ہی جیسے زرودہ کھچا ہوا ہو یہ صورت شکم کے تمدد کی ہی - فربہی اعضا کے مثل لحمی کے اسمین نہین ہوتی بلکہ اعضا مین لاغری ایسی آتی ہے جیسے ذبول کی کیفیت ہو جب پیٹ پر ہاتھ مارین ہوا سی پھیلائی مشک کی آواز آئے گی نہ ایسی مشک جو پانی سے بھر کر پھولی ہو - مریض ہمیشہ مشتاق ڈکار نے کا رہتا ہی اور ڈکار لینے سے اوسکو راحت اور آرام ملتا ہی اور اخراج ریاح سے بھی اوسے راحت ملتی ہی نبض اس مریض کی دونون قسم زقی اور لحمی والون کی نبض کے بنسبت طویل ہوتی ہی اور ضعیف نہین ہوتی ہی اسلیے کہ یہ قسم استسقا کی اسقدر زوال قوت کا ایراد کیفیت خواہ از روے ثقل اور گرانی از نہین کرتے جسقدر کہ استسقاء زقی کرتا ہی - نبض طبلی کی اکثر تو سریع متواتر مائل بصلابت اور تمدد ہوتی ہی اور ہاتھ پاؤن پر بھر بھری اسمین اتنی نہین ہوتی جتنی اور دونون قسم مین ہوتی ہی معالجات علاج سوء القنیہ کا پہلے دیکھنا چاہیے کہ اِنکے بدن مین اخلاط مختلفہ مرار یہ ہین کہ نہین اگر ہون اوسوقت ایارج فیقرا کا استعمال کیا جاسکے کہ وہ فقط فضول کا اخراج کرتا ہی اصلی رطوبات کو نہین خارج کرتا ہی اور اگر معلوم ہو کہ اخلاط بالزوجت اور غلیظ اِنکے بدن مین ہین ایارج حنظل سے مسہل دیا جاے - بیشتر اس مسہل مین صبر اور حنظل اور بسفائج اور غاریقون مع سقمونیا کے بڑھایا جاتا ہی اور اوزان کی تعیین حدس طبیب پر موقوف ہی جسقدر رقت اخلاط خواہ اونکا غلیظ ہونا دریافت کرے اور اسیطرح جسقدر قوت اور ضعف مریض کا سمجھے اوسیقدر کمی بیشی اوزان کی کرنی چاہیے - اور بیشتر باضطرار خربق کے استعمال تک نوبت پہونچتی ہے جب اور دوا سے کار برار ی نہو اور تنقیہ مادہ اور ادویہ سے نہو سکے اور فضول مین لزوجت زیادہ ہو با اینہمہ پھر بھی اِنکے مسہلات مین نرمی کا لحاظ رکھنا چاہیے اور فاصلہ دے دے کر دوائی مسہل کا استعمال کرنا چاہیے - اور جسوقت خیال مین طبیب کے یہ آجائے کہ اب پھر مادہ جمع ہوگیا ہی پھر تامل نکرنا چاہیے بلکہ دوبارہ مسہل دینا چاہیے - اور ساتھ ہی اس تدبیر کے اونکے معدہ کی رعایت بھی چلی جائے تاکہ مسہلات کی ایذا نہ پہونچے - ادویہ مسہلہ کو عود خام وغیرہ سے معطر کر دینا بھی ضرور ہی - اور اگر قوت قوی ہو پھر زیادہ فکر اور تردد اِن امور کا نکرنا چاہیے اور پوری مقدار پر تدبیر تنقیہ وغیرہ کی کرنی چاہیے - خلاصہ یہ ہی کہ ایسی کامل تدبیر کیجائے جو مانع تولید فضول جدید ہو اور استفراغ فضول موجودہ کا مسہلات نرم سے متواتر کرنا چاہیے - فصد سے اِن لوگونکو جہانتک ممکن ہو بچانا چاہیے - پھر اگر بدون فصد کے چارہ نہو کہ امتلاء خون کا پیدا ہوا وسوقت البتہ فصد پر جرأت کیجائے گی مگر نہایت احتیاط سے اور فاصلہ دے دے کر تین دن خواہ چار روز مین یا زیادہ اس سے ایک فصد کو دوسری سے فاصلہ ہے - اکثر ضرورت فصد کی جب ہی ہوتی ہی کہ خون بواسیر یا حیض کا بند ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو - مناسب فصد سے پہلے یہ ہی کہ پہلے تنقیہ خون کا مثل ایارج وغیرہ کر کے اوسکے بعد فصد کرائی جائے اگر چارہ بدون فصد کے نہو اور پھر بھی بہت تھوڑا سا خون نکالا جائے اکثر حالات مین پہلے انکو ایسے ہی استفراغ کی حاجت ہوتی ہی کہ اخلاط کا اخراج بذریعہ اسہال کے کرے اور سدّون کی تفتیح کرے پھر دوبارہ ایسی دوا پلانی چاہیے اور ادرار بھی کرے اور تفتیح سدّہ کی کرے - حقنہ ہاے نرم اور لطیف کہ محلل رطوبات نرم ہون وہ بھی اس مرض مین نافع ہین - جب اچھی طرح استفراغ رطوبات کا اِنکے بدن سے ہوجائے مناسب زیادہ جو طریقۂ علاج انکے واسطے اوسوقت ہو یہی ہی کہ ریاضت معتدل کرین اور پانی پینے مین کمی

ف: ایارج فیقرا اصلی رطوبات کو خارج نہین کرتا ہے

ف: منع از فصد بعض مستسقیان مین

اور آبہائے کبریتی اور بورقی اور شبی سے نہانا بھی انکو زیادہ مفید ہی اور قریب دریائے شور کے رہنا اور آبہائے حماة یعنی گرم اثر والے پانی کے قریب رہنا مفید ہی - آب شیرین کے حمام مین نہانا خواہ ٹھہرنا انکو مضر ہی ہان مگر حمام یابس کا استعمال مفید ہو سکتا ہی اور ہوا ہائے گرم مین ایسی حمام کے پسینا نکالنا انکے بدن سر بھی مفید ہے - اگر قبل از طعام قے کا استعمال کیا کرین نہایت اچھی تدبیر ہے - اوائل مرض مین قے کرانے کے واسطے مولی سکنجبین مین بھگوئی جائے - اور اخیر مین خربق تجفیف پر توجہ انکی کمی اکل و شرب سے حتی الامکان زیادہ رہنی چاہیے اور منفتحات سدد کا استعمال بھی برابر کیا کرین - اپنی کھانے اور پینے کی چیزون مین ادویہ مجففہ ملطفہ خوشبو کا استعمال کرین مثل سنبل اور سعد اور دارچینی اور ملطفہ جیسے افسنتین اور کاشم اور غافث تخم اوٹنگن مونڈی زراوند مدحرج عصارۂ قثاء الحمار برگ مازریون قنطوریون جاؤشیر کا کنج بالخاصہ - اور ضماد مین انکے عصارۂ قثاء الحمار اور کبریت اور بیخ مازریون اور برگ مازریون اور نطرون اور خاکستر سوسن کی اور زبد البحر داخل کیا جاتا ہی - حمام کرتے وقت انکے بدن مین مالش کرنے کیواسطے بھی ایسی ہی دوائین جو مذکور ہوئین خواہ مثل انکے اور ادویہ مناسب ہین - شراب میبہ اور جنبدلیقون یعنی شراب کہنہ اور شراب ریحانی رقیق اور شراب سوسن انکو زیادہ مفید ہے اور شراب افسنتین بنا اوٹھکر پلانی چاہیے - معجون خصوصاً بعد تنقیہ کے مثرودیطوس اور دواء الکرکم دواء اللک اور کاکلانج بزوری دینی چاہیے - اور بیشتر تھوڑی مقدار بول شتر کی انکو پلائی جاتی ہے اور شیر شتر بھی خصوصاً فربہ اندام اور قوی آدمی کو اگر یہ مرض لاحق ہو علی الخصوص جب سوء القنیہ پرانا ہو جائے اور قریب ہو کہ استسقا پیدا ہو جائے بیشتر دو اوقیہ یعنے ۵ تولہ ۱۰ ماشے بول شتر ہمراہ ۔ ۱۲ ماشہ سکبینج کے پلایا جاتا ہی اور اکثر اس سے زیادہ مقدار بھی پلائی جاتی ہی - اوراسیطرح بھیڑ کے پیشاب مین سکبینج ملاکر پلاتے ہین - اور بیشتر انہین دودھ مین ہلیلہ زرد کا ملانا بھی مناسب ہوتا ہی اگر مادہ رقیق صفراوی ہو - کمادات سے تکمید معدہ کی سنبل اور سلیخہ وغیرہ سے کیجاتی ہے اور انہین ادویہ سے ضماد میوس وغیرہ کی شرکت سے طیار کرنا چاہیے - ہمیشہ تمریخ یعنی مالش انکے شکم کی بورق اور کبریت روغنہا ے گرم جیسے قسط اور ناردین وغیرہ ملاکر کرنی چاہیے - ضمادات مین مرہم کعاب ہمراہ سفرجل کے مفید ہی اگر نفخہ شکم اس ضماد کے استعمال سے نرم ہو اور کمی قبول نکرے گائے کا اوجھ بکری کی مینگنی ملاکر ضماد استعمال کیا جاتا ہی - غذا مریض سوء القنیہ کی ایسی لذیذ درکار ہی جسمین طبیعت کی تقویت بھی ہو جیسے گوشت دراج اور تیہو اور شوربا ے خوشبو لذیذ ایسے ہی لحوم کا جو دارچینی اور لونگ اور مصطگی اور زعفران سے خوشبو کیا جائے اسیطرح مصوصات کا بھی خوشبودار ہونا چاہیے - فواکہ مین میٹھا انار اور تھوڑی مقدار بہی بھی مضر نہین ہی واجب ہی کہ انکے طعام مین خردل اور گندنا اور لہسن کی شرکت کیجائے خواہ جوانشیا مثل انکے ہین مگر بکثرت ایسی چیزین نہ ڈالی جائین علاج استسقائے زقی عام غرض ان بیمارون کے معالجہ سے رطوبات کا خشک کرنا اور فضول ردی کا اخراج ہے اگرچہ یہ غرض عام دھوپ مین بیٹھنے سے خواہ جس جگہہ کی ہوا سرد نہو اور آگ سے تاپنے مین اون لکڑیون کی آگ جو مجفف ہین اور پانی پینے کو ترک کرنے سے پیدا ہوا اور تفتیح مسام یعنے مجاری سُدون کا کھولنا اور ادرار متواتر اور اسہال مائیت کا برفق اور نرمی کرانا پیاس پر صبر کرنا اور صبر کرنے کی تدبیرین جو اکثر جگہہ لکھی گئی ہین عمل مین لائے پانی کو آنکھ سے دیکھنے نہ دینا چاہیے تاکہ پینے مین آئے جب تک ممکن ہو اور اگر بدون پلانے کے چارہ نہو تو بعد غذا کے تھوڑی دیر کے بعد کسی شربت وغیرہ مین ملاکر دینا چاہیے - غذا کی تقلیل اور زیادہ رقیق ہونی چاہیے یعنے موٹی غذا نہو کہ یہ افضل علاج ہے - اور جو ریاضت کہ اوسے ہم استسقائے لحمی کے باب مین بیان کرینگے اس مین بھی کرانی چاہیے - قوت مریض کی نگہداشت اور قوت بڑھانے کی تدبیرین اقسام اور طرح طرح کے عطر سونگھانے سے جیسے کیوڑا اور خس اور مٹی اور مشک اور عنبر کا عطر خواہ ارگجہ اور نخلخہ ہائے خوشبو کے سونگھانے سے ہروقت کرنی چاہیے اور کھانے کی چیزون مین ایسے مصالح خوشبو پڑے کہ جنکی بوباس سونگھنے سے دماغ معطر

ادویہ ملطفہ

اور طبیعت خواہشمند ہو جاوے اور اونمین ایک طرح کی شراب یعنی شربت جو خوشبو اور مناسب نجال مریض ہون بھی تجویز کرنی چاہیے۔ زیادہ سکنجبین کا پلانا اس مریض کو اچھا نہین ہی قے کرنی بھی ان بیمارونکو نافع ہی خصوصاً قبل طعام کے اور نیز بعد غذا کے بھی ایک روز ناغہ کرکے جو تیسرے روز پڑے گی خواہ دو روز ناغہ کرکے کہ چوتھے دن پڑے گی خواہ پانچوین روز یعنے تین دن ناغہ کرکے کہ یہ تدبیر بھی زیادہ نافع ہی چھینک لانے تر دوا یا خشک ناس کے ذریعے سے بہت مفید ہی کہ چھینک کیوجہ سے بائیث استسقا کا انحدار نیچے کیطرف ہوتا ہی اور جو مجاری اس رطوبت کے اخراج کے لائق ہین اودھر اس رطوبت کو حرکت ہوتی ہی۔ فصد کا یہ حال ہے کہ تا امکان ہر ایک قسم کے مستسقے کو اوس سے بچانا چاہیے سوا ے اون لوگون کے جنھین استسقا بسبب احتباس خون کے عارض ہوا ہی اسلیے کہ فصد انکے اعضا کو غذا لینے سے منع کرتی ہی حالانکہ وہ خود بلا فصد کے پہلے سے قلیل الغذا ہو رہے ہین اور علاوہ اس ضرر کے انکے جگر کو سرد کر دیتی ہی پس فصد کا ضرر اکثر احوال مین یقینی ہی۔ اگر ہمراہ استسقا کے کوئی ورم مادی ہو سب سے پہلے اوسکی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ چنانچہ اگر مستسقے بائین جانب کے ثقل یا تمدد کے اکثر شکایت کرتا ہو کہ وہ جانب شراسیف پر زیادہ شامل ہے پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکی شکایت بوجہ اس مرض کے ہی جو بسبب بوجہ جگر کے زیادہ تعلق رکھتا ہی کیونکہ تمدد اور کھچاؤ کی راہ سے تو اس مرض مین دونون جانب یکسان اور برابر ہین بلکہ یہ شکایت مریض کی بسبب ورم جگر ہوتی ہی پس اب ضرور ہے کہ فصد پہلے کیجاوے بعد اوسکے علاج استسقا کا کرنا چاہیے۔ اگر ورم صلب سے استسقا پیدا ہوا ہی پس یقین اوسکے زوال کا نکرنا چاہیے اگرچہ کسی استفراغ سے اچھا بظاہر ہو جاوے اسلیے کہ اگر سو مرتبہ یہ پانی بذریعہ کسی استفراغ کے نکالدیا جائے کہ پھر بدستور عود کریگا اور بھر جائیگا مترجم گو اسسے زیادہ یقین ہی کہ ہر مرتبہ کے اخراج مین اس پانی کی مقدار بروقت عود کرنے کے دو چند سہ چند بڑھتی جاتی ہی اور دلائل ظاہری اگرچہ اسکے مساعدت نہین کرتے مگر تجربات متواترہ سے اب تو مین حکم قطعی کرتا ہون کہ ضرور اسیطرح ہوتا ہی خصوصاً نشتر کے ذریعہ سے جو استفراغ کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ دوا کے ذریعہ سے اس رطوبت کا نکالنا نہایت پسندیدہ ہی بہ نسبت بزل یعنے چاک کرنیکے اور استر شاخ یعنے نشتر لگاکر نکالنے سے اسلیے کہ چاک کرنے اور نشتر وغیرہ سے جو زخم پڑتا ہی اوسکا بھرنا از بس متعذر ہی۔ یہ بھی واجب ہے کہ استفراغ اس رطوبت کا ایسے وقت کیا جاسکے کہ تپ نہو۔ اگرچہ تدبیر اخراج رطوبت کی بذریعہ استفراغ کے کبھی تخفیف مرض استسقا مین کرتی ہی مگر ورم پھر اوسکو عود کراتا ہی۔ واجب ہے کہ اقراص قابضہ کا استعمال اسمین نکرین اگرچہ اونمین ادویہ مقویۂ جگر بھی شریک ہون جیسے قرص زرشک اور خصوصاً اگر طبیعت مین خود بخود قبض ہو۔ استسقای بارد مین تخفیف دوائے حار اور ملطف سے کرنی چاہیے جو مفتح بھی ہو اور استسقای حار کے واسطے اور تدبیر ہی کہ اوسے ایک جداگانہ باب مین ذکر کرینگے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ روغن لبہ اور روغن بادام جمیع انواع استسقا مین نافع ہین۔ ادویۂ مفردہ جو لائق اسی قسم استسقا کے ہین بشرطیکہ بارد ہو جیسے جو شاندہ حند قوقی یعنے بسکھپرہ جو خوب طرح جوش دیا ہو کہ اوسکا اثر پورا پورا پانی مین آجای ہر روز دو اوقیہ یعنے ۵ تولہ ۰ ماشہ پلانا چاہیے یا ایک رطل عنصل چار اقساط یعنے ۵۶ تولہ ۴ ماشہ شراب ملاکر کسی ظرف گلی مین جو صاف ہو جوش دین جب تیسرا حصہ شراب کا جل جاوے پہلے تو ہر روز بقدر ایک بڑے چمچے کے پلائین پھر روزانہ بڑھاتے جائین تا اینکہ پانچ چمچہ تک نوبت آجائے پھر کم کرین کہ ایک چمچہ تک گھٹ جاوے۔ ایضاً ہر روز عصارۂ فوتنج بقدر ایک اوقیہ پلائین۔ بعض معالجین نے بیان کیا ہی کہ ذراریح یعنے وہ مکڑی جسکے ضماد کرنے سے آبلہ پڑتا ہی اوسے لیکر اوسکا سر اور پر و بازو کاٹ ڈالین پھر باقیماندہ جو مقدار رہے اوسے ماء العسل مین حل کرین اور مریض کو حمام مین داخل کرکے اسی ماء العسل کو پلائین خواہ روٹی کے ساتھ کھلائین۔ اور یہ ایسی دوا ہی کہ میرے نزدیک اسمین خطرہ ہی اور زیادہ اندیشہ ہی۔ اور اکثر جو اسکا پلانا اختیار کیا گیا ہی بقدر ایک قیراط کے ہمراہ کسی شربت یعنی پینے کی چیز جیسے فقاع و ماء العسل و ماء الشعیر و غیرہ کے بعض لوگ کہتے ہین

فصد کا استعمال مستسقی کو مضر ہے

ذراریح کا استعمال پلانے مین

جب بدن کا تنقیہ ہوجاے بعد اوسکے تریاق بقدر نخود ہمراہ طبیخ فودنج کے ہر روز برابر اکیس روز تک استعمال کریں اور غذا مین کسی ایک ہی شی مناسب پر
اقتصار کرین جو سبک ہوا ور از قسم حبوب کے ہو استسقا زائل ہوجائیگا۔ بعض لوگونکا قول ہے کہ بھیڑ کی مینگنی ہمراہ شہد کے نافع ہے اور بکری کا
پیشاب یا نچر کا ہمراہ سنبل اور زراوند مدحرج تین درہم کسی شربت مناسب کے ساتھ استعمال۔ بعضون نے کھنکھجورہ جو پانی مین صاف کیا جاے بقدر
باقلا کے کھلانے کی بڑی ثنا کی ہے۔ ادویہ مرکبہ اسکے واسطے جونافع ہون جیسے کلکلانج اور دواء اللک خاصۃً زقی کے واسطے اور دواء
کرکم خاص کرکے اور معجون ارسطون ہر ایک استسقا مرجیۃ العلاج کے واسطے یعنی جسکا اچھا ہونا محال ہو اور جوارش سوسن اور دواء اسقیل
اور شراب عنصل اور تریاق یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق اور دواء کرکم اور کلکلانج زیادہ نافع ہوتے ہین اخیر زمانہ استسقائے بارد مین۔
منجملہ ادویہ عجیب النفع کے قرص شبرم ہے ترکیب اوسکے طیار کرنے کی یہ ہے شبرم اور ہلیلہ سیاہ ہموزن لیکر قرص طیار کرین اور مقدار شربت
ڈیڑھ دانق سے قریب ایک درہم تک ہے جو چھٹے روز ایک مرتبہ استعمال کیا جاے اور ناغہ کے درمیانی اور جو ہون اونمین قرص زرشک
کا استعمال ہوگا۔ کبھی اس مرض کی دوا ریوند اور قسط اور حب الغار حلبہ ترمس راسن جنطیانہ صمغ لوز اور صمغ قنہ یعنے بیروزہ سے
بنائی جاتی ہے اور یہ دوا نافع ہوتی ہے۔ جن تدابیر سے اخراج مائیت ہوا کا ہوتا ہے وہ مسہلات اور شیافات اور حقنہائے قوی خاص
کرکے اسلیے کہ حقنہ کا فعل نہایت قریب اس رطوبت کے ہے اور طبائع پر سبک تر ہے اور اعضائے رئیسہ سے اسکا اثر بہت دور رہتا ہے
اور نہلانا آبہائے معدنی مین اور تنور ہاے گرم سے گرمی پہونچانی اور ادہنون کہ جنمین ملطفات کو جوش دیا ہو جیسے بابونہ اور
اذخر اور اقسام مروخات کے اور ضمادات اور کمادات۔ اور انہین کمادات تدبیرات مین پلانا بھیڑ کے دودھ کا اور مادہ شتر کے دودھ کا اور
ایضاً بول شتر وغیرہ کا پلانا۔ مادہ شتر کا دودھ استسقائے زقی کو زیادہ موافق ہے اگر ایک ہفتہ ہمراہ اقراص صغر کے پلایا جاے پہلے نصف درہم
مع ایک درہم طباشیر کے تاآنکہ اوسکی مقدار بڑھاتے بڑھاتے پورے درہم تک پہونچ جاے اور بعد ہفتہ کے اگر بادریون سے استفراغ کیا جاے
ہمراہ دو درہم کلکلانج کے پھر دوبارہ اونہین قرص کا ترکیب مندرجہ بالا اعادہ کیا جاے اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین تو بیشتر استسقا جاتا
رہتا ہے ضعیف بیمار کو اقراص صغر ابتداً نہین پلانے چاہئین مگر بقدر ایک دانق کے اور نسخہ اقراص صغر کا قرابادین مین لکھا ہے اور اسیطرح
کلکلانج بھی تھوڑی مقدار پر دینے کی ضعیف آدمی کو اجازت ہے۔ اور جو شخص زیادہ محرور ہو اوسکو شیر مادہ شتر موافق نہین آتا ہے۔ چالیس
درہم یعنے ۱۱ تولہ اور آدھ ماشہ سے شیر مادہ شتر کی ابتدا کیجاتی ہے اور ہر روز دس درہم یعنے تین تولہ بڑھایا جاتا ہے مسہلات ایسے تجویز کرنے
چاہئین جنمین وہ ادویہ جو کہ جگر کو مضر ہین اور اگر کسی اضطرار کی وجہ سے انکے استعمال سے چارہ نہو تو لازم ہے کہ اصلاح کر کے خواہ مع معدلات کے
داخل کیجائین۔ یہ بھی واجب ہے کہ اسہال یکبارگی نکیا جاے بلکہ چند مرتبہ کر کے اسلیے کہ دفعۃً اسہال کرنے سے اخراج اس رطوبت کا قاتل اور
مہلک ہے اور کم سے کم ضرر اوسکا جگر کو ضعیف کرتا ہے۔ تنہا صبر کا استعمال جگر کیواسطے از بس ردی ہے پس لائق اور بہتر اوسکا یہی ہے کہ جگر کے
امراض مین اوس سے دوری اختیار کرین مگر کوئی ایسی ہی ضرورت ہو یا کہ اوسکے کسی حیلہ سے اصلاح ہو جائے۔ واجب ہے کہ بعد مسہلات کے
فاقہ کرایا جاے پس مسہل لینے والا فراغ مسہل کے بعد ایک شبانہ روز فاقہ کرے اگر برداشت ہو سکے ایضاً بعد مسہل کے دواے مقوی جو
قابض بھی ہو تھوڑی سی کھلائی جاے جیسے قرص زرشک خواہ آب فواکہ جو لذت کے ہمراہ اسقدر قبض دیوین ہے کہ جگر کی تقویت
کرتے ہین خصوصاً بعد ایسے مسہل کے جو قثائین اور مازریون اور راسن وغیرہ سے کیا گیا ہو بعد اوسکے مسہلات مزاج مثل تریاق اور
دواے کرکم استسقائے بارد مین اور آب بادکاسنی استسقائے حار مین۔ واجب ہے اگر حرارت ہو اسہال صفرا کا نکرین اسلیے کہ صفرا مائیت استسقا کی

مقاومت کر رہا ہی اور اوسکے ضرر خواہ زیادتی کو روک رہا ہی اور اسواسطے کہ مائیت خود بطرف اسہال کے محتاج ہی پس وہ چند مقدار بر اسہال ہوگا اور قوت کو آفت کثرت اسہال کی پہونچیگی بلکہ واجب یہ ہی کہ حرارت صفرا کی دیگر ادویہ سے فرو کردیجاے اور فقط مائیت کے اخراج کے واسطے ادویہ مسہلہ بعد اطفاء حرارت صفرا کے دیجائین ہان اگر صفرا کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور بہت کثرت سے ہو اوسوقت فقط ہلیلہ پر اکتفا کرین کہ ایسے وقت یہ نہایت عمدہ مسہل ہے جسطرح کہ سکبینج عمدہ مسہل ہے بروقت برودت یعنے بلغمیت کے جس طرح کی افراط استفراغ کی مقدار مین ہو خواہ زمانہ کے رو سے یعنی چند بار مسہل وغیرہ سے گو بمقدار قلیل ہر مرتبہ استفراغ کیا جاے ردی ہی اور یہ افراط استسقائے حار مین اصلح ہی ملینات جیدہ سے گوشت چکور کا اور شوربا بڈھے مرغ کا خصوصاً بسفائج اور شبت وغیرہ شریک کر کے۔ جب استفراغ رطوبت استسقا کا بیہودہ رقیق تک کسی قسم کے استفراغات رقیقہ سے ہوچکے اور خیر فتر اور آبہائے مالیس یعنے پہاڑی ہوے پانی وغیرہ سب کے استعمال سے پانی استسقا کا کم ہوجاے اور ورم کا خوف ہو پس اوسوقت راے صائب یہ ہی کہ شکم پر داغ لگوادیے جائین تاکہ پھر اب پانی کی آمد کو قبول نکرے۔ اور یہ داغ دینے کی ترکیب بعد پرہیز اور دو روز مسہل سے گذر کے خواہ تین روز کے بعد ہونی چاہیے۔ اور یہ داغ چھ عدد لگائے جاتے ہین تین طول مین اسطرح پر کہ قص یعنے استخوان نشستگاہ سی شروع ہوکر عانہ تک پہونچتی ہین اور تین داغ شکم کے عرض مین ہوتے ہین اور معدہ کو بھوک پر صبر کرانا چاہیے اور پیاس بھی روکنی چاہیے۔ اور اصوب یہ ہی کہ مابین دو مسہلونکی کسیقدر مفتحات سدہ کے بھی ضرور استعمال کیے جائین جیسے قرص بادام۔ شیر شتر کا استعمال خواہ بھیڑ کے دودھ کا خصوصاً مادہ شتر اعرابی جنگلی چرائی ایسی گھاس سے کرائی ہو جو مائیت استسقا کی مسہل ہے (جیسے مازریون وغیرہ) اور تلطیف اور ادرار بھی کرتی ہو جیسے شیح اور قیسوم اور قاتلی وغیرہ اور گرم استسقا کے مریضونکو اوسکو ایسے نبات سی چرا جاے کہ باوجود ان اوصاف کے مناسب جگر حار کے بھی ہو جیسے کشوث اور کاسنی وغیرہ پس ایسی مادہ شتر خواہ بھیڑ کے دودھ کے بارہ مین جو بعض اطبا براہ غلط کہتے ہین کہ محض ہٹ پھیر اور فریب وہی سوفسطائیونکی ہی یعنے ہرگز اس سی کچھ واقعی فائدہ نہین ہوتا اور اسیطرح جو یہ شبہ کرتے ہین کہ طبیعت دودھ کی بسبب رطوبت کے مخالف استسقا کے ہی یعنے اوسکے کم کرنے مین اثر خلاف پیدا کرتا ہے اور رطوبت کو بڑھاتا ہی پس ایسے لوگونکی کلام کیطرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ یہ دودھ ایک نافع دوا ہی اس سبب سے کہ اسمین جلا کی قوت بہ نرمی ہی اور بالخاصیتہ اسکا فائدہ اس مرض مین بالخاصہ معلوم ہوچکا ہے۔ اور اکثر بعض دواے مطلق اثر مین خلاف اثر مطلوب کے ہوتی ہی اور جس مرض خواہ سوء مزاج کا علاج اوس سی کیا جاتا ہی جس غرض سی اوسکے مخالف براہ کیفیت اصلی اپنے کے معلوم ہوتی ہی مگر بالخاصیتہ خواہ اور کسی فائدہ کے رو سے مثلاً اثر استفراغ وغیرہ (جیسے کہ اس دودھ مین بسبب چرلینے ان معلوفات کے پیدا ہوتا ہی) وہی دواے مضر فائدہ دیتی ہی۔ کاسنی جو امراض بارد جگر مین استعمال کیجاتی ہی اوسکی بھی ایسی ہی صورت ہی اسیطرح سقمونیا باوجودیکہ بشدت گرم ہی امراض صفراویہ مین مفید ہوتی ہی مترجم بطور لف و نشر مرتب کے دو مثالین شیخ نے بیان کین کاسنی تو مثال ہی مفید بالخاصیت کے اور سقمونیا مثال ہے استفراغ کی متن بلکہ اس دودھ کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ منفعت اسکی اس مرض پر بہت زیادہ ہے تااینکہ اگر کوئی مریض مستسقی پانی کے بدلے ہمیشہ اسی کو پیا کرے اور بجائے غذا کے بھی اسی کا استعمال بعینہ خواہ کھویا رابڑی وغیرہ بنا کر کرتا رہے ضرور ہے کہ اوسکو شفا حاصل ہوگی۔ ایک گروہ معتمد نے اسکا تجربہ کیا ہے اور بلاد عرب کیطرف جاکر استعمال کیا ہی خواہ کرتے ہوے دیکھا ہے اور وہ تجربہ یہ ہے باضطرار اور ضرورت رہا یعنے اس مرض مین گرفتار ہے اور بمجبوری اونکو یہی دودھ کھانا اور پینا پڑا اور شفا حاصل ہوئی۔ شیر مادہ شتر کبھی تنہا پلایا جاتا ہی اور کبھی ادرار ادویہ ملاکر اور وہ ادویہ ملانے سے غرض تسخین زائد نہین ہوتی جیسے ہلیلہ اور کاسنی تخم کشوث نمک سیاہ اور بعض ادویہ کی آمیزش بغرض تدبیر مسخن کے ہوتی ہی ایسی تسخین جسمین سے تلطیف بھی حاصل ہو جسطرح سکبینج اور حب سکبینج اور بعض ادویہ

بقصد منع کرنے اسکے اور روکنے اسہال مفرط کے ملائے جاتے ہین جیسے برگ مغیلان وغیرہ کہ بول مادہ شتر مین آمیزش بھی ہوتی ہے اور کبھی بجاے
آب وغذا کے اگر اشتہا کم ہو فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہی اور کبھی کوئی اور غذا وغیرہ بھی دودھ کے ہمراہ بڑھائی جاتی ہے۔ اور دونون
حال مین یعنے تنہا دودھ پر قناعت کرین خواہ اور غذا بھی دین اس بات کی پوری تحقیق کرنی چاہیے کہ بدن کو اوس سے غذا پہونچتی ہے اور
پورا حصّہ ملتا ہی یا نہین اسلیے کہ جب پورا حصہ اسکا بدن کو ملیگا دست کی راہ سے خارج نہوگا یا آینکہ جسقدر دودھ پینے مین آتا ہی بقدر مشروب
دستونکی راہ سے نکلجاتا ہے یا آینکہ بافراط دست لاتا ہی اور مقدار مستعمل سے زیادہ اخراج اسکا مع رطوبت ہاے بدنی طبیعت کرتی ہی یا آینکہ مجاری مین
پھٹ کر مثل پنیر کے بستہ ہوجاتا ہی یا اینکہ تبرید زیادہ پیدا کرتا ہی یا خلط بلغمی کا اخراج کراتا ہی یا خلط سوختہ کا اخراج کرتا ہی کسی عفونت کیوجہ سے
اگر قبول عفونت آمین ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ افضل اوقات شیر شتر پلانے کے فصل ربیع ہی ابتداے صیف تک۔ منجملہ اچھی تدبیرون کے اسکے
حق مین کہ جسکو منے چند مرتبہ تجربہ کیا اور مفید پایا یہ ہی کہ حالت گرسنگی مین پلایا جائے اور چند روز قبل اسکے استعمال کے گذری ہون کہ شبانہ روز
مین کچھہ غذا نہوئی ہو یا اینکہ بہت تھوڑی سی غذا ہوئی ہو اور اگر ممکن ہو کہ بالکل ترک غذا کیا جاوے تو یہی بہتر ہے ورنہ وہ شب جسکی صبح کو اسکا
پلانا منظور ہو ضرور فاقہ سے گذرنی چاہیے پھر جسوقت پلانے لگین تازہ دوشیدہ کہ ابھی گرمی تھن سے نکلنے کی باقی ہو اور جس جگہہ دوہا گیا ہو
اوسی جگہہ پلایا جائے اور مقدار وہی ۵ تولہ ۶ ماشہ خواہ ۶ تولہ تجویز کرنی چاہیے اور بہتر یہ ہی کہ ۶ تولہ دودھ ہمراہ ۲ تولہ بول شتر کے پلایا جائے
اور پانی چند روز تک بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چند روز بلکہ تین روز تک خیال کرنا چاہیے کہ ادرار بول ہو کر جو کچھہ نکلتا ہی اوسکی مقدار قریب
اوسی کے ہوتی ہی جو پلایا گیا ہی۔ اور بعد تین روز کے اکثر شکم روان ہوتا ہی اور مقدار مشروب سے زیادہ رطوبات ہمراہ دستون کے برآمد ہوتے
ہین اور بیشتر سواے ثفل قلیل کے اور کچھہ برآمد نہین ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ بدن اپنا حصّہ بخوبی اوس سے لیتا ہے۔ اگر دست کی راہ سے
زیادہ مقدار مشروب سے برآمد ہوتی ہو ایک روز ٹھہرنا چاہیے یا اینکہ ادویہ ایسے ملاے جاوین جنمین کسیقدر قبض ہو۔ اگر اسکے پینے سے
دست نہ آوے اوسوقت پینے والے کو ضرور ہے کہ خوف پھٹ جانے دودھ کا پیٹ مین کرے اور اسی احتیاط سے اوسکا پینا چھوڑ دے اور اسی
طرح اگر دست کی مقدار کم ہو بہ نسبت مشروب مقدار دودھ کے اور اسوقت ایسی کوئی چیز اوسے استعمال کرنی چاہیے کہ جو کچھہ معدہ مین ہے
اوسکا انحدار کر دے اور پھر جب دودھ کا استعمال کرے اوسمین سکنجبین وغیرہ کو ملالے۔ بلکہ احتیاط زیادہ یہ ہی کہ تین دن مین ایک مرتبہ
تھوڑی سی حب سکنجبین وغیرہ تناول کرے تاکہ شاید تھوڑا سا پھٹا ہوا دودھ جو معدہ مین رہگیا ہی اوسے نکالدے یا اوس بقیہ سے جو خون پیدا ہوتا ہی
پنیر یعنے پھٹے ہوے دودھ کا ہے اوسکا اخراج کر دے خصوصاً اگر اسکو کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ کسیقدر ثقل اور گرانی معدہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہو اوسوقت
اس حب کا استعمال پُر ضرور ہے۔ تدبیرات نافعہ سے ایسے ہی زمانہ مین فوراً حقنہ کرا دینا ہی اور واجب ہے کہ ایسی حالت مین دودھ کا استعمال قطعاً موقوف
کرے ایک روز خواہ دو روز اور سینک خواہ ضمادات ایسے تجویز کرے جو شکم پر لگانے کے محلل ہوتی ہین۔ اور اگر دودھ کے پینے سے ان باتون
مین سے کوئی بات ہرج اور ضرر کی معلوم نہو اور ہر روز برابر ایک فضلہ بمقدار مناسب نکلتا ہو بلکہ بنظر توضیح اور تفہیم کے بیان کیا جاتا ہے
کہ مثلاً دو کوزہ چھوٹے چھوٹے فضلہ خارج ہو رہا ہے پھر تو اوسی تدبیر پر اقتصار کرے خالی دودھ پیتا ہو خواہ سکنجبین وغیرہ ملا کر جیسے حب مسہلہ
جو سکنجبین وغیرہ سے طیار ہوتے ہین۔ اور اگر اسہال مین افراط ہو جاوے ایک روز خواہ دو روز دودھ کا استعمال چھوڑ دینا چاہیے پھر بتدریج
رفتہ رفتہ اسکا پلانا تھوڑی مقدار سے اوس مادہ شتر کا چاہیے جسکو گیاہ ادویہ قابضہ کی چرائی گئی ہو اور بروقت دوشیدہ ہونے کے فوراً
اوس دودھ مین خبث الحدید بصری جو خوب کوٹا ہوا اور دھویا ہوا اور شراب اور سرکہ مین بریان کیا ہوا ہو خبث الحدید بیس درہم قرط یعنے

سینگڑی ببول کی ادرطراشیث ہر واحد پانچدرہم تخم کشوث تخم کرفس تین درہم جنیدا و قیصوم اور کرفس اور سداب اضافہ کرے سب ادویہ مذکورہ دودھ مین ڈالدی جائین اور ایک گھنٹہ ٹھہر کر دودھ کو چھانکر صاف کرین اور پلادین پھر مقدار دوا کی گھٹاتے گھٹاتے آخیر خالص دودھ تک پہونچین پھر ایسے اجزا النیز بلاحاجت شریک کرین جو مسہل ہون - مدرات جو نافع ہین اونکے استعمال مین شرط ضروری یہ ہی کہ ایک ہی دوا پر اقتصار نکرین بلکہ بدل بدلکر استعمال کیا کرین - ادویۂ مدرہ یہ ہین فطراسالیون یا نخواہ فودنج تخم کرفس فو تنج اسارون رازیانہ سیسالیوس یعنی تخم انجدان اور ہینگ موٹری وج سنبل رومی و ہندی دوقوا ور قردمانا و رہلیون تخم ہلیون بیخ گندر دشتی کا کنج - واجب ہی کہ بہت اچھی طرح ادویۂ مذکورہ کو پیسین کہ خوب باریک ہوجائین اور بسرعت حدبہ جگر تک اونکی رسائی ہو اور مدرات قوی کا استعمال کرین اوسکے بعد روغندار شوربا فربہ مرغ کا بھی ضرور پلانا چاہیے مترجم کہتا ہی زیادہ پیسنے کی شرط اسیواسطے کی ہی کہ سحق بھی ایک قسم کا حل حلول ہشتگانہ سے ہی جیساکہ علم کیمیا اور فن اکسیر مین ثابت کیا گیا ہی مگر اس سے زیادہ عمدہ طریق وہ ہی جسکو شیخ نے مقدمہ اور اصول کلیہ معالجات جگر مین ذکر کیا ہی کہ ادویہ جگر جسقدر لطیف ہون اور جوہریت اونپر غالب ہو اوسیقدر زیادہ مؤثر ہوتی ہین مترجم خاکسار نے اپنی رائے سے یہ نسخہ تجویز کیا اور استعمال کیا ایک مریض کو تین روز مین بمقام پٹنا دریوست کو ایک ہفتہ مین بمقام جہون اسقدر مفید ہوا کہ بیان اوسکا مبالغہ سے خالی نہین ہی دوسرے مریض کا ورم فم معدہ تک پہونچگیا تھا اور بعد ہفتہ کے نام و نشان باقی نہین رہا اور مجھے پوری امید ہی کہ یہ عرق کسیوقت خطا نکریگا اسلیئے کہ اصول کیمیا سے بھی نہایت درست ہی اور قواعد اصول ادویہ مفردہ کے بھی اوزان وغیرہ سے پوری رعایت کی ہی اور تھوڑی مقدار سیرون اور قدحون ادویہ پلانے سے زیادہ مؤثر ہے نسخہ یہ ہی پوست بیخ کرفس ۳۰ تولہ پوست بیخ رازیانہ ۲۰ تولہ گیاو غافث ۱۰ تولہ افسنتین رومی ۱۰ تولہ مرمکی ۱۰ تولہ لک مغسول ۱۰ تولہ قصب الذریرہ ۱۰ تولہ قسط شیرین ۱۰ تولہ ریوند خطائی ۱۰ تولہ فقاح اذخر ۱۰ تولہ ۶ ماشہ تخم رازیانہ ۷ تولہ تخم کرفس ۷ تولہ انیسون ۷ تولہ مصطگی ۶ تولہ دوائون کو نیم کوب کرکے تین حصہ برابر کرین اور ایک حصہ کو بوقت شب خوب کھولتے ہوے پانی مین جسکا وزن ۱۶ آثار ہو بھگودین اور بقدر ۱۲ آثار عرق کھینچین پھر دوسرا حصہ ادویہ کا اسی عرق مین بھگوکر قریب ۱۲ آثار کے عرق دوآتشہ کھینچین پھر تیسرا حصہ ادویہ بھگوکر بقدر دس سیر کے عرق نکالین یہ عرق بعد طیاری کے نہایت تیز اور خوشبو ہوتا ہے ۲۰ تولہ سے لیکر پانچ تولہ تک اسکی مقدار شربت ہی مگر ابتدا مین اڈھائی تولہ دینا چاہیے اور بچونکو تولہ بھر کافی ہی اسیطرح ادویہ جگر کے واسطے جوہر ادویہ نکالکر استعمال کرنا عمدہ تدبیر ہی ہمارے زمانہ کی بلکہ ہمسے پہلے زمانہ کے اطبا باوجودیکہ طب کی کتابون مین تصریح اسکی ہی مگر نام بھی جوہر ادویہ کا نہین جانتے - اس نسخہ پر مترجم خاکسار کو ناز اور افتخار ہے اور درست طیار ہونا اسکا نہین اوزان سہی مجکو بسبب مہارت اعمال کیمیائی کے حاصل ہوا ہے - متن ضماد کے ادویہ مفردہ اور مرکبہ جو اس مرض مین نافع ہین اونکا ذکر ہمنے قرابادین مین کردیا ہی اور جو ادویہ یہان پر لکھے جاتے ہین وہی ہین جو ہمارے معمول اور مجرب ہین اور اونپر زیادہ اعتماد ہی کہ بالغ النفع ہین - گائ کا گوبر بھیڑ کی مینگنی بشرطیکہ ان دونون کی خورش سوکھی ہوئی گھاس سے ہو ہرا چارہ نہ کھاتے ہون اوسکا نسخہ ضماد یہ ہی کسیقدر یہ دونون گوبر لیکر نمک اور پانی مین جوش دین جب پانی سب جلجائے اور کسیقدر رطوبت قابل چسپیدگی کے رہجائے تھوڑی سی گندھک پسی ہوئی اوسپر چھڑک کر شکم پر لیپ کرین - ایضاً بھیڑ کی مینگنی لڑکے کے پیشاب مین پیسکر ضماد کرین ایضاً بنجال کبوتر حب الغار اور رایر سا کے ساتھ ایضاً جو قوی زیادہ ہی اس بیماری کیواسطے گائے کا گوبر بھیڑ کی مینگنی اوسمین تھوڑا سا خربق اور شبرم ملاکر بول شتر مین ضماد طیار کرین - منجملہ ضمادات کے یہ ہی گھونگھہ کو پیٹ چاک کرکے مستسقے کے پیٹ پر بجنسہ چسپان کرین اور بعد چمٹ جانے کے کسی پارچہ اونی وغیرہ سے باندھ دین اور یہانتک صبر کرین کہ خودبخود سوکھ جائے - منجملہ ضمادات جیدہ کے یہ ہی کہ ریتیا بیخ اذرنطرون اور دقاق کندر سے گائے کی چربی مین ضماد طیار کرین - یہ ضماد بھی استسقا کو مفید ہی موٹی انجیر کو پانی مین پکائین اور اوسکے ہمراہ

ادویہ مدرہ

نسخہ عرق مؤلفہ مترجم ادویہ جگر

ضماد مجرب

مازریون ایک جزء پسی ہوئی اور نطرون دو جزء اور کمافیطوس ڈیڑھ جزء ملاکر لیپ طیار کرین - یہ ضماد زیادہ قوی ہی صمغ صنوبر اور موم اور زوفائے تازہ اور صمغ البطم و زفت مکدر تین درخمی میعہ اور یہی اصطرک ہی اور مصطگی اور صبر اور زعفران اور اطراف افسنتین اور راشق مکدا ایک درخمی جند بیدستر اور کبریت اور حماما اور صدف السماک جو بنام سیفا مشہور ہے ہر واحد سے نصف درخمی بنجال کبوتر جو دت بابلی اور پھول ذکا جو ٹاپوئین ہوتا ہی اور دیہاتی زبان مین اوسکو گھوا بولتے ہین ہر واحد تین درخمی سوسن آسما نگونی چار درخمی بورہ سرخ ایک درخمی روغن بابونہ سے ضماد طیار کرین - اگر جگر مین ورم ہو اوسوقت وہ ضماد نافع ہوگا جو کہ چوب سنبل الطیب اور زعفران اور حب البان اور مصطگی اور اکلیل الملک اور نرم نرم شاخہائی انگور اور بابونہ اور روغنہائے خوشبو طیار کیا جاوے منجملہ مرہمون کے یہ مرہم بھی عمدہ ہی مارقشیشا اور کبریت اصفر اور نطرون اور اشق مکدا ایک جزء زبرہ دو جزء اور دو ثلث ایک جزء سے موم اور علک البطم اور شراب ملاکر مرہم طیار کرین - اور شکم پر اسی مرہم کو لگائین - مرہم جند بیدستر اور مرہم ابرسا جو خاص ہمارا النسخہ تجویز کیا ہوا ہی اور مرہم فربیون اور مرہم شحم حنظل اور وہ مرہم جو بید سے بنایا جائے اور مرہم حب الغار اور مرہم بزورا اور مرہم بوجنیدوس بھی مستعمل ہے - ذرورات یعنی چھڑکنے کے ادویہ مین سے نطرون اور نمک ہر واحد بریان کیا ہوا پیٹ پر چھڑکا جاتا ہی خصوصاً بعد لگانے کسی روغن گرم کے جیسے روغن قثاء الحمار اور روغن ناردین - کبھی انکے بدن پر بطور مالش کے سرخ کرنے والی دوائین استعمال کیجاتی ہین اور کبھی انکے اعضاء اطراف بدن کی پتلی پتلی شاخون اور لکڑیون سے مارے جاتے ہین تاکہ مادہ ورم اطراف کیجانب کھچے اور میری رائے مین یہ طریقہ پسندیدہ نہین ہی - اور کبھی انکے دونون چڈھون پر خواہ اونکے قریب جہان ازار اور لنگی باندھنے کی جگہ ہے پچکنی ہوا سے بھری ہوئے معلق کیے جاتے ہین (شاید اس غرض سے کہ بوجہ شکم کا اونہین مثانون پر پڑے) اور مجھے اسمین کوئی فائدہ معلوم نہین ہوتا ہی مترجم کہتا ہی ضمادات مین ایک نسخہ نہایت مفید جسکو مین نے بار بار تجربہ کیا ہے اور بعض ایسے بیمارون پر جسکو بوجہ کثرت ورم کے ربو اور ضیق النفس بھی شروع ہو گیا تھا اور دوا کسی قسم کی اوترنی دشوار تھی جیسے دو شخص جو گوالیار مین تھا اور دوسرا مریض دریا آباد محلہ الہ آباد کا الغرض اوسوقت بھی اس ضماد نے پورا پورا اثر دکھایا اور ہمیشہ اورام جگر مائی ہون خواہ اور قسم میرا معمول یہ بھی ضماد ہی اور اصل نسخہ جرک بیدانت جو اہل ہنود کی نہایت معتبر کتاب ہی اوسمین واسطے بیل پای بلغمی کے لکھا تھا مینے بلا تصرف اوسکو استسقا مین بھی استعمال کیا وہ نسخہ یہ ہی حند قوقی سرخ ایک جزء زنجبیل سپید دو جزء سرسون ایک جزء پوراسے سرکہ مین پیس کر نیم گرم ضماد کرین - حند قوقی تین قسم کی ہوتی ہی اس ضماد مین وہ قسم پڑتی ہی جسکو دیہاتی زبان مین گندا بورینہ اور بعض ملکو مین کھر ہٹوا کہتے ہین شناخت اسکی یہ ہی کہ اسکے پتون کے گرد سرخی اور ڈانڈ بھی سرخ ہوتی ہی اور بسکھپرہ کی ڈانڈ سرخ نہین ہوتی اسکی جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہی بسکھپرہ کی موٹی اور بڑی ہوتی ہی اسکی بیل زیادہ نہین پھیلتی ہی اور تیھرچٹہ جو تیسری قسم ہی اوسکی بیل مفروش زیادہ ہوتی ہی بہر حال اس قسم کو تحلیل اورام مین اس ترکیب خاص کے ساتھ مترجم نے یہانتک مؤثر پایا ہی کہ فقط جگر ضماد کرنے سے چہرہ اور پاؤن کا ورم بھی زائل ہو جاتا ہی اور بہت جلد یعنے ۲۴ گھنٹہ سے ۴۸ گھنٹہ تک اسکا اثر نمایان ہوتا ہی الاماشاء اللہ متن بزل یعنی شق کرنا مراق کا ایسی بُری تدبیر ہی کہ بہت کم کارگر ہوتی ہی اور سوا اوس شخص کے جو نہایت درجہ قوی ہو کہ بعد اس تدبیر کے ریاضت معتدل کر سکے اور پیاس پر صبر اور کمی غذا پر بیقرار نہو اور کسیکے واسطے اسکا کرنا جائز نہین ہی - واجب ہے کہ تا امکان جب تک اور علاج ہو سکے اس تدبیر کیطرف توجہ نکرین اور اگر کرین تو لازم ہی کہ ایک ہی مرتبہ تمام مائیت کا اخراج نکر ڈالین کہ روح غریزی کا اخراج بھی دفعۃً اسکے ساتھ ہو جائیگا اور قوت یکسر ساقط ہوگی بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی نکالین - اور لاغر اندام ضعیف الجثہ پر اس ترکیب کو ہرگز نکرین طریقہ چاک کرنے کا یہ ہی حکیم انطاس حکم کرتا ہی کہ اس مریض کو سیدھا کھڑا کرین

اگر اوسمین طاقت کھڑے ہونے کی ہو یا اینکہ جلوس مستوی سے اوسکو سیدھا بٹھاوین اور کاریگر یعنے دستکاری کرنیوالے اوسکی پسلیونکو دباوین اور
نیچے کیطرف اوتارنے کا قصد کرین ناف کیطرف ہٹاتے رہین اوسکے بعد بزل کا عمل کیا جاے اگر مریض ان باتونکا متحمل نہو ہرگز اوسی بزل
کی تکلیف نہ دینی چاہیے۔ اگر ارادہ چاک کرنے کا ہو تو ناف کے نیچے سے بزل کرنا چاہیے تین انگشت ملی ہوئی زیر ناف اسکا مقام ہی بعد اوسکے
چاک کرنا چاہیے اگر ابتدا استسقا کی امعا سے ہوئی ہو اور اگر ابتدا جگر سے ہوئی ہو اوسوقت شق کرنے کی جگہہ ناف سے بائین طرف لٹاکر
تجویز کرنی چاہیے اور اگر ابتدا اس مرض کی طحال سے ہو ناف سے داہنی طرف ہٹاکر چاک کرنا چاہیے اور ایسی نرمی اور سبکدستی کرنی چاہیے
کہ صفاق یعنی وہ جھلی جو مراق سے چسپیدہ ہی شق ہونے پائے بلکہ مراق صفاق سے اودھر کو ہٹ جائے اور بمقدار قلیل اوتر جاے نیچے کیطرف
جہان سے مراق کو شق کیا ہی بعد اوسکے مراق مین چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کیے جاوین اسطرح پر کہ سوراخ مراق صفاق کے سوراخون سے نیچے ہو
اسکا فائدہ یہ ہی کہ جب انبوبہ یعنے پانی نکالنے کی نلی جو مستعمل ہو گی جب بقدر مناسب پانی سے پیٹ کے بھر جاے اور پھر اوسکو نکال لین اوسوقت
صفاق مراق سے چسپیدہ ہو جاے اور سوراخ بند ہو جاوین کہ پھر پانی باہر نہ نکل سکے کیونکہ دونونکے سوراخونکی جگہ جدا جدا ہی۔ جب اس قاعدہ سے
دونو مین سوراخ بھی ہو چکے اب ایک انبوبہ یعنے نلی تانبے کی خواہ لوہے کی چکنے منھہ کی اور سرا ایسا ہو جسکے سب طرف سوراخ ہون اوسی چاک کے
مقام پر رکھکر ہلائی جاے تا اینکہ پانی برآمد ہو اور بہنے لگے اور مقدار مناسب تک نکلجاے جب رطوبت ایک اندازۂ معین تک نکل چکے
مریض کو چت لٹانا چاہیے۔ اور واجب ہے کہ نبض کی خبرگیری اوسوقت پوری کیجاے جب معلوم ہو کہ نبض مین ضعف آنا شروع ہوا فوراً
رطوبت کا اخراج بند کر دینا چاہیے پانی کے نکالنے کا اخیر درجہ یہانتک ختم کرنا چاہیے کہ تھوڑی مقدار اوسکی چھوڑ دی جاے کہ اوسی دواؤنکے
ذریعے سے نکال لین گے اور مسہل کی کارروائی اوسکے واسطے کافی ہو گی۔ کبھی بعد اس عمل بزل کے داغ لگانے کا عمل بھی اوسیطرح کیا جاتا ہی جیسا
ہمنے اوپر بیان کیا ہی۔ کبھی معدہ اور جگر اور طحال اور مقام زیر ناف کو بار بار ایک داغ سے داغدار کرتے ہین۔ کبھی بزل کرنے والے
اس لطف اور نرمی سے بزل کرتے ہین کہ اسی مائیت کو بیضہ ہاے خصیہ کیطرف اوتار لاتے ہین اور تھوڑا تھوڑا پانی اوتار کر اوسیطرف
سے سب کو خارج کر دیتے ہین اور یہ تدبیر منجح ہی کہ اس سے برآمد کار ازالۂ مرض کا ہوتا ہی اور مفید بھی ہے اور یہ تدبیر اون طریقون سے
کیجاتی ہی جنسے مائیت بطرف اسفل کے اوتاری جاتی ہی مثلاً چھینک لانی اور دیگر طرق اور اسوقت واجب ہے اس امر کا لحاظ کامل رہی کہ اس تدبیر سے
مرض فتق پیدا نہو جاے اور اس عمدگی سے اسکو کرنا چاہیے کہ کوئی اور ضرر دوسرا انشلاگ گونکا شق ہو جانا وغیرہ پیدا نہو۔ کبھی خصیہ مین
ایک موٹی سوئی سے بڑا سا سوراخ کر دیتے ہین خواہ چند سوراخ کر دیتے ہین تاکہ اس رطوبت کے رسنے اور بہنے کے مقامات پیدا ہو جاوین
اکثر بعد بزل اور شگاف دینے کے مغص اور مروڑا پیدا ہوتا ہی اور درد بھی عارض ہوتا ہی اوسوقت واجب ہے کہ روغن شبت اور روغن
بابونہ اور دیگر ادہان ملینہ کے محل مغص پر مالش کرین یا موضع بزل پر ضماد حلبہ اور تخم کتان تخم خطمی وغیرہ کا لگاوین۔ اگر فقط آب گرم
خواہ کوئی روغن کے استعمال پر اقتصار کرتے ہین جب مغص اور پیچ دور ہو جاے جو دوا وغیرہ لگائی خواہ ملی ہی اوسے جدا کر دیتے ہین۔
استفراغ جزئی یعنے خاص خاص استفراغات کو لازم ہی کہ ہم چند ابواب اور مباحث مین بیان کرین۔ یہ وہی ادویہ مسہلہ ہین جنکو ہمنے
جدول اور نقشہ ہاے ادویہ مفردہ کتاب دوم مین لکھا ہے۔ قوی دوائین اونمین سے زہریلے دودھ (جیسے تھوہڑ اور آکھہ اور
تدھارا وغیرہ) نہایت عمدہ وہ شی جو ان تیوعات یعنے زہریلے دودھ کا ضرر توڑ ڈالے سرکہ اور سیب اور بہی اور انار دانہ خصوصاً
وہ انار دانہ جسمین بہی پروردہ کی ہو خواہ اور کوئی میوہ اسی مزاج کا یا اوسمین ایسے پھل ڈالدیے ہون خواہ اوسکا عصارہ انبر چھٹر کا گیا ہو

متوعات جس شے مین گوندھے جاتے ہین مثلاً شبرم کا دودھ میفختج مین گوندھ کر گولیان طیار کیجاتی ہین۔ سکنجبین میفختج بھی افضل ہے جسوقت ۲ تولہ سکنجبین مین ایک دانق شبرم وغیرہ کا دودھ حل کیا جائے خصوصاً وہ درخت جس سے تریاق فراوی شجی بنایا جاتا ہے او مجھے گمان ہے کہ اس درخت کا نام لاغیہ ہے۔ فربیون بھی ایسی دوا ہے کہ ایک درہم اوس سے زردی بیضۂ نیمبرشت مین کھلائی جاتی ہے اور قوی آدمیونکو چند مرتبہ کھلانے سے فائدہ بہت ہوتا ہے مگر خطرۂ عظیم بھی اسمین ہے۔ روسختج اور توبال نحاس خصوصاً ردلی کے پانی مین گوندھکر اور گولیان بناکر۔ ایک اور گھاس کی قسم سے ہے جسکا نام مندابا ہے اور عصارۂ قثاء الحمار اور شراب یعنے کوئی شربت جسمین شحم حنظل بھگوئی جاے اور ماذریون بھی منجملہ متوعات قوی کے ہے استسقا کیواسطے اور اصلاح ماذریون کی یہ ہے کہ سرکہ مین اوسے بھگودین اور اوسی سرکہ کی سکنجبین طیار کرین۔ اشق بھی دو درہم تک ہمراہ ماء العسل کے پلائی جاتی ہے۔ اعتدال کے قریب یہ دوا ہے تیزی اور نرمی مین سکبینج اور ایرسا تخم اذخر جھلکے اوتار کے پس ان سب اجزا کو شہد اور مولی کے پتون کے پانی مین گوندھکر استعمال کرین۔ جو ادویہ بہ نسبت ادویہ مذکورۂ بالا کے ضعیف العمل ہین اور اسلم ہین یعنی بےضرر جیسے آب قاقلی یا عرق الائچی کا نصف رطل ہمراہ شکر العشر اور آب کاکنج اور آب مکوے سبز ہمراہ سکنجبین ماذریون کے اور شیر مادہ شتر کے اور ماء الجبن جو مدبر کیا جاے ایرسا کی قوت سے اور توبال نحاس و ماذریون وغیرہ کے قوت سے۔ نسخہ ماء الجبن کا ایک رطل یعنے آدھ سیر ماء الجبن مین ایکدرہم نمک لاہوری اور پانچدرہم تربد پیسا ہوا نرم آنچ مین جوش دین اور جوکف وغیرہ اوپر آے اوسے دور کرتے رہین تا اینکہ صاف ہوجاے اور ثلث رطل یعنے ۱۳ تولہ سے شروع کرین پھر تھوڑا تھوڑا بڑھاتے بڑھاتے پورے آدھ سیر تک پلاتے ہین اس طریقہ سے رطوبت استسقا کی کم ہوجاتی ہے اور حد تسخین تک نہین پہونچتی ہے۔ عمدہ ماء الجبن وہی ہے جو اونٹنی کے دودھ سے بنایا جاے اور زیادہ سرد اور افضل واسطے محرورین کے یعنے جو لوگ استسقاے حار مین گرفتار ہون وہ ماء الجبن ہے جو بکریکے دودھ سے پھاڑا جاے یا خچر کے دودھ سے۔ منجملہ ادویہ کے جو قریب لاثر انہین دواؤنکے ہین اور استسقاے حار کو نافع ہوتی ہین یہ بھی ایک دوا ہے کہ بہی کے ٹکڑے تین وزن سرکہ مین ترکرین بعد ازان اوسکے ہموزن ماذریون تازہ لیکر خوب طرحسے کوٹین تا اینکہ خوب اختلاط اور آمیزش پیدا ہوجاے اور پھر صاف کرکے نصف وزن سرکہ کے شکر ملائین اور اتنا جوش دین کہ شہد کے قوام مین آجاے اور سب اجزا کو آپسمین ملادین۔ اسی کے قریب وہ گولیان ہین جو تخم ماذریون اور شکر العشر سے طیار ہوتی ہین یہ ایسی دوا ہے کہ اسمین خطرہ کچھ نہین حار استسقا مین بھی اسکو دیتے ہین۔ معجونات مین سے کلکلانج اور معجون خبث الحدید اور معجون ماذریون جو قرابادین مین درج ہے۔ یہ معجون بعض اطبا نے تجویز کی ہے تخم کاسنی تخم کشوث دس دس جزء عصارۂ طرخشقوق یعنے جنگلی کاسنی خشک کیا ہوا بیس درہم عصارۂ زرشک پندرہ درہم لک مغسول ریوند چینی ہر ایک پانچدرہم عصارۂ افسنتین سات درہم عصارۂ قثاء الحمار و شحم حنظل پانچ پانچدرہم غاریقون سات درہم جلاب مین یہ معجون طیار ہوتی ہے اور ہمراہ ماء الاصول کے کھلائی جاتی ہے۔ یہ دوا جید ہے جسکو بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے براہ دست برد اپنی طرف منسوب کیا ہے اور یہ دوا ہر نوع کلکلانج سے بہتر اور بےخطر ہے باینہمہ اس دوا مین تقویت بھی ہے اور اسہال قوی ہے۔ شربت کے اقسام مین شراب ایرسا جو ہمارا نسخہ ہے اور ایک شربت یہ ہے فقلہ کبوتر اور نحاس سوختہ ایک ایک مثقال اور تین مثقال نرم نرم شاخین سداب کی اور تھوڑا سا نمک خمیر کا ان سب کا شربت طیار کرین۔ حبوب مین سے حب فیلغریوس صفت اوسکی یہ ہے توبال نحاس برگ ماذریون تخم انیسون برابر ہموزن پیس کر گولیان طیار کرین اور قوی آدمی کو ایک مثقال اور ضعیف کو ایک درہم کھلانی چاہیے۔ ایضاً حب شبعا اور حب بہرام اور حب خمسہ اور حب سکبینج اور حب ماذریون اور یہ دوا نہایت درجہ مفید اور قوی ہے زقی کے واسطے جسطرح کہ حب ریوند استسقاے لحمی کے واسطے ہے اور حب المقل اور حب شبرم اور بہت سے حبوب جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا ہے ایک یہ بھی حب اوسی قسم کی ہے لبن شبرم اور

عصارۂ افسنتین سنبل تربد ہر واحد ایک وانق غاریقون گل سرخ نصف درہم آب مکوی سبز مین گولیان بناؤ یہ بھی حب جیّد ہی تانبے کا چھیلن کمافیطوس انیسون ہم وزن اجزا سے گولیان طیار کرین اور شروع ایک درخمی سے کرین اور بڑھاتے جائین۔ ایضًا قرص بھی بنائی جاتے ہین اون مین سی قرص ریوند کبیر جو مسہل ہے اور قرص مازریون ہمراہ بزور کے اور قرص مازریون دوسرے نسخہ سے جو مشہور ہے۔ استحمام یعنے نہانے خواہ پسینا نکالنے کے طریقہ پس ان بیمارون کو حمام رطب نازیبا ہے اور بہتر انکے واسطے حمام یابس ہے اور یابس مین سب سے بہتر یہ طریقہ ہے کہ ایک تنور گرم کیا اتنا کہ مریض تحمل کرسکے اوسکے اندر داخل ہونے کو خصوصًا وہ مستسقے جسکو تپ بھی ہو پھر اوس تنور مین داخل ہوجاے کہ سر اپنا باہر تنور سے رہنے دے ہوائے سرد مین تاکہ ہوای سرد قلب تک پہونچتی رہے اور یہ کہ ہوائے سرد پہونچا کرے پس قلب اوسکا سرد رہے گا اور ریہ کی تبرید سے پیاس بھی زیادہ نہ بڑھے گی اور تمام بدن سے اوسکے اچھی طرح پسینا جاری ہوگا اور نافع ہوگا۔ پھر اگر استحمام رطب کرنا منظور ہو تو آبہاے معدنی جو گرم ہون اور بورقی اور کبریتی یا شبی جو مشہور معروف ہین اور تجفیف پیدا کرتے ہین کہ ایسے پانیون سے زمانہ منتہی مین مرض کے نفع یاب ہوگا خصوصًا مریض استسقای لحمی کا اوسکو چاہیے کہ دن بھر مین چند مرتبہ ایسے ہی پانی سے استحمام کیا کرے۔ پھر اگر قوت کے سقوط کا اندیشہ نہو اور تمام دن ایسے ہی پانی مین ٹھہرنا اوسکو ممکن ہو ایسا ہی کرنا چاہیے ایسی قسم سے آب دریاے شور بھی ہی اگر کسی ترکیب سے نیمگرم ہوسکے یا خوب گرم ہوجاے۔ سرد پانی سے نہانا خواہ اوسمین پیرنا بس بعد غسل کرلنے کے آبہائے مذکورہ سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ منجملہ فضائل آبہاے معدنی کے ایک بڑا فائدہ اونمین نہانے سے یہ ہے کہ ٹھنڈی سانس لینے پر مریض کو ہر وقت اس نہانے مین قدرت اور اختیار رہتا ہی اور یہ بات حمام مین کمتر نصیب ہوسکتی ہی۔ پھر اگر آبہاے معدنی میسر نہون اونکے بعد افضل آب شیرین ہی کہ اوسمین ادویہ چند جو شور ہے اور تجفیف پیدا کرین ملاکر جوش دی جائین جیسے گندھک اور بورہ اور اشنان اور خردل اور گٹھلیان چھوہارے وغیرہ کی خواہ اور ادویۂ معلومہ جو مشابہ انکے ہین اور معلوم ہین کہ ایسے مصنوعی پانی سے نہانے مین کچھ خوف اور ضرر نہین ہے۔ ایسے پانی مین صاحب زقی اور طبلی کو چاہیے کہ فقط اپنے شکم کو انکا اثر پہونچاے اور لحمی مستسقی تمام بدن اپنا امنین داخل کرے۔ استسقای حار از قسم زقی یا تو وہ تابع ورم گرم کے ہوتا ہی یا تابع سوء مزاج حار کے جو بلا ورم ہو وہ سوء مزاج جو قوت مغیرہ کو ضعیف کردیتا ہی۔ پیشاب کا سرخ رنگ ہونا لامحالہ ان اقسام پر دلیل حرارت کی نہین ہی اسلیے کہ اکثر حمرت بول بسبب قلت مقدار کے (بموجب بیان بالا) ہوتی ہی بلکہ اعتماد شناخت حرارت مین اور دلائل پر مثل التہاب وغیرہ کی کرکے علاج کرنا چاہیے۔ واجب ہے کہ دونون قسم کے مریض استسقای حار کے یعنے ورم اور سوء مزاج والے ادویہ حار کے استعمال سے بچائے جائین ورنہ زیادتی سبب کی جو حار اجزا کے استعمال سے ہوگی مرض کو بھی زیادہ کریگی بلکہ اسی زیادتی مرض مین کہ حرارت بھی بڑھتی جاتی ہے خطرہ عظیم ہے۔ اور ہرگز التفات نکرنا چاہیے اوس شخص کے کلام کیطرف جو کلیتہ دعوی کرتا ہی کہ استسقا بدون ادویہ حار کے اچھا ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ خاص ہمارے مشاہدہ اور تجربہ مین اور بھی ہم سے پہلے اطبای حذاق کے تجربات مین اکثر زوال مرض ہذا کا اسیطرح پر ہوا ہے کہ ہم نے اورام حارہ کا علاج اونکی خاص ادویہ سے کیا اور مزاج حار کا علاج تبرید سے اور استسقا بھی زائل ہوگیا اور مزاج حار کی بھی اصلاح ہوگئی۔ مین نے بچشم خود ایک عورت کو دیکھا جسکو استسقائے حار نے بغایت لاغر کردیا تھا اور مصیبت عظیم اوسپر اسی مرض سے آرہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر جھکی اور اسقدر زیادہ انار اوسنے انار کھاے کہ اونکی تعداد کا بیان بکروہ معلوم ہوتا ہی فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہوگئی اور اوسکا مرض جاتا رہا اگرچہ یہ تدبیر اوسنے اپنی ہی رای سے کی تھی کسی طبیب کی

فائدہ ہونا نہانیکا گرم تنور مین
استسقا مین حملانا

فائدہ انار کھانے کا
استسقائے حار اچھا ہونا

رہا ہے نہ تھی مگر مین نے اوسکا مشاہدۂ حال خود کیا ہے۔ با اینہمہ پھر بھی مائیت استسقا کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے جو فراہم ہو گئی ہے اسلیے کہ
فقط رعایت حرارت حمی کی کرینگے اور مائیت کی تخفیف خواہ اخراج سے بالکل بیخبر ہوجائین یا اینکہ فقط مائیت کے لحاظ سے تپ سے
غافل ہوجائین دونون صورتون مین خطا واقع ہوگی پس واجب ہے کہ تدبیر جامع برابر چلی جائے اور رفق اور نرمی تدبیر مین رہے اور
معتدل ادویہ کا استعمال زیادہ رہے اور جو اغلب ہے یعنی ضرر جسکا سر دست زیادہ ہو اوسکا مقابلہ علاج مین زیادہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ اگر طبیب ورم اور استسقا کے دور کرنے مین زیادہ کوشش کرے اور تپ ابھی باقی ہو کبھی ممکن نہین ہے کہ ایسی حالت مین
یہ تدبیر کارگر ہو۔ تدبیر صحیح ایسے وقت کی یہ ہے کہ آب کاکنج اور آب مکوی سبز اور آب کرفس اور آب قاقلی اور آب طرخشقوق یعنی کاسنی تلخ کا
استعمال کیا جائے اور انھین اشیا مین لک اور مر اور زعفران اور ریوند مع ہلیلہ زرد کے ملا دی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ بروقت
ضرورت اسفل طبیعت کے مرضا مین جو مسہلات مازریون وغیرہ زہریلے دودھ کے ہینے اوپر لکھی ہین مستعمل ہون۔ واجب ہے کہ تامل اور غور سے
جالینوس کا وہ کلام دیکھا جائے جو ایک مستسقی حار کے بارہ مین اوسنے لکھا ہے اور ہم نے لفظ بلفظ اوسکی ذیل مین نقل کر دی ہے جالینوس
کہتا ہے مین نے ایک شیخ کی جو میرا اسچا دوست تھا اور استسقائے زقی با حرارت مین مبتلا ہوا کہ اوسکی حرارت قوی تھی اور قوت اوسکی
بدرجہ ضعیف ہو گئی تھی اسطرح تدبیر کی کہ اوسکی قوت بڑھانے کی غرض سے گوشت بزغالہ اور کباب اور تیتر وغیرہ طیور کا کھلانا اور خبز خشکار
اور قرالبقل اور ہلام اور مصوص جو اقسام گوشت پکانے کے ہین ایسے ہی لحوم سے طیار کرا کے اور مسور اور سرکہ سے مگر چھوٹی مسور بھی
اور ان اغذیہ کے کھلانے مین وسعت اور فراخی پر نظر رکھی تاکہ اوسکی قوت محفوظ رہے اور شوربا کسی گوشت وغیرہ کا اوسے ہرگز نہین دیا
سوائے اوس روز کے جس روز میرا ارادہ کسی دوای خاص کے پلانے کا تھا ہان اوس روز البتہ اوس دوا کے پلانے سے پہلے اوسکو شوربا
دیا تھا اور بعد ایسی دوا کے بھی اوسی روز شوربے کا حکم دیتا تھا اور وہ شوربا بھی ایسا ہوتا تھا جو اوسکی پیاس نہ بڑھائے۔ مین نے
اوسے اجازت دی تھی کہ شوربا جو سرکہ سمیت تناول کرے غلیظ اور رقیق ہونے مین درجۂ اوسط پر ہو پھر مین نے اس جوشاندہ سے
اوسکا اسہال کیا ہلیلۂ زرد سات درہم شاہترہ چار درہم حشیشہ افسنتین ۲ دو درہم گیاہ غافث ۲ دو درہم بری کاسنی ایک گڈی سنبل الطیب
۲ دو درہم تخم کاسنی ۲ دو درہم تین رطل پانی مین جوش دے کر جب ایک رطل رہجاے اوس مین دس درہم شکر ملکر خوب آمیختہ کر کے
اوسے پلاتا تھا۔ ایضاً یہ حب لبن شبرم اور ہموزن اوسکے شکر بس اسی کو بستہ کر لیتا تھا یعنے گولیان بنا لیتا تھا اور یہ گولی قبل غذا
کے اوسے دیتا تھا اور کبھی اس گولی کو انجیر کے جوہر لحمی سے درست کرتا تھا اور بقدر ۲ دو خواہ تین حمصہ کے برابر اوسکو کھلاتا تھا اور
اس حب کے بعد اوسکو آب حصرم اور ریباس دیتا تھا۔ اوسکے جگر پر ضماد شورہ کا اور حب فیدس نامی طبیب کا اور مازریون جو سرکہ
مین بھگوئی ہو کرتا تھا۔ طلا شکم پر گل ارمنی ہمراہ سرکہ اور پانی گلاب اور آرد جو اور باجرہ اور گائے کا گوبر اور بکری کی مینگنی اور
خاکستر بلوط اور انگور کی اور بعض اوقات بورہ اور کبریت اور جملہ ادویہ طلا کے سرکہ کے ذریعہ سے لگاتا تھا۔ تا اینکہ مین نے
اسقدر جراءت کی کہ ضماد صندلی بھی اوسکے جگر پر لگایا۔ کبھی ایسا بھی کرتا تھا کہ ضماد صندل بجانب جگر اور ادویہ محللہ کا ضماد
ناف اور شکم پر ساتھ ہی لگاتا تھا۔ اوسکے سہل مین کبھی شربت وردجسمین مازریون کو مین نے بھگو لیا تھا بھی تجویز کیا۔ ایک
مرتبہ شربت ورد مین لبن شبرم اوسی طرح داخل کیا تھا۔ فواکہ کے اقسام مین سے خشک انجیر اور بادام اور شکر کی اجازت دی تھی یہ مین نے
بتاکید اوس سے کہدیا تھا کہ پیاس روکنے پر زیادہ صبر کرے اور اگر زیادہ غلبہ پیاس کا ہوتا تھا پانی مین سرکہ ملا کر تھوڑا سا پلاتا تھا۔

حکایت جالینوس کے معالجہ کی ایک دوست کا جو استسقاء حار مین گرفتار تھا

کبھی برگ ماذریونکو خوب کوٹ چھان کر شیرہ انجیر مین ملاکر اوسے قبل طعام اور بعد طعام کے کھلاتا تھا اور خلاصہ یہ ہی کہ کبھی ایک روز بھی اوسکو مین نے ایسا نہ چھوڑا کہ اخراج رطوبت اور مائیت استسقا کا بذریعۂ اسہال وغیرہ کے نہوتا ہو۔ یہ خلاصہ کلام جالینوس کا ہی (جس مین سب تدابیر کا بیان ہوا ہی) غذا اصحاب استسقا کی پس واجب ہے کہ تھوڑی ہو اور پسندیدہ ہو اور اگر ممکن ہو گیہون کی روٹی قطعاً نہ کھائے اسلیے کہ اسمین لزوجت ہوتی ہی اور سدہ پیدا کرتی ہی اور فقط چھلکون سمیت جَو کی روٹی پر اقتصار کرے اور اگر مضرور گیہون کی روٹی کھاتا ہو پھر تنوری روٹی بلاخمیر کے جو بنام خشکار موسوم ہے اختیار کرے اور پختہ کرنے مین اوسکے زیادہ مبالغہ کرے کہ خشک ہوجائے اور لزوجیت اوسکی جاتی رہے اور خامی دور ہوجاے اور گیہونکی وہ قسم جسکو علکہ کہتے ہین اور اسمین لزوجت زیادہ ہوتی ہی نہ استعمال کرے بلکہ وہ قسم جو کٹھیا کہلاتی ہے اور سرخ رنگ ہوتی ہی اوسمین لسّ اور لزوجت بالکل نہین ہی کھلانی چاہیے۔ بعض آدمی گیہونکی روٹی مین چنے کا آٹا ملادیتے ہین اور چکنائی ان لوگونکو زیت کہنہ کی دینی چاہیے۔ منجملہ اونکی غذا کے یہ بھی غذا ہی کہ سرکہ اور زیت مین مقوی ادویہ اور خوشبو مصالح ملاکر تناول کرین کہ یہ غذا انکو موافق ہے۔ مرغ کا شوربا بھی انکو موافق ہی۔ کہ اسمین ادرار کے ہمراہ اصلاح جگر بھی ہے۔ نصاری جو طعام انکے واسطے طیار کرتے ہین وہ مرکب زیتون اور گاجر اور لہسن سے ہوتا ہی۔ واجب ہی کہ شوربا انکے واسطے چنے کا اور چکاوک اور بڑھے مرغ کا جسمین ساگ ماہودانہ کا داخل ہو اور اکثر جو گوشت انکو دیا جاے گوشت ہاے طیور جنمین یبوست ہے جیسے درّاج اور چکور اور بگلہ اور چکاوک اور فاختہ کے اقسام اور گوشت قطا کا جو ایک قسم خاص فاختہ کی ہی اور ہندی مین لوہ کہتے ہین اور صحرائی جانور جنمین گوشت آہو اور بز غالہ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان یہ سب اونہین مصالح سے جو ملطف ہون تیز چرپری جیسے مرچ سیاہ اور تقطیع بلغم کی کرتے ہون۔ سانپ کا گوشت بھی انکے واسطے اچھی غذا ہے مگر کبھی پیاس مین زیادتی کرتا ہی۔ ترکاریان انکے واسطے جیسے کرفس اور حقندرا اور بقلہ یہودیہ یعنے بابری اور کاسنی اور شاہترہ تھوڑا سا جھوا اور گندنا اور سداب اور کرویا جو ایک قسم زیرہ کی ہی اور فودنج اور ثوم اور خردل اور کبر۔ حبوب یعنی غلہ کے جملہ اقسام انکو مضر ہین خصوصاً اصحاب طبلی کو۔ لبوب مین پستہ اور بندق اور بادام تلخ اور اکثر چاشت کی وقت انکو چیونٹی ہاری کی اور منقے کی اجازت دیجاتی ہی اور فواکہہ مین سے کسی چیز کی اجازت انکو نہین ہی سواے انار شیرین کی۔ شراب اور شربت کی جملہ اقسام کے مستسقے حار اور بارد کو پاس نہ جانا چاہیے پس واجب ہے کہ سواے رقیق اور کہنہ شراب کے کسی وقت اور شراب کو تناول نکرے نہار منھ ہو یا غذا کھاچکا ہو بلکہ بعد غذا کے جب بخدار غذا کا معدہ سے معلوم ہو۔ حقنہ اور شیافات اونہین ادویہ کے پانی سے بنائی جاتے ہین جو اخراج مائیت استسقا کرین جیسے کہ سکبینج اور ایرسا وغیرہ۔ یہ شیاف بخوبی اخراج رطوبت استسقا کو کرتا ہی تخم اوٹنگن بجاے دانہ جال گوٹا تین۳ عدد و غاریقون سات قیراط ماہی کی چھیلین بتیس۳۲ درخمی لب خبز مین شیاف طیار کرین اور چھہ قیراط سے سات تک رکھنے کی اجازت ہی۔ مدرّات مین جملہ ادویہ مدرہ انکو مفید ہین۔ منجملہ اونہین ادویہ کے جو ادرار بول کرے ایک یہ دوا ہی تخم اوٹنگن نو قیراط خربق سیاہ نو قیراط کا کنج ایک درخمی سنبل ہندی دو۲ درخمی سب ملاکر تناول کرین مقدار شربت ایک مثقال ہے۔ خوشبو ادویہ جو ادرار بول کرین اونکا نسخہ درج ذیل ہے شاخہاے بلسان اور سنبل سلیخہ زیرہ بیخ سوسن ہو فاریقون فقاح اذخر لوف کبیر جنگلی گاجر حماماسر بیون جو ایک قسم کرفس دشتی کی ہے فطراسالیون اور وہ تخم کرفس جبلی ہی قصب الذریرہ فلفل کا کنج سیساليوس اور وہ انجدان رومی ہی ہر واحد ایک درخمی لیکر سب کو یکجا کردین مقدار شربت بقدر دو درخمی کے ہی علاج استسقائی لحمی کا وہ قواعد کلیہ جو استسقائی لحمی کے علاج مین مفید ہین اونکو باب علاج استسقائی زقی مین ہمنے بیان کردیا بطور اشارون کے۔ کبھی اس استسقا مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے۔

اگر سبب اِسکا بند ہونا خون حیض یا خون بواسیر کا ہو اور دلائل امتلا کے بھی موجود ہون اِسلیے کہ فصد سے ایسے وقت مین جو کیجاے اوس
مادہ کا اخراج ہوتا ہی جسنے اختناق حرارت کرنے سے حرارت غریزی کو بجھا دیا ہے - فصد کو زیادہ مناسبت استسقای لحمی سے ہے
بہ نسبت استسقای زقی کے اور طبیعت کا نرم رکھنا ایسے بیمارون کی اصلاح کی بات ہی پس مناسب نہین کہ قبض طبیعت مین ہی خواہ پیدا
کیا جائے بلکہ واجب ہے کہ ہمیشہ نرم رکھی جاے اگرچہ دواے معتدل سے کیون نہو - جسوقت ہمراہ استسقاے لحمی کے تپ ہو اوسوقت
مسہل دینا جائز نہوگا بذریعۂ دوا کے اور نہ فصد کرنی جائز ہوگی تا اینکہ تپ جاتی رہے - قرص شبرم اور اوسکا استعمال جسطرح ہمنے اوپر
علاج زقی مین لکھا ہے زیادہ مناسب ہے واسطے لحمی کے بہ نسبت اور اقسام استسقا کے - قی کرانی اور غرغرے جو دماغ کا تنقیہ کردین
بھی اسمین مفید ہین اور اسہال بھی مفید ہے افضل ادویۂ مسہلہ حب ریوند ہے کہ اسکا اسہال بہت اچھا اور مفید ہی - جملہ اقسام استسقا کی
واسطے خصوصاً استسقائے لحمی کے واسطے ریاضت بھی تجویز کیجاتی ہی شروع اوسکا چپت لیٹنے سے ہوتا ہی گہوارہ وغیرہ مین پھر کسی سواری
کے جانور پر مضبوط بٹھا کر اوسکے بعد پیادہ چلانے کی ریاضت نرم زمین پر تھوڑی تھوڑی اور نرم زمین ریتیل کی ہونی چاہیے اور جسوقت
وہ چلنے کی ریاضت کرتے ہون ایک آدہ آدمی ایسا ہمراہ رہے جو پسینا اونکے بدن کا پونچھتا جائے کیونکہ پونچھنے سے پسینے کی آمد زیادہ
ہوتی ہے ورنہ جو بوند پسینے کی برآمد ہوکر بدن پر ٹھہر جاتی ہے وہ دوسری بوند کے نکلنے کو مانع ہوتی ہی - بعد ریاضت کے تسخین کی
تدبیر کرے خصوصاً دھوپ کی گرمی سے کہ آفتاب کی حرارت اور گرمی نفوذ بدن مین زیادہ کرتی ہی اور جسوقت دھوپ کی گرمی زیادہ معلوم ہو
سر کو سایہ مین کرلے تاکہ دماغی مرض کوئی پیدا نہو جاے اور کل اعضائے بدن کو دھوپ کے سامنے کھلے رہنے دے - سونے کی جگہہ اوسکی
ریگ مین تجویز کرنی چاہیے اگر ریت ملسکے - ذرورات حارہ اور مجففہ سے بھی تسخین کیجاتی ہے اور جسوقت پسینا اچھی طرح ادرار ہوکر
خارج ہو اوسے کپڑے وغیرہ سے پاک کرنا چاہیے اور پھر اوسکے بعد تدہین یعنے تیل ملنے چاہیے جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ - اور
جو مقامات سرد ہوا کے چلنے خواہ ایسی ہوا کے گذرنے کے ہین اونسے بچانا چاہیے - واجب ہے کہ دوائے کرکم اور دواے لک ورکلکلانج
کا بھی استعمال کیا جائے اور مدرات مذکورہ اور ایسے مسہلات جنمین تلطیف اور تخفیف کی قوت ہی مستعمل ہون - انہین ادویہ مین قرص
غافث مع ابہل کے ماء الاصول کے ساتھ اور سکنجبین بزوری کے ساتھ اگر حرارت ہو - جو ادویۂ مفردہ زقی مین لکھی گئی ہین وہ ہی سب
لحمی مین بھی مفید ہین حتے کہ سکبینج اور قسط اور مازریون اور افربیون ہی - جوشاندہ ابہل کا اِن لوگونکو زیادہ مفید ہی اِسطرحپر کہ ابہل کو
تنہا اِسقدر جوش دین کہ پانی اوسکی رنگت سے سرخ ہوجائے بعد ازان تین درہم ابہل تناول کرکے اوپر سے اسی پانی کو پیئین - اجوائین
اور زیرہ اور نمک طبرزدی بھی رعایت ہضم کے واسطے مستعمل ہوتا ہی - جو استسقا کسی گرم سبب سے پیدا ہوا ہے اوسوقت فصد (ہفت اندام
یا باسلیق کی) کھولنی چاہیے تاکہ صدید ردی رگون سے خارج ہوجائے اور ادرار بھی کرنا چاہیے اِسلیے کہ جب رگین بوجہ تنقیہ
کے پاک ہوجائین مزاج جگر کا اصلاح پذیر ہوگا اِس تدبیر سے کہ تبرید جگر کو التہاب سے دور کرکے جگر کو مزاج اصلی کیطرف پھیر لائے -
غذا بیماران استسقائے لحمی کی بارد قسم ہو یا حار اور بیمار کا رکھنا اونکا اوسیطرح ہی جیسے کہ زقی مین بیان ہوا - **علاج**
استسقاے طبلی اِسکے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب نفخ شکم کا خلط رطب بلغمی محتبس ہوکر ہوئی ہو تو پہلے اسی خلط کا
استفراغ کردینا چاہیے اقراص مازریون وغیرہ سے بھی کبھی احتیاج استفراغ کی ہوتی ہی اور بزل یعنے چاک کرنے کی بھی حاجت
مثل زقی کے ہوتی ہی (۲)، یا تقویت معدہ کی کرین اگر سبب اس مرض کا ضعف معدہ ہو (۳)، یا تعدیل مزاج جگر کی کرین طلا وغیرہ سے

استعمال سے تاکہ اوسکے تنقیہ مین افراط نہو (اگر سبب مرض کا حرارت جگر کی ہو) شہد کو اس مرض مین کچھ دخل نہین ہی مگر شاذ و نادر کبھی
شاید ضروری ہو جاسے بلکہ اولی یہ ہی کہ طبیعت کو نرم کرین مسہل خفیف کے استعمال کرنے سے اور بکثرت مسہلات کا استعمال نکرین - یہ بھی
واجب ہے کہ مدرات کا استعمال کرین مگر افراط اوسمین نہ چاہیے اسلیے کہ افراط ادرار سے ابخرہ کثیرہ پیدا ہوتی ہین پھر اسہال اور ادرار معتدل کے
بعد ایسے اشیاء کا استعمال کرین جنسے ڈکارین زیادہ آنے لگین اور محللات ریاح کا بھی استعمال کرین - دن بھر مین چند مرتبہ اوسکا پیٹ ملنا چاہیے
کہ سُرخ ہو جایا کرے اور اگر نفع معلوم ہو تو باجرہ اور سبوس گندم سے تکمید کرین - اسیطرح حبوب مشروبہ اور حمولات جو اوپر مذکور ہو چکے - کبھی
حاجت خالی سینگیون کی رکھنے کی اوسکے پیٹ پر ہوتی ہے چند مرتبہ - حبوب غلّے کے اور ساگ ترکاری اور دودھ اور فواکہ تر و تازہ ان سب سے
پرہیز کرنا واجب ہے - اگر استسقائے طبلی ایسی سوء مزاج حار سے عارض ہو جو قوی نہین ہے اوسوقت واجب ہے کہ آب رازیانہ اور کرفس
اور اکلیل الملک اور بابونہ اور گوکھرو کا استعمال پلانے مین ہو - اور اگر استسقائے سوء مزاج بارد سے عارض ہوا ہو اوسوقت واجب ہے
کہ زیرہ انیسون چند بار ستر اجوائن ملائی جاے اور کندر اور زیرہ ہر وقت چبایا کرے - معجون مرج ہمراہ کلونجی کے ایسے بیمار کو نافع ہی -
نسخہ اسکا قرابادین مین درج ہی - ایضاً اجوائن اور زیرہ اور نمک لاہوری - حمولات مین سے یہ حمول ہے زیرہ بورق برگ سداب ایسی کے
شیاف طیار کر کے رکھے جائین حقنہ [illegible] روغن سداب کا خواہ ہمراہ ایسے بزور کے جو محلل ریاح ہون -

پندرھوان فن مرارہ اور طحال کے امراض کے بیان مین اور اس مین دو مقالہ ہین

پہلا مقالہ تشریح مرارہ اور طحال کے اور بیان یرقان کا بھی اسی مین ہی - مرارہ جسکو تلخہ بھی کہتے ہین ایک کیسہ کی شکل پر ہے جو زائدہ عملیا جگر سے
معدہ تک لٹکی ہے اوسمین ایک ہی طبقہ عصبانی ہی اسمین منہ بھی ہے اور ایک مجریٰ یعنے راہ ہی اوسی مین خلط رقیق کو جو مرارہ کے مناسب ہو اور
صفراے زرد کو جذب کرتا ہی - یہ مجری خاص جگر سے متصل ہے اور اون رگون سے جو کہ خون بننے کی رگین ہین بھی ملتا ہے - اوسی مجری مین مجمع
اتصال مذکور پر بہت سے شعبہ ہین جو قعر جگر تک آتے ہین اگرچہ عمود مرارہ کا تقعیر جگر سے شروع ہوا ہی - منہ اور مجری مرارہ کا جانب
معدہ اور امعا تک پہونچا ہی کہ اپنے فم اور مجری سے زائد صفرا کو معدہ کیطرف پہونچاتا ہی جسطرح ہمنے کتاب اول کے باب تشریح مین لکھا ہے -
اس مجرا سے مرارہ کے اکثر شعبہ اثنا عشری سے ملتے ہین اور اکثر آدمیون کے بدنمین یہ ایک ہی مجری ہوتا ہی - اور مدخل انبوبہ مقاصہ مرارہ کا
مرارہ اسطرح پر ہے جس طرح مدخل انبوبہ مثانہ کا مثانہ مین ہی - اطبّا کی عادت اسیطرح جاری ہوئی ہی کہ مرارہ کا نام کیس اصغر یعنے چھوٹی تھیلی
رکھتے ہین جسطرح مثانہ کو بڑی تھیلی کہتے ہین - منجملہ منافع خلقت مرارہ کے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جگر کو فضل رغوی سے یعنی اوس کف
اور پھین سے جو کیلوس کے ہضم جگر کے وقت اوٹھتا ہی پاک کرتا ہی اور یہ بھی فائدہ ہی کہ جگر کو اپنی حرارت جرم سے گرم رکھتا ہے اور یہ
حرارت ظاہری مرارہ کو اوس رطوبت گرم سے حاصل ہوتی ہی جو اسمین بھری رہتی ہی جسطرح کوئلا جو روشن ہو دیگ کے نیچے اپنی گرمی
سے دیگ کو گرم رکھتا ہی تیسری منفعت مرارہ خون کو لطیف کرنا اور فضول ناقص کو تحلیل کر دینا اور براز مین واسطے دفع کے
تحریک پیدا کرنے اور جو عضلہ عضلات اضلاع اور بطن سے سترخی اور ڈھیلا ہو جاے اوسکو استوار اور مضبوط کرنا - اور اکثر
آدمیون کے بدنمین مرارہ سے معدہ تک جو ایک راہ بنائی جاتی ہی اوسکی منفعت یہی ہی کہ رطوبات معدہ کو تیزی مرّہ کی دھو ڈالے
جس طرح اسی مرّہ کے ذریعہ سے رطوبات امعا کو دھوتا ہی اسلیے کہ معدہ بوجہ باقی رہنے ایسی رطوبات کے متاذی ہوتا ہی اور اوسمین
متلی پیدا ہوتی ہی اور غذا اوسی معدہ مین بسبب آمیزش خلط فاسد یعنے رطوبات مذکورہ کے فاسد ہو جاتی ہی اگر مرّہ مذکور پہنچی ہوئی

مرارہ مین اوس رگ جہندہ اور عصبہ سے جو متصل جگر کے ہی اوشعبہ چہوٹے چہوٹے آتے ہین۔ مرارہ بھی مثل مثانہ کے ایک ہی طبقہ رکھتا ہے
جو مرکب ہے ہر سہ اقسام لیف سے۔ جسوقت مرارہ جذب مرّہ کا نکرے یا جذب تو کرلے مگر اوس سے پاک نہوجاے مراد یہہ ہے کہ اوسی مین مرّہ بھرا رہے
اوسوقت بہت سے آفات پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ صفرا اگر مرارہ سے اوپر کیطرف محتبس ہوجاے اوسوقت جگر مین ورم پیدا ہوگا اور یرقان عارض
اور بیشتر اسکی احتباس سے جب صفرا مین بھی عفونت آجائے حمی محرقہ یا لازمہ پیدا ہوگی۔ اور جب اعضائے بول کیطرف بافراط اس صفرا کا گذر
ہوتا ہی قروح مثانہ وغیرہ پیدا کرتا ہے۔ اور اگر کسی اور عضو کیطرف سوائے اعضائے مذکورہ کے جاتا ہی حمرا بجائے حطی) اور نملہ پیدا کرتا ہی۔
اگر تمام بدن مین ہوئیکر ٹھہر جاے اور ہیجانی حرکت اسمین نہو اوسوقت بھی یرقان پیدا کرتا ہی۔ اگر مرارہ سے امعا پر بکثرت گرے اسہال
مراری اور سحج پیدا کرتا ہے **تشریح طحال** کی طحال کی خلقت بالجملہ جن حیوانات مین ہی اسیواسطے کہ ثفل خون کا اور حراقت اوسکی یعنی جو مقدار
زیادہ طبخ سے سوختہ ہوجاتی ہی اوسکے واسطے طحال بمنزلہ مفرغہ اور سانچہ کے ہی اور یہ دونون یعنی ثفل خون اور حراقت بنام سودا موسوم ہین اوّل تو
سوداے طبعی ہے اور دوم سوداے غیر طبعی یا عرضی ہے۔ طحال کے واسطے ایک شان عظیم ہی اور قوت بھی ہی۔ شان اوسکی یہ ہی کہ قلب کی حرارت کا
نیچے کیطرف سے قلب کا مقابلہ کرتی ہی اور ایک جانب سے جگر کی حرارت کا اور دوسری جانب سے مرارہ کی حرارت کا مقابلہ کرتی ہی۔ اور جس وقت
کدورت خون کو طحال نے جذب کیا اوسکو ہضم کرتی ہی اور اس ہضم کے بعد جب وہ سودا ترش اور کھٹا ہوگیا اور اوسمین قابلیت اسکی ہوئی
کہ بسبب ترشی کے دغدغہ فم معدہ کا کرسکے یعنی فم معدہ کو ایک قسم کا سمٹنا اور اینٹھنا سودا کے گرنے سے عارض ہوتا ہی جسکو ہم بھوک کہتے ہین
اور بسبب عفوصت اور کھٹاپن کے دباغت فم معدہ کی اسکے اور ان دونون اوصاف کے حصول سے اوس فضلہ خون کی حرارت مین بھی
اعتدال آجاے اوسوقت طحال اسی خلط سوداوی کو فم معدہ کیطرف روانہ کرتی ہی ایک ورید عظیم کیطرف سے۔ قوت کا طحال کی یہ حال ہے
کہ جسوقت اسکی قوت اسقدر ضعیف ہوجائے کہ جگر کا تنقیہ سودا سے نکرسکے اور اون اعضا کا تنقیہ خلط سوداوی سے کرسکے جو متصل جگر
کے ہی اوسوقت بدن مین امراض سوداویہ جیسے سرطان اور دوالی اور داء الفیل اور قوبا اور ابہق اسود اور برص اسود بلکہ بعض اقسام کا
مالیخولیا اور جذام وغیرہ پیدا کرتی ہی۔ اور جسوقت کہ طحال مین ایسا ضعف آجاے کہ جو شی اوسمین ہوئیکر بعد تصرف طحال کے اوسکا نکل جانا
طحال سے ضرور ہی اوسکا اخراج نکرسکے یعنی خلط سودا اوسی مین بھری رہے ایسے وقت علاوہ اور خرابیون کے یہ بھی خرابی ضرور ہوتی ہے کہ
طحال کا حجم بڑھ جاتا ہی اور تلی بڑی ہوجاتی ہی اور اوسمین ورم آجاتا ہی۔ اور سودا کے پیدا ہونے کے اب طحال مین بوجہ امتلاے سابق کے
جگہہ باقی نہین رہتی ہے اور جو مقدار اسکے فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتی تھی اوسکی روانگی بند ہوجاتی ہے۔ اور اگر بافراط یعنے مقدار
مناسب سے زیادہ طحال خلط سودا کو بطرف فم معدہ روانہ کرے بوجہ اسکے کہ طحال کی قوت ماسکہ مین ضعف ہو اوسوقت گرسنگی زیادہ ہوگی
یعنے جوع پیدا ہوگی اگر یہ سودا ترش ہوگیا ہی اور اگر بکھٹا ہے اور زیادہ ترش نہین اوسوقت متلی زیادہ پیدا کریگا اور قی عارض ہوگی اور
بیشتر امعا مین سحج سوداوی جو قتال ہے پیدا ہوتا ہی۔ جب طحال زیادہ موٹی ہوتی ہی تمام بدن اور جگر لاغر ہوجاتا ہی اوسوقت اوس کا
مزاج ضد مخالف جگر کے واسطے ہوتا ہی۔ اکثر سودا کا احتراق طحال مین مع بقاء ترشی معتدل کے ہوتا ہی اور یہ بدترین اقسام سودا کی ہی۔
اور بیشتر سودا کی مقدار کثیر معدہ کیطرف جاکر قی سوداوی پیدا کرتی ہی۔ اور کبھی اس انصباب کثیر کے دورات ہوتے ہین اور اس بدعوانی
سے انقلاب معدہ عارض ہوتا ہی۔ اگر استفراغ سودا کا بکثرت ہو اور تپ اوسوقت نہو یہ انصباب بسبب ضعف قوت ماسکہ یا قوی
ہونے دافعہ کے ہوتا ہے اور جسوقت زیادہ احتباس سودا کا ہو یہ بات کیفیت سابقہ کی ضد ہی یعنے دافعہ کے ضعیف ہونے یا ماسکہ کی

خونت سے پیدا ہوتی ہے۔ طحال ایک عضو یساری ہے یعنے جانب چپ سے بدن کے اعضا مین ہے اور مستطیل ہے جسکو معدہ سے اتصال ہوتا ہے معدہ کے
بائین جانب سے بطرف خلف کے یعنی جو رخ معدہ کا بدن کے پشت کیطرف ہے اور جس جگہہ صلب کا مقام ہے وہان طحال معدہ سے متصل ہوتا ہے
اور سودا کا جذب طحال اوس گردن سے کرتا ہے جو کہ جگر کے جانب تقعیر سے ملی ہے نیچے محل اتصال گردن مرارہ کے یہ اور سودا کو طحال دفع
اوس گردن سے کرتا ہے جو اسکے باطن اور جانب تقعیر سے پیدا ہوکر متصل معدہ کے ہوتی ہے۔ حد بہ طحال متصل پسلیون کے ہے اور ضلاع
سے بذریعۂ رباطات کثیرہ اور قوی کے یہ حد بہ معلق نہین ہے بلکہ تھوڑی رباطات جو پسلیونکی جھلیون سے مستند ہو رہی ہین۔ اسی طرف
سے طحال متصل رگہای ساکن اور رگہائے متحرکہ سے ہوتا ہے۔ اور اوسکے جانب مقعر جو سطح بھی ہے جگر اور معدہ کے سامنے رہتی ہے
اگرچہ یہ سامنا اس طور کا ہے کہ طحال محاذی اسفل جگر اور معدہ کے ہے اور واقع ہے اسفل معدہ کے قریب۔ طحال اور معدہ مین بذریعۂ ایک
رگ کے اتصال پیدا ہوا ہے جو دونون مین پیوند پیدا کرتی ہے اور یہی رگ طحال کو معدہ سے لٹکائے ہوئے بھی رہتی ہے طحال کا تکیہ کرتی ہے
وہ صفاق جو کہ دوہری دوتہ مین پیچیدہ ہوی ہے چند شعبون سے کہ وہ شعبہ اسے صفاق سے نکل کر طحال مین پہونچے ہین اور شمار مین تو یہ
شعبہ زیادہ ہین اور مقدار جسامت مین چھوٹے ہین اور طحال اور قرب دونون مین یہ شعبہ در آتے ہین۔ مراد یہ ہے کہ اس صفاق کو بذریعہ
انہین شعبون کے طحال پر تکیہ ہے اور یہ شعبہ بطور اوعامہ یعنے ستون کے ہین۔ طحال کی بہت سی رگین جہندہ اور ساکن رگین بھی ہین کہ
اون مین خون پختہ ہوکر شبیہ جوہر طحال کے ہوجاتا ہے اور جب اپنی غذا طحال کو اس خون سے مل لیتی ہے اوسکے بعد فضلہ بطرف فم معدہ
کے دفع کرتا ہے۔ جرم طحال کا سخیف ہے یعنے پھس پھسا کہ دبانے سے یہ نرمی دیتا ہے یہ سخافت جرم اسواسطے ہے تا کہ فضلہ غلیظ سوداوی کا
جو جگر سے آتا ہے اوسکو طحال بآسانی قبول کرے اور وہ فضلہ اسی کا جزو داخلی بنجائے۔ طحال کو ایک جھلی پہونچی ہے۔ صفاق سے روئیدہ
ہوکر اور اسی جھلی کے ذریعہ سے طحال کو حجاب سے بھی شرکت ہے اسلیے کہ حجاب کی جھلی بھی صفاق سے روئیدہ ہوکر آئی ہے یرقان اصفر
اور اسود یرقان سے مراد یہ ہے کہ بدن کے رنگ مین ایک تغیر فاحش یعنے کھلا ہوا پیدا ہوجاے اسطرح کہ بدن پر زردی یا سیاہی
بہ نسبت اصلی رنگ کے زیادہ آجائے اور یہ تغیر لون بدن کا زرد اور سیاہ اسوجہ سے ہو کہ ایک خلط زرد خواہ سیاہ جلد بدن تک جاری ہوکر
پہونچی ہو خواہ جو چیز متصل جگر کے ہے گوشت وغیرہ سے اور اس خلط مذکور مین عفونت نہو۔ اور اگر عفونت ہوگی تو خلط اصفر کے ہمراہ
غب صفراوی اور خلط سیاہ یعنے سودا کے ساتھ ربع سوداوی بھی ہوگی۔ یرقان زرد کا سبب اکثر از طرف جگر اور از طرف مرارہ
کے ہوتا ہے اور یرقان اسود کا سبب اکثر طحال سے ہوتا ہے۔ اتفاق کبھی ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ یرقان زرد اور سیاہ دونون کا سبب ایک
مزاج عام سے ہوتا ہے جو تمام بدن مین عارض ہوگیا ہو۔ اب ہمکو لازم ہے کہ پہلے یرقان زرد کو بیان کرین۔ یرقان صفراوی کی پیدایش
یا تو بسبب کثرت تولد خلط صفرا کے ہوتی ہے (۲) یا اینکہ اگرچہ خلط صفرا کا تولد بمقدار مناسب ہوتا ہے مگر اوسکا اخراج اور استفراغ چونکہ
نہین ہونے پاتا ہے لہذا فراہم ہوتے ہوتے اوسکی مقدار کثیر ہوجاتی ہے۔ زیادہ پیدا ہونا صفراوی خلط کا یا بسبب اوس عضو کے ہے
جو تولید خلط کا فعل کرتا ہے یعنے جگر یا بسبب مادہ کے بکثرت تولد صفرا کا ہوتا ہے یعنے اوس مادہ مین بطرف صفرا کے استحالہ کی
قابلیت زیادہ ہے۔ خواہ اور اسباب غریب جو اصل عضو اور مادہ سے جداگانہ ممؤثر ہین اونکی جہت سے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہے۔ عضو
جسمانی جو بالطبع خلط صفرا کی تولید کرے وہ جگر ہے اسلیے کہ جب جگر مین سخونت آجاتی ہے اونہین اسباب کیوجہ جو سخن جگر ہین خواہ
اورام جگر خواہ اورام مجاری صفرا کے یا سدہ جو صفرا کو مرارہ سے بند کردین خواہ مزاج مرارہ کی حرارت جگر کے مزاج کو گرم کردے اور

صفرا کو جگر اوسیطرح پیدا کرے جسطرح اپنے مقام خاص مین اسکو ہمنے باب جگر مین بیان کیا ہے۔ اور جو عضو کہ براہ اپنی طبیعت کی تولید صفرا کرے
یعنے اس فعل کا صادر ہونا اوس عضو سے فعل طبعی ہو پس وہ تمام بدن ہے کہ جسوقت سخونت بیش از حد تمام بدن مین آجاے گی جسقدر خون
اوسمین ہے سب کو مستحیل بطرف صفرا کے کردیگا۔ مادہ جو متولد خلط صفرا ہے وہی غذائین ہین جنکی خاصیت یہ ہو کہ اونسے تولد صفرا زیادہ ہوتا ہو
یا اسوجہ سے کہ وہ اغذیہ حارہ ہین یا اینکہ اونکا استحالہ بطرف مرارہ کے زیادہ ہوتا ہے جیسے دودھ کہ جب معدہ حار مین پہونچیگا ضرور اوس سے
صفرای کثیر پیدا ہوگا۔ اسباب غریبہ جیسے کوئی حرارت خارجی جو بدن کو شامل ہو خواہ تمام بدن مین پھیل جائے جیسے عقرب جرارہ کا ڈنکھ مارنا خواہ سانپ
کا کاٹنا خواہ زہریلی بھڑ کا کاٹنا خواہ کسی زہردار جانور کا دانت سے کاٹنا جیسے قملۃ النسر یعنی گرگس کے جسم مین جو جوین ہوتی ہین اونکا کاٹنا کبھی یرقان کو
اودیہ مشروبہ بھی پیدا کرتی ہین جیسے تلخہ تمر اور سانپ کا تلخہ بشرطیکہ انکی سمیت کم ہو اور درجۂ ہلاک تک نہ پہونچے (خواہ بسبب کمی مقدار مشروب کے
یا کہ خود اوس قسم کے سانپ مین سمیت کم ہو)۔ یرقان سمی یعنی جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہریلے جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض
ہوتا ہے اوسکا خاصہ یہی ہے کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہے۔ جو یرقان بسبب کثرت خلط صفرا کے ہوتا ہے پس کبھی انتشار اور پھیلنا اوس خلط کا خود بخود بدون مدد
کسی اور سبب کے ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت صفراوی خلط کو خون پر غلبہ ہوتا ہے۔ کبھی یرقان بطور دفع طبیعت کے ہوتا ہے اور اسی کو یرقان بحرانی
کہتے ہین۔ اور یہ کثرت خلط صفرا کی کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہے اور کبھی تھوڑی تھوڑی چندروز مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ
تدریج اوسوقت ہوتی ہے کہ جسقدر خلط صفرا پیدا ہولے اوسکا تحلل نہین ہونے پاتا ہے یا اسوجہ سے کہ جلد بدن مین کثافت ہے خواہ یہ سبب ہے کہ
مادۂ خلط مذکور خود غلیظ ہے۔ انہین دونون سبب یعنے کثافت جلد اور غلظ مادہ کیوجہ سے یرقان کی کثرت ہوتی ہے جب زیادہ ہوائے شمالی
چلتی ہے خواہ شتاء بارد کے وقت اور اسیطرح بروقت بند ہونے عرق معتاد کے بکثرت تولد صفرا کا کبھی تو فقط جگر مین ہوتا ہے اور کبھی تمام بدن
مین ہوتا ہے چنانچہ معلوم ہوچکا ہے۔ اور کبھی بسبب اورام حارہ کے ہوتا ہے یہ اورام حارہ کسی جگہہ کیون نہون تمام بدن مین اسلیے
کہ یہ اورام تغیر مزاج عضو متورم کا بطرف حرارت کے کردیتے ہین لہذا صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے پس یرقان بھی ضرور پیدا ہوگا۔ اور یہ بات
یعنے اورام کی وجہ سے حدوث یرقان اسطرح پر تصور کرنی چاہیے کہ مجاورت یعنے قرب اورام حارہ کا چونکہ مزاج کو بدل دیتا ہے لہذا یرقان
حادث ہوتا ہے اگرچہ کبھی بروقت اورام مذکورہ کے حدوث یرقان کا بوجہ تشدید یعنے سُدہ پڑجانے اور استفراغ صفرا کے رک جانے سے بھی
ہوتا ہے۔ اورام باردہ کو مرار اسود کے تولید کی اولویت ہے اور یرقان اسود کا پیدا ہونا بروقت حدوث اورام باردہ کے اولی ہے جسقدر
صورتین اوپر بیان ہوئین اوسی یرقان کی ہین جو بسبب کثرت مادہ صفراوی حادث ہوتا ہے۔ جو یرقان اصفر بسبب عدم استفراغ کے یعنی
بسبب رک جانے اخراج صفرا کے کسی مقام پر حادث ہوتا ہے۔ پس یہ عدم استفراغ یا تو خود جگر مین ہو یعنی جگر سے استفراغ خلط صفراوی کا
ہوتا ہو یا مرارہ سے یا امعا سے خواہ اور اعضائے بدنی سے۔ جب کہ جگر سے استفراغ صفرا کا ہوتا ہو پس عدم استفراغ کا سبب یا تو فاعل
استفراغ یعنے خود جگر مین ہے یا آلہ استفراغ یعنے مجاری مین یہ سبب مانع استفراغ ہے۔ فاعل یعنے جگر مین یہ سبب اسطرح ہوتا ہے کہ جگر کی قوت
ممیزہ اور قوت دافعہ مین ضعف آجائے۔ اور آلہ یعنے مجاری اور راہون مین اس سبب کا وجود اسطرح ہوتا ہے کہ جو راہ درمیان مرارہ اور
امعا کے ہے خواہ جو راہ درمیان مرارہ اور جگر کے ہے بند ہوجائے۔ ازین قبیل وہ یرقان بھی بوجہ عدم استفراغ کے پیدا ہوتا ہے جو اورام
حارہ یا اورام صلبہ جگر کے ہونے سے پیدا ہو۔ اور اسی عدم استفراغ کے قبیل سے وہ بھی یرقان ہے جو بسبب ایسی برودت جگر کے عارض ہو
جسکے ضرر سے قعر جگر مین ضعف پیدا ہوکر مجاری جگر کے سمٹ جائین۔ اور نیز وہ یرقان بھی اسیطرح کا ہے جو کسی انضغاط اور تنگی پیدا ہونیکی جہت سے

عارض ہوا ور جملہ اسباب سُدّہ ڈالنے والے کہ اونکی جہت سے چونکہ منع استفراغ ہوتا ہے لہذا جو یرقان پیدا ہوگا وہ بھی منع استفراغ کے اقسام مین داخل ہوگا اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت سُدّہ پیدا ہوتا ہی کسی جگہہ کیون نہ پیدا ہو پس جگر کے خواہ مرارہ مین سے آمد و رفت صفرا کی بند کردیتا ہی لہذا مزاج جگر کا بہ نسبت اپنے اصلی مزاج کے زیادہ گرم ہوجاتا ہی اور جب مزاج مین جگر کے حرارت زیادہ بڑھے گی ضرور تولید صفرا کی بھی زیادہ کرے گا بہ نسبت اوس مقدار مناسب کے جو بحالت سلامت اور اعتدال مزاج کی کرتا تھا جو یرقان بسبب عدم استفراغ مرارہ کے حادث ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہے کہ یا تو مرارہ مین ضعف آگیا ہی کہ جگر سے جذب بخوبی نہین کرسکتا ہے خصوصاً اگر ضعف جگر بھی ہو تمیز اور دفع کرنے مین۔ یا اینکہ مرارہ مین قوت جاذبہ شدید ہو کہ دفعۃً واحدہ جگر سے جذب کرکے مرارہ کو مرّہ سے بھر دیا کرے اور سوا ہی اوسی مقدار کے جس سے مرارہ بھر جاتا ہے اور کسیقدر مرارہ کی اوسمین گنجایش نہو اور وہی مقدار جو اوسمین اگر دفعۃً بھری ہی مرارہ مین کشش اور کھچاؤ پیدا کررہی ہی اور بعد اس تمدد پیدا کرنے کے پھر مرارہ کی قوت ساقط کردیتی ہے پھر مرارہ جذب نہین کرتا ہی۔ یا اینکہ کوئی سُدّہ مجرائے مرارہ سے امعا تک پڑجاتا ہی۔ کبھی یہ سُدّہ اس جہت سے پڑتا ہی کہ چونکہ مرارہ مین زیادہ مقدار صفرا کی جگر سے پہونچی ہی اسلیے کہ یا تولد صفرا جگر مین زیادہ تھا یا مرارہ نے زیادہ جذب کیا اسوجہ سے مرارہ مین امتلا زیادہ ہو کر سُدّہ کا مورث ہوا ہی خواہ اینکہ جگر نے بشدت اس خلط کو دفع کیا۔ اور ایسے اوقات مین بوجہ امتلائے کثیر کے مجرای مذکور کے منھ پر وہ اجزای غلیظ صفرا کے چسپیدہ ہوینگے جس سے اسکا استفراغ اور نکلنا تا امعا مجری کیطرف بند ہوجائیگا اور باوجود اس چسپیدگی کے قوت بسبب ایذا پہونچنے کثرت امتلائے صفرا کے ضعیف ہوجاتی ہی لہذا اور بھی استفراغ نہین ہوسکتا۔ اور کبھی یہ عدم استفراغ مرارہ سے بھی اور جملہ اسباب سُدّہ ونکی پیدا کرنیوالون سے ہوتا ہے۔ جو یرقان قولنج مین عارض ہوتا ہی وہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ خلط لزج مجری کے منھ مین اغرا پیدا کرتا ہی اور سبب اغرا اور چپکنے مجرا کی منھ مین پیدا ہوئی اوسوقت انصباب صفرا کا امعا پر ہونے نہ پائیگا پس یرقان پیدا ہوگا اور یہ وہی یرقان ہی جسکا سبب تھی لذع قولنج ہی کبھی ایک قسم یرقان کی ہمراہ قولنج کے تو ضرور ہوتی ہی مگر سبب اوسکی عروض کا خود قولنج نہین ہوتا ہی بلکہ قولنج اور یرقان دونون ساتھ ہی کسی ورسبب واحد سے پیدا ہوتے ہین اور وہ سبب کیا ہی ایک سُدّہ ہی جو پہلے مجرائے مرارہ اور امعا مین پڑا تھا اور ابھی قولنج پیدا نہین ہوا تھا اوسوقت اوس سُدّہ نے فقط اتنا ہی فعل کیا تھا کہ انصباب صفرا کا بطرف امعا کے روک دیا تھا اور صفرا کے انصباب سے جو کثافت اور رطوبات امعا کی دُھل جاتی تھی اوس دُھونے کو بھی منع کیا تھا جب اس سُدّہ نے انصباب صفرا کے روکنے سے غسل امعا کو بھی روکا اوسوقت امعا مین یہ خرابی پیدا ہوئی کہ اسکی رطوبات کے نہ دُھلنے سے کثرت رطوبات کی امعا مین ہوئی اور قولنج پیدا ہوا اور ہیجان مین آگیا اور بالعرض یہ دوسرا امر بھی پیدا ہوا کہ صفرا بوجہ عدم استفراغ کے تمام بدن مین پھیل گیا اسیوجہ سے یرقان عارض ہوا۔ جو سُدّہ مجرائے جگر مین مرارہ تک خواہ مجراے مرارہ تا امعا بسبب کسی تخم کے بھرجانے کے خواہ کسی فولون یعنی مستہ کے پیدا ہونے کے پڑے اوسکے زائل ہونے کی امید نہین ہوتی۔ جو یرقان بسبب امعا کے عارض ہوتا ہی اوسکا عروض بنا بر گمان ایک قوم اطبا کے یون ہوتا ہی کہ کبھی کسی آنت مین اور خاص کر قولون مین صفرا بکثرت جمع ہوجاتا ہی کہ کسی جگہہ سے انصباب ہو کر وہان پہونچا ہو اور کسی خلل کے سبب سے اوس آنت سے خروج اوسکا نہین ہوسکتا ایسے وقت مرّہ جو مرارہ مین ہی اوسے نکاس کیطرف جانے کی نہین ملتی اگرچہ مجری جو درمیان مرارہ اور امعا کے ہی کھلا بھی ہو مگر امتلائے امعا کیوجہ سے وہ مرہ اس طرف آ نہین سکتا ہی لہذا یرقان پیدا ہوتا ہے یہ گمان میری راے مین اگر واقع بھی ہو تو بہت قلیل الوقوع ہی اور شاید کہ بعید از قیاس بھی ہی اسلیے کہ مرّہ جسوقت بکثرت ہوتا ہی اور کسی

امعا مین پہونچ جاے خود اپنے آپکو اور اپنے ہمراہ اور رطوبات کو بھی خارج کرتا ہی ہان مگر ایسے وقت شاید امعا مین گرک جاے کہ حس امعا کی باطل ہو گئی ہو
اور قوت دافعہ امعا کی بالکل ساقط ہو۔ یرقان سیاہ جو کہ طحال سے پیدا ہوتا ہی اوسکے عروض کے وجوہ اور صورتین بعینہ ویسی ہی ہین جیسی یرقان
اصفر کی مذکور ہوئین کہ اسکا عروض بھی دونون مجری کے سدون سے یا ضعف سے بعض قوت کے خواہ زیادہ قوی ہونے سے کسی قوت کے ہوتا ہی۔
اور یرقان سیاہ جو کہ جگر سے پیدا ہوتا ہی بیشتر بسبب حرارت جگر کے عارض ہوتا ہی کہ اوسوقت حرارت جگر کی خون کو جلا دیتی ہی اور مستحیل بسودا
کر دیتی ہی اور خلط سودا کی بدن مین اوسوقت کثرت ہوتی ہی۔ پھر اگر طحال اور مجاری دیگر سے کسی معاون اور مددگار نے جگر کے اس بارہ مین
اعانت کی کام پورا ہو گیا یعنے یرقان بلا مانع پیدا ہو گا۔ کبھی کوئی شدید برودت ایسے جگر کو پہونچتی ہے کہ اوسکی جہت سے خون متعکر ہو جاتا ہے۔
اور بسبب اسی تعکر اور بستگی کے غلیظ ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہی۔ پھر یہ برودت جو کہ جگر مین پہونچی ہے کبھی ساتھ یبوست کی ہوتی ہے
اور کبھی ہمراہ رطوبت کے اور کبھی یہی برودت بسبب ورام باردہ بلغمیہ یا سوداویہ جگر کے ہوتی ہی (یا اینکہ کبھی یرقان اسود بسبب ورام باردہ
اور سوداویہ جگر کے پیدا ہوتا ہے) جو یرقان سیاہ تمام بدن کی وجہ سے عارض ہوتا ہی یا تو بسبب شدت حرارت تمام بدن کے کہ اوسوقت
خون سوختہ ہو کر سودا بن جاتا ہی۔ یا بسبب شدت برودت کے کہ سارا بدن خون کو منجمد کر کے سیاہ کر دیتا ہی۔ جو یرقان زرد ہو خواہ سیاہ
کہ بسبب تمام بدن کی خرابی کے عارض ہو عام سبب اوسکا وہی عروق ہین جو تمام بدن مین پھیلی ہوئی ہین پس فساد اور خرابی خون کے
صفرا خواہ سودا کیطرف مستحیل ہونے کی مثال وہی ہو گی جس طرح استحالہ خون کا بطرف مائیت کی استسقاے لحمی مین ہوتا ہی اگرچہ اوسوقت
بظاہر کوئی فساد خاص جگر مین نہو بلکہ فقط عروق ہی مین یہ فساد ہو۔ ممکن ہے کہ اس یرقان کی بھی تقسیم اوسیطرح کرین جس طرح یرقان اصفر
کے اوپر کر دی ہی یعنے کبھی کثرت مادہ سے اور کبھی احتباس استفراغ سے پیدا ہوتا ہی۔ کبھی دونون یرقان یعنی اصفر اور اسود ساتھ ہی
جمع ہو جاتے ہین اسلیے کہ صفرا جو تمام بدن مین منتشر ہو رہا ہے اور وہ خون جو اس صفرا مین ملا ہوا ہی ان دونون کو احتراق عارض
ہوتا ہی اوسوقت اوس صفرا کا سودا بن جاتا ہے اور دونون خلط یعنے صفرا اور سودا مرکب ہو جاتی ہین۔ یا اینکہ دونون طرف آفت ہو
اسطرح کہ جگر اور مرارہ ایک طرف ماؤف ہون اور طحال دوسری طرف پس دونون یرقان پیدا ہونگے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی
کہ یرقان اصفر کبھی دفعۃً پیدا ہو جاتا ہے اور یرقان اسود دفعۃً پیدا نہین ہو سکتا ہے اور اسی طرف بھی انکی راے گئی ہے کہ سبب
تولید صفرا کا قوی زیادہ ہی سبب تولید سودا سے اور سودا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے۔ ہماری راے مین یہ بات ہمیشہ اسیطرح
نہین ہی اگرچہ اکثر یون ہی اتفاق ہوتا ہے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہین۔ ایک قوم کا یہ بھی قول ہے کہ یرقان اصفر سے بحران امراض طحال کا
ہوتا ہے خواہ اور امور طحال کے جو مشابہ امراض کے ہین اونکا بحران اسی سے ہوتا ہی اور یہ بحران اوسوقت ہوتا ہی جب کہ طبیعت ارادہ
نمائے اخراج مادۂ ہذا کی کسی عائق اور مانع کیوجہ سے بطرف امعا کے نکرے۔ اکثر اوقات بیماران یرقان اصفر کی طبیعت مین قبض رہتا ہے
اس سبب سے کہ جو مادہ بسبب لذع اور خراش کے امعا کو آمادہ اجابت پر کرتا ہے اوس مادہ کا تو احتباس اس مرض سے ہوتا ہی چنانچہ اوپر
معلوم ہو چکا ہی جس شخص کو مرض یرقان کا ہو اور بحال خود چھوڑ دیا جاے کہ اوسکا علاج نہ کرین اور جو رطوبت مادہ یرقان کی ہے
اوسکی تحلیل نہوئی ہو ایسے شخص کی ہلاکت کا خطرہ ہی اور اکثر مرگ مفاجات ہی سے وہ شخص مر جاتا ہے۔ بدتر اصناف یرقان کی وہی ہے
جو جگر کے ورم سے پیدا ہوئی ہو یہی یرقان ہی جسکے نسبت بقراط کہتا ہے کہ اگر جگر مریض یرقان کا با صلابت ہو یہ علامت نہایت
بد ہے۔ بقراط نے اسی بنا پر اوس روایت کے جو اوسکی طرف منسوب ہے یہ بھی کہتا ہے کہ یرقان کی ایک قسم ایسی ہی جو بسرعت مہلک ہوتی ہے؛

اور بول مین اس مریض کے ایک شئ مشابہ کرسنہ کے سرخ سرخ ہوتی ہی اور شکم مین اسکے ہمراہ چبھن سی معلوم ہوتی ہی اور تپ اور پھریری
ضعیف سی ہوتی ہی اور کلام کرنے مین بسبب شدت دوار کے ضعف ہوتا ہی۔ اور یہ یرقان جو اُدہ روز مین قتل کرتا ہے علامات
واسباب یرقان اصفر اکثر اقسام مین یرقان کے زرد یرقان ہو یا سیاہ زبد بول یعنے کف جو پیشاب پر ہوگا وہ رنگین ہوگا۔
اور جسقدر پیشاب زیادہ رنگین ہوا وسیقدر زیادہ اچھی بات ہی اور سلامت جگر مریض پر زیادہ دلیل ہے اور جگر کی قوت پر بھی اسی کو
دلالت ہی۔ جو یرقان کہ سوء مزاج حار سے جگر کے عارض ہوا وسکے علامات وہی ہین جو علامات سوء مزاج جگر کے اوپر بیان ہو چکے اور
یہ علامات حرارت جگر کے ہمراہ علامات ورم حار کے ہون یا ورم نہو اور خالی حرارت جگر کے ہون جسوقت کہ براز مین اسقدر سپیدی نہو
جسقدر کہ یرقان سدی مین ہوتی ہی۔ (مراد یہ ہے کہ رنگت براز کی بھی دلائل سوء مزاج جگر پر ہے) بلکہ اکثر جو یرقان کہ سوء مزاج جگر سے
پیدا ہوتا ہے اوسمین براز رنگین برآمد ہوتا ہی۔ اور جسقدر ثقل اور گرانی کہ یرقان سدی مین محسوس ہوتی ہی اسمین نہین ہوتی ہی۔ اشتہا ے
طعام حرارت جگر کیوجہ سے اسمین بہت کم ہوتی ہی اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ پیشاب سرخ آتا ہی۔ اور کمتر یہ قسم یکبارگی پیدا ہوتی ہے
بالکہ تدریج بڑھتی ہے۔ جو یرقان بسبب شدت حرارت مرارہ کے اور التہاب مرارہ کے حادث ہو علامات اوسکی ہمیشہ بدن کا رنگ
زرد رہنا اور فقط چہرہ کا سیاہ ہونا اور زبان کا سپید ہونا اور لاغر ہونا اور قبض طبیعت زیادہ رہنا اسلیے کہ مرارہ ثفل کو زیادہ سوکھا
دیتا ہی بول سپید ہوتا ہی اور رقیق شروع شروع مین اسلیے کہ مرارہ تمام بدن مین محتبس ہوتا ہی اور دفع نہین ہوتا ہی پھر پیشاب مین زردی
بشدت آتی ہی پھر آخر کو سیاہ اور غلیظ ہو جاتا ہے اور بو ئے بد اوسمین آتی ہی۔ جو یرقان سوء مزاج حار سے تمام بدن کی پیدا ہوا وسکی علامت
یہ ہی کہ ملمس تمام بدن کا گرم ہو اور بدن مین کھلجی بھی زیادہ اوٹھتی ہو اشتہاے طعام کم ہو مگر طعام غلیظ اور شیرین اگر دیا جاے تو اوسے طبیعت
قبول کرتی ہو۔ براز کی نرمی قریب نرمی براز معتاد کے ہو اور اسیطرح بول کا حال ہے۔ اور یہ بات ہوگی کہ رگین زیادہ گرم محسوس ہونگی اور رنگ
اونکا متغیر ہوگا۔ براز سپید نہوگا اور جگر اور مرارہ کیطرف اوتنا ثقل نہوگا جسقدر یرقان سدی مین ہوتا ہی بلکہ بیشتر براز رنگین اور بدن مین
سُبکی ہوگی اور جو جو علامات خاص یرقان کبدی کے گذر چکے ہین اونمین سے کوئی نہو۔ اور نہ دفعتہً مثل یرقان سدی کے پیدا ہو جاے۔ اگر
ورم گرم خواہ ورم صلب بدن کا سبب یرقان کا ہو اوسکے علامات اورام کے علامات سے معلوم ہونگے۔ یرقان سدی کے علامات
لازمہ سے یہ ہی کہ اکثر اوقات براز سپید ہوتا ہی خواہ کسیقدر تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی اور پیشاب کی زردی شدید ہوتی ہی اور
مراق اور داہنے طرف گرانی ہوتی ہی اور بروقت غذا کے درد اور نفخ ہوتا ہی تمام بدن کھجلاتا ہی بائین کروٹ نیند مین سہولت اور خفت
پائی جاتی ہی مگر جو سُدہ مرارہ مین پڑکر یرقان پیدا کرے اوس یرقان مین براز دفعتہً بہت سپید ہو جاتا ہی اسطرح کہ پہلے براز سپید آتا ہے
اور اوسکے بعد یرقان عارض ہوتا ہے۔ اور جگر کے سُدہ مین براز کی سپیدی رفتہ رفتہ ہوتی ہے اسلیے کہ مرارہ مین جسقدر مرّہ ہی
تھوڑا تھوڑا اخراج کرتی ہے تا اینکہ بالکل مرہ سے مرارہ خالی ہو جاے اور اسیوجہ سے تھوڑا تھوڑا براز سپید آنے لگتا ہی تا اینکہ پوری
سپیدی اخیر مین جب مرہ مرارہ مین بالکل باقی نرہے پیدا ہوتی ہے اور پھر یرقان بھی آپ ظاہر ہو جاتا ہی۔ جسوقت سُدہ
مجراے مرارہ مین جو معاتک ہی پڑے اور جگر کے افعال مین کوئی آفت پہلے سے نہو اور نہ اسوقت بھی جگر ماووف ہو سواے اس
ایذا کے جو اب بعد احتباس مرّہ کے ہونے والی ہے کہ اوسوقت مرہ کو کوئی راہ خالی بطرف مرارہ ممتلی کے نہین ملتی ہے
اوسوقت حبس زیادہ پیدا ہوگا اور تلخی دہن اور پیاس کی بھی شدت ہوگی۔ یرقان مراری کے تابع اکثر قولنج ہوا کرتا ہے

یا ہمراہ اوسکے اوسی طرح پر جسکو ہم لکھ چکے ہین۔ جو یرقان سدی کہ سبب اوسکا برودت ہو خواہ تقبض ایسے یرقان پر
حالات گذشتہ دلیل ہونگے اور منجملہ اونھین حالات کے تمام بدن کا حال بھی ہے۔ اور اگر سبب یرقان سدی کا
کوئی خلط غلیظ ہو تدبیرات سابقہ اوسپر دلالت کرینگے۔ اگر سبب یرقان سدی کا روئیدہ ہونا کسی شئ
کا خواہ التحام کسی زخم وغیرہ کا ہے اوسپر ہمیشہ یرقان کا رہنا اور ہمیشہ سُدّون کے علامات کی موجودگی دلیل
ہوگی اور مفتحات سُدّہ کی ادویہ حقنہ وغیرہ سے اگر استعمال کیجائین اوسکا نفع کم ظاہر ہونا یہ بھی دلیل اسی
قسم کے یرقان پر ہے۔ جس یرقان کا سبب ضعف قوت دافعہ خواہ قوت ممیزہ جگر کا ہے اوس مین پیشاب کا رنگ
زیادہ شدید ویسا نہوگا جیسا کہ یرقان سدی مین ہوتا ہی جبوقت کہ قوت ممیزہ اور دافعہ جگر کی قوی ہوتی ہین۔
اور نہ براز اسقدر سپید ہوگا کہ جسکی سپیدی خالص ہوا اور نہ ثقل کا اوسقدر احساس ہوگا جسقدر یرقان سدی
مین ہوتا ہے۔ اور جمیلہ افعال جگر مین ضعف پایا جائیگا اور کبھی ہمراہ اوس یرقان کے ذرب اور علامات
ضعف جگر کے پائے جاتے ہین۔ جو یرقان بسبب قوت ہائے مرارہ کے پیدا ہوا اوسکے ہمراہ متلی بے اندازہ اور تلخی
منھہ کی بدون ثقل اور گرانی کے ہوگی اور بیشتر تولد اس یرقان کا تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور براز کی رنگت
درمیان سپیدی اور زردی کے ہوگی مگر رنگت پیشاب کی زیادہ قوی ہوتی ہی کہ اوسپر یرقانیت غالب
ہوتی ہے اگر اسوقت ضعف قوت ہائے ممیزہ و دافعہ جگر مین نہو۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ جو یرقان مرارہ کی وجہ سے
ہوتا ہے اور جگر کا حال اوسوقت خراب نہو تو ایسے یرقان مین پیشاب اپنے رنگ اور احوال طبعی پر ہوتا ہے
اور یہ گمان میرے نزدیک محال ہے اسلیے کہ جگر جو حالت صحت پر ہو پہلے وہ مرّہ مرارہ کیطرف دفع کرتا ہے پھر جب
مرّہ کا دفع بطرف مرارہ کے ممکن نہو تو بول کیطرف دفع کرتا ہے اور اوسکے نفوذ کو خون مین تا امکان منع کرتا ہی لیکن
جب زیادہ دیر تک سپید پیشاب باقی رہے گا اور یرقان بھی ہو یا اینکہ مرض یرقان مین پیشاب کم رنگ آثار سے ہے یہ امر
نہایت درجہ زبون ہی اور زیادہ خوف اس شخص کی نسبت یہ ہی کہ استسقا مین گرفتار ہوجائے اسلیے کہ یہ حال صریح
دلالت کرتا ہی کہ سدّے جو پڑے ہین وہ برودت سے ہین۔ یرقان سمّی پر دلیل وہی کاٹنا حیوان زہریلے کا ہوتا ہی
اور اگر یہ زہر کھانے پینے کی چیزون کا ہوا اوسپر دلیل یہ ہوگی کہ قبل اسکے محض صحت اور اخلاط مین جودت تھی اور دفعۃً
یہ مرض پیدا ہوگیا اور براز سپید رنگ بھی پہلے نہ آتا تھا اور نہ اب ہے۔ یرقان بحرانی کی علامت یہ ہے کہ امراض
حادہ مین عارض ہوا اور ایسے امراض مین جنکے بحرانات مقرر ہین اور ہمراہ یرقان کے اور علامات بحرانی بھی ہون
جیسے اوبکائی اور متلی اور صفراوی قے بیداری زیادہ اشتہا مین کمی پیاس کثرت سے لگے منھہ مین تلخی سانس مین کوتاہی
یبس طبیعت مین ہو یعنے قبض رہے۔ اور یرقان بحرانی پر فقط بحران ہی دلالت کرتا ہے۔ خوبی اور خرابی حال مریض
یرقان کی بروقت اس بحران کے بنظر ملاحظہ دلائل دیگر جو ہمراہ ہوتے ہین یا اینکہ اس بحران کا جید اور ردی ہونا اسکا
بیان کتاب چہارم مقالہ بحران مین کیا جائیگا۔ نبض یرقان صاحب اثر کی اکثر حالات مین صغیر ہوتی ہی بسبب ضعف جگر کے
مگر شدت صغر نہین ہوتا اسلیے کہ مرارہ خود سنگ چیز ہے اور گرم خلط ہی لیکن صلابت نبض مین کبسبب شدت یبوست کے

ہوتی ہے اور سُرعت کچھ ایسی نہین ہوتی اسلیے کہ قوت بھی چندان قوی نہین ہے کہ مزاج خراب اور ردی ہورہا ہے
یرقان اصفر مین کبھی پسینا بھی زرد برآمد ہوتا ہے **علامات اسباب یرقان سیاہ کے** جو یرقان اسود کہ
طحال سے پیدا ہوتا ہے فقط اوسپر دلیل ہے کہ وہ اسی طرح سے نہین پیدا ہوتا ہر کہ پہلے زرد یرقان ہو بعد اوسکے
یرقان اسود پیدا ہوا اسلیے کہ یرقان اصفر طحال سے یقیناً عارض نہین ہوتا اگرچہ یرقان سیاہ کبھی جگر سے پیدا ہو جاتا ہے
مگر یرقان اسود طحال کی سیاہی شدید ہوتی ہے اور اوسکے ساتھ علامات صلابت طحال اور طحال کا بڑا ہونا اور وہ
اقسام درد کے جو بجانب چپ امراض طحال سے عارض ہوتے ہین الغرض یہ سب امور بھی ہوتے ہین۔ کبھی اسی قسم
یان یرقان کے بول و براز بھی سیاہ ہوتے ہین اور بیشتر براز مین وُردی سیاہ برآمد ہوتی ہے اور یہ دلیل قوی ہے
کہ یرقان طحالی ہے۔ اور بیشتر بول سلیم اور درست ہوتا ہے اگر جگر مین آفت نہو یا اینکہ یہ آفت طحال کی جگر تک بحد
افراط نہ پہونچی ہو اوسوقت سلامت حال جگر دلیل اسی پر ہوگی کہ یہ یرقان طحالی ہے۔ اسی قسم مین یرقان کے کبھی مراق
کھچا ہوا اور کھچاوٹ کے ساتھ درد اور گرانی بھی مراق مین ہوتی ہے۔ اکثر اوقات قبض بھی رہتا ہے اور کبھی نرم بھی
براز کھل کر ہو جاتا ہے ہضم خراب قراقر زیادہ خبث نفس یعنے بدمزاجی اور غم اور وسواس بلا سبب ہوتا ہے
کبھی سیاہ پسینا بھی برآمد ہوتا ہے۔ جو یرقان سیاہ مجاری مین سُدّہ پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہے اوسپر دلیل یہ ہے
کہ گرانی اور ثقل شدید ہوتا ہے اور بائین کروٹ سونے مین بڑی صعوبت اور دشواری ہوتی ہے۔ جو یرقان سیاہ
ورم گرم اور ورم صلب سے عارض ہوتا ہے ہر ایک کے ہمراہ اوسی ورم کے علامات بھی ہوتے ہین۔ جو یرقان
سیاہ ضعف طحال سے ہوتا ہو اوسکے ہمراہ گرانی نہوگی پھر اگر ضعف طحال کے ہمراہ ضعف جگر بھی ہو اوسکی علامات
بھی موجود ہون گے۔ جو یرقان سیاہ جگر سے ہوتا ہے اوسپر دلالت یہ ہوتی ہے کہ آفات اولی جگر مین بھی
ظاہر ہوتے ہین اور طحال سلیم ہو یا ماؤف ہو مگر جگر کے ماؤف ہونے کے وہ اشیا جو سودا کی تولید کرنے کے
لیے ہین ضرور ہون گے اور سیاہی اسوقت خالص اور زیادہ اوسقدر نہوگی جسقدر طحالی مین ہوتی ہے۔ اور آفت
بول کی بھی اسپر دلیل ہوگی۔ پھر اگر فساد جگر مین حرارت اور یبوست کا ہوا اوسوقت سیاہی یرقان کی مائل بزردی
ہوگی اور اگر حرارت اور رطوبت سے فساد جگر پیدا ہوا ہے سیاہی سُرخی مائل ہوگی اور گویا شقرت یعنے میگون کسیقدر
نظر آتا ہوگا اور اگر برودت اور یبوست سے فساد جگر پیدا ہوا ہے اوسوقت اگر غلبہ برودت کو ہے سیاہی مائل
بسبزی ہوگی اور اگر یبوست کا غلبہ ہوگا سیاہی سیاہی ہوگی اور کچھ نہین۔ اور اگر برودت اور رطوبت کا فساد
جگر مین ہوگا اور رطوبت غالب ہوگی کسیقدر سیاہی زردی مارتی ہوئی اور پستئی رنگ ہوگا اور اگر برودت
غالب ہوگی سبزی مائل سیاہی۔ طحال سے جتنے اقسام یرقان سیاہ کے پیدا ہوتے ہین اون سب مین رنگ
بدن کا ایک ہی ہوتا ہے **علاج یرقان اصفر کا** معلوم رہے کہ مقصود نفع یرقان اصفر کے علاج مین
دو چیزون کا خیال کیا جاتا ہے اور یہی غرض اسکے علاج سے ہوتی ہر دا اکہ یرقان بالکل زائل ہو جائے اور باقی
نہرہے اور یہ بات ایسے اشیاء کے استعمال سے ہوتی ہی جو کہ جلد بدن اور آنکھ وغیرہ سے مادۂ مرض کو تحلیل کر کے فنا کر دین

ازقسم ادویۂ معروفہ جن مین قوت غسل اور دھوڈالنے کی ہے اور انکا استعمال اوسوقت کیا جاتا ہے جب منظور ہو کہ یرقان کی زردی جا بجا ملتحمہ سے دھو کر صاف کردین اور سعوطات جو آنکھ کے واسطے تجویز ہوتے ہین- اور ادویۂ مسہلہ جو مادۂ یرقانی کو بذریعۂ اسہال کے خارج کردین- اور استفراغ بذریعہ قی کے کہ یہ جملہ اقسام مین یرقان کے نافع ہے-

(۲) قصد ہمارا متوجہ بطرف قطع سبب مورث یرقان کے ہوتا ہے اور یہ فعل ہمارا چند طریقہ سے تمام ہو سکتا ہی یا تو اصلاح مزاج کرین یا قوت بدن کی تقویت کرین یا ورم کی تدبیر مناسب کرین جس ورم سے خوف عروض یرقان کا ہی یا تفتیح سدد ون کی کرین یا استفراغ بذریعۂ فصد اسلیم یا باسلیق کے یا اوس رگ کی فصد جو زبان کے نیچے ہے جسکی ثنا وصفت بعض اطبا نے کی ہی- اور اگر یہ تدبیر ممکن نہو ن یعنے فصد رگہائے مذکورہ کی پھر حجامت ایسے مقام کی کرنی چاہیے جو جگر سے اوپر کی جانب واقع ہی- اور داہنے شانہ کے نیچے ہے خواہ پچھنے ایسے مقام کے جو زیر جگر واقع ہے اوس فضا اور خالی جگہ کے جو پسلیون کے نیچے ہے- یا استفراغ مادۂ یرقانی بذریعۂ ایسے مسہل کے جو اخراج ایسی شی کا کرے جس سے امداد مادۂ یرقان کو ملتی ہے گو کہ یہ مسہل اصل مادہ یرقان کا اخراج نہ کر سکے- قی کے ذریعہ سے استفراغ کرنا ہر ایک قسم مین یرقان کے نافع ہے مگر ہر زمانہ مین مفید نہین ہی اور نہ ہر شخص کو (مراد یہ ہے کہ شروط جواز قی کے بہ نسبت زمانہ وفصل اور شخص کے جو کلیات مین لکھی ہین اونکا لحاظ بھی مقدم ہے) یا علاج یرقان کا اگر سمّی ہو فقط زہر کے علاج سے کیا جاتا ہے- اور چونکہ قطع کرنا سبب مرض کا مناسب اوسکی نسبت یہی ہی کہ جملہ تدبیرات سے مقدم کیا جائے لہذا واجب ہے کہ پہلے توجہ طبیب کی اوسی طرف ہو جیسے زہر کا علاج یرقان سمّی مین علاج یرقان پر مقدم کرنا چاہیے- جس یرقان کا سبب سوء مزاج حار جگر کا یا سوء مزاج حار جملہ بدن کا ہو خواہ سوء مزاج مرارہ کا کسی سبب سے منجملہ اسباب کے جو مشروب اور ماکول سے ہون یا انکہ انہین دونون کی وجہ سے سوء مزاج حار مرارہ وغیرہ مین پیدا ہوا ہی پس علاج ایسے یرقان کا (بشرطیکہ امتلاء خون یا صفرا کا بھی ہو) یہی ہی کہ پہلے استفراغ اوس امتلا کا کیا جائے اگر خون کا امتلا ہی تو بذریعۂ فصد باسلیق کے اور اگر صفرا کا امتلا ہی تو اسہال بذریعہ ہلیلہ اور شاہترہ اور قدرے سقمونیا جو کہ رائب یعنے دوغ مین ملا کر پلائی جائے خلاصہ یہ ہی کہ جو مسہلات صفرا کے ہین اور اقسام ماءالجبن کے جیسے تقویت ہلیلہ سے خواہ سقمونیا سے- نسخہ ماءالجبن کا جو عمدہ ہے شیر بز تین رطل اور قرطم ایک کفدست کوٹ کر دودھ مین گھنٹہ بھر تک رکھین بعد ازان دودھ چھان کر رات بھر رہنے دین کہ مثل پنیر کے بستہ ہو جائے صبح کو دودھ کا پانی جدا کرین جس طرح پنیر کا پانی جدا کرتے ہین اور کسیقدر شہد یا شکر ملا کر اور دو درہم نمک ہندی داخل کر کے پلانا چاہیے- اور اگر چاہین تو اوسکو ایک دانق سقمونیا داخل کر کے اور قوی کرین اور نہار منھ تین روز بقدر تحمل مریض اسکو پلانا چاہیے کہ جتنا پی سکے- منجملہ اون ادویہ کے جو ہمراہ تنقیہ مادہ یرقان کے ہمراہ اسہال کے کرے یہ دوا ہی کہ آب برگ ترب بوزن ایک اوقیہ املناس سات درہم تخم بالنگ ایکدرہم صبر ایک دانق زعفران ایک دانق اور یہ دوا لائق اوس شخص کے بھی ہے جسکے جگر مین ورم گرم ہو خواہ مجاری جگر مین اور تپ بھی ہو- غذا بروقت مسہل کے آب جو اور سرد ترکاریون سے دینی چاہیے چنانچہ باب اورام جگر مین اونکا بیان ہو چکا ہے اب تطویل سے کیا فائدہ ہے جسوقت کہ نضج کا ظہور ہو جائے البتہ حرارت سقمونیا دینے کی ہو سکتی ہے خواہ صبر وغیرہ کی اور یہ بھی جب کہ آب کشوث اور کاسنی وغیرہ سے اونکی حدت اور تیزی توڑ ڈالین- خلاصہ یہ ہے کہ جبتک ورم ہی اور حال موجودگی بخوبی ظاہر نہین اوسوقت تک خاص

ف نسخی نیم برشتہ ناشتا کا بنانا ... جو دورن تک ... بھی روا ہے

مرض یرقان کے علاج کی طمع نہ کرنی چاہیے - اگر تپ نہو اور قوت قوی ہو یہ امر دلیل ہے اس بات پر کہ ورم نہین ہے - پھر اگر التہاب ہو تو غذا مین زمانہ مسہلات کے مصوصات اور قریص سمک اور قریص بقر اور بجّہ میش کو اختیار کرنا چاہیے اور آبہاے فواکہہ اور انہین کے عصارات خصوصاً آب انارین نہار مُنھ اور شوربا گائے کے گوشت کا اور مچھلی کا شوربا اور عصارے سرد ترکاریون کے اسلیے کہ اکثر یہ اشیاے مذکورہ اگرچہ از قسم غذا کے ہین مگر انہین ایک خاصیت ایسی ہے کہ اوسی کے ذریعہ سے قوی ادویہ مین اس مرض کے باعتبار نفع اور اصلاح مزاج انکو داخل کرنا چاہیے - ایسے ہی وقت یعنے جب کہ التہاب جگر ہو آب برگ ترب آب برگ شاہ توت دو نون ہموزن بقدر تیس درہم کے پلانا چاہیے کہ یہ دوا خاص یرقان کو مفید ہی علاوہ ادرار اور تسکین التہاب کے اور اسیطرح یہی دوا پلانی چاہیے اگر التہاب مرارہ مین ہو - ایسے بیارون کو شیر بادہ جو کا جسمین قدرے سرکہ جوش دیا ہو نہایت مفید ہوتا ہی یا عصارۂ افسنتین ہمراہ آب سرد کے - اگر مریض نان فطیری تناول کرین اور نمک ہمراہ کاسنی کے سات روز تک کھاتا رہے فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ یہ غذا مرارہ کو دھو ڈالتی ہی اور عفونت مرارہ کی زائل کر دیتی ہی اور جو رقیق شی مرارہ مین ہی اوسکو غلیظ کر دیتی ہے کہ سہل الدفع ہو جائے - ان بیمارونکو ہرگز اجازت شراب پینے کی نہین دیجاتی ہی مگر بہت سا پانی ملا کر البتہ پلانا تجویز کر سکتے ہین - اور نہ انکو مناسب ہے کہ سوائے گوشتہاے سبک خواہ شوربائے لحوم طیور کے اور کسی قسم کا گوشت تناول کرین - جس شخص کو یرقان کسی سبب حار سے لاحق ہوا ہی اوسے لازم ہی کہ بیداری اور غضب اور حرکت کثیر اور حمام کو ترک کرے - جسوقت حرارت تمام بدن مین منتشر ہو جگر اور مرارہ اور مثانہ کی تبرید ادویہ مشروبہ وغیرہ سے کرنی چاہیے اور عروق کی بھی تبرید جسطرح معلوم ہی کرنی چاہیے - خصوصاً اگر آبہاے نیمگرم سے نہلائین کہ اونین ادویہ سرد و تر کو جوش دیا ہو - سرد پانی سے نہلانا خواہ ایسے گرم پانی سے نہلانا جسمین ادویۂ مقبضہ کو پکایا ہو یہ تبرید مادہ یرقان کی تحلیل کو منع کرتی ہے - کبھی جگر حار اور مرارہ حار کے علاج مین ضمادات باردہ اونپر لگائے جاتے ہین اور کبھی قرص کھلائے جاتے ہین - ازانجملہ یہ قرص بھی مرکب تخم خیار تخم کاسنی تخم کاہو تخم کدو صندل اور طباشیر گلسرخ سب اجزا ہموزن لیکر پیس کر چھانین اور فی دو درہم وزن ادویہ چار جو کافور داخل کرین اور قرص بنالین اور کھلائین - مجرب یہ بھی ہے کہ جگر اور متصل جگر عصارات باردہ طیار کرکے اونکو برف خواہ یخ سے ٹھنڈا کرکے صندلین اور کافور ملا کر ضماد بنالین اور لیپ کرین اور سردی اس ضماد کی اسقدر ہونی چاہیے کہ جرم باطن کو اس برودت کا اچھی طرح سے حس ہوتا ہو کہ یہ تدبیر اوسی روز یرقان کو دور کرتی ہی اور قارورہ اوسی روز سپید ہو جاتا ہی مترجم کے مجربات مین ایک نبات ہندی جو ترش ہوتی ہی اور شکل برگ مانند گول گول پتی ہی اور اسکو ہمارے نواح مین پٹیا اور کہین کھٹی پتی اور کہین جوکا اور کسیجگہ اور نام سے مشہور ہے اور ہر جگہہ جاے نمناک مین بکثرت پیدا ہوتی ہی نادر الوجود اور کمیاب نہین ہی فولاد کا جوہر بھی اوس سے خوب اوٹھایا جاتا ہی زعفران الحدید بھی اوسکے ذریعہ سے بہت عمدہ طیار ہوتا ہی پھول اسکا زرد ہوتا ہی چاندی پر ملنے سے پتی کو سیاہی آجاتی ہے جیسے گندھک ہی اثر ہے بہرحال یہ نبات جلیل القدر جملہ امراض صفراوی مین مجرب خاکسار ہے یرقان قبل از سابع کو بھی بعض بیمارون کے تین گھنٹہ کے زمانہ مین خدا نے فقط اسی نبات کے پلانے سے دور کیا ہے حماے محرقہ صفراوی بھی ہر روزہ اکثر جاتی رہی ہی مقدار شربت ایک تولہ سے پانچ تولہ تک خاکسار نے کسی عرق مناسب مین میسکر ... کبھی ادویہ مقویہ قلب بھی ہمراہ کرکے استعمال کرتا ہون - میرے تجربات اسوقت تک اس نبات جلیل القدر سے اسقدر ہین جنکا احصا دشوار ہے

اور بلاد مختلفہ از کلکتہ تا پشاور و جمون و نیپال و گوالیار اکثر بلاد مین جہان جہان سیاحت اور تجربات مطب کے میرے ہوئی ہین۔
سب جگہ اس نبات کا با وجود اختلاف طبائع بلد اور فصول کے اکثر یکسان پایا ہی اور اب مجھے اسقدر جسارت ہو گئی ہی کہ اسکے ظہور اثر کو بطور
پیشگوئی پہلے سی کہہ سکتا ہون اور کمتر خطا ہوتی ہی متن اگر سبب یرقان کا ضعف جگر ہو خواہ ضعف مرارہ اوسکا علاج اونہین تدبیرات سے کرنا
چاہیے جو باب ضعف جگر مین مذکور ہو چکے اسلیے کہ علاج خاص مرارہ کا بھی وہی ہی جس سے ضعف جگر کا علاج کیا جاتے۔ ورم کی تدبیر کیطرف ہمنے
اسجگہ بھی اشارہ کر دیا کہ فصد باسلیق وغیرہ کرنی چاہیے اور باب جگر مین پہلے ہی سی اسکی تصریح بخوبی کر دی تھی۔ یرقان سُدّی کا علاج وہی ہی جو ہر ایک جگہ
کے سُدّہ کا علاج ہی۔ علاج سُدّہ جگر کا باب جگر مین مذکور ہو چکا کہ فصد اور ادرار کرنا چاہیے اگر سُدّہ محدب جگر مین ہو اور اسہال کرنا چاہیے اگر سُدّہ
مقعر جگر مین اور یہ دونون یعنی ادرار اور اسہال بقدر حاجت اور ضرورت کے اور بحسب حال عضو مسدود کے اگر فصد کافی ہو تو وہی ورنہ اور تدبیر اور ہر ایک
شی قابض اور مجفف سے اگرچہ گرم بھی ہو پرہیز کرنا لازم ہی اسلیے کہ ایسی شی بالضرور مجاری مین تنگی پیدا کرتی اور سُدّہ کو قوی و سخت کرتی ہی۔ اور رائے یہ ہی کہ
پہلے سُدّہ کی نرمی اور ترطیب کرین پھر اوسکی بعد تفتیح کی تدبیر کرین اور ملین کبھی تو چار رطب ہونا چاہیے اور کبھی بار د رطب جسطرح شاہر حال کا مقتضی ہو۔
جسوقت تفتیح سُدّہ کی کرین عام اس سے کہ تلیین اور ترطیب کے بعد یا ابتدائً تفتیح کرین صواب یہ ہی کہ اوسکے بعد اسہال بھی (بقدر برداشت اور بحسب اونہین
طرق کے جو ابھی مذکور ہو چکے ہین) کر دین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت مسہلات خفیفہ سی تدبیر شروع کرین جیسا کہ مقتضی احتیاط کا یہی ہی اور یہ ادویہ
خفیفہ کچھ اثر نہ کرین پس واجب ہے کہ مفتحات قویہ پلا کر اوسکے بعد مسہل قوی دیا جای اور بعد استعمال مفتحات کے پھر مسہل قوی دفعتہً بلا خطر ایک ہی مرتبہ پلانا چاہیے
جسقدر قوت مریض کو تحمل ہو۔ پھر اگر سُدّہ کسی شی کے اوگنے سے جو مجری مین اوگی ہی پیدا ہوا ہو جیسے کوئی فزونی گوشت کی پس مین تو یہی تجویز کرتا ہون
کہ اسکے واسطے کوئی علاج کارگر نہین ہی۔ اور بعض اطبا نے اسکا علاج بھی لکھا ہی کہتے ہین کہ عصارہ تخم خرفہ خام اور عصارہ برگ ترب خام اور آب
برگ لیمون کلان یہ سب کوٹ کر نکالنا چاہیے اور سب کو جوش دینا چاہیے ساتھ ہی بعد از ان چھان لینا چاہیے اور اوسمین عصارہ حماض اور
کسیقدر کرسنہ کوٹ کر ملایا جاوے۔ اور اسی شخص نے کہا ہی کہ ایسی دوائے مذکور سے ایک مقدار ہمراہ تخم ترب اور تخم بورہ مقشر کے جسمین چہارم
وزن دونون کے مر اور قسط ملی ہو پلانی چاہیے۔ پھر اگر سُدّہ بسبب یبوست اور قحولت کی ہو اور یہ ایسی بات ہی کہ حال بدن کا بوجہ خشکی وغیرہ
کے خود اسپر دلیل ہوتا ہی تو ایسے وقت وہ ملینات پلانی چاہیئن کہ تلطیف صفرا کی کرین جیسے لعابات اور مثلاً سپستان وغیرہ ہمراہ روغن بادام
کے۔ اور اگر سُدّہ بسبب ورم گرم کے پڑا ہو اوسکا علاج وہی ورم کا علاج ہے پھر جسوقت نضج ورم مین آجائے تب مدرات پر جرأت کرنی چاہیے
جیسے انیسون رازیانہ وغیرہ بلا خوف حرارت ان ادویہ مدرہ کی یا خراش اور تقرح مثانہ کے اور اسیطرح اسہال صفرا کا بھی بلا خوف سنج
وغیرہ کے کرنا چاہیے اور اگر ورم صلب سوداوی ہو اوسوقت البتہ دشواری پڑے گی پس لازم ہی کہ علاج ورم ہی کا کرے اور جبتک
ورم کا علاج کرتے رہین سزاوار ہے کہ خاص یرقان کی اصلاح وغیرہ اوس طرح کرتے رہین جیسا ہم بیان کرتے ہین۔ ادویہ مفردہ اُس
یرقان کی باب سُدّہ جگر مین مذکور ہو چکی ہین۔ مفتحات جیدہ مین جو خاص اسکے واسطے ہی عنصل اور اسارون ہے اور وہ قرص جو
بادام تلخ اور افسنتین اور اسارون اور غاریقون سے طیار کیا جائے۔ جو دوا کہ اوسمین تفتیح کے ساتھ اور فوائد بھی ہین وہ یہ ہے
کہ حب صنوبر کبار تین درہم زبیب خستہ برآوردہ پانچ درہم کبریت زرد نصف مثقال افتیمون تخم کرفس جبلی نخود سیاہ کندر سپید
دو دو درہم کوٹ چھان کر سفوف بنالین اور ڈیڑہ درہم ہمراہ آب رازیانہ کے تناول کرین اور چند اسیطرح استعمال کرتے رہین کہ
یہی دوا شافی ہی اور نجات اور عافیت دہندہ ہی ہمنے بارہا تجربہ کیا ہے۔ مترجم شنجار یعنے رتن جوت بہترین ادویہ یرقان ہے

ضعف مرارہ کا علاج وہی ہی
جو ضعف جگر کا ہے۔

نسخہ بارہا مصنف کا تجربہ کیا
ایک بہت اچھی دوا یرقان

نہایت صعوبت اِس یرقان کی اوس قسم مین ہی جسمین عروض شدہ کا مجری مرارہ مین ہوکر یرقان پیدا ہوا ہی مگر حقنہ اور مسہلات اِس قسم مین زیادہ تر موافق ہوتی ہین اسکے واسطے مسہلات مثل افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور قرطم اور نمک سیاہ وغیرہ سے طیّار کیے جاتے ہین اسیطرح حقنہ بھی ایسی ہی دواؤن سی طیّار کیے جاتے ہین۔ نسخہ جید اسی قسم کیواسطے صبر دو درہم سقمونیا ربع درہم غاریقون دو ثلث درہم کے عصارہ غافث تین درہم آب کاسنی مین حب بستہ کرین اور ایکدرہم تناول کرین اور مکرر چند مرتبہ اسی کو پیتے رہین۔ جب یرقان سدّے کہنہ ہوجاتے ناچار ہوکر دوا ے کرکم اور تریاق وغیرہ جو مفتحات قوی ہین اونکی طرف رجوع کرنا پڑیگا تاکہ تفتیح تقویت کرین اسیطرح دواء اللک بھی مفتح قوی ہی۔ اگر ہمراہ شدہ یرقانی کے تپ بھی ہوا وسوقت بھوہ نہایت اچھی دوا ہی کہ مفتح بھی ہے اور مطفی حرارت حمی (اور ملطف) ہے۔ اسیطرح بیخ حشیش المبار دو درہم ہمراہ شہد کے اسیطرح آب کشوث اور کاسنی تلخ کا ہمراہ فلوس خیار شنبر کے تھوڑا سا روغن بادام شیرین ملاکر یہ سب طرق علاج سُدّہ یرقانی کے تھے اب ہا خاص مرض یرقان سُدّی کا علاج اور خاص اوسی کے ازالہ کی تدبیر (بموجب وعدہ سابقہ) اور اگرچہ اِس تدبیر مین بھی تفتیح سُدد ونکی ملحوظ ہے مگر بالعرض اور جملہ منافع جو مطلوب ہین وہ بھی اِن تدبیرات مین ہین پس اِن تدبیرون مین ادویہ مشروبہ بھی ہین اور حمولات اور سعوطات مگر سعوطات کا نفع اکثر آنکھونکی زردی کھونے مین ہی اور چہرہ کی زردی دور کرنے کیواسطے سعوطات کو زیادہ مدخل ہی بعض تدبیرین عام ہین جیسے استعمال حمام کا متواتر کہ اسپر مدار علاج یرقان ہی اور اسیطرح آبزن جو قائم مقام حمام کے ہی ایسے پانی سے جو دواؤن کے جوش دینے سے قوی کر لیے جائین اور اگر اثنائے آبزن مین مریض کو پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اوسی ظرف آبزن کے اندر پیشاب کر دے کہ یہ علاج بھی براہ تجربہ عمدہ پایا گیا ہے۔ جسوقت حمام یا آبزن سے نکل آئے گرم کپڑا اوڑھا دیا جائے تاکہ اوسکو سردی نہ پہونچے اور اوسیطرح اوڑھے ہوے سو جائے۔ علاوہ حمام کے اور تدبیرات جنکا اثر مثل حمام کے ہی جلد بدن سے یرقان کے خارج کرنے مین۔ پس جو دوا کہ یرقان کو دور کر دیتی ہین کبھی تو بذریعۂ اسہال کے اور کبھی بذریعۂ ادرار کے جو قوی ہو اور کبھی بذریعہ پسینا برآمد کرنے کے اور پسینے کی آمد وہی بہتر ہی جو کسی ریاضت کرنے سے برآمد ہو جس سے تعب اور پیاس بھی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر پسینا نکالنے والی دوا از قسم مشروبات کے ہو اور اسیطرح وہ پسینا جو حمام کے بعد برآمد ہوتا ہی جس شخص کے یرقان کا علاج بذریعۂ تحلیل مادۂ یرقانی کے منظور ہو اوسی سردی اور ہوائے شمالی مین رہنا مضر ہوگا ہان اگر سردی کا قیام اِس نظر سے تجویز کیا ہو کہ دواے کرکم کا چونکہ استعمال ہو رہا ہی لہذا مقابلہ حرارت دواے مذکور کے واسطے سردی مین رہنا مناسب ہے تاکہ حرارت زیادہ بڑھ نجاے اور دواے حار جمع ہوکر زیادہ منتشر ہوجاے تو اوسوقت برودت کا پہونچانا کچھ بُرا نہوگا جسطرح فلفل کے استعمال کرانے کے بعد سرد پانی مین مریض کو بٹھلاتے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ اصحاب یرقان اصفر کو (بعد تنقیہ کے) زرد رنگ کے اشیا کیطرف دیکھنے سے نفع بیّن ہوتا ہی اسلیے کہ اِس تدبیر سے مادۂ یرقان بقاعدۂ جذب مماثل عمق بدن سے کھینچکر باہر جلد کیطرف آجاتا ہی اور علاج کے بکھیڑے اور جھگڑے مین بڑی آسانی ہوجاتی ہی اور مین اون لوگون مین نہین ہون کہ جو ایسی ایسے معالجات کا زیادہ انکار براہ فلسفیت کرتے ہین مترجم یہ علاج مخالف اوس قاعدہ کے ہی جو رمد چشم مین بیان ہوچکا کہ سرخ اشیا کیطرف دیکھنے سے رمد مین ترقی ہوتی ہی اسلیے کہ یہان جذب اتصال سے گھٹانا مادہ کا عمق بدن سے اور نکالنا اوسکا عضو خسیس یعنی جلد کیطرف مطلوب ہے اور وہان بالعکس ہے۔ شیخ نے بصیغہ تمریض اس علاج کا ذکر کیا اور اگرچہ انکار نہین کیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خود اس کی رائے مین اِس تدبیر کی چندان وقعت نہین رکھتی ہی۔ ہندوستان مین یرقان اور کا فور جھاڑنے والے ہزارون آدمی موجود ہین جو اسی بنا پر علاج یرقان کا کرتے ہین اور دھوکھا افسون اور عمل کا دے رکھا ہی مینے بچشم خود بھی ایسے لوگ دیکھے ہین اور تجربہ بھی اس علاج کا کیا ہے۔

بعض والی دواسی یرقان کا علاج

فوراً موثر ہوا ہی۔ متن ادویۂ جیدہ مشہورہ سے جو پلانے کے قابل ہین منجملہ اونکے دو اوقیہ آب ترب مین نصف درہم بورہ اور ایک اوقیہ طلا یعنے
شراب مثلث جسکو میفختج بھی کہتے ہین ملاکر پلایا جاے جسوقت کہ مریض آبزن مین بیٹھا ہو کہ اس دوا کے پلانے کے بعد بلا فاصلہ زرد آب خارج ہوگا
ایضاً حلیون تین درہم دانہ نخود بقدر کفدست کو کسی ظرف مین ساڑھے تین سیر پانی ڈالکر جوش دین اور بعد خوب جوش آنے کے صاف کرکے
بقدر تحمل تھوڑی سی شراب ملاکر پلائین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو شراب کی آمیزش نکرین اور بعد پلانے کے آبزن مین داخل کرین وہ
آبزن ایسے پانی کا ہو جسمین پرسیاوشان کو جوش دیا ہو اس ترکیب سے زرد آب خارج ہوتا ہی۔ ایضاً سطرون دو درہم شراب کہنہ مین ملاکر رات بھر
شبنم مین رکھے بعد ازان پلائے اور تحمیم آبزن وغیرہ سے اوسیطح کرے جیسے مذکور ہو چکے۔ یا اینکہ اسقیل مشوی مین شش چند نمک
سوختہ ملاکر اوسمین سے دو ملعقار یعنی ۱۳ ماشہ نہار منھ تناول کرے۔ کرنب بحری کو پیس کر بقدر دو درہم کے زردی بیضۂ نیمبرشت پر چھڑکے
اور تناول کرے۔ پوست انار چار درہم ہر تال دو درہم پیس کر اوسمین جسقدر انگوٹھے پر ٹھہر جاے تناول کرے اور اوسکے اوپر ۵ تولہ
شیر بادۂ خر پی جائے خواہ ایک درہم یا درہم سے زیادہ بقدر تحمل کے حلبہ ہمراہ ماء العسل کے پلائے اور آبزن سرد پانی کا کرنا چاہیے۔ یا پرسیاوشان
کوٹ کر اوسمین سے چار درہم انیسون کی جوشاندہ سے پلائے۔ یا عصارۂ حماض تھوڑی سی شراب کے ہمراہ تناول کرے یا فضلہ اوس کتہ کا
جو ہڈیان کھاتا ہو بشرطیکہ وہ فضلہ سپید ہو اور اوسمین سیاہی نہو چار درہم شہد ملاکر کھلاے۔ یا برگ چقندر سوکھاکر چھ درہم ہمراہ ماء العسل
کے تناول کرے یا بکری کی مینگنی کسی مطبوخ کے ہمراہ پلائی جائے۔ یا فودنج خشک چار درہم شراب مین پانی ملاکر تناول کریں اور تین روز
برابر اسیطح کرتا رہے۔ یا نخود سیاہ ایک رطل پرسیاوشان بقدر کفدست پانی مین اسقدر پکائین کہ ثلث پانی جل جائے اس جوشاندہ
سے بقدر دو اوقیہ کے پلائین۔ یا عصارہ مولی کا دو اوقیہ ہمراہ شراب کے جو ایک اوقیہ ہو۔ یا نخود سیاہ ایک رطل حب بلسان کندر
رازیانہ ہر ایک سے بقدر ایک کف کے ۱۲ تار پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث جل جائے اوسمین سے دو اوقیہ پلائین اور اگر تپ نہو
ہمراہ کسیقدر شراب کی پلائین۔ یا دارچینی اسقدر کہ تین اونگلیون سے اوٹھہ آئے ہمراہ شراب اور شہد کے جو ڈیڑھ اوقیہ ہو اور اوسمین
مقدار شہد کی نصف مقدار شراب سے ہو پلائین خواہ ہمراہ پانی اور شراب کے۔ خواہ حب المحلب جسکو ہندی زبان مین کمیونی کہتے ہین
اوسکے دونون چھلکے اور پوست دور کرکے دو درہم تناول کرین۔ خواہ مجیٹھ ایکدرہم بیضۂ نیمبرشت کے ہمراہ۔ یا برادۂ شاخ گوزن
یعنے بارہ سنگھہ کا بقدر ۱۸ قیراط کے لیکر ہمراہ شراب قیروساطیفون تناول کیا جاے۔ یا حب صنوبر اور اجوائن اور میویزج کو یکجا کرکے
اسمین سے کسیقدر بیمار کو کھلائی جائے۔ یا فلفل اور فضلہ سگ مدا اور بقدر ایک چمچہ کے ہمراہ شراب کے۔ یا اندرائن کا پھل لیکر اندر سے
اوسکو صاف کردین اور جو کچھ اوسکے اندر مغز وغیرہ ہوتا ہی اوسے گرا دین بعد ازان اوسمین شراب خواہ پانی بھرین اور پلائین۔ خواہ
مرارہ خرس شراب مین آمیختہ کرکے استعمال کرین۔ یا شاخ گوزن ۹ ماشہ اور گندھک ۱۰ ماشہ تناول کرکے اسکے بعد شراب پلائین۔
یا جملہ اقسام کے واسطے اور خصوصاً یرقان سُدّی کے واسطے ریوند اور ہوفاریقون اور پرسیاوشان کندش اور مجیٹھ سب اجزا ہموزن
لیکر سفوف طیار کرین مقدار شربت ایکدرہم ہے۔ ادویۂ مفردہ جو اس مرض کے علاج مین بکار آمد ہین وہ مفتحہ ہوتے ہین ایضاً افتیمون
انیسون اسارون وج اور مجیٹھ جنطیانا عود بلسان غاریقون کندش جوز السرو قسط دونون قسم کے زراوند۔ بعض لوگون نے
یہ دواے ضعیف الاثر ذکر کی ہی کہ دماغ کبک کو شراب خالص ملاکر تناول کرین۔ یا زردی خام دو انڈون کی نصف اسکرجہ
شراب مین گھول کر پلائی جائے۔ اس دوا کی مدح زیادہ کرتے ہین خراطین کو خشک کرکے کھلاوین کہ فوراً زرد آب کا تنقیہ کر دیتی ہے

اور اسیطرح ریچھ کا پتہ۔ یہ بھی مجرب دوا ہی کہ حماض یعنی جوکا کی جڑ بطور سفوف کے تناول کرکے دھوپ مین مریض کو کھڑا کرین اور بعد ازان ایک گھنٹہ تک ٹہلائین تاآنکہ بدن خوب گرم ہوجاے اور پیاس کا غلبہ ہو پھر جوشاندہ پرسیاوشان پلائین کہ اسکے پینے سے فوراً زرد پسینا بشدت برآمد ہوگا خصوصاً اگر ہمراہ پرسیاوشان کے مجیٹھ بھی جوشاندہ مین داخل ہو اور پودینہ بھی شریک ہو اور اسیطرح اگر بعد حمام کے اس دوا کا استعمال کرین۔ مدرات جو خاص یرقان کیواسطے ہین اونمین سے یہ بھی ہے کہ جوز السرو دو درہم کو ایکدرہم سلیخہ جو طلای کہنہ سے کیا ہوا ہو ملاکر پلائین اور بعد پلانے کے مریض کو متفرق مقامات پر دوڑائین اس تدبیر سے تمام مادہ یرقان کو براہ بول دفع کردیگا۔ کبھی ساہی کے گوشت کھلانے سے بھی یرقان کے بیمارونکو نفع پہونچتا ہی اسلیے کہ ادرار کی قوت اوسمین قوی ہی اور تنقیہ مادہ یرقان زیادہ کرتا ہی اور جگر کے موافق ہی اور غذائی تدبیر ہے۔ آب کشوث اگر ایک اسکرجہ ہمراہ تخم کرفس اور شکر طبرزد کے پلایا جائے نافع ہوتا ہی۔ اور مسہلات خاصہ سے واسطے یرقان کے یہ ہی کہ اندرائن کے پھل مین گڑھا کرکے جو کچھ اوسکے اندر آلایش ہی دور کردین اور اوسمین طلا یعنی شراب خاص بھرکے کوئلہ کی آنچ پر پکائین اور صاف کرکے پلائین۔ ہمنے تجربہ کیا ہی کہ صبر بوزن نصف درہم اور سقمونیا ایک دانگ نمک سیاہ ربع درہم اور ہر واحد مجیٹھ اور غاریقون سے نصف درہم سب کو ملاکر گولی طیار کرین اور آب بزورکے ہمراہ پلائین۔ وہ ادویہ جنکو ہم قبل اسکے لکھ چکے ہین اور بہت سے نسخہ حقنہ کے اسی مرض کے واسطے قرابادین مین درج کیے ہین۔ سعوط یہ چند عصارات کا طیار ہوکر استعمال کیا جاتا ہی جیسے عصارۂ قثاء الحمار خواہ عصارۂ برگ ترہ تیزک عصارۂ برگ ہزارخشان عصارۂ عرطنیثا یعنی چوبک کا بعینہ خواہ عرطنیثا کو پارہ پارہ کرکے شیر دختر مین بھگودین اور رات بھر بھگو کر صبح کو نچوڑین اور خیر گرم کرکے سعوط کرین یا عصارۂ بیخ رطبہ کا ہمراہ روغن چنبیلی کے خفیف سا جوش دین اور تھوڑی سی مشک ملاکر سعوط کرین خواہ مولی کو مع پتون کے نچوڑ کر سعوط کرین۔ منجملہ ایسے سعوط کی جو زیادہ تیز نہین عصارہ برگ چقندر بھی ہی۔ بارد عصارات مین سے عصارۂ حی العالم اور عصارۂ بیخ اسپغول نہری ہے۔ سرکہ تنہا اگر اسکو سعوط کرین اور ایک گھنٹہ تک گرنے ندین اور بیمار حوض مین حمام کے ہو یہ بھی کیا اچھا علاج ہی۔ اسیطرح اگر سرکہ مین کلونجی شبانہ روز بھگو کر صاف کرکے فقط سرکہ کا سعوط کرین۔ اور سکنجبین تنہا سرکہ کو خواہ کلونجی سمیت تو یہ بھی عمدہ علاج ہی۔ عصارات کے سوا اور قسم کے سعوط ایسی جیسے یہ سعوط مومیزج چار درہم پیس کر آب کشنیز سبز مین بھگودین اور ہموزن آب کشنیز کے روغن بادام بھی ہو اور ہر ایک کا وزن دس درہم ہو اور سعوط کرین اور مریض کو اوسوقت آبزن مین ہونا چاہیے خواہ حمام کے حوض مین اور کبھی اسی سعوط مین کسیقدر صعتر پاپس اور تھوڑا سا سرکۂ انگوری بھی داخل کیا جاتا ہی۔ آنکھونکو ڈھیلے ہمیشہ گلاب اور آب کشنیز اور آب برف سے دھونے چاہئین۔ غسولات یعنی نہانے دھونے والے پانی اصحاب یرقان کیواسطے وہ پانی ہین جنمین پرسیاوشان اور شیح اور مرزنجوش اور جعدہ اور بابونہ خصوصاً اقحوان کو جوش دیا ہو اور اسیطرح خشک اور شبت اصلی دواہی پانی کے جوش دینے مین۔ کبھی پانی مین حماض اترج بھی داخل کرتے ہین اگر یرقان بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اسلیے کہ ترشی مین اسکے جلای شدید ہے بسبب اسکے کہ ہر رنگ کی تقطیع کرتی ہے۔ کبھی انہین ادویہ سے ضماد بھی طیار کیا جاتا ہی اور روغن بھی بنائے جاتے ہین چند اجزا ملاکر جیسے روغن اقحوان اور روغن بابونہ اور روغن شبت الیضاً روغن شیرۂ انگور یعنے دوشاب اور روغن سوسن۔ بحرانی یرقان مین اگر بسبب اس بحران کے اصلی مرض مین کمی ہوئی ہو واجب ہے کہ نفس مرض یرقان کے ازالہ کا قصد کرین بذریعہ غسولات اور ایسے مدرات کے جنسے تنقیہ مادہ یرقان کا ہو اور اکثر ایسا یرقان محتاج اسہال کا نہین ہوتا ہی اور اکثر فقط حمام کرنا اس یرقان کے دور کرنے مین کافی ہوتا ہے۔ اگر ایسے

مدرات مخصوص یرقان

سیپیدی کی زردی کا علاج

بحرانی یرقان کا علاج

بحران

بیماران یرقان کے بول وبراز وغیرہ مین کمی رنگ کی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غلیظ ہوگیا ہی پس جو ادویہ از قسم نہلانے کی خواہ پسینا لانے کی استعمال کیجایئن اونکو قوی کرنا چاہیے۔ یرقان سمّی کا علاج تریاق اور مثرودیطوس سے کرنا چاہیے تاکہ مقاومت زہر کی کرے بعد از ان مثل آب سیب تُرش ورآب انار اور عصارۂ برگ کاسنی اور خرفہ اور لعاب اسبغول اور زرشک ورجملہ ایسے ادویہ جنمین ہمراہ تبرید کے تریاقیت بھی ہو استعمال کرنے چاہیئین۔ ابتدای یرقان سمّی مین خصوصًا اگر ایسے زہر سے پیدا ہوا ہو جو پیا گیا ہی یہ دوا مجرب ہے کہ دودھ ہر وقت پیا کرے اور اوسمین روغن بادام شریک کرے۔ تدبیر غذائی ان لوگون کی اوسکو ہمنے اوس سوء مزاج حار کے باب مین بیان کیا ہی جسمین ضعف ظاہری اور سُدّہ نہو مراد یہ ہے کہ فقط سوء مزاج حار جسکے ہمراہ ضعف اور سُدّہ نہو اوسکے واسطے جو غذا تجویز کی ہی وہی غذا یرقان سمّی کے بیمارون کو دینی چاہیے۔ یرقان سُدّے اور یرقان جو بسبب ضعف جگر کے ہو اوسکی شناخت اور علاج وہی ہی جو باب جگر مین بیان ہو چکے۔ غذا اصحاب یرقان کی وہی ہی جو سبک اور لطیف ہو اور اوسمین تفتیح ہو۔ مچھلی کا شوربا ان لوگونکو مفید ہوتا ہی خصوصًا ایسے اجزا شریک کرکے جو ادرار کرین اور تلطیف کی بھی قوت اونمین ہو چنانچہ چنانچہ آخر ابواب یرقان مین ہم اونکو بیان کرینگے **علاج یرقان اسود** اور علاج دونون قسم کے یرقان کے جمیع ہونے کا۔ اگر طحال کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اوسوقت ملاحظہ کرنا چاہیے کہ امتلاء خون بکثرت ہی یا نہین بشرط امتلای خون بائین ہاتھ کی باسلیق اور بعد اوسکے اسیلم کی فصد کرنی چاہیے اوسکے بعد خاص طحال کیطرف توجہ کرکے اصلاح اوسکی سُدّہ خواہ ورم یا ضعف کی کرنی چاہیے۔ اور اگر سبب یرقان سیاہ کا سودا کی کثرت ہو بسبب تناول اون بقول و غذا ہای مستعملہ کے جو مولد سودا ہین جیسا ہمنے اوپر بیان کردیا ہے اسوقت واجب ہے کہ استفراغ اسی خلط کا کرین اونہین ادویہ سے جو اخراج خلط سوداوی سے خاص ہین۔ از انجملہ طبیخ اسقولوقندریون ہمراہ خربق کے وہ جو شاندہ جو قرابادین مین مذکور ہے۔ اور چند مرتبہ استفراغ سودا کا مطبوخ افتیمون سے باین صفت کرنا چاہیے ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ کابلی ہر یک دس درہم شاہترہ اسقولوقندریون بسفایج فقاح کبر ہر واحد پانچ درہم بیخ کرفس بیخ رازیانہ ہر یک ایک حقنہ (یعنے ٹرا کاسہ) خربق سیاہ دو درہم تین رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہجائے پھر اوسمین افتیمون پانچ درہم ڈالکر خفیف سا جوش دے کر صاف کرین اور ایارج فیقرا قریب ۱۲ ماشہ کے اوسپر بڑھا کر تناول کرین۔ جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادۂ شتر پلانا چاہیے۔ اسیطرح وہ گولیان جو ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور نمک ہندی اور غاریقون پوست بیخ کبر سے طیار کیجاتی ہین۔ جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادۂ شتر پلانا چاہیے اور اگر بہم نہ پہونچے وہ ماء الجبن جو سکنجبین بزوری سے بنایا جاوے اور اذخر اور جعدہ سے اور ادویۂ طحالیہ سے جیسے اسقولوقندریون یا بیخ کبر وغیرہ اور وہ پانی جنمین جھاؤ کی پتّی اور جڑین اور کرنب جوش دیا ہوا اور مولی کے پتون کا عرق اور سکنجبین۔ اور اسیطرح آب مکو اور آب کرفس اور اگر حرارت ہو اوسوقت سکنجبین جس مین اسقولوقندریون اور برگ کبر اور ثمرۃ الطرفا اور جعدہ جوش دیا ہو۔ اگر طحال مین ورم گرم ہو واجب ہے کہ مسخنات کو بافراط نہ استعمال کرین۔ اور اگر طحال مین سُدّے پڑے ہون وہی مفتحات قوی جنکو ہمنے باب سُدّہ ہای جگر مین لکھا ہی استعمال کرین کہ وہ بھی نافع ہین اور باب سُدّہ ہاے طحال مین چند ادویہ مخصوصہ اور بھی لکھینگے۔ اور اگر یرقان اسود بسبب جذب طحال کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ محجمہ بلا شرط اوسپر رکھین اور ریاضت کا استعمال کرین اور ایسے ضماد کا استعمال کرین جنسے طحال کی قوت بڑھے جیسے یہ ضماد کہ قردمانا اور اشنین اور فقاح اذخر اور جاوشیر اور قنطوریون اور بیخ کبر ہر یک ایک جزو گل سرخ دو جزو مقل ڈیڑھ جزو اشق سات جزو اور دسوان حصہ ایک جزو کا اسی سے ضماد کرنا چاہیے جب یہ ضماد خواہ طحال دھو یا جاوے پرانا سرکہ جسمین شبت اور بورہ اور نمک اور سداب اور فودنج جوش دیا ہو اوسی سے دھونا چاہیے۔ اگر سبب یرقان اسود کا حرارت جگر کی ہو جگر کا علاج ادویہ مطفیہ حرارت سے کرنا چاہیے اور اگر برودت جگر سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تریاق اکبر سے بالخصوص علاج کرنا لازم ہی

اور ادویہ معلومہ جو برودت جگر کے علاج مین بیان ہو چکین اور اگر سبب یرقان اسود کا تمام بدن ہو پہلے جگر کی تدبیر کرنی چاہیے جس سے سب
عروق اور رگین متاثر ہو جائین بعد ازان تمام بدن کو اثر پہونچے - اور خاص یرقان ہذا کا علاج اونہین ادویہ سے کرنا چاہیے جنسے خاص یرقان
اصفر کا علاج کیا جاتا ہی مگر یہ ادویہ اون سے قوی ہونی چاہیین - جسوقت دونون قسم کے یرقان جمع ہو جائین اور امتلائے مادہ بھی ہو اور احتیاج
فصد کی نزدیک طبیب کے ہو دونون ہاتھ کی فصد اسطرح کرنی چاہیے کہ ایک ہاتھ کی فصد کرنے کے بعد چند روز کا وقفہ دیکر دوسرے ہاتھ کی فصد کرائی جائے
اور دونون یرقان کی تدبیرین جو مذکور ہو چکی ہین اسوقت جمع کر دینی چاہیین - دونون فصد کے درمیان جو وقفہ کا زمانہ ہی اوسمین افتیتین اور
افتیمون کا جوشاندہ پلانا چاہیے اور آب برگ کرنب یرقان اصفر کے واسطے اور جھاؤ اور بید کے برگ کا پانی یرقان اسود کے واسطے ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ
آب مکوی سبز تین اوقیہ آب برگ کبر دو اوقیہ یہ سب پانی یکجا کرکے دس درہم املتاس بڑھا کر جوش دیا جائے اور دو ثلث درہم ایارج فیقرا اور
دو دانگ زعفران اور تین قیراط سقمونیا مشوی جو پہلے بیان کی گئی ہو اضافہ کرکے اوس دوا کو پلائین اور دو روز صبر کرین بعد ازان
ماء الجبن اور سکنجبین پلائین - غذا جملہ اقسام یرقان مین ایک تجویز کرنی چاہیے جو معلوم ہو چکی ہین اور سمک رضراضی اور شوربا چوزہ ہائے
مرغ کا جو خوب طیار اور فربہ ہون - ترکاریون مین کاسنی اور کرفس خاصکر جو پروردہ کی ہوئی ہون اور کبر جو سرکہ مین اصلاح پا فتہ ہو -

دوسرا مقالہ باقی احوال طحال کا بیان اسمین کیا جاتا ہی - بیان عام امراض طحال کا

طحال کو جمیع قسم امراض کے جو معلوم ہو چکی لاحق ہوتی ہین
امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب جیسے سدہ ہائے طحال اور تفرق اتصال وغیرہ اور اورام کے جملہ اقسام بھی طحال مین پیدا ہوتے ہین یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ تلی جب بڑھجاتی ہے تمام بدن لاغر ہو جاتا ہی دو سبب سے اوّل تو یہ کہ طحال کے بڑھنے سے قوت جگر کی زیادہ سست
ہو جاتی ہی بسبب غلبہ ضد کے کہ مزاج کبد کا حار رطب اور طحال کا بارد یابس ہے اور جب قوت جگر کی سست ہوئی خون کی تولید مین کمی ہوگی
دوم یہ کہ باوجود کم پیدا ہونے خون کے جسقدر خون پیدا ہوتا ہی اوسمین سے مقدار کثیر طحال اپنی طرف جذب کرتی ہی اسلیے کہ مقدار اوسکی
بڑی ہوتی ہی - خلاصہ یہ ہی کہ طحال کی لاغری اخلاط کی جودت اور عمدگی پر دلالت کرتی ہی اور طحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر دلیل ہی
کبھی انجام مین امراض طحال کے حمیات مختلطہ پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ امراض طحال کی پیدایش بھی انہین حمیات سے اکثر ہوتی ہی اسلیے
کہ امراض طحال کے غب غیر خالص اور حمیات وبائیہ اور حمیات مختلطہ سے پیدا ہوتے ہین - اکثر امراض طحال کے خریفی ہوتے ہین - رنگ
مریض طحال کا زرد مائل بسیاہی ہوتا ہے - کبھی امراض طحال کی نوبت امراض معدہ تک پہونچ جاتی ہی پس اکثر بھوک بڑھ جاتی ہی اور
اکثر اشتہا باطل ہو جاتی ہی - اور کبھی یہ امراض طحال معدہ کو قریب ہضم طعام کے محتاج قی کرنے ایک ترش چیز کا کرتے ہین جسکی حدت سے
زمین بھد بھدانے لگتی ہی اور خمیر سا اوٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہی اور یہ قی بعد ایذا اور درد معدہ کے ہوتی ہی - بول و ہوی امراض طحال مین عمدہ
اور جید ہے اسیطرح بول غلیظ جسمین رسوب پراگندہ ہون اسیطرح وہ پیشاب جسمین مثل خون بستہ کے کوئی شئی ہو بیشتر ایسے ہی پیشاب کے
خارج ہونے سے وہ تپ جو امراض طحال سے پیدا ہوتی ہی دور ہو جاتی ہی اور ورم طحال بھی رفع ہو جاتا ہی **علامات امزجۂ طحال کے**
حار مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ پیاس زیادہ ہو اور بائین طرف التہاب ہو اور فساد قوت جذب سودا مین بطرف طحال کے عارض ہو -
بارد مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ ضعف قوت جاذبہ طحال مین ہو اور سقوط اشتہا اور مکدر یعنے کدورت آلودہ ہونا آنکھ کے طبقۂ ملتحمہ کا قراقر کا
زیادہ ہونا اور ڈکار بکثرت آنی - یابس مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ طحال مین صلابت ہوگی اور بدن لاغر اور نحیف اور خون مین غلظت اور
سیاہی خون کے رنگ کی زیادہ ہوگی - مزاج رطب طحال کا اوسپر بائین جانب کی نرمی اور بدن کا ڈھیلا پن دلیل ہوتی ہی اور سیاہی رنگ بدن کی ایسی

جو سپیدی مائل ہو جیسے اسرب کا رنگ ہوتا ہی۔ **علاجات** امزجۂ غیر طبعیہ طحال کے علاج قریب قریب علاج کبد کے ہین مگر جو ادویہ یہان مستعمل ہون
اونکی قوت زیادہ ہونی ضرور ہے اسکی ساتھ وہ حیلہ ہائے مناسب جنکی ذریعے سے قوت نفوذ ادویہ کی بڑھجای بھی کرنی لازم ہین اور ایسی تدبیر کرنی
کہ یہ قوت ادویہ کی تا اینکہ جرم کثیف طحال مین نفوذ کرے باقی بھی رہے تاکہ اپنا فعل پورا پورا کرلے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فرق معالجات
جگر اور طحال مین ضعف اور قوت کا ہی اور نرمی اور درشتی کا اسلیے کہ جگر چونکہ عضو رئیس ہے اوسکی نسبت اولی یہی ہی کہ نرمی کیجای اور جن
اشیا سے اوسکا علاج کیا جائے اوسکی قوی ہونے مین افراط نہ کیجائے نہ جگر پر ادویہ حارہ جنکی حرارت شدید ہو وارد کیجائین جیسے پرانا سرکہ
مگر جب کوئی ایسی ہی ضرورت شدید ہو۔ طحال کا حال بخلاف جگر کے ہی اس بارہ مین۔ طحال کی ادویہ کو حاجت ہی کہ قوت نفوذ اونکی بڑھائی
جائے اور مزاج مستحکم ایسا پیدا کیا جائے کہ تا زمانہ فعل و انفعال کی قوت دوا کی باقی رہے۔ طحال کے واسطے چند ادویہ مخصوص ہین جیسے
پوست بیخ کبر اسقولوقندریون اور اشق اور ثوم دشتی۔ کبھی امراض طحال مین حاجت فصد باسلیق کبیر یعنی ابطی کی ہوتی ہی اور صافن
کی فصد بلکہ رواجین کی حاجت ہوتی ہی **اورام طحال** گرم ہون خواہ سرد یا صلب یعنی سوداوی اور فقط صلابت جو بدون ورم
کے ہو۔ معلوم رہے کہ طحال مین بہت کم اورام حارہ عارض ہوتے ہین اور اگر عارض ہوی بھی تو اونکا حرارت پر برقرار رہنا کمتر ہوتا ہے
بلکہ جسوقت عارض ہوئے بہت جلد ورم صلب کیطرف منتقل ہوجاتے ہین اسلیے کہ جو خون طحال کی غذا ہی وہ خود غلیظ ہوتا ہی لہذا اوسکے
تراکم اور بستگی سے ورم طحال مین سختی اور صلابت آجاتی ہی پس معلوم ہوا کہ اکثر اورام طحال سوداوی اور صلب ہوتے ہین۔ بلغمی ورم
جو نرم اور ڈھیلا ہو کبھی طحال کو عارض ہوتا ہی۔ اکثر جو ورم حار طحال مین پیدا ہوتا ہی وہ دموی ہوتا ہی اور صفراوی تو شاید کسی وقت
عارض ہوتا ہو چنانچہ اکثر ورم بارد جو طحال مین پیدا ہوتا ہی وہی سوداوی ہوتا ہی اور یہ ورم جانب اسفل طحال مین پیدا ہوتا ہی بسبب
گرانی اور بوجھ مادہ کے کہ نیچے کیطرف جذب مرکزی سے کھیچتا ہی۔ شکلین ورم طحال سوداوی کی چار طرح کی ہین (۱) مستدیر یعنی گول۔
(۲) عریض یعنی چوڑی (۳) طویل غلیظ یعنی لانبی اور گندہ (۴) طویل دقیق یعنی لانبی اور پتلی۔ بلغمی ورم شاذ نادر طحال مین پیدا
ہوتا ہے۔ مطحول اوسی شخص کو کہتے ہین جسکی تلی مین سختی ہو یا بسبب غلظ جو ہر طحال کے گو درجۂ ورم تک یہ صلابت نہ پہونچے یا یہ سختی
بسبب ورم صلب کے ہو۔ مگر پہلی قسم کی صلابت اخف اور سہل ہی یعنے بآسانی علاج پذیر ہے۔ **بقراط** کہتا ہی اگر مطحول اپنی طحال کے
اندر کسی قسم کا درد پاتا ہو یہ کیفیت اسلم ہی۔ اسلیے کہ ابھی طحال مین باوجود صلابت کے کسیقدر حس باقی ہی۔ پھر بقراط کہتا ہی اگر مطحول کو
خون کے دست آئین اوسکی خیریت کی دلیل ہی یعنے امید ہے کہ ان دستون کے ذریعہ سے مادہ ورم طحال نکلجائیگا پھر اگر یہ اسہال
خونی ہمیشہ زمانہ دراز تک رہے گا زلق الامعا اور استسقا پیدا ہو کر مریض مرجائیگا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ غلبہ برودت کا مزاج پر زیادہ
ہوگا۔ بعض اطبا نے کہا ہی جسکو امراض نزلہ کے ہوتے ہین ورم طحال اوسے عارض نہین ہوتا مجھے اس قول پر اعتراض ہی اور شاید
کثرت نزلہ کی اس شخص کی رطوبت مزاج پر دلیل ہوگی جو ورم صلب سوداوی کی ضد ہی پس کثرت نزلہ کی گویا قرینہ عدم عروض ورم
طحال کا ہوگا نہ سبب مانع ورم طحال کا اسلیے کہ ورم سبب مانع دراصل وہی رطوبت مزاج ہی جو کثرت نوازل سے شناخت کیجاتی ہے۔
رسالہ قبریہ بقراط مین لکھا ہی جس شخص کے طحال مین درد ہوا اور خون سرخ سے اوسکا رعاف وغیرہ ہوا اور بدن پر اوسکے قروح ایسے
ظاہر ہون کہ سپید رنگ ہون اور درد اونین بالکل نہو دوسرے روز اس کیفیت کے ظاہر ہونے کے مرجائیگا اور پہلی مرنے سے
اوسکی اشتہا ساقط ہوجائے گی۔ کبھی بحران اورام طحال کا بذریعہ رعاف کے بھی ہوتا ہی خصوصًا بائین نتھنے سے اور کانون کے قریب کے

اورام سے بھی بحران ورم طحال کا ہوتا ہی اور ان اورام بحرانی کا نضج دشوار ہوتا ہی اور اسیطرح انکا پھوٹنا اور بہنا شگافتہ ہوکر بھی دشوار ہے اسلیے کہ مادہ بہت غلیظ ہوتا ہی۔ بہت اچھا پیشاب بیماران اورام طحال کا یہ ہی کہ غلیظ دموی ہو اور وہ پیشاب جسمین ثقل متشتت یعنی پراگندہ ہو۔ چنانچہ اوپر بیان ہوچکا دلیل اس امر پر ہوتا ہی کہ مرض طحال جاتا رہا اور اوسمین تری آگئی ہے۔ اطبا کا قول ہے کہ اگر پیشاب مین ٹکڑے ٹکڑے خون بستہ کے ہون اور یہ بیمار مبتلائے تب ورم طحال بھی رکھتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب اسکی تلی کا ورم جاتا رہا کبھی بعض آدمی براہ اصلی خلقت کے عظیم الطحال پیدا ہوتے ہین اور زمانۂ دراز تک اسی کیفیت پر رہتے ہین اور تمام عمر احوال ظاہری مین صحیح اور تندرست رہتے ہین اگرچہ طحال کے بڑے ہونے سے آفات کثیرہ بحسب مادہ فاعلہ اور بحسب قوت طحال کے ایسے شخص کو عارض ہوا کرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ طحال مین ورم کبھی بعد ورم جگر کے ہوتا ہی بر سبیل انتقال مرض کے ایک عضو سے بطرف دوسری عضو کے اور یہ بات افضل ہے بہ نسبت اسکے کہ ورم طحال کا منتقل بطرف جگر کے ہوجاے علامات جمیع اورام طحال کے ان اعراض مین مشترک ہین ثقل اور بڑھ جانا مقدار طحال کا اور درد جو حجاب حاجز تک پھیلتا ہی بائین طرف ہٹا ہوا اور کبھی یہ درد ہنسلی تک چڑھ آتا ہی اور درد بائین مونڈھے کا اور بیشتر سانس وہری چلنے لگتی ہے جیسے بچہ کی رونے کے وقت سانس چلتی ہی اسلیے کہ ورم طحال حجاب کو اپنی اوس حرکت سے منع کرتا ہے جس سے کہ سانس پیدا ہوتی ہی لہذا دم ٹھہر جاتا ہے ایذائے مذکور کے پہونچنے کی وجہ سے پھر حجاب اوسی حرکت کیطرف جب عود کرتا ہی بڑی سانس یعنے دونی پیدا ہوتی ہی۔ اور جب تک ورم طحال کا زیادہ بڑا نہو حجاب کی مزاحمت یعنی منع حرکت نہین کرتا ہی شاید اسکی لم یہی ہی کہ مشارکت طحال کی حجاب سے بہت کم ہی بہ نسبت مشارکت جگر کے واسطے حجاب کے اور اسیطرح معدہ کی مشارکت سے بھی طحال کی مشارکت واسطے حجاب کے کمتر ہی۔ یہ بھی ایک مشترک امر اورام طحال مین ہی کہ حس لمس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہی اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اورام طحال مین عام اور مشترک امر ہی۔ کبھی اورام طحال سے خصوصاً جو ورم نیچے کیطرف زیادہ ہو یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ خون بدن کا پتلا ہوجاتا ہی اسلیے کہ اسوقت جذب طحال بہ نسبت ثقل اور دُرد خون کے زیادہ ہوتا ہی۔ اور یہ بھی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ ایسے مریض ورم طحال کے دونون قدم اور دونون زانو اور دونون ہتھیلیان گرم رہتی ہین یہ بات اسوجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ فم معدہ کو شرکت اسفل طحال سے ہے کیونکہ اسفل طحال سے وہ رگ وریدی صعود کرتی ہی جو خلط سوداوی کو دور کرنیوالی ہی پھر جسوقت اسفل طحال مین بسبب ورم کے حرارت غریزی جاتی رہے ضرور وہ حرارت بجانب اطراف تو بہ مثل قدم اور کف دست وغیرہ کے رجوع کرے گی۔ کنارہ بینی اور کانون کی لوین بھی ایسے مریض کی سرد ہوجاتی ہین اسلیے کہ خون انہین مقامات کا رقیق ہوجاتا ہی اور کم بھی ہوجاتا ہی اور رقت خون اور قلت سے اوسکے سرعت انفعال ہوائے خارجی کی برودت کا زیادہ ہوتا ہی۔ ورم اور نفخہ مین یہ فرق ہی کہ ورم مین ثقل اور گرانی ہوتی ہی اور نفخہ مین نہین ہوتی اور یہ بھی فرق ہی کہ ورم مین چھونے سے درد ہوتا ہی اور نفخہ مین اکثر دبانے سے درد ساکن ہوجاتا ہی اور الم اوسکا دور ہوجاتا ہے اور قرقرہ اور ریح کا بر وقت دبانے نفخہ کے پیدا ہوتی ہی۔ اورام حارہ علاوہ اعراض مشترکہ مذکورہ بالا کے التہاب اور تپ اور تشنگی مین شریک ہوتے ہین مگر ورم صفراوی کا التہاب شدید اور تشنگی قوی تر اور ثقل اور گرانی اوسمین کمتر ہوتی ہے اور درد اس ورم کا التہاب کیطرف بہ نسبت تمدد کے زیادہ مائل ہوتا ہی اور رنگ موضع ورم کا مائل بسرخی ہوتا ہی۔ اورام صلب سوداوی طحال کے اونمین خبث نفس اور ہیجان غم اور وسواس کا زیادہ نہین ہوتا ہے سوائے بعض اوقات کے۔ اور اختلاط ذہن جو بقوت ہو ان اورام کے ہمراہ نہین پیدا ہوتا ہی لیکن جسوقت مادۂ ورم بکثرت ہو اسلیے کہ مادۂ ورم سوداوی کا میلان مخالف جہت سر کے ہے

یعنی سفل کیطرف مائل ہے گو کسی اور جہت سے کبھی اختلاط ذہن بھی عارض ہوجاتا ہی اور وہ یہ بات ہی کہ چونکہ طحال کو شرکت حجاب سے ہے پھر حجاب کو مشارکت دماغ سے ہی لہذا بتوسط ایذائے حجاب کے دماغ بھی متاذی ہوگا اور اختلاط ذہن عارض ہوگا۔ کبھی نے بانبر سیاہی طحال کی اورام صلب مین آجاتی ہی اور رنگ بدن کا بھی سیاہ ہوجاتا ہی اور سختی طحال کی بروقت دبانے کے محسوس ہوتی ہی اور قرقرہ نہین ہوتا ہی ہان اگر ہمراہ صلابت کے نفخہ بھی ہو پھر تو قرقرہ بھی ضرور پیدا ہوگا صلابت طحال کے ہمراہ تپ لازم نہین ہوتی بلکہ بیشتر غیر منتظم دورہ تپ کے ہوتے ہین۔ بیشتر صلابت طحال کیوجہ سے دونون پنڈلیون یا پاؤن کی قروح پیدا ہوتے ہین اور دانت اور مسوڑھے مین تاکل لگنے سے سڑ جاتی ہی بسبب غلیظ ہونے اوس خون کے جو پنڈلیون تک اوترتا ہی اس سے قروح پیدا ہوتے ہین اور بسبب فاسد ہونے اوس بخار کے جو طحال سے اوپر کیطرف صعود کرتا ہی لہذا اطراف اور حوالی دندان اور لثہ کے سڑ جاتی ہین۔ بیشتر قروح ساقین کا پیدا ہونا بحران اس مرض کا ہوتا ہی اسلیے کہ بہت ایسے آدمی جو ورم طحال مین گرفتار ہون جس وقت ورزشت اور سخت اقسام ریاضت اونسے سرزد ہو مواد ورم طحال بطرف ساقین کے جذب ہوکر بثور پیدا کرتے ہین اور یہ مخمور رہی ہین جنکا نام بطم رکھا گیا ہی۔ اور اکثر بول مطحول کا مثل سلیم اور صحیح آدمی کے ہوتا ہی مگر جس وقت وہ شخص مطحول ریاضت کرے سیاہی ورم طحال کی متحلل ہوکر اسکے پیشاب مین آتی ہی اور ایسے سیاہ رنگ کا پیشاب آنے لگتا ہی جو بول مین پہلے نتھا پس اگر سبب اس سیاہی بول کا گردہ سے ہوتا تو ہر وقت اسی رنگ کا پیشاب ہوتا اگرچہ بوقت راحت کے بھی ہو جب مریض نے ریاضت نہ کی ہو۔ زیادہ فصد کھولنے سے طحال مین ورم پیدا ہوتا ہی اور فصل خریف مطحول کی دشمن ہی۔ اگر صلابت بعد ورم حار کے طحال مین عارض ہوتی ہو پہلے اعراض ورم حار کے موجود ہوچکی ہونگے پھر وہ اعراض باطل ہوکر اعراض ورم صلب کے پیدا ہوتی ہونگے۔ اکثر طحال خود بخود قوی ہوکر خواہ مقویات ادویہ وغیرہ سے قوت پاکر تمام مادہ ردی کو جو اوسمین ہی براہ اسہال دفع کرتا ہی اور یہ براز دُردی ہوتا ہی مثل ثفل زیتون کے۔ دلیل اس بات کی کہ یہ براز دُردی طحال سے ہی اور جگر سے نہین ہی یہی ہی کہ جگر امراض سے پاک اور طحال مین بیماریان موجود ہین اور بعد اخراج اس فضلہ کے طحال مین لاغری آجاتی ہی۔ اورام باردہ بلغمیہ کے ہمراہ علامات ورم کے علاوہ نرمی اس کی اور سپید رنگ کی جسمین تھوڑی سی سیاہی بھی ہو مطحول کو اشتہا طعام بہ نسبت اور بیمارونکے زیادہ ہوتی ہے مگر قی کرنی اونکو دشوار ہوتی ہی طبیعت مین انکے قبض شدید رہتا ہی اور دست کرانے مین ان لوگونکے ادویہ قویہ کی حاجت ہوتی ہے

علاج اورام طحال جو گرم ہون ان اورام کا معالجہ قریب علاج اورام حارہ جگر کے ہی بدون حاجت اس امر کے کہ رعایت جانب قبض کے کیجائے مگر تسخین شدید سے حذر کرنا چاہیے ایسا نہو کہ جھٹ پٹ مادہ غلظ اور صلابت کیطرف مائل ہوجائے اور اس احتیاط مین جگر بھی طحال کا شریک ہی اسلیے کہ یہ دونون عضو مستعد اس امر کی ہین کہ انکے اورام حارہ کیطرف اورام صلبہ سوداویہ کے منتقل ہوجائین۔ ہان مگر یہ بات ضرور ہے کہ اورام حارہ طحال کے علاج مین ادویہ ورم کے ہمراہ ایسے ادویہ ملائے جائین جن مین کسیقدر تقطیع ہمراہ حرارت معتدل کے ہو اور قبض مع قوت باردہ کے ہو جیسے سویا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرکہ ادویہ طحال کو زیادہ نافذ کردیتا ہی اور واجب ہی کہ طحال کے جملہ اقسام کے ادویہ مین سرکہ شریک رہے۔ واجب ہی کہ ابتداء علاج کی فصد باسلیق سے کیجائے بعد اوسکے وہ عصارات اور پانی جو امراض جگر مین مذکور ہوچکے پلائے جائین۔ جو دوا اکثر ورم طحال سے خاص تجویز کی گئی ہی وہ مقطر جھاؤ کی پتی کا پانی یا آب برگ بید یا آب برگ خیار یا آب خرفہ یا آب پرسیاوشان تازہ ہی منجملہ اون اشیا کے جو انسے اورام طحال کو نافع ہین یہ ہے کہ دو دو درم خرفہ ہمراہ سرکہ کے پلائین اسلیے کہ ان دونونکی خاصیت عجیب بیچ تحلیل اورام طحال اور صلابات طحال کے حاصل ہی اور یہ دوا ہے

کہ بار تنگ خشک کا سفوف روزانہ بقدر ایک چمچہ کے پھانک لیا کرے۔ غذا ان اورام مین وہی ہی جسے ہمنے باب اورام جگر مین ذکر
کیا ہے زرشک کو خاصیت نفع رسانی ان اورام مین زیادہ ہی خصوصًا جب اسکی یبوست شکر اور ترنجبین ملانے سے توڑ دیجائے۔
جسوقت یہ معلوم ہو کہ سبب اس صلابت کا موجودگی خون کثیر سوداوی کی ہی پس واجب ہے کہ فصد باسلیق او رباسلیم کی کیجائے اور اسیلم
کی فصد کھولکر چھوڑ دین تا اینکہ خون از خود بند ہوجائے اگر قبل سقوط قوت کے از خود بند ہوسکے۔ بیشتر باضطرار فصد بائین ذراع کی
کرنی پڑتی ہی۔ اور بیشتر یہ بھی واجب ہوتا ہی کہ بعد استفراغ سوداکے اوس طریقہ سے جو یرقان اسود مین مذکور ہوچکا ہی فصد کرین۔
اور واجب ہے کہ اوس قاعدہ کو فراموش نکرین جو باب علاج صلابات مین مذکور ہوچکا ہی اور وہ قانون یہ ہی کہ ہر دورہ تحلیل کے بعد
تلیین کی بھی تدبیر جاری رہے تاکہ خلط موجود او رباقیماندہ مین تحجر اور سختی نہ آنے پائے۔ پھر اگر اس تدبیر تلیین اور تحلیل سے فراغت ملے
خواہ اسکی حاجت نہو اوسوقت واجب ہی کہ استعمال ادویہ مقطعہ کا کرین جنمین حرارت زیادہ نہو۔ بیشتر یہ اغراض ادویہ مفردہ مین پائے
جاتے ہین اور کبھی حاجت مرکب کرنے ادویہ ہذا کی ہوتی ہی۔ ادویہ مفردہ جنسے یہ فعل اور اثر پیدا ہوسکتا ہی وہی دوائین ہین جن مین
تلخی اور قبض ہو خواہ حرارت معتدل ہمراہ قبض کے ہو۔ کبھی چند ادویہ مفردہ ایسے بھی پائے جاتے ہین جو بالخاصیت یہی اثر پیدا
کرتے ہین۔ پس اگر کوئی دوا ایسے ملجائے جنمین فقط تلخی ہو اوسمین تھوڑا سا سرکہ اور کسیقدر پھٹکری ملادینی چاہیے اسلیے کہ پھٹکری سے
فائدہ تقویت اور تلطیف کا ہوتا ہی۔ داغ لگانا امراض طحال مین اوس رگ پر جو اندر وار بائین ذراع کی ہی جسکو اطبا نے ذکر کیا ہے
اوسکا طریقہ وہی ہی جو ہم نے باب استسقا وغیرہ مین ذکر کیا ہی اگرچہ ظاہر حال مین اسکا نفع کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ کبھی تدبیر تلطیف غذا سے
ورم طحال کی ازالہ مین کافی ہوتی ہی۔ کبھی ایسی تدبیر جس سے فربہی بدن کی پیدا ہو اتفاقًا مفید ہوجاتی ہی بشرطیکہ تولید سدّہ نکی نہ کرے
اور نہ تغلیظ خون کی زیادہ کرے خواہ اگر مسدد اور مغلظ بھی ہو مگر جگر مین اسقدر قوت ہو کہ ان دونون ضرر کی اصلاح کرلیتا ہو اسلیے
کہ تدبیر فربہی چونکہ ترطیب خون کی کرتی ہی اور تعدیل مزاج خون اور اصلاح اوسکی کرتی ہی اسیوجہ سے خلط سوداوی توڑ ڈالتی ہے اور
اوسکا ضرر باطل کردیتی ہی۔ کبھی سختی طحال کی اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ فقط پلانے کی دوا سے اعانت ضماد کی کرنی اوسکے علاج مین
کفایت نہین ہوسکتی بلکہ اور تدابیر کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ ہر ایک قسم کا دودھ سواے شیر مادہ شتر کے طحال کو مضر ہے۔ جو ادویہ
مفردہ اس فائدہ کیواسطے مستعمل ہوتی ہین شاید اون سب مین افضل پوست بیخ کبر ہی کہ اکثر اوقات اسکے استعمال سے بول اور
براز خونی خواہ دُردی خارج ہوتا ہے اور مریض کو شفا حاصل ہوتی ہی خصوصًا اگر ہمراہ ایسی سکنجبین بزوری کے استعمال ہو جو
مائل بہ محرشی ہو اور تنہا پوست بیخ کبر اس صفت کا نہین ہی بلکہ قنطاریون اور عصارہ قنطاریون خصوصًا قنطوریون دقیق اور بیخ
سوسن اور زہر الملح اور وج جو سرکہ مین پرورده کی ہو ہر روز ایک چمچہ اوسکا کھلانا مفید ہے۔ تخم سنبھالو اور حب الاس اور کرونده
اور مونڈی اور بن ہمراہ سکنجبین کے اور فراسیون خصوصًا آب آہنگران جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے یہ بھی ادویہ مفید ہین عنصل بھی
نہایت درجہ اچھی دوا ہے اور عمدہ یہ ہے کہ سکنجبین عنصل کی طیار کرین اسقولوقندریون ہمراہ عصارہ برگ جھاؤ کے اور حرف اور
شونیز اور غاریقون تنہا خواہ سکنجبین کے ساتھ اور قنطوریون مقدار شربت ہر ایک دوا کا انمین سے جسے اختیار کرین ہر ایک مثقال
سے دو درہم تک ہی یا پنجدرہم افتیمون ایک اوقیہ سکنجبین کے ساتھ بھی یہی اثر رکھتی ہی پس یہ ہر ایک دوا اگر مکرر استعمال کیجائے
بذریعہ اسہال کے جو مادہ طحال کا ہی اوسکو دفع کرے گی اور طحال کو لاغر کردیگی اشق اور ترمس خصوصًا جو شاندہ ترمس ہمراہ سکنجبین کے

اور جوشاندہ برنجاسف کا آب خالص ہین اور بھی جوشاندہ ہمراہ سکنجبین یا ہمراہ جوشاندہ جعدہ کے پلائین۔ اور حماض بری سکنجبین مین
گھولکر پلائین۔ عصارۂ شوکت طبری یا شبت ہرایک شی روزانہ دو درہم پیا جائے اور اوسکے اوپر بول مادۂ شتر بھی پلایا جاے۔ یا عصارۂ
غافث دو درہم ساتھ جوشاندہ افسنتین کے۔ بول اور شیر مادۂ شتر کے پلانے مین نفع زیادہ ہی خصوصًا اگر اوسنے غرب اور شیح اور کرنس کو
چارہ کی جگہہ پایا ہو۔ ضعیف اور قوی دونون قسم کے بیمار اس دودھ کو پی سکتے ہین پھر جسوقت اِسکے پینے سے یہ بات ظاہر ہو کہ ورم
گھٹ گیا اور گرانی کم ہوگئی تقویت عضو کیطرف توجہ کرنی چاہیے۔ بطم کو سرکہ کہنہ مین بھگو کر سات روز کے بعد ہر روز بقدر تین چمچہ کے
تناول کرکے سرکہ کا بدرقہ دیا جاے۔ تخم ترب ڈیڑھ درہم ہمراہ سرکۂ کہنہ کے خواہ جوشاندہ برگ جوز تازہ سرکۂ عنصل مین پکاکر خواہ آب
برگ کبر اور سکنجبین یا ناردین ہمراہ سرکۂ عنصل کے دیا جاے۔ منجملہ ادویہ کہ جو بالخاصیۃ اس غرض کو پورا کرتے ہین یہ ہین تخم خرفہ
دو درہم ہمراہ سرکہ کے خواہ لبیدٗ محلول بوزن ایک مثقال ہمراہ کسی شربت کے شربت ہائے مذکورہ سے جیسے سکنجبین وغیرہ۔ تراشہ کدو
جو نرم نرم چھیلا جائے خواہ کدو کو خشک کرکے پیس کر سفوف بنالین اور دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔ ایضًا تخم قصب
اور تخم کشوث اور برگ بید سادہ بسبب تلخی اور قبض کے بھی مفید ہوتا ہی۔ تخم حماض اور تخم سرمق یعنے بتھوہ کے بیج جھاؤ کے پھل
اور جھاؤ کی پتی یا لومڑی کا پھیپڑا اور اوسی کا جگر دو درہم سکنجبین کے ہمراہ یا طحال حمار وحشی خواہ گھوڑے کی تلی خواہ کرہ اسپ یعنی
بچّہ اسپ کی تلی اِن دونون مین جو ہو دو درہم بعد خشک ہونے کے لینی چاہیے۔ یا شیر گ کو لیکر ذبح کرے اور سوکھا کر کوٹے اور اس
بُرادہ سے اِتنی مقدار لے جو تین انگلیون مین اوٹھ سکے خواہ سات عدد شیر گ موٹی موٹی لیکر ذبح کرے اور کسی مٹی کی دیگ مین ڈالکر
اوپر سے اتنا سرکہ کہنہ ڈالے کہ وہ ڈوب جائین اور گل حکمت کرکے تنور گرم مین اسکو رکھدے جب پختہ ہوجائے دیگ کو تنور ہی مین
رہنے دے تا اینکہ سرد ہوجاے بعد سرد ہونے کے نکالی اور سرکہ مین مالش کرے اور ہر روز دو درہم اسمین سے تناول کرے یہ علاج مجرب ہے
مثل اِنہین ادویہ مفردہ کے جو اوّل باب اور آخر مین مذکور ہوئے ہین یہ سب قابل اِسکے ہین کہ ہمراہ سکنجبین کے یا سرکہ کے مستعمل
ہون یا اینکہ اِن سے ضماد طیّار کیے جائین اور اون ضمادون کو آمیزش سے سرکہ کی قوت دیجائے۔ ادویۂ مرکبہ جو مشروب ہین جیسے
اسقولوقندریون اور طباشیر جو مصلح اسقولوقندریون کے ہی دونون ملاکر بقدر دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین قرص کبر اور قرص
فنجنکشت جو سکنجبین مین بنائی گئی ہون اور قرص ریوند جو پوست بیخ کبر کی آمیزش سے طیّار ہون سرکۂ شدید الحموضت کی ہمراہ
تناول کرے اور یہ دوا اوسوقت کی ہے جب نفخۂ طحال ہو قرص مجیطہ اور تریاق اربعہ بہت اچھی دوا ہی اگر تپ نہو۔ یا اینکہ صرف ایلجز و
اور کلونجی نصف جزو پیس کر شہد کف گرفتہ مین بقدر تین درہم کے سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ تناول کرے یا سفوف زراوند اور بلیلہ کابلی
اس مین سے بقدر ایک چمچہ کے ہمراہ بول مادۂ شتر خواہ بھیڑ کے تناول کرے پوست بیخ کبر چار درہم زراوند طویل دو درہم فنجنکشت
فلفل ہر واحد چھ درہم سے قرص طیّار کیے جائین ہمنے خود تجربہ کیا ہے کہ برسیاوشان پوست بیخ کبر تخم خرفہ تخم سداب تخم فنجنکشت
زوفا سب اجزا ہم وزن لیکر سفوف بنالین مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے یا بیخ کبر اور زبیب اور تخم شلغم زوفا
اِن سب کو کوٹ کر سرکہ مین بھگودین اور آٹھ پہر کے بعد بہت سا پانی ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جل جائے اور سرکہ اپنی
مقدار پر باقی رہ جائے اور سکنجبین بزوری تیز اوس مین ڈالکر پلائین۔ خواہ سرکہ مین اہل اور جوز السرو کو خوب جوش
دے کر جسقدر قوت وفا کرے پلائین اور ثفل اسی دوا کا بطور ضماد کے طحال پر لگائین۔ خواہ شیر مادۂ شتر کا اونہین شروط

نسخہ کی مجرب دوا طحال کے واسطے

خود شیخ کا مجربی دوا طحال کے واسطے

مذکورۂ بالا پر حب ورق غرب کے ہمراہ تناول کرین۔ ایضاً مجیٹھ بارہ درہم پوست بیخ کبر اور زراوند طویل اور ایرسا ہر واحد دُو درہم خوب باریک پیس کر سکنجبین تُرش ملا کر قرص طیّار کرین اور ایک مثقال ہمراہ جوشاندۂ افسنتین اور پوست بیخ کبر کے پلائین۔ یا بھوہ تازہ اور پوست بیخ کبر اور جھاؤ کا پھل اور اسقولوقندریون اور عنصل بریان سپید مرچ سب اجزا ہم وزن لے کر قرص طیّار کرین اور دُو مثقال ہمراہ سکنجبین کے پلائین۔ یا طحال حمار وحشی اور طحال بچہ اسپ کو سوکھا کر خوب پیس ڈالین اور دُو درہم اسی سفوف سے ہمراہ شراب آمیختہ کے تناول کرین۔ کہتے ہین کہ ایسی ادویہ قویہ جنکا ذکر ہورہا ہے اگر چند روز خنزیر کو پلائی جائین اوسکی تلی معدوم ہو جاتی ہے اور نشان محل عضو کا باقی نہین رہتا پس ورم طحال کی کیا اصل ہے۔ یا افتیمون اور پوست بیخ کبر نصف وزن پر افتیمون کے پیس کر شہد مین گوندھ کر قریب پانچ مثقال کے تناول کرین۔ یا پوست بیخ کبر اور اسقولوقندریون اور ثمرۃ الطرفا اور ریشہ بید اور مجیٹھ اور اسارون اور وج سرکۂ تند مین جوش دین اور پھر صاف کر کے اسی سرکہ سے سکنجبین عنصلی طیّار کرین اور ایک درہم اشق کے ساتھ اس سکنجبین کو استعمال کرین کہ دوا عجیب النفع ہی مطحول جسوقت اسہال دائمی کی شکایت کرے اور ہمراہ اسہال کے پیچ اور مروڑ نہین ہی سفوف انار دانہ تین روز خواہ چار روز اوسکو دینا چاہیے روزانہ بوزن تین درہم کے اور غذا اوسکی آدھی بھوک سے کر دینی چاہیے اگرچہ اسہال اوسکا طحالی ہو اور سبب تضعیف غذا کا یہ ہے کہ بدن غذائے خون کو قبول نہین کرتا پس اوسکی تولید بھی تضعیف غذا سے کم کر دینی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ گرم چیزین زیادہ تر موافق طحال کو نہین ہین اسلیئے کہ صلابت اور تجفیف پیدا کر کے تحلیل کو منع کرتی ہین۔ اگر قارورہ مین حرارت ہو اوسوقت عمدہ یہ رائے ہی کہ قرص زرشک وغیرہ کا استعمال کرین اور یہ دوا صلابت کہنہ طحال کو بہت نافع ہے۔ بیخ جاؤشیر اشق پوست بیخ کبر اور لبلاب کی وہ قسم جو بنام طوبیون مشہور ہے اور لب عنصل مشوی حب البان ثوم بری ہموزن لیکر کوٹ پیس کر یکجا کرین اور ہر صبح کو بوزن ایک درخمی ہمراہ سکنجبین خواہ سرکۂ انگوری کے پانی ملا کر تناول کرین۔ دوسرا نسخہ لب حب البان تین درخمی پوست بیخ کبر چار درخمی قسط ایک درخمی اسارون اور ثوم ہر واحد پانچ درخمے جعدہ تین درخمی بیخ اوس نبات کی جو مشہور بنام قولوالبدرن ہی اور یہی قسم سکرجہ کے نام سے مشہور ہی دُو درخمے (یہ گھاس وہی ہی جسکے پتّے مشابہ برگ آس کے ہوتی ہی اور پتّی کے بیچ مین ایک نشان کی شکل مشابہ آنکھ کے ہوتی ہے جیسے حی العالم کبیر) اور حب لبلاب اکبر پچیس عدد اشق چار درخمی بارزد ایکدرخمی تخم درخت مریم ایکدرخمی خواہ اسکی جڑ تین درخمی۔ قردمانا ڈیڑھ درخمے حب الاسقیل (اور وہ عنصل بریان اور او بالا ہوا ہی) سولھہ درخمی سب یکجا کر کے ہمراہ سکنجبین بوزن ڈیڑھ درخمی کے استعمال کرین اور صاحب موجد نے دو و نیم درخمی تجویز کی ہین۔ اور قرص کا نسخہ جو بعینہ ایسا ہی اثر کرتا ہی تخم سوسن چار درخمی فلفل سپید اور سنبل سوری اُشق ہر واحد دُو درخمی قرص بنا کر مثل نسخہ سابق کے اسکا بھی استعمال کرنا چاہیے یعنی جو نسخہ اس سے پہلے گذر چکا ہی دوسرا قرص جو مطحولین کو نافع ہی اشق اور عوسج کا پھل ہر واحد آٹھ درخمی پوست بیخ کبر اور ثمرۃ الطرفا فلفل سپید ثوم بری اور عنصل ہر یکد ایک درخمی پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین ایک قرص وزنی ایکدرخمی کا ہو اور خوراک وہی ایک قرص کی ہے شراب عسل کے ہمراہ۔ دوسرا نسخہ لب عنصل مشوی دُو رطل پیخ کر کم آٹھ رطل فلفل سپید فطراسالیون اور ایک جزو میری رائے مین مطرکا آٹا اور حب صنوبر ہر یکد آٹھ اوقیہ سوسن آسمانگونی اور بیخ جاؤشیر ہر واحد تین اوقیہ سب کو پانی مین گوندہ کر قرص طیار کرین۔

جسوقت کوئی دوا ان ادویۂ مذکورہ بالا مین سے استعمال کیجائے بہتر یہ ہی کہ پانی قطعاً ترک کرادین اور پلانے مین بھی پانی کمتر مستعمل رہے
تاکہ دوا کی قوت محفوظ رہے اور بجانب محدب جگر کے آب کثیر کے تناول سے اثر دوا کا کچھ کرنہ پہونچے ضمادات مین بہتر یہ ہے
کہ قبل ضماد لگانے کے حمام طویل بنہار منھ کرانا ہوا اور آب زن مین دیر تک بٹھایا ہوا اور جب بیمار آبزن سے باہر نکلے تھوڑی
مقدار مقطعات حریف یعنی تیز کے کھلائی جائے جس سے پیاس زیادہ لگتی ہے جیسے نمکین مچھلی خواہ بھنا ہوا گوشت اور رائی اور صحنا اور
شراب کو آب دریا ملا کر پلانا چاہیے اور تلطیف تدبیر یعنے تدبیر تقلیل غذا کی کرنی چاہیے اور تین روز یہ تدبیرات کرکے چوتھے دن
ریاضت اسقدر کرائی جائے کہ پسینا برآمد ہوا اور سانس جلدی جلدی متواتر آنے لگے پھر اوسکے بعد ضماد ایسے ادویہ کا کرانا چاہیے
اگر مرض قوی ہو اور اگر مرض قوی اور سخت نہو اس سے کم درجہ کی تدبیر کرنی چاہیے - ماہیت ضمادون کی یعنے اجزائے مادی
اوسکے یہی ادویہ ہین جو ادویۂ مشروبات مین مذکور ہوے اور تنہا اشق اور بھیڑ کی مینگنی کو جب سرکہ مین پیس کر طحال پر ضماد
کرین یہ ضماد بھی قوی ہے اور بکری کی مینگنی جلا کر سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی قوی ہی - خاکستر دیگہائے حمام وغیرہ بھی ہمراہ سرکہ کے -
بیخ کبر سپید ہمراہ سرکہ کے اور کرنب اور سرکہ برگ تیوع اور سرکہ اور سداب ہمراہ سرکہ کے - اگر اوس گائے کا گوبر جو چھٹی ہوئی چرتی
ہو لیکر خشک کرین بعد ازان سرکہ مین اوسکو پکا کر ضماد طیار کرین یہ بھی عمدہ ضماد ہی اور کبھی اس ضماد پر زرد گندھک پیسکر چھڑکتی ہین -
زہرۃ الملح کا لیپ کرنا بھی عجیب النفع ہے ازین قبیل یہ ہی کہ حب البان ہمراہ سرکہ کے ضماد کرین ایضاً حرمل تخم سمیت سرکہ مین پختہ کرین
یہانتک کہ گہرا ہو جاے پھر ضماد - جو ضماد تیزی اور نرمی مین قریب اعتدال کے ہی وہ یہ ہی کہ چقندر کو سرکہ مین پختہ کر کے خواہ اینکہ
بیخ خطمی کو سرکہ مین پیس کر ضماد کرین مرکبات مین سے مرہم باسلیقون اور مرہم جالینوس اور مرہم اسقلاقیدوس اور ضماد ذہبی اور
ضماد صبر جسکا موجد جالینوس ہی - اور وہ مرہم جسکا نسخہ یہ ہی پوست بیخ کبر کو سرکہ مین چند ساعت بھگوئین تا اینکہ نرم ہو جاے پھر اوسکو
خشک کرین اور سوکھنے کے بعد کوٹ کر بنرمی اسی کا مرہم موم اور روغن حنا ملا کر طیار کرین تا اینکہ تانبے کی دیگ کی سیاہی اور
آرد جو اور سرکہ اور سکنجبین سے ضماد کرین کہ یہ بھی نافع ضماد ہی اور درجۂ انتہا کو پہونچا ہوا ہی - ضماد رائی کا بھی مستعمل ہوتا ہی وہ بھی
قوی ہی - ایک اور ضماد ہی جو صلابت کی تحلیل کر دیتا ہے اشق اور موم صمغ صنوبر ہر ایک آٹھ درمے علک البطم اور مقل اور بارزد
ہر واحد چھ درمے کندر اور مر اور روغن قثاء الحمار ہر واحد چار درمے پگھلنے والے اجزا سرکہ مین بھگو کر سب کو باہم ملا کر ضماد کرین دوسرا
نسخہ تخم حلبہ آرد کرسنہ ہر واحد ۲ اوقیہ اشق اور صمغ البطم ہر واحد پانچ اوقیہ پوست بیخ کبر اور تخم سنبھالو بیخ فوم دشتی اور فو
ہر واحد ایک درمے موم ۲ رطل ادویہ سرکہ مین بھگو کر زیت کہنہ ملا کر ضماد طیار کر کے استعمال کرین یا میتھی کا آٹا اور رائی اور
نطرون اور انجیر سرکہ مین پکایا ہوا اور سیر چھٹا حصہ اشق ڈال کر ضماد کرین - یا شہد کو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر جو پیمایش سطحی مین برابر
ورم کی ہو لگا مین پھر اوسپر پسی ہوئی رائی چھڑکین اور مقام طحال پر چسپان کر دین اور جبتک مریض برداشت کر سکے یونہین چسپان رہنے
دین - خواہ دس دانہ بڑے بڑے انجیر کے چن کر تین گھنٹہ تک سرکہ مین بھگو دین بعد ازان جوش دیکر صاف کرین اور ہموزن اس صاف
شدہ کے رائی اور بیخ کرفس مجموعاً اضافہ کر کے سب اجزا کو ملا دین بیشتر این اجزا کے ہمراہ اشق بھی داخل کرتے ہین اور مازریون بقدر حاجت
بھی بڑھاتے ہین اور سب ملا کر طلا خواہ ضماد طیار ہوتا ہی - یا حلبہ اور قردمانا اور چونہ اور بورق ہمراہ سرکہ اور اشق اور مر اور کندر کے ہموزن
لیکر سرکہ کہنہ مین پیس کر کسی روئی کے گالہ پر طلا کر کے موضع ورم پر چپٹا دیتے ہین - منجملہ مجرب دوا کے جسکو کندی نے پسند کیا ہی یہ ہے -

سداب اور پوست بیخ کبر اور فنجنکشت اور فوتنج سرکہ تند مین پختہ کرکے کسی نمدے کے ٹکڑے پر گرم گرم لگا کر ضماد کرین اور جب سرد ہو جائے جدید دوا برابرین اور اکیس مرتبہ تک نہار منھ لگاتے رہین منجملہ اضمدہ جیدہ کے یہ ہی کہ آرد بلوط دو رطل لیکر کوئلہ کی آنچ پر پگھلائین اور ایک رطل چونہ ملا کر ضماد طیار کرین خواہ چونا اور بورہ اور عاقرقرحا اور رائی ان سب کو قطران کے ذریعہ سے یکجا کرکے طلا کرین مگر شب مین یہ دوا اچھی نہین ہے یا عاقرقرحا پانچ اوقیہ خردل ہندی ۲۰ درہم حب زریون چار اوقیہ قردمانا تین اوقیہ اخروٹ خوشبو ایک اوقیہ فلفل چار اوقیہ سب کو خل عنصل مین جمع کرکے تین گھنٹہ طحال کے اوپر اسی دوا سے سینک کرین اور پہلے تکیہ سے طحال کو خردل اور نطرون کے پانی سے دھو ڈالین یہ بورا ورم طحال کے واسطے یہ طلا تجویز ہوا ہی اشق اور بادام تلخ دس جزو برگ سداب پانچ جزو سرکہ ملا کر طلا بنایا جاتا ہی۔ یا بھیڑ کی مینگنی اور تازی رائی کو بعض عصارہ ہاے نافع مذکورہ بالا کے ہمراہ تھوڑا سرکہ ملا کر۔ نطول اسکے واسطے اوسی پانی سے کرنا چاہیے جسمین ترمس اور سداب اور فلفل کو جوش دیا ہو۔ منجملہ قوی اور شدید الاثر ضمادون کی یہ لیپ ہے خربق سیاہ تین اوقیہ اور خربق سپید چار اوقیہ اشق تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ سقمونیا دو اوقیہ فلفل تیس دانہ پہلے شراب کا قوام علک البطم سے درست کرین جو ان اجزا کے ملنے کے بعد قابل ضماد کے رہ سکتی ہی یا کہ مثل مرہم کے قوام اوسکا ہو جاوی اور بعد طیاری کے اسی دوا کو طلا کرین اور پہلے مقام ورم کو مالش کے ذریعہ سے گرم کرلین یہ طلا علاوہ تحلیل ورم کے مسہل بھی ہی۔ جب دواؤن سے کچھ فائدہ نہو واجب ہے کہ بھری ہوے پچھنے لگائین اور خون نکالین اور کبھی باوجودیکہ دوا کا فائدہ بہ نسبت ورم کے ہو پھر بھی ضرورت خون نکالنے کی ہوتی ہی جسوقت غلبہ خلط سوداوی اور خون کا زیادہ ہو پس واجب ہے کہ وداج بائین جانب کی فصد کھولنی چاہیے۔ اور پانچ جگہہ پر داغ لگانا پڑتا ہی منجملہ جرم طحال کے خواہ جس مقام پر پھر یہ تدبیر بدون اچھا کیے اور ورم کو دور کیے نہین چھوڑتی ہی یعنے ضرور ورم طحال زائل ہو جاتا ہی۔ اگر مریض آگ تحمل داغ لگانے مین نہ کرسکے ادویہ کاویہ سے داغ لگانا چاہیے جیسے ضماد انجیر اور خردل کا اور مثل ضماد ثافیا وغیرہ کے۔ اگر حرارت کا غلبہ ہو اور تحمل مریض سے نہو سکے کہ ضماد ہاے قوی لگائے جائین اوسوقت اوسکے طحال کی تبخیر سرکہ مین حجر خام ملا کر کرنی چاہیے خواہ نہار منھ اوسے چت لٹا کر طحال پر ایک ٹکڑا اکمل کا جو بھیڑ کے بالون سے بنا گیا ہو کسی سرکہ مناسب مین ڈبو کر رکھا جاے خصوصاً جس سرکہ مین سداب کو جوش دیا ہو اور بہتر اس تدبیر مین یہ صورت ہی کہ مریض کو نہار منھ حمام گرم مین داخل کرین اگر اسقدر گرمی کا متحمل ہو سکے اور اوسی جگہہ اوسکو چت لٹا کر ہر وقت سرکہ مین ڈبویا ہوا اکمل کا ٹکڑا اوسکے طحال پر رکھین اور بدلتے رہین جب تک سیرہ افت ہو سکے کہ یہ علاج قوی ہی۔ اسیطرح قریب اس معالجہ کے بلکہ ورم حار مین بھی کرسکتے ہین یہ طریقہ ہے کہ تخم کاسنی اور تخم خرفہ اور کدوی خشک اور تخم فنجنکشت مجموع ہموزن لیکر بقدر دو مثقال کے ہمراہ خوب ترش سکنجبین کے پلا کر پھر اوسکے بعد علاج اکمل کے ٹکڑون سے سرکہ مین بھگو کر کرین۔ اکثر جن لوگون کو ورم طحال مع حرارت ہوتا ہی اونکو آب کاسنی ہمراہ سکنجبین کے شفا دیتا ہی اگر مکرر پلایا جاے۔ غذاے مطحول وہی مناسب ہے جو لطیف اور چکنی ہو از قسم شوربا کے جو ایسے گوشت وغیرہ سے بنایا جاے کہ لطیف اور سبک ہو اور سخونت باعتدال پیدا کرے۔ کبر جو سرکہ مین پروردہ کیا ہو خواہ بن سرکہ مین پروردہ کیا ہو اور تمام غذا ہاے سبک کہ اکثر مقامون پر اونکا بیان ہو چکا ہی۔ اور ان غذاؤن کے ہمراہ بھی ضرور ہے کہ مقطعات کا استعمال کرتے رہین جیسے خردل وغیرہ مشروبات انکی آب آہنگران اور جو پانی کہ اوس مین لوہا تفتیدہ بجھایا جاے چند مرتبہ علاج ورم بلغمی طحال کا معتدل معالجات سختی اور نرمی مین کرنا چاہیے اور استفراغ بلغم اور سودا کا ساتھ ہی کیا جاے اسلیے کہ بلغم اس عضو کا سوداوی ہوتا ہی۔ اور ضماد وہی لگانی چاہئین جو اکلیل الملک و زشبت اور جراتیا

ضماد مسہل

غذاے مطحول

اور سداب خشک وغیرہ سے طیار ہو سدہ ہاے طحال کبھی ریحی ہوتے ہین اور کبھی ورم سے اور کبھی اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ باب
جگر مین معلوم ہوا۔ ریحی سدہ کے ہمراہ تمدد شدید ہوتا ہی اور بوجہ مین سبکی ہوتی ہی اور ورمی سدہ کے ہمراہ علامات ورم کی بھی ہوتی ہین
اور بادی سدہ کے ہمراہ ثقل اور گرانی تو ہوتی ہی مگر علامات ورم کے نہین ہوتے علاج بعینہ وہی ہی جو سدہ ہاے جگر کا علاج قوی ہے
اور اوسی باب مین ہمنے ذکر بھی کردیا ہی ریح اور نفخہ طحال نفخہ طحال کا یہ ہی کہ اوسمین تمدد اور صلابت اور کسیقدر بلندی اوسکے حجم مین
پائی جاے اور دبانے سے قرقرہ اور ڈکار پیدا ہو اور باایہمہ وہ گرانی جو ورم کی ہوتی ہی اسمین نہو علاج یہ معلوم کرنا چاہیے کہ ادویہ جو لائق
استعمال کے صلابت طحال ہین اور وہ ادویہ جو قریب قریب قوت کے اون دواؤن سے ہون یہ دونون لائق اسکے ہین کہ ایسے نفخہ طحال کا
علاج کیا جاے۔ اسلیے کہ نفخہ محتاج دواے مفتح جالی اور محلل کا ہی کہ اوسمین قوت قابضہ بھی اقوت ہو اور بہ نسبت تحلیل کے قبض کی قوت زیادہ
ہو اسلیے کہ مادہ ریحی خفیف ہی اور یہ حکم برخلاف اوس قاعدہ کے ہے جو علاج اورام مین کیا گیا ہی۔ اور ان ادویہ کلیہ کے سوا خاص چند ادویہ
ایسے ہین جو اسی نفخہ کے مناسب ہین اور اسمین زیادہ اثر کرتی ہین جیسے فنجنکشت اور زیرہ تخم سداب اجوائن وغیرہ۔ زیادہ نفع نفخہ کے علاج
مین محجمہ ناری کا ہی جو طحال پر رکھے جائین۔ ضرور ہی کہ مریض بھوکا رہے اور ایکدفعہ پوری غذا نہ کھانے پاے بلکہ چند مرتبہ کرکے تھوڑی
تھوڑی غذا اوسے دینی چاہیے۔ اور پانی بھی جبتک ہو سکے نہ پینے دین اور اگر پلائین بھی تو بہت رقیق اور تلخ اور تھوڑا سا اور جبتک
اوسکا شکم ہلکا نہو جاے یعنی انحدار غذا وغیرہ کا ہو نہ لے ہرگز سونے نہ پاے اور جسوقت دنکو خواہ رات کو بروقت شکم پر ہونے کے درد کا
ہیجان ہو اور اجابت کی حاجت معلوم ہو پیٹ کو دبا دبا کر اور ریاح اور حیلہ کرکے ٹال دیا کرے اور سو جاے پھر اگر یہ تدبیرات
کارگر نہون تکمید کرنی چاہیے۔ جب معلوم ہو جاے کہ مادہ سوداوی زیادہ ہی اور بسبب کثرت کی خوف ہو کہ قیح پڑ جائیگی اخراج اوسکا کردینا چاہیے۔
مشروبات مین ایسے وقت یہ قرص ہی حرف ابیض بوزن تین درہم کے کوٹ چھان کر سرکہ تند مین گوندھ کر پتلے پتلے قرص طیار کرکے کسی
سفال پر رکھکر تنور مین رکھدین تا اینکہ سوکھ جائین اور جلنے نپائین انمین سے ایک قرصہ جو قبل پکانے کے منجملہ تین درہم کے ایکدرہم اصل
مین تھا لین (مراد یہ ہی کہ قبل آمیزش سرکہ کے اور پکانے کے جسقدر تین اونگلیونسے وہ سفوف اوٹھ سکتا ہو اوسقدر اب بھی لین یا یہ کہ قرصہ کا
وزن جو ایکدرہم سے دو درہم تک ہی اوتنا ہی لین اور چونکہ لفظ قرصہ کا مشترک دونون معنون مین ہی اور شاید براہ وزن کے چندان
تفاوت نہو پس ظاہراً مراد یہی ہی کہ ان اقراص سے بوزن ایک درہم کے اصلی وزن سفوف کا قبل آمیزش سرکہ کے سمجھ کر اوٹھا لین) اور
اسکو پیسین اور تخم سنبھالو اور جھاؤ کے پھل پانچ پانچ درہم اور اسقولوقندریون سات درہم ملا کر جدید قرص طیار کرین اس جدید قرص سے
مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔ قرص فنجنکشت بھی ایسے مریض کو مفید ہوتی ہین۔ یا اینکہ مائین دس درہم حب السرو
دس درہم تخم کاسنی تخم خرفہ ہر واحد پانچ درہم ان اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین شکر کے۔ کبھی ایسے مریض
کو سفوف پھانکنا فنجنکشت اور اجوائن اور پوست بیخ کبر اور سداب خشک اور وج کا بقدر ایک مثقال کے ہمراہ شراب کہنہ کے خواہ کسی
جوشاندہ ادویہ نافعہ طحال کے ہمراہ نافع ہوتا ہی۔ مروخات اور ضمادات کے ادویہ پس جیسے روغن افسنتین اور روغن ناردین اور روغن
قسط اور مرہمون مین سے وہ مرہم ہے جو کرنب اور شبت اور نطرون اور زفت اور جاؤشیر سے بنایا جاتا ہی۔ اور فقط ضماد کے ادویہ پس
جیسے وہ ضمادات جو ابواب گذشتہ مین لکھے گئے جیسے ضماد انجیر ہمراہ سرکہ اور سداب اور نطرون اور تخم فنجنکشت اور اکلیل الملک اور بابونہ
کے۔ نطولات یہ ہین کہ سرکہ مین یہی ادویہ جوش دیکر نطول کیا جاے خصوصاً بنا براون دونون طریق کی جو ہمنے کمّل کے ٹکڑی کے استعمال کا

بیان کیا ہی اور اسمین پھر خاص تر ہی کہ سرکہ مین کبر اور مازو اور کرنب اور جھاؤ کا پھل اور اسقولوقندریون اور برگ فنجنکشت اور بزر السرو اور شراب جوش دیا گیا ہوا اور اگر ارادہ ہو کہ نطول زیادہ قوی ہوجائے اور تب بھی نہو اسمین اشق اور مقل وغیرہ بڑھاوین - ایضاً نوع شراب اور اشنہ اور بورق سرکہ مین پکاکر کسیقدر پھٹکری ملاکر نطول کرین - غذا اس مرض کی وہی ہی جو اورام طحال مین بیان ہے

وجع طحال یا اینکہ بسبب ریح کے درد پیدا ہوا اور نفخہ ہو یا ورم عظیم طحال کا موجب درد کا ہو خواہ تفرق اتصال اس درد کا سبب ہو یا کوئی سوء مزاج طحال اسکا باعث ہوا اور اوپر کے ابواب مین علامات اور علاج ہر قسم کا ان اقسام درد سے معلوم ہو چکا - اگر درد ایسا ہو کہ بذریعہ حس کے نقطہ نہایت اور تمامی طحال مین نزدیک جنب الیسر ہی کے محسوس ہوتا ہو پس یہ ریح ہی کہ درمیان غشا اور صفاق کے منتشب ہو کر سمائی ہوئی ہی - پھر اگر ایسے درد کے ہمراہ طبیعت مین قبض ہو لازم ہی کہ نرم کیجاے اور حمام کا استعمال کرنا لازم ہی فصد اس درد مین کسیطرح نہ کرنی چاہیے اگرچہ بڑے دعوے کرنے والے نے طب کے جو اپنے کو افضل الاطبا سمجھتا ہی اسکی اجازت دی ہی مگر کوئی ایسی ضرورت شدید ہوا و قوت ضعیف فصد کرنی جائز ہی

فن سولھوان احوال مین امعا یعنے انتڑیونکا اور مقعد کے بیان مین اور یہ بیان پانچ مقالون مین ہوگا پہلا مقالہ تشریح مقعد اور امعا کی اور دستون کے اقسام اور چھ انتڑیان جو مشہور ہین اونکی بیان مین - آفریدگار بزرگ یگانہ کو چونکہ پہلے سے توجہ اور عنایت بی غایت نوع انسانکی بہتری پر تھی اور پیدا کرنے سی پہلے اپنے اس مخلوق کی مصالح کو خوب جانتا تھا لہذا اسکے بدن مین امعا کو پیدا کیا جو آلات واسطے دفع فضول یابس یعنے سوکھے ہوے اور تعداد مین کثیر اور حکّر یا پیچیدگی اور گول ہونے مین بھی انکے زیادتی لحاظ فرمایے بنظر اس مصلحت کے جو طعام معدہ سے اوتر کر انمین پہونچے بسبب امعا کے گول گھماؤ کے زمانہ لائق تک انہین پیچیدگی اور استدارات مین ٹھہرے اور اگر ایک ہی آنت مخلوق ہوتی خواہ مقدار مین یہ امعا متعددہ چھوٹی ہوتین بہت جلد غذا جوف بدن سی جدا ہو کر باہر نکلجایا کرتی اور ہر وقت انسان غذا کھانے کا پابند علے الاتصال رہتا اور اوسکے ساتھ براز کے خروج مین بھی ہر وقت مضطر ہو کر بہم قضائے حاجت کے واسطے اوٹھا بیٹھی کیا کرتا پہلے حاجت یعنی ہر وقت تناول غذا کیوجہ سے اپنے جملہ امور معیشت سے بیکار جدا ہو کر فقط کھانے پکانے کی فکر سے اوسے فرصت نہ ملتی اور دوسری آفت یعنی ہر وقت کی اجابت سے ایذای محنت اور درد و رسائی ہم آغوش رہتا اور ہمیشہ شکم پرستی اور حرص زائد خورش طعام کی جسمین مشابہت بہائم کی ہی بدنام اور مطعون رہتا - لہذا خالق تعالی نے عدد امعا کے زیادہ پیدا کیے اور بہت سی آنتون کی مقدار بھی طولانی کردی بنظر اسی منفعت اور مصلحت کے اور استدارات یعنی گھماؤ آنتون کا بھی زیادہ رکھا - دوسری منفعت یہ ہی کہ جو رگین درمیان جگر اور آلات ہضم غذا کے متصل ہین وہ عروق فقط جزو لطیف کو غذائی ماکول سے براہ اپنے منھہ اور سوراخونکی جذب کرتی ہین جو فوہات معدہ کے جھلیون مین بلکہ امعا کی جھلی مین پیوست ہین اور نفوذ کرگئی ہین اور بیشتر اس جزو لطیف سے اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو کہ مماس جرم عروق مذکورہ ہی یعنے پوری مقدار جزو لطیف کی غذا سے جسقدر ہے اوسمین فقط اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو سطوح رگہائے مذکورہ سے ملی اور جسقدر کہ جزو لطیف مذکورہ سی باقی رہ جاتا ہے خواہ اوسی قسم اور نوع کا اور جزو لطیف جو عمق اور اندرون غذائی بعید کی ہی کہ اوسکو فوہات اور منھہ عروق مذکورہ کی چھو نہین سکتی پس ان مقدارون کا غذا کی اجزاے لطیفہ سے جذب کرنا ان رگونکے لیے یا تو محال ہے اور یا دشوار ہی باین لحاظ لطف نے باری تعالے کے شامل حال ہو کر بہت سی تلافیف اور پیچیدگی امعا مین بنائین تاکہ جو اجزاے لطیفہ غذا کے کسی معا مین اندرون عمق اسطوانہ غذائی کے ہین اور اون اجزا سی مماست سطح کو اس امعا کے نہین ہوئی وہ مقدار دوسری معا کی اجزا مین مماس ہو جاے پس دوسری قسم کے چند عروق کو

شمار امعا کا بیان

صاف اجزا اور لطیف جز مذکور کے چوس لینے اور جذب کرنیکا موقع جسکے جذب کرنے سے بعض عروق مذکورہ بالا باز رہی تھین ۔ شمار مین امعا کی چھ عدد ہین (۱) وہ انتڑی جو بنام اثنا عشری کے مشہور ہے اوسکے بعد دوسری آنت جو صائم کے نام سے مشہور ہی (۳) معا طویل جو پیچیدہ ہی اور معروف بنام دقاق اور لفائف ہے (۴) وہ آنت جسکا نام اعور ہے (۵) قولون (۶) معا مستقیم جسکو سُرم بضم سین مہملہ اور سکون رای قرشت بھی کہتے ہین ۔ یہ سب انتڑیان پُشت اور صلب سے مضبوط رباطات سے بندھی ہوئی ہین اور وہ بندش اس خوبی سے ہوئی ہی کہ انکے لائق اور مناسب جو وضع ہی اوسمین خلل نہین آنے پایا ۔ امعاء علیا یعنے اوپر کی آنتین جو ہر خلقت مین باریک پیدا ہوئی ہین اسلیے کہ حاجت نضج پانے اور قوت جگر کے نافذ ہونے کی اوس مادہ کو جو اوپر کے امعا مین ہی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس شی کے جو نیچے کے امعا مین ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جو مادہ اوپر کی آنتو مین رہتا ہی جو ہر معا کے پھاڑ ڈالنے کا خوف اوس سے (بایں نہج کہ وہ مادہ جو ہر معا مین گھُس کر انکو پھاڑ ڈالے) ہرگز نہین ہی اور نہ اوس مادہ سے خدش یعنے چھلجانے امعاء مذکورہ کا خدشہ ہی نیچے کے امعا اعور سے شروع ہوتی ہین موٹی اور گُندہ اور اندر کی جگہہ اونکی گرم رہتی ہی موٹی اور گُندہ ہونے سے یہ فائدہ ہی کہ یہ مضبوطی ور استحکام مقابلہ اوس سختی کا کرتا ہی جو ثفل غذا کو اکثر اسی معا مین لاحق ہوتا ہی اور حرارت اندرونی کا فائدہ یہ ہی کہ عفونت ثفل مین جسوقت آنے لگے اسی آنت مین آئے یعنے براز کی بو بد کا محل یہی آنت ہی ۔ اوپر کی آنتو مین چربی مطلق نہین مگر پھر اصل خلقت مین سطح داخلی ان امعا کے تغریہ اور پھسلن سے خالی نہین ہی بسبب ایک رطوبت کی جو بالزوجت اور مخاطی ہی اور وہی رطوبت انمین قائم مقام چربی کے ہی ۔ معاء اثنا عشری قعر معدہ سے متصل ہے اور اسکا منفذ جو کہ متصل معدہ کی ہے اوسکو بواب کہتے ہین اور یہ سب کی سب مقابل مری کی ہے اور جسطرح مری فقط اسیواسطے مخلوق ہوئی ہی کہ معدہ مین اوپر کیطرف کی اشیا کو جذب کر لائے اسیطرح مری کے مقابل اثنا عشری اسواسطے بنائی گئی کہ معدہ سے اشیائے قابل الدفع کو نیچے کیطرف سے دفع کر دیا کرے ۔ اثنا عشری بہ نسبت مری کے زیادہ تنگ مخلوق ہوئی ہی اور اسکی خلقت کو استغنا بھی اوتنی وسعت سے ہی جو مری کو واسطے درکار ہی اور اس استغنا کی موجب دو امر ہین ایک تو یہ کہ جو شی مری مین نافذ ہوتی ہی باخشونت اور باصلابت ہوتی ہی اور حجم اوسکا بڑا ہوتا ہی اور جو شی معاء اثنا عشری مین آتی ہی اور اسمین نفوذ کرتی ہی نرم اور باسلاست ہوتی ہی اور حجم اوسکا باریک ہوتا ہی اسلیے کہ معدہ مین ہضم ہونے کے سبب سے اور رطوبت مائی کے ملنے سے یہ اوصاف اوسمین پیدا ہو جاتے ہین دوسری بات یہ ہی کہ جو شی مری مین در آتی ہی اوسمین قوتہائے طبعیہ بدنی سے فقط ایک ہی قوت کا اثر پہونچتا ہی اگرچہ از درا یعنے نگلنا اور اوتارنا لقمہ کا اوسکا معین ہوتا ہی پر یہ اعانت بھی ایک ہی جہت سے ہی اور وہ قوت جسکا اثر مری مین پہونچتا ہی قوت جاذبہ ہے اسیواسطے مری کی اعانت براہ اصل خلقت کے کشادگی راہ اور وسعت سے کی گئی ۔ اور جو شی معاء اول یعنے اثنا عشری مین نفوذ کرتی ہی اور وہ دو قوتون سے اثر پاتی ہی ایک قوت دافعہ معدہ جو مادہ موجودہ معدہ کو دفع کرنا چاہتی ہی دوسری قوت جاذبہ اوس مادہ کی جو معاء اثنا عشری مین ہی اور مادہ سے مراد دونون کی وہی ثفل ہے غذا کا جو کہ تمام طعام سے بطور فضلہ کے بنجاتا ہی یعنے دونون قوتین جاذبہ اور دافعہ اوسی ثفل مین اپنا اثر کرتی ہین لہذا راستہ اور راہ خروج اس ثفل کا درمیان تنگی اور فراخی کے معتدل پیدا کرنا مناسب تھا ۔ اور یہ خواہش اس آنت کی اندفاع ثفل کے راہ معتدل سے مخالف خواہش مری کے ہی اس بارہ مین کہ مری بمنزلہ جزو معدہ کے ہی اپنی ہیئت تالیفی مین جو طبقات سے اسکو حاصل ہوئی ہی اور یہ اثنا عشری مثل ایک شی غریب اور جداگانہ کی ہے جو ملصق اور ملی ہوئی

معدہ سے ہی اپنے طبقات کے جوہری اجزا سے دونون طبقہ سے معدہ کے اور مخالفت یہ ہی کہ معدہ اور جزء معدہ یعنی مری کو حاجت ہے جذب قوی کی تا کہ غذا لے غیر منہضم اور سخت اوس تک پہونچے ایسی حاجت معای اثنا عشری کو بطرف جذب قوی کے اوسی سبب سے نہین ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ہی۔ اسیوجہ سے غالب دونون طبقہ معای مذکور پر وہ لیف ہی جو عرض مین چلی گئی ہی مگر معای مستقیم مین کبھی لیف بکثرت طول مین بھی ظاہر ہوتی ہی اسلیے کہ یہ آنت سب آنتون سے سیدھی اور مضبوط اور درست اور فعل بھی اسکا بڑا ہی کہ محتاج ہی کل اوس فضلہ کے جذب کرنے کی جو اس معا سے اوپر کیطرف ہی اور یہ استقامت وغیرہ اس غرض سے عطا ہوئی ہی تا کہ بسبب ان امور کے پوری اعانت پہونچے بخوبی نچوڑنے رطوبات فضول پر اور دفع کرنے اور اخراج اونہین فضول پر اسلیے کہ کم طولانی شی نچوڑنے سے رطوبات کے عاصی اور کمزور ہوتی ہی۔ اسیطرح یہ آنت تجویف کی بڑی اور اندرونی جگہہ اسکی با وسعت مخلوق ہوئی ہی۔ امعا کو واسطے دو طبقہ پیدا کیے گئے کہ احتیاط اس امر کی تھی کہ فساد اور عفونت یعنی بدبو جو رطوبت فضلہ مین ہوتی ہی دوسری جگہہ بسبب دوہری ہونے جلد امعا کی پھیلنے نپاتے اور تھوڑی سی آفت جو اس معا کو پہونچتی ہی منجر بہ انتشار عفونت نہو۔ اور دوسری وجہ دو طبقہ ہونے کی یہ ہی کہ ہر ایک طبقہ کا ایک فعل جداگانہ ہی جو دوسرے سے متعلق نہین ہی۔ یہ آنت براہ خلقت کے مستقیم اور سیدھی پیدا کی گئی کہ معدہ سے اسفل تک سیدھی چلی آئی ہی فائدہ اسمین یہ ہی کہ اندفاع ثفل وغیرہ آسانی سے ہوا کرے اسلیے کہ نفوذ اور اوترجانا ثفل کا سیدھی اور دور از رودہ مین بہ طرف اسفل کے بہت آسان ہی بہ نسبت اوس روزہ اور آنت کے جو کج اور کسی پہلو مین جھکا ہوا ہو۔ ایضاً ایسی سیدھی خلقت اس آنت کی ایک اور فائدہ بھی دیتی ہی وہ فائدہ یہ ہی کہ اسکا سیدھا اوترجانا بدون میلان اور خم ہونے کسی جانب کے مفید اس امر کا بھی ہے اور تمامی اعضا جو داہنی بائین طرف سے گرد معدہ کے بعض اجزا کے واقع ہین اونکے اکتناف اور فراہمی کو اس آنت نے بسبب سیدھی اوترنے کے منع نہین کیا مثلاً جیسے کسیقدر حصہ جگر کا جو داہنی طرف معدہ سے لگا ہوا ہی اور اسیطرح بائین طرف ایک جزء طحال کا جو معدہ کو چھو رہا ہے اور سب امعا کے بعض بعض مقامات کہ ان سب کے اوضاع مخصوصہ کو اثنا عشری کے سیدھی اوترنے سے کسی قسم کا دباؤ اور خلل نہین پہونچا۔ اثنا عشری نام اس آنت کا اسیواسطے رکھا گیا ہی کہ ہر شخص کی ناپ سے پوری بارہ انگشت اوسکے بدن مین یہ آنت لانبی ہوتی ہی اور اسکے منھ کی وسعت بھی ایسی ہی زیادہ ہی جسکا نام بواب رکھا گیا ہے وہ جزء معاء رقیقہ کا جو متصل اثنا عشری کے ہی اوسکا نام صائم ہی اسی جزء مین پیچیدگی اور لپیٹ اور گھماؤ شروع ہوا ہے گویا اس آنت کے چند خزانہ اور خانہ ہین اور اس آنت کا نام صائم رکھا گیا ہے کہ اکثر اوقات بالکل خالی رطوبات اور فضول سے رہتی ہی یا کہ فضول کو خالی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ سبب اسکے خالی رہنے کا معاونت دو چیزون کے باہم کر اسکے خالی کرنے پر ہے پہلے تو یہ کہ جو کیلوس اس آنت کیطرف جذب ہو کر آتا ہے بسرعت تمام اس آنت سے جدا ہو جاتا ہی پس تھوڑا سا حصہ اوسی کیلوس کا اس آنت سے طرف جگر کے کھچ جاتا ہے اس لیے عروق ماساریقا کا اکثر اون مین اپنا فعل انہین امعا مین کرتی ہین بسبب اسکے یہ معا سب سے زیادہ قریب جگر کے ہی اور کسی آنت مین شعبہ ماساریقا کے اتنے نہین ہین جسقدر اس آنت مین ہین اور بعد اس آنت کے کثرت اشتمال شعبہ ہاے ماساریقا مین معاء اثنا عشری ہی اور یہی معاء صائم مرض مین لاغر اور چھوٹی ہو جاتی ہی اور تنگی بھی زیادہ اسی معاء صائم مین بروقت مرض کے آجاتی ہی۔ اور دوسرا حصہ اوسی کیلوس کا جو معاء صائم مین آتا ہی اس سے جدا ہو کر جو آنت اسکے نیچے ہی اودھر کھچتا ہی اسلیے کہ مرہ صفرا مرارہ سے ان امعا کیطرف کھنچکر آتا ہی اور جبتک یہ مرہ صفرا خالص

اثنا عشری کی مقدار بارہ انگشت [illegible] صاحب [illegible] بیان کی ہے

اور سیّال ہوتا ہی لہذا قوت غسل اور دھونے امعا کی اس صفرا مین شدید ہوتی ہی اور قوت دافعہ کے ہیجان مین لانے کی صفت اسمین بسبب لذع کے زیادہ ہوتی ہی پس بسبب غسل اور دھونے کے اعانت طبیعت دفع کرنے فضول ریجانب اسفل کرتا ہی اور بسبب برانگیختہ کرنے دافعہ کے اخراج فضول کی اعانت دونون جانب یعنی بطرف جگر کے اور بھی بطرف اسفل کے کرتا ہی اور انہین دونون احوال مذکورۂ بالا کیوجہ سے اکثر یہ آنت خالی رہتی ہی لہذا نام اسکا صائم رکھا گیا ہے۔ معاء صائم سے متصل ایک جزء معاء طویل کا ہی جو پیچیدہ ہے اور مستدیر یعنی چکّردار کہ ایک چکّر کے بعد دوسرا چکّر ہے منفعت اسکے اکثر چکّرون مین اور اسطرح گول گھماؤ کی منفعت وہی ہی جو ہمنے اوپر بیان کی ہی اور وہ منفعت یہی ہی کہ غذا دیر تک ٹھہرے اور ٹھہرنے کیوجہ سے چوسنے والی رگونکے منھ سے اوسکو اتصال دیر تک رہی اور دفعۃً اتصال کے بعد پھر دوسرا اتصال ہوتا رہے۔ یہ آنت جسکا ذکر ہو رہا ہی اخیر آنت امعاء علیا سے ہی جسکو معاء دقاق کہتے ہین اور ہضم کا فعل انہین امعا مین زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت امعاء زیرین کے جنکو امعاء غلاظ کہتے ہین اسلیے کہ امعاء سفلی کا پورا فعل یہ ہی کہ براز کو تقیل کرین اور ہٹا کر باہر خارج کرین مترجم کہتا ہی اور دوسرا نسخہ ثُفل کا ہی اوسکی صحت پر معنی یہ ہین کہ تمام وکمال فعل امعاء سفلی کا یہ ہی کہ ثفل غذا کو بصورت براز کے بنادین اور ہیئت برازی کا افاضہ اوسپر کرین متن اگرچہ یہ فعل یعنے افاضۂ صورت برازی بھی خالی فعل ہضم سے جو مستلزم استحالہ کے نہین ہو سکتا جیسے عروق جگر سے نہایت درجہ اور آخری کیفیت چوسنا اور جذب کرنی سے اوسی شی کے جو اسفل معاء مین ہو بھی یہ آنت خالی نہین ہوتی۔ نام اس آنت کا اعور اسواسطے ہی کہ صورت اسکی مثل کیسہ کے ہی اور سوا ایک منھ کے اور کوئی سوراخ یا روزن اسمین نہین ہی کہ اوسی منھ سے لیتی ہی اوس شی کو جو اسمین اوپر کے اعضا سے آتی ہی اور پھر اوسی منھ کیطرف سے خارج کردیتی ہی اور دفع کردیتی ہی جو مقدار قابل دفع کرنے کے ہو۔ وضع اور جائے نہاد اسکی پیچھے کیطرف تھوڑی تھوڑی ہٹی ہوئی ہی اور میلان یعنے جھکاؤ اسکا داہنی طرف ہے۔ آعور کی خلقت چندر روز منافع کیواسطے ہوئی ہی از انجملہ ایک یہ ہی کہ ثفل کے واسطے ایک ایسی جگہہ چاہیے تھی جہان بند ہو جاے اور اسی سبب سے پھر اب اوسکو حاجت اس بات کی نرہی کہ ہر وقت اور ہر ساعت جب کہ وہ معاء سفلی مین پہونچتا ہی وہان ٹھہرا کرے اور تھوڑی مقدار ثفل کے واسطے جائے قیام امعاء سفلی مین ضرور ہو بلکہ ثفل کے واسطے ایک مخزن اور جائے فراہمی ایسی بنی ہے کہ سارا ثفل اوسی مخزن مین جمع ہوتا رہے اور پھر بسہولت اوسی جگہہ سے دفع ہو جائے جسوقت اوسکا ثفل ہونا یعنے ہیئت برازی ہونی کی اوسپر تمام ہو جائے۔ از انجملہ یہ فائدہ ہی کہ یہ معاء اوس بقایا میدا ہی جس مین استحالۂ غذا کا بطرف براز اور ثفل ہونے کے تمام ہوتا ہی اور آمادگی امتصاص رطوبات پر ایک امر جدید ہے جو اس معاء پر ماسار یقا سے طاری ہوتا ہی اگرچہ خود اعور مین یہ امتصاص بالذات نہین ہی کیونکہ وہ متحرک ہی اور منتقل یعنے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانیوالا اور متفرق الاجزا ہے اور امتصاص ایسی حالت مین نہین ہو سکتا۔ امتصاص کا تمام ہونا فقط اوسی وقت ہوتا ہی کہ بسلامت جگر سے برآمد ہوا اور قریب جگر کے معاء اعور اسواسطے مخلوق ہوئی تا کہ جگر سے بسبب قرب اور مجاورت کے ہضم کا اثر بعد ہضم معدہ کے پہونچے۔ معدہ کے ہضم کے وقت چونکہ یہ عضو خود بھی ہنوز ساکن تھا اور مجاورت معدہ سے اسکو ایسے حال مین تھی کہ وہ سدا محصور اور مجتمع تھی ایک شی واحد مین بمدہ طویل تک اور خود وہ عضو یعنے معدہ ساکن اور مجتمع الاجزا تھا۔ پس اب بہ نسبت جگر کیطرف معاء غلاظ کے مثل نسبت معدہ کے ہے طرف امعاء دقاق کے اور اسی سبب سے اعور محتاج اس بات کی تھی کہ جگر سے اوسکو قربت ہو تاکہ پورا کرے تمام ہضم کو جگر کے قریب ہونے کیوجہ سے اور جو کچھ ہضم ہونے سے باقی رہگیا ہی اور پورا پورا ہضم نہین ہوا اور نہ اوسمین صلاحیت ایسی پیدا ہوئی کہ جگر اوسکا

امتصاص کرے ایسی خام غذا کو بطرف عمدہ اخلاط یعنے خون بنجانے کے پھیر دے بوجہ قرب جگر کے اور یہ خامی اوسوقت ہوتی ہی جبکہ معدہ
مین ہضم پانے سے وہ غذا عاصی رہے اور پورا ہضم معدہ کا غذا کو نہ پہونچے اور معدہ مین دو مانع قوی اسکے خام رہنے کے تھے ایک تو کثرت مادہ
کی مانع ہضم تام تھی اسلیے کہ معدہ مین تو پوری پوری اور تمام مقدار ماکول و مشروب ہوتی ہی دوسرے یہ کہ انفعال یعنی قبول اثر ہضم معدہ کا
واسطے ایسی غذا کے جو زیادہ مطیع بر ہضم ہے بسبب فرورفتہ اور ڈوبے ہوئے غذا کے رطوبت مین بدرقہ مائی وغیرہ سے بخوبی ظاہر
نہوسکتا تھا پس وہ غذا ای مطیع الہضم ایسی شے مین ڈوبی تھی جو قبول ہضم سے بالکل عاصی ہی مترجم خلاصہ ان دونون فقرون کا یہ ہوا
کہ خامی ہضم کی کبھی تو بسبب کثرت مقدار غذا کے ہوتی ہی اور کبھی بسبب کثرت آب مشروب کے ہوتی اور اگر دونون امر جمع ہون پھر
تخمہ اور بدہضمی ضرور واقع ہوگی متن اور اب کہ غذا جگر مین پہونچکر رطوبت عاصی سے جُدا ہو گئی اوسکے بعد اعورہ مین پہونچی ہی جو
شے یعنے رطوبت وغیرہ مانع اطاعت ہضم اور نافرمانی کرنے والی قوت ہاضمہ کی تھی اوس سے یہ کیلوس جدا ہوچکا یعنے امتصاص رطوبت کا
جگر مین ہوچکا ہی پس جسوقت قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ اب اس سے ملیگی اسکو آمادہ بر قبول انفعال اور مجرد یعنے خالی اوس مانع اور نافرمان
سے پائی گی جو ہضم کے لائق نہین تھا اور اب سوائے اوس فضلہ کے جسکے نسبت امید اس بات کی تھی کہ براز ہوکر دفع ہوجائیگا اور
اخلاط کیطرف مستحیل نہوگا اور کوئی شے اس کیموس کے ہمراہ نہین ہی اگرچہ یہ مقدار جو براز بننے کے قابل ہی دونون وقت یعنے اب بھی اور
معدہ مین بھی موجود تھی مگر معدہ مین یہ مقدار ایک اور شے مین ڈوبی ہوئی تھی یعنے اس کیموس کے ہمراہ ثفل بھی تھا اور قوام مین پہونچکر
فقط یہی فضلہ رہگیا تھا جسنے معدہ مین کیموس کو ڈبو رکھا تھا۔ اور وہ شے جو اس کیموس کو ملی ہوئی تھی زیادہ تر قابل انفعال اور قبول
کرنے ہضم کے تھی خصوصاً جبکہ وہ شے معدہ مین بھی کسیقدر ہضم سے خالی نہ تھی اور تمام انفعال اور بخوبی ہضم ہونے کی استعداد اسکو اوسی جگہہ
یعنے معدہ ہی سے تھی جسوقت کہ موانع تاثیر فاعل سے خالی ہو۔ پس معا قولون ایسی آنت ہی جسمین ہضم اوس مقدار خام کا پورا ہوتا ہی جو
معدہ مین ہضم سے عاصی ہو اور اوس مقدار سے بڑھے جو منہضم ہوجاتی ہے اور اطاعت قوت ہاضمہ کی وہان کرتی ہی اور اس مقدار
غیر منہضم کو جو ڈوبی ہوئی رطوبات مین ہی اسمین اور قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ مین وہی مانع ہوتی ہی از قسم کیموس رطب کے جو رطوبت مین
ڈوبا ہوا ہی اور اب اوسی مقدار غیر منہضم کی یہان پہونچکر یہ کیفیت ہوتی ہی (بسبب ارتفاع موانع کے) کہ تھوڑی سی قوت فاعلہ یعنی
ہاضمہ اوسکے فساد ہضم کی اصلاح کردیتی ہی اور یہ کیفیت اوسوقت ہوتی ہی جسوقت یہ کیموس ایک جگہہ ٹھہر لے اور سکون کی جگہہ
مثل سکون اور قرار معدہ کے قولون مین پائے اور متحرک نرہے اور ٹھہرنا بھی اتنی دیر کا ملے کہ پورا ہضم وہان ہوسکے پھر اوس جگہہ
سے جُدا ہوکر ایسی آنت مین پہونچے جہان سے معدہ امتصاص کرسکے۔ ایک گروہ اطبا نے کہا کہ یہ آنت اعور اسلیے پیدا کی گئی تاکہ
اسمین کیلوس دیر تک ٹھہرے اور پاکیزہ اور صاف کرکے جگر سے بقیہ غذا کو تمام وکمال اپنی طرف لے آئے۔ انہین لوگون نے ایسا ہی
گمان کیا ہے کہ ماساریقا سوائے اعور کے اور کسی آنت سے نہین ملتی ہی اور ہر آئینہ اس جدید رائے کے ظاہر کرنیوالے نے
خطا کی ہے اور منفعت معا اعور کی وہی ہی جو ہمنے بیان کی ہی۔ اس معا اعور کو ایک ہی مُنھ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلیے
کہ اسکی وضع اور نہاد مثل معدہ کے طول بدن مین نہین ہی۔ منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے
اجتماع اور منفعت معا اعور کی وہی ہی جو ہمنے بیان کی ہے۔ اِس معا اعور کو ایک ہی منھ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلیے کہ
اسکی وضع اور نہاد مثل معدہ کی طول بدن مین نہین ہی۔ منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے اجتماع

اسی فضول کی ہی کہ وہ سارے فضول کل امعامین جاتے اور روان ہوتے تو لنج پیدا ہونے کا خوف ہوتا پھر جب وہ فضول فقط اسی اعور
مین فراہم رہے تو روانگی سے بطرف اور امعا کے باز رہے اور بسبب اجتماع اور فراہم ہونے کے یہ بات بھی ممکن ہوتی کہ باقتضاے طبیعت
سارا فضلہ یکبارگی دفع ہو جاے اسلیے کہ جو شی یکجا فراہم ہی اوسکا دفع ہونا آسان تر ہی بہ نسبت اوس شی کے جو متفرق اور پریشان ہو
منجملہ منافع اسی اعور کے یہ بھی ہی کہ یہ آنت جاتے امن اون کیڑون کی ہی جنکا پیدا ہونا امعامین ضروری بات ہی جیسے دیدان اور
حیات اسلیے کہ ان کیڑون سے کوئی بدن خالی نہین ہی اور انکی پیدایش مین بدن کے بہت سے منافع ہین بشرطیکہ شمار مین تھوڑے
اور مقدار مین چھوٹے چھوٹے پیدا ہون۔ اور یہ آنت نہایت درجہ اولویت اور استحقاق اس بات کا رکھتی ہی کہ ہیچ ر انہین پیشگر اور آنے
اسلیے کہ یہ چھٹی ہوئی بے تعلق ہی نہ کسی سے اُسکو ربط ہی اور نہ کسی ایسی شی سے بندھی ہوئی ہی جو ماسارلقا مین ہو اسلیے کہ اس آنت مین
کوئی شی ماساریقا سے نہین آئی ہی جیسا کہ براہ غلط بعض لوگ کہتے ہین سر اعور کے نیچے کیطرف وہ آنت ملی ہی جسکا نام قولون ہی اور
قولون ایک آنت موٹی اور تنگ مخلوق ہوئی ہی جس قدر کہ اعور سے دور ہوتی جاتی ہی اوسیقدر داہنی جانب کو مائل ہوتی ہی تا
اینکہ جگر سے قریب ہو جاتی ہی اور اُسی جگہ پھر بائین طرف کو جھکتی ہی اوترتی ہوئی پھر جب محاذی جانب چپ کے ہو جاتی ہی اوسکو پھر
یہ معا داہنی جانب اور پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہی اوترتی ہوتی اور اس جگہ معاء مستقیم سے ملجاتی ہی۔ قولون بروقت گذرنے قریب
طحال کے تنگ ہو جاتی ہی اور اسی سبب سے ورم طحال مانع خروج ریاح کا ہوتا ہی اور جب تک کہ ہاتھ سے اوس جگہ نہ دبائین ریاح
صادر نہین ہوتی۔ قولون کی خلقت مین یہ منفعت ہی کہ ثفل کو جمع کرے اور روکے رہے جب تک کہ دفع نہو جاے اور دفعۃً ہوتا ہی
جب پورا ہو اور یہ ثفل اجزاے غذائی سے بشرطیکہ انکی آمیزش اوسمین ہو پاک ہو جاے اور نرا ثفل یعنی مقدار براز کی باقی رہ جاے۔ یہی قولون
وہ آنت ہی کہ جسمین قولنج اکثر عارض ہوتا ہی اور اسی قولون سے لفظ قولنج کا اشتقاق ہوا ہی۔ معاء مستقیم وہ آخری معا ہی قولون کے
اسفل کیطرف متصل ہوتی ہی پھر اوس جگہ سے سیدھی اوترتی ہوئی سفرہ سے ملتی ہی تکیہ اس آنت کا تہیگاہ کی پشت پر ہی اور وسعت
اسمین اسقدر ہی کہ معدہ کے برابر معلوم ہوتی ہی اور گویا معدہ کی مقدار حجم بیان کرتی ہی خصوصًا جانب اسفل اس آنت کا کہ وہ
زیادہ وسیع ہی۔ منفعت معاء مستقیم کی ثفل کا باہر پھینک دینا اور دور کرنا ہی خالق عالم نے جس کی کوشش صناعت بہت بڑی ہی
معاء مستقیم کے واسطے چار عضلہ پیدا کیے ہین چنانچہ اوپر انکا حال معلوم ہو چکا ہی۔ اس آنت کو خدا نے مستقیم اسواسطے پیدا کیا ہی
تا کہ دفع ہونا فضلہ کا اوس سے بآسانی ہو جاے اور جو عضلہ کہ دفع فضلہ پر اس آنت کا معین ہی وہ عضلہ خاص معاء مستقیم مین
نہین ہی بلکہ مراق پر واقع ہی اور یہ آٹھ عضلات ہین۔ اب چاہیے کہ یہی مقدار کلام کی جو ہمنے کی ہی تشریح امعا اور اکثر
منافع امعا کے سمجھانے مین کافی ہو۔ کوئی شی ان اعضا مین سے جو مجری غذا کے ہین عضل سے لیکر دونون طرفین تک یعنی
سرے سے لیکر جو مسری اور حلقوم سے شروع ہوا ہی اور اسفل کیجانب انکے جو مقعد تک پہونچی ہی متحرک نہین ہی۔ اور
کل امعا تک بہت سے اوپر وہ یعنی ساکن رگین اور شرائین اور عصب جو اکثر اعصاب جگر سے ہین آئے ہین اسلیے کہ حاجت
ان امعا کو کثرت حس کی ہی

فصل دوسری روانگی شکم کا بیان

تمام وجوہ سے اور جملہ اسباب شکم کی روانگی اور
دستونکے آنے کی حتی کہ زلق الامعا او ہیضہ اور ذرب اور خون کے دست اور اندفاع اشیا کا جگر سے اور طحال سے اور دماغ سے
اور جمیع بدن سے اور زحیر کا بیان بھی اسی فصل مین ہوگا۔ جاننا چاہیے کہ جو استطلاق ہی یا بسبب کھانے پینے والی اشیا

اور ہوا کی ہوتا ہی یا بسبب اعضا کے ہوتا ہی۔ ہم چاہتے ہین کہ پہلے اوسی اسہال کا بیان کرین جو بسبب اعضا کے ہوتا ہی۔ اعضا کے سبب سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی یا تو معدہ سے ہی یا ماساریقا سے یا جگر سے یا طحال سے یا امعا سے ہوتا ہی خواہ تمام بدن کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور یہ جملہ اقسام اسہال کے بعض اسباب مین شریک ہین اسلیے کہ یہ اسہال تابع کسی ایسے سوء مزاج کے ہوگا جو قوت ماسکہ یا ہاضمہ یا دافعہ کو ضعیف کرتا ہی یا دافعہ کو قوی کرتا ہی اور ہر ایک ایسا سوء مزاج یا مفرد ہوگا یا مرکب ہمراہ ایسے مادہ کے جو اعضا مین در آیا ہوا ہو اور ٹھہرا ہوا کہ اونہین اعضا مین اونہین طریقون سے جسطرح طریقہ انکے پٹنے کا ہی یا کوئی مرض آلی اسی عضو مین ہی یا کوئی مرض اور کوفتگی وہان پہونچے خواہ کوئی قرحہ پیدا ہو یا تنگافتگی اوسی عضو کی اسکا سبب ہو۔ جگر سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی اوسکے بیان سے تو ہم فارغ ہو چکے اور اوسی جگہ یعنی ابواب جگر مین ہم نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ اسہال کبدی سوء مزاج سے جگر اور اورام اور سدہ ہاے جگر وغیرہ سے ہوتا ہی اور اسیطرح جو اسہال ماساریقا سے ہوتا ہی اوسکو بھی ہم نے بیان کیا ہی۔ جو اسہال بسبب دماغ کے ہوتا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ نزلات دماغ سے معدہ پر گرتے ہین اور دست لاتے ہین خواہ امعا پر گرتے ہین اور غذا کو فاسد کر دیتے ہین اور بھی نزلات بنفس خود ہمراہ غذا کے بسبب اپنے ازلاق کے گرتے ہین اور بسبب دفع قوت دافعہ کے برابر از دفع ہوتے ہین۔ جو اسہال بسبب معدہ کے پیدا ہوتا ہی پس ان دستو نمین سارا فضلہ خام اور غیر منہضم نہین ہوتا ہی بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اوسکا ہضم پورا ہو چکا ہو اور کبھی غیر منہضم بھی ہوتا ہی۔ اور بسبب اس اختلاف کا یہ ہی کہ قوت ماسکہ معدہ کی ضعف ہوتی ہی پس اتنی دیر تک غذا کے ٹھہرانے کا تحمل کر سکتی ہی کہ اومین سے کسیقدر ہضم جید کو پہونچ جائے اور کسیقدر خام اور غیر منہضم باقی رہے پھر اسکے علاوہ چونکہ برودت مزاج معدہ پر غالب ہوتی ہی قوت ماسکہ رفتہ رفتہ اخراج کیلوس بر معدہ سے بتدریج مثل حالت صحت کے قادر نہین ہوتی ہی لہذا دست کے طور پر بمقدار کثیر دفعۃً نکلتی ہی اور یہ ضعف اکثر تو سوء مزاج بارد سے عارض ہوتا ہی اور حار رطب اور یابس سوء مزاج سے بھی ہوتا ہی۔ اور خطا پر ہی تجویز اوس شخص کی جس نے اس ضعف ماسکہ معدہ کو فقط کثرت بلغم سے ٹھہرایا ہی اور مزاج بارد رطب اگرچہ غالباً وہی سبب اس ضعف کا ہوتا ہی۔ یہ قسم اسہال دماغی کی وہی ہی جسکے زمانہ طولانی تک رہنے سے خوف استفسار کا ہوتا ہی اور کسی سوء مزاج سے کیونکہ نہو اسکا علاج دشوار ہی جب کہ یہ مرض مستحکم ہو جائے۔ اور اکثر سبب اسہال کا بقیہ قوت ادویہ مسہلہ کی ہوتی ہی جسوقت کہ سطح امعا اور معدہ اور رگہاے معدہ کے منہ مین رہ جائے اور یہ قسم کبھی بطور دورہ کے جسمین حفاظت اوقات حساب سے پوری ہی ہوتی ہی اور اکثر منجر بسحج ردی اور قروح کیطرف ہو جاتی ہی۔ کبھی یہ قسم اسہال معدی کی بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہی کہ اوسوقت غذا کا ہضم فاسد ہو جاتا ہی اور اوسکو طبیعت خواہش کرتی ہی کہ فوراً خارج کر دے۔ کبھی زلق اور پھسلن معدہ مین بسبب رطوبات کے عارض ہوتی ہی پس معدہ غذا کو بقدر زمانہ ہضم کے ٹھہرانے پر قادر نہین رہتا اور یہ قسم دراصل اون اقسام اسہال معدی سے جنکو ہم بیان کر چکے ہین الگ نہین ہی مگر پھر ہمنے جو اسکو بالتخصیص جداگانہ بیان کیا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ اس خاص قسم پر آگاہی بخوبی رہے اور یہی قسم اکثر منجر باستسقا ہوتی ہی۔ اور بقراط اسی قسم مین اسہال معدی کے کھٹی ڈکار کی ستائش کرتا ہے اسلیے کہ آروغ ترش حرارت زائد کے پراگندہ ہونے پر دلیل ہی جس حرارت سے اوٹھنا بخارات حارہ کا ڈکار سے معلوم ہوتا ہی گو کسیقدر کیون نہ اوٹھتی ہو اور اگرچہ وہ حرارت پوری نہو مگر چونکہ بعد اطفاے حرارت اور غلبہ برودت کے تھوڑی سی حرارت پھر پیدا ہوتی ہی لہذا امید صلاح ہو سکتی ہی۔ اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ترشی ڈکار کی بہ نسبت قطع لزوجت بلغم کا معدہ کا کرکے جب معدہ

اسہال معدی

لزوجت سے پاک ہو جائے گا امساک اور مجھر غذا کا تا زمانہ ہضم جید پیدا کرتی ہی پس اب ہوگی ترشی ڈکار کی دو راہ سے ہوتی ہی ایک تو
براہ دلیل ہونے کے جیسا کہ فائدہ اول مین بیان ہوا کہ ترش ڈکار پیدا ہوتی حرارت پر دلیل ہی دوسرے براہ سبب ہونے کے کہ یہ ترشی قاطع
بلغم ہی کبھی یہ زلق معدہ قروح معدہ سے یا قروح سے ان اعضا کے جو قریب معدہ کے ہین عارض ہوتا ہی قریب کے اعضا کے قروح سے چونکہ درد
اور ایذا انمین معدہ بھی متاذی بشرکت ہوتا ہی اور پہلے یہ شرکت درد مین قروح سے ہوتی ہی اور یہ بات معدہ مین کمتر ہوتی ہی - کبھی اسہال معدی
اور ازلاق معدہ کا اس سبب سے ہوتا ہی کہ معدہ شامل ایسے اخلاط ردیہ کا ہی جو آنی معدہ پر ریزش کر کے تمام بدن سے گرتے ہین پس طعام
اور غذاے ماکول معدہ مین بگڑ جاتی ہی کیسی ہی عمدہ قسم کی غذا کیون نہو اور اوسکے قذف یعنی باہر نکال ڈالنے کی اور معدہ سے جدا
کر دینے کی حاجت ہوتی ہی پھر ایسے وقت اگر جانب عالی معدہ کی قوی ہو یعنی اوپر کی جانب معدہ وغیرہ کی ضعیف نہو تو اوس طرف
اس غذا کا اخراج بذریعہ قے کے نہو سکے گا بذریعہ اسہال نیچے ہی اوترنا اسکا واجب ہوگا - اور بیشتر براہ اسہال برآمد ہونا ان اخلاط
فاسدہ کا اسوجہ سے نہین ہوتا ہی کہ یہ اخلاط غذا کو فاسد کر دیتے اور معدہ کو محتاج اسکے اخراج پر کر دیتے ہین بلکہ اوسی غذا مین ایک
قوت ایسی ہوتی ہی کہ معدہ اوسکو مکروہ جانتا ہی لہذا اوس غذا کو مع اور اشیا یعنی اخلاط کے ہمراہ اوسی طعام کے دفع کر دیتا ہی - یا اپنی
خود اونہین اخلاط مین بذاتہ (یا اوسی غذا مین) (نسخہ) قوت مسہلہ خواہ قوت مزلقہ یا مقطعہ مرئی اور بد ذائقگی کے ساتھ ہوتی ہی جیسے کثرت
انصباب سودا کا فم معدہ پر ایسا ہی فعل کرتا ہی پس اون اخلاط کی یہ کیفیت سبب اسہال معدہ کے ہوتی ہی - کبھی اسہال معدی
بسبب ریاح اور نفخ کے عارض ہوتا ہی کہ یہ ریاح پیدا ہو کر ہضم کو فاسد کر دیتی ہین لہذا وہی امر عارض ہوتا ہی جسکو ہم نے بیان کیا ہی کہ
طبیعت غذاے غیر منہضم اور فاسد بسرعت براہ اسہال دفع کر دیتی ہی اور قوت اعالی معدہ کی مانع قے کو ہوتی ہی) کبھی زلق معدہ کا
کسی ایسی تری کیوجہ سے نہین ہوتا جو علاوہ ماکول کے ہو جیسے ضعف ماسکہ خواہ اخلاط مفسدہ ردیہ جو غذا سے مل کر دست آور ہوتے
ہین بلکہ خود اوسی غذاے ماکول کیوجہ سے نہ براہ کیفیت مذکورہ غذا کے ہوتا ہی بلکہ براہ کمیت اور مقدار غذا کے ہوتا ہی اسلیے
کہ غذا جسوقت بکثرت کھائی جاے قوت ماسکہ کو مقہور کر کے جیسی کھائی گئی ہی ویسی ہی بجنسہ برآمد ہوتی ہی بلا تصرف ہضم کے -
اور کبھی اسوجہ سے ہوتا ہی کہ غذاے ماکول فاسد ہو گئی بسبب کثرت مقدار کے یا بوجہ کمی مقدار خواہ بے ترتیبی اور خراب ہونے
ترتیب غذا سے چنانچہ کلیات مین اچھی طرح معلوم ہو چکا ہی - کبھی اسہال معدی بسبب اون دردہاے شدیدہ کے ہوتا ہی
جو معدہ مین خواہ قریب کے اعضا مین ہون کہ انمین اوجاع کیوجہ سے ضعف قوت ماسکہ ہوتا ہی اور یہ اوجاع کبھی ریحی ہوتے ہین
اور کبھی ورم کیوجہ سے یا سوء مزاج مختلف سے معدہ کے یہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اور یہ سب اسباب درد کے خواہ نفس معدہ
مین ہون یا گرد و پیش کے اعضا مین ہو کر انکی ایذا معدہ تک پہونچے **اسہال امعا** جو اسہال کہ بسبب امعا کے عارض ہوتا ہی لازم ہی
کہ ہم پہلے تین امعاے علیا کے سبب سے جو اسہال عارض ہوتا ہی اوسکو بیان کرین - ہم کہتے ہین کہ جو اسہال ان امعا کے
سبب سے ہوتا ہی یا اوسکے ہمراہ سحج یعنی خراش بھی ہو یا نہو سحج سے مراد یہ ہی کہ سطح آنتون کے چھلنے سے جو درد پیدا ہو اور چھلنے والی
شی یا مواد حارہ صفراویہ ہین یا مواد دموی جو تیز اور باحدت ہون خواہ مواد صدیدی ہون یا مدہ ہو یا درد کے اقسام سے ہو جو
خاص امعا سے پیدا ہوتے ہین خواہ امعا کے اوپر کے اعضا سے برآمد ہوتے ہون اور امعا تک پہونچ کر خراش مذکور پیدا کرتے
ہون - اور اسہال کبدی بھی سحج مین اسیطرح ہی چنانچہ بیان پورا پورا اوسکا ہو چکا ہی - اور جو اسہال کبدی بسبب ورم کے

پیدا ہوتا ہی اوسمین سلامت مریض کی زیادہ مترقب ہی بہ نسبت اوس اسہال کبدی کے جو ضعف جگر سے عارض ہوا اور علاج کے
قابل بھی وہی ورمی زیادہ ہی - سحج اور اسہال طحالی اور مراری اور رئیدی اور جو اسہال کہ قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور قروح
مری کے سبب سے جو اسہال عارض ہو یہ سب اقسام اور ہر واحد انکا اوسی مین داخل ہی کہ مادہ اسہال دوسری جگہ پیدا ہو کر
امعا مین پہونچتا ہی اور اسوقت ہمارا کلام ایسے اسہال مین نہین ہی بلکہ اب توہم اوسی اسہال مین گفتگو کرتے ہین جسکا مادہ خاص
امعا مین پیدا ہوتا ہی - اور یہ قسم یعنی اسہال معائی یا تو ورم امعا سے پیدا ہوتی ہی اور یا بسبب لذع مرار کے امعا مین خواہ
بسبب خون کے جو کہ جگر سے امعا مین ریختہ ہوا ہی اور حرارت اُس خون مین زیادہ ہو خواہ بسبب کھلجانے کسی رگ کے اوپر کیطرف
امعا سے خواہ نیچے امعا کے پیدا ہوتا ہی تا اینکہ کسی دوائے مسہل نے امعا کو مجروح کر دیا ہی جیسے کہ شحم حنظل کا یہی اثر امعا مین
ہوتا ہی یا قلاع یعنی اوکھڑ جانے قروح سے جو با عفونت ہون خواہ سڑ جانے قروح سے یا ایسے قروح جنمین عفونت نہو یا ایسے قروح جنمین
چرک ہو اور یہ سب قروح یا تو معاء غلاظ مین ہون اور ان امعا مین قروح کا ہونا اسلم ہی یا اینکہ یہ قروح معاء رقاق مین ہون اور
نہایت صعب اور دشوار ہین خصوصًا جو قرحہ معاء صائم مین پڑے پس یہ قرحہ تو شاید کبھی اچھا نہین ہوتا چہ جا کہ اگر معاء صائم پھٹ جائے
کہ اُسکے التیام کی تو کسیطرح امید نہو گی اسلیے کہ رگونکی اس معا مین کثرت ہی اور جثہ اور حجم بھی اسکا بڑا ہی اور جسم اسکا باریک ہی اور
مرار خالص مرارہ سے بے امیزش کسی اور خلط کے اسی آنت مین جاتا ہی اور اس سبب سے کہ اسکا ماد وف بڑا ضرر اور سخت ایذا دہی
کرتا ہی اسلیے کہ اس آنت کو عضو رئیس یعنی جگر سے قرب ہی اور کوئی آنت اسقدر جگر سے قریب نہین جتنی کہ صائم ہی - اور وہ ابھی معاء
صائم مین ٹھہر نہین سکتی بلکہ جلدی پھسل کر نکلجاتی ہی - قروح امعا مین یا تو خراش سے ثفل کے پیدا ہوتے ہین یا تیزی سے مرار کے
یا شوریت سے خلط کے یا زیادہ چسپیدگی اور ٹھہرنا خلط بالزوجت معا مین ہو کر جب وہ خلط وہان سے جدا ہوتی ہی قرحہ ڈالتی ہی
خواہ اورام کے شگافتہ ہونے سے اور جملہ اقسام استفراغات کے جو مواد مختلفہ اور موذی کو شامل ہون اور اونکا گذر امعا کیطرف
ہو قرحہ پیدا ہوتا ہی - جو قسم سحج سوداوی کے ابتدائًا واقع ہو وہ قتال اور مہلک ہوتی ہی اسلیے کہ وہ قسم سرطان متعفن پر دلیل ہوتی ہی
اور جو قسم اسہال سوداوی کی آخر حمیات مین ہو وہ زیادہ تر مہلک ہی اگرچہ ابھی اوس سے خراش اور سحج نہ پیدا ہو بلکہ ابھی فقط
اسہال سوداوی ہوتا ہو خصوصًا وہ اسہال آخر حمیات کا جسکے زمین پر گرنے سے زمین پھد پھدا جائے اور بو اوسکی کھٹی ہو اگرچہ ابھی
قوت مریض کی باقی ہو بلکہ ایسا اسہال سوداوی اگرچہ حالت صحت مین بھی ہو جب بھی قاتل ہی اسلیے کہ ایسے اسہال سوداوی کا مریض
کبھی نجات موت سے نہین پاتا ہی - لیکن اگر اس خاصیت پر نہو اور نہ زمین پر اوسکے گرنے سے جوش آتا ہو اور نہ اوسمین کھٹی بو
آتی ہو تو اوسکو فضلہ سوداوی تصور کرنا چاہیے جسکو طبیعت نے براہ تدبیر بدنی دفع کر دیا ہی اور اکثر ایسے اسہال کے بعد امید
عافیت کی ہوتی ہی - قرحہ کے سبب سے اسہال کبھی بعد ورم کے پیدا ہوتا ہی اور کبھی ایک شے قاشر یعنی پوست اوکھیڑنے والی
اور رخارو یعنی چھیلنے والی سے ابتدائً پیدا ہوتا ہی مثلاً جیسے کسی دوائے مسہل یا غذائے بالزوجت سے جو پہلے تو امعا مین چپک جائے
اور پھر چلتا ہو امعا سے یا کوئی غذاء سخت کہ اوسکے گذرنے سے خراش اور سحج پیدا ہو - کبھی چند اخلاط سے جنھون نے پہلے
اسہال پیدا کیا پھر اُسکے بعد قرحہ ڈالدیا تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ اسہال مراری اگر دو ہفتہ برابر رہے قرحہ ڈال دیتا ہی
اور اسہال بورقی سے بعد ایک مہینہ کے اور اسہال سوداوی سے بعد چالیس روز کے قرحہ پڑتا ہی اور اس سے زیادہ مدت تک

بعد بھی لگتی ہی - اکثر اوقات امعا مین مریض اسہال قروحی کے سوراخ پڑ جاتے ہین پس مرجاتا ہی اور بشیتر کوئی مریض جو قوی ہوتا ہی اس زمانہ سے زیادہ تر زندہ باقی رہتا ہی اور ثفل اوسکے شکم مین جمع ہوا کرتا ہی اور شل مستسقی اوسکے شکم کی صورت ہو جاتی ہی پھر بعد اسکے مرجاتا ہی لیکن اکثر بیمارون کا تو یہی حال ہی کہ جب قروح کی رداءت یہان تک پہونچے کہ جوہر امعا سے کوئی ٹکڑا ذی حجم اور با جسامت نکلے اور عفونت اور اسقاط قوت مریض تک پہونچا وے اور اوسکی شرکت اسقاط قوت مین زبون حالی معدہ کی بھی کرے (یا یہ مطلب ہی کہ معدہ کی قوت بھی ساقط ہو جائے) پھر موت تک بھی ضرور پہونچا دیتا ہی چہ جا کہ جب کسی آنت مین ثقبہ اور سوراخ پڑ جاے اور خصوصًا اوپر کی آنتون مین سے کسی آنت مین اگر سوراخ پڑے - ایک گروہ اطبا نے ذکر کیا ہی کہ بعض بیمارون کے کسی امعاء سفلی مین سوراخ ہو گیا تھا اوسکے بعد شکم اور مراق مین سوراخ پڑا بسبب ایک ورم کے جو محاذی ثقبہ معاء مذکور کے مراق اور شکم مین عارض ہوا تھا اور بشرکت اوسی عفونت اور آفت کے جو معاء مذکور مین سوراخ پیدا کرنے والی تھی گویا کہ سوراخ شکم اوسی جگہ پر تھا جہان سوراخ معاء مذکور مین پڑا تھا اور فضلہ براز اسی سوراخ شکم سے نکلتا تھا باانیہمہ یہ شخص زندہ رہا (اور زمانہ دراز تک نہ مرا) اور یہ حکایت بھی اگرچہ از قسم ممکنات بعیدہ ہی الا زیادہ تر مستبعد یہ ہی کہ فضلہ براز فضاء شکم کیطرف جاتا رہا اور مریض نہ مرا اطبا کہتے ہین کہ اگر سوراخ آنت اور شکم مین بمقابلہ معاء صائم پڑ جاے بھوک بالکل جاتی رہے گی اور کوئی شے کھانے پینے والی معدہ مین نہ ٹھیرے گی اور مریض مذکور دبلا ہو جاے گا اور پیٹ اوسکا پھول جاے گا اور پھر مرجاے گا اصناف سحج کے سات ہین (۱) دہنی (۲) صدیدی (۳) مری (۴) مِدّی (۵) خراطی (۶) زبدی (۷) قشاری - انمین سے سحج مری اسلم ہی اور علاج اوسکا تدارک ہو سکتا ہی اور اکثر امراض حادہ اور حمیات محرقہ اور حماے غب سے یہ قسم پیدا ہوتی ہی اور اکثر بحران ان امراض کا اسی سحج کے ذریعہ سے ہوتا ہی - جو سحج مدی کہ مِدّہ کے اخراج سے شروع ہو پس اوسکا سبب یا تو شگافتہ ہونا کسی دبیلہ خواہ ورم احشا کا ہو گا کہ طبیعت نے اوس مادہ کو یعنی مِدّہ کو امعا کیطرف سے دفع کیا ہی اور یہ قسم سحج مدی کی اسلم اقسام ہی اور دراصل یہ قسم سحج معوی کے اقسام مین داخل نہین ہی کہ امعا سے اوپر کا مادہ آتا ہی اور اکثر انجام کار اسکا بھی سحج معوی کیطرف ہو جاتا ہی اور اس سے دوسری قسم کا فساد اوٹھ کھڑا ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ اس سے اسہال مدی ہوتا ہی کہ پھر بند نہین ہوتا ہی اور اکثر قیح مدی اسمین بر آمد ہوتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ خون بھی - یا یہ کہ سبب سحج مدی کا شگافتہ ہونا دبیلہ وغیرہ کا نہو اور نہ اعضاء باطنی مین ورم نفیج یافتہ ایسا ہو جسکی شگافتہ ہونے کا شبہہ ہو پھر اوسوقت یہ سحج کسی سرطان متعفن سے جو اندرونی اعضا مین حادث ہوا ہی پیدا ہو گا اور اس قسم کے سحج سے نجات نہین ہو سکتی بسبب کثرت مصاکت یعنی کوفتہ ہونے کے جو آمد و رفت غذا وغیرہ اوسکو پہونچتی ہی اور سکون کمتر اوسے نصیب ہوتا ہی اور پھر یہ بھی ہی کہ خود مرض سرطان بذاتہ دشوار ہی اور صعوبت اوسکی زیادہ ہی - سحج صدیدی یا تو ذوبان سے پیدا ہوتا ہی یا رشح اور ٹپکنے سے ایسے ورم کے جو رو براہ نضج اور پختگی کے ہو گیا ہو اور اکثر سحج صدیدی اقسام معوی سے نہین ہوتا ہی - سحج دموی کے بعض اقسام دفعتًہ پیدا ہوتی ہی اور بعض قسم اندک اندک پیدا ہوتی ہی پہلے قسم جو دفعتًہ پیدا ہو کسی رگ کے منہ کھلجانے سے اور انحلال فرد سے حادث ہوتی ہی اور اگر اسکے ہمراہ درد نہو تو امعا سے اسکو تعلق نہین ہی بلکہ اور اندرونی اعضا مین یہ صدمہ پہونچا ہی خصوصًا اگر باوجود درد نہونے کے اور علامات بھی اسکے ہمراہ ہون - اور کبھی سحج دموی امعا سے بھی ہوتا ہی اور درد نہین ہوتا یہ اوسوقت

ہوگا جب منھہ رگہاے امعا کے کہلنے سے خون جاری ہو اور کوئی سبب دوسرا اونکے منھہ کہلجانے کا نہو اور یہ اسہال خونی اسلم ہو اگر فصل شتا ہواے شمالی یا بس پرشتمال ہو اور اوسکے بعد ربیع مطیر جنوبی آجاسے یعنی فصل ربیع مین بارش ہو اور دکھنہری ہوا چلے اور صیف مطیر بعد ربیع شمالی کے ہو بعد صیف کے اسہال خونی کی کثرت ہوگی اسیطرح اگر شتا جنوبی ہو اور ربیع شمالی قلیل المطر جسمین بارش کم ہو تب بھی اسہال خونی کی کثرت ہوگی خصوصًا ابدان مرطوب المزاج اور ابدان عورات مین - اور اگر صیف ایسی کہ جسکی راتون مین سخت گرمی پڑتی ہو بعد ربیع شمالی کے آئے اور شتا جنوبی ہو اوسوقت اسہال اور سحج کی کثرت ہوگی اور شاید سبب اس کثرت کا کثرت نوازل کی ہو کبھی اسہال دموی کی زیادتی بلاد جنوبی مین باوجود ہواے جنوبی چلنے کے اور کثرت بارش کے ہوتی ہو اور اسلیے کہ یہ دونون یعنی ہوا اور بارش مذکور تحریک مواد کرتی ہین اور مسامات کو سست اور ڈھیلا کرتی ہو خصوصًا بعد ایسے نزلات کے جو نمکین اور شور ہون - لیکن جو اسہال خونی بعد اسہال مراری کے ہوتا ہو اور بعد سحج مراری کے اور درد بھی اوسکے ساتھ ہوتا ہو وہ نہایت ردی ہو خصوصًا اگر پہلے خراط آئے بعد اوسکے صرف خون آنے لگے اسلیے کہ یہ صورت خاص دلالت کرتی ہو کہ مرض جرم امعا تک در آیا ہو - سحج خراطی بسبب انخراط اور سوتینے سطح امعا کے پیدا ہوتا ہو اور سحج مخاطی ایک رطوبت غلیظ سے عارض ہوتا ہو - پس اکثر اختلاف مخاطی حمیات مرکبہ مین اور ایک قسم خاص مین اور حمیات کے جسکو ہم باب حمیات کتاب چہارم مین بیان کرینگے اور حمیات وبائیہ مین بھی عارض ہوتا ہو - اکثر یہ اسہال جب حمیات وبائیہ مین عارض ہوتا ہو زبدی ہوتا ہو - سحج قشاری کبھی تو قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہو اور بذریعہ اسہال کے یہ مادہ دفع ہوتا ہو مگر معدہ کے قروح کے اسہال قشاری مین سحج امعا نہین ہوتا ہو پھر اگر سحج بھی اوسکے ہمراہ ہو تو خاص طبقہ ہاے امعا سے ہوگا اب اس امر کا فرق کہ اسہال غلاظ سے ہو یا امعاء دقاق سے پس ہمیشہ اوس مادہ کا غلیظ ہونا اسی پر دلیل ہوتا ہو کہ امعاء غلاظ سے ہی اور کبھی کثرت مقدار سے بھی اسی پر دلالت ہوتی ہو اور ضد اسکی یعنی رقیق ہونا مادہ کا ہمیشہ اور قلیل ہونا اوسکا اکثر اس پر دلالت کرتا ہو کہ خراش سے امعاء دقاق پیدا ہوا ہو - یہ قشارات یعنی چھلکے بروقت دست آنے کے برآمد ہوتے ہین اور اکثر خروج انکا بروقت حقنہ لینے کے ہوتا ہو لیسہ ادویہ کا حقنہ جسمین قوت غسالہ زیادہ ہو - بقراط کہتا ہو خلفہ عبیط یعنی میلا اور یا صاف کدورات وغیرہ سے جو سوداوی ہو کبھی زائل نہین ہوتا - اور پھر بقراط کہتا ہو اگر دست رقیق مثل پانی کے آتے ہون اور پھر غلیظ مثل مرہم کے آنے لگین یہ بھی ردی ہو - جسوقت بعد استسقا کے اسہال پیدا ہو خصوصًا بعد ایسے استسقا کے جو ورم جگر سے عارض ہوا ہو ایسا اسہال بھی ردی ہو اور یہ اسہال بطور ذرب کے ہوگا کہ ہروقت جاری رہیگا پس ہواے مائیت استسقا کے اور رطوبات کو براہ دستون کے خارج کریگا اور بند نہوگا اسلیے کہ جو خلفہ بعد کسی مرض کے یکبارگی پیدا ہو دلیل موت قریب کی ہو چنانچہ بقراط نے دوسری جگہ پر کہا ہو - کبھی ہمراہ استسقا کے ایسا ذرب عارض ہوتا ہو جو بند نہین ہوتا اور کچھ مفید بھی نہین ہوتا اسلیے کہ اون دستون سے مائیت اور رطوبت استسقا کی دفع نہین ہوتی بلکہ ایسی رطوبات دفع ہوتی ہین جس سے تمام بدن مین ضعف پیدا ہوتا ہو - کبھی سحج اور قروح امعا سے بھی استسقا پیدا ہوتا ہو - جس شخص کو شکایت مغص یعنی مروڑہ کے ہو اور اوسکے ہمراہ کزاز اور قے اور ذہول عقل بھی ہو یہ سب اعراض اوسکی موت پر دلیل ہونگے - کتاب قبریہ بقراط مین لکھا ہو کہ جس شخص کو دوسنطاریا عارض ہو اور اوسکے بائین کان کے پیچھے ایک فرونی

سیاہ بشکل مٹر کے دانہ کے ظاہر ہو اور باوجود اسکے اوسے پیاس بھی عارض ہو بیسوین روز مر جاے گا اور اس سے زیادہ بچ نہین سکتا اور نہ اوسکو نجات مرض سے ہو سکتی ہی یا بین اس میعاد کے۔ لیکن جو اسہال امعا سے پیدا ہو اور اوسمین سحج ورم نہو (اور خون نہو) اور بسبب قوت امعا کے ہو یہ اسہال زلق المعدہ کے اسباب مین شریک ہو گا اگرچہ اسہال کہ وہ گھلنے قروح امعا سے پیدا ہو اکثر حدت سے اوسی مادہ کے ہو گا جو معدہ مین ہی بلکہ شاید وخلط سواے معدہ کے اور کسی جگہ نہین ہوتی ہی پھر اگر یہ مادہ قلاعیہ ہو یعنی خبث اور ردائت اسکی بشکل مادہ قلاع کے ہو اور جس مادہ نے اسکو پیدا کیا ہی وہ ہمیشہ سیلان کر رہا ہو ضرور انجام کار اسکا سحج دموی اور ایسا اسہال خونی کیطرف ہو گا جو قوی ہی اور اس مادہ کے شریک لزوم سبب مین (یعنی اوس مادہ کے موثر اسہال ہونے مین بر سبیل وجوب اور لزوم کے) قوت ایک دواے مسہل کی ہو گی جو منجملہ اون رگونکے ہی جو امعا کے کیواسطے مخصوص ہین اور انہین رگونکے منہ مین وہ قوت ادویہ متلطخ اور لتھڑی ہوئی ہی لہذا اسہال پیدا کرتی ہی۔ جو اسہال بسبب ضعف معا اور معدہ کے ہو اور اوسکا نام مادہ بطن رکھا گیا ہی اور اکثر سبب اوسکا ضعف اور قروح اور ایذاب قروح یعنی گھلانا اونہین قروح کا ہوتا ہی اور بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اوس خون سے جو ترشح کر رہا ہی کسیقدر شکم مین بستہ ہو جاتا ہی اسکے بستہ ہونے پر ناگاہ دفعۃً برد اطراف اور نفخ شکم دلیل ہوتا ہی اور سقوط قوت اور غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہی۔ جو اسہال ورم سے معاء مستقیم کے (جو چھٹی آنت ہی) پیدا ہوتا ہی اوسکے اقسام سے ایک قسم وہ ہی جو ہمراہ درد کے ہوتا ہی اوسکا نام زحیر یعنی پیچش ہی اور زحیر وجع تمددی اور انحرازی ہی جو معاء مستقیم کو عارض ہو یعنی اس درد مین کھچاؤ اور انحراز ہوتا ہی اور بعض قسم مین اسکے درد نہین ہوتا ہی **پیچش کے جملہ اقسام اور اسباب** زحیر کا سبب یا تو ورم حار ہی جس سے کوئی چیز بہتی ہو (۲) یا ورم صلب یعنی سوداوی (۳) یا استرخا اور ڈھیلا ہو جانا عضلہ کا کہ اوس عضلہ مسترخیہ کے ساتھ مقعد بھی باہر نکل آے (۴) یا تمدد اور کزاز عارض ہو کر اوس عضلہ کو جو براز کا عصر کر کے اخراج کرتا ہی جانب مقعد مین عارض ہو کر اوسی عضلہ کو اوسکے فعل سے باز رکھتا ہی (۵) یا فضلہ شور اور بورقی یا کیموس غلیظ ہی جو قوام براز خواہ اندرون امعا کے داخل ہوتا ہی (۶) یا ذوسنطاریا کہ تبعیت سے اوسکے بعد زحیر پیدا ہوتی ہی (۷) یا برودت کا اثر عضو مخصوص یعنی مقعد کو پہونچے اور زحیر واقع ہو (۸) یا زمانہ دراز تک بیٹھے رہنے سے واسطے براز کے کسی سخت مقام پر (۹) یا غلیظ اور سخت ہونا براز کا (۱۰) یا اخلاط حارہ (۱۱) یا نواصیر (۱۲) یا بواسیر (۱۳) یا شقاق (۱۴) یا قروح اور تاکل (۱۵) یا ثفل کا محتبس ہونا یہ پندرہ اسباب زحیر کے باستقرا اور تجربہ معلوم ہوے اور اکثر اوقات پیچش خلط مخاطی سے ہوتی ہی اور بعد مخاطی ہونے کے پھر خراطی ہو جاتی ہی پھر خون نکلنا عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی زحیر مین ایک شی بشکل پتھر کے خارج ہوتی ہی جیسا کہ بعض اطبانے ذکر کیا ہی اور جالینوس اس حکایت کو مستبعد جانتا ہی۔ اکثر زحیر ایسے بلغمی مزاج والونکو ہوتا ہی جنکا بلغم یا عفونت ہو اسلیے کہ بوجہ عفونت اوس بلغم کے اثر اوسکا معاء مستقیم مین باقی رہ جاتا ہی بروقت گذرنے اوسی بلغم کے جو ہر وقت معاء مستقیم مین ہو کر گذرتا ہی پھر اوسکے بعد لزج اور چسپندہ موذی ہو جاتا ہی اور بیشتر مریض کو توہم اس بات کا ہوتا ہی کہ اوسکی مقعد مین نمک بھرا ہوا ہی خواہ کوئی شی بورقی چھڑکی ہوئی ہی اور بعد ازان اوس مریض کو پیچش عارض ہو کر اس مرض وہمی یا واقعی سے نجات ملجاتی ہی بشرطیکہ یہ توہم اوس کو مع عروض پیچش بعد توہم مذکور کے بعد ذوسنطاریا کے خواہ متولد مرض ذوسنطاریا سے ہمراہ ذوسنطاریا کے نہو کہ اوسوقت فقط زحیر کے واقع ہونے سے نجات نہوگی۔ کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ مقعد خواہ معاء مستقیم بڑھ جاتی ہی خواہ اونمین سے کسی ایک مین تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہی

پیچش کے جملہ
حیر کا بیان

پس عضل معاء مستقیم کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ جو فضلہ اوسمین آتا ہے اوسکو حبس نہین کرسکتی ہے جیسے کہ اوسکو یہ امر بھی عارض ہوتا ہے
کہ بمقدار بڑھنے کی وجہ سے قادر اوتارنے پر کسی فضلہ کے اپنے اوپر سے اعضاء سے نہین رہتی ہے۔ جو زحیر خاص مقعد سے پیدا ہوتی ہے
اور درد اوسمین نہو اوسمین فقط خون برآمد ہوتا ہے اور کچھ نہین اور اکثر ایسی بحثیں بر سبیل دفع طبیعت کے واسطے اوس فضلہ کے ہوتی ہے
جو بدن مین موجود ہو۔ غذاؤنکا اور محصور ہونا اوسی فضلہ کا بدن مین اسکے چند اسباب ہین کہ فضلہ غذا ہاے مختلفہ کا ہو یا بسبب قطع
ہوجانے کسی عضو کے خواہ ترک ریاضت خواہ اور اسباب حبس فضلہ جو باب کلیات مین بیان ہوچکے ایسی بحثیں مناسب نہین
کہ بند کیجاے مگر اینکہ خوف سقوط نبض اور سقوط قوت کا ہو اوسوقت مجبوری سے بند کرنا چاہیے۔ یہان تک جسقدر بیان ہوا یہ
اسہال بحثیں کے وہ اقسام تھے جو امعاء شش گانہ سے پیدا ہوتے ہین۔ اب وہ اسہال جو تمام بدن سے پیدا ہو تو بر سبیل بحران
کسی مرض کے ہوگا اور اوسوقت قوت دافعہ قوی ہوگی یا بسبب سقوط قوت ماسکہ کے جسطرح کہ شخص خائف کو جو کہ کسی شی کو دیکھنا
چاہیے خواہ میلوس یعنی رنجیدہ اور اندوہگین مبتلاے یاس کو (یا مسلول) اور مدقوق کو آخر عمر مین اونکے جب زمانہ موت قریب ہو
عارض ہوتی ہے یا بر سبیل ذوبان کے ہو اور ابتدا مین اسکے فضلہ رقیق برآمد ہوتا ہے بعد اوسکے خاثر یعنی کسیقدر غلیظ اور بودہ ہوجاتا ہے اور
بھوک زیادہ ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے اور قوت ساقط ہوجاتی ہے اور حمیات پیدا ہوجاتے ہین اور بشیتر متلی اور دشواری سے
پیشاب کا ہونا اور ریاح اور قراقر اور تیرگی رنگ اور برد اطراف اور خشکی زبان عارض ہوتے ہین۔ یا یہ زحیر تمام بدن سے پیدا
ہونے والی استحالہ اخلاط کا طرف فساد کے ہو بسبب حمیات ردیہ اور سموم ضارہ کے۔ یا بر سبیل نفض اور دور کرنے طبیعت کے ہو
امتلاء شدید کو جو بوجہ ترک استفراغ کے عارض ہوا ہو خواہ اسوجہ سے کہ کسی سیلان معتاد کا احتباس ہو جاے خواہ کوئی عضو کٹ
جاے یا کوئی ریاضت چھوٹ گئی ہو خواہ تحلل رطوبات کا بدن سے کم ہوتا تھا اسوجہ سے اجتماع مواد کا زیادہ ہوگیا خواہ اقسام
احتباس کے جنکو فن کلیات مین بیان چکے ہین خواہ تراکم اور بستہ ہوکر رک جانا تخمہ ہاے کثیرہ کا جو دفعۃً ہوا اور بند ہوگیا پس جوع کرے
بطریق مادہ جاے بطرف اسہال کے اور یہ قسم از قبیل ہیضہ کے ہے جسکو جدا لکھینگے خواہ نفوذ غذا کا بسبب سدہ ہاے عروق کے
بدن مین نہوتا ہو اور ان صور تونکے علاوہ اور بھی ہوسکتی ہین جیسے زحیر پیدا ہوسکتی ہے **ہیضہ کا بیان** ہیضہ حرکت مواد فاسدہ کی
ہے جو خام اور غیر ہضم شدہ اور یہ حرکت مواد کی جدا ہونے سے انہین مواد کے بدن سے اور خارج ہونے سے براہ امعاء کے پوری ہوتی ہے
کہ یہ مواد اوسی انفصال کے رجوع کرتے رہتے ہین اور بدن سے خارج ہوا کرتے ہین قوت دافعہ کی تیزی اور درشتی کے ساتھ اسلیے
غذائین جب خام رہ جاتی ہین اور خوب ہضم نہین ہوتی ہین ایسے اخلاط کیطرف اونکا استحالہ ہوتا ہے جو بدن کو موافق نہون یعنی مناسب
تغذیہ بدن کے نہون اور طبیعت بدنی اون غذاؤنکے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہے اسلیے کہ وہ غذائین طبیعت پر ناگوار اور گران بار
ہوتی ہین پس اونکے دفع کرنے کی حرکت جو طبیعت سے ہوتی ہے کبھی استمراری اور رمائی اور بعض اوقات مین زنگاری قی کے ذریعے
اور چند قسم کے اسہال سے بھی طبیعت انکو دفع کرتی ہے۔ جو ہیضہ فساد سے ایک قسم کے طعام سے پیدا ہوا ہو وہ اسلم ہے بہ نسبت اوس
ہیضہ کے جو متواتر فساد غذا اسکے بعد پھر دوسرا فساد غذا عارض ہوکر پیدا ہوا ہو۔ ہیضہ ردی اور مہلک ابتدا اور اول
مین ضعف ہوتا ہے پھر بعد اوسکے درد اور مروڑہ اوٹھتا ہے جو معدہ اور امعا مین اسطرح ہوتا ہے کہ پھیلتا ہوا معدہ تک یہ مروڑہ
چڑھتا ہے بعقب کثرت ایذا دہی اونہین اخلاط حارہ اور تیز کے جو امعا کیطرف روبراہ ہورہے ہین اور جاتے ہین۔ اکثر

لوگونکو قے اور دست ساتھ ہی آتے ہین - پھر جسوقت یہ فضول ردی دفع ہونے لگتے ہین انکی تبعیت سے اخلاط صالحہ بدون کے بھی نکلنے لگتے ہین جیسا کہ استفراغ کے ابواب مین بیان ہو چکا کہ اسکا کیا سبب ہے - جب شروع مرض ہذا کا ہوا اسہال مراری پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے بعد مائی خالص جسکو عوام پانی سے پتلے دست آنے بولتے ہین عارض ہوتا ہے مگر بدبو ضرور رہتا ہے پھر بیشتر نوبت یہان تک پہونچتی ہے کہ مثل غسالۃ اللحم یعنی گوشت آب تازہ کے دستون کا رنگ اور قوام نظر آتا ہے جسمین چکنائی کی بو ہوتی ہے اور کبھی اسہال خراطی بھی آخر درجہ مین ہوتا ہے بعد اوسکے نوبت نہایت پہونچی ہے کہ نبضین ڈھیلی ہو جائین خواہ چھوٹ جائین اور تشنج تمام بدنکا اور سرد پسینا آنے لگے تا اینکہ موت واقع ہو جاے - ہیضہ والونکو پیاس زیادہ لگتی ہے اور جسقدر پانی پلایا جاے اونکے معدہ مین پہونچکر گرم ہو جاتا ہے اور قے کر دیتے ہین - پیاس پر صبر کرنا ان لوگونکو زیادہ مفید ہے بہ نسبت سیراب ہونے کے - اکثر ان لوگونکی نبض کی حرکت باطل ہو جاتی ہے بسبیل ضغط اور تنگی کے اور بسبب زیادہ ایذا پہونچنے کے جو اعراض فاحشہ یعنی کھلے اور نمایان اعراض سے اونکو ایذا پہونچتی ہے - پھر جسوقت اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہے نبض اپنی اصلی حالت کیطرف عود کرتی ہے اور چلنے لگتی ہے - جو شخص خوگر ہیضہ کا ہو اوس سے اسقدر خطرہ ہیضہ کا نہین ہے بہ نسبت اوس شخص کے جو خوگر نہو اور پہلے پہل اوسے یہ مرض لاحق ہو - ہیضہ لڑکون مین تا سن صبے زیادہ ہوتا ہے - اکثر ہیضہ فصل گرما اور خریف مین عارض ہوتا ہے اسلیے کہ ضعف ہضم ان دونون فصلون مین زیادہ ہے اور جاڑون مین اور ربیع مین ہیضہ کمتر پیدا ہوتا ہے - کبھی بکثرت عروض ہیضہ کا نہار منہ سرد پانی پینے سے ہوتا ہے جو بعد غذاے غلیظ شبینہ کے پیا جاے خصوصاً حمارہ وزہ افطار کرکے جو پانی پیا جاتا ہے اوسکے بعد ہیضہ پیدا ہوتا ہے - خوبانی اور خربوزہ بھی اکثر اونکا تناول کرنا ہیجان ہیضہ کا کرتا ہے - اکثر ہیضہ بند ہو کر مادہ ہیضہ کا اعضاے بول کیطرف رجوع کرتا ہے پس حرقت بول پیدا ہوتی ہے جو اسہال بوجہ عدم نفوذ غذا کے بدن مین عارض ہوتا ہے اور یہی اسہال سددی کے نام سے مشہور ہے یہ وہی اسہال ہے جسکا نام اسہال دوری بھی ہے یہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ رگہاے مفسدہ یعنی جن رگون مین فساد غذا کو عارض ہوتا ہے ایک مدت معلومہ مین فاسد غذا سے ممتلی اور پر ہو جاتی ہین جہان تک اونکو تحمل ہے پھر پلٹ کر اوسی غذاے فاسد کو براہ اسہال استفراغ کرتی ہین اور درمیان اس مدت کے ایسی حالت رہتی ہے جیسے زمانہ صحت کی ہوتی ہے - اکثر یہ مدت تحمل عروق کی بیس روز کے شمار مین آئی ہے اور کبھی اس سے پہلے خواہ پیچھے بھی اسہال پیدا ہو جاتا ہے بسبب اونہین اسباب کی قلت اور کثرت کے جو معلوم ہو چکے ہین - جو اسہال بسبب غذاؤن کے پیدا ہوتا ہے ایک مرتبہ تو اوسے ہم باب معدہ بیان کر چکے پھر کچھ خوف نہین اگر یہان دوبارہ اوسے بیان کرین اور اوسکی شرح اور بسط بیان مین زیادہ ہو جاے - پس ہم کہتے ہین جو اسہال غذا سے پیدا ہو یا تو غذاے ثقیل اوسکا سبب ہو خالی معدہ پر اوسکا بوجھ زیادہ پڑتا ہے لہذا طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی اور براہ اسہال دفع کرتی ہے - یا اینکہ مقدار اوس غذا کی کثیر ہوتی ہے وہ بھی بوجہ ثقل کے براہ اسہال دفع ہو گی اور نیچے کی طرف اوتر آئے گی یا اوس مین لذع ہوتی ہے جیسے پیاز یا اوس غذا مین قوت سمی ہو جیسے فطر یعنی بھین چھتر خواہ فساد کو جلد قبول کرتی ہو جیسے دودھ یا زیادہ رقیق ہو کہ معدہ سے مترشح ہو کر نکل جاے اور حبس اوسکا باب کید مین نہو سکے خواہ اوسکی رطوبت اور لزوجت ایسی ہو کہ پھسل کر جدا ہو جاے خواہ غذا کے بعد پانی اس کثرت سے پیا جاے کہ غذا کو اوکھیڑ دے اور پھسلکر باہر نکل آئے خواہ اخلاط بالزوجت سے معدہ وغیرہ مین ملجاے جیسے بلغم یا اخلاط جالبہ سے ملے جیسے صفرا یا غذاے کذب ہو یہ وہ غذا ہے کہ مقدار مین

خربوزہ سے ہیضہ پیدا ہوتا ہے

غذا کی بے ترتیبی کا بیان

زیادہ اور غذائیت اوسکی کم ہو جیسے ترکاریان - یا ترتیب خورش طعام کی ایسی خراب ہو جو ازلاق پیدا کرے جیسے پہلے کھانا غذاے نرم اور سبک زود ہضم اور مزلق کا اور تاخیر یعنی پیچھے کھانا غذاے قابض اور عاصر کا یا پیچھے کھانا غذاے سریع الاستحالہ کا کہ اپنے پہنچنے کی غذا جو معدہ مین پہلے پہونچ چکی اوسی یہ غذا فاسد کر دیتی ہی اور طبیعت کو خواہشمند اوسکے دفع کیطرف کرتی ہی - جو اسہال بسبب ہواے محیط کے عارض ہوتا ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ ہواے گرم محلل ہو کر بار دشے کی تخفیف کرتی ہی اور ہواے بارد جمع کرکے تخفیف کرتی ہی اور ہواے جنوبی اور کثرت بارش اور بلاد جنوبیہ سے اسہال پیدا ہوتا ہی - اور کبھی بعض قسم کے ریاح جو فساد ہضم پیدا کرتے ہین اور تحریک غذا کرتے ہین باین سبب اسہال پیدا کرتے ہین - بقراط کہتا ہی کہ جو لوگ الثغ ہین اونکو زرب کثرت عارض ہوتا ہی اور مراد بقراط کی الثغ سے وہ لوگ ہین جو حرف راء مہملہ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکین سبب اس حکم کا یہ ہی کہ رطوبت کا ان لوگونکے بدن مین غالب ہوتا ہی اعضاے عصبی اور اونکے معدہ پر بشرکت دماغ کے خواہ اونکے خاص بسبب رطوبت دماغ وغیرہ کے زرب بکثرت عارض ہوتا ہی - یہ لوگ بھی اسی قابل ہین کہ اگر اونکو مسہل دیا جاے بہت نرم اور ضعیف ادویہ سے مرکب ہو - ایضاً بقراط کا قول ہی جو شخص اپنے سن شباب مین نرم طبیعت ہو خواہ اوسکی طبیعت مین قبض رہا کرے پس جب سن شیخوخت کو پہونچے گا جوانی کے سن کی نسبت اوسکے بالعکس ہو جائیگی مگر جس شخص کو جوانی کے سن مین ہمیشہ نرمی طبیعت رہے اب شیخوخت مین اوسکا ہمیشہ نرم طبیعت رہنا مناسب نہوگا - جو خلفہ بعد کسی مرض شدید کے ناگاہ عارض ہو پس وہ دلیل موت کی ہی اسلیے کہ وہ خلفہ فساد طبیعت پر دفعۃً عارض ہو جانیکی دلیل ہی اسہال زلقی اور زلق معدہ کے فرق پر تھوڑا سا ہضم کا ہونا دلیل ہوتا ہی جو اسہال زلقی مین ہوتا ہی اور زلق معدہ مین بالکل نہین ہوتا پس جب تھوڑا ہضم پاکر غذا معدہ سے اوترتی ہی امعا مین کچھ نہین ٹھہرتی ہی بلکہ بہت جلد خارج ہو جاتی ہی - پھر اگر سبب اسہال زلقی کا قروح امعا کے ہون سحج اور خراش اسپر دلیل ہوگی اور جو شے براہ براز دفع ہوتی ہی وہ بھی دلیل اسپر ہوگی پھر اگر وہان پر بلغم لزج ہو وہی بلغم جو براہ براز کے خارج ہوتا ہی اوسپر دلیل ہوگا اور ریاح اور قراقر بھی ہونگے اور بلغم مین کو دنی تو پہلے بھی ہوگی اور ٹھنڈی ہوگی محسوس ہوگی اور اوسمین گرانی اور ثقل محسوس ہوگا - اسہال قروحی کی شناخت ورد سے ہوتی ہی جو میان معدہ سے نیچے محسوس ہو اگر زلق امعا قروح سے نہو اور نہ بلغم سے ہو بلکہ فقط کسی سوء مزاج سے پیدا ہوا اسپر دلیل نہ خارج ہونا اون اشیا کا ہو علامات قروح مین دلیل ہوگا اور نیز عدم خروج بلغم کا - فوائق جسوقت مبطون کو عارض ہو خصوصاً جس شخص کو ہچکیان ہون پس یہ دلیل شر ہی اسلیے کہ دلالت اسکی مبین ذابل پر ہی یعنی وہ خشکی جس سے ذبول پیدا ہوتا ہی - جسوقت مبطون ضعیف کو غذا دیجاے اور نبض اوسکی قوت پائے اوسکا علاج نہ کرنا چاہیے - مبطون مرجاتا ہی اور حال اوسکا یہ ہوتا ہی کہ اوسکی نبض تھوڑی تھوڑی ساقط ہوجاتی ہی اور دودی اور نملی ہوتی جاتی ہی اور وہ زندہ رہتا ہی اور عقل اوسکی درست رہتی پھر اوسکے بعد اوسکی نبض باطل ہو جاتی ہی اور وہ زندہ رہتا پھر اوسکے بعد مرجاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو رنگ برنگ مختلف اقسام کے دست آئین مراری اور زبدی اور طرح طرح کے دست بد رنگ اور بد صورت بے مزہ اور باوجود اخراج ایسے مواد کے ضعف مریض کو نہو ایسے دستونکو بند کرنا چاہیے کہ بند کرنے سے امراض صعب اور اورام خبیثہ ردیہ یعنی مہلکہ پیدا ہونگے

فصل بیان علامات اسہال کا کہتے ہین کہ اگر بول حمیات صفراویہ مین سپید ہو اور اوسکے ہمراہ علامات اور دلائل سلامت حال مریض یعنی عقل اور ادراک کا ثابت ہونا درد سر کا نہونا وغیرہ وغیرہ پس اوسوقت توقع اور امید سحج امعا کی ہوتی ہی (کہ مادہ اسفل کیطرف متوجہ ہی) بعد اسکے فرق درمیان اسہال دماغی اور معدہ کے یہ ہی کہ اسہال معدہ مین ترتیب

الثغ کے معنی مخالف اون معنون کے جو ترجمہ باب چہارم فن ۷ فصل ۱۳ مین لکھے ہین

قلق

اور انتظام اوقات کا بعینہٖ نہین ہوتا کہ انہین اوقات مین اوسکا دوران اور جوش ہو بلکہ برطبق تدبیر غذائی کے اوسکی کمی بیشی ہو پھر اگر ہاضمہ
ضعیف ہو کہ ہاضمہ غذا نکل آتی ہی اور اگر ماسکہ مین ضعف ہو جلدی اور بسرعت برآمد ہوگی اور اگر ماسکہ اور دافعہ دونو مین ضعف ہو جلدی نکل
آئیگی اور بمقدار کثیر دست نہوگا دفعہ واحد مین بلکہ متواتر جلد جلد آتا رہیگا اور تھوڑا تھوڑا ہوگا اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے ہوتا ہی - اگر ضعف سوائے
ہاضمہ کے اور قوت مین ہو اوسوقت جو فضلہ خارج ہوگا زیادہ غیر منہضم سا ہوگا بلکہ نکلیگا درانحالیکہ اوسمین کسیقدر ہضم بھی ہوگا جسقدر وہ غذا معدہ مین ٹھہری
ہوگی اور جتنی دیر کے بعد خارج ہوئی ہوگی جو اسہال زلق رطوبی سے حادث ہوا وسکے ہمراہ رطوبات بھی برآمد ہوتے ہین - جو اسہال زلق بثوری
یا قروحی سے پیدا ہوتا ہی اوسکے ہمراہ علامات قروح معدہ کے بھی ہوتے ہین کہ قشاری قی کا ہونا اور دانونکا منہ مین پڑنا اور درد کا موجود ہونا - بقراط نے
یہ بھی کہا ہی کہ جس شخص کو زلق الامعا کا مرض ہو پس قی اوسکے لیے ردی اور مہلک ہی اور اس حکم کی علت مخفی ہی یعنی سبب ردارت کا پوشیدہ ہی
کچھ نہین کھلتا - دماغی اسہال اکثر بعد نوم طویل کے ہوتا ہی اور اوسکی نوبتین محفوظ ہوتی ہین اور علامات نزلہ کے اوسمین موجود اور فساد
مزاج دماغ کا بخوبی واضح ہوتا ہی - کتاب غریب مین لکھا ہی جسوقت زلق الامعا کے مرض مین پسلیون پر پھنسیان سپید سپید مشابہ دانہ
نخود کے برآمد ہون اور پیشاب کا ادرار ہو اور زیادہ مقدار سے پیشاب آئے اوسی گھڑی مین بیمار مرجائے گا - اسہال کبدی کے علامات
باب امراض جگر مین ہم ذکر کر چکے اسیطرح اوس اسہال کے جو ماساریقا سے پیدا ہوتا ہی - طحالی اسہال اکثر سوداوی ہوتا ہی اور اپنی جگہ
اوسکا بیان بھی ہو چکا جو اسہال ثقل وردی کے ہو اسکے واسطے جو علامات ردی اور سلیم ہین دونون کو ہم بیان کر چکے اور اسہال مین
اور درد مین جو تفرقہ ہی اوسکو بھی بتلا چکے اور ثابت کر چکے ہین کہ یہ اسہال بروقت ورود ون اور احوال خارج از طبیعت کے ہوتا ہی
دیکھو باب امراض طحال کو اور اوس مقام کو جہان ہم نے اندمامات جگر کا حال لکھا ہی - اسہال معوی جو امعا سے پیدا ہوتا ہی خونی ہو
یا غیر دموی اوس پر درد امعا اور مغص سے دلالت ہوتی ہی اور اسہال کبدی مین اور اوسمین جیسا کہ معلوم ہو چکا یہی فرق ہی کہ اسہال
کبدی مقدار مین زیادہ اور بکثرت اور اوسکے واسطے نوبتین اور مرات ہوتے ہین - اور ہر نوبت کی ردارت اور خرابی نوبت سابقہ سے
بڑھی ہوئی اور ظاہر تر ہوتی ہی اور مضرت اوسکی بہ نسبت فربہی بدن کے زیادہ تر اور علامات فساد جگر کے بخوبی ظاہر ہوتے رہتے ہین
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حال خراطہ اور درد اور مغص کا شناخت مین اقسام اسہال کے بہت بڑی شے ہی جسکی طرف طبیب
رجوع کرکے دریافت کر سکتا ہی پس بروقت وجود ہر واحد کے معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ اسہال ضرور امعا سے ہی اور اگرچہ کبھی بروقت
نہونے اس دلیل کے بھی اسہال امعا سے ہوتا ہی - اور سحج اور اسہال خونی جو خاص امعا سے ہی وہ بھی اسہال معوی پر دلالت
کرتا ہی اکثر اسہال خونی رگونکے منہ کھلجاتے سے ہوتا ہی اور ہمراہ اوسکے سحج اوسوقت ہوگا جب اوس خون کی حدت سے قرحہ پڑجائے اور
بیشتر پہلے تقرح پیدا ہوتا ہی اوسکے بعد اسہال خونی عارض ہوتا ہی اسہال معوی ہونے پر خراطہ اور حرارت دلیل ہوتی ہی اور اکثر
قرحہ قلاعیہ ہوتا ہی اوسمین خراطہ کا ظہور بعد ایک وقت معین کے ہوتا ہی مگر زلق اور پھسلن ور دافر اقسام معلوم مین ہوتی ہی اور
جو شے خارج ہوتی ہی مقدار مین تھوڑی تھوڑی اور متصل اور طولانی مدت مین برآمد ہوتی ہی - قشار کا نکلنا اسہال مین بدون سحج کے
دلالت کرتا ہی کہ یہ چھلکے معدہ سے آتی ہین اور جو عضو معدہ کے قریب ہی اور درد معدہ کے مع دیگر علامات خاصہ جو باب معدہ مین
مذکور ہوئین اوسپر دلالت کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خراطہ اور جرادہ یہ دونون دلیل تالطع وجود قروح پر ہین اور اگر انمین
بوی بد بھی آتی ہو تاکل اور سڑ جانے پر بھی دلیل ہینگے اور اگر باوجود اس بدبو کے خراطہ اور جرادہ سوداوی ہون خوف اس امر کا

ہوگا کہ قروح مین سرطانیت بھی ہی اور شناخت مکان قرحہ اور محل آفت کی اور مبداء خون کے برآمد ہونے کی درد کی جگہ سے کرنی چاہیے کہ آیا درد ناف سے اوپر ہی یا نیچے ناف سے ہی یا قوت وجع سے شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ درد امعاء دقاق کا شدید ہی کیونکہ انکے درد مین اعضاے فوقانیہ بھی شریک ہوتے ہین - اور قشور سے بھی شناخت بخوبی ہوتی ہی کہ یہ چھلکے باریک ہین یا موٹے اسلیے کہ موٹے چھلکے اکثر معاء غلاظ سے برآمد ہوتے ہین اور باریک چھلکے اکثر گاہ معاء دقاق سے نکلتے ہین اور بکثرت چھلکے اکثر معاء غلاظ سے اور چھوٹے چھوٹے معاء دقاق سے برآمد ہوتے ہین - اختلاط اور کمی بیشی آمیزش اون چیزون کی جو ہمراہ چھلکون کے برآمد ہوتی ہی بھی دلیل تفرقہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ زیادہ آمیختہ ہونا اون رطوبات سے جنکے ہمراہ چھلکے برآمد ہون دلیل اسپر ہی کہ قرحہ معاء علیا مین ہی اور جدا ہونا یعنی بے امیزش ہونا دلالت کرتا ہی کہ معاء زیرین مین قرحہ پڑا ہی اور اکثر اوقات جو اسہال قرحہ معاء زیرین اور قرحہ مقعد سے عارض ہوتا ہی جب دست آتا ہی اوس سے پہلے خون کی آمد ہوتی ہی کہ براز سے پہلے خون برآمد ہوتا ہی - جو زمانہ درمیان درد اوٹھنے اور دست آنے کے ہی اوس سے بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ اگر یا بین ان دونون زمانون کے فاصلہ زیادہ ہو یعنی درد اوٹھنے سے دیر کے بعد اجابت ہو تو قرحہ معاء دقاق مین ہی - جو شی ہمراہ براز کے آتی ہی اوس سے بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ اگر وہ کیلوس ہو ایسا کہ مشابہ ماء اللحم کے پس قرحہ معاء دقاق مین ہوگا - بدبو سے بھی اسکی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ معاء دقاق سے جو آتا ہی اوسمین بدبو زیادہ ہوتی ہی درد سے بھی شناخت کرنی چاہیے کہ درد معاء دقاق کا بہت شدید ہوتا ہی خون کے ذریعہ سے بھی شناخت کرنی چاہیے جو اکثر نکلتا ہی اسلیے کہ جو خون معاء دقاق سے برآمد ہوتا ہی غسالی ہوتا ہی اور زبل یعنی اصل براز سے نہین ملتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ مرض اگر قرحہ کا ہی اور پورانا ہو جاے اور جو کچھ نکلتا ہی اوسکی مقدار معین ہو اور پھر درد ایسا ہو کہ اچھی طرح محسوس نہوتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ قرحہ گندہ ہی اور چرک ریم وغیرہ اوسمین زیادہ ہی - فرق سڑے ہوے زخم اور چرک آلودہ مین جو ہستا کل نہو یہ ہی کہ سڑا ہوا زخم زیادہ دردناک ہوتا ہی اور جو رطوبت اوسمین سے نکلتی ہی اوسمین بدبو زیادہ آتی ہی اور کسیقدر سیاہی لیے ہوے بھی وہ رطوبت ہوتی ہی اور دسخ کی پیپ پانی سے پتلی سپیدی مائل اور بدبو - جسوقت بعد خراطہ کے خون زیادہ برآمد ہو دلالت کریگا کہ قرحہ نے پھر عود کیا اور مرض قوی ہوگیا - اکثر قروح بعد اورام کے ہوتے ہین جو پہلے تھے پس ایسے اورام بذریعہ درد اور دیگر علامات کے (جنکو ہم بیان کرینگے اسطرح کہ اونکے اورام ہونے کا ذریعہ شناخت وہی علامات ہین) پہچانے جاتے ہین - اور اکثر اور اسباب سے یہ قروح پیدا ہوتے ہین جنکو ہم بیان کر چکے - پھر اگر سحج کسی رگ خواہ چند رگونکے کھلجانے سے پیدا ہوا اوس سے پہلے خون خالص کا برآمد ہونا عارض ہوگا کہ جسمین بہت کم کسی اور شی کی آمیزش ہوگی اور بیشتر اوسکے درد بھی ہوگا اور کبھی نہوگا اور کبھی اوسکے واسطے دورہ ہونگے جسطرح کہ اوس سحج کے بھی دورہ ہوتے ہین جو امعا سے حادث نہوا ہو اور علامات امتلاے خون کے رگون مین بھی ظاہر ہونگے - پھر اگر ہمراہ بواسیر اسباب سرطانیہ کے ہو جو امعا کے اوپر والے تینون امعا مین حادث ہون یہ خون بدبو ہوگا اور اوسکے ہمراہ خون سیاہ بھی آےگا اور تھوڑا تھوڑا ایسے درپے بحسب امتلاے ہونگے اور جسقدر اوسکا استفراغ طبیعت کر رہی ہو - اور اگر رطوبات شور خواہ رطوبات بورقیہ سے یا اینکہ رطوبات غلیظ اور بالزجبت سے یہ سحج عارض ہوا ہی اوسپر اونہین رطوبات کا پہلے خارج اور ریاح کا اور قراقر کا پیدا ہونا براز مین رنگ کا ہونا اور بذریعہ حس کے بھی معلوم ہوتا ہی کہ ایک شی کسی مقام سے اوکھڑ کر آگئی ہی اور درد ایسا ہوگا کہ جیسے

لازم اور ہر وقت رہتا ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہین ہوتا ایک وقت خاص تک اور ثفل کے مانند ایک شی اوسکے ہمراہ محسوس ہوتی ہی - اور خراطہ سے آمیزش بلغم کی ہوتی ہی اور اگر یہ سحج صفرا کی خراش سے پیدا ہوا ہو اسی خلط صفراوی کا پہلے خارج ہونا اوسپر دلیل ہوگا اور خراطہ سے اس صفرا کا ملنا خواہ براز سے آمیزش اسکے رنگ کو فاسد کردیتی ہی - اور یہی کیفیت سوداوی دردی کی ہی خواہ سوداے سلیم کی کہ دونون پر پہلے اوسی قسم سودا کا خارج ہونا دلیل ہوتا ہی جو ملا ہوا اوسی فضلہ کے برآمد ہوتا ہی جسکی آمد اوسوقت ہو اسکی ترش ہوتی ہی زمین پر گرنے سے خمیر اور جوش سا آجاتا ہی یا دردی سیاہ کو اوسمین سے بوے ترش نہین آتی اور نہ جوش زمین کا پیدا ہوتا ہی اور اوسکے ہمراہ کرب شدید ایسا ہوتا ہی کہ بیشتر اوس سے غشی پیدا ہوجاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سبب سحج اور ذوسنطاریا کا اگر ابھی تک برقرار ہو اور ہمراہ خراطہ کے مثل صفرا اور سودا اور خون باحدت یا بلغم عفن یا بلغم زجاجی کے یا خشک ثقل خارج ہوتا ہو پس ابھی مرض ترمانہ تزیدمین ہی بسبب لازم ہونے سبب کے یعنی سبب ہر وقت موجود ہی - اور اگر سبب منقطع ہوجاے اور خراطہ یا جرادہ اور خون وغیرہ باقی رہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب تو منقطع ہوچکا اور مسبب اور جو اثر کہ حاصل اوس سبب سے ہوا تھا وہ باقی ہی اب اسوقت واجب ہی کہ علاج مین قصد ازالہ اوسی مسبب کا کرین - علامات اسہال معری کی جو دموی اور دردی ہی یہ ہوتی ہی کہ اوسکے قبل (یا اوسکے بعد) سحج ایذا دہندہ یا اسہال متواتر ہوتا ہی پھر اوسکے بعد اشتہا ساقط ہوجاتی ہی اور تقلب نفس یعنی الجھن پیدا ہوتی ہی اور خراطہ تک نوبت پہونچتی ہی اور اکثر مریض کی موت واقع ہوتی ہی جو اسہال دفعۃً بدون درد و شدید اور بدون آفت کے جو اوسکے بعد اشتہا وغیرہ مین پیدا ہو عارض ہوتا ہی وہ سلیم ہی اور اگر ثفل اوسمین غلیظ ہو اوسپر حال ثقل کا اوسکا حادث ہونا اوسکا ہمراہ مروڑ اور نکلنے ثفل کے اور سکون درد کے ہر وقت نرم ہونے طبیعت یعنی رفع قبض کے دلیل ہوتا ہی - اکثر اوقات ایک رطوبت مثل عصارہ کے ثفل سے جدا ہوکر برآمد ہوتی ہی جسوقت کہ ثفل غلیظ ہوتا ہی اور جس سبب سے ثفل مین خشکی پیدا ہوتی ہی وہ خفیف ہی اور طبیب براہ خطا گمان کرتا ہی کہ اس رطوبت کی آمد بطور اسہال کے ہی لہذا وہ حابسات دے کر اس رطوبت کی آمد بند کردیتا ہی اور اس سوء تدبیر سے مریض کی ہلاکت پیدا ہوتی ہی - ایسے رطوبات غیر اسہالی کی علامت یہ ہی کہ کوئی شی اوسمین سے بر وقت خطرہ اجابت اور نرم ہونے طبیعت کے اور جدا ہونے ثفل کے یعنی بر وقت آنے براز کے برآمد نہو اور یہ علامت ہی کہ ثفل پہلے خارج ہوچکے اوسکے بعد ثفل یابس برآمد ہو جو قسم اسہال کی اس قسم سے پہلے مذکور ہوئی (یعنی جو اسہال دفعۃً بدون درد شدید الخ) اکثر اوسکی آمد بعد اسی ثفل کے ہوتی ہی جو خراش پیدا کرتا ہو - اسہال زلق امعا کا اوسمین اور زلق معدہ کے اسہال مین فرق یہ ہی کہ زلق امعا مین تھوڑا سا ہضم طعام بھی ہوتا ہی پھر معدہ سے اتر کر امعا مین پہونچا وہان پہونچکر تھوڑی دیر بھی نہین ٹھہرتا اور فوراً نکلجاتا ہی - پھر اگر سبب اس زلق کا امعا کا قروح امعا ہون سحج کا ہونا اوسپر دلیل ہوگا اور جو اشیا کہ قروح پر اوسکے خارج ہونے سے دلالت ہوتی ہی اور اگر امعا مین بلغم لزج ہوگا اوسپر وجود اوسی بلغم کا دلیل ہوگا جو ہمراہ دستون کے خارج ہوتا ہی اور ریاح اور قراقر کا ہونا بھی اوسکی علامت ہی اور بلغمی مین احساس ایک شی پھسلنے والی کا ہمراہ ثفل کے ہوتا ہی - پھر اگر زلق امعا نہ قروح کیوجہ سے ہو اور نہ بلغم سے بلکہ فقط سوء مزاج ہی اسکا سبب ہو دلیل اسپر نہ خارج ہونا اون اشیا کا جو علامات قروح اور بلغم کے ہین ہوگا - اسہال بدنی اور اسہال ذوبانی اوسپر دلیل یہ ہی کہ احشا بجال خود صحیح اور سالم ہوتے ہین اور جو ایسے امور کہ مورث اسہال ہین اونسے احشا بری اور پاک ہوتے ہین اور بدن کا اشتعال اور حرارت بدن کی اور تپ کا لازم ہونا

اسہال زلق الامعا

اسہال ذوبانی

جو رقیق اور باریک ہو اور اختلاف لون اور قوام کا اور بدبو پھر جو اسہال ذوبان اخلاط سے ہو اوسکا صدید رقیق مائی ہوگا اور جو ذوبان
لحم سے ہو یعنی چربی۔ گوشت کے پگھلنے سے اوسکا صدید غلیظ ہوگا جیسا کہ قروح مین ہوتا ہی اور اوسمین چکنائی لحمی اور اختلاف الوان کا
ہوا پھر اوسکے بعد اوسکا قوام درست ہو جائے گا - اور چربی جو برآمد ہوگی اوسکے قوام اور مائیت مین اختلاف نہوگا - اسیطرح
حال گوشت سرخ کے ذوبان کا ہی لیکن اوسکے ذوبان مین چربی اور چکنائی نہین ہوتی اور آخر مین ردی اللون خارج ہوتا ہی - جو
اسہال فضول بدنی اور امتلاے فضول سے جسکو طبیعت دفع کرتی ہی بسبب اوسی ناگواری کے جو اوسکو ہوا ہی جسکو فضلہ
اور امتلا خود پیدا کرتا ہی اوس اسہال پر دلیل وہی اسباب ہوتے ہین اور یہ بھی دلیل ہی کہ جو خون ان دستونمین نکلتا ہی ضعیف اور
ناقص اور پاکیزہ جیسا اور بکثرت ہوتا ہی اور درد اوسکے خروج مین نہین ہوتا اور اسکے بعد استرخاے اعضا اور ضعف ہوتا ہی اور اوسکے برآمد
ہونے کے ثواب ہوتے ہین (دوسرا نسخہ اور اوسکا نکلنا متواتر ہوتا ہی) اسہال زحیری کے ہر قسم پر جو شی خارج ہوتی ہی اور دیکھنے مین آتی ہی
بڑی دلیل ہوتی ہی اور بعض اسباب موجودہ جیسے برودت پہونچنے والی خارج سے خواہ بیٹھنا کسی سخت جگہ پر یا بواسیر اور شقاق وغیرہ
خواہ اور جو چیز پہلے گذر چکا ہی اسہال اور سحج وغیرہ سے یا جو شی براز مین تغلیظ قوام پیدا کرتی ہی کہ اسجگہ ثقل موجود ہو اور محتبس
ہو کر الم اور درد پیدا کر رہا ہو اور وہی ثقل غلیظ ایک رطوبت مثل عصارہ کے براہ مقعدہ رد اندکرتا ہو اور متوہم اوس سے
یہ ہو کہ یہ رطوبت سیلان زحیری ہی اور بیشتر ایک خراطہ مثل لحم کے نکلتا ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ زحیر بلغمی ہی پس ضرور نہین
کہ فقط اسی علامت پر فریب مین آکر اوسے زحیر بلغمی قرار دین بلکہ واجب ہی کہ اصل سبب مین تامل کیا جاے جسطرح اوپر معلوم ہو چکا ہی
فرق درمیان قروح معاء مستقیم اور قروح دیگر امعا کے ہو اور بر معاء مستقیم کے ہین یہ ہی کہ جو رطوبت معاء مستقیم سے سیلان کرتی ہی اوسمین
بدبو کمتر ہوتی ہی یا اینکہ نہین ہوتی ہی جسوقت مریض قروح امعا اور مریض اسہال خونی کو یہ بات عارض ہو کہ خون اوس کے
شکم مین لبستہ اور منجمد ہو جائے پھر وہی علامات پیدا ہونگے جنکو ہم نے اوپر بیان کیا جہان اسباب اس مرض کے لکھے ہین کہ
نفخ شکم اور برد اطراف و غشی اور سقوط قوت اور نبض کا پیدا ہوگا اور جب ایسے مریض کو ان مین سے کوئی علامت عارض ہو
معلوم کرنا چاہیے کہ خون کو انجماد عارض ہوا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو سیاہ دست آتے ہون بسبب احتراق
سوداوی کے اور پھر اوسکے دستونکا رنگ مائل بہ سبزی ہو جاے اسلیے طبیعت نے اوسکی اس ضرر کی تلافی اور مٹانے کیطرف
توجہ شروع کی ہی پس ابھی تو دستون مین سبزی آتی ہی پھر بعد اسکے زرد آئینگے بعد اوسکے اسہال اسکا ٹھہر جائے گا یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ بعض اوقات براہ براز کے ایسی چیزین برآمد ہوتی ہین جنکی شکل عدد کی ہوتی ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ قروح کے
خراطہ اور تراشہ سے یہ چھیلکیان برآمد ہوئیین ہین خواہ امعا کے خراطہ سے نکلی ہین حالانکہ خرط قروح اور امعا کا بدون مغص کے
نہین ہوتا ہی اور یہ غدد خرطہ سے نہین برآمد ہوئے ہین بلکہ فضول خلطی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو دست
آتے ہون اور بند ہو جائین اور وہ شخص اوسی حالت ضعف پر باقی رہے کہ قوت اوسکی عود نہ کرے پس سبب اسکا یہ ہی کہ
بدن اوسکا اپنی غذا کو قبول نہین کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو دست کا آنا دنکو بہ نسبت رات کے زیادہ ہو
بلکہ دن بھر مین جب وہ شخص بقدر اپنی اشتہا کے تناول کرین دست آنے لگین پس سبب اس اسہال کا ضعف اوسکے
معدہ کا ہی اور اگر رات کو زیادہ دست آتے ہون اور یہی کیفیت ہو اوسکا سبب ضعف جگر ہوتا ہی اور رد کرنا جگر کا

نسخہ
اور اوسکے بعد

غذائے وارد کا ہی جو جگر مین جاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اوقات اسہال کی زیادتی انجام مین شدید قولنج پیدا کرتی ہی اسلیے کہ لطیف اور رقیق فضول تو اسہال سے خارج ہو جاتے ہین اور کثیف شدہ ڈالنے والے باقی رہ جاتے ہین بس علامات اور اسباب مذکورہ بالا کو اچھی طرح پہچان کر ارادہ علاج کا کرنا چاہیے **علاج مطلق اسہال کا** پہلے مین یہ بات کہتا ہون کہ ناظر کتاب ہذا کو اعانت لینی چاہیے اون بیانات سے جو ہم نے کتاب ادویہ مفردہ مین دربارہ افراط اسہال کے لکھے ہین اور اون کو اس باب سے جو اسوقت ہم لکھ رہے ہین ملا کر مشغول بمعالجہ ہونا چاہیے - اوسکے بعد پھر یہ معالجہ بیان کرتے ہین کہ اسہال کا روکنا بایین نظر کہ فقط اسہال ہی اور دست ہی بند کرنے سے یہ مرض جاتا رہے گا اور اعراض جو اوسکے ہمراہ سحج اور زحیر وغیرہ سے ہون اونسے قطع نظر کرکے فقط ادویہ قابضہ خواہ ادویہ جو مواد کو غلیظ کر دیتے ہین یا ادویہ مغریہ سے ہو سکتا ہی اور بیشتر ادویہ مخدرہ کی حاجت ہوتی ہی - ایضاً کبھی اسہال کا علاج ادویہ مدرہ سے اور پسینا لانے والی ادویہ اور مسام کے کھولنے والی اور قی بند کرنے والی ادویہ سے بطور جذب الی الخلاف کے ہوتا ہی اسلیے کہ یہ سب اقسام دواؤنکے تحریک مادہ اسہال کی غیر جہت مین کرتے ہین جو مخالف جہت اسہال کے ہی یعنی مبرز سے جدا ہی - پھر اگر اسہال مین اختلاف حرارت کا ہو بعض ادویہ مبردہ شریک کر دینی چاہئین یا سب کی سب مبردات ہی اختیار کی جائین گی اور مسام کی وسعت دینے والی ادویہ بھی مستعمل ہونگی اور پسینا لانے والی دوائین خارج بدن مین مستعمل ہونگی - پھر اگر اسہال کے ساتھ برودت ہو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے مسخنات بھی شریک ہون گے خواہ محض مسخنات ہی اکتفا کیجائے گی - اور اکثر مسخنات کی اوسوقت بھی حاجت ہوتی ہی جب قوت ضعیف ہو جائے پھر اگر شدت بسبب اخلاط بالزوجت کے ہون استعانت اون ادویہ وغیرہ سے کرنی چاہیے جو باب ضعف ہضم مین مذکور ہوئین اور اکثر جس صورت مین احتیاج ادویہ مبردہ کی ہوتی ہی وہی وقت ہی جب کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور قوت جاذبہ کبھی معین حبس طبیعت ہوتی ہی اس سبب سے کہ وہ نفوذ غذا کا بسرعت کر دیتی ہی اور بیشتر ادرار اور پسینا لانے سے بھی امداد جاذبہ کی پوری ہوتی ہی - اور کبھی شراب کہنہ اور خالص اور قوی سے ایسا ہی فعل پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ جس شخص کو اسہال عارض ہو اور چند پیالہ شراب کے پی جائے جو اسی صفت کی ہو اسطرح کہ ایک پیالہ کا نشہ ابھی اترنے نہ پائے کہ دوسرا پیالہ چڑھا لیا اور حالت مستی مین وہ شخص ہر وقت رہے ایسی بیہوشی سے بھی دست بند ہو جاتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نیند پیدا کرنی اور مریض کو سلا دینا یہ بھی نہایت نافع تدبیر ہی واسطے اوس مریض کے جو اسہال مین گرفتار ہو اگر ہمراہ اسہال کے کھانسی بھی ہو ایسی دوا اور غذا ترک کرنی چاہیے جسمین زیادہ ترشی ہو اور وہی شے اختیار کرنی چاہیے جسمین ترشی بالکل نہو دوا ہو یا غذا بس ادویہ باردہ ایسی جو مغریہ ہون اور اسیطرح جو غذا کہ سخت اور خشک ہو اور اوسمین تقویت اوس بدنکی ہو جو اوس سے غذا پاتا ہی جیسے ستو اور روٹی اور حریرہ خواہ شوربا غرض جو تر غذا ہین سب ایسے بیمارونکو مضر ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ربوب مخللہ یعنی جن ربوب مین سرکہ پڑا ہوا ہی اکثر مضر ہوتی ہین بایین سبب کہ پیاس کا ہیجان اوس وقت ہوتا ہی منجملہ حوابس اور بند کرنے والی اشیاء کے واسطے اسہال کے حمام بھی ہی اور دلک یعنی مالش بدنکی کراتے اسلیے کہ یہ دونون آوسیع مسام کرکے جذب مادہ الی الخلاف کرتے ہین - اکثر اوقات جذب مادہ کا بطرف ظاہر بدنکے مروفات اور دلوکات سے کیا جاتا ہی از انجملہ ادہان حارہ جیسے روغن شبت وغیرہ کہ انکی مالش سے یہی فعل پیدا ہوتا ہی - منجملہ حوابس اسہال کے سینگیان تنور والی ہیٹ پر تجربہ ہو چکا ہی کہ سنا جو نکا چیپان کرنا پیٹ پر اوس شخص کے جسکو اسہال اور سحج ہو اور چار گھنٹہ تک چیپان رہین ضرور اسہال

بند کردیتا ہی۔ ہم نے خود اس تدبیر کا تجربہ کیا ہی۔ منجملہ حوابس سہال کے اقسام ضماد کے ہین جو معدہ پر اور بمقام امعا پر لگائے جاتے ہین اور ضماد سنخنات قابضہ اور مبردات قابضہ سے بحسب حاجت طیار کیے جاتے ہین۔ منجملہ حوابس اسہال کے بشرطیکہ اسہال بسبب ریزش کسی خلط کے پیدا ہوا ہو کہ وہ خلط ریزش کرکے معدہ اور امعا پر گرتی ہو پس غذا کو بھی نیچے اتار دیتی ہو اور اوسمین سیلان اور تری پیدا کرکے اوسکو باہر نکالدیتی ہو اور ہمراہ اوسکے نکالنے کے اخلاط کا استفراغ بھی ہوتا ہو پس جسوقت اخلاط صالحہ کا استفراغ ہونے لگے اب تدبیر حبس اسہال وغیرہ کا وقت آپہونچا جب دوائونکے ذریعہ سے تدبیر کرنے کا ارادہ ہو پہلے شروع ادویہ مفردہ سے کرنا چاہیے پھر اگر ادویہ مفردہ سے برآمد کار نہو اوسوقت مرکبات حابسہ کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ مرکبات حابسہ مجفف اور یبس پیدا کرنے والی ہون یا قابض ہون یا مبردہ اور مخدرہ ہون یعنی بھر بھرا پن پیدا کردین خواہ مغریہ اور مسددہ ہون کہ اوسی مسام مین سدہ ڈالدین جدہر سے رطوبت اسہال کی آتی ہی ادویہ مفردہ باردہ علی الاطلاق ہر ایک مریض کے واسطے خواہ طاقت اور کمزوری مریض کی جنمین کہ قوت حبس اسہال کی ہی جیسے گلنار اور مازو اقاقیا گل سرخ صمغ عربی طین مختوم اور طراثیث طباشیر خصوصًا بریان کی ہوئی اور علی الخصوص جو طباشیر کافور مین پرورہ کی جاے جھاؤ کے پھل اور عقیق انار دانہ اور سماق بزرشک زراوند تخم حماض اسبغول بریان کشنیز خشک بارتنگ عصارہ لحیۃ التیس تخم گل جو بوسیدہ اور خراب نہون توت خام خصوصًا واسطے سحج کے اور عصارہ فواکہ ترش کے اور ربوب انہین فواکہ کے اور عصارہ خرفہ کا ایک اوقیہ اگر فقط اسی کو تناول کرے نافع ہی۔ دقیع ترش جسمین کوئی ایک دوا ادویہ مذکورہ بالا سے جوش دیجاے ۔ ادویہ حارہ یابسہ جیسے زیرہ بریان اجوائن انیسون بریان قشار کندر مکی سبعہ یابسہ دار شیشعان اور فقط لاذن جو ایک درہم کسی جوشاندہ کے ہمراہ تناول کیجائے بمقدار ایک درہم کے پنیر کہنہ بریان کیا ہوا خواہ جیسا ہی اوسیطرح استعمال کیا جاے خواہ پختہ کرکے اور افضل تدبیر اوسی پنیر کی یہ ہی کہ نمک اور پانی سے دھو کر چند مرتبہ خواہ نمک پانی مین اوسے پکائین تاکہ نمک اوسکا خارج ہوجاے کہ ایسا بنا ہوا پنیر کہنہ ایکدرہم اسہال بند کردیتا ہی۔ اور یہ دوا ہر ایک شے سے قوی تر ہی اور لڑکونکے واسطے اخروٹ مقشر کو بریان کرکے کوٹ کر اور اوسمین تھوڑی سی شکر بریان کی ہوئی ملاکر دیتے ہین آب سرد کے ہمراہ جو بقدر ایک جوز کے ہوتا ہی۔ جملہ اقسام پھٹکری کے اور جملہ انفحہ یعنی جبتہ کے اسہال بند کرنے والے ہین جیسے بچہ گاؤ کا اٹرکے کو بقدر ربع درہم کے دیاجاتا ہی آب سرد کے ہمراہ اور بڑے آدمی کو جوان ہو خواہ پیر اس سے زیادہ بھی دیاجاتا ہی ایک درہم تک انفحہ خصوصًا جبتہ خرگوش فورًا بند کردیتا ہی۔ واجب ہی کہ جبتہ کا استعمال ایک دانگ سے شروع کرین اگر نفع نہو وزن کی زیادتی ایک درہم تک کرنی چاہیے۔ پنیر کہنہ جسکی تدبیر ابھی مذکور ہوئی ہی اگر ایک درہم پلایا جاے مزہ اوسمین کمتر ہی اور اثر اوسکا قوی تر ہی بنسبت جبتہ کے بعض اطبا کہتے ہین کہ منفخج (جو عصارہ انگور ترش سو کھا کر اوسمین بعض ادویہ خوشبو ملاکر رکھ چھوڑتے ہین) اگر اس دوا کا ایک ٹکڑا اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجاے پھر اوسمین سے بقدر نصف درہم کے پلائین اوسی وقت دست بند کردیتا ہی۔ میرے ایک دوست خالص نے جو اطباے معالجین سے ہی اس دوا کے فائدہ کی تصدیق مجھ سے کی ہی کہ اوس نے خود تجربہ کیا ہی۔ اوس کتی کا فضلہ جو فقط ہڈیان کھاتا ہو اگر بوزن ڈیڑھ درہم کے پلایا جاے کسی مطبوخ کے ہمراہ پلایا جاے بقوت حبس کرتا ہی خصوصًا وہ فضلہ خشک جو ماہ تموز مین لیا جاے۔ جو ادویہ کسی خاص اسہال سے منسوب نہین انکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ مرغ یا مرغی کے چوزہ کا پوٹہ سکھلا کر بوزن تین درہم کے اسطرح دیا جاے کہ پہلے اوسے خشک کرین پھر سوہن سے اوسکا برادہ بنالین اور یہ مقدار تین درہم کی اوسکو دینی چاہیے جسکو ذرب کا مرض ہو ہمراہ رب آس خواہ رب سبی کے

جسطرح پر اوسکا خواہش کرتا ہو- ایضاً شیر میش کو جوش دین تا انکہ غلیظ ہوجائے خواہ اوسمین سنگریزہ کو جوش دیا کرین تا اینکہ تو ام ہوجائے اور شیر اوسمین چاول بھنے ہوے جیسے کہ فیلین یا تمر ہندی بھی ڈالتے ہین ایضاً زردی بیضہ سرکہ مین اوبلی ہوئی بھی کھلاتے ہین مرکبات جو مائل برودت مین جیسے قرص طباشیر ممسک اور قرص علیق جسکا نام فیلہ یقون ہو قرص گل مختوم قرص زعفران قرص افیون قرص خشخاش ممسک قرص افیون اور حب افیون قرص گلنار قرص فیلہ یمرج قرص طراثیث حب برود ج سفوف انار دانہ حب سندر کیلئے اسہال مفرط مین دو درہم صدف سوختہ اور ایک درم ہم گل ارمنی اور اقاقیا ہم ادویہ بریان کے ہمراہ طین مختوم کے اور بدون اسکے بھی دین- واجب نہین کہ ان ادویہ کے بریان کرنے مین زیادہ مبالغہ کیا جائے کہ انکی قوت جاتی رہے بلکہ فقط اسیقدر بھوننا چاہیے کہ دیگ او رظرف مین گرمی آجائے پس آگ سے اوتار کیجیے بریان کرین او رجلاتے رہین یا کہ سب دوا برابر بریان ہوجائے- جو مرکبات کہ مائل بحرارت مین انکے خواہ اونمین حرارت زیادہ ہو جیسے قرص اقاقیہ او رجوارش جوزی او رجوارشات جنکو ہم نے قرابادین مین لکھا اور جوارش بزوری جو قابض ہو اور اقراص زعفران قرص کہربا- ایضاً مازوی سبز جسمین سوراخ نہو اور پوست انار او رسماق اور فلفل ہر ایک نصف درہم لیکر چھان لین اور سپیدہ بیضہ مین گوندھ کر گولی سی بنائین اور ترچھا گڑھا اوسمین کرکے اس گولی کو اوسی انڈے کے اندر مغز او ررطوبت موجودہ کے جو انڈے مین ہو رکھدین اور چربی سے انڈے کا سوراخ بند کرکے کوئلہ کی آنچ پر اسکو رکھین تاکہ طیار ہوے ایضاً ازین قبیل یہ دوا ہو آرد گندم مین تھوڑی سی اجوائن اور جھاؤ کا پھل اور ہالم ملاکر زیت کہنہ سے اسکو گوندھین او راسی کی روٹی بناکر تنور مین خشک کرین بعد اوسکے بوزن بیس درہم کے اسی روٹی سے لیکر خوب ساکوٹ ڈالین اور سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین اور تھوڑی شراب بھی اضافہ کرین- ازین قبیل یہ دوا ہو جس سے لڑکونکے اسہال کا علاج کیا جاتا ہو جب بروقت دانت نکلنے کے اونکو دست آتے ہین نسخہ اوسکا یہ ہو دانہ خشخاش اور حب آلاس اور کندر سعد کو فی ہر واحد نصف درہم کو بہت نرم نرم پیسین اور اوسی دودھ مین جو لڑکا پیتا ہو گھول کر پلادین- ازین قبیل ایک اور عمدہ دوا ہو جو مجرب بھی ہو نسخہ اوسکا یہ ہو زبیب خشکیدہ کو لیکر پیسین اور اتنا باریک کرین کہ مثل غبار کے ہوجائے اور استخوان سوختہ اور لب بلوط اور حسیتہ اور کشنیز خشک بریان اور سماق اور خرنوب خاردار تخم کرفس زیرہ سرکہ مین بھگویا ہوا اور روٹی فطیری جو کہ سوکھ گئی ہو اور کندر اجوائن یہ سب اجزا برابر ہموزن ملاکر سب کو پیسین اور اوٹھالین- اور اگر حسیتہ ایک جزء سے کم خواہ نصف جزء شریک کیا ہو تو اوسکو دن بھر مین ہر گھنٹہ کے بعد تناول کرین اور مقدار مین اسقدر ہو کہ تمام دن مین بیس درہم کو پہونچ جائے اور اگر حسیتہ ایک جزء سے زیادہ ہو حبس اسہال ہر روزہ ہوجائے گا- اس دوا کو جسکو ہم اب لکھتے ہین ہمارے تجربہ مین ہو نسخہ اوسکا یہ ہو سعد اور سنبل اور گلنار و قاقیا کندر تھوڑا سا مازو بقدر نصف درہم کے پانی مین خوب طرح جوش دین پھر اوس پانی کا زلال لیکر اسپر سک المسک اور عود خام جو عمدہ ہو تھوڑی چھڑکین- جیسا کہ حال مریض کا بہ نسبت اوخال مفرحات کے ہو پلادین اوزان ادویہ یعنی مقدار شربت کے قواعد بحسب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب و ہوا اور کمی بیشی امراض کے بخوبی معلوم ہوچکے ہین پس استعمال جملہ ادویہ کا جو اور مذکور ہوئین بھی اونہین قواعد کے لحاظ سے کیا جائے گا- ازین قبیل یہ بھی دوا ہو زنجبیل اور زاج الاساکفہ سماق ہموزن سے بقدر دو درہم کے سفوف بطور پر استعمال کرین نہایت دو مثقال تک- ازین قبیل یہ ہو اور یہ قرب باعتدال ہو برسیاوشان سنبل الطیب تخم نبل جو البس ہو لب سنبل باد اور دبیخ درخت صنوبران سب کے قرص بنا لو

ذکر کیفیت اسہال کا علاج جو دانت نکلنے سے پیدا ہو

سنبل تخم ترب

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ احتیاج طباشیر کی واسطے حبس خون کے ہوتی ہے اور احتیاج بزور واسطے بند کرنے اسہال معوی کے ہے اور حاجت
اسبغول اور بارتنگ بریانکی مروڑ سے اور مغص میں ہوتی ہے ورنہ فقط اسہال اور دستونکے بند کرنے میں اشربہ یعنی شربت وغیرہ کافی ہیں
خصوصاً کشنیز بریان - غذا وہی ہے جسکو ہمیشہ بیان کیا ہے بیضہ اوبلا ہوا اوسکا فائدہ ایسے اسہال میں زیادہ ہے جو امعا سے پیدا ہوا ہو
اور اسہال کبدی اور معدی میں ہرگز مفید نہوگا بلکہ مضر ہے - مخدرات کے استعمال میں خطرہ اور اندیشہ ہے اگرچہ کبھی اونکی حاجت بھی
پڑتی ہے اسلیے کہ مخدرات کبھی اس سبب سے فائدہ کرتے ہیں کہ رطوبت اسہال کی تغلیظ بھی کرتے ہیں اور اسوجہ سے کہ نیند بھی پیدا
کرتے ہیں اور حاجت دستون کی اوسمیں باطل ہوتی ہے یعنی نیند کی بیخبری سے دستونکی آمد بند ہوجاتی ہے اور لذع بھی باقی نہیں رہتی
اور بہرکیف جبتک اوس سے استغنا ہے اور ضرورت شدید نہو استعمال مخدرات کا نہ کرنا چاہیے اور جسوقت استعمال مخدرات کا واجب
ہوجاے اوسی طریقہ سے استعمال کرنا چاہیے جسکو ہم نے بیان کیا ہے کہ مریض کا بدن سرد اور قوت اوسکی ضعیف نہونے پائے اور یہ
امور بذریعہ نبض کے معلوم ہوتے ہیں - پھر اگر بدون اوسکے چارہ نہو مخدرات میں جندبیدستر اور زعفران وغیرہ مقویات قلب کے
بھی آمیزش کرنی ضرور ہے - ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص نے افیون کا شیاف لیا اور مرگیا - اگر ممکن ہو شیاف سے کارروائی
ہوجاے تو پلانا مخدرات کا جائز نہوگا اور اگر ضماد سے فائدہ کی امید ہو حمول اور شیاف نا روا ہے منجملہ ضمادات کے مخدرہ کے یہ نسخہ ہے -
افیون اور بزرالبنج لکہ ایک جز جفت بلوط گلنار اقاقیہ کندر کی ہر واحد پانچ جز سب کو عصارہ بنج اور عصارہ پوست خشخاش
خواہ دونونکے جوشاندہ سے یکجا کریں اور موضع مناسب پر طلا کریں - مشروب مخدر قوی القبض ہے نسخہ اوسکا یہ ہے جیتہ خرگوش
بوزن دو دانگ افیون برابر جیتہ مازو نصف درہم کندر نصف درہم ان سب اجزا سے قرص طیار کریں مقدار شربت ایک مثقال ہے
دوسرا نسخہ مازوی خام ایک جز کندر افیون لکہ نصف جز مقدار شربت ایک درہم تک ہے - ایضاً انیسون سندروس دقاق کندر
مرکی زعفران اسارون کیفر اجوائن سب اجزا ہموزن شہد خالص کے کف میں معجون طیار کریں مقدار شربت بندقہ واحدہ ایضاً
مرداسنج چہارم درہم جیتہ نصف درہم افیون ایک دانگ استخوان سوختہ نصف درہم مازو ایک درہم دوسرا نسخہ کہ مخدر قوی ہے
اور مشروب ہے اسہال کے مرض میں ہم اسکے نسبت یہ کہتے ہیں کہ وہ روز میں بند کر دیتا ہے اجوائن تخم کرفس پوست انار ترش
مازو ابہل ہر واحد ایک جز افیون نصف جز مثل سرمہ کے سب اجزا باریک پیسکر ایک درہم سے ایک مثقال تک مقدار شربت ہے
صبح اور شام دونون وقت برابر کھلائی جاتی ہے اور لڑکونکے واسطے ایک دانگ ہے - ایضاً اقراص بنج اور معجون بنج بھی زیادہ نافع ہے
اور نسخہ یہ ہے اقاقیا اور مازو اور افیون صمغ عربی ہر واحد ایک جز سے قرص طیار کریں - منجملہ ادویہ اسہال کے یہ ایسی دوا ہے
کہ جس کو کھانسی بھی ہمراہ اسہال کے عارض ہو اوسکو مفید پڑتی ہے جیسے آس اور مصطگی اور صمغ عربی اور کندر اسبغول بریان
اور طباشیر شاہ بلوط اخروٹ بادام بریان اور خلاصہ یہ ہے کہ جس شے میں ترشی نہو اور زیادہ کڑوی یعنی قابض نہو وہی بلکہ براہ سدہ
ڈالنے اور تقریہ کے حبس اسہال کرتی ہو - پھر اگر چارہ کار ایسے ہی ادویہ میں ہو پہلے ادویہ عفصہ یعنی ملٹھی دینی چاہئیں بعد اوسکی لعوق
ایسے جو حلق سینہ کے ہیں دینی چاہئیں - بہت سے نسخہ جات لعوق کے جو خشخاش اور کتیرہ صمغ عربی اور خرنوب نبطی اور ثمرہ آس اور نشاستہ
بریان یا غیر بریان سے بنائے جاتے ہیں اونکا بیان ہم جابجا کرچکے ہیں پھر اونکے لعابات کے اخراج میں تاکہ باقی نرہے حیلہ کرنے
چاہئیں کہ اس تدبیر سے دونون فائدہ حبس اسہال اور ازالہ سرفہ کے پیدا ہونگے

فصل بیانمین غذا دینے مرض اسہال کے

غذا ان لوگونکی ایسی ہونی چاہیے جسمین لذع ہو اور نہ زیادہ نمکین اور نہ ترش جس سے ایذا پہونچے کہ قوت محرکہ کی تحریک کرکے وافد کو اسکے
اخراج پر آمادہ کرے ایسی بے ضرر غذا وہی ہی جسکو ہم نے تجویز کیا ہی کہ دودھ کو اوسطونہ پر درست کرین اور جوش دین سنگریزہ وغیرہ ڈالکر
خصوصاً وہ دودھ جسمین لوہا بجھایا گیا ہی چند مرتبہ اور اس سے زیادہ عمدہ یہ غذا ہی کہ دہی مکھن نکالا ہوا ہمراہ برنج خواہ باجرہ کے کہ دونون بریان
کیے ہوے ہون اوسیقدر جسکو مریض بخوبی ہضم کر سکے پھر اگر مقدار خوراک اچھی طرح ہضم ہوتا ہو اوس سے کمتر غذا کھلانی چاہیے - زیادہ تر
تمبریہ پیدا کرنیکی قوت گاے کے دودھ مین ہی - اور زیادہ تر مناسب محرورین کے واسطے بکری کا دودھ ہی علاوہ یہ کہ بالفعل بھی ہی - وہی محرورین
کیواسطے اور غذا سے افضل ہی - لباب سمید مقلو یعنی روٹی بھگو کر اوسکا جوہر جو برف وغیرہ سے اچھی طرحسے سرد کیا جاے خواہ جو روٹی کا اوسکا
آٹا اسمین گوندھا جاے اور روٹی پکائی جاے یہ بھی محرورین کے واسطے نہایت درجہ کی مفید غذا ہی - مسور کو دو پانی مین جوش دیکر
آب جوش کو پھینکدین اور تیسرے پانی مین اسقدر پختہ کرین کہ گاڑھا ہو جاے اور ترشی ڈالین خواہ نہ ڈالین - یا جیسے حماضیہ کہ یہ بھی عمدہ
غذا ہی جو امثل یعنی ترش غذا جیسے وہ غذا جو سماق سے بنائی جاے انار دانہ اور کبک ملا کر کشنیز مین اور اکثر اوسمین چاول بھی داخل
کیا جاتا ہی - باقلا سرکہ پختہ کرکے ان لوگونکے واسطے جید ہی ایسی کہ اوسمین غذائیت بھی ہو اور بجاے خود علاج کا بھی فائدہ دے
یہ ہی کہ جو کے ستو بمقدار دو کاسہ بزرگ اور تخم خشخاش ایک کاسہ تخم خشخاس بھی اسیقدر اسکو خوب پختہ کرین اور صاف کرکے کھلائی جائے
اگر اس غذا مین ترشی لینی ہو لی سبب ترش کی خواہ سفوف کرکے انار دانہ یا سماق کی دیجاے نہایت عمدہ ہی - نمک انکے واسطے لاہوری
بہتر ہی کہ اوسے کوشش کرکے بریان کرین اور تھوڑا بریان کرنا چاہیے اور اوسمین انار دانہ اور کشنیز خشک اور سماق ملا دینا چاہیے - اور اگر حرارت
شدید ہو تو تھوڑا سا پنیر کہنہ بھونکر داخل کرین فقط واجب ہی کہ بجز سرد پانی کے اور کچھ نہ پلایا جاے اسلیے کہ سرد پانی قبض بستگی طبیعت
پیدا کرتا ہی اور غذا مین پیوست ہو جاتا ہی اور نیمگرم پانی مخلل ہی اور مرخی ہی اور اکثر ہیج کمی غذا کی کرتا ہی یعنی اوسے امعا وغیرہ سے باہر نکالدیتا ہی
پس معین بر اسہال ہو گا - ان مگر سیفیہ مین اونہین شروط پر جائز ہی جو بیان ہو چکے اور اسہال شدی اور دوری بھی نیمگرم پانی دینا جائز
ہی - گوشت کے اقسام جو انکے لیے درست ہین گوشت کبک اور تیتر اور دراج اور کنجشک کا اور قنبرہ کا اور گوشت ارنب او قطا یعنی
لوہ کا اور گوشت شفانین یعنی بو تیمار کا اور فاختہ اور گوشت سویدانیہ خاصہ مترجم اس لفظ کے املا مین اختلاف نسخ بہت ہی اور غلطی
زیادہ ہی مگر دو لفظ پڑھے جاتے ہین ایک تو سویدانیا جو ایک چھوٹا پرندہ ہی جو بقول صاحب بحر الجواہر سوسمار اور ملخ کو کھاتا ہی دوسری لفظ
سویدی جسکو صاحب مخزن لکھتے ہین کہ اسکا گوشت بدبو بسبب خورش حشرات الارض کے ہوتا ہی بہرحال یہ لفظ مشکوک اور مشتبہ ہی
متن صاحب تدبیر یہ ہی کہ گوشت جو مبطون کو دیا جاے بھنا یا ترشی لیے ہوے ہو الیفا انڈے کی زردی اوبلی ہوئی سرکہ مین مصوصات
جو انار دانہ زبیب سے جسکے بیج نکالے ہون اور کشنیز اور مثل سماق وغیرہ کے طیار کیے جائین جیسے ثمرہ علیق یعنی توت سے گل اور نرم
نرم شاخین انگور کی اور برگ حماض برگ بارتنگ اور کرنب اور مکران اشیا کو پکایا جاے - چھوٹی مچھلیان سرکہ مین پختہ کرکے -
ابازیر اور خوشبو کے مصالح جیسے شگوفہ پستہ اور شگوفہ زعرور اور کشنیز خشک حب الآس - اگر کوئی گوشت سبک اونہین ہضم ہو سکے
یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر قادر نہون اوسوقت قیمہ جوزون کا اور قبج کا کشنیز اور حب الآس ڈالکر خوب پکایا جائے اور
اسی کا شوربا اوسمین چاول اور تھوڑا سا باجرا پکا کر صاف کرکے دوبارہ دہی مین آنچ پر رکھا جاے کہ قریب انعقاد اور جم جانے کے
ہو پہنچے بعد ازان سماق اور انار دانہ کے ترشی دیکر کھلایا جاے کروناک بھی ان لوگون کو مفید ہی - اگر زیادہ ہضم کی

دشواری ہو اور واجب ہی کہ زیادہ نمکین نکیا جاے اور دباکر اوسکی رطوبت نکال ڈالی جاے - پاے جانور ونکے بھی انکو زیادہ نافع ہوتے
ہین اور اس غذا کا خود ہمنے بارہا تجربہ کیا ہی - فواکہ سے مطلقاً پرہیز کرنا لازم ہی اگرچہ قابض فواکہ بھی ہون مگر جسوقت اور غذا معدہ
سے لقوذ کر کے اتر جائے شاہ بلوط انکو مضر نہین ہوتا ہی - اسیطرح خرماے خام - اور اگر طعام لطیف اونکے معدہ مین فاسد ہو جاتا ہو اوسوقت
ایسی غذائین اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے جسمین خلط ہو جیسے پاے وغیرہ اور ربوب قابضہ اور جیسے احسارِ قویہ جو برنج اور باجرہ سے طیار
ہوے ہون - بشیتر بعض بیماران اسہال کو قریص بطون سے فائدہ ہوتا ہی سکباج یعنی شوربا پاکیزہ اور عمدہ گوشت گاؤ کا شوربا تنہا ہمراہ
ترید کے خواہ ایک قسم روٹی کی ہی تناول کیا جاتا ہی اور اوسکے ہمراہ اگر خواہش ہو بقدر قوت ہضم کے اطائب لقمہ سے لیا جاتا ہی - جمع اقسام
اسہال کو بطون جانوران عموماً مفید نہین - منجملہ احسار پسندیدہ کے ایسے بیمار ونکے واسطے یہ ہی کہ خشخاس لو لیکر تھوڑی ہی دیر
بریان کرین اور اچھی طرح بریان ہونے کے بعد اوسکو اور چاول اور باجرہ ملاکر حسو طیار کرین - یا نشاستہ کو سماق اور انار دانہ وغیرہ سے
ترش کر کے حسو طیار کرین یا کلک خشک شدہ اور چاول اور چربی گردہ گوسپند سے تا سماق کو آب باران مین بھگودین اور آٹھ پہر بھیگا رہنے
دین بعد اوسکے جوف خفیف دین اور پانی کو چھان کر کے صاف کر لین پھر اوسی پانی مین کشنیز خشک کو بھگو کر یہان تک چھوڑ دین کہ خوب بھیگ
جاے بعد ازان اوسکو پکائین اور پکانے کے بعد اوسی پانی مین خوب ملین پھر اوسکو چھانکر صاف کرین اور کھو جر کو پھینک دین اور پھر
آگ پر چڑھا کے چمچہ وغیرہ سے ہلاتے رہین کہ مثل شیرش کے جم جاے بعدہ تھوڑے سے نمک کے ذریعہ سے اوسکو خوش ذائقہ کرین اور چکنائی
اوسمین چربی بچہ گاؤ کی خواہ بادام بریان اور تھوڑی سی زیت کے ڈالنی چاہیے اور نمک زیادہ نہ ڈالنا چاہیے نہ زیادہ چکنائی اور ایسی ہی
غذا درکار ہی حار مادہ سے اسہال ہو یا بارد مادہ سے - منجملہ روغنی اشیا کے ان لوگونکے واسطے زیت انفاق ہی - پانی اسکے واسطے باران کا
مناسب ہی کہ بارش کا پانی کسیقدر قابض بھی ہی اور میرے گمان مین یہ ہی چونکہ آب باران بسرعت معدہ سے اوتر کر جگر مین پہونچ جاتا ہی
اور بہت جلد اسکی تحلیل ہو جاتی ہی لہذا کیلوس مین اسکی رطوبت باقی نہین رہتی پس اسہال مین اسکا فائدہ اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہی
شراب ہر قسم کی انکے واسطے ناپسندیدہ ہی پھر اگر چارہ نہو اور قوت کا اقتضا باین نظر معلوم ہو کہ اوسمین انتعاش اور بیداری پیدا ہو گی
اوسوقت شراب سیاہ کہ جسکا مزہ کسیلا اور قابض ہی اور وہ بھی تھوڑی سی پلانی چاہیے - اصوب یہی کہ مختلف اقسام کی غذائین
نکھلائی جائین اور نہ بار بار اور چند مرتبہ شبانہ روز مین اونکو غذا دیجاے بلکہ واجب ہی کہ ایک ہی طعام پر اقتصار کرین اور بمقدار
قلیل ایک ہی مرتبہ کھالیا کرین اور غذا سے پہلے ایسی چیز کا استعمال کرین جو قابض ہو اور تھوڑی سی بھی غذا سے پہلے نوش کرین خواہ آنار
ترش کے دانہ اور بعد غذا کے پانی بالکل نہ پین - اور اگر اتنا صبر کر سکین کہ بالکل پانی پینا چھوڑ دین یہ خود ایک عمدہ علاج بنفسہ اونکے
واسطے ہی اور خصوصاً جب کسی قسم کی حرکت یعنی چلنا پھرنا بعد غذا کے نہ کرتے ہون کہ اوسوقت پانی کار دکنا اور بھی واجبات سے ہی
واجب ہی کہ اطراف عالیہ اونکے دباے جائین مثلاً سر اور ہاتھ کی اونگلیان وغیرہ تاکہ غذا اونکے اطراف کی جانب جذب ہو کر پہونچے
اور اسفل کیطرف کم جانے پاے اور معدہ پر اونکے ضماد ہاے قابضہ جو امساک پیدا کرنے والے اور بارد ہین خواہ حارہ مین خواہ
مرکب حارہ اور بارد سے ہون بحسب حاجت اور ضرورت کے لگاے جائین سنبل اور مصطگی اور مرکی اور کندر کا ادویہ ضماد مین
داخل ہونا ضرور ہی اور میسوسن بھی اگر ضماد مین داخل ہو زیادہ نافع ہوتی ہی - یہ طلاے جید ہی جو درمیان سے مقام جگر اور معدہ کے
لگایا جاتا ہی جسوقت کہ دونون عضو کی شرکت اسہال کے پیدا کرنے مین ہو دس درہم افسنتین شراب مین جوش دیکر صاف کرین

اور مقام مذکور پر طلا کرین کسی چیتھڑے کے ذریعہ سے بعد ازان گل سرخ اور گلنار اور آس یا ببول ورا قاقیا اور ہوفسطیداس و مازو سب اجزا ہمون لیکر آب آس مین ملائین اور فنتین مذکور کو چھوڑ کر اوسی جگہ یہ ضماد لگا دین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق مذکور نافع ہی ہر ایک اسہال مین جو غشی پیدا کرتا ہو اور قوت کو ساقط کر دیتا ہو اور بسبب ورم یا تپ شدید کے وہ اسہال عارض ہوا ہو- جو شخص ایسا ضعیف ہو کہ اپنی قوت سے مستقل نشست برخاست نکر سکے اور اسہال اوسکا بند ہو چکا ہو لیکن اوسکا بدن بوجہ ضعف کے قبول غذا نکر سکے پس ای صائب یہ ہی کہ وہ شخص گوشت گنجشک اور بچون کے سینہ کا تناول کرے اور اطراف اور کنارہ بدن کا گوشت چونکہ سخت ہوتا ہی اوسے ندینا چاہیے کہ اوسکا انحدار نہو سکیگا جسوقت کہ وہ گوشتہای نرم نخیتہ کیے ہون اور کباب کے طور پر نہ ہون یعنی کباب گرم گوشت کا بھی ایسے مریض کو ہضم نہوگا اسیطرح جس شخص کی اشتہا تو زیادہ ہو الا ہضم مین اوسکے فتور ہو ایسے ہی نرم گوشت نخیتہ کرکے اوسے کہانے مناسب ہین گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جو زیت مین پکایا جاے اور دارچینی پسی ہوئی اوسپر چھڑکی جاے یہ بھی مفید ہے- ایسے وقت شربت سیلاب بہی کا استعمال بھی مفید ہوتا ہی- ہمنے خود تجربہ کیا ہی کہ اسہال خونی مین شیر گوسپند اوسمین سنگریزہ گرم کرکے بجھائین اور مریض کو پلائین مفید ہوتا ہی

دوسرا مقالہ معالجات اقسام استطلاق یعنی اسہال کے مختلف اقسام مذکورہ بالا کا معالجہ خاص اس مقالہ مین بیان کیا جاتا ہی بعد اسکے کہ معالجات کلیہ کے بیان سے فراغ ہو چکا **فصل اسہال کبدی کا علاج** اوپر کے ابواب مین معلوم ہو چکا کہ سبب اسہال کبدی کا کیا ہی اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ ہر ایک سبب سے جو مریض پیدا ہوا اوسکا علاج کیا کرنا چاہیے پس واجب ہی کہ اونہین بیانات شافیہ کیطرف رجوع کرکے عملدرامد کیا جاے- سوء مزاج جگر اور ضعف جگر اور ورم اور سدہ اور امتلا ہر ایک سبب کا علاج جیسا کہ امراض جگر کے ابواب مین مذکور ہو چکا کرنا چاہیے جب اس طرح تدبیر کیجاے پورا پورا علاج اسہال کبدی کا یہی ہے- جو خطا طبیبون سے اسہال کبدی مین ہوتی ہے وہ یہی ہی کہ جو مریض اسہال کبدی کو ادویہ قابضہ بحد افراط اور سدہ ڈالنے والی اور جگر کی قوت ماسکہ زیادہ بڑھانے والی دیجاتی ہین باینغرض کہ طبیعت مین قبض پیدا ہوا اور یہ تدبیر انجام کار مین خطاء عظیم کیطرف منجر ہوتی ہی- اور اکثر اوقات جاہل طبیب جگر پر اسی مرض مین ادویہ مختنزہ خون یعنی جن دواؤنسے قوام مین خون کے خثورا اور بھر بھراپن پیدا ہوا اور حرارت جگر کی بسبب ادویہ مطفیہ کے بجھ جاے خلاصہ یہ کہ ایسے ہی ادویہ سے ضماد جگر پر کر دیتا ہی اور ایسی سوء تدبیری سے ہلاکت مریض کی پیدا ہوتی ہی اور عفونت مواد جگر کی بڑھ جاتی ہی بلکہ واجب یہ ہی جسوقت معلوم ہو جاے کہ سبب کبدی کا سُدّہ جگر ہے یا سُدّہ ماساریقا اسکا سبب ہی اوسوقت پوری توجہ تفتیح سدون کیطرف کیجاے- ایسے کام کیواسطے اطبا زبیب یمین یعنی بڑے مونڈ دانونکی منقے کی بہت مدح کرتے ہین تا اینکہ اونکا قول اسکے اثر کے بارہ مین یہ ہے کہ یہ دوا اسہال عنالی ضعیف کو بھی دور کر دیتا ہی- ہمنے بھی تجربہ کیا تو جیسا یہ لوگ دعوی کرتے ہین اوسکو دور از صحت نہین پایا شروع مین اسہال کبدی کے واجب ہی کہ روٹی کی غذا مریض کے پاس جانے پائے اسلیے کہ جگر روٹی کو ایسے وقت قبول نہین کرتا ہے- اور صواب یہ ہے کہ فقط آب سویق پر اقتصار کرین اور دن بہر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ کھلائین پھر اگر تحمل ہو سکے تھوڑا سا باجرہ بھی ملا دیا جاے کاتی وقت اور صاف کرکے پلایا جاے- پھر اگر باجرا مطبوخ بے چھنا ہوا یعنی جرم اسکا ہضم کر سکے یہ بھی کرنا چاہیے اور ایک اسکرجہ ستو کا بیل سکرجہ مین پانی کے پکانا چاہیے تا اینکہ غلیظ ہو جاے- پھر اگر قارورہ مین شوریدگی نہو یعنی بے لطفی خواہ قوام اور لون کا اختلاف غیر متناسب نہو اور ہضم کے دلایل کسیقدر قارورہ سے ظاہر ہون اوسوقت دہنیت مرغ کی چربی کی ملا دینی غذا مین کچھہ خوف کی بات نہین ہے- جسوقت اسہال کبدی خونی ہو اوسوقت مناسب نہین کہ اسکا مبن تیجے سے کیا جاے

یعنی جگر کے نیچے کے اعضا پر ضماد وغیرہ لگانے سے اسی حجاب کے خیال سے کہ شاید اوپر کی طرف جہاں سے آنتوں کا حجاب ہے بند ہو کر کہیں
اور آفت نہ پیدا ہو بلکہ عمدہ تدبیر اسکے روکنے وغیرہ کی جو کچھ مناسب ہو سب اوپر ہی کے اعضا سے کرنی چاہیے اور لازم ہے کہ
بہت احتیاط سے بنظر دقیق اسہال کبدی کا علاج کیا جائے کہ اکثر اطبا کو اس مرض کے معالجہ میں غلطی واقع ہوتی ہے **فصل بیان میں اسہال**
معدی اور معوی کے جو بلا تنخیج ہو اور ہم پہلے ان اسہال کے اقسام میں ابتدا بیان معالجہ کی زلقی سے کرتے ہیں۔ اب
معدہ میں بخوبی معلوم ہوا ہے کہ زلق معدہ کا علاج کس طور پر کیا جاتا ہے اور جملہ اصناف اس مرض کے کسطرح علاج پذیر ہوتے ہیں اور علاج
زلق الامعا کا قریب بمعالجہ زلق المعدہ کے ہے اور مناسب اوسکے ہے۔ باانہمہ پھر بھی ہم چند اشربہ اور ضمادات اور قوانین جو اس
مقام سے زیادہ مناسب ہیں بیان کرتے ہیں عام قاعدہ ایسے لوگوں کے علاج کا جسوقت کہ اسہال یا زلق معدہ اور امعا قروحی
نہو یہ ہے کہ ادویہ قابضہ جنمیں قبض قوی ہو اونکے ساتھ ادویہ مسخنہ بھی ملا دیجائیں یا انکی دوا ہو خواہ ضماد کی ایضاً اسیلیے دوا کا استعمال
کیا جائے کہ طبیعت کی اعانت قبض پر کریں اور روح غریزی کی تقویت کریں جیسے کہ تریاق فاروق اور جیسے مروسیا اور اثاناسیا
واجب ہے کہ استعمال مدرات کا کیا جائے اسلیے کہ مدرات کا نفع اس مرض میں قوی ہے۔ اور جسوقت دلائل سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جائے
کہ بلغم کی کثرت ہے اوسکے استفراغ کی تدبیر کرنی چاہیے اور اگر ادویہ مسہلہ جنکی قوت اسہال قریب باعتدال ہے کارگر نہوں اوسوقت
احتیاج خربق وغیرہ کی بھی ہوگی۔ اس مرض کے مادہ کا استفراغ بذریعۂ قے کے صعب اور دشوار اور ردی ہے اور کمتر یہ بات ہے کہ جو مادہ
بلغمی امعا تک اوتر آیا ہو قے اوسکا اخراج کر سکے۔ بہتر نہیں کہ تا امکان پانی پیا جائے پھر اگر بمجبوری پیا جائے گرم پانی تو کسیطرح پینا درست
نہیں ہے۔ شراب رقیق کہنہ اور خالص تھوڑی سی ان بیماروں کو نفع کرتی ہے اور جو شراب ان اوصاف کے مخالف ہو مضر ہے۔ تنقل اگر
انکو پسند ہو تو سویق یعنی ستو خرماے خام کا یا سویق خرنوب کا اور سویق انار کے بیجوں کا اور سویق الجیر کا اور سویق نبق یعنی بیر کا
کشنیز خشک کا یہ حال ہے کہ معدہ میں طعام کے روکنے پر قوی الاثر ہے۔ مرکبات جیدہ میں سے ایسے بیماروں کے واسطے بارتنگ اور
انیسون ہر ایک درہم پوست انار درہم الاخوین ہر ایک نصف درہم بس یہی ایک مقدار شربت ہے واجب ہے کہ یہ سفوف کسی پکھٹی مشروب
میں ملا کر پیا جائے اور اگر ہمراہ اس مرض کے تپ ہو تو آب باران سے بدرقہ اس دوا کا کریں۔ منجملہ مرکبات نافعہ کے ان لوگوں کے
واسطے جوارش مازو اور جوارش کندر ہے اور خرنوب کی جوارش۔ ضماد میں مثل ضماد تخم کتان ہمراہ خستہ تمر ہندی کے اور قوی کرنا اس
ضماد کا عصارہ بہی اور شبت یعنی تازہ سویا اور طراثیث اور اقاقیا اور گلنار اور مصطگی اور گل سرخ اور فوتنج اور ان سب ہموزن اور برابر
اجزا ملا کر ہوتا ہے اور بیشتر انہیں اجزا سے مرہم بھی طیار ہوتی ہیں موم اور روغن مصطگی یا روغن سفرجل اور روغن گل کی سرشت
سے۔ اور مثل ضماد فوفل کے جسوقت کہ حرارت ہو۔ جو اسہال زلقی کہ زلق امعا سے ہوتا ہے اوسکا علاج مثل علاج قروح کے ہے
اور بکثرت استعمال مجففات قابضہ کا غذاہاے باردہ سے جیسے حصرمیہ اور سماقیہ یہ بھی اسکا علاج ہے۔ اور جو علاج ذوسنطاریا کا ہم آگے
لکھینگے اوس طریقے سے بھی اسکا علاج کرنا چاہیے۔ اگر سبب زلق امعا کا خلط مراری ہو جو امعا پر ریزش کرتی ہے اور قرحہ ڈالتی ہے
پس اوسوقت بہتر یہ ہے کہ بذریعۂ قے درشت کے اوپر کیطرف سے اوسکا استفراغ کیا جاے اور قروح کی آلایش جدہر سے خارج ہوتی ہے
اودہر سے اسکا اخراج کرنا چاہیے اور اگر سبب زلق امعا کا بلغم ہو احتیاج اوسکے اخراج کی ہوگی بذریعۂ حقنہ ہاے مخرجہ بلغم کے جو تند ہوں
ہوچکیں اور غذاہاے سبک اور مسخن دینی چاہیے اور اوس غذا کو بریان کردہ اور خشک شدہ اشیا سے خواہ قلایا یعنی قلیے

ایسے گوشت کی جو سابق ہیں اختیار کرنا چاہیے اور پانی کم پلانا چاہیے - پھر اگر اس سے زیادہ قوی تدبیر کی احتیاج ہو پس خربق کو تجویز
کرنی چاہیے اگر معدہ کا زلق ہو تو خربق سپید اور اگر امعاے سفلی کا زلق ہو تو خربق سیاہ اختیار کرنی چاہیے خربق میں علاوہ اس فائدہ
کے کہ اخراج بلغم کرتی ہو تبدیل مزاج بارد کی بطرف اعتدال کے خواہ حار کے کرتی ہو یہ دوا زلق رطب کی بہت عمدہ ہو اور بمنزلہ غذا کی بھی ہے
زیتون سیاہ یعنی زیتون کا پھل مع گٹھلی کے پختہ کریں اور پیسیں کہ گٹھلی بھی پس جاے اور پوست انار اور فلفل سپید زیت انفاق اسمین
داخل کر لیں اور روٹی کے ساتھ اوسکو کھایا کریں - جو قوابض باردہ تجویز کیے جائین واجب ہو کہ اونکے ساتھ مصطگی اور کندر اور اگر
تحمل ہو سکے تو فلفل بھی ضرور شریک کر دین - جب اسہال مذکور مزمن ہو جاے اور قریب اسکے ہو کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچے
اوسوقت واجب ہو کہ ابتدا علاج کی تبدیل مزاج سے کیجاے اور ریاضت معتدل جسکا تحمل مریض کر سکے بھی کرانی چاہیے
یا اوسے حمام مین داخل کریں اور بدن اوسکا نرمی سے دبایا جاے اور ظاہر بدن کی مالش کیجاے پھر اوسکو جب اس حالت پر کہیں
کہ وہ کروٹ لیے ہو اور سیدھا کھڑا یا بیٹھا نہو بلکہ اوسکا کولا تمام اوپر کے اعضا کی نسبت اونچا ہو چنانچہ کروٹ کیوقت یہی صورت
ہوتی ہو پس تھوڑا سا ماء اللحم قوی جسمین شراب قابض پڑی ہو دیجاے اور کعک یابس بھی اوسمین پڑی ہو - پھر اگر قوت مریض کی
متحمل ہو اور مزاج اوسکا درست باقی رہے بعد پلانے شراب اور ماء اللحم مذکور کے تھوڑی دوا جو غذا کی نافذ کرانے کی قوت رکھتی ہے
جیسے کہ معجون فلافلی اور فودنجی اوسے کھلائی جاے اور دونون تدبیرین اوسوقت کرنی چاہیین جبتک کہ نفوذ غذا کا ہوتا ہو جب ایسی
تدبیر کیجائیگی جگر تھوڑسی مقدار غذا کی ضرور جذب کریگا اور تقویت پائیگا اور جملہ اصناف اسہال معدی اور معوی کے جو کہ زلق ہو کم ترین
یعنی دشواری اور ایذا مین اکثر اون اصناف کا علاج بھی قریب قریب زلق کے ہوتا ہے - پس جو اسہال بسبب ایسے مرہ صفرا کی جسکی
ریزش معدہ اور امعا پر زیادہ ہو عارض ہو واجب ہو کہ اوسکے علاج مین تعدیل اوسی عضو کی کرنی چاہیے جہان یہ مرہ صفرا پیدا
ہوتا ہو اور اوسی جگہ سے امعا مین گرتا ہے یعنی تعدیل مزاج مرارہ اور جگر کی کرنی چاہیے اوسی طریقہ سے جسکا بیان ابواب جگر وغیرہ
مین کیا گیا ہو اور فضول صفراوی اگر زیادہ ہون اونکا استفراغ کرنا چاہیے اور اصوب یہ ہو کہ یہ استفراغ بذریعہ قی کے کرایا جاے
اگر قے کرنی ممکن ہو اور آسان بھی ہو اور بذریعہ اسہال کے استفراغ اس خلط کا اوسوقت کرنا چاہیے جبکہ قوت مریض مین ضعف نہو
اور نہ اس امر کا خوف ہو کہ ادہر اس مادہ کی آنے سے قروح پیدا ہونگے یا اینکہ وہ قروح پہلے سے موجود ہون بعد قی خواہ اسہال کے تدارک
ادویہ مستفرغہ کا ادویہ باردہ قابضہ سے کرنا چاہیے منجملہ اون اشیا کے جو ایسے بیمارونکو نافع ہو اور اکثر اس اذیت کو دور کرتا ہو ہلیلہ زرد کا
پلانا ہو جو اخراج صفرا کا کر دیتا ہو اور اوسکے بعد بغرض اصلاح اور تدارک کے ادویہ باردہ مقبضہ پلائی جاتی ہین - رائب یعنی دوغ کا استعمال
بھی ان لوگونکو نافع ہوتا ہے خصوصًا طباشیر چھڑک کر اور اسیطرح ماء الشعیر بھی مفید ہی - اگر سبب اس زلق کا بلغم ہو اوسکا علاج ایسی اشیا
سے کیا جائیگا جو اخراج بلغم کرتی ہین مشروبات ہون یا حقنہ اگرچہ زیادہ حقنون کے یا ادویہ مشروبہ کے استعمال سے اخراج اوسکا
ہو سکے بعد اوسکے ایسے ادویہ سے علاج کیا جائیگا جو قبض اور تسخین معتدل پیدا کرین ایسی اصلاح کے واسطے بعد اخراج
بلغم کے جوارش حب الرمان جسمین زیرہ کی شرکت ہو خواہ جوارش جوزی اور قرص افادیہ - اگر بلغم زجاجی ہو اوسوقت بدون
استعمال قرص اسقلینادس کے چارہ نہوگا ایضًا وہ سفوف جو انجدان اور اجوائن اور زیرہ جو سرکہ مین پروردہ کیا گیا ہو اور جو
بریان بھی کر لیا ہو اور تخم کتان بریان اور سک اور جلنار اور کرویا اور مر اور کندر اور کہربا ہمراہ طباشیر کے نہار ہو اور نہیں و ان کی

جسکو طبیب اپنی راے صائب سے مقرر کرے بعد مشاہدۂ حال مریض کے۔ اور اگر بلغم اور مرہ ساتھ ہی سبب اس مرض کا ہو اور اوسپر دلالت
وہی رطوبت کرے گی جو ہمراہ اسہال کے خارج ہوتی ہے اور تمامی علامات جو ہر ایک کے مخصوص ہین ایسے وقت نفع انکو اس دوا سے
ہوگا کہ ہلیلہ زرد ایک جزو اور ہالم نصف جزو ہمراہ شکر کے ملاکر طیار کرین اور حب الاشق اور سماق اور کزمازج ہر یک سدس جزو۔ پھر اگر سبب زلق
کا مادہ سوداوی ہو جو اس عضو پر گرا ہے ایسے علاج کے بیان کے واسطے ہم ایک باب جداگانہ لکھنا تجویز کرتے ہین جسکو بعنوان باب
اسہال سوداوی تحریر کرینگے اور اوس اسہال کو منسوب بطرف طحال کے کرینگے جو اسہال بسبب کھانے پینے کی چیزونکے پیدا ہوا ہو
اوسکی علاج کے واسطے بھی ایک باب جداگانہ لکھینگے اور اگر اسہال کا کوئی اور سبب سوا ضعف قوی اور سوء مزاج کے نہو اوسوقت تامل
کرنا چاہیے کہ علامت سوء مزاج امعا کے کیا ہین اور اکثر سوء مزاج امعا کا منشا وہی ہوتا ہے جو منشا سوء مزاج معدہ کا ہے۔ پھر اگر یہ ضعف قوت
فقط ہاضمہ مین امعا کے ہو اور سبب اس ضعف کا برودت ہو جوارش جوزی کے استعمال سے نفع ہوگا اور جوارش فلافلی بموجب اس نسخہ
کے مفید ہوگی عود خام اور زیرہ جو سرکہ مین پروردہ ہو اور بریان بھی کیا گیا ہو اور اجوائن اور کرویا اور مرا در زنجبیل اور کندر بریا
اور قاقلہ اور خستہ زیت کوٹا ہوا سب اجزا کوٹ پیسکر سفوف طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک۔ اور اگر ہمراہ اسہال کے ریاح کی
کثرت ہو اسی سبب مین تلسی کے بیج اور تخم سداب بھی اضافہ کرنا چاہیے۔ ایضاً یہ ترکیب اجزا کی بعض اطبا سے منقول ہے اور کثیر النفع
ہے ایسے وقت یعنی اسہال مع ریاح کے واسطے نسخہ اوسکا یہ ہے زنجبیل تخم رازیانہ انیسون دار فلفل قاقلہ ہر یک تین درہم تخم نانخواہ
تخم کرفس ہر یک تین درہم سلیخہ قصب الذریرہ سعد نارسیدہ ساڑھے تین درہم سک پانچ درہم زعفران چار درہم فلفل اظفار الطیب
جوز ہر یک تین درہم اور سدس درہم حب الاس بیس درہم انھین اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت بحسب مشاہدہ حال مریض کے ایسے
اسہال مین قرص مربا جوز بھی مفید ہوتے ہین خصوصاً اگر قوت دافعہ بھی ضعیف نہو۔ ضمادہاے مسخنہ جو مذکور ہوچکے وہ بھی مفید
ہوتے ہین اور اگر یہ اسہال مع ضعیف قوت دافعہ کے ہو ادویہ مذکورہ مین افسنتین بھی بڑھا دینی چاہیے۔ اور اگر فساد ہضم
بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اوسوقت ادویہ مبردہ ایسی استعمال کرنی چاہئین کہ جن مین کسی قدر قبض ہو اور غذا کی تغلیظ کرنی
چاہیے اور اوسکو اشیاء باردہ سے جو غلیظ ہین بنانا چاہیے چنانچہ ہمنے اوپر بیان کردیا ہے۔ اور اون قواعد سے استعانت کرنی چاہیے
جو ہمنے باب سوء ہضم مین امراض معدہ کے لکھے ہین۔ لیکن اگر ضعف ماسکہ مین برودت خواہ حرارت سے پیدا ہوکر مورث اسہال
ہوا ہے وہی قوابض جو اول باب مین مذکور ہوچکے حار اور بارد دونون پس ان قرصون کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر دافعہ بھی ضعیف ہو
استعمال سفوف خبث الحدید کا ہمراہ جوز بوا کے شربت پودینہ کے ساتھ کرنا چاہیے اور ضمادون کا لگانا بقدر واجب درکار ہے

علاج اسہال مراری کا ہمنے آخر باب معدہ مین اوسکو بیان کیا ہے اور یہ علاج آخر کار متعلق بمعالجہ احوال جگر اور مرارہ
کے اور احوال اوس معدہ کے جسمین تولید صفرا کی زیادہ ہوتی ہو ہوجاتا ہے پس چاہیے کہ اس بحث کو اونہین ابواب مین تلاش کرین

فصل بیان مین علاج اسہال سوداوی کے اور وہی اسہال طحالی ہے جس مین سحج نہو واجب ہے کہ اس اسہال کے
علاج مین قصد علاج طحال کا کیا جاوے اور اوسی طحال کا حال بخوبی دیکھا جاے اور جو خرابی طحال مین آگئی ہو اوسی کا مقابلہ
تدبیر علاج مین بقدر واجب کیا جاے۔ اور اگر اس مقام پر کثرت سودا کی ہو اور قوت مریض کی وافر ہو یعنی زیادہ ہو استفراغ سودا
کا طبیخ افیتمون وغیرہ سے کرنا چاہیے۔ اور اگر سودا غلیظ مثل دردی کے ہو اور یہ غلظ بسبب ورم طحال کے نہو بلکہ خود

اسی خلط کی غلاظت فی نفسہ معلوم ہوا وس وقت استعمال اس مسہل کا کرنا چاہیے بشرطیکہ قوت مریض کی قوی ہو نسخہ اوسکا یہ ہے نمک اندرانی ایک جزو شوکہ مصریہ تین جزو خربق سیاہ دو جزو شوکرا اور خربق کو پانی میں اچھی طرح جوش دیں اور نمک کو اوسمیں گھولدیں بعد ازان اسکو چھانکر صاف کریں اور پلا دیں - یہ طریقہ اوسکے مسہل دینے کا ہے اور اوسکے تنقیہ بذریعۂ ادویہ مسہلہ کے ہے - اور اگر فصد کرنی واجب ہو فصد کرنی چاہیے اور جگر اور فم معدہ کی تقویت کردینی چاہیے اگر سبب اسہال ہذا کا معدی ہو یعنی خلط سوداوی معدہ سے طحال پر گرتی ہو اوسوقت طحال پر مجمرہ ری جیسان کرنے چاہئیں تاکہ جو کچھ معدہ اور امعاء سے طحال پر گرتا ہو اوسکو بند کردیں اور بعد اس تدبیر کے تدبیر لطیف اور مقوی کرنی چاہیے جیسے یہ ترکیب جو خاص ہماری تجویز کی ہوئی ہے - انار دانہ دس درہم سمن سنج بریان ایک درہم زرنباد بریان ایک درہم کہربا ایک درہم تخم سداب تخم شاہسفرم یک یک درہم انھیں اجزا سے سفوف طیار کریں مقدار شربت تین درہم ہے - ایضاً انار دانہ زبیب یاہ سرکہ اور پانی ملاکر کوٹیں اور پھر صاف کریں اور تھوڑا سا نمک اوسپر چھڑکیں اور اسکو استعمال کرائیں - پھر اگر حاجت اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو کندر اور سعد اور جوز السرو اور سک مکہ نصف درہم کعک ایک درہم ان سب اجزا کو شراب کہنہ کے ساتھ پلائیں جو خالص ہو **فصل علاج اسہال خونی کا** جسمین سحج اور خراش نہ ہو یہ اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ ایسا اسہال خونی تمام بدن سے ہوتا ہی اور جگر سے اور معدہ سے اور امعاء علیہ یعنی اوپر کی تینون آنتون سے اور نیچے کی آنتون سے ہوتا ہی اور خاص مقعد سے بھی ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کے علامات کی شناخت اوپر معلوم ہوچکی ہی جو اسہال خونی اقسام سے انھیں اسہالونکے صدیدی خواہ دردی ہو یا غسالی ایسے اسہال کا علاج جگر کی اصلاح اور درستی کی راہ سے ہوتا ہی کہ اوسکے مزاج کی اصلاح کریں اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کریں ان سب تدبیرون پر مقدم یہ ہے کہ اس اسہال کے علاج مین مراعات حال بدنکی امتلاے اخلاط وغیرہ سے کریں اور مراعات اون چیزونکی جو مورث امتلاے بدن ہین کرین اور جبتک نہو اور طبیب حدس صناعی معلوم کرے کہ یہ اسہال تمام بدن سے ہی خواہ جگر سے اور قوت ساقط نہ ہوتی ہو بس ایسے اسہال کو بند نکرنا چاہیے - اور اگر خوف ہو کہ جاری رہنا اس اسہال کا اکثر مورث خراش و سحج کا ہوگا اور ضعف پیدا کریگا ایسے وقت فصد کردینی چاہیے اور اس مادہ کو جانب مخالف سے نکالنا چاہیے پھر اوسکے بعد ادویہ قابضہ حابسہ خونکا استعمال کرنا چاہیے جو اسہال خونی کسی معاکی رگ کے پھٹ جانیسے عارض ہوا ہو اکثر اوقات انجام اوسکا بطرف سحج کے ہوتا ہی پس واجب ہی کہ توجہ خاطر پوری پوری مصروف اسکے حبس کیطرف کرنی لازم ہی اور امالہ اوسکا بطرف ضد مخالف کے کرنا چاہیے اگر امتلا بھی بشدت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے مشروبات مین سے جوارش تمر اوس اسہال کو موافق ہی جو امعاء علیا اور متصل اعضاء امعائی خرابی سے ہو اور اعضاے فوقانی امعاے علیا سے جو اسہال ہو اور بھی جوارش مفید ہو اور حقنہ کے منفعت قوی ہی وس اسہال کے واسطے جو امعاے سفلی سے پیدا ہوا اور جو اسہال کہ درمیان کے اعضا سے نہین امعا کے پیدا ہوا اوسکے علاج مین صواب یہ ہی کہ دونون علاجونکو جمع کردینا چاہیے - جملہ ادویہ جو بارد اور قابض اور مغری ہین اور اونکا ذکر اوپر ہوچکا ہے سبکے سب خون کے بند کرنیوالے بھی ہین خصوصاً جس وقت اون مین شبت اور شاذنج مثل غبار کے اور دم الاخوین اور کہربا اور بسد اور موتی پڑے ہون اور مشروبات اور حقنہ کے طور پر مستعمل ہون - اکثر احتیاج مخدرات کی بھی ہوتی ہے اور اگر شر قوی کرنے مین انھین ادویہ کے حاجت اضافہ کرنے اون ادویہ کی ہوتی ہے جن مین قبض ہو - قرص گلنار منجملہ مشروبات کے ایسی دوا ہے کہ اوس مین قوت حبس کی قوی ہی اور قرص تخم حماض و اقراص شاذنج جیسا ہے

نسخہ تجویز کیا ہی عصارۂ بارتنگ اور عصارۂ ہیوفاریقون اور عصارۂ لحیۃ التیس کو ان امراض مین بڑی منفعت ہی خصوصًا حقنون ان عصارات مین ادویہ مفردہ مذکورہ سابق داخل کیجائین - ایضًا سیب اور بہی اور گل سرخ سوکہا ہوا ہر ایک نصف رطل لیکر پانچ رطل پانی مین ڈالکر جوش دین تا اینکہ ڈیڑھ رطل باقی رہجاے پہر اوسکو صاف کرین اور برابر اوسکے روغن گل اوسمین داخل کرین اور پہر اوسکو کسی برتن مین پکائین تا اینکہ تیل باقی رہجاے اور پانی سب جل جاے اس روغن کو مشروبات مین داخل کرکے استعمال کرین حقنہ جو حابس خون ہین انھین عصارات سے اور ایسے پانی سے طیار کیے جاتے ہین جنمین قوابض مشہورہ پختہ کیے جائین خواہ وہی ادویہ سفوف کرکے ان پانیون مین چہڑکی جاتی ہین جنکو پکانا چاہیے چکنائی ان حقنون مین گردہ گوسپند کی چربی اور روغن گل کی داخل ہوتی ہی اور ذروح بالغ الاثر جسکو قرابادین مین بیان کرینگے اور باب سحج مین بھی اوسکا بیان آتا ہے - انھین حقنون سے اسوقت ہم چند نسخے ایسے لکھتے ہین اور اونکا اختیار اسوجہ سے کرتے ہین کہ وہ ذرا ضرر اور معتدل ہین اور اونمین ادویہ اور قرصہا حارہ نہین ہین اور بعض اونمین ادویہ مرکبۂ موصوفہ کو ایسے مقام پر بیان کرتے ہین (حقنۂ جیدہ) جسکے اجزا یہ جمع کیے ہین پوست انار بارتنگ خرنوب الشوک اور انجیر پیسا ہوا اور چاول پسے ہوے ہر ایک آٹھ درہم دو مہر (نسخہ مازوی خام) دو حقہ گلنار اور گل سرخ ہر واحد چار درہم اور ان اجزا پر پانی تو مین صغیر کے جو برابر سولہ اوقیہ کے ہی ڈالدین اور آب عصی الراعی ملے تو خالص پانی سے وہ عمدہ ہی بعد ازان دھیمی آنچ سے اسکو پکائین تا اینکہ قریب ثلث کے باقی رہجاے اور صاف کرین پہر شب نصف درہم اور دم الاخوین اقاقیا شاذنج گلنار عصارۂ لحیۃ التیس صمغ عربی بریان سپیدہ قلعی صدف سوختہ گل ارمنی ہر ایک ایک درہم روغن گل چھ درہم پیہ گردہ گوسفند ۶ درہم اور جسکی خواہش ہو افیون ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ بڑھالے اور حقنہ کرے - جسوقت غرض حقنہ سے خون کی آمد روکنی ہو کچھہ اسکی حاجت نہ ہوگی کہ دوا کو مغریات کے ملانے سے غلیظ کردے جیسے چاول اور باجرہ وغیرہ اور غرض احتقان سے تدبیر سحج کی ہو خواہ خون روکنے اور سحج کی تدبیر دونون مقصود ہون ادویہ مغریہ کے ملانے کی ضرور حاجت ہوگی - واجب ہی ایسی کوشش کرے کہ حقنہ کے اندر یعنی آلۂ احتقان مین ہواے خارجی داخل نہونے پاے - شیافات قویہ اس مرض مین یہ ہے کہ اقاقیا صمغ عربی تخم البنج افیون سپیدہ قلعی اور گل ارمنی اور کہربا اور مازوے خام سب اجزا ہموزن لیکر پیسین اور دوا مطبوخ مین جو گرم ہے اسکو ڈالدین اور بدون بل کرا دینے کے استعمال کرین جو اسہال دموی مقعد سے ہو اوسکے واسطے فقط یہ اجزا کافی ہین مرداسنگ گلنار سپیدہ صدف سوختہ ملاکر موضع معلوم پر بعد دہونے اور خون پونچھنے کے استعمال کرین - جبتک تدبیرین ہوچکین اور مرض ابھی بدستور باقی ہو پہر چارہ نہ ہوگا بدون اسکے کہ دونون ہاتھ کو زیر بغل سے باستواری باندھین اور اطراف بدن کی مالش کرین اور بیمار کو آب سرد مین اگر موسم گرمی کا ہو اور ہوا سرد مین اگر فصل جاڑونکی ہے بٹھائین اور آبہاے سرد اوسے پلائین اور اوسکے احشا پر عصارات باردہ اور شربت ہاے حابسہ جیسے رب حصرم اور رب ریباس وغیرہ گرائین برف سے ٹھنڈی کرکے فصل علاج سحج اور قروح امعا کے بیان مین واضح ہو کہ شناخت سحج مین دہوکا باقی نرہے اسلیے کہ بشتیر ایسی خراش نہین ہوتی کہ ادویہ قوی کا استعمال کیا جاے بلکہ ایسے وقت استعمال سے ادویہ قوی کے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے اور شاید کہ فقط تبرید شدید اور دینا تربوز اور کاہو اور خرفہ کا سحج خفیف کے دور کرنے مین کافی ہوتا ہو - پہر اگر ایسے حقنہ کا استعمال کیا جاے جس مین ادویہ کاویہ داخل ہون مریض کی ہلاکت واقع ہوگی - واجب ہے کہ علاج سحج کا جسطرح اوپر معلوم ہوچکا اگر امعاء علیا مین ہو مشروبات یعنی پلانیکی دوائے کیا جاے اور اگر امعاء سفلی مین ہو

فائدہ

تنبیہ

حقنہ سے کیا جاے اور اگر درمیانی اعضاء امعا کے ہو دونون طریقہ سے کیا جاے - پھر اون سب سے واجب ہی کہ رعایت حال
سبب فاعلی سحج کی کرنی چاہیے اور رعایت سبب فاعلی قروح امعا کی بھی اسطرح پر کہ ابھی امعا سے انصباب رطوبت صدید وغیرہ کا
ہو رہا ہی یا نہین اور آیا سبب متقدم اس سحج کا شگافتہ ہونا خواہ امتلا یا ورم ہے جو ابھی تک باقی ہی یا کہ وہ سبب محتبس تھا او
منقطع ہو گیا مگر اثر اوسکا سحج اور قرحہ کا باقی ہے ہمنے علامات ان سب صورتون کے بخوبی اوپر بیان کر دیے ہین پھر اگر
سبب سحج اور قرحہ کا ابھی تک انصباب کر رہا ہو پہلے اوسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسکو بیخ و بن سے اوکھاڑنا لازم
اونھین تدابیر سے جنکا اپنے مقامات مخصوصہ مین معلوم کر چکے ہین - اور اگر ضرور ہو کہ بنظر ردی ہونے خلط کے استفراغ کیا جا ڈرتے ڈرتے
اور بچا بچا کر استفراغ کیا جاے اور پوری کوشش اس امر کی رہے کہ دواے مسہل بشدت مضر اس اثر اور قرحہ کو نہو بلکہ بمثل ہلیلہ زرد
کرو یا اور کتیرا وغیرہ ادویہ ضعیفہ کے مسہل دیا جاے اور اگر ممکن ہو کہ مریض کو دو دن غذا دینے سے روکا جاے تا کہ بدن کو
تحلل پیدا ہو جاے اور اس مادہ کی ریزش مین جو سحج پیدا کر رہا ہے تو ایسا ہی کرین - اور جسوقت ارادہ اوسکے غذا دینے کا ہو تو اوسکی
دودہ سے غذا دینی چاہیے جسمین سنگریزے وغیرہ بجھاے گئے ہین خواہ اوسیطرح پختہ کیا گیا ہے جو باب سابق مین مذکور ہو چکا اور
یہ دودہ کا پلانا بطریق دوا کے ہے - لیکن غذاے خالص بوقت حاجت اور ظہور ضعف کے یہ تہیہ کرنی چاہیے جسکا حجم قلیل ہو
اور قوت اوسکی ظاہر ہو جیسے جگر مرغ فربہ کے اور تھوڑی سی روٹی بے خمیر کی اور خصیہ ہاے مرغ اور انڈا جسکی پختت مین درجہ نیمبرشت
سے زیادہ کو پہونچ گیا ہو اور بھنے ہوے انڈے سے کم پختہ کیا ہوا اور بیشتر مچھلی بھنی ہوئی زیادہ نفع دیتی ہی اور گوشت پائی کا جو پیسے اور
بھنے ہوے چاول کی پیچہ مین پختہ کیا جاے ایسے بیمارونکے واسطے نہایت بہتر ہے - واجب ہی کہ قوت بیمار کی حفاظت ربوب
فواکہ سے کیجاے وہ غذائین جو باب اول مین اسی مقالہ کے مذکور ہو چکی ہین بھی اس بیمار کو نافع ہین - واجب ہی کہ نمک تھوڑا سا
بیمار کو دیا جاے دُرانی ہوا اور بریان کیا ہوا - اور شراب کسی قسم کی نہ پلائی جاے لیکن جسوقت کہ حرارت نہ ہو اوسوقت تھوڑی سی
شراب سیاہ قابض پلانی چاہیے یا پانی اوسکو سرد پلانا چاہیے - بہتر نہین ہی کہ شروع علاج مین فقط ایسی دواے خالص دیجاے
جو براہ اپنی کیفیت کے موذی ہو اور قبض پیدا کرنے والی اور خشن اور خدش یعنی رگڑ کے ذریعہ سے سحج کی بڑہانیوالی ہو جسوقت
درد مین شدت ہو بنظر ضرورت کے احتیاج ادویہ مغریہ کیطرف ہو گی تا کہ مثل گاڑھے گاڑھے حریرہ کے ہو جاے اور چہرہ پر مریض کے
بطور طلا کے وہی ادویہ مغریہ لگائی جاتی ہین تمام ادویہ باردہ قابضہ جو مخلوط ادویہ مغریہ سے ہون اسوقت نافع ہوتی ہین ہان
اگر تاکل اور ہڑا یند پیدا ہوا اوسوقت بیشتر احتیاج ادویہ کاویہ کی ہوتی ہے جن مین وہ دوا بھی ملی ہو جو تخفیف بدون لذع کی
پیدا کرے - واجب ہی کہ مریض سحج کو پلانا نہین بزور وغیرہ جو دوا تجویز ہو آب سرد مین پلائی جاے آب گرم مین ہرگز نہ پلانی چاہیے
ریوند مین خاصیت عجیب ہی قروح امعا کی اصلاح اور اسہال اغراس یعنی اون دستون کے بند کرنیکی جن مین وہ رطوبت نکلتی ہو
جو سطح داخلی امعا پر ہوتی ہی خصوصاً جسوقت ہمراہ آب بارتنگ اور تھوڑی سی شراب کہنہ کے پلائی جاے - بلوط بریان اور خرنوب کی قوت
مثل ریوند کے ہی دونون ساتھ ہی مستعمل ہون خواہ جدا جدا - تخم گل بھی عجیب النفع ہے ہمنے تجربہ کیا ہے جو بعض اطبا کہتے ہین کہ
شروع اسہال خونی مین اگر چار درہم صمغ عربی آب سرد کے ساتھ پلایا جاے زوال اس مرض کا ہو جاتا ہے - گل مختوم بھی زیادہ
نافع ہی ہر ایک اقسام سحج کو حتی کہ سحج متاکل اور ہڑا ہوا بھی اس سے زائل ہوتا ہے بشرطیکہ بعد پاک کرنے تاکل اور چرک وغیرہ کے

کسی حقنہ کا استعمال کرکے منجملہ حقنہ ہاے مذکورہ کے اور اسی طرح جسوقت حقنہ کیا جاے طین مختوم کا عصارہ بارتنگ اور رکوک بیاموس
یعنی طین بیاموسی کے اور نیز عصارۂ خرفہ سیاہ کے ہمراہ منجملہ ادویۂ نافعہ کے اس ضمن مین عصارہ توت کا ہی جو ابھی گدر ہوا اور پختہ نہوا ہو
اسی طرح گیاہ پنجنگشت کا پلانا بھی مفید ہے اور عصارۂ گل سرخ پلایا جاے خواہ بطور حقنہ کے استعمال کیا جاے بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ ادویہ
اسہال خونی مین رجل العقعق بھی داخل ہے اور میرے گمان مین رجل الغراب بھی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بقراط جسوقت رجل عقعق
کو ذکر کرتا ہے مراد اوسکی انجیر کے پتے ہوتے ہین اور یہ پتے اس مرض سے مناسبت نہین رکھتے ہین پس یہ معنی بھی کلام بقراط کے نہ
سمجھنے چاہئین۔ شراب جیسہ خرگوش کی ان لوگونکو مفید ہے اور نیز جسکا نمک نکال لیا ہو جسطرح اوپر ہمنے لکھا ہے باب اول مین
زیادہ نافع ہوتا ہے اگرچہ تاکل زیادہ بڑھگیا ہو۔ جسوقت سحج کا عروض بسبب کسی دواے مشروب کے ہوا ہو اوسوقت کے واسطے
ادویۂ نافعہ مین سے یہ ہی کہ روغن زرد اور دم الاخوین اسطرح کہ تین درہم روغن زرد مین ایک درہم سے تین درہم تک دم الاخوین ملاکر حقنہ
کرین۔ مرکبات نافعہ سے ان لوگونکے واسطے اقراص اور سفوفات باردہ مذکورہ ہین۔ اور بہتر انکے حق مین یہی ہی کہ دوا روٹی پر چھڑک کر
کھائی جاے اور اوسکے اوپر سرد پانی پلایا جاے۔ یہ بھی مفید دوا ہی گھونگی کی راکھہ چار حصہ اور مازو دو حصہ فلفل ایک حصہ سبکو پیسکر بعد غذا کے
بوزن ایک درہم کے تناول کرین اور سرد پانی اوسکے اوپر پی لین۔ فلونیا بھی انکو نافع ہی جسوقت آب سرد کے ہمراہ تناول کرین
حقنہ اور حمولات جو ایسے بیمارونکے واسطے مناسب ہین اور مطلق اسہال خونی کے روکنے مین بکار آمد ہین وہی مرکبات ہین
کہ جنکے اجزا ابتداے مرض ہذا مین ادویہ مغریہ قابضہ سے مرکب ہون اور اخیر مرض مین اگر انجام اسکا تاکل کیطرف ہوا ادویہ منقیہ اور
اور ادویۂ کاویہ درکار ہین اور جب تک پارہ ہاے کوچک جسم امعا کے برآمد ہورہے ہین اور ظاہر ہوتی ہین جائز نہین ہی کہ ادویہ مغریہ
قابضہ سے زیادہ دہی کی جرات کرین۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اقاقیا اس مرض کے حقنہ مین ڈالنا نہ چاہیے جبتک کہ خون
کی آمد نہو اور یہ قول محض بیہودہ ہی پھر جسوقت کہ قرحہ کی جراحت باقی رہجاے اوسوقت ادویہ مجففہ قابضہ ہمراہ اجزاء بادسوخت کے
پھر اخیر مین اگر انجام کار بطرف تاکل کے ہوجاے منقیات اور کاویات کا استعمال کرنا لازم ہی۔ بعض معالجین تھوڑسی فلدفیون کو بعض
عصارات مین داخل کرکے استعمال حقنہ ہاے سلیمہ بے ضرر کا کرتے ہین پس اسکے استعمال سے نفع عظیم پیدا ہوتا ہی لیکن اگر ضرورت داعی نہو
بطرف اوس دوا کے جو تیز ہے خواہ بطرف دواے ترش کے پس اولی اور بہتر یہی ہی کہ ایسی دوا کا استعمال نکیا جاے۔ اور بشرط ضرورت
پھر بھی اولی یہی ہے کہ پہلے ترش دواکو اختیار کرین پھر اوسکی بعد بشرط حاجت ادویہ حادہ کا استعمال کرین اور جسوقت ضرورت داعی
ہو اور تاکل بھی پھر اوسوقت ادویہ حادہ بقدر ازالہ تاکل و تنقیہ چرک وغیرہ کے ضرور استعمال کرنی چاہیین۔ اور فلدفیون بھی بقدر
حاجت اسوقت جائز ہے بشیتر راے صائب یہ ہوتی ہی کہ شروع تدبیر مین کوئی دوا مخدر دیجاے بعد ازان حقنہ حادہ کا استعمال کرین
اور یہ تدبیر اوسوقت کی جاتی ہے کہ متحمل ایذاے ادویۂ حادّہ کا نہو۔ یہ حقنہ حادہ اور زرنیخیہ ایسے ہین کہ انسے خوف اس امر
کا ہوتا ہی کہ جلد امعا کی تھوڑی تھوڑی چھیلتے چھیلتے آخر کو امعا مین سوراخ ڈالدینگے اسیواسطے واجب ہی کہ مبادرت انکے استعمال پر
اوسوقت کیجاے جب بخوبی معلوم ہو کہ قرحہ فاسد ہوچکا ہے اور اب اتنی دیر تک اسکا ٹھہرنا ممکن نہین ہے کہ جب تک
ادویۂ حادہ سے امعا مین سوراخ پڑیگا اوتنے زمانے مین یہ قرحہ پھیل کر زیادہ بڑھ جائیگا اور عمق اسکا بہت گہرا ہوکر بہ نسبت
سوراخ پڑنیکے زیادہ خرابی پیدا کریگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بکری کو فضیلت زیادہ ہے جملہ اون اشیا سے

رجل العقعق یعنی [illegible] رجل الغراب

مغریہ پر جو حقنہ کے ادویہ کے جمع کرنیکے واسطے داخل ہو سکتے ہین اسلیے کہ یہ چربی تبرید اور تسکین لذع پیدا کرتی ہی اور مقام مرض پر سبب غشیت منجمد ہوجاتی ہے یہ جملہ تو اعمد جو بیان ہو رہے ہین اوسیوقت تک چل سکتی ہین جب تک ابتدا مرض ہے اور جب قرحہ مین مدہ ٹپکجاے پہر اوسکی صفائی اور تنقیہ کے واسطے احتیاج قوی ادویہ کی ہوگی اور چکنی دوا اور ادویہ مغریہ بالکل ترک کیجائین کہ یہ چیزین اصل دوا اور مرض مین حائل ہوکر اوسکے اثر کو روکتی ہین - جبتک معلوم ہوجائے کہ قرحہ مین چرک پیدا ہوچکی ہی پہر اوسکی صفائی ماء العسل سے کرنا چاہیے اور اوس سے زیادہ قوی تر یہ ہی کہ نمک کا پانی اور وہ پانی جسمین تیون نمک سود پر مردہ گیگئی ہی اور تمکین مچھلی کا جو بندہ ضرور ہی کہ اگر مدہ پڑگیا ہی مثل قرص ازیانہ کی بہی لامحالہ استعمال کیا جا جسوقت کہ مرض حالت ابتدا اور تازگی سے گذر جاے اور اس قرص کے دینے سے کوئی مانع نہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حقنہ ہاے چربی اور مغری تسکین درد مین اوس شخص کی کرتی ہین جسکے آنت مین قرحہ متاکلہ یعنی سڑا ہوا ہو مگر یہ ادویہ نہین دیجاتی ہین اور دی اوسوقت جاتی جب انکا اثر تاکل تک پہونچے ہمراہ اور ادویہ کے جو تاکل کو نافع ہین اور وہ ادویہ ایسی ہوتی ہین کہ جنمین تنقیہ اور جلا کی قوت ہی اور تخفیف اور قبض بہی ہی اور وہ مقدار ادویۂ مغریہ کی اوسیقدر ہے جس سے قرص بندہ سکتا ہے پس مناسب نہین ہی کہ مغریات اور دوسری اون قرصون مین اس کثرت سے داخل کیجائین کہ ادویہ مفیدہ کا اثر تاکل تک نہ پہونچنے دین اور بیشتر ایسے ادویہ کے استعمال سے درد اور الم پیدا ہوتا ہی اور اسکی طرف کچھ التفات نہین کیا جاتا ہی یہ بہی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت حقنہ حادہ سے تنقیہ چرک وغیرہ کا ہوچکے بعد اوسکے ادویہ مدملہ کا اور اون ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے جو بند لیۂ ادویہ مغریہ اور قابضہ کے تیار ہوئی ہون اور یہ استعمال اوسوقت کرنا چاہیے جب معلوم ہوجائے کہ اچھا گوشت ظاہر ہوچکا ہی اور سڑا ہوا گوشت دور ہوگیا ہے جسوقت کہ تپ اور ضعف اور تاکل ساتھہ ہی جمع ہوجائین اور حرارت کا زور ہو اور مریض فقط قرص ازیانہ کے استعمال پر متحمل نہ ہوسکے واجب ہی کہ انہین اقراص کو آبہاے فواکہہ باردہ قابضہ مین گھولکر طیار کرین جیسے انگور خام اور ریباس اور سماق اور لوبیا گل سرخ وغیرہ اور بعد طیاری کے پہر اون اقراص کو سوکہا لین اور مکرر یہی عمل کرین اکثر بدون آمیزش بھنگ اور آفیون کے انہین ادویہ مین چارہ نہین ہوتا خواہ پہلے مخدرات کا استعمال کرکے پہر ان ادویہ کو کہلاتے پلاتے ہین اور مریض کو غذاے پسندیدہ بمقدار قلیل بہی ضرور دیجاتی ہے - اکثر قدر شربت ان اقراص کی نصف درہم سے دو درہم تک ہوتی ہی - بیشتر اصوب یہ ہوتا ہی کہ آبہاے فواکہہ مین ادویۂ قابضہ اور بھی ڈالی جائین از انجملہ عدس اور عفت بلوط وغیرہ ہی اسلیے کہ یہ بات معین ہوتی کہ خشک لیثہ پیدا کرے - وہ دوا جسکے استعمال سے درد بہی شدید ہوتا ہی اور نفع بہی اوسکا زیادہ ہی یہ ہی کہ حقنہ قرص زرنیخ اور آب نمک کا کرین بروقت غلیظ ہونے مدہ کے - اکثر لوگ جیسے گرفتاران تپ اور ضعیف یا وہ لوگ جنکی حس زیادہ ہی اور حقنہ حادہ کا تحمل نہین کر سکتے ایسی تدبیر سے جسکا بیان ابھی ہوا ہی تو اونکی تدبیر علاجی اسطرح شروع کیجاتی ہی کہ پہلے حقنہ ماء العسل کا اونکو کرایا جاتا ہے پہر بعد چار گھنٹہ کے آب نمک کا حقنہ کرکے اوسکے بعد گل مختوم سرکہ اور نیمگرم پانی ملا ہوا اونکو پلایا جاتا ہے پس اسی تدبیر سے ایسے لوگ شفایاب ہوجایا کرتے ہین منجملہ تدبیر کے دربارۂ حقنہ کے یہ بہی ہی کہ تہوڑی تہوڑی دوا سے حقنہ کیا جا چند مرتبہ کرکے اور جب لذع کی شدت ہو اوسکا تدارک روغن گل سے کیا جاے کہ اسکا حقنہ دیا جاے - جو حقنہ کہ واسطے خون بند کرنے کے مستعمل ہوتے ہین اور اسہال خونی کے روکنے کے واسطے وہ ان حقنون کے علاوہ اور ہین اور قریب قریب ہین منع اسہال کے حقنہ کے اور کبھی اون حقنہ کے واسطے چند قسم کے قرص تیار رہتے ہین اور بہی اونکا استعمال بدستور اور مسلم ہونیکی حالت مین بھی ہوتا ہی - اب ہم

نسخہ ہاے حقنہ اور شیاف کے اور نسخہ اون قرصونکے جو حقنہ مین پڑتے ہین ذکر کرتے ہین منجملہ حقنہ ہای سکب اور خفیف کے جو اسہال جاری
مین دینے کے لایق ہین یہ ہی کہ آب بارتنگ سے تنہا حقنہ کرین خواہ ہمراہ بعض اون اقراص کے جنکو ہم لکھتے ہین۔ یا اینکہ روٹی بے خمیر کا
حقنہ کرین خواہ نان خطیری کا حقنہ کسی عصارۂ مناسب مین گھولکر منجملہ حقنون کے یہ حقنہ ہی کہ آب جو روغن بادام زردی بیضہ اور
چاول کی پیچھ جو گردۂ گوسپند یکسالہ کی چربی مین پکایا ہوا ور صاف کرکے اوسمین طین مختوم ملاکر حقنہ کرین۔ ایضاً حقنہ نافع
ہے کہ بھنے چاول کا عسالہ چربی مین جوش دیا ہوا ور شبترا وسمین مازو اور پوست انار بھی داخل کرتے ہین۔ اسیطرح حقنہ ستو
کے پانی اور گل مختوم کا۔ ایضاً یہ حقنہ بروقت حرارت شدید کے نافع ہے عصارہ تراشہ کدو اور عصارۂ خرفہ سیاہ اور بارتنگ
اور عصی الراعی اور حب الاس جسکو دو مرتبہ پانی مین دہوکر پانی پھینک دیا ہوان سب عصارات کو یکجا کرکے روغن گل اور
سپیدہ اور گل ارمنی اور اقاقیا اور لوبیا ملاکر اور اگر حاجت ہو تھوڑی سی افیون بھی شریک کرکے بحسب حاجت اور حالت مریض کے حقنہ
کرین۔ یہ نسخہ حقنہ کا جو مذکور ہوچکا سحج کے واسطے بھی مجرب ہوچکا ہی۔ نسخہ حقنہ کا جو قابل استعمال کے سحج مین ہی پوست انار اور مازو اور سماق
اور برگ عتیق اور توت کی جڑان سب اجزا کو کسی شراب مین اوبالین تا اینکہ قوام انکا گاڑھا ہوجاے بعد ازان صاف کرین اور ہمراہ
بعض اقراص حقنہ کے پیسین اور روغن آس ملاکر حقنہ کرین۔ نسخہ ہاے شیاف جو سحج مین بکار آمد ہون اصول ادویہ اونکی مر مکی
اور کندر اور زعفران اور سندروس اور شب اور میعہ اور جندبیدستر جسوقت کہ افیون کسی شیاف مین داخل ہوا ور حضض اور
کاغذ سوختہ اور دم الاخوین شاخ گوزن سوختہ اور قیمولیا اور مٹی کے وہ اقسام جو قیمولیا کے ہمراہ جاری ہوتے ہین اور اقلیمیا
کی سب قسمین اور مرداسنگ و رازین قبیل اور بھی چیزین اور اکثر احتیاج پھٹکری کے اقسام اور زنجار کی بھی ہوتی ہی۔ یہ نسخہ شیاف کا مرکب
بعض ایسی ہی ادویہ سے واسطے سحج اور زحیر کے ہی کندر زعفران افیون کو آب بارتنگ سے گوندھکر شیاف تیار کرین کہ یہ نافع ہوتا ہے
دوسرا نسخہ افیون جندبیدستر صمغ عربی حضض کو عصارۂ بارتنگ سے سرشتہ کرین اور نسخہ کندر زعفران افیون سپیدی بیضۂ مرغ
اور نسخہ سندروس میعہ مر زعفران افیون باہمین گھولکر شیاف طیار کرین۔ کبھی انھین ادویہ سے مرہم کے اقسام بذریعہ سپیدہ اور
روغن گل کی بناتے ہین اور کپڑے پر لگاکر استعمال کرتے ہین خواہ روئی کے چھوٹے گالے پر ملکر مقعد مین رکھین یا ملین بذریعہ سلائی کی بہتر ہے
اچھی طرح آلودہ ہوجاے اوس روئی کو سلائی پر لپیٹ کر اوسی مقام پر رکھین تا کہ برابر ہوجاے اور دیر تک ٹھہرا رہے قرص کے نسخہ جات جو سحج
مین بکار آمد ہین جیسے قرص کوکب اور قرص زرنیخ واسطے سحج متاکل کے۔ واجب ہی کہ ان اقراص کو کسی پٹاری وغیرہ جو چھوہارے وغیرہ کی پتی سے
بنائی گئی ہو خواہ کھجور کی پٹاری مین بحفاظت رکھین تا کہ قوت ادویہ کی محفوظ رہے قرص قرطاس سوختہ اوسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ
دس درہم دونون زرنیخ جلائی ہوئین اور تراشہ مس اور پھٹکری مازو اور چونہ جو بجھایا نہ گیا ہو ہر یک بارہ درہم انھین اجزاء سے قرص طیار
کرین بذریعہ آب بارتنگ کے اور ہر قرص کا وزن چار درہم کا ہو اور بڑا قرص تو کل اجزاء سے ایک ہی بن سکتا ہے دوسرا نسخہ سماق
اور انار کی بونڈی اور سوقوطولون جو ایک قسم حی العالم کی ہے اور گلنار اور انگور کے بیج قلقند اور قلقطار قلعی سوختہ اثمد ہر یک
جزو زنگار نصف جزو سب اجزاء سے قرص طیار کرین۔ یہ قرص نہایت قوی ہے چونہ اور بیج اور اقاقیا مازو ہرتال سرکہ تین دن دہ
کیے ہوے چند روز تک (واسطے کمی حدت کے) پس انھین اجزاء سے قرص تیار ہوتا ہی۔ قوی نسخہ قرص کے اونکی نسبت
کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہی کہ فقط آب بارتنگ مین گھولکر حقنہ کردیا جاے۔ ضماد اور طلا کے نسخہ جو اس مرض مین نافع ہین

باب اسہال مطلق مین اونکا بیان ہوچکا - طلائی اقراص کو کب کا آب آس کے ہمراہ اس مرض مین جب تجربہ کیا گیا بہت ہی مفید ہوا جب درد مین کسیطرح سکون نہو تو مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیے جسمین ادویہ قابضہ معلومہ جیسے شبت اور حلبہ اور خطمی کو پکایا ہو اگر اور کرب کی شدت سحج صفراوی مین ہو دوغ مطبوخ اور جو کے ستو کا پانی استعمال کیا جاے - اگر درد کی اس قدر شدت ہو کہ قریب بہ غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت مخدرات کے استعمال سے چارہ نہوگا اور قبل مخدرات کے بھیڑ کی چربی اور جو کے ستو کے پانی سے حقنہ کردینا چاہیے اور اس تدبیر مین مدافعت اور تاخیر نہ کرنی چاہیے کہ بیشتر اسی سے درد ٹھہر جاتا ہے اور مرض منقطع ہوجاتا ہی اسلیے کہ اعتدال خلط صفراوی مین پیدا ہوتا ہی اور اگر سکون درد مین اوسوقت نہو وہی علاج جو معلوم ہوچکا ہی یعنی استعمال مخدرات کا طریقہ اختیار کرنا ہوگا - اگر جی چاہے تو ایسے وقت اس حقنہ کا استعمال کرین نسخہ اوسکا یہ ہے اب کشک جو اور چاول کی پیچھ اور چربی بکری کے گردہ کی روغن گل اور صمغ عربی سپیدہ قلعی اور زردی بیضہ ان سبکو ایک جگہ یعنی ایک ہی ظرف مین کرکر خوب پھینٹلین اور اگر خواہش ہو تھوڑی سی افیون بھی اسمین ملاکر استعمال کرین پھر اگر سحج بلغمی ہو واجب ہی کہ ابتدا علاج کی ایسی دواسے کرین جو تقطیع بلغم کی کرے اور اوسکو خارج کردے اور اوسکو دور کردے اور غذا ایسے مریض کو اسی قسم کی دینی چاہیے تا کہ غذا اوسکی ماہی شور تجویز کیجاے اور نانخورش اور رائی اور چقندر اور مری اور کوامیخ اور نان خورش مثل انار دانہ اور زبیب کے مع مصالح گرم کے اور رائی اور جو سے قاطع بلغم ہے - جسوقت بکثرت استعمال خرماے خام اور بریان کا کرے اور اسی کو غذا قرار دے اور کسیقدر ادویہ مائل بہ حرارت تناول کرچکا ہو جیسے خردل سحج اور فلافلی نفع یاب ہوگا - بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ چند آدمی جو قروح امعا مین مبتلا تھے جاوشیر کے استعمال سے اونکو نفع ہوا اسی طرح کہ جاوشیر کو ہمراہ سداب کے استعمال کرتے تھے اوسکی بعد کچا چھوہارا بریان کیا ہوا کھا لیتے تھے چندروز ایسا ہی کرتے رہے اور بالکل صحت پائی اور شاید کہ یہ صحت اونکو اسی چھوہارے کے استعمال سے ہوئی ہو - یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ ایک شخص فوسنطاریای کہنہ کا علاج ایک روز کرتا تھا اور دوسرے دن مریض کو راحت دیتا تھا اور تیسرے دوسرے دن مریض کو روٹی ہمراہ پیاز تیز کے مثلاً سپید پیاز کے کھلاتا تھا اور پلا ئیکی اشیا اوسدن بہت کم دیتا تھا اور پھر دوسرے دن اس غذا دینے سے اوسکو آب گرم اور نمکین سے حقنہ دیتا تھا بعد اس حقنہ کے اور کسی قوی دوا کے جو اندمال کی بھی صفت خاص رکہتی ہو اوسکو حقنہ دیتا تھا پس اگر مریض تحمل اوس درد کا جو اوسکے علاج سے اوٹھتا تھا کر گیا فوراً صحت پاتا تھا ورنہ فوراً مرجاتا تھا - حقنہ جو ان بیمارون کیواسطے مناسب ہین وہ اسیطرح کے ہونے درکار ہین نسخہ حقنہ کا مرزنجوش زیرہ نمک برگ دشت رطب یعنی غار تازہ وترشت سداب اکلیل الملک نکدا ایک اوقیہ زیت چالیس اوقیہ پس ادویہ اور زیت کو اسقدر جوش دین کہ ثلث جلجاے پھر چھانکر صاف کرین اور اسی زیت کو استعمال کرین (دوسرا حقنہ) ایضاً ایسے بیمارون کو چاول کی پیچھ اور ماہی شور کو جوش دیکر حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے - قیروطی ہذا کی بھی صفت ایسی ہی کرتے ہین اسی مرض مین نسخہ اوسکا یہ ہی کہ چھوہارا موٹا اور بیر گوشت اڑھائی رطل مصطگی ایک اوقیہ تازہ سویا چھ اوقیہ موم دس اوقیہ شراب اور روغن گل بقدر کفایت کبھی بزور مین مالم کو داخل کرتے ہین خصوصاً جب برودت اور بلغم لزنج کا نکلنا محسوس ہو - سحج سوداوی کا علاج پس تدبیر سودا اور طحال کی جیسا ہمنے بیان کیا ہے اپنے موضع خاص مین قبل اس باب کے کرکے بعد اصلاح مزاج طحال کے اور اچھی اور درست ہونے تدبیر مذکور کے پھر اوس وقت سفوف طین مفید ہوتا ہے اور حقنہ جو چاول کی پیچھ اور غسالہ سے طیار ہوتے ہین

نسخہ خردل سحج

اور اونمین خوشبوا دویہ اور بزور گرم اور نیز ہوا اور بہردہ قابضہ بہی داخل ہوتے ہین اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بہی انہین حقنون
مین پڑتی ہے غذا بیماران سحج سوداوی کی ایسی چاہیے جو خون سے تولید سودا کو روکے اور بند کرے۔ اگر قرحہ خبیث ہو چارہ نہو گا بدون
اسکے کہ پہلے نمک اندرانی کے پانی سے حقنہ کرین پہر اوس حقنہ کے بعد اگر حاجت باقی رہے ایسی دوا سے حقنہ کرین کہ گوشت سحیج یعنی وہ
گوشت جس مین بسبب سحج کی خراش اور زخم پڑ گئے ہین ظاہر ہو جاے بعد وسکے مدملات ادویہ سے علاج کرین جو از قسم حقنہ کے ہون۔
حقنہ ہای نرم اس فائدہ کیواسطے جیسے یہ حقنہ ہے شستہ کہ مصریہ تین جزو خربق سیاہ دو جزو پانی اور نمک اندرانی مین جوشدین پہر اگر حقنہ کارگر
نہوا قراص زرنیخ سے حقنہ کرین۔ سحج سفلی کا علاج ایسی دوا سے کیا جاتا ہے جس سے طبیعت نرم رہے اور اوسمین لین اور چکنائی اور تغریہ اور ازلاق
ہو اور کہانے سے پہلے زردی بیضہ نیم برشت خواہ شوربا بوڑہے مرغ کا خواہ شوربا یخنی جو چھوٹے چھوٹے بچہ ہای مرغ نرم گوشت اور فربہ سے
طیار ہون حقنہ ہای نرم جو عصارات مغریہ اور مزلقہ سے مثلاً طیار ہون اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بہی اوسمین پڑے۔ کبہی جب اس
سحج مین طول ہو جاے یہ دوا مفید ہوتی ہے تخم کتان اسبغول تخم مرو تخم خطمی ان سب کا لعاب نکالین اور طعام سے پہلے پلا دین کہ یہ دوا
ہمراہ ازلاق کے درد مین بہی تسکین دیتی ہے اور تغریہ بہی کرتی ہے۔ آلو کے بخارا قبل طعام کے تناول کرنا بیشتر اس عارضہ کو زائل کر دیتا ہے
جو سحج بعد تناول کسی دوا کے عارض ہو اوسکو ادویہ بارد جو مغری بہی ہون نافع ہوتی ہین اور کتیرا بریان اکثر نافع ہوتا ہے دو یا تین
بوزن ڈیڑھ درہم کے اوسی کتیرا سے کوال کر خواہ اس سے زیادہ تناول کرین۔ زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن گاو جو تازہ اور عمدہ ہو
اوسمین تہوڑی سی دم الاخوین ملا کر حقنہ کرین۔ کبہی گاے کا اوجہہ شوربا کرکے بہی بعض اقسام سحج مراری مین نافع ہوتا ہے مگر یہ دوا
جامع فوائد نہین ہے **علاج اوس اسہال کا جو بسبب غذا کے عارض ہو** مقدم علاج اوسکا یہ ہے کہ اون غذاؤنکا انحدار اور نیچے
کیطرف اوترجانا روکا نہ جاے جب تک قوت ہضمیہ قوی کا بافراط نہو۔ لیکن اگر یہ اسہال بسبب کثرت غذا کے ہو انحدار
اس غذای کثیر کا روکنا چاہیے اور بہوک پیدا کرنی ضرور ہے پہر جب یہ غذاے کثیر معدہ سے اوتر جاے اوسوقت بعض بوٹ کا کہلانا چاہئے
ہے اور اگر ضعف پیدا ہو خوزی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ سفوف انار دانہ کا۔ پہر اگر احساس ضعف کا معدہ مین ہو باوجودیکہ پہلے غذاے
کثیر کہا چکا ہے جس سے اسہال عارض ہوا اور دلالت اس ضعف پر قراقر اور نفخ کرتا ہو اوسوقت گلنار اور کندر اور اجوائن کو ہموزن
لیکر بہیپ مع حنہ کوفتہ سے گوندہین اور صبح کو ہر روز بقدر ایک جوزہ کے تناول کرین۔ ایضاً دوائے کزمازج جو قرابادین مین
مذکور ہے اور دواء الموج کا استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن اگر یہ اسہال فساد سے غذا کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ فساد غذا مین ذاتی ہو
یا اینکہ وقت بیوقت استعمال کرنیسے فساد غذا پیدا ہوا خواہ اون غذاؤنمین کیفیات ردیہ ہون اور بسرعت استحالہ اون غذاؤنکا
بطرف خرابی کے ہوتا ہو اوسوقت واجب ہے کہ غذا ایسی اختیار کرین جسکا کیموس اچہا ہو اور قابضہ بہی ہون اور جو اثر فساد کا باقی ہے
حرارت خواہ برودت سے اوسکا دفع اونہین جوارشات قابضہ معلومہ سے کرنا چاہیے جو حار یا بارد ہون اگر سبب اس اسہال کا لزوجت
غذا کی ہے خواہ اوسکا مزلق ہونا پس اسی غذا کو ترک کرکے وہ غذا اختیار کرنی چاہیے جس مین ہمراہ خفت کے قبض بہی ہو یا سبب
اسہال حرارت خواہ برودت کسی غذا کی ہو اوسکا علاج جس طرح از روی قواعد کے واجب ہے کرنا چاہیے پہر اگر سبب تقدیم غذاے
مزلق کی ہو یعنی پہلے ایسی غذا کہائی تہی جو مزلق ہے اوسکے بعد دوسری غذا اسکے مخالف تناول کی ہے لازم ہے کہ بروقت
علاج کے غذاے قابض کو پہلے دین۔ اور اگر سبب اسہال کا پیچہے کہانا ہو ایسی غذا کا جو سریع الہضم ہے تدبیر

تناول غذا مین تغیر کر دینا چاہیے یعنی ایسی غذای سریع الہضم کو پہلے دینا چاہیے اور طباشیر کو ہمراہ بعض ربوب کے کھلانا چاہیے تاکہ
معدہ کی اصلاح ہو جائے اوس اثر سے اوس شے کے جو مضر ہوئی ہر قسم غذا سے خواہ سوائے غذا کے اور کوئی مضر کے اثر سے اسلیے کہ ایسی غذائے
سریع الہضم جو بعد کسی غذا کے کھائی جاے سخونت پیدا کرتی ہے اور اگر شاذ و نادر کہین ایسی تدبیر غذای برودت پیدا کرے غذا کی ترش
ہونیسے اوسوقت طباشیر ہمراہ جوارش خوزی دینی چاہیے - اگر سبب اسہال کا کمی طعام کی ہو خواہ غذا کی لطافت جو ہر سے اسہال پیدا
پیدا ہوا اوسوقت بعد ایسی غذا سے قلیل خواہ لطیف مثلاً گوشتہاے غلیظ اور ثقیل بطور مصوصات کے اور گوشتہاے قابض سرکہ مین
پختہ کر کے کھلانے چاہیین اور ماہی ممقور یعنی شور مچھلی وغیرہ تجویز کرنی چاہیے پھر اگر ایسی غلیظ اور ثقیل غذاؤنسے خوف ضعف
ہضم کا ہو ان اشیا کی تدبیر کرنی لازم ہے علاج اسہال دماغی اسہال دماغی کے بیمار کو واجب ہے کہ سیدہا یعنی چت نہ سوئے تاکہ
جسوقت نیند سے پیدا ہوا وسیوقت اوسکو قے کرا دینی چاہیے تاکہ جو خلط دماغ سے معدہ پر بوقت خواب کے گرا ہے اور وہی اسہال
پیدا کرتا ہے نکلجاسے اور جو جو تدبیرین ہمنے باب نزلہ مین بیان کی ہین اونکا بھی استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر مونڈانا اور بعد اسکے
اشیاے باخشونت سے سر کی مالش کرنی یا کمادات اور سینگ جو مخصوص سر کے واسطے ہین اونکا استعمال کرنا اور ادویہ سرخ کنندہ جلد
اور فراغ ڈالنے والی کا سر پر لگانا اور دماغ کی تقویت اور اوسکے مزاج کی اصلاح کرنی کہ یہی معالجہ اصلاح دماغی کا ہے بیشتر داغ لگانے
کی بھی اسہال دماغی مین حاجت ہوتی ہے مناسب نہین ہے کہ طبیب ایسے اسہال کے بند کرنے مین اسطرح مشغول ہو کہ ادویہ قابضہ دیکر
معدہ سے ایسے اسہال کو روکے بلکہ اندیشہ اور خطرہ پڑ جائیگا بلکہ واجب ہے کہ جو شے از قسم نزلہ وغیرہ کے دماغ سے اوتر کر معدہ
مین پہونچی اور جمع ہوئی ہے اوسکا اخراج بذریعہ قے کے کرانا چاہیے خواہ ایسی تدبیر سے جو اوس مادہ فراہم شدہ کو امعا کیطرف اوتارے
اگرچہ یہ نتیجہ کیون نہو اگر حبس کرنا اسکا منظور ہو تو ایسی چیز دینے حبس کرے جو قابض ہین کہ شکم مین حبس پیدا کرینگی بلکہ ایسے اشیاے
حبس کرے جیسے نزلات سینہ مین بند ہو جاتے ہین جنکا بیان امراض صدر مین ہمنے کیا ہے اور جس طرح ہمنے علاج نزلہ کے باب مین
قطع اسباب نزلہ کا ذکر کیا ہے اور اوسکے اصلاح کی تدابیر بیان کر دی ہین اور اب کچھ حاجت نہین ہے کہ مکرر اونکو ہم بیان کرین -
علاج اسہال سدی کا یہ اسہال اکثر بطور دورہ کے ہوتا ہے تا اوقتیکہ امعا مین سدے پڑ نہ جائین ہو یا فقط جگر کے سدے پڑنے سے خواہ جگر اور
معدہ کی درمیانی راہ مین سدے پڑنے سے پیدا ہوا ہو مثلاً صریح اسکے علاج مین یہ ہے کہ اس قسم کے سدے وہمین پیدا ہی کر دیتے ہین
قوابض کا استعمال کرانے سے بلکہ واجب ہے کہ سدہ اپنی جگہ سے دفع ہوتا ہوا اور مہر کتا نظر آسے اوسکو بذریعہ استفراغ کے نکال دینا چاہیے
پھر جسوقت کہ راہین اور مسامات سدہ کی خالی ہو جائین اور بعض اسباب سدہ کا پہونچنا آسان ہوگا اسوقت ایسے ہی ادویہ
کا استعمال کرنا لازم ہے اور اکثر تفتیح سدہ کے واسطے مسہل قوی دینا پڑتا ہے تاکہ مواد غلیظ جو مولد سدہ ہے اونکو جذب کرے اور
حقنہ ہای قوی جن مین قوت مسہل بالتفتیح کی زیادہ ہو بھی دینا پڑتا ہے قے کا خود بخود ہو جانا ایسے وقت نہایت نافع ہے جس طرح کہ بقراط
اسکی شہادت دیتا ہے - صواب یہی ہے کہ اس اسہال کا مریض اپنی پوری خوراک چند مرتبہ کرکے کھایا کرے ایک ہی دفعہ نکھاجاے
اور ہر مرتبہ اوسیقدر غذا تناول کرے جو حصہ اسکی پوری خوراک کا اس دفعہ مین ہوتا ہے مثلاً اگر چار مرتبہ مین اپنی پوری خوراک
اسکو کھانا منظور ہو تو ہر مرتبہ چہارم پوری مقدار کا تناول کرے اور یہ واجب ہے کہ تفریق غذا کی اوسی طرح کرتا ہے اور غذا
کے بعد ایسی شے تناول کرے جو سرعت نفوذ غذا پر معین ہو اور سدہ غذائی کی تفتیح کرتی ہو - ایسی دواوان مین

سب سے افضل جالینوس کی رائے مین معجون فوذنجی ہی کہ قبل طعام کے ایک مثقال دینی چاہیے اور جب طعام کا ہضم ہو جاے بقدر نصف
درہم کے دینی چاہیے - شراب کہنہ جو قوی اور رقیق ہو وہ بھی جید ہی اگر بعد طعام کے بقدر نصف درہم کے پلائی جاے تریاق بھی نہایت
نافع ہے جب ہضم طعام بصحت معلوم ہو جاے پھر اوس وقت استحمام کرنا چاہیے - دلک ور مالش بدن کی پس اوسمین فترہ نہ ڈالا جاے بلکہ
پیہم مالش کرتے رہین قبل غذا کے اور بعد غذا کے جس وقت بدن ضعیف ہو جاے دلک شدید کی حاجت ہوتی ہے اور خرقہ ہاے باخشونت
یعنی کھردرے کپڑون سے پیٹ اور شکم کی مالش کرنی چاہیے - اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ اسکے بدن پر زفت اور ادویہ محمرہ کو طلا کرین
سدونکی تفتیح کے طریقے تو ہم پہلے تعلیم کر چکے ہین - واجب ہی کہ طبیب معالج کو خوف اور جبن مریض کی لاغری دیکھکر نہ پیدا ہو کہ اس خوف
سے تدبیرات مذکورہ کرنیکی جرات باقی نرہے اسلیے کہ جب ایسے لاغر مریض کا معالجہ جرات کر کے کیا جائیگا اور تفتیح سدونکی ہو جائیگی
اور جو اخلاط سدہ ڈالنے والے ہین اونکو بذریعہ اسہال دفع کر دیا جاے پھر غذا اوسکے بدن مین نفوذ کرنے لگیگی اور ذرب یعنی اسہال بعد
ان تدبیرات کے نہ عارض ہوگا اور بدن اوسکا قوی ہو جائیگا **علاج اسہال ذوبانی** دق اور سل وغیرہ مین جو اسہال ذوبانی عارض
ہوتا ہی اوسکے معالجہ مین طمع صحت کی اوسطرح بیجا ہی جس طرح اوسکے سبب یعنی آخری درجہ مین سل ور دق کے بطمع صحت علاج کرنا بیجا ہے -
لیکن جو اسہال دق اور سل کے اسہال سے کم ہے اوسکا معالجہ بدنکی ترطیب کے نظر سے مبردات مرطبہ سے کیا جاتا ہے اور ہواؤن سے اور
نطولات سے بقدر حسب مرض کے اور اطفاے حرارت مثل قرص طباشیر اور قرص کافور سے اور تالیف جگر اور سینہ پر ضماد کی بارد سے غذا ان
ایسے اسہال مین گوشتہاے سبک بطور ہلام اور قریص اور مصوص کے پختہ کیے جاوین اور مچھلی کا گوشت بطور یخنی کے دیا جاتا ہی
روٹی سمید کی جو خوب گوندھی جاے اور اچھا خمیر اوٹھا اور روٹی جس وقت بریان کیجاے بیشتر انکے واسطے ایک حریرہ وغیرہ نشاستہ اور
صمغ عربی ڈالکر طیار کیا جاتا ہی اسیطرح حماضیہ یعنی جن غذاؤن مین ترشا لیمون کا پڑتا ہی اور ازین قبیل دیگر اقسام کی غذائین بھی
مستعمل ہوتی ہین اسہال ہذا کو دفعتہ بند نہ کرنا چاہیے بلکہ بتدریج ایسی ہی دواؤنسے اور اقراص طباشیر جو ممسک ہین اس مرض کیواسطے
خاص ہی اور یہ اقراص جنکا نسخہ یہ ہی گل ارمنی طباشیر اور شاہ بلوط تخم حماض مقشر اور زرشک گل سرخ صمغ عربی بریان سرطان سوختہ
اسکو باریک کوٹ کر آب بہی سے گوندھنا چاہیے **علاج اسہال تحالیفی کا** اس اسہال کے علاج کیطرف ہمنے اشارہ اوس جگہ
کیا ہی جہان ہمنے جذب مواد استلائی بدن سے بطرف ظاہر جلد کے لکھا ہی - اور ضرور ہی کہ اخلاط کا بذریعہ فصد اور اسہال مناسب کے
اوسی طرح اخراج کیا جاے جیسا ہمنے اوسے بیان کیا ہی اور حمام کا استعمال ایسے اسہال مین آبہاے منفضجہ سے کیا جاے کہ جن مین ادویہ مفتحہ
جوش دیگئی ہون اور غسولات مفتحہ کا استعمال کرنا چاہیے - زیادہ تر وہ عطریات سونگھائی جائین جو ارباب یرقان کے واسطے مذکور
ہو چکین بشرطیکہ تکاثف شدید کبھی دلک یعنی مالش بدن کھردی لنگی اور رومالون اور لیف خرما وغیرہ سے کیجاتی ہی اسقدر کہ جلد
سرخ ہو جاے بعد ازان آب گرم خواہ وہ پانی جنمین قوت تفتیح کی ہے بدن پر ڈالا جاتا ہے جیسا کہ ہمنے بیان کر دیا ہی **ہیضہ کا
علاج** ہیضہ کے علاج مین کچھ تدبیرین تو ابتداے حرکت ہیضہ مین کیجاتی ہین اور بعض تدبیرون کا موقع اوسط زمانہ حرکت
مواد ہیضہ مین ہی اور کچھ تدبیرین اونکے ہیجان ردی اور مہلک کے زمانہ مین کہ مادہ کو اوسوقت عصیان اور نافرمانی قبول
اثر طبیعت خواہ ادویہ پر ہوتی ہی اور اعراض خوف دہندہ کو اسوقت حرکت ہوتی ہی الغرض یہ تدابیر اوسوقت کی جاتی ہین جس وقت
علامات ہیضہ کی ظاہر ہو جائین اور ملکارین تغیر اپنے حال اصلی سے شروع ہو اور معدہ مین گرانی اور امعا مین اینٹھن اور

اولٹ پلٹ شروع ہوجاے اور بیشتر ان باتون کے ہمراہ متلی بہی ہوتی ہی ایسے وقت واجب ہی کہ اب کوئی شے کہانے پینے کی تناول
نکرے اور بعد اسی حالت کے کہانا پینا چاہیے - ہان اگر ترک غذا وغیرہ سے قوت کے سقوط کا خوف ہو اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے
جو عنقریب ہم بیان کرینگے - پہر نہایت اولی اور انسب جو عمل کہ لائق بحال ایسے مریض کے ہو یہ ہی کہ بذریعہ قے کرانیکے اس غذا کو نکال
ڈالین بشرطیکہ ابہی وہ غذا اوپر کیجانب ہو یعنی معدہ سے اوسکا انحدار امعا وغیرہ مین نہوا ہو اور اگر اوپر نہو تو ایسی محذر چیز اوسوقت
دینی چاہیے جو ملین شکم بہی ہو - اور یہ ملین دوا یا قے کی تدبیر دونون ایسی ہونی چاہیین کہ جو مقدار دوا وغیرہ کی قابل اخراج تجویز ہوئی
ہی فقط اوسی مقدار کو نکالین اور اوس سے زیادہ کوئی اور فضلہ یا کوئی اور شی غریب کا اخراج نکرین - واجب ہی کہ اونکی دوائے قے اور خواہ
ملین ایسی تجویز کیجاے جسمین دو خصلتین ہون ایک یہ کہ معدہ کو ڈہیلا کردے دوسرے یہ کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے جیسے کہ روغن
کنجد اور جیسے کہ روغن زبیب ہمراہ آب گرم کے اور نہ اوسی دوا مین قوت تغذیہ کی حالانکہ یہ لوگ ضد تغذیہ یعنی ترک غذا کی محتاج
ہین جیسے ماء العسل و سکنجبین شیرین ہمراہ آب گرم کے کہ اسمین خفیف سی غذائیت بہی ہی - مگر کسی ضرورت خاص کیوقت ایسی ادویہ کا
بہی استعمال ہوسکتا ہے بلکہ فقط گرم پانی یا تہوڑا سا بورہ اور یا نمک سیاہ خواہ آب گرم ہمراہ تہوڑے سے زیرہ کے - اسیطرح اگر ان لوگون
کو خود بخود قے آرہی ہو اور اوسی حالت مین اوبکائی ایسی آتی ہو کہ اوسکے ہمراہ کچہہ خارج نہ ہوتا ہو اور ایسی اوبکائی سے انکو سخت ایذا پہونچ
رہی ہو جب بہی انکو دوائے مقی اور ملین دینے کا وقت ہی اسلیے کہ بقراط نے بیان کیا ہے کہ قے کی روک بذریعہ قے کرانے اور اسہال کی ہوتی ہی
اور اسہال کا بند کرنا بہی انہین دونون تدبیرون سے ہوتا ہی کہ قے کرائین خواہ ملین کا استعمال کرین - اور واجب ہی کہ ادویہ ملینہ انکے واسطے
معمولی خفیف سی تجویز کیجائین جو کہ ترنجبین اور شکر اور نمک سے مرکب ہون یا حقنہ خفیف سے جو آب چقندر بقدر ساٹھہ درہم کے اور بورہ
اوسپر ایک مثقال چہڑکا جاے اور شکر سرخ دس درہم روغن گل اور سرکہ بقدر سات درہم کے - یا کسیقدر یا اونکی دوا جیسے کمونی
کہ یہ بہی نافع ہی ایسے مقام پر - اگر معلوم ہوجاے کہ بدن مین مواد صفراوی کا ہیجان ہی اور یہ بہی خیال ہو کہ بیشتر ایسے مواد حدوث
ہیضہ پر معاون ہوتی ہین اور فقط غذا سے بالکل خوف حدوث ہیضہ کا نہو اوسوقت معدہ کا سرد کرنا خارج سے بذریعہ ضماد وغیرہ کے
لابد ہوگا اگرچہ فقط برف کے رکہنے سے تبرید کیجاے اور یہ تدبیر تبرید معدہ کی بعد اسکے کرنی چاہیے کہ اعانت مریض کی ادویہ مقیہ
سے کرلی جاے بشرطیکہ طبیعت کا میلان بطرف قے کے خود بخود ہوا اور بقدر تحمل اور برداشت کے یہ اعانت کرنی چاہیے - ایسی تبرید
معدہ کی جو بعد اس اعانت کے ہوتی ہی پیاس مین بہی سکون پیدا کرتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو - جب قے بافراط ہونے لگے تو
منجملہ جالبات قے کے بہی تبرید معدہ کی ہے جسطرح مذکور ہوچکی - اور تبرید معدہ کی بذریعہ محجمہ بلا شرط یعنی خالی پچہنون کے کرتے ہین
اور اگر عصارہ فواکہہ سے اوسکو سرد کرین یہ بہی نافع ہی اور اگر صندل اور کافور اور گل سرخ ملا کر مراق پر اسکا لیپ کردین یہ بہی
مفید ہے - بیشتر قے بند کرنیکے واسطے اطراف کی بندش کی حاجت ہوتی ہی - اور اگر حرارت قوی نہو اوسوقت دوا طین نیشاپوری
جو قرابادین مین لکہی ہی استعمال کیجاتی ہی پہر ان تدبیرون کے ساتہ واجب ہی کہ جو کچہہ بطرف قے یا دستون کے خارج ہوتا ہی اوسکی
رعایت بہی ضروری بات ہی - پس جبتک کیلوس یا اوسکے ہمرنگ غذا نکلتی ہی ہرگز اوسکا حبس نکرنا چاہیے اور بوجہ من الوجوہ بند
نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسکے بند کرنے مین خطرہ عظیم ہی - پہر جب نکلنے والی شے مین تغیر فاحش معلوم ہو اور کیلوس یا غذا کا شبہہ
اوسپر باقی نرہے اوسوقت حبس کرنا واجب ہے - اور یہ بات کب معلوم ہوگی جسوقت کوئی شی خراطی بالذات یا رطوبت

مری وغیرہ ایسے نکلنے لگے جسکے خروج سے بدن مین ضعف پیدا ہوا اور قبض یعنی سمٹنا بدن او سکا تو تر غیر معتدل یعنی رگونکا تننا اور
پھر کن تمام بدن کی پیدا ہوا اور مثل ہزال اور لاغری کے ایک کیفیت تمام بدن مین پیدا ہونے لگی اور مراق کی یہ کیفیت ہو جیسے تشنج
ہوتا ہی اور بیشتر ایسے وقت پیاس و رتب پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اب روانی شکم بطرف اسہال صحیح کے منتقل ہوئی
یعنی ہمیت ہیضہ کی جاتی رہی - سزاوار ہے کہ حبس کیوقت اعانت ربوب قابضہ سے کیجاے اور اکثر ان ربوب کو پودینہ سے
خوشبو کر دیتے ہین - اگر ربوب کو قی کیطرف سے اونکی طبیعت گرا دے پہر دوبارہ کہلانا چاہیے اور تہوڑی مقدار سے ربوب کا استعمال کرانا
مناسب ہی - مناسب نہین ہی کہ ادویہ جالبہ و ربوب کا دینا بند کر دیا جاے اس لحاظ سے کہ اونکی طبیعت قبول نہین کرتی ہی
او سے قے کر دیتے ہین - بلکہ مکرر ایسے ہی ادویہ اونکو دینی چاہیین اور ایک ہی اثر کی بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرانا چاہیے
اور اسی قسم کی مختلف ادویہ بنی طیار موجود رہین تاکہ تیار کرنے سے تاخیر نہو جاے گلاب تنہا انکے معدہ کی تقویت دینے والا ہے
اور مرض خاص کو نافع ہی - یہ ربوب قابضہ واجب ہی کہ اس قدر ترش نہون کہ انکے معدہ مین لذع اور خراش پیدا کرین اور باوجود ہیضہ
کی اعانت انکے بسبب لذع کے پیدا ہو بلکہ اگر کسیقدر لذع انسے پیدا ہوا وسکو کسی دواے مسہل یا مقی سے نکالڈالنا چاہیے - ترش
چیزین اکثر یہ ہی کہ ہیج امعاء وغیرہ پیدا کرتی ہین یعنے ایسے وقت مین اور اسیطرح مشروبات مین جو چیز زیادہ سرد بالفعل ہو اور ان بیمارون
کو اسواسطے ایسی چیزین ناموافق ہین کہ معدہ کو ایسی چیزونکا ایک دھکا پہونچتا ہی البتہ صفراوی قسم مین ہیضہ کے یہ اشیا مفید ہوتے ہین
پس واجب ہی کہ ایسے اشیاء کے قبول کرنے اور ناگواری کا حال بخوبی تجربہ سے دریافت کر لیا جاے اور ویسا ہی عمل کیا جاے
پودینہ کا شربت جو ایسے آب انار سے طیار کیا جسکا پانی مع تخم یعنی پوست اندرونی کے نچوڑا گیا ہو اور تہوڑا سا پودینہ قسم جید کا
اوسمین داخل کر کے شربت طیار کیا ہو ایسے بیمارونکو مفید ہے اور قے کو روکتا ہی - اسیطرح آب انار ترش بھی اور کبھی آب انار مین طین
ماکول جو پاکیزہ ہو بہی داخل کیجاتی ہی - اگر ارباب ہیضہ کو جسوقت آب گرم قوی الحرارۃ پلائی جاتی ہین تو وہ پانی رگون مین بسبب
قوت حرارت کے سما جاتا ہی پہر اوسوقت جو مواد ریزش کر رہے ہین بطرف رگون کے پلٹ کر رجوع کرتے ہین - واجب ہی کہ ایسی وقت
ضمادات کیطرف رجوع کیا جاے اور مروخات ایسے روغن سے جن مین قوت قبض کی ہی اور تسخین لطیف اونسے پیدا ہوگی بسراتے تشنیف
پہر اونکا استعمال ہو جیسے روغن ناردین اور سوسن اور نرگس اور روغن گل لیشا و روغن جسمین مصطگی کو جوش دیا ہو بہی ایسے لوگونکو
مفید ہے (یہ نسخہ مروخ کا بو علی ہی ان لوگونکے واسطے) خصوصاً جس شخص کو ہیضہ طعام غلیظ کے سبب سے پیدا ہوا ہو - مفاصل اعضا
کی تہ مین روغن خوشبو اور روغن بنفشہ اور تھوڑے موم سے کیجاتی ہے اور چارون مین روغن ناردین اور تھوڑے موم سے بنا
ہی - معدہ ضماد قابض جو سرد ہو اور قبض شدید کی قوت اوس مین ہو اور عطریت بہی رکھتا ہو کرنا چاہیے جیسا کہ جابجا
معلوم ہو چکا ہے - اگر خوف ضعف یا غشی وغیرہ کا راے طبیب پر اس امر کو واجب کرے کہ اب ہیضہ کو بند کر دینا چاہیے اور
ہی تمام غذا وغیرہ جسکا نکلنا واجب ہی خارج نہ ہو چکی ہو یا اخلاط ردی جسکا ہیجان رہکر ہوتا ہی باقی ہو اوسوقت واجب ہی کہ
مریض کو ایسی غذا دیجاے جو اس خلط وغیرہ کے ہیجان کی توڑنیوالی ہو یا اسکا اس بقیہ کا استفراغ بعد چند روز کے کیا جاے جیسا
لائق بحال مریض ہو کو بنظر اس خلط وغیرہ کی اور بنظر اسکی حالت ضعف کے ہو - جب یہ بات محسوس ہوجاے کہ سبب ہیضہ کا پورا پورا
غذا سے نہین ہی یعنی غذا کو اس ہیضہ مین چندان مداخلت نہین مگر کسیقدر امداد بہ رودت معدہ سے پہونچی ہے اسوقت

تدبیر اونکے قے کے روکنے کی کرنی چاہیے بعد ازانکہ بذریعہ قے کے وہ شی جسکا نکل جانا واجب تھا خارج ہو چکی ہو اور یہ جلدی بذریعہ شربت پودینے کے ہو جسمین قدرے قلیل بہہ کی شرکت ہو یا کسیقدر عود اسمین داخل کیا جاتا ہے - اور ضماد ایسے لوگون کے واسطے وہی مناسب ہین جو بابکل مستقیں ہون - غذا ایسی لوگون کے واسطے جو رائے طبیب مین آئے اوسمین کسیقدر قوت چوزہ ہاے نرم کی بہی داخل رہے اور مصالح خوشبو بہی درکار ہین جسقدر بعد صناعی اجازت دے - روٹی نبیذ مین بہیگی ہوئی مناسب ہے جس وقت ایسے مریض کو دوا پلانے اور ضماد وغیرہ سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین فراغت ہو جاے واجب ہے کہ اوسکے سولانے کی تدبیر کیجاے اور ایسے فرش پر اوسی لٹائین جسمین حیلہ نیند پیدا کرنیکے موجود ہون اور گہوارہ خواہ جہولا ہنڈولا اوسکے لیٹنے کے واسطے تجویز کرین اور نرم نرم اونکے ہاتہ پاؤن دبائین کہ جس مین اونکو نیند آجاے اور وہی تدبیرین کرین جنکا بیان علاج سہر اور بیداری کے مرض مین ہو چکا ہے واجب ہے کہ جائے اوسکے سونیکی ایسی ہو جہان روشنی زیادہ نہو اور نہ زیادہ سردی ہو اسلیے کہ برودت انکے اخلاط کو اندر کیطرف لیجائیگی اور ہمکو حاجت اسکی ہے کہ اون اخلاط کو خارج کیطرف جذب کرین پہر اگر نبض مین صغر پیدا ہونا شروع ہو جاے اور کسیقدر اثر تشنج کا ہو خواہ ہچکی آنے لگے بہت جلد شراب پلائی جاے جسمین کسی قدر قبض ہو ہمراہ آب بہی اور کعک وزلعاب خرنوب کے پلانا چاہیے اور ان چیزونکو جہانتک ممکن ہو خوب گرم کرکے دینا چاہیے اور اگر حاجت اس سے زیادہ قوی تغذیہ کی ہو کوئی قسم گوشت نرم کی طائرون کے گوشت اور گوشت بزغالہ کو لیکر خوب کوٹ ڈالین اور اوسی طرح خوب کوٹا ہوا قیمہ دیگ مین ڈالکر اسقدر آنچ دین کہ پانی چھوڑنے لگے اور پانی چھوڑتے چھوڑتے اب قریب ہو کہ پہر اپنی رطوبت کو جذب کرنے لگے پس اوسوقت اس گوشت کو خوب زور سے نچوڑین اور جس قدر آب گوشت برآمد ہو اوسے نرم آنچ مین پکائین اور ترشی فواکہہ سرد کی داخل کرکے اوسکو ترش کرین یہ بہترین فواکہہ انار ترش اور بہی ہے اور بعض اطبا اس ماء اللحم مین تہوڑی مقدار شراب کی اس قدر ڈالتے ہین کہ اوسکی آمیزش مخفی رہتی ہے اور پہر اسی ماء اللحم کو کہلاتے ہین اور اگر اسی ماء اللحم مین تہوڑی سی روٹی کا چورا ملا دیا جاے کچہہ ضرر نہ ہوگا اور پہر اسکو کہلاکر مریض کو سو جانا چاہیے - ایسے بیمارونکے واسطے کچہہ ضرر نہین ہے اگر چند دانہ اوس انگور کے کہائین جو خوشہ مین ایک مانہ دراز تک لٹکے رہے ہون بشرطیکہ انگور کہانے کی اونکو خواہش بہی ہو اور پہر بہی تہوڑی مقدار تناول تناول کرین اور بیج اس انگور کے خوب چبا لیا کرین اگر چبانا ممکن ہو یعنی دانت اونکے مضبوط ہون - اگر مریض کے معدہ مین کوئی شی اشیاء مذکورہ سے خواہ اور دوا اور غذا کچہہ بہی نہ ٹہہرتی ہو اور جب کوئی شی دیجاے جی متلاے اور قے آنے لگے مریض کے شکم پر نیچے کیطرف ناف کے نزدیک ایک بڑا محجمہ یا تونبی چسپان کرنی چاہیے جو خالی کچہہ ہو اور اگر اس مقام پر نہ ٹہہر سکے تو درمیان دونون شانون کے چسپان کرنا چاہیے اگر نیچے کیطرف جہکی ہوئی ہو اور اسی صورت پر اگر سولانا مریض کا ہو سکے نہایت صائب تدبیر ہے اور اگر میل مادہ ہیضہ کا نطرف اسفل کے براہ دستون کے ہو مریض کے دونون بغلون کے نیچے اور دونون بازو کی بندش کرکے اوسکو سولا دینا چاہیے اگر ممکن ہو پہر اگر محجمہ کے چسپان کرنے خواہ پٹی کی بندش سے درد کا احساس مریض کو ہونے لگے پہر دوبارہ محجمہ کے چسپان کرنا اور پٹی کی بندش کا اعادہ کرنا چاہیے اور ان دونون کی چسپیدگی اور سختی مین تغیر نہ کرنا چاہیے کہ ڈہیلی ہو جائین اور ایذا دہی انکی کم ہو جاے بلکہ اوسی طرح رہین جب تک کہ مریض کو شدت قے وغیرہ سے امان حاصل ہو یعنی اگر قے آتی ہو تو غذا کا انحدار معدہ مین ہو جاے اور اگر دست آتے ہون تو حرکت انحدار اسہال کی برطرف ہو جاے اوس وقت پہر ان دونون مین سے جو کوئی کیون نہو چسپے ہون خواہ رباط اوسکو

ڈھیلا کر دینا چاہیے مگر یہ ڈھیلا کرنا بھی تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ عمل مین آئے - اور اگر معدۂ مریض کسی شی کو قبول نہین کرتا بلکہ جو کچھ دیا جاے براہ اسہال خارج ہو جاتا ہی اوسوقت تغذیہ مین ایسی چیزین بکثرت کرنی چاہئین جو قابض اور مخدر ہون جیسے نشاستہ بریان کو طلیخ پوست خشخاش مین اور اوسمین سکٹ امسک ملادین اور شیرینی کسیقدر بھی داخل کرین اسلیے کہ حلاوت غذا کی بیشتر سبب ناگواری کا ہوتی ہے اور نرمی طبع اور اسہال بھی پیدا کرتی ہو اور طبیعت سے قبض کو دور کرکے اوسمین روانی کا باعث ہوتی ہو - جب ایسی غذا ہو چکے مریض کو سلا دینا چاہیے - پھر اگر ایسے ہی مریض کو ہمراہ دستونکے قی بھی آرہی ہو تو بعد غذاے مذکور دینے کے ایک چمچہ پودینہ کا شربت خواہ پودینہ کا رُب بھی دیا جای اور اگر اسہال ہی فقط ہو ایسی غذاے قابض اور مخدر پر آب بہی اور آب زعرور اور آب امرود عیسی اور سیب شامی کا جو مجوش ہوتا ہی مع عنبر کے چوسنا مقدم کرنا لازم ہی - پیاس ارباب ہیضہ کی فرو کیجاتی ہی سیب کے ستو کو آب انار مین دینے سے اور واجب ہی کہ خوشبو کی اشیاء مقوی ہین اونسے دور رکھی جائین اور ایسی ہی خوشبو چیزون کے سونگھانے سے انکی کیفیت مرض کا تجربہ کیا جاتا ہے اسلیے کہ بروقت سونگھنے ایسی اشیا کے انکے طبائع مین اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہی بعضونکو روٹی کی خواہش ہوتی ہی اور بعض لوگ روٹی کی بو سے نفرت کرتے ہین اور بعض کو اسکی بو سے لذت ملتی ہے بعضونکو شوربا اور یخنی کی بو سے کراہت ہوتی ہی کسیکو اسکی بو سے لذت پیدا ہوتی ہی اسیطرح کیفیت مشروبات کی بھی ہی نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال بخورات کی خوشبو کا ہے - مگر فواکہ کی خوشبو کا تو اکثر مریض کی طبع اسکو قبول کرتی ہی واجب ہی کہ انکو کوئی شی نہ کھلائی جای جب تک کہ انکو اشتہاے صادق نہو لے - پھر اگر صفائی معدہ کی پہلے انکو بھوک لگے ہرگز غذا نہ دینی چاہیے بلکہ حمام مین داخل کرکے انکے سر پر نیم گرم پانی گرایا جاے بعد ازان انکو حمام سے باہر لائین اور زیادہ ٹھہرنے ندین - پھر اگر تشنج کے آثار نمایان ہون مفاصل پر قیروطی جو نرم اور حار بالطبع جسمین قوت غواصہ ہو ملی جائین - جاڑون مین تو روغن ناردین اور روغن سوسن اور گرمیون مین روغن گل اور روغن بنفشہ - اور اسیطرح کپڑونکو ٹکڑے روغن ہای مذکورمین ڈبوکر مفاصل پر رکھی جائین وہ روغن مرتب در ملین ہو جاتے ہین اور زیت مین بھی ان چیتھڑونکا بھگونا کافی ہی - واجب ہی کہ ایسے مریض کے دونون چہرونکی خبرگیری بخوبی کیجاے پس ہمیشہ مقام زقنین یعنی لحیہ اور زیرین اور اون عضلات کے جو کہ لحاہ زیرین کو نیچے سے اوپر کو حرکت دیتا ہی نرم کرنیکا اہتمام اس طرح پر کیا جاے کہ قیروطیات ملینہ اونپر ملی جائین - جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ جاے اور مریض کو آرام وچین کی نیند آجاے اور بعد نیند کے آرام سے بیدار ہون اوسوقت کسی قسم کا رب تھوڑا سا اونکو پلانا چاہیے اور بہ نرمی اونکو حمام میں داخل کرنا چاہیے کہ دیرتک اوس مین نہ ٹھہرنے پائین بلکہ اسی قدر ٹھہرین کہ رطوبت حمام کی کسیقدر اونکو پہونچے پھر حمام سے اونکو باہر لاکر خوشبو عطر وغیرہ کی اونکو ملی جاے اور تھوڑیسی غذا جسکا کیموس اچھا ہو اونکو دیجاے اور ترفیہ یعنی آسایش کا سامان اونکے لیے مہیا کیا جاے اونکو زیادہ پانی پینے کی مہلت ندینی چاہیے اور پانی اور شربت وغیرہ کے پینے مین وقفہ کرانا چاہیے یا اینکہ جب طعام اونکو دیا جاے اشیاء قابضہ اوسکے بعد استعمال کرین اور بعد اس حالت کے کہ اب غذا ہضم ہونے لگی پھر اونکی تقویت معدہ کی تدبیر کرنی چاہیے قرص ورد صغیر یا کبیر سے اور مثل گلقند یا طباشیر یا معجون خوزی سے - اکثر حمام مین جانا باعث اور سبب انتشار خلط اور زیادہ ہیضہ کا ہوتا ہی اور تکسیر یعنی ہاتھ پانون و دیگر اعضا کے ٹوٹنے کا سبب ہوتا ہی علاج اسہال دوائی کا اسہال کی تدبیر مین ہم نے ایک باب جداگانہ لکھا ہے جس جگہ تدبیر ادویہ مسہلہ اور ادویہ قی آور کو ہمنے بیان کیا ہے اور طریقہ استعمال

اون دواؤن کا ذکر کیا ہی مگر بایں ہمہ پھر ہم کہتے ہین اور باختصار بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین اس اسہال کے واجب ہی کہ دودہ سے اور
روغنون سے علاج کیا جاے خصوصاً اگر دودہ مین کسی حیلہ سے ایسا کیا جاے کہ قابض ہوجائین اور روغنون مین بھی کسیقدر اثر ادویہ
قابضہ کا آجاے یعنے جیزین اوس نوع کی جو ادویہ سے پیدا ہوئی ہی تعدیل کرتے ہین - بشیتر اوائل ابتدا مین دودہ اور روغن ہی
پر اقتصار کیا جاتا ہے ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انھین جیزون کے پینے سے جو دفعہ دفعہ پلائی جائین گرم پانی اس مرض مین
پلایا جاتا ہی خصوصاً جسوقت کسیقدر جوہر دواے حاد کا معدہ مین لپٹ رہا ہو خواہ امعا مین پس اوسوقت آب گرم اوس کا ضرر مٹا
دیتا ہی پھر جسوقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ مغریہ اور معتدل کرنیوالا دیا جاے خواہ ایسی کوئی غذا کھلائی جاے یہ بھی نافع ہی
تدبیر اسہال بحرانی کی اسہال بحرانی کا روکنا کسی طرح درست نہین ہی جبتک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہو پھر جب خطرہ زیادہ
ہوجاسے وہی علاج کرنا چاہیے تقریباً جو ہیضہ کا علاج ہی لیکن ماء اللحم کا پلانا روا نہین ہی اگر مرض مین زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی
چاہیے جسمین تبرید اور تغلیظ ہو جیسے حریرہ جو کہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جاے اور اگر گوشت کی برداشت کرسکے تازہ مچھلی جو
آب انار مین پختہ کیجاے خواہ زناردانہ کے ساتھ اور قوابض ادویہ مین بیا ہے مصلح کے ڈالی جائین جیسے کشنیز خشک جو کہ سرکہ مین تر
کی ہو اور پھر سوکھائی گئی خواہ اور کوئی شے اسیطرح کی **زحیر یعنی پیچش کا بیان** پہلے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ پیچش کی شناخت
کرلیجاے کہ سچی ہے یا جھوٹی - زحیر کاذب تو اس طرح پر ہوتی ہے کہ مقعد سے اوپر ایک ثقل خواہ سدہ خشک اترجاتا ہے اور کبھی
اوس سے نچوڑ کر کوئی شے آجاتی ہی اور بیشتر امعا مین اوسکی تحریک شدت سے گونہ خراش پیدا ہوجاتی ہی اور بیشتر چونکہ ایسا ہی واقع
ہوتا ہے لہذا گمان غالب زحیر کا ہوتا ہے اور واقع مین کوئی ایسی سدہ کی بات ہوتی ہے - ایسی زحیر کاذب مین واجب ہے
کہ حقنہ ہاے نرم سے علاج کیا جاے اور شیافات بالذع کا استعمال ہو پھر اگر حقنہ ہاے نرم سے اجابت نہو اونکو تیز کرنا چاہیے
اور رطوبت اونکی بڑہانی چاہیے اسقدر کہ خشک سدے وغیرہ تر کرکے خارج کردین - پھر اگر باقیماندہ فضلہ کے اخراج مین دودہ کی
اور فقط خالص رطوبت کی حاجت ہو یعنی دواے ملین اور مسہل کچھہ ضروری نہو ایسی ہی جیزون پر اقتصار کرنا چاہیے - اور بیشتر
احتیاج کھانے حب مقل کے یا صمغ مقل کی ہوتی ہی خواہ حب السلم کے اگر غلظ مادہ کا مظنون ہو - اور اگر حرارت بھی ہو تو احتیاج
املتاس اور شربت بنفشہ وغیرہ کی ہوتی ہی اور ابن حبیب کے جو زلال املتاس اور رب السوس کثیرا سے طیار ہوتی ہے - لیکن اگر زحیر صادق
پھر اوسکا سبب اگر یہ ہو کہ برودت مقعد کو پہونچی اور زحیر پیدا ہوگئی اوس وقت خرقہ ہاے پارچہ کو گرم کرکے تکمید کرنی
چاہیے اور سبوس گندم سے بھی مقعد کو سینکا کیجاتی ہے اور دونون عجز اور عانہ یعنی پیڑو کی اور دونون حالب
یعنی کولے کی تکمید کرنی چاہیے - اور باجرہ اور نمک کو کسی تھیلی مین باندہکر اور گرم کرکے اوس مقام پر براز کو رکھکر بیٹھے خواہ
اسفنج کی سینک کرے گرم پانی مین اسفنج کو ڈبو کر یا سوکھا ٹکڑا ابر مردہ کا گرم کرکے اوسی سے تکمید کرے اور تدہین موضع مخصوص
کی کسی قیروطی سے جو بعض روغنہاے گرم سے جن مین قوت قبض کی بھی ہو کرین اور کسی دواے کا دینا یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ طلا اوس مقام پر شراب گرم اور زیت انفاق سے کرین یا اینکہ مریض سے کہا جاسے کہ حمام مین داخل ہو کر زمین گرم پر بیٹھے
کہ برودت اکثر اوقات پیچش کو مضر ہوتی ہے اور اسی طرح تسخین لطیف کا حال ہی کہ اکثر اوقات مین اوس سے نفع ہوا ہی اور اسیطرح
اکثر اقسام زحیر کو تکمید مفید ہی جیسے تبرید کہ وہ مضر ہے - اور اکثر انواع زحیر کو تناول ایسے ادویہ کا جو کیموس غلیظ پیدا کرین اور لزوجت

بڑھانے مین بھی مضر ہوتا ہے - پھر اگر سبب زحیر کا کوئی صلابت ہو جسکی ایذا مریض کو چلنے وغیرہ سے پہونچے ہو اوسکو قیروطی روغن سے یا اور بابونہ سے جسمین کہ مقل و موم ملا ہو نرم کرنا لازم ہے - یا زیت گرم مین ٹکڑا اسفنج کا ڈبو کر موضع صلابت کے نزدیک رکھین - اگر سبب پیچش کا ورم گرم ہو اوس وقت اہتمام کرکے آمد اوس مادہ کی بند کرنی چاہیے جو ورم کیطرف آتا ہے رگونکی راہ سے خواہ اسہال کے طریقہ سے اور ازالہ ورم کی تدبیر اور تدبیر تعدیل خلط حاد کی کرنی چاہیے - واجب ہے کہ ابتدا مین ایسے زحیر کی فصد کرنی چاہیے بشرطیکہ واجب بھی ہو یعنی شروط اوسکے موجود ہون اور تقلیل غذا کی زیادہ کرین بلکہ دو فاقہ بہم کرائین اگر ممکن ہو اور اول مرض مین پانی اور نطول ایسی کرائے جائین جو کسی قدر مائل بہ برودت ہون اور اون مین قوت ارخائی بھی ہو اور جو مادہ کہ ریزش کر رہا ہے بطرف ورم کے اوسکو روکین منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے کہ نمدے کا ٹکڑا آب آس اور گلاب مین تھوڑی سی حنا ملا کر ڈبوئین اور مقام خاص پر رکھین اول ہی مرض مین آب جو اور آب مکوے سبز اور گلاب اور روغن گل اور سپیدی بیضہ اور چاولونکی پیچھ سے حقنہ کرنا چاہیے اور اگر مادہ ریزش کنندہ بذریعہ اسہال کے برآمد ہوتا ہے اوسکا بند کرنا اونہین ادویہ سے جو معلوم ہو چکین لازم ہے اوسکے بعد نطول اور ضماد مرخیات سے مثل بابونہ وغیرہ کے کرین اور وہی اشیا ملائین جو معلوم ہو چکین از قسم قوابض کے پھر استعمال منضجات کا کرنا چاہیے اور اگر ورم جمع ہو چکا ہو مفتحات کو بعد تنضیج کے دینے کا زمانہ ہے اور سارے قواعد اکثر مقامات مین معلوم ہو چکے ہین کبھی زیت شیرین ہی جسمین کوئی شے قابض پختہ کی ہو حقنہ کرنا بھی نافع ہوتا ہے - جسوقت مریض کا زمانہ اول ہی متعدی ہو جاوے اوسوقت عمدہ تر غذا یہی ہے کہ دودھ مین مینگ کو جوش کرکے پلائین کہ یہ دوا سیلان مادہ کو جو اوپر کیطرف سے ہوتا ہو حبس کرتی ہے اور موضع صلابت کو نرم کر دیتی ہے - منجملہ ادویہ جیدہ کے جسوقت ارادہ انضاج اور تحلیل اور تسکین درد کا ہو یہ ہے کہ حلبہ اور خبازی کا لیپ کرین یا اکلیل الملک خواہ ضماد کرین خواہ مطبوخ کا کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی تر منظور ہو اسی مطبوخ مین تھوڑی سی پیاز اور تھوڑا سا مقل بھی ملالین - منجملہ مرہم ہاے مجربہ کے جس وقت کہ ورم مین التہاب ہو یہ ہے کہ قلعی سوختہ اور مغسول اور سپیدہ اور قلعی جو اسکی پھپھوندی سے بنتی ہے اور مردا سنگ پرورده سب اجزا ہموزن سے زردی بیضہ مین روغن گل ملا کر مرہم طیار کرین کہ یہ مرہم بالغ النفع ہے اور اگر خواہش ہو ایسے مرہم پر آب مکوی سبز اور آب کشنیز سبز ٹپکالین اور اگر خواہش ہو اقلیمیا بھی زیادہ کرین - کبھی ان لوگون کو قیمولیا بھی تنہا ہمراہ زردی بیضہ اور روغن گل کے نافع ہوتی ہے - پھر اگر سبب زحیر کا ورم صلب سوداوی ہو اوسکا علاج بھی وہی کیا جائیگا جو اور اقسام اورام صلبہ کا علاج ہے - مجرب دوا ایسی جگہ کی ورم صلب مین یہ ہے کہ مقل اور زعفران اور حنا اور خیری زرد اور یابس سپیدہ قلعی کہ انکو اہال مین مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ خصوصاً بارہ سنگھا جو قسم گاو وحشی سے ہے زردی بیضہ اور روغن گل خیری ملا کر مرہم طیار کرین - اگر سبب زحیر کا کوئی خلط متعفن ہو جو مقام خاص مین سما گئی ہے بلغم ہو یا مرارہ پھر اگر بلغم لزج ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ اسکو ادویہ مخصوصہ سے دھو ڈالین اور اجود یہ ہے کہ زیت نمک دادہ سے بقدر نصف رطل کے حقنہ کرین تا اینکہ جسقدر بلغم مذکور اوس مقام پر ہو نکل جاے خواہ عصارۂ برگ چقندر سے جس مین کسیقدر بنفشہ اور تربد بھی شریک ہو حقنہ کیا جاے بعد ازان مسکنات وجع سے اوسکا علاج کیا جاے جیسے شیافات زحیر کے - کبھی زحیر بلغمی کے علاج مین حاجت استعمال حب منتن کی پڑتی ہے - اگر سبب زحیر کا بقیہ اوس مادہ کا ہو جو اوپر سے اوترتا ہے پھر اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اوسکو بند کرنا چاہیے اور بند کرنے کے بعد دیکھو کہ اگر بیمار کو برداشت ہے یعنی حبس اسہال سے کوئی ایذای شدید ایسی تو

نہیں ہوئی جسکی برداشت نہو سکے اور اسہال کے عود کرنیکا دوبارہ خوف نہو پھر اوس وقت نہایت خفیف حقنہ جہانتک ہو سکے اور خفیف بنانیکی قدرت ہو کرنا چاہیے خواہ شیاف بنفشہ سے تہوڑا سا نمک ملاکر طیار کرین بشرطیکہ وہ مادہ صفراوی ہو یا التماس جسکا شیرہ جما لیا گیا ہے اوسمین تہوڑا سا بورہ اور تربد ملاکر استعمال کرین - اور اگر مادہ بلغمی ہو اور مسہل دینے پر جرات نہو سکے تو بوجہ شدت کرب وغیرہ کے تو ایسے وقت اون ادویہ کا استعمال کرین جو مرخی ہون اور مخدر کہ سکون درد مین پیدا کرین وہ ادویہ از قسم نطولات اور شیافات کے ہونی چاہئین - جب زحیر مین صعوبت اور دشواری بڑھ جاے اور کوئی مادہ ایسا نہو جسکا اخراج نہوتا ہو بلکہ یہی بات ہو کہ مریض بار بار قضاے حاجت کو جاتا ہو اور کچھہ برآمد نہوتا ہو بیشتر تو ایسی پیچش کا سبب ورم صلب ہوتا ہے اور بیشتر ایک برودت لازمی ہوتی ہے جب برودت کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہو ہمیشہ اوسکی تکمید ایک صوف سے کرین جو گرم کیے ہوے روغن مین ڈبو یا گیا ہو جیسے روغن آس اور روغن بنفشہ اور بابونہ اور تہوڑی سی شراب وراسے روغن کو سرین اور عانہ تک بہی اور خصیہ تک پہونچانا چاہیے پہر اگر اس سے بہی سکون درد مین نہو پہر اوس وقت حقنہ روغن کنجد سے کرنا چاہیے اور دواے داخل شدہ کو بذریعہ حقنہ کے اندر پہونچی ہو تہوڑی دیر ٹھہرانی چاہیے کہ یہی تدبیر موجب شفاء مریض ہو یہ تدبیر وہی ہو جسکو اوائل اطبا نے بیان کیا ہے اور متاخرین نے بلا وجہ رازی اپنی طرف اسکو منسوب کیا ہے - ہمنے خود تجربہ کیا ہے کہ یہ تدبیر بخوبی نفع کرتی ہے - اگر زحیر بسبب قروح کے پیدا ہوئی ہو اور تاکل یعنی سڑ جانا زخم وغیرہ کا سبب زحیر کا ہو یہ دیکھنا چاہیے اگر طبیعت مریض کی مائل بصلابت ہو اوسکی یبوست کو پیدا کرنا چاہیے بلکہ اوسکو نرم کرنے مین کوشش کرنی چاہیے ایسی دواے جو باعتدال مزلق ہو اور براز مین حدت پیدا نکرے اسلیے کہ براز مین خشکی ایسے مقام پر نہایت زبون اور خراب بات ہو - واجب ہو کہ ایسے بیمار تلخ اور نمکین تیز اور ترش غذا نپائین اس لیے کہ ایسے مزہ کی غذاؤن سے براز مین الم رسان پیدا ہوتی ہو اور سحج امعاء وغیرہ بہی عارض ہو جاتا ہو مجمل یہ بات ہو کہ انکا علاج مثل تاکل امعاء اور قلاع امعاء کے کرنا چاہیے کہ زیادہ اعتماد شیافات پر ہو اور جب حاجت اور ضرورت تنقیہ کی ہو ابتدا مین حقنہ ماء العسل کا تہوڑا نمک خوب اچھی طرح ملاکر کیا جاے اور حقنہ کی دوا اتنے زور سے نہ چڑھائی جاے کہ امعاء سے اوپر تک چڑھ جاے ایک شیاف بورہ اور شہد سے طیار کرکے استعمال کیا جاے بعد اوسکے علاج قروح کا اشتغال کیا جاے اگر زحیر بسبب بواسیر خواہ نواصیر یا شقاق کے عارض ہوئی ہو ہر ایک سبب کا علاج اوسیطرح کرنا چاہیے جیسا ہم ہر ایک باب مین بیان کرینگے **بیان شیافات** کا جو پیچش مین دینے چاہئین جو شیاف کہ پیچش مین استعمال کیے جاتے ہین اون سب مین بہتر وہی شیاف ہے جو زیادہ قابض ہو از انجملہ وہ شیاف ہے جو بنام شیاف اسکندر مشہور ہے از انجملہ وہ شیاف ہو جو شیاف سندروس کے نام سے مشہور ہے اور بہت شیافات ایسے کہ جنمین تخدیر کا اثر ہے اور اونکو ہمنے باب علاج قروح مین ذکر کیا ہو (نسخہ شیاف زحیر کا) افیون جند بیدستر کندر زعفران سب کو پیس کر شیاف طیار کرین اور منفع معلوم ہو کہ جسمین الفیا مازو سے خام سپیدہ کندر دم الاخوین اور افیون - ضمادات وہی ہین جو زردی بیضہ اور معدہ سے طیار کیے جاتے ہین اور بابونہ اور اوسکا پانی جو نچوڑا جاے تازہ بابونہ سے اور سویا خشک اور خطمی لعاب تخم کتان وغیرہ - عمدہ ضماد ایسا جو مریض کی مقعد پر لگایا جاے کراث شامی اوبالا ہوا اور خطمی ہمراہ روغن گاو کے اور روغن گل کے جسمین تہوڑا سا موم بہی شریک ہو جو صاف شدہ ہو - بخورات اس مرض کے واسطے وہی دہونی دینے کی ادویہ ہین جو بناکر طیار کیجاتی ہین اور استعمال اون بخورات کا اوس وقت کیا جاتا ہے جب درد کی شدت ہو اسطرح سے کہ مریض کو ایسی

کرسی پر بٹھا کر جسمین سوراخ ہوا اور عین سوراخ پر اپنے مقام براز کو رکھے اور نیچے کرسی کے ایک چنگیر دان وغیرہ رکھکر اسمین وا ہی اوسکو دہونی
دین - منجملہ اون چیزونکے جنسے دہونی دیجاتی ہے گبر ہے اور گٹھلی زیتون کی پھل کی اور اونٹ کی مینگنی اور اگر زیادہ مقدار گندہک کی
دہونی لیجاوے دفعتہً جب بھی فائدہ ہوتا ہی - پانی جسمین یہ مریض بٹھایا جاتا ہے یا بغرض تسکین درد کے اسکے واسطے تو وہ پانی ہی جس مین
خبازی اور سویا اور بابونہ اور اکلیل الملک کو پختہ کیا ہو - اور اسہال بند کرنیکے واسطے ایسے پانی جن مین ادویہ قابضہ کو جوش
دیا ہو - واجب ہی کہ دونون قسم کے پانی بقدر احتیاج جمع کرکے استعمال کیے جائین - پہر اگر مقعد باہر نکل آئی اور اونچی ہوجاوے ایسے ہی
پانی سے دہوکر اور صاف کرکے مریض کو آبہارے قابضہ مین جو قوی ہون بٹھائین خواہ بعد اوسکے رد کرنے اور اپنے مقام
لیجانیکے قوابض قوی سے ضماد کرین اور وہ ادویہ قابضہ پیسی ہوئی بعض عصارات قابضہ قوی کے ذریعے سے یکجا کیجائین

دوسرا مقالہ ابتدای بیان قولنج اور دردہاے امعا کا

پہلے بیان مغص کا ہم کرتے ہین مغص یعنی مروڑے کے
اسباب مین یا تو ریح ہی جو گھٹی ہوئی ہو یا کوئی فضلہ دخانی حاد اور تیز خواہ غلیظ اور بالزوجت جو کہ چسپیدہ ہوجاوے اور دفع نہ ہوسکے
خواہ کوئی قرحہ ہو یا ورم ہو خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے خواہ کدو دانہ پڑ جائین - بعض قسم کا مغص بطور بحران کے ہوتا ہے
اور بحرانی علامات سے شمار کیا جاتا ہی - جو مغص کہ شدید ہو مشابہ قولنج کے ہوجاتا ہے اور اوسکا علاج بھی بعینہ علاج قولنج کا ہے
سواے مغص صفراوی کے کہ اگر اوسکا علاج مثل معالجۂ قولنج کے کیا جاوے خطرۂ عظیم پیدا ہوگا بلکہ جو مغص کہ اوسکی ہمراہ دست
نہ آتے ہون جسوقت اوسکی شدت ہوگی قولنج خواہ ایلاؤس ہوجائیگا - جسوقت مغص کی شدت سے کزاز اور قی اور ہچکی اور
زوال عقل پیدا ہوجاوے موت پر دلیل ہوگی علامات مغص ریحی کے ہمراہ قراقر اور انتفاخ شکم اور تمدد بدون ثقل و گرانی
کے ہوتا ہی اور اخراج ریاح سے اسمین سکون پیدا ہوگا - جو مغص کہ خلط مراری سے عارض ہوا ہو سپر کمی گرانی شکم کی اور شدت
لذع جسمین التہاب بھی ہو اور پیاس اور نکلنا اوسی خلط کا دلیل ہوگا اور یہی مغص مشابہ قولنج کے ہی اور اسکا علاج کمثل معالجۂ
قولنج کے کیا جاوے خطاء عظیم ہوگی - علامت اوس مغص کی جو خلط بورقی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اوسمین لذع ہوتی ہی اور گرانی
زیادہ اور بلغم براز مین خارج ہوا کرتا ہے - علامت اوس مغص کی جو خلط لزج سے پیدا ہو گرانی اور لازم رہنا درد کا ایک ہی
جگہ اور نکلنا اخلاط کا جو اسی قبیل سے ہون بطرف براز کے - جو مغص کہ بسبب قروح کے پیدا ہوتا ہے اوسکے علامات
وہی علامات سحج کے ہین - علامات مغص ورمی کے وہی علامات ورم کے ہین جو قولنج مین مذکور ہونگے - علامت اوس مغص
کی جو دیدان کے سبب سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو دیدان کے مذکور ہونگے علاج عموماً ہر ایک مغص کے واسطے جو تدبیر لائق ہی
پہلے کرکے اور مریض کو قے کراکے پہر مسہلات دینے چاہیین - مغص ریحی کا علاج پہلے تدابیر مناسب یعنی ادویہ کاسرۂ ریاح
سے کرین اور جو اشیا مولد ریاح ہین اونسے پرہیز کرائین اور غذا مین کمی اور بعد غذا کے قلیل پانی مین کمی اور امتلاء معدہ کے
وقت حرکت مین کمی کرانی چاہیے - پہر اگر لازم ہو اور ہر وقت رہتی ہو واجب ہی کہ علاج امعا کا حقنہ سے کرین تاکہ جو خلط
منجر یعنی بخارات ریحی پیدا کرنے والی امعا مین ہے اوسکا اخراج ہوجاوے اور اوسی حقنہ مین مرغ کی چربی روغن گل اور موم کو
داخل کرنا لازم ہی یا اینکہ دوائے مشروب مسہل پلائی جاوے - اگر مغص کا مادہ امعاے اوپر محسوس ہو جیسے معجون شہریاران اور معجون تمری اور
ایارج آب بزور کے ہمراہ اور اسیطرح معجون سفرجلی بعد مسہل یا حقنہ کے تریاق اور سنجرنیا وغیرہ کہلائین خواہ بزور محللہ کا استعمال

کرین (صفت حقنہ کی) بسفائج اور قنطوریون اور زیرہ اور سویا اور سداب خشک تخم کرفس حلبہ سب ہموزن لیکر پانی مین جوش دین اور نرم آنچ مین جوش دیکر اسی جوشاندہ سے بقدر سو درہم کے لین اور اوسمین سکبینج اور مقل ہر واحد بنصف درہم خواہ کم و بیش بحسب ضرورت محلول کرین پھر اوسپر روغن نار دین بوزن دس درہم یا روغن سداب اسی قدر اور شہد دس درہم اضافہ کرکے حقنہ کرین (صفت سفوف کی) زیرہ حب الغار سداب اجوائن ہر یک نصف درہم فانیذ سنجری یعنی قند سپید پانچ درہم سب کا سفوف طیار کرین یہ ایک ہی مرتبہ کا شربت ہی ایضاً قنطوریون غلیظ ایک مثقال بطور مطبوخ کے پلائین - یہ دوا ارباب تجربہ کی رائے مین عجیب النفع ہے خنزیر کا کعب یعنی سم کو سوختہ کرکے مریض استعمال کرے یا حب الغار خشک تنہا بقدر دو ملعقہ کے - جو دوا کہ ریحی اور بلغمی دونون قسم کی مغص کو نافع ہوتی ہی یہ ہی کہ حب البان اور حب بلسان ہر یک ایک درہم آب گرم مین صبح و شام تناول کرے - ضماد جو مشترک ریحی اور بلغمی کے ہین یہ بھی و نفعین مین سے ہے کہ بندق کو مع پوست کے بریان کرکے گرم گرم محل مغص پر لیپ کرین - اسطرح تکمیدات مشترکہ سے سویا اور سداب اور دو نامرو اسو کھا ہوا ہے - ناف پر کا ضماد یہ ہی کہ حب الغار کوٹ کر شراب خواہ سداب کے پانی مین ملا کر ضماد کرین اور بیمار کو چاہیے کہ اسکے لگے رہنے کی حفاظت کرے کہ نافع عجیب ہی - غذا مغص ریحی اور بلغمی کی از قسم شوربا ہے قنابری یعنی چکور کا اور شوربا مرغ پیر کا ہی جو خوب گلا کر پختہ کیا جاے اور اوسمین بہت سا سویا اور افادیہ اور رایا زیرہ پڑی ہون - اور فقط شوربے پر اقتصار کرے جرم گوشت کی ممانعت ہی اور روٹی مین نمک اچھی طرح پڑا ہوا اور خمیر خشکار اسکے واسطے نہایت اچھی ہے - شراب کہنہ جو رقیق ہو پلانی چاہیے - واجب ہی کہ ریاضت لطیف قبل طعام کے استعمال کرین - ککڑی بھنی ہوئی بنا بر قول بعض کے نافع ہے - جو مغص کہ بلغم لزج سے پیدا ہوا ہو اوسکی تدبیر علاجی ایک وجہ سے قریب قریب ہی مگر اینکہ یہان توجہ بطرف تنقیہ کے زیادہ چاہیے نیچے سے ہو خواہ اوپر سے - منجملہ ادویہ کے جو اس قسم کو مفید ہے بشرطیکہ اسہال نہو سفوف حماما کا دینا مفید ہی اور حرف ہمراہ زبیب کے اور اقراص افادیہ بھی نافع ہین لیکن اگر ہمراہ بلغم مالح کے مغص بلغمی پیدا ہوا ہو اوسوقت بہت جلد استفراغ مادہ کرین حقنہ ہاے تربد یہ اور بسفائجیہ سے جنمین کسیقدر تعدیل حرارت سپستان اور بنفشہ سے کر لی ہو - استفراغ ایسے مادہ کا مثل ایارج فیقرا اور سفرجلی سے کرکے پھر استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جنکا کیموس جید ہوا اور چکنائی بھی عمدہ دہنیت سے ہو جیسے وہ چکنائی جو بچۂ شیر خوارہ گاؤ کے گوشت سے خواہ مرغیون اور بچہ ہاے فربہ مرغ کے گوشت سے برآمد ہوتی ہے اور غذا مین کمی رہے اور باوجود کمی اوسکے طریق استعمال مین عمدگی کا برتاو ہوا اور شراب رقیق تھوڑی سی پلائی جاے - منجملہ اون ادویہ کے جو ہر ایک قسم کے مغص بارد کو مفید ہوتی ہی ماءالعسل ہمراہ حب الرشاد کے ہے اور انیسون اور وج اور حب الغار اور اوسی کی پتی اور زراوند اور قنطوریون اور عود بلسان یہ سب اجزا مفرد یعنی جدا جدا اور مرکب کرکے ہین - جو مغص کہ مادۂ صفرا سے پیدا ہوا اوسوقت نظر کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور مادہ مین کثرت ہے تو اوسکا استفراغ طبیخ ہلیلہ سے خواہ آب انار مین تھوڑی سی سقمونیا ملا کر یا بغیر سقمونیا کے بلکہ فقط آب انار تنہا نہین کافی ہے کہ اوسکے بعد آب گرم پلایا جاوے - یا طبیخ تمر ہندی اور املتاس اور شیرخشت خواہ اور اشیاء مسہلہ صفرا سے بعد ازان تعدیل مادہ کی اسبغول اور روغن گل سے مع آب انار کے کرنی چاہیے یا عصارۂ خیار سے ہمراہ روغن گل کے اور شکم پر ضمادہاے بارد اور آب مکوئے سبز اور شاخہاے نرم انگور سے کرین - واجب ہے کہ انہین ضمادون مین مثل افسنتین کے

ملالین۔ غذائین حاد سیاہ اور سماقیہ اور اسفاناخیہ اور زرشک پڑی ہوئی خواہ اور اسیطرح کی دینی چاہئیں۔ واجب ہی احتراز کرنا اور بچنا اوس غلطی سے جو اس قسم کی مغص میں پڑتی ہے اور گمان ہوتا ہی کہ یہ قولنج ہی پس اوسی کا علاج کیا جاتا ہی اور مریض ہلاک ہوجاتا ہی علاوہ بران ہم پھر دوبارہ رجوع کرینگے تعریف اور توضیح پر اس مغص کے معالجہ کے جسوقت ہم قولنج صفراوی کا بیان کرین ناظر کتاب ہذا کو اوس مقام کا ملاحظہ کرنا چاہیے کہ پورا بیان اس معالجہ کا وہان سے معلوم ہوگا۔ جو مغص کہ قروح کی وجہ سے عارض ہوا اوسکا وہی علاج قروح کا ہی اور ہم قروح امعاء کے باب مین بیان کرچکے۔ اور جو مغص دیدان کے سبب سے عارض ہو اوسکا علاج بعینہٖ دیدان کا علاج ہی قراقر اور بلا ارادہ خروج ریح کا بیان قراقر یعنی پیٹ خواہ آنتون کا بولنا پیدا ہوتا ہی کثرت سے اون ریاح کے جنھین غذاہاے مولد ریاح اور نفاخ نے پیدا کیا ہو خواہ سوء ہضمی کسی سبب سے منجملہ اسباب بدہضمی کے پیدا ہو ریاح پیدا کرے عام اس سے وہ بدہضمی اعضاے غذا کی وجہ سے ہوئی ہو یا بسبب غذا اونکے یہ بدہضمی پیدا ہوئی ہو۔ اور اکثر تو یہی ہے کہ سوء ہضم بسبب اعضا کے عارض ہوتی ہے جب ان اعضا کو برودت عارض ہو یا بسبب سقوط قوت اعضا کے سوء ہضم کا عروض ہوتا ہی جسطرح کہ آخر سل مین یہی بات بدہضمی کی اسی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اکثر تو یہی ہی کہ قراقر ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور جسوقت کہ ہیجان طبیعت کا بطرف اجابت اور دفع براز کے ہوتا ہے۔ کبھی قراقر اوپر کے تین امعاء دقیقہ مین ہوتا ہی اوسوقت آواز قراقر کی بھاری اور ثقیل ہوتی ہی اور جسوقت ریاح مذکورہ کے ہمراہ کسی قسم کی رطوبت بھی شامل ہو اوسوقت قراقر کی آواز سے بقبقہ پیدا ہوگا کبھی قراقر علامت بحران کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بمشارکت طحال کے قراقر پیدا ہوتا ہی۔ کبھی مریضان یرقان کو بسبب سدہ اونکی بکثرت قراقر عارض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ اونکے امعاء مین برودت زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی قراقر اوسوقت بھی ہوتا ہی جبکہ جگر مین ضعف ہو ریح کا خروج بدون ارادہ کے کبھی تو بسبب استرخا اور ڈھیلے ہو جانے امعاء مستقیم کے عارض ہوتا ہی اور کبھی بسبب استرخاء معاء صائم کے۔ ان دونون اقسام مین تفرقہ فقط اسی طرح ہوسکتا ہی کہ قسم اول مین حس مقعد کی خروج ریح پر بہت کم ہے اور قسم دوم مین ظہور اور بروز مقعد کا باہر کیطرف ہوتا ہے علاج تدبیر یہ ہے کہ غذاہاے نافخہ سے پرہیز کرنا اور کثرت غذا سے روکنا اور بھوک پر صبر کرنا اور ہضم کی تقویت اونھین ادویہ سے جو معلوم ہوچکی ہین اور تحلیل ریاح کی تدبیر کرنے اون دواؤن سے جنکو باب قولنج ریحی مین بیان کرینگے۔ عمدہ تر اس مطلب کیواسطے اکثر اوقات معجون کمونی اور فلافلی اور جوارش مربے اور اگر یہ مرض ہمراہ اسہال کے ہو پھر معجون خوزی ہے۔ ایضاً زیرہ اور اجوائن اور کاشم اور کرویا ہر واحد ایک جزو اور انیسون دو جزو ہمراہ قند سپید عمدہ کے بقدر پانچ درہم بطور سفوف کے تناول کرے اخراج ریح بلا ارادہ کا علاج فالج مقعد کے طور سے کرے یا تریاق اور روغن کلکلانج کا استعمال کرے اور ناف کے اوپر روغن قسط وغیرہ کی مالش کرے اگر یہ مرض بسبب معاء صائم کے عارض ہوا ہو قولنج اور احتباس ثفل کا بیان قولنج بیماری آنتون کی ہے دردرسان جسکے عارض ہونے سے جو چیزین براہ طبع خارج ہوا کرتی ہین اونکے نکلنے مین تعسیر واقع ہوتا ہے۔ قولنج دراصل نام ہے اوسی مرض کا جسکا سبب امعاء غلاظ مین ہو یعنی قولون اور متصل قولون کے جو معاء ہے۔ قولنج درد ممتد ہے بکثرت اوسی معاء مین بسبب برودت اور کثافت کے ہوتا ہی اور اسی برودت کی وجہ سے اوس آنت مین چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر یہ سبب امعاء دقاق مین ہو اوسکا نام خاص اصطلاحی جو متعارف ہی اور صحیح بھی ہی ایلاوس ہی مگر لفظ بتوسع پر ایلاوس ہی کو بنام قولنج جو نام تھا ذکر کرتے ہین وجہ یہ ہی کہ ایلاوس کو

مشابہت شدید قولنج سے ہے - قولنج کے اسباب یا اینکہ خاص معاء قولون میں پیدا ہوں یا کسی اور معاء متصل سے قولون میں پیدا ہوکر
قولون تک پہونچیں الغرض یہ اسباب بر سبیل شرکت کے اور وہ بھی اسباب جو خاص قولون میں پیدا ہوتے ہیں یہ ہیں کہ یا تو سوء مزاج
مفرد حار ہو خواہ بارد خواہ یابس - سوء مزاج حار بسبب تجفیف کے اور بسبب زیادہ متوجہ ہونے غذا کی بطرف جگر کے اور دفع کرنے
بطرف اوسی معاء کے مورث قولنج ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جسوقت حرارت زیادہ ہوگی غذا کو جگر زیادہ جذب کریگا اور بعد اپنے تصرف
کے فضلہ کو بھی زیادہ دفع کریگا اور حرارت امعاء کی اوسی فضلہ کو خشک کرکے مورث قولنج ہوگی - اور سوء مزاج بارد
بسبب تجمید اور بستہ کرنے فضول کے قولنج پیدا کرتا ہے خواہ سوء مزاج مفرد پیدا کرکے برودت فاعل قولنج ہوتی ہے اور اکثر
یہ قولنج بارد بدن کے سرد مزاج میں پیدا ہوتا ہے بروقت اوتر ہری ہوا چلنے کے - برودت کبھی قولنج اسوجہ سے بھی پیدا کرتی ہے کہ عضل بطن
باستواری بند کرتی ہے اوس وقت تسخین عضل کی جوف سے منفصل ہوکر ثفل میں خشکی پیدا کرتی ہے - برودت عضل مقعد کو بھی بند کر دیتی
ہے لہذا ثفل اور اوسکے ہمراہ جو کچھ ہوتا ہے اوپر کیطرف دفع ہونے لگتے ہیں - مزاج یابس قولنج کو اس سبب سے پیدا کرتا ہے کہ جو شے مفرق ثفل ہے
وہ تو بروقت یبوست کے معدوم ہوتی ہے اور ثفل کی خشک کرنیوالی اور اوسکو اوسی جگہ باقی رکھنے والی موجود ہوتی ہے - سوء مزاج رطب
جو مفرد ہو کبھی مورث قولنج نہیں ہوتا ہاں اگر اوسکے ہمراہ کوئی ایسا امر عارض ہو جو مورث قولنج ہوتا ہے جیسے کہ یہ مزاج بارد رطب مادی
ہو سوء مزاج مادی اگر حار ہو پس بسبب التہاب ورلذع کے قولنج پیدا کرتا ہے اور بسبب اسکے کہ جا منقبض ہو کر درجہ قولنج تک پہونچا
دیتا ہے - اور سوء مزاج بارد مادہ کا اس جہت سے قولنج پیدا کرتا ہے کہ بسبب برودت ناگوار کے درد پیدا ہوتا ہے اور یہ سوء مزاج مختلف
بارد ہی سبب درد کا ہوتا ہے یا اینکہ بارد مزاج سے تفرق اتصال گذرگاہ ثفل میں پیدا کرتا ہے - اگرچہ یہ تفرق اتصال خالص قولنج
نہیں ہے (بلکہ ریح یا اشتقاق وغیرہ بھی اسکے ہمراہ ہے) کبھی بارد میں یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ساعت بساعت ریاح کا زور رہتا ہے
اسلیے کہ ریح مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے - کبھی خلط فاعل اس درد قولنج کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہوتا ہے کبھی عارض ہوتا اس قسم
بارد کا بطور نوبت اور دورہ کے بروقت غذا کھانے کے ہوتا ہے اور بیشتر اس درد میں ایک شے ترش سوداوی کا نکل جانا بھی سکون
پیدا کرتا ہے اگرچہ برآمد ہونا بروقت ایسے الم اور درد قولنجی کے اکثر بلغم کا ہوتا ہے اسلیے کہ برودت امعاء کی شدید ہوتی ہے یا اس سبب سے
کہ فساد ہضم پیدا ہوتا ہے یا اینکہ غذا اور فواکہہ اور ترکاریاں مورث اسکی ہوتی ہیں - یا اینکہ سبب قولنج ترش کا ایک سدہ ایسا ہوتا ہے
جو براز کے خروج کو منع کرتا ہے اور اخلاط اور ریاح کے نفوذ کو روکتا ہے اور یہی اخلاط اور ریاح دفع ہوتے ہیں لہذا درد اور تمدد عظیم
پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ سدہ اوسیوقت پڑتا ہے جب ورم نہوا اسلیے کہ یہ تسدد جب واقع ہوتی ہے کہ پہلے اعور ممتلی ہوجائے اور پھر بعد اوسکے
قولون تک پہونچتی ہے یہ سدہ یا تو ورم امعاء کا ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم گرم ہوتا ہے - یا کہ خلط بلغمی بالزوجت ہوتی ہے کہ فضائے
معاء کو پر کر دیتی ہے اور یہی قسم مرض قولنج کی اکثر واقع ہوتی ہے اور یہی قسم ایسی ہے کہ تپ آنے سے اسکو نفع ہوتا ہے یا یہ سدہ
ایسی ریح سے پیدا ہوتا ہے جو معترض ہو یعنی آڑی اور ترچھی ہوکر فضائے امعاء کو روکے - یا کوئی پیچیدگی اور التوا ایسا پڑتا
ہے جو پانی اور ہوا کی پیچیدگی سے مشابہ ہو اور ٹھہر جاتا ہے یعنی وہ پیچ پڑکے دیر تک نہیں کھلتا ہے اور رباط باریک کو دبا لیتا ہے
یا کسی معاء کا اندفاع بجانب اربیہ اور کشش رانکے ہوتا ہے یا بطرف خصیہ کے یا فتق اسکے اوپر کیطرف پیدا ہوتا ہے یا کسی قسم سے اقسام
کیڑوں کے جو ہجوم کرکے مانع نفوذ ہوتے ہیں یا کوئی ثفل یابس رک جاتا ہے اور یہ ثفل خشک اسواسطے ہے کہ غذا ہائے یابسہ سے پیدا ہوا ہے

یا اینکہ دیر تک امعا مین ٹھہرا رہا ہے لہذا اسمین خشکی آگئی اور اسکے باقی رہنے کا سبب امعا مین ضعف قوت دافعہ کا تھا۔ اور اکثر یہ سبب
تناول کسی شی مخدر کے خشک ہوجاتے ہین اسلیے کہ ادویہ مخدرہ اون قوتون کو جو ثفل کی درستی مین اثر کرتی ہین بیہوش اور سن کر دیتی
ہین اور شی مخدر کے ہمراہ ثفل مین خشکی بھی آجاتی ہی - یا بسبب ضعیف ہونے قوت عاصرہ عضل بطن کے سدہ پڑتا ہی جیسے یہ ضعیف و یبس
شخص کو عارض ہوتا ہے جو بکثرت جماع کرتا ہو یا بطلان حس امعا اسکا باعث ہوتا ہی - یا کمی انصباب مرار کی جو ثفل مین لذع پیدا کرتا ہی
اسکے رک جانیکی باعث ہوتی ہی - یا اسوجہ سے کہ ماساریقا چونکہ ثفل سے رطوبت کو زیادہ چوستی ہی کسی ادرار مفرط کی جہت سے خواہ ریاضت
بافراط کے واقع ہونیسے اور بشدت تحلل بدن کے وجہ سے ہی اور یہ تحلل کسی مزاج بدنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا اینکہ ہوائے محیط بدن کی
حار ہو لہذا تحلل بدنی عارض ہوا الغرض ان سب صورتون مین چونکہ جذب رطوبت کا ماساریقا زیادہ کرتی ہے لہذا ثفل خشک
رہ جاتا ہے اور یہی سبب ہی کہ آب گرم سے نہانا قبض طبیعت پیدا کرتا ہے یعنی تحلیل رطوبات سے چونکہ ثفل مین یبس عارض ہوتا ہی لہذا قبض
پیدا ہوتا ہی - ہوائے گرم کی تسخین یہانتک زیادہ ہی کہ جذب رطوبات کرلیتی ہے اگرچہ تحلل بھی نہ واقع ہو یا تحلل ضروری باعث جذب رطوبت
ثفل کے ہوکر قولنج پیدا کرتا ہے - کبھی یہ تحلیل خواہ مزاج گرم بسبب کسی پیشہ خاص کے عارض ہوتا ہے کہ اوس پیشہ کی وجہ سے برداشت کرنا
حرارت اور گرمی کا زیادہ پڑتا ہی جیسے شیشہ گرمی اور حدادی اور سنگ وغیرہ - یا کوئی مزاج حار خاص شکم پیدا ہو کر بسبب اپنی حرارت
کے خشکی براز مین پیدا کرے - یا یہ کہ سبب اس حرارت کا خود ثفل مین ہو - یا اینکہ جوہر ثفل خود بخود یابس ہی اور یہ بات کمتر حالات مین
بسبب کثرت مرارہ حارہ کے ہوتی ہی جو شکم پر ریزش کر کے ثفل کو جلا دیتا ہی جسوقت کہ اوسی مرارہ اور ثفل کا سامنا ہو مراد یہ ہی کہ
بروقت انصباب مرارہ کے اگر ثفل موجود ہو تو اوسے جلا دیتا ہے اور یہ جلا دینا یا بسبب قلت مقدار ثفل کے خواہ بوجہ خشکی اصل جوہر ثفل کے
ہوتا ہی - اور یہ بات کمتر اوقات مین ہوتی ہی اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ انصباب صفرا سے دست آتے ہین اور جسوقت یہ قولنج مراری عارض ہو
گو کمتر ہوتا ہی ایذا اور الم امعا کو زیادہ پہونچتا ہے کہ اوسکا تحمل نہین ہوسکتا ہی - اور بیشتر سبب اسکا برودت کا بشدت خارج ہونا
کہ اوسکی جہت سے حرارت اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہی اور بوجہ احتقان کے ادرار بول کرتی ہی اور مقعد کیطرف تشدید پیدا کرتی ہی پس ثفل
اوپر کیطرف چڑھنے لگتا ہی اور قولنج پیدا ہوتا ہی یا حدوث قولنج کا کسی مزاج یابس سے ہوتا ہی جو امعا مین اور شکم مین ہو کہ ثفل کو خشک کر دیتا ہو بعض اطبا
نے کہا ہی کہ ثفل محتبس کبھی مثل پتھر کے سخت ہوگیا ہے اور پتھری کی شکل پر خارج ہوا ہی - جو قولنج بمشارکت عارض ہوتا ہی اوسکی مثال یہ ہی
جیسے کہ جگر اور گردہ و مثانہ خواہ طحال مین ورم پیدا ہو پس امعا بھی تنگی اور ضغط مین شریک عضو متورم کے ہوجائین پس حجم ورم سے تو ضغط
اور تنگی پیدا ہوا اور قبض اور تشدید اسکو عارض ہو - یا جیسے کہ امعا کو شرکت گردہ سے پتھری کے درد مین ہوا اور فعل دفع ثفل کا امعا سے
ضعیف ہوجاے لہذا وہ فضلا اور اخلاط محتبس ہو کر قولنج پیدا کرین پتھری کی شرکت سے - علاوہ یہ ہی کہ درد جو پتھری کے مرض سے
ہوتا ہی مشابہ درد قولنج کے ہی اور اکثر لوگونپر یہ بات مخفی رہتی ہے اور شبہہ مین پڑجاتے ہین سوائے اوس شخص کے جو صاحب بصیرت
ہو اور ہم عنقریب ان دونون دردونمین جو فرق ہے اوسکو بحث علامات مین بیان کرینگے - کبھی قولنج اور ایلاؤس بطور امراض
وبائیہ کے عارض ہوتا ہے جہت واحدہ سے پس ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچتا ہے اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگجاتا ہے
اس بات کو بعض اطباے متقدمین نے ذکر کیا ہے اور اوسی نے کہا کہ بعض بیماران قولنج کو انجام مین صرع کا دورہ پڑتا تھا اور
صرع کی وہ قسم تھی جو قاتل اور مہلک ہی اور بعض بیمارونکو انخلاع یعنی اوتر جانا امعاء قولونون کا پیدا ہوتا تھا اور استرخاے معا رندکونمین

مبتلا ہوتا تھا مگر زندگی اوسکی باقی رہی اور اس کیفیت کے طاری ہونے پر بھی نجات اور شفا کی امید ہوتی ہو اور اکثر یہ شدائد ایلاوس ہی
مین پڑتے تہے یا اینکہ یہ ضرر قولون کو بسبب انتقال کے بریخ بحران کے عارض ہوتا تھا۔ یہی طبیب کہتا ہو کہ بعض اطبا نے علاج اس مرض کا
بطرز عجیب کیا تھا اور وہ علاج یہ ہو کہ مریض کو اوسنے کاسنی اور کاہو اور گوشت غلیظ اور سنگین مچھلی کا اور گوشت ہر ایک تیز اور حریف
جانور کا کھلاتا تھا اور یہ سب چیزین سرد کرکے کھلاتا تھا اور پانی بھی سرد پلاتا تھا اور ترشی کے اقسام کا استعمال کرتا تھا اور یہ سب کچھ ایسے
بیمار کو نفع دیتا تھا تا اینکہ جملہ اون اشخاص کو جنکی نوبت صرع اور فالج مذکور تک نہ پہونچے ہر ایک تیز اشیا اور یارجہ دیتا تھا اور بعض ایسے
بیمارونکو جنھین صرع کا دورہ شروع ہوتا تھا بھی ایسی ہی اشیا اوس شخص نے کھلائین پلائین اور مفید پڑین۔ کبھی قولنج اصحاب تمدد کو
عارض ہوتا ہی پس وہ لوگ دفع ثفل سے عاجز ہو جاتے ہین اور رفع اخلاط کا امعاء عالیہ سے نہین کرسکتے جس طرح کہ وہ لوگ حبس کرنے
اور روکنے سے اوس فضلہ کے جو امعاء زیرین مین ہو عاجز ہوتے ہین اور بشتر برودت مزاج ایسے ہی بیماران تمدد کی سبب حدوث
قولنج کا ہوا کرتی ہو۔ اکثر یہ ہے کہ قولنج کا عارض ہونا مادۂ بلغمیہ سے ہوتا ہے اوسکے بعد پھر مادۂ ریحی جو منفذ کو بند کردے اور
طبقات امعا مین نفوذ کر جاے اور لیف امعا مین گھسکر تفرق اتصال پیدا کرے اسلیے کہ ریح کا پھیلنا معدہ مین بسبب وسعت
فضاء معدہ کے اور بسبب حرارت معدہ کے اور قریب ہونے اعضاء حارہ کے اوسی معدہ سے ہوتا ہے اور اوپر کی آنتون مین
ریح کا پھیلنا بسبب قلت اور باریکی جرم امعاء مذکورہ کے ہوتا ہو اور باقیماندہ امعا مین بسبب اضداد امور مذکورہ کے ہوتا ہو مثلاً
اینکہ اون مین برودت ہو اور ضعف ہو اور تعاریج یعنی ترچھاپن خواہ سلوٹین اون مین زیادہ ہین اور طبقہ اونکا چسپیدہ ہو۔ قولنج ریحی اگرچہ
کسی ایسے مادہ سے نہین ہوتا جو امداد حدوث ریح کی نکرے یعنی مادہ مولد ریح ضرور ہوتا ہے مگر نسبت اوس قولنج کی اوسی مادہ کی طرف
اسواسطے نہین ہوتی کہ وہ مادہ تنہا ایسا نہین ہوتا جو راہ براز ثفل وغیرہ کو روکے بلکہ جو ریح اوس مادہ سے حادث ہوتی ہو وہی مانع
براز ثفل وغیرہ کی ہوتی ہو۔ قولنج بلغمی بذات خود ایذادہی کرتا ہے اور یہ مادہ بلغم بذاتہ مانع خروج ثفل وغیرہ کا ہوتا ہے۔ اور باقی سب اقسام
مذکورۂ بالا بہت کم ہین مادہ بلغمی کے بالذات ایذادہی سے منجملہ اون اشیا کے جو امعا کو امادہ قولنج پر کرین خصوصاً قولنج ریحی پر شراب ہے
جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اور ترکاریان خصوصاً کدو اور فواکہ تر خصوصاً انگور اور فواکہ تناول کرکے پانی پینا خواہ بعد کھانے فواکہ کے
حرکت کرنی اور جماع کثیر اور اخراج ریح کو ٹالنا اور برودت شدیدہ کا امعا تک پہونچنا کہ امعا کی تبرید اور تکثیف مسامات کرے جو چیزین
امعا کو قولنج ثفلی پر آمادہ کرتی ہین بیضہ بریان کھانا اور امرود اور بہی ترش اور غلیظ اور جو کے ستو اور باجرہ اور چاول اور جو چیزین
مثل اسکے مسدد ہین۔ ایضاً براز کا روکنا اور ٹالنا بھی اسی قولنج ثفلی مین ڈالتا ہے۔ اور جماع دیر تک خواہ بکثرت کرنا خصوصاً کھانا
کھانے کے بعد جب غذاے غلیظ کھائی ہو۔ جو قسم قولنج کی خلط غلیظ سے خواہ ثفل ہاے بستہ سے پیدا ہوتی ہے اوسمین پہلے معاء
اعور اوسکے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے اوسکے بعد پھر اور امعا مین امتلاے مادہ ہوتا ہے اور جبتک وہ
مادہ جو اعور مین ہے نہ نکل جائیگا تمام برروز یعنی کھل کر اجابت معمولی نہ ہوگی۔ اکثر قولنج امعا کو امداد اوپر کے اعضا سے پہونچتی رہتی
ہو اور جسقدر حقنہ کیا جاے خواہ تکمید اور سینک کرین اوپر سے مادہ زیادہ اوترتا ہے اور درد بڑھتا جاتا ہے اور تپ کا آجانا اکثر
ایسے قولنج کو نافع ہوتا ہے اکثر اوجاع مین قولنج کے جو بسبب ریح یا بلغم کے پیدا ہون سوء مزاج عارض ہوتا ہو اور یہ سوء مزاج بڑا امر ہے
منجملہ اون امور کے جنسے شفا قولنج ریحی کی ہوتی ہے۔ قولنج اکثر اوقات منتقل فالج کیطرف ہوتا ہے اور یہی اسکا بحران ہو جاتا ہو

بیان اون چیزون کا جو قولنج کے حدوث پر آمادہ کرتی ہون

اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی جسوقت مادہ رقیق بطرف جوڑونکے اور اطراف بدن کے منتقل ہو پس عضل وسکون لین اور اسی طرح
کبھی قولنج کا بحران وجع مفاصل کیطرف ہوتا ہی اور بشیتر منتقل بطرف درد پشت بلغمی کے ہوتا ہے - دموی قولنج کو فصد نافع ہی اسلیے
کہ حرارت موضع معلوم کی مواد کو نضج دیتی ہے اور ادویہ قولنجیہ بھی مفید ہین جو مواد خام کو پختہ کرتے ہین - جسوقت قولنج کا انتقال
وسواس اور مالیخولیا اور صرع کیطرف ہو یہ علامت ردی ہے - بشیتر انتقال اسکا بطرف استسقا کے ہوتا ہی اور بشیتر مزاج جگر کا فاسد
ہوجاتا ہے - جسوقت قولنج ہمراہ اوجاع مفاصل وغیرہ کے پیدا ہو ان دردونکی ایذا پہر معلوم نہوگی اور نہ معلوم ہونے کے تین
اسباب ہوتے ہین (۱) درد قوی یعنی قولنج کا درد افضل ہے بہ نسبت ضعف کے (۲) مواد کا توجہ بطرف الم شدید کے ہوتا ہے
بھوک اور بیداری بوجہ ایذاے قولنج کے فضول مفاصل کی تحلیل کرتی ہے - جسوقت کہ احتباس ثفل کا زمانہ زیادہ گذرے نفخ شکم عارض
ہوا در قتل کریگا - اگر اعضار قولنج مثلاً امعا ایسے قوی ہون کہ فضول کو قبول نہ کرین پس یہ فضول پہیلتے ہین اور امراض سر پیدا کرتی
ہین - اکثر قولنج حقیقی بعد ایسی روانی شکم کے پیدا ہوتا ہی جسمین غلیظ مادہ نکلجائے اکثر علاج قولنج سے ہچکی پیدا ہوتی ہی علامات قولنج کے
جو ابھی مستحکم نہین ہوا ہی یہ ہین کہ براز سے جسقدر کوئی شے خارج ہو درد وغیرہ مین کمی ہو جا اور نوبت براز کو ٹالتا ہو اشتہا مین کمی بلکہ اشتہا
بالکل زائل ہوگئی ہو مریض کو جملہ اقسام کی شیرینی اور چکنائی ناگوار معلوم ہو اگر کسی وقت تہوڑی سی خواہش ہو فقط ترش چیز کی خواہ
تیز اور شور کی ہو اور سیلان خاطر اوبکائی اور متلی پر رہا کرے خصوصاً جسوقت کوئی چکنی شے تناول کرے یا کسی مٹھائی کی بو سونگھ
لے استمرا یعنی ہمیشہ غذا وغیرہ کا اوسے نہین ہوتا اور نہ کوئی سے براہ مبرز برآمد ہوتی ہی تا اینکہ ریح کا خروج بھی بند ہوجاتا ہی
اور اکثر یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ ڈکار آنی بھی موقوف ہوتی ہے - مغص یعنی مروڑا اور اینٹھن زیادہ ہوتی ہے ایسا معلوم
ہوتا ہے جیسے اوسکے پیٹ مین کوئی سوا یا برمہ سے سوراخ کرتا ہے یا اینکہ کسینے اسکی آنتون مین سلائی رکھدی ہے کہ
جب ہلتا ہے درد اوٹھتا ہے - پیاس ایسی شدید ہوتی ہی کہ یہ مریض کبھی سیراب نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پی جاے
اسلیے کہ جو کچھ پیتا ہے جگر تک اسکا نفوذ ہی نہین ہوتا بسبب اون سدونکے جو رگہاے ماساریقا کے منہ مین پڑجاتے ہین وہ
منہ ماساریقا کے جو متصل شکم کے ہورہے ہین - رطوبات اور گولیان براز کی برابر بڑی مینگنی کے یا چھوٹی مینگنی کے برآمد ہوتی
ہین جو امعا کے اوپر طافی ہوتی ہین اور تیرتی رہتی ہین قی مراری اور بلغمی متواتر ہوا کرتی ہے اور ابتدا قی کی بلغمی سے اکثر ہوتی
ہی بشیتر ایک رطوبت کراثی خواہ زنگاری بھی براہ قی برآمد ہوتی ہے اور بشیتر ایک شے از قسم سودا کی بھی قی مین برآمد ہوتی ہے اور
پہر رک جاتی ہے اسلیے کہ اخلاط اس شخص کے بوجہ درد کے اور بسبب بیداری کے سوختہ ہوجاتے ہین اور بسبب استعمال ادویہ حارہ
کے - قی کا متواتر ہونا اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کو امعا سے شرکت ہے اور مادۂ فراہم شدہ کی امعا مین کثرت ہے اور نیچے کی
طرف نکلنے کی راہ بند ہے - اور دوسری یہ وجہ ہے کہ طریق اور راہ خروج مرار کی بیچ اکثر اوقات کے اس مرض مین بند ہوتی ہے
لہذا مرار اوپر کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پیشاب مین سرخی رہتی ہے اسلیے کہ تمام مرارہ بطرف گردہ کے متوجہ ہوتا
ہے یا اینکہ بطرف مرارہ کے متوجہ نہین ہوتا - مرہ کی کثرت اسواسطے ہوتی ہے کہ بوجہ سدہ کے رکا ہوا رہتا ہے اور راہ خروج کی
نہین پاتا ہے یا سرخی پیشاب کی یہ وجہ ہے کہ درد کا خاصہ ہے کہ پیشاب کو سرخ کردیتا ہے اور یہ بھی سبب سرخی بول کا ہے گر گردہ
بھی درد مین شریک امعا کے ہوتا ہے اور اسیوجہ سے اکثر پیشاب بند بھی ہوجاتا ہے - کبھی اوائل قولنج مین پیشاب برنگ آب نخود کے

خواہ پنیر کے پانی کے ہوتا ہی کبھی ہڈی میں سینہ کے ایک پھڑک اور دھمک سی پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت اوسکا سینہ محتاج اسکا ہوتا ہی
کہ ہاتھ سے پکڑے رہے بیشتر بوجہ شدت درد کے سرد پسینا نکلنے کی نوبت پہونچتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہی **علامت سلامت قولنج**
کی اسلم اور بے خوف قولنج کی وہی قسم ہی جسمین احتباس اور قبض شدید نہوا اور درد متصل رہے کہ بیشتر اوس مین خفت ہو جایا کرے اگرچہ
پھر دوبارہ عود بھی کرے اور مریض کو خروج ریح اور براز سے خواہ استعمال حقنہ سے راحت ملجایا کرے جیسے کہ ضد مخالف ان امور کے اصعب
اور دشوار ترین اقسام قولنج مین ہوتی ہے **علامت قولنج ردی کی** درد کا شدید ہونا اور قے کا پے در پے ہونا پسینے کا سرد
نکلنا اطراف کا سرد ہو جانا شدت درد کیوجہ سے جو باطنی اعضا مین ہے اور خون اور روح کا میلان اوسی موضع درد کی طرف
ہوتا ہی کہ درد جذاب ہی جسوقت نوبت ہچکی کی پہونچے کہ دم لینا دشوار ہوا ور اختلاط عقل اور کزاز کی نوبت پہونچے اور جملہ اشیا
جنکا نکلنا اس طرف سے معتاد ہی بند ہو جائین نہ از خود نکلین اور نہ حیلہ اور تدبیر سے اوسوقت یہ مرض قاتل ہوتا ہی **غرائب علامت**
قولنج کی جس شخص کے شکم مین درد ہوا اور پہر اوسکی بھوؤن پر دانہ ہاے سیاہ برابر باقلا کے نمودار ہو کر پہر متقرح اور شگافتہ ہو جائین
اور پہر نکلین اور دوسرے دن تک باقی رہین خواہ دوسرے روز سے زیادہ ایسا مریض مر جاتا ہی اسی شخص کو سبات اور نیند کی بادی
ابتداے مرض مین پیدا ہوتی ہی - سانس کا عمدہ بحال خود رہنا اس مرض مین نجات مریض پر کمتر دلالت کرتا ہی چہ جا کہ سانس بھی خراب ہو جائے
فرق درمیان قولنج اور سنگ گردہ کے کبھی سنگ گردہ کے مرض مین وہی اعراض اور احوال قولنج کے مشابہ عارض ہو جاتے
ہین جنکا ابھی ذکر ہو چکا اسلیے کہ قولون کبھی شریک گردہ کے ہو جاتی ہے اوسوقت قولون مین وہی درد پیدا ہوتا ہے جو قولنج کا درد ہے
اور اس درد کو وہی اعراض لازم ہوتے ہین جو مناسب درد قولنج کے ہین مگر فرق ان دونون مین یعنی درد قولنج اور درد سنگ گردہ
چھ طرح سے کیا جاتا ہے (۱) درد کی حالت اور کیفیت سے (۲) مقارنات خاصہ یعنی وہ امور جو قرین وجود ہر ایک کے ان دونون سے
ہوتے ہین (۳) جو چیزین ہر واحد کو ان دونون درد سے موافق ہوتی ہین یا موافق نہین ہوتی ہین (۴) جو چیز ہر وقت ہر ایک قسم
درد کے نکلتی ہے اور خارج ہوتی ہے (۵) مبلغ اور مقدار اعراض کی (۶) بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے جو ہر ایک سے پہلے موجود ہو
لیتے ہین حالت اور کیفیت درد کی اوس مین اختلاف مقدار اور مکان اور زمانہ اور حرکت کا ہوتا ہے اسلیے کہ جو درد کہ سنگ گردہ کا ہی
اوسکی مقدار صغیر اور چھوٹی ہوتی ہی گویا ایک سے اخواہ باریک ٹکا سا گرا ہوا ہی اور قولنج کا درد مقدار مین گہیرا اور بڑا ہوتا ہے مکان درد کا
اختلاف یہ ہی کہ قولنج کا درد داہنی جانب کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کیطرف پہیلتا جاتا ہے اور بائین طرف بھی بڑہتا ہے اور جب ٹھہر گیا
یعنی جگہ پکڑ چکا پہر اوسکا انبساط یمین اور یسار کیطرف ہوتا ہے ایک گروہ اطبا کے نزدیک یہ بات ہی کہ قولنج کا درد بائین طرف سے کبھی شروع
نہین ہوتا ہی اور یہ راے اونکی صحیح نہین ہے ہمنے اسکے خلاف کا تجربہ کیا ہے - قولنج کے درد مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ آگے
کی طرف اور بسوے عانہ یعنی پیڑو کی طرف زیادہ مائل بطرف پشت کے ہوتا ہے - اور سنگ گردہ کا درد اوپر کی طرف سے
شروع ہو کر تھوڑا نیچے اوترنے کے بعد بس وہین تک اوترتا ہے جہانتک اوترکے ٹھہر جاتا ہے یعنی جگہ پکڑ لیتا ہے اور پشت کیطرف
زیادہ مائل ہوتا ہے - زمانہ کا اختلاف درد مین یہ ہے کہ سنگ گردہ کا درد بروقت خلو معدہ کے زیادہ شدت کرتا ہے اور درد قولنج
بروقت خلوے معدہ کے کم ہو جاتا ہے اور بروقت تناول کسی چیز کے قولنج کے درد مین شدت ہوتی ہے درد قولنج
کا دفعۃً شروع ہوتا ہے اور تھوڑے سے زمانہ مین اسکا آغاز نمایان اور پوری شدت ہو جاتی ہے اور پتھری کا

درد تھوڑا تھوڑا شروع ہوتے ہوتے آخر میں جا کر اسکی شدت ہوجاتی ہے اور زیادہ ہوجاتا ہے۔ اور یہ بات ہے کہ سنگ گردہ کا درد پہلے پشت میں ہوتا ہے اور عسر بول یعنی بدشواری پیشاب آنا پیدا ہو لیتا ہے اوسکے بعد پھر وہ علامات جو درد قولنج سے مشترک ہیں پیدا ہوتی ہیں اور قولنج میں پہلے وہ علامات مشترکہ پیدا ہو لیتے ہیں بعد اوسکے درد پیدا ہوتا ہے۔ حرکت درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد مختلف جہات میں حرکت کرتا ہے اور سنگ گردہ کا درد ایک ہی جگہ ٹھہرا رہتا ہے۔ دوسرا فرق مقارنات کی جہت سے وہ یوں ہے کہ بھری بھری بدن پر بکثرت سنگ گردہ کے درد میں ہوتی ہے اور قولنج کے درد سے کچھ اسکو نسبت نہیں ہے۔ تیسرا فرق منفعت ہونے اور ناموافق ہونے اشیا کے یہ ہے کہ حقنہ اور خروج ریح اور ثفل سے قولنج میں بخوبی کمی ہوجاتی ہے اور سنگ گردہ کے درد میں ان امور میں تخفیف معتدبہ نہیں ہوتی اور اکثر حالات میں یہ تدبیریں اسمیں بیکار ہوتی ہیں۔ پتھری کے ریزہ ریزہ کرنے والی ادویہ سے سنگ گردہ کے درد میں کمی ہوتی ہے اور قولنج کو کچھ مفید نہیں ہوتی ہیں۔ چوتھا فرق باعتبار خروج فضلات وغیرہ کے یہ ہے کہ سنگ گردہ میں اکثر احتباس اور رک جانا ایسے فضلہ کا نہیں ہوتا کہ اگر وہ خارج ہو مثل اونٹ کی مینگنی کے ہو خواہ مثل گوبر کے اور مثل گوبر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہو اور بیشتر تو ایسے درد گردہ کے ساتھ احتباس فضلہ کا مطلق ہوتا ہی نہیں ور یہ قراقر وغیرہ اسمیں ہوتا ہے اور قولنج کا درد ان امور سے کبھی خالی نہیں ہوتا پانچوان فرق بسبب مبلغ اعراض کے ہیں دونوں نیند کا درد اور درد پشت اور قشعریرہ سنگ گردہ کے درد کے ہمراہ اکثر اوقات ہوتا ہے مگر سقوط اشتہا اور قے مراری اور بلغمی اور کبھی آخر انہی غذا وغیرہ پہنچنے کے اور شدت درد کی اور نوبت بہ غشی اور سرد پسینے تک پہونچنے کی اور انتفاع قے کا سنگ گردہ میں کم ہوتا ہے۔ چھٹا فرق بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے یہ ہے کہ متواتر بدہضمی اور تخمہ کا ہونا اور غذا ہائے خراب کی خورش اور ہمیشہ مغص کا رہنا اور قراقر کا اور خروج ثفل کا احتباس قولنج سے پہلے ہوتا ہے اور پیشاب ریگ ملا ہوا اور خلطی یعنی مختلط باخلاط سنگ گردہ سے پہلے ہوتا ہے یا اینکہ سنگ گردہ میں بول رقیق نہیں ہوتا پھر اوسکے بعد خلطی اوسکے بعد ہوتا ہے۔ **تفصیلی علامات ہر ایک قسم قولنج کے**

بلغمی قولنج پر مقدم ہونا ایسے اسبابکا جو پیدائش بلغم کے واجب کرتے ہیں از قسم حیری اور اقسام غذا ونکے اور سن اور عادت اور بلد اور وقت اور جملہ اشیا مولدات بلغم جو معلوم ہو چکے ہیں۔ بلغم کا ثفل کے ہمراہ برآمد ہونا قبل حدوث قولنج کے اور بروقت موجودگی قولنج کے ہمراہ براز کے بذریعہ حقنہ کے نکلتا بھی اسی پر دلیل ہے کہ قولنج بلغمی ہے۔ اسافل بدن کا سرد رہنا اور گرانی کا محسوس ہونا احتباس کی شدت زیادہ ہوئی کہ ثفل کی مقدار کسی قدر بھی نہ خارج ہوا اور نہ کوئی خلط نہ ریح کچھ بھی نہ برآمد ہوا اور اگر شاید نکلے بھی تو ایسی پھولی ہوئی ایک شے برآمد ہو جیسے گوبر اور جیسے کہ ریحی میں نکلتا ہے اور سبب ہوتا ہے درد کی مدت طویل ہو۔ مناسب نہیں کہ طبیب فریب خوردہ ہوجاوے اور دھوکے میں آجاوے بوجہ شدت پیاس اور التہاب کے اور بوجہ سرخ ہونے پیشاب کے اور گمان کرے کہ مرض قولنج مادہ حار سے ہے اسلیے کہ یہ سب علامتیں جملہ اقسام قولنج کے مشترک ہوتی ہیں حار ہو یا بارد ہو **علامات قولنج ریحی** کی اسباب معلومہ کا مقدم ہونا جیسے بکثرت پانی پینا اور شراب آب آمیختہ پینے کی کثرت کی ہو اور نفاخ ترکاریاں زیادہ استعمال میں آئی ہوں اور اسیطرح فواکہ بھی ایسے ہی استعمال کرتا ہو یا غذائے غیر منہضم پر استعمال غذا کرتا ہو قراقر اور احتباس ثفل کا معاین ہوا اور تمدد یعنی کھچاؤ اور تمزق یعنی پارہ پارہ ہونیکی کیفیت بشدت معلوم ہوتی ہو جیسے کسی نکلے وغیرہ سے انتڑیوں میں کوئی سوراخ اور چھید کرتا ہے یا اینکہ ایک نکلا کسیکے امعا میں داخل کر دیا ہے۔ اور یہ کیفیت

قولنج بلغمی مین کبھی اوسوقت ہوتی ہی جب احتباس ریاح کا ہو خواہ ریح کو بلغم نے پیدا کیا ہو مگر ریحی مین اسکی شدت زیادہ ہوتی ہی -
ریحی مین ثقل اور گرانی زیادہ معلوم نہین ہوتی ہی کبھی قولنج ریحی مین پہلے قراقر بکثرت اور ریاح کی زیادتی ہوتی ہی اور ریاح اوٹھتی اور
ٹھہر جاتے ہین پھر قراقر نہین ہوتا ہی اور نہ ریح صادر ہوتی ہے اور بستگی ریاح کی معلوم اسطرح پر ہوتی ہے جب تکمید کرین خواہ زور سے
دبائین بیشتر درد ایک ہی جگہہ ٹھہر جاتا ہے اور وہانسے کسیطرف کو ہٹتا نہین ہی - اور بیشتر انتفاخ اور پھولنا امعا کا ہاتھ رکھنے سے
معلوم ہوتا ہی اور اکثر دبانیسے معلوم ہوتا ہے - اکثر اوقات ایسے قولنج کو تکمید مفید ہوتی ہی اور بیشتر نہین بہی مفید ہوتی ہی مفید ہونا
اوسیوقت ہی جبکہ مادہ مولد ریح ثابت اور جاگزین ہو کہ جسوقت کوئی ایسی بات پیدا ہوئے کہ حرارت خواہ تسخین پیدا کرے ریح بہی
پیدا ہو جاتی ہی کبھی قولنج ریحی پر یہی ثقل خشوی یعنی بشکل فضلہ گاؤ کے دلالت کرتا ہے جو جو پانی پر تیرتا ہے اور تیرنیکی وجہ یہی ہی
کہ ریح کی اوس مین کثرت ہوتی ہے - بیشتر شکم قولنج ریحی مین نرم رہتا ہے اور اکثر دست بھی آتے ہین اور اخلاط بزراہ اسہال کے دفع
ہوتے ہین اور اوسکا بند ہو جانا کچہہ مفید نہین ہوتا ہے اسلیے کہ ریح غلیظ طبقات امعا مین بند اور رکی ہوئی ہوتی ہی - جو قسم اسکی ایسی
ہے کہ اوسمین درد ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ ہٹتا ہی اور محل واحد مین ٹھہرا ہوا نہین ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور جو قسم اسی قولنج ریحی کی ایسی
ہو کہ اوس مین پیٹ کا پھولنا مثل مستسقاے طبلی کے ہو وہ ردی اور خراب ہی **علامت قولنج ثفلی** کی پہلے اون اسباب کا
ہونا جیسے احتباس ثفل کا قبل درد کے پیدا ہونا یعنی ایک مدت دراز تک ثفل کا رک جانا اور محل امعا مین گرانی کا زیادہ ہونا اور ایسا
محسوس ہو گویا آنتین خود بخود کھینچی جاتی ہین اور جسوقت تھوڑا ہو کر قضاے حاجت کو بیٹھے کچہہ نہین نکلتا ہے بلکہ کبھی ایک دستے
بازوجت نکلتی ہی اور پھر غلیظ ہو جاتی ہے - مگر ثفل مراری پر ثفل کا رنگین ہونا اور بکثرت مرار کا نکلنا اور حرارت کا اوسمین بادلیل ہوتا ہے،
اور التہاب اور لذع کا ہونا اور ایذا قبل اسہال مرہ صفرا کے اور زبان کی خشکی یہ سب علامات اوسی کے ہین - جو قولنج ثفلی کہ تحلیل بدن
سے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہے کہ پہلے سے ثفل مین کمی ہوتی ہے اور بدن مین نرمی اور بسرعت بدن کو ایذا پہونچی حرارت اور برودت
خارجی سے - جو ثفلی کہ حرارت شکم اور یبوست سے اوسکے پیدا ہوا اوسپر دلالت وجود التہاب مراق سے ہوتی ہے اور یبوست مراق
کی اور قحولت یعنی کھردرا ہونا مراق کا اور بدبو براز مین ہونی اور سیاہی اوسکی جو کسی قدر سرخی بہی لیے ہو - جو قولنج ثفلی تحلیل سے
ہو اور ریاضت خواہ زیادہ پسینا برامد ہونے کے تحلیل سے یا اور قسم کے تحلیل سے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہے کہ پہلے ثفل مین کمی ہوا اور
اسباب مورث تحلیل کی موجودگی ہوتی ہے - علامت اوس قولنج کی جو احتباس اوس مادہ صفرا سے پیدا ہو جو امعا پر ریزش کرکے چپکجا
یہ ہے کہ گرانی ہو اور نفخ شکم اور براز کا سپید اور بدشواری براز کا نکلنا اور وجع معدہ کا ہونا اور مزاحمت جو اوسکے ہمراہ ہوتی ہے
اور تنگی پیدا کرتی ہے - اور بیشتر اسکے ہمراہ یرقان بہی عارض ہو جاتا ہے علامت اوس احتباس کی جو بسبب برودت جگر کے ہوتا
ہے خواہ اور اعضاے قریبہ جگر کے یہ ہی کہ منتن یعنی بدبو نہ ہو اور رنگت براز کی سبزی مائل ہو جاے - علامت قولنج سوداوی کی کھٹی ڈکار
اور براز کی سیاہی اور پیٹ کا پھول جانا اور درد مین کمی **علامت قولنج ورمی** کی ورم گرم سے جو قولنج پیدا ہوتا ہے
اوسکی علامت یہ ہے کہ درد مین کھنچاؤ اور ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا جسکے ہمراہ گرانی اور ضربان التہاب ہمیت کہ اوسمین حمّاے
حادہ اور پیاس کی شدت اور سرخی رنگ کی ہو اور تہیج آنکھون مین اور پیشاب بند ہو جاے اور یہ حبس بول علامت قوی
اسکی ہے اور اسہال سے ایذا ہو - اور کبھی یہ درد ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور بیشتر نوبت برد اطراف کی

پہونچ جاتی ہے حالانکہ شکم مین بڑی گرمی ہوتی ہے - اور بیشتر جو مقام شکم سے ورم کے سامنے ہی سرخ ہوجاتا ہے پہر اگر ورم صفراوی ہو تمدد
اور ضربان اور ثقل کمتر ہوگا اور تپ اور التہاب ورلذع کی شدت ہوگی - جو قولنج ورم بارد بلغمی سے پیدا ہو اور وہ قلیل اور کمتر ہوتا ہے
علامت اوسکی یہ ہے کہ درد متصل بلا وقفہ ہو اور ایک ہی جگہ خاص مین اوسکا ظہور ہو خصوصًا جس وقت کوئی سے شکم سے منحدر ہوتی
ہے از قسم اونہین اشیا کی جنکا نکلنا عادت مین داخل ہے اور ہاتہ رکھنے سے ایک انتفاخ مع نرمی کے محسوس ہوتا ہے اور سحنہ یعنے
ہاتھ پانون چہرہ مہرہ ایسے بیمارون کا سا ہوجاتا ہے جیسے مترہل یعنی وہ لوگ جنکو ترہل اور ڈہیلے ہونے اعضا کا مرض ہوا اور
سابق اسکے وہی تدبیرین ہوچکی ہون جنسے بلغم کی پیدایش اور ورم بلغمی کی بنا قائم ہوتی ہے مثلًا دودہ کے اقسام کا استعمال
اور مچھلی اور گوشتہاے غلیظ اور فواکہہ اور سرد تر ترکاریان جو تر و تازہ ہون اور علامت اوسکی امتلا کسی شے بارد رقیق سے کہ یہ
علامت اس مرض کے موافق ہے اور پوری پوری برازسبی اس ورم مین ہوتا ہے **علامت قولنج التواے فتقی** یہ قولنج فتق کے
بعد کسی حرکت سخت کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ حرکت شدید ہے یا کوئی سقطہ یا ضربہ یعنی گر پڑنے خواہ مار پیٹ کی چوٹ سے خواہ ٹھوکر
کھانے سے یا کشتی لڑنے سے خواہ کسی بھاری اور وزنی چیز اوٹھانے سے خواہ فتق اور شگافتہ ہونے کسی عضو سے یا ریح شدید کی وجہ سے
درد اس قولنج مین یکسان اور متشابہ رہتا ہے جسمین اختلاف کمی کا نہین ہوتا پہر درد کی زیادتی تھوڑی ہوا کرتی ہے - قولنج فتقی پر
وجود فتق کا دلیل ہے **علامات باقی اصناف قولنج کے** جو خفیف ہین جیسے وہ قولنج جو برودت امعا خواہ ضعف حس یا دیدان
یعنی کیڑونکی وجہ سے خواہ بسبب فتق کے پیدا ہو - برودت امعا ہی جو قولنج عارض ہوتا ہے اوسمین پیاس کی کمی اور براز مین ظہور برودت
کا اسطرح سے کہ ٹھنڈا براز برآمد ہوا اور پھولا ہوا ہو اور برودت کا احساس امعا مین ہوا اور درد کا خفیف ہونا اور بیشتر اوسکے ہمراہ متلی یا قے
بار و بھی ہوتی ہے - علامت اوس قولنج کی جو مرۂ صفراے ہو وہی اسباب مقدم الذکر اور سن اور بلد اور سحنہ وغیرہ اور لذع شدید اور التہاب
اور احتراق کا موجود ہونا اور حقنہ حادہ سے ایذا پہونچنی اور اذیت اوس دوا سے جو مسہل ہین اور مرار کا اوترنا گرسنگی سے گزند پہونچنا اشیا مبردہ
سے نفع پانا اور اسیطرح استفراغ مرار سے نفع ہونا بشرطیکہ امعا مین یہ مرار سمانہ گیا ہوا اور ایک وقت درمیان میں گزر زیادتی مرض کی ہوئی اور
بیشتر ہمراہ اوسکے تپ بھی ہوتی ہے اور کبھی تپ نہین بھی ہوتی ہے - اور اگر تپ ہو تو ایسی نہو جیسے حماے ورمی ہوتی ہے جسکے اعراض
بڑے اور سخت ہوتے ہین بیشتر اسکے ہمراہ پیڑو مین ایسا درد ہوتا ہے جیسے کسینے چھری چبہا دی ہو اور ریح اوس مقام پر نہین ہوتی ہے
علامت اوس قولنج کی جو ضعف قوت دافعہ سے عارض ہوا یہ ہے کہ پہلے طبیعت نرم رہی ہو - اور اب بار بار قضاے حاجت کا تقاضا بنا رہے
مگر تھوڑا تھوڑا برآمد ہو - اور اسباب ضعف دافعہ پہلے سے پائے جائین جیسے وجود اون امور کا جو قوت گھٹانے والے ہین مثلًا حرارت
یا برودت جو خارج سے پہونچی ہو خواہ تناول اشیاے حارہ اور باردہ کا کیا ہو - اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ شکم نرم ہوتا ہے خواہ نرمی اور
قبض مین شکم کی حالت معتدل ہوتی ہے اور مقدار اور کیفیت براز کی بموجب صحت اور مجراے عادت کے ہوتی ہے مگر باینہمہ پہر بہی
ثقل کا خروج محتاج استعمال آلہ کا یا حمول وغیرہ کا ہوتا ہے اور بیشتر یہ ضرر اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ جو شے کھانے پینے مین آتی ہے
وہ براز مین نرمی زیادہ پیدا کرتی ہے اور لذع کم کردیتی ہے کہ اسی جہت سے تقاضا اجابت کا اوس سے نہین پیدا ہوتا ہے از ین قبیل
گندنا اور پیاز اور پنیر بھی ہے - ایضًا یہ بہی اسکو تناول سے اشیاء مذکورہ کے ہوتا ہے کہ حمولات حادہ کی ایذا کا احساس نہین ہوتا
جس وقت یہ حمول مستعمل ہون اور پیٹ مین نفخ کھانے پینے کیوجہ سے ہوجاتا ہے لہذا حبس براز پیدا ہوتا ہے اور درد اسقدر ہوتا ہے جو زیر ین

مین آنے خواہ اوسکی طرف التفات کیا جاے نہین اوٹھتا ہی - اور کبھی اتفاقاً اوس مقام مین ایک ناصور ایسا ہوتا ہے جس سے حس خروج براز کے باطل ہو جاتی ہی - علامت قولنج کی بسبب کیڑان کے عارض ہو یہ ہی کہ کیڑان قولنج کے مدت سے پہلے نکلتے ہون گے

چوتھا مقالہ علاج قولنج اور ایلاؤس کے بیان مین

اور اشیاء جزئیہ امراض امعا اور احوال مین اونھین امعا کے قانون علاج قولنج کا واجب ہی کہ تدبیر علاجی مین قولنج کے حال مشغول کرے اسلیے کہ جسوقت ابتداے علامات قولنج کے ظاہر ہونے لگین اوسیوقت سے واجب ہی کہ امتلا کے امور ترک کردے اور جو تنقیہ مناسب اوس امتلا کے ہو اوسکو فوراً کرڈالے پھر اگر بعد کھانے طعام کے یہ امتلا محسوس ہو فوراً قے کرڈالے اور اوس غذا کے ساتھ جو اخلاط قابل اخراج کے ہون اونھین بھی بذریعہ قے کے نکال ڈالین تا اینکہ خوب طبیعت صاف ہو جاے - قے کرنے سے کبھی مادہ قولنج رطب اور قولنج صفراوی کا بند ہو جاتا ہے پھر اگر قے مین افراط ہو قے کی بند کرنیوالی ادویہ بند کردینی چاہیے منجملہ اون ادویہ کے جو اس نفع کیواسطے عمدہ ہی کہ شربت پودینہ کا آب انار کے ذریعہ سے طیار کرین اور اوسمین تھوڑا سا زیرہ اور سماق ملا دین - صواب رائے بہ نسبت مریض قولنج کے یہ ہی کہ مسہل پلانے مین جلدی نکیجاے اسلیے کہ سدہ کبھی قوی و سخت ہوتا ہی اور اخلاط اور گولیان سدہ کی بہت سی ہوتی ہین اور جسوقت اسی سدہ وغیرہ کیطرف کوئی خلط اوپر کیطرف سے متوجہ ہوتی ہی جبکہ دواے مسہل پلائی جاے اور بسبب بند ہونے راہ اور منفذ کے اوس خلط متوجہ کو راہ نکلنے کی نہین ملتی لہذا اس تدبیر یعنی مسہل پلانے سے خطرۂ عظیم پیدا ہوتا ہے - پس درست اور واجب تدبیر یہی ہے کہ ابتداے علاج پلانے مزلقات ملینہ کے کیجاے جیسے شوربا بڈھے مرغ کا جسکی ترکیب ہم آیندہ بیان کرینگے بلکہ نقشہ مین ادویہ مفردہ کے بیان کردیا ہے - اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اوسوقت شوربا ے مرغ کے آب جو دینا چاہیے بعد اوس حقنہاے نرم کرنے چاہیئین تاکہ وہ گولیان اور اخلاط نیچے سے اثر و اوکو قبول کرین پھر جسوقت محسوس ہو کہ وہ گولیان اور اخلاط جو زیادہ غلیظ تھین نکل چکین اب اسوقت اگر کوئی دوا پلانی واجب ہو بے خطر پلانی چاہیے اور اگر باقیماندہ کا اخراج اوپر کیطرف سے قے کرانے سے ہو سکے وہی بہتر ہے کہ متواتر قے کرائی جاے - شدت حاجت اوپر سے دوا پلانے کی اوسی وقت ہوتی ہے جب مادہ قولنج کا مبدا معدہ ہو خواہ اوپر کے امعا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معدہ اگر ضعیف ہو اور اوس مین اخلاط کثیرہ بھرے ہون اور امتلا ناف سے اوپر اور گرانی بھی اوسی جگہ اوپر ناف کے معلوم ہو پس یہ اعراض ایسے ہین کہ دواے مسہل پلانے کی تجویز کیجاے - اسیطرح اگر قولنج بعد تپ کے عارض ہوا ہو اوس وقت بھی علاج اوپر ہی کی طرف سے اولے ہی - اور یہ قسم قولنج کی وہی ہے جسکی ابتدا معدہ اور اوپر کے اعضاء عالیہ سے ہوتی ہے اسطرح سے کہ پہلے یہ مادہ اونہین اعضا مین پوشیدہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے پھر اون آنتون کیطرف جو مادہ دفع ہو جاتے ہین وہی اعضا اس مادہ سے تھوڑا تھوڑا روانہ کرتے ہین اور جسوقت کوئی جدید مادہ اون امعا مین پہونچتا ہے درد کا اعادہ ہوتا ہے اور تنقیہ جدید کی حاجت ہوتی ہے اب ایسے وقت اگر مسہل پلایا جاے یا تو اوس مادہ کو اعضاے مذکورہ اور امعا سے بالکل خارج کردیگا اور قولنج کی ایذا سے بالکل راحت ہو جائیگی یا اینکہ یہ مسہل اوسی مادہ کو اعضاے عالیہ سے امعا تک جذب کرلیجاے گا اور ایک ہی جگہ اس مادہ کو جمع کردیگا پھر اوسکا تنقیہ ایک ہی حقنہ سے ہو جائیگا یا کمتر اون اعداد سے حقنون کے جو قبل پلانے مسہل کے درکار تھے - اگر دواے مسہل کا پلانا اوپر سے واجب نہ ہو اور کوئی ضرورت صریحہ اسکی نظر نہ آئے پھر اوس وقت پسندیدہ تر یہ بات ہے کہ ادویہ کی طرف سے

کسی قسم کی دواے مسہل یا ملین وغیرہ نہ پلائی جاے اور فقط احتقان ہی پر اکتفا کرین اور یہ حکم اسواسطے کیا جاتا ہی کہ اکثر قولنج کا سبب خلط غلیظ
ہوتی ہی جو بخوبی چسپیدہ ایسی ہوتی ہی کہ بذریعۂ ادویہ مستفرغہ کے تمام وکمال اوسکا اخراج نہین ہوتا ہی پھر جب اوپر سے دوا پلائی گئی تو یہ
دوا فقط معدہ اور امعا سے اخراج خلط وغیرہ کا نکرے گی بلکہ اور ایسے مقامات سے بھی ایسا مادہ کھینچ کر نکالیگی جسکے استفراغ کی کوئی
حاجت نہ تھی اور یہ امر موجب ضعف مریض کا ضرور ہوتا ہی اب ضعف پیدا ہو گیا اور ابھی سارا معدہ قولنج بوجہ چسپیدگی کے خارج نہین
ہوا لہذا پھر احتیاج تنقیہ امعا کی بذریعۂ حقنہ ہاے کثیرہ باقی رہی اور استفراغات متواترہ ضرور کرنے پڑینگے جس سے ضعف مریض بہت
بڑھجائیگی پس مناسب تر امکان یہی ہی کہ ایسے وقت جب کہ ضرورت پلانے دواے مسہل کی آپڑے تو فقط احتقان اکتفا کیجاے خواہ جو شے
قائم مقام حقنہ کے ہے جیسے شیاف اور ضمادات مسہلہ اسلیے کہ حقنہ کا قاعدہ یہی ہی کہ جب تک امعا مین خلط باقی ہی اور مقامات سے
جذب نہین کرتا ہی اور جملہ اعضاے بدنی سے استفراغات کثیرہ نکرنے پڑینگے۔ حقنہ اگر بار بار اور بمرات کثیرہ کیا جاے بر طبق چسپیدہ
ہونے خلط مرض کے تب بھی کچھ ضرر نہ ہوگا اور خطرہ اس طرح کمتر ہے بہ نسبت اسکے کہ استفراغ مادہ کا اوپر سے استعمال ادویہ سے
کرین جو تمام بدن سے جذب مواد کرتی ہین۔ اگر حقنہ کرنے سے کچھ خارج نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی مادہ مین نضج نہین ہوا ہے
پس صبر کرنا ضرور ہے اور حقنہ نہ دینا چاہیے خصوصاً حقنہ ہاے حادہ اسلیے کہ وقت مناسب انکا بعد نضج کے ہے علاوہ بران حقنہ ہاے
حادہ کے استعمال مین قلب اور دماغ تک ضرر پہونچنے کا خوف ہوتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض وقت جب حقنہ دیا جاتا ہے
پس دست تو نہین آتے بلکہ درد سر پیدا ہو جاتا ہے اور انتشار مواد ہو جاتا ہے اوسوقت واجب ہی کہ اعانت حقنہ کی دواے مشروب سے
کیجاے بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ اسہال کی خواہش طبیعت کے اوپر سے ہوتی ہے اور سدہ نیچے کے امعا مین ہوتا ہی اوس وقت واجب
ہی کہ وہ مادہ رقیق جو اوپر کیطرف ہی اوسکو کسی قدر ثخین اور غلیظ کر دین تو الحقن کا استعمال کرا سکے تا کہ دونون مادہ فوقانی اور تحتانی
جنس واحد سے ہو جائین بعد ازان دونون کا استفراغ کیا جاے۔ واجب ہی کہ حقنہ مین نرمی زیادہ رہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو
اور روغن کی آمیزش ادویہ حقنہ مین کثرت سے ہو تا کہ شوریت نمک کی اسکے ملانے سے ٹوٹ جاے کہ بعض اوقات ایک درہم سے
لیکر دو درہم تک نمک داخل کرنیکی ضرورت ہوتی ہی بلکہ اڑہائی درہم تک نمک ملایا جاتا ہے اگر حقنہ سے کسی قسم کا مادہ نہ اوترے اوسوقت
ایارج فیقرا مخمر یعنی کسی شربت وغیرہ کی تری سے گوندھا ہوا خواہ سفوف خشک ایارج مذکور کا دینا چاہیے اور اسیطرح استعمال معجون
شہر یاران اور تمری کے بعد بھی ایارج مذکور کا استعمال کرنا لازم ہے۔ مناسب نہین ہی کہ ان بیمارونکی ایارج کو غاریقون سے قوی کرین
اس لیے کہ غاریقون مین قوت غواصی چونکہ زیادہ ہی لہذا احشا مین ٹھہر جاتی ہی۔ اور واجب ہی کہ بروقت ممتلی ہونے معدہ کے غذا سے
حقنہ نہ دیا جاے ورنہ خام غذا اسفل کیطرف جذب ہو کر آئیگی۔ اور واجب ہی کہ پیہم اور برابر استعمال حقنون کا نکرین بلکہ درمیان دو
حقنہ کے ضرور کسیقدر مہلت کا زمانہ بھی رہے قولنج صفراوی کی نوبت کیوقت حب ذہب کا استعمال کرنا چاہیے یعنی اگر زمانہ نوبت
کا معلوم ہو اوس زمانہ سے پہلے اس حب کا استعمال کرین۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ادویۂ جاذبہ اخلاط بدن سے بطرف امعا کے
اور اخلاط ردی کو جذب کرتے ہین یعنی علاوہ مادہ صفراوی موجودہ امعا کے اور بیشتر یہی اخلاط جذب شدہ خراش پیدا کر دیتے
ہین پس اوس وقت ہمراہ قولنج کے سحج امعا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ اجتماع سحج اور قولنج کا آفات مہلکہ سے ہے۔ بدتر ادویہ سے
جو قولنج مین پلائی جائین وہ مسہلات ہین جو مقدار اور حجم مین زیادہ ہون اور طبیعت اون سے متنفر ہے کہ معدہ مین

بوجہ اپنے بوجھ کے ٹھہر نہ سکیں بلکہ لازم ہے کہ حبوب اور ایارج سے مسہلات تجویز ہوں اور جو چیز کہ حجم میں کمتر اور خوشبو میں نہایت معطر ہو اوسی کا استعمال مسہلات میں اولی ہی - واجب ہی کہ توجہ طبیب کی بطرف اعضاے سر کے زیادہ ہو تاکہ ابخرہ اخلاط کو جو بوجہ قولنج کے محتبس ہو رہی ہین و نیز ابخرہ ادویۂ حارہ کو جنکے بدون استعمال کے چارہ نہیں ہی دماغ وغیرہ قبول نکرے اور یہ اہتمام توجہ طبیب کا اکثر امراض قولنج مین درکار ہی - اور بیشتر صعود سے انھین بخارات کے نوبت وسواس و اختلاط عقل کی پہونچ جاتی ہی اور یہ امر قولنج مین پیدا ہونا نہایت ممنوع ہی اور منجملہ اون مضرتون کے جو بسبب ان اعراض کے پیدا ہوتی ہین ایک بڑی مضرت یہ ہی کہ طبیب کو اصلی صورت حال مریض کا پہچاننا غیر ممکن ہو جاتا ہی کہ جسکے بدون راہ پانے علاج واقعی پر نہیں ہو سکتی ہی - یہ توجہ تقویت اعضاے سر کیطرف استعمال سے دواے بارد خوشبو سے تمام ہو سکتا ہے اور روغنہاے باردہ سے اور جملہ وہ تدابیر جنکی طرف ہم نے امراض سر مین اشارہ کیا ہی - بیشتر حاجت تسکین معاکی اور تدبیر جگر کی قریب قریب زمانہ مین پیدا ہوتی ہی پس اسکی رعایت ضمادہاے مبردہ جگر وغیرہ سے کرنی چاہیے - اور جانب جگر کے حفاظت اور صیانت اون ضمادات سے کرنی ضرور ہے جو شکم پر واسطے حل قولنج کے لگائی جاتے ہین اور اسیطرح وہ مروخات حارہ اور اسیطرح حال قلب کا بھی ہی - نہایت مناسب وہ دوا جس سے تدبیر کیجاے یہ ہی کہ عصارات باردہ ہمراہ صندل اور کافور کے مستعمل ہون - واجب ہی کہ درمیان اطراف قلب اور جگر کے ایک حجاب مانع کسی کپڑے سے یا خمیر وغیرہ سے کیا جاے تاکہ یہ حجاب ٹپکنے سے اوس دوا کے مانع ہو جو مخصوص ایک کیواسطے لگائی گئی ہے مراد یہ ہے کہ قلب کی خاص دوا بہکر جگر تک اور جگر کی قلب تک آنے نپاے - پیاس ان لوگونکو زیادہ معلوم ہوتی ہی اور اجازت نہیں ہی سواے قلیل پانی پلانے کے اور صبر کرنا پیاس پر اور اگر یہ آب قلیل کسیقدر جلاب سے ممزوج کر دیا جاے بہت نافع ہوگا پیاس بجھانے کے واسطے اسلیے کہ بدن ہمیشہ چیز کی محبت کرتا ہی اور پانی سے اوسکی تشفی ہو جاتی ہی قولنج باردہ کا علاج قولنج بارد کی تدبیر بسبیل قانون عام کے پس اول یہ ہی کہ اوسمین مبادرت ادویہ مخدرہ کی بغرض تسکین درد کے نکرنی چاہیے اسلیے کہ جو لوگ جلدی کرکے تسکین درد کی ادویہ مخدرہ سے کر دیتے ہین وہ ایک امر عظیم خطرناک کے مرتکب ہوتے ہین اسلیے کہ استعمال مخدرات کا علاج حقیقی نہیں ہی کسی حال مین اسواسطے کہ علاج حقیقی تو وہی ہے جو قطع سبب مرض کا کرے اور تخدیر کی وجہ سے تمکین سبب در ابطال حس جو درد سے ہوتی ہی مراد یہ ہی کہ سبب مرض تو جاگزین رہتا ہی مگر حس عضو بوجہ مخدر ہو جانیکے باطل ہو کر اوسکا احساس نہیں کر سکتی ہی تمکین سبب تو اسواسطے ہوتی ہی کہ سبب مرض اگر خلط غلیظ ہے ادویہ مخدرہ کے استعمال سے زیادہ تر غلیظ ہو جائیگی اور اگر سبب باردہے خواہ نفس برودت ہی جیسے سوء مزاج بارد مین تو ادویہ مخدرہ کی وجہ سے زیادہ تر سرد ہو جاویگا یا اینکہ سبب ریح ثخین ہی تو مخدرات اوسے زیادہ تر ثخین کر دیگا یا شدت تکاثف جرم امعا سے قولنج پیدا ہوا ہے کہ جو کچھ امعا مین محتبس ہوا ہے بافراط تکاثف سے اب کھل نہیں سکتا تو یہ بھی مخدرات کے استعمال سے زیادتی تکاثف کے حاصل کرے گا اور درد قولنج کا اعادہ بعد ایک روز خواہ دو روز یا تین روز کے جب تخدیر عضو کی جاتی رہے گی نہایت شدت سے ہوگا جو پہلے اس قدر نہ تھا بہر صورت تمکین سبب ادویہ مخدرہ کی ہر صورت مین ثابت ہوئی پس واجب نہیں ہے کہ جب تک ممکن ہو تخدیر کے درپے ہوا کرے جب اوس سے بے پروائی ہو اوسکا استعمال نکرین - بلکہ سبب قولنج کے دور کرنے اور ہٹانے کی تدبیر اور اوسکے قطع کرنے اور تحلیل کے اور مسامات اور راہین اون سدون کی کشادہ کرنیکی فکر جو بستہ ہو کر بسبب اپنی لزوجت کے مورث قولنج ہوئی ہین کرنی چاہیے - اکثر ایسی

بادویہ مسہلہ کے قبضیہ بنانیکی مذمت

سوء مزاج

تدبیر کا امکان اور نفیس ادویہ ملطفہ سے متصور اور مظنون ہوتا ہے جو تسخین شدید پیدا نکریں اسلیے کہ شدید تسخین کرنیوالی چیزیں جسوقت کسی مادہ پر دفعتًہ وارد ہوتے ہیں اونکے درد سے بچو فی اس بات سے نہیں ہوتی کہ جس قدر تحلیل مادہ کا فعل اوس سے پیدا ہوگا اوس سے زیادہ برانگیختہ کرنا ریاح کا فعل اونسے نہوگا رادویہ ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سے تحلیل مادہ کمتر اور برانگیختہ ہونا ریاح کا زیادہ ہوتا ہے بلکہ واجب ہے کہ ان ادویہ سخنہ کی مقدار اسیقدر ہو کہ ریح موجود کی تحلیل قوی کردیں اور مادہ رطب کی تلطیف اور انضاج کریں تحلیل قوی اس مادہ کی کرنیکی قوت اون ادویہ میں دفعتًہ نہونی چاہیے اور یہی سبب ہے کہ فقط آب و غذا کا ترک کردینا چندروز تک دربی حل قولنج مین کافی ہوجاتا ہے (یہ مثال تقلیل التسخین کے نفع کی ہے) اور یہی سبب ہے کہ تکمید سے بیشتر ہیجان اور شدت درد قولنج کی ہوجاتی ہے پہر اوسوقت مضطر ہوکر یا تو اب ترک تکمید کی اجازت دیجاتی ہے یا بکثرت تکمید کرتی اور مکرر سینکنا اسقدر ضرور ہوتا ہے تاکہ جو شے ہیجان مین لانیوالی درد کی ہے اوسکی تحلیل ہوجاے یعنی جو ریح کہ تکمید اول سے پیدا ہوکر درد کی زیادتی اوسنے کردی ہے اوسی ریح کی تحلیل ہوجاے (یہ مثال زیادتی التسخین مضرت کی ہے) پہر جسوقت استعمال حقنہ ہاے مستفرغہ کا ہو پس واجب ہے کہ اگر احتباس ثقل کا ہے اول ابتدا ایسے حقنہ سے کیجاے جسمین ازلاق ثفل کا ہو مثل لعابات اور ادہان کے اور وہ ادویہ جو ثفل سے خاص ہین اور جنسے علاج فقط قولنج ثفلی کا کیا جاتا ہے پہر ایسی دواؤن کے بعد وہ ادویہ جو استفراغ بلغم کا کرین استعمال کرنی چاہیئین اگر قولنج بلغمی ہو خواہ ادویہ محللہ ریاح کا استعمال کیا جاے۔ اگر قولنج ریحی ہو۔ واجب ہے جاننا اس امر کا کہ بیشتر اخراج ہر ایک خلط کا ہوجاتا ہے اور پہر بھی ایک ایسی قلیل شے باقی رہ جاتی ہے کہ وہی محیط بجانب عضو متالم اور پیدا کرنیوالی درد قولنج کی ہوتی ہے پس یہ کہنا چاہیے کہ علاج نے کچھہ نفع نہیں کیا بلکہ اس باقیماندہ کا بہی بذریعۂ حقنہ کے استفراغ کرنا چاہیے اور بیشتر یہ بقیہ از قسم ریح کے ہوتا ہے فقط اور اوسکی محض ریح ہونے پر دلائل ریح کی دلالت ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ حقنہ ہاے مقویۂ عضو یعنی مقوی امعا اور محلل ریاح کا استعمال کیا جاے کہ جسمین التسخین لطیف ہو۔ بیشتر ایسے وقت کسی معجون قوی اور حار کا پلانا کافی ہوتا ہے جیسے تریاق وغیرہ اور بیشتر محجمہ ناری کا موضع درد پر رکہنا کافی ہوجاتا ہے اور اکثر نرور محللہ ریاح کا استعمال کافی ہوتا ہے اور اکثر دواے محمر کا استعمال جنسے بدن سرخ ہوجاے اور سب سے زیادہ قوی تر محمرہ خردلیہ ہے جو رائی کی آمیزش سے طیار ہوتی ہے اسلیے کہ یہ دوا اکثر اوقات تحلیل مادہ کرتی ہے اور اکثر جذب مادہ عضل شکم کیطرف کرلیجاتی ہے۔ آبہاے حمام بھی جبکہ درد شدید قولنج کا اوٹھے اور اوسمین نہائیں زیادہ نفع کرتی ہین۔ اور آب نوشادری قولنج کے کھولنے مین عجیب الاثر دوا ہے کہ روانی شکم پیدا کرتا ہے اگرچہ بطور پلانے کے مستعمل ہو بشرطیکہ مریض کو اسکے پینے کا تحمل بہی ہو۔ اسیطرح وہ آبزن جو ایسے پانی سے طیار کیا جاے جس مین ادویہ محللہ ملطفہ پکائی گئی ہون۔ اکثر فقط مالش جو نرمی سے پنڈلیون کے ہو فائدہ دیتی ہے۔ بیشتر ہیجان درد کا سرد پانی پینے سے ہوتا ہے پس یہ آب سرد نہایت مضر چیز ہے اس مرض مین اسلیے کہ پیاس کو قولنج کی تو آب سرد کم نہیں کرتا ہے اور ضرر برودت سے درد مین شدت ہوتی ہے نبیذ لطیف قلیل پانی پلانے سے بہتر ہے اور آب شیرین اور گرم درد کو زیادہ ٹھہرا دیتا ہے۔ نہایت مضر شے ان لوگون کے واسطے برودت اور ہواے سرد ہے جیسے نہایت مفید انکے حق مین حرارت اور ہواے گرم ہے جسوقت سبب موجودگی برودت امعا کی ہوا ور مزاج مریض کا اصلی خلقت ہی خواہ کسیوجہ سے رقیق ہو ایسا آدمی بہت جلد مبتلاے قولنج ہوتا ہے اور ہروقت اوسکی نسبت عروض قولنج کا خوف رہتا ہے پس واجب ہے کہ ہمیشہ اوسکا شکم روئی کے کپڑے خواہ اون وغیرہ سے پہنا کر گرم رکھا جاے اور برودت کا اثر اوسکے

شکم سے ایسی چیزوں سے دور کیا جائے جو خشک ہون جیسے پشمینہ وغیرہ خواہ اوسکے شکم پر ایسی ہی گرم چیزین باستواری باندہی جائین
اور استعمال مروخات کا روغنہای گرم سے اور اسی طرح اون نطولات حارہ کا استعمال جنکو ہم آیندہ اسی باب مین ذکر کرینگے بھی ایسے شخص کو
مفید ہے - بیشتر احتیاج تکمیدات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے لیے جو روغنہای گرم تجویز کیے جائین اوسمین
جند بیدستر اور فربیون بھی ملا دیجائے - جو قولنج بارد بنا بر بیان بالا ایسی عارض ہو کہ سبب اوسکا جلب اور ریح کر پہونچتا ہے کسی شی کا
بطرف موضع ماؤوف کے امعا وغیرہ سے ہو اور اوسی مادہ کے کھنچ آنیسے درد پیدا ہوا ہو ایسے قولنج کا علاج استفراغ لطیف سے
جو متفرق یعنی تفرقہ وقت دیگر ہو اور متواتر یعنی چند بار سے کرنا چاہیے ہان اگر یہ بات معلوم ہو جائے کہ اب اس موضع ماؤوف مین
مادہ کثیر آگیا ہے پھر اوسوقت استفراغ قوی سے کل مادہ کا اخراج کر دینا واجب ہے - لیکن جو مادہ کہ بار بار کچھ کچھ گرتا رہتا ہے اور
اوسکا تولد کسی مبدا مین بھی بار بار تہوڑا تہوڑا ہوا کرتا ہے اوسکے لیے تدبیر واجب یہی ہے کہ قریب ماہ نوبت درد کے اور رات کے وقت سوتے
سے حب صبر اور حب ایارج کھلائی جاوے اور وہ حب جو سقمونیا اور شحم حنظل اور سکبینج سے بنائی جاتی ہے اور جو حب نمیسے کھائی
جاوے بقدر نصف مثقال کے بغایت دو ثلث مثقال یعنی ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک دینی چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر ایسی ہے کہ اگر اسکی مدامت
کرین اور غذا کی اصلاح بھی ہوا کرے صحت یافتہ ہو جائینگے اور مرض سے نجات پائینگے قوانین مخصوصہ علاج قولنج ریحی کے
از قسم قولنج بارد کے - واجب ہے کہ حقنہ اور حمولات اور وہ ضمادات مستعمل ہون جنکو قریب ہے کہ ہم بیان کرین اور غذا بالکل چھوڑ
دیجائے اگرچہ تین دن تک برابر فاقہ رہے اور جہانتک ممکن ہو سلانیکی تدبیر کیجاوے کہ سوتا رہے اور مادہ ریحی کے قلع کرنیکی تدبیر مین
کوشش بذریعۂ حقنہ گرم کے کرین اور تسخین عضو معلوم کی انھین حقنون سے کرین اور عضو کے گرم کرنیکی خارجی تدبیرین اوسی
طریقہ سے کرین جیسے پہلے ہم لکھ چکے ہین پھر اگر خوف اس امر کا نہو کہ مبادا پھر کوئی خلط اور مادہ بھی ہے مراد یہ ہے کہ بخوبی معلوم ہو جاے
کہ قولنج فقط ریحی ہے جسقدر چاہین تسخین کرین اور جسقدر چاہین تکمید کرین اور محجمۂ ناری جیسا ان کرنیمین پوری کوشش کرین مگر بلا شرط
ہونی چاہیئین - اگر طبیعت مین قبض ہو موضع درد کی لطیف مالش سے استعانت چاہیے اور تمریخ روغن زنبق اور روغن ناردین اور روغن
بان کی کہ یہ روغن گرم بھی کر لیے جائین اور تکمید باجرہ اور نمک سے گرم کر کے جسقدر مناسب بحال مرض معلوم ہو - یہ بھی امتحان کیا جائے کہ
چت لیٹنا خواہ بیٹھے کے بجمل لیٹنا خواہ کسی کروٹ لیٹنا انمین سے کونسی شکل مریض کو آرام دیتی ہے اور اخراج ریح کا کس شکل مین زیادہ ہوتا ہے
پس اوسیکو اختیار کرنا چاہیے مشروبات مین سے کردیا اور تخم سداب بہا بزور مین خواہ شراب کہنہ چار سالہ یا ماء العسل مین خواہ انیکہ قند سفید کے ہمراہ
پلانا مفید ہوتا ہے - بیشتر ایسے وقت فلونیا کے دینے سے صحت اور نجات حاصل ہوتی ہے - مسہلات واسطے اون لوگونکے جو قولنج بارد مین
گرفتار ہون قولنج بارد ریحی ہو یا مادہ بلغم سے ہو منجملہ مسہلات کے حقنہ کے اقسام ہین - یہ حقنہ اخراج بلغم اور ثفل کا کرتا ہے گو کھڑ
بسفائج حلبہ قرطم سپستان سب اجزا ہموزن اور تربد دو درہم شحم حنظل مسلم جو کوٹا ہوا نہو نصف مثقال انجیر دس عدد تخم کتان
تخم کرفس انیسون قنطوریون دقیق حب خروع نیم کوفتہ بنفشہ ہر یک پانچ درہم سداب بوزن ایک باقہ برگ کرنب ایک کف دست یہ
سب اجزا بہت سے پانی مین نرم آنچ سے جوش دین تاکہ تھوڑا سا پانی رہجاے پھر انکو خوب ملین اور صاف کرین اور اسی جوشاندہ
قریب ۳۵ درہم یعنی ۹ تولہ ۲ ماشہ کے لیکر اوسمین ملتاس سات درہم اور شکر سرخ سات درہم سکبینج اور مقل ہر یک ایک درہم اور بورہ
بوزن ایک مثقال روغن کنجد ۱۵ درہم ملا کر حقنہ کیا جاوے - اور کبھی اسی مرکب مین تلخہ گاؤ کی آمیزش کرتے ہین - یہ حقنہ

حقنہ ہای ساذجہ

بلغم چسپندہ کا اخراج کرتا ہے۔ یہی اجزا جو اوپر کے جوشاندہ مین مذکور ہو چکے انکو لیکر اور طریقۂ مذکورہ سے درست بنا کر اوسمین چربی زیادہ داخل کر دین اور تخم بیدانجیر پانچ درہم کو آب سلاب مین پیسکر خوب ملائین اور جو صاف شدہ جوشاندۂ اول ہے اوسپر اسکا اضافہ کرین اس طرح پر کہ خوب ملتا ہس اور شکر سرخ کے پندرہ درہم مغز بیدانجیر داخل کرین اور سکو لیکر حقنہ کرین۔ بیشتر اس مین روغن بیدانجیر داخل کیا جاتا ہے اور اکثر جوشاندہ بزور اور حاشا اور صعتر اور زوفا اور زیرہ اور فطراسالیون اور تخم سلاب و بسفائج اور قنطوریون اور انجدان پر اقتصار کرتے ہین اور پھر اوسمین عصارۂ قثاء الحمار گھول کر ملاتے ہین قریب نصف درہم کے اور حقنہ کرتے ہین۔ یا اسکے یعنی اوسی جوشاندہ کے اخلاط کے ہمراہ اصول قثاء الحمار اور تھوڑا سا شحم حنظل جوش دیکر اور سکبینج اور جاوشیر اور مقل مکہ بوزن ایکدرہم کے اوسمین گھولکر حقنہ کرتے ہین۔ اکثر حقنہ ایسی سکنجبین سے کیا جاتا ہے جسمین قوت تقطیع کی ہو۔ صفت سکنجبین کی جس سے حقنہ کیا جاوے بیماران قولنج کا۔ سرکہ ایک قسط یعنی اڑھائی رطل شحم حنظل تین مثقال شہد ایک قسط فلفل ایک اوقیہ زنجبیل دو اوقیہ تخم سداب بستانی اور حماما کا شم انیسون افتیمون ہر واحد چار مثقال زیرہ کرمانی دو مثقال تخم شبت دو مثقال بسفائج ایک اوقیہ سب اجزا کو جوکوب کرکے سرکہ مین جوش دین شہد ملا کر تا اینکہ نصف وزن باقی رہ جاوے پھر صاف کرکے حقنہ کرین۔ بیشتر اسی سکنجبین مین انجدان اور بسفائج بھی داخل کرتے ہین اور ہمکو زیادہ میلان خاطر ایسی بیرات کیطرف نہین ہے جن مین اضافہ ادویہ کا بعد طیاری کے بطور حلان اور منج کے ہوا ور اصول اخلاط مین یہ اجزا داخل نہ ہون۔ حقنہ واسطے تسکین درد قولنج بارد کے جو بعض قدمانی تجویز کیا اور عمدہ ہے جند بیدستر اور میعہ علاک انا طہر واحد ایک اوقیہ عصارۂ بخور مریم تازہ کا دو اوقیہ آفیون ڈیڑہ اوقیہ سبکو ملا کر بہ حفاظت رکھہ چھوڑین اور بروقت حاجت کے اسی مین سے بقدر باقلات کسی اور حقنہ مرکبہ مین ملا کر استعمال کرین۔ بیشتر بعض قسم کے حقنون مین میل چربی اور روغن کا بھی ڈالا جاتا ہے اور پھر اوسی سے حقنہ کیا جاتا ہے۔ یہ حقنہ قوی اوس وقت کے لیے ہے کہ ثفل کا نکلنا بہت دشوار ہوا اور اوسکے ہمراہ بلغم بالزوجت شدیدہ موجود ہون جنکی قوت چسپیدگی اور نا فربانی قوت دافعہ کے اثر قبول کرنیکی کچھ انتہا نہو اوسوقت واجب ہے کہ آب شلغم تازہ نصف رطل لیکر اوسکے ہمراہ ایک اوقیہ روغن کنجد اور پانچ درہم بورق ملا کر حقنہ کیا جاوے اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حب شبرم اور برگ مازریون اور کرنب مقشر اور بخور مریم اور غرطنیثا پوست حنظل اور شحم حنظل اور قثاء الحمار اور تربد اور بسفائج ان سب اجزا کو بدستور متعارف پانی مین جسقدر کہ حقنہ کو درکار ہے جوش دین پھر اس جوشاندہ صاف شدہ مین روغن بیدانجیر اور شہد اور تلخہ گاؤ ملا کر حقنہ کرین۔ یا اینکہ دواؤن کو کسی روغن گرم مین داخل کرکے حقنہ کرین۔ روغن قثاء الحمار سے جب حقنہ کیا جاتا ہے اکثر بلغم بالزوجت کا اخراج کر دیتا ہے بشرطیکہ بعد احتقان کے چند ساعت صبر کرین اور اسیطرح روغن ترب اور کلکلانج اور بیدانجیر کا روغن۔ اکثر احتیاج بروقت شدت درد کے اس امر کی ہوتی ہے کہ ان حقنون مین خواہ اور ایسے ہی حقنون مین حلتیت اور آبشج اور برگ حمام اور قطران خصوصاً بوجہ گرم کرنے عضو کے اور فربیون بھی بعض اوقات مین ملاتے ہین۔ اکثر قطران کو مار العسل کی مقدار کثیر مین خوب گھسیب کر داخل کرتے ہین اور مار العسل فادیہ پر زیادہ شامل ہوبیں درد مین سکون پیدا ہو جاوے گا۔ عصارۂ بخور مریم زیادہ عجیب الاثر ہے۔ اور بیشتر حاجت سقمونیا اور فربیون وغیرہ کی ہوتی ہے کبھی وہ دوا بھی ملا دیتے ہین جسکا ذنب الفار نام ہے جس وقت حقنہ مین پڑتی ہے نافع ہوتی ہے کبھی دو درہم جند بیدستر زیت مین پیس کر حقنہ کرتے ہین۔ ایضاً۔ تین درہم زفت پر طلا اور روغن سداب

اور کبھی ہر واحد ایک اسکرجہ ملا کر حقنہ کرتے ہین - بیشتر حقنہ ہاے قوی مین برگ انجیر اور ریشہ اوسکے درخت کا بہی اضافہ کیا جاتا ہے
صفت ادویہ مشروبہ کی جو مسہل بلغم کی ہین گو لیو نمین سے جو نافع قوی ہین مرض قولنج مین حب شبرم ہمراہ سکبینج کے - ایضاً حب سکبینج
ہمراہ حرمل کے ایضاً تربد اور صبر سقوطری شحم حنظل ہموزن لیکر سقمونیا ثلث جزو سکو شہد کف بر آوردہ کے ذریعہ سے گولیان
طیار کرین اور کہلائین - حب جید واسطے بلغمی کے شحم حنظل ایک دانق تربد ایک درہم عصارۂ قثاء الحمار نصف دانق جند بید ستر
ایک دانق زنجبیل ایک دانق ایارج فیقرا دو ثلث درہم اور اگر اس حب کو سقمونیا سے قوی کرین بہی جائز ہے اور مسہلات کی نسخہ جلیسی
اسقفی اور تمری اور شہریاران اور ایارج قوی کیا گیا شحم حنظل سے اور ایسکے ہمراہ روغن ہلیلہ انجیر اور مثل سفرجلی کے - پہر جس وقت
ثفل اور بلغم دونون مختلط ہو جائین اور ثفل کی مقدار زیادہ ہو اور بندقی ہو یعنی گولیان سی بندھ گئی ہون اور بوجہ آمیزش بلغم اور
لزوجت کے مجیبت ہو یعنی خروج اوسکا نہو سکے اوسوقت ضرورت داعی ہو گی استعمال مسہلات قوی کیطرف - اونہین قوی
مسہلات سے - یہ حب فربیون اور حب مازریون صاف شدہ اور سقمونیا ہموزن لیکر مقدار شربت ایک درہم دوسرا مسہل جو
زیادہ قوی ہے - بیخال کبوتر صحرائی یعنی کبوتر کی بیٹ کو بہت سے پانی مین جوش دین تا اینکہ نصف جلجاے پہر صاف کرکے بوزن
دو اوقیہ پلائین یہ دوا بہت قوی ہے اور خطرہ بہی اس مین زیادہ ہے - جملہ تہوعات کے دودھ سے قولنج کہل جاتا ہے جیسے لاغیہ اور
شبرم وغیرہ ایک انہ جسکو حب السراط کہتے ہین وہ بہی از قسم تہوعات کے ہے اور اوسپر رویئن مثل موسی کتی کے ہوتے جس طرح دونا مروا
بڑے قسم کا جسکی پتی بڑی ہوتی ہے اور بچھو کاٹے کا علاج بہی اوس سے کیا جاتا ہے اور اوس مین دودہ زیادہ ہوتا ہے اور ہمنے ادویۂ
مفردہ مین اسکو بیان کیا ہے - صفت حمولات قولنجیہ کی جو ثفل قوی ہین اور ثفل کثیر کو مع بلغم کے نکالدیتے ہین از انجملہ یہ ہے کہ نمک
حجری یعنے نمک سنگ تلاش کرکے اوسی کا ایک لانبا ٹکڑا حمول کیا جاے خواہ ایک بتی شہد کی شحم حنظل ملا کر بنائی جاے خواہ
بلوطہ یعنی لانبی گولی قثاء الحمار اور شحم حنظل کے تلخہ گاؤ اور نطرون اور شہد کی آمیزش سے طیار کرین خواہ شحم حنظل اور قند سپید فقط
اسی سے گولی لانبی بنائین - ایضاً شحم حنظل اور انزروت اور قند سے - ایضاً شہد اور ترنجبین اور شحم حنظل اور نمک سیاہ سب اجزا
ہموزن لیکر - ایضاً ایک دوا جو مشترک قولنج ثفلی اور بلغمی کے واسطے ہے اور ریحی کو بہی مفید ہے شحم حنظل اور جند بید ستر ہر واحد مثل نخود
کے قطران بقدر دو ملعقہ کے ہمراہ کسیقدر شہد کے استعمال کیا جاے - عصارۂ بخور مریم کا حمول نہایت ہی قوی ہے اوسکی حاجت اوس وقت
ہوتی ہے جب کوئی شے کارگر نہو - اکثر حمول مین سقمونیا اور تخم اوٹنگن اور فربیون کی حاجت ہوتی ہے - صفت حقنۂ قولنج ریحی کی
یہ حقنہ جید ہے ماشا اور زوفا سداب خشک اور صعتر اور وج ترکی تخم سداب تخم فنجنگشت مغز بیدانجیر نیکوفتہ بابونہ گو کہرو قنطوریون
اور شبت اور برزہ ثلثہ اور انجدان اور فطراسالیون یہ سب اجزا ہموزن عصارۂ سداب اور فودنج مین خوب طرح سے
جوش دین اس طرحسے کہ عصارہ کی مقدار بہت سی ہو اور پکاتے پکاتے جب تہوڑا سا رہ جاے پہر اوس وقت زیت ایک جزو
اور عصارہ مطبوخہ مذکورہ سے دو جزو لیکر اس قدر جوش دین کہ پانی جل جاے اور فقط زیت رہ جاے پہر اسمین سے بقدر حقنہ کے
لیکر اوس مین بط کی چربی اور بکری کی چربی اور تہوڑی سی جاوشیر اور سکبینج ملا کر حقنہ کرین - اگر تنہا عصارہ کو لیکر اوسمین
صموغ مذکورہ مع چربیون کے حل کرین اور اوس مین سے دس درہم لیکر حقنہ کرین بہی نافع ہو گا - جند بیدستر اور حلتیت
حل کرنا بہی انکے حق مین مفید ہے - اکثر بیس درہم زیت مین دس درم میعہ گھول کر حقنہ کرنے سے بھی

نفع ہوتا ہے۔ بیشتر بورہ کی مقدار کثیر کو عصارۂ سداب مین اوسکے ساتھ درہم تک خواہ پندرہ درہم تک ملاتے ہین کبھی روغن سداب اور روغن ناردین اور روغن بابونہ اور روغن ترب اور روغن بید انجیر سے حقنہ کرتے ہین صفت حمولات ریاح کی سداب کو ماء العسل مین اوس قدر پیسین کہ مثل خلوق کے قوام مین ہوجاوے اور نصف وزن سداب کے زیرہ اور چہارم وزن نطرون ملاکر ایک بتی بنائین جسکا طول بقدر انگل کا ہو- ایضاً ایک حمول جو تخم سداب اور جند بیدستر سے ہمراہ شہد اور تلخہ گاو اور بورہ کے ہر واحد ایک مثقال ایضاً سکبینج اور مقل اور بورہ اور حنظل اور خطمی انھین اجزاے بتی بنائی جاوے- یہ حقنہ اور حمولات اون لوگون کے ہین جنکو برودت امعا بلا مادہ عارض ہوا اور جنکو قولنج ریحی بارد بلا مادہ ہوا اونکے واسطے حقنہ اور حمولات انسے مناسب ہین جیسے اصحاب قولنج ریحی کو اور جیسے اونکے واسطے حمولات ہوتی ہین- بیشتر ایسے لوگونکو تنہا نطرون سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہی اگر نطرون دو درہم کے زیت مین ملاکر استعمال کیا جاے اسیطرح ہیجال کبوتر کو تنہا جیسے عصارۂ قولنج اور روغن بید انجیر ملاکر حقنہ کرین- آبزن اور حمام اور نطول آبزن کا نفع زیادہ ہی نہایت قولنج مین خصوصاً اگر اوس پانی سے آبزن کرین جسمین ادویہ قولنجیہ کو جوش دیا ہو اسلیے کہ یہ آبزن بسبب اوس حرارت کے جو آگ سے حاصل ہوتی ہی اور نیز اوس قوت کے جو ادویہ سے حاصل کرتا ہی سبب ورم کو تحلیل کردیتا ہے اور بسبب اپنی رطوبت کے جو ہمراہ حرارت کے ہی عضو کو ڈھیلا کردیتا ہی یس آسانی انفاش اور پیداری کے سبب فاعل وجع کی ہوتی ہے اور عضو مقعد کی نرمی اور ارخا پیدا کرتا ہی اور یہ امور ایسے ہین کہ فضلہ محتبس کا دفع ہوجاتا ہی مگر آبزن سے غشی اور کرب پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین ارخا پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ ضعیف آدمی نہایت احتیاط سے اسکا استعمال کرے اور بوقت استعمال آبزن کے ایسا ضعیف آدمی اپنے پاس ایسی چیزین مہیا رکھے جو مقوی ہون جیسے فواکہ خوشبودار اور کردناک جو ایک قسم کا کباب مرغ وغیرہ کا ہے اور بخورات حارہ اور اسیطرح ایسی اشیا جنسے اسکو لذت ملی ہو اور خوشآیند معلوم ہون اور بوقت کسل طبیعت کے اونسے اسکو سکون اور آرام پیدا ہو اور کوشش کرے تاکہ پانی اسکے سینہ اور قلب تک نہ بھر جاے آبہاے حمات یعنی معدنی پانی بہت مفید ہین اگر اونمین قولنج کا مریض بیٹھے جیسے کہ شیرین پانی کے حمام کے نسبت اولے یہ ہی کہ یہ تخفیف پاس ہی جانے پائے- جسوقت بعض قسم کے برتن میاہ حمات سے بھرے جائین خواہ ایسے پانی سے جن مین ادویہ قولنجیہ پختہ کی گئی ہون اور پیر اوسی برتن مین ایک چھوٹا سا سوراخ ایسا کیا جاے کہ پانی اوس مین سے بوجہ تنگی سوراخ کے بند رہے اور مریض کو چیت لٹا کر برتن اوسکے پیٹ سے اوپر بقدر ایک قد آدم بلند کرین اور اوسکے پیٹ پر قطرہ قطرہ پانی اوسی برتن سے ٹپکنا شروع ہو اور متفرق بار بار ٹپکتا رہے یہ ترکیب بھی شدید النفع ہے حقنہ اور آلات حقنہ کے وہ انبوبہ اور نلی جسکا اول اطبا نے واسطے حقنہ کے تجویز کیا ہے سب سے بہتر اوسکی شکل یہی ہے کہ انبوبہ مذکورہ کا دائرہ مختلف تین تین حصون پر منقسم ہی اور درمیان دونون مختلف حصون کے ایک پردہ اوسی چیز کا جس سے اسی انبوبہ کی ساخت ہے رکھا گیا ہو اور یہ پردہ بخوبی اوس انبوبہ مین پیوست کردیا گیا ہو تاکہ اوسکے دونون جزو مختلف مین بطور حجاب ہوجاے اور زق یعنے وہ حصہ جو بطور مشکیزہ کے جس مین دوا بھری جاتی ہے بڑے حصہ کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو اور چھوٹے حصہ کا منہ کھلا ہو اور اگر یہ زق پوری انبوبہ کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو تو چھوٹے حصہ انبوبہ کا منہ کسی ڈاٹ وغیرہ سے باستواری باندھا گیا ہو تاکہ دوا اوسکے اندر نجانے پائے اور زق مذکور کے نیچے ایسی جگہ جو اندر مقعد کے نہین جاتی ہے اور باہر رہتی ہے ایک راہ اور منفذ ایسا ہو جسطرف سے

ریح کا اخراج ہو سکے - پس جسوقت کہ استعمال حقنہ کا کیا جاوے اور قوت بدنی ریاح کو ہٹاوے اور ہلاوے پس ریح کو پلٹ کر اوسی دوسرے
جزو کے سوراخ مذکور سے خارج ہو جایا کرے اور حقنہ مملوے دوا کے اندر ریح کا گذر ہونے پاوے جب یہ بات ہوگی پس حقنہ کا استقرار
اور بجاے خود ٹھہرا رہنا اچھی طرح سے ہوگا اسلیے کہ ریح کی وجہ سے حقنہ باہر کیطرف پلٹ آتا ہے اور جلد جلد قضاے حاجت کیواسطے مریض
اوٹھتا ہے بعد ازان واجب ہے تامل کرنا درد کی جگہ کا پس اگر درد مائل بطرف پشت کے ہو مریض کو چت لٹا کر حقنہ دینا چاہیے اور یہ طریقہ
مناسب تر ہے بحال اوس مریض کے جسکو قولنج بشرکت گردہ کے عارض ہو - پھر اگر درد آگے کیطرف مائل ہو اوس وقت حقنہ اوندھے
بھل کر کے دینا چاہیے اسلیے کہ حقنہ کی دوا ایسی ہی نشست مین زیادہ پہونچتی ہے بہ نسبت پیٹھ کے بھل لیٹنے خواہ بیٹھنے کے اور کبھی حقنہ پہلو
طرف لٹا کر دیا جاتا ہے اور کبھی کولے کے پہونچے سے ٹیک لگا کر اور داہنا پانون اونچا کر کے اوسکو سینہ سے ملا کر اور بایان پانون لانبا پھیلا کر
حقنہ دیا جاتا ہی اور جب حقنہ ہو چکے پیٹھ کے بھل اوسکو چت لٹا دیا جاتا ہے اور اسیطرح چت لٹا دینا لازم ہے ہر ایک شخص کا جسکا حقنہ کیا جاوے
یعنی کسی مرض کا بیمار کیون نہو خواہ مریض قولنج کا کسی وضع اور نشست پر حقنہ کیا جاوے - بعض آدمیونکو اسطرح لٹانے اور جھکانے کی حاجت
نہین ہوتی اور بعض آدمیونکو مناسب ہوتا ہی کہ اپنی چھوٹی اونگلی مقعد مین چند مرتبہ داخل کرین اور اوسی اونگلی مین قیروطی اس قدر
ملی ہو تا کہ اندرون مقعد کے اوسکی ہیئت لگ رہے اور اوسی ہیئت کے انبوبہ حقنہ کا اندرون مقعد کے بخوبی چلا جاوے اور
درست ہو کر پہونچے اور بعض آدمیون کو اسکی حاجت نہین ہوتی ہے - پھر جسوقت ارادہ حقنہ دینے کا ہو پس جو ترکیب مناسب بحال مریض
کے منجملہ ترکیبہاے مذکورہ کے ہو اوسے کرنا چاہیے بعد ازان انبوبہ اور مقعد کو قیروطی سے ملکر چکنا کرین اور انبوبہ اتنا اونچا نہ کرین کہ
بوقت دبانے اور پہونچانے دوا کے ادویہ حقنہ اندرون امعا کے نہ جا سکین بلکہ معاء مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کرین - اور جسوقت
اسی طرح کارروائی ہو جاوے یعنی انبوبہ زیادہ اونچا ہو جاوے اوس وقت دواے حقنہ کو اندر داخل کرنا نہ چاہیے پھر جس وقت انبوبہ اپنی
مناسب جگہ پر ٹھہر جاوے اور پورا درست ہو کر بیٹھے اور یہ حقنہ کو شکیزہ خواہ مثانہ وغیرہ مین بھرنا چاہیے اور پھر نیچے بعد دونون ہاتھون
سے دوا کو دبا کر نچوڑین اور یہ دبانا خواہ نچوڑنا متصل ہو یعنی بیچ مین وقفہ نہ پایا جاوے اور بہت زور سے بھی نہ دبائین کہ بشیتر زور کے دبانے سے
دواے حقنہ بہت دور تک چڑھ جاتی ہے جہان پہونچنا دوا کا مطلوب نہین ہے بلکہ وہ مقام مقام حاجت سے اوپر واقع ہے - اور اگر
شاید ایسی بے احتیاطی یہ غفلت ہو جاوے کہ دوا زیادہ اوپر چڑھ گئی ہو پس اوس وقت پھر مناسب یہ ہے کہ سر کے بال پکڑ کر کھینچین اور کھینچنے کے
بعد اوکھیڑین اور چہرے پر سرد پانی کا چھینٹا دین اور دواے حقنہ کو نیچے کیطرف جذب کرنے اور اوتارنے کی تدبیر کرین - اور یہ
بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کا استعمال جسوقت ہو چکے اور کوئی چیز نہ مفید ہو پس اوسوقت بدون استعمال حمولات کے چارہ نہ ہوگا
مگر حمولات بھی ایسے ہی مستعمل ہون جو مناسب مرض کے ہون اور باینہمہ پھر بھی اس امر کا لحاظ ہے کہ دواے حقنہ کا اندر پہونچنا اسقدر
نرمی اور کمزوری سے نہ ہو کہ مقام حاجت تک بھی نہ پہونچے - جسوقت حقنہ اپنی درستی پر قائم رہے اور بل جاوے اور باہر نکل آنے
پر اوسکا میلان ہو تو اوسوقت اوسکو نکلنے سے منع نہ کرنا چاہیے بلکہ بعد اوسکے میلان اور خروج کے اوسیوقت پھر دوبارہ اوسکو اوسی
جگہ پر پھر درست کر کے رکھنا چاہیے - واجب ہے کہ جسوقت مریض کو چھینک آتی ہو یا کھانسی آرہی ہو اوس وقت حقنہ نہ کیا جاوے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ معتدل مقدار کا اوسکا نفع امعاء علیا تک نہین پہونچتا ہے اور اگر مقدار مین زیادہ ہوتا ہے
مضرت اوسکی زیادہ ہوتی ہے اور آفات امعاے مذکورہ کا اوس مین خوف ہوتا ہے تشنج اور غلیظ القوام کا لزوم اور ٹھہرنا

امعا مین زیادہ ہوکر جو مضرت ادویہ کی ہو وہی پیدا ہوتی ہے اور رقیق کتنا ہی زیادہ ہو مگر قلیل المقدار کے ہے تدبیر پلانے روغن بیدانجیر کی بارد قولنج کے علاج مین اور جسکو عادت ایسے مرض کی پڑی ہو روغن بیدانجیر نہایت درجہ نافع ہے بیماران قولنج کو جسوقت اپنے اندازہ اور مقدار مناسب پر دیا جاے اور اپنے وقت مناسب پر ہمراہ آب بزور کے - اور اسکا پلانا اوسی وقت تجویز کیا جاتا ہے جب بدن کا تنقیہ حب سکبینج وغیرہ سے ہو چکا ہو - روز اول بقدر دو مثقال کے دینا چاہیے اور دوسرے دن آدھا مثقال زیادہ کرین اور اسیطرح نصف مثقال ساتوین روز تک (تاکہ پانچ مثقال کو پہونچ جاے) پھر کچھہ خوف نہین ہے کہ آٹھوین روز سے تہوڑا تہوڑا گھٹاتے جائین تا اینکہ پھر دو مثقال تک پہونچے - اور ساتوین روز تک سکا استعمال (بطور کمی بیشی مندرجۂ بالا کے) پہونچی اوسوقت پھر ٹھہر جانا اور وقفہ دینا بھی جائز ہے - اور جس وقت آب بزور اسپر ڈالا جاے لازم ہے کہ خوب آمیزش دیکر بطور مٹھہ ڈالنے کے کرین کہ خوب ملجاے اور واجب ہے کہ ہر روز جبتک اسکو پلاتے ہین غذا دینے مین بعد پلانے کے چھہ گھنٹہ سے دس گھنٹہ تک تاخیر کرین اور یہانتک غذا نہ دین کہ ڈکار مین اسکی بو آتی ہو اور بعد اس زمانہ کے پھر مریض کو یخنی سے غذا دین اور اگر ترشی پر رغبت ہو تو زیرباج یعنی شوربے اور شلغ کے اقسام پلانے مین اسکے ماءالعسل تجویز کیا جاے - اور واجب ہے کہ اوسکے دانتون کی حفاظت بعد پلانے کے اس طرح سے کیجاے کہ نمک بریان دانتون پر ملے اور بعد ملنے نمک کے روغن گل خالص کا بطور ملنے کے استعمال کرے اور جب روغن بیدانجیر کے استعمال سے فارغ ہو چکے بطریقہ مذکورۂ بالا اوسکے بعد ایارج فیقرا کا (جو شحم حنظل وغیرہ سے قوی کیا گیا ہو یا غیر مقوی شحم حنظل سے اگر حاجت قوی ایارج فیقرا کی نہ ہو) استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ ایارج فیقرا روغن بیدانجیر کی مضرت دماغ اور آنکھون سے دفع کرتا ہے - صفت ایک دوا کی جو اصحاب قولنج بارد کو نافع ہے اور یہ نفع بر سبیل ہضم اور اصلاح برودت کے اور بالخاصیۃ ہے نہ بر سبیل استفراغ کے (جو قیاسی ہے) یہ ادویہ از قسم مشروبات اور کمادات اور ضمادات اور مروخات کے ہین اور نیز اور قسم کے حیلہ اور تدابیر کے اقسام سے یہ ادویہ مجوز ہوتی ہین - مشروبات مین لہسن ہے کہ اسکی خاصیت عمدہ ہے واسطے تسکین درد ہاے قولنج بارد کے اور پھر یہ ہے کہ اسکے استعمال سے پیاس زیادہ نہین ہوتی جیسے کہ پیاز کھانے سے پیاس کی شدت ہوتی ہے - اکثر مریض قولنج بروقت محسوس ہونے ابتداے آثار قولنج کے لہسن کا استعمال کرتا ہے اور غذا بالکل چھوڑ دیتا ہے اور ریاضت زیادہ کرتا ہے اور پھر بھی کچھہ نہین کھاتا بلکہ شب کو فقط شراب خالص پی کر سو رہتا ہے بس اسی تدبیر سے وہ صحتیاب ہو جاتا ہے اور مرض سے نجات پاتا ہے - منجملہ ادویہ مشروبہ کے جس سے درد قولنج مین تسکین ہوتی ہے یہ ہے کہ افسنتین کا استعمال پلانے مین کیا جاے یا اینکہ تنہا جاوشیر کا جوشاندہ خواہ ہمراہ اوسکے زیرہ ملا کر پلایا جاے یا انیسون اور فلفل اور جندبیدستر سب اجزا ہموزن لیکر اونمین سے بوزن ایکدرہم کے استعمال کرین یا انجرنیا اور کمونی اور تریاق اگر کوئی مانع شرب تریاق سے موجود نہ ہو جندبیدستر ہمراہ فوتنج کے عجیب النفع ہے - منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ اصل السوس چار درہم ہمراہ فراسیون کے جو پانی مین پکایا گیا ہو خواہ ماءالجبن مین سوسن خود بھی اسی وزن سے پلانی مفید ہے - ایضاً حرف پانچ درہم قند سپید کے شربت مین ایک اوقیہ روغن کنجد ملاکر ایضاً ریشہ بیخ غرب چار درہم زنجبیل تین درہم اخروٹ اور چھوہارا ہر واحد چھہ درہم آب شیرین ایک قسط یعنی اڑہائی رطل ادویہ ریزہ ریزہ کرکے پانی مین اس قدر پکائین کہ ایک ثلث باقی رہ جاے اور بروقت جوش دینے سداب کے پتلی پتلی لکڑیون سے چلاتے رہین اور پھر ہر روز بقدر دو اوقیہ کے پلائین - ایضاً غرب کے پیٹ کے چھلکے اور شاخہاے سداب مذکورہ بالا اور زنجبیل کو چوگنے وزن پانی مین جوش دین تا اینکہ ثلث باقی رہے اور ہر روز بقدر دو اوقیہ پلائین تین دن تک اور پھر تین دن راحت دین یعنی پلانا موقوف

کم جوش دیا ہوا ماء العسل نفاخ ہے

کرین - واجب ہی کہ جو ماء العسل انکو پلایا جاے خوب طرح سے جوش دیا ہوا ہو اس لیے کہ کم جوش کردہ ماء العسل نفخ پیدا کرتا ہی - وہ دوئیں جو بالخاصیت اپنا اثر قولنج بارد مین کرتی ہین شوربا ہدہد کا اور بریم اوسکے گوشت کا ہے - ایضاً کھوپی خشک کی ہوئی بہی مفید ہین جیسا کہ اطبا نے بیان کیا ہے اوجاع قولنج کے واسطے بھیڑیے کا فضلہ جو ہڈیون کے کھانیکے بعد برآمد ہوا ہو اور علامت اوسکی یہ ہے کہ بالکل سپید ہو کسی اور رنگ کی آمیزش اوس مین نہو خصوصاً وہ بیٹ جو اتفاقاً شوک پر گری ہو کہ یہ بہی نہایت نافع ہی کسی شربت خواہ ماء العسل مین گھولکر پلاتے ہین خواہ شہد مین ملا کر چند ملعقہ چاٹتے ہین بعد ازانکہ بنا بر رسم متعارف کے خوب اوسے گوندھین اور ملادین خواہ نمک اور فلفل سے اور کسیقدر ادویہ خوشبو سے اوسکو خوشبو اور خوش مزہ کردین اور اگر بھیڑیے کے فضلہ مین کوئی ہڈی بجنسہ اور مسلم پائی جاے تو وہ بہی عجیب چیز ہے اور اطبا دعوی کرتے ہین کہ اس ہڈی کا لٹکانا بدن کے کسی مقام پر قولنج کو مفید ہے چہ جا کہ اوسکا پلانا اور تجویز اوسکے لٹکانیکی اس طرح ہی کہ جلد با موراء رہ بارہ سنگھے کی کھال مین خواہ پشم کبش جو گرگ کی جفتی کرنے سے انقلاب جنبیت پیدا کرگیا ہو لٹکائین اور جالینوس شہادت دیتا ہے کہ اگر اس ہڈی کو چاندی کے خول مین بہی رکھکر لٹکائین مفید ہوتی ہے یہ بہی کہا گیا ہے کہ جرم گرگ کی آنت کا جسوقت سوکھا کر پیسا جاے اور پلائین اوسکے فضلہ سے زیادہ نافع ہے اور یہ قول کچھہ بعید از قیاس معلوم نہین ہوتا ہے منجملہ ایسے ہی ادویہ کہ جو بالخاصیت مفید ہین عقرب بریان شدہ کہ یہ بہی قولنج کو زیادہ نافع ہے واجب ہی کہ اس دوا کو قولنج صحیح اور صادق پر تجربہ کرین ایسا نہو کہ ان تجربہ کاردن نے اسکا تجربہ قولنج کاذب پر کیا ہو جو تابع سنگ گردہ کے ہوتا ہے اس لیے کہ عقرب دراصل سنگ گردہ کو بالذات نافع ہی اور قولنج کو بالعرض منجملہ پسندیدہ ادویہ کے یہ ہے کہ اوجاع قولنج مین جس وقت درد کی شدت ہو شاخ گوزن سوختہ پلائی جاے پس کہتے ہین کہ اوسی گھڑی درد مین سکون ہوجاتا ہے ضمادات قولنج بارد کے

ضماد قولنج بارد

ایسے بہی ہین جن مین قوت مسہلہ ہے جیسے وہ ضماد جو شحم حنظل سے ہمراہ لب قنطوریون کے بنایا جاے خواہ وہ طلا جو تلخہ گاو اور شحم حنظل سے تیار کرین - اور بعض ایسے ضمادات ہین جنسے مقصود اسہال نہین ہوتا ہی جیسے تضمید تخم اونٹنگن کی ہمراہ لب قرطم کے خواہ تضمید بزور اور حشایش مذکورہ کی جو حقنہ مین پڑتے ہین اور صاحب الغار کا ضماد بہی کرتے ہین - نسخہ ضماد کا موم آٹھہ کرمہ علک البطم چھہ کرمہ تربد تین کرمہ مویزج ڈیڑہ کرمہ عاقرقرحا مرزنجوش حب الغار تخم اونٹنگن ترمس خشک شحم حنظل ہر ایک ڈیڑھ کرمہ سقمونیا ایک اوقیہ اور تین تلخہ گاو بقدر کفایت دہن الغار بقدر کفایت ان سب ادویہ سے طلا ثخین یعنی گاڑھا طیار کرین - خربق تخم اونٹنگن افسنتین ہر ایک ایک جز تلخہ گاو موم ہر واحد نصف جز روغن مرغابی کی چربی تین جز ناف سے بیخ قضیب تک اس طلا کو لگادین اور اگر اسمین ملح ہودانہ شریک کیا جاے یہ بہی اچھا ہی اور بیشتر پوست خشخاش بہی اس مین زیادہ کرتے ہین کمادات قولنج بارد سینکنے کی ادویہ جیسے بادیہ یا گنگنی بریان خواہ اینکہ وہ کمادات جو اونھین بزور اور حشایش سے بنائی جائین جو حقنہ مین پڑتے ہین پیسکر اور گرم کرکے اوسی سینکین خواہ زیت گرم مین اونکو ملا کر تکمید کرین - مروخات از انجملہ روغن قثاء الحمار اور نیز سرسون کا تیل اور اونہین مروخات مین جو روغن گرم چاہین تجویز کرین بعد ازینکہ اوسی روغن مین جندبیدستر اور فربیون بقدر حاجت داخل کرلیجاے قولنج صفراوی کا علاج حقیقت مین تو اس مرض کو از قسم مغص شمار کرنا چاہیے مگر ہم بنا بر عادت اطبا کے جداگانہ بہی اس مقام پر اسکا علاج بیان کرتے ہین اسلیے کہ یہ درد قولنج صفراوی کا بہی منجملہ دردہاے معا قولون کے ہی - اس مرض کے علاج مین کبھی بڑی بہاری غلطی ہوتی ہی کہ استعمال ملطفات اور مسخنات کا کیا جاتا ہے - آسان ترین اقسام قولنج صفراوی کی وہی ہے کہ خلط صفراوی فضاے معاء مذکورہ مین

ریزش کرکے بیہوگئی ہو اور کچھہ زیادہ منتشر ہوئی ہو یعنی سارے خلط کو جرم امعا نے پی نہ لیا ہو کہ ایسے آسان قسم کے علاج مین فقط
تعدیل مزاج اور اخلاط کی کافی ہوگی اور استعمال غذا ہاے باردہ کا جو مرطب ہون اور آلو بخارے کا جو سو دانہ چھوکر مشاب کرکے جلاب مین
بھگو دیا گیا ہو ایسے آلوے بخارے بیس دانہ کھلائی جائین اسلیے اسہال مادہ صفراوی کا خیسا ندہ آلوے بخارا سے ہمراہ شمش کے اور
مثل آب انارین اور ترنجبین اور شیرخشت کے اور مثل تھوڑی سقمونیا کے ہمراہ جلاب کے اور جیسے کہ بنفشہ اور شربت بنفشہ سے اور
روغن بنفشہ اور رب بنفشہ سے کبھی اس کام کی دشواری دور ہونے کے واسطے فقط حلیب قرطم کا ہمراہ انجیر کے تناول کرنا کافی ہوتا ہی
خواہ تناول کرنا زیت آبی کا قبل طعام کے خواہ کھانا چقندر کا جو زیت مین پختہ کیا گیا ہو اور مری بھی اوس مین داخل ہو کبھی
حاجت داعی ہوتی ہے اس امر کیطرف کہ حقنہ آب لبلاب سے ہمراہ بورہ اور بنفشہ اور مری اور روغن بنفشہ کے یا ہمراہ آب جو
کے روغن بنفشہ اور بورہ ملاکر کیا جاے جو مادہ منتشر ہے جرم معا مین ہو جاے ایسے قولنج صفراوی پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین حاجت ایارج
فیقرا کی ہوتی ہے کہ یہ ایارج زیادہ تر نافع دوا اس قسم کی ہے اور سقمونیا ہمراہ حب صبر کے بھی احتیاج ہے منجملہ حقنہ کے یہ حقنہ بھی ہے صفت
اوسکی گوکہرو تیس درہم برگ چقندر ایک مشت روغن بنفشہ سات درہم حلبہ اور قرطم اور بیخ رازیانہ تخم خربوزہ ہر واحد پانچ درہم
سپستان تیس عدد ترنجبین بوزن تیس درہم املتاس دس درہم پرسیم سعوذ سبکو پکاکر صاف کرین اور اوسپر بارہ درہم مری اور شکر سرخ
بارہ درہم اور عنبر ایک مثقال بورہ ایک مثقال اضافہ کرکے استعمال کرین - کبھی اسی قسم مین فضلہ گرگ مذکورہ سابق بھی مفید ہوتا ہے
کھلانے مین استعمال کرین یا حقنہ مین اوسکو داخل کردین - مخدرات کا استعمال ایسے قولنج مین زیادہ تر لائق ہے اسلیے کہ مخدرات سے
قطع نظر تسکین درد کے حدت مادہ صفراوی کی جو سبب فاعلی اس درد کا ہے بھی ٹھہر جاتی ہے اور بوجہ برودت مخدرات کے حرارت صفرا
کی اصلاح ہوجاتی ہے - جو قولنج کہ احتباس صفرا سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ تفتیح مجاری مرارہ کی کیجاے اور جو تدبیر ہمنے آب
یرقان مین بیان کی ہے اوسکو یہان بھی کرنا چاہیے بعد اوسکے ایسی چیزون کا استعمال کیا جاے جن مین تنفیذ اور جلا کی قوت ہو جیسے
لب قرطم ہمراہ انجیر کے خواہ جیسے معجون خولنجان اور بشیرا سکے ازانجملہ فقط چقندر او بالاہوا کھانا جو زیت آبی سے اور مری اور رائی سے
خوشبو اور خوش مزہ کیا ہو قبل از طعام کے کافی ہوتا ہے علاج قولنج ورمی کا جو ورم سے ہو خواہ بارد سے حار ورم سے جو قولنج
عارض ہوا اوسکے علاج مین واجب ہے کہ اخراج خون کا باسلیق کی فصد لینے سے کرین اگر سن اور حال موجودہ مریض کا اور جملہ امور
جو شرط صحت فصد کے ہین بھی پائے جائین خواہ اسکے وہی امور اس مریض کی فصد کو واجب کرتے ہون پھر اگر ورم بہت بڑا ہو اور
یہانتک اوسکی زیادتی ہو کہ اب گردہ بھی شریک ورم مین ہو جاے اور بسبب تورم گردہ کے پیشاب بند ہو جاے اوسوقت
فصد صافن کی بھی بعد فصد باسلیق کے لینی چاہیے - ایسے ورم کے علاج مین پہلے ابتدا ایسی پلانے والی ادویہ سے کرنی چاہیے
جو بارد رطب ہون جیسے ماء الخیار اور لعاب اسبغول وغیرہ سواے آب کدو کے اس لیے کہ آب کدو کو امراض امعا مین خاصیت
ردی ہے ازانجملہ یہ نسخہ ہے کہ اسبغول چار درہم روغن گل ہمراہ ایک اوقیہ دو اوقیہ پانی مین خوب ملاکر پلایا جاے تلیین طبیعت
کے واسطے آب انارین اور آب برگ خطمی اور آب کاسنی آب کدوے سبز ملانا چاہیے اور کبھی ایسے ہی ادویہ مین شیرخشت اور
املتاس بھی پلاتے ہین جسوقت بوجہ بستگی طبیعت کے حقنہ کی حاجت ہو آب جو مین تھوڑا سا املتاس اور شیرخشت ملاکر حقنہ
کرنا چاہیے - اور اگر آب جو سپستان اور بنفشہ کو بھی پکالیا ہو نہایت موافق ہوگا اور اگر اوسی آب جو مین آب کدوے سبز

اور کانکنج بھی داخل کرلین بشدت نافع ہوگا - اور مین پسند کرتا ہون کہ شیرازہ خیرمین الملتاس کو ملکر اور اوسی کا روغن اور روغن بادام
اور روغن شیرج سے حقنہ کیا جاے - بشیتر جب مادہ صفراوی اور مادہ حار مین کثرت ہوتی ہے اوس وقت حاجت مسہل کی سقمونیا اور
صبر سے جداگانہ ہوتی ہے تاکہ حقنہ کی مدد ہوجاے بعدازان توجہ بطرف تبرید اور ترطیب کے کرتے ہین - علاج مناسب یہی ہے بحسب
ورم کے ہوتا کہ زیادہ مفید اور زیادہ نجات دہندہ ہو جب مرض ورم زمانہ ابتداے گذر جاے اور تھوڑی سی نرمی پیدا ہو اوسوقت
حقنہ مین آب جو اور آب برگ خطمی اور تخم کتان اور کسیقدر حلبہ اور بابونہ اور شبت اور کرنب یا عصارہ ان دونون اخیر دوا اونکا
داخل کرنا چاہیے اور ثلث عصیر انگور کا اور املتاس داخل کرین اور اسیطرح دوا مشروب مین جو بغرض اسہال کے پلائی جاے شکر
سرخ داخل کرنی لازم ہے - غذا ایسے بیمار کی آب نخود جو مطبوخ ہو ہمراہ جو مقشر کے اور آب رازیانہ بھی پلانے مین تجویز کیا جاے -
ضمادات بحسب اختلاف اوقات ورم کے خاص خاص اجزا سے طیار کیے جائین جو ادویہ حقنہ کی لکھی گئین اور جسوقت جو ادویہ حقنہ
مین تجویز ہوئی ہین وہی ضمادات مین بھی مناسب ہین - ابتدا مین ضمادہاے مبردہ کہ جن مین کسی قدر تلیین بھی ہو جیسے بنفشہ اور
تخم کتان پھر ایسے ضمادات ہون جو زیادہ ملین ہون جیسے بابونہ اور قیروطیان جو روغن گل اور روغن بابونہ اور مصطگی اور چربیون
سے مرکب ہون - جب ورم کسیقدر اونچا ہوچکے اوسوقت صمغ البطم اور حلبہ اور زفت مناسب ہی جو ورم بارد موجب قولنج ہوا اور یہ صورت
بہت ہی کمتر واقع ہوتی ہے ایسے ورم کے معالجات جیدہ مین سے یہ ہے کہ دہن الغار ایک جزو اور زفت اور مرغابی کی چربی بھی
ایک ہی جزو اسی کو استعمال کرین کہ عجیب النفع ہے - ضمادات جو ایسے ورم کو درکار ہین وہی ہین جو مرکب ہون قیصوم اور شبت اور
اذخر اور اکلیل الملک ورجملہ وہ ادویہ جنسے اورام باردہ بلغمیہ کا علاج کیا جاتا ہے اور ہر مقام پر اوسکا بیان ہوچکا ہے ایسے ورم کو
ضماد قیصوم جو تفرایمود سے مرکب ہو بھی نافع ہی علاج قولنج سوداوی واجب ہی کہ اخراج سودا کا طبیخ افتیمون اور حب لاجورد
وغیرہ سے کیا جاے اوسکے بعد حب شبرم اور حب سکبینج کھلائی جاے - اور اگر احتیاج حقنہ کی ہو اوس مین بسفائج اور افتیمون
اور اسطوخودوس تجویز کرین اور اوپر سے ملانیکے اجزا مین حقنہ کے حجر لاجورد مثل غبار کے پسا ہوا خواہ حجر ارمنی ملایا جاتا ہے - اکثر اسکی
حقنہ مین پوست بیخ توت بھی ڈالتے ہین - اور شکم پر ضماد اور پیٹ کی سینک کرنیکے اجزا یہ ہین کلونجی اور اسپند اور صعتر اور فودنج
ان سبکو جوش دیا جاے علاج قولنج ثفلی جو قولنج ثفلی بسبب اجتماع ثفل غذا کے پیدا ہوا ہو اور ممکن ہو کہ جس قدر غذا معدہ مین
باقی ہے اوسکو نکالڈالین پہلے یہی تدبیر کرنی لازم ہے یا اینکہ اوس ثفل کو غذاہاے مزلقہ جو بارد ہون اوسکے ساتھ نیچے کیطرف
اوتار لائین یہ غذا جیسے یخنی وغیرہ جن مین چکنی زیادہ ہو خصوصًا شوربا مرغ پیر کا جسکے سوکھانیکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اوس مرغ کو غذا
دین اور اس قدر کھلائین کہ وہ کھاتے کھاتے گر پڑے اور اوس مین قوت باقی نرہے بعد اوسکے ذبح کرین اور اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرین
اور ہڈیان اوسکی بھی ہمراہ گوشت کے توڑین اور جدا نکرین اور بہت سے پانی مین اوسکو پختہ کرین اور نمک اور شبت اور بسفائج
داخل کرکے اس قدر گلائین کہ مہرا ہوجاے اور ریشہ باقی نرہے بلکہ پانی مین گھل کر ملجاے اور پانی مین اسکی قوت سب آجاے
پس اس شوربے کو پلائین - اکثر اس مین روغن قرطم بھی داخل کرتے ہین - خواہ شوربا بالک کا جو بچہ ہاے مرغ فربہ سے طیار
خواہ شوربا سے آلو بخارا وغیرہ - اور یہ مزلقات یا تو اوس رکے ہوے ثفل کو خارج کردینگے یا اوسکو نرم کرینگے اور جسم
امعا مین جو ثفل کہ چسپیدہ ہو رہا ہے اوسکے اور جرم کے بیچ مین یہ مزلقات در آکر ثفل کو جرم امعا سے چھوڑا دینگے

کہ اب اندک تحریک دوائے مسہل کی ثفل کے اخراج مین کافی ہوگی پہر جب تہوڑی سی بقدار مسہل کی پلائی جای یا خفیف سا حقنہ دیا جائیگا
اخراج ثفل مذکور باسانی ہوجائیگا۔ حقنہ خفیفہ جو اوپر مذکور ہوچکا ہی قولنج صفراوی کے علاج مین اوسکا استعمال یہان بہی کیا جائیگا اور
ایک حقنہ یہ اور بہی ہے عصارۂ چقندر اور بنفشہ مطبوخ اور مری اور کنجد اور بورہ چنانچہ اسکی ترکیب اوپر معلوم ہوچکی۔ یہ اور حقنہ ہے چقندر
ایک کف دست سبوس گندم ایک پیالہ بہرا ہوا انجیر دس عدد پانی ساڑہے تین سیر اور اوسمین خطمی سپید کسیقدر داخل کرکے خوب
جوش دین تا اینکہ آدہ سیر پانی باقی رہجاے پہر اسکو صاف کرکے اس مین شکر سرخ دس درہم ڈال کر بورہ ایک مثقال اور مری نبطی نصف
اوقیہ اضافہ کرکے حقنہ کیا جاے اور پہر اسی حقنہ کو دوبارہ اور سہ بارہ کرتے ہین یہانتک کہ جس قدر گولیان سدّہ کی ہین سب نکلجائین اور
طبیعت سبک ہوجاے۔ یہ حقنہ دوسرا ہے گوکہرو اور بسفائج اور سبست اور قرطم کوفتہ ہر واحد دس درہم آلوے بخارا دس دانہ انجیر دس دانہ
بنفشہ بقدر دومٹہی کے تربد دو درہم تخم کتان انجیر ہر واحد تین درہم ترنجبین تمر ہندی ہر واحد تین درہم شیرخشت اور املتاس
ہر واحد بارہ درہم نرم نرم کوٹین چقندر اور کرنب کی مٹہی بہر بہتور مرسوم ہموزن پانی مین جوش دین اور بعد جوش دینے اور
صاف کرنے کے مری اور شکر سرخ ہر واحد پندرہ درہم بورہ ایک مثقال شیرج دس مثقال بس اسی سے حقنہ کیا جاے پہر اگر
احتباس ثفل مین زیادتی ہو اور ایسے حقنون کے دینے سے کچہہ بہی نفع نہ ہو اوس وقت ویسے حقنہ ہاے قوی کا استعمال کرنا
چاہیے جو قولنج بلغمی کے باب مین مذکور ہوے اور اونکی نسبت یہ بہی کہا گیا ہے کہ قولنج بلغمی جو ہمراہ ثفل کے حبس کے ہو ویسکے لیے مفید ہین
اونہین حقنون کے اقسام سے حقنہ اشیائیہ بہی ہے۔ مشروبات قولنج سدی مین مثل تمری اور شہریاران اور اسقفی اور سفرجلی کے ہے انکا استعمال
اوسی زمانہ مین ہوتا ہے جب وہ مزلقات جو قولنج صفراوی مین مذکور ہوے کچہہ مفید نہون۔ جو دوا درمیان دونون قوت یعنی تلیین
اور اسہال کے جامع ہے وہ یہ ہے شکر سرخ اور قند سپید ہموزن روغن کنجد مین گہولکر پلائین۔ اسیطرح طبیخ انجیر ہمراہ سپستان کے
اسکو مثلث کے ہمراہ پلائین۔ پہر اگر یہ ادویہ بہی کچہہ نفع ندین اور نہ وہ جوارشین جو ابہی مذکور ہوئی ہین اوس وقت چارہ نہوگا بدون
اسکے کہ حبوب قوی کا استعمال ہو اور شربت ہاے قوی جو باب قولنج بلغمی مین مذکور ہوے ہین اور اونکی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ احتباس
شدید بلغم اور ثفل کثیر کے دور کرنے مین شدید النفع ہین۔ دواے جید اور قوی ایسے شدید احتباس کیواسطے یہ ہی کہ پکائین لبلاب اور
سفستان اور خیار شنبر اور انکی تجویز حسب مقتضاے حال مریض کے ہو اور صاف کرکے ایارج فیقرا ایک مثقال اور کسیقدر روغن
بید انجیر اضافہ کرکے استعمال کرین۔ ایضاً ایارج دو درہم سات درہم روغن بید انجیر ملاکر جوشاندہ شبت مین استعمال کیا جاے ایضاً
جس شخص کو سرد مچہلی اور اوبالے ہوے انڈے بافراط کہانے سے قولنج سدی پڑا ہو لازم ہی کہ پہلے بہت سا نمک پسا ہوا پہانکے پہر اوپر
گرم پانی خوب سا پی جاے جہانتک وسع ہے پیا جاے اور یہ بجنسی کسی قسم کی محنت دوڑ دہوپ کی کرے کہ بیشتر اسی تدبیر سے اوسکو درست
آجائیگا لیکن اگر سبب قولنج سدی کا زیادہ تحلیل ہوگیا ہو خواہ زیادہ تعریق اور پسینا ہونے سے خواہ اور قسم کی یبوست کیوجہ سے قولنج
ثفلی پیدا ہوا ہی ایسے وقت واجب ہی کہ علاجات خفیفہ جو قولنج صفراوی کے باب مین مذکور ہوے ہین اونکا استعمال کرین واجب ہے
ایسے بیمارون کو جو قولنج ثفلی مین مبتلا ہین اور نیز وہ مرضاے قولنج جنکا ذکر اسکے پہلے ہوچکا ہے کہ طعام اور غذا سے پہلے مزلقات
کا از قسم آلوے بخارا اور چقندر کے استعمال کرین جو زیت شیرین سے خوشبو کیا گیا ہو اور مری اور شیرخشت اور بیضۂ نیمبرشت اور انگور
اور انجیر اور مشمش کو تناول کرلیا کرین اور مری کو نہار منہ خواہ زیتون الماء کو تناول کرین اور طعام مین اون لوگون کے

چکنائی زیادہ پڑنی چاہیے اور قبل طعام کے سلاقہ کرنب جو گوشت خروس فربہ خواہ چوزہاے فربہ مین پختہ کیا جاے بہی تناول کیا کرین اگر تحلل بدن مین زیادہ ہوا وسکے افراط کی تکثیف روغن آس کی مالش سے خواہ اسی روغن کے قیروطی سے کرنی چاہیے اور حمام قلیل کے ہمراہ جملہ تدبیرین جو مذکور ہوچکی ہین بلکہ نہلانا اوسے سرد پانی سے بغرض تکثیف کے لازم ہے پہر اگر سبب قولنج ثفلی کا کثرت ادرار ہو وسوقت ثفل کا خروج اونہین تدبیرون سے ہوگا جو اوپر معلوم ہوچکی ہین اور بکثرت تناول کرنا چاہیے چھوہارے کا اور زبیب اور حلواے رطب اور قند سپید کا اور جملہ ایسی چیزین جنسے بول مین کمی اور تلئین طبیعت پیدا ہوتی ہے **علاج اوس قولنج کا جو ضعف قوت دافعہ سے** پیدا ہو یہ قسم قولنج کی ایسی ہے جسکو استعمال مقویات اور تریاق اور مثرودیطوس اور بنادرلیطوس ورسنجرنیا اور وحمرثانیا کا مفید ہوتا ہے اور دست لانے کے واسطے ایسی قسم مین ایارج فیقرا ہمراہ آب افادیہ اور روغن بیدانجیر کے دیا جاتا ہے اور واجب ہے کہ غذا ایسی مریض کی جید ہو جیسے یخنی اور شوربا ے گوشتہاے سبک کا جو عمدہ اور پسندیدہ ہون **علاج قولنج ضعف حس کا** اور حس کے بالکل جاتے رہنے سے جو قولنج عارض ہو ایسے قولنج مین لوغاذیا اور الفروبیا اور قندادیقون اور تریاق اور مثرودیطوس اور پلانیکے ادویہ مین جیسے خندقیقون اور میبوسن اور شراب خالص اور ادہان بہی پلائی اور حقنہ مین استعمال کیے جاتے ہین۔ اور روغن ککلانج اور روغن بیدانجیر اور روغن قسط تو خاص ہے اور قطران ہمراہ زیت کے اور زفت رومی ہمراہ زیت کے بنابر اوس ترکیب کے جسکو ہمنے اپنے مقام پر تعلیم کیا ہے مباحث گذشتہ مین **علاج قولنج التوائی کا** افضل علاج قولنج ابتدائی کا یہ ہے کہ مریض ایک مکان مطین مین بٹھایا جاوے اور شکم اوسکا بہت نرم اور آہستہ آہستہ مسح کیا جاوے اور اوسپر ہاتھ پہیرا جاے جس سے اوسکی آنتین اپنی اپنی جگہ پر آجائین اور اسیطرح اوسکی پشت کی بہی تدبیر کیجاے اور دونون پنڈلیان اوسکی پانون کی بہت مضبوط اور سختی سے باندھی جائین **علاج قولنج دودیکا** کیڑون کے پڑجانے سے جو قولنج پڑتا ہے واجب ہے کہ دیدان کے کیڑونکی موجودگی اور اونکے اخراج کی تدبیر اوسی جگہ ملاحظہ کرو جہان ہم دیدان کا بیان کرتے ہین اور اونکے معالجات کو لکھتے ہین۔ پہر اگر یہ دیدان ناف سے اوپر ہون مشروبات کا استعمال کرین اور اگر ناف کے نزدیک خواہ ناف سے نیچے دیدان کا وجود معلوم ہوا وسوقت وہی حقنہ مستعمل ہونگے جو باب دیدان مین مذکور ہین **علاج قولنج فتقی کا** اصلاح فتق کی یہہ تدبیر خاص قولنج کی کرنی لازم ہے اگر فتق کی اصلاح سے قولنج زائل نہ ہوا ہو **مخدرات کی تدبیر** ہمنے تدبیر کلی اور بیان معالجہ عام مین قولنج کی کیفیت وجوب اجتناب کے استعمال ادویہ مخدرہ سے لکھدی ہے (اور بدلیل ثابت کردیا ہے کہ اوسکے استعمال سے مرض کی زیادتی واقع مین ہوتی ہے) پہر اگر ضرورت شدیدہ مستدعی ہوا اور بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہو پس وسوقت موافق ترین ادویہ مخدرہ افلونیا ہے اور وہ معاجین جنکا ذکر ہمنے قرابادین مین کیا ہے اسی طرح جو دواے مخدر کہ اوس مین جندبیدستر بہی داخل ہو منجملہ ایسی ہی دواؤن کے اقراص اسطیر المخدر ہین نسخہ اوسکا یہ ہے زعفران میعہ سایلہ زنجبیل دارفلفل بزرالبنج ہر واحد ایک درہم آفیون جندبیدستر ہر واحد ربع درہم جمیع اجزاے چھوٹی چھوٹی گولیان طیار کرو مقدار خوراک کی دو ثلث درہم سے خواہ پورے درہم تک دواے جید بیخ فاداسنا اور زعفران قردمانا سعد ہر واحد سے دو اوقیہ پودینہ خشک قسط مر دارفلفل حمامہ سنبل ہندی ہر واحد تین اوقیہ تخم کرفس انجدان زنجبیل سلیخہ حب بلسان ہر واحد چار اوقیہ افیون تخم شوکران پوست بیروج ہر واحد ایک اوقیہ شہد بقدر کفایت یہ دوا بنا کر بعد چھ مہینے کے استعمال کرین۔ ایضاً بعض حقنہ ہاے مشہور اور معتدل کا استعمال کرین اور اوس مین جندبیدستر نصف درہم آفیون مقدار باقلا یا اس سے کمتر

ملاوین - اکثر افیون وغیرہ روغنہای قولنج مین داخل کرتے ہین اور اکثر اوسمین سکبینج اور حلتیت اور روغن بلسان اور کسیقدر مشک
بہی ملاتے ہین - اور بیشتر فتیلہ آفیون اور جندبیدستر سے جو زیت بزر مین پگھلا کر اوسی فتیلہ کو اوسی زیت مین ڈبو کر مقعد مین رکھہ
لیتے ہین اور اوس فتیلہ کے واسطے ایک نب یعنی خم اور گہرائی رکھی جاتی ہی جو مقعد سے باہر رہتی ہی تاکہ ہر وقت بآسانی اوسے
نکال سکین اور جدید دوا اُسی فتیلہ بہر دی جاے غذا دینا بیماران قولنج کا یہ بات کہ جملہ اصناف قولنج مین احتیاج غذاے
مزلق اور ملین کی ہی اسمین تو کچہہ شک نہین ہی اور رہی یہ بات کہ مریض محتاج غذاے مقوی کا ہی یہ امر اوس وقت کرنا چاہیے
جب بسبب شدت درد کے ضعف پیدا ہو جاے یا کثرت استفراغ یعنی مسہلات اور حقنون کے استعمال سے ضعف عارض ہو
مقویات مین وہی ماءاللحم ہے جو کسیقدر زردی بیضۂ نیمبرشت کی قوت سے بنایا جاے اور لب لباب روٹی کا جو کسی شوربا ہی مقوی مین
گہولکر نکالا جاے اور شراب بہی مقویات سے ہے - اب ہی یہ بات کہ غذا کا بالکل ترک کر دینا قولنج بلغمی اور ریحی کے واسطے مفید ہی یہ ایسا
حکم عام ہے جسکو بمنزلہ قانون کے سمجہنا چاہیے کہ اِن دونون اقسام مین ہمیشہ یہی حکم جاری ہی اور اکثر تربد اور سقمونیا مریضان قولنج
کے شوربے وغیرہ مین داخل کرتے ہین اور روٹی مین بہی ملا دیتے ہین واجب ہی کہ روٹی کے اقسام مین خشکار خمیری انکو کہلائی جاے
اور فطیری نہو اور نرم ہو زیادہ سینکنے سے سخت نہ ہو جاے - اکثر بیماران قولنج کو نافع یا غیر مضر اشیاء مندرجۂ ذیل ہوتی ہین انجیر اور گولرا ور زبیب
اور کیلہ کی پہلی تر و تازہ بشرطیکہ یہ سب فواکہہ شیرین ہون اور خربوزہ جو خوب میٹھا ہو اور اپنے رس پر خوب پک گیا ہو کسی طرح کی خامی
اوسمین نہو پہر قولنج ورمی اور صفراوی کے مریض کی غذا مزلقات باردہ ہین جیسے آب جو اور شوربا مسور کا بطور یخنی کے اور شوربا پالک کا
بشرطیکہ پالک نیچے سے خوف نفخ شکم کا نہو اور اجاصیہ وغیرہ - بوڑہے مرغ کا شوربا اور چکاوک اور جوزون کا قولنج ثفلی اور بارد مین منافع
مشترک ہے - جرم گوشت کا مرغ پیر سے اوسکے کہانے کی اجازت ہرگز نہین ہے - چکاوک کا گوشت ایک گروہ اطبا اسکی بہی اجازت
نہین دیتے اسلیے کہ جو گوشت کہ اوسکی قوت اور اثر چقندر کے ہمراہ پکانے سے چقندر مین آجاتا ہے پہر اب جرم گوشت مین قبض اور
بستگی طبیعت کا اثر پیدا ہوتا ہی اور ایک قوم جیسے حکیم روفس یا جالینوس اپنے کتب مین اور خصوصًا کتاب تریاق مین حکم کرتے ہین
کہ چکاوک کا گوشت ہرگونہ مفید ہے اگرچہ بہنا ہوا بہی ہو - ہدہد کا گوشت بہی اسیطرح کا ہی - کہ بعض اطبا تجویز نہین کرتے ہین اور بعض
اطبا اجازت دیتے ہین - مری نبطی کو گہونٹ گہونٹ پینا بقدر سات گہونٹ کے قبل از طعام ان لوگون کو نافع ہی مگر اوسی قسم مین
قولنج کے جو با حرارت شدیدہ نہو اور اسیطرح نیمبرشت بیضہ بہی نافع ہی - پہر جو غذا کہ قولنج بارد کے واسطے خاص ہے مری کو کہانا اور ثوم کا
اونکے کہانے مین داخل کرنا اور گندنا ہیں کراونکے کہانے پر چہڑکنا اور تملیح اور تقویت غذا کی دارچینی اور زنجبیل اور عنبر (اور
دوسرا نسخہ) زعتر یعنی کنوچہ کا ہے اور زیرہ تخم اونگن اور قرطم سے کرین - لازم ہے کہ یخنی کو رائی کے بہین اور کفت کو ملاکر تناول
کرین اور نمک و رائی سبز جسمین قرطم اور کلونجی اور زیرہ اور انیسون ملی ہو اور جملہ بقولات سے پرہیز کرین سواے سداب اور
چقندر کے - پودینہ مین بہی نفع ہے - مشروبات مین انکو شراب ریحانی اور شراب عسل افادیہ کے ہمراہ دینی چاہیے مضرات
قولنج کے جو اشیا کہ بیماران قولنج کو مضر ہین کچہہ تو اقسام غذاون کے ہین اور کچہہ افعال خاص ہین - غذاون مین ہر ایک
گوشت غلیظ صحرائی جانور کا تا اینکہ خرگوش اور ہرن اور گاے اور بکرا اور تری مچہلی خصوصًا تازہ اور شور و نمکین اور ہر ایک
گوشت کا قلیہ کسی طرح کیون نہ بہنا ہوا اور اوجہہ اور اندرونی اعضا جملہ حیوانات کے بلکہ جرم ہر ایک گوشت کا سواے

دو ایک گوشت کے جو مستثنی ہو چکے ہین نان میدہ گندم اور چھنے ہوے آٹے کی روٹی جو بلا خمیر ہو یہ بھی انکو مضر ہی سکباج جو سرکہ ملا کر بنتی ہی
اور مصیرہ یعنی جسمین صبر کی شرکت ہوتی ہی اور سرکہ ہمراہ زیت اور کشکیہ اور ہبطہ جو دہی اور برف کی آمیزش سی ایک غذا بنتی ہی اور لوزینج قطعت یعنی تہوہ کے
جملہ اقسام مین ضرر کمتر ہے اور خشکانات یعنی پختہ کی ہوئی غذائین سب مضر ہین اسیطرح قیتت یعنی وہ زیت جسمین گل سرخ پروردہ کیا گیا ہو اور زلابیہ اور
دودہ کے جملہ اقسام اور پنیر کہنہ ہو یا تازہ اور جو چیز کہ اوس مین نفخ ہی غذاؤن سی خواہ فواکہ سے - اور ترکاریان سب مضر ہین سوا انکی جنکو
ہمنے ذکر کیا ہی جیسے چقندر اور سداب خشک پودینہ بھی بسبب نفخ کے ان لوگونکو مضر ہے اسی طرح جرجیر یعنی ترمرا اور ترخون بھی انکو مضر ہی
اور جیسے زیتون اور جملہ فواکہ سوای زرد آلو کے جسمین خوبانی بھی داخل ہے اور آلوے بخارا صفراوی قولنج مین خواہ اور گرم قسم کے قولنج
خواہ قولنج ثقلی مین جو باحرارت ہو فقط انہین قسم قولنج مین اجازت آلوے بخارا کی ہے خربوزہ شیرین قبل طعام کے بوقت صحت یعنی خلو زمانہ
دورہ کے بھی مضر نہین ہے اکثر اقسام کے بیماران قولنج کے واسطے - کدو خاصکر اور کہیرا اور ککڑی اور بہی اور سپید شلجم اور سپید کرم کلا
اور قنبیط جو ایک قسم خاص کرم کلا کی ہے اور امرود اور سیب خصوصًا سیب ترش اور اور قابض اور زعرور اور بیر اور غبیرا جسے
سنجد اور کندش تازہ اور توت شامی اور زرشک و سماق اور انگور خام اور ریباس اور جو کچھ ان اشیاے مذکورہ سے بنایا
جاے سب دشمن ہین مرض قولنج کی کوئی سبیل نہین ہے کہ مریض مذکور انکا استعمال کرے اور اسی طرح بادام تازہ اور اخروٹ
تازہ بھی ان لوگون کے واسطے مضر ہے اور باقلاے تازہ بھی - انار شیرین کا ضرر بہ نسبت انار ترش کے کمتر ہے جو افعال کہ بیماران
قولنج کو مضر ہین وہ یہ ہین کہ جنسے خوف اور حذر کرنا مریض کو واجب ہے جیسے ریح کو روکنا اور براز کو روک کر ضبط کرنا اور بدون قضاے
حاجت براز کے سو رہنا کہ پیٹ مین براز قابل اخراج موجود ہو خصوصًا براز خشک کی موجودگی پر سو جانا بلکہ واجب ہے کہ جسوقت
سونے کا قصد کرے پہلے قضاے حاجت کے واسطے پاخانہ مین جاے اور بیت الخلا مین جاکر کوشش کرے کہ فراغت ہو جاے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریح کے ٹالنے سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ یہ فعل ثقل کو اوپر چڑہاتا ہے اور ثقل کو مجموع
یعنی ایک جگہ کر دیتا ہے تا اینکہ وہ ثقل ایک جگہ فراہم ہو کر مثل شے واحد کے ہو جاتا ہے - یا یہ بات ہے کہ ریح کے روکنے سی امعا
مین ضعف پیدا ہو کر قولنج پیدا ہوتا ہے اور بیشتر ریح کے روکنے سے استسقا پیدا ہوا اور اکثر تاریکی چشم اور دوار اور درد سر پیدا ہوتا ہے
اور اکثر یہی ریح بسبب رک گئے کے مفاصل مین سما جاتی ہے لہذا تشنج پیدا ہوتا ہے - کھانا کھا کر ٹہلنا اور حرکت کرنا انکے حق مین
مضر ہے اور سرد پانی اور شراب کثیر کا بعد غذا کے استعمال بھی مضر ہے

ایلاؤس کا بیان

یہ مرض مثل قولنج کے ہی اگرچہ پتلی آنتون مین عارض ہو - ایلاؤس کبھی عارض ہوتا ہے انہین جملہ اسباب سے جنسے قولنج پیدا ہوتا ہے واجب ہی کہ اوسکی اسباب
اور اعراض اور علاجات مین رجوع کرین انہین قواعد کیطرف جو مفصل باب قولنج مین مذکور ہو چکے ہین کبھی استعمال سے ایسے
اقسام حمیات کے ایلاؤس پیدا ہوتا ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ ایلاؤس پیدا کرین کبھی ایلاؤس کا عروض بسبب شدت قوت
ماسکہ امعا کے ہوتا ہے کہ جب قوت ماسکہ بڑہتی ہے تو فضول وغیرہ کو زیادہ امعا مین ٹھہراتی ہے اور اونکا حبس کرتی ہی منجملہ اون
چیزونکے جنسے ایلاؤس اور قولنج کے احکام مین تفرقہ کیا جاتا ہے یہ ہی کہ ایلاؤس اکثر سوء مزاج مفرد سے زیادہ بہ نسبت قولنج کے عارض
ہوتا ہی اور پھر یہ سوء مزاج مفرد اکثر تو یہی ہے کہ بارد ہوتا ہی خصوصًا اگر معدہ کا مزاج گرم ہو پس امعا مین التوا اور پیچیدگی اور ریح کی شدت
اور بلغم کی کثرت پیدا ہوتی ہے - بیشتر سبب ایلاؤس کا سرد پانی بے احتیاطی سے پینا ہے خلاف طریقہ واجب - اور یہ بھی

ایک فرق ہی کہ ایلاؤس ریحی کے ایذادہی بسبب سدہ ڈالنے کے زیادہ ہی بہ نسبت طبقات امعا کے پھاڑنے کے بلکہ شاید کل مضرت ایلاؤس ریحی کی اوسی سدہ ڈالنے مین منحصر ہے اور یہ ایذادہی قولنج کی ایذادہی کے خلاف ہی یعنی اوس مین اس قسم کی ایذا نہین ہوتی ہی۔ ورم کی وجہ سے ایلاؤس ہی اکثر پیدا ہوتا ہی بخلاف قولنج ورمی کے اور یہ قسم ایلاؤس کی زیادہ مہلک و رردی ہی اور ثفلی ایلاؤس بھی بکثرت عارض ہوتا ہی اور ثفلی ایلاؤس مین درد کی شدت ہوتی ہی۔ اکثر یہ امر ہے کہ قولنج کا انتقال ایلاؤس کیطرف ہوتا ہی اور یہ حکم ایسا ہی کہ غالب ہوا ہی کرتا ہی۔ اکثر ایلاؤس ساتوین روز قتل کرتا ہے ایلاؤس ایک شخص کا دوسرے کو لگ جاتا ہے اور ہوا کے وبائی ہین بعض بلاد سے بطرف دوسرے شہر و نکے اور بعض ہواے طرف دوسری ہوا کے پہونچ جاتا ہی جیسے اور امراض وافدہ وبائیہ کا یہی حال ہی کہ چلا پھرا کرتے ہین۔ بقراط کہتا ہے جسوقت قولنج مستعاذ منہ یعنی ایلاؤس ہے ہچکی اور اختلاط عقل اور تشنج پیدا ہو پھر ایک امر دلیل مہلک ہے اور یہ اعراض اوس مریض کو معدے اور دماغ کی شرکت سے عارض ہوتے ہین۔ بقراط نے کہا ہی کہ تقطیر البول ایلاؤس کے عارض ہو وہ مریض ساتوین روز مر جائیگا مگر یہ کہ تپ عارض ہو اور تپ کے ہونے سے بول کثیر عارض ہو جاے اور جالینوس پر سبب اس حکم کا مخفی رہا ہے ایلاؤس بلغمی اور ریحی کو تپ سے نفع ہوتا ہی جسوقت قی خبیث اور عرق متواتر ہونے لگے اور کراز اور فواق پیدا ہو جاے قاتل ہوگا۔ قارورہ کا اچھا ہونا جب اس مرض مین کچھ زیادہ خیریت پر دلالت نہین کرتا چہ جا کہ وہ بھی خراب ہو۔ زیادہ تر مہلک وہی ایلاؤس ہی جسمین براز اوپر کیطرف سے برآمد ہو مثلاً قی وغیرہ کی راہ سے اور اسی ایلاؤس کو منتن یعنی بدبو کہتے ہین۔ اور اسکے بعد خراثیہ قسم ہے جس مین پسینہ کی بدبو مثل براز کے ہو اسکے بعد وہ ہی کہ سانس مین ایسی بدبو پھر وہ قسم ہے جس مین ڈکار کی بدبو براز کی سی ہو اسکے بعد وہ قسم ہے جسمین ریح جو نیچے سے برامد ہو بدبو ہو علامات ایلاؤس کے یہ ہین کہ درد ناف سے اوپر ہو اور کوئی شے نیچے کے منافذ سے برآمد ہوتی ہو اور حقنہ کرنے سے کچھ ایسا فائدہ زیادہ نہوتا ہو جیسا کہ بقراط نے کہا ہے اور بیشتر ثقل براز اوپر کو وقوع ہوتا ہی پس قے کرنے مین نکلتا ہے کبھی تو براز اور کبھی چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کبھی کدو دانہ اور منہ مین مریض کے بدبو رہتی ہے اور ڈکار مین بھی وہی بو آتی ہے بلکہ اکثر تمام بدن مین بدبو غلیظ کی ہو جاتی ہی اور یہ سب دلائل ایسی ہین کہ تخلف نہین کرتے یا تو سب پائے جاتے ہین ورنہ کوئی نہ کوئی انمین سے تو ضرور ہوتا ہے نیچے سے خروج اشیا کا بند ہونا یہ امر تو اس مرض مین لازم ہے لیکن قی کی بدحالی اور اوس مین فضلہ براز کا خروج یہ بات لازم نہین بلکہ بر وقت بڑھ جانے خطرہ اور زیادتی ردادت کے پیدا ہوتی ہی مگر حرکت ڈاور ادبکائی آنا ایلاؤس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہی اسلیے کہ ایلاؤس کا خلل اوس آنت مین ہوتا ہی جو معدہ سے بہت قریب ہی اسیطرح اور اعراض کرب اور غم اور خفقان اور غشی اور بیداری مفرط اور برد اطراف کے یہ سب ایلاؤس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتے ہین ثقل اور گرانی ایلاؤس بلغمی اور ثفلی مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ سبب ایلاؤس کا ایسے عضو مین ہے جو اوسکا زیادہ ہی اور جرم اوسکا ضعیف ہی اور سہارا اوس عضو کا بدن پر کمتر ہی۔ کبھی آنکھوں کا تہیج ایلاؤس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتا ہی اب رہے تفصیلی علامات ایلاؤس کے وہ مثل علامات قولنج کے ہین جن مین خاص خاص علامات ایلاؤس کے بھی ہوتے ہین جیسے مقام درد کا بالاے ناف اور درد کا متحرک ہونا اور احتقان سے نفع کم پانا مگر جو ایلاؤس بسبب زہرون کے تناول کے عارض ہوتا ہے اوسپر اوس قسم کے دلائل بھی قبل شدت مرض کے ہوتے ہین اسلیے کہ جب ایلاؤس مین سم کا استعمال ہو کبھی اوس مین ضعف اور استرخا تک بھی نوبت پہونچتی ہے اور خفقان ابتداے عروض ایلاؤس مین قبل اشتداد مرض اور زیادہ ہونے درد کے عارض ہوتا ہے۔ اور یہی دلیل اوسکے وجود پر قوی ہوتی ہی کہ اور کوئی سبب ظاہری اوسکے عروض پر سواے استعمال زہر کے نہین دریافت ہوتا ہے

جو ایلاؤس قوت ماسکہ امعاء سے پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل زیادہ سخت وصلب ہونا ثقل کا اور بہت جلد ثقل کا زبل خواہ ہیئتی بن جانا ہوتا ہی اور
اوسمین تپ اور سقوط قوت کی شدت نہین ہوتی علاج ایلاؤس کا قولنج کے علاج سے قریب ہی لیکن بہ نسبت قولنج کے اقوی ہونا
ضرور ہے اور دواے مشروب ایلاؤس کے واسطے زیادہ مفید ہے پہر بہی ہمراہ مشروب کے دواے محقون بہی ضرور چاہیے اسلیے کہ جب دوا
اوپر سے پلائی گئی اور عمل اوسکا نہ ہوا ہر اوسکے بعد اسفل کیطرف سے حقنہ دیا گیا تو یہ احتقان بہت عمدہ اور بڑا معین دواے مشروب کا ہوگا
حقنہ دینے کی تجویز اختیار ہے کہ پہلے دواے مشروب سے کیجاے خواہ پیچھے جیسی حاجت ہو مگر جو تدبیران دونون مین سے پہلے کیجاے مشروب
ہو یا غیر مشروب پس لازم ہے کہ دوسری اور متاخر ضعیف ہو اور قوی نہو۔ اکثر اوقات سکون درد مین جرعہ جرعہ آب گرم کے پینے سے
ہوجاتا ہے اسلیے کہ آب گرم اوس مقام پر بوجہ قرب موضع کے بآسانی پہونچ جاتا ہے جہان درد ہو رہا ہی۔ ایک قوم کی راے ہی کہ تدبیر صاحب
ایلاؤس کے علاج مین یہ ہے کہ پہلی آنت پہونکنے وغیرہ کو رکہکر بہتری درست اور برابر کرلین اوسکے بعد حقنہ دین تاکہ دواے محقون
دور جگہ تک پہونچے اور بسہولت پہونچے۔ اور میانہ روی سے تدبیر کرنی اس جگہ میری راے مین واجب ہی اسلیے کہ اگر ورم موجود ہے
پہر تو چارہ کار مفقود ہے اور ہمواری اور درستی آنت کی کیونکر ہوسکے گی اور اگر فقط درد شدید ہے ورم نہین ہی اب آنت کے ہٹانے
اور درکرنیسے علاوہ بران کہ درد خود عذاب مین ہیرے ورم پیدا ہونیکا خوف ہوگا لہذا احتیاط جو میانہ روی مین ہی واجب ہوئی حتی
ایلاؤس ایسا مرض ہی کہ اس مین کبہی اخلاط خراب شدہ کا پہیل جانا تمام بدن مین عارض ہوتا ہے اسلیے کہ دفع اون اخلاط کا بسبب احتباس کے
نہین ہوتا ہی تا اینکہ وہ اخلاط پہیل کر تمام بدن بدبو ہوجاتا ہی پس جسوقت خراب اخلاط تمام بدن مین متفرق ہوجائین اور اخراج اونکا
بذریعہ مسہل کے دشوار ہوگیا ہو ایسے وقت فصد کردینی واجبات سے ہوگی اور اطراف کی مالش بہی اسیتہر ہے کہ مادہ درد رسان کو
زیادہ اندر چلے جانے سے منع کرتی ہے۔ اور شاید کہ استعمال ایسے مزلقات کا جو مائل بحرارت ہین اور نیز استعمال لعاب ہاے گرم کا ہمراہ
روغن بیدانجیر کے اکثر اقسام ایلاؤس مین نافع ہوتا ہی سواے ایلاؤس مراری اور ورمی کے جو شدید الحرارت ہو۔ اسیطرح زلال شبت جوکہ
اور زیت مین جوش دیا گیا ہو اسی طرح مالش بدن کی زیت کو گرم کرکے۔ ایلاؤس بلغمی کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے جیسا کہ قولنج بلغمی کا علاج
بیان کیا گیا مشروبات سے اور مثل حب الصبر اور حب سکبینج اور حب ایارج سے اور ان جملہ ادویہ کے ہمراہ روغن بیدانجیر کے ضرور
شرکت رہی۔ اور حقنہ ہاے معتدلہ ایسے ہون جو کہ جذب مادہ کا نیچے کیطرف کرین۔ ایلاؤس ریحی کا علاج بہی اوسی طرح کرنا چاہیے
جو قولنج ریحی کے باب مین لکہا گیا وہی مشروبات جو ریاح کو نافع ہین اور وہی حقنہ جو کاسر ریاح ہین اور لازم ہی کہ حقنہ کو مددگار تجویز کرین
دواے مشروب کا محجمہ کبیرہ شکم پر رکہے جائین اور کبہی اسکی حاجت ہوتی ہی کہ بہرے تپچہنے مقام درد کے متصل لگا دیے جائین کہ اکثر اس تدبیر
سے مادہ کا جاذب بطرف مراق کے ہوجاتا ہے ایلاؤس مزاجی یعنی بلا مادہ کے علاج مین وہی تدبیر بہتر ہے جس سے تبدیل مزاج کی ہوجاے اور
استفراغ خلط کا بہی جسطرح قولنج مین کہا گیا ہی کرنا چاہیے ورمی ایلاؤس جو ورم حار سے عارض ہوا اوسکا علاج بہی بدستور معالجہ قولنج ورمی
کے کرنا چاہیے اور ورم بارد سے جو ایلاؤس پیدا ہوا اوسکا بہی وہی علاج ہے جو قولنج ورمی بارد کا ہے۔ یہان پر سب چیزون
سے زیادہ یہ دوا ہے کہ روغن بیدانجیر کو ماء الاصول کے ساتہ یا ہمراہ اماتاس کے پلائین اور اسیطرح جملہ علاجات جو معلوم ہوچکے
ہین۔ ایضاً سنبل الطیب اور سنبل رومی اور شبت اور حب الغار تخم کتان حلبہ تخم خطمی تخم مرزہ ہر واحد ایک مثقال اصول ثلثہ یعنی بیخ بادیان
بیخ کاسنی بیخ کبر ہر واحد نو مثقال اور پانچ ثیتاب(?) اور بیس عدد سپستان سب کو جوش دیکر روغن بیدانجیر یا روغن بادام

قولنج مین فصد کی اجازت

تلخ ملاکر پلائین - ایلاؤس مراری کا علاج اوسی طرح کرین جیسے قولنج مراری کا کرنا چاہیے اور التوائی و فتقی کا بعینہ وہی طرح مگر فتقی مین معا
کو ایسے مناسب جگہ پر رکھدین کہ جسقدر فتق مین چلی گئی ہے اپنے مقام پر درست عود کرائی اور پھر اوسے باستواری باندہ دین جو ایلاؤس
قوت ہی اسعاکی پیدا ہوا ہو اوسکا علاج مزلقات چرب سے کرنا چاہیے اور شوربا ے چوزہ ہای فربہ سے اور مرغ کا شوربا اور بچہ گاؤ کے
شوربے سے یہ شوربے چرب بطور اسفیدباج خواہ زیرباج کے تیار کیے جائین خصوصًا اگر انمین شبت اور بیخ کراث نبطی اور روغن بادام
ملاکر پلائے جائین اور بعد استعمال شوربے کے حقنہ رطبہ جسکی حرارت مین نرمی ہو دیا جاوے - ایلاؤس کی قسم ثقلی کا علاج پہلے حقنہ
نرم سے کیا جاے اور بعد ازان رفتہ رفتہ حقنہ قوی کا استعمال ہو اوسکے بعد پلانے مین وہی مسہلات جو خاص قولنج ثقلی کے واسطے
تجویز دے استعمال کیے جائین تاکہ جو کچھ باقی رہا ہو وہ منحدر ہو جاوے اور اوتر آئے - سمی ایلاؤس کے علاج مین ابتدا قی کرانے
سے گرم پانی پلا کر کرنی چاہیے اور روغن شیرج اوسمین ملاوین اور اکثر احتیاج ایسے مریض کی دوائے مشروب مین تھوڑی سی تربد خواہ
تخم ترب کی ہوتی ہے اور بعد اس تنقیہ کے تریاق کبیر اور فادزہر وغیرہ پلایا چاہیئے اور اوسکو گنے کا رس دینا چاہیے اور طعام اوسکا
شوربا ہی چرب سے تجویز کرنا چاہیے - جب متواتر قے اوسکو ایسی عارض ہو کہ تھمتی نہ ہو اور غذا کو معدہ قبول ہی نکرتا ہو وہی دوائے
حابس قے پلانی چاہیے جو قولنج کی قے روکنے کے واسطے بیان ہوئی ہے - اکثر انکی قے روکنے کے واسطے اور طعام کو انکے معدے مین
ٹھہرانیکے واسطے یہ تدبیر کافی ہوتی ہے کہ روٹی کو کھولتے ہوے پانی مین ڈبو کر کھلا دین - جو ایلاوس کہ غذاہاے عفص یعنی کھٹی
اور قابض کے کھانے سے عارض ہوا ہو خواہ غذای بالزوجت کی وجہ سے اوسکا علاج قریب ہے اپنی نظیر سے جو قولنج ہے فرق اتنا ہے کہ
ایلاوس مین زیادہ تر نافع ہریرے کے اقسام اور مشروبات ہین ابطاء قیام اور سرعت دیر تک بیت الخلا مین ٹھہرنا خواہ
جلدی فراغت ہونی یہ دونون امر یا تو متعلق بغذا ہین مثلا دیر مین اجابت اس وجہ سے ہو کہ غذاے قابض خواہ عفص یا غلیظ
تناول کرتا ہو اور جلدی اجابت بسبب تناول غذاے نرم اور بالزوجت اور پتلی کھانیکے ہو یا بسبب قوت کے اس لیے کہ قوت
دافعہ اگر قوی ہے جلد فضلہ کو دفع کریگی اور اگر ضعیف ہے نکریگی - اسیطرح قوت عضل بطن کی اگر قوی ہے جلدی نقا اور پاک کر دینا امعا
وغیرہ کا فضول سے کریگی اور اگر ضعیف ہے نہ کریگی اور جسقدر طبیب کو شناخت سبب پر بصیرت ہے اوسی قدر تدبیر اور علاج پر بھی
قادر ہو سکتا ہے مقدار براز کی کمی بیشی یہ دونون امر غذا کی مقدار اور کیفیت سے تعلق رکھتے ہین اور جو کچھ بطرف جگر کے دفع
ہوتا ہے اوس سے بھی اسکو تعلق ہے اس لیے کہ غذاے کثیر اور رطب جسکے اوپر کوئی شی بطور مشروب کے تناول کیجاے اوس سے براز کی
مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اوسکے خلاف جو غذا ہو براز پیدا کرتی ہے - اور جس وقت صفو یعنی جزو صاف ہضم جید کا جگر کی طرف
زیادہ دفع ہوتا ہے اور فضلہ کثیف کم بچتا ہے براز مین کمی ہوگی اور اگر صفو کثیر بطرف جگر کے دفع نہو بلکہ فضلہ کثیف زیادہ رہے
براز اوس وقت زیادہ ہوگا - عارف قواعد کو معلوم ہے اون قوانین سے جو گذر چکے کہ فضلہ کثیر کی افراط کو مٹانا کیونکر چاہیے یا
صفو مضر اور خراب جو کہ جگر مین حد اعتدال سے زیادہ جذب ہوتا ہو اوسکا روکنا کس طرح ممکن ہے اور عام قاعدہ دونون
صورتون مین یہی ہے ضد کہ سبب سے تدبیر کیجاے **پانچوان مقالہ دیدان یعنی کیڑون کے بیان مین** - جس وقت کوئی مادہ
پیدا ہو کر کسی قسم کا مزاج پکڑتا ہے فورًا مزاج پکڑتے ہی اوسکو وہی شے دیجاتی ہے جو اصلح اور عمدہ اوسکے دینے کے
لایق از قسم ہیئت اور صورت وغیرہ کے ہو اور عین کمال طبعی اور ذاتی کی زیبایش اور خوبی اوس مادہ کو بنظر استعداد

اپنی کے حاصل ہی از طرف صانع حکیم جوہر ایک شی کے عطا کرنے پر قادر ہے یہ مادہ اوس کمال استعدادی سے محروم نہین کیا جاتا ہے اور یہی سبب ہی جس سے کہ ویدان یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہین اور مکھی وغیرہ دیگر جانور ایسے اقسام کے پیدا ہوتے ہین اور ان سبکی پیدائش اونہین مواد یا عفونت سے ہوتی ہی جو رطوبی مادہ ہین اسلیے کہ یہ مواد زیادہ تر صلاحیت صورت پذیری مین فقط اسی بات کی رکھتے ہین کہ انسے حیات اور زندگی چند روزہ کیڑونکی سی یا مکھیون کی سی متعلق کیجاے اور یہ حیات بخشی اور صورتگری صانع بیچون و چراکی بہ نسبت ایسے مواد خراب کے اس سے تو ہزار درجہ بہتر ہے کہ فقط عفونت پر یہ مواد رطوبی باقی رہین (جو مورث ہزارون امراض اور آفات کی ہے) اور یہی کیڑے اور مکھیان وغیرہ انکی پیدائش ہین علاوہ اس بات کے کہ انکی خلقت سے کمی مواد عفنہ مین ہوتی ہی ایک فائدہ انکے موجود ہونیکے بعد یہ بھی ہے کہ عفونات جو عالم کون و فساد مین متفرق ہین اونپر متسلط ہوکر اپنی غذا اونہین عفونات سے کہاتی ہین بسبب ایسی مشابہت ذاتی کے جو ان حشرات کو عفونت سے ہی اور آدمیون کے مساکن اور آبادیون سے باقیماندہ عفونت کو لے لیتے ہین اور جو ہوا انسان کے بدن سے محیط ہے اوسکی عفونت بھی انکی غذا بنکر کمی قبول کرتی ہی خواہ بالکل فنا ہو جاتی ہی (یہ دوسری منفعت انکی خلقت سے ہی جو شامل ہماری اصلاح فاسد پر ہی) پیٹ کے کیڑے بھی اسی قبیل ہین یعنی یہی دونون منفعت اونمین بھی ہین۔ دیدان شکم کی خلقت ہر ایک خلط سے نہین ہوسکتی ہی اسلیے کہ انکی پیدائش مرار سے جو سرخ رنگ ہی اور سیاہ سودا سے ممکن نہین اس وجہ سے کہ مرار مین تو حرارت زیادہ اوس سے کیڑا جو ترشی ہی پیدا ہو ہی نہین سکتا بلکہ مرار تو مزاج کرم کی ضد ہے اور سودا بارد یابس ہے جو مناسبت حیات سے بہت دور ہی یعنی خون اور روح کا ضد مقابل ہی اب ہا خون اوسکی حفاظت پر پورا پورا قدرت کا تسلط اور انتظام ہی اور اعضا بدنی کو اوسکی طرف حاجت زیادہ ہی اور لحمیت انسان یعنی گوشت کی افزونی اور عظمیت یعنی استخوانکا غذا ہونا بس اسی کے واسطے بنایا گیا ہی نہ انیکہ اوس سے کیڑے جو اخس مخلوقات ہین پیدا کیے جائین اور نہ خون اون چیزون مین ہی جنکا انصباب معاپر ہوا اور بعد انصباب کے وہان اتنا ٹھہرے کہ اوس سے ویدان پیدا ہون اور نہ رنگ کیڑے کا اور نہ ہیئت اوسکی دلالت کرتی ہی کہ مثل مادہ دموی سے اسکی پیدائش ہوئی ہی بلکہ مادہ تولد ویدان کا فقط بلغم ہے جسوقت کہ متعفن ہو جاے اور کسیقدر سخونت اوس مین آجاے اور مقدار کثیر اوسکی امعا مین ہو اور دیر تک رہے۔ اسباب کثرت پیدائش بلغم کی تو معلوم ہین کہ وہ بعض قسم کے ماکولات سے زیادہ پیدا ہوتا ہی اور تخمہ ہاے پیہم اور ضعف ہضم سے کسی قسم کا کیون نہو اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی عرضی خاصہ سے جو باردالمزاج ہین بھی پیدا ہوتا ہے منجملہ مولد بلغم کے وہ غذائین بھی ہین جو نرم اور بالزوجت ہون جیسے گیہون اور لوبیا اور باقلا اور کچے آٹے کا پھا کنا گوشت خام کھانا دودہ کے اقسام اور ترکاریان اور فواکہ رطب اور خام اور چکنی سے بھی بلغم پیدا ہوتا ہی۔ گرم پانی سے بعد غذا کے نہانا اور اسی طرح استحمام بعد کھانے کے اور امتلاے معدہ پر جماع کرنیسے بھی بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اقسام ویدان کے چار ہین لانبے بڑے بڑے اور گول اور چپٹے اور انہین کو کدودانہ کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے جنکو چنچنے بولتے ہین۔ یہ اختلاف کیڑون کی شکل اور مقدار مین دو وجہون سے ہوتا ہے ایک تو اختلاف مادہ ویدان کا جس سے یہ پیدا ہوتے ہین دوسرے اختلاف مکان اور محل کا جہان انکی پیدائش ہی۔ مادہ کے اختلاف کی یہ صورت ہی کہ بعض اقسام کے دیدان تو ایسی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین کہ جسپر ابھی انقسام اور تفرق اجزا بوجہ جذب جگر کے اور بسبب شدت عفونت کے طاری نہین ہوا ہے بلکہ وہ رطوبت ابھی بحال خود باقی ہے۔ اور بعض اقسام ویدان کی ایسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہی۔ جسکو

جاذب جگرنے پھاڑ ڈالا اور اوسکے اجزا مین تفرقہ کر دیا ہے اور کمی مقدار مین اوسی رطوبت کی کرکے اوسکو اجزا چھوٹے چھوٹے کر دیے
ہین اور یہ جذب جگر جو متصل ہو رہا ہے اور یہ عفونت جو اس رطوبت پر طاری ہے اور یہ کثرت مقاوضت یعنی مرورا ور گذرنا ثفل کا
یہ ہی اسباب اونکے چھوٹے ہونیکے ہین پس جسوقت یہ دیدان پیدا ہوتے ہین انکے چھوٹے رہنے پر اخراج ثفل کا معین ہوتا ہے
یعنی قبل اسکے کہ وہ بڑے ہونے پائین اخراج ثفل اونکو اپنے ہمراہ باہر لاتا ہے اسلیے کہ وہ کیڑے ایک مخرج تنگ مین پیدا ہوتے ہین
بعض اقسام کے کیڑے دونون رطوبت مذکورہ سابق کے درمیانی کیفیت کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین یعنی وہ رطوبت ایسی ہوتی ہے کہ بالکل
استیلای انقسام اوسپر نہین ہوا اور نہ ایسے ہی کہ پورا پورا استیلا وغیرہ اوسپر ہو چکا - پس جو دیدان رطوبت امعاء عالیہ سے پیدا ہوتے ہین
وہ تو وہی رطوبت ہے جسکو ہمنے پہلے بیان کیا ہے یعنی اوس رطوبت پر استیلای انقسام وغیرہ جذب جگر سے نہین ہوتا اور جو دیدان رطوبت
سے معاء مستقیم کے پیدا ہون وہ دوسری قسم کی رطوبت سے ہوتے ہین جسپر جذب جگر وغیرہ ہوکر اوسکا انقسام ہوگیا اور جو دیدان معاء
اعور کے رطوبت سے پیدا ہوتے ہین خواہ معاء قولون کی رطوبت سے اونکا تولد ہوتا ہے وہ رطوبت بین بین یعنی تیسری قسم کی رطوبت ہے
لانبے کیڑے پہلی قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی طول مین ایک ہاتھ سے زیادہ اونکی مقدار ہوتی ہے اور گول اور عریض خواہ چپٹے
تیسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین - اگرچہ ایسے دیدان کبھی معاء علیا مین بھی پیدا ہوتے ہین خصوصاً جو موٹے اور بڑے
بڑے ہون اور کبھی سوا قولون کے اور کسی معا مین پیدا نہین ہوتے یا اعور مین پیدا ہوتے ہین پھر وہان سے منتشر ہوکر معدہ
کے کسی جانب مین اور مقعد کے کسی طرف پہونچ جاتے ہین اور چھوٹے دیدان دوسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین
یہ چپٹے اور گول کیڑے گویا خاص اوسی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین جو امعا مین ٹھہری ہوئی ہے اور اوسی لزوجت پر
ایک جھلی مخاطی ایسی لپٹی ہوئی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ دیدان اسی سے پیدا ہوتے ہین اور اسی مین متعفن ہوتے
ہین - کمتر ضرر چھوٹے کیڑون سے ہوتا ہے اسلیے کہ اول تو وہ چھوٹے ہین اور دوسرے یہ بات ہے کہ اصول اعضاء سے دور ہین
تیسرے یہ ہے کہ محل اندفاع مین ہمراہ ثفل قوی کے ہین جس مین کثافت بھی ہے مگر یہی چھوٹے کیڑے اگر مدت دراز تک باقی ہین
اور بڑے ہو جائین جملہ اقسام دیدان سے انکی برائی بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ خراب مادہ سے انکی پیدائش ہے بعد ان چھوٹے دیدان کے کسی
ضرر مین لانبے کیڑے ہین اسلیے کہ چوڑے چپٹے کیڑونکے مادہ مین عفونت زیادہ ہوتی ہے - چوڑے اور چھوٹے کیڑے زیادہ نکلا کرتے ہین مقعد
کیطرف سے اسلیے کہ مقعد ہی کے نزدیک انکی پیدائش ہے اور ضعف خلقت کیوجہ سے انکا ٹھہرنا اور درنگ کرنا امعا مین مثل ٹھہرنے اور درنگ
کرنے لانبے کیڑونکے نہین ہوتا ہے اور جسطرح کہ لانبے کیڑے زیادہ گرفت امعا کرتے ہین اوسی طرح چھوٹے کیڑے جھٹ پٹ دفع
ہو جاتے ہین - اگر مریض دیدان کو تپ لاحق ہو جاوے اوسوقت اعراض اور تکلیف وہی دیدان کی زیادہ اور قوی ہو جاتی ہے اور
اس زیادتی کے پانچ سبب ہین (۱) یہ کہ تپ کی وجہ سے غذا کیڑونکی متفرق ہوکر انکے قریب سے دور ہو جاتی ہے اوسوقت یہ کیڑے
اپنی غذا کی تلاش کرنے کے واسطے متحرک ہوتے ہین اور امعا مین انکا قیام اور درنگ کرنا زیادہ ہوتا ہے (۲) یہ ہے کہ تپ بنظر انکی
ذاتی کیفیت اور حالت کی موذی ہے اور بدذاتی ان مین پیدا کرتی ہے یعنی چلنا پھرنا انکا زیادہ کرتی ہے (۳) یہ کہ تپ کیڑونکی طبیعت
مین عفونت بڑھا دیتی ہے اور حدت اور قلق کی زیادتی کر دیتی ہے (۴) جسوقت کیڑون پر اثنای تپ مین گرتا ہے انکو ایذا
دیتا ہے پس یہ کیڑے سمٹ کر آنتون مین لپٹ جاتے ہین اور لذع شدید امعا مین پیدا کرکے سخت ایذا دہی کرتے ہین چنانچہ

بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ اونسے بچشم خود ایسے ہی وقت ان کیڑونکو دیکھا کہ پیٹ مین سوراخ کرکے باہر نکل آئی اور یہ بات کس بڑی شدت اور تیزی تپ مین ہوئی ہوگی (۵) کہ ابخرۂ ردی اور خراب ان کیڑونسے دماغ کو جاتے ہین اور ایذا دہی کرتے ہین اکثر تو یہی ہے کہ احتباس مین پیدا انکا امعا مین ورا حداث ویدانکا عفونت زاید کو سبب جدوث حمی کا ہوتا ہی مترجم کہتا ہی چونکہ اوپر فوائد خلقت پیدا ئے جو بیان ہوئے اون مین یہ بھی کہا گیا ہی کہ انکی سبب سے عفونت مین کمی ددو جہونسی ہوتی اور ویدان شکم مین اوسکا عکس مشاہدہ مین آیا کہ انسے عفونت زیادہ ہوتی ہی لہذا بطور دفع دخل کے شیخ نے کہا ہی متن پہر ان کیڑونکا حال تنقیہ اور پاک کرنے مین عفونت امعا کے ویسا نہین ہے جیسا حال اور کیڑونکا خواہ حشرات کا تنقیہ عفونت عالم مین اوپر بیان ہوا - اسلیے کہ امعا کی عفونت کے واسطے ایک منقی اور پاک کرنیوالا جو دافع رطوبات اور عفونات امعا ہو بنظر طبیعت کے موجود ہی دوسری یہ بات ہے کہ نسبت اون خرابیون اور اضرار کے جو ان کیڑون سے بنظر دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہین بطرف اون عفونات کے جو امعا مین ہین بڑی ہی بہ نسبت حشرات اور ویدان وغیرہ کے طرف ہوائے عالم اور زمین و مساکن و بلاد کے مترجم مراد یہ ہے کہ یہ کیڑے مقدار مین زیادہ ہین بہ نسبت حشرات وغیرہ کے جو عالم مین پیدا ہوتے ہین متن تیسری یہ وجہ ہے کہ ویدان شکم سے اور آفات بھی پیدا ہوتے ہین مثلاً انکی خورش ضروری کے واسطے غذائے عفونت کا باقی رہنا ہی امعا مین جو کیسی مضر شے ہی کہ اچھی رطوبات کا بھی استحالہ رطوبت عفنہ کیطرف گرتا پڑتا ہے جب تک یہ ویدان باقی رہین - اور یہ آفت ہی کہ انکی حرکت بغرض طلب غذا وغیرہ کے مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہی جو بالطبع ناگوار ہوتی ہے اور قولنج کا درد بھی انکے تڑپنیسے پیدا ہوتا ہے اور مضادت اور مخالفت اوس کیفیت کی جو ان کیڑونسے پیدا ہوتی ہی مزاج بدن سے اور اسکے سوا اور بہت سے امور ہین ان کیڑونکے اور حشرات وغیرہ کے مضر اور نافع ہونے مین فارق ہین مترجم کہتا ہے حشرات اور ویدان خارج از شکم کا بالکل نافع ہونا اور ویدان شکم کا بالکل مضر یا مہلک ہونا یہ تو کسی طرح ثابت ہو ہی نہین سکتا البتہ زیادہ مضر ہونا ویدان شکم کا اور زیادہ نافع ہونا تولد حشرات کا شاید مسلم ہو جاے بس اسیقدر طبیب کو اپنے فن کی نظر سے جان لینا کافی ہی ورنہ اسرار الٰہی پر اطلاع کماہی محال ہے اور یہ اضرار جو شیخ نے ویدان شکم کے مخصوص بیان کیے ہین اگرچہ نظایر اسکے حشرات مین موجود ہین مگر ہمکو اسیقدر کہنا پسند ہی کہ بنظر فن طب کے یہ تقریر نہایت اچھی ہے اور درست ہی اور ابھی اسکی تائید مین آیندہ فقرات بھی آتے ہین جنمین شیخ اضرار ویدان شکم کا ثابت کرتا ہی متن کبھی ویدان شکم سے خواہ حیات یعنی بڑے اور لانبے قسم کے کیڑون سے شکم کے صرع اور قولنج پیدا ہوتی ہی اور کبھی جوع کلبی بھی انہین کیڑونکی وجہ سے عارض ہوتی ہی اس لیے کہ غذائے بدنی کو یہ ویدان بشدت اپنی طرف کھینچ لیجاتے ہین اور کبھی بولیموس یعنی سقوط اشتہائے معدہ مع گرسنگی اعضائے دیگر پیدا ہوتی ہے اور قوت فم معدہ کو یہی ویدان وہانتک چڑھکر ساقط کردیتے ہین اور اوسی جگہ یعنے فم معدہ مین بجائے غذا کے خود یہ ویدان بھر جاتے ہین کبھی جوع کلبی اور بولیموس کے تابع خفقان عظیم ہوتا ہی - اکثر تولد حیات اور ویدان کا لڑکپن اور شروع شباب مین ہوتا ہی اور نوجوانی کا سن بھی ازین قبیل ہے اور کدو دانے بھی اکثر اوسی وقت پیدا ہوتے ہین جب آدمی سن صبا سے نکل جاے - کول کیڑے تو اکثر لڑکون کے ہوا مین پیدا ہوتے ہین بعد انکے پہر جوانون مین اور شیوخ مین انکی پیدایش بہت کم ہے علاوہ یہ ہی کہ تولد انکا سبھی بدان مین کمی بیشی کے ساتھہ ہوا کرتا ہے - ویدان کے سب اقسام خریف مین بہ نسبت اور سب فصلون کے زیادہ پیدا ہوتے ہین اس لیے کہ اس فصل مین فواکہہ کا استعمال قبل آنے فصل کے جاڑون مین ہو لیتا ہے جو مولد بلغم ہے اور عفونت بھی زیادہ ہو جاتی ہے

ہیجان اور جوش خروش کیڑون کا شام کے وقت اور سوتے وقت زیادہ ہوتا ہی اور تعب اور ریاضت شدید کے بعد اور کبھی زیادہ ریاضت کرنے سے اسہال دیدان کا ہوجاتا ہی۔ جسوقت دیدان مریض حمیات حادہ کے پیٹ سے خارج ہون زیادہ خراب حالی پر دلالت نکرینگے اور صحت قوت مریض اور اقتدار دافعہ کا اوپر دفع کے انکے خروج سے معلوم ہوگا خصوصًا اگر بعد زمانہ انحطاط کے برآمد ہون۔ اگر مردہ ہوکر برآمد ہون یہ علامت بُری ہی خلاصہ یہ ہے کہ مردہ دیدان کا نکلنا حمیات مین براز کے ہمراہ دلیل اچھی نہین ہی خصوصًا قبل زمانہ انحطاط کے اگر زندہ برآمد ہونا بہت اچھا ہے اور بدون تپ کے اور اوقات مین دیدان کا خارج ہونا بشرطیکہ خون بہی انکے ہمراہ برآمد ہو ردی ہی اور آفت بدنی خواہ محض امعا کی آفت پر منذر ہے۔ قے کیطرف سے کیڑونکا برآمد ہونا اخلاط ردی کے معدے مین ہونے پر دلیل ہے **علامات جملہ اقسام دیدان** کے لعاب دہن کا زیادہ بہنا اور دونون ہونٹھونکی تری رات کے وقت اور سوکھ جانا انکا دن کے وقت اس جہت سے کہ حرارت دن کو منتشر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہی لہذا خشکی رہتی ہی اور رات کو حرارت ایک ہی جگہ یعنے اندرون جسم کے محصور ہوجاتی ہی لہذا ہونٹھون مین تری رہتی ہے پس جسوقت یعنی دن کو حرارت منتشر ہوکے رطوبت کو بہی اپنے ہمراہ جذب کریگی اور کیڑے بہوکے رہینگے پس معدہ کی رطوبت کو جذب کرینگے لہذا جوسطح کہ متصل معدہ کے ہونٹھون سے اور منہ سے ہے وہ بہی سوکھ جائیگی اور اس جذب سے جس قدر خشکی پیدا ہوگی اوسکی اعانت ہوائے خارجی جو انکو اکثر گرم رہتی ہے کریگی اب مریض اپنے ہونٹھون کے تر کرنیکی غرض سے زبانکی تری کو بہی طلب کریگا یعنی زبان کو ہونٹھون پر پہیرا کریگا لہذا زبان بھی خشک ہوجائیگی کبہی مریض دیدان کو تنگی نفس اور کلام کرنے مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی صورت خشمگین اور بدخلق آدمیون کی سی ہورہی ہی اور بیشتر یہی حالت ہذیان تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے کہ بخارات خراب ان کیڑون سے اوٹھکر اوٹھکر دماغ تک پہونچتے ہین اور اعراض قرانیطس اسکو عارض ہوتے ہین سوائے اس امر کے کہ یہ مریض تنگی خواہ جون وغیرہ نہین چنتا ہے اور نہ اسے دردِ سر اور طنین یعنی کانون کا گونجنا عارض ہوتا ہے جو لوازم قرانیطس سے ہی۔ دانت پر دانت پہیرنا خواہ دانت پیسنا اس مریض کو رات کے وقت لاحق ہوتا ہے اور اکثر اوقات اسکی یہ صورت ہوتی ہے جیسے کچھ اپنے منہ سے چبارہا ہے اور گویا کہ اسکی خواہش یہ ہی کہ زبان چبا جائیگا اور باہر نکالدیگا۔ سوتے وقت اسکو اوچھل پڑنا اور چیخ اوٹھنا اور تململ یعنے بچینی اور اضطراب ہیئت اور تنگی سینہ اور خفقی اوس شخص پر سوتے سے جگاے عارض ہوتا ہی اور کھانا کھانے کے بعد اوسے متلی اور کرب پیدا ہوتا ہے آواز اوسکی بند ہوجاتی ہے اور نبض اوسکی ضعیف اور ہر وقت ہیجان دیدان کے نبض بمنزلہ ساقط کے ہوتی ہی براز اوسکا اکثر اوقات تری لیے ہوے ہوتا ہی اور سقوط اشتہا کا حال تو وہی ہی جو ہمنے بیان اس باب مین لکھا ہی۔ بیشتر ان بیمارون کو پیاس ایسی لگتی ہے کہ وہ کسی طرح سیراب نہین ہوتے۔ اور اسیطرح انکو بعض اور امراض لاحق ہوتی ہین جنکو ہمنے اوسی جگہ ہمراہ اسباب کے ذکر کیا ہی۔ جسوقت مرض کی شدت ہوتی ہی اور درد شدید ہوتا ہے یہ لوگ گر پڑتے ہین یعنی صاحب فراش ہوجاتے ہین اور تشنج اور التوا یعنی پیچیدگی اعضا مین گرفتار ہوتے ہین جو صورت مرگی کے بیمارونکو ہوتی۔ بیشتر ایسی ہی شدت کے زمانہ مین انکو قے ہوتی ہی کہ اوس مین کیڑے برآمد ہوتے ہین۔ رنگ چہرے کا یہ حال ہوتا ہی کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے اور آنکھونکے رنگ بدلنے کی بہی یہی صورت ہی کبہی رنگ چہرہ کا اوڑ جاتا ہے اور کسی وقت پھر اصلی رنگ قایم ہوجاتا ہے۔ کبہی انتفاخ جسم اور تہبج یعنے چہرہ کی بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور شکم انکا مثل استسقا کے بیمارون کے کھچ جاتا ہے اور جیسے بیمار انکے گھٹنون مین

سما جاتی ہین گے بیشتر انکے دونون خصیہ سوج جاتے ہین - پسینا سرد انکے بدن سے جاری ہوتا ہے جسمین بدبو زیادہ ہوتی ہے -
تفصیلی اور جدا جدا علامات ہر قسم کے بعض اون مین سے تو ایسے ہین کہ اونکی تفصیل بھی مشترک ہے اور وہ کونسی علامت ہے
جو مشترک بھی ہو اور جدا بھی ہو جیسے ہمارا یہ قول کہ برآمد ہونا ہر ایک قسم کا مخرج سے کہ بظاہر بیان عام ہے اور بروقت خروج دیدان
خاص کے اوسی قسم کے وجود خاص پر دلیل ہے - پھر اسکے بعد اور تفصیلی علامات یہ ہین کہ لانبے کیڑونکے وجود پر دغدغہ فم معدہ یعنے
گرنا خواہ سرسراہٹ فم معدہ پر ہونی اور لذع کا فم معدہ مین پیدا ہونا اور مغص یعنی مروڑا متصل اسی لذع کے پیدا ہونا لوالد ادرنے
مین دشواری اشتہا کا مفقود اکثر اوقات اور طعام کا معدہ مین گرنا اور ہچکی آنی - بیشتر پھیپھڑا اور قلب بھی قربت فم معدہ کے
متاذی ہوتا ہے پھر اوس وقت سوکھی کھانسی آتی ہے اور خفقان اور اختلاف نبض پیدا ہوتا ہے اور خواب اور بیداری مین
انتظام باقی نہین رہتا ہے اور کسل اور بغض حرکت سے اور نظر کرنے سے طرف اشیا کے اور نیز نگاہ ڈالنے سے نفرت اور آنکھین
کھولنی ناگوار ہون بلکہ اوسکا جی آنکھہ بند رکھنے کا زیادہ خواہشمند رہتا ہے - آنکھین ان بیمارون کی کبھی تو سرخ ہو جاتی ہین اور
کبھی اون مین کمودت اور تیرگی آجاتی ہے اکثر شکم اونکے کھچ جاتے ہین اور مثل مستسقی کے صورت اونکے پیٹ کی ہو جاتی ہے اور
بیشتر انکو اسہال عارض ہو جاتا ہے چپٹے اور گول کیڑے اگر شکم مین پیدا ہون اشتہا تو اکثر ان بیمارون کی زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ یہ
دونون قسمین ویدان کی بیشتر معدہ سے دور پیدا ہوتی ہین لہذا معدہ پر انکا بوجھہ وغیرہ نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی خرابی معدہ کی
انسے پیدا ہوتی ہے بلکہ اپنی غذا کو اوچاٹ و جھک کر خواہ کود کود کر جو کھاتے ہین اس وجہ سے رطوبات اور موجودہ اشیاء معدہ کے
زیادہ خرچ ہونے سے خلو معدہ مستلزم اشتہا ہوتا ہے - بروقت گرسنگی کے ان دیدان مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور ایسے ایسے
حرکات انکے ہوتے ہین جو موذی اور قارض یعنی امعا کے کترنے اور کاٹنے والے اور قوت کے کمزور کرنے والے اور سستی کرنے والے
اور تقطیع کرنے والے اون اعضا مین جو متصل ناف کے ہین - چھوٹے کیڑون کے وجود پر خارش مقعد کی اور بروقت نزدیک مقعد
کے دغدغہ اور خلش کا رہنا دلیل ہوتا ہے اور اکثر یہ کیفیت اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ غشی پیدا کرتی ہے غرض کہ بروقت یکجا ہونے
ان کیڑون کے معا مین ایک گرانی زیر شراسیف معلوم ہوتی ہے اور پشت مین بھی بوجھہ سا محسوس ہوتا ہے - منجملہ علامات
جملہ اقسام ویدان کے یہ ہے کہ اگر سوتے وقت مریض تھوڑا سا سرکہ پی لیا کرے اوسکو مفید ہوتا ہے -
علاج ویدان کا غرض مقصود کیڑونکی معالجات مین منحصر چہار قسم مین ہے اول تو یہ کہ اون ماکول اشیا سے پرہیز کیا جاے
جس سے مادہ کیڑون کا پیدا کرنے والا بنتا ہے چنانچہ اون اشیا کا بیان اوپر ہو چکا دوم جسقدر مقدار بلغم کی امعا مین فراہم ہے
اوسکا اخراج کیا جاے کہ اوسی بلغم سے کیڑے پیدا ہوتے ہین تیسری یہ بات ہے کہ جسقدر ویدان پیدا ہو چکے اونکا قتل کیا جاے
ایسے ادویہ سے جو بہ نسبت ان کیڑون کے بمنزلہ زہر کے ہون اور یہ وہی ادویہ ہین جو تلخ ہون اور انکی دو قسمین ہین گرم
بھی اور سرد بھی ہین اور دونونکو ہم بیان کرینگے خواہ اون دواؤن سے قتل کرنا چاہیے جو بالخاصیت کیڑون کی قاتل ہین
چوتھی یہ بات ہے کہ بعد قتل کرنے ویدان کے بیمار کو دواے مسہل دیکر دست کرائے جائین اگر طبیعت خود بخود کرم ہای مردہ کو
دفع نکرے اور مناسب نہین ہے کہ بعد قتل کرنے اور مردار جیفہ ہونیکے طولانی زمانہ تک انکو شکم مین رہنے دین کہ پھر انکی بخارات
سے ضرر بھی پیدا ہوگا - تلخ ادویہ جو گرم ہین تیسرے درجہ حرارت تک دیدان کی تدبیر مین زیادہ مناسب ہین اور جملہ اوقات مین

انکا استعمال بخطر ہے سواے اسکے کہ تپ ہو خواہ ورم گرم ہو۔ اسلیے کہ ادویہ حارہ جو تلخ ہین دیدان کے مزاج کی ضد ہین بنظر حرارت کی
اور جس کیفیت کی دیدان زیادہ حریص ہوتے ہین یعنی دسومت اور حلاوت اوسکی بہی یہ ادویہ اضداد ہین بنظر تلخی کے۔ کبھی ادویہ مشروبہ
اور حقنہ کی دوائیان ایسی تجویز کیجاتی ہین جو ہرسہ صفات مذکورۂ بالا کو جامع ہوتی ہین یعنے غرض دوم سے غرض چہارم تک۔ حمولات کو
اولویت زیادہ اہی امر کی ہے کہ اخراج دیدان کا کرین بہ نسبت اسکے کہ قاتل کرم ہون سواے اون کیڑون کے جو معاء مستقیم مین ہون از قسم
چھوٹے کیڑون کے کہ اونکو حمولات قتل بہی کر سکتے ہین۔ کبھی یہی حمولات خواہ حقنہ ایسی ادویہ سے بہی مرکب ہوتے ہین جو از قسم چکنائی اور
شیرینی کے ہون تاکہ دیدان ان ادویہ کی طرف بسبب محبت ذاتی کے کھچ کر آجائین اور بہر اوسی حمولات وغیرہ کے ہمراہ خارج ہو جائین
اولی یہ ہی کہ اگر مشروبات سے دیدان کا علاج کیا جاے تو بروقت خلوے شکم کے دوا پلائی جاے۔ اور اگر زہرہاے کرم کشیدہ دودہ اور
کباب وغیرہ مین ملا دیے جاوین تو یہ کیڑے ان چیزون سے جو مقدار امعا مین پہونچ سکتی ہی اوسکے تناول پر دیدان زیادہ تر حریص ہونگے
اور یہ سموم جو دودہ وغیرہ مین ملا کر کھلائے گئے ہین اونکو زیادہ قتل کرینگے۔ بیشتر مریض دیدان کو پہلے دو روز تک خالی دودہ پلا کر بہر دودہ
ہی مین کوئی دواے کرم کشندہ ملا کر پلاتے ہین۔ اور کبھی یہ تدبیر کرتے ہین کہ پہلے اوسکو کباب چوسنے کی اجازت دیتے ہین جب
دیدانکو بوے کباب پہونچے پس چوسنے اس کباب کے چوسنے سے اونکی مقام موجودگی تک وترقی ہی اوسکے چوسنے پر دیدان کو توجہ اور
شوق ہو کر اون مین حرکت پیدا ہوتی ہی بہر اسکے بعد جو دواے قتال پلائی جاتی ہی بہت زیادہ مقدار دیدان کو قتل کرتی ہی۔ اگر حقنہ ہاے
سمیہ کرم کشندہ کا استعمال ہو لازم ہے کہ معدہ پر ادویہ قابضہ کا لیپ کر دیا جاے خصوصاً جو ادویہ کہ قابض بہی ہون اور قوت کرم
کو قتل کرنے کی بہی اون مین ہو جیسے کہ سماق اور طراثیث اور اقاقیا کسی شراب مین گھول کر طلا کرنا اور اسی طرح کبرا ورشبت کو شراب مین ملا کر
اور اگر ایسے ادویہ کے قبض کا تحمل نکر سکین اوس وقت گل مختوم ہمراہ شراب کے طلا کرنی چاہیے۔ جس وقت ادویہ کرم کشندہ پلائی
جائین واجب ہی کہ دونون نتھنے خوب اچھی طرح بند کر دیے جائین اور زیادہ سانس کی آمد برآمد مین توجہ نہ کیجاے یعنی جہانتک ممکن
ہے سانس کو روکنا چاہیے اس لیے کہ صواب بحال مریض یہی ہے کہ ان دواؤن کی بو اوسکو معلوم نہ ہو۔ علاج دیدان سے متصل اور
اوسکی قریب علاج سقوط اشتہا کا بہی ہی اگر اشتہا ساقط ہو گئی ہو۔ اکثر بعض اقسام کے ضمادات اور مشروبات ایسے بہی ہین جن مین قتل دیدان کے
ہمراہ تقویت اشتہا کی خاصیت ہوتی ہی اور بعد قتل کے دیدان کے اخراج کی بہی خاصیت اونہین ضمادات مین ہوتی ہی جیسے صبر ہمراہ
افسنتین کے کہ اسکی گولیان بنا کر کہلائی جائین خواہ طلا کیجائین اسیطرح صبر ہمراہ ربوب ہاے ترش کے کبھی ہمراہ مرض دیدان شکم کے
اسہال بہی عارض ہوتا ہے پس احتیاج فقط اونکے قتل کرنے کی ہوتی ہے اس لیے کہ حرکت طبیعت کی دیدان کو متحرک خود ہی کر رہی ہے
اور بیشتر مقتضاے حال مریض اونکے قتل کرنے کا قوابض تلخ سے ہوتا ہے تاکہ ہمراہ کرم کشی کے قبض طبیعت پیدا ہو یہ تدبیر جس وقت
کہ دیدان اور اسہال دونون جمع ہون اور سقوط قوت کا خوف ہو مناسب ہی خصوصاً اون ضمادہاے قابضہ سے جن مین قوت
قتل دیدان کی بہی ہی بہر قوت بہی ساقط نہ ہوگی۔ بہر بعد قتل کے یا تو وہ کیڑے بنظر دفع طبیعت کے از خود نکل جائینگے یا کسی دوا کے
پلانے سے یا حمول کرنے سے خارج ہونگے۔ کبھی ہمراہ دیدان کے اورام اندرونی اعضا کے بہی ہوتے ہین اوس وقت تدبیر
لطیف یعنی کمی غذا کی حاجت ہوتی ہے۔ جو ادویہ کہ حب القرع کے قاتل ہین وہ بہ نسبت لانبے کیڑون کے مارنے والی دوا کی
زیادہ قوی ہوتی ہین۔ اور جو ادویہ کدو دانہ اور گول کیڑون کو مار ڈالتی ہین وہی لانبے کیڑون کی بہی کشندہ ہین سبب اسکا یہ ہی

کہ کدو دانہ دواے مشروب کے اثر پہونچنے کے مقام سے دور تر پیدا ہوتے ہین اور جن رطوبات کے ہمراہ حب القرع ہوتے ہین وہ بہت زیادہ آمیختہ ہوتے ہین اور اکثر کسی کیسہ در تھیلی مین بند ہوتے ہین - اور دوسرا سبب یہ ہے کہ کدو دانہ ایسے مادۂ غلیظ سے پیدا ہوتے ہین جسکی غلاظت اور کثافت زیادہ ہوتی ہے اور مزاج حار کیطرف زیادہ تر قریب ہوتا ہے اور شاید بہت زہر کی اوس مادہ کو زیادہ ہوتی ہو لہذا اپنی شکل موجودہ کو چھوڑنا اسی مادہ کو ممکن نہین ہو جبتک کہ بافراط حار اور گرم ادویہ قتالہ کا استعمال نہو اور خصوصًا دیدان طوال کے واسطے تو ایسے ادویہ کا استعمال ضروری ہے - مفرد ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے فراسیون اور قردمانا ہو جسکو بوزن ایک مثقال پلائین اور شیح اور ترمس اور ہرا اور سلیخہ اور فودنج اور عصارۂ فودنج اور حب دہمشت اور قسط تلخ اور افتیمون اور قردطم اور پودینہ اور قنبیل جسے کمپیل بھی کہتے ہین اور مونڈی اور قنطوریون اور شکاع اشیح اور لہسن خاص کر بیشتر حب القرع کو یہ ادویہ قتل کرتی ہین تخم رازیانہ اور حب الآس بھی اور صعتر اور نوفل اور افسنتین اور تخم کرنب اور قشور غرب اور بیخ راسن خشک شدہ اسکو تین اوقیہ پلائین اور زیرہ بریان اور قیسوم اور عنزران اور انیسون تخم کرفس - حرف دیدان کے بارہ مین قوی دوا ہو - اور کلونجی تخم ہیتھوا بعد قتل کرنے کے خود ہی اسہال کے ذریعہ سے دیدان کو خارج کر دیتا ہو - اسیطرح لبلاب اور بسفایج - مناسب زیادہ یہ ہے کہ بعد قتل کے دیدان کے صبر کے ذریعہ سے انکا اسہال کیا جاے - اگر کوئی شخص زیت کو بمقدار زائد پی جاے اور اس قدر زیادہ پیے جسقدر کہ ممکن ہے اس سے بھی کیڑے مر جاتے ہین اور خارج بھی ہو جاتے ہین خصوصًا اگر زیت اتفاق کو پیا جاے یہی زیت انفاق چوڑے کیڑون کو بھی قتل کرتا ہو کہ بوجہ تلخی کے قتل کرتا ہے اور بسبب لزوجت کے اونکو پھسلا کر خارج کر دیتا ہے - اور اگر ایک بار اسکا پینا ممکن نہو چاہیے کہ مکرر ایکمرتبہ کے بعد دوبارہ تناول کرے اور دو دو ملعقہ ہر مرتبہ پیا کرے - حب النیل حیات کو قتل بھی کرتا ہے اور خارج بھی کر دیتا ہے اور اکثر چوڑے کیڑون کو سودمند ہوتا ہے - ادویہ مرکبہ اون مین سے کرم کشندہ تو یہ ہین جیسے تریاق فاروق اور جو دوا جامع قتل اور اخراج دونون کی ہو جیسے ایارج فیقرا اور جیسے شیح اور افسنتین ہر واحد ایک درہم اور ثلث درہم کا شحم حنظل بوزن ربع درہم نمک ہندی بوزن ایک دانق اسی کو استعمال کرین - اکثر پلانا زیرہ کا اور نصف وزن زیرہ کے نطرون ملا کر بھی دیدان مذکور کو قتل کرتا ہے اور دونون کا وزن دو مثقال کا ہونا چاہیے یعنی ۶ ماشہ زیرہ اور ۳ ماشہ نطرون - ایضًا نطرون فلفل قردمانا سب اجزا ہموزن سے بقدر ڈیڑھ درہم کے ایضًا حب الغار زیرۂ ہندی مصطگی شہد ملا کر تناول کرین صبح کے وقت بقدر ایک ملعقہ کے اور سوتے وقت بھی اسیقدر - خواہ راسن اور شیح اور فلفل اور ہر خس اجزا سب برابر ڈیڑھ درہم سے تین درہم تک تناول کرین - حب افسنتین کے کھلانے سے لانبے کیڑے خارج ہوتے ہین چوڑے اور چپٹے کیڑے ان ادویہ سے قوی تر دواؤن کے محتاج ہوتے ہین - جو ادویہ کہ خاص کدو دانہ سے ہین جیسے قطران کہ حقنہ مین بقدر تین درہم کے داخل کیجاے اور برنج کابلی اور لب برنج اور سرخس اور قسط تلخ اور پوست بیخ توت اور عصارۂ توت کا اور قنبیل اور شحم حنظل اور صبر - شجار بھی عجیب النفع ہے چوڑے دیدان کے علاج مین اور پوست بیخ کی درختون مین سے اور میرے گمان مین گنج ایک قسم سرد اور آزاد درخت کے معلوم ہوتی ہے - منجملہ اون ادویہ کے جو بلا اذیت اخراج ایسے کیڑون کا کرے یہ ہے کہ تین اوقیہ عصارہ لہسن تازہ کا پلایا جاے کہ یہ بھی دوا زیادہ تر عجیب ہے - علماے فن نے ذکر کیا ہے کہ اربیان یعنے جھینگا مچھلی حب القرع کو خارج کر دیتا ہے - منجملہ ادویہ عجیبہ کے حملہ اقسام مین دیدان کے سر کے بال اوس حیوان کے ہین جسکا اخریمون نام ہے - قلقدیس بھی انکو قتل کرتی ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی نفع ہے کہ اگر اسہال ہو بند کرتی ہے - ہم نے

قرابادین مین جوشاندہ قلقدیس کا بشمول اور ملانے قنطوریون کے لکہدیا ہے - مرکبات مین قتال کرم عریض جیسے تریاق اور جامع قتل
ادرنسراج جیسے کہ لب ابرنج اور سرخس ہر واحد چار درہم بلخ ہندی دو درہم قسط تلخ چھ درہم مقدار شربت اس مرکب سے پانچدرہم
ہی - ایضاً شیح ترمس حب بمنج سرخس قنبیل ہر واحد پندرہ درہم اور مقدار شربت پانچ درہم کی ہے - ایضاً شیر تازہ دوشیدہ تین دن
تک صبح کو پلایا جاے اور اوسکے اوپر اسفیدباج تناول کرین بعدازان چھ مثقال بمنج اور تین درہم قنبیل اور اوسکے برابر سرخس لیکر
سبکو خوب کوٹین اور سرکہ ترش خواہ سکنجبین مین اسکو بھگو کر لین اور پہلے تھوڑا سا کباب مریض چوسے تاکہ دیدان پر بوے کباب
سے حرص غالب ہو جیسا اوپر بھی بیان ہو چکا ہے بعدازان اسی دواے مذکورہ سے جو وزن اور مقدار براہ حدس و تجربہ طبیب کے
مناسب ہو پلائی جاے - ادویہ باردہ اور جن مین کہ حرارت کم ہے جیسے تخم کشنیز جسوقت تین روز برابر ہمراہ میفختج کے استعمال کرین
اور تخم کرفس کہ یہ بھی زیادہ تر قوی ہے اور نشاستہ بھی اکثر ایسے دیدان کو قتل کرتا ہی اور تخم خلاف کہ یہ بھی قوی ہے اور ہر ایک
قسم دیدان کو قتل کرتا ہے اور سکنجبین کے ہمراہ خواہ دوغ ترش کے خواہ اوسکا جوشاندہ بناکر اور فوفل اور برگ شفتالو اور اوسیکا
عصارہ اور شوکہ مصریہ اور یہ بھی زیادہ گرم نہین ہے اور علیق یعنی توت سہ گل بھی اور زلال پوست درخت انار ترش اور
پوست انار بجوش اسطرح پر کہ پانی مین ایسے پوست کو جوش دین اور تمام شب بجوش دیا کرین اور صبح کو نتھار کر صاف کرلین
اور پلا دین - اسی طرح سے وہ جوشاندہ جس مین بیخ انار مذکور کو جوش دیا ہو - اور عصارۂ بارتنگ اوس مریض کے واسطے مناسب
ہی جسکو ہمراہ دیدان کے اسہال بھی ہو یا بارتنگ خشک - ایضاً سماق کو بھگو کر پانی مین ملین اور پلا دین کہ یہ بھی عجیب النفع ہی
اور طراثیث اور گل مختوم ہمراہ شراب کے عجیب دوا ہے - تخم خرفہ اگر بکثرت استعمال کیا جاے اسی طرح تخم کاسنی تلخ اور کاہو
تلخ اور کرفس جو کہ سرکہ مین پروردہ کیا ہوا اور کبر پروردہ کیا ہوا سرکہ مین - کہتے ہین کہ خربوزہ دیدان کو قتل بھی کرتا ہی اور
اخراج دیدان بھی کردیتا ہے اور گوکہرو قریب ہے انھین ادویہ کے اور اسکی قوت یہان تک پہونچی ہے کہ چھوٹے کیڑون
کو بھی نکالدیتا ہے میری مراد یہ ہے کہ گوکہرو کی قوت مثل تخم بید کے ہے - اور عصارۂ شفتالو اور کشنیز اور کاسنی تلخ اور جعدہ
وغیرہ بھی ایسے ہی ادویہ ہین یہ ادویہ ہمراہ دوغ کے یا ہمراہ آب گرم یا سکنجبین کے پلائی جاتی ہین تدبیر اخراج
چھوٹے کیڑون کی کبھی فقط نمک کا حمول کرنا اور شوربا پانی یا نمک اور پانی کا حقنہ دینا چھوٹے کیڑون کا قاتل ہوتا ہے اور
نمک کا استعمال ان کیڑون کے مادہ کو اوکھیڑ دیتا ہے - اقوی اس سے یہ ہے کہ ایسا حقنہ کرین جس مین قنطوریون اور قرطم اور
زوفا اور تھوڑا سا تخم حنظل پڑا ہو اور گرم گرم استعمال کیا جاے - اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حمول قطران کا اور حقنہ اوسکا
کرین خصوصاً روغن شمس تلخ مین لب شفتالوے تلخ ملاکر اور اوس مین ادویہ قتالہ دیدان کو جوش دیا ہو - اور فقط قطران
سے بھی حقنہ کرتے ہین - منجملہ حمولات کے جو اس مرض مین کیا جاتا ہے عرطنیثا اور بخور مریم اور پوست بیخ لبنج مذکور سابق منجملہ اور
ادویہ کے جو ان چھوٹے کیڑون کو چنکر نکال دے یہ دوا ہے کہ مقام براز مین اندر کیطرف ایک ٹکڑا چکنائی بھرا ہوا گوشت
جانور فربہ کا نمک آلودہ رکھین اور کھینچ کر ایک گرہ ڈورے کی لگا دین پس وہ کیڑے بسبب حرص دہنیت اور گوشت کے
وسی ٹکڑے مین فراہم ہو کر لپٹ جائینگے اور بقدر ایک گھنٹہ خواہ زیادہ اس سے جس قدر ہو سکے صبر کرین اور پارۂ گوشت
وا وسی مقام مین رہنے دین پھر اوسکو نکالین اور دوبارہ پھر اوسی طرح رکھین تا اینکہ سب کیڑے اسی طرح

اسی طرح خارج ہوجائین حقنہ واسطے بیماران ویدان کے یہ ہین کہ زلال ادویۂ مذکورہ جوان بیمارون کے واسطے اوپر مذکور ہوچکے ہین اور اون مین ادویہ مسہلہ جیسے شحم حنظل اور صبر اور تربد اور قثاء الحمار بحسب قوت اور وقت کے زیادہ کیجاتی ہین - اور واجب ہے کہ قطران انکے حقنون مین داخل کیجاے کہ زیادہ نافع ہوتا ہے - اور رعایت مقعد کی ایسے وقت بنظر روکنے پیچش کے ادویہ مذاسعہ بہی کرنی چاہیے اور شیافات جو باب زحیر مین مذکور ہوچکے اونکا استعمال مدنظر رہے اسی طرح رعایت معدہ کی ایسا نہ ہو کہ ضعیف ہوجاے استعمال کرنیسے ادویہ مشروبہ اور ضمادہاے مقوی معدہ کے اور یہ سب ادویہ اوپر کے ابواب مین معلوم ہوچکی ہین اکثر اوقات حقنہ کرنا آبہاے شور سے خواہ ایسے پانی سے جن مین شوریت نطرون وغیرہ کی ملائی جاے بہی نافع ہوتا ہے کبھی انکے حقنون مین عصارۂ برگ شفتالو اور زلال بیخ توت اور پوست انار کا پڑتا ہے اور خصوصًا اگر ہمراہ ویدان کے حرارت بہی ہو ضمادات واسطے بیماران ویدان کے کبھی ادویہ قویہ جو ویدان کے واسطے بیان ہوئین اونسے ضمادات طیار ہوتے ہین اور تقویت اون ضمادات کی شحم حنظل اور تلخہ گاو سے اور عصارۂ قثاء الحمار سے کیجاتی ہے اور قطران اور صبر سے بہی تقویت کرتے ہین جسوقت ضماد صبر اور افسنتین خواہ صبر اور رب بہی کا خواہ رب سیب کا کیا جاوے ویدانکو قتل کریگا اور اشتہا کو کھولیگا خواہ اوس مین زیادتی پیدا کریگا اور اگر ان سبکو جمع کرین نہایت صائب تدبیر ہے - ضماد جید یہ ہے کہ کاونجی کو آب حنظل حارہ مین خوب پیسین خواہ شحم حنظل کے جوشاندہ مین اور شکم اور ناف پر طلا کرین - کہتے ہین مغز ساق گوزن سے جسوقت ناف پر ضماد کرین یہ بہی نافع ہوتا ہے - اسی طرح روغن اونہین ادویہ مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اگر اون روغنون سے طلا کیا جاے بہی نافع ہوتا ہے - روغن بابونہ اور روغن افسنتین سب روغنون مین خاص اس مرض کے واسطے ہے تغذیہ ویدانی کے مریض کا جو غذا کہ بنظر مقابلہ سببے مرض کے مناسب ہے وہ تو یہی ہے کہ گرم خشک ہو اور اوس مین لزوجت نہ ہو اور اوس مین ایسی جلا ہو کہ ویدان کو خواہ مادہ ویدان کو جلا کرکے نکال دے - ایسے بیمارونکی غذا مین آب نخود اور برگ کرنب داخل ہو اور گوشت کبوتر کا بہی انکو نافع ہو اور شوربا نمکین پینا جملہ بیماران ویدان کو مفید ہوتا ہے اگر حرارت اور اسہال ہو احساو ترش سے غذا دین جو سماق سے ترش کیے جائین اس لیے کہ سماق حابس نہین بلکہ قاتل کرم ہے اور اسی طرح آب انار ترش - اور جسوقت کہ زیادہ اسہال ہونیسے ضعف ہوجاے اوسوقت احتیاج ایسی غذا کی ہوگی جو قوت بڑھاے پہر ایسی غذاے قوی ہضم نہوتی ہو از قسم احسا اور ماء اللحم کی غذا تجویز کرنی چاہیے - وقت اور ترتیب کی بات ہے کہ ایسے بیمار کو بہوکہا نہ رکھنا چاہیے کہ ہر وقت بہوک کے ویدان کو ہیجان ہوتا ہے اور معدہ مین لذع پیدا کرتے ہین اور کبھی اشتہا کو ساقط کردیتے ہین بلکہ واجب ہے کہ قبل حرکت کرنے کیڑون کے مریض کو غذا کہلا دیجاے جس وقت کہ لذع معدہ وغیرہ سے اسکو راحت اور سکون ہو - اور یہ بات بہی واجب ہے کہ ایسے بیمارونکی غذا متفرق اوقات مین دیجاے پس بہت ہی تہوڑی تہوڑی غذا بدفعات انکو دینی چاہیے اور جس وقت خوف اسہال کا بسبب بدہضمی غذا کے ہو شکم پر ضمادہاے قابضہ جو معلوم ہوچکے ہین لگاتے چاہیین چہوٹے کیڑون کے مریض کو مناسب یہ ہے کہ اوسکی غذا کا کیموس اچہا اور سریع الہضم ہو کہ اس مین دو فائدہ ہین اولًا تو یہ کہ ایسی عمدہ غذا کی قوت بسبب اختلاف اور مضادت مزاج کے کیڑون تک البتہ نہ پہونچے گی دوم یہ کہ غذاے حسن الکیموس سے خراب کیموس جو مادہ تولد ویدان کا ہے کمتر بنے گا سقطہ اور صدمہ جو شکم پر پہونچے تدبیر صائب جمیع ایسے آفات مین یہی ہے کہ خون جہان تک ممکن ہو نکال ڈالا جاے اور بعد خون نکالنے کے دم الاخوین اور کسندر اور گل ارمنی اور کہربا ہر واحد سے ایک

درہم شلث رقیق مین ملا کر پلائین - اور اگر بعد ضربہ اور سقطہ کے ترف الدم خواہ اسہال خونی عارض ہوا ہو اسی دوا مین ایک قیراط افیون
بہی داخل کرین - اور بعد ان ہدایت کے پہر نظر تامل اور غور کے ملاحظہ کرنا چاہیے اون ابواب بیندہ کو جنمین کہ ہم عنقریب دیگر کی تدبیرین بیان کرینگے

سترہوان فن مقعد کے امراض مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی بیان عام امراض مقعد کا جاننا چاہیے کہ مقعد کے امراض کا اچہا ہونا دشوار ہوتا ہے اسلیے
کہ اوس مین چند امور ایسی جمع ہوے ہین جو مانع صحت اور زوال امراض ہوتے ہین - ایک تو یہ بات ہی کہ مقعد گذرگاہ فضلہ کی ہی اور دوسری یہ
اوسکی وضع اولٹی اور معکوس ہی کہ نیچے سے اوپر کیطرف نفوذ اوسکا ہی تیسری یہ ہی کہ حس اوس مین زیادہ ہی جو سبب یہ کہ اسفل بدن مین واقع
جاے رہتا ہی مقعد کا ممر اور گذرگاہ ہونا اسواسطے مانع ازالہ امراض ہی کہ ثفل برابر اوسکی طرف ہر وقت آتا رہتا ہے جو مقعد کو حرکت دیتا ہی
اور ایذا دہی اوسکی زیادہ کرتا ہے اور جس سکون سے قبول اثر دوا تمام ہوتا ہے اوس سکون کو آمد ثفل کی مقعد سے مفقود کر دیتی ہے اور جس سکون
سے طبیعت قادر اصلاح مرض پر ہوتی ہے اوسکو گذرنا ثفل کا مقعد سے نابود کر دیتا ہی - مقعد کے اولٹی وضع ہونے کا بنسبت امراض مقعد
کے یہ ضرر ہے کہ دوا کا ٹہرنا اور قایم رہنا اس عضو مین ضعیف ہوتا ہی - شدید الحس ہونیسے مقعد کے بنسبت امراض کے یہ ضرر ہے کہ
درد اوس مین زیادہ محسوس ہوتا ہے اور درد کے زیادہ ہونیسے جذب مواد زیادہ ہوتا ہی - مقعد کا اسفل کیطرف ہونا اس واسطے
مضر امراض ہی کہ فضول کا انحدار عموماً اوسکی طرف زیادہ ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ مقعد مین کسی قسم کی آفت مرض وغیرہ پہونچنے
سے قبول فضول کا بوجہ ضعف کے زیادہ ہوتا ہو کہ اوس وقت یہ ضرر اور بہی فاحش ہوگا اور زیادتی مرض کی زیادہ ہوگی **بواسیر کا
بیان** پہلے جاننا اس امر کا ضرور ہی کہ اکثر یہ غلط گمان کیا جاتا ہی کہ اس آدمی کو بواسیر کا مرض ہی اور حالانکہ اوسکی معاء مستقیم مین قروح ہوتی ہین
اور بواسیر نہین ہوتی پس واجب ہی کہ پہلے اسکی شناخت مین خوب تامل کر لیا جاے - بواسیر کی تقسیم چند طرح سے کی جاتی ہی ایک طریقہ
مشہورہ اوسکی تقسیم کا یہ ہے کہ ثولولی یعنی مسون کی ہوتی ہی اور یہ قسم نہایت خراب اور ردی ہی دوسری قسم عنبی اور تیسری قسم
توتی ہے ثولولی کے متشابہ چہوٹے مسون کے ہوتے ہین جو تمام بدن مین آدمی کے نکلتے ہین اور عنبی کے چوڑے اور گول دانے
بر رنگ ارغوانی خواہ مائل بارغوانی ہوتے ہین اور توتی کے نرم اور ڈہیلے اور دہوی رنگ کے ہوتے ہے کبہی اقسام بواسیر سے
وہ بہی ہوتی ہے جیسے نفاخات یعنی پہپہولے - کبہی بواسیر کی تقسیم اور طرح سے کرتے ہین ایک تو وہ ہی جو ناتیہ ہو یعنی اونچی ابہری ہوئی
دوسری غائرہ یعنی اندر بیٹہی ہوئی اور یہ قسم نہایت ردی اور خراب ہی خصوصاً وہ غائرہ جو متصل قضیب کے ہو کہ بیشتر جب اسمین ورم
آجاتا ہے پیشاب اسکی وجہ سے بند ہو جاتا ہے - ناتیہ جو ظاہر اونمین تین اقسام مین کسی قسم کی ہوتی ہی یعنی ثولولی خواہ عنبی خواہ توتی
قسم غائرہ کے بعض اقسام سے خون آتا ہے اور بعض سے نہین آتا ہے کبہی تقسیم بواسیر کے خروج اور سیلان اور عدم سیلان کی راہ
سے ہوتی ہے اس راہ سے یا تو منفتحہ ہے کہ اوس سے رطوبت بہا کرتی ہے بسبب کہلجانے عروق اور رگون کے یا صم اور عمی ہے کہ اوس سے
کوئی شے نہین بہتی ہے - اکثر پیدا ہونا بواسیر کا مادہ سوداوی سے ہوتا ہے اور خون سوداوی سے اور کمتر بلغم سے بواسیر پیدا ہوتی
ہی اور اگر بلغم سے پیدا ہوتی ہی تو مثل نفاخات کے ہوتی ہی یا جیسے وہ چہالے جو جہال کے پیٹ سے نکلتے ہین - ثولولی قسم بواسیر کی جسیم
سے ہوتے ہین زیادہ قریب ہی سودا کے اور توتی اقرب ہے خون کے اور عنبی بیچ مین ہے یعنی درمیان سودا اور خون کے جو مادہ ہی
اوس سے ہوتی ہے ممکن نہین ہی کہ بواسیر پیدا ہوا اور منہ اون رگون کے نہ کہل جائین جو مقعد مین ہین بنا بر قول جالینوس کے

اور اسی وجہ سے بواسیر کی کثرت بروقت ہواے جنوبی چلنے کے ہوتی ہے اور بلاد جنوبی مین بھی اسکی کثرت ہوتی ہے۔ جو بواسیر سائلہ
اور منفتحہ ہو کہ اوس سے خون جاری ہو مناسب نہین ہے کہ اوسکے خون جاری کو روک دین جبتک کہ خوف ضعف کا اور زانو کی استرخا
اور غلبہ خفقان کا نہ ہو اور خون مین سیاہی نہ آتی ہو اور بہتر یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا بند کرین اور ایکبارگی نہ روکین جسوقت عورات مین خون
بواسیر کا رحم کیطرف مائل ہو جاے اور حیض کے ذریعہ سے نکلے اونکو اسکے برآمد ہونے سے مرض بواسیر کے بہ نسبت نفع ہوگا۔ اور
اگر از خود اونکو ایسا بحران نہ ہو واجب ہے کہ طبیب تدبیر صناعی سے اوسی طرف انکے خون بواسیر کو لیجاے اور ادرار طمث کی تدبیر
بھی کرے اکثر بیماران بواسیر کا ایک خاص رنگ ہوتا ہے جو زرد مائل بسبزی ہے۔ اور اکثر اصحاب بواسیر کو رعاف عارض ہوا اونکی بواسیر جاتی رہی
علاج بواسیر کا واجب ہے کہ علاج شروع کرتے ہی پہلے اصلاح بدن کرنا چاہیے اور خون فاسد اور خراب کا استفراغ کرین حتے کہ
صافن کی فصد اور اوس رگ کی جو پاشنہ کے پیچھے ہے بھی کھولدین اور مابض کی فصد ان دونون رگون کی فصد سے زیادہ نافع ہے
اور حجامت دونون کولون کے درمیان کی بواسیر کو نافع ہوتی ہے۔ اور اخلاط سوداویہ کا استفراغ کرین اور طحال اور جگر کا علاج بھی کرنا چاہیے
اگر بنظر قواعد واجب ہو اور جو خون ردی ان دونون عضو سے پیدا ہوتا ہے اوسکی اصلاح کرین۔ پھر اگر ورم اور درد اور انتفاخ نہو تو زیادہ
حاجت بواسیر کے علاج کی نہین ہے اسلیے کہ اسکا علاج اکثر یہی ہے کہ بتجربہ نواصیر ہو جاتا ہے اور شقاق مقعد کی نوبت پہونچتی ہے
یعنی سرین کی گرانی ہے۔ بعد اسکے واجب ہے کہ تلیین طبیعت کی تدبیر مین کوشش بلیغ کیجاے تاکہ سختی ثقل کی مقعد کو ایذا نہ دے
اور مصیبت زیادہ ہو جاے۔ بہترین تدبیرات یہ ہے کہ مسہلات اور ملینات ایسے تجویز ہون جن مین ادویہ نافعہ بواسیر کی طرح
ہین جیسے حب المقل اور حب فیلزہرج اور حب وازی اور وہ حبوب جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے۔ واجب ہے کہ تفتیح فم باسور یعنی اونکا
منہ کھول دینا اور خون کا اوس سے جاری کرنا جس قدر ممکن ہو اوس مین کوشش کیجاے جب تک کہ کوشش نہ ہو یا ایسکا
خون سرخ نکلنا شروع ہو جاے کہ اوس مین سیاہی نہو پھر اگر یہ تدبیر ازالۂ مرض مین کافی نہ ہو اب اوسکی تدبیر یہی ہے کہ باسور کو
جدا کر دین اور کاٹ کر گرا دین اونکو خشک کرکے خواہ جلا کر ایسی چیزون سے جو ایسے ہی افعال اور خواص رکھتی ہین یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ خون بواسیر سے جاری ہونا اور مقعد سے اوسکے جاری رہنے مین امان اور بے خوفی ہے اکلہ اور جنون اور مالنخولیا
اور صرع سوداوی سے اور حمرہ جاورسیا اور سرطان اور تقشر اور جرب یعنی خارش اور قوبا یعنی داد کے جملہ اقسام سے اور جذام
سے اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور سرسام سے۔ جسوقت خون معتاد بواسیر اور خون مقعد بند ہو جاے انہین امراض کا خوف
ہوتا ہے اور استسقا کا خوف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ورم جگر سوداوی اور ردی پیدا ہوتا ہے اور فساد مزاج کا جگر مین عارض ہوتا ہے سل کے
پیدا ہونے اور درد ہاے شش یعنی پھیپھڑے کے عارض ہونیکا خوف ہوتا ہے اس لیے کہ خراب اور فاسد خون شش کیطرف اودھر سے
رک کر دفع ہوتا ہے جس وقت سیلان خون بواسیر سے غشی پیدا ہو جاتا ہے کہ جو کے ستو ہمراہ طباشیر اور گل ارمنی کے ملا کر تھوڑے
تھوڑے کھلاوین ادویہ باسوریہ اون مین مفتحات ہین جو مسون کے منہ کھول دیتی ہین اور بعض مدملات ہین جو زخم کو
مندمل کرتی ہین اور بعض ادویہ حابس ہین جو افراط روانگی خون کو بند کر دیتی ہین اور بعض ادویہ بواسیر کے گرا دینیوالی
ہین اور بعض دواؤن سے درد بواسیر مین سکون پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہی ادویہ یا تو مشروبات ہین کہ پلانے اور کھلانیوالی ہین
یا حمولات ہین خواہ طلاؤن کے اقسام اور ضمادات اور نطوخات یعنی لتھیڑنے والی دوائین یا ذرورات ہین جو چھڑکنے کے

کام مین آتی ہین یا بخورات مین جنکی دہونی دیجاتی ہو خواہ پانی کے اقسام ہین جن مین مریض بٹھایا جاتا ہو۔ یا عوابس جنسے قطعًا
خون کی آمد بند کردیجاتی ہو اور یہ جملہ اقسام ادویہ کے مفرد بھی ہین اور مرکب بھی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حب المقل کی منفعت
بواسیر دوری مین بخوبی ظاہر ہوتی ہو اور جو بواسیر بطور دورہ کے نہ ہو اوس مین اسکا نفع زیادہ نہین ہوتا ہو۔ اور اگر شقاق اور ورم دونو
جمع ہوجائین ہمراہ بواسیر کے پہلے انہین دونون کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان بواسیر کا۔ روغن خستہ خوبانی جس مین مقل کو گھول دیا ہو ورم
اور شقاق دونون کو مفید ہے تدبیر قطع کرنے بواسیر کی بواسیر کا گرادینا کبھی بذریعہ قطع کے ہوتا ہو یعنی کسی آلہ آہنی وغیرہ سے
اوسکو کاٹ کر گرادین۔ اور کبھی ادویہ حادہ سے اسکو کاٹ ڈالتے ہین۔ اگر بواسیر شمار مین چند عدد ہون ساتھہ ہی سبکا قطع کرڈالنا
مناسب نہین۔ بلکہ واجب ہو کہ بقراط کی وصیت کو سننا چاہیے اور ایک باسور کو بدستور مسلم چھوڑ دینا چاہیے پھر اوسکے بعد علاج کرنا
چاہیے بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک کو پہلے کاٹ کر پھر دوسرا کاٹین اور اسیطرح ایک کے بعد ایک کا علاج کیا کرین اگر مریض اس تدبیر کی ایذا پہ
صبر کرسکے اور پھر اخیر مین جاکر ایک مسہ باقی رہنے دین تاکہ اوس سے خون فاسد بہا کرے جسکے خروج کی طبیعت خوگر ہوگئی ہے یہ مسہ جسکو
قطع کرنا منظور ہے اگر ظاہر بدن مین ہو اور آنکہہ سے نظر آتا ہو تو پھر اوسکے قطع کی تدبیر سہل اور آسان ہوگی اور اگر اندر واقع ہے کہ نظر
نہین آتا اوسکے قطع کرنیکی تدبیر مین صعوبت اور دشواری ہو۔ ظاہری مسہ کے قطع کرنیکی تدبیر عمدہ یہ ہے کہ اوسکی جڑ مین ایک
ڈورا ریشم کا خواہ کتان کا مضبوط یا بال خوب کھینچکر باندہین اور ہر وقت گرہ کو تنگ کرتے رہین اگر اس تدبیر سے گرجاے تو بہتر
ہو ورنہ ادویہ مسقطہ کو اوسپر لگاکر امتحان کرین اگر اس تدبیر سے بھی نگرے پھر کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مسہ اندرونی ہین اور نظر
نہین آتے پہلے اونہیں اولٹ دینا چاہیے اوسکے بعد قطع کردینا چاہیے۔ اولٹ دینا کبھی تو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہو مثلاً
محجمہ ناری کے ذریعہ سے خواہ اور کسی شے کے ذریعہ سے کہ اوسکو مقعد پر رکھین تاانیکہ مسہ باہر نکل آئے بعد ازان قالب سے مسے کو
پکڑین اور اگر بعد نکل آنے مسے کے جلدی اندر چلے جانیکا خوف ہو تو چاہیے محجمہ کو زیادہ چسپان رہنے دین تاکہ مقام معلوم پر ورم
آجاے کہ بعد ورم ہوجانیکے پھر یہ گرہ مسہ باہر آکر اندر پلٹ نجائیگا۔ اور کبھی بعد خارج مین نکل آنے مسہ کے جابکدستی اور جلدی سے
اوسکی جڑ مین ڈورے کی گرہ مضبوط لگادیتے جس سے ورم پیدا ہوجاتا ہو اور باسور پھر باہر ہی رہتا ہے کبھی اولٹنا باسور کا ایسی
دواؤن سے ہوتا ہو جو اولٹ دینے کی خاصیت رکھتی ہین۔ مثلاً عصارہ قنطوریون اور عصارہ سوبیا کا جوہر اور تازہ ہو اور
میویزج ان سب کو شہد سے گوندہ کر مقعد پر طلا کرتے ہین خواہ کسی پشمینہ وغیرہ کے کپڑے مین لگاکر بطور حمول کے رکھتے
ہین کہ اسکے ذریعہ سے براز برانگیختہ ہوتا ہے اور مقعد کے باہر لانے پر اور اسہال پیدا کرنے پر آمادگی پیدا کرتا ہے۔ یا نطرون
اور ملحہ گاؤ کا اسی طور سے استعمال کرین۔ یا فلفل اور قنطوریون کا استعمال کیا جاے یا انکے انہین دوائین سے جو دو اہم
اوس مین عصارہ بخور مریم یا میویزج کو بڑھاوین۔ منجملہ احتیاط کے ایسے باسلیق کی فصد کرتی ہے کہ قبل کاٹنے بواسیر کے یہ احتیاط
کرلینی چاہیے جس وقت کاٹنے کا ارادہ ہو پہلے وہ شے جس سے مسہ کا قطع کرنا منظور ہے چھٹا دینا چاہیے اور مسہ مین خوب
چسپیدہ کردینی چاہیے وہ مسہ بیرونی ہو خواہ اوسکو قالب وغیرہ سے باہر نکالا ہو گو ظاہر ہی تھا اور چمٹا دینے کے مسہ کو یا اوسی
شے کو اپنی طرف بزور کھینچنا چاہیے اوسکے بعد جڑ سے مسہ کو قطع کردینا لازم ہے نہایت تیز اور حاد دوا سے خواہ نہایت
تیز اور کاٹنے والے باڑہ کے آلہ سے۔ اور مسہ کی جڑ سے زیادہ گذرنے کے سواے مسہ کے اور گوشت وغیرہ

بعد

جو اوسکے نیچے ہے نہ کاٹنا چاہیے ورنہ پھر آفات عظیم اور دردہاے شدید پیدا ہونگے اور بیشتر یہ زیادہ قطع ہوجانا آخر کار مین اسرا اور بضر یعنے
بند ہوجانے اور رک جانے کیطرف منتہے ہوتا ہے اور بعد قطع کرنے باسور کے جسقدر خون برآمد ہوا اوسے روکنا نہ چاہیے جب تک کہ ضعف
قوی کا عموماً خوف نہ ہو پھر بعد اسکے اونہین ادویہ حابسہ سے خون کو بند کردینا چاہیے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ پھر اگر زیادہ خون برآمد
نہو تو باسلیق کی فصد کردینی چاہیے اور اگر مریض کو تحمل ہو ایسے ادویہ مفتحہ جنسے خون جاری ہوجاتا ہے اونکے استعمال سے اجراے خون
کردینا چاہیے تو یہ تدبیر صائب ہی بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہو بسبب شدت درد کے۔ بیشتر ایسی اوقات مین عصارہ پیاز کافی ہوتا ہے
اور اگر ارادہ تراشنے اور بریدہ کرنے کا ہو تو بڑے مسے کو نصف سے اور چھوٹے مسے کو جڑ سے تراشنا چاہیے خواہ اور کسی قسمت اور حقنہ کرنی
پڑا اور تدارک اچھی طرح کرنا رہے ایسا نہ ہو کہ ورم آجاے اور درد پیدا ہوجاے اور یہ تدارک اسطرح سے کرنا چاہیے کہ اوسی جگہ پر اوبلی
ہوئی پیاز خواہ گندنا جسپر روغن زرد سے چکناہٹ دی ہو رکھدین اور بیمار کو آبہاے قابضہ سے بھری ہوئی لگن وغیرہ مین بٹھانا
چاہیے تاکہ ورم نہ ہوجاے اور سرکہ اور پانی مین پوست آنار اور مازو پکا کر اسکو بٹھانا چاہیے۔ بعد اونکے علاج ایسی ادویہ سے کرنا ہوگا
جو گوشت اوگا دین مرہم وغیرہ سے تاکہ ورم پیدا نہ ہو۔ خرم کرنیسے غرض یہ ہے کہ ادویہ مسقطہ باسور کی حدت بخوبی وہانتک مہیا ہوا
پہونچ جاے جس وقت مقعد مین ورم پیدا ہونیکا خوف ہو اور درد شدید ایسے معالجات کرنیسے پیدا ہو پس واجب ہے کہ پوست کوہان شتر
اور مقل سے دہونی کیجاے۔ اور ضمادات مذکورہ سابقہ کا بھی استعمال کرین۔ یا وہ روئی جسکو چیز خواری کہتے ہین ہمراہ زردی اور تھوڑی
افیون کے اور کسی قدر زعفران کا ضماد کرین۔ نبیذ وادی مین بیمار کا ٹہلانا عجیب النفع ہے تسکین مین اوس درد کے جو مسّہ کے
قطع سے پیدا ہوتا ہے خواہ اور قسم کا درد۔ اسی طرح آبزن اون پانیون کا جن مین ملینات کو جوش دیا ہو اور ایسے ہی پانی کا نطول
کرنا بھی ہے اور یہ ملینات جیسے تخم کتان اور خطمی اور کرنب وغیرہ۔ جو دوا اورام مقعد کو خاص ہے جو بوجہ بواسیر کے پیدا ہوا ہو وہ یہ
ہے سپیدۂ قلعی تین اوقیہ سقوموبوس ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ مصطگی تین درہم عصارۂ بنگ مین گوندھکر استعمال کرین واجب ہے کہ
تلیین شکم کی تدبیر کرتے رہین اور ثفل کو خشک اور سخت نہ ہونے دین اور احتباس بول کی تدبیر کرین اگر ورم کے نرم کرنیکی وجہ سے پیشاب
بند ہوگیا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ مریض کو ایک شبانہ روز بیت الخلا جانے سے منع کرین خصوصاً اگر خون بکثرت نکل چکا ہو۔ لیکن اگر ارادہ
بواسیر کے کاٹنے کا خواہ اوکھیڑنے کا آلہ آہن وغیرہ سے نہ ہو بلکہ ارادہ یہ ہو کہ کسی دواے حاد کو اوسپر چھڑکنے سے مسّے گر جائین خواہ
کٹ کر گرین تو بہ جائین اسلیے کہ ایسی دوا جرم باسور کو ٹڑاکر اوسکو مٹا دیتی ہے اور گوشت صحیح کو نمایان کردیتی ہے پھر اگر ایسی دوا کے
استعمال سے درد شدید پیدا ہو آبہاے قابضہ مین مریض کو بٹھانا چاہیے اور قبل آبزن کرنے کے بہت سا روغن زرد مسّہ کی جگہ پر
رکھدینا چاہیے بعد اسکے مرہم سپیدہ اور مرداسنگ سے علاج کرنا لازم ہے اور اسی طرح اور اقسام مرہم کے جو بشرکت انہین دونون
ادویہ کے طیار ہوتے ہین اور آب مکوے سبز اور کاہو اور کشنیز سبز اون مین پڑتا ہے۔ اکثر یہ بات ہوتی ہے کہ خوف سے شدت
درد کے ایک مرتبہ پوری پوری مقدار دواے حاد کا لگانا نہین ہوسکتا لہذا مکرر اور بار بار تھوڑی تھوڑی دوا کا استعمال کرتے ہین
پھر اگر درد ٹھہر جاے اور ہر وقت بنا رہے علاج مذکور سابق کرنا لازم ہے۔ اور مکرر دواے حاد کو چند مرتبہ لگانا اور اوسکے
ہمراہ خشکی پیدا کرنے والی دوا کا بھی استعمال کرنا ضرور ہے کہ یہ تدبیر سہل اور آسان ہے اور آخر کو مسّہ سیاہ ہو کے گر پڑیگا
دواے حاد وہی دیگ بردیگ ہے اور فلدفیون وغیرہ جو قرابادین سے معلوم ہوسکتے ہین۔ جسوقت کہ مسّون مین سیاہی

اجابت کرتے کو روغن زیتون مین اوبال کر باسور پر رکھنا چاہیے اور درد کی تسکین کی تدبیر کرنی چاہیے پھر دوبارہ دوسرے حاد
لگائی جاے تا آنکہ بسہ گر پڑے - بواسیر توثیہ اور جو شبیہ توثی کے ہو اوسپر زاجات یعنی اقسام پھٹکری کا پیسکر چھڑکنا بس یہی تدبیر اوسکے
خشک کرنے اور گرا دینے کے واسطے کافی ہے اور انھین زاجات سے اوسکا قطع کر دینا بھی ہو سکتا ہے اور فصد اور اسہال نہایت
واجب ہے ان اقسام کے علاج مین اور ذرورات اور بخورات اور طلا کرنے کے ادویہ زیادہ تر اثر کرنے والی ہین بواسیر کے مرض مین

بواسیر اصم کے کھولنے کی تدبیر اور اوسکے رُکے خون کے جاری کرنے کے طریقے - پہلے تو واجب یہ ہے کہ نہلانے سے
حمام مین خواہ بذریعۂ آب گرم وغیرہ کے اوس مین نرمی پیدا کیجاے اور تفتیح بواسیر کی اعانت فصد صافن اور مابض سے کرنی چاہیے
اور مروخات کا استعمال جیسے روغن لب شفتالو اور خوبانی کا جو تلخ ہو اور پوست کوہان شتر اور مغز ساق گاو دشتی اور مقل ازرق
وغیرہ یہ سب اقسام جدا جدا خواہ یکجا کرکے اور اوسکے بعد عصارہ پیاز کا جو تیز ہو مثلاً سپید پیاز کا اوسپر لگایا جاے اور کبھی انھین ادویہ مین بھصار
بخور مریم بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ کوئی قسم تیوعات یعنی زہریلے دودھ کی بھی ملائی جاتی ہے اور مویزج اور برگ حمام کہ ضرور
اوسکو کھولدیتا ہے اور بیشتر تلخہ گاو بھی شامل کرتے ہین - قنہ کو یعنی بارزد کو بھی دربارہ تفتیح بڑا دخل ہے اسیطرح برگ سداب اور روغن
اقحوان اور خود اقحوان کا کھانا خون کو جاری کر دیتا ہے اور مسام کو کھول دیتا ہے دواد ہلیلہ ہمراہ بزور کے علاوہ نفع کرنے بواسیر کے
خون بواسیر کو بھی جاری کرتی ہے اس لیے کہ اس مین بزور ملطفہ پڑے ہوے ہین - خون بند شدہ کے ادرار کے واسطے یہ بھی ایک
دوا ہے کہ شحم حنظل تین درہم روغن بادام تلخ چار درہم ایک بتی لانبی طیار کرین اور مقعد مین اوسے رکھدین اور گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد
بدل دیا کرین اسیطرح کی پانچ بتیان پانچ گھنٹے مین بدلی جائین اور جسوقت درد کی زیادتی ہو ایک بتی روغن گل سے بھگو کر رکھدین
اور ٹھہری رہنے دین - اور صافن کی فصد سے کبھی خود بخود بواسیر اصم کھلجاتی ہے **بیان ادویہ باسوریہ کا** لیکن بخورات اور
ذرورات پس اصوب یہ ہے کہ ذرورات قوی سے پہلے موضع خاص پر انزروت کو پانی مین گھولکر لگا دین - اور اگر مریض کو برداشت
ایذا ہو درد کی زیادہ ہو اور بڑا شجاع اور قوی دل ہو ایسے بیمار کی مقعد کے اندر آہک آب نا رسیدہ بھر دینا چاہیے اور تھوڑا سا ٹھہر کے
کسی شراب قابض سے اوسکو دھو ڈالین اوسکے بعد پھر اوسپر زرورد کو پیسکر چھڑکین منجملہ ان چیزون کے جو بواسیر پر چھڑکی
جاتی ہین تانبے کے چھلکے جو خراد سے اوترتے ہین اونکو پیسکر تنہا خواہ ہمراہ قلعی سوختہ کے - ایضاً زرنیخ اور ذراریح اور نوشادر
بواسیر پر چھڑکا جاتا ہے اور ان ادویہ کی تیزی کا تدارک روغن زرد وغیرہ کے ملنے سے بموجب بیان بالا کیا جاتا ہے - قوی زیادہ تر یہ
ادویہ اوس وقت ہو جاتی ہین جب کہ لڑکون کے پیشاب مین انکو ملا کر لگائین اور یہ ادویہ بمنزلہ دوا حاد کے سمجھنی چاہئین
اب وہ دوائین جو انکے بہ نسبت نرم ہین یعنی اونکی تیزی کم ہے پس جیسے خاکستر جوز السرو شراب سے دھوئی ہوئی اور خاکستر
پوست بیضہ اور خاکستر خستہ خرما اور ترمس تلخ جو بحالت خشک ہونے کے سوختہ کیجاے اور اسی طرح خستہ تمر سوختہ بالخاصہ از قبیل
قبیل یہ دوا ہے کہ شور مچھلی کا سر لیکر آگ کے قریب خشک کرین اور ہموزن اوسی کے پرانا پنیر ملا کر حلقۂ دبر پر چھڑکین - اسیطرح
مچھلی مذکور کی دم کی راکھ - کلونجی بھی ذرورات بواسیر مین نہایت اچھی دوا اور عجیب النفع ہے - بخورات قوی سے واسطے
بواسیر کے تنہا دواے بلادر ہے خواہ ہمراہ اور سب دواون کے اور ہمراہ زرنیخ کے خاصکر زیادہ مفید ہے اور تنہا زرنیخ اور فقط
گندھک بھی اسی طرح کی دوا ہے اب اور سب طرح کی ادویہ جیسے انجدان و بیخ کنیر اور اشترغار اور بیخ سوسن اور بیخ کبر

اور بیخ کرفس بیخ حنظل بیخ حرمل عروق الصفبا عین تخم گندنا اور رال اونٹ کی مینگنی اور سجی اور شنان اور قنہ اور انزروت
یہ ادویہ تنہا ایک ایک اور مجموع دو چار خواہ سب کے سب کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان مین کسیقدر بلادر بھی ملایا جاتا ہے اور روغن
یاسمین مین گوندہ کر قرص بنا کر رکھ چھوڑتے ہین تاکہ اس سے دھونی دیجائے منجملہ ان ادویہ کے جو اس مین پڑتی ہین یعنی
دھونی مین استعمال ہے اور قنہ اور اونٹ کی مینگنی کہ یہ نافع دوا ہے اور جھاؤ کی دھونی چند مرتبہ دینے سے کبھی کفایت ہوتی ہے
اور دوسری دوا کی حاجت نہین رہتی بخور مرکب بیخ کبر اور بیخ کرفس اور برگ کنیر اور بیخ شوکہ جسکو حاج اور محروث بھی کہتے ہین اور
اور بیخ سوسن اور بلادر ست کو برابر وزن لیکر گولیان بنائین روغن زیتون کے ذریعہ سے اور اسی کی دھونی دین کبھی ہمایا
کہتے ہین کہ برگ آس کی دھونی بہت نفع کرتی ہے اور کالے سانپ کی کینچلی اور نوشادر کی دھونی اور یہ دھونی کبھی تو چمنی خواہ
ٹونٹی لگے ہوئے برتن سے دیجاتی ہے کہ ایک سرا اوسکا تو مقعد مریض کے اندر اور دوسرا سرا جو بطور چنگیر دان کے ہوتا ہے وہ آگ پر رکھا
ہوا اور کبھی ایک دیگ وغیرہ سے کہ جسکے منہ پر سوراخ دار مشک کوئی ظرف ڈھانک کر مریض کو اوسپر بٹھاتے ہین اور دھونی دیتے ہین نہایت
مناسب بواسیر کی دھونی سلگانے کیواسطے وہ انگارہ ہے جو اونٹ کی مینگنی جلا کر اخگر بنا ہو یا سور کی تر دوائین تر چیزین جو مسون
پر بواسیر کے رکھی جاتی ہین خواہ جنکا تڑیرا دیا جاتا ہے بعض تو اون مین سے وہ آبہائے قوی ہین جو مثل تیزاب کے تیز ہون جیسے
وہ پانی جو چونا تازہ جو بجھایا نہ ہو اور سجی اور ہرتال کو پکایا ہو اور بکرر اوسی پانی کو نتھار نتھار کر یہی تیز چیزین اوسی پانی مین جوش دی ہو
پھر بعد اس پختہ کرنے کے اوسی پانی مین چونا اور سجی کو ملایا ہو - سیاہ شبیہ یعنی پھٹکری کے معدن کے پانی خواہ جسمین پھٹکری
محلول ہوگئی ہو انکے طلا کرنے اور پلانے سے و نیز اونسے مقام بواسیر کو دھونے سے خون بواسیر کا سیلان بند ہو جاتا ہے - یہ طلا جسکو ہم
لکھتے ہین عمدہ اور مجرب ہے - ایک پھل اندرائن کا تر تازہ لیکر اوسکی چار پھانکین کرین اور کسی برتن مین رکھکر اوسپر ایسے اونٹ
اونٹ کا پیشاب ڈالتے رہین جو خود چرتا ہو اور شیر خوارہ نہو خصوصاً شتر اعرابی اور اتنا پیشاب اوسپر ڈالین کہ وہ پھل پیشاب مین
ڈوب جائے اور گرمیونکی دھوپ مین جب تک گرمی پڑتی ہے رکھتے ہین اور جس قدر پیشاب سوکھ کر کم ہو اور اوسمین
زیادہ کرین پس یہ پیشاب بہت نافع ہے ضرور مسون کو کاٹ کر گرا دیتا ہے کبھی مرکی کو بار بار طلا کرتے ہین کہ یہ بھی بواسیر کو
جھڑا دیتا ہے - اب خرنوب تر و تازہ مین صوف کو ڈبو کر بواسیر پر رکھتے ہین کہ یقیناً مسون کو دور کر دیتا ہے - اور اگر خرنوب ہمیشہ
بواسیر کو کھلایا کرین اس سے بھی جاتی رہے گی جس طرح اور مقامات بدن کے مسون کو کھلانے سے بذریعہ خرنوب کے بھی دور ہو
سے جاتے ہین - اسیطرح بڑی قسم کی پیاز سے کھلانے سے - مرہمات مین پورانا گھی اور روغن خستہ زرد آلو اور روغن خستہ سفیالو
ورک کوہان شتر کا روغن اور روغن خیری اور روغن حنا فتیلہ بواسیر کا اور حمول تھوڑی سی روئی کا گالہ شہد مین ڈبو کر اوسپر
کلونجی کو جلا کر چھڑکین اور بطور فتیلہ خواہ حمول کے استعمال کرین - کبھی فتیلہ سوختہ اور جلے ہوئے ہوتے ہین کہ دونون قسم کی ہرتال
یعنی زرد اور سرخ وغیرہ سے خواہ اور جملہ ایسے ادویہ ذروریہ سے بنائے جاتے ہین جنکا استعمال فتیلہ مین داخل کر کے ہو سکتا ہے
ہمراہ شہد کے - یہ بھی عجیب الاثر فتیلہ ہے مگر تیز بہت ہے اور صعوبت اسکی استعمال مین زیادہ ہے کہ بیخ لوف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے
کرین اور ایک شبانہ روز انکو شراب مین بھگو وین بعد ازان جس قدر ہو سکے بطور فتیلہ کے استعمال کرین - بعض اطبا
نے گمان کیا ہے کہ اگر نیلوفر سے فتیلہ بنا کر استعمال کرین نافع ہوگا اور میرے گمان مین یہ ہے کہ درد کی تسکین کا نفع اس سے

البتہ ہوگا مشہور بات پلانے کی دوائین بواسیر کے واسطے ازانجملہ حب المقل بنا بر نسخہ مشہورہ اور وہ بھی نسخہ اسکا جس مین کہ ویسا ہی
اور کوٹری خواہ گھونگہا پڑتا ہے - ازانجملہ حب وادی اور اوسکا یہ نسخہ ہے ہلیلہ بلیلہ شیر آملہ ہموزن اور وادی مصری چند جزو روغن
مشمش مین خوب ملائین تا اینکہ اوس مین جذب ہوجاے اور پہر شہد ملاکر گولیان طیار کرین مقدار شربت اس گولی کی دو درہم سے
تین مثقال تک ہے - ازانجملہ حب سندروس ہے - نسخہ اوسکا سندروس اور پوست بیضہ اور شیطرج تخم گندنا سب اجزا ہموزن ایک
ایک جزو نوشادر نصف جزو خبث الحدید چار جزو بقدر کنار دشتی گولیان باندہین اور صبح کے وقت چھہ گولیون سے سات گولیون
تک استعمال کرین ان گولیون سے باہ بھی برانگیختہ ہوتی ہے - ایضاً ہلیلہ سیاہ بہیڑا آملہ ہر واحد دس جزو کوڑی جلی ہوئی سات جزو کہربا
تین جزو زاج دو جزو مقل بیس جزو آب گندنا مین بھگو کر گولیان طیار کرین - ایضاً ہلیلہ سیاہ بریان کہ اوسکو روغن گاو مین
بھونا ہو اور تخم رازیانہ ہر واحد ایک جزو حرف دو جزو اسی کو ہر روز بقدر ایک ملعقہ کے تناول کرین ہمراہ شراب کے - ایضاً
ہلیلہ روغن گاو مین بریان کیا ہوا ہمراہ آب گندنا کے اور روغن اخروٹ اور اطریفل صغیر اور وہ اطریفل جسمین خبث الحدید پڑا
ہو - ایضاً خبث الحدید باریک چھنا ہوا تین درہم ہمراہ دو درہم حرف ابیض کے نہار اوسکو ہمراہ ایک اوقیہ آب گندنا کے تناول کرین اور
دو درہم روغن اخروٹ ملالین - ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا گوکہرو بادام تلخ اجوائن ان اجزا کو ایک کفدست آرد جو ڈالکر آب گندنا کے
گوندہین روغن زرد آلو ملاکر - ایضاً ابہل تازہ اور صاف کیا ہوا دس درہم کو چند روز آب گندنا مین تر کرین اور پہر اسکو سایہ مین سوکہا
اور پیسین اور اسپر تخم حرمل اور الخبدان کرمانی اور حرف ابیض اور حرمل اور حلبہ اور اجوائن ہر واحد سے آٹھ درہم اضافہ کرین اس
طرح پر کہ حرف اور حرمل کو روغن اخروٹ اور روغن مشمش مین جوش دین اور باقی دواؤن کو کوٹین اور پہر جملہ اجزا کو
یکجا کرکے کسی کانچ کی آچاری وغیرہ مین رکھہ چھوڑین مقدار شربت دو مثقال تک ہے کم سے کم ایک مثقال - جو دوا کہ ممتاز اور مجرب
ہے وہ یہ ہے کہ قنہ خشک شدہ کو ہمراہ کسی پانی کے جو اوپر مذکور ہوچکے جیسے آب گندنا وغیرہ تناول کرین کہ اس سے بواسیر
جاتی رہیگی - اور اگر تین مرتبہ کھالی جاے پھر عود نکریگی - سکبینج اور میعہ بھی منجملہ اون ادویہ کے ہے جو بواسیر کے مرض مین مستعمل
ہوتی ہین - پہر اگر طبیعت نرم ہو اوس وقت سفوف ہلیلہ ہمراہ بزور کے نافع ہوگا یہ سفوف خونکا ادرار کرتا ہے - منجملہ اون ادویہ کے
جو انکو نافع ہین ہمیشہ تناول کرنا لوف کا ہمراہ شہد کے - اور اطریفل ہمراہ خبث الحدید کے اوسکے کھانے سے خون بند ہوتا ہے باسور کو
نفع ہوتا ہے **مسکنات درد** سکبینج اور مقل ہر واحد دو درہم میعہ ایک درہم افیون نصف درہم روغن جستہ زرد آلو ڈیڑہ
اوقیہ گوند کی چیزین سب اسی روغن مین حل کرکے نصف درہم جند بیدستر اوس مین ڈالدین - ایضاً نیلوفر خشک کیا ہوا ایک
جزو - ایضاً اکلیل الملک عدس مقشر ہر واحد ایک جزو زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر - ایضاً برگ خطمی اور اکلیل الملک زردی
بیضہ اور روغن گل مین یکجا کرین - جسوقت کہ بواسیر پر مرہم داخلیون اور روغن گل اور تھوڑی سی زعفران اور افیون اور اسفیدج
رکہین بہی نافع ہوتا ہے - بط کی چربی سے بھی نفع زیادہ ہوتا ہے ایضاً سرطان نہری زوفاے تر چربی گردہ گوسپند کی اور موم
سپید - ایضاً خصوصاً جس وقت کہ ورم آگیا ہو یا بونہ اور اکلیل الملک اور قدرے زعفران پیسکر اور لعاب تخم کتان مین
مثلث کو ملاکر گوندہین - مسکنات درد کے واسطے وہ ادویہ جنکو ہم باب ورم مقعد مین بیان کرینگے بھی بڑھا لینی چاہئین
اس لیے کہ وہ بھی بواسیر کے قطع اور شق کرنے اور ورم کے درد مین نافع ہوتی ہین سیلان خون کی روک

والی **دوائین** بعض ادویہ انمین سے وہ ہین کہ بواسیر کے قطع کرنے سے جو خون جاری ہوتا ہی اوسکو بند کرتی ہین اور
اونکی بنسبت قوی تر اور انسب یہ بہی ہے کہ کاوی بہی ہون یعنی داغ کرنیوالی اور بعض ادویہ اون مین سے انگلی کے سر کے کہل جانیسے
جو خون جاری رہتا ہے اوسکو روکتی ہین قطع کرنے سے جو خون جاری ہو اوسکی بند کرنے والی دوائین جیسے زاجات کے جملہ اقسام
اور ذرور جو صبر اور کندر اور دم الاخوین شیاف مامیثا اور گلنار وغیرہ سے مرکب ہون اور یہ ذرور کے اقسام پتہر کے اور باستواری
اور مضبوطی باندہے جاتی ہین۔ ایضاً خرگوش کے روئین اور بال اور مکڑی کا جالا انڈے کی سپیدی مین تر کرکے اور ذرور جالینوس
اوس مین آلودہ کرکے خوب استواری سے باندہا جاتا ہے تا اینکہ پٹری ڈالدے اور خون بند ہوجاے۔ اسکے قوی دوا جیسے قلقطار
ہمراہ اقاقیا کے بازو ملاکر اور پہر مضبوطی سے پٹی باندہ دین۔ پہر اگر ان ادویہ سے بہی خون بند نہ ہو داغ دینا چاہیے اس طرح کہ
ایک ٹکڑا روئی کا روغن زیت مین جو کہولتا ہو ڈبو کر مقام جریان خون پر رکہین کہ خون بند ہوجائیگا اوسکے بعد ادویہ حابسہ ورم
کرین اور اس تدبیر سے خوف تشنج کا ہوتا ہی۔ جو ادویہ حابسہ ان ادویہ مذکورہ سے کم ہین وہی ادویہ قابضہ مشہورہ اور وہی پانی
جن مین ادویہ قابضہ جوش دی گئی ہون اور شراب مازو کہ اوس مین پوست انار کو جوش دیا ہو مشروبات جو اسی غرض کے
واسطے مستعمل ہوتے ہین اور وہ اطریفل صغیر کہ جس مین وہ خبث الحدید سرکہ مین بہگویا ہوا ایک ہفتہ بہر تک کا پڑا ہو جسمین سے
بعد بہگونے کے سرکہ کو جدا کرلیا ہو اور کسی تابہ آہنی وغیرہ پر اس قدر گرم کیا ہو کہ بہن جائے بعد ازان مثل غبار کے باریک پیسا ہو
تغذیہ اصحاب بواسیر کا واجب ہی کہ ہر ایک گوشت غلیظ اور ثقیل سے پرہیز کرین اور جملہ اشیاء لبنیہ سے جن چیزون مین دودہ
کی شرکت ہے اور جو چیز خون کو جلاتی ہے اقسام مصالح گرم سے لیکن بقدر منفعت ہضم غذا اور منافع کی اجازت ہی۔ واجب ہی کہ جو
سریع الہضم ہو اوسی کو کہایا کرین۔ بچہ گاؤ اور زردی بیضہ اور اسفیدباج یعنی یخنی چرب گوشت کی اور جوزبات اور زیرباج اور آب نخود
انکے واسطے عمدہ غذائین ہین۔ کنجد شیرین بہی انکو نافع ہے۔ اخروٹ ہمراہ قند سپید کے انکو مفید ہے پہر اگر بواسیر کے ہمراہ روانگی شکم اور
خون کی آمد بکثرت ہو اوس وقت چانول سے جو غذائین پکائی جاتی ہین اور انار سے مرکب غذا جس مین زبیب بہی داخل ہو۔
روغن اونکے واسطے اخروٹ کا روغن اور ناریل کا تیل اور روغن بادام اور روغن خستہ زرد آلو اور دوگ کوہان شتر اور چربیان
عمدہ قسم کی اور خاگینہ انڈے کی زردی کا جس مین گندنا اور تہوڑی سی پیاز اور قند داخل ہو انجیر کہانا انکو بہ نسبت چہوہارے کے
بہتر ہے اور مفید ہے **ورم گرم مقعد کا** اور حمرہ جو مقعد مین ہو اور یہ دونون ورم ابتدائی ہون خواہ بعد درد ہای بواسیر
کے اور بعد مسون کے گرانیکے پیدا ہوے ہون۔ مقعد کے اورام کمتر ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد شقاق اور خارش کے اور بعد بند
ہوجانے منہ ہاے بواسیر کے اور بعد معالجہ بواسیر کے جو مسون کے گرانے سے خواہ ادویہ گرم کے لگانیسے کیا گیا ہو پیدا ہوتی ہین
جس وقت ورم مقعد کا مادہ جمع ہوکر پہوڑے کی شکل پیدا کرے خوف ناصور پڑنے کا ہوتا ہے۔ اسیواسطے اوس ورم کو شگاف دینا
تجویز ہوا ہے قبل از انکہ اوس مین پیپ پڑے۔ فصد کا استعمال ابتدا مین ایسے ورم کے ضرور ہے کہ مشتراے ایک تدبیر سے
درد ٹہہر جاتا ہے۔ مرہم سپیدہ کا ان اورام پر استعمال کیا جاتا ہی خواہ سپیدہ بیضہ مرغ اور روغن گل کسی کہرل مین قلعی یا سرب کے
پیستے ہین تا اینکہ سیاہ ہوجاے اور پہر اسکو ورم پر لگاتے ہین۔ یا اینکہ مرداسنگ پانچ درہم نشاستہ آٹہہ درہم سپیدہ قلعی
دو درہم موم تین اوقیہ روغن زرد دو اوقیہ بط کی چربی ایک اوقیہ روغن کنجد بقدر کفایت خواہ ان دواؤن کے ہمراہ

کسی قدر شلث کو بھی ملالین۔ شراب اور بط کی چربی زیادہ نافع ہوتی ہے۔ اسیطرح روئی پانی مین پختہ کرکے زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر ضماد کرین۔ یا روٹی کو پاکیزہ اور صاف کرکے ایک رطل اور زعفران ایک اوقیہ ہمراہ بنفشج کے ضماد کرین۔ ضماد کرنج بھی نہایت عمدہ ہے۔ اسی طرح یہ ضماد جو زردی بیضہ کو بریان کرکے شراب قابض مین پیسین اور موم اور روغن گل ملاکر استعمال کرین۔ جس وقت یہ ورم زمانہ ابتدائے تجاوز کرجاے اور بواسیر کے قطع کرنے سے پیدا ہوا ہوا وسپر مرہم داخلیون کو روغن گل مین گھیب کر لگانا چاہیے۔ یا تھوڑا سا مرہم باسلیقون ہمراہ زردی بیضہ نیم برشت کے۔ ایضاً پیاز اور گندنا دونون کو اوبال کر بابونہ ملاکر یا مرہم سپیدہ قلعی ہمراہ شق کے۔ اگر درد کی شدت ہو برگ بنگ تازہ لیکر اوسکا عرق نچوڑین اور تھوڑا سا یہ عرق پانی ملاکر اوس مین روئی بھگودین اور اوسپر زردی بیضہ جو بستہ ہوئی ہو اور روغن گل ملاکر مرہم طیار کرین۔ ایضاً کبھی تکمید معتدل بھی مفید ہوتی ہے۔ ایسے پانی مین بیٹھنا جس مین ادویہ مسکنہ درد کو جوش دیا ہو جیسے تخم کتان اور خطمی اور خبازی بستانی اور پھر اوس پر لعاب ہریسہ گندم کو ڈالا ہو۔ واجب ہے کہ زحیر کے باب کا بھی مطالعہ کرین کہ اوس جگہ ورم مقعد کا عمدہ علاج مذکور ہوچکا ہے۔ اگر یہ اورام جو قریب مقعد کے ہون ایسے ہوجائین کہ اون مین مدہ اور ریم جمع ہونے لگے بہت جلد اونکو چاک کردینا چاہیے قبل ازینکہ مدہ نضج یافتہ ہون تاکہ اندر کی طرف انکا مادہ نہ پہونچے اور ناصور پڑجاے یہ تدبیر بقراط حکیم سے منقول ہوئی ہے **شقاق مقعد** کسی قسم کا شگاف مقعد مین ہو کبھی تو بسبب یبوست اور حرارت کے ہوتا ہے جو مقعد کو عارض ہوکر بوجہ خشکی کے جب سوکھا براز اودہر سے خارج ہوتا ہو شقاق پیدا ہوتا ہے اور اس سے کمتر سبب اوسکے شقاق کا باعث ہوتا ہے بروقت خشکی اور حرارت کے۔ کبھی شقاق بسبب ورم گرم کے ہوتا ہے کبھی بسبب زیادہ غلیظ ہونے اور خشک ہونے ثفل کے شقاق پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی بسبب بواسیر کے جو شق ہوجاے بھی شقاق مقعد پیدا ہوتا ہے۔ کبھی بسبب بقوت مندفع ہونے خون کے جو مقعد کی رگون کے منہ کیطرف دفع ہوتا ہے بھی شقاق پیدا ہوتا ہے علاج بعض ادویہ شقاق مدمل ہین جنکی ترکیب چند ادویہ سے ہے اور بعض ادویہ ملین اور مرطب ہین اور بعض ادویہ سے معالجہ ورم کا ہوتا ہے اور بعض ادویہ ایسی ہین جو بالخاصیت مفید ہوتی ہین خواہ انکہ اوسکا اثر قریب بالخاصہ ہونیکے ہے ادویہ مدملہ جو قابض اور مجفف ہین جیسے مازو کہ اوس مین سوراخ نکیا جاے اور دھیمی آنچ مین پانی ڈالکر اوسکو پختہ کرین اور تھوڑی سی شراب بھی اوس مین ملی ہو اور پھر اوسکا استعمال کرین بطور طلا کے۔ اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے کہ شنگرف اور گلنار اور سپیدہ قلعی اور مرداسنگ اور قلعی سوختہ اور چرک فضہ اور اقلیمیا ان سبکو روغن گل اور تھوڑا سا موم ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً مرہم اسفیداج کہ نسخہ اوسکا مشہور ہے اور اسفیداج اور آنک یعنی سرب سوختہ اور روغن گل اور سپیدی بیضہ۔ یا چرک قلعی اور تخم گل دونون کو پیسکر بطور مرہم کے اور خشک یا بطور لزوق کے استعمال کرین۔ ایضاً حنا ایک جزو لیکر اور موم سفید تین جزو کو روغن گل کے ساتھ پگھلا مہندی کو ملادین۔ منجملہ اون دواؤن کے جو بالخاصیت ادویہ کے قریب ہین یہ ہے کہ خاکستر صوف کی اور نشاستہ دونون ہموزن اور برگ زیتون مجموع دونونکی چہارم برابر لیکر طلا کرین۔ منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ بھی ہے کہ مرتک اور سپیدہ قلعی اور سحالہ رصاص اور روغن شیح ابیض اور موم سب ہموزن اور روغن گل بقدر کفایت۔ ایضاً بط کی چربی اور کندر مغز ساق گوزن اور تخم گل اور توتیا اور اقلیمیاے مغسول سپیدہ قلعی آنک سوختہ اور افیون اور زوفاے تازہ عصارہ کاسنی عصارہ برگ مکوے تازہ

اور روغن گل اور تھوڑا سا موم انھین اجزا کی قیروطی بنالین - اس قیروطی مین نہاوہ اصلاح زخم کے ورم کے بعد گرمی کی رعایت بھی ہے اور اوسی کی اصلاح اور درد کی دفع کرنے کا فائدہ ہے بیٹھنے کے واسطے پانی یہ ہے کہ ایک تغار پانی سے بھرین اور اوس مین مکو اور مسور اور گل سرخ اور جو مقشر کو جوش دین پھر بیمار کو اوس مین بٹھائین - اگر کبھی زیادہ نہ ہو قیمولیا، روغن آس کے ہمراہ مفید ہوتی ہے - یہ دوا جو قوی زیادہ اور جامع اغراض مذکورہ ہے کہ شیرج اور لبان اور سانج ہندی اور شب ... ہر واحد بوزن دو درہم کے زعفران اور مرکی ہر واحد ایک درہم علک الانباط اور موم ہر واحد بارہ درہم طلا نامی شراب اور روغن گل کے ہمراہ یکجا کرنا چاہیے - بجملہ دوا یا اسی مرض کے وہ دوائین ہین جو بوجہ تلیین اور تعدیل کے نافع ہوتی ہین جیسے چربیون کے اقسام اور ادواک یعنی جریش گوشت اور لعابات اور عصارات اور ادہان اور ادویہ مغریہ جیسے نشاستہ اور غبار آسیا اور کتیرا وغیرہ - اسی شقاق کے ہمراہ علاج شق اور پھٹ جانے مقعد کا بھی بیان کیا جاتا ہے - ازانجملہ یہ نسخہ ہے زوفاے تر اور مغز ساق گوسالہ اور نشاستہ مغسول بطکی چربی اور مرغ کی چربی اور روغن گل - ازین قبیل مغز ساق گاو اور نشاستہ دونون ہموزن لیکر طلا کرین - ایضاً مرہم مقل ہمراہ کوہان شتر کے - ایضاً مغز ساق گاو اور خمیر جو کا دونون برابر وزن پر مجرب ہے - مغز ساق گاو مغز ساق گوزن ہر واحد ایک اوقیہ مومیائی نصف اوقیہ روغن کنجد دو اوقیہ نشاستہ ایک اوقیہ کتیرا ایک اوقیہ روغن کنجد سے سب اجزا کو یکجا کرین - جو روغن کہ ایسے شقاق کو نافع ہوتے ہین جس مین زیادہ حرارت اور ورم نہو بلکہ یبوست اور خشکی ہو وہ روغن خیری اور روغن سوسن روغن خستہ زردآلو روغن خستہ شفتالو اور انھین روغنون مین مقل کو گھول کر ملا لیتے ہین - ایسے ہی بیمارون کو مقل مین چربی ملاکر دہونی لینے سے بھی نفع ہوتا ہے - ورم کے سبب سے جو شقاق ہو اوسکو تو ہم پہلے بیان کر چکے اور قیمولیا روغن آس کے ہمراہ ایسے شقاق مین مفید ہوتی ہے اور قوابض مین اور زیت انفاق مین بھانے سے نفع ہوتا ہے - ایضاً مازو کو طلا مین پختہ کرکے ضماد کرتے ہین - شقاق باسوری پر مرہم سپیدہ لگانے کی حاجت ہوتی ہے - ثفل کی سختی وغیرہ سے جو شقاق پیدا ہوا اوسکے علاج مین ہمیشہ تلیین طبیعت کی غذاؤن اور مشروبات کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اور حب المقل ہمراہ سکنجبین کے رات کو اور دن کو پلانا چاہیے - جس وقت شقاق سے کوئی شے از قسم رطوبت وغیرہ بہتی ہو ایک کالا روئی کا لیکر اوسکو آب شبت مین ڈبوکر سوکھالین اور مقعد پر اوسے رکھکر پونچھا کرین اور جو چیزین براز کی خشک کرنے والی ہین خواہ اینکہ قبض پیدا کرتی ہین اون سے پرہیز کرین - غذائین اصحاب شقاق کی - واجب ہے کہ ترش چیزون سے اور قابض اور خشکی پیدا کرنیوالی اشیا سے پرہیز کرین - لازم ہے کہ انکی غذائین اسفیدباج کے اقسام اور اسفاناخیات جو پالک کے شمول سے طیار ہوتی ہین اور ملوخیات تجویز ہون اور جریش انکے واسطے کوہان شتر اور مرغون کی چربی اور بطکی چربی سے مناسب ہے اور کرنبیہ اور بطور اسفیدباج کے اور زردی بیضہ نیمبرشت خصوصاً قبل جملہ اقسام طعام کے - خاگینہ زردی بیضہ کا گندنا اور پیاز اور روغن ملاکر اسقدر ہونا چاہیے کہ بہت بستگی اور کرختگی اوس مین نہ آجاے بھی مناسب ہے - اخروٹ اور بادام اور قند سپید بھی انکو نافع ہے ان بیمارون کی غذا دینے کا طریقہ مثل ارباب بواسیر کے ہے استرخاے مقعد یعنی مقعد کا ڈھیلا ہوجانا کبھی تو مزاج فالجی سے پیدا ہوتا ہے یا ایسے برودت سے جو مزاج فالجی کی برودت کمتر ہو اور مزاج فالجی کبھی رطوبت رقیقہ سے جو اکثر اجزاے مقعد مین متشرب اور سمائی ہوئی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسی رطوبت جو مائل بحرارت ہو اور حرارت مذکورہ بسبب تشرب اور سما جانے کے ہوتی ہے - یہ حرارت بذریعہ لمس کے محسوس ہوتی ہے - کبھی استرخاے مقعد بسبب کسی ناصور کے

یا اوکہیڑسنے مثانہ کے عارض ہوتا ہی خواہ مثانہ کے قطع کرنے سے جس وقت کہ عضلہ مقعد کو ان امور سے آفت پہونچی ہو کبہی استرخاے مقعد پشت پر کسی چیز کے گرنے سے خواہ کوئی صدمہ چوٹ کا لگنے سے جو مبدا اعصاب کو ضرر پہونچاے اور دھکہ اوسکا پہونچے اور یہ قسم استرخا کی دفعتہً پیدا ہوتی ہے اور اسکا علاج نہین ہوسکتا۔ مزاجی استرخاء تہوڑا تہوڑا پیدا ہوتا ہے اور علاج کو قبول کرتا ہے استرخاء مقعد سے یہ بات پیدا ہوجاتی ہے کہ ثفل براز بدون ارادہ کے برآمد ہوا کرتا ہے اکثر مقام معلوم مین ایک قسم کا تمدد اور کہچاو خارج کیطرف کا عارض ہوتا ہے اس تمدد کی وجہ سے بہی اشتباہ استرخاے مقعد کا پڑتا ہے اس لیے کہ ثفل براز کا بدون ارادہ خارج ہونا تابع ایسے تمدد کے بہی ہوتا ہے۔ اکثر گاہ خروج ثفل بلاارادہ تابع قولنج کے بہی ہوتا ہے اسلیے کہ عضلہ حابسہ براز مین تمدد بوجہ قولنج کے بہی عارض ہوجاتا ہے اور اسکی یعنی تمدد کی شناخت یہ ہی کہ بروقت لمس کے سختی اور صلابت پائی جاتی ہی۔ کبہی تو استرخا کے ہمراہ حس مقعد موجود ہوتی ہی اور کبہی بطلان حس کا بہی ہوجاتا ہے جو استرخا مع سلامت حس ہو وہ اسلم ہے علاج استرخا کا اگر سبب استرخا کا برودت شدید بلامادہ خواہ مع مادہ کے ہو مریض کو ایک ظرف مین بٹہائین جس مین ابہل اور قسط اور جوز السرو اور سنبل اور کسیقدر مر اور اذخر کو جوش دیا ہو۔ اور اگر احتیاج اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو حقنہ اوس دوا سے کرین کہ جسکا نام فربیونی ہی اور اسی فربیون سے بنائی جاتی ہے اور بعد حقنہ کے روغن قسط وغیرہ کا استعمال کرین۔ اور اگر مادہ استرخا پیدا کرنیوالا وہ رطوبت ہی جس مین حرارت ہو کہ اوسکی شناخت بذریعہ لمس کے ہوتی ہے ایسا مریض اون اقسام کے پانی مین بٹہایا جائیگا جو قابض ہون اور مائل برودت کیطرف اور ادویہ مسخنہ کہ جن مین قبض بہی ہو ملانی چاہئین۔ اگر گمان یہ ہو کہ بوجہ تمدد مقعد کے استرخا پیدا ہوا ہی اوس وقت ادہان مرخیہ ملینہ اور چربیون وغیرہ کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور آخر مین اسکے واجب ہی کہ استعمال ادویہ قابضہ کا اور ایسی ادویہ محرکہ کا کیا جاوے جسمین تلطیف اور تحلیل کی قوت ہو تاکہ قوت کی تنبیہ کردے اور مادہ کا استفراغ آب شور سے خواہ ایسے پانی سے جسمین نمک اور حنظل پڑا ہو کرنا چاہیے۔ اور تامل کرنا چاہیے اون تدبیرات مین جو باب آیندہ یعنی خروج مقعد مین بیان ہونگی

خروج مقعد کا بیان کبہی بسبب شدت استرخاے عضلہ ماسکہ مقعد کے یعنے جو عضلہ کہ مقعد کو اندر کی طرف سمیٹے رہتا ہی اور اوسی مقعد کو اوپر کی طرف اونچا کرنا بہی اوسی عضلہ کا کام ادسی کے استرخاے شدید سے مقعد باہر کیطرف نکل آتی ہی۔ اور کبہی بسبب ایسے اورام کے جو مقعد کو اولٹ دیتے ہین۔ مقعد جو باہر نکل آئی ہے اور اندر لیجانیسے پہر اپنی جگہ پر چلی جاے گو پہر نہ سکے اوسکا علاج بآسانی ہوسکتا ہے بہ نسبت اوس مقعد کے جو باہر نکل آنیسے اوس مین ورم آگیا ہو اور بسبب ورم کے اندر نہ جاسکے دونون قسم کا علاج معلوم ہوچکا ہے اور اصوب یہ ہی کہ پہلے خاص علاج استرخا وغیرہ کا کرین اور پہر مقعد کو اپنی جگہ پر رد کرین اور استواری ہی باندھ دین۔ پہر اگر اندر نہ جاتی ہو مرخیات کا استعمال کرین واجب ہی کہ یاد رکہین اون ادویہ کو جو مقعد کو مضبوط اور تنگ کرتی ہین کہ اکثر حاجت بطرف ایسی دواؤن کے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یہ ادویہ جس وقت مستعمل ہوتی ہین اور مقعد اپنی جگہ پر رد کیجاتی ہے بشرطیکہ اپنی جگہ پر جاسکتی ہو اور پہر مقعد کو باستواری باندھ دین زیادہ نفع ہوتا ہے۔ ازانجملہ چند اقسام کے آبزن ہین جن مین مریض بٹہایا جاتا ہی۔ اور نطول ایسے پانی سے کیا جاتا ہے جس مین ادویہ قابضہ کو پکایا ہو۔ بہت مناسب یہ ہے کہ بجاے ایسے پانی کے شراب قابض کا استعمال کرین۔ ازانجملہ یہ ہے گل سرخ اور عدس اور مکو اور سماق کو پانی مین پکائین اور استعمال کرین اور یہ دوا اوس وقت بہی نافع ہوتی ہے کہ ورم بہی ہو۔ بعض اون ادویہ سے ذرور

کے اقسام مین جسوقت حرارت شدید نہو پوست درخت بطم آٹھہ درہم اور جوز السرو دو درہم سپیدہ ایک درہم پہلے مقعد خارج شدہ کو شراب قابض سے ترکرین بعدازان اس دوا کو اوسپر چھڑکین۔ ایضاً دقاق کندر مردار سنگ ہر واحد آٹھہ درہم اور جوز السرو خشک شدہ اور سپیدہُ قلعی جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ قلعی کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے رگڑین شراب قابض کی تری اور رطوبت دے کر اس سپیدہ سے دو درہم لیکر ذرور طیار کرین اور سب ادویہ ملاکر اور مقعد پر چھڑکین۔ ایضاً خبث الحدید صندل اور سماق ہر واحد چار درہم مر ایک درہم تخم گل چار درہم۔ مقعد کو پہلے دہو ڈالین اوسپر روغن خام لگائین بعدازان شبت اور مازو اور سرمہ اور سپیدہ قلعی سب کو پیس کر اوسپر چھڑکین اور اگر اندر جا سکنے نے جائین اور باستواری بندش کرین اگر مقعد اندر کو نہ جاتی ہو اور ورم کے بڑے ہونے سے بازگشت اوسکی اپنے مقام اصلی پر نہ ہوتی ہو پس اوس وقت اولی یہ ہے کہ پہلے تدبیر ورم کی کرین اور ورم مین نرمی پیدا کر دین اس طرح پر کہ مریض کو آب گرم مین بٹھائین کہ اوس مین درد کی تسکین دینے والی ادویہ کو جوش دیا ہو اور ورم کی ڈھیلا کرنے والی ادویہ اوسی پانی مین ڈالی ہون چنانچہ اپنی جگہ اوسکا بیان ہو چکا ہے اور بٹھلانے کے بعد جب باہر نکالین روغن شبت اور روغن بابونہ سے اوسکی تدہین کرین کہ اس تدبیر سے نرم بھی ہو جائیگی اور اندر چلی جائیگی پھر اسوقت اور تدبیرات جو اوپر لکھی گئی ہین کرنی چاہئیین۔ منجملہ اون دواؤن کے جو ایسے وقت مفید ہوتی ہین وہ مسکنات وجع کے ادویہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور خصوصاً وہ مطبوخ نیلوفر کا جو اوپر مذکور ہو چکا بواسیر کے علاج مین اور وہ مطبوخ جس مین عدس اور نخود اور باقلا پڑتا ہے

نواصیر مقعد کا بیان

کبھی نواصیر مقعد کے اخراجات اور مقعد کے پھوڑون سے پیدا ہوتی ہے اور مقعد کے پھٹ جانے سے اور کبھی بواسیر متاکلہ سے۔ مقعد کی نواصیر کی ایک قسم تو غیر نافذ ہوتی ہو اور یہ قسم اسلم ہے اور ایک قسم اسی نواصیر کی نافذ ہوتی ہے اور یہ نہایت ردی ہے۔ جو نواصیر قریب تجویف اور مدخل یعنے قریب اوس جگہ کے ہو جہان اونگلی وغیرہ جا سکتی ہے اور وہ اسلم ہوتی ہے اس لیے کہ اگر اوسکو چاک کرین ساری عضلہ کو آفت نہ پہونچے گی اور باقی جو عضلہ سے رہجائیگا اوسی کے ذریعہ سے روکنا فضلہ براز وغیرہ کا مع دیگر افعال کے عضلہ کرلے گا۔ اور بعید یعنی نافذ قسم نواسیر کی جس وقت اوسکو چاک کرینگے (اور یہی اسکا علاج ہے) اوس وقت تمام عضلہ حابسہ اور اکثر مقدار اوسکی کٹ جائیگی اور کل حس جاتی رہے گی اور فضلہ براز بدون ارادہ آنے کی نوبت پہونچیگی بیشتر یہ قطع کرنا نواصیر کا یا خود ناصور متصل ورد ہائے عصب کے ہوتا ہے اوس مین خطرہ ہلاکت مریض کا ہوتا ہے۔ نواصیر کی قسم نافذ اور غیر نافذ مین تفرقہ اسی طرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک سلائی ناصور مین ڈالتے ہین اور اونگلی مقعد مین داخل کرتے ہین تا کہ منتہی مقام سلائی جانے کا بخوبی محسوس ہو جائے پس اوسوقت نفوذ اور غیر نفوذ کی شناخت ہو جاتی ہے۔ نافذ نواصیر کی شناخت کبھی سلائی کے ناصور سے نکل آنے سے بھی ہو جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ چاک اور شگاف تمام عضلہ کو پہونچیگا متعصب شیخ بعض متقدمین اولین نے کہا ہے اور بعض متاخرین اطبا نے اسکو دست برد کر کے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ اونگلی مقعد مین اور سلائی ناصور مین داخل کرکے مریض کو حکم دیا جاے کہ مقعد کو زور سے بند کرے اور اوپر کی طرف اوسے اونچا کرے اوسوقت محسوس ہوگا کہ عضلہ مذکورہ سے کسقدر بند ہوتا ہے اور کس قدر باہر رہتا ہے اور کسقدر عرض اوس ناصور کا ہے جو طول بدن مین پڑا ہے تھوڑا ہے یا بہت سا نواصیر نافذہ کا مُنہ کبھی ایک ہی ہوتا ہے اور اسکے چند منہ ہوتے ہین علاج جو نواصیر نافذ نہو

اور نہ اوسکی جہت سے اذیت سیلان خون کثر کی اور بدبوے زائد کی ہو کچھ خوف نہیں اگر اوسے بحال خود چھوڑ دین اور اگر اوسکا سیلان
وغیرہ کی ہوتی ہے شیاف غرب وغیرہ رکھکر تجربہ کیا جاے خواہ اور ادویہ ناصور کا استعمال کرین اگر ان دواؤن سے اصلاح تو اچھی
کی ہو جاے خواہ فساد مین اوسکے کمی پیدا ہو تو خیر ورنہ دواے حاد کا استعمال کرین تاکہ ظاہری گوشت مردہ ناصور کا جدا ہو جاے
اور گوشت صحیح نمایان ہو جاے اور درد کا تدارک گھی سے کرنا چاہیے اور روغن گل اوس پر لگائین بعد ازان زخم کا بھرنا ادویہ مدملہ اور
مراہم سے خصوصًا مرہم رسل سے کرنا چاہیے کہ یہ مرہم اوسکو اچھا کر دیتا ہے اگرچہ زخم ایسے ناصور کا بھی ہو جسکا اور کچھ علاج نہ کیا گیا
ہو بلکہ بعد قطع کرنے کے پھاڑنے کے ذریعہ سے بہت جلد مرہم رسل کو لگائین مگر اسکے لگانے مین نرمی کرنی چاہیے اور جس ناصور مین مادہ
مدہ پڑنے کا آگیا ہو اوس مین یہ احتیاط زیادہ درکار ہے منجملہ اون ادویہ کے جو اندمال کرتی ہی مرہم سیاہ بھی ہی - نافذ ناصور کا علاج
بذریعہ خزم کے کیا جاتا ہی اور خزم مین رعایت اونھین امور کی لازم ہے جو اوپر لکھی گئی - عمدہ تدبیر خزم کی یہ ہے کہ بٹے ہوے بال سے
خواہ ریشم کے ڈورے سے جو بٹا ہوا ہو اوسکو باندھین اور خوب کسکر گرہ لگا کے چھوڑ دین اور جس وقت یہ تدبیر منجر بہ درد شدید ہو اور تشنج
وغیرہ پیدا ہونے کا خوف ہو جو اعراض مہلکا مین سے ہے ڈورے کی گرہ کھول لیتے اور اوسے الگ کرکے تسکین درد کی تدبیر کرین پھر
دوبارہ ڈورے کو باندھین یہان تک کہ کٹ کر گر پڑے جب تدبیر خزم تمام ہو گی خارش مقعد کی کبھی چھوٹے کیڑون کے سبب سے ہوتی
ہے جو خاص مقعد مین پڑتے ہین - اور کبھی اخلاط بورقیہ کی وجہ سے یا اخلاط مراریہ جنسے لذع مقعد مین پیدا ہوتا ہی کبھی بسبب قروح
چرک آلودہ کے خارش مقعد مین ہوتی ہی علاج کیڑون کے پڑنے سے جو کھجلی ہو اوسکا علاج دیدان کے علاج سے کرین اور قروح کے
سبب سے جو خارش ہی قروح کا علاج کرین - اور اخلاط محتبسہ جو مقعد مین ہو کر کھجلی پیدا کرتے ہون اگر یہ اخلاط اوپر کے اعضاء سے بہ کر
آتے ہون غذا کی اصلاح کرنی چاہیے اور خلط موجودہ مقعد کا استفراغ کرین - اور اگر اسی مقعد مین یہ اخلاط محتبس ہون شیافات
معروفہ سے جنکا ذکر بار ہا کر دیا گیا ہی صفائی مستقیم کی خلط بلغمی اور مراری سے کرین اور اسکا بیان زحیر کے باب مین ہو چکا ہی اور حمولات مخدرہ
بھی بروقت ضرورت کے ہو سکتے ہین - سرکہ شراب سے مسح کرنا مقعد کا زیادہ تر مفید ہے اور اسی طرح حجامت کرنے عصص پر قروح مقعد
کا علاج اونھین مجففات قویہ سے کرنا چاہیے جو باب سحج مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر درد شدید ہو مخدرات سے مقام درد کو سن کر دین
ایسے قروح کو مرہم اسود اور مرہم زنگار مفید ہوتا ہے اور ترکیب استعمال مرہم یہ ہے کہ کسی پھاہے مین لگا کر ایک سلائی کے سرے
پر لپیٹ دین اور اندر مقعد کے وہی سرا رکھین پھر بعد تھوڑی دیر کے نکال لین اور راحت دین اور پھر دوبارہ اوسی طرح رکھین تا اینکہ شفا ہو جاے

اٹھاروان فن احوال گردہ کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات احکام گردہ کے اور تفصیل اونھین احکام کی (تشریح گردہ کی) گردہ کی خلقت اسواسطے
ہوئی ہے کہ یہ ایک آلہ بنایا گیا ہے کہ خون کو زیادتی مائیت اور رطوبت سے پاک کر دیتا ہے یعنی جو رطوبت زائد ہی اور اوسکی طرف حاجت
بھی خون کو وہی ہی جسکو ہمنے بخوبی واضح کرکے بیان کر دیا ہے اور کہدیا ہی کہ بروقت نضج خون کے اور جس وقت کہ خون مین استعداد
نفوذ پانے بدن کے ہوتی ہی اوسوقت اس رطوبت زائدہ کی حاجت خون کو نہین ہوتی ہی اور یہ بات پہلے سے معلوم ہو چکی ہی - پھر
چونکہ یہ مائیت اور رطوبت زیادہ تھی مناسب بحال اسکے یہ تھا ایک عضو ایسا پیدا کیا جاے جو اس رطوبت کو فنا کر دیا کرے اور اپنی
جذب کر دیا کرے یہ عضو منقی اور جاذب یا تو ایک ہی عدد اسکا ہوا اور بڑا ہوتا یا دو عضو کا جوڑا پیدا کیا جاتا - اگر ایک ہوتا اور بڑا ہوتا

اوسکا ضرور ظاہر آئینہ دیگر اعضا مین تنگی اور مزاحمت پیدا کرتا لہذا ایک کے بدلے دو گردہ پیدا کیے گئے۔ ایضاً گردون کے دو عدد ہونے مین وہ بھی منفعت ہی جو اور اعضا کے دو دو خواہ دو سے زیادہ پیدا کرنے مین مشہور ہے وہ یہ منفعت ہی کہ اگر آفت ایک عضو مین اعضاے مزدوجہ سے واقع ہو تو دوسرا غیر ماؤف اپنے ساتھی کے قائم مقام ہو کر بعض افعال ضروری گویا جمیع افعال پورا کر دیگا۔ گردون کے جوہر جثہ مین کثرت اور اوسی جوہر مین تلزز یعنی نرمی اور لچک پیدا کرنیسے صانع حکیم نے بڑی احتیاط ملحوظ فرمائی بنظر چند منافع کے پہلی منفعت یہ ہی کہ بوجہ کثرت حجم کے تلافی اوس ضرر کی کرے جو حجم کے چھوٹے ہونے سے پیدا ہوتا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ بوجہ لچکدار ہونیکے خواہ چھوٹے مسامات رکھنے کے غلیظ رطوبت کا جذب نہ کرسکے اور اوسی رطوبت غلیظہ کو چوس سکے۔ تیسری منفعت اوسکے لچکدار ہونے مین یہ ہے کہ جرم گردہ قوی اور مضبوط رہے اور جلدی سے اثر قبول نہ کرے اوس رطوبت کا جو گردون مین بھری رہتی ہے اور ہر وقت حجم اندرونی سے گردون کے ملی رہتی ہے کہ وہ مائیت حاد اور تیز اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اکثر اوسکے ہمراہ اخلاط حادہ ہوتے ہین اور جس وقت گردہ ایسے جوہر متلزز سے بنائی گئی نفوذ و تین کا انکے مجاری مین آسان ہو گیا اور جگہ ان گردون کی کشادہ ہو گئی اون احشا کی گنجایش کے واسطے جو گردونکے متصل مخلوق ہوے ہین۔ داہنا گردہ بہ نسبت بائین گردہ کے اونچا رکھا گیا اس لیے تاکہ جگر سے قریب رہے اور رطوبت خون کو جگر سے زیادہ جذب کرے جس قدر جذب زائد ممکن ہے اور اس قدر اونچا رہا کہ جگر کو بلکہ جو زائدہ متصل جگر کے ہی بوجہ قرب کے اوسے مماس اور چھوتا ہوا رہے۔ اور بائیان گردہ بہ نسبت داہنے کے نیچا رکھا گیا اس لیے کہ طحال کی مزاحمت جانب چپ مین کرتا تھا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جو مائیت انکی طرف جذب ہوتی ہے اوسکی تقسیم معتدل اور برابر نہ ہونے پائی بلکہ جو گردہ جگر سے اقرب ہی اوسکی طرف پہلی جذب ہو جاوی اور جو دور تر واقع ہی اوسکی طرف دوبارہ اور بعد اسکے جذب ہو۔ دونون گردے اپنی جانب مقعر یعنی اندرونی سے جدا جدا ہو کر اس رطوبت کو جذب کرتے ہین اور جانب محدب یعنی بیرونی سے دونون گردہ متصل استخوان پشت کے ہین۔ اندر ہر ایک گردہ کے ایک تجویف یعنی خالی جگہ مخلوق ہوئی ہے کہ یہ رطوبت اوسی تجویف مین بذریعہ اوس رگ کے جذب ہوتی ہی جسکا طالع نام ہی اور وہ رگ چھوٹی ہے پھر محض مائیت اس رگ کی اندر سے بطرف مثانہ کے جاتی ہے اور اوس طرف سے جدہر یہ رگ مثانہ سے جدا ہوتی ہی اور مثانہ مین اسکا جذب تھوڑا تھوڑا رہتا ہی اور نیز مثانہ مین اس رطوبت کا بعد اسکے ہوتا ہی کہ دونون گردہ اسی رطوبت سے جسقدر فضلہ دموی ہمراہ اس رطوبت کے گردہ مین آتا ہے اوسکو چوس کر اپنی غذا بخوبی کر لین اور جہانتک اوس فضلہ دموی کا جذب گردون سے ہو سکتا ہے اوسکو چوس کر اپنی غذا کر لین اور بعض رطوبت بلا آمیزش خون کے جب رہجاتی تب وہ بطرف مثانہ کے جذب ہونے لگتی ہے اس لیے کہ رطوبت اور مائیت خون کی گردون مین نہایت صاف اور خون سے جدا ہو کر نہین آتی ہی بلکہ جسوقت گردہ مین یہ مائیت آتی ہی اس مین کسی قدر دمویت کا بقیہ بھی ہوتا ہے اسکا رنگ اور قوام مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہی وہ غسالہ جو گوشت کے دہونے مین مبالغہ کرنیسے جدا ہو یعنی جب خوب دبا دبا کر گوشت دہویا جاتا ہی اوسوقت کا غسالہ جیسا ہوتا ہے وہی قوام اور رنگت اس مائیت کی ہر وقت جذب گردہ کے ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت گردہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین ضعیف ہوتا ہی اور بخوبی صفائی اس مائیت کی نہین کر سکتا ہی اوسوقت یہ مائیت براہ بول اوسی غسالہ کے رنگ پر خارج ہوتی ہے جسکے ہمراہ دمویت بھی ہوتی ہی۔ اسیطرح جسوقت جگر مین ضعف ہوتا ہے اور بخوبی مائیت کو خون سے جدا نہین کر سکتا ہے یعنی جسقدر جدا کرنا بحالت اعتدال قوت

جگر کی ہونا چاہیے اوس سے کمتر تمیز کرتا ہے اوس وقت بھی ہمراہ اسی مائیت کے بطرف گردون کے دمویت زیادہ جذب ہوجاتی ہی اور اس قدر زیادہ ہوتی ہی کہ غذا گردونکی جس قدر دمویت سے پوری ہوتی ہی اوس مقدار سے بہت زیادہ ہوتی ہی اور مقدار محتاج الیہ جو گردون مین سمانیکی ہی اوس سے زیادہ ہوتی ہی تب بھی شانہ مین گردونسے جدا ہوکر جو مائیت جاتی ہی غسالی ہوتی ہے اس لیئے کہ دمویت کی مقدار اوس مقدار سے زیادہ گردون مین آتی ہے جس سے گردون کی غذا پوری ہونی چاہیے اور پیشاب کا غسالی ہونا اسوقت یعنی بروقت ضعف جگر کے مشابہ اوسی زمانہ کے ہوتا ہے جب کہ گردون مین ضعف پیدا ہوا اپنی غذا پوری جذب کرنے سے جو صورت پہلے بیان ہوچکی ہے - گردہ مین جو چھوٹا سا پٹھہ بھی پہونچتا ہے کہ اوسی گردہ کے جسم سے اوس عصبہ کی جھلی بنتی ہی - اور ایک ورید یعنی رگ ساکن بھی گردہ مین از جانب باب کبد کے آتی ہی اور ایک شریان بھی جو کہ جگر مین آتی ہے اوسی مین سے کسی قدر حصہ گردون مین بھی جاتا ہے یہ سب امور تشریحی گردون کے بخوبی معلوم رہین امراض گردہ کے گردونکو امراض سوء مزاج عارض ہوتے ہین اور امراض ترکیب مثلاً مقدار گردہ کی چھوٹی ہو خواہ بڑی ہو - اور امراض سدہ پڑجانے کے کہ از انجملہ سنگ گردہ بھی ہی - اور امراض تفرق اتصال مثل قروح گردہ اور آکلہ اور رگون کا کٹ جانا اور کھل جانا - اور جملہ امراض کبھی تو خاص جرم گردہ مین پیدا ہوتے ہین یا اون مجاری مین جو درمیان گردہ کے اور دیگر اعضا کے مخلوق ہوے ہین مگر یہ دوسری صورت کمتر ہوتی ہی - پھر اگر ان مجاری مین کوئی سدہ خون کا یا کسی اور خلط سے خواہ پتھری پیدا ہو ان سب کا علاج بشرکت گردہ کے کرنا چاہیے یعنی گردہ کے مناسب تدبیرات بھی ان امراض کے معالجہ مین شامل رہین - جب گردہ مین امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہوجاتا ہی حتی کہ استسقا پیدا ہوتا ہے عام اس سے کہ گردہ کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو - جس وقت کہ مریضان درد گردہ کے پیشاب مین کدورت اور غرویت یعنی چیپ نظر آئے معلوم کرنا چاہیے کہ اس کیفیت سے درد مین ان لوگون کے زیادتی ہوگی اس لیے کہ مواد ردی اور خراب کا جذب بطرف گردون کے ہو رہا ہے اور بیشتر یہی کیفیت سنگ گردہ بھی پیدا کرتی ہے - گردون کے امراض ایسے پیشاب ہونے سے دفع بھی ہوجاتے ہین جو غلیظ ہو اور ثقل اوس پیشاب کا راسب اور تہ نشین ہوتا ہو - اکثر تنگ تنگ ہمیانی وغیرہ کا باندھنا کمر مین ایک قسم کا الم اور حرارت گردون مین پیدا کرتا ہی علامات جن علامات سے استدلال احوال گردہ پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہین (۱) بول کی مقدار سے اور وقت سے اور لون سے اور جو شے پیشاب مین مخلوط ہوکر برآمد ہوتی ہے (۲) شہوت جمع سے (۳) اور پیاس سے (۴) اور پشت کے حال سے اور دردہاے پشت سے (۵) دونون ساق کے حال سے (۶) خاص درد کی کیفیت اور جگہ سے (۷) ملمس گردہ سے (۸) جو چیزین کہ موافق اور منافی گردہ کی ہین ان سب سے گردہ کے حالات پر استدلال کیا جاتا ہی - گردہ کے امراض مین کبھی مقدار بول کی کم ہوتی ہے - اور جو امراض جگر کے مشابہ امراض گردہ سے ہوتے ہین اون مین فرق یہ ہے کہ مرض جگر مین شہوت بالکل ساقط نہین ہوتی ہے - جو شخص پیشاب ایسا کرتا ہو کہ اوسکے اوپر جھین وغیرہ زیادہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض اسکی گردہ مین ہے اسی طرح جسکے پیشاب مین رسوب لحمی ہون اور شعری اور کرسنے رسوب جو نضج یافتہ ہون اسلیے کہ نضج گردہ ہی مین ہوتا ہی لیکن اگر نضج شدید ہو اور ہمراہ بول کے کوئی اور چیز بھی آمیختہ ہوکر برآمد ہوتی ہو اوس وقت جاننا چاہیے کہ مرض مثانہ مین ہی اور اگر نضج اس سے کمتر ہو پس مرض گردہ مین ہوگا اور اگر نضج کسیقدر بھی نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض کا مبدا جگر سے ہے اسلیے کہ نضج سواے اعضاے عالیہ کے اور کسی عضو کے سبب سے نہین ہوتا ہے پس اگر اعضاے عالیہ مین صحت افعال نہو نضج کبھی نہ ہوگا اور

اور اگر دوسرے اعضا میں کوئی آفت نہوتی بول میں خامی اور عدم نضج کب ہوتا **حرارت دلائل گردہ کے** حرارت پر گردہ کی
سرخی سے پیشاب کی استدلال کیا جاتا ہے اور زردی پیشاب کی بھی حرارت گردہ پر دلیل ہوتی ہے اور چربی کم ہونے سے اور لمس کرنا
محل گردہ کا بھی حرارت گردہ کو بتاتا ہے اگر وہ مقام گرم ہو۔ اورام جو بہت جلد گردہ کو عارض ہوں جیسے اورام حارہ کہ ان سے بھی
حرارت گردہ کی معلوم ہوتی ہے۔ ذیابیطس حار بھی حرارت گردہ پر دلیل ہے۔ قوت شہوت جماع سے اور کثرت تشنگی سے بھی گردہ کی
حرارت معلوم ہوتی ہے **دلائل برودت گردہ** سپید رنگ کا پیشاب ہونا اور سپید رنگ بدن کا اور قوت جماع کا جاتا رہنا
پشت میں ضعف کا پیدا ہونا اور پیران خمیدہ کیطرف پیٹھ کا جھک جانا یہ سب دلائل برودت گردہ کے ہیں۔ گردہ میں امراض باردہ
زیادہ ہوتے ہیں اور برودت کا ضرر گردوں پر زیادہ ہوتا ہے **علاج سخونت گردہ** کا شیر بادہ خر پلانے سے خواہ شیر ایسے گوسپند کا
پلانا جو سرد ترکاریاں اور ساگ وغیرہ چرتی ہو اور گاے کا دہی خواہ چھاچھ کا استعمال بشرطیکہ پتھری پیدا ہونیکا خوف نہ ہو بھی گردہ کی
سخونت کا علاج ہے اور اگر دہی پلانے سے خوف پتھری کا ہو دہی کا توڑ پلانا چاہیے کہ حرارت گردہ کو اچھی طرح بجھا دیتا ہے اسیطرح اور سب
عصارات اور لعابات باردہ جو اکثر معلوم ہو چکے ہیں اگر انھیں ادویہ باردہ سے حقنہ کیا جاے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ کبھی آب سرد اور
مغز تخم خیار کے روغن سے حقنہ کرتے ہیں یہ تدبیر بہت اچھی ہے اسی طرح ضمادات جو ایسی ہی ادویہ باردہ سے طیار کیے جائیں اور تمریخ ادہان
باردہ کی کہ مقام پر گردوں کے سرد روغنوں کو ملیں۔ کافور میں تبرید گردہ کا اثر قوی ہے۔ مجملی تدبیر یہ ہے کہ پیاس حار مزاج گردہ
والے کو متواتر لگتی ہے اور آب سرد کے پینے کو روکنا جائز نہیں ہے **علاج برودت گردہ** کا حقنہ کرنا روغنہاے گرم سے اور نیز
چربہاے گرم اور روغن گاو اور روغن کنجد روغن اخروٹ اور روغن بادام اور روغن قرطم سے برودت گردہ کو نفع ہوتا ہے
آب حلبہ اور آب شبت اور یخنی گلہ اور جوزوں وغیرہ کی کہ اس سے بھی حقنہ کرنا مفید ہے۔ خارجی تدبیر یہ ہے کہ لومڑی کی چربی اور
سوسمار کی چربی اور روغن اخروٹ اور پستہ کا روغن اور روغن قسط خاصکر ان سب کی مالش گردوں پر کیجاے کبھی وہ پانی جو بھی
اوپر مذکور ہوا اور یہی روغن اور چربیاں بالمناصفہ ملا کر حقنہ تجویز کیا جاتا ہے۔ ضمادات بھی انھیں گرم ادویہ سے طیار کیے جاتے ہیں
جو معلوم ہو چکے ہیں۔ کمونی میں خاصیت عظیم ہے علاج برودت گردہ کے واسطے خصوصًا وہ معجون کمونی جسکے اجزا خوب باریک پیسے
گئے ہوں۔ روغن قسط کا زیادہ قوی ہے براہ منفعت کے اور اسی کے بعد حقنہ روغن جبیر الخضر کا ہمراہ روغن پستہ کے۔ روغن ایسے
حقنہ میں تاثیر عجیب ہے اور عمدہ چیز ہے گردہ گرم کرنے اور قوی کرنیکے واسطے **گردونکی لاغری اور ہزال** کبھی گردہ کو لاغری کا مرض
پیدا ہوتا ہے اور بہت سمت جاتا ہے اور چربی گردہ کی کم ہو جاتی ہے بلکہ بیشتر گردہ کی چربی بسبب کسی سوء مزاج کے خواہ بکثرت جماع
کرنے سے کم ہو جاتی ہے علامات ہزال گردہ کے شہوت باہ کا ساقط ہو جانا اور پیشاب کا سپید رنگ آنا اور دند و یعنی سیلان منی
اور ضعف پشت میں ہونا اور میٹھے میٹھے درد کا پیٹھ میں رہنا اور اکثر اس مرض کے ہمراہ تمام بدن کی نحافت بھی ہوتی ہے **علاج** لبوب کا کہانا
ہمراہ شکر کے اس مرض کو مفید ہے جیسے لب لوز اور ناریل اور پستہ اور بندق اور خشخاش اور نخود اور باقلا اور لوبیا چربیوں کی خورش
جیسے مرغ کی چربی گوزن کی اور گردہ گوسپند کی چربی اور پنیر جس میں گرم چربی پڑی ہو اور ان چیزوں میں ادویہ مدرہ ملا دیتی ہیں
اور ادویہ خوشبو بھی داخل کرتے ہیں تاکہ مدر ہوں اور ان ادویہ مدرہ کے ذریعہ سے اور اشیا کا وصول گردہ تک بخوبی ہو جاے
اور ادویہ اور خوشبو ادویہ کی شرکت اس واسطے ہے کہ قوت کی تحریک کریں کبھی انھیں لبوب وغیرہ کے ہمراہ

نمک وغیرہ کی شرکت کیجاتی ہے اور اوس شے کی جس مین لزوجیت ہو جلکتی کی تا کہ جوہر گوشت بدن کی تقویت کرے - شیر بادہ گاؤ بھی پلایا جاتا
ہے اور دودھ کے ہمراہ تین اوقیہ ترنجبین کو جوش دیکر پلاتے ہین - اگر فربہ گردہ کسی جانور کا بہم پہونچے اور پختہ کیا جاے اور خوشبو کے
مصالح اوس مین پڑین اور جو چیز فربہی پیدا کرنے والی ہے اور مقوی بدن ہے وہ بھی گردہ کے ہمراہ ہو از قسم آبازیر اور افاویہ کے ایسے
گردہ کا کہلانا بھی نافع ہوتا ہے - جو حقنہ گوشت بچۂ گاؤ اور بچہ ہاے مرغ اور بھینڑ کے گلے کے ہمراہ روغنہاے خوشبو اور روغن ادویۂ مذکورہ
سے طیار کیا جاتا ہے وہ بھی مفید ہوتا ہے - روغن الیہ خاص اس مرض مین زیادہ مفید ہے اور اگر اوسمین گردہ فربہ کسی جانور کا داخل کرین بھی
نافع ہوگا اسی طرح جو چیز ہم اثر گردہ وغیرہ کے ہو (حقنہ) فربہ گاے کی سری لیکر اوسپر ڈیڑہ قسط یعنی بوزن ڈیڑہ رطل پانی ڈالین اور
دیگ پر گل حکمت کر کے ایک شبانہ روز تنور مین رکھدین تا اینکہ گوشت ہڈیون سے چھوٹ جاے بلکہ قریب ہو کہ ہڈی بھی جدا جدا
ہوجاے پھر اسی پانی مین روغن زرد اور زنبق اور کسیقدر عصارۂ گندنا بھی ملادین اور اگر اسی کلہ کے ہمراہ دونون برنج اور گوکھرو اور
مناث اور حلبہ اور تخم خشخاش نیم کوفتہ ملادین اور کسیقدر پیاز بھی داخل کرین نہایت بہتر ہے اور اگر افراط تسخین کی حاجت ہو روغن
بیدانجیر اور روغن قسط کو داخل کرین اور اگر معتدل رکھنا مطلوب ہو روغن قرطم ملائین - ایضاً شیر دوشیدہ تازہ تازہ کہ دوہنے کے
بعد فوراً اوس سے حقنہ کیا جاے نافع ہوتا ہے اور اگر حاجت اوسکے گرم کرنیکی آگ پر ہو یہ بھی ہو سکتا ہے اور قرابادین مین ہمنے چند
نسخے حقنہ کے ان نسخون کے علاوہ لکھے ہین **ضعف گردہ** کبھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے اور نہایت
ردی اور مہلک وہی ضعف گردہ ہے جو سوء مزاج مستحکم سے پیدا ہو - کبھی بوجہ لاغری گردہ کے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے - کبھی
بسبب کشادہ ہونے اور کھلجانے مجاری گردہ کے اور بسبب سست اور نرم ہوجانے گرد آوری اور اجتماع قوام گردہ کے
بھی ضعف پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جرم گردہ مین ڈھیلا پن پیدا ہو کر ضعف آجاتا ہے اور یہ قسم ضعف گردہ کی خاص اسی عضو کے
واسطے ہے اور یہی قسم ضعف گردہ کی ایسی ہے کہ اسکی موجودگی کے سبب سے گردہ تصفیہ مائیت کا اور اشیا سے جو ہمراہ مائیت کی گردہ
مین بھی آتی ہین نہین کر سکتا ہے اور عاجز فعل تصفیہ مین ہوتا ہے اکثر تو ایسے وقت عروق اور رگین سلیم ہوتی ہین اور بیشتر رگون
مین بھی سلامت حال مفقود ہوتی ہے - سبب ان خرابیون کا مثل کثرت جماع اور کثرت سے مدرات کا استعمال کرنا اور کثرت سے پیشاب
کا آنا - گھوڑے پر زیادہ سوار ہونا خواہ اور اقسام کی محنت جو گھوڑے کے ساتھ کیجاتی ہے اور بدون تدریج اور اعتبار کے یعنی بلا واقفیت
اور ضبط اوقات اور لحاظ قواعد حفظ صحت جو فن چابک سواری کے واسطے مقرر ہین گھوڑے کے ساتھ محنت کرنا اور اسی طرح
ہر ایک قسم کا تعب اور گزند پہونچانا بس یہی اسباب ضعف گردہ کے ہین اور ہر قسم کا صدمہ جو گردہ کو پہونچے ازین قبیل زیادہ
کھڑے رہنے اور زیادہ سفر کرنے سے خصوصاً زیادہ پیادہ چلنے سے یہ قسم ضعف گردہ کی پیدا ہوتی ہے **علامات** جو ضعف گردہ
بسبب سوء مزاج کے پیدا ہوا ہو پس وہی علامات دلیل ہونگے جو اوپر امزجہ گردہ کے بحث مین مذکور ہوے ہین جو ضعف گردہ ہزال
اور لاغری گردہ سے عارض ہوا ہو پس علامات ہزال سے دلالت ہوتی ہے جو ضعف گردہ بسبب کشادگی مجاری اور ڈھیلے ہوجانے
لحمیت گردہ کے پیدا ہوتا ہے اوسکے ہمراہ درد گردہ مین سواے بعض اوقات کے اور کبھی نہین ہوتا اور اشتہاے طعام بھی اسکے
ہمراہ کم ہوجاتی ہے اور پیشاب جو قبل ہضم غذا کے اور قبل پہونچنے غذا کے عروق تک ہو اکثر تو یہی ہے کہ مائی اور رقیق ہوتا ہے مگر
جس وقت کہ غذا عروق تک گذر جاتی ہے یعنی رگون مین پہونچتی ہے پس اکثر تو یہی ہے کہ خون اور دیگر رطوبات غلیظہ کا خروج ہمراہ

پیشاب کے ہوتا ہے اور اکثر ایسے وقت کا پیشاب اس مرض کا مثل غسالۂ گوشت کے ہوتا ہے اس لیے کہ رگین بوجہ ضعف کے اوس مادہ
سے جو اون تک پہونچتا ہے غذا قبول نہین کرتی ہین اور غلیظ شے رقیق سے جدا نہین ہوتی ہے - اور اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت دموی
نیچے بیٹھ جاتی ہے اور دوسری شے مثل کف دریا کے اوپر ترتی رہتی ہے اور یہ کیفیت اوس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ رگین سلیم اور بحال صحت ہون
مگر جس وقت رگون مین سلامت حال نہو پھر کوئی شے باہم متمیز اور جدا نہ ہوگی بلکہ پیشاب ویسا ہی خام اور بحال خود باقی رہیگا اس لیے کہ نضج
مین ضعف ہے ضعف گردہ کسی قسم کا ہو اور اسی طرح ہزال گردہ ہر قسم کا ان دونون کے تابع کمی پیشاب کے اور عجز جماع سے اور ضعف بصر
اور درد سر ہوتا ہے علاج جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج گردہ کے ہو اوسکا علاج تبدیل مزاج سے کرنا چاہیے اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ
مادۂ موجودہ سے علاج کرین اور جو ضعف گردہ بسبب ہزال گردہ کے ہو اوسکا علاج وہی ہے جو ہزال گردہ کا علاج ہے اور جو ضعف
گردہ بسبب اتساع مجاری کے ہو اوسکے علاج مین ترک حرکت اور جماع کا کرین اور دیر تک نہانا موقوف کرین اور سکون اور آرام کے اسباب
کی طرف رجوع کرین اور یہ قسم ضعف گردہ کی حقیقی ضعف یہی ہے کہ دراصل اسیکو ضعف کہتے ہین خلاصہ اسکے علاج مین ایسی تدبیر درکار ہے
جس سے اسباب اتساع کی روک ہو جاوے اور تکرز یعنے سمٹنا جسم گردہ کا اور تقویت جسم گردہ کی پیدا ہو منع
اسباب اتساع کا ترک حرکت اور جماع اور زیادہ نہانے سے اور سکون اور آرام کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور مدرات کا ترک
کرنا بھی ازین قبیل ہے اور تلزز ایسے چیزون کے استعمال سے جو مغری ہون اور قبض پیدا کرین اور اون مین لزوجت ہو غذائین جو ان
اوصاف پر شامل ہون جیسے کہ سویق اور انگور اور آلوچہ اور بہی اور رمانیہ ہمراہ منقی کے بیج اور چربی گوسپند کے اور مصوصات اور قریضات
جو انار دانہ اور ترش اور میخوش عصارون سے بنائی جائین خواہ سرکہ عمدہ اور کشنیز خشک وغیرہ سے طیار ہون - مشروبات مین نبیذ زبیب
خام کے جو بکٹھا ہو - ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے عصارات قابضہ جن مین گل ارمنی اور صمغ عربی اور ضمادات سویق اور خرما ی خام
اور گل سرخ کے اور جو قایم مقام ان چیزون کے ہون اور مرہم ہاے مذکورہ جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے ابواب مین مذکور ہو چکے
ہین مقوی اشیا وہی غذائین اور حقنہ اور معجونات جنسے بدن مین فربہی آتی ہے اور جنکا بیان ہزال گردہ مین ہوا ہے - واجب ہے
کہ انہین ادویہ مین اشیاء قابضہ داخل کیجائین پس حقنہ مین خرما ے خام اور سفرجل کو داخل کرین گردہ کے ضعف مین دودھ مادہ شتر
اور میش کا استعمال کرین کہ یہ دونون مقوی گردہ ہین اور اجزاے متہلہلہ کو جمع کرکے اونکو سخت کردیتے ہین بھیڑ کے دودھ کا مثل اور نظیر
کوئی دودھ نہین ہے گردہ کے ایسے امراض مین جو بوجہ ضعف کے عارض ہون خصوصًا اگر اس دودھ مین گل ارمنی بھی داخل کرلین - گردہ
حیوانات کے خورش ہمراہ اور ماکولات کے اور اشیاء نافعہ مذکورۂ بالا کو گردہ سے ملاکر کھانا یہ بھی نہایت عمدہ تدبیر ضعف گردہ کو امراض
مین ہے ریح گردہ کبھی گردہ مین ریح غلیظ ایسی پیدا ہوتی ہے جو گردہ مین تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتی ہے دلیل اس امر پر کہ ریح گردہ مین
پیدا ہوئی ہے یہی ہوتی کہ درد مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی اور نہ کوئی علامت علامات حصاۃ اور سنگ گردہ کی پائی جاتی ہے اور
کسیقدر انتقال یعنی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اس درد اور تمدد کا پہونچنا اور بروقت خلو معدہ کے ایک طرح کی گرانی اور
اسیطرح بعد ہضم جید کے بھی علاج واجب ہے کہ ایسی غذاون سے جو نفاخ ہین اجتناب کرین - اور مدرات جو محلل ریاح ہون جیسے
بزور اونکا استعمال کرین تخم سداب اور تخم سبنھالو کو ماء العسل خواہ جلاب مین بحسب حال مریض کے پلانا چاہیے - اور زیرہ
اور بابونہ اور سویا سداب خشک سے تضمید کرنی اور انھین اجزا سے تکمید خواہ روغن زنبق اور روغن قسط وغیرہ سے کرین

درد گردہ کا بیان اور اوسکے علاج کا گردہ مین درد ریح سے بھی ہوتا ہے اور ورم اور سنگریزہ کے وجہ سے خواہ ضعف گردہ کیوجہ سے یا قروح گردہ کے سبب سے کبھی درد گردہ کے اقسام تابع ہوتے ہین ضعف استمرا یعنی غذا کے ہضم جید نہ ہونے اور سقوط قوت اشتہا اور غثیان اور متلی پیدا ہونیسے - علامات اقسام مذکورہ جو سبب درد گردہ کے ہین اونکو اوپر کے ابواب مین بخوبی معلوم کر چکے ہین - اور اونکے علاجات بھی بخوبی بیان ہو چکے - جسوقت درد گردہ مین شدت ہو فلونیا اور قرص کوکب اور ایسے ہی ادویہ جو قایمقام ان دونون کے ہین تناول کرنے چاہیئین تاکہ درد مین سکون پیدا ہو جاے پھر بعد سکون درد کے علاج درد کا کرنا چاہیے - آبزن کے اقسام درد گردہ مین زیادہ نافع ہوتے ہین خصوصًا اگر آبزن مین ملینات جو مسکن وجع ہین جوش دیجاویں جس طرح کہ ابواب سابقہ مین ہمنے بیان کیا ہے بنادق البزور ایسی دوا ہے کہ بدون اسکے امراض گردہ اور مثانہ مین چارہ نہین ہے خصوصًا ایسے امراض گردہ اور مثانہ کے جو قروح کیوجہ سے عارض ہون مگر استعمال بزور کا بروقت درد کے خطرناک تدبیر ہے اس لیے کہ جذب مواد ان سے ہوتا ہے اور استعمال مخدرات کا بھی احتیاط اور ہوشیاری کا مقتضا یہی ہے کہ اوس سے اجتناب کرین پس لازم ہے کہ اقتصار نیم گرم پانی پر کرین درد کی تسکین مین اور زیادہ طولانی زمانہ تک استعمال بھی نہ کرین کہ نوبت تخدیر اور جذب کی پہونچے ٭

دوسرا مقالہ گردہ کے ورم اور اوسی کے تفرق اتصال کے اقسام کا بیان ہے اورام حارہ گردہ کے بعض اقسام خون غلیظ سے پیدا ہوتے ہین اور بعض اقسام خون رقیق صفراوی سے کبھی اختلاف اقسام ورم مین محل ورم کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا ورم جرم گردہ مین عارض ہوتا ہے اور بعض قسم ورم کی تجویف مین گردہ کے اور بعض قسم کا ورم بطرف اوس جھلی کے عارض ہوتا ہے جو گردہ پر لپٹی ہوئی ہے اور بعض قسم ورم کی بطرف مجراے حالب کے ہوتی ہے اور بعض اقسام بطرف امعا کے اور بعض اقسام بطرف پشت کے اور بعض اقسام بطرف مجراے فوقانی کے - ایضًا بیشتر ورم دونون گردون مین ہوتا ہے اور اکثر فقط ایک گردہ مین ورم ہوتا ہے ایضًا کبھی ورم گردہ مادہ مجتمع ہوکر پھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی مادہ جمع نہین ہوتا اگر جمع ہوگیا تو وہ بھی کبھی تو شگافتہ ہو جاتا ہے قریب مثانہ کے اور یہ کیفیت نہایت عمدہ ہے اور سب صورتون انفجار سے اچھی ہے خواہ بطرف امعا کے شگافتہ ہوتا ہے کہ طبیعت گردہ سے اوس مادہ کو بطرف اون امعا کے دفع کر دیتی ہے جو گردہ سے ملی ہوئی ہین جسطرح طبیعت مادۂ ذات الجنب کو بطرف استخوانہاے جنب کے دفع کرتی ہے جو ظاہر بدن کیطرف واقع ہین - کبھی یہ دفع بر سبیل رجوع کے بطرف جگر کے پہلے ہوتا ہے اور پھر اسکے بعد بطرف ماساریقا کے اوسکے بعد بطرف امعا کے - جس مادہ کو طبیعت بطرف امعا کے دفع کرتی ہے کسی طرح سے کیون نہ دفع کرے وہ خراب زیادہ اور ردی ہے اور یہ مادہ بطرف فضا اندرونی اور مقامات خالی کے ہوتا ہے پس محتاج بطرف بط اور شگاف کے ہوتا ہے جس سے یہ مادہ خارجی ہو جاے یا اینکہ ورم شگافتہ نہو بلکہ گردہ مین باقی رہے اور یہ ورم بھی محتاج شگاف دینے کا ہوتا ہے جس سے یہ مادہ خارج علاج شگاف سے کیا جاتا تھا گردہ کے جملہ قسم کے اورام بہت جلد متحجر ہو جاتے ہین یعنی سخت ہوکر پتھرا جاتے ہین اور کیون نہ پتھرا جائین اس لیے کہ گردہ جگہ پتھرا جائین اس لیے کہ گردہ جگہ پتھری پیدا ہونے کی ہے - جس وقت ورم گردہ مین ہوا اور یہ ورم خالی تپ سے نہین ہوتا ہے پھر بعد ورم کے اختلاط عقل بھی پیدا ہو یہ امر بسبب شرکت حجاب کے ہوگا کہ ورم گردہ بڑھکر حجاب تک پہونچ گیا ہے اور ایسا ورم مع اختلاط عقل کے قاتل اور مہلک ہے خصوصًا اگر اسکے ہمراہ اور دلایل خراب بھی ہون - اور اگر اسکے ہمراہ دلایل جید ہون اوس وقت ایسے ورم کے شگافتہ ہونے سے توقع سلامت حال اور بچ جانے مریض کی کرنی چاہیے - اور اکثر ایسے ہی ورم سے کے

پھٹ جانے کے بعد گردہ کی چربی کسیقدر برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شی مثل سُرخ بال کے ایک بالشت لانبی برآمد ہوتی ہو اس سے زیادہ طولانی
ہوتی ہو - اسباب ورم گردہ کے امتلا تمام بدن کا خواہ امتلا انھین بعض اعضای بدنیہ کا ہو جو گردہ کی مشارک ہین اور یہ ورم بوجہ امتلا یا تو بحسب
مقدار خون کے خواہ کیفیت خون کے ہوتا ہو یا پتھری کی خراش اور رگڑ کیوجہ سے ورم گردہ پیدا ہوتا ہو خواہ احتباس بول جو قریب گردہ کے ہو
اور تمدید گردہ مین پیدا کرے خواہ اور ایسے امور پیدا ہون کہ یہ سب چیزین ایسی ہی ہین جنسے گردہ مین ورم آجاتا ہو - اورام حارہ جو گردہ مین
پیدا ہوتی ہین اونمین تصلب اور سختی بہت جلد آجاتی ہو پھر اوسوقت علامات صلابت کے ظاہر ہوتے ہین علاوہ علامات مذکورۂ بالا کے - اکثر
ہمیانی وغیرہ کو تنگی اور سختی سے کمر پر باندھنا ورم گردہ پیدا کرتا ہو علامات اورام حارہ گردہ کی علامت تپ کا لازم ہونا اور نیز اسی تپ مین
فترہ یعنی سکون اور ہیجان کا غیر منتظم ہونا جیسے کہ اوائل ربع مین ہوتا ہو اور اوائل نوبہ مین اس تپ کی نبض اسقدر صغیر نہین ہوتی ہو جسطرح کہ
اور سب تپونمین صغیر ہو جاتی ہو - ورم گردہ کی تپ مین برد اطراف کا خصوصًا ہاتھ پاؤنکا سرد ہونا ضرور ہوتا ہو اور پھیریری کے ساتھ التہاب ملا ہوا
ہوتا ہو اور تمدد اور گرانی سے نزدیک گردہ کے کنارے کے ہمیشہ معلوم ہوتی ہو اور ہر ایک مدّر اور تیز اور شور اور تُرش چیز سے ضرر پیدا ہوتا ہو -
اور التہاب بحسب سوزش مادہ کے کمی اور بیشی مین اور درد ایسا کہ کبھی اوسکا ہیجان ہو اور کبھی ٹھہر جاے خصوصًا اگر دبیلہ بھی پیدا ہو گیا ہو -
زیادہ تر سکون اس درد مین اوسی قسم مین ہوتا ہو کہ یہ ورم خاص جرم گردہ مین ہو لیکن اگر یہ ورم نزدیک جھلّی اور علاقہ کے ہو یعنی جس چیز سے گردہ
لٹکا رہتا ہو اوسوقت مین درد زیادہ ہوگا اور شدت درد کی ہو گی - انتصاب اور سیدھے ہونے کو یہ ورم مانع ہوتا ہو کھانسی بھی زیادہ او کبھی
ہی چھینکین زیادہ آتی ہین جو قصبہ اور نلی کہ اوسپر یہ ورم مستقر نہین ہو رہا ہو اوسمین صعوبت ہوتی جبکہ بیمار بستر پر لیٹے - اگر یہ لوگ چت
لیٹین تو درد مین خفت اور کمی ہوتی بہ نسبت اسکے کہ اوندھے لیٹین کیونکہ اس وضع اور انداز سے گردہ لٹک جاتا ہو یا نہیمہ بوجہ سختی اور
صلابت مذکورہ کے اونکو اسی وضع پر لیٹنا آسان ہوتا ہو - بیشتر شدت ایسی تپ کی جو ورم گردہ مین ہوتی ہو بسبب ورم کے بڑھجانے کے
ہوتی ہو کہ اختلاط ذہن تک نوبت پہونچتی ہو اسلیے کہ ورم کے بڑھجانے سے حجاب کو بھی ایذا مین شرکت ہوتی ہو - ایضًا قی مراری بھی بوجہ
شرکت معدہ اور جگر کے عارض ہوتی ہو اور بیشتر یہ درد چہرہ اور آنکھون تک پہونچ جاتا ہو - اور حبس شکم اور قبض اسوجہ سے عارض ہوتا ہو کہ مادہ ورم
امعا مین تنگی پیدا کرتا ہو - بول کا رنگ ورم حار گردہ مین پہلے تو سپید ہوتا ہو بعد ازآن زرد اور ناری جو آمیختہ رسوب سے ہو اوسکے بعد
سُرخ ہو جاتا ہو پھر اگر ہمیشہ بَول سپید آیا کرے صلابت ورم پیدا ہونے کی خبر دیگا خواہ اینکہ ورم کا دبیلہ بنجائے گا - خلاصہ یہ ہے
کہ اگر بول اس مرض مین سپید اور بالزوجت ہو اور ہمیشہ اسی کیفیت پر آتا رہے یہ دلیل ردی اور خراب ہے - جسوقت پیشاب
مین رسوب محمود پیدا ہونے لگے اوسوقت نضج ورم کی خبر ملے گی اور یہ نضج بدون کسی خرابی کے ہے جو استحالہ ورم سے بطرف دبیلہ
وغیرہ کے ہوتا ہو - اگر ایام اولی اور زمانہ ابتدای ورم کا گذر گیا اور ہنوز پیشاب صاف اور رقیق آرہا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ابھی
جمع ہو رہا ہے اور تصلب اور سختی اوسمین آتی جاتی ہو - اسبابت کا معلوم کرنا کہ یہ بھی ورم خاص جرم گردہ مین ہو یا قریب غشا اور
جھلّی کے ہو اوسی بیان سے ہوتا ہے جو ہم اوپر کر چکے ہین اشتداد وجع وغیرہ سے - اور یہ امر دریافت کرنا کہ ورم داہنے گردہ مین ہے
یا بائین گردہ مین اسطرح ہو کہ جس کروٹ لیٹے اور اوس جانب کے مقابل کروٹ لینے مین آسانی ہو اوسی طرف ورم ہوگا اس لیے کہ
جانب مقابل پر لیٹنا گردہ کے لٹکنے کو منع کر دیتا ہو لہذا آسانی ہوتی ہو - ایضًا اگر درد اس ورم کا اطراف جگر تک دراز ہو ورم
گردہ راست مین ہوگا اور اگر مثانہ تک درد مین کشش ہو معلوم کرنا چاہیے کہ بائین گردہ مین ورم ہو اور اگر دونون قسم کی علامتین

جمع ہون دونون گردونمین ورم ہوگا۔ جسوقت ورم کا دُنبلہ بنتا ہی ثقل اور گرانی مین زیادتی ہوتی ہی اور گردہ مین ایسا بوجھ معلوم ہوتا ہی
جیسے ایک گرہ یعنی گولہ وزنی اور بھاری شکم مین پڑا ہی اور مقامات خالی مین نفخ پیدا ہوگا اور دیگر اعراض مذکورۂ بالا مین شدت ہوگی
اور شکم مین زیادہ درد خواہ چبھن محسوس ہوگی۔ بایئن گردہ کا ورم اوسمین انثیین کے اوپر ورم محسوس ہوتا ہی اور درد کی شدت پشت کے
عضل مین زیادہ معلوم ہوتی ہی۔ جسوقت نضج ورم مین پیدا ہوتا ہی تپ مین خفت آجاتی ہی اور پھر پھر زیادہ ہونے لگتی ہی اور بول غلیظ
ہوجاتا ہی اور رسوب جیّد اوسمین زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ جب ورم شگافتہ ہوجاتا ہی لرزہ اور تپ یقیناً زائل ہوجاتا ہی۔ پھر اگر مدہ
اور پیپ سپید ہو اور چکنا اور پھٹا ہوا خراب قوام کا نہو اور پیشاب کے ساتھ خارج ہو نہایت بہتر ہے اور اس سے بہتر اور کوئی بات
نہین۔ اسیطرح اگر خون برآمد ہوا اور سپید پیپ نکلے کہ یہ بھی عمدہ ہی اور اسکے خلاف جس رنگ اور قوام کا مدہ کسیطرح کیون نہ برآمد ہو ردی
اور خراب ہے اور جسقدر اوصاف جیّد سے اوسکو مخالفت ہوگی رداءت اور خرابی اوسکی زیادہ ہوگی۔ علاج اوّل علاج تو یہی ہی کہ سبب ورم
کو قطع کرین باسلیق کی فصد لینے سے اگر خون کی زیادتی اور غلبہ معلوم ہو۔ اور بیشتر بعد فصد باسلیق کے زانو کی رگ مابض کی
بھی فصد کھولنی پڑتی ہی پھر اگر یہ رگ زانو کی نہ ملے صافن کی فصد کھولنی چاہیے۔ ایضاً اسہال سے قطع سبب ورم اوس وقت
کیاجاتا ہی اگر خون کے ہمراہ اخلاط حادہ اور بھی ہون اور حقنہ ہاے نرم جنمین لعابات مناسب داخل ہون جہانتک ممکن ہی انسے بھی
قطع سبب ورم کیاجاتا ہی۔ بہترین ادویہ مسہلہ ایسے وقت یہ ہی کہ ماء الجبن کے املتاس کا کرین۔ ماء الجبن مین امالہ مادہ کا بطرف امعا
کے ہی اور غسل اور دھونا امعا وغیرہ کا مادہ سے اور جلا بھی ہی اور تبرید اور انضاج بھی ہی اور اصلاح قروح کی عفونت وغیرہ سے اور
املتاس مین اسہال مادہ اور انضاج بہ نرمی ہی آب شکر یعنے شربت اور شہد کی زیادہ آمیزش ان اجزا مین کیجاتی ہی۔ اور اگر ممکن ہو
پہلے تعدیل خلط کی کرلین اور بعد اوسکے مسہل دین تو یہ تدبیر افضل ہے۔ واجب ہے کہ اسہال مین درشتی اور قوت نہو ورنہ ضرر کی
زیادتی ہوجاے گی بسبب انصباب اور ریزش کرنے خلط اور مادہ کے بطرف امعا کے جو قریب گردہ کے واقع ہین ماء الشعیر ایسی عمدہ
چیز ہے جسکا التزام اس مرض مین کرنا چاہیے۔ اور ادرار ہرگز نکرنا چاہیے۔ اور بزور اور بنادق بزور کبھی ندینا چاہیے خصوصاً جسوقت
کہ بدن کا تنقیہ مواد سے نہوا ہو اسلیے کہ اخلاط اوسوقت بطرف گردہ کے ریزش کرتے ہین تاآنکہ جب نضج کا ہونا صحیح صحیح معلوم ہوجاے
اوسوقت ادرار کرنا جائز ہوگا اور یہی سبب ہے کہ تا امکان پانی پینے کو بھی منع کیاجاتا ہی ایسے ہی وقت مین یعنے جب تک ظہور نضج کا
بصحت معلوم نہو اگرچہ پانی بھی ایک وجہ سے علاج اس مرض کا ہی جب تک تنقیہ اور صفائی پوری نہوجاے اور اگرچہ پانی کی تبرید
اور ترطیب اورام حارہ کی مناسب ہے مگر چونکہ بکثرت پانی پینا ادرار کو زیادہ پیدا کرتا ہی اور مزاحمت اوس مادہ کی کرتا ہی جو بطرف
ورم کے ریختہ ہورہا ہی یعنے مادۂ منصب ہے پانی ملکر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ بوجہ کیفیت مذکورہ کے یہ مادہ جو ہر ورم کی
مزاحمت کرتا ہے پس ایسی مضرت رسانی پانی کی بسبب حرکت دینے کے زیادہ ہوگی بہ نسبت اوس منفعت کے جو کیفیت تبرید
اور ترطیب سے مترتب تھی اور باوجود اس ضرر کے پانی اپنے ہمراہ اخلاط کو بطرف گردہ کے لاتا ہی کہ اون اخلاط کا اوترنا اور
پہونچ جانا گردہ تک پانی کی اعانت سے بآسانی ہوتا ہی۔ پھر اگر بدون پانی پلانے کے چارہ نہو آب شیرین اور صاف اور خوب سرد
اسیطرح پلانا چاہیے کہ چوس چوس کر پلایا جاے اور گھونٹ گھونٹ کر بکثرت ندیا جائے۔ اور واجب ہے کہ اتنا سرد بھی نہو کہ نضج مادہ
کو منع کرے۔ گوشت اور شیرینی کے اشیا سے بالکل ممانعت کرنی چاہیے۔ آب گرم ان بیمارونکو ضرر و مضر ہوتا ہی اور اسیطرح ہر ایک چیز

جوگرم بالفعل ہو اور گرمی اوسمین قوی ہو المختصر آب کثیر کسیطرح کا کیون نہو اس ضرر سے خالی نہین ہی کہ گردہ مین تعب پیدا کرتا ہی بسبب حرکت اور ہلنے گردہ کے اور بسبب گذرنے اوسی پانی کے گردہ سے ہو کر- اورام اور قروح گردہ کے حق مین سکون اور آرام سے زیادہ مفید کوئی شی نہین ہے اور حمام ان بیارونکو ہرگز موافق نہین ہی ہان مگر بعد انحطاط مرض کے اورام حارہ کو البتہ مفید ہو سکتا ہے- واجب ہی کہ اوّل مرض ورم مین شربات اور طلا کرنے کے وہ اقسام جو مانع نضج ہین مستعمل نہون پھر بعد زمانہ اولی کے اونمین ایسی ادویہ ملائی جائین جو کہ جالی اور مرخی ہون؛ ور منضج بھی ہون اور مقدار ان ادویہ کی کمی بیشی مین بقدر ورم کے بڑے چھوٹے ہونے کی تجویز کرنی چاہیے پھر اوسکے بعد ادویہ جالیہ اور مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جالی ور مرخی ادویہ مین وہی اشیا اختیار کرنی چاہیین کہ جنمین لذع نہو پھر اگر ایسی دوا کی حاجت ہو جو قوی الجلا ہی اور اوسمین لذع بھی ہی کہ اسوجہ سی ورم کو بڑھا دیگی پس صواب یہ ہی کہ غالب اوزان ایسی دوا پر اوسی دوا کی تجویز ہون جسمین بالکل لذع نہو- اور اسیطرح اگر بدن مین مریض کے اخلاط لذاع بھرے ہون اور اونکا استفراغ نہو چکا ہو پس دسوقت واجب ہے کہ بکثرت ایسی غذا دیجائے جو از قسم احسا اور ستو وغیرہ کی ایسی ہو کہ گردہ کے مناسب ہے اور ورم کو بھی مفید ہی مگر وہ غذا ایسی بھی ہو کہ اوسمین لذع نہو کہ ایسی غذا سے گردہ بھی غذا پاتا ہے- واجب ہے کہ حال اخلاط کا بھی رقیق اور غلیظ ہونے مین خوب پہچان لیا جاے اور جوہر اصلی ان اخلاط کا اچھی طرح معلوم ہو جاے کہ آیا یہ اخلاط جنس فاسد اور خراب کی ہین یا صحیح اور نا فاسد اخلاط ہین یا اینکہ یہ سب اخلاط ایک ہی قسم کے ہین کہ اور کوئی خلط بھی انمین ملی ہی- اور مقدار انکی بھی بخوبی دریافت کرلیجاے تا اینکہ بنا بر اوسکی کمی بیشی کے مقابلہ اون اخلاط کا کیفیت اور کمیت ادویہ سے کیا جاے- جبتک طبیب قادر اس امر پر ہے کہ زیادہ تیز دوا سے علاج نکرے ادویہ حادہ کیطرف رجوع نہ کرنا چاہیے- جب ورم مین نضج بخوبی آجاے اور بول سے یہ بات معلوم ہو مدرات پلانے چاہیین جیسے بزور اور بنادق البزور ماء الشعیر وغیرہ مین داخل کر کے اور قبل نضج تام کے ہرگز مدرات نہ پلانا چاہیے خصوصًا اگر اخلاط ردی بدن مین ہون- اکثر مدرات کی استعمال سے ایسے وقت مین بھی ایک ثقل اور گرانی بدنمین محسوس ہوتی ہی اسکا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ یہ گرانی فقط انہین مدرات کے پیتے پیتے آپ ہی زائل ہو جاتی ہی- زیادہ تر مناسب ورم گردہ کی واسطے اور اسہال خلط کی غرض سے اسی ورم مین حقنہ کا استعمال ہے نہ ادویہ مشروبہ کا اسلیے کہ حقنہ کا وصول گردہ تک بہت زیادہ ہوتا ہی اور قوت ادویہ کی جو داخل حقنہ مین ہون زیادہ باقی رہتی ہی اور اسکے علاوہ یہ کتنا بڑا فائدہ ہی کہ اوپر کے اعضا سے اور اخلاط کو جو زیادہ اخلاط موجودہ ورم گردہ سے ہون ادویہ حقنہ جذب نہین کرتی ہین جسطرح کہ ادویہ مشروبہ اور خصوصًا وہ ادویہ مشروبہ جو مسہل ہون جذب کرتی ہین- واجب ہے کہ حقنہ بھی وہی اختیار کرین جو حقنہ ہائے نرم باب قولنج مین درج ہوے ہین تا کہ نرمی اور آرام باقی رہے اور ناگواری استکراہ پیدا نہو اور نہ مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کر سکے ایذا دہی کرین- المناس بہت عمدہ دوا ہی ورم گردہ کے علاج مین کہ جب ادویہ حقنہ مین المناس داخل کیا جاتا ہی یا کہ ادویہ مشروبہ مین پڑتا ہی استفراغ مادہ ورم گردہ کا بدون درشتی کے کر دیتا ہے اور نضج مادہ ورم مین پیدا کر دیتا ہی- اگر معلوم ہو جاے کہ بدن اخلاط سے پاک ہی اور ورم بھی چھوٹا ہی تو بیشتر ماء العسل کا استعمال وسکی اصلاح مین کافی ہوتا ہی اور آب نیشکر بھی کافی ہوتا ہی جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اسلیے کہ ان دونون مین جو قوت جلا اور تلطیف اور تقطیع کی ہے اکثر ورم کی تحلیل بدون لذع کے کر دیتی ہی جو چیزین کہ ابتداء زمانہ ورم مین نافع ہین وہ ماء الشعیر ہی

المناس بہت عمدہ دوا ہے ورم گردہ کے علاج مین

ہمراہ کسی روغن کے - اور عصارۂ بید سادہ اور دیگر عصارہ ہاے باردہ اور ضماد ایسے جو حرارت ورم کو بجھا دین - اسبغول کا لعاب بھی پلایا جاتا ہی اور بیشتر دودھ پلانے کا بھی استعمال کرتے ہین - اگر ورم مین التہاب ہو اوسوقت دودھ کا استعمال اوس طریقہ سے مناسب ہوگا جسکو ہم سطور آیندہ مین بیان کرینگے حقنہ کا استعمال خطمی اور خبازی اور تخم کتان ہمراہ کسی قدر اشیاء باردہ کے کردین اور روغن گل بھی داخل کرین - اور ضماد مین آرد جو اور بنفشہ اور باقلا اور اخیر زمانہ مین اجزاء باردہ کو ترک کرین اور حلبہ اور بابونہ وغیرہ بڑھا دین اور روغن کے اقسام مین اب روغن کنجد اور روغن قرطم کو اختیار کرین - خارج بدن پر ایسی چیزون کا ضماد کرین جو منضج ہون اور قوت تسخین کی اونمین زیادہ ہو - ازین قبیل یہ دوا ہی کہ صوف کا ٹکڑا روغنہاے گرم مین ڈبو کر اوسی سے سینکین اور جو پوٹلی کہ اوسمین کسیقدر سویا اور خطمی داخل ہے اوس سے تکمید کرین - ضماد اس ورم کے واسطے کبھی آرد گندم اور آب پیاز اور برگ حلبہ اور کرنب اور اصل السوس اور شبت اور خطمی اور بابونہ سے روغن کنجد سے ملا کر بنائے جاتے ہین - انھین ضمادات مین بنفشہ اور ملین اقسام چربیون کے داخل کرنیکا بھی اختیار دیا گیا ہے اور بغرض تخدیر کے خشخاش پوست تفاح بھی مناسب ہے - جو ورم از قبیل حصاۃ اور سنگ گردہ کے ہو اوسکی تدبیر اوسیطرح کرنی لازم جو آیندہ حصاۃ گردہ کے واسطے ہم لکھینگے - درد جو ورم گردہ مین اوٹھے اور ہیجان اور شدت اوسکی ہو - خصوصاً مثانہ کے قریب مثانہ کے پتھری کے بڑھ جانے سے یا کسی قسم کا کسر اور شکستگی جو عضو مذکور مین حادث ہوئی ہو اوسکی وجہ سے یا کسی قسم کی خشونت جسکے سبب سے خراش اور سحج پیدا ہو کر درد پیدا کرے تو اکثر حمام اور آبزن کرنے سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اگر افراط سے کیا جاے اور اگر پھر بعد آبزن وغیرہ کے درد گردہ عود کرے بعد ایک ساعت کے پھر کرنا چاہیے - نطولات جنمین بابونہ داخل ہے اور اکلیل الملک کے نطول خواہ اینکہ خطمی کے یا سبوس گندم کے نطولات بھی نافع ہین اور عمدہ ہین - اگر ہمراہ درد گردہ ورمی کے کسیقدر قبض طبیعت بھی ہو پس ایسے صائب یہی ہی کہ پہلے اخراج ثفل کا شیافات اور حقنہ سے کرین جو مقدار مین بڑا اور زیادہ نہو ورنہ بسبب مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرنے کی ایذا دہی کریگا بلکہ حقنہ سے تو شیافات ہی ایسے وقت زیادہ پسندیدہ رہے طبیعت مین ہشکی اور خفت پیدا کرنے کی تدبیر سے درد مین بھی سکون پیدا ہوتا ہی - مسہل کا استعمال تو ایسے وقت کسیطرح ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ مسہل سے ایذا ہوگی اور اخلاط کا اوترآنا اور بھی زیادہ متصور ہی - اور حقنہ جسوقت اوسمین چربیان اور تھوڑی سی ادویۂ مرخیہ اور تھوڑی ادویہ مدرہ داخل کیجائین ہمراہ قلیل اسہال کے درد کی شدت بھی توڑ دیگا منجملہ اون ضمادات قویہ کے جو واسطے انضاج مادہ دبیلہ گردہ کے مناسب ہے یہ ضماد ہی کہ انجیر کو ماء العسل مین اوبال کر ضماد کرین - پھر اگر احتیاج ہو کہ اوسکی تقویت ماذریون سے کیجاے خواہ ایرسا سے یہ بھی کر سکتے ہین - پلانے کی مجرب دوا اوسمین یہ دوا ہی کہ تخم کتان دو مثقال اور نشاستہ ایکمثقال ملا کر دو حصہ کرین ایک حصہ پوری مقدار شربت ہی - جب نضج تمام ہو جاے پھر اوسوقت مدرات کو مشروب اور حقنہ دونون طرح دینا جائز ہے - منجملہ ضمادات کے یہ وہ ضماد ہی جو کمافیطوس اور جعدہ اور فطراسالیون اور فقاح اذخر اور سنبل سے بنایا جاتا ہی - واجب ہے کہ درد کی پوری پوری خبرگیری کرین اور جو قلق مریض کو ہوتا ہو اوسمین تسکین انھین مسکنات سے کرتے رہین جنکا ذکر اکثر ہو چکا ہی - بیشتر جس حقنہ سے کہ ثفل رکا ہوا خارج ہوتا ہی اوسی سے راحت اور سکون درد مین بھی پیدا ہوتا ہی دو وجہون سے ایک تو یہ کہ مزاحمت ثفل کی جو ورم سے ہے دور ہو جاتی ہی دوسری وجہ یہ ہے

کہ تلیین پیدا کرتا ہی - پھر اگر یہ دونون فائدہ پیدا ہون حاجت اِس امر کی ہوگی کہ تخفیف درد مین بذریعہ فصد اور محجمہ کے پیدا کیجاے محجمہ کو اوسکے مراق پر درمیان قطن یعنی تھیگاہ اور پشت کے رکھنا چاہیے اوسکے بعد بھری سینگی سے شرط کرانا چاہیے اور مقام درد کی سینک صوف کو زیت گرم مین ڈبوکر بھی کیجاے اور وہ روغن زیت ایسا ہو جسمین خطمی اور قیسوم اور بابونہ کو جوش دیا ہو - ضماد اوسی مقام پر تخم کتان وغیرہ کا کرنا چاہیے - اور بیشتر حاجت پڑتی ہی کہ اس ضماد کو جعدہ اور کندر اور مطر اور موم اور روغن سوسن سے قوی کردین - اور اکثر حاجت ہوتی ہی کہ دوا کے واسطے ایک نافذ کرنے والی چیز بطور امداد کے بھی تجویز کرین مثلاً محجمہ رکھین خواہ شرط لگائین پھر اوسکے بعد جب مسامات کھل جائین تکمیدات مذکورۂ بالا سے سینکین - اکثر بزور مبردہ باردہ بالفعل کے پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی تھوڑی سے اجزائے حارہ لطیفہ ملا کر اور کسیقدر مخدرات بھی شریک کرکے جیسے انیسون ہمراہ کرسنہ کے تھوڑی سی افیون ملا کر خواہ فلونیا کا استعمال کہ وہ نہایت افضل دوا ہی ایسے مقام پر - خاص علاج دبیلہ کا جسوقت معلوم ہوجاے کہ ضرور دبیلہ کا مادہ فراہم ہوا جاتا ہے اوسوقت ہی واجب ہے کہ اعانت اوسکی ایسی ادویہ منضجہ سے کیجاے جسکو ہمنے بیان کیا ہے - اور اون ادویۂ منضجہ کی قوت علک البطم اور زوفا ونگن اور افسنتین اور ایرسا اور آرد کرسنہ سے بڑھائی جاے - اور اکثر اوسمین بیخ فاشرا اور مازریون اور فضلۂ کبوتر کی بھی حاجت ہوتی ہی - اور بیشتر انجیر ہمراہ شہد کے کافی ہوتا ہی - واجب کہ حقنہ کے ادویہ مین اور مشروبات مین بھی ایسی اشیا کا استعمال ہو جو بقوت قوی نضج پیدا کرتی ہین - اور تکمادات کے اقسام جو مذکور ہوچکے ہین اونکو اجزاے مناسبہ کے قوی کرکے استعمال کرنا چاہیے - اکثر گاہ بسبب بطور نضج کا ایک سوء مزاج حار ملتہب ہوتا ہی جب اوس مزاج کی تعدیل کردیجاے پھر نضج اچھی طرح اور بسرعت ہوجاتا ہی اور تعدیل دودھ کے اقسام پلانے سے خواہ دودھ سے احتقان کرانے سے حاصل ہوتی ہے اور ضمادون کے ذریعہ سے بھی تعدیل ہوجاتی ہی - انضاج مادہ کے واسطے ایک حیلہ یہ بھی کیا جاتا ہی کہ بعض اشیا جو باردہ بالطبع اور حار بالعرض ہون جیسے آب گرم کہ اوسمین مریض کو بٹھاتے ہین - پھر اگر ورم شگافتہ نہو اوسوقت ایسے ادویہ کا استعمال کرین کہ جس سے ورم شگافتہ ہوجاے اور حقنہ ہاے حادہ کا استعمال کرینگے تا اینکہ جس حقنہ مین خربق اور قثاء الحمار اور ثوم داخل ہو وہ بھی جائز ہی اور امداد کرنی چاہیے انھین ادویہ مفجرہ کی کمادات اور ضمادات سے خارج ہین اور مدرات قویہ سے مثل وج ترکی اور تخم فنجنکشت اور ان دونون ادویہ مین ایک عجیب خاصیت ہی ورم کے شگافتہ کرنے مین - منجملہ مفجرات جیدہ کے دارچینی اور حرف بھی ہے - پھر جسوقت ورم شگافتہ ہوجاے آب مدرات قویہ کا استعمال کرنا چاہیے اوسکے بعد ادویہ ملحمہ جو قروح مین گوشت بھر لانے کی خاصیت رکھتی ہین اونکو استعمال کرین اور انکا بیان آئندہ کیا جائیگا **گردہ کے اورام بلغمی کا بیان** جو اسباب بلغم کی پیدایش کے ہین اونھین سے یہ اورام گردہ مین بھی پیدا ہوتے ہین علامات گرانی اور تمدد یعنی کھچاؤ ہوتا ہی اور افعال گردہ مین قصور یعنے کمی ہوتی ہی اور التہاب نہین ہوتا ہی - بیشتر اس ورم کے ہمراہ ترہل یعنے ڈھیلاپن چہرہ اور آنکھ مین اور تمام بدن مین ہوتا ہے - منی زیادہ رقیق اور سرد ہوتی ہے اور ورم صلب سوداوی کے علامات مفقود ہوتے ہین علاج ضمادہاے مسخنہ سے کرنا چاہیے اور مدرات سے جو منقی ہون - واجب ہی کہ اگر نفع ظاہر ہو تو غار اور ورق غار پر اور روغن غار پر زیادہ اعتماد کرین اور سداب پر بھی زیادہ اعتماد کرین ایسے اوقات مین کہ اوسکا استعمال حقنہ مین اور مشروبات دونون مین کیا جاتا ہی اور ضمادات مین بھی **اورام صلبہ گردہ کا بیان** کبھی یہ اورام ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتے ہین -

سبب اِن اورام کا کثرت مادہ سوداویہ کی جو گردہ کیطرف جذب ہوکر سوبخا ہے خواہ کوئی ورم حار متحجر ہوکر مائل بسوادیت ہوگیا ہے بسبب اِسکے کہ برودت نے اوس مین تحجر پیدا کر دیا ہے یا کسی حرارت نے اوس ورم کو غلیظ کر دیا ہے اور یہی دونون سبب اِسکے ہین کہ نضج نہین ہونے پاتا۔ اِسلیے کہ نضج مادہ کا تابع حرارت معتدلہ کے ہی علامات گردہ کے ورم صلب پر گرانی شدید دلالت کرتا ہے جسکے ہمراہ درد معتد بہ نہین ہوتا ہی سوا اوس ورم صلب کے جو بعد ورم گرم کے پیدا ہوکر اوسمین اکثر اوقات درد شدید کا ہیجان ہوتا ہی۔ منجملہ علامات ایسے ورم صلب کے باریک ہو جانا دونون کوکھون کا جو پڑو کے اوپر کے داہنی بائین طرف ہین اور انھین دونون مقام کا سُن ہو جانا اور دونون کولے مین بھی خدر یعنی سُن کا عارض ہونا خواہ دونون کولے کا او تر جانا۔ اور دونون پنڈلیون مین بھی خدر پیدا ہوتا ہے مگر ضعف سے پنڈلیان کبھی خالی نہین ہوتی ہین۔ اور تمامی اعضا کے زیرین مین یعنی گردون سے نیچے جتنے عضو ہین سب مین لاغری اور نحافت عارض ہوتی ہی اور بدن بھی لاغر اور نحیف ہو جاتا ہے۔ بول رقیق ہوتا ہے اور مقدار مین قلیل اِسلیے کہ جذب مائیت بسبب ضعف گردون کے کم ہوتی ہے اور نضج بھی قارورہ مین نہین ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ سدہ جو بحالت ورم پڑا ہی وہ کدورات کو نفوذ سے مانع ہو رہا ہی اور بلکہ بہت سی مقدار مائیت رقیقہ کو بھی مانع ہی بلکہ اکثر یہ سُدہ بول کو روک دیتا ہی خواہ جمع کر دیتا ہی۔ اور ضعف گردہ قوت کو نضج بول سے منع کرتا ہی۔ کبھی ورم صلب سے تہبج بھی پیدا ہوتا ہی اور اکثر انجام کار استسقا کیطرف بھی ہو جاتا ہی اِسلیے کہ جو راہین خون کی مائیت کے آنے کی ہین وہ بند ہو رہی ہین اسیوجہ سے اس مرض مین لازم ہی کہ ہمیشہ ادرار کی تدبیر کرتے رہین علاج سختی جگر کے علاج مین جو جو قواعد کلیہ بیان ہو چکے ہین پہلے اونکو خوب تامل کرکے پھر اونھین ادویہ کو یاد کرو کہ بعینہٖ وہی طریقہ علاج کا اس مرض مین بھی ہی اور صلابت گردہ کا علاج اونھین قواعد اور اونھین ادویہ سے کیا جاتا ہی۔ پھر اگر حاجت فصد کی ہو اِسلیے کہ خون سوداوی مین کثرت ہی ضرور کر دینی چاہیے۔ کبھی پلانا بزورکا جنمین تحلیل اور تلئین کی قوت ہی مفید ہوتا ہی جیسے تخم مرو تخم کتان تخم خطمی اور تخم حلبہ اور تخم قرطم کہ انھین بزور سے سفوف بناکر اور مدرات ادویہ انھین بقدر حاجت ملاکر استعمال کرین۔ اور ادرار مین افراط نکرنی چاہیے ورنہ رقیق مادہ خارج ہوکر غلیظ باقیماندہ ٹھہر جائےگا اور صلابت زیادہ عارض ہوگی بلکہ مریض کے بول کو دیکھتے رہین جب غلیظ برآمد ہو اوسوقت ادرار کرکے باعتدال اوسکا اخراج کر دین اور جب پھر بول غلیظ کا آنا رک جاے انضاج مادہ کرین۔ منجملہ علامات نضج مادہ کے یہ ہی کہ بول بمقدار کثیر آتا ہو۔ مرخیات اور کمادات بھی اس ورم کو نافع ہوتی ہین جیسے روغن قسط اور روغن ناردین اور سرمق اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور روغن غار اور ضمادات جو بابونہ اور اکلیل الملک اور تخم کتان سے طیار کیے جائین۔ اور بیشتر حاجت مقل اور اشق کی بھی ہوتی ہی اور سکبینج اور خرس کی چربی خواہ شیر کی چربی اور مرغ کا اور بارہ سنگھا کا مغز ساق وغیرہ کہ ان اجزا سے مرہم اور ضمادات بناکر استعمال کیا جاتا ہی۔ اور کبھی حاجت ہوتی ہی کہ مقل اور اشق ان دونون کو مدرات کے جوشاندہ مین گھول لیتے ہین جیسے بابونہ اور حسک اور اکلیل الملک۔ اور بسفائج کو شرباً استعمال کرتے ہین

قروح گردہ کا بیان جو اسباب گردہ مین قروح پڑ جانے کے ہین وہی اسباب عام ہین جیسے اور جملہ اعضا مین قروح پیدا ہوتے ہین اور وہ اسباب کیا ہین کہ پہلے تفرق اتصال ہو پھر اوسکے بعد تفتح یعنی پھٹ جانا عارض ہو۔ اور یہ بات یعنی تفرق اتصال اور پھٹ جانا کبھی تو کسی رگ کے شگافتہ ہونے اور پھٹ جانے سے خواہ اوسی رگ کے کٹ جانے سے عارض ہوتی ہی

اونھین اسباب معلومہ سے جو ایسے تفرق اتصال کے بارہ مین بارہا بیان ہو چُکے۔ اور کبھی کسی دبیلہ کے شق ہو جانے سے اور کبھی بوجہ سنگ گردہ کے قرحہ پڑتا ہی۔ کبھی اخلاط مراری خواہ اخلاط بورقی کہ اونسے کسی قسم کا سحج اور خراش پیدا ہوا خواہ اخلاط لزجہ کیوجہ سے جنکی انقلاع عنیف سے یعنی بزور اونکو اپنی جگہہ سے جُدا کرنے سے تفرق اتصال پیدا ہوا اور قرحہ پڑ گیا۔ گُردہ کے قروح مین بہ نسبت قروح مثانہ کے رداءت کم ہوتی ہی اور نیز قروح سے اون مجاری کے جو درمیان دونون کے ہین کہ اونکا حال رداءت مین درمیان رداءت قروح کلیہ اور مثانہ کے ہی۔ سبب اسکا یہ ہی کہ قروح عضو عصبی کے اونکا اچھا ہونا بہت دشوار ہے بہ نسبت قروح عضو لحمی کے اکثر جو قروح کہ مجاری مین پیدا ہوتے ہین بسبب مادہ صفراوی کے ہوتے ہین کہ وہ مادہ ساحجہ ہے یعنی خراش پیدا کرنے والا ہے یا کوئی سنگریزہ ایسا حادث ہوا جسنے قرحہ ڈال دیا۔ کبھی یہ قروح گُردہ متاکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور کبھی متاکل نہین ہوتے۔ اکثر گاہ قروح گردہ سے نواصیر پیدا ہوتی ہی اور یہ نواصیر ہرگز اچھی نہین ہوتی گو اس کا سیلان اور بہنا بند بھی ہو جاے مگر اس سیلان کا رُک جانا بروقت نقاء بدن کے مادہ سے ہوتا ہی اور پھر جب امتلاے مادہ بدن مین ہوا پھر جاری ہو جاتا ہے۔ ایسی نواصیر کی جو قسم مدت دراز تک مدہ اور ریم اوسکا صورت پر رہے خواہ رہ چکی ہو اور کوئی سٹرا اور فساد زیادہ اوس سے پیدا نہ ہوا ہو اوس سے کچھ زیادہ خوف نکرنا چاہیے اور زیادہ پھیل جانے اور تاکل کا خوف اوسمین ہی اور جسکا مدہ اور ریم خراب و ردی ہو اوس سے ایساع اور تاکل کا خوف ہوتا ہی جو انجام کار ہلاک مریض پیدا کرتا ہی۔ جس شخص کا گردہ پھٹ جاے فوراً مر جاے گا۔ اکثر ورم کا سر البطرف خارج بدن کے مائل ہوتا ہی اوسوقت یہ ورم اسی خارج کیطرف شگافتہ ہوتا ہی جس سے گردہ پھٹ جاتا ہی **علامات** قروح گردہ کے علامات یہ ہین کہ بول مین اخراج مدہ کا اور اجزاے شعریہ کا ہو خواہ اجزاء جریشیہ سُرخ برآمد ہون یعنے دردرے موٹے موٹے اجزا گوشت کے۔ اور اکثر یہ مریض ایک قسم کا الم نواحی گُردہ مین پاتا ہی۔ اور بعض اوقات خون کا پیشاب اس الم سے پہلے ہوتا ہی خواہ گُردہ کے قروح سے پہلے خون کا پیشاب ہوتا ہی خواہ دبیلہ گردہ پہلے ہو کر تب قرحہ گُردہ مین پڑتا ہی یا پتھری کے برور نکلنے کا الم پہلے ہو کر اسی سبب سے گُردہ مین قرحہ پڑتا ہی۔ کبھی کسی قسم کی چوٹ جو قبل اسکے واقع ہوئی ہو خواہ کوئی اور صدمہ واقع ہوا ہو وہ بھی قروح گردہ پر دلیل ہوتا ہی۔ انضاج یعنے گُردہ کا خواہ کسی رگ گردہ کا مُنہ کھُلجانا اوس سے جو خون کا پیشاب ہوتا ہی اوسکے ہمراہ کبھی درد ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا ہی اور دلیل انفتاح پر یہ ہے کہ بول الدم تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی اگر کسی دبیلہ کے منفجر ہونے سے ہوا اور کسی رگ کے پھٹ جانے سے جانب فوق گردہ سے ہو ممکن ہی کہ یہ بول الدم فقط دو ہی روز خواہ تین دن رہے اور پھر بند ہو جائے پھر اگر زمانۂ دراز تک رہے یہ بول الدم ضرور انفتاح گُردہ یا قرحہ گردہ سے ہوگا خواہ مثانہ کے قرحہ سے ہوگا۔ مترجم دوسرا نسخہ یہ ہی۔ پھر اگر بول الدم زمانہ دراز تک رہے اور اسکے ہمراہ تغیر لون بول اور آمیزش صدید کی بھی ہو پس سواے قرحہ گُردہ یا مثانہ کے اور کسی سبب سے یہ بول الدم نہوگا۔ متن یہ بول الدم ضعف آور ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ مقدار اسکی تھوڑی تھوڑی ہر مرتبہ ہوتی ہے مگر بتواتر چند مرتبہ آنا تھوڑی مقدار کا بھی کثیر مقدار کو پہونچ جاتا ہی اور مقدار کثیر کا استفراغ ہو جاتا ہے۔ فرق درمیان گُردہ قروح گُردہ اور قروح مثانہ کے یہ ہی کہ قروح گُردہ کے ہمراہ پیشاب باسانی ہوتا ہی اور قروح مثانہ مین دشواری سے پیشاب ہوتا ہی۔ قروح مثانہ مین قشور یعنے چھلکے سپید ہوتے ہین۔ اور قروح گردہ مین چھلکے سُرخ ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے ہون خواہ باریک ہون اگر قروح مجاری مثانہ مین ہون اور بڑے بڑے ہون اگر قروح نفس مثانہ مین ہون مگر سپید ضرور ہون گے مقام درد

فرق درمیان قروح گردہ اور قروح مثانہ کے

سے بھی فرق ان دونون کی قروح کا ممتاز ہوتا ہے اسلیے کہ مقام ان دونون مین جدا جدا ہی گردہ کے قروح مین درد اوپر کیطرف ہوتا ہے۔
اور قروح مجاری مین وسط اور درمیان مین اور مجری قضیب کے قروح کا درد سب کے بعد اور سب سے نیچے۔ اکثر درد مین صعوبت قروح مجاری
سے ہوتی ہی اور اوسکو ہیجان ہر ساعت ہوا کرتا ہے جیسے دردزہ کی یہی کیفیت ہی۔ کبھی ان فرق مطلوب پر درمیان قروح گردہ
اور مثانہ وغیرہ کے یون بھی استدلال کرتے ہین کہ اکثر درد قروح مثانہ کا نہایت باصعوبت ہوتا ہی اسلیے کہ مثانہ عضو عصبی ہی اور حس
اسکی قوی ہی۔ بول دم جو متواتر ہو اگرچہ وہ قروح گردہ اور مثانہ دونون مین مشترک ہی پھر بھی چھلکے مثانہ مین بمقدار قلیل ہوتے ہین۔
اور بول سے آمیزش اوسے کم ہوتی ہی۔ اگر مریض قروح مثانہ یا قروح گردہ کو خون کا پیشاب بعد بول تیرہ کے آنے دلیل بطر جانے قروح کی
ہوگی۔ کبھی قروح گردہ کی صعوبت اور خبث مادہ یا نفس قرحہ کے خبث پر یون بھی استدلال کیا جاتا ہی کہ قبول علاج کمتر کرتا ہی اور زمانہ
دراز تک رہنا اور عکر یعنے دُرد کا پیشاب مین زیادہ ہونا اور سبز رنگ خراب اور بدبو پیشاب کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہے۔
علاج سب سے پہلے مناسب یہی ہی کہ قروح گردہ کے مرض مین فصد کیجاے اور قروح مثانہ مین بھی فصد مقدم ہی اوسکے بعد تعدیل اخلاط
کی فکر کرین اور مراریت اور بورقیت سے اونکو بطرف عذوبیت اور حلاوت کے مائل کرین تاکہ بعد اوس جراحت کے جو زمانہ شوریت
مین اپنے پیدا ہوے اب جراحت بعد جراحت کے ہمیشہ نہ پیدا ہوا کرے۔ ہر ایک نمکین اور تیز اور ترش چیز سے پرہیز کرین اور
پانی بھی زیادہ نہ پیا کرین تاکہ زیادہ اور بار بار پیشاب کا خطرہ نہ معلوم ہو اور نہ بار بار پیشاب آیا کرے۔ گردہ کی تحریک ایسی
چیزون سے نکرین جس سے مواد شور اوسکی طرف سیلان کرکے ہیجان اور خراش اوسمین پیدا کرین۔ اسلیے کہ عام قاعدہ علاج
گردہ کا تسکین ہی۔ فصد بھی اونھین چیزون سے ہے جو تعدیل اخلاط پیدا کرتی ہی بشرطیکہ مناسب حال بھی ہو۔ اور اسہال جو لطیف ہو
اور رقیق مادہ کا اخراج بلا درشتی کرے البتہ اوس سے تعدیل اخلاط ہوتی ہی ایسا اسہال نہو کہ اخلاط حادہ کو دفعۃً واحدۃً خارج کردے
اسلیے کہ ایسا اسہال بدن سے نقصان مادہ لطیف کرکے اوسکو مائل خلاف جہت گردہ مین کردیتا ہی۔ اور جب تک مسہل صفرا کا استعمال ہو
وہی اولی ہے ہان اگر ضرورت ہو اوسوقت مضائقہ نہین۔ اولی اور انسب یہ ہی کہ پہلے تعدیل مادہ کی کرین اوسکے بعد اخراج
مادہ کا کیا جاے خصوصاً بذریعہ قی کرانے کے۔ قی کرانی امراض گردہ کے علاج مین نہایت جلیل القدر ہی اسلیے کہ نقل مادہ اور استفراغ
مادہ کرتی ہی اور جذب اخلاط مخالف جہت گردہ مین کرتی ہی۔ اور اکثر اوقات اسی قی کرانے مین متواتر علاج امراض گردہ کا منحصر
ہوتا ہی اور دیگر اقسام علاجات سے مستغنی کردیتا ہی۔ مناسب یہ ہی کہ پہلے بذریعہ بزور کے ادرار کیا جاے اوسکے بعد قی کرانے پر
متوجہ ہون۔ واجب ہے کہ قی ایسے طعام کے بعد کرائین کہ اوسکے بعد قی کرنے مین سہولیت ہوتی ہی جیسے خربوزہ اور اوسکی بیخ ہمراہ
کسی شربت شیرین کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے پانی گرم ملا کر اور واجب ہی کہ تہیج شدید جس سے درشتی اور سختی پیدا ہو قی کرانے
مین نہ کیجائے۔ منجملہ اون اشیا کے جو تعدیل اخلاط کرتی ہین بطیخ زقی کا کھلانا اور ککڑی اور کاکنج اور خشخاش کا کھلانا۔
منجملہ اون قواعد کے جنکی رعایت کرنی ضرور ہے یہ بھی ایک اصل ہے کہ جسوقت درد مین شدت ہو پہلے چاہیے کہ درد کا علاج
کرین اوسکے بعد قرحہ کے علاج پر توجہ کیجاے۔ اگر قرحہ ابھی تازہ ہی اور ایسا ہی جیسے کہ ابھی ورم شگافتہ ہو گیا ہی اوسکا علاج
اسیقدر کافی ہی کہ حب النشا ہمراہ شربت بنفشہ کے دیجاے۔ جسوقت مرض کہنہ ہو جاے علاج مین دشواری واقع ہوگی واجب
ہوگا کہ جھٹ پٹ تنقیہ کردین تخفیف کے واسطے تنقیہ تو مدرات خفیفہ سے ہوسکتا ہی اور جیسے تخم کاکنج اور خطمی تا حد راز یانہ

کہ اس سے زیادہ مدر قوی نہ دینا چاہیے - اور مادہ خبیث اور ردی مین پرسیاوشان بمقدار معتدل اور ایرسا اور فراسیون اور آرد کرسنہ - اور حاجت اسکی بھی ہے کہ پلانے اور ضماد کرنے مین دونون طرح سے استعمال ان ادویہ کا کیا جاے بشرطیکہ مرض مرض مین خباثت ہو - اکثر اوقات زوفا اور سداب وغیرہ بھی نافع ہوتے ہین - پھر بعد استعمال ان اجزا کے بھی اگر تنقیہ ہو چکے اب ختم اور الحام کیطرف متوجہ ہونا چاہیے یعنی پپڑی ڈالنے اور گوشت پیدا کرنے والی ادویہ کا استعمال بعد پاک اور نقی ہو جانے قرحہ کے کرنا لازم ہی تاکہ تاکل اور سڑاہند پیدا نہو - واجب ہی کہ سکون اور آرام انکو زیادہ دیا جائے اور تا امکان تعب اور ماندگی سے بچائے جاوین - بلکہ واجب ہے کہ ریاضت کے اقسام مین سے فقط اطراف کی مالش پر اکتفا کیجائے - اور جو شی کہ استفراغ اوس کا ریاضت سے ہوتا ہو اوسکو تکمیہ یا بس سے نکال ڈالین - یہان تک اونکو حرکات سے بچایا جائے کہ مشی اور چلنے پر بھی اونکو قادر نکیا جاے - خصوصاً اگر وہ لوگ خوگر ریاضت کے ہون اوسوقت یہ تدبیر دلک اطراف وغیرہ کی ضرور کرنی چاہیے جسوقت مریض کو عافیت حاصل ہو رفتہ رفتہ ریاضت اوسکی بڑھائی جاے اور خفیف ریاضت سے آہستہ آہستہ اپنی عادت اصلی کیطرف واپس لایا جاے اور اوسکی عادات اور حرکات بحال خود کر دے جاوین - خاص علاج قرحہ کا یہ ہی کہ جماع بالکل ترک کرا دیا جاے اسلیے کہ جماع نہایت مضر ہے اور حرکت اور ریاضت زیادہ نکرنے پاے اور فقط مالش بدن خواہ اطراف پر کفایت کیجائے کہ یہ ریاضت نافع ہی اور جاذب ہی خون کی بطرف بدن کے - دوائے تدبیر قرحہ کی یہ ہی کہ مجففات جالیہ ایسے تجویز کیے جاوین جنمین لذع نہو - پھر اگرچہ زیادہ ردی اور بگڑا ہوا خراب نہو وہی ادویہ جو تجفیف اور جلا مین معتدل ہون کافی ہونگے اور اگر قرحہ خبیث ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جنکی قوت قرحہ کے پاک کرنے اور چرک وغیرہ سے دھونے مین زیادہ قوی ہو اور تجفیف بھی زیادہ کرتی ہون کہ جدید ریم اور چرک پڑنے سے مانع ہون اور بعد ایسی دوا کے پھر وہ ادویہ ہین جن مین قبض بشدت ہو تاکہ انصباب اخلاط ردیہ کا نہونے دین - جب قرحہ چرک سے پاک ہو جاے اور سوکھ جاے اور مواد کی آمد اون کی طرف بند ہو جاے پس یہی زمانہ اونکی صحت کا ہی - واجب ہے کہ جملہ ادویہ قروح مین مغریات کی ضرور شرکت رہے جیسے نشاستہ اور کثیرا اور صموغ باردہ اسلیے کہ تغریہ سے حفاظت خراش اور سحج کی ہو جاتی ہی اسوجہ سے کہ وہ ادویہ مغریہ کے ہمراہ جو دوا ہے ساج گذرتی ہی باسانی بلا ضرر گذر جاتی ہے اور جو دوا ادویۂ مغریہ مین بادسومت ہو جیسے لگ وغیرہ اوسمین ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہی کہ گوشت کو عضو مجروح کے متین اور استوار کر دیتی ہے اور اوس عضو خاص کو استوار کر دیتی ہی جسکی دوا غذا بنتی ہے اور اوسی عضو مین لزوق یعنے چسپیدگی اور استعداد پپڑی پڑنے کی پیدا کر دیتی ہی - یہ بھی واجب ہی کہ انھین ادویۂ قروح کے ہمراہ مدرات اور ملطفات بھی مخلوط کیے جاوین تاکہ ادویۂ مصلحہ قرحہ کے مقام قرحہ تک اچھی طرح پہونچا دین اور ادویہ خاتمہ کو بھی پہونچا وین اگرچہ ایسے ادویہ مدرہ اور ملطفہ بذات خود اسوجہ سے مضر ہین کہ وخر یعنے چرک پیدا کرتی ہین اور ہیجان مادہ ان سے ہوتا ہے - بیشتر احتیاج انکے ہمراہ مخدرات کی آمیزش کی بھی ہوتی ہے جیسے خشخاش اور بزر البنج اور لفاح افیون اور شوکران اور یہ احتیاج اس وجہ سے ہی کہ درد مین سکون پیدا ہو اور وجع مین خفت آجاے - اگر معلوم ہو جاے کہ قروح مین چرگ ہی اوسوقت ایسی دوائے جالی پلائی جاے جسمین قوت ادرار کی بھی ہو جیسے ماء السکر خواہ ماء العسل ہمراہ بعض بزور کے تاکہ ادرار ہو کر چرک دھو جائے اوسکے بعد پھر ادویۂ مجففہ ہمراہ ایسی ادویہ مشروبہ کے پلائی جاوین جن سے اوس قرحہ کا علاج کیا جاتا ہی جو زیادہ خبیث نہو

یعنی قروح گردہ مین سے وہ قرحہ خبیث نہو۔ یہ ادویہ جیسے تخم خطمی تخم مرو اور دونون کی جڑین اور تخم کاکنج ہمراہ آب مکو سبز کے خصوصاً
پہاڑی مکو۔ تخم خیار اور گل ارمنی ہمراہ جلاب اور برسیاوشان ہمراہ ماء العسل کے۔ اصل السوس مین تجفیف اور تنقیہ اور انضاج اور
تغریہ سب قوتین فراہم ہین۔ ایضاً تخم کتان اور کتیرا ایک جزو نشاستہ دو جزو ہمراہ ماء العسل کے۔ ایضاً حب اور تخم خیار اسکا سفوف بقدر
کفدست پھانک جاے۔ ایضاً تخم خشخاش بریان سائیدہ ایک درہم ڈیڑھ درہم ایسے پانی مین جسمین اذخر اور اصل السوس جوش دیا ہو۔
ان سب سے قوی تر یہ ہو کہ فطراسالیون اور دوقو ہمراہ شراب ریحانی اور تھوڑی سی طین ارمنی ملاکر استعمال کرین۔ کبھی مقل محلول
کو صمغ البطم اور طین مختوم ہموزن لیکر جو استعمال کرین نفع ہوتا ہو اگر کسی شربت شیرین کے ہمراہ ایک مثقال تک استعمال کرین۔
ایضاً آرد کرسنہ بھی تنقیہ جرک کیواسطے قوی ہو اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہو جب قرحہ کی دواؤن مین طین مختوم اور اقاقیا اور عصارۂ
لحیۃ التیس بھی ملایا جاے اوسکا فائدہ پورا ہوجاتا ہو۔ ایرسا بھی قوی ہو اور یہی فعل کرتا ہو اور مثل انھین افعال کے اور فعل بھی اوسکے
ہین۔ مرکبات کے یہ نسخہ ہین تخم خیار مقشر ۳۵ دانہ حب صنوبر کبار ۱۲ دانہ بادام پانچ دانہ زعفران اسقدر کہ مثل ان اوزان کے ہو
اس دوا کو نہار کھلانا چاہیے۔ پھر اگر حرارت شدید ہو بدلے حب صنوبر کے حب خیار دینا چاہیے۔ ایضاً حب صنوبر بیس دانہ حب القثا
چالیس دانہ نشاستہ ڈیڑھ درہم ایک رطل پانی مین کہ اوسمین ناردین کو اور تخم کرفس ہر واحد آٹھ درہم ڈالکر جوش دیا ہو
تاکہ چہارم پانی رہ جاے۔ ایضاً گل مختوم دم الاخوین کندر نشاستہ تخم تربوز تخم کرفس کھیرے کے بیج تخم کدو اور رب السوس لک
ریوند چینی لوز صنوبر کبار خشخاش بزر البنج یہ سب اجزا ہموزن لیکر بموجب مشاہدہ حال مریض کے دیے جائین میفختج کے ہمراہ۔
ایضاً حب صنوبر کبار تیس دانہ بادام مقشر بیس دانہ موٹا چھوہارا پندرہ عدد کتیرا چار مثقال زعفران ½ مثقال میفختج مین معجون کرین۔
جسوقت درد مین شدت ہو واجب ہو کہ علاج قرحہ سے اعراض کرکے ایسی دوا کے استعمال سے معالجہ کرین بزر البنج ایک دانق افیون
قیراط تخم خیار دو درہم تخم کاہو ایک درہم تخم خرفہ ایک درہم کہ یہ دوا تسکین درد مین پیدا کرے گی اور فوراً درد موقوف
ہوجائے گا۔ اگر درد تھوڑا سا اور خفیف ہو فقط دودھ پینا بجاے پانی کے بھی اوسکی تسکین مین کافی ہوگا اور شربت بنفشہ کے
ہمراہ پیا جاتا ہو۔ ادویہ قویہ سے قوفی اور اقراص کاکنج اور اقراص اسقاطیدوس اور سفوف لک اور اقراص دیسقوریدوس اور سفوف
راوند جبلی ہمراہ تخم کاکنج کے اور سفوف کمافریوس قوی العمل ہے اکثر اوقات وہ حقنہ جو فوسنطاریا مین لکھے گئے ہین وہ بھی
بسبب قرب اور مجاورت عضو کے مفید ہوتے ہین۔ کبھی ضمادات بھی اسی قسم کے مستعمل ہوتے ہین وہ ضمادات پشت پر اور
نزدیک اوس مقام کے لگائے جاتے ہین جو مقام کمر باندھنے کا ہو اور مقامات خالی مین اونکا استعمال ہوتا ہو۔ ضماد کے ادویہ
جیسے آرد کرسنہ شراب مین پختہ کیے ہوئے شہد ڈالکر۔ ایضاً گل سرخ جو خشک ہو اور مسور اور حب الآس کہ انھین ادویہ سے
ضماد کرین۔ یہ تدبیر تعفن سے بھی مانع ہوتی ہو اور توسیع یعنے قرحہ کے پھیل جانے سے بھی مانع ہی۔ مروخات کے اقسام یعنی
مالش کے روغن جیسے روغن حنا اور روغن درخت مصطگی کا اور روغن سفرجل اور روغن ہاے مذکورہ کے ہمراہ اکثر میعہ
بھی ملادی جاتی ہے۔ کبھی احتیاج بط کی چربی کی ہوتی ہے بغرض تلئین کے۔ نواصیر جو گردہ مین پڑجائین اونکا علاج
اور تجربہ نہین ہو سوا اسکے کہ تجفیف سیلان کی کیجائے اور فساد مادہ کو روکا جائے تجفیف کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ تنقیہ مادہ کا
بدن سے کیا جاے اور امتلا سے روکا جائے اور بچایا جاے بقدر کمیت اور کیفیت کے اور یہ تدبیر کافی ہو اوس ناصور کے

علاج مین جو خبیث نہو۔ اور جو ناصور کہ خبیث ہی اوس کا علاج تنقیہ سے بھی کرین اور جو اس سے زیادہ قوی علاج ہی از قسم ضمادات اور مشروبات کے جیسے وہ ادویہ جو تعفن کو مانع ہوتی ہین جیسے قوابض معروفہ کہ اونکے ہمراہ جلا تو ہو مگر لذع نہو اور تنقیہ چرک کا کردین **غذا** اِن لوگون کی واجب ہے کہ حسن الکیموس ہو گوشتہای طیور سے وہ طیور جو معلوم ہو چکے ہین اور ضماک رضراضی اور نیز بقول جیدہ جیسے بھوا اور چولائی۔ جبتک قروح مین حرارت ہی واجب ہی کہ چیزین بھُنی ہوئی ہون یا جیسے زردی بیضہ کی نیم برشت اور رفتہ رفتہ گوشت مرغ فربہ کے دینے پر جرات کرین۔ اطریہ جو ایک قسم کی غذا ہی اور دودھ کے اقسام بھی اِن لوگونکو نافع ہوتے ہین بشرطیکہ ہضم اچھی طرح کرلین جیسے شیر مادہ خر خواہ مادہ اسپ کا دودھ۔ ایضاً شیر مادہ شتر بھی مفید ہی اِسلیے کہ یہ ایسے دودھ کے اقسام ہین کہ مواد قروح کی اصلاح کردیتے ہین اور اُنکے چرک وغیرہ کو دھو کر اونمین تفریہ بوجہ اپنے مادہ خبیث کے پیدا کرتے ہین۔ جو دودھ کہ مثل شیر مادہ گاؤ کے ہو خواہ بھیڑ کے دودھ کے اوسمین ہمراہ ان فوائد کے تقویت عضو ماؤف کا بھی فائدہ ہوتا ہی۔ مگر دودھ مادۂ خچر کا اور بکری کا دودھ بجہت اصلاح مزاج کے بھی نافع ہوتا ہی اور غسل چرک بھی کرتا ہی اور بالخاصہ بھی اُنکا نفع زیادہ ہی بہ نسبت اور اقسام دودھ کے۔ خصوصاً وہ خچر اور بکری جسکی علف اور گیاہ بھی ایسی ہی تجویز ہوئی ہو جو مناسب بحال قروح کے ہین نباتات مذکورۂ بالا سے جیسے کنیز اکی خورش یعنی اِسکے درخت سے چارہ دیا جاے۔ یہ اقسام دودھ کے واجب ہے کہ اِنکو بعد تنقیہ کے پلائین اور نشاستہ اور صمغ اور مخففات بھی اور کسیقدر مدرات کے بھی شرکت رہے۔ جیسے بزور معروفہ۔ اور جسوقت دودھ پلایا جاے اوسکے بعد پھر کوئی شی ندینی چاہیے جب تک دودھ کا انحدار معدہ سے نہو جاے۔ اور اگر انحدار مین اوسکے دیر ہوتی ہو تھوڑا سا نمک اوسمین ملادینا چاہیے اور کبھی اوسمین نمک اور شہد ملا دیتے ہین۔ دودھ قائم مقام آب اور طعام دونون کے ہوسکتا ہی۔ ریم کے پڑنے وقت شیر مادۂ شتر اس سبب سے نفع کرتا ہی کہ اسمین قوت پٹری باندھنے کی بھی ہی اور تغریہ کی بھی ہی۔ دودھ کا پینا مناسب یہ ہی کہ برودت پیاس کے بھی پلایا جاے۔ نقل اور فواکہ جو اس مریض کو موافق ہین خربوزہ اور خیار ی پختہ امرود اور زردآلو اور انار شیرین اور سیب خشک۔ نقل خشک بادام بریان اور پستہ اور بندق حب الصنوبر خاصتہً اور قسب یعنے کچا چھوہارا۔ انجیر خشک سے واجب ہے کہ احتراز کرین اِسلیے کہ قروح کے واسطے مضر ہی اور ردی ہی کہ اون مین جلا پیدا کرتا ہی اور کھجلی اور خراش پیدا کرتا ہے اور اسمین انجیر خشک مین ایک قسم کی یتوعیت خفیف ہی جیسے زہریلے دودھ مین ہوتی ہی۔ واجب ہے کہ ہر ایک تُرش قوی الحموضت سے بھی پرہیز کرین اور ہر ایک تیز چیز اور شور نمکین اور زیادہ شیرین سے بھی پرہیز کرین **جرب گُردہ کا بیان** یعنے گُردہ مین خارش کا ہونا اور مجاری گردہ کا جرب یہ دونون از قسم قروح گردہ کے ہین اور اسباب اِن دونون کے اکثر اوقات یہ ہین کہ چند پھُنسیان گُردہ پر نمایان ہوتی ہین جو اخلاط مرار یہ بورقیہ سے پیدا ہوتی ہین اوسکے بعد پھر قرحہ پڑ جاتا ہی **علامات** اونکے وہی ہین جو علامات قروح گُردہ کے بیان ہوے کہ جو کچھ مادۂ فراہم شدہ مین سے خارج ہوتا ہی ہمراہ دغدغہ اور کھُجلی کے مقام گُردہ مین ہوتا ہی اور اس کھُجلی کے ساتھ کسی قدر چبھن بھی ہوتی ہی اور اکثر ہمراہ کھجلی کے درد شدید پیدا ہوتا ہی۔ اور وہ جرب جو کہ مجاری گُردہ مین ہوتی ہی اوسمین جو براہ بَول نکلتا ہے غسالی ہوتا ہی **علاج** فصد باسلیق کی اس مرض مین نافع ہوتی ہی اکثر تمام بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور بہر حال یعنے امتلا ہو یا نہو فصد صافن اور حجامت گُردہ کے نیچے مفید ہوتی ہی اور ہمیشہ استعمال کرنا تنقیہ بدن کا خصوصاً بذریعہ قی کے اور بنادق حبوب سے تنقیہ ہمراہ گِل ارمنی

نسخہ عدس

اور رب السوس کے کہ اجزاے مذکورہ ہموزن ہون- غذا ایسی ہونی چاہیے جو کہ جید الہضم ہوا ور کیموس اوسکا عمدہ ہو جیسے زردی بیضہ اور ایسی غذا جو تبرید اور ترطیب کرے جیسے چوزہ ہاے مرغ اور قطف یعنی تھوا اور چولائی اور کدو اور بالک تر و تازہ فواکہ اور علاج جرب مجاری کا درمیانی علاج ہی جرب گردہ اور جرب مثانہ کا پس ان دونون مرض کے علاج کے بیانات کو دیکھنا چاہیے **حصاۃ گردہ کا بیان** گردہ کی پتھری اور مثانہ کی پتھری یہ دونون سبب فاعلی مین شرکت رکھتی ہین یعنی جس سبب سے ان دونون اعضا مین پتھری کی پیدائش ہوتی ہی وہ ایک ہی شی ہے- اِسلیے کہ پتھری کی پیدایش پوری ہوتی ہی اوس مادہ سے جو متحجر ہونے کو قبول کرتا ہی اور اوس قوت فاعلہ سے جو اس مادہ کو متحجر کر دیتا ہی- مادہ اسکا ایک رطوبت ہی جو بالزوجت اور غلیظ ہو بلغم سے ہو خواہ مدہ خواہ اینکہ خون کسی ورم مین مجتمع ہو جاے جو دُبّل ہوا چاہتا ہی اور ایسی پتھری کا پیدا ہونا بہت نادر الوقوع ہے- قوت فاعلہ وہ حرارت ہی جو حد اعتدال سے خارج ہو- اور مادہ کے دو سبب ہین ایک تو پتھری کے مادہ کی اصل اور دوسرا حابس مادہ مادہ کی اصل اور جڑ غذا ہاے غلیظہ جو دودھ کے اقسام سے ہون خصوصاً وہ اقسام دودھ کے جو خاثر ہون یعنی بھر بھُرے ہون جیسے برفی پیڑا وغیرہ اور پنیر کے اقسام خصوصاً پنیر تازہ- گوشت کے اقسام جو غلیظ ہین جیسے گوشت اون طیور کا جو آجام مین رہتے ہین یعنے اون پانیون کی چڑیان جو سایہ مین درخت ہاے گنجان کے رہا کرتی ہین خواہ بڑی بڑی چڑیان جیسے ڈھینک وغیرہ جو خبیث الطبع ہین اور مُردار خوار خواہ بڈھے اونٹ کا گوشت اور بڈھی گاے کا گوشت خواہ بڈھی بکری کا گوشت خواہ وحشی صحرائی جانورن مین جو گوشت غلیظ رکھتے ہین- اسیطرح وہ مچھلی جسکا گوشت غلیظ اور سنگین ہوتا ہی اور بھُنے ہوئے گوشت وغیرہ کے جملہ اقسام اور روٹی چپک دار اور لبنی اور فطیری روٹی کے خمیر کی اور اطریہ اور لاکشہ- اور ہبطیہ- اور میدہ کی روٹیان اور خبز حواری جو بالزوجت ہو اور فواکہ جو تُرش ہون اور دیر ہضم اور جو چیز خلط بالزوجت پیدا کرے جیسے سیب خام اور شفتالو خام خواہ اترج کے تخم یا امرود کے بیج- پانی کے اقسام مولد حصاۃ وہ ہین جو کدورت آمیز ہون اور غیر مالوف اور مختلف الوان اور ذائقہ کے ہون اور سیاہ چیزین جو پینے کی ہون اور گاڑھی ہون خصوصاً اگر ہضم مین ضعف ہی اوسوقت ایسے اشیا سے ضرور پتھری پیدا ہوتی ہی یا اینکہ بسبب کثرت استعمال ایسی چیزون کے پس قوت ہضم پر گرانی پیدا ہوتی ہے یا قوت مذکورہ باطل ہو جاتی ہی- یا بسبب سوء تدبیر کے خواہ ریاضت خراب جو امتلاء پر ہو کہ یہ بھی پتھری پیدا کرتی ہی- بیشتر مادہ پتھری کا مدہ قروح گردہ ہوتا ہی خواہ اور مقامات کے قروح کا مدہ اوس سے پتھری پیدا ہو جاتی ہی- حابس مادہ حصاۃ ایک تو ضعف قوت دافعہ گردہ کا کسی ایسے مزاج نامناسب کیوجہ سے جو گردہ مین عارض ہوا ہی خواہ ورم حار اور جمرہ یا قروح گردہ کہ اونکی جہت سے مادہ پتھری کا گردہ مین محتبس ہو جاتا ہی اور وہ مادہ فضول اور رسوبات ہین اون سب چیزون کے جو گردہ مین از قسم مائیت کے پہونچتی ہین شدت حرارت کی وجہ سے فضلہ مذکورہ ترل پیدا ہوتا ہی یعنے وہ فضلہ مثل رل اور ریگ کے ہو جاتا ہی اور قبل اسکے کہ وہ فضلہ براہ بول دفع ہو متحجر ہو جاتا ہی- اور یہی حرارت اِس فضلہ کو قبل ہضم تام کے اوپر کے اعضای بدنی سے گردہ مین جذب کر لیتی ہی- یہ حرارت یا تو لازم ہے یعنے ہر وقت رہتی ہی اور یا عارض ہی کہ بعض اوقات جُدا بھی ہو جاتی ہی اور بروقت تعب کے عارض ہوتی ہی یا بروقت تناول کسی گرم چیز کے عارض ہوتی ہی یا بسبب سُدہ فضول مجتمع کے حرارت پیدا ہوتی ہی یا کوئی بُرودت جس سے قبض اور سمٹنا کیفیت حرارت کا پیدا ہو خواہ اورام حارہ ایسی ہون

جنھون نے سدہ پیدا کرکے حرارت عارض کی ہو اور یہ قسم زیادہ واقع ہوتی ہے۔ خواہ بازدہ سود او یہ اور سخت کی وجہ سے
سدہ مذکورہ پڑا ہو خواہ اورام اعضاے قریبہ گردہ کے امعا وغیرہ سے جسوقت گردہ پر تنگی پیدا کرکے گردہ مین سدہ ڈال کر
مورث حرارت مذکورہ ہوئی ہون۔ اور یہ جملہ اشیاء مذکورہ مثانہ مین بھی پتھری پیدا کرتی ہین اگرچہ دونون جگہ کی پتھری جدا جدا
اوصاف پر ہوتی ہی کہ جو پتھری گردہ مین ہوتی ہی وہ کسیقدر نرم اور چھوٹی اور سرخی مائل ہوتی ہی اور مثانہ کی پتھری سخت اور
بڑی زیادہ اور دھوئین مین رکھی چیز کا سا رنگ یا خاکستری رنگ کی اور سپیدی مائل ہوتی ہے اگرچہ مثانہ مین پتھری کبھی متفتت
یعنے پارہ پارہ خواہ ٹیڑھی لونکی بدقوارہ بھی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ گردہ مین پتھری اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہی کہ ابھی پیشاب
نہین ہوا ہی بس وہ پتھری بول کے رسوب مین سے ہی جو گردہ مین محتبس ہو رہا ہے۔ اور مثانہ کی پتھری اکثر بعد جدا ہوجانے اور
خارج ہونے پیشاب کے جو پیدا ہوتی ہی تو پیشاب سے متمیز ہوتی ہے یہ پتھری خون کے درد سے بنتی ہے کہ ہمراہ بول کے نہین
آتی اور بول سے جدا ہو کر پیچھے رہ جاتی ہی۔ یہ بھی ایک فرق ہی کہ اکثر گردہ کی پتھری اوسی شخص کے بدن مین پیدا ہوتی ہے جو
فربہ ہو اور مثانہ کی پتھری لاغر اور نحیف اندام کے بدن مین پیدا ہوتی ہی۔ مشائخ کو سنگ گردہ کا مرض بہ نسبت سنگ مثانہ کے زیادہ
ہوتا ہی اور صبیان اور جو کہ قریب سن طفولیت مین اونکا حال برعکس حال مشائخ کے ہے کہ اونکو سنگ مثانہ بہ نسبت سنگ گردہ کے
زیادہ عارض ہوتا ہی۔ اور اکثر یہ اولٹی کیفیت درمیان طفولیت اور ابتداء بلوغ کے ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ قوت دافعہ صبیان
کی زیادہ ہی اور شبان یعنی نوجوان کے اخلاط رقیق زیادہ ہوتے ہین اسیوجہ سے نفوذ مادہ حصاۃ کا اونکے گردہ مین نفوذ کر جاتا ہے
اکثر لڑکون مین پتھری کے پیدا ہونے کا سبب یہی ہوتا ہی کہ پانی وغیرہ زیادہ پیتے ہین اور امتلاء معدہ پر حرکت زیادہ کرتے ہین اور
دودھ زیادہ پیتے ہین کہ اونکے مثانہ کے مجاری مین تنگی آجاتی ہی۔ اور مشائخ مین چونکہ ضعف ہضم ہوتا ہی اسوجہ سے تولد حصاۃ زیادہ
ہوتا ہی۔ اور اسیوجہ سے بقراط نے حکم کیا ہی کہ پتھری کا مشائخ ہرگز اچھا نہین ہوتا اور زائل ہونا اوسکا محال ہی جس بول مین اخلاط
اجزا کا زیادہ ہو وہ لائق تر ہی اس امر کے کہ اوس سے پتھری پیدا ہو۔ اور یہ بول وہی ہی کہ اگر تھوڑی دیر اوسے بحال خود چھوڑ دین
نمک اوس سے پیدا ہو جاے۔ اسلیے کہ نمک کی پیدایش اوسی مائیت اور رطوبت سے ہوتی ہی جسمین ارضیت زیادہ ہو اور حرارت
اوسکا احراق کرے۔ لڑکون کے پیشاب مین نمک بہ نسبت بول مشائخ کے زیادہ ہوتا ہی اور اس زیادتی نمک کی یہ دلیل نہین ہے
کہ ارضیت اون کے پیشاب مین زیادہ ہی بلکہ وجہ یہ ہی کہ حرارت اون مین زیادہ ہی اور ارضیت جسقدر اون کے بول مین ہی احراق کا
فعل زیادہ قبول کرتی ہے اور اسیوجہ سے اونکا پیشاب باکدورت ہوتا ہی اسلیے کہ استعمال آب و طعام وغیرہ مین بدپرہیزی زیادہ
کرتے ہین اور بدن اونکے متخلخل ہوتے ہین لہذا زیادہ مقدار مائیت کی اونکے بدن سے متحلل ہوتی ہی تحلل خفی سے اور جگر
کی طرف وہ رطوبات کھنچ کر پھر اعضاے بول تک پہونچتی ہین۔ جسوقت اعضائے بول مین حرارت ہو پھر اوسوقت سبب فاعلی
حصاۃ کا موجود ہی ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ یبوست طبع بول کو غلیظ کر دیتی ہی اور زیادہ پیشاب بھی آتا ہے۔ جس شخص کے بول مین
رسوب رملی برآمد ہو اوسکے اعضاے بول مین پتھری نہ پیدا ہوگی اسلیے کہ مادہ حصاۃ کا مجتمع نہین پاتا بلکہ براہ بول رفع
ہوتا رہتا ہی۔ اور شاید کہ یہ مادہ رملی جو براہ بول خارج ہوتا ہے زیادہ نہین ہوتا اسلیے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوتا پہلے تو اس سے
ایک بڑا پتھر ہی پیدا ہوتا جو سخت ہوتا اور شاید اگر زیادہ بھی ہی تو نرم زیادہ ہے کہ تفتیت اور ریزہ ریزہ ہونے کو زیادہ قبول

کرتا ہے ورنہ اگر قابل تفتیت باوجود کثرت مقدار کے نہوتا تو ہمراہ پیشاب کے زیادہ کیون برآمد ہوا کرتا۔ جب مادہ کی یہ صورت
بیان ہو چکی اب معلوم ہو گیا کہ مادہ کسی سبب ذاتی سے اور نہ بسبب شدت حرارت کے غیر قابل تفتیت کے ہوتا ہی بلکہ عدم تفتیت
کے سبب ہی ہی جاوے پر مذکور ہوا ہی اور اسیطرح سے مادہ کا براہ بول دفع ہونا واقعیکہ قوی ہونے پر دلیل ہوتا ہی اور یہ حکم
اکثری ہی ضروری نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لڑکیان اور عورتین خاص کر مرض سنگ مثانہ مین مبتلا نہین ہوتی
ہین اسلیے کہ مجری اونکے مثانہ کا بطرف خارج کے کوتاہ ہی اور زیادہ وسیع ہے اور پیچیدگی اوسمین بہت کم ہی اور پھوٹی
مقدار ہونے کی وجہ سے بسہولت اندفاع فضول جیسا کہ اس مجری سے ہوتا ہی بڑی اور طولانی مجری سے ایسی سہولت ہین ممکن ہے
بعض بیمارون کو پتھری کے پیدا ہونے کا دورہ بھی ہوا کرتا ہے اور نوائب اسکے مقرر ہوتے ہین اور اسکا بھی نوبہ ہوتا ہے
کہ ایک دن اونکی پتھری پیشاب کی راہ سے نکلجاتی ہی۔ جسوقت پتھری پڑ گئی اور برآمد ہونے کا زمانہ قریب آپہونچا اوسوقت
ان لوگون کے ایک درد ایسا اوٹھتا ہے جیسے قولنج کے بیمارون کے درد ہوتا ہی۔ میعاد اس دورہ کی مختلف ہی کسی کو مہینہ بھر کے
بعد اور کسیکو ششماہی مین ایک مرتبہ۔ جو شخص خوگرفتہ بڑی پتھری کے درد کی برداشت کا ہو جاوے پھر اوسے اور اقسام
کے درد جو مثانہ کے ہین اونکی برداشت آسان ہو جاوے گی اور اس مرض سے بکثرت دورات پڑنے سے یہ بھی ثابت
ہوگا کہ اسکا مثانہ ورم پڑنے کے قابل بسرعت نہین ہی جب تو ایسے درد سخت مین متورم نہوا اور نہ پائدار یعنے دیرپا درد سے
ورم اسمین نہین آیا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ اسکا مثانہ کسی اور درد لازمی پیدا ہونے کے قابل ہی کس لیے کہ اس مثانہ نے
بڑی پتھری کے درد کا تحمل کر لیا اسلیے کہ یہ دونون یعنے درد شدید پتھری کا اور خود پتھری ایسی چیزین ہین کہ اگر جدا جدا
ہر ایک عارض ہو تب بھی دوسرے بدن مین ورم مثانہ ضرور پیدا کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ
ہر ایک جدا جدا چند علامات کے مورث ہوتے ہین علامات سنگ گردہ اول تو اسکی علامت بول مین ہوتی ہے اور
وہ علامت یہ ہی کہ جسوقت پہلے پہل پیشاب غلیظ ہوکر پھر رفتہ رفتہ رقیق ہونے لگے اور احتباس کدورت کا گردہ مین مظنون ہو
اوسوقت حکم کر دینا چاہیے کہ اب پتھری پڑنے لگی۔ علاوہ برآن یہ بھی ہی کہ کبھی پہلے رقیق پیشاب بھی آجاتا ہی پیشاب کا پہلے
غلیظ ہونا زیادہ تر دلیل ہے کہ قوت گردہ کی صحیح ہی اور مجاری گردہ کے کھلے ہوے ہین۔ بیشتر ہمراہ بول غلیظ کے رسوب بھی
زیادہ ہوتے ہین ایسے رسوب جو مشابہ اوس رسوب کے امراض جگر کے ہون جسوقت کہ جگر مین کوئی مرض ہو جسقدر بول مین صفائی
زیادہ ہو اور وہ صفائی ہمیشہ رہے اور رسوب کثیرہ کم پیدا ہون دلیل قوی اسی کی ہی کہ پتھری زیادہ سخت ہی۔ بعض اطبا یہ بھی
کہتے ہین کہ صحیح آدمی اور خصوصاً پیرانہ سال جسوقت کہ بول سیاہ کسی درد کے ہمراہ خواہ بلا درد کے کرے دلالت ہوگی کہ
اوسکے مثانہ مین پتھری پیدا ہوتی ہی۔ اور تمام استدلال ان سب اقسام کے دلائل کا یون ہوتا ہی کہ اگر ریگ پیشاب مین
تہ نشین ہوتی ہو اور مائل بسرخی ہو یا مائل بزردی اور قوی دلالت پھر بعد ریگ آنے کے یہ ہے کہ پڑو مین ایک
گرانی خواہ دردسا محسوس ہو جیسے کوئی شے پھنسی ہوئی ہے کہ جب یہ شخص حرکت کرتا ہی متصل پڑو کے چبھتی ہی اور
گرانی ہی۔ اور یہ احساس زیادہ تر دلیل ہے کہ قوت گردہ کی قوی ہے اور مجاری گردہ وسیع ہین۔ بہت زیادہ درد بسبب
پتھری کے ابتدای تولد حصاۃ مین اسوجہ سے ہوتا ہی کہ یہ پتھری جرم گردہ وغیرہ کو پھاڑ کر اپنا تمکن اور قرار پکڑنا چاہتی ہی اور

 پیشاب

جسوقت یہ پتھری حرکت کرکے اور مجاری مین گذرنا چاہتی ہی اوسوقت بھی درد کی شدت اوسیطرح ہوتی ہی خصوصًا اوس مجری مین
جو گردہ سے بطرف مثانہ کے ہی۔ اور کبھی درد پیدا کرتی ہی بروقت حرکت کرنے مریض کے پتھری پڑنے کے۔ لیکن جب پتھری پڑ چکے
اور اپنی جگہ اوسنے پاکر ٹھہر گئی اور مریض بھی سکون اور آرام مین ہی یعنے کسی قسم کی حرکت نہین کر رہا ہی اور کوئی امتلا شدید ایسا
جس سے ضغطہ اور تنگی پتھری مین واقع ہو بھی نہین ہی اور نہ یہ امتلا ایسا ہی کہ اوسکے سبب سے پتھری کو اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی حاجت ہو
اوسوقت اگر درد ہوگا تو فقط بوجہ احتباس ثفل کے ہوگا یعنے کوئی ثقیل اور بھاری شی اگر محتبس ہوگئی ہو اوسی کی وجہ سے درد اوٹھ کھڑا
ہوگا۔ امتلای طعام بھی زیادہ مہیج اوجاع ہی یعنے اسکی وجہ بھی درد کی زیادتی اکثر ہوتی ہی خصوصًا جسوقت کہ طعام معدہ وغیرہ سے اوترکر معا
مین پہونچے اور امعا سے بھی گذر کر آگے بڑھے۔ پھر جسوقت خلو معدہ ہو اور فضول غذا ے امعا سے دفع ہو جائین اوسوقت ایسے اقسام
کے درد مین سکون پیدا ہوتا ہی۔ پتھری کی حرکت کرنے کے علامات یہ ہین کہ درد مین گرانی اور شدید ہونا درد کا اور درد کا اوترنا تہیگاہ سے
کنج ران تک اور حالب تک اب اسوقت کوئی ریح بھی اوڑی ہی اور جب درد بھر جاے تو پتھری پوری مثانہ مین آچکی ہوگی معالجات
ہم اسجگہ وہی معالجات لکھین جو خاص گردہ کی پتھری کے ہین اور مشترک معالجات سنگ گردہ اور مثانہ کو بھی ذکر کرین اور بعد اسکے
پھر مثانہ کی پتھری کیواسطے ایک باب جداگانہ تجویز کرینگے اور وہان خاص خاص علاجات سنگ مثانہ بیان کرینگے جن اغراض کو
اطبا پتھری کے علاج خیال کرتے ہین وہ اتنے ہین کہ مادہ پتھری کا قطع کردیا جاے اور تولد حصاۃ کو روک دین اسطرح سے کہ سبب
تولد حصاۃ کو قطع کردین اور جسقدر پتھری پیدا ہو چکی ہی اوسکے جرم کی اصلاح کرکے پھر اوسکو پارہ پارہ کردین اور جس جگہ پتھری جمی
ہوئی ہی وہان سے اوسکو ہلاکر اوسکو جدا کرکے باہر نکال دین ایسے ادویہ سے جنکا فعل یہی ہی جو ابھی مذکور ہوا اور اس تدبیر سے
تلطیف بھی کرین اور ترطیب کی حاجت ہی۔ یہ اغراض جب ہی پوری ہونگے کہ ادویہ مدرہ کا استعمال بھی کرین اور خارج سے مقویات
کا استعمال کرین پھر اوسکے بعد تسکین درد کی ضرورت ہی اور اصلاح قرحہ وغیرہ کی بھی ضرور ہی جو بعد پتھری کے برآمد ہونے کے پیدا ہوتا ہے
بعض اطبا پتھری کے نکالنے پر بیباک کرنے کی بھی جرات کرتے ہین اسطرح کہ خاصرہ یعنے پیٹھ کے بیچ سے خواہ پشت کے کسی اور مقام سے
چاک کرکے نکال لیتے ہین مگر اس تدبیر مین خطرہ عظیم ہی اور وہی شخص اسکا مرتکب ہوگا جسکو عقل نہو۔ پتھری کے مادہ کا قطع کرنا اسکا
اہتمام اسطرح ہو سکتا ہی کہ پہلے استفراغ مادۂ حصاۃ کیا جاے مسہل دینے سے یا قی کرانے سے بعد ازان پرہیز کرائین ایسی چیزون سے جو
غذاے غلیظ اور کدورت آمیز پانی ہون اور جو شی کھانے کو دیجاے اوسکی تعدیل کرلیجاے اور معدہ کی تقویت اور جودت ہضم کی
تدبیر اور ریاضت معتدلہ بروقت گرسنگی کے اور کمر بستہ کی حالت مین اچھی طرح مالش کرین اور تلیین طبیعت ہمیشہ کرتے رہین۔ تاکہ
اخلاط غلیظہ بطرف ثفل کے مائل ہوکر خارج ہوتے رہین اور کسی قسم کا ثفل مزاحم یعنے زحمت دہندہ گردہ کو نہو اور نہ کوئی سدہ گردہ
کو زحمت پہونچاے۔ اور ادرار ہمیشہ کراتا بھی مثانہ کو ایسے فضول سے دھوڈالا کرتا ہے اگر بزور مدرہ سے ادرار کرتے رہین۔ آب
تخودہ اور آب غرلق اور آب ترب اور خود مولی بھی اسکے واسطے نافع ہی خصوصًا تیلی مولیان تازہ۔ جب مریض کو چند روز مدرات
خفیفہ دیچکین ہون پھر ایک روز مدر قوی کا بھی استعمال کرین۔ زکامون کے واسطے شراب رقیق ابیض تھوڑا سا پانی ملاکر
پلانا پتھری کے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے۔ کبھی یہ لوگ حقنہ ہاے معتدل سے بھی منتفع ہوتے ہین اسلیے کہ ایسے حقنہ سے
اخراج ثفل بھی ہوجاتا ہی اور طبیعت بھی ملین ہوجاتی ہی اکثر انھین حقنہ مین ایسے ادویہ بھی ملادیتے ہین جو پتھری کے خاص

ادویہ ہین پس قوت ان دواؤن کی بہت قریب مقام سے پتھری تک پہونچ جاتی ہی منجملہ موانع تولد حصاۃ کے یہ ہی کہ کھانا کھا کر قی کر ڈالے
اور بکثرت اسکی عادت ڈالے اسلیے کہ یہ تدبیر قی کرنے کی فضول کو جانب مخالف سے خارج کر دیتی ہی اور جو راہ ان فضول غلیظ کیواسطے
بطرف گردہ کے ہی اودھر سے ہٹا کر دوسری جانب اونکو باہر لاتی ہی اور اوس راہ کو پاک کر دیتی ہی- حمام اور آبزن بھی اکثر سبب
موصل پتھری کے ازلاق یعنی پھسلنے کا ہوتا ہی اور اکثر مواد حصاۃ کو بطرف ظاہر بدن کے جذب کر لاتا ہی اور گردہ کیطرف سے ان
مواد کو ہٹا دیتا ہی- اور اگر حمام اور آبزن کا استعمال زیادہ کیا جاے قوت مین ارخا پیدا کرتا ہی اور گردہ کو ضعیف کر دیتا ہی اسیطرح
اگر خلاف وقت حاجت کے اسکا استعمال قلیل بھی ہو تب بھی ضرر پیدا کرتا ہی یعنے اگر غیر وقت حاجت تلئین اور تسکین درد کی اسکا
استعمال کرین اوسوقت گردہ کو مائل اور آمادہ کرتا ہی اون مواد کا جو بطرف گردہ کے ریزش کر رہی ہین اسلیے کہ گردہ کو مسترخی اور
ڈھیلا کر دیتا ہی- پُشت پر خواب کرنا بھی اون امور مین سے ہی جو پتھری کو فائدہ پہونچاتی ہین ادویہ مفتتہ پتھری کی ریزہ ریزہ کرنے
والی ادویہ اکثر تو وہی چیزین ہین جو تلخ ہون اور زیادہ گرم نہون کہ سبب حصاۃ مین زیادتی پیدا کرین- اور جسقدر تقطیع اونمین
زیادہ ہوگی اور حرارت اونکی کمی کے ساتھ ہوگی اوسیقدر اونکو فضیلت زیادہ ہی- واجب ہے کہ مثانہ کی پتھری کے واسطے
حرارت ادویہ کی زیادہ ہو بہ نسبت ادویہ حصاۃ گردہ کے- پتھری کیواسطے کچھ ایسی بھی ادویہ ہین کہ اونکا فعل بوجہ حرارت اور برودت
نہین سمجھا جاتا ہی بلکہ یہ اثر اونکا بطور بالخاصہ کے ہوتا ہی- ادویہ مفتتہ مین سے کچھ ایسے ادویہ ہین جنمین قوت تفتیت کی زیادہ نہین ہے
اور اونکی طبیعت اسی قسم کی ہی کہ چھوٹی پتھری کی تفتیت کرتی ہین خواہ جو پتھری زیادہ سخت نہو اوسکی تفتیت کرتی ہین اور
بعض اقسام انمین ایسے ہین جنکی قوت تفتیت زیادہ ہی جیسے قوت کی پتھری گردہ مین ہو یعنے جسقدر سخت اور بڑی پتھری گردہ کی ہو
اوسی کے اندازہ پر ان ادویہ کی قوت تفتیت بھی ہوتی ہی باینہمہ مثانہ کی پتھری کے واسطے ان دواؤن مین بہت کم قوت ہوتی ہی
بلکہ شاید نہین بھی ہوتی ہی جیسے حجر الیہود- اور بعض ادویہ ایسے کہ سنگ گردہ مین تو عجیب اثر کرتی ہین اور کبھی اونکا اثر
سنگ مثانہ مین بھی ہو جاتا ہے- بعض ادویہ ایسے ہین جنکا اثر دونون پتھریون مین برابر ہوتا ہے جیسے ورد عصفور
یعنے گنجشک جسکا نام اطراغولیدوس ہی یا جیسے بچھو کی راکھ- جسوقت پتھری کے ادویہ مرکب کیجائین واجب ہی کہ اون کے
ہمراہ ایسے اقسام کی ادویہ بھی ملائی جائین جو پتھری کی ادویہ کی قوت بڑھانے پر معین بھی ہون- ان ادویہ مین سے کچھ
تو وہ ادویہ ہین جو بقوت ادرار کرتی ہین کہ بول غلیظ کو اسطرح نکالتی ہین کہ اوسکے ہمراہ پتھری بھی اوکھڑ کر خارج ہو جاتی ہی
اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے- اور بعض ادویہ ایسی ہین جن مین ایک قسم کی تفتیت ہی خواہ ایک قسم کا تسبت اور درنگ
کی قوت ہی واسطے حرکت کرنے دوسری ادویہ کے یعنے یہ ادویہ جو بطور معین شریک کیجاتی ہین انکی وجہ سے ادویہ حصاۃ کا
قیام اور درنگ دیر تک مثانہ خواہ گردہ مین ہوتا ہے اور عمل ادویہ حصاۃ کا بوجہ دیر تک ٹھہرنے کے خوب ہو جاتا ہے
یہ وہ ادویہ ہین جو بوجہ دسومت کے اور لزوجت کے سریع النفوذ نہین ہین اور باوجودیکہ خود یہ ادویہ سریع النفوذ نہین
مگر قوت تفتیت کی ان مین پوری ہی جیسے بسفائج کا گوند- بعض ادویہ سریع النفوذ خود بھی ہین اور دیگر ادویہ کی تنفیذ
بھی کر دیتی ہین جیسے فلفل وغیرہ- بعض ادویہ ایسی ہین جو عضو گردہ خواہ مثانہ کی تقویت کرتی ہین جسوقت کہ مختلف
ادویہ کی تاثیرات اوس مین عضو ہون اور مختلف اقسام کی حرکت اوسی عضو کو پہونچے اور یہ ادویہ فادزہریہ ہین جیسے سنبل

اور سلیخہ وغیرہ - بعض ادویہ ایسی ہین جنمین فعل لطیف کی قوت ہو جیسے زبوب فاکہہ کہ قوت عضو کی حفاظت کرتی ہین - بیشتر ان ادویہ
مین ایسی دوائین ملائی جاتی ہین جو مسکن اوجاع بالخاصہ ہون یا بسبب تخدیر کے درد مین سکون پیدا کرین - جسوقت ہم ادویہ حصاۃ کو
ایسی دواؤن سے مرکب کرین جنکے یہ خواص اور فوائد بیان ہوے اوسوقت طبیعت بدنی اونمین تصرف کریگی طبیعت کے تصرف سے
جو دوائین پتھری کی خاص ہین اونکا اثر پتھری مین پہونچایگی اور جو ادویہ بطور بدرقہ کے شریک کی گئی ہین اونکو یہانتک معطل
اور بے اثر رکھے گی جب تک پتھری کی خاص ادویہ اوسمین اثر کرلین جب اسکا اثر پتھری مین ہو چکے گا اوسوقت ادویہ مدرہ سے فعل ادرار
بلکہ یہ فعل کہ پتھری سے ادویہ کا اثر بطرف پتھری کے خوب پہونچاتا حاصل ہوگا اور اب ادویہ مرتبہ ملینہ کا استعمال ہوگا تاکہ دوائے حصاۃ کو
ٹھہرائے اور اوسکو درنگ کرنے دے تاکہ وہ دوا اپنا فعل پورا کرے اور جو ادویہ کہ منفذہ ہین خواہ ادویہ اونکا فعل اتنی دیر تک نہوسے
جتنے زمانہ تک اونکا یعنی ادویہ حصویہ کا فعل پورا ہونا ضرور ہے اور بوجہ استعمال دیگر ادویہ بدرقہ کی اونکے اثر کو طبیعت نے روک کر
ادویہ حصویہ کو معطل کر دیا تھا - اور چونکہ اس سے پہلے انھین ادویہ منفذہ کو اسواسطے استعمال کیا تھا کہ ادویہ حصویہ کو پتھری مین عمل کرنے پر
کام مین لاسے - قبل ازانکہ یہ ادویہ طبیعت بدنی اسقدر منفعل ہون کہ جس قوت سے اثر پتھری مین کرتی ہین اوسمین وہن اور سستی
آجاے اور پھر ادویہ مفتتہ اور مزعجہ یعنے حرکت درست دینے والی کا استعمال کیا گیا ہو اور ان ادویہ مفتتہ نے اپنا فعل کیا ہے لہذا
ادویہ مرتبہ اپنے فعل سے معطل ہو جائینگی اور ادویہ مدرہ کو طبیعت عمل کرنے دے گی - جسوقت درد کی شدت ہو ادویہ مخدرہ کا
استعمال بنابر اوسی قانون مذکور کے کرنا چاہیے جو ترتیب ادویہ کے بیان مین سمجھایا گیا ہو اکثر حاجت دوائے واحد مین جو مفرد ہو
بہت سے ایسے ہی خصال کی حاجت ہوتی ہے اب ہم ادویہ مفتتہ حصاۃ کو شمار کرین اور اون ادویہ کو لکھین جو پتھری
کو خارج کر دیتی ہین اور یہ ادویہ جیسے قسط کی جڑ خواہ عُلّیق یعنے توت سہ گل کی جڑ اور مقل اور بیخ رطبہ پوست بیخ و حمشت نخود
سیاہ خصوصاً آب نخود سیاہ تخم خطمی اور خطمی کا پھل ثمرہ فراسیاہ صمغ زعرور یعنے الوچہ کے درخت کا گوند اور خود الوچہ مین بھی یہی
قوت ہو اور خسک یعنے گوکھرو کی جڑ بھی اسکے عمدہ ہے مہندی کی جڑ اور حنظل اور عنصل اور خل عنصل اور سکنجبین عنصلی اور کرفس
جبلی اور فودنج اور افسنتین سلیخہ جنگلی کھیرے کی جڑ عود بلسان حب بلسان روغن بلسان اور بلسان کی جڑ زیادہ قوی ہے تخم
خیار دشتی اور حرشف اور حرشف کی جڑ کا پانی اور اسقولوقندریون بر سیاؤشان بوزن دو درہم کے آب ترب کے ہمراہ اور
کرفس اور نیل کی جڑ تخم شادنج عصی الراعی خصوصاً اسکی قسم رومی اور زنکون بری اور بنطافیلون کی جڑ اور اسی جڑ کا پانی
اور کمافیطوس اور جعدہ اور بیخ بلیون اور تخم سعد مصری پوست بیخ غار تخم ترب اور اسقولوقندریون اطراف فاشرا
سداب بری ایضاً بورۂ ارمنی یا نخیدرہم شہد لاکر ہمراہ آب ترب کے پلائین تین روز برابر - ایضاً سوطرا ایک مثقال
نیم گرم پانی کے ہمراہ - اور بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ ستر دانہ سیاہ مرچ کے خوب باریک پیس کر اوسکے سات قرص بنائین
اور ہر روز ایک قرص کھلایا جاے تو پتھری پیشاب کی راہ گر جاے گی - پستہ مین قوت ایسی ہو کہ پتھری کو ریزہ ریزہ
کر دیتا ہے - گردہ کی پتھری کے واسطے قوی ادویہ حجر یہودی اور مشکطرامشیع اور کمافیطوس - اور مطلق پتھری کے واسطے
یعنے گردہ اور مثانہ وغیرہ سب کے واسطے خاکستر گزدم اور روغن عقرب ہے اور اس روغن کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ
روغن زیتون کو دھوپ مین رکھین اور بچھو اوس مین ڈال دین یہ روغن بطور طلا کے بھی مستعمل ہوتا ہو اور پچکاری کے

گردہ کی پتھری نسخہ

روغن عقرب کی ترکیب

ذریعہ سے بھی مستعمل ہوتا ہی مثانہ کی پتھری مین۔ بچھو کی راکھ بنانے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک موٹے شیشہ کو گل حکمت کرکے اوسمین بچھو بھرین اور اوسکو تنور کے اندر رکھین رات بھر خواہ کچھ کم زمانہ تک اور جلانے مین زیادہ مبالغہ نکرین اور صبح کو اوس شیشہ کو نکال لین شیشہ کا برتن مٹی کے ظرف سے بہتر ہے اسلیے کہ مٹی کے برتن مین قوت اور حدت عقارب وغیرہ کی جذب ہو جاتی ہی اور شیشہ کے برتن مین جذب نہین ہوتی۔ خرگوش کی راکھ بھی جو اسطرح بنائی جاے مفید ہی اور قوی ہی اور مقدار شربت اوس سے دو درہم ہے۔ پانی اس راکھ کا جو نمکین ہوتا ہی اوسمین قوت حل کی زیادہ ہی یعنے پتھری کو پانی کردیتا ہے۔ وہ مکھیان خواہ جھینگے اور ڈانس جو رات کو اوڑتے پھرتے ہین اگر اونکے سر کو اور اطراف یعنے پر وغیرہ کو دور کرکے تانبے کے برتن مین رکھکر دھوپ مین خشک کرین یہ بھی قوی الاثر ہے۔ ایضاً شیشہ خوب پسا ہوا اور خراطین سوکھائے ہوئے۔ شیشہ کی راکھ کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اوہے کے چمچہ پر جو مثل چھلنی کے سوراخ دار ہو گرم کرین اور اوسی چمچہ کو مع آبگینہ گرم شدہ کے آب باقلا مین بجھائین کہ جس قدر آبگینہ خاکستر ہوتا جاے گا اوسی پانی مین چھوٹ کر رہ جاے گا پھر جب سب راکھ ہو جاے اوسی پانی سے اسکے ریزے جسقدر فراہم ہوے ہون نکال کر خوب باریک پیسین۔ کبھی یہ خاکستر آبگینہ ایکمثقال ہمراہ بارہ مثقال آب گرم کے پلائی جاتی ہی اور بہتر یہ ہے کہ شیشہ سپید اور صاف ہو۔ منجملہ قوی ادویہ کے وہ پتھر ہے جو اسفنج مین پایا جاتا ہی۔ ایضاً بکری کا خون جو خشک کیا جاے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ جسوقت ابتدائی تکون پتھری کا ہو اوسوقت ایک کورا برتن مٹی کا لیکر پانی سے اوسے دھو ڈالین اور اسقدر اوسکے دھونے مین مبالغہ کرین کہ جسقدر اوسمین راکھ وغیرہ کے اجزا کی آمیزش ہی خواہ شوریت ہو وہ سب دور ہو جاے اور اگر یہ برتن مثل دیگ کے ہو تو افضل ہے بعد اسکے ایسی بکری کو ذبح کرین جسکا سن چار سال کا ہو اسی دیگ پر اور پہلی مرتبہ جو خون ذبح کرنے سے برآمد ہوتا ہی اور آخر مین جو خون نکلتا ہی اوسے بہ جانے دین اور بیچ کے دہلہ مین جو خون آئے اوسی کو فقط لے لین اور اتنی دیر توقف کرین کہ وہ خون جم کر بستہ ہو جاے پھر اوس جمے ہوے خون کو ریزہ ریزہ کاٹ ڈالین اور اوسکی ٹکیان بنالین اور کسی جالی پر خواہ اور صاف کپڑے پر رکھکر دھوپ مین اوسکو پھیلا دین اور غبار وغیرہ سے اوسکو بچائین مثلاً کوئی ریشمی کپڑا باریک اوپر سے ڈھانپ کر جب خوب خشک ہو جاے پھر ایسی جگہہ رکھین کہ تری اور نمی نہ پہونچنے پاے اور بحفاظت رکھا رہے۔ جب اس خون کا کھلانا منظور ہو بقدر ایک ملعقہ کے ہمراہ کسی شربت شیرین کے ایسے وقت استعمال کرین جب درد مین سکون ہو۔ خواہ ہمراہ آب کرفس کو ہی کے کہ اسکا فائدہ عجیب نظر آے گا۔ منجملہ قوی ادویہ کے خاکستر بیضہ کے چھلکے بھی وہ چھلکہ جو بچہ برآمد ہونے کے بعد باقی رہجاتا ہی منجملہ اونھین قوی دواؤن کے جو زیادہ قوی ہی اور سب ادویہ مذکورہ بالا سے افضل ہے وہ عصفور جسکا نام یونانی زبان مین اطراغولیدوطوس ہی اور یہ گنجشک جملہ اقسام عصافیر سے چھوٹی ہوتی ہی سوائے عصفور ملکی کے اور اس چڑیا کے بدن کا رنگ درمیان خاکستری اور زرد اور سبز کے ہی اور اوسکے دونون بازؤن پر سنہرے پر اور تمام بدن مین سپید سپید چتیان سی ہوتی ہین اکثر جاڑون کی فصل مین دکھائی دیتا ہی اور شورہ زار زمین پر خواہ دیوارون پر اوترتا ہی اوڑتا بہت ہی کم ہی اور گرتا ہی اور اکڑا تا پھرتا رہتا ہی اور ہر وقت اپنی دُم اوٹھایا کرتا ہی مترجم ان اوصاف سے تو میری نظر مین اوسی چڑیا کی صورت پھر رہی ہی جو دیوالی کے دنون مین فقط دکھائی پڑتی ہی اور ہماری ٹھیٹھ زبان دیہاتی مین جسکو کھنڈریچا کہتے ہین متن یہ چڑیا کچی بجنسہ کھلائی جاتی ہی اور کچا ہی اسکا کھانا افضل ہی اور نمکینہ کرکے اور بھون کر اور نمک سود کرکے خواہ قدید کی طرح بھی کھلائی جاتی ہی۔ کبھی مسلم اسکو تنور مین مع بال وپر کے اسقدر جلاتے ہین کہ احراق اور شورش آگ کی زیادہ

پہلے

غالب آکر اسکی قوت کو معطل اور بیکار نکر دے اور یہ جلانا اسکا کسی شیشہ کے ظرف مین اوسی طریقہ سے ہوتا ہی جسطرح بچھو کے جلانے کا بیان کیا گیا۔ بیشتر کسی کوزہ مین خواہ ایسے برتن مین جو اوسی کے جثہ کے برابر ہو رکھکر اور اوس برتن کا منھ بند کرکے جلاتے ہین جب آنچ حد تشویہ کو پہونچ جاے اور احراق کے درجہ مین آجاے پس اوسے برتن سے نکالکر پھر اوسکی مقدار بریان شدہ مین نمک ملاتے ہین اور مصالح گرم مین سے فلفل اور سانج وغیرہ لگاکر مدبر کرتے ہین اور ایسی ہوی مقدار اوسکی بھنی ہوئی ہو خواہ سوختہ ہمراہ شراب ریحانی خواہ شہد یا ماء العسل کے یا ہمراہ خندریقون یعنے شراب کہنہ کے پلاتے ہین اور اسیطرح ہر واحد ان ادویہ مذکورہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے۔ بعض اطبا نے خیال کیا ہی کہ یہ عصفور وہی ہی جسکا نام عصفور الشوک ہی (اور اوسکو صفراغون بھی کہتے ہین) اور یہ قول صحیح نہین ہی۔ اسی مقام پر ایک اور چڑیا ہی جسکو صفراغون فرنگی زبان مین کہتے ہین مجھے معلوم نہین کہ یہ وہی چڑیا ہی یا دوسری ہی ان لوگون نے کہا ہی جسوقت یہ چڑیا خشک کرکے تھوڑی تھوڑی پلائی جائے پتھری کو نکال دیتی ہی کسی جگہہ کی پتھری کیون نہو گردہ کی ہو خواہ مثانہ کی۔ ایک قوم نے بیان کیا ہی کہ پتھری اگر کسی کو پلائی جاے خود پتھری کو نکال دیتی ہی۔ ایضاً بخیال کبوتر اور مرغی کی بیٹھ کے پلانے سے بھی پتھری نکلجاتی ہی۔ حنین اور کندی نے کہا ہی کہ جسوقت پتھری بقدر دو درہم کے بڑی پتھری کے واسطے اور چھوٹی پتھری کے واسطے بقدر نصف درہم کے ہموزن لیکر طبرزد کے ہمراہ استعمال کرین ہر ایک قسم کی پتھری کو خارج کر دے گی۔ کبھی ہمراہ اوسکے فلفل اور نمک بھی ملاتے ہین خصوصاً طبیخ مشکطرامشیع کا بدرقہ تجویز کرکے۔ ایضاً خنفسا یعنے گھبرولہ کو سوکھا کر پتھری کے اخراج مین قوی تجویز کیا ہی۔ بعض لوگونکا یہ بھی قول ہی کہ آلۂ ذکر کے نیچے ساہی کے کانٹے سے کھجلانے سے بھی پتھری خارج ہوجاتی ہی مگر مجھے اسکی تحقیق براہ تجربہ نہین ہی۔ جو ادویہ کہ ان دواؤن مین ملائی جاتی ہین اس غرض سے ہی کہ اونکے نفوذ کی قوت بڑھ جاے وہ یہ ہین جیسے فلفل اور فودنج دار چینی اور ان ادویہ کو ہمراہ ادویۂ مذکورۂ بالا کے تقویت امداد کی خاصیت ہی پتھری کے ہلا دینے پر اور لیکن وہ ادویہ جو ان مین بطور بدرقہ کے شامل کیجاتی ہین تاکہ ادرار قوی کرکے فضول غلیظہ کو خارج کردین وہ از قسم بزور مشہورہ خصوصاً حلبہ اور دوقو اور موقو اور اسارون اور وج اور نانخواہ اور کاشم اور دونون قسم کے سپستان اور شالبوش اور تخم فنجنگشت اور اذخر اور فرد مانا۔ اور اکثر بعض اطبا نے براہ جسارت اور دلیری کے ذراریح کا بھی استعمال کیا ہے۔ یہ سب ادویہ تا اینکہ بشدت ادرار بھی کرتی ہین مگر پتھری مین اثر کرنے کی قوت انین معدوم نہین ہی یعنے پتھری کو بھی خارج کر دیتی ہین۔ جو ادویہ ایسی ہین کہ اونکی شرکت اس غرض سے ہی کہ تھوڑی تھوڑی مانع ہون تولد حصاۃ کو جیسے صموغ اور اکثر ان ادویہ مین بذاتہ قوت ایسی بھی ہے جو پتھری مین کوئی فعل مناسب کرین جیسے بسفائج کا گوند اور جوز کا گوند مسکن درد یہ ادویہ ہین جیسے تخم کتان اور لعاب اوسکا اور جیسے جلوزہ اور بندق اوسی کو کہتے ہین تخم خطمی اور اس مین ترشیب بھی ہی۔ ادویہ حصویہ جو موافق جرم گردہ ہین اور مخدرات وہی ہین جنکو اوپر شناخت کر چکے ہین۔ ادویہ مفردہ جیسے بہمن اور زرنباد اور سوسن یا بس اور تخم فنجنگشت ایضاً ورد اور گلنار اور اذخر اور صندل۔ ادویہ مرکبہ جیسے مثرودیطوس کہ یہ قوی ہی اور اوسکو فضیلت ہی سنگ گردہ کے مرض مین۔ اور جیسے سنجرنیا اور جیسے معجون عقارب جو ب جو مشہور نسخہ ہے اور مثانہ کی دونون کی پتھری کے واسطے۔ ایضاً جو دوا کہ بکری کے خون سے بنائی جاتی ہے کہ اوسکا نام ید اللہ ہی بسبب جلالت قدر کے اور وہ دوا جو بنام جرائی مشہور ہے کہ روغن بلسان کی شرکت سے طیار ہوتی ہی اور یہ دوا بھی عجیب ہے اور جیسے یہ دوا قوی جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے۔ خاکستر آبگینہ اور خاکستر عقارب اور خاکستر بیخ کراث نبطی اور خاکستر خرگوش اور اسفنج کی پتھری اور

بکری کا خون خشک کیا ہوا اور پسا ہوا اور خاکستر پوست بیضہ جو بچّہ کے پیدا ہونے کے بعد جدا ہوتا ہی اور حجر الیہود اور صمغ جوز اور
بیخ ترکی سب اجزا ہموزن لیکر فطراسالیون اور دوقو اور مشکطرامشیع اور صمغ اور تخم خطمی اور فلفل ہر واحد ایک جزء اور ثقاف یعنے
ڈیڑھ جزء شہد ملاکر معجون طیار کرین اور بحفاظت نگاہ رکھین مقدار شربت دو مثقال تک جا یز ہی اور اس سی زیادہ بھی ہمراہ آب خار خسک
اور خسک تنہا بھی پتھری کو نافع ہے کہ پتھری کو مثل طین ابیض یعنی سپید کیچڑ کے نکال دیتا ہی۔ ایضاً جو دوا کہ قوی ہی اور جامع ہی تخم خربوزہ
اور آب گینہ سوختہ اور قلت یعنی کلتھی ہموزن اجزا لیکر آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلائین۔ ایضاً بیخ کبوتر اور مرغی کی بیٹ دونون مین
سے کسیقدر مولی کے پانی کے ہمراہ پلائین خواہ شراب کے ساتھ خواہ پانی گرم کرکے اوسکے ہمراہ پلائین کہ یہ دوا جامع اوصاف مذکورہ
ہے منجملہ جامع الفوائد ادویہ کے یہ دوا بھی ہی کندش ایکدرہم اور کبوتر کی بیٹ ایک درہم خنافس یعنی گھبرولا نصف دانق سب کو
خوب کوٹکر شراب کے ہمراہ پلائین۔ ایضاً سنگریزہ جو اسفنج مین ہوتا ہی اور اسقولوقندریون برسیاوشان تخم خطمی فطراسالیون
ہموزن اور مقدار شربت بقدر حاجت آب کرفس خواہ ماء الاصول یا گوکھرو کا پانی یا مولی کا پانی اسکا بدرقہ ہے۔ ایضاً دوا سے
جامع بلسان کے پھل کا دانہ اور فودنج بری خشک شدہ اسفنج کا پتھر تخم خطمی بادروج بابس سب ہموزن لے کر کوٹ چھان لین اور
ہر روز ایک ملعقہ شراب آب آمیختہ کے ہمراہ استعمال کرین جسکی مقدار چار اوقیہ ہو۔ جو دوا کہ پتھری سے خاص ہی میوسن بوزن
دو درہم سمو قندریون دو درہم فلفل چار درہم مقدار شربت جو بجدس طبیب مناسب معلوم ہو ہمراہ سکنجبین عسلی کے۔ ایضاً
سداب بری اور خبازی بیخ کبر اجزا ہموزن اسمین سے بقدر دو ملعقہ کے تناول کرین اسطرح سے کہ مقدار مذکور کو شراب مین
جوش دے کر چھان کر پلا دین۔ ایضاً بیخ بنطافیلیوس ہمراہ عسلی سکنجبین کے یا ہمراہ ماء العسل کے۔ ایضاً تخم ترب اور کلتھی ہموزن
اس مین سے بقدر بندقہ روغن یاسمین کے ہمراہ استعمال کرین۔ ایضاً دوا سے مجرب یہ ہی تخم خربوزہ تخم قرطم زعفران اور کلتھی
اسی کو پے در پے پلائین۔ ایضاً حب محلب مقشر کو خوب کوٹ کر دو مثقال زعفران ایک مثقال زراوند نصف مثقال شہد مین آمیختہ
کرکے بقدر چار درہم کے استعمال کرین۔ ایضاً قردمانا اور زراوند ہر واحد ایک درخمی پوست بیخ غار اور حرمل اور مقل کی
گولیان بناکر ہر روز بوزن ایک درہم کے آب برگ ترب اور راسن خواہ آب زیتون کے ہمراہ تناول کرین یہ دوا فائق ہی
درد مین سکون پیدا کرتی ہی اور پتھری کو گرا دیتی ہی سیمورییون یعنی کرفس دشتی کو (جسے کرفس قرس بھی کہتے ہین) لیکر
بقدر ایک اوقیہ اور سعد مصری سنبل الطیب تخم خشخاش سپید دارچینی سلیخہ فلفل سپید تخم گذر بیروج ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ حجر الیہود
نصف اوقیہ وہ پتھر جو ماقادونیا سے آتا ہے وہ بھی نصف اوقیہ سب کو شہد سے ملاکر ایک درخمی ہمراہ پانی ملے ہوی شراب کے
تناول کرین۔ دوسرا نسخہ اسفنج کا پتھر اور خشک کی جڑ تخم جرجیر ہر واحد دو درہم تخم قثاء بستانی تخم خربوزہ تخم خطمی دو درہم
تخم رازیانہ انیسون جعدہ ہر واحد تین درہم۔ کبھی وہ پانی بھی پلائے جاتے ہین جنمین ادویہ حصویہ اور ادویہ جو تفتیت
حصاۃ کرے جوش دیجاتی ہین جیسے وہ پانی جسمین کمافیطوس اور جعدہ اور فوتنج اور سیسالیوس اور بیخ گوکھرو کے اور اسقولو
قندریون کا پھل اور خبازی کی جڑ اور برسیاوشان اور عصی الراعی اور نیل کی جڑ اور بیخ غافث اور تخم خطمی اور صامریوما اور
سوطیر امشکطرامشیع وغیرہ کو جوش دین اور ادویہ مدرہ بھی اوس مین شریک کرین۔ اگر ایسے جوشاندہ کو ایام صحت مین
استعمال کرین پتھری کے تولد کو منع کرتی ہین۔ ایضاً منجملہ مطبوخات کے جس سے سنگ گردہ کے مرض مین نفع ہوتا ہی اوسوقت

کہ اوقات نوبت مین اسکا استعمال ہمیشہ کیا جاے۔ یہ مطبوخ ہی کہ برگ خبازی بری کو جوش دے کر اوس مین روغن زرد اور شہد کو اضافہ کرین اور بہت سی مقدار اسکی پلائین یہ دوا پتھری کو پھسلا دیتی ہے اور ادرار بول بھی کرتی ہی اور جو راہین پتھری کی آمد و شد کی ہین اون مین نرمی اور لینیت پیدا کرتی ہی اور باسانی پتھری کو خارج کر دیتی ہی۔ روفس حکیم کہتا ہے کہ بکثرت نہانا حمامہای کبریتیہ سے پتھری کو پارہ پارہ کرتا ہے۔ یا مراد روفس کی یہ ہو کہ مطلق آب گرم جن مین قوت کبریتیہ ہو اوس سے نہانا تفتیت حصاۃ کرتا ہے اور اسی طریقہ سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ بعض قسم کے تیز پانی جن سے جلد مین قرحہ پڑتا ہے جسوقت اون مین بعض قسم ادویہ حصویہ خواہ ایسے ادویہ جو انکی تیزی کی صیانت اور حفاظت کر کے جلد کے قرحہ کو روکین ملائے جائین اور کپڑا ڈبو کر مقام حصاۃ پر اوس بجاہے کو رکھین پتھری کو پانی کر دیتی ہین۔ ہمنے بعض ایسی چیزون کو تجربہ کیا ہے پتھری کے اوکھڑ جانے پر آمادہ ہونے کی تدبیر اور جدا ہو کر باسانی دفع ہونے کا طریقہ اور بسہولت پھسل کر برآمد ہونے کی تدبیر بذریعہ دوا کے یہ ہی کہ ادہان اور روغنون کو جو مرخی ہین بطور مروخات کے استعمال کرین اسیطرح نطولات اور ضمادات اور قیروطی اور حمامات کا استعمال کیا جاے اور آبزن اسقدر کہ ارخا اور ڈھیلاپن پیدا نہ کرے اور بافراط قوت کو سست نکر دے کہ قوت دافعہ بھی ضعیف ہو جاے اور بیشتر افراط مین ایسی تدبیر کے ایک مادہ بطرف عضو ماوف کے سیلان کر کے پہونچتا ہی۔ پس بعد اس تدبیر معتدل کے وہ دوا جو پتھری کی اوکھڑنے والی ہو استعمال کیجاے تاکہ بسہولت اوکھڑ کر نکل جاے۔ واجب ہی کہ مرخیات کے ہمراہ مقویات کا بھی اضافہ کرین بنا بر قانون معلوم کے خصوصًا جس دوا کی تقویت مخالف اثر غرض مطلوب یعنے تحلیل کے نہو یہ روغن جیسے روغن سوسن اور روغن سنبل اور روغن حنا اور جرم ان ادویہ کے بھی ایسے ہی مفید ہین۔ روغن خیری بہت سے فوائد کا جامع ہی بعد اسکے پھر باستواری میان جسم اور کمر اور پڑو کی بندش کرین تاکہ مجاری اوپر سے کشادہ ہو جائین خواہ ہاتھ سے مالش کرین بعد ازان دواے تفتیت کا استعمال کرائین اور اگر یہ دوا پلا چکے ہون اوسوقت مدرات دینے چاہیین بعد دواے مفتت کے کچھ خوف نہین ہی اگر اماتاس ہمراہ روغن بادام کے پلایا جاے خواہ کوئی اور عصارہ بالزوجت مدرات کے عصارون سے جن مین لزوجت بھی اور ازلاق بھی ہی ہمراہ روغن بادام کے منجملہ اون ادویہ کے جو بعد ارخا کے نافع ہون خواہ جسوقت کہ ارخا سے استغنا خود بخود یا بعد تدبیر کے ہوا اوسوقت نافع ہون ادویہ یہ استغنا اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ پتھری معلق اور متحرک معلوم ہونے لگے بہرحال ایسی تکمید اسفنج وغیرہ کے ٹکڑے جو پانی اور ریت مین ڈبوئے گئے ہون خواہ بھوسی کے ذریعہ سے تکمید کرین اور ضمادات مسخنہ بھی مفید ہونگے اور مروخات روغنہاے گرم سے جیسے روغن سداب خواہ روغن زیتون اور جند بیدستر اور حاجت ہی اس بات کی کہ سخونت ضمادات کی حفاظت کیجاے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو خالی سینگی رکھنی چاہیین پتھری کے نیچے اور جس جگہہ درد ہوتا ہو تاکہ پتھری کو جذب کر لین پھر اس مقام سے اوتر کر نیچے سینگی کا استعمال ہو اور موضع اوّل سے دوسرے مقام وضع محاجم کو الصاق ہو۔ اسیطرح بتدریج دونون گردون کے مقام سے اوترتی ہوئی دونون حالب یعنے ناف کے گرد دونون جانب پڑو کے سرون پر پہونچین جب مثانہ تک اوترآئین درد ٹھہر جائیگا۔ اکثر ریاضت اور حرکت اور چوپایہ جانورون کی سواری جو تیز رو ہون کافی ہوجاتی ہے اسیطرح زینہ سے اوترنا خصوصًا اگر پہلے سے مروخات کا استعمال ہو چکا ہو۔ جسوقت مثانہ کے مجراے قضیب تک اوتر آتے ہین اکثر درد پیدا ہوتا ہے اسوقت لازم ہے کہ وہی تدبیر کرین جو اس مقام خاص کی تدبیر ہی اور آگے چل کر ہم بیان کرینگے۔

درد کی تدبیر جسوقت کہ ہیجان اور شدت درد کی ہو خصوصا گرمثانہ کا درد جسوقت پتھری بڑی ہو خواہ بسبب نوکون کے جو پتھری مین ہون اور عضو معلوم مین گڑجاتی ہون خواہ کوئی ٹکڑا پتھری کا ایسا جُدا ہوگیا ہو کہ اوس سے رگڑ وغیرہ پیدا ہو کر درد کی زیادتی ہوتی ہو خواہ اینکہ خشونت سے پتھری کے پیچ اور خراش پیدا ہوا ہو اسوجہ سے درد زیادہ ہوتا ہو۔ بہر حال ان جملہ اقسام کا درد کبھی تو حمام اور آبزن سے اِن مین سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر بافراط ان دونون کا استعمال ہو بسبب ارخاے عضو کے درد دوبارہ پلٹ آتا ہے اور یہ درد شدید ہوتا ہے جو ایک گھنٹہ کے بعد آبزن وغیرہ کے عارض ہوتا ہے۔ نطولات وہی بابونجیہ اور اکلیلیہ اور خطمی کے نطولات خواہ نخالہ یعنے سبوس گندم کے نافع ہین۔ اگر قبض ہو تو رائے صائب یہ ہے کہ شیاف اور حقنہ کے ذریعہ سے اخراج ثفل کرین مگر مقدار حقنہ کی زیادہ نہو ورنہ بوجہ انتفاخ اور تنگی پیدا کرنے کے ایذا دہی کریگا۔ بلکہ شیاف مجھے زیادہ پسند ہے تلیین طبیعت سے تخفیف زیادہ ہوتی ہے اور تسکین درد مین پیدا ہوتی ہے مسہل دینے کا اسوقت کوئی طریقہ درست نہین ہے اسلیے کہ الم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بسبب اوترنے مواد کے اعضا سے ایذا بڑھ جاتی ہے حقنہ مین اگر چربیان اور چکنی چیزین اور ادویہ مرخیہ اور مدرہ ملائی جائین دے سکتے ہین کہ ایسے حقنہ سے فعل اسہال اور تلیین بھی پیدا ہوگی اور درد بھی جاتا رہے گا اور پتھری کے نکالنے پر معین بھی ہوگا اگر درد مین شدت ہو اور اوسی طریقہ سے جب علاج کرین تسکین بھی ہوگئی ہو پھر جب ادویہ حصویہ کا اسکے بعد استعمال کرین تو ان مرض ہوتا ہوا وسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ جن ادویہ مین تحریک قوی ہے اونکے استعمال سے پھر جائین اور حقنہ ہاے لینہ کے استعمال پر مشغول ہون اور مرطبات قیروطی جو مرخی اور ملین اور مزلق ہواوسے استعمال کرین۔ بیشتر ایسے وقت قے کرانے سے نفع ہوتا ہے اسلیے کہ قے کرنے سے وہ مواد پتھری سے مزاحمت کرتے تھے اور دباتے تھے کم ہوجاتے ہین اور بیشتر یہ قے مضر بھی ہوتی ہے اسلیے کہ پتھری کو اوپر کیطرف جذب کرتی ہے۔ اگر درد ایسا ہو کہ کسی طرح نہ تھمتا ہو پس ضرور ہے کہ کوئی دوا ے مخدر کھلائی جاے افضل تو یہ ہے کہ فلونیا کا استعمال کرین ایضاً دواء اللفاح اور وہ تریاق جو ابھی پُرانا نہوا ہو بلکہ ابھی کسیقدر تازگی اوسمین ہو اور قوت افیون کی اوسمین باقی ہو یہ تریاق وجوہ کثیرہ سے نافع ہوتا ہے ایک تو اوسکی تریاقیت دوسرے اور تیسرے پتھری کو ریزہ ریزہ کردینا جو تھے بوجہ تخدیر کے درد مین سکون پیدا کردینا ہے یہ وجوہ اسکے نفع کے ہین۔ اکثر ایذا رسانی مین اوس ریح کو بھی اعانت ہوتی ہے جو گردہ مین پتھری کو مزاحمت پہونچاتی ہے اور اسکی شناخت ریح گردہ کے علامات سے کیجاتی ہے یا وہ ریح معین درد یہ ہوتی ہے جو امعا مین مزاحم پتھری کی ہورہی ہے اور اوسکی شناخت علامات ریح امعا سے کیجاتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ کاسر ریاح ادویہ کا استعمال کرین جیسے سداب اور تخم سداب اور تخم کرفس انیسون اور نانخواہ اور کرویا شونیز ان سب کو یا تو ماء العسل کے ساتھ پلائین یا انکا ضماد طیار کرین یا قیروطی انھین دواؤن سے کسی روغن کی شرکت سے بنائین یا ان دواؤن کو حقنہ کے ذریعہ سے استعمال کرین۔ اگر گردہ مین پتھری کسی ورم حار کے ہمراہ ہو پہلے ورم کا علاج کیا جائے اور اس ورم کے علاج مین وہی تدبیرین کافی ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا جو از قسم نطولات وضمادات اور قیروطیات مبردہ کے ایسے ہین کہ اکثر ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور ان چیزون مین کسیقدر سرکہ بھی چھڑک دیا جاتا ہے تاکہ بخوبی نفوذ کرین اسیطرح انھین کے عصارات کے حقنہ کہ روغن گل ملاکر طیار کیے جاتے ہین۔ اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہیے۔ اگر ورم صلب سوداوی کے سبب سے پتھری پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج لعاب ہاے گرم سے کرنا چاہیے جیسے لعاب تخم کتان وحلبہ وخطمی تخم کنوچہ ان سب مین ایسی چیز بھی شریک کیجاے کہ تبرید کرے۔

اسیطرح بابونہ ناخونہ گوکھرو شبت یہ دوائین پلائی بھی جاتی ہین اور حقنہ مین بھی انکا استعمال ہوتا ہو اور طلاء کے طور پر بھی۔ جسوقت طلاء کے ذریعہ سے استعمال کیجائین واجب ہو کہ اسمین ریتاج سکبینج اشق میعہ جند بید ستر اور مثل کنوچہ کے بھی داخل کیجاے۔ اوہان حارہ بھی کسیقدر تقویت کی رعایت کرکے مستعمل ہوتے ہین مراہم مین سے مرہم داخلیون اور مرہم شحوم وغیرہ اگر نفخ پیدا ہو اوسوقت ادرار کرنا چاہیے۔ غذا اصحاب حصاۃ کے مخالف اور لوگون کے غذا کے ہو انکے واسطے گوشت اقسام کنجشک کے بھنے ہوے جو خاکستری رنگ کی چڑیان ہوتی ہین اور کنجشک خانگی کے گوشت مناسب ہین۔ چوزہ اگر پکاتے پکاتے خوب مہرا ہوجاے وہ بھی مضر نہین ہوتا ہو اسی طرح جو گوشت کہ لطیف ہو۔ سرطان بریان کا گوشت بھی انکو مفید ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ طعام مین خرسعنا در طبیون داخل کیجاے آب نخود ہمراہ زیت اور روغن قرطم کے بھی ان کی غذا مین پڑتا ہے۔ اٹھارہوان فن احوال گردہ مین تمام ہوا اسکے بعد اونیسوان فن احوال مثانہ اور بَول مین لکھا جاتا ہے

اونیسوان فن احوال مثانہ اور بَول مین ✢

اور یہ فن دو مقالون پر شامل ہو پہلا مقالہ احوال مثانہ کے بیان مین تشریح جس طرح خالق تعالی نے ثقل براز کے لیے ایک ظرف ایسا جامع پیدا کیا کہ تمام مقدار براز کو وہ اپنے مین بھر لیتا ہو تا اینکہ براز جمع ہوکر سب کا سب ایک ہی دفع نکل جاتا ہو اور اس وسعت ظرف کیوجہ سے براز کا رفتہ رفتہ بہونچنا اور وقتاً فوقتاً دفع ہونے کی زحمت سے استغنا ہوتی ہے چنانچہ اس کو اوپر بیان کرچکے ہین۔ اسیطرح تدبیر کامل خالق تعالی کی ہوئی کہ اوس نے جس قدر فضول مائیہ جو قابل دفع ہوجانے کے ہین اونکے واسطے ایک ظرف وسیع ایسا پیدا کیا جو تمام فضول مائیہ کو اپنے مین بھر لیتا ہے تا اینکہ ایک ہی مرتبہ سب کو نکال دے اور اون فضول کے اخراج کی حاجت دفعہ دفعہ کرکے باتصال نہو جیسے مریض تقطیر البول کی یہی کیفیت ہوتی ہے اور یہ ظرف وہی مثانہ ہے اسکی خلقت عقبیہ یا عصبیہ رباط سے اسواسطے ہوئی تاکہ اسکی قوت اور مضبوطی زیادہ ہوا اور قابل کھنچنے اور پھیلنے کے رہے اور گول ہوا اسواسطے پیدا کیا گیا تاکہ مائیت اسمین بھر جایا کرے پھر جسوقت مائیت بھر جاتی ہے تمام مائیت جمع شدہ کو باہر نکال دیتا ہے بارادہ خود اور اس مائیت کے نکالنے پر یہ ارادہ ایک ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثانہ کی گردن مین ایک گوشت کی چیز ہے اوسکے ذریعہ سے مجاورت اور قرب عضلہ کا مثانہ سے بہت خوبصورتی کے ساتھ ہوگیا ہے۔ مثانہ کے دو طبقہ ہین اندرونی طبقہ بیرونی طبقہ سے دونا موٹا ہے اسلیے کہ وہ اندرونی طبقہ اس تیز پانی یعنے پیشاب سے ملتا ہے پس خالق تعالی نے براہ لطف اپنی حکمت کو مائیت کے کھینچنے مین طرف اس طبقہ کے اس طرح خرچ کیا ہے کہ دو حالب ایسے پیدا کیے جو دونون گردون سے نکل کر مثانہ پر پہونچتے ہین جب مثانہ پر پہونچتے ہین مثانہ کے دو طبقہ کردیتے ہین۔ اور اون دونون حالبون کو دونون طبقون مین اس طرح چلایا اور روان کیا کہ یہ دو حالب ابتداءً جب نکلتے ہین پہلے طبقہ اولی مین نافذ ہوتے اور اوس طبقہ کو اپنے ساتھ اوگاتے ہین پھر یہ دونون حالب درمیان دونون طبقون کے چل کر دوسرے طبقۂ باطنی مین درآتے ہین اور اس طبقہ کو پھاڑ کر تجویف مثانہ تک پہونچتے ہین۔ جس تجویف مین عضلہ مائیہ کے صیانت وحفاظت ہوتی ہو تا اینکہ مثانہ جب رطوبت بَول سے بھر گیا اور یہ رطوبت مثانہ مین جاگرفتہ ہوے طبقہ باطنی طبقۂ ظاہری پر چسپیدہ ہوجاتا ہے اور اس رطوبت کو باطن اور قعر مثانہ سے دفع کرکے ایسی چسپیدگی دونون طبقون مین ہوجاتی ہے گویا کہ دونون ایک ہوجاتے ہین کہ اون مین کوئی منفذ اور راہ نہین باقی رہتی ہو اور اسی سبب سے

مثانہ اور بَول بروقت پُر ہونے مثانہ کے پیچھے کی طرف نہین پلٹنے پاتا ہے اور نہ بطرف دونون حالبون کے بعد اوس کے باری تعالیٰ نے کہ بڑی قدرت اوسکی ہے مثانہ کے واسطے ایک گردن بندار کے واسطے دفع کرنے مائیت کے طرف قضیب کے کہ جس گردن مین تعاریج یعنے ناہمواری اور جھکاؤ بکثرت ہی کہ اسی جھکاؤ کی جہت سے مائیت بَول سے تمام وکمال مثانہ بیکدفعہ پاک ہوجاتا ہے خصوصاً مردون مین کہ اونکے مثانہ مین تین تعریجین ہین اور عورتون مین ایک ہی تعریج ہی اسلیے کہ اونکے مثانہ ارحام سے قریب ہین شروع اس گردن کا گھیرا گیا ہے ایک عضلہ سے جو مثل حلقہ کے گرد گردن کے پھر گیا ہے اور یہ حلقہ نچوڑنے والا رطوبت کا اِس خوش وضعی سے گرد اوس گردن کے پھرا ہے کہ خروج مائیت بَول کو مثانہ سے جو بلاارادہ ہو منع کرتا ہے اور جب ارادہ اخراج بَول کا ہوتا ہے یہی عضلہ ڈھیلا ہوکر رہ جاتا ہے اور پیشاب خارج ہوجاتا ہی اور بروقت ڈھیلے ہونے اس عضلہ کے عضلہ بطن بھی مسترخی ہوجاتا ہے چنانچہ کتاب اوّل فن تشریح مین اسکا بیان ہوچکا ہے۔ ہان جبوقت اس عضلہ کو کوئی آفت پہونچے یا عضلہ بطن کو اوسوقت خروج بَول مین باوجود ارادے کے دقت ہوتی ہی۔ مثانہ کے دونون جانبون مین ایک پٹھہ بھی بمقدار مناسب پہونچا ہے اور چند رگین ساکن اور متحرک بھی آئی ہین اور پٹھہ جسکے مثانہ مین زیادہ پیدا کیے گئے تاکہ حس مثانہ کے بروقت پر ہونے اور کھچنے کے زیادہ ہو **امراض مثانہ** مثانہ مین امراض مزاجی مادہ سے اور بلا مادہ اور اورام اور سدد ہر قسم کے عارض ہوتے ہین۔ ازانجملہ تپھری کا مرض بھی عارض ہوتا ہی کبھی امراض مقدار بھی چھوٹے اور بڑے ہوجانے مثانہ سے عارض ہوتے ہین۔ امراض وضع اسطرح پر لاحق ہوتے ہین کبھی مثانہ اونچا ہوجاتا ہی اور کبھی نیچے اوتر آتا ہے۔ امراض انحلال فرد مثانہ کے پھٹ جانے اور کھُل جانے اور کٹ جانے اور کشادہ ہونے سے عارض ہوتے ہین۔ کبھی امراض مثانہ دیگر اعضائے رئیسہ اور شریفہ کے بھی شریک ہوتے ہین مثلاً دماغ کی شرکت کہ بعض امراض مثانہ کے ہمراہ دردِ سر بھی پیدا ہوتا ہی اور دوار بھی عارض ہوتا ہی اور بیشتر تا بہ سرسام نوبت پہونچتی ہی اگر مثانہ مین امراض حارہ پیدا ہون۔ جگر کو بھی امراض مثانہ سے شرکت ہوتی ہے جیسے برودت مثانہ سے اکثر استسقا پیدا ہوتا ہی۔ امراض مثانہ کی جاڑون مین کثرت ہوتی ہی۔ کبھی عسلاج مثانہ کا اوسی طرح ہوتا ہے جس طرح امراض گردہ کا علاج ہوتا ہی اور گردہ سے زیادہ تر قوی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ امراض مثانہ کے علاج مین مشروب اور پچکاری اور مروخات کا استعمال ہوتا ہے۔ اور ضماد دونون حالبون پر اور زیرناف اور دونون ورزین جو الگ الگ ہین اون پر لگایا جاتا ہے۔ اوجاع مثانہ کی کثرت شمالی ہواؤن اور ریاح اور شمالی بلاد اور فصول باردہ مین ہوتی ہے۔ جن چیزون سے مثانہ کو گرمی پہونچائی جاتی ہی وہ کل مدرات حارہ ہین جن سے مثانہ گرم ہوجاتا ہے اور مروخات اور زرقات اور ادہان حارہ اور صموغ حارہ سے جیسے روغن قسط اور ناردین اور روغن بان اور کماد اور ضماد اون دواؤن سے جو باب گردہ مین مذکور ہوچکین کرنا چاہیے۔ مبردات مثانہ یہ ہین شیرۂ تخم خرفہ شیرہ تخم خیار و تخم کدو و طباشیر بریان ہمراہ پانی کے پلانے سے بھی تبرید مثانہ ہوتی ہے۔ طلا صندل اور کافور اور فوفل ہمراہ روغ ترش کے اسیطرح اور عصارہ اور لعابات اور ادہان باردہ جیسے روغن گل جو عمدہ ہو اور روغن تخم کدو روغن خشخاش و روغن کاہو ہمراہ کافور وغیرہ کے پچکاریون مین خاص کر یہ چیزین مستعمل ہوتی ہین جیسے شیر مادۂ خر **سنگ مثانہ کا بیان اور علامتین اوسکی** واجب ہے کہ پہلے اون امور کو بتامل دیکھین

جو ہم نے سنگ گردہ کے بیان مین لکھے ہین اور پھر اون مضامین کو بتامل نظر کرین جو سنگ مثانہ کے بارہ مین ذکر ہوئے اوسی
جگہ ہم نے سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کا فرق بیان کردیا ہے اور کیفیت اور مقدار دونون کی بیان کردی ہی اب اس جگہ ہم پھر
کہتے ہین کہ بول سنگ مثانہ مین سفیدی مائل اور صاحب رسوب ہوتا ہی سرخ نہین ہوتا ہے بلکہ مائل بیاض اور رمادیت کیطرف
ہوتا ہی۔ اکثر بول غلیظ ہوتا ہی کہ اوسکا ثفل ریتی ہوتا ہے۔ اکثر اوقات رقیق ہوتا ہی خصوصاً ابتداے مرض مین۔ درد پیدا کرنا
سنگ مثانہ کا مثل سنگ گردہ کے شدید نہین ہے اسلیے کہ مثانہ ایک وسیع مقام پر ٹھہرا ہوا ہے۔ ہان جسوقت پتھری بول کو روکتی
ہے اوسوقت درد کی شدت ہوتی ہی اور جسوقت پتھری مجری بول مین واقع ہوتی ہی اوسوقت بھی درد کی شدت ہوتی ہی۔ خشونت
سنگ مثانہ مین زیادہ ہی اسلیے کہ وہ پتھری ایسی خالی جگہ مین ہی جسے ممکن ہی کہ اوسپر کوئی ایسی چیز چڑھ جائے جو پتھری کو کھرکھری
کردے اور یہ بھی وجہ ہے کہ یہ پتھری بہت بڑی ہی اس لیے کہ وسیع جگہ مین پیدا ہوئی ہی۔ کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ ایک ہی
شخص کے مثانہ مین دو دو پتھریان یا دو سے زیادہ پڑجاتی ہین پس آپسمین رگڑ رگڑکر زیادہ ریت گرتی ہی اور ہمراہ بول کے خارج
ہوتی ہی۔ اور کبھی ہمراہ اس ریگ کے ثفل نخالی بھی ہوتا ہی اس سببسے کہ سطح مثانہ کی سخت پتھری کی رگڑ سے چھلتی رہتی ہی۔ سنگ
مثانہ کے مرض مین کھجلی اور درد قضیب اور قضیب کی جڑ اور پیڑو مین جو مشارک مثانہ کا ہی ہمیشہ رہتا ہے۔ اکثر یہ مریض اپنے آلہ بول سے
کھیلا کرتا ہی خصوصاً اگر لڑکا ہو۔ تندی ہر وقت بنی رہتی ہی بیشتر اس کیفیت کا انجام یہانتک ہوتا رہتا ہی کہ مقعد باہر نکل آتی ہی۔
اور حبس بول خواہ عسر بول عارض ہوتا ہی باایںہمہ جسقدر پیشاب نکلتا ہی بہت قوت سے خارج ہوتا ہی اسلیے کہ یہ پیشاب تنگی مین پھنسا
ہوا اور اسکے پیچھے ایک وزنی چیز دبائے ہوئے ہی۔ اکثر نوبت اسکی بھی پہونچتی ہی کہ بے ارادہ پیشاب ہوجاتا ہی اور جس وقت
پیشاب کرنے سے فراغت پاتا ہی پھر خواہش ہوتی ہی کہ فوراً پیشاب کرے اور اس خواہش کی متقاضی وہ پتھری ہوتی ہی جسکی شان
سے یہ بات ہی کہ ہمراہ بول مجتمع کے دفع ہوجائے۔ اکثر خون کا پیشاب بھی آجاتا ہی بسبب رگڑ جانے مثانہ کی پتھری سے خصوصاً جبکہ
پتھری سخت اور بڑی ہو اور اکثر اوقات پیشاب بند ہوجاتا ہی۔ جب سنگ مثانہ کا مریض چت لیٹے اور دونون کولے اپنے ڈھیلے کردے
اور جنبش کرے پتھری مجری سے نکل جاتی ہی۔ اور اسوقت اگر پیڑو کو دبائے اور پیشاب کی دھار چھوٹے یہ دلیل قوی ہی پتھری کے
موجود ہونے پر۔ اکثر سہولیت شناخت یا سہولت اخراج حصاۃ اس طریقہ سے بھی ہوتی ہی کہ مریض دوزانو بیٹھے اور اپنے بعض اعضا
کو بعض اعضا سے ملادے اور بیشتر سہولت اخراج کا یہ بھی طریقہ ہی کہ اپنے مقام براز مین اونگلی داخل کرے اور اسی صورت سے
کھڑے ہوکر پتھری کو اپنی جگہ سے ہٹادے اور بھی بہت سے طریقہ بآسانی پتھری کی شناخت اور نکالنے کے ہین دبانے سے اور نچوڑنے
سے اور سوتنے سے چت لیٹنے سے اور طرز خاص پر بیٹھنے سے کہ تجربہ کرنے سے ہر ایک مریض کے واسطے اوسکی پتھری نکالنے
مین بکار آمد ہوتے ہین جسوقت یہ تدبیرین نفع نکرین اوسوقت قاثاطیر یعنے ٹیڑھی سلائی سوراخدار کا استعمال کرین۔ پھر اگر
اندرون بائزہ کے کوئی ایسی چیز ہو جو سرے پر قاثاطیر کے لگتی ہو اور اوسکو باہر کیطرف ہٹاتی ہو اور پیشاب کی دھار چھوٹتی
ہو اس بات کو دلالت قوی ہوگی پتھری کے موجود ہونے پر۔ اسیطرح اگر بدشواری یہ سلائی اندر جاتی ہو تب بھی پتھری کے
وجود پر یقین کرنا چاہیے۔ مناسب ایسے وقت یہ ہی کہ سلائی ڈالنے مین بہت سختی اور درشتی نکرین بیشتر قاثاطیر کے داخل
کرنے سے اوس مادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہی جس سے پتھری کی پیدایش ہوتی ہی چھوٹی پتھری پیشاب کو زیادہ بند کرتی ہے بہ نسبت

بڑی پتھری کے اسلیے کہ چھوٹی پتھری مجری بَول مین پوری بیٹھ جاتی ہی اور بڑی پتھری مجری بَول سے جلدی الگ ہٹ جاتی ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ مثانہ کی پتھری بلاد شمالی مین اور خصوصاً صبیان کے مثانون مین زیادہ پیدا ہوتی ہی علاج مثانہ کی پتھری کا علاج قوی دواؤن کا محتاج ہی اسلیے کہ مثانہ کا مزاج زیادہ بارد ہی اور مثانہ کی پتھری بہت دور جگہہ پر ہوتی ہی اور اسلیے کہ مجاری مثانہ کے زیادہ جگہہ دینے والے ہین پتھری کے کہ ان مجاری مین انعقاد اور بستگی کی کیفیت بشدت ہی - ادویہ جو سنگ مثانہ کے لیے لائق ہین وہی ہین جو قوی ادویہ سنگ گردہ مین لکھی گئین - سنجر نیا اور مشرودیطوس بھی انکو مفید ہی اگر پتھری چھوٹی یا نرم ہو - اسیطرح اتنا سا نیا اسقولوقندریون ایک اوقیہ محلب مقشر نصف اوقیہ شراب کے ہمراہ نافع ہی - کلتھی کوفتہ پندرہ درہم پرسیاوشان سات درہم اسقولوقندریون تین درہم گوکھرو دو درہم دوقوفطر اسالیون ہر ایک چار درہم انجیر سپید سات دانہ چار رطل پانی مین جوش دین یہانتک کہ ایک رطل باقی رہجاے اور حمام سے نکلنے کے بعد نصف رطل اس جوشاندہ سے پلائین جو اقسام آبزنون کے اس مرض مین استعمال کیے جاتے ہین لازم ہی کہ بہت قوی ہون اور اونمین ہمراہ ادویہ معلومہ مذکورہ کے ان دواؤن کا بھی ہونا مناسب ہی - برگ فنجنکشت پرسیاوشان سانج شوامر اگل سرخ اور کوئی ایسی چیز جسمین تھوڑا سا قبض ہو تاکہ ارخاء بافراط نہ پیدا ہو - مروخات مین انکے بروزہ زفت اشق فربیون اور سب سے افضل ضماد مقل کی کا - روغنون مین سب سے بہتر روغن عقرب ہے ضماد بھی کیا جاے اور قطور بھی اسی کا ہو اور پچکاری بھی اسی کی ہو اسمین کوئی چیز مقوی بھی ملائی جاے - ضماد کی دوائین ان لوگون کے واسطے اسقولوقندریون کی جڑ سنبل کی جڑ جعدہ سانج خطمی پرسیاوشان ان دواؤن مین مثل برگ عصی الراعی بھی شامل کرنا چاہیے - وہ کنجشک جسکا بیان سنگ گردہ مین ہوچکا ہے مع اون چیزون کے جو اوسکے ہمراہ اور اقسام عصافیر اوسی رنگ اور قد کے لکھی گئی یہان بھی نافع ہین - سنگ مثانہ کے خاص معالجات مین سے یہ بھی ہی کہ پتھری کی دواؤن کو پچکاری مین بھر کر استعمال کرین اس سے بہت نفع ہوتا ہی - اگر عسر بَول یا حبس بَول بوجہ پتھری کے عارض ہو اور چاک کرنا کسی حائل کی وجہ یا مریض کے جبن کی وجہ سے نہوسکے اوسوقت بعض آدمی یہ حیلہ کرتے ہین کہ درمیان کیسہ اور خصیہ کے چھوٹا سا شگاف دیتے ہین اور اوس سوراخ مین ایک نَے لگاتے ہین تاکہ پیشاب نکل آئے اور بوجہ حبس بَول کے موت نہ واقع ہو اور اگر کوئی جھلی نکل آئے اوسے درست کرکے اندر کردین - جسوقت دوا کارگر نہو اور چاک کرنے کا ارادہ مصمم ہوجاے واجب ہے کہ اسکے واسطے ایسا دستکار تجویز کرین جو تشریح مثانہ کو خوب جانتا ہو اور اوس مقام کو بھی پہچانتا ہو جس جگہ گردن مثانہ سے اوعیہ منی متصل ہوتے ہین اور موضع شریان اور موضع لحمی کو بھی جانتا ہو تاکہ ان جن چیزون کو چاک کرتے وقت بچانا چاہیے خیال رکھے بس آفت قطع نسل کی پیدا نہو جاے اور نہ شریان کے کٹنے سے ایسا خون جاری ہو کہ بند نہو سکے اور موضع لحمی کے کٹ جانے سے ناسور نہ پیدا ہو کہ بھر نہ سکے - واجب ہی کہ چاک کرنے سے پہلے معا اور مثانہ کی ثقل سے تنقیہ کرین اور باوجود ان احتیاطون کے پھر بھی چاک کرنے مین خطرہ عظیم ہی مین تو کبھی اسکی اجازت نہین دے سکتا تدبیر چاک کرکے پتھری نکالنے کی جس طریقہ کو مین تجویز کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ایک کرسی بچھائی جاے اور مریض کو اوسپر پاندھکر بٹھائین اور ایک خادم اوسکے پاس حاضر ہو کہ اپنے ہاتھ اوسکے زانو کے نیچے ڈال کر اوسکو گرفت کرے بعد اوسکے تدبیر چاک کرنے کی کیجائے - واجب ہے کہ پہلے پتھری کو ٹٹول کر اوسکی خاص جگہہ دریافت کرلیجاے بعد ازان اوسی مقام پر چاک کرین جس جگہہ پتھری کا پتا لگے اور یہ بات اسطرح پر معلوم ہوتی ہی کہ بیچ کی انگلی مردون کی اور دوشیزہ عورتون کی مقعد مین ڈال کر دیکھین

اور جن عورتون کی بکارت زائل ہوچکی ہے اونکے فرج مین اونگلی ڈال کر دیکھین اس سے مقام پتھری کا معلوم ہوجائیگا اور دوسرے ہاتھ سے پتھری کے اوپر سے سونتنا شروع کرین مراق سے لیکر ناف تک تا اینکہ پتھری مثانہ کے منھ تک اوتر آئے اور خوب کوشش کرنی چاہیے اس بارہ مین کہ پتھری اوس درز سے جو تشریح مثانہ مین بیان ہوچکی ہے بقدر ایک جَو کے ہٹ جاوے اور خبردار رہنا چاہیے ایسا نہو کہ یہ درز چاک ہوجاوے کہ نہایت مہلک ہے اور درز درحقیقت قسم مثانہ سے ملی ہوئی ہے واجب ہے کہ پتھری کے ہٹانے مین کوتاہی نہونے پاوے ورنہ بہت دور تک چاک کرنا پڑے گا کہ پھر یہ زخم مندمل نہوگا جب پتھری ہٹ جاوے اور چاک شدہ مقام اِتنا گہرا نہو کہ پتھری تک پہونچگیا ہو اب اور زیادہ کھول دینا چاہیے بشرطیکہ زیادہ چاک کرنے سے الم شدید اور گردن مثانہ کی پیچیدگی اور سقوط قوت اور بطلان حرکت اور کلام اور چھیان آنکھون پر پڑجانے کی نوبت نہ آوے۔ اگر یہ آثار پیدا ہون اور زیادہ چاک کیا جاوے گا تو فوراً مرجاوے گا۔ چاک کرنے کے بعد بشروط مذکورہ پھر ایک چاک تھوڑا سا بہ نہج توریب کرنا چاہیے۔ اس مین بھی احتیاط اسکی رہے کہ بیٹھہ تک نہ پہونچنے پاوے اور کوشش بلیغ اس امر مین رہے کہ مثانہ کی گردن چاک نہوجاوے اِسلیے کہ اگر مثانہ کی گردن چاک ہوگئی یا جرم مثانہ تک چاک پہونچا کبھی التیام نہ پائیگا بس جہانتک ممکن ہو چھوٹا چاک دینا چاہیے۔ اگر پتھری چھوٹی ہے بیشتر اوقات سونتنے اور دبانے نکل جاتی ہے اور بڑی پتھری بڑے شگاف کی محتاج ہوتی ہے اور اکثر بڑی پتھری محتاج اتنے بڑے زخم کی ہوتی ہے جو اوسکو گھیر لے۔ اور اکثر پتھری اتنی بڑی ہوتی ہے کہ بقدر اوسکے حجم کے چاک کرنا ممکن نہین ہوتا ہے ایسے وقت واجب ہوتا ہے کہ اوسکو سنسی سے پکڑلین اور تھوڑی تھوڑی توڑ کر نکالین اور ٹکڑا اوسکا مثانہ مین نرہنے دین ورنہ پھر بڑا ہوجائیگا۔ کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ پتھری مثانہ کی گردن تک پہونچ جاتی ہے یا متصل قضیب کے اوتر آتی ہے اسوقت واجب ہے کہ پڑوہ پر ہاتھ پھیرتے رہین اور دباتے رہین اور ایک آلہ معین بھی پاس رہے تا اینکہ جب پتھری کسی مقام پر جمکر ٹھہر جاوے تو اوسکے نیچے سے چاک کرکے نکال لین۔ بیشتر راے صائب یہ ہوتی ہے کہ جہانتک پتھری پہونچ گئی ہو اوسکے پیچھے یعنے اوپر کیطرف ایک ڈوری سے باندھ دین تاکہ اوپر کو چڑھ نجاوے۔ اگر پتھری قریب راس قضیب کے پہونچ گئی اوسوقت واجب ہے کہ اوسکے نکالنے مین درشتی نکرین ورنہ ایسا زخم پڑجاتا ہے جو مندمل نہین ہوتا بلکہ واجب ہے کہ اوسے برابر کردین کہ اودھر نرہے اور اوپر کے مقام کو ڈوری سے باندھ دین اور راس قضیب کے نیچے چاک کرین کہ پتھری نکل آئے۔ جب پتھری کے نکالنے مین یہ سب تدبیرین اور احتیاطین جو اوپر بیان ہوئین کر چکین اور پتھری نکل آئے اکثر پیٹ کو بزور دبانے سے اور چاک کرنے کے درد کیوجہ سے ایک ورم پیدا ہوتا ہے یہی بات نہایت خوفناک ہے۔ منجملہ اون تدبیرون کے جو اس خوف سے نجات دینے والی ہین یہ ہے کہ پہلے مریض کو حقنہ دین تاکہ ثفل براز وغیرہ دفع ہوجاوے پھر ادویہ ملینہ پلاتے رہین اور کھانا بہت تھوڑا کھلائین اور اگر احتیاطی فصد لینی مناسب ہو کھولدینی چاہیے اور اگر علامات ورم کے ظاہر ہون اور درد زیادہ ہو کہ احتیاط کثیر کیجاوے مریض کو آبزن مین بٹھائین خواہ ایک طشت ایسا پانی بھر کر بٹھائین جسمین ملینات کو جوش دیا ہو جیسے ملوخیا تخم کتان خطمی سبوس گندم اور اس پانی مین بہت سا تیل ملاکر خوب ہلادیا ہو اور یہ پانی نیم گرم ہونا چاہیے۔ جب مریض کو آبزن سے نکالین اطراف شکم وغیرہ کے جہان جہان دبایا ہو تمریخ روغنہاے ملینہ سے کرین جیسے روغن بابونہ اور شبت۔ اور مقام جراحت پر جہان چاک کیا ہے روغن زرد نیم گرم ٹپکائین اور اوسکے اوپر روئی کا پھاہا روغن گل اور تھوڑے سے سرکہ مین ڈبویا ہوا رکھین اور اوسکے بعد ادویہ مدملہ کا استعمال کرین۔

اگر ورم بڑھ جاے بروقت مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیے جسمین جوشاندہ حلبہ اور تخم کتان داخل ہو۔ پھر اگر درد زیادہ ہو دوسرے
اور تیسرے دن تیل اور آب گرم مین بٹھانا چاہیے۔ جس شخص کو چاک کرنے سے درد زیادہ نہو یہ تھوڑا سا اور دتیسرے دن خود بخود
جاتا رہیگا۔ واجب ہے کہ ہمیشہ تسخین مثانہ کی روغن سداب سے کیجاے اسلیے کہ مثانہ جب گرم رہیگا نہایت اچھی صورت پر
ہوگا اور پیشاب بھی کمتر آئےگا۔ پیشاب زیادہ اذیت دیتا ہی ایسے لوگون کو جنکی پتھری چاک کرکے نکالی گئی ہو۔ اسی طرح
واجب ہی کہ پانی تھوڑا تھوڑا ان کو پلایا جاے۔ اور جسوقت پیشاب کرنے لگین واجب ہے کہ خادم یعنے تیماردار مقام رباط یعنی جہان
پٹی وغیرہ بندھی ہے اوسکو بحفاظت تھام لیا کرے اور ہاتھ سے اپنے سنبھالے رہے اور زور سے دباتے رہے تاکہ پیشاب مقام زخم
پر نہ پہونچنے پائے۔ پھر خون کے نکل جانے کی دو صورتون مین سے ایک صورت ضرور واقع ہوگی یا اینکہ خون جسقدر مناسب ہے
اوتنا برآمد ہوا اور کسیقدر باقی رہجاے اوس وقت خوف ورم اور فساد عضو کا ہوتا ہے خصوصاً اگر رنگ عضو کا سرخی سے بطرف
سیاہی کے مائل ہوجاے۔ یا اینکہ خون مقدار مناسب سے زیادہ نکلے اور خوف نزف الدم کا ہو۔ پہلی صورت مین جبکہ خون مقدار
مناسب سے کم برآمد ہوا ہے وہی علاج اور تدبیر کرنی چاہیے جو مناسب علامات مذکورۂ سابق کے ہو کہ فوراً پچھنے لگائین
تاکہ باقیماندہ خون نکل جاے اور اگر حاجت ہو اوس پر ضماد سرکہ اور نمک کا یا رچہ کتان پر لگاکر رکھین کہ فساد عضو کو مانع ہو۔
اور دوسری صورت مین کہ خوف نزف الدم کا ہی تدبیر صائب یہ ہی کہ مریض کو آبہاے قابضہ مین بٹھلائین اور مقام آمد خون پر
کُندر اور سرخ پھٹکری پسی ہوئی چھڑکین اور اوس پر روئی رکھکر پھر اوسکے اوپر بڑا سا پھاہا روئی کا رکھین جو سرکہ اور
پانی مین بھیگا ہو۔ اور اگر معلوم ہو کہ کوئی بڑی رگ خواہ شریان کٹ گئی ہی اوسکے علاج مین تدبیر بندش کی بھی کرنی چاہیے۔
اگر باینہمہ اہتمام اور تدابیر کے کسی طرح خون ہی بند نہو اور اوسکی روانی نہ رُکے مریض کو ٹھنڈے اور تیز سرکہ مین بٹھادین۔ اور
بہیتر بقاعدہ جذب الی الخلاف کے حاجت اسکی ہوتی ہی کہ مریض کی فصد کھولی جائے۔ اور اکثر حاجت یہ بھی ہوتی ہی کہ پیڑو پر
اور دونون ران پر مخدرات کو رکھین مترجم کا تجربہ ہے کہ ہری دوب کو پیس کر ٹکیہ اوسکی نزف الدم شدید پر رکھنے سے
کیسا ہی قوی نزف الدم ہو رک جاتا ہی اگرچہ شریان بھی کٹ گئی ہو۔ **متن** منجملہ اون امور ایذا دہندہ کے جو کہ چاک کرنے سے اور
بعد چاک کرنے کے زیادہ خون برآمد ہونے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ایک امر ہے کہ ایک ٹکڑا خون کا بہ کر مثانہ تک پہونچتا ہے
اور مثانہ کے منھ پر جم جاتا ہی لہذا عسر بول پیدا ہوتا ہے ایسے وقت ضرور ہے انگلی چاک شدہ داخل کرکے اوس خون کی ٹکڑے
کا ہٹا دینا خواہ نکال لینا ضرور ہوتا ہے تاکہ مثانہ کا منھ اور گردن مثانہ کی پاک اور صاف ہوجاے یا معالجہ موضع مذکور کا سرکہ اور
پانی سے کرین تاکہ وہ ٹکڑا خون کا جو بستہ ہو کر اڑ گیا ہی پگھل کر بہ جائے اور نکل جاے۔ منجملہ اون امور کے جو چاک کرکے پتھری
نکالنے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ انقطاع نسل ہو جاتی ہے۔ وہ علامات ردی جنکے عارض ہونے سے بعد چاک کرنے طبیب
کو یقین ہلاک مریض پر ہو جاتا ہی وہ یہ ہین کہ درد زیر ناف بشدت ہو اور برد اطراف پیدا ہوجاے اور حمی حادہ عارض ہو
لرزہ آجاے قوت ساقط ہوجاے پھر جسوقت شدت درد کی بڑھ جاے یعنے خاص عضو چاک شدہ کا درد شدید ہو اور ہچکی
آنے لگے اور شکم مین حرکت ناملایم پیدا ہو اب زمانہ موت کا قریب آپہونچا علامات جیدہ یہ ہین کہ عقل صحیح ہو جای اور اشتہا
بھی اچھی پیدا ہو اور رنگ اور سحنہ بھی درست ہو جائے **ورم گرم مثانہ کا بیان** کبھی کبھی گو کہ یہ امر اکثر یہ نہین ہے

تاہم ورم گرم مثانہ مین مادہ دموی صفراوی سے عارض ہوتا ہے خواہ مادہ مرکبہ سے یہ ورم گرم پیدا ہوتا ہو اور یہ مرض
ردی اور مہلک ہے۔ اکثر یہ ورم گرم اور بالخصوص لڑکون کو بسبب پتھری کے خواہ پتھری کی ایذارسانی اور زخم ہوجانے
مثانہ کے عارض ہوتا ہے **علامات** مثانہ کے ورم گرم پر تپ اور پیشاب کا بند ہوجانا یا بدشواری اوترنا یا تقطیر بول یا
بند ہوجانا پیشاب کا بروقت لیٹنے کے اور بدون سیدھے کھڑے ہونے کے پیشاب کا نہونا اور اکثر پاخانہ بھی بند ہوجاتا ہے
اور پیڑو اور تہیگاہ پر انتفاخ جسکے ہمراہ ضربان اور کسیقدر وجع ناخس بھی ہوتا ہو اور بیشتر سرخی اوسکی خارج سے بھی نمایان ہوتی ہو
استدلال اس ورم پر اسطرح بھی ہوتا ہو کہ مریض اپنی راحت اور آرام کو کماد اور سینک سے پاتا ہو۔ منجملہ اون اعراض کے جو اس
ورم کے ہمراہ ہوتے ہین یہ ہو کہ پیاس زیادہ لگتی ہے اور قی صفراوی خالص ہوتی ہو اور ربو یعنی دمہ اور برد اطراف اسقدر کہ
کبھی گرم نہین ہوتے اور ہذیان اور زبان کی سیاہی اور ہر ایک تیز چیز سے ضرر پانا خصوصاً جسوقت اخلاط بدن کے گرم ہون۔
سن مریض اور اسباب سابقہ اور حاضرہ سے بھی اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہو جیسا کہ معلوم ہوچکا۔ نہایت ردی اس ورم کی
وہ قسم ہے جسکے ہمراہ حماے حادہ برابر رہے اور احتباس بول و غائط کا زیادہ ہو درد کی شدت بول مین نضج ہو اور یہ ورم
قتال ہے۔ اکثر اسکا مہلک ہونا اوسوقت ہوتا ہے جب دبیلہ ہوجاے لیکن جسوقت بول مین ثفل راسب سپید رنگ چکنا پیدا ہوجاے
اوسوقت امید نجات کی ہوتی ہے۔ دبیلہ کے علامات یہ ہین کہ اوسکے ہمراہ مختلف قشعریرے اور مختلف حمیات ظاہر ہوتے
ہین اوسی طرح کے جیسے دبیلہ گردہ مین بیان کیے ہین۔ دبیلہ کے نضج پر مقام ورم کے نرمی اعراض کا سکون بول کا نضج اور
رسوب دلیل ہوتا ہے اور دبیلہ کے ٹوٹ جانے پر پیشاب مین صفائح کا آنا دلیل ہوتا ہے۔ پھر اگر علامات نضج کی ظاہر نہون
اور نہ ورم شگافتہ ہو ایک ہی ہفتہ مین قتل کرتا ہے۔ اکثر مثانہ کے جراحات مثانہ کی گردن کی طرف ہٹے ہوی ہوتے
ہین اور اطراف مین بھی مثانہ کے جراحات پیدا ہوتے ہین۔ کبھی ان جراحات کا منھ باطن مثانہ کیطرف کھلتا ہو اور کبھی
اور طرف بھی کھلتا ہے **معالجات** پہلے بائین باسلیق کی فصد بحسب قوت لینی چاہیے اس لیے کہ یہ اول علاج
اورام مثانہ کا ہو اور بہت جلدی کرنی چاہیے اگر حرارت شدید ہو۔ پھر ضمادات رادعہ کا استعمال تھوڑی مدت تک کرین اور ردع
مین افراط نہونے پاے اور نہ زمانۂ دراز تک استعمال روادع کا ہو اسلیے کہ یہ مضر ہو اور ورم کو بہت جلد سخت کردیتا ہو بلکہ اگر ابتدا
مرخیات سے کیجاے اور کوئی مانع زیادتی احساس درد وغیرہ کا نہو یہ بہتر ہوگا اسلیے کہ عضو متورم عصبی ہو اسی سبب سے مریض کو کمادات سے
راحت پہونچتی ہے جب اسفنج یا صوف کو ایسے پانی مین ڈبوئین جنمین محللات ملینہ کو جوش دیا ہو خواہ مثانہ کو بھونک کر اوسمین گرم
پانی خواہ اوہان ملینہ ملطفہ بھر کر تکمید کرین۔ اور ان سب باتون کا بیان ہم علاج گردہ مین کرچکے ہین باانیہمہ پھر بھی تلطف بحال
مریض کرنا چاہیے اسطرح پر کہ اگر مریض برداشت کرسکے قاثاطیر مین پہلے لعاب اسبغول شیر مادۂ خر مین نکال کر پچکاری لگائین یا آب جو
شیر مادہ خر مین کہ یہ نہایت اسلم ہو اور بعد اسکے شیر مادۂ خر اور چربیون کی پچکاری اوسکے بعد املتاس عورتون کے دودھ مین گھولکر
بنا بر اوسی تدبیر کے جو معلوم ہو بحسب اوقات اورام کے۔ اکثر حقنہ بھی علی حسب مراتب نافع ہوتے ہین ضمادہاے جید: سے
بعد اول زمانہ ابتدا کے خبز سمید مقشر ہمراہ روغن بنفشہ اور بابونہ وغیرہ کے ہے ایضاً اوبلا ہوا شلغم اور اوبلا ہوا رطبہ اور دلی
ضماداً اور کماداً دونون طرح مستعمل ہے۔ پھر جب ایک ہفتہ گذر جاے اور منتہی قریب پونہچے اوسوقت آرد باقلا اور بابونہ ہمراہ

شراب مثلث کے اور جو ہین زمانہ انحطاط کا آئے فصد صافن کردینی چاہیے اور بکشادہ پیشانی استعمال محللات کا ضماد اور مراہم سے جو باب گردہ مین بیان ہو چکے کرنا چاہیے۔ کبھی احتیاج ضماد مین زوفا اور جند بید ستر اور موم کی ہوتی ہی خصوصاً بعد استعمال مخدرات کے یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ ہمیشہ بٹھلانا انکا آبزن مین زیادہ نافع ہی یہانتک کہ اگر پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اصوب یہی ہے کہ اوسی آبزن مین پیشاب کرین۔ بہت بہتر پانی جنسے انکا آبزن کیا جاے وہی ہی جسمین ارخاء ہو اور اوسکو ہم مکرر بیان کر چکے ہین۔ کبھی اس پانی مین دار شیشعان قردمانا شبت سعد اذخر حماما حلبہ تخم کتان پڑتا ہی کہ اس سے درد مین تسکین ہوتی ہی اور ورم مین تخفیف ہوتی ہی یہ پانی جسمین قوت ارخاء ہی اور مکرر اوسکی شناخت ہو چکی ہی وہی پانی ہی جنمین تخم کتان اور حلبہ جوش دیا جاے ایضاً وہ پانی جسمین شلغم اور گوکھرو اور کرنب جوش دیا ہو۔ دبیلہ مثانہ کا علاج قریب دبیلہ گردہ کے ہی بلکہ کموی دواؤن کی اسمین حاجت زیادہ ہے۔ اطبا نے مدح کی ہی اس دوا کی خشخاش ابیض دو نیم درہم طبیخ سنبل اور اذخر مین ملائین خصوصاً اگر عسر بول اور درد ہو جسوقت درد کی ایسی شدت ہو کہ موت کا خوف ہو بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہوگا۔ طلائر استعمال کیے جائین یا حمولات کے ذریعہ سی۔ طلا کی یہ ترکیب ہے کہ بیخ اور بیروج اور خشخاش زہیب مین پیس کر اور چوتھائی درہم افیون داخل کرکے روغن بنفشہ مین گھول کر تھوڑی سی زعفران شریک کرکے ایک کپڑا اسمین بھگودین اور مقام براز کے اندر بطور حمول کے استعمال کرین اسکے لگانے سے اکثر اتنی راحت ملتی ہی بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہی۔ قاثاطیر مین ان دواؤن کا استعمال دسولات چاہیے جبکہ مریض متحمل ہو سکے۔ افیون کا باہر سے طلا کرنا اسمین تخدیر زیادہ ہوتی ہی۔ پلانے کی دوائین اور سب علاج مثل علاج سرسام و برسام کے ہی **ورم صلب مثانہ کا بیان** کبھی مثانہ مین ورم اونھین اسباب سے پیدا ہوتا ہی جن اسباب سے گردہ مین پیدا ہوتا ہی۔ اکثر یہ ورم صلب بعد ورم گرم کے پیدا ہوتا ہی اور ضربہ اور سقطہ کے بعد اور اکثر چاک کرنے کے پیچھے **علامات** پیشاب پاے خانہ دونون بدشواری ہوتی ہین اور وہ اعراض بھی اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہین جو صلابت گردہ مین بیان ہوی جیسے حبس براز ساقین مین خدر اور اضطراب اور ضعف استسقا کے قریب تک نوبت پہونچتی اگرچہ بہ نسبت صلابت گردہ یہ علامت اس ورم مین کم ہوتی ہی۔ گردہ اور مثانہ کی صلابت مین تمیز اوس مقام سے کیجاتی ہی جہان گرانی محسوس ہو اور اوس عرض سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہی کہ پہلے کہان عارض ہوا گردہ مین یا مثانہ مین **علاج** بعینہ جو علاج صلابت گردہ کا بیان ہوا وہی اس ورم صلب کا بھی علاج ہی کہ تمریخ روغن ہاے گرم سے اور تکمید ایسے ہی روغنہاے گرم سے اور جوشاندہ جسمین تربد مدرہ اور شہد اور املتاس داخل ہو اونکا پلانا اور آبزن کا اوسی طریقہ سے استعمال کرنا اور اوسی تدریج سے رفتہ رفتہ قوت ادویہ کی بڑھانے جو صلابت گردہ کے باب مین مذکور ہو چکی۔ خاص علاج ورم مثانہ کا یہ ہے کہ ان ادہان اور صموغ کو بذریعہ قاثاطیر کے استعمال کرین اور قاثاطیر سے اسجگہ وہ آلہ مراد ہے جو پیشاب کی پچکاری ہی اگر اوسکا استعمال ممکن ہو **قروح مثانہ کا بیان** یہ قروح بھی اونھین اسباب سے پیدا ہوتے ہین جنکو ہم نے قروح گردہ کے باب مین شمار کیا ہے۔ مثانہ کے قروح اکثر پتھری کی خراش اور رگڑ سے پیدا ہوتے ہین یا کسی خلط سے جو تیز ہو اور کبھی بعد شگافتہ ہونے ورم کے خواہ ایسے بثور کہ جنمین قرحہ پڑ جاے۔ جس شخص کو بول حاد ہمیشہ آتا رہے ایسے پیشاب کے بعد جراحت اور قروح ضرور پڑ جاتے ہین۔ مثانہ کے قروح بہ نسبت گردہ کے زیادہ سخت ہین اسلیے کہ یہ قروح ایک عضو عصبی کے ہین جس شخص کا مثانہ پھٹ جاے اکثر تو یہی ہی کہ فوراً مر جاتا ہی اور اگر مثانہ کے کوئی

جانب پھٹ جائے اوسکا پھر ملجانا دشوار ہے ہان اگر یہ شگاف عضو لحمی مثانہ مین ہو اوسکا التیام البتہ ممکن ہے **علامات** ہم نے باب قروح گردہ مین اوس فرق کو بیان کیا ہی جو گردہ اور مثانہ کے قرحون مین ہوتا ہی اور یہ بھی ذکر کیا ہی کہ قروح مثانہ کے پیشاب مین دشواری پیدا ہوتی ہی اور بند ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قروح مثانہ کا درد پیڑو کے مقام پر اور زہیگاہ مین ہوتا ہی اور پیشاب کے ہمراہ چھلکے قروح مثانہ مین نکلتے ہین یا تو بڑے بڑے اور گندہ اگر قرحہ مثانہ مین ہی یا پتلے پتلے اور چھوٹے چھوٹے اگر قروح جاری بَول مین ہین اور بہت سے امور ایسے بیان کر دیے ہین جنکی شناخت اوسی مقام سے کرنی چاہیے اور چند علامات باقی بھی ہین اونکو ہم اوسی طرز پر بیان کرتے ہین جسطرح باب گردہ مین بیان کیا مشترک علامت قروح گردہ اور مثانہ کے یہ ہی کہ پیشاب خون کا آئے یا مدہ مگر تھوڑا تھوڑا نہ کہ دفعۃً پھر یہ دونون قروح ایک دوسرے سے اپنی اپنی خاص علامتون سے الگ ہوتے ہین وہ علامتین جو کھلجانے اور پھٹ جانے اور سڑ جانے کی ہین ہمنے سب اوسی جگہہ بیان کر دی ہین **معالجات** کھانے کی جتنی چیزین تیز اور نمکین اور ترش ہین اور جتنی چیزین زیادہ میٹھی ہین جنسے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہی سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور ایسی غذائین جنکا کیموس شیرین او رخوشگوار بخوبی بنے اور وہ غذائین جنسے تغریہ پیدا ہو اور خفیف کھانا چاہیے۔ ریاضت ہر قسم کی ان لوگونکو مضر ہی اسلیے کہ التہاب پیدا کرتی ہی اور مواد کو نیچے اوتار لاتی ہی پھر اگر ریاضت سے یہ ضرر پیدا نہوا اوسوقت نافع ہوگی اسلیے کہ عضو کو قوی کرتی ہی پس لازم ہی کہ تھوڑی تھوڑی ریاضت کراکے تجربہ کرین اور ان قوانین کو خیال مین لائین جو باب قروح گردہ مین بیان ہوئے ہین اور اکثر کو اونمین سے ہم یہان پر بھی نقل کرتے ہین۔ اسیطرح اون قواعد کو بھی دیکھنا چاہیے جو دودھ کے اقسام پلانے کے بارہ مین ہمنے لکھین ہین کہ وہ سب اقسام دودھ کے بشروط مذکورہ بالا قروح مجاری بَول کے لیے بھی مفید ہین خصوصاً گھوڑے کے دودھ کے اقسام کا پلانا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ احتیاط علاج قروح مثانہ مین یہ ہی کہ پہلے قروح کا تنقیہ اور صفائی ماءالعسل اور شکر کے ذریعہ سے کرین جو مدرات کے ہمراہ جوشاندہ مین داخل ہو اور یہ مطبوخ پلایا بھی جاے اور پچکاری کے ذریعہ سے قروح تک پہونچایا جائے بعد ازان اور سب ادویہ اسکے بعد مستعمل ہون۔ اگر مدہ جو براہ بَول آتا ہی زیادہ برآمد ہوتا ہو اوسوقت لازم ہی کہ پچکاری کی دوائین خاکستر چوب انجیر اور خاکستر بلوط اور خاکستر شیح داخل کر کے پچکاری دین تاکہ اچھی طرح صفائی اور تنقیہ زخم کا بیچ سے ہو جاے۔ مشروب ادویہ یہ ہین جیسے اسفیوس ہمراہ روغن گل کے اور جیسے شیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر مادہ اسپ ہمیشہ پلاتے رہین جتنا کہ ہضم ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار تین اوقیہ تک ہی۔ ان جانورون کا دودھ اوسوقت پلانا چاہیے کہ ان کے چارہ مین قوابض مبرودہ دیے گئے ہون۔ قرص خشخاش اور قرص کاکنج بوزن ایک درہم کے ہمراہ سرد پانی کے یہ بھی ادویہ مشہورہ مین سے ہی۔ وہ مرہم جسکی مالش کیجاتی ہے یہ ہی میعہ سائلہ ایک درہم مرغابی کی چربی تین سے چار درہم تک موم سفید دو استار یعنی نو مثقال باہم ملاکر ضماد کرین ایک یہ مرہم بھی نافع ہی خصوصاً جسوقت قروح مین آکل ہو چھوہارا منقہ مازو اقاقیا خبیث طراثیث۔ کبھی انھین زوفا اور میعہ بھی داخل کرتے ہین اور کبھی قبل اس مرہم کے اور اوس قرحہ مین جنمین آکل نہو موم اور بط کی چربی روغن گل کا استعمال کیا جاتا ہی مجففات کا استعمال پلانے اور پچکاری دونون طریقہ سے کرنا چاہیے کبھی انھین دواؤن سے بعینہ حقنہ طیار کر کے استعمال کرتے ہین دران حالیکہ مریض پیٹ کے بل لیٹا ہو۔ جس وقت مشروبات سے نفع نہو خصوصاً اوس قرحہ مین جو مجری سے قریب ہے اور اوسمین آکل بھی ہے ایسے قرحہ کا علاج یہ ہی کہ ادویہ لطیفہ کو

عورتون کی دودھ مین گھول کر پچکاری دیجاے۔ منجملہ ادویہ مجمعہ کے اقراص قراطیس اور اقراص اندرونی ہی تھوڑا اسامرداسنگ سفیدہ
اور نشاستہ اور آہک شستہ ملا کر۔ ایک عمدہ یہ بھی ہی گل مختوم قیمولیا خاکستر شاخ گوزن سوختہ سب ہموزن اور شادنج اور شبت ثلث
وزن ہر واحد افیون نصف جزو مرہم سفیدہ تین جزو انزروت ڈیڑھ جزو مرکندر ہر واحد دو و ثلث جزو کے سب کو جمع کر کے
روغن گل اور موم ملا کر پچکاری دین۔ اور کبھی اسمین زراوند بھی ایک جزو داخل کرتے ہین۔ اس سے زیادہ ہلکا نسخہ یہ ہی انزروت
نشاستہ سفیدہ دودھ ملا کر پچکاری دین پھر اگر اسکو قلعی سوختہ اور کندر ملا کر استعمال کرین قوی ہو جائیگا۔ قرص مجرب از قسطیداس
حکیم کا گل مختوم بسد کہربا نشاستہ تخم خیار تخم خطمی تخم خربزہ مقشر تخم کرفس فطراسالیون دو قوا قراص کا کنج اور ایک دوا مجرب تخم
خیار زرگ تخم خربزہ تخم کدو سب مقشر ملکہ پانچدرہم حب الصنوبر ساڑھے تین درہم تخم کرفس دو قوجرجیر کلتھی مقشر ڈھائی درہم نشاستہ چار
درہم رب السوس آٹھ درہم تخم خرفہ ساڑھے تین درہم بادام شیرین مقشر بندق بریان ملکہ چار درہم تخم حماض بادام مقشر ہر واحد دو درہم
کتیرا صمغ لوز بزرالبنج افیون ملکہ تین درہم نخود سیاہ دس درہم زعفران پانچدرہم میفختج مین پیس کر قرص بنائین ہر ایک قرص بوزن دو
درہم کے ہو آب ترب یا آب کرفس یا آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلایا جائے خصوصاً جسوقت کہ قرحہ مدہ وغیرہ سے پاک ہو واجب ہی کہ
سرد پانی پینے مین کمی کیجائے جسوقت درد مین زیادتی ہو اوسوقت شیاف ابیض کی پچکاری عورتون کے دودھ مین گھول کر دیجائے
جو امراض جسم مین لکھا گیا اسی شیاف ابیض کے قریب قریب یہ ہی کہ خشخاش اور افیون اور مرغ کی چربی کا حقنہ دین یا محمول کرین یا
پچکاری دین **جرب مثانہ کا بیان** حرقت بول اور اوسکی بدبو سے اور درد شدید سے جو ہمراہ خارش کے ہو اور رسوب
نخالی سے جرب مثانہ کی شناخت ہوتی ہی اور بیشتر خون بھی پیشاب مین آتا ہی **علاج** واجب ہے کہ جلا کرنیوالی دوائین جنسے صفائی
مثانہ کی ہو پہلے استعمال کیجائین اوسکے بعد وہ ادویہ مجففہ جسمین لذع نہو اور خلاصہ یہ ہی کہ یہ سب دوائین بہ نسبت اور قروح کی دواؤن
کے بہت قوی ہونی چاہیین۔ ادویۂ جرب کردہ بھی پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرین اور پلانے مین مغریات مبردہ بھی پلائے
جاتے ہین جیسے لعاب بیدانہ اور لعاب اسپغول جو روغن بادام مین نکالا جاے۔ غذائین ایسی جنکا کیموس شیرین بنے ایسے مریض کو مفید
ہوتی ہین جیسے لزوجت پایہ کی اور چکنے شوربے جنمین روغن بادام پڑا ہو ماء الشعیر اور ہریسہ جو پرند جانورون سے بنایا جائے۔
دودھ کے اقسام مین سی شیر مادۂ خر اور شیر گوسپند اور شیر بز اور شیر گاؤ اور ہمیشہ بدن کا تنقیہ برابر چلا جاے **جمود الدم مثانہ مین**
خون کے بستہ ہونے پر امور مفصلۂ ذیل دلالت کرتے ہین کرب عارض ہونا قریب بغشی نوبت پہونچنی برد اطراف نفس کوتاہ نبض کا صغیر
ہونا تواتر کے ساتھ سرد پسینہ نکلنا متلی ہونی۔ کبھی ہمراہ اسکے لرزہ بھی ہوتا ہی پہلے اس مرض سی مرض بول الدم بھی ہو لیتا ہی یا ضربہ
اور سقطہ کی آفت مثانہ پر پہونچی ہو **علاج** اسکا علاج بعینہٖ پتھری کا علاج ہی اور بیشتر فقط سکنجبین کے پلانے سے کاربراری ہو جاتی ہے
اگرچہ تی کر دے خصوصاً سکنجبین عنصلی علی الخصوص جب اوسمین خاکستر انجیر ملائی جاے یا ادویہ حصاۃ کو سکنجبین مین جوش دین اکثر مثانہ مین
پنیر مایۂ خرگوش اور ادویۂ حسو یہ کی پچکاری دیتے ہین آبزن بھی وہ تجویز کیا جاتا ہے جسمین ایسے حشایش کو جوش دیا ہو جو پتھری کے
مناسب ہین۔ منجملہ اون دواؤن کے جسکا پلانا اس مریض کو منظور ہے یہ ہی حب بلسان دو درہم خواہ اسکی مقدار بزر دوفا دانیا یا
حب فاوانیا خصوصاً عود کے ہمراہ خواہ عود کے ہموزن اظفار الطیب یا ایک مثقال گرم پانی کے ہمراہ قردمانا یا ہمراہ سرکہ
شراب یا زیت کہنہ کے۔ سکنجبین عنصلی ترش مجھے زیادہ پسند ہی بہ نسبت سرکہ کے اِسلیے کہ سرکہ جو سکنجبین مین ہی تقطیع کرتا ہی اور شہد سے

تحلیل اور جلا کا فعل ہوتا ہی ایضاً ابہل حلتیت اشق محیطتہ ہموزن لیکر گولیان بنائین مقدار شربت چار گولیان ہر ایک گولی بوزن
ایک دانق کے ہمراہ ماء الاصول کے پلائی جائے اور پچکاری بھی دیجاے یا غاریقون اور سیسالیوس یا دو مثقال حلتیت یا زراوند
طویل - ذو خاصیت دوا گدھے کا جگر تلخہ سنگ پشت پنیر مایہ خرگوش خصوصاً خاکستر چوب انگور کے ہمراہ قیصوم بھی اس مرض مین نافع ہی
انجیر کا دودھ خشک کیا ہوا اگر تھوڑا سا پچکاری مین دیا جاے یا بقدر ایکدرہم کے اسی سے نطول کیا جاے کسی اور پانی مین ملا کر اسیطرح
سے نطول ایک مثقال پنیر مایہ خرگوش کا یہ بھی نافع ہی وہ پانی جنکے ہمراہ یہ دوائین پلائی جاتی ہین جیسے آب نخود سیاہ اور گوکھرو کا
پانی خاکستر انجیر کا پانی خاکستر چوب انگور کا پانی قیصوم کا پانی اور طبیخ قیصوم ہمراہ سداب کے خلع مثانہ اور استرخائے مثانہ
مثانہ کا اوتر جانا اسطرح بیان جاتا ہی کہ وہ اپنی جگہہ سے ہٹ جاتا ہی اور استرخا یعنے ڈھیلا ہو جانا مثانہ کا اسطرح بیجانا جاتا ہی کہ بے ارادہ
پیشاب آتا ہی خلع مثانہ کبھی بوجہ رطوبت کے ہوتا ہی اور کبھی بسبب ریح کے اور بیٹھہ پر صدمہ ضربہ خواہ سقطہ کا پہونچنے سے ہوتا ہی
استرخائے مثانہ اونھین اسباب سے ہوتا ہے جو ہر ایک عضو کے استرخا مین معلوم ہو چکے ہین کبھی استرخا اور خلع مثانہ کے ہمراہ
عسر بول بھی ہوتا ہی اور کبھی سلس البول ور یہ دونون باتین مطابق اوسی غرض کے ہوتی ہین جو عضلہ کو تمدد اور انتشاع سے یعنے
کھچنے اور پھسلنے سے لاحق ہوتا ہی علاج اگر خلع مثانہ یا استرخا بوجہ ضربہ اور سقطہ کے ہو اوسکا علاج دشوار ہے مگر مثانہ کے پلٹنے اور
مضبوط باندھنے سے ساتھ ادویہ مسخنہ مجففہ کے اسکا بھی علاج کیا جاتا ہی جنکا ذکر ہم آگے کرینگے - جو قسم اسکی مزاج فالجی سے پیدا ہو
اوسکو یہ تدبیر نافع ہوتی ہی کہ جو مواد بلغمی رقیق ہین اونکا استفراغ کیا جاے اور آیندہ اونکے پیدا ہونے کو روکا جاے اور جو
تدبیر کھانے پینے حرکت کرنے ارباب فالج کی کیجاتی ہی وہی اس مریض کی بھی کرنی چاہیے - قے اس مریض کو نافع ہوتی ہے اگرچہ
خربق سپید کے ذریعہ سے کرائی جاے مگر بڑی احتیاط کرنی چاہیے - اگر پیشاب بے ارادہ ہو جاتا ہو واجب ہے کہ بہت زور سے بندش کیجاے
اور قابضات شدید کا استعمال ہو اور زیادہ ارخا نکیا جاے بلکہ درمیان تحلیل اور شد کے یعنی روکنے کے علاج فالج کا سا کیا جاے
اور جو چیز تغلیظ مثانہ کرتی ہی اوسکا استعمال کرانا چاہیے اور جو چیز دسومت مثانہ مین پیدا کرے اور خون محمود اور غلیظ مثل فالودہ
کے پیدا کرے - لیکن اگر پیشاب بحال خود برابر آتا ہو خواہ کسیقدر اوسکے آنے مین دشواری ہو اوسوقت مرخیات پر متوجہ ہونا اور
کسیقدر تحلیل کی بھی رعایت رہنی مناسب ہے اور تقطیع بدرجہ کمال کی مقدم ہی - منجملہ مشروبات کے جو مفلوجین اور مصروعین کے
واسطے نافع ہی مثرودیطوس اور سنجرنیا اور امروسیا اور دبید کرکم اور قوقی ہی - ایضاً زہرہ اقحوان اور سعد اور کرنب سب
اجزا ساتھہ ہی خواہ جدا جدا اور محلب بھی ایسی ہی دوا ہی ایضاً آب برگ سداب تازہ ایضاً فنجنکشت اور اوسکے بیج جاوشیر اور
کمون کبھی خربوزہ کا سوکھا چھلکا اگر اوس سے شکر ملا کر حقنہ دیا جاے یہ بھی نفع کرتا ہی خصوصاً جسوقت کہ عسر بول بھی ہو - اکثر اسی کے
قائم مقام خرگوش کا خصیہ خشک کیا ہو ہمراہ شراب ریحانی کے بھی ہی اور اسکو بالخاصہ مفید تجویز کیا ہی - یا حنجرہ مرغ یعنے مرغ کا
پوٹا جلا کر نہار آب گرم کے ساتھ پلائین - پچکاری کے ادویہ جیسے روغن زنبق روغن ناردین اور روغن سداب روغن قسط
دہن الغار روغن قثاء الحمار روغن صنوبر اوس مین جندبیدستر اور حلتیت اور بیروزہ جاوشیر اور یہ ادویہ ایسے بھی ہین کہ
بیرونی طور پر بطور مالش کے لگائی جائین اور مراق پر خصوصاً روغن ناقیا جسمین ابازیر خوشبو داخل ہون اور قوت قبض کی اون
ابازیر مین ہو جیسے سعد اور دارچینی اور سنبل اور بسباسہ مع بابونہ اور شیح اور شہد کے - کبھی حقنہ ہای گرم سے بھی علاج کرتے ہین

نسخہ دواء کرکم

جنکے ادویہ یہ ہین قنطوریون اور حنظل اور بید انجیر وغیرہ جو مذکور ہو چکے ہین- دریا ہی شور مین تیرنا اور آبہای گرم مین نہانا زیادہ نافع ہی

اوجاع مثانہ کا بیان کبھی سوء مزاج مختلف سے درد مثانہ پیدا ہوتا ہی اور پتھری سے اور قروح سے اور جرب مثانہ اور اورام سے اور ریاح سے اور ہر ایک درد کا حال اور اوسکا علاج سب اپنی اپنی جگہہ بیان ہو چکا- کبھی درد مثانہ دلائل سے اوس بحران کی ہوتا ہی جو بذریعہ بول کے ہونیوالا ہو- اوجاع مثانہ بروقت چلنے ہوا ے شمالی کے زیادہ ہوتے ہین- بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر مریض درد مثانہ کے بائین بغل کے نیچے ورم برابر چھوٹی بہی کے پیدا ہوا اور یہ ورم ساتوین روز پیدا ہوا ہو وہ شخص بیندرھوین روز مرجاے گا خصوصاً اگر اسکو سبات بھی عارض ہو **ضعف مثانہ کا بیان** کبھی مثانہ مین بھی ضعف عارض ہوتا ہے بسبب مزاج کے اور اکثر بسبب مزاج بارد کے یہ ضعف پیدا ہوتا ہی اور ورم صلب کیوجہ سے بھی ضعف مثانہ پیدا ہوتا ہی یا استرخا اور انخلاع مثانہ کے سبب سے بھی عارض ہوتا ہی علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہین اور علاج بھی سب اقسام کا معلوم ہی- جسوقت مثانہ ضعیف ہوتا ہی زیادہ مقدار بول کی برداشت نہین کر سکتا اور مشتاق اپنے خالی رہنے کا رہتا ہی- کبھی عضلہ مثانہ اس قدر ضعیف ہوجاتا ہی کہ مثانہ کی اعانت اخراج بول پر نہین کر سکتا ہی پس ان دونون باتون کے جمع ہونے سے یعنے ضعف مثانہ اور ضعف عضلہ سے تقطیر بول عارض ہوتی ہی **ریح مثانہ کا بیان**- کبھی یہ ریح بند ہوتی ہی اور کبھی منتقل ہوتی ہی اور سبب ریح کا غذا ہاے نفاخہ اور کثرت رطوبت مثانہ کی اور ضعف اور حرارت مثانہ کی ہی **علامات** ریح کا تمدد اور کھنچنا مثانہ کا بدون گرانی کے خصوصاً اگر ریاح بستہ نہون بلکہ منتقل ہون **علاج** نہایت نافع علاج اسکا بعد پرہیز کرنے کے منفخ اشیا سے اور احتیاط رکھنے سوء ہضم سے یہ ہی کہ روغن بید انجیر ہمراہ ماء الاصول کے پلائین اور بیرونی طور پر روغنہاے خوشبو جو محلل ہین اور صموغ حارہ کو طلا کرین اور ضماد کرین سداب اور مشک اور فودنج اور شبت کا کسی مقدار زائد سے جند بیدستر کا اور حلتیت اور مشک کو اسطرح استعمال کرین کہ ان روغنون کی پچکاری تھوڑا سا جند بیدستر ملا کر نالیزہ مین پہونچائین- عصارہ سداب و مشک اور روغن بان کی بھی پچکاری دین- غالیہ روغن زنبق کا- اور پھر بھی جو کچھہ باب گردہ مین مذکور ہوا ہے اوسے یاد کرین- گردہ اور مثانہ مین جسوقت درد ہو خواہ اور کوئی مرض ہو اوسوقت بنادق البزور کا کبھی استعمال نکرین ورنہ درد کی زیادتی ہوگی- بلکہ آب گرم بھی اسقدر نہ پلایا جاے کہ کسی چیز کو جذب کرے خواہ کسی شے کو اوتارے **دوسرا مقالہ** اون آفات کے بیان مین جو بول کو عارض ہوتے ہین عام اس سے کہ وہ کیفیات امراض ہون یا اعراض **فصل بیان مین کیفیت خروج بول کی جو بالطبع ہوتی ہے** مین کہتا ہون کہ مثانہ براہ اصل خلقت کے بول کو اسطرح دفع کرتا ہی کہ رطوبت بول کو ہر طرف سے سمیٹ کر اوسکو نچوڑتا ہی پھر اوسوقت جو عضلہ کے مثانہ کے منھہ پر ہی کھل جاتا ہی اور عضل مراق تو نچوڑتا ہی آفات بول کے یہ ہین حرقت بول یعنے سوزش ہونی اور احتباس یعنی پیشاب کا بند ہونا اور سلس البول آور منجملہ انھین آفات کے کثرت بول اور تقطیر بول اور ذیابیطس ہے **حرقت بول کا بیان** حرقت بول کا سبب یا حدت اور تیزی پیشاب کی خواہ بوریت بول کی کسی مزاج کی وجہ سے یا بسبب ہونے اوس رطوبت کے جو لحوم غددیہ مین ہوتی ہی وہ لحوم غددی جو اوسی مقام مین یعنے مثانہ مین ہین اسلیے کہ وہ رطوبت بجاے بول پر بہتی رہتی ہی اور تغریہ بول کرتی ہی اور بول سے ملجاتی ہی اور اوس کی تعدیل کرتی ہی- پھر جسوقت یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہی مواضع مذکورہ کا تغریہ جاتا رہیگا اور بول کی تلذیع جاتی رہیگی بس اسی

سبب سے حرقت بَول مین پیدا ہوتی ہی- منجملہ اون امور کے جو حرقت بَول پر معین ہوتے ہین بکثرت جماع کرنا اسلیے کہ یہ رطوبت جماع کے سبب سے ہمراہی منی مین نکلجاتی ہی اور زیادہ نکلجاتی ہی جو امراض کہ بدن کو پگھلا دیتے ہین اونسے بھی حرقت بَول مین آجاتی ہے یا اینکہ مجاری بَول مین قروح پیدا ہون اور قضیب کے نزدیک ہون اور جرب یعنے خارش پیدا ہوا اور اسکے سبب سے یہ رطوبت جلجائے جیسے علامت قسم اوّل کی جو حدت بَول سے پیدا ہوتی ہی یہ ہے کہ بَول حاد اور تیز برآمد ہوتا ہی اور پیشاب کے ہمراہ مدّہ نہین ہوتا ہے اور دوسری قسم کی علامت خون اور مدّہ کا پیدا ہونا- اکثر اوقات قسم اوّل کا انجام بطرف قسم دوم کے ہوجاتا ہی بنابر اوس طریقہ کے جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوچکا ہی- پس معلوم ہوا کہ پہلی قسم گویا مقدمہ ہی دوسری قسم کے واسطے کہ اسہال صفراوی جسطرح مقدمہ ہی قروح امعا کی واسطے علاج حرقت بَول کا اگر اوسکے ساتھ مدّہ بھی آتا ہو وہی علاج ہی جو قروح مثانہ کیواسطے اوپر لکھا گیا یا نواحی مثانہ کے قروح کا علاج جو مذکور ہوچکا اور خاص اسکے واسطے ہمکو ایک نسخہ جید یہ بھی پہونچا ہی کہ اون ادویہ سے قرص باین صفت بنائی جاتے ہین- تخم خربزہ تخم خیار تخم کدو مکدہ بیش درہم کندر صمغ دم الاخوین مکدو بیش درہم افیون تین درہم تخم کرفس ایکدرہم شربت خشخاش کے ہمراہ پلایا جاے مقدار شربت اس دوا کی دو درہم ہی یعنے دو درہم کا ایک قرص بنایا جای اور اگر قروح اور مدّہ نہو پھر عمدہ علاج اوسکا یہ ہی کہ پیشاب کی مقدار بڑھائی جاے اسطرح سے کہ استفراغ فضول بذریعہ اسہال لطیف کے کیا جاے جیسا کہ ابواب امراض مثانہ مین معلوم ہوچکا ہی- اور تی کرانی بھی عمدہ علاج ہی اور ادویہ مبردہ مرطبہ از قسم خوردنی اور بقول اور فواکہہ بھی اور ہر ایک شور چیز اور تیز چیز سے اور زیادہ میٹھی چیز سے پرہیز کرنا اور تعب ورجماع سے بچنا- لعابات کا پلانا اور پچکاری لعابون کی بھی نافع ہوتی ہی جیسے لعاب تخم مرو اور لعاب بہدانہ اور کسیقدر خشخاش اور بزور باردہ جو مدر بھی ہون اور یہ ادویہ آب سرد کے ہمراہ پلائی جاتی ہین- کشک شعیر اور آب جو اور نیمبرشت اور قرعیہ یعنے کدو ڈال کر جو گوشت پکتا ہی اور ماشیہ یعنی وہ غذا جو مونگ سے طیار ہو یا تو مثل روغن بادام کے ملا کر خواہ بچہ اور فربہ چوزہ ملاکر- اگر سبب حرقت بَول کا وہ جفاف اور خشکی ہو جو لحوم غددیہ کو عارض ہوئی ہی اوسکا علاج ترطیب بدن سے کرنا چاہیے اور ترک اون امور کا جنسے تجفیف غدد مین پیدا ہوتی ہی مثل جماع وغیرہ کے- اقسام سے پچکاریون کے جو اس قسم مین قابل استعمال کے ہین لعاب اسپغول لعاب تخم مرو لعاب بہدانہ اور صمغ عربی سپیدہ اور تازہ انڈے کی سپیدی شیر دختران بھی اس مرض کی پچکاری مین پڑتا ہی یا فقط اسی دودھ کی پچکاری دیجاتی ہے- بیشتر فقط پچکاری شیر مادہ خر کی خواہ شیر دختران کی ہمیشہ دینے مین کفایت ہوتی ہی- عورتون کا دودھ لڑکی کی ولادت سے ہونا چاہیے نہ پسر کا اور گوسپند کا دودھ بھی پچکاری مین دیا جاتا ہی- کبھی دودھ مین لعاب ہاے باردہ اور کسیقدر شیاف ابیض بھی داخل کیا جاتا ہے- کبھی فقط انڈے کی سپیدہ کی پچکاری کافی ہوتی ہی خواہ اور اشیاے مذکورہ ملاکر اور ہمراہ روغن گل- اور کبھی انہین مخورات کو داخل کرتے ہین- پھر اگر درد مین شدت ہو خصوصاً کہ مدّہ بھی آتا ہی پچکاری مین ضرور مخدرات کا ملانا چاہیے اونھین نسخون کے عنوان پر جو باب قروح مین لکھے گئے- نسخہ عمدہ ایک یہ ہے- پوست خشخاش اور نشاستہ رب السوس انھین ادویہ سے پچکاری طیار کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا درکار ہو کسیقدر افیون اور بزرالبنج بھی داخل کردین **قلت بَول** یا تو پانی کم پینے کی وجہ سے پیشاب مین کمی ہوتی ہی یا تحلل بکثرت ہونے سے یا ضعف گردہ کی وجہ سے کہ جذب رطوبات جگر سے نہین کرتا ہی خواہ جگر ایسا ضعیف ہی کہ تمیز مائیت کی غذا سے

ونڈگی کی غذا مفید ہے

نہین کرسکتا ہے جیسے کہ سوءالقنیہ مین کمی پیشاب کی اسیوجہ سے ہوتی ہر اور استسقا مین بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہر یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ ترشی کے جملہ اقسام ان لوگون کو مضر ہین اور جماع بھی انکے مرض کو بڑھاتا ہی عسر بول اور
احتباس بول دشواری سے پیشاب ہونا یا کسی ایسے سبب سے عارض ہوتا ہی جو مثانہ مین ہو مثلاً ضعف مثانہ ہو جسکے تابع
مزاج ردی اور خراب ہوتا ہی جیسے اگر شمالی ہوا زیادہ چلے اوسوقت یہی بات پیدا ہوتی ہی خواہ مثانہ مین ورم وغیرہ ہو کہ اوس سے
پورا پورا اشمول مثانہ کا بول پر نہو سکے اور جب بول کی فراہمی پر بخوبی قادر نہین ہوتا ہی تو پیشاب کو نچوڑکر دفع کرنے پر بھی جو امر طبعی ہر
قادر نہین ہوتا لہذا عسر بول اسوجہ سے عارض ہوتا ہی۔ کبھی سبب عسر بول کا برودت خواہ حرارت خارجی ہوتی ہر یا حبس بول زیادہ
ہونے سے آخرکار عسر بول پیدا ہو جاتا ہی جیسے وہ لوگ کہ اکثر پیشاب کو ٹالا کرتے ہین اونکو یہ مرض لاحق ہوتا ہی یا عسر بول کا
سبب مثانہ کے گردن مین اور وہی مجراے بول ہے اور احلیل مین ہوتا ہی۔ یا سبب اسکا قوت مثانہ مین ہوتا ہی اور کوئی سبب
آلہ مین جو عضلہ مثانہ ہی یا ایسے عضو مین جو باعث یعنے برانگیختہ کرنے والا بول پر ہی خواہ اینکہ خود پیشاب مین کوئی خرابی ایسی ہوتی ہر
جسکی وجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہی۔ مجراے مثانہ مین جو سبب ہوتا ہی یا تو اولی ہی یعنے پہلے پہل اوسی مین پیدا ہوتا ہی یا بمشارکت
کسی عضو کے۔ سُدّہ مثانہ مین کبھی تو خاص مثانہ ہی مین بسبب ورم حار خواہ ورم صلب کے پڑتا ہی خواہ کسی شے غلیظ سے جیسے
جیسے رطوبت خواہ کوئی علقہ یعنے بستہ چیز یا مدہ بھر مدہ اکثر سُدّہ کا سبب ہو جاتا ہی خواہ پتھری یا ریح جو مانع خروج بول ہو خواہ مسّہ
پڑجاے یا کسی زخم اور قرحہ کے مندمل ہونے سے کوئی فزونے مثانہ مین پڑجاے یا تقبض اور کھچاؤ برودت شدید کی وجہ سے
تنگی مجری مین پیدا کرے خواہ حرارت کی وجہ سے مثانہ کی گردن وغیرہ سمٹ جاے جیسے حمیات محرقہ مین اسیوجہ سے عسر بول
عارض ہوتا ہی خواہ اور امراض جنمین ذوبان اور اعضا کا پگھلنا لاحق ہوتا ہی اور کبھی سبب اسکا قرحہ ہوتا ہی جو مجراے مذکور مین پڑی
کبھی عسر بول بسبب تمدد اور کھچ جانے مثانہ کے عارض ہوتا ہر کہ یہ تمدد فساد اور مانع خروج بول بسہولت کا ہوتا ہے جیسے وہ
احتباس اور عسر بول جو پیشاب کے روکنے اور ضبط کرنیوالون کو اسیوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ اس بیہودہ حرکت سے مثانہ بستہ
ہوکر مجری حسپیدہ ہو جاتا ہی۔ رات کو حبس بول بسبب خواب کے ہوتا ہی اور دن کو چونکہ آدمی مشغول کارہاے ضروری مین ہوکر
تقاضاے پیشاب سے غافل رہ جاتا ہی اسی جہت سے حبس بول ہو جاتا ہی۔ وہ قسم اس مرض کی جو بندہ مشارک کیوجہ سے عارض ہوتی ہی
اوسکی مثال ایسی ہی کہ معا مین خواہ رحم مین یا خود ناف مین کوئی ورم حار پیدا ہو یا ورم صلب یا کسی عضو مذکورۂ بالا مین ثفل او فضلہ
خشک یا بلغم کثیر جسکے سبب سے مقدار مثانہ کی پُر ہوکر تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو جیسے پانی زیادہ بھرنے سے مشک وغیرہ مین تناؤ پیدا ہوتا ہے
یا ورم مقعد مین ابتداءً پیدا ہو خواہ پیچش کیوجہ ورم مقعد عارض ہو خواہ بواسیر کے قطع کرنے سے ورم مقعد مین آجاے یا ایذا ے
بواسیر خواہ شقاق ایذا دہندہ کے سبب سے ورم مقعد مین ہو جاے۔ یا بجانب اسفل پُشت کے ورم ہو خواہ التوا او پیچیدگی
اسی جگہہ یعنے اسفل صلب مین عارض ہو۔ یا اینکہ خصیہ اوپر چڑھ جاے اور مراق تک پہونچکر فراحم مجراے بول کا ہوا اور
اوسکو اوپر کیطرف کھینچے اور تنگی پیدا کرکے خروج بول مین تنگی پیدا کرکے عسر بول پیدا کرے اور درد ہو ہوکر تھوڑا
تھوڑا پیشاب برآمد ہو۔ کبھی سبب عسر بول خواہ حبس بول کا ایک درد ایسا ہوتا ہی جو قروح مجری مین پیدا ہوا اور سُدّہ نہ پڑا ہو
اور نہ ورم پیدا ہوا ہو بس جسوقت ارادہ پیشاب کا آدمی کرے درد ہونے لگے اور درد کیوجہ سے پیشاب کرنے والا اپنے مثانہ کے عصر

اور نچوڑنے پر زیادہ زور نکر سکے تا کہ شدت سے درد کی بچے اور خصوصاً اگر اس درد کے ساتھ عضل مثانہ مین ضعف بھی ہو خواہ تشنج بھی ہو یا اور کوئی امر عضل مثانہ مین ایسا ہی عارض ہو۔ ایسا آدمی اگر درد کی ایذا کو برداشت کر کے پیشاب کر لے مقدار طبعی پر کمیت اور کیفیت مین ہوگا اور درد بھی زائل ہو جائیگا اسی طرح اگر یہ شخص قہر اور غلبہ کر کے پیشاب کر لے تب بھی بخوبی پیشاب ہو جائے گا اور عسر بول خواہ حبس بول عارض نہوگا۔ اکثر ایسا آدمی باوجودیکہ عسر بول مین مبتلا ہوتا ہی تقطیر بول بھی اوسکو عارض ہوتی ہی شاید اگر پیشاب برآمد ہو گو تھوڑا تھوڑا کر کے مگر بعد خروج بول کے تخفیف ایذا مین ہو جائے گی اور تحمل درد کا بھی کرنے لگے گا۔ قوت مین جو سبب پیدا ہو کر یہ مرض پیدا کرتا ہے یا تو قوت حساسہ مین ہو یا محرکہ مین یا قوت طبعیہ مین۔ قوت حساسہ مین سبب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ جسمین مثانہ کے خواہ عضل اوسکے کوئی ایسی آفت پیدا ہو کہ اسکے سبب سے دافعہ سے دفع قوی نہوسکے خواہ بالکل دفع ہو ہی نہ سکے۔ خواہ مبادی مین مثانہ کے کوئی ایسی آفت ایسی ہی پیدا ہو جیسے قرانیطس اور لیثرغس مین نسیان اور کمی حس کے عارض ہو کر عسر بول یا حبس بول کا سبب ہوتی ہی۔ قوت محرکہ مین سبب کے یہ صورت ہی کہ عضلہ مثانہ ایسا باقی نرہے کہ اپنے کو مطلق اور آزاد کر کے حرکت انقباض سے بطرف حرکت انبساط کے پھرے اور جسوقت مثانہ منقبض ہوتا ہی اسکو بھی وہی فعل اور حرکت کرنے پر توانائی ہو جو مناسب بحال دفع بول بسہولت ہو یا اینکہ عضل بطن قبول کرنے والی قوت مثانہ کی نہو اسقدر کہ جو کچھ مثانہ مین ہو اوسے نچوڑ کر دفع کر دے اور یہ امر یا تو بسبب ضعف قوت کے ہو یا بسبب ایک ایسے حال کے جو عضل مذکور مین تمدد وغیرہ سے عارض ہو رہا ہو۔ قوت طبعیہ مین سبب اس مرض کا یون پیدا ہوتا ہی جیسے کہ دافعہ کو سوء مزاج مختلف حار عارض ہو اور یہ بات کمتر ہوتی ہی یا سوء مزاج بارد ہو اور یہ امر اکثر ہی خواہ سوء مزاج مادی ہو جیسے کہ حار سوء مزاج حدت بول کے ہمراہ ہوتا ہی اور بارد سوء مزاج ہمراہ رطوبات مرخیہ یا رطوبات ممددہ کے ہوتا ہی کبھی سبب اس ضعف کا یہ ہوتا ہی کہ معارضہ اختیار طبیعت کا حبس سے ہوا کرتا ہی یعنے طبیعت کا اقتضا دفع بول کا ہوتا ہی اور آدمی اوسکے خلاف روکتا ہے لہذا قوت دافعہ ضعیف ہو جاتی ہی یا یہ سبب عضلہ مین ہوتا ہی کسی آفت مزاجی کیوجہ سے خواہ ورم یا اور آفت عصبی کیوجہ سے جیسے تشنج یا استرخا اور بطلان قوت حرکت کا سبب ضربہ اور سقطہ وغیرہ کے یا خود مثانہ مین خواہ مبادی حرکت مین جیسے شعبہ ہائے عصب اور نخاع اور دماغ۔ جو عسر بول خواہ امتناع بول بسبب عضو باعث کے ہو یعنی بسبب آفت اوس عضو کے جو بول برانگیختہ کرنیوالا ہے پس باین طور کہ مثلاً گردہ مین ورم حار خواہ ورم صلب ہو خواہ پتھری ہو یا ضعف جاذبہ اوسکی طرف سے ہو خواہ ضعف دافعہ نیچے کی طرف سے خواہ جگر کو قدرت تمیز مائیت پر نہو اور احوال استسقا کے واسطے اس رطوبت کو جگر جا بجا چھوڑ دیتا ہے اور فراہم رہ جاتی ہے اور یہ قسم ایسی ہی جسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ درکار ہے یا اسکو ہم قلت بول کے قبیل سے تجویز کرین جو عسر بول بسبب کسی خرابی اور برائی پیشاب کے ہو وہ یہ ہی کہ جیسے بول گرم اسقدر ہو کہ اوسکے اخراج مین ایذا ہوتی ہی اور اکثر اوقات اسکا تجربہ بھی ہوا ہے کہتے ہین کہ جس شخص کو عسر بول ہو اور پھر اوسے بعد عسر بول کے پیچش عارض ہو ساتوین روز مرجائے گا مگر اینکہ اوسکو تپ آجائے اور ادرار بکثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیشتر بعد حرقت بول کے اور بعد زائل ہو جانے اسی حرقت کے ایک طرح کی خشکی چند مقامات مین عارض ہو جاتی ہی کہ اوسکی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول پیدا ہوتا ہے پس واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال کرین تا کہ یہ خشکی وغیرہ نہ پیدا ہو علامات

جس حبس بول خواہ عسر بول کا سبب برودت مزاج کے ہو اوسکی علامت سپیدی پیشاب کی اور غلیظ ہونا بول کا خواہ رقیق ہونا پیشاب کا اور خطرہ پیشاب کا زیادہ ہونا قبل عارض ہونے اس مرض کے اور استحمام کا استعمال پہلے سے زیادہ ہوا ہوا اور برودت کا احساس بھی ہوتا ہوا اور جملہ اقسام علامات حرارت کے نہونے۔ جسوقت حرارت کی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول عارض ہو اوس کی علامت یہ ہی کہ پیشاب مین حدت ہو اور التہاب بھی اور یہ دونون حدت اور التہاب محسوس ہوتے ہون۔ اور اگر ذوبان بسبب تقشف اور کھپاؤ برودت کے یہ مرض پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہی کہ تدبیر ارخا کی مفید ہوتی ہی۔ اور اگر ذوبان اور حمیات محرقہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے ترطیب کا نافع ہونا اوسکی علامت ہے۔ ایضاً اسکی علامت سے یہ بھی ہے کہ تھوڑا پیشاب نہین خارج ہوتا ہی اور زیادہ بسہولت خارج ہوتا ہے کہ بسبب ترطیب مجری کے مجری مین تری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ جو قسم عسر بول کی بوجہ ورم مثانہ کے عارض ہو خواہ اوس عضو کے ورم کی وجہ سے جو قریب مثانہ کے ہی یا کسی خراج اور پھوڑے کیوجہ سے جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے اور ہر ایک ایسے ہی اقسام کا بیان جداگانہ ابواب مین ہو چکا ہے۔ پھر بھی فرق دشواری بول کا جو ورم کی وجہ سے ہو اور جو دشواری بول کی ورم کیوجہ سے نہو یہ ہی کہ ورم چونکہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور دفعۃً نہین پیدا ہو جاتا ہی مگر اینکہ ایسا ہی کوئی امر عظیم واقع ہو جسکی وجہ سے ورم بھی دفعۃً عارض ہو جاے۔ جو عسر بول مثانہ کے اون سدّون کیوجہ سے عارض ہو جو کسی مرض کیوجہ سے مثانہ مین پیدا ہوے ہون یا کوئی ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والی شی مثانہ مین گر گئی ہو اور دھنس گئی ہو خواہ مثانہ اوس شی کیوجہ سے پھول گیا ہو خواہ کھچ گیا ہو اور یہی کیفیات علامت بھی اسی قسم کے ہین۔ جو عسر بول عضو باعث کی وجہ سے عارض ہو اور مثانہ مین کسی شی کا ارتکاز یعنے پھنساؤ خواہ پھولنا اور تمام اقسام کے وہ علامات جو سُدّہ مثانہ مین عارض ہوتے ہین نہو خواہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالے کیوجہ سے جو جو اعراض پیدا ہوتے ہین وہ بھی نہون اور درد بھی نہو جو ضاغط کیوجہ سے۔ ورم کی شناخت اوسی سُدّہ ڈالنے والی شی سے ہوتی ہی چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور بدون ورم کے جو شی بند کرنیوالی پیشاب کی ہی اوسکی شناخت قاثاطیر سے کیجاتی ہی اور خون جو نکلتا ہی خواہ جو خلط سواے خون کے برآمد ہوتی ہی خواہ جو شے ٹھہر جاتی ہی اور نکلنے نہین پاتی اور ریشہ خواہ پتھری وغیرہ کے اٹر جانے سے خواہ کسی زخم کے بھرنے سے جگہہ تنگ ہو جانے در آمد برآمد بول وغیرہ مین روکاؤ ہوتا ہی اس سے بھی شناخت ہو سکتی ہی۔ پتھری کا روکنا اپنے علامات خاص سے پہچانا جاتا ہی اور قاثاطیر کے چھو جانے سے بھی معلوم ہو جاتا ہی کہ کوئی شی پتھر کی سی کھٹ کھٹاتی ہے۔ خون اور خلط کی شناخت گذشتہ اور مقدم زمانہ کے پیشاب سے بھی ہوتی ہی اور مثانہ مین خون کے بستہ ہونے سے اور رنگ کی زردی اور کوتاہی نفس اور نبض کے صغیر ہونے اور متواتر ہونے اور سرد پسینہ برآمد ہونے تپ اور لرزہ اور متلی پیدا ہونے سے ہوتی ہی مگر یہ متلی کی علامت زبون حالی پر دلیل ہے کمتر مریض جان بر ہوتا ہی۔ خلط غلیظ کی شناخت کبھی اوس گرانی سے کیجاتی ہی جو محسوس ہوا اگر اوس خلط کی کوئی مقدار معتد بہ ہو اور یہ بھی علامت ہی کہ بول مین خام فضلہ برآمد ہو۔ جو عسر بول بسبب برودت مقبضہ کے یا بسبب برودت مستحصفہ اور ٹھٹھرانے والی کے عارض ہوا اوسکی شناخت اسباب قریبۃ العہد سے خواہ اسباب مقدمہ سے ہوتی ہی۔ ریح کیوجہ سی جو عسر بول ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ تمدد بلا ثقل کے ہوگا اور کبھی اس ریح کو انتقال و سرکنا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پر ہوتا ہے

اور کبھی مثانہ مین یہ ریح بند رہ جاتی ہے ضعف جس کیوجہ سے جو عسر بَوَل عارض ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ لذع بَوَل پر حس نہو
علامت اوس عسر بَوَل کی جو ضعف دافعہ کیوجہ سے عارض ہو یہ ہی کہ دبانے سے پیشاب بآسانی نکل آئے۔ استرخاء عضلہ کیوجہ
جو عسر بَوَل ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ دھار پیشاب کی کمزور ہو کر چھوٹے جس سے زمین مین گڑھا نہ پڑے اور حبس بَوَل نہوا ہو
اور کبھی ایسا معلوم ہو کہ کوئی شی اندر کی ایسی ہی جو نچوڑنے عضلہ کو قبول نہین کرتی ہی اور دبانے سے پیشاب نکل جاتا ہے۔
تشنج عضلہ کے علامات یہ ہین کہ بیمار کا پیشاب جو تھوڑا سا نکلتا ہی وہ بھی اس زور سے ہو کہ زمین کھُد جاے اور گڑھا پڑجاے۔
ضعف گردہ کیوجہ سے جو عسر بَوَل عارض ہو اوسکے علامات وہی ہین جو ضعف گردہ کے باب مین بیان ہوے۔ اسیطرح سنگ
گردہ اور ورم گردہ کا بھی حال ہے اور خلاصہ یہ ہی کہ اگر درد اور گرانی بجانب گردہ محسوس ہو کر عسر بَوَل خواہ حبس بَوَل ہوتا ہو
اوسوقت اصلی مرض گردہ ہی مین ہوگا۔ پھر اگر علامات ورم گردہ کے ہون اوسوقت ورم گردہ کا مرض ہوگا اور اگر گردہ مین زیادہ
گرانی ہو پس گردہ مین پیشاب کی رطوبت محتبس ہو رہی ہی اور اگر زیادہ گرانی نہو اوسوقت کوئی اور رطوبت ایسی ہی جو اخراج بَوَل
کو روکے ہوے ہی اور یہ روکنا ورم کیوجہ سے ہو خواہ بلا ورم ہو اور اگر ثقل اور گرانی نہو بلکہ وجع ممدد ہو ریح گردہ کیوجہ سے
ہوگی۔ اور اگر شکم نرم ہو یعنے قبض نہو اور نہ علامات سدہ گردہ کے ہون اور نہ سدہ مثانہ اور ضعف مثانہ وغیرہ کے موجود ہون
پس سبب یہ ہی کہ جذب گردہ مین ضعف آگیا ہی یا دافعہ جگر مین ضعف ہی یا دافعہ جگر کے ضعف پر دیگر احوال استسقائیہ دلیل ہونگے
جو عسر بَوَل بوجہ کسی ایسے درد کے ہو جو معارض خروج بَوَل کسی قرحہ کیوجہ سے خواہ حدت بَوَل کیوجہ سے ہو اوسکی علامت یہ ہے
کہ اگر درد پر صبر کرے تو پیشاب ہوجاے اور اسیطرح اگر جبر اور قہر کرکے پیشاب کرے۔ قرح کیوجہ سے جو حبس بَوَل خواہ عسر بَوَل
ہوتا ہی اوسکے ہمراہ علامات قروح کے ہوتے ہین۔ اعضاء غددیہ کی خشکی اور جفاف کیوجہ سے جو عسر بَوَل عارض ہوتا ہی اوسپر
تقدیم اسباب مذکورۂ بالا دلیل ہوتا ہی اور یہ بھی علامت اوسکی ہی کہ ترطیب کرنے سے بآسانی پیشاب روان ہوجاتا ہے علاج
جملہ اقسام کا یہ ہی کہ اگر سبب اس مرض کا سدہ یا کوئی خلط ہو اوسکا علاج مفتحات سے کرین اور وہی مدرات قویہ جو معلوم ہوچکے ہین
اونکا استعمال کیا جاے اگر خوف اس امر کا نہو کہ یہ مرض ایسا نہین کہ جسکو دواے مدر کے استعمال سے فائدہ پہونچے اور پھر اگر
مدرات کا استعمال بھی کیا جاے ایک اور مادہ کو مثانہ تک کھینچ لائیگا اور درد اور تمدد مین زیادتی ہوگی اور کچھ بھی خارج نہ ہوگا۔
آب ترب کے واسطے اس امر مین قوی تاثیر ہے اور یہانتک مفید ہی کہ اسی مولی کی ترکاری سے غذا بھی کرنی واجب ہے۔ اسیطرح
آب نخود سیاہ بھی ہے۔ مدرات جیسے فطراسالیون اشق دوقو مرو فوہ حماما قسط سیسالیوس وج شبت۔ تخم شبت یہ سب

مدرات قویہ

ادویہ آب ترب مین جوش دیکر خواہ اینکہ آب نخود سیاہ مین خواہ گوکھرو کے پانی مین یا عصارۂ کرفس اور رازیانہ مین خصوصًا
رازیانہ دشتی اور سکنجبین عنصلی بھی خوب نافع ہی اور مثرودیطوس اور تریاق فاروق شدید المنفعت ہے اور دواء کرکم اور
امروسیا اور دواے قباد الملک۔ لڑکون کو اپنی مان کے دودھ مین ان دواؤن کو دینا خواہ دایہ کے دودھ مین مفید
ہوتا ہے صفہ مدر قوی ابہل اسارون اور حماما نانخواہ تخم کرفس فطراسالیون مجیٹھہ بادام تلخ سنبل ہکدبیش درہم
تخم خربوزہ دس درہم اجساد ذراریح پارہ پارہ کرکے اور سر اور بال و پر جدا کرکے بوزن ایک درہم اشق کو رقیق شراب
مثلث مین گھول کر اور ادویہ ملا کر گولیان طیار کرو مقدار شربت تین درہم تک ہی۔ ایضًا دواے ابہل اور طلیثت جو مذکور ہوچکی

باب جمود خون کے مثانہ مین کہ وہ دوا پلانے اور پچکاری دینے مین بکار آمد ہے- کبھی ایسی ادویہ طیار کیجاتی ہین جن مین جندبیدستر اور فربیون اور زنجبیل اور دار فلفل اور روغن بلسان داخل ہوتا ہی- بیشتر انھین ادویہ مین افیون اور تخم البنج بسبب زیادتی درد کے شریک کرتے ہین ان ادویہ کے قرابادین مین نسخے لکھے ہین- جملہ ادویہ حصویہ جنسے پتھری گرائی جاتی ہی وہ بھی اس موقع پر نافع ہین اور اکثر اصناف کو اس مرض کی حرارت سے ہو خواہ برودت سے بہرگونہ یہ ادویہ مفید ہین بعد لحاظ اس امر کے کہ خون اور قرحہ نہو جیسے خاکستر عقارب کی خواہ اسفنج مین جو سنگریزہ ملتا ہے اور آبگینہ کی راکھ- منجملہ اون ادویہ کے جنکو کسی قدر براہ خاصیت کے اس مرض مین دخل ہی جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہے کہ نولہ کا مثانہ سوکھا کر تین درہم اوسمین سے ہمراہ شراب ریحانی کے دیا جاے- ایضاً سرطان نہری سوختہ وزن دو درہم ہمراہ شراب ریحانی کے خصوصاً بچون کے واسطے- ہم نے اور ادویہ بھی لکھے ہین واسطے اوس ضعف کے جو بسبب برودت مثانہ کے عارض ہو واجب ہی کہ اس مقام کے علاج مین اونھین بھی پڑھ لین- جو عسر بول بسبب بستہ ہو جانے کسی علقہ اور گرہ کے مثانہ مین ہوا اوسکا علاج وہی ہے جو باب جمود علقہ مثانہ مین لکھا گیا- کبھی انھین ادویہ سے ضمادات بنا کر بھی لگاے جاتے ہین مولی کا پانی شریک کرکے اور کبھی تریاق معطگی اور امروسیا اور رد واء کرکم اور رد واء قباد الملک بھی استعمال کیجاتی ہی- اکثر حاجت قوی نطولات کی پڑتی ہی جو حرمل اور مشکطرامشیع اور برگ حمام سے طیار کرتے ہین ایضاً بورہ اور عاقرقرحا اور خردل سے ضماد طیار ہوتا ہے کہ یہ بھی نافع ہے- یہ ضماد جسکی ترکیب ہم بیان کرتے ہین بھی خوب مجرب ہی- حب الغار شبت حماما اکلیل الملک آرد نخود سیاہ بابونہ مکدوش درہم دو قو تخم ترب تخم کرفس بستانی اور کوہی مکدسات درہم اسی سے ضماد طیار کرین روغن بلسان خواہ روغن سوسن ملاکر اور کرنب ارمنی کے پانی سے گوندھ کر استعمال کرین- صفت مرہم جید کی سکبینج مقل جاؤشیر وج سب اجزا ہموزن لیکر بط کی چربی کے ذریعہ سے مرہم طیار کرین اور موم زرد اور روغن سوسن کو اضافہ کرین- پچکاریون مین سے یہ ہے کہ بیروزہ میعہ جاؤشیر قلفطار یعنے سبز پھٹکری اور کبھی اسمین حلتیت بھی ملاتے ہین- اگر سبب اس مرض کا پتھری ہو اوسی کا علاج کرینگے جہان کہین کہ پتھری ہو گردہ کی خواہ مثانہ کی اور اگر سبب اسکا سدہ ہو خواہ کسی گوشت کے بڑھ جانے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسوقت آبزن ہاے مرخیہ جو باب مثانہ مین معلوم ہو چکے اون سے علاج کرین گے اور ترش چیزون سے اور قوابض سے پرہیز کرینگے- اکثر یہ علاج مفید ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا ہی- اور اگر ورم کے سبب سے ہو اوسی کا علاج کیا جائے گا اور ارخا اور نرم کرنے کی تدبیر کرین گے اور حمام مائی سے تعریق کرین اور وہ ملینات جنکے ذریعہ سے ضماد کیا جاتا ہے اور اسی طرح پچکاریان جو اسی قسم کی ہین خواہ شیاف وغیرہ جو مقعد مین رکھے جاتے ہین اور پانی پینے مین کمی کیجاے اور مدرات بالکل متروک ہون اور غذا بھی آدھے دن نہ دیجاے اور جسوقت ورم مین نرمی آجاے- کبھی پیشاب دبانے اور نچوڑنے سے اوتارا جاتا ہے بعد اسکے کہ اچھی طرح سے تلیین اور ارخا کی تدبیر ہو چکے- کرنب اور خطمی اور پیاز اور گندنا اوبال کر اسپارہ مین معین ہوتے ہین جسوقت کہ انکا ضماد کیا جاے- فصد منجملہ اون تدبیرون کے ہی جنکا ذکر کرنا واجب ہے پہلے باسلیق کی پھر اوسکے بعد صافن کی کہ اکثر ایسے فصد ہی کے ہونے سے ادرار بول ہو جاتا ہی اگر سبب برودت اور قبض ہو سوء مزاج بارد کا علاج کیا جاے گا اور اگر حرارت

اسکا سبب ہے روغنہاے معتدلہ اور بہ و روغنہاے بارد جنمین تلئین بھی ہے اور ارخا بھی اونسے علاج کرین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور وہ روغن جن مین ارخا کی قوت ہے - غذا ایسی درکار ہے جو مرطب ہو اور تدبیر نا تھین کی کرنی چاہیے اور حمام - اگر یبس اور خشکی ہو اوسوقت آبزن ہاے معلومہ اور ادہان مرخیہ کا استعمال کرین - اور اگر بسبب فالج کے عسر بَول خواہ حبس بَول ہوا ہو علاج فالج کا کیا جاے اگر سبب تشنج عضلہ کا ہو معالجات تشنج سے علاج کرین جو اپنے مقام پر مذکور ہین - اگر کوئی مزاج بارد سبب ہو مرض ہو روغنہاے گرم اور معجونات حارہ معلومہ سے علاج کرین - منجملہ اون چیزون کے جو ایسے وقت مفید ہون اور فالج مین فائدہ کرین یہ ہے کہ فضلہ کبوتر صحرائی نصف درہم ہمراہ بَول اطفال کے پلایا جاے کہ ادرار بَول ہو جائیگا - دوسرا نسخہ یہ ہے جو ہے کی مینگنی ایک مثقال آب شبت مین جوش دیکر پلائین - کبھی یہ دوا ہمراہ مومیائی کے پچکاری مین دیجاتی ہے خواہ ایک درہم بوڑا زرمہ کا سوکھا ہوا ہو وزن نمک ہندی کے ہمراہ آب گرم ملا کر پچکاری دیجاے - روغن ناردین کا پلانا بھی اس مریض کو نافع ہوتا ہے ہمراہ آب گرم کے خواہ دو دانگ حلتیت شیرہ بادہ خر مین ایضاً یہ دوا اوس مریض کو بھی نافع ہے جسکو غلط غلیظ کیوجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو جہ آرت سے جسکو یہ مرض لاحق ہوا ہے بزور بارزہ سے اوسکا علاج کرین اور تخم کا ہو ہمراہ شراب آب آمیختہ کے پلایا جاتا ہے اور اثار ترش کے پانی کے ہمراہ اگر بسبب سقطہ اور ضربہ کے مرض پیدا ہوا ہو اور ورم بھی آگیا ہو خواہ ورم نہوا ہو یا کہ اوس چوٹ کی وجہ سے کوئی چیز اپنی جگہہ سے زائل ہو گئی ہو اوسوقت علاج اوسکا پہلے یہ ہے کہ فصد کیجاے اور مرخیات معتدلہ اور آبزن ہاے معلومہ سے تدبیر کرین اور کوشش کیجاے کہ کسی طرح سے پیشاب آجاے پھر اگر خون کثیر پیشاب مین آجاے اوسے بند کر دینا چاہیے قرص کہربا وغیرہ پلا کر جنمین صمغ جوز بھی داخل ہے اور اگر خوف اس امر کا ہے کہ خون کے بند ہونے سے کوئی علقہ منجمد نہو جاے اوسکا علاج علقہ بستہ کا کرین پھر اگر اسی علقہ کیوجہ سے سُدّہ پڑ جاے اور راہ بند ہو جاے تدبیر سُدّہ علقہ کی کرنی لازم ہے اور یہ تدبیر اوپر مذکور ہو چکی ہے - اگر عسر بَول بسبب ریح کے ہو ریح مثانہ کا علاج کیا جاے - اور اگر بسبب درد کے یہ مرض پیدا ہوا ہو یعنے درد مانع ہے پیشاب کرنے کو پہلے مخدر ادویہ کی پچکاری دین اوسکے بعد پیشاب کے اخراج کا قصد کرین بعد ازان قرحہ کا علاج کرین خواہ تعدیل حدت بَول کی تدبیر اغذیہ اور بقول مذکورہ سے کیجاے - اور بیشتر ادویہ مغریہ کی پچکاری دیتے ہین تاکہ صفحہ مجاری بَول کو حس کرنے سے حدت اور تیزی پیشاب سے مانع ہون ضعف حس کیوجہ سے اگر حبس بَول پیدا ہوا اوسوقت علاج مبدا حس کا کرنا لازم ہے اگر مرض کی ابتدا مبدا سے اور خاص عضلہ اور مثانہ سے ہوئی ہو اور یہ علاج ادویہ فادزہریہ سے کیا جاے جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور مرو خات اور زرورقات جو موافق روح عضو کو ہون جیسے روغن یاسمین اور سوسن اور نرگس اور زعفران اور روغن بلسان خاص کر - ضماد بھی ایسے وقت استعمال کرتے ہین اور وہ ضماد برگ درخت ہاے فواکہہ اور بقول تازہ سے ہون جو روح کو تازگی پہونچاتے ہین جیسے برگ سیب اور پودینہ اور سداب اور ان پتیون کے ہمراہ ادویہ منبہہ جیسے بخوبی آگاہی بڑھ جاے بھی ملاتے ہین جیسے تخم حرمل اور تخم سداب کوہی - پھر اوسکے بعد انھین ادویہ سے پیڑو پر لیپ لگاتے ہین - پھر اگر یہ مرض بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہو مزاج غالب کی رعایت کرین اور جو مرض کہ ضعف پیدا کرنیوالا قوت دافعہ مین ہے اوسکی رعایت کرین یا انھین تدبیرون سے

جو معلوم ہو چکی ہین۔ اور اکثر یہ ضعف واقعہ برودت سے عارض ہوتا ہی اسکا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تسخین اور قبض ہو اور خصوصاً وہ ادویہ جنکو ہمنے ضعف حس کے بارہ مین لکھا ہی۔ اگر سبب اس مرض کا زمانہ دراز تک پیشاب کا روکنا اور بند رکھنا ہی اوسوقت علاج اسکا آبزن ہاے مرخیہ سے جو ملین بھی ہون اور تخم کتان اور حلبہ اور قرطم اور رطبہ سی بنائی گئے ہین کیا جاے اور ضماد بھی جو ایسے ہی ادویہ سے طیّار کیے جائین اوسکے بعد وہ ادویہ مستعمل ہون جو بشدت ادرار کرین اور قاثاطیر کا استعمال ہو۔ روغن بلسان اور مثل اسی کے اور روغنو نکو خاصیت عجیبہ ہے ایسے مرض مین۔ گردہ اور جگر اور امعا اور پشت کے سبب سے اگر حبس بول عارض ہوا وسوقت واجب ہے کہ مقصود اصلی علاج انھین اعضا کا ہو اسلیے کہ اگر ان اعضا کے علاج مین تدبیر کارگر ہوئی تو اس مرض خاص کا زوال ہو جائیگا ورنہ کچھ نفع علاج سے نہوگا۔ اور خلاصہ یہ ہی کہ مدرات اور مرخیات کا استعمال آبزن اور ضماد اور پچکاری کے ذریعہ سے ضرور کرنا چاہیے اور مدرات کا استعمال بھی ضرور ہی مگر یہ کہ اونکے استعمال سے خوف اس امر کا ہو کہ مادہ کثیر بندارف مثانہ کے اوتار لائین گے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال دودھ کا ان کے واسطے نہایت عمدہ ہی بشرطیکہ تپ نہو اور جسوقت کہ بنادق البزور کا استعمال مناسب ہو بہتر اور صحیح یہی ہی کہ دودھ ہی کے ہمراہ اونکا استعمال کیا جاے **پیشاب کی ادرار کرنیوالی اشیا کا بیان** بعض لوگ کہتے ہین کہ بنجال کیوتر موسیائی ملا کر جب اسکی پچکاری دیجاتی ہی فوراً پیشاب کھلجاتا ہی۔ ایضاً جو جو ادویہ سدہ غلیظہ کے اخراج کیواسطے ادویہ لکھی گئی ہین اور جو دوائین اوس مقام پر ہمنے لکھی ہین کہ حبس بول برودت سے عارض ہوا ہو۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ ہمارا تجربہ ہوا اور دوا سے ہذا کارگر بھی ہوئی وہ یہ ہی کہ ملح طبرزد کا حمول مقعد مین رکھنے سے ادرار بول بھی ہوتا ہی اور دست بھی آجاتا ہی۔ کہتے ہین کہ اگر نائزہ مین جون رکھدی جاے خواہ وہ قراد یعنے جم جوئی جو بدن سے گرتی ہین اور مشہور بنام قسافس ہے اور ایجل بھی وہی کو کہتے ہین پس اوسے احلیل مین داخل کرین پیشاب فوراً کھلجاتا ہی۔ اسیطرح اگر یہ جانور ہمراہ لسن کے طلا کیا جاے ادرار پیشاب کا ہو جاے یا اینکہ مردے کے پیشاب کے مقام مین ایک ریشہ زعفران رکھا جاے پیشاب کھل جاتا ہی اگر ورم کیوجہ سے پیشاب بند ہوا ہو یا کہ سُدّہ کے سبب سے اور کیسا ہی سدہ کیون نہوا اوسوقت وہ روغن زیتون جس کو دھوپ مین سپید بچھو ڈال کر چیند روز رکھا ہو بطور پچکاری کے استعمال کرنے سے ادرار بول کر دیتا ہی اور یہ بچھو زیادہ زہریلے نہون اور پچکاری چاندی کی ہو اور بچھو نکلنے کے ذریعہ سے دوا کے پہونچانے مین اعانت بھی کیجاے۔ **قاثاطیر کا بیان** اور قاثاطیر کے استعمال کا طریقہ پیشاب کرانے کیواسطے اور پچکاری دینے کے واسطے کیونکر ہے جسوقت ادویہ کے استعمال سے کچھ فائدہ نہو اور کسی طرح ادرار بول نہوتا ہو پھر کچھ چارہ نہوگا کہ اور کوئی حیلہ تدبیری کا استعمال کیا جاے۔ اور قاثاطیر اور آلہ مُبوّلہ یعنے جسکے ذریعہ سے پیشاب گرایا جاتا ہی اوسکا استعمال کرین۔ خبردار ایسے آلہ کا استعمال بروقت ورم کے ہرگز نہ کرنا چاہیے اور نہ ایسے وقت کرنا چاہیے جبکہ کوئی شی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی مثانہ کے قریب جگہ پر ہو اسلیے کہ ایسے وقت ان آلات کے داخل کرنے سے ورم مین زیادتی ہوگی اور درد زیادہ ہوگا۔ نہایت عمدہ قاثاطیر کی وہی قسم ہی کہ نرم ترین اجساد سے بنایا جاے اور زیادہ تر قبول ٹھہرنے اور درد نگ کرنے کا مثانہ مین کرے۔ کبھی قاثاطیر کے بنانے کے واسطے بعض دریائی حیوانات کی کھال کو تجویز کرتے ہین اور بعض جانوران صحرائی

کی جلد کو بھی پسند کرتے ہین بشرطیکہ ان جلدون کی دباغت اچھی طرح کرلی ہو اوسکے بعد اون کھالون سے آلہ طیار کیا ہو اور ریشم پنیر سے
اوسکو چپکایا ہو۔ اسرب اور قلعی سے جو قاثاطیر بناتے ہین وہ بہت اچھا ہوتا ہی پھر اگر زیادہ نرم ہو تھوڑا سا مرقشیشا اور مسحقونیا ملاکر
کسیقدر سخت کرلیتے ہین یا اینکہ زیادہ پگھلاتے پگھلاتے اور بکرہ کے خون مین بجھاتے بجھاتے جب سختی آجاتی ہی اوسوقت
آلہ بناتے ہین اسلیے کہ بکرہ کا خون اسبارہ مین زیادہ نافع ہی یعنے حبس بول کے بارہ مین اور یہ بھی ہی کہ سیسہ اور رانگے کے سخت
کرنے مین بھی اس خون کو بڑا دخل ہی۔ واجب ہے کہ سرا قاثاطیر کا سخت ہو اور گول بھی ہو اور اوسمین چند سوراخ ہون تاکہ جو سوراخ
اس آلہ کا ریگ یا خون یا اور کسی خلط غلیظ کے آنے سے بند ہوجاے باقیماندہ سوراخ واسطے پہونچانے دواے پچکاری
کے اور واسطے پیشاب کی دھار چھوٹنے کے کھلے رہین اور بار بار اسکے نکالنے بیٹھانے کی حاجت نرہے۔ کبھی یہ آلہ چاندی سے
بنایا جاتا ہی اور دیگر اجساد سے بھی اسکی ساخت ہوتی ہی۔ کبھی یہ سارا آلہ مثل حقنہ کے بنایا جاتا ہی اور کبھی اوسکا سرا جو کھلا ہوا ہی اوسپر
ایک شی ایسی بنائی جاتی ہی جیسے چھوٹی جریب خواہ مثانہ جو مالش دے کر بڑھایا گیا ہو اور نرم کیا گیا ہو اور اوسی مقام مین وہ ابھر کر
اوپر چڑھائی جاتی ہی جسطرح کہ حقنہ کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ کبھی ممکن ہی کہ اسکو ایسی شکل پر بنائین جس صورت کا آلہ احتقان طیار
ہوتا ہی جسکی صورت ہمنے قولنج کے باب مین بیان کی ہی۔ اگر یہ آلہ بطور ہتسالہ کے بنایا جاے اوسوقت محتاج اسکا ہوگا کہ
اسمین کسیقدر تحدیب اور کوز یعنے قب بھی رکھا جاے اس سبب سے کہ خلا کا رہنا محال ہے لہذا واجب ہے کہ پہلے اسمین کوئی شی بھر کے
پھر اسکو قب وار بنائین اور قوت سے اسمین تحدیب پیدا کرین تاکہ اپنے نیچے کیطرف اون بول کو جو دھار چھوٹ کر آتا ہی جذب
کرے خواہ اور کسی چیز کو سواے پیشاب کے یا اینکہ درشتی سے اوسی مقام مین خواہ اوس جگہہ سے اوپر بیٹھے وہ شی جو ہوا سے
محصور اور گھٹ کر اوس جگہہ پہونچتی ہی جسقدر کیون نہو پھر جسوقت یہ جذب کرے اور ہوا داخل نہوسکے گی ضرور ہی کہ پیشاب
اوس جگہہ پہونچکر پہونچ جاے جس چیز سے یہ قرحہ اور مغاک اندرونی پر کیا جاتا ہی یا تو صوف ہونا چاہیے جسکے ڈورے خوب
درست کیے گئے ہون اور وسط یعنے درمیان اور بیچ ان ڈورون کا خوب طرح باستواری بندھا ہو یہانتک کہ اگر اوسکے دونون
مختلف کنارے اور طرفین اوسی تجویف اور مغاک مین تھوڑی سے داخل کیے جائین بعد ازان وہ درمیانی ڈورا کھینچ لیا جاے یہ
صوف بھی اوسی کشش سے نکل آئے اور اوسکے ہمراہ وہ چیز بھی نکل آئے جو مطلوب الاخراج ہی یعنے پتلی اور عمود جو اس مغاک
مین سمائی ہوئی ہی خواہ دستہ اور کیل وغیرہ جو شامل اسکے ہی مع اوس دستہ اور مقام گرفت کے جسکے ذریعہ سے یہ حشو اندرونی
نکالا جاتا ہی۔ اب رہا بیان استعمال ان ادویہ کا بذریعہ اس آلہ کے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بیمار کو اوسکے سرین کی کنارون
کی ہڈیون کے بھل پر بٹھائین اور اوسکی مقعد کو نیچے کیطرف سے حرکت دیتے رہین اور دونون زانو کو اوسکے تربیع
کرین یعنے اوسکے دونون زانو جوڑون سے ملادین مگر تھوڑا سا فاصلہ بھی رہنے دین کہ بالکل مل نہ جائین۔ اور کبھی
آبزن ہاے مرخیہ سے اوسکو نہلا بھی دیتے ہین اور ضماد ہاے مرخیہ اور مروخات مرخیہ کا استعمال کرلیتے ہین بعد اسکے
قاثاطیر بقدر طول قبضہ کے یعنی دستہ کے داخل کرین اور بہتر یہ ہی کہ اوسکی تنگی اور کشادگی بقدر تنگی اور کشادگی عضو ہر شخص
کے بنی ہوئی ہو اور پہلے اس سے قاثاطیر کو قیروطیات سے طلا کرلین خصوصاً اون مناسبہ غرض مطلوبہ سے اور اسقدر
اس آلہ قیروطی وغیرہ سے آلودہ کرین جسقدر آلہ ذکر حالت استادگی مین کھڑا ہوتا ہی جبکہ پورا ایستادہ ہو مثل عمود کے

اسرب اور قلعی بکرہ کے خون مین بجھانے سے سخت ہوجاتی ہی

اور تھوڑا سا مائل بطرف ناف کے ہو بعد ازان بہ نرمی قاثاطیر کو مجرای مثانہ تک بقدر ایک گرہ خواہ دو گرہ کی ہٹا ئین - اب دیکھنہ ہو جائیگا جو مثانہ کی
خالی جگہہ ہی اور ٹھہر جاے گا اور اوسکے ساتھ درد بھی ٹھہر جائیگا یا کم ہو جائیگا خواہ اینکہ درد محسوس ہوگا یا اوسکو بانتا داخل کرین کہ کسی
شی کو حرکت دینے لگے اور کشاکا پیدا ہو اور خلاصہ یہ ہی کہ نفوذ اس آلہ کا محسوس ہو جاتا ہی پھر ذکر کو اپنی اصلی حال پر رد کرین نیچے کیطرف مگر
اوسکا کھڑا ہونا باقی رہے یا اور زیادہ اسفل کیطرف جب یہ سب کام ہو چکین اوسوقت جس چیز کے جذب کا ارادہ ہو کھینچ لینی چاہیے اور جو شئی
گھٹی ہوئی ہی اوسے اوٹھالین اور دفع کر دین اگر اوسکے دفع کا ارادہ ہو اور مختصر یہ ہی کوشش ایسی کرین کہ خراش نہو جای اور نرمی سے
اور مہلت دیکر تا کہ پلٹ نہ جاے **تقطیر بول کا بیان** تقطیر بول یا تو خود پیشاب ہی کی کسی خرابی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہی یا آلات بول اور
عضلہ اور جرم مثانہ کی بدحالی سے یا کسی ایسے سبب سے جو مبادی بول مین پڑے اوسکی وجہ سے - پیشاب کی خرابی یہ ہی کہ یا تو حدت اور تیزی
پیشاب مین زیادہ ہو یا کثرت سے پیشاب کی تقطیر پیدا ہو - حدت بول بسبب تقطیر کا اوسی وجہ سے ہوتی ہی جیسا ہمنے عسر بول کے باب مین
بیان کیا ہی کہ ایسے تیز پیشاب کو بے تکلف خارج کرنا اوسکی حدت اور تیزی کیوجہ سی ایذا دیتا ہی اور مثانہ مین ایسے تیز پیشاب کا جمع رہنا اور
اوسکا بار گران بھی قابل تحمل و برداشت کے نہین ہی پس طبیعت اوسکو قطرہ قطرہ کرکے دفع کرتی ہی اور یہی تقطیر بول ہی کہ ایک
حالت درمیانی ہی حبس بول اور ادرار بول کے - اور یا اینکہ چھوٹی بوند بھی ایسے تیز پیشاب کی چونکہ بشدت ایذا دہندہ ہی اپنی تیزی
کی وجہ سے لہذا مستدعی اسی کی ہی کہ نکلجاے پس قوت دافعہ اوسکو خارج کر دیتی ہی اگرچہ ارادہ پیشاب کرنے کا نہو - تیزی اور
حدت پیشاب مین یا تو بوجہ غذا اون کے آجاتی ہی یا دواؤن کے سبب سے خواہ تعب اور جماع وغیرہ کی وجہ سے یا مزاج اون
اعضا کا سبب اس حدت کا ہوتا ہے جو بمنزلہ مبدا کے ہین جیسے جگر اور رگہای جگر اور گردہ عام اسسے کہ یہ مزاج ساذج
بلا مادہ ہو خواہ اینکہ مادی ہو اور یہ مادہ از قسم مرہ کے ہو یا سواے مرہ کے اور کوئی شی ہو - یا اینکہ تمام بدن کے سبب سے پیشاب
مین حدت پیدا ہو اسلیے کہ فضول حادہ کے تمام بدن مین کثرت ہو اور طبیعت ان فضول کو دفع کرے اور مجاری بول مین بھی
فضول حادہ دفع طبعی سے آجاتے ہین - کثرت مقدار بول سبب تقطیر البول اس طرح ہوتی ہی کہ جب مقدار پیشاب کی مثانہ مین زیادہ ہوتی ہی
اوسکی گرانی اور ناگواری سے عضلہ مثانہ تھوڑا سا کھلتا ہی اگرچہ ارادہ نہو اور بلا ارادہ قطرہ قطرہ پیشاب کا گرا کرتا ہے - جو
سبب خاص کر عضلہ مثانہ خواہ مبادی مین اوسکے ہوتا ہی جیسے استرخای مفرد جو ہمراہ خدر اور بطلان حس کے ہو جسطرح کہ مقعد کو
بھی ایسی ہی کیفیت عارض ہوتی ہی یا ورم کیوجہ سے خواہ کوئی سوء مزاج جو ضعف پیدا کر دے اور اوسی مثانہ سے یہ ضعف
شروع ہو خواہ مبادی سے بطرف مثانہ کے پہونچے اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہی اسی واسطے جو شخص
پیشاب کو روکتا ہی اور زیادہ دیر روکتا ہے تقطیر بول اوسے عارض ہوتی ہی - اور جب مثانہ مین ضعف آجاتا ہی پھر اوس کے
انقباض اور سمٹنے پر مطابق مجراے طبعی کے قادر نہین رہتا ہی اور اسکے ہمراہ اطلاق اور روانی بول مین بھی ضعف آجاتا ہی
خاص کر کے جسوقت مثانہ کی شرکت اس ضعف مین عضل بطن بھی کرے - مثانہ کی وجہ سے جو تقطیر بول عارض ہوتی ہی بس
یا تو ضعف مثانہ کسی سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو کر تقطیر پیدا کرے اور اکثر یہ بات جیسے ابھی ہم کہہ چکے پیشاب کے
روکنے والے کو لاحق ہوتی ہی اور یہ مزاج اور یہ ضعف دو وجہون سے تقطیر البول پیدا کرتا ہے - ایک یہ ہی کہ ماسکہ کو
ضعیف کر دیتا ہے پس ماسکہ کو قدرت باقی نہین رہتی ہی کہ جو تھوڑی سی مقدار پیشاب کی مثانہ مین آتی ہے اوسے روک

دیتی

نہین سکتا ہو تاکہ زیادہ مقدار جمع ہو کر دھار چھوٹے اور کھل کر پیشاب آئے گو کہ ارادہ ہو یعنی خروج قطرات کا ارادہ نہین ہوتا اور پھر بھی ضعف ماسکہ کیوجہ سے قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکتا رہتا ہو۔ دوسری وجہ یہ ہو کہ قوت دافعہ مین ضعف آجاتا ہو پس فشار اور نچوڑنا پیشاب کا بمقدار کثیر نہین کر سکتی ہے اور تھوڑی تھوڑی مقدار اوسکو دفع کرتی ہو اور یہ تقطیر کی وہ قسم ہو جو ہمراہ عسر بول کے ہوتی ہو۔ کبھی یہ ضعف خود مثانہ ہی مین ہوتا ہو اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے ہوتا ہو جو مثانہ کے اوپر ہین اور اون اعضا مین ضعف بسبب اورام اور دبیلہ اور تقیح یعنے چرک آلودہ ہونے سے گردہ وغیرہ کے ہوتا ہو پس مثانہ بھی اسی ضعف مین شریک ان اعضا کا ہوجاتا ہو اور جو ریم وغیرہ رطوبات کے اقسام بطرف مثانہ کے اون اعضا سے سیلان کرکے آتے ہین اونسے ایذا مثانہ کو پہونچتی ہو۔ کبھی بسبب قروح مثانہ کے بھی یہ مرض تقطیر البول کا عارض ہوتا ہو اور جرب مثانہ بھی اسکا سبب ہے کہ مثانہ بسبب درد قروح کے قادر حبس بول پر نہین ہوتا ہو۔ کبھی سُدّہ ہائے مثانہ کیوجہ سے بھی تقطیر بول عارض ہوتی ہو اور یہ سدہ از قسم ورم مثانہ کے ہو خواہ ورم رحم سے ہو اور امعا کے ورم سے خواہ ثُفل کے ورم سے خواہ پتھری کی سدہ ہو خواہ کوئی اور قسم سدہ کی ہو مگر پورہ سُدّہ ایسا نہو کہ بالکل راہ پیشاب کی بند کردے اور طبیعت کو قدرت ہو کہ پیشاب کو کسی حیلہ سے مثلاً قطرہ قطرہ کرکے دفع کرسکے۔ کبھی تقطیر بسبب درد قروح مثانہ کے ہوتی ہو جیسا کہ ہمنے باب عسر بول مین اسے لکھا ہو کہ تقطیر البول ایک تو وہ ہو جسکے ساتھ عسر بول بھی ہوتا ہو اور ایک وہ قسم ہے جسکے ہمراہ سوزش اور حرقت بول ہوتی ہو جسکے ہمراہ ان دونون مین سے کوئی شی نہین ہوتی ہو۔ شاید کہ اکثر اوقات تقطیر البول کے اسباب یہی ہوتے ہین کہ سلس البول کے اسباب ہے عارض ہو خواہ عسر البول کے اسباب ہے یا حرقت بول کے اسباب سے علامات اورام اور سدہ اور اسباب بادیہ وغیرہ اکثر اقسام اور اصناف کے علامات تو بخوبی معلوم ہوچکے اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ علامت مزاج حار کی یہ ہو کہ رنگ پیشاب کا اوسپر دلیل ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش مقام بول کی اور پہلے سے علامات حرارت کا موجود ہونا۔ اور علامات مشارکات کے بخوبی معلوم ہوچکے اور کچھ ضرور نہین ہو کہ ہم تطویل کلام ایسے امور مین کرین علاج اوپر معلوم ہوچکا ہو علاج ہر قسم کا جداگانہ کیونکر کیا جاتا ہے۔ مگر اکثر یہ مرض چونکہ بسبب برودت کے عارض ہوتا ہو اور بسبب فالج کے اور اکثر علاج فالج کا وہی ہو جس سے تسخین اور تقبض پیدا ہو جو شخص کہ پیشاب کے روکنے سے عاجز ہو ادویہ یابسہ سے اوسکو نفع ہوتا ہو۔ مشروبات کے اقسام سے جو اسکو نافع ہین تریاق اور مثرودیطوس اور ایارج جالینوس اور انقردیا اور سنجرینا کے ہمراہ بعض مقبضات قویہ ملاکر جیسے حب الآس اور جفت بلوط خواہ اور بھی ایسی ہی چیزین جیسے اکثر مذکور ہوچکی ہین ایضاً جرقند بھی نافع ہو اور استعمال ثوم کا بھی نافع ہے کہ ادرار بول منقطع کرتا ہے اور اصلی حالت کیطرف اوسکو پھیر لاتا ہے۔ منجملہ مجربات کے حلتیا ہمراہ عاقرقرحا ہو اور خاص یہ دوا ہمارے تجربہ مین ہو ہلیلہ کابلی بریان ایک جزء بہمن سپید نصف جزء قوتیخ یابس حب الآس اور سندروس اور مرا اور کندر سعد اور بسباسہ مکد تہائی جزء قرنفل نصف جزء راسن خشک شدہ اور حب المحلب دو جزء شیرۂ آملہ سے معجون طیار کرین اور نگاہ رکھین اور استعمال کرین معجون قوی۔ ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی اور شک مکد پانچ درہم مر اور جند بیدستر مکد ڈیڑھ درہم کہربا سعد ہر واحد ڈھائی درہم کندر حب المحلب مکد دس درہم شہد کے ذریعہ سے طیار کرین اور ہمیشہ ایک مثقال تناول کرین۔ ایضاً کمون اور قنطوریون اور صعتر ہر واحد دو درہم آب گرم کے ہمراہ۔ دوسرا نسخہ حب الآس بلوط قشار کندر اور کمون کرمانی مکد نصف جزء

مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کہنہ کے ۔ ایضاً ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ بریان مکہ سات درہم قشار کندر یا پانچدرہم جفت بلوط خوب
پیسین اور جب خشک ہوجاے ایسے پانی سے ترکرین جو مکرر آہن تاب کیا گیا ہو بعد ازان رب الآس سے معجون کرین ۔ دوسرا
معجون حب الآس لاذن ربع جزء تمر ہیرون دو جزء اوسی رب سے معجون کرین مقدار شربت ۶ درہم ۔ یا برگ حنا اور مر اور کندر اور
گلنار اور بلوط سب اجزا ہموزن کسی شربت مناسب کے ہمراہ بمقدار کافی پلائین صفت معجون کی جو نافع ہی اور مجرب ہے اور جسکو
بول فی الفراش کا مرض ہی اوسکے مرض کی اصلاح کردیتا ہی نسخہ اوسکا یہ ہی ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد دس درہم بلوط ایک
شبانہ روز سرکہ مین بھگویا ہوا اور بھنا ہوا بعد بھگونے کے اور سندروس اور کندر نر اور راسن یابس اور میعہ یابسہ اور بسید مکہ
یا پنجدرہم مرکی تین درہم شہد سے معجون کرین دواے قوی جند بید ستر اور قسط تلخ اور حاشا جفت بلوط عاقرقرحا سب اجزا ہموزن
لے کر آب آس تازہ سے معجون کرین اور سوتے وقت ایکدرہم تناول کرین ۔ یا اینکہ روغن حنا اور کندر ہر واحد سے ایکدرہم تناول
کرین معالجات خفیفہ سے یہ ہی کہ تخم خرفہ ایک مثقال تناول کرین ۔ آرد بلوط بھی نافع ہی خصوصاً اگر بلوط سرکہ مین بھگویا گیا ہو اور
سرکہ خل العنصل ہو پس ایک شبانہ روز بھگوئین اور پھر ایک توے خواہ ماہی توے پر بریان کرین اور دس درہم اسکو پلائین ۔
ایضاً انجیر روغن زیتون مین بھگویا ہوا ۔ ایضاً سعد اور کندر ہموزن سفوف بناکر صبحدم نہار ایک مثقال تناول کرین ۔ ایضاً شونیز
اور تخم سداب ہموزن لیکر بقدر ایکدرہم کے استعمال کرین ۔ راسن بہت اچھی دوا ہی اور رینڈی کا تیل بھی پلانے مین عمدہ دوا ہی اور
مالش کرنے مین بھی ۔ شہد کی مداومت بھی مشائخ کے واسطے اچھی تدبیر ہی ۔ یہ دوا بھی ان لوگونکو نافع ہی جند بید ستر افیون بزر البنج
تخم سداب ایکمثقال اسکی مقدار ہی ایک اوقیہ طلا نامی شراب کے ہمراہ ۔ اگر مومیائی کو روغن زنبق مین گھولکر شیاف لین
اور نائزہ مین اسی کا ایک قطرہ ٹپکائین پیشاب کے روکنے پر قادر ہو سکتے ہین ۔ اسی طرح انجیر کھانا ہمراہ روغن زیتون کے

سلس البول کا بیان سلس البول کی یہ صورت ہی کہ پیشاب بدون ارادہ کے ہوجایا کرے اور اکثر یہ مرض افراط برودت سے
پیدا ہوتا ہی اور استرخاء سے جو عضلہ کو عارض ہوتا ہی خواہ مثانہ کو جو استرخا عارض ہوتا ہی جیسے آخر مین امراض کی یہی صورت پیدا
ہوتی ہی اور کبھی زیادہ استعمال مدرات سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی منجملہ اون مدرات کے شراب رقیق کے اکثر گاہ پینے سے اور
خصوصاً بروقت کھلے اور پھیلے ہونے مجاری گردہ کے اور قوی ہونے قوت جاذبہ کے ۔ کبھی حرارت کثیر جو مثانہ تک جذب
کررہی ہی اور بدن سے رطوبات کو ٹپکا رہی ہی اوس سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی ۔ منجملہ اسباب اس مرض کے فقرات اور گربون کا
اپنی جگہ سے زائل ہوجانا ہی کہ اسکی جہت سے آفت عضلہ مین آجاتی ہی اور سمٹنے پر عضلہ قادر نہین رہتا ہی لہذا سلس البول
پیدا ہوتا ہی ۔ اکثر یہ بھی ہے کہ سلس البول بسبب آفت مثانہ کے نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ عضلہ مذکورہ کی آفت سے اور نہ خاص
پیشاب کی خرابی سے بلکہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی کے سبب سے پیدا ہوتا ہی جو ہر ساعت تنگی پیدا کررہا ہو لہذا اوسکی
مزاحمت کیوجہ سے تھوڑا تھوڑا سا پیشاب نچوڑ نچوڑ کر ہر وقت بلا ارادہ خارج ہوا کرتا ہی جیسے کہ یہ بات حاملہ عورتون کو
خواہ جن لوگون کے شکم مین گرانی زیادہ ہو عارض ہوتی ہی خواہ اون لوگون کو جو صاحب اورام عظیمہ ہون کہ وہ اورام
اونکے اعضاے بالاے مثانہ مین ہون ۔ اب ہر قسم کی تفصیل چونکہ بیان ہوچکی جداگانہ سب کے علامات بیان کرنے کی
حاجت نہین ہے کہ اون پر آگہی بآسانی ہوسکتی ہے علاج جو سلس البول بسبب حرارت کے ہی اور وہ کمتر ہوتا ہی اوسکا علاج

ادویۂ مبردہ اور مقبضہ سے کیا جاتا ہی از انجملہ یہ سفوف ہی کشنیز خشک گلسرخ زیرہ بر آوردہ ہر واحد پانچدرہم طباشیر دو نٖل درہم تخم کاہو
تخم خرفہ مقشر پندرہ درہم گل ارمنی پانچدرہم گلنار ایکدرہم کافور نصف درہم صمغ عربی دو درہم آب انار ترش سے طیار کرین۔ ایضاً
کہ باگل ارمنی ہلیلہ سیاہ لب بلوط عدس مقشر ہر یکدو درہم کشنیز بریان سرکہ مین بھگوئے ہوئے ایکدرہم مقدار شربت ایکدرہم۔ ذیابیطس حار
کا بھی علاج اس مرض مین کیا جاتا ہی اور پیاس بند کرنے کی تدبیر منجملہ مین سماق اور حصرم یعنے جو کہ وہی جوش دیا ہوا اور سوکھا کر
اوسکی گولی خواہ ٹکیہ باندھکر اور تمر ہندی کی گٹھلی اور انار دانہ کے رکھنے سے کیجاتی ہی سلس البول بارد کا علاج وہی ہی جو تقطیر البول
بارد کے واسطے مذکور ہوا ہی۔ ایضاً وج اور سافج اور سعد اور راسن خشک شدہ لب بلوط ہر یکدو درہم مرکی تین درہم پس یہی سفوف
ہی سکمونی زیادہ نافع ہی خصوصاً حب اوسکی اجزا خوب باریک پیسے جائین اور سکمونی طلا کرنے سے بھی نفع ہوتا ہی۔ اور خلاصہ یہ ہے
سکمونی اوسی شخص کو نافع ہی جسکے اعضای بول مین برودت شدید پہونچی ہو۔ منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ہین یہ ہی کہ چار درہم
کندر کو تناول کرین کہ اس سے سلس البول بند ہو جاتا ہی خواہ دو درہم محلب کو تناول کرین۔ روغنہای گرم اور ایسے ہی ضماد جیسے
مشک اور حلتیت اور جند بیدستر اور فربیون وغیرہ۔ حقنہ جیدہ ایک رطل گوکھرو بیس درہم سعد دو نٖل درہم محلب کو چار رطل پانی مین
جوش دین اور پہلے آٹھ پہر اسکو بھگو رکھین جب پانی ایک رطل رہ جای صاف کرکے نصف وزن اوسکا روغن کنجد ملائین اور
استعمال کرین اور روغن مذکور سے حقنہ بھی کیا جاتا ہی۔ یا ایک حصہ پانی اور روغن غار اور روغن بان اور بندق اور پستہ
اور بن اور محلب یہ سب اجزا ہموزن اور وزن انکا جیسا براہ حدس طبیب کے مناسب معلوم ہو اور تھوڑسی مشک اوسمین حل کرکے
حقنہ کرین۔ روغن بان زیادہ قوی ہی **بول فی الفراش کا بیان** بستر پر پیشاب ہو جانا اسکا سبب استرخاء عضلہ مثانہ ہوتا ہی اور
اکثر اعانت اس مرض کی پیدا ہونے پر تیزی پیشاب کی بھی کرتی ہی اور لڑکونکو اکثر گہری نیند سونے سے بھی اس مرض کی اعانت
ہوتی ہی جب پیشاب لڑکونکا اپنی جگہ سے ہٹا طبیعت نے اور وہ ارادہ مخفی جو اونمین سوتے وقت مشابہ ردائت تنفس سے ہوتا ہی
قبل ازآنکہ وہ بیدار ہون اوسی بول کو دفع کردیتی ہی پھر جسوقت ہاتھ پاؤن طاقت ور ہوے اور جوڑ بند مین سختی پیدا ہوئی نیند بھی
کم ہوتی ہی اور عضو مسترخی اونکا بھی سختی لاتا ہی پھر پیشاب کم ہوتا ہی علاج جس شخص کو استرخاء مثانہ اور تقطیر البول و سلس البول ہو
جو اوسکا علاج بھی وہی اس مرض کا بھی علاج ہی خصوصاً دوا ہلیلجات اور دوا راسن اور ربیتہ اور مروخات مین سے روغن بان کا
فائدہ زیادہ ہے اور باایں‌ہمہ واجب ہے کہ سولانے کی تدبیر کیجاے اور غذاے خفیف دینی چاہیے تاکہ نیند بھی سبکی سے آے
اور زیادہ پانی نہ پینے پائین اور سونے سے پہلے قصداً پیشاب کرنے کی کوشش کرین اگرچہ خطرہ پیشاب کا نہو۔ کبھی کوئی بیمار
اس مرض کا اوسکی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ خواب مین اوسے خیال ایسا ہوتا ہی کہ اسکو پیشاب زور سے لگا ہوا ہی اور وہ کسی
مقام پر پہونچا منجملہ مقامات کے اور وہان پیشاب کر دیا اور پھر جب وس مقام پر خواب مین اپنا پہونچنا دیکھے گا ضرور وہان
پیشاب کر دے گا تا اینکہ اسکی عادت ہو جاتی ہی اور بول فی الفراش کا مرض اوسکو لاحق ہو جاتا ہی بہ نسبت اوسی
مکان خاص کے۔ پھر اگر وہ مقام جسکو خواب دیکھنے سے اسکو عین حالت نوم مین پیشاب ہو جاے درحقیقت موجود ہی اور بمنزلہ
بیت الخلا یا کنیف اور بدرہری خواہ صحرائی مقامات برازگاہ سے ہی اور اپنے مرض کے دور کرنے کی نظر سے یہ شخص وس
مقام کے مسجد خواہ اور قسم کے گھر بنا ڈالے جہان پیشاب کرنا ایک گستاخی اور بے ادبی کی بات ہی اب اسکے خیال مین بحالت

بیداری یہ امر راسخ ہوجاے اور پھر جب سوجاے تو موافق عادت سابق پھر خواب مین اپنے تئین اوسی مقام پر دیکھے اور ساتھ ہی
اسکے یہ بھی اوسے یاد آجاے کہ اب تو مین نے اس مقام کو ایک متبرک خواہ پاکیزہ مکان بنالیا ہو کسیطرح قابل پیشاب کرنے کے اب
یہ جگہ نہین ہو اب خواب مین اسکی قوت ارادی (جو پوشیدہ ہو گئی ہو اور غلبہ خواب سے پورا پورا شعور اوسے نہین ہے) اس ادب
اور لحاظ سے مانع ہوگی پس اوسکو توقف عارض ہوگا یعنے پیشاب کرنے سے رک جائیگا اور یہی توقف مانع تقاضاے قوت دافعہ کا
خروج بول پر ہوگا پس ادھر پیشاب کرنے مین اسنے توقف کیا اور فوراً اسکی آنکھ کھلجائیگی اور جگ پڑیگا مترجم حاصل اس حکایت کا
یہ ہو کہ جو شخص کسی مقام خاص پر پیشاب کرنے کا خواب مین خوگر ہوجاے اوسکی اس عادت کے ترک کرانے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے
کہ اوس مقام پر کوئی مکان ایسا بنالے جہان پیشاب کرنا اوسکے عقائد مذہبی خواہ رسمی خیالات دنیوی کے اوسے خلاف شان ہو پس جہان
اور تدابیر دوائی سے اوسکا علاج ہوسکتا ہو ایک حیلہ غیر دوائی یہ بھی ہے متن منجملہ مجربات کے ایسے بیمارون کے واسطے یہ بھی ہو
کندر اور بلوط اور عرمکی سب ہموزن لیکر تین اوقیہ شراب مین جوش دین تا اینکہ ایک اوقیہ رہ جاے بعد ازان چھانکر پلائین اور
اکیدہ ہم روغن آس ملالین۔ گمان کیا گیا ہو کہ خرگوش کا گردہ سوکھا کر ایکجزو اور تخم شبت ایک جزو اور عاقرقرحا اور تخم شبت
نصف جزو ان سب ادویہ کو یکجا کوٹ پیسکر بقدر اڑھائی درہم کے ہمراہ ایک اوقیہ آب سرد کے تناول کرین تو یہ دوا زیادہ نافع
ہوگی۔ دماغ ارنب بری بھی اس مرض کو نافع ہو۔ جو قرص کہ طیانا کیے جائین اسطرحپر کہ پنجال کبوتر کو پانی مین گوندھکر قرص بنایا ہو وہ
بدرجہ غایت مفید ہین۔ یا اینکہ مر کو ہمراہ شراب کے جو سرد کی گئی ہو نہار استعمال کرین۔ کبھی حقنہ کرنا ایسے ادویہ سے جو کہ حابس بول
ہین بھی نافع ہوتا ہو۔ اور پچکاری بھی ایسی ہی دواؤن کی مثانہ مین اپنی اسیطرح نافع ہوتی ہو ذیابیطس کا بیان اس مرض کی
یہ صورت ہو کہ ادھر پانی پیا اور فوراً پیشاب ہوگیا۔ اس بیماری کی نسبت پینے والی چیزون کیطرف اور بطرف اعضاے بول کے
ایسی ہے جو نسبت زلق المعدہ اور امعا کو کھانے والی چیزون کی طرف ہو۔ اس بیماری کے یونانی مین یعنی ذیابیطس کے اور بھی نام ہین
کہ اسکو ذیاسقوس اور قراسیس کہتے ہین اور عربی زبان مین اسکو دوّارہ اور دولاب اور زلق الکلیہ کہتے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ
بیماری دفعۃً عارض ہوجاتی ہو اسلیے کہ یہ کیفیت ایک امر طبعی ہو ارادہ سے واقع نہین ہوتی ہو اور زلق الامعاء تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہو
اسلیے کہ زلق الامعاء مین جس کی ہمراہ ارادہ بھی ہوتا ہو اور مجاری کی بیماری اور امعاء کی اور زلق المجاری یہ سب رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہین
ذیابیطس کا بیمار پیاسا ہوتا ہو اور پانی پیتا ہو مگر پیاس اوسکی نہین بجھتی ہو بلکہ ادھر پانی پیا اور پیشاب کردیا پیشاب کے روکنے پر بالکل قادر
نہین ہوتا ہو سبب اس مرض کا گردہ کی خراب حالی ہوتی ہو یا گردہ ضعیف ہوجاے یا پھیل جاے یا اوس مجری کے منہ کھل جائین جو گردے
مین ہو کہ اس خرابی سے جو مائیت گردے مین آتی ہو وہان رک نہ سکے۔ کبھی یہ خرابی اوس برودت کیوجہ سے پیدا ہوتی ہو جو تمام بدن پر
غالب ہو رہی ہے یا جگر اور گردے پر غالب ہے۔ کبھی یہ خرابی زیادہ سرد پانی پینے سے پیدا ہوتی ہو یا کسی زیادہ سردی
کے پہونچنے سے جو گردہ کو زیادہ سٹادے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہو یا بسبب شدت جذب کے جو قوی حرارت کی جہت سے
پیدا ہوا اور وہ حرارت غیر طبعی ہو اور اوسکے ہمراہ مادہ بھی ہو یا نہو یہ مرض پیدا ہوتا ہو اسطرحپر کہ گردے اور جگر سے یہ حرارت
اوس مقدار مائیت سے زیادہ کشش کرتی ہو جو گردے مین ہو اور گردہ جگر سے اور مائیت کھینچتا ہے اور جگر اپنے اور بروالے
اعضا سے رطوبت کھینچتا ہے اور یہ سلسلہ کشش کا اور فوراً پیشاب ہونے کا جب مسلسل جاری رہتا ہو اور یہ بھی معلوم رہے کہ جب

گردہ جسوقت رطوبت سے خالی ہوا اور جگر نے اوپر سے رطوبت کو کھینچا اور اوپر کے مقامات بھی رطوبت سے خالی ہوے پس خشکی پیدا ہوئی اور پیاس لگی اور اسیطرح پانی پینے اور پیشاب کرنے کا دورہ چلا جاتا ہے - بیشتر یہ مرض انجام کار مین ذوبان اور دق کی طرف رجوع کرتا ہے سبب یہی ہے کہ رطوبات بدن کے زیادہ کھنچ جاتے ہین اور یہ جذب رطوبت بدن کو تر نہین رہنے دیتا اور جسقدر فضلہ پانی کی رطوبت کا بدن مین رہنا چاہیے وہ نہین رہنے پاتا پس ذوبان اور دق پیدا ہو جاتی ہے بخوبی معلوم ہے اور اچھی طرح شناخت ہو چکی ہے اون علامات کی جو اسوقت تک اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین علاج اکثر ذیابیطس کی بیماری حرارت ناری سے پیدا ہوتی ہے لہذا اکثر اوسکا علاج تبرید و ترطیب سے کیا جاتا ہے سرد تر کاریان اور سرد فواکہ اور ربوب باردہ ایسے جو ادرار نکرین جیسے کاہو خشخاش وغیرہ اور ہوای بارد رطب مین بیمار کا ٹھہرانا اور ایسے آبزن سرد مین بیمار کا بٹھلانا جس سے بدن اینٹھ جاے اور پیاس مین تسکین پیدا ہو جائے اور گردی مین برودت آجاے مجاری گردی کے مضبوط ہو جاین - کافور اور نیلوفر کا سونگھنا بھی مفید ہوتا ہے اسیطرح اور پھول جنکی خوشبو سرد ہے سونگھنا اور مریض کو بہت مفید ہے اور پیاس کے خیال سے بھولا دینا اور پیاس کے روکنے کی تدبیر کرنی سب باتون پر مقدم ہے پس واجب ہے کہ پیاس ہی کی تدبیر کو مقدم کرین اگرچہ بہت پانی پلانے سے ممکن ہو سکے - بہتر یہ ہے کہ بہت سرد پانی پلائین اور قی کرادین اور پھر قی کرائین اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی کی سردی سے اندرونی اعضا سرد ہو جائینگے اور پیشاب زیادہ نہ آے گا - واجب ہے کہ اونکے گردے سے رطوبت کو بقاعدہ جذب الی الخلاف کسی اور طرف پھیر لیجائین مثلاً قی کرائین کہ اوپر کیطرف سے وہ رطوبت نکلجاے خواہ تعریق کرین تاکہ پسینے کیطرف سے رطوبت نکلجاے یا پڑو کے اطراف جوانب کی تخدیر کرین یعنے قوت حساسہ کو باطل کردین تاکہ پیشاب کے تقاضے کا احساس باقی نہ رہے اور اوپر سے رطوبت کی کشش نکر سکے - واجب ہے کہ پشت کو تعب دینے سے باز رکھین - مدرات سے احتیاط کرنا اور طبیعت کو نرم کرنے سے بھی انکو فائدہ ہوتا ہے اگرچہ معتدل حقنون کے ذریعہ سے طبیعت نرم کیجاے اسلیے کہ اکثر بیماران ذیابیطس قبض شکم مین گرفتار ہوتے ہین - کبھی ابتدای مرض مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے - منجملہ مشروبات نافعہ کے یہ ہے کہ ترش دہی پلادین بہت عمدہ دہی وہی ہے جو لوچ دار ہو یعنے بھر بھرا ہو خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اور خوب سرد کیا ہوا ہو - اور آب کدوی بریان یا آب خیار ہمراہ اسپغول کے اور آب انار ترش آب توت آب آلوی بخارا اور اسی قسم کی اور سب پینے کی چیزین اس بیمار کو پلانا چاہیئین اور جہانتک ممکن ہو پانی پینا چھوڑ دے - رب نعناع بھی انکو زیادہ فائدہ کرتا ہے اور گلاب بلکہ گلاب کا تازہ پھول نچوڑ کر یہ عرق زیادہ فائدہ کرتا ہے اور اونکی پیاس مین تسکین دیتا ہے مقدار شربت دو قوطولی ہے - ایضاً وہ پانی جو گای کے دودھ کے دہی سے خواہ بھیڑ کے دودھ کے ترش دہی سے مقطر کیا جاے وہ بھی نافع ہے اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہے منجملہ اون چیزون کے جو ان کو مفید ہے جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہے کہ تین انڈے سرکہ مین آٹھ پہر بھگو رکھے اوسکے بعد وہی انڈے کھلادے - ہم نے جس دوا کا تجربہ کیا تو وہ یہ ہے کہ آرد جو اور آب دوغ ترش مروق سے بعد اسکے کہ دہی مین جوش اور ترشی آجاے فقاع طیّار کرین اور اسکو صاف کر کے خوب نتھار لین اور پھر دوبارہ آرد جو ملا کر پہلی ترکیب کرین اسی طرح جسقدر مکرر بنائینگے زیادہ سرد ہوگا ایسے نتھرے ہوی پانی کو خوب سرد کر کے پلائین - منجملہ مرکب دواؤن کے قرص گلنار ہے جسکا یہ نسخہ ہے اقاقیا دو درہم گل سرخ تین درہم گلنار چار درہم صمغ عربی ایک درہم کتیرا النصف درہم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیّار کرین لعاب اسپغول اور سرد پانی کے ہمراہ پلائین یا آب کدو کے ہمراہ - ایضاً قرص طباشیر ہمراہ آب کدو یا آب خیار کے

یا آب انار کے۔ ایضاً طلا شیر گل مختوم سرطان نہری سوختہ اور دھویا ہوا ہر واحد ایک جزو نشاستہ تین جزو تخم خشخاش اور تخم کاہو
ہر واحد ڈیڑھ جزو لعاب اسپغول کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت جیسی رائے طبیب کی ہو۔ ضماد بھی وہ نہین دواؤن
سے بنائے جاتے ہین جن مین تبرید شدید ہو یہ نسخہ ضماد کا بہت عمدہ ہے آرد جو نرم نرم کو بلین ورخت انگور کی ور اگر دستیاب
ہو روغن شگوفہ بھی اور شگوفہ سیب یہ بھی ہمراہ اون دونون ادویہ کے بڑھا دین اور اسی طرح گل سرخ تازہ اور ریباس
اور انگور خام و عصی الراعی اور انار کے چھلکے سب کو ملا کر ضماد طیار کرین۔ ایضاً یہ بھی دوا طلا کے طور پر استعمال کیجاتی ہے اقاقیا
چار درہم کندر دو درہم عصارۂ لحیۃ التیس لاذن ہر ایک ہر واحد دو درہم سب دواؤن کو کوٹ کر آس تر و تازہ کے پانی مین گھولکر
طلا کرین۔ منجملہ قوی حقنہ کے ایک یہ نسخہ ہے جو بہت عمدہ ہے وہ یہ ہے کہ دوغ ترش ہین اور عصارات جو بارد و قابض ہون
اور جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے جہان ضماد کا بیان کیا ہے اونکو ملا کر حقنہ دین۔ کبھی تازہ دوہا ہوا دودھ اور روغن کدو اور روغن
بادام سے حقنہ کیا جاتا ہے۔ غذا ان لوگون کی وہ چیز ہے جسکا بہت جلد استحالہ مرار کیطرف نہو اور ایسی بھی نہو کہ بسبب لطیف ہونے
کے بخارات بنکر بہت سی مقدار اوسکی متحلل ہو جاے اور فضلہ خشک باقی رہ کر قبض پیدا کرے اور خشکی اوسکی اسوجہ سے
زیادہ ہو گی کہ امعاء کی رطوبت گردہ مین کھچ جاتی ہے بلکہ اگر وہ غذا لطیف ہو اور اوسکی مائیت متحلل ہو جاتی ہو بدون اسکے
کہ اوس سے زیادہ مقدار پیشاب کی جمع ہو جاے پس لازم ہے کہ لطافت کے ہمراہ اوس غذا مین خاصیت تلیین طبیعت کی بھی
ہونی چاہیے ایسی غذا ان لوگون کے واسطے بہت عمدہ ہے اسلیے کہ عمدہ تر وہ غذا کہ جسکے استعمال کا ان لوگون کو حکم دیا جاتا ہے
وہ ہے جسمین تلیین طبیعت کی خاصیت ہو اور پیاس کو بھی توڑ دیتی ہو۔ موافق مرض کے ان لوگون کے واسطے یہ غذا ہے
کہ جو اور کا ستو یا آب کشک شعیر اور مصوصات اور ہلامات کہ اونمین ایسی چیزین ملائی جائین جو رافع قبض ہون اور شوربے
ایسے جنمین چکنئی زیادہ ہو بکسالہ بچون کے گوشت کے اور فربہ چوزے اور ماہی تازہ کی مچھلی جسمین ترشی پڑی یا نہ پڑے
بشرطیکہ پیاس کا خوف ہو اور بھیڑ کا دودھ پانی ڈالکر اسقدر پکائین کہ سب پانی جلجاے اور تھوڑا سا دودھ بھی جلجاے یہ
سب چیزین مفید ہین۔ واجب ہے کہ ایسے فواکہ سے پرہیز کرین جو سرد بھی ہون اور قبض بھی پیدا کرین یا ادرار پیشاب کا کرین جیسے
بہی۔ وہ ذیابیطس جو برودت سے پیدا ہوتا ہے اور باانیہمہ پیاس سے خالی نہین ہوتا ہے اور ہمنے آجتک کوئی بیمار اس قسم کا نہین
دیکھا جسکو ذیابیطس بارد ہو پھر بھی بعض علماء متقدمین نے اوسکی تدبیر کی ہے اور یہ کہا ہے کہ بلطافت اوسکی پیاس مین سکون پیدا ہونے
کی تدبیر کرین اوسکو چند مرتبہ حقنہ لینے سے مسہل دین پھر اوسکو حب صبر گیارہ عدد چنے کی برابر کھلائین پھر اوسکو تین دن
آرام دین پھر وہی پہلی تدبیر کرین پھر اوسکو کھانا کھلا کر مولی وغیرہ سے قے کرائین پھر اوسکے بدن کو سینگیان لگا کر گرم کرین
اور اونھین مقامات پر جہان سینگیان توڑی ہین کمادات اور بخورات کو رکھین خصوصاً اطراف پر۔ اور کبھی احتیاج اسکی بھی
ہوتی ہے کہ اوپر محمرہ کا استعمال کرین پھر چند روز اوسے راحت دین پھر سواری کی ریاضت بقدر معتدل اوسے کرائین
اور مالش بدن کی بقدر معتدل کرائین خصوصاً اوسکے اطراف کی مالش۔ کبھی حمام گرم سے نہلائین اور شراب ریحانی پلائین

کثرت بول کا بیان۔ پیشاب زیادہ آنے کی کئی وجہین ہوتی ہین ایک یہ بھی ہے جیسے ذیابطیس مین زیادہ پیشاب
آتا ہے اور یہ کثرت پیشاب کی فقط یہی نہین ہے کہ اسکے ہمراہ پیاس ہو بلکہ ایسی پیاس ہے کہ فرو نہوتی ہو اور ادھر پانی پیے اور فوراً

پیشاب کی راہ نکلجاتے- بعض قسم کثرت بول کی وہ ہوتی ہی جسمین پیاس کی چندان شکایت نہین ہوتی ہی پھر اگر اوسکے ہمراہ پیشاب
مین سوزش اور تیزی بھی ہو اسکا سبب وہی پیشاب کی تری یا قروح ہوتے ہین جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی اور اگر سوزش اور تیزی
پیشاب مین نہو تو اس مقام پر اسباب سلس البول بارد کے ہونگے- برودت کا یہ خاصہ ہی کہ ادرار زیادہ پیدا کرتی ہی اسوجہ سے کہ
قبض شکم سردی سے پیدا ہوتا ہی اور اندرون جسم مین گرمی پیدا ہوتی ہی جس شخص کو پاخانہ زیادہ آئے اور پتلا ہو اوسکو
پیشاب کم آتا ہی اور جسکو پاخانہ خشک ہو اوسکو پیشاب زیادہ آتا ہی- قریب قریب اسی کے اوپر کے بیانات سے بہت سی باتین
معلوم ہو چکی ہین اور ان سب کے علاج بھی اوپر گذر چکے ہین- اس جگہہ بھی چند معالجات اوس کثرت بول کے ہم بیان کرینگے
جو برودت کیوجہ سے عارض ہو- اب ہم کہتے ہین کہ جمیع ادویہ باہیہ اوس شخص کو نافع ہین جسکو سردی سے زیادہ پیشاب آتا ہو
اور نہار او ٹھکر نیمبرشت انڈا کھانا بھی نفع کرتا ہی جوش کیا ہوا دودھ بھی انکو مفید ہوتا ہی آنخیا حب الآس اور سوکھا ہوا امرود
اور تمر ہیرون کا جوشاندہ ہر روز نہار بقدر دو اوقیہ پینا چاہیئے مرکی بھی اسکی عمدہ دوا ہی اسیطرح محلب اور اسی طرح سعد اور
اسیطرح کندر اور اسیطرح خولنجان اور اسیطرح خبث الحدید اور کشنیز خشک کہ یہ بھی نافع ہی- یہ ایک دوا ہی جو بنائی جاتی ہی
جند بیدستر اور قسط اور مر اور حاشا اور جفت بلوط عاقرقرحا یہ سب اجزا برابر لیکر تازہ آس کا پانی نچوڑ کر گولیان طیار کرکے
مقدار شربت سوتی وقت ایکدرہم ہے- ایک حقنہ بہت عمدہ ہی جو گردہ کو قوی کرتا ہے یہ ہی گوکھرو کو پکا کر اوسکا عرق نچوڑین
اور بھیڑیے کے پائے کا گودا اور اوسی کی دونون خصیہ اور بکری کے گردے کی چربی اور روغن حبۃ الخضرا سب کو بقدر وزن اوّل
کے ان سب کو برابر اجزا لیکر اور انھین جانورون کے گوشت کی چربی اور تازہ دوہا ہوا دودھ اور چڑیے کی چربی روغن حبۃ الخضرا
سب کو بقدر وزن اوّل کے لیکر ملائین اور حقنہ کرین

بول الدم اور بول مدہ اور بول غسالی اور شعری وغیرہ کا بیان

محض خون کا پیشاب یا تو اس سبب سے آتا ہی کہ اوپر کے اعضای بول جیسے گردہ مثانہ جگر اور تمام بدن مین خون بافراط پیدا ہوا اور
رگون مین تفرق اتصال ایک قسم کا منجملہ اقسام سہ گانہ کے معلوم ہو چکے ہین پیدا کرے یا کسی عادت کا ترک ہو جانا خواہ اور وہ باتین
پیدا ہون جو اوپر معلوم ہو چکی ہین یا بطور بحران کے خون آئے یا فضول دموی کا اس خون کے نکلنے سے تنقیہ ہو جاسے یا
کوئی صدمہ خواہ اوچک پھاند کے سبب سے یا گر پڑنے کیوجہ سے یا ایسی چوٹ لگنے سے جو خون کو ہلادے اسیطرح اور جو چیز قائم مقام
انھین امور کے ہو مگر ایسی صورتون سے خون کا پیشاب کمتر ہوتا ہی- یا یہ کہ قریب قریب اعضای بول سے کسی رگ کے کٹ جانے
یا منھہ کھل جانے سے یا پھٹ جانے سے کسی چوٹ کے صدمہ سے یا گرنے کے صدمہ سے یا زیادہ سردی کیوجہ سے جو تکلیف
کی وجہ سے رگ کو پھاڑ دیتی ہی خون کا پیشاب آئے یا تاکل یعنی کسی عضو کے سڑ جانے سے خون کا پیشاب ہو- کبھی بول الدم
بندہ وا اور گزاز قوی سے بھی پیدا ہوتا ہی- کبھی ایک قسم بول الدم کی اس سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ جمیت بدن کی پگھل کر خون
رقیق بنجاتی ہی یا یہ سبب ہوتا ہی کہ خون بدن کا بہت پتلا ہوتا ہی کہ اسوقت اگر گردہ قوی ہوا خون کو زیادہ جذب کرتا ہی-
پہلی بات یعنی ذوبان اوسکے لیے دو قسم معین ہین واسطے بسہولت جاری ہونے خون کے ایک تو یہ کہ یہ خون جو
گوشت پگھل کر بنتا ہی خون صالح نہین ہوتا ہے بلکہ بمنزلہ فضلہ کے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان خون کا قوام
درست نہین ہوتا ہے اسوجہ سے اعضای بدنی اسکو قبول نہین کرتے لہذا مثانہ مین جذب ہوکر پیشاب کی راہ نکل جاتا ہے

اور دوسرا امر یعنی خون کا رقیق ہونا اسکے واسطے ایک ہی معین ہی اور یہ اوسکا پتلا ہونا ہی پس جسوقت گردہ اسکو بقوت جذب کرتا ہے
پس مثانہ کیطرف دفع کر دیتا ہی۔ بول الدم غسالی بسبب ضعف ہاضمہ یا ضعف قوت ممیزہ گردے کے پیدا ہوتا ہے یا جگر کے انھین
دونون قوتون مین ضعف آجانے سے پیدا ہوتا ہی۔ وہ بول الدم جسمین اخلاط غلیظہ سیلے ہون اکثر ضعف گردے کیوجہ سی ہوتا ہے
اسیطرح پیشاب مین ایسی چیز کا آنا جو بال سے مشابہ ہو بیشتر اسکا سبب رگونکا ضعف ہضم ہوتا ہی اکثر یہ بال جو پیشاب مین آتا ہے
تو دو بالشت تک پایا گیا ہے کبھی سفیدی مائل اور کبھی سُرخی مائل ہوتا ہی اس بال کا اسقدر لانبا ہونا اس سبب سے ہے کہ اسکی
پیدائیش گردے وغیرہ کی بجیدگی اور جھنڈ سے ہوتی ہے اور غذا غلیظ اور دودھ کے اقسام اور دانہ جیسے باقلا وغیرہ کھانے
سے۔ پیشاب مین ایسے بالون کے نکلنے سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جسقدر ناواقف آدمی کا دل اسکے دیکھنے سی ہیبت ناک ہوتا ہی
اور اوسپر خوف طاری ہوتا ہی۔ پیپ کا پیشاب اور خون اور پیپ ملا ہوا پیشاب اسکا سبب اکثر یہی ہوتا ہے کہ اوپر کے
اعضا جیسے پھیپھڑا و سینہ و جگر انمین پھوڑے ہوتے ہین اونکے پھوٹ جانے سے ایسا پیشاب ہوتا ہی یا کوئی ورم اعضای بَول کا
شگافتہ ہو جاوے یا قروح اعضاے بَول کے اون مین کھجلی ہو یا نہ اون سے یہ پیپ اور خون پیشاب مین آتا ہے۔ بَول غلیظ
کا سبب یا بقیہ اور بحران اور دفع طبیعت ہوتی ہی کہ اوسکے بعد سبکی اور خفت بدن مین پیدا ہوتی ہی اور کبھی کثرت اخلاط
غلیظہ کی ضعف ہضم پیدا کرکے گھار۔ پیشاب ہونے کا سبب ہوتی ہی۔ چکنے پیشاب اور وہ اقسام اور وہ اقسام پیشاب کے
جو بسہولت نکلتے ہین چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتے ہین۔ واجب ہے کہ اوس تفصیل کو ملاحظہ کرین جو ہم نے پیشاب کے بیا نمین لکھی ہی
بقراط کہتا ہے جسوقت خون کا پیشاب آوے اور درد نہو اور تھوڑا تھوڑا پیشاب مختلف اوقات مین ہو اوس سی کچھ خوف
نہین ہے لیکن اگر ہمیشہ اور بہت دنون تک خون کا پیشاب آوے تو اکثر تپ پیدا ہوتی ہی اور پیپ پیشاب مین آنے لگتی ہے
علامات جو پیشاب خالص خون کا بسبب امتلاے بدن اور ایسے اسباب سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین عارض ہو اوس کے
اسباب اور علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے۔ جو بول الدم کسی رگ کے مُنھ کھلجانے یا پھٹ جانے سے عارض ہو
اوسکے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اور خون صاف اور درست قوام کا ہوتا ہی لیکن اتنا فرق ہی کہ جو خون رگ کے کھلجانے سے آتا ہی
وہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور جو خون رگ کے پھٹ جانے اور شق ہو جانے سے آتا ہے وہ زیادہ ہوتا ہے۔ مثانہ کے کھلجانے
یا پھٹ جانے سی زیادہ خون کا پیشاب نہین ہوتا ہی جیسے گردے کے پھٹ جانے یا مُنھ کھلجانے سے بکثرت خون کا پیشاب ہوتا ہی
اِسلیے کہ مثانہ مین غذا کی مائیت صاف ہو کر آتی ہی اور جو خون مثانہ کی غذا ہونے کے واسطے آتا ہی وہ اوسکی چھوٹی چھوٹی
رگون مین آتا ہی پس زیادہ خون مثانہ مین نہین موجود ہوتا ہے اور گُردے کی یہ کیفیت ہی کہ اوس مین خون کثیر ہمراہ مائیت کی
آتا ہی اور وہین پر یہ خون مائیت سی صاف ہو جاتا ہی اور بڑی بڑی رگین جو گُردے مین آئی ہین اون مین یہ خون مائیت
سے جُدا ہو کر اور اعضاے بدنی کو پہونچتا ہے پس گُردے مین خون مقدار محتاج الیہ سے زیادہ ہوتا ہی لہذا اسکے پھٹ جانے
یا مُنھ کھلجانے سی پیشاب مین زیادہ خون آوے گا۔ گردے کی رگین بھی چندان مضبوط نہین ہین اور نہ اون کی خلقت مین
درستی ہے اور نہ اونکی وضع مستوی ہی اور مثانہ کی رگین خوب دوختہ ہین ایسی کہ پھٹ جانے اور شگافتہ ہونے کے
قابلیت ان رگون مین بنظر اون کے وضع خاص کے کم تھی۔ زخمون سے جو خون آتا ہی اوسکے ہمراہ درد بھی کسیقدر ہوتا ہے

اور اگر قرحہ مین تاکل ہو بھی تھوڑا تھوڑا خون آئے گا اور سیاہی مائل ہوگا اور کبھی اوسمین بدبو بھی ہوگی اور اکثر بعد امراض دیگر کے
ہوتا ہی اور اکثر اوسکے ہمراہ چھلکے اور پیپ بھی ہوتا ہی اور جب خون یا کبرہ نکلنے لگے تو یہ مرض زائل ہوجاتا ہی اور یہی وہی علامتین
قروح کی اور جو چیزین قروح سی خارج ہوتی ہین سب موجود ہوتی ہین - ذوبان سی جو بول الدم عارض ہوتا ہی اوسپر دلالت خود ذوبان کرتا ہی
اور وہ یہ ہی کہ وہ خون رقیق ہوتا ہی جیسے جلا ہوا خون اور جیسے ریگ سے جدا ہوا پانی - جو خون اس سبب سے کہ تمام بدن کا خون
رقیق ہوگیا ہی اوسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ اگر فصد لیجاے خون نہایت پتلا نکلے اور کوئی بھی علامت اسکی نہین ہی - جس مقام سے
پیپ یا خون آتا ہی اوسکی شناخت درد سے کیجاتی ہی بشرطیکہ درد اوس مقام پر ہو اور اون بیماریون کی شناخت سے جو اون
اعضا مین یعنی ورم ہو خواہ دبیلہ یا قرحہ ہو یا امتلا ہو اور یہ سب باتین بذریعہ اختلاط اور آمیزش کے پہچانی جاتی ہین جس قدر
آمیزش پیشاب مین زیادہ ہو اوسیقدر وہ عضو مثانہ سے بلند تر اور دور تر ہوگا اور جسقدر یہ عضو جانب اسفل مین ہوگا اوسیقدر
پیشاب مین آمیزش خون وغیرہ کی کم ہوگی اور پیشاب اوس سے جدا ہوگا - جو بول الدم ایسے اسباب سے ہو جو قریب احلیل کے
نائزہ کے ہی اوسکی شناخت یہی ہی کہ پیشاب پہلے ہو اور خون وغیرہ پیچھے آتا ہی اور جو بول الدم کہ اعضاء بعیدہ احلیل سے ہوتا ہی
اوسمین کبھی پیشاب کے بعد خون آتا ہی اور کبھی پیشاب سی ملا ہوا ہوتا ہے - بول الدم غسالی جو ضعف گردہ یا ضعف جگر پر دلالت
کرتا ہی پس جو گردے کی ضعف سے ہوتا ہی وہ سفید زیادہ ہوتا ہی اور کسیقدر غلیظ ہوتا ہی اور ضعف جگر سے جو بول الدم ہو وہ مائل بسرخی
ہوتا ہی اور رقیق ہوتا ہی اور خون کے مشابہ زیادہ ہوتا ہی - بول الدم ورمی پر جو غسالی ہو یا مدی ہو اوسپر علامات ورم ہر عضو کے
بجائے خود دلالت کرتے ہین اور تپ کا لازم ہونا بھی اسپر دلیل ہی - جو بول الدم قیحی ہو اور کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے یہ پیپ
نکلی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ بمقدار کثیر دفعۃً نکلتا ہی اور انجام مین اوسکی تیج یعنے خراش اور قرحہ نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ کوئی
اور ضرر اوس سے عارض ہوتا ہی اور قروح سے جو پیپ نکلتی ہے وہ تھوڑی تھوڑی اور متفرق اوقات مین ہوتی ہی اور اکثر
جس عضو سے گذر کر آتی ہی اوسکو فاسد کر دیتی ہی اور اوسمین پیپ ڈالدیتی ہی جو قسم ایسے پیشاب کی جسمین خون یا پیپ وغیرہ
نکلتا ہی بطور بحران کے ہو اوسکی ہمراہ خفت پیدا ہوتی ہی اور قوت آجاتی ہی اور دفعۃً سکون ہوجاتا ہی جو بول الدم بسبب امتلاء بدن
یا ترک ریاضت یا کٹ جانے کسی عضو کے ہو اوسکے واسطے ادوار ہوتے ہین علاج جو بول الدم بسبب امتلاء بدن کے ہو خواہ اور
اسباب سے جو اوسکے ہمراہ مذکور ہوئے ہین اوسکا علاج بیان اصول کلیہ مین اور بعد اوسکے بھی ہو چکا ہی - اور جو بول الدم
قروح کی وجہ سے ہو اوسکا علاج وہی ہی جو قرحہ اور تاکل کا علاج ہی اور اس سب کو اپنے مقام خاص مین بیان کر دیا ہی ضعف ہضم
گردے اور جگر کے سبب سے اور ذوبان کے سبب سے اور رقت اخلاط کے سبب سے جو بول الدم پیدا ہو اوسکا بھی علاج معلوم ہو چکا ہی
اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ دفع بحرانی اور جو دفع بر سبیل نقص طبیعت ہو اوسکا بند کرنا اچھا نہین پھر اگر حاجت اوسکے بند کرنے
کی ہو صافن کی فصد بہ نسبت باسلیق کے زیادہ مفید ہے اور چاہیے کہ بعد فصد کے غذا کی تلطیف کرین اور قابض غذا کا
استعمال کرین جیسے سماقیہ جب تک پیشاب صاف نہو اسلیے کہ قابض چیزین کھانے سے خون کی چھوٹی چھوٹی بوٹیان
بندھ جائین گی اور مجاری مین تنگی پیدا کرین گی اور ایسی تنگی کی وجہ سے کہ ماسکۃ اوسکی طرف چلی جاتی ہی اور اسمین
بڑا خطرہ ہی اور اسیطرح ترش چیزین کھلانے مین ضرر ہی بالکل جو پیشاب مین آتے ہین اونکے علاج مین حاجت اثبات کی ہے

کہ ادویہ ملطفہ مقطعہ کا از قسم مدرات کے استعمال کیا جاتا ہی اور پتھری نکالنے کی دوائین جو مذکور ہو چکین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے غذا ایسی دینی چاہیے جسمین ترطیب غریزی موجود ہو۔ جس بول کا علاج ہمکو اسوقت لکھنا واجب ہے وہ یہ ہی کہ خالص خون کے پیشاب کا علاج لکھین۔ خالص خون کا پیشاب جو بسبب رگون کے تفرق اتصال کے عارض ہو ونیز وہ علاجات مشترکہ جو بسبب گردے اور مثانہ کے بول الدم مین کرنی چاہییٔن یہی ہین کہ تبرید پیدا کرین اور خون روکنے کی تدبیراون دواؤن سے کرین جنکو ہمنے خون حیض کے روکنے مین لکھا ہی اوران دواؤن کے ہمراہ تھوڑی سی مدرات شامل کرین تاکہ انکا نفوذ بخوبی ہو جاے۔ اور یہ بھی لازم ہی کہ خون کو کسی اور طرف کھینچ لیجائین تچھنے لگاکر یا باریک فصد باسلیق کی کھولکر جسمین تھوڑا سا خون نکلے۔ غذا ایسی کھلائین جو خون کی تبرید کرے اور خون کو گاڑھا کردے آرام اور راحت رسانی ان بیمارون کی زیادہ کرین اور اطراف کی بندش بھی کرنی چاہیے۔ جماع کو یہ بیمار بالکل ترک کردے۔ آبزن ایسے کہ جسمین ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو جیسے عدس مقشر اور پوست انار اور بہی اور امرود مازو عصی الراعی وغیرہ کو جوش دیا ہو۔ منجملہ قوی دواؤن کے اس بول الدم کے روکنے مین گوکھرو ہی اور تراشہ چوب بن و قسطوریون کی جڑ اور حب فاوانیا۔ طلا کے اقسام مین سے جہان مل سکے بیخ عوسج اور خرنوب نبطی و خرنوب الشوک وسماق اور جنگلی آلو بخارے کی جڑ اور پوست انار ان سب مین آب ریباس یا آب انگور خام یا آب گل سرخ تازہ ملاکر طلا طیار کرین۔ حی العالم سے تنہا طلا طیار ہوتا ہی اور بہت اچھا ہوتا ہی خصوصاً اوسکی جڑ سے کتیرا اور دیگر عصارات قابضہ ملاکر لطوخات جو پیٹھ اور پیڑو پر لگاے جائین اون مین سے ایک نسخہ یہ ہی مر مکی پھٹکری سرخ مازو کاغذ سوختہ اقاقیا۔ پینے کی دوائین جیسے قرص گلنار ہمراہ دم الاخوین کے اور قوی دوا پینے کی جسکی حاجت اوس بول الدم مین ہوتی ہی جو مثانہ کی خرابی سے پیدا ہو وہ یہ قرص ہے پھٹکری گلنار دم الاخوین مکد ایکدرہم کتیرا دو درہم صمغ عربی نصف درہم مازو کے شربت شیرین کے ہمراہ استعمال کرین یا شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ۔ جو دوا اس سے کم قوی ہی وہ اسلم ہی وہ یہ ہی تخم خشخاش گل مختوم عصارہ لحیۃ التیس صمغ آلو بخارا سیاہ کہربا سب اجزا برابر مقدار شربت دو درہم تک یا تین مثقال تک۔ ایضاً بیخ حی العالم کہربا مکد ایک جزو شادنج نصف جزو گل ارمنی ڈیڑھ جزو مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک اور بعض عصارات قابضہ ملاکر اور کبھی انھین عصارات مین مخدرات ملاے جاتے ہین جیسے یہ نسخہ زعفران اسپند خبازی کے دانہ افیون مکد ایک درہم بادام چھلا ہوا ساٹھ مغز تین عدد مقدار شربت ایک جلوزہ اور دوسرے نسخہ مین بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً پوست بیخ بیروج بریان انیسون بریان تخم کرفس بریان مکد تین درہم خشخاش سیاہ بارہ درہم طلا نامی شراب سے ملاکر طیار کرین مقدار شربت دو درہم ایضاً سفوف کا نسخہ شاخ گوزن سوختہ او رکتیرا دونون ہموزن لے کر ہمراہ رب آس کے پھانک جائین ایضاً ایک دوا ہی جسکی قدیم زمانہ کے طبیبون نے بہت تعریف کی ہی حب صنوبر بارہ عدد بادام تلخ مقشر نو عدد تخم خبازی تین درہم مقدار شربت ایک درہمی نہار اوٹھکر۔ جو دوا بول الدم مثانہ سے خاص ہی اوس مین قوی دواؤن کو اختیار کرنا چاہیے اور مدرات بھی قوی در کار ہین۔ منجملہ اون دواؤن کے یہ بھی ایک دوا ہی کہ آس اسفنج کو سرکہ مین ڈبوکر ضماد کرین تمام مثانہ پر اور دونون کولھون پر اور اس مرض مین لازم ہی کہ پچکاری بھی دیجاے ایسی دواؤن سے جیسے عصارۂ بارتنگ اور عصارۂ بطیاطا اور عصارۂ تخم خرفہ۔ انھین دواؤن مین سے وہ قرص پھٹکری کا ہی جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اور قرص اون مخدرات کا جو اوپر مذکور ہو چکے ہین

اور شاخ گوزن سوختہ کہربا شادنج صمغ عربی کتیرا ماز دعصارۂ لحیۃ التیس گلنار تھوڑی سی پھٹکری قلعی سوختہ مغسول اور تھوڑے سے
مخدرات جو افیون سے بنائے گئے ہون یا بھنگ سی- منجملہ تدبیرون کے جو سیلان بول الدم مثانہ کو بند کرے وہ یہ ہی کہ بیٹھ کے
اور کھولے اور بیڑو کے مقامات پر سینگیان توڑوا یئن کہ یہ تدبیر خون کو روک دیتی ہی پھر بعد اوسکے وہ تدبیر کرین جو کہ اوپر مذکور
ہوئی ہی جو نکسون کے خون بند کرنے کے بیان مین منجملہ غذا کے وہ روٹی ہی جو دہی مین جو را گ کے بھگوئی گئی ہو اور رمانیہ و سماقیہ اور
اگر قوت ضعیف ہو اوسکی تقویت ایسے شوربے سے کرنی چاہیے جو قابض ہو اور گھلے ہوئے گوشت کا ہو یخنی کبک اور دراج
اور بگلے کی جسمین ترشی آب انگور خام اور انار دانہ کی پڑی ہو اور دودھ خوب پکایا ہوا اسیطرح اور غذا مین- پھر اگر بدون پلانے
کسی شراب کے چارہ نہو اسلیے کہ قوت ساقط ہو رہی ہی اور خواہش زیادہ ہی تو مازو کی شراب جو غلیظ اور سیاہ ہی پلانا چاہیے
جسوقت وہ بیمار جسکے پیشاب مین خون یا پیپ آتا ہو اچھا ہو جاے اوسکو چاہیے کہ پانی ملی ہوئی شراب پیے تاکہ جلا کرے اور
ادرار کرے اور پیشاب کو اپنے کبھی نہ روکے ورنہ بیماری پلٹ آے گی دوسرا مقالہ تمام ہوا

بیسوان فن مردون کے اعضائے تناسل کے احوال کا بیان

اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات کے بیان مین اور منی کے رہنے کی جگہ جن اعضا مین ہے اون کا بیان-
پہلا مقالہ کلیات کی بیان مین دونون اُنثیین جیسا اوپر بیان کیا گیا دو عضو رئیس پیدا کیے گئے ہین انھین مین منی اوسی رطوبت سی
پیدا ہوتی ہی جو اُنثیین مین رگون سی کھچکر آتی ہی گویا کہ وہ رطوبت تمام بدن کی غذا چوتھی ہضم کا فضلہ ہی اور یہ خلط نہایت پختہ خون اور
نہایت لطیف سے بنتی ہی ان دونو مین پہونچکر روح کو حرکت دیتی ہی اور اون مجاری مین پہونچتی ہی جو دونون بیضون مین از قسم رگون کے
ہین اور اون رگون کا نکلنا اور پیدا ہونا ایک رگ متحرک اور ایک رگ ساکن سی ہے یہ دونون رگین بمنزلہ اصل اور جڑ کے ہین جن
رگون مین یہ خلط آتی ہی اور دونون بیضون مین وہ رگین ساکن اور متحرک دونون قسم کی ہین انکا گھماؤ اور پیچیدگی اور شاخ در شاخ ہونا
بہت زیادہ ہی یہانتک کہ اگر ایک پتلی سی رگ بھی انمین سی کٹ جاے ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے بہت سی رگین کٹ گئین اسکا سبب یہ ہی کہ
انثیین کی رگون مین سوراخ اور منھ زیادہ ہین ایسے کہ ظاہر ہوتے ہین- پھر ان رگون سی یہ منی اون مقامات مین گرتی ہی جنکو ہم اوعیۂ
منی کہتے ہین اور انکا بیان آگے آتا ہی اوعیہ منی سے پھر نایزہ مین پہونچتی ہی اور نایزہ سے عورتون کی شرمگاہ مین پہونچتی ہی جس
مقام پر جماع کیا جاتا ہی اور یہی جماع طبعی ہی پھر وہان سے رحم تک پہونچتی ہی فم رحم کھل کر اسکو اچھی طرح خوب جذب کر لیتا ہی بشرطیکہ مرد
اور عورت دونون کی تندی شہوت ساتھ ہی ہو اور ساتھی انزال ہو جاے- انثیین دونون مجوف یعنی پھونس ہین اور ہر ایک بیضہ
عضو غددی ہی سفید گوشت اور بہت مشابہ ہی پستان کے گوشت سی اسواسطے جو خون اسمین آتا ہی وہ بھی اسی کے ہمرنگ ہو جاتا ہی
خصوصًا اس سبب سی کہ ہوائیت روح کی اسکو ملا دیتی ہی- وہ مجرا جسمین رگین اُنثیین تک آتی ہین ایک بڑی جھلی ہی جو پیڑو پر
کھینچی ہوئی ہی- اور وہ جھلی جو اوردہ اور شرایین وارد انثیین کو ڈھانپے ہوے ہے اوسکا منشا یعنے جاے روئیدگی صفاق
اعظم سے ہی جیسا کہ پہچانا گیا ہی اور اپنے مقام پر بیان ہو چکا ہی اور اسی سبب سے اتصال ہی اس جھلی کو نخاع کی جھلی سی- اور اسی جھلی
سے اوترتی ہین وہ چیزین جو اوترتی ہین از قسم رگون کی اور علائق کے اطراف مین چڈھون کے اور اُنثیین کے بیچ اسی سی ریاح
پیدا ہوتی ہین جسقدر رکہ بکار آمد ہین اور اسمین نفوذ کرتی ہین- اور وہ جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوے ہے چونکہ چڈھون تک اوسکا نفوذ ہی

وہ بھی تولید ریاح کرتی ہی۔ تشریح عروق کے بیان مین یہ بات معلوم ہو چکی ہی کہ بائین بیضہ مین وہ رگ آتی ہی جو غدد مین نہین آتی ہی اور یہ بات معلوم ہو چکی ہی کہ جو رگ داہنے بیضہ مین آتی ہی اوسمین جو خون پہونچتا ہی نہایت پختہ اور نہایت پاکیزہ اور صاف مائیت سے ہوتا ہی۔ داہنا بیضہ اکثر آدمیون مین بہ نسبت بائین بیضہ کے قوی تر ہوتا ہی سوا ے اوس شخص کے جو حکم مین اعسر یعنے بئین ہتھے کے ہی۔ اوعیہ منی کی ابتدا مثل برانج یعنے چھچھے کے ہوتی ہی ہر ایک بیضہ مین ایک چھچہ سا ہوتا ہی اوبھرا ہوا گویا کہ بیضہ سی جُدا ہے اور اوس سے پیدا نہین ہوا ہی اگرچہ ہر ایک چھچہ ہر ایک بیضہ سے ملا ہوا ہی اور مماس بھی ہی۔ ہر ایک چھچہ بیضہ کے قریب آکر خوب پھیل جاتا ہی اور اسی جگہ پر اسمین تب پیدا ہوتا ہی جو بخوبی محسوس ہی پھر اسمین تنگی اور کوتاہی شروع ہوتی ہی اگرچہ یہ دونون چھچے کبھی بعد کوتاہی کے پھر پھیل جاتے ہین خصوصاً عورتون کے بدن مین انکا پھیلاؤ دوبارہ اوس مقام پر ہوتا ہی جہان پر یہ چھچے انتہا کو پہونچ جاتے ہین یہ اوعیہ منی پہلے تو اوپر چڑھتے ہین بعد اوسکے ہمراہ گردن مثانہ کی مجراے بول سے نیچے کیطرف جھکتی ہین۔ قضیب یعنے ڈانڈیہ ایک عضو مرکب ہے جسکی ترکیب چند اعضای مفردسے ہوئی ہی اوسمین رباط بھی اور پٹھے بھی ہین اور رگین بھی ہین اور گوشت بھی ہے اور سپید اسکی جاے روئیدگی کا وہ جسم ہی جو پیڑو کے گوشت سے اوگتا ہی اور یہ جسم رباطی ہی تجویف اسمین زیادہ ہی اور پھیلا ہوا ہے۔ اگرچہ اکثر اوقات یہ تجویفین چسپیدہ بھی ہو جاتی ہین اور انھین تجویفون مین جب ریح بھرتی ہی انتشار یعنے تندی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی جرم کے نیچے بہت سی شرائین پھیلی ہوئی ہوتی ہین زیادہ اوس مقدار سے جو اس عضو کے لائق ہین۔ اور پٹھے بھی اس عضو مین آتے ہین فقرات عجز سے اگرچہ یہ پٹھے اس عضو کے جوہر مین داخل نہین ہی۔ پٹھون سی جوہر اس عضو کا اسواسطے ملایا گیا کہ دراصل یہ عضو رباطی اور بحس تھا۔ وہ اعصاب جن سی انتشار پیدا ہوتا ہی جالینوس کے نزدیک اور ہین اور جن پٹھون سی یہ عضو ڈھیلا ہوتا ہے وہ اور ہین۔ عضل جو خاص قضیب کے واسطے ہین اونکی شناخت باب تشریح عضل مین ہو چکی ہی قضیب مین تین مجری ہین ایک مجرا پیشاب کیواسطے دوسرا مجرا منی کے واسطے تیسرا اوذی کے واسطے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ قضیب مین انتشار کی قوت اور ریح قلب سے آتی ہے اور حس دماغ اور نخاع سی آتی ہے اور خون معتدل اور شہوت جگر سے آتی ہی اور شہوت طبعی کبھی اسکو گردی کی شرکت سی ہوتی ہی اور میری راے یہ ہی کہ اصل اس شہوت کی قلب سے ہوتی ہی سبب استشار انتشار عارض ہوتا ہی پس اوس پٹھے کے جو مجوف ہی اور جو چیز متصل اوس پٹھے کے ہوتی ہی غرضیکہ اور طرح پر ہو کر اسلیے کہ اوس پٹھے وغیرہ مین ریح قوی داخل ہوتی ہی جس ریح کو روح شہوانی مین یہان تک کھینچ لاتی ہی کہ اوسکے ساتھ بہت سا خون اور روح غلیظ بھی کھچ آتی ہی اور اسی سبب سے سوتے وقت چونکہ جو شرائین اعضاے منی مین ہین گرم ہو جاتے ہین اور ریح اور کشش اور روح اور خون کی ان رگون مین زیادہ ہوتی ہی لہذا تندی پیدا ہوتی ہی منجملہ اون چیزون کے جو اس انتشار پر معین ہین وہ چیز ہے جسمین رطوبت غریبہ ہے جسے آمادگی اسبات پر ہے کہ ریح کیطرف مستحیل ہو جاے مگر یہ آمادگی ایسی نہین ہی کہ بسہولت اور آسانی ہضم اوّل اسکو ریح بنادے اور اوسکو تحلیل کرکے فنا کردے بلکہ یہ رطوبت تیسرے ہضم تک رہتی ہی اب اسوقت جاکر نفخ پاتی ہی۔ استعمال جماع کا اس عضو کو قوی کر دیتا ہے اور موٹا کر دیتا ہے اور ترک جماع سے یہ عضو لاغر و ضعیف ہو جاتا ہی اسلیے کہ کام لینا اس عضو سے بنا بر قول بقراط کے اسکو موٹا کر دیتا ہے اور بیکار چھوڑ دینا اس عضو کا اوسکو لاغر کر دیتا ہے۔ سبب شہوت کا حرکات اوسی شہوت کے ہین وہی ہون یا بسبب کثرت ریح اوس خون کے جس سے منی پیدا ہوتی ہے اور آلات قضیب کے اوس سی غذا پاتے ہین

اِس الیسی ریح سے تضیب کھڑ لیتا ہے اور تندی پیدا ہوتی ہے اور اسی سبب سے شہوت کو حرکت ہوتی ہے اسلیے کہ عضو کی استعداد
حاصل ہے اور اسلیے کہ کھجاؤ قضیب سے تناؤ اور جھین پیدا ہوتی ہے ایضاً جسوقت منی اعضاے جماع مین حاصل ہوئی اور زیادہ
ہوئی اون اعضا سے جدا ہونیکو طلب کرے گی اور جو مواد ان اعضا مین ہین اونکو حرکت دیگی۔ کبھی تندی اور انتشار
اس سبب سے ہوتا ہے کہ جو مادہ اون غدد مین در آیا ہے کہ مثانہ کے منھ کی دونون طرف رکھے ہوئے ہین اوس مادہ مین
ایک لذع اور جھین پیدا ہوتی ہے یا اوس مادہ رقیق مین جو گردہ سے مثانہ مین آتا ہے جس طرح منی کی حرکت سے بھی
لذع پیدا ہوتی ہے جسوقت منی مین حدت آجاے اور کثیر ہو اور کھجاؤ پیدا کرے۔ منی کا سبب مادی یہ ہے کہ چوتھے ہضم کا
فضلہ ہے وہ ہضم جو بوقت تقسیم یا نفوذ غذا کے اعضای بدن مین ہوتا ہے یہ فضلہ رگون سے اوسوقت ترشح کرتا ہے جب تیسرا ہضم پورا ہو چکے
یعنی منجملہ اوس رطوبت کے ہے جسکی بستگی کا زمانہ بہت قریب پہونچ چکا ہے اور اسی رطوبت سے اعضاے اصلی جیسے عروق اور شرائین
وغیرہ کو غذا ملتی ہے۔ بیشتر اسی رطوبت کی مقدار کثیر رگون مین پھیلی ہوئی ملتی ہے کہ اوسکا چوتھا ہضم بھی ہو چکا ہے اتنی بات باقی رہی
ہے کہ رگونکو اوس سے غذا ملے یا یہ کہ ایسی غذا تک پہونچے جو اس رطوبت کے ہمجنس ہین اور اس سے غذا پائین اور اسوقت اس
رطوبت کو زیادہ تغیر کی حاجت نہین ہوتی اور اسی سبب سے منی اسی رطوبت سے بنکر اوس عضو تک پہونچ جاتی ہے۔ جالینوس اور اطبا کے
نزدیک یہ بات ہے کہ مرد اور عورت دونون کیواسطے دو قسم کے فروع یعنے تخم ہین کہ دونون پر لفظ منی کا باشتراک لفظی نہین بولا جاتا ہے
جسکے دو معنی ہین ایک معنون ہے دونون کو منی نہین کہتے ہین۔ بلکہ بتواطو اور اشتراک معنوی بولا جاتا ہے اور دونون کے تخم مین
صورت گری اور صورت پانے کی قوت ساتھی ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ نر کی منی مین صورت گری کا مبدا زیادہ ہے اور دوسری یہ بات ہے
کہ نر کی منی اوچھلکر رحم کے اون مقامات تک پہونچتی ہے پس فم رحم اوسکو نگلجاتا ہے اور بشدت جذب کرلیتا ہے۔ اور مادہ کی منی بھی
اندرون رحم کے اون مقامات اور رگون سے جو اسکے رہنے کی جگہہ ہین کسیقدر اوچھل کر نکلتی ہے اور اوسی جگہہ پر ٹھہر جاتی ہے جہان
استقرار حمل ہوتا ہے۔ لیکن وہ علما جو حکیم ہین جسوقت اونکے مذہب کا حاصل کچھ سمجھ مین آے وہ یہ ہے کہ نر کی منی مین مبدا
صورت گری کا ہے اور مادہ کی منی مین صورت پذیری کا مادہ ہے اوسی طرز خاص پر جو اس منی مین ہے اسلیے کہ قوت مصورہ نر کی منی
مین بکمال خوبی صورت گری کرتی ہے شاید اوس صورت کے جس سے یہ منی جدا ہوئی ہے مگر اینکہ کوئی امر عائق اور منازع ہو اور قوت
مصورہ مادہ کی منی مین بہت اچھا اثر کرتی ہے تا اینکہ اوسکو روبراہ کر دیتی ہے طرف قبول کرنے صورت اوس شخص کی
جس سے وہ جدا ہوئی ہے۔ لفظ منی کی جسوقت بولی جاے دو معنون پر باشتراک بولی جاتی ہے مگر اینکہ کوئی تیسری معنی ایسے
مراد لیے جائین جو دونون کو شامل ہون اور ہر ایک منی نر و مادہ کی اوسی معنی اور اوسی صفت کی پائی جانے سے
منی کہلاتی ہے جو ہر ایک مین جدا جدا پائی جاتی ہے مرد کی منی کے وہ معنی جسکو وفق کہتے ہین اون معنون کی براہ سے
عورت کی منی کو منی نہین کہتے ہین مترجم کو کوکا کا علم اور قیافہ کا جو سنسکرت سے ترجمہ ہوا ہے اوسکے دیکھنے سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ حکماے ہند نے عورت کی منی کے نسبت بہت تحقیقات کی ہے اگر وہ باتین صحیح ہین اور جیسی کہ مساحقہ
کرنے والی عورتین بد وضع بیان کرتی ہین اس قدیم تحقیقات مین جسکو شیخ بیان کرتا ہے اور حکماے ہند کی تحقیقات مین
بہت فرق ہے متن خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی منی پختہ نضج یافتہ اور غلیظ ہوتی ہے اور عورت کی منی از قسم خون حیض کے ہوتی ہے

جسمین تھوڑا سا نضج ہوتا ہے اور تھوڑا سا استحالہ ہوتا ہے اور خون کی جنس سے اوسکو زیادہ دوری نہیں ہوتی ہے جسقدر مرد کی منی کو اس سے دوری ہوتی ہے اس سبب سے فیلسوف متقدم عورت کی منی کا طمث نام رکھتا ہے حکما یہ بھی کہتے ہین کہ مرد کی منی جسوقت عورت کی منی سے ملتی ہے اپنا فعل قوی کرتی ہے اور اسکے جرم کو کچھ زیادہ مداخلت مولود کے جرم بنانے مین نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مولود کا جرم بنانا یہ فعل عورت کی منی کیطرف سے ہوتا ہے اور خون حیض سے بلکہ زیادہ توجہ اور عنایت مرد کی منی کو روح مولود کی جرم بنانے پر ہوتی ہے اور یہ منی مرد کی مثل جُبنہ یا پنیر مایہ کی واسطے دودھ کے ہے جو دودھ کا پنیر بنا دیتا ہے اور خمیر اوٹھا دیتا ہے عورت کی منی بمنزلہ اصل اور جڑ کے ہے واسطے جرم بنانے بدن مولود کے - ہر ایک قسم ان دونون منی کی بڑھتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے - بسبب پیدا ہونے خون حار رطب کے جس سے روح کی پیدایش ہوتی ہے - ان دونون مذہبون کی صحت اور غلطی کی شناخت علم طبعی پر موقوف ہے اور طبیب کو اس سے جاہل رہنا کچھ مضر نہین - ہم نے اسکا حال بخوبی اپنے اصول کتب مین مشرح بیان کر دیا ہے - بقراط جو کہتا ہے اوسکے معنی یہ ہین کہ تمام مادہ منی کا دماغ سے ہوتا ہے اور وہ اُترکر اون دو رگون مین آتا ہے جو کانون کے پیچھے ہین اور اسیواسطے فصد سے ان رگون کی مرد کی نسل منقطع ہوجاتی ہے اور عورت بانجھ ہوجاتی ہے خون ان رگونکا جس سے منی بنتی ہے وہ دودھ کی طرح کا ہوتا ہے اور نخاع سے یہ دونون مل گئی ہین تاکہ انکو دماغ سے بعد ہو یا شبیہ بعد مسافت ہو کہ مزاج اس خون کا بدل جائے اور دوسرا حکا ہوجائے بلکہ یہ دونون نخاع تک پہونچتی ہین پھر گردے تک پھر اون رگون تک جو اونثیین مین پہونچی ہین جالینوس کو اس بات کی شناخت نہین ہوئی کہ ان رگون کا کٹ جانا موجب عقر ہوتا ہے یا نہین - اور میری رائے یہ ہے کہ منی کا فقط دماغ سے پیدا ہونا کچھ ضرور نہین ہے اگرچہ خمیر منی کا دماغ سے ہوتا ہو اور بقراط جو کچھ دونون رگون کا حال کہتا ہے وہ صحیح بھی ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر عضو رئیس سے کسیقدر منی آنے کا راستہ ہو اور یہ بات بھی ہونی چاہیے کہ دیگر اعضا سے ترشح منی کا ان اصول اعضا کیطرف ہوتا ہو اور اسیوجہ سے اعضائے مولود مین مشابہت ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ عضو ناقص سے عضو ناقص پیدا ہوتا ہے اور یہ بات نہ ہوگی جب تک رگین خوب آگاہ نہو جائین اور شہوت بسبب بخوبی شعور پہونچنے رگون کے پوری پوری استادگی نکرے - منی کو کبھی ریح بھی دفع کرتی ہے جو اوسین ملی ہوئی رہتی ہے اور ضرور ہے اسوقت کہ یہ ریح پہلے منی سے خارج ہو دلائل امزجہ منی اسکے جو طبعی ہین حار مزاج کی علامت یہ ہے کہ رگین جو آلۂ ذکر اور کیسۂ اُنثیین مین ہین بخوبی نمایان ہون اور موٹی ہون اور اونثیین خشونت ہو پڑ و پر کالے بال جلدی نکل آئین اور بال سخت اور گھنے ہون اور اوراک امور شہی کا جلدی ہوجایا کرے جسکو پسند یہ بات ہو کہ اپنی منی کا مزاج پہچان لے مناسب ہے کہ اپنی تدبیر غذا وغیرہ کی اصلاح کرے اوسکے بعد اپنی منی کے رنگ مین تامل کرے - بارد مزاج کی علامت یہ ہے کہ حار مزاج کی علامتون سے مخالف ہو - رطب مزاج کی علامت یہ ہے کہ منی پتلی ہو اور زیادہ ہو نعوظ مین ضعف اور سُستی ہوا کرے - یابس مزاج کی علامت یہ ہے کہ رطب مزاج کے خلاف ہو اور کبھی ایسے شخص کی منی مین ڈورے ڈورے سے پڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین - حار یابس مزاج کی علامت یہ ہے کہ جوہر منی ثخین ہو اور تندی شہوت کی ہمراہ وفق کے تھوڑی سی مباشرت مین ہوجائے اور نطفہ اوسکے جماع کرنے سے زیادہ پیدا ہوتا ہو اور جب نطفہ رہے نرینہ پیدا ہو شہوت اسکی زیادہ ہو اور جلدی جلدی ہوا کرے نعوظ اسکا قوی ہو لیکن یہ شخص جماع کرنے سے فارغ جلدی ہوجاتا ہے

پھر اگر حرارت اور یبوست زیادہ ہو مقدار منی کی کم نکلنے گی انزال مین بھی کمی ہو گی مگر تندی و انتشار مین کثرت ہو گی پیڑو اور رانون وغیرہ پر بال گھنے ہونگے اور زیادہ ہونگی حار رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت حار یابس مزاج کے مگر بال اسکے کم نکلتے ہین اور نطفہ اسکا کم رہتا ہی کثرت جماع پر قوی زیادہ ہوتا ہی لیکن شہوت اور تندی اسکی زیادہ نہین ہوتی ہی جماع مفرط کے ترک کرنے سے اسکو ضرر پہونچتا ہی احتلام یعنی سوتے وقت نہانے کی احتیاج اسکو زیادہ ہوتی ہی انزال بھی جلدی ہو جاتا ہے - بارد رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ پیڑو وغیرہ پر بال کم پیدا ہون جماع کی شہوت دیر مین ہو منی پتلی ہو نطفہ کم ٹھہرے انزال دیر مین ہو اور مقدار کم ہو - بارد یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی غلیظ ہو اور تھوڑی ہو اور حار رطب مزاج کی سب علامتون مین مخالف ہو - علامات مزاجہاے غیر طبعی کے یہ ہین کہ یہی علامات جو اوپر ہر ایک مزاج کے مذکور ہوے ہین پہلے اوس شخص مین نہون اور پھر پیدا ہون اور شناخت اسکی بتفصیل حس کے ذریعے سے ہوتی ہی منافع جماع کے جماع معتدل جو وقت مناسب تک کیا جاے اوسکی تابع چند چیزین ہوتی ہین استفراغ فضول کا ہوتا ہی بدن ہلکا ہو جاتا ہی نمو اور بالیدگی پر بدن کو آمادگی ہوتی ہی اسکی مثال ایسی ہی جیسے بدن مین کسی دوسری غذا سے ایک چیز غصب کر کے لے لی ہو اوسوقت طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی ہی اور اوس غذا کی طلبگاری مین حرکت قوی کرتی ہے اوس حرکت کی تابع تاثیر قوی ہوتی ہی جسکی اعانت وہ چیزین کرتی ہین جو اشتہا مین لکھی گئی ہین - کبھی جماع کے تابع یہ بات ہوتی ہے کہ جو فکر غالب ہو وہ بھی رفع ہو جاتی ہی اور دلیری اور جوانمردی پیدا ہوتی ہی اور غصہ جو زیادہ ہو وہ بھی فرو ہو جاتا ہے اور ہوشمندی بڑھ جاتی ہی - مالیخولیا کو بھی جماع سے نفع پہونچتا ہی اور نیز دیگر امراض سوداوی کو اس سبب سے کہ نشاط اور سرور پیدا کرتا ہی اور دخان منی جو بجانب قلب و دماغ جمع ہو رہا ہی اوسکو دور کر دیتا ہے - درد ہاے گردہ جو امتلا کیوجہ سے عارض ہون اور جملہ امراض بلغمی کو بھی جماع سے نفع ہوتا ہی خصوصاً اوس شخص کو جسکی حرارت غریزی قوی ہو کہ منی نکلنے سے اوسکو خستگی اور ضعف نہ عارض ہو پس ایسے شخص کو جماع سے اشتہاے طعام پیدا ہوتی ہی اکثر اوقات جماع اون اورام کے مواد کو قطع کرتا ہی جو بطرف دونون چڈھون کی اور دونون بیضون کے پیدا ہوتے ہین جس شخص کو ترک جماع سے اور منی کے بدن کی اندر گھٹے رہنے سے تاریکی بصر اور گھمنی اور گرانی سر اور دونون کولون مین اور چڈھون مین درد اور ورم پیدا ہوا ہو ایسے شخص کو جماع معتدل ان بیماریون سے شفا دیتا ہی - اکثر یہ ہوتا ہی کہ جس شخص کا مزاج مقتضے جماع کا ہو اور ترک کرے اوسکا بدن سرد ہو جاتا ہی اور حال اوسکا خراب ہو جاتا ہی اشتہاے طعام اوسکی ساقط ہو جاتی ہی یہانتک کہ اوسکا معدہ غذا کو قبول نہین کرتا اور قے کر دیتا ہی - اور جس شخص کے بدن مین بخار دخانی زیادہ ہو جماع سے اوسمین کمی پیدا ہوتی ہی اور نفع ہوتا ہی اور جن مضرتون کا احتقان بخاری سے اسکو خوف ہوتا ہی وہ دور ہو جاتی ہین - کبھی مردون کو بسبب ترک کرنے جماع کے اور روکنے منی کے اور زیادہ ہونے مقدار منی کی اور مستحیل ہونے منی کی بطرف سمیت کے یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ اس منی سے قلب اور دماغ تک ایک بخار ردی اور سمی پہونچتا ہی جس طرح عورتون کو اختناق رحم عارض ہوتا ہی اور کمتر ضرر اس ترک جماع کا قبل ازانکہ سمیت منی کی پھیل جاے یہ ہے کہ بدن مین گرانی پیدا ہوتی ہی اور برودت آجاتی ہی اور حرکات بدن دشواری سے ہوتے ہین جماع کے ضرر کا بیان اور یاد رکھنے خرابی حالات اور اشکال کی جماع سے جوہر غذاے بدنی کا استفراغ ہو جاتا ہی اسی جہت سے

جتنا ضعف جماع سے پیدا ہوتا ہی اور قسم کے استفراغ سے نہین ہوتا - جوہر روح سے بھی بہت سی چیز بسبب لذت کے نکلجاتی ہی اور اسی سبب سے
اکثر آدمیونکو اوسوقت لذت ہوتی ہی جب ضعف مین پڑجاتے ہین - ناگوار جماع سے بہت جلد بدن مین برودت اور خشکی اور تحلیل حرارت غریزی اور
گھٹنا قوت کا پیدا ہوتا ہی اور پہلے پہلے تو اس جماع سے حرارت دخانی یہانتک برانگیختہ ہوتی ہی کہ بال زیادہ پیدا ہوجاتی ہین پھر اوسکے بعد تبرید
بدن کی زیادہ اور بصارت اور سماعت مین ضعف پیدا ہوجاتا ہی اور دونون پنڈلیون مین سستی اور درد ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اپنے بدن کے بوجھ
کی برداشت نہین کرسکتا ہی اور کبھی اسکا حال مشابہ پوشیدہ مرگی کے اسی جماع کیوجہ سے ہوجاتا ہی اور بیشتر سودا کا غلبہ ہوتا ہی پھر صفرا اور
دوار بھی اسکو عارض ہوتا ہی مگر ضعیف کہ اسکی حرکت اعضا مین اس شخص کے مشابہ چیونٹی کی چال کے ہوتی ہی سر سے شروع ہوتی ہی اور
آخر پشت تک پہونچتی ہی طنین بھی اسکو عارض ہوتی ہی یعنے کان گونجا کرتے ہین حمیات حادہ محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین اور اون
حمیات مین وہی شدائد ہوتے ہین جو ان حمیات سے خاص ہین کبھی رعشہ بھی عارض ہوتا ہی اور ضعف بصر اور بیداری اور بے خوابی
آنکھون پر چھپانا ایسا جیسا بروقت نزع کے ہو - صلع یعنے گنجہ اور ایردہ یعنی لقا اور درد پشت اور درد گردہ اور درد مثانہ بھی پیدا
ہوتا ہی پشت کا یہ حال ہی کہ پہلے گرم ہوجاتی ہی اور مادہ درد کو جذب کرتی ہی - قبض بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی قولنج بھی پیدا ہوتا ہے -
اور تبخیر زیادہ ہوتی ہی منھ مین اور دانتون کی جڑون مین بو بد آنے لگتی ہی - جس شخص کے بدن مین اخلاط ردی حراری بھری ہون
بعد جماع کے اوسکو پھریری آتی ہی - اور جس شخص کے بدن مین اخلاط باعفونت ہون بعد جماع کے اوسکے بدن سے بری بو اوٹھتی ہی -
اور پھیلتی ہے - اور جس شخصکو ضعف ہضم ہو بعد جماع کے اوسکے پیٹ مین قراقر پیدا ہوگا - بعض آدمی ایسے ہوتی ہین کہ اون کے
بدن مین امتلا کسی مزاج ردی سے ہوتا ہے اگر یہ شخص جماع کو ترک کرے تو ثقل بدن اور گرانی سر اور دلتنگی پیدا ہو اور احتلام اسکو
زیادہ ہو اور اگر مرتکب جماع کا ہو معدہ ضعیف ہوجای اور خشکی آجاے - نہایت لائق ترک جماع کا وہ شخص ہی جسکو بعد جماع کے بدن مین
جنبش اور سردی اور سانس مین تنگی مگر پوشیدہ آنکھون مین گڑھے پڑجانا اشتہای طعام کا جاتا رہنا عارض ہوتا ہو اور وہ شخص
جسکے سینہ مین کوئی مرض ہو یا معدہ اوسکا ضعیف ہو اسلیے کہ جماع ترک کرنا بہت اچھا ہی اوس شخص کے واسطے جسکا معدہ ضعیف ہو
اور جو عورتین اسقاط کرتی ہین اونکے جماع سے بچنا چاہیے - خراب اشکال جماع کے جماع کرنے کے چند اشکال ایسے خراب
ہین کہ اونسے احتراز کرنا اولی ہی - ایک صورت اونمین یہ بھی خراب ہے کہ عورت اونچے مقام پر ہو اور مرد نیچے ہو کہ اس
شکل سے جماع کرنا برا ہی اور خوف عروض ادرہ یعنی بادی اور ترنے اور انتفاخ اور قروح نائزہ کا ہو اور بدشواری چڑھنا منی کا
عورت کے اندرونی جگہ مین ہوتا ہے اور شاید کہ عورت کی منی خواہ اور کوئی رطوبت ریزش کرکے مرد کے نائزہ مین چلی
آئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منی کا روکنا اور انزال کا ٹالنا بہت ہی مضر ہے اکثر اسکی وجہ سے ایک بعینہ ناپدید ہوجاتا ہے -
یہ بھی واجب ہے کہ بروقت احتیاج اور تقاضای بول براز وغیرہ دیگر فضلات کے جماع نکرے اور نہ بروقت کسی ریاضت بدنی
خواہ کسی قسم کی اور حرکت کے خواہ بعد کسی قوی انفعال نفسانی مثل غضب وغیرہ کے - اور اغلام کرنا قبیح ہی نزدیک جمہور عقلا
اور اطبا کے اور شریعت کی رو سے تو قطعاً حرام ہے - اور ایک اور طریقہ اور وجہ سے مضر اوسکا کمتر بھی ہوتا ہی - اگر اس امر کا
لحاظ کیا جاے کہ طبیعت بروقت اغلام کے محتاج زیادہ حرکت کرنے کی ہوتی ہے تب جاکر انزال ہوتا ہی تب تو یہ فعل نہایت
مضر ہے اور اگر اس امر کا خیال کیا جاے کہ منی کا اخراج زیادہ دقت اور زور سے اغلام کرنے مین نہین ہوتا ہے جیسی کہ عورات سے

جماع کرنے مین ہوتا ہے تو اسکا ضرر کمتر ہے اور اسی حکم مین ہو عورتون سے مباشرت کرنا سواے مقام فرج کے یعنی دبر مین وطی کرنا۔

اوقات جماع واجب ہو کہ امتلاء غذا کے وقت قبل از ہضم کے جماع نکرے کہ ہضم کو مانع ہو اور اون امراض مین ڈالتا ہے جو اور حرکات کرنے سے بروقت امتلاء کے پیدا ہوتے ہین اور جلد تر پیدا ہوتے ہین اور زیادہ تر صعوبت ان امراض مین ہوتی ہو اور اگر کسی سے ضبط نہو سکے اور اسی امتلاء کے وقت مین وہ مرتکب جماع کا اتفاقاً ہو جاے پس واجب ہو کہ فراغ کے بعد تھوڑی سی حرکت کرے مثلاً چہل قدمی کرے تاکہ طعام معدہ مین ٹھہر جاے اور طافی تر ہے یعنی معدہ مین اوپر لٹکا ہوا نرہے بعد اِس حرکت کے اگر نیند آسکے سو جاے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ بحالت گرسنگی کے بھی جماع سے پرہیز کرے کہ ایسے وقت جماع کرنا بہ نسبت امتلاء معدہ کے زیادہ تر مضر ہے اور طبیعت پر زیادہ تر گرانباری کرتا ہو اور حرارت غریزی پر اسکا ضرر زیادہ متوجہ ہوتا ہو اور ذوبان اور دق کا زیادہ تر کھینچ لانیوالا ہی بلکہ واجب ہے کہ جماع بروقت انحدار طعام کے معدہ سے اور پورے ہو جانے ہضم اوّل کے واقع کرے اور ہضم دوم بھی ہو چکا ہو اور ہضم سوم کا توسط حال ہو یعنے آغاز کے بعد اور تمام ہضم سوم سے پہلے واقع کرے اور یہ حالت بحسب اختلاف اشخاص انسانی کے مختلف ہوتی ہے اور جو شخص اسباب کو کہتا ہو کہ ہر ایک ہضم تمام کے بعد جماع کرنا چاہیے اوسکے قول کو نہ سننا چاہیے اِسلیے کہ وہ تو خلاء اور بھوک کا وقت ہی جسکی مضرت ہمنے بیان ہی کر دی ہو بلکہ عمدہ وقت جماع کا یہ ہو کہ انتشار بدن مین شروع ہو جاے یعنی سناٹا پیدا ہو اور ابھی کسیقدر اعضا مین بقیہ غذا کا ہضم آخری سے موجود ہو جو ہضم ہو رہا ہے پس بعض آدمیون کو یہ حالت اوائل شب مین محسوس ہوتی ہو پس اونکے واسطے تو عمدہ وقت جماع کا وہی زمانہ ہی بنظر وجوہ مذکورۂ بالا اور دوسری وجہ عمدہ ہونے کی یہ ہے کہ بعد ایسے وقت جماع کرنے کے دیر تک سونا ملے گا اور قوت بوجہ سکون اور آرام کے بحال خود برقرار رہے گی کسی قسم کی تحلیل بوجہ حرکات بیداری کے جو عارض ہوتی ہو عارض نہوگی مرد کو تو یہ فائدہ ہوگا اور جب سو اوٹھے گا قوت بحال خود عود کرے گی۔ عورتون کے رحم مین استقرار اور ٹھہرنا منی کا زیادہ رہے اور جب تک سویا کرے گی منی کسی طرح نہ ہلے گی جس سے استقرار نطفہ کی امید قوی پڑتی ہو۔ واجب ہو کہ بدون بیتابی شہوت اور صحیح صحیح پوری خواہش کے جماع نکرے اور پوری شہوت کے یہ معنی ہین کہ عورت کو دیکھکر خواہ کسی کے حسن و جمال مین تامل اور فکر کرکے شہوت نہوئی ہو اور نہ کسی قسم کی کھجلی اور سوزش قضیب کے پیدا ہونے سے شہوت ہوئی ہو بلکہ ہیجان شہوت کا فقط کثرت منی سے ہوا ہو اور امتلاء منی نے اسکی ہمراہی کی ہو اور صحت قوت اسکی معین ہوئی ہو۔ تخمہ اور بدہضمی کے بعد بھی جماع سے اجتناب کرین اور بعد استفراغ ہاے قوی کے جو قی یا اسہال اور ہیضہ اور ذرب کی وہ قسم جو دفعتہً عارض ہوا وسے اور بھی دیگر اقسام حرکات بدنی اور نفسانی سے جو عارض ہو اوسکے بعد بھی جماع نکرین۔ اور حرکت بول اور براز اور فصد کے بعد بھی اسسے پرہیز کرین۔ ذرب قدیم یعنے اسہال کہنہ مین جماع کرنے سے کبھی خفت پیدا ہوتی ہے اِسلیے کہ جماع سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مادہ کا جذب خلاف جہت امعا مین ہو جاتا ہو واجب ہے کہ زمانہ حار اور بلد حار مین بھی ترک جماع کرین۔ مرد کو لازم ہے کہ جسوقت اوسکا بدن گرم ہو خواہ سرد ہو اوسوقت جماع نکرے۔ گو کہ بروقت گرم ہونے بدن کے جماع کرنا اسلم ہو بہ نسبت سرد ہونے بدن کے اور اسی طرح بعد رطوبت خواہ نمناک ہونے بدن کے بہتر ہے جماع کرنا بعد یبوست بدن کے۔ بہترین اوقات جماع کا وہی ہو کہ جو شخص اوسکا بدن

کیفیات چہارگانہ مین معتدل ہو اور تجربہ کرے بعد ازانکہ تھوڑے زمانہ تک اوسنے جماع نکیا ہو کہ جماع کرنے سے خفت اور صحت نفس اور ذکاء حواس پیدا ہوتی ہی اور جو وقت اوسکے تجربہ مین ایسا ٹھہر جاے اوسی کو وقت جماع قرار دے کسکی منی سے نطفہ بنتا ہی اور کسکی منی سے نہین بنتا ہی سکران یعنے مست بیہوش اور شیخ کبیر السن اور لڑکا نابالغ اور کثیر الجماع کی منی سے تولد کی امید نہین ہی۔ اور جسکے اعضاے بدنی درست نہون کمتر اوسکی منی سے لڑکا تام الخلقت پیدا ہوگا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر قضیب زیادہ لانبا ہو مسافت حرکت منی کی رحم مین زیادہ ہوکر حرارت غریزی اوسکی ٹوٹ جاتی ہی اسکی منی سے اکثر انعقاد نطفہ نہین ہوتا ہی جماع کنندہ کی شناخت بعد جماع کے جو شخص پیشاب کرتا ہی اوسکے بول مین ڈورے نظر آتے ہین اور شعبہ شعبہ پیدا ہوتے ہین جو ایک دوسرے سے آمیختہ اور لپٹے ہوے نظر آتے ہین

نقصان باہ کا بیان یا تو سبب اسکا خاص قضیب مین ہوتا ہی یا اعضاے جماع مین یا اعضاے مجاورہ مین جو کہ قریب اعضاے جماع کے ہین اور مخصوص ہین بوجہ قرب کے امر جماع مین۔ یا بسبب قلت نفخ کے اسافل بدن مین نقصان باہ کا پیدا ہوتا ہی یا اینکہ تمام بدن مین نفخ کی کمی سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی جو نقصان باہ کہ خاص قضیب مین اوسکا سبب ہوتا ہی یا تو کوئی سوء مزاج اوسی قضیب مین پیدا ہو یا استرخاء مفرط اوسی قضیب مین عارض ہو۔ جو ضعف باہ بسبب انثیین اور اوعیہ منی کے عارض ہو یا سوء مزاج مفرد اوس بلا افراط اونمین آجاے۔ یا اینکہ خشکی بےاندازہ اون اعضا مین لاحق ہوجاے اور یہ قسم زیادہ ردی ہی۔ یا اینکہ غالب اور مستولی اون اعضا پر فقط یبس ہو کبھی بسبب کمی حرکت منی کے اور نہونے لذع کے جو ہیجان شہوت کرنیوالی ہی بھی نقصان باہ پیدا ہوتا ہی حتے کہ بعض لوگ ایسے بھی تھے کہ منی کی اونکے بدن مین کثرت تھی اور جب جماع کرتے تھے انزال نہوتا تھا اسلیے کہ منی اونکی جامد ہوگئی تھی اور رات کو جب سوتے تھے احتلام ہوجاتا تھا اسلیے کہ شب کو بوجہ نوم کے اوعیہ منی اونکے گرم ہوجاتے تھے اور وہ گرمی منی مین بھی آتی تھی لہذا رقیق ہوکر بوقت احتلام کے اوسکا اخراج ہوتا تھا۔ جو نقصان باہ بسبب اعضاے رئیسہ کے ہو یا تو بسبب قلب کے ہوگا کہ مادہ روح اور اوس ریح کا جو منی کی پراگندہ کرنیوالی ہی منقطع ہوجاتا ہی۔ یا بجہت جگر کے ہوتا ہی کہ مادہ منی کا منقطع ہوجاتا ہے یا بسبب دماغ کے ہوتا ہی کہ مادہ قوت حساسہ منقطع ہوجاتا ہی۔ یا بسبب گردہ کے کہ برودت گردہ مین آجاے خواہ گردہ لاغر ہوجاے خواہ اور قسم کے امراض معلومہ گردہ کو عارض ہون۔ خواہ بجہت معدہ کے بوجہ سوء ہضم کے ضعف باہ عارض ہو اور یہ سب امور یا تو بسبب ضعف مبدا کے پیدا ہوے ہون یا بسبب سدہ ہاے مجاری کے جو درمیان مبدا اور اعضاے جماع کے ہین۔ اکثر اوقات یہ ضعف جو بسبب جماع کے ہوتا ہی وہ تابع کسی ضربہ اور سقطہ کے ہوتا ہی۔ جو سبب اس باہ کے ضعف کا بذریعہ اسافل اور اعضاے زیرین کے ہوتا ہی یا تو وہ بارد ہوتا ہے یا حار زیادہ خواہ یابس المزاج کہ خشکی کی جہت سے نفخ معدوم ہوتا ہی۔ نفخ بہت اچھا معین ہی باہ کے واسطے اس لیے کہ جس شخص کو نفخ زیادہ ہوتا ہے اور اوسکا پیٹ زیادہ پھولتا ہے نہ اتنا زیادہ کہ ایذا رسانی کرے پس ایسے گوارہ نفخ سے انعاظ اور برانگیختہ ہونا باہ کا پیدا ہوتا ہے۔ سوداوی مزاج کے آدمی کثیر الباہ ضرور ہوتے ہین یہی سبب ہے کہ نفخ اونمین زیادہ عارض ہوتا ہے۔ مجاورات اور اعضاے قریبہ کے وجہ سے جو نقصان باہ عارض ہوتا ہی اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کی بواسیر کاٹی جاے خواہ اوسکی مقعد کو اور کسی طرح کا الم اور گزند جو معرت رسانی

کرے اوس پٹھہ کے جو مشترک درمیان مقعد اور عضلۂ مقعد اور قضیب کے ہی۔ منجملہ اون امور کے جو کہ جماع کرنے سے
سستی اور وہن پیدا کرتے ہین امور وہمیہ بھی ہین مثلاً جس سے جماع کرنا منظور ہو اوس سے کسی جماع کرنے والے کو
بغض ہو خواہ اوسکی حشمت اور شان وہیبت اوسپر غالب آجاے خواہ اسکے دل مین پہلے سے یہ امر راسخ ہو کہ مجھسے تو اب
جماع ہو ہی نہین سکتا اور اب تو مین جماع کرنے سے عاجز ہوگیا ہون۔ اور خصوصاً اگر ایسا اتفاق کبھی ہو بھی چکا ہو یعنے
ایک وقت اِسنے قصد جماع کا کیا تھا اور کسی اور سبب واقعی کیوجہ سے اوسوقت اس سے جماع نہو سکا پھر اب جب کبھی یہ خیال وہمی اسکو
بروقت ارادہ جماع کے ہوگا ضرور ہی کہ اوسی وہم مین گرفتار ہو کر یہ شخص جماع پر قادر نہو گا مترجم منجملہ اون حیل کے جو اکثر بیزار ہو
وغیرہ کرتے ہین یہ بھی ایک حیلہ قوی ہی کہ بعض اوقات کو ایسی دوا وغیرہ کھلاتے پلاتے ہین کہ مرد کو جماع کرنے سے باز رکھے
خواہ تعویذ ایسے ہی پانی مین گھولکر پلاتے ہین اور دوبارہ جب اسی شخص پر فوت وہمی کا استیلا ہوگیا پھر لاکھ ہی یہ شخص قصد
کرے قادر جماع پر اوس عورت کی اسی امر وہمی کیوجہ سے نہین رہتا ہی۔ متن کبھی ضعف باہ کا سبب ترک جماع بھی ہوتا ہی کہ مُدّتون
کوئی شخص مجرّد رہے اور اوسکا نفس لذت جماع کو بھول جاے اور اعضاے منی جماع سے منقبض ہو جائین اور طبیعت بدنی فراہم
کرنے مادہ منی سے کمی کرے جیسے کہ وہ عورت جسنے دودھ پلانے سے بچّہ کے اپنے کو رہا کردیا ہو اور باوجودیکہ ابھی زمانہ ایسا ہے
کہ دودھ کی پیدائش اوسکے پستان مین ہوسکتی ہی مگر بوجہ چھوڑ دینے دودھ کے اب اوسکی چھاتیون مین دودھ نہین اوترتا ہی
اور سوکھ جاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ انعاظ کا سبب وہ ریح ہی جو منی کے خواہ اور چیزون کی علاوہ برانگیختہ ہوتی ہی برودت
اور حرارت دونو اس ریح سے مضادت ہی اسلیے کہ برودت مانع تولید ریح ہی اور حرارت مادہ ریح کو کبھی تحلیل کردیتی ہی۔ ریح کی
تولید جسقدر رطوبت معتدلہ اور حرارت سے بقدر اوسی رطوبت کے ہوتی ہی اتنی کسی کیفیت سے نہین ہوتی ہی۔ منجملہ اون اشیا کے
جو معین تولید ریح ہین گھوڑے کی سواری ہی بشرطیکہ باعتدال ہو اور خوگری بھی اسکی رکھتا ہو اور گردہ اور اعضاے متصل بگردہ
مرطوب بھی ہون خواہ اِسکے ہمراہ اونمین برودت بھی ہو۔ مگر جس شخصکے گردہ مین حرارت ہو اور یبوست اور خوگر سواری اسپ کا
نہو اوسکی باہ کے واسطے سواری گھوڑے کی مضر ہی اور سبب عقیم ہوتی ہی علامات جو ضعف باہ بسبب استرخاء قضیب کے ہو
خواہ برودت مزاج عصب اوسکا باعث ہی اوسکی شناخت یہ ہی کہ تندی نہوتی ہو اور تقلص ہو یعنے نہ قضیب مین استادگی
پیدا ہو اور نہ سمٹے سرد پانی مین رکھنے سے خواہ سرد پانی ڈالنے سے۔ اور کبھی ایسے شخصکے بدن مین منی کی کثرت بھی ہوتی ہے
اور بسہولت خروج منی کا ہو جاتا ہی۔ اور کبھی ایسے شخصکو بلا تندی کے انزال ہو جاتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ نحافت بدن
اور ضعف اور کمزوری بھی ہوتی ہی اور شہوت مین کچھ نقصان نہین ہوتا ہی۔ جو ضعف باہ بسبب خصیہ کے عارض ہو یا بسبب اور
اعضاے منی کے پس اگر بسبب برودت اِن اعضا کے لاحق ہو اوسکی دلیل یہ ہی کہ منی کے خروج مین دشواری ہوتی ہی اور یہ
دشواری کچھ بوجہ کمی مقدار منی کے نہین ہوتی اور برودت لمس سے بھی اسکی شناخت کیجاتی ہی۔ اور اگر بسبب یبوست اونھین
اعضا کے اور قلت منی کے نقصان باہ عارض ہوا ہی اوسوقت خروج منی کا بہت دشواری سے ہوتا ہی اور کمی بھی منی مین
ہوتی ہے اور اکثر اسکے ہمراہ کمزوری بدن کی بھی ہوتی ہی اور گوشت بھی بدن مین کم ہوتا ہی اور خون کی بھی کمی ہوتی ہی
اور ترطیب یعنے نہلانا وغیرہ ایسے بیمار کو نافع ہوتا ہی اور اسیطرح سے غذاؤن کے ذریعہ سے رطوبت بڑھائین اس سے بھی فائدہ

ہوتا ہی جو نقصان باہ بسبب اون اعضا کے ہو جو اعضای جماع سے مقدم ہین پس اگر جگر اور گردے کیوجہ سے ہو اشتہا کم ہو جائیگی بلکہ ہضم اور اشتہا اور خون کی پیدایش بقدر مناسب باقی نرہے گی اور قلت کیوجہ سے نقصان باہ پیدا ہو تندی مین کمی ہوگی اور بیشتر بدون تندی کے انزال ہو جائیگا نبض اسکی ضعیف اور نرم ہوگی گرمی بدن پر کم محسوس ہوگی۔ اور اگر دماغ کے سبب سے ہو حرکت منی کی حس مین کمی ہوگی اور تقاضای شہوت کا جو جماع پر ہوتا ہی اتنا نہوگا کہ ہیجان مین آجاے اور جوش پیدا ہو۔ حواس کے احوال سے بھی اس قسم پر استدلال کیا جاتا ہی اور خصوصا بصر کے ذریعہ سے۔ اگر نقصان باہ بعد کسی چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے جسکا صدمہ دماغ پر پہونچا ہو عارض ہو جب بھی یہی علامات پیدا ہونگے۔ جگر اور قلب اور دماغ کے ضعف کی علامتین سب اوپر بیان ہو چکین ہین اور گردے کے امراض گردے مین بیان ہوے ہین وہان سے پہچاننے چاہیین۔ جو نقصان باہ اعضای اسافل مین نفخ کی کمی سے پیدا ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ قوی اعضا کے درست معلوم ہون اور تندی مین فقط ضعف ہو اور قلب اور گردے مین قوت ہو اور اشتہا اچھی ہو منی بزور برآمد ہو اور جسوقت منفخ چیزون کا استعمال کیا جاے نفع دے۔ جو نقصان باہ بسبب قلت یا حرکت منی کے ہو یا بسبب قلت دغدغہ کے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ بروقت جماع کے منی زیادہ نکلے اور گرم ہو اور اکثر یہ مرض بعد عارض ہونے کسی مزاج بارد کے ہوتا ہی لیکن سزاوار ہی کہ منی بکثرت نکلے اور ٹھہری ہوئی ہو یعنی زیادہ زور سے برآمد نہو۔ موٹے آدمی بہ نسبت لاغر اندام کے باہ مین زیادہ تر عاجز ہوتے ہین۔ جسکا ارادہ بکثرت جماع کرنیکا ہو اوسیر واجب ہے کہ پسینہ نکالنے کی تدبیر کمتر کرے اور استحمام ایسا جس سے پسینہ نکلتا ہی ترک کرے۔ فصد بھی تا امکان نہ کھلوائے دونون قدمون کی مالش روغنہاے گرم سے کرتا رہے کہ اس تدبیر سے گردون اور اوعیہ منی مین قوت پیدا ہوتی ہی معالجات جسوقت معلوم ہو جاے کہ سبب اس مرض کا اعضاء رئیسہ مین ہی پس واجب ہے کہ علاج کرنے مین اونھین اعضا کا قصد کیا جاے۔ پھر اگر یہ مرض بسبب برودت اعضائے رئیسہ کے ہو اور یہی اکثر ہوتا ہی اوسوقت کوئی دوا مثرودیطوس سے بہتر نہین ہی کہ یہ نہایت قوی دوا ہی اس مرض کے واسطے بلکہ ہر ایک قسم نقصان باہ کی جو کسی عضو کی برودت سے عارض کیون نہو سب مین یہ دوا مفید ہے۔ اور اگر ضعف جگر کے سبب سے یہ مرض پیدا ہو اوسوقت دواء کرکم اور امروسیا اور سنجرینا کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر بدہضمی سے معدہ کی یہ مرض پیدا ہو معدہ کی تقویت کرنا چاہیے اور اگر گردے کی خراب حالی سے پیدا ہو پہلے وہی علاج کرنا چاہیے جو گردے کے مناسب ہے اور اکثر یہ علاج گرمی پہونچانے سے پورا ہوتا ہی اسلیے کہ پشت مین اور گردہ مین گرمی پہونچانا انعاظ کو مفید ہوتا ہی جب یہ گردے کا علاج ہو چکے اب علاج باہ کا کرنا چاہیے۔ خوشبو چیزین سونگھنے کی اور جو تازہ ہون وہ بھی ان لوگون کو نافع ہین ایضا دواء المسک اور تریاق اور مثرودیطوس بھی نافع ہی۔ اگر یہ مرض بسبب کمی نفخ اعضاے اسافل کے ہو اور سبب اوسکا شدت برودت اسافل کی ہی اوسوقت دلک لطیف اور اون مروخات کا استعمال کرنا چاہیے جنکا ہم بیان کرینگے اور دار چینی کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین حبوب جیسے باقلا اور لوبیا کھلانا چاہیے سیاہ اور سفید نمک ملے ہوے پانی کے ہمراہ کھلائی جسمین تھوڑی سی ہینگ ملی ہوئی ہو بھی مفید ہے اور اگر نفخ مین زیادہ کمی ہو بھونا ہوا گوشت کھلانا چاہیے اور تعدیل اسکی آبزن اور مروخات اور طلاؤن سے اور دیگر اقسام کی غذاؤن سے کرنی چاہیے۔ لازم ہی ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین برودت اور نفخ دونون ہون جیسے امرود

اور قوت شاہی یا قلیہ اور دودھ اور ماست۔ اور ضعف بدن کے سبب سے اگر یہ مرض پیدا ہو تمام بدن کی تقویت قوی غذاؤن سے
کرنی چاہیے جیسے یخنی اور مطنجن کی اقسام اور شراب کے اقسام اور کباب بھونی ہوئے کلّی یا بے کا لعاب بیضہ نیمبرشت شلجم اور زردہ
روغن زرد میدہ کی روٹی لعوب مین جیسے لعوب بادام لعوب جوز لعوب ناریل پستہ چرونجی وغیرہ کہ ان سب مین گرم مصالح پڑے ہوئے ہون
اور پیاز اور پودینہ گندنا اور بتھی اور کھیرا ہو اسیطرح بدن کی تقویت ایسے نہلانے سے کرنا چاہیے کہ اون پانیوں مالش کے تیل ملے ہون
جیسے روغن سوسن اور روغن بان۔ پھر اگر حاجت زیادہ گرمی دینے کی ہو انھین دواؤن مین تھوڑی سی مشک اور عنبر اور مستر وغیرہ ملانا
چاہیے پھر اگر سبب اس مرض کا برودت اعضاء منی کی ہو علاج اون ادویہ مسخنہ سے کرنا چاہیے جنکو ہم بیان کرینگے اور سعوطات گرم بھی اور
اگر ہمراہ برودت کے خشکی بھی ہو مرطبات حارہ کا استعمال کرنا چاہیے جو از قسم خوردنی کے ہون۔ اور اگر سبب اس مرض کا حرارت اعضاء
منی کی بافراط ہو اوسوقت جس چیز سے تبرید اور ترطیب بدرجہ اعتدال حاصل ہو نفع کریگی جیسے چکادہی گائے کا اور دودھ جسمین تخم
خرفہ پکایا ہو۔ اور اگر خشکی زیادہ ہو مرطبات حارہ از قسم حمام کے استعمال کرین انڈے کی زردی کھلائین اور تازہ دودھ دوہا ہوا اوسمین
مین بقدر دو خمس کے ترنجبین داخل کرکے پلائین۔ اور غذا مین یخنی دینی چاہیے ترطیب روغنہای باردہ سے کرین حتی کہ روغن کاہو
اور کدو بھی جائز ہی۔ اگر سبب اسکا یبوست ہو بدن کی ترطیب کرین غذاؤن کے کھلانے سے تیل کی مالش دودھ کا استعمال حمام کرانا
شراب رقیق پلانی اور خورش مین ایسی چیزین تجویز کرنی جو نرم ہون۔ از قسم جو کے اور مریض کا دل خوش کرنا اور آرام دینا۔
اگر سبب نقصان باہ کا قضیب کے پٹھون کی برودت اور پٹھون کا مسترخی ہو جانا ہی اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو استرخا اور برودت
مثانہ کا علاج مذکور ہو چکا ہی۔ واجب ہے کہ بعد استفراغ کے جماع سے پرہیز کرین اور بعد تعب کے اور کسی پھوڑے وغیرہ کی چاک کرنیکے
اور بعد حرکات نفسانی کے اسلیے کہ یہ سب باتین ہر قسم کی ضعف پیدا کرتی ہین اور اسیطرح جماع کو بھی ضعیف کرتی ہین۔ چاہیے کہ
پدرپے اور بکثرت جماع سے پرہیز کرین پھر اگر کسی شخص کو یہ بات عارض ہو یعنی کثرت جماع مین گرفتار ہو گیا ہو چاہیے کہ تھوڑے ہی دنون
اس سے باز رہے اسلیے کہ بکثرت جماع کرنے سے باہ قطع ہو جاتی ہی۔ اور تخمہ بدہضمی سے بھی بچنا چاہیے اور اگر بدہضمی عارض ہو غذائے سبک کا
استعمال کرین اور ہضم کی جودت کی فکر کرین اور معدہ کی تقویت کرین۔ پانی پینے مین کمی کرین اسلیے بکثرت پانی پینے سے زیادہ مضر
کوئی چیز نہین ہی واجب ہی کہ جو چیز محلل ریاح ہو اور جس چیز سے بخارات خفیف پیدا ہوتے ہون اوس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے جیسے سداب اور
مرزنجوش حرمل فوفل مرماحوز کمون تخم فنجنگشت۔ اور جو چیز کہ خشکی ہمراہ برودت کے پیدا کری جیسے مسور اور خرنوب جوارش اور ترش چیزین
اور قابض چیزین انسے بھی پرہیز کرین کہ خشکی بھی پیدا کرتی ہین اور جو چیز کہ زیادہ تبرید کرتی ہو مثلاً مخدرات یا کافور اور اسبغول اور گل سرخ
اس سے بھی پرہیز کرے۔ تخم خشخاش مین اگرچہ تھوڑی تخدیر ہی لیکن اسکی چکنائی اور اسکا ریاح کا برانگیختہ کرنا اوس تخدیر کی تلافی کرتا ہی اور
زیادہ مضر نہین ہوتا ہی۔ حائض کے جماع سے اور بڈھی عورت اور بیمار اور نابالغ جو پوری سن کو نہ پہونچی ہو اور جس عورت سے
زمانہ دراز تک کسی نے جماع نہ کیا ہو اور باکرہ عورت کے جماع سے پرہیز کرین اسلیے کہ ان سب عورتون کے ساتھ جماع کرنے سے
اعضائے منی کی قوت مین ضعف آجاتا ہی اور جماع کو بھی۔ واجب ہی کہ ایسے بیمار کے سامنے اخبار اور حکایات جماع کرنے والون کے اور
جو کتابین انھین حالات مین تصنیف کی گئی ہین پڑھی جائین اور اشکال جماع کے جنکو آسن کہتے ہین اور علم کوکہ مین سنسکرت سے
ترجمہ کی ہوئی کتابین اوسکو بتلائی جائین اور دکھلائی جائین اور شبانہ روز اسی مین فکر کرتا رہے جماع بالکل ترک کر دے تا اینکہ بخوبی

قادر ہوجائین۔ انھین بیمارونکے قریب قریب حال اون لوگونکا ہی جو بسبب ترک کرنے جماع کے اور اپنے تئین روکنے سے اور مدت تک لنگوٹ بند رہنے سے سُست ہوگئی ہین ان لوگونکو مناسب ہے کہ رفتہ رفتہ جماع کا شغل کرین اور مروخات اور مالش کی وہ دوائین جنکو ہم بیان کرینگے اونکا استعمال کرین اورانکے روبرو اون اسباب کا بیان کیا جائے جنکے ذریعہ سے آدمی قادر جماع پر ہوتا ہی اور اسی قسم کے حکایات بھی بیان کیے جائین۔ اور حیوانات کو جفتی کرتے ہوے دیکھین کہ اس سے بھی تندی شہوت پیدا ہوتی ہی۔ اور وہ تدبیر جو مخصوص ہی مبہی کے نام سے وہ یہی ہی کہ تسخین و ترطیب اور تفتیح اولسبت کا گرم کرنا اور گردے کا ایسا مفید امر ہی جو اسطرح کا فائدہ کرتا ہے سینکنے سے ہو خواہ مالش کرنے سے ہو روغن بان اور ہنوکلے کے تیل سے گرم کرکے۔ وہ دوائین کھلانے پلانے کی جو باہیہ مشہور ہین اونکا نفع بچھے کی برودت مین لگانے اور پینے دونون طرح سے ہوتا ہے وہ دوائین جو ہضم دوم خواہ ہضم سوم مین نفخ پیدا کرتی ہی اور گرمی پیدا کرتی ہی وہ بھی انھین ادویہ باہیہ مین داخل ہون نفخ کرنا اونکا بسبب رطوبت غریبہ کے ہی اور اس سے نفخ بھی پیدا ہوتا ہی۔ اور وہ دوائین بالخاصہ مبہی ہین اور وہ غذائین جنکی خاصیت باہ پیدا کرنے کی ہی اور وہ غذائین جنسے خون گرم اور تر بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اونمین ساتھ اس فائدہ کی نفخ اور لزوجت اور مضبوطی قوام کی بھی ہی جیسے نخود اور لوبیا اور وہ غذائین جنکو ہم آگے ذکر کرینگے اور جنکا استعمال بوجہ احسن بعد حمام رطب کے ہی اور مالش کرنا روغن زنبق اور سوسن اور نرگس وغیرہ سے ہی۔ بیضہ نیمبرشت قبل طعام کو اسطرحپر کھانا چاہیے کہ اوسپر نمک ماہی سقنقور کا چھڑکا ہو۔ بعد کھانے ایسی غذا کے جو مبہی ہو تھوڑی سی شراب ریحانی پینی چاہیے پھر اپنے فرش خواب پر گرم جاکر گرم پانی سے اپنے دونون پانون دھوڈالی اور مروخات اور مسوحات ایسے جو نعوظ پیدا کرنیوالے ہین اون کا استعمال کرے۔ اب ہم اون دواؤن اور غذاؤن کا بیان شروع کرتے ہین اور اسطرف بھی اشارہ کرتے ہین کہ ہر قسم مین ضعف باہ کے کونسی دوا مفید ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اعتماد ضعف باہ کے بارہ مین اکثر غذاؤن پر ہی بسبب اسکے کہ مادہ منی بکثرت غذا سے پیدا ہوتا ہے انتعاش قوت بھی ایسی تدبیر سے ہوتا ہی۔ واجب ہے اوس شخص پر کہ جسکی رغبت افزایش باہ کی ہے جب زیادہ ادویہ باہیہ کا استعمال کریگا اپنے بدن کی بھی رعایت کرے پھر اگر گرمی تپ کی یا التہاب یا امتلاے بدن معلوم کرے فصد لیوڈالے اور اپنی طبیعت کی تعدیل کرے اوسکے بعد پھر ادویہ باہیہ کا استعمال کرے۔ زیادہ مبالغہ کرنا تسخین مین جائز نہین ہے کہ اس سے تجفیف اور خشکی پیدا ہوتی ہی۔ جسوقت دوا اور غذا مبہی کا استعمال کرے اوسکے بعد ایک قدح شراب ریحانی کا پی جاے۔ ادویہ باہیہ مفردہ بزور یعنے بیج کے اقسام جیسے تخم شلجم تخم کرنب تخم اوٹنگن ترمس جرجیر گاجر بودینہ بستانی تخم ہلیون تخم ترب بزر رطبہ تخم خربزہ تخم کرفس فطر اسالیون قردمانا قاقلہ دارفلفل ہیل جوزبویہ تخم کنجد تخم کتان حب الرشاد اور روغن اسکا حب البان حب فلفل حب نرلم حلبہ خصوصاً وہ میتھی جو شہد مین پکاکر سوکھائی گئی ہو حبوب یعنی دانون کے اقسام مین سی جیسے نخود باقلا لوبیا وغیرہ پوست کے اقسام مین سی اور رگھاس جیسے دارچینی اور بچ بسباسہ گوکھر وطالیسفر۔ لبوب کے اقسام مین سے جیسے حب صنوبر لسان العصافیر چرونجی حب فلفل پستہ اور بندق۔ گوند کے اقسام مین کتیرا اور ہینگ لگانے مین بھی اور پلانے مین بھی مفید ہی اسلیے کہ گرم ہی اور نفخ زیادہ پیدا کرتی ہی جسوقت سردی کا مارا ہوا ایک مثقال ہینگ شراب کے ہمراہ پیے اوسکو نفع کرتا ہی۔ جڑین اور لکڑی کے اقسام جیسے لوف کی جڑ اور دونون بہمن اور زرنباد اور قسط شیرین اور خصیۃ الثعلب کہ یہ بھی انعوظ پیدا کرنے مین قوی ہی ہلیون اور بیخ سرشف اور بصل خصوصاً بریان کیا ہوا اور اسقیل مشوی اور شقاقل زنجبیل خصوصاً جب کہ

پرورده کیجاے اور خولنجان عاقرقرحا گوکھرو کی جڑ اور مراسارون اور بوزیدان اور مثلث لعبہ ابزیریہ کہ یہ سب باہ کو برانگیختہ کرتی ہین جسطرح شراب کی گرمی سارے جسم مین پہونچتی ہی۔ حیوانات مین ساہی اور ورل یعنی گوہ اور ماہی سقنقور خصوصًا اوسکی دُم کی جڑ اور ناف اور گُردے اور اوسی مچھلی کا نمک یہ مچھلی فصل ربیع مین پکڑی جاتی ہی اور ذبح کرکے اسکی اندرونی آلائش نکال کے اوسمین نمک بھر کر سایہ مین لٹکا دیتے ہین کہ سوکھ جاے جب سوکھ جاتے نمک لے لینا چاہیے اور مچھلی کو پھینکدے یہ اسکا نمک بہت تھوڑا کافی ہوتا ہے بہ نسبت مقدار سقنقور کے جری اور مرماہیج کو سنج پانی کی گھاس سے اور سمک حار۔ اونٹنی کا دودھ بیس دن پیا جاتا ہی ہر روز اسقدر کہ ہضم ہوجای اور گرانی پیدا نکرے۔ چھوٹی مچھلیان اور نہر کی مچھلیان سوکھی ہوئی مقدار شربت سات درہم مچھلی کے بیضے اور مرغی کے انڈے خصوصًا کبک کے انڈے اور گنجشک کے انڈے اور سب جانورونکا بھیجا خصوصًا مرغ کے بچون کا اور مغز گنجشک و ربط صحرائی اور جوزے یکسالہ بچے میش ہمراہ نمک کے۔ منجملہ اون دواؤن کی جو بالخاصہ مفید ہین یہ ہی کہ بیل کا عضو تناسل سوکھا کر پیسے اور نیمبرشت انڈے پر تھوڑا سا چھڑک کے کھا جای۔ ایک عجیب دوا ہی از قسم حیوانات کے کہ حیتہ دودھ چھوٹے ہوے بچے کا سوکھا کر ایک حبہ برابر تین رطل پانی مین گھول کے بارہ گھنٹہ پہلے جماع سی تناول کری اور اگر کچھ ابتدا کری سرد پانی سی نہا ڈالے ایضًا شہد کو دیکا کر بے ملانے خوشبودار چیزون کے ماء العسل تیار کرین اور روغنہای مناسب کے ہمراہ پیے اور اگر تھوڑی سی زعفران اسمین ملاے جائز ہے۔ پانی کے اقسام مین سی ماء حدیدی اور شراب تازہ پورانی شراب سی بخار لطیف پیدا ہوتا ہے اور اوسکی تحلیل بھی ہو جاتی ہی اور باہ کو مضر ہے فواکہ مین سی انگور شیرین باہ کیواسطے بہت اچھا ہی خصوصًا انگور تازہ اسلیے کہ یہ میوہ خون مین رطوبت اور ریح کو بھر دیتا ہی اور حرارت پیدا کرتا ہی اور متانت غذا کی بھی اسمین ہی۔ ترکاریان وغیرہ پس گوکھرو اور خصوصًا اوسکا پانی جسمین شہد اسقدر پکایا جاے کہ لعوق کے قوام مین آجائے ایضًا جرجیر خصوصًا ہر صبح اوسکا عصارہ ایک رطل نبیذ صاف کے سات پیا جائے پھر اوسکے بعد جو غذا پسند ہو وہ کھائی جاے کہ اسکا نفع فورًا ظاہر ہو جاتا ہی۔ مرکب دوائین جو کھلائی پلائی جاتی ہین سب سے بڑے برشرو دیطوس اور دواء المسک اوسوقت مفید ہی کہ جب نقصان باہ ضعف قلب کے سبب سے ہو ایضًا جوارش بزور تین مثقال ایک اوقیہ آب جرجیر تازہ کے ہمراہ پلائین۔ انھین مرکبات مین دواء سقنقور جو مشہور ہی ایضًا جرجیر تازہ دشتی تین درہم ہمراہ روغن گاؤ کے دواء المسک دواء ترنجبین دواے ہندی ایضًا نمک سقنقور کا اور تخم جرجیر زردی بیضہ پر چھڑک کر کھلائین ایضًا مرغ کا خصیہ سوکھا کر اوسکے ہموزن سقنقور کا نمک ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضًا تخم جرجیر تخم ترب تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزو شیر تازہ کے ہمراہ پلائین ایضًا حب صنوبر تخم کرفس کوہی تلخہ شتر نر کا علک الانباط سب ہموزن شہد مین ملائین اور ایک مثقال استعمال کرین ایضًا اشق شقاقل تخم جرجیر دونون تودری زنجبیل دارفلفل ہر واحد دو درہم لسان العصافیر مغز گنجشک اور کندر ہر واحد ایکدرہم سب کو ناریل کے روغن مین لت کرکے شہد اور قند مین معجون تیار کرین اور استعمال کرین۔ جس شخص کو سردی کا ضرر باہ مین زیادہ پہونچا ہو اوسکو معجون حرف اور عاقرقرحا کھلائی جاے ایضًا جاؤشیر تین درہم اوس پانی مین گھولین جو ایک اوقیہ ہو اور اوسمین مرزنجوش کو جوش دیا ہو اور تین دن مین اسکو پلادین ایضًا زنجبیل تین جزو دارفلفل ایک جزو شہد سے معجون کرین اور ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین ایضًا تخم ہلیون شقاقل زنجبیل پانچ درہم فودنج بہمن سفید بہمن سرخ تودری سرخ تودری سفید تین تین درہم تخم جرجیر تخم اوٹنگن دو دو درہم

اسقیل مشوی اور سقنقور کی ناف تین تین درہم زبا نہائی گنجشک دو درہم شکر چالیس درہم مقدار شربت چار درہم ہمراہ طلا نامی شراب کے اور کھانا بھی اسکے ساتھ مشتہی ہونا چاہیے ایضاً یہ دوا ہماری تجویز کی ہوئی ہی اور بہت قوی ہی حلتیت تخم جرجیر اور الائچی تخم گاجر لسان العصافیر قردمانا ہر واحد ایک جزو بوزیدان فلفل ہر واحد تین جزو مشک چھٹا حصہ ایک جزو کا روغن صنوبر صغار مین لت کر کے شہد مین گوندھے - یہ دوا بڑی قوت دار ہی عسل بلادر اور شہد اور گھی سب برابر لیکر آنچ پر پکائین کہ جوش آجاے پھر پینے والے کو جتنی برداشت ہو نبیذ کے ہمراہ پلادین کہ یہ عجیب دوا ہی منجملہ عمدہ دواؤن کے کہ جنکی زیادہ حرارت نہو ایک یہ بھی دوا ہے کہ چھوہارا اور میتھی دونونکو لیکر اسقدر پکائین کہ چھوہارے پھول جائین پھر چھوہارے کو نکالکر اوسکی گٹھلی الگ کرڈالین بعد اوس کے چھوہارے کو خشک کرین اور شہد ملاکر رکھ چھوڑین بقدر ایک جوزی کے یہ دوا کھائی جاتی ہی اور اوسکے بعد نبیذ پی جاتی ہے ایضاً نصف رطل بن اور ایک رطل چھوہارا دونونکو کوٹ کر دو رطل بھیڑ کے دودھ مین بھگودین پھر ایسی بھیگی ہوئی دوا سے تھوڑا تھوڑا ہر روز دو دن کھائین اور اوسپر دودھ پی لین - منجملہ ادویۂ جیدہ کے معجون لبوب ہے جسکا یہ نسخہ ہی بادام اور بندق مقشر اور پستہ اور ناریل مقشر تراشیدہ لوز صنوبر حب فلفل حب الزلم حبۃ الخضرا سب اجزا برابر نار مشک دار فلفل زنجبیل ہر ایک دس جزو یا زیادہ مگر تھوڑا زیادہ سب کو کوٹ کر قند ملاکر معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر بیضہ کے ہر روز دوسری تدبیر سونگھانے کی دوائین اور ٹیکانے کی دوائین پیڑو پر اور اُنثیین اور قضیب اور جو اجزا متصل ہین - عاقرقرحا نصف درہم روغن زنبق پاکیزہ مین ملائین اور بشیتر اوسمین فربیون اور مشک ملاکر قضیب پر لگاتے ہین اور خصیہ کے نیچے سے مقعد تک یا متصل انھین دونون عضو کے - یا عاقرقرحا اور نصف اوسکی مشک پگھلائی ہوئی کہ دونون کا وزن ایک مثقال ہو اوسکو ایک اوقیہ روغن زنبق مین استعمال کرین - ایضاً رازقی کے تیل مین اسیطرح تخم اوٹنگن رازقی کے تیل مین ایضاً ہینگ کو روغن زنبق مین ملاکر مسوح قوی ہی ایضاً تخم بازریون روغن گرم کے ساتھ ایضاً بورہ عسل مصفے ملاکر اور تلخہ نر گاو شہد مصفی ملاکر ایضاً دواے جید جسکا نسخہ یہ ہی تھوڑی سی پیاز نرگس روغن زنبق ملاکر مالش کرین یا حب النیل عاقرقرحا دونون ہموزن روغن گرم کے ہمراہ یا مویزج اور روغن گرم ایضاً حلتیت اور شہد ایضاً سعد تنہا مالش کرنا مفید ہی یا قنطوریون اور زفت اور قیروطی اور روغن سوسن اور روغن خیری اور موم مصطگی سعد ان سب کو ذکر اور اطراف ذکر پر طلا کرین اور جتنے روغن باب حقنہ مین بیان ہوے سب عجیب نفع دیتے ہین اگر اونکا استعمال مروخات کے طور پر کیا جاے اور خصوصاً روغن پنبہ دانہ خاص کر روغن سعد شیر کی چربی اسبارہ مین بہت قوی ہی مسوح جورروفس حکیم کی طرف منسوب ہے مُر اور کرنب آب نارسیدہ بیولہ ہر ایک دو درہم عاقرقرحا دو درہم اونولوثان فلفل سیاہ ٢٠ دانہ قردمانا ٢٠ دانہ دو درہم پیاز کے ہمراہ نرم نرم کوٹین اور ہر ایک کو جدا جدا کوٹین بہتر ہوگا پھر کسی قیروطی مین ملاکر اسقدر پیسین کہ مثل شہد کے ہوجاے اور ناف کے نیچے تمام پیڑو پر اور خصیہ کے نیچے مقعد کے سیون مالش کرین قضیب پر ہینگ کا ملنا نعوظ پیدا کرتا ہی اور باہ مین جوش لاتا ہی اگر اسکی گرمی سے خوف ہو روغن بنفشہ مین ملاکر مالش کرین حمولات بط کی چربی اور بتولہ عاقرقرحا ناریل کے تیل مین حمول کرین - کہتے ہین کہ گدھے کی چربی کا اگر شیاف لے عجیب نفع کریگا ایضاً زفت کا مروخ جو اوپر ہم ذکر کر چکے ہین وہ بھی عجیب ہے حقنہ کلّے کا شوربا اور بچون کے گوشت کا شوربا ہمراہ زردی بیضہ اور مینڈھے کے خصیہ مین داخل کیے جائین عمدہ ہین اور تقویت دماغ اور بدن مین انکے منفعت زیادہ ہی اسیطرح چڑھون کی چربی کا تیل حقنہ مین اور روغن جوز

اور روغن کنجد روغن گاؤ روغن پستہ اور بندق روغن نارجیل روغن محلب روغن بنولہ بھی عجیب ہے گرم مزاج کیواسطے گوکھرو کا تیل روغن خشخاش روغن کدو روغن خربزہ وغیرہ۔ یہ حقنہ ہمارا مجوزہ ہی کلّے اور پائے مغانث بوزیدان تقاقل کے ہمراہ رات بھر خوب تیز آنچ سے تنور مین پکائین اور اوسپر بقدر نصف وزن کے دودھ اور چھٹا حصّہ گھی اور روغن محلب اور روغن نارجیل ہر واحد ساتوان حصّہ جزر کا اور چربی گردہ سقنقور ایضاً ریچھ کی چربی جسقدر مل سکے ملائین اور مثل ابازیر کے جھڑکی ہوئی ہوائی سے حقنہ کرین دوسرا حقنہ گوکھرو تازہ ایک مشت میتھی ایک کفدست کھیرے کے بیج گاجر کے بیج تخم جرجیر بلبون ایک کف دست بکری کا حرام مغز اور دونون خصیہ کٹے ہوئے اور دماغ بکری کے ان سب دواؤن پر دو رطل پانی ڈالین اور شیر تازہ دو رطل ملائین اور اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے ہر روز چار اوقیہ اسمین سے لیکر ایک اوقیہ روغن بطم ملاکر نہار بعد فراغت پاخانہ کے حقنہ کرین تین روز برابر۔ دوسرا حقنہ کسی جانور کا الیہ لیکر اوسکو چاک کرین اور چاک شدہ مقامات مین نصف درہم جند بیدستر کٹا ہوا رکھین اور خشط کو اوسکے تلے اوپر رکھکر تین روز کسی بھاری چیز کے نیچے دبائین بعدہ اوسکو چاک کرکے مع جند بیدستر کے پگھلائین جسقدر چربی اسمین سے نکلے بحفاظت نگاہ رکھین اسی چربی سے ایک سکرجہ اور روغن گاؤ نصف سکرجہ طبیخ حلبہ نصف سکرجہ ملاکر حقنہ دین عصر کے وقت سے تین گھنٹہ رات گذرنے تک پھر جب سونے لگین تجدید حقنہ کرین اور تین دن تک اسیطرح کرتے رہین۔ حقنہ قوی بھیڑ کی سری اور تین یا چار سنگریزے اور اینٹ کے ٹکڑے اور چنے ان سب کو تنور مین پکائین اور جسقدر پانی یا تیل اسمین سے نکلے بعد خوب پکانے کے اوسمین روغن بادام اور روغن حبۃ الخضرا اور سقنقور کی چربی ملاکر حقنہ دین۔ اور بہت سے حقنہ ہین جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا ہی غذا خالص غذا ان بیمارون کیواسطے جو مناسب ہے وہی ہی جو گوشت جدی فربہ اور ترشی اور بھیڑ کے گوشت سے اور چنے سے طیار کیجاہی اور پیاز بھی شریک ہو مگر گوشت بھونا نجائے اسلیے کہ بھوننے سے تقویت گوشت کی نہین رہتی ہی اور کثرت غذایت بھی جاتی رہتی ہی۔ اور نمکسود اگرچہ مُرّی سے تُرش کی گئی ہون وہ بھی بہت عمدہ ہین اسیطرح مرغ کے جوزے اور چڑیون کے بچّے فربہ خصوصاً انجدانیات اور بیضہ نیمبرشت جس مین دارچینی اور قرنفل اور خولنجان اور سفوف گوشت سقنقور چھڑکا گیا ہو۔ اور مچھلی کا بیضہ اور اوسکا گوشت جو گرم اقسام کی مچھلی ہے مناسب ہے۔ اور اگر مرض مین برودت ہو اوسکے گرم مصالح یہ ہین زنجبیل فلفل سیاہ دارفلفل قرنفل دارچینی وغیرہ اور انھین دواؤن سے اون غذاؤن کی تقویت کرنی چاہیے۔ یعنی اور کرنبی اور جزری خصوصاً جوزری اقسام کی غذائین بعد پکانے کے جیّد ہین۔ گوشت کی غذا یا جو گوشت مین پڑتی ہین مغز کنجشک مغز کبوتر اور دودھ روغن زرد۔ اسیطرح ہریسہ کے اکثر اقسام اور جوذابات اور کباب کے اقسام اور چانول دودھ کے ہمراہ اور گوشت بھیڑ کے دودھ کے ساتھ۔ ایسے بیمار کی نُقل مین ہلیون جرجیر کراث حرشف پودینہ خاص کر پڑتا ہی اسلیے کہ اوعیہ منی کو تقویت دیتا ہی اور بعد قوی ہونے کے سنبھال لینا اور روک رکھنا اون اعضا کا منی پر قوی ہوتا ہی اور شہوت مین شدت ہوتی ہی۔ اقسام جوذابات سے عمدہ وہی قسم ہی جسمین زعفران اور میدہ کی روٹی اور دودھ اور ناریل کا پانی پڑا ہو۔ مجرّبین کہتے ہین جو شخص گوشت کنجشک نر کھاکر پانی کی جگہہ دودھ پی لیتا ہو ہمیشہ اوسکی منی مین انتشار زیادہ ہوگا اور رستری ہوا کرے گی۔ یا پیاز کو گھی میں بھون کر جب سرخ ہوجای اور بھرا ہو جاسے اوسپر انڈے توڑ دے کھالے۔ گرم مزاج آدمی کی غذا یہ ہی جیکا وہی اور دودھ

ماہی بریان گرما گرم خربوزہ کھیرا لکڑی کدو فواکہہ تر وتازہ کے جملہ اقسام ناانیکہ کاہو اور تخم کاہو۔ تخم خرفہ انکی منی کو زیادہ کرتا ہے اور
سفیدی انڈہ کی انکو زیادہ نفع کرتی ہی کہ منی بکثرت پیدا کرتی ہی۔ دماغ اور بھیجے حیوانات کے اور کچّے انڈے جو پیٹ چاک کرنے
سے نکلتے ہین اور سرطان جو نہر مین پیدا ہوتے ہین وہ غذائین جو دوا کے مشابہ ہین اونمین سے ایک یہ ہی کہ ایک رطل دودھ
مین چالیس درہم ترنجبین معتدل مزاج کیواسطے ڈالکر پکائین اتنا کہ خوب گاڑھا ہو جاے ہر روز ایک قدح پلائین اور یہ ترکیب گرم مزاج
والون کی بھی تعدیل کرتی ہی۔ دودھ مین ملاکر خوب ہلائین اور ایک قدح نہار پلائین یا کھانے کے بعد پانی کی جگہہ پر مگر اسکے پلانے کے
بعد پانی نہ پیئین خصوصاً اگر غذا مین تیہو اور بھیڑ کا گوشت کھایا ہو کبھی یہ ترکیب اوسکو بھی فائدہ کرتی ہی جسکو برودت اور خشکی سے
نقصان باہ ہوگیا ہو۔ ازانجملہ یہ نسخہ ہے کہ روغن گاؤ مقدار ایک کوزہ کے اور گائی کا دودھ ایک کوزہ روغن پستہ ایک کوزہ
سب کو اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہ جائے اور صبحکو دو چمچہ کسی شربت کے ہمراہ پی جائین ایضاً قند ایک رطل آب پیاز ایک رطل
شیر تازہ ایک رطل کو پکا کر جب گاڑھا ہو جاے پھر صبح کو بقدر ایک اوقیہ کے تناول کرین۔ نخود سیاہ کے بڑے بڑے دانہ لیکر آب جرجیر
مین بھگو دین تا کہ اندر کے پھول جائین بعد ازان اونکو سایہ مین خشک کرین اور قند کے ساتھ پیس کر معجون بنائین مقدار شربت صبح کو
بقدر ایک جوزے کے اور رات کو سوتے وقت بقدر ایک بندق کے اور قدح اسکے اوپر کوئی چیز مذکورۂ بالا مین سے پیئین۔ اور
اگر اسی چنے کو گوکھرو کے پانی مین بھگوئین اور کسی کپڑے وغیرہ کو تان کر اوسکے نیچے دھوپ مین پھیلا دین تا کہ دھوپ کے سامنے نہ رہے
اور گرمی دھوپ کی پہونچے اور جب سوکھ جاے پھر اوسی پانی مین بھگوئین بعد اوسکے چکّی مین پیس کر بحفاظت رکھہ چھوڑین اور اوسکا
ستّو دودھ اور قند کے ہمراہ پیا کرین۔ ایضاً تین رطل شیر تازہ مین نصف رطل ترنجبین اور نصف رطل بُن کوٹے ہوے ملاکر
جوش دین پھر نرم نرم ملکر چھان لین اور اس چھنے ہوے مین سے نصف رطل کسی برتن مین لیکر ہموزن ترنجبین داخل کرین اور
چند روز جس قدر ہو سکے ہضم اور پچ جاے پی جایا کرین کہ یہ غذا عجیب اور غریب ہے ایضاً آب پیاز کے ہموزن شہد ملاکر
جوش دین جب پانی جلجاے فقط شہد باقی رہ جاے بس تیار ہوگیا مقدار شربت ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ۔ ایضاً آسے ٹے کو
آب شیرین مین مثل ستّو کے گھولین اور خوب نچوڑین بہت سی دودھ مین پکائین اور دودھ پر آب ناریل کا اضافہ کرین اور
چکنائی بط کی چربی کی ملاکر مثل ہریسہ کے تیار کرین۔ ایضاً زردی بیضہ کو نیمبرشت کرکے اوسپر ہینگ اور سقنقور کا نمک چھڑکین
اور یہ بہت قوی ہے خصوصاً بعد نہانے کے اور چنبیلی کے تیل اور روغن سوسن کی مالش بدن مین کیجاتی ہی ایضاً انڈون کی
زردی کو خوب پھینٹے اور اگر سفیدی بھی اوسکے ہمراہ ہو جائز ہے بعد پھینٹے کے چہارم وزن آب پیاز کو فقط ملا دین اور
اسکو نیمبرشت کرین اور اونھین اقسام کے نمک جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور گرم مصالح ملاکر کھایا کرین۔ جزر یعنے گاجر کو
خوب کوٹین اور پیاز کو کوٹین اور شلجم باقلا کے ہمراہ تناول کرین چنے اور شہد گوشت کے ہمراہ کھانا بہت اچھا ہوتا ہے اور
گرم مصالح ملاکر۔ باقلا اور چنے اور لوبیا لیکر گرم پانی مین بھگوئین اوسکے بعد بھیڑ کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے اسطرح کرین
جس طرح تیہو کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا ہے پھر اوسکی بتیان بطور شیاف کے تیار کرین اور پیاز اور تینون دانہ
باقلا وغیرہ جو اوپر لکھے گئے اونکے بھی شیاف بنائین اور ہر ایک شیاف پر سقنقور کا نمک اور تھوڑی سی ہینگ
دارچینی اور لونگ بہت سی چھڑکین بعد اوسکے اونھین شیاف پر دماغ ہاے کنجشک اور کبوتر کو چھڑکین اور اسیطرح کرتے رہین

کر وہ شیاف اسقدر موٹا ہو جائے کہ نگل جانے کے قابل ہو جائے پھر اوسپر چند روز تک گاجر تنہا یا ہمراہ پانی کے ٹپکائین
اور تری اور بائیت وغیرہ سب ملکر ایک ہو جائے۔ ایضاً گنجشک کے بھیجے ۲۰ عدد لیکر کسی شیشہ کے پیالہ مین رکھین تا اینکہ نتھر
جائے جسکو مصالح کہتے ہین اور جو کچھ اوسمین ہی بعد اوسکے اوسپر چربی گردے گوسپند کی ذبح کرنے کے بعد ڈالین اور لونگ اور
فلفل اور زنجبیل اور بندق پیس کر چھڑکین اور ایک اوسمین سے پہلے کھائین پھر ایک کے بعد ایک کھاتے رہین پر وقت ہر ایک
جماع کے۔ کہ یہ خاگینہ ہمارا تجویز کیا ہوا بہت عمدہ ہے دماغہائے گنجشک اور کبوتر پچاس عدد زردی بیضۂ گنجشک بیس عدد
زردی بیضۂ مرغ جوان ۱۰ عدد بھیڑ کے گوشت کا کوٹ کر پانی نچوڑا ہوا اور پیاز کا پانی نچوڑا ہوا تین اوقیہ گاجر کا پانی پانچ
اوقیہ نمک اور گرم مصالح بقدر حاجت گھی پچاس درہم اسی کا خاگینہ بنائین اسکو کھا کر جب ہضم ہو جائے شراب قوی ریحانی
پئین **حلوہ اور مٹھائیان** حب صنوبر صاف کیا ہوا دو جزو تخم جرجیر تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزو گھی مین جوش دیکر تھوڑی
فلفل اور دارچینی ملا کر شہد بقدر کفایت ڈالین دوسرا حلوہ چنے کو پانی مین بھگو دین یا آب جرجیر کے پانی مین یا گوکھرو کے پانی
مین یہانتک کہ پھول جائین پھر اوسکو تھوڑے سے گھی مین بھونین کہ جل نجائے اور ہموزن اوسکے حب صنوبر کوچاب ملائین
اور شہد اسقدر ڈالین کہ وہ گوندھ سکے اور تھوڑی سی مصطگی اور دارچینی شریک کرین پھر اوسکے لوز کاٹ لین۔ دوسرا حلوہ
شہد کو پکا کر گاڑھا کرین اور اوسپر حب صنوبر کبار اور تخم جرجیر اور تخم گاجر دار فلفل شقاقل دارچینی اور تھوڑی سی زعفران
ملا کر مثل جوارش کے تیار کرین اور اگر تخم جرجیر سے کراہت معلوم ہو اوسکے عوض تھوڑی سی مشک ملا دین۔ ایک ہمارا
ترتیب دیا ہوا نسخہ مجرب ہے حب فلفل اور بادام اور فندق اور بندق مکد پانچ جزو ناریل اور چلغوزہ ہر واحد سات جزو ہر ایک
کو الگ الگ کوٹ کر ہموزن قند کا شربت ملا کر اوس مین بقدر ایک حبہ مشک اور نصف درہم زعفران شریک کرین مقدار
شربت پانچ درہم کہ یہ نافع ہے **شراب یعنی پینے والی چیزون کا بیان** وہ مشروبات شیرین اور جن مین کہ زبیب پڑتا ہے
وہی ہین کہ خوب میٹھے منقی سے بنائی جائین گاڑھے قوام کی ہون کہ ان لوگونکو زیادہ نفع کرتی ہین اور اسی سبب سے یہ شراب
جسکی ہم صفت بیان کرتے ہین ان کو موافق ہوتی ہے گوکھرو جرجیر گاجر شلجم کو پانی مین خوب پکائین بعد اوسکے پانی کو
صاف کرین اوسکے بعد فی بارہ جزو پانی مین پانچ جزو قند یا شکر سرخ اور اسیقدر زبیب طائفی جو خوب میٹھا ہو اور بیالیسوان
حصہ اسی پانی کا ناریل کٹا ہوا ملا کر بھٹی پر چڑھا دین تا کہ نبیذ بنجائے دوسرا نسخہ دوشاب انگور لیکر فی دس من تین من اس
دوا کو ڈالین جسکو ہم بیان کرتے ہین تخم جرجیر تخم شلجم بوزیدان تخم ہلیون اور لسان العصافیر حب فلفل لعبہ بربریہ تخم گاجر
دو وزن بہمن سب اجزا ہم وزن ملا کر پیسین اور ایک ڈھیلی تھیلی مین باندھکر دوشاب مذکور مین ڈالین اور ہر وقت ہلاتے
رہین یہانتک کہ اوبھا آ جائے۔ دوسری شراب گاجر اور انگور خشک بہت سے پانی مین پکائین اور چھان لین پھر اس پانی
مین منقے کو دانہ سے صاف کر کے پکائین اور صاف کرین اور قند ڈالکر رکھدین یہانتک کہ جوش آ جائے ماء حدیدی اور وہ
پانی کہ جسمین لوہا بجھایا ہوا ہو وہ بھی بہت مقوی باہ ہے **کثرت شہوت کا بیان** کثرت شہوت اگر ہمراہ قوت بدن
اور افزایش خون اور صحت مزاج اور مناسبت سن کے ہو اور باہ پر خوب اقتدار ہو اور بعد انزال کے ضعف
نہوتا ہو اوسکی تدبیر مین اور توڑ دینے مین مشغول نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسی شہوت کا کم کرنا اور توڑ دینا مزاج اصلی مین ستی

پیدا کرے گا اور قوت بدن اور صحت مزاج کو گھٹا دے گا ہان اگر کوئی شدید ضرورت ہو او سوقت کچھ مضائقہ نہین ہے -
یہ بھی جاننا ضرور ہے منی کا بکثرت پیدا ہونا قلب اور بدن کو تقویت دیتا ہی اور کمی ہو جانے سے منی کے رنگ بدن کا
بگڑ جاتا ہی اور قوت ذکر او رفہم مین ضعف آجاتا ہی پھر اگر ان لوگونکو بسبب کثرت منی کے تخلخل بدن کا عارض ہو اور پسینہ بآسانی
نکلتا ہو ریاضت استعداد کا استعمال کرین اور اگر ممکن ہو سرد پانی سے نہایئن اوسی شخص کی شہوت کا توڑنا درست ہے جسکو کثرت شہوت
بسبب زیادتی امتلاء حرارت یا رطوبت کی ہوتی ہو پس اس امتلاء کی تعدیل کرینگے اسطرحپر کہ استفراغ اوس خلط کا کرینگے - لیکن جس
شخص کی کثرت شہوت بسبب حدت منی کے ہو یا اینکہ یہ کثرت منی کی ہمراہ ضعف بدن کے ہو اور ضعف اس سبب سے ہوتا ہو کہ اوعیہ منی
قوی ہین اور انکی قوت کیوجہ سے جذب منی کا بالطرف انکے زیادہ ہوتا ہی اور اگر بدن مین کسیقدر افاقہ اور توانائی ہو جیسے کبھی یہ بھی اتفاق
ہوتا ہی کہ بعض اعضا بہ نسبت بعض کے زیادہ قوی ہوتے ہین ایسی زیادتی منی مین بعد انزال کے کسیقدر خفت ہوتی ہی - اور اگر کثرت
شہوت کی بسبب کھجلی یا دانون کے اوعیہ منی مین ہو جسطرح عورتون کی فم رحم کی کھجلی سے اسقدر شہوت بڑھ جاتی ہی کہ اونکی شہوت
مین کبھی سکون ہوتا ہی نہین - یا کثرت شہوت بسبب نفخ کے ہوتی ہی اور اسی سبب سے کبھی ایسی قراقر مین جو ایذا رسان ہنو انعاظ شدید
ہوتا ہی سوداوی مزاج کے آدمی کو تندی شہوت کی زیادہ ہوتی ہی - مردون کی شہوت سرد ملکون مین اور سرد ہوا اور سرد فصلون
مین زیادہ ہوتی ہی اور کمتر ایسے مقامات مین اونکی قوت کا یکجا کرنا ہو سکتا ہی یعنے انتشار اور تندی مین اونکے سکون نہین
ہو سکتا ہی - عورتون کا حال تندی شہوت مین برخلاف مردون کے ہی یعنے گرم ملکون مین اور گرم ہوا اور گرم فصل مین اونکی شہوت
تیز ہوتی ہی اسلیے کہ اونکی قوت جاذبہ کا انتشار ان مقامات اور اوقات مین ہوتا ہی جو بوجہ برودت مزاج کے بستہ ہو رہی
تھی - پیٹھ کے بھل سونا بھی نعوظ کو بڑھاتا ہی علامات صحت بدن اور امتلاء کے علامات ایسے نہین ہین کہ جو پوشیدہ رہ سکین -
منی کے جید ہونے کی علامت یہ ہی کہ جلدی نکلا کرے اور تیزی اور حرقت بھی ہو پیشاب مین سوزش بھی ہو جاے اخراج منی
کے بعد ضعف بھی عارض ہو کثرت منی اور حدت کی علامت یہ ہی کہ بدن مین وہ احوال جو قوت پر دلالت کرتے ہین وہ نہون اور
نہ خون کی کثرت ہو اور چکنئی منی کی بقدر معتد بہ نہو اور بیشتر اوسکے ہمراہ ضعف بھی ہوتا ہی لیکن منی زیادہ ہوتی ہے اور
متواتر احتلام ہوا کرتا ہی اور جسقدر منی نکلتی ہی زیادہ ہوتی ہی اور بدن مین ضعف پیدا کرتی ہی - کھجلی کیوجہ سے کثرت شہوت کی
علامت یہ ہی کہ جماع کرنے سے شہوت بڑھی اور اکثر شہوت ہوتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایذا نہین ہوتی ہی اور جماع کے بعد ایذا
ضرور ہوتی ہی - نفخ کی وجہ سے کثرت شہوت کی علامتین یہ ہین کہ نعوظ کی شدت ہو اور پہلے کچھ ایسی چیزین استعمال کی ہون
جنسے نفخ پیدا ہوتا ہی اور مزاج منفخ ہونا جیسے سوداوی مزاج ہونا علاج جو کثرت شہوت امتلاء حار سے ہو اوسکا علاج فصد
سے کرنا چاہیے اور سبک غذا دیجاے اور مبردات کا استعمال کرایا جاے اور جو کثرت شہوت امتلاء مادہ رطب سے ہو
اوس کا علاج وہ ہے جو مجففات حار منی کے ہم لکھتے ہین اور اوسکے ہمراہ ادویہ باہیہ بھی دیجائین تاکہ ان دواؤن کو اوعیہ
منی تک پہونچا دین - جو کثرت شہوت حدت منی سے ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ اخلاط کی تعدیل کرین اور تبرید اخلاط کا ہو
خرفہ ساگ اور تخم خرفہ وغیرہ سے کرین اور کاسنی کدو ککڑی سے اور فواکہ بارد اور ہرے دھنیا سے جنادمین
نیلوفر اور کاہی - قیروطی جو سرو روغن اور تر و تازہ گھاس کے عرق سے تیار ہو - کافور کا استعمال طلا کرنے مین اور

پلانے مین دونون طرح ہوتا ہے۔ اسرب کے پتر پیڑو پر باندھے جائین اور سرد پانی پلایا جاے فرش خواب یا رخچہ کتان سے تجویز
کیا جاے خواہ اور اسی قسم کے کپڑے۔ غذا مسور اور خرفہ اور جنکا ہضم قوی ہو قریض نامی غذا جو اندرونی اعضاء حیوانات سے
طیار کیجاے کھلادیجاے۔ جو کثرت شہوت زیادتی تولید منی سے ہو اوسکا علاج بھی یہی ہے کہ ادویۂ منی کی تبرید ادویۂ مذکورہ یا ایسے
کرین۔ جو کثرت شہوت کھجلی یا دانون کے سبب سے ہو اوسکا علاج فصد اور اسہال مادہ حادہ سے کرین اور طلاہاے باردہ جو
اوپر مذکور ہو چکے ہین اونکو بھی لگائین اور کبھی مخدرات کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ بھنگ اور برگ شوکران کا طلا کرنا بھی تجویز
کیا گیا ہے۔ سرد پانی مین بدن کا بھیگا رہنا بھی مفید ہے۔ جو کثرت شہوت منفخات کیوجہ سے ہو اوسکا علاج مبردات سے اوسوقت مین
کیا جائیگا جبکہ حرارت زیادہ ہو تاکہ مادہ کی حرارت اچھی طرح بجھ جاے اور محللات ریاح سے اوسوقت علاج کیا جائیگا اگر یہ کثرت
شہوت ہمراہ برودت شدید کے ہو اور خلط سودا کا استفراغ کیا جائے اگر یہ لوگ سوداوی مزاج ہون **مجففات منی بارد**
منی کی خشک کرنیوالی یہ چیزین ہین مسور اور اوسکا پانی خصوصاً جو شدانج مین پکایا گیا ہو اگر گرم نہو اور نیلوفر دھنیا تخم خرفہ
ز کا نچوڑا ہوا پانی اور کھٹے دہی کا پانی اور آرد بلوط سرکہ شدانج تخم کاہو اور اکثر قطع باہ ہو جاتا ہے اگر بکثرت کاہو کا استعمال
کرین دھان کی قسم مین سے روغن زیتون منی کو کم کردیتا ہے اور کائی کا لیپ کرنا اور گیاہ شوکران اور بھنگ وغیرہ کا انثیین اور
مقعد پر رکھنا بھی یہی اثر کرتا ہے۔ اور اسیطرح سپیدہ دھویا ہوا اور مردار سنگ قیمولیا اور سرکہ سے انھین مقامات کو لیپ کرین ایضاً
یہ مرکب مفرد ہے تخم کاہو اجوائن خراسانی اور تخم خیار تخم کاسنی اسبغول ناکوفتہ کشنیز خشک نیلوفر خشک سواے اسبغول کے اور سب کو
کوٹے اور سفوف بنالے۔ اہل تجربہ نے امتحان کرکے لکھا ہے کہ برہنہ پا چلنے سے شہوت ساقط ہوجاتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ
جن لوگونکو عادت ننگے پاؤن چلنے کی نہین ہے وہ لوگ اگر برہنہ پا چلائے جاوین اونکی شہوت ساقط ہوجائیگی **مجففات
منی حار** کلونجی بریان اور غیر بریان تخم سداب تخم فنجنکشت فودنج فربیون جند قوتی مرسپید زیرہ۔ مرکبات مین سے معجون
کمونی بھی منی کو خشک کردیتی ہے اور اگر صاحب منی کا مزاج گرم ہو سرکہ کے ہمراہ پلائی جاے اور صنوبر مقشر بریان اور غیر بریان
ہر واحد دس درہم گلنار گل سرخ ہر واحد پانچدرہم تخم سداب سات درہم تخم فنجنکشت پانچدرہم سب کو کوٹ کر سفوف بنائین۔ صنوبر
کے داخل کرنے کی غرض یہ ہے کہ جمیع ادویہ مین اتصال ہو جاے اور بریان اسواسطے کرتے ہین تاکہ جو اوس مین قوت اعانت
باہ کی ہو وہ ٹوٹ جاے ایضاً تخم خرفہ تخم سداب کاہو مکد چار درہم آب مذکور مین پلائین۔ ایضاً تخم سداب جند بیدستر اجوائن
خراسانی ہم وزن اجزا مین مقدار شربت ایکدرہم انیسون ایک درہم ہمراہ شراب آب آمیختہ کے ایضاً تخم سداب ایک درہم
انیسون ایک درہم جند بیدستر اجوائن خراسانی سفید ہر واحد دو درہم گل سرخ گلنار ہر واحد تین درہم کوٹ کر چھان لین۔
مقدار شربت دو درہم سرد پانی کے ہمراہ شراب پانی مین ملاکر ایضاً بیخ سوسن دو درہم تخم سداب تین درہم گلنار پانچدرہم
اسپین سے دوغ کے ہمراہ دو درہم تناول کرین۔ ایضاً تخم کاہو ساڑھے تین درہم تخم سداب ڈھائی درہم اسپین سے دو درہم
ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین ایضاً تخم سداب ایک درہم گلنار دو درہم تخم فنجنکشت ایکدرہم یہ سب ایک ہی خوراک ہے۔
ایضاً دواے مرکب جو حار ہے بیخ سوسن خشک شدہ حبق جبلی اور مر مکد ایکدرہم فربیون نصف درہم تخم سداب تخم
کاجر تخم فنجنکشت مکد ایک درہم سب کو کوٹ پیس کر علیحدہ کرلے مقدار شربت ایکدرہم۔ ایضاً اوس گھانس کی جڑ جسکا نام

خصی الکلب مشہور ہے اور تخم شہد انج بری مکد آٹھ مثقال تخم فنجنکشت ترش شدہ دو مثقال تخم کرنب الماء ایک مثقال مقدار شربت سے ایک مثقال ہمراہ شراب سیاہ کے جو قابض ہو اس دوا کی تعریف قدماء اطباء نے کی ہے **کثرت ورود منی اور مذی وودی کا بیان** اس کثرت کا سبب یا تو خود منی مین ہوتا ہے یا اوعیہ منی مین ہوتا ہے یا گردے مین ہوتا ہے یا اون عضل مین ہوتا ہے جو حافظ منی ہین یا مبادی مین ہوتا ہے۔ جو سبب کہ منی مین ہوتا ہے یا تو بسبب کمی جماع کے ہو یا بکثرت مولدات منی کا استعمال کیا گیا ہو کہ جب مقدار اوسکی بڑھجائے گی اور یہ افزونی اوعیہ منی کو گزند پہونچا کر محتاج کریگی اس طرف کہ منی کے دفع کرنے پر قوی حرکت کرے اوسی حال مین یہ اوعیہ منی پر شامل ہین اور اس کیفیت کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ مجرا جس طرف سے فضلۂ منی دفع ہوتا ہے اوسکا منھ کھلجاتا ہے۔ یا بسبب اسکا رقیق ہونا منی کا ہے کہ مثل اور تپلی چیزون کے ٹپکا کرتی ہے۔ یا بسبب حدّت اور تیزی منی کے لذع پیدا ہو کر طبیعت محتاج اوسکی دفع کیطرف ہوتی ہے وہ سبب جو اوعیہ منی مین ہوتا ہے یا ضعف ماسکہ ہے یا قوت دافعہ مین شدت ہونی یا کوئی اور مرض کہ سبب تشنج سے ہو یا تمدد جو مضطر کرے بطرف حرکات بدکے پس دافعہ حرکت کرکے منی کو اسطرح نکال دے جیسے کسی ورم وذی کو نکالدیتی ہے جسطرح قے عارض ہوئی ہے جسوقت کوئی موذی معدہ مین ایسا ہو جو طعام کو اولٹ پلٹ دے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تشنج خود تو عاصر ہے اور نچوڑنا پیدا کرتا ہے اور نچوڑنے سے بجہند گی خروج منی وغیرہ کا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اوعیہ منی کا سیّال منی ہے اور تشنج عضل مقعد کا حابس ہے اسلیے کہ عضل مقعد حبس کے واسطے پیدا کیے گئے ہین اور اوعیہ منی نچوڑنے کے لیے بایہ یا بسبب استرخاے اوعیہ منی کے پیدا ہو کہ اسوجہ سے منی کے روکنے پر قادر نہون یا مجاری مین اتساع عارض ہوا ہو کہ اوسکی وجہ سے ان فضلات کا خروج ہوجایا کرے۔ یا عضل حافظہ مین کوئی ایسا سبب عارض ہو کہ تشنج پڑجاے یا استرخا گردے مین عارض ہوا اسلیے کہ اکثر شدت شہوت سے گردے کی چربی پگھل جاتی ہے۔ یا کثرت جماع کی وجہ سے جماع کرنیوالون کے پیشاب مین بعد پیشاب کے ایک ایسی چیز نکلتی ہے کہ کپڑے سے لپٹ جاتی ہے اور یہ خراب علامت ہے بدن اور قوت دونون مین سستی پیدا کرتی ہے۔ مبادی مین سبب کی یہ مثال ہے کہ جیسے جماع کے بارہ مین فکر زیادہ کیا کرے خواہ حکایات جماع کے زیادہ سُنا کرے یا اسکے دل مین خواہش پیدا ہو جماع کرنے کی اوس طرح پر یا اوس عورت سے جو مثل اور مانند مطبوع طبع کے ہے پس اعضا متحرک ہو فعل جماع کیطرف تحریک ضعیف کرکے پس مذی نکل آے۔ یا قوی حرکت کرین کہ انزال ہوجاے۔ کبھی عورتون کو بہت ایذا اس سبب سے ہوتی ہے کہ فم رحم اونکا ڈھیلا ہوجاتا ہے اور اونکے اوعیہ منی مین ضعف آجاتا ہے اسپر دلیل یہ ہوتی ہے کہ جو اسباب اوپر ذکر کیے گئے **علامات** اگر خروج مذی وغیرہ کا بسبب کثرت مذی کے ہو اوسکے بعد ضعف نہین ہوتا ہے اور نہ منی مین کمی ہوتی ہے باوجود کثرت جماع کے ہان اگر بدن ضعیف ہو یا اوعیہ منی قوی ہون اوسوقت علامت یہ ہوگی کہ جو کچھ از قسم مذی وغیرہ نکلتا ہے وہ زیادہ ہوگا اور قوام اوسکا درست ہوگا اور کسیقدر ضعف بھی بدن کو پہونچے گا اگر ان چیزون کا نکلنا بسبب رقت منی کے ہو اوسپر غلبۂ رقت منی از روے مشاہدہ دلالت کرے گا۔ اور اگر یہ مرض بسبب حدّت اور تیزی منی کے ہو یہ تیزی بروقت نکلنے منی کے محسوس ہوگی پھر اکثر سوزش بول کی بھی ہوا کرے گی اور رنگ اوسکا زردی مائل ہوگا اور وہ اسباب سابقہ بھی اسپر دلیل ہونگے جو از قسم غذا اور حرکت کے ہین۔ اگر یہ مرض بسبب ضعف آجانے کے آلات مین عارض ہو ماسکہ ضعیف ہوگئی ہو بدون استادگی کے انزال ہوجایا کرے گا اسیطرح اگر استرخا ہوگیا ہو جو قسم بسبب تشنج سے عارض ہوتی ہے پھر اوسکے ہمراہ نعوظ بھی ہو اور اسی طرح

وہ قسم جو شدت قوت دافعہ کی وجہ سے عارض ہو کر اوسکے بعد استرخا اور تشنج واقع ہو اوسکی علامت وہی ہی جو بطور ضبط بیان
ہو چکی ہی علاج غذا مین کمی کرین اور استفراغ مادہ کرین اور استعمال اون چیزون کا جنکو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ منی کو سبک کرتی ہین
اور اوسمین کمی پیدا کرتی ہین اور وہ علاج کرین جو اسکی تیزی کی تعدیل کرے - تشنج اور استرخا کا علاج ہم بیان کر چکے ہین اور معلوم ہو چکا ہے
مگر رقت منی کا درست کرنا ایسی چیزون سے ہو سکتا ہی جسمین قبض و تسخین بھی ہو اور اوسکے ہمراہ ادویہ مجففہ بھی ملی ہون اور ان سبکا
بیان اوپر ہو چکا ہی کہ پلانے کے لائق کون کونسی دوا ہی اور طلا کے قابل کون چیز ہی - قوت دافعہ کی تسکین مبردات اور مغلظات
سے کیجاتی ہی مگر مخدرات سے بہت کم ہونے چاہیین - نعناع بھی بہت عمدہ چیز ہے منی کے غلیظ کرنے کے واسطے اور تقویت اعضاء
منی کے واسطے اطبا کے کتب مین چند مرکبات ایسے درج ہین جنسے حبس درور منی کیا جاتا ہی اور اکثر اونمین سے ایسے ادویہ ہین
جو زیادتی منی مین پیدا کرتی ہین **کثرت احتلام** اوسکا سبب اسکا منجملہ اسباب کثرت درور منی کے ہوتا ہی اور اکثر جو لوگ تعب و ریاضت
نہین کرتے بیشتر اونکی کی حرکت سواے وقت خواب کے اور کسی وقت نہین ہوتی ہی خصوصًا جب پیٹھ کے بھل سوئین خواہ اوس طرح جسے
جسکی علت اور علاج کے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اور علاج اس مرض کا بھی وہی علاج ہی جو اوپر لکھا گیا اور سیسہ کے پتر
پشت پر باندھنے کو تاثیر قوی ہے احتلام کے روکنے مین - مگر بیشتر یہ تدبیر گردہ کو مضر ہوتی ہی پس لازم ہی کہ اسکی بھی رعایت
کرین - اسطرح فرش ہاے مبردہ پر سونا اور برگ بید سادہ وغیرہ کا بچھونا کرنا بھی مفید ہی **منی کی کمی اور سوت ہوکر نکلنا** -
یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو ضد اسباب درور منی کے ہین اور اکثر اونھین لوگونکو یہ مرض دامنگیر ہوتا ہی جو لوگ
تعب اور ریاضت مین زیادہ مبتلا ہون اور علاج اس مرض کا وہی ہی جو باہ کا علاج ہی اور منی کا خیط اور ڈوری کی شکل سے
برآمد ہونا اوسکا علاج مرطبات سے کرنا چاہیے **تدبیر اوس شخص کی جسے کثرت جماع سے ضرر پہونچا ہو** ایسے شخص کو
چاہیے کہ تقویت معدہ اور جودت ہضم کی تدبیر کیطرف متوجہ ہو اور یہ تدبیر بذریعہ اون مشروبات کے اور طلا اور ضماد ہاے مذکورہ کے
کرے جو باب معدہ مین بیان ہو چکی ہین تاکہ اوسکے ضعف کا تدارک ہو جاے جو بر وقت جماع کرنے بنظر ضرورت کے اسکو عارض ہوتا ہے
اور یہ تدارک ادویہ قلبیہ سے کرنا چاہیے - اور اعضاء باہیہ پر اونھین ادویہ مین سے ادویہ مبردہ قابضہ منی کا استعمال کرے جنکو ہم
آیندہ لکھینگے اور مشروبات وہی استعمال کرے جو مضاد اور مخالف منی کے ہین اور اپنے فرش خواب اور مالش بدن کے
واسطے اون چیزون کو اختیار کرے جو مریض فریسموس یعنی کثیر الباہ جنکا استعمال کرتا ہی - اور جو شی تولید منی کرتی ہے اوسکو
قطعًا چھوڑ دے - اور اوپر کے اعضاء بدنی کی ریاضت ہمیشہ کرتا رہے جیسے موگری وغیرہ سے بدن کا گوٹنا خواہ گیند کھیلنا یا
پتھر کا اوٹھانا - یہ بھی واجب ہی کہ ایسے لوگ جماع کے چھوڑنے مین خواہ کم کرنے مین جلدی نکرین بلکہ رفتہ رفتہ کمی کرین اسطرح پر کہ
مثلًا اگر اوّل شب کسی رات کو جماع کرین ایک دن یا دو دن تک آیندہ ایام سے شب تک تا وقت سونے کے جو معمولی ہے
باز رہین خواہ اوس رات کے بعد تک - اور غذا کی اصلاح اس زمانۂ ترک جماع مین کرتے رہین اور بعد جماع کے سو جائین
بعد اوسکے عدد ایام مذکورہ ترک جماع مین اوسی نسبت سے ترک کے زمانہ مین اضافہ کرتے جائین اور شغل انکا لہو لعب مین
طبیعت بہلنے کے واسطے رہے - وہ غذا جوان کے ضعف کا ترک کرے نان پاکیزہ ہے جو کسی اچھے شربت مین ڈبو کے
کھائی جاے **تدبیر اوس شخص کی جسکو جماع کی وجہ سے بصارت مین اور حواس مین ضرر پہونچا ہو** اور تمام

سر مین خواہ بعض اجزائے سر مین گزند پہونچکر رعشہ پیدا ہوگیا ہو ان لوگون کی تسخین اور ترطیب مین غذاہائے جیدہ سے مشغول ہونا چاہیے ایسی غذائین ہون جنکی تھوڑی مقدار مین غذائیت زیادہ ہوتی ہو اور حمام کرایا جائے عطر سونگھانے مین زیادہ اہتمام رہے اور اور تدبیر سے غفلت نہ کی جائے سولانے مین کوشش کیجائے آرام اور آسایش اور دلچسپی ناچ رنگ وغیرہ سے ہر وقت رہے بھیڑ کا دودھ اور گائے کا دودھ ایسے بیمار کی تقویت دینے اور بیدار کرنے مین حرارت غریزی کے زیادہ معین ہی اگر نہار اوٹھکر بقدر ہضم ہوجانے کے پیا جائے اور پینے کے بعد پھر سوجائے۔ واجب ہی کہ ریاضت استعداد کا بھی استعمال کرے۔ اگر مثرودیطوس یا دواء المسک کا با فراط ترطیب کرکے استعمال کیا جائے اس سے بھی انتعاش قوت ہوجاتا ہی۔ پھر اگر ضعف بصر کا ظہور بسبب کسی آفت دماغ کے ہوا ہو واجب ہی کہ سر پر مالش مثل روغن بنفشہ وغیرہ کے ہمیشہ کیجائے اور سعوط بھی ایسے ہی روغن کا اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا ناک مین اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا کانون مین کرتے رہین اور میٹھے پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھولدے اور ٹھہرا رہے۔ اور اگر رعشہ پیدا ہوگیا ہو اور مادۂ رطوبت زیادہ ہو تخم حنظل اور قثاء الحمار اور قنطوریون سے مسہل اور بعد مسہل کے مبتی کا علاج مروخات قوی سے کرین جنمین عنبر اور مشک اور روغن بان داخل ہو اور روغن قسط اور سوسن اور روغن سعد اور محلب اور روغن ابہل اور جو روغن گرم کہ اوس مین قبض بھی ہو اوس سے پہلے کی تدبیر کرین۔ اور اگر مادہ نہو اونھین مروخات سے علاج کرین جو خاص رعشہ کے واسطے ہین۔ جس شخص کو بعد جماع کے رعشہ عارض ہوتا ہو جاؤشیر لواب مرزنجوش مین جسقدر برداشت کرسکے پیے اور آب مرزنجوش کی مقدار ایک اوقیہ تک کی ہو

کثرت انعاظ جو بسبب شہوت کے نہو اور فریسیموس کا بیان

سبب قریب بکثرت سیدھے ہونے اور تنجانے قضیب کا یہ ہی کہ ریح غلیظ بجانب اعضائے جماع بکثرت ہوتی ہی اور اس کثرت کا سبب یا تو خاص عصبہ مجوفہ مین ہوتا ہی یا شرائین اور اوعیۂ منی سے اوسی عصبہ مین وارد ہوتا ہی خواہ دونون سبب ساتھ ہی موجود ہوتے ہون۔ اور مادہ اس ریح کا رطوبت کثیرہ ہوتی ہی اور فاعل اس رطوبت کا تھوڑی سی حرارت ہوتی ہی اور یہ مادہ مستحکم ہی اور ثابت ہی اوعیہ منی مین یا جہان یہ پیدا ہوتا ہی وہانپر ثابت ہو اور راسخ نہو اور کسیطرح کیون نہو ثابت رہنا اس ریح کا اور قوی ہونا اسکا یا یہ سبب برودت کے ہوگا یا بسبب غلیظ ہونے اس ریح کے اور کبھی سبب فاعلی اور مادی کا اور اسباب آلیہ کا معین اور بھی کچھ ہوتا ہی مثلاً قضیب کی جلد مین تکاثف ہو کہ تحلل کو منع کرے یا اون رگون کے منھ پھیل جائین جو قضیب کیطرف آرہی ہین جسطرح یہ پھیلنا رگون کے منھ کا اوس شخص کو عارض ہوتا ہی جو اپنے دونون کولون کو زور سے باندھا کرے۔ یا جو شخص مدت تک جماع کو چھوڑ دے تو اوسکی منی مین اور ریح مین حرکت قوی پیدا ہوگی اور بیشتر یہ حرکت فریسیموس تک پہونچ گی۔ اور کبھی ان سب چیزون کی اعانت اسباب متقدمہ بھی کرتے ہین یا وہ اسباب غذائی گرم اور تیز نفخ پیدا کرنیوالے سی ہون جیسے نخود اور انگور زردی بیضہ اور وہ غذا جو دونون صفت کو جامع ہی جیسے جرجیر اور وہ غذا جسمین خاصیت تولید منی کی ہی جیسے شراب تازہ یا اسباب حالات کے اقسام سے ہون جیسے پیٹھ کے بل زیادہ سونا کہ منی کو پگھلا کر ریح بنا دیتا ہی یا دونون کولون کو ازار بند اور عمامہ وغیرہ سے کس کر باندھنا کہ اس سے رگون کے منھ پھیل جاتے ہین۔ اور فریسیموس کی کیفیت یہ ہی کہ ان اسباب مین سے کوئی چیز قوی ہوکر تندی شہوت مین پیدا کرے اور سختی سے ایستادگی قضیب کی ہوا کرے اگرچہ شہوت اور حاجت جماع کی نہو اور بعد قضائے حاجت جماع کے یہ تندی پیدا ہو۔

کبھی قضیب مین یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ بڑھنا شروع کرتا ہی اور بالیدگی اوسمین آجاتی ہی یا زیادہ لانبا ہو جاتا ہی بسبب پرش مواد
کثیرہ کے اور اکثر سبب بڑھنے کا حرارت ہوتی ہی۔ فریسموس کا تو نام اصطلاح طب مین اس مرض کیطرف نقل کیا گیا ہی تصور کرنے
سے صورت اوس شخص کی کہ جسکا آلہ ذکر ایستادہ ہو اور اوسکے ساتھ ایک گروہ بازی کر رہا ہو۔ یہ مرض ایسا ہی کہ اگر اسکا علاج نکیا جاے
تو اسکے اوعیہ منی مین تمدد اور ورم گرم پیدا ہو کر اسکو قتل کرتا ہی علامات اکثر ان چیزون کے علامات پر واقفکاری ہو سکتی ہی
اگر اصول اور قواعد کلیہ پر نظر کیجاے جسقدر اسوقت تک بیان ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر ریح کا تولد خود قضیب مین
ہوتا ہی اوس سے پہلے اختلاج قضیب مین زیادہ ہوگا اور اگر ایسا نہو بس سبب قضیب سے اوپر ہوگا اور یہانتک اوتر کے پہونچا ہوگا۔
اور شرایین اوعیہ منی سے قضیب مین آیا ہوگا علاج ہر وقت سیدھے رہنے قضیب کا علاج اونھین طریقون سے کرنا چاہیے جنکو ہم نے
نفخ کے منع کرنے مین تجویز کیا ہی مشروبات کی قسم سے ہون خواہ طلا کرنے کی قسم سے ہون لیکن فریسموس کا قاعدہ علاج یہ ہے
کہ فصد اور قے کے ذریعہ سے استفراغ کیا جاے اسہال کبھی تجویز نہ کیا جاے اسلیے کہ اسہال سے خوف اسبات کا ہی کہ مواد اوپر سے
نہ اوتار لاے اور اسیواسطے واجب ہوتا ہی کہ ریاضت اوپر والے اعضا کے طبطاب وغیرہ سے کھیلنے کی ہو اور جماع کو بالکل
ترک کردے سواے ایسی ضرورت کے کہ کوئی مضرت جماع کے ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہو۔ پھر اوسکے بعد تبرید اوڑھنے بچھونے
کی چیزون مین گل سرخ اور بید سادہ کے ذریعہ سے طلا اور قیروطی کہ جسکے تبرید قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکے ہین اوسی طور
پر کرنی چاہیے اور سیسے کی تبر باریک پٹرو پر باندھے جائین۔ پلانے کی دوائین سرد ہون اور نیلوفر اور کافور اور کاہو سے
زیادہ غذا دیجاے اور جو چیزین برودت مین اشیاء مذکورہ کے بیچ مین ہین بعض اونمین تبرید کسیقدر کم ہی۔ اور بعد کم کرنے
مادہ ریح کے کبھی یہ بھی جائز ہے کہ استعمال ایسی چیز کا کرین جو بدون سخونت کے تلطیف پیدا کرے جیسے نطولات بابونجہ اور
فنجنکشت اور اسیوقت مثل سداب اور تخم فنجنکشت وغیرہ کے بھی استعمال کر سکتے ہین بعد اسکے کہ قطع مادہ ہو جاے۔ شراب
سفید اور رقیق کا پلانا جائز ہے جماع کو بالکل ترک کردے اور اوسکے بارہ مین کچھ فکر نہ کرے جسکی طرف دیکھنے سے شہوت
غالب ہوتی ہی اوسکی طرف ندیکھے۔ ہان جس شخص کو فریسموس بسبب ترک جماع کے عارض ہوا ہو جیسا ہم اوپر بیان
کر چکے ہین اس صورت مین تو علاج یہی ہی کہ جماع کرے۔ غذا اس بیمار کی جیسے مسور وغیرہ۔ اور ترش چیزون کے کھانے
مین افراط نہ کرے اسلیے کہ بیشتر ان سے نفخ پیدا ہوتا ہی **غطیوط کا بیان** غطیوط اوسکو کہتے ہین کہ جماع کرتے وقت
جب اوسکو انزال ہو جاے پاخانہ کیطرف سے ایک سوکھی سی مینگنی گر پڑے اور اپنی مقعد کو مینگنی گرانے سے اوسوقت
روک نہ سکے۔ اکثر یہ لوگ ایسے ہوتے ہین کہ شوق جماع انکو زیادہ ہوتا ہی اور لذت انکو زیادہ ملتی ہی استراحت بھی
زیادہ کرتے ہین اسلیے کہ انکی روح کا تحلل زیادہ ہوتا ہے اور بدن انکے اکثر ڈھیلے اور پلپلے ہوتے ہین علاج
ایسے بیمار کی تدبیر مین واجب ہے کہ مراہم اور ضمادہاے قابضہ کا استعمال کرے جنسے عضل کی تقویت پیدا ہو جیسے روغن
ناردین خاص کر اور روغن سرو اور روغن ابہل یہ نسخہ مرہم کا بہت عمدہ ہی بہی کا تیل اور حنا کا تیل لیکر کہربا اور
اقاقیا اور سوسن خشک اور مندیکو پیسین اور دونون تیل ملاکر مرہم طیار کرین اور ہمیشہ عضل مقعد پر لگاتے رہین۔
حمول یابس جو پاخانہ کو روکتے ہین اونکا بھی استعمال کیا جاتا ہی خصوصاً وقت جماع کرنے کے مثلاً ایک شیاف رامک

اور مازو اور کندر اور گلنار سے بناکر حمول کرین - ایضاً گردنہائے قابضہ کا بھی حمول کیا جاتا ہی - جو بعض لوگ کہتے ہین کہ ان لوگونکو غذا مین جودت کی تجویز کیجائے اور تبرید کا لحاظ انکی غذاؤن مین رہے اور تلطیف کیجائے یہ ایسی تجویز ہے کہ جسکو اس مرض خاص مین کچھ دخل نہین ہی ہان اگر غذا سے مراد یہ ہو کہ جو غذائے قابض یہ لوگ کہاتے ہین اوسمین ان تدبیرونکا خیال کیا جائے تو ہوسکتا ہی - اسیطرح جو حقنہ بادسوست اور برودت پیدا کرنے والے کہ اطبا ان بیمارون کے واسطے بیان کرتے ہین میری رائے مین اونسے بھی کچھ فائدہ نہین ہی بلکہ واجب ہے کہ ان حقنون سے بھی وہی اودیۂ قابضہ مراد لیجائین جو ہم کہہ چکے ہین اور پوری توجہ کیجائے اسطرف کہ اونکی منی کی حدّت ٹوٹ جائے اور اونکے دل اور دماغ کی تقویت کی جائے -

علت ابنہ کا بیان ابنہ درحقیقت وہ بیماری ہی جو پیدا ہوتی ہی اوس شخصکے بدنمین جسکی عادت یہ ہو کہ مردون سے وطی کراتا ہو اور شہوت وہمی اونکی بہت ہو اور منی اوسکے بدن مین بہت ہو مگر متحرک نہو دل اوسکا ضعیف ہو انتشار اور تندی شہوت اوسکو اصل خلقت مین ضعیف ہوتی ہو یا اب ضعیف ہوگئی ہو اور پہلے اسکا یہ حال تھا کہ خود جماع کرنے کا عادی ہو تھا اور اب آرزو اور خواہش جماع کی کرتا ہی مگر اوسپر تھوڑی سی بھی قدرت نہین رکھتا پس اسکی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کسی شخصکو جماع کرتے ہوئے دیکھے اور جو منی کہ اسکے بدن مین ہی اوسکا جاری اور متحرک ہو کر نکلنا جو بروقت انزال کے ہوتا ہی آنکھونکے سامنے آجائے کہ اوسوقت اسکی شہوت مین بھی حرکت پیدا ہو پھر جب اسکی شہوت مین حرکت پیدا ہوی اگر اسکے ساتھ کوئی اور شخص جماع کرے یہ بھی منزل ہو جائیگا یا اسکے عضو تناسل مین ایستادگی پیدا ہوگی کہ جماع کرنے پر دوسری شخص سے اپنی قضائے حاجت کرنے پر قادر ہو جائیگا - ان بیمارون کے دو گروہ ہوتی ہین ایک گروہ کا تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکی شہوت اوسیوقت ایستادہ اور متحرک ہوتی ہی جب اونسے کوئی مرد جماع کرے اسوقت اس ابون کو انزال کی لذت ملتی ہی خود یہ منزل ہو یا نہو - اور دوسرے فریق کا یہ حال ہی کہ جب اونسے کوئی مرد جماع کرتا ہی اوسوقت اونکو انزال نہین ہوتا بلکہ ایستادگی اونمین پیدا ہو جاتی ہی کہ اونکی وجہ سے وہ شخص اور دوسرے کے ساتھ جماع کرنے پر قادر ہو جاتا ہی - اور خلاصہ یہ ہی کہ یہ بیماری سقوط نفس اور طبیعت خبث اور خرابی عادت اور زنانہ پن سے پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسے زنانون کے اعضائے جسمانی نہایت خوبصورت ہوتے ہین بہ نسبت مردون کے اعضا کے ؛ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور جو کچھ اس بیماری کی نسبت بیان کیا جاتا ہی سب باطل ہے اور بڑا جاہل وہ آدمی ہی جو ان بیمارون کے علاج کرنے کی خواہش کرے اور کسی علاج سے اس مرض کو دور کرے کیونکہ انکی بیماری کوئی مرض طبعی نہین ہے پھر اگر کوئی علاج انکو مفید ہی اور بہ قواعد علم اخلاق کے ذریعے سے درست ہو سکتا ہی وہ یہی ہی کہ انکی شہوت جماع کرانے کی توڑ ڈالی جائے اور اوس توڑنے کی تدبیر یہی ہی کہ طرح طرح کے رنج اونکو پہونچائے جائین بھوکون مرین سونے نہ پائین قید شدید مین گرفتار رہین مارتے مارتے بیدم ہو جائین بس یہی انکا علاج ہی - بعض طبیب کہتے ہین کہ سبب ابنہ کا یہی ہے کہ وہ پٹھہ حساس جو قضیب مین آتا ہے ان لوگون مین اوسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین باریک شعبہ جو قضیب کی جڑ سے ملجاتا ہے اور غلیظ شعبہ حشفہ تک آتا ہے پس باریک شعبہ نہایت زیادہ کھجلانے کا محتاج ہوتا ہی تب جاکر اوسکو حس ہوتی ہی پس چاہیے کہ یہ بیمار کسی دوسرے سے جماع کرا کر اوس باریک شعبہ مین کھجلی پیدا کرالے تب جاکر اسکی شہوت اور تندی ظہور پکڑے اور معاملہ جماع پر قادر ہو یہ قول اس طبیب کا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی - اور پہلے جو ہمنے لکھا ہے

وہی معتمد علیہ ہے - ایک ایسے گروہ سے جنکو کسیقدر علم تھا اور حظ وافر صنعت ہذا مین رکھتے تھے اور مداخلت اونکی تاریخ حالات انسان مین زیادہ تھی اون سے عجیب عجیب حکایتین ایسے لوگون کی سُنی گئی ہین **خنثی کا بیان** ایک تو خنثی وہ ہوتا ہی جسمین نہ مردون کے اعضاء خاص ہوتے ہین نہ عورتون کے اور ایک قسم خنثی کی ایسی ہوتی ہی کہ جسمین دونون طرح کی عضو ہوتے ہین مگر دونون عضو ضعیف اور پوشیدہ نہین ہوتے ہین بلکہ ایک ضعیف اور پوشیدہ ہوتا ہی مردون کا عضو ہو یا عورتون کا اور دوسرا عضو اوسکے برخلاف قوی اور ظاہر تر ہوتا ہی ایک راہ سی پیشاب کرتا ہی اور دوسری سی نہین کرتا ہی اور ایک قسم خنثی کی وہ ہی کہ جسمین دونون علامتین برابر ہوتی ہین مجھے خبر پہونچی ہی کہ بعض خنثی ایسے بھی ہین جو فاعل اور مفعول دونون ہوتے ہین مگر مین ایسی گپیون کو بہت کم سچ جانتا ہون - اکثر خنثی کا علاج اسیطرح سے کیا جاتا ہی کہ جو عضو اونمین پوشیدہ ہی اور زیادہ نمایان نہین ہے اوسے کاٹ ڈالین بعد اوسکے اندمال زخم کی تدبیر کرکے مطمئن ہو جائین **معذور ہونا طبیب کا اون باتون کے بیان مین جو تعلیم کرتا ہی تدبیر زن اور مرد کی اور تنگی فرج اور تسمین ذکر کی** کچھ عار و ننگ طبیب کو نکرنا چاہیے جسوقت بیان کرے اون تدبیرون کو جنسے ذکر کا بڑھانا اور فرج کا تنگ کرنا عورتونمین لذت پیدا کرنا بخوبی ہو سکتا ہی اور یہ بیشرمی اسواسطے اختیار کیجاتی ہی کہ تدبیرون کے ذریعہ سے نسل انسانی کی افزایش ہوتی ہی اور بقاء نوع انسانی اسکے وسیلہ سے متصور ہے اسلیے کہ اکثر دیکھا گیا ہی کہ قضیب کے چھوٹے ہونے کے سبب سے عورت کو جماع مین لذت نہین ملتی کیونکہ اسکی چھوٹائی مین لذت کا ملنا خلاف عادت ہی اور جب لذت نہ ملیگی تو عورت کو انزال نہوگا جب انزال نہوگا تو لڑکا نہ پیدا ہوگا - اور یہ بھی اکثر ہوتا ہی کہ اگر قضیب چھوٹا ہو عورت اپنی شوہر سے نفرت کرتی ہی اور دوسری مرد کی خواستگاری کرتی ہی اور بدکار ہو جاتی ہی اسطرح اگر فرج مین تنگی نہو تو مرد اپنی عورت سے خوش نہین ہوتا اور نہ عورت اوس مرد سے راضی ہوتی بلکہ ہر ایک کی خواہش تبدیل جفت کی ہوتی ہی مرد کی تو یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی ایسی عورت ملے جسکی فرج مین تنگی ہو اور عورت کی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی ایسا مرد ملے کہ جسکا ذکر موٹا ہو - اسیطرح لذت بڑھانے کی تدبیر سے عورتونکا انزال جلدی ہو جاتا ہی اسلیے کہ عورتین اکثر اوقات دیر مین منزل ہوتی ہین اور مردون کے انزال سے پیچھے انکا انزال ہوتا ہی اور چونکہ مردون کی تندی شہوت بعد انزال کے جاتی رہتی ہی پس اتنی دیر تک بعد انزال کے نہین ٹھہر سکتے کہ عورتون کے انزال کی لذت پوری ہو جاے لہذا اولاد نہین ہوتی - یہ بھی ایک سبب ہے کہ چونکہ وہ عورتین مرد کے جلدی منزل ہو جانے سے اپنی بیخودی شہوت پر باقی رہجاتی ہین پس اونکو تلاش ہوتی ہی ایسی بدکار عورتون کی جو مساحقہ کرتی ہون اور چپٹی لڑاتی ہون اسلیے کہ چپٹی لڑانے مین چونکہ دونون عورتین ہوتی ہین اور دونونکا انزال ساتھی ہوتا ہی حاجت برآری ایسی عورتون کی زیادہ ہوتی ہی جنکے مرد جلدی منزل ہو جاتے ہین یا جنکے قضیب موٹے نہون **ملذذات مردون کے اور عورتون کے** جو چیزین دونون کو لذت دیتی ہین وہ تو یہ ہین کہ ہینگ کو یا کبابہ کو منھ مین رکھکر جو لعاب دہن پیدا ہو یا شیرہ آملا اور شہد مین سقمونیا ملاکر خواہ سونٹھ اور قلفل شہد مین ملاکر سوپاری کو چھوڑ کر قضیب پر لگادین اسلیے کہ سوپاری سے پر ایسی دواؤن کے لگانے سے کچھ فایدہ نہین ہی **تعظیم ذکر** پہلے کھُرّی کپڑے سے قضیب کو ملے اوسکے بعد چربیان یا گرم اقسام کے تیل کی مالش کرین اور دودھ کا قضیب پر ٹپکانا خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اوسکے بعد زفت کا چپٹانا تاکہ خون کو جذب کرے اور اپنی لزوجت کیوجہ سے جسقدر کہ خون جذب کیا ہی اوسکو

روک لے اور دسومت کیوجہ سے اوس خون کو بستہ کردے یہ تدبیر اوّل روز اور آخر روز مین کرنی چاہیے - زفت کے چمٹانے کی کیفیت اور اسکا تفصیلی بیان اوس فن مین کتاب الزینت کی بیان ہوگا جہانپر ہم تسمین بدن کا ذکر کرینگے - جونک کو سوکھا کر اگر اوسکا طلا کرین یا کیجوا سوکھا کر اور جلباب جو ایک قسم بیلاب کی ہی کہ اوسمین دودھ بھی ہوتا ہی اور بادروج کا پانی اس طرح پر کہ سوکھی ہوئی جونک لیکر ایک ناریل مین جسکے اندر پانی بھرا ہو یعنی کچا ہو رکھ کے ایک ہفتہ تک اور زیادہ اس سے رہنے دین تا اینکہ خشک ہوجاے پھر اوسکو پیس کر بدستور طلا کرین فرج کی تنگ کرنیوالی دوائین عود اور سعد اور راسن رائک تھوڑی سی مشک ان سبکو پیس کے کسی اونی کپڑے مین جو میسوسن مین ڈبویا گیا ہو خوب لگا کر عورت اپنے مقام نہانی مین رکھے - ایضاً مازو خام دو جزو فقاح اذخر ایک جزو کسی باریک چھلنی مین چھان کر کتان کے کپڑے کو شراب مین بھگو کر حمول کرین واجب ہے کہ ان فتیلو نکو طیار کر کے ایسے برتن مین رکھین جسکا منھ بند ہو اور ایک فتیلہ کو بعد دوسرے کے استعمال کرے کہ اسکے استعمال سے بکارت دوبارہ پلٹ آتی ہی - ایضاً پوست صنوبر کوفتہ چار جزو پھٹکری دو جزو سعد ایک جزو شراب ریحانی مین کتان کے ٹکڑون کو بھگو کر حمول تیار کرین اور منھ بند کیے ہوے برتن مین رکھین اور ایک کو بعد دوسرے کے استعمال کرین کہ یہ دوا نہایت عمدہ ہے - مسمنات یعنی عورت کی مقام نہانی کے فربہ کرنیوالی دوا اشنان اور زعفران کو شراب ریحانی مین جوش دیکر خرقہ کتان کو اوسمین تر کر کے استعمال کرے کہ اس سے تلطیف بھی پیدا ہوتی ہی - کرم دانہ بھی اسبارہ مین عجیب نفع پیدا کرتا ہی - دوسرا مقالہ ان اعضا کے اون حالات کا بیان جنکو باہ سے لگاؤ نہین ہی اور خصیون کے ورم ہاے گرم اور اون چیزون کا ورم جو خصیون سے قریب ہین جیسے مقعدہ کے کنارہ کا حلقہ جس مین جُنَّت پڑتی ہی ورم خصیہ کا بیان ورم کبھی خصیہ مین ہوتا ہی اور کبھی کیسۂ خصیہ مین ہوتا ہے اوسکا چھونا ممکن ہی اور اوسکی سختی اور نرمی اور رنگ کا حال دریافت کرنا آسان ہے اور جو ورم خصیہ مین ہوتا ہی اوسکے ان حالات کا دریافت کرنا مشکل ہے - محسوس وہی ورم ہوتا ہے جس مین ورم کیسہ تک پہونچ جاے - کبھی ورم کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے اسلیے کہ عضو شریف ہے اور قلب سے ملا ہوا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ کیسہ پھٹ جاتا ہی پس بیضیہ گر پڑتے ہین اور پھر پلٹ جاتے ہین اور دونون خصیہ معلق ہوجاتے ہین پھر وہ شگاف بھر جاتا ہی اور ایک سخت کیسہ نیا پیدا ہوجاتا ہے جو پہلے نہ تھا - اکثر خصیہ سڑ جاتا ہی بس اوس شخص کو خصی کرنے کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ سڑاہند پھیل نجاے - اکثر اوقات ورم خصیہ سے کھانسی پیدا ہوجاتی ہے پس مادہ بطرف سینہ کے منتقل ہوجاتا ہی علاج واجب ہی کہ پہلے فصد کیجا ے اور طبیعت نرم کیجاے خصوصاً ایسی دوائون سے جو نیچے کیطرف سے مستعمل ہوتی ہین اس لیے کہ اگر حمولات کا استعمال ہوگا بہت بڑا نفع ہوگا اور مادہ کھچ کر مقعد کیطرف آجاے گا - بیشتر دوبارہ فصد لینے کی بھی حاجت ہوتی ہی کہ ہاتھ کی فصد کھول کر دوبارہ صافن کی فصد کھولی جاے - واجب ہے کہ جانب درد کی رعایت کیجاے پس جس طرف درد ہو اوسی جانب کی فصد کھولی جاے اور اگر دونون خصیہ مین درد ہو جس قدر خون لینا ضرور ہے دونون ہاتھون کی فصد لے کر نکالین - غذا سبک دینی ضرور ہے گوشت بالکل ترک کردینا چاہیے اسیطرح جو غذا مشابہ گوشت کے ہے - اور تدبیر لطیف کرنی چاہیے - پہلے عضو متورم پر سرکہ اور گلاب مین چیتھڑے بھگو کر استعمال کیے جائین اور لعاب ہای باردہ اور عصارات باردہ کا استعمال کیا جاے -

اور ادھر ورم مین زیادتی شروع ہو اور اسی وقت سے ضمادات اور طلا کا استعمال شروع کیا جاے۔ نسخہ ضماد کا آب مکوی سبز آب
کدو آب نی تازہ خاص کر آب کاسنی سبز آرد جو باقلا کسیقدر زعفران اور روغن گل۔ ایضاً کانج آرد جو مسور کا آٹا ایضاً برگ نی
آرد باقلا روغن گل۔ ہمارے تجربہ کی یہ دوا ہے آرد باقلا اور بنفشہ پیسا ہوا ہموزن لیکر ملا بین اور ضماد کرین اور اگر حرارت
اور ورم زیادہ ہو اوسوقت احتیاج اسکی بھی ہوگی کہ رادعات مثل برگ بنگ وغیرہ کی آمیزش کرین۔ اور اگر اس ورم مین
کسیقدر صلابت ہو اور زمانہ ابتدا سے تجاوز بھی نکیا ہو اوسوقت واجب ہے کہ ایسی دواؤن سے تدبیر کرین جنمین انضاج بھی ہو۔
درجہ ابتدا کے لائق ادویہ منضجہ مین آرد باقلا اور بابونہ اور خطمی ہمراہ لعاب تخم کتان اور میفختج کے ہے۔
ایضاً آرد جو شہد اور پانی کے ساتھ۔ ایضاً برگ کرنب اور آرد جو زردی بیضہ اور روغن گل کے ساتھ۔ جب تحلیل کی حاجت ہو
اور بڑھنا ورم کا ٹھہر جاے نہایت مجرب یہ دوا ہے۔ بڑا منقے بیج نکال کر اور زیرہ دونون کو پیس کر لیپ کر تیار کرے اور لگاے
یا برگ کرنب اور میتھی دونون پکا کر یا آرد باقلا اور منقی تازہ بیج نکالکر اور زیرہ سب پانی ملی شراب مین جوش دین اور پیسکر
طلا کرین۔ یا آرد جو اور گاے کا گوبر تھوڑا سا کندر اور آب مکوے سبز سرکہ مین بھگوئین۔ یا چھوہارے کی گٹھلی جلا کر اوسکی راکھ
اور خطمی ہم وزن اجزا کو سرکہ مین گھولکر خاکستر کرنب اور سفیدی بیضہ یا زردی اوسکی یا جنگلی کھیرے کی جڑ شراب عسل اور پسی
ہوئی ملیٹھی کو مثل مرہم کے بنائین یا منقے پانچ حصہ اور بلے ہوئے بن پیس ہوے ڈیڑھ حصہ کرنب نو حصہ علک الصنوبر تین حصہ کو شہد
سے ملائین۔ ایضاً اوس ورم کے واسطے جسکے ہمراہ قرحہ بھی ہو چاندی کا میل روغن زیتون مین اسقدر پکاے کہ اوسکا قوام
گاڑھا ہو جاے بعد اوسکے اوسمین موم اور ہرتال بڑھا کر جو سٹھے برسے اوتار لین۔ ایضاً علک الانباط اور اشق ہموزن
اور روغن سوسن گاے کا گھی بقدر کفایت۔ بیج فودنج سویق کے ہمراہ۔ ایضاً میتھی اور السی شہد اور پانی کے ہمراہ۔ ایضاً
پورانی شراب کی تلچھٹ سویق کے ہمراہ۔ ایضاً وہ دوائین جو ہمنے اورام باردہ کے واسطے لکھی ہین۔ ایضاً ایسے ورم
کے واسطے جسکے پختہ کرنے کی حاجت ہو اور ورم بارد کے واسطے اور اوس ریح کے واسطے جو خصیہ مین ہو یہ دوا ہے نخود سیاہ
اور مویز ایک ایک جزء بچھوؤن کو جلا کر اوسکی راکھ نصف جزء اسکا ضماد کرے۔ اور روغن زنبق کا نایزہ مین ٹپکانا بھی
اس مرض مین نفع کرتا ہے۔ اور باردہ اورام کو اس دوا سے خصوصیت ہے۔ اسیطرح مجلیٹھہ کا لٹکا بھی نافع ہے۔ اگر ورم دبیلہ
ہوگیا ہو پس جائز ہے کہ کیسہ کے کسی مقام پر چاک کرے مگر متصل مقعد کے چاک کرنا جائز نہین ہے کہ اکثر ناصور پیدا ہو جاتا ہے
واجب ہے کہ ہمیشہ چانول کا آٹا پانی مین گھول کر اوس زخم پر رکھا کرین تاکہ پک جانے سے اور تحلیل ہو جانے سے
منع کرے اور آخر مین تھوڑی سی مشک روغن زنبق مین گھول کر نایزہ مین پچکاری کے ذریعہ سے پہونچائین کہ یہی کافی
ہے۔ خصیہ کے ورم بارد کا بیان اکثر اوقات یہ ورم اوسوقت عارض ہوتے ہین جب سوء القنیہ اور استسقے
مین گرفتار ہو علاج وہی ادویہ منضجہ جو ورم گرم مین مذکور ہو چکے ہین اون مین سے آرد باقلا پسی ہوئی میتھی شراب
مثلث ملا کر ضماد کرے۔ ایضاً کرنب ایک کفدست انجیر پانچ عدد پانی مین اسقدر پکائین کہ مہرا ہو جاے۔ اس سے
زیادہ قوی یہ دوا ہے چنے کا آٹا اور آرد باقلا اور زیرہ گردے کی چربی بابونہ اکلیل الملک اور موم اوسکا مرہم لگاے
ایضاً گوگل میفختج مین گھول کر استعمال کرے۔ زنبق نایزہ مین چند مرتبہ ٹپکانا عجیب نافع دوا ہے۔ ایضاً مصطگے انزروت

طلا نامی شراب مین اور زنبق ملا کر بعینہ پر طلا کرے۔ رینڈی کے تیل کو خصیہ کے اورام مین عجیب خاصیت ہی اگر مشک کو روغن زنبق مین گھول کر تازہ مین ٹپکائین نہایت عمدہ دوا ہی ورم صلب خصیہ کا علاج انجیر بط کی چربی ایک ایک جزو برگ زیتون برگ سرو اُشق مکد نصف جزو طلا اور روغن گاؤ مین یکجا کرین۔ ایضاً فلقطار اور زوفائے تر اور موم روغن گل اور بارہ سنگھے کی پنڈلی کا حرام مغز اور برگ عُلّیق سب اجزا ہموزن لیکر نطوخ طیار کرین۔ ایضاً مقل اشیخ مثلث مین گھولکر تھوڑا سا آرد باقلا اور روغن ملائین۔ یہ علاج عمدہ ہی اس ورم کے واسطے سبوس گندم لیکر کوٹے اور باریک چھانے اور پھر کوٹے اور پھر چھانے یہان تک کہ سب چھن جاے پھر اُشق کو سکنجبین مین گھولے اور بھوسی چھنی ہوئی اسمین ملادے اور مقام ورم پر اسکو بالتزام لگاتار ہے یہ دوا گرم ہے مگر حرارت اسکی معتدل ہی اور جب خشک ہوجائے چھوڑا کر پھر لگائے تاآنکہ ورم زائل ہوجاے یہ دوا ہرایک سختی کے واسطے نافع ہی۔ ایضاً ورم صلب کے واسطے بابونہ اور ہینگ اور میتھی اور باقلا اور گھی اور دوشاب انگور یا انجیر پھر اکیا ہوا ان سب کا ضماد کرے۔ ایضاً چھوہارے کی گٹھلی کی راکھ دو جزو خطمی ایک جزو سرکہ مین پیس کر ضماد کرین **عاقونا اور ارساطون کا بیان** یہ بیماری شاذ نادر ہوتی ہی عورتون مین تو بہت ہی کم ہوتی ہی کیفیت اس بیماری کی یہ ہی کہ مردون کے آلۂ ذکر مین اور عورتون کے رحم کے مُنھ مین اختلاج پیدا ہوتا ہی اور تمدد اوعیۂ منی مین ورم حار کی جہت سے پیدا ہوتا ہی اگر اس بیماری سے نجات نہو آخرکار خلع اوعیۂ منی ور اون مین استرخا اور تمدد اور تشنج عارض ہوکر قتل کر ڈالتا ہے اور اسوقت مریض کا پیٹ پھول جاتا ہی اور سرد پسینہ نکلتا ہی **علاج** جسوقت یہ بیماری ظاہر ہو واجب ہی کہ فصد کیجائے اور پچھنے لگائے جائین جونکین چسپان کیجائین پھر مسہل دیا جائے اور ایک ہی دفعہ نہین ورنہ کوئی مادہ اعضاء علیا تک اوتر آئے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا بہ نرمی مسہل دین جیسے آب لبلاب اور املتاس یا آب چقندر آب برگ مکو اور املتاس کے ہمراہ اور گھونگھے کے شوربے کھلائین اور سرد ترکاریون کا شوربا جو ملین اور ملطف ہین جیسے پالک اور بتھوہ وغیرہ اور حقنہ ان دواؤن سے تجویز کرین سپستان آلو بخارا خطمی چقندر شیر خشت۔ سرد دواؤن کے طلا کرنے مین زیادہ مبالغہ کرنا چاہیے کہ اعضائے جماع اور پشت پر لگاتے رہین تاآنکہ شوکران قیمولیا اور جملہ ادویہ جنکی شناخت فرمانیوس گرم اور ورم انثیین گرم مین ہوچکی ہی۔ نیلوفر کی جڑ اور اصل السوس کو اس مریض کے مزاج سے نہایت موافقت ہی **انثیین اور قضیب کے درد کا بیان** سوء مزاج مختلف بارد اور حار سے اور ریح سے اور ورم سے اور چوٹ لگنے سے اور کسی صدمہ سے پیدا ہوتا ہی **علامات** اگر سوء مزاج سے ہوگا تمدد شدید نہوگا اور گرمی سردی اوسکی بذریعہ حس کے دریافت ہوگی گرم مین سوزش ہوگی اور سرد مین خدر ہوگا اور زیادہ بھی نہوگا۔ ریحی درد کے ہمراہ تمدد ہوتا ہی اور بدون گرانی کے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ ہٹ جاتا ہی اور یہ سب قسمین اپنے اپنے سبب اور علامات کے ہمراہ ہوتی ہین **علاج** ہرایک قسم کے درد کا علاج ظاہر ہوسکتا ہی اوس بیان سے جو خصیہ کے تبرید اور تسخین کے بارہ مین بیان ہوا یا اوس کے ورم کا علاج خواہ اوسکے ریح کی تحلیل کا علاج یاد کرنا چاہیے۔ اگر برودت شدید ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ رینڈی کے تیل مین فربیون کو گھول کر استعمال کرین اور اگر التہاب اور سوزش زیادہ ہو عصارات مبردہ کہ اسمین شوکران اور افیون بھی ہو استعمال کرنا چاہیے۔ چوٹ لگنے سے اور صدمہ سے اگر درد ہوتا ہو پہلے فصد لیکر پھر جو عضو درد کر رہا ہی اوسپر مبردات رادعہ رکھین جن مین قبض نہو ورنہ ایذا

ہوگی بلکہ اون مبردات مین تلیئن کی قوت ہو - جیسے بنفشہ کدو نیلوفر وغیرہ اور بعد اسکے لعاب خطمی اور بابونہ وغیرہ کا استعمال
کرین - ایضاً راتینج اور مُر سرد پانی کے ہمراہ اور تخم کتان سرد پانی مین گوندھ کر پاگھی مین علک الانباط سب ہم وزن -
خصیون کے بڑھ جانے کا بیان کبھی دونون خصیہ بڑھ جاتے ہین نہ بطور ورم کے بلکہ بطور فربہی اور شادابی کے جیسے
دونون پستان عورتون کے بھی اسیطرح بڑھتے ہین **علاج** ایسی سرد دواؤن سے علاج کرنا چاہیے جنسے باکرہ عورتونکے پستانون
کا خواہ اون عورتون کے پستان کا علاج کیا جاتا ہے جنکے پستان بہت بڑے ہوجاتے ہین اور وہ دوا چپکنے والی ہو تاکہ چھوٹ
نجاے اور گر نہ پڑے جیسے شوکران کو بھنگ ملا کر طلا کرنا اور اسیطرح جو دوا کہ قوت غمازیہ مین ضعف پیدا کرے - سیسہ کے
ٹکڑون کو آپس مین رگڑنے سے جو برادہ گرے اوسکو ہرے دھنیا کے پانی مین گھولکر لگانا چاہیے - گُرنڈ اور ٹوٹی ہوئی چکّی کا
پتھر رگڑ کر جو برادہ گرے وہ بھی اسمین ملالین - اگر ہر وقت روغن زنبق کو نایزہ مین پچکاری سے ٹپکاتے رہین یہ بھی اس مرض
کو مفید ہوتا ہے اور اپنی معتدل مقدار پر اس عضو کو پھیر لاتا ہے **خصیہ کا اوپر چڑھ جانا اور چھوٹا ہوجانا** کبھی خصیہ کو یہ بات
عارض ہوتی ہے کہ سمٹ جاتا ہے اور چھوٹا ہوجاتا ہے اس سبب سے کہ برودت اور ضعف کا غلبہ اوسپر ہوجاتا ہے اور اکثر غائب
بھی ہوجاتا ہے اور چڑھتے چڑھتے پیٹ کی اوس جھلی تک پہونچتا ہے جسکو مراق کہتے ہین تا اینکہ پیشاب دشواری سے ہوتا ہے
اور پیشاب کرتے وقت درد ہونے لگتا ہے تقطیر بول پیدا ہوتی ہے **علاج** مروخات اور ضمادات گرم جو مقوی ہون اور جذب
کی قوت اون مین ہو کہ جنکا بیان الفاظ منی مین ہوچکا ہے اونھین کو استعمال کرے - اگر خصیہ غائب ہو جاے اور اپنی
جگہ سے چلا جاے اوسکا علاج یہ ہے کہ ہمیشہ استحمام کرین اور پے درپے آبزن کرتے رہین - اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے
جسکو قدیم زمانہ کے طبیبون نے ذکر کیا ہے کہ نایزہ مین ایک نلی داخل کرکے پھونکین تاکہ اوسکا بدن نرم ہوجاے
اور خصیہ اوتر آئے **دوالی اور صلابات صفن کا بیان** کبھی خصیہ کی تھیلی اور اوسکے گرد جو چیزین ہین
اون مین گرہین گرہین سی پڑ جاتی ہین اور پیچیدہ ہوتی ہین اور بہت سی ہوتی ہین اور کبھی انمین ریح بہت سی بھر جاتی ہے اور متواتر
اختلاج پیدا ہوتا ہے اور اکثر عضو پر ورم صلب آجاتا ہے کہ وہ از قسم اورام باردہ کے ہوتا ہے - اور اکثر یہ بات بائین طرف
پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بائین جانب اسکی ضعیف ہوتی ہے اور ایک رگ بھی اسطرف زیادہ ہے جسمین ریزش مواد کی ہوتی ہے
علاج وہی ہے جو اورام صلب کا علاج ہے **استرخاے صفن کا بیان** کبھی صفن لانبا اور ڈھیلا ہوجاتا ہے
اور اسوجہ سے ایک بات خراب پیدا ہوتی ہے جسکا ذکر ہوا ہے **علاج** ہمیشہ نطول کرین ایسی سرد دواؤن کا جو قابض ہین
لیپ بھی انھین دواؤن کا کرین دواؤن کا کرین اور جماع مین کمی کرین - بعض طبیب ایسے بھی گذرے ہین جو تھوڑی سی
مقدار صفن کی کاٹ کر اور عضل صفن بھی کسیقدر کاٹ کر باقی ماندہ کو ڈورے سے سی دیتے تھے تاکہ حجم اوسکا بقدر
معتدل پر ہوجاے - اور احتیاط کی عمدگی یہ بھی ہے کہ پہلے سی لین اوسکے بعد عضل کو کاٹین **ادرہ اور فتوق کا بیان**
ہم نے اس تیسری کتاب کے اخیر مین ایک باب جداگانہ قیلہ اور فتق کے بارہ مین لکھا ہے وہان اسکو دیکھنا چاہیے
دونون خصیہ اور ذکر کے سمٹ جانے کا بیان یہ بات نہایت سردی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے یا بالکل قوت
ساقط ہوجاے جیسے بیماران امراض حادہ کو اور اونھین مقامات مین اسکا بیان کرینگے - **قروح خصیہ اور ذکر اور مبداء**

مقعد کا بیان ان مقامات مین جب قروح پیدا ہوتے ہین نہایت خراب اور بہت پھیلنے والے ہوتے ہین اِسواسطے
کہ یہ اعضا ایسی صورت پر ہین کہ بہت جلد ان اعضا کیطرف عفونت آتی ہی اِسلیے کہ ہوا کا گذر ان اعضا تک نہین ہوتا ہے
یعنے ہوا سے آڑ مین ہین اور حرارت اور رطوبت کیطرف ہر وقت رہتے ہین فضول کی مجاری سے قریب ہین۔ بعض وجوہ سے
اندرون شکم کے قروح اور مُنھ کے قروح سے بھی انکو مشابہت ہی بہت خراب اور زبون وہ قرحہ ہی جو قضیب کی جڑ کے عضل مین اور
مقعد مین ہو اور یہ خرابی اسوجہ سے ہی کہ یہ قرحہ تجفیف قوی کا محتاج ہی اور حس اسکی باایہمہ کہ قرحہ پڑ چکا ہی شدید اور قوی ہے
اکثر اوقات یہ قرحہ اسکا محتاج ہوتا ہی کہ قضیب کاٹ ڈالا جائے جبوقت کہ قروح مین عفونت بڑھ جاے اور پھیل جائین علاج
جو قرحہ حشفہ یعنے سپارے مین ہو اوسکو تجفیف کی زیادہ حاجت ہی بہ نسبت اوس قرحہ کے جو غلاف اور جلد قضیب پر ہو اِسلیے
کہ سپارے کا مزاج زیادہ خشک ہی یہ قرحہ یا تر و تازہ ہین یا پورانے ہو چکے ہین اور انھین مین سے قروح خبیثہ بھی ہوتے ہین۔
تازہ قرحہ کے واسطے کوئی دوا اس سے بہتر نہین ہی کہ مردارسنگ اور اقلیمیا شراب سے دھوئی ہوئی اور توتیا کا استعمال کرین۔
اور اسی کے قریب یہ بھی ہے کہ موتی پیسکر چھڑکین۔ کندر سوختہ عجیب نفع کرتا ہی اور پھٹکری کی راکھ اور توتیا کا چھڑکنا اور سرد
پانی ملا کر طلا کرنا چاہیے۔ لیکن اگر قرحہ مین تری زیادہ ہو اور ریم پڑ چکی ہو اوسوقت ان دواؤن سے زیادہ قوی دواؤن
کی حاجت ہے جیسے تانبے کا کشتہ اور چھلکے درخت صنوبر صغار کے جلے ہوے۔ اور اگر احتیاج گوشت اوگانے کی ہو کندر بھی
انھین دواؤن مین ملا دینا چاہیے یہ دوا سے مرکب اوس قرحہ کے واسطے ہی جو زیادہ تجفیف کا محتاج ہی اور گوشت بھی پیدا کرتی ہی
نسخہ اوسکا یہ ہے کہ توتیا صبر انزروت کندر شادنج غرب نامی درخت کی پتین جسکو ڈاڑھی کہتے ہین جلی ہوئی سفید پھٹکری سرخ پھٹکری
جلی ہوئی مازو گلنار اقاقیا سب اجزا ہموزن زنگار کسی ایک دوا کے وزن سے ڈیوڑھا انار ترش کی کلی ایک جزء
روغن گل مین مرہم طیّار کرین۔ دوسرا نسخہ خبث الحدید مردارسنگ دم الاخوین کاغذ سوختہ پھٹکری سوختہ روغن گل
مین ضماد طیّار کرین خواہ مرہم بنائین یا قرص تیار کرین۔ اور اگر قرحہ پُرانا ہو گیا ہو اسمین کندر اور دقاق کندر یعنے
اوسکا بُرادہ اور ایلوہ سب اجزا ہم وزن داخل کرین۔ اور اگر قرحہ اکال ہو یعنے سڑ گیا ہو اوسکو یہ نسخہ بھی نفع کرتا ہی
آدمیون کے بال کی راکھ اور انجدان اور پہاڑی مسور سب پیسکر ذرور اور ضماد تیار کرین۔ ایضاً اس سے بھی قوی
ہے دونون قسم کے ہرتال کی راکھ سات جزء چونہ پتھر کا بیس جزء بے بوجھایا ہوا اقاقیا بارہ جزء سرکہ اور تازہ اسبغول
مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین۔ اِس نسخہ سے زیادہ قوی اور پہلے نسخہ سے قوی تر نسخہ
ہے۔ دونون ہرتال اقاقیا زنگار مویزج پھٹکری کی راکھ فلفل ان سب سے قرص تیار کرے۔ پھر اگر قرحہ بھدا ہو گیا ہو
اور سیاہ پڑ گیا ہو بہتر یہ ہے کہ کاٹ ڈالے اور جتنی جگہہ خراب ہو گئی ہے سب کو جُدا کرکے نکال ڈالین اوسکے بعد ایسے
مرہم لگائین جو گوشت پیدا کر دین۔ **قضیب کے قروح کا بیان** انکا علاج بھی وہی ہی جو قروح مثانہ کا علاج ہے اور
کبھی ایسی دوا کی بھی حاجت ہوتی ہی جس مین کاغذ سوختہ پڑا ہو اوسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ پھٹکری بھُنی ہوئی اقلیمیا
مغسول بعد دھونے کے اور پوست درخت صنوبر صغار اور کندر انھین دواؤن کے قرص طیّار کرین اور پچکاری وغیرہ
سے زخم کے اندر پہونچائین **قضیب کی کھُجلی کا بیان** یہ کھجلی ایسے مادہ گرم سے ہوتی ہے جو قضیب مین اوترتا ہی

یا کوئی عرق گرم جو قضیب کی جانب سے ترشح ہوتا ہو پس کھجلی اوٹھتی ہے علاج اس مادہ کو دور کر دینا چاہیے فصد اور اسہال
کے ذریعے سے بعد اوسکے یہ مرہم استعمال کیا جاے اقاقیا اور مامیثا ہر واحد نصف درہم نوشادر ایک دانگ صبر ایکدانگ
زعفران نصف دانگ اور سب دواؤن کے ہموزن اُشنان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر روغن زنبق ملاکر مرہم طیار کرین۔
کہ یہ مجرب ہے کبھی اس کھجلی مین سکون اسطرح پر پیدا ہوتا ہو کہ حمام مین جاکر سرکہ اور روغن گل اور بیروزہ اور نطرون اور پھٹکری کو
طلا کرین اور اگر زیادہ خراب کھجلی ہو اسی دوا مین تھوڑی سی مومیائی داخل کر دین پھر جب حمام سے نکلے انڈے کی سفیدی شہد
ملاکر لگائے۔ اور اگر کوئی دوا نفع ندے اور فصد اور استفراغ ہو چکا ہو لازم ہے کہ ران کی اندرونی جانب مین پچھنا لگائے
اور قریب قریب اسی مقام کے اور جونکین بھی اوسی جگہہ لگانی چاہیین قضیب کے اورام حار کا علاج یہ علاج بھی
قریب قریب اُنثیین کے اورام حارہ کے ہو لیکن قضیب کے ورم قابض دواؤن کے متحمل زیادہ ہین۔ ان اورام کے خاص نسخہ مین
سے ایک یہ نسخہ ہے پوست انار خشک گل سرخ سوکھا ہوا مسور سب کو پانی مین پکائین جب مُہرّا ہو جاے روغن گل ملاکر پیسین
اور استعمال کرین۔ ایضاً قیمولیا آب مکوئے سبز کے ہمراہ۔ اسیطرح سے گل ارمنی اور مسور اور برگ کاکنج قضیب کے اورام
باردہ کا علاج اسکا بیان بھی قریب ہے اُنثیین کے اورام باردہ کے علاج سے اور یہ ورم سوء القنیہ اور استسقا مین اکثر
ہوتا ہو۔ منجملہ مجرّبات کے ایسے ورم کے واسطے چھوہارے کی گٹھلی پسی ہوئی ۲ جز خطمی ایک جز سرکہ مین پیسکر ضماد کرین۔ اور وہ
دوا جو بھوسی اور اُشق سے بنائی جاتی ہو اور ورم صلب اُنثیین کے علاج مین مذکور ہو چکی وہ بھی اسکے مناسب ہے اور بہت
مناسب اس دوا کے واسطے ہوتی ہو جب قضیب مین ورم صلب عارض ہو شقاق جو قضیب مین اور اوسکے گرد
پیدا ہو اسکا علاج بھی وہی ہو جو شقاق مقعد کے علاج مین لکھا گیا بہت جلد نفع کرنیوالی یہ دوا ہے کہ قیمولیا اور توتیا
اور پسی ہوئی مہندی سب ہموزن لیکر موم اور زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر مرہم طیار کرین قضیب کے درد کا
بیان یہ درد مختلف اسباب سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات پیشاب کے بند ہونے سے عارض ہوتا ہو۔ شفا اس
درد سے نرم حقنہ لینے سے اور فقط آب جو ہمراہ جلاب کے پلانے سے ہوتی ہے اور بزور کے پاس نہ جانا چاہیے
تاکہ فضول کا جذب نہو جاے بعد حقنہ دینے کے پیڑو اور قضیب کے گرد اسقدر سینکین کہ جلد نرم ہو جاے اوسکے بعد نیمگرم
پانی اوس مقام پر گرائین اور بنفشہ کو طلا کرین کہ یہ تدبیر نافع ہے۔ ثالیل جو ذکر پر ہون مسّے کاٹ ڈالنا چاہیے اور
بعد کاٹنے کے خون بند کرنے والی دوا لگائی جاے اور پھر عام مسّون کا علاج کیا جاے علاج اون دانون کا جو
مُشابہ توت کے ہون اور اوس گوشت کا جو اونھین مقامات پر بڑھ جاے نسخہ بورہ سوختہ خاکستر چوب انگور
پانی ملاکر نرم نرم پیسین اور اسی دانہ پر جو مثل توت کے ہے لگائین خواہ کوئی اور دانہ جو مشابہ اسکے ہو۔ جب دوا
کارگر نہو اس دانہ کو کاٹ ڈالین اور زنگار اور سرخ پھٹکری اوس پر چھڑکین۔ پھر اگر اس دانہ مین خرابی زیادہ ہو
بے داغ دینے کے چارہ نہوگا ترچھا ہونا ذکر کا پہلے نرم کرنے والے روغن سے ذکر کو نرم کرین جیسے تل کا تیل
اور روغن سوسن اور روغن نرگس اور لطیف چربیان جو معلوم ہو چکی ہین جیسے مرغ کی چربی اور بط کی چربی
حرام مغز ساق گاؤ اور پیل گاؤ وغیرہ اور موم اور راتینج اور ان چیزون کا استعمال حمام مین کرین یا حمام کے باہر

اور مقام پر اوسکے بھی انھین دواؤن کی پچکاریون سے دین اور بہ نرمی سیدھا کرتے رہین تا اینکہ سیدھا ہو جاوے
اور کجی جاتی رہے۔

اکیسوان فن عورتون کے اعضاء منی کے احوال کا بیان

اس فن مین چار مقالہ ہین پہلا مقالہ قواعد کلّیہ کا بیان اور بچی کا رحم پیٹ مین نطفہ قرار پاتا اور بچہ جننے کے بیان مین رحم کی تشریح
ہم کہتے ہین کہ عورتونمین تولید منی کا آلہ یہی رحم ہی جو اصل خلقت مین مردون کے آلہ تولید منی سے مشابہ ہی کہ وہ ذکر ہے مگر فرق اتنا ہے
کہ مردونکا آلہ تولید منی باہر جسم کے نظر آتا ہی اور پورا ہی اور عورتونکا آلہ تولید منی ناقص ہی اور اندرون جسم کے بند ہو رہا ہی اسطرحپر کہ
گویا آلہ ذکر اولٹ کر اندر چلا گیا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ رحم کی جھلّی بمنزلہ کیسہ خصیہ کے ہی اور رحم کی گردن بمنزلہ قضیب کے ہی۔ دونون
خصیہ یا بیضہ بھی عورتون کیواسطے اسیطرح مخلوق ہوے ہین جیسے مردون کیواسطے لیکن مردون مین بڑے بڑے ہین اور
کھلے ہوے لانبی گولائی کیطرف مائل اور عورتون مین چھوٹے چھوٹے اور گول گول ہین مگر چپٹے زیادہ ہین اور فرج یعنے مقام
نہانی مین عورتونکی دونون طرف رکھے ہوی ہین ایک ہی قوت سے یعنی کوئی ان دونون مین کمزور نہین ہی جیسے مردون کا بایان
خصیہ کمزور ہوتا ہی۔ عورتونکے دونون خصیہ الگ الگ ہین کہ ہر ایک پر ایک جھلّی لپٹ کر خاص ہو رہی ہی ایک ہی جھلّی مین دونون
جمع نہین ہوئے ہین۔ ہر ایک جھلّی جو اونپر لپٹی ہی ایک جرم عصبی ہی جسطرح مردون کے واسطے اوعیہ منی درمیان بیضہ اور درمیان
اوس راہ کے قضیب کی جڑ سے ہی جدھر سے منی نکلتی ہی اسیطرح عورتونکا اوعیہ منی درمیان اونکے دونون خصیون کی اور درمیان
اوس راہ کے ہی جدھر منی وغیرہ گرتی ہی اندرون رحم تک ہی۔ لیکن مردون کا ظرف منی بیضہ سے شروع ہوکر اوپر کو چڑھتا ہی
اور اوس مغاک مین جاکر بند ہو جاتا ہی جس سے علاقہ بیضہ کا اوترتا ہی یا سیا جاتا ہی دران حالیکہ وہ علاقہ لپٹا ہوا ہی اور تہ بہ تہ ہی
اوس کے بعد پھر وہ ظرف نیچے اوترکر متورب ہو جاتا ہی اور اوسمین کجی آجاتی اور چند پیچ اور گھماؤ اوسمین پڑتے ہین۔
کہ انھین پیچیدگی کے مقام پر نضج منی کا ہوتا ہی یہانتک کہ وہ پھر پلٹ آکر اوس مجری تک پہونچتا ہی جو ذکر کی جڑ مین دونون
جانبون سے بنی ہوئی ہی اور جو چیز کہ قریب اوس جڑ کے ہی کہ اوس تک بھی مثانہ کی گردن پہونچتی ہی۔ اور یہ راہ مردون کے
بدن مین لانبی ہی اور عورتون کے جسم مین چھوٹی ہی۔ عورتونمین دونون بیضونکی جگہہ مائل ہوکر دونون خاصرہ تک اس طرح
پہونچتی ہی جیسے دو سینگہ بچھے ہوے ہین اور جالین تک اونچے ہو گئے ہین اور دونون کے کنارہ بخوبی ارتبین سی ملگئے ہین
اور جماع کرنے کے وقت تن جاتے ہین اور اس کھچاؤ کیوجہ سی گردن رحم کو واسطے قبول کرنے کے برابر کر دیتے ہین اسطرحپر کہ
اوسکو دونون طرف سے کھینچ کر اوس مین وسعت پیدا ہوتی ہی اور کھل جاتا ہی اور منی وہانتک پہونچ جاتی ہے اور یہ دونون
سینگہ عورتون مین بہ نسبت مردون کے زیادہ چھوٹے ہوتے ہین اور اس بات مین بھی اختلاف ہوتا ہی کہ اوعیہ منی عورتون
مین بیضون سے متصل ہوتی ہی اور انھین دونون زیادتیون مین جیسے سینگہ سے مشابہ ہمنے لکھا ہے ایک شی ایسی نافذ ہوتی
ہی جو ہر ایک بیضہ سے اوگتی ہی اور وعاء مذکور تک منی کو گراتی ہی اور انھین دونون کا نام قاذف المنی رکھا گیا ہے جو
عورتون کے بدن مین بیضون سے گراتے ہین اسلیے کہ اوعیۂ منی عورتون مین اونکی نرمی دونون بیضونکی نرمی کے قریب ہے
اور اونکے سخت کرنے کی و نیز اونکی جھلّی کے سخت کرنے کی حاجت اس سبب سے نہین ہوئی کہ وہ ایک آڑ مین ہین لہذا اسکے

محتاج نہین ہین کہ دور سے کوئی چیز اونمین گرے یا وہ کسی چیز کو دور تک پھینکین۔ لیکن مردونمین ان دونون کا بیضون تک پہونچنا
محسوس نہوا اور نہ اچھا تھا اور نہ اون دونون بیضون سے انکی آمیزش ہوئی اور اگر ایسا کیا جاتا تو ہر آئینہ یہی دونون بیضونکو
ایذا رسانی کرتے بروقت تنجانے اور کھچنے کے کیونکہ انمین سختی زیادہ تھی بلکہ ان دونون مین ایک واسطہ پیدا کیا گیا ہی جسکا نام
بند بیوس ہی اور جسکا فائدہ بروقت اندرونی الجا کے ہوتا ہی۔ رحم کے اندر ایک کنارہ گول عصبی مزاج کا ہی جیرا و سکے دسطاین
ایک دوال چرمی بھی ہی اور رو وال پر ایک زائدہ بھی بنایا گیا ہی۔ رحم مین بہت سی رگین پیدا کی گئی ہین جنکا برآمد ہونا اونمین
رگون سی ہوتا ہی جنکو ہمنے بیان کیا ہی بس اسی جگہہ پر بوجہ کثرت رگون کے جنین کیواسطے ساز و سامان مہیا ہی اور فضول
حیض کیواسطے ادرار کی جگہہ ہے۔ رحم کی بندش صلب سے بہت قوی اور کثیر رباطات سے ماجانب ناف اور مثانہ اور چوڑی ہڈی
کے اوپر تک کی گئی ہی لیکن پھر بھی وہ رحم بہت نرم ہی بہ نسبت اپنی رباطات کے اور بہ نسبت اون چیزون کے جو رحم سے متصل ہے
از قسم پٹھے اور رگون کے جنکا بیان تشریح عصب اور عروق مین مذکور ہو چکا۔ رحم کی پیدایش جوہر عصب سے اسواسطے کی گئی تاکہ
وقت شامل ہونے جنین کے خوب کھچے اور بروقت بچہ پیدا ہو جانے کے خوب سمٹے اور چھوٹا حجم ہو جائے اور اوسکی تجویف
پوری نہو جائے جبتک تمام نمو کو نہ پہونچ جاے جس طرح دونون پستانون کا بھی یہی حال ہی کہ اونکا حجم بھی پورا نہین ہوتا ہے
جب تک تمام نمو کو نہ پہونچ جائین اسلیے کہ یہ تجویف قبل اس زمانہ کے بیکار رہتی ہی اور محتاج الیہ نہین ہوتی ہی اور اسی واسطے
نا کتخدا لڑکیونکا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہی جبتک باکرہ رہین بہ نسبت دوشیزہ عورتون کے۔ اسی عضو کے واسطے آدمیون مین دو
تجویف ہین اور غیر انسان مین بہت سی تجویفین ہین جنکا شمار پستان کے سرون سے کیا جاتا ہی اور مقامات اس تجویف کے
مثانہ کے پیچھے ہین اور فصل اور جدائی تجویف کی مثانہ پر اوپر کیطرف سے ہوتی ہی جسطرح مثانہ اس تجویف پر زائد اور جدا اگانہ
نیچے کیطرف سے ہوتا ہی اور معاء کے آگے سے ہوتا ہی تاکہ ایک فرش گاہ نرم طیار رہے اور حفاظت کی جگہہ مین ہو۔ اسطور کی
خلقت مین اس عضو کی غرض اولی رحم کیطرف متوجہ نہین ہی بلکہ جنین کیطرف ہی اور یہ فرش گاہ ناف کے قریب سے آخر منفذ
فرج تک تیار ہوتی ہی اور گردن بھی یہی ہی۔ رحم کی گردن کا طول معتدل اکثر عورتون مین چھہ اونگل سے گیارہ اونگل تک
ہوتا ہی اور بیچ مین اس گنتی کے سات انگل سے لیکر دس اونگل تک کبھی اس سے چھوٹا اور لانبا بھی ہوتا ہی جماع کرنے
اور نکرنے کیوجہ سے اور اسکی شکل مقداری اوسی طرح کی ہو جاتی ہی جس شخص کے جماع کرنے کی یہ عورت خوگر ہو۔ خود رحم کا
طول بھی قریب قریب اسی مقدار کے ہوتا ہی اور اسقدر طولانی ہوتا ہی کہ اوپر کی تینون معاء کو مس کرتا ہی۔ رحم کی خلقت دو طبقون
سے ہوئی ہی اندرونی طبقہ قریبا اسکے ہو گیا ہی کہ رگون کی خلقت سے مشابہ ہو جاے اور خشونت اسی طبقہ کی اسیوجہ سے
ہے منھ ان رگون کے جو گریون کے طور پر رحم مین ہین نقرۂ رحم یہی کہلاتے ہین انھین نقرون سے جنین کی جھلیان
متصل ہوتی ہین اور انھین سے خون حیض بہتا ہے اور انھین نقرون سے جنین غذا پاتا ہی۔ ظاہری طبقہ رحم کا قریب
عصبانی ہونے کے ہے۔ اور ہر ایک طبقہ ان دونون سے کبھی سمٹتا ہی اور کبھی پھیلتا ہے اوسی استعداد سے جو اسکی
طبیعت مین ہی۔ خارجی طبقہ سادہ ہے اور ایک ہی جسم ہے، اور داخلی طبقہ گویا دو قسمون پر شامل ہے کہ دونون الگ
الگ ہین اور باہم پیچیدہ نہین ہین اسطرح پر کہ اگر اندرونی طبقہ بطور پوست کے اوتار لیا جاے تو بیرونی طبقہ بھی وسکی ساتھ

اودھڑ جاے۔ رحم غلیظ اور ثخین بھی ہوتا ہے جیسے کہ موٹا ہو جاتا ہی اور یہ بات رحم کو ایام حیض مین عارض ہوتی ہی پھر
جب عورت حیض سے پاک ہو گئی دُبلا اور خشک ہو جاتا ہی رحم کو ایسی نرمی ہی کہ جسقدر جنین بڑھتا ہی اوسیقدر رحم بھی بڑھتا ہی اور پھیلتا ہی
بقدر جثۂ جنین کے اور جسوقت کسی عورت سے جماع کیا جاے رحم کی مدافعت اور پیش آمد فرج کے مُنھ تک ایسی ہوتی ہی جیسے کہ وہ
براہ طبیعت سائق ہو کر باہر نکلا آتا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ رحم کی خلقت عصبانی ہی اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ اسکی پیدائش دماغی
پٹھے سے ہی بلکہ مطلب اوسکا یہ ہی کہ اسکی پیدائش ایسے جسم سے ہی کہ مشابہ پٹھے کے ہی کہ سفیدی اور خون اوسمین نہین ہی اور دراز
ہو کر نرم ہو گیا ہی۔ اور پٹھہ ایک دماغ سے اسمین آتا ہی اوسی سے اسمین حس پیدا ہوتی ہی۔ اور اگر عصبانی ہونے کے اس مین آثار
زیادہ ہوتے دماغ کی مشارکت اسکو زیادہ ہوتی۔ رحم کی گردن غضروفی ہی جیسے گرہ پر گرہ پڑی ہوئی کہ اس تلے اوپر ہونے سے
گسندہ ہو کر اوسکی سختی اور غضروف ہونے کی صفت بڑھتی ہی اور تحمل اور برداشت زمانۂ حمل مین زیادہ ہوتا ہی۔ اسی عضو مین
ایک مجری ایسا ہی جو مقابل ہی فرج کے اوس مُنھ کے جو باہر ہے اسی مجری مین مقدار کافی منی کی پہونچتی ہی اور خون حیض بھی
اسی طرف سے نکلتا ہی اور لڑکا بھی اسیطرف سے پیدا ہوتا ہی۔ رحم کا مُنھ زمانۂ آبستن مین بہت تنگ ہو جاتا ہی اتنا تنگ ہوتا ہی
کہ سلائی کا سرا بھی اوسمین داخل نہین ہو سکتا ہی پھر وقت پیدا ہونے بچّے کے خداوند تعالے کے حکم سے پھیل جاتا ہی اور اوسی
طرف سے جنین نکلتا ہے۔ پیشاب کی راہ عورتون کے واسطے اوسکی اور جگہہ مقرر ہوئی ہی اور وہ قریب فم رحم کے ہی
متصل اوپر کے مقامات کے بائین طرف ہٹی ہوئی ہی اور بعض عورتون مین داہنی طرف رحم کی گردن کے ہے۔ قبل
ازالۂ بکارت لڑکی کے گردن رحم مین چند جھلیان ایسی ہوتی ہین جنکی بناوٹ پتلی رگون اور رباطات سے ہوتی ہے کہ
ہر ایک شاخ سے اوسکے ایک چیز اوگتی ہے کہ ان سب کو ازالہ بکارت توڑ دیتی ہی اور جو خون انمین بھرا ہوتا ہی اوسیطرف
سے نکلجاتا ہی جنین کے پیدا ہونے کی کیفیت جسوقت رحم منی پر شامل ہوا یعنے مرد کی منی اوسمین ٹھہر گئی تو پہلے
حالت منجملہ حالات حمل کے خواہ استقرار نطفہ کی جو رحم مین پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہے کہ منی مین پھین سا اوٹھتا ہی اور یہ بات
قوتّ مصورہ کے فعل سے پیدا ہوتی ہی اور درحقیقت حال زبدیت کا تحریک ہی قوت مصورہ کیطرف سے اسلیے کہ منی مین
روح نفسانی اور طبعی اور حیوانی تینون موجود ہین پس قوت مصوّرہ ہر ایک روح کو اوسکے معدن تک حرکت دیتی ہے تاکہ
اوسی معدن مین یہ روح ٹھہر جاے اور جس روح سے جس عضو کی خلقت مناسب ہے اوس سے پیدا ہو جاے اوسی طرح جیسا ہمنے
کتب اصول طبعیات مین توضیح کے ساتھ بیان کیا ہی۔ اور اسیطرح تمام یہ پھولی ہوئی مقدار درمیان اور وسط تک رطوبت
کے پہونچتی ہے اور اوسکو آمادگی اور فراہمی ایسی جگہہ ہوتی ہے جہان پر قلب اس مولود کا پیدا ہوگا اور اوسی حصّہ کے
درستی کا سامان پہلے پہل ہوتا ہی پھر اس جگہہ کے داہنی طرف اور اسکے اوپر کیطرف دو پھولی پھولی جڑین اوٹھتی ہین
جیسے اسی جگہہ سے برآمد ہوئی ہین ایک زمانہ تک بعد اوسکے یہ دونون زیادتیان جُدا جُدا ہو جاتی ہین اور پہلا مقام
پھولا ہوا قلب کے واسطے علقہ بنجاتا ہی اور بائین جانب والا جگر کے واسطے علقہ ہو جاتا ہی اور آخر نفخہ سفیدی مائل خون
سے بھر کر ظاہر تک اوس رطوبت کے پہونچتا ہی جو پھیلی ہوئی ہین اور اسکے بعد ایک نفخ ریحی اس مین سوراخ کرتا ہے
تاکہ اسکی مدد جسم سے اور روح اور خون سے پہونچے اور ناف پیدا ہوتی ہی۔ پہلے سب سے جو چیز پیدا ہوتی ہے

یہی دونون مین جنکا ذکر کیا گیا ہی لیکن وہ نفخہ جو قلب اور جگر اور دماغ کے واسطے ہین اونکی خلقت ناف کی خلقت پر مقدم ہے۔
لیکن تمام خلقت ان تینون اعضا کی جوہر ناف کی خلقت سے متاخر ہی اور یہ وہ مسئلہ ہی جسکی تحقیق ہمنے کی ہی اور جسکو ہم نے کتب اصول
علم طبعی مین بیان کیا ہی اور جو خلاف اس مسئلہ مین ہی اوسکو بھی لکھدیا ہی۔ جسوقت منی ٹھہر جاتی ہی اور اوسمین جھین اوٹھتا ہی وہ جھین
غز یعنے جم جانے تک پہونچتا ہی جو قلب کے بننے کیواسطے کافی ہی اوسیوقت ایک جھلی عورت کی منی کی حرکت سے مرد کی منی تک پیدا
ہوتی ہی اور یہ سپے لگاؤ ہوتی ہی کہ رحم سے اسکو کچھ تعلق نہین ہوتا ہی سولے تقریر جذب غذا کے۔ اور جنین اس جھلی کے ذریعہ سے
جبھی تک غذا پاتا ہی جب تک یہ جھلی پتلی ہی اور جب تک تھوڑی غذا کی حاجت ہی لیکن جسوقت یہ جھلی سخت ہو گئی اوسوقت سے جنین کا
غذا پانا اوسی چیز سے ہوتا ہی جو مشیمہ مین پیدا ہوتی ہی راہون سے اون رگونکی جو کھلی ہوئی ہین۔ بعد ایک مدت کے اس جھلی سے چند قسمین
اور جھلی کی بنجاتی ہین۔ مذہب حق یہی ہی کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہی وہ قلب ہی اگرچہ بقراط سے اسکی بھی حکایت کی گئی ہی کہ پہلا
عضو جو پیدا ہوتا ہی وہ دماغ ہی اور دونون آنکھین اور اس حکایت کا سبب یہ ہی کہ انڈے مین جسوقت بچہ پڑتا ہی اوسکی یہی صورت
ہوتی ہی مگر قلب اولی پیدائش کی چیز ومین ہر شی کے ظاہر اور جلی نہین ہوتا ہی۔ ایک فضول بیان کرنیوالا آدمی بعد زمانہ بقراط کے ایسا
بھی گذرا ہی جسکا قول یہ ہی کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہی رائے صائب یہی ہے کہ جگر ہوا سلیے کہ پہلا فعل بدن کا تغذی ہی جو بہ سہولت ہو
اس رائے کو صائب قرار دیتا اور جو کچھ اشارہ مین اس کہنے والے نے کہا ہی اوسکا غلط ہونا تجربہ کی راہ سے ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ جن
لوگونکو توجہ اس مرض خاص کے دریافت کرنے مین ہی اونھون نے کبھی اسکے قول قیاسی کے مطابق مشاہدہ نہین کیا۔ اور فساد رائے
یہ ہی کہ اگر نفس الامر مین اسی کے قول کے بنا پر ایسا ہی ہوتا کہ پہلی خلقت اوسی عضو کی ہوتی جسکے فعل کو سبقت کی احتیاج ہی اور اگر وہ عضو
پہلے نہ پیدا ہو تو غذا پانا بدن کا بقول اس شخص کے نہو سکے تو اس شخص کو جاننا چاہیے کہ کوئی عضو حیوانی غذا نہین پاتا ہی اگر
اوس سے تمہید حیات کی بذریعہ حرارت غریزی کے نہو اور جب یہ بات ضرور ہوئی تو پھر ایسے عضو کا مخلوق ہونا جس سے حار غریزی
اور روح حیوانی بدن مین پھیلتی ہی قبل خلقت غذا دینے والی عضو کے ضرور ہوگا اسلیے کہ قلب سے حار غریزی اور روح حیوانی جگر مین
بھی تو آتی ہی۔ اور قوت مصورہ بروقت صورت گری کے محتاج تغذیہ کی نہین ہی جب تک ایسا تحلّل نہ واقع ہو جسکا ضرر بخوبی محسوس ہو
لہذا احتیاج روح حیوانی اور حار غریزی کی پہلے ہوگی تاکہ صورت گری کا فعل قائم ہو۔ اب اگر یہ کہنے والا یون کہے کہ فعل قوت
مصورہ کو بذریعہ آلات کے حاصل ہے پس اسیطرح غاذیہ بھی ہمراہ مصورہ کے تولید غذا بحیثیت آلات کے کرتی ہی پھر کیون تقدیم
وجود دیرا سکو غلبہ نہوا یہ تو ہو چکا۔ اب دوسرا حال یہ ہی کہ خون کا نقطہ صفاق مین ظاہر ہوتا ہی اور اوسکا بڑھنا صفاق مین کسیقدر جب
ہو لیتا ہی تو اسی حالت مین وہ پھولے ہوے نفاخات اینین سے جو دموی ہین اونکا استحالہ دمویت کیطرف ہوتا ہی اور جو ریحی ہین اونکا
استحالہ ناف کی صورت کیطرف محسوس ہوتا ہے۔ اور تیسرا استحالہ منی کا علقہ کیطرف ہوتا ہے اور بعد اس تیسرے استحالہ کے
مضغہ بنجاتا ہی اب اسوقت اعضائے رئیسہ کا انفصال محسوس اور ظاہر ہوتا ہی اور اونکی ایک مقدار محسوس ہوتی ہی اسکے بعد
استحالہ یہان تک تمام ہوتا ہی کہ صلب اور اعضا اولی بنجاتے ہین۔ اور یہ بات شروع ہوتی ہی کہ بعض اعضا بعض سے الگ
الگ ہوجاتے ہین اسی کے بعد وہ استحالہ ہے جس مین وشائج معلومہ اور طرح طرح کی بناوٹین ہونے لگتی ہین اور اطراف بدن
کے خط اور نشانات پڑنے لگتی ہین مگر پوری جدائی انکو ابھی نہین ہوتی ہی اور جو اوعیہ اور ظروف بدن مین ہین اونکے بھی

نشانات بنجاتے ہین اسکے بعد پھر یہانتک استحالہ ہوتا ہی کہ اطراف بدن پیدا ہوجاتے ہین - ہر ایک استحالہ کے واسطے خواہ وُہ استحالہ کے واسطے ملکر ایک مدت اور زمانہ ہی جسپر یہ استحالہ موقوف ہی - اور یہ زمانہ ایسا نہین ہی کہ جسمین استحالہ اختلاف نہو اور باہمہ نر اور مادہ مین بحالت جنین ہونے کے یہ مدّت مختلف ہوتی ہی کہ عورتون کی صورت گری مین بہت دیر لگتی ہی - اہل تجربہ اور امتحان کی اسبارہ مین بہت سی رائین ہین کہ درحقیقت اونمین کچھ خلاف نہین ہی اسلیے کہ ہر شخص نے اونمین سے وہی حکم لگایا ہی جو اپنے امتحان ومشاہدہ مین دیکھا اور یہ بات محال نہین ہی کہ جسکو ایک آدمی نے امتحان کیا ہو دوسرے کا امتحان اوسکے مخالف واقع ہو اسلیے کہ یہ سب باتین اکثری ضرور ہین اور اکثری مین تخلف ہو بھی ہوسکتا ہی - رغوہ کی مدت یعنی جس زمانہ مین کف منی مین اوٹھتا ہے چھ دن ہین یا سات دن ہین اور انھین ایام مین مصوّرہ تصرف نطفہ مین بے استمداد رحم کے ہوتا ہے اور اس زمانہ کے بعد پھر رحم سے مدد کی خواستگاری ہوتی ہی - خطوط اور نقطہ اس زمانہ کے تین دن کے بعد پڑتے ہین کہ مجموع نو دن ہوجاتے ہین زمانۂ ابتدا سے اور ایک دن کا آگا پیچھا بھی ہوتا ہی پھر اس نو دن کے بعد چھ دن گذرکر جو پندرھوان دن علوق سے ہے ساری مقدار نطفہ مین نفوذ دمویت کا ہوتا ہی بس علقہ ہوجاتا ہی اور بیشتر ایکدن خواہ دو دن آگے پیچھے بھی علقہ بنتا ہی اس پندرہ دنکے بعد یہ رطوبت گوشت بنجاتی ہی اور گوشت کے ٹکڑے دن مین بخوبی تمیز ہونے لگتی ہی اور تینون اعضاء اصلی آپس مین ظاہر بظاہر جُدا ہوجاتے ہین اور ایک دوسرے کے مماس ہونے سے دور ہوجاتا ہی اور رطوبت نخاع کی پھیلنے لگتی ہی اور بیشتر تقدم اور تاخر دو یا تین دن کا ہوتا ہی - پھر اس زمانہ کے سات دن کے بعد یعنی چونتیسوین روز سر دونون مونڈھون کے پاس جُدا ہوکر بنجاتا ہے اور اطراف پسلیون اور شکم سے ایسے تمیز ہوجاتی ہین کہ بعض جنین مین چار دن کی بعد محسوس ہونے لگتے ہین اور چالیس دن مین خلقت پوری ہوجاتی ہی اور کسی شاذ و نادر جنین مین پینتالیس دن مین خلقت پوری ہوتی ہی اور کم سے کم پینتیس دن مین بھی یہ خلقت پوری ہوتی ہی - تعلیم اوّل مین یہ بات مذکور ہی کہ جو حمل چالیس دن کے بعد گر پڑے اگر اوسکی وہ جھلی جسمین وہ لپٹا ہوا ہوتا ہی چاک کرکے سرد پانی مین رکھی جاے ایک چھوٹا سا جسم ایسا نمایان ہوگا جسکے اطراف بدن بخوبی متمیز ہونگے - نرینہ حمل تمام خلقت پانے مین مادہ کے حمل سے پہلے جلدی کامیاب ہوتا ہی اور شاید کہ تیس دن مین صورتگری نرینہ حمل کی تمام ہوجاتی ہو - وضع حمل یعنے بچّہ پیدا ہونے کا زمانہ نصف سال خواہ چھ مہینے کا ہی کم سے کم اور اوسکا بیان قریب آتا ہی - نر اور مادہ کا حال انھین مدتہاے مذکورہ مین جس حد پر ہوتا ہی یہ ایک ایسی بات ہی جسکو گروہ اطبّا نے بطور مشہور اور مبالغہ کے ذکر کیا ہے - سب سے پہلے منی کو جو سانس دینے والی کا سہارا پہونچتا ہی اور سب سے پہلے قوّت مصوّرہ جو عمل کرتی ہی وہ یہی ہی کہ حار غریزی کو جمع کرتی ہی پھر اون چیزون کو جو مخارج اور منافذ ہین یعنے جدھر سے کوئی چیز نکلتی ہے یا نفوذ کرتی ہے اونکی صورت گری ہوتی ہے پھر اسکے بعد غاذیہ اپنا عمل شروع کرتی ہی - اور بعض طبیبون کے نزدیک یہ بات ہے کہ جنین کبھی مُنھ کی راہ سے سانس لیتا ہے اور پھر اکثر تنفس اوسکا اوسوقت ہوتا ہی کہ جب جسم مین ادراک کرے اور اس قول پر کچھ دلیل نہین ہے - اور بعضے طبیبون کے نزدیک یہ ہے کہ جنین پر جسوقت دو چند زمانہ اوسکی صورت پانیکا گذر جاے حرکت کرنے لگتا ہی - اور جب اوسکی حرکت کرنے کے زمانہ سے دو چند زمانہ گذر جائے یعنے ابتداے علوق سے سہ چند زمانہ گذر جاے اوسوقت اوسکی ولادت ہوتی ہی مثبت جسم مراد یہ ہی کہ اگر کسی جنین کو ابتدائے علوق سے مثلاً تین مہینے کے بعد حرکت کرنے کی قوت

پیدا ہو تو اوس روز حرکت پیدا ہونے کے چھ مہینے گذر کر وہ پیدا ہوگا اور ابتدا سے زمانۂ علوق سے پورے نو مہینے کی بعد
اسکی ولادت ہوگی اور قس علی ہذا متن دودھ عورت کے پستان مین اوسوقت پیدا ہوتا ہی کہ جسوقت سے جنین حرکت
کرنے لگتا ہی۔ بعضے لوگون نے کہا ہی کہ اوسط اور معتدل زمانہ جنین کی صورت بنجانے کے پینتیس دن ہین پس ستر دن کی بعد حرکت
شروع کریگا اور دو سو دس دن کے بعد پیدا ہوجاے گا۔ اور کبھی اس سے چند روز آگے پیچھے بھی ولادت ہوتی ہی اس لیے کہ
صورت یابی کا زمانہ پینتیس دن سے کم اور بیش ہوجاتا ہی پس ایام تضعیف بھی بڑھجاتے ہین۔ اور اگر صورت یابی پینتالیس دن مین
تمام ہوا اور نوے دن گذر کر حرکت کرے پھر تو دو سو نوے دن کے بعد پیدا ہوگا جسکے نو مہینے ہوتے ہین اور کبھی اس حساب
مین بھی چند ایام کی کمی اور بیشی بموجب بیان سابق ہوتی ہی مگر یہ ایسی باتین ہین کہ محض لغو ہین صاحب استدلال کے نزدیک کوئی
حکم قطعی انپر نہین ہوسکتا ہی۔ جو لڑکا آٹھ مہینے کا پیدا ہو بشرطیکہ خلقت بھی اوسکی تمام ہوا کثری حکم اوسکا یہی ہی کہ زندہ نرہے گا بنابر
اوس بیان کے جو آگے معلوم ہوگا۔ تمام خلقت اوسکی اور تمام خلقت کے بعد پیدا ہونا اوسی حساب سی جو اوپر مذکور ہوا اسطرح پر کہ
چالیس دن مین صورت یابی تمام ہوا اوسکے بعد اسی دن مین حرکت ہو۔ اور چالیس دن مین کمی اور بیشی اوسیطور پر ہوتی
ہے جیسا اوپر معلوم ہوا۔ اطبا کہتے ہین کہ ساقط شدہ حمل مین نر بچہ کا حمل ایسا نہین پایا گیا ہے جو قبل تیس دن کے
صورت یابی مین پورا اور تمام ہوگیا ہو اور نہ مادہ جنین ایسا پایا گیا جسکی صورت یابی چالیس دن سے پہلے ہوئی ہو۔
یہ بھی انھین کا قول ہے کہ ستوانسا لڑکا اوسکو قوت اور استعداد ہوجاتی ہی باینہمہ کہ ابھی سات ہی مہینے گذری ہوتے ہین
اور نو مہینے کا لڑکا اور دس مہینے کا پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم زمانۂ حمل اور وضع حمل کی مدت کے واسطے ایک باب جداگانہ
اوس مقالہ مین لکھینگے جو اس مقالہ کے بعد آتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خون حیض کی تقسیم حاملہ عورتون کے بدن مین
تین قسم پر ہوتی ہی ایک قسم تو غذا اسے جنین مین صرف ہوتی ہی ایک قسم پستان کیطرف چڑھ جاتی ہی جسکا دودھ بنتا ہی ایک قسم
بطور فضلہ کے رہتی ہی وقت نفاس تک جو بعد ولادت کے خون برآمد ہوتا ہی۔ جنین پر تین جھلیان لپٹی ہوئی ہوتی ہین ایک تو
مشیمہ ہی اور یہ وہ جھلی ہے جنین پر لپٹی ہوئی جس مین جال بندی رگون کی ہوتی ہی۔ متحرک رگین اسکے دور رگون تک پہونچنے
والی ہوتی ہین اور ساکن رگین اوسکی ایک رگ تک پہونچتی ہین جسکا نام یلدس ہی دوسری جھلی ورا اوسکو لفائفی بھی کہتے ہین
کہ پیشاب جنین کا اسی کیطرف کرتا ہی اور تیسری جھلی کا نام سقار ہے اور یہ مقبض عرق ہی یعنے پسینہ اس طرف سے آتا ہے۔
جنین کو کسی اور ایسے ظرف کی حاجت نہوی جدا جدا ہر ایک سے برآز دفع ہوا کرے اسلیے کہ جو غذا اسکو ملتی ہی بہت پتلی ہوتی ہی اور
اوس مین سختی بھی ہوتی ہے اور نہ اسمین ثفل ہوتا ہی اور بیشتر اوس غذا سے مائیت بول خواہ پسینہ کی جدا ہوتی ہی۔ بہت
قریب تر جھلی جنین کے بدن سے وہی تیسری جھلی ہے اور وہ تینون جھلیون سے زیادہ پتلی ہی تاکہ جو رطوبت جنین مین
راسخ ہی اوسکو جمع کرلے اور اس ساری رطوبت کے کم ہونے مین بڑا فائدہ یہ ہی کہ اسکی مقدار کثیر جمع ہوکر خود جنین پر اور
رحم پر بوجھ نہ ڈالے اور اسیطرح اس جھلی کے پیوست ہونے مین درمیان ناف اور رحم کے بڑا فائدہ ہی اسلیے کہ سخت جھلی
اگر ان اعضاء مذکورہ سے جو ابھی تازہ تازہ بنی ہین مماس ہوتی چونکہ ابھی ان اعضا مین سختی نہین آئی تھی ضرور قرحہ پڑ جاتا۔
وہ جھلی جو باہر کیطرف متصل جنین کے ہے اور وہی لفائفی یہی ہی اسلیے کہ مشابہ لفافہ کے ہی۔ یہ جھلی ناف سے نفوذ کرتی ہے

اور محل پرورش بول احلیل سے نہین ہی اور اس مقام کے گرد ایک عضلہ ہی جسکی روانی بہ ارادہ ہوتی ہی اور آخر تک اس جھلی کی تعاریج اور پیچیدگیان ہین وقت اوسکے استعمال کا وہی وقت ولادت کا ہی اور جسوقت تصرف شروع ہوتا ہی لیکن یہ منفذ وسیع ہی اور ماخذ اوسکا سیدھا اور درست ہی۔ پیشاب کیواسطے ایک مقبض خاص جداگانہ بنا گیا ہی اسلیے کہ اسمین تیزی اور حدت ہوتی ہی اور یہ بات ظاہر ہی۔ پیشاب مین اور رگونکی رطوبت مین بو اور سرخی رنگ کا فرق ظاہر ہی۔ اور اگر مشیمہ سے بھی ملاقی ہوجائے ہر آئینہ کچھہ ضرر نہ پہونچے۔ کبھی یہ مقبض اوس رطوبت کو بھی لے لیتا ہی جسپر رگین شامل ہوتی ہین۔ مشیمہ کے واسطے دو باریک جھلیان ہین جنمین جال بندی رگون کی ہورہی ہی اور ہر قسم کی رگ انمین سی دونون رگون کے ہر قسم تک پہونچتی ہے یعنے شرائین اور اوردہ دونون تک ان رگونکی رسائی ہوتی ہی اوردہ کی رگ جسوقت داخل ہوتی ہی چھوٹی مسافت سے جگر تک پہونچ جاتی ہی اور یہ دونو داخل اور مدخول ملکر ایک ہوجاتی ہین تاکہ سلامت حال ہین زیادہ رہین اور محدب جگر کیطرف دور ہوجاتی ہی تاکہ مرارہ کے گذرگاہ سے مزاحمت نکرے جانب تقعیر سے اور حقیقت حال یہ ہی کہ یہ رگ جگر سے اوگتی ہی اور ناف تک مشیمہ سے جدا کرتی ہی اور اس مقام پر اسمین جدائی پیدا ہوکر دو رگین بنجاتی ہین اور بہانسے نکل جاتی ہی اور مشیمہ مین متحرک ہوکر اون رگون کے منھہ تک جاتی ہی جو رحم مین ہین۔ ان رگون مین دو باتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ جن سوراخون اور منھہ کے پاس یہ رگین ملین ہین اوس مقام پر یہ باریک ہوتی ہین گویا کہ یہ دونو کنارہ ہین فروع اور شاخون کے اور یہ بھی ہی کہ انکا سرخ ہونا پہلے اسی مقام پر اس سببسے ہوتا ہی کہ انکا منبت اور جائے روئیدگی اوسی جگہہ سے ہے اسلیے کہ خون کو یہ رگین اوسی مقام سے پاتی ہین۔ پھر اگر اوسکی وسعت ثقب کا اعتبار کرین یہی متوہم ہوتا ہے کہ اصل انکی جگر سے ہے اور اگر استحالہ انکا بہ طرف خون کے اعتبار کیا جائے یہ بات متوہم ہوگی کہ اصل انکی مشیمہ سے ہو مگر اعتبار اول خواہ اوسلیے اور پسندیدہ اعتبار وہی اعتبار ثقبہ اور منافذ کا ہی۔ رہے استحالات پس یہ کمالات ہین اون سطحون کے واسطے جوان سوراخ اور ثقبون کو محیط ہین۔ اسیطرح یہ دونون شریان بھی جسوقت مشیمہ سے ابتدا کرتی ہین اسی طرح پائی جاتی ہین کہ جیسے وہ دونون شریان ناف سے اوس شریان تک نافذ ہوتی ہین جو شریان جگر کی ہے اور پشت پر گذری ہی اور قوت گرفتہ ہونا دونون شریان کا مثانہ پر ہے اسلیے کہ مثانہ قریب تر اعضا کا ہی واسطے استناد اور تکیہ بنانے ان دونون شریان کے اور انکے سلامت رہنے کا باعث مثانہ اچھی طرح ہوتا ہی بعد اوسکے پھر یہ دونون شریان اوس شریان مین جاکر نافذ ہوتی ہین جو آخر حیات تک حیوان کے نہین ٹوٹتی اور پھٹتی ہے۔ پس یہ بیان تو خلاصہ ہے ظاہر قول اطبّا کا۔ اور حقیقت حال یہ ہی کہ یہ دونون رگین گویا دو شعبہ ہین جنکا منبت حقیقی شریان سے ہے اور اوسی قیاس اور قاعدہ پر جسکا ذکر ابھی ہوچکا ہے۔ اور اطبّا یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون شعبہ لائق طولانی ہونے کے اسقدر نہوے کہ قلب تک پہونچ جاتے اسلیے کہ وہانتک پہونچنے مین انکی مسافت زیادہ طولانی تھی اور بہت سے جوہر اعضا انکی نکاس کے روبرو پڑتے تھے۔ اور چونکہ ان دونون کو قریب مسافت پر ایک ایسا عضو یعنے شریان متصل ہونے کو بہم پہونچ گیا جو قلب سے ملا ہوا ہے اب اوس کے ذریعہ سے بالواسطہ انکو اتحاد قلب سے ہوگیا لہذا بلا واسطے اتصال نسے جو اتحاد انکو قلب سے ہوتا اوسکے محتاج نرہے۔ اطبّا یہ بھی کرتے ہین

شریان

کہ شریان اور ورید جو دونون قلب اور ریہ مین نافذ ہین چونکہ ہر واحد انکا ان دونون شعبہاے مذکورہ سے ایسے وقت مین تنفس کا نفع عظیم دیتا ہے اسی جہت سے صرف کیا گیا ہر واحد شریان اور ورید کا ان دونون شعبون کے غذا مین نفع دینے کے واسطے لہذا ایک ان دونون کا شریان اور ورید کا منفذ واسطے دوسرے کے بنایا گیا جو بروقت ولادت کے بند ہو جاتا ہے۔ یہ بھی اطبّا کا قول ہی کہ ریہ یعنے پھیپھڑا اکثر جنین کا جو سرخ ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہے کہ جنین مین تنفس نہین ہوتا بلکہ غذا اوسی جنین کو خون سُرخ سے ملتی ہے۔ اور بیشتر ہوّا کی مخالطت اور آمیزش اوسے سپید بھی کر دیتی ہے۔ اطبّا کا قول یہ بھی ہے کہ تفا لغی جھلّی عورت کی منی سے مخلوق ہوئی ہی جو مرد کی منی سے بہت قلیل مقدار مین ہی اسی سبب سے یہ جھلّی باوسعت نہوئی اور طولانی اِسلیے بنائی گئی تاکہ جنین تک اسفل مقامات رحم مین پہونچے اور جملہ رطوبات سے صاف اور پاک ہونے کی وجہ سے یہ جھلّی ضرور ہوا کہ تنہا ہو کر جائے ریزش عرق اور پسینہ کی مقرر کیجائے۔ اور یہ سب باتین اِن طبیبون کی بناوٹ کی ہین جنکا ثبوت نہین ہو سکتا ہی۔ جنین کے قلب پر جسوقت مزاج نر ہونے کا پہلے پہونچے پھر سب اعضا پر یہی مزاج قابل ہوتا ہے اور ذکوریت مین یہ جنین اپنے باپ کا مزاج حاصل کر لیتا ہی۔ اور کبھی اِسکے نر ہونے کا سبب سواے مزاج پدر کے اور کچھ ہوتا ہے یا تو وہ کوئی حال احوال رحم سے ہی یا کوئی مزاج ہی جو منی کو عارض ہوتا ہے۔ خاص کر کے اور وجہ یہی وجہ ہے کہ جسوقت جنین نر ہونے مین مشابہ اپنے باپ کے ہوتا ہے واجب نہین کہ اور جملہ امور مین اور سائر اعضا مین بھی اسکو اپنے باپ سے مشابہت ہو بلکہ بسا اوقات ان اعضا مین اپنی مان کے مشابہ ہوتا ہی۔ شبیہ شخص کے تابع شکل ہوتی ہی اور محض نر ہونا اسکے تابع شکل نہین ہوتی بلکہ مزاج اِسکا تابع ہوتا ہی بیشتر قلب جنین کا مزاج مثل مزاج باپ کے ہوتا ہی جو اور اعضا مین بھی پہونچ جاتا ہی۔ استعداد شکل کی راہ سے جنین کا یہ حال ہی کہ قبول مادہ کا اطراف بدن مین ضرور رمائل بہ طرف شکل مادری کے ہوتا ہی۔ اور اکثر مصوّرہ کو ایسی بھی قدرت ہو جاتی ہے کہ منی پر غالب آکر اور اوسکی صورت گری بذریعہ تخلیط کے کر کے شکل پدری کی صورت فائض کر دیتی ہی۔ مگر پھر بھی مصوّرہ عاجز ہو جاتی ہی کہ مزاج کو مثل مزاج پدر کے نہین کر سکتی ہے۔ ایک گروہ علما نے کہا ہے اور جواز اور امکان کے دائرہ سے اس امر کو باہر نہین تجویز کیا ہی مراد یہ ہے کہ اگر کیفیت مندرجہ ذیل واقع ہو امتناع عقلی اسمین نہین ہی اور وہ بات یہ ہی کہ منجملہ اسباب شبیہ اور صورت ہونے مان باپ کے علاوہ جنین کی صورت کسی اور انسان کی بھی ہو سکتی ہے جسکی صورت خیال اور وہم مین باپ خواہ مان کے بروقت علوق اور نطفہ ٹھہرنے کے مرتسم ہوئی ہو بشرطیکہ وہ صورت انسانی ممکن بھی ہو۔ قد دبیعنے بانٹھا ہونے کا سبب کبھی نقصان قد کا سبب یہ ہوتا ہی کہ قلت مادہ کی پہلے سے ہوتی ہی خواہ غذا کی کمی بروقت علوق کے ہوتی ہی خواہ رحم کیطرف سے مثلاً رحم کی کوتاہی اور چھوٹا ہونا کہ اسکی وجہ سے جنین پھیلنے کی جگہہ نہین پاتا ہے کہ اعضا اوسکے بڑھین جیسے بعض پھلون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو جاتی ہے اگر کسی قالب وغیرہ مین بحالت خام ہونے کے پڑ جائین کہ پھر اوسی صورت کے ہو جاتے ہین جس قالب مین وہ پڑ گئے ہون اور اوس سے بڑھکر مقدار اون کی نہین ہوتی۔ توام اور جوڑیا پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہے کہ دونون بطن رحم مین اس کثرت سے گرتی ہے کہ دونون بھر جاتے ہین اور جُدا جُدا ہر ایک بطن کو پورا لقمہ اوسکا منی سے مل جاتا ہی۔ اور کبھی اختلاف سے دُوم مرتبہ کے انزال سے بھی

توام نطفہ پیدا ہوجاتا ہے اگر دونون انزال ایسے وقت ہون کہ حرکت رحم کی جذب منی مین دونون مرتبہ ایک ہی شوق سے ہوئی ہو اِسلیے کہ رحم کو بروقت جذب کرنے منی کے حرکات پے در پے عارض ہوتے ہین جیسے کوئی ایک لقمہ بعد لقمہ کے تناول کرتا ہی اور جیسے مچھلی سانس پرسانس لیتی رہتی ہی اسیطرح رحم بھی منی کو بدفعات قعر رحم کیطرف دفع کرتا ہی اور ہر دفع مین ایک جذب کرنا منی کا خارج بدن سی ہوتا ہے اور یہ طلب کرنا رحم کا نی کو اسلیے ہوتا ہی تاکہ دونون منی فراہم ہوجائین اور یہ ایسی بدیہی بات ہے جسکو مندفق خواہ جماع کنندہ بھی بذریعہ حس کے معلوم کرلیتا ہی اور تیز عورتین بھی اگر انکو شعور اچھی طرح ہو جسکے ذریعہ سے معلوم کرلیتی ہین۔ یہ دفعات خالص اور یکسان نہین ہوتے بلکہ ان مین اختلاج اور پھڑکن بھی ہوتی ہے جیسے ہر ایک ان دونون مین سے مرکب چند حرکات سے ہی مگر ہر ایک دفعہ بدون چند مرتبہ کی پھڑکن اور اختلاج کے تمام نہین ہوتا ہے بلکہ بعد ہر ایک جملہ اختلاجات کے جو بمنزلہ واحد تصور کرنا چاہیے کسیقدر سکون ہوکر پھر دوبارہ ایسے سکون کے زمانہ مین جو درمیان ریختہ کرنے قضیب کی منی کو ہوتا ہی اور پھر ایک مزہ ثانیہ یعنے دفعہ دوم قوت مین ضعیف تر اور شمار مین کمتر از روے عدد اختلاجات کے ہوتا ہے۔ بیشتر یہ مرات تین خواہ چار سے زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح عورتون کی لذت بھی دو چند سہ چند بڑھتی ہے اِسلیے کہ وہ لذت پاب اپنی منی سے بھی ہوتی ہین اور مرد کی منی جو اونکے فم رحم مین حرکت کرتی ہے اور باطن جسم تک جاتی ہی اوس سی بھی اونکو لذت ملتی ہی۔ بلکہ اونکو نفس حرکت رحم ہی لذت کثیر دیتی ہی۔ اوس شخص کے قول کی تصدیق نہ کرنی چاہیے جو کہتا ہی کہ عورتون کی لذت اور تمام لذت اونکی یہ دونون باتین مرد کے انزال پر موقوف ہین شاید اس شخص کی راے مین یہ بات سمائی ہی کہ اگر مرد کا انزال نہو عورت فقط اپنے انزال سے کچھ بھی لذت نپاے گی اور اگر مرد کا انزال ہوجاے اور عورت کے رحم مین ایسی حرکتین نہ پیدا ہون خواہ پیدا تو ہون مگر انہین سکون نہونے پاے اوسوقت عورت کو تھوڑی سی لذت ملے گی کہ ویسی لذت مرد کو بھی قبل حرکت کرنے اونکی منی کے ہوتی ہے جو مشابہ گدگدی اور دغدغہ کے ہی جو وہی مین پیدا ہوتا ہی پس اسکی تصدیق نہ کرنی چاہیے۔ اور نہ اس قول کی جو وہ کہتا ہی کہ مرد کی منی جسوقت عورت کے رحم پر گرتی ہے اوسکی حرارت اور بھڑک بجھا دیتی ہی جیسے ٹھنڈھا پانی جسوقت گرم پانی پر گرے کہ جوش کھا رہا ہو۔ اِسلیے کہ یہ اطفاء حرارت ہر وقت نہین ہوتا ہی بلکہ جس طرح ہمنے بیان کیا ہی اوسیوقت ہوتا ہی جب عورت منزل ہو اور مرد کی منی کو چوس جاے خواہ بلع کرجاے بفور مرد کے انزال کے اور سواے اسوقت کے اور وقت ایسی قوت اسکو نہین ہوتی ہی جسکا شمار لیا جاے۔ اکثر اوقات ریزش منی کی ذکر سے نرینہ نطفہ کے ہمراہ مادہ نطفہ کے ریزش کرتی ہی پس اوسوقت دونون ریزشین باہم آمیختہ ہوجاتی ہین اور بعد ان ریزشون کے چند ریزشین ایسی ہی یکے بعد دیگرے ہوتی ہین اوسوقت عورت کے چند نطفون سے پیٹ رہ جاتا ہی اسلیے کہ ہر ایک اختلاط بجاے خود ایک نطفہ جداگانہ ہی۔ اور کبھی دونون منی ملکر دونون منقطع ہوجاتی ہین خواہ ایک منقطع اور بے اثر ہوجاتی ہی اور ایک سے نطفہ رہ جاتا ہی اور وہ ایک منی جو منقطع ہوجاتی ہی وہی ہوتی ہی جو پہلے رحم مین گری ہو اور یہ انقطاع اور بے اثر ہوجانا اوسکی کسی ریحی خواہ اختلاجی سبب سے ہوتا ہے خواہ کوئی اور سبب اسباب متفرقہ سے ہو پس اوس وقت ہر ایک منی جداگانہ اپنے اپنے طور پر باکار خواہ بیکار ہوجاتی ہی۔ اور کبھی یہ بات بعد پھیل جانے خواہ کھل جانے

جھلّی کے ہوتی ہی اوسوقت بہت سی منی ایک ہی شے خواہ بطن واحد رحم مین آجاتی ہی ایسا نطفہ تمام نہین ہوتا اور با حیات
اور زندگی کے زمانہ تک اسکا استقرار پہونچتا ہے۔ اور اکثر قبل اس واقعہ کے خواہ ازین قبیل ورحوادث کے جو استقرار نطفہ
ہونا ہے شاید ناکامی اوسمین کمتر ہوتی ہی اور کسی مین ہوئی بھی ہو تو وہی ہوگا جسکی اصل یعنی منی اوسیوقت متمیز اور جدا ہو چکی ہو
اور آمیزش نرہی ہو۔ تنہا مرد کی منی اوسوقت تک غزیر یعنے کثیر بھی نہین ہوتی اور نہ رحم کو کسی طرف مائل کرتی ہی اور نہ کسی
طرف جہات اربعہ سے رحم کے پہونچنے والی ہوتی ہی جب کہ عورت کی منی مرد کی منی مین آکر مل نجاے اون دونون زائدون سے
جو عروق لی ہین اور شبیہ قنواہ یعنے گرہ ہاے تڑکے ہین ادھر یہ دونون منی مرد اور عورت کی تا ہم ملین اور غلیسان
مذکور پیدا ہوتا ہے اور خلقت کی ابتدا بذریعہ نفخ اور پھولنے کے غشاء اوّل سے جو مذکور ہو چکی شروع ہوجاتی ہے اور
اسوقت ساری مقدار منی کی جس قدر ہو دونون زائدتین سے متعلق ہوتی ہے اور جسد یعنے انیت یعنی منی کا جسد مدور
مثل گرہ کے خواہ ڈھانچا اور جسم جنین کا بننا شروع ہوتا ہے۔ اور اسی جگہہ پر وہ چیز بھی اسکو ملتی ہی جو اسکو مدد دیتی ہے۔
جب تک کہ یہ منی باقی ہی تا اینکہ خون حیض سے یہ مدد لیتا ہی پس یہ مدد اسکو اس مقام سے یعنے ہر دو زیادتی سے
ملتی ہے اور اون نقرون سے بھی ملتی ہی جنسے یہ جھلّی ملی ہوئی ہی جسکی پیدایش پہلے ہونے کا ابھی ذکر ہو چکا ہی۔ اور جالینوس
کے نزدیک یہ ہی کہ یہ جھلّی مثل ثلج یعنے باریک جرم کے ہی جسکو عورت کی منی پیچھے چھوڑ دیتی ہی بروقت ریزش اور انصباب
اوسی منی کے اور یہ انصباب اوسوقت ہوتا ہے جبکہ منی ذکر سے ریختہ ہوتی ہی۔ اور اگر مرد کی منی عورت کی منی سے
بالکل نہ ملجاے پس امتزاج تو اسکو بروقت یکجا ہونے دونون منی کے ضرور ہوتا ہی۔ کبھی عورت اور اوسکی فرج ایک منی کو
بعد دوسری منی کے قبول کرتی ہی پس ان دونون سے لڑکا پیدا ہوتا ہی۔ ولادت کا حال یہ ہی کہ جسوقت وہ خون جو بطور غذا
کے جنین کو مشیمہ کے پہونچانے سے پہونچتا ہی اتنا نہ پہونچے جو غذاے کافی ہو اور نسیم بھی جسقدر پہونچتی ہی وہ بھی کافی
نہ ہو اور جنین کو نمو اور اعضا جوارح مولود کے پورے اور تام الخلقت ہو چکے ہون پس بماہ ہفتم جنین کو حرکت بطرف
خروج کے شروع ہوگی جب سے کہ قوت اوسمین تمام وکمال آجاے اور اگر عاجز ہو اور اوسے اسقدر ضعف پہونچے
کہ قوت پوری اوسکے بدن مین نہ آے پس نوین مہینے تک رہے گا۔ پھر اگر آٹھوین مہینے مین نکل آوے پس باہر نکل
آئیگا اور قواے جسمانی اوسکے ابھی کمزور ہونگے اور قوت مولدہ کی وجہ سے اوسکی پیدایش ہوئی ہوگی بلکہ اور
سبب موذی سے باہر نکلا ہوگا جسکی ایذا بھی ضعیف ہی یعنے اسقدر نہین ہی کہ مہلک ہو۔ جنین کا باہر آنا بدون اسکے
نہین ہوتا ہے کہ جھلیان پھٹ جائین اور رطوبت جو اونمین ہی وہ ریختہ ہوجاے اور یہی رطوبت جنین کو پھسلا کر باہر
کیطرف ہٹادے اور سر کے بھل اوندھا ہو کر ولادت طبعی مین باہر آجاے تاکہ بسہولت اوسکا انفصال اور جدائی رحم
سے ہوسکے۔ جو مولود دونون پاؤن کے بھل پیدا ہوتا ہے یعنے پہلے اوسکے پاؤن نکلتے ہین وہ اپنے ضعف
اور ناتوانی کی وجہ سے اسطرح پر نکلتا ہے کہ اوس مین قوت انقلاب اور اولٹنے کی رحم کے اندر نہین ہوتی اور
یہی سبب ہے کہ اس شکل کی ولادت مین خطرہ ہے اور اکثر ایسا مولود کامیاب صحت اور آثار حیات سے نہین ہوتا
جنین کا حال قبل ازینکہ حرکت نکلنے کی کرے یہ ہے کہ اکثر اپنے چہرہ سے دونون پاؤن پر ٹیک لگاے ہوے ہوتا ہی

اور دونون ہتھیلیان اوسکی دونون گھٹنون پر ٹکی ہوئی ہوتی ہین اور ناک اوسکی دونون زانوؤنکے درمیان مین ہوتی ہے
اور دونون آنکھین اوسکی دونون زانو پر رکھی ہوئی اور دونون زانوؤن کو آگے کیطرف ملاے ہوے اپنی گردن
اور اپنے چہرہ کو اپنی مان کے پُشت کیطرف جھکائے ہوے جیسے کہ اب اوٹھا جاہتا ہے اور کلا کھانے پر مستعد ہے اور یہ وضع
اوسکے واسطے بچانے اور حمایت قلب کے ہوتی ہے اور اسی طرح سے کھڑا ہونا بچہ کا رحم مین انقلاب اور بابٹہ کھانے کے
زیادہ موافق ہے یہ شکل جنین کی تو اکثرون کے مشاہدہ مین آئی ہے اسکے علاوہ ایک قوم نے یون کہا ہے کہ مادہ بچہ
کے مُنھ کا رکھ رکھاؤ مذکورۂ بالا کے خلاف ہوتا ہے اور جیسا دبر مذکور ہوا یہ انداز نرینہ مولود کا ہے۔ اولٹ جانے پر
اور بابٹا کھانے پر جنین کے اوپر کے اعضا کا بھاری ہونا اور سر کا بڑا ہونا خاص کر معین ہوتا ہے۔ اور جسوقت جنین رحم
سے جُدا ہوتا ہے رحم اسقدر کُھلجاتا ہے کہ اتنا کبھی نہین کُھل سکتا ہے اور ضرور ہے کہ مفاصل مین بھی انفصال عارض ہو اور یہ
امر فقط عنایت الٰہی کا ہے کہ مہیّا کر دی ہے خدا نے اسی وقت خاص کے واسطے اور لطف یہ ہے کہ یہ رحم اسقدر کُھلجاتا ہے
اور اسقدر اسمین انفصال آجاتا ہے کہ قریب انفصال طبعی کے پہونچ جاتا ہے اور یہ فعل منجملہ افعال قوت طبعیہ کے ہے
اور بھی قوت مصوّرہ سے متعلق ہے۔ اور ایک متصل اور ملی ہوئی شی کا جو از طرف خالق تعالےٰ کے جسیان پیدا ہوئی ہو
ہمیشہ جتنا جتنا نمو اور بالیدگی جنین کو ہوتی ہے اوسیقدر پھیلتا جاتا ہے یہ سب کو کچھ لطف خدا کا ہے برتر ہے۔
وہ اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور بہت اچھا بابرکت ہے خدا کہ اچھی پیدائش کرنے والون مین سب سے زیادہ خوشنما وہی خالق
ہے۔ اب حاصل اور خلاصہ ان سب بیانات کا یہ ہوا کہ سبب پیدا ہونے بچّہ کا احتیاج اوسکی ہواے کثیر اور غذاے کثیر کی
طرف ہے اور اوسوقت کہ جب اسکی آگاہی قوی ہوتی ہے کہ اپنے لیے جگہہ اور مکان وسیع کو طلب کرتا ہے اور نسیم
خوشگوار اور غذاے وافر کیطرف اسکو رغبت ہوتی ہے اور تنگ جگہہ سے مثل رحم کے گریز کرتا ہے اور گُھٹی ہوئی ہوا
اور کمی غذا سے بھاگتا ہے۔ جسوقت پیدا ہوتا ہے اسکو نیند اور بیداری مین پوری پوری امتیاز نہین ہوتی اور جب
ان دونون مین ایسی امتیاز آجاتی ہے بعد چالیس روز کے پھر ضحک پیدا ہوتا ہے اور ہنسنے لگتا ہے امراض
رحم کا بیان رحم کو جمیع امراض مزاجی اور امراض آلیہ اور مشترکہ عارض ہوتے ہین اور حبل یعنے حمل کے امراض
جو خاص رحم سے ہے متعلق ہے بھی لاحق ہوتے ہین مثلاً حاملہ نہونا خواہ حاملہ تو ہو مگر اسقاط کر دے یا اسکے حمل بھی بری طرح
سے ہو جننے مین دشواری ہو خواہ بچّہ جُدا ہونے کے بعد خود زچہ مرجاے یا بچّہ رحم ہی کے اندر بر وقت وضع حمل
کے مرجاے۔ حیض کے امراض بھی رحم عورات کو عارض ہوتے ہین جیسے کہ حیض نہ آے خواہ تھوڑا سا آے یا خراب
اور ردی قسم کا خون آئے خواہ وقت معمول کے خلاف اور وقت مین آے خواہ بافراط اور کثرت سے خون آئے
امراض خاصہ بھی اسکو ہوتے ہین اور امراض مشترکہ بھی اسطرح پر کہ رحم کو بشرکت اور اعضا کے امراض ہون اور
کبھی رحم کی شرکت سے اور اعضا مین امراض پیدا ہوجاتے ہین جیسے کہ اختناق رحم مین یہی صورت ہوتی ہے
جب رحم مین امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہوجاتا ہے اور مستعد اس امر کا ہوجاتا ہے کہ جگر مین استسقا پیدا ہو
دلائل امزجۂ رحم　دلائل حرارت مزاج رحم کے دلائل یہ ہین تلخی دہن اور مشارکت بدن کی حرارت مین بھی رحم کی حرارت پر

دلیل ہوتی ہے اور کمی حیض کی اور رنگ خون حیض کا بھی حرارت رحم پر دلیل ہوتا ہی خصوصاً اگر پارچۂ کتان پر لے کر رات بھر رکھہ چھوڑین اور پھر سایہ مین اوسکو سوکھائین اور پھر دیکھین کہ سرخ ہے یا زرد ہی کہ دلیل حرارت اور غلبۂ صفرا پر ہوگی خواہ غلبۂ خون پر تا اینکہ وہ کپڑا سیاہ ہوگا یا سپید اسوقت ان دونون مزاج کے ضد پر دلالت ہوگی۔ مگر سیاہی اوس مین اگر بوے بد کے ساتھ ہو اور عفونت کے ساتھ اوسوقت حرارت پر دلیل ہوگی اور ماسوا اسکے دلیل برودت پر ہے۔ کبھی استدلال حرارت رحم پر اطراف جگر کے دردہاے مختلفہ سے بھی کیا جاتا ہی اور اون زخمون سے اور قروح سے بھی استدلال کیا جاتا ہی جو رحم مین حادث ہوتے ہین۔ عورت کے دونو ہونٹھون کی خشکی اور بالونکا زیادہ ہونا اور پیشاب کا اکثر رنگین ہونا اور نبض کی عسترِ یہ بھی حرارت رحم پر دلیل ہے **دلائل برودت رحم** کے حیض کا بند ہوجانا خواہ کمی حیض کی اور خون حیض کا رقیق ہونا اور سپید ہونا خواہ سیاہی اوسمین زیادہ ہونی مثل سوا و سوداوی کے اور ایام طہر یعنے خون نہ آنے کا زمانہ زیادہ رہنا اور پہلے اسوقت سے جسوقت کہ طبیب استدلال کر رہا ہی غذاہاے غلیظ کا استعمال ہوچکا ہو خواہ مادہ غلیظ ہوا اور پہلے اسسے بکثرت جماع کرا چکی ہو۔ یا اوپر کیطرف رحم مین خدر اور سُن کا ہونا۔ پڑرو وغیرہ پر بالون کی کمی۔ پیشاب مین رنگ کا بہت کم ہونا اور جو رنگ ہو وہ خراب ہو اگرے یہ سب دلائل برودت مزاج رحم کے ہین **دلائل رطوبت رحم** کے حیض کا رقیق ہونا اور سیلان رطوبت مین کثرت اور اسقاط کردینا بچہ کا اوسکے بڑھنے کے ساتھہ ہی بلا توقف اور درد رنگ کے **دلائل یبوست رحم** کے خشکی اور سیلان رطوبت مین کمی ہونی **عقر اور عسر حبل کا بیان** عقر یعنے بانجھ ہونیکا سبب یا تو مرد کی منی مین ہوتا ہی یا منی مین عورت کی ہوتا ہی یا اعضائے رحم مین یہ سبب ہے یا قضیب کے اعضا مین سبب عقر کا ہی اور آلات منی مین یا مبادی مین یہ سبب ہوتا ہی جیسے خوف اور غم کا مستولی ہونا اور فزع اور اچانک ڈر جانا۔ خواہ دردہاے سر اور ضعف ہضم اور تخمہ سے عقر ہوتا ہی یا وطی کرنے مین کوئی خطا اور سوء تدبیر ایسی ہوتی ہے جس سے نطفہ قرار نہین پاتا ہے۔ منی مین جو سبب ہوتا ہی وہ سوء مزاج مختلف جو قوت تولید منی مین ہی جار پیدا ہو خواہ بارد اور بارد سوء مزاج بوجہ برودت طبعی کے عارض ہو خواہ طول احتباس منی سے جو امر قاہر ہے یعنے خلاف طبیعت کے ہی خواہ رطوبت یا اینکہ یبوست کیوجہ سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا اور اسکا سبب غذائین ایسی جو موافق طبع منی کے ہون خواہ ترش چیزین کہ وہ بھی از قسم ادخنین اشیا کے ہین جو برودت اور یبس پیدا کرتی ہین۔ کبھی سبب عقر کا جو منی مین ہی ایسا یبس ہوتا ہی جو مانع تولید نہین ہوتا مگر نطفہ کے قرار پانے مین دشواری پیدا کرنے والا اور جو غذا جنین کو فم رحم کیطرف سے آتی ہے اوسکو فاسد کرنے والا ہوتا ہے۔ کبھی سبب مرد کی منی مین جو ہوتا ہے کہ مرد کی منی مین مخالف اثر تاثیر عورت کی منی کے ہوتا ہے اور مستعد واسطے قبول اثر عورت کی منی کے ہوتا ہے خواہ مشارک اثر مین عورت کی منی سے ہوتا ہے بنا بر اختلاف ہر دو مذہب کے جو اس مسئلہ مین ہے اور دونون منی زن و مرد سے لڑکا پیدا نہین ہوتا اور اگر ہر ایک کی منی کا اثر بدل دیا جاے یعنے جو اثر مرد کی منی مین بوجہ سوء مزاج کے آگیا ہے وہ عورت کی منی مین پیدا کر دیا جاے اور عورت کی منی کا اثر بدل دیا جاے مرد کی منی کے اثر موجود سے اوسوقت کیا عجب ہے کہ عقر جاتا رہے اور لڑکا پیدا ہونے کی امید ہوسکے۔ کبھی یہ بات ہوتی ہے

کر دونون منی مین ایسا اختلاف ہوتا ہے بوجہ سوء مزاج کے کہ ایک منی دوسری منی سے آمیختہ ہوکر قوام معتدل جس کو
قابلیت استقرار نطفہ کی ہم پہونچے نہین پیدا کرتی ہی بلکہ آمیزش سے ہر دو منی کے فساد بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر دونون کا
مزاج بدل دیا جاے اوسوقت ہر ایک منی مین ایسی بات بوجہ تضاد مزاجین کے پیدا ہوجاے گی اور ایسی صفت آجاے گی
جسکو اعتدال اوسی قسم کا ہوگا جو مولود بنانے والے منی کو درکار ہی اور اوس خرابی سے دونون منی جدا ہوجائینگی جس سے
ولادت نہین ہوتی ہے۔ نابالغ لڑکے کی منی اور مست متوالے اور جو شخص تخمہ مین گرفتار ہو اور پیر فرتوت کی منی اور جسکو
بادہ زیادہ ہوتی ہے اوسکی منی اور جس شخص کا بدن صحیح نہین ہی اوسکی منی یہ سب اونھین اقسام کی ہین جنسے نطفہ نہین ٹہرتا ہی
پاتا ہے۔ اِسلیے کہ منی ہر عضو سے بہکر عضو تناسل مین آتی ہی پس عضو سلیم کی منی بھی سلیم ہوتی ہی اور عضو سقیم کی منی سقیم ہوتی ہے
بنا بر قول بقراط کے اور یہ سارے احوال خرابیون کے مرد اور عورت دونون کی منی مین موجود ہوسکتے ہین۔ اطبا نے
یہ بھی کہا ہے کہ منجملہ اسباب فساد منی کے یہ بھی ایک سبب ہی کہ نابالغہ لڑکیون سے جماع کرنا اور یہ امر مفسد بدلیل کسی دلیل
سے نہین ہوسکتا ہے ہان بالخاصہ اگر یہ فساد پیدا ہوتا ہو تو ہو۔ رحم مین جو سبب عقر اور بانجھ ہونے کا ہوتا ہی وہ یا تو ایسا
سوء مزاج ہی جو مفسد منی کا ہو اور اکثر برودت ایسی جو منی کو منجمد اور بستہ کردے جیسے کہ سرد پانی پینے سے عورتون کو
جو بچہ اونکا رحم زیادہ سرد ہوجاتا ہی یہی خرابی پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح مردون کو بھی ٹھنڈا پانی پینے سے یہی
بات پیدا ہوجاتی ہے اور یہی سرد پانی اجزاء طمث مین بھی تغیر عظیم پیدا کردیتا ہے اور مسام طمث کو بھی اسقدر تنگ
کردیتا ہے کہ جنین تک خون حیض براے غذا نہی پہونچ سکتا ہے۔ اور اکثر یہ سرد مزاج رحم کا ہمراہ کسی مادہ اور رطوبت
کے ہوتا ہی جو اپنے مخالطت اور آمیزش کیوجہ سے منی کو فاسد کردیتی۔ یا کوئی مزاج رحم مین ایسا ہو جو بخفیف منی ہو
خواہ محلل ہو یا مرطب ایسا ہو جو ازلاق پیدا کرے ماسکہ مین ضعف پیدا کرے اور یہ سوء مزاج اکثر عارض ہوتا ہے
یا وہ سوء مزاج قوت جاذبہ منی مین خرابی پیدا کرتا ہے کہ پھر بقوت واجبی جذب منی کا رحم سے نہین ہوتا ہے۔ خواہ یہ
سوء مزاج ایسا ہو کہ مجاری غذا مین تنگی بوجہ برودت کے آجاے یا بسبب حرارت کے خواہ بسبب یبوست کے اور بیشتر
رحم کا یبس اسقدر بڑھجاتا ہے کہ مشابہ سوکھی ہوئی کھالون کے ہوجاتا ہی۔ یا سوء مزاج رحم کا ایسا ہو کہ غذاے
صبی اور جنین کو فاسد کردے خواہ جنین تک اوس غذا کو پہونچنے نہ دے اِسلیے کہ رحم مین انضمام اور پیوستگی شدید
بوجہ یبوست خواہ برودت کے آگئی ہو خواہ اینکہ قروح کا التحام اور گوشت بھرجانا یا گوشت زائد از قسم ثؤلول
وغیرہ کے ایسا ہی پیدا ہوجاے جو وصول غذا کو روکے۔ یا اینکہ یبوست مشیمہ پر اسقدر غالب ہو کہ منافذ غذا کو
بند کردے۔ رحم بارد رطب مین منی کو وہ امور عارض ہوتے ہین جو دانہ اور تخم کو زمین تر اور ترائی مین عارض ہوتے ہین
عارض ہوتے ہین۔ اور رحم گرم و خشک مین منی کو وہ باتین عارض ہوتی ہین جو جو نہ اور گچ کی زمین مین دانہ اور تخم
کو عارض ہوتی ہین۔ یا بسبب انقطاع مادہ کے جو حیض کا خون ہے جسوقت رحم اوسکے جذب کرنے سے عاجز ہو اور
اوسی خون کے پہونچانے مین جنین تک یہ مرض پیدا ہوتا ہے یعنے عورت بانجھ ہوجاتی ہے۔ یا اینکہ میلان اور اپنی
جگہہ سے ہٹ جانا رحم کو عارض ہوکر خواہ انقلاب اور پلٹ جانا خواہ منقسم ہوجانا فم رحم کا خواہ اینکہ رحم مین کوئی

پھسندا خواہ اور کوئی شئے قبل ولادت کے از قسم سدہ یا صلابت خواہ گوشت زائد مسّہ کے شکل کا ہو خواہ ثولولی نہو۔ یا گوشت کا پُر ہو جانا گوشت کے قرحہ وغیرہ کے بھرنے سے اور برودت سے جو قبض اور سکڑ جانا پیدا کرے اور ازین قبیل کے اور بہت سے امور جو موجب سُدّہ پڑنے کے ہین اون سے آمد غذائے جنین کے رُک جائے خواہ یبوست کی اسباب اور جو ایسے پیدا ہوتے ہین کہ نفوذ منی کا ہونے نہین پاتا۔ یا چسپیدگی رحم مین بعد حاملہ ہونے کے ایسا ضعف ہوتا ہے کہ جنین کو ٹھہرا نہین سکتا یا چربی کی زیادہ کثرت ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے جنین یا نُطفہ ٹھہر نہین سکتا۔ کبھی تمام بدن کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور کبھی فقط رحم مین یہ اسباب عارض ہوتے ہین یا ثرب مین خواہ تنہا رحم مین۔ اور جسوقت ثرب پر چربی زیادہ آجائے تو ایک فشار پیدا ہوگا کہ منی کو نچوڑ کر نکال دیگا اور یہی فعل اوسکا باعث عقر کا ہوگا۔ یا نہایت لاغری سے بدن کے یا فقط رحم کی لاغری سے یا اور کوئی آفت رحم مین از قسم ورم یا قروح یا بواسیر کے پیدا ہونا زائد گوشت ایسے پیدا ہوجائین جو مانع استقرار نطفہ کے ہون اکثر فم رحم مین ایک سخت چیز ایسی پیدا ہوجاتی ہی مثل قضیب یعنی پتلی چھڑی کے جو مانع دخول ذکر اور منی کے ہوتی ہے۔ یا قرحہ اس طرح مندمل ہوتے ہین کہ رحم کی ساری جگہہ کو بھر دیتی ہین یا اون رگون کے مُنھ کو سخت کر دیتی ہین جدھر سے خون حیض رحم مین آتا ہی۔ یا خشونت رحم کی مانع استقرار نطفہ کے ہوتی ہی لیکن وہ سبب عقر کا جو اعضاء تولید مین ہوتا ہے یا تو ضعف ہوجاے اوعیہ منی مین یا تو فساد اوعیہ منی کے مزاج مین ہوجائے جیسے کسی شخص کے کان کے پیچھے کی رگین کاٹی جائین خواہ مثانہ پتھری کی وجہ سے چاک کیا جائے کہ اسکی وجہ سے اعضاء تولید کو بھی ضرر پہونچتا ہی اور بیشتر تھوڑا سا عضلہ مثانہ کا کٹ جاتا ہے کہ اسکی وجہ سے تنگی اوعیہ منی مین آجاتی ہی یا اعضاء تولید کی قوت مولدہ منی مین فساد آجائے خواہ منی کو بزور ریزش کرنے مین فساد آجائے۔ اور یہی حال اوس شخص کا ہی جسکے خصیے ڈھیلے ہوجائین یا شوکران کا ضماد خصیون پر کرتا رہے یا کافور کی مقدار کثیر تناول کرے۔ جو سبب عقر کا قضیب مین ہوتا ہی مثلاً اصل خلقت مین چھوٹا ہو یا بسبب مرد کے فربہی کے گوشت قضیب مین زیادہ ہوجائے خواہ مرد اور عورت دونون کی فربہی سے فم رحم دور مسافت پر ہوجائے یا درست ہوکر قضیب رحم مین بیٹھ نہ سکے یا قضیب مین کجی آجائے بس مجرا منی کا جو قضیب مین ہی محاذات سے فم رحم کے ہٹ جائے اس سبب سے منی کی ریزش فم رحم تک نہو مبادی مین اسباب عقر کے اونکو تو ہم یگان یگان شمار کر چکے ہین اور کہہ چکے ہین کہ یہ بات ضروری ہے کہ اعضاء ہضم اور اعضاء روح قوی ہون تب نطفہ کا ٹھہرنا آسانی سے ہوگا خطا طاری یعنے افعال اور حرکات مین مرد اور عورت دونون کی خطا اوسکے اوقات بھی مختلف ہوتے ہین ایک تو یہ ہے کہ انزال منی قبل اشتمال یا بعد اشتمال کے خطا ہو۔ انزال قبل اشتمال کی خطا یہ ہے کہ مرد اور عورت دونون کے انزال کا زمانہ مختلف ہو اس طرح پر کہ ہمیشہ ایک کا انزال پہلے ہوجایا کرے اور دوسرے کا بعد اوسکے۔ اب اگر مرد کا انزال پہلے ہوجاتا ہی تو عورت اوسطرح رہجائے گی منزل نہو گی اور اگر عورت پہلے منزل ہوجاتی ہے تو مرد کا انزال بعد عورت کے انزال کے ہوگا اور عورت کا فم رحم حرکات جذب منی سے ٹھہر جائے گا اس حال مین کہ منھ اوسکا کھلا ہوگا مرد کی منی کے انتظار مین اور یہ منھ کھلا رہنا مکرر کر رہوا کرے گا حالانکہ

جذب شدید اس مین ہوگا جو بروقت انزال عورت کے محسوس ہوگا اور یہ فعل رحم سے عورت کے جو خاص بروقت اوسکے انزال کے ہوتا ہے کہ اوسکا مُنھ کُھلا رہتا ہی یا تو اسکا سبب یہ ہی کہ مرد کی منی جذب کرے ہمراہ اوس رطوبت کے جو اوسی عورت کے اوعیہ منی باطنی سے رحم مین بہتی ہے اور داخل تک پہونچتی جیسا کہ ایک قوم کی یہ راے ہی یا یہ سبب مُنھ کُھلے رہنے کا ہی کہ اپنی منی کو خود جذب کرے اگر امر حق وہی ہو جسکو دوسری قوم اطبا کی کہتی ہے اونکا یہ قول ہے کہ منی عورت کی اگرچہ اندر پیدا ہوتی ہی لیکن خارج تک قسم رحم کے اوسکی ریزش ہوتی ہی پھر اوسکے بعد فم رحم اوسکو پی جاتا ہے تاکہ حرکت رحم کی خاص اپنی منی کے جذب مین جسوقت ہو بس جو منی باہر سے یعنے اور بدن سے آمین آتی ہی اوسے بھی اپنی منی کے ہمراہ جذب کرے یعنے مرد کی منی کو عورت اپنی منی کے ہمراہ جذب کرلے- بعد اشتمال یعنے قریب مانہ قرار پانے نطفہ کے جو خطا پیدا ہوتی ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ جیسے بعد انزال دونون عورت مرد کے جو ٹھیک وقت پر ہوا ہو زیادہ ہلنا چلنا کُودنا عورت کرنے لگے یا کوئی صدمہ چوٹ وغیرہ کا اوسکو پہونچے یا انزال کے بعد جھٹ پٹ کھڑی ہوجاے ازین قبیل اور حرکات جو بعد بستگی نطفہ کے عورت سے ہون یا مثلاً کوئی خوف اوسپر طاری ہو اور سب اسباب اسقاط کے جو باب اسقاط مین بیان ہونگے- بقراط کہتا ہی کسی مرد کا مزاج زیادہ سرد عورت کے مزاج سے نہین ہوسکتا یعنے کسی اعضا رئیسہ کا مزاج اور مزاج اوّلی مرد کا اور مزاج صحیح مرد کی منی کا عورت کے اِن مزاجون سے زیادہ سرد نہین ہوتا سواے اوس مزاج عارضی کے جو مرد کو عارض ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو عورت حاملہ ہوتی ہے اور اوسکے اولاد پیدا ہوتی ہے اوسکے امراض بہت کم ہوتے ہین بہ نسبت بانجھ عورت کے لیکن ایسی عورت کو ضعف بدنی بہ نسبت بانجھ عورت کے زیادہ ہوتا ہے اور بڑھی بہت جلد ہوجاتی ہے- اور بانجھ عورت کو امراض زیادہ لاحق ہوتے ہین اور بڑھی دیر مین ہوتی ہے اور زیادہ حصّہ اوسکی عمر کا مشابہ جوان عورتون کے ہوتا ہی یعنے اکثر اوقات عمر اوسکے جوانی سے مشابہ ہوتی ہین علامات اسباب کی علامت کہ عقر دونون منی عورت اور مرد سے کسکی منی سے پیدا ہوتا ہے اسکے بارہ مین بہت سے اقوال ایسے کہے گئے ہین جنکی صحت نہین معلوم ہے اور نہ اون پر کوئی حکم صحیح کیا جاسکتا ہی مثلاً اطبا نے کہا ہے کہ مرد اور عورت دونون کی منی کا پانی مین ڈالکر امتحان کرین جنکی منی پانی کے اوپر تیرتی رہے اور ڈوب نجاے عقر اوسی کیطرف سے ہوگا- یہ بھی اطبا نے کہا ہے کہ دونون مرد عورت کا پیشاب کاہو کی جڑ پر ڈالین جسکے پیشاب ڈالنے سے کاہو کی جڑ خشک ہوجاے اوسی کیطرف سے عقر پیدا ہوتا ہی- ازانجملہ ایک یہ بھی تجربہ بیان کیا ہی کہ سات دانہ گیہون کے اور سات دانہ جَو کے اور سات دانے باقلا کے لے کر مٹی کے برتن مین رکھین اور مرد سے خواہ عورت سے کہین کہ اوس برتن مین پیشاب کرے جسکے پیشاب مین یہ دانے جم جائین اوسکے طرف سے عقر نہوگا- ایک آدھ تجربہ اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس بیان کیا ہے- بہت اچھا تجربہ جو عورت کے واسطے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے رحم کو دُھونی دین اس طرح پر کہ کسی چنگیر دان وغیرہ مین خوشبو چیزین جَلاکر بندھوائین عورت اپنے کو اوس سے دُھونی لے اگر خوشبو اوس دُھونی کے اندر رحم سے ہوکر عورت کے مُنھ تک یا نتھنون تک پہونچے

بس سبب عقر کا عورت کیطرف نہوگا اور اگر نہ پہونچے تو معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے رحم مین خواہ اور مقامات مین جنکو توالد اور تناسل سے لگاؤ ہی سُدّے اور اخلاط خراب پڑ گئے ہین کہ وہی سُدّے وغیرہ مانع حاملہ ہونے کے ہین یا خوشبو دُھونی کی نہین آنے دیتے - اطبّا کہتے ہین کہ عورت ایک حبّ السّوس کا اپنی شرمگاہ مین رکھکر دیکھے کہ اوسکی بو اور مزہ مُنھ مین خواہ ناک مین معلوم ہوتا ہے یا نہین اگر نہین معلوم ہوتا ہے تو وہی خود بانجھ ہے - زیادہ تر دلالت اس تجربہ کی خوشبو وغیرہ معلوم ہونے یا نہونے سے اسی بات پر ہے کہ اوسکے رحم وغیرہ مین سُدّے ہین کہ نہین پھر اگر سُدّے ہونگے تو اوسکے بانجھ ہونے کی یہی دلیل ہے اور اگر سُدّے نہوے پھر بھی اولاد نہوتی ہو بس دور نہین ہے کہ بانجھ ہونے کے اور بھی اسباب ہون - موانع حمل کے اور بھی بہت سے ہوتے ہین - جو عورت حیض سے پاک ہو جاے اور بعد پاک ہونے کے اوسکے رحم کا مُنھ تر باقی رہے ایسی عورت مزلقہ ہے یعنے نطفہ پھسل کر اسکے رحم سے گر جاتا ہے علامات منی اور اعضار منی کے باعتبار اومزاج کے اونکی شناخت جیسا اوپر معلوم ہوچکا منی کی سردی اور گرمی جو چھونے سے معلوم ہو اس سے بھی ہوتی ہی اور بھی عورت جو اپنے رحم سے بقوت لامسہ دریافت کرتی ہی اور منی کے خاثر یعنے بھر بھرے ہونے سے خواہ روکھے پن سے خواہ اوسکے پتلی ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہی - اور پیڑو کے بالون کی کمی بیشی سے اور منی کے رنگ و بُو سے اور نبض کی سرعت اور بطوء سے اور قارورے کے زیادہ رنگین ہونے سے خواہ کم رنگ سے اور بدن کے مشارکت سے بھی شناخت ہوتی ہے - رطوبت اور یبوست کی شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگر منی کم اور گاڑھی ہو تو یبوست ہوگی اور منی زیادہ ہو یا پتلی ہو تو رطوبت ہوگی صحیح مزاج کی منی وہی ہے جو سفید ہولس دار اور براق کہ اوس مین چپک ہو اور مکھیان اوس پر بیٹھین اور اوسے کھالین اور بو اوسکی مثل شگوفۂ خرما کے ہو یا مثل یاسمین اور چنبیلی کے ہو خون حیض اور اوسکے اعضا کی علامت مزاج اس پر استدلال جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا ہی یون کیا جاتا ہے حرارت اور بُرودت پر استدلال بذریعۂ لمس کے کیا جاتا ہی اور رنگ خون کا بھی دیکھتے ہین کہ وہ زردی اور سیاہی مائل ہے یا کدورت اور سفیدی لیے ہوے ہی - پیڑو کے بالون کے احوال سے بھی استدلال کیا جاتا ہے - رطوبت اور یبوست پر کثرت اور رقت خون سے حیض کے استدلال کرتے ہین - دونون آنکھون مین ورم سا ہونا اور ران مین تیرگی ہونی اس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسلیے کہ آنکھین بقراط کے نزدیک رحم پر دلالت کرتی ہین - اگر حیض کم ہو اور غلیظ ہو تو یبوست ہوگی - جو عورت حیض سے پاک ہو جاے اور اوسکے رحم کا مُنھ خشک نہو بلکہ تر باقی رہے ایسی عورت حاملہ کبھی نہوگی - فربہ ہونا اور لاغر ہونا اور چربی کا زیادہ ہونا قضیب کا چھوٹا ہونا اور کج ہونا و ترنامی رگ جو قضیب کے اندر رہی اوسکا چھوٹا ہونا رسم کا اولٹ پلٹ جانا مرد اور عورت دونون کے انزال کے حالات یہ سب ایسی باتین ہین جو اختبار اور امتحان سے پہچانی جاتی ہین جو فرج عورت کی ایسی ہو کہ اوسکی غرب نامی جھلّی پر چربی زیادہ ہو اوسکی شناخت یہی کہ بروقت دخول کے اوسمین تنگی معتدبہ ہوتی ہی اور وہ قرون یعنے سینگ کے مثل زیادتیان جو تشریح مین بیان ہوچکی ہین ایسی فرج مین چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور بطون اوسکے اونچے اور بلند ہوتے ہین

سانس کی تنگی اسکو بروقت ہر ایک حرکت دخول کے ہوتی ہو یا یہ مراد ہو کہ ایسی عورت کو زیادہ ضیق النفس ہوتا ہو اور تھوڑی سی
بو سے اسکو ایذا ہوتی ہے۔ رحم کے میلان اور خمیدہ ہونے پر دلیل یہ ہو کہ اندرون فرج بند ہوتا ہو اور اگر رحم کا منفذ
محاذی فرج کے نہو پس یہ رحم مائل ہے یعنے کج ہے جس عورت کا رحم کج ہو گیا ہو یا اولٹ گیا ہو اوسکو بروقت جماع کرانے
کے ایک درد محسوس ہوتا ہے تدبیر اور علاج تدبیر اسباب کی دو طرح پر منقسم کی گئی ہو پہلے حاملہ بنانے کی تدبیر اور
اس مین تلطیف کرنے دوسرے اون اسباب کا معالجہ جو حمل کے مانع ہین۔ لیکن بانجھ عورت اور مرد جو از روے خلقت کے
عقیم ہو اور وہ شخص جسکا مزاج اپنے جفت کے مخالف ہو اور اوسکا محتاج ہو کہ اوسکا جفت مناسب اوسکے مزاج کے
بدل دیا جاے اور وہ شخص جسکا آلہ ذکر چھوٹا ہو ایسے اشخاص کی کچھ دوا نہین ہو سکتی۔ اسی طرح وہ عورت جسکے
راہین اور رگون کے منھ زخمون کے اندمال سے بند ہو گئے ہون کہ اب رحم تک خون حیض نہ آسکے اسیطرح وہ
عورت جو محتاج شوہر بدلنے کی ہو کہ اسکا علاج طبیب سے متعلق نہین مگر ان سب امور معلومہ کی تدبیر علاوہ طب کے
اور طرح سے ہو سکتی ہے۔ حاملہ بنانے کی تدبیر بتفصیل یہ ہو کہ عمدہ اوقات جماع کو اختیار کرے جنکو ہم اوپر بیان
کر چکے ہین اور اوقات مین سے اخیر زمانہ حیض کو اختیار کرے مراد یہ ہو کہ ادھر عورت حیض سے پاک ہوئے اور فوراً
ہم بستر ہو جاے اور اسی وقت جماع کرے جسکو ہمنے ذکر کر دیا ہے۔ واجب ہو کہ دونون مرد اور عورت جماع کرنے
اور کرانے کو اتنے زمانہ تک ترک نکرین کہ دونون کی منی مین فساد برودت کا آجاے اور اگر ایسی بات فساد منی کی
پیدا ہو چکی ہو اوسوقت جماع اس غرض سے نکرین کہ نطفہ ٹھہر جائیگا بلکہ غرض جماع سے یہ ہو کہ خراب منی نکل جاے
پھر چند روز جماع کو ترک کرین تا زمانیکہ بخوبی معلوم ہو جاے کہ اچھی منی پھر فراہم ہو گئی ہے اور اسی طرح جب
اطمینان ہو جاے اب پھر رعایت اسی بات کی کرین کہ جماع اول زمانہ طہر مین واقع ہو۔ اب یہی حال ہے کہ
ہر ایک بدن مین ایک مدت دوسری قسم کی ہوتی ہے جب ایسا وقت جماع کا مناسب ہم پہونچے چاہیے کہ مرد عورت
دونون پہلے دیر تک مساس کرین خصوصاً اون عورتون کے ساتھ جنکے مزاج مین کچھ خرابی نہو۔ اسطرح پر مساس
کرین کہ پہلے مرد عورت کے دونون پستان کو بہ نرمی چھوئے اور اوسکے پیڑو پر گدگداے اور اوس سے اسقدر ملے
اور پھر ہٹ جاے کہ بالکل پیچیدہ نہو جاے پھر جب وہ عورت شہوت سے بیخود ہو جاے اور سرور اور نشاط
اوس سے پیدا ہو اب اوس سے چمٹ جاے اسطرح پر کہ درمیان اوسکے شفرہ کا اوپر سے اسے دکھلائی دے رہا ہو
اور اسمین گدگداے کہ یہ مقام عورت کی لذت کا ہو اب اسباب کا انتظار کرے کہ وہ عورت خود کب چمٹتی ہے
اور آنکھین کب سرخ ہو جاتی ہین اور سانس اوسکی چڑھنے لگتی ہے اور کلام مین کب اوسکے اختلاط پیدا ہوتا ہو
یعنے پوری بات اب اوسکے منھ سے نہین نکل سکتی ہے اب اسوقت مرد اپنی منی کو مقابل فم رحم عورت کے گرادے
اور اتنی جگہ اوسکے رحم مین چھوڑ دے جہان اسکی منی ٹھہر سکے اور اتنی زیادہ نہ چھوڑے کہ اوس مین ہوا کا
اثر پہونچ جاے اس لیے کہ ہوا فوراً منی کو فاسد کر دیتی ہے اور اس قابل نہین رکھتی ہے کہ اوس سے
نطفہ قرار پاے اور بچہ پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت منی تنگ جگہ مین چھوڑی جاتی ہو لیکن قضیب سے

جسوقت گرتی ہے اوسوقت قضیب تپیپیدہ اوس جدار سے ہوتا ہے جو مقابل اوسکے رحم مین ہے تو اکثر منی ضائع ہوجاتی ہی
بلکہ واجب ہے کہ جسوقت منی گرائی جاے فم رحم تک پہونچے اور نایزہ پر مخرج منی بند نہوجاے - بعد اوسکے انزال کے
پھر اوس عورت کو تھوڑی دیر چپ چاپ رہین اور بعد اوسکے اوسکو اس زور سے لپٹے جو نہایت زور سے لپٹنا کہلاتا ہے
تا اینکہ معلوم ہوجاے اسکو کہ اندرونی مقامات فم رحم کی حرکت سے ٹھہر گئی ہین اور چڑھی ہوئی سانس اسکی اب
درست ہوچلی رہی ہے اور بعد اسکے تھوڑا سا ٹھہر جاے اور وہ اسوقت عورت اس شکل پر ہوجاے گی کہ اوس کی ٹانگین
اوپر کیطرف سے ملی ہوئی اور اپنے پیرون کیطرف سے دور دور ہونگی دونون کولے اوسکے زانو تک اوٹھے ہوے
اور پشت کیطرف اوترے ہوے یا جھکے ہونگے - اب اسوقت عورت کو چھوڑ کر الگ ہوجاے اور عورت کو اسطرح چیر
چھوڑ دے کہ دونون ٹانگین اوسکی ملا دے اور سانس اپنی وہ عورت روک لے اور اگر حرکت کے بعد عورت کراہنے لگے
اور بناوٹ بگڑی ہو تو یہ بات نطفہ کے قرار پانے پر بتاکید دلالت کرے گی - اور اگر پہلے جماع کرنے سے عورت کو
اسی قسم کی دھونی دی گئی ہو یہ بات بہت مناسب ہوگی نطفہ ٹھہرنے کے واسطے یا حمول بھی اسی قسم کے ہوچکے ہون
خصوصاً وہ گوند کی چیزین جو زیادہ گرم نہون جیسے گوگل وغیرہ کہ انکا حمول جماع سے پہلے کرلیا جاے - منجملہ اون تدبیرون
کے جنکا نفع عجیب ہو وہ یہ ہے کہ عورت کو نیچے کیطرف سے رحم کے ایسی گرم چیزون سے دھونی دیجاے جو خوشبو ہون
اور یہ عورت بوناک سے سونگھنے نپائے پھر ایک نے طولانی لیکر ایک سرا اوسکا گرم راکھ مین رکھے اور دوسرا اوسکے
رحم مین اتنی دیر تک اوسکی گرمی سے رحم کو ایذا نہ پہونچے کہ ناگوار ہو اور اسی حالت پر عورت سو جاے یا اتنی دیر تک
بیٹھی رہے کہ جتنی اسکو قدرت ہے بعد ازان اوس طرح پر اوس سے جماع کیا جاے - موانع حمل کے دور کرنے کی تدبیر یہ ہی
کہ اگر مانع حرارت اور اخلاط گرم ہون استفراغ کیا جاے اور مزاج کی تعدیل کھانے پینے والی چیزون سے کرین جو معلوم
ہوچکی ہین اور رحم پر ایسے قیروطی کا استعمال کرین جو اوسکے حرارت کی تعدیل کرے از قسم عصارات اور لعابات
اور روغن ہاے سرد کے اور اگر برودت اور رطوبت سے حمل نہوتا ہو اوسکا علاج اوسی طرح سے کرین جس کو ہم
آگے لکھین گے اور یہی بات اکثر ہوتی ہے - اور اگر بسبب ہٹ جانے فم رحم کے اپنی جگہہ سے حمل نہوتا ہو ہٹ جانے کا
علاج کرین اور پچھنے اوسی جگہہ پر لگائین جنکا بیان اوسی مقام پر کیا گیا ہے - صافن کی فصد اوسی جانب کی کھولین
جدھر کی فصد بموجب بیان آیندہ مناسب ہے - اگر سبب منع حمل کا چربی کی کثرت ہو ریاضت کا استعمال
کیا جاے اور غذا کی تلطیف کیجاے اور نہانا ایسا جو تری پیدا کرے اوسکو ترک کرین سواے میاہ حمات
پینے ایسے پانی کے جو گرمی اور خشکی پیدا کرتے ہین اور استفراغ بذریعۂ فصد کے اور حقنہ ہاے حادہ سے
کرین اور مجففات مسخنہ جیسے تریاق مثرودیطوس کو تناول کرین - شراب رقیق سفید کو بالکل چھوڑ دینا
اور سرخ شراب جو خالص اور قوی ہو تھوڑی سی پیا کرین - فرزجہ انکے واسطے یہ ہے عسل بادی روغن سوسن
اور مر - اگر یہ مرض بسبب ایسے ریاح کے پیدا ہوا ہو جو اچھی طرح منی کو ٹھہرنے نہین دیتے اوسکا علاج کمونی
سے کرنا چاہیے اور انیسون تخم کرفس تخم سداب سے خصوصاً تخم سداب کو ماء الاصول کے ہمراہ اور فرزجہ جو

انھین دواؤن سے بنایا گیا ہو محلّلات ریاح جیسے جندبیدستر تخم سداب تخم فنجنکشت۔ اگر سبب منع حمل کا یبوست کی شدت ہو اُسکے واسطے حقنہ ہاے مرطبہ کا استعمال کرین اور حمول ایسی چربیون کا جو ملین ہون اور دودھ پلایا جاے خصوصاً شیر گوسپند اور چکنے شوربے کھلائے جائین۔ اگر سبب منع حمل کا تنگی فم رحم کی ہو واجب ہے کہ ہمیشہ سیسہ کی سلائی اوس مین ڈالا کرین اور رفتہ رفتہ اس سلائی کو موٹا کرتے جائین تاکہ رحم کا مُنھ پھیل جاے اور مرہم ہاے ملین اوسپر ملتے رہین جماع بکثرت بھی اس عورت سے کیا جاے کرم کلّہ کھانا اسکو نفع کرتا ہے کرفس اور زیرہ اور انیسون کا استعمال کیا جاے۔ اکثر سبب منع حمل کا جو قابل علاج ہو وہی ہوتا ہے جو بُرودت اور رطوبت سے ہو اور اکثر وہ دوائین جنسے حمل ٹھہرنے کی خاصیت کی امید کیجاتی ہے وہی دوائین ہین جو بُرودت اور رطوبت کی تلافی کرتے ہین یعنے حار یابس ہوتی ہین استفراغ رطوبت کا اگر رطوبت سیج مچ ہو ایارج کے اقسام اور حمولات اور حقنون سے کرنا چاہیے مشروبات معجون ہاے گرم جیسے مثرودیطوس اور تریاق مثیادریطوس اور دواے سکبینج۔ ہینی کی دواؤن مین یہ دوا ایسی ہے جسکے چند خواص ہین وہ یہ ہین کہ عورت ہاتھی کا پیشاب پیے یہ نہایت عجیب الاثر ہے حاملہ کر دیتے ہین اور چاہیے کہ اِسکا استعمال قریب جماع کے کیا جاے ایضاً بُرادہ دندان فیل بھی فوراً نفع کرتا ہے تخم سیسالیوس بھی نہایت عمدہ ہے کہ یہ دوا مادہ چوپاؤن کو بھی پلائی جاتی ہے بچّہ دینے کی غرض سے۔ فرزجہ جو بنائے جاتے ہین بلسان اور روغن بادام روغن سوسن سے۔ نفط سیاہ کے فرزجہ بھی بنائے جاتے ہین مرغابی کی چربی صوف مین لگا کر فرزجہ کرین۔ نکھ اور مشک سنبل سعد سعتر اجوائن زوفا خصیۃ الثعلب دارشیشعان جوز السرو حب الغار سک حماما سافج قردمانا اور جو دوا کہ مسخن اور قابض ہو خصوصاً اوس عورت کے واسطے جسکے رحم سے بچّا پھسل کر رگر جاتا ہو۔ جُندبیدستر کا حمول کرنا خصوصاً خرگوش کا جُستہ مصطگی کے ہمراہ بعد حیض سے پاک ہونے کے حمول کرنا معین حمل کا ہوتا ہے یا ہمراہ روغن بنفشہ کے اِسکا حمول کرین۔ اسی طرح حمول تلخہ آہو سے نرکا بنا بر قول طبیبون کے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ خصیۃ الثعلب بھی ملایا جاے اور شہد بھی داخل ہو۔ حمول کرنا بھیڑ کے بچّے کا یا خرگوش کے بچّے کا یا شیر کے بچّے کا بھی مفید ہے یہ فرزجہ نہایت عمدہ ہے زعفران سنبل مصطگی جندبیدستر روغن ناردین کے ہمراہ۔ ایضاً مُر چار درم ایرسا خرگوش کی مینگنی ہر ایک دو درہم ان سے فرزجہ بلوطیہ تیار کرین اور حمول کرین اور تیسرے دن بدل ڈالا کرین ایضاً شہد مصفّے سکبینج مقل روغن سوسن۔ یہ فرزجہ بہت عمدہ ہے زعفران حماما اکلیل الملک مکد ساڑھے تین درہم اور شانج قردمانا مکد ایک اوقیہ مرغابی کی چربی انڈے کی زردی دو اوقیہ روغن ناردین نصف اوقیہ بعد حیض سے پاک ہونے کے کسی آسمانی رنگ کے کپڑے مین اس دوا کو لگا کر حمول کرین۔ اور ہر روز نیا بدلتے رہین ایضاً لہسُن سوکھا ہوا یا تر اوسکو بہ روغن گل اور سرکہ ڈال کر اسقدر پکائین کہ مہرا ہو جاے اور سرکہ کا پانی جلجاے پھر کسی کپڑے مین اوس دوا کو لگا کر حمول کرین کہ یہ بھی اچھی تدبیر ہے۔ اکثر احتیاج ہوتی ہے کہ قبل استعمال فرزجہ کے ایسے حقنہ کیے جائین کہ جن مین تھوڑا سا شحم حنظل بھی داخل ہو تاکہ رطوبت نکال دے اور فرج مین عورت کی صمغ کندر کا حمول کرین تاکہ رطوبت کو نکال دے۔

بعمل ارات

بخورات کے قرص مرا در حب الغار سے بناے جاتے ہین اور ہر روز انھین کی دُھونی دیجاتی ہے ایضاً ہرتال سُرخ جوز السرو میعہ سائلہ ملاکر کسی حبنگیر دان مین رکھکر اوّل طہر مین تین دن تک پے درپے دُھونی دین اسی طرح مُر اور میعہ سائلہ اور بیروزہ حب الغار کلونجی مقل زُوفا

علامات حبل اور احکام حبل کا بیان

حمل ٹھہر جانے کی علامت پر دلالت وہی باتین کرتی ہین جو اوپر مذکور ہوچکی کہ مرد اور عورت کا انزال ساتھی ہو اور ایک حالت بعد انزال کے ایسی پیدا ہوتی ہے کہ مثل فتور کے جماع کے پیچھے اور سوپاری ایسی نکلتی ہے جیسے عورت کے رحم نے اسکو چوس لیا کہ یہ سوکھی ہوتی ہے کسی طرح کی تری اس پر نہین ہوتی ہے۔ اسی حالت کے پیچھے رحم کا منھ بشدّت ملجاتا ہے اس طرح پر کہ نوجوان آدمی اوس مین دخول نہین کرسکتے اور اسی طرح فم رحم اوپر کی طرف اوٹھ جاتا ہے آگے کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اور سمٹنا رحم کا اس انداز پر ہوتا ہے کہ اوس مین سختی نہین ہوتی ہے اور نہ اس طرف کے اعضا مین خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ خون حیض کا آنا ایام معمولی مین بالکل بند ہوجاتا ہے کہ ایک زمانہ تک نہین آتا ہے یا تھوڑا سا کبھی آگیا۔ کم کم درد درمیان ناف اور مقام نہانی عورت کے جو فاصلہ ہے ہوا کرتا ہے عسر بول اور بدشواری پیشاب ہونا اکثر عارض ہوتا ہے۔ جماع سے کراہت ایسی عورت کو بعد حاملہ ہونے کے ہوجاتی اور بُرا جانتی ہے پھر اگر اوس سے جماع کیا جاے منزل نہین ہوتی ہے اور وقت جماع کے زیر ناف درد ہونے لگتا ہے اور متلی بھی اوسوقت پیدا ہوتی ہے جو حاملہ نرینہ بچّہ کی ہے اوسکو بغض جماع سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوس عورت کے جو مادہ بچّہ کی حاملہ ہوا اسلیے کہ دختر کی حاملہ اکثر جماع سے کراہت نہین کرتی۔ پھر اسکے بعد عموماً حاملہ عورتون کو کرب اور کسل بدن کا بھاری ہونا خبث نفس یعنے بددلی تھوڑی متلی کھٹی ڈکار پھریری درد سر گھمنی تاریکی چشم خفقان لاحق ہوتا ہے۔ پھر اسکے بعد ایک مہینہ خواہ دو مہینہ گذر کر خراب چیزون کی اشتہا کا ہیجان ہوتا ہے اور آنکھ کی سفیدی مین زردی اور سبزی آجاتی ہے اور اکثر اوسکی آنکھون کے ڈھیلے اندر گھس جاتے ہین اور گڈھے پڑجاتے ہین اور پلکین ڈھیلی ہوکر گرُجاتی ہین اور تیز نگاہ سے دیکھنے لگتی ہین آنکھونکے ڈھیلے سبک ہوجاتے ہین اور اکثر عورتون مین آنکھون کی سفیدی مین غلظت آجاتی ہے زردی نہین ہوتی ہے مگر رنگ بدل جانا آنکھون کا ضرور ہے اور اسیطرح ایسے آثار کا حادث ہونا جو طبیعت سے خارج ہین اگرچہ یہ آثار حمل نرینہ مین کمتر ہوتے ہین حمل دختر مین زیادہ ہوتے ہین۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حاملہ ہونے کے سبب سے درد پشت اور دونون کولون کے درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہے اس سبب سے کہ حمل کے سبب سے رحم مین گرمی آجاتی ہے پھر بچّہ پیدا ہوجاے وہ درد پلٹ آتا ہے۔ اکثر اوسکے پستان اوس شکل سے بدل جاتی ہین جو پہلے سے تھی کہ پھیل جاتی ہین اور جو رگین پستانون پر ہین وہ زرد ہوجاتی ہین یا سبز ہوجاتی ہین۔ اکثر حالات مین یہ بات حاملہ عورتون کو پیدا ہوتی ہے کہ اونکے بدن ڈھیلے ہوجاتے ہین بسبب بند ہونے حیض کے اور بہ سبب زیادہ محتبس ہونے اوس مقدار حیض کے جسکی جنین کو حاجت ہے اور یہ بات ابتداے ایام حمل مین ہوتی ہے کہ جنین چھوٹا ہوتا ہے اور غذا لینے مین ضعیف ہوتا ہے پھر جب اسکا جثہ بڑھا اور پوری غذا فضلۂ حیض سے پانے لگا حاملہ کے تیور درست ہوجاتے ہین اور بدن کا ڈھیلاپن جاتا رہتا ہے اور جو اعراض اوپر مذکور ہوے

حیض کے رُک جانے کے اون مین سکون آجاتا ہے پندرہ برس کے سن سے جو لڑکی حاملہ ہوجاے اوسکے مرجانے کا اندیشہ ہی اسلیے کہ رحم اوس کا چھوٹا ہے- اسیطرح جو حاملہ عورت پانزدہ سالہ سے بڑی ہین اگر اوسکو زمانۂ حمل مین حمی حادہ یعنے شدید تپ عارض ہو یہ بھی اوسکی قاتل ہے دو سبب سے ایک تو یہ بات ہی اس تپ کیوجہ سے جنین کو سوء مزاج لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعیف ہے متحمل نہین ہوسکتا ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ غذا جنین کی اوسکو فاسد کردیتی ہی اور اس جہت سے کہ خون حیض تپ کے زمانہ مین اگر جنین تک نہ پہونچے جنین ضعیف ہوجائیگا اور اگر پہونچے یہ حاملہ ضعیف ہوجائیگی- اسیطرح اگر حاملہ عورت کے رحم مین ورم گرم پیدا ہوا گر فلغمونی ہو تو اکثر ایسا اسکی ہوتی ہی کہ جنین ہلاکت سے بچ جاے اور اوسکی مان بھی بچ جاے- لیکن ماشرا نہایت خراب اور مُہلک ورم ہی حاملہ عورتون کے لیے- حاملہ ہونے کی شناخت کے لیے چند تجربہ مقرر کیے گئے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہی کہ سوتے وقت یہ عورت دو اوقیہ شہد ہموزن آب باران ملاکر پی جاے اگر اسکے پینے سے پیٹ مین مروڑا ہو تو حاملہ ہی اور اگر مروڑا نہو تو حاملہ نہین ہی سبب اسکا یہ ہی کہ احتباس نفخ یعنے کمزور جھلی وغیرہ کا بشرکت آنت کے ہونا ہی علاوہ یہ ہی کہ اطبّا اس دوا کے ایسے اثر سے تعجب کرتے ہین حالانکہ یہ نہایت مجرب ہے اور صحیح ہی سواے اوس عورت کے جو شہد اور ایسے پانی پینے کی پہلے سے خوگر ہو کہ اوسپر یہ تجربہ پورا نہ اوترے گا- ایضاً دوسرا تجربہ یہ ہی کہ دن بھر اوسے فاقہ دیا جاے اور شام کے قریب چند کپڑے اوسے اوڑھا کر بشرطیکہ منھ اوسکا کھلا رہے کسی مونڈھے کرسی وغیرہ پر بٹھائین اور نیچے کسی دیگچی وغیرہ مین خوشبو سُلگائین اور اوس دھوئین کو کسی ٹونٹی یا نَے وغیرہ سے اسکے رحم مین پہونچائین پس اگر دھوان اور خوشبو اسکے منھ اور ناف تک پہونچے تو حاملہ ہوگی تیسرا تجربہ یہ ہے کہ بروقت گرسنہ ہونے حاملہ کے ایک لہسن اوسکے مقام نہانی مین رکھین اور کہین کہ سوجاے جب سوا وٹھے اگر لہسن کی بو اور مزہ اوسکے منھ مین نہو تو حاملہ ہے ورنہ حاملہ نہوگی- اور یہ بھی تجربہ ہوسکتا ہے جسکو ہم نر بنانے اور خواہ مادہ بنانے بچّہ کے باب مین بیان کرینگے زراوند کا شہد کے ہمراہ حمول کیا جاے- حاملہ عورتون کا پیشاب زمانۂ اوّل مین یعنی تین مہینے تک زرد مائل بہ کبودی ہوتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس پیشاب کے اندر دُھنی ہوئی روئی کا گالہ رکھا ہوا ہی- کبھی حاملہ ہونے پر وہ پیشاب دلالت کرتا ہے جسکا قوام صاف ہوتا ہی اور اوسکے اوپر ایک دھوان مثل کہری کے چھایا ہوا نظر آتا ہی خصوصاً اگر اسمین ایک گول گول دانہ سا ہو کہ اوترتا اور چڑھتا ہو آخر زمانۂ حمل مین یعنے ساتوین مہینے سے مثلاً کبھی انکے پیشاب مین سرخی ظاہر ہوتی ہے بجاے اوس اوس کبودی کے جو اوّل حمل مین تھی- اگر حاملہ عورت کے قارورہ ہلانے سے کدورت اوس مین آجاے تو آخر زمانہ حمل کا ہے والّا پس اوّل زمانہ حمل کا ہوگا سبب نر اور مادہ ہونے بچّہ کا نر ہونے کا سبب نطفہ مین مرد کی منی ہوتی ہی اور اوسکا گرم ہونا اور زیادہ ہونا اور جماع کا اوّل طہر اتفاقاً واقع ہونا اور زور سے منی کا داہنی طرف کھچکر آنا اسلیے کہ داہنی جانب بدن کی منی زیادہ گرم ہوتی ہے اور قوام بھی گاڑھا ہوتا ہی اور داہنے گردے سے اسکی آمد شروع ہوتی ہی جو زیادہ گرم ہی اور بہت شاداب ہے یا بلند ہی اور جگر کے نزدیک ہی اور اسیطرح اگر یہ منی رحم کے داہنے جانب گرے- اور یہی حال عورت کی منی کا ہے اپنے خواہش مین اور اپنی جہت مین - سنّ و مُلک اور فصل بارد اور اوترسہری ہَوا نطفہ کے نرم ہونے پر معین ہوتی ہے

اور ضد ان تینون کے نطفہ کی مادہ ہونے پر معین ہوتی ہین۔ اسیطرح جوانون کا نطفہ اکثر نرینہ اولاد کا سبب ہوتا ہے اور لڑکپن کا اور شیخوخت کا برعکس ہی۔ بعض طبیبون کہا ہی اگر مرد کی منی داہنے جانب سے عورت کے رحم کے داہنے طرف جاے نرینہ بچہ پیدا ہوگا اور اگر مرد کی منی بائین طرف سے عورت کے رحم کے بائین طرف جاے لڑکی پیدا ہوگی اور اگر مرد کے بائین طرف سے رحم کے داہنے جانب مین جاے ایسے لڑکی پیدا ہوگی جسمین علامت مرد کے بھی ہون اور اگر مرد کے داہنی طرف سے عورت کے رحم کے بائین جانب مین جاے ایسا نر بچہ پیدا ہوگا جسمین آثار عورتونکی بھی ہونگے یعنی مخنث بھی ہوگا ایک طبیب حاذق کا یہ قول ہے کہ حمل جسدن عورت حیض سے نہاے اوسکے پانچوین دن تک نرینہ ہوتا ہی پھر چھٹے دن سے آٹھوین دن تک کے حمل سے دختر پیدا ہوتی ہے پھر نوین دن سے گیارھوین دن تک لڑکا پیدا ہوتا ہی پھر بارھوین دن سے دوسرے حیض تک درمیانی زمانہ مین خنثی پیدا ہوتا ہے۔ جو عورت فرزند نرینہ سے حاملہ ہی اوسکا خون بہت گرم ہوتا ہی بہ نسبت حاملہ بدختر کے علامات حمل کے نر اور مادہ ہونے کے فرق سے جو عورت حاملہ ہوتی ہی اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہی اور دل خوش زیادہ ہوتی ہی چہرہ مہرہ اوسکا پاکیزہ ہوتا ہی بھوک اچھی لگتی ہی اعراض مین اوسکے سکون ہوتا ہی داہنے طرف رحم کے گرانی محسوس ہوتی ہی اس لیے کہ اکثر نر کی پیدایش اوسی منی سے ہوتی ہے جو داہنی طرف رحم کے گری ہو اور یہ بات یا تو اس سبب سے ہوتی ہی کہ قبول کرنا داہنے جانب کا پہلے ہوتا ہی یا اسوجہ سے کہ ریزش منی کی داہنے بیضہ سے ہوتی ہی جسوقت نرینہ جنین حرکت شروع کرتا ہی۔ داہنے جانب شروع کرتا ہی اور پہلے پستان بڑھنے شروع ہوتی ہین اور اونکی رنگت کا بدلنا آغاز ہوتا ہی فرزند نرینہ کے پیٹ رہنے مین یہ سب کچھ داہنی جانب سے ہوتا ہی خصوصاً داہنے پستان کے منھ مین یہ آثار نمایان ہوتے ہین اور اسی داہنی چھاتی مین دودھ پہلے اوترتا ہے اور اسی سے پہلے دھار دودھ کی چھوٹتی ہی اور جو دودھ اسکی چھاتی سے دوہا جاتا ہی گاڑھا اور لس لسا ہوتا ہے اور پتلا پانی سا نہین ہوتا ہی تا اینکہ اگر فرزند نرینہ کے دودھ حمل کا دودھ کا ایک قطرہ لے کر آئینہ پر ٹپکائین اور دھوپ مین اوسکو دیکھین ایسا نظر آئے گا جیسے پارہ کی بوند ہی یا موتی کا دانہ ہی نہ بہے گا نہ بیٹھے گا کہ چپٹا ہو جاے۔ پستان کا سر از نرینہ حمل مین روز بروز سرخی پکڑتا جاتا ہی ایسا سیاہ نہین ہوتا ہے جسکی سیاہی گاڑھی ہو جاے اور اسکے دونون پاؤن کی رگین بھی سرخ ہوتی ہین سیاہ نہین ہوتی ہین۔ اسکی داہنی نبض مین امتلا اور تواتر زیادہ ہوتا ہے اہل تجربہ کہتے ہین کہ جب یہ حاملہ ٹھہری ہوئی ہو اور اوٹھنے یا چلنے کا ارادہ کرے پہلے داہنے پاؤن کو حرکت دے گی اور یہ تجربہ صحیح ہین اور کھڑے ہوتے وقت داہنے ہاتھ کو ٹیک کرکے کھڑی ہوگی اور داہنا ہاتھ اسکا حرکت کرنے مین سبک اور تیز ہوتا ہی۔ لڑکا مان کے پیٹ مین ابتداے حمل سے تین مہینے کے بعد حرکت کرتا ہی اور لڑکی چار مہینے کے بعد۔ اہل تجربہ کہتے ہین کہ منجملہ حیلون کے شناخت حمل نرینہ کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ زراوند ایک مثقال پیسکر شہد ملاکر سبز کپڑے مین بتی بناکر حمول کرین صبح سے دوپہر تک اور عورت نہار منھ رہے کچھ کھانے نہ پاے اب اگر اسکا تھوک میٹھا ہو جاے تو حمل نرینہ ہی اور اگر تھوک کڑوا ہو جاے تو لڑکی کا حمل ہے اور اگر بدستور پھیکا بجا رہے تو یہ حاملہ نہین ہی اس حیلہ مین میرے نزدیک نظر ہے اور اسکی صداقت تجربہ کی محتاج ہی یا زیادہ بحث کرنے کی حاجت ہی اوس شخص نے جسنے اس تجربہ کی تعلیم کی ہی حمل کے دختر ہونے کے علامات یہ ہین جو حمل کے نر ہونے کے مخالف ہون۔ اور اگر عورت کے دونون پاؤن مین

زخم زیادہ ہون خصوصاً دونون پنڈلیون مین یا پانؤن مین ورم بکثرت ہو اوسوقت دختر کے پیدا ہونے پر زیادہ یقین کرنا چاہیے۔
کبھی نرینہ حمل بھی ایسی لڑکی کا ہوتا ہی جو لڑکا ضعیف اور خوار ہوتا ہی اور بہت خراب حالی مین ہوتا ہی اور اسکے علامات حاملہ عورت
مین قوی دختر کے علامات سے زیادہ خراب ہوتے ہین۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہی اوسکا بند ہونا پچیس (۲۵) دن سے لیکر
تیس (۳۰) دن تک دیکھا گیا ہے مگر اینکہ اوس عورت کو کوئی بیماری ہو اور لڑکی کے پیدا ہونے کا خون پینتیس (۳۵) دن سے چالیس (۴۰)
تک دیکھا گیا ہے اور یہی بات اکثر ہوتی ہی۔ طبیبون نے تجربہ مین یہ بھی آچکا ہی کہ اگر حاملہ عورت کا دودھ پانی کے اوپر ڈالدین
اور ترتا رہے نیچے نہ ڈوبے تو لڑکا نرینہ پیدا ہوگا اور اگر ڈوب جاے اور پانی کے اوپر نہ ترے تو لڑکی پیدا
ہوگی نطفہ کے نر بنانے کی تدبیر واجب ہی کہ مرد اور عورت دونون گرم مزاج کا عطر لگا کر خواہ گرم دھونی لیکر
یا گرم غذا کھا کر اپنے اپنے بدن گرم کرلین اور مثرودیطوس کو تناول کرین اور بخورات اور فرزجہ جو اوپر مذکور ہوچکے
اگر اون کی حاجت ہو اور حقنہ ہاے مذکورہ بشرط حاجت اونکا بھی استعمال کرین تاکہ تسخین پیدا ہو اور مروخات مذکورہ
کی مالش بھی کیجاے اوس شخص کے قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے جو کہتا ہی کہ عورت کی منی کا ضعیف ہونا واجب ہے
واسطے تولد بچہ نرینہ کے۔ بلکہ صحیح یہ بات ہی کہ نرینہ حمل کے واسطے ضرور ہی کہ عورت کی منی ثخین اور قوی اور حار ہو کہ ایسے
قسم کی منی کو اولے اور انسب ہی جو نطفہ نرینہ کو قبول کرے لیکن واجب ہی کہ عورت کی منی سے مرد کی منی زیادہ عاجز نہو
اور زیادہ کمزور نہو بلکہ ضرور ہے کہ مرد کی منی عورت کی منی سے زیادہ قوت نر ہونے کی رکھتی ہو۔ واجب ہی کہ ایک مدت
تک جماع کو ترک کردے اور یہ ترک کرنا جماع کا اس نظر سے نہو کہ اب جماع کو اسنے چھوڑ دیا ہے اور رغبت دلی کو نفرت سے
بدل دیا ہے اسلیے کہ ایسے قصد سے ترک جماع کرنے مین بموجب بیان بالا کے منی فاسد ہوجائے گی۔ زیادہ پانی پینے سے
بھی پرہیز کرے اور تھوڑا تھوڑا پیا کرے اور غذا ہاے قوی اور مسخن کھایا کرے۔ بعد ان تدبیرون کے مرد کو چاہیے کہ
اپنی منی کا امتحان کرے جب تک کہ رقیق ہی جاننا چاہیے کہ ابھی علاج کی حاجت باقی ہے۔ پھر جب منی غلیظ ہوجاے اسکے
بعد بھی صبر اتنی دیر تک کرے کہ چند روز گذر جائین اور اوسی تدبیر گذشتہ پر استمرار کرتا رہے تا اینکہ منی اسکی قوی
ہوجاے اور بوجہ مشاربت جمع ہوجاے یعنے ایسی طاقتور ہوجاے کہ رحم عورت کا اسکی منی کو بوجہ اجتماع اجزا
اور غلظت پی سکے اور باہر نہ گرادے ایسی درستی اور اصلاح قوام منی کے بعد عورت سے ہم بستر ہو اوسی طریقہ سے جو
اوپر مذکور ہوچکا ہے اور جس جگہہ ہم بستر ہو نہایت خوشبو اور معطر ہو عطر ہاے گرم کی خوشبو سے جیسے مشک اور
زعفران اور عود ہندی خام اور کافور کی خوشبو سے پرہیز کرے اور نہایت مسرت اور سرور کی حالت مین ہو اور
نہایت خوش دلی کے ساتھہ اور جتنے امور باعث رنج وملال کے ہین سب سے الگ ہو اور افکار اور تردد کے گرد پیرانون
نہو اور اپنے دل مین تصور وہمی سے اونھین مردون کا خیال کرے جو بڑے طاقت ور اور ستیزہ ہوتے ہین اور
اپنے آئینہ خیال مین ایسے مرد کی صورت کو لائے جو پوری خلقت پر ہے اور جسکی ہیبت اور دبدبہ زیادہ ہوتا ہی
ایسے شخص کی صورت کا خیال کرتے کرتے جماع کرتا رہے تا اینکہ جماع سے فارغ ہوجاے علامات قیس مذکر کے
قیس مذکر وہ شخص ہے جو مرد قوی البدن اور معتدل اوسکا گوشت ہو نرمی اور سختی مین منی اوسکی غلیظ ہو

اور بکثرت اوسکے بدن مین منی ہو اور گرم مزاج اوسکی منی کا ہو دونون انثیین اوسکے بڑے بڑے ہون رگین اوسکی اوبھری ہوئی اور کھلی ہوئی ہون جماع کرنے پر اوسکو زیادہ قوت اور اقتدار ہو اور جماع کرنے کے بعد ضعیف اور ناتوان نہوجاتا ہو داہنی جانب سے اپنے اعضاء تناسل کی منی کو گراتا ہو۔ اسلیے کہ اہل تجربہ بھی جو سانڈ چھوڑنے کا پیشہ کرتے ہین داہنے بیضہ کو سانڈ کے مضبوط کردیتے ہین تاکہ اوسی داہنی طرف سے یہ سانڈ منی گراے اور بچہ گھوڑے وغیرہ کا نر پیدا ہو۔ پھر اگر لڑکا پہلے داہنے بیضہ کو پھولاتا ہو پس وہ مذکر ہی ورنہ مونث ہی اور اسیطرح جس لڑکے کو احتلام بدون کسی آفت کے ہو اور جلدی ہوتا ہو یعنی منی کی کسی آفت اور خرابی سے اوسکو احتلام نہوتا ہو تو وہ لڑکا مذکر ہوگا اور اولاد ذکور اوسکی زیادہ ہوگی علامات اون عورتون کے جو فرزند نرینہ زیادہ جنتی ہین ایسی عورتین جنکے فرزند نرینہ زیادہ پیدا ہون اونکی شناخت یہ ہی کہ رنگ اونکا معتدل ہوتا ہی اور سمنہ یعنے چہرہ مُہرہ اونکا بھی معتدل ہوتا ہی بدن اونکا نہ زیادہ سخت اور روکھا ہوتا ہی اور نہ زیادہ نرم ڈھیلا۔ خون حیض اونکا نہ ایسا رقیق اور پتلا ہوتا ہی جو قیحی کیطرح کا ہو اور نہ زیادہ قلیل اور مائی ہوتا ہی۔ اور بہت کم اور گاڑھا ہوتا ہی کہ زیادہ غلیظ ہو۔ رحم کا مُنھ ایسی عورتون کا مقابل اور محاذی فرج کے اونکے ہوتا ہی اور ہضم اونکا جید اور خوب ہوتا ہی۔ رگین اونکی نمایان اور ظاہر ہوتی ہین اور خوب بھری ہوئی اور اوبھری ہوئی۔ حواس اور حرکات ایسی عورتون کے اوسیقدر درست ہوتے ہین جو مناسب اور لائق بحال صحیح اور تندرست آدمیون کے ہوتے ہین۔ ہمیشہ روانگی شکم یعنے ملین پاخانہ انکو بطور دست کے نہین آتا اور نہ ہمیشہ قبض شکم رہتا ہی۔ آنکھین اونکی سُرمہ گُون ہوتی ہین نہ اینکہ کسیقدر کبود چشم ہون یہ عورت خوش مزاج ہنس مُکھ ہوتی ہی اور خوش مزاج اور ہنسوڑ آدمیونکو پسند کرتی ہی۔ اور سہیلیان اور ہمجولیان خواہین اپنی بھی اسطرح کی چاہتی ہین جو ہری بھری ہون اور جو تازہ سن جوانی خواہ سن بلوغ کو پہونچی ہون۔ حاملہ یہ عورتین بہت جلد ہوتی ہین اسلیے کہ حرارت انمین قوی ہی اور چربی انکے رحم مین کم ہی اور رطوبت بھی انکے رحم مین کم ہی۔ جو عورتین کہ اونکا ہضم جلدی پورا ہوجاے وہ زیادہ لائق ہین نر بچہ پیدا کرنے کی اور جو عورتین کہ زمانہ اونکے حیض سے پاک ہونے کا تھوڑا ہے مثلاً بائیس ۲۲ دن تک نہ وہ عورتین جنکا زمانہ طہر کا چالیس ۴۰ دن تک ہو توام پیدا ہونے کا سبب اور حمل پر حمل رہنے کی علامت دو بچے ساتھ پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہوتی ہی اور اوسکا دو نطفہ کیطرف تقسیم پانا خواہ دو سے زیادہ نطفون کی طرف۔ اور دونون تجویفون مین رحم کی منی کا پڑنا۔ دو لڑکے جو ساتھی پیدا ہون اونکا زندہ رہنا زیادہ نہین دیکھا گیا یعنے کمتر زندہ رہتے ہین اور بہت سے مرجاتے ہین۔ توام لڑکو نکا الگ الگ پیدا ہونا اگر ہوتا بھی ہے تو بیچ مین دونون کی ولادت کے بہت دنون کا فاصلہ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر انکی پیدایش ایک ہی جماع سے ہوتی ہے اور بہت کم یہ بات ہی کہ ایک جماع سے حمل رہجانے کے بعد دوسرے جماع سے پھر نطفہ ٹھہرے اگر کبھی ایسا اتفاق ہو تو اونھین عورتون مین ہوگا جنکے بدن فربہ اور شاداب ہون اور بالون کی اونکے بدن مین کثرت ہو اور خون کی زیادتی ہو اسلیے کہ حرارت اون کی قوی ہی اور یہ وہی عورتین ہین جنکی قوت بدنی کے سبب سے ایام حمل مین بھی انکو خون حیض آتا ہی اور اسکی کچھ پروا نہین ہی اسلیے کہ اونکی منی مین قوت زیادہ ہی اور رحم بھی اونکے قوی ہوتے ہین کہ باوجودیکہ ایام حمل مین حیض آتا ہی اور اسقاط نہین کرتی باوجودیکہ رحم کا مُنھ کھلجاتا ہی اور اکثر زمانہ حمل مین چندمرتبہ انکو

حیض آتا ہی دُو مرتبہ خواہ زیادہ دُو مرتبہ سے - پھر اگر کسی حاملہ عورت کو دوسرا حمل رہجاے اور یہ عورت بہت ناتوان ہنو خواہ اوس عورت کے جسکے رحم کا مُنھہ زیادہ قوی ہونے کے سبب سے نہ کھل گیا ہوا ان دونون صورتونمین خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ پہلا نطفہ ضعیف ہوگیا ہی پس وہ دوسرے حمل کو بھی خراب کر دیگا - ایضاً اگر قوی عورتونمین دوسرا حمل رہجاے اوسوقت یہ خوف ہوگا کہ اگر دونون نطفہ ایک ہی طرف رحم کے قرار پاے ہین دونونمین تنگی کی زحمت پیدا ہوگی جسکا انجام اکثر بطرف تپ کے ہوتا ہی چہرہ پر پھر بھری آ جاتی ہی اور بہت سے امراض پیدا ہوتی ہوتے ایک حمل اون دونون سے گرجاتا ہی توام کے علامات اور دو سے زیادہ بچہ پیدا ہونے کے بنا بر قول طبیبونکے مجرب یہ بات ہو چکی ہی کہ پہلے جو لڑکا پیدا ہوا اوسکی ناف جو دونون طرف بیٹھی ہوتی ہی پس اگر اوسکی ناف مین سکن یا سلوٹین اور گرہین ہنون تو سواے ایک لڑکے کے دوسرا لڑکا پیدا ہنوگا اور اگر ناف مین لکیرین وغیرہ ہون اونھین کے شمار پر حمل کو متعدد شمار کرنا چاہیے تنہا ایک بچّہ پیدا ہونے کی علامت قریبہ جسوقت حاملہ عورت کا زمانۂ ولادت قریب پہونچتا ہی تو ایک گرانی زیر شکم ناف کے نیچے اور پیٹھ مین اوسے معلوم ہوتی ہی اور ایک درد رانون کی جڑ مین اور حرارت شکم مین معلوم ہوتی ہی اور فم رحم مین نفخ شدید محسوس ہوتا ہی اور تری بھی فم رحم مین آ جاتی ہی جب یہ علامتین ظاہر ہو جائین پس زمانہ ولادت کا نزدیک پہونچا پھر جسوقت مونڈھا اوسکا ڈھیلا ہو جاے اور ناک کے بیچ کی ہڈنگی پھول جاے اور زیادہ پھولن اوسین آ جاے اب زمانہ حمل کے نزدیک ہونے مین کچھ کلام نہین باقی **ضعف جنین کے علامات** جنین کے ضعیف ہونے پر اوسکی مان کی بیماریان دلالت کرتی ہین اور جو استفراغ کے اقسام اوسکی مان کو عارض ہوے ہون خصوصاً بہیم خون حیض کا جاری رہنا جو زیادہ زمانہ عادت تک رہے یعنے اتنے دنون تک اگر کسیکو حیض آئے تو یہ ندرت اور قلت ہوا ور بر سبیل اسکے ہو جو جنین کی غذا اسے بچ رہتا ہوا اسیطرح پہلے مہینے مین حمل کے دودھ کا پیدا ہو جانا کہ اگر چھاتی کو نچوڑ ین دودھ نکل آئے - یہ بات بھی اوسکے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہی کہ بخوبی حرکت نکرتا ہوا اور یا یہ کہ غیر وقت حرکت کرتا ہو مولود کے ضعیف ہونے کی علامت جنین جسوقت پیدا ہوا اور ناف اوسکی کھلی ہوی نہوا اور نہ اوسکو چھینک آے اور نہ اوسکے بدن مین حرکت ہوا ور جسم بھل پیدا ہوا ہی دیر تک اوسیطرح پڑا رہے اور پٹا نہ کھاے یہ لڑکا ضعیف ہی زندہ نہ رہیگا۔

دوسرا مقالہ حمل اور وضع حمل کا بیان نطفہ کی خلقت پیدا ہونے کا زمانہ اور حرکت کرنے کا زمانہ اور ولادت کا زمانہ ان سب کو تو ہم نے باب تشریح اور مابعد اس بات کے بیان کر دیا ہے اور اوھین مقامات مین یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ ساتوان مہینہ اول مہینون کا ہی جسمین ولادت جنین قوی خلقت اور قوی مزاج کی ہوتی ہے ایسا اوسکا مزاج ہی کہ اوسکی خلقت جلدی پوری ہوتی ہی اور حرکت جلدی کرنے لگتا ہی اور باہر نکلنے کی خواہش جلد کرتا ہے - اکثر جو لڑکے کم اس مدت کے پیدا ہون مر جاتے ہین اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ حرکات شدید کی برداشت ضعف خلقت مین کرتے ہین لیلیے کہ سات مہینے سے کم کا لڑکا مثلاً ششماہا لڑکا اگرچہ اصل خلقت مین قوی ہو پھر بھی اوسکی تکوین اور رحم مین خلقت تمام ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہی - مگر آٹھوین مہینے جو لڑکا پیدا ہو وہ اکثر ہلاک ہو جاتا ہے اور کمتر زندہ رہتا ہی پھر اگر وہی لڑکا سات مہینے کا تنہا زندہ رہے یہ بات نہایت نادر ہی - اور لڑکی آٹھ مہینے کی تو بہت کم زندہ رہتی ہی اور بعض شہرون مین تو آٹھ مہینے کا لڑکا ہرگز نہین زندہ رہتا ہی اسلیے کہ ایسے لڑکے اونکا حال اس بات سے

خالی نہین ہر یا تو اونکی خلقت کا پورا ہونا اور حرکت کرنا اور شوق پیدا ہونا ولادت کا اسوقت تک متاخر ہوا ہی یہ بات دلالت کرتی ہی کہ قوت اصل خلقت مین انکے قوی نتھے پھر اگر اونہون نے قصد اون حرکات کا کیا کہ رحم مین گرفتار رہین اور یہ قصد انکا زمانۂ اتمام خلقت مین ہوا ہی تو یہ لوگ زیادہ ضعیف ہونگے بہ نسبت اوس مولود کے جو قصد کرتا ہی حمل سے باہر نکلنے کا اول زمانۂ اتمام خلقت مین بجالے کہ قوت اوسکی قوی ہوتی ہی جیسے وہ لڑکی جو ساتوین مہینے پیدا ہوتی ہین اور اگر یہ لڑکی ایسے نہون بلکہ انکی خلقت اور حرکات اور اونکی ہیبت شائق بطرف ولادت کے ہو کہ جلدی پیدا ہون اور حرکت انکی بطرف پیش آمد کے آٹھوین مہینے سے پہلے تمام ہوچکی ہو تو ایسا جنین اسی حالت مین ہوگا کہ اپنی جاے امن اور ماوی سے نکلنے کا قصد کرتا ہوگا اور اولٹ پلٹ کرچکا ہوگا اور اسکے اوس انقلاب سے جسمین یہ اپنی غرض کو نہین پہونچا ہی اسکو کوئی نہ کوئی مرض ضرور ہوگا اور یہ اوسیطرح اولٹا ہوا رحم مین رہیگا جبتک کہ پھر دوبارہ اسمین قوت آے پھر اسکو اسکے ضعف قوت ہی نے عاجز کردیا تھا جو باہر نہ نکل سکا اور ضرور اسکو وہ چیز عارض ہوگی جو ایسے جنین ضعیف کو عارض ہوتی ہی جو قصد حرکات مختلفہ کا کرے اور یہ خرابی اوسوقت عارض ہوگی کہ جہان جانے کا اسکو ارادہ ہی وہان تک بسبب ماندگی اور کسل اور عاجز ہونے کے نہ جا سکے پس ضرور بیمار ہوجائیگا اور ضعیف ہوجائیگا اور قوت اسکی گھٹ جاے گی پھر جب ایسے وقت پیدا ہوا تو اس خراب حالی مین اسکا حکم اوسی مولود کا ہوگا جو بیمار اور ضعیف ہی اور اوسکا حکم یہ بھی ہی کہ اوسکی زندگی کی امید نرکھنی چاہیے پس آٹھوین مہینے کا مولود بھی اسی حکم مین داخل ہوگا- نوین مہینے کا مولود اگر اوسکی خلقت تمام ہوکر مشتاق حرکت اور باہر آنے کا ساتوین مہینے ہوا ہو اور کسی سبب سے قادر باہر آنے پر نہوا بلکہ رحم مین باقی رہ گیا اور آٹھوین مہینے اوسکو وہی خرابیان درپیش آئینگی جو ابھی ہم کہہ چکے ہین پس ایک مہینے مین اسکو انتعاش یعنی بیداری قوت ایسے پیدا ہوجائے گی کہ اسکی قوت پھر آئے گی اور اپنی اولٹ پلٹ مین درست ہوکر ایسا ہوجائیگا کہ پھر دوسرا پلٹا کھاکر استحکام کے ساتھ حرکت کریگا اور جسوقت پیدا ہوگا بصحت اور سلامت ہوگا- اور اگر ایسا نہو بلکہ اسی نوین مہینے مین حرکت ہوئی ہوا وسکا حکم ہر ایک مولود ضعیف کا حکم یقیناً ہی- اکثر دسوین مہینے جو لڑکا پیدا ہوتا ہی اوسکا یہی سبب ہے کہ نوین مہینے خواستگار باہر نکلنے کا ہو مگر نکل نہ سکے اور وہی بات اوسکو عارض ہوگی جو آٹھوین مہینے کے بچّہ کو عارض ہوتی ہی- بہت کم یہ بات ہوتی ہی کہ بچّہ ساتوین ماہ کا قصد باہر نکلنے کا کرے اور دسوین مہینے تک قوّت پانے کا انتظار رحم مین کرتا ہی تا اینکہ دسوین مہینے اوسکو پوری قوت آجاے اور یہ بات بہت شاذ نادر ہوتی ہی اور بااینہمہ ضعف قوت پر بھی دلیل ہوتی ہی تدارک ضعف کا ساتوین مہینے سے دسوین مہینے تک ہوتا رہے تدبیر کلی حاملہ عورتون کی واجب ہی کہ انکی طبیعت نرم کرنے پر توجہ ہمیشہ رہے مگر معتدل طور سے تلیین کیجای کہ چکنی چکنی یخنی پلای جاین اور شیرخشت وغیرہ اوسوقت دیجاے جب قبض بہت ہو- ریاضت معتدل بھی کرتے رہین اور نرم رفتار سے چلا کرین زیادہ چلنا پھرنا اسقاط پیدا کرتا ہی اور اسی ریاضت کا حکم اسواسطے دیا جاتا ہی کہ انکے بدن مین امتلا ہی اسلیے کہ خون حیض بند ہوکر فضول کی کثرت اِنکے بدن مین ہوگئی ہی- حمام کے پاس نجانے پائین بلکہ حمام کرنا انکے اوپر گویا کہ حرام ہے ہان جسوقت زمانۂ ولادت قریب ہو اوسوقت حمام کرسکتی ہین- سر مین تیل نہ ڈالنے پائین اسلیے کہ اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہی پس کھانسی آئے گی اور بچّہ کو جنبش ہوگی

کہ آمادہ اور مستعد گرنے پر ہوجائے گا اور اسقاط کا خوف ہے۔ بافراط حرکت کرنے اور کودنے پھاندنے سے اور چوٹ لگنے
اور گر پڑنے سے اور خصوصاً جماع کرنے سے اور زیادہ پیٹ بھر غذا کھانے سے اور غصہ کرنے سے احتیاط کرین اور اپنی کو
بچائے رہین اور کوئی چیز اوپر ایسی نہ وارد کیجائے جس سے رنج اور ملال پیدا ہوتا ہی۔ اور جتنے اسباب اسقاط کے ہین
سب اونسے دور کیے جائین خصوصاً پہلے مہینے اور بیس دن تک علی الخصوص پہلے ہفتہ مین اور تین دن تک نطفہ ٹھہرنے
کے دن سے کہ اسوقت اتیر حرام ہے کسی حرکت دینے والی چیز کے پاس نجائین۔ اوس مقام پر نظر کرنا چاہیے جو ہم نے
حفظ جنین کے بارہ مین لکھا ہی۔ ان شراسیف کے نیچے نرم نرم پارچہ صوف سے اوڑھانے یا بچھانے کی تدبیر کرین غذا
انکی نان پاکیزہ چھینونکے ہمراہ اور جتنی تیز اور تلخ چیزین ہین اونسے پرہیز کرین جیسے کبر ترمس اور زیتون خام اور جو چیز
حیض کی مدر ہے اوس سے پرہیز کرین جیسے لوبیا چنا گنجد۔ اور کھانے کی خواہش بروز استقرار نطفہ ہو بقراط کہتا ہی کہ پانی
مین ستو گھول کر پئین اسلیے کہ جو کا ستو اگرچہ نفخ پیدا کرتا ہی مگر غذا اور بدن جھٹ پٹ نجاتا ہی۔ شراب انکے واسطے ریحانی
رقیق اور کہنہ مناسب ہے اور بقراط کہتا ہے شراب سیاہ پئین اور شاید بقراط کی مراد اس سے یہ ہی کہ شراب سیاہ رقیق ہو
اور غلیظ نہو پس اسکی سیاہی بسبب قوت کے ہوگی نہ اس سبب سے کہ اوسمین درد زیادہ ہی۔ نقل نقاہات انکے واسطے زبیب
اور بہی شیرین اور امرود جو اشتہا پر آگاہی پیدا کرتا ہی اور سیب منجوش در آنار منجوش۔ اودیہ انکے واسطے جیسے جوارش
لولو جسکا یہ نسخہ ہے موتی مسلم جن مین سوراخ نہوا ایکدرہم عاقرقرحا ایکدرہم زنجبیل مصطگی ہر واحد چار درہم زرنباد درونج تخم
کرفس شیطرج الایچی جوزبوا بسباسہ قرفہ ہکدو دو درہم بہمن سفید بہمن سرخ فلفل دار فلفل ہکدو تین درہم دارچینی پانچدرہم
شکر سلیمانی کا وزن دواؤن کے برابر مقدار شربت ایک ملعقہ کہ اس معجون سے اسکے رحم کی حالت کی اصلاح ہوجائیگی
اور معدہ کی حالت بھی اچھی ہوجائیگی۔ واجب ہے کہ انکے معدہ کیطرف توجہ زیادہ رہے اور تقویت معدہ کی برابر چلی جائے
اسطرح پر کہ اونکو قاقلہ مین عود اور مصطگی وغیرہ کھلاتے رہین اور جوارشین جو بہت سی شکر سے خوشبو اور لطیف دوائین
ملا کر بنائی گئی ہون اور زیادہ تیز نہون اونکا بھی استعمال چلا جاے اور ضماد ہاے قابضہ جو گرمی پیدا کرنیوالے ہون
اور خوشبو ہون وہ بھی لگائے جائین **نفسا کی تدبیر** جو خون بعد ولادت کے آتا ہی تو اوسکو نفاس کہتے ہین اور
وہی عورت نفسا ہی۔ واجب ہے کہ جسوقت لڑکا پیدا ہوجائے کوشش کرے کہ تمام خون حیض نکل جائے اور غذا اکی
اصلاح کرتی رہے اور دفعتہ تدبیر غلیظ کیطرف انتقال نکرے ورنہ تپ پیدا ہوجائے گی اور قوت مغیرہ اوسکے جگر مین
سے ضعیف ہوجائے گی پیاس بڑھ جائے گی بیشتر استسقا پیدا ہوجائیگا پھر اگر ان خرابیون کے ہمراہ جگر بھی اوس کا
سخت ہوگیا اوسکے بچنے کی امید نرہے گی۔ ایام نفاس کے واسطے حرکات اور دورات ہوتے ہین ابتدا اونکی اوسوقت
سے ہوتی ہی جسوقت سے حاملہ پر اضطراب اور درد پیدا ہوتا ہی۔ اگر مریض بیس دن تک تجاوز کر جائے خواہ چوبیس دن
تک اور بیماری نفاس کی ابھی تک قائم ہی یا جاتی رہتی ہی اور پھر پلٹ آتی ہی اسبات کو دلالت ہوگی کہ دیر مین یہ
مرض جائے گا۔ ضرور ایسے مریض کا استفراغ کرنا چاہیے جبدن بحران نہو بشرطیکہ ضعف نہوا ہو اور اگر ضعف ہی تو پہلے
اسہال نکرنا چاہیے **اشتہار حوامل کا بیان** جسوقت اشتہا حاملہ عورت کی ساقط ہوجای زیادہ چکنی چیزونکے ترک سے

فائدہ ہوگا اور زیادہ میٹھی چیزون کو ترک کرے اور تیلی چیز کھانے کا استعمال کرے اور پانی پینے مین درمیانی حالت اختیار
کرے اور شراب ریحانی فقط تھوڑی سی انکی اشتہا کی مشتعل ہوا ور جو متلی اور قے زیادہ ہوتی ہی اوسے بھی فائدہ کرتی ہی۔ دواؤن
مین جو مفید ہی وہی دوا ہی جسمین قبض اور لطیف حرارت ہو جیسے مصطگی الرومی کسی شراب مین جوش دیکر اوسکا زلال پلایا جاوے۔
دراوند کھانا کھانے سے پہلے خواہ پیچھے تھوڑی سی کھانی بھی مفید ہی۔ ضمادہائے معروفہ جو مقوی معدہ کے ہین اونکی ساخت بھی اور
بھنگ قصب الذریرہ اور سنبل بھی شراب ریحانی ملاکر ہوتی ہی اور کبھی اوسمین تخم کرفس اور انیسون رازیانہ بھی داخل کیا جاتا ہی
خصوصًا اگر درد اور نفخ بھی ہو۔ جب اشتہا اس عورت کی بہت خراب ہو جاوے اوسوقت اسکے معدہ کا تنقیہ ایسے گلقند سے کرنا چاہیے جو
ورد فارسی سے بنایا گیا ہو بعد اوسکے ترش چیزون سے اور حب انگور سے یا شربت انگور سے جو شہد سے جایا گیا ہو اوسکی اصلاح
کرے یا وہ شربت شکر سے بنایا گیا ہو کہ ان چیزون کا نفع بہت زیادہ ہوتا ہی اور جنین کو بھی فائدہ کرتی ہی نشاستہ سوکھا ہوا بھی
مفید ہی اون عورتون کے واسطے جنکو مٹی کھانے کی خواہش ہوتی ہی۔ کبھی یہ عورتین تیز چیز ولنشی مثل رائی وغیرہ سے نفع پاتی ہین
کہ یہ تیز چیزین اخلاط ردی کو قطع کردیتی ہین اور اشتہا بھوک کھولدیتی ہین یہی تدبیر نہایت درجہ کی ہی انکی بھوک کھولدینے
کے واسطے۔ جب انکی بھوک اور اشتہا صادق پنیر کھانے کی ہو کوئلے کی آگ پر اوسکو بھون کر کھانا چاہیے کہ یہ پنیر اوس سوکھے
ہوئے پنیر سے اچھا ہی جو خشک ہو کر تیز ہو گیا ہو اور اوسمین تلخی آگئی ہو اسلیے کہ پہلی تدبیر تفتیح کا فعل زیادہ کرتی ہی دوسری
سے بھوک بڑھتی ہی۔ ریاح جو انکے معدہ مین اوٹھتے ہین اور دردیکی ہو جاتا ہی اونکے واسطے یہ جوارش کھلانی چاہیے زیرۂ
کرمانی پہلے سرکہ مین بھگو دین اوسکے بعد بھون ڈالین اور کندر اور صعتر فارسی ہر واحد ایک جزو جند بیدستر تین جزو کا سفوف
تیار کرین اور نصف مثقال سے ایک مثقال تک پھانک جاوین کھانا کھانے کے بعد جو قے انکو ہوتی ہی چاہیے کہ بعد غذا اسکے
ایسی چیز دیجاوے جسمین عطریت اور قبض بھی ہو جیسے مصطگی ہوتی ہی خصوصًا جس ہی مین عود ہندی کی کرچین گاڑ کر
بھگوئین۔ ہاتھ پاؤن کا دبانا ہمیشہ انکا چلا جاوے اور معدہ پر ضمادہائے معلومہ کی مداومت کیجاوے اور منہ مین لونگ انار دانہ
اور پودینہ کی پتی پڑی رہے اور تھوڑی میوہ اور گل رہتی انکی متلی کو روکتی ہی خفقان حوامل کا بیان اکثر جو ایسی عورتونکو
عارض ہوتا ہی بشرکت فم معدہ کے ہوتا ہی اور بسبب کسی خلط کے جو معدہ مین ہو اور اکثر اس مین تخفیف اسطرح ہوتی ہے
کہ آب گرم ایک ایک گھونٹ پیے اور ریاضت خفیف اتنی کرے جو فم معدہ سے جو کچھ اوسمین ہی اوس کا انحدار کرے
تدبیر بند کرنے حاملہ عورتون کے حیض کی وہ دوا بعض دوائین کہ انکو خوشبو شوربا مین جوش دیکر آبزن کیا جاوے
جیسے مورد پوست انار گلنار مازو و بلوط وغیرہ اور کبھی مازو اور گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک سے سرکہ ملاکر
پیڑو پر ضماد کرین حوامل کے پاؤن پر کی سوجن اور پاؤن کا ڈھیلا پن اگر ہو جاوے تو نیم برگ کرنب کا لیپ کرین
اور نبیذ سرکہ مین ملاکر طلا کرین اور اتیج کو جوش دیکر اوسپر لگائین خواہ اوسکو پیسکر لیپا کو بھی لگا دین۔ اوسکو سرکہ مین پیسکر
اور پھٹکری سرکہ کے ہمراہ بھی لگائی جاتی ہی اسقاط کا بیان اسباب اسقاط کے یا تو بادی اور خارجی ہوتے ہین
از قسم ضربہ و سقطہ خواہ ریاضت جو با فراط ہو یا کود پھاند بشدت واقع ہوئی ہو خصوصًا پیچھے کیطرف کودنا اور پھاندنا
کہ ایسی حرکت سے اکثر جو منی قریب بستہ ہونے کے ہو اوسے گرادیتی ہی۔ خواہ کوئی الم آلام نفسانی سے جیسے زیادہ غصہ کرنا

یا خوف شدید خواہ حزن اور ملال شدید یا برودت اور حرارت ہوا کی بحد افراط پہونچے۔ ازین قبیل حاملہ کے واسطے بُری
بات ہی کہ حمّام مین دیر تک ٹھہرے کہ اوسکی سانس پھول جاے اور بڑی بڑی سانس آنے لگے اسلیے کہ حمام جس طرح بسبب ازلاق
کے اسقاط کر دیتا ہی اوسی طرح کبھی اس نظر سے بھی اسقاط کرتا ہی کہ جنین کو محتاج ہواے سرد کا کر دیتا ہی۔ اور کبھی حدوث
اسقاط بوجہ ضعف جنین کے جو سرد ہوا کے نپانے سے حمام مین عارض ہوتا ہی اور استرخا اور تحلل کی وجہ سے ڈھیلا پن اس کے
بدن مین آجاتا ہی اور مادر جنین کے جسم مین بھی استرخا پیدا ہوتا ہی۔ یا سبب اسقاط کا امراض اور سقیم حالی اور زیادہ بھوک کا ہونا
خواہ استفراغ زائد کسی خلط کا ہوجانا خواہ زیادہ خون کا کسی دوا کے استعمال سے نکلجانا فصد کرنے سے زیادہ خون کا نکل جانا یا خود
بخود بدون کسی ظاہری کے اخراج خون کا ہوجانا خواہ اینکہ خون حیض بکثرت خارج ہوجاے خصوصاً بعد ساتوین مہینے کے اور جسقدر
لڑکا بڑا ہوگا یعنے زمانہ حمل کا زیادہ گذر چکا ہوگا اوسیقدر فصد کا ضرر زیادہ ہوگا۔ خواہ امتلاے شدید اور تخمہ زیادہ جو
مفسد غذا ہو یعنے غذاے ولد کو فاسد کر دے خواہ کوئی شے ایسا ڈالدے جو راہ آمد غذاے جنین کی بند کر دے۔ یا یہ سبب
کثرت جماع کے رحم کو حرکت بطرف خارج کے زیادہ ہو کر اسقاط عارض ہو خصوصاً ساتوین مہینے کے بعد۔ کثرت سے نہانا
اور حمّام کرنا بھی مزلق ہی اور رحم کو ڈھیلا کر ڈھیلا کر دیتا ہی اور اسقاط پیدا کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہی کہ حمام بسبب استرخا کے
اور محتاج کر دینے جنین کے ہواے سرد کیطرف بھی مسقط ہوتا ہے جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ سب اسباب جو مذکور ہو چکے
اسباب بادیہ کا طبقہ ہے۔ کبھی اسقاط بسبب جنین کے ہوتا ہی مثلاً اوسکی موت کسی سبب سے منجملہ اسباب موت جنین کے آجاے
اب طبیعت کو استکراہ اوسکے رحم مین باقی رہنے سے ہوگا خصوصاً جب صدید کی رطوبت اوس سے جاری ہوگی کہ اوسوقت
زیادہ استکراہ طبیعت پیدا ہوگا اور رحم کو لذع کر کے ایذا بھی پہونچاے گا۔ خواہ اینکہ جنین ضعیف ایسا ہو کہ
ٹھہر نہ سکے۔ خواہ بسبب اون جھلیون کے جو کہ جنین پر لپٹی ہین اور لفافہ کہ جسوقت یہ لفافے اور جھلیان پھٹ گئین
خواہ ڈھیلی ہوگئین اور جو رطوبت اِن مین بھری ہوتی ہے وہ ریختہ ہوگئی رحم کو ایذا دے گی اور دفعۃً متحرک ہو کر
ضرور جنین کے پھسلانے پر معین ہوگی۔ خواہ اسقاط رحم کے سبب سے ہوتا ہی کہ رحم کا مُنھ کشادہ ہوجاے اور انضمام مین اوسی
رحم کے کمی آجاے۔ خواہ یہ سبب اون رطوبات مین پیدا ہو جو رحم مین ہوتی ہین خواہ مُنھ مین اون رگون کے جنکا نام نقر
ہے پس جنین پھسل جاے اور بھاری ہو کر اسقاط ہوجاے۔ کبھی اسقاط بسبب جملہ سوء مزاج رحم کے کسی ایک قسم سے عارض
ہوتا ہے یہ سوء مزاج حرارت سے ہو خواہ برودت سے ہو خواہ یبوست سے اور جنین کی غذا مین کمی ہونے سے سوء مزاج
رحم کی وجہ سے۔ کبھی قسم رحم کی ریح کیوجہ سے اسقاط ہوتا ہی اور ورم ماشرا خواہ صلابت اور سرطان سے بھی استسقا
ہوتا ہے۔ کبھی رحم کی قروح کیوجہ سے اسقاط پیدا ہوتا ہے۔ اکثر جو اسقاط کہ حمل کے دوسرے مہینہ خواہ تیسرے مہینہ
ہوتا ہے بسبب ریح اور رطوبت کے ہوتا ہے جو اون رگون کے مُنھ پر ہوتی ہے جنکا نام نقر ہے اور پھر اونھین
رگون سے بناوٹ مشیمہ کے رگون کی ہے جب یہ رگین تر ہوئین جو چیز اونسے اوسکی یافت ہوئی ہی خواہ مخواہ ڈھیلی
ہوجاے گی پس جنین کا اسقاط ہوجاے گا تھوڑی سی محرک کی حرکت سے وہ محرک ریحی ہو خواہ گرانی اور بوجھ کسی قسم کا
ہو۔ کبھی اسقاط بسبب سوء مزاج حار کے جو مجفف ہو خواہ بارد ایسا ہو جو منجمد ہو کر یعنے بستہ کرنے والا ہو اوس سے بھی

ہو جاتا ہے۔ ایضاً منجملہ اسباب اسقاط کے اوّل زمانہ بستگی نطفہ مین رقت اور پتلا ہونا منی کا ہوتا ہی اصل خلقت اور مزاج
مین یعنے وہ منی دراصل رقیق ہو کہ اوس سے پہلے جھلّی کی خلقت کی نہین ہو سکتی ہی اور اگر ہوتی ہی تو بہت ضعیف ہوتی ہے
جو ہر وقت پھٹ جانے کے محل خوف مین ہوتی ہی جب خون جذب کرے۔ اور چھٹے مہینے خواہ اوسکے بعد ایسے رطوبات جو رحم مین
بھر جاتے ہین اور جنین اونکی وجہ سے پھسلنے لگتا ہی اسی سبب سے اسقاط ہو جاتا ہی اور ایک گروہ اطبّا کا یہ قول ہی کہ چھٹے مہینے
کے بعد اکثر اسقاط ریح کیوجہ سے ہو جاتا ہی اور صحیح اِنْ دونون مین وہی پہلا قول ہے۔ بعد اس مدت معلومہ کے اسقاط
اکثر بسبب ضعف کے ہوتا ہی جو سردی کیوجہ سے ہو جاوے۔ یہ بھی مقولہ طبیبون کا ہی کہ بہت دبلی عورت جسوقت حاملہ ہو۔
قبل اپنے فربہ ہونے کے اسقاط کر دیتی ہی اسلیے کہ اسکے لاغر بدن کو جسقدر غذا پہونچتی ہی بدن اپنے فربہی مین اوسکو
استعمال کرتا ہی اور اپنی قوت کے پھیر لانے مین ایسے بدن کو اتنی غذا درکار ہوتی ہی کہ اوس مین سے کچھ بھی جنین کی غذا
دینے کے واسطے نہین بچتا ہے پس جنین ضعیف ہو کر گر جاتا ہے۔ جن ملکون مین بہت زیادہ سردی یعنی اعتدال سے بڑھی ہوے
اور اسیطرح وہ فصل جسکی سردی زیادہ ہو اوسمین بھی اسقاط زیادہ ہوتا ہی اور اسیطرح عسر ولادت اور اسی طرح حاملہ
عورتونکا مرجانا ایسے ملک اور فصل مین زیادہ ہوتا ہی جنوبی ملکون مین بھی اسقاط کی کثرت ہوتی ہی اسیطرح جنوبی ہوا جب چلے
اور شمالی ہوا کے مین اسقاط بہت کم ہوتا ہی مگر اینکہ سردی اتنی زیادہ ہو کہ جنین کو ایذا دے۔ اگر شتاے جنوبی حار گذرنے
کے بعد ربیع شمالی ایسی آئے جسمین پانی کم برسے اوسوقت ایسے حاملہ عورتون کے حمل گر جائینگے جنکا زمانہ وضع حمل ربیع ہوتا
اور یہ اسقاط بہت تھوڑے سبب سے ہو جاے گا اور اگر لڑکے پیدا بھی ہونگے تو ضعیف پیدا ہونگے۔ درد جیسے کہ بروقت
اسقاط کے عارض ہوتے ہین وہ بہت شدید ہوتے ہین بہ نسبت اوس درد کے جو بروقت ولادت کے ہوتا ہی اسلیے
کہ اسقاط ایک امر غیر طبعی ہے **علامات** خود علامت اسقاط کی یہ ہی کہ پستان چھوٹے ہونے لگتے ہین اور اوس کے
ابھار مین کمی ہو جاتی ہے بعد اوسکے کہ خوب ابھر چکے ہوا اور جو ابھار صحت بدن کی علامت ہی اوس مین آچکا ہو۔
رہا ایسا ابھار پستان کا جسمین نرمی ہوا اور سختی نہ آے اوسکی اصلاح طبیعت از خود کر لیتی ہی جب تک کہ وہ اوترنے
نپائے اور چھوٹی نہونے پاے بدون خوف اسقاط کے۔ جو پستان دونون پستانون سے ڈھل جای یا چھوٹی ہو جاے
اور اپنے پورے ابھار پر باقی نرہے پس اس حاملہ عورت کا حمل توام اوسی جانب کا لڑکا اسقاط کریگا جدھر کی پستان کا
ابھار جاتا رہا ہو۔ اگر دودھ چھاتی سے زیادہ برآمد ہوا اور متواتر اتنا بہا کرے کہ چھاتی لاغر ہو جاے اسقاط کا خوف ہوگا
کہ جنین ضعیف ہو گیا اور شاید اسکا اسقاط ہو جاے۔ اسیطرح اگر رحم مین درد بکثرت ہوا کرے جب بھی خوف اسقاط کا ہی
اگر چہرہ پر سرخی تپ مین زیادہ آجاے لرزہ آنے لگے سر بوجھل ہو جاے ماندگی تمام بدن پر غالب ہو جاے۔ آنکھون
کے ڈھیلون کے اندر درد محسوس ہو یہ باتین اسکی دلیل ہین کہ اسباب اسقاط کے پورے پورے پیدا ہو چکے اور اس
عورت کے پہلے خون حیض جاری ہو کر پھر اسقاط ہوگا۔ اسیطرح اور اسباب قوی اسقاط کے جو اوپر مذکور ہو چکے جسوقت
پورے پورے پیدا ہو جائین اسقاط پر دلیل ہونگے۔ سوء مزاج کے اقسام اور قروح اور اورام اور رطوبات ان سبکی
شناخت اوسی طرح کیجاتی ہی جو ذکر ریان ہو چکی- ریح کے سبب سے جو اسقاط ہوتا ہی اوسکی شناخت علامات ریح سے ہوتی ہی

کہ تمدد بدون ثقل کے ہو یا انتقال ریح کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ ہوتا ہو یا زیادتی ریح کی نفخ پیدا کرنے والی چیزونکے تناول
سے ہو اسباب بادیہ جو خارج بدن پیدا ہو کر اسقاط کرتی ہین اونکی شناخت ظہور سے انھین اسباب کی ہوتی ہی موت جنین کی
اوسس پر دلالت اس طور پر ہوتی ہی کہ ایک بے لگاؤ لٹکی ہوئی چیز پیٹ مین بھاری جیسے پتھر ایک طرف سے دوسری طرف
چلتی پھرتی ہو خصوصاً جب یہ عورت پہلو پر لیٹے اور ناف حاملہ کی اوبھر آتی ہی حالانکہ اس سے پہلے اوسمین گڑھا تھا پستان
ڈھل جاتی ہی اور چھوٹی ہو جاتی ہے بیشتر صدیدی رطوبات بدبو بہنے لگتی ہے اور ان سب علامتون پر تاکید اس سے
ہوتی ہے کہ حاملہ عورتون کو ایسے امراض حادہ لاحق ہون جنکی حرارت سے ایذاء شدید پہونچے اگر ان بیماریون مین
عورت کو غذا نہ دیجاے بھوک سے جنین مرجاے اور اگر غذا دیجاے حاملہ کو مرض بڑھ جاے۔ اور بھی بہت سے امراض سخت
کا لاحق ہونا موت جنین پر دلالت کرتا ہی۔ کبھی بروقت موت جنین کے خواہ اوسکی موت سے پہلے یہ بات ہوتی ہی کہ حاملہ کی
آنکھہ اندر کیطرف بیٹھ جاتی ہے اور یہ حالت جنین کے مرنے پر خوف دلانے والی ہی اور سفیدی مین آنکھہ کی تیرگی آجاتی ہے
کبھی حاملہ کا کان سفید ہو جاتا ہی اور اوسکی ناک کا سرا بھی سفید ہو کر شفاف سرخی پکڑ لاتا ہی اور ایک حالت مشابہ استسقاء لحمی
کے پیدا ہو جاتی ہے **جنین کی حفاظت اور اسقاط سے بچانے کا بیان** جنین کا تعلق رحم سے اوسیطرح کا ہی
جیسے پھل کو درخت سے تعلق ہے اور جس طرح پھلون کے گر جانے کا خوف درختون سے زیادہ تر اوسی زمانہ مین ہوتا ہی جو زمانہ
پھلون کی پیدائش کا ابتدائی ہو اور ابھی وہ سخت نہین ہوے اور نہ اونکی ٹہنیان سخت ہوئی ہین اور دوسرا زمانہ پھلون
کے گر جانے کا خوف اک وہ ہے کہ اب قریب ٹپکنے کے آچکے اور رسیلے ہو گئے یہی حال جنین کا ہی کہ اسکے گرنے کا خوف بھی
یا ابتداے انعقاد نطفہ مین ہوتا ہی یا قریب زمانۂ ولادت کے پس واجب ہے کہ انھین دونون وقت مین اسباب مذکورۂ اسقاط سے
بچایا جاے۔ دواے مسہل بھی اسقاط کے اسباب مین داخل ہے پس واجب ہی کہ دونون زمانۂ مذکورہ بالا مین مسہل نہ دیا جاے۔
یعنی چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتوین مہینے کے بعد مسہل نہ دینا چاہیے اور درمیان ان دونون زمانہ کے مسہل کا دینا اسلم ہی
اور بوقت ضرورت کے دے سکتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ اون دونون وقتون مین بھی حاملہ کے مسہل دینے اور خون
نکالنے کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ جنین کا مزاج اپنی مان کے سوء مزاج سے بگڑ نجاے مگر بھی بہ نرمی و سہولت مسہل یا فصد
کی تجویز کرنی چاہیے۔ کبھی کسی عورت کا یہ حال ہوتا ہی کہ قبل کسی زمانہ آبستن ہونے کے پورا پورا حیض اسکو نہین آتا اور فضول
حیض اسکے بدن مین بھرے ہوتے ہین لہذا ابتداء زمانۂ حمل مین اسکا تنقیہ کر دینا واجب ہے اگر نہ کیا جاے جنین کو فاسد کر دیگا
اسس تنقیہ مین بھی بہت نرمی کرنی چاہیے۔ اور پینے کی دواے مسہل نہ دینی چاہیے بلکہ حمول کرنی چاہیے اور
حمول بھی فم رحم کے اوسی طرف پہونچے بلکہ رحم کی گردن تک رہے۔ جیسا تنقیہ کرنا ہو دفعتاً نہ کیا جاے بلکہ دفعہ
دفعہ کر کے دفعات وغیرہ مین پورا تنقیہ کیا جاے۔ اگر کسی عورت کے نسبت یہ خوف ہو کہ بسبب امزجہ خراب یا اورام
اور قروح کے یا بسبب ریح وغیرہ کے اسقاط کر دے گی اوسکا علاج ہر قسم کا اوسی طور پر کرنا چاہیے جیسا معلوم
ہو چکا ہے۔ اور اگر اسقاط کسی سبب خارجی سے کرتی ہو خیال کرنا چاہیے کہ وہ سبب خارجی اگر ایسا ہے کہ کسی
مزاج مین تحریک پیدا کرتا ہے تو اوس مزاج کی تعدیل کیجاے اور اگر اسکے سوا اور کسیطرح کا سبب ہو اور اوسمین

یہ بات ہو کہ رحم کیطرف کوئی مادہ حار مائل کیے دیتا ہے جس سے ورم پیدا ہونے کا خوف ہے اوسوقت علاج رادعات
سے کیا جاے اور اون چیزون سے جو ورم کی مانع ہین اور بسا اوقات اسہال سے بھی علاج کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سبب
ایسا نہو بلکہ وہ سبب ایسا ہو کہ اوسکی جہت سے جنین کو ایسی ایذا اور ایسا الم پہونچے گا کہ جس سے جنین گر جائیگا۔ یا مر جاے گا۔
واجب ہے کہ اوسکا علاج ایسی دواؤن سے کرین جو حافظ جنین ہین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے۔ رطوبتون مین پھنس جانے کا
سبب جو اکثر پیدا ہوتا ہے اوسکے واسطے واجب ہے کہ زمانۂ حمل مین حقنہ ہاے ملینہ جن سے فضلۂ براز باہر نکلجاے پہلے استعمال
کرکے اوسکے بعد پچکاریان اور مدرات بول اور رحم کا تنقیہ ہوجاے استعمال کیے جائین۔ ایک حقنہ عمدہ اسی فائدہ
کے واسطے سعتر کاشم اجوائن سوئے کی پتلی پتلی شاخین بابونہ سداب گوکھرو میتھی سب ہموزن لیکر تین رطل پانی مین جوش
دین جب آدھا جل جاے اوسمین سے ایک رطل سے کم لیکر روغن ناردین اور روغن رازقی روغن کنجد ایک سکرجہ ڈالکر حقنہ
کرین اور چار دن تک برابر اسی وزن سے حقنہ کرتے رہین ایضاً اندرائن کا پھل لیکر اوسمین سوراخ کرکے بیج نکالڈالین اور
روغن سوسن بھرکے ایک شبانہ روز رہنے دین بعد اوسکے گرما گرم راکھ پر اوسکو رکھین تا اینکہ تیل کھولنے لگے پھر اوتار کر
صاف کرین اور نیم گرم عورت کے اگلے مقام نہانی مین حقنہ کرین یہ دوا عجیب ہے اوس ازلاق کے واسطے جو رطوبت سے ہوتا ہو۔
مسہلات مین سے پہلے ماء الاصول روغن بید انجیر ڈالکر پلائین یا گوکھرو میتھی جوش دے کر روغن بید انجیر ڈالکر پلائین اور
ہر دس دن مین ایک مرتبہ تھوڑے سے حب منتن بھی کھلانے چاہیے اور ایارج جالینوس بھی کھلائی جاے کہ نفع کرتی ہے۔
بعد ایسے استفراغ کے ایسے روغن کا استعمال کیا جاے جو گرم اور خوشبو ہین مالش کرکے خواہ پچکاری مین یا حمول کیطرح سے
صوف وغیرہ مین اور بڑے بڑے معجون اور دوالے سکبینج دہمرنا سنجر نیا ہر تین دن یا پانچ دن مین ایکمرتبہ۔ اسیطرح
دوار المسک اور دوالے بزور۔ ایضاً قسطور کندر اور سعد دونون پارہ پارہ کیے ہوے ہر واحد ایک جزو مر نصف جزو
یا پانی سات گونا وزن دوا کا لیکر اسقدر پکائین کہ چوتھائی پانی باقی رہے اب اسکو چھان کر چار اوقیہ لیکر ہر تین دن مین
ایک مرتبہ حقنہ کرے یہ حقنہ بعد اوس زمانہ کے کرنا چاہیے کہ عورت کی شرمگاہ سے رطوبت کا استفراغ ہوچکا ہو۔ بخورات
جنمین سے مقل ملک الانباط اشق کلونجی چاہین سب ملاکر دھونی دین چاہین الگ الگ۔ مگر بعد تنقیہ کے یہ دھونی دینی
چاہیے۔ سنبل اور زعفران اور مصطگی اور مرداسنگ اور جند بیدستر اور مقل وغیرہ کا روغن ناردین یا بط کی چربی ملاکر سبز
کپڑے مین لگا کر حمول کرنا چاہیے جو تدبیرین مقدم بیان ہوچکین ہین اونکے بعد خرگوش کے جُبستہ کا حمول کرین۔ حافظ جنین
ماں کے پیٹ مین جبوقت کوئی آفت مزاج گرم یا ورم وغیرہ کے نہو وہی ادویہ قلبیہ ہین جیسے زرانباد درونج دونون بہمن
اور مفرح دوار المسک مثرودیطوس۔ ایک دوا جو مانع اسقاط ہے اوسکا نسخہ یہ ہے درونج زرانباد جند بیدستر ہینگ
بھنگ مشک الایچی خورد مازو طباشیر مکہ ایک درہم زنجبیل دو درہم مقدار شربت ہر روز ایک مثقال سرد پانی
کے ہمراہ اور پہلے اس دوا سے ایسے گرم حقنہ دیے گئے ہین جن مین سعتر اور بابونہ میتھی سویا اجوائن وغیرہ
پڑی ہو تدبیر اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی تدبیر کبھی ہمکو احتیاج حمل گرادینے کی بعض اوقات مین ہوتی ہے
ازانجملہ وہ وقت بھی ہے کہ چھوٹی لڑکی حاملہ ہوجاے اور لڑکا پیدا ہونے سے خوف اوسکے مرجانے کا ہو ازانجملہ یہ ہے

کہ فم جسم مین کوئی آفت ہو یا گوشت کی زیادتی ہو جسکی وجہ سے جنین کے نکلنے مین تنگی ہوتی ہو کہ بچہ کو ہلاک کردے - از انجملہ جسوقت بچہ مان کے پیٹ مین مرجاے اوسکا بھی گرانا واجب ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر جا نزدن دردزہ رہے اور بچہ کے پیدا ہونے مین دشواری ہو اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ جنین مرچکا ہو اب اسوقت اوسکی مان کے بچانے کی تدبیر کرنی چاہیے جنین کی زندگی رہنے کی فکر جانے دو بلکہ اوسکے نکالنے اور گرادینے کی تدبیر کرنی چاہیے - اسقاط جنین کبھی چند حرکات سے ہوجاتا ہو اور دواؤن سے بھی ہوتا ہو دواؤن سے یہ فعل دو طرح سے ہوسکتا ہو ایک تو یہ کہ جنین کو قتل کرین اور بقوت ادرار حیض کرین دوسری یہ کہ بسبب ازلاق کے نکالدین - جنین کی قتل کرنے والی دوائین وہ ہین جو تلخ ہون اور ادرار حیض کرین کہ وہ بھی تلخ ہوتی ہین اور مزلق دوائین وہی ہین جو تر ہون اور اون مین لزوجت ہو - پلانے کے ذریعہ سے بھی استعمال کیجاتی ہون اور بطور حمول کے بھی - حرکات کے اقسام مین سے فصد بھی ہے خصوصاً صافن کی فصد بعد باسلیق کے بہت سی خشکی اور بھوک پیدا کرنے کے بعد اور ریاضت اور کودنا پھاندنا جو زیادہ ہو اور بہت بھاری بوجھ اوٹھانا اور تنفیسہ کرنا اور چھینک پیدا کرنا - عمدہ تدبیر اسکی ایک یہ بھی ہے کہ حاملہ عورت کے فم رحم مین کاغذ کی بتی بناکر رکھین یا کوئی پر یا لکڑی کا ٹکڑا جسمین بٹی ہوئی جگہہ بقدر ریشہ اشنان کے ہو یا سداب کی یا عرطنیثا یا سرخس کے ہو کہ اس تدبیر سے ضرور اسقاط ہوجائیگا خصوصاً یہ لکڑی وغیرہ کسی ایسی دوا سے آلودہ کرین جو اسقاط کرنے والی ہو جیسے قطران اور شحم حنظل وغیرہ - اسقاط کرنے والی دوائین مفرد بھی ہین اور مرکب بھی ہین ادویہ مفردہ کو ہم نے اون نقشون مین ذکر کیا ہے جو ادویہ مفردہ کے واسطے جلد ثانی مین ہین اور ادویہ مرکبہ کو قراباذین مین ذکر کرینگے مگر اس جگہہ پر ہم دونون قسم کی دوائین ایسی بیان کرتے ہین جنکا اثر اسقاط مین زیادہ ہو - ادویہ مفردہ ایسے جو شدت حرارت سے دور ہین جیسے افسنتین اور شاہترہ اور ادویہ مفرد جو گرم ہون جیسے تخم شیطرج کہ حرف سے مشابہ ہین اور اوسکی بو ایسی ہو کہ جسوقت حمول کیا جاے اسقاط کردیتی ہو تخم حرمل بھی پلانے مین اور حمول کرنے مین اسقاط کرتا ہو روغن بلسان اور روغن بان کا جسوقت حمول کرین جنین اور مشیمہ کو نکالدیتا ہو ہینگ اور بیروزہ یہ بھی دونون قوی ہین اور بخور مریم بھی اس بارہ مین بہت قوی ہو پلانے مین ہو خواہ حمول کرنے مین ہو یہانتک کہ ایک گروہ اطبا نے کہا ہو کہ اس گھانس پر حاملہ کا چلنا موجب اسقاط ہو عصارہ بخور مریم کا اگر پیٹ پر طلا کیا جاے جنین کو فاسد کردیتا ہو جہ جائیکہ اسکا حمول کیا جاے - اسیطرح عصارہ تمام عرطنیثات کے - اگر اشنان فارسی تین درہم پلائی جاے یہ بھی اسقاط کردیگی اوسی دن جسدن پلائی جاے اور اگر گرم دانہ دو دام پلایا جاے لڑکا بھی گر جاے گا اور ایک طرح کی حرارت اور کھجلی پیدا ہوگی - ایضاً اگر تخم حنظل کو جوش دیکر اوسے پچکاری مین جسکا بیان پتھری کے باب مین ہوچکا ہو بھر کر اندر پہونچائین یا کسی صوف مین آلودہ کرکے حمول کرین جسقدر برداشت ہوسکے وہ بھی یہی فعل کریگا - منجملہ عمدہ ادویہ کے ایک یہ بھی دوا ہو دارچینی مین جسوقت مجیٹھ ملاکر پلائین یا حمول کرین اسقاط کردیگی اور باانیہمہ متلی مین بھی تسکین پیدا کرتی ہے - ایک دوا بالخاصیت یہ ہو کہ گدھے کا سُم بنا بر قول طبیبون کے اگر اوسکی دھونی عورت کے مقام نہانی مین دیجاے زندہ اور مردہ دونون قسم کے حمل کو گرا دیتا ہو اور اگر اوسکی لید کو کسی برتن مین رکھکر دھونی دین مردہ حمل کو گرا دیتی ہے -

اسیطرح اگر شور مچھلی کی آنکھ کی دھونی دین- مرکب دواؤن مین سے جو پلائی جاتی ہین بغرض اسقاط کے ایک یہ بھی دوا ہے
جسکا اثر اسقاط مین قوی ہی اور مرے ہوے بچہ کو گرا دیتی ہی ہینگ نصف درہم برگ سداب خشک تین درہم مر ایک درہم مجموع
ایک شربت ہو زلال اہل کے ہمراہ ایک مرتبہ صبح کو اور ایک مرتبہ شام کو- یا اینکہ زراوند طویل جنطیانا حب الغار مر قسط بحری
سلیخہ سیاہ جندبیدستر عصارۂ افسنتین قردمانا تازہ اور تیز فلفل مشکطرامشیع سب ہموزن لیکر ہر روز ایک مثقال دس دن تک
پئین- منجملہ ادویہ جندبیدستر کے جو بآسانی اسقاط کر دیتی ہی اور متلی مین بھی سکون پیدا کرتی ہو یہ دوا ہی دار چینی قردمانا اہل
نکد دس درہم مر پانچ درہم مقدار شربت تین درہم ہر روز پلائین کہ اسکے ساتھ تنقیہ خون نفاس کا بھی ہو جاتا ہی اور مشیمہ
بھی نکل جاتا ہی- تریاق اربعہ بھی اسقاط کرنے مین قوی ہی اور حمل مُردہ کو نکال دیتا ہی- مرے ہوی بچہ کے واسطے اور ایک نسخہ ہے
تین اوقیہ آب سداب اور اسیقدر میتھی کا پانی انگور خشک مین جوش خفیف دیکر تین درہم سعتر ملائین کہ اس سے بھی بچہ
مرا ہوا پھسل کر نکل جاتا ہی- کبھی سرد پانی صاف کیا ہوا ایک رطل لیکر خطمی کو پیس کر اوس مین چھڑکین اور پلائین اور قی
کرائین اور چھینک لانے کی تدبیر کرین اور آب سداب بقدار کثیر ہمراہ روغن حلبہ کہ جو چھوہارے کے ساتھ پکائی گئی ہو
اوسکو پلائین اور مشیمہ کی اصلاح کرین- فرزجہ ایک یہ ہی کہ لُب کرمدانہ اور اُشق سے ملاکر فرزجہ طیّار کرین اور حمول کرین
اسیطرح اسکو آب سداب چار اوقیہ روغن جوز خالص ایک اوقیہ مین پلائین کہ اسقاط کر دیگا اس دوا کو بھی ہم نے چند
مرتبہ آزمایا ہے- اسیطرح ایک قوم کا گمان ہی کہ مرد جسوقت اپنے سوپاری پر مُر اور صبر اور شحم حنظل آب سداب مین گھول کر
لگاے ایک دوا خواہ سب کو بعد سوکھ جانے دوا کے جماع کرے اور انزال دیر مین کرے اور جب منزل ہو جای ایک گھنٹہ
اوسی طرح ٹھہرا رہے بس اس ترتیب سے بھی اسقاط ہو جاتا ہی جیسا اون لوگون نے کیا ہی ایضاً یہ فرزجہ قوی ہی عصارۂ
قثاء الحمار نو قیراط بیل کے تلخہ مین لت کرکے حمول کرین کہ اس سی مُردہ اور زندہ دونون طرح کا جنین گر جاتا ہے-
یہ فرزجہ یونس حکیم کا مجوزہ ہی خربق سیاہ مویزج بخور مریم حب مازریون شحم حنظل اُشق سب دواؤن کو پیسین سوا
اشق کے کہ اسکو پانی مین گھول لین اور پیسی دواؤن کو اسمین ملائین اور کبھی اسمین تلخہ نرگاو سوکھا ہوا ایک جز بھی
ملا لیتے ہین اور اسکی فرزجہ تیار کرین- یہ فرزجہ بھی قوی ہی نوشادر پسا ہوا دس درہم اشق تین درہم اشق محلول مین ملاکر
فرزجہ تیار کرین اور عورت اسکا حمول کرے اور تمام رات دونون پاؤن اپنے اونچے کیے رہے اسیطرح جبکہ اونچے
تکیہ پر پاؤن ہون- ایضاً طبیخ افسنتین اور اسیقدر عصارۂ سداب اور اسیقدر جوشاندہ اہل رینڈی کا تیل ملاکر کسی قسم
کے لائق پچکاری کے ذریعے سے استعمال کرین اور واجب ہی کہ یہ نی پچکاری وغیرہ کی چکنی ہو اور گردن اسکی لانبی ہو اور بقدر
جتنی لانبی گردن کا رحم اوس عورت کا ہی جسکا علاج کیا جاتا ہی اور ایسی بھی ہو کہ فم رحم مین داخل ہو جای اور عورت کو
محسوس ہو جاے کہ یہ پچکاری اندرونی مقام رحم مین داخل ہوگئی ہی پس ایسے اوصاف کی نَے وغیرہ سے اوس دوا کا
داخل کرنا چاہیے جو قاتل جنین کی ہوتی ہی اور پھسلا کر اوسکا اخراج کر دیتی ہی- بعض قدیم طبیبون کی تدبیر جنین کے نکالنے کی
اور اوسکو چاکو وغیرہ سے کاٹ ڈالنے کی- جسوقت لڑکا پیدا ہونے مین دشواری ہو دیکھنا چاہیے کہ ابھی عورت بسلامت
باقی رہ سکتی ہی کہ نہین پس اگر عورت بسلامت رہ سکتی ہی اوسکے علاج پر ہم جرأت کرین گے ورنہ علاج سے باز آئین گے

اسیطرح جس عورت حاملہ کی حالت ردی ہو کہ اوسکو غشی کے ہمراہ سہر اور نسیان جوڑ بند وغیرہ کا اوتر جانا عارض ہوتا ہے اور اگر اوسکو چلا کر پکارین شاید جواب ندے گی پھر جب بہت زور سے آواز دین تو بہت ضعیف آواز سے بولتی ہی اور پھر اوسے غش آجاتا ہی۔ اور بعضی عورتین ایسی ہین جنکو تشنج کے ہمراہ تمدد پیدا ہوتا ہی ہاتھ پاؤن اونکے کھچے جاتے ہین اور بچے مین اونکے اضطراب پیدا ہوتا ہی اور غذا کھانے سے باز رہتی ہین نبض اونکی ضعیف صغیر اور متواتر ہوتی ہے۔ اور جو عورت بچنے والی ہی اوس مین کوئی خرابی امور مذکورہ بالا سے نہین پیدا ہوتی۔ پس مناسب ہے کہ عورت کسی تخت وغیرہ پر بیٹھ کے پھل لٹائی جائے اور سرہانا اوسکا نیچا ہو اور دونون پنڈلیان پاؤن کی اونچی ہون اور بہت سی عورتین اوسکو دونو طرف سے تھامے رہین۔ اور اگر عورتین نہ آسکین اور تنہا ہو چاہیے اوسکا سینہ تخت اور پلنگ وغیرہ سے ایک طرف باندھ دین تاکہ بروقت جذب اور کشش کے تڑپنے مین اوسکا بدن ادھر ادھر ہلنا نہ پاوے بعد اوسکے دائی جنائی اسکے رحم کی گردن کے اوپر جو بطور چھت کے ہی اوسکو کھولے اور بانیان ہاتھ اپنا تیل سے ملکر ایسی انگلیان چارون ملاکر سیدھی کرلے کہ اون مین خم نہ باقی رہے بعد اوسکے اپنا ہاتھ انگلیون سمیت اوسکے رحم کے منھ کے اندر ڈالے اور اونھین انگلیون سے گردن رحم کو ہلادے تیل لگا لگا کر اور تلاش کرے کہ وہ کون سی جگہ ہے جہان صنارات یعنی کانٹا زنبور وغیرہ لگا کر جنین کھیچا جاسکتا ہی اور بلند مقامات کو تلاش کرے جس مقام پر صنارات کے گڑونے کا موقع ہی اور یہ مقامات اوس جنین مین جو سر کے بھل پیدا ہونے والا ہی دونون آنکھین اور منھ اور سرکے پیچھے گدی اور حنک اور ڈاڑھی کے نیچے اور حنبر گردن جسے ہسلی کہتے ہین اور وہ مقام جو پسلی کے قریب ہین اور شراسیف کے نیچے یعنے کولے کے پاس ہی۔ اور جو بچہ پاؤن کے بھل پیدا ہونے والا ہی اوسکے بدن کی وہ ہڈیان جو پٹڑو کے اوپر ہین اور بیچ کی پسلیان اور حنبر گردن۔ بعد اوسکے اوس آلہ کو داہنے ہاتھ مین لیکر جس سے بچہ کھیچا جاتا ہی بانیان ہاتھ اپنا اوسکے رحم مین داخل کرے صنارہ یعنی کانٹی وغیرہ اپنے اونگلیون مین لیکر کسی ایک مقام پر مقامات مذکورۂ جنین سے گڑو دے تاکہ یہ کانٹا کسی خالی مقام پر پہونچ جاے اور اوسکے سامنے دوسرے مقام پر دوسرا کانٹا گڑو دی تاکہ کھینچنے مین کجی باقی نرہے اور کسیطرف جھکنے نپاوے بلکہ کنارون مین بھی اسیطرح کے کانٹے یا پھندے لگا دینا چاہیے جنسے دانت اوکھاڑنے کی تدبیر کیجاتی ہے۔ اسی درمیان مین لائق یہ بھی ہی کہ کھینچنے مین نرمی کرے اوس کے بعد اپنے انگوٹھے کو تیل لگا کر اور چند اونگلیان بھی بیچ مین رحم اور جسم جنین کے جو پھنس گیا ہے داخل کرے اور اپنی اونگلیونکو جسم کے گرد پھرائے پھر جسوقت بچہ بقدر مناسب پھر جاسے چاہیے کہ پہلا صنارہ جو اسمین بلند مقام پر لگانا ہی اوسکو ہٹا کے اوپر کیطرف لیجاکر چھوڑ دے اور اسیطرح اور کانٹون کو اوپر چڑھاتی جائے تاکہ جنین سبکا سب کھینچنے سے نکل آئے۔ پھر اگر اسکا ہاتھ نکل آئے اور جنین اندر ہی رہجاسے اور تنگی مقام کی وجہ سے پھر دوبارہ ہاتھ کا لیجانا ممکن نہو مراد یہ ہے کہ اندر لیجانا دشوار ہو پس چاہیے کہ اوسپر ایک چیتھڑا لپیٹین تاکہ پھسلتا نہ پھرے اور کھینچتی رہے تاآنکہ جسوقت سب ہاتھ نکل آسے جنین کا اوسکو مونڈھے پر سے کاٹ ڈالے اور اسیطرح کرنا چاہیے اگر جنین کا ہاتھ قبل دونون پہونچونکے نکل آوے اور سارے کانٹے جو جنین کے اون مقامات مین گڑ دئے ہین اونکو کھینچ کھینچکر سارا جنین نکال لینا چاہیے۔ اسیطرح دونون

پاؤن کو بھی اگر اوسکی تبعیت سے تمام بدن نہ نکل آئے کاٹ ڈالنا چاہیے- رانون کی جڑ سے- پھر اگر بچّہ کا سر بڑا ہو اور نکلنے مین تنگی ہوتی ہو اور اوسکے سر مین کچھ پانی جمع ہو گیا ہو چاہیے قابلہ اپنی اونگلیون کے بیچ مین چاکو یا چھری (شوکی) یعنے نوک دار یا وہ چھری کہ جس سے بواسیر ناک کی کاٹی جاتی ہے اوس سے اوسکے سر کو چاک کرین تاکہ پانی گر جائے پس چھوٹا ہو کر نکل آئے- اور اگر سر مین پانی نہ بھرا ہو اور اوسکے بھیجے نکالنے کی حاجت ہو یہ بھی کر سکتے ہین- اور اگر جنین کا سر اصلی خلقت مین بڑا ہو اوسوقت چاہیے کہ اوسکی کھوپڑی کو توڑ ڈالین اور چاک کر ڈالین اور کلبتین یعنی سنور جس سے ڈاڑھ اوکھاڑی جاتی ہین اور ہڈیون کی کرچین چُنی جاتی ہین اوس سے کھوپری کی کرچین چُن چُن کے نکال ڈالین- اور اگر سر نکل آئے اور سینہ پھنس جائے چاہیے کہ ایسے آلہ سے اون مقامات کو چاک کرین جو متصل چنبر گردن کے ہے تا اینکہ یہ پھاڑنا اور چاک کرنا اون ہڈیون تک پہونچ جاے جو خالی ہین پس جو رطوبت سینہ مین ہے وہ ٹپک کر گر جائے گی اور سینہ کے جوڑ بند باہم چسپیدہ ہو کر چھوٹے ہو جاینگے اب باسانی نکل آئیگا پھر اگر اب بھی سینہ چسپیدہ ہو جاے اوسوقت چاہیے کہ سینہ کا کاٹنا شروع کرین اور ہنسلیونکو نکال لین اسلیے کہ ہنسلیان جسوقت نکلجائینگی سینہ چھوٹا ہو کر باہر آجائیگا- اور اگر جنین کے شکم کے نیچے ورم ہو مُردہ ہو یا زندہ ہو لازم ہے کہ پہلے اوسی چیز کو نکالین جو اوسکے پیٹ کے اندر ہے جیسا ہمنے بیان کیا ہے جو بچّہ پاؤن کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا کھینچ لینا آسان ہوتا ہے اور اوسکے جسم کو فم رحم تک برابر کر لینے مین سہولت ہوتی ہے اور اگر شکم یا سینہ کے پاس بروقت نکلنے کے رُک جاے چاہیے کہ اوسکا کھینچنا اسطرح تجویز کیا جاے کہ اوسکو چیر پھاڑ ڈالین جیسا ہمنے بیان کیا ہے تاکہ جو کچھ اوسکے پیٹ کے اندر ہے سب ریزش کرکے نکل جاے- پھر اگر اعضا جنین کے نکل آوین اور سر پھنس جاے دائی کو چاہیے کہ اپنا بایان ہاتھ اندر ڈال کر سر کو ڈھونڈھے جب ملے تو اونگلیون سے پکڑ کر فم رحم تک لائے اوسکے بعد سر مین ایک کانٹا خواہ دو کانٹے جلنے جنین کھینچ کھینچکر نکالا گیا ہے اسکو بھی کھینچکر نکالین- اور اگر فم رحم ملگیا ہے اور کسی ورم گرم کے عارض ہونے سے اوسکا سوراخ بند ہو گیا ہے اوسوقت سختی اور درشتی کرنی مناسب نہین ہے بلکہ اسوقت چاہیے کہ چکنی چیزین زیادہ ٹپکائی جائین اور ترطیب کیجاے اور آبزن مین حاملہ بٹھلائی جائے اور ایسے ضماد لگائے جائین کہ رحم کا مُنھ کھُل جاے بعد اوسکے اوسی ترکیب سے سر کو نکالین جیسا ہم کہہ چکے ہین- جو بچّے کسی ایک پہلو پر نکال لیے جاتے ہین اگر ممکن ہو کہ برابر نکل آئین تو اونھین راہون سے چلنا چاہیے جنکو ہم نے بیان کیا ہے ورنہ تمام جنین کو اندر کاٹ کاٹ کر نکالنا چاہیے- بعد استعمال ان تدبیرون کے اور نکل آنے جنین کے پھر وہ اقسام جنین علاج کے کرنی چاہئین جو رحم کے ورم گرم کے واسطے مقرر ہین- پھر اگر جنین کے اخراج کے بعد خون جاری رہے اور بند نہو وہی علاج کرنا چاہیے جو باب نزف الدم مین لکھا گیا ہے- **تدبیر حاملہ کی بعد اسقاط کے** جب عورت بچّہ کا اسقاط کر دے چاہیے کہ مقل اور زوفا حرمل علک البطم سعتر اور سفید رائی کی دُھونی دین تاکہ خون بہجاے اور گاڑھا ہو کر رُک نرہے کہ درد پیدا کرے اور ایذا دے **مشیمہ نکالنے کی تدبیر جسکو چھوڑ کہتے ہین** جو حیلہ اسکے نکالنے مین غیر دوائی کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ چھینک لائی جائے اونھین چیزون سے جنکے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور نتھنے اور مُنھ بند کر دیے جائین- تاکہ پیٹ مین تناؤ اور کھچاؤ پیدا ہو اور مشیمہ پھسل کر نیچے اوترے جب نمایان ہو جاے آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا اوسے کھینچین

اور درشتی نہ کرین تاکہ ٹوٹ جاے - پھر اگر خوف ٹوٹ جانے کا ہو جسقدر نکل آیا ہی اور ہاتھ اوس تک پہونچ سکتا ہی اوس کو
عورت کی ران مین نرم بندش سے باندھ دے اور پھر چھینک پیدا کرنے کی تدبیر کرے - اگر مشیمہ کے نکلنے مین دیر ہو اوسکو
زیادہ کھینچنا نہ چاہیے بلکہ اوسکو اوپر کیطرف سے رانون مین اسطرح سے باندھ دے کہ اب پھر اوپر نہ چڑھ سکے - اور اگر رحم
کے اندر چمٹا ہوا ہو اوسکے جدا کرنے مین نرمی کرنی چاہیے اور خفیف حرکت سے اوسکو ادھر ادھر ہلانا چاہیے تاکہ رباطات
اوسکے ڈھیلے ہو جائین اور اس تدبیر مین درشتی ہرگز نہ کیجاے - اگر مشیمہ کا نہ نکلنا بسبب بند ہونے اور سمٹ جانے فم
رحم کے ہو خاص کر اوسکی تدبیر ایسی کرین کہ کھل جاے یا اونگلی ڈال کر یا قیروطی ہاے گرم جن سے فم رحم ڈھیلا ہو جاوے ایسی شکل سے
جسمین سیدھا ہونا عورت کا ممکن ہو استعمال کرے - کبھی اوسکو چت لٹا کر اس تدبیر کا کرنا آسان ہوتا ہی اور کبھی مروخات اور
ضمادات ملینہ رحم سے باہر لگانا جیسے ناف کے نیچے خواہ ریڑھ کے نیچے بھی اسپر معین ہوتا ہی اور کبھی فقط دائی کو اونگلیونکا اندر
پھیلا دینا کافی ہو جاتا ہی پھر اوسکی وہی تدبیرین چھینک لانے اور دھونی دینے کی اور ہلانے کی کرنی چاہئین اور جو حیلہ
مناسب ہو وہ کیا جاے اس لیے کہ مشیمہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہی اور بدبو پیدا کر لاتا ہے اور ایسے مدرات قوی سے جو مناسب ہون
بھی استعانت کرنی چاہیے اور اوس آبزن کا استعمال کرین جسمین اشنان کو جوش دیا ہو کہ وہ مشیمہ کو گرا دیتا ہی - مرہم باسلیقون کو
رحم مین ٹپکانے سے بھی مشیمہ گر جاتا ہی اسلیے کہ یہ مرہم اوسکو ملکر نکال دیتا ہی جسوقت مشیمہ نکال لیا جاے روغن گل وغیرہ کا
استعمال کرنا چاہیے منجملہ اون چیزونکے جو مشیمہ کو پھسلانے پر معین ہوتی ہین یہ بھی ہی کہ تازہ پھول گلاب کا اوس مین خطمی
چھوڑ کر پلائی جاے یا کسیقدر ورق بازی پلائین خواہ حمول کرین اور اسکے اوپر اون دواؤن کا استعمال کرین جنکو ہم نے
باب اسقاط جنین مین لکھا ہی اور فرزجہ اور بخورات کا بھی استعمال کرین بخورات جیدہ مین سے ایک یہ بخور ہے خربق سپید کی دھونی
دیجاے اور کبوتر کی بیٹ کی دھونی دیجاے اور زراوند کی دھونی دیجاے - بعض قدیم طبیبون نے دائی جنائی کو اجازت دی تھی
کہ اپنے ہاتھ مین چیتھڑے لپیٹ کے رحم مین ڈالکر مشیمہ کو نکال لین یہ علاج ایذا دہندہ ہی - اگر مشیمہ نہ نکلا تو متعفن ہو جاتا ہے
اور بعد بہت دنون کے نکلتا ہی لیکن عورت کو ایک خراب حالت عارض ہوتی ہی بسبب اسکے کہ برے بخارات مشیمہ
سے دماغ اور قلب اور معدہ تک چڑھتے ہین پس واجب ہی کہ اون بخارات کی ایذا روکنے کے واسطے خوشبو دھونی
کیجائین اور میسوسن پلائی جاے اور دوا المسک کھائی جاے اور معدہ اور قلب پر ادویہ قلبیہ جو خوشبو ہین اونکا
طلا کیا جاے - بعض قدیم طبیبون نے اخراج مشیمہ کے بارہ مین جو کچھ کہا ہی اوسکو بلفظہ ہم لکھتے ہین - لاونیدوس حکیم
کہتا ہے اگر مشیمہ رحم مین بچہ کے نکلنے کے بعد باقی رہجاے پھر اگر رحم کا منھ کھلا ہی اور مشیمہ بے لگاؤ ہے اور لپیٹ کر
گول گول ہو کر رحم کے ایک جانب مین آرہا ہی اوسکا نکلنا آسان ہے چاہیے کہ بائین ہاتھ کو گرم کرکے تیل لگا کر قابلہ زچہ
کے رحم کے اندر ڈالے اور مشیمہ کو ڈھونڈھے یہان تک کہ ملجائے گا پھر اگر رحم کی گردن سے ملا ہوا پاوے اوسکو سیدھا
نہ کھینچے کہ سیدھا کھینچنے سے رحم کے پلٹ جانے کا خوف ہی اور زیادہ زور سے بھی نہ کھینچے بلکہ مناسب یہ ہی کہ پہلے اوسکو
آہستہ آہستہ داہنے بائین ہٹاتے رہین اور ہٹانے مین زور نہ کرے بعد اسکے کھینچنے مین کسیقدر زور زیادہ کرے کہ مشیمہ
اب اسوقت الگ ہو جائیگا لپٹا نہ رہیگا - اور اگر رحم کا منھ ملگیا ہو اوسوقت وہی اقسام علاج کے کرنی چاہئین جنکو ہم اوپر

بیان کر چکے ہین۔ اور اگر قوت ضعیف نہ ہو گئی ہو ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے چھینک آتی ہو اور بخورات خوشبو دوائون سے کسی دیگ مین دیجاے اگر رحم کا منھ کھلجاے تو ہاتھ ڈالکر مشیمہ نکال لینا چاہیے جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی۔ پھر ان چیزونکے استعمال سے اور ان تدبیرون سے نہ نکلے کچھ اوداس نہونا چاہیے اور نہ دل مین اسکا زیادہ خیال کرنا چاہیے اس لیے کہ بعد تھوڑے دنون کے یہ خود گھل جائیگا اور مثل مائیت خون کے گلابی رنگ پانی ہوکر بہ جائیگا لیکن اسکی بُو کی خرابی سے دردسر پیدا ہوتا ہی اور معدہ خراب ہو جاتا ہی اور کرب معدی پیدا ہوتا ہی لہذا مناسب یہی ہی کہ اسکے نکالنے مین جلدی کیجاے۔ اور لازم ہی کہ دُھونی کے دینے مین کمی نہ کیجاے ایسی چیزونسے جو اسکے مناسب ہین۔ یہی حکیم کہتا ہی کہ ہمنے تجربہ کیا ہی حرف کی دُھونی اور انجیر خشک کی دھونی کرین۔ اسکے سوا ایک اور حکیم نے جو کچھ کہا ہی اوسکو بھی ہم بجنسہ لکھتے ہین وہ یہ کہتا ہی کہ تیز دوائین جیسے سداب فراسیون قیسوم روغن سوسن روغن حنا اسقدر کہ خشک دوائین اوسمین تر ہو جائین بعد اوسکے ان سب دوائونکو لوہے کی دیگ مین رکھکر اوسکے منھ کو بند کر دین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ اوسمین کرین اور ان سوراخون مین چھوٹی چھوٹی چھوچھیان لگا کر دیگ کے نیچے آنچ کرین جب جوش آجائے دیگ کو اوتار لین اور کوئلون پر رکھین اور وہ کرسی جسپر عورت بٹھائی جائیگی قریب دیگ کے لائین اور وہ چھوچھی جو اوس مین لگی ہی عورت کی شرمگاہ مین رکھین اور بہت سی کپڑون سے اوسے اوڑھا دین اور ایک گھنٹہ اور دو گھنٹہ تک اسی طرح بیٹھی رہے تا اینکہ مشیمہ اپنی جگہہ چھوڑ دے پھر اگر یہ تدبیر کافی نہو اور مشیمہ کے نکالنے سے اخیر بخار ضعیف ہو پس لازم ہی کہ وہ ضمادات لگائین جو جنین کو گرا دیتے ہین کہ بعد دھونی دینے کے ان ضمادات کا اثر قوی ہوتا ہی اور قوت انکی زیادہ نفوذ کرتی ہی **منع حمل کا بیان** چھوٹی لڑکی جسپر لڑکا پیدا ہونے سے خوف ہو اور وہ عورت جسکے رحم مین کوئی مرض ہو اور وہ عورت جسکے مثانہ مین ضعف ہو کہ جنین کے بوجھہ سے اوسکا مثانہ پھٹ جائیگا پس بیماری سلس البول کی ہو جاے گی اور پیشاب کے روکنے پر تمام عمر قادر نرہے گی ایسی عورتون کے واسطے منع حمل کی تدبیر کرنی واجب ہے منجملہ تدبیرات کے ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ جماع ایسی طرح سے نکرین کہ جس سے حمل رہ جاتا ہی جسکی صورتین اوپر ہم بیان کر چکے ہین اور یہ بھی تدبیر ہے کہ مرد اور عورت دونون کے انزال مین اختلاف وقت کیا جاے اور مرد بعد انزال کے بہت جلد عورت سے جُدا ہو جاے اور اوسکو اجازت دے کہ بعد فراغ کے کھڑی ہو جاے اور پیچھے کیطرف سات مرتبہ سے نو مرتبہ تک اوچھلے اور کُودے کہ اس اوچھلنے سے اکثر یہی ہوتا ہی کہ منی گر جاتی ہے لیکن اوبھرنا اور حرکت کرنا اور پیچھے کیطرف اور آگے کی طرف کُودنا اس سے تو اکثر منی ٹھہر جاتی ہی۔ کبھی منی کے پھسلا کر نکال دینے پر یہ تدبیر بھی معین ہوتی ہی کہ چھینک پیدا کیجاے۔ منجملہ اون چیزون کے جنکی رعایت کرنی واجب ہے یہ ہی کہ قبل جماع کے قطران کا حمول کیا جاے اور مرد اپنے ذکر پر اسکو مل لے اور اسیطرح روغن بلسان اور سفیدہ کی خاصیت ہی اور یہ بھی ہے کہ قبل جماع یا بعد جماع کے انار کا مغز جو اندر سے نکلتا ہی اور سوئے کا حمول کرین اور فقاح کرنب اور تخم کرنب کا حمول قبل جماع کے یا بعد جماع کے اسکے واسطے قوی ہی اور بر وقت خون حیض سے پاک ہونے کے اور خصوصاً جسوقت قطران مین ڈالا جاے یا کسی اور جوشاندہ مین یا عصارۂ فوتنج مین۔ ورق غرب کا حمول بعد طہر کے کسی صوف مین خصوصاً کہ جسوقت وہ صوف آب برگ غرب مین ڈبو یا گیا ہو اسیطرح شحم حنظل ہزار چشان خبث الحدید

کبریت سقمونیا تخم کرنب سب ہم وزن لیکر قطران ملا کر حمول کریں۔ فلفل کا حمول بعد جماع کے مانع حمل کا ہوتا ہی اسیطرح ہاتھی کی لید تنہا یا ہمراہ سجر بہ کے اوقات مذکورہ مین پلانے کی دوا یہ ہی کہ آب بادروج تین اوقیہ پلانے سے منع حمل ہوتا ہی رجا یعنے جھوٹے حمل کا بیان کبھی عورت کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین کہ حاملہ سے مشابہ ہوجاتی ہی مثلاً خون حیض رُک جانا چہرہ کا رنگ بدل جانا اشتہا ساقط ہوجانی رحم کا مُنھ بلکر بند ہوجانا کبھی کسیقدر صلابت بھی ہوجاتی ہی اور کبھی صلابت کے ہمراہ تمام رحم سخت ہوجاتا ہی دونون پستان پُھول جاتے ہین اور بھر جاتے ہین کبھی دونون مین ورم بھی آجاتا ہی اور اسکے پیٹ مین ایک ایسی چیز حرکت کرتی ہے جیسے بچہ پھر رہا ہے اور اوسکا حجم بھی بچہ کے حجم کے مانند معلوم ہوتا ہی اور دبانے سے داہنے بائین ہٹتا بھی ہے۔ کبھی یہی صورت چار پانچ برس تک باقی رہتی ہی اور اکثر یہی ہوتا ہی کہ آخر عمر تک یہی کیفیت اوسکی رہتی ہی اور علاج نہین قبول کرتا ہی۔ کبھی اس عورت کو استسقا کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی اور پیٹ پُھول جاتا ہی مگر مائل بسختی ہوتا ہی نہ ایسا حال جو استسقاء طبلی مین ہوتا ہی کہ پیٹ بجانے سے ڈھول کی ایسی آواز آوے۔ کبھی اس عورت کو حیض بھی آجاتا ہی اور دردزہ بھی اوٹھتا ہی مگر لڑکا نہین پیدا ہوتا ہی اور بیشتر اس درد کا سبب یہ ہوتا ہی کہ حیض کی رگون مین کھنچاؤ اور نفخ بھی پیدا ہوجاتا ہے اسی وجہ سے بچہ نہین جنتی ہی اور کبھی ایک گوشت کا لوتھڑا جنتی ہی مختلف صورت کا جسکے اقسام کا قاعدہ نہین منضبط ہوسکتا ہی۔ اور کبھی فقط ریح نکلکر رہجاتی ہے اور کبھی جو بہت سے فضول مجتمع ہوچکے ہون ہمراہ اوس خون کے نکلتے ہین جسکی آمد بند ہوچکی تھی۔ رجا ان سب قسمون مین وہی دوسری قسم ہے اور اوسی کا نام مولی بھی ہی اور سوائے دوسری قسم کے اور کسی قسم کو مولی نہین کہتے ہین اور زبان فارسی مین بادروغنین بھی کہتے ہین۔ اس گوشت کے ٹکڑے پیدا ہونے کا سبب بنظر عدس صحیح کے دو معلوم ہوتے ہین ایک تو مواد کی کثرت ریزش جو بطرف رحم کے ہوتی ہے یا اینکہ حرارت اوسکی شدید ہی دوسرے جماع ایسا کہ جس مین عورت کے رحم مین منی پہونچتی ہے اور پھر اوسکو غذا کی بھی مدد ملتی ہے مگر بسبب نہونے قوت کے مرد کی منی مین خلقت جنین کی پوری نہین ہوتی ہے۔ علامات جو علامتین ایسی کہ رجا یعنے جھوٹے حمل کے اِن اقسام مین اور سچے حمل مین تمیز پیدا کردین وہ یہ ہین کہ یہ شی رجا مین جو متحرک ہوتی ہی وہ ایک ہی وقت متحرک ہوکر پھر نہین حرکت کرتی ہی اور پیٹ کی سختی بھی اس مرض مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس عورت کے پیٹ کے جو سچی حاملہ ہو۔ اور یہ بھی ہی کہ مرض رجا مین عورت کے ہاتھ پاؤن زیادہ ڈھیلے ہوتے ہین اور پتلے زیادہ ہوتے ہین۔ وہ علامات جو رجا مین اور دیگر اقسام جو اوپر بیان ہوئی اونمین تمیز دین یہ ہین کہ رجا مین توہم اس بات کا ہوتا ہے کہ جنین پیٹ مین ہی اور ایک جسم ملا ہوا رحم مین محسوس ہوتا ہے۔ اور اکثر رجا مین وہی بات عارض ہوتی ہی جو ورم رحم مین قولنج کے اعراض سے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اعور نامے آنت مین رجا سے تنگی پیدا ہوتی ہی بس وہ تنگی درد شدید پیدا کرتی ہی۔ علاوہ برین اکثر اوقات رجا کے ہمراہ ایک قسم کا ورم اورام قولنجی سے بھی ہوتا ہی۔ قولنج رجائی مین تمری اور معجون شہریاران وغیرہ سے اسی جہت سے فائدہ ہوتا ہے کہ ایسے معجون اس درد کو بھی دور کرتے ہین اور رجا کو بھی نکالدیتے ہین علاج تدبیر اسکی یہ ہی کہ حرکت کم کیجاے اور ریاضت چھوڑا دی جاے بیٹھ کے بھل سونا کہ جس سے اعضاء زیرین سبلے رہین اور مواد کی ریزش جانب اسفل نہونے پاوے۔

اگر حاجت فصد اور استفراغ اور قی کی ہو کرنا چاہیے اور تمام علاج اورام کے جو حابس خون ہین اور مرخیات سے بطور ضماد
کے یا سینک کے خواہ نطول اور آبزن کے کرنی چاہیے اور اون دواؤن سے جو اسقاط کرتی ہین بعد ان تدبیرون کے
کہ بسا اوقات جو مادہ رجا کرنے والا ہی اوسکو خواہ اوسکے مشابہ کو یہ دوائین فنا کردین گی اور اکثر اوقات تو اوس کو
ساقط کردین گی- اور اکثر اس مرض کی دشواری دور کرنے مین فقط لوغادیا کا استعمال کافی ہی- اور روغن کلکلانج بھی اس
مرض مین بہت نفع کرتا ہے **لڑکے کی پیدائش کی شکل طبعی اور غیر طبعی کا بیان** ولادت کی شکل طبعی یہ ہے لڑکا
سر کے بل باہر نکلے سامنے کیے ہوے سر کو فم رحم کیطرف جھکا ہوا ہو دونون ہاتھ اوسکے اپنی رانون تک پھیلے ہوے ہون
سواے اس شکل کے اور جس طرح پر لڑکا پیدا ہو وہ شکل طبعی نہین ہے- قریب اس شکل کے یہ بھی ہی کہ بچہ کے پاؤن پہلے نکلین
اور ہاتھ اوسکے دونون زانون پر کھلے ہوے رکھے ہون- پھر اگر سر اوسکا فم رحم کے سامنے سے ہٹ کر نکلا یا ہاتھ اوسکے
دونون زانون سے جدا ہو کر باہر آ گئے اور پاؤن نکل آئے اور اوسکے ہمراہ ہاتھ نہ نکلین اسطرح سے بچہ کا نکلنا اچھا نہین ہے
بُری شکل سے بچہ کا نکلنا کبھی تو جنین اور مان دونون کو قتل کرتا ہی اور کبھی مان بچ جاتی ہی اور بچہ مر جاتا ہی اسلیے کہ بچہ کو
ایک مشقت شدید پہونچتی ہی- اور نکلتے نکلتے بچہ کو ورم بھی عارض ہو جاتا ہی اگر زمانہ ولادت مین دیر ہو جاوے اور پھنسا رہے
کہ تین دن کے اندر پورا باہر نہ نکل سکے- کبھی خراب شکل پر بچہ کا پیدا ہونا ورم رحم ایسا پیدا کرتا ہی جو قاتل ہو پس بچہ تو باہر
نکل آتا ہی اور مان مر جاتی ہی اور کبھی بُری شکل سے پیدا ہونے مین لڑکے کو اختناق عارض ہوتا ہی کہ اسی سے وہ مر جاتا ہی
عسر ولادت کا بیان ولادت مین دشواری یا بسبب حاملہ کے ہوتی ہی یا بسبب جنین کے یا بسبب رحم کے یا بسبب مشیمہ کے
یا بسبب قریب کے اعضا اور مشارکات کے یا بسبب وقت ولادت کے ہوتی ہی یا قابلہ کے سبب سے یا اسباب بادیہ
جو خارج بدن ہین- حاملہ عورت کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ ضعیف ہو اور بیماریون کی تکلیف اوٹھا چکی ہو-
بھو کی بہت رہی ہو یا بہت کم سن لڑکی ہو ابھی اسکو عادت حمل یا وضع حمل کی نہ ہوی ہو بلکہ یہ پہلا ہی لڑکا ہوگا پس اسکا
خوف زیادہ کرتی ہی کہ درد بھی بشدت ہوتا ہی یا بڈھی یا ضعیف ہی یا گوشت اسکے بدن مین بہت ہی یعنے بہت موٹی ہے
اور جس مقام مین بچہ ہے وہ تنگ ہو رہا ہی کشادہ نہین ہوتا اور دشوار لڑکے کے باہر لانے پر بروقت پیدائش کے
اس طرح پر کہ اچھی طرح نچوڑ کر خالی کردے مع عضلات شکم کے نہو- یا درد پر بہت کم صبر کرتی ہو اور اولٹ پلٹ زیادہ کرتی ہو
اور زیادہ کراہنا اور بیچینی ہونے کے حال مین ہو کہ اس سبب سے تغیر شکل ولادت مین ایسا پیدا ہوگا جو موافق شکل طبعی
کے نہین ہے مولود کے سبب سے عسر ولادت یا براہ جنس مولود ہوتا ہے اِسلیے کہ دختر کی ولادت فی الجملہ پسر کی ولادت
سے زیادہ دشوار ہوتی ہے یا بہت بڑا ہو گیا ہی یا لڑکے کا سر بڑا ہو گیا ہی یا اوسکی جھلی موٹی ہو گئی ہی یا چھوٹا بہت ہے
اور ہلکا ہی کہ بقوت نیچے کو نہین اوترتا ہی یا اوسکی خلقت مین ایسا تغیر ہو گیا ہی کہ مستوی خلقت نہ رہا جو بآسانی
پھسل کر باہر آ جاوے مثلاً اسکے بدن مین دو سر ہین یا کئی جنین کا حمل ہے جو آپس مین تنگی اور مزاحمت کرتے ہین
کہ اکثر پانچ جنین سے بھی پیٹ رہ جاتا ہی بلکہ بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بہت سے بچہ چھوٹے چھوٹے مختلف اقسام کے
ہوتے ہین اور اکثر ایک جھلی مین بہت سے بچہ پیٹ مین رہتے ہین اور جھلی کی جھلی نکل آتی ہی- کبھی دشواری ولادت

اس سبب سے ہوتی ہی کہ جنین مُردہ ہی اپنی حس و حرکت سے جو مدد اپنی ولادت پر نہین دے سکتا ہی یا ضعیف اسقدر ہی کہ اپنی حرکت سے نکلنے پر مدد نہین پاتا۔ کبھی عسر ولادت اس سبب سے ہوتا ہی کہ جس شکل سے جنین نکلنا چاہتا ہی وہ شکل طبعی نہین ہی مثلاً پاؤن کیطرف سے نکلے یا کسی پہلو کے بل نکلے یا پہلے اوسکے ہاتھ نکلین یا جھکا ہوا دونون زانو پر اور دونون رانو پر سر ڈالی ہوے نکلے اور یہ بات بسبب فساد حرکت جنین کے پیدا ہوتی ہی یا اس سبب سے کہ اسکی مان نے بہت سی پچھاڑین کھائین ہین اور بہت سی اولٹی پلٹی ہو بر وقت ولادت کے یا تمام زمانہ حمل مین کسی وقت۔ ولادت مین سستی ڈالنے کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ دروزہ نیچے کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہوا ور سانس کی آمد رفت بُری طرح سے ہو۔ جو عسر ولادت رحم کے سبب سے ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ مثلاً رحم چھوٹا ہو یا تنگ ہو کہ اوسمین گنجایش بہت کم ہو یا خشک زیادہ ہو جنین اوسمین پھسل نہ سکے یا منھ اوسکا اصل خلقت مین تنگ ہو یا زخمون وغیرہ کے بھرنے سے فم رحم مین تنگی آگئی ہو خواہ اور اسباب تنگی کے اوس مین ہون یا اوسمین کوئی مرض امراض ردیہ سے ہو جیسے فلغمونی یا قروح یا شقاق یا بواسیر یا اینکہ یہ عورت پہلے رتقا ہی یعنے اس سے جماع نہین ہوسکتا تھا بعد اوسکے فم رحم کی جھلی اوسکی پھاڑی گئی مگر پوری نہین پھٹی تو اوسکا بھی حال وہی ہی جو اوس عورت کا ہوتا ہی جسکا رحم اصل خلقت مین تنگ ہی۔ مشیمہ کے سبب سے جو عسر ولادت ہوتا ہی وہ اسطرح پر ہے کہ مشیمہ بسبب زیادہ گندہ ہونے کے نہ پھٹے پس جنین نکلنے کی راہ نہ پائے یا ایسا بودا اور کمزور ہو کہ جلدی پھٹ جاے اور جتنی رطوبتین اوسمین بھری ہین قبل جنین کے نکلنے کے بہ جائین اب جنین پھسلنے کی جگہ نہ پاے۔ گرد و جوار کے اعضا کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہے جیسے مثانہ مین کوئی ورم ہو یا کوئی دوسری آفت ہو پیشاب کے رُک جانے وغیرہ سے یا آنتون مین خشک فضلہ بھرا ہوا ور زیادہ ہو یا آنت مین ورم ہو یا قولنج اور قسم کا ہو یا بواسیر یا شقاق مقعد کا ہو یا کمر عورت کی پتلی ہو۔ وقت ولادت کے خرابی سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ جنین قصد پیدا ہونے کا جلدی کرے اور ابھی پیدا ہونے مین اسکو تشدد ہوا اور جو ایذا اسکو رحم مین رہنے سے ہی اوسنے صعوبت ایسی ڈالی ہی کہ اب ٹھہر نہین سکتا ہی جیسے یہ بات اکثر پیدا ہوجاتی ہی بلکہ ایک ریح وقت دشواری ولادت کے اسی قسم کی عارض ہوتی ہی اسلیے کہ قوت جنین کی اگرچہ قوی بقدر اوسکی جثہ کے ہی لیکن بقدر حاجت کے وہ قوت ضعیف ہی یعنے جسقدر قوت کی حاجت اسکو باہر آنے مین ہی اوتنی نہین ہی۔ اسباب خارجی کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ مثلاً سردی زیادہ پڑے کہ اعضاء ولادت مین انقباض پیدا ہو اور سکڑ جائین اور اسی سبب سے بلاد شمالی اور تر ہری ہوا مین عسر ولادت زیادہ ہوتا ہی اور جو ملک بارد ہین اور جو فصلین بارد ہین اونمین ولادت بسختی ہوتی ہی۔ اکثر عسر ولادت کے سبب سے پیٹ مین گڑھے پڑ جاتے ہین اور مراق کی جھلی پھول کر نمایان ہو جاتی ہی۔ یا گرمی زیادہ ہو کہ استرخا قوت مین زیادہ ہو جاے یا کوئی غم اوسکو پہونچے یا یہ کہ عورت خوشبو مین ڈوبی رہتی ہو اور زیادہ سونگھتی ہو کہ اوسکا رحم ہمیشہ اوپر کیطرف کھچتا رہتا ہی اور اسیوجہ سے مناسب نہین ہی جسوقت عورت کو عسر ولادت عارض ہوا اور اوس کی وجہ سے سقوط قوت ہوگیا ہو کہ اوسکو حاجت سے زیادہ خوشبو سونگھائی جاے تاکہ قوت ساقطہ اوسکی واپس آئے۔ اکثر عسر ولادت جو بسبب ایسی برودت کے پیدا ہوتا ہی کہ اوس سے قبض یا تکثیف ہو جاتی ہی اوس کی وجہ سے یہانتک نوبت پہونچتی ہی کہ جو رگین سینہ یا پھیپھڑے مین ہین وہ کٹ جاتی ہین پس انجام اسکا نفث الدم اور اوس کھانسی کیطرف

ہوتا ہی جو سل مین پیدا ہوتی تھی - اور اکثر انجام اسکا پھٹنا اور عضل کے کٹ جانے تک ہوتا ہی اسلیے کہ تمدد اور کشش اُنمین زیادہ پیدا ہوتی
ہی اور اوسکی برداشت بوجہ ہونے نرمی اور لوچ کے کم ہوتی ہی لہذا اکر انہ تک نوبت پہونچتی ہی - اور کبھی مرولادت کی خرابی
یہانتک پہونچتی ہی کہ مراق بطن پھٹ جاتی ہی اور یہ بات جب ہوتی ہی کہ تکاثف مین افراط ہو دشواری اور آسانی سے
ولادت کی شناخت اگر ولادت سے پہلے یا قریب زمانۂ ولادت کے دردزہ آگے کیطرف اور پیٹ اور پیڑو کیطرف
مائل ہو ولادت مین آسانی ہوگی اور اگر دردزہ پیچھے اور پشت کیطرف مائل ہو ولادت مین دشواری ہوگی تدبیر اوس
عورت کی جسکو دردزہ اوٹھے جب حاملہ قریب جننے کے ہو واجب ہی کہ ہر وقت گرم پانی سے نہلائین اور آبزن کرین
اور افضل طریقہ اوسکا یہ ہے کہ حمام سے باہر نہاے تاکہ ضعف نہو جاے پس بدن ڈھیلا ہو جاے - تمریخ پیڑو اور پشت کی
اور شرمگاہ کی روغن بنفشہ اور بابونہ اور خیری وغیرہ سے کیجاے اور خوشبو چیزون کا حمول کرتی رہے اور پتلے قوام کی
قیروطی اوسکے شرمگاہ مین ٹپکائی جاے اسیطرح اور تیل کے اقسام جو مرخی ہین اور لعابات مرخیہ اور چربیان پتلے قوام کی جیسے
مرغیون کی چربی اور مرغابی فربہ کی چربی یہ سب نیم گرم ہون سرد نہون اور مائل بحرارت ہون خصوصاً اگر اوسکی فرج مین خشکی ہو
یا تمام بدن پر مع فرج کے خشکی غالب ہو اور واجب ہے کہ عسر ولادت کے خیال سے ایک مہینہ کامل ہر روز نہار منھہ اوٹھکر لعابات
پیا کرے جیسے لعاب بہدانہ لعاب تخم کتان کے ہمراہ - اسیطرح بروقت دردزہ کے آب حلبہ پلایا جاے اور اوسکی غذائین
ترکاریون سے ہو اور یخنی اور فربہ جانورون کے گوشت اور فربہ مرغیان - قابض چیزون کا کھانا اوسپر حرام ہی مشک اور
عطر سے اسکی فرج کو خوشبو کرنا چاہیے - جب زمانہ ولادت کا پہونچ جاے اور دردزہ شروع ہو جاے قلیل مقدار چیز کھاے
جسمین غذائیت زیادہ ہو اور اوسکے اوپر شراب ریحانی پیئے - بعد اوسکے واجب ہی کہ عورت ایک گھنٹہ بیٹھے اور دونون پاؤن
اپنے دراز کردے پھر بیٹھے کے بھل ایک گھنٹہ لیٹے پھر دفعۃً کھڑی ہو جاے اور زینہ وغیرہ پر چڑھے اور اوترے پھر جسوقت
رحم کا منھہ تھوڑا سا کھولے اور کھولنے کے بعد اوسکا بڑھنا شروع ہو جاے اور کھلنے لگے پس واجب ہی کہ چلا چلا کر کراہنا
شروع کرے جہانتک اسکو طاقت ہو خصوصاً بروقت پھٹنے اوس جھلی کے جسمین سے بچہ نکلتا ہی اور تکلف چھینک پیدا کرے
اور منھہ اپنا جسقدر ممکن ہو کھولدے اور ہواے کثیر بذریعہ استنشاق کے اندر پہونچاے جتنی زیادہ پہونچا سکے کہ یہ ترکیب
جنین اور مشیمہ کو نکال دیتے ہی - بہت بہتر ایسی چیز جسپر زچہ بٹھائی جاے بروقت پیدا ہونے بچہ کے وہ کرسی ہی کہ جسکے
پیچھے گاؤتکیہ لگا ہو اور اس کرسی پر بعد کھل جانے رحم کے بٹھلانا چاہیے - اور اگر عورت موٹی ہو اسقدر جھکے جسطرح
دھوبی کپڑا دھوتے وقت جھکتا ہی سر اپنا جھکا دے اور دونون زانون اپنے پیٹ کے نیچے رکھ لے تاکہ اوسکا فم رحم مع فرج
کے سیدھا ہو جاے بعد اوسکے اوسکی فرج کو روغنہاے ملینہ مذکورہ سے پونچھنا چاہیے - واجب ہی کہ اوسکی فرج کو کشادہ
کیا جاے اور اونگلیون سے کھولی جاے جب ایسا کیا جاے اور اوسکا پیٹ خوب دبایا جاے بہت جلد جنے گی جیسے چوپایے
جانورون کے بہت جلد بچہ ہوتا ہی - پھر جسوقت مشیمہ دکھلائی پڑے اور معلوم ہو جاے کہ اب جنین قریب نکلنے کے ہی
پس اگر مشیمہ بوجہ گندگی کے پھٹا نہو تا خون سے یا آسیہ نام آلہ سے اوسکو چاک کر دینا چاہیے اور دائی جنائی یا خود حاملہ
اوسکو اپنی اونگلیون مین نرمی سے دباے رہے تاکہ یہ آلہ جنین تک پہونچکر اوسکو ایذا نہ دے یہانتک کہ سارا مشیمہ پھٹ جاے

اور رطوبت بہنے لگے - پھر اگر مشیمہ کے پھٹنے مین جلدی ہوجاے اور جنین ابھی پورا اوس سے جُدا نہین ہوا ہی اور زمانہ طولانی گذر گیا اور فرج عورت کی خشک ہوگئی واجب ہی کہ اوسپر مزلق چیزین اور قیروطی رقیق ٹپکائین اور لعاب اور چکنائی ہوئی چربیان اور انڈے کی زردی اور سفیدی تدبیر اوس عورت کی جسکو ولادت حمل مین دشواری ہو سواے طریقہ دوا کی مین کہتا ہون جسوقت عسر ولادت ہو اوسکو لذیذ خوشبو سونگھانی چاہیے اور قدرے قلیل خوشبو سونگھائی جائے اگر قوت اوسکی ضعیف ہو - اور ماء اللحم اور غذاہاے جیدہ بمقدار قلیل دینی چاہیے جیسے بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور چند پیالہ شراب ریحانی پاکیزہ اوسکو پلائے جائین پھر اوسکو بٹھادین اور اوسکے بیٹھنے کی جگہ کی درستی اور تعدیل کرین اگر جاڑون کی فصل ہی بہت سی آگ روشن کردین اور اگر گرمیون کے دن ہین پنکھون وغیرہ کی ہوا دین اور کمر تک نیمگرم پانی مین جو مائل بحرارت ہو اوسکو بٹھانا چاہیے خصوصاً اوس دیگ مین جسمین ایسا پانی بھرا ہو کہ ونمین جزر مرو تخم کو اوس مین جوش دین اور ایک شیاف کا اوسپر حمول کرین جیسے مر کا شیاف اور مالش اوسکے پیڑو اور اعضاء ولادت کی کرین اور پیٹھ کی مالش قیروطی سے کرین اور نیم گرم چربیون سے خصوصاً کہ عسر ولادت کا سبب برودت ہو - اسیطرح لعابات کا استعمال کرنا چاہیے - کبھی اسکی بھی حاجت ہوتی ہی کہ اوسکی فرج مین حُقنہ کیا جاے اسطرحپر کہ اوس سے کہا جاے جسوقت وہ چت لیٹی ہو کہ اپنے دونون کولون کے نیچے ایک نہالچہ رکھ لے اور دونون پاؤن اوسکے اونچے کردیئے جائین اور دونون رانین اوسکی الگ الگ کردی جائین جسقدر ممکن ہی بعد اس تدبیر کے اوسکی فرج مین ادویہ مزلقہ وغیرہ زور سے پہونچائی جائین ایسی پچکاری کے ذریعہ سے جسکی نے کا طول برابر طول رحم کے ہو یا اوس سے زیادہ اور ایک گھنٹہ تک اوسکو بحال خود چھوڑدین تا اینکہ عورتون کو نظر آجائے کہ اُسکے رحم کا منھ کھُل گیا ہی اور رطوبات نے بہنا شروع کیا اب اسوقت اس عورت کو کھڑے اوٹھادین اور اونچے پر چڑھائین اور کُرسی مذکور پر بٹھائین اور حکم کرین کہ اپنے زیر شکم کو زور سے سُوتے اور نچوڑے اور بہ تکلف لڑکا جننے پر اپنی طبیعت کو آمادہ کرے اور اپنی کمر کو تہیگاہ تک دبائے پھر یہ عورت قریب ہی کہ بچہ جنُ دے - کبھی احتیاج ہوتی ہی کہ اوسکی فرج کو لولب نامی آلہ سے کھولین تاکہ اوسکے رحم کا مُنھ کھُل جائے - واجب ہی کہ زچہ کے لٹانے کی شکلون کا امتحان کیا جاے اور دیکھا جاے کہ اوسکو اوندھا منھ کے بھل لٹانا یا چت لٹانا یا کسی پہلو پر لٹانا ان شکلون مین سے کونسی شکل ایسی ہی کہ لڑکے کا مُنھ قریب فرج کے آجاتا ہی اور ولادت مین آسانی ہوتی ہی - خبردار رہنا چاہیے کہ دائی جنائی کو کبھی اختیار نہ دے کہ سختی سے حاملہ عورت کے ساتھ پیش آئے یا مزلق دواؤن سے عورت کی فرج کو بھردے اگر یہ تدبیرین کارگر ہون پھر دواؤن اور بخورات اور حمولات سے مدد لینی چاہیے - جسوقت کسی حاملہ کو صبح سویرے ادویہ مسہل ولادت گولی وغیرہ پلائی گئی ہون اور لڑکا پیدا نہو چاہیے کہ ٹھیک دوپہر کو لوبیا اور چنے کا گاڑھا گاڑھا پانی روغن کُنجد مین ملاکر پلائین پھر اگر شام ہوجاے اور لڑکا پیدا نہو کسی قدر حمولات جنکا ہم آگے ذکر کرینگے رکھ کر وہ عورت سورہے پھر جب صبح ہوجاے چند بخورات جنکو ہم بیان کرینگے اوس سے دھونی دیجاے پھر دوبارہ اوسکو وہی دوا پلائین جو گذشتہ صبح کو پلائی تھی پھر اگر اس سے بھی نفع نہو پیٹھ اور ناف پر حاملہ کے آب سداب مین گندم دیوانہ پیس کر طلا کرین - اور اگر درد کی زیادتی ہو خصوصاً سردی کے سبب سے فرج مین عورت کے کوئی روغن گرم کا استعمال کرین جسکو ہمنے قرابادین مین ذکر کیا ہی بہت قدیم اور پرانے زمانہ کے طبیبون نے جنین کے نکالنے کا ایک حیلہ از قسم حرکات کے ذکر کیا ہے ہم نے اوسکو نہین بیان کیا

اِسلیے کہ اوسکے قائم کرنے کی ہم کو امید نہ تھی۔ تدبیر اوس عورت کی جسکے بچّہ کا پاؤن سر سے پہلے نکلے واجب ہے کہ اس عورت کے ساتھ نرمی کیجاے اور بچّہ کو بھی بہت نرمی سے چھوئین اور اوسکے پاؤن کو آہستہ آہستہ اولٹین پلٹین تا این کہ سیدھا بیٹھ جاے اور دونون پنڈلیان تھوڑی تھوڑی اونچی کرین تا اینکہ سر اوسکا اپنی جگہ درست ہوکر بیٹھے اور اگر ان باتون مین سے کچھ نہو سکے بہت سی پیٹون سے اسکو باندھین اور جتنا دھڑ اوسکا رحم سے نہین نکلا ہی اوسکو نکالین۔ پھر اگر بدون کاٹنے کے نہ نکل سکے وہی تدبیر کرین جو مُردہ بچّہ کے بارہ مین ہم نے لکھی ہے تدبیر اوس عورت کی جسکا لڑکا کسی پہلو پر پیدا ہو اسکی تدبیر بھی وہی ہی جو ابھی بیان ہوئی ہی اور اوپر کیطرف اوٹھاکر اسکو درست اور برابر کردین اور بٹھانے مین اور اولٹنے مین نرمی کرین تدبیر اوس عورت کی جسکے رحم مین ورم ہو قیروطی اور روغنون کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ معالجہ اوس سے کرنا چاہیے جو اون عورتون سے کیا جاتا ہی جنکے بچّہ فربہ ہون آسانی سے پیدا ہوے ہون یا سختی سے تدبیر اوس عورت کی جسکے لڑکا پیدا ہونے کی دشواری بچّہ کے بڑے ہو جانے سے ہو واجب ہی کہ دائی جنائی اس لڑکے کی گرفت مین اور کھینچنے مین نرمی کرین اور تھوڑا تھوڑا کھینچین اگر اسطرح نکل آئے تو بہتر ہے والا اپنی کپڑے کے کنارے سے اسکو باندھے اور آہستہ آہستہ کھینچین اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کانٹے وغیرہ جنین پھنسانے کی تدبیر اوپر لکھی ہوئی ہی اونمین پھنساکر کھینچین۔ اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کاٹ کر نکالین اور وہی تدبیر کرین جو مرے ہوے بچّہ کی ہی۔ تدبیر اوس عورت کی جسکو عسرِ ولادت بسبب بچّہ کے مرجانے کے ہو یا ایسی بُری شکل پیدا ہو کہ اوسکے جینے کی امید نہو اون دواؤن کا استعمال کرنا چاہیے جو مُردہ بچّہ کو نکالدیتی ہین جیسا کہ اوپر کہا گیا اور آیندہ کہی جائینگی اگر یہ تدبیر کارگر نہو سنبور سے پکڑ کر ذرہ ذرہ سے ٹکڑے کاٹ کر نکالین اور بہت جلدی کرین کہ چھوٹنے نہ پاوے اور اگر سر اوسکا بڑا ہو تو اوسکے چاک کرنے یا کاٹنے مین ایسی تدبیر کرین کہ جو رطوبت اوسکے سر مین ہی وہ بہ جاے۔ حاملہ عورت کی غشی کی تدبیر واجب ہی کہ اوسکے مُنھ پر پانی چھڑکین اگر یہ خوف نہو کہ لڑکا اوپر چڑھ جائیگا اور اوسکی قوت کو خوشبو سونگھانے سے بیدار کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب اوسکو خوشبو چیزین ملاکر پلائین ادویہ مسہلہ ولادت تمام ایسی دوائین جو چھوٹی کیڑون اور کدو دانہ کو نکالتی ہین وہی دوائین جنین کو نکالدیتی ہین۔ اگر عورت کو پوست املتاس چار مثقال پلائین تو فیقیت بچہ پیدا ہو جاے گا۔ ہینگ اور جند بیدستر کا پلانا بھی بہت نافع ہی۔ دارچینی بھی بہت عمدہ ہی کہ درد زہ اور ولادت دونون مین آسانی پیدا ہوتی ہی۔ ایضاً جوشاندہ برگ خطمی رومی ہمراہ ماء العسل کے بھی ولادت آسانی سے کرتا ہی۔ آب حلبہ بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہی۔ یہ بھی دوا جیدّ ہی پرسیاوشان کو پیس کر کسی شراب مین بھگوئین اور کوئی روغن مناسب ملاکر پلائین۔ اسیطرح مشکطر امشیع بھی مفید ہی حبوب جو تسہیل ولادت مین بکار آمد ہین اون مین سے ایک یہ حب ہے جسکو بعض نوخیز قدیم اطبّا نے تجویز کیا تھا اور متاخرین نے دعوی کیا کہ میر النسخہ ہے دارچینی ابہل مکدونہ درہم سلیخہ جعدہ ہر واحد سات درہم قرفہ مُر زراوند مدحرج قسط تلخ مکدر پانچدرہم میعہ افیون مکدو دو درہم مشک چہارم ایک درہم کی اسی کی گولی بنائین اور تین مثقال یہ گولیان ہمراہ دو اوقیہ شراب کُہنہ کے پلائین۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ افیون کی تعداد کم کردیجاے اور بجاے دو درہم کے ایک ہی درہم ڈالی جاے۔ دوسری گولی ابہل دسنا درہم سداب پانچدرہم حرمل چار درہم

حلتیت اشق مجیٹھہ ملکر تین درہم ان دواؤن کی گولیان بنائین اور ایک درہم کسی ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائین جو ادرار حیض کرتا ہو جیسے ایہل مشکطرامشیع اور مجیٹھہ کا جوشاندہ یا لوبیای سرخ کا جوشاندہ سداب کے نچوڑے ہوی پانی مین ملاکر پلائین یہ جب بہت عمدہ ہی ایہل دو درہم ہینگ نصف درہم مجیٹھہ نصف درہم یہ ایک مقدار شربت ہی۔ ایضاً زراوند طویل فلفل مُر سب ہموزن لیکر گولیان بنائین مقدار شربت تین درہم ایک اوقیہ آب ترمس کے ہمراہ روزانہ پئے کہ اس سے اسقاط و ولادت ہوجاتا ہی اور رحم پاک بھی ہوجاتا ہی اسی کے مثل جملہ فوائد مین یہ بھی دواہی مقل ازرق مُر ایہل سب کی گولیان بنائین اور استعمال کرین کہ اسقاط کردیگی اور ولادت بآسانی ہوگی۔ یہ معجون بہت عمدہ ہی کہتے ہین کہ اسکا مثل نہین ہوسکتا مُر جندبیدستر میعہ ملکر ایک مثقال دارچینی نصف مثقال ایہل نصف مثقال شہد ملاکر معجون طیار کرین مقدار شربت دو مثقال اور بہتر یہ ہی کہ اس معجون کو کسی شربت مین ملاکر پئین کہ نہایت درجہ کا فائدہ ہوگا۔ ضمادات اور طلاؤن کا بیان۔ شحم حنظل عصارۂ رطبہ عمدہ دوا ہی اور اسی مین عصارۂ سداب بھی ملایا جاے اور تھوڑی سی مُر اوسمین داخل کرکے پیڑو سے ناف تک طلا کرین۔ حمولات قوی اوتار نے مین اوس چیز کے جو چھوٹ کر رحم مین رہجاتا ہی صوف کا ٹکڑا عصارۂ شحم حنظل اور سداب مین ڈبوئین اور حمول کرین یا زراوند کو صوف کے ٹکڑے مین آلودہ کرکے حمول کرین یا بخور مریم سے حمول کرین یا مویزج کو یا قثاء الحمار کو یا کندش کو یا ایک شیاف خربق جاؤشیر تلخہ ترگاؤ کا حمول کرین کہ زندہ یا مردہ جیسا بچہ ہوگا پیدا ہوجائیگا۔ جو دوائین کہ براہ خاصیت یہ فعل کرتی ہین وہ یہ ہین جب عورت کو عسر ولادت ہو اوس سے کہا جاے مقناطیس اپنے بائین ہاتھ مین رکھے یا گدھے کا سُم جلاکر اوسکی راکھ کو طلا کرے یہ نہایت مفید ہی یا گدھی کا سُم جلاکر اوسکی دھونی لے اسیطرح گھوڑی کے سُم کی خاصیت ہی اسیطرح ماہی شور کی آنکھ کی دھونی لینی۔ بعض کا یہ مقولہ ہی کہ اگر مونگا داہنی ران مین عورت کے لٹکایا جاے عسر ولادت کو نافع ہی یہ بھی کہا گیا ہی کہ اگر حاملہ کی ران پر میعہ خشک جسکو اصطرک افریقی کہتے ہین لٹکایا جاے اوسکو دردزہ نہوگا یہ بھی کہتے ہین کہ اگر زعفران کو سپیکر گھولین اور اوس سے کوئی نقش وغیرہ کی صورت لکھکر اوسکو پہنادین مشیمہ نکل آے گا۔ دھونی مُر کی اگر دیجاے تو یہ بھی بہت عمدہ ہی دوسری دھونی مُر بیروزہ جاؤشیر تلخہ ترگاؤ مین ملاکر دھونی دیجاوے اور دوا ایک مثقال ہونی چاہیے اور دھونی زرد گندھک اور مُر سرخ رنگ تلخہ گاؤ اور بیروزہ کی دھونی دیجاے۔ سانپ کی کینچل کی دھونی دینی یا کبوتر کی بیٹ کی دھونی سے بھی سہولت ولادت مین ہوتی ہی اور بسا اوقات کینچل کی دھونی سے جنین مرجاتا ہی جاؤشیر کی دھونی تنہا دینے سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہی اور اسیطرح باز کی بیٹ کی دھونی یہ بھی لڑکا جسوقت پیدا ہوے اوسیوقت دیجاے بہت نفع دیتی ہی اور یہ ایسی بات ہی کہ جسکے بیان سے ہم فن کلیات مین فارغ ہوچکے اوسی مقام پر اسکو دیکھنا چاہیے نفساء کے احوال کا بیان نفاس کا زمانہ ترینہ اولاد کے بعد تیس دن سے زیادہ نہین رہتا ہی اور لڑکیون کی ولادت کے بعد چالیس دن تک یا اوس سے کچھ زیادہ رہتا ہے۔ نفاس والی عورت کو بہت سی بیماریان عارض ہوتی ہین جیسے خون کا جاری رہنا یا خون کا بند ہوجانا۔ زیادہ خون جاری ہونے سے سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے اور خون بند ہونے سے ایسی ایسی تپین پیدا ہوجاتی ہین جنکا علاج دشوار ہوتا ہی اور ایسے اورام پیدا ہوتے ہین جو بدشواری علاج قبول کرتے ہین۔ کبھی اس عورت کو پھوڑے بکثرت عارض ہوتے ہین عسر ولادت کے سبب سے اور کبھی اسکا پیٹ پھول جاتا ہی اور اکثر مرجاتی ہی۔ نفاس کا خون سیاہی مین

زیادہ ہونا ہی خون حیض سے اسلیے کہ یہ زمانہ دراز تک بند رہا ہے **کثرت نفاس کا علاج** جسوقت خون نفاس کا زیادہ آنے واجب ہی کہ اوسکے ہاتھونکو پٹی باندھ دین اور اوسکے پیٹ پر جتنیتر سے سرکہ مین بھگو کر رکھین اور شیاف گلنار اور کہربا اور گل سرخ اور کندر کا شراب مین ملا کر رکھین۔ اور کافور جن دواؤن مین ملتا ہی اوس سے اجتناب کرین کہ ایسی دواؤن سے رحم مین خرابی پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ رحم عضو عصبانی ہی منجملہ اون دواؤن سے جنکو خون نفاس روکنے کی خاصیت ہی یہ بھی کہتے ہین کہ اگر سور کا فضلہ صوف مین لپیٹ کر اوسکی ران مین لٹکا دین تو خون بند ہو جائیگا **نفاس کے کم آنے کی تدبیر** جسوقت حاملہ لڑکا جنے یا اسقاط کر دے اور خوف احتباس کا ہو کہ خون اسے کم آئیگا یا کمی آمد خون کی ظاہر ہو جاے تو واجب تدبیر یہ ہی کہ اوسکے خون کے ادرار مین کوشش کیجاے اور خون تپلا کر دیا جاے اسلیے کہ اگر یہ بند ہو جائیگا اورام پیدا کریگا چھینک لانا بھی اسکے واسطے نافع ہی۔ اور دھونیون کے اقسام مین سے یہ ہی کہ حرمل اور رال اور مر اور مقل کی دھونی دین۔ ایضاً شور مچھلی کی دھونی یا گندھک کی یا گھوڑے کے سم کی دھونی دین پھر اگر ان چیزون سے کچھ فائدہ نہو تو فصد صافن کی ضرور ہی تا امتلا اور ورم پیدا ہونے کے ضرر کو منع کر دے اور بیشتر اس فصد سے ادرار خون کا بھی ہو جاتا ہی بعض کی فصد بھی اسبارہ مین قوی ہی بہ نسبت اور رگون کی فصد کے **نفاس کے حمیات کی تدبیر** آب جو انکو پلانا مفید ہی کہ تپ کو بھی فائدہ کرتا ہی اور حیض بھی نہین بند کرتا ہی اسیطرح انار شیرین بھی اچھا ہی۔ اکثر انکی تپ حیض کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہی کہ جسوقت فصد صافن کا علاج کیا جاے نفع ہوگا **نفاس کے پیٹ پھولنے کا علاج** معجون دبیر تا کھلائی جاے اور کلکلانج بھی مفید ہے اور سکبینج اور سعتر اور مصطگی ہموزن کو استعمال کرین **درد رحم کی تدبیر** زچہ کے رحم مین جتنے اقسام کے درد ہوتے ہین اونکی غرض سے اس عورت کو نیم گرم پانی مین بٹھانا چاہیے اور مقامات معلومہ کی تمریخ روغن بنفشہ سے جو شیرین اور نیم گرم ہو کرنی چاہیے **رحم کے زخم کی تدبیر** مرہم سپید وغیرہ سے اوسکا علاج کرین اور جو مرہم قابل ایسے زخمون کے ہین جو اعضاء عصبی مین ہوتے ہین اونسے علاج کرین **دوسرا مقالہ** تمام امراض رحم کے بیان مین سواے اون امراض کے جو اورام کے اقسام سے ہین خواہ حکم مین اورام کے ہین **احکام حیض کا بیان** حیض کی قسم معتدل جو اپنی مقدار مین نہ کم ہو نہ زیادہ اور کیفیت بھی اوسکی معتدل ہو اور اوسی زمانہ مین جاری ہو جو کہ عادت براہ طبیعت اس عورت کے ہی اور ہر مرتبہ جب آے اوسی ایام معمولی مین اسی عمدگی سے آتا ہو ایسا حیض اس عورت کی صحت کا سبب ہوتا ہی اور اسکے بدن کا تنقیہ ہر ایک امر مضر اور موذی سے کرتا ہی جو مضر اسکو براہ کیفیت اور مقدار کے ہو اسیطرح اس عورت کے عفیفہ اور پاکدامنی رہنے کا اور شہوت جماع کی از حد بڑھنے کو روکتا ہی۔ معتدل زمانہ حیض کا یہ ہی کہ بیس روز کا طہر یعنے زمانہ خون نہ دیکھنے کا گذر کر خون حیض آتا ہو اور بیس روز تک اسکی حد ہی یعنے زمانہ طہر سے حیض سے تیس روز تک بھی کھچ جاتا ہی۔ اس سے زیادہ اور کم مثلاً پندرھوین روز خواہ سولھوین روز یا سترھوین روز حیض کا آنا یہ امر طبعی نہین ہی جب خون حیض اپنی طبعی حالت سے متغیر ہو جاے بہت سے امراض کا سبب ہوگا۔ کمتر یہ بات ہے کہ حیض اپنے زمانہ اعتدال مین متغیر ہو جاے۔ **تغیر حیض کے مضار** جو بوجہ زیادتی آمد خون کے ہین عورت کا ضعیف ہونا اور رحم کا متغیر ہونا اور نطفہ کے روکنے پر کمتر قادر ہونا۔ اسقاط زیادہ کر دینا جو اولاد اوسکی ہو وہ بھی ضعیف ہو اور بعد ولادت کے حبس خون ہو جایا کرے۔ احتباس حیض کے ضرر اور حیض کی کمی آمد کے مضار یہ ہین کہ بہت سے امراض کا ہیجان ہوتا ہی وہ امراض

جو اسقلائی مین اور ام پر اس عورت کو آمادگی ہوجاتی ہی اور درد سر اور تمام اعضا کا درد اور تاریکی چشم اور کدورت حواس اور اقسام
حمیات کا عروض ہوتا ہی- اور امتلاء اوعیہ منی ہوکر شہوت جماع کرانے کی اسپر غالب ہوتی ہی اس سبب سے عقیفہ اور پاکدامن نہین
رہتی ہی اور نہ قابل اولاد کے ہوتی ہے اگر حمل بھی اسکا رہجاسے اسلیے کہ رحم اوسکا فاسد اور بگڑا ہوا ہوتا ہی اور منی
بھی اسکی خراب اور فاسد ہوتی ہی- انجام کار مین ایسی عورت اختناق رحم مین گرفتار ہوتی ہی اور ضیق النفس اور سانس کا بند ہوجانا
اور خفقان اور غشی اسکو لاحق ہوتی ہی- اکثر ایسی عورت کو حبس بول اور تقطیر بول بسبب سُدّہ پیدا کرنے مواد
ہذا کے لاحق ہوتا ہے- کبھی ایسی عورت کو نزف الدم اور خونی قی عارض ہوتی ہے خصوصاً باکرہ عورتون کو- اور یہ
امراض دوری ایسی عورات مین بحسب اختلاف اونکے امزجہ کے مختلف طور پر ہوتے ہین- اگر عورت صفراوی مزاج ہی
اوسکو امراض صفراویہ لاحق ہونگے- اور اگر اوسکا مزاج سوداوی ہی امراض سوداویہ عارض ہونگے اور بلغمی مزاج
مین امراض بلغمی اور دموی مزاج مین امراض دموی پیدا ہونگے- بعض عورتون کو حیض کے ایام کا مٹ جانا اور پھر خون
کا نہ آنا جلد عارض ہوجاتا ہے کہ چالیس برس کی عمر خواہ پینتیس ہی برس کی عمر مین انکو حیض آنے سے فراغ ہوجاتا ہے
اور بعض عورات کو جب پچاس برس کی عمر پوری ہو تب جاکر انقطاع حیض ہوتا ہی- کبھی حیض کے بند ہوجانے سے عورت کا
حال متغیر ہوکر مردون کے حالات سے مشابہت پیدا کرتا ہی جیسا کہ ہمنے باب احتباس حیض مین اسکو لکھا ہے- کبھی جو
عورت کہ اوسکا زمانہ حیض آنے کا گذر چکا ہو اوسکی یہ صورت ہوتی ہی کہ دودھ اوسکے پستان مین خود بخود پیدا ہوجاتا ہی
ایسی علامت سے معلوم ہوتا ہی کہ اب سن یاس کو پہونچگئی- کبھی احتباس حیض بوجہ فربہی اور موٹائی رحم کے ہوتا ہے-
افراط روانگی خون حیض حیض کے خون مین افراط کبھی بر سبیل دفع طبیعت کے ہوتی ہی یعنے طبیعت فضول بدنی کو
دفع کرتی ہی اور یہ افراط محمود اور پسندیدہ ہی بشرطیکہ زیادتی فاحش نہو اور سیلان زاید غیر محتاج الیہ نہوتا ہو- کبھی افراط
حیض کسی مرض کی وجہ سے ہوتی ہی اور یہ مرض یا کسی خراب حالی رحم سے ہوتا ہی یا خون حیض ہی کی زیادتی خرابی سے
اسکی زیادتی آمد نہین ہوتی ہے- رحم کی خراب حالی یہ ہی کہ رحم مین ضعف آگیا ہو یا کسی اور طرح خرابی رحم مین اوس کے
سوء مزاج کے سبب سے آگئی ہو خواہ آکلہ رحم یا بواسیر رحم یا جگہ اور خارش اور شقاق رحم پیدا ہوا ہو یا اینکہ رحم کی رگونکا
منہ کھل گیا ہو خواہ وہ رگین کٹ گئی ہون یا پھٹ گئی ہون کسی بدنی سبب سے خواہ کسی سبب خارجی سے کہ چوٹ لگی ہو
خواہ گر پڑنے سے اوسے کوئی صدمہ پہونچا ہو یا اور کوئی بات ایسی پیش آئی ہو کہ رحم مین سوء مزاج پیدا ہوا ہو- خواہ
ولادت کے خراب طرح کے ہونے سے افراط حیض کا مرض لاحق ہوا ہو بوجہ سوء مزاج رحم کے خواہ عسر ولادت کی وجہ سے
رحم مین سوء مزاج آگیا ہو- خواہ حمل کی شدت اور سختی ایسی ہوئی جسنے مزاج رحم کا خراب کردیا ہو- خون کیوجہ سے افراط
حیض اسطرح پر ہوتی ہی یا تو خون مین جوش اور غلیان آگیا ہی یا خون مین کثرت ہی یا خون کا نکلنا زیادہ قوت سے ہوتا ہی جو
قوت طبعی کے خلاف ہی اور جو اصلاح بحال طبیعت مناسب ہے اوس مین نہین ہی- ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خون حیض جو تدبیر اور
تصرف سے طبیعت کے آتا ہی وہ اوسکی کیا کیفیت ہوتی ہی- یہ دونون قسم خون حیض کی یعنے طبعی اور غیر طبعی مختلف ہین اگرچہ
بہت دنون تک بھی جاری رہین اور بدن ضعیف کردینے حائض کے پیدا نہون- یا اینکہ خون کا ثقل اور گرانی بدن پر زیادہ ہو

اگرچہ وہ خون اپنی کمیت اور کیفیت مین حد اعتدال سے تجاوز نہ کر گیا ہو۔ یا خون کی حدت اور تیزی خون کی زیادہ ہو یا رقت
قوام اور لطافت اوسکی بڑھ گئی ہو بسبب حرارت کے خواہ بوجہ کثرت مائیت کے رقیق ہو گیا ہو یا رطوبت کا غلبہ اوسپر ہوا ہو
علاوہ بران جب خون جاری ہوتا ہی پہلے تو رقیق اور پتلا ہوتا ہی اور تھوڑا تھوڑا نکل کر پھر لامحالہ اوسمین غلظت آجاتی ہی
اور یہ غلظ قوام اوسکا چندے برقرار رہ کر پھر اس غلاظت سے اوتر کر پھر رقیق ہونے لگتا ہی اور اوسمین لطافت پیدا
ہوتی ہی یہی حال خون کا ہر ایک نزف الدم مین ہوتا ہی کسی سبب سے وہ نزف الدم کیون نہ پیدا ہوا ہو۔ اسکا سبب یہ ہی کہ رگونکے
منھ اور راہین خون کے آنے سے پہلے وہ تنگ اور چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور پھر اخیر مین جاکر دوبارہ تنگ ہوجاتی ہین اور
جاے آمد کی کشادگی آپس مین منضم اور پیوستہ ہوجاتی ہی۔ جب خون کے نکلنے مین افراط ہوجاتی ہی ضعف اشتہا بھی اوسکی طبیعت سے
ہوتی ہی اور ضعف استمرا یعنی غذا ہضم جانے کا ضعف اور اطراف کا تشنج اور پھر بھری رنگ کی خرابی بھی پیدا ہوتی ہی۔ اور اکثر
اسکے بعد استسقا بھی ہوجاتا ہی۔ اور اکثر زیادہ برآمد ہونا خون کا غلبہ صفرا بھی پیدا کرتا ہی اور صفراوی حمیات کی کثرت ہوتی ہے
جو لذاع ہوتے ہین اور اشتعال حرارت لذاعہ کا ہوتا ہی جو خون کی موجودگی اوسکی تعدیل کرتی تھی۔ ایضاً قشعریرات اور پیہم
پھریریان آتی ہین۔ جسوقت یہ حرارت عارض ہوتی ہی سقوط اشتہاء طعام کی زیادتی ہوتی ہی وہ سقوط اشتہا جسکو ضعف معدہ نے
بوجہ بہنے خون کے واجب کر دیا تھا۔ پشت درد اوٹھتا ہی بسبب تمدد اور کھچاو پٹھون کے جو وہان تک ملے ہوئی ہین ایک سے
دوسرے سے وصل پیدا کر رہا ہی۔ کبھی ارحام کا نزف الدم بروقت کثرت بارش باران زیادہ ہوتا ہی علامات جو سیلان حیض
بسبیل دفع طبیعت کی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ ہونے سے اوسکے کوئی ضرر نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ انجام مین اوس سے نفع ہوتا ہی
اور نہ اوسکی ہمراہ کسی قسم کی ایذا اور نہ قوت مین کسیطرح سے تغیر ہوتا ہی اور اکثر یہ سیلان حیض انھین عورات کو ہوتا ہی جو ناز و نعمت
کی پروردہ ہون اور تنومند فربہ ہون۔ جو سیلان حیض بسبب امتلاء عام کے عارض ہو کہ طبیعت نے اوسکو دفع کیا ہو یا طبیعت
کا غلبہ ہوا اسوجہ سے وہ خون دفع ہوا اوسکی علامت چہرہ کا امتلا اور تمام بدن کا امتلا اور رگونکی بھرے وغیرہ ہوتی ہے
اور نیز دیگر علامات امتلا کے جو معلوم ہین۔ کبھی اسکے ہمراہ درد ہوتا ہی اور کبھی نہین بھی ہوتا ہی اور جب تک یہ سیلان ضعف
نہ پیدا کرے ہرگز اسکو بند نہ کرنا چاہیے۔ ایسے خون کے ہمراہ جو خلط غالب برآمد ہوتی ہی اوسکی شناخت کا یہ طریقہ ہے
کہ خون کو خشک کرین بعد ازان تامل کرکے دیکھین کہ آیا سپیدی مائل ہے خواہ زردی یا سیاہی لیے ہوے ہے یا فرفیرہ
اوسمین ہی بعد اسکے جو خلط غالب سمجھ مین آسے اوسی کا استفراغ کرین۔ جو سیلان خون بوجہ ضعف رحم کے پیدا ہوا ہی اور
اسوجہ سے کہ رحم کی رگون کے منھ کھل گئے ہین اوسپر دلالت خون کی صاف ہونے سے ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ درد اوسکے
ہمراہ نہین ہوتا ہی۔ اگر افراط حیض بسبب حدت خون کے ہو اوسکی شناخت رنگ اور تیزی اور سرعت خروج سے اور بہت
جلد اوسکی بند ہونے سے کیجاتی ہی اسلیے کہ وہ رقیق ہو رہا ہے بسبب مائیت اور رطوبت خون کے پس ضرور ہی کہ وہ خون مائی
ہوگا اور گرم نہوگا بلکہ سرد ہوگا بروقت خروج کے اور قوابض کے استعمال سے ضرر ہوتا ہوگا اور کبھی ایسے مین کچھ آثار مشابہ حمل
نمایان ہونگی۔ اور کبھی اوسیسے مثل درد زہ کے ایک درد ہوگا اور عوض بچہ جننے کے ایک رطوبت کو جنیگی اور اوسکے بدن کے عضل بہت
ڈھیلے ہونگے اور اونکا ڈھیلا پن ایسا ہوگا گویا کہ یہ نرمی انھین نطفہ منعقد ہونے سے آئی ہی جسطرح حوامل کے عضل مین نرمی آجاتی ہے

جسوقت کہ جنین سے حامل ہوتی ہین - اور اکثر ایسی عورت کو وہ معالجات مضر ہوتے ہین جو اوسکی حرارت کو گھٹلا دینے سے خون کی مائیت
اور رقت قوام بڑھا دین - جو افراط حیض بوجہ قروح کے ہو اوسکے ہمراہ پیپ اور درد بھی ہوتا ہے - جو افراط حیض قروح آکلہ کی
وجہ سے ہو وہ تھوڑا تھوڑا نکلتا ہو اور سیاہ ہوتا ہے جیسے دردی شراب وغیرہ کی خصوصاً اگر یہ خون اوردہ اور ساکن رگون سے
آتا ہو اور شرائین سے نہ آیا ہو - اور اگر آکلہ رحم کی گردن مین ہو سیاہی رنگ مین اوسکے کم ہوگی اور اگر اسی جگہ فم رحم مین آکلہ ہوگا
اوسکا چھولینا اور مس کرنا بھی ممکن ہوگا - بواسیر کیوجہ سے جو افراط حیض ہو اوسکی آمد دورہ سے ہوگی اور وہ دورہ سوا ے
دورہ معمولی حیض کے ہوگا اور کبھی اسکے لیے دورہ بھی نہین ہوتا ہے بلکہ تابع امتلا کے ہوتا ہے اور علامات بواسیر رحم کے ظاہر ہوتے
ہین اور خون اکثر تو سیاہ ہوتا ہے ہان اگر شرائین سے خون کی آمد ہو اوسوقت سیاہ نہوگا - کبھی باسوری خون کی آمد قطرہ قطرہ کرکے
ہوتی ہے اور اکثر ہمراہ بواسیر رحم کے درد سر اور سرگرانی اور درد احشا مین اور درد جگر اور درد طحال بھی ہوتا ہے - پھر جسوقت خون
جاری ہوکر انھین بواسیر سے نکلجاے یہ اعراض دفع ہوجاتے ہین **علاج** پہلے ہم علاج نزف الدم کا بطور عام بیان کرکے پھر اخیر
مین علاج مستحاضہ لکھین گے - جو سیلان خون بوجہ دفع طبیعت کے ہو اور افراط حیض بوجہ امتلا کے ہو اور گرانی خون کی بدن پر
ہوکر یہ خون حیض جاری ہوا ہو ایسی افراط حیض کے نسبت یہی مناسب ہے کہ بند نکیا جاے جب تک خوف اس امر کا نہو کہ ضعف
پیدا ہوگا - اور اکثر اوقات فصد کرنی فقط اسکے علاج مین کافی ہوتی ہے کہ انتظار ضعف پیدا ہونے کا نکرین اور فصد کردین -
اسلیے کہ فصد سے جذب مادہ خلاف جہت مین ہوتا ہے اور امتلا مادہ دور ہوجاتا ہے - اگر سبب اس امر کا حدت اور صفراویت
خون کی ہو استفراغ صفرا کرین خصوصاً بذریعہ شاہترہ اور ہلیلہ کے اسلیے کہ ان دونون مین قوت قابضہ بھی ہے - اگر سبب
اس مرض کا مائیت ہو اوسکا احدار کرین اور احدار کے بعد اوسکو بطرف جلد کے کھینچ لائین کہ اوسکو صمغ عربی اور کتیرا پلائین
اور اگر سبب اسکا ضعف رحم ہو اوسوقت ادویہ قابضہ کے ہمراہ ادویہ مقویہ جو معطر اور خوشبو ہون اور بالخاصیت بھی مقوی
ہون - اور اگر بسبب قروح کے یہ افراط حیض ہوتی ہو ادویہ مرکبۃ الاثر سے علاج کرین کہ اونمین ادویہ مغریہ اور قابضہ اور
مخدرہ داخل ہون - بواسیر کی وجہ جو افراط حیض ہو اوسکا علاج وہی ہے جو بواسیر کا علاج ہے - تخم کتان ہمراہ آب گرم کے
پلانا بھی مفید دوا ہے - اوقات راحت کی مراعات کرنی ضرور ہے اگر یہ سیلان خون بطور دورہ کے ہوتا ہو بس بروقت نہونے
دورہ کے علاج کیا جاے اور زمانہ دورہ مین فقط تسکین پر اعتماد کیا جاے - جب خون کے سیلان مین ازحد افراط ہوجاے اوسوقت
واجب ہے کہ بندش رباطات وغیرہ کی بدن پر کیجاے اسطرح کہ پہونچون کی جڑ سے ہاتھون کی بندش کرین اور رانون کی جڑ سے
پائون کی بندش کیجاے دونون چڈھون تک بعدازان محاجم یعنی سینگیان پستانکے نیچے رکھین اور اس مقام سے دہاتک اوترتے
اور سینگیان لگاتے چلے آئین جہان وہ رگین بڑھتی ہین اور جو رحم سے دونون پستان تک آئی ہین اور پھر اونکو چوسنا شروع کرین
جس طرح سینگی والیان چوستی ہین اور سینگیان بڑی بڑی ہونی چاہیین جنکو اردو زبان مین تونبی کہتے ہین کہ اس تدبیر سے خون
فوراً بند ہوجائیگا پھر اسکے بعد اور اقسام کے علاج کرنے چاہیین کبھی اس خون کو یہی تدبیر بند کردیتی ہے کہ سینگیان دونون
کولہون کے بیچ مین رکھین - واجب ہے کہ جس عورت کا خون اسطرح جاری ہو اوسکی غذا زردی بیضہ نیمبرشت تجویز کیجاے اور
اسیطرح جو غذا کہ سریع الہضم ہو اور مقوی بھی ہو - اکثر اوقات ماء اللحم دینے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایسا ماء اللحم جو قوی ہو اور

سماق کی ترشی اوسمین پڑی ہو. کباب کے اقسام اور بھُنے ہوئے گوشت جو بخوبی بھُنے ہون اور قسم جیّد سے ہون وہ تو ایسی عورات کو ضرور ہی کھلائی جائین اور اسیطرح سے احسیہ رطبہ یعنی ستّو اور نشاستہ کے اقسام سے۔ شراب تازہ اور غلیظ جو شیرین ہو تھوڑ ریسی دینی چاہیے اور شراب کُہنہ اور رقیق شراب سے پرہیز کرانا لازم ہی۔ اکثر گاہ اوسکو نبیذ شہد تازہ کا مفید ہوتا ہی۔ ادویہ مشترکہ خصوصاً ایسے نزف الدم کو جو گرم ہوا ور خون مین حدّت بھی ہو بس بارتنگ بہترین ادویہ ہی بلکہ اوسکے نظیر کوئی دوا نہین ہی اور اکثر پلانے سے اور پچکاری دینے سے ہر گونہ نفع کرتا ہی اور نزف الدم کُہنہ اور غیر مزمن کو نفع دیتا ہی اور سرکہ پلانا بھی مفید ہی اور کافور کا استعمال پلانے مین اور حمول کرنے مین دونون طرح سے نافع ہی۔ منجملہ ایسے ہی ادویہ کے دودھ کو بہ ترکیب ذیل پلانا چاہیے کہ دودھ مین خبث الحدید کو گرم کرکے بجھائین اور چندمرتبہ جوش دین اور اوسی دوا کو بجھائین اور جوش پورا دینا چاہیے بعدازان ہمراہ فوابض ادویہ کے روزمرہ تناول کرین بوزن تین اوقیہ کے۔ ترشہ اترج کارب بھی مفید ہے۔ اسیطرح صمغ عربی ہمراہ کتیرہ کے اور تخم کتان ہمراہ آب گرم کے۔ اقراص طباشیر کافور ملاکر بھی نافع ہین اور قرص گلنار بھی صفت دوائے جیّد کی جسکے منفعت کی حد نہین ہی اور مجرب بھی ہی۔ مومیائی گل مختوم گل ارمنی پھٹکری مازو دم الاخوین سب ہموزن پیسکر اسمین سے ایک درہم اور کافور بوزن دو حبہ شکر ایک دانگ اِن سب کو شربت اس ایک اوقیہ ملاکر تناول کرین۔ ایضاً اقاقیا گلنار مازو ہوفسطیداس اور شادنج سماق پاک کردہ از دانہ وغیرہ اور مُر اور کُندر افیون سب کو پورانے اور تند سرکہ مین آمیختہ کرکے بقدر نصف درہم کے تناول کرین۔ ایضاً زاج الاساکفہ اور جفت بلوط اور مُر اور کندر اور افیون کی گولیان طیّار کرین اور ایک درہم خوراک اسکی ہی اور یہ حب بہت عمدہ ہی۔ ایضاً چلپاسہ کی راکھ دو درہم آب سماق اور آب بہی اور آب خرمای خام کے ہمراہ۔ غذا ان لوگون کی قبل ازانکہ انکی قوت بڑھانے کی حاجت ہو ہلام اور قریص اور مصوص تجویز کرنی چاہیے اور یہ جملہ اقسام غذا گوشت بزغالہ اور پرندہ طائران کوہی سے طیّار کرین اور مطنجنات اور عدسیات جو مسور سے بنائی جاتی ہین اور ترشی اون مین داخل ہو اور ان جملہ اقسام اغذیہ کو سرد کرکے کھلانا چاہیے اور جو غذا گرم ہو خواہ اوسکی تاثیر گرم ہو یا اینکہ ابھی تازہ طیّار ہونے سے پکانے کی گرمی اوسکی برطرف نہوئی ہو اوس سے اجتناب کرنا لازم ہی۔ حمولات مشترکہ جو ہر ایک افراط سیلان خون کے واسطے مفید ہون اونمین سے یہ بھی ایک حمول ہی مرتک اور زاج اور گلنار اور گل مختوم اور گل ارمنی اور سرمہ وغیرہ۔ یہ نسخہ جیّد ہی قلقطار اقاقیہ قشور کندر اور سرمہ سب کو پیسکر قرص طیار کرین اسی قرص سے ایک مثقال اور گل ارمنی صمغ عربی کہربا ہر ایک ایک مثقال کسی عصارہ قابضہ مین جو بقدر دو اوقیہ کے لت کرکے رحم مین بطور بیان سابق کے حقنہ کرین جو طریقہ رحم مین حقنہ کرنے کا سابقاً معلوم ہوچکا ہی۔ یا اینکہ نصف درہم شبت اور ایکدرہم بزر البنج ایکدانگ افیون بطور متعارف حمول کرین۔ یہ نسخہ ہمارا آزمودہ ہی تخم خرفہ کہربا صمغ عربی پوست بیضہ سوختہ کاغذ سوختہ ہر یک دو درہم استخوان سوختہ کتیرا ہر یک تین درہم سب کو ملاکر یکجا کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ رب بہی کے۔ فرزجہ کا نسخہ یہ بھی عمدہ ہی خصوصاً اگر تاکل ہوگیا ہوا ور قروح بڑگئے ہون اور وہ ادویہ یہ ہین تنور کی ٹھیکریان اور عصارۂ لحیۃ التیس اقاقیا سب کو یکجا کرکے فرزجہ طیّار کیا جاوے مازو ہی خام کے پانی مین لت کرکے۔ ایضاً مازو سبے خام نشاستہ افیون پھٹکری ریوند چینی گلسرخ حب الآس جو تازہ اور سبز ہو سماق عصارہ لحیۃ التیس حب حصرم کاغذ سوختہ صندل سپید قشور کندر گل مختوم انار کی بھٹنی شادنج خرفہ نبیذ

کشنیز خشک ہموزن سب اجزا ملا کر بقدر چار درہم کے کسی صوف مین رکھکر حمول کرے اور وہ کپڑا سبز ہوا ور مارآس مین ترکیا ہو اور اس حمول کو تمام شب رکھا رہنے دے۔ کبھی انھین ادویہ سے کاغذ سوختہ کم کرکے قرص طیار کرکے ہین اور ان اقراص سے ایک مثقال آب بارتنگ کے ہمراہ پلاتے ہین۔ آب زن جو اسکو درکار اور مفید ہین عفوصہ کو طبیخ فودیخ اور اوسکے برگ اور ثمر مین اور اوسی کی جڑ مین کہ انکو ہمراہ آس اور گل سُرخ مع اقماع اور پوست انار اور خرنوب اور خرنوب نبطی گلنار لحیۃ التیس مازو سے سیر کے جوش دین۔ ایک نسخہ حمول کا یہ ہی حرکب طلا وغیرہ اور کاغذ سوختہ اور پھٹکری اور سُرخ پھٹکری زیرہ سرکہ مین بھگو کر حمول کیا جاے۔ ایضاً گل ارمنی اور رب قرط یعنے ببول کا گوند وغیرہ آب بید سادہ ملا کر تمام شب حمول کرے اور نہ نکالے۔ طلا اور مروخات مین سے یہ ہی کہ حنا کو ناف پر طلا کرین اور اطراف رحم مین روغنہای قابضہ جن مین قبض قوی ہو اوسکی تمریخ کرین۔ اب ہم تفصیلی علاج اوس خون کی افراط سیلان کیطرف عود تقریر کرتے ہین جو رقت خون اور اوسکی مائیت سے عارض ہو پس ہم کہتے ہین کہ اوسکی صورت یہ ہی کہ مائیت کا اسہال کیا جاے اور ادرار اور تعریق سے اوسکا اخراج کیا جاے مثل طبیخ اسارون اور کرفس اور میٹھہ وغیرہ کہ ایسے اجزا سے کسی دن مسہل دیا جاے اور کسی روز بہ نرمی ادرار کیا جاے اور پسینا نکالا جاے اور مریضہ کے بدن کی مالش پہلے نرم نرم کپڑون سے کیجاے اوسکے بعد کُھرّے کپڑون سے اور طلا اوسکے بدن پر شہد کی کرین اور جو اقسام ضماد کے مستقے کے واسطے تجویز ہو چکے ہین وہی ضماد بھی لگاے جائین۔ کبھی ان لوگونکو قی جو خوب کُھل کر ہو جاے نافع ہوتی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ اسکی دوا اور غذا دونون مین ایسی تجویز کرنی لازم ہی کہ تجفیف اور تغلیظ خون کی ہو جاے۔ اگر سبب افراط سیلان خون کا قروح کا پڑجانا ہو ایسے بیمارون کو یہ مرہم نفع کرتا ہے۔ گلنار اور مرداسنج اور موم سے قیروطی روغن گلُ ملا کر طیّار کرین اور اسی کا حمول کیا جاے علاج مستحاضہ کا ایک قوام اطبّا نے علاج مستحاضہ کا جداگانہ باب لکھا ہی اور یہ علاج مرکب ہی تنقیہ اور قبض سے اور تقویت بھی ضرور کیجاتی ہی اوسکی تفصیل یہ ہی کہ اوّل حیض کی تدبیر وقت معین اور ایام عادت مین کیجاے تاکہ عادت سے پیچھے کے ایام مین نہ آے اور پھر اوسکی حرکت مین اضطراب پیدا ہو جاے کہ کبھی عادت سے پہلے آنے لگے اور کبھی پیچھے۔ اور رحم اوسکا پاک کر دیا جاے اور بعد تنقیہ رحم کے اوسکی تقویت بھی کر دین تاکہ فضول نامناسب کو خارج سے قبول نہ کرے۔ اب اس علاج کلی کے بعد اطبّا نے کہا ہی کہ واجب ہے کہ اوّل دس درہم تخم نعنع جسکو ہزار باکہتے ہین ایکدرہم تخم رازیانہ دو درہم کسی دیگ مین رکھ کر شراب خالص دو رطل او سپر چھوڑین اور جوش دینا شروع کرین تاکہ نصف رہجاے پھر اوسپر حضض اور انزروت ہر واحد دو درہم ڈالین اور روغن گاؤ اور شہد ہر ایک بقدر ملعقہ ملائین اور اسمین سے نہار ایک ملعقہ اوسے پلائین اور عصر تک اوسکو غذا نہ دین اور تین دن تک اسیطرح تدبیر کرتے رہین۔ مین کہتا ہون کہ اگرچہ یہ تدبیر اکثر اوقات نافع ہوتی ہی مگر استحاضہ اور چند اسباب سے پیدا ہوتا ہی کہ اومین مجرد قبض پیدا کرنے کی حاجت ہے اور یہ قسم استحاضہ کی اوپر کے ابواب مین بیان ہو چکی ہی قروح رحم کا بیان اور قروح کا متعفن ہو جانا۔ ہم نے بخوبی استدلال کر دیا ہی کہ یہ قروح رحم مین کیونکر پیدا ہوتے ہین اور ناظر کتاب ہذا خوب سمجھ سکتا ہی کہ اسباب قروح رحم کے وہی اسباب ہین جو اور قروح کے از قسم اسباب باطنہ ہوتے ہین اور سیلان رطوبات حادہ کا اور جراحات کا متفاقتہ ہونا خواہ کسی چوٹ لگنے سے یا اور کوئی صدمہ پہونچنے اور ٹھیس لگجانے سے خواہ ولادت کے خراب طور پر ہونے سے وغیرہ وغیرہ اور بھی امور ہین

جیسے کسی دوا کے استعمال سے رحم مین قرحہ پڑجاتا ہے اور وہ دوا بطور حمول کے مستعمل ہوئی ہو خواہ کسی آلہ کے کاٹنے سے قرحہ پیدا ہوگیا ہو
کبھی یہ قرحہ متعفن ہوجاتا ہے اور کبھی ان جملہ قروح مین چیپ اور پیپ بھی ہوتی ہے اور کبھی پاک صاف بدون ریم وغیرہ کے ہوتے ہین
کبھی عمق رحم نہین ہوتے اور کبھی خاص عمق رحم مین ہوتے ہین کبھی ہمراہ اکال اور سڑانند کے ہوتے اور سڑانند نہین بھی ہوتی ہے
اور ورم کبھی قرحہ کے ہمراہ ہوتا ہے اور کبھی ورم نہین ہوتا ہے علامات درد کا ہونا قرحہ رحم پر دلیل ہوتا ہے خصوصاً اگر قرحہ فم رحم
مین ہو یا قریب رحم کے منھ کے کسی جگہہ ہو۔ اور بدہ کا بہنا اور طرح طرح کی رطوبات کا نکلنا بھی اوسی پر دلیل ہے جن رطوبات
کے رنگ اور بو مختلف ہون۔ ادویہ مرخیہ کے لگانے خواہ اور طرح سے استعمال کرنے سے مضر ہونا اور جو قابض اور مجفف ہون
اونکے استعمال سے نفع ہونا یہ بھی قرحہ پر دلیل ہے۔ علامت اوس قرحہ رحم کی جو چرک وغیرہ سے پاک ہے یہ ہے کہ جو رطوبت خارج ہو گاڑھی
اور سپیدی مائل ہو اور چکنی ہو اور اوسمین درد نہو اور بد بو نہو۔ علامت قرحہ رحم کی جسمین چرک وغیرہ پڑگئی ہے یہ ہے کہ بکثرت رطوبات
صدیدی برآمد ہون اور جو کچھ بہہ کر آتا ہو پاک اور صاف نہو۔ پھر اگر قرحہ مین عفونت بھی آگئی ہے مثل آب گوشت کے رطوبت
آتی ہوگی اور اگر بطور ترشح کے رستی ہوگی بدبو اور خراب ہوگی اور اگر ہمراہ اکال کے قرحہ پڑا ہے جو رطوبت وغیرہ برآمد ہوگی
سیاہ ہوگی اور درد شدید ہوگا اور ضربان بھی ہوگا۔ علامت اوس قرحہ کی جسمین ورم بھی ہو یہ ہے کہ تپ لازم رہیگی اور قشعریرہ
بھی لازم ہوگا اور دیگر علامات جنکو ہم ورم رحم اور اکالہ رحم اور تعفن کی علامتون مین ذکر کرینگے **تعفن رحم کا بیان** یہ مرض بھی
ایک شعبہ قروح رحم کا ہے اور سبب اسکا عسر ولادت خواہ جنین کا مرجانا اور ادویہ حریفہ کا استعمال ہوتا ہے یا کسی حاد اور تیز رطوبت کا
رحم سے بہنا اور جراحات اور زخمون کا رحم مین پڑکر متعفن ہوجانا اور یہ تعفن قریب رحم کے بھی ہوتا ہے اور عمق مین بھی ہوتا ہے
اور چرک بھی ہوتی ہے اور نہین بھی ہوتی ہے۔ جو تعفن عمق رحم مین ہوتا ہے وہ اس علامت سے خالی نہوگا کہ مختلف رطوبات بھی اوسمین
نکلتے ہون اور اکثر یہ رطوبات ہمرنگ دردی شراب کے ہوتے ہین **اکالہ رحم کا بیان** ہمنے رحم کے سڑجانے کا بیان کردیا اور
اوسکی علامت اوسمین بیان کی ہے جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے۔ اور زیادہ زمانہ تک اوسکا نہ گرنا اچھی بات نہین ہے سرطان
رحم کی یہ علامت ہے کہ اوسمین درد ہمیشہ رہا کرتا ہے اور ضربان مدتہاے دراز تک ہوتا ہے یعنے ضربان دیر تک ہوتا ہے ایسا نہین
کہ جاب ہوئی اور مٹ گئی **علاجات** واجب ہے کہ پہلے خوب دیکھ لین کہ قرحہ رحم چرک آلودہ ہے یا نہین اگر چرک آلودہ ہو پہلے
اوسکی صفائی ماء العسل وغیرہ سے کرین اور یہ ادویہ بذریعہ پچکاری کے رحم مین پہونچائین خواہ طبیخ ایرسا اور مرہم ہاے منقیہ
سے پہلے اوسکو پاک اور صاف کرین۔ اور اگر اکال ہو ایسے مرہم کی پچکاری دین جو اکال کی اصلاح کرے اور تنقیہ بدن کا بھی
ہمراہ اصلاح اکال کے کیا جاے اور استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جو موافق مزاج کے ہون۔ اور اسکا بھی لحاظ کرین کہ یہ مرض
ہمراہ ورم کے ہے یا ورم نہین ہے اگر ورم بھی ہو پہلے اوسی کا علاج کرین اور تسکین پیدا کرین اون علاجات سے جو ورم کیواسطے
ہم بیان کرینگے۔ جب رحم کی صفائی بخوبی ہوجاے اوسوقت ادویہ مدملہ اور مرہم ہاے مذکورہ سے علاج کرنا چاہیے۔ یہ نسخہ
مرہم کا ابتداے مرض مین نفع کرتا ہے جبکہ زخم مین گوشت نہ اوگا ہو۔ مرتک اور سپیدہ اور انزروت ہموزن لیکر قیروطی
بذریعہ موم اور روغن گل کی طیار کرین۔ اور اگر قرحہ مین چرک سپید ہو اسی قیروطی مین زنگار داخل کرین۔ جب زخم مین
گوشت پیدا ہونا شروع ہو اور بھرنے لگے اور نیا گوشت پیدا ہونا محسوس ہوجاوے اوسوقت علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے

تو تیا ی مغسول و دو جز اقلیمیا ے فضی سپیدہ انزروت ملکر ایک جز ہر روغن گل اور موم ملا کر قیروطی بنالین تدبیر مفتضت
عورتون کی یعنی جن عورتونکی بکارت جاتی رہی ہو جماع وغیرہ سے - ایسی عورتونکو بوقت ازالہ بکارت کے دردہای سخت
عارض ہوتی ہین خصوصاً اگر اونکے رحم کی گردنین تنگ ہون عورتونکو اور بکارت کی جھلی تنگ اور بودی کمزور ہو اور قضیب
اوس مرد کا جو ازالہ بکارت اس عورت کا کرتا ہو بڑا ہو - جسوقت ان عورتون کو بعد ازالہ بکارت کے نزف الدم یعنی جریان
خون عارض ہو اور دردہاے شدید انکو ستائین واجب ہے کہ آبہای قابضہ اور شراب اور روغن زیتون مین بٹھائی جائین
اور بعد آبزن ہای مذکورہ کے قیروطیات کا استعمال کیا جاے اس طریقہ سے کہ قیروطی کو چیتھڑے مین لگا کر کسی انبوبہ خواہ مجوف
شی پر لپیٹ کر مقام معلوم مین رکھین جو التحام زائد یعنی بالکل زخم کے پور جانے کو بھی منع کرے ورنہ سوراخ سب بند ہو جائیگا - اور
جماع کرنے مین اونسے خفت کیجاے - اور اگر قرحہ پڑجاے لازم ہے کہ پہلے ادویہ منقیہ جو ریم اور چرک سے پاک کردین اونکو استعمال کر کے
بعد ازان وہی مرہم لگاے جائین جو اور قسم کے قروح کے واسطے مذکور ہوچکے ہین اور طین مختوم وغیرہ اون مین داخل کردین
شقاق رحم کا بیان رحم کا شقاق یا اندر ہوتا ہے یا گردن مین بہرحال یہ شقاق یا تو ایسی خشکی اور یبوست زائد سے پیدا
ہوتا ہے جو رحم پر طاری ہوتی ہے خصوصاً جو خشکی رحم کی بعد وضع حمل کے ہوتی ہے - یا کسی ورم کے سبب سے شقاق عارض ہوتا ہے
اور پہلے بہت خفیف عارض ہوتا ہے کہ درد بھی اوسمین تھوڑا سا اور وہ درد زہ مین دہ چھپا ہوا یعنی درد زہ اور ولادت کے
ساتھ شقاق کے درد کا امتیاز نہین ہوتا ہے اور بعد ولادت جو کسیقدر بقیہ درد کا رہجاتا ہے اوسکے ہمراہ بھی درد شقاق کی تمیز
نہین ہوتی بعد ازان پھر یہ درد شقاق اچھی طرح ظاہر ہوجاتا ہے خصوصاً جب اوس مقام کو چھوئین - کبھی شقاق زیادہ بڑھجاتا ہے
اور بیشتر مثل ثالیل اور مستون کے بڑھ جاتا ہے شقاق کا زخم باقی رہ جاتا ہے اگرچہ مقام معلوم کا زخم جو ولادت وغیرہ سے ہو
مندمل بھی ہوجاے علامت شقاق کی اور اوسکی شناخت کبھی اسطرح بھی ہوسکتی ہے کہ ایک آئینہ عورت کی شرمگاہ
کے سامنے رکھکر اوسکی عضو مخصوص کو کھولین اور جو شیح اور شکل پھٹی ہوئی اور چاک زخم وغیرہ کا آئینہ مین دکھائی دے
اوسے دیکھ لین - منجملہ اون چیزونکے جو شقاق پر دلیل ہوتی ہین یہ بھی ہے کہ بوقت جماع کرنے کے درد ہو اور آلت مرد
کے خون بھرے ہوی بر وقت جماع کے نکلین علاج شقاق وہ حال سے خالی نہین ہے یا تو اندر رحم کے ہو یا رحم کی گردن مین
اور قریب گردے کے ہو - اندرونی شقاق کا علاج ایسے حمولات سے کیا جاتا ہے جو نافذ ہون یعنی اونکی ادویہ مین قوت نفوذ کی
زیادہ ہو اور قطورات کے ذریعہ سے بھی علاج اوسکا کیا جاتا ہے جو پچکاری کیطرح سے اندر پہونچای جائین اور اونمین قابض ادویہ
پانی مراہم مصلحہ ملا کر مستعمل ہوتے ہین جیسے وہ مرہم جو اقلیمیا اور مرداسنج سے بنتی ہین اور مرہم شقاق مقعد بھی اونھین میں داقابضہ
مین داخل ہوتا ہے - اور جس قسم کا علاج شقاق کا کیا جاے اوسی کے مطابق اور مناسب ہر ایک شی لاذع اور تیز سے پرہیز بھی کرنا چاہیے -
پھر اگر شقاق کے معالجہ مین کسیقدر انضاج کی حاجت ہو مرہم باسلیقون مین چربیان مناسب ملا کر استعمال کرین - اور اگر
شقاق کے ہمراہ گندگی زیادہ ہو اور اسپر دلیل یہ ہے کہ شقاق مدت دراز کا ہو اور علاج کا اثر کمتر قبول کرے اسلیے
کہ مادہ غلیظ ہے اوسوقت مرہم قراطیس ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین - پھر اگر اس مرہم کا تحمل نہو سکے اوسکے ساتھ
روغن سوسن اور علک الانباط ملا کر استعمال کرین پھر جب کسیقدر سکون اور آرام ہو تو تنہا شقاق کا علاج کرنا چاہیے -

خصوصاً اگر قرحہ پڑ گیا ہو۔ اکثر واسطے خشک کرنے زخم کے تانبے کا میل یا برادہ باریک پسا ہوا خواہ سرخ پھٹکری اور مازو
ہر ایک دوا تنہا خواہ مجموع ہر سہ ادویہ کی حاجت ہوتی ہے۔ جو شقاق کہ خارج میں ہو یعنی رحم کے اندر نہو اوسکے علاج کی
دشواری فقط توتیا سے سائیدہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے اور کار براری ہو جاتی ہے اسطرح سے کہ توتیا کو سرمہ سا پیسکر
انڈے کی زردی ملا کر استعمال کریں اور ہر وقت یہی دوا لگی رہنے دیں اور مرہم سپیدہ بھی اسطرح بکار آمد ہے اور نافع ہے

بیان رحم کی کھجلی اور فرسیموس کا کبھی رحم میں کھجلی بسبب اخلاط حاد صفراویہ کے خواہ اخلاط شور اور بورقی کے یا
اخلاط اکالہ سوداویہ کے پیدا ہوتی ہے اور ان اخلاط کا ظہور حیض کا خون سوکھا کر بخوبی ہو جاتا ہے خواہ دانہ اور بثور یعنی پھنسیاں
جو ان ہی اخلاط سے پیدا ہوتی ہیں یا منی عورت کی جو زیادہ گرم بروقت منزل ہونے کے معلوم ہو اوس سے اون اخلاط کا
وجود معلوم ہوتا ہے۔ اکثر کھجلی میں اسقدر افراط ہوتی ہے کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے۔ اور کبھی ایسی عورت کو یہ بیتابی
ہوتی ہے کہ جماع سے اسکا جی ہی نہیں بھرتا ہے اور طبیعت سیر ہی نہیں ہوتی اور یہی فرسیموس وہ ہے جو عورتونکو عارض ہوتا ہے
اور جسقدر ایسی عورت سے جماع کیا جاوے مرض اسکا بڑھتا جائیگا اور خراب حالی میں ترقی ہوتی جائیگی۔ علاج رحم کی خارش
کا علاج یہ ہے کہ پہلے تمام بدن کا تنقیہ عام فصد کے ذریعے سے کریں اور ہفت اندام کی فصد کھولیں اور پھر اگر حاجت باقی رہے
باسلیق کی فصد کھولی جاوے۔ اور خلط حاد کا استفراغ کیا جاوے اور ہر ایک خلط کا استفراغ اونہیں ادویہ سے کریں جو اوسکے
مناسب ہیں مثلاً خلط صفراوی کو سقمونیا سے اور بلغم کو حب اسطمیخیقون سے اور سودا کو حب افتیمون سے اور جوشاندہ افتیمون سے
اور منی کی تیزی اور جوش کو ادویہ مفردہ سے جو بارد ہیں توڑنا چاہیے اور اون دواؤن سے جن سے اخراج منی کا
ہو جاتا ہے اور یہ اخراج بقدر حاجت کے کرنا چاہیے اور مزاج مریض کا مشاہدہ کرکے طبیب مقدار اخراج منی کو تجویز کریں
اور فم رحم کو اقاقیا اور ہوفسطیداس اور گل سرخ اور صندل سے اور شیاف مامیثا اور پوست درخت مہندی سے اور سرکہ
اور روغن گل سے آلودہ کرتے رہیں ایضاً عصارہ خرفہ سے فم رحم کو تر رکھیں اور اکثر ان ادویہ کے ہمراہ تخم کتان بھی
ملا دیتے ہیں نطول ایسے پانی سے کریں جسمیں ادویہ قابضہ کو پکایا ہو اور ثفل اونکا بطور ضماد کے استعمال کریں۔ اور اگر
حاجت دوائے منقی رحم کی ہو شہد ہمراہ نہایت سرد پانی کے پلائیں۔ یہ دوا جسکو ہم اب لکھتے ہیں کھجلی کے لیے نہایت
مجرب ہے۔ برگ پودینہ اور پوست انار عدس مقشر نبیذ میں پکا کر حمول کریں ایضاً یہ دوا ہے زعفران اور کافور ہر واحد ایک
دانق مرداسنگ دو دانق حب الغار نصف درہم گوند کرچیانین اور سپیدہ بیضہ اور روغن گل تھوڑی سی شراب ملا کر
حمول کریں ایضاً ہلیلہ اور گلنار ہر واحد دو درہم عفص اور نوشادر اور شراب کہنہ سب کو اسقدر پیسیں کہ سوکھ جاوے اوسکے
بعد روغن گل سے مقام معلوم سے پہلے آلودہ کرکے پھر اوسپر اسی دوا کو چھڑکیں۔ منجملہ بخورات کے عفص ہے اور لب
حب الترج ان دونون کی دھونی دیں خواہ ایک ہی کی انمیں سے دھونی دیں کہ یہ دھونی بہت نفع کرتی ہے

ناصور رحم کا بیان ناصور کبھی رحم میں پڑ جاتا ہے اور اکثر یہ ناصور رحم کو توڑ کر جو اعضا کہ رحم کے مجاور اور قریب ہیں وہانتک
جا پہونچتا ہے تا اینکہ عانہ یعنی پیڑو کی ہڈی کو فاسد کرکے اوسکو متعفن کر دیتا ہے اور گردن رحم کو اوسی ہڈی کے ہمراہ
بھی سڑا دیتا ہے۔ اور کبھی یہ ناصور پیڑو کے پیچھے جسقدر جگہہ پاتی ہے وہانتک پہونچ جاتا ہے اور اکثر پیڑو میں خواہ پیڑو کی پیچھے

چھوٹے چھوٹے سوراخ ڈال دیتا ہی- اور بیشتر یہ ناصور پیڑو کیطرف رُخ کرکے پھر بطرف مقعد اور عضل مقعد کی جاتا ہی پس تھوڑا حصہ
اوسی ناصور کا رستہ کے متعلق معلوم ہوتا ہی اور بعض مقدار اوسکی باطن رحم مین معلوم ہوتی ہی مراد یہ ہے کہ رحم کے اندر اور باہر
دونون طرف اس ناصور کا ہونا معلوم ہوتا ہی- اور کبھی رحم کے ہر طرف اور جانب مین یہ ناصور پہونچ جاتا ہی- جو قسم یا جو مقدار اس
ناصور کی گردن رحم مین ہو اوسکا علاج ناممکن ہی اور اسیطرح جو ناصور رحم کو مثانہ اور مثانہ کے مُنھ تک پہونچ جاے اور اسیطرح
جو ناصور کسی عضو عصبی تک پہونچے کہ اوسکا بھی علاج ناممکن ہی- اور جو ناصور عضلہ مثانہ تک پہونچے اور دیگر اقسام ناصور رحم
کے جو اوپر مذکور ہوے اون سب کا علاج ممکن ہی- اگرچہ دشواری ہی اور سب سے زیادہ دشواری اوس ناصور کے علاج مین ہے
جو پیڑو کے بالون کی جگہہ مین ہو خصوصاً اگر پیڑو کی ہڈی مین چھوٹے چھوٹے سوراخ کردے علامات ناصور رحم کی
شناخت یہ ہی کہ مادہ پتلا لابتک عفونت اور سڑاند بنی رہے اور درد ہمیشہ ہوا کرے اور ناصور سے پہلے ایسے قروح پیدا
ہوے ہون کہ اچھے ہوتے ہون یعنے اونکا اندمال نہوا ہو اور علاج اونکا اگرچہ برابر ہوا تھا اور زمانہ دراز اون قروح کی مدت
اور علاج کا گذر چکا ہو اور صدید بہتا ہو پھر بعد ان خرابیون کے درد کے ایسے اقسام عارض ہونے لگین جیسے کہ سرطان مین
درد ہوتا ہی- ناصور کا مقام میرود نامی آلہ سے معلوم ہوتا ہی اور اوسکی انتہائی جگہہ اوسی آلہ کے اندر ڈالنے سے پہچانی
جاتی ہی اسطرح کہ سلائی ڈالکر ٹٹولنے سے پتہ لگتا ہی کہ یہ ناصور ابھی گوشت ہی تک پہونچا ہی خواہ گوشت سے تجاوز کرکے
ہڈی کو بھی توڑ چکا ہے اور یہ شناخت سلائی کی نوک اور کنارہ سے ہوتی ہی یعنے گوشت کی نرمی اور ملاست اور ہڈی کی
سختی اور خشونت سلائی کی نوک سے معلوم ہوجاتی ہی علاج ایک قسم ناصور کے علاج کی یہ ہے کہ چاک کیا جاے اور
اکثر اسطرح سے علاج کرنے مین چونکہ عضو مادوف عصبانی ہی کزاز تک نوبت پہونچتی ہی اور آواز بند ہوجاتی ہی اور
اختلاط عقل عارض ہوتا ہی اور چاک کرنا بھی اوسیقدر ناصور کا ہوسکتا ہی جو دکھائی دیتا ہی اور مردار گوشت کے ٹکڑے
اوس مین سے کٹ سکتے ہین مگر احتیاطی معالجہ یہ ہی کہ ناصور پر ادویہ مجففہ کا استعمال کیا جاے اور بدن کا تنقیہ کرین
اور رحم کی تقویت کیجاے اور نگہبانی اور حفاظت رحم کی عفونت اور مواد فاسدہ سے کیجاے **ضعف رحم کا بیان**
اسکا سبب سوء مزاج رحم کا ہوتا ہی اور نسیج رحم کا تحلیل یعنے بناوٹ عروق وغیرہ کے ڈھیلے ہوجانے سے اور امراض جو
پہلے عارض ہوے ہون اونکی برداشت کے صدمہ سے بھی رحم کا ضعف عارض ہوتا ہی رحم کے ضعیف ہونے سے
شہوت باہ مین کمی اور خون حیض برآمد ہونے کی زیادتی اور منی وغیرہ کی بکثرت آمد ہوتی ہی اور حمل قرار نہین پاتا علاج
ضعف رحم کا اوسی سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے جسکے سبب سے ضعف رحم عارض ہوا ہی اور تدارک اون آفات کا کرنا چاہیے
جو رحم کو عارض ہون اور اوپر انکی شناخت ہوچکی ہے **اوجاع رحم کا بیان** سوء مزاج مختلف سے اور تار و پود
رحم کے ڈھیلے ہونے سے اور امراض سابق کے عروض سے اور ریاح جن سے کشش پیدا ہو اور رطوبات ایسے جو
درد پیدا کنندہ ہون انھین اسباب سے درد رحم مین پیدا ہوتا ہی- یہانتک کہ بعض اوقات رحم مین ایسا درد اوٹھتا ہی
جیسے کہ امعا مین درد قولنج اوٹھتا ہی کبھی رحم کا درد اورام اور سرطان رحم کیوجہ سے اور کبھی قروح کی وجہ سے
عارض ہوتا ہی اور اسکے ساتھ درد مین خواصیر یعنے تہیگاہ کے مقامات اور ارنبیان یعنی ران کی جڑین اور دونون پہلو یان

اور پیڑھ اور پیٹر و سب شریک ہوتے ہین اور حجاب اور معدہ اور تمام سر خصوصاً یا فوخ بھی شریک درد رحم کے ہوتے ہین یعنی رحم سکے درد سے ان اعضا مین درد پیدا ہوتا ہی- اور بیشتر رحم کا درد بعد ایکمدت کے نہایت دس ماہ کے بعد ورکین یعنے دونون کولون کیطرف منتقل ہوجاتا ہی اور وہان پہونچکر بس ٹھہر جاتا ہی- ناظر کتاب ہذا ان جملہ اقسام کے اوجاع کا علاج بخوبی جانتا ہی اون مقامات کے پڑھنے سے جو اوپر گذر چکے ہین پھر اب تکرار بیان سے کچھ فائدہ نہین ہی **سیلان رطوبت رحم** کبھی بعض عورات کے رحم سے رطوبات متعفن کا سیلان ہوتا ہی اور منی بھی بعض عورتونکے رحم سے بہنے لگتی ہی- اوّل یعنی رطوبات کے بہنے کا سبب یہ ہی کہ فضول کی اونکے ارحام مین کثرت ہوتی ہی اور جسوقت رحم مین عفونت آجاے حیض کے رہنے کی جو رگین ہین اونمین ضعف ہضم پیدا ہوتا ہی اور اس مرض کے بیان کرنے اور رطوبت گندا ئی کے علاج کے بیان کا ایک جدا گانہ باب ہمنے تجویز کیا ہے اور جو ہر اس مادہ کا خون حیض کے رنگ سے بعد اوسکے خشک کرلنے کے پہچانا جاتا ہی اور حیض کا لتّہ خواہ گدّی وغیرہ جو عورتین ایام معمولی مین رکھتی ہین اوسکے دیکھنے سے بھی جو ہر مادہ کی شناخت بذریعہ رنگ خون حیض کی ہوجاتی ہی- اور دوسرا مرض یعنی منی کا سیلان اوسکے اسباب وہی ہین جو مرد کے سیلان منی مین ہوتے ہین- پھر اگر سیلان منی کا بلاشہوت ہو اوسکا سبب ضعف ہضم رحم کا ہوگا اور ضعف اوعیہ منی کا ہوگا اور استرخا اوعیہ منی کا- اور اگر سیلان منی کے ہمراہ کسیقدر شہوت اور لذع اور دغدغہ بھی ہو اوسکا سبب منی کا رقیق ہوجانا اور اوسمین حدت کا آجانا ہی- اکثر سبب سیلان منی کا رحم کی کھجلی ہوتی ہی اور اوسکا دغدغہ اور کھجلی کا اوٹھنا منجر بانزال منی ہوجاتا ہی- جس عورت کو سیلان منی کی شکایت ہی اوسکا نفس تنگی کرتا ہی اور اشتہاء طعام اوسکی ساقط ہوجاتی ہی اور رنگ اوسکا بدل جاتا ہی یعنے خراب ہوجاتا ہی ورم اور نفخہ اوسکی آنکھ مین پیدا ہوتا ہی مگر اوس نفخہ مین درد نہین ہوتا اکثر تو یہی ہی اور کبھی آنکھونکی سوجن کے ہمراہ درد بھی اوسی نفخہ مین ہوتا ہے-

علاج سیلان منی کا عورتونکے سیلان منی کا علاج بھی اوسیطرح کیا جاتا ہی جس طرح مردون کی سیلان منی کا علاج ہے- لیکن سواے منی کے اور قسم کی رطوبات کا سیلان اوسکے علاج مین ابتدا تنقیہ بدن کی بذریعہ فصد کے کرنی چاہیے اور اگر حاجت ہو مسہل بھی دینا ضرور ہے بعد اوسکے رحم کا احتقان پہلے تو ایسے منقیات سے کرین جو ہمراہ تنقیہ رحم کے مجفف بھی ہون یعنی خشکی بھی پیدا کرین جیسے جوشاندہ ایرسا اور فراسیون- اور دونون پنڈلیون کی مالش روغنہاء ملطفہ سے ادویہ حارہ ملاکر کرنی چاہیے جیسے روغن اذخر عاقرقرحا اور فلفل ملاکر اوسکے بعد ادویہ قابضہ کا استعمال حقنہ مین بھی اور بلائی کے ذریعے سے بھی کرین- حقنہ رحم کا عمل بعد استفراغ اور تنقیہ بدن کے زیادہ ہوتا ہی- حقنہ رحم کے وہی ترچیزین اور پانی کے اقسام ہین جنمین مازو اور گلنار پوست انار اور اذخر اور آس وغیرہ کو جوش دیا ہوا **احتباس حیض اور کمی آمد حیض** خون حیض جو بند ہوجاتا ہی یا تو کسی ایسے سبب خاص سی بند ہوتا ہی کہ رحم مین وہ سبب ہے یا کسی عضو مشارک کے سبب سے بند ہوتا ہے- خاص رحم کا سبب یا تو اصلی اور غریزی رحم کا ہوتا ہی یا اینکہ وہ سبب رحم مین نیا حادث ہوا ہی اصلی اور غریزی نہین ہی- دوسری طرح سے بیان سبب کا یون کرتا ہون کہ حیض کا بند ہونا یا کسی ایسے سبب سے ہی جو قوت دافعہ بدن سے متعلق ہے یا وہ سبب مادہ اور جوہر خون حیض مین ہی یا آلۂ مخرج حیض مین وہ سبب ہے بس اور کہین نہین- قوت مین احتباس حیض کا سبب جیسے کہ ضعف قوت بسبب کسی سوء مزاج کے عارض ہو عام اس سے کہ وہ سوء مزاج بارد خواہ یابس ہو

خواہ حار یابس ہو- یا بارد سوء مزاج یا مادی ہو یا مادی نہین ہو بلکہ ساذج ہو- مادہ مین جو سبب ہے یا تو اوسکی مقدار سے ہی یا مجرد
کیفیت مادہ سے ہے خواہ دونون کمیت اور کیفیت مادہ ملکر سبب احتباس ہون- تنہا مقدار مادہ مین تو سبب احتباس قلت
اور کمی اوسکی ہوتی ہو اور یہ کمی یا تو غذا کی کمی سے ہو گئی اور اگر باوصف کثرت غذا کے پھر بھی مقدار مادہ حیض مین کمی ہو تو
پھر ایسا ہوگا کہ اوس غذاے کثیر مین فضول طمثی نہین باقی رہتی ہین یعنے سب کی سب جزو بدن ہوجاتی ہے- اور ایسی توانا
عورت کی طبیعت مردون کے طبع سے مشابہ ہوگی اور ہضم کامل پر قادر ہوگی اور حصّہ ہاے غذا کو مقامات اور اعضاے بدنی
پر بانٹنے اور تقسیم کردینے پر بقدر مناسب قادر ہوگی اور فضول غذائی کے دفع کرنے پر بھی اسکو پوری قدرت ہوگی
جس طرح سے کہ اون فضول کو مردان قوی دفع کرتے ہین اور یہ وہی عورتین ہین جنکے پٹھے اور عضل فربہ ہوتے ہین اور
انھین مین وہ بھی ہین جو مردانہ مزاج ہین اور جنکے ورک اور سرین چھوٹے اور تنگ ہوتے اور سینہ انکے کشادہ اطراف بدن
انکے جیسے کفدست وغیرہ خشنے اکثر ہا کرتے ہین- یا کمی مقدار مادہ طمثی کی باوجود کثرت غذا کے بوجہ استفراغات کے ہو کہ ادویہ
مستفرغہ کا استعمال ہوا ہے خواہ ریاضت کیوجہ سے کمی ہوئی ہو اور خصوصاً وہ استفراغ جنسے خون بدن کا نکالا جاتا ہو یا خودبخود
نکلتا ہے جیسے رعاف اور بواسیر خواہ کوئی اور زخم وغیرہ- کیفیت مادہ کا سبب احتباس ہونا جیسے کہ خون کا غلیظ ہونا برودت
کی وجہ سے خواہ اوس خون مین اخلاط غلیظہ بلغمیہ کی آمیزش زیادہ ہونے سے اور اکثر یہ بات بوجہ لذع کے خواہ جو کیفیت
قائم مقام لذع کے ہو اوسی سے پیدا ہوتی ہو جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے- جو سبب کہ از طرف آلہ کے ہوتا ہو وہ سدّہ ہے جو کبھی
بسبب حرارت مجففہ کے پڑجاتا ہو کہ اوسکو تقبض اور سکڑجانا بھی لازم ہوتا ہو خواہ برودت مجمدہ سے یہ سدّہ پڑتا ہو- اور اکثر سدّہ
کا مورث زیادہ پانی کا پینا ہوتا ہو اور یہی احتباس حیض جو سدّہ سے عارض ہوتا ہو عورت کو بانجھ اور عاقر کردیتا ہو- خواہ یہ
سدّہ بوجہ یبوست مکثفہ کے پڑتا ہو جسکی وجہ سے تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہو خواہ زیادتی سے چربی کے یہ سدّہ پڑجاتا ہے
یا اخلاط غلیظہ کی افزونی سے جنین لزوجت سی ہو خواہ اورام رحم کیوجہ سے یا زبوں غشائی کے عیب کی وجہ سے جو عورتون
مین ہوتا ہو خواہ گوشت کی زیادتی کہ اوس سے عورت رتقا ہوجاتی ہو اور قابل جماع کرانے کے نہین رہتی خواہ رحم مین قروح
پڑجانے سے کہ وہ قروح پڑکر جب مندمل ہوے رگہاے ظاہری کے مُنھ کو بند کردیا- یا درد کے اقسام رحم مین ایسے ہون
کہ جزو حیض کے راہ مین سدّہ ڈالین خواہ انقلاب رحم اون دردہاے رحم سے ہو گیا ہو یا گردن رحم کی چھوٹی ہونی سے
راہ آمد حیض کی بند ہو گئی ہو خواہ چوٹ لگنے سے اور گر پڑنے سے کوئی ایسی فزونی پیدا ہوجاے کہ ابواب اور راہین
رگہاے حیض کی بند کردے خواہ اسقاط حمل کے بعد یہ انسداد پیدا ہوا ہو- مشارکت اعضا سے جو احتباس حیض ہوتا ہو
اوسکی یہ صورتین ہین کہ جیسے ضعف جگر اسقدر ہو کہ خون کا انبعاث اور پہونچنا جگر سے دیگر مقامات بدن مین
نہو سکے اور نہ تمیز خون کی جگر اور رطوبات سے کرکے تولید خون کی کرسکے یا کوئی سدّہ جگر مین ایسا پڑا ہو خواہ
تمام بدن مین سدّہ پڑگئے ہون کہ مجاری خون کے بند ہو گئے ہون- زیادہ فربہی اور سمن مفرط سے بھی سدّہ
پڑتے ہین اسلیے کہ مسالک اور راہون مین بوجہ مزاحمت کے تنگی پیدا ہوتی ہے اور ہزال یعنے لاغری بدن سے
بھی مسالک مین تنگی بسبب جفاف اور خشکی کے پیدا ہوتی ہو لہذا التسدید مسالک لاغری سے بھی ہوجاتی ہو اور خون کی

کمی بھی چونکہ بروقت لاغری اور ہزال کے ہوتی ہو اسوجہ سے بھی احتباس طمث لاغری مین ہوتا ہی (اور سمن مفرط مین بلغم
وغیرہ کی افزایش سے بھی کمی خون کی اور حبس طمث ہوجاتا ہی) خون کا مقتضے یہ ہی کہ رحم پر اوسکا حملہ بنظر خروج کے ہوتا ہے
یعنے خون کا رحم کیطرف آنا چونکہ مقتضی طبعی ہو لہذا وہ مقدار خون کی رحم کیطرف آنے پر براہ طبیعت آمادہ رہتی ہی پھر جب
کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکورہ الصدر کے اوس خون کو راہ ادھر آنیکی نہ ملے پلٹ جاتا ہی اور جب مکرر اسطرح خون کا حملہ آمد کا
بطرف رحم کے ہوا اور پلٹ گیا پھر بعد تکرار واپسی کے تمام بدن مین پھیل جاتا ہی اور اس انبساط نامناسب سے امراض ردی
اور مہلک پیدا کرتا ہی اعراض احتباس حیض کے جس عورت کا حیض بند ہوجاۓ اوسے چند امراض عارض
ہوتے ہین۔ ازانجملہ اختناق رحم ہی اسلیے کہ رحم زمانہ احتباس مین گندہ اور فربہ اور کسی ایک طرف جھکا ہوا ہوتا ہی۔ ایضاً
ایسی عورت کو اورام رحم گرم ورم ہون خواہ اورام صلبہ سوداویہ اور اورام احشا بھی عارض ہوتے ہین۔ معدہ کے
امراض از قسم ضعف ہضم اور سقوط اشتہا اور شہوت فاسدہ اور متلی اور تشنگی بشدت اور لذع معدہ اسکو عارض
ہوتے ہین امراض راس اور عصب کے امراض از قسم صرع اور فالج کے اور سینہ کے امراض مین کھانسی اور تنفس
بھی عارض ہوتے ہین اور اکثر اقسام امراض جگر کے جیسے استسقا وغیرہ بھی عارض ہوتے ہین اور سحنہ اسکا متغیر
ہوجاتا ہے۔ ایضاً ایسی عورتون کو عسر بول اور حصر بول یعنے پیشاب کا گھٹا ہوا رہنا اور اوجاع قطن یعنی ریڑھ
کے درد اور گردن کا درد بھی عارض ہوتا ہی بدن بھاری ہوجاتا ہے اور قلق اور کرب پیدا ہوتا ہی اور پھریری
اسکے بدن مین اوٹھا کرتی ہی اور حمیات محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین۔ بیشتر کلام کرنے اور بولنے مین اسی دشواری
پیدا ہوتی ہی اور عضل زبان کی تخفیف وہ بخار گرم کرتا ہی جو اسکے رحم وغیرہ سے اوٹھ اوٹھ کر تا دماغ وغیرہ پہونچتا ہی
کبھی یہ گرانی بدن کی بسبب درد کے پیدا ہوتی ہی۔ قلق اور کرب اسکو عارض ہوتا ہی بوجہ اون اوجاع کے جو صفن
مین اوٹھتے ہین اور بسبب اوسی بخار حار کے جو ابھی مذکور ہوا ہے۔ اور کبھی اسکے تمام بدن مین ورم آجاتا ہی۔ خون
سے صدید کا کھچکر آنا بھی اسکو عارض ہوتا ہی۔ اکثر اسکو بروقت احتباس حیض کے تشبہ بمردون کا ہوجاتا ہی اگر براہ
خلقت قوی ہی اور اسقدر قوت اسمین ہو کہ جو فضلہ حیض کا اسکے بدن مین محتبس ہو رہا ہی اوسکے استعمال مناسب پر
قادر ہو جیسے مرد کے جملہ اشخاص اس فضلہ کے احالہ پر قادر ہوتے ہین اور یہ مشابہت ایسی عورتون کی مردون سے
اسطرح ہوتی ہی کہ بال اوسکے بدن پر بکثرت پیدا ہوجاتے ہین اور ایک چیز مثل داڑھی کے اسکے چہرہ پر اوگ آتی ہی
آواز اسکی جو ذیل کی ہی ڈوک مین آجاتی ہی اور بھاری ہوجاتی ہی جیسے مرد کی آواز شروع بلوغ ڈوک مین آتی ہے
بعد اس حالت کے یعنی مشابہت بمردان پھر یہ عورت مرجاتی ہی اور بیشتر قبل مرجانے کے ایسی عورت اس حالت مین
ہوجاتی ہی کہ اب ادرار حیض کی تدبیر اوسکی ممکن نہین ہوتی مترجم کہتا ہے یہ حالت ایسی ہی جیسے کہ آج کل بتواتر ہمارے
قرب وطن مین ایک دختر قوم کا یتھ کی مرد ہوجانے کی خبر مشہور ہوئی اور ہمنے بہت سے اشخاص سے کہ اکثر لوگون نے
امتحاناً اوسکی شرمگاہ کو دیکھا بجاے عضو مخصوص بزنان اب اوسکے آلہ مردی پیدا ہوگیا ہے اب اوسکے ادرار حیض
کی تدبیر محال ہے اور یہ معاملہ ضلع بارہ بنکی تحصیل سنی گھاٹ متصل قصبہ رُدولی واقع ہونا مشتہر ہوا ہے۔

و ان اللہ علے کل شئی قدیر ہیں اکثر عورتین جنکو تشبہ مردون سی احتباس حیض سے ہوجاتا ہی خواہ وہ عورتین جنھین مرض احتباس
عارض ہوتا ہی وہی عورتین ہین جو کثیر الولادت ہوتی ہون۔ پھر جب اون سے جماع نہ کیا جای اور اونکے شوہر اونسے غائب
ہوجائین اور حیض اونکے بند ہون پس نرم دلی اور رقت قلب انکے بوجہ نکلجانے مقدار معتد بہ کے خون سے بذریعہ حیض
جو خاصہ عورتون کا ہی جاتا رہتا ہے اور حمل سے بارور ہونے کو قبول کرنا اور جماع کرانے سے دل خوش ہونا اور مردون کی
زبردستی اور مطاوعت اوسی خضوع کیوجہ سے پسند کرنا یہ سب زنانہ خواص اوسی احتباس کیوجہ سے زائل ہوجاتے ہین۔
منجملہ اعراض کے جو عموماً عورتون کو احتباس حیض سے لاحق ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ اونکا پیشاب سیاہ ہوتا ہی اور پیشاب مین
رسوب صدیدی مثل ماء اللحم کے ہوتا ہی اور بیشتر محض خون کا پیشاب انکو آتا ہی علامات جو احتباس حیض کے اقسام متعلق
اسباب بارد سے ہین اونکی شناخت یہ ہی کہ نیند گہری آتی ہو اور بحالت خواب تجحیر زیادہ ہوتی ہو اور بدن کا رنگ
سپید ہو رگون مین سپیدی سبزی نظر آئے نبض متفاوت ہو پسینا ٹھنڈا نکلا کرے پیشاب زیادہ ہو براز مین بلغمیت کا غلبہ ہو۔
اور جو اقسام احتباس حیض کی حرارت سے متعلق ہین اونپر دلالت التہاب سے ہوگی اور رحم خشک رہے گا اور دیگر علامات
حرارت جو بارہا معلوم ہوچکے ہین۔ جو قسم احتباس کی متعلق بہ یبوست ہی اوسپر علامات یبس کے دال ہونگے اور یہ علامات
بھی معلوم ہین اور لاغری بدن کی اور رگونکا خالی ہونا اون علامات کی تاکید کریگا۔ ورم اور رتق وغیرہ کے سبب سے
جو احتباس ہوا وسکے بھی علامات معلوم ہین اونھین بیانات سے جو ابتک اکثر ابواب مین لکھے گئے اور ہمکو کچھ احتیاج
اونکے تکرار بیان کی نہین ہی معالجات تسخین اور تبرید اور خون کے تولید کی تدبیر اور بدن کی ترطیب اور اورام کا
علاج اور رتق کا معالجہ وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اونھین قواعد کلیہ سے معلوم ہوسکتے ہین جو مکرر لکھے جاچکے۔ اور وہ قسم
احتباس کی ایسے رتق سے عارض ہو جسکا علاج نہین کرنا چاہیے خواہ رگونکے منھ بند ہوجانے سے جو زخمونکے پورجانے سے
بند ہوگئے ہون خواہ کسیوجہ سے انسداد اور بند ہوجانا رگونکے منھ کا سبب اس احتباس کا ہوا ہو ایسی عورات تو گویا
اونھین بیمارون مین شمار کیجاتی ہین جنکی صحت سے یاس قطعی ہی۔ انکا علاج بنظر حفظ صحت باقیماندہ بس یہی ہی کہ خونکا اخراج
انکے بدن سے ہوا کرے تاکہ خون کی کثرت انکے ابدان مین نہوجاے اور بدن کا انکے تنقیہ ہوا کرے اور ریاضت
کا استعمال انھین برابر کرایا جاے۔ ہمکو تو اسوقت واجب یہی ہی کہ اون علاجات کا بیان کرین جن سے ادرار حیض
ہوتا ہے اور یہ وہی ادویہ وغیرہ ہین جو خون کو رحم کیطرف متحرک کرتے ہین اور خون کو مسام مین نافذ کردیتے ہین
اور مسام کو کھولدیتے ہین۔ ہم نے ایسے ادویہ کا بیان ادویہ مفردہ کے نقشہ جات اور جدولون مین کیا ہی اور مرکب
نسخہ جات کو قراباذین مین لکھدیا ہے۔ مگر اس مقام پر ہمارا ارادہ یہ ہی کہ ایسے تدابیر اور ادویہ کا بیان کرین اور ایسے
مداوا کا بیان کیا جاے جو اسی مقام کے زیادہ تر لائق ہی۔ احتباس حیض کی تدبیر دور کرنے کی یہ ہی کہ خون کی تحریک
بقوت حیض بہنچانے کیطرف کیجاے اور منجملہ اون تدابیر کے یہ ہی کہ فصد صافن رگ کی بھی یہ فعل کرتی ہے اور
اوس رگ کی فصد جو پاشنہ پا کے نیچے ہی اور زانو کی رگ کی فصد اور مابض کی فصد اس رگ سے زیادہ قوی تر ہی۔
حجامت ساق پر کرنے اور کعب پر خصوصاً جو عورتین فربہ ہون کہ اونھین زیادہ موافق آتی ہے۔ بیشتر اسکی

حاجت ہوتی ہی کہ دوبارہ دوسرے پاؤن سے فصد صافن کی کھولی جاوے - ہمیشہ اعضاء زیرین کو پٹی وغیرہ کس کر باندھے رہنا
اور بندش کرکے اوسیطرح چھوڑ دینا چند روز تک بعد ازان اون ادویہ کا استعمال جو تفتیح مسام کرین اور رطوبات لزجہ اگر
بدن مین ہون اسہال کے ذریعہ سے اونکو نکالدینا چاہیے بشرطیکہ سبب احتباس کا رطوبت ہو - پھر ان تدابیر کے بعد ادویہ خاص
کا استعمال کرانا چاہیے اور ادرار حیض کی تدبیر ایسی ادویہ سے کرین جو خون کی تلطیف اور تفتیح سُدّون کی کرتی ہین - انھین
ادویہ مین سے کچھ تو پینے کے لائق ہین جیسے فوتنج اور اوسکا جوشاندہ ہمراہ ماء العسل کے اور اسی کا پسا ہوا سفوف ماء العسل پر
چھڑک کر - ابہل اس سے بھی زیادہ قوی ہی اور مشکطرامشیع زیادہ قوی ہی اور دارچینی اور ایارج فیقرا اور سکبینج اور جاؤشیر
اور پھل اوسی درخت کا جسمین سے جاؤشیر نکلتی ہی اور جند بیدستر قردمانا اور جوشاندہ افسنتین اور جوشاندہ لوبیای سرخ کا اور مجروشہ
اور اُشتر غار اور تخم مرزنجوش - حمول کے ادویہ بھی ہین جیسے فربیون سپید تخم حنظل لبنی یعنے اذان الفار دشتی قنطوریون جنگلی
زیتون کا گوند جاؤشیر جند بیدستر حلتیت سکبینج قردمانا عصارہ افسنتین - اور کبھی او فربیون کو روئی کے پہئل پر لگاکر حمول کیا جاتا ہے
اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر نکالڈالا جاتا ہے مگر زیادہ تاخیر نکرنی چاہیے اور نہ بافراط اس دوا کی مقدار کا استعمال جائز ہی - یہ حمول
جسے ہم لکھتے ہین ہمارا مجرب ہے (اور دوسرا نسخہ یہ ہی حمول جید) مرمکی فوتنج مکہ چار درہم ابہل یا بخدرہم سداب خشک وزن ایک
درہم زبیب خستہ برآوردہ بیش درہم تلخہ گاؤ مین پیسکر جند فرزجہ طیار کرین - ایضاً جند بیدستر اور مرمکی سک مثل بلوط کے
مخروطی شکل کی بتی روغن بان کے ذریعہ سے بناکر حمول کرین - روغن اقحوان بھی ادرار حیض کرتا ہی جب اوسکا حمول کیا جاے
عصارہ شقائق اور نسرین بھی ادرار کرتا ہے ایضاً اشنان فارسی عاقرقرحا کلونجی سداب تازہ فربیون سب ہموزن لیکر
نرم نرم پیسین اور گندہ بروزہ مین لت کرکے ایسے صوف مین جو روغن زنبق مین ڈبویا گیا ہو اوسکے اندر رکھکر حمول کرین
اور اندر رحم کے پہونچاوین - از انجملہ ضمادات اور تکمادات بھی ادرار کے واسطے مستعمل ہوتی ہین - افاویہ سے تکمید کرنی
بھی ادرار حیض کرتا ہی - از انجملہ بخورات بھی مدر حیض ہین جیسے حنظل تنہا کہ اسکی دھونی فوراً ادرار حیض کرتی اسیطرح جاؤشیر
اور قردمانا اور حلتیت اور سکبینج - از انجملہ آبزن کے اقسام ہین ایسے پانی سے جنمین ملطفات مدرہ طمث کو جوش دیا ہو جیسے فوتنج
اور سداب اور مشکطرامشیع وغیرہ

چوتھا مقالہ آفات وضع رحم اور اوسکے اورام وغیرہ کے بیان مین

یعنے جو وضع اور طرز شکل رحم کی ہوتی ہی

رتق کا بیان

رتق ایک قسم کی افزونی ہی جو فم فرج مین پیدا ہوکر اس قدر
بڑھجاتی ہی کہ جماع سے منع کرتی ہے اور یہ فزونی ہر ایک شی زائد سے پیدا ہوتی ہی عضلی ہو خواہ مضبوط اور قوی جھلّی سے ہو -
خواہ اوسی مقام پر قروح کا التحام ہونے سے یہ بات پیدا ہوجائے یا خلقت اصلی کیوجہ سے یہ عیب پیدا ہوجاے - خواہ درمیان
فرج کے منھ کے اور فم رحم کے انھین اقسام کے بعینہ کوئی فزونی پیدا ہوجاوے - یا فقط فم رحم پر کوئی ایسی چیز پیدا ہو جو
حمل اور حیض کی آمد کو مانع ہوا اور یہ شی از قسم جھلّی کے ہو خواہ التحام رحم قرحہ وغیرہ کا ہو - یا اینکہ اصل خلقت مین سوراخ ہی
پیدا نہوا ہو یہانتک کہ بعض لڑکیونکو بروقت ابتداے حیض کے یہ کیفیت ہوتی ہی کہ حیض کے نکلنے کی راہ اونکے
بدن مین نہین ہوتی کسی ایک سبب سے انھین اسباب مذکور الصدر سے تب اوسکو دردہاے شدید عارض ہوتے ہین
اور بلاے عظیم مین وہ دختر مبتلا ہوتی ہی - پھر اگر کوئی تدبیر اور حیلہ اوسکے خون کے اخراج کا یا اوسکے حاملہ ہونیکا نہ کیا جاے

نسخہ کا مجرب حمول

حنظل کی دھونی سے فوراً ادرار حیض ہوتا ہے -

خون اوپر کیطرف پلٹ جائیگا اور یہ دختر سیاہ رنگ ہوکر اختناق رحم مین گرفتار ہوکر مرجائیگی - کبھی اتفاقیہ ایسا بھی ہوتا ہی کہ رتقا عورت بشہوت حاملہ ہوجاتی ہی پس بعد حاملہ ہونے کے نجود وہ عورت اور اوسکا بچہ مرجاتا ہی اگر کسی حیلہ سے اسقاط جنین کا نہ کرا دیا جاوے اور ایسی عورت کا حاملہ ہوجانا کسی ایک وجہ سے منجملہ وجوہ مندرجہ ذیل کے ہوسکتا ہی یا تو یہ بات ہی کہ جو مقدار رتق کی محاذی اور سامنے فم رحم کے ہو اوسکی بناوٹ بالکل ڈھیلی اور بودی جسپس جیسی ہو خواہ اوسی مقدار مین سوراخ زیادہ ہون اسقدر کہ اونکی وجہ سے رحم کو یہ بات ممکن ہو کہ منی مرد کو کسیقدر جذب کرسکے اگرچہ تھوڑی ہی سہی پس اسی تھوڑی مقدار سے نطفہ قرار پاتا ہے - یا اینکہ حق اور صحیح کسیقدر تو رای فیلسوف کے ہو اور کسیقدر صحیح رای جالینوس طبیب کی ہو - اب اس فرض پر محتاج الیہ اعضاے مولود کی خلقت مین عورت کی منی ہوگی بنا بر قول حکیم فیلسوف کے - اور رحم کے اوسی کا درار بنا بر قول جالینوس کے ہوتا ہوگا اور مرد کی منی عورت کی منی سے ایک قسم کی قوت اور رائحہ پاتی ہوگی برطبق رائے فیلسوف کے اسلیے کہ اوسکی رای یہ بھی ہی کہ خاگی انڈا جسوقت اوسے ایک قسم کی سردی ایسی پہونچے کہ ہمراہ اوسی برودت کے رائحہ منی نر جانور کا انڈے مین پہونچ جای پھر وہ خاگی نر ہے گا بلکہ بے عیب اور قابل بچہ پڑنے کے ہوجائیگا علاج رتقا کا علاج سواے لوہے سے کاٹنے کے اورکسیطرح نہین ہوسکتا ہی - اگر یہ رتق اور فزونی ظاہر اور نمایان ہو اوسکی پسندیدہ تدبیر یہ ہی کہ دونون باڑھین خواہ دونون لب فرج کے چیر کر خوب طرح اوسکا منھ کھول دیا جاوے اور پھیلا دیجاوے اور پھیلانے کی تدبیر یہ ہی کہ ہر ایک پہل پر ایک رفادہ خواہ وصّی سے پٹی کس کر باندھین اور باندھنے والا اپنے دونون انگوٹھون پر ایک چیتھڑا لپیٹ لے اور دونون باڑھون کو فرج کی زور سے کھینچے تاکہ درمیانی جگہہ اچھی طرح سے کھل جاوے اور شگاف نمایان ہوجای بعد اسکے کسی تیز آلہ حدید سے جو خوب اوبلی ہوئی باڑھ رکھتا ہو جیسے تیلی چھری جاکو نشتر وغیرہ اور چھوٹا اسقدر ہو کہ چٹکی مین چھپا ہوا رہے ایسے تیز آلہ کی اعانت سے وہ جھلی جس سے عورت چیرہ بند ہوجاتی ہی پھاڑ ڈالی جاوے اور اوس جھلی کے نیچے جو گوشت زائد پیدا ہوکر مرض رتق کا سبب ہوا ہی کاٹ ڈالین بشرطیکہ اس جھلی کے نیچے وہ گوشت ہو بھی اور کاٹنے مین بھی یہ طریقہ بہتر ہی کہ تھوڑا تھوڑا سا کاٹین حتی کہ اوس فزونی مین سے کسیقدر بھی باقی نرہجاوے اور اصلی گوشت ذرا سا بھی نہ کٹنے پاوے اور یہ بات بدون قالب اور سانچہ کے نہین ہوسکتی کہ سانچہ مین اوس فزونی کو لیکر اوسکو کاٹنا شروع کرین - جھلی مین اور زاید گوشت مین فرق یہ ہی کہ جھلی نظر نہین آتی اور گوشت بخوبی نظر آتا ہی - پھر بعد کاٹ ڈالنے کے دونون باڑھون کے بیچ مین ایک پھاہا زیت اور شراب مین ڈبو کر رکھدین اور تین روز تک اوسیطرح چھوڑ دین اور اگر حاجت ہو اوسیر ماء العسل کا استعمال کرین - اور زخم کے اندمال کے واسطے ایسے مراہم لگائین جنسے زخم بھر آئے مگر خوب لحاظ کرین کہ التیام اور پیوند ہونے سے فرجہ اندرونی بند نہو جاوے اور نہ اوس مین تنگی آجاوے - خصوصاً اس احتیاط کا موقع اوسوقت زیادہ ہی کہ فزونی قطع کی ہوئی از قسم گوشت کے ہتی اور جھلی اگر کاٹ ڈالی ہو بعد شق کرنے کے وہ تو کمتر ملتحم ہوتی ہی - لیکن اگر رتق کی فزونی اندر زیادہ گھسی ہوئی ہو اوسکی تدبیر یہ ہی کہ گیرا وغیرہ اندر ڈالکر جب گرفت مین آجاوے اور جھلی ہو تو چاک کردین اور ایک چاک اوس مین کرین اور اوس چاک کو چندان سیدھا ہونا کہ عمود علی الافق ہو ضرور نہین بلکہ مضر ہی کہ اکثر بوجہ

سید ھے ہونے کے مثانہ وغیرہ تک پہونچ جاتا ہی بلکہ مثانہ کے قریب جو جگہہ ہے وہاں سے ترچھا کر دینا چاہیے۔ اور اگر رتق ندکو ر
گوشت زائد ہو تھوڑی تھوڑی مقدار اوسکی کاٹ کاٹ کر الگ کر دین اور کٹی ہوئی جگہہ پر پھاہا کسی شراب خالص مین ڈبو کر
ہر وقت رکھے رہین کہ وہ شراب بکھٹی ہو خواہ مازو کی شراب مین بعد ازان آبزن ایسے کرین جنمین اوویہ مرخیہ کو جوش کیا ہو بعد
اوسکے ایسے مرہمونکا استعمال کرین جو صلاحیت رحم کے پورنے کی رکھتے ہین بطور حمول کے اور پچکاری کی ذریعہ سے اور ادھر زخم اچھا ہوا
فوراً ہمکنار اوس سے جماع کرنے پر متوجہ ہون۔ اور واجب ہی کہ اس جھلّی کے چاک کرنے خواہ گوشت زائد کے قطع مین مقدار فزونی
سے کمی نکرین اسلیے کہ یہ کمی اگر ہوئی اور کسیقدر رتق باقی رہگیا تو پھر اوس عورت کے جماع کرنے سے حمل رہیگا اور اگر نطفہ رہ بھی
گیا تو عسر ولادت اسکو ہوگا اور ایسی دشواری ولادت کی ہوگی کہ بچہ اور ماں دونون معرض ہلاکت مین پڑینگی۔ اور اسکا بھی
بچاؤ ہی کہ وہ فزونی اپنی مقدار سے زیادہ بھی نہ کٹنے پاوے اور جو ہر رحم سے کسیقدر چاک نہو جاے خواہ کٹ جائے ورنہ رحم مین ورم
آجائیگا اور درد پیدا ہوگا اور کزاز اور تشنج اور دیگر امراض قاتلہ عارض ہونگے جب یہ علاج کسی عورت کا کوئی معالج کرے تو واجب ہی
کہ سردی پہونچنے سے ضرور اوس مریضہ کو محفوظ رکھے اور کوئی دوائی سرد بالفعل اوسکے پاس نجانے دے۔ بلکہ جسقدر قطورات
خواہ پچکاری کی دوائین مستعمل ہون سب کی برودت کو دور کر لیا ہو خلاصہ بیان اس چاک کرنے اور قطع کرنے کا
ایک کرسی روشنی مین اس عورت کیواسطے بچھائی جاے اوسی پر یہ عورت بیٹھے اور کسیقدر تکیہ بھی پشت پر لگا رہے اور خوب اچھی
طرح درست ہو کر بیٹھے پھر دونون پنڈلیان اوسکی دونون رانون سے ملادی جائین اسطرح سے کہ بیچ مین کسیقدر کشادگی بھی
رہے اور اسطرح دونون پاؤن اوسکے شکم سے ملادیئے جائین اور دونون ہاتھ اوسکے دونون مابض کی نیچے رکھے جائین
اور اسی ہیئت سے پھر اوسکو پاستواری باندھ دین کہ بدن اوسکا ہلنے نہ پائے بعد اسکے طبیب معالج قصد چاک کرنے خواہ
قطع کرنے گوشت کا کرے۔ کبھی طبیب کو حاجت ایک آئینہ سامنے رکھنے کی ہوتی ہی جسوقت کہ رتق کا مقام اندر زیادہ ہوتا ہے
جسوقت گیرہ وغیرہ سے جھلّی کو خوب کھینچین تو ایسا ہو کہ رحم کو کسیطرح انزعاج خواہ تکلیف ہو یا گردن مثانہ کو کسیطرح لغزش
خواہ تکان ہو ایسا تکان اور ایسی لغزش جس سے ان اعضا کے کھینچنے مین ایذا پہونچے پہلے تو ایذا کھینچنے کی ہی اور دوسری ایذا
یہ بھی محتمل ہے کہ کچھ دور نہین ہی کہ موچنے اور گیرے وغیرہ سے جو مقدار رحم کی خواہ گردن مثانہ کی کھنچکر باہر نکل آئی ہے
اوس مقدار تک بھی تیزی باڑھ کی چھری وغیرہ کی پہونچ جاے اور اصلی عضو کا کوئی حصّہ کٹ جاے خواہ چاک ہو جاے۔
پس آئینہ اگر سامنے رکھا ہوگا بذریعہ انعکاس کے طبیب کو دکھلائیگا جو کچھ دستکاری یہ کرے اور بخوبی سمجھا دیگا اور
آنکھ کے سامنے کر دیگا کہ ہمراہ جھلّی زائد کے جس سے کہ مرض رتق پیدا ہوا ہی جسقدر حصّہ کسی عضو کا اعضاء مجاورہ رحم سے کھنچ
آیا ہی مثانہ وغیرہ سے۔ اور اگر اتفاقاً کھینچنے مین زیادتی ہوگی تو چھوڑ دینا چاہیے تاکہ غیر محتاج الیہ عضو محدود مع رتق
مطلوب کے اپنی جگہہ پلیٹ جائے پھر بعد تھوڑی دیر کے غشاء رائق لینے جس جھلّی سے رتق پیدا ہوا ہی اوسکو نرمی کھینچین
بعدہ ایک جانب ہٹا ہوا ترچھا چاک کرین کہ مثانہ تک نہ پہونچے پھر دیکھین کہ اگر اوّل ہی مرتبہ چاک کرنے سے تھوڑا سا خون
برآمد ہو بخوف وخطر چاک کرنا چاہیے اور اگر خون زیادہ برآمد تھوڑا تھوڑا چاک کرین تاکہ غشی نہ عارض ہو اور صغر نفس یعنے
کوتاہی سانس لینے کی نہ پیدا ہو۔ اکثر اسکی بھی حاجت ہوتی ہی کہ آلہ باضعہ جسکا نام قالب اور سانچہ رکھنا چاہیے دو تین دن تک

رحم مین صوف لپٹا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہی اور چیتھڑون سی اوسے باندھ دیتے ہین - جب چاک کرنے کا دن گذر کر دوسرا دن آئے
مریضہ کی قوت اور ضعف کو لحاظ کرین اگر اوسمین قوت بخوبی ہو علاج اور عمل جراحی کو پورا کر دین ورنہ دو روز کی مہلت دینی چاہیے
اور اسصورت مین آلہ مذکورہ کو باہر نکال لین - اور چاک شدہ مقام کو ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنا چاہیے تاکہ جسقدر اور جو مقدار
چاک کرنے کے لائق ہی اور ابھی چاک نہین ہوئی ہی دوبارہ اوسے چاک کر دین - جب مریضہ کو اس علاج سی فراغت ہو جائے اور
چاک کرنا خواہ قطع کرنا جو کچھ مناسب ہے سب ہو چکے تب اوسکو ایسے آبزن مین بٹھانا لازم ہی جسمین ملینات کو جوش دیا ہو اور وہ پانی
آبزن کا گرم ہو ٹھنڈا ہونے نپائے خصوصاً اگر ورم آگیا ہو اور بہتر تو یہ ہی کہ ایسے وقت مراہم کا استعمال اوس مقام پر کیا جائے تاکہ
انضمام اور ملجانے کو منع کرے اور راہ بند نہو جائے اور بہترین قالب وہ ہی جو اندر سے خالی ہو اور اوسمین سوراخ بہت سے ہون
تاکہ اون سوراخون سی فضول اور ریاح خارج ہوا کرین - جسوقت آلہ قطع کنندہ اصلی گوشت تک پہونچ جاتا ہی یعنے فرزجی کے
ہمراہ اصلی عضو بھی کٹ جاتا ہی سیلان بول اور کثرت سے پیشاب آنے کا مرض پیدا ہوتا ہی کہ پھر اوسکا علاج ممکن نہین ہی انفلاق
رحم کا بیان رحم کا بند ہو جانا کبھی تو رتق کیوجہ سے عارض ہوتا ہی اور کبھی اورام حارہ خواہ اورام صلبہ کیوجہ سے ہوتا ہی اور
علاج انفلاق رحم کا وہی علاج ہی جو رتق اور اورام کا علاج ہی رحم کا اونچا ہونا اور نکل آنا اور پلٹ جانا اور
اسی پلٹ جانے کیوجہ سے انفلاق رحم پیدا ہوتا ہی - اونچا ہو جانا رحم کا یا کسی سبب ظاہری سی پیدا ہوتا ہی جیسے مارنے کی چوٹ
خواہ دوڑنے سے کوئی ضرب پہونچے خواہ چیخنے چلانے سی کہ خود یہی عورت چیخی ہو خواہ بہت زور سے چھینک آئی ہو خواہ جھنگاڑنا
اور چیختا کسی شی کا سنکر اسکو خوف ہوا اور ڈر گئی ہو یا ایسے چوٹ لگے جس سے رباطات رحم کے ڈھیلے ہو جائین - خواہ کسی لڑکے
کی ولادت مین دشواری ہوئی ہو یا مولود زیادہ موٹا تازہ پیدا ہوا ہو جسکا بوجھ رحم پر زیادہ پڑا ہو - خواہ دائی جنائی نے بچہ
کے نکالنے خواہ مشیمہ کے اخراج مین درشتی کی ہو خواہ کوئی بچہ دفعۃً باہر رحم سے نکل آیا ہو اوسکا جھٹکا پہونچے - یا رطوبات ایسے
رحم مین ہون جنھون نے رباطات رحم کو مسترخی اور ڈھیلا کر دیا ہو - خواہ عفونت کی اقسام رباطات رحم مین پیدا ہو گئے ہون -
کبھی ان اسباب سے رحم بالکل باہر نکل آتا ہی اور کبھی منقلب ہو جاتا ہی اور پلٹ جاتا ہی اور کبھی جڑ سے گر جاتا ہی اعراض اور
علامات جس عورت کے رحم مین ان خرابیون مین سی کوئی خرابی عارض ہوتی ہی اوسکے پیڑو مین درد شدید پیدا ہوتا ہی اور
معدہ اور قطن اور پشت مین بھی درد بہت ہوتا ہی اور بیشتر ان خرابیون کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہین اور اکثر اس عورت کا
پیشاب رکا ہوا رہتا ہی اور ایسی بستگی بول ہوتی ہی کہ رحم کو بجائے براز اور بول کے نچوڑا کرتا ہی - کزاز اور رعشہ اور خوف
بلاسبب بھی اسکو پیدا ہوتا ہی - اور پیڑو مین فرج کے قریب ایک گول گول چیز مثل گولہ کے محسوس ہوتی ہی خصوصاً پورا
انقلاب رحم کا ہو جائے اور سطح اندرونی رحم کے باہر نکل آئے اور اگر بقیہ کا احساس نہو معلوم کرنا چاہیے کہ بیخ رحم
اولٹ گئی ہی اور نکل آئی ہی اور اگر بقیہ بھی محسوس ہوتا ہی معلوم کرنا چاہیے کہ رحم اولٹا نہین بلکہ بجنسہ باہر نکل آیا ہی اور سوائے
اسکے اور کچھ خرابی نہین ہوئی ہی کہ رحم کی گردن گر پڑی ہی علاج جوان عورت کو اگر جدید مرض اس قسم کا ہو البتہ علاج
پذیر ہو سکتا ہی - اور پہلے حقنہ کے ذریعہ سے طبیعت کو نرم کرنے کی تدبیر کرین اور ادرار بول مدرات کے ذریعہ سے
کر کے جب اس سے فارغ ہو جائین عورت کو چت لٹا کر دونون ران کے اندر دار سینگیان توڑ وا ئین پھر ایک کپڑا نرم

مرغزی کا لیکر رحم پر لپیٹین پھر دوسرا پارچہ لیکر اوسکو عصارۂ اقاقیا مین بھگو کر خواہ کسی ایسی شراب مین تر کر کے جسمین کوئی قابض دوا گھولی گئی ہو ایسے پارچہ رحم پر رکھین اور بہ نرمی رحم کو اندر کیطرف پھیرین تا اینکہ سارا الگڑا صوف کا اندر کیطرف ہو جاے بعد ازان دوسرا پارچہ سرکہ اور پانی مین بھگو کر فرج پر رکھین اور مریضہ کو تکلیف دیجاے کہ ایک کروٹ کے پہلو پر لیٹے اور دونون پنڈلیان ملالے اور وہ صوف جہان رکھا ہوا ہی اوسی جگہہ بحفاظت رکھے ہلنے ڈلنے نہ پاے اور ناف کے نیچے خوب درست کر کے محجمہ رکھے جائین اور پشت پر بھی اسیطرح محجمہ چسپان کرین اور اچھی اچھی خوشبو کی چیزین اوسے سونگھائی جائین تا کہ رحم بسبب خوشبو سونگھنے کے اوپر چڑھ جاے۔ نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اسبارہ مین کہ رحم کے قریب کوئی شئی گندی اور بدبو نجانے پاے ورنہ رحم بوجہ نفرت کرنے کے نیچے اوتر جائے گا۔ جب تیسرا دن ہو اوس پارچہ صوف کو بدلڈالنا چاہیے اور دوسرا صوف کسی ایسی شراب کر مین تر کر کے رکھا جاے جسمین آس اور گلسرخ اور اقاقیا اور پوست انار وغیرہ جوش دیا ہو اور نیمگرم شراب مذکور مین اوس کپڑے کو تر کرین اور باقیماندہ شراب مریضہ کو ناف اور پیڑو پر تریڑا دین۔ اور لصوقات یعنی چسپان کرنے والی ادویہ جنگلی ساخت آرد جو اور طحلب یعنے کائی سے ہی استعمال کرین اور وہ لصوقات جو مسور سے مع دیگر قوابض کے طیار کیے ہون پس یہ تدبیر ایسی ہی کہ بیشتر ایسے مریضہ کو شفا دیتی ہی اور بعد ان تدابیر کے جوشاندۂ اذخر اور آس اور گل سرخ مین اوسے بٹھائین اور آبزن کرین۔ اور نمکین چیزین جن سے تشنگی زیادہ ہوتی ہی اسکو بچائین اور چھینک لانے والی اشیا اور کھانسی پیدا کرنے والی چیزون کے کھلانے پلانے سے اسکو دور رکھین اور پرہیز کرائین میلان رحم اور تفرق رحم کا بیان۔ کبھی رحم مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کسی ایک شق اور جانب کیطرف جھک جاتا ہی اور اس کجی اور ترچھے پن سے رحم کا منھہ محاذاۃ اور سیدہ مین اوس مجری کے نہین رہتا ہی جدھر سے منی ریزش کر کے رحم مین گرتی ہی۔ پس کبھی تو سبب اسکا سختی اور صلابت کسی ایک جانب اور شق رحم کی ہوتی ہی خواہ تکاثف اور تقبض یعنے کھچنے اور سمٹنے سے اوس جانب اور شق کے دونو جانب مین رحم کے اختلاف رطوبت اور استرخا یعنے رحم کے دونون حصہ کے تر ہونے اور ڈھیلے ہونے اور خشکی اور تشنج مین ہوتا ہی۔ اور بیشتر سبب اس میلان رحم کا یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی شق اور جانب رحم کے رگون مین امتلاے مادہ ہوتا ہی۔ اور بیشتر یہ سبب ہوتا ہی کہ ایک جانب مین اخلاط غلیظ خواہ اخلاط بالزوجت بھر جاتے ہین لہذا دوسری جانب اوسی شق ممتلی کیطرف کھچ جاتی ہی اور اکثر اسی میلان کیوجہ سے اختناق رحم پیدا ہوتا ہے دائی جنائی کو شناخت اس امر کی کہ رحم کیطرف جھک گیا ہی انگلیون سے ٹٹول کر بخوبی ہو جاتی ہی اور صیح صیح جانب میلان رحم کو بتلا دیتی ہین اور یہ بھی پہچان سکتی ہین کہ یہ میلان بسبب صلابت اور سختی رحم کے ہے یا بسبب امتلا کے ہوا ہی اور رگون کا تناؤ اور کھچا ہونا اور صلابت رگون کی اور محتاج انکا استفراغ کیطرف یہ سب دائی کو بہ آسانی معلوم ہوتا ہی علاج واجب ہے کہ پہلے صافن کی فصد کھولی جاے اور یہ فصد محاذی اوسی جانب کی ہو جدھر میلان اور جھکاؤ رحم کا ہو اگر امتلاء عروق محسوس ہو اور قابلہ کے نزدیک یہ امر ثابت ہو کہ اس طرف کی رگین کھچی ہوئی ہین اور رگون مین امتلا ہے اور وہان غلظ مادہ بھی ہی اور اگر اوس طرف تشنج ہو یعنے فقط جفتہ پڑ گئے ہون اور غلظ مادہ نہو ملینات از قسم حقنہ اور حمول کے استعمال کرنا چاہیے اور مرطبات ملینہ کا استعمال کیا جاے اور حمام کرایا جاے اور غذا اچھی کھلائی جاے اگر اوس جانب مین رحم کے رطوبات ہون انکا استفراغ ادویہ معلومہ سے کرنا چاہیے

اور روغن بیدانجیر کا استعمال کیا جاوے۔ ایضاً حمولات کا بھی استعمال کرین اور اسیطرح مالش اوسکے عجائن کی بھی کرنی چاہیے اور
اوسکے رحم مین روغن بلسان کی پچکاری خواہ روغن رازقی وغیرہ کی دیجاوے اور اسوقت ہوسکتا ہو کہ قابلہ اپنی اونگلی مین قیروطی
خواہ بط کی یا داغی کی چربی لگاکر رحم کے اندر لیجاوے اور رحم کو برابر درست کردے اور جو مقدار رحم کی ترچھی ہوگئی ہو اوسے
کھینچکر ایسی جگہہ لاوے کہ فم رحم محاذی فرج کے ہوجائے **ورم گرم رحم کا بیان** رحم مین اورام گرم بھی پیدا ہوتے ہین اور
سبب ان اورام کا یا تو بادی اور امر خارجی ہوتا ہو جیسے چوٹ لگنے خواہ گرپڑنے یا کثرت جماع یا اسقاط یا بدسلیقگی قابلہ کی
بروقت لڑکا جنانے کے۔ اور کبھی سبب ورم گرم کا احتباس حیض اور امتلا اور کثرت رطوبت ہوتی ہو یا نفخ ورم جو تحلل نہو اور
تکاثف زیادہ پیدا کرے۔ کبھی بوجہ ارتفاع منی کے جو رحم تک چڑھ آتی ہو ورم پیدا ہوجاتا ہو۔ کبھی یہ ورم فم رحم مین ہوتا ہے۔ کبھی
اندرون رحم کے ہوتا ہو اور کبھی کسی جانب مین دونون جہات رحم سے ورم آجاتا ہو اگلی جانب ہو رحم کی خواہ پچھلی۔ ردی اور مہلک
وہی قسم ورم رحم کی ہو جو ہر جانب اور جہت رحم مین پیدا ہو۔ ورم حار رحم کا کبھی دبیلہ ہوجاتا ہو اور کبھی صلابت اور سرطان کیطرف
مستحیل ہوجاتا ہو **علامات** مشارکات سے اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہو۔ معدہ چونکہ رحم کا مشارک ہو لہذا اوسمین درد ہوتا ہے
بروقت تورم رحم کے اور معدہ غم اور کرب اور متلی اور ہچکی پیدا ہوتی ہو اور استمرا یعنے جودت ہضم اور اشتہای طعام فاسد ہوجاتی ہو
یا وصف دماغ کا بھی ایسکے مشارکات سے ہو لہذا درد سر اور گھٹنے کا درد اور گردن کا درد آنکھونکی جڑون مین اور آنکھونکے ڈھیلونکے
اندر درد مع ثقل اور گرانی کے رہتا ہو اور یہ درد پھیلتے پھیلتے اطراف اور اونگلیون تک پہونچ جاتا ہو اور دونون ہاتھ کے گٹون
مین اور دونون ساق اور مفاصل مین بھی درد ہوتا ہو اور درد کے ہمراہ استرخا مفاصل بھی پیدا ہوتا ہو پیٹھ کے دونون پہل اور
رانونکے دونون جوڑ ہے اور بدین اور پیڑو کو ایذا پہونچتی ہو مراق مین نفخ پیدا ہوتا ہو اور ان جملہ مقامات مین گرانی پیدا ہوتی
ہیے اور حصر بول اور اسہر بھی یہانتک پیدا ہوتا ہو کہ ریح کے خروج کا منفذ بطرف خارج کے نہین رہتا ہو اور یہ خرابی اسیوجہ سے پیدا
ہوتی ہو کہ ورم کیوجہ سے تنگی منفذ مین پیدا ہو کر جس جگہہ مجراے ریح پر زیادہ انضغاط اور تنگی خواہ دباؤ ورم کا پڑتا ہو اوسیجگہ
احتباس بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی حصر بدون اسکے اور کبھی اسہر بدون حصر کے ہوتا ہو۔ یہ بھی اعراض سے ورم رحم کے ہو کہ نبض
مین ضعف اور صغر اور تواتر پیدا ہوتا ہو پھر اگر ورم حار ہو یہ سب اعراض مذکورہ شدید ہونگے اور انکے ہمراہ تپ ملتہبہ جسکے
ساتھہ دم بدم پھریری بھی آتی ہوگی اور زبان سیاہ ہوجاوے گی اور درد اور ضربان مین شدت ہوگی اطراف بدن مین پسینا
زیادہ برآمد ہوگا۔ اور بیشتر نوبت آواز بند ہوجانے اور تشنج اور غشی کی پہونچے گی۔ جسطرف رحم مین ورم ہو اوسی جانب کا ضربان
اوسپر دلیل ہوگا اور مشارکت اور اعضا کی بھی اوسپر دلیل ہوگی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ درد ناف تک ہو خواہ پشت
تک ہوتا ہو خواہ دونون حقوین اور چڈھون تک۔ جو ورم قریب فم رحم کے ہوتا ہو اوسکی دشواری اور شدت عسر اعراض
بہ نسبت اوس ورم کے زیادہ ہوتی ہے جو قعر رحم مین ہو۔ اسلیئے کہ فم رحم عضو عصبانی ہو اور ملموس بھی ہو یعنے
بقوت لامسہ اوسکو چھو سکتے ہین۔ اور جو ورم اندرون قعر رحم کے ہو اوسکا چھونا اور لمس کرنا دشوار ہو کسی جانب مین
رحم کے ورم کیون نہو میلان رحم جہت متورمہ کے خلاف مین ہوگا اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل وحرکت لینے سے
نیند بدشواری پڑے گی اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل وحرکت اور قیام کرنا اور بیٹھنا بھی دشوار ہوگا۔ ایسی مریضہ کو

لازم ہوگا کہ چلتے وقت لنگ کرے - علامت اس امر کی کہ ورم متمیل بطرف دُبیلہ کے ہوتا ہو یہ ہی کہ درد زیادہ بڑھتا جائے اور اعراض مین شدت روز بروز ہوتی جائے اور حمیات مختلفہ پیدا ہون اور اختلاط سوائب حمیات کا ہوجاے اور مریضہ کو چین اور آرام بروقت روانگی شکم اور اخراج بول کرلے - ورم کے نفیج تام کی علامت یہ ہی کہ تپ اور ضربان مین سکون پیدا ہو اور ناقص یعنی لرزہ خوب زور سے آنے لگے - ورم رحم خواہ دبیلہ رحم اگر فم رحم مین ہو اوسکا جاتا رہنا اور اچھا ہونا ممکن ہی اور اگر اندر اور قعر رحم مین ہو تدبیر علاج سے اوسکا اچھا ہونا ممکن نہین ہی **معالجات** اورام حارہ مین احتیاج خون نکالنے کی بھی ہوتی ہی جسوقت اور دلائل مشہورہ بھی معین ضرورت استفراغ خون کے ہون - باسلیق کی فصد کی بھی حاجت ہوتی ہی اور اگر برمحل یہ فصد کھولی جائے نفع اسکا یہ ہی کہ حیض کو بند کردیتی ہی اور خون رحم کو اوپر کیطرف کھینچ لاتی ہی صافن کی فصد رحم سے زیادہ مشارکت رکھتی ہی اور خون کو زیادہ جذب کرتی ہی بہ نسبت باسلیق کے اور ادرار حیض کردینے کے لیے زیادہ تر لائق ہی اور نفع بھی اسکا زیادہ ہی خصوصاً اوس ورم رحم کے علاج مین جسکا سبب احتباس حیض ہوا ہو - ابتداے ورم مین اصوب تدبیر یہی ہی کہ فصد باسلیق کی کھولی جائے تاکہ انصباب مادہ کو منع کرے اوسکے بعد پھر صافن کی فصد لیجائے تاکہ مادۂ موجودہ کو موضع ورم سے جذب کرے اور جو مضرت مشارکت کی باسلیق کی فصد سے ہوئی ہی اوسکی تلافی ہوجائے - واجب ہی کہ جسوقت فصد کھولی جائے دونون پاؤن مریضہ کے اونچے ہون اور یہ عورت چت لیٹی ہو اور خون کے اخراج مین مبالغہ کیا جائے - غذا دینی اسکو بند کردین اور ایام اولی مین تین روز تک تقلیل غذا کراوین اور پانی نہ دیا جائے خصوصاً بروز اول اگر فصد لی ہو اور ایسے مکان مین اوسے ٹھہراوین جو معطر اور خوشبو ہوا - بیدار رہنے کی اوسپر تاکید کیجائے جہان تک اوسے قدرت جاگنے کی ہے کہ فصد کے بعد سونا مضر ہے قی کرانی ایسی مریضہ کو زیادہ نافع ہی اور اکثر احتیاج مسہل دینے کی بھی ہوتی ہی جو اخلاط کا اخراج کردے - ضرور ہے کہ ایسے ادویہ مشروبہ مین کوئی ایسی چیز بھی داخل ہو کہ متلی کو روکے اور بروقت حاجت کی تقلیل کیجائے - ابتداے ورم مین آبزن آب شیرین کا عمدہ روغن گل ملاکر کرنا چاہیے اور نطول قابض پانی کا کرین پھر بھی اسکا لحاظ رہے کہ زیادہ استعمال قوابض کا نہو کہ ورم مین صلابت آجائے - منجملہ اون چیزون کے جنکا استعمال ایسے وقت کے لائق ہی یہ ہے کہ خشخاش کو اسقدر پختہ کرین کہ گہرا ہوجاے اور زیت انفاق ملاکر ضماد کرین یا روغن گل یا روغن سیب ملاکر بعد ازان بہت جلد ملینات کی طرف رجوع کرین اور نطول مین شراب ہمراہ روغن گل کے نیم گرم استعمال کرین اور ایک پارچہ کو ایسے پانی مین بھگو کر حمول کرین جس مین خطمی اور تخم کتان اور گوکھرو اور بہت سی حرمل کو جوش دیا ہو اور تھوڑی سی قوت قابضہ اوسی پانی مین بار تنگ خواہ حرفہ کی بھی آگئی ہو اور اسیطرح مرہم جو انڈے اور اکلیل الملک سے پختہ اور گہرا کر کے طیار کیا ہو اور بیشتر اوسمین روغن زعفران اور روغن ناردین بھی داخل کرتے ہین - بعد ازین توجہ انفناج ورم پر کرنی چاہیے - منجملہ منضجات ورم کے تمر ہندی ہی جسکو آرد جو کے ساتھ اسقدر پختہ کیا ہو کہ گہرا ہوجاے اور روغن حنا اور خصوصاً منتہی مین ورم کے یہ دوا زیادہ مناسب ہے - ضمادات مین زوفا اور چربی اور روغن زرد اور مغز ساق گوزن وغیرہ - جسوقت مرض انحطاط کو پہونچے اوسوقت فقط محللات سے علاج کرنا چاہیے از انجملہ نمام اور مرزنجوش اور غار ہے اور بردانتج وغیرہ جو معلوم ہوچکین ہین اور اسوقت یعنے زمانۂ انحطاط مین مریضہ کو غذا بھی دینی چاہیے اور تقویت اوسکی کرنی چاہیے

اور قوت غریزی کا بڑھانا چاہیے جسوقت ورم پر ضمادات لگائے جائین بندش نکرنی چاہیے اسلیے کہ بندش ورم کو مضر ہوتی ہے۔
دبیلہ رحم کا علاج یہ ہے کہ پہلے اوسکے انضاج مین مشغول ہون اور اگر دبیلہ فم رحم کے قریب ہو اوسکا چاک کرنا مثل رتق کے
ممکن ہے اور جو دبیلہ اندرون رحم کے ہو اوسکا نضج فی نفسہ گو ممکن ہے تو اسکا انتظار کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر پر اقتصار
کرین کہ جس ادویہ سے مادہ رقیق ہوجاتا ہے اونھین کے استعمال سے اوسکا ادرار کردین جیسے دودھ اور تخم بطیخ خواہ بعد انضاج
فی نفسہ کے اوسکا پھوٹ جانا خود بخود اگر ہوسکتا ہے اسکا بھی انتظار کرین۔ اور اگر تبرید اور تحلیل ہوسکے یہ تدبیر اولی ہے جب
دبیلہ شگافتہ ہوجاے پیپ اوسکی فرج کیطرف سے برآمد ہوگی۔ واجب ہے کہ ایسے وقت اوسکے صاف ہوجانے کی اعانت
کرین اور جو بقایا مواد رہ گئے ہین اونکے تحلیل فکر کرین۔ مرہم باسلیقون صغیر کی پچکاری اوسمین دینی چاہیے۔ اکثر دبیلہ
کی ریم مثانہ کیطرف سے نکلی ہے اور اسوقت واجب نہین ہے کہ مدرات سے اعانت کیجاے اوسکے تنقیہ اور صاف ہونے کی
کہ مدرات دینے سے اور قسم کے مواد کا انصباب مثانہ کیطرف ہوگا اور یہی مدرات سے قروح مثانہ کے احداث پر مدد کامل
ملے گی بلکہ بلطف اور نرمی اسبارہ مین کارروائی کرنی چاہیے اور اقتصار ایسی دوا پر کرین جو ادرار رقیق مادہ کا کرے جیسے
دودھ اور تخم خربوزہ اور کسیقدر لعابات ملاکر اور کبھی دبیلہ کی پیپ براز کی راہ سے نکلتی ہے۔ اور کبھی احتیاج اسکی ہوتی ہے
کہ اون ادویہ سے دبیلہ مین شگاف پیدا کیا جاے اور جو دبیلون کے واسطے اپنے اپنے مقامات مین مذکور ہوچکے ہین
جیسے وہ ضماد جو انجیر اور رائی اور بیخال کبوتر سے طیار ہوتا ہے اور بعد ازان پھر زخم کی صفائی ماء العسل سے کرنی چاہیے اور یہی
تدبیر مکرر اور بار بار کیجاے جب تک گاڑھی پیپ آتی ہو اور قرحہ پاک ہوجاے پھر علاج قرحہ کا کیا جاے جسوقت اعراض
دبیلہ شدید ہوجائین ضرور ہوگا کہ ضمادات ملینہ جو آرد جو اور انجیر سے مرکب ہون اور حلبہ اور تخم کتان اور اکلیل الملک داخل
اونمین ہو استعمال کیے جائین۔ اور آبزن بھی جو اسی خواص کے ہون۔ واجب ہے کہ مراعات اون قواعد اور اصول کے بھی کرین
جو ہم باب اورام حارہ اور دبیلات مین اور اعضا کے لکھے ہین تاکہ اتمام معالجہ کا ہوجاے اور جو اختصار اس مقام پر ہمنے اپنے
بیان مین کیا ہے اوسکا رہا سہا سب پورا ہوجاے اسلیے کہ ہمنے اور مقامات مین پورا بیان اس معالجہ کا وہان کردیا ہے **ورم
بلغمی رحم کا بیان** اس ورم پر وہی دلائل ہوتے ہین جو اورام بلغمی کے اور مقامات مین مذکور ہوچکے ہین از قسم
ثقل اور انتفاخ وغیرہ مگر ان اورام مین ایسا درد نہین ہوتا ہے کہ معتد بہ ہو اور اطراف بدن مین ترہل ہوتا ہے اور پیڑو پر اسی
طرح پھولا پن ہوتا ہے سحنہ اوسکا مثل بیماران استسقاے لحمی کے ہوتا ہے علاج اوسکا مثل علاج اون اورام بلغمی کے جو احشا یعنے
اعضاے باطنی مین ہوتے ہین کرنا چاہیے جسکا بیان اکثر ابواب مین ہم کرچکے ہین **ورم صلب رحم کا بیان** ورم صلب پر
بذریعہ لمس کے استدلال ہوسکتا ہے اور پیشاب کے خروج مین دشواری ہوتی ہے اور ثقل یا گرانی بھی ہوتی ہے خواہ ایک ان
دونون مین سے کوئی خرابی ہوتی ہے۔ لیکن درد مین کمی ہوتی ہے جب تک یہ ورم سرطان نہوجاے اور اگر درد ہو بھی تو
بہت خفیف ہوتا ہے بدن مریض کا لاغر ہوجاتا ہے خصوصاً دونون پنڈلیان اور دونون قدمون پر ورم آجاتا ہے اور
پنڈلیان نیلی ہوجاتی ہین اور اکثر پیٹ اسکا بھاری ہوجاتا ہے اور ایسی حالت ہوجاتی ہے جیسے استسقا کی حالت ہے
خصوصاً اگر صلابت زیادہ آگئی ہو اور اکثر اسی ورم سے استسقاء حقیقی بھی ہوجاتا ہے۔ پھر اگر صلابت کی تحلیل نہوی بعجت

اس ورم مین سرطانیت آجاتی ہی شناخت اِس بات کی کہ ورم صلب سرطان ابتدا سے ہی خواہ اب سرطان ہوگیا پہلے تھا یہ ہے
کہ اگر محل ورم ظاہر ہو اور نگاہ کارگر ہوتی ہو اوسوقت یہ معلوم ہوگا کہ یہ ورم سخت اور ناہموار اونچا نیچا ہی مستوی الشکل نہین ہے
ریشہ اوسکے مثل دوالی کے پھیلتے ہونگے چھونے سے ایذا ہوتی ہوگی لون مین زیادہ وردی رنگ کا اور سُرخی اوسکی مثل حمرت
وردی کے ہوگی اور بیشتر مائل بہ صامیت بھی ہوتا ہی اور سبزی لیے ہوئے۔ اور ورم کے مقام تک نگاہ کارگر نہو اوسکے سرطان
ہونے پر دلیل یہ ہوگی کہ ثقل زیادہ ہوگا اور جسقدر کہ الم اور ایذا اوسمین مظنون ہوتی ہی خواہ نخس اور چبھن ہوتی ہی اوسمین پڑرو
اور دونون کولے اور دونون کوکھین اور چڈھے بھی شریک ہونگے اور اوسکی ایذا احجاب معدہ اور قلب تک بھی پہونچتی ہوگی اور اکثر
اوسکے ہمراہ دونون آنکھون اور کنپٹیون مین درد ہوگا اور برد اطراف بھی اوسکی وجہ سے عارض ہوتا ہی اور بیشتر اوسکے ہمراہ
پسینا بھی زیادہ آتا ہی اور کبھی تپ بہ نرمی شروع ہوکر پھر تپ حادہ ہوجاتی ہی اور جسقدر درد مین شدت ہوتی ہی اوسیقدر تپ بھی
شدت کرتی ہی لیکن پیشاب کا دشواری سے ہونا خواہ تقطیر بول اور براز کا بند رہنا خواہ فقط پیشاب یا پاخانہ کا بند ہونا یہ علامات
ایسے ہین کہ اسمین ورم صلب اور فلغمونی دونون شریک ہین۔ اور اگر یہ ورم صلب متقرح ہوجاے تو قیح جو برآمد ہوگی غیر مستوی ہوگی
اور چرک جو اوسمین ہوگی اکثر زردی اور خراب رنگ کی ہوگی سیاہی لیے ہوئے اور کبھی سُرخ اور سبز اور شاذ و نادر سپید بھی ہوتی ہے
اسی ورم سے تیز رطوبت بہا کرتی ہی اور مدہ اور صدید جو انجام مین سبز رنگ اور بدبو ہوجاتا ہی۔ اور اکثر خون صرف بھی برآمد ہوتا ہے
جسوقت ورم مین تاکل آجاے اور اسقدر خون کی آمد ہوتی ہی کہ شبہہ خون حیض آنے کا ہوتا ہی۔ اور بیشتر ایک ایسی رطوبت بہتی ہے
کہ اوسکے سیلان کیوجہ سے تپ مین سکون آجاتا ہی اور درد بھی ٹھہر جاتا ہی کبھی اوسکے ہمراہ علامات ورم حار کے بھی ہوتے ہین اور
اس ورم کا یقیناً کچھ علاج نہین ہے **معالجات** ورم صلب کا علاج دوائی کرنا چاہیے اور بدن کے اخلاط غلیظہ کا استفراغ
کیا جاے اور اخلاط سوداویہ نکالے جائین۔ مرہم مین سے مرہم داخلیون اور باسلیقون اور جو مرہم کہ مقل اور مرغابی کی چربی اور
مغز ساق گوزن اور بھیڑ کی مینگنی سے بناے جاتے ہین اور رقیق بطور قیروطی کے روغن سوسن اور روغن رازقی ملاکر طیار ہوتی ہین
اور روغن نرجس اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور حلبہ اور روغن بید انجیر اور روغن حنا اور روغن اقحوان سے
بناے جائین۔ موم جو ان مراہم مین ڈالا جاے زرد موم ہونا چاہیے اور بیشتر ان مین زردی بیضہ بھی ملاتے ہین اور اگر قوی
کرنے کی حاجت ہو جند بیدستر اور صبر سحاقی اور خرگوش کا جُستہ اور ایرسا اور اقحوان اور ناسب یعنی علک البطم اور زعفران
اور علک الانباط اور صمغ لوز کو بڑھا دین۔ مراہم مجربہ مین سے ایک یہ نسخہ ہے۔ برگ کبر برگ کرنب کو پانی مین اسقدر بھگوئین
کہ نرم ہوجاے اور صبر اونکے ہمراہ پیسین ماء العسل ملاکر اور اسی کا مرہم بنالین اور استعمال کرین۔ یا انگور کی کلی پنیر اور
ماء العسل کے ہمراہ۔ برگ کرنب اور شگوفہ کرنب میری راے مین ایسے ورم کو مفید ہی۔ ایضاً حمول کرنا چرک گوش موجب
قول بعض مجربین سکے نافع ہی۔ واجب ہی کہ آبزن ایسے پانی کا کیا جاے جس مین قوت ادویہ ملینہ کی ہو۔ اور ضماد برگ
خطمی اور ماز و کوٹا ہوا صمغ لوز اور مرغابی کی چربی ملاکر کیا جاے۔ اور وہ ضمادات جو مرزنجوش اور اکلیل الملک اور حلبہ
اور بابونہ اور خطمی سے طیار ہوتے ہین۔ سرطان کا علاج مراہم مسکنہ سے کرنا چاہیے اور ترطیب بدن کی اور خون کا استفراغ
فصد باسلیق کھول کر ہمیشہ کیا جاے اور صافن کی فصد باسلیق کے بعد بعض اوقات مین کھولنی چاہیے اور اسہال سودا کا

مسہلات سودا سے کریں- مرہم رسل میں عجیب خاصیت ہی سرطان رحم کے بارہ میں اور درد میں تسکین کر دیتا جب درد کی شدت ہو فصد لی جاے اور تسکین درد کے واسطے ادویہ حارہ اور باردہ دونوں کا تجربہ اسی ورم پر کیا جاے تاکہ جو موافق ورم خاص کے ہو اوسپر اعتماد ہوجاے خصوصاً جو سرطان کہ متقرح ہو- گرم ادویہ جنسے تسکین درد مین ہوتی ہی جوشاندہ حلبہ وغیرہ اور قیروطی جو وردی سے اوس روغن زیتون سے طیار کیجاے جو تانبے کے برتن مین کچھ دنون رکھا گیا ہو تاکہ زنگار اوس مین تھوڑا سا آجاے موم زرد ملاکر اور یہ قیروطی رحم کے باہر لگانے کی ہی- اضمدہ خشخاش تہ کشنیز اور مکو اور روغن گل اور سپیدی انڈے کی ملاکر اور سیسہ کے ٹکڑون کے رگڑنے سے جو برادہ وغیرہ گرتا ہی آب کشنیز کے ہمراہ- ایضاً طبیخ عدس سی حقنہ دیا جاتے اور شیر مادہ خر اور عصارہ بارتنگ دونون ملاکر خواہ جدا جدا- جسوقت سرطان متقرح سے خون جاری ہو مرہم زرف الدم کا استعمال کرنا لازم ہے-

اختناق رحم کا بیان یہ مرض صرع سے مشابہ ہی اور غشی سے اور اسکی ابتدا رحم سے ہوتی ہی اور بتوسط حجاب و شبکہ اور رگہای جہندہ اور ساکنہ کے اسکا ضرر قلب اور دماغ کو پہونچتا ہی- بعض علماء اطبا نے کہا ہی کہ سبب اختناق رحم کی شناخت نہین ہوتی- لیکن سبب اسکا بشرطیکہ اچھی طرح تحقیق کیجاے تو یہی ٹھہرتا ہی کہ احتباس حیض کا ہوا ہو خواہ احتباس اور نہ نکلنا منی کا اون عورات مین جو حد بلوغ کو ابھی پہلے پہل پہونچی ہین اور باکرہ عورات جیرہ بند خواہ دوشیزہ عورتون مین اور جسقدر منی یا خون حیض کہ رُک گیا ہے اوسکا مزاج اکثر مستحیل برودت کیطرف ہوجانا خصوصاً اگر اصلی مزاج صاحب غلط کا بارد ہو- اور اس سبب کی زیادتی بستگی سے اسی منی اور خون کے اندر بدن کی انحصار یعنی ٹھہر جانا از روے برودت کے خواہ بوجہ حرارت اور عفونت کے اور یہ کیفیت کمتر ہوتی ہی شناخت ہر ایک کیفیت کے رنگ سی اوسی شکیف کی ہوتی ہی جسکی طرف اسکا مزاج مائل ہوا ہی- پھر جسوقت کو ئی ایک شی ان دونون مین سی منی ہو خواہ حیض مرتکم ہوجاے قبل اجراے حیض کے اور وہی فساد جو ابھی مذکور ہوا ہے اسمین آجاے اور طبیعت ہمیہ کیطرف مائل ہو دو قسم کے مرض پیدا کرے گا ایک مرض آلی ہی کہ پہلے رحم کو لاحق ہوتا ہی پس رحم مین تشنج پیدا ہوتا ہی اور سمٹنا رحم کا پیدا ہوتا ہی اور اوپر کیطرف سمٹتا ہی خواہ کسی اور طرف داہنے بائین آگے پیچھے جس طرف مادہ محتبسہ رحم کو سمٹاے اور رگون مین اوسی مادہ کے بند ہوجانے سے چونکہ وہی مادہ کسی طرف راہ نفوذ کی نہین پاتا ہی بلکہ اونھین عروق کی توسیع کرکے تشنج اور تناؤ رگون مین پیدا کرتا ہی بسبب توسیع اور پھیلانے کے لہذا الم اور ایذا پہونچتی ہی- اور کبھی یہ الم خواہ ایجاب مادہ محتبسہ جو ہر رحم مین پھیل کر پہلے جوہر رحم کی تغلیظ کرتا ہی بعد ازان پھر اوسے سمٹاتا ہی یا اینکہ جوہر رحم مین نہ پھیلے بلکہ ورم پیدا کرکے پھر اوسی جوہر رحم کو سمیٹے- اور زیادہ خرابی جب بڑھتی ہی کہ دوسری مرتبہ ایام حیض کی نوبت آئے اور خون حیض دوبارہ رُک جانے سے اور راہ سیلان نہ پانے سے اسکا ضرر اعضای رئیسہ تک پہلے ضرر سے زیادہ پہونچے- کبھی تقلص رحم کا احتباس سے پہلے بسبب ورم خواہ سوء مزاج مجفف کے ہوتا ہے کہ اس تجفیف کی وجہ سے انسداد فم رحم اور رگون کے مُنھ کا ہوجاتا ہے بعد اس انسداد کے احتباس حیض پیدا ہوتا ہی اور اسیطرح میلان رحم کا کسی جانب مین- دوسرا مرض جو اس رُکنے سے پیدا ہوتا ہی جسکو مادہ محتبسہ مذکورہ بطرف ہر دو عضو رئیس یعنی قلب اور دماغ کے روانہ کرتا ہے از قسم بخار سمی کہ اسی کی وجہ سے ایک کیفیت مشابہ بصرع اور غشی کے پیدا ہوتی ہی- پھر چونکہ یہ غشی اختناق رحم کی غشی ساذج سے زیادہ تر قوی ہے لہذا اِس سے پہلے غشی ساذج واقع ہوتی ہے اور یہ پہلے واقع ہونا غشی ساذج کا وہی بات ہے

کہ ہر ایک شی ضعیف کسی کیفیت کی قبل ہر ایک قوی شی کے اوسی قسم کی واقع ہوتی ہی ورنہ دفعۃً تحمل قوی کا کیونکر ہو۔ جو اختناق رحم احتباس حیض سی پیدا ہوتا ہے وہ اسلم ہی بہ نسبت اوس اختناق رحم کے جو منی کے احتباس سی پیدا ہوتا ہی۔ اسلیے کہ منی اگرچہ اوسکی پیدایش خون سے ہی عورات کے بدن مین مگر برداوت اور خرابی کو زیادہ قبول کرتی ہی بہ نسبت خون کے جیسے کہ دودھ بھی زیادہ خرابی کو قبول کرتا ہی بہ نسبت خون کے۔ کبھی اس مرض کی دورہ ہوتے ہین اور کبھی خریف مین زیادہ عارض ہوتا ہے۔ اکثر اسکے دورہ دیر دیر مین ہوتے ہین اور اکثر یہ ہی کہ روزانہ اسکے دورہ پڑتے ہین اور تھوڑے زمانہ تک متواتر ہوا کرتے ہین اور ایسی صورت اکثر بھی ہی کہ متصل ولادت اور بچہ جننے کے ہوتی ہی۔ یہ اختناق حرکت رحم کی بہت درشتی اور سختی سے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ حرکت رحم کی اسوقت متشابہ جمیع اقطار مین ہوتی ہی اور آہستہ ہوتی ہی دفعۃً نہین ہوتی ہی اور بطرف اسفل کے ہوتی ہی اسلیے کہ مولود کا رخ باہر آنے کا ہی اور فعل طبعی ہی کہ اسمین اوٹھنا بخار سمی کا مقام سی نہین ہے جو بطرف اعضا رئیسہ کے جاتا ہو۔ بہت صعب اور سخت قسم اختناق رحم کی وہ ہی جس سی بظاہر سانس کی آمد بند ہو جاے اگرچہ جب تک دم مین دم ہی سانس کی آمد شد ضرور رہی گو روئی کے گالی وغیرہ کو ناک کے سامنے رکھکر معلوم کیا جاے۔ الغرض نہایت سخت قسم اختناق رحم کی وہی ہی جو بظاہر ابطال نفس کرے اور حس و حرکت کا بھی ابطال کری اور مشابہ موت کے ہو اور اکثر یہ صورت اوسی اختناق رحم مین ہوتی ہی جو منی کیوجہ سی پیدا ہوا اور بسبب برودت کے واقع ہوا اوسکے بعد صعوبت مین وہ قسم ہی جو ابطال نفس نکرے بلکہ چھوٹی سانس کرے اور مخفی کردے۔ اور تیسرا درجہ وہ ہی جو تشنج اور تمدد اور متلی پیدا کرے اور عقل اور حس مین کسی قسم کی ایذا نہ پہونچاے **علامات** جب دورہ اس مرض کا قریب ہوتا ہی ربو اور عسر نفس اور خفقان اور درد سر اور خبث نفس اور ضعف راے اور مبہوت ہونے کی حالت اور کسل اور دونون پنڈلیوںکا ضعف رنگ کی زردی اور تغیر اوسکا عارض ہوتا ہی اور کسی ایک حال پر ثبات مریض کا نہین رہتا ہی۔ اور کبھی اگر بخار گرم سبب مرض کا ہوا تو پیاس بھی لگتی ہی۔ پھر جب زیادتی ہوئی تو سبات اور اختلاط عقل چہرہ اور آنکھوںکی سرخی اور ہونٹھ کی سرخی بھی پیدا ہوتی ہی آنکھو نمین پھرا جانے کی کیفیت آجاتی ہی اور کبھی برعکس اسکے ایسی بند ہو جاتی ہین کہ ہرچند ارادہ کرے مگر کھلتی نہین۔ سانس مین ضعف زیادہ ہوتا ہی اور پھر بعد ضعف کے اکثر بند ہو جاتی ہی پس مریضہ کو گمان ہوتا ہی کہ جیسے کوئی چیز اوسکے پیڑو سے اوٹھکر اوپر کو جاتی ہی دانت کی بتیسی بیٹھ جاتی ہی اور بد بو آجاتی ہی اور حرکات غیر ارادی اوس سے سرزد ہوتے ہین اسلیے کہ فساد عقل ہو چکا ہی اور حال اوسکا متغیر ہوتا جاتا ہی اور کلام کرنا موقوف کردیتی ہی اور اگر کچھ کہتی بھی ہے سمجھائی نہین پڑتا۔ بعد ازان یہ بات اوسکو عارض ہوتی ہی اور خصوصاً احتباس منی سی جو اختناق پیدا ہوا ہو کہ غش آنے لگتا ہی اور آواز بند ہو جاتی ہی اور پنڈلیان اوپر کو کھچی جاتی ہین۔ اور بدن مین کسیقدر تری جو زیادہ نہو بلکہ تھوڑی سی نمایان ہوتی ہی۔ اکثر انحلال اسکا خالص بلغم کی قی کیطرف اور درد سر اور درد زانون درد پشت کیطرف ہوتا ہی اور قراقر کی طرف اور برآمد ہونے رطوبت کے رحم سے اسکی طرف ہوتا ہی اور اکثر انجام مین اسکے نوات لریہ اور خناق کیطرف اور ورم زانون و ورم سینہ اور پشت اور قبض شکم کیطرف ہوتا ہی۔ نبض ابتدا مین تو اسمین متمدد متشنج اور متفاوت ہوتی ہی بعد اسکے متواتر ہو جاتی ہی نظام قرعات کا محفوظ نہین ہوتا خصوصاً بروقت سقوط قوت کے اور موت کے۔ پیشاب مثل غسالہ گوشت کی ہوتا ہی خواہ دموی اور طمثی اختناق پر احتباس حیض دلیل ہوتا ہی اور منوی اختناق پر زمانہ دراز سے جماع نکرانا باوجودیکہ

منی کی پیدایش خون سے ہی خصوصاً عورات مین ۱۲

خواہش جماع اسکو تھی اور پھر عفیفہ رہنا یعنے مرد سے اپنی کو بچاتا ہی دلیل ہے۔ طمثی اختناق کے تابع پستان مین دودھ کا اترنا بھی ہوتا ہی
اور بدن بوجھل زیادہ ہوتا ہی اور حواس مین ضعف زیادہ ورد دونون آنکھون مین اور گردن مین اور حمیات و دیگر اعراض جو تابع
احتباس حیض کے ہین اور اپنے مقام پر مذکور ہوجائے زیادہ تر نمایان ہوتی ہین۔ اور بایہمہ خرابیون کے خون مین جو خلط غالب
ہی اوسکے غلبے کے دلائل بھی ضرور ہوتے ہین اور سب سے بدتر خون سوداوی ہی کہ وہ بشرکت دماغ کے وسواس پیدا کرتا ہی۔
اور قلب کی شرکت سے غشی قوی عارض ہوتی ہی اور قلب اور دماغ دونون کی شرکت سے اور حجاب کی بھی شرکت سے
تعطل تنفس یعنے سانس کا رک جانا پیدا کرتا ہی۔ بلغمی خون مین گرانی بدن کی زیادہ اور اعراض مین سکون بہت ہوتا ہے
اور اسیطرح صفراوی خون مین تیزی بہت اور اسلم ہوتا ہی۔ منوی اختناق بہت جلد اوسکا ضرر تنفس مین پہونچتا ہی اور تباہ حالی
اوسکی بہت زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت طمثی اختناق کے۔ لیکن اور سب اعراض اسمین زیادہ ظاہر نہین ہوتے۔ اکثر اوقات اگر قابلہ
اسکے رحم کو چھوئے اور اسمین تشنج ہوچکا ہی تو منوی محتقنہ کے رحم مین گدگدی اور شہوت پیدا ہوتی ہی اور اسی شہوت سے
اوسے انزال ہوجاتا ہی اور گاڑھی منی نکلکر کسیقدر اسکو آرام اور راحت ملتی ہی۔ اور کبھی خود بخود منزل ہوکر اسکو راحت ملتی ہی
اختناق رحم اور صرع مین فرق یہ ہی کہ اگرچہ دونون مرض اکثر احکام مین مشابہ ہین اور جسطرح صرع دفعۃً عارض ہوتی ہی اختناق
رحم بھی دفعۃً عارض ہوتا ہی مگر پھر بھی دونون مین بعض اوقات اسطرح تفرقہ کیا جاتا ہی کہ رحم سے اور پیڑو سے جو شے صعود کرتی ہی اوس کا
احساس ہوتا ہی اور یہ احساس اسوجہ سے ہوتا ہی کہ عقل مریضہ کی زیادہ مفقود نہین ہوجاتی ہی اور نہ ہمیشہ اور ہر وقت اوقات دورہ
مین بالکل زائل رہتی ہی بلکہ جن احوال مین مرض کی شدت ہوتی ہی اون اوقات مین فقدان عقل ہوتا ہی پس ان اوقات کے سوا
اور زمانہ مین اوسے احساس ضرور ہوگا اور جسوقت دورہ کی تکلیف سے اوسکو افاقہ ہوتا ہی اکثر باتین جو اثنا ے دورہ مین ایذا اور
تکلیف کی اوسپر گذری ہین بیان کرتی ہی کہ یہ ہوا اور وہ ہوا ہان اگر ایسا ہی امر عظیم ہوا اور اول سے آخر تک غشی ہی رہی ہو وہ
کیا مذکور ہے۔ دوسرا فرق یہ ہی کہ منھ سے جھاگ اور کف اختناق رحم مین اسقدر نہین نکلتا ہی جتنا کہ صرع مین آتا ہی یعنی وہ صرع دماغی
جو سخت اور باصعوبت ہی پھر اگر اختناق مین کف اور جھاگ منھ سے بھی فوراً بجائے خود مرض ٹھہر جاتا ہی اور پھر کچھ حاجت اور تدابیر
کی باقی نہین رہتی۔ لازم ہی کہ صرع کے باب مین جو وجوہ فرق ان دونون امراض کی ہمنے لکھے ہین اونکی طرف بھی رجوع نظر
کیا جاوے۔ سکتہ اور اختناق رحم مین فرق بظاہر ہے اسلیے کہ اکثر حس کا بطلان بالکل اختناق رحم مین نہین ہوتا ہی اور نہ اس مرض
مین غطیط یعنی گھرّا لگتا ہی۔ اختناق رحم اور لیثرغس کا فرق یہ ہی کہ اس مرض مین تپ نہین ہوتی ہی اور نہ اسمین نبض موجی ممتلی
مثل مرض لیثرغس کے ہوتی ہی اور نہ ابتداء درد کی اختناق مین سر سے ہوتی ہی اور رنگ چہرہ وغیرہ کا اختناق مین مختلف بدلتا
رہتا ہی اور لیثرغس مین حال واحد پر رنگ ثابت رہتا ہی **علاج** اگر سبب اختناق رحم کا احتباس طمث ہو واجب ہے کہ اوسکی
تدبیر باسلیق اور صافن کی فصد سے کیجاوے بشرطیکہ سبب احتباس حیض کا کثرت رطوبت لزجہ نہو اور ہر ایک حال مین استعمال
مدرات حیض کا واجب ہے خصوصاً وہ حمولات حارہ جنسے دغدغہ فم رحم مین پیدا ہوتا ہی جیسے کرم دانہ اور فلفل اور فربیون
اسمین زیادہ تر قوی ہی کہ حیض کو اوسیوقت اوتار دیتی ہی۔ فم رحم کا دغدغہ یعنے چٹکی وغیرہ لینے سے چھیڑنا اور اسیطرح اطراف
اور جوانب فرج کا گدگدانا خواہ سہلانا بھی ایسی عورت کو نافع ہوتا ہی خواہ اوسکا حیض بند ہوا ہو یا منی کا احتباس ہوا اسلیے

گراس تدبیر سے رحم نیچے کیطرف جھکتا ہی اور ہمواری کیطرف مائل ہوتا ہی اور حیض کو ادرار پر آمادگی بھی ہوتی ہی اسلیے کہ اس طریقہ سے ایک عجیب ہیئت رحم کی پیدا ہوتی ہی- آبزن کی وہ اقسام جو مدر ہین بھی نافع ہین خصوصاً جو آبزن کا شم اور حلبہ تخم کتان مرزنجوش و قیسوم سے طیار کیا جاے- میاہ حمیات یعنی کبریتی پانی اور گرم پانی خاصیت کے پانی بھی اسکو مفید ہین- فصد باسلیق کی اوس ہاتھ سے کھولنی چاہیے جسطرف رحم کو میلان ہوا ہی- اور اگر میلان رحم کسیطرف نہوا ہو بلکہ اوپر کیطرف سمٹ گیا ہو جیسے حل مین یہی صورت ہوتی ہی پھر اختیار ہی جس ہاتھ کی رگ باسلیق کو چاہی کھولدے خواہ دونون ہاتھونکی ساتھ ہی فصد کرے- اگر رحم وغیرہ مین رطوبات کی کثرت محسوس ہوا اور یہ مستفرغ رطوبات محسوسہ کا استعمال کرنا لازم ہی جیسے ایارج روفس اور ثیادریطوس- یہ بھی یاد رہے کہ کبھی فصد کرانے اور خون نکالنے کی ساتوین روز کے پیچھے مسہل کی بھی حاجت ہوتی ہی اور ایارج حنظل اور ایارج فیقرا کا مسہل دیا جاتا ہی- اور کبھی مکرر مسہلات کا استعمال درکار ہوتا ہی اور بیشتر حب شیطرج اور حب منتن کی حاجت ہوتی ہی پھر بعد تین روز کے پشت اور مراق پر محجمہ چسپان کرنا چاہیے اور دوبارہ دونون رانون پر اور بیچ ران پر سینگیان لگائی جائین اور تدبیر لطیف یعنی تقلیل غذائے سبک کرنی چاہیے اور نیچے کا دھڑ اور اعضاء زیرین سب بذریعہ مالش کرنے اور کمادات اور مروخات کے گرم رکھنے ضرور ہین- بعد ازان جندبیدستر اور مرمکی ہمراہ ماء العسل کے اور سنجرنیا اور دحمرتا اور معجون فلافلی اور کمونی کا استعمال کیا جاے- اور کا سکنجبین آب انیسون کے ہمراہ خواہ آب لوبیاے سُرخ کے ساتھ- لونگ کا استعمال بھی نافع ہی مشروبات جیّدہ مین سے یہ ہی کہ اوسکو کمونی بمقدار ایک عفصہ کے ہمراہ آب شراب خواہ آب طبیخ فنجنکشت کے ساتھ کھلائی جاے غاریقون بھی اس مرض مین اچھی دوا ہی جسوقت کسی شربت کے ساتھ پلائی جائے- اور جندبیدستر تو ایسی مفید دوا ہی کہ اکثر اسکے استعمال سے پوری صحت حاصل ہوتی ہی- اسیطرح عنصل اور خل عنصل جسقدر گھونٹ گھونٹ بھر پیا جاے خواہ اسی سرکہ کی سکنجبین بناکر استعمال کرین مگر ترشی اوسمین زیادہ ہو اور شیرینی بہت کم ہو- آب شواصیر اوسکو پلایا اور مرض سے نجات ہوگئی- ایضاً دو درہم دارچینی نبیذ قوی کے ہمراہ پلائین- روغن بیدانجیر زیادہ نافع ہی- ایضاً عصارۂ برگ فنجنکشت کسی شراب اور روغن کی ہمراہ- ایضاً جاوشیر ایکدرہم اور جندبیدستر دو دانگ کسی شراب کے ہمراہ پلائین کہ یہ بھی زیادہ نافع ہی اور مدر حیض بھی اور یہ دوا مجرب بھی ہوچکی ہی- ضمادات اور کمادات وہی مناسب ہین جو خون کی تلطیف کرین اور اوسکو رقیق اور دراری کردین- حمولات جیّدہ مین سے یہ ہے کہ سنجرنیا کو روغن غار ملاکر حمول کرین خواہ روغن سوسن بقدر بندقہ کے ملائین- واری کا شیاف کسی شراب مین بناکر حمول کرائین- ایضاً میعہ سائلہ تین اوقیہ فلفل اور کندر ایک ایک اوقیہ بط کی چربی چار اوقیہ تخم اوطنگن چار مثقال کسی فتیلہ مین رکھکر حمول کرائین- ایضاً حقنہ اور شیاف ایسے ادویہ سے بنائے جائین جو تسخین کرین اور مُدر ہون اور اسہال اخلاط غلیظہ کرین اور ریاح کی تحلیل کردین- اگر سبب اختناق رحم کا احتباس منی ہو بہت جلد اوس عورت کی تزویج کردی جاے اور جب تک نوبت ہمبستر نہ پہونچے ریاضت اور مجففات منی کا استعمال رہے جیسے سداب اور فوتنج اور تخم مرو اور جوارش کمونی ہمراہ طبیخ الاصول کے مثل بدرقہ کے اور دوا المسک اور تریاق کا استعمال کرین- اگر دوا المسک اور مثرودیطوس سے خوف افزائش منی وغیرہ کا ہو واجب ہے کہ زن قابلہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن خواہ ناردین یا دہن الغار لگاکر اندرون جسم نہانی مریضہ کے داخل کرے اور سہلاے اور سرا بیرونی شرمگاہ کا خواہ رحم کا سرا بزمی کھجلاے اور گدگدائے اور زیادہ گدگدانے اور ضرور ہی کہ اس حرکت مین قابلہ کو اسکا لحاظ رہے کہ ایسی طرح کہ لذت کے ہمراہ

یہ دوا مجرب ہے

احتباس منی کا اختناق رحم

کسیقدر درد بھی عورت کے جسم نہانی مین پیدا ہو جیسے بروقت جماع کرنے کے دخول کی چوٹ لگتی ہی ایسی تدبیر سی اکثر مریضہ کا انزال
ہو جاتا ہی اور سرد منی گرا دیتی ہی اور مرض سی نجات پا جاتی ہی۔ اسیطرح اگر حمول ایسی چیزونکا کیا جای جو لاذع ہین اور جنسے دفعۃً خواہ جھلاہٹ
اور پریراہٹ پیدا ہوتی ہی جیسے سنجرنیا روغن غار کے ساتھ خواہ جیسے زنجبیل اور فلفل اور کرمدانہ عجیب موثر دوا ہی ایسی کھجلی پیدا کرنیکیواسطے۔
خبردار ایسے اختناق مین فصد نہ لینی چاہیے بلکہ استعمال ایسی ہی چیزونکا اور اونھین تدبیرونکا کرنا چاہیے جو حرارت غریزی کو بیدار کرین
اور علاج قسم غشی منی کا کرنا لازم ہی ایسے اختناق کو اور ایسکے خراب اعراض کو معجون نجاح کی منفعت بھی عجیب ہے اور زیادہ ہی سنجرنیا
اور مثرودیطوس اور دواء المسک اور تریاق کا استعمال کرین اگرچہ دواء المسک اور مثرودیطوس سے خوف تحریک منی کا ہے
مگر تقویت قلب اور طبیعت کی جو ان دونون سی ہوتی ہی ضرر تحریک منی کا مقابلہ کرتی ہی اور اوس ضرر پر یہ نفع غالب ہی۔ کابکینج اور
قرنفل دونون کا نفع بھی عجیب ہی اسی قسم مین اختناق کے تدبیر بروقت ہیجان دورہ اختناق رحم کے سر پر مریضہ
کے روغن خوشبو معطر اور مقوی خوب گرم کرکے ڈالنا واجب ہی جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور بہت جلد دغدغہ رحم اور
سہلانا بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصاً ایسے حکاکہ اور کھجلانے کی چیزونسے جنمین لذع کی قوت ہو اور شیافات مدرہ اور حمولات
جاذبہ جو رحم کو نیچے کیطرف اوتار دین اونکو استعمال کرنا چاہیے جیسے غالیہ اور خوشبو اقسام کے تیل مثلاً چنبیلی کا تیل اور روغن بان اور
روغن اقحوان روغن سانج اور جملہ قسم کا عطر جو گرم ہی اور رحم کو اوسکی طرف میلان طبعی ہی اور ایسکے اوسمین تلطیف اور ادرار بھی ہے۔
اسیطرح دھونی دینی مریضہ کو نیچے سی مشک اور عود کی اور دخان میوسن کی جو کسی گرم اور تفتیدہ سنگریزہ پر چھڑکا ہو۔ اور خلوق اور غالیہ
کا طلا کرنا۔ سانس کو روک کر دھونی دیجائے اور حلق مین پر وغیرہ ڈالکر قی کرنے پر تحریک کیجائے اسلیے کہ قی کے ہونے سے اسکو خفت
معلوم ہوگی اور چھینک لانے کی تدبیر کیجای اور انجیر کی بو سونگھائی جاے مترجم یہ لفظ مشکوک ہی متن یعنی بدبو بھی ہو سکتی ہی اسلیے کہ
ناک سے بدبو سونگھانے کا فائدہ یہ ہی کہ رحم متنفر ہوکر نیچے کیطرف ہٹے گا اور نیچے کیطرف ہٹنا ہی مطلوب ہے۔ متن اسافل یعنی اعضاے
زیرین پر ایسکے سینگیان چسپان کرنیکا التزام رہے تاکہ خون کو اور رحم کے نیچے کھینچا کرین اور اوپر کیطرف چڑھنے سے روکین خصوصاً
دونون رانون پر خواہ دونون چڈھون پر یا ایسے مقام پر جو سامنے اور محاذات مین اوسجگہہ کے ہو جہان میل اور جھکاؤ رحم کا ہوا ہی
بشرطیکہ میلان رحم کا اوس طرف بخوبی محسوس ہوتا ہو تاکہ خون اور رحم کو جذب الی الخلاف کا اثر پہونچے اور دونون پاؤونکی ماسقین
بقوت کیجاے اور کولون کو اور پیڑو کے اور دونون رانون اور پنڈلیون کی اور بہت سخت بندش ساقین کی اسطرح پر کرین کہ
اوپر سے باندھتی ہوئے نیچے تک چلے آئین اور تمریخ انکی روغن زنبق سے کرین اور ادویہ حارہ سے جو کہ جلد کو سرخ کردیتی ہین
کہ فربیون بھی انہین ادویہ مین سے ہی مقعد اور مقام براز مین ایسکے حمول ایسے کیے جائین جو محلل ریاح ہین اور مقعد پر بھی ایسے
ادویہ کو طلا کرین اور چلا کر اسکو پکارین اور خوب جھنجھوڑین اور جھٹکے دیدیکر اسکو ہلاتے رہین اور جب یہ سب تدبیرین کر چکین
اور ہوش مین نہ آئے اور سانس اسکی بحال خود واپس نہ آئے ضرور ہی کہ ایسکے سر پر کھولتا ہوا کوئی روغن گرم ٹپکائین خواہ ایسکے
یافوخ سر یعنے سر کے چندیا پر داغ دین کہ اسکی اشد ضرورت ہی کبھی یہ مریضہ دورہ سے افاقہ محض فصد کرانے سے پاتی ہی۔ بہت
خوف ہی کہ اسکو شراب کسی قسم کی پلائی جاے اسلیے کہ اس بیماری کے مریضہ کو پانی کے اقسام ہی موافق تر ہین۔ اسیطرح گوشتہاے
غلیظ خواہ جن چیزون سے خون اور منی کی افزائش ہوتی ہی وہ بھی اسکو ہرگز ہرگز نہ دینی چاہیے اور اسیطرح اور قسم کے معالجات

جس سے افزایش خون اور منی کی ہوتی ہی جیسا کہ معلوم ہی وہ بھی جائز نہین ہین اور مضر ہین رحم کے **بثور ا ور چھالے او ر**
بواسیر کا بیان کبھی رحم مین مسّہ ہاے چند پیدا ہوتے ہین اور مثل توت کے حجم اور رنگ مین اونکی شکل پر ہوتے ہین جیسے بواسیر
ذکر کا بیان ہو چکا اور کبھی رحم پر مختلف طور کی پھنسیان اور دانہ ایسے پیدا ہوتے ہین کہ بعض قسم کا نام حاشار رکھا گیا ہی اسلیے کہ حاشا
کے سری کے مشابہ ہوتے ہین اور کبھی سپید رنگ کی ہوتے ہین اور کبھی رحم پر مسّہ ہای مسماری یعنے نوک دار کیلون کی شکل کے اُبھر
آتے ہین اور ایسے مسّہ بعد شقاق رحم کے خواہ اورام صلبہ کے بعد پیدا ہوتے ہین۔ بواسیر رحم سے نجات ممکن ہے جب کہ یہ بواسیر
رحم کے بیرونی جانب مین ہو اور کمتر نجات اوس بواسیر سے ہوتی ہی جو اندرون رحم کے ہو۔ کبھی وہ عورت جسکا حیض بند ہے
بواسیر مقعد اور بواسیر رحم سے جو بجانب ظاہر رحم کے ہو نفع یاب ہوتی ہی اسلیے کہ ان دونون قسم کی بواسیر مین امید ہے
کہ کھلجائین اور خون جاری ہو اور بعد اجراے خون کے خود مریض بواسیر سے شفا ہو جای اور اون امراض مشکلہ سے بھی امان حاصل ہو
جنکو احتباس حیض پیدا کرتا ہی جیسا کہ مذکور ہو چکا ہی۔ کبھی آئینہ سامنے شرمگاہ عورت کے رکھکر ممکن ہی کہ شکل بواسیر رحمی کی بخوبی
دیکھ لیجاے جسطرح ہمنے باب شقاق رحم مین بیان کیا ہی اور آئینہ مین نظر آنا دو وقتون مین سے کسی ایک وقت مین ہوگا
یا بروقت درد اور ایذا کے جسوقت کہ خون نکلنا بواسیر سے بند ہوتا ہی اوسوقت تو سُرخ سُرخ اور سخت نظر آئےگی یا بروقت
سکون درد کے دیکھی جاۓ اوسوقت مسّہ ہاے بواسیر بیٹھے ہوی اور چپٹے چپٹے دکھائی دینگے اور یہ کیفیت بروقت سیلان
اور بہنے اوس رطوبت کے ہوگی جو بواسیر سے مثل دردی کے سیاہ رنگ بہتی ہی **علاج بواسیر رحم** کا یہ بواسیر بشدت اوسیوقت
دُکھتی ہی اور درد شدید اسمین اوسی وقت ہوتا ہی جبکہ مسّہ ہاے بواسیر پھُولے ہوی اور لب لبا ہٹ اون مین پیدا ہو پس لازم ہی کہ
اونکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور رطوبت بہانی پر اوسکو آمادہ کرین۔ پھر جب یہ تدبیر نافع نہو اور مسّہ ہاے بواسیر چپٹے چوڑے
نہون آلہ آہنی سے کاٹنے کے سوا کچھ چارہ نہوگا جیسے بواسیر مقعد کے بارہ مین بیان کیا گیا اور قالب معلوم مین انکو کاٹ کر
لینا چاہیے۔ اور یہ تدبیر اوسوقت کارگر ہوگی جب کہ خارج رحم کے مسّہ ہون۔ پھر جب کاٹ لیے جائین محل قطع پر سُرخ
پھٹکری اور سپید پھٹکری چھڑکنا چاہیے اور قشار کندر وغیرہ۔ جب مسّہ کاٹنے کا ارادہ ہو مریضہ کو کسی سرد مکان مین لیجائین
اور اوسی جگہہ بواسیر کو کاٹ کر گرا دین۔ اور اوس سے کہدین کہ اپنے دونون پانون کسی دیوار کیطرف اونچی کرکے پھیلا دے
اور دو گھنٹہ تک اسیطرح اونچے رکھے اور اوسکے پیڑو پر اور پشت پر اور درمیان مخرجین بول اور براز کے چیتھڑے آبہاے
قابضہ مین تر کیے ہوے رکھے جائین اور برف سے اونکو سرد کر لیا ہو پھر اگر اس تدبیر بھی خون بند نہو پیڑو اور پشت پر
شاخین لگا دی جائین کہ خوب چمٹ جائین اور حمول اوسکو ایسے پارچہ سے کیا جاے کہ جو طبیخ ادویہ قابضہ مین تر کیا ہو جسمین
اقاقیا اور ہوفا فسطیداس اور حضض وغیرہ محلول کر دیا ہو اور مریضہ کو ایسے آبزن مین بٹھائین جو میاہ قابضہ کو جوش
دے کر طیّار کیا ہو۔ اگر بواسیر چوڑی اور چپٹی ہو اوسکے قطع کرنے کے درپے نہون مگر اوس مجففات قوی جو خون بند
کرنے والی ہین اونکا استعمال جیسے عصارہ زرشک اور حماض مین پارچہ ڈبو کر اوس پر اقاقیا اور حضض وغیرہ چھڑک کر
حمول کیا جاے۔ اطراف بدن کو باستواری بندش کرین۔ اور مریضہ کو حکم دین کہ وہ ایسی شکل سے لیٹے اور سوئے کہ
جو حمول رکھا گیا ہے وہ اپنی جگہہ محفوظ رہے ادھر اودھر ہٹ نجاے۔ اور نزف الدم کی تدبیر کرین اور بواسیر ہذا کے علاج

کارگر ہونے مین فقط اسیقدر فائدہ پر راضی رہین کہ خون کی مقدار معتدل اوس سے بہا کرے اور اسقدر نہ بہے کہ قوت ساقط کردے۔ منجملہ نرم کرنیوالے مسّہ ہای بواسیر ہذا کے یہ تدبیر ہے کہ عورت ایسے آبزن مین بٹھائی جائے جسمین ادویہ ملینہ کو جوش دیا ہو جیسے خطمی اور بابونہ تخم کتان حلبہ اکلیل الملک۔ روغن کا استعمال اسکے واسطے روغن سوسن اور زیت اور اکلیل الملک کا مناسب ہے۔ مسامیر کا علاج نوکدار مسّہ کے علاج مین واجب ہی کہ مریضہ جوشاندہ حلبہ اور ملینات مین بٹھائی جائے اور روغن بھی آبزن مین داخل ہون۔ فرزجہ جنکی ساخت زوفا اور فطرون اور راتینج سے ہو اونکا حمول کرایا جاے۔ **گوشت زائد اور مسّہ فرج بڑھ جانے کا بیان** اور ایک ایسی شی کا فرج مین پیدا ہونا جیسے کہ مردون کا قضیب ہوتا ہی اور اوس شی کا پیدا ہونا جسکا قرقس نام ہی کبھی فم رحم کے پاس ایک گوشت زائد پیدا ہوجاتا ہی اور کبھی عورت کی شرمگاہ مین ایک شی مثل قضیب کے ایسی پیدا ہوجاتی ہی کہ جماع کرانے کو مانع ہوتی ہی کبھی وہ قضیب اسقدر بڑھجاتا ہی کہ یہ عورت دوسری عورتون سے جماع کرنے پر قادر ہوجاتی ہی مشابہ مجامعت مردون کے مترجم مشابہ جماع مرد کے قید سے مطلب یہ ہی کہ مساحقہ اور چپٹی لڑانا تو ہر ایک عورت تاہنجار کرسکتی ہے اور یہ عورت جسکے ایک فزونی مثل قضیب کے پیدا ہوجاے اسکی مجامعت مثل جماع مردون کے ہوگی نہ مساحقہ کیطرح سے متن کبھی یہ قضیب چوڑا اور عظیم یعنے بڑا ہوجاتا ہی قرقس نام ہی اوس گوشت کا جو فم رحم مین اوگتا ہی اور کبھی یہ گوشت بھی کوتاہ اور طولانی ہوا کرتا ہی طولانی ہونا اسکا فصل گرما مین ہوتا ہی اور چھوٹا جاڑون مین فصل مین ہوتا ہی۔ شہادت اسکے مشاہدہ کی ایک جماعت اطبّا نے دی ہی جنھون نے خود مشاہدہ کیا جیسے ارچیجانس اور جالینوس اور ابناء قلس طبیب اسکا منکر ہے علاج قضیب اور بڑا مسہ فرج کا اوسکا علاج تو یہی ہی کہ پہلے اوسکو اولٹ دین اور پھر کاٹ ڈالین اور لٹکی ہوئی مقدار کو گرفت کرکے اور اصلی مقدار کو باندھ کر عمق سے اور جڑ سے اوسکو قطع کردین تاکہ خون زیادہ جاری نہو۔ اور قسم کا زائد گوشت اکثر اوسکا علاج ایسے ادویہ سے ممکن ہوتا ہی جو گوشت کو سڑا دین اور بہا کر اوسکو گرا دین جنکا ذکر اور طریقہ استعمال ہم بدگوشت کے بیان مین کرینگے اور کبھی بدون کاٹنے ایسے گوشت زائد کے چارہ نہین ہوتا ہی اور اسوقت اسکی تدبیر وہی کیجاتی ہی جو بواسیر رحم وغیرہ کی لکھی گئی۔ قرقس نام کا گوشت کبھی ایک ڈورے سے اوسکو اچھی طرح باندھ دین اور مضبوط گرہ لگاکر دو تین روز تک چھوڑ دیتے ہین بعد ازان اوسکو کاٹتے ہین۔ اور اوسکو بندھا ہوا اتنے زمانہ تک چھوڑ دینے کا مشورہ دیا جاتا ہی کہ متعفن ہوجاے اوسکے بعد کاٹ کر گرا دیتے ہین تاکہ خون کم جاری ہو **رحم مین پانی بھر جانے کا بیان** عورتونکے رحم مین کبھی پانی بھر کر محتقن ہوجاتا ہی **علامات** اوسکی یہ ہی کہ پہلے احتباس حیض ہوا ہو اور شکم مین قرقرہ زیادہ ہوتا ہو خصوصاً بروقت حرکت اور چلنے کے اور زیر شکم ورم نرم عارض ہو اکثر اسکی شکل مثل مستسقی کے ہوجاتی ہی اور بکثرت اسکے رحم سے رطوبت بہا کرتی ہی۔ اکثر توہم اسکا ہوتا ہی کہ یہ عورت حاملہ ہے اور اکثر اسکی فرج سے بہت سا پانی دفعۃً برآمد ہوتا ہی **علاج** فصد کا استعمال بطرف بشرط حاجت کیا جائے اور ریاضت بھی کرائی جاے اور اور ایسے آبزن مین بٹھائین جنمین دوائین قوی مدرات کی داخل ہون کہ پانی اور رطوبت کا ادرار کردین اور جو ادویہ استسقاء مائی کے ضمادات مین پڑتی ہین وہ بھی داخل آبزن ہون خواہ اونکا ضماد کیا جاے تا اینکہ سب پانی باہر کھینچکر نکل آئے۔ بعد اسکے قوی مدرات حیض کی ادویہ کا استعمال ہو اور مدرات بول بھی پلائی جائین۔ کچھ خوف نہین ہی اگر حقنہ ہائے استسقا سے اسکا بھی احتقان کیا جائے۔

شیافات بھی ایسے دئے جائین جو پانی اور حیض کا ادرار کرین - خربق سپید کا حمول بھی ایسی مریضہ کو نافع ہی اور بہت سا پانی نکال دیتا ہی مترجم حکیم علو خان مرحوم نے ایک وزیر زادی نو کتخدا کا علاج اسی مرض کا عجیب غریب ترکیب سے کیا کہ ایک تیلا اور لانبا کھیرا او سکے مقام نہانی مین داخل کرایا جس سے ایک جھلّی اندرون رحم کے پھٹ گئی اور سارا پانی بدبو اور نیلا دفعۃً بہ گیا - اوس مریضہ کو یہ مرض احتباس منی سے عارض ہوا تھا اور بوجہ قصر آلۂ قضیب شوہر کے چونکہ انزالین کا توافق نہین ہوتا تھا لہذا مریضہ کی منی کا اخراج بذریعہ انزال نہونے سے تھوڑے زمانہ مین مرض آب رحم کا عارض ہو گیا تھا اور دیگر اطبّا اسکے علاج سے عاجز ہو چکے تھے - پس طبیب کو لازم ہی کہ ایسے امراض مین علم کو کھ اور قیافہ کو بھی اچھی طرح جانے اور زوج اور زوجہ کی کیفیت مباشرت سے بذرائع اور وسائل پوری واقفیت بہم پہونچائے فقط طب کے قواعد کو نہ کھر جا کرے اِسلیے کہ طبیب کو ہمہ دان ہونا اور پھر سرد گرم زمانہ کا تجربہ کرنا بھی ضرور ہے وای برحال اطبای زمان اور معاصرین کے جنھون نے نام طب یونانی کا خراب کر ڈالا

نفخہ رحم کا بیان بیشتر سبب اوّلی نفخہ اور ریح رحم کے پیدا ہونیکا ضربہ اور سقطہ وغیرہ ہوتا ہی کہ اسوجہ سے مزاج رحم کا ضعیف ہو جاتا ہی - اور اکثر عسر ولادت جو فم رحم کے اولٹ جانے سے ہو خواہ شدت برودت سے فم رحم مسدود ہو جاے اور ریاح اندرونی فضاء رحم مین خواہ لیف رحم کی درزاور سوراخون مین خواہ رحم یا لیف رحم کے زاویہ اور گوشون مین بوجہ اسی برودت کے محتقن ہو جائین - خواہ جو احتقان ریاح کہ لیف رحم کی درزون مین ہو کر نفخہ پیدا کرتا ہی اوسکی صعوبت بہت زیادہ ہوتی ہی اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو زوایا مین احتقان ہو اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو تجویف کی احتقان ریاح سے پیدا ہو علامات کبھی ایسی قوت سے ریح اندر رحم کے اور رحم کی لیف مین بند ہو جاتی ہی تا اینکہ اوسکا درد اور اوسکی تمدید اور کشش ٹرقوہ تک پہونچتی ہے اور دونون پیج ران مین پھیل جاتی ہی اور پھر دونون رانون تک چڑھ کر پہونچتی ہی اور حجاب اور معدہ تک بھی پھیل جاتی ہی - اوس نفخہ کے بجانے سے آواز ڈھول کی آتی ہی اور جیسے استسقاء طبلی مین شکم کے آواز ہوتی ہی کبھی یہ نفخہ کسی مقام رحم سے منتقل ہو کر دوسری جگہہ پر آجاتا ہی - ہمراہ اِس نفخہ کے مغص یعنی پیچ اور ضربان اور چبھن ایسی ہوتی ہی کہ قوی اور گرم ادویہ سینک سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہے اور پھر جب سردی پہونچے وہی اعراض عود کرتے ہین - دبانے سے قرار ہو کر اس نفخہ کے چند ٹکڑے الگ الگ ہو جاتے ہین - پٹرو اس نفخہ کے ہونے سے اونچا ہو جاتا ہی - اکثر یہ ریح مدت العمر باقی رہتی ہی کہتے ہین یا گمان اطبّا کا یہ ہی کہ یہ ریح بر وقت شامل ہونے رحم کے منی پر فنا ہو جاتی ہی اور یہ اشتمائے رحم کا منی پر مثل اشتمال حمل کے ہو یا نہو بلکہ کسی اور وجہ سے منی رحم مین آجائے جیسے احتباس منی کی طرق اوپر مذکور ہو چکے ہین علاج ایارج لوغاذیا اور سنجرینیا کا استعمال ہمراہ ماء الاصول و رنبرور کی سود مند ہے بعد استفراغ اوس مادہ کے جو اس نفخہ کو پیدا کرتا ہی اور یہ استفراغ تمام بدن سے اور خاص رحم سے بذریعہ ایارج فیقرا کے کرنا چاہیے خصوصاً جبکہ مرض پرانا ہو اوسوقت ایارج ارکاغانیس طبیب کے ذریعہ سے کیا جاے - اور دوغن کالکلانج نافع ہی اور نفع اسکا اس نفخہ کو زیادہ ہے - شیافات مقل اور عود بلسان اور حب بلسان کے روغن ناردین اور روغن سداب ملا کر طیار کیے جائین - اور نطول بھی روغن سداب اور روغن شبت کا کیا جاے - رحم پر ضماد سداب اور تخم فنجنکشت اور کمون اور قنطوریون اور برنجاسف اور مرزنجوش اور انیسون اور فوتنج اور سلیخہ اور نانخواہ اور تمام بزور کا کیا جاے کبھی بعض ادویہ ضماد کو جو مذکور ہو چکین آبزن مین داخل کرتے ہین اور کبھی ادویہ حارہ کی دھونی دیتے ہین اور رحم پر اور پیڑو پر

مجمہ تازے چسپان کیے جاتے ہین ریاح رحم کا بیان رحم مین جس عورت کے ریاح پیدا ہون اوسکو ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہی اور خصوصاً سرد اوقات مین جیسے کوئی شی اوسکے رحم مین جھولتی اور لٹکتی ہے اور جدا جدا مقامات مین درد ہی کہ ہٹتا رہتا ہی علاج طبیب ماہر پر واجب ہے کہ روزانہ مریضہ کو قی کراتا رہے اور ہر روز دو درہم تا نصف درہم کو ایسے جوشاندہ کی ہمراہ پلاے جس مین قنبہ ایکدرہم زیرہ دو درہم مصطگی ایک دانگ جوش دی ہوا اور غذا اسکی نخود آب اور رازیانہ ہی۔

بائیسوان فن امراض ظاہرہ وطرفیہ کے بیان مین

یعنی جو امراض کبھی بھی ظاہر ہوتے ہین اور اطراف یعنی جلد اور ہاتھ پاؤن وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ بیان مین اون آفات کے جو ان اعضا کو مقدار اور وضع مین لاحق ہوتے ہین۔ ہیئت ترکیب اور دونون صفاق کی۔ واجب ہے پہلے یہ بات معلوم ہوجاے کہ شکم پر بعد جلد ظاہری کے جسکو کھال اور چمڑا کہتے ہین دو جھلیان تنی ہوئی ہین۔ ایک جھلی کا نام طافی ہی اور یہ جھلی امعا یعنے آنتون کو حاوی ہی اور اونکو گندہ کیے ہوے ہی بسبب اپنی کثافت اور دسومت یعنے چکنے ہونے کے اور عضل بطن کو یہی جھلی جسکا طافی نام ہی گھیرے ہوے ہی۔ دوسری جھلی اور وہی بطن ہی جسکا نام باریطون اور مدور بھی اوسی کا نام ہی اسلیے کہ جب وہ جھلی جدا کیجاے اور اپنی تنہائی کی حالت مین دیگر احشا سے الگ کردیجاے بسبب کہ مثل گرہ کی گول گول ہوجاتی ہی اور اوسپر کلتھیان اور قرونی ہاے چند نرم نرم پیدا ہوجاتی ہین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ پاخانہ ہاے باریک مثل چھتہ شہد بھی خواہ زنبور وغیرہ کے نمایان ہوتے ہین۔ ایک اور باریک جھلی باریطون مین آتی ہی جو شکم کی جلد اور جھلی کے نیچے ہے اور دو عضلہ عضلہ ہاے شکم سے اوسکو لازم اور چسپیدہ ہین بطرف یمین اور یسار کے اور انکا لزوم اور چسپان ہونا بہت شدت اور استواری سے ہوا ہی۔ بعد اتصال ان دونون عضلہ کے پھر یہ جھلی حجاب اور اجزاے لحمیہ حجاب سے ایسی متصل ہوتی ہی گویا کہ متصل ہوکر متحد اور یکذات ہوجاتی ہی معدہ سے اس جھلی کا اتصال بعد استحکام و استحصاف یعنی کھرے ہونے جوہر اصلی اسی جھلی کے ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ نرمی اور بودا پن مٹ جانے کے بعد جب خوب مستحکم اور مضبوط ہولیتی ہی تب معدہ سے متصل ہوتی ہی اور یہ اتصال اسکا معدہ سے منبسط اور پھیلا ہوا ہوتا ہی کہ دونون جدا جدا معلوم ہوتے ہین گو متصل بھی ہین مگر یہ جھلی بروقت متصل ہونے کے جگر سے بہت پتلی ہوجاتی ہی۔ جب یہ جھلی معدہ کیطرف چڑھتی ہی اور پھر جب پیچ کھا کر اور گھوم کر معدہ سے اوترتی ہی اوس مقام پر مجاری عروق اور شراین کثیرہ کی تمکین اور قرار دہی کے مقامات اور لٹکنے کی جگہہ جا بجا اسمین درست بنائی گئی ہین۔ پھر جب اس مقام سے اوترتی ہی اور نیچے آتی ہی اب غرب ہوجاتی ہے اکثر مقدار اور جسامت پر باریطون کے ایک باریک عضلہ سے جو شکم پر عریض ہوکر پھیلا ہی اور جھلی کی شکل بن گیا ہی الغرض یہی عضلہ باریطون پر پہونچگیا ہی اور اسطرح اوس سے پہونچا ہے گویا کہ باریطون کا جزو متحد معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اسکو باریطون سے اتصال زیادہ ہی اور مشابہت اسکو باریطون سے عصبی ہونے مین قوی ہی جب وس عضلہ سے باریطون الگ کردیجاتی ہی پھر اسکے نسیج اور بناوٹ زیادہ باریک ہوتی ہی اور درحقیقت باریطون یہی ہی۔ نہایت باریک اور بالکل خالص باریطون بے آمیزش کسی اور عضو کے نزدیک خاص تین کی ہی غشار مستبطن اضلاع کا نبات اور روئیدگی اوسی جھلی سے ہی جسکو باریطون کہتے ہین منفعت باریطون کی یہ ہی کہ درمیانی جگہہ عضل بطن اور امعا کو بھر دے اور خلا نرہے اور اسی موضع کو مضبوط کردے اور بطن کی عضل کو اس بات سے روکے کہ خالی مقامات مین جا نہ پڑین اور اس روکنے مین جانب خلف سے معونت اون دونو نکو اسکی جہت سے ملتی ہی۔

٤٥

ایضاً خلف کیطرف سے امعا اور احشا کو فضول جو غذا وغیرہ کیواسطے فراخی اور خالی بنائی گئی ہین باریطون اسطرح نچوڑتی ہے کہ اون مین شوق دفع کرنے فضول کا پیدا ہوتا ہی اور ثقل براز کو اور بول و رحمین سب کو اسی عصر کیوجہ سے یہ احشا اور امعا دفع کر دیتی ہین ایضاً احشا کے نفع شدید کو بعد پچنے غذا وغیرہ کے یہی باریطون منع کرتی ہے اور احشا کو آپس مین ربط اور ارتباط قوی سے مرتبط کردیتی ہی صلب کے مقام پر غرہ باریطون مثل شئی واحد کے ہی۔ اور تمام باریطون مین نیچے اور خلف کیطرف ایک فرونی اور زیادتی بڑھجاتی ہے جو کہ حجم غدودی کیطرح ہوتی ہی اور یہ زیادتی مثل غطا اور پردہ کے باریطون کے واسطے اور بڑی بڑی رگون اور رجبا اول متصلہ درمیان آنتون کے اور معدہ کے جو ہین اونکے واسطے۔ ایک قوم اطبّا کا قول ہی وہ کہتے ہین یہ بات کہنی درست نہین ہی کہ صفاق کے واسطے چند قسم کے لیف ہین جو بُنے ہوے اور بافتہ ہین جہات معلومہ پر اور اجناس چند اوسی لیف کے ہین جو آلہ ہی تینون قولے طبعیہ کا۔ یہ لوگ جب لیف کے تعدد اجناس کو مانع ہین پھر انکو ناممکن ہی کہ طبقات عروق اور مثانہ اور رحم مین بھی ایک ہی جھلّی کے قائل ہون اور بلکہ اوسکو جسم واحد نہ سمجھین۔ یہ دونون حجاب احشا جوف اسفل کی نگاہبانی کرتے ہین پھر جب یہ دونون حجاب پیڑو تک پہونچے انمین سوراخ باریک اور تنگ پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہی دونون سوراخ دو مجری داہنے اور بائین طرف اربتین کے ہین پھر یہ دونون اوترتے اوترتے جب مذاکیر کے مقام پر پہونچتے ہین دونون بیضونکے لیے مثل آستین کے تھیلی کے ہوجاتے ہین۔ اور نیچے انھین دونون حجابون کے ثرب ہی۔ اور ثرب کی تالیف دو جھلیونسے ہوئی ہی کہ ایک جھلّی دوسری جھلّی کو چھپائے ہوے ہی اور دونون جھلیونکے بیچ مین بہت سی شریان اور عروق علاوہ شرائین کے ہین شکل ثرب کی مثل کیسہ دو تھیلی کے ہی جو معدہ اور باساریقا اور قولون کے ساتھ بندھی ہوئی ہی اور اوس چیز سے جو غشا اور رحل نشو تو لونکا ہی جو مقدار فرونی باریطون ہی قریب معدے اور انتا عشری کی اوترتی ہی اور مقدار جو اوسکی فرونی سے نزدیک پیڑو کے اوپر چڑھتی ہی۔ پہلے جو چیز شکم سے ملتی ہی وہ جلد ہے اور اسکے نیچے غشا ہی اول جسکا نام مراقی رکھدیا ہی اور ان دونون اول اور دوم کا نام صفاق ہی پھر صفاق کے بعد باریطون ہی اور اسکے بعد ثرب ہی ثرب کے بعد امعا ہین

فتق کا بیان اور جو مرض مشابہ فتق کے ہی ادرہ اور قیلہ وغیرہ۔

فتق کا حدوث کھلجانے خواہ پھٹ جانے سے جھلّی کے ہوتا ہی اور اوسمین کسی چیز کے پڑنے سے جسکو کوئی جسم غریب جو اوسی مین پہلے سے گھرا ہوا تھا نافذ کر دیتا ہی۔ خواہ اسوجہ سے فتق عارض ہوتا ہی کہ تنگی مجاری غشا مین اتساع پیدا ہو خواہ انخلال عارض ہو۔ پھر جب یہ امر واقع ہوا اور دفع ہو کر وہ جسم نافذ کھسلتے کھسلتے دونون خصیون تک پہونچے اسکا نام اُدرہ بضم ہمزہ و سکون دال مہملہ رکھا جاے گا۔ اور قیلہ بھی کہین گے۔ اور سوای اسکے سب کا نام عموماً فتق ہی۔ اکثر اُدرہ خصیہ کا اور صلابت اوسکی اور پھٹ جانا خصیہ کا اپنی جگہہ سے اور صلابات صفاق یعنی فوطا اور کیسہ کے قریب ہی مین واقع ہوتے ہین اسلیے کہ کبھی یہ امر عارض ہوتا ہی کہ دونون چھوٹے سوراخ جو مذکور ہوے اونکے پھیل جاتے ہین ضعف کی وجہ سے خواہ جو شی متصل دونون ثقبہ کے ہی پھٹ جاے کسی رطوبت مفرطہ کی وجہ سے خواہ رطوبت بالہ مرخی کے سبب سے یا کسی وثبہ کی اعانت کی وجہ سے اور کھینچنے چلّانے یا کسی حرکت مزعجہ سے اور سقطہ اور گر پڑنے سے یا امساک یعنی رک جانے منی متحرک کیوجہ سے جو دفعتہً رک جاے اور وفق اوسکا معدوم ہوجاے۔ خواہ مرد کے اوپر عورت کے چڑھنے سے بروقت جماع کے خواہ زیادہ تعب وہی نفس کی ہو بروقت مجامعت کے خصوصاً کہ وہ جماع بروقت امتلاء معدہ کے ہو اسیطرح جماع کرنے سے بروقت بدہضمی اور تخمہ کے اور بروقت مجتمع ہونی ریح

اور برازے کے تشکم مین کہ ان سب صورتون مین یا تو ثرب اوترآتی ہی یا حجاب یا دونون ساتھ ہی اور اونکے ہمراہ آنت بھی اوترآتی ہی خصوصاً جس آنت کا نام اعور ہے اسلیے کہ اعور محض بے لگاؤ آنت ہی کسی سے مربوط نہین ہی۔ یا فتق چند رطوبات سے پیدا ہوتا ہی جو خصیہ مین ریزش کرکے آتی ہین براہ دفع طبیعت کے خواہ اوسی خصیہ مین وہ رطوبات ہوتے ہین اسلیے کہ سرد طبیعت کا عضو ہی کہ خون کو مستحیل بطرف مائیت کے کردیتا ہی۔ کبھی یہ فتق ایک خاص جھلّی کو خصیہ مین پیدا کردیتا ہی۔ اور اکثر رطوبت مذکورہ خالص خون کی ہوتی ہی یا دموی رطوبت اور دردی ہوتی ہی جبکہ سبب فتق کا چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا ہوتا ہی۔ خواہ ریاح نافخہ سبب فتق کے ہوتی ہین۔ بیشتر لوہے سے علاج کرنا یعنے کاٹ چھانٹ اس مرض کو مفید ہوتا ہی۔ کبھی اوسی مقام پر گوشت اوگ آتا ہی۔ اور اکثر فوطہ موٹے ہوجاتے ہین یا سخت ہوجاتے ہین کسی ورم کیوجہ سے خواہ بسبب فربہی کے اوسوقت یہ فتق مشابہ اُدرہ کے ہوجاتی ہی اور نام اسکا اوسوقت اُدرہ لحمی رکھاجاتا ہی کبھی یہ مرض اسیطرح سے اربیہ اور کش ران مین بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی رگین خصیتین کی پھول جاتی ہین اسکا نام اُدرۃ الدوالی ہی۔ کبھی ثرب خصیتین مین استرخاے شدید بدون فتق کے پیدا ہوکر مشابہ اُدرہ کے ہوجاتا ہی۔ کبھی فتق دونون خصیے کے اوپر پیدا ہوتا ہی اور کش ران کے نزدیک خواہ اوس سے یا ناف مین اور ناف کے اوپر یا دونون جانب جو پٹرو کے داہنے بائین ہین انمین یہ مرض پیدا ہوتا ہی۔ ناف کی اوپر بہت کم اور بہ ندرت پیدا ہوتا ہی بہ نسبت اور مقامات کے اسلیے کہ یہ مقام عضل کی کثرت سے دبا ہوا ہی اور اسکے نیچے پوری پورے اطراف اور کنارہاے عضل پہونچے ہوے ہین۔ کبھی ناف اونچی ہوکر اوبھر آتی ہی اور یہ بھی از قبیل فتق ہی۔ جو فتق ناف سے اوپر ہو اوسکے اعراض بہت خراب اور مُہلک ہوتے ہین اگرچہ تزید اور بڑھنا اسکا کمتر ہوتا ہی اور اوّل زمانہ عروض مین زیادہ ایلام اور ایذا دہی نہین کرتا ہی۔ اسلیے کہ ایسے فتق مین معا و قاق کی آمد ہوتی ہی اور انمین خود مزاحمت اور تنگی ہے پھر ثقل براز ایسے مریض کا محتبس ہوجاتا ہی اور براہ مبرز جب نہ نکلا تو قی کی راہ سے برآمد ہوتا لہذا یہ فتق از قسم ایلاوس کے ہوتا ہی اور وہی قلق اور کرب اسمین ہوتا ہی جو ایلاوس کا ہی (اللّٰہم احفظنا) مگر جو فتق ناف کی نیچے ہی اتساع اور پھیلنے کو زیادہ قبول کرتا ہی اور زیادہ بڑھتا جاتا ہی اور پہلے زیادہ مولم نہین ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قیلۃ المعا اور قیلۃ الثرب مرض قوی ہی اور بدشوار ہی علاج پذیر ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اور قیلۃ الماء مرض سہل ہی اگرچہ بڑا ہو علامات علامت مشترکہ جملہ اقسام فتق کے یہی ہی کہ ایک زیادتی اور فرونی ظاہر ہوتی ہی اور درمیان صفاق داخلی و مراق کے ظاہر ہوتی ہی اور ظہور اوسکا بروقت حرکت کے زیادہ ہوتا ہی اور بروقت سانس گھٹ جانے کے اور جو فتق بسبب اتساع اور پھیل جانے مجری کی ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی اور فوطون مین نمایان ہوتا ہی بدون حرکت عنیف اور چلانے وغیرہ کے اور یہی اُدرہ جیسا ہوتا ہی۔ اور اس سے زیادہ پھر جو فتق ہی اوسمین انخراق اور پھٹ جانا کسی عضو کا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے علاج مین تجفیف کی تدبیر نافع نہین ہوتی۔ آنت سے جو فتق پیدا ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ آنت جو محل شق مین در آتی ہی جسوقت مریض چت لیٹے بہت جلد وہ آنت اپنی جگہہ عود کرتی ہی اور قراقر کی آواز محسوس ہوتی ہی خصوصاً بروقت دبانے کے۔ ثرب اور صفاق کا فتق اوسکی حدوث کی دلیل یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور عمق بدن کیطرف مائل ہوتا ہی اور وضع اوسکی مستوی اور ہموار ہوتی ہی اور ایسے اُدرہ مین قرقرہ دبانے وغیرہ سے نہین پیدا ہوتا ہی اور اکثر اسکا حجم عمق مین چھوٹا ہوتا ہے

اور اکثر بائین طرف خارج بھی ہو جاتا ہی اور نکل آتا ہی اور اوسکا حجم زیادہ ہوتا ہی اور نجات اوس سے دشوار ہوتی ہی اور مثل
قیلۃ الماء کے نہین ہوتا ہی مگر اوسکا چھونا مخالف چھونے اور مس کرنے اوس مرض کے ہوتا ہی جسکو قیلۃ الماء ہی اور جیسے
قیلہ ریحی عارض ہی۔ فتق معوی اور فتق ثرب کا رجوع اور اپنی جگہہ پلٹ جانا زیادہ دشوار ہی بہ نسبت رجوع فتق ریحی کے۔
قیلۃ الماء کی شناخت چھونے سے اور فوطہ کے تمدد اور کھچاؤ سے اور اوسپر چمک اور بریق پیدا ہونے سے اور فوطون کی
ملاست اور نرماہٹ سے کیجاتی ہی۔ اور فتق یہ بھی رجوع نہین کرتا ہی اور اپنی جگہہ پلٹ نہین جاتا ہی اور نہ اندر داخل
ہوتا ہی۔ قیلۃ الریح ایک معروف اور مشہور مرض ہی اسلیے کہ انتفاخ ریحی ظاہری چیز ہی اور یہ قیلہ ریحی بلا مزاحمت زائد عود کرتا ہی
اور پلٹ جاتا ہی اور نہ اسکے رجوع کرتے وقت کسی قسم کا درد ہوتا ہی اور اوسی حال موجود مین رجوع کرجاتا ہی۔ اور چت لیٹنے
سے کچھ اسکا پلٹنا بسرعت نہین ہوتا ہی بہ نسبت وقت آخر کے جسوقت چت نہ لٹایا جاوی اسلیے کہ حکم اوسکا چت لیٹنے اور نہ لیٹنے مین
متشابہ ہی اسلیے کہ اوسمین گرانی اور چسپیدگی نہین ہی۔ اور قیلہ معوی کا رجوع مختلف طور پر ہی کہ چت لیٹنے کے وقت تھوڑی سی
آسانی رجوع مین ہوتی ہی۔ اس معوی فتق سے دردہای شدید پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ فوطون مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور خصیون
مین عصر اور فشار ہوتا ہی۔ لحمی کی علامت یہ ہی کہ خاص فوطون مین ہوتا ہی نہ داخل ہین اوسکے اور اسمین کسیقدر صلابت اور غلظ
اور اختلاف شکل بھی ہوتا ہی اور اکثر تحجر بسبب ورم صلب کے اسمین ہوتا ہی اوسکا نام بورس ہی۔ اُدرہ دوالی کی شناخت بھری
ہوئی رگون سے ہوتی ہی اور رگون مین التوا اور پیچیدگی گرہ کی صورت کی ہونے سے اور اوسکے اُنثیین مین استرخا اور
ڈھیلاپن اور سیکڑنا اور سمٹ جانا دونون کا اسمین ممانعت ہوتی ہی اور حرکات سے ممانعت پیدا ہوتی ہی اور انگلیون سے
دبانا اگر تمدد پیدا کرے تو شرائین کا اُدرہ بھی اور جو اُدرہ شرائین کا نہوگا اوسکے دبانے سے تمدد پیدا نہوگا بلکہ یہ اُدرہ
اون اُدرہ مین ہوگا جس سے غذا ان اعضا کو ملتی ہی علاج تدبیر کلی اور علاج تمام اقسام کے فتق کا یہی ہی کہ امتلا کو ترک کردین
اور حرکت زیادہ نہ کیا کرین اور اوچھل پھاندا اور بے دھڑک اوٹھ کھڑا ہونا اور زیادہ جماع بھی ترک کردین۔ اور بہت بُری
حالت ان حرکات کے کرنے سے جب ہوگی کہ بروقت امتلاء معدہ کے واقع کرین۔ ان بیمارون کے لائق یہ امر ہی کہ جن غذا اون
سے نفخ پیدا ہوتا ہی اونکو بالکل ترک کردین اور زیادہ پانی پینے سی احتیاط کرین اور جتنی چیز ویسے ارخا اور ڈھیلاپن پیدا
ہوتا ہی اونکو بھی ترک کرین تا اینکہ حمام کا نہانا بھی چھوڑ دین۔ جسوقت یہ مریض کچھ کھائے لازم ہی کہ چت لیٹ جاوی اور جب
بیٹھے فتق کی جگہہ بندھی ہوئی ہو اور جماع کے وقت خاصکر ضرور فتق کو باندھ لیا کرے۔ اور جسوقت جماع کرے چاہیے کہ
پیٹ اسکا خالی ہو اور کسی قسم کی گرانی غذا وغیرہ کی شکم مین نہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غرض فتق کے علاج مین شق اور شگاف
کے مقام کا ملجانا اور درست ہو جانا ہی اگر یہ امر ممکن ہو یا اینکہ جسقدر چاک ہو گیا ہی اوسیقدر باقی رہے بڑھ نجاوی یا اینکہ
جس جگہہ ارخا اور ڈھیلاپن ہوا ہی پیدا ہوا ہی اوسمین خشکی پیدا ہو جاوے خواہ جو کچھ جگہہ کشادہ ہوگئی ہے سمٹ جاوی اور جو
چیز اوتر آئی ہی ثرب ہو خواہ کوئی آنت ہو اوسکو پھر اپنی جگہہ پھیر لیجانا اور جو کچھ اوسمین جمع ہوا ہی اوسکی تحلیل کردینی اگر
پانی ہو یا ریح ہو اور جو مادہ کہ تمدد پیدا کرتا ہی اوسکی پیدایش کو منع کرنا اور اگر متحلل نہو تدبیر اوسکے اخراج کی کرنیکے
بعد اوسکے مقام شق کا التحام اور جوڑنا خواہ اوسے بحال خود محفوظ رکھنا چاہیے تا کہ زیادہ نہو اور یہ سب تدبیرین ایسی

دوائون سی ہوتی ہین جو مغری اور مقوی ہین اور فتق کی قوت بھی اونہین ہو جسقدر شگاف چھوٹا ہوگا اوسکا ملجانا اور زخم کا بھرآنا آسان ہوگا۔ بیشتر داغ لگانے سے اسبارہ مین اعانت لیجاتی ہی اور شگاف بند ہوجاتا ہی۔ تخفیف ادویہ محللہ سے حاصل ہوتی ہی اور داغ دینے سے بھی تخفیف حاصل ہوتی ہی لہذا اسسے استعانت ہوتی ہی۔ اوتری آنت وغیرہ کا پھیر لیجانا بندش اور پٹی چڑھانی سے حاصل ہوتا ہی۔ مجتمع رطوبات کی تحلیل ضمادات استسقا سے کیجاتی ہی خواہ اورامراض رطوبی کے ضمادات سے۔ مادہ کی آمد کا روکنا بذریعہ استفراغ کے ہوتا ہی اور بذریعہ تعدیل غذا کے۔ اخراج مادہ موجودہ کا ادویہ معروفہ سے ہوتا ہی اونمین بھی قوی ادویہ کو اختیار کرنا چاہیے۔ اور عمل جدید سے یعنی جرّاحی کرکے بھی اخراج مادہ کا ہوتا ہی فتق معا اور ثرب کا علاج اگر نزول انکا کیسۂ اُنثیین مین ہو رد کرنا اور اپنی جگہہ پر لیجانا ممکن ہی مگر دشوار ہی بہ نسبت رد کرنے ان دونون کے اوس فتق مین جو اوپر کی طرف ہو اسلیے کہ ایسا فتق اسکا رد کرنا چت لیٹنے سے بآسانی ہوسکتا ہی اور تھوڑا سا ہاتھ سے دبا کر اپنی جگہہ آجاتا ہے۔ اور رد کرنے سے فتق یعنے شگاف مین زیادتی ہوجاے جسقدر بڑھجاے اوسکی تخفیف کرنی چاہیے اور رطوبت اوسکی خشک کردیجاے اور جو مقام پھٹ گیا ہی اوسے ملادیا جاے اور اوسکے جوڑ دینے کی تدبیر کرنی درکار ہی۔ اور جب بالکل آرام ہوجاے اور فتق سے نجات ہوجاے بیمار کو کسی آب گرم مین بٹھائین اور مقام فتق پر ملینات کا ضماد کرین اور گرم چیتھڑون سے سینکین تاکہ اوتری ہوئی شے اپنی جگہہ پر آجاے بعد اوسکے باستواری بندش کردین اور اوسپر ادویۂ جامعہ جو سکڑے ہوے عضو کو یکجا کردیتی ہین اوسپر رکھین اور تین روز تک یہی تدبیر جاری رکھین اور مریض چت لیٹا رہے اور پٹی جو کو رمربع سے بندش کیجاے اور ان نفائد کا استعمال رہے جو کھلے ہوے زخم کے باڑھون کے یکجا کردینے کیواسطے طیّار رہتی ہین۔ اکثر اسی مقام بندش پر داغ بھی لگا دیا جاتا ہی۔ رفادہ اور پٹیان بہت سی اور گول تختیان نہ باندھی جائین ورنہ زخم بجاے کر زیادہ پھیل جائیگا۔ بڑا شگاف ضرور ہے کہ اوسکا التحام کیا جاے اور اوسکے ملجانے اور بھرآنے کی تدبیر کیجاے اور ایسے فتق کے پاس لوہے کا کوئی اوزار لیجانا درست نہین ہے۔ ادویہ مشروبہ کو جنکے پینے سے مریض فتق کو نفع کرتا ہی سنجر بینیا اور جو شاندہ جوز السرو کا ہی خصوصاً جبکہ اسی جوشاندہ مین سنجر بینیا کو گھولدیا ہو اور رکموئی بھی مفید ہی ضماد جو مقام شق پر لگانے کے لائق ہین مناسب یہی ہی کہ اوسکا استعمال اوسوقت کیا جاے کہ دو باڑھین زخم کی یکجا ہوگئی ہون اور دونون لگرین زخم کی سمٹ کر اوپر کیطرف چڑھ چکی ہون اور جو شے اوتر آئی تھی آنت خواہ ثرب اوسکو اپنی جگہہ پھیر لیجانے سے فراغ حاصل ہوچکا ہو ان سب احوال کے بعد ضمادات معلومہ مین سے کوئی ضماد کیا جاے جس مین ابہل اور جوز السرو اور برگ سرو داخل ہوا سلیے کہ یہی ادویہ اصول ہین اون ضمادات کے جو واسطے جمع کردینے عضو کے طیّار کیے جاتے ہین بسبب اسکے کہ انکا نفع زیادہ ہی اور مقل اور کتیرا اور صمغ اعرابی سریشم ماہی اور سریشم جلود اور دبق اور کماۃ خشک گوشت سرطان اور گلسرخ مسلّم مع بونڈی کے اور جلہ قوابض اور مصطگی اور آس یابس اور مونگ مقشر اور مداد یعنے روشنائی اور برگ خطمی شب یمانی اور سماق اور ثمرۃ الطرفا اور مغزہ قنطوریون اور صبر سمانی اور مر۔ نسخہ ضماد کا یہ ہے کہ اشق اور کندر اور صبر سمانی اور زرنیخ مکہ تین درہم مقل دو درہم اقاقیا انزروت مکہ ایک درہم ہاون دستہ مین کوٹ کر اول شب سرکہ مین بھگودین پھر صبح کو کسیقدر ابہل ملاکر پیسین اور روئی کا ایک پھاہا اسی دوا مین خوب تر کرکے مقام شق پر رکھین اور پٹی وغیرہ سے باندھ دین (ضماد خفیف) مصطگی انزروت کندر

کیسۂ ... کا استعمال ضماد مین

سب ہموزن لیکر سرشیر مین جو منقے کے نبیذ مین گھولا گیا ہو ان ادویہ کو خوب ملائین اور کاغذ کے ٹکڑے پر طلا کر کے مقام شق پر چپکا دین
اور بندش کر دین - اسیطرح کا دوسرا نسخہ یہ ہی صبر اور سریشم اور کندر - ایضاً اور نسخہ جوز السرو کندر اقاقیا گلنار انزروت دم الاخوین
اور مُر مکی اور مازو اور اہل سب ہموزن لیکر باریک پیسین اور صمغ مین گوندھکر بیضہ پر خواہ اور جس جگہ فتق ہو چپکا دین اور جبتک خود
چھوٹ کر گر نہ پڑے لگا رہنے دین - یہ ضماد جیّد ہی کہ لڑکون کے فتق کو جلد تر دور کر دیتا ہی اور گوشت پورا لاتا ہی پوست انار
دس درہم مازو ی خام یا پخیدہ رہم کسی شراب قابض مین جوش دین اور پانچ اوقیہ سے وزن شراب زیادہ نہو بعد اوسکی آنت
وغیرہ کو اوپر چڑھا کر آب سرد سے پہلے موضع ادوف کا نطول کرین اور پھر بھی ضماد لگا دین اور ایک ہفتہ تک جُدا نکرین خواہ
ہر ایک دس روز کے اندر ایک مرتبہ ضماد کرین - یہ ضماد بھی عجیب ہے مصطگی قشور کندر جوز السرو مرمکی سریشم ماہی انزروت ہموزن لیکر
پہلے سریشم کو سرکہ شراب مین گھولین پھر ادویہ کو اسی کے ذریعہ سے یکجا کرین اور ضماد بنالین - کبھی لڑکون کے لیے ضماد گلنار اور اسبغول
اور بیخ سوسن پتے کا کر دینا کافی ہوتا ہی اور بیشتر ضماد لگانا عدس الماء جو کائی کی ایک قسم ہی کافی ہو جاتا ہی اور کبھی اونکے فتق پر مقل
شراب اور روغن زنبق گھولکر خواہ اوسمین جند بیدستر ملا کر استعمال کر دینا کفایت کرتا ہی خصوصاً اگر فتق مائی ہو - اکثر اشراش مین جَو کا
ستو ملا کر ضماد بھی اونکے لیے کافی ہو گیا ہی فتق مائی کا علاج کبھی مائیت کا اخراج بزل مربج سے یعنی ایسے شگاف سے جو طبقہ دار
کیا جاتا ہی - کبھی ادویہ مخرجیہ مائیت سے استفراغ مائیت کرتے ہین کبھی لوہے سے داغ دیتے ہین خواہ ادویہ حارہ مسخنہ سے اوس مقام کو
جو متصل فتق کے ہی صفاق سے کہ وہ جھلی بعد داغ دینے کے تنگ ہو جاتی ہی اور پھر پانی کا اوترنا رُک جاتا ہی - بزل اور بعضے جو دو طریقہ
شگاف دینے کے ہین اونکا طریقہ یہ ہی - پہلے خصیئے اوپر کیطرف اوٹھائے جائین اور کیسۂ اُنثیین سے اوپر چڑھجائین اور پیڑو پر نورہ لگایا
جائے اور بال اور روئین پیڑو پر اور بھی سب کاٹ یا بال نورے سے گرادئے جائین اور موضع علیل پر بھی بال صاف کرکے مریض کو تختون پر
خواہ دو کانچی وغیرہ پر چیت لٹایا جائے اور ایک خادم واہنے ہاتھ پر اوسکے بیٹھکر اوسکے ذکر کو اوپر کیطرف کھینچے بعدازان کسی سنشنی وغیرہ
چوڑے ہتھیار سے جلد کھینچی جائے مگر بچانا چاہیے اس امر سے کہ فقط داہنے بائین درز کے یہ کشش خاص درز اور سیون تک نہ پہونچے -
بعدازان سیون کے متوازی چاک کر دیا جائے - کوشش اچھی طرح کرنی چاہیے کہ سب مائیت اوتر آئے اور سارا پانی نکلجائے - پھر
دوبارہ اختیار ہی اگر جی چاہے تھوڑی دیر کے بعد جب پانی اوتر آئے پھر اسیطرح سے بزل کرین اور اگر جی چاہی بزل اوّل ہی کے
بعد اوسی مقام کو داغ دین - داغ دینے کا طریقہ یہ ہی کہ ایک باریک سلائی وغیرہ لوہے کی لین جسکے مُنھ پر گھنڈی سی گول گول ہو -
اور جسقدر گرمی داغ لگانے کے واسطے درکار ہی اوتنی ہی حرارت سے اوسکو گرم کرین اور دونون خصیونکو باندھکر جسقدر اون کو
دور ہٹانا ممکن ہی ہٹا دین بعدازان آلہ آہنی مذکور کو کیسۂ اُنثیین پر پھیرنا شروع کرین اسطرح سے کہ خصیئے سے چھو نجائے اور کیسۂ
اُنثیین اور باریطون تک پہونچے کہ اوسکے جرم کو سمیٹ دے اور اینٹھا دے تاکہ اوسمین پانی نہ اوترنے پائے - مدخل کا رکھنا
جیسے چھوچھی وغیرہ اندر رکھکر پانی نکال لیتے ہین بزل سے یہ نہایت اجود ہی - بعد داغ دینے کے خشک ریشہ اور پیڑی کا علاج
معلوم کرین جو کتاب چہارم مین آتا ہی اور زخم کا اندمال کیا جائے اکثر باریطون کو کسیقدر قطع کرکے پھر اوسکو داغ دیتے ہین
اور شق شدہ موضع پر قوابض کو رکھتے ہین اور بیمار کا پانی پلانا بند کر دیتے ہین - ضماد جو قیلۃ الماء کے واسطے مناسب ہین وہی ہی ضمدہ
استسقا اور طحال کے ضمادات ہین - مثلاً ایک یہ ضماد ہی مویزج اور کمون کو ہمراہ زبیب خستہ برآوردہ کے یکجا کرین اور کوٹین گل

مرہم کے ہو بنا ے اور اسی کا ضماد کرین - ایضاً فلفل اور حب الغار اور بورہ اور موم اور زیت کُشنہ کا مرہم بنا کر اوسپر رکھین - ایضاً خاکستر بلوط کو زیت مین جو پکا کر گاڑھا کیا ہو گوندھ کر ضماد کرین کہ بہت نافع ہی - یا نطرون تین درہم موم چھ اوقیہ زیت چھ اوقیہ مرچ سیاہ تیس حب الغار تیس دانہ ان سب اجزا کا ضماد جسپیندہ طیّار کرین - مُقل عربی آدمی کے تھوک مین گھولکر ضماد کرنے سے اکثر لڑکونکا قیلہ مائی دور ہوگیا ہی **فتق ریحی کا علاج** تدبیر تمام اسکی یہ ہی کہ نافخ اشیا سے دوری اختیار کرین بقول کے اقسام سے ہون خواہ حبوب سے اور امتلاء بیش از حد جس سے قراقر پیدا ہوتا ہی اور بدہضمی عارض ہوتی ہی اوس سے اجتناب کرین اور جملہ اقسام کی غذا اور شراب ہای نفاخ سے دوری اختیار کرین - ادویہ محللہ ریاح جیسے کمونی اور سنجرینیا اور اطریفل کبیر اور ایسی ہی جملہ ادویہ خولنجان کی جوشاندہ کے جوشاندہ کے ساتھ استعمال کرین - یہ معجون ان لوگونکے واسطے عمدہ ہی برگ سداب خشک اور زوفرا اور کمون اور اجوائن تخم فنجنکشت بورہ اور فوتنج سب کو ہموزن لیکر اور کل ادویہ کے ہموزن افتیمون داخل کرکے شہد کے ساتھ طیّار کرین - سداب اور کمون اور فنجنکشت اور فوتنج اور فوج تُرکی اور حب الغار اور مرزنجوش اور شیح ارمنی اور میعہ کا بھی ضماد کیا جاتا ہی - جن ادہان کی تمریخ اور مالش کیجاتی ہی وہ یہ ہین روغن قسط اور زنبق اور ناردین خاصکر زیادہ مفید ہی - تکمید اور سینک ادویہ محللہ ریاح سے کیجاتی ہی جو اکثر مذکور ہو چکی ہین - جب درد کی شدت ہو شیا فہای مسلہ جو شہد اور نطرون اور سکبینج اور جاؤشیر اور کمون اور تخم سُداب اور برگ سداب اور جندبیدستر سب ادویہ ملا کر خواہ بعض ادویہ جیسی حاجت ہو اونمین سے طیّار کرین **قیلہ لحمی اور دوالی کا علاج** اسکا علاج وہی ہی جو اورام صلبہ کا ہی - اور اکثر گاہ یہ ہی کہ قیلۃ الدوالی مین تمریخ اور مالش مرہم باسلیقون بھی کافی ہو جاتی ہی اور نرم چربیان اور حرام مغز جانورون کے بھی کفایت کرتے ہین **ناف کا اونچا ہونا** کبھی بطور فتق معلوم اور مذکور کے ناف اونچی ہو جاتی ہی اور کبھی استسقا کے برسبیل یہ مرض اسطرح سے پیدا ہوتا ہی کہ تنہا اسی مقام مین رطوبت مجتمع ہو جاتی ہی خواہ ریح کا اجتماع اسی خاص مقام پر ہو جاتا ہی - اور کبھی ورید یا شریان اسکا سبب اس طرح سے ہوتا ہے کہ خون کی مقدار بطرف ناف کی بہا کر ناف تک پہونچاتا ہے - ورم صلب کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور گوشت کی زیادتی زیر جلد ہو جانے سے بھی ناف اوپر آتی ہی **علامات** ثرب یا آنت کے خروج سے اگر ناف اونچی ہو جاتی اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ اوسکا بعینہ بدن کی رنگ کا ایسا ہوتا ہی اور وضع یعنی نشیب فراز مین اختلاف ہوتا ہی خصوصاً فتق امعا کی وجہ سے اگر ناف اونچی ہوئی ہو اور آنت کی فتق کے ہمراہ درد بھی کسیقدر رہوتا ہی اور بھینچنے دبانے سے ناف غائب بھی ہو جاتی ہی اور اکثر قرقرہ کی آواز دے کر غائب ہوتی ہی اور مرخیات کے استعمال سے ناف کی اونچائی زیادہ ہوتی ہی جیسے حمام کرانا خواہ مالش روغن کی کرنی اور حرکت سے بڑھ جاتی ہی - جو اوبھر ناناف کا بسبب رطوبت استسقای وغیرہ کے ہوتا ہی دبانے سے وہ دبتی نہین ہی اور نرمی اوسمین زیادہ ہوتی ہی اور بھینچنے دبانے سے کسیطرحکا تغیر اوسکی بلندی مین نہین ہوتا ہی رنگ اوسکا مثل رنگ بدن کے ہوتا ہی - جو ناف ریح کے سبب سے اونچی ہوتی ہی اوسکی نرمی اور مدافعت بہ نسبت اوس اونچی ناف کے بہت کم ہوتی ہی جو رطوبت کے سبب سے اونچی ہوئی ہی اور آواز اوسکی ٹھونکنے بجانے بجانے مین مثل طبل اور ڈھول کے ہوتی ہی - اور جو ناف خون کی آمد سے اونچی ہو جاتی ہی اوسکا رنگ خون کا سا اور سیاہ ہوتا ہی - جو ناف گوشت زائد کے اوگنے سے خواہ کسی اور صلابت زیر ناف کے عارض ہونے سے اونچی ہوتی ہی وہ پتھرائی ہوئی اور سخت ہوتی ہی اور مثل دیگر اقسام کے

دبانے سے اور بھینچنے سے وہ ہرگز نہین دبتی ہی علاج جو ناف رگ جھندہ خواہ ناجھندہ یا ریح کے سبب سے اوبھری ہوئی ہو مناسب نہین
کہ اوسکے علاج کے دَرپے ہون اور اگر اوسکا علاج کیا جاے ضرور ہے کہ قطع کرڈالنے اور ٹانکے لگانے اور رووخت کرنے کی حاجت
ہوگی۔ اور اسکے علاوہ اور اقسام کا علاج یہ ہی کہ مریض کو کھڑا کرکے تکلیف اسبات کی دیجائے کہ اچھی طرح سے اپنا پیٹ پھولا دے اور
سانس بند کرلے تاکہ اونچائی ناف کی جسقدر رہی خوب نمایان ہوجاے گرد اوسکے ایک دائرہ کی لکیر کسی چیز سے کھینچدین کہ متمیز
اور جُدا ہوجاے یعنی ہر وقت وہی حد معین معلوم رہے اوسکے بعد مریض چت لٹادیا جای اور صنوبر پشتی وغیرہ سے جسقدر نشان بنا ہی
گرفت کرکے خوب کھینچین اور پھر مراق پر بھی اسیطرح صنوبر وغیرہ سے عمل کرین مگر لحاظ رہے کہ مراق کی نیچے کی جلد نہ کھنچنے پاے پھر
اوسمین سوئی اور ڈورا داخل کردین اسطرح سے کہ نیچے سے جسم تک سوئی کا ڈوب نہ ہونے پاے بعد اوسکے چاک کردین فقط مراق
کے نیچے تک اب اگر ناف کے نیچے کوئی آنت آگئی ہو اوسکو نیچے ہٹادین۔ اور اگر ثرب آگئی ہو اوسکو کھینچکر عضل کو کاٹ ڈالین
بعد اوسکے موضع چاک شدہ پر ٹانکے دین برابر برابر ڈوب سے اور مضبوط اور سخت ڈورون سے کہ ایک ڈورا دوسرے کو
تنا دُ دے اور قطن پر اونکے بندش کردیجاے اور سی دیا جاے اور ڈورون کے چار سرے نکال دئے جائین اور
اسکی رعایت رہے کہ عضل ساقط کردیجاے اور جو باقی رہے اوسکا اندمال ہوجاے اور زیادہ کوشش کیجای کہ اندرون
طرف اندمال ہو باہر کیطرف نہو ورنہ بدنما معلوم ہوگا۔ ریحی کا علاج بھی وہی بزل اور قطع کرنا اور ٹانکے لگانا ہی جس طرح
اوپر بیان ہوا **حدبہ اور ریاح افرسہ کا بیان** کوزہ پشتی اور کوبڑ نکل آنا کہ آگے کو جھک جاے خواہ لقہ کبوتر کیطرح پیچھے
کو زیادہ اکڑ جاے دونونکو حدبہ کہتے ہین اور ایک قوم نے پیچھے کیطرف اکڑنے کا نام تقصع رکھا ہی بہرحال حدبہ پیٹھ کے فقرات
اور گوریونکا اپنی جگہہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی آگے کیطرف ہٹین خواہ پیچھے کیطرف آگے ہٹنے کو حدبۃ المقدم کہتے ہین
اور جب آگے کیطرف زوال فقرات ہو اوسکا نام تعس اور تقصع ہی اور پیچھے اور جانب خارج پشت کیطرف ہٹنے سے حدبۃ الموخر
پیدا ہوتا ہی اور کسی ایک کے اٹھنے یا ہٹنے سے التوا پیدا ہوتا ہی۔ اسباب حدبہ کی یا امور بادیہ خارج از بدن ہوتی ہین جیسے
چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا وغیرہ یا امور بدنی اور داخلی ہوتے ہین کہ رطوبت مائی جس سے فالج پیدا ہوتا ہی اور رباطات پھیل جاتے
ہین یا رطوبت رباطیہ جو تشنج پیدا کرتی ہی۔ اکثر تو یہی ہی کہ حدبہ رطوبت فالجیہ سے عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی التوای ہوتا ہی نہ آگے
کی طرف اور نہ پیچھے کیطرف۔ کبھی حدبہ بسبب ایک ریح کے پیدا ہوتا ہی جو سخت اور درست ہوا ور اندر سما جاتی ہو۔ یا ورم اور اخراج
ایسی طرح کا ہو جو خلفاقات اور جھلیونکو کسی ایک جہت مین کشش کرلیجای اکثر حدبہ ورمی ہو تو فقط اسی ذریعہ سے جاتا رہتا ہے
کہ خون کے رنگ وغیرہ مین اختلاف ہوجاے جس سے نضج ورم پر اور ورم کے شگافتہ ہونے پر دلالت ہوتی ہی اور اکثر یہ ورم موجب
حدبہ صلب اور سوداوی ہوتا ہی۔ کبھی حدبہ بسبب تشنج رباطات کے پیدا ہوتا ہی اور یہ قسم حدبہ کی واقع ہوتی ہی اور بہت جلد قتل
کرتی ہے مترجم سدیدی مین جو عبارت قانون کی نقل کی ہی اوسمین بجاے سریع القتل کے سریع الزوال لکھا ہی یعنے ایسا
حدبہ بہت جلد دور ہوجاتا ہی یہ نسخہ نسخہ حاضرہ مترجم سے جو کہ چند نسخون سے مقابلہ کیا ہوا ہی بالکل مخالف ہی اور خلاف واقع
بھی معلوم ہوتا ہی کہ جو حدبہ تشنج رباطات سے عارض ہو وہ جلد زائل ہوجاے متن سب قسم کا حدبہ یا تو بسبیل شرکت چند
فقرات پشت کے بتدریج اور رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہی یا اسطرح نہین ہوتا ہی بلکہ یا تو جملہ فقرات کے زوال سے دفعۃً خواہ

خاص کسی ایک ہی فقرہ کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہے اور جسقدر ہوا ہے اب زیادہ نہ بڑھیگا حدبہ اور خصوصاً وہ حدبہ جو بطرف
داخل کے ہو اور یہ اور پھیپھڑے پر جگہہ کے تنگی پیدا کرتا ہے لہذا سوء تنفس پیدا کرتا ہے اور جسوقت لڑکے کے بدن مین یہ حدبہ پیدا ہو
سینہ کو پھیلنے اور کشادہ ہونے سے مانع ہوگا لہذا اعضاء تنفس ماووف اور آفت رسیدہ پیدا ہونگے کہ تنفس مین اون اعضا پر تنگی
ہوا کریگی۔ اسی سبب سے بقراط نے کہا ہے جس شخص کا حدبہ ربو اور سعال یعنے سوء تنفس اور کھانسی پیدا کرے اور ابھی سن اوسکا کم ہو
یعنے لڑکا ہو اور کالے بال اوسکے بدن پر نہ آئے ہون یہ شخص ہلاک ہوگا اور مرجائیگا۔ اور یہ حکم بقراط کا اسلیے صحیح ہے کہ ایسا حدبہ
جو مورث دمہ وغیرہ کا ہو دلالت کرتا ہے کہ جو مادہ مورث حدبہ ہو وہ فقرات کیطرف منتقل ہوگیا اور وہان جاکر اوسی مادہ نے
خراج قوی پیدا کیا ہے اور وہ خراج ثابت ہے یعنی متحرک نہین ہے اور مادہ قوی سے پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ غلیظ بھی ہے کہ اگر اتنا
غلیظ نہوتا اوس سے حدبہ نہوتا پیدا نہوتا اور جب یہ صورت ہے پھر سینہ کا اتساع اور پھیلاؤ بمقدار گنجایش ریہ کے نہوگا یعنے
ایسے شخص کا سینہ ضرور تنگ ہوجائیگا اور تنفس مین حبس پیدا ہوگا بلکہ ضرور ہے کہ سوء تنفس عارض ہو اور یہ سوء تنفس منجر بہلاک
اس شخص کے ہوگا جیسا بقراط کا قول ہے لڑکون مین حدبہ اور ریاح افرسہ کی پیدایش اوسوقت ہوتی ہے کہ غذا وقت مناسب سے
پہلے اونکو ملتی ہو پس اونکے اخلاط غلیظ ہوکر فقرات کیطرف میلان کرتے ہین۔ حدبہ کے مریض کی پنڈلی اور ساق پاؤنکی
پتلی اسواسطے ہوجاتی ہے کہ بعض بخاری اور منافذ حدبہ سے فضای ساق ہو پہنچتی ہے اونمین سدہ پڑجاتا ہے جو مانع وصول غذا
ہوتا ہے علامات۔ جو حدبہ اسباب خارجی سے پیدا ہوا اور جو حدبہ کہ رطوبت سے عارض ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ سحنہ بدن اور
لمس سے معلوم ہوتا ہے اور مقام حدبہ پر اگر تیل کی مالش ہو تیل کو نہ سوکھے گا اور بالکل جذب نکریگا خواہ بہت دیر مین جذب
ہوگا اور پہلے سے یعنے قبل حدوث حدبہ کے تدبیر مرطب اوس بدن کی ہوچکی ہوگی۔ جو حدبہ ورم سے پیدا ہوا اوسکی شناخت
مقام حدبہ کے چھونے سے اور درد اور جہین خاص اوسی جگہہ پیدا ہونے اور اون حمیات اور تپ کے اقسام سے جو ایسے مریض کو لاحق ہو
جاتی ہے۔ جو حدبہ یبوست سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یبوست بدن سے اور برداشت ایذاے حمیات حارہ سے اور استفراغ کی اقسام
جو اوسی بدن مین ہوچکی ہون اور تیل بہت جلد مقام حدبہ پر جذب ہوجانے سے ہوتی ہے علاج حدبہ اور ریاح افرسہ کا رطوبت اور
یبوست سے جو حدبہ عارض ہو اوسکا علاج بعینہ فالج کا علاج ہے خواہ تشنج یابس کا علاج کہ اگر رطوبت سے ہے استفراغ رطوبت کرین
اور یبوست سے ہے تو پھر ترک استفراغ کرین اور کیفیت حمامات اور نطولات کی بھی وہی ہے جو فالج اور تشنج یبسی کے بیانمین گذر چکی
اور ان مین فتیل اور ضماد بہی ہے۔ تمامون ادویہ کا اوس حدبہ کیواسطے جو یبوست سے نہو یہ ہے کہ ادویہ قابضہ ایسی ہو جو اون رباطات کو
مستحکم کردین جنھون نے مسترخی ہوکر فقرات کو چھوڑ لیا ہے اور وہ ادویہ گرم بھی ہون تاکہ اون رباطات خواہ فقرات پشت کو قوی
کردین اور تحلیل کی قوت اون ادویہ مین ہو تاکہ اون رطوبات کو جو مرخی ہین یا معین ارخا پر ہین فنا کردین خواہ بستہ کردین
اسلیے کہ اگر فقط ادویہ قابضہ پر اقتصار کیا جاے ممکن ہے کہ رباطات کو قوت آجاے مگر پھر بھی یہ خیال ہے کہ اگر مادہ
متحلل نہوا ممکن ہے کسی اور عضو کیطرف منتقل ہوجاے اور اکثر اوسکا انتقال اسفل بدن کیطرف محتمل ہوتا ہے جیسے دونون
پاؤن لیکن پھر جو دوائین کہ [illegible] مادہ فالج وغیرہ پیدا کر دے تو کچھ دور نہین جتنا وہ مادہ ہو رقیق ہو یا غلیظ اور جسقدر اسکو
[illegible] اوس [illegible] ہو جو حدبہ ہو گیا ہے کہ بالکل اوس مین سما جاے خواہ باہر ہی باہر اوسکے رہے اور ماووف کردے۔

پھر جب تنقیہ کر کے اِس مادہ کو فنا کر دیا اوسوقت قوابض کے استعمال سے کچھ خوف انتقال مادہ کا نرہیگا۔ کبھی تاثیر قبض اور تسخین اور تحلیل کی ایک ہی دوا مین مجتمع ہوتی ہی جیسے جوز السرو اور برگ سرو ہین اور جیسے ورق غار اور قصب الزریرہ اور اشنہ اور راسن ہین۔ اکثر تالیف بلا امتزاج ادویہ کے قوابض باردہ سے مثل گلنار اور گل سرخ اور اقاقیا کے ہمراہ قوابض حارہ کے ہوتی ہی کہ وہ مسخن اور محلل کبھی ہوتی ہین جیسے حب الغار اور جند بید ستر اور ورق دفلی یعنے کنیر کی پتی اور وج ترکی۔ تیل کے اقسام جو صدبہ رطوبی کو مفید ہین وہ گرم ادویہ سے طیار کیجاتی ہین جنہین قبض بھی ہی جیسے روغن سرو اور سداب اور ضماد مین ایسی ادویہ محللہ بڑھائی جاتی ہین جنکی تحلیل قوی ہو جیسے برگ کنیر اور وج ترکی اور جند بید ستر اور سداب اور روغن کے اقسام مین سے اضافہ روغن سداب اور روغن جند بید ستر اور عاقر قرحا اور افربیون کا کیا جاتا ہی جسکے بنانے کی یہ ترکیب ہے۔ فلفل اور جند بید ستر عاقر قرحا شحم حنظل افربیون حلتیت کو روغن سداب مین خوب طرح سے ملادین اور اگر ایک اوقیہ مجموع ادویہ ہموزن سے ہو ایک رطل روغن کی مقدار ہو بعد ملانے کے دھوپ مین رکھین اور دو ہفتہ کے بعد روغن کو تھالین اور پھر وہی ادویۂ مذکورہ بالا کی جدید مقدار اوسی وزن پر اس روغن مین ڈالکر وہی دو ہفتہ تک دھوپ مین رکھین اور صاف کرین اسیطرح چند مرتبہ یہ تکرار عمل مذکور کرین اور کم سے کم تین مرتبہ اسکے بعد استعمال کرین۔ یہ روغن جسکو ہم ذیل مین لکھتے ہین قوی ہی واسطے صدبہ رطوبی اور ریحی کے معاً نسخہ اوسکا یہ ہی ابہل اور شیح اور آس اور جوز السرو اور عاقر قرحا مرزنجوش اکلیل الملک قرد مانا اذخر سلیخہ سب کو پانی مین جوش دین مگر آنچ دھیمی اور نرم رہے پھر پانی کو صاف کر کے نصف وزن پانی کا کوئی روغن اوسمین ملا کر پانی جلا ڈالین اور مکرر اسیطرح ادویہ پانی مین پکا کر اوسی تیل مین جلالیا کرین بعد چند مرتبہ کے جند بید ستر اور فربیون اور ابہل کو پیس کر اوسی روغن مین ملادین اور استعمال کرین اس روغن مین تقویت عضو کی ہی اور ریاح کو منتشر اور پراگندہ کر دیتا ہی اور رطوبت غلیظہ کی تحلیل کرتا ہی جو غریب رطوبات ہین۔ ضماد واسطے صدبہ ریحی کے میعہ یابسہ اور قسط اور قصب الذریرہ اور ابہل ان سب بقدر ایک ایک اوقیہ کے اور فربیون ایک درہم روغن ناردین بقدر حاجت صدبہ ورمی کا علاج مثل اون اورام کے علاج کے ہی جو بدشواری نضج پاتے ہین اور دشواری سے پھوٹتے ہین بلکہ اوس تحلیل خاص ہی ایسے صدبہ کا علاج کرین جیسے اورام صلبہ علاج ہوتا ہی۔ یہ ضماد واسطے صدبہ رطب کے عمدہ ہی وج ترکی اور راسن کو ریزہ ریزہ کر کے آب سرد مین جوش دین اور موضع صدبہ پر اسی کا ضماد کرین۔ یہ ضماد صدبہ رطوبی اور ریحی کو نافع ہی معاً راسن اور ابہل اور وج ترکی شراب مین پکاتے پکاتے مہرا ہو جائین اور مقل اوسمین ڈالدین کہ مثل مرہم کے ہو جاوے اور استعمال کرین جبکہ ادویہ مشروبہ اور ضماد وغیرہ کچھ اثر نکرین پھر داغ دینے کا استعمال کرین تاکہ استرخا اور ڈھیلا پن زائل ہو جاوے اور موضع مخصوص مین صلابت آجاوے۔ دوالی کا بیان دوالی قدم اور ساق کی رگون کے پھیل جانے کو کہتے ہین جو اتساع یعنے پھیل جانا بسبب زیادہ اوترنے خون سوداوی کے عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ خون پاک صاف غیر سوداوی ہوتا ہے۔ کبھی خون غلیظ بلغمی ہوتا ہی اور کبھی کیون ہوا ہی خون مین عفونت نہین ہوتی ہے ورنہ اسکے اوترنے سے پانوٗن مین قرحہ ضرور پڑجاتا اور اورام خبیثہ پیدا ہو جاتے۔ اکثر یہ دوالی کا مرض الفتوح اور حمال بارکش لوگ اور پیدل چلنے والے جیسے قاصد ہرکارا ڈاک اور باادب کھڑے رہنے والے بحضور بادشاہان ملک کو عارض ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اکثر یہ ہی کہ بعد امراض حادہ کے اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ مادہ امراض حادہ کا پانوٗن

کی طرف دفع ہو کر اوترتا ہی اون لوگونکے بدن مین جو مستعد مرض ہوا کے انھین اشخاص مذکورہ مین سے ہین۔ کبھی ابتداءً بہی
حدوث دوالی کا مثل عروض وجع مفاصل ابتدائی کے ہوتا ہی۔ اور انھین اشخاص مین سے جنکو مرض طحال کا ہی انکو بھی یہ دوالی
عارض ہوتا ہی۔ یہ دوالی کی قسم قابل علاج کے نہین ہی۔ کبھی اسکو قطع کرتے ہین تو بکثرت قطع کرنے سے لاغری اوس عضو کی
پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ سوافی اور وہ راہین جدھر سے غذا عضو کی آتی ہی معدوم ہو جاتی ہی۔ اور جسکو خون سوداوی کی نزول
سے دوالی کا مرض لاحق ہوا ہو اوسکے قطع کرنے سے اور نزول خون کے منع کرنے سے امراض سودا اور مالیخولیا عارض ہوتے ہین
لیکن اگر خون پاکیزہ ہو خراب نہو اور دوالی کو قطع کرین اور فزدولی وغیرہ کو نکال ڈالین عروض مالیخولیا کا خوف نہوگا۔ اکثر
یہ ہی کہ جو مواد کہ دوالی مین اوترآئے ہین متعفن ہو جاتے ہین پس نوبت قروح کے پیدا ہونے کی پہونچتی ہی

داء الفیل کا بیان

داء الفیل
یہ ایک زیادتی قدم مین پیدا ہوتی ہی اور تمام پاؤن مین جس طرح دوالی کی زیادتی ساق مین ہوتی ہی پس قدم موٹا اور بھاری
ہوجاتا ہی اور کعب بھی گندہ اور موٹا ہوتا ہی کبھی اسکی مورث خلط سوداوی ہوتی ہی اور یہی اکثر ہوتا ہی اور کبھی خلط بلغمی ہوتی ہی
اور یہ بلغم زیادہ غلیظ ہوتا ہی۔ کبھی عروض داء الفیل کا اسباب داء الفیل سے ہوتا ہی اور خون جیّد سے عارض ہوتا ہی جبوقت
یہ خون زیادہ اوترے اور پاؤن کی غذا اسسے ملی کسی طرح کی غذا پانی سے تھوڑی ہو یا بہت اور یہ قسم داء الفیل کی پہلے سُرخ
ہوتی ہی پھر سیاہ ہوجاتی ہے یہ سبب حدوث اس مرض کا بشدت امتلا کا ہونا اور عضو خاص کا ضعیف ہونا بسبب کثرت
حرارت کے کہ اوسکو حرکت نے ہیجان دیا ہی اور جو احوال کہ دوالی کی حدوث پر معین ہین وہی اس حرارت خون پر بھی اعانت
کرتی ہین **علامات** ہر ایک قسم داء الفیل کی تمیز اپنے خاص سببسے ہوتی ہی رنگ دیکھکر اور تدبیر مقدم پر لحاظ کرنے سے۔
سوداوی قسم داء الفیل کی سخت اور مائل بحرارت ہوتی ہی اور سُرخ رنگ کا داء الفیل سیاہ سے زیادہ تر اسلم اور بخطر ہوتا ہے
اور بلغمی قسم نرمی لیے ہوئے ہوتی ہی اور اکثر قسم سوداوی بہت جلد اوسمین پھٹ جانا عارض ہوتا ہی اور قرحہ پڑجاتا ہے
اور دموی کے علامات معلوم ہوچکے ہین علاج دوالی اور داء الفیل کا۔ داء الفیل تو نہایت خبیث مرض ہی کمتر زائل ہوتا ہی
اور واجب ہے کہ بحال خود اوسکو چھوڑ دین اگر زیادہ ایذا نہ دیتا ہو پھر اگر تقرح کی نوبت پہونچے اور اکلہ کا خوف یعنی پاؤن سڑ جانے
کا ہو پھر کوئی تدبیر نہوگی سوا کاٹ ڈالنے کے کہ جڑ سے اوسکو کاٹ ڈالین۔ اگر ابتداے عروض مین اس مرض کا تدارک کیا جائے
ہوسکتا ہی کہ استفراغات سے کرین اور خصوصاً قی کرانے سے جو درشتی سے کرائی جائے اور اون چیزون سے استفراغ کرائین جو بلغم
اور سودا کا اخراج کرتے ہین اور اگر حاجت ہو فصد بھی کیجاے بعد اوسکے قوابض کا استعمال پاؤن پر کرین۔ لیکن جب یہ
مرض مستحکم ہوجاتا ہی پھر بہت کم زائل ہوتا ہی اور علاج کارگر ہونے کی امید کمتر ہوتی ہی۔ اور اگر کسی علاج کے نفع کی امید بھی ہے
تو یہی جاننا چاہیے کہ تمام علاج اور خلاصہ یہ ہی کہ جو علاج کہ اس مرض مین ہی اوسکا فائدہ مترتب ہے یہی ہی کہ علاج دوالی مین
خوب اہتمام اور مبالغہ کیا جاے اور محللات قویہ کا استعمال کرین یہ بھی کہتے ہین کہ قطران کا استعمال بطور لعوق کے
اس مرض مین فائدہ کرتا ہی اور مطبوخ بھی اسی کا لگایا جاتا ہی۔ دوالی کی تدبیر یہ ہی کہ ہاتھ کی رگون سے خون نکالا جائے
اور سودا اور اخلاط غلیظہ کا اخراج کرین اور تدبیر غذائی کی اصلاح کرین اور ہر ایک مغلظ غذا وغیرہ کو ترک کردین حرکات
متعبہ کو جنسے تعب زیادہ ہوتا ہی اور قیام طویل کو چھوڑ دین۔ پھر بعد ان تدبیرون کی خاص ان رگون کیطرف توجہ کرین کہ انکی

فصد کرین اور جسقدر خون سوداوی اوس مین ہی سب نکال ڈالا جائے اور آخر کو پھر صافن کی فصد کردین بعد اوسکے تھوڑی مہلت
دیکر تنقیہ بدن کا ایارج فیقرا سے کرین اوسمین حجر لاجورد بھی تھوڑا سا شریک کیا جای اور ہمیشہ روزانہ جہانتک ہوسکے افتیمون کا استعمال
ہمراہ ماء الجبن کے کرائین اور حرکت کرنا ہلنا ڈولنا بالکل موقوف کردین اور پٹی کی بندش دونون پاؤن پر اسطرح سے کیجای کہ نیچے سے
لپٹی ہوئی اوپر کو چلی آئین اور پاشنہ پا سے رانون تک اور ساتھہ ہی بندش کے طلا مین ادویہ قابضہ کا بھی استعمال کیا جای خصوصاً
رباط کے نیچے۔ مناسب ایسے مریض کیواسطے یہ ہی کہ بدون پاؤن باندھے اور پٹی وغیرہ لپیٹنے کے نہ کھڑا ہو اور نہ چلے۔ طلا کرنے
کے ادویہ جو مقام خاص کے واسطے مناسب ہین (خصوصاً بعد تنقیہ فصد کے دونون ہاتھونسے اور خاص انھین پاؤنکی رگون سے)
یہ ہین کہ رماد کرنب اور روغن زیت برطرفا اور ترمس کو پیس کر چھڑکین اور ترمس کو جوش دیکر طلا کرین اور اوسی کے پانی کا
نطول کردین۔ گوسپند کی مینگنی اور آرد حلبہ اور تخم کرنب اور تخم جرجیر بھی اسی قبیل سے ہی جب کوئی تدبیر مفید نہو سوای کاٹ ڈالنے کے
گوشت چاک کرین اور پھاڑین۔ اور دوالیہ کو چاک کرنے کے ذریعہ سے نمایان کرکے طول مین چاک کردین اور عرض مین کٹ
جانے سے پرحذر رہین خواہ ترچھے اور اوریب مین چاک کرنے سے ورنہ ہٹ جائے گی اور ایذا دے گی (جیسے نارو اور عرق
مدنی کا بھی حال ہوتا ہی اگر رہ گیا اور اندر گھس گیا) اور جب چاک کرنے کا عمل کیا جاے تو لازم ہی کہ دوالیہ اور دوالی کے اندر جو کچھ ہی
سب خون نکال لیا جاے۔ اور ضرور ہی کہ جسقدر راہ اوسکا بہانا ممکن ہی بہایا جاے پھر اوسکو طول مین چاک کیا جاے۔ اور بیشتر ایک طرز
خاص سے اوسکو کشادہ کرتے ہین اور جڑ سے کاٹ دیتے ہین اور ایسے تدبیر ہین اوسکو بالکل نیست نابود کردینا چاہیے ورنہ ضرر
پہونچائیگی۔ افضل طریقہ سل کا داغ دینا ہی اسلیے کہ داغ لگانا بہتر ہی بہ نسبت بشر کے اور سل کرنا شرخرنگ دوالی کا جائز ہی سیاہ
سوداوی کا ہرگز جائز نہین اور سیاہ کی تدبیر وہی مناسب ہے جو ہم لکھہ چکے تنقیہ وغیرہ کی کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ قرحہ نہین اچھا
ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک بہت مبالغہ اور بڑا اہتمام تنقیہ مین نکیا جاے اور بعد فصد کے قوی مسہل نہ دیا جای خواہ اخلاط غلیظہ
اور سوداویہ کا اخراج کرے پس واجب ہے بعد قطع اور سل اور قی کے جمیع اشیا جو مولد سودا ہین اونسے پرہیز کرین اور ہمیشہ تنقیہ بدن کا
کرتے رہین تاکہ خلط سوداوی پیدا نہو کہ مرض دوبارہ عود کر آئے۔ ہان اگر توجہ مادہ بطرف پاؤن کے مسدود نہو یا اینکہ جسم مادہ
کے حرکت کی خوگری ہوچکی ہی کہ ایک جگہہ نہین ٹھہرتا ہی وہ مادہ پاؤن سے کہ عضو خسیس ہی طرف کسی عضو شریف کے حرکت کرنے کا
آمادہ ہوا اوسوقت چاک اور بط وغیرہ کسیطرح جائز نہوگا۔ علاوہ بران بط اور شق مین یہ بھی ایک خطرۂ عظیم ہی کہ جو مادہ عضو
خسیس مین آچکا ہی وہ بھی کسی عضو شریف کیطرف اعضاء عالیہ جسم سے پلٹ جاتا ہی لہذا صواب یہی ہی کہ بط اور رگ وغیرہ کچھہ نکیا جاے
جب تک تنقیہ اچھی طرح نہو چکے۔ اکثر سلعہ یعنی بتوڑی اور داء الفیل مین اشتباہ واقع ہوتا ہی مگر سلعہ تو لوہے سے اوسکو چھوکر
پہچان سکتے ہین اور داء الفیل کی شناخت تو ابھی ہم لکھہ چکے ہین۔ **دوسرا مقالہ درد پشت کا بیان** یہ درد عضل
پشت مین اور اون اوتار جو اندرون پشت کے ہین اور جو اوتار اور رودہ پشت کی باہر ہین اور اوسکو محیط ہورہی ہین ان سب کے
یعنی ہر ایک کے ماؤف ہونے سے عارض ہوتا ہی۔ اور کسی جگہہ اس درد کا مادہ کیون نہ آئے حدوث اسکا یا تو برودت مزاج
اور بلغم خام سے ہوگا یا تعب اور ماندگی کی کثرت سے یا جماع کثیر کی وجہ سے۔ کبھی درد پشت انھین اسباب سے پیدا ہوتا ہی
جو حدبہ کے اسباب مذکور ہوچکے اگر حدبہ کا استحکام ابھی نہوا ہو اور جدید ہو۔ یا بوجہ مشارکت بعض احشا کی بھی درد پشت عارض ہوتا ہی

جیسے کہ بوجہ ضعف گردہ کے اور گردہ کے لاغر ہونے سے۔ یا بسبب امتلای شدید اوس بڑی رگ کی جو پشت پر واقع ہی۔ یا بسبب ورم
اور جراحت کے جو قصبہ ریہ مین پہونچے اور یہ درد بیچ مین پیٹھ کے ہوتا ہی کبھی پشت کا درد بشرکت رحم کے ہوتا ہی جیسے بروقت قرب زمانہ
ایام معمولی حیض کے عورتونکی پیٹھ مین درد ہوتا ہی یا بروقت اختناق رحم کے ہوتا ہی۔ اور بروقت درد زہ کی بھی درد پشت عارض ہوتا ہی
کبھی درد پشت علامات بحران سے بھی ہوتا ہی جیسا کتاب چہارم مین بیان ہوگا علامات قسم بارد اور جو درد پشت بلغم خام کی وجہ سے
پیدا ہوا اوسکو تو چلنا اور ٹہلنا اور ریاضت کرنا بھی اکثر گاہ سکون دیتا ہی۔ اور ایسے درد کی ابتدا تھوڑے تھوڑے درد سے ہوتی ہی
اور بیشتر اس درد کے ہمراہ سردی بھی محسوس ہوتی ہی۔ جو درد پشت بوجہ تعب کے اور کسی بھاری بوجھ کے اوٹھانے سے عارض ہو خواہ
اور اسیطرح کے امور سے اور جو درد بسبب کثرت جماع کے عارض ہوان سب اقسام پر انھین امور سے کسیکا پہلے حادث ہونا دلیل ہوگا۔
جو درد پشت بسبب گردہ کی عارض ہو وہ نزدیک قطن اور تہیگاہ کے ہوگا اور ایسے درد مین ضعف باہ بھی ہوتا ہی اور یہ درد کسی ایک
سبب سے اسباب ضعف گردہ کے عارض ہوتا ہی جو بیان امراض گردہ مین مذکور ہوچکے۔ جو درد پشت بسبب حرارت ساذج کی عارض ہو
اوسپر التہاب اور لذع مع خفت موضع درد وعدم ضربان کی دلیل ہوگی۔ جو درد پشت بسبب امتلا ورگونکے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہوگی
کہ تمام پیٹھ مین درد پھیلا ہوا ہوگا اور اوسمین گرمی اور التہاب و ضربان بھی ہوگا اور امتلا بدنکا بھی ہوگا۔ جو درد پشت بسبب
حدبہ کی عارض ہوا اوسپر دلیل وہی امور ہونگے جو باب حدبہ مین مذکور ہوچکے پشت کی درد کے جملہ اقسام یا تو ایسے ہوتے ہین
کہ مریض اونکے سبب سے جھک جاتا ہی اور خمیدہ ہوجاتا ہی یا ایسے ہوتے ہین اونکی وجہ سے آدمی زیادہ سیدھا ہوجاتا ہی کہ ہرگز جھک
نہین سکتا۔ جو درد پشت خمیدہ اور سختی کرنے کا مقتضی ہی وہ وہی ہی جسمین کوئی سبب از قسم ورم صلب وغیرہ اسباب حدبہ سے ہوتا ہے
اور جو درد پشت کہ آدمی کو سیدھا کر دیتا ہی یہ وہی قسم ہی کہ جسمین آدمی مضطر ہوتا ہی اور باضطرار وہ حرکات اس سے سرزد
ہوتے ہین جو خلاف مراد نفس او رتنفس کے ہین از قسم تسلیم عضل او رعضل کا رام اور نرم رکھنا پیچیدہ کرنے اور گھمانے اور لپٹنے
سے کہ ان دونون وجہ سے بوجہ زیادہ سیدھے ہونے کے درد ہوتا ہی مگر پیچیدہ کرنے عضل سے اگر درد ہو تو سبب عضل ہای ظاہری
مین ہوگا اور اگر نہو تو عضل باطن مین ہوگا علاج واجب ہی کہ اسکے علاج مین معالجہ اوجاع مفاصل کیطرف جو ہم آیندہ بیان
کرتے ہین رجوع کرین اور معالجات حدبہ اور ریاح افرسہ کو یاد کرین کہ ایک ہی طریقہ سے ان سب امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔
قسم بارد اس مرض کی بلحاظ اوسکی برودت کے اونھین مشروبات اور ضمادات اور مروخات سے اوسکا علاج کیا جاتا ہے۔
جو اوپر مذکور ہوچکے گذشتہ ابواب مین۔ اور بنظر اسکے کہ مادہ خام موجود ہی ایسی قسم درد پشت کا علاج استفراغ مادہ سے مثل
ایارج شحم حنظل او رحب منتن کے کیا جاتا ہی۔ جو درد پشت بوجہ تعب وغیرہ کے عارض ہوا ہوا اوسکا علاج غذا سے جیدا اور مروخات
معتدلہ سے اور نیم گرم روغن کے اقسام سے کرنا لازم ہی۔ جو درد پشت بوجہ کثرت جماع کے لاحق ہوا اوسکا علاج وہی ہی جو
اوس مریض کا علاج ہی کہ بوجہ کثرت جماع کے ضعف ہوگیا ہی۔ گردہ کے سبب سے جو درد پشت پیدا ہوا اوسکا علاج ضعف گردہ کے
علاج سے کرنا چاہیے زیادتی امتلاء عروق سے جو درد پشت پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ باسلیق کی فصد اور مابض کی فصد زانو
کی کھولین کہ فی الحال تسکین درد پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر اوسکے بعد مروخات روغن گل وغیرہ کا استعمال کیا جاے۔ جو درد
پشت بسبب مرض حدبہ کے عارض ہوا اوسکا علاج وہی حدبہ کا علاج ہی۔ اور چونکہ اکثر یہ ہی کہ پیٹھ کا درد جب لاحق ہوتا ہے

پشت ہی کی برودت سے عارض ہوتا ہی یا بسبب ضعف گردہ کے لہذا واجب ہے کہ اوسکے علاج مین بھی اکثر انھین دونون جہات کا لحاظ رہے۔ گردہ کی رعایت کرنی اور اوسکے امراض کا علاج تو ہمنے باب گردہ و امراض مین بخوبی بیان کر دیا ہی اور تسخین جالب کی تدابیر کو ہمنے حدبہ کے بیان اسی باب مین پہلے لکھدیا ہی۔ اگر معالجات خاص جو درد پشت کیواسطے ہین قسم بارد کے وہ استعمال روغن اور فربیون کا تنہا مشروبات مجربہ مین سے اِسکے واسطے تریاق اربعہ اور روغن بید انجیر آب کرفس کے ہمراہ اور یہ ہی کہ نخود سیاہ کو بھگو کر پالا مین اور روغن ترکی مقدار کثیر ہمراہ روغن زرد چار درہم کے اور شہد ایکدرہم اور یہ دوا چودہ روز تک مستعمل ہونی چاہیے۔ بلیون کا تناول کرنا اور اوسی مداومت بھی درد کمر کو نافع ہی۔ گولیان مسہل کی قسم بارد کیواسطے اوس مریض کو جسکا مزاج بھی سرد ہی حب منتن ہے ضمادات مین کہنہ درد کمر کو کنبر کا بیت زائل کر دیتا ہی۔ اور جاؤشیر اور مقل اور اُشق اور سکبینج اور جند بیدستر اور فربیون ایک ایک کا ضماد خواہ سب کو ملا کر ہمراہ روغن الغار اور روغن حب الغار اور روغن سداب اور روغن تخم سداب اور روغن میعہ اور رینڈی کی تیل کے زیادہ نافع ہوتا ہی۔ مروخات اور مالش کے ادویہ روغن فربیون اور روغن قسط اور روغن سداب اور خاصکر روغن سوسن تو عجیب ہی دوا ہی۔ اولی یہ ہی کہ پہلے پیٹھ کو گرم کرین اوسکے بعد کھر کھرے کپڑے سے خوب مالش کرین بعد ازان ایسے روغن کی مالش کرین تہیگاہ کا درد بھی درد پشت کی قریب قریب ہے اور اکثر یہ درد ریحی ہوتا ہی اور علاج اسکا درد پشت حار کے قریب ہی۔ خاص علاج اس درد کا یہ ہی کہ حلبہ و حب الرشاد اور تخم کرفس و راجوائن اور دارچینی اور زنجبیل کو ہموزن لیکر سکبینج برابر جملہ ادویہ کے ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور استعمال کرین۔

اور تہیگاہ کا درد ایسے عضو کے خواہ اینکہ عضو مشارک تہیگاہ کی ورم سے لاحق ہوا ہو اوسکا علاج اوسی ورم عضو کا علاج اور کمتر یہ ہے کہ سوء مزاج حار مادی سے یہ درد لاحق ہوگا مگر جو درد خاصرہ بسبیل مشارکت اعضای بول خواہ امعا کی ہوتا ہی کہ یہ قسم فقط سوء مزاج سے نہین عارض ہوتی ہی اور اس قسم کا علاج ظاہر ہی کہ امراض اعضاء بول و امعا کا علاج کرنا چاہیے اوجاع مفاصل جوڑون کا درد جو نقرس و عرق النسا اور دیگر اقسام درد کو شامل ہی ان سب مین عضو منفعل جو قبول مرض کرتا ہی وہی سبب منفعل ہی اور سبب فاعلی جسکی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے وہ اقسام مزاجہاے اعضاے مفاصل ہوتے ہین اور خراب اقسام کے مواد اسباب فاعلی ہوتی ہین۔ سبب منفعل جو اولی ہی وہ تو مجاری طبیعیہ کا وسیع ہونا کسی عارض امر کیوجہ سے خواہ براہ خلقت کے یا بسبب حادث ہونے کسی مجراے غیر طبعی کے وسعت مجاری ہوگئی ہو کہ اوس غیر طبعی مجری کو حرکت نے خواہ تہلہل و تخلخل خلقیے یا عارضی نے پیدا کیا ہو جیسے ہجوم غذیہ کی یہی کیفیت ہوتی ہی۔ بعد ازان پھر وجع مفاصل کے اقسام اپنے اپنے خاص اقسام کیطرف جدا ہوتے ہین۔ پس عضو قابل ہی سبب حدوث ان امراض کا ہوتا ہی یا ضعف عضو کیوجہ سے یا سوء مزاج مستحکم اور خصوصاً مزاج بارد یا بسبب ضعف عضو کے جو خلقی ہو یا بوجہ کسی مزاج کے ضعف آگیا ہو۔ یا بسبب اسکے کہ حدت حرارت زیادہ کرتا ہو خصوصاً اگر اس حرارت کی اعانت بوجہ حرکت کے ہوتی ہو خواہ اور اقسام درد کے اسکے معین ہون یا اسباب خارجی جذب حرارت کی اعانت کرین اگرچہ یہ قسم یعنے جو بسبب جذب حرارت کے ضعف عضو پیدا کرتی ہی مزاجی اقسام ہی مین داخل ہے یعنے بدون سوء مزاج عضو کے کثرت جذب حرارت نہین ہوگا۔ یا حدوث اس مرض کا بسبب وضع خاص اوسی عضو کے ہو کہ نیچے اور اعضا کے واقع ہوا ہی خواہ ایسی جگہہ یہ عضو واقع ہوا ہی کہ اوس طرف براہ طبیعت مواد زیادہ متحرک ہوتے ہین جس طرح کہ پاؤن کی یہی صورت اور ورک یعنے کولہے کے سبب فاعلی وجع مفاصل کا یا سوء مزاج تمام بدن کا خواہ اعضاء رئیسہ مین سے اوسی بدن

کسی عضو کا سوء مزاج ہوگا حرارت اور تلہب پیدا کرنیوالا یہ سوء مزاج ہو یا سرد اور منجمد بوجہ برودت کے ہو خواہ یابس اور مقبض ہو خصوصاً جب اسکو رطوبت غریبہ بھی ملے - مادہ مرض کی یہ بات ہی کہ یا تو محض خون ہو یا خون بلغمی یا خون صفراوی یا سوداوی خون ہو یا فقط بلغم ہو یا بُہدہ خام بلغم کا ہو یا مرہ تنہا ہو یا کوئی خلط مرکب ہو بلغم اور مرہ سے یا کوئی قسم مرہ کی ہو - یا ریاح ہون جو اندر منافذ کے در آئے ہون - اکثر یہ مادہ بلغم کا ہوتا ہی جو مرہ کی آمیزش بھی اوسمین ہوتی ہی اوسکے بعد خام سے بعد اوسکے خون سے اوسکے بعد صفرا سے اور بندرت وجع مفاصل کا مادہ سوداوی ہوتا ہی - اقسام اس سبب فاعلی کے جو مذکور ہو چکے انکی اسباب ہی بعض امور ہین جو ابھی مذکور ہو چکے - نزلہ اور زکام کے جملہ اقسام بھی اسباب سے وجع مفاصل کے ہین - قولنج کا معالجہ اس طور پر کرنا کہ امعا قوی ہو کر جو فضول کہ اونکے خروج کی عادت امعا کیطرف آنے اور دفع ہونے کے ہی اون سب فضول کو امعا قبول نکرین اور اطراف بدن کیطرف دفع کرین یہ بھی اسباب وجع مفاصل سے ہی - ایضاً اسباب سے وجع مفاصل کے وہ غذا بھی ہی جو اوسی قسم کا مادہ پیدا کرے جس سے یہ درد پیدا ہوتا ہی منجملہ مواد وجع مفاصل کے ہضم مین کمی اور سکون آرام مین زیادہ بسر ہونے ریاضت کا ترک کر دینا جماع زیادہ کرنا اور متواتر شکرا اور مستی شراب وغیرہ مین مبتلا رہنا جن استفراغہائے بدنی کی عادت ہو اونکا بند ہو جانا جیسے خون حیض یا خون بواسیر جو مبرز کیطرف سے آتا تھا اور بھی ازین قبیل جس استفراغ کی خوگری ہو کر بند ہو جائے مثلاً فصد کرانے کا عادی تھا اور نہ کرائے خواہ مسہل کا خوگر جلاّب نہ لے - ایضاً امتلا پر ریاضت کرنی خواہ امتلا پر جماع کرنا - کھانا کھا کر جماع کرنا نہار مُنھ اوٹھکر قبل غذا کے پانی پینا کہ اس سے بڑھے کو گزند پہونچتا ہی - نرم یا خام اخلاط جسوقت بدن مین مجتمع ہون اور خود بخود از راہ دفع طبعی کیطرف براز اور بول کے خارج نہون اور نہ آرزوی صناعت طب کے اون کا اخراج مناسب کیا جاسے ضرور ہوگا کہ منجر بدرد ہاے مفاصل ہو جائینگے اگر وہ اخلاط بطرف مفاصل کے پہونچین اور بطرف حمیات عفونت کے اونکا انجام ہوگا اگر وہ اخلاط بجاے خود باقی رہ کر متعفن ہو جائین لیکن اگر طبیعت ان اخلاط کو براہ بول یا براز دفع کرے جب تک یہ اخلاط نکلا کرینگے پیشاب ہمیشہ غلیظ ہوا کرے گا نہ رقیق ہوگا اور نہ خام - ایسے زمانہ مین سزاوار یہ ہی کہ انکے ضرر سے امان مین رہنے کی تدبیر کرنی چاہیے - اور اگر اونکا اخراج نہوتا ہو ایک ضرر منجملہ ہر دو ضرر کے جو ابھی ہمنے لکھا ہی ضرور ہوگا - اور اگر اعانت اس مواد خام کی وہ حرکت مفاصل کرے جس سے تعب مفاصل مین لاحق ہوتا ہی خواہ ضربہ اور سقطہ ان مواد کے آنی کا بطرف مفاصل کے معین ہو - یا ضعف قوی کی زیادتی ایسے غضب اور رنج اور بیداری نے کی ہو جنسے ضعف قوت پیدا ہوتا ہی اور مواد ہاے خام جذب ہو کر اون مواد کو نافذ اور غواص کر دیتے ہون تب بھی دردہاے مفاصل کو یہ اخلاط پیدا کر دینگے - یہ اخلاط اکثر اونکی پیدایش ہضم دوم اور سیوم فضلہ سے ہوتی ہی - زیادہ تر مناسب ایسے اخلاط کے بکثرت پیدا ہونے کے مشائخ کے بدن مین اور وہ لوگ جو امراض مزمنہ مین گرفتار ہون اور ناقہین جنھون نے اپنی تدبیر صائب خود نہ کی ہو اور یہ بات ناقہین مین اسواسطے پیدا ہوتی ہی کہ ہضم جیّد سے اونکے قوی ضعیف ہو جاتے ہین خصوصاً اگر اونکا علاج بذریعہ تسکین کے کیا گیا ہو اور پورا پورا استفراغ مادہ اور دفع کامل نہ کیا گیا ہو - مفاصل مین درد اکثر اسی جہت سے لاحق ہوتا ہی کہ یہ اعضا بہ نسبت جملہ اعضا کے زیادہ تر خالی ہین اور حرکت انکو زیادہ رہتی ہے اور مزاج انکا زیادہ ضعیف ہی اور زیادہ سرد ہے مقام انکے اور جہان یہ ہین اطراف اور کنارہ بدن کے ہین جو مدبر اول یعنی قلب سے خواہ معدن حرارت سے بہت دور ہین - اکثر یہ ہوتا ہے کہ مواد اندرونی مقامات مین مفاصل کے متحجر اور سخت ہو جاتے ہین اور مثل چونہ کے جم جاتے ہین خصوصاً جو مواد

کہ خام ہین اور مفاصل ہین بستہ ہوگئے ہین۔ اور اکثر یہ ہی کہ ایسے بیمارون کے مفاصل مین گوشت زائد پیدا ہوجاتا ہی خصوصاً اونگلیون
کے بیچ مین بس انگلیان لپٹ جاتی ہین اور ملکر ایک ہوجاتی ہین اور درد کسیوقت کم ہوتا ہی اور کسیوقت شدید ہوتا ہی اور کسی وقت درد
مین سکون ہوجاتا ہی۔ اور یہ جملہ اعراض اکثر گرم مزاج اشخاص مین پیدا ہوتے ہین اور گوشت کا پیدا ہونا فقط اونھین لوگون کے
بدن مین ہوتا ہی جنکا مادہ دموی ہو۔ اور اکثر عروض وجع مفاصل کا بتوارث ہوتا ہی یعنے یہ مرض از امراض متوارثہ مین سے ہی اسلیے
کہ منی کا مزاج والدہ اور باپ کا ہوتا ہی۔ اور اکثر علاج کرنا وجع مفاصل کا اور مفاصل کی تقویت اور مواد کا مفاصل سے دفع کرنا یہ ہر ایک
تدبیر سبب ہلاک مریض کے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ فضول جنکی خوگری ایسی ہوئی ہے کہ جدا ہوکر مفاصل کیطرف آتی ہین جب ادھر سے
اونکو ہٹا دینگے اعضای رئیسہ کیطرف ضرور پہونچین گے۔ پھر اگر یہ مواد بڑے بڑے مفاصل کبیرہ کیطرف جذب ہوکر نہ پہونچین صاحب
مواد کو اور طرح کے خطرہ مین ڈالینگے۔ نہایت مناسب زمانہ اور وقت جسمین درد مفاصل پیدا ہوتا ہی اور نقرس کا مرض بھی حادث ہوتا ہی
وہ زمانہ ربیع کا ہی اسلیے کہ حرکت خون کا اور اخلاط کی حرکت کا وہی زمانہ ہی اور خریف مین بھی یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ
اخلاط خراب ہوجاتے ہین اور ہضم بھی خراب ہوجاتا ہی اور توسع مسامات بدن کا خریف سے پہلی فصل گرما مین ہوچکا تھا جب یہ خریف
کی فصل آئی ہی اور گرمی اور حرارت ون کو خریف مین زیادہ ہوتی ہی اگر تدارک اوجاع مفاصل کا اوّل ظہور مین کیا جای علاج بآسانی
پورا ہوجائیگا اور جسوقت یہ مرض ٹھہر گیا اور جگہہ پکڑ چکا اور مریض خوگر ہوگیا خصوصاً جو وجع مفاصل کہ اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوا ہو
اوسکا علاج نکرنا چاہیے۔ اور جسوقت بیماران وجع مفاصل اور نقرس کے بدن مین دوالی ظاہر ہوجائین اونکی نجات پائی اسی سے
ہوجاے گی یعنے انتقال مادہ مفاصل اور نقرس کا دوالی کیطرف ہونے سے اونکو صحت ہوجائے گی۔ جو لوگ وجع مفاصل مین مبتلا
ہوتے ہین اونمین بعضے ایسے اشخاص ہین کہ اس مرض مین اپنی خراب تدبیر غذائی سے مبتلا ہوجاتے ہین اور بعض لوگ
فساد ہیئت اعضا سے اور مجاری عروق کے زیادہ تنگ ہونے اور اخلاط ردی اور خراب کے اوسی بدن مین پیدا ہونے سے بوجہ
سوء مزاج اعضاے بدنی کے اونکے بدن مین اوجاع مفاصل کے پیدا ہوتے ہین۔ کبھی اوجاع مفاصل کا ہیجان حمیات مین عارض ہوتا ہی
اور زمانہ صعود یعنے تزائد کے اوقات مین جیسا ہمنے بیان کیا ہی کہ حمیات مین اوجاع مفاصل عارض ہوتے ہین مراد یہ ہے کہ عروض
اوجاع مفاصل حمیات مین جسطرح ہوتا ہی اوسیطرح انکا ہیجان بھی ہوتا ہی **عرق النسا کا بیان** عرق النسا بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے
ہی یہ درد کولہے کے جوڑ سے شروع ہوتا ہی اور پیچھے کیطرف ران پر اوترتا ہی اور بیشتر زانون تک اور کعب تک یعنی ٹخنے تک اوترتا ہی
اور جسقدر زمانہ اسکے عروض کا طولانی ہوتا جاتا ہی اسکا اوترنا نیچے کو زیادہ ہوتا جاتا ہی جیسی کمی بیشی مادہ مین ہو۔ کبھی یہ درد
پاؤن کی انگلیون تک کھچکر پہونچ جاتا ہی اور پاؤن سارا اور ران پتلی پڑجاتی ہی۔ آخر زمانہ مین مریض کو پاؤن کے دبانے
سے اور تھوڑی دور پنجون کے بھل چلنے سے لذت ملتی ہی۔ اوندھا ہونا اور قامت کو سیدھا کرنا ایسے مریض پر صعوبت لاتا ہی۔
کبھی خود بخود اسکو دست آجانے سے نفع ہوجاتا ہے کبھی عرق النسا کا انجام یہ ہوتا ہی کہ ران کا سرا اور کنارہ اوتر جاتا ہی اور یہ
انخلاع اور اوتر جانا زمانت اور بیکار ہوجانے حق الورک سے ہی یعنے جس مقام مغاک مین ران کے کنارہ کی ہڈی خواہ سر
استخوان ران اوسمین سمایا ہوا ہی اوس مغاک سے باہر نکل آتا ہی **وجع الورک کا بیان** یہ وہ مرض ہی جس مین درد کولہ مین
ٹھہر رہتا ہے اور اوس درد کا انتقال عرق النسا نامی رگ تک نہین ہوتا ہی یعنے یہ درد نیچے کو نہین اوترتا ہی ہان جسوقت یہ مرض

وجع الورک کا منتقل عرق النسا کیطرف ہوجاے اوسوقت پھر اپنی جگہہ بھی چھوڑ دیتا ہی اور نیچے بھی وتر آتا ہی- اکثر وجع الورک کولہے کے ضعف سے لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعف کولہ مین زیادہ زمانہ تک سخت چیز و نیز بیٹھنے سے عارض ہوتا ہی اور کسی چوٹ کے لگنے سے ران پر یا سوار ہونے کی ہمیشہ عادت ڈالنے سے کولہ مین ضعف آجاے- اسباب وجع الورک کے وہی ہین جو عام وجع مفاصل کے لیے مذکور ہوچکے- مگر اکثر یہ درد خاص بلغم خام سے پیدا ہوتا ہی اکثر ورک کا درد رحم کے دردہاے کہنہ سے منتقل ہوکر پیدا ہوتا ہی وہ یورا اوجاع رحم جنکا زمانہ بفاوسن ا مہینے کے قریب تک پہونچا ہو- کبھی وجع الورک مواد حارہ سے اور نیز مواد مختلطہ جنہین حار اور بارد کی آمیزش ہو اونسے بھی پیدا ہوتا ہی اور رگہاے ورک کی امتلاء خون سے بھی اور باطنی اورام سے جو ورک کے اندرونی مقام مین ہون بھی وجع الورک عارض ہوتا ہی مگر یہ ورم چونکہ بہت اندرونی موضع عضو کے ہی لہذا وجع الورک مین ورم کا ظہور مثل دیگر اورام وجع مفاصل کے نہین ہوتا ہی- پیشین گوئی کے طور پر کہا گیا ہی کہ جس شخص کو وجع الورک کا مرض ہو اور اوسکی ران پر حمرہ شدید یعنی ورم حمرہ بقدر تین اونگل کے پیدا ہو اور اوس ورم مین درد نہو تا ہو اور ناگاہ اوسی حمرہ مین خارش زیادہ پیدا ہو اور بقولات کیطرف اسکو رغبت ہوجاے اس کیفیت کی ظہور سے وہ شخص پچیس ۲۵ روز کے بعد مرجائیگا- جس عضو مین وجع مفاصل ہوتا ہی وہ عضو نحیف اور لاغر ہوجاتا ہی سواے عرق النسا اور نقرس کے جتنے اقسام اوجاع مفاصل کے ہین جب اونکا علاج بخوبی کیا جاے اور استیصال مادہ کا ہوجاے پھر جلدی عود نہین کرتے- مگر عرق النسا اور نقرس یہ مرض اس قسم سے ہین کہ جلدی عود کر آتے ہین اور تھوڑے سے سبب سے دوبارہ پیدا ہوجاتے ہین اور انکے عود کرنے کی وجہ یہ ہی کہ اس عضو کی وضع اور جگہہ ایسی ہی کہ خواہ مخواہ عود کر آتے ہین- یہ قسم وجع مفاصل کی اور خصوصاً نقرس امراض متوارثہ مین سے ہی- مادہ عرق النسا کا اکثر عضل مین پیدا ہوتا ہی پھر اوسکے بعد کبھی کبھار عصبہ عریضہ مین پہونچتا ہی جب درد زیادہ ہونے لگتا ہی پھر عضو مذکور آمادہ ریزش مواد کا تمام بدن سے ہوتا ہی یعنے اوپر کے اعضاء بدنی سے علاوہ اون مواد کے جو پہلے سے محتقن ہو رہے ہین- کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ مادہ اس مرض کا عضل مین نہین ہوتا ہی بلکہ عصبہ عریضہ مین ہوتا ہی- اکثر گاہ رطوبت مخاطیہ حق مین یعنی گڈھے مذکور مین زیادہ آجاتی ہی پس وہ رباط جو درمیان زائدہ اور حق مذکور کے ہی ڈھیلا ہوجاتا ہی لہذا ورک اپنی جگہہ سے اوتر جاتا ہے اور اوتر جانے سے پہلے ایک حالت درمیانی اوسکی ایسی ہوتی ہی کہ جو سستگی اور اوتر جانے کے بیچ مین ہی اور یہ حالت دیدے کہ بہت جلد اپنی جگہہ سے باہر نکل آتا ہی اور بہت ہی جلد پھر عود کرکے اپنی جگہہ بیٹھ جاتا ہی اور زیادہ روان ہوجاتا ہی- عرق النسا کا درد اوجاع مفاصل کے سبب سے زیادہ شدید اور سخت ہوتا ہی اور داغ دینے کے بعد اس درد سے آمان ہوجاتی ہی- نقرس بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہی کبھی پاؤن کی اونگلیون سے خاصکر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہی اور کبھی پاشنہ یعنے اینڈی سے اور کبھی قدم کے نیچے سے اور کبھی قدم کے کسی ایک جانب سے شروع ہوکر پھر تمام قدم مین پھیل جاتا ہے اور اور بیشتر ران تک چڑھ جاتا ہی اور کبھی ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور شاید کہ یہ ورم اوتار اور عصبہ مین نہوتا ہو بلکہ رباطات اور اون اجسام مین جو محیط مفاصل کو ہین اون مین ورم ہوتا ہو بنا برقول جالینوس کے اور یہی سبب ہے کہ آج تک اس تجربہ کی نوبت نہین آئی کہ مریضان مرض نقرس کے ورم اور درد کی حالت مین کبھی تشنج پیدا ہو- منجملہ عوارض کے جو اصحاب نقرس کو عارض ہوتے ہین یہ ہی کہ انکے کیسہ خصیہ کی جھلیان بڑھ جاتی ہین- نقرس فراری اکثر اوقات مرگ مفاجاۃ

ف پیشین گوئی

ف نقرس و عرق النسا بعد ازالہ کے جلد عود کرتے ہین

پیدا کرتا ہی خصوصاً جسوقت کہ تبرید زیادہ کیجاے **علامات** پہلے جس امر کی شناخت کرنے کی ہمکو ان امراض کے اسباب
مع علامات کے چاہیے وہ یہی ہی کہ ان بیماریونکا ساذج بلا مادہ ہونا اور مادی ہونا ہم جان لین۔ ساذج کی شناخت یہ ہی کہ بہت کمتر
اور شاذ و نادر ہوتا ہی اور درد بھی وجع مفاصل ساذج کا بدون ثقل اور گرانی کے ہوتا ہی اور نہ اوسمین انتفاخ اور نہ تغیر لون
اور نہ علامت کسی مادہ کی ہوتی ہی۔ مادی وجع مفاصل مین پہلے شناخت جنس مادہ کی کرنی چاہیے اور اوسکی سبیل یہ ہی کہ درد
کے مقام کے رنگ کے خواہ ورم کے رنگت سے شناخت کرین اور اوسکے ساتھ درد کا بھی لحاظ رکھین جیسا کہ خام مادہ مین ہوتا ہی۔
اور لمس یعنے چھونے سے بھی مادہ کی شناخت ہوتی ہی کہ سرد ہے یا گرم ہی سرد مادہ کا مقام درد مثل برف کے ٹھنڈا اور گرم سے ایسا
گرم کہ وہ مقام دہکتا ہی۔ یا عادت مریض سے دریافت کرین تاکہ درد کے اعراض سے شناخت کرین کہ آیا درد کے ہمراہ التہاب
شدید ہی اور ضربان بھی زیادہ ہی یا کہ التہاب معتدل و تمدد بھی و سکے ساتھ ہی خواہ التہاب نہین ہی فقط تمدد ہی۔ یا سکنات درد کے
استعمال سے اور جن ادویہ سے نفع پہونچتا ہو اونکے ذریعے سے شناخت مادہ مرض ہذا کی ہوتی ہی اسطرح سے کہ اگر زیادہ تخدیر اوسکی
استعمال سے ہوجاے اور بطلان حس زیادہ نہو ورنہ شناخت نہوسکیگی۔ پھر بعد لحاظ اس شرط کے اگر دواے سرد موافق ہوتی ہو
گمان کیا جائیگا کہ مادہ مرض حار ہی حالانکہ اس دواے بارد کا نفع فقط اسی تخدیر قلیل کیوجہ سے ہوا ہی پس یہ گمان حرارت
مادہ کا صحیح نہوگا۔ یا اینکہ بروقت ایسی تبرید کے جس سے تکثیف مسامات ہوجاے درد کی زیادتی نہو اوسوقت گمان غالب یہی ہوگا
کہ مادہ بارد اور مکثف ہی یا اینکہ سکون درد کی تدبیر بذریعہ تحلیل قوی کے نکیجاے اور محللات حارہ قوی ندیئے جائین پس
گمان ہوگا کہ مادہ بارد ہے حالانکہ ایسی تدبیر مین بھی مادہ کبھی حار ہوتا ہی اور محللات حارہ خفیفہ کے تحلیل یا کرا وسکی
درد رسانی اور ایذا دہی مین سکون پیدا ہوتا ہی اور طبیب بغلط گمان برودت مادہ کا کرتا ہی پس لازم ہی کہ فقط نظر سرسری سے
تشخیص حرارت اور برودت مادہ کی نکرین بلکہ ان سب امور کی رعایت کرکے حکم حرارت اور برودت مادہ کا کرے۔ وقت سے
درد کے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی اسطرح سے کہ بروقت طلوع صبح کے ہی یا امتلا کے وقت ہی اور بہت جلد ورم آجانے اور دیر
مین متورم ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہی یا اینکہ ورم آتا ہی نہو ہر ایک صورت بہ لف نشر غیر مرتب اخلاط ردی خراب پر کہ رقیق
ہون اور حار ہون خواہ مادہ مرکب اور بہین ہین یا مادہ خام تنہا پر دلالت کرتی ہی۔ انتقال اور ہٹ جانے سے مادہ کی بھی
شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ رقیق مواد کہ جنکی مقدار کثیر کا اجتماع دفعۃ واحد مین ممکن ہی ایسے مادہ مین انتقال بکثرت ہوتا ہی۔ اکثر اوقات
پیشاب اور پایخانے سے اور جو بول و براز پر غالب شی ہو اوس سے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی کہ آیا غالب اوس پر شی
صفراوی ہی یا مخاطی۔ سن اور عادت اور تدبیر مقدم خورد و نوش سے بھی شناخت ہوتی ہی اور ریاضت اور آرام یا نفی
یعنے ترک ریاضت سے بھی شناخت ہوتی ہی اور بے آرامی کسی قسم کی ہو اور تکان پہونچنے سے۔ اور تمام بدن کی مشارکت
مزاجی سے بھی شناخت ہوتی ہی۔ مادۂ دموی سرخی محل عضو کی دلالت کرتی ہی بشرطیکہ عود کرنا درد کا بشدت نہو اور نہ ابھی
بخوبی ورم ظاہر ہوا ہو اور تمدد شدید اور مدافعت یعنے دباتے وقت زور سے دینا اور ضربان اور نہ گرانی موضع کی
اور تدبیر آب و غذا کی جو گذر چکی ہے اور دیگر علامات جو ابدان دموی کے بارہا مذکور ہوچکے ہین وہ سب دلیل
ہوتی ہین۔ اکثر بدن مریض کا جسیم ضخیم ہوتا ہی اور غلظت اوسکے بدن مین ہوتی ہی۔ عرق النسا اگر دموی ہو اوسکا درد طولانی

اور دراز ہوتا ہی اور جسقدر طول یعنے پھیلاؤ درکار ہی سب جگہہ درد یکسان ہوگا اور فصد سے فوراً اوس درد مین سکون ہوجاتا ہی صفراوی مادہ
وجع مفاصل کا اوسپر دلیل وہی حرارت شدیدہ ہوتی ہی کہ چھونیوالے کو مقام ماؤف کی ایذا دیتی اور حجم ورم کا چھوٹا ہوتا ہی گرانی بھی اوسمین
کم تمدد مین بھی کمی سرخی بھی کمتر درد کا میلان ظاہر جلد کیطرف زیادہ سردی سے زیادہ استراحت کا ہونا اور تدبیر گذشتہ جو ہوچکی ہے
طعام اور شراب کی اور تمام دلائل غلبہ صفرا جو بارہا مذکور ہوچکے اور بدن صفراوی کا حال جو معلوم ہوچکا ہی۔ بلغمی مادہ [illegible] نہین
ہوتا ہی یا اگر متغیر ہوتا ہی رصاصیت کیطرف تغیر ہوتا ہی اور التہاب مین کمی اور درد کا ہر وقت لازم رہنا خون کی علامات اور مرّہ کے نہونے
اور درد کے جانے مین شدت ہوتی بدن کا پھولا اور گداز ہونا مگر اینکہ گوشت کی سی فربہی نہو بلکہ چربی کی بھرتی ہو اور دیگر دلائل جو مزاج
بلغمی کے معلوم ہوچکے اور اونکا بیان اوپر ہوچکا ہے۔ سوداوی مادہ پر کبھی دلیل یہ امر ہوتا ہی کہ درد پوشیدہ رہے یعنے درد میٹھا میٹھا
بنا رہے اور تمدد کم ہو علاج سے نفع بھی کمتر ہوتا ہو مقام درد سکڑا ہوا نہ اوسمین ڈھیلاپن اور نہ رنگ کی چمک اور اکثر مائل بکمودت
اور تیرگی ہوجاے۔ کبھی اوسی مادہ پر پاؤن کا مزاج اور طحال کا حال یا مریض کے تمام بدن کا مزاج اور شہوت یعنے اشتہا اوسکی
جو بافراط ہو اور تدبیر طحال کی خواہ مریض کے اور امراض مین جو گذر چکی ہو اور دیگر دلائل جو ہمنے تعریف مزاج سوداوی مین لکھی
ہین دلالت کرتے ہین۔ مرّہ کا مادہ اگر ہو اوسپر حرارت شدید جسکے ہمراہ ایک کیفیت کھجلی کی بھی ہو اور جس چیز سے سخونت پیدا ہوتی ہی
اوسکے استعمال سے ضرر شدید ہو اور جس سے تبرید اور قبض ہوتا ہی اوس سے زیادہ نفع ہوجاے۔ ریحی مادہ پر تمدد اور زیادہ کھچاؤ اور
گرانی کا نہونا اور درد کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ ہٹ جانا اور مولد ریاح کی تدبیر غذا سے وغیرہ کا پہلے استعمال ہونا دلیل ہوتا ہی۔
مواد مختلطہ یعنے چند قسم کے مادون سے اس مرض کا پیدا ہونا اوسکی دلیل یہ ہی کہ سرد گرم دونون قسم کی دوا سے نفع نہوتا ہو اور
مختلف اوقات مین ادویہ مختلفہ سے نفع بھی ہوتا ہو ایک وقت کسی دوا سے نفع ہوا اور دوسرے وقت اوس دوا کے مخالف
مزاج دوا نے فائدہ کیا۔ اکثر یہ کیفیت یعنے عروض وجع مفاصل مرکب مادہ کا ایسے ہی ابدان کو خاص کر ہوتا ہی جو حار مزاج ہون
اور طبیعت مراری رکھتے ہون اور اوسی طبیعت کی اصلاح اور تبدیل سوء مزاج کی غرض سے تدبیر مرطب کا جو مولد بلغم ہی اور خام
مادہ کرتی ہی بیش از حد نہایت استعمال کیا کہ غذاے مرطب کھلائی گئی ہی اور امتلاء معدہ پر حرکت کرائی ہی کہ اسی جہت سے دونون
خلط باہم آمیز ہوجائین اور خلط غلیظ ہمراہ خلط رقیق کے۔ بطور بدرقہ کے بھی دفع ہوجاتی ہی اور دموی اور مراری دونون
خلط مفاصل پر کرتی ہین۔ اور یہ لوگ اکثر منتفع ہوتے ہین اور انکے درد مین سکون آہستہ آہستہ ہاتھون سے دبانے کے ذریعہ
سے ہوتا ہی اور چند آدمی انکے ہاتھ پاؤن کے جوڑون کو اگر دبائین تو انکو فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ خلط مرہ اسی ذریعہ سے
نضج پاکر متحلل ہوجاتی ہی اور اگر مروخات جنکی حرارت معتدل ہو اونکا استعمال کرین اور سکون بھی رہے یعنی حرکت سے پرہیز
کرین تب بھی انکو فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ حرکت نضج کی مانع ہی معالجات اوجاع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کا بیان یہ ہی
اگر شناخت ہوجاے کہ سبب ان امراض کا مزاج ساذج بلا مادہ ہی اوسکی تدبیر بسہولت اور آسانی ہوسکتی ہی اسلیے کہ اکثر اوقات
وجع مفاصل ساذج بلا ورم ہوتا ہی اوسوقت فقط تبدیل مزاج ہی کافی ہوتی ہی اور بہت بڑی احتیاج ایسے وقت اخراج مرہ صفرا
کیطرف ہوتی ہی اور خون کیطرف۔ اسیطرح کبھی جمود اور برد ایذا دہندہ عارض ہوتا ہی اوسوقت بھی فقط تبدیل مزاج کافی
ہوتا ہی اور اسوقت بڑی احتیاج بلغم کے اخراج اور خون کے گرم کردینے کیطرف ہوتی ہی۔ اور اکثر فقط یبوست ایسی پیدا ہوجاتی ہی

جوسخن بھی ہوتی ہو اوسوقت محض ترطیب کی حاجت ہوتی ہو جیسا کہ بخوبی معلوم ہو- لیکن اگر سبب مرض کا کوئی مادہ ہو واجب ہے کہ جو
مادہ ریزش کر رہا ہو اوسکی ریزش اسطرح روکی جاے کہ خلاف جہت ریزش کے اوسے جذب کرین اور کبھی اوس مادہ کی بھی استفراغ
مناسب مادہ کے سبب سے کرین اور جس عضو پر اوسکی ریزش تھی اوسکی تقویت ایسی کرین تاکہ اوس مادہ کو انصباب کو قبول
نہ کرے اور جسقدر بقیہ اوسی مادہ کا رہ گیا ہو اوسی عضو مین تحلیل پاجاے اور ان جملہ تدبیرات مین قوانین کلیہ کیطرف رجوع
نظر کرنا چاہیے- اگر یہ مادہ دموی ہو خواہ اینکہ غلبہ خون کا کسی اور مادہ کے ہمراہ ہو واجب ہے کہ جہت مخالف کی فصد کھولی جاے
اور اگر تمام مفاصل مین عموماً پھیلا ہوا ہو اوسوقت یمین ویسار دونون طرف کی فصد کردین اوسکے بعد قے کرائین خصوصاً اگر
اسفل اعضا مین ہو اسلیے کہ ایسے مریض کو قے بہ نسبت مسہل کے زیادہ فائدہ کرتی ہو اور بعد قے کرانے کے مسہل دینا چاہیے اور
مسہل بھی قوی ادویہ سے دینا چاہیے بشرطیکہ عدم نضج مادہ اور غلیظ ہونا اوسکا مانع مسہل قوی کا نہو- پھر بھی مین کہونگا کہ
رفق اور نرمی بہر حال اسلم طریقہ ہے اور بتدریج رفتہ رفتہ قوت ادویہ مسہلہ بڑھانی چاہیے بعد اوسکے ایسے مسہلات دیے
جائین جنسے بتدریج تنقیہ مادہ کا ہو جاے- بعض اطبا نے ابتداے علاج اسطرح مرسوم کی ہو کہ برفق ونرمی شروع کرتا ہے
اور روز بروز نرمی مین کمی کرتے کرتے خاصۃً علاج دواے قوی سے بعد نضج تام کے کرتا ہو- طریقہ صائب امین یہ ہو کہ اگر مادہ
رقیق صفراوی ہو بہت جلد استفراغ اوسکا کر دیا جاے اگر نضج ہو چکا ہو اور اگر مادہ غلیظ ہو اوسوقت کچھ قباحت نہین ہو اگر پہلے ایسی
دوا دیجاے جو اوس مادہ کی ترقیق کرے اور نضج پیدا کرے اور اوس مادہ کو اعتدال قوام کے ذریعہ سے آمادہ خروج اور دفع پر
کر دے اوسی راہ سے جدہر سے اوسکا نکلنا آسان ہو طبیب ماہر درمیانی مادہ کو جو نہ زیادہ رقیق ہوا ور نہ زیادہ غلیظ ہو بذریعہ
اسہال کے خشک کر دیتا ہو اور اخراج اوسکا بدون تعدیل قوام کی کر دیتا ہو- اگر مادہ مرکب ہو مسہل اور ضماد بھی مرکب ادویہ سے کرنا
چاہیے علاوہ یہ ہو کہ بڑی احتیاط اسی مین ہو کہ ابتدا ہی مین معالجہ اور مداوا کرنا بہتر ہے اور فصد نہ لیجاے اسلیے کہ فصد مادہ کو منتشر
کر دیتی ہو اور اخلاط کو زیادہ کر دیتی ہے اور مقدار محتاج الیہ خارج نہین کرتی ہو اسیطرح استفراغ مادہ بھی ابتداے مرض مین نہ کرنا چاہیے
کہ وہ بھی مثل فصد کے پورا تنقیہ نہین کرتا ہے- اب جو پلانے کا التزام کیا جاے جب تک کہ نضج مادہ بخوبی ظاہر ہو جاے- پھر کثرت
امتلا بعدم کیوجہ سے اگر مادہ کی کم دینے کی حاجت ہو تو قبل نضج کے ایسی ملین دوا پلانی چاہیے کہ ایک یا دو دست آجائین جیسے
آب کاسنی سبز خواہ آب مکو سبز قدرے املتاس ملا کر خواہ حقنہ کیا جاے اور یہ تدبیر اصوب ہو جب مرض کا انحطاط شروع ہو
پھر اوسوقت استفراغ پر ایسے ادویہ مسہلہ سے جو مدر بہنون جرات نکرنی چاہیے ورنہ بیشتر ایسے ادویہ جو مدر بہنون مواد کو
مواضع بعیدہ سے بطرف مفاصل اور موضع مرض کی حرکت دے کر کھینچ لاتے ہین اور بحرانات کو اور جو اعراض ردی چوتھے
اور ساتوین اور گیارھوین روز پیدا ہوتے ہین ایسے ادویہ کے استعمال سے ضرور پیدا ہوتے ہین- بحران فاصل اور جیدان بیمارون
کا چودھوان روز ہو پھر اگر ممکن ہو کہ استفراغ اوس روز تک نکیا جاے اور نضج کا انتظار کیا جاے اور نطولات پر اقتصار کیا جاے
سرد پانی خواہ گرم پانی خواہ نیمگرم پانی سے بموجب قانون مذکور کے جو اسی مرض کیواسطے لکھا گیا ہو اور باب نطول مین اوسکا
ذکر جداگانہ ہوا ہو پھر تو ٹالنا ہی مناسب ہے اور ابتدا النطول آب سرد سے کرنی چاہیے- طلا کے اقسام جو گرم ہین اور ادویہ مخدرہ
یہ سب ایسے بیمارون کو مضر ہین طلاے حار کا ضرر اسلیے ہو کہ جذب مادہ اور مقامات سے کرتے ہین اور مخدرات بوجہ حبس کر دینے

مادہ موجودہ کے اور اوسی مادہ مین خامی پیدا کرنے کے مضر ہین- ایضاً طلائے بارد غلیظ مادہ مین خامی پیدا کرتا ہی اور رقیق مادہ مین
بندلہ اور کندی پیدا کرکے اوسکا نضج نہین ہونے دیتا اور مرض کو طولانی کر دیتا ہی- آب گرم بھی انکو اسلیے مضر ہی کہ مفاصل مین رطوبت
پیدا کرتا ہی اور سکنجبین ترشی کی وجہ سے زیادہ موافق انکو نہین ہی- بزور قوی جیسے تخم رازیانہ مین یہ خرابی ہی کہ فضلہ کا احراق
کرکے اوسے متحجر کر دیتے ہین- جب نضج تمام ہو جاے استفراغ از قسم سورنجان اور بوزیدان اور انھین ادویہ کے حبوب مرکبہ سے
کرنا چاہیے- اور فصد بہ نرمی کرانا چاہیے اور ایسے وقت یہ بھی جائز ہے کہ سرکہ اور کائی وغیرہ سے طلا کرین- خبردار خبردار ابتدائے
مرض مین کبھی دوائے ضعیف العمل نہ پینا چاہیے اسلیے کہ ایسی دوا مادہ کو حرکت دے کر بذریعہ اسہال ویکی مقدار معتدبہ اخراج
نہین کرتی ہی بلکہ اکثر اور اقسام کے مادۂ لبتہ کو رقیق کرکے عضو ماؤف کیطرف بہا لاتی ہی- واجب ہی کہ جو شخص دوائے مسہل پینے کا
قصد کرے صبح کو دوا پیے اور غذا مین تاخیر کرے پھر بعد تین گھنٹہ کے دس مثقال یعنے ۳ تولہ روغن کسی شربت خواہ تھوڑے سے
پانی کے ہمراہ تناول کرے- اور چھہ گھنٹہ کے بعد حمام مین داخل ہو اور نہاے پھر وہ غذا کھاے جو اوسکے مناسب حال ہو بعد ازان
ادرار کی تدبیر کرے اسلیے کہ ادرار مادہ وجع مفاصل کو قطع کرتا ہی اسلیے کہ مفاصل کے درد فضلہ سے اوس ہضم کے پیدا ہوتے ہین
جو کہ جگر اور رگہاے مخصوصہ مین رہجاتا ہی خصوصاً نقرس گرم مادہ- علاوہ یہ ہی کہ اکثر لوگ جو اوجاع مفاصل بارد مین گرفتار ہوتے ہین
اور مزاج اونکے مرطوب ہین اسہال کثیر سے اونکو نفع نہین ملتا مشروب مسہل ہو یا حقنہ پھر جب مدرات سے اونکا علاج کیا جاتا ہے شفا
پاتے ہین- بعض ابدان ایسے نحیف ہوتے ہین جو متحمل اسہال و ادرار کثیر کے بھی نہین ہوتے اور مسہلات اور مدرات سے اونکے
بدن مین خون کا احتراق پیدا ہو جاتا ہی پس طبیب پر ان سب امور کی رعایت ضروری ہی- تریاق بھی وجع مفاصل بارد مین نافع ہی
خصوصاً بعد استفراغ کے اسلیے کہ بقایاے مواد کو بہ نرمی تریاق پاک کر دیتا ہی اور اوس سے جو پھر باقی رہے اوسکی تحلیل کرتا ہی اور
جمیع اعضا کی تقویت کرتا ہی- ردع کرنا مادہ کا عضو ماؤف سے کچھ ضرور نہین کہ پورا واقع ہو جاے جسوقت کہ مادہ کی ریزش
قوی ہو اور مدت کثیرہ سے گزر رہا ہو اسلیے کہ ردع سے دو فعل خراب پیدا ہوتے ہین- ایک تو یہ کہ مادہ کو بچوڑ کر ہٹا دیتا ہی اور
جسطرف اوسکے گرنے کی حرکت ہی اودھر سے معارضہ کرکے دوسریطرف مادہ کو حرکت دیتا ہی اسیوجہ سے درد شدت سے پیدا ہوتا ہے
جب ایسی کیفیت رادعات ادویہ کے استعمال سے پیدا ہو پس ٹھہر جانا لازم ہی اور استعمال دوا کو روک دینا چاہیے اور ملینات کا
استعمال کرنا چاہیے- دوسرا ضرر رداع سے یہ ہوتا ہی کہ بیشتر مادہ کو اعضاے رئیسہ کیطرف لیجاتا ہی پس خطرہ عظیم مین ڈالتا ہی- لیکن
اگر مادہ زیادہ نہو خواہ تھوڑی مدت کا ہو اوسکے ردع کرنے مین کچھ خوف نہین ہی گو ابتداے تکون خواہ شروع مرض مین- سواے
مرض عرق النسا کے علاج مین اسلیے کہ اس مرض مین ردع مادہ کرنے سے عمق بدن مین حبس مادہ ہو جاتا ہی پس واجب ہے کہ تھوڑا
تھوڑا استعمال رادعات کا کرین اور ضعیف ادویہ رادعہ کو اختیار کرین خواہ انکا استعمال ہی ترک کرین اور استفراغ مادہ پر توجہ
کرین- لیکن آخر مرض عرق النسا کے ایسے ادویہ کا استعمال کرین جو محلل اور ملطف ہون اور مادہ کو اندرون جسم سے ظاہر کیطرف
نکالین اگرچہ یہ تدبیر بھرے ہوئے پچھنون سے پوری ہو خواہ داغ لگانے سے اور جوشنے سے خواہ جلد کی سرخ کرنے والی اور
دانہ اوٹھانیوالی دوا سے یہ بات ہو سکے کہ وہ ادویہ مواد کو اوپر لاکر بہادینگے اور جو دانہ اور چھالے پڑین ایک وقت
معین تک اونکے زخم کا اندمال نہ کیا جاے- منجملہ ادویہ مقطعہ کے لہسن اور پیاز ہی کہ شیرہ بلادر کے ہمراہ پہلے انکا استعمال ہو-

اوسکے بعد دودھ زہریلے درختونکے جیسے مدار اور تھوہڑ وغیرہ اور انجیر کا دودھ۔ ضرور ہی کہ ادویہ محللہ اور ادویہ منقطہ کے ہمراہ کوئی چیز نرم کرنیوالی بھی شریک کردیجاے ورنہ مفاصل متحجر ہوجاینگے اسلیے کہ تنقیط اور پھد پھدانے کا فعل بھی مثل تحلیل کے ہی اسباب سے ہین کہ غلیظ مادہ رہجاتا ہی اور رقیق ادبھرآتا ہی۔ یہ بھی نافع ہی کہ ادویہ محللہ اور منقطہ کے ہمراہ جربیان ملائی جائین اور بردود سے احتراز کیا جاے۔ مناسب نہین ہی کہ قوی محللات مفاصل پر پہلے سے استعمال کیے جائین قبل استفراغ مادہ کے ورنہ مواد کثیرہ کو جذب کرکے لطیف رقیق کی تحلیل کرینگے اور باقی کو کثیف کرکے چھوڑ دینگے اور مفاصل مین اوسکا حبس ہوجائیگا۔ واجب ہے کہ رعایت اس قاعدہ کی اکثر اوقات کیجاے خصوصاً اگر مادہ مین لزوجت ہو خواہ وہ مادہ سوداوی ہو جب درد مفاصل کا شدید ہو کہ تحمل نہوسکے اوسوقت مسکنات وجع کے استعمال سے چارہ نہوگا بلانیکے ہون خواہ طلا کرنیکے۔ طلا کرنیکے ادویہ یا تو اسوجہ سے تسکین درد پیدا کرتے ہین کہ تلطیف اور تحلیل مادہ کرتے ہین یا اسلیے کہ تخدیر سے اونکی عضو بحس ہوجاتا ہی۔ مخدر کا استعمال ہرگز نکرنا چاہیے بدون شدید ضرورت کے اور پھر بھی بوقت ضرورت اوسیقدر استعمال کرین کہ شدت درد کی مٹ جاے۔ وجع مفاصل حار مین استعمال ادویہ مخدرہ پر حرارت زیادہ ہوسکتی ہی اور ایسی ہی دوا کیطرف متوجہ ہونیکا زیادہ موقع ہی۔ اور اکثر فائدہ تخدیر کا اس راہ سے ہوتا ہی کہ جو مادہ متوجہ بطرف مفاصل کے ہی اوسے غلیظ کردیتی ہی کیوجہ سے دوای مخدر روک دیتی ہی۔ یہ بھی معلوم ہے کہ تدبیر صائب استعمال ادویہ مین یہ ہی کہ بدل بدلکر دوائین اثر واحد کی مستعمل ہون کیونکہ بیشتر ایک دوا کسی عضو کو نافع ہوتی ہی اور دوسرے عضو کو نہین نفع کرتی ہی۔ اور اکثر بعض ادویہ ایک وقت خاص مین اونکا نفع معلوم ہوتا ہی پھر دوسرے وقت وہی دوا مضر ہوتی ہی اور اوسی سے درد پیدا ہوتا ہی واجب ہے کہ مشروبات ہر قسم کے بالکل چھوڑ دین جب تک کہ یہ لوگ بالکل صحیح اور تندرست ہوجائین اور بعد صحت کے بھی چار دن فصلین حالت صحت مین گذرجائین۔ اور جو شخص خوگر شراب کے پینے کا ہو مناسب ہی کہ بتدریج اوسکو ترک کرے دفعۃً نچھوڑدی اور جب ترک کرے اوسکے عوض مدرات کا استعمال کرے۔ جس شراب یعنے شربت مین شہد ہمراہ مدرات کے شریک ہو ایسے لوگونکو نفع کرتی ہی جو وجع مفاصل مین گرفتار ہون۔ مریض وجع مفاصل جسکا مادہ سوداوی ہی اوسکے طحال کی اصلاح کرین اور خلط سودا کا استفراغ اوسکے بدن سے کرکے ترطیب اوسمین پیدا کرین اور غذا کے ذریعہ سے نرمی بدن کی کیجاے اور مالش وغیرہ سے اور زیادہ تحلیل کے پیچھے پڑکے تلین کثیر کو چھوڑ نہ دین جیسا کہ اصول کلیہ مین معلوم ہوچکا ہے۔ گوشت کھانا وجع مفاصل مین قطعاً چھوڑ دیا جاے حتی کہ سرد مادہ سے بھی اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو تب بھی گوشت سے پرہیز کرین اور اگر ضرور ہی گوشت کھانا ہی تو پہاڑی پرندونکا گوشت اور خرگوش اور غزال وغیرہ جو گوشت ایسا ہے کہ فضول اوسمین کمتر ہون اوسکو کھلائین پھر اگر پشت مین درد پہلے ہوکر پھر طرف اور مقامات بدن کے منتقل ہوجاے ہاتھ کی رگ سے فصد کھولنی چاہیے اور جس طرف خلط کا میلان ہی اوسی طرف سے اوسکا اخراج کیا جاے **مسہل کے قواعد** بیماران وجع مفاصل کے واسطے واجب ہے کہ فقط بلغم کا مسہل انکو ندیا جاے بلکہ ادویہ مسہلہ صفرا بھی اوسمین شریک رہین اسلیے کہ اگر فقط بلغم کا مسہل انکو دیا جاے گا بردست تو نفع ہوگا مگر صفراے باقیماندہ بلغم کو بہاکر عضو ماؤف پر دوبارہ گرلے گا۔ یہ بھی واجب ہے کہ زیادہ گرم ادویہ مسہلہ انکو ندیجای اور نہ زیادہ قوی ادویہ ہو ورنہ اخلاط کو پگھلاکر پھر اوسی عضو کیطرف واپس لائینگے اور جسقدر اخلاط اسہال سے دفع ہوچکے ہین اوس سے دوچند چار چند دوبارہ پھر مفاصل پر گرینگے۔ سورنجان کے نسبت

براہ تجربہ یہ اعتقاد ہو گیا ہی کہ زیادہ نفع کرتا ہے فی الحال خلط بارد کا اسہال کر دیتا ہی اور ایک نفع زائد اسمین یہ ہی کہ بعد اسہال کے
قبض اور تقویت بھی کرتا ہی اور ان دونون فوائد کے ساتھ پھر ممکن نہین کہ جو فضول ادویہ مسہلہ سے جذب ہو چکے اور ابھی اونکا
اخراج نہین ہوا بلکہ بدن مین باقی رہ گئے وہ فضول بطرف مفاصل کے پھر گرین اور قوت دوای مسہل سے جو خلط رقیق ہو چکی ہی
سورنجان اوسکو مجاری مفاصل کیطرف سیلان کرنے سے منع کرتا ہی- یہ فعل سورنجان کا بخلاف جملہ محللات کے ہی اور جملہ
مستفرغات حارہ سے مخالف ہی حالانکہ اکثر ایسے ادویہ منافذ کو وسیع کر دیتے ہین اور بعد وسیع کرنے کے اوسیطرح اونکو
کھلا ہوا چھوڑ دیتے ہین- لیکن سورنجان معدہ کو مضر ہی لہذا واجب ہی کہ اوسکے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور زیرہ بھی داخل
کیا جاے- کبھی اوسمین صبر اور سقمونیا ملاتے ہین تاکہ اسہال اوسکا قوی ہو بعض اطبا نے لکھا ہی کہ رجل الغراب (جنکو کاگ جنگلی کہتے ہین)
اوسکا فعل بھی مثل فعل سورنجان کے ہی اور معدہ کو مضر بھی نہین ہی حجر ارمنی اوجاع مفاصل کو نافع ہی مشہور ادویہ مین حب نجاح اور
حب منتن اور ایارج روفس عرق النسا اور نقرس کو نافع ہی- حب النیل بھی نافع ہی حب الملوک اور بوزیدان اور ماہیز اور رعی الحمام اور
قنطوریون اور حنظل اور صبر اور فاشرا اور فاشرستین حرمل کے ہمراہ اوسمین شریک کیا جاتا ہی اور اشق اور انزروت اور مقل اور تربد
اور عاقرقرحا- یہ نسخہ جسکو ہم لکھتے ہین مسہل رقیق ہی اور خوب نفع کرتا ہی- زنجبیل ایکدرہم فلفل نصف درہم غاریقون نصف درہم لب
قرطم دو درہم اصل الغراب تین درہم سبکو ملا کر سفوف طیار کرین مقدار شربت اٹھارہ قیراط سے ۲۴ قیراط تک ہی جس سے چھہ سات
دست آجا ینگے- ایضاً زیرہ کرمانی اور زنجبیل اور سورنجان نمک نصف درہم صبر دو درہم اسکو اڑھائی درہم بطور سفوف کے تناول
کرین طبیخ شبت کے ہمراہ کہ یہ نافع ہی اور فوراً اسکا نفع ظاہر ہوتا ہی- ایضاً دہن الجوز اور انزروت خواہ رینڈی کا تیل اور
انزروت ایکدن ایارج فیقرا کے ہمراہ اور ایکدن تنہا اسیطرح سات روز استعمال کرین اور اکثر ہمراہ آب شنکو ہیچ اور شبت کی دونوں کو
جوش دیکر استعمال کرتے ہین- ایضاً سورنجان شاہترہ بوزیدان ماہی زہرہ فلفل زنجبیل انیسون دو دو قو شہد ملا کر ہر روز تناول
کرین- ایضاً سورنجان تین درہم شحم حنظل دس درہم دونونکو پندرہ رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ تین رطل باقی رہ جاے
مقدار شربت روزانہ نصف رطل ہی تین اوقیہ شکر ملا کر کہ یہ دوا عجیب النفع ہی مسہل خفیف جو نافع ہی انزروت سرخ تین درہم سورنجان
تین درہم دونونکو پیسکر سہ چوزہ کے روغن مین ملا کر آب شبت کے ساتھ تناول کرین کہ یہ مسہل عجیب ہی بدون تعب اور مشقت
کے اسہال کرتا ہی اور سبکی پیدا کرتا ہے- مقئی قوی اصحاب رطوبت اور سوداوی مادہ سے جنکو وجع مفاصل ہو اونکے واسطے
اور عرق النسا کے مریضون کے واسطے صبر ایک اوقیہ خربق سیاہ ایک اوقیہ سقمونیا فربیون نصف نصف اوقیہ عصارہ
کرنب سے یکجا کر کے رکھہ چھوڑین جسوقت اس دوا کے ذریعہ سے قی کرائی جاے وجع مفاصل کو جڑ سے اوکھاڑ دیگی اور
بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے گی ادویہ مشروبہ ان بیمارون کے واسطے از انجملہ دوا اسے پسند ہے باین صفت- بسبد
جسکو بعض اطبا خیری سرخ بھی کہتے ہین ڈیڑھ مثقال قرنفل پانچدرہم فاوانیا اور مرمکی اور حب شبت یعنی سوئے
کے بیج ہر واحد سے ایک اوقیہ جعدہ بارہ گڈی زراوند اور بوزیدان ہر واحد دو اوقیہ ان سب ادویہ کو یکجا در
بہ قدر ایک نواۃ کے جو کم سے کم دو دانگ کا ہے تناول کرین اور ماء العسل کا بدرقہ ہے پھر ۹ گھنٹہ تک کچھ
نہ کھاین اور دس روز تک اسیطرح استعمال کرین- یہ بھی دوا ایسی ہے کہ ہر وقت مستعمل ہو سکتی ہے اور بذریعہ

ادرار کے تنقیہ مادہ کرتی ہے مسنڈی اور کرونده جنطیانا مکدسات اوقیہ تخم سداب نو اوقیہ کوٹ چھانکر طیار کرین مقدار شربت
بنارا وٹھکر ایک ملعقہ تین اوقیہ سرد پانی کے ہمراہ بشرطیکہ غذاے شبینہ ہضم ہو چکی ہو ایضاً دوا بسد بنابر قول اوس شخص کے جسکا
قول یہ ہی کہ خیری احمر یہی ہی سُرخ پھول کے اور یہ نسخہ قریب نسخۂ اوّل کے ہی۔ دارچینی فاوانیا مرا ورسنبل مکدّدو اوقیہ ساذج ہندی
ایک اوقیہ قرنفل پندرہ دانہ بسد وہی خیری مذکور نصف اوقیہ دونون زراوند ہر واحد چار اوقیہ مقدار شربت روزانہ
تین قیراط اسکا استعمال استوار ربیعی کے زمانہ مین جو بحساب ہندی چیت کا مہینہ ہی شروع کیا جاے اور پچاس دن تک
برابر استعمال رہے پھر پندرہ روز ناغہ کرکے اسیطرح تمام سال اسکو اسیطرح کھاتا رہے مگر جو زمانہ طلوع شعری عبور کا کہ بحساب
ہندی بھادون کے مہینہ مین ہوتا ہی پینتالیس روز خواہ ڈیڑھ ماہ اسکا استعمال نکرے اور اسیطرح بموجب ہر شہر اور بلد کے
مطابق ایام لحاظ کرین کہ جو زمانہ طلوع اس ستارہ کا ہی وہ موسم جس بلد مین جس مہینہ مین ہو اوسی مین استعمال اس دوا کا
ترک کرین۔ پھر اگر تمام سال اس دوا کے استعمال پر حرارت نہو بس جو چھ مہینہ سردی کے ہین اونھین مین استعمال کرے۔
جب دو سو دن متواتر اس دوا کو کھاتے ہوے گذر جائین پھر کچھ خوف نہین کہ ایکدن تناول کرے اور ایک دن خواہ
دو دو دن ترک کرین۔ واجب ہی کہ کھانا اوس سے تا امکان دور رکھین اگرچہ وقت عصر پہونچ جاے اور جملہ تدبیر کی اصلاح
کرین اور جو کچھ مریضان وجع مفاصل کو مضر ہے سب سے پرہیز کرین۔ ایک قوم نے کہا ہی کہ منجملہ ادویہ مجربہ کے جو کبھی تخلف
نہین کرتے ہین اور ضرور ازالہ مرض کردیتے ہین استخوان سوختہ انسان ہی کہ اسکو بطور سفوف وغیرہ کے استعمال کرین اور
ایک قوم جو ان راویون سے پہلے گذر چکی مشہور تھی اور یہی دوا وجع مفاصل مین دیتے تھے پس نقرس اور اوجاع مفاصل
ضروری کو فائدہ ہوتا تھا ایارج ہرمس کا بھی بڑا فائدہ ہے جو شخص زمانہ ربیع مین اسکا استعمال کرے چند روز مین اوسکے
مفاصل قوی ہوجائین یہ ایارج فضول کا اخراج کرتی ہے اور اکثر اخراج فضول اس ایارج سے بذریعہ ادرار کے
ہوتا ہے پس عرق النسا کو مفید ہوتی ہی۔ جب ورم اور درد مفاصل کا پُرانا ہوجاے اوسوقت یہ تدبیر جو منسوب طرف
حنین کے ہی مفید ہوگی۔ ابہل خشک نصف کیلجہ یعنے ایک رطل کو اسقدر پانی مین کہ اوپر تک دوا کے رہے نرم آنچ
سے پکائین اور جوش آنے کے بعد صاف کرین اسی صاف شدہ سے ایک رطل لیکر تین اوقیہ روغن کنجد ملاکر بیمار کو
دین اور غذاے حصرمیہ کھانے مین تجویز کرین۔ کولے کے درد کی ایک تدبیر آسان ہی اگر حمام آب گرم سے فائدہ نہو۔
اور بزور بھی شب کو خصوصاً بعد خراب غذا کھلانے کے پلا چکے ہون پھر تدبیر یہ ہی کہ قی کرائی جاے نخود آب پلا کر اور
بقول معلومہ کے پانی اور جاؤشیر سے مسہلات دئے جائین۔ ضمادات جو وجع مفاصل کے اوس قسم کو مفید ہین جسکا
مادہ غلیظ ہے اور مفاصل مین سختی اور تحجر پیدا ہوا چاہتا ہی۔ ازانجملہ یہ ضماد جیّد ہے دانہ بیدانجیر پوست جُدا کیا ہوا تین
اوقیہ ایک اوقیہ روغن گاؤ ملاکر پیسین اور اوسمین ایک اوقیہ شہد ملائین کہ لزوجیت آجاے اور مفاصل پر ضماد کرین
خصوصاً ایسے مفاصل پر جو خشک ہون اور بیشتر اسی دوا مین سرکہ کہنہ بھی ملادیتے ہین۔ گاے کے گوبر سے ضماد کرنا بھی
زیادہ قوی ہے اوجاع مفاصل اور درد پشت اور درد زانو کے واسطے اور شاید کہ یہ ضماد افضل ہے اور ہر ایک
ضماد سے جو اسکے سوا تجویز ہوا ہے۔ ضماد قوی یہ بھی ہے زبیب کہنہ ڈیڑھ رطل نطرون اسکندرانی ایک رطل علک البطم

فائدہ استخوان انسان وجع مفاصل کے واسطے مجرب ہے

حنین بن اسحق طبیب

ایک رطل فربیون ایک اوقیہ ابرساؤ دو اوقیہ آرد حلبہ ڈیڑھ رطل ان سب کا ضماد طیار کرین - ایضاً مقل جاؤشیر جسپر بی
بگھلائی ہوئی زیادہ مفید ہے ایسے وجع مفاصل کے واسطے جو خام مادہ سے زانو اور اور مفاصل مین عارض ہو- یہ ضماد محلل ہی
نطرون بورۂ ارمنی اُشق ہر یک ایک دانگ لیکر ضماد کرین - ایضاً مقل جاؤشیر یا فربیون پیسکر روغن ملاکر طلا کرین - ضماد قوے
بورہ اور سک عاقرقرحا مویزج چونا سبکو ملاکر مفاصل پر طلا کرین اور سرکہ اور شہد تھوڑا سا ملین - ضماد ملین اُشق حضض
ہم وزن شراب کہنہ مین ملاکر ضماد کرین اور روغن زیتون کہنہ اور آرد باقلا گرم کرکے ضماد کرین - ضماد خاکستر عرطینثا
ہمراہ شہد اور سرکہ کے عجیب ہی - منجملہ ضمادات کے وہ اقسام بھی ہین جنکی حاجت بلحاظ تقویت عضو اور تحلیل بقایای مواد کے
ہوتی ہے اور بعد پورے استفراغ کے اونکی حاجت ہوتی ہی - اونھین مین سی یہ ضماد بھی ہے ابہل جوز السرو استخوان سوختہ
ہموزن اور شبت ششم حصۂ مجموع کا اور سریشم ماہی اسقدر کہ اجزا یکجا ہو جائین - دوسرا ضماد ہی جو بہت سے امراض مین
اپنا فعل کرتا ہی اسلیے کہ تفتیح کرتا ہے اور کانٹا خواہ سڑے ہوئے ٹکڑے ہڈی کے اندرون جسم سے نکال دیتا ہی اور استرخا کو بھی
نفع کرتا ہی - تخم اوٹنگن صاف کیا ہوا اور کف بورہ کا اور نوشادر اور زراوند مدحرج بیخ حنظل علک الانباط ہر یک بیس مثقال
حلبہ فلفل دار فلفل ہر یک دس مثقال اُشق بارہ مثقال مقل قردمانا شاخہاے نرم بلسان کی اور کندر اور مرکی پیہ یز راتینج ہر یک دس
مثقال موم چار رطل دیق آٹھ رطل شیر انجیر دشتی آٹھ مثقال روغن سوسن جسقدر دواؤن کے گھلانے مین کافی ہو اور شراب
عمدہ قسم کی جو خشک ادویہ کے گوندھنے مین کفایت کرے سب کو ملاکر خوب طرح سے ملین اور گھسین اوسکے بعد استعمال کرین -
دوسرا ضماد کہ فی الفور نفع کرتا ہی عرق النسا مین اور ہاتھ اور پاؤن کے درد مین اور تمامی اوجاع مفاصل کو - کسی مٹی کے
برتن مین ڈالکر اوسپر سرکہ پانی ملا ہوا بقدر کفایت ڈالین اور کوئلہ کی آنچ سے اسقدر پکائین کہ گہرا ہو جای پھر اوس مین
شہد بقدر کفایت ڈالین اور پھر دوبارہ کوئلہ کی آنچ سے پکائین سرکۂ انگوری داخل کرکے کہ گہرا ہو جاے اور بہ احتیاط
رکھ چھوڑین - اور یہ نسخہ بھی اسیقدر مفید ہی زفت معدنی تین رطل دردی سرکہ جو خشک ہو چکی ہو اوسکو جلاکر دو رطل بورۂ
ارمنی ڈیڑھ رطل صمغ صنوبر اور موم کبریت مسلّم بے جلا ہوا مویزج ہر یک رطل عاقرقرحا نصف رطل قردمانا ایک قسط - مروخات
اور مالش کے ادویہ جو فوراً موثر ہون روغن حنظل اور روغن جند بیدستر اور روغن خردل اور روغن جوز رومی
خصوصاً جسوقت جلایا جاے اور اوس مین سے روغن ٹپکے - روغن قسط نہایت درجہ مفید ہے خصوصاً ہمراہ میعہ کے -
اور روغن حنظل جو اسطرح سے طیار کیا جای کہ عصارۂ حنظل روغن گل مین جلائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے خواہ
روغن قسط ہمراہ حلتیت کے منجملہ مروخات کے روغن زیتون مین سانپ کو پکائین کہ یہ روغن وجع مفاصل کو بالکل زائل
کر دیتا ہے - ازانجملہ روغن خفاش ہی اوسکا نسخہ یہ ہے کہ بارہ عدد خفاش کو ذبح کرین اور عصارۂ برگ مرماحوز اور
روغن زیتون ہر واحد ایک رطل زراوند چار درہم جند بیدستر تین درہم قسط تین درہم سب کو ساتھ ہی پکائین تاکہ
پانی جل جاے اور تیل باقی رہجاے - نطول وجع مفاصل کے ازانجملہ یہ نطول مسکن ہی اور نفع کرتا ہی سک اور سعتر
اور حب سرکہ مین پکائین کہ گہرا ہو جاے اور پھر مل کر چھان لین اور نطول کرین وجع مفاصل حار کا بھی نطول کیا
جاتا ہی - ایضاً مرزنجوش اور شبت ورق غار اور سداب کمون سداب اور شعیر کو جوش دین اور نطول کرین - مفاصل کو

دھونی دینی بھی مفید ہوتی ہی۔ سرکہ مین چھٹا حصّہ حرمل کوٹ کر ملائین اور سنگریزے گرم کرکے اوسمین بجھانے سے جو دھوان اور بخارات اوٹھین اوسکی دھونی لین اور چادر اوڑھکر بیٹھین۔ حمار وحشی کے جملہ اعضاے بدنی پارہ پارہ کرکے شبت اور نمک اور دیگر بزور اور کراث کے ہمراہ جوش دین اور اسی پانی سے آبزن کرائین۔ کفتار اور لومڑی کے جوشاندہ سے بھی آبزن کرنا چاہیے صفت اوسکی یہ ہی کہ پہلے کسیقدر پانی کو جوش دین تاکہ دو ثلث اوسکے جلجائین بعدازان کفتار اور لومڑی دونون زندہ ہون خواہ ذبح شدہ کو اوسی پانی مین ڈالدین اور اسقدر پکائین کہ دونون پھٹ کر گھل ملجائین اور پھر اوسی پانی کو صاف کرکے اوسی مین آبزن کرائین خواہ اسی پانی مین روغن زیت ملاکر پھر پکائین یہانتک کہ دونون مین امتزاج کامل ہوجاے یا پانی جل کر فقط روغن زیت رہ جاے اور اسیکا آبزن کرین کبھی روغن زیتون ہی مین بدون پانی کے اسکو پکاتے ہین۔ استحمام اور نہلانا ایسے بیمارونکو گرم تر پانی سے مضر ہوتا ہی کہ اخلاط کو پگھلا دیتا ہے اور مسامات کو وسیع کرتا ہی ہان البتہ آبہاے گرم خشک کبریتی کا استحمام مفید ہی اور خشک حمام اوسکے ہمراہ نطرون سے اور نمک سے مالش کرنی انکو مفید ہی۔ خاکستر گرم مین لٹینا اور پسینا نکالنا انکو نافع ہی۔ مسکنات درد اوس وجع مفاصل کے جو حار ہو اور زیادہ شدید نہو۔ میتھی کو سرکہ مین پانی ملاکر پیسین کہ خوب پس جاے پھر اوسپر شہد ڈالکر پکائین تاکہ بستہ ہوجاے بعدازان کھرل مین پیسکر جب مثل عالک کے ہوجاے طلا کرین اور خرقہ کتان پر لگاکر مقام درد پر چپٹا دین کہ دو روز خواہ تین دن لگا رہے جب اوپر سوکھ جاے روغن گل سے تر کر دیا کرین اور یہ دوا ابتداے مرض کے لائق ہی اور جب صعود کا زمانہ ہو۔ ایضاً ابتداے مرض مین اور بعد زمانہ انحطاط کے جب بقایاے مواد کسیقدر رہجاے لعاب حلبہ اور تخم کتان روغن گنجد مین گھیپ کر جب مثل شہد کے گاڑھا ہوجاے طلا کرین ایضاً اگر درد زیادہ نہو کرنب تازہ اور کرفس کا ضماد کرین اور اگر درد قوی زیادہ ہو ایرسا کو پیسکر اور میتھی کا آٹا اور نخود کو شراب عسل مین تھوڑی سی شراب ملاکر لیپ کرین اور تھوڑا سا روغن حنا بھی۔ خاکستر کرنب چربی ملاکر۔ قیروطی جو روغن بابونہ سے بنائی جاے وہ بھی نہایت عمدہ ہی۔ مسکنات درد جو مخدر ہون ازانجملہ افیون چار مثقال زعفران ایک مثقال گاے کے دودھ مین پیسکر استعمال کرین اور اوسپر میدے کی روٹی کا مادہ اچھڑک کر نرم کرلین اور ضماد لگاکر برگ چقندر خواہ برگ کاہو سے باندھدین خواہ بدلہ لباب خبز کو قیروطی داخل کرین۔ ایضاً تخم شوکران چھہ درہم افیون ایک درہم زعفران ایکدرہم شراب شیرین جسقدر بکار آمد ہو اور قیروطی ملاکر ضماد کرین۔ ایضاً بزرالبنج افیون اسبغول اقاقیا اور مغاث یعنے میدہ لکڑی سیکا قرص طیار کرین اور روغن گاؤ ملاکر طلا کرین اور کسی پتّے سے باندھدین تاکہ چھوٹ نجاے ایضاً صبر دس درہم افیون دس درہم زعفران ایک درہم عصارۂ شیح ارمنی چھہ درہم شوکران چار درہم ہوفا فسطیداس تین درہم لفاح بیس مثقال زعفران چار مثقال پہلے لفاح کو سرکہ مین اسقدر پکائین کہ مُہرا ہوجاے پھر اسی کو اور ادویہ باقیماندہ مین ملاکر ضماد کرین۔ ایضاً یبروح کو روغن گاؤ مین ڈالکر پیسین بعدازان مقام درد کی اوس سے مالش کرین۔ ایضاً میعہ افیون ملاکر طلا کرین۔ بہت سا پانی مفاصل پر گرانے سے بھی تخدیر پیدا ہوتی ہی بشرطیکہ قروح نہون ایضاً اسبغول آب گرم مین بھگوئین جب پھول جاے روغن گل ڈالکر گھسین اور سرد کرکے طلا کرین۔ مشروبات مخدرہ مین سے یبروح دو دانگ ہمراہ طلا اور شہد کے۔ ریحی وجع مفاصل کا علاج وہی ہی جو صداع ریحی کا علاج ہے۔

اون تدبیرون سے جنہین ہمراہ منافع تسکین درد کے تخدیر بھی کسیقدر رہو۔ جنطیانا اور مجیٹھ اور اجوائن اور زراوند فوتنج تخم خیار اور سورنجان بوزیدان ماہی زہرہ اور مغاث سب ہموزن اور افیون نصف جزء مقدار شربت اسکی ڈو درہم تک ہی داغ لگانے کی تدبیر داغ لگانے کا عمدہ طریقہ خواہ اینکہ قائم مقام داغ دینے کے یہ ہی کہ مریض ایسے انداز سے لیٹے جیسا اوسکے حال کے مناسب ہے اور ہلنے سے منع کردین اور درد کے گرد گوندھا آٹا لگادین اور بیچ مین اوسکے تھوڑا سا نمک رکھین اور اوسپر تھوڑا سا زیت رکھین پھر اوسپر چند چیتھڑے تہ بر تہ رکھین اور چند آدمی دستکار داغ لگانیوالے حاضر رہین اوزار داغ لگانے کے اونکو گرم کرکے اوسپر رکھتے رہین مگر پہلے اتنی گرمی دیجاے کہ محسوس نہو پھر اسقدر گرمی کہ اندکے محسوس ہو پھر اسقدر کہ برداشت نہوسکے پھر جب اسقدر گرمی دینے کی نوبت پہونچے کہ حد سے گذر جاے آٹا وغیرہ جو کچھ ہی سبکو چھوڑا ڈالین اور مریض کو حکم دیا جاے کہ تھوڑا کسی طرف جھک جاے تاکہ نمک اور زیت نکلجاے پھر اوسکے بعد وہی جگہ صوف سی ڈھانپ کر باندھ دیجاے۔ واجب ہے کہ بیمار کے سرپر پانی سے بھرا برتن رکھا ہو خواہ گلاب سے پُر ہو کہ اوس سے اپنی مُنھ کو کپڑا بھگو کر پونچھتا رہے احتیاط کرے کہ گوشت نہ جلجاے اور قرحہ نہ پڑجاے **وجع مفاصل حار کا علاج** ایسے اشیا سے علاج کرین کہ تبرید اور ترطیب کرتی ہین بقول اور گوشت اور غذا اور فواکہہ اور لطوخات اور نطولات اور قیروطیات اور ریاضت باعتدال کرین اور آب شیرین سے نہاین بعد ازانکہ آب سرد اونکے اطراف پر گرایا جاے ہیت اوّل مین حمام کے اور آبزن نیمگرم کرایا جاے بعد اوسکے آب سرد مین ڈبوے جاین اور دفعةً غوطہ مارین اور اونکے پاؤن پر بھی سرد پانی ڈالا جاے۔ مسہل بھی دیا جاے اور ادرار بھی کرایا جاے مگر مدرات بھی ایسے ہون جنہین زیادہ تسخین نہو جیسے شربت ورد۔ معجون سفرجلی دواے جیّد ہے کہ اوسمین ادرار اور اطلاق کے ہمراہ تسکین درد کا فائدہ ہے دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار سورنجان سپید مغاث مکد ایکدانگ جزو افیون ثلث ایک جزو کا سبکو یکجا کرین مقدار شربت اسکی چار درہم ساتھ چار درہم شکر کے اس دوا کا نفع اوسیوقت ہوتا ہی جب کھلائی جاے طلا کا تمام قاعدہ یہ ہی کہ طلا اگر مبرد اور قابض ہو جیسے کہ صندل پس اکثر ایسے طلا ایذا دیتے ہین بلکہ محتاج ہین کہ کسیقدر گرم کیے جاین اور قیروطی سے نرم کرکے استعمال انکا ہو۔ جب مبردات سے ایذا ہو اور تمدد پیدا کردے استعمال مرخیات کا کرین جیسے بنفشہ اور روغن گل اور قیروطی اور اکثر مقام درد پر چیتھڑے پانی سے ترکرکے رکھتے ہین اور سرکہ بھی اوسی پانی مین ملا دیتے ہین۔ منجملہ مجربات کے ذکی تازہ پتیان نچوڑکر اگر طلا کرین فوراً درد مین سکون پیدا کرتا ہی۔ ایضاً بلوط کو نرم نرم کوٹین اور پھر خوب طرح سے جوش دین اور اسی کا نطول کرین ایک گھنٹہ تک جب اوویہ مبردہ کا تحمل ہوجاے اور مبردات سے بوجہ تکثیف اور تمدید کے درد نہو پھر آب کاسنی سبز اور آب مکوے سبز اور آب حی العالم اور چولائی کا پانی اور کھیرے اور کدو وغیرہ کا پانی دینا کچھ مُضر نہوگا اور اسی طرح جربی وغیرہ سے ضماد کرنا اور بطیخ سے ضماد کرنا کہ مبرد بھی ہی اور ملین بھی ہی۔ لعاب اسبغول کی تبرید قوی ہی۔ ایضاً صندل اور مامیثا وغیرہ۔ اگر ادھر درد مین سکون ہوا نہین کہ فوراً ایسے ضماد کو چھوڑا ڈالین۔ منجملہ اوویہ کے جو آخر بقایاے مواد اوجاع مفاصل اور نقرس حار کو مفید ہین یہ دوا ہے کہ صبر اور مُر اور زعفران ہموزن لیکر آب کرنب خواہ آب کاسنی ملاکر طلا کرین جسقدر مقدار حرارت کی کم و بیش ہو ایضاً قیروطی روغن بابونہ کے ہمراہ۔ ایضاً داخلیون کو روغن بابونہ مین پگھلاکر ضماد کرین **استحمام** گرم انکو مُضر ہوتا ہی اور سرد پانی سے کبھی نفع ہوتا ہی کہ ردع مادہ کرتا ہی اور مفاصل کو قوی کرکے

تسکین درد مین پیدا کرتا ہے **مسہلات** ہلیلہ زرد دس۱۰ درہم سورنجان بوزیدان ہر واحد تین۳ درہم تخم کرفس انیسون ہر دو دو درہم شکر پانی مین گھولکر اوسمین یہ ادویہ ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً ہی کو نچوڑ کر اوسکا پانی ایک رطل سرکہ انگوری تین اوقیہ شکر ایک رطل سقمونیا مجموع ادویہ سے فی رطل تین۳ درہم مقدار شربت نصف اوقیہ۔ ایضاً سورنجان دس۱۰ درہم سقمونیا اکیدرہم اور بزرو دو انگ کبابہ تین۳ درہم شکر طبرزد تیس۳۰ درہم مقدار شربت تین۳ درہم۔ ایضاً سقمونیا ہی مشوی جو بہی کے اندر رکھکر بھونی جاے خواہ آب بہی ترش مین خواہ سیب مین بشرطیکہ اوسکے قوام کی رعایت کیجاے جب قوام غلیظ ہوجاے پس منھ اوس شی جسمین سقمونیا کو پختہ کیا جاہی بند کردیا جای اور بند کرکے چھوڑدین تا اینکہ خشک ہوجاے اور بعد خشک ہونے کے بقدر دس۱۰ درہم اوسمین سے لیکر بیس۲۰ درہم شکر طبرزد اور کبابہ جو باریک مثل سرمہ کے پیسا ہو دو۲ درہم سبکو بذریعہ جلاب کے یکجا کرین اور گولیان بناکر سایہ مین سوکھائین اور دو گولیان خواہ تین اوسمین سے ہر وقت کھایا کرین۔ اگر مادہ مین ترکیب ہوا یارج فیقرا کا استعمال کرین۔ ایسے بیمارونکو شراب وردیا ین نسخہ خوب فائدہ کرتی ہی۔ آب گلسرخ تازہ دو رطل اور شہد چار رطل سقمونیا بریان ایک اوقیہ باتنا پکائین کہ قوام درست ہوجاے مقدار شربت دو قلنجار سے پانچ قلنجار تک یعنی ۶ ماشہ سے ۲۲ ماشہ تک ایضاً نقیع تمر ہندی ملتا ہو ملاکر آب کاسنی اور رازیانہ مین اور اگر ترتیب نہو جوشاندہ ہلیلہ اور شاہترہ اور آلو بخارا تمر ہندی اور افسنتین جیسا طبیب کی راے مین آسے دینا چاہیے۔ ایضاً بوزیدان سورنجان گلسرخ ہموزن مقدار شربت ایک مثقال اور نصف یعنی ۶ ماشہ اس دوا مین درد کی تسکین خوب ہی۔ ایسے بیمار بیشتر غذا ہاے سرد اور غلیظ سے نفع پاتے ہین جیسے مسور کی غذا جو سرکہ مین پکائی جاے اور جلد اور یہ مبردہ جو تغلیظ خون کرتی ہین جیسے چنے کے پکوان اور لبطون خواہ اوجھہ ذبیحہ جانورون کے جو ترش پکائی جائین اور گوشت اور گوشت کی غذا جو گاے کے گوشت سے طیار کیجاے۔ کبھی اغذیہ عفصہ سے بھی انکو نفع ہوتا ہی جیسے کہ بہیہ۔ مناسب نہین ہی کہ یہ لوگ زیادہ بھوکے رہین۔ فواکہ مین سے انکو امرود اور سیب اور انار اور شفتالو کی اجازت دی گئی ہی۔ مگر مجھے ناپسند ہی انکو ایسے فواکہ دینا خون مین رطوبت اور رمائیت کثیرہ بھر دیتے ہین اور جیسے آڑو اور مشمش کہ یہ بھی مجھے پسند نہین جوان بیمارونکو دی جائین **مفاصل متحجرہ کا علاج** اور اون مفاصل کا جو سوکھ گئے ہون۔ یہ لوگ وہی ہین جنکے مزاج حار ہین اور مواد غلیظ سے انکا مرض پیدا ہوا ہی۔ ان لوگونکے مواد کی تحلیل بدون تلیین کے نکرنی چاہیے بلکہ واجب ہے کہ تحلیل اور تلیین ساتھ ہی کیجاے منجملہ مختار ادویہ کے اوس شخص کے واسطے جسکے مفاصل مین تحجر آگیا ہو وہ ضمادات ہین جو آرد کرسنہ اور ترمس سے سکنجبین ملاکر بنائی جائین اور انجدان اور فاشرا مین ایک جز حضض اور اشق شراب کہنہ سے ملاکر اور زیت انفاق بھی داخل کرین اور اکثر اسی ضماد مین آرد باقلا بھی داخل کرتے ہین۔ منجملہ ادویہ مفیدہ کے جسکے مفاصل متحجر ہوگئے ہون خواہ اون مین تحجر آتا چلا ہو وہ ضمادات ہین جسکو ہمنے وجع مفاصل بارد مین بیان کیا ہو کہ اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوا ہو اور مروخات اور نطولات بھی وہی ہین جو اونھین ضمادات کے ہمراہ ہم لکھ چکے۔ اور آرد ترمس ہمراہ سکنجبین کے بھی انکو مفید ہوتا ہے یا ہمراہ سرکہ آب آمیختہ کے۔ بیخ محروث الصابلوس کوٹکر ضماد کرنا پانی ملاکر تحجر ابتداے کو روکتا ہے۔ اسیطرح وہ نطولات کہ پانی مین فوتنج اور حاشا کو جوش دیا ہو خواہ سرکہ مین انھین ادویہ کو پکایا ہو۔ بنیر کہنہ پانی مین جوش دیا ہو خصوصاً اگر المتاس کی بھی اوس پانی مین شرکت ہو اور نطرون اور فربیون اور راکھ کا پانی

اور کرنب سوختہ ۔ **شلل اور زمین گیر کا علاج** نیچے کا دھڑ رہ جانا اسی کو اقعاد کہتے ہین اور زمانت کے معنی کسی عضو کا بیکار ہو جانا
معلوم رہے کہ ایسے اشخاص کو روغن حند قوقی جسکو بسکھپرا کہتے ہین پلانا اور اوسی روغن کی مالش نہایت مفید ہی۔ اس روغن کے
بنانے کا طریقہ یہ ہی کہ حند قوقی جب اوسمین بیج پڑجائین ہموزن شراب اور زیت مین اسقدر پکائین کہ مائیت اوسکی جلجاے
مقدار شربت تین درہم تک ہی اور کم بھی اس سے۔ ریحی اقعاد کا علاج مثل ریاح افرسہ کے ہی۔ اقعاد کے واسطے منجملہ مجربات کے
یہ دوا ہی کہ بکری کی کھال جسوقت ذبح کرکے اودھیڑی جاے اوسی گرمی کی حالت مین مریض اوس چرسہ پر بیٹھے اور دودھ کہ فوراً
دوہا گیا ہو اوسی کھال مین لگا دیا جاے اس تدبیر سے مریض کو نفع ہوتا ہی۔ حمام یا لیس اور تنور کی گرمی سے پسینہ نکالنا خواہ
کسی گڑھے مین ریگ کے ٹھیک دوپہر کے وقت گرمیون مین بٹھاکر پسینہ نکالنا ایسے بیمارونکو مفید ہوتا ہی **وجع مفاصل سے
بچانے کی تدبیر** جو شخص عادی مفاصل کے درد کا ہو ربیع کے زمانہ مین فصد اور مسہل کرلے اور جب زمانہ مرض کے دورہ کا
قریب معلوم ہو اور تدبیر معتدل کا غذا مین لحاظ رکھے یعنے لطافت مین غذا کے اعتدال ہو۔ خلاصہ یہ ہی کہ اگر سبب مرض کا اوسکے
بدن مین کثرت اخلاط ہوتا ہو استفراغ کثیر سے اون اخلاط کو زیادہ نہونے دے اور تقلیل غذا سے کمی اخلاط کی کرتا رہے اور
ریاضت عمدہ طریقہ سے بھی کرتا رہے تاکہ اخلاط کے فضول باقی نرہنے پائین۔ اور اگر سبب اس مرض کا فساد اخلاط ہو اوسکی تدبیر ایسے
استفراغ سے کرے جسمین مقابلہ بالضد اوس فساد کا بھی ہو اسلیے کہ بلغم کی پیدایش مبردات کے اعانت سے ہوتی ہی اور معلوم ہی اس
تولید کا روکنا کس طرح سے ہوتا ہی اور مرارہ کی تولید مسخنات سے ہوتی ہی اور اسکی تدبیر بالضد بھی معلوم ہوچکی ہی اور سودا کی تولید
اور اوسکے کم کرنے کی تدبیر سب بخوبی معلوم ہوچکی ہے۔ اور جب استفراغ کسی خلط کا ہوچکے پس تدبیر مناسب یہ ہی کہ عضو ماؤف
کی تقویت کیجاے بذریعہ قوابض کے تاکہ فضول کو قبول نکرے خصوصاً اگر قوابض کے استعمال سے اوس مادہ کا اعضاء رئیسہ کیطرف
جانے کا خوف نہو بسبب اسکے کہ تنقیہ پہلے ہوچکا ہی اور اعضاء رئیسہ بھی خالی ہوچکے ہین یہ ادویہ جیسے اقاقیا اور گلنار اور عصارہ
عصی الراعی اور حضض و ماميثا وغیرہ مین۔ اوسی مقام کی مالش نمک کو زیت مین پیسکر کیجاے مگر اینکہ سبب شدید ہو۔ اگر ورم
بلغمی ہوتا ہو مریض کو زراوند مدحرج دو درہم ہمراہ شراب کے چند مرتبہ پلانی چاہیے اور جاڑون مین بھی اسی کا استعمال
کرین کہ بیشتر یہ تدبیر دورہ کی مانع ہوتی ہے۔ ریاضت معتدل کا استعمال کرے اور سواری بھی کرتا رہے مگر سوار ہونے
مین افراط نہ کرے ورنہ اوجاع مفاصل اور نقرس کا ہیجان ہوگا اور جس چیز کا ان مین سے عادی ہو اوسکو دفعۃً نہ کرنے
لگے بلکہ بدون تدریج کے پھر اگر ایسا اتفاق ہوجاے روغنہاے قوی کی مالش کرے۔ گوشتہاے غلیظ سے پرہیز کرنا اسکو واجب ہے
اور شور نمکین گوشت سے پرہیز کرے اور نمک سود سے ترکاریون مین چقندر گاجر اور کھیرا ہرگز نہ کھاے اور خربوزہ
اسوجہ سے کہ خلط مائی پیدا کرتا ہے مُضر ہی اور چونکہ ادرار کرتا ہی لہذا مفید ہے پس خربوزہ کا نافع اور مضر ہونا بہ نسبت
ہر بدن کے جداگانہ ہے۔ زیادہ شراب اور شراب غلیظ کا استعمال بلکہ ہر طرح کی شراب انکو مُضر ہے۔ غذا ایسی اختیار کرین
کہ جیّد الہضم اور زود ہضم بھی ہو۔ امتلاے اور ریاضت مین لطافت اور ٹھالینے سے پرہیز کرے اور زیادتی تعب
اور ریاضت سے بھی احتراز کرے۔ خصوصاً امتلاء معدہ پر جماع سے بھی اجتناب کرے۔ نہانے مین کمی کرے اس لیے کہ
آب گرم سے نہانا اخلاط کو پگھلا کر روان کرتا ہے مفاصل کیطرف۔ مباحات یعنے کہ ریتی بانی ایسے لوگونکو وقت مرض مین

خربوزہ بیماران وجع مفاصل کو مضر بھی اور مفید بھی ہے

نفع کرتے ہین۔ منجملہ اوس تدبیر کے جو نہانے کے ابتدا مین اور بعد فراغت غسل کے اور نہانے کے درمیانی زمانہ مین انکو مفید ہے وہ یہ ہے کہ سرد پانی مفاصل پر گرائین اگر کوئی مانع ضعف عصب کا نہو۔ کبھی سرد پانی مفاصل پر گرانے سے ضرر حمام کا دفع ہوجاتا ہے کھانا کھاکر سونے سے انکو پرہیز کرنا ضرور ہی کہ نہایت مضر چیز ہے انکے واسطے خاص علاج عرق النسا اور وجع الورک اور درد زانو کا جو ٹھہر گیا ہو۔ واجب ہے کہ ان امراض کے علاج مین پہلے تو اونھین قوانین کیطرف رجوع کرین جو عموماً اوجاع مفاصل کے علاج کے مندرج ہو چکے ہین۔ یہ بھی اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اقسام اوجاع مفاصل دیگر سے اس امر مین جدا ہین کہ ابتدا مین ردع کرنا انمین ضرر کرتا ہی اور شدید ضرر ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ انکا درشت ہوتا ہی اور ردع اوسکو اوسی جگہہ محتبس کردیتا ہی اسطرح سے کہ اوسکی تحلیل دشوار ہوجاتی ہی اسلیے کہ مواد یابسہ بدون ردع مفاصل کو اپنی جگہہ سے اوتار دیتے ہین لہذا واجب ہے کہ جسوقت تسکین وجع کا ارادہ ہو ابتدائے مرض مین تو مرخیات مسکنہ ملینہ سے تدبیر کرین ہان اگر اتفاقاً یہ بات پیدا ہو کہ مادہ زیادہ رقیق ہو۔ کبھی سرد بلاد اور فصل بارد مین اس مرض کا علاج دشوار ہوتا ہی اور فربہ اندام کا وجع مفاصل اور بائین طرف کا زیادہ سخت ہوتا ہی۔ دموی مادہ کا وجع مفاصل اوسکے واسطے نہایت نافع یہ ہی کہ فصد کھولی جاے کہ فوراً فصد سے نفع ہوتا ہی اسطرح پر کہ پہلے ہاتھ کی فصد ہو اوسکے بعد پاؤن کی فصد اور پاؤن کی فصد ہرگز نہو لی چاہیے بدون ہاتھ کی فصد کھولنے کے۔ قے کرانے سے بھی نفع ہوتا ہی اور مسہل تو بیشتر مضر ہوتا ہی۔ اگر قے اچھی طرح ادویہ قوی سے کرائی جاے تو اوسی پر اقتصار کرنا چاہیے تاکہ اگر مسہل دیا بھی جاے تو ادویہ مسہلہ مادہ کو جانب اسفل جذب نکرین ہان اگر یہ امر معلوم ہو کہ مادہ قلیل ہے۔ بہتر یہ ہی کہ پہلے دو فاقہ مریض کو دیے جائین پھر فصد کیجاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عرق النسا کی فصد زیادہ نافع ہی بہ نسبت فصد صافن کے مریض عرق النسا کو ہان اگر درد کا پھیلاؤ جانب وحشی اور بیرونی طرف پاؤن کے نہو بلکہ درد کا پھیلاؤ فقط جانب انسی اور اندرونی رُخ مین پاؤن کے ہو کہ اوسوقت صافن کی بہ نسبت فصد عرق النسا کے زیادہ عمدہ ہی بنابر اسکے کہ یہ دونون رگ یعنے صافن اور عرق النسا دو شعبہ ایک ہی رگ کے ہین اور انکا حال مثل باسلیق اور قیفال کے رگہاے ہر دو دست سے ہی مگر جالینوس فقط صافن اور مابض کی فصد کا ذکر اس جگہہ کرتا ہے اور مابض کی فصد عرق النسا اور صافن دونون سے زیادہ مفید ہے۔ منجملہ اون رگون کے جو اس مرض مین اونکی فصد کھولی جاتی ہے ایک رگ درمیان خنصر اور بنصر کی پاؤن کی اونگلیون کی ہی اوسکی عرق النسا کے مرض مین فصد کرتے ہین بعض اطبا نے کہا ہی کہ اس رگ کی فصد عرق النسا کی فصد سے زیادہ مفید ہی جیسے کہ اسیلم کی فصد ہاتھ کے باسلیق سے زیادہ نافع ہی امراض جگر اور طحال مین۔ بلغمی درد عرق النسا کا مثل اورام غلیظہ کے ہی استحقاق علاج مین اسیوجہ سے مناسب نہین ہی کہ محللات قوی کا استعمال مقدم کیا جاے استفراغ مادہ پر بنا پر اوسی دلیل کے جو اوپر معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قے کرانے کا نفع بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہے اسلیے کہ مسہل سے مادہ کی تحریک بجانب موضع درد کے ہوتی ہی اور قے سے مادہ اوس جہت سے دوسری طرف جذب ہوجاتا ہی۔ عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قے بذریعہ بورہ اور سرکہ کے کرائی جاے اور جب قوی دوا سے قے کرائی جاے جنکے حاجت اون کو اخلاط غلیظہ کے اخراج مین ہی تو واجب ہے کہ اوسکے بعد ادویہ ملطفہ مسخنہ کا استعمال کرائین۔ کبھی وجع مفاصل بلغمی مین بلکہ اور بھی مواد کثیرہ مین قے کرانے کے بعد فصد کی حاجت ہوتی ہی۔ بعد استفراغ کے اونھین مدرات کا استعمال کرین

عرق النسا مین پاؤن کی فصد بدون ہاتھ کی فصد کے مانع ہے

جو ہم اوپر لکھ چکے ہین مشروبات نافعہ ہین سے اوجاع مفاصل کے واسطے دوا ہرمس ہی خاص کرکے اور یہ دوا بھی نہایت عجیب ہے
کمادریوس جنطیانا مکر نوا اوقیہ زراوند مدحرج دو اوقیہ تخم سداب خشک ایک رطل کوٹ کر چھانین باریک چھلنی مین مقدار شربت ایک ملعقہ۔
ضمادات محللہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور نطولات محللہ کا اور آبہاے کبریتی کا پھر اگر ان ادویہ سے حاجت برآری نہو حقنہ کا استعمال
کیا جاوے بعد ازان دونون کولہ پر پچھنے بھرے ہوے لگاے جائین یا خالی پچھنے چسپان کیے جائین اور جلد کی سرخ کرنیوالی دوا یا در
دانہ اوٹھانیوالی دواؤن کا استعمال کیا جاوے اور جسقدر بثور وغیرہ پڑجائین اونکا اندمال کیا جاوے جب تک صحت کامل نہو ضماد جو
مستعمل ہوتے ہین اونکی حدت اور تیزی دو غرض سے زیادہ کیجاتی ہے ایک تو تحلیل دوسرے جذب خارج کیطرف۔ اور ایک غرض سے
اونکے حدت ناپسند بھی ہے وہ یہ بات ہے کہ ایسے تیز ادویہ بیشتر مادہ کو خشک بھی کر دیتے ہین اور متحجر کرتے ہین اور مادہ کو قابل علاج کے
نہین رکھتے ہین۔ جب حدت کے فائدہ دو ہوے اور ضرر ایک ہی اور وہ بھی گاہ بگاہ لہذا واجب نہین ہے کہ ہمیشہ ملین کیطرف لحاظ کیا جاے۔
بیشتر حاجت محجمہ کے چسپان کرنے کی ہوتی ہے تاکہ جذب مادہ کرین۔ نطول اور آبزن۔ روغن حنا ایک رطل سرکہ کہنہ ایک رطل نطرون
ربع رطل قاقلہ ڈیڑھ اوقیہ اور زوفا سے بھی اسیقدر ان دواؤن مین کپڑا ڈبو کر مقام درد کو سینک کرین۔ آبزن کا استعمال کیا
جاے اون ادویہ مفردہ سے جو محلل ہین اور اسی باب مین اونکا ذکر ہوچکا ہے۔ مروخات جیسے روغن قسط روغن فربیون روغن عاقرقرحا
روغن حنا روغن جندبیدستر کہ انکا استعمال بعد ہفتہ کے کیا جاوے اور قیروطی ہمراہ جاوشیر کے اور فربیون اور روغنہاے
مذکورہ۔ طلا اور ضماد کے اقسام مین سے یہ ضماد محلل بھی ہے اور نہایت درجہ جذب کنندہ مادہ ہے اندرون مفاصل سے بطرف
خارج کے۔ تخم سداب صحرائی اور حب الغار اور انجدان اور نطرون اور بیخ ارمنی قردمانا تخم حنظل نانخواہ مکہ چار مثقال سداب
تازہ مین کا آٹھوان حصہ زفت بھی آٹھوان حصہ مین کا اشق ایک مین مازو چھ مثقال جاوشیر چار مثقال کبریت زندہ چار مثقال
ان ادویہ سے مرہم طیار کرین اگر عرق النسا مین بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ کہنہ کا طلا کرین اسکا اثر مثل دوا خردل کے ہوگا بلکہ اوس سے
بھی افضل ہے۔ مراہم محمرہ اور منفط جیسے دانہ اوٹھ آئین اور دانہ اوٹھنے کے بعد واجب ہے کہ اون بثور اور نفاطات کو توڑ ڈالین
کہ رطوبت بہ جاوے اوسکے بعد دوا مجفف اون پر چھڑکین پھر دوا منفط یعنے دانہ اوبھارنے والی کا دوبارہ استعمال کرین۔
اور پھر اسی طرح کیا کرین تا اینکہ صحت کامل حاصل ہو۔ ایضاً ایک رطل بورہ اور ایک رطل زیت لیکر طلا طیار کرین۔ ایضاً یہ ضماد
مجرب ہے موبزج ڈیڑھ رطل اور دردی سوختہ دو رطل عاقرقرحا نصف رطل حرف ایک رطل اور نصف رطل بارزد ایک رطل
کبریت ایک رطل بورہ ایک رطل زیت تین قوطولی صمغ صنوبر کو بارزد کے ساتھ بریان کرکے پھر سب ادویہ سے مرہم طیار کرین
اور لگائین ایضاً دوسرا نسخہ زفت ایک جز کبریت ایک جز مثل سرمہ کے باریک پیسین اور کولہ پر طلا کرین اور اوسکے اوپر
کاغذ چپٹا دین اور اسیطرح لگا رہنے دین کہ خود چھوٹ کر گر جاے۔ منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ شیطرج کی تازہ پتیان
گرمیون مین توڑ کے خوب باریک پیسین اور بڑا اہتمام اوسکے کوٹنے پیسنے مین کرین کہ دشواری سے کٹتی ہے پھر اوس مین
چربی ملا کر کولے پر لگا دین اور درد کے مقام پر بھی اور اوپر سے پٹی وغیرہ سے بندش کر دین اور چار گھنٹہ بندھی رہے نہایت
چھ گھنٹہ تک بعد ازان مریض کو حمام مین داخل کرین جب بدن پر تری آنی شروع ہو اور تھوڑی نمی یا تراوٹ آجاے
آبزن مین اوسکو بٹھائین اور ضماد مذکور کو چھوڑا ڈالین اور اوس مقام پہ صوف وغیرہ سے بندش کر دین اور ایکہفتہ خواہ دس روز تک

مریض کو راحت دین اور پھر بعد اتنے زمانہ کے یہی تدبیر دوبارہ کرین کہ یہ ضماد دوای خردل و ثافسیا سے مغنی ہی- ایضاً مویزج اور ذراریح کا
ضماد کرین- ایضاً ثافسیا اور موم اور روغن سداب- ایضاً عاقرقرحا اور دبق جسکو مویزج عسلی کہتے ہین اور زہرہ سنگ اسقیوس اور بورق اور
مویزج کا مرہم طیار کرین- کبھی ایسے مرہم مین حرف کو زیادہ کردیتے ہین منجملہ ادویہ نافعہ کے اس مرض مین و نیز درد ہای زانو کے واسطے
قیروطی فربیون کی ہی- ایضاً روغن حنا آٹھ اوقیہ سرکہ چار اوقیہ نطرون دو اوقیہ عاقرقرحا ایک وقیہ پہلے عاقرقرحا روغن حنا مین تر کرین
اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے تین دن اوسی روغن مین اسکو بھگو رکھین اور پھر اوسکو اوسی روغن مین خفیف جوش دے کر اوسپر
سرکہ اور نطرون داخل کرین اور ایک میلا کپڑا اوسمین آلودہ کرکے مقام درد پر اوسکو چڈھون کے پاس سے رکھین- دوسرا ضماد بھی
اسی کے مثل ہی- موم صاف بوزن سو مثقال علک الانباط پچیس مثقال اور زنگار چھہ مثقال سوسن اور بارزد اور مُرّ مکی ہر ایک چھہ مثقال قطران
پانچ مثقال ان سب اجزا کو ایسی طرح یکجا کرین کہ گویا ایک ذات ہوکر مثل دوای واحد کے ہو جائین اور مقام درد پر چڈھون کی جگہ سے
اسکا لیپ کرین خصوصاً اگر وہ مادہ جس سے درد پیدا ہوا ہی خون ہو کہ خاص کسی مفصل مین اوسکا قیام راسخ ہوگیا ہو خواہ وہ مادہ
بلغم غلیظ زجاجی ہو جسکو مغاک نے مفصل کے تشرب کرلیا ہو اور پی لیا ہو- یہ مرہم عرق النسا کے درد مین سکون پیدا کرتا ہی زیت کہنہ
اٹھارہ اوقیہ برادۂ اسرب اور نمک خمیر اور علک الانباط ہر ایک سو مثقال برادۂ مس احمر تین اوقیہ زنگار مجرود یعنے خالص چربی آمیز ترش ہو
اور کندش بیخ مازریون سیاہ زراوند اور خردل ہر ایک دو اوقیہ اور کبھی بعض اوقات اسمین عاقرقرحا ایک اوقیہ بھی داخل کیا جاتا ہی-
دوسرا النسخہ انجدان اور تخم سداب وحشی حب الغار بورہ حنظل شیح ارمنی نانخواہ قردمانا ہر ایک چار مثقال سداب تازہ بستانی زفت یابس
علک الانباط اتیبخ اشق چربی گوسالہ یکسالہ ہر ایک سولہ مثقال جاؤشیر چھہ مثقال کبریت ناسوختہ چار مثقال روغن حنا اٹھارہ اوقیہ-
دوسرا النسخہ زفت تازہ اٹھارہ اوقیہ زراوند ڈیڑھ اوقیہ موم ایک رطل صمغ صنوبر چالیس مثقال کبریت ناسوختہ ایکرطل بورق
ڈیڑھ رطل مویزج ایک قسط اور دو قوطولی بھی ہوتا ہی عاقرقرحا ایکرطل قردمانا ایک قسط بارزد ایک رطل پگھلنے والی چیزون کو
پگھلاکر اور پیسنے والی خشک دواؤن کو پیس کر سب کو ملادین اور پھر پگھلائین اور پھر بطریق مذکور سابق اور جسطرح آیندہ پھر کہا
جائیگا خوب سا کوٹین مسہلات جیدہ جنکا پورا اثر ہی وہ حب سورنجان اور حب منتن حب شیطرج اور حب منسی ہی مگر پھر بھی یہ
حبوب حب النجاح کو نہین پہونچتے اور نہ ایارج ہرمس کو پہونچتے ہین جو ربیع کے زمانہ مین مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا اور جو شخص اسکا
استعمال کرتا ہی اوسکے مفاصل جنمین درد ہو نرم ہوجاتے ہین اور پسینا اونمین سے برآمد ہونے لگتا ہی اس ایارج مین زیادہ اسہال کی قوت
نہین بلکہ بتلطیف تنقیہ کرتا ہی- مفردات ادویہ مسہلہ اس مرض کی شحم حنظل اور قنطوریون اور صموغ اور ماہی زہرہ اور شیطرج اور عصارۂ
قثاء الحمار ہے- دو پھل اندرائن کے لیکر اونمین سوراخ کرین اور سوراخ کرکے جو کچھ اونمین ہو شحم اور تخم سب نکالڈالین اور
روغن کنجد دونون مین بھرکر رکھدین ایک شب اسیطرح رکھے رہین پھر صبح کو دونون حنظل مع روغن کے جو اونمین بھردیا ہے
کسی دیگ مین رکھین اور ڈیوڑھا وزن پانی بہ نسبت تیل کے ملاکر اسقدر پکائین کہ دونون حنظل خوب پختہ ہوجائین اور پھول
جائین دونون کو نکالکر پھینکدین اور اب تیل اور پانی کو پکائین زمانہ کافی اور بکار آمد تک بعد ازان اوسی پر روئی پاکیزہ
کوٹی ہوئی اور باریک چھانی ہوئی ڈالکر اتنا صبر کرین کہ سب پانی لبستہ ہوجای اور مجموعہ مثل حلوای تر کے ہوجائے پھر اوسکی گولیان ریٹھہ
کے برابر بنالین ان گولیون سے اٹھارہ گولیان مریض کو بعد نہلانے کے کھلائین- دوسرا طریقہ روغن ہذا کے پکانے کا یہ ہی کہ عصارۂ

حنظل ہین وغن کنجد کو پکائین - جب تنقیہ بذریعہ اسہال اور قی کے ہوجاے اور مرض کا زمانہ طولانی ہوجاے اوسوقت حمولات کا استعمال کرنا ضرور ہوگا ایسے ادویہ سی جو خراش کر کے خون کا اخراج کرین جیسے طبیخ قثاء الحمار او حنظل او رتلخہ گاؤ عاقرقرحا قنطوریون حرف شیطرج اور او بلی ہوئی مچھلی کا پانی یہ سب ادویہ انکو مفید ہین ایسے وقت اور اکثر اسی سے زوال مرض ہوجاتا ہی اور اکثر حقنہ مین فربیون بھی ملادیتے ہین اور قبل کہنہ ہونے مرض کی خواہ پہلے اوسوقت کے جب حقنہ کا زمانہ تجویز ہوا ہی فربیون کا داخل کرنا مضر ہی کہ جملہ تصرفات ادویہ کو منع کرتا ہی مگر آخر زمانہ مین مفید ہوتا ہی خصوصاً اگر ادویہ منقطعہ کے بعد اسکا استعمال ہو - اکثر اوقات سحج اور خراش خود بخود بھی پیدا ہوجاتا ہی کہ اوسی کیوجہ سی شفا حاصل ہوتی ہی - یہ حقنہ مسحجہ ہے جس سے خراش مثل حمول کے پیدا ہوتی ہی حنظل اور حرف اور بیخ کبر اور قنطوریون اور قثاء الحمار اور شیطرج اور مجیٹھ کو جوش دے کر حقنہ کرین پانی سی تو حقنہ کیا جاے اور ثفل اسکا ورک پر ضماد کرین اور یہ بھی حقنہ ہای نافعہ سے ہی - ایضاً یہ حقنہ خفیف بھی ہی - ایضاً سرکہ اور سبوس گرم کر کے ضماد کرین - پھر اگر اسجگہ خون مردہ کسی مفصل مین ٹھہر گیا ہی طلاے احمر یعنے خالص کندر سے اوسکو داغ دینا چاہیے - تا کہ خون مذکور جاری ہو کر خارج ہوجاے - اسیطرح بابونہ اور غاریقون و حنظل مطبوخ بھی مجرب ہی بثور جو بنام لطم مشہور ہین یہ دانہ ساق پا پر نکل آتے ہین اور سیاہ سوداوی ہوتی ہین جیسے جھاؤ کے پھل یا بن کی شکل کے ہوتے ہین بڑے بڑے بھی ہوتے ہین اور چھوٹے چھوٹے بھی - مادہ انکا مادۂ سودائی ہے - علاج اوسکا براہ تنقیہ وہی علاج ہی جو سودائی اور قروح سوداویہ کا ہی جنکو ہم کتاب چہارم باب قروح مین بیان کرینگے **وجع العقب** پاشنہ پا کا درد بھی کسی صدمہ سے یا گر پڑنے سے خواہ موزہ کی رگڑ سے خواہ اور کسی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہی - اس درد کو زیادہ نطول کرنا آب سرد سے اور طلا کرنا مامیثا او رطین ارمنی کا مفید ہوتا ہی پاؤنکا پتلا اور کم زور ہونا کبھی خلقی ہوتا ہی اور کبھی تعب کثیر اور استرخاے سابق سے اور غذا کی راہ ونکے بند ہونے سے جیسے خصیان اور خواجہ سرا ایسے لوگونکو اسیوجہ سے ضعف یا عارض ہوتا ہی **داخس کا بیان** پھری ورم گرم ہی جو ناخن کے قریب پیدا ہوتا ہے اوسکے درد کی شدت تمام بدن مین پھیلتی ہے اور ضربان اوسمین زیادہ ہوتا ہی اسقدر تپکتی ہے کہ قرار نہین ہوتا - اور کبھی اسکی ایذا بغل کے نیچے تک پہونچتی ہے اور بتغیر اسکی وجہ سے تب شدید آجاتی ہی - اگر یہ ورم ناخن کی جڑ مین پیدا ہو جڑ سے ناخن اوکھڑ جاتا ہی - اکثر اوقات دونون ہاتھون مین پھری پیدا ہوتی ہی اور اکثر متفرج بھی ہوجاتی ہی اور کبھی قرحہ پڑ کے تاکل اور سڑاند بھی اوسمین آجاتی ہی اور انگلیان سڑ ادیتی ہی اور یہ خرابی اوسوقت ہوتی ہی جب اس سے بدبو بہا کرتا ہی علاج یہ ہی کہ فصد کیجاے اور مسہل دیا جاے اور تدبیر لطیف یعنے غذا مین کمی کیجاے اور پاے مین ایسی چیز نہ دیجاے جسمین قبض ہو بعد اوسکے جو گوشت زائد ہوگیا ہی اوسکو دور کرین ایسی دوا ذغیرہ سے جسمین زیادہ لذع نہو - چھوٹی پھری اور ابتداے ورم داخس کو شہد مازو ملا ہوا اچھا کر دیتا ہے خواہ اوسکے بڑھنے کو اور اوسکے مادہ کے جمع ہونیکو روک دیتا ہی - منجملہ اون اشیا کے جو ابتدا مین نافع ہین یہ بھی دوا ہی کہ سرکہ اور سبوس گرم کر کے ضماد کرین - مرہم کافوری دجود ر اصل مرہم کافور ہی نہ وہ مرہم جسکا نام مرہم کافوری رکھ لیا ہی بھی مفید ہی اور وہ اصلی مرہم کافوری وہ مرہم ہی جسکی شناخت اوسی شی سے ہوتی ہی جس سے کافور بنایا جاتا ہی - ایضاً افیون اور لعاب اسبغول جو سرکہ سے نکالا جاے صبر عربی جو آب افاویہ سے دھویا گیا ہو وہ بھی داخس کو مفید ہی - یہ دوا عمدہ ہی - صبر ہندی بھی نافع ہی اسیطرح اصل السوس اور کندر پسا ہوا تنہا خواہ اور کسی کے ہمراہ پیسکر بھی مفید ہوتا ہی - یہ دوا عمدہ ہی داخس کیواسطے صبر گل انار مازو کا ضماد پھری کو دفع کر دیتا ہی اور اوسکے مادہ کے فراہم ہونے کو روکتا ہی - ایضاً چرک گوش اور حضض کا جسوقت طلا کرین فکلب

اِسلئے کہ مادہ داخس کا فراہم ہو چکا ہو نضج کرتا ہو اور مادہ کو فراہم ہونے سے روک دیتا ہو مگر جبکہ پھنسی مین پیپ نہ پڑنے لگے ایضاً حب الآس کو عقید انگور مین پکا کر لگانا بھی نافع ہو۔ بالخاصیت ہاتھی دانت بھی پھنسی کو مفید ہو۔ جب داخس مین درد شدید ہونے لگے بار بار ہاتھ کو کسی دُھن مین گرم کر کے ڈبوئین اور بعد ازان ضماد ہاے مذکورہ مین سے کسی ضماد کو لگا دین۔ اور اگر یہ تدبیر پہلے سے کیجا ہو مادہ کو روک دیگی اور مفید ہوگی۔ جب نضج اسکا شروع ہو تخم مرو اور اسپغول دودھ مین بھگو کر بندھا جاے جب مادہ اچھی طرح سے جمع ہو جاے واجب ہے کہ چاک کرین جہانتک زرد پیپ پڑ چکی ہو اور بہت گہرا زخم نہ لگائین جو خام ورم تک پہونچ جاے اور جسقدر پیپ ہو اوسی کو نکال ڈالین پھر آرد جَو کا خواہ پسی ہوئی زعرور کا ضماد کرین اور مغز گلنار اور گلسرخ وغیرہ کا ضماد بھی مفید ہو اور اگر خود ہی پک جاے اسی قسم کے ادویہ سے علاج کیا جاے اور اگر متقرح ہو جاے ترمس پسا ہوا اوسپر لگانا مناسب ہوگا اور اگر زیادہ تقرح او سمین ہو مرہم زنگار سے خواہ مرہم ابیض ملا کر یا مرہم سپیدہ سے علاج کرین۔ اور ایک کپڑے کو شراب مین ڈبو کر اوس سے پونچھین اور پھٹکری سرخ پریان اور کندر ہر ایک جزو زنگار نصف جزو شہد مین پیسکر پھنسی پر کسی کپڑے مین لگا کر رکھین۔ ایضاً پوست انار ترش اور مازو اور توبال نحاس شہد سے ملا کر مطبوخ طیار کرین۔ مرہم گلنار بھی ایسے وقت نافع ہو۔ واجب ہو جسوقت متقرح ہو جاے گوشت کو ناخن سے جدا کر دین جہانتک ممکن ہو تا کہ اثر تقرح کا ناخن تک نہ پہونچ جاے اور اگر ناخون گوشت زائد کے اندر آ گیا ہو اوس ناخون کو اوکھاڑ ڈالین۔ پھر اگر قرحہ اور زخم اسکا اور چرک وریم داخس کا حد سے زیادہ بڑھ جاے اوسوقت فلدفیون کے استعمال سے نجات ہوگی۔ اور گلنار اور ہرتال اور چونہ کا استعمال کہ یہ بھی قوی مجفف ہو۔ ایضاً اوسپر کندر اور سرخ ہرتال ہموزن پیسکر چھڑکین اور بہت زور سے اوسکو دبائین۔ اور جسوقت پھنسی سے مدہ رقیق بہتا ہوا نظر آے جاننا چاہیے کہ اب اونگلی سڑنے لگی ہے پس جلدی اوسکے کاٹنے کی خواہ داغ دینے کی تدبیر کرین۔ شاید ہمکو دوبارہ کتاب چہارم مین بھی داخس کے بیان کا اتفاق ہوگا ناخون کا پس جانا اور درد جو ناخن مین ہوتا ہو اوسکا علاج قریب علاج رضّہ کے ہو منجملہ ادویہ کے یہ ضماد بھی نافع ہو برگ سرو اور برگ آس کا ضماد کرین اور مرہم چربیون کا بھیڑ کی مینگنی اور گاے کے گوبر سے طیار کرے۔ جوز السرو اور ابہل کا ضماد بھی نافع ہوتا ہو۔ پستہ کو جوش دیکر ضماد کرنا بھی مفید ہوتا ہو۔ اور جو خون اور مائیت پسے ہوئی ناخن کے نیچے ہوتی ہو اوسکو آرد جو زفت مین گوندھ کر لگانا دور کر دیتا ہو ناخن کا پھول جانا اور ناخن مین کھجلی کا پیدا ہونا آب دریا شور اور شہد سے ہمیشہ ناخون کا دھونا اس مرض کو دور کر دیتا ہو یا مشورا اور مسٹر کا جوشاندہ خواہ حسّی کے جوشاندہ سے دھونا منجملہ ضماد کے سبوس اور زفت اور انجیر ہے خوب ملا کر کے جوش دیجائین خواہ جدا جدا جوش دیکر ضماد کیا جاے۔

بائیسوان فن کتاب سوم کا باعانت بادشاہ بیمین خداے بزرگ کے تمام ہوا

خاتمہ از طرف مترجم قانون

آج خدا کی شکر گذاری کہانتک کرون جسکے فضل عمیم اور احسان جسیم سے مجھ ایسے بے پر وبال نے اس کتاب کے تین مجلد یعنی جلد اوّل و چہارم و سوم کا ترجمہ تمام کیا ابتداے ترجمہ سے آج تک قریب پندرہ برس کے ہوے دو مجلد یعنے اوّل اور چہارم کا تو مسلسل ترجمہ ہا یہ جلد سوم امراض جزئیہ کی اسکے ترجمہ کی ابتدا جبسے ہوئی زمانہ کی خوبی اور ابناے زمانہ کی خوش اسلوبی کا کیا ذکر کرون یہی ترجمہ ہو کہ مین نے کلکتہ سے تا پشاور اور جمون کتنے مقامات نامی گرامی ہونگی جہان اسکے چند اجزا تحریر نہ کیے ہون۔ جو کتاب مجھے نصیب ہوئی اوسکو بھی کیا کہون کیسی تھی اور جو نسخہ مقابلہ کو کہین ہم پہونچا سبحان اللہ اوسکی صحت کا کیا کہنا۔ حق تو یہ ہو کہ علم و کمال طب چونکہ اہل اسلام ہند سے اب گویا رخصت ہو چکا ہو لہذا جو خرابیان

بیشک نہ آہین تعجب ہے۔ ناظرین با تمکین کو ضرور خیال ہوگا کہ مترجم اپنی کم فہمی کو اس پیرایہ مین دور کرنا چاہتا ہی تاکہ اگر کسی مقام پر ترجمہ غلط کیا ہو معذور رکھا جاے۔ حالانکہ یہ غرض میری نہین ہی بلکہ مین ابتداے ترجمہ جلد اوّل مین اپنی معذرت وغیرہ سب لکھ چکا ہون۔ آج پھر اسکو دوبارہ لکھنے سے غرض فقط اسیقدر رہی کہ جن لوگون کے پاس قانون کے نسخے ہین اور جہانتک میری نظر سے اطراف ہندوستانکی سیاحت مین گذرے ہین یون تو اپنے وہی کو سبھی میٹھا کہتے ہین۔ مگر مین نے تو سواے ایک نسخہ کے جو مٹیا برج کلکتہ مین سرکار دبیر الدولہ بہادر خزانچی سرکار شاہ اودھ سے ملا تھا کوئی نسخہ صحیح نہین پایا وہ نسخہ البتہ اصل نسخہ بلکہ مسودۂ شیخ الرئیس سے منقول تھا اور اوسکی کتابت کی شان زمانۂ حیات شیخ الرئیس کے قریب قریب ہی اوسی نسخہ سے اکثر مقامات مین نے اپنے نسخہ کے صحیح کیے ہین تا امراض صدر پھر جب سے اوس کتاب کے مالک نے ضنت اور بخل کیا آجتک کوئی نسخہ صحیح نظر سے نہ گذرا اٹرا اعتماد کلکتہ کے چھاپہ ہی وہ بھی اچھی طرح دیکھ لیا ہی کہ الفاظ تک اوسکے درست نہین ہوے ہین مصر کے چھاپہ کا قانون اب آیا ہی خاکسار کی نظر سے نہین گذرا مگر مین کہہ سکتا ہون کہ جس علوم کی مہارت قانون کی صحیح سمجھنے کو درکار ہے مصر کے اہل علم اون علوم سے بالطبع متنفر ہین اسیقدر مجھے کہنا کافی ہی ہمارے معاصرین اطبّا اور علماے ہند اگر قانون کا درس دیتے ہین تو وہی حمیات کا بحث بحران تک باقی مجلدات کے دیکھنے کی بھی اونکو مدت العمر نوبت نہین آتی تا بہ تصحیح اغلاط چہ رسد۔ پس جس زمانہ مین ہمکو خدا نے پیدا کیا اوسمین نایابی کتاب تو ایسی اور ناواقفی علوم کی ایسی ور اگر کسی قدر ہے بھی تو حسد اور نفسانیت کا برا ہو بھلا کیا مجال ہی کہ اگر کوئی فقرہ مشتبہ ہوا ور بنظر تحقیق کسی سے پوچھا جاے اصلی جواب تو بجا مگر جدال و محاربہ کی نوبت نہ آے پھر فرمایے کہ اصلاح اغلاط کیونکر ہو۔ یہی سبب قوی تھا کہ اس جلد کے ترجمہ کے اکثر مقامات اور بیشمار فقرات متن کتاب کے ترجمہ مین برسون گذر گئے تب جاکر کسیقدر قابل اطمینان ترجمہ ہوا اور پھر بھی مین اپنی تیز فہمی پر ناز نہین کرتا ہون اور معترف بعجز و انکسار ہون سہ خطا پوشی اگر کیجے تو میرا نام رہ جاے چند امور جنکا لحاظ قبل مطالعہ کتاب ضرور ہی ان امور کا اندراج ابتداے ترجمہ مین ضرور تھا مگر چونکہ انکشاف ان امور کا تمام کتاب سوم کے ترجمہ کے بعد ہوا ہے لہذا خاتمہ مین انکو لکھتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ انکو ملاحظہ کرکے اس ترجمہ کے ملاحظہ پر متوجہ ہون پہلا امر یہ ہی کہ تکرارات بیان مین شیخ کے زیادہ ہین اور اگرچہ تکرار خالی فائدہ نہین ہی تاہم نظر سرسری سے مکرر عبارات کیطرف خیال زائد اور لغو ہونے کا ہوتا ہی۔ مترجم نے پابندی اصل کے لحاظ سے مکررات کو حذف نہین کیا مگر بعض الفاظ ایسے بڑھا دیے ہین جنسے شاید فوائد تکرار کیطرف اشارہ اجمالی ہوگیا **دوسرا امر** تناقض احکام اور قواعد کا جو قانون مین ہوا ہی اور شارحین درپی نقض و ابرام کے اون مقامات مین ہوکر تغلیط شیخ کی کرتے ہین۔ مترجم نے حتی الوسع کوشش کی کہ اوس تناقض کو کسی تاویل صحیح سے رفع کردیا ہی مثلاً ذیابیطس حار کے علاج مین قانون عام تبرید اور ترطیب مقرر ہوا اور پھر معالجات مین تعریق قوی جو بدون تسخین کے ممکن نہین ہی شیخ نے تجویز کی اسکی تاویل بخوبی کردی بلکہ ایک رسالہ جداگانہ اسی تاویل کی غرض سے خاص ذیابیطس کے بارہ مین لکھا ازین قبیل اور مقامات مین بھی **تیسرا امر** ادویہ مرکبہ جنکا شیخ نے قرابادین مین حوالہ کیا ہی مین نے بھی اوسی طرح کیا ہی اسلیے کہ قرابادین کا ترجمہ بھی انشاء اللہ پورا کرونگا اور چھپ کر مشتہر ہوگا **چوتھا امر** الفاظ مشتبہ جو کسی مقام پر قانون مین تھے اونکے معانی جو جو اوس مقام پر مناسب اور چسپان ہوسکتے تھے سب کو بیان کرکے مطلب فقرہ کا جدا جدا لکھدیا۔ مگر جو مختار نسخہ تھا اوسے اصل ترجمہ مین اور غیر مختار کو جداگانہ لکھدیا **پانچوان امر** اوزان قدیمہ جو اس کتاب مین درج ہین اونکی تحویل اوزان

مروجہ ہند کیطرف اگرچہ صدر کتاب مین اسکا وعدہ بھی کیا تھا مگر چونکہ اُن اوزان کی تفسیر مین اختلاف زیادہ ہوگیا ہے لہذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ ادویہ مفردہ اور قرابادین کے ترجمہ مین بخوبی اسکی تحقیق کیجاے گی کسی جگہہ بنظر رعایت مقدار شربت انکے ادویہ کی تحویل بھی کردی ہے خصوصًا اون مرکبات کی جنکے اجزا ہمارے ملک ہندوستان مین قابل استعمال بہم پہونچ سکتے ہین اب مین اس ترجمہ کو ختم کرتا ہون حمد خداے حکیم پر اور درود نامحدود ارواح پاک انبیا سیما خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ پر وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔ کتبہ بیناہ الدائرہ غلام حسنین کنتوری۔

خاتمۃ الطبع

سزاوار حمد وثنا وہ حکیم مطلق اور خالق برحق ہے جسکی ادنی ادنی حکمتون اور آسان آسان صنعتون کی کنہ حقیقت کو پہونچنا اور اونکی ماہیت کا جاننا تامی فہام اور جملہ ادراکات ذوی العقول سے خارج ہے۔ درود نامحدود اور نعت بیحد معدود اوس برگزیدۂ باری کی جناب مین جسکے دم عیسوی نے ہم سب کو مہلک مرض جہالت وگمراہی سے نجات دی اور ہمین شاہراہ ہدایت ورستگاری دکھادی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین بمصداق و مفہوم۔ العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان۔ فی الواقع علم ابدان یعنے طب جسمانی کے فوائد اور منافع کماحقہ بیان نہین ہوسکتے ہرچند علم طب مین بہت سی کتابین مدوّن ہوئین مگر اب تو علی العموم اطبّا کا دارومدار قانون شیخ الرئیس پر ہے اور سب اقوال کا استناد یہی کتاب نفیس ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کارخانہ اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریادلی سے اس ساری کتاب کا ترجمہ بزبان اُردو ہوگیا اور چھپ بھی گیا چنانچہ یہ جلد سوم (منجملہ کتب پنجگانہ) کا دوسرا حصّہ ہے شیخ نے اِس کتاب سوم مین اون امراض کو بیان کیا ہے جو ہر ایک عضو کو بالخصوص عارض ہوتے ہین یعنے از سر تا قدم جملہ اعضا کے امراض جدا جدا ایک ایک فن مین بیان کیے ہین کارپردازان مطبع نے کتاب مذکور کے ترجمہ کو بخیال زیادتی حجم کتاب کے دو حصّون مین کردیا حصّۂ اوّل مین دماغ سے معدہ تک کے امراض کا بیان ہے اور اس دوسرے حصّہ مین امراض جگر سے تا امراض قدم کا ذکر ہے مجملاً مقاصد ومطالب کے معلوم ہوجانے کی غرض سے ہر ایک حصّہ کے شروع مین فہرست لگادی گئی ہے کہ مقامات کی تلاش کرنے مین ناظرین کو زحمت نہو۔ بجدہ یہ حصّۂ دوم اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نولکشور صاحب موسوم بہ اودھ اخبار واقع شہر لکھنؤ مین حلیۂ طبع سے محلّی ہوچکا ہے اور اب بکثرت خواہش شائقین باتمکین سے مطبع منشی نولکشور صاحب واقع بلدۂ کانپور مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب سخی باذل امیر دریادل ستودہ خصال بلند اقبال خوشخو منشی پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ واعزاجلالہ بتصحیح تمام وتنقیح مالاکلام بصد حسن وخوبی بہزار خوش اسلوبی بماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء بار اوّل زیور انطباع سے آراستہ وپیراستہ ہوا۔

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی۔ کلیات و معالجات طب مین اعلیٰ درجے کی کتاب زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسمٰعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی جرجانی ہی اوسکا ترجمہ اردو مین بجناب مطیع حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا تین جلدین مین۔

۱۔ حصۂ اوّل و دوم و سوم و چہارم یکجائی۔

۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم۔ یکجائی۔

۳۔ جلد ہشتم و نہم و دہم۔ یکجائی۔

مجموعۂ میزان الطب۔ اردو و رسالۂ بحران وغیرہ مفصلۂ ذیل۔

۱۔ میزان الطب۔

۲۔ رسالۂ بحران اُردو۔

۳۔ طب عزیزی

۴۔ رسائل دلائل النبض۔

۵۔ رسالۂ دلائل البول۔ مترجمہ حکیم مولوی صادق علی۔

مختص بعلاج بہائم وطیور

علاج الحواشی۔ عمدہ معالجات بہائم وطیور کے رسالۂ ڈاکٹر جی۔ ایچ۔ بی ہیلس صاحب کا ترجمہ۔ مترجمہ مولوی ابوالحسن۔

علاج اصنافی بہ سومہ بید والبہائم والطیور اسمین علاج بہائم وطیور کے مجرب نسخے اور دوا کی شناخت مرض کی ہی مولفہ حکیم احمد الدین [illegible] مکمل [illegible]

زینت الخیل مع تصاویر اشکال اقسام اسپ و دوا و نکے امراض کا علاج و شناخت حسن وقبح وغیرہ اسپ لقمۂ منشی محمد مسعدی۔

ایضاً۔ رنگین تصاویر۔

فرسنامہ معالجہ اسپ مین مولفۂ منشی سعادت یارخان رنگین دہلوی۔

لغات مختص بہ مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مضرات مصلحات بدل قدر شربت افعال وخواص شرح لکھی ہین اور اوسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب وتمام وکمال بعنوان پسندیدہ چڑھی ہی تصنیف حکیم سیّد محمد حسین علوی۔

ناصر المعالجین۔ یہ ملخص ہی مخزن الادویہ کا جلد اوّل مین نام دوا کا اُردو وفارسی عربی بشرح ماہیت وطبیعت وافعال و خواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر وحضر مین ساتھ رکھنے کے لائق ہی مولفہ حکیم ناصر علی غیاث پوری۔

مفردات ناصری۔ یہ صفت بالا اور مزید طلب یہ ہی کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ ممدوح۔

اختیارات بدیعی۔ مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے۔

ا[illegible] الادویہ کا بیان نام اسکی ماہیت طبیعت [illegible] ص اور اسکی منیت کا پتہ۔

۲۔ مقالہ مین مجرب نسخے مرکبات طبیہ کے مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری۔

معدن الشفا سکندر شاہی ہم قالب طب یونانی و بیدک ہی ہر دو عنصر کی ماہیت طبیعت مضر ومصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص بہ تطبیق بیدک لکھے ہین اور جن دواؤن کا نام عربی مین نہ تھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان نے تالیف کی۔

میزان الادویہ والفاظ الادویہ و فرہنگ نفیسیہ و مخزن الادویہ۔ از تصنیفات حکیم نورالدین محمد عبداللہ شیرازی وحکیم تابع محمد وغیرہ۔

لغات مختص بمفردات طب اُردو

مخزن الادویہ اُردو جسمین ہر ایک دوا کی ماہیت طبیعت مضر مصلح بدل قدر شربت افعال وخواص کمال بسط و شرح سے لکھے ہین مع رسالۂ خواص الادویہ مترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ دو جلد مین۔

مجموعۂ میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ فرہنگ نفیسیہ۔ مخزن الادویہ۔

یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نورالدین شیرازی وحکیم [illegible]

۱

ی عظیم آبادی۔

مفردات المطب۔ مصنفہ حکیم ... جداول میں نام دواؤں کا ... کے مضر و مصلح کا بیان ہے۔

مقالات احسانی۔ مفردات کا بیان مصنفہ حکیم احسان علی وکیل۔

طب فارسی

اکسیر اعظم۔ اعلیٰ درجہ طب کی کتاب چار جلد میں۔ کلیات و معالجات امراض از سر تا پا بعد نظر ثانی بر مطبوعہ مطبع نظامی باضافہ قواعد مفیدہ بتوجہ خاص حضرت مصنف حکیم محمد اعظم خان المخاطب بناظم جہان لطباع حق تالیف بطابع کاغذ سفید و گندہ

ایضاً۔ حسب مراتب بالا کاغذ سفید رسی۔

ایضاً۔ ر کاغذ گندہ حنائی۔

ایضاً۔ ر کاغذ حنائی رسی۔

ایضاً۔ ر کاغذ گلابی۔

دستور العلاج۔ از حکیم سلطان علی خراسانی۔

مفرح القلوب فارسی۔ شرح قانونچہ طب از حکیم محمد اکبر ارزانی۔

خلاصۃ التجارب۔ از حکیم علوی خان۔

تحفۂ ... الحکمت۔ از حکیم سلیم الدین خان

کفایہ منصوری مع رسالہ چوب چینی از حکیم منصور بن حکیم یوسف۔

ضیاء الابصار۔ از حکیم محمود خان ...

مجربات ...

رسالہ۔ از حکیم سید ارتضا حسین۔

میزان الطب مع رسائل نبض و قارورہ وغیرہ۔ از حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مجالس نافعہ طب۔ از حکیم شریف خان۔

مطب علوی خان۔ از حکیم علوی خان۔

طب یوسفی۔ از حکیم محمد یوسف با چند رسائل۔

ترجمہ ملخص فصول بقراطی۔ مترجمہ مولوی غلام حسین۔

علاج الامراض۔ از حکیم محمد شریف خان۔

مجربات اکبری۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔

زاد غریب۔ معالجات ہر موسم کے از حکیم صادق علیخان۔

قرابادین قادری فارسی۔ از حکیم محمد اکبر ارزانی۔

علاج الابدان۔ از حکیم عبد الحق۔

کنز الاسرار۔ از حکیم ہادی حسین مراد آبادی۔

بحر الحذاقت۔ از حکیم قدرت احمد۔

رسالہ جنۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ۔ از حکیم شفاء الدولہ بہادر متخلص بعلاج و یا مطبوعہ مطبع کنز العلوم۔

رسالہ ارادۃ سواء الطریق لطالب مناہج التحقیق۔ مصنفہ ڈاکٹر جی دیونابی۔

رسالہ دوافع المضرۃ و منافع البریہ فی

احکام التغذیہ لاصحاب التخمۃ والہیضہ و ہیضہ کا علاج۔

اُمّ العلاج۔ از حکیم امان اللہ فیروز جنگ۔

طب عربی

حمیات قانون۔ شیخ الرئیس بو علی سینا انتہا درجہ فن طب کی کتاب ہے۔

موجز۔ ملخص قانون طب مصنفہ علاء الدین قرشی۔

اقسرائی۔ شرح موجز مصنفہ ابی الحسن القرشی۔

نفیسی۔ شرح موجز۔ حل المتن مصنفہ حکیم نفیس بن جمال الدین المطبب۔

شرح اسباب و علامات۔ دو جلد یکجائی مصنفہ حکیم نفیس بن عوض ...

قانونچہ طب۔ مع ترجمہ مصنفہ حسین بن اسحاق۔

لغت فارسی

لغات المبتدی۔ ردیف وار لغات کا بیان حرف اول و آخر کی رعایت بترتیب حروف تہجی مصنفہ مولوی سیف اللہ عظیم آبادی۔

کشف اللغات۔ دو جلد میں۔

۱۔ جلد۔ ہمزہ سے طاء حطی تک۔

۲۔ جلد۔ طاء تازی سے یاء مثناۃ تحتیہ تک مصنفہ مولوی عبد الرحیم بن احمد سور۔